اور اقربا کی اور مباح ہی زیادہ کسب کرنا ساتہہ نیت تجمل کی اور حرام ہی اس نیت سی کسب کرنا کہ اس سی مال جمع کرونگا واسطی فخر وتکبر کی اگرچہ حلال ہو اور
کسب کرکر خرچ کری اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر بغیر اسراف وتنگی کی اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہی اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہی اوسکو سوال
کرنا پس اگر سوال نہ کیا یہان تلک کہ مرگیا ماری بہوک کی تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سے تو فرض ہی اوسکی حال جاننی والی پر یہہ کہ کہلاوی اوسکو
یا سفارش کردی ایسی سی کہ کہلاوی اوسکو ۔ ع ۔ شرح ملتقی اور مولانا عبد العزیز رح نی یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم کی تفسیر مین یون لکہا ہی کہ
بہترین کسب جہاد ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ وقت قصد کرنی جہاد کی ہرگز خیال غنیمت کی ملنی کا دل مین نہ لاوی اور نیت اپنی خالص رکہی اور بعد ازان تجارۃ ہی خصوصا
وہ تجارۃ کہ سبب لانی حاجت کی چیزون مسلمانونکی ہو ایک ملک سی دوسری ملک مین اور ایک شہر سی دوسری شہر مین پس اگر اس طرح کا تاجر نیت خدمت مسلمانونکی
اور حاجت روائی اونکی کری تجارۃ اوسکی حکم عبادۃ کا پیدا کرتی ہی بعد ازان زراعت ہی کہ اوسمین بہی نیت خیر یعنی نیت حاصل کرنی قوت آدمیون اور جانورونکی
ہوتی ہی اور توکل اور اعتماد قوی ہوتا ہی رحمت الہی پر کہ وہ مینہہ دہر ہوا ہی بعد ازان تین کسبونکی اور کسب اسمین چندان فضیلت نہین رکہتی مگر ان کتابت کہ اوسمین
علوم دینی اور احکام شرعی اور احوال انبیا اور بزرگونکی یاد ہوتی ہین بہتر معلوم ہوتی ہی بعد ازان اور حرفی کہ تعلق ساتہہ بقاء عالم کی رکہتی ہین مانند معماری اور
بیلداری اور بنانی اینٹون اور چونی کی اور گہی اور تیل نکالنی کی اور روئی دہنی اور سوت کاتنی اور بننی اور آٹا پیسنی کی یہہ کسب بہتر ہین اون کسبونسی کہ محض
واسطی تکلف اور تزئین اور تفاخر اور رونق دولت کی ہوتی ہین مانند ستاری اور نقاشی اور زردوزی اور شیرینی بنانی اور عطر کہینچنی اور رنگریزی کی پھر یہہ صنعتین بہی
جو اپنی موقع پر ہون کچہہ کراہیت نہین رکہتی ہین بخلاف اون کسبونکی کہ اونمین ہوا آلودگی نجاست کی یا بدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت الہی پر یا دین فروشی
یا بہت جہوٹ بولنا اور فریب دغا لازم ہو مانند نساخ کشتی اور قصابی کی اور جاروب کشی اور دباغی اور احتکار غلہ اور حمامی اور مردہ شوئی اور کفن فروشی اور
کٹنائی اور ناچنی اور نقالی اور حقہ بازی اور دلالی اور وکالت اور اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اجرۃ تلاوۃ قران اور تعلیم قرآن کی کہ یہہ سب مکروہ
ہین انتہی اور مغنی الطالب مین لکہا ہی کہ حدیثون مین فضیلت کسب کی اور کسب کرنی والی کی بہت آئی ہین اور وعید وارد ہوئی ہی بیچ حق اوسکی کہ ترک کری کسب کو از راہ کسل
کی اور بہیک مانگتا پہری لیکن جو کوئی کہ سوال نکری اور بسبب اعتماد کی رزاقی خدا پر اور بسبب نقصان عمل دینی کی اور خلل پڑنی کی اذکار و عبادت مین کسب نکری
تو داخل وعید مین نہین ہوگا بشرطیکہ تعلق دلی اور توقع خدمت کی خلق سی نرکہتا ہو کہ اوسکو سوال دل کہتی ہین اور وہ بدتر ہی سوال زبان کیسی اور جو کوئی کہ مال
بقدر کفایت کی رکہتا ہو یا بقدر کفایت کی اوقاف سی یا اور جگہہ سی بہم پہنچ سکتا ہی اوسکو بلا خلاف عبادۃ افضل ہی کسب کرنیسی اور اسیطرح تعلیم کرنی والی
علوم دینی اور قاضی اور مفتی اور مانند انکی اگر بقدر کفایت کی معین رکہتی ہون تو اونکو اپنی امور مین مشغول رہنا چاہیی نہ کسب مین اور جو کوئی کسب کرنا اختیار
کری تو فرض ہی اوسکو طلب کرنا حلال کا اور بچنا حرام سی اور ہر پیشہ و ہنر مین رعایت احکام شرعی کی ضرور کری اور لازم ہی کہ باوجود کسب کی توکل خدا پر کری
کہ رزاق مطلق اللہ تعالی ہی اور کسب اسباب ظاہر ہی کسب کو رازق نہ جانی کہ یہہ شرک خفی ہی اور تمام حلال اور حرام شرعی قبیلہ معاملات اور تجارت اور کسب کی
فقہ مین مذکور ہین پس یعنی مال حرام اور کسب حرام سی پرہیز کری رسول علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی مال حرام مین سی صدقہ دی تو قبول نہین ہوتا اور نہین چہوڑتا مال
حرام پیچہی اپنی یعنی بعد مرگ کی مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہنچانیوالا طرف آگ دوزخ کی اور جانی کہ اگر تہوڑا سا مال حلال حرام مین ملجاویگا تو مشتبہ ہو جائیگا
اور اسیطرح کا مال ورکسب مشتبہ سی ہی باز رہنا اولی ہی اور اگر کوئی کسیکو کچہہ دی اور اوس چیز مین شبہہ ہو تو چاہیی کہ اوسکو ساتہہ حیلہ ونرمی کی پہیری اور اگر اوسکی
پہیرنی مین دینی والا آزردہ ہو تو نہ پہیری اور اسیطرح ہی حال تحقیق کرنی مشکوک کا کہ اگر دینی والا رنجیدہ نہو تو تحقیق کری ورنہ نہ کری اس لیی کہ آزردہ کرنا دل
مسلمانکا حرام ہی اور تحقیق کرنا اوسکا ورع ہی ورع کی لیی مرتکب حرام کا نہونا چاہیی مگر یہہ کہ حرام محض ہو اور ظاہر ہو تو اوسکو پہیر دی لیکن اگر جانی کہ پہیرنی
مین فتنہ برپا ہوگا تو نہ پہیری اور اوسکی لیکر کسی مضطر کو دیدی اور اگر آپ بہی مضطر ہو تو کہا لیوی اور جس بازار مین کہ اکثر مال حرام بکتا ہو اوسمین خرید وفروخت

نکرنی اور بغیر علم حرمت اور شبہ کی ہر جا تجسس و تحقیق مین پڑنا وسوسہ ہی اور مزدوری کسب نامشروع کی بہی حرام ہی جیسی سوی کپڑا ریشمی یا زیور بناوی مرد کی لیی اور عقد نامشروع سی جو حاصل ہو حرام ہی جیسی بیچی غلہ محتکرہ اور تجارتون مین بہتر تجارۃ بزازی ہی اور پیشون مین بہتر پیشہ سینا مشک کا ہی اور مانند اسکیکی اور خرید و فروخت مین روپی شیشی تانبی کی اور کہوٹی مروج نکری اور اگر شیشی تانبی کی روپی ہاتہہ لگین تو کوئی مین ڈال دی اور معاملہ مین خرچ نکری اور قسم نہ کہاوی اور عیب اسباب کا خریدار سی پوشیدہ نکری اور تعریف اپنی اسباب کی جیسا کہ ہی اوس سی زیادہ نکری اور کوئی چیز ایسی کی ہاتہہ نہ بیچی کہ لینی والا اوسکو بیچ فعل حرام کی کام مین لاوی جیسی انگور بیچتی ہین شراب ساز کی ہاتہہ اور ہتیار قضاق اور مانند اسکیکی ہاتہہ اور اسیطرح سی پیشون مین اسپر کہوٹ اور بری چیز کی اور دغا اور فریب نکری کہ مزدوری اوسکی حرام ہوتی ہی اور ناپ تول مین کمی نکری اور غبن نکری اور جانی کہ بسبب ایک دانگ غیر کی جنت کی جانی سی رکا رہی گا اور مستحب ہے کہ تہوڑی نفع پر اکتفا کری اور تجارتون اور حرفون مین بہت حریص نہووی جبکہ بقدر کفایت کی حاصل ہوگا راخرت مین مشغول ہووی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہایا کسی نی کوئی کہانا کبہی بہتر اس سی کہ کہاوی کسب ہاتہہ اپنی کیسی اور تحقیق نبی اللہ کی داود علیہ السلام تہی کہاتی عمل ہاتون اپنی کیسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی کسب کرنا انبیاء کی سنت ہی چنانچہ داود علیہ السلام اپنی ہاتہہ سی زرہ بنا کر بیچتی تہی پس تم بہی طریقہ اونکا اختیار کرو منقول ہی کہ حضرت داود علیہ السلام اپنی خلافت مین تجسس کرتی تہی لوگون سی امر اپنا اور پوچہتی تہی اوس سی کہ نہ پہچانتا ہوتا اونکو کہ کیسی سیرۃ ہی داود کی تم مین پس ایک روز اللہ تعالی نی ایک فرشتہ بہیجا آدمی کی صورت مین اوس سی بہی اونہون نی یہی پوچہا اوسنی کہا کہ داود اچہا شخص ہے مگر یہہ کہ کہاتا ہی وہ بیت المال مین سی پس دعا کی داود علیہ السلام نی اپنی رب سی کہ بی پرواکر دی مجکو بیت المال سی پس سکہایا اونکو اللہ تعالی نی بنانا زرہ کا اور لوہا اونکی ہاتہہ مین مانند موم کی تہا پس زرہ بناتی اور چار ہزار درہم کو بیچتی اور بعضون نی کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتی تہی اور بیچتی اوسکو چہہ ہزار درہم کو پہر خرچ کرتی دو ہزار اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر اور چار ہزار اسد دیتی فقراء بنی اسرائیل کو پس اس حدیث مین رغبت دلائی ہی کسب حلال کی کرنی پر اس لیی کہ اوسمین بڑی بڑی فائدہ ہین کہ کسب کرنیوالیکو بہی نفع اوسکا پہنچتا ہی اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتی ہین اونکو بہی نفع حاصل ہوتا ہی اور کسب کرنیوالا بسبب مشغولی کی بچتا ہی بری باتون اور لہو ولعب سی اور کسر نفسی بہی ہوتی ہی اس سی پس کم ہوتی ہی سرکشی نفس کی اور بچتا ہی بسبب اسکے ذلت سوال سے اور محتاج کسیکا نہین ہوتا ح ع

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یٰاَیُّہَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَاءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی پاک ہی یعنی نقصانون اور عیبون سی نہین قبول کرتا یعنی صدقات اور اور اعمال سی مگر پاک کو یعنی جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سی اور غرضون فاسدہ سی نیتون مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مومنونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ حکم کیا ساتہہ اوسکی رسولون کو یعنی کہانا حلال کا اور اچہی اعمال کرنی پس فرمایا ای رسولون کہاؤ رزقون حلال سی اور عمل کرو اچہی اور فرمایا ای مومنو کہاو کہانون پاک و حلال سی جو کچہہ کہ دیا ہمنی تمکو پہر ذکر کیا حضرت نی حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہی سفر جیا گندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہی دونون

ہاتہہ اپنی طرف آسمان کی کہتا ہی ای رب میری ای رب میری یعنی یہہ دعا دی اور کہانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام اور پہنا اوسکا حرام اور پرورش
کیا گیا ساتہہ حرام کی یعنی چہوٹی عمر سی بڑی عمر تک حرام ہی غذا اوسکی رہی پس کہانسی قبول کیجاوی دعا اوس شخص کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
نہین قبول کرتا الخ یعنی جبکہ اللہ تعالی پاک ہی اور رزق حلال کو بسبب پاک ہونی اوسکی نجاست حرمت سی جناب پاک اوسکیمین ایک نسبت ہی
قابل اسکی ہی کہ اوس سی بندہ نزدیکی اوسکی جناب پاک مین حاصل کری اور حرام قابل اسکی نہین اور دراز کرتا ہی سفر یعنی حج کی لیی یا اور عبادات کی لیے
اور کہینچتا ہی مشقت کہ مظنہ اور جگہہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ دعای مسافر مقبول ہی حاصل یہہ کہ سب حال اچہا ہی لیکن
کہانا وغیرہ جو حرام ہی دعا نہین قبول ہوتی اس سی یہہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی اسی لیی کہا گیا ہی کہ دعا کی دو بازو
ہین اکل حلال اور صدق مقال ح ۶ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي
الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ ۲ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ نہین پروا کریگا آدمی ساتہہ اوس چیز کی کہ لیویگا مال کہ آیا حلال سی لیا ہی یا حرام سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی تمیز
نہین کریگا درمیان حلال وحرام کی **بیت** ہرچہ آمد بدہان شان خوردند ۔ وانچہ آمد بزبان شان گفتند ح **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ
مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ
يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ
مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور درمیان حلال وحرام کی چیزین ہین
مشتبہ نہین جانتی اونکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہ کی چیزون سی پاک کیا اوسنی اپنی دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنی والونکی طعن سی بچا اور جو پڑا شبہ
کی چیزون مین پڑیگا حرام مین مانند چرواہی کی کہ چراتا ہی گرد رمنہ کی قریب ہی کہ چرین اوسمین جانور خبردار ہو کہ واسطی ہر بادشاہ کی رمنہ ہی خبردار ہو کہ
رمنہ اللہ کی حرام چیزین ہین خبردار ہو تحقیق آدمی کی بدن مین ایک ٹکڑا ہی گوشت کا جسوقت کہ درست ہوتا ہی وہ یعنی روشن ہوتا ہی بسبب ایمان
اور عرفان اور یقین کی تو درست ہوتا ہی سارا بدن اوسکا یعنی بسبب کرنی اعمال خیر کی اور اچہی ہونی اخلاق و احوال کی اور جسوقت کہ بگڑتا ہی وہ ٹکڑا
بگڑتا ہی سارا بدن اوسکا خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حلال ظاہر ہی کہ ساتہہ نص کے حلال ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسی کہانا نیکی
چیزین کہ متعارف ہین اور کلام نیک ور مباح کرنا اور دیکہنا اون چیزونکو کہ دیکہنا اونکا درست ہی اور نکاح کرنا اور چلنا وغیر ذلک اور حرام ظاہر ہی کہ ساتہہ
نص کی حرام ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسی شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جہوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور نظر کرنی طرف امرد کی اور
عورۃ اجنبیہ کی اور غیر ذلک اور چیزین مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہی کہ حرام ہین یہہ یا حلال ہین بسبب تعارض دلیلونکی پس اونکی حقیقت بہت لوگ نہین جانتی
اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعضی لوگ جانتی ہین کہ وہ مجتہدین ہین اور بڑی عالم کہ وہ جانتی ہین انکو ساتہہ قوۃ دینی ایک کی دلیلون مین سی اور اسمین علما کی تین مذہب
ہین صحیح تر تو یہہ ہے کہ نہ حکم کیا جاوی ساتہہ حلال ہونی اور حرام ہونی اور مباح ہونی اوسکی اور دوسرا مذہب یہہ ہے کہ اوسکو حکم حرام ہونیکا دیوی اور تیسرا یہہ
کہ مباح ہی اور مثال مشتبہ کی یہہ ہی کہ مثلا ایک شخص نے ایک عورۃ سی نکاح کیا اور ساتہہ اوسکی عورۃ نی آنکر کہا کہ مینی ان دونونکو دودہ پلایا ہی تو وہ عورۃ
منکوحہ اس شخص کے حق مین مشتبہ ہی اولی یہہ ہی کہ اسکو نکاح مین نہ رکہی اور ایک مثال یہہ ہی کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سی جمع ہوا ہی تو وہ مال مشتبہ ہی اوس کے

پرہیز کری آور مانند چرواہی کی الخ تشبیہ دی حرام چیزونکو ساتھہ رونددکی کہ منع کیا گیا ہی آدمی اونکی کرنیسی اور واجب ہے پرہیز کرنا اونسی آور تشبیہ دی چرنیکو شبہات مین ساتھہ چرانیکی گرد روندکی یعنی چرواہیکو چاہیی کہ روندسی دور چرادی تا روندمین جانور نجا پڑین اور اگر گرد اوسکی نزدیک سی چراویگا تو احتمال ہی کہ روندمین جانور جا پڑین گی اسیطرح آدمی کو چاہیی کہ شبہات سی دور رہی تا محرمات مین نہ پڑی بعد ازان واسطی بیان کرنی تشبیہ مذکور کی فرمایا خبر دار ہو کہ تحقیق واسطی ہر بادشاہ کی الخ یہہ بیان جاہلیت کی بادشاہونکا ہی کہ وہ روند روکتی تہی یا خبر دی اہل اسلام کی ظالم بادشاہون کی اس لیی کہ روند رکہنی درست نہین اور روند اللہ کی حرام چیزین ہین پس جو کوئی داخل ہوا اسمین یعنی مرتکب ہوا حرام چیزونکا مستحق ہوا عذاب کا پہر اون حرام چیزونمین بعضی چیز ایسی ہی کہ بخشی نہین جاتی وہ شرک ہی اور اور چیزین اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہی بخشی چاہی نہ بخشی اور توبہ سی سب بخشی جاتی ہین آور حضرت شیخ علی متقی رح نی اس بابمین ایک جلد الکہی ہی اور لکہا ہی کہ جب بلدہ اکتفا کری قدر ضرورۃ پر کہ اوس سی بقاء اوسکا ہو وی سلامت رہتا ہی اور جب تجاوز ضرورۃ سی گذرا اور مباح مین پڑا اور وسعت کی اوسمین مکروہات مین پڑیگا اور مکروہات سے ارتکاب محرمات مین پڑیگا اور محرمات سے کفر مین نعوذ باللہ من ذالک ضروری مباح مکروہ حرام کفر اور جسوقت بگڑتا ہی وہ ٹکڑا یعنی تاریک ہوتا ہی بسبب انکار وشک کفر کی تو بگڑتا ہی تمام بدن یعنی ساتھہ کرنی گناہ کی پس لازم ہی مکلف کو کہ متوجہ ہو دل کیطرف اور روکی اوسکو منہمک ہونیسی شہواتین یہان تک کہ نہ مبادرت کری طرف شبہات کی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ صلاح بدن موقوف ہے غذار حلال پر اس لیی کہ اوس سے صفائی حاصل ہوتی ہی دل کو اور دل کی صفائی سے تمام بدن صلاحیت پر آتا ہی کہ اچہی اعمال صادر ہوتی ہین اوس سے یہہ خلاصہ ہے کلام بعضی محققین کا آور اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ اس حدیث مین بڑی بڑی فائدی ہین اور جن حدیثون پر کہ مدار اسلام کا ہی وہ تین ہین ایک تو انما الاعمال بالنیات اور دوسری من حسن اسلام المرء ترکہ ما لایعنیہ اور تیسری حدیث یہی ہی الحلال بین الخ ۞ ع ح ۞ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مول کتی کا پلید ہی اور خرچی عورۃ زناکار کی حرام ہی اور کمائی سنگی کہینچنی والیکی زبون ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دلیل پکڑی ہی ساتھہ اسکی امام شافعی نی اسپر کہ بیچنا کتی کا غیر جائز ہی معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد اور بعضی اور امامون نی جائز رکہا ہی بیچنا کتی کا اور چیتی کا اور اور درندونکا کہ اونمین منفعت ہو خواہ معلم ہون وہ یا غیر معلم اور اس حدیث کا جواب اونہون نی یہہ دیا ہی کہ لفظ خبیث کا نہین دلالت کرتا ہے حرمت پر اس لیی کہ اسی حدیث مین ہی وکسب الحجام خبیث باوجودیکہ وہ حرام نہین ہی بالاتفاق پس خبیث کی معنی یہہ ہین کہ وہ طیب نہین ہی پس وہ مکروہ ہی نہ حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہی اور کمائی سنگی کہینچنی والیکی زبون ہی یعنی مکروہ تنزیہی ہی اس لیی کہ حضرت نی مزدوری سینگی کہینچنے کی دی واسی اگر حرام ہوتی تو حضرت کا ہیکو دیتی ع ح وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کیسی اور خرچی عورۃ زانیہ کیسی اور اجرت کاہن کیسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** منع کیا مول کتی کیسی ہماری نزدیک یہہ محمول ہی اسپر کہ یہہ منع جب ہوا تہا کہ حضرت نی کتونکی مارنی کو فرمایا تہا اور نفع لینا اونسی اون ایام مین حرام ہو گیا تہا پہر اجازت دیدی اونسی نفع لینی کی یہان تک کہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت نی حکم فرمایا بیچ کتی شکاری کی کہ مارا تہا اوسکو ایک شخص نی ساتھہ دینی چالیس درہمونکی اور حکم فرمایا بیچ مارنی کتی ریوڑ کی ساتھہ دینی دنبی کی آور کہا طیبی نی کہ جمہور اسپر ہین کہ نہین درست بیچنا کتی کا اور نہین قیمت ہے اوسکی تلف کرنیوالی پر برابر ہی کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم برابر ہی کہ جائز ہو پالنا اوسکا یا نہ جائز ہو اور جائز رکہا ہی امام ابو حنیفہ رح نی بیچنا اوس کتی کا کہ اوسمین منفعت ہو اور واجب کی قیمت اوسکی تلف کرنیوالی پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکا اور کاہن اوسکو کہتی ہین کہ جو خبر دی

اور جیز کی کہ زمانہ آیندہ مین ہوگی اور جو کوئی خبر دینی پر مٹھائی یا کپڑا یا کہانا یا نقدی دیوی یہہ سب حرام ہی اور ان سبکو عربی مین حلوان کہتی ہین اور حلوان
کے معنی ہین شیرینی کی اسکو حلوان اس لیی کہتی ہین کہ دنیا اوسکا اچہا لگتا ہی لینی والیکو جیسی شیرینی کہانی اچہی لگتی ہی اور بی رنج و مشقت حاصل ہوتی
اور عراف اور نجومی بہی بیچ حکم کاہنون کی ہین اور اونکی پاس جانا اور خبر پوچہنی اور تصدیق اونکی کرنی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور تحقیق اور تفصیل اسکی
باب السحر والکہانۃ مین آوی گی انشاء اللہ تعالی ٭ ع ح وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ
الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَکَسْبِ الْبَغِیِّ وَلَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی جحیفہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مول کتی کیسی اور خرچی عورت زانیہ کیسی اور لعنت کی سود کی لینی والیکو اور سود کی دینی والی
کو اور گودنیوالی کو اور گدوانی والی کو اور مصور کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مول خون کیسی یعنی خون کی بیچنی سی منع فرمایا اس لیی کہ وہ نجس
ہی بیچنا اوسکا درست نہین اور بعضون نی حمل کیا ہی اوسکو اجرۃ حجام پر اس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتی کی مول کا اور زناکار کی خرچی
کا اوپر ہوچکا اور گودنا یہہ ہی کہ سوئی سی بدن کو گود کر سرمہ یا نیل بہر دیتی ہین پس تیلی یا قبر داغ ہوجاتی ہین اسکے اس لیی منع فرمایا کہ یہہ کام
فاسقون اور بدچالون کا ہی اور تغیر خلقت الہی کی ہوتی ہی اور تعلیق الفرائد مین لکہا ہی کہ مٹائی جاوین داغ گودی ہوئی ساتہہ کسی تدبیر کی پس
اگر نہ مٹ سکین بغیر زخم کرنیکی تو زخم نہ کیا جاوی اور نہین گناہ اوسپر بعد توبہ کرنیکی اور مصور سی وہ مصور مراد ہی کہ تصویر جاندار کی کہینچی یا بنا دی یا کاڑہی
اور تصویر غیر جاندار کی مانند مکانات اور درختون وغیرہ کی بنانی اور کہینچنی اور کاڑہنی درست ہی اور خطابی نی لکہا ہی کہ تصویر دو قسم کی ہوتی
ہی ایک تو وہ ہوتی ہی کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہی وہ چیز تابع اوسکی ہوتی ہی اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہی جیسی تصویر کاغذ پر کہینچی جاتی ہی
اور دوسری وہ ہی کہ جس چیز پر ہوتی ہی وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہی اور تصویر تابع اوسکی جیسی تصویر ظروف کی اور دیوارون اور چہتون
اور قالینون اور پردون وغیرہ کی پس اول قسم کا بیچنا تو نہین درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہی اور بنانا دونون کا منع ہی ٭ ع ٭
وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَھُوَ بِمَکَّةَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَءَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّہٗ تُطْلٰی بِھَا
السُّفُنُ وَیُدْھَنُ بِھَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِھَا النَّاسُ فَقَالَ لَا ھُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِکَ قَاتَلَ اللّٰہُ
الْیَھُوْدَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَھَا اَجْمَلُوْہُ ثُمَّ بَاعُوْہُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَہٗ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ اونہی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سال فتح مکی کی اور حضرت
تہے مکی مین یہہ کہ اللہ نی اور رسول اوسکی نی حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتون کا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دو ہمکو مردار کی چربی کی حال
سے پس تحقیق وہ ملی جاتی ہین ساتہہ اوسکی کشتیان اور چکنی کیی جاتی ہین ساتہہ اوسکی چمڑی اور چراغ جلاتی ہین ساتہہ اوسکی لوگ پس فرمایا نہین جائز یہہ
نفع اوٹہانا ساتہہ اوسکی حرام ہی پہر فرمایا نزدیک اسکی کہ لعنت کری اللہ یہود کو تحقیق اللہ نی جبکہ حرام کین چربیان جانورونکی پگلائی چربی کو پہر بیچی
اور اسکو پہر کہاتی مول اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ شراب وغیرہ کی حکم مین ہی باجا کہ [illegible] کا بہی بیچنا درست نہین
اور ضمان یعنی قیمت اوسکی نہین دینی آتی اوسکی تلف کرنی مین اور نہ نفع اوٹہانا اگرچہ امام شافعی کی نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور نفع
اوٹہانا یعنی اور کام مین لانا سوای کہانی اور آدمی کی بدن پر ملنی کی درست ہی خواہ چراغ مین جلاوی خواہ کشتی پر ملی یا کچہہ اور کام مین
لاوی اور اسیطرح گہی یا زیت یا اور روغن کہ نجس ہوگیا ہو بسبب پڑنی نجاست کی اوسکو چراغ مین جلانا یا اوسکا صابون بنانا درست ہی اور تکی

نزدیک اور جمہور کی نزدیک نہین جائز نفع اوٹہانا ساتہہ مردار کی اسیطرح واسطی عام ہوتی ہی کی سوای چمڑی دباغت کیی گئی کی خاص کیا گیا ہی اور جائز
رکہا ہی ابو حنیفہ نی اور علما اونکی نی بیچنا دہنیت نجس کا جبکہ بیان کردی اور جلنا تیل نجس کا چراغ مین مکروہ ہی اونکی نزدیک خصوصا مسجد مین اور کہاتی ہولی
اوسکا یعنی حیلہ کرتی تہی کہ نہ چربی کی کہاتی کی ہی اور ہم چربی نہین کہاتی بلکہ مول اوسکا کہاتی ہین اور پگلاتی تہی اوسکو بقصد تغیر اور تبدیل کی کہ گویا
حقیقت اوسکی اور ہوگئی اور اسحدیث مین دلیل ہی اوپر بطلان اوس حیلہ کی کہ پہنچی بسبب اوسکی حرام کو اور دلیل ہی اسپر کہ مول ہر چیز کا بیچ حکم اوس چیز
کے ہوتا ہی ؛ ع ح **وَعَنْ** عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مارے اللہ یہود کو حرام کی گئین اونپر چربیان پس پگلایا اونکو یعنی تاکہ زائل ہوا اونسے
نام چربی کا اور بیچا اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کیسی اور بلاو کیسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا
طیبی نی کہ نہی بیچنی بلی کی تنزیہی ہی اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا اوسکا جائز ہی جمہور کی نزدیک مگر ابو ہریرہ نی اور ایک جماعت نی
تابعین مین سی نہین جائز رکہا اوسکو دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتہہ ظاہر اسحدیث کی ؛ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ
کہا سینگی کہینچی ابو طیبہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر حکم کیا حضرت نی اوسکی لیی ساتہہ دینی ایک صاع کی کہجور اونسی اور حکم فرمایا اوسکی مالکو
یہہ کہ تخفیف کرین اوس سی یعنی کم لیوین کمائی اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عادت ہی عرب کی کہ غلامون اور لونڈیون سی کچہہ
کسب کرواتی ہین اور کہدیتی ہین کہ اسقدر ہمکو دیا کرنا اور باقی تم لینا پس جب ابو طیبہ کہ غلام تہی بنی بیاضہ کی خدمت گذاری حضرت کی کی تو
حضرت اونسی خوش ہوئی اور اونکی مالکونسی فرمایا کہ جسقدر ابو طیبہ کی کمائی مین سی ہر روز لیا کرتی ہو اوسسے کچہہ کم لیا کرو اور اسحدیث مین دلیل
ہے اسپر کہ حلال ہی کسب حجام کا یعنی شاخ کش کا اور حلال ہی اجرت دینی اوسپر اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ مباح ہی علاج کا کرنا اور دینا اجرۃ
کا معالجہ پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی مالک کو کہ غلام سی کچہہ کسب کرواوی اور اپنی لیی اوسمین سی کچہہ ٹہرالی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سفارش
کرنی حق والون اور دین والون سی ؛ ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ
وَالدَّارِمِيِّ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
بہترین اوس چیز کی کہ کہاتی ہو تم وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب تمہارے سی اور تحقیق اولاد تمہاری کسب تمہارے سی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور ایک
روایت ابو داؤد اور دارمی کی مین یہہ ہے کہ بہترین اوس چیز کی کہ کہاتی آدمی نی وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب اوسکی سی اور تحقیق اولاد اوسکی کسب اوسکی سی ہے **ف** اس لیی
کہ وہ پیدا ہوتی ہین بسبب نکاح کرنی تمہاری کی پس جائز ہی تمکو کہانا اپنی اولاد کی کسب مین سے جبکہ ہو تم محتاج اور نہین تو نہین مگر یہہ کہ خوش معلوم ہو اولاد کو کہانا
تمہارا تو بہر حال کہانا درست ہی اسیطرح لکہا ہی علما ہماری نی اور طیبی نی لکہا ہی کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہی جبکہ ہون وہ محتاج اور عاجز
ہون کسب سے نزدیک شافعی کی اور سوای شافعی کی اور علما نی شرط نہین لگائی ہی یہہ ؛ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهٗ خَلْفَ
ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَکَذَا فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا نہین کماتا بندہ مال حرام
پہر للہ دی اوس سی پہر قبول کیا جاوی اوس سی یعنی مال حرام میں سے اگر للہ دی تو مقبول نہین ہوتا اور ثواب نہین ملتا اور نہین خرچ کرتا مال حرام مین سی یعنی اپنے
نفس پر پہر برکت دیجاوی واسطی اوسکی اوس مال مین یعنی مال حرام میں سے جو خرچ کری برکت نہین ہوتی اوسمین اور نہین چہوڑتا مال حرام پیچہی اپنی یعنی بعد مرگ
کی مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہنچانیوالا طرف آگ کی تحقیق اللہ تعالی نہین دور کرتا برائی کو ساتہہ برائی کی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتہہ بہلائی کی تحقیق پلید مال
نہین دور کرتا پلید کو یعنی بلکہ پاک یعنی حلال مال دور کرتا ہی پلید کو یعنی برائی کو نقل کیے یہہ احمد نی اور ایسیطرح شرح السنۃ مین **ف** توشہ اوسکا الخ اسلیے کہ جب
وہ گنہ گار ہوا بسبب جمع کرنی مال کی وجہ حرام سی اور پہر مرگیا اور چہوڑ گیا وہ مال وارث اوسکی لیں تو ہوگا اوسپر گناہ اوسکا قیامت تک اسلیے کہ اسکی سبب سے اور
مرتکب گناہ کی ہوئی اور تحقیق اللہ تعالی نہین دور کرتا الخ یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بمنزلہ تعلیل عدم قبول کی اور معنی یہہ ہین کہ تصدق کرنا مال حرام کو
برائی ہی اور نہین دور کرتا اللہ تعالی بری اعمال کو ساتہہ بری اعمال کی بلکہ کہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ جو کوئی تصدق کری مال حرام اور امید رکہی
ثواب کی کافر ہوتا ہی اور اگر فقیر لینی والی کو معلوم ہو کہ یہہ حرام ہی اور وہ دعا کری اوسکی لیی تو وہ بہی کافر ہوتا ہی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتہہ
بہلائی کی یعنی ساتہہ للہ دینی کی مال حلال سی اسمین اشارہ ہی اس آیہ پر اِنَّ الحسنات یذہبن السیئات اور یہہ سب جملی مقدمہ اور تمہید ہین اس عبارت
کی اِنَّ الخبیث الخ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَکُلُّ لَحْمٍ
نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ گوشت کہ اوگا ہی حرام کہانیسی اور جو گوشت کہ اوگا حرام کہانیسی ہوگی آگ دوزخ کی نزدیک تر ساتہہ اوسکی نقل
کی یہہ احمد اور دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** وہ گوشت یعنی جسکا گوشت حرام کہانیسی پیدا ہوا ہی وہ بہشت مین نہین داخل ہونی کا یعنی
اول نجات پا چکی ہوونکی ساتہہ نہین داخل ہوگا بلکہ داخل ہوگا بعد عذاب ہونی کی بقدر کہانی حرام کی یا نہین داخل ہوگا جنت کی منازل عالیہ مین
یا مراد یہہ ہی کہ نہین داخل ہونگی وہ بدن کہ اعتقاد کرتی ہین حرام کو حلال یا مراد اس سی زجر اور تہدید اور وعید شدید ہی اور جسوقت کہ توبہ کری یا مغفرت
کیجاوی اوسکی بغیر توبہ کی اور راضی کیی جاوین دشمن اوسکی یا پہنچی اوسکو شفاعت کسیکی پس وہ خارج ہی اس وعید سے ع **وَعَنْ** الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ
قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِیْنَۃٌ وَاِنَّ الْکَذِبَ
رِیْبَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ
اور روایت ہی حسن بن علی رضی سی کہ کہا یاد رکہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی بلا واسطہ یہہ حدیث چہوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالی تجکو اور میل کر
طرف اوس چیز کی کہ نہ شک مین ڈالی تجکو اسواسطی کہ حق باعث اطمینان دل کا ہی اور باطل باعث شک اور تردد کا ہی نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی
اور روایت کیا دارمی نی پہلا جملہ یعنی دع ما یریبک الی ما لا یریبک فقط **ف** مقصود یہہ ہے کہ پرہیز کری شبہات سی یا معنی یہہ ہین کہ جب پاوے تو
اپنی دل کو کہ شک کرنیوالا ہوا ایک چیز مین قسم اقوال و اعمال سی تو چہوڑ اوسکو اور انتقال کر اوس چیز کیطرف کہ شک نہ رکہتا ہو اوسمین اسلیی کہ شک ہونا ایک
چیز مین علامت اوسکی باطل ہونیکی ہی اور اطمینان علامت حقانیت کی ہی پس یہہ قاعدہ ہی واسطی پہچاننی حسن و قبح اور حل و حرمت ایک چیز کے
ولیکن یہہ متحقق نہین ہوتا مگر اچہی نفسونمین کہ جو آراستہ ہین ساتہہ تقوی اور عدالت کی ح **وَعَنْ** وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا وَابِصَۃُ جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَہٗ فَضَرَبَ بِہَا صَدْرَہٗ
وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَکَ اسْتَفْتِ قَلْبَکَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ

وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِی النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ ۔ اور روایت ہی وابصۃ بن معبد سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای وابصہ آیا تو پوچہنی نیکی سی اور گناہ سی کہا مینی البتہ کہا اوسی نی پس جمع کین حضرت نی اونگلیاں اپنی اور مارا ساتہہ اونگلیونکی سینی میری کو اور فرمایا فتوی پوچہہ اپنی نفس یعنی ذات سی فتوی پوچہہ دل اپنی سی تین بار فرمایا نیکی وہ چیز ہی کہ قرار پکڑی اور مائل ہو طرف اوسکی جی اور آرام پکڑی طرف اوسکی دل اور گناہ وہ چیز ہی کہ کہٹکی دل مین اور شک و تردد کری سینہ مین اگرچہ فتوی دین تجکو لوگ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** آیا تو پوچہتا الخ یہہ دلیل ہی نبوۃ کی کہ حضرت نی بغیر اوسکی بیان کرنیکی از راہ مکاشفہ کی اوسکی دل کی بات بیان فرما دی اور اونگلیاں حضرت نی سینہ پر اشارہ کی لیے ماریں کہ دل یہاں ہی اس سی فتوی پوچہہ اور تا کہ حاصل ہو بسبب دست مبارک کی سمجہہ کامل کلام کی سمجہنی کے لیے اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اپنی دل صحیح سی فتوی پوچہہ لینی کی وجہہ یہی کہ جس سے خاطر جمع ہی اور دلمین خلجان نہو کہ یہہ نیکی ہی اور گناہ وہ کہ دلمین تردد و خلجان ہی اوس سی اگرچہ لوگ تجکو فتوی دین کہ یہہ حق ہی مت سن اونکی کہنی پر عمل نہ کر مثلاً اگر دیا کسیکو کہ اوس پاس مال حلال اور حرام ہی پس لی اوس سے کچہہ بخوف اسکی کہ کہاوی تو حرام اگرچہ فتوی دی تجکو مفتی اسلیے کہ فتوی اور ہی اور تقوی اور اور یہہ حکم دلسی فتوی پوچہنی کا اچہی لوگونکی لیے ہی کہ جنکی دل صاف ہین کدورت خواہشون نفسانیہ سی اور آراستہ ہین ساتہہ تقوی کی اسلیے کہ اونکی قلوب و نفوس مائل ہوتی ہین طرف خیر کی اور بیزار ہوتی ہین برائی سی والا بری لوگ کہ گرفتار ہین خواہش نفسانی مین امر خیر سی نفرت رکہتی ہین اور برائی سی رغبت اور جاننا چاہیے کہ دلسی فتوی پوچہنا اوس صورت مین ہی کہ دلیل شرعی نہو پس جب دو آیتین متعارض ہون تو واجب ہی رجوع کرنا طرف سنت کی اور دو حدیثین متعارض ہون تو واجب ہے رجوع کرنا طرف اقوال علما کی اور اگر اقوال علما کی متعارض ہون تو فتوی دلسی پوچہی اور اختیار کری اونکی قولونمین سے وہ قول کہ فتوی دی ساتہہ اوسکی دل صحیح و سلیم اور آرام پکڑی اوس پر **ع** وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِّمَا بِهٖ بَاْسٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عطیہ سعدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہنچتا بندہ متقیون یعنی کامل متقیونکی درجہ کو یہانتک چہوڑ دی ایسی چیز کو کہ نہین قباحت اوسمین واسطی بچنی اوس چیز کی کہ اوسمین ہی قباحت نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** شرع مین متقی وہ ہی کہ بچاوی نفس اپنی کو اوس چیز کی کرنیسی کہ مستحق ہو بسبب اوسکی عذاب کا خواہ وہ چیز کرنیکی ہو یا چہوڑنیکی اور بعضون نی کہا کہ تقوی کی تین مرتبی ہین ایک تو یہہ ہی کہ شرک سی بچی بسبب اوسکی بچنا ہی ہمیشگی عذاب سے چنانچہ اس آیت مین وہی مراد ہی اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى اور دوسرا یہہ ہے کہ بچی ہر گناہ سی یہانتک کہ صغائر سے بہی بعضونکی نزدیک یہہ تقوی متعارف شرع کا ہی اور اس آیۃ مین یہی مراد ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا اور تیسرا تقوی یہہ ہے کہ خوب احتیاط کری ہر امر مین اور بعضے مباح کو بہی ترک کری بنا بر مصلحت کے اور باطن اپنا مشغول غیر اللہ مین نرکہی لوگونسی انقطاع کر کر رجوع اوسیکیطرف ہو دی چنانچہ آیۃ اتقوا اللہ حق تقاتہ مین یہی مراد ہی اور اس حدیث مین بہی یہی تقوی مراد ہی اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ بندہ پورا متقی نہین ہوتا جبتک کہ مباح چیزین نچہوڑی بخوف گرفتار ہونیکی حرام اور مکروہ اور مشتبہ مین مثلاً جس مرد کی بیوی نہو وی تو بیٹ بہر کر نہ کہاوی اور خوشبو نہ لگاوی بخوف غلبہ شہوت کی اور واقع ہونیکی حرام مین اور یہہ نہایت تقوی ہی بعد پرہیز کرنیکی حرام اور مکروہات اور مشتبہات سی منقول ہے حضرت عمر بن الخطاب سی کہ ہم ترک کرتی تہی حلال کی نو حصی دس حصونمین سے بخوف واقع ہونیکی حرام مین اور حضرت ابو بکر صدیق سی منقول ہے کہ کہا ترک کرتی تہی ہم ستر باب مباح سی بخوف پڑنی کی حرام مین **ع** وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِیَ لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شراب کی مقدمہ مین دس شخصونکو شراب کی نچوڑنیوالی اور نچڑوانیوالی کو اور
پینی والی کو اور او ٹہانیوالی کو اور اوسکو کہ او ٹہائی گئی طرف اوسکی یعنی اوسنی حکم کیا کیسیکو ہاتہ لانیکا اور پلانیوالی کو اور بیچنی والیکو اور اوسکی مول کہانیوالیکو اور اوسکی مول لینی
والیکو یعنی مول لینی والیکو یا تجارت کی لیی بطریق وکالت یا ولایت کی مول لی یا سوای انکی اور اوسکو کہ مول لی گئی واسطی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
نی **ف** نچوڑنیوالیکو یعنی جو کہ شیرہ انگور کا نچوڑنی آپ اپنی کی لیی خواہ اپنی لیی نچوڑی خواہ اور کی لیی اور اسیطرح نچڑوانیوالا خواہ اپنی لیی نچڑوا وے
خواہ اور کی لیی اور بیچنے والیکو اگرچہ وکیل ہو یا دلال اور جو کہ انگور بیچی نچوڑنی والی کی ہاتہ اور جو کچہ لیوی اوسکی یعنی مول اوسکا بھی اوس لائق ترمین ساتہہ
لعنت کے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ الْخَمْرَ وَشَارِبَہَا وَسَاقِیَہَا وَبَائِعَہَا وَ
مُبْتَاعَہَا وَعَاصِرَہَا وَمُعْتَصِرَہَا وَحَامِلَہَا وَالْمَحْمُوْلَۃَ اِلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ.
اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لعنت کی اللہ نی شراب کو اور اوسکی پینی والی کو اور اوسکی پلانیوالیکو اور اوسکی
بیچنی والیکو اور اوسکی خریدنیوالیکو اور اوسکی نچوڑنیوالیکو اور نچڑوانیوالیکو اور اوسکی اوٹہانیوالیکو اور اوسکو کہ اوٹہائی گئی طرف اوسکی نقل کی یہہ
ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** لعنت کی شراب کو اسلیی کہ ام الخبائث ہی اور احتمال یہہ ہے کہ مراد شراب سے شراب کا مول کہانیوالا ہو ع **وَعَنْ**
مُحَیِّصَۃَ اَنَّہٗ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُجْرَۃِ الْحَجَّامِ فَنَہَاہُ فَلَمْ یَزَلْ یَسْتَاْذِنُہٗ حَتّٰی
قَالَ اَعْلِفْہُ نَاضِحَکَ وَاَطْعِمْہُ رَقِیْقَکَ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی محیصہ سے کہ تحقیق اوسنی پروانگی مانگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کہینچنی والی کے پس منع کیا حضرت نی اوسکو پس
ہمیشہ پروانگی مانگتا رہا حضرت سی یہانتک کہ فرمایا کہلا اوسکو اپنی اونٹ کو اور کہلا اوسکو اپنی بردی کو نقل کی یہہ
مالک اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** محیصہ نی پروانگی چاہی بیچ مزدوری سینگی کہینچنی والی کی کہ کہانا اوسکا حلال ہی یا نہین
پس حضرت نی اونکو منع کیا پہر بہ اذن مانگتی رہی بامید اسکی کہ حضرت اوسکی کہانیکا حکم دین اسلیی کہ اکثر صحابہ کی ہان غلام بہت تہی اور بعضی انمین
سینگی بہی کہینچتی تہی اور صحابہ انکی کمائی کہایا کرتی تہی وہ جانتی تہی اسکو بہت اچہی کمائی پس جب حضرت نی اس سے منع فرمایا اونپر دشوار ہوا یہہ امر بار
بار پروانگی مانگی اس مقدمہ مین یہانتک کہ حضرت نی فرمایا کہ اوسکی گہانس دانہ لیکر اپنی اونٹ کو کہلا دی اور لونڈی غلام کو کہلا از بسکہ یہہ کمائی
خون کہینچنی کے تہی حضرت نی کہانا اوسکا اشراف کی لیی مکروہ جانا اور رغبت دلائی عالی ہمتی پر اور جانور اور لونڈی غلامونکی لیی اجازت دی اسلیی کہ وہ
شرف ایسا نہین رکہتی کہ منافی ہو اوس شرف کی دناءۃ اس کسب کے بخلاف حر کی پس یہہ نہی تنزیہی ہے والا مولیٰ کو یہہ نہین پہنچتا کہ جانور و لونڈی غلام کو
حرام کہلاوی حاصل یہہ کہ کہانا اسکا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام ع **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَکَسْبِ الزَّمَّارَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کتی کی مول سے اور کمائی گانیوالی کی
سی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** اور بعضونی کہا کہ مراد زمارہ سے عورت زانیہ خوبصورت ہی اور بعضونی کہا کہ لفظ زمارہ ہی رمز سی بمعنی اشارہ کی ساتہہ چشم و ابرو کی کہ زانیات مردونکو ساتہہ اشارہ چشم و ابرو کے
فریفتہ کرلیتی ہین ح **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْہُنَّ وَلَا
تُعَلِّمُوْہُنَّ وَثَمَنُہُنَّ حَرَامٌ وَفِیْ مِثْلِ ہٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَہْوَ الْحَدِیْثِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچو لونڈیون گانیوالیونکو اور نہ خرید و اونکو اور نہ سکہلاو لونڈیونکو گانا اور مول انکا

حرام ہی اور بیچ مانند اسکیکی یعنی خرید بیچ کی واسطی گانیکی نازل کی گئی ہی یہہ آیت اور بعضے آدمیونمین سی وہ ہین کہ مول لیتی ہین کہیل کی بات نقل کی یہہ احمد
اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث میں **ف** مول و نکا حرام کہا یعنو
نی کہ نہین صحیح ہے بیچنا لونڈیون گانیوالیونکا موجب ظاہر حدیث کی اور جمہور کے نزدیک بیچنا اونکا صحیح ہی اور حدیث باوجود ضعیف ہونیکی تاویل کی گئی
ہی کہ لینا مول کا اونپر حرام ہی مانند لینی مول انگور کی شراب فروش سی اسلیے کہ وسیلہ حرام کا ہی اسلیے کہ بیچنا غیر صحیح ہی اور کہیل کے بات یعنی گانا اور
آوازین حرام کہ باز رکہین ذکر اللہ سی پس داخل ہین اسمین کہانیان اور جہوٹی باتین اور خرافات بکنا اور ٹہٹہی کی باتین اور سیکہنا موسیقی کا
اور مانند اسکیکی یعنی کلام فضول اور اوتری یہہ آیت نضر بن حارث کی حقمین کہ وہ خریدتا تہا گانیوالی لونڈیان تاکہ گمراہ کری لوگونکو اللہ کی راہ سے
اور بعضون نی لکہا کہ نضر بن حارث کی حق مین اوتری کہ اوسنی کتابین عجمیونکی لے نہین اور انکی کہانیان قریش کے آگی بیان کرتا اور کہتا کہ محمد بیان کرتی
ہین تمہاری آگی قصی عاد و ثمود کی اور مین بیان کرتا ہون تمہاری آگی قصی رستم و اسفندیار کی اور بادشاہون کی ع و سَنَذْكُرُ حَدِيثَ
جَابِرٍ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ فِي بَابِ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی نہی عن اکل الہر بیچ باب ما یحل اکلہ
کی اگر چاہیگا اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہی بعد فرض کے نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی طلب کرنا کمائی حلال کا
فرض ہی لیکن جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز و روزہ اور سوای انکیکی اول درجہ اونکا ہی بعد اونکی طلب کرنا کمائی حلال کا اور کمائی کرنی ہر فرض
اوسپر کہ محتاج ہو اوسکا اپنی نفس کے لیے یا اونکی لیے کہ جنکا نفقہ اسپر فرض ہی اور مراد حلال سی غیر حرام یقینی ہی تاکہ شامل ہو مشتبہ کو بہی اسلیے کہ حدیثون سے
معلوم ہوتا ہی کہ احتراز کرنا مشتبہ سی احتیاط ہی نہ فرض پہر ساتہہ اس فرضیت کی نہین خطاب کیا جاتا ہی ہر شخص بذاتہ اسلیے کہ بہت لوگ ایسی ہین
کہ اونکا نفقہ اور پر واجب ہوتا ہی ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ إِنَّمَا هُمْ
مُصَوِّرُونَ وَإِنَّهُمْ إِنَّمَا يَأْكُلُونَ مِنْ عَمَلِ أَيْدِيهِمْ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ وہ پوچہی گئی مزدوری لکہنی قرآن
کیسی پس فرمایا کچہہ مضائقہ نہین سوا اسکی نہین کہ وہ نقش کہینچنی والی ہین اور تحقیق وہ نہین کہاتی مگر اپنی ہاتونکی کام سی نقل کی یہہ رزین نی **ف** گویا وہ
والی نی بعید جانتا تہا اسپر مزدوری لینی کو پس حضرت نی جواب دیا کہ کاتب لفظونکی صورتونکی نقش کہینچتی ہین اور محنت کرتی ہین اور مزدوری لیتی
ہین اپنی کام کی قطع نظر اس سی کہ قرآن ہو یا غیر قرآن ع **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ
قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا کہا گیا یا رسول اللہ کونسا کسب پاکیزہ ہی یعنی افضل ہے فرمایا کام کرنا
آدمی کا اپنی ہاتہہ سی اور ہر بیچنا ہو مقبول نقل کے یہہ احمد نی **ف** اپنی ہاتہہ سی یعنی افضل کسب ہی کہ ہاتہہ سی کیا جاتا ہی جیسی زراعت اور کتابت و غیر
ذلک اور ہر بیچنا ہو مقبول یعنی صحیح شرع مین یعنی اگر ہاتہہ سی کسب نہ کری تو تجارۃ کری کہ اوسمین دیانت اور امانت ہو یہہ بہی کسب طیب ہے ح ع
وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيعُ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهُ فَقِيلَ لَهُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ أَتَبِيعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بَأْسٌ بِذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی بکر بن ابی مریم تابعی سی کہ کہا مقدام بن معدیکرب صحابی کی ایک لونڈی بیچتی تہی دودہ یعنی مقدام کی گہر کی جانورونکا اور قبض کرتا تہا

مقدام مول اوسکا پس کہا گیا واسطی مقدام کی سبحان اللہ کیا بیچتی ہی لونڈی دودہ اور لیتا ہی تو مول پس کہا مقدام نی کہ ہان اور نہین اسکا مضائقہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ آویگا لوگونپر زمانہ نہین فائدہ دیگا اوسمین مگر دینار و درہم نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی لوگون نی مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہاری سامنی دودہ بیچتی ہی اور تم اوسکا مول لیتی ہو حال آنکہ دودہ واسطی تصدق کرنی فقرا کی اور واسطی ضیافت کرنیکے دوستون اور متعلقونپر ہی بیچنا اور راضی ہونا اسپر اور اوسکا مول لینا مناسب حال تم جیسی کے نہین اونہون نی کہا کہ اسکا کچہہ مضائقہ نہین اسلیئی کہ اسمین کچہہ نقصان شرعی نہین نہ حرمت ہی اسمین اور نہ کراہت اور مینی حضرت سی سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ لوگونپر ایک زمانہ آویگا کہ اوس زمانہ مین نفع دینی کا مگر دینار و درہم یعنی مال اسلیئی کہ اوس زمانی کی لوگونپر از بسکہ نقصان غالب ہوگا نہین قدر کرینگی اہل کمال کے اور قدر کرینگی مال دارون کی تہی صحابہ رض کہ تجارۃ کرو اور کسب کرو اسلیئی کہ تم ایسی زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمہارا تو اول اپنی دین ہی کو کہوا دیگا ۴ع

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ وَاِلٰى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَاَتَيْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَالَكَ وَلِمَتْجَرِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِاَحَدِكُمْ رِزْقًا مِّنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهٗ اَوْ يَتَنَكَّرَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین سامان درست کرتا یعنی بہیجتا اپنی وکیلونکو ساتہہ مال و اسباب تجارۃ کی طرف شام کی اور طرف مصر کے پہر سامان درست کیا مینی طرف عراق کی پس آیا مین ام المومنین عائشہ کی پاس پس کہا مینی اونکو ای ام المومنین سامان لیجاتا تہا مین تجارت کا طرف شام کی یعنی پہلی اس سے پس ارادہ سامان لیجانیکا کرتا ہون طرف عراق کے پس فرمایا کہ نہ کر کیا ہی واسطی تیری اور واسطی تجارت تیری کی یعنی کیون چہوڑتا ہی تجارت اپنی کو کہ پہلی کرتا تہا پس تحقیق مینی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی جسوقت کرا ایک سبب کر دی اللہ واسطی کسیکی تم مین سے روزیکا ایک طرح پس نہ چہوڑدی اوسکو یہانتک کہ متغیر ہو واسطی اوسکی یا نقصان ہو واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد و ابن ماجہ نی **ف** ایک سبب کر دی الخ یعنی مثلاً کہین مال تجارہ کا بہیجتا ہی اور اوسکی نفع آور رزق حاصل ہوتا ہی تو اوسکو چہوڑے نہین یہانتک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال مین تو اس صورت مین اوسکو چہوڑدی حاصل یہہ کہ بلا سبب چہوڑے اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی پہنچی امر مباح سی خیر کو تو لازم ہی اوسپر ملازمت اوسکی اور نہ عدول کری اوس سے طرف غیر اوسکی مگر بسبب کسی عذر قوی کے ۴ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهٖ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِيْ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الْكِهَانَةَ اِلَّا اَنِّيْ خَدَعْتُهٗ فَلَقِيَنِيْ فَاَعْطَانِيْ بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِيْ اَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَاَدْخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهٗ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا واسطی ابوبکر صدیق رض کی ایک غلام دیتا تہا واسطی ابی بکر کی خراج یعنی کچہہ مال کہ مقرر تہا اوسکی ذمہ اوسکی کمائی سے جیسیکہ معمول ہی عرب مین کہ غلام کی کمائی مین سے کچہہ مال لیا کرتا ہی مالک پس تہی ابی بکر کہاتی کمائی اوسکی سی پس لایا غلام ایک دن ایک چیز پس کہایا اوسمین سی ابوبکر نی پہر کہا واسطی اونکی غلام نی جانتی ہو کیا ہی یہہ پس کہا ابوبکر نی کیا ہی یہہ کہا غلام نی تہا مین خبر غیب کے بتاتا واسطی ایک آدمی کی جاہلیت مین یعنی بحالت کفر مین حالانکہ نہین اچہی جانتا تہا مین یہہ خبر دینی لیکن مین فریب دیتا تہا اوسکو پس ملا مجہسی وہ یعنی اب پس دی مجکو بدلی اوس خبر بتانیکی یعنی یہہ چیز پس یہہ وہ چیز ہی کہ کہائی تمنی اسمین سی کہا حضرت عائشہ نی پہر ڈالا ابوبکر نی ہاتہہ اپنا یعنی اپنی حلق مین پس قے کی اور باہر ڈالی ہر چیز کہ اونکی پیٹ مین تہی **ف** یعنی ازبسکہ حرمت اوسمین مغلظہ تہی بسبب اسکی کہ جمع ہوئی تہی کہانہ اور فریب خوب طرح نکالا یعنی از راہ ورع کی نقل سکے یہہ بخاری نی

اوسکو اور اسسے یہہ نکلا ہی امام شافعی نی کہ جو کوئی کہاوی حرام اور وہ جانتا تہا اوسکو یا نہ جانتا تہا اور پہر جانا تو لازم ہی اوسکو یہہ کہ قی کری
جو کچھہ کہ کہایا ہی فی الفور اور امام غزالی نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ یہہ ورع کی قبیلہ سی ہی اور کہا کہ حکم ورع کا یہہ ہے کہ نہ لیوی تو کچھہ کسی سے
یہانتک کہ نہایت تحقیق کرے اوسکو پہر یقین حاصل ہو کہ نہین شبہ ہی اوسمین کسی حال مین والا پہیر دی اوسکو ۱ ع وَعَنْ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ اور روایت ہی ابی بکر رضی سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کی اچھی لوگونکی ساتھہ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتھہ مال حرام کی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ
اَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَاَعْجَبَهُ قَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ
نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِي مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي وَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ مولی تہا حضرت عمر کا یہہ کہ اوسنی کہا کہ پیا عمر بن الخطاب رضی نی دودہ اور بہلا لگا اونکو وہ کہا واسطی اوس شخص کے کہ پلایا
تہا اوسنی کہانسی لایا ہی تجکو یہہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ وہ یعنی مین گیا تہا ایک پانی پر یعنی کنوئی یا چشمہ پر کہ نام لیا اوسکا پس ناگہان کتنی چارپائی
تہی یعنی اونٹ و بکری وغیرہ چارپایون زکوۃ کیسی اور وہ پلاتی تہی یعنی دودہ لوگونکو پس دوہا اونہوں نی میری لیی دودہ اونکیسی پس ڈال لیا
مینی اوسکو بیچ مشک اپنی کی اور یہہ دودہ وہی ہی پس ڈالا حضرت عمر نی ہاتہہ اپنا یعنی مونہہ مین پہر قی کی نقل کین یہہ دو نو حدیثین بیہقی نی
شعب الایمان مین ف کہا سید جمال الدین محدث نی کہ یہہ حدیث اکثر نسخونمین نہین ہے اور تہی بیچ اصل سماع ہمارے کی لکہی ہوئی حاشیہ مین
اور صواب حذف اسکا ہی اتہی اسلیی کہ کتاب الزکوۃ مین یہہ حدیث لکہی جا چکی ہی ساتھہ اختلاف ایک دو لفظونکی پس جن نسخونمین یہہ نہین ہے
تو پہلی حدیث کی بعد لکہا ہی رواہ البیہقی الخ اور جن نسخونمین ہے اونمین اسکی بعد رواہما البیہقی الخ ہی ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ
اشْتَرٰى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ تَعَالٰى لَهُ صَلٰوةً مَا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ
صُمَّتَا اِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جو شخص کہ خریدی ایک کپڑا دس درہم کو یعنی مثلا اور اوسکی مول مین ہو ایک درہم یعنی کچھہ مال حرام کا نہین قبول کرتا اللہ تعالی
واسطی اوسکی نماز جب تک کہ ہووی کپڑا اوسپر پہر داخل کین ابن عمر نی دونون اونگلیان اپنی یعنی شہادت کی اپنی کانونمین اور کہا بہری ہوجیو دونون
کان اگر نہ سنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اسکو نقل کیے یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے
ف نہین قبول کرتا یعنی اوسکی نماز لائق ثواب دینی کی نہین ہوتی اگرچہ فرضیت ساقط ہوجاتی ہی مانند نماز کی زمین غصب کی مین اور اخیر عبارت کی
یہہ معنی ہین کہ مینی اپنی کانونسی یہہ حدیث حضرت سی سنی ہی کہ نہ سنی ہو تو بہری ہوویں میرے کان یعنی مقرر سنی ہی ۶

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ

باب ہے بیچ بیان نرمی کرنی کے معاملات مین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ نرمی کرتا ہی جبکہ بیچتا ہی اور جبکہ خریدتا ہی اور جبکہ
تقاضا کرتا ہی نقل کیے یہہ بخاری نی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِيْلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ
فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ عَنْ

عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اللّٰہُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ
اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص تہا بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی آیا اوسکی پاس فرشتہ تاکہ قبض کری روح اوسکی پس کہا گیا واسطی اوسکی آیا کیا تونی کچہہ عمل نیک کہا نہین جانتا مین یعنی نہین پاتا اپنی مین کہ کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا واسطی اوسکی سوچ کہا نہین جانتا مین کچہہ سوائی اسکی کہ تحقیق مین معاملات کرتا تہا لوگونسی دنیا مین اور احسان کرتا تہا مین اونپر وقت تقاضی کی یعنی وقت مانگنی مول وغیرہ کی پس مہلت دیتا تہا مین غنی کو اور معاف کرتا تہا مفلس کو یعنی سارا حق یا کچہہ اوسمین سی پس داخل کیا اوسکو اللہ تعالی نی بہشت مین نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین مانند اسکی ہی عقبہ بن عامر اور ابی مسعود انصاری سی یعنی معنی دونو روایتو ایک ہی ہین اور لفظونمین اختلاف ہی اوسمین یون ہی کہ پس فرمایا اللہ تعالی نی کہ مین تجہسی زیادہ لائق ہون ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ معاف کرنیکے اور فرمایا فرشتونکو درگذر کرو میری بندیسی **ف** آیا اوسکی پاس فرشتہ یعنی عزرائیل یا کوئی تابعدار اونکا لیکن صحیح یہی ہے کہ حضرت عزرائیل ہی ارواح قبض کرتی ہین جیساکہ اللہ تعالی نی فرمایا قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ اور پہر ملائکہ رحمت کے یا عذاب کے لیلیتی ہین ارواح کو اونسی اور حقیقی ارواح قبض کرنیوالا اللہ تعالی ہی جیسا کہ اسنی فرمایا اللہ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالی نی فرمایا اسکی یا کسی فرشتہ نی کہا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ سوال اسکی روح قبض کرنیکی پہلی کیا جیساکہ اول حدیث سی معلوم ہوتا ہے اور مظہر نی کہا کہ یہہ سوال قبر مین کیا طیبی نی کہا کہ احتمال یہہ ہے کہ قیامت کو ہوا اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہی معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینی غنی کو ؀ع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاكُمْ وَكَثْرَۃَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو بہت قسم کہانیسی بیچنی کہونچنی مین اسلیے کہ بہت تحقیق قسم کہانی بیچنی مین رواج دیتی ہے پہر کہو دیتی ہے برکت کو نقل کے یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ بہت قسم کہانیسی بالفعل بکری خوب ہوتی ہی لیکن انجام کار مین باعث کہونی برکت خیر کی ہوتی ہی اسلیے کہ جسکو عادت ہوگی بہت قسم کہانیکی اوس سے جہوٹی قسم بہی صادر ہو جائیگی ؀ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْحَلْفُ مُنَفِّقَۃٌ لِلسِّلْعَۃِ مُمْحِقَۃٌ لِلْبَرَكَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی قسم سبب ہے رواج کی واسطی اسباب کے اور سبب ہے مٹنی برکت کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قسم یعنی کثرۃ قسم کی یا جہوٹی قسم اور سبب ہے مٹنی برکت کی کہ کمائی مین برکت نہین رہتی یا تو بسبب تلف ہونی مال کے یا بسبب خرچ کرنیکی ایسی جگہہ نہ دنیا مین فائدہ ہو اور نہ آخرۃ مین ثواب ؀ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اونسی اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی کلام مہربانی وعنایت کا نہین کرنیکا اور نہ دیکہیگا اونکیطرف یعنی بنظر رحمت و عنایت کی نہین دیکہیگا اور نہ پاک کریگا اونکو یعنی گناہونسی اور واسطی اونکی عذاب ہی درد دینی والا کہا ابوذر نی محروم ہوئی خیرسی اور ٹوٹا پایا کون ہین وہ یا رسول اللہ فرمایا ایک تو نیچی دراز کرنیوالا ازار کا دوسرا احسان رکہنی والا یعنی بعد دینی کسی چیز کی تیسرا رواج دینی والا اسباب کا ساتہہ جہوٹی قسم کی نقل کے یہہ مسلم نی **ف** یا نیچی دراز کرنیوالا یعنی ٹخنونسی نیچی ازراہ تکبر کے اور اسمین داخل ہی آستین دراز کرنیوالا اور جو دی کر احسان جتاتا ہی ثواب سی محروم رہتا ہی اور جو رواج دینی والا الخ مثلا ایک چیز لی تہی نو روپی کو اور مول لینی والیسی جہوٹی قسم کہا کر کہا کہ قسم خدا کی یہہ چیز سو روپی کو مینی لی ہی تا وہ جانی کہ یہہ اتنی کی مالیت ہی یا زیادہ کی ؀ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوداگر بڑا سچا یعنی قول میں اور فعل میں بڑا امانت دار ساتھ نبیوں اور صدیقوں اور شہداکے ہوگا نقل کے یہہ ترمذی اور دارمی اور دارقطنی نے اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے

ف سوداگر یعنی جو کہ مشغول بیچنے کھونچنے اور اجارہ میں ہو اور افضل قسم سوداگری میں کپڑا بیچنا ہے پہر عطاری اور ساتھ نبیوں الخ یعنی جو کہ متصف ساتھہ ان دو صفتوں ذکر کی گئی کی ہوگا وہ متصف ہوگا ساتھہ تمام صفتوں کمال کی پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اوسکا یا جنت میں ساتھہ نبیوں کی بسبب اطاعت اونکی کی اور ساتھہ صدیقوں کی بسبب موافقت کی بیچ صفت اونکی کی اور ساتھہ شہیدوں کی بسبب شہادت اونکی اوپر صدق و امانت اوسکی کی ع **وَعَنْ** قَیْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَۃَ قَالَ کُنَّا نُسَمّٰی فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَۃَ فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَیْعَ یَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے قیس بن ابی غرزہ سے کہ کہا تہے ہم یعنی گروہ تجار کی نام رکہے جاتے تہے بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سماسرہ پس گذرے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نام رکہا ہمارا ساتھہ ایک نام کی کہ وہ بہتر ہے پہلی نام سے پس فرمایا ای معشر تجار یعنی گروہ سوداگروں کی تحقیق بیع حاضر ہوتا ہے اوسکو بے فائدہ اور قسم یعنی درمیان بیع و شرا کی اکثر باتیں بے فائدہ اور قسم یعنی بہت قسمیں یا جہوٹی قسم پیش آجاتی ہیں پس ملاؤ بیع کو ساتھہ صدقہ کی نقل کے یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے

ف سماسرہ جمع سمسار کی ہے بمعنی دلال کے پس پہلی سوداگروں کو سمسار کہتے تہے حضرت نے اس سے بہتر نام رکھا تجار یہ نام بہتر اسلیے ہے کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے تجار تکا قرآن میں برسبیل مدح کی کئی جا ایک تو اس آیت میں ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم اور دوسری تجارۃ عن تراض اور تیسری تجارۃ لن تبور اور ملاؤ بیع کو ساتھہ صدقہ کی یعنی کچہہ اسمین دیا کرو تا کفارہ ہو اوسکا اسلیے کہ کلام بے فائدہ اور قسم باعث غضب کی پروردگار کی ہے اور صدقہ دفع کرتا ہے غضب رب کو ع **وَعَنْ** عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ نقل کے اپنی باپ سے اونسے نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تاجر حشر کیے جاوینگے دن قیامت کی فاجر یعنی دروغ گو اور نافرمان مگر جس شخص نے پرہیزگاری کی یعنی خیانت و فریب وغیرہ نکیا اور نیکی کے یعنی لوگوں سے تجارت میں یا عبادۃ اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نقل کے بیہقی نے شعب الایمان میں براسے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ الْخِیَارِ

باب ہے بیچ بیان خیار کے **ف** خیار اسم ہے اختیار سے اور معنی اوسکی ہیں دو امروں میں سے اچھا امر طلب کرنا یا جاری رکہنا بیع کا یا فسخ کرنا اوسکا اور اختیار بیع میں کئی قسم پر ہے خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین فقہ کی کتابوں میں معانی اور احکام انکی اور اختلاف کہ انمیں ہے مذکور ہیں اور یہاں ایک قسم اور ہے کہ اوسکو خیار مجلس کہتے ہیں وہ یہہ ہے کہ جب عقد تمام ہوا ساتھہ ہونے ایجاب و قبول کے ہر ایک بایع اور مشتری کو اختیار باقی ہے جب تک کہ مجلس میں بیٹھے ہیں اور جب اوٹھے اختیار جاتا رہا اور اس اختیار میں اختلاف ہے امام شافعی اور اور بعضے علما قائل ہیں اسکی اور امام ابوحنیفہ اور اور بعضے عالم نہیں قائل اسکی اور کہتے ہیں کہ جب ایجاب و قبول تمام ہوا اختیار نرہا مگر یہہ کہ شرط کیا ہو خیار کو اور اوسکو خیار شرط کہتے ہیں اور وہ تین روز تک ہوتا ہے اور زیادہ اس سے نہیں ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَایِعَانِ

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ بَدَلَ أَوْ يَخْتَارَا روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی والا اور مول لینی والا ہر ایک اونمین سی اختیار رکہتا ہی اوپر صاحب اپنی کی یعنی اسکا کہ ثابت رکھی بیع کو یا فسخ کری جبتک کہ جدی نہون یعنی جب ایک مجلس سے اوٹہہ کہڑی رہین گے اور جدا ہونگی اختیار نہ رہیگا مگر بیع خیار مین یعنی جس بیع مین شرط کی ہوگی کہ اختیار رہی مجہی چاہونگا رکہونگا اور چاہونگا نہ رکہونگا تو اوسمین باوجود جدا ہونیکی اختیار باقی رہتا ہی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہے کہ جسوقت خرید و فروخت کرین بائع اور مشتری پس ہر ایک اونمین سے اختیار رکہتا ہی اپنی بیع مین جب تک کہ نہ جدی ہووین یا ہو بیع اونکی بشرط خیار کے پس جسوقت کہ ہوگی بیع انکی بشرط خیار کے پس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ بائع مشتری ساتہہ اختیار کی ہین جب تک کہ نہ جدی ہون مگر یہہ کہ شرط کرین گی اختیار کی یعنی اگر شرط کرین گی اختیار کی جیسا اوپر مذکور ہوئی تو بعد جدا ہونیکی بہی اختیار باقی رہیگا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یون ہی کہ مگر کہی ایک اونکا واسطی صاحب اپنی کی شرط کر اختیار کی یعنی اور دوسرا کہی قبول کیا مینی کہنا تیرا یہہ عبارت بدلی اوبختارا کی واقع ہوئی ہی **ف** ظاہر اس حدیث کا ثابت کرنیوالا اختیار مجلس کا ہی ولیکن جو کہ قائل نہین خیار مجلس کی وہ کہتی ہین کہ مراد جدا ہونیسی جدا ہونا از روی قول کے ہی یعنی جب تک کہ مجتمع ہین قول مین کہ ایجاب و قبول تمام نہین ہوا اختیار رکہتے ہین چاہین لین اور چاہین فسخ کرین بیع کو اور جب ایجاب و قبول تمام ہوا یعنی ایک نی کہا بیچا مینی اور دوسری نی کہا لیا مینی خیار نہ رہا اور سند اونکی یہہ آیت ہی وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ اسمین مراد جدا ہونیسی جدا ہونا مرد و عورت کا ہی ساتہہ طلاق کی نہ جدا ہونا مجلس سے ع

وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بائع اور مشتری ساتہہ خیار کی ہین جب تک کہ نہ جدی ہون اور اگر سچ کہین بائع اور مشتری یعنی بیچ صفت مبیع اور ثمن اوسکی اور بیان کری عیب مبیع اور ثمن کے برکت دیجاتی ہی واسطی اون دونون کی بیچ معاملہ بیچنی کہوجنی انکی اور اگر چہپایا عیب اور جہوٹ بولی دور کیجاتی ہی برکت اونکی بیچنی کہوجنی کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہا ایک شخص نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہ تحقیق مین فریب دیا جاتا ہون بیچ معاملہ بیع کی پس فرمایا جسوقت کہ بیع کری تو پس کہہ نہین ہے فریب یعنی دین مین پس تہا وہ شخص کہتا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہہ نہین فریب اختلاف کیا ہی علما نی بیچ مقصود کی اس قول سے کسینی کچہہ لکہا ہی اور کسینی کچہہ چنانچہ شروح مین وہ قول مذکور ہین اور تورپشتی نی یہہ لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اوس شخص کو کہ کہی وقت بیع کی یہہ بات تا آگاہ کری بیچنی والی کو کہ مجہی واقفیت نہین ہی بیع مین چاہیی کہ مجکو فریب و نقصان نہ دیوی تو اور لوگ اوسوقت مین دین دار و خیرخواہ خلائق کی تہی دوست رکہتی تہی مسلمان بہائیون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہتی تہی اپنی لیی خصوصا وقت آگاہ کرنیکی پس اس کہنی سے وہ خیرخواہی اسکی ملحوظ رکہی گا طیبی نی اسی قول کو پسند کیا ہی ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ

وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ اَنْ يَسْتَقِيلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کے اپنی باپ سی اوسنے اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچنی والا اور مول لینی والا ہر این جبتک کہ نہ جدی ہون مگر یہہ کہ ہو بیع خیار یعنی جب جدا ہوئی تو نرا خیار دینا نکو مگر جس بیع مین خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونیکی بہی اختیار رہا اور روا نہین یعنی ورع مین بایع یا مشتری کو یہہ کہ جدا ہو صاحب اپنی سی یعنی اوٹہہ کہڑا ہی مجلس سے بخوف اسکی کہ طلب کری اوس سی اقالہ کو یعنی فسخ کرنی بیع کو نقل کیے ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ جدا ہووین بایع اور مشتری آپسمین مگر رضامندی نقل کے یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جبتک بایع اور مشتری آپسمین راضی نہ ہون ساتہہ دینی مول کی اور قبض کرنی مبیع کی جبتک جدا نہ ہون والا ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہی شرع مین یا مراد یہہ ہی کہ بایع اور مشتری مین سے جسکا ارادہ جدا ہونیکا ہو وہ مشورہ کری اپنی صاحب سی کہ آیا تجکو رغبت ہی مبیع مین پہر اگر وہ ارادہ فسخ کرنی بیع کا کری تو فسخ کری پس اس صورت مین یہہ حدیث موافق ہی پہلی حدیث کی معنو مین اور یہہ نہی تنزیہی ہی اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ حلال ہی جدا ہونا بغیر اذن دوسری کے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا ایک اعرابی کو بیچ بیچنی کے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح غریب ہے

بَابُ الرِّبٰوا

باب ہی بیچ بیان سود کی **ف** سود شرع مین کہتی ہین زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سی اور شرط کیجاوی زیادتی درمیان عقد کی ع ح **مسئلہ** ربوا حرام ہی بیع اور قرض مین اور گناہ کبیرہ ہی منکر حرمت اوسکیکا کافر ہی **مسئلہ** ربوا دو قسم پر ہی ایک تو ربوا نسیہ کا یعنی نقد کو ساتہہ وعدہ کی بیچنا اور دوسرا ربوا فضل کا یعنی تہوڑی کو بدلے بہت کی بیچنا پہر اگر دونون چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس اور دوسری اتحاد قدر تو امام اعظم کی نزدیک دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیہ بہی اور ربوا فضل بہی اور قدر عبارت ہے کیل سی یا وزن سے کہ معیار شرعی یہی کیل ہے یا وزن اور جس چیز کو شارع نی کیلی کہا ہی وزنی نہوگی ساتہہ عرف لوگونکی اور جس چیز کو وزنی کہا ہی وہ کیلی نہین ہوگی ساتہہ عرف لوگونکی پس بیچنا گیہونکا بدلی گیہونکی ساتہہ وزن کی جائز نہوگا اور اسیطرح بیچنا سونی یا چاندیکا ساتہہ جنس اپنی کی ساتہہ کیل کے اگرچہ برابر ہون اسلیے کہ نص شارع قویتر ہی عرف سی اور جس چیز مین نص نہین ہی یعنی شارع نی نہ اوسکو کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اوسمین اعتبار عرف کا ہی اور ابو یوسف رح سی عمل ساتہہ عرف لوگونکی مطلق روایت کیا گیا ہی اور ترجیح دی ہی اسکو کمال نی اور بنا بر اسی قول کی جائز رکہا ہی قرض لینا نقود مسکوکا ساتہہ گنتی کے اور بیچنا آٹیکا ساتہہ وزن کی اور کافی مین فتوی اوپر عادت لوگونکی دیا ہی مطلقا کذا فی البحر الرائق اور اگر ان دونو چیزونمین سی یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر سی ایک پائی جاوی تو ربوا نسیہ کا حرام ہی نہ ربوا فضل کا پس اگر گیہون بدلی گیہون کی یا چنی بدلی چنونکی یا جو بعوض جونکی یا سونا عوض سونی کی یا لوہا عوض لوہی کی بیچا جاوی تو فضل اور نسیہ دونو حرام ہین کہ دونو چیزین اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنون کی یا سونا عوض چاندی کی یا لوہا عوض تانبی کی بیچا جاوی تو فضل حلال ہی لیکن نسیہ یعنی وعدی پر بیچنا حرام ہی کہ گیہوں اور چنی ساتہہ ایک کیل کے بیچی جاتی ہین اور لوہا اور تانبا ساتہہ ایک ترازو اور بٹونکی اور سونا اور چاندی ساتہہ ایک ترازو اور بٹونکی بیچی جاتی ہین لیکن جنس ایک نہین اور تکڑی گزی کیکو ساتہہ تکڑی گز کی یا گہوڑیکو عوض گہوڑیکی بیچا جاوی تو بہی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام

یہان اتحاد جنس موجود ہی اور کیل اور وزن نہین اسلیے کہ معیار شرعی کیل ہی یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہین اور اگر دونون چیزین یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاوین تو فضل بھی حلال ہوگا اور نسیہ بھی مثلاً گیہون کو عوض چاندی کی یا عوض لوہی کی بیچی تو فضل اور نسیہ دونو جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اسیطرح اگر سونی کو عوض لوہی کی یا بالعکس اسکی بیچی یہان بھی دونون چیزین نہین ہین نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور بٹ سونیکی اور ہین اور ترازو اور بٹ لوہیکی اور ہین اسیطرح اگر گیہون کو عوض چونہ کی بیچی کہ کیل گیہونکا اور ہی اور کیل چونی کا اور۔ یہ فائدہ درمختار۔ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** پہلی فصل **عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَشَاھِدَیْہِ وَقَالَ ھُمْ سَوَاءٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** روایت ہے جابر سی کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیاج لینی والی کو اور دینی والی کو اور لکھنی والیکو اور گواہونکو اور فرمایا وہ برابر ہین یعنی اصل گناہ مین اگرچہ مختلف ہون مقدار مین نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** یعنی لکھنی والی وغیرہ کو لعنت کی بسبب مدد کرنی اونکیکی امر نامشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہی تمسک لکھنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوسکا ع * **وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ یَدًا بِیَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ ھٰذِہِ الْاَصْنَافُ فَبِیْعُوْا کَیْفَ شِئْتُمْ اِذَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچا جاوی سونا بدلی سونیکی اور چاندی بدلی چاندی کی اور گیہون بدلی گیہونکی اور جو بدلی جو کی اور کہجور بدلی کہجور کی اور نمک بدلی نمک کے درحالیکہ مانند ہون ساتھہ مانند کی یعنی برابر ہون مقدار مین جیساکہ تاکید و بیان کی لیے کہا کہ برابر ہون ساتھہ برابر کی دست بدست پس جبکہ مختلف ہون یہہ قسمین پس بیچو جسطرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** یعنی اوسی مجلس مین پہلے جدا ہونیکی بایع اور مشتری مول کو اور اوس چیز کو قبض کر لین یہہ نہین درست کہ ایک چیز وعدی پر ہو اور ایک چیز نقد اور اس حدیث مین چھہ چیزونکی ربوا کا ذکر ہی سونا چاندی گیہون جو کہجور نمک اور سوای انکی اور چیزونکو مانند لوہی اور چونی اور اقسام دانونکی علمانی انہین پر قیاس کیا ہی لیکن ساتھہ اختلاف کی اور اختلاف اس سبب سے ہی کہ علت ربوا کی چھہ چیزونمین کیا ہی امام مالک نی علت ربوا کی ان چھہ چیزونمین یہہ سمجھی ہے کہ ثمنیت سونی چاندی مین اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزونمین ہی پس جسمین قوت مدخر ہونا تحقیق ہوگا یا ثمنیت ہوگی اوسمین ربوا حرام ہی پس اونکی نزدیک ترکاری اور میوہ اور کہانیکی چیزین کہ ذخیرہ نہین ہوسکتین اونمین ربوا یعنی زیادہ لینا دو کا بدلی ایک کی یا دینا ایک اور لینا دو درست ہی اور نزدیک امام شافعی کی علت ربوا کی ثمنیت ہی سونی چاندیمین اور قوت ہونا ہی باقی چار چیزونمین اونکی نزدیک ترکاری اور میوی اور ادویات مین ربوا جاری ہوگا برابر لینا دینا تو درست ہی اور زیادتی کمی ہم جنس مین نادرست اور لوہی اور تانبی اور پیتل اور اور دہات اور چونا اور مانند انکیمین انکی نزدیک ربوا جاری نہوگا مثلاً ایک پیمانہ چونہ کا بدلی دو پیمانہ چونی کی لینا دینا درست ہی اسیطرح سی لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک علۃ ربوا کی قدر مع الجنس ہی اور مراد قدر سی کیل اور وزن ہی پہر علۃ ربوا کی سونی چاندی مین وزن ہی پس جاری ہوگا ربوا ہر وزنی چیزمین مانند تانبی اور لوہی وغیرہا کی اور باقی چار چیزونمین علت ربوا کی کیل ہی پس جاری ہوگا ہر کیلی چیزمین مانند چونہ اور اشنان وغیرہا کی اور کیلی اور وزنی ہونا جسمین منصوص ہے اوسمین تبدیل نہین مثلاً سونا چاندی شرع مین وزنی ہی پس اوسکو حکم وزن کا ہی اگرچہ عرف مین خلاف اوسکی جاری ہوا اور گیہون جو کہجور نمک یہہ شرع مین کیلی ہین اگرچہ عرف مین کیلی نہون پس بیع درست ہوگی ان چیزونکی درو قتیکہ ہم جنس ہون اعتبار وزن اور کیل کا ہی سونی

وعدى پرا اور بعضے صحابہ رض نے اسکو جائز رکہا ہی اور یہی قول شافعی کا ہی ؁ع ✽ **وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی تودہ کہجور کیسی کہ نہ معلوم ہو مقدار اوسکی بدلی پیمانہ معین کے کہجور سی نقل کے یہہ مسلم نی **ف** ایسی طرح کی بیچنی سی منع فرمایا کہ ایک طرف تودہ کہجور کا رکہا ہو کہ اوسکی مقدار نہ معلوم ہو اور دوسری طرف چند پیمانی معین ہون مثلاً بیس اسلیئے اوس تودہ کا حال نہین معلوم کہ کسقدر ہی شاید کہ ان پیمانونسی زیادہ ہو یا کم پس ربوا لازم آوی اور یہہ حکم اوس صورت مین ہے کہ دونون طرف ایک جنس کے چیزین ہون اور اگر دونون مختلف جنس کے چیزین ہون تو جائز ہی اسطرح بیچنا اسلیئے کہ اونمین زیادتی حرام نہین ؁ع ؁ح ✽ **وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيْهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی فضالہ بیٹی عبید کے سے کہا خرید کیا مینی دن خیبر کے یعنی سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اوسمین تہا سونا اور نگینی پس جدا کیا مینی اوس ہار کو یعنی سونی مین سے نگینی نکال ڈالی پس پایا مینی اوسمین سونا زیادہ بارہ دینار سی پس ذکر کیا مینی یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہ بیچا جاوی ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوی یعنی سونا اوسکا جدا کیا جاوی نگینون وغیرہ سی نقل کے یہہ مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ اگر بیچی مال ربوا ساتہہ جنس اوسکی کی اور مبیع اور ثمن کے ساتہہ یا ایک کے ساتہہ اونمین سی کوئی اور چیز ہو تو نہین جائز پس اگر بیچی سونیکا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلی سونی کی خواہ اشرفیان ہون یا اور کچہہ تو نگینہ وغیرہ اوسکی جدا کر کر برابر سونیکی تول کر بیچی اسطرح اگر بیچی چاندیکی چیز بدلی چاندی کی خواہ روپی ہون یا اور کچہہ تو اوسکا بہی یہی حکم ہی تاکہ زیادتی سی ربوا نہ لازم آوی اور اگر بیچی سونیکی چیز جڑاو بدلی چاندیکی خواہ روپی ہون خواہ اور کچہہ یا چاندیکی جڑاؤ چیز بدلی سونیکی خواہ اشرفیان ہون خواہ اور کچہہ تو اوکہاڑنا اسکی نگینون وغیرہ کا ضرور نہین اسلیئے کہ خلاف جنس مین کمی زیادتی درست ہی ہمین کمی زیادتی سے ربوا لازم نہین آتا ؁ع ✽ مولانا **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبٰوا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہانیوالا سود کا پس اگر نہ کہاوی گا سود پہنچیگا اوسکو بخار اوسکا اور روایت کیا گیا یعنی بجائی من بخارہ کی من غبارہ یعنی غبار اوسکا نقل کے یہہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** بخار اوسکا یعنی اثر اوسکا پہنچیگا کہ وکیل ہو گا یا گواہ ہو گا یا تمسک لکہنی والا ہو گا یا درمیان مین پڑی گا ربوا کی معاملہ مین یا معاملہ کریگا ساتہہ سود خور کی اور ملیگا مال اوسکا ساتہہ مال اسکی کے ؁ج ✽ **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ** اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیچو سونا بدلی سونیکی اور نہ چاندی بدلی چاندیکی اور نہ گیہون بدلی گیہونکی اور نہ جو بدلی جو کی اور نہ کہجور بدلی کہجور کی اور نہ نمک بدلی نمک کی مگر برابر ساتہہ برابر کے نقد بدلی نقد کی ہاتہہ بہ ہاتہہ ولیکن بیچو سونی کو بدلی چاندیکی اور چاندیکو بدلی سونیکی اور گیہونکو بدلی جو کی اور جو کو بدلی گیہون کی اور کہجور کو بدلی نمک کی اور نمک کو بدلی کہجور

ہاتھہ بہ ہاتھہ جسطرح چاہو نقل کے یہہ شافعی نی **ف** حاصل یہہ کہ دونون چیزین ایک جنس کے ہون تو برابر ہون اور دست بدست اور اگر مختلف ہون تو جسطرح چاہی بیچی چاہی کم چاہی زیادہ چاہی برابر لیکن ہون دست بدست ❊ ع ❊ **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَى التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی گئی خریدنی کہجور خشک کیسی بدلے کہجور تازی کی فرمایا کیا کم ہوجاتی ہی کہجور تازی جبوقت کہ خشک ہو کہا ہان پس منع کیا اوسکو اس سے نقل کے یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** منع کیا اوسکو اسلیے کہ دونون برابر نہین ہونگی پس ربوا لازم آویگا اور اسپر عمل کیا ہی مالک اور ابو یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد اور اکثر علمانی اور جائز رکھا اسکو ابو حنیفہ نی جبکہ دونون برابر ہون پیمانی مین اور حمل کیا ہی اسحدیث کو بیع نسیہ پر یعنی یہہ جو منع فرمایا تو اوس صورت میں کہ ایک جانب سی بالفعل ندی بلکہ وعدہ کری اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی اس راوی سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنی کہجور تر کیسی بدلے کہجور خشک کی ازراہ نسیہ اور اسی قیاس پر ہی بیع انگور تر کی بدلی خشک کے اور گوشت تازی کی بدلی گوشت خشک کی ❊ ع ❊ **وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہی سعید بن المسیب سے بطریق ارسال کی کہ یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنی گوشت کیسی بدلے حیوانکی کہا سعید نی تہا بیچنا گوشت کا بدلی حیوانکی جوئی جاہلیت کیسی نقل کے یہہ شرح السنۃ مین **ف** جوئی جاہلیت کیسی مراد یہہ ہی کہ جیسی جوئیسی مال لوگونکا ساتہہ باطل کے کہایا جاتا ہی ویسے ہی اسمین اگرچہ طریقہ کہانیکا دونونمین مختلف ہے اوسمین بسبب کہیل کی کہایا جاتا ہی اور اسمین بسبب عقد کی اور کہا شافعی نی کہ اسمین دلیل ہے اوپر حرمت بیع گوشت کی بدلی حیوان کی برابر ہی کہ ہو وہ گوشت جنس اوس حیوان سی یا غیر جنس اوس کیلئے اور وہ حیوان کہایا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز ہی یہہ اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ یہہ بیع موزون کی ساتہہ غیر موزونکی ہی اور مراد ساتہہ نہی کے حدیث مین یہہ ہے کہ ہو ایک اون دونون مین سی نسیہ یعنی وعدی پر ❊ ع ❊ **وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنی حیوانکی بدلی حیوانکی بطریق وعدی کے نقل کے یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** تحقیق اسکی اوپر گذر چکی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسکو کہ سامان درست کرے لشکر کا یعنی سواری اور ہتیار وغیرہ پس تمام ہوئی اونٹ یعنی اکثر لوگون کو اونٹ دیے اور بعضے لوگ بغیر سواری کی رہگئی پس حکم کیا اوسکو یہہ لیوی اونٹ عوض اونٹ کی پس تہی عبد اللہ لیتی ایک اونٹ بدلی دو اونٹونکی تا زمانی آنی اونٹون زکوۃ کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اونٹ عوض اونٹ کی یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لی کہ جب آوینگے اونٹ زکوۃ کی تو ادا کرینگی کذا ذکر علی جاننا چاہیے کہ درمختار مین لکہا ہی کہ امام اعظم رح کی نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہین اور اونٹ بہی غیر مثلی ہی پس اسحدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اور حضرت شیخ رح نی حمل کیا ہی اسکو بیع پر کہ لکہا ہی کہ اسحدیث سے معلوم

ہوا کہ جائز ہی بیع حیوان کی بدلی حیوان کی وعدی پر اور ہماری علمانی منع کیا ہی اسکو بسبب پہلی حدیث کی کہا تورپشتی نی کہ حدیث عمرو
بن عمرو کی ضعیف ہی اور حدیث پہلی سمرۃ بن جندب کی قوی تر ہی یا یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کیسی کیا ہو پہر منسوخ ہوا ٭ الفصل الثالث
فصل تیسرے عن اسامۃ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الربوا فی النسیئۃ وفی روایۃ قال لا ربوا
کان یدا بید متفق علیہ روایت ہی اسامہ بن زید سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیاج ہی وعدی مین اور ایک روایت مین
فرمایا نہین بیاج اوس چیز مین کہ ہووی دست بدست نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیاج ہی وعدی مین یعنی بیاج متحقق ہوتا ہی وعدی مین
اگرچہ دونون جنسین مختلف ہون یا برابر ہون مثلا بیچا گیہون کا بدلی جو کی ساتہہ زیادتی کی درست ہی اگر دست بدست ہو اور اگر بطریق وعدہ
کی ہو تو نہین درست اور نہین بیاج الخ یعنی اگر دونون چیزین ایک جنس کی ہون اور ہون برابر اور قبض کیجاوین ایک ہی مجلس مین تو ربوا
نہین ہی اور خلاف جنس مین ساتہہ کمی زیادتی کی بہی ربوا نہین لازم آتا ٭ ع ٭ وعن عبد اللہ بن حنظلۃ غسیل الملئکۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درہم ربوا یاکلہ الرجل وہو یعلم اشد من ستۃ وثلثین زنیۃ رواہ احمد و
الدارقطنی وروی البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس وزاد وقال من نبت لحمہ من السحت فالنار اولی بہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن حنظلہ سی کہ حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہتی تہی یعنی فرشتون نی اونکو غسل دیا تہا کہا عبد اللہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک درہم سود کا کہ کہاوی اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہہ سود کا ہی بہت زیادہ ہی گناہ مین چہتیس زنا سی نقل کی یہہ احمد اور دارقطنی
نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عباس سی اور زیادہ کیا بیہقی نی ابن عباس سی اس عبارہ کو کہ اور کہا حضرت نی جو شخص کہ پیدا
ہو گوشت اوسکا مال حرام سی یعنی سود اور رشوت وغیرہ سی پس آگ دوزخ کی لایق تر ہی ساتہہ اوسکی ف اور وہ جانتا ہو اور اسیطرح اگر جانتا
نہو لیکن اوسنی قصور کیا اسکے معلوم کرنی مین اور لکہا ہی علمانی کہ سود اشد زنا سی اسلیے ہی کہ سود کہانیوالی کی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی
فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ یعنی خبردار ہوؤ ساتہہ لڑائی اللہ اور رسول اوسکیکی طرفسی اور جسسے اللہ اور رسول اوسکا لڑی یا وہ اللہ اور رسول
اوسکیسی لڑی اوسکا کہا ٹہکانا ہی اور اور سبب اسکا یہہ ہے کہ پہچاننا سود کا مشکل ہی پس اکثر حلال جانتی ہین اوسکو جاہل پس کافر ہوئی ہین
بخلاف امر زنا کی کہ وہ مشہور رہی جاہلیت اور اسلام مین اور سراس عدد مخصوص کا شارع ہی کو معلوم ہی ٭ ع ٭ ح ٭ وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الربوا سبعون جزءا ایسرہا ان ینکح الرجل امہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ بیاج کا ستر جز ہی ادنی اونمین سی یہہ ہی کہ صحبت کری آدمی اپنی ماں سے
وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الربوا وان کثر فان عاقبتہ تصیر الی قل رواہما
ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وروی احمد الاخیر اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتہہ سود کی اگرچہ ہو بہت لیکن انجام اوسکا رجوع کرتا ہی طرف کمی کی یعنی بی برکتی ہوتی ہی نقل کین یہہ دونون حدیثین
ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی احمد نی اخیر کی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتیت لیلۃ اسری بی علی قوم بطونہم کالبیوت فیہا الحیات تری من خارج بطونہم فقلت من ہؤلاء یا جبرئیل قال ہؤلاء
اکلۃ الربوا رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گذرا مین شب معراج مین ایک قوم پر کہ پیٹ اونکی مانند گہرونکی
تہی اونمین سانپ تہی معلوم ہوتی تہی باہر پیٹون اونکیسی پس کہا مینی کون ہین یہہ لوگ ای جبرئیل کہا یہہ ہین کہانیوالی سود کی نقل کی یہہ احمد و ابن ماجہ

وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہی علی رضی سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ لعنت کرتی تہی سود کی لینی والیکو اور دینی والیکو اور سود کی
اور حساب لکہنی والیکو اور صدقہ کی منع کرنیوالیکو اور تہی حضرت منع فرماتی نوحہ کرنیسی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** صدقہ کی منع کرنیوالیکو یعنی جو
شخص مطلق صدقہ دینیسی منع کری اوسکو لعنت کی یا منع کرنیوالی صدقہ کیسی مراد ہی ترک کرنیوالا صدقہ واجب کا خواہ زکوۃ ہو یا اور اور نوحہ کہتی
ہین چلا کر رونیکو ساتہہ بیان کرنی اوصاف اوسکی کی ؁ ع ؁ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اٰخِرَ مَا نَزَلَتْ اٰيَةُ الرِّبٰوا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبٰوا وَالرِّيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی سی یہہ کہ آخر چیز کہ اوتری آیۃ ربوا کی ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کیی گئی اور نہین کہولا اوسکو واسطے
ہماری پس چہوڑ دو ربوا کو اور ریبہ کو یعنی جس چیز مین شک شبہہ ہو ربوا کا وہ بہی حکم ربوا کا رکہتی ہی اوسکو بہی چہوڑ دو نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی
نی **ف** آخر اوس چیز کی کہ اوتری الخ یعنی معاملات مین جو آیتین اوتری ہین اونمین سی یہہ سبکی پیچہی اوتری ہی نہ مطلق آخر مراد ہی ایسلیی کہ سب
آیتون کی بعد یہہ آیۃ اوتری ہی الیوم اکملت لکم دینکم اور نہین کہولا الخ یعنی بعد اسکی اوترنیکی حضرت زندہ نہین رہی مگر تہوڑی دنون مع مشغول
رہی اور امور ضروری مین پس بیان مفصل اسکا نہین کیا کہ تمام جزئیات ربوا کی ذکر کرتی بلکہ بیان کیا چند چیزونمین اور سوای انکی کو موقوف رکہا
قیاس و اجتہاد پر پس چاہی کہ ترک کرو ربوا صریح کو اور اوس چیز کو کہ اوسمین شبہہ ربوا کا ہی واسطی تورع اور احتیاط کی ؁ ع ؁ ح ؁ وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰى اِلَيْهِ اَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ فَلَا يَرْكَبْهُ
وَلَا يَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیوی ایک تمہارا قرض یعنی کسیکو پہر تحفہ بہیجی قرض لینی والا
طرف اوسکی یعنی قرض دینی والیکی یا سوار کیوی اوسکو جانور پر پس نہ سوار ہو اوسپر اور نہ قبول کری تحفہ مگر یہہ کہ جاری ہو تحفہ بہیجنا اور سوار
کرنا درمیان قرض لینی والی اور درمیان قرض دینی والیکی پہلی اس سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** نہ قبول
کری تحفہ تا ربوا نہو ایسلیی کہ جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو پس وہ ربوا ہی مگر یہہ کہ عادت ہو قرض لینی کی پہلی سی کچہہ بہیجنی بہجانیکی تو کچہہ مضائقہ
نہین ایسلیی کہ وہ قرض کی جہۃ سی نہین ہی بلکہ بسبب عادت پہلی کی ہی منقول ہی امام ابو حنیفہ رح سی کہ ایک شخص کو اونہون نی قرض دیا تہا
ایک روز اوسکی ہان تقاضی کی لیی گئی اور اوسوقت گرمی بہت تہی اوسکی دیوار کی سایہ مین نہ ٹہیری دہوپ مین کہڑی رہی تا کہ نہ حاصل ہو
آرام دین کی جہۃ سی یہانتک کہ وہ نکلا بعد بڑی دیر کی یہہ بات امام صاحب نی بسبب کمال احتیاط کی ؁ ع **ف** حدیث شریف مین آیا ہی جو
قرض کہ قرض دینی والی کو باعث نفع ہو حکم ربوا کا رکہتا ہی پس قرض دینی والا قرض لینی والی سی ضیافت نہ قبول کری مگر بحسب عادت
قدیم کی بلکہ اوسکی دیوار کی سایہ مین بہی بیٹہنا مکروہ ہی ؁ مالا بدمنہ ؁ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ
الرَّجُلُ فَلَا يَاْخُذْ هَدِيَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
جسوقت کہ قرض دیوی کوئی کسیکو پس نہ لیوی اوس سی تحفہ نقل کی یہہ بخاری نی بیچ تاریخ اپنی کی اسیطرح سی ہی منتقی مین وَعَنْ
اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ فِيْهَا الرِّبٰوا فَاشٍ فَاِذَا كَانَ
لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْ حَبْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهُ رِبٰوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی

کہ کہا آیا مین مدینہ مین پس ملا مین عبد اللہ بن سلام سی پس کہا اونہون نی کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کی ہی کہ اوسمین بہت رواج ہی سود کا پس جسوقت کہ ہو وی حق واسطی تیری کسی پر حق یعنی قرض پہر تحفہ بہیجی وہ طرف تیری ایک بوجہ بہس کا یا بوجہ جو کا یا گٹہا گہانس کا پس نہ لی تو اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی

بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ

اب ہی بیچ بیان بیعونکی کہ منع کیا گیا اونسی **ف** نہی بیع سی کبہی ہوتی ہی واسطی حرمت کی جیسی نہی بیع باطل او فاسد سی اور کبہی ہوتی ہی نہی واسطی کراہت کی جیسی نہی بیچی سی وقت اذان جمعہ کی اور بیع حرام حنفیہ کی نزدیک دو قسم پر ہی فاسد اور باطل ۞ ح ۞ **ف** کچہہ مسائل متعلق اس باب کی کہ جاننا اونکا ضروری ہی مالا بد اور در مختار مین سی لکہی جاتی ہین تا بہائی مسلمانون کو مفید ہون **مسئلہ** اگر مبیع مال نہو مانند مردار یا خون یا حر یا ام الولد یا مکاتب یا مدبر کی بیع اوسکی باطل ہی اور اسیطرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہو مانند شراب اور سور کی اگر عوض روپئے بیچی جاوین بیع باطل ہوگی اور اگر عوض اسباب کی بیچی جاوین بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب اور سور کی باطل بیع باطل سی مشتری مالک مبیع کا نہین ہوتا اور فاسد سی بعد قبض کی مالک ہوجاتا ہی اور قیمت اوسکی نقود سی یعنی ذمہ اوسکی واجب ہوگی لیکن فسخ اوسکا واجب ہی بیچنا دودہ کا تہنون مین باطل ہی کہ شک ہوتا ہی اوسکی ہونی مین احتمال ہی کہ ریح ہو پس فریب ہوگا **مسئلہ** نہین جائز بیچنا جانور کا ہوا مین اگر عادت پہر آنیکی نہ رکہتا ہو اور اگر عادت پہر آنیکی رکہتا ہو مانند کبوتر کی تو بیچنا اوسکا اوڑنیکی حالت مین بہی درست ہی اور نہین جائز ہی مچہلی کا کہ نہین پکڑی گئی ہے پانی سی یعنی دریا وغیرہ یا پکڑی گئی ہی لیکن پہر ایسی حوض مین ڈالدی ہی کہ نہین پکڑی جاتی او بس بہی بغیر حیلہ جال کی اور نہین جائز بیچنا حمل لونڈی یا جانور کا اور موتی کا سیپ مین اور گوشت کا بکری مین اور بیچنا سور کی بالونکا درست نہین لیکن بیچنا اوتہانا اس سی مانند سینی گون کی جائز ہی اور بیچنا آدمی کی بالونکا اور نفع اوٹہانا اونسی جائز نہین **مسئلہ** جو بیع کہ باعث نزاع ہو اسکی فاسد ہی جیسیکہ بیع ریشم کی اوپر پیٹہ بکری وغیرہ کی یا بیع کڑی کی جہت مین یا بیع ایک گز کی بڑی کپڑی مین سی یا بیع کرنی ساتہہ مدت مجہول مثلا مشتری کہی جسروز مینہہ برسیگا یا تندہوا چلیگی اوسروز مول اسکا دونگا پس اگر مشتری نی بیع کو فسخ نہ کیا اور بایع نی کڑی جہت مین سی جدا کردی اور گز بہر کپڑا بڑی کپڑی مین سی جدا کردیا یا مدت مجہول کو مول لینی والی نی موقوف کیا بیع صحیح ہوجائیگی **مسئلہ** بیع ساتہہ شرط فاسد کی فاسد ہی اور شرط فاسد وہ ہی کہ مقتضای عقد نہو اور اوسمین منفعت ہو بیچنی والی کی یا مول لینی والی کی یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو مثلا مشتری کا مقتضای عقد ہی پس فاسد نہین اور یہہ شرط کرنا کہ اس کپڑی کو مول لینی والا بیچی نہین اگرچہ مقتضای عقد نہین لیکن اسمین منفعت کسیکی نہین پس فاسد نہین اور یہہ شرط کرنی کہ اس گہوڑی کو مشتری فربہ کری اسمین منفعت مبیع کی ہی لیکن مبیع التفات نہین کہ مستحق نفع کا ہو پس فاسد نہین ایسی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور یہہ شرط کرنی کہ بیچنی والا ایک مہینی تک گہر بیچی گئی مین سکونت کری اسمین نفع بایع کا ہی پس شرط فاسد ہی اور یہہ شرط کرنی کہ بیچنی والا اس کپڑی کی پوشاک سیدی اسمین نفع مول لینی والی کا ہی یہہ بہی فاسد اور یہہ شرط کرنی کہ غلام بیچی گئی کو مشتری آزاد کری اسمین نفع مبیع کا ہی یہہ بہی فاسد ہی ایسی شرطونسی بیع فاسد ہوجاتی ہی اور زیادہ تفصیل بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابون مین ہی ایسی بیوع سی پرہیز کرنا واجب ہے **مسئلہ** کم کرنا بائع کا بیچ وزن مبیع کی یا کم دینا مشتری کا قیمت حرام ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی ویل للمطففین الخ اور بیچ ادا کرنی قیمت مبیع کی اور اور دیون مستحقہ کی اور مزدوری مزدور کی بی عذر تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیر کرنا غنی کا ظلم ہی اور مزدور کو مزدوری دو پہلی اس سی کہ عرق خشک ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حینہ دین ادا کرتی تو زیادہ قدر واجب سی دیتی بیچا ہی آدہی وسق تمر کی ایک وسق اور بیچا ہی ایک وسق

دیوے وسق دیتی اور قربانی کم اسقدر حق تیرا ہی اور اسقدر زیادتی میری طرف سے ہی یہہ زیادہ دینا بغیر شرط کی ربوا نہیں جائز ہی بلکہ مستحب اور عہد شکنی اور فریب اور جہوٹ کسب حلال کو حرام کردیتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بازار مین تودہ گیہونکا دیکہا جب دست مبارک اوس گیہون مین ڈالا تو اندر سے تہی فرمایا کہ یہہ کیا ہی بیچنے والی نے کہا کہ مینہہ اسکو پہنچا تہا فرمایا کہ تر گیہون اوپر تودہ کی کیون نکیے تہی جو کوئی فریب دے مسلمانونکو وہ ہم مین سے نہین ہے

مسئلہ بیع مرابحہ کی کہ بائع خرید پہلی سے ساتھہ اضافہ سوا بیچے مثلا بیچے اور بیع تولیہ کی ساتھہ قیمت پہلی کی بیچے قیمت پہلی بلا نفاوت کہدینی واجب ہی اور اگر مبیع پر سوائی قیمت کی مانند مزدوری اوٹہانیوالیکی یا دلالی کی خرچ ہوا اوسکو قیمت کی ساتھہ ملالے اور رکہے کہ اسقدر روپی اس اسباب پہ میری خرچ ہوئی ہین اور یہہ نکہے کہ اتنی روپیونکو مینے خرید ہی تا جہوٹا نہو **مسئلہ** اگر ایک شخص نے ایک کپڑا مثلا دس روپیہ کو بیچا اور ہنوز لینی والی نے روپیہ بیچنے والیکو نہین دیے تہی کہ بیچنی والی نے پہروہی کپڑا مول لینی والیسے پانچ روپیہ کو خرید لیا یا اوس کپڑیکو ساتھہ ایک اور کپڑی کی دس درہم کو خریدا یہہ بیع صحیح نہوگی کہ بیع حکم ربوا کی ہی **مسئلہ** بیچنا منقول کا پہلی قبض کرنیکی صحیح نہین **مسئلہ** اگر ایک چیز کیلی بشرط کیل کی خریدی اور مول لینی والی نے بیچنی والی سے کیل کر لی پہر اور کی ہاتھہ بشرط کیل کی بیچی دوسری کیل اپنی والیکو طعام بیچی گئی مین سے کہانا یا اور کی ہاتھہ بیچنا جائز نہین جب تک کہ پہر کیل نکرے اور کیل پہلا کافی نہین ہی احتیاطا اسلیے کہ مبادا کیل مین کچہہ زیادہ نکلی اور مال بائع کا ہو **مسئلہ** اگر ایک مسلمان کچہہ خرید تا ہی اور نرخ مشخص کرتا ہی یا پیغام ایک عورت کا کسی نے دیا تو دوسرے کو اوسپر پیغام دینا مکروہ ہی تا وقتیکہ معاملہ پہلی شخص کا درست ہوا موقوف کرے **مسئلہ** بیچنا وقت اذان جمعہ کے مکروہ ہی **مسئلہ** اگر دو بردے چہوٹی آپس مین قرابت محرمیت کی رکہتی ہون بیچنا اونکو علیحدہ علیحدہ مکروہ و ممنوع ہی اور ایسے ہی اگر ایک اونمین سے چہوٹا ہو اور دوسرا بڑا اور بعضونکی نزدیک یہہ بیع جائز نہین **مسئلہ** بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور بیچنا تیل نجس کا امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز ہی اور اور اماموں کی نزدیک جائز نہین اور بیچنا انسان کی گند کا اگر کچہہ اوسمین ملا ہو نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی اور اگر راکہہ وغیرہ ملی ہوئی ہو تو امام اعظم کی نزدیک جائز ہی اور بیچنا گوبر کا بہی اونکی نزدیک جائز ہی اور اکثر اماموں کی نزدیک بیچنا کسی چیز کا اونمین سے جائز نہین اور جسچیز کی بیع جائز نہین نفع اوٹہانا بہی اوس سے جائز نہین **مسئلہ** بادشاہ وحاکم کو نرخ ٹہیرانا مکروہ ہی مگر جبکہ بنیے بیچ گرانی غلہ کی بہت تعدی کرین تو اوس صورت مین ساتھہ مشورت دانا ؤنکی نرخ مقرر کرے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَّاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَّاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَّقَصَ فَعَلَيَّ

روایت ہی ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور مزابنہ یہہ ہی بیچے میوہ باغ اپنی کا اگر میوہ کہجور ہو بدلے خشک کہجور کے ساتھہ پیمانی کی یعنی مثلا دس پیمانے بہر تر کہجورین درخت پر اندازہ کر کر بدلے دس پیمانے بہر خشک کہجورونکی کہ لینی والی پاس ہین بیچے اور اگر ہو میوہ انگور بیچے اوسکو بدلے انگور خشک کی از روی پیمانی کی حاصل یہہ کہ بیچے میوہ تر کہ درختونپر ہی بدلے میوہ خشک کے کہ زمین پر ہی یا ہی اور کتاب مسلم مین ہے اور اگر ہو باغ کہیتی بیچے اوسکو بدلے پیمانی غلہ کی یعنی بیچے گیہون اور جو وغیرہ کہ کہیتی مین ہون بدلے گیہون وغیرہ کی کہ لینی والی پاس ہون منع کیا اس سب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہی کہ منع کیا حضرت نے مزابنت سے فرمایا اور مزابنت بیچنا میوہ کا ہی کہ اوپر درختون کہجور کی ہو بدلے کہجورون خشک کی ساتھہ پیمانی معین کی بیچے بائع یہہ کہکر کہ اگر زیادہ نکلے میوہ درخت کا یعنی پیمانی معین سے پس واسطے میری ہے اور اگر کم نکلی پس مجہپر ہی یعنی پورا کر دونگا اوسکو تیرے لیئے یہی شرع ہی ف مزابنہ مشتق زبن سے ہے

اور زبن کی معنی ہین دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازہ پر ہی اور احتمال زیادتی اور نقصان کا رکھتی ہی جاہی اسکی ہی کہ مشتری اور بایع مین نزاع پڑی اور ایک دوسری کو دفع کری اور فرق ان دونون روایتون مین یہہ ہی کہ پہلی روایت مین ثمر ساتھہ ثا مثلثہ کی ہی اور دوسری مین ساتھہ تا فوقانیہ کی اور مقصود یہان ثمر بھی عام ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کی ہی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقِ حِنْطَةٍ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَبِيعَ الثَّمَرَ فِي رُؤُسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَالْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مخابرہ سی اور محاقلت سی اور مزابنت سی اور محاقلت یہہ ہی کہ بیچی آدمی کہیتی کو بدلی سو فرق گیہون کی اور مزابنت یہہ ہی کہ بیچی کہجور کو درختون پر بدلے سو فرق کہجور کی کہ زمین پر ہنو اور مخابرہ کرایہ کو دینا زمین کا حصہ معین پر جیسی تہائی یا چوتہائی پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فرق ساتھہ زبر کی نام ہی پیمانی کا کہ اوسمین سولہ رطل غلہ آتا ہی یعنی آٹھہ سیر اور فرق ساتھہ جزم رے کی ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہی اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کے ہی مقصود بیچنا کہیتی کا ہی بالون مین بدلی گیہون کی جیسا بیچ بیان مزابنت کی گذرا لیکن مزابنت کا نام ہی استعمال اسکا میوون مین بھی آتا ہی اور کہیتی مین بہی اور کبہی خاص میوی ہی مین آتا ہی اور استعمال محاقلہ کا کہیتی ہی مین آتا ہی اور مخابرہ کرایہ کو دینا الخ یعنی ایک شخص زمین کسیکو دی باین شرط کہ اسمین بوی جوتی اور جو اسمین پیدا ہو اوسمین سے تہائی چوتہائی مجکو دینا اس سی منع فرمایا واسطی جہالت اجرۃ کی اور واسطی ہونی اوسکی معدوم اور مخابرہ کو مزارعت بھی کہتی ہین اوس مخابرت مین تخم بونی والی کا ہوتا ہی اور مزارعت مین مالک کا اور مزارعت درست نہین ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک درست ہی اور فتوی اسپر ہے اسلیے کہ احتیاج پڑتی ہی لوگونکو اوسکی ۞ ع ۞ **وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ**

اور روایت ہی جابر سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محاقلت اور مزابنہ سی اور مخابرہ سی اور معاومت سی اور ثنیا سی اور رخصت دی بیچ عرایا کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** معنی محاقلت اور مزابنت اور مخابرت کی پہلی معلوم ہو چکی اور معنی معاومت کی یہہ کہ بیچنا میوی کا درخت پر ایکسال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سی پہلی نمودار ہونی میوی کی اور ثنیا یہہ کہ میوہ درخت پر موجود ہی اور اوسکو بیچی اور ایک قدر غیر معین اوسمین سی استثنا کر لی یعنی نہ بیچی اور معنی رخصت دینی کی عرایا مین یہہ ہین کہ بعضے شخص اپنی باغمین سے ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کہانیکی لیے دیتی اور معمول تھا کہ اپنی اہل و عیال کی ساتھہ اگر باغمین بیٹھتی تھی پس اوس فقیر کی آنیسی تکلیف ہوتا تو اوسکو اپنی پاس سے میوہ اوسکی بدلی مین دیتی اور درخت پر کا میوہ آپ لیلیتی اوسکو درست رکھا اور یہہ پانچ وسق سی کم مین درست ہے اوس سے زیادہ مین نہین درست جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین آگی مذکور ہی ۞ ع **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میوی کی درخت پر بدلی خشک کہجورون کی مگر یہہ رخصت دی عریہ مین یعنی کہ بیچا جاوی میوہ درخت پر ساتھہ اندازہ کرنی اسکی حالت خشک ہونی مین یعنی اندازہ کری کہ بعد خشک ہونیکی کسقدر رہیگا اوسقدر خشک کہجورین بدلی لیلی کہاوین اوس میوی کو اہل اوسکی تازہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

اَرْخَصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاؤُدُ بْنُ الْحُصَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سیھہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رخصت دی بیچ بیچنی عرایا کی یعنی پہلون عرایا کی ساتھہ اندازہ کرنی اوسکی خشک کہجورونسی بیچ اوسچیز کی کہ کم پانچ وسق سی ہو یا بیچ پانچ وسق کی شک کیا داود بن حصین راوی نی نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ کم پانچ وسق کی اسلیے کہ اجازت اوسکی بحکم ضرورت اور احتیاج کی تہی اور اسقدر کافی ہی اور پانچ وسق سی کم مین یہہ بیع جائز ہی سبکی نزدیک اور پانچ وسق سی زیادہ مین نہین جائز اور پانچ وسق مین اختلاف ہی صحیحتر عدم جواز ہی اسلیے کہ راویکو اوسمین شک ہی احتیاط مقتضا اسکی ہی کہ اوسپر عمل نہ کیا جاوی اور اسمین بھی اختلاف ہی کہ رخصت خاص فقیرون کی لیے ہے یا اغنیا کی لیے بہی اور صحیحتر یہہ ہے کہ دونون کی لیے ہی اور وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہی اور صاع مین قریب چار سیر کے غلہ آتا ہی ؁ ح ؁ غ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَاْمَنَ الْعَاهَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی پہل کیسی یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اوسکی منع کیا بیچنی والیکو اور لینی والیکو نقل کی بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین منع فرمایا بیچنی پہل کہجور کیسی یہانتک کہ سرخ و زرد ہو اور منع کیا بیچنی خوشہ کہیتی کی سے یہانتک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سی **ف** بیچنی والیکو اسلیے منع کیا کہ تا مال مول لینی والیکا بغیر عوض کسی چیز کی نہ لیوی اور مول لینی والیکو اسلیے منع کیا تا مال ضائع نہ کری بسبب ہونی خوف ہلاک کی ؁ ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ قِیْلَ وَمَا تُزْهِیْ قَالَ حَتّٰی تَحْمَرَّ وَقَالَ اَرَاَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ یَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میوی کیسی یہانتک کہ خوشرنگ ہو کہا گیا کیا ہین معنی خوشرنگ ہونیکی فرمایا یہانتک کہ سرخ ہو اور فرمایا خبر دو جسوقت کہ منع کری اللہ تعالی میوی کو یعنی پکنی سی کس سبب کے لیوی ایک تمہارا مال بھائی اپنی کا نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی پہل کچا ہونیکی محل خطر ہی شاید کہ آفت پہنچی اور میوہ جھڑ جاوی پس مال کہ بیچنی والا لیویگا مول لینی والیسی مفت لیگا پس چاہیی کہ پکنی تک صبر کری ؁ ح

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی سالیانہ کیسی یعنی میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے نہ بیچی اور حکم کیا ساتھہ موقوف کر دینی آفتونکی نقل کے یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر مثلا میوہ خریدا اور اوسکو آفت پہنچی کہ جھڑ گیا بائع کو چاہیی کہ کچھہ مول مین سی کم کری یا مشتری کو پھیر دی اگرچہ بیع تمام ہوئی اور یہہ امر استحبابی ہے اسلیے کہ جو آفت مبیع کو پہنچی بعد قبض کرنیکی وہ بیچ ضمان مشتری کی ہی یعنی بعد قبض کرنیکی جو کسی آفت سی مبیع ہلاک ہو گی تو مشتری ہی کی ہلاک ہوگی بائع پر کچھہ نہین ؁ ح ؁ غ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِیْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا یَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِیْكَ بِغَیْرِ حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بیچا تو نی اپنی بھائی کی ہاتھہ میوہ پس پہنچی اوسکو آفت کہ ہلاک کیا اوسکو پس نہین حلال ہی تجکو لینا اوس سی کچھہ کس سبب سے لیتا ہی مال بھائی اپنی کا بغیر حق کی یعنی ناحق لیتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین حلال ہی الخ یہہ حکم بر تقدیر مطلق ہلاک ہونیکی ہی اور اگر آفت ایسی پہنچی کہ کچھہ ہلاک ہو تو کچھہ مول مین سی چھوڑ دی جیسیکہ اوپر گذرا کہا ابن ملک نی کہ اگر ہو ہلاک پہلی سپرد کرنیکے مشتری کو تو ہلاک بائع ہی کا ہوا اور اگر ہلاک ہو بعد سپرد کرنیکی تو معنی یہہ ہین کہ نہین حلال بیچ تقوی اور ورع کی ؁ ح ؁ غ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهٖ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهٖ فِيْ مَكَانِهٖ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا خریدتے لوگ غلہ بیچ جانب بلندی بازار کی پس بیچ ڈالتے اوسکو اوسی جگہہ یعنی پہلے قبض کرنے کی پس منع کیا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اوسکی سے اوسی جگہہ مین یہانتک کہ نقل کرین اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نے اور نہین پایا مینے اسکو صحیحین مین ف نقل کرین یعنی قبض کرین اور قبض کرنا منقول کا یہہ ہی کہ اسکو اسکی جگہہ سے اوٹھا کر اور جگہہ رکھے اگرچہ پاس اوسکی ہو اگر بشرط کیل کے لیا ہی کیل کر کر اوٹھالی اور اگر بغیر شرط کیل کی لیا تو یونہین اوٹھا کر اور جگہہ رکھدے اور نہین پایا مینے اسکو صحیحین مین یعنی بیچ ایک کے اون دونو مین سے یہہ اعتراض ہے مصابیح والے پر کہ اس حدیث کو اول فصل مین ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین مین نہین ہے ۱۲ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتّٰى يَكْتَالَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خریدے غلہ پس نہ بیچے اوسکو یہانتک کہ پورا لیلے اوسکو اور بیچ روایت ابن عباس کے یہانتک کہ کیل کرلے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پورا لے یعنی قبض کرے اور بیچنا کسی چیز کا پہلے قبض کی جائز نہین نزدیک شافعی اور محمد کی خواہ وہ چیز منقول ہو یا عقار یعنی زمین اور امام مالک کی نزدیک جائز نہین بیچنا غلہ کا اور اور چیزونکا بیچنا جائز ہی اور امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کی نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہی نہ منقول کا اور ظاہر مذہب امام احمد کا بہی ہی اور یہانتک کے کیل کرلے پکڑی ہی بعضون نی ساتھہ اس حدیث کی اسپر کہ بائع اگر کیل کری غلہ کو روبرو مشتری کی تو نہین کفایت کرتا ہی بلکہ ضرور ہی مشتری کو کہ کیل اور کری بعد قبض کرنے کی لیکن صحیح یہہ ہی کہ یہہ کفایت کرتا ہی اسلیے کہ کیل بائع کا روبرو مشتری کی اسکا بھی کیل ہی ۱۲ ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا وہ چیز کہ منع کیا اوس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس وہ غلہ ہی کہ منع کیا ہے بیچنے اوسکی سے یہانتک کہ قبض کیا جاوی کہا ابن عباس نے اور نہین گمان کرتا مین ہر چیز کو مگر مانند غلہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی پہلے قبض کرنے کی بیچنا کسی چیز کا درست نہین مانند غلہ کی اور یہہ قیاس ابن عباس کا ہی کہ قیاس کیا ہی غیر غلہ کو غلہ پر ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ آگی جا ملو تم قافلہ سے کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطی مول لینی کے اور نہ بیچے بعض تمہارا اوپر بیچنی بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچے شہری واسطی جنگلی کے اور نہ جمع کرو دودہ اونٹ اور بکری کی تھنون مین اور جو شخص خریدے اوس جانور کو بعد دودہ جمع کرنی کی پس وہ مختار ہی رکھنی اور پہیرنی مین بعد دوہنی اوسکی کی اگر راضی ہو اوس سے تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو پہیر دے اوسکو اور دیوے چار سیر چہوارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہے کہ جو کوئی خریدے بکری مصراۃ کو یعنی جسکی تھنون مین دودہ جمع ہو پس وہ اختیار رکھتا ہی تین دن تک اگر پہیرے اوسکو تو پہیرے ساتھہ اوسکی چار سیر کہجور نہ گیہون ف نہ ملاقات کرو تم الخ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہی تو نہ جا ملو اونسی سستا خریدنی کی لیے پہلے اسکی کہ شہر و بازار مین آوین اور نرخ معلوم کرین بازار کا اس سے منع اسلیے کیا کہ اسمین فریب دینا اور ضرر پہنچانا ہی بیچنے والیکو اور نہ بیچے الخ یعنی ایک شخص نے ایک چیز بیع خیار کرلی اور ایک شخص کے لینی والیکو کہ فسخ کر اس بیع کو مین تیری ہاتھہ ایسی چیز اس سے سستے مول کو دونگا اس سے منع فرمایا کہا ہی بعضون نی کہ یہہ نہی مخصوص ہے ساتہہ اوس چیز کی کہ نہو اوسمین غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہی اوسکو فسخ کروا دینا

اس بیع کا اور بیچنا اوسکی ہاتھہ سستی مول کو واسطی دفع ضرر کی اور نجش اس جگہہ بمعنی خرید نکی ہی یعنی ایک شخص کچھہ خریدتا ہی اور بیچنی والا اور
لینی والا راضی ہین ایک مول پر اور ایک شخص آنکر زیادہ مول لگا کر اونکی معاملہ کو بگاڑ دی اور آپ لیلیو نمی یہہ برا ہی اور اگر قصد خرید نیکا نہ
رکھتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی انکا منظور ہو تو یہہ اوس سے بہی برا ہی اور نہ نجش کرو نجش اسکو کہتی ہین کہ ایک شخص کچھہ خریدتا ہی اور ایک آیا اور
تعریف کی اوس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اوسکا اور خریدنا منظور نہین منظور یہی ہی کہ لینی والا میری دیکہا دیکہی زیادہ رغبت کری اسکی لینی
مین اس سی منع فرمایا کہ لینی والیکو فریب دیتا ہی اور نہ بیچی شہری الخ یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ لایا شہر مین اس ارادہ سی کہ آج کی نرخ بیچ جاوے اور ایک
شخص شہر کی نی آنکر کہا کہ میری سپرد کر جا اس غلہ کو مین بسہولیت مہنگا بیچ رکہونگا اس سی منع فرمایا کہ اسمین روکنا نفع کا ہی مخلوق خدا سے
اور یہہ حرام ہی امام شافعی کی نزدیک اور مکروہ ہی حنفیہ کی نزدیک اور نہ جمع کرو دودہ الخ یعنی بیچنی سی پہلی ایک دو روز دودہ اونٹنی کا یا بکری کا
نہ دوہی تا کہ دودہ بہت سا جمع ہو جاوی تہنو مین اور گمان کری لینی والا کہ بہت دودہ کی ہی پس زیادہ مول دی اس سی منع فرمایا کہ فریب ہے اسمین
پہر اگر کوئی اسطرح کا جانور لیوی اور بعد دودہ دوہنی کی معلوم ہو کہ دودہ کم ہی تو مختار ہی چاہی رکہی اور چاہی پہیر دی اور پہیری تو اوسکی ساتہہ
چار سیر کہجورین عوض مین دودہ کی دی اسلیے کہ کچہہ دودہ پیدا ہوا ہی بیچ ملک مشتری کی اور کچہہ تہا بیچا گیا پس واسطی نہ تمیز ہونی اسکیکی ممتنع ہوا پہیرنا دودہ کا
اور دینا قیمت اوسکا پس واجب کین شارع نی چار سیر کہجورین واسطی دفع خصومت کی اور نظر نہ کی طرف قلت دودہ کی اور کثرت اوسکی جیسا کہ مقرر
کی دیت نفس کے سو اونٹ باوجود تفاوت نفسونکی اور عمل کیا شافعی نی اس حدیث پر اور ثابت کیا ہی خیار اسطرح کی جانور مین اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین
خیار اسمین اور اس حدیث پر عمل کرنا ترک کیا ہی اسلیے کہ یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کی تہا کہ اسطرح کی چیزین جائز تہین معاملات مین پہر نسخ کیا گیا اور کہجور نہ گیہون
کہا ابن حجر شافعی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز کچہہ دینا اس جگہہ سوای کہجورونکی اگرچہ راضی ہو ساتہہ اوسکی بیچنی والا اسلیے کہ اکثر طعام اونکا تہا
کہجور اور دودہ پس قایم کیا کہجور کو مقام دودہ کی اور بعضون نی کہا کہ جائز ہی دینا سوای کہجور کی بہی ساتہہ رضا بیچنی والی کی ؁ ح ؁ ع وَعَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ آگی جا ملو تم قافلی سی کہ لایا ہو غلہ وغیرہ پہر جو ملا اوس سے اور خریدا اوس سے
پس جبکہ آوی مالک اوسکا بازار مین پس وہ مختار ہی درمیان پہیرنی اور رکہنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف معنی لفظ جلب کے اور لفظ
رکبان کی کہ اوپر گذرا ابو ہریرہ کی حدیث مین ایک ہی ہین اور حل مطلب اسکا بہی وہین کیا گیا ہی اور لکہا علما نی کہ یہہ منع اوس صورت مین کہ خریدنا
اسکا ضرر کری شہر والونکو اور نرخ شہر کا قافلہ والونسی چہپاوی اور فریب دی اونکو اور اگر ضرر نکری اسکا خریدنا اور نرخ چہپاوی نہین اور فریب دیوی اونکو
تو کچہہ مضائقہ نہین اسکا اور خیار کا حکم اسمین یہہ ہے کہ شافعیہ تو کہتی ہین کہ جب مالک شہر مین آوی اور دیکہی کہ مشتری نی بہ نسبت شہر کی سستا لیا ہے تو
اوسکو خیار ہوگا اور اگر دیکہی کہ گران لیا شہر کی بہاو سی یا شہر کی بہاو لیا تو خیار بائع کو نہین ہوگا اور مذہب حنفی کی فقہ کی کتابونسی معلوم ہوتا ہے
کہ اگر بائع بعد آنیکی شہر مین غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار ہوگا اور نہین تو نہین ؁ ح ؁ طیبی ؁ مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آگی جا ملو
اسباب سے یعنی قافلہ سے کہ اوپر مذکور ہوا یہانتک کہ اوتارا جاوی اسباب طرف بازار کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَأْذَنَ لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی آدمی اوپر بیچنی بہائی اپنی کی اور نہ بہیجی پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بہائی اپنی

ہاتھہ بھی اوسمین لپٹی رہیں اور رکھنیں سے کھلا رہی اور دوسری پوشش یہہ منع ہی کہ کولو نپر بیٹھی اور دونون زانوون کو کھڑی کر کر کپڑا اپنی زانون اور کمر کی گرد لپٹی اسطرح کہ ستر کھلا رہی پس اسطرح کی لباس سے اسلیی منع کیا کہ ستر کھلا رہتا ہی اور اگر اسطرح لپٹی کہ ستر ڈھکا رہی تو مشروع ہے اور ہاتھونسی گرد زانو کی حلقہ کر کر بیٹھنا مسنون ہے ✽ع✽ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیع حصاۃ کیسی اور بیع غرر کیسے نقل کی یہہ مسلم نی ف بیع حصاۃ یہہ ہی کہ مول لیتی والا بیچنی والیکو کہی کہ جب تیری چیز پر کنکری پھیکون واجب ہو بیع یا کہی بیچنی والا لینی والیکو کہ بیچی میں تیری ہاتھہ اسباب سے وہ چیز کہ پڑی اوسپر کنکری تیری جب پھیکی تو اوسکو یا زمین میں سے اتنی زمین بیچی کہ جہاں تک تیرا کنکر جاوی یہہ بیع ایام جاہلیت میں کیا کرتی تھی اس سے منع فرمایا اور بیع غرر کی یہہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنے والیکی قدرت میں نہو جیسی مچھلی دریا میں بیچے اور جانور ہوا میں اور غلام بھاگی ہوئی کو بیچنا ✽ح✽ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَکَانَ بَیْعًا یَتَبَایَعُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ کَانَ الرَّجُلُ یَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی حمل حمل کے سے اور تھی یہہ بیع ایک بیع کہ کرتی تھی اوسکو اہل جاہلیت تھا آدمی کہ خریدتا اونٹ کو یہانتک کہ بچہ لی جاوی اوٹنی پھر بچہ لی جاوی وہ کہ بیچ پیٹ اوسکی ہی یعنی اس وعدہ پر اونٹ خریدتا تھا کہ جب اونٹنی کی پیٹ کی بچی کے ہاں بچہ ہوگا تب مول اسکا دونگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیچنی حمل حمل کیسی یعنی ایک اونٹنی کہ پیٹ میں بچا ہی ایک شخص نے بیع کی کہ اگر اسکی ہاں اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ دیگی اس بچہ کو میں نی بیچا اس بیع سی منع فرمایا اسلیی کہ بیع معدوم کی ہی کہ ہنوز پیدا نہیں ہوا اور اگر پیٹ کی بچی کو بیچی اوسکا بھی یہے حکم ہی یہہ جاہلی بچہ لی بچی کو بیچا اور بعضون نی کہا کہ مراد بیچنی حمل حمل کیسی یہہ ہی کہ بیچی ساتھہ تاخیر مول کی یہانتک کہ بچہ دیوی وہ بچہ کہ پیٹ میں اونٹنی کی ہی چنانچہ ابن عمر نی بھی یہی تفسیر اسکی کی ہی ساتھہ اس عبارت کی وکان بیعًا الخ ✽ح✽ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جست کروانی نر کی سے نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا خواہ اور کچہہ کسیکو دی مادہ پر چھوڑنیکی لیی اور اوسکی اجرت لی اس سے منع فرمایا اسلیی کہ اسمین جہالت ہی نر کبھی جست کرتا ہی اور کبھی نہیں اور مادہ کبھی بار ور ہوتی ہی اور کبھی نہیں اور اکثر صحابہ اور فقہا کی نزدیک حرام ہی یہہ اور اگر عاریۃ دی نر مادہ پر چھوڑنیکی لیی مستحب ہے اور اگر بعد عاریۃ دینی کی کچہہ وہ اپنی طرف سی بطریق انعام کی دیوی درست ہے قبول کرنا اوسکا ✽ح✽ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَیْعِ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرایہ جست کرنی اونٹ کیسی یعنی مادہ پر اور بیچنی پانی اور زمین کیسی تاکہ کھیتی کیجاوی نقل کے یہہ مسلم نی ف یعنی دیوی کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اوس زمین کی ہی کسیکو تا کہ ہو زمین اور پانی اسکا اور تخم اور محنت کھیتی کرنیکی اوسکی اور لیوی زمین والا بعض غلہ کہ اوسکو مخابرہ کہتی ہیں اس سے منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کی اوپر ذکر کیا گیا ✽ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی پانی کیسی کہ زیادہ ہو حاجت سے نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر پانی اسکی حاجت سی زیادہ ہو اور لوگونکو احتیاج ہو تو جائز نہیں ہے روکنا اوسکو اونسی اور نہ بیچنا اونکی ہاتھہ بلکہ یونہیں دیوی اونکو اور یہہ اوس صورت میں ہی کہ کوئی آپ پیا چاہی یا جانور ونکو پلاوی اور اگر کھیتی میں یا درختونمیں کوئی پانی دیا چاہی تو جائز ہی پانی کے مالک کو کہ نہ دیوی اوسکو مگر بعوض ✽ع✽ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبَاعُ

نَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روايت هى ابى هريره سى كه كها فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى كه نه بيچا جاوى پانى تاكه بيچى جاوى بسبب اوسكى گهانس نقل كى يهه بخارى اور مسلم نى **ف** يعنى لازم آتى هى بيچنى پانى كى بيچنا گهانس كا اسليى كه كوئى جا بستا هى چرانى جانور اپنى كسى پانى كى گرد اور نه وه جانور وهان كا وى پانى سى بغير عوض كى مضطر هو گا ساتهه خريدنى اوسكى پس بيچنا پانى كا بيچنا گهانس كا هوگا اور گهانس كا بيچنا منع هى اور اختلاف كيا هى علمانى كه يهه نهى تحريمى هى يا تنزيهى اور ظاهر يهه هے كه تنزيهى هے ٭ ح ٭ ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روايت هى ابى هريره سے كه تحقيق رسول خدا صلى الله عليه وسلم گذرى اوپر تودى غله كى پس داخل كيا هاتهه اپنا تودى مين پس پايا اونگليون حضرت نى تری پس فرمايا كيا هى يهه ترى اى مالك غله كى يعنى كهانسى يهه ترى پهنچى اور كيون تر كيا كها پهنچا تها اسكو مينهه يا رسول الله يعنى مينهه برسا كيا مينهه سے تر هو گيا فرمايا كيون نه كيا تونى تر كو اوپر كى جانب غله كى تاكه ديكهتى اوسكو لوگ جو فريب دى پس نهين مجهسى يعنى ميرى طريقه پر نقل كى يهه مسلم نى **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسرى **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُعْلَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روايت هى جابر سى كه كها تحقيق رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى منع كيا استثنا كرنى سى مگر يهه كه جانا جاوى نقل كيے يهه ترمذى نى **ف** يعنى كه بيچى مينى يهه چيز مگر بعض اسمين سے نهين بيچى اس سے منع فرمايا بسبب جهالت مبيع كے مگر جس صورت مين معلوم هو كه اسقدر نهين بيچى مثلا تهائى يا چوتهائى يا دس كيل تو درست هے ٭ ح **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِي الْمَصَابِيْحِ وَهِيَ قَوْلُهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روايت هى انس سے كه منع كيا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى بيچنى انگور كيسى يهانتك كه سياه هو جاوى يعنى پك جاوى اور منع كيا بيچنى غله كيسى يهانتك كو سخت هو جاوى يعنى قابل انتفاع كى هو اسيطرحسى روايت كيا اسكو ترمذى اور ابو داود نى انس سے اور زيادتى كه مصابيح مين هے وه قول اوسكا كه منع كيا بيچنى كهجور كيسى يهانتك كه خوشرنگ هو يهه زيادتى ثابت نهين هوئى هى بيچ روايت ترمذى اور ابو داود كى مگر ابن عمر سى يعنى نه انس سے اسطرح كه كها ابن عمر نى كه منع كيا نبى صلى الله عليه وسلم نى بيچنى كهجور كيسى يهانتك كه خوشرنگ هو اور كها ترمذى نى كه يهه حديث حسن غريب هے **ف** اسمين دو اعتراض هين اوپر مصابيح كى مولف پر ايك تو يهه كه زيادتى مذكور انس سے روايت كى اور وه هى ابن عمر سى اور دوسرا اعتراض يهه كه اسنى بيع الثمر نقل كيا اور وه هى بيع النخل ٭ ع ٭ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روايت هى ابن عمر سى يهه كه نبى صلى الله عليه وسلم نى منع فرمايا بيچنى نسيه كيسى ساتهه نسيه كے نقل كيے يهه دارقطنى نے **ف** يعنى بيچنى دين كيسى ساتهه دين كے اور لفظ كالى ساتهه همزه كى اور بغير همزه كى بهى آيا هى كلا سى بمعنى تاخير كى اور صورت نسيه كے ساتهه نسيه كے يهه هے كه خريدى ايك آدمى ايك چيز مدت معلوم تك اور جب آوى مدت اور نه پاوى مول لينى والا مول كه ادا كرى پس كهى بيچنى والا كه بيچ اسكو ميرى هاتهه ساتهه اور مدت كى كچهه زياده مول كو مثلا دس روپى كو وه چيز لى تهى اسنى كها گياره روپى كو ميرى هاتهه بيچ ڈال ايك مهينى كى وعدى اسكا مول دونگا پس بيچى اوسكو بغير قبض كرنيكى آپس مين اس سے منع فرمايا اسليى كه بيع اوس چيز كى هى كه قبض نهين كے اور بعضونى كها كه صورت اوسكى يهه هى كه هو زيد كا عمرو پر ايك كپڑا اور بكر كى عمر پر دس درهم پس كهى زيد بكر كو كه بيچا مينى ترى هاتهه كپڑا اپنا كه عمر پر هى عوض اون دس درهم كى كه ترى عمر پر آتى هين پس كها بكر نى كه قبول كيا مينى يهه بيع بهى جائز نهين هے اس سبب سے كه يهه

کی ھی کہ قبض نھین کی ﴿ح﴾ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ھی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کے اپنی باپ سے اونھون نی نقل کے اپنی دادا سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیع عربان کیسی نقل کی یھہ مالک اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** تفسیر عربان کی یہہ ہے کہ خریدی کوئی ایک چیز اور دیوی بیچنی والیکو ایک روپیا یا کمتی بڑھتی اس شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو اسکو مجرا کہینگے مول مین اور اگر نہ پوری ہوئی بیع تو رہیگا تیری پاس نھین لونگا مین اوسکو ہندی مین اوسکو بیعانہ اور سائی کہتی ہین شریعت مین یھہ بیع باطل ہی چاہیی یون کہ اگر بیع ہوئی تو وہ حق بیچنی والے کا ھی اسوا سطے کہ مول مین مجرا ہوتا ھی اور اگر بیع نہ ہوئی تو حق مول لینی والی کا ھی واپس ہوا اور جائز رکھا ھی اسکو ابن عمر رض نی اور امام احمد نی ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ھی حضرت علی رض سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی مضطر کیسی اور بیچنی غرر کیسی اور بیچنی میوی کیسی پہلے پختہ ہونیکی نقل کے یھہ ابو داود نی **ف** بیچنی مضطر کیسی مراد بیچنی سی یھان خریدنا ھی یعنی منع فرمایا اس سی کہ کسیسے زبردستی کچھہ خریدی اور یھہ بیع فاسد ھی نھین منعقد ہوتی یا مراد مضطر سی محتاج ہی کہ مضطر ہو ساتھہ بیچنی کی بسبب قرضداری کی یا مصیبت کی کہ اوس پر پڑی ہوا اور بیچی کوئی چیز اپنی اموال مین سے ارزان بنابر ضرورۃ کی پس مروت یھہ ھے کہ اوس سے نہ خریدی سستی ولیکن مدد اوسکی کری ساتھہ اور قرض دینی کی یا خریدی اوسکو ساتھہ قیمت اوسکی کی اور یھہ عقد صحیح ھی لیکن ساتھہ کراہت کی اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ھی اسی باب مین ﴿ع﴾ **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ھی انس سے کہ ایک شخص نے قوم کلاب مین سے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اجرۃ دینی نر کیسی مادہ پر چھوڑنیکی لیی پس منع فرمایا اوسکو پھر عرض کیا اوسنی یا رسول اللہ ہم عاریۃ دیتی ہین نر کو پھر انعام ہی جاتی ہین ہم یعنی کچھہ اجرت ہم نھین ٹھیراتی ہین یون ہین بطریق انعام کے ھمین دیتی ہین پس اجازت دی حضرت نی اوسکو بیچ لینی انعام کی نقل کے یھہ ترمذی نی **وَعَنْ** حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِي فَأَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ اور روایت ہے حکیم بن حزام سی کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یھہ کہ بیچون مین اوس چیز کو کہ نھین نزدیک میرے نقل کے یھہ ترمذی نی اور بیچ ایک روایت ترمذی اور ابی داود اور نسائی کی یون ھی کہ کہا حکیم نی کہا مینی یا رسول اللہ آتا ھی میری پاس ایک شخص پس ارادہ کرتا ھی مجھسی خریدنی ایک چیز کا اور نھین ہوتی وہ نزدیک میرے پس خریدتا ہون مین واسطی اوسکی بازار سے یعنی اوسکی ہاتھہ ایک چیز بیچتا ہون اور بازار سی مول لاکر حوالی کر دیتا ہون فرمایا نہ بیچ اوس چیز کو کہ نھین نزدیک تیری **ف** نھین نزدیک تیری یعنی وہ چیز تیری ملک مین نھین وقت بیچنی کی پھر اسکی دو صورتین ہین ایک تو یھہ کہ نہ وہ چیز ملک مین ہے اور نہ پاس موجود ہے پس اوسکی بیع صحیح نھین اور دوسری یھہ صورت ہے کہ ملک مین تو نھین اسکی مال غیر کا ھی لیکن ہی پاس اسکی پس اوسکو بھی نہ بیچنا چاہیی بغیر اذن مالک کے لیکن اگر بیچی گا بغیر اوسکی اذن کی تو ہوگی وہ بیع موقوف مالک کے اذن پر نزدیک حنفیہ اور مالک اور احمد کی اور نزدیک امام شافعی کی اسکی بھی بیع صحیح نھین ہوگی اور پہلی صورت کی حکم مین داخل ھی بیچنا اوس چیز کا کہ قبضہ نھین کیے ھی یا گم ہو گئی ھی یا بھاگ گئی ھی مانند غلام وغیرہ کی یا قادر نھین اوسکی حوالہ کرنی پر جیسی جانور ہوا مین اور مچھلی پانی مین اور یھہ نھی بیچ غیر صورت سلم کے ھی کہ وہ جائز ھی بالاتفاق ساتھہ شرطون معلومہ کے کہ بیان انکا باب السلم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی ﴿خ﴾ ﴿ع﴾ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

نسیه یعنی وعده کی لازم نه آوی اور روا نه هو منقول هی که حضرت شیخ علی متقی که معظمه مین جب خادم کو بازار مین بهیجتی تو نصیحت کردیتی که هشیار رهنا معامله
دست بدست کرنا اپسکے قبض کرنی مین فرق درمیان مین نه واقع هو اور کها ابن همام نی که درهمین متعین نهین هوتین یهانتک که اگر دکهاوی بیچنی والیکو ایک
درهم که بدلی اسکی یهه چیز لیتا هون پس بیچی اوسنی وه چیز پهر وه تو نه دبی اور دی اوسکو اور درهم جائز هی جبکه هون دونون مالیت مین یکسان ح ع

وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت هی عداء بن خالد بن هوذه سی که نکالا ایک خط که اوسمین لکها تها که یهه خط خریدنی عداء بن خالد بن هوذه کا هی محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
خریدا اونسی غلام یا لونڈی نهین بیماری اور نهین بدی اسمین خرید مانند خریدنی مسلمان کی مسلمان سی نقل کی یهه ترمذی نی اور کها یه حدیث غریب هی ف
یا لونڈی یهه شک راوی کی هی که کسی راوی کو شک هوا هی که غلام لکها تها یا لونڈی اور نهین بیماری مراد بیماری ایسی یهان جنون و جذام اور کوڑه اور مانند
انکی هی اور مراد بدی سی وه عیب هی که موجب هلاک مال مشتری کا هو مانند هونی غلام کی چور یا بهگوڑا اور نهین برائی یعنی اوسکی اصل مین که پیدا هون اوس سی
افعال و اخلاق بری مانند هونی اوسکی ولد الزنا یا فاسق یا جواری یا جهوٹا اور خرید الخ یهه اشاره هی ساتهه رعایت خیرخواهی اور حقوق اسلام کی
اس بیع مین طرفین سی حاصل یهه که یهه غلام اچها هی عیب دار نهین اور اس بیع مین طرفین سی دغا اور فریب نهین اور یهه حدیث غریب هی نهین پهچانتا
مین اسکو مگر حدیث عباد بن لیث سی اور عباد ضعیف هی اور کچهه نهین اور لکها هی که آنحضرت صلی الله علیه وسلم سی بعد از هجرت کی بیع نهین واقع هوئی
اگر عداء اور پهلی هجرت سی بیع اور شراء ولو هوئی هین اور بخاری مین یهه حدیث یون هی هذا ما اشتری محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم من عداء بن خالد پس اوس سی
معلوم هوا که مول لینی والی حضرت تهی اور بیچنی والی عداء اور اس حدیث سی عکس اسکا معلوم هوا ح ع

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِىْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت هی انس سی یهه که رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی بیچا ٹاٹ اور پیاله یعنی اراده کیا انکی بیچنی کا پس فرمایا کون خریدتا هی اس ٹاٹ اور پیاله کو پس کها
ایک شخص نی لیتا هون مین ان دونونکو ایک درهم کو پهر فرمایا نبی صلی الله علیه وسلم نی کون هی که زیاده دی ایک درهم پر پس دین اونکو ایک شخص نی دو درهمین
پس بیچا اون دونون چیزونکو حضرت نی اوس شخص کے هاتهه نقل کی یهه ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجه نی ف قصه اس بیچنی کا یهه هی که ایک شخص نی مانگا
رسول خدا صلی الله علیه وسلم سی کچهه پس فرمایا حضرت نی اوسکو کیا هی تیری پاس کچهه کها اوسنی که نهین هی میری پاس مگر ٹاٹ اور ایک پیاله پس فرمایا
رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی کهیچ اون دونونکو اور رکها مول اونکا پهر جبکه نهو تیری پاس کچهه پس مانگ صدقه پس وه لی آیا اور حضرت نی اونکو بیچا
جسطرح که ذکر کیا گیا اور اسطرح کی بیچنی کو عربی مین بیع من یزید اور حراج کهتی هین یهه بیع شرع مین درست هی اور یهه جو آیا هی که ایک کی چکانی پر دوسرا نه چکاوی
تو وه اوس صورت مین هی که بیچنی والا اور لینی والا ایک مول پر راضی هو گئی هون تو اوسکو نه چاهیی که اوسکو چکاوی اور اسمین وه بات نهین هی بلکه بیچنی والیکو
منظور یهی هوتا هی که جو زیاده مول دیگا اوسکو دیگا اور اس حدیث مین دلیل هی اسپر که معاطاة یعنی دینا بائع کا چیز کو اور دینا مشتری کا قیمت کا کافی هی بیع مین
اگرچه منه سی کچهه نه کهین ح ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ تیسری فصل

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ اَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تَلْعَنُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

روایت هی واثله بن اسقع سی کها سنا مینی رسول خدا صلی الله علیه وسلم سی که فرماتی تهی جو شخص که بیچی عیب دار چیز کو نه خبردار کیا یعنی اوسکی عیب پر همیشه رهتا هی

غضب الٰهي كي يا فرمايا هميشه فرشتي لعنت كرتي هين اوسكو نقل كي يهه ابن ماجه ني **باب** يهه باب هے متعلق پهلي باب كے **الفصل الاول** فصل پهلے **عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للبائع الا ان يشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان يشترط المبتاع رواه مسلم وروى البخاري المعنى الاول وحده** روايت هے ابن عمر سے كه كها فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم ني جو شخص خريدي درخت كهجور بعد پيوند كے پس ميوه اوسكا واسطے بيچني والے كي هے مگر يهه كه شرط كري خريدنے والا اور جو شخص كه خريدے غلام اور واسطے اوسكے هو مال پس مال اوسكا واسطے بيچنے والے كے هے مگر يهه كه شرط كري خريدنے والا نقل كي يهه مسلم ني اور روايت كيا بخاري ني پهلا جمله فقط يعني من ابتاع نخلا الخ **ف** تابير اسكو كهتي هين كه ركهني پهول نر كهجور كي درخت كا بيچ پهول ماده درخت كهجور كے اور اس سبب سے ميوه زياده هوتا هے حكم الٰهي سے پس فرمايا كه جو كوئي بعد تابير كي درخت كهجور كا مول لے اور اوس مين ميوه لگا هو تو پهل اوسكا بيچني والے هي كا هوتا هے مگر جس صورت مين كه مول لينے والا شرط كر لے يعني كهدے كه ليا مين درخت كهجور كا ساتهه پهل كے تو مول لينے والے كا هوتا هے اور يهي حكم بغير تابير كي هوئي كا هے همارے نزديك اور كها مالك اور شافعي اور احمد ني كه بغير تابير كيے هوئي كا هوتا هے پهل مول لينے والے كا مگر يهه كه شرط كرے بيچني والا اپني ليے تو اوسكا هوتا هے اور جو كوئي غلام لے اور اوسكے ليے مال هو يعني بسبب ظاهر كي كه اوسكے هاتهه مين هے وا لا غلام مالك مال كا نهين هوتا پس وه مال بائع كا هے مگر جس صورت مين كه شرط كرے مول لينے والا تو اوسكا هوتا هے اور اس حديث مين دليل هے اسپر كه كپڑے غلام كے پهني هوئي هو نهين داخل هوتي بيع مين مگر جبكه شرط كر لے لينے والا اور بعضے همارے عالمون ني كها هے كه داخل هوتي هين اور بعضون ني كها كه بقدر ستر ڈهكني كي داخل هے اور زياده نهين اور صحيح تر يهي هے كه نهين داخل هوتا كچهه بموجب ظاهر حديث كي ٢ع ٢ح **وعن جابر انه كان يسير على جمل له قد اعيى فمر النبي صلى الله عليه وسلم به فضربه فسار سيرا ليس يسير مثله ثم قال بعنيه بوقية قال فبعته فاستثنيت حملانه الى اهلي فلما قدمت المدينة اتيته بالجمل ونقدني ثمنه وفي رواية فاعطاني ثمنه ورده على متفق عليه وفي رواية للبخاري انه قال لبلال اقضه وزده فاعطاه وزاده قيراطا** اور روايت هے جابر سے يهه كه وه تهے چلتي اپني اونٹ پر كه تحقيق تهك گيا تها يعني ايك سفر مين كه مدينه كو آتي تهے پهر گذري پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم پر پس مارا حضرت ني اونٹ كو يعني لكڑي يا كوڑے سے كه دست مبارك مين تها پس چلا چلنا كه نهين چلتا تها مانند اوسكي يعني دست مبارك كي بركت سے ايسا تيز رفتار هو گيا كه پهلے ويسا نه تها پهر فرمايا حضرت ني كه بيچ ميري هاتهه اوسكو ساتهه وقيه كي كها جابر ني پس بيچا مين ني اوس اونٹ كو اور استثنا كي مين ني سواري اوسكي اپني گهر تك پس جب آيا مين مدينه مين لايا مين حضرت كي پاس اونٹ اور ديا مجكو مول اوسكا اور ايك روايت مين هے پس ديا مجكو مول اوسكا اور پهير ديا اونٹ مجهكو يعني مول بهي ديا اور اونٹ بهي عطا كيا نقل كي يهه بخاري اور مسلم ني اور ايك روايت بخاري كي مين يهه هے كه فرمايا حضرت ني بلال كو دے جابر كو مول اونٹ كا اور زياده دے كچهه پس ديا بلال ني اونكو اور زياده دي اونكو ايك قيراط كه نام چهٹي حصه درهم كا هے **ف** وقيه كه اوسكو اوقيه بهي كهتي هين چاليس درهم كا هوتا هے اور استثنا كي مين ني الخ يعني شرط كر لے مين ني كه مدينه تك اس اونٹ پر سوار چلونگا يا اسباب لادونگا پس ظاهر اس حديث سے معلوم هوا كه جائز هے بيچنا جانور كا ساتهه شرط كرنے بائع كي سواري اوسكي اپني ليے ايك مدت تك چنانچه امام احمد كا مذهب بهي يهي هے اور امام مالك كي نزديك جائز هے كرنا شرط كا اگر مسافت نزديك هو چنانچه يهان ايسا هي تها اور امام ابو حنيفه اور امام شافعي جائز نهين ركهتي هين بيع كرني ساتهه اوس شرط كي كه اوس مين نفع بيچني والے كا يا مول لينے والے كا هو خواه مسافت قريب هو يا بعيد دليل اونكي وه حديث هے كه منع كيا حضرت ني بيع اور شرط سے اور اس حديث كا وه يهه جواب ديتي هين كه يهه بات خاص جابر هي كي ليے جائز هوئي اور كو نهين جائز يا يهه شرط بعد هوني بيع كي هوئي هو ٢ح ٢ع **وعن عائشة قالت جاءت بريرة فقالت اني كاتبت على تسع اواق**

فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا فَأَعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا آئی بریرہ اور کہا کہ مکاتبت کی تھی مینی نو اوقیہ پر کہ ہر سال مین ایک اوقیہ دونگی پس مدد کرو میری پھر کہا حضرت عائشہ نی بریرہ کو کہ اگر چاہین مالک تیری یہہ کہ دون مین اونکو ایک مرتبہ سبکے سب اور آزاد کرون مین تجکو تو کرون مین یہ حق ولا تیرا مجکو پس بریرہ طرف مالکون اپنی کی پس انا اونھون نی اور کہا کہ نہین بیچتی کی ہم مگر اسطرح سی کہ ہو حق ولا کا ہمارے لیے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ صدیقہ کو کہ لی اوسکو اور آزاد کر اوسکو یعنی اور ولا تجکو پہنچی گی پھر خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگون مین پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسکی پھر فرمایا پیچھے اسکی کیا حال ہی یادون لوگون کا کہ کرتی ہین شرطین کہ نہین وہ کتاب اللہ مین یعنی نامشروع مین جو شرط کہ نہین کتاب اللہ مین پس وہ باطل ہی اگرچہ ہون سو شرطین یعنی اگر شرط کری سو بار پس حکم اللہ کا لائق تر ہی کہ عمل کیا جاوی اوسپر اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہی اور سوائی اسکی نہین کہ ولا واسطی اوسکی ہی کہ آزاد کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بریرہ حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام ہی پہلی وہ ایک یہودی کی لونڈی تھین اونھون نی کتابت کی اپنی مالکون سی اور کتابت اوسکو کہتی ہین کہ مالک آزاد کری بردہ کو اس شرط پر کہ اسقدر روپیا مجکو ادا کرنا اور وہ قبول کری پھر اگر اوسنی ادا کیا وہ آزاد ہوا اور نہین تو ویسا ہی اونکی ملک مین رہا پس وہ حضرت عائشہ پاس آئین اور کہا کہ مینی کتابت کی ہی نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک اوقیہ دیا کرونگی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی پس میری مدد کرو یعنی کچھہ دو کہ مین اپنی بدل کتابت مین ادا کرون حضرت عائشہ نی کہا کہ تیری مالک اگر چاہین یہہ کہ نو اوقیہ یکمشت دون یعنی تیری قیمت مین اور خرید لون تجکو اور آزاد کرون تو کرون یہہ اور بیچنا مکاتب کا بیچ صورت عاجز ہونی اوسکیکی ادا کرنی بدلی کتابت سی جائز ہی اور ولا کہتی ہین حق آزادیکو کہ کوئی شخص اپنی غلام کو آزاد کری اور غلام آزاد مر جاوی اور مال چھوڑ جاوی اور اوسکا کوئی عصبہ سی نہو تو آزاد کرنیوالیکو مال اوسکا پہنچیگا پس بریرہ کی مالکون نی چاہا کہ عائشہ لین بریرہ کو تو ولا اوسکا ہمارے لیے ہو یہہ شرط کرنی اونکی نادانی تہی اور نامشروع کہ عائشہ آزاد کرین اور ولا انکی لیے ہوا ولا اوسکی لیے ہوتا ہے کہ جو آزاد کری پس یہہ بات حضرت عائشہ نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کی اوسپر حضرت خفا ہوئے اور کلام مذکور فرمایا ❁ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی ولا کیسی اور ہبہ کرنی اوسکیسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ایک شخص نے غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولا اوسکی لیے ثابت ہوا اب چاہیے کہ اوس حق کو کسیکی ہاتھہ بیچی یا بخشی تو درست نہین اسلیے کہ ولا مال نہین ہے کہ اوسکو بیچی یا بخشی سب علماء کا مذہب یہی ہی ❁

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضٰى لِي بِرَدِّهِ وَقَضٰى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرُوحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَأُخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي مِثْلِ هٰذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰى لِي أَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضٰى بِهِ عَلَيَّ لَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

روایت ہی مخلد بن خفاف سی کہا خریدا مینی ایک غلام پس لیے مینی کمائی اوسکی پھر مطلع ہوا مین اوسکے عیب پر یعنی عیب قدیم پر پس جھگڑا لیگیا مین اوس غلام کی مقدمہ مین طرف عمر بن عبد العزیز کی کہ خلیفہ تہی پس حکم کیا واسطی میری ساتہہ پھیر دینی غلام کی اور حکم کیا مجپر ساتہہ پھیر دینی کمائی اوسکیکی پس آیا مین عروہ

ابن ہبیرہ کی پاس کہ گیا اور تابعین اور فقہا سبعہ سی تہی اور خبر دی مینی اونکو یعنی عمر بن عبد العزیز کی اس حکم کرنیکی پس کہا عروہ نی جاؤ ونگا مین طرف عمر بن عبد العزیز کی آخر روز یا وقت شام کی اور خبر دونگا مین اونکو یہہ کہ حضرت عائشہ نی خبر دی مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم دیا بیچ مانند اس قصہ کی یہہ کہ منفعت بدلی ضمان یعنی تاوان بہرنیکی پس گئی طرف عمر بن عبد العزیز کی عروہ پس حکم کیا عمر بن عبد العزیز نی واسطی مرد کی یہہ کہ لیوین کمائی غلام کی اوس شخص سے کہ حکم کیا تہا ساتھہ اوسکی مجبر واسطے ادس کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** بدلی ضمان بہرنیکی یعنی اگر غلام بکتا مین مرجاتا یا ناقص ہوجاتا تو مول لیتی والی کا نقصان ہوتا بیچنی والی پر کچہہ نہ تہا پس اگر منفعت حاصل ہو تو وہی مول لینی والی کی ہے مولانا من المرقاۃ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری پس قول قول بیچنی والی کا ہے اور لینی والا اختیار ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی بیچنی والا اور لینی والا جسوقت کہ اختلاف کرین اور وہ چیز کہ بکی ہی قائم ہو جونکی تون اور نہ ہون درمیان اون دونونکی شاہد پس قول وہ ہی کہ کہا بیچنی والی نی یا پہیردین دونون بیع کو **ف** جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری یعنی قدر مول مین یا شروط خیار مین یا مدت مین یا سوای انکی اور شرطون مین تو قول قول بیچنی والی کا ہی لیکن ساتھہ قسم کی کہ قسم دیجاوی کہ تونی نہین بیچا ہی اتنی کو اور مول لینی والا اختیار رکھتا ہی اگر چاہی راضی ہو ساتھہ بیچنی کی قسم کہائی ہی اوس بائع نی اور اگر چاہی قسم کہاوی کہ مینی نہین خریدی ہی مگر اتنی کو پہر دونون نی قسم کہائی پس اگر راضی ہوا ایک اونمین سے ساتھہ قول دوسریکی فبہا اور اگر راضی نہوا فسخ کری قاضی عقد کو خواہ متبیع قائم ہو یا نہ قائم ہو یہہ مذہب شافعی کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کی نہ قسم کہاوین دونون وقت ہلاک ہونی مبیع کی بلکہ قول اسصورتمین قول مشتری کا ہی ساتھہ قسم کے اور روایت المبیع قائم مو ید ہی ان دونون کی مذہب کی اور قول وہ ہے کہ کہا بیچنی والی نی یعنی جس صورت مین کہ مبیع قائم ہو تو بیچنی والیکو قسم دیجاوی پس جب قسم کہاوی وہ تو لینی والیکو اختیار ہوگا جیسکہ اوپر گذرا یا دونون رد کرین بیع کو اور اگر نہ ہو مبیع قائم وقت نزاع کی تو قول قول مشتری کا ہی ساتھہ قسم کی اور نہ قسم دیجاوی بیچنی والیکو یہہ مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا ہی ذکرہ المظہر شرح طرح یہہ مسئلہ یہان مجمل لکہا گیا ہی ہدایہ مین مفصل ہی جسکو تفصیل اسکی دیکہنی منظور ہو ہدایہ مین دیکہی وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہیر دی بیع مسلمان کو بخشی گا اوس سے اللہ تعالی گناہ اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور شرح السنۃ مین یہہ حدیث مذکور ہی ساتھہ اون الفاظ کی کہ مصابیح مین ہے شریح شامی سی بطریق ارسال کی **ف** شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اقالہ بیع مین اور سلم مین جائز ہی پہلی قبض کرنیکی اور بعد اسکی اور اقالہ کہتی ہین فسخ کرنی بیع کو اور ابن ماجہ نے یعنی دونون نی متصل روایت کی ہی یہہ اور اسیطرح حاکم نی ابی ہریرہ سے اور مصابیح مین یہہ حدیث یون ہی مَنْ اَقَالَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ صَفْقَةً كَرِهَهَا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور بطریق ارسال کی یہہ اعتراض کیا مصنف نی بغوی پر کہ اوسنی ترک کیا اولی کو کہ ذکر کی منفصل اور نہ ذکر کی متصل ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّي اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْاَرْضِ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوا

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خریدی ایک شخص نے اون لوگوں سی کی تہی پہلی امتون مین ایک شخص سے پس پائی اوس شخص نے کہ خریدی تہی زمین بیچ زمین اپنی کی ایک تہلیا کہ اوسمین تہا سونا پس کہا بیچنی والیکو اوس شخص نے کہ لی تہی زمین لی سونا اپنا مجہسی نہین خریدی مینی مگر زمین اور نہین خریدا مینی تجہسی سونا پس کہا بیچنی والی زمین کی نی کہ نہین بیچی مینی تیری ہاتہہ مگر زمین اور جو چیز اوسمین ہے پس فیصلہ لی گئی دونون طرف ایک شخص کے پس کہا اوس شخص نے کہ قصہ لیگئی تہی طرف اوسکی کیا ہی تم دونون کی اولاد پس کہا ایک نی ہاں مین سی کہ میری ہاں لڑکا ہی اور کہا دوسری نی کہ میری ہان لڑکی ہی پہر کہا اوس شخص نے کہ نکاح کر دو اوس لڑکیکا لڑکیسی اور خرچ کرو اوپر اوس سونیسی اور صدقہ دو یعنی جو بچ رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ہے بعضون نی کہ وہ فیصلہ کرنیوالی حضرت داود تہی اور کہا نووی نی کہ اسحدیث مین دلیل ہی اوپر فضیلت صلح کروانی کی درمیان بیچنی والی اور لینی والی کی اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروانی دو شخصونمین جیسیکہ مستحب ہے غیر اسکیکو ۱۲ ع

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

باب ہے بیچ بیان بیع سلم کی اور گروکی

ف سلم نام ہی اوس بیع کا کہ بالفعل مول روپیا یا اشرفی دی اور مبیع یعنی ایک جنس ٹہیرالی کہ آتی مدت مین لونگا ایک مہینی مین یا دو مہینی مین مثلا سو روپی ایک شخص کو دیئی اور اوس سی ٹہیرالیا کہ دو مہینی مین گیہون سو من اس قسم کی تجہسی لینگی اسکو عربی مین بیع سلم کہتی ہین اور کبہی سلف بہی کہتی ہین اور ہندی مین بدہنی بہی کہتی ہین جو اسکی سب شرطین پائی جاوین تو یہہ بیع درست ہی اور سب شرطین اوسکی سولہ ہین چہہ راس المال مین اور دس مسلم فیہ مین چہہ شرطین راس المال مین یہہ ہین بیان کرنا جنس کا کہ درہم یا دینار ہین یا روپی ہین یا اشرفیان ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ یہہ بخاری روپی یا درہم یا دینار ہین یا سمرقندی یا کلدار یا حالی یا ڈیکسالی اور بیان کرنا صفت کا کہ روپی کہری ہین یا کہوٹی اور معلوم کروا دینا قدر راس المال کا مثلا یہہ سو ہین یا دو سو ہین اور روپی اشرفی نقد دینا ادہار نرکہنا اور قبض کرنا اوسی مجلس مین یعنی مجلس عقد کیمین اور دس شرطین مسلم فیہ مین یہہ ہین بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلا گیہون ہین یا جو ہین یا چنی ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ کہادر کی ہین یا بانگر کی اور بیان کرنا صفت کا کہ اچہی ہین بری اور جتانا مسلم فیہ کی قدر کا مثلا دس سیر ہی یا دس من ہی اور مسلم فیہ اوس قسم سی ہو کہ متعین ہو جاتی ہی تعین کیئی سی پس نہین درست سلم روپی اور اشرفی مین اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت مین لینگی دو مہینی مین یا چار مہینی مین اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ ہی اور نہ موقوف ہو وہ چیز عالم مین سی یعنی جسوقت سی عقد کی ہی اوسوقت سی لینی وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اس عرصہ مین کہو گیا تو اوسمین سلم نہین درست اور ہو وی عقد بیع سلم کا بغیر خیار کی یعنی شرط کرنا خیار کا اسمین نہین چاہیی اور بیان کرنا مکان کا کہ اس جگہہ مسلم فیہ دونگا اگر ہو مسلم فیہ مین بوجہہ اور ہونا مسلم فیہ کا منضبط یعنی بیان کرنی جنس اور نوع اور صفت کیسی وہ چیز معلوم ہو وی پس جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنی جنس اور نوع اور صفت کیسی معلوم و متعین نہو مانند حیوان اور بعض اقسام کپڑی وغیرہ کی اوسمین سلم نہین درست اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی ۱۲ مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ سی ہجرت کرکر مدینہ مین اور مدینہ کی لوگ بیع سلم کرتی تہی میوہ مین ایکسال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنی روپیہ دیتی تہے اور شرط کرتی تہی کہ بعد ایکسال کی یا دو سال یا تین سال کی میوہ پہنچا دینا پس فرمایا حضرت نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس چاہیی کہ سلم کری کیل معلوم مین یعنی مثلا دس کیل یا بیس کیل اور وزن معلوم مین مدت معلوم تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وزن معلوم مین یعنی جو کوئی بیع سلم کری اوس چیز مین کہ بکتی جاتی ہی تل کر جیسی زعفران وغیرہ تو سلم کری وزن معلوم مین مثلا چار تولی یا پانچ تولی اور مدت معلوم تک جیسی ایک مہینا یا ایکبرس اور مانند اوسکی اور ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط ہی اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کی نزدیک معلوم کا ہونا اسمین شرط نہین ۱۲ مح

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا لَّهٗ مِنْ حَدِيْدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا خریدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کچہہ غلہ ایک یہودی سی بوعدہ ایک مدت معلوم کی اور گرو رکہی اوسکی پاس اپنی زرہ لوہی کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کچہہ مول لینا نسیہ یعنی بوعدہ اور جائز ہی کچہہ گرو رکہنا بدلی دین کی اور جائز ہی گرو رکہنا
حضر مین یعنی شہر مین اگرچہ کتاب اللہ مین قید سفر کی ہی یعنی اس آیۃ مین وان کنتم علی سفر فرہان مقبوضۃ قید سفر کی اسمین اتفاقی ہی اور یہہ بہی معلوم
ہوا کہ جائز ہی معاملہ کرنا ساتہہ اہل ذمہ کی اسی لیی اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ جائز ہی معاملہ کرنا اہل ذمہ سی اور کفار سی جبکہ نہ ثابت ہو حرام ہونا اوس
مال کا کہ اون پاس ہی لیکن نہین جائز ہی مسلمانکو بیچنا ہتیار کا اور اسباب لڑائی کا حربیونکی ہاتہہ اور نہین جائز مطلق کفار کی ہاتہہ بیچنا اوس چیز کا کہ
باعث تقویت ہو انکی دین کی ہی اور نہین جائز بیچنا مصحف مجید کا اور غلام مسلمان کا انکی ہاتہہ اور کہا نووی نی کہ اسمین بیان ہی اسکا کہ حضرت زیادہ مین قلت سے
مال کی رکہتی تہی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی گرو کرنا اسباب لڑائیکا اہل ذمہ کی پاس اور حضرت نی جو معاملہ گرو کا یہودی سی کیا اور صحابہ
سی نہ کیا تو کہا ہی بعضون نی کہ شاید یہہ بیان جواز کی لیی کیا اور بعضون نی کہا کہ اسلیی کیا کہ وہان غلہ زیادہ حاجت سی کسی پاس نہ تہا سوائی
یہود کی ؂ع وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلٰثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا وفات کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحالت مین کہ زرہ اونکی گرو تہی نزدیک یہودی کی بدلی
تیس جو سیری جو کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا
كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور سواریکا سواری کیا جاوی بدلی خرچ کرنی اوسکی جسوقت کہ ہووہ گرو
اور دودہ جانور شیردار کا پیا جاوی بدلی خرچ کرنی اوسکی جسوقت کہ ہووہ گرو اور جو سواری کری اور دودہ پیوی اوسپر ہی خرچ نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
ملا علی رح نی اول جملہ حدیث کی تحت یہہ لکہا ہی کہ یعنی جائز ہی گرو کرنیوالیکو سوار ہونا اور اسباب لادنا اوس جانور پر کہ گرو کیا ہی بسبب اسکی کہ اسپر ہی
دانا گہانس اوسکا اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ اور شافعی کا انتہی اور حضرت شیخ رح نی اخیر جملہ کی تحت یہہ لکہا ہی کہ یعنی جو کوئی سوار ہوتا ہی اور دودہ پیتا ہے
اوسپر نفقہ ہی راہن ہو یا مرتہن یعنی اگر مرتہن گروکی جانور کو دانا گہانس دیتا ہی وہ سوار ہو اور دودہ پیوی اور اگر راہن دانا گہانس دیوی اوسکو
جائز ہی سوار ہونا اور دودہ پینا پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی مرتہن کو نفع اوٹہانا ساتہہ گرو کی اور خرچ کرنا اوسپر اور جمہور علما برخلاف
اسکی ہین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین جائز ہے مرتہن کو کہ نفع لی ساتہہ رہن کی اور نفقہ رہن کا راہن پر ہی اسلیی کہ جو قرض حاصل کری نفع بحرام ہے
اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی ساتہہ حدیث آیندہ کی اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهَنَهُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ
مُرْسَلًا وَرُوِيَ مِثْلُهُ أَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا نہین منع کرتا گرو رکہنا چیز گرو رکہی ہوئی کو مالک اوسکی سی جسنی کہ رکہا ہی اوسکو یعنی گرو کی ہی وہ چیز اوسکی ملک سی نہین نکل جاتی اوسکی لیی ہی فائدہ اور زیادتی
اوسکی اور اوسپر ہی تاوان اوسکا نقل کی یہہ شافعی نی بطریق ارسال کی اور روایت کی گئی مثل اسحدیث کی یعنی موافق اسکی لفظ اور معنون یا مثل معنی
اسکی یعنی موافق معنون اور مخالف لفظون مین کہ مخالف نہین ہی اسکی معنون مین سعید بن مسیب سے کہ اونہون نی روایت کی ابی ہریرہ سی بطریق اتصال کی **ف**
فائدہ اسکا الخ یعنی کرایہ چیز کا کرایہ لینا یا گرو کی جانور پر سوار ہونا اور زیادتی اوسکی یعنی اگر بچی وغیرہ ہون گرو کی چیز کی تو حق راہن کا ہی اور اگر
ہلاک ہو مرتہن کی ہاتہہ مین تو تاوان راہن پر ہی یعنی نقصان راہن کا ہو اور مرتہن کی حق مین سی کچہہ ساقط نہین ہونیکا راہن کو سب قرض دینا آویگا

اور بعضے نسخوں مین لفظ روی کا ساتھہ صیغہ معروف کی بھی آیا ہے اسصورت مین فاعل شافعی ہوگا اور لفظ مثلہ اور ہمثل منصوب ہے ہوئگی ش ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمِيْزَانُ مِيْزَانُ اَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پیمانہ پیمانہ اہل مدینہ کا ہی اور تول تول اہل مکہ کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی حقوق شرعیہ مین مانند زکوۃ اور مانند اسکیکی اعتبار مدینہ والونکی پیمانون کا ہی اور مکہ والون کی تول کا بیان اس اجمال کا یہہ کہ نہین واجب ہوتی زکوۃ درہمون مین جب تک کہ نہو دو سو درہم موافق تول مکی کی اور صدقۃ الفطر مین اور اور صدقات واجبہ مین صاع معتبر ہی اہل مدینہ کا اسلیی کہ مدینہ والی اہل زراعت ہین وہ خوب جانتی ہین احوال پیمانونکا اور مکی والی اہل تجارت ہین وہ احوال تولونکا خوب جانتی ہین کذا قال القاضی والبغوی ش ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے ماپنی والون اور تولنی والون کی کہ تحقیق تم والی کیی گئی ہو دو کامونکی یعنی ماپنی اور تولنی کی کہ ہلاک ہوئین اونمین امتین گذری ہوئی پہلی تم سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف مانند قوم شعیب وغیرہ کی کہ لیتی تھی لوگونسی پورا اور دیتی تھی کم اور حاصل یہہ کہ تم کم ماپنی اور کم تولنی سی بہت پرہیز کرو تا اونکی طرح تم بہی نہ ہلاک ہو جاو ش ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس نہ پہیری اوسکو طرف غیر اپنی کی پہلی قبضہ کرنے اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف نہ پہیری الخ یعنی نہ بیچی اور نہ ہبہ کری پہلی قبض کرنیکی یا یہہ کہ تبدیل نکری اوس چیز کو ساتھہ چیز اوسکی یعنی جو چیز لینی کی ہی اوسکی بدلی اور چیز نلی پہلی قبض کرنیکی ش ع

بَابُ الْاِحْتِكَارِ

باب ہی بیچ بیان احتکار کی ف اور معنی احتکار کہتی ہین بند کر رکھنی قوتون کو بانتظار گرانی کی بایں طریق کہ وقت گرانیکی کہ لوگ احتیاج غلہ وغیرہ کی رکھتی ہون مول لیکر بند کر رکھی اس نیت سی کہ جب اور زیادہ گرانی ہوگی تو بیچونگا یہہ حرام ہے ہان اگر اوسکی زمین سی آیا ہو یا وقت ارزانی کی خرید کر رکھا ہو اور گرانی میں بیچی تو یہہ حرام نہین اور اسیطرح حکم نہین ہی بند کر رکہنا اون چیزونکا کہ قوت نہین ہین ش ح ع اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی احتکار بیچ قوتِ آدمیون اور جانورون کی جبکہ ہو یہہ احتکار بیچ ایسی شہر کی کہ ضرر کری شہر والونکو یعنی شہر چہوٹا ہی اسکی احتکار سی گرانی زیادہ ہو جائیگی اور ضرر پہنچیگا لوگونکو اور اگر شہر بڑا ہی یہہ احتکار کریگا تو ضرر لوگونکو نہین ہوگا وہان کچہہ مضائقہ نہین اوسکا اور جسنی احتکار کیا غلہ زمین اپنی کا یا خریدی ہوئی غلہ کو اور شہر سی پس نہین ہے وہ احتکار کرنیوالا ش اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی معمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ احتکار کری پس وہ ہی گنہگار نقل کی یہہ مسلم نی وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عُمَرَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ فِيْ بَابِ الْفَيْءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے کانت اموال بنی النضیر بیچ باب فی کی اگر چاہی گا اللہ تعالی اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی عمر رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا سوداگر رزق دیا گیا ہی اور احتکار کرنیوالا ملعون ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی جو کوئی غلہ وغیرہ شہر مین لاوی تا بیچی بموجب نرخ حال کی برخلاف احتکار کرنیوالی کی وہ رزق دیا گیا ہی یعنی حاصل ہوتا ہی اسکو فائدہ بغیر گناہ کی اور برکت دی جاتی ہی اوسکی رزق مین اور احتکار کرنیوالا کہ معنی اوسکی

اور بند کو رہو ئی گنہ گار اور دور خیر سی ہی جب تک کہ اس فعل مین ہی یقین حاصل ہوتی اوسکو برکت ۞ ح ۞ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا مہنگا ہوا نرخ غلہ کا زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نرخ مقرر کیجیی واسطی ہماری یعنی حکم کیجیی لوگونکو کہ اس بہا وبیچا کریں پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ وہی نرخ مقرر کرنیوالا تنگ کرنیوالا فراخ کرنیوالا روزی دینی والا اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون یہہ کہ ملون پروردگار اپنی سی اس حالت مین کہ نہ ہو کوئی تم مین کہ طلب کری مجھسی کچھہ حق بسبب خون کی یا مال کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** وہ ہی نرخ مقرر کرنیوالا الخ یعنی نرخ اللہ تعالی کی ہاتھہ ہی کہ ساتھہ اوسکی ارادی کی لوگون پر تنگ اور فراخ کرتا ہی یہہ جو کہتی ہین کہ نرخ آسمانی ہی اوسکی یہی معنی ہین اور امید رکھتا ہون مین الخ اسمین یہی ہی نرخ مقرر کرنیسی اسلیے کہ وہ تصرف کرنا ہی لوگونکی مال مین بغیر اذن اونکی لو رظلم کرتا ہی اونکی حق مین اور نرخ مقرر کرنیسی کبھی لوگ بیچنا چھوڑ دیتی ہین اور یہہ باعث ہوتا ہی قحط کا اور مراد یہہ ہی کہ تکلیف نہ دیجاوی لوگون پر ساتھہ نرخ مقرر کرنی کی اور لازم نہ کیا جاوی اونپر نرخ ولیکن حکم کیے جاوین ساتھہ انصاف اور شفقت کی خلق پر اور خیر خواہی خلق کی ۞ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی بند کر رکھی مسلمانون سی غلہ اونکا پہنچاتا ہی اللہ اوسکو جذام اور افلاس نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرتا ہی ضرر پہنچانیکا مسلمانونکو تو مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بلا بدنی اور مالی مین اور جو کوئی ارادہ کرتا ہی نفع پہنچانیکا اونکو پہنچاتا ہی اللہ تعالی اوسکی نفس اور مال مین خیر اور برکت ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بند کر رکھی غلہ چالیس دن ارادہ رکھتا ہو ساتھہ اوسکی مہنگی ہونیکا پس تحقیق بیزار ہوا اللہ سی اور اللہ بیزار ہوا اوس سی نقل کی یہہ رزین نی **ف** بیزار ہوا اللہ سی یعنی توڑا عہد اوسکا کیونکہ پہچانا اور نہ کی احکام اور شفقت کرنیکی خلق پر باندہا ہی اور بیزار ہوا خدا اوس سی یعنی حفظ وعنایت اپنی اوس سی اوٹہائی ۞ ح وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی برا ہی بندہ احتکار کرنی والا اگر سستا کری اللہ نرخون کو تو غمگین ہو اور اگر مہنگا کری نرخون کو تو خوش ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كَفَّارَةً رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بند کر رکھی غلہ چالیس دن پھر صدقہ دی اوسکو نہو واسطی اوسکی کفارہ نقل کی یہہ رزین نی **ف** چالیس دن کی غلہ بند رکھنی کا یہہ حکم وسزا ہی اور اگر کم اس سی رکھی اوسکی

بھی سزا ھی ولیکن تراس سی ۱۲ ح

بَابُ الْإِفْلَاسِ وَالْإِنْظَارِ

باب ھی بیچ بیان مفلسی کی اور مہلت دینی کی معاملہ مین ف یعنی اگر کسی پر حق اسکا ہوا اور وہ مفلس ہوگیا اور بالفعل نہین ادا کرسکتا اوسکو مہلت دی ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ھی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مفلس ہوا پس پایا ایک شخص نی مال اپنا بعینہ یعنی اوسکی پاس پس وہ لائق تر ہی ساتھہ اوس مال کی غیر اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مثلا ایک شخص نی کچھہ خریدا اور مول اوسکا دیا نہ تھا کہ وہ مفلس ہوگیا قاضی نی حکم اوسکی مفلس ہونیکا کردیا اور بائع یعنی بیچنی والی نی وہ چیز بعینہ یعنی ہلاک نہ ہوئی تھی وہ چیز پایا معنی ساتھہ تصرفات شرعیہ کی مانند ہبہ اور وقف کی تو اوسکو پہنچتا ہی کہ فسخ کری بیع کو اور لیلی وہ چیز اپنی بہ نسبت قرض خواہونکی وہ مقدم ہی اور اگر کچھہ مول لیلیا تھا بائع نی اور کچھہ مشتری پر رہا تھا کہ وہ مفلس ہوگیا لیوی مال اپنا بقدر اوس چیز کی کہ باقی رہا ہی مول مین سی یہی مذہب ھی امام شافعی اور مالک کا اور ہماری نزدیک نہین پہنچتا ہی بیچنی والیکو فسخ کرنا بیع کا اور لینا اوسکا بلکہ وہ مثل اور قرض خواہونکی ھی اور حمل کیا ہی ہمنی حدیث کو اسپر کہ عقد بالخیار ہوئی تھی کہ خیار بائع کی لیی تھا پھر ظاہر ہوا اوسکو بیچ مدت خیار کی کہ مول لینی والا مفلس ہوگیا پس انسب ہی اسکو یہہ کہ اختیار کری فسخ کو ۱۲ ع ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَیْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَیْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَیْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا پہنچایا گیا نقصان ایک شخص بیچ زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ میوونکی کہ خریدا تھا اوسکو پس بہت ہوا دین اوسپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگونکو صدقہ دو اوسکو یعنی تاکہ دین اپنا ادا کری پس صدقہ دیا لوگون نی اوسکو پس نہ پہنچا وہ صدقہ موافق دین اوسکی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی قرض خواہون کو لو جو پاؤ تم اور نہین واسطی تمہاری مگر یہہ نقل کی یہہ مسلم نی ف پہنچایا گیا الخ یعنی حضرت کی زمانی مین ایک شخص نی درخت میوونکا لیا اور درخت پر میوہ خوب طرح نہ پکا تھا آفت کی سبب سے جھڑ گیا اور مول اوسکا دیا نہ تھا بیچنی والی نی طلب کیا مول اوسکا لینی والی نی لوگونسی قرض لیکر ادا کیا مول اوسکا اس جہت سی اوسکی ذمہ پر دین بہت سا ہوگیا اور آخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ نہین پہنچتا تمکو تنبیہ کرنا اور قید کرنا اوسکو بسبب ظاہر ہونی افلاس اوسکیکی پس واجب ہی مہلت دینی اوسکو جب کچھہ اوس پاس دیکہو گی پھر لینا نہ یہہ کہ حق بیچنی والی کا اوسکی ذمہ سی ساقط ہوا ۱۲ ح ۱۲ مولانا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَكَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تھا ایک شخص معاملہ کرتا تھا لوگونسی دین کا اور تھا کہتا واسطی گماشتی اپنی کی کہ جب آوی تو تنگدست کی پاس درگذر کر اوس سی شاید کہ اللہ تعالی درگذر کری ہمسی فرمایا حضرت نی پس ملاقات کیے اوسنی اللہ تعالی سی یعنی مر اپس درگذر کیا اللہ تعالی نی اوس سے یعنی گناہوں پر مواخذہ نہ کیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہہ کہ نجات دی اوسکو اللہ تعالے سختیون دن قیامت کیسی پس چاہیی کہ تاخیر کری طلب کرنی دین مین مفلس سے یا موقوف کردی اوس سی یعنی سارا حق اپنا معاف کردی یا کچھہ اوسمین سی نقل کی یہہ مسلم نی ف فرض افضل ھی نفل سی ستر درجی مگر چند مسائل

مین ایک تو معاف کر دینا حق کا تنگدست پر مستحب ہے لیکن وہ افضل ہی اسکی مہلت دینی سی کہ وہ واجب ہی دوسری ابتدائی سلام سنت
ہی لیکن افضل ہی اوسکی جواب سی کہ وہ فرض ہی تیسری وضو کرنا وقت کی مستحب ہے لیکن افضل ہے وضو سی کہ بعد داخل ہونی وقت کی
کہ وہ فرض ہی ۱۲ ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ
مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جو شخص کہ مہلت دی
مفلس کو یا معاف کری اوس سی یعنی سب حق یا کچھ نجات دیگا اوسکو اللہ سختیون دن قیامت کیسی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِي الْيَسَرِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی الیسر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص مہلت دی تنگدست کو یا موقوف کر دی اوس سی
کچھہ دیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ سایہ عنایت اپنی کی یعنی محفوظ رکھیگا گرمی روز قیامت کیسی اور آسان کریگا شدت اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی
ف اور روایت کی احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی مہلت دی تنگدست کو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی مانند دین کی
ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ وقت آوی ادای دین کا پس جب آوی وقت ادای دین کا کچھ مہلت دی اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی
مانند اوسکی ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ آوی وقت ادای دین کا پہر جب آوی وقت ادای دین کا مہلت دی اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی دو مثل اوسکی ثواب صدقہ
کا ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِي اَنْ اَقْضِيَ
الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهِ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک اونٹ جوان پس آئی حضرت پاس اونٹ زکوۃ کی کہا ابو رافع نی
پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ دون مین اوس شخص کو مانند اونٹ اوسکی کہ قرض لیا تہا حضرت نی اوس سی پس کہا مینی نہین پاتا مین مگر اونٹ اچھا
کہ ساتوین برس مین لگا ہی یعنی اونٹ اوسکا جوان تھا بجائی اوسکی یہہ کیونکر دون کہ یہہ افضل ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دی
اوسکو اونٹ اچھا پس بہترین لوگون کا وہ ہی کہ بہت اچھا ہو اونکی ادای قرض مین نقل کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ قرض
لینا حیوان کا جائز ہی اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ جائز نہین وہ کہتی ہین کہ یہہ حدیث منسوخ
ہی اور اخیر جملہ سی یہہ معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچھی چیز کا بہ نسبت اوسکی کہ قرض لی ہی مستحب ہے اور عالی ہمتی ہی بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نہ کی ہو ع
وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ اَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ
مَقَالًا وَاشْتَرُوْا لَهُ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص نی تقاضا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تھا پس سخت کہا حضرت کو
پھر قصد کیا حضرت کی یارون نی اوسکی ایذا دینی کا پس فرمایا حضرت نی چھوڑ دو اوسکو اسلیے کہ صاحب حق کو جگہہ ہی کہنی کی اور خرید کرو اوسکی لیے
اونٹ پس دو اوسکو اونٹ عرض کیا صحابہ نی نہین پاتی ہم یعنی اس عمر کا اونٹ کہ اوس سی لیا تہا مگر زیادہ تر اوسکی عمر سی یعنی اوسکا اونٹ
چھوٹا اور حقیر تھا اور یہہ بڑا اور اچھا فرمایا حضرت نی خرید و اوسکو یعنی وہی اونٹ کہ پاتی ہو اگرچہ اوس سی زیادہ عمر کا ہو پھر دو اوسکو اونٹ اسلیے کہ
تحقیق بہتر تم مین وہی ہی جو اچھا ہو تم مین از روی ادا کرنی قرض کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف وہ تقاضا کرنیوالا کافر ہوگا یہود مین سی
یا غیر اونکی مین سی اور بعضون نی کہا کہ شاید وہ اجہٹ گنوار ہوگا اور صاحب حق کو جگہہ ہے کہنی کی کہا ابن ملک نی کہ مراد حق سی یہان دین ہے

یعنی جسکا کسی پر قرض آتا ہو پھر وہ تاخیر کری ادا کرنی مین تو پہنچتا ہی قرض خواہ کو بحکہ شکوہ کری اوس سی اور لیجاوی اوسکو حاکم کی پاس اور غصہ کری اوسپر ۱۲ ش ع **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہی پس جب حوالہ کیا جاوی ایک تمہارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کر لی حوالہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کی سوا دینی کا اور پھر وہ نہ دی یا قرضدار کو مقدور ہی قرض کی ادا کرنی کا اور وہ تاخیر کرتا ہی یہہ ظلم ہی اور لکھا ہی علمانی کہ یہہ فسق ہی اور رد کیجاتی ہی بسبب اسکی گواہی اوسکی اگرچہ ایکبار ہوا اور بعضون نی کہا کہ اگر بکرر کری اور عادت کری اوسکی اور جسوقت کہ حوالہ کیا جاوی الخ یعنی ایک شخص پر قرض ہو کسیکا اور وہ مقدور نہین رکھتا ادا کرنیکا اور وہ کسی غنی کو کہی کہ تو میری طرف سی ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جلدی سی قبول کر لی تا کہ اوسکا مال ضائع نہو اور یہہ امر استحباب کے لیے ہی اور بعضون نی کہا وجوب کی لیے اور بعضون نی کہا اباحۃ کی لیے ۱۲ ش ع **وعن** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ تَقَاضٰی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا لَہٗ عَلَیْہِ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُھُمَا حَتّٰی سَمِعَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْھِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِہٖ وَنَادٰی کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ یَا کَعْبُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَیْنِکَ قَالَ کَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ قُمْ فَاقْضِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ اونہون نی تقاضا کیا ابن ابی حدرد سی اپنی دین کا کہ تہا اوسپر بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین پس بلند ہوئین آوازین دونونکی یہانتک کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آواز ونکو اور حضرت تہی گہر اپنی مین پس ارادہ نکلنی کا کیا طرف اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ کہولا پردہ اپنی حجرہ کا اور پکارا کعب بن مالک کو فرمایا ای کعب عرض کیا کعب نی حاضر ہون یارسول اللہ پس اشارہ کیا حضرت نی اپنی ہاتہہ سی یہہ کہ موقوف کر آدہا اپنی دین سی کہا کعب نی تحقیق کیا مینی یارسول اللہ فرمایا حضرت نی ابن ابی حدرد کو کہڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی تقاضا کرنا دین کا مسجد مین اور سفارش کرنی صاحب حق سی اور صلح کر وادینی جھگڑنیوالونمین اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت مین ۱۲ ش ع **وعن** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَیْھَا فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ اُخْرٰی فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ قِیْلَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تَرَکَ شَیْئًا قَالُوْا ثَلٰثَۃَ دَنَانِیْرَ فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ اُتِیَ بِالثَّالِثَۃِ فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَۃُ دَنَانِیْرَ قَالَ ھَلْ تَرَکَ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ صَلِّ عَلَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَیَّ دَیْنُہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا صحابہ نی نماز پڑہیے اسپر فرمایا حضرت نی آیا ہی اسپر دین کہا صحابہ نی کہ نہین پہر نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا ایک اور جنازہ پس فرمایا کیا ہی اسپر دین کہا گیا ہان پس فرمایا گیا چہوڑ گیا ہی کچہہ عرض کیا صحابہ نی کہ چہوڑ گیا ہی تین دینار پس نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہی اسپر دین کہا صحابہ نی تین دینار فرمایا کیا چہوڑ گیا ہی کچہہ عرض کیا کہ نہین فرمایا پڑہو نماز اپنی یار پر کہا ابو قتادہ نی کہ نماز پڑہیے اسپر یارسول اللہ اور میری ذمہ پر ہی دین اسکا پس نماز پڑہی حضرت نی اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ یہہ تینون جنازی ایک دن اور ایک مجلس مین آئی ہون یا کئی دنون اور کئی مجلسون مین آور دوسری شخص پر وہی تین دینار کا قرض ہو ویگا جو اسکی پاس سی نکلین اسلیے حضرت نی اوسپر نماز پڑہی اور تیسری پاس جو مال ادای دین کی لیے نکلا اور حضرت نی اوسپر نماز نہ پڑہی یہہ یا تو اسلیے تہا کہ لوگ پرہیز کرین دین سی اور باز رہین تاخیر و تقصیر کرنیسی ادا مین یا مناسب جانا

حضرت نے کہ مین دعا کرون اوسکی لیے اور وہ موقوف رہی یعنی قبول نہو بسبب اسکی کہ اسپر حق لوگونکی ہین اور یہ حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ضمان میت کیطرفسی جائز ہی برابر ہی کہ چھوڑا ہو مال ادای دین کی لیے یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اکثر علما کا بخلاف امام ابو حنیفہ کی کہ اونکے نزدیک یہہ نہین درست ذکرہ الطیبی اور ہمارے بعضی علمانے لکھا ہی کہ دلیل پکڑی ہی ساتھہ اس حدیث کی ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی اور احمد نے اسپر کہ صحیح ہی کفالہ اوس میت کیطرفسی کہ نہین چھوڑا مال اور ہوا وسپر دین اسلیے کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑہتی اور امام ابو حنیفہ نے لکھا کہ نہین صحیح ہی کفالت میت مفلس کیطرفسی اسلیے کہ کفالت میت مفلس کیطرفسی کفالت ہی دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہی اور حدیث مین احتمال ہی یہہ کہ ہوا قرار ساتھہ کفالت پہلی کی اور احتمال یہہ بہی ہے کہ ہو وعدہ نہ کفالت ۱۲ ح ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لی مال لوگونکا ارادہ رکہتا ہوا ادا اوسکا یعنی قرض لی احتیاج کی لیے اور وہ ارادہ رکہتا ہو اوسکی ادا کا اور کوشش کرتا ہو اسمین ادا کریگا اللہ تعالی اوسسے یعنی مدد کریگا اوسکی اسکی ادا پر دنیا مین یا راضی کر دیگا حق والی کو عقبی مین اور جو شخص کہ لی مال ارادہ رکہتا ہو ضائع کرنی اوسکا یعنی قرض لی بغیر احتیاج کی اور نہ قصد ہو اوسکی ادا کرنیکا ضائع کریگا اوسکو اللہ اوسپر یعنی نہین مدد کرنیکا اوسکی اونہین فراخ کریگا اوسپر رزق اوسکا بلکہ تلف کریگا مال اوسکا اسلیے کہ قصد کیا اوسنی مسلمانکی مال تلف کرنیکا نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرَئِيْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی اسحالمین کہ ہوؤن صبر کرنیوالا ڈہونڈہنیوالا ثواب کا یعنی نہ قصد کرنیوالا اسنانی اور دکہانی کا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹہ دینیوالا کیا جہاڑیگا اللہ تعالی مجسی گناہ میری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان پس جب پیٹہ پہیری اوس شخص نے پکارا حضرت نے اوسکو پہر فرمایا ہان یعنی اللہ تعالی سب گناہ بخشتا ہی لیکن دین نہین بخشتا اسیطرح سی کہا جبرئیل نے اور وحی لائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بندونکی حقوق مین بڑی تنگی اور دشواری ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیل ع حضرت سی کچہہ باتین سوای قرآن کی بہی کہہ جاتی تہی ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشی جاتی ہین واسطے شہید کی تمام گناہ مگر دین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سی مراد ہین حقوق آدمیون کی خواہ مال کسیکا اسکی ذمہ ہو خواہ خون کسیکا کیا ہو خواہ آبروریزی کی ہو کسیکی یعنی برا کہا ہو کسیکو یا غیبت کی ہو کسیکی وغیر ذلک یہہ نہین بخشی جاوینگی بسبب شہادت کی اور کہا ابن ملک نے کہ کہا ہی بعضون نے کہ یہہ بیچ حق شہداء بر یعنی جنگل کی ہی اسلیے کہ روایت کیا ہی ابن ماجہ نے ابو امامہ سی بطریق مرفوع کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید دریا کی بخشی جاتی ہین تمام گناہ اور دین بہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ قَضَاءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا اونکی آگی

آدمی مردہ اسحال میں کہ ہوتا اوسپر دین پس پوچھتی کہ کیا چھوڑا ہی واسطی ادای دین اپنی کی مال پس اگر بیان کیا جاتا یہہ کہ وہ چھوڑ
گیا ہی مال اسقدر کہ دین ادا ہو جاویگا تو نماز پڑہتی اوسپر اور اگر نہ چھوڑ گیا ہوتا کچھہ فرماتی واسطی مسلمانونکی کہ پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی آپ نماز
نہ پڑہتی اور رونکو فرماتی کہ تم پڑہو پس جب کہولین اللہ تعالی نی حضرت پر فتوحین یعنی غنیمتین ہاتھہ لگین کھڑی ہوئی یعنی خطبہ کی لیی پس
فرمایا کہ مین لائق ترہون ساتھہ مسلمانونکی اونکی جانونسی پس جو کوئی مری مسلمانونسی اور چھوڑ جاوی دین یعنی اور نہ ہو کچھہ اوسکا مال پس
میری ذمہ پر ہی ادا کرنا دین اوسکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوی مال پس وہ واسطی وارثون اوسکیکی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف لائق ترہون الخ یعنی ہر چیز مین امور دین اور دنیا سی پس واجب ہی مومنونپر یہہ کہ ہون حضرت محبوب تر طرف اونکی جانون اونکی سی
اور حضرت کی حکم کو مقدم کرین اپنی نفسون کی حکم سی اور حضرت کی حق کو اقدم جانین اپنی نفسون کی حق سی اور شفقت اونکی حضرت پر زیادہ
ہو بہ نسبت شفقت اونکیکی اپنی نفسونپر اور اسیطرح شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائق تر ہی شفقت اونکی سی اپنی نفسونپر پس جب حاصل
ہوئی حضرت کو غنیمت تو ہوئی لائق تر ساتھہ ادا کرنی دین اونکیکی جیساکہ فرمایا من توفی الخ اور واسطی وارثون اوسکی کی یعنی بعد ادا کرنی دین
اوسکی کی اور کہا بعضون نی کہ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتی قرض مردونکا بیت المال مین سی اور یہہ ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ حضرت
اپنی مال مین سی ادا کرتی تھی پھر کہا بعضون نی کہ تھا یہہ ادا کرنا دین کا فرض حضرت پر اور بعضون نی کہا تھا یہہ تبرعاً یعنی از راہ احسان کی شرح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی خلدة الزرقی قال جئنا ابا هریرة فی صاحب لنا قد افلس فقال هذا الذی قضی فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما رجل مات او افلس فصاحب المتاع احق بمتاعه اذا وجده بعینه رواه الشافعی وابن ماجة
اور روایت ہی ابی خلدہ زرقی سی کہا آئی ہم پاس ابو ہریرہ کی بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ تحقیق مفلس ہو گیا تہا یعنی اور اوسکی پاس اسباب لوگونکا
تھا کہ نہین دیا تھا مول اوسکا پس پوچھا ہمنی کہ کیا حکم ہی اوسکا پس کہا ابو ہریرہ نی کہ یہہ مانند اوس شخص کی ہی کہ حکم فرمایا اوسکی مقدمہ مین پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص مری یا مفلس ہو جاوی پس مالک اسباب کا لائق تر ہی ساتھہ اسباب اپنی کی جبکہ پاوی جونکا تون نقل کی یہہ
شافعی اور ابن ماجہ نی **ف** بیان اسکا اسی باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نفس المؤمن معلقة بدینه حتی یقضی عنه رواه الشافعی واحمد والترمذی وابن ماجة والدارمی
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روح مومن کی لٹکائی جاتی ہی بدلی دین اپنی کی یعنی نہین داخل ہوتی جنت
مین یا ور نہین پہنچتی بیچ جماعت بندگان صالح کی یہانتک کہ ادا کیا جاوی دین اوسکا نقل کی یہہ شافعی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی

ف کہا ہی بعضون نی کہ دین جو جنت سی روکیگا یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی وہ وہ دین ہی کہ روپیا قرض لیکر خرچ کیا واہیات مین اور اسراف
کیا اور جسنی قرض لیا حق واجب کی ادا کرنیکی لیی بقدر ضرورت کی اور مال بقدر ادا کرنیکی نہ چھوڑا تو اللہ تعالی اوسکو روکیگا نہین جنت سی انشاءاللہ
تعالی مگر سلطان یعنی حاکم کو چاہیی کہ ادا کری اوسکی طرفسی اور وہ نہ ادا کریگا تو اللہ تعالی اوسکی قرض خواہونکو راضی کر دیگا شرح

وعن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صاحب الدین ماسور بدینه یشکو الی ربه الوحدة یوم القیامة رواه فی شرح السنة وروی ان معاذا کان یدان فاتی غرماؤه الی النبی صلی الله علیه وسلم فباع النبی صلی الله علیه وسلم ماله کله فی دینه حتی قام معاذ بغیر شیء مرسل هذا لفظ المصابیح ولم اجده فی الاصول الا فی المنتقی وعن عبد الرحمن بن کعب بن مالک قال کان معاذ بن جبل شابا سخیا و

كَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدَّيْنِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهُ فَلَوْ تَرَكُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهُ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِي سُنَنِهِ مُرْسَلًا اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضدار قید کیا جاویگا سبب دین اپنی کی یعنی جنت کی اندر جانی سی اور صالحین کی صحبت مین پہنچنی سی روکا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنی کی تنہائی کا دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی گئی یہہ کہ معاذ بن جبل تہی لیتی قرض پہر آئی قرض خواہ اونکی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی طلب دین کی لیی پس بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مال اونکا سارا انکی دین مین یعنی اونکی دین ادا کرنیکی لیی یہانتک کہ ہوگئی معاذ مفلس یہہ حدیث مرسل ہی اور یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور نہین پائی مینی یہہ حدیث اصول مین یعنی صحاح ستہ وغیرہ لیکن مگر منتقی مین اسطرح اور روایت ہی عبد الرحمن بن کعب بن مالک سی کہ کہا تہی معاذ بن جبل جوان سخی اور تہی نہ پاس رکھتی اپنی کوئی چیز یعنی مال مین سی بسبب سخاوت کی پس ہمیشہ قرض لیا کرتی تہی یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا قرض مین پہر آئی معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بات کی حضرت سی تاکہ کہین اونکی قرض خواہونسی یعنی یہہ کہ قرض چہوڑ دین سب یا بعض پس فرمایا حضرت نی اونہون نی کچہہ نہ چہوڑا پس اگر چہوڑ دیتی قرض کسیکی لیی تو البتہ چہوڑ تی معاذ کی لیی واسطی خاطر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرض خواہونکی لیی مال معاذ کا یہانتک کہ ہوگئی معاذ مفلس نقل کی یہہ سعید نی اپنی سنن مین بطریق ارسال کی **ف** شکوہ کریگا الخ یعنی اپنی پروردگار سی شکوہ کریگا اپنی تنہائی اور وحشت قید کا یعنی صالحین جنت مین جاوینگی اور یہہ اونکی پاس جانیسی محروم رہیگا اور نہ کوئی سفارشی نظر آویگا کہ چہٹاوی اوس تنہائی سی یہانتک کہ حق دین سی چہٹکارا پاوی ساتھہ دینی نیکیون اوسکی کی قرض خواہ کو یا رکھنی گناہون قرض خواہ کی اوسپر یا ساتھہ راضی کرنی اللہ تعالی کی قرضخواہ کو اپنی فضل سی پس یہہ تنہائی بہی اوسکی لیی عذاب ہوگی کہ بڑا رنج پاویگا اوس سی عیاذا باللہ منہ اور ایک روایت مین آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بدلے اپنی دین کی اپنی قبر مین شکوہ کریگا طرف اللہ تعالی کی تنہائی کا اور نہین پائی مینی یہہ اصول مین الخ اصول اون کتابونکو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین مسند لکہی گئی ہین اور منتقی نام ہی کتاب ابن تیمی کا پس مولف مشکوۃ کا کہتا ہی کہ یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور نہین پایا مین اسکو اصول مین مگر منتقی مین ساتھہ ان لفظونکی وعن عبد الرحمن الخ کہا طیبی نی کہ یہہ عبارت ہی کتاب منتقی کی لایا اسکو مولف تاکہ معلوم ہو کہ یہہ حدیث اگرچہ ان اصول مین نہین سی کہ دیکہا اونکو مولف نی لیکن موجود ہی منتقی مین پس اگر نہوتی یہہ بعض اصول مین تو نہ لاتا اسکو صاحب منتقی اپنی کتاب مین انتہی پس چاہیی کہ لفظ وعن بیچ عبارت وعن عبد الرحمن کی سیاہی سی لکہا جاوی نہ سرخی سی فتامل وَعَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يُغَلَّظُ لَهُ وَعُقُوْبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی شرید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیر لگانا غنی کا حلال کرتا ہی آبروئی اوسکی کو اور سزا دینی اوسکی کو کہا ابن مبارک نی حلال کرنا آبروئی اوسکی یہہ کہ سخت کہا جاوی اوسکو اور اور سزا یہہ ہے کہ قید کروایا جاوی اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یعنی غنی ہوکر جو قرض خواہ کا قرض نہ ادا کری تو مباح ہوتی ہی آبروریزی اوسکی اور سزا دینی اوسکی کہ کلام سخت کہا جاوی اوسکو اور قید کری اوسکو حاکم کی حکم سی اسلیی کہ دیر لگ کرنا اوسکا ظلم سی ہے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهُ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ

فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهٗ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جنازہ تاکہ نماز پڑہین اوسپر پس فرمایا آیا ہی تمہاری یار پر قرض کہا لوگون نی ہان فرمایا کیا چہوڑ گیا ہی واسطی قرض اپنی کے یعنی مال بقدر ادا اکی عرض کیا کہ نہین فرمایا پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی مین نہین پڑہتی کا کہا علی بن ابی طالب نی کہ میری ذمہ پر ہی ادا کرنا دین اوسکا ای رسول خدا پس آگی بڑہی حضرت اور نماز پڑہی اوسپر اور ایک روایت مین معنے اس حدیث کی ہین یعنی الفاظ مذکورہ اور یہہ زیادہ ہے کہ فرمایا حضرت نی یعنی حضرت علی کو کہ خلاص کیا اخلاص کری اللہ تعالی نفس تیرکو آگ دوزخ سی جیساکہ تم خلاص کیا تو نی نفس بہائی مسلمان اپنی کا نہین کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کری اپنی بہائی کیطرفسی دین اوسکا مگر کہ خلاص کریگا اللہ تعالی نفس اوسکی کو دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مری اسحال مین کہ وہ پاک ہو کبر سی اور خیانت سی اور قرض سی داخل ہوگا جنت مین یعنی ساتہہ مقبولون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِیْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَّمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَاءً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہون نزدیک اللہ کی یہہ ہے کہ ملی اللہ تعالی سی ساتہہ گناہ کی بندہ پیچہی کبیرہ گناہون کی کہ منع کیا اللہ تعالی نی اونسی یہہ ہی کہ مری آدمی اسحال مین کہ اوسپر ہو دین کہ نہ چہوڑ گیا ہو مال واسطی اوسکی بقدر ادا اکی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی ف پیچہی کبیرہ گناہون کی اسلیی کہا کہ نفس دین کبائر سی نہین ہی بلکہ وہ مستحب ہے جیساکہ آیا ہی بعض احادیث مین اور نہی جو آئی ہی اوسکی سبب عارض کی ہی کہ وہ ضائع کرنا حقوق لوگونکا ہی بخلاف کبائر کی کہ وہ منع کیی گئی لذاتہا ہین طیبی ؒ ایک توجیہ خوب یہہ لکھی ہے کہ جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہین مانند شرک اور زنا وغیرہما کی انکی بعد درجہ اسکا ہی بحسب اس توجیہ کی یہہ بھی اور کبیرہ گناہو نہین داخل ہا مولانا

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ شُرُوْطِهِمْ اور روایت ہے عمرو بن عوف مزنی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صلح جائز ہی درمیان مسلمانونکی مگر وہ صلح کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو اور مسلمان اپنی شرطون پر ہین یعنی شرطین کہ آپسمین کی ہین صلح و جنگ مین اور سوائی انکی لازم ہی رعایت اونکی مگر وہ شرط کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداود نی اور تمام ہوئی روایت ابوداود کی لفظ شروطہم تک ف مگر وہ صلح الخ مثلا صلح کری اسپر کہ نہین صحبت کرنیکا بیوی کی سوکن سی تو یہہ صلح نہین درست کہ اسمین حرام سمجہا حلال کو اور اسیطرح وہ صلح بہی نہین درست ہے کہ حلال کری حرام کو مثلا صلح کری شراب اور سور پر اور وہ شرط کہ حرام کری حلال کو مثلا شرط کری اپنی بیوی کی لیی نہین صحبت کرنیکا اپنی لونڈی سی اور حلال کری حرام کو مثلا یہہ شرط کری کہ نکاح کرونگا بیوی کی بہن سی ساتہہ بیوی کی تو ایسی شرطین نہین درست مناسبت اس حدیث کی ساتہہ عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ صلح بیع و شرا مین وقت افلاس کی ہوتی ہے واللہ اعلم ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَاَتَيْنَا

بہ مکۃ فجاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی فساومنا بسراویل فبعناہ وثم رجل یزن بالاجر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زن وارجح رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح
روایت ہی سوید بن قیس سی کہ کہالایا مین اور مخرفہ عبدی کپڑا ہجر کی ہجرسی کہ تاہم ہی ایک مکان کا قریب مدینہ کی پس لائی ہم اوسکو مکہ مین پہر آئی ہماری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ پیادہ پا چلتی تہی یعنی سوار نہ تہی پس چکایا ہمسی پائجامہ پس بیچا ہمنی اوسکو اور اوس جگہہ ایک شخص تولتا تہا مول بدلی مزدوری کی یعنی تولنی پر مزدوری لیتا تہا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تول دی تو یعنی مول اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹہیرا ہی اوس سی کچہہ زیادہ تول دی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ابو یعلی اپنی مسند مین ابوہریرہ سی لایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پائجامہ چار درہم کو خریدا اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی پائجامہ خریدا اور پہننا پائجامہ کا ثابت نہین ہوا اور اسحدیث مین بیان ہی حضرت کی تواضع کا کہ پیادہ پا اونکی پاس تشریف لائی اور پائجامہ چکایا اور اسمین بیان ہی حضرت کی خلق وکرم کا کہ قیمت سی زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی ہی ساتھہ عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہہ کہین کہ زیادہ دینا قیمت کا بسبب افلاس بیچنی والی کی ہوتا ہی ؟ع ؟ح **وعن جابر قال کان لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین فقضانی وزادنی رواہ ابوداود** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس دیا مجکو اور زیادہ دیا مجکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ جو شخص دین ادا کری اور کچہہ زیادہ دی اپنی طرفسی کہ شرط درمیان نہ آئی ہو سرے سی تو یہہ درست ہے اسکو حکم سود کا نہین ملا **وعن عبد اللہ بن ابی ربیعۃ قال استقرض منی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین الفا فجاءہ مال فدفعہ الی وقال بارک اللہ تعالی فی اھلک ومالک انما جزاء السلف الحمد والاداء رواہ النسائی** اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی ربیعہ سی کہ کہا قرض لیا مجسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چالیس ہزار یعنی درہم پس آیا حضرت کی پاس مال بہت پس دیا سب مال پاس میری وہ چالیس ہزار درہم اوسمین سے مجکو اور فرمایا برکت دی تجکو اللہ تعالے بیچ اہل تیری کی اور مال تیری کی نہین ہے بدلہ قرض کا مگر شکر وثنا کرنی اور ادا کرنا نقل کی یہہ نسائی نی **وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ علی رجل حق فمن اخرہ کان لہ بکل یوم صدقۃ رواہ احمد**
اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کسی شخص پر حق پس وہ شخص تاخیر کری اوسکو یعنی اپنی حق کی طلب کرنی مین تاخیر کری ہوگا واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی صدقہ نقل کی یہہ احمد نی **وعن سعد بن الاطول قال مات اخی وترک ثلثمائۃ دینار وترک ولدا صغارا فاردت ان انفق علیھم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخاک محبوس بدینہ فاقض عنہ قال فذھبت فقضیت عنہ ثم جئت فقلت یارسول اللہ قد قضیت عنہ ولم تبق الا امراۃ تدعی دینارین ولیست لھا بینۃ قال اعطھا فانھا صادقۃ رواہ احمد** اور روایت ہے سعد بن اطول سی کہ کہا مرا بہائی میرا اور چہوڑ گیا تین سو دینار اور چہوڑ گیا لڑکی چہوٹی پس چاہا مینی یہہ کہ خرچ کرون مین اونپر یعنی اور قرض اوسکا نہ ادا کرون پس فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہائی تیرا قید کیا گیا ہی بدلے دین اپنی کی یعنی عالم برزخ مین قید ہی کہ نہین پہنچ سکتا وہاں کی نعمتونکو اور صالحین کے پاس پس ادا کر اوسکی طرفسی کہا سعد نی پس گیا مین اور ادا کیا مینی قرض اوسکی طرفسی پہر آیا مین اور عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ تحقیق ادا کیا مینی اوسکی طرفسی اور نہین باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہی دو دینار کا اور نہین واسطی اوسکی گواہ فرمایا دی اوسکو اسلیئی کہ تحقیق وہ سچی ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یا تو حضرت کو حال اوسکی قرض کا بغیر وحی کے

معلوم ہوگا پس حکم کیا اوسکو دینی کا اسلیے کہ جائز ہے حاکم کو یہہ کہ حکم کرے ساتھہ علم اپنی کی اور یا حضرت کو وحی سے حال اوسکی قرض کا معلوم ہوا ہوا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میراث پر مقدم ہے * ط * ج وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوُهٗ

اور روایت ہے محمد بیٹے عبد اللہ بیٹے جحش کے کہا تھے ہم یعنی صحابہ بیٹھے ہوئے بیچ صحن متصل مسجد کی اوس جگہ کہ رکھی جاتی تھیں جنازی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے درمیان ہمارے پس اوٹھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اپنی طرف آسمان کی پس دیکھا پھر جھکائی نظر اپنی اور رکھا ہاتھہ اپنا اوپر پیشانی اپنی کے کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی از راہ تعجب کے کسقدر اوتری سختی کہا راوی نے پس چپ رہے ہم یعنی سوال اوسدن اور رات پس نہ دیکھی ہمنے مگر بھلائی یعنی سختی اور عذاب نہ دیکھا ہمنے یعنی اونہوں نے خیال کیا تھا کہ مراد سختی سے عذاب ہے کہ بالفعل نازل ہوگا سو نہ دیکھا یہانتک کہ صبح کی ہمنے کہا محمد بن عبد اللہ راوی نے پس پوچھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا سختی ہے جو کہ اوتری فرمایا بیچ مقدمہ دین کی سختی اوتری ہے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھہ اوسکی ہے اگر کوئی شخص مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ میں پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہوا اور اوسپر ہو دین نہین داخل ہوگا بہشت مین یہانتک کہ ادا کیا جاوے دین اوسکا یعنی اگر کبھی بار اللہ کی راہ مین مارا جاوے تو بھی کفارہ دین کا نہین ہوتا نقل کی یہہ احمد نے اور شرح السنہ مین مانند اسکی ہے یعنی مطلب یہی ہے اور لفظ اوسکی اور **ف** اسمین دلیل ہے اسپر کہ جنازوں پر نماز مسجد مین نہ پڑہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رع *

بَابُ الشَّرِكَةِ وَالْوَكَالَةِ

یہہ باب ہے بیچ بیان شرکت اور وکالت کی **ف** شرکۃ دو قسم پر ہے شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہہ ہے کہ مالک ہوں دو شخص عین کے یعنی ایک چیز کی از راہ ارث کی یا خریدنے کی یا کوئی ہبہ کرے اون دونوں کو کچھہ یا غالب ہوں دو شخص چیز مباح پر مثلاً شکار کریں دو شخص وغیر ذلک یا مل جاوے مال دو شخصوں کا اسطرح کہ نہ متمیز ہو سکے یعنی ایک جنس مال دونو پاس تھا وہ مل گیا جیسے دو ایک کا دوسرے کے دودہ مین مل جاوے یا دونوں قصداً اوس مال کو ملا دیوین پس اس شرکت کا حکم یہہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کی حصہ مین اجنبی ہے اور جائز ہے بیچنا اپنی حصہ کا اپنی شریک کے ہاتھہ اور غیر شریک کی ہاتھہ بھی بیچنا جائز ہے اپنی حصہ کا بغیر اذن شریک کی سوای دونوں قسموں اخیر کی یعنی دونوں نے مال ملا دیا ہو یا آپسے مل گیا ہو تو اسکا بیچنا بغیر اذن شریک کی درست نہین اور شرکت عقد یہہ ہے کہ کہے ایک دوسرے سے کہ شریک کیا مینے تجکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرلے اور رکن شرکۃ عقد کا ایجاب و قبول ہے اور شرط اوسکی یہہ ہے کہ نہو اسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کرے شرکۃ کو مانند شرط کرنے معین روپیوں کی فائدہ مین سے واسطے ایک کی اون دونوں مین سے یعنی اگر دو شریکوں مین سے ایک یہہ شرط کرلے کہ جو فائدہ ہوگا اسمین سے پانچ روپے مین لیا کرونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکۃ کو قطع کر دیتی ہے نہ ہونا اسکا شرط ہے اس شرکۃ کی اور یہہ شرکۃ عقد چار قسم پر ہے شرکۃ مفاوضہ اور شرکۃ عنان اور شرکۃ صنائع و التقبل اور شرکۃ وجوہ شرکۃ مفاوضہ تو یہہ ہے کہ شریک ہوں دو شخص کہ برابر ہوں دونوں تصرف مین اور دین میں اور مال مین اور فایدہ اور متضمن ہوتی ہے یہہ شرکۃ وکالۃ اور کفالۃ کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل و کفیل ہوتا ہے پس نہین جائز ہے یہہ شرکۃ درمیان مسلمان اور ذمی کے

اسلیے کہ دین مین مساوی نہین اور نہ درمیان غلام اور آزاد کی اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کی اسلیے کہ تصرف مین مساوی نہین اور ضرور ہے اسمین لفظ مفاوضہ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اوسکے کا اور نہین شرط ہے اسمین دینا مال کا اور نہ ملانا مال کا وقت عقد کی اور او ن دونونمین سے جو کوئی کچھہ مول لیویگا سوا اسی طعام اور لباس اپنی اہل کیلیے وہ دونونکا ہوگا اور نہین صحیح شرکہ مفاوضہ اور عنان مگر ساتھہ روپے یا اشرفی یا پیسونکی کہ جنکا چلن ہو نزدیک تمام محمد کی اور ساتھہ ڈلی سونے اور چاندی کی اگر معاملہ کرتے ہون لوگ ساتھہ انکی اور اگر ایک دونون شریکونمین سے مالک ہوا بسبب ارث کی یا اور جہتہ کر ایسے مال کا کہ جسمین مفاوضہ درست ہوسکتی ہے مانند روپے اشرفی کی تو شرکہ مفاوضہ جاتی رہی اور شرکہ عنان ہوگئی اور اگر وارث ہوا ایک دو شریکون سے ایسی چیز کا کہ جسمین شرکہ مفاوضہ نہین ہوسکتی مانند اسباب اور مکان و زمین کی باقی رہی شرکت مفاوضہ اور شرکہ عنان یہہ ہے کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون چیزون ذکر کیے گئے مین یعنی تصرف وغیرہ مین یا نہ برابر ہون اور یہہ شرکہ متضمن ہوتی ہے وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکہ صنائع و التقبل یہہ ہے کہ شریک ہون دو حرفے والے مثلا دو درزی ہون یا ایک رنگریز اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون اور ہو کسب درمیان دونون کی یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنے مین آدھون آدہ کی اور نفع مین یہہ شرط کرین کہ دو تہائی ایک لے اور ایک تہائی ایک تو جائز ہے اور جو کام کہ ایک لیگا دونونمین سے لازم ہوگا دونون پر کرنا اوسکا پس ہر ایک سے طلب کرنا کام کا پہنچتا ہے اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی ادا ہو جاویگا دینے والا مزدوری کا ساتھہ دینے کی ایک کو اون دونونمین سے اور کمائی درمیان دونونکے ہوگی اگرچہ کام کرے ایک اون دونونمین سے فقط اور شرکہ وجوہ یہہ ہے کہ دو شخص کہ اون پاس مال ہو نہین شریک ہون اسطرح کہ اپنی وجاہت و روبیت سے اسباب مول لاکر بیچینگے اور نفع درمیان دونون کی ہو جسقدر شرط کرین پس اگر شرط کرین دونون اسمین بطور مفاوضہ کی تو صحیح ہے اور اگر مطلق رکھین تو بطور شرکہ عنان کی ہوگی اور متضمن ہے یہہ شرکہ وکالۃ کو بیچ اوس چیز کی کہ مول لین یعنی ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے پس اگر شرط کرین دونون آدہون آدہ ہونا چیز خرید کی گئی کا اسمین یا تہائی ایکے لیے اور دو تہائی ایک کے لیے تو نفع بہی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہے اور نہین جائز ہے شرکہ اوس چیز مین کہ نہین صحیح ہے وکالۃ اوسمین مانند کاٹنی لکڑیونکی اور گہانس کی اور شکار کرنے اور پانی لانے کی جو جمع کریگا وہ اوسیکا ہوگا اور اگر مدد کی دوسرے نے وہ مزدوری اپنی لے بحسب معمول و عرف کی اور وکالۃ کی معنی ہین قائم کرنا غیر کا جگہہ اپنی تصرف مین اور شرط وکالۃ کی یہہ ہے کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو عقد کو یہہ ملتقی الابحر مین سے مختصر کر کر لکہا ہے جسکو مفصل دیکہنا منظور ہو اس مقام کو وہ ملتقی مین سے یا اور فقہ کی کتاب مین سے دیکہہ لے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے زہرہ بن معبد سے یہہ کہ وہ تہے کہ لیجاتے اونکو دادا اونکے عبداللہ بن ہشام طرف بازار کی پس خریدتے دادا اونکے غلہ پھر ملتے اونسے ابن عمر اور ابن زبیر پس کہتے وہ دونون اونکو کہ شریک کر لے ہمکو اسلیے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے واسطے تیرے ساتھہ برکت کی پس شریک کرتے دادا میرے اونکو پس اکثر پاتے دادا میرے فائدہ مقدار بوجھہ اونٹ کی غلہ لے نقصان یعنی بہ برکت دعا حضرت کی پھر بھیجتے اوسکو طرف مکان اپنے اور تہے عبداللہ بن ہشام کہ لے گئی تہی اونکو مان اونکی یعنی بچپن مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہاتھہ پہیرا سر پر اوسکے اور دعا کی واسطے اوسکے ساتھہ برکت کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے شرکت عقود مین شرع ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

قالت الانصار للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اقسم بیننا وبین اخواننا النخیل قال لا تکفوننا المؤنۃ ونشرککم فی الثمرۃ قالوا
سمعنا واطعنا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تھا انصار نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تقسیم کرو درمیان
ہمارے اور درمیان بھائیوں ہمارے کی درخت کھجور کی فرمایا نہیں تقسیم کرتا مین کفایت کرو تم ہمسی یعنی مہاجروں سی محنت کو یعنی فقط تمہیں محنت کرو ہم تمہیں
کرنی اور شریک ہونگی ہم تمہاری میوہ مین کہا انصار نی سنا ہمنی اور مانا ہمنی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی جب مہاجر ہجرت کر کر آئی تہی
مین اور مال اپنا ملک غیر میں چھوڑ آئی تہی تو اوسوقت انصار نے یہہ بات عرض کی کہ درخت کھجور کی ہماری ہم مین اور ہمارے بھائیوں مہاجرین
مین تقسیم کر دیجیے اوسکی جواب مین حضرت نی فرمایا کہ مین درخت نہیں تقسیم کرتا تمہیں محافظت کرو انکی اور پانی وغیرہ دینی کی محنت اپنی ذمہ رکھو ان
بیچاروں سی محنت نہیں ہو سکتی کہ جب میوہ تیار ہوگا تو تم دونوں فریقوں مین بانٹ دونگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے مدد کرنی بھائی مسلمان کو
اور دور کرنا مشقت کا اوسنی اور اسمین بیان ہی صحت شرکۃ کا ۱۲ ع ❊ وعن عروۃ بن ابی الجعد البارقی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اعطاہ دینارا لیشتری لہ شاۃ فاشتری لہ شاتین فباع احدہما بدینار واتاہ بشاۃ و
دینار فدعا لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیعہ بالبرکۃ فکان لو اشتری ترابا لربح فیہ رواہ البخاری
اور روایت ہی عروۃ بن ابی الجعد بارقی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اوسکو ایک دینار تاکہ خریدی واسطی انکی ایک بکری پس خریدین اوسنی واسطی حضرت کے
دو بکریاں پھر بیچی ایک اونمیں سی ایک دینار کو اور لائی حضرت کی پاس ایک بکری اور ایک دینار پس دعا کی واسطی عروہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ
اوسکی ساتہہ برکت کے پس تھی عروہ اگر خریدتی مٹی البتہ فائدہ اوٹھاتی اوسمین نقل کی یہہ بخاری نے ف کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی وکیل کرنا معاملات بیع اور تمام ایسی
چیزوں کی جاری ہی ہوتی اوسمین نیابت اور جو کوئی بیچی مال غیر کا بغیر اذن اوسکی منعقد ہو جاتی ہی بیع لیکن موقوف ہوتی ہی صحت اوسکی اوپر اذن مالک کی اور یہی مذہب ہے
ہمارا اور کہا شافعی نی کہ نہیں جائز ہے اگرچہ راضی ہوا مالک بعد اوسکی ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ رفعہ
قال ان اللہ عزوجل یقول انا ثالث الشریکین ما لم یخن احدہما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینہما رواہ
ابوداود وزاد رزین وجاء الشیطان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پہنچائی حدیث حضرت تک کہ فرمایا حضرت نی
تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہی مین تیسرا ہوں دو شریکوں کا جب تک کہ نہیں خیانت کرتا ایک اونکا شریک اپنی سی پس جسوقت خیانت کرتا ہے اوسکی
نکلتا ہوں مین درمیان اون دونوں کی سی نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی اور آتا ہی شیطان ف تیسرا ہوں الخ یعنی ہمراہ اونکی ہوں
ساتہہ محافظت وبرکت کی کہ محفوظ رکھتا ہوں مال اونکا اور دیتا ہوں اون دونوں کو رزق وخیر اونکی معاملات مین اور مدد کرتا ہوں اون دونوں کی اور نکلتا ہوں
الخ یعنی جاتی رہتی ہی برکت بسبب نکالنی حفاظت کی اون دونوں سی اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے شرکت کرنی اسلیے کہ برکت اور ترقی ہی اللہ تعالی
کیطرف سی اوسمین بخلاف اسکی کہ اکیلا ہو اسلیے کہ ہر ایک دونوں شریکوں مین سی سعی کرتا ہی بیچ حفاظت مال شریک اپنی کی اور اللہ تعالی مددگار ہوتا ہی
بندہ کا جب تک کہ بندہ اپنی بھائی مسلمان کی مدد مین ہوتا ہی ۱۲ ع ❊ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اد الامانۃ الی
من ائتمنک ولا تخن من خانک رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہنچا امانت
کو طرف اوس شخص کے کہ امانت دار کرے تجکو اور نہ خیانت کر تو اوس شخص کے کہ خیانت کرے تیری نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی ف کہا قاضی
نی کہ مراد یہہ ہے کہ نہ معاملہ کر خائن سی مانند معاملہ اوسکی پس ہو ویگا تو مثل اوسکی اور نہیں داخل ہی اسمین وہ کہ لیوی مانند حق اپنی کی مال جاحد
یعنی منکر کی سی اسلیے کہ یہہ حق اپنا لیتا ہی اور نہیں ہی عدوان یعنی زیادتی اور خیانت عدوان ہی اور مذہب امام اعظم رح کا یہہ ہی کہ اگر کسیکا کچھہ کسیکی

ذمہ آتا ہو اور جسقدر اوسکی مال پر قادر ہو تو اوسکی مال میں سی بقدر اپنے حق کی لیلی بشرطیکہ جس مال پر قادر ہوا ہی وہ جنس اوس مال سی ہو کہ اوسکی ذمہ تہا اس روپی اشرفی کی اوسکی ذمہ تہی اور یہہ اوسکی روپون پر قادر ہو تو دس روپی اپنی لی لی کذا یفہم من الہدایۃ ؁ ع ؁ مولانا **وَعَنْ**

جَابِرٍ قَالَ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اِنِّيْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَيْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَيْتَ وَكِيْلِيْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَاِنِ ابْتَغٰی مِنْكَ اٰيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلٰی تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت جابر سی کہ کہا ارادہ کیا مینی نکلنی کا طرف خیبر کی پس آیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی بارادہ رخصت ہونیکی پس سلام کیا اوپر اور کہا مینی تحقیق مین ارادہ رکہتا ہون نکلنی کا طرف خیبر کی پس فرمایا جسوقت کہ پہنچی تو میری وکیل کی پاس پس لی اوس سی پندرہ وسق پہر اگر مانگی تجسی کوئی نشانی پس رکہہ ہاتہہ اپنا اوپر حلق اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** پندرہ وسق یعنی کہجورین اور وسق ہوتا ہی ساٹہہ چوسیر کا اور حضرت نی اوس وکیل کو تعلیم کر دیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرف سی کچہہ مانگنی آوی اور تو اوس سی نشان دلوانیکا طلب کری اور وہ ہاتہہ تیری حلق پر رکہہ دی تو جان لیا کہ مینی بہیجا ہی اوسکو پس حضرت نی وہی نشانی سکہا کر اوسکو بہیجا تا وکیل اس نشانی سی دیوی ؁ مولانا

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ اَلْبَيْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَّالْمُقَارَضَةُ وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین کہ اونمین برکت یعنی خیر کثیر ہی بیچنا بوعدہ یعنی مہلت دینی مشتری کو مول مین اور مضاربت اور ملانا گیہون کا ساتہہ جو کی واسطی خرچ گہر کی نہ واسطی بیچنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مضاربت یہہ ہی کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کی لیی کسیکو دی اور وہ محنت کری اور آپسمین نفع تہیر الین آدہون آدہ یا کم و بیش اور جو ملالیوی گیہونمین گہر کی خرچ کی لیی تا بہت سی ہو جاوین اور بیچنی کے لیی نہ ملاوی کہ یہہ گناہ و فریب ہی ؁ ع ؁ ت

وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهٗ بِدِيْنَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهٗ بِهٖ اُضْحِيَّةً فَاشْتَرٰی كَبْشًا بِدِيْنَارٍ وَّبَاعَهٗ بِدِيْنَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰی اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّيْنَارِ الَّذِي اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰی فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَا لَهٗ اَنْ يُّبَارَكَ لَهٗ فِيْ تِجَارَتِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی حکیم بن حزام سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ساتہہ اوسکی ایک دینار تاکہ خریدی واسطی حضرت کے ساتہہ اوس دینار کی قربانی پس خریدا حکیم نی ایک مینڈہا ساتہہ دینار کو اور بیچا وہ دو دینار کو پس پہر آیا یعنی اپنی گہر کو یا پہر اوس خریدنی سی اور شروع اور معاملہ مین کیا پس خریدی قربانی ایک دینار کو پہر لایا اوسکو اور دینار کو کہ بچ رہا دوسری سی یعنی قیمت اوس قربانی کی سی کہ بیچا اوسکو پس دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ دینار اور دعا کی واسطی حکیم کی یہہ کہ برکت دیجاوی واسطی اوسکی بیچ سوداگری اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی

باب الغصب والعاریۃ

یہہ باب ہی بیچ بیان غصب کی اور عاریت کی **ف** غصب چہین لینا مال کسیکا از راہ ظلم کے بغیر چہوڑ نیکی اور عاریۃ کو سب جانتی ہین حاجت بیان نہین ؁ ح

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی سعید بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کر لی بالشت بہر زمین مین سی از راہ ظلم کی پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کی پہنائی جاویگی اوسکی گردنمین دن قیامت کی ساتون زمینون مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتون طبق زمین سی لیکر اوسکی گردنمین ڈالینگی اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ معنی طوق پہنانی کی یہہ ہین کہ دہنسا دیگا اوسکو اللہ تعالی زمین مین پس ہو گا ٹکڑا غصب کیا گیا اوسکی گردنمین مانند طوق کی ؁ ح ؁ ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ**

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دودہے کوئی شخص کسی شخص کی جانور کا بے اذن اوسکے یعنی بدون حکم و رضا اوسکی کے کیا دوست رکھتا ہی ایک تمہارا یعنی نہیں دوست رکھتا ہے کہ آوے کوئی خزانہ اوسکی میں پس توڑا جاوے خزانہ اوسکا اور اوٹھایا جاوے غلہ اوسکا اور سوای اسکی نہیں کہ حفاظت کرتی ہین واسطی اونکی تہن مواشی اونکی طعامون اونکی کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے تھن اونکی مواشی کی بیچ حفاظت کرنے دودہ کی بمنزلہ خزانون تمہاری کی ہین جو کہ محفوظ رکھتی ہین غلہ تمہاری کو پس جو شخص اونکی مواشی کا دودہ دوہے گویا اوسنے توڑی خزانہ اونکی اور چرالیا اونمین سی کچھہ اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ نہیں جائز ہی دودہ دوہنا کسیکے مواشی کا بغیر اذن اوسکے مگر جبکہ بیقرار ہو بھوک سے تو بقدر ضرورۃ کی پی لی اور ضامن ہووی یعنی قیمت اوسکی دیوی اگر اوسکی پاس ہو اوسیوقت دینی والا جب اوس کے پاس ہو تب دیوے ۴ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعضی بیبیون اپنے کی یعنی حضرت عائشہ کی پس بھیجی ایک نے بیبیون مین سی یعنی زینب یا صفیہ یا ام سلمہ نے رکابی کہ اوسمین تھا کہانا پس مارا اوس بی بی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی اون کی گھر مین یعنی عائشہ نے خادم کی ہاتھ کو پس گری رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹکڑے رکابی کی پھر اکٹھا کیا ٹکڑون مین کہانا کہ تھا رکابی مین اور فرمایا کہ غیرت کی ماں تمہاری نے پھر ٹھیرا رکھا خادم کو یہان تک کہ لائی گئی رکابی اوس بی بی کی پاس سے کہ حضرت اوسکی گھر مین تھی پس بھیجی رکابی ثابت طرف اوس بی بی کی کہ توڑی گئی تھی رکابی اوسکی اور رکھہ لی ٹوٹی ہوئی رکابی اونکی گھر مین کہ توڑی تھی جنھون نے نقل کی یہ بخاری نے **ف** خادم لونڈی کو بھی کہتی ہین اور غلام کو بھی اور یہان لونڈی مراد ہی اور حضرت نے جو کہانا اکٹھا کیا اسی معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل اور تواضع اور خموش گذرانی بی بیون کی ساتھہ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کی اور ماں تمہاری نے یہہ خطاب عام ہی اس قصہ سننے والی کو حضرت نے عذر بیان کیا اون بی بی کی طرف سی کہ یہہ بات صادر ہوئی بسبب غیرت کی کہ جبلت مین ہے عورت کی کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہی اس طرح کا رشک نہیں دفع کر سکتی اوسکو اپنی نفس سے پر اس لیے بیان فرمایا کہ تا لوگ اس فعل کو حمل برائی پر نہ کرین اور جان لین کہ باقتضای بشری یہہ امر سرزد ہوا اور کہا قاضی نے اس حدیث کو اس باب مین اس لیے لائے کہ ایک طرح کا غصب تھا توڑنا رکابی کا اس لیے کہ تلف کرنا مال غیر کا اپنا اگرچہ کسی سبب سے ہو اور یہہ بھیجنا طعام کا بطور تحفہ کی تھا اور جس رکابی مین کہ طعام آیا تہا وہ بطریق عاریت کی تہی ۴ ع مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن یزید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا آپنے لوٹنی سی اور مثلہ کرنیسی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** لوٹنا مال مسلمان کا حرام ہی اور مثلہ یہہ ہے کاٹنا ناک کا اور کانون کا اور مانند اونکا اور یہہ حرام ہی ۴ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ

وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ صَلٰوتِیْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِیْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰی رَاَیْتُ فِیْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ یَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ وَكَانَ یَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِیْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰی رَاَیْتُ فِیْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِیْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِیْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰی قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ یَدِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَیْهِ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کھا گھا سورج بیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسدن کہ مری ابراہیم بیٹی رسول خدا صلی اللہ وسلم کی پس نماز پڑہائی حضرت نی لوگوکو چھہ رکوع ساتھہ چار سجدونکی یعنی دو رکعتین پڑہین ہر رکعت مین تین تین رکوع کیی اور دو دو سجدی پھر پہری اُس سی سجالمین ہوگیا تھا آفتاب جیسا کہ تہا اور فرمایا نہین کوئی چیز کہ وعدہ دیی جاتی ہو تم اوسکا مگر کہ تحقیق دیکھی مینی وہ بیچ اس نماز اپنی کی البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہہ اوسوقت تہا کہ دیکھا تم مجکو پیچہی ہٹتا اوس ڈرسی کہ پہنچی مجکو گرمی اوسکی اور یہانتک دیکھا مینی دوزخ میں کجدار سر کی لاٹہی والیکو یعنی عمرو بن لحی کو اسحالمین کہ کہینچتا ہی انتڑیان اپنی دوزخ مین اور تہا وہ چراتا حاجیونکی چیزین ساتھہ لاٹہی کجدار اپنی کی پس اگر جانا جاتا ساتھہ اوسکی کہتا کہ اٹک آئی تہی میری لاٹہی مین یعنی آپ سی اور اگر نہ جانا جاتا ساتھہ اوسکی لیجاتا اوس چیز کو اور یہانتک کہ دیکھا مینی دوزخ مین ایک عورۃ بلی والی کو کہ باندہ رکھا تھا اوسنی بلی کو پس نہ کھلاتی تہی اوسکو کچھہ اور نہ چھوڑتی تھی اوسکو کہ کھاوی حشرات الارض یعنی چوہی وغیرہ یہانتک کہ مرگئی ماری بہوک کی پھر لائی گئی بہشت یعنی حضرت کی پاس اور یہہ اوسوقت تہا کہ دیکھا تم مجکو کہ آگی بڑہا یہانتک کہ کہڑا ہوا مین اپنی جگہہ کہڑی ہونیکی مین اور تحقیق دراز کیا مینی ہاتھہ اپنا حالانکہ ارادہ رکھتا تھا مین یہہ کہ لون مین میوی اوسکی سی تاکہ دیکھو تم طرف اوسکی پھر عقل مین آیا میری یہہ کہ نہ کرون مین یعنی تاکہ ایمان تمہارا ساتھہ غیب کی ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ بہشت و دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور موجود ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ ہٹ جانا ہلاک و عذاب کی جگہہ سی سنت ہی اور تھوڑا سا عمل نہین باطل کرتا نماز کو اور بعضے لوگ عذاب دیی جاتی ہین دوزخ مین اب بھی ۱۲ ع

وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِیْ طَلْحَةَ یُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَیْنَا مِنْ شَیْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سنا مینی انس سی کہ کہتی تہی تہی مدینہ مین گہبراہٹ وخوف یعنی بسبب اسکی کہ لشکر کفار کا قریب آگیا تہا پس عاریۃ مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گھوڑا ابوطلحہ سی کہ کہا جاتا تہا اوس گھوڑیکو مندوب یعنی متہا پس سوار ہوئی حضرت یعنی اوسپر اور نکلی مدینہ سی تحقیق خبر کی لیی پس جبکہ پہری فرمایا نہین دیکھی مینی کچھہ خوف کی چیز اور تحقیق پایا مینی اسگھوڑیکو کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابوطلحہ کا گھوڑا اصل نہایت متہا تھا حضرت کی سواری مبارک کی برکت سی تیز رو ہوگیا اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی عاریۃ مانگ لینا جانور کا اور جائز ہی نام رکھنا جانور کا اور اسیطرح نام رکھنا سامان لڑائی کا اور جائز ہی کوشش کرنی بیچ دریافت کرنی خبر دشمن کی اور مستحب ہے خوش خبری دینی لوگونکو بعد خوف کی جبکہ جاتا رہی خوف اور اسمین بیان ہی حضرت کی شجاعت کا ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَیْتَةً فَهِیَ لَهٗ وَلَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

روایت ہی سعید بن زید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ فرمایا جو شخص کہ زندہ کریگا زمین مردہ کو پس وہ واسطی اوسکی ہی اور نہین واسطی رگ ظالم کی حق کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی یعنی متصل ور روایت کی مالک نی

مرد وسی بطریق ارسال کی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** زندہ کری الخ یعنی جو شخص کہ آباد کری زمین ویرانکو پس وہ ملک اوسکی ہی بشرطیکہ کسی مسلمان کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتھہ کاموں مصلحت شہر کی یا گاؤنکی جیسیکہ مواشی کی بیٹھنی کی جگہہ جہاں جمع ہوتی ہیں یا دہوبی کپڑی وہان دہوتی ہین وغیر ذلک اور امام اعظم کی نزدیک اذن ہونا امام کا بہی شرط ہے صاحبین اور شافعی اور احمد کی نزدیک نہیں شرط لیکن سنہ ہونکی فقہ کی کتابوں مین اور مرقات مین مذکور ہین اور نہین واسطی رگ ظالم کی حق یعنی جو کوئی کہیتی کری یا درخت لگاوی بیچ زمین آباد کی ہوئی کسیکے وہ بسبب اسکی مستحق اوس زمین کا نہین ہوتا ❊ ح ❊ **وَعَنْ** اَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى اور روایت ہی ابی حرہ رقاشی سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو نہ ظلم کرو خبردار ہو نہین حلال مال کسی شخص کا مگر ساتھہ خوشی اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور دارقطنی نی مجتبی مین **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ کہا نہین ہی جلب اور نہ جنب اور نہین ہی شغار اسلام مین اور جو شخص کہ لوٹی لوٹنا پس نہین ہی ہم مین سی یعنی ہماری جماعت مین سی نہین یا ہماری طریقہ پر نہین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جلب اور جنب ایک تو سباق مین ہوتی ہین اور ایک صدقہ مین اور سباق اوسکو کہتی ہین کہ دو شخص آپسمین گھوڑی دوڑاوین کہ دیکھین کون آگی نکل جاوی پس سباق مین جلب یہہ ہی کہ گھوڑا دوڑانیوالا ایک آدمی اپنی گھوڑیکی پیچہی رکھی کہ گھوڑیکو ماری اور آواز کری اور ہانکی اور جنب اسمین یہہ ہی کہ گھوڑا اپنی ساتھہ رکھی کہ اگر سواریکا گھوڑا تھکسا جاوی تو اوسپر سوار ہو کر آگی نکل جاوی اور صدقہ مین جلب یہہ ہے کہ صدقہ لینی والا کہ صدقات اور زکوۃ لینی کو جاوی تو ایک جگہہ اوتری اور مال والون کی پاس آدمی بہیجی کہ اپنی مکانونسی زکوۃ لیکر یہان آوین اور جنب اسمین یہہ ہی کہ مال والا اپنی مکان سی اور کہین چلا جاوی اور زکوۃ لینی والی کو تکلیف دیوی کہ یہان آنکر زکوۃ لیوی چنانچہ بیان انکا کتاب الصدقات مین گذرا پس انسی منع فرمایا کہ یون نہ چاہیی اور شغار یہہ کہ ایک شخص نکاح کردی اپنی بیٹی یا بہن کا کسیکی ساتھہ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کردی اس سے اور مہر کچہہ نہو یہہ شرط ہی بمنزلہ مہر کی ہوا اور یہہ عقد فاسد ہی اکثر علما کی نزدیک مگر ابو حنیفہ اور سفیان کہتی ہین کہ صحیح ہی اور مہر مثل واجب ہوتا ہے لیکن کرنیوالا اسکا گنہگار ہوتا ہی نہ کرنا چاہیی ❊ ح ❊ **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ جَادًّا اور روایت ہے سائب بن یزید سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہ لیوی ایک تمہارا لاٹہی اپنی بہائیکی کہیلتی ہوئی قصد کرنیوالا پس جو شخص کہ لیوی لاٹہی بہائی اپنی کی پس چاہیی کہ پہیر دی اوسکو طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت ابو داود کی لفظ جادا تک ہی **ف** کہیلتی ہوئی الخ یعنی لیوی لاٹہی ظاہر مین ہنسی سی اور قصد ہوا وسکا اسمین یہہ کہ رکہہ چھوڑونگا اس سی منع فرمایا اور ذکر کرنا عصا کا مبالغہ کی لیی ہی کہ ایسی چیز حقیر کی لی لینی کو منع فرمایا تو اوس سی زیادہ مین بطریق اولی منع ہوگا ❊ ع ❊ **وَعَنْ** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَّجَدَ عَيْنَ مَالِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی سمرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ پاوی بعینہ اپنا مال نزدیک کسیکی پس وہ بہت لائق ہے ساتہہ اوسکی اور پیچہا کری مول لینی والا اوس شخص کا کہ بیچا ہی اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہہ ہین

کر اگر کسی نے غصب کیا یا چرایا مال کسیکا یا جاتا رہا مال کسیکا اور دوسرے کی ہاتہہ پڑا اور اوس سے کسی اور نے خریدا پس وہ مالک مال کا کہ مال اپنا خریدنے والی سے پاوی لیلیوی اور وہ خریدنیوالا پیچہا اوس بیچنے والیکا کرتے اور مول اپنا اوس سے لیوی ✣ ح ✣ **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوپر ہاتہہ کی ہی وہ چیز کہ لی یہانتک کہ ادا کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اوپر ہاتہہ کی یعنی صاحب ہاتہہ کی یعنی لینی والیکی ہی پہنچا دینا اوس چیز کا کہ لی ہی یہانتک کہ ادا کری وہ چیز کہ لی ہی حاصل یہہ کہ جو شخص مال کسیکا لی بطور چہین لینی کی یا چرانیکی یا عاریت کی یا امانت کے اوسپر ہی مال پہنچا دینا پس واجب ہی دیدینا چہینی ہوئی مال کا اگرچہ نہ مانگی مالک اور واجب ہی دینا عاریت کا جبکہ پوری ہوچکی مدت اگر ایک مدت معین کی ہی اور امانت کا دینا نہین لازم ہی مگر جبکہ طلب کری مالک ✣ ع ✣ **وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی حرام بیٹی محیصہ کی سے کہ اونٹنی براء بن عازب کی گہس گئی ایک باغ مین اور خراب کیا پس حکم دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ باغ والونپر ہی نگہبانی باغونکی دنکو اور تحقیق وہ باغ خراب کری انکو مواشی رات کو ضمان یعنی بدلہ دینا آتا ہی مواشی کی مالکونپر نقل کی یہہ مالک نی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** حاصل یہہ اگر مواشی تلف کری باغ کسیکا دنکو مالک چارپایہ کو بدلہ دینا اوسکا نہین آتا اسلیے کہ دنکو محافظت کرنی باغ کی باغ والی پر ہی پس تقصیر اوسکی طرف سی ہوئی اور اگر رات کو تلف کری تو بدلہ مالک چارپایہ پر ہے بسبب تقصیر اوسکی کہ رات کو محافظت کرنی جانور کی اوسپر ہی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکی نہو اور اگر ہمراہ ہوگا بدلہ دینا آویگا اوسکو برابر ہی کہ سوار ہو اوسپر یا ہانکتا ہو اوسکو یا کہینچتا ہو اوسکو اور برابر ہی کہ تلف کری چارپایہ اپنی ہاتہہ سی یا پاؤنسی یا موہنہ سی اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ اگر مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکی نہو بدلہ دینا اوسکو نہین آتا دن ہو یا رات ✣ ح ✣ ع ✣ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَقَالَ النَّارُ جُبَارٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پاؤن جو ہی معاف ہی اور فرمایا آگ بہی معاف ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اگر جانور کی پاؤن سے کوئی چیز تلف ہو جاوی تو اوسکی مالک پر ضمان یعنی بدلہ نہین بشرطیکہ مالک ساتہہ اوسکی نہو اور اسیطرح سے کسی نے آگ جلائی بغیر قصد ظلم اور ایذا رسانی کی اور اوسمین سے کسی کے اسباب پر چنگاری ہوا سے جا پڑی اور جلا دیا تو جلانیوالی آگ کی پر ضمان نہین بشرطیکہ جسوقت آگ جلائی تہی اوسوقت ہوا ٹہیری ہوئی تہی اور پہر چلی اور اگر ہوا چلنی کی وقت جلائی تہی تو ضمان آویگا ✣ ع ✣ **وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلٰثًا فَاِنْ اَجَابَهُ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہی حسن سے یہہ کہ نبی صلی اللہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ آوی کوئی تم مین سی مواشی پر پس اگر ہو اونمین مالک اونکا پس پروانگی مانگی اوس سے یعنی دودہ پینی کی اور اگر نہو مالک پاس اوسکی پس چاہیے کہ آواز کری تین بار پس اگر جواب دیا اوسکو کسی نے پس پوچہہ لی اوس سی اور اگر جواب دیا اوسکو کسی نے پس دودہ دوہی اور پی لی یعنی بقدر ضرورت کے اور نہ اوٹہا کر لیجاوی اوسمین سی کچہہ نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ دودہ دوہ کر پی لینا اوسوقت درست ہی کہ حالت اضطرار ہو یعنی بہوک کی مارے مرا جاتا ہو اور یا یہہ محمول ہی ملدت پر یعنی جہان رسم عادت ہو کہ مسافر کو دودہ پینی کو منع نہ کرتی ہون اوس جگہہ اسقدر پی لینا درست ہے ✣ ح ✣ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً**

رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ جاوی کسی باغ مین پس چاہیی کہ کہاوی اور نلی جہولی مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** یہہ حکم بہی مضطر کی لیے ہی یا موافق عادت کی ۱۲ ع ﴿ **وعن** امية بن صفوان عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم استعار منه ادراعه يوم حنين فقال اغصبا يا محمد قال بل عارية مضمونة رواه ابو داود اور روایت ہی امیہ بیٹی صفوان کی سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عاریت لین اوس سی کتنی ایک زرہین دن جنگ حنین کی پس کہا صفوان نی آپ چہیننے کی راہ لیتی ہو اے محمد پس فرمایا بلکہ عاریت لیتا ہون کہ پہیر دیجاوین گی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** صفوان اوس زمانی مین کافر تہا پہر مسلمان ہوا اور شریح اور حسن اور نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ کی نزدیک عاریت امانت ہوتی ہی عاریت لینی والی پاس اگر تلف ہو بدلہ دینا نہین آتا مگر جبکہ تعدی کری اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور شافعی اور احمد کی نزدیک بدلہ دینا آتا ہی یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی پس وہ لفظ مضمونہ کی معنی یہہ لیتی ہین کہ بدلہ دی گئی ہین اگر جاتی رہین ۱۲ ع ﴿ **وعن** ابي امامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول العارية مؤداة والمنحة مردودة والدين مقضي والزعيم غارم رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی عاریت اداکیجاوی یعنی واجب ہی عاریت لینی والی پر پہنچا دینا اوسکا مالک کی تئین اور منحہ پہیری جاوی اور قرض اداکیا جاوی یعنی واجب ہی اداکرنا اوسکا اور ضامن ضمان بہرنیوالا ہی یعنی جو کوئی کسیکی قرض وغیرہ کا ضامن ہو لازم ہی اوسکو اداکرنا اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** منحہ میم کی زیر سی اوسکو کہتی ہین کہ دودہ کا جانور کسیکو دی تا وہ دودہ پیوی یا زمین یا باغ دی میوی وغیرہ کی کہانی کی لیی پس منحہ مین مالک کرنا منفعت کا ہوتا ہی نہ اصل اوس چیز کا پس بعد انتفاع کی واجب ہی پہیر دینا اوسکا ۱۲ ع ﴿ **وعن** رافع بن عمرو الغفاري قال كنت غلاما ارمي نخل الانصار فاتي بي النبي صلى الله عليه وسلم وقال يا غلام لم ترمي النخل قلت آكل قال فلا ترم وكل مما سقط في اسفلها ثم مسح رأسه فقال اللهم اشبع بطنه رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی رافع بن عمرو غفاری سی کہا تہا مین لڑکا پہینکتا تہا پہتر درخت کہجورون انصار کی پر پس لائی مجکو یعنی لائی مجکو انصار روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرمایا کہ اے لڑکی کیون پہینکتا ہی پہتر کہجورون پر کہا مینی کہاتا ہون مین کہجورین یعنی کہجورون کی کہانیکی لیی پہتر پہینکتا ہون نہ اور غرض کی لیی فرمایا پس نہ پہینک پہتر اور کہا جو گرا پڑا ہو نیچی اوسکی پہر ہاتہہ پہیرا میری سر پر اور کہا یا الہی پہر تو پیٹ اسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اور کہا جو گرا پڑا ہو الخ یعنی اسلیی کہ اکثر عادت جاری ہی کہ گری ہوئی میوی کی کہانیکو کوئی منع نہین کرتا خصوصا لڑکونکو کہ اونکو ترکاری کی کہانی کی طرف بہت رغبت ہوتی ہی اور کہا طیبی نی اگر وہ مضطر ہوتا تو درخت پرسی بہی توڑنیکی اجازت دیتی ۱۲ ع ﴿ **وسنذكر حديث** عمرو بن شعيب في باب اللقطة ان شاء الله تعالى اور ذکر کرین گی ہم حدیث عمرو بن شعیب کی بیچ باب لقطہ کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سالم عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخذ من الارض شيئا بغير حقه خسف به يوم القيامة الى سبع ارضين رواه البخاري روایت ہی سالم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لی زمین سی کچہہ ناحق یعنی از راہ ظلم کی دہنسایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی سات زمینوں تک نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** يعلى بن مرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ ارضا بغير حقها كلف ان يحمل ترابها المحشر رواه احمد اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ لی زمین ناحق

یعنی ازراہ ظلم کی تکلیف دیا جاویگا یعنی حکم کیا جاویگا اوسکو یہہ کہ اوٹہاوی مٹی اوسکی سر پر محشر مین نقل کی یہہ احمد نی **ف** پہلی فصل مین کہا کہ طوق
کرکر زمین اوسکی گردن مین ڈالی جاویگی اور یہان کہا کہ دہنسایا جاویگا اور مٹی کی اوٹہانیکا حکم کیا جاویگا یہہ قسمین عذاب کے ہین بعضی اسطرح عذاب
دیے جاوینگی اور بعضی اسطرح ع **وعنه** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ايما رجل ظلم شبرا
من الارض كلفه الله عز وجل ان يحفره حتى يبلغ اخر سبع ارضين ثم يطوقه الى يوم القيمة حتى يقضى
بين الناس رواه احمد . اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ لیوی ازراہ
ظلم کی بالشت بہر زمین سی تکلیف دیویگا اوسکو اللہ غالب بزرگ یعنی قبر مین یہہ کہ کہودی اوسکو یہانتک کہ پہنچی آخر ساتوین زمین تک پہر طوق کرکر ڈالی
جاویگی وہ زمین اوسکی گلی مین قیامت تک یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان لوگونکی نقل کی یہہ احمد نی

باب الشفعة

باب ہی بیچ بیان شفعہ کے

ف شفعہ ساتہہ پیش شین کی مشتق ہی شفع سی بمعنی ملانی اور جفت کرنیکی یہہ نام اسکا اسلیی رکہا گیا کہ اسمین ملاتا ہی زمین خریدی ہوئی کا ساتہہ زمین شفیع
کی اور شفعہ ثابت ہے شریک کی لیی تینون امامونکی نزدیک اور ہمسایہ کی لیی نہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور بیچ روایت صحیح کی امام احمد سی ثابت ہے
ہمسایہ کی لیی بہی اور حدیثین بیچ شفعہ ہمسایہ کی وارد ہوئی ہین اور صحت کو پہنچی ہین اور جسنی کہ اوسمین کلام کیا ہی بی حجت کلام کیا ہے

الفصل الاول فصل پہلے

عن جابر قال قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل ما لم يقسم فاذا وقعت الحدود
وصرفت الطرق فلا شفعة رواه البخاري روایت ہی جابر سی کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ ثابت ہونی شفع کی بیچ ہر چیز کی کہ نہ
بانٹی گئی ہو یعنی غیر منقول کہ شراکت مین ہو پس جسوقت کہ واقع ہون حدین یعنی تقسیم کیجاوی ملک مشترک اور پہیر یجاوین راہین یعنی ہر ایک کی حصہ کے
راہ جدی ہو جاوی پس نہین شفع نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی بسبب نہ باقی رہنی شرکت کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ شفعہ شریک کی لیی ہے ہمسایہ
کی لیی اور یہی مذہب ہی شافعی کا اور امام اعظم کی نزدیک کہ شفعہ ہمسایہ کے لیی ہی دلیل اونکی اور حدیثین ہین اور اسحدیث مین وہ تاویل یہہ کرتی ہین کہ مراد یہہ ہے
کہ شفعہ شرکت کا نہین ہی پس اس سے نفی شفعہ جوار کی یعنی ہمسائگی کے نہین لازم آتی ع **وعنه** قال قضى رسول الله صلى الله عليه
وسلم بالشفعة في كل شركة لم تقسم ربعة او حائط لا يحل له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان شاء اخذ
وان شاء ترك فاذا باع ولم يؤذنه فهو احق به رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ساتہہ شفعکی بیچ ہر زمین مشترک کی کہ نہ تقسیم کی گئی ہو گہر ہو یا باغ ہو نہین حلال ہی مالک بائع کو بیچنا یہانتک کہ خبر کری اپنی شریک کو پس اگر چاہی لی اور اگر چاہی
چہوڑدی پس جسوقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اوسکو پس وہ لائق تر ہی ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسحدیث سی معلوم ہوا کہ شفعہ نہین ہی مگر اوس چیز مین
کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کی نہ اوس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند اسباب اور جانورونکی اور یہی مذہب ہے سب علما کا پہر شفعہ
خاص نہین ہی ساتہہ مسلمان کی بلکہ مسلمان اور ذمی مین بہی ہی اور نہین حلال بیچنا الخ اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہی آگاہ کر دینا شریک کو جسکہ ارادہ
کری بیچنی کا ع **وعن** ابي رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجار احق بسقبه رواه البخاري
اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمسایہ سزاوار تر ہی بسبب نزدیک ہونی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
یعنی ہمسایہ لائق تر ہی ساتہہ شفعہ کی اور شفعہ اوسکو پہنچتا ہی جسوقت کہ نزدیک و متصل ہو اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ثابت ہونی شفعہ کی ہمسایہ
کی لیی ع **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنع جار جاره ان يغرز خشبة في جداره متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کری ہمسایہ اپنی ہمسایہ کو گاڑنی لکڑی کی سی بیچ دیوار اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف یعنی جسصورت مین کہ ضرر نہ کری گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کری یہہ امر وجوب کی لیی ہی نزدیک امام احمد اور محدثین کی اور استحباب کی لیی نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رح کی ﴿ع﴾ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ جُعِلَ عَرْضُہٗ سَبْعَۃَ اَذْرُعٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کی تو ٹہیرایا جاوی چوڑا اوسکا سات ہاتہہ کا نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر ہو درمیان زمین افتادہ ایک قوم کی راہ اور چاہین وہ عمارت بنانی اوسمین اگر اتفاق کرین ایک مقدار پر تو فبہا اور اگر اختلاف کرین بیچ مقدار اوسکی کی تو مقرر کیجاوی سات ہاتہہ پس مراد حدیث سی تو یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور اگر ہو ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتہہ سی تو روا نہین کسیکو کہ لیوی کچہہ اوسمین سی اور کہی کہ راہ سات ہاتہہ کی کافی ہی ﴿ح﴾ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ سَعِیْدِ بْنِ حُرَیْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْکُمْ دَارًا اَوْ عَقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَّا یُبَارَکَ لَہٗ اِلَّا اَنْ یَّجْعَلَہٗ فِیْ مِثْلِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی سعید بن حریث سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ بیچی تم مین سی گہر یا زمین لائق ہی یہہ کہ نہ برکت دیجاوی واسطی اوسکی یعنی اوسکی مول مین مگر یہہ کہ گردانی اوسکو بیچ مانند اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی بیچنا زمین کا اور مکانات کا بلا ضرورت اور صرف کرنا مول اوسکا منقولات مین غیر مستحب ہے اسلیی کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہی کہ نہین چرایا جاتا اوسکو جو بخلاف منقولات کی پس اولی یہہ ہی کہ نہ بیچی غیر منقولات کو اور اگر بیچی تو خرچ کری مول اوسکا زمین و مکانات مین ﴿ع﴾ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِہٖ یُنْتَظَرُ بِہَا وَاِنْ کَانَ غَائِبًا اِذَا کَانَ طَرِیْقُہُمَا وَاحِدًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمسایہ لائق تر ہی ساتہہ شفعہ اپنی کی انتظار کیا جاوی اوسکا بسبب شفعہ کی اگرچہ ہو وہ غائب جسوقت کہ ہو راہ اون دونون کی ایک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِیْکُ شَفِیْعٌ وَالشُّفْعَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ قَالَ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَھُوَ اَصَحُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کہ بیچی جاتی ہی شفیع ہی اور شفعہ بیچ ہر چیز کی ہی یعنی غیر منقولات مین مانند زمین اور باغ اور مانند اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی کہا ترمذی نی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بطریق ارسال کی اور وہ صحیح تر ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَۃً صَوَّبَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مُخْتَصَرٌ یَعْنِیْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَۃً فِیْ فَلَاۃٍ یَسْتَظِلُّ بِہَا ابْنُ السَّبِیْلِ وَالْبَہَائِمُ عَبَثًا وَظُلْمًا بِغَیْرِ حَقٍّ یَکُوْنُ لَہٗ فِیْہَا صَوَّبَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ فِی النَّارِ اور روایت ہی عبد اللہ بن حبیش سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کاٹی درخت بیر کا اوندہا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا دوزخ مین نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا یہہ حدیث مختصر ہی یعنی جو شخص کہ کاٹی بیر کو جنگل مین کہ سایہ پکڑتی ہین ساتہہ اوسکی مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کی ساتہہ غیر حق کی کہ ہووی واسطی اوسکی اوس درخت مین تو اوندہا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا آگ مین ف لفظ ظلم اور بغیر حق تاکید ہین لفظ عبثا کی یا حق سی مراد شفعہ ہی اور ابو داود کی مرقات الصعود مین لکہا ہی کہ طبرانی نی اپنی کتاب اوسط مین زیادہ کیا ہی کہ جو درخت بیر کا حرم مین کاٹی اوسپر یہہ وعید ہی اور بعضون نی کہا کہ بیری مدینہ کی مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہی کہ مسافر اور حیوانات اوسکی سایہ مین آرام پاتی ہون اور بعضون نی کہا کہ مراد وہ بیری ہی کہ ملک کسیکی ہو اور یہہ اوسکو از راہ ظلم کی کاٹ ڈالی ﴿ح﴾

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِي الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا وَلَا شُفْعَةَ فِيْ بِئْرٍ وَلَا فَحْلِ النَّخْلِ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی عثمان بن عفان رضی سی کہا جسوقت کہ واقع ہون حدین زمین مین پس نہین شفعہ یعنی شرکت کا اوسمین اور نہ شفعہ ہی بیچ کوین کی اور نہ بیچ درخت کہجور نر کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** نہ شفعہ ہی کوئی مین اسلیی کہ شفعہ اوس زمین مین ہی کہ احتمال تقسیم کا رکھی اور کوا احتمال تقسیم کا رکھتا ہی نہین اور یہی ہی مذہب شافعی کا اور ہماری نزدیک شفعہ ثابت ہی ہر زمین مین اگرچہ احتمال تقسیم کا نرکھی مانند کوئی اور حمام اور چکی کی اور دلیل ہماری یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی الشفعة فی کل شیٔ یعنی شفعہ ہر چیز مین ہی یعنی غیر منقول مین اور نہ بیچ درخت کہجور نر کی یعنی جسوقت کہ وارث ہوئی کئی شخص کہجور کی درختوں کی اور آپسمین بانٹ لیی درخت اور زمین سے ایک درخت نر کہ ڈالتی ہین اوسمین سے اپنی کہجور پر پہول اوسکا پس جسوقت کہ بیچی ایک شخص اونمین سے اپنا حصہ ساتہہ حقوق اوسکی کی درخت نر سے اور غیر اوسکی سے تو نہین ہی شفعہ شریکوں کو درخت نر مین اسلیی کہ وہ زمین میں نہین ہی اور نہ ممکن ہی بانٹنا اوسکا ۔ ح

بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

باب ہی بیچ بیان مساقات کی اور مزارعت کے **ف** مساقات یہہ ہی کہ اپنی درخت کسیکو دی اور یہہ کہدی کہ انہین پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپسمین بانٹ لین گی آدہون آدہ یا تہائی یا چوتہائی یا مانند اوسکی اور مزارعہ یہہ کہ کسیکو زمین دی کہ اس مین بو دی جو اسمین پیدا ہو آپسمین بانٹ لین گی آدہا آدہ وغیر ذلک حاصل کلام یہہ کہ مساقاة درختوں مین ہوتی ہی اور مزارعہ زمین مین اور حکم دونون کا ایک سا ہی لیے مساقاة اور مزارعہ فاسد ہین امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور نزدیک صاحبین کی یعنی تینوں اماموں اور علما کے جائز ہی دلیل امام ابو حنیفہ کی یہہ ہی کہ یہہ اجارہ ساتہہ اجر مجہول کی اور معدوم کی ہی پس درست نہین اور حدیث مین بہی نہی واقع ہوئی ہی مخابرت سی اور فتوی ہی صاحبین کی قول پر ہی ۔ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلَى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیی یہود خیبر کو درخت کہجور خیبر کی اور زمین اوسکی اس شرط پر کہ محنت کرین اوسمین اپنی مالونسی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہو آدہا میوہ اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت بخاری کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا خیبر یعنی درخت و زراعت خیبر کی یہود کو اس شرط پر کہ محنت کرین اوسمین اور کہیتی کرین اوسمین اور یہود کی لیی آدہا پیداوار کا کہ نکلی اوس سی **ف** خیبر نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یہہ حدیث دلیل ہی سب علما کی سوا امام ابو حنیفہ کی بیچ جائز ہونی مساقات کی اور مزارعت کی اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ یہہ اوس قبیلہ سی نہین ہی اسلیی کہ درخت اور زمین حضرت کی ملک سی تہے کہ اونکو بطریق مساقات اور مزارعت کی دیی بلکہ اونہین کی درخت اور زمین کو اونپر مسلم رکہا اور اونپر خراج رکہا اور خراج دو قسم پر ہی خراج موظف اور خراج مقاسمت خراج موظف یہہ کہ امام ہر سال کچہہ ان اوسکی لینا مقرر کری جیسیکہ اہل نجران سی ہر سال ایک ہزار اور دو سو حُلّی یعنی جوڑی لیتی تہی اور خراج مقاسمت یہہ کہ تقسیم کری آپسمین او پیداوار کو کہ زمین سی نکلی جیسیکہ اہل خیبر سی کیا ۔ ح

وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ سی کہ کہا تہی ہم مخابرت کرتی اور نہ دیکہتی اوسکا مضائقہ یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا اس سی پس چہوڑ دیا ہمنی مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مخابرہ اوسی مزارعہ کو کہتی ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور یہہ دلیل امام ابو حنیفہ کی ہے ۔ ح

وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمَّايَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ

صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بِمَا یَنبُتُ علی الاَربعاءِ اَو شَیءٍ یَستَثنِیہِ صاحِبُ الاَرضِ فنَہانا النّبیُّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم
عن ذلک فقُلتُ لرافعٍ فکیفَ ہِیَ بالدّراہمِ والدّنانیرِ فقال لیسَ بہا باسٌ وکانَ الّذی نُہِیَ عن ذلک مالو نظَرَ فیہ ذوو الفہمِ
بالحلالِ والحرامِ لم یُجیزوہ لِما فیہ من المخاطرۃِ متّفقٌ علیہ اور روایت ہی حنظلہ بن قیس سی کہ نقل کی رافع بن خدیج سی کہ کہا خبر دی مجکو دو چچاؤن میری
نی یہہ کہ صحابہ کرایہ کو دیتی تھی زمین بیچ عہد نبی صلی اللہ علیہ سلم کی ساتھہ اوس چیز کی پیدا ہو نالیون پر یعنی کرایہ کو دیتی تھی زمین اس شرط پر کہ زراعت کری
عامل ساتھہ تخم اپنی کی اور جو کچھہ کہ نالیون کی کنارہ پر اگی مالک کی لیے ہو اجرۃ زمین اوسکی اور سوای اوسکی عامل کی لیے ہو یا کرایہ کو دیتی تھی زمین ساتھہ
اوس چیز کی کہ جدا کری اوسکو مالک زمین کا یعنی کرایہ کو دیتی تھی زمین اپنی شرط پر کہ جو کچھہ کہ اگی قطعہ معین مین مالک کی لیے ہو اور جو کچھہ سوای اوس قطعہ کی
اگی عامل کی لیے ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی یعنی اسلیے کہ اسمین خطر اور فریب ہے شاید کہ وہان کچھہ اگی کہا حنظلہ نی پس کہا مینی واسطی
رافع کی پس کیا حکم ہی مزارعت کا بدلی درہمون اور دیناروں کی پس کہا نہین ساتھہ اسکی مضائقہ اور گویا کہ وہ چیز کہ منع کیا گیا ہی اوس سی چیز
ہی کہ اگر دیکھی اوس مین صاحب فہم کا ساتھہ حلال اور حرام کی تو نہ جائز رکھی اوسکو واسطی اوس چیز کہ اوسمین ہی مخاطرہ سی کہ ہو وی یا نہ ہووی یعنی یہہ
صورتون ذکر کیی گئی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ منع کیا ہمکو الخ صورتین ذکر کی گئی محل نہی کی ہین نزدیک جائز رکھنی والون
مزارعت کی اور جاننا چاہیی کہ حدیثین بیچ مقدمہ مزارعت کی مختلف آئی ہین اور دروازہ تاویل کا جانبین سے کہلا ہوا ہی اور جمہور ائمہ کی نزدیک
مزارعت جائز ہی اور فتوی ہماری مذہب مین بہی جواز ہی پر ہی واسطی دفع حاجت کی ہرح **وعن** رافع بن خدیج قال کُنّا
اَکثَرَ اَہلِ المدینۃِ حَقلًا وکانَ اَحَدُنا یُکری اَرضَہ فیقولُ ہذہِ القِطعۃُ لی وہذہٖ لکَ
فرُبّما اَخرَجَت ذِہ ولم تُخرِج ذِہ فنَہاہُم النّبیُّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم متّفقٌ علیہ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا تہی ہم اکثر مدینہ والون مین کہیتی کرنی کرا اور تہا ایک ہمارا کرای کو دیتا تہا زمین اپنی اور کہتا تہا اسقدر ٹکڑا
زمین کا واسطی میری ہی یعنی جو کچھہ اسمین پیدا ہو میری لیی ہی اور یہہ واسطی تیری پس اکثر نکلتی کہیتی اس قطعہ زمین مین یعنی دونون مین سی ایک کی
مین کہیتی ہوتی اور نہ نکلتی اوس قطعہ مین یعنی دوسری کی قطعہ مین پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اس معاملہ سی اسلیے کہ ایک کے
ہاتہہ تمام حاصل زمین کا لگا اور دوسری کا حق بالکل ضائع ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عمرو قال قلتُ لطاؤسٍ لو ترکتَ
المخابرۃَ فانّہم یزعمونَ انّ النّبیَّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نہی عنہ قال ای عمرو انّی اُعطیہم واُعینُہم وانّ اَعلمَہم
اَخبرَنی یعنی ابنَ عبّاسٍ انّ النّبیَّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لم ینہَ عنہ ولکن قال اَن یمنحَ
اَحَدُکم اَخاہُ خیرٌ لہ اَن یاخُذَ علیہ خَرجًا معلومًا متّفقٌ علیہ
اور روایت ہی عمرو بن دینار تابعی سی کہ کہا مینی واسطی طاوس تابعی کی اگر چہوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تہا اسلیے کہ کہتی ہین علما کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اوس سی کہا طاوس نی ای عمرو تحقیق مین دیتا ہون لوگونکو یعنی زمین کہیتی کرنیکی لیی اور مدد کرتا ہون انکی
اور تحقیق بڑی عالم ان کی نی یعنی ابن عباس نے خبر دی مجکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین منع فرمایا اس سے ولیکن یہہ فرمایا ہی کہ دینا ایک تمہارا بہائی
زمین کو اپنی بہائی کی تئین بہتر ہی واسطی اسکی اس سے کہ لیوی اوسپر کرایہ معین کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مزارعت مین یہہ ہوتا ہی
کہ کچھہ دیتی مین اور کچھہ لیتی مین پس اگر احسان کری اور بغیر کچھہ لیتی کی زمین بطریق عاریت کی دی کہ اوس کے لینی والا فائدہ اوٹہاوی تو بہتر ہی ہرح
وعن جابرٍ قال قال رسولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم مَن کانت لہ اَرضٌ فلیَزرَعہا اَو لیَمنَحہا اَخاہ فان اَبی

فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زمین پس چاہیی کہ کہیتی کری
اوسمین یا دیوی اپنی بہائی کو عاریت پس اگر نہ مانی مالک دونون باتین پس چاہیی کہ رکہی اپنی پاس زمین اپنی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ف کہا مظہر نی کہ یعنی لائق
ہی آدمی کو کہ حاصل کری نفع اپنی مال سی پس جب ہا ہی زمین ہو چاہیی کہ کہیتی کری وسمین تا حاصل ہوا وسکو نفع اوس سی یا دیوی اوسکو اپنی بہائی مسلمان
کی تئین تا کہ حاصل ہوا وسکو ثواب پس اگر دونون چیزین نکرتی تو رہنی دی زمین اپنی یہہ امر توبیخ یعنی تنبیہ کی لیی ہی یعنی تو بیخ ہی اوپر ترک کرنی دونوں ام
ذکر کیی گیی کی اور اختیار کرنی مزارعت کی ورنہ تو بیخ ہی اوس شخص پر کہ اپنی مال سی نہ آپ منتفع ہوا اور نہ اور کو نفع پہنچاوی اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ
اگر انکار کری بہائی اوسکا قبول کرنی عاریۃ سی تو رہنی دی زمین اپنی پس مراباحت کی لیی ہی ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ وَرَاٰی سِکَّۃً وَشَیْئًا مِنْ اٰلَۃِ
الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ ھٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الذُّلَّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ حال یہ کہ دیکہا اونہون نی ہل اور کچہہ اسباب کہیتی کا پس کہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین داخل ہوتا
یہہ کسیکی گہر مین مگر کہ داخل کرتا ہی اللہ تعالی اوس گہر مین ذلت کو نقل کی یہہ بخاری نی ف اسمین رغبت دلائی ہی جہاد کرنی پر کہ زراعت مین
مشغول ہو کر جہاد کو نہ ترک کر دین اور اگر واسطی حاصل کرنی قوت حلال کی زراعت کرین تو ظاہر یہہ ہی کہ اس وعید مین داخل نہ ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یہ اونکی
حق مین ہی کہ قریب دشمن کی ہون سلیی کہ اگر مشغول ہونگی زراعت مین اور ترک کرینگی جہاد کو تو ذلیل ہونگی بسبب غالب ہونی دشمن کے اونپر ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِہِمْ فَلَیْسَ لَہٗ
مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ وَلَہٗ نَفَقَتُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ کہیتی کری کسی قوم کی زمین مین بغیر اذن اونکی یعنی بغیر حکم اور رضا اونکی
پس نہین واسطی اوسکی کہیتی مین کچہہ اور واسطی اوسکی ہی خرچ اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے ف یعنی کہیتی زمین
کی مالک کی ہوگی اور تخم بونیوالی کی لیی کچہہ نہین ہی سوا اوسکی تخم کی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور اورون نی کہا ہی کہ کہیتی تخم والی کی لیی ہوگی اور
اوسکو نقصان زمین کا دینا آویگا یہہ ذکر کیا ہی بعضی عالمون ہمارے نی اور کہا ابن ملک نی کہ اوسپر اجرۃ زمین کی ہی دن قبض کرنی اوسکی کی دن فارغ
ہونی اوسکی تک اور جو کچہہ کہ حاصل ہوگا کہیتی سی پس وہ تخم والی کی لیی ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِیْنَۃِ اَھْلُ بَیْتِ ھِجْرَۃٍ اِلَّا یَزْرَعُوْنَ عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِیٌّ وَسَعْدُ
بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَۃُ وَاٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ وَاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِیٍّ وَابْنُ سِیْرِیْنَ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ کُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ فِی الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰی
اِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِہٖ فَلَہُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَھُمْ کَذَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہی قیس بن مسلم سی کہ نقل کی ابی جعفر سی یعنی امام محمد باقر سی کہ کہا نہین مدینہ مین کوئی اہل بیت ہجرۃ کی یعنی مہاجر مگر کہ زراعت کرتی تہائی اور
چوتہائی پر اور زراعت کی حضرت علی اور سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص نی اور عبداللہ بن مسعود اور عمر بن عبدالعزیز اور قاسم اور عروہ اور اولاد ابی بکر
اور اولاد عمر اور اولاد علی اور ابن سیرین نی اور کہا عبدالرحمن بن اسود تابعی نی کہ تہا مین شراکت کرتا عبدالرحمن بن یزید سی مزارعت مین اور
معاملہ کیا حضرت عمر نی لوگونسی یعنی ساتہہ مزارعت کی اس شرط پر کہ اگر لاوی عمر بیج اپنی پاس سی پس واسطی اوسکی آدہا اور اگر لاوین لوگ بیج
پس واسطی اونکی اتنا یعنی آدہا یا مانند اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا میرک شاہ رح نی کہ سمجہا جاتا ہی بخاری سی اور اوسکی شرحونسی کہ کلام

ابی جعفر کا تمام ہوا ہی لفظ والربع پر اور باقی کلام بخاری کا ہی اور تمام یہہ آثار معلق ہین کہ لایا ہی اونکو بخاری بغیر اسناد کی اسی واسطی یہہ تہا کہ کہتا مصنف رواہ البخاری تعلیقا

باب الاجارة

باب ہی بیچ بیان اجارہ کی **ف** اجارہ کی معنی ہین کرائی دینا کسی چیز کو اور شرع میہن اجارہ کی معنی ہین مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہہ چاہتا تہا کہ اجارہ جائز نہو واسطی ہونی منفعت کی معدوم ولیکن جائز رکہا اسکو لوگون کی احتیاج کی لیی اور ثابت ہی اجارہ احادیث و آثار سی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن عبد الله بن معقل قال زعم ثابت بن الضحاك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن المزارعة وامر بالمؤاجرة وقال لا بأس بها رواه مسلم روایت ہی عبد اللہ بن معقل سی کہ کہا کہا ثابت بن ضحاک نی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مزارعت سی اور حکم کیا ساتہہ اجارہ کی اور کہا نہین مضائقہ ساتہہ اسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** منع کیا مزارعت سی یعنی اوس مزارعت سی کہ جانا گیا عدم جواز اوسکا

وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم فاعطى الحجام اجره واستعط متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہری ہوئی سینگی کہچوائی یعنی سینگی کہینچنی والیکو مزدوری اوسکی اور ناک مین دوا ڈالی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مباح ہی اجارہ اور کسب شاخ کشی کا اور جائز ہی دوا کرنی

وعن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بعث الله نبيا الا رعى الغنم فقال اصحابه وانت فقال نعم كنت ارعى على قراريط لاهل مكة رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین بہیجا اللہ نی کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین بکریان پس کہا اونکی صحابیون نی اور آپ نی بہی چرائی ہین فرمایا کہ ہان تہا مین چراتا اوپر اجرت چند قیراط کی واسطی اہل مکہ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی نوکر رکہا مجکو اہل مکہ نی واسطی چرانی بکریون کی ایک قیراط روز کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اجرت مہینی کی اور قیراط کہتی ہین آدہی دانق کو اور دانق چہٹا حصہ درہم کا اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بکریان چراتی تہی اس لیی کہ تا حاصل ہو شفقت و نگہبانی امت کی اور صبر کرنا اونکی مشقت پر اور حاصل ہو خلوۃ اور نسبت بادشاہ کو رعیت کی ساتہہ ایسی ہی جیسی چرواہیکو ساتہہ بکریون کی ہی

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى ثلثة انا خصمهم يوم القيمة رجل اعطى بي ثم غدر ورجل باع حرا فاكل ثمنه ورجل استاجر اجيرا فاستوفى منه ولم يعطه اجره رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی تین شخص کہ مین جہگڑونگا اونسی دن قیامت کی ایک وہ کہ دیا عہد ساتہہ نام میری کی پہر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اوسنی ایک آزاد کو پہر کہایا مول اوسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدوری کو لگایا ایک مزدور پہر کام لیا اوس سی پورا یعنی جس کام کی لیی لگایا تہا وہ تمام کروایا اور نہ دی اوسکو مزدوری اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پہر کہایا مول اوسکا یہہ قید واسطی زیادتی تنبیہ کی ہی اگر نہ کہاویگا تو بہی گنہگار اور داخل اس وعید مین ہی

وعن ابن عباس ان نفرا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مروا بماء فيهم لديغ او سليم فعرض لهم رجل من اهل الماء فقال هل فيكم من راق ان في الماء رجلا لديغا او سليما فانطلق رجل منهم فقرا بفاتحة الكتاب على شاء فبرا فجاء بالشاء الى اصحابه فكرهوا ذلك وقالوا اخذت على كتاب الله اجرا حتى قدموا المدينة فقالوا يا رسول الله اخذ على كتاب الله اجرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احق ما اخذتم عليه اجرا كتاب الله رواه البخاري وفي رواية اصبتم اقسموا واضربوا لي معكم سهما اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ ایک جماعت صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری ایک گانون پر کہ اوسمین تہا لدیغ یا سلیم یعنی کاٹا ہوا بچہو کا یا سانپ کا پس سامنی وارد ہوا واسطی اونکی ایک شخص بستی والون مین سی پس کہا کیا ہی تم مین کوئی منتر پڑہنی والا تحقیق بستی مین ہی ایک شخص کاٹا ہوا بچہو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص اونمین سی یعنی صحابیون مین سی اور پڑہی سورہ

فاتحہ اور پرپینی بکریونکی یعنی اس شخص نے اونسی کہا کہ مین منتر پڑہتا ہون اس شرط پر کہ دو تم مجکو تیس بکریان پس وہ راضی ہوئی پہر اونہون نی پڑہی فاتحہ بنا بر اسکی کہ آیا ہی فاتحۃ الکتاب شفاء من السم پس اچہا ہوگیا وہ پہر لایا یہہ بکریان اپنی یارونکی پاس پس مکروہ جانا یارون نی اس لینی اونکو اور کہا اونہون نی کہ لی تو نی کتاب اللہ پر مزدوری یہان تک کہ آئی وہ صحابہ مدینہ مین اور کہا یا رسول اللہ لی فلانی شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق لائق ترین اوس چیز کی کہ لو تم اوسپر مزدوری کتاب اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ اچہا کیا تمنی تقسیم کرو یعنی بکریون کو آپسمین اور حصہ لگاؤ واسطی میری ساتہہ اپنی **ف** لفظ اوسلیم شک راوی کا ہی لفظ مین کہ لدیغ کہا یا سلیم والدیغ اور سلیم کی ایک ہی معنی ہین کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور طیبی نی کہا کہ اکثر اطلاق لدیغ کا بچہو کی کاٹی ہوئی پر آتا ہی اور سلیم کا سانپ کی ڈسی ہوئی پر اس صورت مین شک راوی ہی معنو مین اور بعضون نے لکہا ہی کہ نام اون صحابی منتر پڑہنی والیکا ابو سعید خدری تہا اور جماعت صحابہ کی مین تیس آدمی تہی اور بکریان بہی اون پڑہنی والی تیس لین اور حضرت نی اپنا حصہ لگانیکو اسلیئی فرمایا کہ تا وہ خوش ہون اور جانین کہ بی شک و شبہہ یہہ حلال ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ منتر کرنا ساتہہ قرآن اور ذکر اللہ کی درا اوسپر مزدوری لینی درست ہی اور قرآن کو پڑہ کر مزدوری لینی نہین درست اور فرق ان دونو مین یہہ ہی کہ پڑہنا قرآن کا عبادت ہی اور عبادت پر مزدوری لینی نہین درست اور کسی دکہی پر پڑہ کر دم کرنا اور اوس سے اچہی ہوجانا اوسکا عبادت نہین پس اسپر لینا درست ہی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اوسکا اور لکہوائی کو لکہنا مصحف اور اور کتابون دین کا جائز ہی اور متاخرین نی تعلیم کتاب اللہ کو بہی اسپر قیاس کرکر کہا ہی کہ جائز ہی اجرت لینی اوسپر اور متقدمین نی مانند ابو حنیفہ وغیرہ کی تعلیم قرآن پر اجرت لینی کو حرام کہا ہی ع ح + مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ خَارِجَۃَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّہٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْنَا عَلٰی حَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّکُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِّنْ عِنْدِ ھٰذَا الرَّجُلِ بِخَیْرٍ فَھَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْیَۃٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْھًا فِی الْقُیُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوْا بِمَعْتُوْہٍ فِی الْقُیُوْدِ فَقَرَاْتُ عَلَیْہِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً اَجْمَعُ بُزَاقِیْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَکَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِیْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰی اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلْ فَلَعَمْرِیْ لَمَنْ اَکَلَ بِرُقْیَۃٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَکَلْتَ بِرُقْیَۃٍ حَقٍّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ

روایت ہی خارجہ بیٹی صلت کیسی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہا چلی ہم اپنی وطن کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی پس گذری ہم ایک قوم پر عرب مین سی پس کہا اوس قوم نی یعنی بعضون نی اونمین سی یہہ کہ ہم خبر دی گئی ہین کہ تحقیق تم لائی ہو اس شخص کی پاس سی یعنی آنحضرت کی پاس سی بہلائی یعنی قرآن اور ذکر اللہ پس کیا ہی تمہاری پاس کوئی دوا یا منتر پس تحقیق ہماری پاس ہی ایک دیوانہ بیڑیون مین پس کہا ہمنی کہ ہان ہماری پاس منتر ہی پہر لائی وہ دیوانہ کو بیڑیون مین پس پڑہی مینی اوسپر سورہ فاتحہ تین دن صبح اور شام اسحال مین کہ جمع کرتا مین تہوک اپنا پہر تہوکتا مین اوسپر کہا چچا میری نی پس گویا کہ کہولا گیا وہ رسی بندہی ہوئی سی یعنی وہ اچہا ہوگیا جلدی پہر دی اونہون نی مجکو مزدوری پس کہا مینی کہ نہین لینی کا مین یہہ مزدوری یہان تک کہ پوچہو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی پہر پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا حضرت نی پس قسم ہی زندگانی اپنی کی البتہ جو شخص کہ کہاتا ہی ساتہہ منتر باطل کی برا کرتا ہی تحقیق کہایا تو نی ساتہہ منتر حق کی نقل کی یہہ احمد ابو داود نی **ف** منتر باطل وہ ہی کہ جسمین ذکر ہو ستارونکا اور مدد مانگنی ستارون اور جنات سی اور اور ونسی سوای اللہ تعالی کی اور منتر حق وہ ہی کہ جسمین ذکر اللہ اور کلام الہی ہو اور اگر کوئی کہی کہ قسم ساتہہ غیر نام خدا تعالی کی کہانی منع ہی پہر حضرت نی کیونکر یہہ قسم کہائی جواب یہہ کہ مراد اس سی قسم نہین ہی بلکہ جاری ہوتا ہی یہہ لفظ عرب کی کلام مین بحسب عادت انکیکے یا یہہ قسم پہلی منع ہونی قسم غیر نام خدا کی کہائی ہو اور طیبی نی کہا کہ حضرت کو شاید اجازت تہی ایسی قسمو نکے

کہانیکی پس یہہ حضرت کی خصوصیات سی تہی ع ۔ مولانا **وعن** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا
الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو مزدور کو مزدوری
اوسکی پہلی خشک ہونی پسینی اوسکی یعنی بعد کام کر چکنی کی مزدور کو مزدوری بہت جلدی دو دیر نکرو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** الْحُسَيْنِ بْنِ
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَفِي الْمَصَابِيْحِ مُرْسَلٌ
اور روایت ہی حسین بن علی رضی اللہ عنہما سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی مانگنی والیکی حق ہی اگرچہ آوی گہوڑی پر نقل کی یہہ احمد ابو
داؤد نی اور مصابیح مین کہا کہ یہہ حدیث مرسل ہی **ف** یعنی خالی نہ پہیر سائل کو اگرچہ گہوڑی پر چڑہ کر آوی مانگنی کو اور کہا قاضی نی کہ نہ پہیر سائل
کو اگرچہ آوی تیری پاس ایسی حال سی کہ دلالت کری اوسکی غنا پر یہہ گمان کر کہ اگر اسکو حاجت سوال کی نہوتی تو کاہیکو ذلیل کرتا تیری آگی
اپنی تئین اور گویا دینا اجرۃ ہی اوسکی سوال کی اس سبب سی باب الاجارہ مین اس حدیث کو لائی اور اس حدیث کی اسناد مین کلام ہی کہ بعضی محدثین نی کہا
امام احمد نی کہا کہ کچہہ اصل اسکی نہین اور کہا کہ یہہ حدیث بازار مین پہرتی ہی اور ابو داؤد نی اس سی سکوت کیا ہی پس اوسکی نزدیک قابل دلیل پکڑنیکی ہی اور
کہا مصابیح مین کہ یہہ حدیث مرسل ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مسند ہی اور بعضی مصابیح کی نسخون مین لفظ مرسل کا ہی ہی نہین ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عُتْبَةَ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ طٰسٓمٓ حَتّٰى بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسٰى قَالَ اِنَّ
مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَهٗ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت ہی عتبہ بن منذر سی کہا تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پڑہی طسم یہان تک کہ پہنچی قصہ حضرت موسیٰ تک فرمایا تحقیق موسی علیہ السلام
نی مزدوری مین دیا ذات اپنی کو آٹہہ برس یا دس برس واسطی بچانی شرمگاہ اپنی کی اور طعام پیٹ اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** سورہ طسم یعنی
سورہ قصص مین ذکر ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانیکا مدین مین اور ملاقات کرنی اونکا حضرت شعیب علیہ السلام سی اور نکاح ہونی حضرت موسیٰ کا
اونکی بیٹی سی اور مزدوری مین دینا حضرت موسی کا اپنی تئین پس جب حضرت اس قصہ تک پہنچی تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بچانی شرمگاہ سی نکاح
ہی حاصل یہہ کہ اونہون نی اونکی بیٹی سی نکاح کیا اس شرط پر کہ مین آٹہہ برس یا دس برس تک بکریان تمہاری چرایا کرونگا اور اسکو مہر ٹہرایا اونکی
شریعت مین درست تہا کہ خدمت ازاد کو مہر ٹہراوین اور یا مہر اور ہو وی اور یہہ خدمت بطریق احسان کی ہو اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی حنفیہ تو کہتی
ہین کہ نہین جائز ہی نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی خاوند آزاد اوسکا برسون تک مثلا اور یہہ درست ہی کہ نکاح کری عورت
سی عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی غلام خاوند کا برسون تک اور امام شافعی کی نزدیک درست ہی نکاح کرنا عوض مزدوری کی واسطی بعضی
کاموں کی اور خدمت کی جبکہ ہو مستاجر لہ یا مخدوم فیہ امر معلوم ح ع **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ اَهْدٰى
اِلَيَّ قَوْسًا مِّمَّنْ كُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ
طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَاقْبَلْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت عبادہ بن صامت سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ ایک شخص نی بطریق تحفہ
کی بہیجی طرف میری کمان اون شخصون مین سی کہ تہا سکہلاتا اونکو کتاب اور قرآن اور نہین ہی کمان مال پس تیر اندازی کرونگا مین اوس سی بیچ راہ خدا کی
فرمایا اگر تو دوست رکہتا ہی یہہ کہ طوق پہنایا جاوی طوق آگ کا پس قبول کر اوسکو نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** نہین ہی کمان مال یعنی
کمان ایسی چیز نہین ہی کہ شمار کیجاوی مال اور اجرت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہی کہ تیر اندازی کرونگا اوس سی جہاد مین پس جواب دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ نہین وہ تیری لیی اجرۃ کلام اللہ کی لیکن وہ باطل کر دیگی تیری خلاص کو پس لی تو اوسکو اور جو حرام کہتی ہین اجرۃ لینی کو تعلیم علوم دین پر وہ دلیل

پکڑتی ہین ساتھہ ظاہر حدیث کی

باب احیاء الموات والشرب

یہہ باب ہی بیچ بیان آباد کرنی زمین خراب کی اور بیچ حق پانی پلانیکی **ف** نہایہ مین لکہا ہی کہ موات وس زمین کو کہتی ہین کہ جسمین نہ زراعت ہو اور نہ مکان اور اوسکا کوئی مالک نہو اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ موات وس زمین کو کہتی ہین کہ فائدہ نہ اوٹہایا جاوی وس سی بسبب منقطع ہونی پانیکی وس سی یا بسبب غلبہ پانیکی اوسپر یا کوئی اور چیز اوسمین ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سی پس جو زمین کہ عادی ہی یعنی قدیم ہی کہ مالک نہین کوئی اوسکا یا مملوک ہی اسلام مین کہ معلوم نہین مالک اوسکا اور دور ہی بستی سی اسقدر کہ اگر کہڑا ہو آدمی کنارہ بستی پر اور آواز کری تو آواز اوسکی اوس زمین تک نہ پہنچی پس وہ زمین موات ہی انتہی اور احیاء موات سی مراد ہی آباد کرنا اوسکا اور آباد کرنا ساتھہ مکان بنانیکی ہوتا ہی یا درخت بونیکی یا کہیتی کرنیکی یا پانی دینی کی یا ہل چلانیکی کذا فی الدر المختار اور حکم اسطرحکی زمین کی آباد کرنیکا یہہ ہی کہ آباد کرنیوالا مالک اوسکا ہوجاتا ہی پہر آباد کرنی مین اذن لی لینا امام کا شرط ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور امام شافعی اور صاحبین کی نزدیک اذن لینا شرط نہین اور شرب ساتھہ زیر شین کی حصہ پانی کو کہتی ہین اور شریعت مین عبارۃ ہی نوبت انتفاع سی ساتھہ پانیکی کہ دیوی پانی کہیتی مین اور جانورونکو پلاوی اور لوگونکا حق ہی پانی مین کہ منع نکرنا چاہیئے اونکو اوس سے اور بیان تفصیل ہی درمیان پانی دریا اور نہرون اور نالون اور اون پانیونکی کہ باسنونمین بہر کر گئی ہین اور احکام اونکی مذکور ہین فقہ مین اور مذہب ہمارا یہہ ہی کہ دریا کی پانی مین سب لوگونکا حق ہی بیچ پینی کی اور زمین مین پانی دینی کی اور نہرین کہود کر پانی لیجانی مین اپنی زمینونمین نفع لینا پانی دریا کیسا ہی مانند نفع لینی کی ہی آفتاب اور چاند اور ہوا سی کہ خصوصیت کسیکی ساتھہ نہین رکہتی سب اوسمین شریک ہین اور کنوؤن اور ندیون مین بہی سبہونکا حق ہی لیکن اگر کوئی چاہی کہ اوس پانی سی زمین کو احیاء کری یعنی افتادہ زمین مین زراعت کری تو اہل نہر اوس سی منع کرسکتی ہین نقصان کری اونکو یا نکری پانی لینا اوسکا اس لیی کہ اوسمین خالص اونہین کا حق ہی اور جو پانی کہ باسنونمین بہرا جاتا ہی مملوک ہوجاتا ہی اور حق غیر اوس سے منقطع ہوتا ہی جیسیکہ شکار کسینی پکڑا تو اوسکی ملک مین آجاتا ہی اور اگر کنواں اور نہر اور چشمہ کسیکی ملک مین ہون تو پہنچتا ہی اوسکو منع کرنا غیر کو داخل ہونیسی اپنی ملک مین جسوقت کہ اور پانی پاوی نزدیک اوس پانی کی بیچ غیر ملک کسیکی اور اگر نہ پاوی وہ پانی تو کہا جاوی مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لادی یا اجازت دی اوسکو تا آوی اور پانی لی بشرطیکہ کنارہ کنوی کو نہ توڑ ڈالی اور اگر کہودا ہو کنوا بیچ زمین موات کی تو منع کرنا پانی کی لینی سی نہین پہنچتا اور جیسیکہ زمین ملک اوسکی ہوتی ہی پانی نہین ملک ہوتا ہی اور اگر وہ منع کری اور یہہ شخص ڈرتا ہی اپنی ہلاک ہونیسی اور سواری کی ہلاک ہونیسی تو پہنچتا ہی اسکو کہ لڑی ہتیار سی اور پانی کنوی مین مباح ہی غیر مملوک بخلاف اوس پانیکی کہ باسن مین بہرا ہو کہ اگر ڈرتا ہو ہلاک سی تو لڑی بغیر ہتیار کی اور اسیطرح طعام حالت مخمصہ مین اور بعضون نی کہا کہ اولی یہہ ہی کہ کنوئی کی پانی نہ دینی سی بہی لڑی بغیر ہتیار کی اسلیی کہ وہ مرتکب گناہ کا ہوا اور یہہ قائم مقام تعذیر کی ہی یہہ سب مسائل مذکور ہین ہدایہ مین شرح

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضَى بِهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عائشہ رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ آباد کری زمین کو کہ نہین کسیکی پس وہ لائق تر ہی ساتھہ اوسکی کہا عروہ نی کہ حکم کیا ساتھہ اسکی حضرت عمر نی بیچ خلافت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی انکی حکم کرنیسی معلوم ہوا کہ یہہ حدیث منسوخ نہین ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ صعب بن جثامہ نی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین ہی روند مگر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حمی ح کی زیر سی اوس زمین کو کہتی ہین کہ گہاس اوسمین روکی جاتی ہی جانورونکی لیی جسکو یہان روند کہتی ہین پس معنی حدیث کی یہہ ہین کہ نہین لائق ہی کسیکو یہہ کہ کری یہہ مگر ساتھہ اذن اللہ کی اور رسول اوسکی کی ایام جاہلیت مین عادت تہی کہ سردار عرب کی گہیر لیتی تہی اپنی مواشی کیلیی اوس زمین کو جسمین گہاس

اور پانی ہوتا پس حضرتؐ نے منع کیا اوس سے مگر اجازت دی واسطے اون گھوڑون اور اونٹون کی کہ جہاد کی لیے تھے اور واسطے جانورون زکوۃ کی تو نہیں جائز بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حاکم کو کہ روکے روندا اپنے لیے اور اختلاف کیا ہے بیچ روکنے اوسکے کے واسطے اکثر مسلمانونکی پس بعضون نے تو کہا کہ درست ہے جیسا کہ حضرت نے کیا اور بعضون نے کہا کہ نہیں درست جبکہ باعث تکلیف شہروالونکا ہو روکنا اوسکا ع ح

وعن عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا جھگڑا کیا زبیر نے اور ایک شخص نے انصار مین سے بیچ نالیون پانیکی زمین سنگستان سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی دے اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر چھوڑ دے پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنے کی پس کہا انصاری نے کہ یہہ حکم اسلیے کرتے ہو کہ ابن زبیر مین بیٹے پھپھی تمہارے کی پس متغیر ہوا چہرہ حضرتؐ کا پھر فرمایا پانی دیا کر اے زبیر پھر روک رکھہ پانی یعنی مت چھوڑ پانی اوسکی زراعت مین یہان تک کہ پہنچے منڈیر تک یعنی پہنچے پانی تمام زمین مین اور اندازہ کیا ہے اوسکو ساتھہ پہنچنے پانیکے پاشنہ تک پھر چھوڑ دے پانی طرف ہمسایہ اپنے کی پس پورا دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو حق اونکا بیچ صریح حکم کے اوسوقت کہ غصہ دلایا حضرتؐ کو انصاری نے اور تھے حضرتؐ کہ مشورہ دیا تھا اون دونونکو پہلی مرتبہ ایک امر کا کہ واسطے اون دونونکی تھی اوسمین فراخی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف عروہ بن زبیر بن العوام کبار تابعین سے ہین اور سات فقیہ جو مدینہ مین تھے اونمین سے ایک یہہ بھی ہین اور ماں انکی اسما بیٹی حضرت ابو بکر رضی کی ہین اور باپ انکی زبیر حضرتؐ کی پھپھی کی بیٹی تھی کہ نام اونکا صفیہ بنت عبد المطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہین سولہ برس کی تھی کہ اونکی چچا نے عذاب دیا اونکو ساتھہ دہوین کی تا کہ چھوڑ دیوین اسلام کو پس نچھوڑا اور حضرتؐ کی ساتھہ حاضر رہی ہین سب لڑائیوںمین اور عشرہ مبشرہ مین سے ہین پس وہ اور ایک انصاری ایک نالی مین سے پانی کھیتونکو دیا کرتی تھی پس ایکبار دونون جھگڑی اوسنی کہا مین پہلی پانی دون کھیت کو انہون نے کہا مین پہلی دون پھر دونون حضرتؐ کی پاس حاضر ہوئی فیصلہ کی لیے پس حضرتؐ نے فرمایا اے زبیر تو پانی اپنی کھیت کو دے پھر ہمسایہ کی زمین مین چھوڑ دے زبیر کی زمین اونچی تھی اور اسکی زمین نیچی اور متصل تھی نالی سے اسپر اوس انصاری نے کہا کہ زبیر آپکی پھپھی کی بیٹے ہین اسلیے یہہ حکم دیا حضرتؐ خفا ہوئی اور زبیر کو فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے کھیت کو دے جو کہ حق تیرا ہے پھر اپنے ہمسایہ انصاری کی طرف چھوڑ اور بیچ صریح حکم کی یعنی صحیح حکم کیا کہ زبیر تمام حق اپنا لیلے اور تھے حضرتؐ الخ یعنی اول حضرتؐ نے زبیر کو حکم کیا تھا کہ کچھہ حق اپنا از راہ احسان کرنیکے ہمسایہ پر چھوڑ دے بغیر اسکی کہ واجب ہو یہہ امر اوسپر پھر جب انصاری نے از راہ جہل کی قبول نہ کیا تو حضرتؐ نے حکم کیا زبیر کو ساتھہ پورا حق لیلینے اپنے کی رہا یہہ کہ گستاخی انصاری کی بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس سبب سے تھی بعضون نے تو کہا کہ وہ منافق تھا اور انصاری اوسکو اسلیے کہا کہ انصار کی قبیلہ مین سے تھا انصار کی قبیلونمین بعضے منافق بھی تھے مانند عبد اللہ بن ابی وغیرہ کی اور قتل اوسکو یا تو اسلیے نہ کیا کہ تالیف اوسکی منظور تھی یا واسطے صبر کرنیکے مذاہب منافقو پر تا لوگ نہ کہین کہ محمدؐ اپنی اصحاب کو قتل کرتے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ مومن تھا از راہ غصہ کی اسطرحکی گستاخی کر بیٹھا واللہ اعلم ع ح

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم زیادہ پانی کو تا کہ منع کرو سبب اوسکی زیادہ گھانس کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف سواشی کو گھانس وہان چراتی ہین جہان پانی ہوتا ہے پس اگر پانی پلانیسے جانورونکو منع کروگے تو کوئی گھانس کاہے کو چرا دیگا پس پانیسے کیا منع کیا گویا گھانس سے منع کیا اور گھانس کی احتیاج سواشیکو پڑتی ہے منع کرنا اوس سے درست نہین پس پانی پلانیکو نہ منع کرنا اور سے یا ر کہنا گھانس سے نہ لازم آوے

وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ

الیہم رجل حلف علی سلعۃ لقد اعطی بہا اکثر مما اعطی وہو کاذب ورجل حلف علی یمین کاذبۃ بعد العصر لیقتطع بہا مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فیقول اللہ الیوم امنعک فضلی کما منعت فضل ما لم تعمل یداک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین بولیگا اونسی اللہ دن قیامت کی یعنی بولنا رحمت کا نہ لطف کا اور نہ دیکھیگا طرف اونکی یعنی نظر عنایت سی نہ نظر غضب سی ایک وہ شخص کہ قسم کہاتا ہی اوپر اسباب کی کہ تحقیق دیا جاتا تہا وہ شخص یعنی مین بدلی اس اسباب کی زیادہ اوس چیز سی کہ دیا گیا یعنی وہ شخص اسباب بیچتا ہی اور خریدار مول دیتا ہی اور بیچنی والا قسم کہاتا ہی کہ مجکو زیادہ اس سی ملتا تہا اور حال آنکہ وہ شخص ہی جہوٹا یعنی اس قسم مین اور دوسرا وہ شخص کہ قسم کہائی ایک چیز پر قسم جہوٹی پیچہی نماز عصر کی تاکہ لیوی بسبب اوس قسم کی مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اوسنی زیادہ پانیکو پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی دن قیامت کی کہ آجکی دن منع کرونگا مین تجکو فضل اپنی سی جیسا منع کیا تونی زیادہ پانیسی کہ نہین نکالا تہا اوس کو تیری ہاتہون نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پیچہی نماز عصر کی تخصیص وقت عصر کی اسلیی ہی کہ قسمین مغلظہ اوسوقت کہائی جاتی ہین یا ذکر کیا اسکو اسلیی کہ وہ وقت بزرگ ہی پس ہوگی قسم جہوٹی اوسوقت بہت بری ہی اور مال مرد مسلمان کا اور اسیکی حکم مین مال ذمی کا ہی اور ہاتہون تیری نی یعنی تیری قدرت سی نہین نکلا تہا بلکہ محض میری قدرت سی نکلا تہا اگرچہ کنوا اور نہر آدمی کی مشقت سی بنتی ہین لیکن نکلنا پانیکا محض اللہ کی قدرت سی ہی ؁ ع ؁ ح

وذکر حدیث جابر فی باب المنہی عنہا من البیوع اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی بیچ باب المنہی عنہا من البیوع کی ف وہ حدیث یہہ ہی نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء صاحب مصابیح نی یہان ذکر کی تہی اور ہمنی وہان ؁ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن الحسن عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من احاط حائطا علی الارض فہو لہ رواہ ابو داود اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ گہیری دیوار زمین پر پس وہ واسطی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جو کوئی زمین موات پر دیوار گہیری تو وہ زمین اوسکی ملک ہو جاتی ہی ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی کہ دیوار کہینچنی کافی ہی بیچ مالک ہونی زمین موات کی اور یہہ مذہب امام احمد کا ہی بیچ مشہور تر روایتوں کی اور تینوں اماموں کی نزدیک شرط ہی احیا یعنی آباد کرنا کہ بیان اوسکا ابتدا باب مین ہو چکا اور دیوار کہینچنی کو احیا مین دخل ہی نہین اور مراد حدیث مین دیوار کہینچنا واسطی سکونت کی ہی ؁ ح ؁ ع

وعن اسماء بنت ابی بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقطع للزبیر نخیلا رواہ ابو داود اور روایت ہی اسماء بیٹی ابی بکر کیسی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر کر دی واسطی زبیر کی درخت کہجوروں کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف احتمال ہی کہ یہہ درخت خمس مین سی تہی کہ حق اوسکا تہا یا زمین موات تہی کہ آباد کیا اوسکو ؁ ح

وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع للزبیر حضر فرسہ فاجری فرسہ حتی قام ثم رمی بسوطہ فقال اعطوہ من حیث بلغ السوط رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی زبیر کو بقدر دوڑنی گہوڑی اونکی یعنی ایک دوڑ مین گہوڑا جہان جاتا ہو وہان تک دی پس دوڑایا زبیر نی گہوڑا اپنا یہانتک کہ ٹہیر گیا پہر پہینکا کوڑا اپنا پس فرمایا حضرت نی دو زبیر کو اسجگہ تک کہ پہنچا ہی کوڑا نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن علقمۃ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطعہ ارضا بحضرموت قال فارسل معی معاویۃ قال اعطہا ایاہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت کی علقمہ بن وائل نی اپنی باپ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی اوسکو ایک زمین حضرموت مین کہا وائل نی کہ بہیجا حضرت نی ساتہہ میری معاویہ کو تاکہ ناپ دیوین وہ زمین مجکو فرمایا حضرت نی معاویہ کو دی وہ زمین وائل کو نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ف حضرموت نام ایک شہر کا ہی اور وائل بن حجر وہین رہتی تہی

وعن ابیض بن حمال المازنی انه وفد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستقطعه الملح الذی بمارب فاقطعه ایاه فلما ولی قال رجل یا رسول الله انما قطعت له الماء العد قال فرجعه منه قال وسأله ماذا یحمی من الاراک قال ما لم تنله اخفاف الابل رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی اور روایت ہی ابیض بیٹی حمال ماربی سی کہ وہ آیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سوال کیا حضرت سی یہہ کہ جاگیر دین اوسکو کان نمک کی وہ کہ تہی مارب مین پس جاگیر دی حضرت نی کان نمک اوسکو پس جبکہ پھرا ابیض کہا ایک شخص نی یعنی اقرع بن حابس تمیمی نی کہ یا رسول اللہ سوای اسکی نہین کہ دیا آپ نی اوسکو پانی تیار کہا روایت کرنیوالی نی ابیض سی پس پھیر لیا حضرت نی اوسکو ابیض سی کہا راوی نی اور سوال کیا اوس شخص نی بہی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی زمین پیلو وکی گہیری جاوے فرمایا وہ کہ نہ پہنچین اوسکو پانو اونٹونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مارب نام ایک جگہ کا ہی یمن مین اور پانی طیار بہت ہمیشہ رہنیوالا کہ نہ منقطع ہو مادہ اوسکا اور پھیر لیا الخ یعنی حضرت نی اول گمان کیا تہا کہ وہ قطعہ مانند اور کان کی ہی کہ حاصل ہوتا ہی اوس سی نمک ساتہہ محنت ومشقت کی جب جانا کہ وہ طیار ہی بغیر محنت ومشقت کی نمک موجود ہی مانند پانی اور گہاس کی پھیر لیا اوسکو واسطی متعلق ہونی حق سب لوگونکی ساتہہ اوسکی پس صلاح کار اور رعایت حق پھیر لینی مین دیکہی حاصل یہہ کہ جب ظاہر ہوا حضرت کو کہ وہ مانند پانی طیار کی ہی پھیر لیا اوسکو اور اس سی معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانون کا جائز ہی جبکہ ہوں پوشیدہ کہ نہ حاصل ہوا اونسی کچہہ مگر ساتہہ رنج ومحنت کی اور جو کہ ہون ظاہر کہ حاصل ہو مقصود اونسی بغیر تدبیر ومحنت کی نہین جائز ہی جاگیر کر دینا اونکو بلکہ لوگ اونمین شریک ہین مانند گہانس اور پانی نالون کی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم کری پہر ظاہر ہو کہ حق اوسکی خلاف مین ہی تو جائز ہی کہ توڑ ڈالی اپنی حکم کو اور رجوع کری اوس سی اور گہیری جاوی یعنی احیا یعنی آباد کیجاوی اور نہ پہنچین اوسکو پانو اونٹون کی یعنی جو کہ الگ ہو چراگاہ اور عمارات سی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ احیا نہین جائز ہی قریب عمارت کی اسلیی کہ وہان احتیاج پڑتی ہی جانورونکی چرانیکی ع ح

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المسلمون شرکاء فی ثلث فی الماء والکلأ والنار رواه ابو داؤد وابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان شریک ہین تین چیزونمین پانی اور گہانس اور آگ مین نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** مراد پانی سی پانی کنوئی اور مانند اوسکا ہی نہ پانی بہرا ہوا باسن مین چنانچہ بیان مفصل اسکا ترجمہ الباب مین ہو چکا ہی اور گہانس سی وہ گہانس مراد ہی کہ جنگل مین اوگی ہو اور آگ یعنی اگر کسی کے پاس آگ ہو تو نہین پہنچتا ہی اوسکو کہ منع کری کسیکو آگ لینی سی اور چراغ جلانی سی اور اوسکی روشنی مین بیٹہنی سی اور مانند انکیسی لیکن اوسکو جائز ہی کہ منع کری اوس شخص کو کہ لی اونمین سی سلگتی ہوئی لکڑی اسلیی کہ اس سی آگ ناقص ہو جائیگی اور کچہہ جائیگی اور بعضون نی کہا کہ مراد آگ سی سنگ چقمق ہی یعنی نہ منع کری کسیکو اوس پتھر کی لینی سی جبکہ ہو زمین موات مین ح ع

وعن اسمر بن مضرس قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فبایعته فقال من سبق الی ماء لم یسبقه الیه مسلم فهو له رواه ابو داؤد اور روایت ہی اسمر بن مضرس سی کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بیعت کی مینی حضرت سی یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کری یعنی پہنچ جاوی طرف اوس پانی کہ نہ پہنچا طرف اوسکی کوئی مسلمان پس وہ واسطی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کوئی لیوی پانی مباح مین سی پس وہ پانی لیا ہوا ملک اوسکی ہو جاتا ہی اور وہ پانی کہ باقی رہا اور جگہہ وہ اوسکی ملک مین نہین آتا اور ایسا ہی حکم اور مباح چیزونکا ہی مانند گہانس اور لکڑی وغیرہما کے ح ع

وعن طاؤس مرسلا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من احیی مواتا من الارض فهو له وعادی الارض لله ولرسوله ثم هی لکم منی رواه الشافعی وروی فی شرح السنة

أنّ النبيّ صلّى اللّه عليه وسلّم أقطع لعبد اللّه بن مسعود الدور بالمدينة وهي بين ظهراني عمارة الأنصار من المنازل والنخل فقال بنو عبد زهرة نكّب عنّا ابن أمّ عبد فقال لهم رسول اللّه صلّى اللّه عليه وسلّم فلم ابتعثني اللّه إذاً إنّ اللّه لا يقدّس أمّة لا يؤخذ للضعيف فيهم حقّه اور روایت ہی طاؤس سی بطریق ارسال کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ آباد کری زمین خراب کو پس وہ واسطی اوسکی ہی اور قدیم زمین واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی کی ہی پہر وہ واسطی تمہاری ہی میری طرف سی نقل کی یہہ شافعی نی اور روایت کی گئی شرح السنۃ مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیی واسطی عبد اللہ بن مسعود کی گہر مدینہ مین اور وہ گہر تہی درمیان آبادی انصار کی یعنی درمیان مکانون اور کہجورون اونکی کی پس کہا بیٹون عبد بن زہرہ کینی کہ دور رکہو ہمسی ام عبد کی بیٹی کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کیون بہیجا ہی مجکو اللہ نی اسوقت تحقیق اللہ تعالی نہین پاک کرتا اوس امت کو کہ نہ لیا جاوی واسطی ضعیف کی اونمین حق اوسکا **ف** قدیم زمین کہ نہ معلوم ہو مالک اوسکا نسبت کیا اوسکو طرف عاد قوم ہود علیہ السلام کی بسبب قدیم ہونی زمانی اونکی کی واسطی مبالغہ کی اور مراد اوس سی زمین خراب ہی اور رسول اوسکی کی الخ یعنی مین تصرف کرتا ہون اوسمین جسطرح چاہتا ہون اور دیتا ہون جسکو چاہتا ہون اور اذن دیتا ہون اوسکی آباد کرنیکا اور کہا قاضی نے کہ جملہ ثم ہی لکم سی معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہے واسطی ذکر رسول کی اونکی تعظیم شان کی لیی اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ ہی کا ہی اور گہر جو حضرت نی عبد اللہ کو دیی واقع تہی وہ درمیان عمارتون اور کہجور کی درختون انصار کی پس انصار کو ناگوار ہوا کہ مکان عبد اللہ بن مسعود کا درمیان مکانون انکی کی ہوا اور مسعود باپ عبد اللہ کی حلیف تہی بیٹون عبد بن زہرہ کی ایام جاہلیت مین او ام عبد ماں عبد اللہ کی ہی انکی خادمہ مین سی تہی پس بیٹون عبد بن زہرہ کینی کہا کہ ہٹا ام عبد کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو ہمسی الگ رکہو اور اسطرح جو انہون نے کہا از راہ حقارت کی کہا پس حضرت نی جواب دیا کہ پہر مجکو اللہ نی کیون بہیجا ہی یعنی جبکہ مین تقویت ضعیفون کی اور مددگاری مسکینون کی نکرون تو بہیجنا کاہیکی لیی ہوگا اور حکمت میری بہیجنی مین کیا ہوگی اللہ تعالی پاک نہین کرتا گناہون سی اوس جماعت کو کہ حق ضعیفون کا اونمین نہین لیا جاتا ہی یعنی عبد اللہ بن مسعود ضعیف ہی تم مین پس مجکو لازم ہی کہ تقویت اوسکی کرون ؁ ع ؁ ح

وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه أنّ رسول اللّه صلّى اللّه عليه وسلّم قضى في السيل المهزور أن يمسك حتّى يبلغ الكعبين ثمّ يرسل الأعلى على الأسفل رواه أبو داود وابن ماجة اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا بیچ پانی مہزور کی یہہ کہ بند کیا جاوی یہان تک کہ پہنچی ٹخنون تک پہر چہوڑ دی اوپر والا نیچی والی پر نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** مہزور نام ایک پانی کا تہا بنی قریظہ مین کہ وہانسی پانی آتا تہا کہیتون اور باغون مین اونکی پس حضرت نی حکم فرمایا کہ جسکی زمین نزدیک ہو نالی سی اول اوسکا حق ہی پانی دینیکا یہان تک کہ ٹخنون تک پہنچ جاوی پہر چہوڑ دی پانی کہ پہنچی اوس زمین پر کہ نیچی اوس سی ہی اور ایسے ہی حکم ہر نہر کا ہی کہ جاری ہوا خود بغیر عمل اور محنت کسی کے کہ جسکی زمین جانب بلند مین ہو وہ اپنی پانی پہنچی پانیکی پاشنہ تک روک رکہی اور جب پانی اسقدر ہو جاوی تو چہوڑ دی تا جو زمین نیچی اوس سی ہو اوسمین پہنچی ؁ ح

وعن سمرة بن جندب أنّه كانت له عضد من نخل في حائط رجل من الأنصار ومع الرجل أهله فكان سمرة يدخل عليه فيتأذّى به فأتى النبيّ صلّى اللّه عليه وسلّم فذكر ذلك له فطلب إليه النبيّ صلّى اللّه عليه وسلّم ليبيعه فأبى فطلب أن يناقله فأبى قال فهبه له ولك كذا أمراً رغّبه فيه فأبى فقال أنت مضارّ فقال للأنصاري اذهب فاقطع نخله رواه أبو داود اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی یہہ کہ تہی اوسکی کتنی ایک درخت کہجورون کی بیچ باغ ایک شخص کی انصار مین سی اور رہتا تہا اوس شخص کی اہل اوسکی تہی یعنی باغمین اوسکی ساتہہ اہل و عیال تہی اوسکی رہتی تہی پس تہی سمرہ کہ آتی تہی باغمین پس ایذا پاتا تہا انصاری بسبب اوسکی پہر آیا انصاری نبی صلی

علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہہ روبرو حضرت کی پس طلب کیا طرف مجلس شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سمرہ کو تاکہ بیچی انصاری کی ہاتہہ یعنی درخت کہجور کی تاکہ ہو ایذا اوسکو پس نہ مانا سمرہ نی پہر طلب کیا حضرت نی یہہ کہ بدل کری ان درختون کو ساتہہ درختون انصاری کی کہ اور جاہی تہی پس نہ مانا سمرہ نی فرمایا حضرت نی پس بخش تو یہہ درخت اوسکو اور واسطی تیری ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتین ملین گی یہہ امر ہی کہ رغبت دلائی راوی نے یہہ امر بطریق سفارش اور رغبت دلانیکی ہی یا ترجمہ اسکا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نی ایک امر رغبت کا یعنی ثواب اسپر ذکر کیا پس نہ مانا سمرہ نی پہر فرمایا حضرت نی سمرہ کو کہ تو ضرر پہنچانیوالا ہی یعنی انصاری کو اور جو کوئی ضرر کسیکو پہنچاوی واجب ہوتا ہی دفع ضرر کا اوس سی پس فرمایا انصاری کو کہ جا اور کاٹ ڈال اوسکی درخت کہجور کو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہا بعضون نی کہ نام اوس انصاری کا مالک بن قیس تہا اور حضرت نی جو سمرہ کو حکم درخت کاٹنی کا کیا اور اونہون نی نہ مانا تو سبب اسکا یہہ ہی کہ وہ امر وجوب کی لیی نہ تہا بلکہ بطریق سفارش کی تہا اسلیی حضرت نی رغبت دلائی ثواب مین ورنہ کیونکر متصور ہو سکتا ہی کہ سمرہ کہنا حضرت کا نہ مانتی اور شاید کہ حضرت نی حکم کیا انصاری کو درخت کاٹنی کا اسلیی کہ معلوم ہوا حضرت کو کہ سمرہ ضرر پہنچاتا ہی اوسکو کہ درخت بعاریت لگایا تہا اور اب نہ بیچتا ہی نہ بدلتا ہی نہ ہبہ کرتا ہی شرح ع **وذکر** حدیث جابر من احیی ارضا فی باب الغصب بروایۃ سعید بن زید وسنذکر حدیث ابی صرمۃ من ضار اضر اللہ بہ فی باب ما ینہی من التہاجر اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہی من احیی ارضا باب غصب کے مین ساتہہ روایت سعید بن زید کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی صرمۃ کی ابتدا اوسکا یہہ ہی من ضار اضر اللہ بہ بیچ باب ما ینہی من التہاجر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الماء والملح والنار قالت قلت یا رسول اللہ ہذا الماء قد عرفناہ فما بال الملح والنار قال یا حمیراء من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع ما طیبت تلک الملح ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء فکانما احیاہا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عائشہ سی کہا اونہون نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہی کہ نہین درست ہی نہ دینا اوسکا فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہا حضرت عائشہ نی کہا مینی یا رسول اللہ یہہ پانی تحقیق جانا ہمنی اوسکو یعنی پہچانا ہمنی حال پانیکا اور احتیاج لوگونکی اور حیوانات کی ساتہہ اوسکی اور ضرر پہنچنا اونکو نہ دینی سی پس کیا ہی حال نمک اور آگ کا یعنی یہہ چیزین مثل پانی کی نہین نہین یہہ حقیر چیزین ہین دینا اور نہ دینا اونکا کیا اعتبار رکہتا ہی فرمایا ای حمیرا جو شخص کہ دیوی آگ کسیکو پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ پکایا اوس آگ نی اور جس شخص نی کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ اچہا کر دیا اس نمک نی اور جسنی پانی پلایا مسلمان کو ایکبار پلانا اوس جگہ کہ پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ آزاد کیا ایک بردہ اور جسنی پلایا کسی مسلمان کو پانی ایکبار پلانا اوس جگہ کہ نہین پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ زندہ کیا اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** زندہ کیا اوسکو یعنی نفس مسلمان کو اور حضرت عائشہ نی جو دعوی کیا تہا پانی کی حال جاننی کا اس دعوی کی رد کرنیکی لیی حضرت نی پانیکی دینی کا ثواب اخیر کو بیان کیا یعنی تو نہین جانتی ہی حال پانی کا اسطرح مفصل ع

باب العطایا

باب ہی بیچ بیان بخششون کی **ف** اس باب مین بیان ہی قسمین بخشش کی مانند وقف اور ہبہ اور عمری اور رقبی کی کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ عطایا سی مراد بخششین امرا کی اور انعام اونکی ہین کہا امام غزالی نی منہاج العابدین مین کہ بیچ جائزون یعنی بخششون سلاطین کی اختلاف کیا ہی علما نی بعضون نی تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اوسکی حرام ہونیکا لینا اوسکا درست ہی اور بعضون نی کہا کہ اوسکا نہ لینا اوسکا ہی جبتک کہ نہ یقین ہو اوسکی حلال ہونیکا اسلیی کہ اس زمانہ مین سلاطین کی پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہی اور بعضون نی کہا

صلے بادشاہونکی حلال ہین غنی اور فقیر کیلیے جبکہ نہ متحقق ہو کہ یہہ حرام ہی اور وبال دینی والی پر ہی دلیل اونکی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول
کیا تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہود سے باوجود فرمانی اللہ تعالی کی انکو اکالون للسحت اور بعضون نی کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو (کہانیوالی ہین حرام کی)
اوسکی حرام ہونیکا پس وہ حلال ہی فقیر کی لیے نہ غنی کی لیے اور نہین حرج ہی فقیر پر یہہ کہ لیوی مال سلطانکی اسلیے کہ اگر وہ مال ملک سلطان ہی تو لینا اوسکا
اوسکو درست ہی بلاریب اور اگر ہی وہ مال فئی یا خراج یا عشر کیسی تو فقیر کی لیے اوسمین حق ہی اور اسیطرح اہل علم کی لیے بھی اوسمین حق ہی فرمایا حضرت
علی رضی کہ جو کوئی داخل ہو اسلام مین برغبت اور یاد کرے قرآن پس واسطے اوسکی بیت المال مین ہر سال دو سو درہم ہین اور اگر نہ لیگا
وہ اونکو دنیا مین لیویگا اونکو عقبی مین پس جبکہ ہو ایسا تو لے فقیر اور حق اپنی من سے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عمر ان عمر اصاب ارضا بخيبر فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني اصبت ارضا بخيبر لم اصب مالا قط انفس عندي منه فما تامرني به قال ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها فتصدق بها عمر انه لا يباع اصلها ولا يوهب ولا يورث وتصدق بها في الفقراء وفي القربى وفي الرقاب وفي سبيل الله وابن السبيل والضيف لا جناح على من وليها ان ياكل منها بالمعروف ويطعم غير متمول قال ابن سيرين غير متاثل مالا متفق عليه روایت ہی ابن عمر سے کہ حضرت عمر نی پائی ایک زمین خیبر مین یعنی غنیمت مین انکی حصہ مین آئی اور اوسمین کھجورین تہین تو آئی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی پائی ہی ایک زمین خیبر مین کہ نہین پایا مینی کوئی مال کبھی کہ بہت نفیس ہو نزدیک میری اوس زمین سے
پس کیا حکم کرتی ہو مجکو اوسمین یعنی مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون اوسکو واسطے اللہ کی اور مین جانتا ہون نہین کہ کسطرح مقرر کرون آپ فرمایئے طور اوسکا
فرمایا اگر چاہی تو وقف کر اصل اوس زمین کو اور تصدق کر حاصل اوسکا پس تصدق کیا اوس زمین کو حضرت عمر نی اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوی اصل اوسکی اور نہ ہبہ کیجاوی اور نہ میراث لیجاوی اور تصدق
کیا حاصل اوسکا فقیرونمین قرابتیونمین اور بیچ آزاد کرنے بردونکی یعنی جیسیکہ زکوٰۃ مکاتبونکو دیتی ہین تا بدل کتابت دیکر آزاد ہون اور بیچ راہ خدا کی یعنی غازیون اور
حاجیون کی لیے اور بیچ مسافرون کی یعنی اگرچہ گہر وطن مین مال رکہتی ہون اور بیچ مہمانونکی نہین گناہ اوس شخص پر کہ متولی ہو اوس زمین کا یعنی تدبیر
کری اوسکی اور پہنچاوی حاصل اوسکا مصارف مذکورہ مین یہہ کہ کہاوی اوسمین سے موافق عرف کی یعنی بقدر قوت کی لیوی یا کہلاوی یعنی اہل اپنی
کو جو کہ مالدار نہو اور سخاوت سی نہ کہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اوسکی حاصل مین سے کہا ابن سیرین نی یعنی بیان کیے معنی غیر متمول کی کہ جمع کرنیوالا ہو مال
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اوپر صحت وقف کی اور اجماع ہے اسپر سب مسلمانونکا اور دلیل ہے
اسپر کہ وقف نہ بیچا جاوی اور نہ ہبہ کیا جاوی اور نہ میراث جاری ہو اوسمین اور اسمین فضیلت وقف کی ہی اور وہ صدقہ جاریہ ہی اور خیبر
فتح کی گئی تہی عنوۃ یعنی از راہ غلبہ کی اور غانمین یعنی غنیمت لینی والی مالک ہوئی اوسکی اور تقسیم کیا اونہون نی اوسکو اور شرح السنۃ مین لکہا
ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی وقف کرنیوالیکو یہہ کہ نفع اوٹہاوی ساتہہ وقف اپنی کی اسلیے کہ مباح کیا حضرت نے کہانا اوسکی لیے کہ متولی ہو
اوسکا اور وہ وقف کرنیوالا متولی ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا حضرت نی کہ کون لیتا ہی بیر رومہ پس ہو ڈول اوسکا اوسمین مانند ڈول مسلمانون
کی پس خریدا اوسکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نی

وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى جائزة متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمری جائز ہی
نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** عمری اوسکو کہتی ہین کہ ایک شخص مکان اپنا کسیکو دے اسطرح سے کہ یہہ مکان تجکو تیری عمر تک دیا مینی یہہ جائز ہی اور
جب تک کہ وہ شخص زندہ ہی اوس سے یہہ نہین لی سکتا رہا یہہ کہ بعد اوسکی اوسکی وارثونکو بہی پہنچتا ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی اور تفصیل
اوسکی یہہ ہے کہ یہہ تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مالک کہی یہہ کہ مکان تیرا ہی اور تجکو دیا مینی جب تک کہ تو زندہ ہی اور جب تو مریگا تو تیری

وارثون اور اولاد کا ہوگا اسمین سب علما اتفاق رکھتے ہین کہ یہہ ہبہ ہی اور مالک کی ملک سی وہ مکان نکل جاتا ہی اور جسکو دیا اوسکی ملک مین
آجاتا ہی اور بعد اوسکی وارث اوسکی مالک ہوتی ہین اور اگر وارث نہون تو داخل بیت المال مین ہوا اور دوسری یہہ کہ مطلق کہی کہ یہہ مکان
تیرا ہی تیری مدت عمر تک جمہور کہتی ہین کہ حکم اسکا حکم اول ہی کا سا ہی اور مذہب ہمارا یہی ہے اور صحیح تر یہہ ہی کہ قول شافعی کا یہی ہے اور
بعضے علما کی نزدیک اس صورت مین بعد اوسکی مرنیکی وارثون کو نہین پہنچتا اور پہر مالک کے طرف رجوع کرتا ہی اور تیسرے یہ ہی کہ کہے
کہ یہہ تیری لیے ہی تیری مدت عمر تک اور اگر تو مری تو میری ملک مین اور میری وارثونکی ملک مین ہو صحیح یہہ ہی کہ یہ بھی حکم اول کا رکہتا ہے
اور ہماری نزدیک شرط فاسد ہی اور یہہ ہبہ شرط فاسد کی فاسد نہین ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا یہی ہے اور امام احمد کی نزدیک عمری اس طرح حکما
فاسد ہی بسبب شرط فاسد کی اور کہا امام مالک نی کہ عمری سے زمانون مین مالک کرنا منافع کا ہی ✚ ح وعن جابر عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال إن العمرى ميراث لأهلها رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ اونے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق عمری میراث ہوتا ہی واسطی اہل اوسکی کے نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جسکو مکان بطور
عمرے مذکورہ کی دیا وہ اوسکی ملک ہوتا ہی اور بعد اوسکی میراث اوسکی اولاد کی ہوتا ہی ظاہر اس حدیث کا یہی مویدہی مذہب جمہور کا ✚ ح
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما رجل أعمر عمرى له ولعقبه فإنها للذي أعطيها لا ترجع
إلى الذي أعطاها لأنه أعطى عطاء وقعت فيه المواريث متفق عليه
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا گیا عمری واسطی اوسکی اور واسطی وارثون اوسکی کی پس تحقیق وہ
عمری واسطی اوس شخص کی ہے کہ دیا گیا عمری اوسکو یعنی ملک اوسکی ہوتا ہی نہین پہرتا طرف دینی والے کی یعنے مالک کی
اس واسطی کہ دینی والی نی دیا دینا کہ واقع ہوتی ہی اوسمین میراث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جسکو دیا اوسکی
ملک ہوجاتا ہی پس پہنچیگا بعد اوسکی مرنیکی اوسکی وارثونکو اور دینی والی کی طرف رجوع نہین کریگا اور ابو ہریرہ کی جو حدیث ہی اوپر گذری
اوسکی فائدہ مین تین قسمین جو عمری کی ذکر کین اسحدیث مین قسم اول ہی اور اختلاف مذاہب کا تفصیل سی وہان ذکر کیا گیا ✚ ح
وعنه قال إنما العمرى التي أجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقول هي لك
ولعقبك فأما إذا قال هي لك ما عشت فإنها ترجع إلى صاحبها متفق عليه
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نہین ہی عمری کہ جائز رکہا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مگر یہہ کہ کہی مالک کہ یہہ عمری تیرلیے ہے اور تیرے
وارثونکی لیے پس جسوقت کہ مطلق کہی کہ یہہ عمری تیرلیے ہی جب تک کہ جیتا رہی تو پس تحقیق وہ عمری پہرتا ہی طرف
دینی والے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ حدیث خلاف ہی مذہب جمہور کی اور مذہب جمہور کا بیچ فائدی حدیث
ابو ہریرہ کی ذکر کیا گیا پس اسحدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ قول جابر کا ہی بموجب رای اور اجتہاد
اپنے کے نہ حدیث مرفوع ہی ✚ ح الفصل الثاني فصل دوسری عن جابر عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال لا ترقبوا ولا تعمروا فمن أرقب شيئا أو أعمر فهي لورثته
رواه أبو داود اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا نہ رقبی کرو اور نہ عمری پس جو کہ رقبی کیا گیا کچھ یعنے کوئی زمین یا عمری کیا گیا پس عمر

وہ واسطی وارثون اوسکی کی ہی نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** رقبی یہہ ہی کہ کوئی کہی کسیکو کہ مکان تجکو دیتا ہون باین شرط کہ اگر مین مرون پہلی تجسی تو یہہ مکان تیری پاس رہی اور اگر تو مجسی پہلی مری تو پہر آوی طرف میری اور رقبی مشتق ہی ارقاب سی بمعنی مراقبہ کی یعنی ہر ایک منتظر رہتا ہی موت دوسری کا پس اس حدیث مین منع کیا رقبی اور عمری سی اور تعلیل کیا اوسکو ساتہہ اسکی کہ وہ اوس کیکا ہوتا ہی کہ رقبی اور عمری کیا گیا واسطی اوسکی اور نکل جاتا ہی تمہاری ملک سی اور پہنچتا ہی اوسکی وارثون کو پس ضائع نکرو اموال اپنی اور نہ نکالو اپنی ملک سی ساتہہ رقبی اور عمری کی پس یہہ نہی پہلی جائز ہونی انکی ہنوبا مراد یہہ ہی کہ مخالف مصلحت کی ہی لیکن بعد کرنیکی صحیح ہوتی ہین اور رہتی ہین اوسکی لیی اور اوسکی وارثونکے لیی پس حاجت اسکی نہین کہ قائل ہون نسخ کی کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ رقبی نہین صحیح ابوحنیفہ اور محمد رح کے نزدیک اور صحیح ہی ابو یوسف رح کی نزدیک اور کہا بعضی شارحین نی ہماری علما سی کہ یہہ نہی ارشادی ہی یعنی نہ ہبہ کرو اموال اپنی ایک مدت تک پہر لیلو اوسکو بلکہ جب ہبہ کیے تمنی ایک چیز تو زائل ہوئی تمسی اور نہین رجوع کریگی طرف تمہاری برابر ہی کہ ہو ساتہہ لفظ ہبہ کی یا عمری کی یا رقبی کی **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ لاھلھا والرقبی جائزۃ لاھلھا رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا عمری جائز ہی واسطی عمری والونکی یعنی جنکو بطور عمری کے دیا اور رقبی جائز ہی واسطی رقبی والونکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداودنی

الفصل الثالث

تیسری فصل **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسکوا اموالکم علیکم لا تفسدوھا فانہ من اعمر عمری فھی للذی اعمر حیا ومیتا ولعقبہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہو تم اپنی مالون کو اپنی پاس نہ خراب کرو اونکو پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ دیتا ہی کسیکو بطریق عمری کی پس وہ عمری یعنی زمین کہ جسمین کیا گیا عمری واسطی اوس شخص کی ہی کہ عمری کیا گیا واسطی اوسکی حالت زندگی مین اور حالت موت مین اور واسطی اولاد اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تاویل اسکی وہی ہی کہ جو دوسری فصل مین ذکر کی گئی ۞ ح ۞ **باب**

یہہ باب متعلق ہی بیچ باب کی

الفصل الاول

پہلی فصل **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فانہ خفیف المحمل طیب الریح رواہ مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیا جاوی پہول خوشبودار پس نہ پہیر دی اوسکو اسلیی کہ وہ سبکبار ہی یعنی احسان اوسکا کم ہی اور اچہی ہی بو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایسا ہی حال ہر تحفہ کا ہی کہ ہووہ کم اور نافع تو اوسکو پہیر دی تاکہ بہیجنی والیکو رنج نہو ۞ ع ۞ **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہیرتی تہی خوشبو کو نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ لیس لنا مثل السوء رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہیر نیوالا اپنی ہبہ مین یعنی ایک چیز کسیکو دیکر پہیر لینی والا مانند کتی کی ہی کہ چاٹتا ہی قی اپنی نہین لائق ہمکو مثل بری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی لائق نہین ہی ہماری اہل ملت کو کہ کوئی ایسی چیز کہ تمثیل بری دیا جاوی سبب اوسکی اور جاننا چاہیی کہ رجوع کرنا ہبہ اور صدقہ سی بعد قبض کرنیکی جائز ہی ہماری نزدیک لیکن مکروہ ہی مگر کئی ایک صورتون مین نہین جائز چنانچہ وہ فصل دوسری کی پہلی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہونگی اور ایک حدیث یہی اس باب مین آئی ہی اور یہہ حدیث واسطی بیان کراہت اور بی مروتی کی ہی اور تینون اماموں کی نزدیک جائز نہین رجوع کرنا بسبب اسی حدیث کی کہ اونہون نی اسکو حرمت پر حمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور بیچ ایک روایت کی احمد سی جائز ہی رجوع کرنا والد کو اوس چیز سی کہ ہبہ کیے ہی اپنی فرزند کو چنانچہ بعضے حدیثین کہ

آگی آتی ہین اسپر دلالت کرتی ہین اور امام ابوحنیفہ نی جو اون حدیثون کی معنی لیی ہین آگی مذکور ہونگی ۞ ع ۞ ح ۞ **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ نَحَلْتُ اِبْنِىْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِى الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَعْطَانِىْ اَبِىْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ اَعْطَيْتُ اِبْنِىْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِىْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا اُشْهِدُ عَلٰى جَوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے یہہ کہ باپ اوسکا لایا اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق بخشا مینے اس بیٹے اپنے کو یعنی نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرت نے کہ کیا اپنے سب فرزندونکو دیا ہے تونے مانند اس بیٹے کی کہا کہ نہین فرمایا پس پھیر لے اوسکو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے اوسکو کہ آیا خوش کرتا ہے تجکو یہہ کہ ہووین سب فرزند طرف تیری نیکی مین برابر یعنی کیا چاہتا ہے تو کہ سب فرزند تیرے سلوک کرین تجسے اور فرمان برداری اور تعظیم کرین تیری کہا ہان فرمایا پس نہین ہے اسوقت یعنی اگر تو یہہ چاہتا ہے تو نہ دے اکیلے اس بیٹے کو غلام اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ نعمان نے کہا کہ دی مجکو باپ میرے نے ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ کی نے کہ بیوی تہی بشیر کی نہین راضی ہوتی مین یہانتک کہ گواہ کرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ہبہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق دی مینے اپنے بیٹے کو کہ عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک چیز پس کہا مجکو عمرہ نے یہہ کہ گواہ کرون مین آپکو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ دیا تونے اپنے ساری فرزندونکو مانند اس دینے کی کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے پس ڈرو اللہ سے اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کی کہا نعمان نے پس پھر آیا بشیر اور پھیر لی بخشش اپنی اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین گواہ ہوتا مین ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سب فرزندونکو اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برابر دینا بیٹون اور بیٹیون کو اور پھیر لی یہہ امر بنابر اولویت کی ہے یعنی اولی ہے پھیر لینا اور کہا شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ نے کہ اگر اولاد مین سے بعضونکو دے اور بعضونکو نہ دے تو یہہ ہبہ صحیح ہے لیکن ساتھہ کراہت کی اور کہا احمد اور ترمذی اور اسحٰق وغیرہم نے کہ یہہ حرام ہے اور دلیل پکڑی ہے اونہون نے ساتھہ قول حضرت کی لا اشہد علی جور اور دلیل پکڑی ہے پہلون نے ساتھہ اسکی کہ ایک روایت مین آیا ہے فاشہد علی ہذا غیری پس اگر یہہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیون فرماتے حضرت یہہ ۞ ع ۞

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِىْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَّلَدِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رجوع کرے کوئی ہبہ اپنے مین یعنی لائق نہین ہے کہ رجوع کرے مگر باپ بیٹے اپنے سے نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف ۱** یہہ حدیث دلیل ہے امام شافعی کی کہ اونکے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست نہین مگر باپ کو درست ہے بیٹے کی ہبہ سے رجوع کرنا اور ابوحنیفہ کہتے ہین کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹے کیسے یعنی لینے اور خرچ کرنے اوسکے ہے اپنی نفقہ مین وقت حاجت کی مثل اموال اوسکی کی ۞ ح ۞ **ف ۲** امام اعظم کے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست ہے مع الکراہتہ مگر سات جگہہ اونکی نان ہے نہین درست چنانچہ اون سات جگہونکی طرف اشارہ ہے ان حرفون مین دمع خزقہ دال سے مراد زیادتی متصلہ ہے یعنی جو زیادتی ہو متصل ہبہ مین رجوع نہین کرسکتا مثلاً کسینے کسیکو زمین بی عمارت اور بی درختون کی ہبہ کی اور جسکو ہبہ کی اوسنے اوسمین عمارت بنائی یا درخت لگائی تو ہبہ کرنیوالا اسحالت مین نہین پھیر سکتا اور میم سے اشارہ موت واہب یا موہوب لہ کیطرف ہے یعنی اگر کسینے کسیکو کچھہ ہبہ کیا اور ہبہ کرنیوالا مرگیا تو ہبہ کرنیوالیکی وارثونکو موہوب لہ سے دعوی کچھہ نہین پہنچتا بابت اس ہبہ کی یا موہوب لہ مرگیا تو واہب کو موہوب لہ کی وارثون بابت اس ہبہ کی کچھہ

ودعوی نہین پہنچتا اور ع سے اشارہ ہے ہبہ بالعوض کیطرف اگر کوئی کسیکو کچھہ ہبہ کرے عوض کسی چیز کی تو واہب کو رجوع کرنا ہبہ مین نہین پہنچتا اور خ سے اشارہ ہے طرف خروج کی یعنی چیز موہوب موہوب لہ کی ملک مین سے نکل گئی یا اوسنے بیچ ڈالی یا کسیکو دے ڈالی تو واہب تقاضا کر کر موہوب لہ سے نہین لے سکتا اور ز سے اشارہ ہے طرف زوجین کی یعنی اگر خاوند بیوی کو کچھہ بخشے یا بیوی خاوند کو تو ایک دوسرے سے نہین لے سکتا اور ق سے اشارہ ہے طرف قرابت کی وہ قرابت کہ جسمین محرمیت ہو مثلا باپ بیٹے کو بخشے کچھہ یا بیٹا باپ کو یا ماں کو بخشے یا دادا یا نانا کو یا بھائی یا بہن کو یا سواے انکیکو کہ جنمین قرابت ہے محرمیت کی تو رجوع نہین کر سکتا اور ہ سے اشارہ ہے طرف ہلاک ہونے موہوب کے یعنی اگر چیز موہوب ہلاک ہو گئی یعنی جاتی رہی تو واہب کو رجوع کرنا موہوب لہ سے نہین پہنچتا ۱۲ مولانا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال یعنی نہین لائق از راہ مروت کی واسطے آدمی کی ہبہ کر دیوے کچھہ پہر رجوع کرے اوسمین مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہے اوس چیز مین کہ دی بیٹے اپنے کو اور مثل اوس شخص کے کہ دیتا ہے کچھہ پہر رجوع کرتا ہے اوسمین مانند مثل کتے کی ہے کہ کہایا یہان تک کہ جسوقت پیٹ بہر آیا قی کر ڈالی پہر چاٹنے لگا اپنی قی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا ہے اسکو ترمذی نے

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ ایک گنوار بطریق تحفہ کی لایا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی جوان یعنی بدلے اوس اونٹنی کی دین حضرت نے اوس گنوار کو چھہ اونٹنیان جوان پہر بہی خفا رہا وہ گنوار پس پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسیکہ عادت تہی حضرت کی وقت شروع خطبہ و کلام کی پہر فرمایا کہ تحقیق فلانا شخص بطریق تحفہ کی لایا تہا طرف میرے ایک اونٹنی پس اوسکی بدلے مین دین مینے اوسکو چہہ اونٹنیان جوان پہر رہا وہ خفا تحقیق قصد کیا مینے یہہ کہ نہ قبول کرون مین کوئی تحفہ مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف اوسکی یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی حضرت کو واسطے یہہ فرمایا اور ثقفی اور دوسی نام دو قبیلونکی ہین اور خاص ان قبائل کو ذکر کیا واسطے خاص ہمتی اور سخی ہونی انکی ۱۲ ع ح

وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے جابر سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ دیا جاوے کوئی چیز پس پاوے مقدور بدلہ کا پس چاہیے کہ بدلہ دے اوسکا اور جو شخص نہ پاوے مقدور پس چاہیے کہ تعریف کرے دینیوالے کی اور ظاہر کرے عطا اوسکی اس لیے کہ جسنے تعریف کی اپنے محسن کی پس تحقیق شکر ادا کیا یعنی فی الجملہ بدلہ اوتارا اور جسنے چھپایا احسان کسیکا یعنی نہ اوتارا بدلہ اوسکا ساتہہ دینے کے یا تعریف کرنیکے پس تحقیق کفران نعمت کیا اور جو شخص کہ آراستہ کرے اپنے کو ساتہہ ایسی چیز کی کہ نہین دیا ہوگا مانند پہننے والے دو کپڑون جہوٹ کے ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے ف شکر ادا کیا یعنی بالتعریف فرادوسری سے انکی معنی یہہ ہین کہ محبت کہینچ لاوے اور تعریف کرے زبان سے اور حاجت کرتا ہے اوسکی اور جو شخص کہ آراستہ کرے یعنی جو شخص کہ اظہار کرے کمال اور نیکی اپنی حالانکہ اوسمین نہ ہووے تو مانند ... دو کپڑے جہوٹ کی مراد اوس سے وہ شخص ہے کہ لباس زاہدوں اور صالحین کا پہنے ... تاکہ لوگ جانین

کہ گویا دو پیراہن پہنی ہین اور بعضون نے کہا کہ عرب مین ایک شخص تہا کہ دو کپڑے نفیس پہنا تہا تا اسکو عزت و شرف ہو اور جہوٹی گواہی نہ ہی کوکوئی جہوٹی بنجانی اوسکی ساتہہ تشبیہ دی اسکو ۔ ح ۔ع وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا جاوے طرف اوسکی احسان اور کہے واسطے احسان کرنیوالے کے کہ بدلہ دے تجکو اللہ تعالے بہتر پس تحقیق بہت کامل کی اوسنے تعریف نقل کی ترمذی نے ف یعنی مبالغہ کیا اوسکی اداے شکر مین اسلیے کہ اوسنے اقرار کیا اپنے قصور کا اور عاجز ہونیکا اوسکی بدلہ اوتارنیسے اور اوسکی تعریف کرنیسے پس سونپا بدلا اوسکا طرف اللہ تعالی کی کہ بدلہ دے اوسکو پورا دنیا اور آخرت مین شیخ بزرگ قدر عبد الوہاب متقی رح فرماتے تہے کہ صوفی کو چاہیے کہ دینے اور نہ دینے خلق کے مین دائرہ استقامت سے باہر نہ نکلے اور قدم راہ حق سے باہر نہ رکہے جب کوئی فاسق نا اہل کچہہ دیوے تو اتنی تعریف نہ کرے کہ اوسکو صالح اور ولی کہے بلکہ کہے کہ خدا اوسکو جزاے خیر دیوے اور اگر کسی صالح سے رنج ہووے تو نفی اوسکی صلاح کی نہ کرے اور برا نہ کہے بلکہ کہے غفر اللہ لہ ولنا یہہ طریقہ اہل استقامت کا ہے ۔ع ۔ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہین شکر کرتا ہے لوگونکا نہین شکر کرتا ہے اللہ تعالی کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف اسلیے کہ شکر اللہ تعالے کا تمام ہوتا ہے ساتہہ تابعداری اسکی کے اور بجالانے حکم اوسکی کے بیچ شکر کرنے لوگونکے کہ وہ واسطہ ہین بیچ پہنچانے نعمتون اللہ کے طرف اوسکی پس جسنے نہ تابعداری کی اوسکی اسمین نہوا ادا کرنیوالا شکر اوسکی نعمتونکا یا مراد یہہ ہے کہ جو کوئی شکر نہ ادا کریگا لوگونکا اور اقرار نکریگا اونکی نعمتونکا وہ خدا تعالی کا بہی شکر نہین ادا کرنیکا بسبب عادت پکڑنیکی ساتہہ کفران نعمت کے ۔ع ۔ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَإِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے انس سے کہ کہا جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین یعنی ہجرت کر کر حاضر ہوے حضرت کے پاس مہاجر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین دیکہا ہمنے کسی قوم کو بہت خرچ کرنیوالا مال بہت سے اور نہ نیک تر مدد کرنے مین مال تہوڑے سے اوس قوم سے کہ اوترے ہم درمیان اونکی یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سے اور شریک کیا ہمکو منفعت مین یہانتک کہ تحقیق ڈرے ہم یہہ کہ لیجاوین وہ تمام ثواب پس فرمایا نہین یعنی تمام ثواب نہین لیجاوینگے جب تک کہ دعا کروگے تم اللہ سے اونکے لیے اور تعریف کروگے تم اونکی یعنی شکر انہ نعمت ادا کروگے نقل کی یہہ ترمذی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو ف حضرت جب مدینہ مین تشریف لائے تو انصار نے مہاجرین کی بہت خدمتگذاری کی کہ باغ و غیرہ اوہون آدہ اونکو بانٹ دیے اور طرح طرح کی خاطر داریان کین واسطے مہاجرین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کسی کو بہت خرچ کرنے والا ہمنے نہین دیکہا کہ خبر گیری ہماری کی ہوے بڑے اور بہت مال سے یعنے جیسا کسیکو مقدور تہا اوسنے دریغ نکیا اور غم خواری ہماری کی بازر کہا ہمکو محنت سے یعنے خبر گیری درختونکی اور بنانا مکانات کا وغیرہ ذالک اپنے ذمہ کیا اور شریک کیا ہمکو منفعت مین کہ جو کچہہ درختونمین سے حاصل ہوتا ہے آدہا ہمین بانٹ دیتے ہین پس ڈرتے ہین ہم کہ سارا ثواب یہی لیجاوین یعنے دیوے اونکو اللہ ثواب ہماری ہجرت کا اور ہمارے سارے عبادت کا بسبب کثرت احسان اونکی کے ہمپر حضرت نے فرمایا کہ سارا ثواب نہین لیجاوینگے اللہ کے فضل واسطے ہمکو ثواب عبادت کا ملیگا اور اونکو ثواب دیگا جب تک کہ تم دعا کروگے اونکے لیے بہلائی کی تو دعا تمہاری بدلا اونکے احسان کا ہوگی اور ثواب تمہاری عبادت کا تمکو ملیگا ۔ع وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بہیجا کرو آپسمین اسلیے کہ تحفہ بہیجنا دور کرتا ہے کینونکو نقل کی یہہ ترمذی نے

ف یعنی بغض اور عداوت اس سے جاتی رہتی ہے اور الفت و محبت پیدا ہوتی ہے اور اصل نسخہ مشکوٰۃ کے بیچ بعد لفظ رواہ کی سفیدی چھوٹی ہوئی
ہے گویا کہ سہو سے لفظ الترمذی کا لاحق کر دیا ہے ۱۲ ع وعن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تهادوا فان الهدية تذهب
وحر الصدر ولا تحقرن جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة رواه الترمذي
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپس میں اسلیے کہ تحفہ دور کرتا ہے کدورت سینہ کی یعنی بغض و عداوت
اور نہ حقیر جانے ہمسائی واسطے ہمسائی اپنی کی اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کے کھر کا بھیجے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی ہمسائی بھیجنے والی کو نچاہیے کہ تھوڑی سے
چیز بھیجنے کو ہمسائی کی تئیں حقیر سمجھے بلکہ بھیج دے گو کہ تھوڑی ہو اور اسیطرح ہمسائی لینے والی کو نہ چاہیے کہ حقیر جانے ہمسائی کی تحفہ کو بلکہ لیلیوے اگرچہ
تھوڑی ہی اور بری چیز ہو ۱۲ ع وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدهن واللبن
رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب قيل اراد بالدهن الطيب
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ نہ پھیر بھیجا جاویں تکیے اور تیل اور دودھ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث غریب ہے کہا گیا کہ ارادہ کیے حضرت نے ساتھ تیل کی خوشبوئی ف یعنی کوئی مہمان کی تواضع کرے ساتھ تکیہ دینے کی یا تیل یا دودھ دینے کے
تو لائق نہیں ہے پھیر دینا انکا اور بعضوں نے دہن سے خوشبو لے مرادی ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد دہن سے مطلق تیل ہے اسلیے کہ عرب لگاتے ہیں تیل
سر میں ع وعن ابي عثمان النهدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعطى احدكم الريحان
فلا يرده فانه خرج من الجنة رواه الترمذي مرسلا اور روایت ہے ابی عثمان نہدی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیا جاوے ایک تمہارا پھول خوشبودار پس نہ پھیرے اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ نکلا ہے بہشت سے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق
ارسال کے ف یعنی اصل پھول کی بہشت سے نکلی ہے مراد یہ ہے کہ آتی ہے اوس سے خوشبو بہشت کی اور باوجود اسکی سبکبار ہے یعنی احسان
اوسکا کم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر گذرا ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر قال قالت امرأة بشير انحل ابني غلامك
واشهد لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان ابنة فلان سألتني
ان انحل ابنها غلامي وقالت اشهد لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اله اخوة قال نعم قال افكلهم
اعطيتهم مثل ما اعطيته قال لا قال فليس يصلح هذا واني لا اشهد الا على حق رواه مسلم
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا کہا عورت بشیر صحابی کی نے بشیر کو کہ بخشش تو بیٹے میرے کو اپنا غلام اور گواہ کر واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہا کہ تحقیق بیٹی فلانیکی نے یعنی عمرہ بنت رواحہ نے کہ بیوی میری ہے سوال کیا مجھے یہہ کہ بخشوں میں اوسکی بیٹے کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کر واسطے میری
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہیں واسطے اوس بیٹے کی بھائی کہا کہ ہاں فرمایا کیا سبکو دیا ہے تو نے مانند اوسچیز کے
کہ دیا تو نے اس بیٹے کو کہا کہ نہیں فرمایا پس نہیں لائق یہہ اور تحقیق میں نہیں گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی یہہ مسلم نے ف حق پر یعنی حق خالص پر کہ نہ
کراہت ہو اوسمیں یا حق پر نہ باطل پر اور مفصل بیان اسکا فصل اول میں گذر چکا ہے ۱۲ ع وعن ابي هريرة قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا اتى بباكورة الفاكهة وضعها على عينيه وعلى شفتيه وقال اللهم كما اريتنا اوله
فارنا آخره ثم يعطيها من يكون عنده من الصبيان رواه البيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا دیکھا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ دیجئی گئی نیا پھل رکھا اوسکو اپنی آنکھوں پر اور ہونٹوں پر اور کہا یا الٰہی جیسا دکھلایا تو نے ہمکو اول اسکا پس دکھا ہمکو

آخر اسکا پہر دیتی میوہ اوسکو کہ ہوتا پاس حضرت کی لڑکونمین سی نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** حضرت آنکہونپر رکہتی نئی پہل کو واسطی تعظیم نعمت تازہ اللہ تعالی کی اور آخر اوسکا یعنی دنیا مین پس ہوگی دعا عمر درازکی اور باعقبی مین پس اسصورت مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دنیا کی کیا حقیقت ہی آخرت کی آگی بڑی نعمت نعمت آخرت کی ہی وہان نصیب کر ؛ ع

باب اللقطة

باب ہی بیچ بیان لقطہ کی **ف ۱** لقطہ لام کی پیش سی اور قاف کی زبر اور جزم سی آیا ہی لیکن محدثون کی نزدیک قاف کی زبر سی مشہور ہی اور لقطہ او چیز کو کہتی ہین کہ پڑی ہوئی پاوی اور مالک اوسکا معلوم نہو اور اوٹہا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنی نفس پر اوسکی تعریف کریگا والا ترک کرنا اوسکا اولی ہی اور واجب ہے اوٹہانا اوسکا اگر خوف ہو اوسکی ضائع ہونیکا پس اگر چہوڑ دیگا اوسکو یہانتک کہ وہ ضائع ہوگا تو گنہ گار ہوگا ؛ ح ؛ درمختار ؛ **ف ۲** لقطہ امانت ہی اگر اوٹہانیوالی نی کسیکو گواہ کر دیا ہو کہ مین مالک کی دینی کی لیے لیتا ہون پس اسصورت مین ہلاک ہو جاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہین دینا اسکا اور اگر گواہ نہ کیا کسیکو اور وہ ہلاک ہوگیا تو ضمان دینا اوسکا اگر مالک انکار کریگا کہ میری دینی کی لیے اسنی نہین لیا تہا اور تعریف کیا جاوی یعنی معلوم کروایا جاوی لقطہ اوس جگہہ کہ پایا گیا ہی اور لوگونکی جمع ہونیکی جگہہ اتنی مدت تک کہ جانی کہ نہین طلب کرنیکا مالک بعد اوسکی اور صاحبین کی نزدیک برس روز تک تعریف کری اور جو چیز کہ نہ رہ سکی اوسکو تعریف کری یہانتک کہ خوف ہو اوسکی خراب ہو جانیکا پہر لسد دیدی پس جب آوی مالک اوسکا چاہی اجازت دی ثواب ہوگا اوسکو اور چاہی ضمان لی مالک سی یا فقیر سی جیسیکہ جانور پائی ہوئی کا حکم ہی اور جو کچہہ خرچ کری جانور پر بغیر اذن حاکم کی احسان ہی اوسکا یعنی مالک سی کچہہ نہین لینا پہنچتا اور اگر حاکم کی اذن سی خرچ کری ساتہہ شرط کرنی لی نی خرچ کی مالک سی تو دین ہی اوسکی مالک پر اور کمائی کرو اوی قاضی اوس چیز سی کہ اوسمین منفعت ہے مانند غلام بہاگی ہوئی کی اور خرچ کری اوسپر اوسمین سی اور جو چیز ایسی ہو کہ نہین ہو منفعت اوسمین اذن دی قاضی ساتہہ خرچ کرنیکی اوسپر اور شرط کری لی لی نی اوس خرچ کی مالک اوسکی سی اگر مالک کی حق مین یہہ بہتر ہو والا بیچ ڈالی اوسکو اور رکہہ چہوڑی مول اوسکا اور خرچ کرنیوالیکو روک رکہنا اوس چیز کا پہنچتا ہی واسطی لینی خرچ اپنی کی پہر اگر بیان کری مدعی اوسکا علامت اوسکی تو جائز ہی دیدینا اوسکا واجب نہین بغیر گواہونکی اور نفع اوٹہاوی ساتہہ لقطہ کی اگر فقیر ہو والا اسد دیدی اگرچہ اپنی اصول کو دی یا فروع کو یا بیویکو اگر ہون وہ فقیر اور مستحب ہے پکڑ لینا بردی بہاگی ہوئی کا اوس شخص کو کہ پکڑ سکی اوسکو اور اسیطرح مستحب ہے راہ بہولی ہوئی بردیکا رکہہ لینا اور بردی بہاگی ہوئی کی لانی والیکو مدت سفر سی چالیس درہم دیی جاوین اگر گواہ کر لیا تہا کہ مینی پکڑا ہی مالک کی دینی کی لیے اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہو اور اگر ایسی جگہہ سی لاوی کہ حد سفر سی کم ہو تو موافق اوسکی اس حساب سے دی مثلا ڈیڑہ منزل سی لاوی تو بیس درہم دی پہر اگر بہاگ جاوی اوس سے تو نہین ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہین کیا کسیکو تو کچہہ نہین دینا آتا اوسکو اور ضمان دی اگر بہاگ جاوی اور لقیط یعنی بچہ کسیکا پڑا ہوا پاوی تو اوٹہا لینا اوسکا مستحب ہے اور اگر خوف ہو اوسکی ہلاک ہو جانیکا تو واجب ہی اور وہ حر ہی مگر جبکہ ثابت ہو مملوک ہونا اوسکا اور نفقہ لقیط کا اور خون بہا اوسکا بیت المال مین سی دیا جاوی اور میراث اوسکی بہی بیت المال مین رکہی جاوی اور نہ لیا جاوی لقیط اوس سی کہ لیوی اوسکو اور نسب اوسکا اوس سی ثابت ہوگا کہ دعوی کری اوسکا اگرچہ دو شخص دعوی کرین معا اور اگر ایک اون دونونمین سی نشانی بیان کری اوسکی مثلا کہی کہ اسکی پیٹہ پر مسّہ ہی اور وہ سچ ہو یا ایک اونمین کا پہلی دعوی کری تو اولی وہ ہی اور اگر غلام دعوی کری گا اسکی نسب کا تو ثابت ہوگا اوس سی لیکن لقیط حر ہوگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اوس سی بہی نسب اوسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہی اگر ذمیونکی بستی مین نہین تہا اور اگر انکی بستی مین تہا تو یہہ بہی ذمی ہوگا اور جو کچہہ لقیط پر زیور وغیرہ ہو اوسپر خرچ کری بحکم قاضی اور بعضون نی کہا بغیر حکم کی خرچ کری اور واسطی اوٹہانیوالیکی جائز ہی سپرد کرنا اوسکا حرفہ کی لیے نہ نکاح کر دینا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسکی مال مین اور نہ مزدوری کروانی اوس سے

بحسب صحیحہ روایت کی مسئلہ ایک شخص نی رکہین جوتیان اپنی ایک جگہہ پس آیا ایک دوسرا شخص اور رکہین جوتیان اپنی اوسی جگہہ پہر آیا پہلا اور لیلین جوتیان
دوسری کی پس آیا جائز ہی دوسری کو یہہ کہ لیلیوی جوتیان پہلی کی مختار یہہ ہے کہ نہین جائز ہی جبکہ ہون جوتیان پہلی کی مانند جوتیون اسکی یا بہتر اوسی اور اگر
ناقص ہون اسکی جوتیون سی تو جائز ہی اوسکو انتفاع اوٹہانا اوسی بلا کلفت کذا فی الظہیریہ مسئلہ اوسچیز کا جو پاتا ہی مال غیر کا دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو اسطرح کا ہوتا کہ جانتا
یہہ کہ نہین طلب کیگا اوسکو مالک اوسکا مانند گٹھلیون کی بیچ متفرق جگہونکی اور مانند چھلکون انار کی بیچ متفرق جگہونکی پس جائز ہی اوسکو یہہ کہ لیوی
اونکو اور نفع اوٹہاوی اوسی اور نہین ہوتی ہین وہ ملک لینے والیکی اور پہنچتا ہی اونکی مالک کو کہ لی لیتا اونکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نی کہ وہ ہو جاتی ہین ملک
لینے والیکی دوسرا ایک مال اس طرح کا ہوتا ہی کہ جانتا ہی کہ مالک اسکا طلب کیگا اوسکو مانند سونی چاندیکی اور تمام اسبابکی پس چاہیی اوسکو یہہ کہ لیوی اور رکہہ چھوڑی
اوسکو اور تعریف کری یہان تک کہ پہنچا دیوی طرف مالک اوسکیکی اور اگر پاوی روٹی یا کم اوس سی تو مباح ہی کہا لینا اوسکا حالت فراخی مین اور اگر پاوی گیہون
کسیکی چکی مین اور مل جاوی اوسکی آٹی مین وہ آٹا کہ باقی رہتا ہی چکی مین عادۃً تو نہین مضائقہ ہی اوسکا اور اگر لیوی کسیکی جہارو مین سی خلال یعنی دانتو کی
لیے تو نہین مضائقہ ہی اسکا اور لید وغیرہ جو جانور کرتی ہین طرمین تو بعد جانی مالک کی اوسکی وہ مالک ہوتی ہی اوسکی کرلی اوسکو نہ صاحب اوسکی کہا مولانا شیخ عبدالعزیز رحمۃ
اللہ

الفصل الاول فصل پہلی

عن زید بن خالد قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ عن اللقطۃ فقال اعرف عفاصہا ووکاءہا ثم عرفہا سنۃ فان جاء صاحبہا والا فشانک بہا قال فضالۃ الغنم قال ہی لک او لاخیک او للذئب قال فضالۃ الابل قال مالک ولہا معہا سقاؤہا وحذاؤہا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یلقاہا ربہا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم فقال عرفہا سنۃ ثم اعرف وکاءہا وعفاصہا ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پوچھا حضرت
سے احوال لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکہہ ظرف اوسکا یعنی جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑی مین ہو خواہ کپڑی مین اور پہچان رکہہ سربند
اوسکا پہر تعریف کر اوسکی ایک برس پس اگر آوی مالک اوسکا دیدی اوسکو اور اگر نہ آیا مالک اوسکا پس اپنے کام مین لا اوسکو کہا اوس شخص نی پس گم ہوئی بکری کیا حکم
ہے فرمایا کہ وہ واسطی تیری ہی یا واسطی بہائی تیری کی یا واسطی بہیڑیی کی کہا اوسنی پس گم ہوئی اونٹ کا کیا حکم فرمایا کیا کام ہی تجہی اوسی یعنی چہوڑ دی اوسکو اور ف
لے کہ حاجت اوسکی لینی کی نہین وہ ضائع نہین ہوتا اوسکی ساتھہ مشک اوسکی ہی اور موزی اوسکی وارد ہوتا ہی پانی پر اور کہاتا ہی درخت مین سی یہان تک
ملے اوسی مالک اوسکا نقل کیا یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین یون ہے کہ فرمایا حضرت نی تعریف کر اوسکی ایک برس تک پہر پہچان رکہہ سربند اوسکا
اور ظرف اوسکا پہر خرچ کر اوسکو پس اگر آیا مالک اوسکا پس دیدی اوسکو یعنی اگر وہ چیز باقی ہو والا قیمت اوسکی دی ف کہا ابن ملک نی کہ ظرف اور
سربند پہچان رکہنی کو اسلیی فرمایا کہ تا معلوم ہو جہوٹ سچ اوسکا کہ دعوی کری اوسکا شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانی اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور
اوسنی پہچانا ظرف اور سربند اوسکا تو واجب ہی دینا اوسکا یا نہین امام مالک اور احمد تو کہتی ہین واجب ہی دینا اوسکا بغیر گواہ کی اسلیی کہ یہی مقصود ہی
پہچاننی ظرف اور سربند کیسی اور کہا شافعی اور حنفیہ نی کہ جب پہچانی آدمی ظرف اور سربند اور عدد اور وزن اور واقع ہو اوسکی نفس مین یہہ کہ سچا ہی
پس جائز ہی اوسکو دینا اوسکا اور جبر کرنا نہین پہنچتا بغیر گواہونکی اس صورت مین پہچان رکہنی کا فائدہ یہہ ہی کہ تا وہ لقطہ اوسکی مال مین اسطرح مل
نجاوی کہ تمیز کرنا اوسکی جبکہ آوی مالک اوسکا اور پہر تعریف کر الخ یعنی آگاہ کر لوگونکو اوسکی حال سی اوس جگہہ کہ پایا گیا ہی اور بازارونمین اور مسجدونمین اور
اور جگہونمین کہ جہان لوگ جمع ہوتی ہون اور طریقہ تعریف کا یہہ ہے کہ پکاری کہ جسکی کچہہ چیز گئی ہو آوی اور صفت اوسکی ذکر کری اور سال بہر تک
تعریف کرنا قول شافعی اور محمد اور مالک اور احمد کا ہی عمل کیا ہی اونہون نے ظاہر اس حدیث پر اور صحیح مذہب ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہہ ہی کہ قید مدت معین کے

نہین ہے اور حدیث مین ذکر سال کا برسبیل اتفاق کی واقع ہوا ہی باعتبار غالب کے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر کم دس درہم سی ہو تعریف کری چند روز اور
اگر دس ہون یا زیادہ تو ایک مہینی تک اور اگر سو یا زیادہ ہون تو ایک برس تک تعریف کری اور یہہ ایک روایت ہی ابوحنیفہ سی اور بعضون نے کہا صحیح یہہ ہی کہ ان مقدارون
سے لازم ایک ہے نہین اور موقوف ہی لقطہ اوٹھانیوالی کی رأی پر پس تعریف کری یہان تک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی نہین آنیکا اوسکو نہین طلب کریگا بعد اس مدت کی
دلیل انکی حدیث مسلم کی ہی کہ اوسمین مطلق عرفہا آیا ہی بلا قید سنۃ کی اور تعریف کہا تو شہرون اور مجمعون مین یہان تک ہے کہ خراب ہون اور اگر کچہہ چیز حقیر ہو
مانند گٹھلی اور چھلکون انار کی اور خوشہ انار کی بعد کاٹنی کی تو فائدہ اوٹھاوی ساتھہ اوسکی بدون تعریف کی اور پہنچتا ہی مالک کو لینا اوسکا اور
اگر پاوی مالک اوسکا تو دیدی اگر گواہ گذاری تو واجب ہے دیدینا اوسکا والا جائز جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو اپنی کام مین لاوی اس سے
معلوم ہوا کہ لقطہ کا بعد تعریف کی مالک ہو جاتا ہی غنی ہو یا فقیر اور مذہب اکثر صحابہ کا اور شافعی کا یہی ہی اور بعضی صحابہ نے کہا کہ غنی بعد تصدق کی
اور وہ مالک نہین ہوتا اور قول ابن عباس اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور حنیفہ کا یہی ہے بعد ازان اگر مالک آوی تو اختیار رکہتا ہی چاہی جائز رکھی
تصدق کو اور ثواب اوسکی لیی ہوگا اور اگر چاہی ضمان یعنی بدلا لی وسی یا فقیر سی اگر وہ چیز ہلاک ہو جاوی اور جونسا دونون سی ضمان دے دوسری
پر نہ رجوع کری یعنی دعوی دوسری پر نہین پہنچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی لی حاصل یہ کہ ضمان اوس صورت مین لینا پہنچتا ہی کہ وہ چیز ہلاک ہو جاوے اور
اگر وہ موجود ہو تو وہی لی اور بعضی حواشی شرح وقایہ مین نہایہ سی نقل کیا ہی کہ تصدق بعد تعریف کی جائز ہی اور رکھہ چھوڑنا اوسکا عزیمت ہی اور وہ
واسطی بہری ہے الخ یعنی اگر پکڑی تو نی بکری اور تعریف کیا اوسکو اور نہ پایا اوسکی مالک کو تو جائز ہی تجکو منتفع ہونا اوس سے یا واسطی بہائی تیری کی یعنی اگر
تو نی پکڑی اور اوسکا مالک آگیا تو وہ لی لیگا اوسکو یا چھوڑ دیگا تو اوسکو اور پا لیگا اوسکو مالک اوسکا تو بہی وہ لیلیگا یا معنی یہہ ہین کہ تو نہ لیگا تو اور کوئی
تیرا بہائی مسلمان لی لیگا اور اگر ان صورتون سی ایک بہی پائی جاویگی تو بہیڑیا لیلیگا مقصود آگاہ کرنا ہی اوپر جائز ہونی لینی اوسکی اور منتفع ہونیکی ساتھہ
اوسکی تا ضائع نہو اور بہیڑیا نہ کہا جاوی اور یہہ حکم عام ہی ہر جانور کی لیی کہ بغیر چرانیوالیکی ضائع ہو اور سکے آو ہی یعنی پیٹ اوسکا بمنزلہ مشک کے ہی کہ اوسمین رطوبت
ہوتی ہی کہ کفایت کرتی ہی بہت دنون یعنی اونٹ متحمل ہوتا ہی کئی روز کی پیاس کا اور جانورون سی متحمل نہین ہو سکتی چنانچہ مشہور ہی کہ بارہ روز تک متحمل ہو سکتا ہی
اور موزی اوسکی یعنی قوی ہین تلوی اوسکی کہ قدرت راہ چلنی کی اور پانی اور گہانس کہانیکی لیی جانیکی اور بچنی کی درندون سی خوب رکہتا ہی تشبیہ دی اوسکو ساتھہ
اوس مسافر کی کہ سامان سفر کا اپنی ساتھہ رکہتا ہی اور لکھا ہی علمائی کہ یہی حکم اونٹ کی ہر حیوان کا ہی کہ ضائع نہین ہوتا بغیر چرانیوالیکی مانند گہوڑی اور گائین اور گدہی کی
اور ساتھہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہے امام مالک اور شافعی نی بیچ عدم التقاط یعنی نہ پکڑ لینی اونٹ اور گائین کی جنگل مین اور اگر پائی جاوین یہہ جانور دیہات مین اور
اور شہرون مین تو جائز ہی التقاط انکا اور ہمارے نزدیک مستحب ہی التقاط اور تعریف سب جانورون کی ہر جگہہ واسطی محافظت مال لوگون کی اور جواب دیا گیا ہی احادیث
نبویہ سی کہ یہہ حکم اوس زمانی مین تہا بسبب غلبہ اہل صلاح و امانت کے کہ اگر کوئی نہ پکڑتا تو ہاتہہ کسی خائن کا اون تک نہ پہنچتا تہا اور ہمارے زمانی مین امن نہین ہے پس پکڑنا اونکا یعنی مین
محافظت ہی مال مالک مال کی ۞ ح ع ملتقی **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اوى ضالة فهو ضال ما لم يعرفها رواه مسلم اور روایت ہے زید سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ٹہکانا دی گم ہوئی چیز کو پس گمراہ ہی جب تک کہ نہ تعریف کری اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی چاہیے کہ تعریف کری اوسکو اور
بغیر تعریف کی نہ رکہہ چہوڑی کہ اوسمین خیانت اور گمراہی ہے ح ۞ **وعن** عبد الرحمن بن عثمان التيمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لقطة
الحاج رواه مسلم اور روایت ہی عبدالرحمن بن عثمان تیمی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا حاجیون کی لقطہ لینی سی نقل کی یہہ مسلم نے
ف یعنی حرم مکہ مین نہین حلال ہی مالک ہونا لقطہ کا بعد تعریف کی بلکہ واجب ہی اوٹھانیوالیکو کہ رہنی دی اوسکو یہان تک کہ مالک
اوسکا آوی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور ہمارے نزدیک لقطہ حرم اور غیر حرم کا برابر ہی چنانچہ بیان اسکا باب حرم مکہ مین مفصل ہو چکا ہے ح

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ علی بن ابی طالب رضؓ نی پایا ایک دینار یعنی راہ مین سی لطریق لقطہ کی پس لائی اوسکو حضرت علی رضؓ فاطمہ رضؓ کی پاس پہر پوچہا حضرت علی نی حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ رزق ہی اللہ کا پس کہایا اوس سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا علی اور فاطمہ رضؓ نی یعنی اوسکا کچہہ لیکر کہایا پس جبکہ ہوا بعد اسکی آئی ایک عورۃ ڈہونڈتے ہوئی دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی دی تو دینار نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اس مین یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت علی رضؓ نی بغیر تعریف کی وہ دینار کہایا ہو احتمال ہی کہ تعریف کی ہو پہر کہایا ہو اور حضرت نی جو فقط اوس عورۃ کی کہنی سی دینار اوسکو دلوا دیا تو اوسنی علامت اوسکی بیان کی ہوگی یا حضرت کو معلوم ہوگا کہ اوسکی ہی ۞ ع ۞ ح **وعن** الجارود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضالۃ المسلم حرق النار رواہ الدارمی اور روایت ہی جارود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گم ہوئی چیز مسلمان کی شعلہ ہے آگ کا نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر لیوی کوئی لقطہ کو اس ارادہ سی کہ مالک ہو نگا اوسکا اور نہ رعایت کری اوسمین وہ احکام کہ مشروع ہین اوسمین قسم تعریف وغیرہ سی تو وہ لقطہ پہنچاتا ہی اوسکو آگ دوزخ مین ۞ طیبی ۞ **وعن** عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد لقطۃ فلیشہد ذا عدل او ذوی عدل ولا یکتم ولا یغیب فان وجد صاحبہا فلیردہا علیہ والا فہو مال اللہ یؤتیہ من یشاء رواہ احمد وابوداود والدارمی اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پاوی لقطہ پس چاہیی کہ گواہ کری صاحب عدل کو یا کہا دو صاحب عدل کو اور نہ چہپاوی لقطہ کو یعنی ساتہہ ترک کرنی تعریف کی اور نہ غائب کر ڈالی اوسکو یعنی کسی اور مکان مین نہ بہیج دی پہر اگر پاوی پاوسکی مالک کو پس پہیر دی لقطہ کو مالک پر اور اگر نہ پایا مالک کو پس وہ مال ہی اللہ کا دیتا ہی وہ مال جسکو چاہتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور دارمی نی **ف** گواہ کری کہ یہہ چیز مینی پائی ہی تا نہ آئی الحال تہمت اور دعوی زیادتی کا نکری اور اسمین یہہ بہی حکمت ہی کہ بغیر گواہ کرنیکی کبہی اپنا نفس طمع کرتا ہی کہ گواہ تو کوئی ہی ہی نہین مالک کو دینا کیا ضرور ہی اور گواہ کرنی سی یہہ طمع نہین ہوتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہی اور یہہ بہی اسمین حکمت ہے کہ ساتہہ موت ناگہانی کے وارث اوسکو داخل ترکہ مین نکرین اور یہہ امر گواہ کرنیکا بعضی کہتی ہین لطریق استحباب کے ہی اور بعضی کہتی ہین لطریق وجوب کے اور اس حدیث مین کہا کہ وہ مال ہی اللہ کا اور اوپر کی حدیث مین کہا کہ رزق اللہ کا ہی مراد ان دونون لفظونسی حلال ہی یعنی وہ مال حلال ہی منتفع ہوا اوس سی کہ خدا نی غیب سے بہیجا اور پہر اگر مالک آوی دی اوسکو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ۞ ح ۞ ع **وعن** جابر قال رخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العصا والسوط والحبل واشباہہ یلتقطہ الرجل ینتفع بہ رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاٹہی مین اور کوڑے مین اور رسی مین اور مانند انکی مین کہ عرف مین انکو قلیل جانتی ہین کہ اوٹہالیوی اوسکو آدمی فائدہ لی اوس سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی لقطہ اوٹہانیوالا ان چیزون سی منتفع ہو بغیر تعریف کی اگر فقیر ہو اور شرح السنۃ مین لکہا ہے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ قلیل مال نہ تعریف کیا جاوی ولیکن اسمین کلام ہی اور حد قلیل کی کیا ہی بعضون نی کہا دس درہم سی کم قلیل ہے اور بعضون نی کہا کہ دینار اور کم دینار سی قلیل ہی بموجب حدیث حضرت علی رضؓ کی ۞ ع **وذکر حدیث** المقدام بن معدیکرب الا لا یحل فی باب الاعتصام اور ذکر کی گئی حدیث مقدام بن معدیکرب کی کہ سرا اوسکا یہہ الا لا یحل بیچ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی

باب الفرائض

باب ہی بیچ بیان فرائض کی **ف** یعنی اس باب مین بیان ہے حصونکا کہ معین ہین قرآن مین یا حدیث مین بیچ میراث کی اور لکہا ہی علمانی کہ متعلق ہوتی ہین ساتہہ متروکہ میت کے چار حق اس ترتیب سے کہ اول

تو میت کو تکفین اور تجہیز کریں یعنی نہلا اوسکو غسل دیں پہر کفن دیں پہر نماز پڑہ کر اوٹہا کر مقبرے مین لیجاوین اور قبر مین دفن کرین اور ان سب چیزون مین کہ حاجت
خرچ کرنی مال کے یعنی تنگی اور اسراف کی خرچ کرین بعد اسکی اگر میت کی ذمی دین ہو تو دین ادا کرین بعد اسکی جو مال بچی اوسمین سی تہائی تک وصیت جاری
کرین اگر وصیت کی ہو پہر بعد اسکی مال کو درمیان وارثون کی بانٹی اسطرح سی کہ پہلی اصحاب فرائض کو دین یعنی جنکا حصہ قرآن یا حدیث مین معین
ہی پہر بعد اسکی جو بچی تو میت کی عصبات نسبی کو دین کہ جو کچھہ اصحاب فروض سی بچا ہی وہ لیتی ہین اور اگر اصحاب فروض وارثون مین ہوتی ہین تو
سب ترکہ عصبات نسبی کو پہنچتا ہی اور اگر عصبات نسبی نہون تو جو کچھہ اصحاب فروض سی بچی میت کے آزاد کرنیوالیکو دین اگر میت بردہ آزاد ہو اور اگر
آزاد کرنیوالا نہو تو آزاد کرنیوالیکی عصبونکو دین جو عصبہ کہ مرد ہین اور اگر یہہ بہی نہون تو رد ہو اصحاب فروض پر سوائی زوجین کی کہ انپر رد نہین اور رد یہہ ہی
کہ جو کچھہ بچی اصحاب فروض کی حصون معین سی وہ پہر ہر ایک کو بقدر حصہ اوسکی کی دین اور اگر نہ اصحاب فروض ہون اور نہ عصبات نسبی ور نہ سببی ہون
تو ذوی الارحام کو دین اور وہ بہی نہون تو مولی موالات کو دین اور صورۃ مولی موالاۃ کی یہہ ہی کہ ایک شخص لاوارث نی کہا کسی سے کہ تو مولی میرا ہی وارث
ہونا تو میرا جب مرونگا اور خون بہا دینا تو میری طرف سی اور اوسنی قبول کیا تو یہہ عقد ہماری نزدیک درست ہی اور قبول کرنیوالا مولی موالاۃ کہلاتا ہی
اور اگر دوسرا شخص لاوارث تہا اور اوسنی بہی اسیطرح کہا اور اوسنی قبول کیا تو آپسمین ایک دوسریکا وارث ہوگا اور وہ بہی نہون تو اوسکو دین جسکی نسب کا
اقرار کیا میت نی غیر پر یعنی کہا کہ یہہ بیٹا میری باپکا ہی اور اوسطرح نسب اوسکا ثابت نہو سوائی اسکی اقرار کی اور اگر وہ بہی نہو تو جسکی لیے تمام مال کی
وصیت کی ہو اوسکو دین اور وہ بہی نہون تو بیت المال مین مال اوسکا رکہا جاوی اور اگر بیت المال بہی نہو تو مصرف بیت المال مین صرف کرے
یعنی فقرا وغیرہ کو دی اور اصحاب فروض بارہ ہین باپ اور دادا اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور بہائی اخیافی اور بہائی اخیافی وہ ہی کہ مان اوسکی
اور اوسکی ایک ہو اور باپ دو اور جورو اور خاوند اور مان اور جدہ یعنی دادی اور نانی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور
بہن سوتیلی اور بہن اخیافیہ پس باپکا چہٹا حصہ ہے اگر اوسکی ساتہہ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچی کی درجہ کا ہو اور اگر یہہ دونون نہون اور اسکی ساتہہ بیٹی یا پوتی میت کے اگرچہ نیچی کی
درجے ہو تو چہٹا حصہ ہے لیگا اور عصبہ ہے ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کے اور نہ بیٹی کی اگرچہ نیچی کی تہو حاصل یہہ پہلی صورتمین باپ نرا صاحب فرض ہی اور دوسری صورتمین
صاحب فرض بہی ہے اور عصبہ ہے اور تیسری صورتمین نرا عصبہ اور دادا کی صورت نہونی باپ کے تینون احوال مذکورہ مین مثل باپ کے ہی اور باپ میت کی ہوتی ہوئی دادا محروم ہے اور بہائی اخیافی اور
بہن اخیافیہ کا چہٹا حصہ ہی اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی حصہ ہی کہ مرد و عورت پر برابر بانٹا جاوے اور یہہ بہائی اور بہن اخیافی ساتہہ اولاد میت کے
اور ساتہہ اولاد بیٹی میت کی کی اور ساتہہ باپ دادا میت کی محروم ہین اور خاوند کا چوتہائی حصہ ہی اگر میت کی اولاد ہو اور اگر اولاد نہو تو آدہا ہی اور
بیوی کا آٹہوان حصہ ہی ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کی ہو اور اگر اولاد نہو تو چوتہائی ہی اور مان کا چہٹا حصہ ہی اگر اسکی ساتہہ اولاد میت کی
ہو یا اولاد میت کی بیٹی کی ہو یا ایک بہائی اور ایک بہن یا دو بہائی یا دو بہن یا زیادہ دو سی ہون عام ہی کہ سگی ہون یا سوتیلی یا اخیافی اور اگر انمین سے
کوئی نہو تو تہائی حصہ ہی کل مال مین سی اور جس صورت مین کہ مان کی ساتہہ باپ اور خاوند یا بیوی میت کی ہون تو حصہ خاوند یا بیوی کو دی کہ تہائی مابقی کے وارث ہوگے
اور اگر اس مسئلہ مین دادا بجائے باپ کی ہو تو حصہ مان کا تہائی سب ترکہ کا ہو کہ دادا اسمین بجای باپ کی نہین اور حصہ جدہ کا ایک ہو یا کئی باپ کی طرف کی ہو
یا مان کی طرف کی چہٹا حصہ ہی کہ سب برابر لین بشرطیکہ درجی مین برابر ہون اور اگر درجہ مین متفاوت ہون تو دور کی بسبب قریب کی محروم ہوگی اور
جدات یعنی دادیان اور نانیان ماں کی ہونیسی محروم ہوتی ہین اور اسیطرح جدات پدری ہونی سے باپ کی ساقط ہوتی ہین مگر ہونی دادا کی نہین ساقط ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اوسکا حصہ آدہا ہی اور
اگر دو یا زیادہ دو سی ہون تو دو تہائی ہین جس صورت مین کہ اوسکی ساتہہ سگا بہائی یا سوتیلا بہائی نہو اور بہائی کی ہونی عصبہ ہوتی ہی پس حصہ
اوسکا بہ نسبت بہائی کی حصہ کے آدہا ہوگا اور اگر بیٹا اور بیٹیان میت کی متعدد ہون تو تقسیم اونکی اسطرح ہی کہ بیٹی کی دو حصے اور بیٹی کا ایک حصہ اور پوتی

اگر ایک ہو تو حصہ اوسکا چہٹا ہی اور اگر دو یا زیادہ ہون دوسی تو دو تہائی اگر میت کی بیٹی یا پوتا نہو اور ایک بیٹی میت کی ہوتی ہوئی پوتی کا چہٹا
حصہ ہی اور دو بیٹیون میت کی ہوتی ہوئی پوتی محروم ہوگی مگر کہ پوتی کی ساتہہ پوتا میت کا ہو تو اوس صورت مین باوجود ایک بیٹی یا دو بیٹیون
میت کی وہ پوتی عصبہ ہوگے اگرچہ پوتا پوتیکی درجی سی نیچی ہو پس حق عصوبت کا سبب پوتیکو پہنچیگا اور وہ پوتا نیچی کی درجی کا ساقط ہوگا اور اگر پوتا
برابر کی درجی کا ہوگا تو تقسیم اونکی بطور عصوبت کی ہوگی یعنی پوتیکی دو حصی اور پوتیکا ایک حصہ اور یہہ پوتا سگا بہائی اوس پوتی کا ہو یا سوتیلا بہائی
یا چچا کا بیٹا بہائی اور یہہ پوتی میت کی بیٹا ہوتی ہوئی محروم محض ہی بہرحال اور بیچ صورت نہونی اولاد میت کی اور نہ ہونی اولاد بیٹی میت کی
پڑوتی میت کی قائم مقام پوتیکی ہی سب باتون ذکر کی گئی ہین اور اولاد پوتی کی پوتی کی ہونی سی اور اولاد بیٹی کی بیٹی کی ہونی سی محروم ہین
اور محروم ہوتی ہن بہائی اور بہنین اخیافی بسبب ہونی اولاد میت کی اور میت کی بیٹی کی اولاد کی ہونی سی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور
باپ اور دادا کی ہونی سی بہی محروم ہوتی ہین اور سگی بہن بیچ صورت نہونی بیٹی کی اور نہونی پوتی کی اور نہونی پڑوتی کی سب حال مین
قائم مقام بیٹی کی ہی یعنی ایک کو آدہا اور دو کو یا دو سی زیادہ کو دو تہائی اور بہن سوتیلی بشرط نہونی سگی بہن کی یہی حکم رکہتی ہی اور عصبہ
ہوتی ہی بہن سگی اور سوتیلی ہوتی ہوئی بیٹی میت کی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور اسیطرح سگی بہن سگی بہائی کی ساتہہ عصبہ
ہوتی ہی اور سوتیلی بہائی کی ساتہہ صاحب فرض ہوتی ہی اور بہائی اور بہنین سوتیلی ہوتی ایک بہائی سگی سے کے ساقط ہوتی ہین اور
حصہ سوتیلی بہن کا ہوتی ہوئی ایک سگی بہن کی چہٹا ہی ایک ہو یا زیادہ ایک سی اور دو سگی بہنون کی ہوتی ہوئی سوتیلی بہن ساقط ہوتی
ہی مگر کہ سوتیلی بہن کی ساتہہ بہائی سوتیلا بہی ہو پس بیچ صورت ہونی ایک بہن یا دو بہنون سگی کی اور بیچ صورت نہوتی سگی بہن کی سوتیلی
بہن ساتہہ بہائی سوتیلی کی عصبہ ہوتی ہی اور حصہ درمیان اونکی بطور عصوبت کی تقسیم ہوتا ہی اور جبکہ سگی بہن ساتہہ بیٹی یا پوتی یا پڑوتی وغیرہ
میت کی عصبہ ہوگی تو بہائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہونگی اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین سگی اور سوتیلی بسبب ہونی بیٹی اور پوتی کی اگرچہ نیچے
کی درجی کا ہو اور بسبب ہونی باپ اور دادا کی **مسئلہ** عصبات چار قسم پر ہین اول بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون دوسرے
باپ اور دادا اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون تیسری بہائی سگی اور سوتیلی اور بیٹی اونکی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون چوتہی چچا میت کی اور چچا میت کے
باپ کی اور چچا میت کی دادا کی اور بیٹی اور پوتی ان تینون چچاؤنکی اگرچہ نیچے کے درجی کی ہون اور مقدم انمین ہین بیٹی پہر پوتی اگرچہ نیچی کی درجی
کی ہون پہر باپ پہر دادا اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون پہر بہائی پہر بہتیجی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون پہر چچا پہر اولاد اونکی پس جہان کہین کہ ایک
قسم اول مین سی ہوگا تو باقی تین قسمون کی لوگ بالکل محروم ہونگی اور اسیطرح بسبب ہونی ایک کی قسم دوسری مین سی باقی دو قسمون کی لوگ
محروم ہون گی اور بسبب ہونے ایک کی قسم تیسری مین سی چوتہی قسم کی لوگ محروم ہونگی اور بیچ ہر قسم کی ان قسمون مین سی قریب بعید سی اولی ہی یعنی
بسبب ہونی قریب کی بعید کو کچہہ نہین پہنچیگا اور سگا سوتیلی سی اولی ہی اور پوتی میت کی چچاؤن کی چچاؤن باپ میت کی سی اولی ہین اور پوتی
باپ کی چچاؤنکی چچاؤن دادا کی سی اولی ہین **مسئلہ** ذوی الارحام چار قسم پر ہین اول اولاد بیٹی کی اور اولاد پوتی کی اور اولاد پڑوتی کی
اگرچہ نیچی درجی کی ہون دوسری اجداد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون اور جد فاسد اوسکو کہتی ہین کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کے
عورت داخل ہو مانند نانا میت کے اور باپ نانی یا دادی میت کے اور جدہ فاسدہ وہ ہی کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کی جد فاسد آوی مانند نانا
کی ماں کی اور دادی اور نانی کی باپ کی ماں کی کہ یہہ ذوی الارحام سی ہین اور جد صحیح وہ ہی کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کے
عورت داخل نہو مانند دادا اور پردادا کی اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون اور جدہ صحیحہ وہ ہی کہ جد فاسد بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کے نہ ہو

اسند دادی اور پردادی اور نانی اور پرنانی کی اگرچہ اوپر کی درجیکی ہوں اور یہہ ذوی الفروض سی ہیں جیسا کہ اوپر ذکر کی گئین اور تیسری قسم ذوی الارحام سی اولاد سگی بہنونکی اور سوتیلی بہنونکی اور بہنون اخیافیہ کی اور اولاد بہائی اخیافی کی اور بیٹیان سگی بہائی اور سوتیلی بہائی کی ہین چوتہی پہپیان مطلق یعنی سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور چچا اخیافی اور ماموں اور خالائین ہین پس اگر ایک قسم اول سی یا اولاد انکی سی اگرچہ نیچیکی درجیکا ہو موجود ہو تو لوگ تینون قسمون باقی کی سب محروم ہونگی اور بسبب ہونی ایک کی قسم دوسری مین سی لوگ قسم تیسری اور چوتہی کی محروم ہونگی اور بسبب ہونی ایک کی قسم تیسری مین سی سب لوگ چوتہی قسم کی محروم ہونگی اور قریب بعید سی بیچ سب قسمونکی اولی ہین اور باقی تفصیل اسکی فرائض مین دیکہنی چاہیی **مسئلہ** موانع ارثکی چار ہین یعنی انسی وارث نہین ہوتا ایک تو رق یعنی بردہ ہونا کہ بردیکا وارث ہوتا ہی ۰ اور دوسرے قتل مانع ہی ارث سی وہ قتل کہ جس سی واجب ہوتا ہی قصاص یا کفارہ بیان مجمل اسکا یہہ ہی کہ قتل کی پانچ قسمین ہین جنا بجگہ بر محل بیان مفصل اونکا ہوگا انشاء اللہ تعالی ان مین سی چار قسمین تو ایسی ہین کہ کسی مین قصاص لازم آتا ہی اور کسی مین کفارہ اور دیتہ پس ان چارون صورتون مین محروم ہوتا ہی قاتل میراث سی ہماری نزدیک جبکہ ناحق قتل کری اور اگر اپنی مورثکو از راہ قصاص کے یا حد یا دفع کرنیکی نفس اپنی سی ماری تو اصلا محروم نہین ہوتا اور ایک قسم ان مین قتل بالتسبیب کہلاتی ہی اوس سی نہ قصاص لازم آتا ہی نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہی پس اوس قتل سی قاتل نہین محروم ہوتا اور قتل بالتسبیب یہہ ہے کہ کہودی ایک شخص کنوا یا رکہی پتہر غیر ملک اپنی مین بلا اذن پس ہلاک ہو جاوی اوس سی انسان اور اسیطرح قاتل اگر لڑکا ہو یا دیوانہ ہو تو نہین محروم ہوتا مقتول کی میراث سی ہماری نزدیک اور تیسری اختلاف دو دینونکا مانع ہی ارث سی یعنی نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی اور نہ کافر مسلمانکا اور چوتہی اختلاف دارین ہی یعنی ایک شخص دار الاسلام مین ہو اور ایک شخص دار الحرب مین تو نہ وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ یہہ اوسکا اور یہہ حکم کافرونکی لیی ہی اہل اسلام کی لیی نہین اگر اہل اسلام اختلاف دارین رکہتی ہون تو آپسمین ایک دوسریکا وارث ہوگا مغنی الطالب ۰ سراجی ۰ شریفی ۰ بسیط ۰ مولانا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ وَلَمْ یَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ تَرَكَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَیْنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۰

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مین نزدیک تر اور لائق تر ہون ساتہہ مسلمانون کی جانون انکی سی یعنی ہر چیز مین امور دین و دنیا سی شفقت میری اوپر بہت ہی شفقت انکی سی اپنی جانون پر پس ہو مین لائق تر ساتہہ ادا کرنی قرضون انکی کی پس جو شخص کہ مری اور اوسپر ہو دین اور نہ چہوڑ گیا ہو اتنا مال کہ دین اوس سی ادا ہو سکی پس مجہپر ہی ادا کرنا اوسکی دین کا اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی مال پس وہ اوسکی وارثونکی لیی ہی یعنی بعد ادا کرنی دین و وصیت اوسکی کی اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چہوڑ جاوی قرض یا عیال پس آوی میری پاس یعنی وکیل یا وصی اوسکا پس مین ہون کارساز اوسکا یعنی قرض اوسکا ادا کرونگا اور غمخواری کرونگا اوسکی عیال کی اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چہوڑ جاوی مال پس وہ اوسکی وارثونکی لیی ہی اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی جیز بہاری یعنی دین و عیال پس وہ رجوع کرنیوالی ہی طرف میری نقل یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابتدا مین عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ اگر کوئی مرتا اور اوسپر ہوتا قرض اور مال چہوڑ نہ گیا ہوتا تو حضرت اوسکی جنازیکی نماز نہ پڑہتی اور اخیر مین جب فراغت ہوئی تو ایسا ٹہیرایا کہ دین اوسکا اپنی ذمی کر لیتی اور نماز پڑہتی چنانچہ یہہ مطلب حدیث ابی ہریرہ کی سی کہ باب الافلاس والانظار کی پہلی فصل مین گذر کے سمجہا جاتا ہی اور یہہ بات بسبب کمال شفقت و رحمت کی تہی امت پر صلی اللہ علیہ وسلم ۰ ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۰

مفصل مرو... اس جگہ کی نیچ پہلی فصل باب الافلاس والانظار کی نیچ فائدہ حدیث ابی ہریرہ کی ذکر کی گئی ہین ۱۲

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حصی میراث کی کہ کتاب اللہ مین معین ہین حصی دارونکو پہر جو کچھہ بچی پس
وہ واسطی اوس شخص کی ہی کہ بہت نزدیک ہو میت کی مردونمین سی کہ اوسکو عصبہ کہتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جنکا حصہ معین ہی کتاب اللہ مین
کہ اونکو ذوی الفروض کہتی ہین اول اونکو دو ترکی مین سی پہر جو کچھہ بچی اوسکو عصبونکو اور عصبونمین جو قریب تر ہی وہ مقدم ہی پس نہین وارث ہوتا عصبہ
بعید عصبہ قریب کی ہوتی اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبونکا ابتدا باب مین تفصیل سی ہو چکا اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعضی وارث
حاجب یعنی روکنی والی ہوتی ہین بعضونکو اور حجب دو قسم پر ہی حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض مین ہی اور لفظ ذکر واسطے
تاکید کی اور احتراز کرنیکی خنثی سی ہی **وعن** اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرث المسلم الکافر ولا
الکافر المسلم متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ کافر نہین وارث ہوتا مسلمانکا اور اسمین اختلاف ہی کہ مسلمان کافر کا
وارث ہوتا ہی یا نہین جمہور تو کہتی ہین کہ وہ بہی نہین وارث ہوتا اور بعضے صحابہ اور تابعین نی کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی اور امام مالک کا
بہی مذہب ہے اور مرتد نہین وارث ہوتا مسلمانکا بالاجماع اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہی یا نہین اسمین بہی اختلاف ہے نزدیک امام مالک اور شافعی اور ربیعہ اور ابن ابی لیلی وغیرہم کی مسلمان
نہین وارث ہوتا اسکا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ جو کچھہ کمایا ہی اسلام مین پس وہ واسطی وارثون مسلمان اوسکی کی ہی ع **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری اور روایت ہے انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا مولی قوم کا اوس قوم مین سی ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
مولی سی مراد یہان آزاد کرنیوالا ہے یعنی آزاد کرنیوالا وارث ہوتا ہی غلام آزاد کا اگر اسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف غلام آزاد کی کہ وہ وارث آزاد کرنیوالیکا
نہین ہوتا بعضون نی کہا کہ مولی سی مراد ہی غلام آزاد کیا ہوا یعنی جس قوم نی کسیکو آزاد کیا ہو حکم اوسکا حکم اوس قوم کا سا ہی مثلا بنی ہاشم نی
آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بیچ مقدمہ زکوۃ کی حکم بنی ہاشم کا سا رکہتا ہی جیسیکہ بنی ہاشم پر زکوۃ حرام ہی اسطرح بنی ہاشم کی غلام آزاد کیی ہوئی پر بہی زکوۃ
حرام ہی ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن اخت القوم منہم متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہانجا قوم کا اونہین مین سی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بہانجا
وارث ہوتا ہی ماموں کا اور ذوی الارحام سی ہے اور نہین وارث ہوتی ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابو حنیفہ رح اور احمد رح کی اور ذوی الارحام جب
وارث ہوتی ہین کہ نہون میت کی ذوی الفروض اور نہ عصبات اور ذوی الارحام کا بیان ابتدا ہی باب مین تفصیل سی ہو چکا ہی اور دلیل
پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی حنفیہ نی اوپر وارث ہونی ذوی الارحام کی طیبی ع ح **وذکر** حدیث عائشۃ انما الولاء
فی باب قبل باب السلم وسنذکر حدیث البراء الخالۃ بمنزلۃ الام فی باب بلوغ الصغیر وحضانتہ ان شاء اللہ تعالی
اور ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی کہ سرا اوسکا انما الولاء ہی بیچ باب کی کہ پہلی باب السلم سی ہی اور ذکر کرینگی ہم حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے الخالۃ بمنزلۃ
الام بیچ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کی اگر چاہی گا اللہ تعالی **ف** بمنزلۃ الام یعنی خالہ بمنزلہ ماں کی ہی میراث مین پس اگر جمع ہو خالہ ساتہہ بہن کی تو دو ثلث
بہن کو ملینگی اور ایک ثلث خالہ کو ع

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوارث اہل ملتین شتی رواہ ابو داود وابن ماجۃ
ورواہ الترمذی عن جابر روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وارث ہوتی
ہی درمیان دو دین والون مختلف کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی ترمذی نی جابر سی **ف** یعنی نہ کافر مسلمانکا وارث ہوتا ہی اور نہ مسلمان کافر

كا ٭ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا یَرِثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنیوالا نہین وارث ہوتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی جو شخص کہ اپنی مورث کو مار ڈالی تو وہ اوس
میراث سی محروم ہی اور بیان مفصل اسکا ابتدا ہی باب مین گذر چکا ہی ٭ ح وَعَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ
اِذَا لَمْ تَکُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ ٹھہرایا واسطی جدہ کی چھٹا حصہ جسوقت کہ نہو حاجب
اوسکو مان نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی اگر ان میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی محروم کریگی جدہ کو حصہ سی اور جدہ سی مراد عام ہی نانی
ہو یا دادی ٭ ح مولانا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِیُّ صُلِّیَ عَلَیْهِ وَوُرِّثَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آواز کری لڑکا نماز پڑہی جاوی اوسپر اور وارث کیا جاوی نقل کی یہہ
ابن ماجہ اور دارمی نی ف مراد آواز سی علامت زندگی کی ہی یعنی اگر بچہ پیدا ہونیکی وقت آدہی سی زیادہ نکلا اور اوسمین علامت زندگی کی معلوم ہوئی
خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ چھینکا خواہ کوئی عضو ہلا اور پھر مرگیا تو اوسپر نماز جنازہ بھی پڑہی اور اوسکو وارث بھی ٹھہراوی اور اوسکا ورثہ بھی بانٹی پس اگر مری کوئی
شخص اور وارث اوسکا پیٹ مین ہو تو رکھہ چھوڑی جاوی اوسکی میراث اگر زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اوسی اوسکی وارثون کی طرف نقل کریگی میراث اور اگر زندہ پیدا ہوا اور وارث
لیجاوینگی ٭ ح وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِیْفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ
اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی کثیر بن عبد اللہ سی نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ سی اونہون نقل کی دادا کثیر کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی مولی قوم کا اوس قوم مین سی ہی اور حلیف قوم کا اوس قوم مین سی ہی اور بہانجا قوم کا اوس قوم مین سی ہی نقل کی یہہ دارمی نی ف مولی
قوم کا الخ بیان اسکا فائدہ حدیث انس کی مین ہو چکا اور حلیف قوم کا الخ عرب مین پہلی عادت تہی کہ آپسمین قسمان قسمین کرتی تہی اسپر کہ خون تیرا خون میرا ہی اور
صلح تیری صلح میری ہی اور جنگ تیری جنگ میری ہی اور مین وارث تیرا اور تو وارث میرا بعد ازان یہہ حکم منسوخ ہوا ساتھہ آیۃ مواریث کی اور بہانجا
قوم کا الخ بیان اسکا بھی بیچ فائدہ حدیث انس کی گذر چکا ٭ ح وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ
مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ فَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیْعَةً فَاِلَیْنَا وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَاَنَا مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَهٗ اَرِثُ مَالَهٗ وَاَفُکُّ عَانَهٗ وَالْخَالُ
وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ یَرِثُ مَالَهٗ وَیَفُکُّ عَانَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ اَعْقِلُ عَنْهُ وَاَرِثُهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ
یَعْقِلُ عَنْهُ وَیَرِثُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی مقدام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین لائق تر ہون ساتھہ ہر مومن کی جان
اوسکی سی پس جو شخص کہ چھوڑ جاوی قرض یا عیال پس طرف میری ہی ادا کرنا اوسکا اور پرورش کرنا اوسکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوی مال پس واسطی وارثون اوسکی کی ہی اور مین
کارساز اوسکا ہون کہ نہین کوئی کارساز اوسکا وارث ہوتا ہون اوسکی مال کا یعنی رکہتا ہون اوسکو بیت المال مین کہ انبیا وارث نہین ہوتی کسیکی اور نہ کوئی انکا وارث ہوتا ہی
اور چھڑاتا ہون قیدی اوسکیکو یعنی اوسپر جو خون بہا دینا لازم آیا تہا اور سبب اوسکی نفس اوسکا مقید و معذب ہی عالم برزخ مین اوسکی طرفسی دیکر اوسکو چھڑاتا ہون عذاب سی اور ماموں وارث
اوس شخص کا ہی کہ نہین کوئی وارث اوسکا یعنی ماموں کہ ذوی الارحام سی ہی وارث ہوتا ہی اوسکا کہ جسکی ذوی الفروض اور عصبی نہین ہوتی وارث ہوتا ہی اوسکی مال کا اور
چھڑاتا ہی قیدی اوسکیکو اور ایک روایت مین ہی کہ مین وارث ہون اوسکا کہ نہین وارث اوسکا خون بہا ادا کرتا ہون اوسکی طرفسی اور وارث ہوتا ہون اوسکا اور
ماموں وارث ہی اوسکا کہ نہین کوئی وارث اوسکا خون بہا بہرتا ہی اوسکی طرفسی اور وارث ہوتا ہی اوسکا نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثَلٰثَ مَوَارِیْثَ عَتِیْقَهَا وَلَقِیْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت واثلہ بن اسقع سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیتی ہی عورت تین شخصون کی میراث اپنی آزاد کیے ہوئی کی

اور اپنی پائی ہوی کی اور بچی اپنی کی کہ لعان ہوا وس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** میراث آزاد کی ہوئی کی یعنی ایک عورت بردہ آزاد کری اور وہ بردہ مرجاوی اور اوس بردیکا کوئی عصبہ نسبی ہو وی نہین تو وہ عورۃ وارث اوسکی ہوتی ہی مانند مرد کی اور پائی ہوئی کی یعنی ایک عورۃ نی بچا راہ مین پڑا ہوا پایا اور پالا اوسکو اوسکی عورۃ وارث ہوتی ہی بعد مرنیکی اور یہہ مذہب اسحق بن راہویہ کا ہی اور اور علما کا مذہب یہہ ہے کہ نہین ولا ہی واسطی ملتقط کی یعنی بچی کو راہ مین اوٹھانیوالا نہین وارث ہوتا اسلیے کہ خاص کیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ولا کو واسطی آزاد کرنی والیکی ساتھہ قول اپنی کی الا ولا الا ولا العتاقۃ پس شاید کہ یہہ حدیث منسوخ ہی اونکی نزدیک اور قاضی نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ مال وسکا بیت المال کی لیی ہی اور یہہ عورۃ اولی اور احق ہی بہ نسبت اور مسلمانونکی ساتھہ اسکی کہ صرف کیا جاوی اوسپر وہ مال کہ چھوڑا ہی لڑکی نی اور لعان اوسکو کہتی ہین کہ مرد اپنی بیوی کو تہمت زنا کی کری یا انکار کری بچی پیدا ہوی کا کہ یہہ میرا نہین اور آپسمین ایک دوسرے کو لعنت کری چنانچہ بیان مفصل اسکا باب اللعان مین ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جس بچی کی پیدا ہونیمین لعان ہوئی اوس بچیکا نسب باپ سے ثابت نہین ہوتا اور نہ آپسمین ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہی اسلیے کہ توارث بسبب نسب کے ہوتا ہی اور وہ منتفی ہوا اور نسب اوسکا ماں سی ثابت ہی پس وہ آپسمین وارث بہی ہوتی ہین اور یہی حکم ولد الزنا کا ہی ت ح ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل عاہر بحرۃ او امۃ فالولد ولد زنا لا یرث ولا یورث رواہ الترمذی اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زنا کری ساتھہ عورۃ آزاد کی یا لونڈی کی پس فرزند کہ پیدا ہوا اوس سے ولد الزنا ہوتا ہی نہین وارث ہوتا ہی اور میراث لیجاتی ہی اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی لڑکا نہین وارث ہوتا زنا کرنیوالیکا اور نہ اوسکی اقربا کا اسلیے کہ وراثت بسبب نسب کے ہوتی ہی اور نسب نہین درمیان اسکی اور درمیان زنا کرنیوالیکی اور نہ زنا کرنیوالا وارث ہوتا ہی اوس لڑکیکا اور نہ اقربا زنا کرنیوالیکی بخلاف ماں کی کہ وہ اوس لڑکیکی وارث ہوتی ہی اور لڑکا اوسکا ع **وعن** عائشۃ ان مولی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات وترک شیئا ولم یدع حمیما ولا ولدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا میراثہ رجلا من اہل قریتہ رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہے عائشہ سے کہ یہہ غلام آزاد کیا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرگیا اور چھوڑ گیا کچھہ مال اور نہ چھوڑا کوئی ناتیدار اور نہ فرزند پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میراث اسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والونمین سے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** چونکہ اوسنی کوئی وارث چھوڑا نہین مال اسکا واسطی بیت المال کی تہا اور مصرف بیت المال کی فقرا وغیرہ ہین پس آنحضرت نی اوسکی بستی والیکو دینا مناسب جانا بسبب محتاج ہونی اونکی کی اور حضرت کو ولا یعنی وراثت اوسکی اسلیے نہ پہنچی کہ نہ انبیا وارث کسیکی ہوتی ہین اور نہ کوئی انکا وارث ہوتا ہے ع **وعن** بریدۃ قال مات رجل من خزاعۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمیراثہ فقال التمسوا لہ وارثا او ذا رحم فلم یجدوا لہ وارثا ولا ذا رحم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوہ الکبر من خزاعۃ رواہ ابوداود وفی روایۃ لہ قال انظروا اکبر رجل من خزاعۃ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا مرگیا ایک شخص خزاعہ مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میراث اوسکی پس فرمایا کہ تلاش کرو واسطی اسکی وارث کو یعنی ذوی الفروض یا عصبات سے یا ذی رحم کو پس نہ پایا اوسکا وارث اور نہ ذی رحم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دو میراث اسکی بڑیکو خزاعہ مین سے نقل کی یہہ ابوداود نی اور ایک روایت ابوداود کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نی دیکہو بڑی شخص کو خزاعہ مین سے یعنی اور دو اوسکو **ف** اسکی بہی تاویل وہی ہے جو اوپر کی حدیث مین گذری کہ ترکہ اسکا داخل بیت المال کی ہوتا حضرت نی مناسب یون جانا کہ ایک شخص بڑیکو اونمین سے دیجیی بنظر اسکی کہ وہ بہی مصرف بیت المال ہے اور باعتبار ہم قبیلہ ہونیکی زیادہ اسکی حق ہی ت ح **وعن** علی قال انکم تقرؤن ہذہ الایۃ من بعد وصیۃ توصون بہا او دین وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالدین قبل الوصیۃ وان اعیان بنی الام یتوارثون دون بنی العلات الرجل یرث اخاہ لابیہ وامہ دون اخیہ لابیہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ الدارمی قال الاخوۃ من الام یتوارثون دون بنی العلات الی اخرہ اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا تحقیق تم پڑہتی ہو اس آیۃ کو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھہ ادا کرنی دین کے پہلے وصیت کی اور حکم کیا حضرت نی کہ حقیقی بہائی وارث ہوتی ہین نہ سوتیلی یعنی باوجود ہونے حقیقی بہائیون کی سوتیلون کو نہین پہنچتا آدمی وارث ہوتا ہی اپنی سگی بہائی کا نہ سوتیلی بہائیکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت دارمی کی مین یون ہے

كہ فرمایا حضرت علی نے کہ بہائی کہ ماں مین بہی شریک ہون یعنی ماں اور باپ مین شریک ہون یعنی سگی بہائی وارث ہوتی ہین نہ بہائی کہ فقط باپ مین شریک ہون یعنی سوتیلی تا آخر حدیث کہ مذکور ہوئی **ف** پڑہتی ہو اس آیت کو الخ حاصل آیہ کا یہہ ہی کہ میراث بعد جاری کرنی وصیت کی ہی کہ میت کی اور بعد ادا کرنی دین میت کی ہی اور مراد حضرت علی کی یہہ ہی کہ تم اس آیہ کو پڑہتی ہو اور معنی بہی اسکی سمجہتی ہو بیان اسکا یہہ ہی کہ آیہ کریمہ مین وصیت دین پر مقدم واقع ہوئی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ادائی دین کو مقدم رکہا اجرا وصیت پر پس یہ گمان نہ کرین لوگ درمیان آیہ کی اور فعل آنحضرت کی منافات ہی بلکہ جانین کہ دین مقدم ہی حکم مین اگرچہ موخر ہی ذکر مین اور وصیت کو مقدم ذکر مین اسلیے کیا کہ ورثہ پر جاری کرنا وصیت کا شاق ہی اوسکو سہل نہ جانین بلکہ اوسکی اجرا مین اہتمام خوب طرح کرین اور آدمی وارث ہوتا ہی الخ یہہ تفسیر اور تکملہ پہلی کلام کی ہی ؀ح ؀ع

وعن جابر قال جاءت امرأة سعد بن الربيع بابنتيها من سعد بن الربيع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله هاتان ابنتا سعد بن الربيع قتل ابوهما معك يوم احد شهيدا وان عمهما اخذ مالهما ولم يدع لهما مالا ولا تنكحان الا ولهما مال قال يقضي الله في ذلك فنزلت اية الميراث فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمهما فقال اعط لابنتي سعد الثلثين واعط امهما الثمن وما بقي فهو لك رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنی دونون بیٹیون کو کہ سعد بن ربیع سے تہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ یہہ دونون بیٹیان سعد بن ربیع کی ہین مارا گیا باپ انکا آپکی ساتہہ دن احد کی شہید اور تحقیق چچا انکی نی لیا مال انکا یعنی جو مال کہ انکو پہنچا سعد کی بہائی نی لیلیا بحسب رسم جاہلیت کی کہ عورتونکو محروم کرتی تہی میراث سی اور نہ چہوڑا انکی لیے مال اور نکاح نہین کی جاتین یہہ مگر کہ ہو واسطے انکی مال فرمایا حضرت نی حکم کریگا اللہ تعالی بیچ مقدمہ انکیکی یعنی صبر کر تا وحی آوی انکی مقدمہ مین پس اوتری آیہ میراث کی یعنی یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ پس بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو انکی چچا کی پاس اور فرمایا کہ دی سعد کی دونو بیٹیونکو دو تہائی اور دی لڑکیونکی ماکو آٹہوان حصہ اور جو کچہہ بیچ رہی پس وہ واسطے تیری ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** یعنی مال کی چوبیس حصی کر کر یون تقسیم کئے

مسئلہ			
میت			
بنت	بنت	زوجہ	عم

وعن هزيل بن شرحبيل قال سئل ابو موسى عن ابنة وبنت ابن واخت فقال للبنت النصف وللاخت النصف وأت ابن مسعود فسيتابعني فسئل ابن مسعود واخبر بقول ابي موسى فقال لقد ضللت اذا وما انا من المهتدين اقضي فيها بما قضى النبي صلى الله عليه وسلم للبنت النصف ولابنة الابن السدس تكملة الثلثين وما بقي فللاخت فأتينا ابا موسى فاخبرناه بقول ابن مسعود فقال لا تسألوني ما دام هذا الحبر فيكم رواه البخاري

اور روایت ہی ہزیل بیٹی شرحبیل کی سی کہ کہا سوال کیی گئی ابوموسی اس مسئلے سے کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن یعنی ایک شخص مری یہہ یہہ وارث چہوڑ کر تو اوسکی میراث کیونکر بٹی پس جواب دیا ابوموسی نی کہ بیٹی کو آدہا اور بہن کو آدہا یعنی پوتی کو محروم کیا اور کہا ابوموسی نی پوچہنی والیکو کہ جا عبد اللہ بن مسعود کی پاس یعنی اور پوچہہ اوس سی بہی یہہ مسئلہ پس موافقت کریگا میری یعنی یہی جواب دینگی پس سوال کیی گئی ابن مسعود اور خبر دی گئی ساتہہ جواب ابوموسی کی پس کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق مین گمراہ ہون اسوقت یعنی مین اگر ایسا فتوی دون تو گمراہ ہوون اور نہ ہون مین راہ پانیوالونسی حکم کرونگا مین اس مسئلہ مین موافق اوسکی کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ یہہ ہی بیٹی کو آدہا اور پوتی کو چہٹا حصہ واسطی پورا کرنی دو تہائی کی یعنی حق دو بیٹیونکا یا زیادہ کا دو ہی دو تہائی تہا جب ایک بیٹی نی پایا تو چہٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پوری کر دینے اور جو باقی رہی پس واسطی بہن کی ہی یعنی بموجب

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا یہ مسئلہ جدہ کی ساتہہ بیٹی اوسکی کی یہہ بات کہ وہ یعنی جدہ کہ ذکر کی گئی مسئلہ مین اول جدہ ہی کہ دلوایا تہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہٹا حصہ ساتہہ بیٹی اوسکی کی اور بیٹا اوسکا زندہ تہا نقل کیے یہہ ترمذی اور دارمی نی اور ترمذی نی ضعیف کہا ہی اس حدیث کو **ف** یعنی ایک شخص مرا دادی اور باپ چہوڑ کر حضرت نی دادی کو چہٹا حصہ دلوایا باوجود اوسکی بیٹی ہونیکی کہ باپ تہا میت کا اور مذہب علما کا یہہ ہے کہ باوجود ہونی باپ میت کی اوس میت کی دادیکو کچہہ نہین پہنچتا یعنی دادی پوتی کی مال سی محروم ہی ساتہہ اپنی بیٹی کی کہ باپ ہی میت کا اور اس حدیث پر علما نی عمل اسلیے نہین کیا کہ یہہ حدیث ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکی نہین دلیل پکڑنیکی لیے حدیث صحیح چاہیے یا یہہ کہ حضرت نے جدہ کو اس صورة مین ترحما یعنی از راہ احسان کی دلوایا نہ بطریق میراث ۱۲ مولانا **وَعَنِ** الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ضحاک بن سفیان سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا طرف اوسکی یہہ کہ وارث گردان یعنی میراث دی اشیم ضبابی کی عورت کو خون بہا خاوند اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اشیم ضبابی حضرت کی حیات مین مارے گئی خطاء اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دیت واجب ہوتی ہی واسطی مقتول کی اول پہر انتقال کرتی ہی اوس سے طرف وارثون مقتول کی مانند تمام املاک اوسکی کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا انتہی اور آیا ہی کہ امیر المومنین حضرت عمر رض فرماتی تہی کہ وارث نہین ہوتی ہی عورت خاوند کی دیت سی پس بیان کی اونکی آگی ضحاک نی یہہ حدیث ۱۲ طیبی ۱۲ ح **وَعَنْ** تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی تمیم داری سی کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا حکم ہی شرع کا بیچ مشرک کی کہ اسلام لایا ہاتہہ پر ایک شخص مسلمان کی یعنی وہ مسلمان مولی اس نو مسلم کا ہوتا ہی یا نہین پس فرمایا وہ شخص یعنی جسکی ہاتہہ پر مسلمان ہوا ہی لائق تر ہی ساتہہ زندگی اوسکی کی اور مرنی اوسکی کی یعنی مولی اوسکا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** تمیم داری مشہور صحابی ہین اول نصرانی تہی پہر مسلمان ہوئی نوین سال ہجری مین اور وہ شب بیدار رہتی رات کو ایک رکعت مین ختم قرآن کرتی تہی اور کبہی ایک آیۃ صبح تک بار بار پڑہتی رہتی اور ایک رات ناغہ ہو گئی اونسی تہجد اوسکی کفارہ مین برس روز تک نہ سوئی اور مسجد مین چراغ اول اونہون ہی نی روشن کیا تہا اور موالی آپسمین وارث ایک دوسرے کی ہوتی تہی ابتداء اسلام مین پہر منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ وہ لائق تر ہی ساتہہ مدد کرنی اوسکی کی زندگی مین اور ساتہہ نماز پڑہنی کی اوسپر بعد مرنی اوسکی کی ۱۲ ح طیبی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا كَانَ اَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ اَحَدٌ قَالُوْا لَا اِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ اَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ لَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ ایک شخص مر گیا اور نہ چہوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا ہی واسطی اوسکی کوئی وارث عرض کیا صحابہ نی کہ نہین کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس دلوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی میراث اوس میت کی اوس غلام آزاد کو نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ دلوانا میراث کا از راہ تبرع یعنی احسان کی تہا جیسا کہ گذرا حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ دو میراث اوسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والو مین سی بیان مفصل اسکا وہان گذر چکا ہی اور کہا شریح اور طاؤس نی بسبب ظاہر اس حدیث کی کہ غلام آزاد وارث ہوتا ہے اپنی آزاد کرنیوالیکا جیسا کہ وارث ہوتا ہی آزاد کرنیوالا غلام آزاد کا ۱۲ ج **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وارث ہوتا ہی ولا کا جو وارث
ہوتا ہی مال کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث اسناد اسکی نہین قوی **ف** ولا کہتی ہین غلام آزاد کی مال کو یعنی مثلاً بعد مرنی باپ کی مر اغلام
آزاد کیا ہوا باپ کا یا باپ کی غلام آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اوسکا بیٹا اوسکی مال کا اور یہہ مخصوص ہی ساتھہ عصبہ کی یعنی جو عصبہ بنفسہ
کہ وارث ہوتا ہی مال میت کا وہ وارث ہوتا ہی ولا، غلام آزاد کا بس نہین وارث ہوتی ولا کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہی مال کی اسلیے کہ
بیٹی عصبہ نہین ہے عصبہ بنفسہ مرد ہی ہوتی ہین نہ عورتین حاصل یہہ کہ عورۃ وارث ولا کی نہین ہوتی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کری یا اوسکا آزاد
کیا ہوا کسیکو آزاد کری تو اونکی ولا کی وارث ہوتی ہی ؎ ح ؎ ع طیبی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ
فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت مین
پس وہ اوپر بانٹی جاہلیت کی ہی اور جو میراث کہ پایا اوسکو اسلام نی پس وہ اوپر بانٹی اسلام کی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی جو میراث کہ ایام
جاہلیت مین بٹتی اگر کسیکو زیادہ پہنچ گیا واپس کرنا اوسکو نہین پہنچتا اور اگر کسیکو کم پہنچا اوسکو دعوی باقی کی لینی کا نہین پہنچتا اور اگر بعد اسلام
لانیکی بانٹی جاوی گی تو بحسب حکم اسلام بانٹی جاویگی ؎ مولانا **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ**
الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی محمد بن ابی بکر بن حزم سی یہہ کہ اونہی سنا اپنی باپ سی کہ اکثر کہتی
تھی کہ تھی حضرت عمر بن الخطاب فرماتی کہ تعجب ہی واسطی پھپی کی کہ وارث ہوتا ہی اوسکا بھتیجا اور نہین وارث ہوتی وہ بھتیجی کی نقل کی یہہ مالک
نی **ف** یہہ تعجب ازراہ قیاس وعقل کی ہی اور جبکہ دیکھی طرف بجا آوری حکم کی اور طرف اسکی کہ حکمت اوسکی اللہ تعالی ہی جانتا ہی تو کچھہ
عجب نہین اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اگر پھپی مرجاوی کسی شخص کی تو وہ وارث ہوتا ہی اوسکا اور اگر وہ شخص مرجاوی تو پھپی اوسکی وارث
نہین ہوتی اور یہہ مبنی ہی اوپر نہ وارث ہونی ذوی الارحام کی والا پھپیان ذوی الارحام سی ہین وارث ہوتی ہین نزدیک اونکی کہ وارث
کرتی ہین ذوی الارحام کو بحسب تفصیل کی کہ مذکور ہی علم فرائض ہین ؎ طیبی ؎ ح **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ**
وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَا فَاِنَّهُ مِنْ دِيْنِكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عمر رضی سی فرمایا سیکھو احکام فرائض کی اور زیادہ کیا ابن مسعود نی یہہ کہ سیکھو احکام طلاق اور حج کی
کہا حضرت عمر اور ابن مسعود نی اسلیے کہ یہہ علم ضروریات دین تمہارے سی ہی نقل کی یہہ دارمی نی **بَابُ الْوَصَايَا** باب بیچ بیان وصیتونکی **ف** وصایا جمع وصیت کی جیسی
خطایا جمع خطیۃ کی اور وصیت اسکو کہتی ہین کہ کوئی شخص کسی کہہ جاوی کہ میری مرنیکی بعد یون کرنا اور کبھی استعمال کیجاتی ہی وصیت بمعنی نصیحت کی اور وصیت کرنی علمائی ظواہر کی نزدیک
واجب ہے اور اوروں کی نزدیک مستحب ہے نہ واجب اور پہلی نازل ہونی میراث کی وصیت واجب تھی جب میراث واجب ہوئی تو واجب ہونا وصیت کا منسوخ ہوا چنانچہ اسیلیے
وصیت وارث کی لیے درست نہین اور لکھا ہے علمائی کہ جسپر قرض کسیکا آتا ہو یا امانت رکھی ہو تو لازم ہی اسکو کہ وصیت اوسکی ادا کی کرجاوی اور لکھکر اوسپر گواہیاں کرواوے ؎ ح
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ**
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق مرد مسلمان کو کہ واسطی اوسکی ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کی رکھتی ہو قسم مال و معاملہ سی ساتھہ لوگونکی گذاری دو
راتین مگر کہ وصیت اوسکی لکھی ہوئی اوسکی پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی کسیکا حق رکھتا ہو اپنی ذمہ یا کچھہ معاملہ ہو لوگونسی تو چاہیی کہ دو راتین گذرنی پاوین مگر اوسکی پاس
وصیت نامہ لکھا رہی اور مراد دو شب سے زمانہ قلیل ہے اور گئی ہین علما ظواہر طرف واجب ہونی وصیت کے بحسب اس حدیث کی اور نہین مائل ہے اسمین واجب ہونی پر لیکن اگر ہو کسی پر دین یا اوسکی
امانت ہو کسیکی تو لازم ہی وصیت کرنی اوسکی اور مستحب ہے جلدی کرنی وصیت اور لازم ہی کہ اوس وصیت کو لکھکر دو گواہیان وصیت نامہ پر کروادی ؎ ح ؎

وعن سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی اللقمۃ ترفعہا الی فی امراتک متفق علیہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا بیمار ہوا میں اوس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پہنچا میں کنارہ موت پر پس آئی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق واسطی میری مال ہی بہت اور نہیں وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا پس وصیت کروں مین ساتہہ تمام مال اپنی کی فرمایا کہ نہیں کہا مینی پس دو تہائی مال اپنی کی وصیت کروں مین فرمایا کہ نہیں کہا مینی پس آدہی مال کی وصیت کروں فرمایا کہ نہیں کہا مینی پس تہائی کی وصیت کروں مین فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بہی بہت ہی تحقیق تو یہہ کہ چہوڑ کر جاوی اپنی وارثوں کو غنی بہتر ہی اس سے کہ چہوڑی اونکو مفلس سوال مین کہ ہاتہہ پہیلاوین آگی لوگونکی انگلی کی لیی اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کری تو ساتہہ اوس خرچ کری کی رضامندی اللہ تعالی کی مگر کہ ثواب پاجاویگا تو سبب اوسکی یہانتک کہ لقمہ اوٹہاویتا او سکو طرف منہہ بیوی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہیں ہی وارث میرا کوئی الخ یعنی ذوی الفروض مین سی یا ایسی وارث نہین سی کہ خوف انکی ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہین سوای بیٹی کی یہہ تاویل اسلیی کی کہ وارث انکی بہت عصبات تہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مباح ہی جمع کرنا مال کا اور عدل کری وارثونکی حق مین اور اتفاق ہی سب علما کا اسپر کہ جس میت کا کوئی وارث ہو تو نہین جاری ہوتی وصیت اوسکی تہائی مال سی زیادہ مین مگر جبکہ وارث جائز کہین وصیت کو تو جاری ہوگی اگرچہ سارے مال کی جائز کہین اور جس میت کا کوئی وارث نہو تو بہی مذہب جمہور علما کا تو یہی ہی کہ زیادہ تہائی سی مین نہین جاری ہوگی اور جائز رکہا ہی اسکو ابوحنیفہ اور علما اونکی نی اور اسحق نی اور احمد نی ایک روایت مین اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی نا تیدار ونسی سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثون پر اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ قرابتیونسی سلوک کرنا افضل ہے غیرونکی دینی سی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنی سی اپنی عیال پر ثواب پاجاتا ہی جبکہ ارادہ کری اللہ تعالی کی رضامندی کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مباح مین اگر ارادہ کری رضامندی اللہ تعالی کا تو وہ طاعت ہو جاتی ہی بیوی کہ حظ دنیوی ہی اور نوالہ اوسکی منہہ مین دینا وقت خوشی کی عادۃً ہے اور وہ بہت دور ہی طاعت سے اور امور آخرۃ سی اور باوجود اسکی حضرت نی خبر دی کہ اگر نوالہ دینی مین ارادہ رضامندی اللہ تعالی کا ہو تو اوسمین بہی ثواب ملتا ہی پس غیر اس حالت مین بطریق اولی ثواب ملیگا طیبی

الفصل الثانی فصل دوسری عن سعد بن ابی وقاص قال عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریض فقال اوصیت قلت نعم قال بکم قلت بمالی کلہ فی سبیل اللہ قال فما ترکت لولدک قلت ہم اغنیاء بخیر فقال اوص بالعشر فما زلت اناقصہ حتی قال اوص بالثلث والثلث کثیر رواہ الترمذی روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا خبر پوچہنی کو میری آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مین تہا بیمار پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا ہی تونی کہا مینی ہان فرمایا کسقدر مال کی وصیت کا ارادہ کیا تونی کہا مینی اپنی سارے مال کی وصیت کرنیکا ارادہ کیا ہی مینی اللہ کی راہ مین فرمایا پس کیا چہوڑا تونی واسطی اولاد اپنی کی کہا مینی وہ غنی ہین ساتہہ مال کی پس فرمایا وصیت کر دسوین حصہ کی پس ہمیشہ رہا مین کہ کم گنتا تہا آنحضرت کو کہ فرماتی تہے حضرت یہان تک کہ فرمایا وصیت کر تو ساتہہ تہائی کی اور تہائی بہت ہے نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث رواہ ابوداود وابن ماجۃ وزاد الترمذی الولد للفراش وللعاہر الحجر وحسابہم علی اللہ ویروی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا وصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ منقطع ہذا لفظ المصابیح وفی روایۃ الدارقطنی قال لا تجوز وصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیچ خطبہ اپنی کہ سال حجۃ الوداع مین کہ تحقیق اللہ تعالی نی دیا ہر صاحب

حق کو حق اوسکا پس نہین وصیت واسطی وارث کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ترمذی نی کہ فرزند واسطی صاحب فراش کی ہی اور واسطی زنا
کرنی والی کی محرومی ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہی اور روایت کی گئی ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین وصیت واسطی وارث
کی مگر یہہ کہ چاہین وارث یہہ حدیث منقطع ہی یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور بیچ روایت دارقطنی کی یہہ الفاظ ہین کہ فرمایا حضرت نی نہین جائز ہوتی وصیت واسطی وارث
کی مگر یہہ کہ چاہین وارث **ف** اللہ تعالی نی دیا الخ یعنی وارثونکی لیی اللہ تعالی نی حصہ معین فرمادیا ہی صاحب فرض ہو یا عصبہ پس وارث کو حاجت
وصیت کی نہین اگر میت وصیت کرہی جاوی کسی وارث کی لیی کہ اور وارثونسی حصہ زیادہ دلایا جاوی تو شرعا اوسکا اعتبار نہین مگر سب وارث
کہ بالغ ہون اور وہ ایک وارث کی لیی زیادہ اوسکی حصہ سی دین بموجب وصیت میت کی تو مضائقہ نہین اور پہلی اوترنی میراث کی وصیت اقربا کی لیی فرض
تہی پہر جب آیۃ میراث کی اوتری تو فرض ہونا وصیت کا منسوخ ہوا اور فراش عورت کو اسلیی کہاکہ پڑتی ہی نیچی اپنی خاوندکی مانند فرش کی اور مراد فرش سی یہان
صاحب فرش ہی یعنی کوئی شخص کسی عورت سی زنا کری اور اوس سی بچہ پیدا ہو تو منسوب ہوتا ہی طرف صاحب فراش کی خواہ خاوند ہو خواہ سید یعنی مالک اوسکا
یا صحبت کرنیوالا ساتہہ شبہہ کی اور زانی کی لیی پتہر ہی یعنی وہ محروم ہی کہ نسب لڑکیکا اوس سی ثابت نہین ہونیکا اور میراث اسکی اسکو نہین پہنچیگی یا مراد پتہر سی
سنگسار کرنا ہی اور حساب انکا اللہ پر ہی کہ ہر ایک کو موافق کرتوت اوسکی کی جزا دیگا اس عبارت کو دوسری معنی سی بہت مناسبت ہی یعنی ہم زنا کرنیوالونپر
حد قائم کرتی ہین اور حساب انکا خدا تعالی پر ہی چاہی مواخذہ کری اور اگر چاہی بخشدی اور احتمال ہی کہ یہہ مراد ہو اس سی کہ جو کوئی اور گناہ کری اور نہ قائم ہو
اوسپر حد پس حساب اوسکا اوسپر ہی اگر چاہی بخشدی اوسکو اور چاہی عذاب کری ؎ طیبی **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان الرجل لیعمل والمرأۃ بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرہما الموت فیضاران فی الوصیۃ فتجب لہما النار
ثم قرأ ابو ہریرۃ من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین غیر مضار الی قولہ وذلک الفوز العظیم رواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد اور عورۃ البتہ بندگی کرتی ہین اللہ تعالی کی ساٹہہ برس پہر آتی ہی انکو موت یعنی علامت موت
کی پس ضرر پہنچاتی ہین وصیت کرنی مین پس واجب ہوتی ہی انکی لیی دوزخ پہر پڑہی ابو ہریرہ نی یہہ آیۃ میراث لین پیچہی وصیت کی کہ وصیت کیا جاوی ساتہہ اوسکی یا پیچہی دین کی درحالیکہ ضرر پہنچانیوالا نہو پڑہی
یہانتک قول تک اللہ یہہ سی مراد باتی پڑہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** ضرر پہنچاتی ہین یعنی وارثونکو بسبب وصیت کرنیکی
واسطی اجنبی کی زیادہ تہائی سی یا ہبہ کر دیتی ہین تمام مال یا ایک وارث کو تاکہ نہ پہنچی اور وارث کو کچہہ مال اونکی سی پس یہہ مکروہ ہی اور اللہ کی حکم سی پہیرنا گناہ ہوتا ہی اسکی سبب سی
لائق عذاب دوزخ کی ہوتی ہین پہر ابو ہریرہ نی واسطی تائید اس حدیث کی اور بیان کرنی اوسکی کی یہہ آیۃ پڑہی من بعد وصیۃ الخ کہ اوس سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ
وصیت کرنی مین ضرر نہ پہنچاوین بسبب وصیت کرنیکی زیادہ تہائی سی ؎ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی وصیۃ مات علی سبیل وسنۃ ومات علی تقی وشہادۃ ومات مغفورا لہ رواہ ابن ماجۃ
روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مرا وصیت پر یعنی وقت مرنیکی وصیت کی کچہہ مال دینی کی فقرا کو مرا طریق مستقیم پر اور طریقہ پسندیدہ
پر اور مرا تقوی پر اور شہادت پر یعنی داخل متقیون اور شہیدون مین ہوا اور مرا اسحالت مین کہ بخشش کی گئی اوسکی لیی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ ان العاص بن وائل اوصی ان یعتق عنہ مائۃ رقبۃ فاعتق ابنہ ہشام خمسین رقبۃ فاراد ابنہ عمرو ان
یعتق عنہ الخمسین الباقیۃ فقال حتی اسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ ان ابی اوصی ان یعتق عنہ مائۃ رقبۃ وان ہشاما اعتق عنہ خمسین وبقیت علیہ خمسون رقبۃ افاعتق
عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغہ ذلک

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ سی یہہ کہ عاص بن وائل نی وصیت
کی یہہ کہ آزاد کی جاوین میری طرف سی سو بردی پس آزاد کیی اوسکی بیتی ہشام نی پچاس بردی پہر ارادہ کیا بیٹی اوسکی عمرو نی یہہ کہ آزاد کری اوسکی طرفسی پچاس
بردی باقی یعنی سو مین سی جو باقی رہی تہی پہر کہا عمرو نی یعنی اپنی دلمین کہ نہین آزاد کرینگا مین یہانتک کہ پوچہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی یہہ کہ
اوسکی طرفسی آزاد کرنا بردونکا روا اور مفید ہی یا نہین پس آیا عمرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میری نی یعنی عاص
نی وصیت کی تہی یہہ کہ آزاد کیی جاوین اوسکی طرفسی سو بردی اور تحقیق ہشام نی کہ بہائی میرا ہی آزاد کیی اوسکی طرفسی پچاس بردی اور باقی رہی اوپر
یعنی مجہپر یا عاص پر یعنی بموجب وصیت کی پچاس بردی کیا پس بردے آزاد کرون مین اوسکی طرفسی یعنی پچاس باقی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتی تم اوسکی طرفسی یا صدقہ دیتی اوسکی طرفسی یا حج کرتی اوسکی طرفسی پہنچتا اوسکو یہہ نقل کے یہہ ابوداود نے **ف** عاص
بن وائل نی پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور اوسکی دو بیٹی تہی ہشام بن عاص اور عمرو بن عاص یہہ دونون مسلمان ہوئی تہی اور صحابہ مین سی تہی رضی اللہ
عنہم اور حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہی کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اوسکو پہنچتا چونکہ وہ مسلمان تہا نہین اوسکو کچہہ ثواب اوسکا نہ پہنچا
پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ فایدہ نہین کافر کی لیی اور اوسکو چہٹکارا عذاب سی بسبب اسکی نہین ہوتا اور مسلمان کے لیی مفید ہی ۳ ح ۳ ع وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِیْرَاثَ وَارِثِہٖ قَطَعَ اللّٰہُ مِیْرَاثَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ
ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کاٹی میراث اپنی وارث کی
کاٹیگا اللہ تعالی میراث اوسکی بہشت سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ابی ہریرہ سے **ف** یعنی اللہ تعالی
نی جو مومنونسی وعدہ فرمایا ہی وارث ہونی بہشت کا اس آیہ مین یرثون الفردوس پس جو کوئی اپنی وارث کو محروم کریگا میراث سی اللہ تعالی اوسکو دن قیامت
کی بہشت کی وراثت سی محروم رکہیگا یعنی بہشت مین نہین داخل کریگا اول دہلہ مین نجات پانی ہورونکی ساتہہ ۴ ح

کِتَابُ النِّکَاحِ

کتاب ہی بیچ بیان نکاح کی **ف** نکاح کی معنی ہین ملنا اور جمع ہونا اور اطلاق نکاح کا صحبت کرنی پر اور عقد پر بہی آیا ہی کہ انمین بہی جمع ہونا پایا جاتا ہی اور
حنفیہ کی نزدیک نکاح کرنا واجب ہی وقت توقان کی یعنی غلبہ شہوۃ کی اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کی زنا مین گرفتار ہوجاونگا تو فرض ہی اور یہہ واجب اور
فرض اوس صورت مین ہی کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر و نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا اوسکا اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنی قدرۃ
رکہتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینی کی پس گنہگار ہوتا ہی ساتہہ ترک کرنی نکاح کی اور ثواب دیا جاتا ہی اگر نیت کری بچنی کی زنا سی اور بچی ہونیکی اور
کوئی عبادت ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کی وقت سی اب تک اور پہر جنت مین بہی باقی رہی سوای نکاح اور ایمان کی اور نکاح مکروہ
ہی وقت خوف ظلم کی یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا برا ہی بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبرگیری اوسکی نہین کر سکونگا تو مکروہ ہی اور اگر یقین ہو ظلم کرنیکا
تو حرام ہی نکاح کرنا اور مستحب ہے اعلان کرنا نکاح کا اور پڑہنا خطبہ کا پہلی نکاح کی اور ہونا نکاح کا مسجد مین اور دن جمعہ کی اور مستحب ہے کہ نکاح بالغ ہی والا الحسنا
ہو اور گواہ عادل ہون اور دیکہہ لی بیوی کو پہلی نکاح کی اور مستحب ہے کہ ہو بیوی کم عمر مین بہ نسبت خاوند کی اور حسب مین اور عزت مین اور مال مین اور
زیادہ ہو خاوند سی خلق مین اور ادب مین اور جمال مین اور ورع مین اور منعقد ہوتا ہی نکاح ساتہہ ایجاب و قبول کی کہ دونو ساتہہ لفظ ماضی کے ہوویں جیسے
عورت کہی کہ نفس اپنا تیری بیوی کر دین دیا اور مرد کہی قبول کیا یا مرد کہی کہ مینی تجہسی نکاح کیا اور عورت کہی قبول کیا یا ایجاب و قبول مین سے ایکسا تہہ لفظ
ماضی کی ہو جیسی عورۃ کہی کہ نکاح کر مجہسی اور مرد کہی نکاح کیا مینی یا عکس اسکی اور اگر کہی مرد کہ دیا تو نی نفس اپنا یا قبول کیا تو نی اور عورت کہی دیا یا قبول کیا
بغیر لفظ مینی کی تو بہی درست ہی اور اگر کہی آگی گواہونکی کہ ہم جورو خاوند ہین تو نہین نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہی ساتہہ لفظ نکاح اور تزویج کی

اور اون الفاظ کی کہ موضوع ہین واسطے تملیک عین کی فی الحال مانند بیع وتبرا اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتھہ اجارہ اور اعارہ اور اباحۃ
اور وصیت کی اور شرط ہی نکاح کی یہہ کہ سنے ہر ایک عاقدین مین سی لفظ دوسرےکا اور گواہ ہون دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتین
اور ہون دونون گواہ مکلف مسلمان اور سنین دونو گواہ معا لفظ عاقدین کی پس نہین صحیح ہونیکا نکاح اگر دونو گواہ سنین متفرق اور جائز ہی ہونا
دونو گواہونکا فاسق یا حد لگائی گئی قذف مین یا دونو اندہی ہون یا دونو بیٹی ہون عاقدین کی یا دونو بیٹی ہون ایک کی اون دونون مین سے
اور اگر ایک نی کسیکو حکم کیا کہ میری چہوٹی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کردی پس اوسنے نکاح کیا اوسکا سامنی ایک مرد کی اور باپ اوسکی کی تو جائز ہوگا اور
باپ کے بیٹھے بیچی سوا دو گواہون کی درست نہین شرح درمختار و ملتقی الابحر **ف** فوائد نکاح کے پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور رہنا ونسبت ہونا گہر کا اور
کثرت کنبہ کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبرگیری کرنی بیوی اور عیال کی اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کی چہہ ہین عاجز ہونا طلب حلال سے
اور فراخی کرنی حرام مین اور قصور ہونا ادا حقوق عورتون کی مین اور صبر کرنا عورۃ کی بداخلاقی پر اور اوٹہانا ایذا کا عورۃ سی اور باز رہنا بسبب
بیوی اور اولاد کی حقوق اللہ تعالی کی سی پس اگر نہ موجود ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہون دونون
امر یعنی فوائد و آفات برابر ہون جس چیز سی دین کی باتونمین زیادتی ہو اوسکو ترجیح دیجاوی مثلا نکاح کی سی شہوۃ کم ہوتی ہی اور نکاح کرنی مین
خلل دینی یہہ ہے کہ صبر نہین ہوسکتی کا عورۃ کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلیے کہ نکاح نہ کریگا تو زنا مین گرفتار ہوگا اور خصلتین پسندیدہ منکوحہ
مین آٹہہ ہین دین اور خلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور ہونا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور یہہ کہ نہو بہت قریب اس سے یہہ خصلتین
احیاء العلوم سی نقل کی گئی ہین مولانا عبد العزیز رح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ جوانونکے جو کوئی طاقت رکہی تم مین سے اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر کی پس
چاہیے کہ نکاح کری پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈہانکتا ہی نظر کو کہ اجنبی عورۃ پر نظر نہین پڑتی اور بہت محفوظ رکہتا ہی ستر کو یعنی حرام کاری سی اور جو شخص کہ طاقت رکہی
اسباب جماع کی پس اوسکو چاہیے روزی کہنی پس تحقیق روزہ رکہنا اوسکی لیے خصی کرنا ہی یعنی جیسی فحل کوٹنی سی شہوۃ جاتی رہتی ہی ایسیہی روزی کہنی جاتی رہتی ہی نقل کیے یہہ
بخاری اور مسلم نے **ف** آدمی بعد بالغ ہونیکی جوان کہاتا ہی حد جوانی کی امام شافعی کے نزدیک تیس برس کے عمر تک ہے اور امام اعظم کی نزدیک چالیس برس کے عمر تک **وَعَنْ** سَعْدِ
بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ ۔ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا رد کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کی ترک کرنیکو اور اگر اذن دیتی انکو البتہ خصی ہوتی ہم نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تبتل کی معنی ہین انقطاع کرنا عورتونسی اور ترک کرنا نکاح کا اور تبتل نصاری
کی ہان اچہا تہا پس عثمان بن مظعون صحابی نے جو تبتل کے اجازت چاہی حضرت نے منع فرمایا تاکہ بہت ہون نسل اور ہمیشہ جہاد ہوتا رہی اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ اگر عثمان کو حضرت
اجازت تبتل کی دیتی تو ہم سب اپنے کو خصی کر ڈالتی تا احتیاج طرف عورتون کے نہ پڑتی کہا طیبی نے کہ حق ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا اگر حضرت اذن دیتی عثمان کو تو ہم بہی تبتل کرتی
پس یہہ نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتی یہہ مبالغۃ کہا یعنی اگر حضرت انکو اذن دیتی تو ہم مبالغہ کرتی تبتل مین یہان تک کہ خصی ہو جاتی اور نہین ارادہ کیا ساتہہ اسکی حقیقۃ خصی ہونا
اسلیے کہ وہ غیر جائز تہی اور نووی نی کہا کہ سعد نے یہہ کہا گمان اسکی کہ جائز ہی خصی ہونا اور یہہ گمان انکا موافق واقع کی نہ تہا اسلیے خصی ہونا آدمی کی لیے حرام ہی چہوٹا ہو
یا بڑا ہو اور اسیطرح خصی کرنا ہر حیوان غیر ماکول کا حرام ہے اور جو جانور کہایا جاتا ہی اوسکا خصی کرنا درست ہے چہوٹی عمر مین اور حرام ہی بڑی عمر مین اور امام شافعی
کے نزدیک بغیر نکاح کی رہنا افضل ہی ؂ ع ؂ ملا علی رح نی مرقات مین دلیل شافعی کی نقل کر کر نقل کی ہین بہت سی دلیلین
امام ابو حنیفہ کی کہ اونکی نزدیک نکاح کرنا ہی افضل ہی اور نووی شافعی نی تو جانور کے خصی کرنے مین

یہہ تفصیل لکہی ہی جو ذکر کی گئی اور در مختار اور ہدایہ مین بدون تفصیل مذکور کی لکہا ہی کہ خصی کرنا چارپایونکا جائز ہی **وعن** ابی ہریرة قال قال
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تنکح المرأة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدینها فاظفر بذات الدین تربت یداك متفق علیه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیجاتی ہی عورت بسبب چار چیزون کی بسبب مال اوسکی کی اور بسبب حسب اوسکی کے
اور بسبب جمال اوسکی کی اور بسبب دین اوسکی کی پس مطلب یاب ہو ساتہہ دیندار کی خاک آلودہ ہون دونون ہاتہہ تیری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
بسبب حسب اوسکی کی یعنی بسبب بزرگی اور شرف کی اوسکی ذات مین اور اوسکی قوم مین یعنی لوگ طالب اسکی ہوتی ہین کہ عورت ہو قوم اشراف سی کہ بیچ نسب فرزندونکی
اوس سی شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ عادة لوگونکی یہہ ہی کہ عورتونکی نکاح کرنی مین رغبت کرتی ہین بسبب چار چیزون ذکر کی گئی ای پس دیندار کو
لائق یہہ ہی کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور خاک آلودہ ہون الخ یعنی خوار و ہلاک ہو جیو یہہ بددعا ہی لیکن یہان دعای بد منظور نہین ہی بلکہ مراد رغبت دلانی
ہی اور پر کوشش کرنیکی بیچ طلب کرنی عورة دیندار کی ؛ ح ؛ ع **وعن** عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الدنیا
کلها متاع وخیر متاع الدنیا المرأة الصالحة رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا تمام متاع ہے
اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** متاع ہی یعنی دنیا فائدہ اوٹہانا قلیل ہی اور نفع ہی جاتا رہنی والا عنقریب اور بہتر متاع
دنیا کی یعنی بہتر اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹہاتی ہین ساتہہ اوسکی دنیا مین عورت نیکبخت ہی اسلیی کہ مددگار ہوتی ہی امور آخرة پر ؛ ع **وعن** ابی ہریرة
قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناه علی ولد فی صغره وارعاه علی زوج
فی ذات یده متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین عورتونکی کہ سوار ہوتی ہین اونٹون پر نیکبخت عورتین
قریش کی ہین بہت شفیق ہوتی ہین جنس عورتونسی اولاد پر بیچ چہوٹی عمر اونکی کی اور بہت حفاظت کرتی ہین جنس عورتونسی خاوند پر بیچ مال اوسکی کی جو اوسکی
قبضہ مین ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوار ہوتی ہین الخ مراد عورتین عرب کی ہین کہ اکثر عادت اونٹ کی سواریکی رکہتی ہین پس گویا
کہ فرمایا بہترین عورتین عرب کی نیکبخت عورتین قریش کی ہین ؛ ح ؛ ع **وعن** اسامة بن زید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
ما ترکت بعدی فتنة اضر علی الرجال من النساء متفق علیه اور روایت ہی اسامة بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین چہوڑا مینی پیچہی اپنی کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردونکو عورتونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیی کہ طبیعتین مردونکی اکثر خواہش کرتی ہین
طرف عورتونکی پس پڑتی ہین حرام مین اور سعی کرتی ہین قتال اور عداوت مین بسبب عورتونکی اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ رغبت دلاتی ہین عورتین مردونکو
دنیا مین اور دنیا سی زیادہ اور کونسی چیز مضر ہی کہ اوسکی حق مین فرمایا ہی حضرت نی حب الدنیا راس کل خطیئة اور یہہ جو فرمایا کہ پیچہی میری اس سی معلوم
ہوا کہ ظہور عورتونکی فتنہ کا بعد حضرت کی بہت ہوا حضرت کی زمانہ مین ایسا نہ تہا اسلیی کہ اوسوقت مین غلبہ حق کا تہا اور بعد حضرت کی غلبہ باطل کا ہوا
ع ؛ **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الدنیا حلوة خضرة وان اللّٰہ مستخلفکم
فیها فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنة بنی اسرائیل کانت فی النساء رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید
خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکہتا ہی کہ کسطرح عمل کرتی ہو پس بچو دنیا سی
اور بچو عورتونسی پس تحقیق اول فتنہ بنی اسرائیل کا تہا بسبب عورتونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دنیا شیرین الخ یعنی جیسی شیرینی مرغوب الطبع ہی اور سبز چیز آنکہون مین اچہی
معلوم ہوتی ہی ایسی ہی دنیا دلون مین پیاری ہی اور آنکہون مین اچہی معلوم ہوتی ہی اور اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہی دنیا مین یعنی تم بمنزلہ وکیلونکی
ہو بیچ تصرف کرنیکی دنیا مین اور حقیقة مین دنیا ملک اللہ تعالی کی ہی پس دیکہتا ہی اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتی ہو یا معنی اسکی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نی کیا ہی تمکو خلیفہ

اون لوگونکا کہہی پہلی تمسی پہلی پس تمکو جو کچہہ کہ اونکی پاس تہا پس دیکہتا ہی کیونکر عبرة پکڑتی ہو ساتہہ حال اونکی کی اور کیونکر تدبیر کرتی ہو اونکی مال مین او رپچو دنیا سی یعنی دنیا کی مال و جاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونیوالی ہی اور اوسکی حلال پر حساب ہی اور اوسکی حرام پر عذاب ہی اور ڈرو عورتونسی یعنی بسبب عورتونکی میل نکرو ممنوع چیزونکی طرف اور اول فتنہ بنی اسرائیل کا الخ منقول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب الدعوات تہا اور اسم اعظم اوسکو یاد تہا جبکہ حضرت موسی علیہ السلام بقصد جنگ جبارونکی ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کی اوتری تو قوم بلعم بلعم کی پاس آئی اور کہا کہ موسی علیہ السلام بہت سا لشکر لیکر ہماری نکالنی اور قتل کرنیکی لیے آئی ہین ہماری لیے دعا کرو کہ وہ یہانسی پہر جاوین بلعم نی کہا کہ مین جو کچہہ جانتا ہون تم نہین جانتی پیغمبر خدا ہی اور مومنون پر کیونکر بد دعا کرون اور اگر مین دعای بد کرون تو دنیا اور آخرة میری دونون جاتی ہین اونکی قوم نی بہت الحاح و تکرار کی بلعم نی کہا کہ مین استخارہ کرتا ہون اللہ تعالی سی دیکہون کیا حکم ہوتا ہی اور وہ بغیر استخارہ کی کوئی کام نہ کرتا تہا جبکہ استخارہ کیا تو خواب مین دیکہا کہ پیغمبر اور مومنون پر بد دعا مت کر بلعم نی اپنی قوم کی آگی یہہ خواب ظاہر کیا قوم اوسکی لیے تحفہ لائی اور بہت الحاح اور تکرار اور تضرع اور زاری کی یہانتک کہ اوسکو فتنہ مین ڈالا اور بلعم بقصد بد دعا کی اپنی گدہی پر سوار ہو کر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کی کہ قریب لشکر موسی کی تہا راہ مین کئی بار اوسکا گدہا زمین پر گرا اور وہ بہت مارکر اوسکو اوٹہاتا تہا آخر الامر گدہا ساتہہ حکم الہی کی بولا کہ وای ای بلعم نہین دیکہتا ہی تو کہ کہان جاتا ہی اور ملائکہ میری آگی آن کر مجکو پہیرتی ہین بلعم نی گدہی کو چہوڑکر پیادہ پا ہو کر پہاڑ پر چڑہا اور دعا کی جو کلمہ برا کہ بنی اسرائیل کی حق مین زبانسی نکالنی کا ارادہ کرتا تہا قدرة الہی سی بجائی بنی اسرائیل کی نام قوم بلعم کا زبان سی نکلتا تہا قوم نی کہا کہ یہہ بد دعا کرتی ہو بلعم نی کہا کہ حق تعالی مجسی کہواتا ہی یہہ بغیر ارادہ میری کی بعد ازان زبان بلعم کی منہ سی نکل کر سینہ پر آپڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرة میری دونون برباد گئیں اب ایک حیلہ کرنا چاہیی کہ اپنی عورتونکو آراستہ کرکر کچہہ چیزین اونکی ہاتہہ مین دیکر بہیجو بنی اسرائیل کی لشکر مین اون چیزونکی بیچنی کی حیلہ سی اور اونکو کہدو کہ اگر کوئی شخص بنی اسرائیل مین سی کسیکو تم مین سی بلاوی تو انکار نکرنا اگر ایک شخص بہی اونمین سی زنا مین مبتلا ہوگا تو ہم تمہاری سر ہو جاوینگی قوم بلعم نی ایسا ہی کیا جبکہ عورتین اونکی لشکر بنی اسرائیل مین آئین تو ایک عورة تہی کہ نام اوسکا کستی بنت صور تہا وہ گذری آگی ایک سردار بنی اسرائیل کی کہ زمزم بن شلوم اوسکا نام تہا وہ اوس عورة کو دیکہکر فریفتہ اوسکی جمال کا ہوا اور ہاتہہ اوسکا پکڑکر حضرت موسی علیہ السلام کی پاس لیگیا اور کہا کہ اسکو مجپر حرام کہتی ہو حضرت موسی علیہ السلام نی فرمایا ہان ہرگز اسکی پاس نجانا زمزم نی کہا اس امر مین مطیع تمہارا نہین ہونیکا اور اوس عورتکو خیمہ مین لیجا کر اوسسی زنا کیا حق تعالی نی اوسکی شامت سی وبا لشکر بنی اسرائیل پر بہیجی ایکساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہوگئی فنحاص پوتا حضرت ہارون کا کہ مرد قوی اور داروغہ حضرت موسی ع کا تہا اس امر سی خبر پاکر حربہ اپنا لیکر زمزم کی خیمہ مین آیا اور زمزم کو اور اوس عورت کو مارڈالا اور کہا الہی ہمکو بسبب معصیت اس شخص کی ہلاک کرتا ہی تو اوسی وقت وبا دفع ہوگئی پس یہہ جو حدیث مین فرمایا کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا بسبب عورتونکی تہا وہ یہہ تہا جو مذکور ہوا کذا فی بحر العلوم **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشوم فی المرأة والدار والفرس متفق علیہ وفی روایة الشوم فی ثلثة فی المرأة والمسکن والدابة اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نحوست عورت مین اور گہر مین اور گہوڑی مین ہوتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ نحوست تین چیزون مین ہوتی ہی عورت مین اور مکان مین اور جانور مین **ف** شوم ضد ہی یمن کی یعنی بی برکتی کہ اوسکو نحوست بہی کہتی ہین ہوتی ہی ان تین چیزون مین اور مراد نحوست سی کیا ہی بعضونی تو کہا کہ نحوست گہر کی یہہ ہی کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بری ہون اور نحوست عورت کی یہہ ہی کہ بہت ہو مہر اوسکا اور بدخلق ہو اور زبان دراز ہو اور بانجہ ہو اور نحوست گہوڑی کی یہہ ہی کہ شوخ ہو اور منہہ زور اوسکا اور نہ جہاد کیا جاوی اوسپر اور بعضون نی کہا کہ مراد نحوست ہونی سی ان مین یہہ ہی کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو ان تین چیزون مین ہوتی پس معلوم ہوا کہ نحوست کسی چیز مین نہین ہی یہہ تین چیزین قابل نحوست کی تہین جیسی اور حدیث مین فرمایا کہ اگر کوئی چیز بڑہ جاتی تقدیر سی تو عین تہی یعنی نظر لگنا اور بعضون نی کہا یہہ تعلیم ہی حضرت کی طرفسی مت کو کہ جسکی لیے گہر ہو کہ مکروہ جانتا ہو رہنا اوسکا یا عورة ہو کہ ناگوار ہو اوسکو صحبت اوسکی یا گہوڑا ہو کہ اچہا نہ معلوم ہوتا ہو اوسکو

توجدا کری اپنی سی کہ اوس گھرسی اوٹھہ جاوبی اور طلاق دیدی اوس عورت کو اور بیچ ڈالی گھوڑیکو پس نہین ہی یہہ قبیلہ طیرہ منہی عنہا سی یعنے شگون
بدماننا جو منع ہی یہہ اس قبیلہ سی نہین حاصل یہہ کہ لوگون مین جو مشہور ہی کہ یہہ مکان ناسازوار ہوا یا قدم اس گھوڑی کا یا عورۃ کا نامبارک ہوا وہ یہان مراد
نہین ہے ۱۲ مولانا **وعن** جابر قال کنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة فلما قفلنا كنا قريبا من المدينة
قلت يا رسول الله اني حديث عهد بعرس قال تزوجت قلت نعم قال ابكر ام ثيب قلت بل ثيب قال فهلا بكرا
تلاعبها وتلاعبك فلما قدمنا ذهبنا لندخل فقال امهلوا حتى ندخل ليلا اي عشاء لكي تمتشط الشعثة و اور روایت ہے جابر سی کہ کہا تہی ہم ساتھہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جہاد مین پس جبکہ پہری ہم ہوئی ہم نزدیک مدینہ کی کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین نیا بیاہا ہوا ہون یعنی اگر حکم ہو تو مین آگی جاؤن
گھر مین فرمایا حضرت نی نکاح کیا ہی تو نی کہا مینی ہان فرمایا کواری ہی وہ یا خاوند کرچکی ہوئی ہی کہا مینی کواری نہین ہے بلکہ خاوند کرچکی ہوئی ہی فرمایا
کیون نہ نکاح کیا تو نی کواری سی کہ کہیلتا تو اوس سی او رکہیلتی وہ تجہ سی پس جب آئی ہم یعنی مدینہ مین ارادہ کیا ہمنی کہ داخل ہون ہم اپنی گہرون مین فرمایا حضرت نے
ٹہیر جاؤ تاکہ داخل ہوین ہم رات کو یعنی وقت شام کی تا کنگہی کری عورت پراگندہ بالون والی اور بال زیر ناف کی لی لی وہ عورۃ کہ غائب تہا
خاوند اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہیلتا تو الخ یعنی کمال الفت اور بی تکلفی ہوتی آپسمین ایسی کہ جو عورت خاوند کرچکی ہی اوسکا
دل کبہی متعلق ہوتا ہی ساتھہ پہلی خاوند کی اور تکلف کرتی ہی صحبت اور مخالطت مین اگر نہین پاتی ہی دوسری خاوند کو مانند اول کی بخلاف
کواری کی کہ اوسمین یہہ باتین نہین ہوتین اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ ٹہیری رہو تا اونکو عورتین بنا و اور سنگار کرلین اور مستعد تمہاری صحبت
کرنیکی لیی ہون اگر کہا جاوی کہ اور حدیث مین منع فرمایا ہی کہ سفر سی آوی تو رات کو گہر مین نہ جاوی ہاں دن مین فرمایا رات کو جاوین جواب اسکا یہہ ہے کہ منع او سصورتمین
ہی کہ بغیر خبر کیی یکایک گہر مین چلا جاوی اور اگر خبر ہو جاوی جیسیکہ انکی آنی مین تہا تو منع نہین ۱۲ ح

الفصل الثاني فصل دوسرا

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلثة حق على الله عونهم المكاتب الذي يريد الاداء والناكح الذي
يريد العفاف والمجاهد في سبيل الله رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہی اللہ تعالی پر مدد اونکی یعنی بمقتضای وعدہ اسکی کی ایک تو مکاتب وہ جو ارادہ کرتا ہی ادا کرنی بدل کتابت کا اور
دوسری وہ نکاح کرنیوالا جو ارادہ رکہتا ہو بچنی کا زنا سی اور تیسری جہاد کرنیوالا خدا کی راہ مین نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ف مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکا کہدی کہ اسقدر روپی تو مجہی کما دیگا تو آزاد ہی اور وہ جو روپیا اوس سے لینا مقرر کیا
اوسکو بدل کتابت کہتی ہین **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب اليكم من ترضون دينه و
خلقه فزوجوه ان لا تفعلوه تكن فتنة في الارض وفساد عريض رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پیغام
بہیجی نکاح کا طرف تمہاری وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اوسکی سی اور خلق اوسکی سی پس نکاح کر دو اوس سے اگر نہ کروگی تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین مین
اور فساد بڑا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ خطاب ہے اولیاء عورتونکو کہ جب پیغام نکاح کا بہیجی اور طلب نکاح کی کری تمہاری بیٹی یا بہن
یا مانند اونکی سی کوئی شخص دیندار اور اچہی خلق کا تو اوس سے نکاح کر دو اوسکا اور اگر ایسی شخص سے نکاح نکروگی بلکہ نظر کروگی مال و جاہ پر جیسیکہ
عادۃ دنیاداروں کی ہی تو اکثر عورتین رہین گی بغیر خاوند کی اور اکثر مرد بغیر بیویونکی پس بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرۃ اولیاء
کو پس ہلاک کرین گی اوسکو کہ عار دلاویگا اونکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ و جدل اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہی واسطی امام
مالک کی کہ وہ کہتی ہین کہ رعایت کرین کفاءت مین مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ رعایت کرین چار چیزونکی دین اور حریہ اور نسب

صنعتہ کی پس نہ نکاح کیا جاوی مسلمان عورۃ کا کافر سی اور نہ نیکبخت کا فاسق سی اور نہ حرہ کا غلام سی اور نہ مشہورۃ النسب کا کم نام سی اور نہ سوداگرا اور اور اچہی حرفی والیکی بیٹی کا اوس سی کہ حرفہ اوسکا حرام یا مکروہ ہو پہر اگر راضی ہو عورت اور ولی اوسکا ساتہہ نکاح کرنیکی غیر کفو سی تو صحیح ہو جاویگا نکاح ﴿ع﴾ **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرو اوس عورۃ سی کہ دوست رکہی خاوند کو اور بہت جننی والی ہو اس لیی کہ تحقیق مین فخر کرونگا بسبب بہایت تمہاریکی اور امتون پر نقل کیے یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** دو قیدین ذکر کی گئین اسلیی لگائین کہ اگر عورۃ بہت جننی والی خاوند کو دوست نہ رکہتی ہو تو خاوند کو اوس سی رغبت نہین ہوتی اور دوست رکہنی والی اگر بہت جننی نہو تو حاصل نہین ہوتا مطلوب کہ وہ کثرۃ امت کی ہی بسبب بہت ہونی بچونکی اور یہہ دونون صفتین اکثر کواریونمین کہ اسکی قرابت مین ہون پائی جاتی ہین اسلیی کہ طبیعتین اقربا کی ایک کی دوسرےمین سرایت کرتی ہین اور عادت اور خومین ایک دوسریکا شریک ہوتا ہی اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے نکاح کرنا عورت بہت محبت والی اور جننی والی سی اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہی اسلیی کہ حاصل ہوتا ہی اس سے مقصود حضرت کا کہ وہ فخر کرنا ہی بسبب کثرۃ امت کی اور احتمال ہی کہ مراد نکاح کرنیسی ساتہہ انکی یہہ ہے کہ جنمین یہہ صفتین پائی جاوین ثابت رہو اونکی نکاح پر واللہ اعلم ﴿ع﴾ طیبی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی سالم بیٹی عتبہ بیٹی عویم بیٹی ساعدہ انصاری کی سی نقل کی انہی باپ سے یعنی سالم سی سالم نی نقل کی دادا عبد الرحمن کیسی یعنی عتبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تمکو نکاح کرنا ساتہہ کواریونکی اسلیی کہ وہ شیرین ہوتی ہین از روی منہ کی یعنی خوش کلام ہوتی ہین اور بدزبان اور فحش گو نہین ہوتین اور بہت بچی جننی ہین اور بہت راضی ہوتی ہین ساتہہ تہوڑیکی یعنی تہوڑے مال سی دینی اور جماع کرنیسی راضی رہتی ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی بطریق ارسال کی **ف** کواری عورۃ کا رحم نطفہ اکثر قبول کر لیتا ہی اسلیی کہ حرارۃ اونکی رحم مین بہت ہوتی ہی لیکن اسبابکو تاثیر نہین ہوتی بدون حکم الہی کی اور تہوڑیسی مال وغیرہ پر راضی رہتی ہین اسلیی اور خاوند کا کچہہ دیکہا نہین ہوتا ہی کہ زیادہ طلبی کرین ﴿ع﴾

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکہی تو نی یعنی ای سننی والی وہ چیز کہ زیادہ کری محبت کو واسطی دو محبت کرنیوالونکی مانند نکاح کی **ف** یعنی جیسیکہ درمیان خاوند اور بیوی کی بسبب نکاح کی محبت ہو جاتی ہی بغیر علاقہ قرابت کی ایسکی برابر کسیکو نہین دیکہا ﴿مولانا﴾ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کری یہہ کہ ملاقات کری اللہ سی پاک یعنی نجاست زنا سی اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیی کہ نکاح کری آزاد بیویونسی **ف** اسلیی کہ آزاد بیبیان پاک و پاکیزہ ہوتی ہین نسبت لونڈیون کی پس سرایت کرتی ہی پاکیزگی انکی بسبب صحبت اور مخالطت انکی کی اور آزاد بیبیان ادب سکہاتی ہین اولاد کو اور لونڈیونمین یہہ بات نہین ہوتی وہ خود ذلیل و آوارہ ہوتی ہین اور یہہ بات باعتبار اکثر کی ہی ﴿ع﴾ طیبی **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہین حاصل کی مومن نی بعد تقوی خدا تعالی کی کوئی چیز بہتر واسطی اپنی بیوی نیکبخت و خوبصورت سی ایسی بیوی کہ اگر حکم کری اوسکو فرمانبرداری کری اوسکی اور اگر دیکہی طرف اوسکی خوش کری اوسکو اور اگر قسم دی اوسکو پورا کری اوسکو اور اگر غائب ہو خاوند اوس سی خیر خواہی کری اوسکی بیچ نفس اپنی کی کہ نگاہ رکہی زنا اور فسق سی اور خیر خواہی کری بیچ مال خاوند کی کہ ضائع نکری اور خیانت نکری اوسمین نقل کین ابن ماجہ نی یہہ تینون حدیثین **ف** تقوی کہتے ہین احکام الہی کے

رَوَی ابنُ ماجۃ الاحادیثَ الثلاثۃ

بجالاویکو ویچنی کو ممنوعات سی اور نقصان برداری کری یعنی او سچیزمین کہ نہین گناہ ہی او سمین اسلیکہ وارد ہوا ہی کہ نہین طاعت چاہیی مخلوق کی بیچ معصیت خالق کی اور خوش کری اوسکو ساتھہ خوبصورتی او رخوش شیرینی اپنی کی او راگر قسم دی او سکو بیچ ایک امر کی کہ وہ عورۃ اوسکی کرنی یا نکرنی کو مکروہ جانتی ہو اور یہہ چاہتا ہو اوسکی کرنی یا نکرنیکو تو واسطی او سکی قسم کو پورا کری یعنی بحسب مرضی اور قسم دینی اوسکی کی اوسکو کری یا ترک کری ﴿ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکاح کیا بندی نی پس تحقیق پورا کیا آدہا دین اپنا پس چاہیی کہ تقوی کری اللہ سی بیچ آدہی باقی کی **ف** یعنی اکثر فساد دین مین بسبب ستر او ربیٹ کی ہوتا ہی پس جب بسبب نکاح کی فساد ستر کیسی خلاصی پائی چاہیی کہ بیچ دفع کرنی فساد بیٹ کی تقوی کری تا اسلوبی دین کی پوری حاصل ہو ﴿ح **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بڑی برکت والا نکاح وہ ہی کہ آسان ہو محنت مین نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد آسان ہونی محنت سی یہہ ہی کہ بیویکا مہر کم ہو اور وہ روٹی کپڑا بہت نہ مانگی بلکہ جو کچھہ دی او سمین راضی ہی ﴿ع

باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات

اب ہی بیچ بیان نظر کرنی کی طرف مخطوبہ کی یعنی جس سی پیغام نکاح کا دیا ہو اور بیچ بیان او سچیز کی کہ واجب ہی چہپانا اوسکا یعنی ذکر پردی او رستر کا ہی **ف** جائز ہی دیکہنا مخطوبہ کو پہلی نکاح کرنی سی نزدیک ہمارے اور امام شافعی اور امام احمد اور اکثر علماء کی خواہ مخطوبہ باذن دی یا نہ دی اور امام مالک کی نزدیک جائز ہی دیکہنا مخطوبہ کو ساتھہ اذن اوسکی کی اور ایک روایت مین اونسی ممنوع ہی دیکہنا مطلق اور اگر بہیجی ایسی عورت کو کہ ماہر اور امین ہو تو بہتر ہی ﴿ح

الفصل الاول پہلی فصل

عن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی تزوجت امرأۃ من الانصار قال فانظر الیہا فان فی اعین الانصار شیئا رواہ مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ مین ارادہ رکہتا ہون نکاح کرنی ایک عورت کا انصار مین سی فرمایا دیکہلی تو طرف اوسکی اسواسطی کہ انصار کی یعنی بعض انصار کی آنکہو نمین کچھہ خلل ہوتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کچھہ خلل ہوتا ہی کہ نفرت کرتی ہی اوس سی طبیعت اور کہا نووی نی یعنی کیری یا کرنجی ہوتی ہین آنکہین انکی اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی ذکر کردینا عیب کا واسطی خیرخواہی کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکہنا عورۃ پہلی بہیجنی پیغام نکاح کی اور اگر نہ ممکن ہو دیکہنا تو مستحب یہہ ہی کہ بہیجی ایک عورت کو کہ وہ دیکہکر حال اوسکا بیان کری اس سی اور مباح ہی اسکو دیکہنا اوسکی منہ اور ہتہیلیو نکا فقط اسلیی کہ وہ اسکی حق مین ستر نہین ہی ﴿ **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتہا لزوجہا کانہ ینظر الیہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدن نہ لگاوی عورۃ عورۃ سی ننگا کرکر پہر بیان کری اوس عورۃ کا حال روبرو خاوند اپنی کی گویا کہ دیکہتا ہی خاوند اوس عورت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی عورت بدن ننگا کرکر لگاوی عورت سی اور پہر خاوند سی اوسکی بدن کی نرمی وغیرہ کا حال بیان کری اس سی منع فرمایا اسلیی کہ خاوند کا دل پہر جاہو گا اور اس سی فتنہ برپا ہو گا ﴿ **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دیکہی مرد طرف ستر مرد کی اور نہ دیکہی عورت طرف ستر عورت کی اور نہ جمع ہو مرد ساتھہ مرد کی ننگی ہوکر ایک کپڑی مین اور نہ جمع ہو عورت ساتھہ عورت کی ننگی ہوکر ایک کپڑی مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ستر مرد کا زیر ناف سی گہٹنو نکی نیچی تک ہی اس ستر کو دیکہنا بی ضرورۃ درست نہین نہ مرد کو نہ عورت کو مگر اوسکی بی بی یا لونڈی کو دیکہنا اوسکا درست ہی اور سوائی اسکی مرد کا باقی بدن دیکہنا جائز ہی مرد کو بہی اور عورۃ کو بہی بشرطیکہ عورۃ امن مین ہو شہوۃ سے

اور اگر امن نہو بالکل نہ دیکھی اور اسیطرح ستر عورت کا بیچ حق عورت کی زیر ناف سی زانو تک ہی یعنی عورت کو بہی عورت کا یہہ ستر دیکھنا درست نہین اور ستر عورۃ حرۃ کا بہ نسبت مرد اجنبی کی سارا بدن ہی مگر چہرہ اور دونو ہاتہہ اور دونو قدم بموجب ایک روایت کی پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہی اگر امن ہو شہوت سے اور اگر امن نہو شہوت سے تو نہین جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت اور حاکم کو وقت حکم کی دیکہنا ان اعضا کا بہرحال جائز ہی اور نہین جائز ہی چہونا انکا اگرچہ امن ہو شہوۃ سی اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑہیا ہو کہ خواہش اوسپر نہین آتی یا مرد بڈہا ہو کہ امن رکہتا ہو اپنی نفس پر اور اوسکی نفس پر تو جائز ہی چہونا ان اعضا کا اور اپنی بیوی او لونڈی کا کہ جسکو لونڈی سی حلال ہی صحبت کرنی تمام بدن دیکہنا درست ہی اور ستر عورۃ کا بہ نسبت محرم کی مانند ستر مرد کی ہی اور پیٹہ اور پیٹ پس اسکو دیکہنا اور چہونا اسکا درست نہین اگرچہ امن ہو شہوۃ سی اور پنڈلی اور بازو اور سینہ اور چہرہ اور سر نہین نسبت محرم کی پس دیکہنا انکو درست ہی اگر امن ہو شہوۃ سی اور اسیطرح مس کرنا ہی ان اعضا کا اسکو جائز سی اگر امن ہو شہوۃ سی اور ستر غیر کی لونڈی کا بہی مانند ستر محرمہ کی ہی پس اسکی دیکہنی اور مس کرنیکا حکم مانند حکم دیکہنی اور مس کرنی محرمہ کی ہی اور مرد خوبصورت کا دیکہنا ساتہہ شہوۃ کی حرام ہی اور جائز ہی دیکہنا اور ہاتہہ لگانا عورۃ کو باوجود خوف شہوۃ کی وقت ارادہ خریدنی یا نکاح کرنی کی اور غلام سی پردہ کرنا اوسکی مالکہ یعنی بیوی کو مانند پردہ کرنی کی اجنبی سے ہی اور خوجہ اور ہیجڑہ مانند مرد کی ہی اور دیکہنا عورت بیگانہ کو حرام ہی خواہ بشہوۃ ہو یا بی شہوۃ اور جمع ہو مرد اپنی جمع ہونا مرد کا مرد کی ساتہہ ایک کپڑے مین ننگی ہوکر اور جمع ہونا عورۃ کا ساتہہ عورۃ کی ننگی ہوکر اگرچہ بحسب عادت کی محل آفت نہین لیکن باوجود اسکی حرام ہی اور مکروہ ہی ع ملتقی مولانا **وعن** جابرٍ قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الا لا يبيتنّ رجلٌ عند امرأةٍ ثيّبٍ الا ان يكون ناكحًا او ذا محرمٍ رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو کہ نہ شب گذاری مرد نزدیک عورت ثیبہ کے مگر یہہ ہو نکاح کرنیوالا یعنی خاوند یا محرم نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد رات گذارنی سی یہان خلوت کرنی ہی تنہا ایک مکان مین مرد و عورت ثیب جمع ہوں رات ہو یا دن اور ثیب کہتی ہین اوس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور یہان مراد ثیب سے عورۃ جوان ہی اور محرم سی مراد وہ ہی کہ جس سی نکاح حرام ہی ہمیشہ کو اگرچہ بسبب علاقہ دودہ کی ہو ع ح **وعن** عقبةَ بنِ عامرٍ قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اياكم والدخولَ على النساء فقال رجلٌ يا رسولَ اللهِ ارأيتَ الحمو قال الحمو الموتُ متفقٌ عليه اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم داخل ہونیسی عورتون پر یعنی اجنبی عورتون پر بطریق تخلیہ کے یا جبکہ ننگی کہلی بیٹہی ہون پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ خبر دو مجکو داخل ہونی حمو کیسی عورتون پر فرمایا کہ حمو موت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حمو کہتی ہین خاوند کی قرابتی کو سوا باپ اور بیٹی خاوند کی اور حمو موت ہی یعنی داخل ہونا اوسکا مانند موت کی ہلاک کرنیوالا ہی یعنی فتنہ اوس سی بہت برپا ہوتا ہی بسبب اسکی کہ لوگ اوسکو سہل جانتی ہین اور وہ بہت داخل ہوتی ہین اور خلا ملا رہتی ہین اور قادر ہونا انکو آسان ہوتا ہی بسبب مخالطت کی اور یہہ کلمہ عرب مین مقام خوف دلانی مین بولتی ہین جیسی کہتی ہین شیر مرگ ہی اور سلطان آگ ہی یعنی قرب انکا مانند موت اور آگ کی ہی یعنی پس چاہیی کہ بچی موت سی ع **وعن** جابرٍ ان امَّ سلمةَ استأذنتْ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم في الحجامةِ فامر ابا طيبةَ ان يحجمها قال حسبتُ انه كان اخاها من الرضاعةِ او غلامًا لم يحتلم رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ام سلمہ نی پروانگی مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سینگی کہچوانی کی پس حکم کیا ابوطیبہ کو یہہ کہ سینگی کہینچی ام سلمہ کی کہا جابر نی کہ گمان کرتا ہون مین یہہ کہ ابوطیبہ بہائی تہی ام سلمہ کی دودہ شریک یا لڑکی تہی نابالغ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہنا جابر کا کہ گمان کرتا ہون الخ دلالت کرتا ہی اسپر کہ ام سلمہ کو حاجت سینگی کہچوانی کی ضروری نہ تہی والا وقت ضرورت کی اجنبی کو بہی جائز ہی یہہ کہ سینگی کہینچی اور فصد کہولی اور اور علاج کی لیی دیکہی طرف تمام بدن عورت کی ع طیبی **وعن** جريرِ بنِ عبدِ اللهِ قال سألتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم

اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ
سی حکم نظر ناگہان کا کہ یکایک عورۃ بیگانی پر پڑی پس حکم کیا مجکو یہہ کہ پہیر وینمین نظر اپنی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی نظر کرنا ناگہان جائز ہی معذور ہی لیکن پہر دیکہنا
رہی بلکہ جلد اوسسی نظر پہیر لی اور پہر دوبارہ نہ دیکہی اسلیے کہ پہلی نظر جبکہ نہو قصدا معاف ہی پہر اگر دیکہتا رہی گنہ گار ہوتا ہی واجب ہے کہ فی الفور نظر پہیر لیے چنانچہ
اسیمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ اور کسی غرض کی لیے مانند نکاح وغیرہ کی دیکہنا جائز ہی اور اگر کسی عورت کی زخم ہویا
کہہ مومنون کو بست کرین بینائیان اپنی
فصد کہلوا وی یا کچہہ اور ضرورۃ ہو دکہانیکی تو بدن بقدر ضرورت کی دکہاوی اور باقی بدن کپڑی سی چہپالی ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ
فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلٰى امْرَأَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق عورت آتی ہے بیچ
صورۃ شیطانکی اور جاتی ہے بیچ صورۃ شیطانکی جسوقت کہ کسیکو تم مین سے خوش لگی ایک عورۃ پس آوی محبت اوسکی بیچ دل اوسکی کی پس چاہیے قصد کری طرف عورۃ اپنی کی پس صحبت
کری اوس سی پس تحقیق یہہ یعنی جماع کرنا دور کریگا اوس چیز کو کہ اوسکی دل مین ہی یعنی خواہش اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مشابہت دی عورت کو شیطان کی
ساتہہ وسوسہ ڈالنی اور گمراہ کرنی مین یعنی جیسی شیطان وسوسہ ڈالتا ہی دلمین اور گمراہ کرتا ہی ایسیہی دیکہنا عورۃ کا باعث وسوسہ اور فساد کا ہی اور اس سی
استنباط کیا جاتا ہی کہ لائق ہی عورۃ کو یہہ کہ نہ نکلی مگر بضرورت اور بنا و کرکر نہ نکلی اور لائق ہی مرد کو یہہ کہ نہ دیکہی طرف عورت کی اور نہ طرف کپڑون اوسکی کی
اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ نہین مضائقہ ہی اسطی مرد کی یہہ کہ بلاوی بیوی اپنی کو جماع کرنیکی لیے دن کو اگر ہو بیوی مشغول ایسی کام مین کہ ممکن ہو ترک کرنا
اوسکا اسلیے کہ کبہی غالب ہوتی ہی مرد پر شہوۃ پس ضرر کرتی ہی شہوۃ بسبب تاخیر کرنی جماع کی اوسکی بدن میں یا دلمین ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسرے
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَا يَدْعُوْهُ اِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب چاہی ایک تمہارا کہ پیغام نکاح کا بہیجے طرف ایک عورۃ کے پس اگر کرسکی یہہ کہ نظر کری طرف
اوس چیز کی یعنی اعضا اوسکی کی کہ باعث ہوا اوسکو طرف نکاح اوسکی کی وہ منہ اور ہاتہہ ہین پس چاہیے کہ کری نقل کی یہہ داود نی **ف** دیکہہ لینا مخطوبہ کو پہلے
بہیجنے پیغام نکاح کی مستحب ہے اسلیے کہ مرغوب الطبع ہوگی تو بعد نکاح کی اوسکی سبب سے زنا سی بچا رہیگا اور یہی مقصود اصلی نکاح سی ہی اور یہہ جو وارد ہوا ہے
کہ نکاح نہ کیجاوی عورت بسبب جمال اوسکی کی تو اس سے یہہ غرض نہین ہی کہ رعایت جمال کی نکری بلکہ غرض یہہ ہی کہ رعایت نری جمال کی باوجود فساد دین
کی نکری ع **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا قُلْتُ لَا
قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا ارادہ کیا مینی منگنی کا ایک عورۃ
سی پس کہا واسطی میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دیکہا تو نی طرف اوس عورۃ کی کہا مینی نہین فرمایا پس دیکہہ تو طرف اوسکی پس تحقیق دیکہنا
لائق تر ہی ساتہہ اسکی الفت ڈالی جاوی درمیان تمہاری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی بعد
دیکہنی کی جو نکاح کریگا تو محبت والفت ہوگی آپسمین اسلیے کہ جب نکاح بعد دیکہنی کی ہوتا ہی تو ندامت نہین ہوتی غالبًا ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَاَتٰى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيْبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَاَخْلَيْنَهٗ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ
ثُمَّ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ رَاٰى امْرَأَةً تُعْجِبُهٗ فَلْيَقُمْ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک عورۃ کو پس خوش لگی وہ حضرت کو پس آئی حضرت سودہ کی پاس کہ بی بی تہین حضرت کی اوس حال مین کہ وہ بنا رہے تہین
خوشبوئی اسحال مین کہ انکی پاس تہین عورتین پس خلوۃ کردی عورتون نی حضرت کی لیے یعنی باہر چلی آئین اوس جگہہ سے پس پورا کی حضرت نی حاجت

اپنی یعنی صحبت کی بی بی سودہ سی پہر فرمایا حضرت نی جو مرد کہ دیکہی کسی عورۃ کو کہ خوش لگی اوسکو پس چاہیی کہ آوی طرف بیوی اپنی کی یعنی اوس سی صحبت کری تاکہ منقطع ہو شہوۃ اوسکی اور جاتا رہی وسوسہ اوسکا اسلیی کہ تحقیق ساتہہ بیوی اوسکی کی ہی مانند اوس چیز کی کہ ساتہہ اوس عورت کی ہی یعنی شرمگاہ ہی مانند شرمگاہ اوسکی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** خوش لگنا اوس عورۃ کا حضرت کو بمقتضای طبیعت کی تہا اور یہہ پہلی نظر مین تہا کہ اوسکا مضائقہ نہین ۱۲ ح **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ عورۃ ستر ہی پس جبکہ نکلتی ہی یعنی اپنی پردی سی اچہا کر کہ دکہاتا ہی اوسکو شیطان مردونکی نظر مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** عورت ستر ہی یعنی پردہ مین رہنا چاہیی عورۃ کو جیسی ستر کو پردہ مین رکہتی ہین اور لوگونکی سامنی ہونا اوسکو برا ہی جیسی کہولنا ستر کا برا ہی ۱۲ ح **وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی کی ای علی نہ ڈال نظر پیچہی نظر کی یعنی ایکبار کہ نظر ناگہان جا پڑی ہی عورۃ اجنبیہ پر دوبارہ پہر نہ دیکہہ اوسکو اسلیی کہ جائز ہی واسطی تیری پہلی نظر یعنی جبکہ بغیر قصد کی ہو اور جائز نہین تیری لیی نظر دوسری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهٗ أَمَتَهٗ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلٰى عَوْرَتِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلٰى مَا دُوْنَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کے اپنی باپ سے اوسنی نقل کے اپنی دادا سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت نکاح کر دی ایک تمہارا اپنی غلام کا اپنی لونڈی سی پس نہ دیکہی طرف ستر لونڈی کی یعنی اسلیی کی وہ حرام ہوگئی اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ پس نہ دیکہی طرف اوس چیز کے کہ نیچی ناف کی اور اوپر زانو کی ہی نقل کے یہہ ابوداود نی **ف** اپنی غلام کی ساتہہ نکاح کر دینی کا جب یہہ حکم ہوا تو غیر اپنی غلام کی ساتہہ نکاح کرنی مین بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈی کو بیاہ دی تو حرام ہی دیکہنا اوسکی تنہ بدن کا کہ درمیان ناف اور زانو کی ہی اور مذہب امام اعظم رح کا یہہ ہی کہ جب اپنی لونڈی بیاہ دی تو وہ آقا کی حق مین مانند اجنبی کی لونڈی کی ہوگئی اور بیان اوسکی ستر کا ابی سعید کی حدیث کی فائدہ مین ہو چکا اور امام شافعی کی نزدیک ستر اوسکا مانند ستر مرد کی ہی دلیلین ہر ایک کی فقہ کی بڑی کتابون مین موجود ہین مولانا ۱۲ ح **وَعَنْ جَرْهَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہی جرہد سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہین جانا تونی کہ تحقیق ران ستر ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** کتاب اسد الغابۃ مین لکہا ہی کہ گذری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر مسجد مین اور ران اونکی کہلی ہوئی تہی پس فرمایا حضرت نی کہ ڈہانک ران اپنی کہ ران ستر ہی اور اسمین حجۃ ہی اوپر کہ جو کہتی ہین ران ستر نہین اور یہہ ایک روایت ہی امام مالک اور امام احمد سی ۱۲ ح ۱۲ ع **وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَّلَا مَيِّتٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ** اور روایت ہی حضرت علی رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی کی ای علی نہ کہول اپنی ران کو اور نہ دیکہہ طرف زندی کے ران کے اور نہ مردی کی ران کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ زندہ اور مردہ برابر ہین بیچ حکم ستر کی ۱۲ ح **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعْمَرٍ وَّفَخِذَاهُ مَكْشُوْفَتَانِ قَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہی محمد بن جحش سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معمر پر اس حالمین کہ دونون رانین اوسکی کہلی ہوئی تہین فرمایا ای معمر ڈہانک اپنی رانون کو اسلیی کہ تحقیق رانین ستر ہین نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ۱۲ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلٰى أَهْلِهٖ**

الى الله فاستحيوهم واكرموهم رواه الترمذي ۔ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم ننگی ہو کر یعنی اگرچہ تنہا ہو اسلیے کہ تحقیق ساتہہ تمہارے وہ ہین کہ نہین جدی ہوتی تہسی یعنی فرشتی نگہبانی کرنیوالی اور کرام کاتبین مگر وقت پاخانی کی اور اوس وقت کہ صحبت کرے بیوی اپنی سی پس حیا کرو اونسی اور تعظیم کرو اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی ستر ڈہکا رکہو اور اچہی کام کرتی رہو اور بُری اور لغویات باتونسی بچتی رہو کہ یہہ چیزین باعث حیا اور تعظیم اور تکریم اونکی کی ہین اور کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کہولنا ستر کا بغیر ضرورۃ کی مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیر ذلک کی ۔ ع

وعن ام سلمة انها كانت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وميمونة اذ اقبل ابن ام مكتوم فدخل عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجبا منه فقلت يا رسول الله اليس هو اعمى لا يبصرنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افعمياوان انتما الستما تبصرانه رواه احمد والترمذي وابو داود اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ وہ اور میمونہ تہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آئی ابن ام مکتوم کہ صحابی تہی نابینا پہر آئی وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اون دونون بیبیونکو پردہ کرو اوس سی ام سلمہ کہتی ہین پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا نہین ہی وہ اندہا کہ نہین دیکہتا ہمکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا پس اندہی ہو تم دونو کیا نہین دیکہتین تم دونو یعنی اگر وہ اندہا ہی تو تم دونو تو اندہی نہین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جیسی دیکہنا مرد کو عورۃ کا حرام ہی ویسیہی دیکہنا عورۃ کو مرد کا لیکن لکہا ہی علمانی کہ یہہ محمول ورع اور تقوی پر ہی اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی عورۃ کو دیکہنا مرد کا اوپر ناف کی اور نیچی زانو کی اسلیے کہ حضرت عائشہ سی منقول ہی کہ مین دیکہتی تہی حبشیونکو اس حالمین کہ وہ نیزہ بازی کر رہی تہی اور یہہ دیکہنا سنہ نو ہجری مین تہا اون ایام مین حضرت عائشہ سولہ برس کی تہین اور حکم پردہ کرنیکا آچکا تہا پس اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی عورتنکو دیکہنا مرد کا سوای ستر مذکور کی اور پہلی صورت مین ہی کہ اس مین منہ پہیرو والا بالکل نہ دیکہی مردکو ۔ ع

وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احفظ عورتك الا من زوجتك او ما ملكت يمينك قلت يا رسول الله افرايت اذا كان الرجل خاليا قال فالله احق ان يستحيى منه رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی حکیم سی اور حکیم نی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی معاویہ بن حیدہ سی کہ کہا اونسی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈہانک تو ستر اپنی کو مگر اپنی بی بی سی یا لونڈیسی کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو مجکو جسوقت کہ ہو آدمی تنہا وہان سبہی ڈہانکی پس فرمایا اللہ تعالی لائق تر ہی کہ شرم کیجاوی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگرچہ وہان کوئی نہو لیکن حق تعالی دیکہتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ واجب ہے ستر کا چہپانا خلوت مین بہی مگر بضرورت کہولنا جائز ہی اور یہہ جو اوپر کہا مگر اپنی بی بی سی الخ اس سے معلوم ہوا کہ ملک اور نکاح مباح کر دیتی ہین نظر کرنیکو طرف ستر کی جانبین سے ۔ ع

وعن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يخلون رجل بامراة الا كان ثالثهما الشيطان رواه الترمذي ۔ اور روایت ہی عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہین خلوت مین جمع ہوتا کوئی مرد ساتہہ عورت اجنبیہ کی مگر ہوتا ہی تیسرا اونکا شیطان نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی شیطان اون دونونکی ساتہہ ہوتا ہی جوش مین لاتا ہی اونکی شہوتکو یہانتک کہ ڈالتا ہی دونونکو زنا مین ۔ ع

وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلجوا على المغيبات فان الشيطان يجري من احدكم مجرى الدم قلنا ومنك يا رسول الله قال ومني ولكن الله اعانني عليه فاسلم رواه الترمذي ۔ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ داخل ہو و اون عورتونپر کہ اونکی خاوند غائب ہین اسلیے کہ شیطان جاری ہوتا ہی بیچ ایک تمہاریکی جگہہ جاری ہونی خون کی یعنی تصرف اور وسواس اوسکا سرایت کرتا ہی تمام رگ و پوست آدمی کی مین کہا

ہمنے اور آپ مین بہی جاری ہوتا ہی یا رسول اللہ فرمایا اور مجہہ مین بہی جاری ہوتا ہی ولیکن اللہ نے مدد کی ہی میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی نے
ف جن عورتون پر کہ خاوند اونکی غائب ہون خاص اونکو اسلیے ذکر کیا کہ وہ مشتاق جماع کی بہت ہوتی ہین خوف فتنہ کا اون مین زیادہ ہی اور لفظ مجری الدم کا ترجمہ
شیخ رح نے تو یہی کیا ہی جو مولانا ازاد اللہ شرفانے کیا اور ملا علی رح نے یہہ کیا ہی مانند جاری ہونے خون کی درمیان تمہارے اسطرح کہ نہین دیکھتے ہو تم یعنی شیطان
مسلط ہی تم پر اسطرح کہ تم نہین دیکھتے جیسے خون تمہارے بدن مین جاری ہوتا ہی اور تم نہین دیکھتے حاصل دونو عبارتون کا ایک ہی ہی اور لفظ اسلم ساتہہ صیغہ ماضی
اور مضارع متکلم کے آیا ہی اور دونو روایتین صحیح ہین مضارع کا ترجمہ تو مذکور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہہ ہی کہ مسلمان ہو گیا ہی شیطان ۱۲ ح ۱۲ ع **وعن** انس ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی فاطمۃ بعبد قد وھبہ لھا وعلی فاطمۃ ثوب اذا قنعت بہ راسھا لم یبلغ رجلیھا واذا غطت بہ رجلیھا لم یبلغ راسھا فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تلقی قال انہ لیس علیک باس انما ھو ابوک وغلامک رواہ ابو داود

اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لے گئی حضرت فاطمہ کی پاس ایک غلام کہ بخشا تہا غلام حضرت نے فاطمہ کو اور حضرت فاطمہ پر تہا ایک کپڑا کہ جب
جسوقت کہ ڈہانکتین اوس سے سر اپنا تو نہ پہنچتا اونکے پاؤن تلک اور جسوقت کہ ڈہانکتین ساتہہ اوسکی پاؤن اپنے نہ پہنچتا اونکے سر تک پس جب دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوس مشقت کو کہ پاتی ہین فاطمہ یعنی بدن ڈہکنی مین بسبب حیا کی فرمایا تحقیق نہین ہی تجہہ پر مضائقہ سوای اسکی نہین کہ وہ یعنی جس سے تو حیا کرتی ہی باپ
تیرا ہی اور غلام تیرا نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** اس حدیث سے امام شافعی نے دلیل پکڑی ہی کہ عورۃ کا غلام محرم اوسکا ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک
غلام مانند اجنبی کی ہی جائز نہین اوسکو نظر کرنے طرف بیوی اپنی کی مگر اوسقدر کہ اجنبی کو جائز ہی اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتے ہین کہ اس سے یہہ بات کہ تم کہتے ہو
نہین ثابت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہو ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عندھا وفی البیت مخنث فقال لعبد اللہ بن ابی امیۃ اخی ام سلمۃ یا عبد اللہ ان فتح اللہ لکم غدا الطائف فانی ادلک علی ابنۃ غیلان فانھا تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن ھؤلاء علیکم متفق علیہ

روایت ہی ام سلمہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے اونکے پاس اور گہر مین ایک مخنث تہا پس کہا اوس نے واسطے عبد اللہ بن ابی امیہ کی کہ بہائی تہا ام سلمہ کا ای عبد اللہ اگر فتح کیا اللہ نے واسطے
تمہارے کل کو طائف پس تحقیق مین بتلا دونگا تجکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہی ساتہہ چار کی اور جاتی ہی ساتہہ آٹہہ کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہ داخل ہوا کرین تم پر یہہ مخنث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مخنث ساتہہ زیر نون اور ساتہہ زبر نون کی ہی اور زیر فصیح تر ہی اور زبر مشہور تر اور مخنث
اوسکو کہتے ہین کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتون کی اخلاق مین اور کلام مین اور حرکات اور سکنات مین جسکو یہان زنانا اور زنحا کہتے ہین اور یہہ مشابہ ہونا کبہی تو خلقی
ہوتا ہی پس وہ برا اور باعث گناہ نہین اور کبہی یہہ مشابہ ہونا بتکلف ہوتا ہی یہہ برا ہی اور موجب لعن حدیث شریف مین آیا ہی کہ لعنت کرے اللہ اون عورتون کو کہ
مشابہ ہوتی ہین مردونکی اور لعنت کرے اللہ اون مردونکو کہ مشابہ ہوتے ہین عورتون کی اور پہلے جو مخنث امہات المومنین یعنی حضرت کی بیبیونکی پاس آتا تہا
سبب یہہ تہا کہ وہ گمان کرتی تہین کہ اسکو حاجت اور رغبت عورتونکی طرف نہین اور قسم غیر اولی الاربہ سے ہی کہ جو قرآن مجید مین مذکور ہی کہ اوس سے عورتون پر
پردہ واجب نہین پس جب حضرت نے کلام اوسکا سنا تو معلوم کیا کہ یہہ اولی الاربہ سے ہی منع فرمایا کہ یہہ مخنث عورتونکی پاس نہ آیا کرین اور حکم خصی اور مجبوب کا بہی یہی ہی اور
اس مخنث کی کلام مین جو مذکور ہوا کہ آتی ہی ساتہہ چار کی الخ مراد اس سے بیان کرنا اوس عورت کی فربہی کا ہی کہ فربہ کی پیٹ مین چار شکن پڑتی ہین پس جب
آتی ہی تو وہ معلوم ہوتی ہین اور جب پیٹہہ پہیرتی ہی تو اون شکنونکی سرے دونو پہلوونکی طرف سے معلوم ہوتی ہین چار ایکطرف سے اور چار ایکطرف سے پس یہہ جو کہا کہ جاتی ہی ساتہہ
آٹہہ کی مراد اوس سے یہی ہی کہ جب پیٹہہ پہیرتی ہی تو وہ آٹہہ شکن سرے ہین پیٹ کی شکنون کی معلوم ہوتی ہین حاصل یہہ کہ وہ بڑی فربہ ہی اور عرب مین فربہ عورۃ کی طرف
بہت میلان ہوتا ہی مردونکو اسلیے اوس مخنث نے بیان اوسکی فربہی کا کیا اور نام اوس عورت کا بادیہ تہا بیٹی غیلان کی اور نام اوس مخنث کا ہیت تہا

وعن المسور بن مخرمة قال حملت حجرا ثقیلا فبینا انا امشی سقط عنی ثوبی فلم استطع اخذه فرآنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لی خذ علیک ثوبک ولا تمشوا عراة رواه مسلم اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا اوٹھایا مینی ایک بہاری پتہر پس اوس وقت مین چلتا تہا گرا میری بدن سے کپڑا میرا یعنی اور ستر میرا کہل گیا پس نہ پکڑ سکا مین اوسکو پس دیکہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ننگی پس فرمایا مجکو لے اپنی اوپر کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم ننگی یعنی یہہ عام خطاب کیا اسیکو نقل کی یہہ مسلم نی وعن عائشة قالت ما نظرت او ما رأیت فرج رسول الله صلی الله علیه وسلم قط رواه ابن ماجة اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین نظر کی مینی یا کہا نہین دیکہا مینی ستر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کبہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یا کہا الخ یہہ راویکو شک ہوا کہ حضرت عائشہ نی لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رایت معنی دونون کی ایکسا ہی ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت عائشہ نی کہا کہ نہ حضرت نی میرا ستر دیکہا اور نہ مینی حضرت کا اس سی معلوم ہوا کہ ادب یہہ ہے کہ مرد و عورة آپسمین ایک دوسرکا ستر نہ دیکہین ۲ ح وعن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من مسلم ینظر الی محاسن امرأة اول مرة ثم یغض بصره الا احدث الله له عبادة یجد حلاوتها رواه احمد اور روایت ہے ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ نظر جا پڑے اوسکی طرف حسن ایک عورة کی پہلی بار یعنی اول نظر بلا قصد پہر پہیر لی اوس سی نگاہ اپنی مگر کہ پیدا کریگا اللہ تعالی واسطی اوسکی ایک عبادت کہ پاویگا مزا اوسکا نقل کی یہہ احمد نی ف پاویگا مزا اوسکا یعنی اپنی دلمین بسبب فرمانبرداری امر رب اپنی کی یہہ مزا بدلہ اوس تلخی کا ہی کہ صبر مین کہینچی ۲ ح وعن الحسن مرسلا قال بلغنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعن الله الناظر والمنظور الیه رواه البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حسن بصری سی بطریق ارسال کی کہ کہا پہنچی مجکو یعنی صحابہ سی یہہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لعنت کرے اللہ دیکہنے والے کو اور اوسکو کہ دیکہا گیا طرف اوسکی یعنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی لعنت کری اللہ اوسکو کہ جو نظر کری قصد اوسچیز کیطرف کہ نہین جائز نظر کرنی طرف اوسکی خواہ وہ عورة اجنبی ہو ستر کسیکا یا اور کچہہ اور لعنت کری اوسکو کہ جسکی طرف دیکہا گیا یعنی جس عضو ممنوع کو اوس نی بغیر عذر و بغیر اضطرار کی قصدا دکہایا ۲ ح

باب الولی فی النکاح واستیذان المرأة

باب ہی ولی کا نکاح مین اور پرواںگی مانگنی عورة کا متقدمہ نکاح مین ف ولی کہتی ہین کارساز کو کہ کام کسیکا ذمہ اپنی لی اور یہان مراد وہ ہی کہ متولی امر نکاح کا ہی یعنی جسکو اختیار ہی عورتکی نکاح کرنیکا اور اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اس مضمون کی کہ نکاح مین اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سی ضرور ہی اور ولایت نکاح مین عصبات کو ہی اوپر ترتیب میراث کی کہ بیان مفصل اسکا باب الفرائض مین ہو چکا ہی اور اگر عصبات نہون تو ولایت ماں کو ہی پہر دادی کو اور قنیہ مین عکس اسکی ہی پہر ولایت بیٹی کو ہی پہر پوتی کو پہر نواسی کو پہر پوتی کی بیٹی کو پہر نواسی کی بیٹی کو پہر نانا کو پہر سگی بہن کو پہر سوتیلی بہن کو پہر مانکی اولاد کو برابر ہی کہ مرد ہون یا عورة پہر انکی اولاد کو پہر ذوی الارحام کو اسطرح کہ اول پہپہیونکو ولایت ہی پہر ماموںنکو پہر خالاون کو پہر چچاونکی بیٹیونکو اور اسی ترتیب سے انکی اولاد کو پہر مولے موالات کو پہر سلطان کو پہر قاضی کو اگر اوسکی فرمان مین ہو ولایت نکاح کی پہر قاضی کی نائبونکو اگر ہو قاضی کو اجازت نائب کردینی کی اور نہین تو نہین اور حریت اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت مین شرط ہی پس نہین ہی ولایت غلام کو اور نہ چہوٹی کو اور نہ دیوانہ کو اور نہ کافر کو مسلمان پر اور اسیطرح مسلمانکو بہی کافر پر ولایت نہین ہی مگر ساتہہ سبب عام کی جیسیکہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نائب ہو ۲ ح ۲ در مختار

الفصل الاول

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنکح الایم حتی تستأمر ولا تنکح البکر حتی تستأذن قالوا یا رسول الله وکیف اذنها قال ان تسکت متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکاح کیجاوی عورة شوہر دیدہ بالغہ یہان تک کہ طلب کیا جاوی امر اوسکا اور نہ نکاح کیجاوی عورة کواری یعنی کواری بالغہ یہان تک کہ طلب اذن کیجاوی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ

کتاب الفرائض صفحہ ... ملاحظہ ہو

اسیطرح ہی اذن اوسکا یعنی باکرہ کا حالانکہ وہ بڑی حیا رکہتی ہی فرمایا کہ چپکی رہی یعنی اگرچہ چپکی رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایم کہتی ہین ہر عورۃ کو کہ خاوند نہ رکہتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنی خاوند کیا تہا وہ مرگیا یا طلاق دی اوسنی اور یہان ایم سی مراد ثیب بالغہ ہی اور ثیب کی نکاح مین طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ کی نکاح مین طلب کرنا اذن کا اسلیے کہ ثیب امر کرتی ہی اور اشارہ کرتی ہی سرسے اور شرم نہین کرتی اسمین بخلاف باکرہ کی کہ وہ شرم رکہتی ہی امر کرنی اور اشارہ کرنیسی بلکہ اذن دیتی ہی اور راضی ہوتی ہی اگرچہ ساتہہ سکوت کی ہو اور ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جائز نہین نکاح بغیر امر اور اذن عورۃ کی ولیکن فقہا کو یہان تفصیل ہی کہ سب عورتین چار قسم پر ہین اول ثیب بالغہ پس اوسمین اتفاق رکہتی ہین علما کہ جائز نہین نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن اوسکی کی بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سی ہوجائیگا اور دوسری باکرہ صغیرہ اور اسمین بہی اتفاق ہی علما کا کہ حاجت اوسکی اذنکی نہین ولی بغیر اوسکی اذنکی نکاح اوسکا کر دی سکتا ہی تیسری ثیب صغیرہ اوسکا بہی نکاح بغیر اوسکی اذن کی جائز ہی حنفیہ کی نزدیک نہ نزدیک شافعیہ کی چوتہی باکرہ بالغہ اوسکا نکاح ہمارے نزدیک جائز نہین بغیر اوسکی اذن کی اور امام شافعی کی نزدیک جائز ہی پس مدار ولایت کا حنفیہ کی نزدیک صغر پر ہی باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کی نزدیک مدار بکارت پر ہی صغیرہ ہو یا کبیرہ پس یہہ حدیث محمول ہے ہمارے نزدیک بالغہ پر خواہ ثیب ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولاتنکح البکر حتی تستاذن حجت ہی شافعی پر ❊ ع ❊ ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عورۃ شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ لائق تر ہی ساتہہ نفس اپنی کی اپنی ولی سی اور لڑکی کنواری یعنی بالغہ طلب اذنکی کیجاوی بیچ ذات اپنی کی یعنی نکاح اور اذن اوسکا چپ رہنا ہی یعنی احتیاج نہین ہی اذن صریح کی بلکہ کفایت کرتا ہی سکوت اوسکا بسبب کثرۃ حیا اوسکی کی اور ایک روایت مین ہی فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتہہ نفس اپنی کی ولی اپنی سے اور لڑکی کنواری طلب اذن کی کیجاوی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتہہ نفس اپنی کی ولی اپنی سی اور عورۃ کنواری طلب اذن کری اوس سی باپ اوسکا بیچ نکاح کرنی اوسکی کی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لائق تر ہی الخ یعنی لائق تر ہی ساتہہ راضی ہونی کی یہان تک کہ نکاح کیجاوی مگر یہہ کہ اذن دی زبان سی بخلاف باکرہ کی اور باقی شرح اسکی اوپر کی حدیث مین ذکر ہوچکی ہی اور یہہ سب روایتین آپسمین قریب المعانی ہین ❊ ع ❊ ح **وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَرَدَّ نِكَاحَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ اَبِيْهَا** اور روایت ہی خنسا بیٹی خذام کی سی یہہ کہ باپ اوسکی نی نکاح کردیا اوسکا اسحالمین کہ وہ شوہر دیدہ تہی یعنی اور اذن نہ چاہا اوس سی اور وہ تہی بالغہ پس مکروہ جانا اوسنی اوس عقد کو پہر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پہیر دیا نکاح اوسکا یعنی نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت ابن ماجہ کی یون ہی کہ رد کیا نکاح کیا ہوا باپ اوسکی کا **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيْ عَشَرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اونسی اسحالمین کہ وہ سات برس کی تہین اور بہیجی گئین وہ حضرت کی گہر مین اسحالمین کہ وہ نو برس کی تہین اور کہلونی کہیلنی کی ساتہہ اونکی تہی اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور جدا ہوئی عائشہ سے اسحالمین کہ عائشہ تہین اٹہارہ برس کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سات برس تہین کہا تو یہی نی کہ اور اکثر روایتون مین آیا ہی کہ چہہ برس کی تہین تطبیق ان

روایتون مین یون ہی کہی ہی کہ حضرت عائشہ چہہ برس کی تہین پس اون روایتون نی اختصار کیا چہہ پر اور کسر کو حذف کر دیا اور اس روایت مین کسر کو
یعنی اوس سال کو بہی کہ لگی تہین اسمین یعنی ساتوین برس مین شمار کر لیا اور بسبب اسحدیث کی اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ جائز ہی باپ اور دادا کو نکاح کر دینا کرنا
صغیرہ کا اور نہین اختیار ہی اوسکو بعد بالغ ہونیکی اوس نکاح کی فسخ کرنیکا مگر نزدیک بعضی عراقیین کے اور سوای باپ اور دادا کی اور اولیا کو نہین
جائز ہی نکاح کر دینا اوسکا نزدیک شافعی اور مالک کی اور کہا ابو حنیفہ اور اوزاعی اور اورون نی کہ جائز ہی اور اولیا کو بہی نکاح کر دینا اوسکا
لیکن اوسکو اختیار ہی بعد بالغ ہونیکی اور ابو یوسف نی کہا کہ اس صورت مین بہی اوسکو اختیار نہین ہی اور مراد کہلونون سی گڑیا ہین اور اور حدیث
مین آیا ہی کہ حضرت نی دیکہا انکو اور انکار نکیا اوپر یعنی برا نہ جانا انکو پس اس سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا گڑیونکا اور مباح ہی لڑکیون کو کہیلنا گڑیون
اور لکہا ہی علمانی کہ سبب اسکا یہہ ہے کہ لڑکیان گڑیون کی کہیلنی سی سیکہتی ہین تربیت اولاد کی اور سینا پرونا اور درستی کرنی گہر کی اور احتمال یہہ بہی ہے
کہ ہو یہہ قصہ ابتدای ہجرۃ مین پہلی حرام ہونی تصویر کی اور بعضون نے کہا کہ اون گڑیون کی صورتین نہ بنی ہوئی تہین جیسی تصویرین ہوتی ہین کہ جو
حرام ہین بلکہ نہین چیتہڑون و تہڑون کی بنالین تہین ؁ ع ؁ طیبی ؁ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف**
یعنی نہین ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کی ہماری نزدیک یہہ غیر بالغہ اور غیر عاقلہ کی حق مین ہی یعنی نکاح صغیرہ اور دیوانی کا نہین ہوتا بغیر اذن ولی کی اور امام شافعی
اور امام احمد نی ظاہر اسحدیث پر عمل کیا ہی وہ کہتی ہین کہ نہین ہوتا نکاح مگر ساتہہ عقد کرنی ولی کی اور نہین ہوتا نکاح ساتہہ عبارت عورتونکی برابر ہی کہ عورۃ
اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نی کہ حمل کیا ہی اسکو جمہور نی اوپر نفی صحت کی اور ابو حنیفہ نی اوپر نفی کمال کی ؁ ع **وَعَنْ عَائِشَۃَ** اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَہَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّہَا فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِہَا فَلَہَا الْمَہْرُ
بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِہَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورۃ کہ نکاح کری اپنا بے اذن ولی اپنی کی پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل
ہی پہر اگر صحبت کی ساتہہ اوس عورۃ کی پس واسطی اوسکی ہی مہر بسبب اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹہایا شرمگاہ اوسکی سی پہر اگر اختلاف کرین ولی پس بادشاہ ولی ہی اوسکا
کہ نہین اوسکا کوئی ولی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** پس نکاح اوسکا باطل ہی تین بار فرمایا تاکید اور مبالغہ کی
لیی اور یہہ حدیث اور مانند اسکی معارض ہین اسحدیث کی الایم احق بنفسہا من ولیہا اسلیی حنفیہ اسمین تاویل کرتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ جو عورۃ غیر کفو سی نکاح
کری بغیر اذن ولی کی یا لڑکی یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کرین بغیر اذن ولی کی تو نکاح اونکا باطل ہی اور اسحدیث کی اوپر کی حدیث کی صحت مین کلام ہی اور حاصل
اخیر جملہ حدیث کا یہہ ہی کہ اولیا نی جب منع کیا نکاح کرنی سی تو وہ کالعدم ہوئی پس ہوگا بادشاہ ولی اوسکا والا نہین ہی ولایت بادشاہ کو ولی کی ہوتی
؁ ع ؁ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَایَا اللَّاتِیْ یُنْکِحْنَ اَنْفُسَہُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ وَالْاَصَحُّ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ
عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا زنا کرنیوالی ہین وہ عورتین کہ نکاح کرتی
ہین اپنا بی شاہدون کی اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ حدیث موقوف ہی ابن عباس پر یعنی قول ابن عباس کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ نکاح
بغیر گواہونکی نہین ہوتا اور یہی مذہب ہی اماموںکا اور یہی منقول ہی صحابہ اور تابعین سی ؁ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْیَتِیْمَۃُ تُسْتَاْمَرُ فِیْ نَفْسِہَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَہُوَ اِذْنُہَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورت کواری بالغہ پوچہی جاوبی بیچ نکاح اپنی کی پہر اگر چپ ہی پس ہی اذن اوسکا اور اگر انکار کیا پس نہین جبر اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی دارمی نی ابی موسی سی **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو غلام کہ نکاح کری بغیر اذن مالک اپنی کی پس وہ زانی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** یعنی نکاح مملوک کا بغیر اذن مالک کی صحیح نہین پس اگر صحبت کریگا اوس نکاح کی بعد حرام ہوگی اور وہ زناکار ہوگا اور یہی ہی مذہب امام شافعی و امام احمد کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن آقا کی نہین جائز اور نہین ہوتا ہی عقد صحیح ساتہہ اجازت دینی کی بعد اسکی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک نکاح ہوجاتا ہی لیکن نافذ یعنی صحیح ہونا اوسکا موقوف ہی اذن آقا پر جب وہ اذن دیگا تو نافذ ہوجائیگا مانند نکاح فضولی کی ۱۲ ح ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی ابن عباس سی کہا تحقیق ایک لڑکی کواری یعنی اور تہی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا یہہ باپ اوسکی نی نکاح کر دیا اوسکا اور وہ تہی ناراض پس اختیار دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اختیار دیا کہ چاہ نکاح رکہہ چاہ فسخ کر ڈال اس سی معلوم ہوا کہ نہین جبر کرنا پہنچتا ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ رح کا ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکاح کری عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کری عورت اپنا اسلیے کہ تحقیق زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا آپ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** نہ نکاح کری عورۃ الخ یہہ نہی تنزیہی ہی ہمارے نزدیک اسلیے کہ مستحب یہہ ہی کہ نکاح کری عورت کا ولی اوسکا اور جسکا کوئی ولی نہین تو قاضی اوسکا ولی ہی اور نہ نکاح کری عورۃ کسی سی اپنا ہمارے نزدیک مراد یہہ ہی کہ بغیر گواہونکی یا غیر کفو سی نکاح نکری اور امام شافعی کی نزدیک مراد یہہ ہی کہ عورۃ اپنا نکاح بغیر ولی کی نہ کری اسلیے کہ زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا یعنی بغیر گواہونکی ہمارے نزدیک اور بغیر ولی کی شافعی کی نزدیک یعنی عقد کرنیکی ولایت عورۃ کو اپنی عقد کرنیکی یا غیر کی عقد کرنیکی نہین ہی یعنی عبارت عورتونکی سی نکاح صحیح نہین ہوتا نزدیک امام شافعی کی ۱۲ ع مولانا ۱۲ **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابن عباس سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پیدا کیا جاوی واسطی اوسکی لڑکا پس چاہیی کہ اچہا رکہی نام اوسکا اور ادب نیک سکہاوی اوسکو یعنی تعلیم کری آداب احکام شریعت و معیشت کی کہ دنیا اور آخرت مین مفید ہون پہر جب بالغ ہو پس چاہیی کہ نکاح کر دی اوسکا پس اگر بالغ ہوا لڑکا یعنی اور رہو وہ فقیر اور نہ نکاح کری اوسکا یعنی باپ اور ہو وہ قادر نکاح کر دینی پر پہر پہنچی لڑکا گناہ کو یعنی زنا کری یا مقدمات زنا کی پس سوای اسکی نہین کہ گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی کی ہی **ف** اسلیے کہ اسمین قصور کیا اوسنی اور سبب ہوا گناہ کا اور یہہ محمول ہی زجر و تہدید پر واسطی مبالغہ اور تاکید کی اور فرزند کی حکم مین لونڈی و غلام بہی ہین ۱۲ ع **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب رض اور انس بن مالک سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا توریت مین لکہا ہوا ہی کہ جو شخص کہ پہنچی بیٹی اوسکی بارہ برس کو اور نہ نکاح کری وہ اوسکا

یعنی باوجود پانی کفوکی بہہ پہنچی وہ بیچ گناہ کو یعنی زنا وغیرہ کو پس گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی کی ہی نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین

باب اعلان النکاح والخطبۃ والشرط

یہہ ہی بیچ بیان آشکارا کرنی نکاح کی اور بیان خطبہ نکاح کی یا بیچ بیان منگنی کی اور بیچ بیان شرط نکاح کی **ف** آشکارا کرنا نکاح کا مستحب ہے اور آیا ہی کہ آشکارا کرو نکاح کو اگرچہ ساتہہ دف بجانیکی ہو اور دف بجانی مین علمانے اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ وہ حرام ہی یا مکروہ مطلق اور بعضو نکی نزدیک مباح ہی مطلقاً اور صحیح یہہ ہی کہ مباح ہی بعض اوقات مین جیسے عیدمین اور وقت آنی مسافر کی اور وقت نکاح کی اور سوای انکی حرام ہی اور خطبہ ساتہہ پیش خ کی اور زیر خ کی دونو طرح صحت کو پہنچا ہے علمانی زیرسی جو خطبہ ہی اوسکی معنی ہین پیغام نکاح کا بہیجنا اور پیش سی معنی خطبہ کی کہ نکاح مین پڑہتی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان پیش سی ہے اور قاموس مین لکہا ہی کہ خطبہ کہتی ہین کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ و نصیحت کو اور خطبہ پڑہنا سنت ہی نکاح مین اور نزدیک امام شافعی کی ہر عقد مین سنت ہی مانند بیع اور شرا اور سوا اسکی انکی کی اور مراد شرط سی وہ شرطین ہین کہ ذکر کیجاوین نکاح مین فاسد یا صحیح + ح

ف یہہ معنی خطبہ کی جو نقل کیی گئی بموجب مذہب شافعی کی ہین اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہی اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو یا مانند انکی اور صاحبین کی نزدیک خطبہ ذکر طویل کو کہتی ہین اور ادنی درجہ اوسکا بقدر تشہد کی ہی کذا فی الدر المختار اور نہین مضائقہ نرمی راگ کا اور بجانی دف کا نکاح مین اور شادیمین اور اسیطرحسی نہین مضائقہ نرمی گانی اور بجانی دف کا عیدین مین محققونکی نزدیک اور ذکر کیا شیخ الاسلام نی کہ یہہ سب مکروہ ہین ہمارے علماکی نزدیک یعنی حضرت امام اعظم رح اور امام ابویوسف اور امام محمد کی اور نہین جائز سننا نرمی راگ کا بہی عورۃ اجنبیہ سے اور نرمی اور جس راگ مین ذکر ہو شراب کا یا عورتون یا امردون کی خط و خال وغیرہ کا یا ذکر ہو کلمات کفر کا وہ حرام ہی یعنی نرمی راگ مین بہی اگر یہہ باتین ہون تو وہ حرام ہوجاتا ہی اور نکاح کی بدعتونمین سی ہی ظاہر کرنا باجونکا اور مزامیر کا اور کہیل کی چیزونکا اور ظاہر کرنا کہیل کہیلنی والونکا یعنی تبلیون وغیرہ اور ڈہانکنا گہر کی دیوار ونکا ساتہہ کپڑونکی واسطی زینت کی اور سواری کرنی گہوڑونکی اور پہرانا شہر مین بغیر حاجت کی فرمایا اللہ تعالی نی نہو وتم مانند اون لوگون کی کہ نکلی اپنی گہرونسی اتراتی ہوئی اور واسطی دکہلانی لوگونکی اور نہین درست یہہ کہ ہو بیچ نکلنی براتون کی کا نیوالی اور گانی والیان پس تحقیق یہہ ہی بہت بیحیائی یا ہو ساتہہ دولہ کی ڈہول اور باجا اور ضایع کرنا مال کا ساتہہ جلانی باروت کی اور کاغذ کی یعنی آتش بازی اور یہہ کہ ہو بیچ اوسکی جلوہ روبرو مردون کی پس تحقیق یہہ سب حرام ہی اور اسیطرحسی ظاہر کرنی چیزین مردونکی نکاح کی مجلس مین اور بٹہانا دولہ کا مسند ریشمی پر اور باندہنا ڈورا لگا ساتہہ پگڑی دولہ کی یا قد دولہ کی پہر دینا اوسکو ساحر کی تئین تاکہ سحر کری واسطی محبت خاوند جورو کی اور پہنا سونی چاندی کی باستونکا اور بہت تعریف کرنی خاوند کی قرابتیون اور جورو کی قرابتیونکی اور باتین بیان کرنی کہ محض جہوٹی ہین فرمایا اللہ تعالی نی چاہتی ہین یہہ کہ تعریف کیجاوین ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین کی اور اسیطرحسی حرام ہی پہنانا دولہ کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبا یہہ شادی اور غیر شادی دونومین حرام ہین اور اسیطرحسی حرام ہی باندہنا پگڑی کا دولہ کی سر سے اور رکہنا اوسکا دولہن کے سر پر اور اسیطرحسی پہرانا دولہ کا دولہن کے گرد سات بار اور چلی آنا عورتون اجنبیہ دولہ کی سامنی اور باتین کرنی اور ہاتہہ لگانا اوسکی ناک کان کو اور ذکر کرنا بیحیائی کی باتون کا اور دبوانا انگوٹہا مرد کا ساتہہ دودہ کی عورۃ سی اور کہلانا شکر اور پلانا دودہ کا دولہ کو اور رکہنا نبات کا دولہن کی بدن پر اور کہنا دولہ کو کہ اوٹہالی اپنی موہنہ سی اور گہیر لینا دولہ اور دولہن کو عورتونکا وقت خلوت کی یہہ باتین بدعت کے نکاح مین حرام ہین واجب اور ضرور ہی بچنا انسی اسیطرح سی لکہا ہی بیچ بعضی رسالون تصنیف کی ہوئی قاضی ضیاءالدین سنامی کی رحمت کری اونکو اللہ اور حضرت سید آدم بنوری رح نی اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سی نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزین ایسی ہین کہ خوف کفر ہی انمین اور بعضی چیزین بدعت ہین پس جو کوئی وہ رسوم بجالاوے علاقہ زوجیت کا درمیان میں سے اوٹہہ جاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا سا نہین ہوتا اور جو فرزند کہ پیدا ہوتا ہی نسب

اوسکا ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ ایک قوم مین رسم ہی کہ تہوڑی سی سرسون اور اسپند دانہ وغیرہ اور ہلدی اور انگوٹہی لوہی کے کپڑے مین باندہ کر دولہ دولہن کے ہاتہہ مین باندہ دیتی ہین اور اوسکو اہل ہند کنگنہ کہتی ہین یہہ کفر صریح ہی کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اس عمل کا کافر ہوتا ہی اور اوریہہ رسم ہی کہ مشکی تہلیا پر پہول باندہتی ہین اور صندل ہین کر انپر لگاتی ہین یہہ رسم گبرونکی ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ جلوہ دیتی ہین دولہن کو کہ اوسمین طرح طرح کی فضیحتیں اور رسوائیان ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی سر پر مان اور بہن یا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولہن کے سر پر دستار رکہتی ہین دونون ملعون ہوتی ہین اسلیے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لعنت خدا کی اوس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتونکی اور لعنت خدا کی ہی اوس عورۃ پر کہ مشابہ ہو ساتہہ مردونکی اور اور یہہ رسم ہی کہ انگوٹہا دولہن کا ساتہہ دودہ اور پانی کی دہوتی ہین اور دولہ کو پلاتی ہین یہہ بہی گبرونکی رسمون مین سے ہی اور خوف ہی اسمین کفر کا اور اور یہہ رسم ہی کہ ڈلیان مصری کی عورۃ کی بدن پر رکہتی ہین اور مرد اوسکو اپنی مونہہ سی اوٹہاتا ہی جسکو یہان نبات چنا کہتی ہین ان افعال سی فاسق ہوتا ہے اور یہہ گبرونکی رسمون سی ہی اور مشابہت ساتہہ چارپایونکی ہوتی ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ وقت جلوہ کی نا ڑا لاتی ہین اور مشاطہ دولہ کو تخت پر بتہا کر اعضا اوسکی بلکہ شرمگاہ اوسکی ناپتی ہی اور عورتین دیکہتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سی سب لعنت کیی جاتی ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ گالیان خضری بندی ہیچ یہانتک کہ حقارۃ مسجد و محراب و قبلہ کی ان گالیون مین ہوتی ہی اور حقارۃ ان چیزونکی کفر ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ گرد دولہن کی سات بار پہرتا ہے یہہ رسوم کفار سی ہے اور خوف کفر کا اسمین اور اور یہہ رسم ہی کہ شرمگاہ عورۃ کی شربت سی دہوتی ہین اور عورہ اوسمین پیشاب بہی کر دیتی ہی اور مرد کو وہ پلاتی ہین اسمین بہی خوف کفر کا ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ کاجل مرد کی لگاتی ہین یہہ بالاتفاق مکروہ ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ گاتی ہین باد ف اور رباب اور شہنا وغیرہ اور تالیان بجاتی ہین اور ناچ کا کرتی ہین یہہ چیزین بہی سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر کہین کہ یہہ ایک راہ اور مذہب ہے کافر ہوتی ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی ہونی بنا باندہتی ہین یہہ بہی بالاتفاق حرام ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ کاغذ کی جہاڑ اور پہول اور اور چیزین بناتی ہین یہہ بہت برا ہی اسلیے کہ کاغذ کو قرطاس کہتی ہین اور قرطاس نام اللہ عزوجل کا ہی پس بنانیوالے اوسکی اور راضی ہونیوالی اوسکی دونو گرفتار عذاب قیامت ہوتی ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ پہول اور تامی کی پٹی دولہ کے سر پر باندہتی ہین یہہ بدعت ہی بعضون نے لکہا ہی کہ یہہ گبرونکی رسمون سے ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی گلی مین ہانس چاندیکا اور بعضی لباس عورتونکا پہناتی ہین یہہ بدعت سیئہ ہین

الفصل الاول

فصل پہلی عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی ربیع بیٹی معوذ بیٹی عفرا کی سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئی یعنی ہماری گہر مین اوسوقت کہ لائی گئی مین خاوند کی گہر مین پہر بیٹہی اوپر بچہونی میری مانند بیٹہنی تیری کی بہ نسبت میری یعنی جیسی تو میری بچہونی پر بیٹہا ہی اسیطرح حضرت بیٹہی یہہ خطاب کیا اوسکی طرف کہ جسنی روایت کی حدیث اونسی کہ وہ خالد بن ذکوان ہین پس شروع کیا چہوکریون نی کہ تہین ہماری قوم مین بجاتی دف کا اور بیان کرتی خوبیون اور شجاعت اونکا کہ ماری گئی تہی ہمارے باپون مین سے دن بدر کی ناگہان کہا ایک نی اون چہوکریون مین سے اور بیچ ہماری نبی ہین کہ جانتی ہین اوس چیز کو کہ ہونیوالی ہی کل کو پس فرمایا حضرت نی کہ چہوڑ دی اسکو اور کہہ وہ چیز کہ تہی کہتی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** عفرا نام ہی معوذ کی مان کا اور معوذ شہدا بدر سی ہین اور کشندہ ابوجہل لعین کی اور مراد چہوکریون سی بیٹیان انصار کی ہین کہ حد شہوۃ کو نہ پہنچی تہین نہ لونڈیان اور کہا اکمل الدین نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی دف کی وقت نکاح اور زفاف کی اعلان کی لیے اور لاحق کیا ہی نکاح کے ساتہہ بعضے علما نی ختنہ کرنے کو اور عیدین کو اور سفر سی آنیکو اور مجمع احباب کو خوشی کی لیے یعنی انمین بہی جائز ہی مانند نکاح کی اور دف سی مراد دف ہ

بغیر جہانج کی ہی اور جہانج دار مکروہ ہی بالاتفاق اور یہہ وہ چیز کہ تہی کہتی یعنی کہ شہداء بدر کا کہ جن میں تہین وہی کہ روا اوسکو منع حضرت نی اسلیے کیا کہ اونہی
نسبت علم غیب کی حضرت کی طرف کی حضرت کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اسلیے کہ غیب کوئی نہین جانتا سوای اللہ کی مگر ہان جو کچہہ اللہ تعالی جتا دیتا
ہی وہ معلوم کروا دیتا ہی اپنی رسولونکو غیب کی باتونمین سی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی پڑہنا شعر ونکا کہ نہو اونمین فحش اور جہوٹ ع
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ زُفَّتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ
يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ پہنچائی گئی بعد بیاہ کی ایک عورت طرف ایک شخص کے کہ تہا انصار مین سے پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین ہی ساتہہ تمہاری کہیل یعنی بجانا دف کا اور گانا کہ اسمین گناہ نہو پس تحقیق انصار خوش لگتا ہی انکو گانا نقل کے
یہہ بخاری نی وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکاح کیا مجسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ مہینی شوال کی اور
گہر مین لائی مجکو بیچ مہینی شوال کی یعنی تین برس کی بعد پس کون عورتون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی بہت نصیبہ ور نزدیک حضرت کی مجسی نقل کیا یہہ مسلم نی
ف اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو جہلا شوال کے مہینی مین نکاح کرنیکو نحس جانتی ہین یہہ عقیدہ باطل ہی بلکہ مستحب ہے اسمین نکاح کرنا اور زفاف کرنا جیسی
یہان کی جہلا کا عقیدہ ہی ایسا ہی اہل جاہلیت کا تہا چنانچہ حضرت عائشہ نی اونہین کا عقیدہ رد کرنی کی لیی کلام مذکور فرمایا ح ع وَعَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائق ترین شرطون کی کہ وفا کرو تم اونکو وہ شرط ہی کہ حلال کین تمنی ساتہہ اوسکی شرمگاہیں
نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی ف مراد شرط سی مہر ہی یا تمام حقوق بیویکی یعنی مہر بیبیون کی ادا کرو اور خرچ و کہانا پینی کی لیی اور مکان دو
رہنی کی لیی اور اچہی طرح گذران کروا اونسی انکو شرط اسلیے کہا کہ چونکہ خاوندنی التزام کیا ہی ان چیزونکا اپنی پر گویا کہ شرط کی ہی ح وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیغام بہیجی مرد نکاح کا اوپر پیغام اپنی بہائی مسلمان کی تاکہ نکاح کر دی وہ یا چہوڑ دی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف یہہ پیغام بہیجنا منع اس صورت مین ہی کہ جب دونون راضی ہو گئی ہون اور مہر ہی مقرر ہو گیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اوس عورت سی بغیر اذن
اول کی کریگا تو صحیح ہوگا نکاح لیکن گنہگار ہوگا ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ
أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سوال
کری عورت یعنی کسی شخص سی طلاق دینی بہن اپنی کی یعنی دینی بہن کی تاکہ خالی کری پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوی حق اوسکا اپنی لیی اور تاکہ نکاح کری اوس
خاوند سی پس تحقیق واسطی اوسکی ہی جو مقدر کیا گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مثلا ایک شخص ایک عورت نکاح مین رکہتا ہی اور ایک
عورت سی نکاح کیا چاہتا ہی وہ عورت کہتی ہی کہ اپنی بیویکو طلاق دیدی یا دو عورتین ایک شخص کی نکاح مین ہین ایک چاہتی ہی کہ دوسریکو طلاق
دیدی خاوند اس سی منع فرمایا اسلیے کہ اپنی تقدیر ساتہہ ہی کیون اسکی حارج ہوتی ہی اور تاکہ نکاح کری یہہ ترجمہ باعتبار معنی اول کی ہی اور باعتبار
معنی دوسری کی یہہ ترجمہ ہوگا کہ تاکہ نکاح کری سوکن اور خاوندسی ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ
وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار یہہ ہے کہ نکاح کر دی آدمی اپنی بیٹی کا یعنی مثلا کسی شخص سے اس شرط پر کہ

نکاح کردی اس سی وہ دوسرا بیٹی اپنی کا اور نہوا آپسمین کچھہ مہر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین نکاح شغار اسلام مین **ف** شغار اسکو کہتی ہین کہ کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کری کسی سی باین شرط کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سی کردی اور نہ ہو دونو نکاح کا مہر بجز بدل کرنا آپسمین مہر ہو اسطرح کا نکاح ایام جاہلیت مین کیا کرتی تہی اسلام مین منع کیا گیا اس سی اور اسطرح کا نکاح امام اعظم کی نزدیک ہوجاتاہی اور لازم آتاہی مہر مثل دینا لیکن چاہیی نہین کرنا اور امام شافعی کی نزدیک یہہ نکاح ہوتاہی نہین اور دلیلین طرفین کی فقہ مین مذکور ہین ۞ ع ۞ **وَعَنْ عَلِيٍّ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا متعہ عورتونکی سی دن خیبر کی اور منع کیا کہانی گوشت گدہون کی سی کہ گہرون مین رہتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** متعہ اسکو کہتی ہین کہ عورت سی نکاح کری اسطرح کہ فائدہ اوٹہاونگا تجسی اتنی دنون تک مثلا مہینا بہر تک عوض اتنی روپون کے پس یہہ ابتدائے اسلام مین درست تہا بعد ازان حرام ہوا اور تحقیق یہہ ہی کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دوبارہ واقع ہوا اور پہلی حلال تہا پیش از خیبر کے پہر حرام ہوا دن خیبر کی پہر مباح ہوا روز فتح مکہ کی بعد ازان حرام ہوا ابد الآباد کو اور منسوخ ہونا اوسکا احادیث صحیحہ سی ثابت ہی اور ذکر کیا گیا ہی شرح حدیث ابن عمر کی کہ متعہ کی اجازت ابتدای اسلام مین تہی اوسکی لیی مضطر ہو طرف اوسکی مانند مردار اور مانند اسکی کی پہر اجماع ہوا صحابہ کا اسپر کہ جب ہو نکاح متعہ کا حکم کیا جاوی ساتہہ باطل ہونی اوسکی کی اور اجماع ہی سب علما کا اسکی حرام ہونی پر نہین خلاف کیا ہی آسمین کسی نی مگر ایک رافضیون نی اور ابن عباس سے جو مشہور ہی کہ وہ اسکی اباحت کی قائل تہی ثابت ہوا ہی رجوع کرنا انکا اس سی اور ہدایہ مین جو امام مالک سی جواز متعہ کا نقل کیا ہی ابن ہمام نی لکہا ہی کہ نسبت کرنے اسکی طرف مالک کی غلط ہی اور نووی نی شرح مسلم مین اس مسئلہ کو بہت طویل لکہا ہی اور یہی گدہی جو گہر مین رہتی ہین اونکی گوشت کہانیسی منع فرمایا وہ حرام ہی اور جنگل کی گدہی کا گوشت کہانا درست ہی جسکو گورخر کہتی ہین ۞ ع **وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ** قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سال جنگ اوطاس کی متعہ مین تین دن پہر منع کیا اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اوطاس نام ایک جنگل کا ہی متعلقات ہوازن سی کہ تقسیم کی اوسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی غنیمت ہوازن کی اور یہہ بعد از فتح مکہ کی ہی متصل اوس سی باین اعتبار اس اجازت کو نسبت کیا طرف دن فتح مکہ کی جیسا کہ پہلی کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کیا گیا ۞ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَاُ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْاٰيَاتِ الثَّلٰثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَبَعْدَ قَوْلِهٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ عَظِيْمًا ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهٖ وَرَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهٖ ۞

روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا سکھلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تشہد پڑہنی نماز مین اور تشہد پڑہنی حاجت مین کہا عبد اللہ نی
مسمی تشہد نماز مین یہہ ہی عبادتین زبان کی واسطی اللہ کی ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی بہی واسطہ اللہ کی ہین سلام ہی تمپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین
اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیکبخت بندون اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور
رسول اللہ کی اور تشہد حاجت مین یہہ ہی کہ سب تعریف واسطی اللہ کی مدد چاہتی ہین ہم اوس سے اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی اور پناہ مانگتی ہین
ہم ساتہہ اللہ کی برائیون نفسون اپنی کی سی جسکو ہدایت کری اللہ یعنی توفیق دی ہدایت کی پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو یعنی نہ شیطان اور نہ
نفس اور نہ اور کوئی اور جسکو گمراہ کری اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا
ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور رسول اوسکی اور پڑہتی حضرت یہہ تین آیتین ایک آیۃ یہہ ہی ای لوگو جو ایمان لائی ڈرو اللہ سی حق ڈرنی اوسکی
اور نہ مرو مگر حال یہہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیۃ یہہ ہے ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ڈرو اللہ سی ایسا اللہ کہ مانگتی ہو تم آپسمین بوسیلہ نام پاک اوسکی
یعنی کہتی ہو مانگتی ہین تجسی یہہ چیز واسطی اللہ کی اور ڈرو توڑنی ناتی کی سی تحقیق اللہ ہی تمپر نگہبان اور تیسری آیۃ یہہ ہی ای لوگو کہ ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سے
اور کہو بات مضبوط درست کریگا واسطی تمہاری عمل تمہاری یعنی قبول کریگا نیکیان تمہاری اور بخشیگا واسطی تمہاری گناہ تمہاری اور جو کوئی فرمانبرداری
کری اللہ کی اور رسول اوسکی کے پس تحقیق مطلب یاب ہوا مطلب یاب ہونا بڑا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
اور جامع ترمذی مین یہہ عبارۃ ذکر کی گئی ہی کہ بیان کیا ان تینون آیتونکو سفیان ثوری نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نی بعد کہنی ان الحمد للہ کی لفظ
نحمدہ کا اور زیادہ کیا بعد کہنی من شرور انفسنا کی ومن سیئات اعمالنا کو اور زیادہ کی دارمی نی بعد کہنی عظیما کی یہہ عبارت پہر کلام کری ساتہہ حاجت
اپنی کی یعنی ذکر عقد کا کری اور روایت کی شرح السنۃ مین ابن مسعود سے بیچ خطبہ حاجت کی کہ نکاح ہی اور سوای اوسکی یعنی بیان کرنی حاجت کی ایسی عبارۃ
من النکاح وغیرہ بڑہادی ہی **ف** تشہد کی معنی ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العرب نے کہا کہ مراد تشہد سی یہان ایک عبارۃ ہی کہ اوسمین تعریف
اللہ تعالی کی اور دونون کلمہ شہادت کی ہون اور تشہد پڑہنی حاجت مین یعنی خطبہ پڑہنا نکاح وغیرہ مین اور نزدیک امام شافعی کے خطبہ سنت ہی تمام عقود مین اور
دوسری آیۃ مین جو لفظ یا ایہا الذین آمنو کا مشکوۃ کی نسخونمین ہے شاید ابن مسعود کی مصحف مین اسیطرح ہوگا والا اس مصحف مجید مین واتقوا اللہ الذی ہی بدون یا ایہا الذین آمنو
کی اور یہہ آیۃ ابتدا سورہ نسا مین ہے اور حصن حصین سے سمجہا جاتا ہی کہ ابوداود نی یہہ بہی زیادہ کیا ہی بعد لفظ ورسولہ کی ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی
الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فلا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا اور جو نکاح باندہنی بیٹہی اول یہہ خطبہ پڑہی بعد ازان ایجاب وقبول کرواوی
جسطرح کہ ابتدای کتاب النکاح مین ذکر کیا گیا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ
كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو خطبہ یعنی نکاح
کہ نہو اوسمین تشہد یعنی حمد وثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتہہ کٹی ہوئی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی جیسی ہاتہہ کٹا ہوا
بیفائدہ ہی کہ ہاتہہ والیکو اوس سے کچہہ فائدہ نہین اسیطرح سی نکاح بغیر خطبہ کی بیفائدہ ہی کہ خالی ہی خیر وبرکت سی ع ملا علی قاری نی لفظ خطبہ کا ساتہہ
زیر خ کی ضبط کیا ہی اور معنی اوسکی لکہی ہین تزوج یعنی نکاح کرنا اور مولانا زاد اللہ شرفانی فرمایا کہ ہمنی اپنی استادونسی سنا تہہ پیش خ کی سنا ہی اور ایسا ہی
سمجہا جاتا ہی کلام حضرت شیخ رح کی سی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَءُ فِيْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کام صاحب شان و اعتبار کا کہ نہ شروع کیا جاوی اوسمین ساتہہ حمد
خدا کی پس وہ کام بی برکت ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ

واجعلوه فی المساجد واضربوا علیه بالدفوف رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اسکو مسجدونمین اور بجایا کرو دف نکاح کی دفنقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے
ف ظاہر کرو یعنی ساتھہ گواہونکی پس امر واسطی وجوب کی ہوگا یا ظاہر کرو ساتھہ شہرت دینی کی پس امر استحباب کی لیے ہوگا اور مستحب ہے نکاح کرنا مسجد مین اسواسطی کہ
ہونا نکاح کا دن جمعہ کی اور نکاح کرنی سی مسجد مین اور دن جمعہ کی برکت حاصل ہوتی ہی ۱۲ ع وعن محمد بن حاطب الجمحی عن النبی صلی اللہ علیه
وسلم قال فصل ما بین الحلال والحرام الصوت والدف فی النکاح رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة اور روایت ہی محمد بیٹی حاطب جمحی
کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا فرق درمیان حلال اور حرام کی آواز کرنی اور دف بجانا نکاح مین ہی ف مراد آواز کرنی سی گانا ہی یا ذکر کرنا اور
مشہور کرنا نکاح کا لوگونمین اور غرض اس حدیث سی یہہ نہین کہ بغیر آواز اور دف کی نکاح ہوتا ہی نہین اسلیے کہ نکاح دو گواہونکی سامنی بہی ہوجاتا ہی بلکہ مراد اس حدیث
سی رغبت دلاتی ہی طرف ظاہر کرنی نکاح کی اور مشہور کرنی اوسکی کی اور حد مشہور کرنیکی اس سی معلوم ہوئی کہ جس مکان مین نکاح ہو دوسری مکانمین ظاہر ہوجاوی
دائرہ بجانی اور آواز کرنی سی معلوم ہوجاتا ہی اور یہہ حد نہین ہی ظاہر کرنیکی کہ محلونمین اور شہرونمین معلوم ہو ساتھہ بجانی نوبت اور دور باجونکی ۱۲ مولانا
من الشروح وعن عائشة قالت کانت عندی جاریة من الانصار زوجتها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یا عائشة
الا تغنین فان هذا الحی من الانصار یحبون الغناء رواه ابن حبان فی صحیحه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نزدیک میری ایک لڑکی انصار
مین سی کہ نکاح کر دیا مینی اوسکا یعنی کسی سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے عائشہ کیا نہین گانیکو کہتی ہی تو اسلیے کہ تحقیق یہہ قوم انصار کی دوست
رکہتی ہی گانیکو نقل کی یہہ ابن حبان نی بیچ کتاب صحیح اپنی کی ف لڑکی حضرت عائشہ کی پاس یا تو انکی قرابتیونمین کی تہی جیسا کہ آگی کی حدیث مین ہے
یا یتیمہ تہی کہ پرورش کی تہی انہون نی اور اصل کتاب مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفید سی چہوٹی ہوئی ہی اسلیے کہ مولف کو نام کتاب کا نہین معلوم ہوا
اور عالمون نی اوسکی بیچ حاشیہ پر یہہ عبارۃ لکہدی ہی ابن حبان فی صحیحه ۱۲ ع وعن ابن عباس قال انکحت عائشة ذات قرابة لها من
الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال اهدیتم الفتاة قالوا نعم قال ارسلتم معها من تغنی قال لا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان الانصار قوم فیهم غزل فلو بعثتم معها من یقول اتیناکم اتیناکم فحیانا وحیاکم رواه ابن ماجة
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکاح کر دیا حضرت عائشہ نی ایک عورۃ کا اپنی قرابتیون مین سی کہ تہی انصار مین سی پس آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور فرمایا کیا بہیجا تمنی لڑکیکو کہ بیاہی گئی خاوند کی پاس کہا گہر کی لوگون نی کہ ہان فرمایا کیا بہیجا تمنی ساتھہ اوسکی اوسکو کہ گاوی کہا عائشہ نی کہ نہین پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق انصار ایک قوم ہی کہ اونمین میل ہی طرف گانیکی پس کاشکی بہیجتے تم ساتھہ اوسکی اوس شخص کو کہ کہتا آئی ہم تمہاری
پاس آئی ہم تمہاری پاس پس اللہ تعالی باقی اور سلامت رکہی ہمکو اور باقی اور سلامت رکہی تمکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف اور بعد اسکی ہی ولولا الحنطة
السمراء لم تسمن عذاراکم یعنے اگر نہوتی گیہون سرخ نہ موٹی ہوتین بیٹیان کواری تمہاری اور بعضون نی کہا کہ بعد اوسکی یہہ ہے ولولا العجوة السوداء ما سکنا
بوادکم یعنے اور اگر نہوتین کہجورین سیاہ نہ رہتی ہم بیچ مکانون تمہاری کی یعنی بہوکونکی ماری کہین نکل جاتی یہہ گیت ہی کہ عرب شادیونمین گاتی تہی ۱۲
ع مولانا وعن سمرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ایما امرأة زوجها ولیان فهی للاول منهما ومن باع بیعا
من رجلین فهو للاول منهما رواه الترمذی وابو داود والنسائی والدارمی اور روایت ہی سمرہ سے
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورت کہ نکاح کر دین اوسکا دو ولی پس وہ عورت واسطی اول کی ہی ان دونون مین سے اور جو کوئی بیچی بیچنا دو
آدمیونکی ہاتہہ پس وہ چیز بیچی گئی واسطی پہلی کی ہی اون دونون مین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی ف نکاح کر دین دو ولی

یعنی دو شخصون سے اسطرح کہ پہلے ایک ولی ایک شخص سے کیا بعد اوسکے دوسرے نے کسی اور سے کیا تو وہ عورۃ واسطے اول کی ہے یعنی جس سے کہ پہلے ولی
نے نکاح کردیا وہ اوسکے بیوی ہوگئی اور یہہ حکم اوس صورت مین ہے کہ دو ولی ایک درجہ کی ہون اور اگر ایک درجہ کی نہون تو ولی اقرب یعنی جو قرابت قریبہ
رکہتا ہے وہ مقدم ہوگا دور کی ناتے والے پر اور اگر دو ولی برابر کی درجہ کی نکاح باندہین یعنی ایک ہی وقت مین ایک ولی ایک سے نکاح باندہدے
اور دوسرا ولی ایک اور سے باندہ دے تو وہ نکاح باطل ہے بالاتفاق ۱۲ ح ÷ ع

الفصل الثالث　فصل تیسری

عن ابن مسعود قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس معنا نساء فقلنا الا نختصی فنہانا عن ذلک ثم رخص لنا ان نستمتع
فکان احدنا ینکح المرأۃ بالثوب الی اجل ثم قرأ عبد اللہ یایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبت ما احل اللہ لکم متفق علیہ
روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ہے ہم جہاد کرتے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالانکہ نہین ساتہہ ہمارے عورتین یعنی بیبیان اور لونڈیان اور
ہم خواہش اونکی رکہتے تہے پس کہا ہمنے کیا نہ خوجا ہووین ہم یعنی تا کہ چہٹکارا پاوین شہوۃ نفس اور وسوسہ شیطان کی سے پس منع کیا ہمکو حضرت نے خوجا ہونے سے
پہر رخصت دی ہمکو متعہ کرنے کی پس تہا ایک ہمارا کہ نکاح کرتا تہا عورۃ سے بدلے کپڑے کی ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا تہا پہر پڑہی عبد اللہ بن مسعود نے یہہ
آیۃ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزونکو اون چیزونسے کہ حلال کی ہین اللہ تعالی نے واسطے تمہارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف اس حدیث سے کہ رخصت متعہ کی معلوم ہوتی ہے تو یہہ رخصت ابتدائی اسلام مین تہی پیچہے منسوخ ہوئی چنانچہ اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور
اس سے پہلے حدیثین گذرین کہ اوس سے منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعود نے کہ آیۃ مذکورہ پڑہی اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ معتقد تہے مباح ہونے
متعہ کی مانند ابن عباس کی لیکن ابن عباس کا پہرنا اس اعتقاد سے بسبب کہنے سعید بن جبیر کے ثابت ہوا ہے چنانچہ آگے آویگا بیان اوسکا اور ابن مسعود بہی شاید کہ پہرے
ہون اس اعتقاد سے بعد اسکے یا اسی اعتقاد پر رہے ہون بسبب نہ پہنچنے نص کی اونکو یعنی حکم صریح کا اونکو نہ پہنچا ÷

وعن ابن عباس قال انما کانت المتعۃ فی
اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدۃ لیس لہ بہا معرفۃ فیتزوج المرأۃ بقدر ما یری انہ یقیم فتحفظ لہ متاعہ وتصلح لہ شیئہ
حتی اذا نزلت الایۃ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم قال ابن عباس فکل فرج سواہما فہو حرام رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نہ تہا متعہ مگر اول اسلام مین تہا مرد کہ آتا ایک شہر مین کہ نہوتی واسطے اوسکے اوس شہر مین جان پہچان یعنی لوگونسے کہ پہچانا
ہے اوسکو کوئی پس نکاح کرتا ایک عورت سے مقدار اوس مدت کی کہ جانتا کہ ٹہرونگا اوس شہر مین پس نگہبانی کرتی وہ عورۃ واسطے اوسکے اسباب اوسکی کی اور
پکاتی واسطے اوسکی کہانا اوسکا یہانتک کہ اوتری یہہ آیۃ مگر اوپر بیبیون اپنی کی یا اوپر لونڈیون اپنی کی کہا ابن عباس نے جو شرمگاہ ہے سوا ان دونون کے
یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کی سوا پس وہ حرام ہے نقل کی یہہ ترمذی نے ف حاصل آیۃ کا یہہ ہے کہ جو نگاہ رکہتے ہین اپنی ستر کو سوائے اپنی بیبیون
اور اپنی لونڈیونسے وہ ملامت نہین کیے گئے ہین اور جو کوئی سوائے اسکے ڈہونڈہے وہ تجاوز کرنیوالے ہین یعنی حلال سے طرف حرام کی کہا طیبی نے کہ مراد
ابن عباس کی یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے وصف کیا اونکا ساتہہ اسکی کہ وہ محافظت کرتے ہین ستر اپنی کی سب عورتون کی شرمگاہون سے مگر اپنی بیبیون
اور لونڈیونسے نہین محافظت کرتے یعنی اونسے صحبت کرتے ہین اور متعہ کی عورۃ بیوی نہین ہوتی ہے واسطے نہونے توارث کی یعنی میراث کی آپسمین
اجماعا اگر بیوی ہوتی تو توارث جاری ہوتا اور نہ وہ مملوکہ ہے بلکہ وہ اجرت کو دینے والی ہے نفس اپنی کی تئین چندروز کو پس نہین داخل ہے وہ بیچ حکم
کے اور کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر مین کہ متعہ کی عورۃ نہین ہے بیوی اوسکی پس واجب ہے یہہ کہ نہ حلال ہووے وہ اور تعجب ہے شیعہ سے کہ عمل کرتے ہین
قول ابن عباس کے پر اور ترک کرتے ہین حضرت علی رض کی مذہب کو کہ صحیح مسلم مین ہے کہ حضرت علی نے سنا ابن عباس کو کہ متعہ کو جائز کہتے ہین پس فرمایا حضرت
علی نے کہ نہ کہہ اسطرح اے ابن عباس البتہ کہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا متعہ سے دن خیبر کی اور پلی ہوی گدہونکی گوشت سے ۱۲ ع ÷

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی قَرَظَةَ بْنِ کَعْبٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ فِیْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارٍ یُغَنِّیْنَ فَقُلْتُ
اَیْ صَاحِبَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلَ بَدْرٍ یُفْعَلُ ھٰذَا عِنْدَکُمْ فَقَالَا اجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ
فَاذْھَبْ فَاِنَّہٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِی اللَّھْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی عامر بن سعد سی کہ کہا داخل ہوا مین اوپر قرظہ بن کعب کے اور ابو مسعود انصاری کی بیچ ایک شادی کی
پس ناگہان کتنی ایک چھوکریان گاتی تہین پس کہا مینی ای دو صحابیو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اہل بدر کی کیا جاتا ہی یہہ نزدیک تمہاری یعنی گانا چھوکریون کا پس کہا دونو
صحابیون نی بیٹھہ تو اگر چاہی تو پس سن ساتھہ ہمارے اور اگر چاہی تو پس چلا جا پس تحقیق رخصت دی گئی ہی واسطی ہماری بیچ گانیکی وقت شادی کی نقل کی یہہ
نسائی نی **ف** اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اوس زمانہ مین بہی مشہور حرمت اور کراہت اگلی کی تہی اور تخصیص عید یا نکاح اور مانند اونکی کی بعضونکو معلوم تہی اور
بعضون کو نہین معلوم تہی واللہ اعلم ؀ ح ؀

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

باب ہی بیچ بیان اون عورتونکی کہ حرام ہین مرد پر **ف** جو عورتین کہ
حرام ہین مرد پر تفصیل اونکی فتاوی عالمگیری مین خوب لکہی ہی ترجمہ اوسکا لکہا جاتا ہی کہ اونکی نو قسمین ہین اول تو وہ ہین کہ جو حرام ہین بسبب نسب کی وہ ماین
ہین اور بیٹیان اور بہنین اور پہپہیان اور خالائین اور بہتیجیان اور بہانجیان پس انسی نکاح بہی حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور وہ چیزین کہ
باعث صحبت ہین یعنی مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور ماؤنسی مراد اوسکی مان ہی اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور بیٹیونسی مراد
بیٹی اوسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچیکی درجہ مین ہون اور بہنین تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بہتیجیان اور بہانجیان اگرچہ
نیچیکی درجہ کی ہون اور پہپہیان بہی تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح اسکی باپکے پہپہیان اور دادونکی پہپہیان اور اسکی مان کی پہپہیان اور دادیون کی اور نانیون کے
پہپہیان اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون رہا یہہ کہ پہپہی کی پہپہی اسکو دیکہنا چاہیئے اگر پہپہی قریب کی سگی یا سوتیلی ہی اوسکی وہ پہپہی ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کے
اخیافی ہی تو اسکی پہپہی نہین حرام اور خالائین بہی کئی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپونکی خالائین اور ماون کی خالائین اور خالا کی خالا کو دیکہنا چاہیئے
اگر قریب خالا سگی یا اخیافی ہی اوسکی وہ خالا ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کے خالا سوتیلی ہی تو اوسکی خالا نہین حرام اور دوسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین
بسبب صہریت کی یعنی سسرال کی علاقہ سی اونکی چار فرقی ہین اول ساسین اور دادیا ساسین اور ننیا ساسین اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور دوسری بیٹیان
بیویونکی اور بیٹیان بیویکی اولاد کی اگرچہ نیچی کے درجہ مین ہون بشرطیکہ صحبت کیے ہو بیویونسی برابر ہی کہ وہ بیٹی اسکی پرورش مین ہو یا نہو اور ہماری علمائی نہین
قائم کیا ہی خلوت کو مقام صحبت کی بیچ حرام ہونی بیٹیون کی اور تیسری بہو اور پوت بہو اور نواس بہو اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہو صحبت کی ہو اوسنی بیٹی
وغیرہ نی یا نہ کی ہو اور نہین حرام ہوتی ہی بیوی لی پالک کی اور چوتہی بیویان باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون پس یہہ حرام ہین
ہمیشہ کو نکاح بہی انسی حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی یعنی سسرال کے بسبب نکاح صحیح کی نہ فاسد کی پس اگر نکاح کیا فاسد
ایک عورت سی تو نہین حرام ہوتی ہی اوسپر مان اوسکی نری عقد سی بلکہ بسبب وطی کی حرام ہوتی ہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی بسبب صحبت کرنیکی
حلال ہو صحبت یا شبہ سی ہو یا زنا کی ہو پس جسنی زنا کیا ساتہہ ایک عورت کی حرام ہوئی اوسپر مان اوسکی اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہو اور حرام ہوئی بیٹی اوسکی اگرچہ نیچیکی
درجیکی ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہی وہ عورت کہ جس سے زنا کیا زنا کرنیوالیکی باپ اور دادونپر اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور اسکی بیٹونپر اگرچہ نیچی کی درجی مین ہون اور اگر صحبت کے
ایک عورۃ سی پس آگا پیچہا اوسکا ایک ہوگیا تو نہین حرام ہوتی اوسپر مان اوسکی سلیے کہ یقین نہین ہی صحبت فرج مین ہوئی مگر جبکہ حمل رہ جاوی اوسکو
اور معلوم ہو کہ اوسیکا ہی اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہی یہہ حرمت بسبب وطی کی ثابت ہوتی ہی بسبب چہونی اور بوسہ لینی کی اور نظر کرنیکی طرف فرج کی ساتہہ
شہوۃ کی برابر ہی کہ ہو چہونا وغیرہ ساتہہ نکاح کی یا ملک کی یا فجور کی نزدیک ہماری اور لکہا علما ہمارے نی کہ شبہ اور غیر شبہ اسمین برابر ہین اور مباشرۃ
شہوۃ سی بمنزلہ بوسہ لینی کی ہی اور اسیطرح گلی لگانا اور اسیطرح اگر کاٹا اوسکو ساتہہ شہوۃ کی اور اگر دیکہا ایک عورۃ نی طرف ستر مرد کی یا چہوا مرد کو ساتہہ شہوۃ کی

یا بوسہ لیا اوسنے ساتھہ شہوۃ کی متعلق ہوئی ساتھہ اوسکی حرمت مصاہرۃ کی اور نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی ساتھہ نظر کرنیکی طرف تمام اعضا کی
مگر ساتھہ شہوۃ کی اور نہ ساتھہ چہونی تمام اعضا کی مگر شہوۃ سی بلا خلاف اور معتبر نظر کرنی طرف فرج داخل کی ہی لکھا ہی علمائی کہ اگر دیکھا مرد نی طرف فرج عورت کی
اسحالین کہ وہ کہڑی ہی تو نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی اسلیے کہ طرف فرج داخل کی نظر نہین پڑتی بلکہ پڑتی ہی نظر طرف فرج داخل کی جبکہ بیٹھی ہو تکیہ
لگائی ہوئی اور اگر دیکھی طرف فرج عورۃ کی ساتھہ شہوۃ کی باریک پردی کی پیچہی سے یا شیشی کی پیچہی سے کہ معلوم ہوتی ہو اوسمین سے فرج اوسکی تو ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اور اگر
دیکھا آئینہ مین پس دیکھی فرج عورۃ کی اور نظر کی شہوۃ سی تو نہین حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اور بیٹی اوسکی اسلیے کہ نہین دیکھی اسنی فرج اوسکی بلکہ دیکھا عکس اوسکی فرج کا اور اگر
ہو عورۃ کنارہ حوض پر پاس پڑا اور دیکھی مرد پانی مین پس دیکھی شہوۃ سی فرج عورت کی نہین ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر ہو عورۃ پانی مین پس دیکھی مرد فرج عورۃ
کی اور نظر کری شہوۃ سی تو ثابت ہوتی ہی حرمت پہر بیچ ثابت ہونی حرمت کی ساتھہ چہونیکی نہین ہے فرق اسمین کہ چہوئی قصدا یا بہول کر یا از راہ جبر کی یا از راہ
خطا کی یا سوتی مین پس اگر جگانی لگی اپنی بیوی کو جماع کرنیکی لیے پہر پہنچ جاوی ہاتھہ اوسکا طرف بیٹی اپنی کی کہ اوس سے ہو پس چٹکی لی اوسکی ساتھہ شہوۃ کی بگمان اسکی کہ یہہ ہان
اوسکی ہی اور وہ ہو مشتہاۃ تو حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی ہمیشہ کو اگر چہوئی بال عورۃ کی ساتھہ شہوۃ کی وہ بال کہ متصل ہین ساتھہ سر کی تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر لٹکی
ہوئی بالونکو چہوئی تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور ناطفی نی مطلق چہونیکو باعث حرمت لکھا ہی بغیر اس تفصیل کی اور اگر چہوئی ناخن عورت کی ساتھہ شہوۃ کی تو ثابت ہوتی ہے
حرمت پہر چہونا جو واجب کرتا ہی حرمت مصاہرۃ کو وہ چہونا ہی کہ نہو درمیان مرد و عورۃ کی کپڑا اور جبکہ کپڑا درمیان دونون کی ہو تو اگر کپڑا ایسا صفت ہو کہ نہ پاوی
چہونیوالا حرارت چہوئی گئی کی تو نہین ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ کہڑا ہو جاوی ستر مرد بسبب اسکی اور اگر کپڑا باریک ہو اسطرح کا کہ پہنچی حرارت چہوئی گئی کی
چہونیوالیکی ہاتھہ کو تو ثابت ہوتی ہی اور اسیطرح ثابت ہوتی ہی حرمت اگر چہوئی موزی کی نیچیکی جانب مگر ہو جبکہ چمڑا لگا ہوا اوسکو کہ نہ پاوی نرمی قدم کی تو اوسکی چہونیسی حرمت
نہین ثابت ہوتی اگر بوسہ لیوی مرد عورۃ کا اس حالمین کہ درمیان دونونکی کپڑا ہو پس اگر پاوی ٹہنڈک دانتونکی یا ٹہنڈک ہونٹونکی تو وہ بوسہ لینا اور چہونا ہوا اور مدت کرنی
چہونی پر نہین ہے شرط واسطی ثابت ہونی حرمت کی یہانتک کہ کہا گیا ہی اگر پہیلاوی کوئی ہاتھہ اپنا طرف بیوی کی ساتھہ شہوۃ کی اور پڑ جاوی ہاتھہ لڑکا اوسکی بیٹی کی ناک پر پس زیادہ
ہو شہوۃ اوسکی تو حرام ہوتی ہی اوسپر بیوی اوسکی اگرچہ اوٹھا لیوی ہاتھہ اوسیوقت اور شرط کیا گیا ہے یہہ کہ ہو عورۃ مشتہاۃ اور فتوی اسپر ہے کہ عورۃ نو برس کی مشتہاۃ ہی کم اس سے پس اگر جماع
کری صغیرہ غیر مشتہاۃ سے تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑہی ہو جاوی عورۃ یہانتک کہ حد مشتہاۃ سے نکل جاوی تو باعث حرمت ہوتی ہے اسلیے کہ وہ داخل ہو چکی ہی تحت حرمت کے
پس نہین نکلتی بسبب بڑہاپی کی اور صغیرہ ایسی نہین اور اسیطرح شرط کی گئی ہی شہوۃ ذکر مین یہانتک کہ اگر جماع کری چار برس کا لڑکا مثلا اپنی باپ کی بیوی سی تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکے حرمت مصاہرۃ
کی اور جماع کرنا ایسی لڑکیکا کہ جماع کر سکتا ہی مانند اوسکی بمنزلہ جماع کرنی بالغ کی ہی اس باب مین لکھا ہی علمائی کہ لڑکا کہ جماع کر سکتا ہی مانند اوسکی وہ ہے
کہ جماع کر سکی اور خواہش کری عورۃ کی اور حیا کری عورت مثل اوسکی سی اور شہوۃ معتبر ہے وقت چہونی اور نظر کرنیکی اور یہانتک کہ اگر پائی جاوین
یہہ دونو چیزین بغیر شہوۃ کی اور پہر شہوت ہو بعد چہوڑ دینی کی تو نہین متعلق ہوتی بسبب اسکی حرمت اور حد شہوۃ کی مرد مین یہہ ہی کہ کہڑا ہو ستر اوسکا یا زیادہ
کہڑا ہو یعنی تندی ہو اگر پہلی سی کہڑا تہا او ہو الصحیح و علیہ الفتوے پس جسکا کہڑا ہوا ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل کیا ستر کو درمیان دونون
رانون بیٹی اپنی کی پس نہین حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی جب تک کہ نہ زیادہ کہڑا ہوا اور یہہ حد شہوت کی جب ہی کہ ہو وہ جوان قادر جماع پر اور اگر ہو
بڈہا یا نامرد تو اوسکی حد شہوۃ کی یہہ ہی کہ حرکت کری دل اوسکا ساتھہ خواہش کرنیکی اگر نہو حرکت کرنیوالا پہلی اسکی اور اگر تہا حرکت کرنیوالا پہلی سے
تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتون کی شہوت اور ستر کٹی ہوؤن کی شہوت کی یہہ ہی کہ خواہش ہو دلمین اور لذت حاصل ہو ساتھہ چہونی وغیرہ
کی اگر نہ تہی خواہش وغیرہ پہلی سی اور اگر تہی پہلی سی تو زیادہ ہو اور ہونا شہوۃ کا ایک کو دونون مین سی کفایت کرتا ہی حرمت مین اور چہونی وغیرہ
سی جو حرمت ثابت ہوتی ہی شرط اوسمین یہہ ہی کہ نہ منزل ہو یہانتک کہ اگر منزل ہوا وقت چہونی کی یا دیکہنی کی تو نہین ثابت ہوگی ساتھہ اوسکی

حرمت مصاہرة کی وعلیہ الفتوی اسلیے کہ ظاہر ہوا ساتھہ منزل ہونی کی کہ یہہ چھونا باعث نہین ہوا ہی جماع کا اور اگر دیکھی مقعد عورة کی نہین ثابت ہوتی ساتھہ
اوسکی حرمت مصاہرة کی اور اسیطرح اگر بدفعلی کری عورة کی پیچہی سی نہین ثابت ہوتی ساتھہ اسکی حرمت وہو الاصح وعلیہ الفتوی اور اگر جماع کری مردہ سے
نہین ثابت ہوتی ساتھہ اوسکی حرمت اور اگر اقرار کیا ساتھہ حرمت مصاہرة کی اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کروا دی جاویگی درمیان میان بیوی کی
اور اسیطرح اگر نسبت کری اوسکو طرف ماقبل نکاح کی یعنی اگر کہی اپنی بیوی سی کہ جماع کیا تہا مینی تیری مان سی پہلی نکاح تیری کی تو اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور
تفریق کروا دیجاویگی دونون مین لیکن نہین تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین یہانتک کہ واجب ہوگا مہر معین اور مداومت کرنی اس اقرار پر نہین ہے شرط یہانتک
کہ اگر رجوع کری اس سے اور کہی جہوٹ کہا تہا مینی تو قاضی نہ سچ جانی اسکو ولیکن اگر جہوٹا ہوگا اپنی اقرار مین تو عنداللہ نہین حرام ہونیکی بیوی اوسکی اوسپر اور
اگر کہی آدمی ایک عورت کو کہ یہہ مان میری ہی دودہ پلانی سی پہر ارادہ کری نکاح کرنیکا اوس سی بعد اسکی اور کہی کہ خطا کی مینی اسمین تو اوسکو جائز ہی نکاح کرنا اوس سے
استحساناً اور اگر بوسہ لیا ایک عورة کا پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوة سی یا چہوا اوسکو یا نظر کی طرف فرج اوسکی کی اور پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوة سی تو بوسہ لینی مین فتوی
دیا جاوی ساتھہ ثابت ہونی حرمت کی جب تک کہ نہ ظاہر ہو کہ اوسنی بوسہ لیا بغیر شہوة کی اور چہونی اور نظر کرنی مین طرف فرج کی نہین فتوی دیا جاوے ساتھہ حرمت کی
مگر کہ ظاہر ہو یہہ کہ اوسنی کی ہین یہہ چیزین ساتھہ شہوة کی اسلیے کہ اصل بوسہ لینی مین شہوة ہی بخلاف چہونی اور نظر کرنیکی اور یہہ جب ہی کہ چہوا ہو غیر فرج کو اور اگر فرج کو
چہوا تہا تو نہ سچ جانا جاوی کہنا اوسکا اور اگر پکڑی چہاتی عورت کی اور کہا کہ نہ تہا یہہ شہوت سے تو نہ سچ جانا جاوے اور
اسیطرح اگر سوار ہوا ساتھہ عورة کی جانور پر تو نہ سچ جانا جاوی بخلاف اسکی کہ جب پار عبور کی پیٹھہ پر اور گذرا ساتھہ اوسکی پانی سی یعنی اوس صورتمین سچ جانین اوسکی کہنی کو
اور قبول کیجاوی گواہی اوپر اقرار کرنیکی ساتھہ چہونی کی اور بوسہ لینی کی ساتھہ شہوة کی اور قبول کیجاوی گواہی اوپر نفس چہونی اور بوسہ لینی کی ساتھہ شہوة کی اسلیے
کہ شہوة ایسی چیز ہی کہ معلوم ہو جاتی ہی فی الجملہ یا تو ساتھہ حرکت کرنی عضو کی اوس شخص سی کہ حرکت کرتا ہی عضو اوسکا یا ساتھہ اور علامتون کی اوس شخص سے
کہ نہین حرکت کرتا عضو اوسکا اور کہا قاضی علی سعدی نی کہ ایک نشہ والی نی بدن لگایا اپنا ساتھہ بدن بیٹی اپنی کی اور بوسہ لیا اوسکا بقصد جماع کا کیا پس کہا
اوسکی بیٹی نی کہ مین بیٹی تیری ہون پہر چہوڑ دیا اوسنی اوسکو تو حرام ہو جاتی ہی مان اوسکی اور کہا گیا ایک شخص سے کہ کیا کیا تو نی اپنی ساس سے کہا اوسنی کہ جماع کیا ہی
اوس سے ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرة کی اگرچہ دونون نی ازراہ ہنسی کی کہا تہا پس بعد اسکی اگر وہ کہی گا کہ مینی جہوٹ کہا تہا تو نہین سچ جانا جاویگا کہنا
اوسکا اور ایک شخص کے ملک مین لونڈی تہی پس کہا اوسنی کہ صحبت کے مینی اس سے تو نہین حلال وہ اوسکی بیٹی کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تہی اور اوسنی کہا کہ
مینی صحبت کے اس سے تو جائز ہی اوسکی بیٹی کو کہ جہٹلاوے اوسکو در صحبت کی اوس سے اگر حرام کیا چاہی لونڈی میراث باپ اپنی کی کو تو جائز ہے اوسکو صحبت کرنی اوس سے یہانتک کہ جانے کہ یہہ باپ نی
صحبت کے ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورة سی اس شرط پر کہ وہ باکرہ ہی پہر جب ارادہ کیا صحبت کرنی کا اوس سی پایا اوسکو غیر باکرہ پس کہا اوس سے کہ کسنے
توڑا بکر تیرا کہا اوسنی کہ تیری باپ نی اگر تصدیق کیا اوسکو خاوند نی جدی ہوئی وہ اوستی اور نہین ہے مہر واسطی اوسکی اور اگر جہٹلایا اوسکو پس وہ بیوی اوسکی ہی
دعوی کیا ایک عورة نی یہہ کہ چہونا خاوند کی بیٹی کا تہا شہوة سی تو نہ سچ جانا جاوی کہنا اوسکا اور اعتبار ہوگا خاوند کی بیٹی کی قول کا ایک شخص نے
بوسہ لیا اپنی باپ کی بیوی کا ساتھہ شہوة کی یا بوسہ لیا باپ نی اپنی بیٹی کی بیوی کا ساتھہ شہوة کی اور بیوی جبر کی گئی ہی اور انکار کیا خاوند نی ہونی
اوسکی کا ساتھہ شہوت کی تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کریگا خاوند اوسکی واقع ہوگی فرقت اور واجب ہوگا مہر خاوند پر
اور پہر لی خاوند مہر اوس سی کہ کی یہہ حرکت اگر قصد کیا تہا اسنی فعل کی کرنیوالی نی فساد کا اور اگر نہین قصد کیا فساد کا تو نہ لی اور صحبت
کرنی مین مہر لی اگرچہ قصد کیا نہ ہو ساتھہ صحبت کرنیکی فساد کا اسلیے کہ اس صورت مین واجب ہوتی حد اور حد اور مال نہین جمع ہوتی نکاح کیا ایک
شخص نی کسی کی لونڈی سی پہر لونڈی نی بوسہ لیا اپنی خاوند کی بیٹی کا پہلی دخول کی ساتھہ اسکی پس دعوی کیا خاوند نی کہ اسنی بوسہ

لیا شہوۃ سی اور جہٹلایا اوسکو لونڈی کی مالک نی تو وہ جدی ہو جاویگی اپنی خاوند سی بسبب کہنی خاوند کی کہ اسنی بوسہ لیا شہوۃ سی اور لازم ہوگا خاوند پر ادا مہر
بسبب جہٹلانی مالک کی اوسکو اور نہین قبول کیا جاویگا قول لونڈی کا اسمین اگر کہا اوسنی کہ بوسہ لیا مینی اوسکا ساتہہ شہوۃ کی اور اگر پکڑا ایک عورۃ نی ستر داماد کا
لڑائی مین اور کہا کہ تہا یہہ بغیر شہوۃ کی تو سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور نکاح نہین جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرۃ کی اور دودہ پلانی کی بلکہ فاسد ہو جاتا ہی یہانتک
کہ اگر صحبت کی اوس سی خاوند نی پہلی تفریق کی از راہ اشتباہ کی یا بغیر اشتباہ کی تو نہین واجب ہوتی اوسپر حد اور اگر بدکاری کی ایک عورۃ سی یا چہوا اوسکو
وغیر ذلک پہر توبہ کی تو ہوگا محرم اوسکی بیٹی کی اسلیے کہ حرام ہوا اوسپر نکاح کرنا اوسکی بیٹی سی ہمیشہ کو اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ محرمیت ثابت ہوتی ہی ساتہہ جماع حرام
کی اور ساتہہ اوسکی چیزکی کہ ثابت ہوتی ہی اوس سی حرمت مصاہرۃ کی نہین مضایقہ اسکا کہ نکاح کری مرد ایک عورۃ سی اور نکاح کری اوسکا بیٹا اوسی عورت کی بیٹی
سی یا اوسکی مان سی اگر لیٹا اپنی ستر کو کپڑی مین اور جماع کیا عورۃ سی اگر تہا کپڑا ایسا کہ نہین منع کرتا تہا پہنچنی حرارۃ کو طرف ستر اوسکی کی تو حلال ہوگی عورۃ خاوند اول
پر اور اگر کپڑا ایسا تہا کہ سبب اوسکی حرارۃ نہین پہنچتی تہی تو نہین حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہی کہ حرام ہین بسبب دودہ پینی کی جو عورتین کہ حرام ہوتی ہین بسبب
قرابہ اور صہریہ کی حرام ہوتی ہین بسبب علاقہ دودہ کی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگی آتا ہی اور تہوڑا دودہ پینا اور بہت پینا جب ہو عمر شیر خوارگی مین تو متعلق
ہوتی ہی ساتہہ اوسکی حرمت اور تہوڑی کی حد یہہ ہی کہ معلوم ہو پیٹ مین پہنچ جانا اوسکا اور عمر شیر خوارگی کی امام ابو حنیفہ کی نزدیک تیس مہینی ہین اور صاحبین
کی نزدیک دو برس اگر دودہ پینا موقوف کیا لڑکی نی تمام شیر خوارگی کی اندر پہر پیا بعد اوسکی عمر شیر خوارگی ہی مین تو وہ بہی دودہ پینا ہوا اسلیے کہ پایا گیا دودہ پلانا اوسکی
مدت مین اور جب تمام ہو چکی عمر شیر خوارگی کی تو نہین متعلق ہوتی حرمت ساتہہ دودہ پینی کی اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ مدت شیر خوارگی کی بیچ مستحق ہونی
اجرۃ دودہ پلانیکی اندازہ کی گئی ہی ساتہہ دو برس کی یہانتک کہ اگر مانگی مطلقہ لڑکی کی باپ سی بعد دو برس کی اجرۃ دودہ پلانیکی اور باپ انکار
کری اوسکی دینی کا تو جبر کرنا نہین آتا اوسپر اور دو برس مین جبر کیا جاویگا اور یہہ حرمۃ جیسیکہ ثابت ہوتی ہی مان رضاعی یعنی دودہ پلانیوالی کی
جانب مین ویسیہی ثابت ہوتی ہی باپ رضاعی کی جانب مین اور باپ رضاعی وہ ہی کہ دودہ اوترا بسبب صحبت کرنی اوسکی کی یعنی خاوند دودہ پلانی والی کا
حرام ہین رضیع پر مان باپ رضاعی اوسکی اور اصول انکی اور فروع انکی خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی یہانتک کہ مان رضاعی نی اگر بچہ جنا اوسکی باپ
رضاعی سی یا غیر اوسکی سی پہلی اس دودہ پلانیکی یا بعد اسکی یا دودہ پلایا کسیکی لڑکیکو یا بچہ ہوا باپ رضاعی کی غیر مان رضاعی اوسکی سی پہلی اس دودہ
پلانی کی یا بعد اوسکی پس سب بہائی اور بہن ہین رضیع کی اور اولاد اونکی بہتیجی اور بہانجی اوسکی ہونگی اور بہائی رضاعی باپ کا چچا اوسکا ہوگا اور بہن
اوسکی پہپی اوسکی اور بہائی مان رضاعی کا ماموں اوسکا اور بہن اوسکی خالہ اوسکی اور اسیطرح دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہین اور ثابت ہوتی ہی
حرمت مصاہرۃ کی دودہ پینی مین یہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہی رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہی اوسکی باپ رضاعی پر اور اسی پر
قیاس کر اور انکو مگر دو مسئلونمین ایک تو یہہ کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کری اپنی نسبی بیٹی کی بہن سے اور دودہ کی علاقہ مین یہہ درست ہی اسلیے اگر
نسبی بیٹی کی بہن اگر اس سی ہوگی تو بیٹی اوسکی ہوگی اور اگر اس سی نہوگی تو ربیبہ اسکی ہوگی اور دودہ کی علاقہ مین یہہ باتین نہین ہوتین یہانتک کہ اگر نسب
مین بہی ایک بات ان دونون باتون مین سی نہین پائی جاویگی تو نکاح درست ہوگا مثلا ایک لونڈی تہی دو شریکونمین اوسنی بچا جنا اور دونون شریکون نے
دعوی کیا اوسکا یہانتک کہ ثابت ہوا نسب دونون سی اور ہر ایک شریک کی ایک ایک بیٹی ہی اور عورت سی تو جائز ہی ہر ایک شریک کو یہہ کہ نکاح
کری دوسری کی بیٹی سی اسلیے کہ اون باتون مین سی ایک بہی نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنیوالا اپنی نسبی بیٹی یا بہن سے اور دوسرا مسئلہ
یہہ ہی کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کری اپنی نسبی بہائی کی مان سی اور یہہ جائز ہی دودہ کی علاقہ مین اسلیے کہ نسب مین اگر دونون بہائی ہونگی حقیقی
تو مان بہائی کی اوسکی بہی مان ہوگی اور اگر دونون سوتیلی بہائی ہونگی تو مان بہائی کی اوسکی باپ کی بیوی ہوگی اور یہہ باتین دودہ کی علاقہ مین نہین

ہوتین اور حلال ہوتی ہی بہن دودہ شریک بہائی کی جیسکہ حلال ہوتی ہی نسب مین مثلا زید کا سوتیلا بہائی عمرو ہی اور عمرو کی ایک بہن ہی اخیافی یعنی اوسکی
باپ کی نطفہ سی نہین ہی کسی اور سی ہی اور مان دونون کی ایک ہی تو اوس سی حلال ہی نکاح کرنا عمرو کی سوتیلی بہائی کو کہ زید ہی اور حلال ہی مان دودہ شریک
بہائی کی اور حلال ہی مان چچا اور پہپی اور ماموں اور خالہ رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا ساتہہ مان پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ دادی اور نانی
فرزند رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا فرزند رضاعی کی پہپی سی اور اوسکی بہن کی مان سی اور اوسکی بہانجی سی اور اوسکی پہپی کی بیٹی سی اور اسیطرح
عورتکو جائز ہی نکاح کرنا ساتہہ باپ رضاعی اپنی کی اور ساتہہ بہائی بیٹی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ باپ پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ دادا اور
ماموں فرزند رضاعی اپنی کی اور نہین جائز ہیہ نسب سی جب طلاق دی مرد ایک عورتکو اور وہ دودہ والی ہو پہر وہ نکاح کری اور خاوند سی بعد گذرنی
عدت کی اور صحبت کری اوس سی خاوند دوسرا تو اجماع ہی علما کا اسپر کہ جب وہ جنی کی بچہ دوسری سی تو دودہ دوسری کا ہوگا اور منقطع ہوگا دودہ
اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسری سی تو دودہ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسری سی ولیکن بچہ نہوا تو کہا ابو حنیفہ رح نی کہ دودہ ہوگا اول کا یہانتک کہ
جنی دوسری سی ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورت سی اور نہ جنی اوس سی کبہی پہر اوترا اوسکی دودہ اور پلایا اوسنی ایک لڑکیکو تو ہوگا وہ دودہ عورت کا
نہ اوسکی خاوند کا یہانتک کہ نہین حرام ہوگی اوس لڑکی پر اولاد اوس شخص کی کہ غیر اس عورت سی ہو گی ایک شخص نی زنا کیا ایک عورت سے پس جنی اوس سے اور دودہ پلایا ایک لڑکیکو تو نہین
جائز اوس زانی کو اور اوسکی باپ دادون کو اور اوسکی اولاد کو نکاح کرنا لڑکی سی اور جائز ہی زانی کی چچا کو اور اوسکی ماموںکو نکاح کرنا اوس لڑکی سی مانند اوس لڑکی کی کہ زنا سی ہوئی اور
اگر جماع کیا ایک عورت سی ساتہہ شبہہ کی اور حاملہ ہوئی وہ اوس سی پہر دودہ پلایا اوسنی ایک لڑکی کو تو وہ بیٹی ہی رضاعی جماع کرنیوالیکا اور اسی
قیاس پر جہان کہ ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالی سی ثابت ہوگا اوس سی علاقہ دودہ کا اور جہان کہین کہ نہین ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع
کرنیوالی سی ثابت ہوگا دودہ مان کی طرف سی ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورۃ سی پہر جنی اوس سی بچہ اور دودہ پلایا اپنی لڑکی کو پہر خشک ہوگیا دودہ
اوسکا پہر اوترا دودہ اوسکی بعد اوسکی پس پلایا اوسنی ایک لڑکی کو تو جائز ہی اس لڑکی کو نکاح کرنا اوس شخص کی اولاد سی کہ غیر اس دودہ پلانی والی سی
ہو ایک باکرہ عورۃ نی نکاح نہ کیا تہا اور اسکی اوترآیا دودہ پس پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو ہوئی وہ مان رضاعی اوس لڑکیکی اور ثابت ہونگی
تمام احکام دودہ کی درمیان اون دونون کی یہانتک کہ اگر نکاح کریگی وہ باکرہ کسی مرد سی پہر طلاق دیدیگا وہ اوسکو پہلی صحبت کرنیکی اوس سی
تو جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی سی اور اگر طلاق دیگا اوسکو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکیسی اور اگر ایک لڑکی
نہ پہنچی تہی نوبرس کی عمر کو اور اوترآیا اوسکی دودہ پہر پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو نہین متعلق ہوتی بسبب اوسکی حرمت اور حرمت جب متعلق ہوتی ہی
کہ اوترے نوبرس کی عمر مین یا زیادہ اور اسیطرح اگر اوترآیا باکرہ عورۃ کی چہاتیون مین پانی زرد تو نہین ثابت ہوتی اوسکی پلانی سی حرمت اگر ایک عورۃ نی
چہاتی دی بچہ کی منہ مین اور معلوم نہوا اوسکو چوسنا دودہ کا تو نہین حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کی لیکن ازراہ احتیاط کی ثابت ہوگی حرمت
گیا پانی بچہ کی منہ مین پانی زرد چہاتی سی ثابت ہوگی حرمت دودہ پینی کی اسلیے کہ وہ دودہ ہی کہ بدل گیا ہی رنگ اوسکا اگر اوترا ایک مرد کی دودہ
پس پلایا اوسنی ایک بچہ کو تو نہین ثابت ہوگی حرمت بسبب اوسکی دودہ پینی کی اور دودہ عورت زندہ اور مردہ کا برابر ہی اس حرمت مین اور اگر
دو لڑکی ایک جانور کا دودہ پیوین تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکی حرمت اور دودہ پینا دار الاسلام مین اور دار الحرب مین برابر ہی یہانتک
کہ اگر دودہ پلایا گیا دار الحرب مین اور اسلام لائی وہ یا نکلی طرف دار الاسلام کی ثابت ہون گی احکام دودہ پینی کی آپسمین اور جیسکہ ثابت ہوتی
ہی حرمت ساتہہ دودہ پینی کی چہاتی سی ثابت ہوتی ہی ساتہہ دودہ ڈالدینی کی منہ مین اور ناک مین نچوڑنیکی اور نہین ثابت ہوتی حرمت ساتہہ
دودہ ڈالنی کی کانون مین اور حقنہ مین اور سوراخ ذکر مین اور مقعد مین اور زخم دماغ مین اور پیٹ کی زخم مین اگرچہ پہنچ جاوی دماغ مین اور پیٹ مین

یہہ ظاہر الروایت ہی اور امام محمد کی نزدیک تنسہ سی بہی ثابت ہو جاتی ہی اور اگر مل جاوی دودہ کہانی مین پس اگر آگ پر رکہا گیا کہانا اور پک گیا یہانتک کہ متغیر
ہو گیا دودہ پس نہین حرام ہوتا برابر ہی کہ ہو دودہ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر نرکہا گیا تو اگر ہو کا طعام غالب نہین ثابت ہونگی اوس سی بہی حرمت اور اگر دودہ
غالب ہو گا تو بہی نہین ثابت ہوگی حرمت امام ابوحنیفہ کی نزدیک اسلیی کہ جب پتلی چیز ملی ایک بستہ چیز مین ہو گئی پتلی تابع اوس بستہ کی پس نکل گئی اوس سی کہ ہو
مشروب یعنی پینی کی لائق نرہی یہانتک کہ کہاہی علمانی اگر ہو کہانا تہوڑا اور باقی رہی دودہ لائق پینی کی ثابت ہوتی ہی بسبب اسکی حرمت دودہ کی اور
اگر مل گیا دودہ آدمی کا ساتہہ دودہ بکری کی اور دودہ آدمی کا غالب ہی ثابت ہو گئی حرمت اور اسیطرح اگر بہگوئی عورۃ نی روٹی اپنی دودہ مین اور کہلایا
روٹی نی دودہ کو یا گہول ستو اپنی دودہ مین اگر پایا جاوی گا اوسمین مزا دودہ کا تو ثابت ہوگی حرمت یہہ جب ہی کہ کہاوی طعام لقمہ لقمہ پس اگر گہونٹ گہونٹ
پیوی ثابت ہوگی حرمت اور اگر ملا دودہ عورتکا ساتہہ پانی یا دوا کی یا دودہ جانور کی پس اعتبار غالب کا ہی اور اسیطرح اگر ملی دودہ ہر پتلی چیز مین اور بستہ
مین تو اعتبار غالب کا ہی اور تفسیر غلبہ کی یہہ ہی کہ معلوم ہو اوس سی مزا اوسکا اور بو اوسکی اور رنگ اوسکا یا ایک چیز ان چیزونمین سی اور اگر برابر ہو دودہ اور
دوسری چیز تو واجب ہی ثابت ہونا حرمت کا اسلیی کہ دودہ مغلوب نہوا اور اگر ملی دودہ دو عورتون کا تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ اغلب اونکی کی
نزدیک امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کی اور کہا محمد رح نی کہ متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونون کی بہر کیف اور یہہ ایک روایت ابوحنیفہ سی بہی ہی اور یہی روایت
ظاہر تر اور بہت احتیاط کی ہی اگر دونو عورتون کی دودہ برابر ہون تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونو کی اجماعا اور اگر کیا جاوی دودہ چہاچ یا دہی یا چکا
یا پنیر یا مانند انکی کی اور کہاوی اوسکو لڑکا تو نہین ثابت ہوتی حرمت اسلیی کہ اسکو دودہ پینا نہین کہتی اور اگر ایک لڑکی کو دودہ پلایا کسی عورۃ نی گانون والیونمین
سی لیکن معلوم نہین کہ کسنے پلایا پہر نکاح کیا اوس سی ایک مردنی اوس گانون والیونمین سی تو درست ہی اور واجب ہی عورتونپر یہہ کہ نہ دودہ پلایا کرین
ہر لڑکیکو بغیر ضرورۃ کی اور اگر کرین یہہ تو یاد رکہین یا کہہ کہین اور نہین فرق حرام ہونی مین درمیان دودہ پلانی بالفعل کی اور پرانی کی اگر ایک شخص نے نکاح
کیا ایک لڑکی شیرخوارہ سی پہر آئی مان خاوند کی نسبی یا رضاعی یا بہن اوسکی یا بیٹی اوسکی اور دودہ پلایا اوس لڑکیکو تو وہ حرام ہو گئی اوسپر اور واجب ہوا اوسکی
اوسکی خاوند پر آدہا مہر اور خاوند پہر لیوی مہر مرضعہ سی اگر قصد کیا تہا اسنی فساد کا اور اگر قصد نہین کیا تہا فساد کا تو نہ لیوی اور اگر نکاح کیا دو چہوٹی لڑکیون
دودہ پیتی ہوئیونسی پہر آئی ایک اجنبیہ عورت اور دودہ پلایا اون دونون کو معًا یا آگی پیچہی حرام ہوئین دونون اوسپر اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سی ان دونونمین
سی جس سی چاہی اور اگر ہون تین اور دودہ پلاوی اونکو معا حرام ہونگی اوسپر تینون اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سی انہین سی جس سی چاہی اور اگر دودہ پلاوی
اون تینونکو آگی پیچہی تو حرام ہونگی اوسپر دو پہلی اور رہوگی تیسری بیوی اسکی اور اسیطرح اگر دو کو دودہ پلایا معا پہر تیسریکو حرام ہوئین دونون اور تیسری بیوی
اوسکی ہی اور اگر دودہ پلایا پہلی کو پہر دو کو معا حرام ہوئین تینون اور واجب ہوگا خاوند پر واسطی ہر ایک کی اونمین سی آدہا مہر اور پہر لیوی مہر مرضعہ سی
اگر قصد کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر چار لڑکیان نکاح مین تہین اور اونکو دودہ پلایا معًا یا آگی پیچہی فاسد ہوا نکاح سبکا اور اسیطرح اگر دودہ پلایا ایک کو
پہر تین کو معا حرام ہوئین چارون اور اگر دودہ پلایا تین کو اونمین سی معًا پہر دودہ پلایا چوتہی کو نہین حرام ہوی چوتہی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چہوٹی لڑکی سی اور ایک بڑی سی پہر
دودہ پلایا بڑی نی چہوٹی کو حرام ہوئین دونون خاوند پر پہر اگر نہین صحبت کی تہی بڑی سی نہین مہر دینا ہوویگا اوسکو اور چہوٹی کو آدہا مہر دینا ہوویگا اور پہر لیوی
خاوند آدہا مہر بڑی سی اگر ارادہ کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر نہین ارادہ کیا تہا فساد کا تو نہین لینا ہوویگا اوس سی کچہہ اگرچہ جانتی تہی بڑی یہہ کہ چہوٹی بیوی
اوسکی ہی اور دودہ پلانا ثابت ہوتا ہی ساتہہ ایک امر کی دو امرونمین سی ایک تو اقرار سی اور دوسری گواہی سی اور نہین قبول کیجاتی گواہی دودہ کی مقدمہ مین
مگر دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون کی کہ عادل ہون اور نہین ہوتی فرقت مگر ساتہہ تفریق قاضی کی اور جبکہ گواہی دین دودہ پینی کی دو مرد عادل
یا ایک مرد اور دو عورتین اور تفریق کردی قاضی نی میان بیوی کی پس اگر ہو تفریق پہلی صحبت کرنیکی عورت سی تو نہین ہی واسطی عورت کی کچہہ اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکی تو واجب ہوگا

جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور نہین واجب ہوگا نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر گواہی دین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین بعد نکاح کی سامنی بیوی کی نہین لائق ہی
بیوی کو رہنا پاس خاوند کی اسلیے کہ یہہ گواہی اگر قائم ہوتی نزدیک قاضی کی تو ثابت ہو جاتا دودہ پینا پس اسیطرح جبکہ قائم ہوئی نزدیک عورت کی اور اگر ایک خبر دی
اور اوسکی دلمین آوی کہ یہہ سچا ہی تو اولی ہی پرہیز کرنا واجب نہین یہانتک کہ جاوی خبر دینی پہلی عقد کی یا پیچھی عقد کی اور اگر نکاح کیا ایک عورتسی پس کہا ایک اور عورت نی کہ
مینی تم دونونکو دودہ پلایا ہی تو اسکی چار صورتین ہین اگر سچ مانا کہنا اوس عورت کا میان بیوی نی تو فاسد ہوا نکاح اور نہین مہر واسطی بیوی کی اگر صحبت نہین کی ہی اوس سے
اگر جہٹلایا دونون نی اوسکو تو نکاح قائم ہی لیکن اگر وہ خبر دینی والی عادلہ ہی تو اولی یہہ ہے کہ چھوڑ دی اوسکو اور جب چھوڑ دی تو اولی یہہ ہے کہ دیوی اوسکو آدہا مہر اگر ہو ابھی
پہلی صحبت کرنیکی اور اس عورت کو افضل یہہ ہے کہ نہ لی اوس سے کچھہ اور اگر ہو یہہ بعد صحبت کرنیکی تو افضل خاوند کو یہہ ہے کہ دیوی اوسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی عدت تک اور
افضل یہہ ہے کہ لیوی جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور نہ لیوی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اوسکو طلاق نہین دی ہی تو جائز ہی اوسکو رہنا پاس خاوند کی اور اسیطرح اولی ہی
چھوڑ دینا اوسکو اگر گواہی دین دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورت یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر سچ مانا کہنا اوسکا مرد نی اور جہٹلایا اوسکو عورت
نی تو فاسد ہو نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچ مانا عورت نی کہنا اوسکا اور جہٹلایا اوسکو مرد نی تو نکاح قائم ہی لیکن لازم ہی عورت کو کہ قسم دی خاوند کو اور تفریق کیجاوی اگر
انکار کری خاوند قسم سی اور اگر نکاح کیا ایک عورتسی پہر کہا بعد نکاح کی کہ یہہ بہن میری ہی رضاعی یا مانند اسکی کہا پہر کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو جو کہ کہا مینی اسطرح نہین ہے
نہ تفریق کیجاوی درمیان انکی از راہ استحسان کی اور اگر ثابت رہا اس کہنی پر اور کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور اگر مکر جاوی بعد اوسکی
تو نہین نفع دیگا اوسکو مکرنا اوسکا اور اگر عورت نی تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر واسطی اوس عورت کی اور اگر جہٹلایا عورت نی اوسکو تو عورتکو آدہا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت
کی تہی اوس سے تو اوسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی اگر جہٹلایا تہا عورت نی اوسکو اور اگر تصدیق کی تہی عورت نی اوسکی تو اوسکو دینا آویگا جو کہ کم ہو مہر معین اور
مہر مثل مین سی اور نہین واسطی اوسکی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اقرار کیا خاوند نی اسکا پہلی نکاح کی پہر کہا کہ یہہ بہن یا مان میری ہی رضاعی پہر کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو
یا چوک گیا مین تو جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اوس عورتسی اور اگر کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی نہین جائز نکاح کرنا اوس سے اور اگر کری نکاح تو تفریق کیجاوی درمیان دونونکی
اگر مکر گیا اقرار سی اور گواہی دی دو شخصون نی اقرار کی تو تفریق کیجاوی درمیان بیوی میان کی اور اگر اقرار کیا عورت نی کہ یہہ باپ میرا ہی رضاعی یا بہائی میرا ہی رضاعی یا بہتیجا
میرا ہی رضاعی اور انکار کیا مرد نی پہر جہٹلایا عورت نی اپنی تئین اور کہا چوک گئی مین پہر نکاح کیا مرد نی اوس سے تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہی اگر نکاح کری
اوس عورت سی پہلی اس سی کہ وہ جہٹلاوی اپنی تئین اور اگر کہا عورت نی ایک مرد کو کہ یہہ بیٹا میرا ہی رضاعی اور اصرار کیا عورت نی اسپر جائز ہی مرد کو نکاح کرنا
اوس سے اور اگر اقرار کیا مرد نی نسب کا پس کہا کہ یہہ بہن ہی میری نسبی یا مان میری ہی یا بیٹی میری ہی اور نہین واسطی عورت کی نسب معروف اور صلاحیت
رکہتا ہی مرد اسکی کہ ہو وہ عورت مان یا بیٹی اوسکی تو وہ مرد پوچہا جاوی دوبارہ پس اگر کہا اوسنی کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی کی مینی تو نکاح دونونکا
بدستور رہیگا از راہ استحسان کی اور اگر کہا مرد نی کہ اقرار وہی ہی جو کہ کیا تہا مینی تو تفریق کیجاویگی درمیان دونونکی اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورت کی نہین پیدا ہوسکتی
واسطی مثل اوسکی تو نہین ثابت ہوگا نسب اور نہ تفریق کیجاوی مرد عورتمین اور اگر کہا مرد نی واسطی عورت اپنی کی کہ یہہ بیٹی میری ہی نسبی اور ثابت رہا اوس کہنی پر اور
واسطی عورت کی نسب معروف ہی تو نہین تفریق کیجاویگی درمیان اونکی اور اسیطرح اگر کہا مرد نی کہ یہہ مان میری ہی اور واسطی اوسکی مان معروف ہی اور
ثابت رہا وہ اسپر نہ تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور چوتہی قسم وہ عورتین ہین کہ حرام ہین ساتہہ جمع کرنی کی اور جمع کرنا دو قسم پر ہی جمع کرنا اجنبی عورتونکا اور جمع کرنا
محرمونکا جمع کرنی اجنبیات کا بیان تو یہہ ہے کہ نہین درست مرد کو یہہ کہ جمع کری زیادہ چار عورتونسی اور نہین جائز غلام کو یہہ کہ نکاح کری زیادہ دو عورتونسی اور جائز
ہی مرد آزاد کو یہہ کہ حرم کری جتنی لونڈیونکو چاہی اگرچہ بہت ہون اور غلام کو نہین جائز ہی حرم کرنا اگرچہ اذن دی مالک اوسکا اور مرد آزاد کو جائز
ہی نکاح کرنا چار عورتونسی آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہی نکاح کرنا دو عورتونسی آزاد ہون یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور

اگر نکاح کری حر آزاد پانچ عورتون سی آگی پیچھی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کری پانچ سی ایک عقد مین فاسد
ہوگا نکاح سبکا اور اسیطرح غلام جبکہ نکاح کری تین سی اور اگر نکاح کری حربی پانچ سی پہر مسلمان ہووین میان بیویان تو اگر نکاح کیا تہا اونسی
آگی پیچھی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاویگی درمیان اسکی اور درمیان پانچوین کی اور اگر نکاح کیا اونسی اکہٹی تفریق کیجاوی درمیان
اوسکی اور درمیان سبکی اور جبکہ نکاح کیا ایکسی پہر چار جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اور وںکا اور اگر نکاح کیا ایک عورت نی دو خاوندونسی ایک
عقد مین پس اگر نہین واسطی ایک کی اونمین سی چار بیویان تو جائز ہوا نکاح دوسری کا اور بیان جمع کرنی محرمون کا یہہ ہے کہ نہ جمع کیجاوین دو بہنین
ساتہہ نکاح کی اور نہ صحبت کرنیکی ساتہہ ملک یمین کی برابر ہی کہ ہون دو بہنین نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو دو عورتین ایسی
ہون کہ اگر ایک کو انمین سی مرد فرض کرین تو نہ جائز ہو نکاح درمیان اونکی بسبب دودہ پینی کی یا نسب کی تو اون عورتون کا جمع کرنا نہین
جائز پس نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی پہوپی کا نسبی ہو یا رضاعی اور اسیطرح نہین جائز جمع کرنا ایک عورۃ کا اور اوسکی خالہ کا
اور مانند انکیکا اور جائز ہی جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی خاوند کی بیٹی کا اسلیی کہ اگر عورت کو مرد فرض کرین تو حلال ہوگی اوسکی لیی بیٹی
اوسکی خاوند کی بخلاف عکس کے یعنی اگر بیٹی کو مرد فرض کرین تو اوسکی لیی نہین حلال ہوگی بیوی اوسکی باپ کی اور اسیطرح جائز ہی جمع کرنا ایک عورۃ
کا اور اوسکی لونڈیکا بشرطیکہ لونڈی سی پہلی نکاح کیا ہو پس اگر نکاح کری دو بہنون سی ایک عقد مین تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور درمیان
مرد کی پہر اگر ہو تفریق پہلی دخول کی تو نہین دینا آتا اونکو کچھہ اور اگر ہو تفریق بعد دخول کی تو واجب ہوگا ہر ایک کی لیی اونمین سی جو کہ کم ہو مہر مثل اور
مہر معین مین سی اور اگر نکاح کیا دو بہنونسی دو عقدونمین تو نکاح پچہلی کا فاسد ہی اور واجب ہی خاوند پر یہہ کہ الگ ہوجاوی اوس سی اور اگر
قاضی کو اسکا علم ہو تو وہ تفریق کرا دی اونمین پس اگر تفریق کری اس سی پہلی صحبت کرنیکی تو نہین ثابت ہوتی کوئی چیز احکام مین سی اور اگر
تفریق کری اس سی بعد صحبت کرنیکی تو اوسکی لیی مہر ہی اور واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور لازم ہوگی اوسپر عدۃ
اور ثابت ہوگا نسب اور الگ رہی مرد اپنی بیوی سی یہانتک کہ تمام ہو عدۃ اسکی بہن کی اگر نکاح کیا دو بہنونسی دو عقدونمین اور معلوم نہین
کہ کس سی پہلی کیا تو حکم کیا جاوی خاوند کو اسکی بیان کرنیکا پس جو کچھہ بیان کری موافق اوسکی حکم کیا جاوی اور اگر بیان نہ کیا تو قاضی تفریق
کری درمیان خاوند کی اور اون دونون کی اور اون دونون کی لیی آدہا مہر ہی جبکہ ہو مہر اون دونونکا برابر اور ہو مہر معین عقد مین اور ہو طلاق
پہلی دخول کی اور اگر ہون دونون مہر مختلف تو حکم کیا جاوی واسطی ہر ایککی اون دونون مین سی ساتہہ چوتہائی مہر اوسکی کی اور اگر نہو
مہر معین عقد مین تو واجب ہوگا ایک جوڑہ واسطی دونون کی بدلی آدہی مہر کی اور اگر ہو فرقت بعد دخول کی تو واجب ہوگا واسطی ہر ایک کی مہر کامل
کہا ابو جعفر ہندوانی نی کہ صورت مسئلہ کی یہہ ہی کہ جب دعوی کری ہر ایک بیوی پہلی نکاح ہونیکی اور گواہ ہووین نہین اونکی لیی تو حکم
کیا جاوی واسطی دونون کی آدہی مہر کا اور اگر کہوین کہ نہین جانتی ہم کہ کسکا عقد پہلی ہوا تو حکم کیا جاوی کچھہ یہانتک کہ صلح کرین دونون
اور صورۃ صلح کرنیکی یہہ ہی کہ کہوین دونون بیویان آگی قاضی کی کہ واسطی ہماری خاوند پر مہر ہی اور یہہ حق ہم دونون سی باہر نہین
ہی پس صلح کرتی ہین ہم اوپر لینی آدہی مہر کی تو حکم کری قاضی اور اگر گواہ گذرانی ہر ایک بی بی اوپر پہلی نکاح ہونیکی تو خاوند پر آدہا مہر لازم ہوگا
درمیان دونون کی بالاتفاق اور یہہ سب احکام کہ ذکر کیی گئی درمیان دو بہنون کی ثابت ہین درمیان ہر عورتکی کہ نہین جائز جمع کرنا اونکا
محرمونمین سی اگر ارادہ کری خاوند نکاح کرنیکا ایکسی اون دونونمین سی بعد تفریق کی تو جائز ہی اوسکی لیی یہہ اگر ہو تفریق پہلی صحبت کرنیکی
اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز اوسکو یہہ یہانتک کہ گذر جاوی عدۃ دونون کی اور اگر ہو چکی عدۃ ایک کی اون دونون مین سی نہ دوسری

کی تو جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوس عورۃ سی کہ عدۃ مین ہی نہ دوسری سی جب تک کہ نہ ہو چکی عدۃ اوسکی کہ عدۃ مین ہی اور اگر صحبت کی ایک سے
اون دونون مین سی تو جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوس سی دوسری جب تک کہ نہو چکی عدۃ اوسکی کہ جس سے صحبت کی تہی اور اگر ہو چکی عدۃ اوسکی
تو جائز ہی خاوند کو یہہ کہ نکاح کری جس سی چاہی اون دونون سی اور نہین جائز جمع کرنا دو بہنون کا ازروی فائدہ اوٹہانیکی جیسکہ نہین جائز
جمع کرنا اونکا ازروی نکاح کرنیکی پس جبکہ مالک ہووی دو بہنونکا تو جائز ہی اوسکو فائدہ اوٹہانا ایک سی اون دونون سی پس جبکہ فائدہ
اوٹہاوی ایک سی تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹہانا دوسری سی بعد اسکی یہانتک کہ حرام کری اوسکو اپنی پر اور اسیطرح اگر خریدی ایک لونڈی اور
صحبت کی اوس سی پہر خریدی بہن اوسکی تو جائز ہوگا اوسکو یہہ کہ صحبت کری پہلی سی اور نہین جائز ہوگا یہہ کہ صحبت کری دوسری سی جب تک کے
نہ حرام کری پہلی کو اپنی پر اور حرام کرنا اوسکو یا تو ہوتا ہی ساتہہ نکاح کر دینی کی کسی سی یا ساتہہ نکال دینی کی اپنی ملک سی یا تو ساتہہ آزاد کر دینی کے
یا ہبہ کر دینی کی یا بیچ ڈالنی کی یا اسر دیدینی کی یا مکاتب کر دینی کی اور آزاد کرنا بعض کا مانند آزاد کرنی کل کی ہی اور اسیطرح ملک کر دینا بعض کا
مانند ملک کر دینی کل کی ہی اور اگر کہا کہ وہ مجپر حرام ہی تو نہین حلال ہوتی واسطی اوسکی دوسری مانند حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کے
اور اگر صحبت کی دو بہنونسی کہ اوسکی ملک مین ہین تو نہین جائز اوسکو صحبت کرنی ایک سی اون دونون مین سی یہانتک کہ حرام کری دوسری کو
جسطرح کہ کہا ہمنی اور اگر بیچا ایک کو اون دونون مین سی یا نکاح کر دیا یا ہبہ کر دیا. پہر پہیر دی گئی وہ طرف اوسکی بسبب عیب کے یا رجوع کی ہبہ مین یا طلاق
دی منکوحہ کو خاوند اوسکی نی اور ہو چکی عدۃ اوسکی نہ صحبت کری ایک سی اون دونون مین سی یہانتک کہ حرام کری دوسری کو اپنی پر اور اگر
نکاح کیا ایک لونڈیسی پس نہ صحبت کی اوس سی یہانتک کہ خریدا اوسکی بہن کو تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹہانا خرید کی ہوئی سی اسلیے کہ فراش
ثابت ہوتا ہی واسطی اوسکی ساتہہ نفس نکاح کی پس اگر صحبت کی اوس سی کہ خریدا تہا اوسکو ہوا جمع کرنیوالا دونونکو فراش مین پس اگر نکاح کیا اپنا
لونڈیکی بہن سے ایسی لونڈیکی صحبت کی تہی اوس سے صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح تو صحبت کری لونڈیسی اگرچہ نہ صحبت کی منکوحہ سی اور نہ صحبت کری منکوحہ سے مگر جبکہ
حرام کری لونڈی کو اپنی پر ساتہہ کسی سبب کے اسباب مذکورہ سی تو اوسوقت صحبت کری منکوحہ سی اور صحبت کری منکوحہ سی اگر نہ صحبت کی تہی
لونڈیسی اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈی کی بہن سی تو نہین حرام ہونیکی اوسپر لونڈی اوسکی کہ صحبت کرتا تہا اوس سی مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ
سی تو اوسوقت حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرتا تہا اوس سی دو بہنون نی کہا ایک مرد سی کہ نکاح کیا ہمنی اپنا تجسی بدلی اتنی مہر کی اور نکلی دونون
کلام اون دونونکی معًا پس قبول کیا مرد نی نکاح ایک کا اون دونون مین سی تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا کی خاوند نی پس کہا کہ نکاح کیا مینی تم دونو
سی ہر ایک سی بدلی ہزار درہم کی پس کہا ایک نی کہ راضی ہوئی مین اور انکار کیا دوسری نی تو نکاح دونون کی باطل ہوئی کہا امام محمد نی کہ ایک
مرد نی وکیل کیا ایک شخص کو اسپر کہ نکاح کری اوسکا ایک عورت سی اور وکیل کیا ایک اور شخص کو اسپر پس نکاح کیا اوسکا ہر ایک نی اون دونو
مین سی ایک ایک عورۃ سی بغیر اوان عورتون کی اور وہ دونون بہنین تہین رضاعی اور نکلی دونون کلام معًا پس دونون نکاح باطل ہوئی
اور اسیطرح اگر ہوا ایک دونون نکاحون ساتہہ رضا عورت کی یا ہوئی دونو نکاح ساتہہ رضا دونونکی نکاح کیا دو بہنونسی اور ایک اون دونو مین سے
عدۃ مین تہی کسیکی یا منکوحہ تہی کسیکی صحیح ہوگا نکاح فارغہ کا اور نہین صحیح نکاح کرنا بہن بیوی اپنی کی سی اسحالین کہ بیوی عدۃ مین ہو برابر ہی کہ عدۃ طلاق رجعی کے ہو
یا بائن کی یا تین طلاقون کی یا نکاح فاسد کی یا شبہہ کی اور جیسکہ نہین جائز نکاح کرنا بیویکی بہن سی بیویکی عدت مین اسیطرح نہین جائز نکاح کرنا کسی محرم سے کہ
نہین جائز جمع کرنا اون دونونکا اور اسیطرح نہین حلال نکاح کرنا چارسی سوای اسکی اور اگر آزاد کری اپنی ام ولد کو تو نہین حلال اوسکو نکاح کرنا اوسکی
بہن سے یہانتک کہ ہو چکی عدۃ اوسکی اور حلال ہین چار سوای اوسکی امام اعظم رح کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک حلال ہی بہن بہی اگر کہا خاوند نی کہ خبر دی

تہی جسکو بیوی نی کہ ہو چکی عدۃ پس اگر ہو سکی یہہ ایسی مدت مدتین کہ نہین تمام ہو سکتی بیچ مثال اسکی کی عدۃ تو نہ قبول کیا جاوی قول خاوندکا اور نہ قول بیوی کا اگر خبر دی
تہی اوسنی مگر یہہ کہ بیان کری بیوی اوسکو سلہ تہما وسچیز کی کہ محتمل ہی وہ چیز گذرنی عدۃ کہ مانند اسقاط حمل کی کہ بچہ اوسمین پورا ہو گیا ہو اور اگر ہو یہہ ایسی مدت
مین کہ تمام ہو سکی بیچ مثل اسکی کی عدۃ اگر تصدیق کی عورۃ نی اوسکی یا چپ رہی یا غائب تہی پس جائز ہی خاوندکو نکاح کرنا اوسنی یا بہن اوسکی سی اگر چاہی
یہہ اور اسیطرح اگر جہٹلاوی عورۃ اوسکو ہماری علما کی نزدیک اور مرتدہ جبکہ چلی جاوی دار الحرب مین تو جائز ہی اوسکی خاوندکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے پہلی تمام ہونی
عدۃ اوسکی کی جیسیکہ بعد مرنی اوسکی کی یہہ جائز ہی پہر اگر وہ آوی مسلمان ہو کر بعد نکاح کرنیکی اوسکی بہن سی نہین فاسد ہونیکا نکاح بہن کا اور اگر پہلی نکاح
کرنیکی اوسکی بہن سے آوی تو بہی نہین فاسد ہوتا نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور نزدیک صاحبین کی نہین جائز اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے اور نہین جائز جمع کرنا
اون دو عورتونکا کہ ہر ایک اون دونون مین سی بہن ہو دوسری کی اور نہین جائز جمع کرنا اون عورتونکا کہ ہر ایک اونمین سی خالہ ہو دوسری کی اور صورت
اوسکی یہہ ہے کہ نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ ایک اپنی نکاح کری اور دوسرا اوسکی ماں سی اور ان دونون کی ان پیدا ہووین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کی
بہن ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی بیٹی سی نکاح کری اور وہ اوسکی بیٹی سی اور اونکی ہان پیدا ہووین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین
ایک دوسری کی خالہ ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سی کہ ملی ہوئی ہی ساتہہ محرمہ کی اور صورت اوسکی یہہ ہی کہ نکاح کیا دو عورتون سی کہ ایک
اون دونون مین سی ایسی تہی کہ نہین حلال تہا اوس سے نکاح بسبب اسکی کہ محرمہ تہی یا خاوندوالی تہی یا بت پرست تہی اور دوسری ایسی تہی کہ حلال تہا
نکاح اوس سے تو صحیح ہوگا نکاح اوسکا کہ حلال تہی اور باطل ہوگا نکاح دوسریکا اور مہر معین سارا اوسکی لیے ہوگا کہ جائز ہوا نکاح اوس سے اور یہہ نزدیک
ابو حنیفہ رح کی ہی اور اگر صحبت کی اوس سے کہ حلال نہین تہی تو اوسکو مہر مثل دینا آویگا جسقدر کہ ہو اور مہر معین سارا اوسکی لیے ہوگا کہ حلال تہی اور
پانچوین قسم لونڈیان ہین کہ نکاح کی جاوین آزاد عورتون پر یا ساتہہ اونکی نہین جائز نکاح کرنا لونڈی سی آزاد عورۃ پر اور نہ ساتہہ اوسکی اور ویساہی حال
مدبرہ اور ام ولد کا ہی اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورۃ کو ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا نکاح لونڈیکا اور یہہ جب ہے کہ صحیح ہو
نکاح آزاد عورۃ کا تنہا پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اوسکا بہی ساتہہ لونڈی کی نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈی کا اور اگر
نکاح کیا لونڈی سی پہر آزاد سی تو صحیح ہوا نکاح دونونکا اور اگر نکاح کیا لونڈی سی آزاد عورۃ پر کہ ہو وہ عدۃ مین طلاق بائن کی یا تین طلاقون کی تو نہین جائز
ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہ رح کی اور نزدیک صاحبین کے جائز ہوگا اور اگر آزاد عدۃ مین تہی طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈی سی اور
آزاد عورت سی اور آزاد عورۃ عدۃ مین تہی نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کے تو جائز ہوگا نکاح لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورت سی بیچ عدۃ لونڈیکی کہ وہ عدۃ مین تہی
طلاق رجعی کی پہر رجوع کی لونڈی سی تو جائز ہی ایک غلام نی نکاح کیا آزاد عورۃ سی اور صحبت کی اوس سے بغیر اذن مالک اپنی کی پہر نکاح کیا لونڈی سی بغیر اذن مالک اپنی کی
پہر اجازت دی مالک نی دونون کی نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سی بغیر اذن مالک اوسکی کی اور صحبت نہین کی اوس سے پہر نکاح
کیا آزاد عورۃ سی پہر اجازت دی مالک نی تو نہ جائز ہوا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سی بغیر اذن اوسکی مالک کی پہر نکاح کیا لونڈیکی بیٹی سی اور وہ تہی
آزاد پہر اجازت دیدی مالک نی لونڈیکی نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اوسکی بیٹی کا نہ اوسکا ایک شخص کی بیٹی ہی بالغہ اور لونڈی ہی بالغہ پس کہا اوسنی ایک شخص سے کہ تجہسی مینے
دونونکا نکاح کر دیا بدلی اتنی مہر کی اور قبول کیا خاوند نی نکاح لونڈیکا تو ہوگا باطل پہر اگر قبول کیا بعد اسکی نکاح آزاد کا تو جائز ہوگا اور جائز ہی نکاح کرنا لونڈی سی مسلمان
ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کی نکاح کرنی پر لیکن اگر قدرت رکہتا ہو آزاد کی نکاح کی تو لونڈی سی نکاح کرنا مکروہ ہی اور اگر نکاح کیا چار لونڈیون سی اور پانچ آزاد
عورتون سی ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیونکا اور چہٹی قسم وہ عورتین حرام ہین کہ متعلق ہی ساتہہ اونکی حق غیر کا نہین جائز مردکو نکاح کرنا کسیکی بیوی سی یا اوس سے کہ عدۃ مین ہو
خواہ عدۃ طلاق کے ہو یا وفاۃ کی یا نکاح فاسد کے کہ صحبت واقع ہوئی ہو اوسمین یا عدۃ ہو شبہہ نکاح کی اگر نکاح کیا منکوحہ غیر سی از راہ انجانی کی پہر صحبت کی اوس سے واجب ہو گئی عدۃ

اور اگر جانتا تہا کہ وہ منکوحہ غیر کی ہی نہیں واجب ہوگی عدۃ یہانتک کہ نہیں حرام ہوگی خاوند پر صحبت کرنی اوسکی اور جائز ہی حسب عدتکی لینی نکاح کرنا اوسکی بہن
اوس صورت میں ہی کہ نہو وہان کوئی مانع سوی عدتکی + اور جائز ہی نکاح کرنا اوس عورت سی کہ حاملہ ہو زنا سی لیکن صحبت اور جو چیزین کہ باعث ہین صحبت کی سب ممنوع ہیں جب تک
نکری اوسی یہانتک کہ جنی بچہ اور اگر نکاح کیا ایک عورت سی اوس شخص نے کہ زنا کیا تہا اوسی اور حمل ظاہر ہوا تہا اوسکو حمل پس نکاح جائز ہوا اور صحبت ہی کرنی اوسکو
درست ہی اور مستحق ہوتی ہی عورۃ نفقہ کی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سی پہر عورت کا حمل گرا اور بچہ ایسا نکلا کہ اوسکی خلقت ظاہر تہی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کے
چار مہینی میں یا زیادہ اتی تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینی سی کم میں گرا تو نہ جائز ہوا اس لیے کہ خلقت بچہ کی نہیں ظاہر ہوتی مگر ایک سو بیس روز میں اور حاملہ
ثابت النسب سے نہیں جائز نکاح اجماعا اور ابو حنیفہ رح سی روایت ہی کہ اگر ہو حمل حربی سی جیسی کوئی عورۃ ہجرت کر کر آوی دار الحرب سے یا بندی میں آوی
تو جائز ہی نکاح اوسی لیکن صحبت نکری اوسی یہانتک کہ وہ جنی نقل کے ہی یہ روایت ابو یوسف رح نی اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی اور امام محمد رح نی
روایت کیا ہی کہ نہین جائز نکاح اوسی اسپر اعتماد کیا ہی کرخی نی اور یہ صحیح اور قابل اعتماد کی ہی ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا کسی سے حال این
کہ وہ حاملہ تہی اوسی پس نکاح اوسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نتہی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا ایک شخص نی صحبت کی اپنی لونڈی سی پہر نکاح کر دیا تو جائز ہوا نکاح کر یہ ہی کہ
مالک کو مستحب ہے کہ استبرا کر وادی اوسی اسطی محافظت نطفہ اپنی کی اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہی اوسکی خاوند کو صحبت کرنی اوسی پہلی استبرا کی نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف
کی اور کہا امام محمد رح نی کہ نہین دوست رکہتا میں کہ صحبت کرے اوسی یہانتک کہ استبرا کری اوسکی اور کہا فقیہ ابو اللیث نی کہ قول محمد رح کا قریب ہی طرف احتیاط کے
اور اسی پر عمل کرتی ہین ہم اور یہ خلاف اوس صورت میں ہی کہ نکاح کیا اوسکی مالک نی پہلی استبرا کی پس اگر استبرا کیا تہا اوسی پہلی نکاح کرنی اوسکی تو جائز ہوگی صحبت کرنی
خاوند کو بغیر استبرا کی باتفاقا اور اگر دیکہا ایک عورۃ کو زنا کرتی ہوئی پہر نکاح کیا اوسی حلال ہوگی صحبت کرنی اوسی پہلی استبرا اوسکی کے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف
رح کے اور کہا امام محمد رح نی کہ نہین دوست رکہتا میں اوسکی لیے یہ کہ صحبت کرے اوسی جبتک کہ نہ استبرا کری + باپ نے اگر نکاح کیا اپنی بیٹی کی لونڈی سی تو جائز ہوا ہماری
نزدیک اور جائز ہی نکاح کرنا بندی سی غیر بندی پکڑ کر لیکو اگر وہ بندی میں آئی تہی تنہا بدون خاوند کی ذرنکالی کسی طرف دار الاسلام کی اور نہین عدت اوسپر اور یہی اوسطی
جو عورۃ ہجرت کر کر آوی جائز ہوگا نکاح اوسکا اور نہین عدۃ اوسپر نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور صاحبین کے نزدیک اوسپر عدۃ ہی اور نہین جائز نکاح اوسکا اور نہیں خلاف اسمین کہ حاملہ اگر
صحبت کے نی اوسی پہلی استبرا کی ساتہہ ایک حیض کی اور ساتوین قسم حرام ہین عورتین بسبب شرک کی نہین جائز نکاح کرنا مجوسیات سی اور بت پرستونسی اور برابر ہین
اسمین آزاد اور لونڈیان اونکی اور داخل ہین بت پرستون میں جو پوجنی والیان سورج کی اور ستارونکی اور صورتون کی کہ اچہا جانتی ہین اونکو اور معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ
اور اباحیہ اور ہر ایسی مذہب والی کہ اعتقاد اوسکا سبب ہو کفر کا اور صحبت کرے اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سے اور جائز ہی مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ سی آزاد ہو یا لونڈی
ہو اور اولی یہ ہے کہ نکاح کری اونسی اور نہ کہا یا جاوی جانور ذبح کیا ہوا اونکا مگر بضرورت پہر جبکہ نکاح کری مسلمان کتابیہ سی تو چاہیے اوسکو منع کرنا کتابیہ کو نکلنی سی طرف
عبادۃ خانون اونکی کے اور بنانی شراب کیسی اوسکی گہر مین اور نہ جبر کری اوسکو غسل پر بعد حیض و نفاس کی اور جنابت کے اور اگر نکاح کیا مسلمان نی کتابیہ حربیہ سی دار الحرب مین جائز
ہوا نکاح لیکن مکروہ ہی پس اگر نکلا ساتہہ اوسکی طرف دار الاسلام کی نکاح باقی رہا اور اگر نکلا یا مسلمان دار الحرب سے اور اوسکو وہین چہوڑ آیا واقع ہوئی فرقت بسبب
تباین دارین کے اور جو شخص کہ معتقد ہو دین سماوی کا اور اوسکی اسطی کتاب آسمانی ہو مانند صحیفون ابراہیم اور شیث ع کی زبور داود ع کی پس وہ اہل کتاب سے
ہی پس جائز ہی نکاح کرنا اونسی اور کہانا اونکی جانور ذبح کیے ہوئی کو اور جسکی ماں باپ مین سی ایک کتابی ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اوسکا حکم
اہل کتاب کا سا ہی + اور نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ سی پہر وہ مجوسیہ ہوگئی تو حرام ہوگئی وہ اوسپر اور فسخ ہوا نکاح اوسکا اور اگر نکاح کیا یہودیہ یا نصرانیہ سی پہر وہ نصرانیہ یا یہودیہ ہوگئی
سے نکاح کیا پہر وہ یہودیہ ہوگئی نہین فاسد ہوتا نکاح اوسکا اور اصل اسمین یہ ہے کہ ایک میان بیوی مین سی جب ایسا ہو جاوے کہ اگر
نکاح کیا جاوی تو نہ جائز ہو تو نکاح باطل ہوتا ہی پہر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہونیکی اگر ہوا فساد عورت کی جانب سی تو

دینا آتا ہی اور نہ منہ اگر ہو پہلی صحبت کرنیکی وس سے اور اگر بعد صحبت کرنیکی فساد ہوا سارا مہر دینا آویگا اور اگر ہوا فساد جانب مرد کیسی نوع اگر ہوا پہلی صحبت
کرنیکی پس اوسکو آدہا مہر دینا آویگا اگر تہا مہر معین اور اگر مہر معین نہین تہا تو واجب ہوگا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنیکی تو واجب ہوگا مہر سارا اور نہین جائز
مرتد کو نکاح کرنا مرتدہ سی اور نہ مسلمہ سی اور نہ کافرہ اصلیہ سی ؛ اور اسیطرح نہین جائز نکاح مرتدہ کا ساتہہ کسیکی ؛ اور نہین جائز نکاح مسلمہ کا مشرک سی
اور نہ کتابی سی ؛ اور حلال ہی عورت بت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کی ہی مگر مرتد کی لیی نہین جائز اور جائز ہی نکاح ذمیو نکا بعض کا بعض سے اگرچہ مختلف ہون دین
اونکی ؛ اور جائز ہی نکاح کتابیہ کا مسلم پر اور مسلمہ کا کتابیہ پر اور یہہ دونون نوبت مقرر کرنی مین برابر ہین ؛ آٹہوین قسم حرام ہین عورتین بسبب ملک کے نہین جائز
عورتکو نکاح کرنا اپنی غلام سی اور نہ اوس غلام سی کہ مشترک ہو درمیان اوسکی اور درمیان غیر اوسکی اور باطل ہوگا نکاح اگر آجاوی ملک یمین نکاح پر اسطرح کہ مالک ہو جاوی
میان بیوی مین سے ایک دوسریکا یا بعض اوسکا ؛ اگر نکاح کری مرد اپنی لونڈیسی یا اوس لونڈیسی کہ مالک ہو بعض اوسکا تو نہین ہوتا یہہ نکاح ؛ لکہا ہی علمانی کہ اس
زمانہ مین اولی یہہ ہی کہ نکاح کرلیا کری اپنی لونڈیسی کیونکہ شرایط لونڈی گری کی پائی جانا اس زمانہ مین مشکل ہی پس اگر ہوگی حرہ تو ہوگی صحبت حلال
نکاح کی ؛ اور اگر خریدا مرد ازادنی اپنی بیوی کو ساتہہ شرط خیار کی نہین باطل ہوگا نکاح اوسکا نزدیک ابو حنیفہ کی ؛ اور نوین قسم حرام ہین عورتین بسبب طلاق کی اونکو
نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس عورت ازاد کی ساتہہ کہ تین طلاقین دی ہون اوسکو پہلی صحبت کرنی دوسری خاوند کی ؛ اور نہین حلال نکاح کرنا اوس لونڈیسی
کہ اوسکو دو طلاقین دین ہون اور جیسیکہ نہین جائز ہی اوسکو نکاح کرنا اوس سے نہین درست اوسکو صحبت کرنی اوس سے ساتہہ ملک یمین کے ؛ اور اگر نکاح کیا لونڈیسی
پہر دو طلاقین دین اوسکو پہر خریدا اوسکو اور ازاد کیا اوسکو نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس سے یہانتک کہ نکاح کری غیر اوسکا اور صحبت کری وس سے اور طلاق دیوی
اوسکو اور ہوچکی عدۃ اوسکی **مسائل متفرقہ** نکاح متعہ کا باطل ہی نہین مفید حلت کو اور نہین واقع ہوگی اوسپر طلاق اور نہ ایلا اور نہ ظہار اور نہ وارث
ہوتی ہین آپسمین ؛ اور نکاح متعہ یہہ ہی کہ کہی مرد اوس عورۃ کو کہ خالی ہو موانع سی تمتع یعنی فائدہ اوٹہاونگا ساتہہ تیری مدۃ دس روز تک مثلا یا کہی چند روز
یا کہی تمتع یعنی بہرہ مند کر مجکو نفس اپنی سی چند روز یا دس روز یا نہ ذکر کری دونو نکا عوض تنی مال کی ؛ اور نکاح موقت بہی باطل ہی اور نہین ہی فرق
درمیان مدۃ دراز کی اور کم مدۃ کی اور نہ درمیان مدۃ معلومہ کی اور مجہولہ کی ؛ اور اگر ذکر کرین دونون ایسی مدۃ کہ یقین ہی اوس مدۃ تک دونون نہین جینی کی
مثلا ہزار برس کی قید لگاوین تو ہوجاویگا نکاح اور باطل ہوگی شرط جیسیکہ اگر نکاح کرنا اوس سے قائم ہونی قیامت تک یا نکلنی دجال تک یا اوترنی عیسی ع تک ؛
اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سی مطلق اور اوسکی نیت مین یہہ ہی کہ رہونگا اوسکی ساتہہ ایک مدۃ تک کہ نیت مین ہی تو نکاح صحیح ہوا ؛ اور اگر نکاح کیا ایک
عورتسی اس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اوسکو بعد ایک مہینی کی پس یہہ جائز ہی ؛ اور نہین مضائقہ ساتہہ نکاح کرنی نہاریات کی اور وہ یہہ ہی کہ نکاح کری
ایک عورتسی اس شرط پر کہ بیٹہونگا ساتہہ تیری دنکو نہ رات کو ؛ اور جائز ہی مرد و عورۃ احرام باندہی ہوؤنکو نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسی ہی جائز ہی
ولی محرم کو نکاح کردینا اوس عورۃ کا کہ یہہ ولی ہی اوسکا اور جو عورۃ کہ دعوی کری ایک مرد پر اپنی نکاح کا اور گذرانی گواہ پیش کردی اوسکو قاضی بیوی اوسکی
اور واقع مین اوسنی نکاح کیا تہا تو نہین مضائقہ اوسکو یہہ کہ رہوی ساتہہ مرد کی اور اگر عورۃ طلب کری مرد سی کرنا جماع کا جماع کری اوس سے اور یہہ نزدیک
ابو حنیفہ رح کی ہی آور یہہ قول ابو یوسف رح کا بہی ہی ابتدا مین اور ابو یوسف کی قول آخر مین اور یہی ہی قول محمد رح کا نہین جائز اوسکو صحبت کرنی
اوس سے پس کہیا دیگی قضا و حکم قاضی کی ایسی شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ محل انشا کی یہانتک کہ اگر ہو عورۃ خاوندوالی یا غیر کی عدۃ مین یا اسنی اوسکو
تین طلاقین دی ہون تو نہین جاری ہوگی قضا قاضی کی اور شرط کیا گیا ہی حاضر ہونا گواہونکا وقت قضا کی اکثر کی نزدیک اور اگر جہوٹا دعوی کری
عورۃ پر نکاح کا تو اوسکا بہی حکم ایسا ہی ہی اور اسیطرح اگر حکم کری قاضی طلاق کا ساتہہ گواہی جہوٹی کی باوجود جاننی عورۃ کی تو حلال ہوگا عورۃ کو نکاح
کرنا اور سی بعد عدۃ کی اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اوس سے اور حرام ہوگی عورۃ خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسف کی نہ حلال ہوگا نکاح کرنا اول

کی ایسی ورنہ دوسری کی ایسی نزدیک محمد کے صحیح حلال ہوگا نکاح اول کی ایسی جب تک نہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا ایسی جبکہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا حرام ہوئی کی اول پر واسطے وجہ جماع کے ہوئی عدت
تہا دو ہلر اوسکی ایسی نہین حلال ہوگا نکاح کہی فتوی کیا ایک مرد نی ایک عورت پر نکاح کا اور انکار کیا عورت نی پس صلح کی مرد نی عورت سی سو روپیہ پر مثلا باین شرط کہ اقرار کرے
عورت نکاح کا پہر اقرار کیا عورت نی پس یہہ مال لازم ہوگا اور یہہ قرار بمنزلہ انشاء نکاح کی ہوگا پس اگر یہہ اقرار روبرو گواہونکی صحیح ہوگا نکاح اور جائز
ہوگا عورت کو رہنا ساتہہ خاوند اپنی کی عند اللہ یہی اور اگر نہوا اقرار روبرو گواہونکی نہین منعقد ہونیکا نکاح اور نہین جائز ہوگا عورت کو رہنا ساتہہ خاوند
اپنی کی ہو الصحیح للہ الحمد تمام ہوا بیان محرمات کا فتاوی عالمگیری سی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَعَمَّتِہَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَخَالَتِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہ جمع کیا جاوی درمیان عورت کی اور پہوپی اوسکے اور نہ جمع کیا جاوی درمیان عورت کی اور خالہ اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہی اور خالہ سی عام ہی اور
خالہ مراد ہین خواہ حقیقی ہون خواہ مجازی یعنی اوپر کی درجہ کی جیسی دادا کی بہن اور نانی کی بہن مثلا اسیطرحسی اور اوپر کی درجہ کی اور تخصیص پہپی اور خالہ
کی اتفاقی ہی اسلیے کہ اونہین کا حال پوچہا ہوگا اوسکی جواب مین یہہ فرمایا والا جمع کرنا اور بعضی عورتونکا بہی حرام ہی چنانچہ بیان اسکا گزری فائدہ مین ہو چکا

ع ؛ ح وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حرام ہوتی ہی بسبب دودہ پینی کی وہ چیز کہ حرام ہوتی ہی جننی سی نقل کی یہہ بخاری نی
ف یعنی دودہ کی پینی سی حرام ہوتی ہین جو کہ بسبب نسب کے حرام ہوتی ہین مگر کتنی ایک مسائل استثنا کیے گئی ہین اس سی یعنی کتنی ایک صورتونمین فرق ہے
درمیان نسب کی اور علاقہ دودہ کی چنانچہ بیان مفصل اسکا گزری فائدہ مین ہوچکا اور کہا نووی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ علاقہ دودہ سی حرام ہوتا ہی
نکاح اور حلال ہوتی ہی نظر اور خلوۃ اور مسافرۃ لیکن نہین مترتب ہوتی اوسپر تمام احکام نسب کے پس نہین وارث ہوتی دونون آپسمین اور نہین واجب ہوتا کسیپر
ان دونونمین سی نفقہ دوسریکا اور نہین آزاد ہوتا اوسپر ساتہہ ملک کی اور نہین قطع ہوتا دودہ پلانی والیسی قصاص ساتہہ مار ڈالنی دودہ پینی والیکی پر
وہ دونون مانند اجنبیون کی ہین ان احکام مین ؛ ع ؛

وَعَنْھَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَہٗ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ عَمُّکِ فَاْذَنِیْ لَہٗ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَۃُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ عَمُّکِ فَلْیَلِجْ عَلَیْکِ وَذٰلِکَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَیْنَا الْحِجَابُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
عائشہ سی کہ کہا آیا چچا میرا دودہ کی ناتی کا اور پروانگی مانگی میری پاس آنیکی پس انکار کیا مینی اذن دینی کا یہانتک کہ پوچہون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنا اوسکا میری پاس درست ہے
یا نہین پس تشریف لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس پوچہا مینی حضرت سی پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہی پس اذن دی اوسکو آنیکا کہا حضرت عائشہ نی پس کہا مینی یا
رسول اللہ سوا اسکے نہین کہ دودہ پلایا مجکو عورت نی اور نہین دودہ پلایا مجکو مرد نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہی پس
چاہیی کہ داخل ہو تجہپر یعنی آوی تیری پاس اور یہہ آنا اوسکا بعد اوسکی تہا کہ مقرر کیا گیا ہمپر پردہ کرنا یعنی اجنبیون سے نزول آیت حجاب کا نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** چچا میرا نام اونکا افلح تہا بہائی ابو القعیس کے کہ وہ تہی حضرت عائشہ کی اور دودہ پلایا مجکو عورت نی یعنی حاصل ہوا ہی دودہ پلانا جانب
عورت کیسی نہ جانب مرد کیسی پس گویا کہ گمان کیا تہا حضرت عائشہ نی کہ دودہ پلانا عورت کا نہین سرایت کرتا طرف مرد ونکی اوسپر حضرت نی پہر دیہی فرمایا کہ
چچا تیرا ہی شوق سی تیری پاس آوی اسی معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودہ پینی کی دودہ پلانیوالی کی جانب مین ثابت ہوتی ہی ویسی ہی اوسکی خاوند کی
جانب مین ہوتی ہی ؛ ع ؛

وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لَکَ فِیْ بِنْتِ عَمِّکَ حَمْزَۃَ فَاِنَّہَا اَجْمَلُ فَتَاۃٍ فِیْ قُرَیْشٍ فَقَالَ لَہٗ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ حَمْزَۃَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ وَاَنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت علی سے

سے کہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپکو بیچ بیٹی چچا اپنی کی کہ حمزہ ہین پس تحقیق وہ خوبصورت ہے جوان عورتون قریش کیمین پس فرمایا حضرت نے
حضرت علی کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بہائی میرا ہے دودہ شریک اور تحقیق اللہ تعالی نے حرام کی ہے سبب دودہ پینی کی وہ چیز کہ حرام کی ہے بسبب نسب کی نقل کیا
یہہ مسلم نے **ف** حضرت حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودہ شریک بہائی یون ہوئی کہ ثویبہ لونڈی تہی ابولہب کی اوسنی اول دودہ حضرت حمزہ کو پلایا
اور بعد چار برس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا اور ثویبہ نے جب خبر دی حضرت کی پیدا ہونیکی ابولہب کو تو ابولہب نے خوشی پیدا ہونی بہتیجی کیمین اوس
لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا بسبب اسی خوشی کی کہ ذکی ابولہب کو پیر کی دن عذاب مین تخفیف ہوتی ہے سلیے کہ تولد حضرت کا پیر کی دن ہوا تہا اور دودہ حضرت کو حلیمہ
نے پلایا حضرت کی والدہ نے اور حلیمہ نے اور ثویبہ نے اور ام ایمن نے کہ حضرت کی باپ کی لونڈی تہین ٭ ع ٭ مولانا ٭ **وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ اِنَّ نَبِیَّ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَۃُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِیْ رِوَایَۃِ عَائِشَۃَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لِاُمِّ
الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَۃُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ** اور روایت ہے ام فضل سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حرام کرتا یعنی نکاح کو ایکبار دودہ پی لینا یا
دوبار دودہ پی لینا یعنی ایکبار چوسنا اور دوبار چوسنا جیسا کہ کہا اور بیچ روایت عائشہ کی یون ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین حرام کرتا ایکبار چوسنا اور دوبار
چوسنا اور اور روایت ام الفضل سے یون آئی ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین حرام کرتا ایکبار داخل کرنا چہاتی کا یا دوبار داخل کرنا یہہ روایتین مسلم کی
ف ظاہر ان روایات سے سمجہا جاتا ہے کہ دوبار دودہ چوسنے سے نکاح نہین حرام ہوتا تین بار یا زیادہ چوسے تو حرام ہوتا ہے اور بعضے علما نے عمل ہے اسپر کیا
اور ہمارے نزدیک اور اکثر اہل علم کی نزدیک یہہ ہے کہ برابر ہے قلیل اور کثیر دودہ کا بشرطیکہ بیچ مدت دودہ پینی کی ہووے کہ وہ دو برس ہین اکثروں کی نزدیک
اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک اڑہائی برس اور دلیل انکی یہہ ہے کہ آیہ کلام اللہ کی وامہاتکم اللاتی ارضعنکم مطلق وارد ہوئی ہے یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ
اور امام شافعی نے کہا کہ پانچ بار سے کم ہووے تو حرام نہین ہوتا اونکی دلیل حدیث مابعد کی ہے ٭ ح ٭ ع ٭ **وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ فِیْمَا یُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہا بیچ اوس چیز کے کہ اوتاری گئی قرآن مین یہہ کلام
کہ دس بار دودہ پینا کہ یقینا معلوم ہو وجود اوسکا حرام کرتا ہے پہر منسوخ ہوا یہہ حکم ساتہہ پانچ بار دودہ پینی کی کہ معلوم ہو یعنی بعد اوسکے یہہ حکم اوترا کہ پینا
پانچ بار کا کہ معلوم ہو حرام کرتا ہے اسسے پہلا حکم منسوخ ہوا پہر وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حال آنکہ یہہ آیہ پڑہی جاتی تہی قرآن مین نقل کی یہہ
مسلم نے **ف** پہلی حکم یہ تہا کہ دس بار دودہ پیے تو حرام ہو پہر یہہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بہی منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہے پہر
یہہ رہا قرآن مین حضرت عائشہ کی قراءۃ مین اور منسوخ ہوا پڑہنا اسکا اور صحابہ کی نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک حکم اسکا باقی ہے اور تلاوت منسوخ ہے
اور امام اعظم اور اور علماء کی نزدیک حکم بہی اسکا منسوخ ہوا ساتہہ آیہ وامہاتکم اللاتی ارضعنکم کی کہ مطلق وارد ہوئی ہے ٭ مولانا ٭ **وَعَنْہَا اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا وَعِنْدَھَا رَجُلٌ فَکَاَنَّہٗ کَرِہَ ذٰلِکَ فَقَالَتْ اِنَّہٗ اَخِیْ فَقَالَ اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُکُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ مِنَ الْمَجَاعَۃِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اونکی پاس اور نزدیک اونکی تہا ایک شخص بیٹہا سو گویا کہ مکروہ جانا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس کہا حضرت عائشہ نے کہ تحقیق یہہ شخص بہائی ہے میرا دودہ شریک فرمایا حضرت نے دیکہو یعنی سوچو اور پہچانو کہ کون ہے بہائی تمہارا پس سوا اسکی نہین کہ معتبر رضاع
مین دودہ پینا وقت بہوک کی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دودہ پینا شرع مین وہ معتبر ہے کہ قائم مقام طعام کی ہو اور بہوک کو دفع کرے اور یہہ
بات خورد سالی مین ہوتی ہے پہلی تمام ہونی دو برس کی اکثروں کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک پہلی تمام ہونی اڑہائی برس کے کہ اس عمر مین بچہ طعام سے سیر نہین ہوتا
سوای دودہ کی حاصل یہہ کہ حرمت دودہ پینی کی بڑی عمر مین نہین ثابت ہوتی اور وہ شخص کہ حضرت عائشہ کی پاس بیٹہا تہا اور اوسکو اونہون نے دودہ شریک بہائی

کہا اوسنی بڑی عمر مین دودہ پیا تہا اور کہتی ہین کہ مذہب عائشہؓ کا یہہ تہا کہ حرمت دودہ پینی کی بڑی عمر مین بہی حاصل ہوجاتی ہی جیسا کہ صغر سنی میں ہوتی ہے ❊ ح ❊ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِي اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتْ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِي وَلَا اَخْبَرْتِنِي فَاَرْسَلَ اِلَى اٰلِ اَبِي اِهَابٍ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عقبہ بیٹی حارث کیسی یہہ کہ اوسنی نکاح کیا بیٹی ابو اہاب بیٹی عزیز کیسی پہر آئی ایک عورۃ اور کہا کہ تحقیق دودہ پلایا مینی عقبہ کو اور اس عورتکو کہ نکاح کیا عقبہ نی اوس سے یعنی پس وہ عورۃ دودہ شریک بہن ہوئی عقبہ کی اور نکاح اونکا باطل ہوا پس کہا اوسکو عقبہ نی کہ مین جانتا نہین کہ تحقیق تونی دودہ پلایا ہو مجکو اور نہ خبر دی تونی مجکو یعنی پہلی اسی پس بہیجا عقبہ نی ایک شخص کو طرف لوگون ابی اہاب کی پس پوچہا اونسی کہ تمہاری لڑکیکو دودہ پلایا ہی اس عورۃ نی پس کہا اونہون نی نہین جانتی ہم کہ دودہ پلایا ہو اس عورۃ نی ہماری لڑکیکو پس سوار ہو کر چلی عقبہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تہی مدینہ مین اور پوچہا حضرت سی حکم اس نکاح کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کسطرح نکاح مین رکہیگا اسکو حالانکہ تحقیق کہا گیا ہی کہ دودہ شریک بہن تیری ہی پس جدا کر دیا اوس عورۃ کو عقبہ نی اور نکاح کیا اوس عورۃ نی اور خاوند سی سوا اسکی نقل کی یہہ بخاری نی ❊ ف ❊ اس حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام احمد نی کہ ایک عورۃ کی گواہی دودہ کی مقدمہ مین قبول ہی اور امام اعظم اور اکثر علما کی نزدیک ثبوت دودہ پلانیکا دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون عادل سی ہوتا ہی اور جواب اس حدیث کا وہ یہہ دیتی ہین کہ حضرت نی بنا بر احتیاط کی اور تقوی کی فرمایا کہ جمع رہنا دونونکا مناسب نہین ❊ ح ❊ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا اِلَى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حنین کی بہیجا ایک لشکر طرف اوطاس کی کہ نام ہی ایک جگہہ کا نزدیک طائف کی پس ملی دشمنو سی اور لڑی دشمنو سی پس غالب آئی دشمنو پر اور پائی واسطی اپنی بندی پس گویا کہ بعضی آدمیون نی صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پرہیز کیا صحبت کرنی اون لونڈیوں سی بسبب ہونی خاوندون اونکی کہ مشرک تہی پس اوتاری اللہ تعالی نی اس مقدمہ مین یہہ آیۃ اور حرام کی گئی ہین تمپر عورتین خاوند والیاں مگر وہ عورتین کہ مالک ہوئی ہین ہاتہہ تمہاری یعنی وہ لونڈیاں کہ دار الحرب سی پکڑ لائی ہوں اور اونکی خاوند دار الحرب مین موجود ہین پس یہہ لونڈیاں اونکی تمہاری حلال ہین جسوقت کہ گذر جاوی عدۃ اونکی نقل کی یہہ مسلم نی ❊ ف ❊ عورۃ جو کسیکی نکاح مین ہو اوس سے اور کسیکو نکاح کرنا اور اپنی تصرف مین لانا درست نہین مگر کافرونکی بیبیان کہ بندی مین پکڑی آوین اور خاوند اونکی دار الحرب مین موجود ہوں تو اونکو اپنی تصرف مین لانا درست ہی جبکہ عدۃ اونکی گذر جاوی اور مراد عدۃ سی استبرا ہی یعنی اگر حاملہ ہو تو بچہ جن لی اور اگر حاملہ نہو تو ایک حیض گذر جاوی اگر حیض آتا ہو اور اسکو نہ آتا ہو تو ایک مہینا گذر جاوی پہر کہا طیبی نی کہ گئی ہین ابن عباس طرف اسکی کہ لونڈی خاوند والی جبکہ بیچی جاوی تو ٹوٹ جاتا ہی نکاح اوسکا اور حلال ہوتی ہی مول لینی والیکو صحبت کرنی اوسی بعد استبرا کی بسبب عام ہونی اس آیۃ کی اور اکثر علما کہتی ہین کہ نکاح اوسکا نہین ٹوٹتا ہی اور آیۃ خاص بندیکی حقمین نازل ہوئی ہی ❊ ع ❊

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا وَالْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرِوَايَتُهُ اِلٰى قَوْلِهِ بِنْتِ اُخْتِهَا روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیجاوی عورۃ اوپر پہوپہی اپنی کی یا پہوپہی بہتیجی اپنی کی اور منع فرمایا اس سے کہ

نکاح کیجاوی عورۃ اپنی خالہ پر یا خالا اپنی بہانجی پر نہ نکاح کیجاوی چہوٹی ناتی والی بڑی ناتیوالی پر اور نہ بڑی ناتی والی چہوٹی ناتی والی پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود
اور دارمی اور نسائی نی اور روایت نسائی کی میں لفظ بنت اختہا تک ہے ف نہ نکاح کی جاوی الخ یعنی چہوٹی ناتی والی الخ یہہ تاکید ہی پہلی حکم کی اور مراد چہوٹی ناتیوالی سے
بہتیجے اور بہانجی ہین اور مراد بڑی ناتی والی سی پہپی اور خالہ حاصل یہہ کہ خالہ کو بہانجی پر اور بہانجی کو خالہ پر اور بہتیجی کو پہپی پر اور پہپی کو بہتیجی پر جمع کرنا نکاح مین
درست نہین لیکن بعد طلاق دینی ایک کی اوسمین سے اور بعد گذرنی اوسکی عدۃ کی یا بعد مرنی اوسکی کی دوسریسی نکاح کرنا درست ہی شرح مولانا وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ
آتِيهِ بِرَأْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ عَمِّي بَدَلَ خَالِي اور روایت ہی براء
عازب سے کہ کہا گذرا مجپر ماموں میرا ابوبردۃ بن نیار اور تہا ساتہہ اوسکی نشان پس کہا مینی کہان جاتی ہو پس کہا بہیجا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک شخص کی
نکاح کیا ہی اوسنی اپنی باپ کی بیویسی لاؤن مین حضرت کی پاس سر اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور ایک روایت ابوداود کی مین اور نسائی اور ابن ماجہ
دارمی کی روایت مین یون آیا ہی کہ پس حکم کیا مجکو حضرت نی یہہ کہ مارون مین گردن اوسکی اور لی لون مین مال اوسکا اور اس روایت مین کہا چچا میرا بدلے ماموں میرے
ف پس اختلاف ہوا کہ ابوبردۃ بن نیار ماموں ہی براء بن عازب کا یا چچا اوسکا اور تہا نشان ساتہہ اوسکی علامت کی لیے تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت کا
بہیجا ہوا جاتا ہی کام ذکر کیے گئی کی لیے اور کہا طیبی نے کہ حضرت نی جسکی گردن مارنیکا حکم کیا وہ اعتقاد رکہتا تہا حلال ہونی نکاح کا باپ کی بی بی کی ساتہہ جیسکہ اعتقاد تہا
اہل جاہلیت کا پس جو کوئی کہ اعتقاد کری حلال ہونی ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہی اور جائز ہوتا ہی قتل کرنا اوسکا اور اوسکی مال کا شع وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین حرام کرتی دودہ پینی سی کوئی قسم اوسکی مگر وہ قسم کہ کہولی انترونکو یعنی پہنچی چہاتیکی اور ہووی پہلی وقت دودہ چہڑانی دودہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے ف
کہول انترونکو یعنی لڑکیکی انترونکو مانند طعام کی اور واقع ہوا اوسمین جگہ غذا کی اور یہہ نہین ہوتا مگر بیچ عمر شیرخوارگی کی کہ دو برس یا اڑہائی برس ہین مراد یہہ ہی کہ
حرمت بسبب دودہ پینی کی بڑی عمر مین یعنی بعد دو برس یا اڑہائی برس کی عمر کی ثابت نہین ہوتی بلکہ چہوٹی عمر مین یعنی دو برس یا اڑہائی برس کی عمر تک پیوی تو
ہوتی ہی اور یہہ جو کہا کہ بیچ پہنچی چہاتیکی مقصود اس سے بیان کرنا واقع کا اور صورت دودہ پلانی کا ہی کہ چہاتی سی دودہ پلایا کرتی ہین والا شرط نہین ہی بیچ ثابت
ہونی حرمت دودہ پینی کی کہ چہاتیونسی دودہ پیوی یعنی برابر ہی کہ چہاتیسی دودہ پلاوی یا کسی چیز مین لیکر پلاوی مانند چمچہ وغیرہ کی حرمت ہر طرح ثابت ہو جاتی
ہی اور پہلی وقت چہٹانی دودہ کی یعنی شرع مین جو وقت چہٹانی کا مقرر ہی اوس سے پہلی ہو یہہ جملہ تاکید ہی بیان اوپر کی کلام کا اور فقہ مین لکہا ہی کہ نہین اعتبار
ہی دودہ چہٹانیکا پہلی وقت معین کے یہانتک کہ اگر دودہ چہڑاوی بچہ کا پہلی وقت معین کے اور پہر دودہ پلاوی اوس مدت مین تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور دودہ
پلانا بعد مدت معین کے درست نہین اسلیے کہ دودہ جز آدمی کا ہی اور نفع اوٹہانا جز آدمی کی سی بغیر ضرورۃ کی حرام ہی اور ضرورۃ اب دفع ہو گئی اور بنابر اسیکی نہین جائز ہی
بطور دوا کی استعمال کرنا آدمی کی دودہ کا اور اہل طب نے ثابت کیا ہی کہ بیٹی کا دودہ فائدہ کرتا ہی آنکہہ کو اور مشائخ نی اسمین اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا کہ نہین جائز
ہی اور بعضون نے کہا جائز ہی جبکہ ظن غالب ہو کہ اس سے رمد جاتا رہیگا شع در مختار وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا
يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حجاج بیٹی حجاج اسلمی سی کہ نقل کیا اوسنی اپنی
باپ سے تحقیق ہی کہا یا رسول اللہ کیا چیز دور کرتی ہی مجہسی حق دودہ کو پس فرمایا مملوک یعنی بردہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی
ف یعنی پوچہنی والی نی پوچہا کہ کونسی چیز ہی کہ اوسکی ادا کرنی سی حق دودہ پلانیوالیکا ادا ہو حضرت نی فرمایا کہ بردہ دینی سی دودہ پلانیوالیکو حق اوسکی دودہ پلانیکا ادا ہوتا ہی
چونکہ دودہ پلانیوالی خدمت کرتی ہی دودہ پینی والیکی اوسکی بدلی مین اوسکو بہی خادم دیجیے تا خدمت کری اوسکی شع وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَالَ كُنْتُ

جالسا

جالسا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبلت امرأۃ فبسط النبی صلی اللہ علیہ وسلم رداءہ حتی قعدت علیہ فلما ذہبت قیل ہذہ ارضعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی طفیل غنوی سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں آئی ایک عورۃ یعنی حضرت حلیمہ پس بچھا دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنی اونکی تعظیم اور خوشی کرنے کی یہاں تک کہ بیٹھ گئی وہ چادر پر پس جب چلی گئی وہ کسیے جگہہ یعنی اور تعجب کیا لوگوں نے سبب تعظیم کرنے اوسکی کے اور بیٹھ جانے اوسکی کے چادر مبارک پر کہا گیا کہ اس عورۃ نے دودھ پلایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن** ابن عمر ان غیلان بن سلمۃ الثقفی اسلم ولہ عشر نسوۃ فی الجاہلیۃ فاسلمن معہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امسک اربعا وفارق سائرہن رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حالمیں کہ اوس کے تھیں دس عورتیں جاہلیت میں اور عورتیں بھی مسلمان ہوئیں ساتھ اوسکے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھہ تو چار عورتونکو یعنی اپنی نکاح میں اور جدا کر تو باقیونکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافرونکا صحیح ہے یہانتک کہ جب مسلمان ہوں تو حکم نکیا جاوین ساتھ تجدید نکاح کے مگر جبکہ اونکے نکاح میں ایسی عورتیں ہوں کہ جائز نہیں ہے جمع کرنا اونکا نکاح میں اور یہہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ نہیں جائز ہے نکاح کرنا زیادہ چار جوروں سے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام ایک کا مرد و عورۃ میں سے موجب تفرق کا نہیں تا نقضاء مدت ہونیکی جیسے کہ مذہب حنفیہ کا ہے ۱۲ ح ۱۲ ش **وعن** نوفل بن معاویۃ قال اسلمت وتحتی خمس نسوۃ فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال فارق واحدۃ وامسک اربعا فعمدت الی اقدمہن صحبۃ عندی عاقر منذ ستین سنۃ ففارقتہا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے نوفل بیٹے معاویہ کے سے کہ کہا مسلمان ہوا میں اور تھیں نکاح میرے میں پانچ عورتیں پس پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم اونکا پس فرمایا چھوڑ دے ایک کو اور رکھہ چار کو پس قصد کیا میں نے طرف پہلی نکاحی پانچ کی کہ سب سے پہلی تھی صحبت میں نزدیک میرے ساٹھہ برس سے پس جدا کردیا میں نے اوسکو نقل کی یہہ شرح السنہ میں **وعن** الضحاک بن فیروز الدیلمی عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ انی اسلمت وتحتی اختان قال اختر ایتہما شئت رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے ضحاک بیٹے فیروز دیلمی کے سے نقل کی اپنے باپ سے یعنی فیروز سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا اور نکاح میرے میں دو بہنیں ہیں فرمایا اختیار کر لے اون دونوں میں سے ایک کو جسکو چاہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** کہا مظہر نے کہ مذہب شافعی اور مالک اور احمد کا یہہ ہے کہ اگر اسلام لاوے ایک شخص اور اوسکے نکاح میں دو بہنیں ہوں اور وہ بھی اسلام لائی ہوں ساتھہ اوسکے تو جائز ہے اوسکو اختیار کرے کسی کو اون دونوں میں سے خواہ پہلی نکاحی کو خواہ دوسری کو اور کہا ابوحنیفہ نے کہ اگر نکاح کیا تھا اون دونوں سے ساتھہ تو نہیں جائز ہے یہہ کہ اختیار کرے ایک کو اون دونوں میں سے اور اگر نکاح کیا تھا اون دونوں سے آگے پیچھے تو جائز ہے اوسکو اختیار کرے اوس عورۃ کو کہ جس سے نکاح اول کیا تھا نہ دوسری کو ۱۲ ش **وعن** ابن عباس قال اسلمت امرأۃ فتزوجت فجاء زوجہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجہا الآخر وردہا الی زوجہا الاول وفی روایۃ انہ قال انہا اسلمت معی فردہا علیہ رواہ ابوداود وروی فی شرح السنۃ ان جماعۃ من النساء ردہن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنکاح الاول علی ازواجہن عند اجتماع الاسلامین بعد اختلاف الدین والدار منہن بنت الولید بن مغیرۃ کانت تحت صفوان بن امیۃ فاسلمت یوم الفتح وہرب زوجہا من الاسلام فبعث الیہ ابن عمہ وہب بن عمیر برداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امانا لصفوان فلما قدم جعل لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسییر اربعۃ اشہر حتی اسلم فاستقرت عندہ واسلمت ام حکیم بنت الحارث بن ہشام امرأۃ عکرمۃ بن ابی جہل یوم الفتح بمکۃ وہرب زوجہا من الاسلام حتی قدم الیمن فارتحلت ام حکیم حتی قدمت علیہ الیمن فدعتہ الی الاسلام فاسلم فثبتا علی نکاحہما رواہ مالک عن ابن شہاب مرسلا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورۃ پھر نکاح کیا یعنی ایک شخص سے پھر آیا پہلا خاوند اوسکا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا تھا اور جانتی تھی اسلام میرا

یعنی اور باوجود اسکی نکاح کیا پس نکالا اوس عورة کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوسری خاوند کی نکاح سی اور حوالہ کیا اوس عورتکو طرف خاوند پہلی اوسکی کی آیر
ایک روایت مین یہہ ہی کہ اوسکی پہلی خاوند نی کہا کہ وہ عورة مسلمان ہوئی ساتہہ میری پس حوالہ کی حضرت نی وہ عورة اوسیکو نقل کی یہہ ابوداود نی اور روایت
کی گئی شرح السنۃ مین کہ تحقیق کتنی ہی عورتونکو پہیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب پہلی نکاح کی اونکی خاوندونپر نزدیک جمع ہونی اسلام خاوند اور بی بی کی
پہچہی مختلف ہونی دین کی اور ملک کی اونمین سی یعنی اون عورتونمین سی کہ پہیرا اونکو حضرت نی اونکی خاوندونپر بسبب پہلی نکاح کی بیٹی ولید بیٹی مغیرہ کی تہی نکاح
صفوان بیٹی امیہ کی مین پس اسلام لائی وہ دن فتح مکہ کی یعنی خاوند کی پہلی اور بہاگ گیا خاوند اوسکا اسلام لانی سی پس بہیجا حضرت نی طرف اوسکی بیٹی چچا
اوسکیکو کہ نام اوسکا وہب بن عمیر تہا ساتہہ چادر شریف اپنی کی رحمت ہو اللہ کی اوپر اور سلام واسطی امان دینی صفوان کی یعنی قتل و تعرض
پس جب آیا صفوان مقرر کیا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیر کرنا چار مہینی کا یہانتک کہ مسلمان ہوا صفوان یعنی ہوئیکی مسلمان ہونیکی دو مہینی بعد
پس تہیری بیٹی ولید کی کہ بیوی اوسکی تہی اوسکی نکاح مین اور راوی ان عورتونمین سی مسلمان ہوئی ام حکیم بیٹی حارث بیٹی ہشام کی عورة عکرمہ بیٹی ابوجہل کی
دن فتح مکہ کی مکہ مین اور بہاگا خاوند اوسکا یعنی عکرمہ اسلام لانی سی یہانتک کہ آیا یمن مین اور چلی ام حکیم یعنی بیچ طلب خاوند کی ساتہہ حکم آنحضرت کی یہانتک
کہ آئی خاوند کی پاس یمن مین پس بلایا خاوند نکو طرف اسلام کی پس مسلمان ہوا پس رہی دونو اپنی نکاح پر نقل کی یہہ مالک نے ابن شہاب سے بطریق ارسال کی
ف پہچہی مختلف ہونی دین اور ملک کی کہا مظہر نی کہ یعنی جب اسلام لاتی خاوند اور بیوی پہلی گذرنی عدة کی تو ثابت رہتا نکاح دونونمین برابر ہی کہ ہوتی
ایک دین پر جیسی دونون کتابی ہوتی یا بت پرست ہوتی یا ایک اون دونونمین سی ہوتا ایک دین پر اور دوسرا اور دین پر اور برابر ہی کہ ہوتی دونون دار الاسلام
مین یا دار الحرب مین یا ایک اون دونونمین سی ہوتا بیچ ایکی اون دونونمین اور دوسرا اور مین اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہی اور کہا ابوحنیفہ نی کہ نہین حاصل
ہوتی فرقت دونونمین مگر بسبب ایک چیز کی تین چیزونمین سی یا تو عدة ہو چکی یا عرض کری اسلام جو کہ مسلمان ہو دوسری پر اور وہ نہ قبول کری یا انتقال کری ایک
اون دونونکا دار الاسلام سی طرف دار الحرب کی یا دار الحرب سے طرف دار الاسلام کی اور برابر ہی اون کی نزدیک اسلام لانا پہلی دخول کی اور بعد دخول کی اور
سیر کرنا چار مہینی کا یعنی حکم کیا کہ چار مہینی تک با امن زمین مین پہرتا رہی درمیان مسلمانونکی تاکہ دیکہی خصلت اونکی پس پہرا کیا اونمین چند روز پہر نصیب فرمایا
اسکو اللہ تعالی نی اسلام ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الْآيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حرام کی گئین نسب سے سات عورتین اور مصاہرت سے سات پہر پڑہی یہہ آیة حرام کی گئین تمپر مائین تمہاری
آخر آیة تک نقل کی یہہ بخاری نے **ف** نسب سے سات عورتین یہہ حرام ہین ماں اور بیٹی اور بہن اور پہپہی اور خالہ اور بہتیجی اور بہانجی اور مصاہرت کہتی ہین اوس قرابت
کو کہ بسبب نکاح کی حاصل ہو پس مصاہرة کی علاقہ سی چار عورتین تو ہمیشہ کو حرام ہین ماں بیوی کی اور بیویاں بیٹی اور پوتی کی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اور باپ اور
دادا کی بیویان اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹی اوس بیوی کی کہ صحبت کی ہو اوس سے اور تین عورتین بیچ مصاہرت کی علاقہ مین کہ ہمیشہ کو حرام نہین بیوی کی بہن اور
پہپہی اور خالہ اور آیة مذکورہ سند کی لیی پڑہی کہ اسمین جو عورتین کہ نسب کی حرام ہین سب مذکور ہین اور علاقہ مصاہرة سی جو حرام ہین اکثر اونکی اسمین مذکور ہین
اور ساری آیة یون ہی حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخواتکم وعماتکم وخالاتکم وبنات الاخ وبنات الاخت وامہاتکم اللاتی ارضعنکم واخواتکم من الرضاعة
وامہات نسائکم وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف
ان اللہ کان غفورا رحیما ع **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ** عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا
فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص نکاح کری کسی عورۃ سی پہر صحبت کری اوس سی پس نہین درست اوسکو نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے اور اگر نہین صحبت کی اوس سے پس جائز ہی نکاح بیٹی اوسکی سی یعنے بعد طلاق دینی عورۃ کو یا مرنی اوسکی کی اور جمع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہین اور جو شخص کہ نکاح کری کسی عورت سی پس نہین حلال ہی نکاح کرنا ماں اوسکی سی صحبت کی ہو اوس عورۃ سی یا نہ صحبت کی ہو اوس سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین صحیح بسبب اسناد کی سوا اسکی نہین کہ روایت کیا اسکو ابن لہیعہ نی اور مثنی بیٹی صباح کی نی عمرو بن شعیب سے اور وہ دونون نسبت طرف ضعف کی کیی جاتی ہین بیچ نقل کرنی حدیث کی **ف** بیٹی کی مقدمہ مین جو اس حدیث مین فرمایا یہہ مضمون اس آیۃ سی ثابت ہی وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم اور ماں کی مقدمہ مین جو فرمایا سبب مطلق وارد ہونی اس آیۃ کی فرمایا وامہات نسائکم اور بسبب اسناد کی یعنی بسبب راویون کی یہہ صحیح نہین ہی اگرچہ صحیح ہی باعتبار معنون کی بسبب مطابق ہونیکی ساتہہ آیۃ مذکورہ کی ۱۲ ع

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

باب ہے بیچ بیان صحبت کرنیکی عورتون سی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی یہود کہتے جسوقت کہ صحبت کری مرد اپنی عورۃ سی پیچہی کی طرف سی اوسکی اگلی جانب مین ہوتا ہی لڑکا بہینگا پس اوتری یہہ آیۃ کہ عورتین تمہاری یعنی بیویان اور لونڈیان کہیتی ہین تمہاری پس آو اپنی کہیتی مین جسطور سی چاہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی یہود کہتی تہی کہ اگر آدمی عورۃ سی صحبت اسطور سی کری کہ اوسکی پیچہی کہڑا ہو کر یا بیٹہہ کر ستر اپنا اوسکی اگلی ستر مین داخل کری تو اوس جماع سی لڑکا بہینگا پیدا ہوتا ہی پس اونکی اس وہم کی رد کرنی کی لیی یہہ آیۃ اوتری کہ تمہاری بیویان تمہاری کہیتیان ہین یعنی جگہہ پیدا ہونی اولاد تمہاری کی ہین جیسی زمین کہیتی پیدا ہونی کی جگہہ ہی اور جگہہ اوگی کی شرمگاہ ہی نہ مقعد اسلیی کہ مقعد جگہہ پاخانہ کی ہی نہ جگہہ کہیتی کی پس آو تم اپنی کہیتی مین جسطرح چاہو کہڑی یا بیٹہی یا لیٹی یا پیچہی سے آگی کی ستر مین یا آگی ہی سی آگی کی ستر مین حاصل یہہ کہ جسطرح صحبت کرو درست ہی اور کچہہ مضر نہین بشرطیکہ آگی کی جانب مین ہو اور پیچہی کی ستر مین یعنی اغلام کرنا سب دینون مین حرام ہی ۱۲ ع

وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم عزل کرتی اوسحال مین کہ قرآن اوترتا تہا یعنی حضرت کی زمانہ مین کہ وحی اوترتی تہی ہم عزل کرتی تہی اور نہی آتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی پس پہنچی خبر اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس نہ منع کیا ہمکو **ف** معنی عزل کی یہہ ہین کہ مرد عورۃ سی صحبت کری اور جب منزل ہونی لگی تو ستر اپنا عورۃ کی شرمگاہ مین سی نکال کر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نی کہ عزل جائز ہی نزدیک اکثر علما کی اور مکروہ رکہا ہی اسکو ایک جماعت نی صحابہ وغیرہم سی اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی اور در مختار مین لکہا ہی کہ جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈیسی بغیر اذن اوسکی کی اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو اوسکی اذن سی جائز ہی اور اگر کسیکی لونڈی ہو تو اوسکی مالک کی اجازت سی جائز ہی اور شیخ نی لکہا ہی کہ جائز رکہا ہی شافعی نی عزل کو لونڈیسی برابر ہی کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورۃ سی صحبت کرنی مین عزل کری تو اذن لیلی اوس سی اور کہا نووی نی کہ ہماری نزدیک عزل مکروہ ہی اسلیی کہ سبب ہی قطع نسل کا ۱۲ ع

وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَيْهَا وَاَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُكَ اَنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری پاس ایک لونڈی ہی کہ وہ خدمت کرتی ہی ہماری اور مین صحبت کرتا ہون اوس سے اور مکروہ جانتا ہون یہہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرت نی عزل کر اوس سی اگر چاہی تو پس تحقیق پیدا ہوگی اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہی اوسکی پس ٹہرا وہ شخص کہ ایک مدت پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی پس فرمایا کہ تحقیق

چیز ہو تو ہم نے تجھکو تحقیق پیدا ہوگی اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہو چکی ہی اوسکی نقل کی ہی مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اسمین دلالت ہی اوپر لاحق کرنے نسب کے باوجود
عزل کی انتہی اور ابن ہمام نے کہا کہ اگر عزل کرے باذن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حمل تو آیا جائز ہی نفی کرنی اوس حمل کی یا نہیں کہا علمانے کہ اگر نہ عود کیا تھا طرف
عورت کی یعنی عود کیا تھا بعد پیشاب کرنیکی تو جائز ہی نفی اوس حمل کی اور اگر پیشاب نہیں کیا تھا پہلے عود کرنیکی تو نہیں جائز اسیطرح منقول ہی حضرت علی رضی
اللہ عنہ سے کہ بقیہ منی کا ذکر میں تھا وہ کہ پڑا رحم میں اور اسیطرح کہا ابو حنیفہ نے اوس شخص کے حق میں کہ غسل جنابت کیا پہلے پیشاب کرنیکی پھر پیشاب کیا پھر نکلا منی تو واجب
ہی پھر غسل کرنا ع **وعن** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ
فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهُ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا نکلے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ غزوہ بنی المصطلق کے پس پائی ہمنے بندی بندی عرب کیسی یعنی پکڑ لائی لونڈی
غلام پس رغبت کی ہمنے عورتونکی یعنی صحبت کرنیکی عورتونسے اور سخت مشکل ہوا ہمپر مجرد رہنا اور چاہا ہمنے عزل کرنا یعنی لونڈیونسے بخوف حمل رہنے کے پس ارادہ کیا
ہمنے عزل کرنیکا اور کہا ہمنے یعنی اپنی دلونمین یا آپسمین کہ عزل کرین ہم اسحال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے ہین پہلے اس سے کہ پوچہین
ہم اونسے کہ آیا جائز ہی یا نہیں پھر پوچہا ہمنے اونسے حکم اسکا پس فرمایا نہیں نقصان تمکو یہہ کہ نہ کرو عزل کو نہیں کوئی جان پیدا ہونیوالی قیامت تک مگر کہ وہ
ہونیوالی ہی نقل یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بندہ عرب کی سے کہا نووی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عرب پر بھی جاری ہوتا ہی رق یعنی وہ بھی لونڈی
غلام ہو جاتے ہین جبکہ وہ مشرک ہون اسلیے کہ بنی المصطلق قبیلہ ہی خزاعہ مین سے اور وہ عرب ہین اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور کہا ابو حنیفہ نے
اور شافعی نے قول قدیم مین کہ نہیں جاری ہوتا ہی ونپر رق بسبب شرافت اونکی کی اور لفظ ان لم تفعلوا مین ساتھہ زبر اور زیر ہمزہ کی ہی کہا نووی نے کہ
معنی اسکی یہہ ہین کہ نہیں تمپر ضرر بیچ ترک کرنے عزل کی اسلیے کہ جو نفس کہ مقدر کیا ہی اللہ تعالی نے پیدا کرنا اوسکا پیدا کریگا اوسکو برابر ہی کہ عزل کرو یا
نکرو پس نہیں فائدہ بیچ تمہاری عزل کرنے مین اور بعضون نے کہا کہ حرف لا ان لا تفعلوا مین زائد ہی اس صورت مین معنے یہہ ہونگے کہ نہیں مضائقہ تمکو یہہ کہ
عزل کرو بسبب اسکی جائز ہوا عزل ع **وعنہ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ
وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم عزل کرنے کی سے کہ آیا جائز ہی یا نہیں پس فرمایا
نہیں ہوتا ہر آب منی سے فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی پیدا کرنے کسی چیز کا تو نہیں باز رکھتی اوسکو کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اگر کوئی
کہے کہ یہہ جواب مطابق سوال کی کیونکر ہوا تو جواب یہہ ہی کہ معنی سوال کی یہہ ہین کہ لوگون نے اذن مانگا عزل کرنے مین بخوف فرزند ہونیکی پس جواب دیگئی
کہ تم گمان کرتے ہو کہ گرنا آب منی کا سبب ہے پیدایش کا اور عزل کرنا سبب ہی نہ پیدا ہونیکا اور یہ اسطرح نہیں اسلیے کہ نہیں ہوتا فرزند ہر آب منی سے اکثر منی
گرتی ہی اور بچہ اوس سے نہیں پیدا ہوتا اور بعض اوقات عزل کرتے ہین اور بچہ پیدا ہو جاتا ہی پس پیدا ہونا بچہ کا موقوف ہی ارادہ اللہ پر نہ گرانے منی پر اور
اسیطرح نہونا بھی موقوف ہی اوسکی ارادہ پر نہ عزل پر لیکن ہان عادت اللہ یون جاری ہوئی ہی کہ فرزند نطفہ سے پیدا ہوتا ہی پس ہوسکتا ہی کہ بیچ صورت عزل کے
بے اختیار کچھہ نطفہ سے رحم مین جا پڑے اور بچہ بن جاوے اور اگر تقدیر الہی مین پیدا ہونا ہی اوسکا تو بغیر نطفہ کی بھی وہ پیدا کرسکتا ہی اور ان حدیثون سے
رخصت عزل کی سمجھی جاتی ہی لیکن اشارہ ہی اسپر کہ مکروہ ہی کرنا اوسکا اور مذہب ہمارا اور اکثر علما کا جو اسمین ہے بیان اوسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کی گزر چکا
طیبی ع **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مین عزل کرتا ہون عورۃ اپنی سی پس کہا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون کرتا ہی تو یہہ پس کہا اوس شخص نے کہ ڈرتا ہون مین اوپر لڑکی اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر یہہ ضرر کرتا تو ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** ڈرتا ہون مین الخ یعنی بیوی اپنی لڑکیکو دودہ پلاتی ہی ڈرتا ہون کہ اگر عزل نکرون اوس سی تو حاملہ ہو جائیگی اور در صورت حمل کی دودہ پلانا بچہ کو ضرر کریگا یہہ اوسنی اسلیی کہا کہ اعتقاد قوم کا یہہ تہا کہ جماع کرنا حالت دودہ پلانی مین اور حمل رہ جانا ضرر کرتا ہی اوس بچہ کو کہ دودہ پلاتی ہی عورۃ بسبب فساد دودہ کی اور دودہ بہی حمل کی وقت کم ہو جاتا ہی پس حضرت نی فرمایا کہ اگر یہہ بات ضرر کرنیوالی ہوتی تو ضرر کرتی فارس اور روم کو کہ عادت اونکی ہی اسکی کرنیکی چونکہ اونکو ضرر نہین کرتی معلوم ہوا کہ یہہ ضرر نہین پس عزل مت کر بجہت خوف حاملہ ہونی عورتکی اور اسمین مبالغہ ہی نہی کی عزل سی ۱۲ س ح **وَعَنْ** جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَاْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جدامہ بیٹی وہب کی سی کہ کہا حاضر ہوئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ کتنی لوگونکی اس حال مین کہ وہ فرماتی تہی تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ منع کرون مین غیلہ سی پہر دیکہا مینی بیچ حال روم اور فارس کی کہ وہ غیلہ کرتی ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا اونکی اولاد کو یہہ کچہہ پہر پوچہا لوگون نی حضرت سی حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ عزل کرنا زندہ گاڑ دینا ہی بچہ کا پوشیدہ اور یہہ خصلت بری داخل ہی اس آیۃ کریمہ مین اور جسوقت جیتی گاڑی ہوئی پوچہی جاویگی نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** غیلہ ساتہہ زیر غین کی کہتی ہین کہتی ہین دودہ پلانی کو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکہا ہی کہ غیلہ یہہ ہے کہ جماع کری آدمی اپنی بیوی سی حالت دودہ پلانی مین پس عرب احتراز کرتی تہی غیلہ سی بگمان اسکی کہ یہہ ضرر کرتا ہی بچہ کو پس حضرت نی بہی چاہا کہ منع کرین اس سی اسلیی پہر دیکہا فارس اور روم کو کہ وہ یہہ کرتی ہین اور کچہہ ضرر اونکی اولاد کو نہین پہنچتا پس نہ منع کیا اس سی اور وأد کہتی ہین جیتا بچہ گاڑ دینی کو عرب جیتی بیٹی کو گاڑ دیتی تہی بخوف تنگدستی اور لاحق ہونی عار کی پس حضرت نی فرمایا کہ عزل کرنا وأد پوشیدہ ہی اور یہہ دلیل ہی اونکی کہ نہین جائز رکہتی عزل کو اور جو کہ جائز رکہتی ہین وہ کہتی ہین کہ یہہ منسوخ ہی یا تہدید ہی یا بیان اولی ہی اور موید ہی اونکی یہہ کہ بیٹہی حضرت عمر کی پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالی عنہم ایک جماعت مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پہر ذکر کیا آپسمین عزل کا پس کہا اصحاب نی کہ نہین مضائقہ اسکا پہر کہا ایک شخص نے اونمین سی کہ لوگ کہتی ہین کہ یہہ موؤدہ صغری ہی پس کہا حضرت علی رضی نی کہ حاصل اسکا یہہ ہے کہ نہین ہوتا موؤدہ یہانتک کہ پڑی جان بچہ مین یعنی بعد پڑنی جانکی اسقاط حمل کری یا آپسے پیدا ہو جیتا جاگتا اور اوسکو گاڑ دی تو وہ موؤدہ ہی پس کہا حضرت عمر رضی نی کہ سچ کہا تمنی عمر دراز کری اللہ تعالی تمہاری اور جب تک بچہ مین جان نہ پڑی اسقاط حمل جائز ہی اور جان پڑتی ہی بچہ مین ایکسو بیس روز مین بعد حمل رہنی کے اور بعضون نے کہا کہ یہہ نہین دلالت کرتی ہی حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہی کراہت پر اسلیی کہ نہین ہے یہہ حکم وأد حقیقی کی اسواسطی کہ اسمین ہلاک کرنا جان کا ہوتا ہی بلکہ مشابہ ہی اسکی اسلیی اسکو وأد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بہی ضائع کرنی نطفہ کی کہ مہیا کیا ہی اسکو اللہ تعالی نے فرزند پیدا ہونیکی لیی مشابہ ہی ہلاک کرنی فرزند کی اور گاڑ دینی اوسکی کی جیتا اور کہا ابن ہمام نے کہ صحت کو پہنچا ہے ابن مسعود سے کہ اونہون نے فرمایا کہ عزل موؤدہ صغری ہی اور ابی امامہ سی کہ وہ پوچہی گئے حکم عزل سی پس کہا اونہون نے کہ نہین دیکہا مینی کسی مسلمانکو کرتا ہو یہہ اور ابن عمر سے روایت ہی کہ حضرت عمر نی مارا عزل کرنی پر بعضی شخصون کو اور حضرت عمر اور حضرت عثمان سی ہی کہ منع کرتی تہی عزل سی انتہی اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی محمول ہی تنزیہہ پر ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ يُفْضِيْ اِلَى امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بڑی امانت نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور بیچ ایک روایت کی تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک خدا کے

باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی وہ شخص ہی کہ پہنچی طرف عورۃ اپنی کی یعنی صحبت کری اوس سی اور پہنچی عورۃ طرف اوسکی پہر ظاہر کری بہید اوسکا نقل کیا یہہ مسلم نی
ف تحقیق بڑی امانت کہا طیبی نی تحقیق بہت بڑی امانت کہ خیانت کرنیسی اوسمین آدمی پوچہا جاویگا دن قیامت کی امانت اوس شخص کی ہی کہ صحبت کری اپنی بیوی سی پہر افشا کری بہید اوسکا اور کہا اشرف نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کی خیانت اوس شخص کی ہی کہ صحبت کری اپنی بیوی سی پہر افشا کری اوسکی بہید کو اور افشا کرنی بہید سی مراد یہہ ہی کہ کہتا پہری لوگونسی جو کچہہ کہ گذرا ہی اوسمین اور اوسکی بیوی مین قسم کلام اشتغال سی جیسی عادت ہی رزالونکی یا افشا کری کسی عیب کو اوسکی عیبون مین سی یا ذکر کری اوسکی خوبیون مین سی اوس چیز کو کہ واجب شرعا یا عرفا چہپانا اوسکا اور کہا ابن ملک نی کہ مراد یہہ ہے کہ افعال و اقوال ہر ایک کی خاوند اور بیوی مین سی امانت رکہی گئی ہین دوسری کی پاس پس جو کوئی افشا کری اون دونون مین سی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہی اوسکو دوسرا پس خیانت کی اوسنی اوسکی کہا ایک ادیب نی کہ ارادہ کرتا ہون مین طلاق دینی بیوی اپنی کا لوگون نی کہا کیون کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب اپنی بیوی کا پہر جب طلاق دی اوسکو لوگون نی کہا کیون طلاق دی تو نی کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب عورۃ اجنبیہ کا پہر کہا بعضون نی کہ یہہ مکروہ جب ہی کہ نہ مترتب ہوا اوسپر کچہہ فائدہ اور جبکہ فائدہ مترتب ہو کہ عورۃ دعوی کری خاوند پر عاجز ہونیکا وقت جماع کی یا شکوہ کری بیزار ہونی خاوند کا اپنی یا مانند اسکیکی تو نہین کراہت ہے اوسکی ذکر کرنی مین فرمایا اللہ تعالی نی لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم ۞ ع ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْحِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ الْاٰیَۃَ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَیْضَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا وحی کی گئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ عورتین تمہاری کہیتیان ہین واسطی تمہاری پس آو تم اپنی کہیتیون مین آخر آیۃ تک اگلی جانب مین اگلی طرفسی اور پچہلی طرفسی اگلی جانب مین اور پرہیز کرو داخل کرنیسی مقعد مین اور حالت حیض مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی وقت حیض کے اگلی جانب مین بہی صحبت نکری کہ حرام ہی اور مقعد مین کبہی نکری یہہ بہی حرام ہی اور لفظ اقبل و ادبر تفسیر و بیان ہین فاتوا حرثکم الخ کا ۞ مولانا ع وَعَنْ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِیْ اَدْبَارِھِنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی خزیمہ بن ثابت کی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق اللہ تعالی حیا نہین کرتا بیان کرنی حق کی سی نہ آؤ تم عورتونکی پاس یعنی بدفعلی نکرو مقعدون اونکی مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
ف حیا کہتی ہین تغیر کو کہ لاحق ہو آدمی کو بسبب خوف عیب لگنی کی اور برا کہی جانیکی اور تغیر اللہ تعالی کی ذات مین محال ہی پس یہہ مجاز ہی ترک سی کہ وہ مقصود ہی حیا سی یعنی اللہ تعالی نہین چہوڑتا ہی حق کہنی کو اور اوسکی اظہار کو اس بات کو جو مقدمہ ہے مابعد کا کیا اسمین تاکید اور تنبیہ ہی اوپر نہایت بری اور حرام ہونی اس فعل بد کی یعنی یہہ کلام ایسا ہی کہ مکروہ ہی ذکر کرنا اوسکا اور زبان پر نہ لانا چاہیی اگرچہ بطریق منع و نہی کی ہو لیکن چارہ نہین ہے ذکر کرنی حکم شرعی سی کہ وہ یہہ ہی نہ بدفعلی کرو عورتونسی اونکی مقعد مین پس عورتونسی جب منع ہوئی تو مردونسی بطریق اولی منع ہوگی اور کہا طیبی نے کہ ظاہر یہہ تہا کہ فرماتی حضرت مین نہین حیا کرتا حق سی لیکن منسوب کیا اوسکو طرف اللہ تعالی کی واسطی زیادتی مبالغہ کی انتہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعضی سے بدفعلی کرنی بیویونسی اور لونڈیونسی حرام ہے اور جنہنے جائز رکہا اوسکو بڑی خطا کی اور کہا طیبی نے کہ اگر یہہ حرکت کری اجنبی عورت سے تو حکم اوسکا حکم زنا کا ہی اور اگر اپنی بیوی سی یا اپنی لونڈی سے کی تو حرام ہی لیکن سنگسار نکیا جاوی اور نہ حد لگایا جاوی لیکن تعزیر دیا جاوی اور کہا نووی نی کہ اگر اغلام کری اپنی غلام سی تو وہ مانند اغلام کرنیکی ہی اجنبی سی اور جس سی کہ فعل بد کری اگر وہ چہوٹا ہو یا دیوانہ ہو یا مکرہ ہو یعنی زبردستی اوس سی یہہ فعل کیا تو نہین حد ہی اوسپر اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک اس فعل بد پر تعزیر ہی موافق حال فاعل و مفعول کی ۞ ع ۞ ح مولانا د وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰی اِمْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کیا گیا ہی وہ شخص کہ آئی اپنی عورت کی پاس بیچ مقعد اوسکی کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **وَعَنْہُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِیْ اِمْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ آوی عورۃ کی پاس مقعد اوسکی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالی
یعنی نظر رحمت و عنایت کی نہین کرتا طرف اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ
اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَۃً فِی الدُّبُرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکھتا اللہ تعالی یعنی دیکھنا رحمت
کا طرف اوس شخص کے کہ آوی مرد کی پاس یا عورۃ کی پاس مقعد مین نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِکُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُہٗ عَنْ فَرَسِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ
اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہ مارو تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل پالیتا ہے
سوار کو پس پچھاڑتا ہی اوسکو گھوڑی ہی اوسکی سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** نہ مارو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتھہ غیلہ کی اور غیلہ کی معنی اوپر گذر رہی
چکی ہین کہ دودہ پلانا یکو حالت حمل مین یا صحبت کرنیکو حالت دودہ پلانی مین کہتی ہین یعنی باقی رہتا ہی اثر غیل کا لڑکی مین بیچ فساد مزاج اور ضعف
قوی کی تا پہنچنی لڑکی کی حد بلوغ کو پس جب مقابلہ کرتا ہی لڑائی مین تو سست ہوتا ہی اور گر پڑتا ہی گھوڑی کی پیٹہ سی اور ہوتا ہیج مانند قتل کی حاصل
یہہ کہ غیلہ نہ کیا کرو کہ یہہ باعث ہلاک لڑکیکا ہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہی غیلہ کا بچہ مین اور اوپر کی حدیثونسی معلوم ہوا کہ غیلہ کچہہ اثر نہین
کرتا کہا طیبی نی کہ نفی کرنی اثر غیل کی اوپر کی حدیثو مین تہی واسطی باطل کرنی اعتقاد جاہلیہ کی کہ وہ موثر حقیقی اوسکو جانتی تہی اور اثبات اوسکا
یہان لیے ہی کہ وہ سبب فی الجملہ ہی اور موثر حقیقی اللہ تعالی ہی انتہی یا یون کہا جاوی کہ یہہ نہی تنزیہی ہی اور قول سابق لقد ہممت الخ نہی حمل کیا جاوے
تحریم پر پس نہین منافات دونو مین یا یون کہا جاوی کہ نہی اور ترک ستہے دونو بہ اجتہاد تہین اول نہی کی بسبب متعارف قوم کی بعد از ان جیل
فارس اور روم کا دیکہکر اونکو غیلہ نہین ضرر کرتا ترک کیا نہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہی اسپر واللہ اعلم ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّۃِ اِلَّا بِاِذْنِھَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
روایت ہی عمر بن خطاب رض سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عزل کرنی حرہ کی سی بدون اذن اوسکی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی
آزاد عورۃ سی صحبت کری تو بدون اذن اوسکی کی عزل نکری واسطی متعلق ہونی حق اوسکی کی یا تو بسبب لذۃ جماع کی حق اوسکا متعلق ہی یا واسطے
بچہ کی اور اس سے سمجہا جاتا ہی کہ جائز ہی عزل کرنا آزاد عورۃ کے صحبت کی ہین ماذون آدمی کی اور لونڈیکی صحبۃ کرنی مین بغیر اذن اوسکی کی جیسا کہ مذہب ہماری علماء کا ہی **بَابٌ** یہ باب ہی بیچ بیان
حدیثونکی کہ متعلق ہین پہلی اب کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا
فِیْ بَرِیْرَۃَ خُذِیْھَا فَاَعْتِقِیْھَا وَکَانَ زَوْجُھَا عَبْدًا فَخَیَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَھَا وَلَوْ کَانَ حُرًّا لَمْ یُخَیِّرْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی عروہ سی کہ نقل کی حضرت عائشہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی انکی بیچ مقدمہ بریرہ کے کہ لی اوسکو پہر آزاد کر اوسکو اور تہا خاوند بریرہ کا غلام پس مختار
کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اختیار کیا بریرہ نے اپنی نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بریرہ اول لونڈی تہی ایک
کتاب البیوع مین گذر چکا ہی پس حضرت نی وقت خریدنی اوسکی کی حضرت عائشہ کو فرمایا کہ تم خرید اوسکو اوسکی مالکونسی اور آزاد کر پس حضرت عائشہ نی اوسکو
لیکر آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تہا حضرت نے اوسکو بعد آزاد ہونی اوسکی کی اختیار دیا کہ چاہے اوسکی نکاح مین رہے اور چاہی فسخ کرے نکاح کو اسکو خیار عتق کہتے

ہین کہ اگر لونڈی کسی کی نکاح مین ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکہتی ہی چاہی خاوند کی نکاح مین رہی اور چاہی نرہی پس اختیار کیا بریرہ نی نفس اپنا اور
جدا ہوئی خاوند سی اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد الخ ظاہر اً یہہ کلام عروہ کا ہی اور یہہ قول تینون اماموں کا ہی کہ اختیار کہ عورت کو ثابت ہی بعد آزاد
ہونی کی اوسصورت مین ہی کہ خاوند اوسکا غلام ہو واسطی دفع عار کی کہ آزاد غلام کی نکاح مین کیونکر ہو اور اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو اوسکو اختیار
نہین ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک اختیار اوسکو ثابت ہی اگرچہ خاوند آزاد ہو اور دلیلین انکی فقہ مین مذکور ہین اور اگر میان بیوی دونون ساتہہ
آزاد ہون تو اختیار ثابت نہین سبکی نزدیک اور اگر خاوند آزاد کیا جاوی تو اختیار نہین ہی اوسکو خواہ بیوی اوسکی آزاد ہو یا لونڈی شرح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ
يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ
بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِي قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تہا اوسکو مغیث گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اوسکی پہرتا تہا پیچہی بریرہ کے
مدینہ کی کوچون مین روتا اور آنسو اوسکی بہتی اوسکی ڈاڑہی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے ای عباس کیا نہین تعجب کرتا تو
چاہنی مغیث کی سی بریرہ کو اور دشمن رکہنی بریرہ کی سی مغیث کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بریرہ کو کاشکی رجوع کری تو مغیث سی یعنی نکاح
کری اوس سی پس عرض کیا بریرہ نی کہ یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو مجکو یعنی وجوبا فرمایا سوا اسکی نہین کہ سفارش کرتا ہون نہین یعنی حکم کرتا ہون تجکو استحبابا
کہا بریرہ نی نہین حاجت مجکو اسکی رجوع کرنی مین یعنی مجکو اوسکی پاس رہنا منظور نہین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ
کی تہا بد صورتی مین یا اول غلام تہا پہر آزاد کیا گیا پس ہو گیا آزاد پس نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کی کہ وہ تہا آزاد اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ
امام کو سفارش کرنی رعیت سی اچہی بات ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہین اور اوسکی نہ ماننی پر امام کو مواخذہ بہی نہین پہنچتا
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی اور بدسلوکی کی جائز ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہون نی ارادہ کیا آزاد کرنی دو مملوک اپنی کا کہ آپسمین تہی خاوند بیوی پہر پوچہا عائشہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس حکم فرمایا
حضرت عائشہ کو یہہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلی عورت کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یعنی تاکہ عورۃ کو اختیار نرہی بیچ نکاح کی یعنی اگر عورۃ
کو پہلی آزاد کرتین تو آزاد غلام کی نکاح مین ہوتی اسصورت مین اوسکو اختیار تہا چاہتی نکاح مین رہتی چاہتی نرہتی جیسا کہ مذہب تینون اماموں کا ہی
چنانچہ بیان مفصل اسکا ابہی ہو چکا ہی پس اسلیی فرمایا کہ مرد کو پہلی آزاد کرین تا عورۃ کو اختیار نرہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اول مرد کی آزاد کرنیکو اسلیی فرمایا کہ
وہ کامل اور افضل ہی یا اسلیی فرمایا کہ اکثر بیزار ہوتی ہی عورت اس سی کہ ہو خاوند اوسکا غلام بخلاف عکس کے واللہ اعلم ع

وَعَنْهَا اَنَّ بَرِيرَةَ عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ
بریرہ آزاد ہوئی اسحالمین کہ وہ تہی نکاح مین مغیث کی پس اختیار دیا بریرہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی نکاح رکہنی نرکہنی کا اور فرمایا اوسکو
اگر نزدیکی کریگا تجسی یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہنی کا واسطی تیری یعنی واسطی حاصل ہونی رضا کی ساتہہ زوجیت اوسکی کی نقل کی
یہہ ابو داود نی **ف** ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر نکاح کری لونڈی ساتہہ اذن مولی اپنی کی یا نکاح کر دی اوسکا مولی اوسکا ساتہہ رضا اوسکی کے
یا بغیر رضا اوسکی کی اور پہر وہ لونڈی آزاد ہو تو اوسکو اختیار ہی نکاح مین رہنی نرہنی کا آزاد ہو خاوند اوسکا یا غلام اور اگر لونڈی اپنا نکاح

اپنی آپ کرسی بغیر اذن مولی کی پہر آزاد کری مولی اوسکو تو نافذ ہوتا ہی یعنی صحیح ہوجاتا ہی نکاح اوسکا ساتھہ آزاد کرنی کی اور نہین اختیار ہوتا اوسکو اور تینون امام اسمین مخالف ہین ہماری کہ اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو نہین اختیار اوسکو اور کہا ابن ہمام نی کہ سبب خلاف کا یہہ ہی کہ بریرہ کی خاوند کی حق مین دو روایتین متعارض آئی ہین صحیحین مین ثابت ہوا ہی حدیث عائشہ سی کہ حضرت نی اختیار دیا بریرہ کو اسحال مین کہ تہا خاوند اوسکا غلام اور صحیحین مین یہہ بہی روایت ہی کہ اوسکا خاوند آزاد تہا جبکہ وہ آزاد کی گئی اور اسیطرح سنن اربعہ مین ہی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی پس اور امامون نی پہلی روایت کو ترجیح دی ہی اور امام ابوحنیفہ نی روایت دوسریکو ع ملا علی قاری کی قول ابن ہمام کا تفصیل سی مرقات مین لکہا ہی بخوف درازی کی خلاصہ اوسکا یہان لکہا گیا **باب الصداق** باب ہی بیچ بیان مہر کی **ف** ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابوحنیفہ کی دس درہم ہین اور امام مالک کی نزدیک ربع دینار اور امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک جو چیز صلاحیت ثمن یعنی مول ہونیکی رکہی ساتھہ اوسکی مہر باندہنا جائز ہی **ف** شرح وقایہ سی معلوم ہوتا ہی کہ دس درہم وزن مین سات مثقال بہر ہوتی ہین اور مثقال ساڑہی چار ماشہ کا ہوتا ہی پس دس درہم ساڑہی اکتیس ماشہ بہر ہوئی پس اگر روپیا بارہ ماشہ کا ہو جیسے کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل و پتلی دار تو دس درہم کی دو روپی اور دس آنی ہوئی اور دینار ہوتا ہی دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بیویونکا سوای ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی سب بیٹیونکا سوای حضرت فاطمہ کے رضی اللہ تعالی عنہن پانسو درہم کا ہی پس پانسو درہم کی حساب کو رسی ایکسو کتیس روپی چار آنی ہوئی اگر روپی بارہ ماشہ کی ہون جیسی کلدار سیدہی کل کا یا ڈبل یا پتلی دار اور اگر روپیا ساڑہی گیارہ ماشہ کا ہو جیسی لکہنو وغیرہ کا تو ایک سو چونتیس روپی پندرہ آنی تین پائی اور پندرہ ٹکڑی پائی کی تیئیس ٹکڑونمین سی ہوئی اور مہر حضرت ام حبیبہ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار کا تہا جسکی ایک ہزار پچاس روپی ہوئی اگر روپی کلدار سیدہی کل کی یا ڈبل یا پتلی دار ہون اور اگر روپی لکہنو کی ہون تو ایک ہزار پچانوین روپی دس آنہ پانچ پائی اور پانچ جز پائی کی ۲۳ جز مین سے ہوئی اور مہر حضرت فاطمہ رضہ کا چار سو مثقال چاندیکا ہی جسکی ڈیڑہ سو روپی ہوئی اگر روپی کل دار سیدہی کل کی یا ڈبل یا پتلی دار ہون اور اگر لکہنو وغیرہ کی ہون تو ایک سو چہپن روپی آٹہہ آنی چار پائی اور چار جز پائی کی تیئیس جزو مین سے ہوئی

مہر ازواج مطہرات کا سوای ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی صاحبزادیون کا سوای حضرت فاطمہ رضہ کے	
درہم	۵۰۰
ماشہ	۱۵۷۵
کلدار و ڈبل و پتلی دار	[illegible]
لکہنو کے	[illegible] ۳ پائی ۱۵ جزو من ۲۳

مہر حضرت ام حبیبہ رضہ کا	
درہم	۴۰۰۰
یا دینار	۴۰۰
ماشہ	۱۲۶۰۰
کلدار و ڈبل و پتلی دار	[illegible]
لکہنو کے	[illegible] ۵ پائی ۵ جزو من ۲۳

مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا	
مثقال نقرہ	۴۰۰
کلدار و ڈبل و پتلی دار	[illegible]
لکہنو وغیرہ کی	[illegible] ۴ پائی ۴ جزو من ۲۳

روپیا کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل اور پتلی دار بوزن ۱۲ ماشہ کا اور لکہنو ۱۱ ماشہ کا اور پائی نام ہی آنیکی بارہوین حصہ کا اور آنہ ہی سولوان حصہ روپے کا مولانا رفیع الدین عفی عنہ

الفصل الاول فصل پہلی عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی وھبت نفسی لک فقامت طویلا فقام رجل فقال یا رسول اللہ زوجنیھا ان لم تکن لک فیھا حاجۃ فقال ھل عندک من شیء تصدقھا قال ما عندی الا ازاری ھذا قال فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل معک من القران شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا فقال قد زوجتکھا بما معک من القران وفی روایۃ قال انطلق فقد زوجتکھا فعلمھا من القران متفق علیہ روایت ہی سہل بن سعد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی ایک عورت اور کہا اوسنی یا رسول اللہ

تحقیق بخشی مینی جان اپنی واسطی آپکی اور کہڑی رہی دیر تک یعنی اور آنحضرت ساکت رہی کچھ جواب نہ دیا پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ
نکاح کر دو میرا اس سی یعنی حکم کر دو اسکو نکاح کرنی کا مجہسی اگر نہیں ہے آپکو اوسمین کچھ حاجت پس فرمایا حضرت نی کیا ہی تیری پاس کچھ چیز کہ مہر مین دیوی تو
اوسکو کہا اوس شخص نی کہ نہین میری پاس کچھ مگر تہبند میرا یہہ فرمایا حضرت نی پس ڈہونڈ لا یعنی کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہی کی پس ڈہونڈا اور
اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی ساتہہ تیری قرآن سی کچھ یعنی تجکو کچھ قرآن یاد ہی یا آتا ہی کہا اوس شخص نے کہ ہان
سورۃ فلانی اور سورۃ فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا مینی تیرا اوس سی بسبب اوس چیز کی کہ ساتہہ تیری ہی قرآن سی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جا پس تحقیق
نکاح کر دیا مینی تیرا اوس سی پس سکہا اوسکو قرآن سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بخشی مینی الخ یہہ حکم تہا کہ اگر کوئی عورت بخشی نفس اپنا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حلال ہی اور مہر نہین واجب حضرت پر اور یہہ اور کو درست نہین حضرت ہی کی خصائص سی تہا چنانچہ آیۃ قرآن کی دلالت
کرتی ہی اسپر وامراۃ مومنۃ ان وہبت نفسہا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحہا خالصۃ لک من دون المومنین یعنی حلال کی ہمنی تیری لیے صحبت کرنی
اوس مومنہ عورت سے کہ بخشی تیری لیے نفس اپنا اور نہ مانگی مہر اگر چاہی نبی نکاح کرنا اوس سے یہہ خاص تیری لیے ہی نہ اور مومنونکی لیے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ امام شافعی کی نزدیک نکاح
ساتہہ لفظ ہبہ کی بغیر مہر کی یہہ خاص حضرت ہی کی لیے تہا اور کی لیے نہین درست اور ہماری نزدیک لفظ ہبہ سی سبکو نکاح کرنا جائز ہی مگر نہ واجب ہونا مہر کا
اس صورت مین یہہ خاص حضرت ہی کی لیے تہا اور کی لیے نہین پس سوای حضرت کی اورونپر مہر مثل واجب ہوتا ہی اگرچہ نہ نام لی مہر کا یا نفی کری مہر کی پس ہماری
نزدیک معنی خالصۃ لک الخ کی اس آیۃ مین یہہ ہین کہ بغیر واجب ہونی مہر کی وہ عورۃ خاص تیری ہی لیے درست ہے اور کی لیے نہین درست اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہی کی اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہی کم مہر باندہنا ساتہہ اوس چیز کی کہ قسم مال سی ہو جبکہ دونون راضی ہوون اور یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور علما کا اور امام اعظم
اور امام مالک کی نزدیک جو اقل درجہ مہر کا ہی بیان اوسکا اوپر ہو چکا اور دلیل حنفیہ کی یہہ حدیث جابر کی ہی کہ آگاہ ہو نکاح کرین عورتون کا اولیا
پس نہ نکاح کرین وہ مگر ہم کفو سی اور نہین ہی مہر کمتر دس درہم سی نقل کی یہہ دار قطنی اور بیہقی نی اور موید ہی اسکا قول حضرت علی رض کا کہ
نہین ہی مہر کمتر دس درہم سی یہہ ہی نقل کی دار قطنی اور بیہقی نی اور اس حدیث سہل کو حمل کیا ہی اونہون نی مہر معجل پر اسلیے کہ عادت تہی
اونکی کہ کچھ مہر مین سے جلدی دیتی تہی پہلی صحبت کرنیکی یہان تک کہ گئی ہین بعضی علما طرف اسکی کہ نہ صحبت کری بیوی سی یہانتک کہ پہلی کچھ دیوے
لی اوسکو چنانچہ ابن عباس اور ابن عمر اور زہری اور قتادہ کا یہی مذہب تہا دلیل انکی یہہ ہی کہ جب حضرت علی نی حضرت فاطمہ سی نکاح
کیا تو چاہا کہ صحبت کرین اونسی پس منع کیا حضرت علی رض کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ دیوین فاطمہ کو کچہہ پس حضرت علی نی کہا
یا رسول اللہ نہین میری پاس کچہہ پس فرمایا حضرت نی دی اوسکو زرہ اپنی پس دی حضرت علی نی اونکو زرہ اپنی پہر صحبت کی اونسی اور یہہ
معلوم رہی کہ مہر حضرت فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندیکا تہا پس اونمین سی اسقدر دینی کا حکم کیا اور یہہ دینا اونکی نزدیک واجب ہی اور ہماری
نزدیک مستحب اور کیا ہی تیری ساتہہ قرآن سی کچہہ اس سے ظاہر یہہ ہے کہ تعلیم قرآنکو مہر ٹہرایا اور جائز رکہا ہی اسکو بعضی اماموں نی اور ابو حنیفہ کی نزدیک
یہہ نہین جائز وہ کہتی ہین کہ واجب ہے اس صورت مین مہر مثل اور حرف ب یہان مقابلہ کی لیے نہین ہی بلکہ واسطی سببیت کی ہی یعنی نکاح کر دیا مینی
بسبب اوس چیز کی کہ ساتہہ تیری قرآن سی ہی اور سبب جمع ہونی تیرے کا ساتہہ اسکی وجود قرآن کا ہی جیسیکہ آویگا نکاح کرنا ابو طلحہ کا ام سلیم سی اسلام
پر اور سکہلا اسکو قرآن سی یہہ امر استحباب کے لیے ہی پس نہین دلالت ہی اسمین اسپر کہ تعلیم مہر ہی ش ع ح **وَعَنْ** اَبِی سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ
عَائِشَةَ کَمْ کَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُهٗ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ اُوْقِیَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ
مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَّةٍ فَتِلْکَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِیْ جَمِیْعِ الْاُصُوْلِ

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ کہا پوچھا مینی عائشہ سی کہ کتنا تہا مہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہ نی کہ تہا مہر حضرت کا واسطی
بیویون اونکی کی بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہ نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی نش کہا مینی نہین کہا حضرت عائشہ نی آدہا اوقیہ پس یہہ
سب ہوی پانسو درہم نقل کی یہہ مسلم نی اور لفظ نش ساتہہ دو شینون کی ہی شرح السنہ مین اور بیچ سب کتابون اصول کی ف دلیل پکڑی ہی یہہ
حدیث کی شافعیہ نی اسپر کہ مستحب ہے مہر باندہنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہی کہ مہر ام حبیبہ کا کہ وہ بہی بیوی تہین حضرت کی چار ہزار درہم کا تہا یا چار سو دینار
کا تو جواب اسکا اسکی آگی کی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی اور اصول اون کتابونکو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین سند کی لکہی گئی ہین ؎ ع

الفصل الثانی

فصل دوسرے عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا وتقوى عند الله لكان اولاكم
بها نبي الله صلى الله عليه وسلم ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم نكح شيئا من نسائه ولا انكح شيئا من بناته على اكثر من اثنتي عشرة
اوقية رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہا خبردار ہو نہ بہاری مہر باندہو عورتونکا پس تحقیق بہاری مہر باندہنا اگر ہوتا
سبب بزرگی کا دنیا مین اور موجب تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کی تو البتہ لائق تر ہوتی ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی عورت سے اپنی مین سی اور نہ نکاح کر دیا کسیکا بیٹیون اپنی سی زیادہ بارہ اوقیہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور
نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف موجب تقوی کا یعنی زیادہ تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کی یعنی موجب زیادہ بزرگی کا آخرۃ مین موجب قول اللہ
تعالی کی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور بارہ اوقیہ کی چار سو اسی درہم ہوتی ہین اور آگی یک حدیث آتی ہی کہ مہر ام حبیبہ کا چار ہزار درہم کا تہا وہ مستثنی ہے
قول عمر رض کی سی اسلیے کہ اسکا استقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی باندہا تہا حبشہ مین واسطی تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت عائشہ
نی اوپر روایت کیا کہ حضرت کی بیویونکا مہر ساڑہی بارہ اوقیہ کا تہا اور اسمین آیا کہ بارہ اوقیہ کا تہا تطبیق انمین یہہ ہے کہ حضرت عمر نی محض اوقیہ ذکر کیے اور التفات
طرف کسور کی نہ کیا معہذا حضرت عمر نی نفی کی زیادتی کی اپنی علم مین شاید کہ انکو خبر زیادتی کی کہ عائشہ نی روایت کی نہ پہنچی ہو اور حضرت عمر نی بیان افضل
اور اولی کا کیا والا اس سی زیادہ کی جائز ہونی مین کلام نہین ؎ ع وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعطى في صداق
امراته ملء كفيه سويقا او تمرا فقد استحل رواه ابو داود اد اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی دیا بیچ مہر عورۃ اپنی کی بہر
دونون ہاتہہ ستو یا کہجور سی یعنی مہر معجل پس تحقیق حلال کیا اوسنی اوس عورتکو نقل کی یہہ ابو داود نی وعن عامر بن ربيعة ان امراة من بني فزارة
تزوجت على نعلين فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ارضيت من نفسك ومالك بنعلين قالت نعم فاجازه رواه الترمذي
اور روایت ہی عامر بیٹی ربیعہ کی سی یہہ کہ ایک عورۃ نی بنی فزارہ مین نکاح کیا اوپر دو جوتیونکی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا راضی
ہوئی تو بدلی نفس اپنی کی باوجود ہونی مال اپنی کی ساتہہ دو جوتیون کی یعنی اپنی نفس کو بدلی ان دو جوتیونکی دیا تو نی اور راضی ہوئی تو ساتہہ اونکی باوجود
مالدار ہونیکی کہا ہان پس روا رکہا آنحضرت نی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف یہہ بہی محمول ہی مہر معجل پر واسطی دفع تعارض کی اور ظاہر یہہ ہی کہ جب اس عورۃ
نی نکاح کیا بدلی دو جوتیون کی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا اور ہوا اوسکو مطالبہ اپنی مہر مثل کا پس جب راضی ہوئی وہ ساتہہ دو جوتیونکی اور ساقط کیا
حق اپنا کہ زائد تہا جو تو مہر جائز رکہا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اسکی جائز ہونی مین اختلاف نہین پس یہہ دلیل شافعی وغیرہ کی نہین ہو سکتی
اور یہہ حدیث ضعیف ہے ؎ ع وعن علقمة عن ابن مسعود انه سئل عن رجل تزوج امراة ولم يفرض لها شيئا ولم يدخل بها حتى مات فقال ابن
مسعود لها مثل صداق نسائها لا وكس ولا شطط وعليها العدة ولها الميراث فقام معقل بن سنان الاشجعي فقال قضى رسول الله صلى الله عليه
وسلم في بروع بنت واشق امراة منا مثل ما قضيت ففرح بها ابن مسعود رواه الترمذي وابو داود والنسائي والدارمي

اور روایت ہی علقمہ سی کہ نقل کے ابن مسعود سے یہہ کہ وہ پوچھی گئی حکم ایک شخص کے سی نکاح کیا ایک عورۃ سی اور نہ معین کیا واسطی اوسکی کچھ مہر اور نہ دخول کیا ساتہہ اوسکی یعنی
صحبت کیے اور نہ خلوۃ صحیحہ یہانتک کہ مرگیا پس کہا ابن مسعود نے یعنی بعد ایک مہینی کی اجتہاد کرکر واسطی وس عورۃ کی ہی مانند مہر عورتوں کی اوسکی قوم کی یعنی مثل مہر
دینا آوینگا نہ کم اور نہ زیادہ اور اوسپر عدۃ یعنی وفات کی اور واسطی اوسکی میراث ہی پس کہڑی ہوئی معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بیچ حق بروع بیٹی واشق کے کہ ایک عورت تہی ہم مین سے مانند اسچیز کی کہ حکم کیا تمنی پس خوش ہوئی ساتہہ اس بات کے ابن مسعود نقل کیے یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے **ف**
ابن مسعود خوش ہوئی اسلیے کہ حکم میرا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مذہب حضرت علی رضہ کا اور ایک جماعت صحابہ کا اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ مہر نہین ہے اوس عورت کی بسبب
عدم دخول کی اور اوسپر ہی عدۃ اور میراث اوسکو پہنچی گی اور امام شافعی کی اسمین دو قول ہین ایک تو موافق قول حضرت علی رضہ کی اور دوسرا موافق قول ابن مسعود کے اور مذہب امام
ابو حنیفہ اور احمد رح کا مانند مذہب ابن مسعود کے ہی اور مہر مثل کہتی ہین باپ کے قوم کی مہر کو مانند بہنوں اور پہپہیوں اور چچا کی بیٹیوں کی بشرطیکہ برابر ہوں دونوں عمر مین جمال مین
مال مین عقل مین اور دین مین اور بکارۃ مین یا ثیابت مین اور ایک عصر اور ایک شہر مین ہوں ۱۲ ع منقی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اُمِّ حَبِیْبَۃَ اَنَّہَا کَانَتْ تَحْتَ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَۃِ فَزَوَّجَہَا النَّجَاشِیُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمْہَرَہَا عَنْہُ اَرْبَعَۃَ اٰلَافٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَرْبَعَۃَ اٰلَافِ دِرْہَمٍ
وَبَعَثَ بِہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے ام حبیبہ سے یہہ کہ وہ تہین نکاح مین عبداللہ بن جحش کے پس مرگئی عبداللہ
بیچ زمین حبش کے پس نکاح کردیا اوسکا نجاشی بادشاہ حبش کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے ام حبیبہ کا حضرت کی طرف سی چار ہزار اور ایک روایت مین چار ہزار
درہم یعنی اس روایت مین لفظ درہم کا صریح مذکور ہی اور پہلی روایت مین نہین اور مراد یہی ہے اور بہیجدیا ام حبیبہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ شرحبیل بیٹے حسنہ کے نقل کیے یہہ ابوداود
نسائی نے **ف** مشکوۃ کی نسخوں مین عبداللہ بن جحش ہے اور یہہ غلط ہے صواب عبیداللہ بن جحش ہے ساتہہ صیغہ تصغیر کی چنانچہ سنن ابی داود مین وغیرہ مین ہے اور یہہ عبیداللہ اسلام لایا تہا اور ہمراہ
ہجرۃ کرکر حبشہ کو گیا ام حبیبہ کو ساتہہ لیکر پہر وہان جاکر مرتد ہوگیا کہ نصرانی ہوا اور وہین مرا اور ام حبیبہ اسلام پہ ثابت رہین پہر بہیجا حضرت نی عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس کہ
لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا کہ پیغام نکاح کا بہیجے ام حبیبہ کو حضرت کی طرف سی پس نجاشی نی ام حبیبہ کا نکاح حضرت سی کیا اور چار سو دینار کا مہر باندہا
اور قصہ نکاح کرنیکا یون منقول ہی کہ نجاشی نے بہیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تہا اوسنی جاکر کہا کہ بادشاہ نی یہہ کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا ہے
مجکو کہ نکاح کرون تیرا اوسنی ام حبیبہ نے یہہ سنکر بہیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور وکیل کیا اونکو اور دیے ام حبیبہ نے ابرہہ کو دو کڑی اور انگوٹہی چاندی کی اس خوشخبری سنانی کی عوض
مین پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نی حاضر ہونیکا جعفر بن ابی طالب کو اور اور مسلمانونکو کہ وہان تہی پس وہ حاضر ہوئی اور خطبہ پڑہا نجاشی نے الحمد للہ الملک القدوس السلام
المومن المہیمن العزیز الجبار اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون واما بعد پس تحقیق قبول کیا مینی اوسچیز کو کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مہر مقرر کیا مینی چار سو دینار سونیکی پہر حاضر کین دینار آگی قوم کی پس کہا خالد بن سعید نے الحمد للہ احمدہ واستعینہ واستغفرہ واشہد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا مینی اوسچیز کو کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کردیا مینی ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کے کا پس مبارک کری اللہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوٹہائی گئین دینار طرف خالد بن سعید کی اونہون نی لین پہر ارادہ کیا
لوگون نے اوٹہنی کا پس کہا نجاشی نے بیٹہی رہو سنت انبیا کی یہہ ہے کہ وقت نکاح کے کہانا کہلایا جاتا ہے پہر منگایا کہانا پس کہایا سبہون نے اور متفرق ہوئی اور یہہ نکاح سات ہجری مین ہوا اور خالد بن سعید مذکور ام حبیبہ کے
باپ کے چچا کا بیٹا تہا ابو سفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کی مشرک تہا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازان مسلمان ہوا ۱۲ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اُمَّ سُلَیْمٍ فَکَانَ
صَدَاقُ مَا بَیْنَہُمَا الْاِسْلَامَ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ قَبْلَ اَبِیْ طَلْحَۃَ فَخَطَبَہَا فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَکَحْتُکَ فَاَسْلَمَ فَکَانَ صَدَاقَ مَا بَیْنَہُمَا
رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا نکاح کیا ابو طلحہ نی ام سلیم سی پس ہوا مہر آپسمین اسلام لانا مسلمان ہوئی تہی ام سلیم پہلی ابو طلحہ کے پہر پیغام نکاح کا بہیجا
ابو طلحہ نے ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نی کہ تحقیق مین مسلمان ہوئی ہوں اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کرونگی مین تجہسی یعنی اور نہین دینے کی تجہسی مہر پس مسلمان ہوا ابو طلحہ پس ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر

آپسمین نسل کی یہہ نسائی نی ف ام سلیم بیٹی ملحان کی ماں ہین انس بن مالک کی اول اونسی نکاح کیا مالک بن نضر نی اوس سی انس پیدا ہوا پہر مارا گیا مالک حالت شرک مین پہر اسلام لائی ام سلیم پس پیغام نکاح کا بہیجا ام سلیم کو ابو طلحہ نی اور ابو طلحہ مشرک تہا ام سلیم نی انکار کیا اور بلایا ابو طلحہ کو طرف اسلام کی پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم کہ مہر نکاح کرتی ہون تجہی اور نہین لونگی تجہسی مہر بسبب اسلام تیرے کی پس نکاح کیا ام سلیم سی ابو طلحہ نی اور ہوا اسلام لانا الخ یعنی واقع ہوا انکح ساتہہ مہر اوسکی کی او ربخشدیا اوسنی مہر ابو طلحہ کو بسبب اسلام لانی اوسکی کی بموجب وعدی اپنی کی پس گویا کہ اسلام مہر ہوا آپسمین نہ یہہ کہ مہر اسلام تہا علماء حنفیہ تو یون کہتی ہین ایسا اور امام حمل ظاہر پر کرتی ہین واللہ اعلم ع ح

بَابُ الْوَلِيمَةِ

باب ہے بیچ بیان ولیمہ کے ف ولیمہ اوس کہانیکو کہتی ہین کہ نکاح مین کہلایا جاتا ہی اور ولیمہ مشتق ہی التیام سی بمعنی اجتماع کی چونکہ وقت اجتماع زوجین کے کہلایا جاتا ہی اسلیے اسکو ولیمہ کہتی ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضون نی کہا مستحب ہے اور بعضون نے کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعضون نے کہا بعد دخول کی ہی اور بعضون نے کہا وقت عقد کی اور بعضون نے کہا وقت عقد کے اور بعد دخول کی بہی اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ تکرار اوسکی کی زیادہ دو روز سی ایک جماعت علمانے مکروہ رکہا ہی اسکو اور مستحب کہا ہی اسکو مالکیہ نے ایک ہفتہ تک اور مختار یہہ ہے کہ ہووے بقدر حال خاوند کی اور مجمع البحار مین لکہا ہی کہ ضیافت آٹہہ قسم پر ہے ولیمہ واسطی نکاح کے اور خرس ساتہہ پیش خ کی واسطی پیدا ہونی لڑکی کی اور اعذار ختنہ کی لیے ہے اور وکیرہ مکان بنی کی لیے اور نقیعہ مسافر کی آنی کی لیے خواہ مسافر تیار کروا وے یا اوسکی لیے کوئی اور تیار کرے اور وضیمہ ساتہہ ضاد معجمہ کے مصیبت کے لیے ہے اور عقیقہ واسطی نام رکہنی بچہ کی اور مأدبہ ساتہہ ہمزہ کی اور پیش دال کی اور باء موحدہ کے اوس کہانیکو کہتی ہین کہ تیار کیا جاوے ضیافت کی لیے بے سبب اور یہہ سب اقسام مستحب ہین مگر ولیمہ کہ بعضون کے نزدیک واجب ہے ، ح وزین العرب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا عبد الرحمن بن عوف پر نشان زردی کا یعنی اوسکی بدن یا کپڑے کو زعفران لگی ہوئی تہی پس فرمایا کیا ہی یہہ کہا عبد الرحمن نے تحقیق مینی نکاح کیا ایک عورت سی اوپر ہم وزن نواۃ کی سونی سی فرمایا حضرت نی برکت کری اللہ واسطی تیری ولیمہ کر یعنی کہانا پکا کر کہلا لوگونکو اگرچہ ایک بکری ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کیا ہی یہہ یعنی کیا سبب ہے اسکا اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتہہ اسکی انکار اسلیے کہ حضرت منع کرتی تہی لگانی خلوق کی سی اور خلوق نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ زعفران وغیرہ سی بنتی ہی پس جواب دیا اوسنی کہ مینی لگائی نہین ہے بلکہ لگ گئی ہی بسبب مخالطت دلہن کے بغیر قصد کی یا بغیر اطلاع کی اور کہا قاضی نی کہ نواۃ نام ہی پانچ درہمون کا جیسیکہ نش نام ہی بیس درہمونکا اور اوقیہ نام ہی چالیس درہمون کا حاصل یہہ کہ مہر اوسکا پانچ درہم سونی کا باندہا جسکی پونی سولہ ماشہ ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ نواۃ کی نواۃ تمر سی یعنی گٹہلی کہجور کی انتہی اور ظاہر اور متبادر لفظ سی اخیر ہی معنی ہین یعنی بقدر گٹہلی کہجور کی سونی کا مہر باندہا اور ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو اسطرح کی عبارت بیان تقلیل کے لیے بہی آتی ہی اور تکثیر کی لیے بہی آتی ہی اور لکہا ہی علمانے کہ یہان مراد تکثیر ہی یعنی اگرچہ زیادہ بہی نہیں ہے ہو کر اسلیے کہ بکری کا کم ہونا اوس زمانہ مین بعید ہی جیسا کہ حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ کرتی تہی ساتہہ ستو ون کے اور مانند اسکی کی اور عبد الرحمن اوس زمانہ مین غنی ہو گئی تہی ، ع ح

وَعَنْهُ قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا نہین ولیمہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر کسی کے اپنی عورتون مین سے اوسقدر کہ ولیمہ کیا زینب کے نکاح مین ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتہہ بکری کی بہت ہے ح

وَعَنْهُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصرف مین لائی زینب جحش کے بیٹی کو پس پیٹ بہر دیا لوگونکا روٹی اور گوشت سے نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کیا اوس سی یعنی بعد آزاد کرنیکی اور ٹہیرائی آزادی کو مہر اونکا اور ولیمہ کیا اونکی نکاح مین ساتہہ حیس کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف صفیہ جنگ خیبر مین ہاتہہ لگی تہین اور بیٹی تہین حیی بن اخطب کے اور سردار تہین قریظہ او رنضیر کی اور بہ خلاف

کیا ہی اہل علم نی اسمین کہ اگر آزاد کری کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کری اوس سی اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہیراوی تو آیا جائز ہی یا نہیں پس گئی ہی ایک جماعت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعضی علما طرف جواز اسکی کی بموجب ظاہر حدیث کی اور نہیں جائز کہا اسکو ایک جماعت نے اور حنفیہ بہی انہیں مین ہین او تاویل کیا ہی انہون نے اس حدیث کو کہ یہہ خواص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی تہا اور کو نہیں درست اور شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر آزاد کری کوئی لونڈی کو اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہیراوی کہ آزاد کیا مینی تجکو اس شرط پر کہ نکاح کری تو مجسی عوض آزادی کی پس قبول کیا اوسنی تو صحیح ہوا آزاد کرنا اور اوسکو اختیار ہی نکاح کرنی مین اوس سے پہر اگر نکاح کیا اوسنے اوس سے پس واسطی اوسکی مہر مثل اوسکا ہی اور حیس نام ایک کہانیکا ہی کہ مثل حلوی کی ہوتا ہی بنتا ہی کہجورون اور اقط او گہی سے اور اقط اوسکو کہتی ہین کہ دہی کا پانی ٹپکا کر پنیر کی ٹکیان بنا لیتی ہین اور اوسکو قروط بہی کہتی ہین ع وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ٹہیری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینہ کی تین رات لائی گئین حضرت کی پاس صفیہ یعنی حضرت کی تصرف مین آئین پس بلایا مینی مسلمانونکو طرف ولیمہ اونکی کی اور نہ تہی اوسمین روٹی اور نہ گوشت اور نہ تہا اوسمین مگر یہہ کہ حکم کیا حضرت نی ساتہہ بچہانی دسترخوان کی پس بچہائی گئی دسترخوان اور ڈالی گئین دسترخوانوںپر کہجورین اور اقط اور گہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اوپر کی حدیث مین جو گذرا لفظ حیس کا اس حدیث مین بیان ہو گیا ہی کہ کہجورون اور اقط اور گہی سی بنتا ہی اور معنی اقط کی اوپر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کی گئی ہی ع وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ اور روایت ہے صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہ کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعضی اپنی عورتونکا ساتہہ دو سیر جو کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** شاید کہ وہ عورت ام سلمہ تہین ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام شادی کے پس چاہیی کہ حاضر ہو اوس طعام شادی کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ پس چاہیی کہ قبول کری دعوۃ نکاح کی ہو یا مانند اسکی **ف** مانند اسکی یعنی مثل عقیقہ اور ختنہ کی پس گویا کہ مراد ولیمہ سے ان روایتونمین مطلق طعام شادی ہی اور کہا ہی بعضون نے کہ قبول کرنا دعوۃ نکاح کا واجب ہے پس گنہگار ہوتا ہی نہ قبول کرنیوالا اوسکا بغیر عذر کی بموجب حدیث حضرت کی مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور یہہ واجب یا مستحب حاضر ہونا ہی اور کہانا اوسکا مستحب ہے اگر روزہ نہو اور سوای نکاح کی دعوۃ کی اور دعوتونکا قبول کرنا مستحب ہے یہہ ذکر کیا ہی طیبی اور ابن ملک نے اور کہا اونہون نے کہ ساقط ہو جاتا ہی وجوب یا استحباب دعوۃ کا کسی چیز سی یا تو کہانا شبہہ کا ہو یا تخصیص اغنیا کی ہو اوس دعوۃ مین یا وہان وہ شخص ہو کہ ایذا پاوی بسبب ہونی اوسکی کی یا نہ لائق ہو ساتہہ اوسکی بیٹہنا اوسکا یا وہ واسطی دفع شر اوسکی کی دعوۃ اوسکی کیجاوی یا واسطی طمع جاہ اوسکی کی یا دعوۃ اوسکی ایسی کرین کہ مدد کری اونکی باطل پر یا وہان کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا ناچ رنگ کے یا سانگ یا تصویر یا گانا بجانا یا فرش حریر کی وغیر ذلک انتہی پوشیدہ نہین ہے کہ اس زمانہ کی مجلسین ایسی چیزونسی خالی نہین اگر سب نہین ہوتی ہین تو بعضے انمین سے اکثر جگہہ پائی جاتی ہین اسلئے کہا ہی صوفیہ نی کہ حلال ہوئی عزلت بلکہ لائق ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ واجب ہوئی عزلت پس جو اختیار کری عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کری ہی ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام کی یعنی طعام نکاح کی یا مانند اسکی کی پس چاہیی کہ قبول کری یعنی حاضر ہو پہر اگر چاہی کہاوی اور اگر چاہی نکہاوی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پس سنت یا واجب حاضر ہونا ہی نہ کہانا اور اگر روزہ ہی نہو تو مستحب ہے کہانا اور کہا ابن ملک نے کہ امر اسمین وجوب کے لیی ہی اور یہہ اوس شخص کے حق مین ہے کہ نہو اوسکو عذر اور جو کہ معذور ہو مثلا راہ دور ہو کہ لاحق ہوگی اوسکو مشقت وہان کے جانی مین پس نہین ہے مضائقہ اوسکی قبول نکرنی مین ح ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ

بِنِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہانا وہ کہانا نکاح کا ہی کہ بلائی جاتی ہین اوسمین دولتمند اور چہوڑی جاتی ہین فقیر اور جو شخص قبول کری دعوت یعنی بغیر عذر کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنی اللہ اور رسول اوسکی کی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** برا کہانا الخ یعنی بری کہانونمین ایک یہہ بہی ہی اسلئی کہ بعضی کہانی اسسے بہی زیادہ بری ہین اور یہی مراد شر الناس من اکل وحدہ سے ہی اور مراد یہہ نہین ہے کہ مطلق کہانا نکاح کا برا ہی اسلیے کہ حکم کیا ہی اسکے کرنی کا اور قبول کرنیکا اور نہ قبول کرنی پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہہ ہی کہ جو کہانا نکاح کا ایسا ہو کہ اوسمین غنیا بلائی جاوین اور فقرا نہ بلائی جاوین تو وہ برا ہی عادت تہی اون لوگونکی اس کہانی مین غنیا ہی کو بلاتی تہی اور بہت اچہی اچہی کہانی کہلاتی تہی اور فقیرون بیچارونکی بات بہی نہ پوچہتی پس اس طرح کی رسم کو گویا منع فرمایا اور دعوۃ کی نہ قبول کرنی مین اللہ تعالی کی نافرمانی یون ہوئی کہ جسنی مخالفت کی امر رسول اللہ کی اوسنی مخالفت کی اللہ تعالی کی امر کی اور جو کہ دعوۃ کی قبول کرنیکو واجب کہتے ہین اونہون نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اور جمہور نے حمل کیا ہی اسکو اوپر تاکید استحباب کے ع **وَعَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً لَعَلِّيْ اَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَيِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا شُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهٗ قَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تہا ایک شخص انصار مین سے کنیت کیا جاتا تہا ابو شعیب اوسکا غلام بیچتا تہا گوشت پس کہا اوس شخص نے غلام کو تیار کر موجب کہتی میری کہانا کہ کفایت کری پانچ آدمیونکو تاکہ بلاؤن مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحال مین کہ آنحضرت پانچوین ہون پانچ مین سے یعنی ایک پیغمبر خدا ہون اور چار اونکی ساتہہ اور ہون پس تیار کیا غلام نی موجب کہتی اوسکی کی واسطی حضرت کی تہوڑا سا کہانا پہر آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس اور دعوۃ کی حضرت کی یعنی اور حضرت کے چار اصحاب کے پس ساتہہ لگ لیا اونکی ایک شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی وقت پہنچنے کی اوسکی گہر پر کہ ای ابو شعیب ساتہہ ہو لیا ہی ہمارے ایک شخص پس اگر چاہی تو اذن دی اوسکو آنیکا اور اگر چاہی تو چہوڑ دی اوسکو یعنی دروازی پر یعنی نہ اذن دی آنیکا کہا ابو شعیب نے نہین چہوڑتا مین اوسکو بلکہ اذن دیا مینی اوسکو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہی کسیکو یہہ کہ آوی بیچ ضیافت ایک قوم کی بغیر اذن اونکی کی اور نہین جائز ہی مہمان کو یہہ کہ اذن دی کسیکو آنیکا اپنی ساتہہ مگر ساتہہ امر صریح کی یا اذن عام کی یا جانی رضامندی ضیافت کرنیوالیکی اور یہہ بہی پایا اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کسیکو یہہ جاوی کسی کے گہر مین مگر باذن اوسکی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کی کری اور اوسکی ساتہہ کوئی ہو لیوی تو مستحب ہے مہمانکو کہ اوسکی لیے اذن چاہی صاحب خانہ سے اور مستحب ہے صاحب خانہ کو کہ اوسکو منع کری آنی سے مگر کہ ہو اوسکی آنی سی مفسدہ کہ ایذا پاوین حاضرین اور اگر پہیرے اوسکو تو ساتہہ نرمی کے پہیری اور اگر اوسکو کچہہ کہانی مین سے دیدیوی بشرطیکہ لائق اوسکی ہو تو یہہ اچہا ہی اور شرح سنۃ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ نہین حلال ہی کہانا ضیافت کا اوسکی لیے کہ نہ بلایا جاوی اور بعضے عالمون نے کہا ہی کہ جب ایک شخص کے آگی کہانا رکہدی اور اوسکی ملک کر دی تو وہ مختار ہی چاہی آپ کہاوی اور چاہی اور کو کہلاوی اور چاہی اپنی گہر کو اوٹہا لاوی اور اگر بیٹہی دسترخوان پر تو چاہی کہ کہاوی موافق عرف کی اور نہ اوٹہاوی اوسمین سے کچہہ اور نہ کہلاوی اور کو اوسمین سے اور اچہا جانا ہی بعضی اہل علم نی یہہ کہ دیوین دسترخوان والی بعضے بعضونکو کچہہ کہانی مین سے اور اگر دو دسترخوان ہون تو نہین جائز ہی یہہ ع **الْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَّتَمْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا یعنی کہانا نکاح کا وقت نکاح صفیہ کی ساتہہ ستو اور کہجور کے نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اوپر کی حدیث مین گذرا کہ ولیمہ صفیہ کا کیا حضرت نی ساتہہ حیس کے اور اسمین آیا کہ ساتہہ ستو اور کہجور کے وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ دونون چیزین ہونگے ولیمہ مین حیس بہی اور ستو اور کہجور بہی جسنی جو دیکہا سو روایت کیا ع **وَعَنْ** سَفِيْنَةَ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَاَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَدَّكَ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ اَوْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتًا مُّزَوَّقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی سفینہ سی یہہ کہ ایک شخص مہمان آیا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس پس تیار کیا حضرت علی نے اوسکی لیی کہانا اور کہا فاطمہ نے اگر بلاوین ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہاوین وہ ہمارے ساتہہ تو بہتر ہی پس بلایا حضرت کو اور آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوپر دونون بازو دروازی کے پس دیکہا پردہ پڑا ہوا بیچ کونی گہر کی پس پہر گئی حضرت کہا حضرت فاطمہ نی پس پیچہی پیچہی گئی مین حضرت کی اور کہا مینی ای رسول خدا کی کسچیز نی پہیرا آپکو فرمایا نہین واسطی میری یا واسطی کسی نبی کے یہہ کہ داخل ہو کہر زینت کی مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** قرام پردہ باریک منقش اور بعضون نے کہا کہ منقش نہ تہا و لیکن لٹکا تہا اوس سے دیوار کو مانند چہپر کہٹ دولہا دولہن کے اور یہہ عادت متکبرین کی ہی اور حضرت اوسکو دیکہکر پہر گئی آگاہ کرنیکی لیی اسپر کہ یہہ بہتر نہین ہے کہ زینت بنا کر ہی اور وہ باعث نقصان آخرۃ کی ہی **ش ع** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِيْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دعوت کیا جاوی پہر نہ قبول کری پس بتحقیق نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکی کی اور جو آدمی آیا مجلس کہانی کی مین بن بلائی آیا چور اور نکلا لوٹ کر نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** ایا چور بسبب اسکی کہ آیا بغیر اذن صاحب خانہ کی پس گویا چہپ کر آیا مانند چور کی پس گنہگار ہوا جیسے گنہگار ہوتا ہے چور بسبب جانی کی کسیکی گہر بین حاصل یہہ حضرت نی اپنی امت کو تعلیم کی اچہی اخلاق اور منع کیا اونکو بری خصلتون سی کہ نہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلالت کرتا ہی تکبر نفس اور رعونت اور عدم الفت پر اور جانا کسیکی ہان بغیر دعوت کی دلالت کرتا ہی حرص نفس اور حاصل کرنی ذلت پر **ش ع** وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَهُمَا بَابًا وَاِنْ سَبَقَ اَحَدُهُمَا فَاَجِبِ الَّذِيْ سَبَقَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ تہا صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت اکہٹی ہو جاوین دو دعوت کرنیوالی پس قبول کر دعوۃ اوسکی کہ بہت نزدیک ہو اون دونون مین سی از روی دروازی کی اور اگر پہلی کی ایک نی اون دونون مین سی پس قبول کر دعوت اوسکی جسنی پہلی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی **ف** ظاہر ایہہ اوس صورت مین ہے کہ جمع نہین کر سکتا ہی یعنی دونونکی دعوۃ نہین کہا سکتا ہی بسبب ایک ہی وقت ہونیکی یا مانند اسکی کی اور جمع کر سکتا ہی تو دونون کی دعوۃ قبول کری اور یہہ حکم تو ہمسایہ کا ہی اور اگر اہل شہر دعوۃ کرین تو وہان ترجیح اور جہت سے ہو گی مثل معرفت و صلاح اور اور حقوق کی یعنی اگر اہل شہر مین سی سوائے ہمسایہ کی دو آدمی اسکی دعوۃ کرین تو اوسکی دعوۃ قبول کری کہ جو جان پہچان ہو یا نیکبخت ہو وغیر ذلک اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو طالب علم یا فتوی پوچہنی والا عالم کی پاس پہلی آوی تو سبق اور فتوی پہلی آنیوالیکو پڑہاوی اور دیوی **ح ع** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَّطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ وَّطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَّمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانا پہلی دن کا حق ہی اور کہانا دوسری دن کا سنت ہے اور کہانا تیسری دن کا سنانا ہے اور جو کوئی سناوے سناویگا اللہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حق ہی یعنی نکاح مین پہلی دن کہانا کہلانا اور قبول کرنا اوسکا واجب ہے یا سنت موکدہ ہی بحسب اختلاف علما کی اور دوسری دنکا کہانا سنت مستحب ہے اور تیسری دنکا اسلیی ہوتا ہی کہ تا لوگ سنین اور تعریف کرین اور جو کوئی شادی یعنی مشہور کری اپنی تئین ساتہہ سخاوت کی فخر کی لیی مشہور کری گا اوسکو اللہ تعالے میدان محشر مین کہ اسنی سنانی اور دکہانی کی لیی دیا تہا یہہ جہوٹا اور مفتری ہی پس رسوا ہو گا لوگو مین کہا طیبی نے کہ جب اللہ تعالے بندیکو کچہہ نعمت دی تو لازم ہی اوسکو کہ شکر ادا کری اور مستحب ہے یہہ دوسری دن واسطی پورا کرنی نقصان کے اول روز مین واقع ہوا ہوا سلیی کہ سنت کامل کرتی ہی واجبکو اور تیسری دن سنانی اور دکہانی کی لیی ہوتا ہی اور جسکو کہلانیکی لیی بلاوی تو واجب ہی اوسکو قبول کرنا اول روز مین اور مستحب ہے دوسری دن اور مکروہ ہی بلکہ حرام ہے تیسری دن انتہی اور آمین دصیر بحری مالکیہ پر کہ وہ کہتی ہین مستحب ہے ولیمہ کرنا سات دن تک **ح ع** وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہے عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی طعام دو شخصون فخر کرنیوالونکی سی یہہ نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور کہا محی السنہ نی کہ صحیح یہہ ہے کہ عکرمہ نی نقل کی نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے **ف** یعنی صحیح یہہ ہے کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند میں نہیں اور متباریین دو شخص کہ آپس میں مقابلہ کریں طعام میں اور چاہیں کہ ایک دوسرے کے
ضد پر بہت پکاوے کہانا تا غالب آوے دوسرے پر یعنی اگر فخر اور سنائی کے اور دکہانے کی لیے پکاویں اور دعوۃ کریں دعوۃ اونکی قبول نکرے اور کہانا اونکا نکہاوے
اگلے بزرگ دعوۃ فخر کی نہ قبول کرتے تہے ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَارِیَانِ لَا یُجَابَانِ وَلَا یُؤْکَلُ طَعَامُهُمَا
قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ یَعْنِی الْمُتَعَارِضَیْنِ بِالضِّیَافَةِ فَخْرًا وَّرِیَاءً روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ کہانا ازراہ فخر و مقابلہ کے تیار
کریں اونکی دعوۃ قبول نہ کیجاوے اور کہانا اونکا نہ کہایا جاوے کہا امام احمد نے یعنی بیچ تفسیر متباریان کی مراد حضرت کے متباریین سے یہہ ہے کہ دو شخص بطریق
مقابلہ کے ضیافت کریں ازراہ فخر اور ریا کے **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِیْنَ روایت ہے عمران بن
حصین سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے دعوۃ فاسقین سے **ف** فاسق سے مراد مطلق فاسق کسیطرح کا ہو اور سبب اسکے منع کا یہہ ہے
کہ اکثر فاسق احتیاط نہیں کرتے ہیں کہانے میں اور کہاتے ہیں حرام اور فاسق کبہی ظالم بہی ہوتا ہے اور کہانا ظالم کا کہ مال لوگونکا ازراہ ظلم کے لیتا ہے بالاتفاق
حرام ہے اور یہہ بہی ہے کہ فاسق کی دعوت قبول کرنے میں خوش کرنا اوسکا اور تکریم اوسکی لازم آتی ہے ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ فَلْیَاْکُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا یَسْاَلْ وَیَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا یَسْاَلْ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
وَقَالَ هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا یُطْعِمُهٗ وَلَا یَسْقِیْهِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے
ایک تمہارا بہائی مسلمان کے پاس پس چاہیے کہ کہاوے کہانے اوسکے میں سے اور نہ پوچہے یعنی حال طعام کا کہ کیسا ہے اور کہاں سے آیا ہے اور پیوے پانی اوسکا اور نہ پوچہے وے
کہ کیسا ہے اور کہاں سے آیا ہے روایت کین تینوں حدیثین بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے یہہ حدیث یعنی اخیر کی اگر صحیح ہو تو وجہ اوسکی یہہ ہے کہ ظاہر حال مسلمانکا یہہ ہے
کہ نہیں کہلاتا مسلمانکو اور نہیں پلاتا اوسکو مگر وہ کہ حلال ہوتا ہے نزدیک اوسکے **ف** مسلمان سے مراد مسلمان کامل ہے یعنی غیر فاسق پس اوسکے کہانیکا حال نہ پوچہے بسبب اسکے کہ شاید
کہ اوسکے پوچہنے سے اوسکو ایذا ہوویگی مگر ہان جبکہ معلوم ہو کہ کہانا اوسکا وجہ حرام سے ہے تو نہ کہاوے اور اگر ایک شخص کا کہانا اکثر حرام کا ہے تو بہی نہ کہاوے ع ح **بَابُ الْقَسْمِ** باب ہے
بیچ بیان حکم تقسیم کے **ف** یعنے اس باب میں بیان ہے نوبت مقرر کرنیکا بیویونکی لیے یعنی بیویونکے پاس باری باری سے رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیویونکے لیے اور
اور زیادہ کے لیے اور ایک کی نوبت میں دوسری کے گہر میں راتکو رہنا جائز نہیں اور نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات میں جائز ہے مگر باذن اور ارادے اونکی کے جائز ہے اور صحبت کرنا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویونسے ایک رات میں پہلے واجب ہونے نوبت کے تہا یا اونکی اذن سے تہا اور مذہب حنفیہ یہہ ہے کہ نوبت مقرر کرنی حضرت پر واجب تہی لیکن حضرت نے
ازراہ کرم و تفضل کے نوبت مقرر کر رکہی تہی واللہ اعلم اور نہیں ہے حق عورت کے لیے بیچ نوبت کی حالت سفر میں جاوے جس بیویکو چاہے اوسکو ساتہہ لیجاوے اور اولی یہہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان
بیویونکے جسکا نام قرعہ میں نکلے اوسکو ساتہہ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کی حق میں رات ہے اور دن تابع ہے رات کا اور ایک شخص راتکو کسی کام میں مشغول رہتا ہو مثل چوکیدار وغیرہ کے
تو اوسکے حق میں اصل دن ہے اور باقی احکام و مسائل نوبت کے فقہ میں مذکور ہیں ح ہدایہ **ف** واجب ہے برابری کرنی رات رہنے میں بیویونکے پاس اور پہنانے اور کہلانے میں اور صحبت
میں نہ جماع کرنے میں اور محبت میں بلکہ یہہ مستحب ہے اور ساقط ہوجاتا ہے حق عورت کا ساتہہ ایکبار جماع کرنیکے اور واجب ہے جماع کرنا کبہی کبہی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدۃ
ایلا کے مگر ساتہہ رضا عورۃ کے اور اگر ضرر کرے عورت کو کثرت جماع کی تو نہیں جائز ہے صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکیسے اور رہے ہر ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایک دن لیکن لازم
برابری کرنی رات رہنے میں یہانتک کہ اگر آوے ایک بیوی کے پاس بعد مغرب کے اور دوسری کے پاس بعد عشا کے تو ترک کیا اوسنے قسم یعنے نوبت اور نہ جماع کرے بیوی سے غیر نوبت اوسکی میں اسیطرح نہ جاوے بیوی کے پاس
رات غیر نوبت اوسکی میں واسطے عیادۃ اوسکی کے اور اگر مرض شدید ہو تو نہیں مضائقہ ہے رہے پاس اوسکے یہانتک کہ شفا پاوے وہ یا مرجاوے اور یہہ اوس صورت میں ہے کہ نہو اوسکے پاس کوئی غمخوار اور اگر جاوے دن میں
بیوی کے پاس رہو تو لازم ہے ہر ایک کی اوسکی نوبت میں در مختار **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَکَانَ یَقْسِمُ
مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور نو بیویاں چہوڑ کر اور تقسیم کرتے تہے واسطے آٹہہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے بیویاں حضرت کے اگرچہ نو سے زیادہ تہیں لیکن
وقت وفات کے نو موجود تہیں عائشہ حفصہ ام حبیبہ سودہ ام سلمہ صفیہ میمونہ زینب بنت جحش جویریہ رضی اللہ تعالی عنہن تہیں آٹہہ کے لیے تو نوبت مقرر تہی اور ایک کے لیے یعنے سودہ کے لیے نوبت نہ تہی اسلیے کہ انہوں نے

اپنی نوبت حضرت عائشہ کو بخشدی تہی اونکی نوبت مین حضرت عائشہ کی پاس رہتی تہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہی * ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا
كَبِرَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ سودہ جبکہ بوڑہی ہوئین تو کہا یا رسول اللہ تحقیق کردا مینی اپنا دن یعنی اپنی نوبت کہ آپ کہتی تہی واسطی عائشہ کی پس تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نوبت کرتی واسطی عائشہ کی دو دن ایک دن تو اونکی نوبت کا اور ایک دن حضرت سودہ کی نوبت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف نکاح سودہ کا مکہ مین ہوا تہا بعد خدیجہ کی اور بعضا
کی لکہا ہی فقہا نی کہ اگر بخشی ایک بیوی نوبت اپنی اپنی سوکن کو تو جائز ہی بشرطیکہ نہو یہہ ساتہہ دینی رشوہ کی خاوند کی طرف سی اور جائز ہی واسطی عورۃ بخشنی والی نوبت کی یہہ کہ رجوع کری
جب چاہی * ح ع وَعَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيدُ
يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهُ اَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے
پوچہتی بیماری مین جسمین فوت ہوئی کہان ہونگا مین کلکو کہان ہونگا مین کلکو یعنی روز ہیو یعنی یہہ پوچہتی تہی اراده کرتی تہی دن نوبت عائشہ کا یعنی بسبب زیادتی محبت اونکی کی پس اذن دیا حضرت کو اونکی
بیویون نے کہ رہین جہان چاہین اور تہی حضرت بیچ گہر حضرت عائشہ کی یہانتک کہ وفات ہوئی اونکی پاس نقل کی یہہ بخاری نے ف اراده کرتی تہی یہہ تفسیر ہی پہلی قول کی پس تہا پوچہنا
اذن چاہنیکی لیی بیویوں سی اذن دین حضرت کو حضرت عائشہ کی پاس رہنیکا اور دلالت کرتا ہی اسپر یہہ جملہ پس اذن دیا الخ * ح وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم جب اراده کرتی سفر کا قرعہ ڈالتی درمیان بیویون اپنی کی پس جسکا اونمین سے نکلتا حصہ لیجاتی اوسکو ساتہہ اپنی سفر مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِي قِلَابَةَ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ
لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قلابہ سی کہ نقل کی انس سے کہ کہا سنت سے ہی جسوقت کہ نکاح کری مرد عورۃ باکرہ
ثیب پر رہی باکرہ کی پاس سات رات پہر تقسیم کری یعنی نوبت درمیان سب کی اور برابری کی اور جسوقت کہ نکاح کری ثیب سے رہی اوسکی پاس تین رات پہر تقسیم کری کہا ابی قلابہ نے
اگر چاہتا مین کہتا مین کہ انس نے پہنچائی ہی یہہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف باکرہ سی ثیب پر الخ باکرہ کہتی ہین کنواری عورۃ کو اور ثیب
کہتی ہین اوس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور امام شافعی نے اس حدیث پر عمل کیا ہی وہ کہتی ہین کہ اگر ایک شخص کے نکاح مین کئی عورتین ہون یا ایک عورۃ ہو پہر نکاح کری ایک اور عورت
سی اگر وہ عورۃ باکرہ ہی تو اوسکی پاس سات رات رہی اور اگر ثیب ہو تو اوسکی پاس تین رات رہی پہر تقسیم برابر کیا کری اور امام اعظم کی نزدیک باکرہ اور ثیب اور نئی اور
پرانی تقسیم مین برابر ہین اونہون نے عمل کیا ہی دو حدیثون پر کہ دوسری فصل مین آتی ہین کہ وہ مطلق ہین اور اس حدیث کی معنی اونکی نزدیک یہہ ہین کہ باکرہ کی پاس سات رات
رہی اور اور نکی پاس بہی سات سات رات رہی اور ثیب کی پاس تین رات رہی اور اور نکی پاس بہی تین تین رات رہی اور ابو قلابہ کی قول کی یہہ معنی ہین کہ اگر مین چاہتا تو مرفوع
کہتا اس حدیث کو اسلیی کہ کہنا صحابی کا کہ سنت سے ہی یہہ حکم مرفوع کی ہی اور معنی حدیث مرفوع کی ابتدا کتاب مین لکہی گئی ہین * م ل اح وَعَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ
وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّهُ قَالَ لَهَا لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بکر بیٹی عبد الرحمن کی سے کہ یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسوقت کہ نکاح کیا ام سلمہ سی اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کی پاس فرمایا اونکو کہ نہین ہے بسبب تیری اوپر اہل تیری کی ذلت اگر چاہی تو سات رات رہون مین تیری پاس اور سات سات
رات رہون اور سب بیویون کی پاس اور اگر چاہی تو تین رات رہون تیری پاس اور دورہ کرون مین کہا ام سلمہ نے تین رات تین رہی میری پاس اور ایک روایت
مین ہی کہ حضرت نے فرمایا واسطی ام سلمہ کی نزدیک باکرہ کی رہنا سات رات اور ثیبہ کی پاس تین رات نقل کی یہہ مسلم نے ف نہین ہے بسبب تیری الخ یعنی
مین جو تین رات تمہاری پاس رہونگا تو تمہاری کنبی قبیلہ کو اس سبب سے حقارت نہین لاحق ہونیکی اسلیی کہ یہہ سبب بے رغبتی کی تمہاری صحبت سے نہین ہے بلکہ اس سبب سے ہی کہ حکم شرع

اسیطرح پر ہی اور یہہ تمہید عذر کی ہی بیچ اقتصار کی تین رات رہنی پر اور اگر چاہی تو سات رات تیری پاس رہون جیسیکہ حکم باکرہ کا ہی لیکن سات سات رات رہون اور سب بیبیونکی پاس اور اگر چاہی تو تین رات تیری پاس رہون جیسیکہ حکم ثیب کا ہی اور دورہ کرون مین یعنی تین تین رات اونکی پاس رہون شرح

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ عَائِشَةَ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَيَعْدِلُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی تقسیم کرتی درمیان بیویون اپنی کی یعنی نوبت مقرر کرتی ازراہ تفضل کی اور بعضون نی کہا ازراہ وجوب کے اور عدل کرتی یعنی برابری کرتی درمیان اونکی راتکی رہنی مین اور کہتی یعنی معہذا یا الہی یہہ تقسیم کرنا میرا بیچ اوس چیز کی ہی کہ مالک ہون مین پس نہ ملامت کر مجکو بیچ اوس چیز کی کہ مالک ہی تو اور نہین مالک مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی نوبت مقرر کرنی کا اور دینی نفقہ کا مین مالک ہون اسمین برابری کرتا ہون اور دلکی محبت کا مین نہین مالک تو مالک ہی اسمین برابر نہین کر سکتا کسی سے زیادہ محبت ہے کسی سے کم پس معلوم ہوا کہ برابری رات کی رہنی مین اور نفقی مین چاہیئی محبت مین اور صحبت کرنی مین اور بوسہ لینی مین ۱۲ ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جسوقت کہ ہون نزدیک ایک شخص کے دو بیویان یعنی مثلا پہر نہ انصاف کری درمیان اونکی آویگا دن قیامت کی اسحالت سے کہ آدہا دہڑ اوسکا گرا ہوا ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہہ سزا واری عورتونکی دو ہی انصاف کرنی پر نہین موقوف ہی اگر تین ہونگی یا چار اور اونمین انصاف نکریگا تو بہی یہی سزا ہوگی اوسکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت مین باعتبار رات کی رہنی کے نہ صحبت کرنیکی اور باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور پرانی اور مسلمان اور کتابیہ اسمین برابر ہین اور لونڈی اور مکاتبہ اور مدبرہ اور ام ولد کی لیی نوبت آدہی ہے بہ نسبت عورۃ آزاد کی یعنی اگر اسکی نکاح مین لونڈی وغیرہ کسیکی ہی اور عورۃ آزاد بہی ہی تو لونڈی وغیرہ کی پاس ایک رات رہی اور عورۃ آزاد پاس دو راتین اور حرم کیلیی نوبت نہین ۱۲ ع ملتقی مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ عَطَاءٍ** قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَارْفُقُوْا بِهَا فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا اَنَّهَا صَفِيَّةُ وَكَانَتْ اٰخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ رَزِيْنٌ قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ وَهُوَ اَصَحُّ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِيْنَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ لَهٗ اَمْسِكْنِيْ وَقَدْ وَهَبْتُ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ لَعَلِّيْ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ نِسَائِكَ فِي الْجَنَّةِ روایت ہی عطا بن رباح تابعی سی کہ کہا حاضر ہوئی ہم ساتہہ ابن عباس کی میمونہ کی جنازہ پر مقام سرف مین پس کہا ابن عباس نی یہہ ہین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ اوٹہاؤ تم جنازہ انکا پس بہت ہلاؤ اوسکو اور نہ جنبش دو اوسکو اور اٹہاؤ اوسکو سہج سی اور تعظیم کرو اسکی اسلیی کہ تحقیق تہین نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو عورتین تہی حضرت تقسیم کرتی یعنی نوبت کرتی تہے اونمین سے واسطی آٹہہ کی اور نہ تقسیم کرتی تہی واسطی ایک عورت کے کہا عطا نی وہ عورۃ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تقسیم کرتی تہی واسطی اوسکی پہنچی ہی ہمکو خبر یہہ کہ وہ تہین صفیہ اور تہین صفیہ آخر سب عورتون کی سے مرنی مین کہ مری تہین مدینہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور کہا رزین نی کہ ائمہ حدیث سی ہی کہ کہا غیر عطا نی کہ وہ عورۃ کہ نہ تقسیم کرتی تہی اوسکی لیی سودہ تہین اور یہی بہت صحیح ہی کہ بخشدیا تہا انہون نی دن اپنا یعنی نوبت کا واسطی عائشہ کی جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طلاق کا پس کہا اونہوں نے واسطے حضرت کی کہ رہنے دو مجکو اپنی نکاح میں اور تحقیق بخشدیا مینے دن اپنا واسطے عائشہ کے امید اسکی کہ ہوں میں تمہاری بیبیوں سے بہشت میں **ف** حضرت میمونہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے ہیں اور خالہ تھیں ابن عباس کے اور سرف نام ایک جگہہ کا ہے کہ ایک منزل ہے مکہ سے کہ قبر حضرت میمونہ کی وہیں ہے اور نکاح اور زفاف بہی اونکا وہیں ہوا تھا اور انتقال بھی وہیں ہوا اور اس لیے یہ تعلیل ہے نہی کی یعنی نہ ہلاؤ اس لیے کہ یہ اونکی بیبیوں میں سے ہے کہ حضرت نے نوبت مقرر کر رکھی تھی اونکی اور کہا خطابی نے کہ یہ کہنا کہ وہ عورت کہ نہیں تقسیم کرتے تھے حضرت اوسکیلیے صفیہ تھیں وہم ہے کسی راوی سے واقع ہوا ہے بلکہ وہ سودہ تھیں اور تھیں صفیہ آخر سب عورتوں کی مرنے میں الخ جاننا چاہیے کہ انتقال ہوا صفیہ کا رمضان کی مہینے میں سنہ پچاس ہجری میں اور بعضوں نے کہا سنہ باون میں بیچ زمانہ معاویہ کی اور دفن کی گئیں بقیع میں اور مریں میمونہ سنہ اکیاون میں اور بعضوں نے کہا سنہ چھیاسٹھ میں اور بعضوں نے کہا سنہ تریسٹھ میں اور حضرت عائشہ مریں مدینہ میں سنہ ستاون میں اور بعضوں نے کہا سنہ اٹھاون میں اور مریں سودہ سن چون میں اور حفصہ سنہ پچاس میں اور ام سلمہ اونسٹھ میں اور ام حبیبہ سنہ چوالیس میں اور زینب بنت جحش سنہ بیس میں اور جویریہ سنہ پچاس میں کذا ذکرہ صاحب المواہب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا ہجرت سے پہلے ہجرۃ کی اور زینب بنت خزیمہ کا بھی انتقال حضرت کی سامنے ہوا پس جب یہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہ کا مرنا سب سے پیچھے بیبیوں کے بعید غیر صحیح ہے اور اگر ضمیر لفظ کانت کی میمونہ کی طرف پھیریں تو نہیں مناسب ہے یہ اس قول کے ماتت بالمدینۃ اس لیے کہ وہ مریں ہیں سرف میں پس نہیں خالی ہے کلام اشکال سے واللہ اعلم بالحال ح ع

باب عشرة النساء وما لكل واحدة من الحقوق

یہ باب ہے بیچ بیان ان حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں بیچ صحبت اور اختلاط کی ساتھ عورتوں کے اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورت کی **ف** ہر ایک عورت جو کہا گویا باعتبار ارادہ دیکھنے کرنے اقسام عورتوں کی کہا یعنی باکرہ اور ثیبہ اور خوش خلق اور بد خلق اور غنیہ اور فقیرہ اور مانند انکیکے والا ظاہر یہ تھا کہ یوں کہتے بیچ بیان حقوق عورتوں

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استوصوا بالنساء خيرا فانهن خلقن من ضلع وان اعوج شيء في الضلع اعلاه فان ذهبت تقيمه كسرته وان تركته لم يزل اعوج فاستوصوا بالنساء متفق عليه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتوں کی بھلائی کی اس لیے کہ تحقیق عورتیں پیدا کی گئی ہیں پسلی سے کہ وہ ٹیڑھی ہے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی میں اوپر کی پسلی ہے پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے پسلی کو توڑ دیگا اوسکو اور اگر چھوڑے تو پسلی کو اپنی حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتوں کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتوں کی ہیں حضرت آدم کی اوپر کی پسلی میں سے پیدا ہوئیں کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے پس عورتیں بھی اصل میں ٹیڑھیاں ہیں نہیں کوئی اوسکو متغیر نہیں کر سکتا اور ٹیڑھی پسلی کا حال یہ ہے کہ اگر تو سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاوے گی اور اگر تو اوسکو چھوڑے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہیگی اسیطرح حال عورتوں کا ہے کہ اونکی اصل خلقت میں کجی اعمال اور اخلاق میں ہے اگر چاہیں مرد کہ راستہ درست کریں انکو توڑ دینگے کہ مراد ساتھ اوسکی طلاق ہے جیسا کہ حدیث آئندہ میں آتا ہے پس ممکن نہیں ہے فائدہ اوٹھانا ساتھ عورتوں کی مگر ساتھ چھوڑنے انکے ٹیڑھاپن جبتک کہ اوس چھوڑنے میں گناہ نہ لازم آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہیں حاصل یہ کہ معاملہ انسے اچھی طرح رکھو اور صبر کرو اونکی ٹیڑھاپن پر اور یہ توقع اوٹھا دو کہ سب تو ہیں تمہاری مرضی موافق کام کرینگے ع ع

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المرأة خلقت من ضلع لن تستقيم لك على طريقة فان استمتعت بها استمتعت بها وبها عوج وان ذهبت تقيمها كسرتها وكسرها طلاقها رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت یعنی اصل اون کی حضرت حوا پیدا کی گئی پسلی سے یعنی حضرت آدم کی پسلی سے ہرگز نہیں سیدھی ہوگی واسطے تیرے اوپر ایک راہ کی پس اگر چاہے تو کہ فائدہ اوٹھاوے تو ساتھ اوسکی فائدہ

اوٹہائیگا تو ساتہہ اوسکی اسحالت مین کہ ہو اوسمین کجی اور اگر چاہی تو سیدہا کرنا اوسکا توڑیگا تو اوسکو اور توڑنا اوسکا طلاق دینا اوسکا نقل کیے یہ مسلم نی **ف** اگر نہین
سیدہی ہوگی وسطی تیری اور ایک راہ کی یعنے ہمیشہ ایک حالت مستقیمہ پر نہین رہیگی بلکہ حالتین بدلتی جاوینگے شکر سی طرف ناشکری کی اور اطاعت
سی طرف نافرمانی کے اور قناعت سی طرف طمع کی وغیر ذلک ع ✦ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ
مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بغض
رکہی مرد مسلمان عورۃ مسلمان سے اگر ناخوش رہیگا اوسکی ایک فعل وخو کو تو خوش رہیگا اوسکی فعل وخوی دوسرے کو نقل کیے یہ مسلم نی **ف** اس لیے
کہ آدمی کی تمام اخلاق وافعال برے نہین ہوتی اگر بعضے بری ہوتی ہین تو بعضے اچہی بہی ہوتی ہین پس نظر اوسکی افعال واخلاق نیک پر کرنی چاہیے
اور راضی ہونا چاہیے اور اوسکی افعال واخلاق بد پر صبر کری مقصود رغبت دلانی اور مبالغہ ہی بیچ خوش گذرانی کی ساتہہ عورتونکی اور صبر کرنیکی اونکی
ایذا پر اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ یار بی عیب نہین ہاتہہ لگتا پس اگر کوئی شخص بے عیب یار ڈہونڈہی تو رہیگا بدون یار کی اور نہین خالی ہوتا ہے انسان
خصوصًا مومن بعضی اچہی خصلت سی پس لائق ہی کہ رعایت اوسکی کری اور چشم پوشی کری سوای اوسکے شرح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہوتی بنی اسرائیل نہ سڑتا گوشت اور اگر نہ ہوتی حوا نہ خیانت کرتی کوئی عورۃ اپنی خاوند کی کبہی نقل
کی یہ بخاری ومسلم نی **ف** حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین بنی اسرائیل پر جنگل مین من وسلوا اوترتا تہا اللہ تعالی کی طرف سی اور حکم تہا بقدر ضرورت
لیلین اور ذخیرہ نکرین وہ نہایت حرص سی ذخیرہ کرنی لگی یہانتک کہ سڑجاتا پس وہ سڑنا گوشت کا سزا تہی اونکی فعل بد کی یعنی ذخیرہ کرنی کی بسبب حرص اور نہ
توکل کرنی کی خدا تعالی پر ذخیرہ کرتی تہی بعد ازان سڑنا گوشت کا مقرر ہوا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرت نی اگر بنی اسرائیل نہ جمع کرتی گوشت کو تو سڑا نہ کرتا
اور خیانت کی معنی ہین ناراستی یعنی کجی حضرت حوا کی یہ تہی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کہانی درخت معلوم کی برخلاف امر اللہ تعالے کی پس
فرمایا کہ کجی حضرت حوا سی سرزد ہوئی اگر وہ یہ کجی نہ کرتین تو کوئی عورۃ اپنی خاوند سی کجی نکرتی ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ آخِرِ الْيَوْمِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ
فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِيْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ
مِمَّا يَفْعَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن زمعہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ماری ایک تمہارا بیوی اپنی کو مانند مارنا غلام کا یعنے
بہت پہر صحبت کریگا اوسی آخر دن مین اور ایک روایت مین ہی قصد کرتا ہی ایک تمہارا پس مارتا ہی عورۃ اپنی کو مارنا غلام کا پس شاید کہ وہ ہمخواب
ہو اوسی بیچ آخر دن اپنی کی پہر نصیحت فرمائی حضرت نی صحابہ کو بیچ ہنسی اونکی کی ریح نکلنی پر پہر فرمایا کیون ہنستا ہی ایک تمہارا اوس چیز سی کہ آپ ہی
کرتا ہی نقل کی یہ بخاری ومسلم نی **ف** پہر صحبت کریگا یعنے کیا مناسب ہے کہ جسکی ساتہہ ایسا معاملہ ہو اوسی ایسا سلوک کری اگرچہ بیوی کو نافرمانی پر کبہہ مارنا آیا ہے
نہ کہ ایسا اسی یہ معلوم ہوا کہ ساتہہ بیوی کی اتفاق وسلوک سی رہی اور کیون ہنستا ہی الخ یعنی ہنسنا اچہا نہین معلوم ہوتا ہی مگر امر عجیب کہ نہ پایا جاتا ہو عادۃً پس
جب ایک چیز اپنی ہی مین موجود ہو تو غیر سی سرزد ہونی پر تو کیون ہنسی اسی معلوم ہوا کہ اگر کسی سی گوز سرزد ہو تو تغافل کری تاکہ اوسکو رنج نہو چنانچہ حاتم اصم
کا حال لکہا ہی کہ یہ بہرے نہ تہی ایک بار ایک عورۃ کوئی مسئلہ پوچہنی کو آئی انکی پاس اور اثنا پوچہنی مین اوسی گوز سرزد ہوا اونہون نی اوسکی رفع خجالت کے
لیے اوسی کہا کہ پکار کر کہو پس وہ خوش ہوئی اوسی جانا کہ یہ بہری ہین پہر اونہون نی اوس بات کی پورا کرنی کی لیے اپنی کو بہرا بنا رکہا طیبی نے کہا اسمین تنبیہ
ہی اسپر کہ لائق ہی مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کری بہائی مسلمان کی عیب گیری کا تو اول اپنی نفس مین تامل کری کہ آیا مجہمین عیب یا مانند اسکی پایا جاتا ہے

نہین پس اگرچہ کوارتی پاک نہ پاوی تو بازر ہنا اوسکی عیب گیری سی بہتر ہی کیا خوب کسینی کہا ہی کہ دیکہتا ہون مین اکثر لوگون کو کہ دیکہتی ہین عیب اور ذکر اوسکی عیب گیری سی بہتر ہی کیا خوب کسی نی کہا ہی کہ دیکہتا ہون

اورانہی مین بہتر ہیں ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہی مین کہیلتی ساتہہ گڑیون کی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہین میری ہمجولیان کہیلتے ساتہہ میری اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لاتی چہپ جاتی ہمجولیان میری حضرت سے یعنی بسبب شرم کی پس حضرت بہیجتے اونکو طرف میری پس کہیلتی ساتہہ میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے بیان خوش گذرانی کا ساتہہ بیوی کی اور حکم لڑکیون کی کہیلنے کا گڑیون سے باب اولی مین گذر چکا ع وَعَنْهَا قَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق دیکہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑی ہوئی اوپر دروازی حجری میری کی اور حبشی کہیلتے تہے ساتہہ برچہون کی مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کر رہی تہی میرا ساتہہ چادر اپنی کی تاکہ دیکہون طرف کہیل اونکی کی درمیان کانون اور مونڈہون حضرت کیسی پہر کہڑی رہی واسطی خاطر میری کی یہانتک ہوئی مین وہ کہ پہری مین آپ یعنی آنحضرت اسقدر ٹہہری رہی کہ جبتک مین پہری واپس کیا آپ نہ پہری پس اندازہ کرو زمانہ سی مقدار کہڑی رہنی لڑکی کی کہ صغیر سن حرص کرنیوالی کہیل پر ہو یعنی خیال کرو کہ لڑکیان خورد سال کسقدر حریص ہوتی ہین کہیل دیکہنی پر اوسقدر کہڑی رہی ہین اور حضرت بہی میری خاطر کہڑی رہی حاصل یہ کہ حضرت دیر تک تماشا دکہلایا کئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف مسجد مین یعنی رحبہ مسجد مین کہ وہ ایک چبوترا تہا متصل مسجد کی نفس مسجد مین اس لیے کہ کہیلنا اونکا برچہونسی سامان جہاد کا تہا پس ہوا وہ عبادہ مانند تیراندازی کی اور نظر کرنی اونکی طرف ظاہر یہی کہ یہ تہا پہلی نزول حجاب کے کذا ذکرہ التوربشتی اور اس سے حضرت کی خوش اخلاقی اور خوش گذرانی اور محبت وعنایت حضرت عائشہ پر معلوم ہوئی ع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین البتہ جانتا ہون جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہسی خوش اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجپر خفا یعنی بسبب کسی امر دنیوی کی جیسکہ میان بیوی مین خفگی ہوتی ہی پس کہا مینی کہانسی پہچانتی ہو یہ فرمایا جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہسی راضی پس تحقیق تو کہتی ہی نہین ہی اس طرح قسم ہی پروردگار محمد کی اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجپر خفا کہتی ہے نہین ہے اس طرح قسم ہی پروردگار ابراہیم کی یعنی نام میرا نہین لیتی اور پروردگار ابراہیم کہتی کہا حضرت عائشہ نی کہا مینے کہ ہان یعنی اسیطرح ہی قسم ہی اللہ کی ای رسول خدا کی نہین چہوڑتی مین نام تمہارا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حالت غضب مین کہ مسلوب العقل ہوتی ہون نہین ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق رہتا ہی تمہاری محبت مین ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلاوے کوئی مرد اپنی عورۃ کو طرف بچھونے اپنے کی پھر پس انکار کرے وہ اور گذارے خاوند رات غصے میں لعنت
کرتے ہیں فرشتے عورۃ کو صبح تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری و مسلم کی میں یون ہے کہ فرمایا حضرت نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میرے
بیچ ہاتھہ یعنی قبضہ تصرف اوسکی کی ہے نہیں کوئی شخص کہ بلاوے اپنی عورۃ کو طرف بچھونے اپنے کی پھر انکار کرے اوس سے مگر ہوتا ہے وہ کہ آسمان میں ہے خفا اوس پر
یہانتک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوس سے **ف** انکار کرے یعنی بغیر عذر شرعی کے اور بعضون نے کہا کہ حیض عذر نہیں ہے انکار کرنے میں اس لیے کہ خاوند کو
جائز ہے فائدہ اوٹھانا اوس سے ساتھہ اوس چیز کے کہ اوپر ازار کے ہے نزدیک سب کے سوائے شرم گاہ کے اور بدن سے فائدہ اوٹھانا جائز ہے اور صبح تک یہ باعتبار غالب کے فرمایا
کہ اکثر ایسا معاملہ رات کو ہوتا ہے اگر دنکو اسیطرح انکار کرے گی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمان میں ہے یعنی حکم اوسکا آسمان میں ہے یا وہ کہ معبود ہے
آسمان میں یعنی اللہ تعالے اور اللہ تعالی معبود آسمان میں ہے اور زمین میں ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وہو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ پس حدیث میں
فقط معبود آسمان کا کہا اس لیے کہ اکتفا کیا ساتھہ ذکر کرنے اشرف کے اور احتمال ہے کہ مراد اوس سے فرشتے ہوں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خفگی خاوند کے
باعث ہے پروردگار کی خفگی کی اور جب قضاء شہوۃ کی خفگی کا یہ حال ہو تو اگر خفگی امر دین میں ہو تو کیا حال ہوگا ع **وَعَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ
امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ
بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے اسماء سے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہے ایک
سوکن پس کیا ہے مجھ پر گناہ اگر اظہار کروں میں اپنے خاوند کی طرف سے یعنی سوکن کے آگے غیر اوس چیز کا کہ دیتا ہے مجکو یعنی جو کچھہ دیتا ہے اوس سے زیادہ اظہار کروں
سوکن کی جلانے کے لیے کہ دیکھہ تجھسے زیادہ مجکو دیتا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ اظہار کرنیوالا ساتھہ اوس چیز کے کہ نہیں دیا گیا مانند پہننے والے دو کپڑوں
جھوٹ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو کپڑوں سے مراد چادر اور تہبند ہیں اور جھوٹے کپڑے پہننے والے سے مراد وہ شخص ہے کہ کپڑے عاریت یا امانت کے
پہنے اور اسطرح دکھاوے کہ گویا اوسکے ہیں یا وہ شخص مراد ہے کہ لباس زاہدوں اور صالحوں کا پہنے اور واقع میں ایسا نہیں اور
بعضون نے کہا کہ اوسکے ساتھہ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنے اور لگاوے اوسمیں آستینیں اور بیچ آستینوں کے تا لوگ جانیں کہ دو پیرہن پہنے ہیں اور
بعضون نے کہا کہ عرب میں ایک شخص تھا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تا اوسکو عزت و شرف ہو اور جھوٹی گواہی دے تو کوئی جھوٹا نجانے اوسکے ساتھہ تشبیہ
دی اوسکو ع **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا وَّكَانَتِ انْفَكَّتْ
رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**
اور روایت ہے انس سے کہ کہا ایلاء کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینے کا اور تھی کہ موچ آئی تھی حضرت کے پاؤں میں پس رہے
بیچ بالاخانہ میں انتیس راتیں پھر اوترے پس عرض کیا لوگوں نے کہ اے رسول خدا کے ایلا کیا تھا ایک مہینے کا اور مہینا تیس دن کا ہوتا ہے پس انتیس
دن کے بعد کیوں اوتر آئے پھر فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مہینا ہوتا ہے انتیس دن کا بھی نقل کی یہ بخاری نے **ف** ایلاء لغت میں کہتے ہیں
قسم کھانے کو اور شرع میں ایلاء اسکو کہتے ہیں کہ قسم کھاوے کہ میں بیوی کے پاس چار مہینے یا زیادہ چار مہینے سے نہیں جاونگا یعنی صحبت نہیں کرنے کا پس اگر قسم پوری کی
تو طلاق بائن پڑ جاتی ہے اور اگر قسم توڑ ڈالی تو ساقط ہو جاتا ہے ایلاء اور لازم آتا ہے کفارہ یا جزا اور اگر لونڈی کسی کی اسکے نکاح میں ہو اوس سے ایلاء
کرے تو ادنی مدت اوسکی دو مہینے ہیں پس اگر ان مدتوں سے کم کی قسم کھاوے تو وہ ایلاء شرعی نہیں ہے پس اس حدیث میں ایلاء لغوی مراد ہے یعنی
قسم کھائی کہ ایک مہینا تک بیبیوں کے پاس نہیں جانے کا اور سبب اوسکا یہ تھا کہ بیبیاں حضرت کی کچھہ نفقہ زیادہ مانگتی تہیں حضرت نے قسم کھائی کہ میں انکے پاس مہینے تک
نہیں جاونگا اور انہیں دنوں میں حضرت کے پاؤں مبارک میں چوٹ لگی تھی سبب گرنے کے گھوڑے پر سے پس حضرت بالاخانہ پر رہے اونتیس دن بعد اوس کے

اور ترمی شاید کہ وہ مہینا اونتیس دن کا تہا ایسلی اونتیس دن پر اکتفا کیا ۱۲ع **وعن** جابرٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِىْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ
فَوَجَدَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَاؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْرَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِى النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُنَّ حَوْلِىْ كَمَا تَرٰى يَسْاَلْنَنِى النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ
يَجَاُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ
يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَاَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ
اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِىْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِىْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَىَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ
وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِكَ بِالَّذِىْ قُلْتُ قَالَ لَا تَسْاَلُنِىْ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا
اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِىْ مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِىْ مُعَلِّمًا مُّبَشِّرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی ابوبکر درحالیکہ طلب پروانگی کی کرتی تہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی آپکی پاس انیکی پس پایا ابوبکر
نی لوگون کو بیٹہا حضرت کی دروازہ پر کہ پروانگی دی گئی کسیکو اونمین سے داخل ہونی کی کہا جابر نے پس پروانگی ہوئی واسطی ابوبکر صدیق کے
پس داخل ہوی پہر آئی حضرت عمر اور پروانگی طلب کے پس پروانگی دی گئی اونکو پس پایا عمر نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ گرد حضرتکی تہین
عورتین اون کی اور حضرت تہی غمگین خاموش کہا جابر نی یعنی کہ کہا حضرت عمر نی یعنی اپنی دل مین البتہ کہون مین کچہہ
کہ ہنساون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا عمر نی یا رسول اللہ اگر دیکہو تم خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی اونکی تہی طلب کی مجہسی خرچ روٹی پانی کا یعنی زیادہ
عادت سی تو کہڑا ہوو مین طرف اوسکی اور کوٹون اوسکی گردن پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہ عورتین کہ گرد میری بیٹہی ہین جیساکہ
دیکہتا ہی تو طلب کرتی ہین مجہسی خرچ یعنی زیادہ عادت سی پس کہڑی ہوئی ابوبکر طرف عائشہ کی کوٹنی لگی گردن عائشہ کے اور کہڑی ہوئی عمر طرف
حفصہ کی کوٹنی لگی گردن حفصہ کی حضرت ابوبکر اور عمر دونون نی کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی وہ چیز کو کہ نہین حضرت پاس
پس کہا عورتون نی قسم ہی خدا کی نہین مانگین گے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ کبہی کہ نہو اونکی پاس پہر الگ ہوئی حضرت جورون
سی ایک مہینا یا اونتیس دن یعنی بنابر قسم کی اور یہ شک راوی ہی پہر اوتری یہہ آیہ ای نبی کہہ اپنی عورتون سی یہانتک کہ پہنچی اس لفظ تک
للمحسنات منکن اجرا عظیما کہا جابر نی پس شروع کیا حضرت نی کہنا اس بات کا حضرت عائشہ رضہ سی یعنی اس لیی کہ وہ بہت عقلمند اور افضل تہین
سب بیویون مین پس فرمایا ای عائشہ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ بیان کرون روبرو تیری ایک بات کہ چاہتا ہون کہ نہ جلدی کری تو اوس مین
یعنے اوسکی جواب مین ابہی یعنی یہانتک کہ مشورہ کری تو مان باپ اپنی سی کہا عائشہ نی کیا ہی وہ ای رسول خدا کی پس پڑہی حضرت نی روبرو
عائشہ کی آیۃ مذکورہ کہا عائشہ نے کیا تمہاری مقدمہ مین ای رسول اللہ کی مشورہ کرون اپنے مان باپ سی یعنی مشورہ اوس امر مین کرتی ہین کہ اوسمین
کچہہ تردد ہوتا ہی اور مجہکو اسمین کچہہ تردد نہین بلکہ اختیار کیا مینی اللہ کو اور رسول اوسکیکو اور گہر اخرۃ کو اور سوال کرتی ہون مین آپ سے

یہ کہ نہ خبر دو کسے عورۃ کو اپنی عورتون مین سے ساتھ اوسکی خبر کی کہ کہا مینے فرمایا حضرت نے نہین پوچھے گی مجھسے کوئی عورۃ اونمین سے
مگر کہ خبر دونگا مین اوسکو تحقیق اللہ تعالی نے نہین بھیجا مجھکو کسیکے رنج دینیکو اور نہ خواہ مخواہ کسیکے تکلیف دینے کو ولیکن بھیجا ہے مجھکو احکام دین
سکہانیکو اور آسانی کرنے کو نقل کیا یہ مسلم نے **ف** یا عمر نے الخ شاید کہ یہ قصہ پردے کے حکم ہونے سے پہلے کا ہے اور ہنساؤن الخ یعنی کوئی
بات خوش طبعی کی کہون تا حضرت کا ملال رفع ہو اور خوش ہون اسسے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آدمی کو کہ جب اپنی دوست کو غمگین دیکھے تو اچھی
بات اوسکے آگے کہے کہ وہ ہنسے اور خوش ہو اور مشغول ہو اوسمین چنانچہ آیا ہے کہ جب حضرت اپنے کسی صحابیکو غمگین دیکھتے تو خوش کرتے اوسکو
ساتھ خوش طبعی کے اور آیۃ مذکورہ ساری یون ہے یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن
سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما حاصل آیۃ کا یہ ہے کہ کہدے اے محمد اپنی
بیویون کو کہ مین نے تو اختیار کیا ہے فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی ہو میری فقر پر تو خبر دو مجھکو اور آؤ میرے پاس فائدہ مند کرون مین
تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچھی طرح اور اگر راضی ہوگی میری فقر پر اور ارادہ کرو گی رضامندی خدا اور رسول کا اور ملنے
جنت کا تو تمکو اللہ تعالے عوض اس مشقت کے ثواب دیگا بڑا اور مشورہ کر یو الخ حضرت نے یہ اسلیے فرمایا کہ عائشہ صغیر سن تہین مبادا بایقضا
سن کے دنیا اختیار کرین اور آخرۃ نہ اختیار کرین اور راضی ہون مجھسے جدا ہونے پر تو اونکو ہی ضرر پہنچیگا اور اونکے مان باپ کو بھی اور اگر اپنے ماں باپ
پوچھین گے تو وہ وہی صلاح دین گے جو اونکے حق مین بہتر ہو سگے اور حضرت عائشہ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ جو کچھ مینے جواب
دیا ہے اسکی خبر اور کسی بیوی کو نکیجیگا سبب اوسکا یہ تہا کہ منظور اونکو یہ تہا کہ شاید کوئی بیوی دنیا کو اختیار کرے اور حضرت کی نکاح سے نکل جاوے اور یہ بات اونہون
نے بسبب نہایت محبت کے حضرت سے اور غیرت کرنے کی سوکنون پر کہی پس حضرت نے فرمایا کہ یہ مجھسے نہین ہونے کا جو کوئی پوچھے گی مین کہدونگا کہ
اسمین بہلا اونکا ہے اگر مین نکہون تو بے شفقتی ثابت ہوتی ہے مجھکو اللہ نے کسیکے رنج اور تکلیف دینے کے لیے نہین بھیجا ہے بلکہ مجھکو تعلیم خلائق
اور آسان کرنے امور اونکے کے لیے بہیجا ہے ع ح **وعن عائشۃ قالت کنت اغار علی اللاتی وھبن انفسھن لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اتھب المرأۃ نفسھا فلما انزل اللہ تعالی ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک
من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک قلت ما اری ربک الا یسارع فی ھواک متفق علیہ**
اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا تہی مین عیب کرتی اون عورتون پر کہ بخشتین نفس اپنے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہتی مین کیا بخشتی
ہے عورۃ نفس اپنا پس جب اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ کہ الگ کر تو جسکو چاہے اون مین سے اور ٹہکانا دے اپنی طرف جسکو چاہے اور جسکو طلب کرے تو
اون عورتون مین سے کہ الگ کیا تو نے پس نہین گناہ تجہپر کہتی ہین عائشہ کہ کہا مینے نہین دیکہتی مین پروردگار تیرے کو مگر کہ جلدی کرتا ہے بیچ
رضا و خواہش تیری کے نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عائشہ اسلیے عیب کرتی تہین کہ ہبہ کرنا عورتونکا اپنے نفس کو دلالت
کرتا ہے اونکی حرص پر اور قلت حیا پر اور واقع مین یہ بات اچہی ہے کہ حضرت کو اپنا نفس ہبہ کرتی تہین یہ طالع اونکی اور کہتی مین یعنی ازراہ
انکار کے کہ آیا بخشتی ہے عورۃ نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آیا نہین حیا کرتی عورۃ اسسے کہ بخشے نفس اپنا مرد کو اور الگ کر تو الخ یعنی ترک
کر دے تو ساتھ سلانا جسکا چاہے تو اون عورتون سے اور ٹہکانا دے اپنے ساتھ سلا جسکو چاہے تو یا طلاق دے تو جسکو چاہے اور نکاح مین رکھ جسکو چاہے
یا معنی آیۃ کی یہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنیسے جسکو چاہے تو عورتون امت اپنی کیسے اور نکاح کر جسسے چاہے تو کہا نووی نے صحیح یہ ہے کہ یہ ناسخ ہے اس آیۃ کے
لایحل لک النساء من بعد اسلیے کہ صحیح یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ مباح کی گئین اونکے لیے عورتین سوائے

بیویون رضی اللہ عنہن اور کہا بغوی نی کہ مشہور تر قولون کا یہ ہی کہ یہ آیت حضرت کی بیویونکی نوبت کی مقدمہ مین اوتری ہی کہ پہلی حضرت پر نوبت شہرانے
بیویونکی لیی واجب تہی سبب یہ اوتری تو ساقط ہوئی حضرت سی نوبت اور حضرت کو اختیار ہوا کہ جسکی باس چاہین رہین اور جسکو طلب کریی تو اوراراد کریو
اپنی ساتھ سلانیکا اون عورتون مین سی کہ الگ کیا تونی نوبت سی پس نہین گناہ تجہپر پس مباح کیا اللہ تعالی نی حضرت کی لیی واسطی بزرگی اور شرافت کی سب
مردونپر ترک کرنا نوبت کا واسطی بیویون اپنیکے کہ جسکو چاہین غیر نوبت مین ساتھ سلاوین اور جسکو چاہین روز نوبت مین نہ سلاوین اور نہین دیکہتی مین
الخ یعنی نہین گمان کرتی مین پروردگار تیریکو مگر جلدی پہنچاتا ہی اوسچیز کو کہ خواہش کرتا ہی تو اور کہا نووی نے کہ یعنی تخفیف کرتا ہی تجسی اور فراخی کرتا ہی
تجہپر امور مین اور اسیلیے اختیار دیا تمکو انتہی یہہ ہبہ کرنیوالی نفس اپنی کو واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضون نے کہا کہ میمونہ تہین اور بعضون نی کہا ام شریک
اور بعضون نی کہا زینب بنت خزیمہ اور بعضون نے کہا خولہ بنت حکیم اور اس حدیث سی یہ ظاہر ہوتا ہی کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتون کیطرف سی

وَحَدِيثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ ذُكِرَ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اور حدیث جابر کی اتقوا اللہ فی النساء ذکر کی گئی بیچ
قصہ حجۃ الوداع کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي قَالَ هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
روایت ہی عائشہ سی یہ کہ وہ تہین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین کہا عائشہ نی پس دوڑی مین ساتھ حضرت کی اپنی پانونپر پس بڑہ گئی
مین حضرت سی پس جب فربہ ہوئی مین دوڑی مین حضرت کی ساتھ پس بڑہ گئی حضرت مجہسی فرمایا یہ بڑہ جانا بدلے اوس بڑہ جانی کی ہی یعنی پہلی کہ تو
مجہسے بڑہ گئی تہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** اپنی پانون پر یعنی سواری پر اور کہا طیبی نی کہ اس کلمہ سی تاکید منظور ہی جیسی کہتی ہین کہ لکہا مینی اپنی ہاتہہ سے
اور دیکہا مینی اپنی آنکہون سی اور اسمین بیان ہی حضرت کی حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیویون پر تاکہ پیروی کی جاوی حضرت کی اور کہا قاضی خان
نی کہ جائز ہی مسابقت چار چیزون مین اونٹ مین اور گہوڑی مین اور تیر اندازی مین اور پیادہ پا چلنی مین اور جائز ہی جبکہ ہو بدل ایک جانب سی اس طرح
کہ کہی اگر بڑہ جاوے مین تجہسی تو میری لیی اسقدر ہو اور اگر تو بڑہ جاوی مجہسی تو نہین ہی کچہہ تیری لیی اور اگر شرط کرین بدل کی جانبین سی تو یہ حرام ہی
اس لیے کہ یہ جوا ہی مگر یہ کہ جب داخل کرین دو نو ایک محلل کو یعنی حلال کرنیوالی کو درمیان اپنی پس کہی ہر ایک اگر بڑہ جاوی تو مجہسی تو واسطی میری
اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاون مین تجہسی تو میری لیی اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاوی تیسرا تو نہین ہی کچہہ اوسکی لیی پس یہ جائز ہی اور حلال اور مراد جائز
ہونی سی یہ ہی کہ وہ مال حلال طیب ہے نہ کہ استحقاق رکہتا ہی اوسکا اس لیے کہ استحقاق نہین ہوتا اور امرا جو دوڑنے والون سی کہدیتی ہین
کہ جو تم مین سی آگی نکل جاوی اوسکی لیی اسقدر ہی پس جائز ہی اور جائز ہی دوڑنا ان چار چیزون مین اس لیی کہ وارد ہوئی ہین انمین احادیث
اور سوای انکی اور کسی چیز مین کوئی حدیث آئی نہین شع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهِ لِاَهْلِيْ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین تمہارا بہترین تمہارا ہی واسطے
اہل اپنی کی اور مین بہترین تمہارا ہون واسطی اہل اپنی کی اور جسوقت کہ مرجاوی صاحب تمہارا پس چہوڑ دو اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے
اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی ابن عباس سی لفظ لاہلی تک **ف** اول جملہ حدیث کی معنی یہ کہ تم مین بہتر نزدیک خلق اور خدا کی وہ ہی کہ جو اپنی اہل کے
ساتھ بہلائی اور سلوک کرتا رہی اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہی اوسکی خوش اخلاقی پر اور اہل سی مراد میان بیوی اور اقربا اور خادم ہین اور
صاحب تمہارا یعنی کوئی شخص تم مین سی مرجاوی تو چہوڑ دو ذکر کرنا برائیون اوسکا مراد یہ ہی کہ مردونکی عیب نکرو جیسیکہ اور روایت مین آیا ہے

که یاد کرو موتے اپنی کو ساتھ بہلائی کی اور بعضوں نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ جب کوئی مر جاوی تو چہوڑ دو محبت اوسکی اور رونا اوسپر اور تعلق ساتھ اوسکی
اور بعضون نی کہا کہ صاحب سے مراد حضرت نی اپنی ذات مبارک رکہی ہی یعنی جب مین انتقال کر دون تو تاسف و تحیر بہت مکرو که الله کارساز تمہارا ہے
اور بعضون نی کہا کہ یہ معنی ہین اسکی کہ جب مین مرون تو چہوڑ دو مجکو اور نہ ایذا دو مجکو بسبب ایذا دینی کی اہل بیت میرے کو اور صحابہ میرے کو اور
متبع شریعت میری یعنی علما اور اولیا کو ÷ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا
وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ
فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی که عورۃ جسوقت پڑہی پانچون نمازین یعنی اوقات طہارت آئے
مین اور روزی رکہی ماہ رمضان کی یعنی ادا و قضا اور نگاہ رکہی شرمگاہ اپنی کو یعنی باز رکہی نفس اپنی کو فواحش سی اور فرمان برداری کری اپنے
خاوند کی یعنی وہ چیزین که فرمان برداری کرنی چاہیی بس چاہیی که داخل ہو جس دروازی بہشت کی سی چاہی نقل کیا یہ ابو نعیم نی حلیۃ الابرار مین ٭
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ
تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی که کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی که اگر حکم کرتا
مین کسیکو یہ که سجدہ کری واسطی کسیکی تو البتہ حکم کرتا عورت کو که سجدہ کری اپنی خاوند کو نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی سجدہ کرنا کسیکو درست
نہین سوای رب معبود کی اگر درست ہوتا کسیکو سجدہ کرنا تو بیویکو کہتا کہ اپنی خاوند کو سجدہ کری اس لیی که حقوق خاوند کی بہت ہین بیوی
اور وہ عاجز ہی ادا کرنی شکر حقوق اوسکی سی اور اسمین نہایت مبالغہ ہی بیچ واجب ہونی اطاعت خاوند کی بیوی پر ٭ ع وَعَنْ
اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ رضہ سی که کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی جو عورت که مری اس حال مین که خاوند اوسکا اوس سی
راضی ہو داخل ہوگی جنت مین نقل کی یہ ترمذی نی ف جو خاوند که عالم اور متقی ہو اوسکی رضامندی کا یہ ثواب ہی نه فاسق جاہل کے
رضامندی کا ÷ ع وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ
فَلْتَاْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی طلق بن علی رضہ سی که کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی که جسوقت کوئی شخص
بلاوی اپنی بیویکو اپنی حاجت کی لیی یعنی جماع کرنی کی لیی پس چاہیی که حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی اگرچہ مشغول ہو
شغل ضروری مین اور احتمال ضائع ہونی مال کا ہو جیسی که روٹی تنور مین پکاتی ہو اور خاوند بلاوی صحبت کرنی کی لیی تو اطاعت اوسکی کری
ع ح وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِيْ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ
لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی معاذ سی که نقل کی نبی صلی الله علیہ وسلم سی که
فرمایا نہین ایذا دیتی عورۃ اپنی خاوند کو دنیا مین مگر که کہتی ہی بیوی اوسکی حور بڑی آنکہون والی نه ایذا دی اسکو ماری تجکو الله یعنی دور
کری تجکو اپنی رحمت و جنت سی پس سوای اسکی نہین که وہ نزدیک تیری مہمان ہی قریب ہی که وہ جدا ہو ویگا تجسی اور آویگا طرف ہماری یعنی بہشت
مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی که یہ حدیث غریب ہے ف اور ایک روایت مین آیا ہی لعن الملائکۃ لعاصیۃ الزوج ان دونون
حدیثون مین دلالت ہی اسپر که ملاء اعلی یعنی آسمان رہنی والی مطلع ہوتی ہین اوپر اعمال اہل دنیا کی ٭ ع وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ

عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَیْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْهَا
اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے حکیم بن معاویہ قشیری سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہمارے کا اوسکے خاوند پر فرمایا یہ کہ
کہلاوے تو اوسکو جسوقت کہ کہاوے تو اور پہناوے اوسکو جسوقت کہ پہنے تو اور نہ مار مونہہ پر اور نہ کہہ برا اور نہ کہہ برا کرے تجکو اللہ اور نہ جدائی کر
اوس سے مگر گہر مین نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف نہ مار مونہہ پر اس لیے کہ وہ سب اعضا مین افضل ہے اور اوسی سے پہچانا جاتا ہے کیونکہ اگر
سوای مونہہ کی اور جگہہ مارے برتقدیر ظاہر ہونے فاحشہ کی یا ترک کرنے فرائض کی یا واسطے مصلحت تادیب کے تو جائز ہو اور مونہہ پر مارنا منع
بہر حال الا فتاوی قاضی خان مین لکہا ہے کہ خاوند کو جائز ہے یہ کہ مارے عورت کو چار باتون پر ایک تو ترک کرنے زینت پر جبکہ چاہے خاوند زینت
کرانا اوسکا اور دوسری جبکہ خاوند ارادہ کرے صحبت کرنے کا اور وہ نہ مانے باوجود نہونے عذر شرعی کی اور تیسری ترک کرنے نماز پر اور نہانا جنابت
سے اور حیض سے بمنزلہ ترک صلوۃ کی ہے یعنی اسپر بہی مارے اور چوتہی نکلنے پر گہر سے بغیر اذن خاوند کی اور نہ جدائی الخ یعنی اگرچہ مصلحت ہو اوسکی
جدائی مین تو جدائی نکر مگر بچہونی مین اور گہر مین رات کو نہ رہ بموجب قول اللہ تعالی کی واللاتی تخافون نشوزہن فعظوہن واہجروہن فی المضاجع
واضربوہن ع ح وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ امْرَاَةً فِیْ لِسَانِهَا شَیْءٌ یَعْنِی الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ
اِنَّ لِیْ مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا یَقُوْلُ عِظْهَا فَاِنْ یَّكُ فِیْهَا خَیْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِیْنَتَكَ
ضَرْبَكَ اُمَیَّتَكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت
ہے کہ اوسکی زبان مین ہے کچہہ یعنی زبان دراز ہے اور فحش بکتی ہے فرمایا طلاق دے اوسکو یعنی اگر اوسکی ایذا پر صبر نہین کرسکتا ہے تو طلاق دیدے
یہ امر اباحت کی لیے ہے کہا مینے تحقیق واسطے میرے اوس سے اولاد ہے اور واسطے اوسکی صحبت ہے یعنی موافقت قدیمی فرمایا پس امر کر اوسکو مراد اس سے
یہ ہے کہ نصیحت کر اوسکو یعنی خوش خلقی کی پس اگر ہوگی اوسمین کچہہ بہلائی قبول کریگی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈیکا سا نقل کی
یہ ابوداود نے ف لفظ یقول کلام راوی کی ہے کہ ساتہہ اوسکی مراد حضرت کی بیان کی ہے کہ لفظ مر سے مراد حضرت کی یہ ہے کہ نصیحت کر
اوسکو اور اخیر جملہ حدیث مین کچہہ اشارہ ہے طرف اسکی کہ اگر نصیحت نہ مانے تو مار کچہہ تہوڑا سا ع وَعَنْ اِیَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ
عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِیْ ضَرْبِهِنَّ فَاَطَافَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِیْرٌ یَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِیْرٌ یَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ
لَیْسَ اُولٰٓئِكَ بِخِیَارِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ایاس بن عبداللہ سے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارو خدا کی لونڈیون کو یعنی اپنی بیویونکو پس آئے عمر رض پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ دلیر
ہوگئین عورتین اپنی خاوندونپر یعنی بسبب آپکی منع کرنے کی مارنے سے پس رخصت دی حضرت نے اونکے مارنیکی پہر جمع ہوئین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیویون کے پاس بہت سی عورتین اسحال مین کہ شکوہ کرتی تہین اپنی خاوندونکا یعنی بسبب مارنے اونکیکی انکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق جمع ہوئین محمد کی بیویونکے پاس بہت سی عورتین شکایت کرتی ہین اپنے خاوندون کی نہین یہ لوگ بہتر تمہین نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ
اور دارمی نے ف نہین یہ لوگ یعنی جو کہ مارتے ہین اپنی عورتونکو بہت یا مطلق بہتر تم مین بلکہ بہتر وہ ہین کہ نہین مارتے ہین اونکو اور تحمل کرتے ہین اونکی ایذا

یا کچھ تھوڑا سا مارتی ہیں از راہ ادب کے اور نہیں مارتی اونکو بہت کہ باعث اونکی شکایت کا ہو شرح السنہ میں لکھا ہی کہ اسسی یہ سمجھا جاتا ہی کہ مارنا عورتونکا بسبب منع کرنی حقوق نکاح کی مباح ہی لیکن اچھا ہی یہ کہ بہت نہ ماری اور حکیم بن معاویہ سی جو حدیث گذری اوسکی فائدہ میں جو آیۃ لکھی گئی اوسسی معلوم ہوتا ہی کہ ماری عورتونکو از راہ تادیب کے اور اسحدیث سی منع معلوم ہوتا ہی مارنا وجہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ احتمال ہی کہ حضرت صلعم نی منع کیا ہو عورتونکی مارنیسی پہلی ورتر نی آیۃ مذکورہ کی پہر جبکہ دلیر ہوئین عورتین اذن دیا حضرت نی اونکی مارنی کا اور اوتری آیۃ موافق حضرت کی حکم کی پہر جبکہ مبالغہ کیا لوگون نے مارنی مین خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مارنا اگرچہ مباح ہو اونکی بدخلقی کی شکایت پر لیکن تحمل و صبر کرنا اونکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل و خوب ہی اور یہ معنی امام شافعی سی نقل کیے گئی ہین ؀ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَۃً عَلٰی زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہماری تابعدارون میں سے وہ شخص کہ بدراہ کری کسی عورت کو اوسکی خاوند پر یا غلام کو اوسکی مالک پر نقل کی یہ ابوداود نی ف یعنی ہماری تابعدارون سی نہیں ہی وہ کہ کسی عورت کا دل برا کروی اوسکی خاوند کی طرف سے اس طرح کہ ذکر کری اوسکی آگی برائی اوسکی خاوند کی یا خوبیان اجنبی کی اور بہکاوی کہ زیادہ طلبی کر اپنی خاوندسی اور اوسکی خدمت مین قصور کر یا غلام کو بہکاوی کہ تو بہاگ جا یا مالک کی خدمت مین کوتاہی کیا کر اور اوسکی حکم مین ہی بہکانا خاوند کو بیوی کی طرف سی اور بہکانا لونڈی کو اوسکی مالک کی طرف سی اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کی طرف سی ؀ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ رضؓ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان مین وہ ہی کہ بہت اچھا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اپنی اہل و عیال پر نقل کی یہ ترمذی نی ف اس لیے کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہی خوش خلاقی کا اور احسان کرنیکا تمام خلائق پر خصوصا اپنی اہل و عیال پر ؀ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اِلٰی قَوْلِهٖ خُلُقًا اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کاملترین مومنون کا ایمان مین وہ ہی کہ بہت اچھا ہو اونمین از راہ خلق کی یعنی تمام خلائق کی ساتھ خوش خلقی کری اور بہتر تمہاری وہ ہین کہ بہتر ہون واسطی عورتون اپنی کی یعنی اس لیے کہ وہ قابل رحم کی ہین بسبب ضعف و عجز کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور نقل کی یہ ابوداود نی لفظ خلقا تک ؀ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْكَ اَوْ حُنَیْنٍ وَفِیْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِیْحٌ فَکَشَفَتْ نَاحِیَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هٰذَا یَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِیْ وَرَاٰی بَیْنَهُنَّ فَرَسًا لَهٗ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَرٰی وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِیْ عَلَیْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهٗ جَنَاحَانِ قَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَیْمَانَ خَیْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتّٰی رَاَیْتُ نَوَاجِذَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عائشہ رضؓ سی کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی یا حنین سی اور عائشہ کی گہر کی شہ نشین مین پردہ پڑا ہو تہا پس چلی ہوا اور کہول دیا کونا پردی کا گڑیون پر سی کہ تہین عائشہ کی کہیلنی کی پس فرمایا حضرت نی کہ کیا ہی یہ ای عائشہ کہا عائشہ نی یہ گڑیان ہین میری اور دیکہا حضرت نی درمیان گڑیون ایک کہوڑا کہ اوسکی ہین دو پر کپڑی کی یا کاغذ کی پہر فرمایا حضرت نی

کیا ہی یہ وہ چیز کہ دیکھتا ہون مین درمیان گڑیون کی کہا عائشہ نی یہ گہوڑا ہی فرمایا حضرت نی بطریق تعجب کے کہ گہوڑا ہی اوسکی دو پرہین کہا
عائشہ نی کیا نہین سنا آپ نی کہ واسطی سلیمان کی گہوڑی تہی کہ اونکی پر تہی کہا عائشہ نی پس ہنسی حضرت یہانتک کہ دیکھین مینی کچلیان تسبکر
نقل کے یہ ابوداود نی **ف** تبوک نام ایک جگہہ کا ہی متعلقات شام سی اور غزوہ تبوک سنہ ۹ نو ہجری مین ہوا اور یا حنین یہ شک راوی ہی حنین
نام ایک جگہہ کا ہی کہ چند منزل ہی مکہ سی غزوہ حنین کا سنہ اٹہہ مین ہوا جن ایام مین کہ مکہ فتح ہوا اور حکم لڑکیونکی کہلینی کا گڑیون سی باب
اولی مین گذر چکا ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ
لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُّسْجَدَ لَهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ
فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ اَنْ يُّسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِيْ اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا
لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ
اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
روایت ہی قیس بن سعد سی کہ کہا آیا مین حیرہ مین کہ نام ہی ایک شہر کا کوفی کی پاس پس دیکہا مین نی وہانکی لوگون کو کہ سجدہ کرتی ہین
واسطی سردار اپنی کی پس کہا مینی یعنی اپنی دل مین کہ البتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین ساتہہ اسکی سجدہ کیا جاوی اونکو پہر آیا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا مینی کہ تحقیق مین گیا تہا حیرہ مین پس دیکہا مینی وہان کی لوگون کو کہ سجدہ کرتی ہین اپنی سردار کو پس آپ لائق
تر ہین ساتہہ اسکی سجدہ کیا جاوی واسطی آپکی پس فرمایا حضرت نی مجکو کہ خبر دی مجکو اگر گذری تو میری قبر پر کیا سجدہ کری تو قبر کو پس کہا
مینی نہین پس فرمایا نکرو اگر مین حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کری واسطی کسیکی تو حکم کرتا عورتون کو کہ سجدہ کرین اپنی خاوندونکو بسبب اسکی کہ مقرر کیا
اللہ نی مردونکا عورتون پر حق نقل کے یہ ابوداود نی اور نقل کی یہ احمد نی معاذ بن جبل سی **ف** فرمایا نکرو یعنی حالت حیات مین بہی اسطرح
نہ سجدہ کرو کہ فرمایا اللہ تعالی نی لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون ع **وَعَنْ** عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْاَلُ الرَّجُلُ فِيْمَا ضَرَبَ امْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمر رض
سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سوال کیا جاتا مرد بیچ اوس چیز کی کہ مارا اپنی عورۃ کو اوس چیز پر نقل کی یہ ابوداود ابن ماجہ نی
ف نہین سوال کیا جاتا مرد یعنی کچہہ گناہ نہین لازم آتا اپنی بیوی کی مارنی سی کہ بازپرس ہو دنیا و آخرۃ مین بشرطیکہ رعایت کری شرائط مارنی
کی اور حد سی نہ تجاوز کری او ضمیر مجرور یعنی لفظ علیہ مین جو ہی پہرتی ہی طرف حرف ما کی کہ مراد اوسی نشوز ہی جو کہ اس آیت مین آیا ہی اللاتی
تخافون نشوزہن الخ پس حاصل معنی اس جملہ کی یون ہون گی کہ گنہگار نہین ہوتا اپنی بیوی کی مارنی سی نافرمانی پر ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَتْ زَوْجِيْ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِيْ اِذَا
صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِيْ اِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهٗ قَالَ فَسَاَلَهٗ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِيْ اِذَا صَلَّيْتُ فَاِنَّهَا تَقْرَاُ بِسُوْرَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُوْرَةً وَّاحِدَةً
لَكَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَاَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِيْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ امْرَاَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا وَاَمَّا قَوْلُهَا اِنِّيْ لَا اُصَلِّيْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ
نَسْتَيْقِظُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ ہم پاس حضرت کی تہے پس کہا اوس عورت نے کہ خاوند میرا صفوان بن معطل مارتا ہی مجکو جبکہ نماز پڑہتی ہون اور افطار کروا دیتا ہی مجکو جب روزہ رکہتی ہون اور نہین نماز پڑہتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہی سورج یعنی حقیقۃً یا قریب نکلنی کی ہوتا ہی کہا راوی نی اور صفوان تہا پاس حضرت کی کہا راوی نی پس پوچہا حضرت نی صفوان سی اوس چیز سی کہ کہا عورۃ اوسکی نی پس کہا صفوان نی ای رسول خدا کی کہنا اوسکا مارتا ہی مجکو جسوقت نماز پڑہتی ہون مین پس تحقیق وہ پڑہتی ہی دو سورتین یعنی دراز ایک رکعت مین یا دو رکعتون مین حالانکہ مینی منع کیا ہی اسکو یعنی قراءۃ دراز پڑہنی سی کہا راوی نی پس فرمایا واسطی تصدیق اوسکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی قراءۃ ایک سورۃ یعنی بعد فاتحہ کی تو البتہ کفایت کرتی لوگونکو کہا صفوان نی اور کہنا اوس عورۃ کا کہ افطار کروا دیتا ہی مجکو جب روزہ رکہتی ہون پس تحقیق یہ روزی رکہتی چلی جاتی ہی یعنی ہمیشہ رکہتی ہی نفل روزی اور مین مرد جوان ہون نہین صبر کر سکتا یعنی جماع کرنی ذنکی سے اور رات کو کام مین مشغول رہتا ہون جیساکہ آگی مذکور ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ روزہ رکہی کوئی عورۃ یعنی نفل روزی مگر باذن خاوند اپنی کی اور کہنا اوس عورۃ کا کہ مین نماز نہین پڑہتا یہانتک کہ نکلتا ہی سورج پس سبب اسکا یہ ہی کہ ہم کام والی ہین یعنی بڑی رات تک کہیتون اور باغون کو پانی دیتی ہین سونا میسر نہین ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہی واسطی ہماری یہ یعنی عادت ہماری قوم کی کہ ایسیہی پڑی ہی کہ نہین جاگتی ہم یعنی جبکہ سوتی ہین اخیر رات مین یہان تک کہ نکلتا ہی سورج یعنی حقیقۃً یا قریب نکلنی کی ہوتا ہی فرمایا حضرت نی پس جسوقت کہ جاگی تو ای صفوان پس پڑہ نماز نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** صفوان جو پانی دیتا تہا زراعت و باغات مین بڑی رات تک وہین پڑکر سو رہتا تہا اور وہان کوئی جگانیوالا تہا نہین پس معذور تہا واللہ اعلم **ع وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی ساتہہ ایک جماعت کی مہاجرین اور انصار مین سی پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ کیا حضرت کو پس عرض کیا حضرت کی یارون نی ای رسول خدا کی سجدہ کرتی ہین آپکو چارپائی اور درخت یعنی باوجود ناسمجہی اور نہ مکلف ہونی کے ساتہہ تعظیم آپکی پس ہم لائق تر ہین یعنی اونسی یہ کہ سجدہ کرین آپ کو پس فرمایا عبادۃ کرو اپنی رب کو اور تعظیم کرو اپنی بہائی کی یعنی میری اور اگر مین حکم کرتا کسیکو یہ کہ سجدہ کری کسیکو تو البتہ حکم کرتا عورۃ کو یہ کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو اور اگر حکم کری خاوند اوسکو یہ کہ لیجاوی پتہر پہاڑ زرد سے طرف پہاڑ سیاہ کی اور پہاڑ سیاہ سی طرف پہاڑ سفید کی تو لائق ہی اوس عورۃ کو کہ بجالاوی حکم اوسکا نقل کی یہ احمد نی **ف** عبادۃ کرو الخ اسمین اشارہ ہی طرف اس آیۃ کی وما کان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانین اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادۃ کی تہا کہ واقع ہوا تہا حکم سے بسبب مسخر کرنی اللہ تعالی کی اور حضرت کو اللہ تعالی کی فعل مین دخل تہا نہین اور اونٹ معذور تہا اس لیے کہ حکم کیا گیا تہا پروردگار کی طرف سی مانند حکم کرنی اللہ تعالی کی فرشتون کو یہ کہ سجدہ کرین آدم علیہ السلام کو واللہ سبحانہ اعلم اور تعظیم کرو الخ یعنی میری محبت دلمین رکہو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن مین اور پہاڑ زرد سی الخ بیچ ذکر کرنی رنگ پہاڑون کے منظور مبالغہ ہی بیچ دور ہونی ان پہاڑونکی ایک دوسری سی اس لیے کہ پائی نہین جاتی ہین اس طرح کی پہاڑ پاس ایک دوسری کی کہ اگر پہاڑ ایک دور ہو

دوسری بہار سے اور خاوند حکم کری کہ اسپر سے تہہرا اوسپر لیجا تو مانی کہنا اوسکا غرض یہہ ہے کہ اگر حکم کری ایسا مشکل اپنی عورۃ پر تو بہی لائق ہے کہ حکم بجالاوی

اوسکا ع ح **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں قبول کیجاتی واسطے اونکی کوئی نماز یعنی کامل قبول نہیں ہوتی اور نہیں چڑہتی واسطے اونکی نیکی یعنی طرف اللہ تعالی کی ایک غلام بہاگا ہوا یہانتک کہ پہر آوی طرف مالکوں اپنی کی پس رکہی ہاتہہ اپنا بیچ ہاتہہ اونکی یعنی اطاعت کری اونکی اور دوسری وہ عورۃ کہ خفا ہوا اوسپر خاوند اوسکا اور تیسری نشے والا یہانتک کہ ہوش میں آوی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** مالکوں جمع جو کہا گویا اشارہ ہے طرف مالک کے اور اولاد اوسکی کی اون سے بہی وفاداری کری اور بعد لفظ زوجہا کی ایک روایت میں حتی یرضے عنہا بہی آیا ہے یعنی جس عورت کا خاوند اوس سے خفا ہوا اوسکی نماز نہیں قبول ہوتی اور عمل نہیں چڑہتی یہانتک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوس سے اور اس روایت میں یہہ لفظ نہیں ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہے اور مراد یہہ ہے کہ یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دے اوسکو ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا عرض کیا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی عورت بہتر ہے فرمایا وہ عورۃ کہ خوش کری اپنی خاوند کو جسوقت کہ دیکہی خاوند طرف اوسکی اور بجالاوی حکم اوسکا جسوقت کہ کچہہ فرماوی یعنی بشرطیکہ خلاف شرع نہو اور نہ خلاف کری اوسکا بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال اپنی کی ساتہہ اسطرح کی کہ ناخوش رکہی مرد اوسکو نقل کی یہہ نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** جسوقت کہ دیکہی یعنی اوسکی خوش اخلاقی دیکہکر خاوند اوسکا خوش ہو اور اگر صورت وسیرۃ دونو اچہی ہوں تو نور علی نور اور سرور علی سرور ہے اور نہ خلاف کری بیچ مال اپنی کی الخ یعنی جو مال حقیقت میں اوسکا ہو اوسکو بہی خلاف مرضی خاوند کی نہ خرچ کری اور یا مال اوسکی سے مراد مال مجازی ہے یعنی مال ہے اوسکی خاوند کا لیکن ہے اوسکی قبضہ تصرف میں اوسمیں خیانت نکری اور خاوند کی خلاف مرضی نہ خرچ کری اوسکو ع ‌ ‌ مولانا **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں جو شخص دیا گیا وہ چار چیزیں پس تحقیق دیا گیا بہلائی دنیا اور آخرت کی دل شکر کرنیوالا یعنی اللہ تعالی کا اوسکی نعمتوں پر اور زبان یاد کرنیوالی یعنی اللہ تعالی کو حالت خوشی ناخوشی میں اور بدن بلاؤں پر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈہونڈہی واسطے خاوند کی خیانت بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال خاوند کی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

باب ہے بیچ بیان خلع اور طلاق کی **ف** خلع ساتہہ پیش خ کی اسم ہے خلع سے کہ ساتہہ زبر خ کی ہے بمعنی نکالنی ایک چیز کی اور اکثر استعمال اسکا آتا ہے بیچ اوتارنی پہنی ہوئی چیز کی بدن سے مانند کپڑی اور موزی وغیرہ کی اور خلع شرع میں کہتی ہیں مال کی لینی کو عورۃ سے مقابلہ ملک نکاح کی ساتہہ لفظ خلع کی اور لکہا ہے مظہر نے کہ اختلاف کیا گیا ہے اسمیں کہ اگر کہی مرد کہ خلع کیا میں نے تجہسے عوض اتنی مال کی اور کہی بیوی قبول کیا میں نے اور حاصل ہووی فرقہ درمیان میاں بیوی کی تو آیا وہ طلاق ہے یا فسخ ہے پس مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا اور صحیح تر قول شافعی کا یہہ ہے کہ وہ طلاق بائن ہے اور مذہب امام احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہہ ہے کہ وہ فسخ ہے اور مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا یعنی بدلے خلع

کی اگر زیادتی اوسکی طرف سی ہو اور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہی خاوند کو لینا زیادہ اوس چیز سے کہ دی ہی اوسکو یعنی اوسکا مہر جو
دیا ہی زیادہ اوس سی نلی بدل خلع اور طلاق کی معنی لغت مین کہولنی اور چہوڑنی کی ہین اور شرع مین چہوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے
ج ع ٭ لمتی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَّلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ عورت ثابت بن قیس کی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا اے رسول خدا کی ثابت بن قیس پر
نہین غصہ ہوتی مین اور نہین عیب لگاتی اوسکی خلق مین اور نہ دین مین ولیکن مین ناخوش جانتی ہون کفر کو اسلام مین پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا پہیر دیگی تو اوسپر باغ اوسکا یعنی وہ باغ کہ مہر مین دیا تہا تجکو کہا اوسنی کہ ہان فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی ثابت کو کہ لیلی تو باغ اپنا اور طلاق دی اوسکو ایک طلاق نقل کی یہہ بخاری نی **ف** نہین غصی ہوتی الخ یعنی جدائی اوسکی مین
اس لیی نہین چاہتی کہ وہ بد خلق ہی اور اوسکی دین مین کچہہ نقصان ہی ولیکن مکروہ رکہتی ہون کفر کو یعنی کفران نعمت کو یا گناہ کو
یعنی مجہین اور اوسمین محبت نہین ہی اور بالطبع مجکو برا معلوم ہوتا ہی پس ڈرتی ہون کہ مجہسی نسبت اوسکی کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم اسلام
کی یعنی نافرمانی وغیرہ کہتی ہین کہ ثابت بن قیس رض بہت بدصورت اور ٹہگنی تہی اور انکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام تہا اون کا نہایت خوب صورت
تہین اس لیی وہ اونکو بری معلوم ہوتی تہی پس بموجب انکی عرض کرنیکی حضرت نی ثابت کو مصلحۃً حکم ایک طلاق دینی کا کیا اس سے
معلوم ہوا کہ اولی ہی طلاق دینی والیکو کہ ایک طلاق دی تا کہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع کر لی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا
کہ خلع طلاق ہی نہ فسخ اور صاحب ہدایہ نی ایک حدیث بہی نقل کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الخلع تطلیقۃ بائنۃ ٭ ع ح
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَةً لَّهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ
فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ
لَهَا النِّسَاءُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ اونہون نی طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض مین پس ذکر کیا یہہ حضرت عمر نی روبرو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس غصی ہوئی بسبب اس کام کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا کہ رجوع کری عبد اللہ ساتہہ
اوس عورت کی یعنی کہی مثلا کہ پہیر لیا مینی اوسکو طرف نکاح اپنی کی تاکہ تدارک کرے اس گناہ کا پہر رکہی اوس عورت کو اپنی
پاس یہان تک کہ پاک ہو وہ پہر حائضہ ہو اور پاک ہو حیض دوسری سی پہر اگر چاہی طلاق دینا اوسکا طلاق دی اوسکو حالت
پاکی مین پہلی اسکی کہ صحبت کری اوس سی پس یہہ ہی وہ عدۃ کہ حکم فرمایا اللہ تعالی نی کہ طلاق دیجاوین وقت اوس عدت کے
عورتین اور ایک روایت مین اسطرح سی ہے کہ فرمایا حضرت نی عمر کو کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کری ساتہہ اوسکی پہر طلاق دی اوسکو پاکی
کی حالت مین یعنی اگر حیض نہ آتا ہو اوسکو یا حالت حمل مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** غصہ ہوئی الخ اسمین دلیل ہی اوپر حرام ہونی طلاق کی حالت
حیض مین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ غصی ہوتے بغیر حرام ہونیکی اور سبب اسکی حرام ہونیکا یہ ہے کہ مبادا طلاق بسبب کراہت طبع کی دی ہو نہ واسطے مصلحت کے

کہ دیکہی ہی اوسمین اور حالت طہر مین یہ احتمال نہین ہوتا اور باوجود حرام ہونی کی اگر طلاق دی تو پڑجاتی ہی اسی لیی حضرت نے فرمایا کہ رجوع کرے سا تہہ اوسکی رجوع کرنا بعد طلاق کی ہوتا ہی اور لکہا ہی علما نی کہ فائدہ تاخیر کا دوسری طہر تک کیا ہی پہلی طہر مین کیون نہ طلاق دی اسکی کئی وجہین لکہی ہین ایک تو یہ کہ تا رجوع کرنا غرض طلاق کی لیی نہو بس چاہیی کہ رہنی دی ایک مدت تک کہ حلال ہی اوسمین طلاق دوسری یہ کہ یہ سزا ہی اوسکی فعل کی یعنی طلاق دینی کی حالت حیض مین تیسری یہ کہ طہر اول ساتہہ حیض کی کہ طلاق دی ہی اوسمین ایک حکم ایک چیز کی ہی پس اگر طلاق اول طہر مین دے تو گویا حیض ہی مین دی اور ان حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ باز رہنا طلاق سی دوسری طہر تک واجب نہین بلکہ اولی ہی واللہ اعلم پہر جاننا چاہیی کہ طلاق کی تین قسمین ہین احسن اور حسن اور بدعی احسن تو یہ ہی کہ ایک طلاق دی اوس طہر مین کہ جماع نہ کیا ہو اوسمین اور چہوڑ دے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوی عدۃ اوسکی اور حسن یہ ہی کہ تین طلاقین دی تین طہر مین کہ نہ جماع کیا ہو اونمین اگر ہو وہ عورۃ مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کی لیی ایک طلاق حسن ہی اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہی کہ ہر مہینی مین ایک طلاق دیجاوی اور جائز ہی انکو طلاق دینی بعد جماع کی اور بدعی یہ ہی کہ تین طلاقین دی یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہوا اوسمین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اوس طہر مین کہ جماع کیا اوسمین اور اسیطرح طلاق دینی اوسکو حیض مین یعنی یہ بہی بدعی ہی اور واجب ہے رجوع کرنا ساتہہ اوسکی صحیح تر روایت مین اگر ہو وہ مدخول بہا اور بعضون نی کہا کہ مستحب ہے رجوع کرنا پس جب پاک ہو پہر حائضہ ہو پہر پاک ہو تو طلاق دی اوسکو اگر چاہی اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہی کہ طلاق رجعی ہی اور بائن ہی طلاق رجعی تو یہ ہی کہ کہی ایک بار یا دو بار انت طالق یا طلقتک یا مانند انکیکی پس اسطرحکی طلاق دینی سی ایام عدۃ مین بغیر نکاح کی رجوع کر لینا جائز ہی یعنی اگر کہی کہ رجوع کی مینی تجہسی یا ہاتہہ لگائی یا مساس یا جماع کری تو رجوع اتنی سی ہوجاتی ہی حاجت نکاح جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہی ساتہہ الفاظ کنایات کی سوای تین الفاظ کی کہ وہ فقہ مین مذکور ہین پس طلاق بائن سی عورۃ نکاح مین سی نکل جاتی ہی جبتک کہ پہر نکاح نکری نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق یہ ہی کہ طلاق مغلظہ ہی اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہی کہ تین طلاقین ایکبارگی دی یا بتفریق اس طلاق سی نکاح کرنا درست نہین ہوتا جبتک کہ بعد اسکی عدۃ کی اور خاوند سی نکاح نکری اور وہ صحبت نکری اور طلاق ندی اور عدۃ نہ گذر لی اوسکی اور طلاق مخففہ مقابلہ مین اوسکی ایک یا دو ہین اور واقع ہوتی ہی طلاق ہر خاوند عاقل بالغ کی اگرچہ کسیکے جبر کرنیسے دی یا نشہ مین دی یا گونگا ہو کہ ساتہہ اشارہ معہودہ کی دی اور نہین واقع ہوتی طلاق لڑکیکی اور دیوانی کی اور سوتی کی اور مالک کی اپنی غلام کی بیوی پر اور اعتبار طلاق مین عورۃ کا ہی پس طلاق آزاد عورۃ کی تین ہین اگرچہ غلام کی نکاح مین ہو اور طلاق لونڈی کی دو ہین اگرچہ مرد آزاد کی نکاح مین ہو شرح ملتقی مولانا **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا مختار کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اختیار کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکیکو پس نہ شمار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکو ہمپر کچہہ یعنی اقسام طلاق سی نہ ایک نہ تین نہ بائن نہ رجعی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مختار کیا ہمکو اگر دنیا اور زینت دنیا کی چاہتی ہو تو آؤ تا فائدہ دیکر تمکو چہوڑ دون اور اگر خدا اور رسول خدا کو اور دار آخرہ کو چاہتی ہو تو تمہاری لیی اللہ کی پاس ثواب عظیم ہے اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہی اپنی بیوی کو کہ اختیار کر اپنی نفس کو یا مجکو اور اختیار کری وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوتی طلاق کسی طرحکی اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا اور اگر اپنی نفس کو اختیار کری تو واقع ہوتی ہے طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد رح کی اور طلاق بائن نزدیک امام ابوحنیفہ رح کی اور تین طلاقین نزدیک مالک رح کی اور منقول ہی بعضی صحابہ اور حضرت امیر المومنین علی رضی سی کہ واقع ہوتی ہی ایک طلاق رجعی بمجرد اختیار دینی خاوند کی بیوی کو اگرچہ اختیار کری

وہ خاوند کو اور زید بن ثابت کی نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہی پس حضرت عائشہ رضی نے رد کیا اونکی قول کو ساتھ بیان کرنی اس حدیث کے

ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا بیچ حرام کرنیکی کفارہ دی البتہ تحقیق ہی تمکو اسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر کوئی حرام کری ایک چیز کو اپنی پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اوسپر لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہیں ہوتی اور یہ مذہب ابن عباس کا ہی اور ہمارا مذہب بھی یہی ہی کہ اگر حرام کری کسی چیز کو اپنی پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی جیسے کہی شراب اسپر حرام ہی یا مال فلانی کا مجہپر حرام ہی تو یہ قسم ہی اگر نہ ارادہ کری خبر دینی کا پس جب کھا دیگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر تصدق کر دیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنی توڑنی والا قسم کا نہیں ہوگا پھر ابن عباس نے اپنی مذہب کے تقویت کی لیے یہ آیہ پڑہی لقد کان لکم الخ یعنی حضرت کی پیروی کرنی تمکو خوب ہی حضرت نی جب حرام کیا تہا شہد اپنی پر تو حکم کفارہ دینی کا نازل ہوا اس آیہ میں یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الایہ چنانچہ بیان اسکا حدیث آئندہ میں ہی پس لازم کرو تم متابعت حضرت کی اور اگر کہی حلال مال مجہپر حرام ہی یا کہی حلال خدا کی مجہپر حرام ہی تو فتوی اسپر ہی کہ اس کہنی سی طلاق پڑجاتی ہی اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کی اور اگر کہی بیوی کو کہ تو مجہپر حرام ہی تو ہوتا ہی ایلا اگر نیت کری حرام کرنیکی یا نہ نیت کری کچھ اور ظہار ہوتا ہی اگر نیت کری ظہار کی اور بد رہی یعنی لغو ہی اس کہنی سی کچھ نہیں ہوتا اگر نیت کری جھوٹ کی اور یہ عند اللہ ہی اور حاکم کی نزدیک ایلا ہی ہوگا اور اس کہنی سی طلاق بائن پڑتی ہی اگر نیت کری طلاق کی اور اگر تین طلاقوں کی نیت کری تو تین طلاقیں پڑتی ہیں اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق بائن پڑتی ہی اگرچہ نہ نیت کری طلاق کی ۔ ح درمختار

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ اَحَدًا يَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِهِ فَنَزَلَتْ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ رض سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی توقف فرماتی نزدیک زینب بیٹی جحش کی بیوی تہین حضرت کی اور پیتی نزدیک اونکی شہد پس ٹہیرایا آپسمین میں نی اور حفصہ نی کہ جسکی پاس ہم مین سی تشریف لاوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہی کہ تحقیق میں پاتی ہون تم مین سی بو مغافیر کی کیا کہایا ہی آپنی مغافیر پہر تشریف لائی حضرت ایک کی پاس اون مین سی یعنی عائشہ کی پاس یا حفصہ کی پاس اوسی کو یاد نہیں تا کہ کسکے پاس آئی پس کہا ایک نی اون میں سی واسطی حضرت کی یہ پس فرمایا حضرت نی کچھ مضائقہ نہیں پیا ہی مینی شہد نزدیک زینب بیٹی جحش کی پس ہرگز میں پہر نہیں پیونگا شہد اور تحقیق میں نی قسم کہائی ہی اوسکی نہ خبر کرنا ساتھ اسکی کسیکو یعنی تاکہ نہ شکستہ خاطر ہوں زینب بسبب یا زینی حضرت کی شہد پینا اونکی سی چاہتی تہی حضرت یعنی بسبب حرام کرنی شہد کی خوشی اپنی بیویوں کی یعنی بعضی بیوں کے پس اتری یہ آیہ اے نبی کیوں حرام کرتا ہی وہ چیز کو کہ حلال کی اللہ نی واسطی تیری چاہتا ہی تو خوشی اپنی بیویوں کی آخر آیہ تک نقل کے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** توقف فرماتے الخ یہ اکی روز نوبت کا ذکر نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہی کہ جب دورہ کرتی حضرت اپنی بیویوں پر اور آتی زینب رض کی پاس تو ٹہیر جاتی اور مغافیر ایک درخت کی میوہ کا نام ہی کہ مشابہ گوند کی ہوتا ہی اور بو اوسکی بری ہوتی ہی اور ایک گونہ مشابہ بوی شہد کی ہوتی ہی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ حضرت کو شہد مرغوب تہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب پاس تشریف لیجاتی دورہ میں تو وہ شہد پلایا کرتی تہین اور بسبب اسکی

حضرت انکی بہت بیری تہی یہ بات حضرت عائشہ کو ناگوار گذری اور انہون نے حضرت حفصہ سے کہ وہ بہی بیوی حضرت کی تہین اور حضرت عائشہ سے اتفاق رکہتی تہین مشورہ کر کر کلام مذکور حضرت سے عرض کرنا ٹہیرایا کہ تا حضرت شہد پینا اور انکی پاس ٹہیرنا موقوف کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذکر کیا ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ سَاَلَتْ زَوْجَہَا طَلَاقًا فِیْ غَیْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْہَا رَائِحَۃُ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو عورت کہ مانگی اپنی خاوند سی طلاق بلا ضرورۃ پس حرام ہی اوسپر بو جنت کی یعنی جبکہ مقربون اور محبوبون کو بو جنت کی ہر وقت پہنچی کی تو یہ محروم رہین گی اوسی نقل کی یہ احمد ترمذی ابو داؤد اور ابن ماجہ دارمی نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مبغوض ترین مباح میں طرف اللہ کی طلاق ہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی اگرچہ طلاق حلال و مباح ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک مبغوض و مکروہ ہی بہت چیزین ہیں کہ مباح ہیں اور ہیں مکروہ جیسیکہ ادا کرنا نماز فرض کا گہر میں بغیر عذر کی اور پڑہنا نماز کا غصب کی زمین میں مباح ہی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی لیکن مکروہ ہی ۱۲ ح وَعَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِکَاحٍ وَلَا عِتَاقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْکٍ وَلَا وِصَالَ فِیْ صِیَامٍ وَلَا یُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَلَا صَمْتَ یَوْمٍ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین طلاق پہلی نکاح سی اور نہین ازاد کرنا غلام کا مگر پیچہی مالک ہونی کی اور نہین جائز طی کی روزی کہنی یعنی پی درپی روزے رکہتی چلی جانا کہ رات کو افطار نکری جائز نہین اور آنحضرت کو یہ جائز تہا اونکی خصائص سے تہا اور نہین یتیم ہوتا بعد بالغ ہونیکی یعنی بعد بالغ ہونیکی یتیم نہین کہلانی کا اور نہین ہی شیر خوارگی بعد مدت دودہ چہڑانی کے یعنی دودہ چہڑانی کی مدت دو برس یا اڑہائی برس ہین اوسکی بعد دودہ پلادی تو حرمت نکاح کی کہ بسبب دودہ دینی کی ہوتی ہی وہ نہین ہوتی اور نہین جائز ناواجب رہنا دن کو رات تک نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** نہین طلاق الخ یعنی پہلی نکاح کی طلاق دیکی تو وہ طلاق نہین پڑتی اس لیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہی بغیر نکاح کی کیونکر ہو اور اسیطرح پر دیکہ پہلی مالک ہونی کی ازاد کری تو نہین ازاد ہوتا یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی اور احمد کی اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ جب اضافت کری طلاق کو طرف سبب ملک کی تو درست ہی جیسکہ اجنبی عورۃ کو کہی اگر نکاح کرون مین تجہسی تو تجہی طلاق ہی یا کہی کہ جس عورۃ سی مین نکاح کرون اوسکو طلاق ہی پس واقع ہوتی ہی طلاق وقت نکاح کرنیکی اور اسیطرح اگر ازاد کرنا منسوب کری طرف ملک کی جیسکہ کہی اگر مالک ہون مین اس غلام کا یا جس غلام کا تو وہ ازاد ہی پس بعد ملک مین آنی اسکیکے وہ ازاد ہو جاتا ہی پس حدیث ہماری نزدیک محمول ہی نفی تنجیز پر یعنی وقت کہنی کی طلاق نہین پڑتی ہی پس نفی تعلیق کی نہوئی اور چپ رہنا بعضے اگلی امتون مین عبادت تہا اور ہماری شریعت مین یہ درست نہین اور کچہ ثواب اسی نہین حاصل ہوتا مگر زبان بری اور لایعنی کلام کرنیسی ہر وقت چپ رہنا ضرور و بہتر ہی ۱۲ ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَلَا عِتْقَ فِیْ مَا لَا یَمْلِکُ وَلَا طَلَاقَ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا بَیْعَ اِلَّا فِیْمَا یَمْلِکُ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنے شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صحیح ہوتی نذر واسطی ابن آدم کی او سچیز مین کہ نہین مالک اور نہین ازاد کرنا اوسچیز

کہ نہین مالک اور نہین طلاق اوسچیز مین کہ نہین مالک نقل کی یہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابوداود نی اور نہین بیچنا مگر اوسچیز مین کہ مالک ہے
بیعے اوسکی عقد کا اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً **ف** نہین صحیح ہوتی نذر الخ یعنی اگر کہی واسطی اللہ کی ہی مجہپر یہ کہ ازاد کرون بن فلان غلام کو حالانکہ
وہ غلام وقت نذر کرنی کی اوسکی ملک مین نہین ہی تو نہین صحیح ہونیکی نذر اور اگر مالک ہوگا اوس غلام کا بعد اسکی تو وہ ازاد نہین ہونیکا اور بیان
طلاق اور ازاد کرنیکا اوپر کی حدیث مین گذرچکا ٭ ع **وَعَنْ** رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأُخْبِرَ
بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ
مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ
فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمْ
لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ اور روایت ہی رکانہ بیٹی عبدیزید کیسی کہ اوسنی طلاق دی اپنی عورۃ کو کہ نام اوسکا
سہیمہ تہا طلاق بتہ پس خبر دی رکانہ نی ساتہہ اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا مینی مگر ایک طلاق کا پس
پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سنی قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا تونی مگر ایک کا پس کہا رکانہ نی قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا مینی مگر ایک کا
پس پہروائی وہ عورۃ طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر دوسری طلاق دی رکانہ نی اوسکو بیچ عہد حضرت عمر رض کی اور تیسری طلاق
بیچ عہد حضرت عثمان کی نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی نہین ذکر کیا دوسری
اور تیسری کا **ف** طلاق بتہ یعنی کہا انت طالق البتۃ البتہ بتہ سی ہی بمعنی قطع کی یعنی یہ طلاق ایسی ہی کہ لگاو نہین رکہتی بالکل نکاح
سی نکال دیتی ہی عورۃ کو اور پہروائی الخ یعنی حکم کیا ساتہہ رجعت کی یعنی پہر لائی گئی نکاح مین ساتہہ اس قول کی راجعتہا الی نکاحی یہ معنی بموجب
مذہب شافعی کی ہین کہ طلاق بتہ اونکی نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہی اور اگر نیت کری ساتہہ اسکی دو کی یا تین کی تو موافق نیت کی ہوتی
ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک پڑتی ہی ساتہہ اس لفظ کی ایک طلاق بائن برابر ہی کہ نیت کری ایک کی یا دو کی یا کچہہ نہ نیت کری اور اگر نیت کری
تین کی تو تین پڑتی ہین پس انکی نزدیک لفظ ردہا کی معنی یہ ہین کہ پہر دیا اوسکو ساتہہ نکاح جدید کی ٭ ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ قصد کرنا اونکا بہی قصد ہی اور ہنسی کی راہ سی کہنا بہی قصد ہی نکاح کرنا اور طلاق دینا
اور رجعت نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** معنی جد کی ہین کوشش کرنی ایک کام مین اور
یہان مراد یہ ہی کہ لفظ جن معنوں کی لئی وضع کیا گیا ہی وہی معنی مراد رکہی جیسیکہ نکحت یا طلقت کہی اور معنی اوسکی مراد رکہی اور ہزل یہ ہی کہ وہ لفظ کہی
اور معنی اوسکی مراد نہ رکہی پس یہ تین چیزین ایسی ہین کہ معنی انکی مراد رکہی یا نہ رکہی واقع ہوجاتی ہین پس اگر ہنسی ہنسی مین میان مرد وعورت کی ایجاب قبول
ہوجاوی روبرو دو شاہد کی تو بہی نکاح ہوجاتا ہی اسیطرح سی طلاق ہنسی مین بہی پڑجاتی ہی اور اسیطرح سی بعد طلاق رجعی کی رجوع کرنی
مین ہنسی سی رجوع ثابت ہوجاتی ہی بخلاف اور چیزون کی مانند بیع وشراء وغیرہ کی کہ وہ ہنسی سی نہین لازم ہوجاتین ٭ ح ع **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ رَوَاهُ
أَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِيلَ مَعْنَى الْإِغْلَاقِ الْإِكْرَاهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا مینی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی

دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ اعتبار طلاق اور عدۃ مین عورۃ کا ہی نہ مرد کا پس اگر عورۃ آزاد ہوگی تو طلاقین اوسکی تین ہونگی اور عدۃ اوسکی
تین حیض اگرچہ غلام کی نکاح مین ہو اور اگر لونڈی ہو تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو یہو مذہب امام ابو حنیفہؒ کا
ہی یہی ہی اور امام شافعی کی نزدیک طلاق و عدۃ مین اعتبار عورۃ کا ہی اگر مرد آزاد ہوگا تو اوسکی بیوی کی طلاقین تین ہونگی اور عدۃ تین حیض
اگرچہ بیوی اوسکی لونڈی ہو اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی ہی
اسپر کہ عدۃ ساتھہ حیض کی ہی نہ طہر کی جیسکہ مذہب ہمارا ہی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد قول اللہ تعالی کی سی ثلاثۃ قروء تین حیض ہین تین طہر نہین ع

ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ
هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عورتین نافرمانی کرنی والیان اپنی خاوندون سے
اور خلع طلب کرنیوالیان وہ ہین منافق نقل کی یہ نسائی نی **ف** یعنی جو عورتین کہ طلب کرتی ہین خلع اور طلاق اپنی خاوندونسی بلا سبب وہ منافق
ہین یعنی عاصی ہین باطن مین اور مطیع ہین ظاہر مین ع **وَعَنْ** نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا
بِكُلِّ شَیْءٍ لَهَا فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی نافع سی کہ روایت کی ایک عورۃ آزاد کی ہوئے
صفیہ بنت ابی عبید کیسی یہ کہ صفیہ نی خلع کیا اپنی خاوند سی یعنی ابن عمر سی بدلی ہر چیز کی کہ تہی اوسکی پاس پس نہ انکار کیا اسکا عبد اللہ بن عمر نی نقل کی
یہ مالک نی **ف** انکار نہ کیا اسکا بسبب جائز ہونی خلع کی اگرچہ اس طرح مکروہ ہی ع **وَعَنْ** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثَ تَطْلِیْقَاتٍ جَمِیْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَیُلْعَبُ
بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا بَیْنَ اَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهٗ
رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ کہا خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کیسی کہ طلاق دی اپنی بی بی کو تین
طلاقین اکہٹی پس کہڑی ہوئی حضرت غصی مین پہر فرمایا کیا کہیلا جاتا ہی ساتہہ کتاب اللہ عزوجل کی حال آنکہ مین درمیان تمہاری ہون یہان تک کہ کہڑا
ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرون مین اوسکو نقل کی یہ نسائی نی **ف** کہیلا جاتا ہی یعنی استہزا کیا جاتا ہی ساتہہ کتاب اللہ کی اور مراد کتاب اللہ
سی یہ قول اللہ تعالی کا الطلاق مرتان اور لا تتخذوا ایات اللہ ہزوا یعنی طلاق شرعی طلاق دینی ہی بعد طلاق کی متفرق نہ اکہٹی اور امام ابو حنیفہؒ
کی نزدیک تین طلاقین اکہٹی دینی حرام و بدعت ہین چنانچہ اس حدیث سی ہی معلوم ہوتا ہی کہ تین طلاقین اکہٹی دینی حرام ہین اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نہین خفا ہوتی تہی مگر ساتہہ کرتی گناہ کی اور امام شافعیؒ کی نزدیک تین طلاقین اکہٹی دینی خلاف اولی ہی اور فائدہ متفرق طلاقین دینے
مین یہ ہی کہ شاید بعد طلاق کی اللہ تعالی خاوند کی دل کو مائل کردی بیوی کی طرف اور وہ رجوع کرلی اور خلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کے
حق مین کہ کہی اپنی بیوی کو انت طالق ثلاثا پس کہا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علما نی کہ تین طلاقین پڑتی ہین اور کہا طاوس اور بعضی اہل ظاہر نے
کہ ایک طلاق پڑتی ہی اور کیا نہ قتل کرون مین اس لیے کہ کہیلنا ساتہہ کتاب خدا کی کفر ہی یہ اسنی اس لیے کہا کہ نہ معلوم کیا کہ مراد آنحضرت کی زجر و
توبیخ ہی اور حقیقت کلام کی مراد نہین ہی ع **وَعَنْ** مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنِّیْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ
مِائَةَ تَطْلِیْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَیَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ
اتَّخَذْتَ بِهَا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا رَوَاهُ فِی الْمُوَطَّاِ اور روایت ہی مالک سی پہنچی اوسکو یہ بات کہ ایک شخص نی کہا عبد اللہ بن عباس کے روبرو
کہ تحقیق مینی طلاق دی اپنی بیوی کو سو طلاقین پس کیا دیکہتی ہو مجہپر یعنی کیا حکم دیتی ہو طلاق ہو گئے یا نہ ہوئے پس کہا ابن عباس نے کہ جدا

ہوئی وہ عورۃ تجسی ساتہہ تین طلاقونکی اور ستانوی طلاقین کہ باقی رہین سو مین سی پکڑا تونی ساتہہ اوسکی اللہ تعالی کی آیتونکو ٹہٹا نقل کے
یہ موطا مین **ف** اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا ایات اللہ ہزوا اور بیان اسکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ؞ ح وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا واسطی میرے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای معاذ نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز یعنی موجود روی زمین پر یعنی مستحبات مین سی کہ بہت پیاری ہو طرف اوسکی ازاد کرنی سی اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز روی زمین پر یعنی حلال چیزون مین سی کہ بہت بُری ہو طرف اوسکی طلاق دینی سے نقل کی یہ دارقطنی نی **ف** بردیکا ازاد کرنا اس لیی بہت پیارا ہی اللہ کی نزدیک کہ بسبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی بندگی مخلوق کیسی شل اوسکی ہی اور فارغ ہوتا ہی عبادت مولا کی لیی اور بسبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی اوسکی مالک کو آگ دوزخ کی سی اور طلاق دینی وہ بُرای اللہ کی نزدیک کہ بغیر حاجت کی اور بدون ضرورت کی ہو کہا ابن ہمام نی کبھی ہوتی ہی طلاق دینی مستحب یعنی اوس عورتکو کہ نماز نہ پڑہی ہو اور بدکار ہو اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ کسیکی بیوی نماز نہ پڑہتی ہو تو لایق ہی اسکو یہ کہ طلاق دے اوسکو اگرچہ نہو اوسکی پاس مال کہ ادا کری مہر اوسکا اور منقول ابو حفص بخاری سی ہی کہ کہا اونہون نی اگر ملی بندہ اللہ تعالی سی کہ مہر ہویگا اوسکی گردن پر ہو تو محبوب تر ہی طرف میرے اسی کہ صحبت کری ایسی بیوی سی کہ نہ نماز پڑہتی ہو اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ نکاح افضل ہی گوشہ نشینی سی عبادۃ کی لیی ؞ ع ؞

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثًا

باب ہی بیچ بیان اوس عورۃ کی کہ تین طلاقین دی گئی **ف** یعنی اس باب مین حکم ہی اوس عورۃ کا کہ جسکو تین طلاقین دی گئیں کہ وہ نہین حلال ہوتی پہلی خاوند کی لیی بغیر جماع کرنی دوسرے خاوند کی اور بعضی نسخون مین بعد لفظ ثلثا کی یہ عبارت بہی ہی وفیہ ذکر الظہار والایلاء یعنی اس باب مین ذکر ظہار اور ایلا کا بہی ہی اور معنی ظہار اور ایلار کی اور کچہہ مسائل اونکی آگی مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی ؞ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا آئی عورت رفاعہ قرظی کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا تحقیق مین تہی نزدیک رفاعہ کی یعنی اوسکی نکاح مین پس طلاق دی مجکو پس تین طلاقین دین مجکو اور نکاح کیا مینی بعد از رفاعہ کی عبد الرحمن بن زبیر سی اور نہین ساتہہ اوسکی یعنی ستر اوسکا مگر مانند پہند نی کپڑے کی یعنی عبد الرحمن نامرد ہی پس فرمایا حضرت نی کیا ارادہ رکہتی ہی تو پہر جانیکا طرف رفاعہ کی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نی نہ رجوع کر طرف اوسکی یہان تک چہکی تو مزا اوسکا اور چہکی وہ مزا تیرا نقل کیے بخاری اور مسلم نی **ف** یہان زبیر ساتہہ زبر ز کی اور ب کی زیر کی ہی اور سوای اسکی سب جگہہ ساتہہ پیش ز کی اور ب کی زبر کی ہی اور یہان تک کہ چکہی تو مزا اوسکا الخ یعنی جب تک کہ دوسرا خاوند صحبت نکری پہلی خاوند سی نکاح کرنا حلال نہین اور یہ حدیث مشہور ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ حلال ہونی عورت کی پہلی خاوند کی لیی فقط ہونا نکاح کا کافی نہین بلکہ ضرور ہی ہونا صحبت کا اور صحبت کرنی مین فقط دخول کافی ہی انزال شرط نہین ؞ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ

عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محلل کو اور محلل لہ کو نقل کی
یہ دارمی نی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی حضرت علی اور ابن عباس اور بن عامر سی راضی ہو اللہ ان سی **ف** محلل وہ ہی کہ جسنے
نکاح کیا کسیکے عورۃ سی کہ اوسکو تین طلاقین دی گئین ہین بقصد یا بشرط اسکی کہ طلاق دی اوسکو بعد صحبت کرنیکی تا حلال ہو جاوی
طلاق دینی والے کو نکاح کرنا اوسی اور محلل لہ خاوند اول ہے پس ان دونونکو لعنت کی اور اس حدیث سی یہ معلوم نہین ہوتا کہ عقد
باطل ہوتا ہی بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ صحیح ہوتا ہے اسلیے کہ ان نکاح کرنیوالیکو محلل کہا اور محلل جبہی ہوتا ہی کہ عقد صحیح ہو عقد فاسد سی محلل نہین ہوتا اور
شمنی نی کہا کہ محلل کو کہ خاوند دوسرا ہے لعنت اسلیے کی کہ اوسنی نکاح کیا بقصد فراق کی اور نکاح مشروع ہوا ہی دوام کی لیی پس تیس حکم بکرے مستعار
ہوا جیسکہ ایک حدیث مین آیا ہی اور محلل لہ کو یعنی پہلی خاوند کو لعن اس لیے کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد ظاہر کرنا دونونکی خساست کا ہے
کہ طبیعت سلیم نفرت کرتی ہی اس فعل قبیح سی نہ حقیقت لعن کی انتہی اور ہدایہ وغیرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر شرط ہو حلال کرنیکی زبانی اس طرح
کہ کہی محلل اوس عورۃ طلاق دی ہوئی کو کہ نکاح کرتا ہون مین تجہی اس لیی کہ حلال کرون تجکو تیری خاوند طلاق دینی والیکی لیی یا کہی عورۃ
کہ نکاح کرتی ہون مین تجہی اس لیی کہ حلال ہوؤنمین اپنی خاوند کی لیی تو یہ مکروہ تحریمی ہی اور اگر زبانسی نہ کہین اور نیت مین یہ بات ہو تو محلل
ماخوذ اور مستحق لعنت کا نہین ہوتا اس لیی کہ اوسکو اصلاح منظور ہی اور کہا ابن ہمام نی اگر نکاح کیا اوس عورۃ نی کہ تین طلاقین دی گئی تہے
غیر کفو سی بغیر اذن ولی کی اور صحبت کی اوسنی اوسی تو وہ عورۃ اول خاوند کی لیی حلال نہین ہوتی فتوی اسیپر ہی ؏ وَعَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُولُونَ يُوقَفُ الْمُولِي
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ کہا پایا مینے دس اور کتنی ایک صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کو کہ سب کہتی تہی کہ ٹہرایا جاوی ایلا کرنیوالا نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** ایلا یہ ہی کہ مرد قسم کہاوی کہ مین اپنی عورت سی
صحبت نہین کرنیکا چار مہینی یا زیادہ اس سی پس اگر صحبت نکی اور گذر گئی چار مہینی نہین پڑتی طلاق بمجرد گذر جانی چار مہینی کی نزدیک اکثر
صحابہ کی بلکہ ایلا کرنی والی کو ٹہیرائی یا تو رجوع کری اپنی عورۃ سی اور کفارہ دی اپنی قسم کا اور یا طلاق دی یہی مذہب امام مالک اور
شافعی اور احمد کا ہی اور کہا امام شافعی نی کہ اگر وہ نہ طلاق دی تو حاکم اوسکو ایک طلاق دی اور امام اعظم رح کی نزدیک یہ ہی کہ اگر صحبت کے
چار مہینی کی اندر تو لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور ساقط ہو جاتا ہی ایلا اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینی گذر گئی تو اوسپر ایک طلاق باین
پڑتی ہی اور اور مسائل ایلا کے فقہ مین دیکہنی چاہئین ؏ ح س وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَيُقَالُ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ
الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضَى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو أَعْطِهِ ذَلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِيُطْعِمَ
سِتِّينَ مِسْكِينًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ
بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي وَفِي رِوَايَتِهِمَا أَعْنِي أَبَا دَاوُدَ وَالدَّارِمِيَّ
فَأَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّينَ مِسْكِينًا اور روایت ہی ابی سلمہ سی یہ کہ سلمان

ابن صخر نی اور کہا جاتا تہا اوسکو سلمہ بن صخر بیاضی گردانا اپنی عورۃ کو اپنی پر مانند پیٹہ ماں اپنی کی یعنی کہا کہ تو مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کی ہی کہ اسکو
ظہار کہتی ہین یہانتک کہ گذری رمضان یعنی حرام کیا اوسکو اپنی پر گذرنی ماہ رمضان تک پس جبکہ گذر آدہا مہینا رمضان کا گر اسلمان
اوسپر ایک رات یعنی صحبت کی اوسی پہر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ آزاد کر ایک برده کہا سلمان نی نہین پاتا مین اوسکو یعنی مجکو اوسکا مقدور نہین فرمایا پس روزی رکہہ دو مہینی کی پی در پی کہا نہین طاقت
رکہتا مین یعنی اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ روزی رکہی دو مہینی کی پہلی جماع کرنیسی اور دو مہینی تک رک نہین سکتا بسبب شدۃ شہوت کی فرمایا کہلا
ساٹہہ مسکینون کو کہا نہین پاتا مین یعنی طعام ساٹہہ مسکینونکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی فروۃ بن عمرو صحابی کی کہ دی اوسکو
وہ عرق کہجورونکا کہ کوئی لایا تہا اور عرق ایک تہیلا ہوتا ہی کہجور کی پتونکا کہ سماتی ہین اوسمین کہجورین پندرہ صاع یا سولہ صاع تاکہ کہلاوے ساٹہہ
مسکینونکو نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی سلیمان بن یسار سی کہ اونی نقل کی سلمہ بن صخر سی مانند اسکے
کہا تہا مین ایک شخص کہ پہنچتا تہا عورتونکو اسقدر کہ نہین پہنچتا غیر میرا یعنی قوۃ جماع کی بہت رکہتا تہا اس سبب سے نہ رک سکا صحبت کرنی سے
اور بیچ روایت ان دونونکی یعنی ابو داود اور دارمی کی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی پس کہلا ایک وسق کہجور کا ساٹہہ مسکینونکو **ف** ظہار اسکو
کہتی ہین کہ تشبیہ دی اپنی بیوی کو یا اوسکی اوس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہی کل ساتہہ اوس عضو کی تشبیہ دی اوسکی جزو شائع کو ساتہہ اوس عضو محرم کی کہ
حرام ہی اوسکو دیکہنا اوسکا جیسی کہی بیوی کو کہ تو مجہپر حرام مانند پیٹہ ماں میری کی ہی یا سر تیرا اور مانند اوسکی یا نصف تیرا یا مانند اوسکی کی مانند پیٹہ
یا پیٹ ماں میری کی ہی یا مانند ران ماں میری کی یا مانند پیٹہ بہن میری کی یا پہپی میری کی یا مانند انکی اس طرح کی کہنی سے حرام ہو جاتی ہی صحبت کرنی
بیوی سی اور اسباب صحبت کی یعنی مساس وغیرہ یہان تک کہ کفارہ دی پس اگر صحبت کری اوس سی پہلی کفارہ دینی کی تو نہین لازم آتا اوسپر کچہہ
سوای استغفار کی اور پہلی کفارہ کی اور پہر صحبت نکری اوس سی یہانتک کہ کفارہ دے اور ظہار بیوی سی ہوتا ہی نہ لونڈی سی اور باقی مسائل
اوسکی فقہ مین دیکہنی چاہیین اور یہانتک کہ گذری رمضان کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر صحیح ہونی ظہار موقت کی اور کہا قاضی خان نی کہ
اگر ظہار موقت کری تو ہو جاتا ہی ظہار کرنی والا فی الحال اور جبکہ گذر جاوی وہ وقت تو باطل ہو جاتا ہی ظہار اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر ظہار
کری اور استثنا کری دن جمعہ کو مثلا تو نہین جائز اور اگر ظہار کری ایک دن یا ایک مہینی کا تو صحیح ہی قید لگانی اسکی اور نہین باقی رہتا
ظہار بعد گذرنی مدت کی اور کہلا ساٹہہ مسکینونکو یعنی پیٹ بہر کر دونون وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کی یا قیمت اوسکی دی پہلی صحبت کرنیسی
مانند آزاد کرنے بردہ کی اور رکہنی روزی کی اور تاکہ کہلاوی ساٹہہ مسکینونکو ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہین واجب ہے ایک ایک
صاع یعنی چار چار سیر دینا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ کہجورین دی تو ایک ایک صاع دی مانند فطرہ کی پس معنی اسکی یہ ہین کہ
استعانت کری ساتہہ اسکی یعنی اسمین اپنی پاس سی ملا کر ساٹہہ کو کہلاوی پس یہ اتنی نہین لازم آتا کہ سبکو اسمین سے کہلاوی اس لیی کہ اسکی بعد
کی روایت مین آیا کہ کہلا ایک وسق اور وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہی پس ہر مسکین کو ایک ایک صاع آیا ۳ ع **وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ**
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ نقل کی سلمہ بن صخر سی کہ نقل کی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق ظہار کرنی والیکی کہ صحبت کری پہلی کفارہ دینی سی فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن
ماجہ نی **ف** اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعضونی کہا ہی کہ اگر صحبت کری کفارہ سی پہلی تو واجب ہوتی ہین اوسپر دو کفاری اور جو

کوئی اپنی کسی بیوی کو کہے کہ تم مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کی ہو تو ہوتا ہی ظہار کرنی والا اون سب سے بلا خلاف اور خلاف ہے بیچ تعدد کفارہ کی ہی پر
ہماری نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک واجب ہوتی ہین کئی کفاری یعنی اونمین سی جسکی ساتہہ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اوسپر پہلی اسکی
ادا کرنا کفاری کا اور یہی کہا حسن اور زہری اور ثوری وغیرہم نی اور کہا مالک اور احمد نی کہ ایک کفارہ لازم آتا ہی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ حَجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ
عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتَّى يُكَفِّرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ

روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سی یہ کہ ایک شخص نی ظہار کیا اپنی عورت سی پہر صحبت کی اوسی پہلی کفارہ دینی سی پہر آیا
وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی پس فرمایا حضرت نی کونسی چیز باعث ہوئی تجکو اسپر عرض کیا اونی
یا رسول اللہ دیکہی مینی سفیدی پازیب او سکیکی چاندنی مین پس نہ روک سکا مین نفس اپنی کو صحبت کرنی او سکیسی پس ہنسی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور حکم کیا اوسکو یہ کہ نہ صحبت کری اوسی پہر یہانتک کہ کفارہ دے نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور نقل کی ترمذی نے مانند اسکی یعنی معنی اسکی
اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور نقل کی ابو داود اور نسائی نی مانند اسکی مسند او مرسل اور کہا نسائی نی مرسل نزدیکتر ہی ساتہہ صحت کی
مسندسی

بَابٌ

یہ باب ہی متعلق پہلی باب کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ
بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِي تَرْعَى
غَنَمًا لِي فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ
بَنِي آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ أَفَأُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللهُ فَقَالَتْ
فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ
قَالَ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ
قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ
لٰكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ
عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا فَقَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ
لَهَا أَيْنَ اللهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

روایت ہی معاویہ بن الحکم سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ایک لونڈی میری چراتی تہی ریوڑ
میرا پس آیا مین اوسکی پاس اس حال مین کہ نہ پائی مینی ایک بکری ریوڑ مین سی پس پوچہا مینی اوسی حال بکری کا کہ کیا ہوئی پس کہا اوسنی کہا گیا اوسکو
بہیڑیا پس غصہ ہوا مین اوسپر اور ہون مین بنی آدم مین سی کہ بحکم بشریت کی غصہ ہوتی ہین پس مارا مینی طمانچہ اوسکی منہ پر اور واجب ہے مجپر آزاد
کرنا بردی کا یعنی بسبب ظہار کی یا قسم کی یا کسی اور سبب سے کیا آزاد کردون مین اوسکو یعنی تاکہ وہ کفارہ بہی ادا ہو جاوی میری ذمہ سے

اور سبب مارنی طمانچہ کی کہ پشیمانی اور شرمندگی رکہتا ہون واسطی اوسکی خلاصی پاوُن پس فرمایا اوس لونڈی سی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ کہان ہی اللہ پس کہا اوسنی آسمان مین پہر فرمایا حضرت نی مین کون ہون پس کہا اوسنی تم ہو رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ازاد کر اسکو نقل کی یہ مالک نی اور مسلم کی روایت مین یون ہی کہ کہا معاویہ نی تہی میری لونڈی چراتی تہی ریوڑ میرا
جانب پہاڑ احد کی اور جوانیہ کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب احد کی پس دیکہا مینی ایکدن ریوڑ پس ناگہان بہیڑیا لی گیا تہا ایک بکری
میرے ریوڑ مین سی اور مین ہون مرد اولاد آدم مین سی غصہ ہوتا ہون جیسی غصی ہوتی ہین اولاد آدم کی یعنی ارادہ کیا مینی کہ مارون
اوسکو بہت جیسکہ مقتضا غصہ کا ہی لیکن مارا مینی اوسکو ایک طمانچہ پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی وزبان کیا
مینے روبرو حضرت کی یہ ماجرا پس بڑا جانا یہ امر مجہپر اور فرمایا کہ تونی بڑا گناہ کیا پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا نہ ازاد کرون مین اوسکو
پس فرمایا بلالا میری پاس اوسکو پس لایا مین حضرت کی پاس اوسکو پس فرمایا اوسکو کہان ہی اللہ کہا اوسنے آسمان مین فرمایا
کون ہون مین کہا اوسنی تم ہو رسول خدا کی فرمایا ازاد کر اسکو اس لیی کہ یہ مسلمان ہی **ف** کہان ہی اللہ نہین ارادہ کیا حضرت نے
اسی سوال کرنا مکان سی اس لیی کہ اللہ تعالی پاک ہی مکان اور زمان سی بلکہ مراد حضرت کی یہ تہی کہ کہان ہی جگہہ مراد اوسکی اور جگہہ ظاہر
ہونی یادشاہت اور قدرۃ اوسکی اور اسطرح سوال حضرت نی اس لیی کیا کہ اوسوقت مین کفار عرب بتونکو معبود جانتی تہی اور جہلا
سوای اونکی اور کسیکو معبود نجانتی تہی پس حضرت نے چاہا کہ معلوم کرین کہ آیا وہ موحدہ ہی یا مشرکہ ہی حاصل یہ کہ مراد حضرت کی اوسی نفی
معبودون کی تہی کہ وہ بہت ہین نہ ثابت کرنا آسمان کو جگہہ واسطی اللہ تعالی کی جب اوسنی جواب مذکور دیا تو معلوم کیا حضرت نے
کہ وہ موحدہ ہی اور مسلم کی روایت مین جو کہا کیا نہ آزاد کرون مین اوسکو اگر کوئی کہی کہ دونون روایتون مین تطبیق کیونکر ہو کہ اور کے
روایت مین تو کہا کہ واجب ہے مجہپر آزاد کرنا بردی کا کسی سبب سی کیا ازاد کردون مین اوسکو تاکہ وہ کفارہ بہی ادا ہو جاوے اور پشیمانی کہ اوسکی مارنی
کی سبب سے حاصل ہوئی وہ بہی دفع ہو اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ فقط بسبب مارنی کی آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہ ہی کہ پہلی
روایت مین تو صریح آگیا کہ مجہپر آزاد کرنا بردی کا ہی کسی سبب سے اور اس مارنیکی سبب سے ازاد کرنا مجکو ضرور پڑا آیا کفایت کریگا مجکو
ازاد کرنا بردیکا واسطی دونون امرونکی اور روایت دوسری مطلق ہی محتمل دونون امرونکو پس مطلق محمول ہی مقید پر یعنی یہان بہی وہی
مراد ہی کہ آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردیکا واسطی دونون امرونکی اور مراد مصنف کی اسحدیث کی لانی سی اس باب مین یہ ہی کہ کفارہ
ظہار مین بردہ مومن آزاد کرنا چاہیی مذہب شافعی یہی ہی اور حنفیہ نی حمل کیا ہی اسکو افضلیت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کی بڑی کتابونمین
دیکہنی چاہیی پہر بیان کفارہ کا بموجب مذہب حنفیہ کی یہ ہی کہ اول تو آزاد کرنا بردیکا لازم ہوتا ہی اور جائز ہی اسمین بردہ مسلمان
اور کافر اور مرد اور عورۃ اور چہوٹا اور بڑا اور کانا اور بہرا ایسا بہرا کہ جب پکارا جاوی تو سُن لی اور ایک ہاتہہ کٹا ہوا اور ایک پانون کٹا ہو
جانب مخالف سی یعنی مثلاً داہنا ہاتہہ کٹا ہو تو پانون بانیان کٹا ہوا اور جائز ہی مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچہہ اور نہین جائز ہی اندہا اور
ایسا بہرا کہ نہ سنی اصلا اور گونگا اور دونو ہاتہہ کٹا ہوا یا دونو انکوٹہی دونون یا اونکی کٹی ہون یا دونو پانون کٹی ہون یا ہاتہہ اور
پانون ایکہی طرف کی کٹی ہون اور نہین جائز ہی مجنون مطبق یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہین جائز مدبر اور ام ولد اور مکاتب
کہ کچہہ بدل کتابت مین سی ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی اور اگر بردہ نہ ملی تو روزی رکہی دو مہینہ کی پی در پی کہ
ہو اون مہینون مین رمضان اور نہ وہ دن کہ جن مین روزی رکہنی منع ہین یعنی ایام تشریق اور عیدین پس اگر صحبت کی بیوی سی ان دونون

نہینون مین رات کو قصدًا یا ذکو بہول کر تو از سر نو روزی رکہنے شروع کرے اور اگر افطار کری بعذر یا بلا عذر تو بہی
از سر نو رکہی اور اگر روزے نرکہہ سکی تو دیوی وہ یا نائب اوسکا ساٹہہ مسکینونکو ہر مسکین کو مانند فطرہ کی یعنی دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر
جو یا کہجورین یا قیمت اونکی اور صحیح ہی دینا سیر بہر گیہونکا ساتہہ دو سیر جو یا کہجور کی اور صحیح ہی اباحت کفارات مین اور فدیہ مین نہ
صدقات واجبہ مین اور اباحت اسکو کہتی ہین کہ کہانا پکا کر روبرو فقیر کی رکہدی جسقدر وہ چاہی کہالی پس یہ کفارات اور فدیہ مین
جائز ہی اور صدقات واجبہ مین مانند زکوۃ وغیرہ کی بدون مالک کر دینی کی نہین جائز پس اگر پیٹ بہر کر کہلادی دنکو اور رات کو یا
دن ہی کو کہلاوی دو روز تک یا رات ہی کو کہلاوی دو راتین تو جائز ہی اگرچہ تہوڑی سی کہانی مین اونکا پیٹ بہر جاوی اور
ضروری سالن ساتہہ جو کی روٹیونکی نہ ساتہہ گیہونکی روٹیونکی اور اگر کہلاوی ایک فقیر کو ساٹہہ روز تک تو جائز ہی اور اگر دیوی ایک کو طعام
ساٹہہ کا ایک ہی دن تو نہین درست اور اس صورت مین ایک ہی دنکا ادا ہوگا اور اگر صحبت کری بیوی سی درمیان مین کہلانیکی تو پہر از سر نو کہلانا
نہ شروع کری اور اگر دو ظہار ونکی کفاری مین ساٹہہ فقیر ونکو مثلاً گیہون دی ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہین صحیح ہی اگر دیگا تو ایک
ظہار کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار مین اسطرح دی تو دونو کفاری ادا ہو جائین گی اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیئی ع

بَابُ اللِّعَانِ

ملتقے لعان اور ملاعنت کی معنی ہین ایک دوسریکو لعنت کرنا اور شرع مین لعان اوسکو کہتی ہین کہ جب مرد اپنی
عورتکو تہمت زنا کی کری اور عورت اوسکی انکار کری کہی کہ تو مجپر تہمت کرتا ہی تو قاضی کی پاس جاوی اور قاضی اوسکی خاوند کو بلاوی پس
خاوند اگر چار گواہونسی ثابت کردی تو قاضی حد قائم کری اسکی بیوی پر اور اگر گواہونسی ثابت نکری تو قاضی حکم کری کہ اول مرد چار
بار گواہی دی اسطرح کہ گواہی دیتا ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ بیشک مین سچون مین سی ہون بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کیے مینے اسکو زنا کی اور اشارہ کرے
طرف عورۃ کی ہر بار پہر کہی عورت چار بار گواہی دی ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ یہ جہوٹا ہی بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کیے مجکو زنا کی اور پانچوین بار
کہی کہ غضب خدا کا اوپر یعنی عورت پر اگر ہو یہ مرد سچا بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کیے مجکو زنا کی اور اشارہ کری طرف مرد کی پہر جب ملاعنت کیے
مرد عورت نی تو تفریق کرے قاضی درمیان اونکی اور ہوتی ہی یہ طلاق بائن اور حرام ہوتی ہی عورۃ ہمیشہ کو مگر جسوقت جہٹلاوے
خاوند اپنی تئین تو حد لگائی جاوی اوسکو اور نکاح کرنا اوسی درست ہو جاویگا اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہمیشہ کو حرام ہوگئی اگرچہ خاوند
اپنی تئین جہٹلاوی ع ملتقے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اِنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نی کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو حکم اوس شخص کیسی کہ پاوی ساتہہ عورۃ

اپنی کی ایک شخص اجنبی کو یعنی اور یقین کری کہ اسنی زنا کیا ہی اوسکی عورۃ سی کیا قتل کرے اوسکو یعنی جائز ہی قتل اوسکا پس قتل کرینگی وارث مقتول
کی اس قاتل کو یا کیا کری یعنی آیا صبر کری عار پر یا کچہہ اور کری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ
تیری کی اور عورۃ تیری کی پس جا اور لیا لا عورۃ اپنی کو کہا سہل نے پس لعان کی دونون نی یعنی میان بیوی نی مسجد مین اور مین تہا ساتہہ اور لوگو
نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب فارغ ہوی دونون لعان سی کہا عویمر نی جہوٹ بولا مین اوسپر یا رسول اللہ اگر رکہون مین
اوسکو پہر طلاق دی اوسکو تین بار پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہو اگر لاوی یہ عورت بچی کو یعنی جو اسکی حمل مین ہے سیاہ رنگ اور
بہت کالی ہون آنکہین اوسکی اور بڑی ہون کولی اور بہرا ہوا ہو گوشت دونون پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا
اوسنی اسپر یعنی جس شخص کی طرف نسبت زنا کی کی تہی وہ ایسا ہی تہا پس اگر بچہ اسطرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوسکی نطفہ سی ہی اور اگر لائی
بچہ سرخ رنگ گویا کہ یا منی کی رنگ کا ہے پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جہوٹ بولا اوسپر یعنی عویمر سرخ رنگ تہا اگر بچہ سرخ رنگ ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس
معلوم ہوگا کہ جہوٹا ہی بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچہ کو اوس صفت پر کہ بیان کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سچی کرنی عویمر کی یعنی اوس
زانی کی صورت کا جنا پس تہا لڑکا پیچہی اسکی نسبت کیا جاتا تہا طرف ماں اپنی کی یعنی بموجب فرمانی حضرت کی الولد للفراش وللعاہر الحجر نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی **ف** کیا قتل کری اوسکو علما نی اختلاف کیا ہی بیچ حکم اوس شخص کی کہ مار ڈالا ایک شخص کو کہ پایا اوسکو اپنی بیوی کے
ساتہہ زنا کرتی ہوئی جمہور اسپر ہین کہ قتل کیا جاوی وسکو مگر یہ کہ چار گواہ گذرانی زنا پر یا اقرار کرین اسپر وارث قتیل کے تو نہ قتل کیا جاوے
لیکن اللہ کا گنہگار نہین اگر سچا ہوگا اور وحی اوتاری گئی الخ یعنی یہ آیتین اوتریں والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم آخر آیات
تک کہا بعضون نے کہ اوتریں یہ آیتین بیچ ماہ شعبان کے سنہ نو ہجری مین اور کہا ابن ملک نی کہ ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آیۃ لعان
کی اوتری عویمر کی حق مین اور اول لعان اسلام مین یہی ہوا اور بعضی عالمون نی کہا کہ آیۃ لعان کی اوتری ہلال بن امیہ کی حق مین اور اول
جو لعان کیا اسلام مین اسنی کیا چنانچہ حدیث ابن عباس کی کہ آگی آتی ہی اوس سی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی پس اس صورت مین معنی اس قول کی کہ وحی اوتاری
گئی بیچ قضیہ تیری کی الخ یہ ہونگی کہ تیری سی قضیہ مین یہ آیۃ اوتری اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ دونون کی مقدمہ مین اوتری ہو وے
شاید کہ سوال کیا ہو دونون نی بیچ دو وقتون متغائر کی پس اوتری ہو دونون کی حق مین اور سبقت کی ہو ہلال نی بیچ لعن کی اور جہوٹ
بولا مین اسپر الخ یہ کلام تمہید ہی اسکی تین طلاق دینی کی یعنے اگر رکہون مین اس عورۃ کو اپنی نکاح مین اور طلاق نہ دون اسکو تو لازم آتا ہی
مجہپر جہوٹ بیچ نسبت کرنیکی اسکو ساتہہ زنا کی اس لیے کہ رکہنا میرا اسکو نکاح مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ گویا مینی جہوٹ کہا وہ پاک ہی زنا سی

ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ لَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کے
اور بیوی اوسکی کی پس دور رہا وہ شخص فرزند اوس عورۃ کیسی یعنی ملاعنت کی سبب سے نسب لڑکیکا اوس شخص سی جاتا رہا اور جدائی کی حضرت نے
درمیان مرد و عورۃ کی اور ملا دیا لڑکیکو ساتہہ عورۃ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ حدیث ابن عمر کی کہ بخاری اور مسلم مین ہی یہ ہی کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نصیحت کی اوس شخص کو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرۃ کا یعنے تا جہوٹ نہ کہی و اقرار نہ کری عورت پر

اور خبر دی اوسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت کی سی پہر بلایا عورت کو اور نصیحت کیے اوسکو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اوسکو یہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہی عذاب آخرۃ کی سی **ف** جدائی کی یعنے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جدائیکا درمیان میان بوی کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ فرقہ درمیان میان بیوی کی بسبب تفریق حاکم کی ہوتی ہی نہ نفس لعان سی اور یہی مذہب ہی ابحنیفہ کا اور دلیل انکی یہ ہی کہ فرقہ اگر واقع ہوتی نفس لعان سی تو تین طلاقین کیون دیجاتین جیسکہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئین اور عذاب دنیا مراد عذاب دنیاسی قائم کرنا حد کا ہی کہ مرد نی عورتکو بہتان کیا زنا کا اور بخوف حد لگنی کی ساتہہ جہوٹی گواہونکی اثبات اوسکا کری یا عورت نی زنا کیا اور بخوف قائم کرنی حد کی اقرار اوسکا نہ کری اور ملاعنت کرین پس حضرت نی فرمایا کہ عذاب دنیا آسان ہی بنسبت عذاب آخرت کی بخوف یہان کی عذاب کی خلاف حق نکرو سچ سچ کہدو اور یہانکا عذاب سہل اختیار کرو تا وہان کی عذاب شدید سی بچو ۱۲ ع ح وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَیْنِ حِسَابُکُمَا عَلَی اللّٰہِ اَحَدُکُمَا کَاذِبٌ لَا سَبِیْلَ لَکَ عَلَیْھَا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَالِیْ قَالَ لَا مَالَ لَکَ اِنْ کُنْتَ صَدَقْتَ عَلَیْھَا فَھُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِھَا وَاِنْ کُنْتَ کَذَبْتَ عَلَیْھَا فَذَاکَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَکَ مِنْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی مرد و عورۃ لعان کرنیوالون کی کہ حساب تمہارا اللہ پر ہی ایک تم دونون مین سی جہوٹا ہی یعنی نفس الامر مین اور ہم حکم کرتی ہین بحسب ظاہر کی نہین راہ واسطی تیری اسپر یعنی نہین جائز تجکو یہ کہ رہی تو ساتہہ اس عورتکی بلکہ یہ تجپر ہمیشہ کو حرام ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ مال میرا یعنی دیا ہوا مہر میرا کیا جاتا رہیگا فرمایا نہین مال واسطی تیری یعنی پہیر لینا مہر کا تجکو نہین پہنچتا اس لیے کہ دو حال سی خالی نہین اگر سچ بولتا ہی تو وہ بہر پس وہ مال بدلی شرمگاہ اوسکیکے ہی کہ حلال کی تو نی اور اگر تو جہوٹ بولتا ہی تو پہیر لینا مہر کا اوس سی بہت دور ہی اور بہت دور ہی واسطی تیری یعنی جب حالت صدق مین نہ پہیرنا پہنچا تو حالت کذب مین بطریق اولی نہ پہیرنا چاہیئے نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** حساب یعنے محاسبہ تمہارا اور تحقیق امر تمہاری کی اور جزا دینی اسپر اللہ پر ہی اور بدلی شرمگاہ اوسکیکے الخ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لعان کرنیوالا نہ پہیر لے اگر دخول کیا ہی ساتہہ اوس عورتکی اور اسپر اتفاق ہی علما کا اور اگر دخول نکیا ہو ساتہہ اوسکی تو کہا ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک نی کہ اوسکی نصف ادا مہر ہی ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ھِلَالَ بْنَ اُمَیَّۃَ قَذَفَ امْرَاَتَہٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیِّنَۃَ اَوْحَدًّا فِیْ ظَھْرِکَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِذَا رَاٰی اَحَدُنَا عَلٰی امْرَاَتِہٖ رَجُلًا یَنْطَلِقُ یَلْتَمِسُ الْبَیِّنَۃَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْبَیِّنَۃَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَھْرِکَ فَقَالَ ھِلَالٌ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ فَلَیُنْزِلَنَّ اللّٰہُ مَا یُبَرِّئُ ظَھْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ فَقَرَاَ حَتّٰی بَلَغَ اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ فَجَاءَ ھِلَالٌ فَشَھِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَھَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَھِدَتْ فَلَمَّا کَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ وَقَفُوْھَا وَقَالُوْا اِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَکَّاَتْ وَنَکَصَتْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّھَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْیَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْھَا فَاِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَھُوَ لِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِہٖ کَذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰی مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَکَانَ لِیْ وَلَھَا شَاْنٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ ہلال بن امیہ نی تہمت زناکی کی اپنی عورۃ کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ شریک بن سحما صحابی کے

یعنے کہا کہ اسنے زنا کیا اس شخص کی بیوی سے بس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ہلال سے کہ گواہ لا یا حد ماری جاویگی تہمت کے تیری پیٹھ پر بس عرض کیا
ہلال نے یا رسول اللہ جسوقت کہ دیکھے ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوے کہ ڈہونڈے گواہ یعنی ایسے وقت میں کہان ایسی فرصت ہے کہ گواہ کرے
کسیکو اور یہ کیا جگہ ہے گواہ کرنیکی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے گواہ قائم کرو ورنہ حد لگیگی تیری پیٹھ پر پس کہا ہلال نے قسم ہے اوس ذات کے
کہ بہیجا آپکو ساتھ حق کی تحقیق میں سچا ہون پس البتہ اوتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کریگا پیٹھ میری کو حد تہمت سے پس اوتری جبرئیل اور اوتارین حضرت پر
یہ آیتین اور وہ لوگ کہ تہمت کرتے ہین اپنی بیویون پر پس پڑہین یعنی اسکے بعد کی آیتین یہانتک کہ پہنچے ان کان من الصادقین تک پس آیا ہلال اور گواہی دے
یعنے لعان کیا کہ اوسمین پانچ گواہیان ہین جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہوچکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بیشک اللہ تعالی جانتا ہے کہ ایک
تم مین سے جہوٹا ہے پس آیا ہے تم مین سے کوئی توبہ کرنیوالا پہر کہڑی ہوئی عورت ہلال کی اور لعان کیا پس جب پہنچی نزدیک پانچوین گواہی کی روکا
اوسکو یعنی صحابہ نے اور کہا تحقیق یہ پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہے یعنی تفریق کو درمیان تمہارے یا واجب کرنیوالی ہے یعنی عذاب کو اگر جہوٹ بولی
ہے کہا ابن عباس نے پس ٹہہر گئی وہ عورت اور ہٹی یعنی تردد کیا کہ اوسکی حال سے معلوم ہوتا تہا کہ پانچوین گواہی نہین دیگی یہانتک کہ گمان کیا
ہمنے کہ وہ پہر جاویگی اپنی کہنے سے پہر کہا اوس عورت نے کہ نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکے لعان سے اور رجوع
کرنیکی طرف تصدیق خاوند کی پہر گذری یعنی پانچوین گواہی بہی دی اور پورا کیا لعان کو اور حضرت نے حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیکہتے رہو اس عورت کو پس اگر لائی لڑکا سرمہ گین آنکہون کا بہاری سرینونکا موٹی پنڈلیونکا پس وہ شریک بن سحما کا ہے کہ وہ بہی
ایسا ہی تہا پس لائی وہ عورت لڑکا اسطرحکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتا حکم کہ گذرا کتاب اللہ سے کہ حد و تعزیر متلاعنین کیلیے
نہین ہے تو البتہ ہوتا واسطے میرے اور واسطے اوس عورت کے ایک کام یعنے دیکہتے کہ کسطرح تنبیہ کرتا اوسکو بسبب مشابہ ہونے بچہ کے ساتہہ زانی کے تاکہ عبرۃ ہوتے
دیکہنے والونکو نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول لعان اسلام مین یہ ہوا اور اسمین آیۃ مذکورہ اوتری اور تحقیق
اسکی پانچ فائدہ حدیث سہل کی گذرچکی اور بیشک جانتا ہے الخ ظاہر تر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قول بعد فارغ ہونے اون دونون کے
لعان سے اور مراد یہ ہے کہ لازم ہے جہوٹے کو توبہ کرنی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے یہ قول کہا پہلے لعان کے واسطے ڈرانے اون دونون کے
لعان سے اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ حاکم کو مظنہ اور علامتون اور قرائن پر نہ التفات کرنی چاہیے اور حکم کرے ساتہہ ظاہر اوس چیز کے کہ
مقتضے ہون اوسکو دلیلین شرع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهٗ حَتّٰی**
اٰتِیَ بِاَرْبَعَۃِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ
لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ
سَیِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہا سعد بن عبادہ نے اگر پاؤن مین ساتہہ اپنے عورۃ کے کسیکو نہ
ہاتہہ لگاؤن اوس شخص کو یعنے نہ مارون اور نہ قتل کرون اوسکو یہانتک کہ لاؤن مین چار گواہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان کہا سعد نے یون نہین قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہے آپکو ساتہہ حق کی تحقیق مین البتہ جلدی سے
مارتا اوسکو ساتہہ تلوار کی پہلے اسکی کہ شاہد لاؤن فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنو طرف اوس چیز کی کہ کہتا ہے سردار تمہارا یعنی سعد تحقیق
وہ البتہ غیرۃ مند ہے اور مین زیادہ غیرۃ مند ہون اوس سے اور اللہ زیادہ غیرۃ مند ہے مجہسے نقل کی یہ مسلم نے **ف** سعد نے جو کلام مذکور کہا تو

یہ کچھہ حضرت کی قول کو رد نہین کیا اور مخالفت حضرت کی حکم کی اونکو منظور نہین تہی بلکہ اونہون نی یہ خبر دی خال نفس اپنی کی کہ میرا حال تو یہ ہے اور غیرۃ و غضب میرا اس مرتبہ کو پہنچا ہی اور حکم شرع یہ ہی بین کیا کرون اسلیے حضرت نی فرمایا کہ سنو طرف اوسچیز کی کہ کہتا ہی سردار تمہارا مقصود آنحضرت کو اس کلام سی تعریف کرنی اونکی اس صفت کی ہی اور اشارہ ہی اسپر کہ یہ صفات بزرگون اور عادات سرداروں سی ہے اگرچہ حکم شرع یہی ہے اور یہی حاصل یہ کہ حضرت نی سعد کا عذر بیان فرمایا کہ یہ کلام بسبب غیرت کی اونسی صادر ہوا ہے ایسی تقریر اور اثبات اونکی کلام کا منظور نہین ہی اور کہا مظہر نی کہ جواب دیا سعد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا بطمع اسکی کہ اجازت ہو قتل کرنی کی نہ ازراہ رد کرنی قول حضرت کی پس جب حضرت نے انکار کیا اسکا تو اونہون نی سکوت کیا اور غیرت کہتی ہین تغیر حالت کو کہ پیدا ہوا دمی مین وقت دیکہنی ایکچیز ناگوار کی اپنی اہل مین اور یہ بہ نسبت اللہ تعالے کی محال ہی پس اللہ تعالی کی غیرت ناک ہونیکی معنی یہ ہین کہ وہ منع فرمانی والا ہی بندونکو گناہون سی تا جناب قرب اپنی سی کیسی دور نہ پڑین ٭ع ح **وَعَن** الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا کہا سعد بن عبادہ نی اگر دیکہون مین کسی شخصکو ساتہہ بیوی اپنی کی البتہ مارون مین اوسکو ساتہہ تلوار کی نہ ساتہہ جانب پشت تلوار کی بلکہ جانب تیز سی پس پہنچی یہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا اپنے صحابہ سی کیا تعجب کرتی ہو تم کمال غیرۃ سعد کیسی قسم ہی خدا کی البتہ مین زیادہ غیرۃ مند ہون اوسی اور اللہ بہت غیرت مند ہی مجہسی اور بسبب غیرۃ اللہ تعالی کی حرام کیے اللہ نی گناہ جو ظاہر ہین انمین سی اور جو پوشیدہ ہین اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو عذر کرنا اللہ تعالے سی اسلیے بہیجا ڈرانیوالونکو اور خوشخبری دینیوالونکو یعنی انبیا ونکو اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو تعریف کرنی اللہ تعالی سی اور بسبب اسیکے وعدہ کیا اللہ تعالی نی بہشت کا نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بسبب غیرۃ اللہ تعالی کی الخ یہ تفسیر ہے غیرت اللہ کی بمعنی اسکی کہ منع کیا لوگون کو حرام چیزون سی اور مرتکب اونپر عذاب اس لیے کہ غیرت اصل مین یہ ہی کہ مکروہ رکہی اور غصی ہووی آدمی اوس سی کہ تصرف کری کوئی اوسکی ملک مین اور مشہور معنی غیرت کی یہ ہین کہ غصہ ہووی آدمی اوسپر کہ کری اوسکی بیوی سی فعل بد یا دیکہی اوسکی بیویکو پس اللہ کی غیرۃ ہی غصہ ہووی اوسپر کہ کری گناہ اور کہا نووی نی کہ عذر یہان بمعنی اعذار کی ہی یعنی ازالہ عذر یعنی جیسا اللہ تعالے عذر کی کرنیکو دوست رکہتا ہی ایسا اور کوئی نہین رکہتا اسلیے اللہ تعالے نی پیغمبرونکو بہیجا تا بندونکو عذر نہ ہی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لئلا یکون علی اللہ حجۃ بعد الرسل اور اللہ کی برابر تعریف کرنی کسیکو محبوب نہین اسیلیے اوسنی تعریف کی اپنی نفس کی اور اپنی دوستونکی اور اسیلیے وعدہ کیا اللہ تعالی نے جنت کا اوسکی لیے کہ تعریف کری اوسکی اور اطاعت کری اوسکی ٭ع **وَعَن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تبارک وتعالے غیرت مند ہی اور تحقیق مومن غیرت مند ہے یعنی غیرت صفت اللہ تعالی کی ہی کہ بندہ مومن بہی وہ صفت رکہتا ہی اور مقتضا غیرت اللہ تعالی کا یہ ہی کہ نہ کری مومن وہ چیز کو کہ حرام کی اللہ تعالے نی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْکَرْتُهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِیْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰی تُرٰی ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهٗ وَلَمْ یُرَخِّصْ لَهٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ ایک اعرابی آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہی ایک لڑکا کالا اور تحقیق میںنے انکار کیا اوسکا یعنی میںنی کہا کہ میرا نہیں ہی سبب نہونی اوسکیکے ہم رنگ میرے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا ہین واسطی تیرے کچھ اونٹ کہا ہان فرمایا کیا ہین رنگ اونکی کہا سرخ فرمایا کیا ہی اون مین کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا کہا تحقیق اونمین خاکستری البتہ ہین رنگ کے فرمایا کہان سی گمان رکہتا ہی تو کہ یہ آیا اونمین یعنی کہان سی آیا اون مین یہ رنگ حالانکہ ماں باپ اونکی نہین ہین اس رنگ کی کہا کوئی رگ ہی کہ کہینچ لیا اونکو یعنی اونکی اصل مین اس رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہی اوسکی مشابہ ہوئی فرمایا پس شاید کہ یہ لڑکا کالا بسبب رگ کی ہوا کہ کہینچ لیا اوسکو اور مشابہ کیا اپنی یعنی اسکی بہی اصل مین کوئی کالا ہوگا یہ مشابہ اوسکی ہوا اور رخصت ندی انحضرت نی اوس اعرابی کو بیچ نفی کرنی لڑکی اپنی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نی کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ منع ہی نری علاموں ضعیفہ سی نفی کرنا لڑکی کا اپنی سے یعنے یہ کہنا کہ میرا نہیں ہی بلکہ ضروری اسمین پایا جانا دلیل قوی کا جیسکہ بیوی سی صحبت نکی تہی اور بچہ پیدا ہوا یا صحبت کی اور بعد صحبت کرنی کی چہہ مہینی سی پہلی بچہ پیدا ہوا تو اوسکو نفی کرنا جائز ہی ❊ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ اِلَیْكَ فَلَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ اِنَّهُ ابْنُ اَخِیْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِیْ کَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ هُوَ اَخُوْكَ یَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہا عتبہ بن ابی وقاص وصیت کی تہی اوسنی طرف بہائی اپنی سعد بن ابی وقاص کی یہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجہسی ہی پس لے لینا اوسکو طرف اپنی پس جبکہ ہوا سال فتح مکہ کا لیا اوسکو سعد نی اور کہا کہ تحقیق یہ بہتیجا میرا ہی اور کہا عبد بن زمعہ نی بہائی میرا ہی گئے دونوں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا سعد نی یا رسول اللہ تحقیق بہائی میری نی وصیت کی تہی مجکو بیچ حق اس لڑکی کی کہ تو لینا اوسکو اور کہا عبد بن زمعہ نی کہ بہائی میرا ہی اور بیٹا ہی میرے باپ کی لونڈی کا پیدا کیا گیا ہی اوسکی فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ واسطی تیری ہی ای عبد بن زمعہ لڑکا واسطی صاحب بچہونی کی ہی اور واسطی زانی کی ہی محرومی یعنی میراث و نسب سے یا سنگساری پہر فرمایا حضرت نی واسطی سودہ بیٹی زمعہ کی پردہ کر تو اوسی سبب اوس چیز کی کہ دیکہی شباہت اوسکی ساتہہ عتبہ کے پس نہ دیکہا اوس لڑکی نی سودہ کو یہان تک کہ ملاقات کی اللہ سی یعنی مرگیا اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ وہ بہائی تیرا ہی ای عبد بن زمعہ سبب اسکی کہ وہ پیدا کیا گیا ہی اوپر بچہونی باپ اوسکیکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عتبہ کافر مرا اور اوسنی دندان مبارک حضرت کا شہید کیا تہا جنگ احد مین اور زمعہ باپ تہی حضرت سودہ کی کہ بیوی تہین حضرت کی پس عتبہ مذکور نی زنا کیا زمعہ کی لونڈی سی اور اوس سے بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا عتبہ نے کہ نسب

ولد الزنا کا ثابت ہوتا ہی زانی سی جبکہ دعوی کری وہ جیسکہ معمول تہا ایام جاہلیت مین پس وصیت کی اوسنی مرتی وقت اپنی بہائی سعد کو
کہ وہ لڑکا جیسی ہوا ہی تو اوسکو لیکر پرورش کرنا پس سال فتح مکہ مین سعد نی اوس لڑکی کو بحسب وصیت بہائی اپنی کی لیا اور کہا کہ یہ بہتیجا میرا ہے
اور عبد بیٹی زمعہ کی نی کہا کہ یہ بہائی میرا ہی اس لیی کہ میری باپ نی اپنی لونڈی سی جنا یا غرض کہ یہ قصہ حضرت کی آگی جاکر عرض کیا حضرت
نی فرمایا کہ ای عبد بن زمعہ وہ لڑکا تیرا ہی لیی ہے اور تیرا بہائی ہی اس لیی کہ لڑکا واسطی صاحب بچہونی کی ہی یعنی اور معنی اس جملہ کی باب الوصایا
کی پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی امامہ کی تفصیل سی ذکر کیی گئی ہین آور پردہ کر تو اسی الخ یعنی اگرچہ وہ بحکم شرع بہائی تیرا ہوا اور مشابہت
اور قیافہ کو شرع مین اعتبار نہین لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کے ہی تو ورع اور احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ تو سامنی اوسکی نہوا کر اور بسبب اسکے کہ وہ
پیدا کیا گیا الخ یہ کلام راوی کا ہی یعنی حضرت نی یہ حکم واسطی عبد بن زمعہ کی بسبب اسکی کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اوپر بچہونی باپ اوسکی کے +

ع ح وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَىْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا داخل ہوئی مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اسحالت مین کہ وہ خوش تہی پس فرمایا ای عائشہ
کیا نہین جانا تونی یہ کہ مجزز مدلجی آیا یعنے مسجد مین پس جب دیکہا اسامہ اور زید کو اسحال مین کہ اوڑہی ہوئی تہی وہ دونو چادر اور
ڈہانکی ہوئی تہی سر اپنا اور ظاہر تہی قدم اونکی پس کہا مجزز نی کہ تحقیق یہ قدم بعض اونکا بعض سی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ان دونوں
پاؤن والون مین نسبت پدری اور پسری کی ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ زید بن حارثہ کہ متبنی تہی آنحضرت کی گوری اور خوبصورت تہی
اور اسامہ بیٹا اونکا کالا تہا وہ ہمرنگ اپنی مانکی تہا کہ وہ لونڈی تہی کالی اور نام اوسکا ام ایمن تہا پس منافق اسامہ کے نسب مین طعن
کرتی تہی کہ ایسی باپ کا ایسا بیٹا کیونکر ہو پس جب مجزز مدلجی قیافہ شناس نی کہ یگانہ روزگار تہا اور آدمی کی صورت سی صفات و احوال
اوسکی معلوم کرلیتا تہا دیکہا اور حکم کیا کہ عقل یون چاہتی ہی کہ یہ دونون باپ اور بیٹی ہون تو حضرت خوش ہوئی اس لیی کہ عرب کے نزدیک
قول قیافہ شناس کا معتبر تہا سند سی ثابت ہوا نسب اسامہ کا ساتہہ زید کی اور اتنی یہ نہین لازم آتا کہ قول قیافہ شناس کا معتبر ہو احکام شرع مین
اور اثبات نسب مین اور یہ مذہب ہمارا ہی اور تینون امام معتبر رکہتی ہین قول قیافہ شناس کا حتی کہ اگر لونڈی مشترک درمیان دو شریکون
کی بچہ جنی اور دونون دعوی نسب کا کرین تو اونکی نزدیک رجوع ساتہہ قول قیافہ شناس کی کرین اور ہماری نزدیک وہ بچہ دونون کا
ہوگا حکم شرع مین اگرچہ واقع مین ایک کا ہوا اور وہ لونڈی ام ولد دونو نکی ہوگی + ع ح وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہ سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نسبت کری اپنی تئین
طرف غیر باپ اپنی کی حال آنکہ وہ جانتا ہو کہ یہ میرا باپ نہین پس بہشت اوسپر حرام ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف حرام ہی یعنی
اگر اعتقاد کری حلال ہونی اوسکا یا حرام ہی پہلی اسکی کہ عذاب دیا جاوی بقدر اس گناہ کی یا محمول ہی زجر پر یعنی از راہ تنبیہ اور
روکنی کی ایسی طرح فرمایا + وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

نہ اعراض کروانپی باپون سی یعنی ساتہہ ترک کرنی نسبت کی طرف اوکی پس جس شخص نی اعراض کیا اپنی باپ سی پس تحقیق کفران نعمت کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایام جاہلیت مین اپنی باپون سی اعراض کرتی تہی اور اونکو اپنا باپ ٹہراتی پس منع فرمایا حضرت نی اوسی نسبت کرنا اپنی تئین طرف غیر باپ کی جان بوجہ کر حرام ہی پس جسنی اعتقاد کیا مباح ہونی اسکی کا وہ کافر ہوا واسطی مخالفت اجماع کی اور جسنی نہ اعتقاد کیا مباح ہونی اسکی کا پس معنی کفر کی دو ہین ایک تو یہ کہ مشابہت کی اوسنی ساتہہ فعل کفار کی اور دوسرے یہ کہ کفران نعمت کیا ع

وذکر حدیث عائشة ما من احد اغیر من الله فی باب صلوة الخسوف اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی ما من احد اغیر من اللہ باب صلوۃ الخسوف مین

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی هریرة انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول لما نزلت ایة الملاعنة ایما امراة ادخلت علی قوم من لیس منهم فلیست من الله فی شیء ولن یدخلها الله جنته وایما رجل جحد ولده وهو ینظر الیه احتجب الله منه وفضحه علی رؤس الخلائق فی الاولین والاخرین رواه ابو داود والنسائی والدارمی روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جب اوتری آیۃ لعان کی جو عورت کہ داخل کرے ایک قوم پر اوسکو کہ نہین اون مین سی یعنی عورت نی زنا کر کر بچہ جنا اور لگا دیا اپنی خاوند کی طرف پس نہین وہ عورت داخل بیچ کسی چیز کی کہ قابل اعتماد کی ہو دین خدا سی اور رحمت اوسکی سی اور ہرگز نہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی اپنی بہشت مین یعنی ساتہہ مقربون اور نیکون کی اور جو شخص کہ انکار کری اپنی بیٹے کا یعنی اوسکی بیوی نی بچہ جنا اور وہ کہتا ہی کہ میرا نہین حرامی ہی حالآنکہ وہ دیکہتا ہی طرف اوسکی یعنی جانتا کہ یہ میرا بیٹا ہی پردہ کریگا اللہ تعالی اوسی یعنی اوسکو خدا کا دیدار نہوگا اور رسوا کریگا اوسکو روبرو خلائق کی اگلی پچہلون مین یعنی روز حشر کی میدان قیامت مین کہ تمام خلائق اگلے پچہلی وہان موجود ہونگی اون مین اسکو رسوا کریگا نقل کی یہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی **ف** حاصل یہ کہ نہ عورت کو چاہیی کہ بدکاری کری اور حرام کی بچہ کو ساتہہ اپنے خاوند کی طرف نسبت کری اور نہ مرد کو چاہیی کہ دیدہ و دانستہ اپنی بچہ کا انکار کری اور عورت پر تہمت زنا کی رکہی ÷ ح

وعن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان لی امراة لا ترد ید لامس فقال النبی صلی الله علیه وسلم طلقها فقال انی احبها قال فامسکها اذا رواه ابو داود والنسائی وقال النسائی رفعه احد الرواة الی ابن عباس واحدهم لم یرفعه قال وهذا الحدیث لیس بثابت اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق واسطی میری ایک عورۃ ہی کہ نہین پہیرتی چہونیوالی کی ہاتہہ کو یعنی جو کوئی اوسی بدکاری کا ارادہ کرتا ہی اوسی انکار نہین کرتی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دیدی اوسکو پہر کہا اوسنی کہ مین محبت رکہتا ہون اوسی فرمایا نگہبانی کر اوسکی اس وقت نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نی اور کہا نسائی نی کہ پہنچایا اوسکو ایک نی راویون مین سی ابن عباس تک اور وصل کیا ہی اسکو اور ایک نی راویون مین سی نہین پہنچایا اسکو اور وصل نہین کیا کہا نسائی نی کہ یہ حدیث نہین ثابت ہی یعنی وصل اسکا بلکہ منقطع ہی **ف** نگہبانی کر اوسکی تاکہ نہ کری بدکاری اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولی ہی اس لیی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مقدم کیا طلاق دینی کو محافظت کرنی پر پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اسکا بسبب اسکی کہ محبت رکہتا ہی اوسی یا واسطی اسکی کہ اوسی فرزند ہی کہ شاق ہی مفارقت فرزند کی مانگو یا ہی عورۃ کا دین اسپر اور نہین ادا کر سکتا ہی اوسکو تو اس صورت مین جائز ہی

کہ نہ طلاق دی اوسکو ولیکن شرطا اسکی کہ منع کری اوسکو بدکاری سی پس اگر نہ منع کرسکی اوسکو بدکاری سی تو گنہگار رہوگا بسبب
طلاق دینی اوسکیکے ش ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ
اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اِدَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ فَقَضٰى اَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ
وَلَيْسَ لَهٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِيْبُهٗ وَلَا يَلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى
لَهٗ اَنْكَرَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهٗ لَا يَلْحَقُ
وَلَا يَرِثُ وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ هُوَ الَّذِي ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ
كَانَ اَوْ اَمَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ت اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونی دادا اپنی سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
حکم فرمایا یعنی ارادہ کیا حکم فرمانیکا یہ کہ جو فرزند کہ لاحق کیا گیا بعد مرنی باپ اوسکیکے وہ باپ کہ نسبت کیا گیا یہ فرزند طرف اوسکی دعوی
کیا اوسکا وارثون باپ اوسکی نی یعنی ایک شخص مرا بعد اوسکی مرنی کی اوسکی وارثون نی ایک لڑکیکو کہا کہ یہ بیٹا اوسکا ہی ناکہ وارث کریں
نانند اپنی پس حکم فرمایا حضرت نی یہ کہ جو فرزند ہووی ایسی لونڈی سی کہ مالک تہا اوسکا باپ فرزند کا اوس دن کہ صحبت کی تہی اوسی
یعنی یہ جماع وجہ حلال پر واقع ہوا پس تحقیق مل گیا نسب بیچ ساتہہ اوس شخص کی کہ ملایا اوسکو یعنی حق وارثون نی ملایا تہا اوسکی ساتہہ
مل گیا اور وارث ہوتا ہی اونکی حق مین اگر سبہون نی ملایا تہا سبہون کی حق مین وارث ہوتا ہی اور شریک ہوتا ہی اور اگر بعضون نی
ملایا تو اون بعض ہی کی حق مین وارث ہوتا ہی اور نہین واسطی اوسکی کچہہ حصہ اوس میراث مین سی کہ تقسیم کی گئی پہلی لانیکی اور جو چیز کہ
پائی اوسنی میراث سی کہ نہین تقسیم کی گئی پس واسطی اوس لڑکی لاحق کیے گئی کی حصہ اوسکا ہی اور نہین لاحق ہوتا وہ لڑکا جبکہ ہو باپ اوسکا
کہ نسبت کیا جاتا ہی طرف اوسکی انکار کرتا تہا اوسکا یعنی اپنی زندگی مین اگر اوسنی انکار کیا تہا تو بعد اوسکی مرنی کی وارثون کی ملانی سی
نہین ملیگا اور وارث نہین ہوسکا پس اگر ہو اوس لونڈی سی کہ نہین مالک تہا اوسکا اوس روز کہ صحبت کی تہی اوسنی بلکہ غیر کی لونڈی
سی زنا کیا تہا اوسنی پیدا ہوا یا پیدا ہوا حرہ سی کہ زنا کیا تہا اوسنی پس تحقیق وہ لڑکا نہین لاحق ہوگا باپ کی ساتہہ اور نہ وارث ہوگا
اگرچہ ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہی طرف اوسکی خود دعوی کیا اوسنی اوسکا پس وہ بچہ زنا کا ہی حرہ سی ہو یا لونڈی سی نقل کی یہ ابوداود نی
ف اگرچہ ہو وہ شخص الخ یہ تاکید ہی پہلی حکم کی کہ جائز نہین لاحق کرنا بیچ صورت زنا کی یعنی درصورت ہونی ولد زنا کی اگر
زانی آپ دعوی کری حالت حیات مین تو وارث نہین ہوتا چہ جائی آنکہ وارث اوسکو لاحق کرین اور کہا خطابی نی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی یہ احکام ابتدائی اسلام مین فرمائی تہی کہ ایک شخص جب مرا تو لاحق کیا ساتہہ اوسکی وارثون اوسکی نی ایک لڑکیکو پس
جسکے طرف کہ نسبت کیا گیا لڑکا اگر اوسنی انکار کیا تہا حالت حیات مین کہ یہ میرا نہین ہی تو نہین لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتہہ اوسکی اور نہ
وارث ہوگا اوسکا اور اگر اوسنی انکار نہین کیا تہا اور ہوا اوسکی لونڈی سی تو لاحق ہوگا ساتہہ اوسکی اور وارث ہوگا اوسکا لیکن
اوسکی اوس مال کا کہ نہین تقسیم کیا گیا ہنوز اور نہین وارث ہوگا اوسکی اوس مال کا کہ بٹ گیا پہلی لاحق کرنی اوسکیکی اور اگر غیر کے
لونڈی سی ہوگا جیسی بیٹا زمعہ کی لونڈیکا بیان اوسکا اوپر ہوچکا یا ہوگا آزاد عورت سی کہ زنا کیا تہا اوسنی تو نہین لاحق ہوسکا
ساتہہ اوسکی اور نہین وارث ہوئیگا اوسکا بلکہ اگر صحبت کرنیوالا خود لاحق کرنا چاہیگا تو بہی نہین لاحق ہوئیگا اس لیی کہ زنا سی
نسب نہین ثابت ہوتا ش ح ع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ

مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی غیرۃ یعنی غیرۃ اپنی اہل پر دہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اوسکو اللہ اور بعضی غیرۃ دہ ہی کہ مکروہ رکھتا ہی اوسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکھتا ہی اوسکو اللہ دہ غیرت ہی کہ ہو مقام شک و شبہ مین یعنی جیسی بیوی یا لونڈی یا اوسکی کا نوکر اگی آتی ہی بیگانی اوس پاس آتی ہن او رہنستی ہین اوس سی اور مانند اسکی اور وہ غیرۃ کہ مکروہ رکھتا ہی اوسکو اللہ پس غیرۃ کرنی غیر مقام شک و شبہ مین ہی یعنی جنکیہ اسکی خاطر مین بدگمانی گذری بغیر قرینہ اور سبب کے اور تحقیق بعضا تکبر وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہی اوسکو اللہ تعالے اور بعضا تکبر وہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اوسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست رکھتا ہی اوسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا وقت لڑائی کی یعنی جہاد مین جب کفار سی مقابلہ ہو تو خوب اکڑی واسطی اظہار قوت اپنی کی اور حقیر جانی اونکو اور اپنی شجاعت بیان کری اور تکبر کرنا اوسکا نزدیک صدقہ دینی کے یعنی وقت دینی کی خوشی دل سی اور بی پروائی سی دی اور بہت دینی کو تہوڑا جانی اور وہ تکبر کہ مکروہ رکھتا اوسکو اللہ پس تکبر کرنا اوسکا بیچ فخر کرنی کی یعنی نسب مین اور ایک روایت مین بجائی فی الفخر کی فی البغی آیا ہی یعنی تکبر کرنا ظلم مین یعنی تکبر کرنا بغیر حق کی اور اسکی بہت سی قسمین ہین نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی **ف** تکبر کرنا فخر نسب مین یہ ہی کہ کہی مین اشرف ہون نسب مین اور بزرگ ہین باپ دادا میری حال آنکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور ایک نسخہ مین فی الفقر ہی بدلی فی الفخر کی یعنی تکبر کرنا اوسکا حالت فقر مین یہ بدتر ہی اوس تکبر سی کہ حالت غنا مین ہو اور یہ تکبر کرنا حالت فقر مین برا سبب ہے کہ ہو

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا ابْنِيْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہی زنا کیا تہا مین اوسکی ماں سی زمانی جاہلیت مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دعوی کرنا اسلام مین گئی بات جاہلیت کی یعنی اوس زمانی مین جو بچہ زنا سی پیدا ہوتا تہا اوسکا دعوی زانی کرتا تہا اوسی نسب ثابت ہوتا تہا اور اسلام مین یہ نہین درست بچہ واسطی صاحب فراش کی ہی اور زنا کرنیوالیکی لیے ہی محرومی یا سنگساری نقل کی یہ ابوداود نی **ف** صاحب فراش یعنی عورۃ کسیکی نکاح مین ہو یا ملک مین اور اوسکی بچہ پیدا ہو زنا سی تو نسب اوسکا اوسکی خاوند یا مالک سی ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک نہو تو بچہ ماں ہی کی طرف منسوب ہوگا + مولانا علی

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار قسم کی عورتین ہین کہ نہین لعان درمیان اونکی یعنی اون مین اور اونکی خاوندون مین ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کی نکاح مین ہو اور دوسری عورۃ یہودیہ کہ مسلمان کے نکاح مین ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کی نکاح مین ہو اور چوتھی لونڈی کہ آزاد کی نکاح مین ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر کسی مسلمان کے نکاح مین عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اوسکا اوسکو تہمت کری زنا کی اور وہ انکار کری تو اس صورۃ مین لعان

نہین آتا اور اسیطرح اگر عورت آزاد ہو غلام کی نکاح مین یا لونڈی ہو آزاد کی نکاح مین اونمین بہی لعان نہین اور اصل اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ لعان گواہی ہی سبب ضروری کہ مرد وعورت دونون اہل شہادة سی ہون اور مملوک کافر اہل شہادة ہین نہین اسلیے انمین لعان نہین ۱۲ مولانا ج وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَّتَلَاعَنَا اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک شخص کو اوسوقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالونکو لعان کرنیکا یہہ کہ رکہدی ہاتہہ اپنا نزدیک پانچوین گواہی کی اوسکی مُنہ پر اور فرمایا تحقیق پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی دو مرد وعورة کہ ارادہ لعان رکہتی تہی اونکو حضرت نی جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اوسوقت ایک شخصکو فرمادیا کہ جب پانچوین گواہی کی نوبت پہنچے تو اوسکی مُنہ پر ہاتہہ رکہدینا تاوہ پانچوین گواہی دیکر لعان کو پورا نکردی ظاہر ایہہ ملقین ہے اوسکو کہ ہاتہہ رکہنی سی باز رہی کاس کہنی سی ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِيْ لَا يَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ اَعَانَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اونکی پاس سے ایک رات یعنی شعبان کی پندرہوین شب کو جیسا کہ احادیث مین آیا ہی کہا عائشہ نی پس غیرة کی مینی حضرت پر پہر آئی حضرت اور دیکہا اوسچیز کو کہ کرتی تہی مین پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری ای عائشہ کیا غیرت کی تو نی پس کہا مینی کیا ہی واسطی میری کہ نہ غیرت کری مجہہ جیسی تم جیسی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق آیا تیری پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نی تجکو وسواس مین ڈالا کہا حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ کیا میری ساتہہ شیطان ہے فرمایا کہ ہان کہا مینی اور آپکی ساتہہ بہی ہی یا رسول اللہ فرمایا کہ ہان ولیکن مدد دی ہی اللہ نی مجکو اوسپر یہانتک کہ سالم رہتا ہون مین یعنی اوسکی وسوسہ سے یا وہ مسلمان ہوگیا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** غیرت کی مینی حضرت پر کہ اور بیویون کی پاس نجاوین اور متغیر ہوا حال میرا اور گہبرا کر حضرت کی پیچہی پیچہی گئی اور حضرت کو جنت البقیع مین پایا کہ استغفار اموات مین مشغول ہین پس جب حضرت وہانسی چلنی لگی تو مین دوڑ کر آگی چلی آئی اور بسبب دوڑنیکی میرا دم چڑہ گیا پس دیکہا حضرت نی اوسچیز کو کہ کرتی تہی مین یعنی دم چڑہا ہوا اور گہبراہٹ میری دیکہی اور مجہہ جیسی الخ یعنی آپ مجہسی کمال محبت رکہتی ہین اور سوکنین میری بہت ہین اور آپ متصف بجمال وکمال ظاہر وباطن ہین پس مین کیونکر نہ آپ پر رشک لیجاؤن ۱۲ ع

بَابُ الْعِدَّةِ باب ہے بیچ بیان عدة کی **ف** عدة کی معنی لغة مین ہین گنتی اور شرع مین عدة کہتی ہین عورتکی ٹہیرنی کو بعد مرنی خاوند کی یا بعد زوال نکاح کی کہ اوسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو یا بعد زوال اوسچیز کی کہ مشابہ نکاح کی ہی ایام مقررة تک یعنی اگر آزاد عورة کو خاوند نی طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اوسکو حیض آتا ہی تو تین حیض تک ٹہیری رہے کہ کسی سے نکاح نکری اور ایسیہی جس عورة سی صحبت ساتہہ شبہہ کی واقع ہو یا ساتہہ نکاح فاسد کی مانند نکاح موقت وغیرہ کے اور تفریق کی گئی یا مرگیا مرد یعنی بغیر تفریق کی اور ام ولد جبکہ آزاد کیجاوی یا مرجاوی مالک اوسکا تو اونکی بہی عدة تین حیض ہین بشرط آنی حیض کے اور نہین گنتی مین آویگا وہ حیض کہ طلاق دی گئی اوسمین اور اگر حیض نہ آتا ہو بسبب صغر سن کے یا بانج ہونیکی یا بڑہاپی کی تو عدة اوسکی تین مہینی ہین اور اگر خاوند مرجاوی تو عدة اوسکی چار مہینی اور دس دن ہین اور اگر لونڈیکو طلاق دی خاوند اور حیض آتا ہو اوسکو تو عدة اوسکی دو حیض ہین اور لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑہ مہینا اور خاوند اوسکا مرجاوی تو دو مہینی اور پانچ دن ہین اور حاملہ عورة کی عدة جننی تک ہے مطلقا یعنی خاوند نی طلاق دی ہو یا مرگیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو جب جنی کی عدة سی نکل آوی گی اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑیسی دیر مین جنی اور باقی مسائل عدة کی فقہ مین دیکہنی چاہین ۱۲ ع ملتقی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ الشَّعِيْرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِیْ اِعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِیْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِیْ فَقَالَ اَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ اِنْكِحِیْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ اِنْكِحِیْ اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَ فَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِیْ حَامِلًا

روایت ہی ابی سلمہ سی کہ نقل کی فاطمہ بنت قیس سے یہہ کہ ابوعمرو بن حفص نے تین طلاقین دین فاطمہ بنت قیس کو کہ بیوی تہی اوسکی اور ابوعمرو تہا غائب یعنی کہین بہیجا یا کسیکے زبانی کہلا بہیجا طلاق دینے کو پس بہیجی طرف فاطمہ کے وکیل ابوعمرو کی نی جو یعنی نفقہ کی لیے پس کم جانا فاطمہ نی اون جوؤن کو اور ناراض ہوئی اوسی پس کہا وکیل نی قسم اللہ کی کہ نہین تیرا ہمپر کچہہ حق یعنی اسلیے کہ تجکو تین طلاقین دی ہین اور تین طلاقون والیکی لیے نفقہ کا حکم ہی نہین پس یہہ جو ہی بطریق سلوک و احسان دی ہین ہمنی تجکو پہر آئی فاطمہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا یہہ ماجرا حضرت سی پس فرمایا حضرت نی نہین واسطے تیری کچہہ نفقہ اور حکم فرمایا فاطمہ کو یہہ کہ عدۃ بیٹہی بیچ گہر ام شریک کی پہر فرمایا حضرت نی کہ وہ یعنی ام شریک ایک عورۃ ہی کہ آمد و رفت رکہتی ہین اوسکی گہر مین میری یار یعنی جو کہ اوسکی اقربا اور اوسکی اولاد مین ہین وہ اوسکے پاس آتی جاتی ہین پس اوسکا گہر لائق عدۃ بیٹہنی کی نہین عدۃ بیٹہہ نزدیک ابن ام مکتوم کی اسلیے کہ تحقیق وہ شخص ہے اندہا رکہیگی تو کپڑی اپنی پس جسوقت کہ حلال ہو تو یعنی نکلی عدۃ سی خبر کرنا مجکو یعنی تاکہ فکر کرون تیری نکاح کی کہا فاطمہ نی پس جبکہ حلال ہوئی مین ذکر کیا مینی حضرت کی روبرو کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نی پیغام نکاح کا بہیجا ہی مجہسی پس فرمایا حضرت نی ابوجہم نہین رکہتا لاٹہی اپنی کندہی اپنی سی اور معاویہ پس مفلس ہے نہین مال واسطی اوسکی نکاح کر ساتہ اسامہ بن زید سی پس کہا فاطمہ نی کہ ناخوش جانا مینی اوسکو پہر فرمایا حضرت نی کہ نکاح کر اسامہ سی پس نکاح کیا مینی اوس سے پس گردانی اللہ نی اوسمین یعنی اوس نکاح مین اور اسامہ کی صحبت مین بہلائی اور رشک کی گئی مین یعنی مجہہ مین اور اسامہ مین کمال موافقت آئی کہ لوگ مجہپر رشک لیجاتی تہی اور ایک روایت مین فاطمہ یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ابوجہم مرد ہی بہت مارنیوالا عورتونکو نقل کیے یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فاطمہ کے خاوند نی تین طلاقین دین تہین اوسکو پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا حضرت نی نہین نفقہ واسطی تیری مگر یہہ کہ ہو تو حاملہ **ف** رکہیگی تو الخ یعنی احتیاج پردہ وہان نہین ہوگی اسلیے کہ وہ اندہا ہی اور اوسکی گہر مین کوئی آتا نہین یا معنی یہہ ہین کہ رکہدی یعنی نہ پہنی کپڑی زینت کی عدۃ مین یا یہہ کنایہ ہی اس سے کہ نہین جائز نکلنا ایام عدۃ مین اور کہا نووی نی کہ دلیل پکڑی ہی بعضی لوگون نی ساتہہ اس حدیث کی اسپر کہ جائز ہی عورۃ کو دیکہنا طرف مرد اجنبی کے اگر مرد نہ دیکہی اوسکو اور یہہ دلیل اونکی ضعیف ہی اور صحیح وہ ہی جسپر جمہور ہین کہ حرام ہی عورۃ کو دیکہنا مرد اجنبی کا جیسیکہ مرد کو حرام ہی دیکہنا عورۃ اجنبیہ کا بموجب فرمانی اللہ تعالی کی قل للمؤمنین یغضوا آخر آیۃ تک اور قل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن آخر آیۃ تک اور بموجب حدیث ام سلمہ کے افعمیاوان انتما اور اس حدیث فاطمہ کے سی بہی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت نی جائز کر دیا اوسکی لیے دیکہنا ابن ام مکتوم کا بلکہ مقصود یہہ تہا کہ تو امن مین رہیگی ابن ام مکتوم کی پاس کہ کوئی تجکو دیکہتا نہین اور ممانعت دیکہنی اجنبی کے اوسکو خود معلوم تہی کتاب اللہ سے وہ کاہی کو دیکہتی ہوگی ابن ام مکتوم کو انتہی اور حنفیہ کی نزدیک جائز ہی عورۃ کو دیکہنا مرد اجنبی کا سوائی زیر ناف سی زیر زانو تک اگر امن مین ہو شہوۃ سی والا تمام بدن دیکہنا حرام ہی اور ابوجہم نہین رکہتا لاٹہی الخ یعنی بہت خو ہی کہ مارتا ہی عورتونکو اس سے معلوم ہوا کہ جسکو عیب معلوم ہو مرد کا یا عورت کا تو وقت منگنی کی بیان کر دے اوسکو تا ضرر و مشقت مین نہ پڑین اور ناخوش جانا

یعنی اوسکو یعنی اسامہ کو اسلیے کہ وہ حضرت کی غلام کا بیٹا تہا سیاہ رنگ اور یہہ فاطمہ قریشی تہین اور خوبصورت لیکن از بسکہ اسامہ محبوب و مقرب تہی حضرت کی انکی خاطر نکاح کی اور فاطمہ نی بموجب حکم حضرت کی نکاح کیا اوس سی اسی سبب سی جینی آرام پایا اوس سی اور جس عورۃ غیر حاملہ کو طلاق بائن دی ہو اوسکی نفقہ اور سکنی مین ایام عدت تک اختلاف کیا ہی علماء نی کہا حضرت عمر رضی اور امام ابو حنیفہ نی اور اور بعضے علماء نی کہ اوسکی لیی نفقہ اور سکنی ہی سکنی تو اس آیت سی ثابت کیا ہی اسکنوہن من حیث سکنتم من وجدکم اور نفقہ اسلیے ہی کہ وہ رکی ہوئی ہی اوسکی سبب سی اور فرمایا حضرت عمر نی کہ نہین چہوڑینگی ہم اپنی رب کی کتاب کو اور اپنی نبی کی سنت کو بسبب کہنی ایک عورۃ کی یعنی اس فاطمہ کی شاید کہ وہ بہول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اوسکو سنا ہی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اسکی لیی سکنی اور نفقہ ہی اور کہا ابن ملک نی کہ ہوا یہہ امر روبرو صحابہ کی یعنی پس یہہ بمنزلہ اجماع کی ہوا اور امام احمد نی کہا کہ نہ اسکی لیی سکنی ہی اور نہ نفقہ بموجب الحدیث کی اور کہا مالک اور شافعی اور اور بعضی علماء نی کہ اوسکی لیی سکنی ہی بموجب قول اللہ تعالی کی اسکنوہن الخ اور نفقہ نہین مگر یہہ کہ ہو حاملہ بموجب الحدیث کی ۔ ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذَلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي النُّقْلَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ أَلَا تَتَّقِي اللهَ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق فاطمہ بنت قیس تہی بیچ مکان ویران کی پس خوف کیا گیا اوسپر پس اسلیے رخصت دی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ اوٹہہ آنیکی مکان رہنی اپنی کی سی بیچ وقت عدۃ کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت عائشہ نی کہ کیا ہی فاطمہ کو کہ نہین ڈرتی اللہ سے مراد رکہتی تہین حضرت عائشہ بیچ کہنی اوسکی کی کہ نہین ہے سکنی اور نہ نفقہ ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف تہی بیچ مکان ویران کی الخ یعنی جس مکان مین فاطمہ رہتی تہین اوسمین بسبب ویرانہ کی خوف تہا چور وغیرہ کا اسلیے حضرت نی وہان سی اوٹہہ آنیکا حکم کیا بیچ مکان ابن ام مکتوم کی غرض انکی اس بیان سے یہہ تہی کہ وہ جو عدۃ بیٹہین بیچ غیر گہر خاوند اپنی کی تو اوس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ تین طلاقون والی عورت کی لیی سکنی نہین ہے اور جہان چاہی وہان عدۃ بیٹہی بلکہ سبب یہہ تہا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس نقل کرتی تہین پیغمبر خدا سے کہ جو عورت طلاق بائن کی عدۃ مین ہو اوسکی لیے نہ سکنی ہی اور نہ نفقہ ہی اسپر حضرت عائشہ انکار کرتی تہین اور فرماتی تہین خدا سی نہین ڈرتی کہ نقل کرتی ہی پیغمبر خدا سی کہ نہین ہے سکنی اور نہ نفقہ اسطرح سی حضرت نی نہ فرمایا ہوگا حضرت عائشہ کا بہی مذہب اسمین مثل مذہب حضرت عمر کی تہا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور یہہ بہی موید ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا کہ طلاق بائن والی کی لیی سکنی بہی ہے اور نفقہ بہی ۔ ث ع وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُولِ لِسَانِهَا عَلَى أَحْمَائِهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی سعید بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکی نہین کہ اوٹہائی گئی تہی فاطمہ یعنی عدت مین اپنی خاوند کی گہر سی بسبب زبان درازی اپنی کی بیچ خاوند کی قرابتیوں پر نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف یہہ دوسرا سبب ہے فاطمہ کی اوٹہنی کا سوا ویرانہ کی کہ اوپر ذکر کیا گیا ۔ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّهُ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تین طلاقین دی گئی خالہ میری یعنی اور عدۃ مین بیٹہی پس ارادہ کیا یہہ کہ جاوی واسطی کاٹنی میوہ کہجور کی درخت کی پس منع کیا اوسکو ایک شخص نی نکلنی سی پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اور یہہ احوال بیان کیا پس فرمایا حضرت نی کہ ہان نکل اور کاٹ میوہ درخت کہجور اپنی کا پس تحقیق شاید کہ صدقہ دی تو یا کری تو احسان نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر پہنچی گا مال تیرا قدر نصاب کو دیگی تو زکوۃ اوسکی الا احسان کریگی کہ تصدق کریگی ہمسایون وغیرہ پر بطور نفل کی اور بطریق تحفہ کی بہیجی گی لوگونکو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر تصدق نکرتی تو نہ جائز ہوتا اوسکو نکلنا اور کہا نووی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عورۃ کو عدۃ طلاق بائن کی مین جائز ہی نکلنا اپنی حاجت کی لیی اور یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے فائدہ حدیث ام عطیہ کی بیان ہوگا ۔ ع مولانا وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ

زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی یہہ کہ سبیعہ اسلمیہ جنی بچہ جنی مرنی خاوند اپنی کی کتنی دنون بعد پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پروانگی طلب کی حضرت سی نکاح کرنی کی پس اذن دیا حضرت نی اوسکو پس نکاح کیا اوسنی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی سبیعہ حاملہ تہی جب اوسکا خاوند مرا پہر جنی وہ بعد چند روز کی پس حضرت نی اوسکو اذن دیا نکاح کرنیکا اور خاوند سی لکہا ہی علما نی اگر جنی عورۃ بعد وفات خاوند کی یا بعد طلاق دینی کی تو عدت سی نکل آتی ہی اور جائز ہوتا ہی اوسکو نکاح کرنا اور خاوند سی اگرچہ جنی بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑیسی دیر مین ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا آئی ایک عورۃ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کا مر گیا خاوند اور تحقیق دکہتی ہین آنکہیں اوسکی کیا سرمہ لگا دوین اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دو بار پوچہا یا تین بار ہر بار فرماتی تہی نہ پہر فرمایا سوا اسکی نہین کہ عدت چار مہینی اور دس دن ہی اور تحقیق تہی ایک تمہاری جاہلیت مین پہینکتی مینگنیان برس روز پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہے امام احمد کی لیی کہ اونکی نزدیک نہین جائز سرمہ لگانا ساتہہ اثمد کی اوس عورت کو کہ مرجاوی خاوند اوسکا نہ آنکہہ دکہتی مین نہ بغیر آنکہہ دکہنی کے اور ہماری نزدیک اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی سرمہ لگانا آنکہہ دکہتی مین اور کہا شافعی نے کہ سرمہ لگاوی رات کو آنکہہ دکہنی مین اور پونچہہ ڈالی اوسی دن کو اور کہا بعض علما ہماری نی شارحین سے کہ احتمال ہی کہ اوس عورۃ نی ارادہ زینت کا کیا ہو اور بہانہ کیا ہو آنکہہ دکہنی کا پس حضرت کو معلوم ہوا اپنی منع کیا اوسکو اور اخیر حدیث کا مطلب یہہ ہے کہ جاہلیت مین رسم تہی کہ جس عورت کا خاوند مر جاوتا تو وہ ایک گہر تنگ مین بیٹہی رہتی اور بری کپڑی مانند ٹاٹ و کمبل کی پہنتی اور زینت کی چیز اور خوشبوئی لگانی چہوڑ دیتی برس روز تک پہر لاتی اوسکی پاس گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ اور وہ رگڑتی ساتہہ اوسکی شرمگاہ اپنی اور نکلتی گہر سی اور دیجاتین اوسکی ہاتہہ مین چند مینگنیان پس پہینکتی مینگنیونکو اور نکلتی ساتہہ اوسکی عدۃ مین پس اس حدیث مین اشارہ اوسیکی طرف فرمایا کہ مدۃ عدۃ کی اسلام مین تہوڑی ہی یعنی چار مہینی اور دس روز اور اتنی تنگی نہین اور آگی یہہ یہہ خرابیان اور دشواریان تہین پس باوجود اسکی یہہ اضطراب کیون ہے ع ح **وَعَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے کہ نقل کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین درست کسی عورۃ کو کہ ایمان رکہتی ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی یہہ کہ سوگ رکہی کسی مردہ پر زیادہ تین روز سی مگر اپنی خاوند پر چار مہینی اور دس دن سوگ رکہنا چاہیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوگ رکہی یعنی ترک کری زینت کو اور خوشبو لگانیکو اور چار مہینی الخ ابتدا مدت خاوند کی موت سے ہی اور حضرت علی رضی کی نزدیک ابتدا مدت سی وقت جاننی عورۃ کی سی موت خاوند کو یہانتک کہ اگر مر گیا خاوند سفر مین اور نہ پہنچی خبر عورت کو یہانتک کہ گذر گئی چار مہینی دس روز تمام ہوئی عدۃ نزدیک جمہور کے اور نزدیک علی رضی کی نہین تمام ہوتی یہانتک کہ گذرین چار مہینی اور دس دن وقت جاننی اوسکی سی ع **وَعَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَاَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ اَبُوْ دَاوُدَ وَلَا تَخْتَضِبُ اور روایت ہی ام عطیہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ سوگ رکہی کوئی عورۃ کسی مردہ پر زیادہ

تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنے یعنی عدة مین کپڑا رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبوئی لگاوے مگر جس وقت کہ پاک ہووے حیض سے کچھ تھوڑا
کر ا قسط کا یا اظفار کا درست ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داود نے اور نہ رنگے یعنی بالونکو اور ہاتھونکو ساتھہ مہندی کے **ف** کپڑا رنگین یعنی
کسنبیا یا زعفرانی یا گیروکی رنگا یعنی جو کہ نہایت شوخ رنگ ہو اور کافی مین لکہا ہے کہ اگر نہو عورت کے پاس کپڑا سوای رنگین کے تو نہین مضائقہ پہننے رنگین کا واسطے
ضرورة ستر عورة کی لیکن نہ قصد کیجاوے زینت اور عصب قسم چادر سے ہے کہ سوت کو جمع کرکر باندہ کر رنگتے ہین پہر اوسکو بنتے ہین تو وہ سرخ ایسا ہوتا ہے کہ سفید
خط بہی اوسمین رہتی ہین بسبب اسکے کہ اوسکے سوت کو جو باندہ کر رنگتے ہین تو جہان بندہا ہوتا ہے وہ انسے سفید رہتا ہے جیسے باندہنو مین اور نہی معتدہ کی اپنی اوس
کپڑے سے ہے کہ رنگا جاوے بعد بننے کی کذا قال بعض الشراح من علماء نا والطیبی اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پہنے عورة عصب کو ہمارے نزدیک اور جائز رکہا
ہے شافعی نے مہین اور موٹے عصب کو اور منع کیا ہے مالک نے مہین کو نہ موٹے کو اور نہ سرمہ لگاوے کہا ابن ہمام نے مگر عذر ہو تو لگاوے اور اختلاف
مذاہب کا جو اسمین ہے بیچ فائدہ حدیث ام سلمہ کے ذکر ہو چکا اور قسط اور اظفار قسم خوشبو سے ہین کہ عرب مین عورتین بعد پاک ہونے کی حیض سے شرمگاہ مین استعمال کرتی
ہین بو دور ہونیکے لیے پس استعمال خوشبو سے منع فرمایا مگر دور کرنے بدبوکی لیے حائضہ کو بعد پاک ہونیکی حیض سے اجازت دی ان دو چیزونکی استعمال کرنے کی اور اس حدیث مین
دلیل ہے اوپر واجب ہونے سوگ کی اوس عورت کو کہ عدت مین ہو بعد مرنے خاوند کی اور اسپر اجماع ہے سب علما کا اگرچہ اختلاف کیا ہے اونہون
نے اسکی تفصیل مین پس گئی ہین شافعی اور جمہور طرف اسکی کہ برابر ہے اسمین مدخول بہا اور غیر مدخول بہا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ ہو یا ثیبہ آزاد ہو
یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہ کی نزدیک نہین سوگ ہے سات عورتون پر کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور معتدہ عتق پر یعنی اوس ام ولد پر
کہ آزاد کردے اوسکو مولی اوسکے یا مرجاوے مولی ام ولد کو چھوڑکر اور نہین عدة اوس عورت پر کہ عدت مین ہو نکاح فاسد کی یا وطی بشبہ کے
یا طلاق رجعی کی اور عورت کو سوگ رکہنا تین دن سے زیادہ کسی قرابتی کے مرجانیکی بعد حلال نہین سوای خاوند کی کہ اوسکی مرنے کی بعد چار مہینے
اور دس دن تک سوگ رکہنا واجب ہے اور سوای خاوند کی اور قرابتیون کی مرنیکی بعد سوگ رکہنا تین دن تک مباح ہے واجب نہین اور بعد تین
دن کی مباح بہی نہین پس اگر خاوند تین دن کی سوگ کو بہی منع کرے تو پہنچتا ہے اوسکو اسلیکی زینت کرنا حق خاوند کا ہے کہ اگر خاوند ارادہ کرے
کہ بیوی زینت کرے اور وہ نہ کہنا مانے تو خاوند کی تئین مارنا بیوی کا جائز ہے پس سوگ رکہنے مین اوسکا حق فوت ہوتا ہے ع ؛ در مختار
ف سوگ کرے جو عورت کہ عدت مین ہو طلاق بائن کی اور موت کی اگر ہو مکلفہ مسلمہ ساتھہ ترک کرنے زینت کی اور پہننے زعفرانے
اور کسنبی کی اور ترک کرنے استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کی مگر بسبب عذر کی جائز ہے استعمال کرنا اونکا اور نہ سوگ کرے وہ عورت
کہ عدت مین ہو آزادی کی اور نکاح فاسد کی اور نہ بہیجا جاوے پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہین مضائقہ ہے کنایہ کرنے نکاح کا اوس سے کہ وفات کے
عدة مین ہو نہ اوس سے کہ طلاق کی عدة مین ہو اور نہ نکلے معتدہ طلاق اپنے گہر سے اصلا اور معتدہ موت نکلے دن کو اور کچھہ رات مین اور رات کو
نہ رہے غیر مکان اپنے مین اور لونڈی نکلے حاجت مولی کی لیے اور عدت بیٹہے معتدہ اوس مکان مین کہ رہتی ہو اوسمین وقت فرقت کی اور موت کی
مگر یہہ کہ نکالی جاوے جبرا یا خوف کرے اپنے مال کا یا گر پڑنے مکان کا یا نہ قادر ہو اوسکے کرایہ پر تو ان صورتون مین اور مکان مین عدہ بیٹہنا جائز ہے
اور نہین مضائقہ ہے یہہ کہ ساتھہ رہین میان بیوی ایک مکان مین اگرچہ ہو طلاق بائن کی عدة مین بشرطیکہ ہو درمیان دونون کی پردہ مگر یہہ کہ
خاوند ہو فاسق تو باوجود پردے کی بہی اکہٹے رہین پس اگر ہو خاوند فاسق یا گہر تنگ ہو تو نکلے عورت اور اولی ہے نکلنا خاوند کا اور اگر مقرر
کرین مرد و عورت درمیان اپنے ایک عورت ثقہ کو کہ قادر ہو حائل ہونے پر تو خوب ہے اور اگر طلاق بائن دے خاوند عورت کو یا مر جاوے سفر مین اور
درمیان عورت کی اور درمیان شہر اوسکی کے کم ہو مدت سفر سے یعنی تین روز سے کم ہو تو پہر آوے اپنے شہر مین اور اگر اوسمین اور اوسکی شہر مین

مدت سفر ہو اور درمیان مقصد ہو سکی کی یعنی جہان جاتی تہی کم ہو تو وہان چلی جاوی اور اگر دونون طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکہتی ہی جاہی
اور جہان جاہی جاوی مگر بہتر ہی کہ اوسکی ساتہہ ولی ہووی یا نہو اور پہر آنا خوب ہی تا کہ عدت بیٹہی خاوند کی گہر مین ولیکن اگر ہو یہہ کسی شہر مین تو نہ نکلی اوس سی
جب تک کہ عدت بیٹہی لیکن اگر ہو اوسکی ساتہہ محرم اور کہا صاحبین نی کہ اگر ہو عورت کی ساتہہ محرم تو جائز ہی اوسکو نکلنا پہلی عدت کی ہی ۔
منتقی الابحر و در مختار **الفصل الثاني** فصل دوسرا **عن** زينب بنت كعب ان الفريعة بنت مالك بن سنان وهي اخت ابي سعيد الخدري اخبرتها انها جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم تسأله ان ترجع الى اهلها في بني خدرة فان زوجها خرج في طلب اعبد له ابقوا فقتلوه قالت فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارجع الى اهلي فان زوجي لم يتركني في منزل يملكه ولا نفقة فقالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فانصرفت حتى اذا كنت في الحجرة او في المسجد دعاني فقال امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب اجله قالت فاعتددت فيه اربعة اشهر وعشرا رواه مالك والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي روایت ہی زینب بیٹی کعب کی سی یہہ کہ فریعہ بیٹی مالک
بن سنان کی تی اور وہ بہن ہی ابی سعید خدری کی خبر دی اوسکو یعنی زینب کو یہہ کہ فریعہ آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین
کہ پوچہتی تہی حضرت سی یہہ کہ پہر جاوی طرف کنبہ اپنی کی کہ قبیلہ بنی خدرہ مین تہی اسواسطی کہ خاوند اوسکا نکلا تہا واسطی ڈہونڈنی غلامون
اپنی کی کہ بہاگ گئی تہی پس مار ڈالا غلامون نی اوسکو یعنی اور مجکو عدۃ بیٹہنا چاہی کہا فریعہ نی پس پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی یہہ کہ پہر جاؤن طرف کنبی اپنی کی اسواسطی کہ میری خاوند نی نہین چہوڑا مجکو مکان مین کہ مالک ہو وہ اوسکا یعنی جس مکان مین ہتی ہون
وہ اوسکی ملک نہین اور نہ نفقہ ہی میری پاس پس کہا فریعہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان چلی جا اپنی کنبہ مین پس پہری مین یہان تک
کہ جب پہنچی مین صحن مین یا مسجد نبوی مین بلایا مجکو حضرت نی اور فرمایا ٹہیری رہو اپنی گہر مین یعنی جس گہر مین خاوند کی مرنی کی خبر آئی ہی اگرچہ
خاوند کی ملک نہین یہان تک کہ پہنچی کتاب اپنی مدت تک یعنی عدۃ پوری ہو جاوی کہا فریعہ نی پس عدۃ بیٹہی مین اوس گہر مین چار مہینی اور
دس دن نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ معتدہ کو اوٹہ جانا ایک
مکان سی دوسری مکان مین درست نہین بلا ضرورۃ اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی سکنی مین معتدہ وفات کی لیی اور
امام شافعی کی اسمین دو قول ہین صحیح تو یہہ ہی کہ اوسکی لیی سکنی ہی اور یہی مذہب ہی عمر اور عثمان اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن
عمر رضہ کا اور کہا اونہون نی کہ اذن دینا حضرت کا فریعہ کو اول ہو گیا منسوخ ساتہہ قول حضرت کی ٹہیری رہ الخ اور دوسرا قول شافعی کا
یہہ ہی کہ نہین سکنی اوسکی لیی بلکہ عدۃ بیٹہی جہان چاہی اور یہی قول ہی علی اور ابن عباس اور عائشہ رضہ کا اسلیی کہ حضرت نی اذن دیا واسطی
کو نقل مکان کرنیکا اور پہر جو ٹہیری رہنی کو وہین فرمایا یہہ امر استحباب کی لیی ہی ع اور مذہب امام اعظم کا بیچ دوسری فائدہ باب النفقات
کی تفصیل سی ذکر کیا جاوی گا انشاء اللہ تعالی **وعن** ام سلمة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفي ابو سلمة وقد جعلت على صبرا فقال ما هذا يا ام سلمة قلت انما هو صبر ليس فيه طيب فقال انه يشب الوجه فلا تجعليه الا بالليل وتنزعيه بالنهار ولا تمتشطي بالطيب ولا بالحناء فانه خضاب قلت باي شيء امتشط يا رسول الله قال بالسدر تغلفين به راسك رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ بیوی ہین حضرت
کی کہا آئی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت کہ وفات کیی گئی ابو سلمہ یعنی اونکی خاوند کہ پہلی حضرت کی تہی اس حال مین کہ لگایا
تہا مینی اپنی موںہہ پر ایلوا پس فرمایا حضرت نی کیا ہی یہہ یعنی یہہ کیا لگایا ہی تو نی عدت مین ای ام سلمہ کہا مینی نہین ہی یہہ مگر ایلوا نہین اسمین

خوشبو کہ ممنوع ہی سوگ مین پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق یہہ جوان کرتا ہی چہرہ کو یعنی اس سی چہرہ چمکنی لگتا ہی اور رنگ چہرہ کا اچھا ہوجاتا ہی پس نہ لگا
اسکو مگر راتکو یعنی اسلیے کہ یہہ بعید تر ہی قصد زینت سے اور چہوڑ ڈال ایسکو دن کو اور نہ کنگہی کر ساتہہ خوشبو کی یعنی نہ کر کنگہی خوشبو آلودہ اور نہ کنگہی کر
ساتہہ مہندی کی اسلیے کہ مہندی رنگ ہی یعنی سرخ رنگ ہوتا ہی اوسکا اور وہ سوگ مین ممنوع ہی اور مہندی مین خوشبو بہی ہوتی ہی کہا مینی ساتہہ کس چیز کے
کنگہی کرون مین یا رسول اللہ فرمایا کنگہی کر ساتہہ بیر کی پتون کی غلاف کر ساتہہ اوسکی سر اپنی کو یعنی بہت ڈال وہ بالونپر حتی کہ ڈہانپ لے تیری بالون کو جیسا کہ غلاف
ڈہانپ لیتا ہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** اجماع ہی علما کا اسپر کہ نہ لگاوی عورت سوگ والی تیل خوشبو کا اور اختلاف کیا غیر خوشبو دار مین
مانند تیل کون اور زیت وغیرہ کی پس ہماری نزدیک اور شافعی کی نزدیک بہی نہ لگاوی مگر بضرورۃ اسلیے کہ اسمی بہی زینت حاصل ہوتی ہی اور جائز
رکہا ہی انکو ونون اماموں نی اور علماء ظاہر نی ؂ع **وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ**
الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو عورت کہ مرجاوی خاوند اوسکا نہ پہنی کپڑا کسنبا اور نہ رنگا ہوا گیرو کا اور نہ پہنی زیور اور نہ
رنگی بال اور ہاتہہ پانون مہندی سی اور نہ سرمہ لگاوی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** نہیں مضائقہ ہی ساتہہ پہننی سیاہ اور خاکستری
رنگ کے اور کسنبی پرانی کی کہ خوشبو نہ آتی ہو اوسمین کذا فی الدرا ور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جائز ہی عورت مذکورہ کو پہننا ریشمی کپڑی کا بسبب عذر کی مانند کہجلی اور
جوون اور بیماری کی ؂ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ
امْرَاَتُهٗ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ
اِلَيْهِ زَيْدٌ اِنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی سلیمان بن یسار سے یہہ کہ احوص مرگیا تہا شام مین اوسوقت کہ داخل ہوئی عورت اوسکی بیچ خون تیسری حیض کے اور تحقیق طلاق دی تہی اسکو احوص نے
یعنی پہلی مرنی کی پس لکہا معاویہ بن ابی سفیان نی طرف زید بن ثابت کی پوچہتی تہی زید سی یہہ مسئلہ پس لکہا طرف معاویہ کی زید نی کہ تحقیق وہ عورۃ جسوقت
کہ داخل ہوئی بیچ خون کی تیسری حیض سی پس تحقیق وہ الگ ہوگئی احوص سے اور الگ ہوا وہ اوس سے نہ وارث ہوا احوص اوسکا اور نہ وارث ہو وہ احوص کے
نقل کے یہہ مالک نے **ف** طلاق دی تہی الخ اور عدۃ بیٹہی تہی وہ ساتہہ تین حیضونکی جیسیکہ حکم عدۃ طلاق کا ہی اور اب کہ خاوند مرگیا عدۃ موت ساتہہ
چار مہینی اور دس دن کی بیٹہنی چاہیی پس یہہ مسئلہ معاویہ نے زید سی پوچہہ بہیجا کہ آیا اس صورت مین عورت وارث خاوند کی ہوگی یا نہین زید نی جواب
لکہا معاویہ کو کہ اس عورت کو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا بمجرد دیکہنی خون تیسری حیض کی الگ ہوگئی اور خلاص ہوئی قید مرد کی سی اور وہ مرد الگ ہوا
اوس سے یعنی عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار کہ ذنی اکثر عدت کی یا شروع ہونی تیسرے حیض کی اور عدت وفات ساقط ہوئی وارث نہین ہوگا
وہ مرد اوس عورۃ کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مرجاتی اور وارث نہین ہوگی وہ عورت اوس مرد کی اگر مرد مرا جیسیکہ صورت مذکورہ مین ہے
اور اسحدیث مین مقصود سوال کرنا میراث سی تہا اس صورۃ مین اور احتمال ہی سوال عدت سے ہو کہ عدۃ طلاق کہینچی یا عدۃ وفات کذا ذکر الشیخ
اور ملا علی رح نے لکہا ہی کہ کہا طیبی نے کہ اس سے صریحا معلوم ہوتا ہی کہ مراد قرو ثلثہ سی بیچ قول اللہ تعالی کی والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء طہر ہی
کہتا ہو مین کہ یہہ مذہب صحابی کا ہی حال آنکہ نقل کیا گیا ہی انسی خلاف اسکی بہی اور یہہ نہین معلوم ہوا کہ معاویہ نے عمل کیا انکی قول پر یا نہین کیا
اور ہماری نزدیک مراد قرو سی حیض ہین چنانچہ خلفائی راشدین کا اور اکثر صحابہ کا بہی یہی قول ہی اور تیرہ صحابیون سے منقول ہی کہ وہ کہتی
تہی کہ آدمی احق ہی اپنی بیوی کا یہانتک کہ نہاوی تیسری حیض سے پس اس سے بہی یہی معلوم ہوا کہ مراد قرو سے حیض ہین اور اور بہت سی دلیلین اپنی ہین کے

لکہی ہین ملا علی رح نی مرقاۃ مین وعن سعید بن المسیب قال قال عمر بن الخطاب ایما امرأۃ طلقت فحاضت حیضۃ او حیضتین
ثم رفعتہا حیضتہا فانہا تنتظر تسعۃ اشہر فان بان بہا حمل فذلک والا اعتدت بعد التسعۃ الاشہر ثلثۃ اشہر ثم حلت رواہ مالک
اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا فرمایا عمر بن خطاب رضی نی کہ جو عورۃ طلاق دی گئی پہر آیا اوسکو ایک حیض یا دو حیض پہر موقوف ہوگیا حیض اوسکا پس تحقیق
انتظار کری وہ عورت نو مہینی پہر اگر ظاہر ہوا اوسکو حمل پس حکم اوسکا ظاہر ہی کہ جب جنے گی عدۃ تمام ہوگی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل عدۃ کہینچی بعد نو مہینے
کی تین مہینی پہر حلال ہو یعنی عدہ سی نکلی نقل کی یہہ مالک نی **باب الاستبراء** باب ہے بیچ بیان استبرا کی **ف** استبرا شرع مین کہتی ہین
طلب پاکی کرنی رحم لونڈی کو حمل سی جو کوئی مالک ہو لونڈیکا بسبب خریدنی کی یا وصیت کی یا ہبہ کی یا ارث کی حرام ہی اوسپر صحبت کرنی اوس سی اور
لوازمات صحبت کی مانند مساس کرنی اور بوسہ لینی وغیرہ کی یہانتک کہ استبرا کری ساتہہ دیکہنی حیض کی اگر حیض آتا ہوا وسکو یا ساتہہ گذرنی ایک مہینی کی اگر
حیض نہ آتا ہو یا ساتہہ جنی کی اگر حاملہ ہوا اور استبرا ہر حال کری اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت سے خریدی ہو یا محرم یا نابالغ لڑکی کی سی ہو اگرچہ قیاس یہہ چاہتا تہا
کہ ان صور تون مین استبرا واجب نہو اسلیے کہ حکمت استبرا مین یہہ ہی کہ معلوم ہو جاوی پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر کی سی تا اختلاط اوسکی نطفہ کا غیر کی نطفہ کی
ساتہہ نہو اور ان صورتون مین احتمال نطفہ غیر کا ہی نہین لیکن قیاس کو ترک کیا بسبب نص کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوطاس کے بردون کے حق مین خبر دی کہ
آگاہ ہو صحبت نکیجاوی حاملہ یہانتک کہ جنی اور غیر حاملہ یہانتک کہ دیکہی حیض کو اور یہہ ضرور ہی کہ انمین عورتین باکرہ اور مانند اونکی کی ہونگی ۱۲ ح **الفصل**
الاول فصل پہلی عن ابی الدرداء قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ مجح فسال عنہا فقالوا امۃ لفلان قال ایلم
بہا قالوا نعم قال لقد ہممت ان العنہ لعنا یدخل معہ فی قبرہ کیف یستخدمہ وہو لا یحل لہ ام کیف یورثہ وہو لا یحل لہ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ قریب تہی جنی کی پس پوچہا احوال اوسکا یعنی یہہ آزاد ہی یا لونڈی ہی پس کہا
صحابہ نی کہ لونڈی ہی فلانی کی فرمایا کہ کیا صحبت کرتا ہی وہ اس سے عرض کیا صحابہ نی کہ ہان فرمایا کہ تحقیق قصد کیا تہا مینی کہ لعنت کرون مین اوسکو ایسی لعنت
کہ داخل ہو ساتہہ اوسکی اوسکی قبر مین کسطرح خدمت کو کہیگا فرزند اپنی کی تئین حال آنکہ خدمت کو کہنا فرزند کی تئین اور غلام کرنا اوسکی تئین حلال نہین
اوسکو یا کسطرح سے وارث گردانیگا فرزند غیر کو حال آنکہ وارث کرنا فرزند غیر کی تئین حلال نہین اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** داخل ہو الخ یعنی وہ لعنت
ہمیشہ رہی کہ اثر اوسکا اوسکی مرنی کی بعد تک باقی رہی اور حضرت نی قصد لعنت کرنیکا اوسپر اسلیے کیا کہ جب اوسنی صحبت کی اپنی ایسی لونڈی سی کہ مالک ہوا اوسکا حالت
حمل مین ہوا ترک کرنیوالا استبرا کا حال آنکہ وہ فرض ہی اوسپر بعد ازان اشارہ کیا طرف سبب لعن کے بیچ ترک کرنی استبرا کی ساتہہ اس قول کی کہ کسطرح خدمت
کو کہیگا الخ حاصل اسکا یہہ ہے کہ جب صحبت کریگا لونڈی سی بغیر استبرا کی اور پیدا ہوگا اوس سے فرزند ایسی زمانی مین کہ احتمال رکہی کہ اوسکی خاوند کا ہو جیسے کہ چہہ
مہینی مین جنی پس اگر اقرار کریگا یہہ صحبت کرنیوالا ساتہہ نسب اوسکی کی تو وارث ہوگا وہ اوسکا پس لازم آویگا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہہ حرام ہی پہر
مستحق ہوگا لعنت کا اور احتمال رکہتی کہ اس صحبت کرنی والی سی ہو پس اگر اقرار نکریگا اوسکی نسب کا غلام رہیگا اور لازم آویگی خدمت لینی فرزند سی اور
قطع ہونا نسب کا اور یہہ بہی حرام ہی پس مستحق ہوگا لعنت کا پس ضرور ہی استبرا واسطی تحقیق حال کے ۱۲ ح ع **الفصل الثانی** فصل دوسرے
عن ابی سعید الخدری رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی سبایا اوطاس لا توطا حامل حتی تضع ولا غیر ذات
حمل حتی تحیض حیضۃ رواہ احمد وابو داود والدارمی روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچایا اوسکو طرف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا بیچ حق بندی پکڑی ہوئی اوطاس کے کہ نہ صحبت کیجاوی کوئی عورت حاملہ یہانتک کہ جنی اور نہ صحبت کیجاوی
بن حمل والی بہی یہانتک کہ آچکی ایک حیض نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور دارمی نی **ف** اور اگر حیض نہ آتا ہوا اوسکو بسبب صغر سن کے یا بڑی عمر کی

تو استبرا کری ساتہہ ایک مہینی کی اور یہہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور نادر ہونی اسکی کی اور اگر مالک ہووی لونڈیکا حالت حیض مین تو نہ شمار کری اس حیض کو یہانتک کہ استبرا کری ساتہہ اوس حیض پوری کی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ حادث ہونا ملک کا لونڈیمین واجب کرتا ہی استبرا کو اور یہی مذہب ہے چارون اماموں کا اور دلیل ہے اسمین اسپر کہ بندی پکڑلی گئی سی جاتا رہتا ہی نکاح پہلا اور بظاہر اس حدیث کا مطلق ہی کہ خاوند اوسکی ساتہہ ہووی یا نہووی اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور ہماری نزدیک اگر دونون میان بیوی ساتہہ بندی کر کر لائی جاوین تو باقی رہتا ہی نکاح انکا ع **وَعَن** رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ يَعْنِي اِتْيَانَ الْحُبَالَى وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهِ زَرْعَ غَيْرِهِ اور روایت ہی رویفع بیٹی ثابت انصاری کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حنین کے کہ نہین درست واسطی کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتہہ اللہ کے اور دن قیامت کے یہہ کہ پلاوی اپنا پانی یعنی نطفہ اپنا کہیتی غیر اپنی کی مین یعنی صحبت کرنی عورت حمل والی سی کہ حمل غیر اوسکی کا ہو نہین درست اور نہین درست واسطی اوس شخص کے کہ ایمان لایا ساتہہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی یہہ کہ صحبت کری عورت بندی پکڑی ہوئی سی یہانتک کہ استبرا کری اوسکو یعنی ساتہہ ایک حیض کے یا ایک مہینی گذرنی کی اور نہین درست واسطی اوس شخص کے کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی یہہ کہ بیچی غنیمت کے چیز کو یہانتک کہ بٹ نہ لی یعنی تصرف و خیانت نکری غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی ترمذی نی قول زرع غیرہ تک

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَن مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَيْضَةٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ وَثَلٰثَةِ اَشْهُرٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ وَيَنْهٰى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ روایت ہی مالک سی کہ کہا پہنچا مجکو یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی ساتہہ پاک کرنی لونڈیون کی ساتہہ ایک حیض کے اگر ہو حیض والی اور ساتہہ تین مہینی کی اگر ہون عورتون مین سے کہ نہین حیض والیان اور منع کیا پلانی غیر کی سی **ف** یعنی داخل کرنی نطفہ اپنی سے اوپر نطفہ غیر کی یعنی جو کہ حمل رکہتی ہو کسیکا اوس سے صحبت نکری اور مذہب جمہور کا یہہ ٹہیرا ہی کہ اگر لونڈی کو حیض آتا ہو تو استبرا حاصل ہوتا ہی ساتہہ ایک مہینی کی اور بعضونکا بسبب اس حدیث کی یہہ مذہب ہے کہ ساتہہ تین مہینی کی حاصل ہوتا ہی ع ح **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِيْ تُوْطَأُ اَوْ بِيْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تَسْتَبْرِئُ الْعَذْرَاءُ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نے کہا جسوقت کہ بخشش کیجاوی لونڈی کہ صحبت کیجاتی تہی یا بیچی جاوی یا آزاد کیجاوی پس چاہیی کہ پاک کری رحم اپنی کو ساتہہ ایک حیض کے اور نہ پاک کری کنواری نقل کین یہہ دونون حدیثین رزین نے **ف** اس حدیث پر ابن شریح نی عمل کیا ہی کہ وہ کہتی ہین واجب نہین استبرا باکرہ کی لیی اور جمہور کہتی ہین کہ اوسکی لیی بہی استبرا ہی بسبب عام ہونی حدیث بندیون اوطاس کے جیسیکہ اوپر کہا گیا اور کہا صاحب ہدایہ نی کہ جب مر جاوی مولی ام ولد کا یا آزاد کر دوی اوسکو تو عدۃ اوسکی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینی کہا ابن ہمام نے یعنی اگر حاملہ نہو اور نہ کسیکی نکاح مین ہو اور نہ کسیکی عدۃ مین ہو پس اگر ہو گی حاملہ تو عدۃ اوسکی ساتہہ جننی کی ہو گی اور اگر کسیکے نکاح مین یا کسیکی عدۃ مین ہو گی تو نہین واجب ہو گی اوسپر عدۃ مولی کی بسبب نظاہر ہونے فراش کی مولی سی اور یہہ ہماری نزدیک ہی اور امام شافعی کے نزدیک عدۃ ام ولد کی ایک حیض ہے اور یہی قول امام مالک اور امام محمد کا ہی ع ح

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ باب ہے بیچ بیان نفقون کے

اور لونڈی غلام کی حق کی **ف** نفقات جمع نفقہ کی ہی اور نفقہ نام ہی اوس چیز کا کہ خرچ کیجاوی اور جمع اوسکی باعتبار انواع اوسکی ہی جیسیکہ نفقہ بیوی کا اور اولاد کا اور والدین اور اقارب کا مثلا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان نفقہ عام مراد ہی واجب اور غیر واجب اور مراد لونڈی غلام کی حق سی کہلانا اور پہنانا

اونکا ہی اور نہ تکلیف دینی اوس کام کی کہ نہ طاقت رکھین اوسکی جیسیکہ سمجھا جاتا ہی حدیثو نسی رح ف واجب ہے نفقہ اور لباس اور مکان ہنیکا
بیوی کیلیے اوسکی خاوند پر اگرچہ خاوند چھوٹا ہو اور بیوی مسلمان ہو یا کافرہ ہو بڑی ہو یا چھوٹی کہ صحبت کیجاوی بشرطیکہ سپرد کر دیا ہو بیوی نے خاوند کو
نفس اپنا بیچ مکان خاوند کی یا نہ سپرد کیا ہو بسبب حق اپنی کے یا بسبب طلب کرنی خاوند کی اور مقرر کیا جاوی نفقہ ہر مہینی کا اور سپرد کر دیا جاوی بیوی کو
اور مقرر کیا جاوی لباس ہر چھہ مہینی کا اور مقرر کیا جاوی نفقہ اور لباس اوسقدر کہ کفایت کری عدۃ کو بغیر اسراف اور تنگی کی اور معتبر ہی اسمین حالت
میاں بیوی کی پس اگر دونون تونگر ہین تو نفقہ تونگرونکا سا واجب ہوگا اور اگر دونون محتاج ہون تو نفقہ محتاجونکا سا واجب ہوگا اور اگر بیوی محتاج
اور خاوند تونگر یا خاوند محتاج بیوی تونگر تو بین بین اوسکی چاہیی یعنی تونگر سی کم اور فقیر سی زیادہ اور بعضون نے کہا کہ اعتبار خاوند ہی کی حال کا ہی فقط اور اگر
اختلاف ہو میاں بیوی مین بیچ تنگدستی اور وسعت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور گواہ معتبر ہونگی بیوی کی اور معین کری خاوند نفقہ بیوی کی ایک خادم کا اگر تونگر
ہو اور اگر مفلس ہو تو نہین لازم اوسپر نفقہ خادم کا صحیح تر روایت مین اور اگر معین کیا گیا نفقہ حالت افلاس خاوند کی مین پہر وہ تونگر ہوگیا پس جھگڑا کیا بیوی
نی اوس سے تو پورا کر دی اوسکی لیی نفقہ تونگری کا اور اگر تونگری کی حالت مین مقرر ہوا اور پہر مفلس ہوگیا تو نفقہ مفلسونکا سا لازم ہوگا اور نہین نفقہ
واسطے بیوی نافرمان کی کہ نکل جاوی خاوند کی گہر سی ناحق اور نہ اوسکی لیی ہی کہ قید کی گئی ہو عوض دین کی یا بیمار ہو کہ نہ بہیجی گئی بعد بیاہ کی خاوند کی گہر
یا کسی نے غصب کیا ہو اوسکو یا ایسی چہوٹی ہو کہ نہ صحبت کیجاتی ہو اوس سے یا حج کو گئی ہو بغیر خاوند کی اور اگر حج کو گئی ہو خاوند کی ساتہہ تو اوسکی لیی نفقہ حضر کا ہی نہ سفر کا اور
کرایہ سواری کا اور اگر بیمار ہوئی خاوند کی گہر تو اوسکی لیی نفقہ ہی اور اگر بیمار ہوئی اپنی گہر مین نہ بہیجی گئی بیمار بعد نکاح کی تو نہین نفقہ اوسکی لیے
اور خاوند پر لازم ہی یہہ کہ رکہی بیوی کو ایک مکان مین کہ خالی ہو اہل اوسکی سی اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سی اور خالی ہو اہل بیوی کی سی اور
کفایت کرتا ہی عورت کو ایک الگ حجرہ گہر مین سی جبکہ ہو اوسمین اسباب بند کرنیکا یعنی کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پہنچتا ہی کہ منع کری بیوی کی لوگونکو اگرچہ بیٹا
اوسکا ہو کسی اور سی داخل ہونی سی بیوی کی پاس نہ نظر کرنی سی طرف بیوی کی اور کلام کرنی سی ساتہہ بیوی کی جب چاہین وہ اور صحیح یہہ ہے کہ خاوند نہ
منع کری بیوی کو جانی سی اپنی ماں باپ کے پاس اور آنی ماں باپ کی سی بیوی کی پاس ہر ہفتہ مین ایک بار اور سوای ماں باپ کے اور قرابتی محارم کے
آنی جانی سی نہ منع کری ہر برس دن مین ایکبار اور واجب ہے نفقہ اور سکنی واسطی اوس عورت کی کہ عدۃ مین ہو طلاق رجعی کی یا بائن کے اور
اوسکی لیی کہ جدی ہو بغیر معصیت کی مانند خیار عتق کی اور بالغ ہونیکی اور تفریق کی بسبب نہونی کفویت کی اور نہین نفقہ اور سکنی واسطے
اوس عورت کی کہ عدۃ مین ہو موت کی اور نہ اوسکی لیی کہ جدی ہو بسبب گناہ کی مانند مرتد ہو جانی کی اور بوسہ لینی خاوند کی بیٹی کی اور اگر مرتد
ہو جاوی وہ عورت کہ تین طلاقین دی گئی ہو ساقط ہو جاتا ہی نفقہ اوسکا نہ اگر صحبت کرواسے خاوند کی بیٹی سی اور نفقہ لڑکی فقیر کا
باپ پر واجب ہے اگرچہ فقیر ہو اور نہ جبر کیجاوی ماں اوسکی دودہ پلانی پر مگر جبکہ معین ہو ماں یعنی اور کا دودہ نہ پیوی بچہ یا اور دودہ پلانی والے
سوا ان کی نہ ملی تو اوس صورت مین ان پر جبر کیا جاوی اور باپ دودہ پلانی والی نوکر رکہی اور وہ ماں پاس رہکر دودہ پلاوی اور اگر باپ
نوکر رکہی لڑکی کی ماں کو تاکہ دودہ پلاوی بچہ کو اسحال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہو یا اوسکی عدت مین ہو طلاق رجعی کی تو نہین جائز اور عدۃ مین طلاق
بائن کے ہو تو دو روایتین ہین اسمین یعنی بعضون نی کہا جائز اور بعضون نے کہا نہین جائز اور بعد عدۃ کی جائز ہی بلکہ وہ احق ہی اگر نہ طلب کری زیادہ
بہ نسبت غیر کی اور اگر نوکر رکہی اوسکو اسحال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہی واسطی دودہ پلانی بیٹی اپنی کی کہ غیر اوسکی سی ہو تو صحیح ہی اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ
کا اور نفقہ بیٹی فقیر جاماندہ یعنی اپاہج کا باپ پر واجب ہے فتوی اسی پر ہی اور بعضون نی کہا کہ دو تہائی باپ پر ہے اور ایک تہائی ماں پر
اور نفقہ اصول کا یعنی باپ اور ماں اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اگر وہ محتاج ہون تو اولاد پر واجب ہے بشرطیکہ اولاد

تونگر ہو اسطرح کی کہ صدقہ لینا اونکو حرام ہو پس یہہ بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہے اور معتبر ہی اسمین قرب و جزئیۃ نہ ارث پس اگر ہو کسیکی بیٹی اور پوتا تو نفقہ بیٹی پر ہی باوجود اسکی کہ ارث دونونکو پہنچتی ہی اور اگر ہو نواسہ اور بہائی تو نفقہ اوسکا نواسی پر ہی باوجود اسکی کہ کل ارث اوسکی بہائی کو پہنچتی ہے اور واجب ہے تونگر پر نفقہ ہر ذی رحم محرم اوسکا اگر ہو ذی رحم فقیر چہوٹا یا عورت یا جامانذہ یعنی اپاہج یا اندہا یا خوب تکرجاتا ہو کسب با دائی کی یا بسبب بنی ہو اوسکی کی خاوندا نیونمین سی یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوی وہ نفقہ پر اور یہہ نفقہ واجب ہوتا ہی بقدر میراث کی یہانتک کہ اگر ہون اوسکی بہنین متفرقات تو نفقہ اوسکا اونپر واجب ہوگا اخماسا جیسیکہ وہ وارث ہوتی ہین اسکی اور معتبر ہے اسمین اہلیۃ ارث کی نہ حقیقت ارث کی پس نفقہ اوس شخص کا کہ اوسکا ماموں بہی ہے اور چچا کا بیٹا بہی ہی ماموںپر لازم ہوتا ہی اور نفقہ باپ کی بیوی کا اوسکی بیٹی پر ہی اور نفقہ بہو کا سسرے پر ہی اگر ہو بیٹا چہوٹا یا اپاہج اور نہین واجب ہے نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہین واجب ہے نفقہ ساتہہ اختلاف دین کی مگر واسطی بیوی اور قرابۃ ولاد کی ہی یعنی ماں باپ اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اونکا نفقہ باوجود اختلاف دین کی بہی واجب ہے اور جائز ہی باپ کو بیچنا اسباب بیٹی اپنی کا اپنی نفقہ کی لیی اور نہین جائز بیچنا عقار یعنی زمین و باغات وغیرہ اوسیکا اور نہین جائز بیچنا اسبابکا واسطی دین اپنی کی کہ بیٹی پر آتا ہو سوائی نفقہ کی اور نہین جائز ماں کو بیچنا بیٹی کی مال کا اپنی نفقہ کی لیی اور صاحبین کے نزدیک باپ کو بہی نہین جائز اور مالک پر واجب ہے نفقہ غلام کا پہر اگر انکار کری مالک نفقہ کا تو کسب کرین غلام اور خرچ کرین اپنی پر اور اگر نہو اونکی کسب تو جبر کیا جاوی مالک اونکی بیچنے پر اور جانورونکی نفقہ مین حکم کیا جاوی دیانۃ

الفصل الاول

متفق علیہ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدَ ابْنَتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ ہند بیٹی عتبہ کی نی کہا یا رسول اللہ تحقیق ابوسفیان یعنی خاوند اوسکا مرد بخیل و حریص ہے اور نہین دیتا مجکو اسقدر کہ کفایت کری مجکو اور میری اولاد کو اوس سے ہی لیکن کفایت کرتا مجکو دیا ہوا اوسکا اور وہ چیز کہ لونمین مال اوسکی سی اسحال مین کہ وہ نجانی یعنی لیلیون اور اوسکو خبر نکرون پس فرمایا لی او سقدر کہ کفایت کری تجکو اور تیری اولاد کو موجب شرع کی یعنی اوسط کی درجہ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کی واجب ہے اور سب علما کا اجماع ہی اسپر اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین بہت فوائد ہین ایک تو یہہ کہ نفقہ بیویکا اور چہوٹی اولاد محتاج کا واجب ہے اور اور یہہ نفقہ بقدر حاجت کے ہو اور یہہ جائز ہی سننا کلام اجنبی عورۃ کا وقت فتوی دینی اور حکم دینی کی اور اور یہہ کہ جائز ہی ذکر کرنا انسان کا اسطرح کہ ناگوار ہو اوسکو جبکہ ہو فتوی طلب کرنی کی لیی اور اور یہہ کہ جسکا کچہہ حق کسی پر ہو اور وہ دیتا نہو تو جائز ہے اوسکو لی لینا مال اوسکی مین سے بقدر حق اپنی کی بغیر اذن اوسکی کی اور اور یہہ کہ عورۃ کو بہی دخل ہی بیچ کفالۃ اولاد اپنی کی اور خرچ کرنیکی اوپر اونکی باپ کے مال مین سے اور اور یہہ کہ جائز ہی بیویکو نکلنا اپنی گہر سے اپنی حاجت کی لیی جبکہ اذن دی خاوند یا جانی رضا خاوند کی ساتہہ اوسکی اور اور یہہ قاضی کو پہنچتا ہی یہہ کہ حکم دی ساتہہ علم اپنی کی اسلیی کہ حضرت نی گواہ اوس سے طلب کیی اور اپنی علم پر حکم دیا ع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ دیوی اللہ تعالی ایک تمہاری کو مال پس چاہیی کہ اول اپنی پر خرچ کری اور اپنی گہر کی لوگونپر یعنی بیوی بچونپر نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی بردیکی یعنی اوسکی مالک پر روٹی کپڑا اوسکا ہی اور نہ تکلیف دیا جاوی کام سی مگر اوسقدر کہ طاقت رکہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی واجب ہے مالک پر کہ اپنی بردی

روٹی کپڑا بقدر حاجت اوسکی کی اور موافق عرف شہر اپنی کی ہی یعنی جیسی رسم ہو اوس شہر مین اکثر بردون کی روٹی کپڑا دینی کی موافق اوسکی
بہہ ہی دینی اور تکلیف دیا جاوی یعنی نہ حکم کیا جاوی کام کرنی کا مگر اوس قدر کہ طاقت رکہی یعنی مداومت کرنی کی اور سپر نہ بہہ
کہ طاقت رکہی کرنی کی ایک یا دو دن یا مانند اوسکی کی اور بہہ عاجز ہو جاوی حاصل بہہ کہ ایسا کام کرنیکو نہ کہی کہ اوسکی بدن کو ضرر ظاہر پہنچی خیال نہ
کری کہ مالک حقیقی بندون کو تکلیف نہین دیتا مگر بقدر طاقت اونکی کی پس بندونکو بہی کہ مالک مجازی ہین چاہیی کہ اپنی مملوکونپر کہ مانند اونکی اور
ہم جنس اونکی ہین بہی طریقہ جاری رکہین اور ابن عباس سی حدیث مرفوع منقول ہی کہ بردی کی لیی مالک پر تین امر ہین جلدی کری اوپر نماز اوسکی مین اور
اوٹہاوی اوسکو کہانا کہاتی مین اور پیٹ بہر دی اوسکا خوب طرح ع ح وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم اخوانکم جعلهم الله تحت ایدیکم فمن جعل الله اخاه تحت یدیه فلیطعمه مما یاکل ولیلبسه مما یلبس ولا یکلفه
من العمل ما یغلبه فان کلفه ما یغلبه فلیعنه علیه متفق علیه اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی بردی
تمہاری بہائی تمہاری ہین اور مانند تمہاری یعنی بسبب دین کی اور خلقت کی کیا ہی اونکو الله تعالی نی زیر دست یعنی زیر حکم تمہارا امتحان کی لیی پس جو شخص کہ
کری الله تعالی بہائی اوسکی کو زیر دست اوسکا پس چاہیی کہ کہلاوی اوسکو وہ چیز سی کہ آپ کہاوی اور پہناوی اوسکو وہ چیز سی کہ آپ پہنی
اور نہ تکلیف دی اوس کام کی کہ نہو سکی اوس سی پہر اگر تکلیف دی اوسکو اوس کام کی کہ نہین ہو سکتا اوس سی تو چاہیی کہ مدد کری اوسکی اوس کام پر نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ امر ساتہہ کہلانی اور پہنانی مملوک کی اوس چیز سی کہ کہاتا اور پہنتا ہی مالک محمول ہی استحباب پر اور نفقہ
واجب مملوک کا مالک پر موافق عرف شہرون اور اشخاص کی ہی برابر ہی کہ ہو جنس کہانی اور لباس مالک کی سی یا کم اوس سی یا زیادہ اوس سی یہانتک کہ اگر تنگی
کری مالک اپنی نفس پر اس طرح کی تنگی کہ خارج ہو عادت ہم جنسون اوسکی سی خواہ از راہ زہد کی تنگی کری یا از راہ بخل کی تو نہین درست اوسکو ایسی تنگی کرنی
اپنی مملوک پر اور مدد کری اوسکی یعنی آپ یا اور سی مدد کروادی بعضی بزرگونسی منقول ہی کہ لونڈیونکی چکی پیسنی مین مدد کرتی تہی اور شریک
ہوتی تہی اونکی ع ح وعن عبد الله بن عمرو جاءه قهرمان له فقال له اعطیت الرقیق قوتهم قال لا قال فانطلق
فاعطهم فان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کفی بالرجل اثما ان یحبس عمن یملك قوته وفی روایة کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت رواه مسلم
اور روایت ہی عبد الله بن عمرو سی کہ آیا اونکی پاس مختار اونکا پس کہا عبد الله نی اوسکو دیا تو نی غلام لونڈیونکو قوت اونکا کہا اوسنی کہ نہین کہا
عبد الله نی پس جا اور دی اونکو یعنی قوت اونکا پس تحقیق رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی فرمایا کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ ہونی مین یہہ کہ روکی اپنی مملوک کی
کو قوت اوسکا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ ہونی مین یہہ کہ ضائع کری قوت اوسکا کہ لازم ہی اوس پر
قوت اوسکا یعنی اہل و عیال لونڈی غلام نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صنع لاحدکم
خادمه طعامه ثم جاءه به وقد ولی حره ودخانه فلیقعده معه فلیاکل فان کان الطعام مشفوها قلیلا فلیضع فی یده منه
اکلة او اکلتین رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم جس وقت کہ تیار کری واسطی ایک تمہاری کی خادم اوسکا
کہانا اوسکا پہر لاوی اوسکی پاس کہانا حال آنکہ اوٹہائی ہی اوس نی گرمی اوسکی اور دہوان اوسکا پس چاہیی کہ بٹہاوی اوسکو اپنی ساتہہ
اور کہاوی پس اگر ہو کہانا مشفوہ یعنی کہانیوالی اوسکی بہت ہون حال آنکہ ہو وہ تہوڑا پس چاہیی کہ رکہدی اوسکی ہاتہہ مین اوس سی
ایک لقمہ یا دو لقمہ نقل کی یہہ مسلم نی ف کہاوی یعنی کہانا ساتہہ اوسکی عار نکری اوس سی جیسی کہ عادۃ متکبرون کی ہی اسلیی کہ وہ بہائی اوسکا
اور یہہ بہی آیا ہی کہ افضل طعام وہ ہی کہ بہت ہون ہاتہہ اوس مین تہیہ اور یہہ امر استحباب کی لیی ہی ع ح وعن عبد الله بن عمر ان رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق غلام جسوقت کہ خیر خواہی کرتا ہی اپنی مالک کی اور اچھی کرتا ہی بندگی اللہ کی پر
اوسکی لیی ہی ثواب اوسکا دوہرا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ایک ثواب تو بسبب خدمت مالک کی ہوتا ہی اور ایک بسبب عبادت خدا کی اس سے معلوم ہوا
کہ خیر خواہی مالک کی بہی عبادت ہی کہ اسپر ثواب ملتا ہی اور حقیقت مین وہ بہی عبادت خدا کی ہی کہ اوسکی فرمانی سی کرتا ہی جیسی خدمت اور فرمان برداری ماں
باپ کے اور بعضی نامؤں کرتی ہین کہ اوسکی لیی ہر عمل مین دوہرا ثواب ہے ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا
لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَطَاعَةَ سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اچھا ہی واسطی مملوک کی یہہ کہ وفات دی اوسکو اللہ ساتہہ اچھی کرنی عبادہ پروردگار اپنے کی اور فرمان برداری مالک اپنی کی یعنی اچھا ہی مملوک کی لیی یہہ کہ مری
اللہ تعالی کی اچھی طرح عبادہ کرنی مین اور مالک کے اچھی طرح فرمان برداری کرنی مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ
اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ
بہاگتا ہی غلام نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی کوئی نماز اور ایک روایت مین جریر سی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی جو غلام کہ بہاگا بری ہوا اوس سے ذمہ اور
ایک روایت مین جریر سے یون ہی کہ جو غلام کہ بہاگا اپنی مالکونسی پس تحقیق کافر ہوا یہانتک کہ پہر آوی طرف اونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ذمہ یعنی ذمہ اسلام کا
اور عہد و امان ہوسکا یعنی جب بہاگا طرف شہرون کفار کی اور مرتد ہوگیا تو الگ ہوگیا اوس سی عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اوسکا اور اگر بہاگا طرف کسی
شہر اہل اسلام کی بغیر مرتد ہونیکی تو نہین جائز قتل اوسکا اور یہہ حدیث اوسکی حق مین محمول ہوگی تہدید و مبالغہ پر بیچ جائز ہونی مارنی اوسکی کی اور کافر ہوا
یعنے اگر حلال جانا بہاگنی کو یا معنی یہہ ہین کہ قریب کفر کی ہوا یا خوف ہے اوسپر کفر کا یا عمل کیا کافرونکا سا یا کفران کیا اپنی مالک کا ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہی جو کوئی تہمت زنا کی کری اپنی بردی پر اور وہ ہو پاک اوس سے پس
کہا ماری جاوینگی کوڑی مالک کو دن قیامت کی مگر یہہ کہ ہو غلام جیسیکہ کہا مالک نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** دن قیامت کے یعنی اگرچہ
دنیا مین بسبب بہتان زنا کرنی کی مملوک کو حد نہین مارا جاوے گا لیکن آخرت مین روبرو لوگونکی اوسکی یہہ فضیحت ہوگی کہ کوڑی لگینگے اوسکو اور مگر یہہ
ہو غلام الخ یعنی اگر واقع مین وہ ایسا تہا جیسے مالک نے کہا تو اوس صورة مین مالک پر کوڑی نہین پڑینگی پس افسوس ہے اوپر جو اپنی لونڈی غلام کو گالیان دیتی ہین
اور وہ انکی ایسی عذاب سے نہین ڈرتی ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ
حَدًّا لَمْ يَاْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی جو شخص کہ
ماری اپنی غلام کو حد کہ نہین کام کیا حد کا یعنی بی گناہ ماری نہ از راہ تادیب کے یا طمانچہ ماری اوسکو پس تحقیق کفارہ اوسکا یہہ ہے کہ آزاد کری اوسکو نقل کی
یہہ مسلم نی **ف** طمانچہ مارنا ہر کسیکو حرام ہے ح وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِيْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِيْ صَوْتًا
اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ
لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تہا
مین مارتا اپنی غلام کو پس سنے مینی اپنی پیچہی آواز خبردار ہو ای ابو مسعود البتہ اللہ تعالی زیادہ قادر ہی تجہپر تجہسی غلام پر یعنی جیسی تو قدرت رکہتا ہی غلام پر اس سے

زیادہ تر اللہ تعالی قادر ہی تجھپر نسبت کہا مینی پس ناگہان وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی پس کہا مینی یا رسول اللہ یہہ آزاد ہی اللہ پس فرمایا اگا
ہو اگر نہ آزاد کرتا تو تو البتہ جلاتی تجکو آگ دوزخ کی یا فرمایا لگتی تجکو آگ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لگتی آگ اگر مارا تونی اوسکو از راہ ظلم کی اور معاف
نہ کرتا وہ قصور تیرا کہا نووی نی کہ اسمین رغبت دلائی ہی اوپر نرمی کرنی کی مملوک پر اور آزاد کرنا غلام کا عوض مارنی کی واجب نہین مستحب ہے بامید
اسکی کہ کفارہ ہو اوس گناہ کا ☆ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي　فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ مَالًا وَاِنَّ وَالِدِيْ يَحْتَاجُ اِلٰى مَالِيْ قَالَ اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوْا مِنْ
كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ اونی نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا کہ تحقیق میری پاس مال ہی اور تحقیق باپ میرا محتاج ہی طرف مال میری کی فرمایا تو اور مال تیرا واسطی باپ تیری کی ہی اسواسطی کہ اولاد تمہاری
بہترین کمائی تمہاری سی ہی کہاؤ کمائی اولاد اپنی کی سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** تو اور مال تیرا الخ یعنی واجب ہے
تجھپر کہ خرچ کری مال باپ پر اور دفع کری حاجت اوسکی اور جائز ہی اوسکو کہ تصرف کری تیری مال مین اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر واجب ہونی
نفقہ باپ کے بیٹی پر اور باپ اگرچہ چراوی بیٹی کی مال مین سے یا صحبت کری اوسکی لونڈی سی تو نہین حد آتی اوسپر بسبب شبہہ ملک کے اور اولاد تمہاری الخ یعنی
اولاد تمہاری تمہاری کمائیو نمین حلال تر اور افضل کمائی ہی پس جو کچھہ کماوی اولاد تمہاری وہ حلال ہی تمہاری لیے اور اولاد کو کمائی باپ کے اسلیے کہا
کہ حاصل ہوتی ہی بسبب جود باپ کے اور فعل و سعی اوسکی کی ☆ ع ☆ وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنِّيْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَلِيْ يَتِيْمٌ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَاَثِّلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق مین ہون فقیر نہین میری
پاس کچھہ اور میری پرورش مین ہی ایک یتیم یعنی آیا اوسکی مال مین کہا رون پس فرمایا کہا اپنی یتیم کی مال مین سے اسحال مین کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت
سی نہ خرچ کرا اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا مال کا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف**
نہ جلدی کرنیوالا یعنی بچ لینی کی مال اوسکی مین سی پہلی اسکی کہ محتاج ہو طرف اوسکی بخوف اسکی کہ بالغ ہوگا لڑکا تو چہین لیگا مال اوس سے اس سے
معلوم ہوا کہ یتیم کی پرورش کرنیوالیکو جائز ہی کہ کہاوی مال یتیم کی مین سے اگر فقیر ہو اور غنی کو نہین درست اور فقیر ہی بقدر حاجت کی کہاوی نہ بہ اسراف
اور یہہ مضمون قرآن شریف سے بہی ثابت ہوتا ہی ☆ ع ☆ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهٖ
اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھی فرماتے
اپنی مرض الموت مین کہ لازم پکڑو نماز کو اور ادا کرو حق اونکا کہ مالک ہوئے ہاتہہ تمہارے یعنے لونڈی غلام نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور نقل کی احمد اور ابوداود
نی حضرت علی سی مانند اسکی **ف** لازم پکڑو نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو نماز اور حقوق اوسکی خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی
غلام کا یہہ ہے کہ کہلاوی اور پہناوی اونکو اور نا حق ماری نہین اور برا کہی اور اسیطرح جانور و نکا بہی حق ادا کری لکہا ہی علما نی کہ خصومت ذمی کی
اور جانور کی دن قیامت کے اشد ہوگی خصومت مسلمان کی سی ☆ ع ☆ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ　اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی اللہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین داخل
ہوگا بہشت مین یعنی ابتدا نجات پائی ہوئی ساتہہ برائی کرنیوالا اپنی مملوک سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ☆ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ اَرَ فِيْ غَيْرِ الْمَصَابِيْحِ مَا زَادَ عَلَيْهِ فِيْهِ مِنْ قَوْلِهٖ وَالصَّدَقَةُ

تَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوْءِ وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ اور روایت ہی رافع بن مکیث سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نیکی اور خوش خلقی کرنی مملوکونسی باعث برکت ہی اور بدخلقی مملوکونسی کرنی سبب ہی بی برکتی کی نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا مشکوۃ کی مصنف نی اور نہین دیکھی مینی غیر مصابیح مین وہ چیز کہ زیادہ کی صاحب مصابیح نی اس حدیث پر مصابیح مین یعنی یہہ قول اوسکا اور صدقہ دینا باز رکہتا ہی بری طرحکی مرنیکو اور نیکی کرنی سبب بڑہتی کی ہی عمر مین **ف** نیکی اور خوش خلقی کرنی الخ یعنی اکثر یہہ ہوتا ہی کہ جب مالک بہلائی اور خوش خلقی کرتا ہی مملوک کی ساتہہ تو وہ تابعدار اور خیرخواہ ہوتی ہین اوسکی اور بہت محنت کرتی ہین اوسکی کام مین پس یہہ چیزین باعث ہین برکت کی ہوتی ہین اور بدخلقی باعث بغض اور نفرت کی ہوتی ہی پس ہلاک و تباہ کرتی ہین جان و مال اور بری طرحکی مرنیسی مراد مرگ مفاجات ہی یا مرنا ساتہہ غفلت کی توحید و بابجوتہی اور مرگ مفاجات بری ایسی ہی کہ یکایک آجاتی ہی آدمی توبہ نہین کرسکتا اور نیکی کرنی یعنی احسان کرنا خلق پر یا طاعت کرنی خالق کی اور زیادتی عمر مین یا تو حقیقۃ ہوئی ہی کہ معلق کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی کہ عمر فلانی کی اتنی برس ہی مگر اگر نیکی یعنی طاعت اللہ تعالی کی اچہی طرح کریگا یا خلق سے اچہی طرح سلوک کریگا تو اتنی برس زیادہ ہوجاینگی اوسکی عمر مین پس جب نیکی کرتا ہی تو بڑہ جاتی ہی عمر اسقدر اور زیادتی معنوی مراد ہی کہ برکت و خیر حاصل ہوتی ہی عمر مین یا اوسکی مرنیکی بعد لوگ بہلائی سی یاد کرینگی پس یہہ زیادتی ہی عمر مین حکما اور کہا مرک نی کہ سمجہا جاتا ہی کلام شیخ جزری کی سی کہ یہہ حدیث جسطرح کہ مصابیح مین ہی روایت کیا ہی اسکو احمد نی تمامہ واللہ اعلم انتہی پس اعتراض صاحب مشکوۃ کا صاحب مصابیح پر غیر صحیح ہی ع **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ لَكِنْ عِنْدَهُ فَلْيُمْسِكْ بَدَلَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب مارے ایک تمہارا اپنی خادم کو یعنی کہی مثلا پس یاد کری وہ اللہ کو یعنی کہی مثلا کہ خدا کی واسطی معاف کر مجکو پس اوٹہار و تم ہاتہہ اپنی یعنی مارنی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین لیکن نزدیک بیہقی کی لفظ فلیمسک ہی بدلی فارفعوا ایدیکم کی کہ مطلب دونون لفظونکا ایک ہی **ف** اوٹہار و تم الخ کہا طیبی نی کہ یہہ اوس صورت مین ہی کہ مارتا ہو ادب سکہانیکی لیی اور اگر حد مارتا ہو تو نہ اوٹہاوی ہاتہہ ع **وَعَنْ** أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو شخص کہ جدائی ڈالی درمیان ماں اور بیٹی کی اوسکی جدائی ڈالیگا اللہ درمیان اوسکی اور درمیان محبوبون اوسکی کی دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** جدائی ڈالی یعنی ساتہہ بیچنی کی اور سوا انکی کی یعنی مثلا ماں کو بیچی اور چہوٹی بیٹی کو رہنی دی یا چہوٹی بیٹی کو بیچی اور ماں کو رہنی دی یا ایک کو کسی کی ہاتہہ بیچی دوسریکو کسیکی ہاتہہ پس جو کوئی جدائی ڈالیگا اونمین تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالی اوسمین اور اوسکی محبوبونمین یعنی اولاد اور ماں باپ وغیرہا مین دن قیامت کی اوس موقف مین کہ جمع ہونگی اوسمین احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسری کی رب الارباب سی اور لکہا ہی علما نی کہ خاص ماں اور بیٹی کو جو ذکر کیا اتفاقا ذکر کیا یہہ حکم ہی جدا کرنی ہر چہوٹی بردیکا اوسکی ذی رحم محرم سی خواہ ماں ہو یا باپ یا دادا یا دادی یا بہن یا بہائی یا سوای انکی کی اور چہوٹی کی قید سی نکل گیا مثلا بڑی بیٹی کو اوسکی ماں سی جدا کرنا مکروہ نہین اور جائز رکہا ہی حنفیہ نی جدائی ڈالنی کو درمیان دو چہوٹی بہائیونکی اور اگر ہو ایک اون دونون مین سی چہوٹا تو نہین جائز اور اختلاف کیا ہی علمائی حد بڑی ہونی مین کہ بڑا کتنی عمر مین کہلاتا ہی امام شافعی کی نزدیک تو سات برس یا آٹہہ برس کا بڑا کہلاتا ہی اور ہماری نزدیک جب بالغ ہو اور اسطرح کا بیچنا مکروہ ہی امام ابو حنیفہ اور محمد رح کی نزدیک اور امام ابو یوسف کی نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہین بیچنا بتفریق اور ایک روایت اونسی یہہ ہی کہ جائز نہین کل مین ع ح **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا

فَعَلَ غُلَامُكَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا بخشی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو غلام کہ بہائی تہی الیمن پس بیچا مینی ایک کو انمین سی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی کیا ہوا غلام تیرا یعنی غائب پس خبر دی مینی حضرت کو یعنی اوسکی بیچ ڈالنی کی پس فرمایا پہیر لی اوسکو پہیر لی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** پہیر لی یعنی فسخ کر بیع کو اور لی آ اوسکو تا جدائی دو بہائیوں مین نہ واقع ہو اور لفظ پہیر لی دوبار تاکیداً فرمایا اشارہ ہی اسمین طرف اسکی کہ یہہ امر وجوب کیلیی ہی اور بیع مکروہ تحریمی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ یہہ حکم مخصوص ساتہہ ان ہیئتوں ہی کی لیی نہین ہی ۱۲ ح **وَعَنْهُ** أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُنْقَطِعًا اور روایت ہی حضرت علی رضی سی یہہ کہ اونہون نی جدائی کی درمیان ایک لونڈی کی اور بیٹی اوسکی کی یعنی ایک کو دونون مین سی بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی پس فسخ کیا اونہون نی بیع کو نقل کی یہہ ابو داود نی بطریق انقطاع کے **ف** امام ابو یوسف نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ ان دونون حدیثون کی اور نہ جائز ہونی بیع انکی کی ۱۲ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللهُ حَتْفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تین چیزین ہین جس شخص مین ہون وہ آسان کرتا ہی اللہ تعالی مرنی اوسکی کو اور داخل کریگا اوسکو بہشت اپنی مین وہ تین چیزین یہہ ہین نرمی کرنی ساتہہ ضعیف کی اور شفقت کرنی ان باپ پر اور احسان کرنا طرف مملوک کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** ضعیف از راہ جسم کی ہو یا حال کی یا عقل کی اور احسان کرنا یعنی جو کچہہ واجب ہی مالک پر اوس سے زیادہ سلوک کرنا ۱۲ ع **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَفِي الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَقُطْنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشا واسطی علی کی ایک غلام اور فرمایا کہ نہ مارنا اسکو یعنی بی حکم شرعی اسواسطی کہ مین منع کیا گیا ہون یعنی میری رب نی منع کیا ہی مارنی نمازیون کی سی اور دیکہا ہی مینی اوسکو نماز پڑہتی یہہ یعنی جو کہ مذکور ہی مشکوۃ مین لفظ مصابیح کی ہین اور کتاب مجتبی مین تصنیف دار قطنی کی ہی یہہ ہی کہ عمر بن الخطاب رض نی کہا کہ منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مارنی نمازیون کی سی **ف** نہی مارنی نمازیون کی سی واسطے شرافت و بزرگی انکی کی ہی نزدیک خدا کی اور واسطی رعایت اکرام و توقیر انکی کی نزدیک لوگون کی اور کہا طیبی رح نی کہ جب اللہ تعالی نی منع کیا نمازیون کو مارنی سی دنیا مین تو امید ہی اوسکی لطف و کرم سی کہ سوا انہین کریگا اونکو آخرت مین ساتہہ عذاب کے انشاء اللہ تعالی ۱۲ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کتنی بار درگذر کرین ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی غلام اپنی کی سی پس چپکی رہی حضرت یعنی کچہہ جواب نہ دیا پہر عرض کیا حضرت سی کلام مذکور پس چپ ہی رہی پہر جب تیسری بار پوچہا تو فرمایا معاف کر دو اوس سے ہر روز ستر بار نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمرو سی **ف** ستر بار مراد اس سی کثرت ہی نہ یہہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہی اس عدد مین اور چپ رہنا حضرت کا جواب سوال اوسکی سی بسبب کراہت اس سوال کی تہا کہ عفو مستحب اور اچہا ہی مطلقاً مقید ساتہہ عدد معین کے نہین اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ خاموشی واسطی انتظار وحی کی ہو ۱۲ ح **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَاءَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُ مِمَّا تَكْسُونَ وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کری تمہاری لونڈی غلامون تمہارے یعنی موافق مزاج تمہاری کی ہو اور خدمت کری تمہاری جیسکہ چاہتی ہو پس کہلاؤ اوسکو اوس مین سے کہ جو آپ کہاتی ہو اور پہناؤ اوسکو اوس مین سے کہ جو آپ پہنتی ہو یعنی جب وہ تمکو راضی کرین تو تم بہی راضی کرو اونکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمہاری لونڈی غلامون مین سے پس بیچ ڈالو اوسکو اور نہ عذاب دو مخلوق خدا کو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهٗ بِبَطْنِهٖ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی تہی پیٹہہ اوسکی پیٹ اوسکی سی یعنی بسبب شدت بہوک پیاس اور کثرت سواری کی پس فرمایا ڈرو اللہ تعالی سی بیچ حق ان چارپایون بی زبان کی پس سوار ہوؤ اونپر اس حال مین کہ قوی اور قابل سواری کی ہون اور چہوڑ دو اونکو اس حال مین کہ اچہی ہون اور تہکی نہون نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ان چارپایون بی زبان کی الخ یعنی بول نہین سکتی ہین کہ حال اپنی بہوک و پیاس وغیرہ کا مالک سی کہین اور اسمین دلیل ہی اوپر وجوب ہونی خوراک دواب کی اور سوار ہو واضح مقصود اس سی رغبت دلانی ہی طرف خبرگیری انکی کی دانی گہانس سی تا قوی اور لائق سواری کی ہون اور چہوڑ دو اونکو پہلی تہکنی کی اور دانہ گہانس دو تا فربہ ہون اور سواری کیجاوی اون پر بعد اوسکی ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا الْاٰيَةَ اِنْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ يَتِيْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهٗ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرَابَهٗ مِنْ شَرَابِهٖ فَاِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيْمِ وَشَرَابِهٖ شَيْءٌ حُبِسَ لَهٗ حَتّٰى يَاْكُلَهٗ اَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوْا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جب اوترا قول اللہ تعالی کا اور نہ نزدیک ہو مال یتیم کی مگر ساتہہ اوس خصلت و حالت کی کہ وہ نیک تر ہی یعنی بدیانت و امانت اور اوترا قول اللہ تعالی کا تحقیق وہ لوگ کہ کہاتی ہین مال یتیمونکا از راہ ظلم کی آخر آیۃ تک شروع کیا اون لوگون نی کہ تہی نزدیک اونکی یتیم یعنی پرورش کرتی تہی یتیمون کی پس الگ کر دیا کہانا اونکا کہانی اپنی سی اور پینا اونکا پینی اپنی سی پس جب بچ رہتا کہانی یتیم کی سی و پینی اوسکی سی کچہہ رکہہ چہوڑتی واسطی اوسکی یہانتک کہ کہاتا اوسکو یتیم پہر یا بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہہ یتیم کی پالنی والون پر پہر ذکر کیا اونہون نی یہہ یعنی دشوار ہونا امر مذکور کا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور پوچہتی ہین تجہسی حال یتیمونکی سی کہہ درستی کرنی یعنی ساتہہ جدا رکہنی مال کی واسطی یتیمونکی بہتر ہی یعنی ملا دینی سی اور اگر ملا لو اونکی مال کو اپنی مال مین پس بہائی تمہاری ہین یعنی اور بہائی کا مال اگر بہائی کی مال مین مل جاوی اور ایکی مال مین سے دوسری کی مال مین کچہہ چلا جاوی مضائقہ نہین پس ملا دیا پرورش کرنیوالون نی کہانا اونکا ساتہہ کہانی اپنی کی اور پینا اونکا ساتہہ پینی اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** بعد لفظ ظلما کی باقی آیۃ یون ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا ۔ اور بعد لفظ فاخوانکم کی باقی آیۃ یون ہی واللہ یعلم المفسد من المصلح ولو شاء اللہ لاعنتکم حاصل یہہ کہ لوگونپر دشوار تہا اپنی مال کو جدا رکہنا یتیمونکی مال سی صاحب اجازت دی مال کی ملانی کی اور اشارہ فرمایا واللہ یعلم المفسد الخ مین طرف اسکی کہ مال ملاؤ لیکن خیرخواہ یتیمون کی رہو و غافریب کر کر اونکی مال خراب کرو اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالی اور سنوارنیوالی کو منقول ہی کہ امام محمد کا ایک شاگرد مر گیا اونہون نی اوسکی کتاب بیچ کر اوسکی تجہیز و تکفین مین خرچ کی لوگون نی ونسی کہا کہ اوسنی اسکی وصیت تو کی ہی نہین تہی کیون تمنی ایسا کیا اونہون نی یہی آیۃ پڑہی واللہ یعلم المفسد من المصلح ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ وَبَيْنَ الْاَخِ

بَيْنَ اَخِيهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ جدائی ڈالی درمیان باپ اور اوسکی بیٹی کی اور درمیان دو بہائیونکی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارقطنی نی **ف** مراد جدائی ڈالنی سی یہہ ہی کہ ڈالنا یا بخشدینا ایک کو دونومین سی بشرطیکہ چہوٹا ہو بیٹا یا ایک بہائی چہوٹا ہو اور احتمال ہی کہ یہہ مراد ہو کہ ایک کو دوسری کی طرف سے باتین لگاکر آپسمین خفگی اور جدائی کروادی ؛ مولانا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِالسَّبْيِ اَعْطَى اَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيْعًا كَرَاهِيَةَ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لائی جاتی بندی تو دیتی ایک ہی کو سارا گہر کا گہر یعنی بندیمین ایک گہر کی جتنی ہوتی وہ سبکی سب ایک کو ہمین دیتی اسلئی کہ برا جانتی تہی جدائی کرنی درمیان ونکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمُ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَحْدَهُ وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہ خبردون مین تمکو ساتہہ بُرونکی تم مین یعنی معلوم کروا دون تمکو کہ برا فریق تم مین کون ہی وہ فریق ہی کہ کہاوی تنہا اور ماری اپنی غلام کو یعنی ناحق اور نہ دی بخشش اپنی نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی نہ دی کسیکو کچہہ حاصل یہہ کہ بُری لوگ وہ ہین کہ بدخلق و بخیل ہون اور جامع صغیر مین روایت کی ابن عساکر نی معاذ سی کہ کیا نہ خبردون مین تجکو ساتہہ بُری کی لوگونمین وہ وہ ہی کہ کہاوی تنہا اور نہ دی بخشش اپنی اور سفر کری تنہا اور ماری اپنی غلام کو کیا نہ خبردون مین تجکو ساتہہ بُری کی اس سی وہ وہ ہی کہ بغض رکہی لوگونسی اور بغض رکہین لوگ اوس سی کیا نہ خبردونمین تجکو ساتہہ بُری کی اس سی وہ وہ ہی کہ ڈرین لوگ اوسکی برائی سی اور نہ امید رکہین اوسکی بہلائی کی کیا نہ خبردون مین تجکو ساتہہ بُری کی اس سی وہ وہ ہی کہ بیچی آخرۃ اپنی غیر کی دنیا کی بدلی کیا نہ خبردونمین تجکو ساتہہ بُری کی اس سی وہ وہ ہی کہ کہاوی دنیا کو بوسیلہ دین کی ؛ ع **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ اَكْثَرُ الْاُمَمِ مَمْلُوْكِيْنَ وَيَتَامٰى قَالَ نَعَمْ فَاَكْرِمُوْهُمْ كَكَرَامَةِ اَوْلَادِكُمْ وَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْيَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَمْلُوْكٌ يَكْفِيْكَ فَاِذَا صَلّٰى فَهُوَ اَخُوْكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین برائی کرنیوالا اپنی غلام لونڈی سی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا نہین خبردی آپنی ہمکو یہہ کہ یہہ امت آپکی بہت ہی اگلی امتونسی باعتبار لونڈی غلام اور یتیمون کی یعنی باوجود اس کثرت کی مشکل ہی ہمسی خوش خلقی کرنی اور بدخلقی نکرنی فرمایا ہان یعنی البتہ بہت ہی باعتبار لونڈی غلام کی اور حسن خلق باوجود اس کثرت کی مشکل ہی لیکن اگر تم چاہتی ہو داخل ہونا جنت مین تو احسان کرو انپر اوس طرح تا بدلہ بدخلقی کا ہو کہ وہ یہہ ہی پس عزیز رکہو اونکو مانند عزیز رکہنی اولاد اپنی کی یعنی رحم کیا کرو اونپر اپنی کہو ایسی کام کو کہ اونسی نہو سکی اور ظلم و زیادتی نکرو اونپر اور کہلاؤ اونکو اوس چیز سی کہ کہاتی ہو تم کہا صحابہ نی پس کونسی چیز نفع کرتی ہی ہمکو دنیا مین فرمایا ایک گہوڑا کہ باندہ رکہی تو اوسکو لڑا کری تو اوسپر اللہ کی راہ مین اور ایک مملوک کہ کفایت کری تجکو یعنی تیری امور دنیا کی سرانجام کری تا امور آخرۃ کی بافراغ ادا ہون پس جب نماز پڑہی مملوک پس وہ بہائی تیرا ہی یعنی مسلمان بہائی ہی یا مانند بہائی تیری کی ہی پس ایسا سلوک کر اوس سی جیسا بہائی بہائی سی کرتا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یہہ جو فرمایا کہ اس امت مین لونڈی غلام اور یتیم بہت ہونگی سبب اسکا یہہ ہی کہ اس امت مین جہاد بہت ہوگا بندی بہت سے پکڑی آوینگی اور لڑکونکی باپ شہید ہونگی وہ یتیم رہ جاوینگی ؛ مولانا

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهِ فِي الصِّغَرِ

باب ہی بیچ بیان بالغ ہونی چہوٹی لڑکی کی اور بیچ بیان پرورش اوسکی کی صغر سن مین **ف** یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ علامت اور حد لڑکی اور لڑکیکی بالغ ہونیکی کیا ہی اور بیان ہی اسکا کہ بچہ کی پرورش کرنیکا حق کسکو پہنچتا ہی جاننا چاہیی کہ بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہی ساتہہ احتلام ہونیکی اور حمل رکہوانیکی اور منزل ہونیکی اور بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہی ساتہہ احتلام کے اور حیض آنیکی اور حمل رہ جانیکی پہر اگر یہہ چیزین نپائی جاوین تو جب پندرہ برس کا ہو لڑکا یا لڑکی تو بالغ کہلاوینگی فتوی اسی پر ہی اور ادنی مدت بلوغ

ہونی کی مرد کی لیی بارہ برس اور عورت کی لیی نو برس ہین پہر اگر قریب بالغ ہونیکی ہون دونون اور کہین کہ بالغ ہوئی ہم تو تصدیق کیجاوے دونو کی اور یہہ دونون مانند بالغ کی ہین حکم مین اور حق لڑکی کی پرورش کرنیکا اوسکی ماں کی لیی ہی اخیر حیض کرنی کی اوسپر طلاق دی گئی ہو یا نہ طلاق دی گئی ہو پہر اوسکی نانی کی لیی اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہو پہر اوسکی دادی کی لیی ہی پہر اوسکی بہن کی لیی پہر اخیافی بہن کی لیی پہر سوتیلی بہن کی لیی پہر اوسکی خالہ کی لیی اسیطرح پہر اوسکی پہوپہی کی لیی اسیطرح اور بہانجیان اولی ہین بہتیجیون سی اور بہتیجیان اولی ہین پہپیونسی اور شرط ہی اسمین آزاد ہونا او نکا پس نہین ہی حق اسمین لونڈی کی لیی اور ام ولد کی لیی اور ذمیہ مانند مسلمہ کے ہی یہانتک کہ سمجھنی لگی لڑکا دین کو اور جو کہ نکاح کری لڑکی کی غیر محرم سی ساقط ہوجاتا ہی حق اوسکا اور محرم سی کری تو نہین ساقط ہوتا جیسی ماں نکاح کری لڑکی کی چچا سے اور عود کرتا ہی حق بسبب زائل ہونی اس نکاح کی کہ ساقط ہوا تہا بسبب اوسکی حق اور رہوی لڑکا نزدیک ذکر کی گئی عورتون کی یہانتک کہ کہانی لگی اور کپڑی پہنی اور استنجا کری آپ اور اندازہ کیا گیا ہی اسکا ساتہہ نو برس یا سات برس کی پہر زبردستی لی لیوی اوسکو باپ اور لڑکی ماں اور نانی پاس رہی یہانتک کہ حائضہ ہو اور نزدیک محمد کی یہانتک کہ خواہش ہو اوسکو طرف مرد کی جیسیکہ غیر ماں اور نانی اور دادی کی پاس رہنی مین شرط ہی یہہ اور فتوی اسی پر ہی بسبب فساد زمانیکی پہر اگر عورت نہو تو حق پرورش ہی عصبات کو بحسب ترتیب کی کہ مذکور ہی میراث مین لیکن نہ دیجاوی لڑکی عصبہ غیر محرم کو مانند مولی عتاقہ کی اور چچا کے بیٹی کی اور نہ دیجاوی فاسق بی پروا کو * مولانا عبد العزیز رح * ملتقی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَرَدَّنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هٰذَا فَرْقُ مَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا روبرو کیا گیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہاد مین جانی کی لیی سال جنگ احد کی کہ سنہ تین مین ہوئی اسحال مین کہ تہا مین چودہ برس کا پس نہ لی گئی مجکو یعنی جہاد مین بسبب صغر سن کی پہر روبرو کیا گیا مین حضرت کی سال جنگ خندق کی اسحال مین کہ مین پندرہ برس کا تہا پس اجازت دی مجکو یعنی جہاد مین جانیکی اسلیی کہ پندرہ برس حد بلوغ ہین پس کہا عمر بن عبد العزیز نی کہ یہہ عمر فرق کرنیوالی ہی درمیان لڑنی والونکی اور لڑکونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عمر بن عبد العزیز نی جب یہہ حدیث سنی تو کلام مذکور فرمایا مراد اونکی یہہ ہے کہ جب پہنچی لڑکا پندرہ برس کو تو داخل ہو بیچ جماعت مجاہدین کے اور لکہا جاوی نام اوسکا دفتر مین اور جو اس عمر کو نہ پہنچی وہ شمار کیا جاوی لڑکونمین اور اس سے معلوم ہوا کہ حد بالغ ہونیکی پندرہ برس ہین * ع * ح

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ بِنْتُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ بِنْتُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَقَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حدیبیہ کی تین چیزون پر اسپر کہ جو آجاوی حضرت کی پاس مشرکونمین سی پہیر دین اوسکو اونکی طرف اور جو آوی مشرکونکی پاس مسلمانونمین سی نہ پہیرین مشرک اوسکو اور صلح کی اسپر کہ آوین حضرت مکہ مین اگلی سال یعنی مدینہ سی اور قضا کرین عمرہ اپنا اور ٹہیرین اسمین تین دن یعنی طاعت و استراحت کی لیی پس جب داخل ہوئی حضرت مکہ مین یعنی سال آیندہ اور ہو چکی مدت معینہ یعنی تین دن اور ارادہ کیا نکلنی کا حضرت نی یعنی مکہ سی پس لگی اونکی پیچھی بیٹی حمزہ کی پکارتی ہوئی ای چچا میرے ای چچا میرے پس ارادہ کیا لڑکی نی اوسکی کا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی پس پکڑ لیا ہاتھ اوسکا پس جہگڑی بیچ پرورش کرنی بیٹی حمزہ کی علی اور زید اور جعفر پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی پہلی لیا اسکو اور وہ بیٹی ہی میری چچا یعنی پس مین حقدار ہون اوسکا اور کہا حضرت جعفر نی کہ یہہ بیٹی ہی میرے چچا کے اور خالہ اسکی میری نکاح مین ہے اور کہا زید نی بہتیجی میری ہے

پس حکم فرمایا ساتھہ لینی بیٹی حمزہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی خالہ اوسکی کی کہ جعفر کی نکاح مین تھین اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ مان کی ہی اور فرمایا واسطی
حضرت علی کی کہ تو مجھ سی ہے اور مین تجھسی ہون یعنی مجھہ مین اور تم مین کمال اخلاص ہے اور فرمایا واسطی جعفر کی کہ مشابہ ہی تو پیدایش میری مین اور خلق میری مین
اور فرمایا زید کو کہ تو بہائی ہمارا ہی اور محب ہمارا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حدیبیہ نام ہی ایک جگہہ کا قریب مکہ کی جدہ کی طرف نو کوس یا دس
کوس پس حضرت بہ نیت عمرہ کی مکہ کو تشریف لی چلی تہی جب حدیبیہ مین پہنچی تو مشرکون نی مکہ مین آنی نہ دیا اور صلح اسطرح ہوئی جیسیکہ ذکر کی گئی اور بیان
مفصل اسکا باب الجہاد مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حضرت حمزہ چچا تہی حضرت کی اور دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ حضرت اور حضرت حمزہ نی ثویبہ ابو
لہب کی لونڈی کا دودہ پیا تہا اسلیے حضرت حمزہ کی بیٹی نی حضرت کو چچا کہا اور حضرت جعفر بہائی تہی حضرت علی کی دس برس بڑی تہی عمر مین اور زید بن
ثابت غلام آزاد اور متبنی تہی حضرت کی اور حضرت نی حضرت حمزہ اور زید مین بہائی چارہ کروایا تہا مانند اور صحابہ کی اسلیے زید نی حضرت حمزہ کی بیٹی کو
بہتیجی کہا اسمین یہہ سب صاحب جہگڑتی آپسمین کہ ہر ایک چاہتا تہا پرورش کرنا حضرت حمزہ کی بیٹی کا پس حضرت نی اونکی پرورش کرنیکی لیے خالہ کو حکم فرمایا اور اون
تینون صاحبون کی تسلی اور خوش کرنیکی لیے کلمات مذکورہ فرمائی تا آزردہ نہون ۞ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن عمرو ان امراۃ قالت یا رسول اللہ ان ابنی ہذا کان بطنی لہ وعاء وثدیی لہ سقاء وحجری لہ حواء وان اباہ طلقنی واراد ان ینزعہ منی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت احق بہ ما لم تنکحی رواہ احمد وابو داود
روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اونسی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ ایک عورۃ نی کہا یا رسول اللہ
تحقیق بیٹا میرا یہہ تہا پیٹ میرا واسطی اوسکی باسن یعنی مدت تک پیٹ مین رہا اور تہی چہاتی میری واسطی اوسکی مشک یعنی مدت تک اوس سے دودہ پیا
اور گود میری اوسکو لیی رہتی تہی گہیری ہوئی یعنی مدت تک گود مین پلا اور تحقیق باپ اوسکی نی طلاق دی مجھکو اور ارادہ رکھتا ہی چہین لینی اوسکا مجھسی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تو لائق تر ہی ساتھہ پرورش کرنی اوسکی کی جب تک کہ نہ نکاح کری تو کسی سے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** کہا
طیبی نی کہ شاید یہہ لڑکا سن تمیز کو نہ پہنچا ہوگا اسلیے مان کو حکم کیا اوسکی پرورش کرنیکا اور حدیث مابعد مین جو لڑکی کو اختیار دیا تہا وہ سن تمیز کو پہنچ چکا تہا اور
جب تک کہ نہ نکاح کری تو الخ یہہ حدیث مطلق ہی اور علما نی مقید کیا ہی ساتھہ نکاح کرنی غیر محرم کی یعنی لڑکی کی غیر محرم سی اگر مان وغیرہ نکاح کر لی تو پہر اوسکو حق
پرورش نہین رہتا اور اگر محرم سی کری جیسی لڑکی کی چچا سی تو اوسکو حق پرورش رہتا ہی بسبب قیام شفقت کی ۞ ح ۞ ح **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر غلاما بین ابیہ وامہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا
لڑکی کو درمیان اوسکی باپ کے اور مان اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اختیار دیا کہ چاہی باپ پاس رہ اور چاہ مان پاس اور یہہ لڑکا سن
بلوغ کو پہنچ گیا تہا اسلیے اوسکو اختیار دیا اور یہہ حضانت کی قبیلہ سی نہ تہا اور پہلی حدیث مین جو ذکر لڑکی کا گذرا وہ صغیر سن تہا اور تمیز نرکہتا تہا اور وہ
حضانت کی قبیلہ سی تہا پس مقدم کیا مان کو حضانت مین اور حضانت مین لڑکی کو اختیار نہین ہماری نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک ہی ۞ ح
وعنہ قال جاءت امراۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان زوجی یرید ان یذہب بابنی وقد سقانی
ونفعنی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابوک وہذہ امک فخذ بید ایہما شئت فاخذ بید امہ فانطلقت
بہ رواہ ابو داود والنسائی والدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آئی ایک عورۃ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ
خاوند میرا ارادہ رکھتا ہی کہ لی جاوی بیٹی میری کو اور حال یہہ ہے کہ پانی پلاتا ہے مجھکو اور نفع دیتا ہی مجھکو یعنی اس عمر کو پہنچا ہی کہ منتفع ہوتی ہون اوسکی خدمت سی پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ باپ تیرا ہی اور یہہ مان تیری ہی پس پکڑ لی ہاتہہ ان دونون مین سے جسکا چاہی پس پکڑا ہاتہہ مان اپنی کا پس لیگئی

اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِي مَيْمُوْنَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلًى لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَادَّعَيَاهُ فَرَطَنَتْ لَهُ تَقُوْلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ زَوْجِي يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ رَطَنَ لَهَا بِذٰلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُحَاقُّنِي فِي ابْنِي فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي لَا اَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَنِّي كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِي يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ اَبِي عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

روایت ہی ہلال بن اسامہ سی کہ نقل کی ابی میمونہ سی کہ نام اوسکا سلیمان آزاد کیا ہوا اہل مدینہ والونمین تہا کہا اوسوقت مین بیٹہا ہوا تہا ساتہہ ابوہریرہ کی آئی اونکی پاس ایک عورت فارس کی رہنی والی اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا حال آنکہ طلاق دی تہی اوسکو اوسکی خاوند نی پس دعوی کیا خاوند بیوی نی اوس لڑکیکا پس باتین کین اوس عورت نی فارسی مین ابوہریرہ کہتی تہی ای ابوہریرہ خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ لیجاوی میری بیٹی کو پس کہا ابوہریرہ نی قرعہ ڈالو اسپر فارسی مین کلام کیا ابوہریرہ نی اوس عورت سی ساتہہ اس مطلب کے پہر آیا خاوند اوسکا اور کہا کون جہگڑتا ہی مجہسی بیچ مقدمہ بیٹی میری کی پس کہا ابوہریرہ نی یا الٰہی تحقیق مین نہین کہتا یہہ یعنی اپنی طرفسی مگر کہ تحقیق تہا مین بیٹہا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آئی حضرت کی پاس ایک عورت اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ لیجاوی بیٹی میری کو حال آنکہ نفع دیتا ہی وہ مجکو اور پلاتا ہی مجکو پانی ابو عنبہ کی کنوئین سی اور کتاب نسائی مین یون ہی کہ پلاتا ہی مجکو میٹہا پانی کہ باہر شہر کی دور ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرعہ ڈالو اسپر پس کہا خاوند اوسکی نی کون ہی جہگڑتا مجہسی میری لڑکی کی مقدمہ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوس لڑکی کو کہ یہہ ہی باپ تیرا اور یہہ ہی مان تیری پس پکڑ لی ہاتہہ اون دونون سی جسکا چاہی پس پکڑا اوسنی ہاتہہ اپنی مان کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی **ف** ابوہریرہ نی جو فارسی مین کلام کیا اس سی معلوم ہوا کہ بعضے صحابہ بسبب اختلاط عجمیون کی کچہہ زبان اونکی سیکہہ گئی تہی اور یہہ لڑکا ہی بالغ تہا اور بالغ کو اختیار ہی چاہی الگ رہی چاہی ماں باپ کے پاس پس اوسکو حضرت نی اختیار دیا اور اوسنی مان کی پاس رہنا اختیار کیا اور دلیل اوسکی بالغ ہونی پر یہہ ہی کہ لاتا تہا دور سی پانی لاتا تہا اور غیر بالغ نادان ہوتا ہی اوسکو کنوئی پر جانی سی منع کیا کرتی ہین اکثر کہ خوف ہوتا ہی اوسکی گر پڑنیکا واللہ اعلم ع

كِتَابُ الْعِتْقِ

کتاب ہی بیچ بیان آزاد کرنی غلام کے **ف** شرط آزاد کرنیکی یہہ ہی کہ آزاد کرنیوالا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب ہے اور کبہی ہوتا ہی گناہ جیسیکہ جب ظن غالب ہو اوسکو کہ آزاد کرونگا اوسکو تو دار الحرب مین چلا جاوی گا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہو چوری اور قزاقی کرنی کا اور کبہی ہوتا ہی آزاد کرنا واجب مانند کفارہ کی اور کبہی ہوتا ہی مباح مانند آزاد کرنیکی زید کی خاطر سی یا زید کی ثواب پہنچانی کی لیے اور عبادۃ وہ آزاد کرنا ہوتا ہی کہ ہو خالص اللہ کی ع

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری بندہ مسلمان آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلی ہر عضو بردی کی عضو آزاد کرنیوالی کو آگ دوزخ سی یہانتک کہ ستر اوسکی کو بدلے ستر اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بردہ مسلمان قید اسلام کی اسلیے لگائی کہ تا ثواب اوسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہی کہ وہ اکبر کبائر

بعد شرک کی پس فرمایا کہ اوسکو بھی اللہ تعالی نجات دیتا ہی اور بعضی عالمون نی لکھا ہی کہ اس سی سمجھا جاتا ہی کہ غلام جو آزاد کری تو چاہیی کہ خصی یا ستر کرتا ہوا نہو اور عورۃ عورۃ کو آزاد کری اور مرد مرد کو پس یہہ اول ہی ؂ ع **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَجِہَادٌ فِیْ سَبِیْلِہٖ قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاہَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُہَا عِنْدَ اَہْلِہَا قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّہَا صَدَقَۃٌ تَصَدَّقُ بِہَا عَلٰی نَفْسِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتھہ اللہ کی اور جہاد کرنا اوسکی راہ مین کہا ابوذر نی کہ کہا مینی کونسا بردہ آزاد کرنا بہتر ہی فرمایا وہ کہ مہنگا ہو مول مین اور بہت پیارا ہو نزدیک مالک اوسکی کی کہا مینی اگر نہ کر سکون مین یعنی از راہ عجز کے از راہ کسل کے فرمایا مدد کر کام کرنیوالی کی یا بنادی مع اسطی اوسکی کہ نہین بنانا جانتا کہا مینی پس اگر نہ کر سکون مین فرمایا چہوڑ تو لوگون کو برائی سی پس تحقیق یہہ خصلت خیر کہ خیر کرتا ہی تو ساتھہ اوسکی اپنی نفس پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایمان کا بہتر ہونا تو ظاہر ہی کہ بغیر اوسکی کوئی عمل مقبول ہی نہین اور جہاد بہتر ہی باعتبار اسکی کہ سبب ہے تقویت دین اور غلبہ مسلمانونکا اور نماز و روزہ افضل ہی اور وجہ کر یا مراد جہاد سی مطلق مشقت اوٹہانی ہی کہ شامل ہی اوس جہاد کو بھی اور طاعات کو بھی یعنی نفس پر مشقت اوٹہاوی ساتہہ کرنی مامورات کی اور بچنی منہیات کی کہ اوسکو جہاد اکبر فرمایا ہی پس حاصل جواب کا یہہ ہوگا کہ بہترین اعمال ہی ایمان لانا اور عمل کرنا مقتضای اوسکی جیسیکہ فرمایا قل آمنت باللہ ثم استقم اور مدد کام کرنیوالیکی مراد کام سی یہان وہ چیز ہی کہ آدمی کی سبب معاش کی ہو داخل ہی اسمین حرفہ اور تجارۃ یعنی مدد کر اوس کام کرنیوالیکی کہ نہ کافی ہو کسب اوسکا اوسکی عیال کو یا ضعیف و عاجز ہو کام کرنی مین اور بنادی الخ یعنی کاروپیشہ کر اوسکی لیے کہ کاروپیشہ نہین کرسکتا اور چہوڑ تو الخ یعنی کسیکو برائی پہنچانا یہہ برائی نہ پہنچانی بھی خیر کرنی ہی خصوصا وقت قدرت کی بدی پر ؎ مرا ز خیر تو امید نیست شر مرسان ؂ اور ظاہر عبارت یون تہا کہ فرماتی یہہ بہی خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتہہ اوسکی لوگونپر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگونسی حقیقت مین خیر کرنی اپنی پر ہی کہ فائدہ اوسکا اوسیکو پہنچتا ہی اسطرح فرمایا کہ خیر کرتا ہی ساتہہ اوسکی اپنی نفس پر ؂ ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ قَالَ لَئِنْ کُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَۃَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَۃَ اَعْتِقِ النَّسَمَۃَ وَفُکَّ الرَّقَبَۃَ قَالَ اَوَلَیْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَۃِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِہَا وَفَکُّ الرَّقَبَۃِ اَنْ تُعِیْنَ فِیْ ثَمَنِہَا وَالْمِنْحَۃُ الْوَکُوْفُ وَالْفَیْءُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِکَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِکَ فَکُفَّ لِسَانَکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی برا ابن عازب سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا سکہلا مجہی مجکو کوئی عمل کہ داخل کری بہشت مین یعنی ابتدا ء نجات پانی ہو ونکی ساتہہ فرمایا اگر کوتاہی کی تو نی بیان کرنی مین تحقیق بہیلا دیا تو نی سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا لیکن سوال اور طلب بڑی لنبی چوڑی کی یعنی بڑی بات پوچہی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہی بعد ازان تعلیم کیا اوسکو وہ عمل آزاد کر جان کو یعنی بردی کو اور خلاص کر دی کو کہا اعرابی نی کیا نہین دونون ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا بردی کا کیا ایک نہین فرمایا نہین آزاد کرنا جانکا یہہ ہی کہ تنہا اور مستقل ہو وی تو ساتہہ آزاد کرنی اوسکی کی اور خلاص کرنا بردی کا یہہ ہی کہ مدد کری تو اوسکی مول مین اور دی منحہ شیردار اور پہرنی اور احسان کرنا تیدار ظالم پر کہ تجپر ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کر سکی تو یہ پس کہلا بہوکی کو اور پلا پیاسیکو اور حکم کر ساتہہ اچہی چیز کی اور منع کر بری چیز سی پہر اگر نہ کر سکی تو یہہ پس بند کر اپنی زبان کو یعنی سب چیزونسی سوا بہلائی کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** فرمایا نہین الخ حاصل یہہ آزاد کرنا جان کا یہہ ہے کہ تو خود اپنی بردی کو آزاد کری اور خلاص کرنا بردی کا یہہ اور کی بردی کی آزاد ہونے

مین سعی کری کہ مدد کری اوسکی مول دینی مین یعنی ایک غلام کو اوسکی مالک نی لکھدیا کہ جب تو اتنی روپی مجکو ادا کردیگا تو تو آزاد ہی اوس غلام کو کہتی
ہین مکاتب اوس غلام کو پیسا دینا تا کہ اپنی مالک کو ادا کری یہہ ہی سعی کرنی اوسکی بردی کی آزاد ہونی مین اور منحہ سی مراد ہی اونٹنی یا بکری کہ محتاج کو دیتی
ہین تا کہ اوسکی دودہ و پشم سی منتفع ہو اور وکوف کہتی ہین بہت دودہ والی کو پس بند کر تو زبان اپنی الخ اور مانند اسکی ہی یہہ حدیث من کان یومن
باللہ و الیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت اور مراد بہلائی سی وہ چیز ہی کہ جسمین ثواب ہو پس اسصورت مین مباح بہلائی نہین اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد بہلائی
سی یہان وہ چیز ہی کہ مقابل ہی برائی کی پس اسصورت مین بہلائی شامل ہی مباح کو بہی والا نہین مستقیم ہو گا حصر شرع ✤ مولانا **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ
عَبَسَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ فِيْهِ بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُّسْلِمَةً كَانَتْ
فِدْيَتَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بناوی مسجد یعنی چہوٹی یا بڑی تا کہ ذکر کیا جاوی اللہ کا اوسمین یعنی نہ نام و نمود کی لیی بنایا جاتا ہی اوسکی لیی محل بڑا بہشت مین
اور جو شخص کہ آزاد کری ایک نفس مسلمان کو ہو گا وہ نفس بدلہ اوسکا آگ دوزخ سی یعنی سبب خلاصی اوسکی کا آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا
اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسیکہ ایک روایت مین ہی ہو گا وہ بڑہاپا اوسکی لیی نور دن قیامت کی یعنی نجات پاویگا
بسبب اوسکی تاریکیون اوسدن کی سی نقل کی یہہ صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین **ف** یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مشکوۃ
کی مصنف نی نہین پائی یہہ حدیث سوای شرح السنہ کی اور حدیث کی کتابون مین ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْغَرِيْفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ
قَالَ اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا حَدِيْثًا لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ وَّلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهٗ مُعَلَّقٌ
فِيْ بَيْتِهٖ فَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا اِنَّمَا اَرَدْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَاحِبٍ لَّنَا اَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ اَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
روایت ہی غریف بیتی دیلمی کی سی کہ کہا آئی ہم واثلہ بیتی اسقع کی پاس اور کہا ہمنی کہ بیان کر ہمسی ایک حدیث کہ نہو اوسمین زیادتی اور کمی پس غصہ ہوئی واثلہ اور کہا تحقیق
ایک تمہارا پڑہتا ہی قرآن یعنی شب و روز حال آنکہ قرآن اوسکا لٹکا ہوا ہوتا ہی اوسکی گہر مین یعنی جب شبہہ واقع ہو کہین تو دیکہہ بہی سکتا ہی اوسمین اور باوجو
اسکی زیادتی کمی ہو جاتی ہی یعنی پڑہنی مین ازراہ سہو اور غلطی کی پس ہونا کمی زیادتی کا ضرور ہی کہ واقع ہوتی ہی باوجود ضبط و تکرار کی پس کہا ہمنی
سوای اسکی نہین کہ ارادہ کیا تہا ہمنی حدیث کا کہ سنا ہو تمنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا واثلہ نی کہ آئی تہی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ واجب کیا تہا اپنی نفس پر یعنی آگ دوزخ کی کو بسبب قتل کرنی کی یعنی اپنی تئین یا کسی اور کو عمدا پس فرمایا حضرت نی آزاد
کرو اوسکی طرف سی یعنی غلام آزاد کریگا اللہ بدلی ہر عضو غلام کی عضو اوس قاتل کا آگ سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** غصہ ہوئی واثلہ الخ واثلہ نی
یہہ سمجہی تہے کہ مراد غریف کی یہہ ہی کہ الفاظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعینہ روایت کرین اوسپر وہ غصہ ہوئی اور کلام
مذکور کہا پس غریف نی کہا کہ مراد ہماری یہہ ہی کہ روایت کر و حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اوسکی
متغیر نہون اگرچہ الفاظ مین کچہہ کمی زیادتی ہو جاوی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی روایت کرنا حدیث کا ساتہہ معنون کی گو کہ الفاظ مین تفاوت ہو ح ع
وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی سمرہ بیتی جندب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہی کہ بسبب اوسکی خلاص کی جاوی گردن نقل
کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی کسی کی غلام کو آزاد کروا دینا سفارش کر کر یا کوئی اپنی غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا ہو دہاڑتا ہو اوسکو

سچا دیتا اور چہڑا دیتا سفارش کرکر بہترین صدقہ کا ہی ؏

باب اعتاق العبد المشترک وشری القریب والعتق فی المرض

یہ باب ہی بیچ بیان آزاد کرنے غلام مشترک کی اور خرید کرنی قرابتی کی اور آزاد کرنی کی بیماری کی حالت مین **ف** آزاد کرنی غلام مشترک کی یعنی اگر ایک غلام مشترک ہو دو آدمیون مین مثلا اور ایک شریک حصہ اپنا آزاد کردی تو دوسرا کیا کری اور اختلاف ہوا ہی اسمین درمیان ابوحنیفہ اور صاحبین کے کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہی یعنی کہ کیا آدہا آزاد ہوا اور آدہا غلام رہے یا نہین امام ابوحنیفہ تو کہتی ہین کہ متجزی ہوتا ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ متجزی نہین ہوتا اور متفرع ہوتی ہین اس اختلاف پر احکام مذکور ہونگی آگی اور خرید کرنی قرابتی کی کہ قرابتی بمجرد خرید کرنی کی آزاد ہوجاتا ہی بغیر اسکی کہ یہہ آزاد کری لیکن اختلاف اسمین ہے کہ مراد قرابتی سی کون ہے بیان اسکا بہی آگی آوی گا اور آزاد کرنیکی بیماری مین کہ بیماری مین آزاد کری تو حکم اوسکا کیا ہی اسکا بیان بہی آگی ہوگا ؏

الفصل الاول

فصل پہلا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شرکا لہ فی عبد وکان لہ مال یبلغ ثمن العبد قوم العبد علیہ قیمۃ عدل فاعطی شرکاءہ حصصہم وعتق علیہ العبد والا فقد عتق منہ ما عتق متفق علیہ

روایت ہی ابن عمر رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کردی حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطی آزاد کرنیوالی کی مال کہ پہنچتا ہو مول غلام کو یعنی قیمت باقی اوسکی کو قیمت کیا جاوی غلام یعنی باقی غلام اوسپر قیمت انصاف کی یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کی پس دی جاوین اوسکی شریکون کو حصی اونکی اور آزاد ہوا اوسپر غلام اور اگر نہین مال اوسکی پاس پس تحقیق آزاد ہوا اوس سی جو کہ آزاد ہوا یعنی اور حصی شریکون کی ملک مین نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ پہیر دی شریک کا اور آزاد ہوجاویگا غلام اوسپر اور اگر معتق مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہی اور جو کچھ نہ آزاد ہوا غلام ہی اور آزادی اور بندگی متجزی ہوتی ہین اور تکلیف نہ دیا جاوی شریک ساتہہ آزاد کرنی حصی اپنی کی اور اسسی مانگا جاوی غلام اور یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور مذہب امام اعظم کا باوجودیکہ قائل ہین وہ ساتہہ تجزی آزادی اور بندگی کی یہہ ہی کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پہیر دی یا استسعا کری شریک غلام سی یا آزاد کردی غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہین پہیرنا آتا لیکن شریک یا استسعا کرنی یا آزاد کردی اور ولا دونون کی لیی ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ حالت تونگری مین معتق حصہ پہیردی شریک کا اور حالت مفلسی مین استسعا کری شریک غلام سی اور ولا معتق کی لیی ہوتا ہی بسبب نہ متجزی ہونی آزادی کی اور معنی استسعا کی یہہ ہین کہ غلام تکلیف دیا جاوی ساتہہ کمانی مال کی اور حاصل کرتی قیمت کی شریک کی لیی اور بعضون نی کہا کہ خدمت کری غلام شریک کی بقدر اوسکی کہ اوسکی ملک ہے اوسمین ؏

وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شقصا فی عبد اعتق کلہ ان کان لہ مال فان لم یکن لہ مال استسعی العبد غیر مشقوق علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کری حصہ اپنا غلام مین آزاد کیا گیا کل اوسکا یعنی معتق پر اگر ہو واسطی اوسکی مال یعنی اسقدر کہ پہنچی قیمت باقی غلام کی کو پس حصہ پہیر دیگا اوسکا پس اگر نہو واسطی اوسکی مال سعی کروایا جاوی غلام یعنی بیچ غیر اوسکی کی کہ آزاد ہووی اسحالت مین کہ نہ مشقت ڈالی جاوی اوسپر یعنی نہ تکلیف دیا جاوی ساتہہ اوسکی کی کہ دشوار ہو اوسپر نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صاحبین کا عمل اسپر ہے **وعن** عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستۃ مملوکین لہ عند موتہ لم یکن لہ مال غیرہم فدعاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجزاہم اثلاثا ثم اقرع بینہم فاعتق اثنین وارق اربعۃ وقال لہ قولا شدیدا رواہ مسلم وروی النسائی عنہ وذکر لقد ہممت ان لا اصلی علیہ بدل وقال لہ قولا شدیدا وفی روایۃ ابی داؤد قال لو شہدتہ قبل ان یدفن لم یدفن فی مقابر المسلمین اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک شخص نی آزاد کیی چہہ غلام اپنی وقت مرنی اپنی کی نہ تہا واسطی اوسکی مال سوا اون غلامون کی پہر بلایا اون غلامون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حصی کیی اونکی تین پہر قرعہ ڈالا درمیان اونکی پس آزاد

کہی دو اور غلام رکہی چار اور فرمایا آزاد کرنیوالیکی حق مین کلام سخت یعنی عتاب کا نقل کی یہہ مسلم نی اور نقل کی یہہ نسائی نی عمران سی اور ذکر کیا اسن عبارة کو کہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا مینی یہہ کہ نہ پڑہو نمین نماز جنازہ اوسپر بجائی اس عبارت کی و قال لہ قولا شدیدا اور بیچ روایت ابی داود کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی واسطی تہدید و تنبیہ کی کہ اگر حاضر ہوتا مین اوسکی جنازہ پر پہلی دفن کی تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانونکی مقبری مین **ف** آزاد کیی دو والخ یعنی حکم کیا کہ دو انمین آزاد ہین اور چار غلام ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت مین جاری ہوتا ہی تہائی مال مین بسبب متعلق ہوتی حق وارثون کی ساتہہ مال اوسکی کی اور اسیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند انکی کی جاری ہوتی ہین تہائی مال مین اور کہا زین العرب نی کہ یہہ حکم حضرت نی ایسلی کیا کہ تم غلام اوسکی زنگی ہوتی تہی اور وہ مساوی ہوتی تہی قیمت مین کہا نووی نی کہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ نی کہ آزاد ہوگا ہر ایک سے تہائی حصہ اور سعی کروایا جاوی باقی مین اور حضرت نی اوس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب مکروہ جاننی اس فعل اوسکی کی کہ کسواسطی سب غلامونکو آزاد کیا اور رعایت وارثون کی نکی ایسلی جاری کیا اوسکو تہائی سی بسبب شفقت و رحم کی تیمون پر اور اس سی معلوم ہوا کہ میت کو فعل نامشروع و ظلم پر برا کہہ سکتی ہین اور یہہ جو وارد ہوا ہی اذکروا موتاکم بالخیر تو غیر اس صورت کی ہی ۱۲ ع ح **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَهٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین بدلا دی سکتا کوئی لڑکا اپنی باپ کی احسان کا اسطرح سی کہ پاوی اوسکو غلام پس خرید کری اوسکو اور آزاد کر دی اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ باپ بمجرد خریدنی کی آزاد نہین ہوتا جب آزاد کری تو آزاد ہوتا ہی اصحاب ظواہر کا یہی مذہب ہی اور جمہور اسپر ہین کہ بمجرد ملک مین آنی کی آزاد ہو جاتا ہی اور حدیث کہ اول دوسری فصل مین آتی ہی صریح ہی اسمین اور اس حدیث کی بہی یہی معنی ہین کہا مظہر نی کہ **فا** فیعتقہ مین سببیہ کی لیی ہی یعنی آزاد کری اوسکو بسبب خریدنی اوسکی کی پس نہین احتیاج ہی بعد خریدنی کی اس کہنی کی کہ آزاد کیا مینی بلکہ آزاد ہو جاتا ہی ساتہہ نفس خریدنی کی ۱۲ ح ع **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْکًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ مَالٌ غَیْرُهٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْهِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مُّتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِیُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَیْءٌ فَلِذِیْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِكَ شَیْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا یَقُوْلُ فَبَیْنَ یَدَیْكَ وَعَنْ یَّمِیْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ** اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ ایک شخص نے انصار میں سے مدبر کیا غلام کو اور نہ تہا اوسکی پاس کچہہ مال سوا اوس غلام کے پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہے کہ خریدی اوسکو مجہہ سی پس خریدا اسکو نعیم بن نحام نی بدلی آٹہہ سو درہم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی پس خریدا اوسکو نعیم بن عبد اللہ عدوی نی آٹہہ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹہہ سو درہم روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیی حضرت نی وہ درہم اوس شخص کو پہر فرمایا خرچ پہلی اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر بسبب اوسکی پہر اگر بچ رہی کچہہ پس خرچ کر اپنی اہل و عیال پر پس اگر بچ رہی اہل و عیال تیری سی کچہہ پس واسطی ناتی دارون تیری کی ہی پہر اگر بچ رہی ناتی دارون تیری سے کچہہ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہی راوی یعنی تفسیر کرتا ہی اسطرح اور اسطرح کے خرچ کر آگے اپنی اور داہنی اپنی اور بائین اپنی یعنی سرد سائلونکو آگی اور داہنی بائین تیری جمع ہوں **ف** مدبر اوسی کہتی ہین کہ کوئی شخص اپنی غلام کو کہی کہ بعد مرنی میری کی یہہ آزاد ہی پس ایسی غلام کا بیچنا امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک جائز ہی بنابر ظاہر اس حدیث کی اور امام اعظم رح فرماتی ہین کہ مدبر دو طرح کا ہوتا ہی ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ بعد مرنی میری کی یہہ آزاد ہی اور مدبر مقید وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ اس بیماری مین اگر مین مرگیا تو یہہ آزاد ہی پس مدبر مطلق کا حکم یہہ ہے کہ نہین جائز مالک کو نکالنا اوسکا اپنی ملک سی مگر ساتہہ آزاد کرنی کی یعنی نہ بیچنا اوسکا درست ہے اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اوسکا درست ہے اور جائز ہی خدمت کروانی اوس سی اور

اور لونڈی ہو تو جائز ہی اوس سی صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اوسکا بغیر رضا اوسکی کی اور جب مالک مرجاوی تو وہ آزاد ہو جاتا ہی مالک کی تہائی مال مین سے
اور اگر نکل سکی تہائی مین سی تو بحساب تہائی کی آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہی اور اگر پائی جاوی شرط یعنی وہ مرجاوی اوسے مرض مین تو وہ آزاد
ہو جاتا ہی مانند آزاد ہونی مدبر مطلق کی پس اس حدیث مین وہ یہہ تاویل کرتی ہین کہ اس مدبر کو کہ حضرت نی بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نسخون مین ابن
نحام ہی لکہا ہی علما نی کہ یہہ غلط ہی اور صواب فاشتراہ النحام ہی اسلیی کہ مشتری نعیم ہی اور وہی نحام ہی یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ فرمایا تہا حضرت نی کہ داخل
ہوا مین جنت مین پس سنی مینی اوس مین نحمہ نعیم کی اور نحمہ کہتی ہین آواز کو ٭ مولانا و متقی ورع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن الحسن عن سمرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی
سمرہ سی کہ نقل کی سمرہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ مالک ہووی رحم یعنی ناتی دار محرم کا یعنی بسبب خریدنی کی یا ہبہ کی یا ارث کی پس وہ آزاد ہی
نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف مثلا اپنی بیٹی کو مول لیا کہ کسیکی ملک مین تہا یا بیٹی نی باپ کو مول لیا یا بہائی نی بہائی کو مول لیا بمجرد
مول لینی کی آزاد ہو جاتا ہی اور ذی رحم وہ ہی کہ قرابت ولادت کی رکہی کہ بوساطت رحم کی ہی اور یہہ شامل ہی بیٹی کو اور باپ کو اور بہائی کو اور چچا کو اور
بہتیجی کو اور سوا انکی کو اور محرم وہ کہ نکاح اوس سی جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اوسکی کی نکل گئی اس قید سی اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی
بیچ آزاد ہونی اقربا کی جبکہ ملک مین آوین پس کہا اہل ظاہر نی کہ نہین آزاد ہوتا کوئی انمین سی بمجرد ملک مین آنی کی بلکہ ضرور ہی آزاد کرنا اور دلیل پکڑی
ہی اونہون نی ساتہہ حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوپر گذری اور جمہور علما کہتی ہین کہ حاصل ہوتی ہی آزادی اصول مین اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور
فروع مین اگرچہ نیچی کی درجہ کی ہون بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہی سوا انکی مین پس کہا شافعی نی اور علما اونکی نی کہ نہین آزاد ہوتی سوا انکی ساتہہ
ملک کے اور کہا مالک نی کہ آزاد ہو جاتی ہین بہائی بہی اور ایک روایت اونسی ہی کہ آزاد ہوتی ہین سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت اونسی مانند
مذہب شافعی کی ہی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ آزاد ہو جاتی ہین سب ذوی الارحام محرم ٭ مولانا و شرح ورع وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال اذا ولدت امة الرجل منه فهي معتقة عن دبر منه او بعده رواه الدارمي اور روایت ہی ابن عباس رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا جسوقت کہ جنی لونڈی کسی مرد کی اوس مرد سی یعنی مالک اپنی سی پس وہ لونڈی آزاد ہو جاوی گی پیچہی مرنی اوسکی کی یا فرمایا بعد مرنی اوسکی
کی نقل کی یہہ دارمی نی ف یعنی جس لونڈی کی اولاد اوسکی مالک سی ہوئی بعد مرنی مالک کی وہ آزاد ہو جاتی ہی اور اوسکی زندگی مین آزاد
نہین ہوتی لیکن اوسکو بیچ بہی نہین سکتا اور نہ بخش سکتا ہی اور اسپر اجماع ہی علما کا اور جو روایت کہ برخلاف اسکی آئی ہی منسوخ ہی اور تفصیل اسکی
حدیث آئندہ مین آویگی ٭ مولانا ح وعن جابر قال بعنا امهات الاولاد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر فلما كان عمر
نهانا عنه فانتهينا رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بیچین ہمنی مائین لڑکون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اور حضرت
ابو بکر صدیق رض کی وقت مین پہر جبکہ خلیفہ ہوئی حضرت عمر رض منع کیا ہمکو بیچنی انکی سی پس باز رہی ہم نقل کی یہہ ابو داود نی ف لڑکونکی ماؤنسی وہ لونڈیان کہ اپنی مالکون سے
بچی جنین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب حضرت کی عہد مین اور حضرت ابو بکر رض کی عہد مین اونکو بیچتی تہی تو حضرت عمر نی کیون
منع کیا جواب اسکا یہہ ہی احتمال ہی کہ منسوخ ہونا اسکا حضرت کی زمانہ مین عوام کو نہ پہنچا ہوگا اور حضرت کو اونکی بیچنی کی خبر نہ پہنچی ہوگی پس
بیچنا اونکا دلیل نہین ہو سکتا دلیل جب ہوتا کہ حضرت کو معلوم ہوتا اور حضرت جائز رکہتی اوسکو اور احتمال یہہ بہی ہی کہ بیچنا اونکا حضرت
کی زمانہ مین ہو پہلی نسخ ہونی اوسکی کی اور حضرت ابو بکر رض بہی بسبب کم ہونی مدت خلافت کی اور مشغول ہونی کی مہمات مین اوسپر مطلع نہوئی
بعد ازان منع کیا حضرت عمر نی اوس سی بسبب اسکی کہ پہنچی تہی اونکو نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے ع ح وعن ابن عمر قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ السَّيِّدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری غلام کو اور غلام کی پاس ہو مال پس مال غلام کا اوسکی مالک کی
لیی ہی مگر یہہ کہ شرط کر لی مالک نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** غلام مالک مال کا تو ہوتا ہی نہین اوسکا مال کیا ہوگا مراد یہہ ہی کہ مالک کی
اذن سی جو اوسنی کسب و تجارت کی ہی اور اوسسی مال حاصل ہوا وہ ملک مالک کی ہی اسلیی کہ غلام اور جو کچہہ کہ اوسکی پاس ہی ملک مولی کی ہی
یعنی یہہ گمان نکری کہ مال کہ غلام کی پاس ہی اور وہ آزاد ہوا اور مستحق مالکیت کا ہوا اوسکی ملک ہو پس فرمایا کہ مال ملک مالک کی ہی اور غلام کو اوس
سی کچہہ نہین مگر یہہ کہ کہدی مالک وقت آزاد کرنی کی کہ مال ملک غلام کی ہی پس مال تصدق اور ہبہ ہوگا مالک کی طرف سی غلام کی لیی بعد از آزاد ہونیکی ح
وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ
فَاَجَازَ عِتْقَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی الملیح سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ ایک شخص نے آزاد کیا ایک حصہ غلام میں سے پس ذکر کیا گیا یہہ روبرو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہین واسطی خدا کی کوئی شریک پس اجازت دی حضرت نی آزاد ہونی اوسکی کی یعنی حکم کیا ساتہہ آزاد ہونی ساری غلام کی
نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کام کہ خدا کی لیی کرین اور جنس عبادت سی ہو اوسمین اپنا حصہ شریک نہ کرنا چاہیی پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور
بردہ رکہنا بعض اوسکا مناسب نہین اور آزاد ہونی الخ یہہ بظاہر دلالت کرتا ہی اوپر نہ متجزی ہونی اعتاق کی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک معنی اسکی یہہ
ہین کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرت نی ساتہہ آزاد کرنی ساری غلام کی ح وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُعْتِقُكَ
وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی سفینہ سی کہ کہا تہا مین ملک مین ام سلمہ کی یعنی ابتدا مین پس کہا ام سلمہ نی کہ آزاد کرتی ہو مین تجکو یعنی ارادہ کرتی ہون تیری آزاد کرنیکا
اور شرط لگاتی ہون تجہہ پر یہہ کہ خدمت کری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کہ زندہ رہی پس کہا مینی اگر نہ شرط کرتی تو مجہہ پر تو بہی نہ جدا
ہوتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی جب تک کہ جیتا رہتا مین یعنی تیری شرط کرنی کی کیا حاجت ہے مین آپ حضرت کی خدمت کرنی سعادت جانتا ہون
پس آزاد کیا ام سلمہ نی مجکو اور شرط لگادی مجہہ پر خدمت حضرت کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** سفینہ غلام آزاد تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور بعضون نی کہا غلام آزاد تہی حضرت ام سلمہ کی کہ بیوی تہین حضرت کی اونہون نی آزاد کیا شرط مذکور لگا کر اور سفینہ لقب تہا اونکا
اور نام اونکا تہا مہران یا رومان یا رباح اور سفینہ حضرت کی اور حضرت کی یارون کی خدمت کرتی تہی اور غزاوت مین بوجہ لوگون کی اپنی پیٹہ پر اوٹہاتے
تہی اسی سبب سے سفینہ لقب انکا ہوا کہ معنی کشتی کی ہی یعنی جیسی کشتی بوجہ اوٹہاتی ہی ویسی ہی یہہ بہی بوجہہ اوٹہاتی تہی ایکبار یہہ ایک لشکر مین تہی کہ جنگل
مین راہ بہول گئی ایک شیر پیدا ہوا اور انکی آگی آیا سفینہ نی کہا یا ابا الحارث مین سفینہ ہون مولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چاپلوسی انکی
کرنی لگا اور آگی انکی ہولیا تا بمنزل اونکو پہنچادیا ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی
اپنی دادا سی اور اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ مکاتب غلام ہی جب تک کہ باقی رہی بدل کتابت اوسکی سی ایک درہم یعنی مثلا نقل کی یہہ ابوداود
نی **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکو لکہدی کہ اسقدر روپیا جب تو ادا کریگا تو آزاد ہی پس فرمایا کہ جب تک ایک درہم اوسپر باقی رہی گے
غلام ہی جب سب روپیا بیباق کریگا تب آزاد ہوگا یہہ نہین ہے کہ بحساب روپیون کی کہ پہنچائی ہین بعض اوسکا آزاد ہو جاتا ہے ح

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ عِنْدَ مُکَاتَبِ اِحْدٰکُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی عورتون سی جسوقت کہ ہو نزدیک مکاتب ایک تمہاری کی اسقدر روپیا کہ تمام بدل کتابت دی سکی پس چاہیی کہ پردہ کری اوس سی یعنی ایک تمہاری کہ وہ مالکہ اوسکی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگرچہ مکاتب نی جبتک کہ تمام بدل کتابت نہین ادا کیا ہی غلام اور محرم ہی پردہ کرنا اوس سی لازم نہین ولیکن اگر اسقدر مال رکہتا ہی کہ بدل کتابت ادا کر سکتا ہی تو اوس سی پردہ کرنا چاہیی ازراہ تورع اور احتیاط کی اسلیی کہ جب قدرت رکہتا ہی ادا کی تو گویا بالفعل ادا کر چکا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ خاص حضرت فی اپنی بیویون کی لیی فرمایا اسلیی کہ پردہ اونکا بڑا تہا بہ نسبت اور عورتون کی فرمایا اللہ تعالی نی لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ یعنی نہین تم مانند اور عورتون کی ؁ ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَاتَبَ عَبْدَہٗ عَلٰی مِائَۃِ اُوْقِیَّۃٍ فَاَدَّاھَا اِلَّا عَشْرَۃَ اَوَاقٍ اَوْ قَالَ عَشَرَۃَ دَنَانِیْرَ ثُمَّ عَجَزَ فَھُوَ رَقِیْقٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کے اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نے کہ مکاتب کیا اپنی غلام کو سو اوقیہ پر پس ادا کیی اوسنی سب مگر دس اوقیہ نہ ادا کیی یا کہا دس دینار نہ ادا کیی یعنی بجای دس اوقیہ کی کہا دس دینار یہہ شک راوی ہی پہر عاجز ہوگیا ادا باقی سی پس وہ مکاتب غلام ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** کہا ابن ملک نے کہ یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ عاجز ہونا مکاتب کا ادا کرنی بعض بدل کتابت کی سی مانند عاجز ہونی اوسکی کی ہی کل سی پس پہنچتا ہی مالک کو فسخ کرنا کتابت اوسکا پس ہوجاویگا غلام جیسا کہ تہا اور دلالت کرتا ہی مفہوم قول فہو رقیق کا اسپر کہ جو کچہہ ادا کیا اوسنی اپنی مالک کو وہ اوسکی مالک ہی کا ہی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُکَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِیْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ یُوْدَی الْمُکَاتَبُ بِحِصَّۃِ مَا اَدّٰی دِیَۃَ حُرٍّ وَمَا بَقِیَ دِیَۃَ عَبْدٍ وَضَعَّفَہٗ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوتا ہی مقدار اوسچیز کی کہ آزاد ہوا اوس سی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور ایک روایت ترمذی کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی دیت دیا جاوی مکاتب ساتہہ حصہ اوسچیز کی کہ ادا کیا ہی بدل کتابت سی آزاد کی اور مابقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اسکو ترمذی نی **ف** مستحق ہو مکاتب الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ جب ثابت ہو مکاتب کی لیی دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطی موافق اوسچیز کی کہ آزاد ہوا اوس سی جیسکہ اگر ادا کیا آدہا بدل کتابت پہر مرگیا باپ اوسکا اسحال مین کہ وہ آزاد تہا اور کوئی اور وارث اوسنی چہوڑا نہین سوا بیٹی مکاتب کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اوسکی آدہی مال کا یا آدہا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تہا کہ اوسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کری آدہی دیت آزاد کی اوسکی وارثون کو اور اوسکی مالک کو آدہی دیت غلام کی کہ آدہی قیمت اوسکی ہی مثلا کتابت کی تہی ہزار درہم پر اور قیمت اوسکی سو درہم ہی پس ادا کین اوسنی پانسو درہمین بعد ازان وہ مارا گیا تو غلام کی وارثون کی لیی دی پانسو درہم کہ آدہی دیت آزاد کی ہی اور اوسکی مالک کو پچاس درہم دی کہ آدہی قیمت اوسکی ہی اور اسحدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ مکاتب آزاد ہی بمقدار اوسچیز کی کہ ادا کی بدل کتابت سی اور اسپر عمل کیا ہی نخعی نی فقط اور کسی نے اسپر عمل نہین کیا اور یہہ حدیث باوجود ضعیف ہونی کی معارض ہے ساتہہ دونون حدیثون صحیحہ کی کہ عمرو بن شعیب سے اوپر گذرین کہ اونسی معلوم ہوا کہ وہ غلام ہی جبتک کہ باقی ہی اوسپر کچہہ بہی ؁ ع ؁ ح ؁

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اُمَّہٗ اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ فَاَخَّرَتْ ذٰلِکَ اِلٰی اَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَیَنْفَعُھَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْھَا فَقَالَ الْقَاسِمُ اَتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ ھَلَکَتْ فَھَلْ یَنْفَعُھَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے

سی یہہ کہ اوسکی مان نی ارادہ کیا بردہ آزاد کرنیکا پہر دیر لگائی آزاد کرنی مین صبح تک پس مرگئی کہا عبدالرحمن نے پس کہا مینی قاسم بن محمد کو کہ کیا نفع کریگا میری مان کو یہہ کہ آزاد کرون مین اوسکی طرف سی پس کہا قاسم نی کہ آئی سعد بن عبادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق مان میری مرگئی یعنی بیکایک جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی پس کیا نفع کریگا اوسکو یہہ کہ آزاد کرون مین بردہ اوسکی طرفسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان نفع کریگا نقل کی یہہ مالک نی **ف** قاسم پوتی ہین حضرت ابو بکر رضی کی سات فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تہی اونمین سے ایک یہہ بہی ہین اور یہان نفع کریگا یعنی ثواب اوسکا اوسکو پہنچیگا اتفاق ہی علمار کا کہ عبادۃ مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہی اور عبادۃ بدنی کی ثواب پہنچنی مین اختلاف ہی اور صحیح یہہ ہے کہ اوسکا بہی ثواب پہنچتا ہی ۱۲ح **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ اُخْتُهٗ رِقَابًا كَثِيْرَةً رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا وفات کیی کئی عبدالرحمن بن ابی بکر وقت سونی ماکی کہ سوتی تہی اوسمین یعنی ناگہان مرگئی پس آزاد کیی بہت سے بردی اونکی طرفسی حضرت عائشہ رضی نی کہ بہن اونکی تہین نقل کی یہہ مالک نی **ف** سبب بردی آزاد کرنی کا یا تو یہہ تہا کہ اونپر بردی آزاد کرنی تہی فرصت وصیت کی نپائی پس حضرت عائشہ رضی نی اونکی طرفسی آزاد کیی اور یا یہہ کہ ناگہانی موت مین ایک طرح کا نقصان ہی حضرت عائشہ غمگین ہوئین اور بہت سی بردی آزاد کیی تدارک اوس نقصان کا ہو ۱۲ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهٗ فَلَا شَيْءَ لَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے خریدا غلام اور نہ شرط کیا مال اوسکا یعنی جو اوسکی ساتہہ تہا پس نہین حق اوسمین مول لینے والی کا یعنی اسلیی کہ مال جو اوسکی ساتہہ ہی وہ ملک مالک کی ہی نقل کی یہہ دارمی نی

بَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

باب ہی بیچ بیان قسمون اور نذرون کی **ف** قسم کی تین قسمین ہین ایک تو کہلاتی ہی غموس اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر گذشتہ پر یا حال پر جہوٹ قصدًا جیسیکہ کہی قسم ہی مینے یہہ کام کیا تہا یا نہ کیا تہا یا کہا کہ زید کی مجہپر ہزار درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اوسکا جہوٹ ہو اور حکم اوس قسم کا یہہ ہی کہ گنہگار ہوتا ہی اوسکا کہانیوالا اور نہین کفارہ آتا اوسمین مگر یہہ کہ توبہ کری اور دوسری لغو وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر ماضی پر یا حال پر اوس حال مین کہ وہ گمان کری کہ وہ امر اسیطرح ہے جسطرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف اوسکی مثلاً کہی واللہ کیا مینی اسطرح حال آنکہ نہ کیا تہا وہ امر اور وہ گمان کرتا ہی کہ کیا ہی یا دیکہا ایک شخص کو دور سے پس کہا واللہ کہ یہہ زید ہی پس گمان کیا اوسکو زید حال آنکہ وہ عمر تہا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ امید ہی کہ نہین ماخوذ ہوگا اس قسم کا کہانیوالا اور تیسری ہے منعقدہ اور وہ یہہ ہے کہ قسم کہاوی ایک کام کی کرنی پر یا نکرنی پر زمانہ آیندہ مین اور حکم اوسکا یہہ ہے کہ کفارہ واجب ہوتا ہی اگر خلاف قسم کی کری اور منعقدہ مین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہی پورا کرنا اونکا جیسیکہ قسم کہاوی کرنی فرائض پر یا ترک کرنی گناہون پر مثلاً کہی قسم ہی اللہ کی مین ظہر کی نماز پڑہونگا یا زنا کرنا چہوڑ دونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہی اور اونمین بعضی قسمین ایسی ہین کہ توڑنا اونکا واجب ہوتا ہی جیسیکہ قسم کہاوی کرنی گناہ پر یا ترک کرنی واجبات پر تو اوسکا توڑ ڈالنا واجب ہوتا ہی اور اونمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہی توڑنا اونکا جیسیکہ قسم کہاوی کہ مین کسی مسلمان سے ترک ملاقات کرونگا اور مانند اسکی کی اور سوا انکی اور قسمونکا پورا کرنا افضل ہی واسطی محافظت قسم کی اور برابر ہی واجب ہونی کفارہ مین قصدًا قسم کہانیوالا اور بہول کر قسم کہانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوی قسم کہانی مین یا قسم کی توڑنی مین اور کفارہ قسم کا یہہ ہے کہ بردہ آزاد کری یا کہانا کہلاوی دس مسکینون کو مانند آزاد کرنی بردہ ظہار کی اور کہلانی اوسکی کی یا لباس دیوی دس مسکینون کو ہر ایک کو اسطرح کا کپڑا دی کہ ڈہانک لی اکثر بدن کو صحیح یہی ہے پس نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پہر اگر عاجز ہوا ایک ان سی یعنی تینون چیزون مین سی ایک بہی نکر سکی وقت ادا کرنی کفارہ کی تو تین روزی رکہی پی در پے اور نہین جائز ہی کفارہ دینا پہلی توڑ ڈالنی قسم کی اور نہین کفارہ ہی بیچ قسم کافر کی اگرچہ قسم توڑی حالت اسلام مین اور نہین صحیح ہی قسم لڑکی کی اور دیوانہ کے

اور ہوتی ہی اور حروف قسم کی یہہ ہین و ب ت جیسیکہ کہی واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبہی یہہ حروف مقدر ہوتی ہین یعنی لفظون مین نہین ہوتی جیسی اللہ لافعلن
یعنی واللہ لافعلہ اور قسم ہوتی ہی ساتہہ لفظ اللہ کی یا ساتہہ کسی نام کی نامون اوسکی سی مانند رحمن اور رحیم اور حی وغیر ذلک کے اور نہین احتیاج ہی نیت کے
مگر اون نامون مین احتیاج نیت کی ہی کہ وہ سوا اللہ تعالی کی اور کی بہی نام ہوتی ہین مانند علیم اور حکیم کی یا قسم ہوتی ہی ساتہہ ایسی صفت کے
صفات اللہ تعالی کی سی کہ قسم کہائی جاتی ہو ساتہہ اوسکی عرفاً مانند عزت اللہ اور جلال اللہ اور کبریاء اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ
نہ ساتہہ اوس صفت کی کہ نہین قسم کہائی جاتی ساتہہ اوسکی عرفاً مانند رحمت اور علم اور رضا اور غضب اور عذاب اللہ تعالی کی اور نہین جائز ہے
قسم کہانی غیر اللہ کی مانند باپ اور دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ اور حرم اور زمزم اور تمام شرائع کی اور مانند انکی کے
اور لعمر اللہ قسم ہی اور اسیطرح قسم ہی یہہ سوگند خدا اور سوگند کہاتا ہون خدا کی اور اسیطرح عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کہاتا ہون اور حلف کرتا
ہون اور اشہد اگرچہ نلہی لفظ اللہ کا اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا مجہپر نذر ہی یا یمین ہے یا عہد ہی اگرچہ نہ اضافت کری طرف اللہ کی اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا
کہ اگر کرون یہہ کام تو وہ شخص کافر ہی یا یہودی ہی یا نصرانی ہی یا بری ہی اللہ تعالی سی اور نہین ہوتا ہی اظہر کافر ساتہہ خلاف قسم ہونیکی برابر ہے
کہ قسم کہائی زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آئندہ کی اگر ہو جانتا کہ یہہ قسم ہی اور اگر ہو نزدیک اوسکی یہہ کہ یہہ کفر ہی ہو جائیگا بسبب اوسکی کافر واسطی راضی ہونے
اوسکی کی ساتہہ کفر کی اور نہین ہے قسم یہہ کہنا کہ اگر کرے وہ شخص یہہ کام تو اوسپر غضب اللہ کا ہی یا لعنت اوسکی ہی یا وہ شخص زانی ہی یا چور ہی یا
شراب پینی والا ہی یا کہانیوالا بیاج کا ہی اور اسیطرح یہہ کہنا حقا یا وحق اللہ نہین قسم لیکن اسمین خلاف کیا ہی ابو یوسف نی اور نہین ہے یہہ قسم کہ سوگند
کہاؤنمین ساتہہ خدا کی یا ساتہہ طلاق بیوی کی اور جو کوئی حرام کری اپنی ملک کو حرام نہین ہوتی لیکن اگر مباح کرلیگا اوسکو تو اوسپر کفارہ
آویگا مثلا کہ یہہ روٹی ہینی حرام کی اپنی پر تو وہ حرام نہین ہوتی لیکن جب کہاویگا تو کفارہ قسم کا دینا آویگا اور یہہ کہنا کہ سب حلال مجہپر حرام ہین
واقع ہوتا ہی کہانی اور پینی پر اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق ہو جاتی ہی اوسکی بیوی پر اس کہنی سی بغیر نیت کی اور اسیکی مانند ہی یہہ کہنا کہ حلال اللہ کا
حرام ہی اور یہہ کہنا کہ جو کچہہ داہنی ہاتہہ مین لون اوسپر حرام ہی اور جو کوئی ملاوی ساتہہ قسم کی لفظ انشاء اللہ کا تو نہین حنث اوسپر یعنی قسم ہونی
اوسکی توڑنی سی کفارہ نہین دینا آتا کذا فی الملتقی الابحر اور نذر اوسکو کہتی ہین کہ واجب کری اپنی نفس پر اوس چیز کو کہ نہین واجب لکہا ہی بعضی علمانی کہ اجماع
کیا ہی مسلمانون نی اسپر کہ صحیح ہی ماننا نذر کا اور واجب ہی پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ نہین منعقد ہوتی نذر اوسکی نزدیک شافعی
اور جمہور علما کی اور کہا امام ابو حنیفہ اور امام احمد نی کہ لازم آویگا اوسمین کفارہ قسم کا بموجب فرمانی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لانذر فی معصیۃ وکفارتہ
کفارۃ یمین کذا فی المرقات اور ملتقی مین لکہا ہی کہ جسنی نذر کی مطلق یا معلق ساتہہ ایسی شرط کی کہ ارادہ کرتا ہی ہونی اوسکا جیسی کہی ان شفی اللہ
مریضی اور پائی جاوی شرط لازم ہی پورا کرنا اوسکا اور اگر معلق کری نذر کو ساتہہ ایسی شرط کی کہ نہ ارادہ کری ہونی اوسکا تو اختیار رکہتا ہے چاہے
کفارہ قسم کا دی اور چاہی پورا کری اوسکو مثلا کہا تہا کہ اگر زنا کرون تو بردہ آزاد کرون پس چاہی کفارہ قسم کا دی اور چاہی بردہ آزاد
کری انتہی اور مسائل نذر کی فتاوی عالمگیری مین مفصل مذکور ہین جسکو تفصیل اوسکی دیکہنی منظور ہو وہ اوسمین دیکہی اب ایک بات بڑی فائدہ کی
لکہی جاتی ہی کہ جاننا اوسکا ہر ایک کو ضرور ہی وہ یہہ ہی کہ نذر یعنی منت ماننی کسیکے سوا اللہ کی جائز نہین نہ نبی کی نہ فرشتی کی نہ ولی کی نہ اور کسیکے
کی چنانچہ مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا نی مائۃ مسائل مین اونچاسوین [۴۹] سوال کا جواب کتابون معتبرہ سی لکہا ہی از بسکہ کثیر المنفعت اور
مشتمل ہی اثبات حرمت نذر لغیر اللہ کو وہ سب یہان نقل کیا جاتا ہی کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر حاجت میری خدا تعالی برلاوی تو فلانی ولی کی مزار پر
اسقدر نقد اور جنس طعام کی ہو میں سی پہنچاؤنگا مین درست نہین ایسی کہ یہہ نذر کرنی خدا تعالی کی کتنی ایک شرطین ہین اگر مستحق ہون تو نذر صحیح ہوتی ہی والا نہین

صحیح ہوتی ایک تو یہہ کہ جو چیز کہ اپنی ذمہ پر نذر کرتا ہی شرعاً جنس اوسکی سی واجب ہو پس اسلیے اگر کوئی نذر کری مریض کی عیادۃ کرنیکی نذر نہین صحیح ہوتی
اسلیے کہ اوسکی جنس سے شرعاً واجب نہین دوسری یہہ کہ جو چیز نذر کری قسم عبادت مقصودہ سی ہو نہ وسیلہ عبادت دوسری کا جیسے وضو وغیرہ
کہ نذر اسکی بہی صحیح نہین ہوتی تیسری یہہ کہ فی الحال یا فی ثانی الحال وہ چیز واجب اوسپر نہو جیسی نماز پنجگانہ چوتہی یہہ کہ جو چیز نذر کری وہ گناہ
نہو چنانچہ یہہ شرطین فتاوی عالمگیری مین لکہی ہین پس اس سی معلوم ہوا کہ اسطرح نذر کرنی کہ فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد یا کہانا پکا کر پہنچاونگا
صحیح نہین اسلیے کہ پہنچانا نقد و طعام کا کسی جگہہ عبادت نہین لیکن ہان اگر اسطرح کہیگا کہ اگر حاجت میری خدا تعالی بر لاویگا تو فلانی ولی کی مزار
کی خدام فقرا کو کہلاونگا نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اوسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقرا مزار ولی کی بیچ وفا نذر کی لازم نہین جس فقیر کو دیگا
نذر ادا ہو جائیگی اور اگر اسطرح کہی کہ اگر حاجت میری بر آویگی تو واسطی فلانی ولی کی یا بنام فلانی ولی کی اسقدر طعام یا اسقدر نقد ہی پس
اسطرح نذر کرنی باطل ہی بالاجماع اور کہانا اوس طعام کا حرام ہی چنانچہ بحر الرائق مین لکہا ہے

وَاَمَّا النَّذْرُ الَّذِیْ یَنْذُرُہٗ اَکْثَرُ الْعَوَامِ عَلٰی مَا ھُوَ مُشَاھَدٌ کَاَنْ یَکُوْنَ لِاِنْسَانٍ غَائِبٌ اَوْ مَرِیْضٌ اَوْ لَہٗ حَاجَۃٌ
اور نذر جو مانتی ہین اکثر عوام اسطرح پر کہ دیکہی جاتی ہی جیسیکہ ہو واسطی آدمی کی غائب یا بیمار یا اوسکو ہو حاجت
ضَرُوْرِیَّۃٌ فَیَاْتِیْ فِیْ بَعْضِ مَزَارَاتِ الصُّلَحَاءِ فَیَجْعَلُ سِتْرَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ وَیَقُوْلُ یَا سَیِّدِیْ فُلَانُ اِنْ رُدَّ غَائِبِیْ اَوْ عُوْفِیَ
ضروری پس آوی بعضی مزارات صلحا مین پہر گروانی پردہ اوسکا اپنی سر پر اور کہی ای سید میری فلانی اگر آوی غائب میرا یا عافیت پاجاوے
مَرِیْضِیْ اَوْ قُضِیَتْ حَاجَتِیْ فَلَکَ مِنَ الذَّھَبِ کَذَا وَمِنَ الْفِضَّۃِ کَذَا اَوْ مِنَ الطَّعَامِ کَذَا اَوْ مِنَ الْمَاءِ کَذَا اَوْ مِنَ الشَّمْعِ کَذَا اَوْ مِنَ الزَّیْتِ
بیمار میرا یا روا کیجاوی حاجت میری پس واسطی تیری سونا اسقدر ہے یا چاندی اسقدر یا طعام اسقدر یا پانی اسقدر یا شمع اسقدر یا زیت
کَذَا فَھٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ لِوُجُوْہٍ مِنْھَا اَنَّہٗ نَذْرٌ لِمَخْلُوْقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ لِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَا یَکُوْنُ
اسقدر پس یہہ نذر باطل ہی بالاجماع کئی سبب سے ایک تو یہہ کہ نذر مخلوق کی ہی اور نذر مخلوق کی جائز نہین اسلیے کہ نذر عبادۃ ہی و عبادۃ نہین ہوتی
لِمَخْلُوْقٍ وَمِنْھَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَہٗ مَیِّتٌ وَالْمَیِّتُ لَا یَمْلِکُ وَمِنْھَا اِنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللہِ فَاعْتِقَادُہٗ
واسطی مخلوق کی اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ جسکی نذر مانی ہی وہ میت ہے اور میت مالک ہوتا نہین اور تیسرا سبب یہہ ہے کہ اگر گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہی امور مین سوا اللہ تعالی کی تو اعتقاد کرنا اوسکا
بِہٖ ذٰلِکَ کُفْرٌ اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ یُقَالَ یَا اللہُ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ اِنْ شَفَیْتَ مَرِیْضِیْ اَوْ رَدَدْتَ غَائِبِیْ اَوْ قَضَیْتَ حَاجَتِیْ
میت کے حق مین سا تہہ اسکی کفر ہی یا الہی کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہا جاوی ای اللہ مین نذر مانی تیری کہ اگر شفا دیگا تو بیمار میری کو یا پہیریگا تو غائب میری کو یا روا کریگا تو حاجت میری
اَنْ اُطْعِمَ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ السَّیِّدَۃِ نَفِیْسَۃَ اَوِ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ الْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ اَوِ الْاِمَامِ اَبِی اللَّیْثِ اَوْ اَشْتَرِیَ
کہلاونگا مین اون فقیرونکو کہ دروازہ پر بی بی نفیسہ کی ہین یا کہلاونگا ان فقیرونکو کہ دروازہ پر ہین امام شافعی کی یا امام ابی اللیث کی یا خریدونگا مین
حَصِیْرًا لِمَسَاجِدِھِمْ اَوْ زَیْتًا لِوُقُوْدِھَا اَوْ دَرَاھِمَ لِمَنْ یَقُوْمُ بِشَعَائِرِھَا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا یَکُوْنُ فِیْہِ النَّفْعُ لِلْفُقَرَاءِ فَالنَّذْرُ
بوریے اونکی مسجدونکی لیے یا تیل وہان کی روشنی کے لیے یا درہم دونگا اونکی مسجدونکی شعائر قائم کرنیوالونکو اور سوا اسکی اور چیز کہ ہووے اوسمین نفع واسطی فقرا کی پس نذر
لِلہِ عَزَّوَجَلَّ وَذِکْرُ الشَّیْخِ اِنَّمَا ھُوَ لِبَیَانِ مَحَلِّ صَرْفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّیْہِ الْقَاطِنِیْنَ بِرِبَاطِہٖ اَوْ مَسْجِدِہٖ اَوْ جَامِعِہٖ
واسطی اللہ عزوجل کی ہی اور ذکر کرنا شیخ کا نہین ہے مگر واسطی بیان جگہہ خرچ کرنی نذر کی واسطی مستحقین نذر کی کہ رہنی والی ہین شیخ کی خانقاہ مین یا مسجد مین یا جامع مسجد مین اوسکی
فَیَجُوْزُ بِھٰذَا الْاِعْتِبَارِ اِذْ مَصْرِفُ النَّذْرِ الْفُقَرَاءُ وَقَدْ وُجِدَ الْمَصْرِفُ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُصْرَفَ ذٰلِکَ لِغَنِیٍّ غَیْرِ مُحْتَاجٍ
پس جائز ہی ساتہ اس اعتبار کے اسواسطے کہ جگہہ خرچ کرنی نذر کے فقرا ہین اور تحقیق پائی گئی جگہہ خرچ کرنی کے اور نہین جائز کہ خرچ کری یہہ واسطی تونگر غیر محتاج کے

وَلَا لِشَرِيفِ النَّسَبِ لِاَنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ الْاَخْذُ مَا لَمْ يَكُنْ مُحْتَاجًا وَلَا لِذِي نَسَبٍ لِاَجْلِ نَسَبِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيرًا وَلَا لِذِي عِلْمٍ

اور نہ واسطی شریف النسب کی اسلیی کہ نہین حلال واسطی اوسکی لینا اسکا جب تک نہ ہو محتاج اور نہ واسطی صاحب نسب کی بسبب اوسکی کے جب تک کہ نہو فقیر اور نہ واسطی صاحب

لِاَجْلِ عِلْمِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيرًا وَلَمْ يَثْبُتْ فِي الشَّرْعِ جَوَازُ التَّصَرُّفِ لِلْاَغْنِيَاءِ لِلْاِجْمَاعِ عَلَى حُرْمَةِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوقِ وَلَا يَنْعَقِدُ

بسبب علم اوسکی کی جب تک کہ نہ ہو فقیر اور نہین ثابت ہوا شرع مین جائز ہونا تصرف کا اغنیا کی لیی واسطی اجماع کی اوپر حرام ہونی نذر کی مخلوق کی لیی اور نہین منعقد

وَلَا يَشْتَغِلُ الذِّمَّةُ بِهِ وَاِنَّهُ حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ فَلَا يَجُوزُ لِخَادِمِ الشَّيْخِ اَخْذُهُ وَلَا اَكْلُهُ وَلَا التَّصَرُّفُ فِيهِ بِوَجْهٍ

اور نہین مشغول ہوتا ذمہ ساتہہ اوسکی اور تحقیق وہ حرام ہی بلکہ سحت پس نہین جائز خادم شیخ کو لینا اوسکا اور نہ کہانا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسمین کسی طرح

مِنَ الْوُجُوهِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ فَقِيرًا وَلَهُ عِيَالٌ فُقَرَاءُ عَاجِزُونَ عَنِ الْكَسْبِ وَهُمْ مُضْطَرُّونَ فَيَاْخُذُونَهُ

مگر یہہ کہ ہو خادم فقیر اور واسطی اوسکی عیال و اطفال ہون فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہون بیقرار بہوک کی مارے پس لیوین اوسکو

عَلَى سَبِيلِ الصَّدَقَةِ الْمُبْتَدَاَةِ وَاَخْذُهُ اَيْضًا مَكْرُوهٌ مَا لَمْ يَقْصُدْ بِهِ النَّاذِرُ التَّقَرُّبَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَصَرْفَهُ

بر سبیل صدقہ نئی کی اور لینا اوسکا بہی مکروہ ہے جب تک کہ نہ قصد کری نذر ماننی والا نزدیکی حاصل کرنی طرف اللہ تعالی کی اور خرچ کرنا اوسکا

اِلَى الْفُقَرَاءِ وَيَقْطَعُ النَّظَرَ عَنْ نَذْرِ الشَّيْخِ فَاِذَا عَلِمْتَ هٰذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَغَيْرِهَا وَيُنْقَلُ

طرف فقیرون کی اور قطع نظر کری نذر شیخ کی سی پس جب جانا تونی تو جو کچہہ کہ لیا جاتا ہی درہمون سی شمع اور تیل وغیرہ سے اور نقل کیا جاتا

اِلَى ضَرَائِحِ الْاَوْلِيَاءِ تَقَرُّبًا اِلَيْهِمْ فَحَرَامٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يَقْصُدُوا بِصَرْفِهَا الْفُقَرَاءَ الْاَحْيَاءَ قَوْلًا وَاحِدًا انتهى وكذا في البحر الرائق

طرف قبرون اولیا کی ازراہ نزدیکی حاصل کرنی کی پس حرام ہی ساتہہ اجماع مسلمانون کی جب تک کہ نہ قصد کرین خرچ کرنا اوسکا فقرا زندہ پر بالاتفاق ہی علما کا اسپر تمام ہوا

تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب مین مولوی رشید الدین خان مرحوم نی لکہا ہی وہ بہی بہت مفید ہی مع سوال کے

لکہا جاتا ہی **سوال** طعام کہ نذر و نیاز بزرگون کی مقرر کرتی ہین کرنا اور کہانا اوسکا درست ہی یا نہین اور درست ہی تو کسطرح درست ہی اور بعضی

نذر بشرط بر آمد کار کی اور بعضی بلا شرط کرتی ہین اسمین کچہہ فرق ہی یا نہین **جواب** بیچ نذر و نیاز کی کہ لوگ بنام بزرگون کی دیتی ہین فرق ہے

نذر تو شرع مین عبارت ہی واجب کرنی ایک چیز غیر واجب کی سی اوپر نفس اپنی کی چنانچہ جامع الرموز مین لکہا ہی النذر ایجاب على النفس ما ليس

عليها بالقبول اور امام رازی نی تفسیر کبیر مین بیچ تفسیر کریمہ او نذرتم من نذر کی فرمایا ہی النذر ما الزمه الانسان على نفسه انتهى تفسير مختصر نذر کی تو

یہہ ہی اور تفصیل اوسکی کتب فقہ اور اصول فقہ مین ہی اور نیاز لفظ فارسی ہی اسکی کتنی معنی ہین از انجملہ ایک معنی اوسکی ہین تحفہ درویشان کذا

في البرهان القاطع اور جب معنی دونون لفظون کی دریافت ہوی تو اب حکم شرعی ان دونو کا سنا چاہیی پس جانا چاہیی کہ نذر غیر خدا کی

لیی جائز نہین اور اگر کوئی نذر غیر خدا کی مانی تو منعقد نہین ہوتی اور لینا اور کہانا اوسکا بموجب روایات فقہ کی ناروا ہی یہہ ہی حکم نذر لغیر اللہ

کا آمدم بر بیان نیاز بزرگان پس چونکہ ابہی معلوم ہو چکا کہ لفظ نیاز کی معنی تحفہ درویشان ہین اور وہ بر و صلہ ہی پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو

کچہہ بطریق نیاز یعنی بر و صلہ اور تحفہ کی دیوی تو وہ نیاز جائز اور اوس عزیز کو کہانا اوسکا جائز ہی اسطرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کری یعنی

فاتحہ اور پہنچانی ثواب اوسکی کی اوسکو سی یہہ نیاز جائز اور بیچ کہانی اوسکی تفصیل ہی اور وہ یہہ ہی کہ اگر دینی والی نیاز کی نی بزرگون مردہ کو

پہنچانا ثواب صدقہ مالوں کا انکو ارادہ کیا ہی تو کہانا اوسکا اغنیا کو جائز نہین اور اگر پہنچانا ثواب اباحت مال کا واسطی عام مومنون کی ارادہ

کیا ہی تو کہانا اوسکا ہر ہوکی کو جائز ہی غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ لوگ نذر بزرگون کی ازراہ نزدیکی حاصل کرنی کی دیوسی یا اوپر برآنی

ایک کام کی معلق کر کر کرتی ہین بموجب روایت مرقومۃ الصدر کی وہ نذر ناجائز اور کہانا اوسکا ناروا ہی اور جو کچھہ کہ نیاز اونکی نہ بطور نزدیکی حاصل کرنی کی
اونسی اور نہ معلق ساتہہ کسی کام کی کرتی ہین بلکہ اول وہ چیز کو از راہ نزدیکی حاصل کرنی کی اللہ تعالی سی دیتی ہین اور ثواب اوسکا بزرگ کو بخشتی ہین کہانا اوسکا
اغنیا کو در صورتیکہ نیت پہنچانی ثواب صدقہ ماکولی کی کسی بزرگ کو ہو جائز نہین اور در صورتیکہ نیت اوسکی پہنچانی ثواب اباحت ماکولی کی کسی بزرگ
کو ہو کہانا اوسکا اغنیا اور فقرا کو جائز ہی اور اس تفصیل سی معلوم ہوا کہ نیاز بزرگون کی محض بطور پہنچانی ثواب کی اونکو جائز ہی اور ساتہہ نیت نزدیکی
حاصل کرنی کی اونسی جائز نہین اور جائز نہین ہی واجب کرنا ایک چیز کا اونکی لیی اپنی نفس پر خواہ وہ واجب کرنا مطلق ساتہہ ایک کام کی ہو اور خواہ بدون
اوسکی اسلیکی یہہ نذر ہی اور نذر سوائی خدا کی کسی کی لیی روا نہین پس واضح ہوا کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطی غیر خدا کی اپنی نفس پر خواہ معلق ساتہہ کسی کام کی
ہو خواہ بدون اوسکی یہہ واجب کرنا دونون طرح جائز نہین اور نیاز بزرگون کی کہ واجب کرنا ایک چیز کا او مین اپنی نفس پر واسطی اوس بزرگ کی نہو جائز
ہی بلکہ مستحسن اور اسکی کہانی مین جو تفصیل ہی اوپر ذکر کی گئی اتہی اور دلیل الضالین مین لکہا ہی کہ نذر نہین ہوتی مگر واسطی اللہ سبحانہ کی پس جسنی نذر
کی واسطی کسی نبی کی انبیا علیہم السلام مین سی یا کسی ولی کی اولیا رضا مین سی نہین لازم آتا اوسپر کچھہ پہر اگر دیوی وہ چیز کسی کو آدمیون مین سی اسی نیت پر تو نہین
جائز ہی لینا اوسکا اور اگر ہو طعام نہین حلال کہانا اوسکا اور اگر ہو جانور ذبح کیا ہوا پس وہ مردار ہی اور اگر کہا وقت بسم اللہ کر کر کافر ہون سبا
اور اگر نذر کری اللہ تعالی کی پہر کہاوین لوگ او بخشین ثواب اوسکا کسی آدمی کو تو یہہ جائز ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا اکثر تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کہاتی یون نہین قسم ہی پہیرنیوالی دلون کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** دلالت کرتی ہی
یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہی قسم کہانی ساتہہ صفات اللہ تعالی کی ۱۲ ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ يَنْهٰكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رض سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہی تمکو اسسے کہ قسم کہاو تم اپنی باپون کی جو شخص ہو قسم کہانیوالا پس چاہیی کہ قسم کہاوی اللہ
کی یعنی ساتہہ نامون اور صفتون اوسکی یا چپ رہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** باپ کی قسم سی منع کرنا بطریق مثال کی ہی اور مراد
یہہ ہی کہ سوا اللہ تعالی کی اور کی قسم نہ کہایا کرو اور خاص باپ کو ذکر اسلیی کیا کہ عادۃ ہی لوگون کی کہ باپ کی قسم بہت کہایا کرتی ہین اور
سوا اللہ تعالی کی اور کی قسم کہانی سی اسلیی منع کیا کہ قسم مختص ہے ساتہہ ذات باری تعالی کی بسبب کمال عظمت اوسکی کی نہ کہ مشابہ کیا جاوی
ساتہہ اوسکی غیر اوسکا آیا ہی ابن عباس سے کہ قسم کہارون مین اللہ تعالی کی سو بار پہر توڑ ڈالون اوسکو بہتر ہی اس سے کہ قسم کہارون مین غیر اللہ کی پہر پورا کرون
اوسکو اور اللہ سبحانہ کو سزاوار ہی یہہ کہ قسم کہاوی جسکی چاہی اپنی مخلوقات مین واسطی آگاہ کرنی کی اپنی بزرگی پر پہر اگر کہا جاوی کہ یہہ حدیث مخالف ہے
اس قول حضرت کی افلح وابیہ یعنی اس سی ثابت ہوا کہ حضرت نی باپ کی قسم کہائی ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ واقع ہوا پہلی ورود نہی کی یا بسبب
عادۃ کی بغیر قصد کی زبان سی نکل گیا ہو ۱۲ ع مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا تَحْلِفُوْا
بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قسم کہاو بتون کے
اور نہ اپنی باپون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایام جاہلیت مین لوگ بتون کی اور اپنی باپون کی اکثر قسم کہایا کرتی تہی بعد اسلام لانی کی حضرت نی منع کیا
اس سی تاکہ ہوشیار رہین اور بسبب عادت قدیم کی انکی زبان پر وہ قسمین جاری نہون ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی اور کہی اپنی قسم مین کہ قسم کہاتا ہون لات وعزی کی کہ نام ہتون کی
ہین پس چاہیی کہ کہی لا الہ الا اللہ اور جس شخص نی کہا واسطی یار اپنی کی آؤ جوا کہیلین ہم تجہسی پس چاہیی کہ تصدق کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
کہی لا الہ الا اللہ یعنی توبہ کری طرف اللہ تعالی کی اور اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ اگر جاری ہون نام لات وعزی کی کسی نومسلم کی زبان پر از راہ سہو کی
بحسب عادہ سابق کی تو وہ کہی لا الہ الا اللہ از راہ کفارہ اون الفاظ کی اسلیی کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی فَاِنَّ الحسنات یُذھبن السیئات پس یہہ توبہ ہوگی غفلت سی
اور دوسری یہہ کہ جاری ہون نام لات وعزی کی زبان پر بقصد تعظیم اونکی کی تو یہہ کفر ومرتد ہونا صریح ہی پس کہی لا الہ الا اللہ واسطی تجدید ایمان کی
پس یہہ توبہ معصیت سے ہوگی اور تصدق کری یعنی کچہہ اپنی مال مین سے سدہی تا کفارہ اوس کہنیکا ہو اور بعضون نی کہا کہ بعد دہی اوس مال کو کہ ارادہ رکہتا
ہی جوا کہیلنی کا ساتہہ اسکی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بلاوی کسیکو طرف کہیل کی تو کفارہ اوسکا تصدق ہی پس کیا ہی حال اوسکا کہ جو کہیلی ؛ ع

وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا قِلَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی کسی دین پر کہ سوا اسلام کی ہی جہوٹی پس وہ ہوتا ہی
جیسا کہا اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر نذر اسچیز مین کہ نہین مالک اور جو شخص کہ مار ڈالی اپنی تئین ساتہہ کسی چیز کی یعنی چہری وغیرہ سی دنیا مین عذاب کیا جاویگا
ساتہہ اوسچیز کی دن قیامت کی یعنی مثلا چہری سی مارا تہا تو قیامت کو چہری اوسکی ہاتہہ مین دینگی اور وہ ماریگا اپنی تئین اوس سے ہمیشہ جب تک کہ چاہیگا
اللہ تعالی اور جو شخص کہ لعنت کری کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنی اوسکی کی ہی یعنی اصل گناہ مین اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مرد مسلمان کو ساتہہ
کفر کی پس وہ مانند قتل اوسکی کی ہی یعنی اسلیی کہ تہمت کرنی ساتہہ کفر کی اسباب قتل سی ہی پس ہوگی تہمت کرنی ساتہہ کفر کی مانند قتل کی اور جو
شخص کہ کری دعوی جہوٹا تا کہ حاصل ہو بسبب اوسکی مال بہت نہین زیادہ کرتا اوسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کسی دین پر الخ جیسی کہ کہی
اگر مین یہہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سی یا قرآن سی یا پیغمبر سی اور جہوٹ اسمین یہہ ہی کہ مثلا یہہ کری اوس کام کو
اسلیی کہ قسم واسطی منع کرنیکی فعل سی ہوتی ہی کہ نکری پس سچ تو اوسکا یہہ ہی کہ نکری وہ کام اور اگر کری تو جہوٹا ہوگا پس جہوٹا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا کہ جو
کہا ہی یعنی یہودی اور نصرانی اور بیزار دین اسلام سی ظاہر احادیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اسطرح کی قسم کہانیوالا کافر ہو جاتا ہی بمجرد قسم کہانی کی یا بعد
قسم توڑنی کی بسبب ساقط کرنی حرمت اسلام کی اور راضی ہونی کی ساتہہ کفر کی اور شاید کہ مراد ساتہہ اسکی تہدید اور مبالغہ ہی وعید مین نہ حکم اسکا
کہ ہو جاتا ہی یہودی وغیرہ پس گویا کہ فرمایا کہ وہ مستحق عذاب کا ہوتا ہی مانند یہود وغیرہ کی اور نظیر اسکی یہہ قول حضرت کا ہی من ترک الصلوٰۃ فقد کفر اسکی
بہی یہی معنی ہین کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہی عذاب کا اور کیا یہہ اسطرح کا کلام عرف شرع مین قسم ہوتا ہی اور لازم آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنی قسم کی یا نہین پس مذہب
ابی حنیفہ رح اور بعضی علما کا تو یہہ ہے کہ یہہ قسم ہی اور واجب آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنی اسکی کی اور دلیل انکی ہدایہ وغیرہ مین لکہی ہی اور مالک اور شافعی
نی کہا کہ یہہ قسم نہین ہے اور نہ لازم آتا ہی کفارہ اسمین لیکن کہنی والا اوسکا گنہگار ہوتا ہی سچا ہو اسمین یا جہوٹا اور در المختار مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہے کہ اسطرح کا
قسم کہانیوالا کافر نہین ہوتا برابر ہی کہ معلق کری اوسکو ساتہہ زمانہ گذری ہوئی کی یا زمانہ آئندہ کی اگر ہو اوسکی اعتقاد مین یہہ قسم اور اگر ہی وہ جاہل اور اوسکی
اعتقاد مین یہہ ہے کہ کافر ہو جاتا ہی جہوٹی قسم کہانیوالا زمانہ گذشتہ کی ساتہہ مباشرۃ شرط کی زمانہ آئندہ مین تو کافر ہو جاتا ہی دونون صورتون مین واسطی
راضی ہونی اوسکی کی ساتہہ کفر کی انتہی اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر الخ جیسی کہ کہی اگر شفا پاوی بیمار میرا تو فلانا غلام آزاد کرون اور وہ غلام

اوسکی ملک مین ہی نہین ہوتا پورا کرنا اوس نذر کا اگرچہ داخل ہوا ہوگی ملک مین بعد اسکی بخلاف اسکی کہ معلق کری آزادی کو ساتھہ ملک کے کہ کہی اگر خریدون مین یا مالک ہوون اوسکا تو وہ آزاد ہی پس اسصورت مین آزاد ہو جاویگا غلام بعد خریدنی کی اور ملک مین آنی کی اور تاکہ حاصل ہو بسبب اوسکی مال بہت یہہ اشارہ ہی طرف علت دعوی کی باعتبار اکثر کی اور قید نہین ہی کہ جزا مترتب نہو اوسپر بغیر قصد تکثیر کی اور یہی بات جاری ہوتی ہی بیچ دعوی کرنی احوال اور فضائل و کمالات کی بقصد تکثیر جاہ و مرتبہ کی نزدیک لوگون کی جیسیکہ بعضی تشبہ اور متصنع طریقت کی کرتی ہین اعاذنا اللہ من ذلک ۔ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین قسم خدا کی اگر چاہی اللہ نہ قسم کہاؤنگا کسی چیز پر پہر دیکہون مین خلاف اوسکا بہتر اوس سی مگر کہ کفارہ دون مین قسم اپنی سی اور کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ اگر قسم کہاؤن مین ایک کام پر کہ نہ کرونگا اوسکو حال آنکہ کرنا اوسکا بہتر ہو تو قسم توڑ ڈالونگا اور کرونگا اوس کام کو اور کفارہ قسم کا دونگا اور مثال اسکی آگی مذکور ہوگی ۔ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَۃَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ مَّسْاَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْاَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَائْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کہ کہین کا تجہی حاکم کرین پس تحقیق تو اگر دیا جاوی گا سرداری مانگنی سی تو سونپا جاویگا طرف اوسکی اور اگر دیا جاویگا سردار بن مانگی مدد دیا جاویگا اوسپر اور جسوقت قسم کہاوی تو کسی چیز پر پہر دیکہی تو خلاف اوسکا بہتر اوس سی پس کفارہ دی قسم اپنی کا اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور کفارہ دی قسم اپنی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ مانگ سرداری الخ یعنی سرداری امر دشوار ہی نہین ادا کر سکتی حق اوسکا مگر بعضی آدمی پس نہ مانگ اوسکو حرص نفس سے اسلیے کہ اگر تو مانگیگا اوسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اوسکی اور نہین مدد کرینگا تیری اللہ اوس سرداری پر اور اسصورت مین تمام شر و فساد برپا ہونگی اور اگر دیا جاوی گا سرداری بن مانگی تو مدد کریگا اللہ تیری اوسپر پس اسصورت مین درستی تیری سب امور کی ہوگی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اگر قسم کہاوی گناہ پر مثلا کہی کہ نماز نہین پڑہینگا یا فلانیکو مار ڈالونگا یا اپنی باپ سی کلام نہین کرینگا تو واجب ہی کہ قسم کو توڑ ڈال اور کفارہ دی قسم کا اور اگر قسم کہاوی ایک چیز پر کہ خلاف اسکا اولی ہو اوس سے جیسی قسم کہاوی کہ مین اپنی بیوی سی صحبت نہین کرینگا ایک مہینی یا مانند اسکی کی تو توڑ ڈالنا اوسکا افضل ہی اور باقی اقسام اسکی ابتدا ہی باب مین ذکر ہو چکی ہین اور پہلی اور دوسری روایت مین فرق یہہ ہی کہ پہلی روایت سی سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ پہلی ہی قسم توڑنیسی اور دوسری روایت سی سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ بعد قسم توڑنی کی دی اور تینون امام جائز رکہتی ہین دینا کفارہ کا پہلی قسم توڑنی سی لیکن شافعی یہہ کہتی ہین کہ اگر کفارہ ادا کری ساتہہ روزہ کی پہلی قسم توڑنی کی نہین جائز اور اگر غلام آزاد کری یا کہانا کہلاوی یا لباس دی پہلی قسم توڑنی کی تو جائز ہی اور امام اعظم کی نزدیک پہلی قسم توڑنی سی مطلق کفارہ دینا نہین جائز وہ کہتی ہین کہ جن حدیثون مین تقدیم کفارہ کی سمجہی جاتی ہی اونمین واو مطلق جمع کی لیی ہے ۔ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی قسم کہاوی کسی چیز پر پہر دیکہی یعنی خلاف اوسکا بہتر اوس سے تو چاہیی کہ کفارہ دی اپنی قسم کا اور کری یعنی خلاف اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَّلِجَّ اَحَدُکُمْ

بِیَمِینِہٖ فِی اَھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِیْ افْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہٹ کرنا ایک تمہارا بیچ اپنی قسم پر در مقدمہ اہل اپنی کی گناہ مین ڈالنی والا زیادہ ہی واسطی اوسکی
اللہ کی قسم توڑنی اور کفارہ دینی اوسکی سی جو کہ فرض کیا اللہ نی اوپر نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ قسم توڑنی مین بہی باعتبار ظاہر کی ہتک حرمت
نام خدا تعالی کی ہی او بیچ گمان قسم کہانیوالی کی یہی ہی مین گناہ ہی لیکن بیچ اصرار قسم کی کہ لازم کری فوت ہونی حق اہل و عیال کو گناہ زیادہ ہی حاصل مضمون
اس حدیث کا یہی مانند مضمون پہلی حدیثون کی ہی کہ بر تقدیر ہونی بہلائی کی خلاف قسم مین قسم کا توڑنا اور کفارہ کا دینا لازم ہی ش **وَعَنْہُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُکَ عَلٰی مَا یُصَدِّقُکَ عَلَیْہِ صَاحِبُکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم تیری واقع ہوتی ہی اوپر چیز کہ سچا جانی تجکو صاحب تیرا یعنی قسم دینی والا نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** یعنی معتبر بیچ پورا ہونی قسم کی نیت
اوس شخص کی ہی کہ قسم دی تجکو اور ارادہ رکہی وہ اور معتبر نہین بیچ مین نیت قسم کہانیوالی کی اور توریہ اور تاویل اوسکی اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ قسم
دینی والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اوسکا بسبب توریہ کی جیسی کہ بیچ صورت قسم دینی قاضی اور نائب اوسکی کی مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو یا
کوئی قسم دینی والا نہو تو مضائقہ نہین ہے توریہ مین خصوصا کہ اوسمین نفع کسیکا ہو مانند کہنی خلیل الرحمن علیہ السلام کی سارہ کو کہ یہہ بہن میری ہی بارادہ بہن
اسلام کی تا اینکہ اوس ظالم کی سی اوسکو خلاص کرین ش **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی نِیَّۃِ
الْمُسْتَحْلِفِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہوتی ہی اوپر نیت قسم دینی والی کی نقل کی یہہ مسلم نی
وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ فِیْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰہِ وَبَلٰی وَاللّٰہِ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَقَالَ رَفَعَہٗ بَعْضُہُمْ عَنْ عَائِشَۃَ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا
اوتاری گئی یہہ آیۃ نہین پکڑتا تمکو اللہ ساتہہ لغو کی بیچ قسمون تمہاری کی بیچ حق کہنی آدمی کی لا واللہ و بلی واللہ نقل کی یہہ بخاری نی اور شرح السنہ مین روایت
کی گئی ہی یہہ ساتہہ لفظ مصابیح کی اور کہا شرح السنہ مین کہ پہنچائی ہی یہہ حدیث بعضے راویون نی حضرت عائشہ سی حضرت تک **ف** یعنی عادت عرب
ہی کہ اپنی کلام کرنی مین اکثر کہتی ہین لا واللہ یعنی قسم ہی اللہ کی نہین یہہ کام نہین کیا اور قسم ہی اللہ کی ہمنی یہہ کام کیا ہی اور اسکی کہنی مین ارادہ
قسم کا نہین کہتی بلکہ بقصد تاکید کلام کی اسطرح انکی زبان پر جاری ہوا کرتا ہی بس اسسے قسم نہین منعقد ہوتی اور اسکو قسم لغو کہتی ہین لغو کی معنی ہین
لغت مین کلام بیہودہ کہنا امام شافعی نی اسپر عمل کیا ہی کہ انکی نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ صادر ہو بلا قصد زمانہ ماضی کی یا مستقبل کے اور ہماری نزدیک قسم لغو
وہ ہی کہ قسم کہاوی ایک چیز پر گمان اسکی کہ وہ حق ہی اور واقع مین ایسا ہو نہین چنانچہ بیان مفصل اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ش

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ وَلَا بِاُمَّہَاتِکُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ
وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰہِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قسم کہاؤ تم اپنی باپون کی اور نہ
اپنی ماؤن کی اور نہ بتون کی اور نہ قسم کہاؤ تم اللہ کی مگر اسحال مین کہ ہو تم سچی یعنی زمانہ گذشتہ مین یا آئندہ مین نقل کیے یہہ ابوداود اور نسائی نے
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسنی قسم کہائی غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اوسنی نقل کیے یہہ ترمذی نے
ف یعنی قسم کہائی غیر اللہ کی اسحال مین کہ اعتقاد رکہتا ہی اوسکی تعظیم کا اوسنی کیا شرک جلی یا خفی اسلیے کہ اوسنی شریک کیا اوسکو ساتھ اللہ تعالی کے
بیچ تعظیم کی کہ مخصوص تہی ساتھ اوسکی اور یہہ جو یہان رسم ہے کہ از راہ محبت اور عزیز ہونی کسیکے اوسکی قسم کہاتی ہین مانند قسم کہانی بیٹی کی یا اوسکی سر و جان

الی یہہ بہی خالی گناہ سے نہین اگرچہ شرک نہوا اور اگر قسم نکل گئی زبان سے بلا قصد بسبب عادۃ کی مانند واہی کی تو شرک و گناہ نہین ہے ؑ ۔ مولانا **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی امانت کی پس نہین وہ ہم مین سے نقل کیے یہہ ابوداود اور نسائی نی
ف یعنی جسنی قسم کہائی مثلا امانت کی بغیر اضافت کرنی کی طرف اللہ تعالی کی پس وہ ہماری تابعین مین سے نہین ہے اسلیے کہ یہہ اہل کتاب کے عادات سی ہی اور قسم غیر اللہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد رکہی حضرت نی امانت سی فرائض یعنی قسم کہاوی تم نماز اور حج اور مانند انکی کی اور بہر تقدیر نہین کفارہ ہی اس قسم مین سبکے نزدیک اور اگر قسم کہاوی امانت اللہ کی تو اکثرون کی نزدیک امین ہی کفارہ نہین اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ قسم ہی واجب ہوتا ہی کفارہ اس قسم کے توڑنی سی اسلیے کہ یہہ اللہ تعالی کی صفات سی ہی اسواسطے کہ امین اسماء الہی سی ہے یا مراد امانت اللہ سی کلمہ توحید ہی ؑ ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی مین بیزار ہون اسلام سی یعنی اگر کیا ہو مینی ایسا یا نہ کیا ہو مینی ایسا پس اگر ہو جہوٹا پس وہ ایسا ہی جیسا اوسنی کہا اور اگر ہی سچا پس ہرگز نہ پہریگا طرف اسلام کی ثابت نقل یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر کوئی قسم کہاوی اسطرح کہ اگر مینی یہہ کام کیا ہو تو مین اسلام سی بیزار ہون پس اگر وہ شخص اسمین جہوٹ کہتا ہی یعنی واقع مین وہ بات کی تہی پس ہوگیا وہ اسلام سی بیزار اسمین مبالغہ ہے منع کرنی کی اس قول سی اور اگر وہ سچا ہی یعنی واقع مین اونسی نہین کیے تہی وہ بات تو اسصورت مین بہی خالی گناہ سی نہین کہ ایسی قسم کہانی مسلمان کو نچاہیے ؑ مولانا **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مبالغہ کرتی قسم کہانی مین فرماتی نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابوالقاسم کی اوسکی ہاتہہ مین ہی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** نہین یعنی نہین ایسا ہی کہ ذکر کی گئی تاکہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابوالقاسم کنیت شریف حضرت کی ہی اور اس عبارت مین تاکید و مبالغہ اس سبب سے ہی کہ یہہ عبارت دلالت کرتی ہی اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی اور مسخر ہونی نفس مبارک حضرت کی ؑ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ قسم کہاتی لا واستغفر اللہ نقل کیے یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** قسم کہنا اس عبارۃ کا بسبب مشابہت قسم کی ہی اسلیے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بخشش چاہتا ہون اللہ سی اگر ہو امر برخلاف اسکی چونکہ یہہ کہنا مضبوط کر دیتا ہی کلام و مطلب کو پس حکم قسم کی ہی ؑ ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر اور کہی انشاء اللہ تعالی یعنی متصل قسم سی پس نہین ہے حنث اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ ٹہیرائی ہی اونہون نی یہہ حدیث ابن عمر پر **ف** حنث کی معنی ہین گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کی انشاء اللہ کہی تو وہ قسم نہین ہوتی تا حنث اوسپر ہو حاصل یہہ کہ نہ وہ قسم ہوتی ہی اور نہ اوسکی توڑنی سی کفارہ لازم آتا ہی اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہے منعقد ہونی تمام عقود کی سی یہی ہی مذہب اکثر علما کا اور مذہب امام ابوحنیفہ کا اور ابن عباس کے نزدیک کہتی انشاء اللہ منفصل کا بہی حکم ہی اور حد متصل ہونی کی یہہ ہے کہ اور کلام مین مشغول نہو جب بعد

قسم کی اور کلام میں مشغول ہوا اور پھر ان شاء اللہ کہا تو متصل نہوا وہ منفصل ہی اور بعضون نے حد اتصال کی اور اور بہی کچہہ بیان کی ہی جو چاہی مرقات میں دیکہہ لیے **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** ابی الاحوص عوف بن مالک عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارأیت ابن عم لی اتیہ اسألہ فلا یعطینی ولا یصلنی ثم یحتاج الی فیأتینی فیسألنی وقد حلفت ان لا اعطیہ ولا اصلہ فامرنی ان اتی الذی ہو خیر واکفر عن یمینی رواہ النسائی وابن ماجۃ وفی روایتہ قال قلت یا رسول اللہ یأتینی ابن عمی فاحلف ان لا اعطیہ ولا اصلہ قال کفر عن یمینک روایت ہی ابی الاحوص عوف بن مالک سے کہ نقل کی اپنی باپ یعنی مالک سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ خبر دیجیی مجکو حال چچا کی بیٹی میری کی سی آتا ہون مین اوسکی پاس سوال مین کچہہ مانگتا ہون مین اوس سے یعنی کچہہ مال پس نہین دیتا وہ مجکو اور نہین سلوک کرتا مجہسی پہر محتاج ہوتا ہی وہ طرف میری اور آتا ہی میری پاس اور مانگتا ہی مجہسی تحقیق قسم کہائی مینی یہہ کہ نہ دونگا میں اوسکو یعنی کچہہ اور نہ سلوک کرونگا اوس سے یعنی واسطی جزاء عمل اوسکی کی کہ آپ نہین دیتا اور مجہسی مانگتا ہی پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اوسکو دون بہی اور سلوک کرون اوس سے اور کفارہ دون اپنی قسم کا نقل کیے یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی اور ابن ماجہ کی روایت مین یون ہی کہ کہا مالک نے کہ کہا مینی یا رسول اللہ آتا ہی میری پاس بیٹا چچا میرا پس قسم کہاتا ہون مین یہہ کہ نہ دونگا مین اوسکو اور نہ سلوک کرونگا مین اوس سے فرمایا کہ کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد توڑنی قسم کے **باب فی النذور** باب بیچ بیان نذرون کی **ف** پہلی باب مین مصنف حدیثین قسمون اور نذرون کی لایا اور اس باب مین حدیثین فقط نذرون ہی کی لایا ہی اور لفظ نذر کا جمع باعتبار اقسام نذر کے لایا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ وابن عمر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج من البخیل روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن عمر رضی سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نذر مانو تم اسلیے کہ نذر نہین دور کرتی تقدیر سی کچہہ چیز کو اور سوائی اسکی نہین کہ نکالا جاتا ہی بسبب نذر کی بخیل سی یعنی کچہہ مال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سخی دیتا ہی خدا کی نام پر با اختیار خود بلا واسطہ نذر کی اور بخیل کا یہہ کام ہی کہتا ہی اگر خدا مجکو یہہ چیز دیگا تو اوسکی نام پر اسقدر دونگا اسحدیث سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہی کہا قاضی نی کہ عادۃ لوگون کی یہہ ہے کہ متعلق کرتی ہین نذر کو اوپر حاصل ہونے منافع کی اور دور ہونی ضرورون کی پس منع کیا حضرت نے اس سے اسلیے کہ یہہ کام بخیلون کا ہی اسواسطی کہ سخی جب ارادہ کرتا ہی نزدیکی حاصل کرنیکا اللہ تعالی سی تو جلدی کرتا ہی وسمین اور کرتا ہی اوسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہین چاہتا کہ ہاتہہ سے کسیکو دی مگر مقابلہ مین عوض کی دیتا ہی کہ اول وہ حاصل ہوئے یا متعلق کرتا ہی اوس دینی کو اوپر حاصل ہونی نفع اور دفع ضرر کی اور یہہ تقدیر کو رد کرتا نہین ولیکن نذر کبہی موافق ہو جاتی ہی تقدیر کی پس نکالتی ہی بخیل سے اوس چیز کو کہ نہین ارادہ کرتا تہا نکالنی اوسکی کا اور بعضون نی کہا کہ غرض منع کرنی نذر کی سی یہہ ہے کہ نذر کرکے سستی نکیا کرین اوسکی ادا کرنی مین کیونکہ جب نذر کی تو لازم ہوا اوسکی ذمہ ادا کرنا اوسکا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ ساتہہ اس گمان کی نذر نہ مانین کہ جو اللہ تعالی نی مقدر نہین کیا وہ نذر سی ہو جاویگا پس حقیقت مین نہی نذر سی باین غرض ہے نہ مطلق نذر سی شرح ع **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصہ رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ نذر کری یہہ کہ اطاعت کری اللہ کی پس چاہیی کہ اطاعت کری اوسکی اور جو شخص کہ نذر کری اللہ کی گناہ کرنی کی پس نہ گناہ کری اوسکا نقل کیے یہہ بخاری نی **وعن** عمران ابن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وفاء لنذر فی معصیۃ ولا فی ما لا یملک العبد رواہ مسلم وفی روایۃ لا نذر فی معصیۃ اللہ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور نہین پورا کرنا نذر کا بیچ اوس چیز کی کہ نہین مالک ہوتا بندہ نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ اللہ تعالی کے **ف** نہین جائز الخ یعنے اگر نذر مانی گناہ کرنے کی تو نہین جائز ہی پورا کرنا اوسکا اور نہین لازم آتا کفارہ اور یہی قول ہی مالک اور شافعی کا اور حنفیہ کی نزدیک اوسمین کفارہ قسم کا لازم آتا ہی اور نہین مالک

ہوتا یعنی مثلاً کوئی کہے خیر کی غلام کو یا کسی اور چیز کو کہ نہیں لازم کیا اپنی پر اسکو خدا کی راہ مین آزاد کرنا یا دینا تو اوسکی ذمہ لازم نہیں ہوتا بسبب صحیح ہونے نذر کی ۱۲ طیبی و مولانا **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی

ف یعنی جو کوئی مطلق نذر مانی کہی کہ مجہپر نذر ہی اور نام نہ لی کسی چیز کا تو اوسپر کفارہ قسم کا ہی اور اگر نیت کری روزون کی بغیر عدد کی لازم ہوتی ہین اوسپر تین روزی اور اگر نیت کری صدقہ کی تو کہلانا دس مسکینون کا مانند فطرہ کی لازم ہوتا ہی ۱۲ ح ودر المختار **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اوس وقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتی تہی ناگہان دیکہا ایک شخص کہڑی ہوی کو پس پوچہا نام و احوال اوسکا پس کہا لوگون نی کہ نام اسکا ابو اسرائیل ہے نذر مانی ہی اسنی یہہ کہ کہڑا رہی اور نہ بیٹہی اور نہ سایہ مین آوی اور نہ بولی یعنی مطلقاً اور روزہ رکہی یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہو اس سے کہ بولی اور سایہ مین آوی اور بیٹہی اور پورا کری روزہ اپنا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پورا کری روزہ اور ہمیشہ رکہتا رہی روزی اسلیے کہ نذر مانی طاعت کی لازم ہی اور رکہنا روزونکا ہمیشہ اچہا ہی اوسکی لیے کہ قدرت رکہی اوسکی اور استثنا کیے جاتی ہین اس سے پانچ روزی جو رکہنی منع ہین شرعاً اور عرفاً اور اگر نیت کری اون پانچ دنونکی بہی تو واجب ہے اوسپر افطار کرنا اونکا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنی اونکی کی ہماری نزدیک اور حضرت نی اوسکو بولنی کا اسلیے حکم کیا کہ بولنا کبہی واجب ہوتا ہی مانند قرأت کی یعنی نماز مین اور جواب دینی سلام کی پس ترک کرنا اوسکا گناہ ہی اور نہ بیٹہنا اور سایہ مین نہ آنا طاقت بشری سی باہر تہا اسلیے بیٹہنی اور سایہ مین آنیکا حکم کیا ۱۲ ع **وعن** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ اور روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک بوڑہی کو کہ راہ چلتا ہی درمیان دو بیٹون اپنی کی یعنی تکیہ کیی ہوئی اونپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نی کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نی کہ نذر مانی ہی اس شخص نے یہہ کہ پیادہ پا جاوی یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کرنی اسکی سے اپنی جان پر البتہ بی پروا ہی اور حکم کیا اوسکو سوار ہونیکا نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ابو ہریرہ سی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی سوار ہو جا ای بڈہی اسلیے کہ اللہ تعالی بی پروا ہی تجہسی اور تیری نذر سی **ف** سوار ہونیکا حکم کیا حضرت نی اوسکو بسبب عاجز ہونی اوسکی کی پیادہ پا چلنی سے کہا ابن ملک نے کہ عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر امام شافعی نی کہ سوار ہونی سی کچہہ لازم نہین آتا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ لازم آتا ہی اوسپر جانور ذبح کرنا اسلیے کہ داخل کیا اوسنی نقصان بعد التزام کی اور یہی ایک قول شافعی کا ہی دو قولون مین سے اور کہا مظہر نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کے حق مین کہ نذر مانی یہہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ کی پس کہا شافعی نی کہ پیادہ پا جاوی اگر طاقت رکہتا ہی پیادہ پا چلنی کی اور اگر عاجز ہو جانور ذبح کری اور سوار ہولی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ سوار ہو اور جانور ذبح کری برابر ہی کہ طاقت رکہتا ہو پیادہ پا چلنی کی یا نہ طاقت رکہتا ہو انتہی اور کہا علما ہماری نی کہ اگر کوئی کہی کہ مجہپر ہے پیادہ پا چلنا طرف بیت اللہ کی تو واجب ہوتا ہی اوسپر حج یا عمرہ جو چاہی اور بیان موقوف اوسپر ہی اور کہی کہ مجہپر ہے پیادہ پا چلنا طرف حرم کے یا طرف مسجد الحرام کی نہین آتا اوسپر کچہہ نزدیک ابی حنیفہ کی اور صاحبین کے نزدیک لازم ہی اوسپر حج یا عمرہ اور اگر کہی کہ مجہپر ہے جانا طرف بیت اللہ تعالی

کی تو نہین صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانی حج کرنا پیادہ پا تو واجب ہے اوپر اوسکے گہر سی پیادہ پا چلے اور سوار نہو یہانتک کہ کری طواف الزیارۃ اور اگر نذر مانی
عمرہ کرنا پیادہ پا تو نہ سوار ہو یہانتک کہ سر منڈاوی پھر اگر سوار ہو تمام راہ مین یا آدہی راہ سی زیادہ مین بعذر یا بلا عذر تو لازم آویگا جانور ذبح کرنا اور اگر
سوار ہوا آدہی راہ سی کم مین تو تصدق کری بقدر اوسکی بکری کی قیمت مین سے ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهٗ عَنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ سعد بن عبادہ نی فتوی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ نذر کی کہ تہی اونکی ماں پر اور وہ مر گئی
پہلی ادا کرنی اوسکی کی پس فتوی دیا حضرت نی سعد کو یہہ کہ ادا کری نذر کو اوسکی طرف سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اختلاف کیا ہی علمانی
بیچ نذر سعد کی ماں کی بعضون نی تو کہا ہی کہ نذر مطلق مانی تہی اور بعضون نی کہا روزہ نذر مانا تہا اور بعضون نی کہا غلام آزاد کرنا اور بعضون نی
کہا صدقہ اور ظاہر یہہ ہے کہ تہی نذر مالی یا نذر مبہم اور مؤید ہی اسکی یہہ روایت دار قطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پلا اوسکی طرف سے پانی اور
مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ نہین لازم ہی وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جبکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہوا اور ترکہ میت نی چہوڑا نہو تو بہی لازم نہین ہے
وارثون پر ادا کرنا اوسکا ولیکن مستحب ہے اور علماء ظاہر کہتی ہین بموجب اس حدیث کی کہ لازم ہی اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ وارث نی نذر لازم نہین کی ہے
کہ اوس پر ادا کرنا اوسکا لازم ہو اور اس حدیث سعد کا جواب یہہ ہے کہ احتمال ہی کہ اوسکی ماں نی ترکہ چہوڑا ہو اوسمین سے اونسی ادا کیا ہو یا تبرع ہو سعد کی طرف
سی اور اس حدیث مین دلالت وجوب پر ہی نہین ۱۲ ع ح وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ
مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ
لَكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيْثٍ مُطَوَّلٍ
اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سی یہہ ہی کہ الگ ہو جاؤن مین ساری مال اپنی سی اور تصدق
کرون مین اوسکو طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ تو کچہہ مال اپنا پس وہ بہتر ہی تیری لیے کہا مینی پس
تحقیق رکہتا ہون مین حصہ اپنا جو کہ خیبر مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور یہہ ٹکڑا ہی حدیث دراز کا ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ
تبوک کو تشریف لی گئی تو کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ حضرت کی ساتہہ نہ گئی جب حضرت تشریف لائی تو خفا ہوئی اونپر اور لوگونکو
منع فرمایا کہ کوئی اونسی کلام نکیا کری یہہ بہت تنگ ہوئی اور دعا و زاری اور توبہ جناب غفار سی کیا کرتی بعد چندی کی توبہ اونکی قبول ہوئی اور اونکی
حق مین یہہ آیۃ اوتری وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا الایہ پس جب مالک نی جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوۃ سی عرض کیا کہ مین بشکرانہ مین کامل کرنی
توبہ اپنی کی لیے چاہتا ہون کہ سب مال للہ دیدون حضرت نی فرمایا کہ کچہہ مال رہنی دی ظاہر یہہ ہے کہ وہ تہائی مال رکہنی کو فرمایا ہوا اور حضرت نی یہہ حکم
اسلیے کیا کہ مبادا انکو حاجت ہو کچہہ اور صبر نکر سکین اور حضرت ابو بکر نی جو سارا مال للہ دیدیا اور حضرت نی منع نہ کیا سبب یہہ تہا کہ وہ صابر اور راضی
برضاء مولی تہی اور یہہ حدیث شاید مصنف اس باب مین اسلیے لایا کہ یہہ مشابہ نذر کی تہا اسمین کہ کعب نی واجب کی اپنی نفس پر وہ چیز کہ نہ واجب تہی بسبب حادث
ہونی ایک امر کی ۱۲ ح ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ
فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین جائز ہوا
کرنا نذر کا گناہ مین اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی ف یہہ حدیث دلیل ہے امام اعظم رح کی کہ اونکا بہی یہی مذہب
اور حجت ہی امام شافعی پر ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهٖ

فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيْقُهٗ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَهٗ فَلْيَفِ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَفَهٗ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ مانی نذر غیر معین یعنی جیسی کہی کہ خدا کی لیی مجہر نذر ہی اور تعین نکری اوسچیز نذر کی گئی کو کہ روزہ ہی یا صدقہ ہی مثلا پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص نی نذر گناہ مین تو کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص نی مانی ایسی نذر کہ نہ طاقت رکہے اوسکی پورا کرنیکی یعنی مثلا نذر مانی پہاڑ او ٹہانیکی یا پیادہ چلنیکی طرف بیت اللہ کے اور مانند انکی کی پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص کہ مانی ایسی نذر کہ طاقت رکہی اوسکی پس چاہیی کہ پورا کری اوسکو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور موقوف کیا اسکو بعضون نی ابن عباس پر **وَعَنْ** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ قَالُوْا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاِنَّهٗ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سی کہ کہا نذر مانی ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین یہہ کہ ذبح کری اونٹ بوانہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی اسفل مکہ مین پس آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خبر دی حضرت کو یعنی نذر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کی کیا تہا اوسمین کوئی بت بتون جاہلیت کی سی کہ پوجا جاتا تہا کہا صحابہ نی کہ نہین فرمایا پس کیا تہی اوسمین کوئی عید عیدون کفار کی سی کہا کہ نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی متوجہ ہو کر طرف اوس شخص کی کہ پوری کر نذر اپنی اسلیی کہ تحقیق نہین جائز پورا کرنا واسطی نذر کی کہ گناہ مین ہو اور نہین لازم ہوتی ہی نذر اوسچیز مین کہ نہین مالک بیٹا آدم کا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کوئی عید الخ یعنی وہان کوئی میلہ اونکا ہوتا تہا کہ وہان جاکر سیر و تماشے مین مشغول ہوتی تہی ان باتون کی پوچہنی سی غرض یہہ تہی کہ مشابہت کفار کی ساتہہ نہو ع ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى رَاْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَتْ وَنَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيْهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ قَالَتْ لَا قَالَ اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونسی نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر مانی ہی یہہ کہ بجاؤن دف آپکی سر پر یعنی روبرو آپکی وقت آنی آپکی کی جہاد سی فرمایا پوری کر لی اپنی نذر نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ کہا اوس عورۃ نی اور نذر مانی ہی مینی یہہ کہ ذبح کرون مین بیچ مکان فلانی اور فلانی کی وہ مکان کہ ذبح کرتی تہی اوسمین جاہلیت کی لوگ پس فرمایا کیا تہا اوس مکان مین کوئی بت جاہلیت کی بتون مین سی کہ پوجا جاتا تہا کہا اوس عورۃ نی کہ نہین فرمایا کیا تہا اوسمین کوئی میلہ میلون انکی سی کہا اوسنی کہ نہین فرمایا پوری کر تو اپنی نذر **ف** اس سی معلوم ہوا کہ بجانا دف کا مباح ہی اور جو کہتی ہین کہ نذر کرنی خاص طاعت کی چیز چاہیی وہ کہتی ہین کہ بجانا دف کا اگرچہ طاعت نہین مباح ہی لیکن چونکہ اوسنی نذر مانی تہی کہ حضرت تشریف لاوین گی خیر و عافیت سی تو مین دف بجاؤنگی بجانا اوسکا جملہ طاعات سے ہوا ش ح **وَعَنْ** اَبِيْ لُبَابَةَ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِيَ الَّتِيْ اَصَبْتُ فِيْهَا الذَّنْبَ وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ كُلِّهٖ صَدَقَةً قَالَ يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابی لبابہ سی یہہ کہ اونہون نی کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سی یہہ ہے کہ چہوڑ دون مین گہر قوم اپنی کا وہ جو پہنچا مین اوسمین گناہ کو اور یہہ کہ الگ ہو جاؤن مین ساری مال اپنی سی واسطے تصدق کرنی کی فرمایا حضرت نی کفایت کرتا ہی تجہسی تہائی مال دینا نقل کی یہہ رزین نی **ف** چہوڑ دون مین گہر الخ کہا ابولبابہ نی یہہ واسطے

بہ باتین کی اس جگہہ سی کہ غالب ہوا اوسپر شیطان کہ گناہ کروا دیا اوسمین اور گناہ کرنا اونکا تہا بسبب محبت بنی قریظہ کی اسلیے کہ عیال و اموال ابولبابہ کے تہی انکی قبضہ مین اور قصہ ابولبابہ کا یہہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی محاصرہ کیا تو اونہون نی حضرت سے عرض کروا بہیجا کہ ابولبابہ صحابی کو ہمارے پاس بہیج دیجیے تا اونسے ہم مشورت کرین اپنی مقدمہ مین پس آنحضرت نی بموجب عرض اونکی کی ابولبابہ کو اونکی پاس بہیجا جب اونہون نی ابولبابہ کو دیکہا تو مرد و عورت اور چہوتی اور بڑی اونکی ابولبابہ کی آگی روئی اور زاری کی حتی کہ ابولبابہ کو اونپر رحم آیا پہر اونہون نی ابولبابہ سی کہا کہ ای ابولبابہ خبر دی ہمکو کہ اگر اوتریں گی ہم حکم محمد پر تو کیا کرین گی وہ ساتہہ ہمارے ابولبابہ نی اپنی ہاتہہ سی اشارہ کیا اپنی حلق پر یعنی ذبح کرینگی تمکو ابولبابہ کہتی ہین کہ یہہ بات میںنی کہی اور ہنوز قدم وہانسی میںنی نہ اوٹہایا تہا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ تونی خیانت کی خدا اور رسول خدا کی اور یہہ آیہ اوتری اونکی حق مین یا ایہا الذین آمنوا لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم بعد ازان گئی ابولبابہ مسجد مین اور باندہا اپنی تئین ستون مسجد سی اور کہا کہ نہین چہوٹنی کا مین اپنی جای سی یہانتک کہ توبہ کرون مین اور اللہ قبول کری توبہ میری تب نماز کی اونکی بیٹی آتی اور کہولدیتی جب وہ نماز پڑہ لیتی تو پہر باندہ دیتی اور جب لوگ آتی اونکی کہولنی کیلیے تو وہ راضی نہوتی اور کہتی کہ جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو آن کر نہ کہولین گی مین یہانسی نہین جانیکا پس سات دن وہ وہین بندہی رہی یہانتک کہ ماری بہوک اور پیاس کے غش کہا کر گر پڑی پہر توبہ قبول کی اللہ نے اونکی پس کہا گیا اونکو کہ اللہ نی توبہ قبول کی تمہاری کہولدو اپنی تئین اونہون نی کہا کہ واللہ مین اپنی تئین نہین کہولنی کا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہولین مجکو پس تشریف لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہولا اونکو اپنی دست مبارک سی پہر اونہون نی عرض کیا کہ مین کو توبہ اپنی اسمین دیکہتا ہون کہ اپنی ساری مال سی نکلجاؤن تصدق کرنی کیلیے حضرت نی فرمایا تمام مال دینی کی حاجت نہین تہائی مال کافی ہی اور حدیث مین جواب قوم کی گہر چہوڑ دینی کا نہ ذکر کیا گیا ظاہر اوسکو حضرت نی روا رکہا ہو کہ وہ قسم طاعت سے تہا ع ح **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَاْنَكَ اِذًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی یہہ کہ ایک شخص کہڑا ہوا دن فتح مکہ کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر مانی ہی واسطی اللہ عزوجل کی کہ اگر فتح کریگا اللہ تمپر مکہ یہہ کہ نماز پڑہونگا مین بیت المقدس مین دو رکعت فرمایا حضرت نی نماز پڑہ اسجگہہ یعنی مسجد الحرام مین اسلیے کہ یہہ افضل ہی باوجود ہونی اسکی کی سہل تر پہر دوبارہ وہی بات پوچہی اونسنی حضرت سی پس فرمایا حضرت نی نماز پڑہ اس جگہہ سہ بارہ وہی بات پوچہی حضرت سی پس فرمایا حضرت نی مختار ہی تو اسوقت یعنی اگر انکار کرتا ہی تو یہان کی نماز پڑہنی سے تو تو جان اختیار رکہتا ہی کہ جو کچہہ نذر مانی ہی تونی یعنی بیت المقدس مین پڑہنی کی نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی **ف** شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اگر نذر کری نماز پڑہنی مسجد نبوی مین تو نکلتا ہی نذر اپنی سی اگر پڑہی مسجد الحرام مین اور نہین نکلتا اگر پڑہی مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین اور اگر نذر کری نماز پڑہنی مسجد اقصی مین پہر پڑہی مسجد الحرام مین یا مسجد نبوی مین تو نکلیا تاہی نذر سی اور کہا علما ہمارے نی کہ ہمارے مذہب مین یہہ ہے کہ جو کوئی نذر کری نماز پڑہنی ایک مکان مین پہر نماز پڑہی اور مکان مین کہ وہ کم ہو اوس سے تو جائز ہی ط ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَاَنَّهَا لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَتُكَفِّرْ يَمِيْنَهَا اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ بہن عقبہ بن عامر کی نی نذر مانی یہہ کہ حج کری پیادہ اور تحقیق وہ طاقت رکہتی ہی نہین اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ بے پرواہی پیادہ چلنے بہن تیری کی سے پس چاہیے کہ سوار ہو یعنی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکے اور ذبح کرے ہدیہ یعنی اونٹ یا گائے میں
ہماری نزدیک اور اونٹ نزدیک شافعی کی نقل کی یہہ ابوداود نے اور دارمی نے اور بیچ ایک اور روایت ابی داود کی یون آیا ہے کہ پس حکم کیا اوسکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوار ہو اور ذبح کرے ہدی اور ایک اور روایت ابوداود کی بیچ یون ہے کہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ
تعالیٰ نہین دینا ساتھہ مشقت بہن تیری کی کچھہ یعنی اسطرح کی مشقت کھینچنے مین کچھہ ثواب نہین ہے تا پس چاہیے کہ حج کرے سوار یعنی اگر نہ چل سکے پیادہ اور کفارہ
دے اپنی قسم کا **ف** ہدی کہتے ہین اوس جانور کو کہ حرم مین بہیجا جاوے ذبح کرنے کی لیے اور ادنے درجہ اوسکا بکری ہے اور اعلا اوسکا بدنہ یعنی اونٹ
یا گائے مین اور حکم ساتھہ بدنے کی واسطے استحباب کے ہے کہا قاضی نے کہ جبکہ تہا پیادہ پا چلنا حج مین قبیل طاعات سے واجب ہوا ساتھہ نذر کی اور لاحق ہوا
ساتھہ تمام ایسے اعمال کی کہ نہین جائز ہے ترک اونکا مگر اوسکی لیے کہ عاجز ہوا متعلق ہوتا ہے ساتھہ ترک اوسکی کی فدیہ اور اختلاف کیا گیا ہے واجب
کر کیا واجب ہوتا ہے پس کہا حضرت علی رضی کہ واجب ہوتا ہے بدنہ بحسب احادیث کی اور کہا بعضون کہ واجب آتی ہے بکری جیسی بیچ تجاوز کرنے
کی میقات سے اور حمل کیا ہے اونہون نے امر بدنہ کو ساتھہ بیچ کی استحباب پر اور یہی ہے قول مالک کا اور ظاہر تر قول شافعی کا ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا یعنی تو ڑنے
قسم کا اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد کنایہ سے کفارہ جنایت کا ہے کہ وہ ہدی ہے یا روزہ کہ قائم مقام ہدی کی ہے جو کہ آگے مذکور ہے تا کہ مطابق ہو جاوے یہہ اور روایتون
کی نہ کفارہ قسم کا ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهٗ نَذَرَتْ
اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے عبداللہ بن مالک سے یہہ کہ عقبہ بن عامر نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تھی یہہ کہ حج کرے پیادہ ننگی پانو ننگی سر
پس فرمایا حضرت نے کہ حکم کرو اوسکو کہ سر ڈہانپے اور سوار ہو اور چاہیے کہ روزے رکھے تین دن نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے **ف** سر ڈہانکنے کا اسلیے حکم کیا کہ کہلا رکہنا سر عورت کو گناہ ہے اسلیے کہ عورت کا سر اور بال اوسکی ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیے کیا
کہ عاجز تھی پیادہ چلنے سے اور مشقت اوٹھا تی تھی اوسمین اور روزے رکھے الخ یعنی وقت عاجز ہونے کی ہدی سے کہ اس سے پہلی حدیث مین کہ گذری ہے
ہدی کی روزے رکھے یا اسلیے روزونکو فرمایا کہ کفارہ قسم کا ہین کئی قسمین جو کفارہ کی ہین انمین سے ایک یہہ بھی ہین پس اگر عاجز ہوا اور قسمون کفارہ کی سے
تو تین روزے رکھے اور تین دن یعنی پے درپے اگر ہون کفارہ قسم کا والا جسطرح چاہے ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ
كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ
اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي
مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِي قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہے سعید بن المسیب سے یہہ کہ دو بہائی انصار میں سے تھے اونکی درمیان مین میراث یعنی اون دونون کو میراث کسی کے پہنچی تھی کہ بانٹنی چاہیے
پس طلب کیا ایک بہائی نے اون دونون مین سے اپنی دوسری بہائی سے بانٹنا میراث کا پس کہا اوس دوسری بہائی نے کہ اگر پھر طلب کریگا تو مجھسے
بانٹنا میراث کا تو سارا مال میرا صرف کیا جاویگا کعبہ مین پس کہا اوسکو حضرت عمر نے کہ تحقیق کعبہ بے پرواہے تیرے مال سے یعنی حاجت نہین کہ تو اوسکو
کہ مال اپنا نذر اوسکی کرے اور یہہ امر واجب و ضروری نہین کفارہ دے اپنی قسم کا اور بول اپنی بہائی سے یعنی اگر پھر طلب کرے تجہسے بانٹنا میراث کا جواب
اوسکی سوال کا دے اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مینے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین واجب تجپر یعنی مثل تیری پر لازم کرنا اس قسم کا
یعنی بلکہ کفارہ دینا چاہیے تجکو اور نہین نذر بیچ گناہ پروردگار کی یعنی نہین پورا کرنا چاہیے اس نذر کو اور نہ بیچ کاٹنے ناتے کی اور نہ بیچ اوس چیز کی کہ نہین مالک اوسکا

نقل کیے یہہ ابو داود نی **ف** رتاج کہتی ہین بڑی دروازی کو اور یہان رتاج کعبہ سی نفس کعبہ مراد ہی نہ دروازہ کعبہ کا ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن عمران بن حصين** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول النذر نذران فمن كان نذر في طاعة فذلك لله فيه الوفاء ومن كان نذر في معصية فذلك للشيطان ولا وفاء فيه ويكفره ما يكفر اليمين. رواه النسائي

روایت ہی عمران بن حصین سے کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ نذر کرنی دو طرح ہی پس جو شخص کہ نذر کری طاعت مین یعنی بیچ بندگی اللہ کی پس یہہ واسطی اللہ کی ہی اس طرح کی نذر مین پورا کرنا چاہیی یعنی واجب ہے پورا کرنا اوسکا اور جو شخص کہ نذر کری گناہ مین پس یہہ نذر واسطی شیطان کی ہی نہ پورا کرنا چاہیی اس نذر کو اور کفارہ دی اوسکا جو کہ کفارہ دیتا ہی قسم کا نقل کیے یہہ نسائی نی

وعن محمد بن المنتشر قال ان رجلا نذر ان ينحر نفسه ان نجاه الله من عدوه فسأل ابن عباس فقال له سل مسروقا فسأله فقال له لا تنحر نفسك فانك ان كنت مؤمنا قتلت نفسا مؤمنة وان كنت كافرا تعجلت الى النار واشتر كبشا فاذبحه للمساكين فان اسحاق عليه السلام خير منك وفدي بكبش فاخبر ابن عباس فقال هكذا كنت اردت ان افتيك. رواه رزين

اور روایت ہی محمد بن منتشر سی کہا تحقیق ایک شخص نے نذر مانی یہہ کہ ذبح کری اپنی تئین اگر نجات دی اوسکو اللہ دشمن اوسکی سی پس پوچھا ابن عباس سی یعنی حکم اس مسئلہ کا پس کہا اوسکو پوچھہ مسروق سی پس پوچھا اوس سی پس کہا مسروق نی اوسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی کو اسلیے کہ تحقیق تو اگر ہی مسلمان قتل کیا تو نی جان مسلمان کو اور اگر ہی تو کافر جلدی کی تو نی طرف دوزخ کی اور خرید کر تو دنبہ اور ذبح کر اوسکو واسطی مسکینون کی کیونکہ حضرت اسحق علیہ السلام بہتر تہی تجھ سی اور بدلہ دیی گئی وہ ساتہہ ایک دنبہ کی پس خبر دی اوس شخص نی یعنی مسروق کی فتوی کی ابن عباس کو پس کہا ابن عباس نی اسیطرح سی تہا مین ارادہ رکہتا کہ فتوی دون تجکو نقل کی یہہ رزین نی **ف** اگر نجات دی الخ اس شخص کو دشمن کی ہاتہہ مرنا اشد اور فضیحت ناک معلوم ہوتا تہا پس سنے اور کہا کہ خداوندا اصل موت مجہپر سخت نہین مین باختیار خود جان اپنی تجکو سونپتا ہون لیکن مرنا دشمن کی ہاتہہ مجہپر شاق ہی اگر نجات دیگا تو مجکو اوسکی ہاتہہ سی تو مارونگا مین اپنی تئین تیری راہ مین اور یہہ اوسنی نہ جانا کہ قتل نفس اپنی ہاتہہ شدید اور حرام ہی اور مسروق ابن اجدع کبار تابعین اور بڑی علماء و فقہاء سی تہی اسلام لائی تہی پہلی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن عباس نی اس مسئلہ کی پوچھنی کو مسروق سی اسلیے کہا کہ مسروق نی تحصیل علم خلفاء اربعہ اور عائشہ صدیقہ سی کیا تہا اور یہہ امر بسبب نہایت احتیاط اور دیانت اور صبر ابن عباس کی تہا پس اوسنی جب مسروق سی یہہ مسئلہ پوچھا تو اونہون نی منع کیا کہ اپنی تئین ذبح نکر اسلیے کہ تو اگر اللہ کی نزدیک مسلمان ہی اور اپنی تئین ماریگا تو ماریگا نفس مسلمان کو اور اوپر قتل کرنی نفس مومن کے وعید ساتہہ ہمیشہ رہنی کی دوزخ مین وارد ہوا ہی اس آیۃ مین ولا تقتلوا انفسکم و من یقتل مومنا متعمدا الخ اور اگر تو کافر ہی تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ کی بہر تقدیر مارنا اپنی تئین نامشروع و نامعقول ہی اور یہہ جو کہا کہ بدلہ دیی گئی اسحق ساتہہ دنبہ کی تو یہہ مبنی ہی اوپر قول بعضون کی کہ حضرت ابراہیم ع م نی جو خواب مین دیکہا کہ مین اپنی بیٹی کو ذبح کرتا ہون تو وہ اسحق تہی اور قول مشہور اور مختار یہہ ہے کہ وہ حضرت اسمعیل ع م تہی اور جلال الدین سیوطی نی لکہا ہی کہ حضرت اسحق کی حق مین یہہ کہنا تحریف اہل کتاب کی سی ہی واللہ اعلم کذا ذکرہ الشیخ رح اور در مختار مین ہی کہ اگر نذر کی ایک شخص نی یہہ کہ ذبح کری اپنی بیٹی کو پس اوسپر ہی ذبح کرنا بکری کا واسطی قصہ خلیل علیہ السلام کی اور لغو کہا ہی اسکو ابو یوسف اور شافعی نی اور لغو ہی نذر اگر ساتہہ ذبح کرنی نفس اپنی کے یا غلام اپنی کے اور واجب ہی امام محمد کی نزدیک بکری اور اگر نذر کری ساتہہ ذبح کرنی باپ اپنی کی یا دادا اپنی کی یا مان اپنی کے تو لغو ہی اجماعا

کتاب القصاص

کتاب ہے بیچ بیان قصاص کی **ف** قص اور قصص کے معنی ہین کسی کے پیچھے جانا چونکہ ولی مقتول پیچھے پڑتا ہی قاتل کا تا ماری اوسکو بدلی مقتول کی اسلیے اسکو قصاص کہتی ہین اور متقاصات کی معنی مساوات کی ہی ہین قصاص لینی سی برابر ہو جاتی ہین

اور قاتل یا قاتل اور مقتول اسلیے کہ کیا جاتا ہی قاتل سی مثل او چیز کی کہ کیا قاتل نی مقتول سی ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمَارِقُ لِدِیْنِہٖ التَّارِکُ لِلْجَمَاعَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا مگر بسبب ایک بات کی تین مین سی ایک تو قتل کرنا عمداً کہ مارا جاوی نفس بدلی نفس کی یعنی قصاص لینا اور یہہ حق ولی مقتول کا ہی اوسطرح کہ شرع مین مقرر ہی اور دوسری زنا ہی کہ سنگسار کیا جاوی زانی بیاہا ہوا یعنی اور ہو وہ مکلف اور مسلمان اور آزاد اور تیسری نکلنا دین اپنی سی چھوڑ دینی والا جماعت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** گواہی دیتا ہو الخ یعنی گواہی دیتا ہو الوہیت خدا تعالی کی اور میری رسالت کی یہہ تاکید اور بیان ہی اسلام کا اور اشارہ ہی اسپر کہ کہنا شہادتین کا کافی ہی بیچ ناروا ہونی کرنی خون کی اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہین مگر بسبب ایک چیز کی تین چیزون مین سی یا تو مارا کسیکو ناحق یعنی جو کوئی کسیکو ناحق قتل کری اوسکا قتل کرنا روا ہی اور یا زنا کرنا کہ اگر بیاہا ہوا مکلف مسلمان آزاد زنا کری تو اوسکو سنگسار کرنا روا ہی اور نکلنا دین اپنی سی یعنی جو کوئی مرتد ہو جاوی اوسکو بھی قتل کرنا روا ہی اور چھوڑ دینی والا الخ یہہ صفت موکدہ ہی مارق کی یعنی جو کہ چھوڑ دی جماعت مسلمانون کی اور الگ ہو جاوی اونسی بسبب مرتد ہونی کی کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہی از روئی قول کی یا فعل کی یا اعتقاد کی تو واجب ہے قتل کرنا اوسکا اگر نہ توبہ کری اور اوسکو مسلمان کہنا مجازاً ہی باعتبار حالت پہلی کی اور حنفیہ کی نزدیک اگر عورۃ مرتد ہو جاوی تو اوسکو نہ قتل کرین ۔ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِیْ فُسْحَۃٍ مِّنْ دِیْنِہٖ مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا رَوَاہُ البُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی مومن بیچ کشادگی اور فراغت کی دین اپنی سی جب تک کہ نہین پہنچا خون حرام کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جب تک کسیکا خون ناحق نہین کیا تو اللہ تعالی کی امید رحمت اور بخشش کی مین بیچ وسعت کی ہی اور جب اسنی خون ناحق کیا تو تنگی ہوئی اسپر اور داخل ہوا اونکی زمرہ مین کہ نا امید ہین رحمت اللہ تعالی کی سی ۔ع **وَعَنْ** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الدِّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگون کی حکم کرنا خونون مین ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بندون کی حقوق مین جو حکم کیا جاوی گا تو اول حکم درمقدمہ خون ہی کی کیا جاویگا اور اللہ تعالی کی حقوق مین جو سوال کیا جاویگا تو اول درمقدمہ نماز کی سوال کیا جاویگا اور ظاہر یہہ ہے کہ منہیات مین جو حکم کیا جاویگا تو اول درمقدمہ خون کی حکم کیا جاویگا اور مامورات کا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا ۔ع **وَعَنْ** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّقِیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْکُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰی یَدَیَّ بِالسَّیْفِ فَقَطَعَھَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّیْ بِشَجَرَۃٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمَّا اَھْوَیْتُ لِاَقْتُلَہٗ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَقْتُلُہٗ بَعْدَ اَنْ قَالَھَا قَالَ لَا تَقْتُلْہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ قَطَعَ اِحْدٰی یَدَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْہُ فَاِنْ قَتَلْتَہٗ فَاِنَّہٗ بِمَنْزِلَتِکَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَہٗ وَاِنَّکَ بِمَنْزِلَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ کَلِمَتَہُ الَّتِیْ قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی مقداد بن اسود سی یہہ کہ اونسی کہا یا رسول اللہ خبر دیجیی مجھکو اگر مین ملاقات کرون ایک شخص کافر سی پس لڑین ہم آپسمین پس ماری کافر ایک ہاتھہ پر میری دونون ہاتھون مین سے تلوار اور کاٹ ڈالی اوس ہاتھہ کو پھر پناہ پکڑی کافر مجھسی ساتھہ ایک درخت کی اور کہی مسلمان ہوا مین واسطی اللہ کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ جب قصد کیا مینی کہ قتل کرون مین اوسکو کہا لا الہ الا اللہ کیا مار ڈالون مین اوسکو بعد کہنی کلمہ کے فرمایا نہ قتل کر اوسکو پس کہا مقداد نی یا رسول اللہ تحقیق اوسنی کاٹ دیا الخ

آپ اپنے میری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قتل کر اوسکو پس اگر قتل کریگا تو اوسکو پس تحقیق وہ بیچ مرتبہ تیری کی ہی پہلی اوسکی کہ قتل کرے تو اوسکو اور تحقیق تو ہو ویگا بیچ مرتبہ اوسکی کی پہلی کہنے کلمے اوسکی کی کہ کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جیسا تو معصوم الدم تہا پہلی مارنی اوسکی کی اب وہ ہو گیا معصوم الدم بسبب اسلام لانی کی اور تو ہوا غیر معصوم الدم بسبب مارنی اوسکی کی جیسا وہ تہا پہلی کہنی کی یعنی پہلی کہنی کلمہ کی اوسکا مارڈالنا درست تہا بسبب کفر کی اور اب تیرا مارڈالنا درست ہوا بسبب قتل کرنی اوسکی کی ۱۲ مولانا **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُنَاسٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَاَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَذَهَبْتُ اَطْعَنُهٗ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ فَقَتَلْتُهٗ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَقَتَلْتَهٗ وَقَدْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَهٗ مِرَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف لوگوں جہینہ کی یعنی لڑنیکی لیے اونسی اور جہینہ نام ہی ایک قبیلہ کا پس آیا مین ایک شخص کی پاس اونمین سی اور ارادہ کیا مینی یہہ کہ مارون مین اوسکو نیزہ پس کہا اوسنی لا الہ الا اللہ اور مارا مینی اوسکو نیزہ پس مار ڈالا مینی اوسکو پہر آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی مینی آپکو پس فرمایا کیا قتل کیا تونی اوسکو حال آنکہ پڑہا اوسنی کلمہ لا الہ الا اللہ کہا مینی یا رسول اللہ سوا اسکی نہین کہ کہا اوسنی یہہ واسطی بچاو کی قتل سی فرمایا پس کیون نہ چیرا تونی دل اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت جندب بن عبد اللہ بجلی کی یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لا الہ الا اللہ کو جسوقت کہ آویگا یہہ کلمہ جہگڑتا ہوا دن قیامت کی کہنی والیکی طرف سی فرمایا حضرت نی یہہ کئی بار یعنی واسطی خوف دلانی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کیون نہ چیرا تونی دل اوسکا اور نہ دریافت کیا تونی حال دل اوسکا تا جانتا کہ اوسنی بسبب امان جان اپنی کی کہا ہی یا بطریق اخلاص و صدق کی اور یہہ چیرنا دل کا اور جاننا حقیقت باطن اوسکی کا ممکن تہا پس چاہیی تہا حکم ظاہر پر کرنا یعنی اوسکو حکم مومن ہونی کا دیتا اور اسامہ نی گمان کیا کہ ایمان لانا ایسی حالت مین نہین نفع دیتا پس حضرت نی بیان فرمایا کہ تمکو خطا ہوئی اجتہاد مین اور مجتہد خطاء اجتہادی مین معذور ہوتا ہی اسلیی اسامہ پر دیت نہ لازم ہوئی اور حضرت اسامہ پر خفا اسلیی ہوئی کہ لازم تہا انکو توقف کرنا تا معلوم ہوتا حال اوسکا ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَّمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قتل کری عہد والی کو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہی چالیس برس کی راہ سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** عہد والی سی مراد ہی وہ کافر کہ عہد کیا ہو ساتہہ امام کی اوپر ترک کرنی لڑائی کی ذمی ہو یا غیر ذمی اور چالیس برس کی راہ سی اور ایک روایت مین ستر برس آئی ہین اور ایک روایت مین سو برس اور موطا مین پانسو برس اور فردوس مین ہزار برس اور یہہ تفاوت بحسب اختلاف اشخاص اور اعمال اور تفاوت درجات کی ہی کہ بعضون کو ہزار برس کی مسافت سی آویگی وہ بو اور بعضون کو پانسو برس کی مسافت سی وغیر ذلک اور احتمال ہی کہ مراد ان سب سی طول مسافت ہی نہ تحدید اوسکی اور مراد نہ پانی بو بہشت کی سی یہہ ہی کہ اول جو مقرب اور صالحین بو بہشت کی پاوینگی یہہ اوسوقت محروم رہیگا نہ یہہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضون نی کہا کہ مراد اس سی تغلیظ و تہدید ہی ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسُمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے گرگرایا اپنی تئین پہاڑ سی اور مار ڈالا اپنی جان کو بسبب اوسکے پس وہ بیچ آگ دوزخ
کی ہی گرتا رہیگا اوسمین ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبہی نہ نکلیگا اور جسنی پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اوسکا اوسکی ہاتہہ مین ہوگا پیویگا اوسکو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ
ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبہی نہ نکلیگا اور جسنی مار ڈالی جان اپنی ساتہہ تیز چیز کی یعنی چہری وغیرہ سی پس تیز چیز اوسکی اوسکی ہاتہہ مین ہووی کی بہونکیگا اوسکو اپنی
پیٹ مین بیچ آگ دوزخ کی ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبہی نہ نکلیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہمیشہ الخ لفظ مخلدا اور ابدا تاکید ہین لفظ خالدا کی اور
حاصل یہہ کہ جو کوئی اپنی تئین کسی چیز سی مار ڈالیگا وہ اوسیچیز سی عذاب پاویگا ہمیشہ اور مراد یہہ ہے کہ جو حلال جان کر ان چیزون کو کرینگے وہ ہمیشہ دوزخ
مین رہینگی یا مراد ہمیشہ رہنی سی رہنا ہی مدۃ دراز تک ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ
يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ گلا
گہونٹی اپنا اور مار ڈالی اپنی تئین گلا گہونٹیگا اپنا دوزخ مین اور وہ شخص کہ نیزہ ماری اپنی تئین نیزہ ماریگا اپنی تئین آگ مین نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ
جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا
فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تہا بیچ اون لوگون کی کہ تہی پہلی تمسی ایک شخص اوسکی لگا تہا زخم پس نی صبری کی اوسنی اور لی ایک چہری اور
کاٹ ڈالا ساتہہ چہری کی اپنا ہاتہہ یعنی جو زخمی تہا پس نہ تہنبا خون یہانتک کہ مرگیا فرمایا اللہ تعالی نی جلدی کی مجہسی بندی میری نی ساتہہ ہلاک کرنی
نفس اپنی کی پس حرام کی مینی اوسپر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ محمول ہی مستحل پر یعنی اپنی ہلاک کرنیکو حلال جانا اوسنی اسلیے حرام
ہوا داخل ہونا بہشت کا اوسپر یا یہہ مراد ہی کہ حرام ہوا اوسپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتہہ صالحین کے یہانتک کہ چکہی سزا اپنی کردار بد کی اور قتل النفس
شرع مین حرام ہی اور گناہ کبیرہ اور حقیقت مین تصرف کرنا ملک غیر مین ہی کیونکہ بندہ کا ظاہر و باطن ملک پروردگار ہی اسکو کیا یارا کہ اوسکی ملک مین تصرف
کری اور اپنی کو ہلاک کری ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ اِلَيْهِ
وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهٖ
وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ
اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
طرف مدینہ کی تو ہجرت کی طفیل بن عمرو نی طرف حضرت کی اور ہجرت کی ساتہہ طفیل کے ایک شخص نے اونکی قوم مین سی پس مریض ہوا وہ شخص اور بی صبری کی پس لین
اپنی پیکانین تیرون کی اور کاٹ ڈالی ساتہہ ایک پیکا نکی جوڑ اپنی اونگلیون کی پس جاری ہوا خون دونون ہاتون اوسکی سی یہانتک کہ مرگیا پس دیکہا
اوسکو طفیل بن عمرو نی اپنی خواب مین اسحالت مین کہ ہیئت اوسکی اچہی ہی اور دیکہا اوسکو اسحال مین کہ ڈہانکی ہوئی ہی دونون ہاتہہ اپنی پس کہا طفیل نے
اوسکو کہ کیا معاملہ کیا ساتہہ تیری رب تیری نی پس کہا اوسنی کہ بخشدیا مجہکو رب میری نی بسبب ہجرت کرنی میری کی طرف نبی اوسکی کی رحمت ہو
اللہ کی اوپر اور سلام پہر کہا طفیل نی کیا ہی واسطی میری کہ دیکہتا ہون تجہکو ڈہانکی ہوئی دونون ہاتہہ اپنی کہا اوس شخص نے کہ کہا گیا واسطی میری یعنی
اللہ تعالی نی فرمایا کہ ہرگز نہ درست کرینگی ہم تجہسی اوسچیز کو کہ خراب کی تونی پس بیان کیا اس خواب کو طفیل نی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم کی پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی اوسکو اور دونون ہاتون اوسکیکو بخشدی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسحدیث سی معلوم ہوا کہ

بہ برکت ہجرت کرنی کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوتی تھی رحمت و مغفرت الہی اور اگر ہجرت کرنیوالا مبتلا ہوتا کسی گناہ مین بخشا جاتا تھا بسبب استغفار حضرت کی اور صحیح حدیثون سی ثابت ہوا ہی کہ زیارت کرنی حضرت کی قبر شریف کی بعد از وفات حضرت کی مانند زیارت کرنی اونکی کی ہی حالت زندگی مین پس حاصل ہونی اس نعمت کا امیدوار رہنا چاہیی اور یہہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کرنا کبیرہ گناہ کا باعث کفر اور ہمیشہ رہنی کا دوزخ مین نہین جیسا کہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی ٭ ح وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْكَعْبِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ یَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِیْلَ مِنْ هُذَیْلٍ وَاَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهٗ قَتِیْلًا فَاَهْلُهٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادِهٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّهٗ لَیْسَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ وَقَالَ وَاَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَعْنِیْ بِمَعْنَاهُ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پہر تم ای خزاعہ تحقیق قتل کیا تمنی اوس قتیل کو قبیلہ ہذیل سی اور مین قسم ہی خدا کی خونبہا دینی والا ہون اوسکا جو شخص کہ قتل کری بعد اسکی کسیکو پس وارث اوسکی مختار ہین درمیان دو امرون کی اگر چاہین مار ڈالین قتل کرنیوالی کو اور اگر چاہین بہر لین اوس سی خون بہا نقل کی یہہ ترمذی اور شافعی نی اور شرح السنۃ مین ساتہہ اسناد شافعی کی مذکور ہی اور صریح بیان کیا ہی بغوی شرح السنۃ کی مصنف نی کہ یہہ حدیث نہین ہے بخاری اور مسلم مین ابی شریح سی اور کہا بغوی نی کہ روایت کیا ہی بخاری اور مسلم نی اس حدیث کو ابی ہریرہ سی یعنی ساتہہ معنی اسکی کی **ف** یعنی صحیحین مین معنی اس حدیث کی ہین اور الفاظ اسکی اصلا نہین نہ شریح سی اور نہ ابی ہریرہ سی یہہ اعتراض ہی بغوی پر کہ پہلی فصل مین حدیثین صحیحین کی لاتا ہی اور یہہ صحیحین مین ہی نہین چنانچہ خود بغوی نی لکہا ہی کہ یہہ صحیحین مین نہین اور ابتدا حدیث مین جو فرمایا کہ پہر تم ای خزاعہ الخ تو یہہ تتمہ ہی خطبہ کا کہ پڑہا حضرت نی روز فتح مکہ کی اور ابتدا اوسکی مذکور ہی بیچ باب حرم مکہ کی اور خزاعہ نی مارا تہا اون ایام مین ایک شخص کو ہذیل مین سی بدلی مین اپنی ایک قتیل کی کہ ایام جاہلیت مین مارا گیا تہا پس ادا کیا حضرت نی خون بہا اوسکا واسطی دفع فتنہ کی درمیان دو قبیلون کی جیسی کہ فرمایا اور مین قسم ہے اللہ کی الخ بعد اسکی بیان کیا حضرت نی قاعدہ شرع کا اس باب مین جو شخص کہ قتل کری الخ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اختیار قتیل کے وارثون کو ہی چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اور یہہ مذہب ہی شافعی اور احمد کا اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک ثابت نہین ہوتی دیت مگر ساتہہ رضا قاتل کی اور امام شافعی کا بہی ایک قول یہی ہے پس اونکی نزدیک تاویل اس حدیث کی یہہ ہے کہ وارث قتیل کا اختیار رکہتی ہین چاہین قصاص لینا اور چاہین دیت لین اگر دی جاوی دیت اونکو ع ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ یَهُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَةٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰی سُمِّیَ الْیَهُوْدِیُّ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا فَجِیْءَ بِالْیَهُوْدِیِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک یہودی نی کچلا سر ایک لڑکی کا درمیان دو پتہرون کی یعنی ایک پتہر سر کی نیچی رکہا اور ایک اوپر سی مارا کہا پس کہا گیا لڑکی سی کہ کسنی کیا ساتہہ تیری یہہ کیا فلانی نی کیا فلانی نی یعنی جن جن پر گمان تہا اونکا نام لیا یہانتک کہ نام لیا گیا اوس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نی ساتہہ سر اپنی کی کہ ہان اوسنی کیا یہہ پہر حاضر کیا گیا یہودی پس اقرار کیا اوسنی کہ مینی یہہ کیا ہی پس حکم کیا بسبب اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کچلنی سر یہودی کی پس کچلا گیا سر اوسکا ساتہہ پتہر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہہ پتہرون کی ظاہر یہہ ہے کہ درمیان دو پتہرون کی سر کچلا ہو مانند اوس لڑکی کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مرد قتل کیا جاوی بدلی عورت کی جیسی کہ قتل کیجاتی ہی عورت بدلی مرد کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور تینون امامون کا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک قصاص نہین آتا اسمین اور دلیل اونکی اور حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کی تہا ع ح وَعَنْهُ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَیِّعُ وَهِیَ عَمَّةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِیَّةَ جَارِیَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ

فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سی کہا توڑی ربیع نی کہ وہ پہوپی ہین انس بن مالک کے دانت ایک لڑکی کی انصار مین سے پس آئی قرابتی اوس لڑکی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس حکم فرمایا حضرتؐ نی ساتھہ بدلی کی کہ ربیع کی بھی دانت توڑی جاوین پس کہا انس بن نضر چچا انس بن مالک کے نی یون نہین قسم ہی خدا کی توڑے جاوین گی دانت اوسکی ای رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای انس حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی پس رضامند ہوئی قوم اور قبول کی دیت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضی بندگان خدا وہ ہین کہ اگر قسم کہا بیٹھین اللہ پر تو البتہ پورا کری اللہ اوکی قسم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مالک کے باپ کا نام نضر ہی اور ربیع بیٹی تہین نضر کی اور مالک باپ انس کا اور انس چچا انس کہ بیٹی تہی نضر کی پس یہہ دونون بہائی ہوئی ربیع کی اور انس بن نضر نی جو کہا قسم ہی اللہ کی الخ تو یہہ اونہون نی ازراہ رد اور انکار کرنی حکم حضرتؐ کی نہین کہا بلکہ کہا یہہ ازراہ توقع اور امید کی فضل اللہ تعالے سی کہ راضی کر دیگا اوسکی مدعیون کو اور ڈال دیگا اونکی دل مین یہہ کہ معاف کرین گی قصاص اس سی چنانچہ اسی لیی حضرتؐ نی کلام مذکور انکی حق مین فرمایا جبکہ راضی ہوئی مدعی اوسکی دیت لینی پر اور حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی یہہ اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی نی کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس و السن بالسن اور پورا کری الخ یعنی سچ کری اوسکی قسم کو اور سچا کری اوسکو نہ حانث مقصود اس کلام سی تعریف کرنی انس بن نضر کی ہی کہ وہ ایسا شخص ہے کہا نووی نے کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی قسم کہانی اوس چیز مین کہ گمان کری آدمی اوسکی واقع ہونیکا اور جائز ہی تعریف کرنی اوسکی کہ نہ خوف ہو فتنہ کا اوس سبب تعریف کرنی کی اور مستحب ہے عفو کرنا قصاص سے ع ث ح

وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا يُعْطٰى رَجُلٌ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت علےؓ سی کہ کیا تمہاری پاس کوئی چیز سوا قرآن کی پس کہا حضرت علےؓ نی قسم ہی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہین میری پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہے مگر سمجھہ کہ دیا جاتا ہے کوئی شخص اللہ تعالی کی کتاب مین اور ہماری پاس ہی وہ چیز کہ کاغذ مین لکہی ہوئی ہی کہا مینی کیا ہی کاغذ مین لکھی ہوئے فرمایا حضرت علی نی کہ خون بہا اور قدر اور حکم اوسکا اور چہٹانا قیدی کا یعنی ثواب اوسکا لکہا تہا اور یہہ کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی یعنی سوا ذمی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مگر سمجھہ الخ یعنی اللہ نی مجکو سمجھہ دی ہی کہ استنباط کرتا ہون اوس سی معانی قرآن کی اور دریافت کرتا ہون اوس سی اشارات اور علوم پوشیدہ اور اسرار باطنہ کہ معلوم ہوتی ہین علماء راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل یہہ کہ سمجھہ مجکو عطا ہوئی ہی کہ اوس سی مسائل وغیرہ نکالتا ہون قرآن مین سی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اس سی فہم لوگون کی اور وہ چیز کہ کاغذ مین الخ یعنے ایک کاغذ پر کچہہ احکام خون بہا کی وغیر ذلک لکہکر بیچ غلاف شمشیر کی رکہی تہی اور لکہا ہی علماء نی کہ اوس کاغذ مین سوا ان تین چیزون ذکر کی گئی کی اور بہی بہت احکام تہی لیکن یہان بیان اونکا نہین کیا اسلیی کہ مقصود اس باب مین ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہی اور چہوڑنا بندی کا مناسبت اوسکے ہی بسبب ہونی اوسکی کی ترغیب قتل کی اور نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینون امامون کا بھی ہی کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ اور اور اکثر علما کا یہہ ہے کہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر ذمی کی اور دلیل انکی اور حدیث ہی چنانچہ وہ مرقات مین مذکور ہی اور سوال مذکور ابو جحیفہ نی اسلیی کیا کہ شیعہ کہتی تھی کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نی خاص اپنی اہل بیت کو خصوصا حضرت علی کو کچہہ اسرار علم وحی کی بتائی ہین کہ نہین ذکر کیی وہ غیر اونکی سی یا اسلیی پوچہا کہ حضرت علی کی زمانہ مین حضرت علی کی برابر

علم اور تحقیق کسی میں نہیں پائی جاتی تھی پس قسم کھائی حضرت علی رضی نے کہ یہہ بات نہیں ہے یعنی حضرت نے نہیں خاص کیا ہے مجکو ساتھہ تبلیغ وارشاد کی سوائے اور لوگون کی میرے پاس نہیں ہے سوا قرآن کی اور اس کاغذ لکھے ہوئی کی اور جو واقع ہوا ہے تفاوت سمجہ کی جہت سے اور بسبب استعداد واستنباط کی پس جو کوئی دیا گیا سمجہ اور ادراک اور سوجہہ معانی قرآن میں کہولی گئی اوپر ابواب علوم کی ﺷ ﺡ ذکر حدیث ابن مسعود لا تقتل نفس ظلما فی کتاب العلم اور ذکر کی گئی ہے حدیث ابن مسعود کہ نہ ماری جاوی کوئی جان از راہ ظلم کی کتاب العلم میں

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْاَصَحُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ جانا رہنا دنیا کا بہت سہل ہے نزدیک اللہ کی قتل کرنی مرد مسلمان کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور موقوف بیان کیا ہی اسکو بعضی راویون نی اور وہ صحیح تر ہے یعنی موقوف ہونا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی براء بن عازب سے یعنی نہ عبد اللہ سی **ف** اللہ تعالی نی زمین آسمان وغیرہ دنیا کی چیزین مسلمانون کی لیے پیدا کی ہین تا عبادت کرین اور ان چیزون کو دیکھکر اللہ تعالی کی قدرت پر یقین کرین پس جسنی قتل کیا مسلمان کو کہ دنیا اوسکی لیے پیدا ہوئی ہے اوسنی گویا فنا کیا دنیا کو چنانچہ اسکی طرف اشارہ ہی اس آیت مین من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا یعنی جسنی قتل کی جان بغیر جان کی یا بغیر فساد کی زمین میں پس گویا کہ قتل کیا سب لوگون کو ع

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ اگر تحقیق آسمان والی اور زمین والی شریک ہون بیچ خون کرنی ایک مرد مسلمان کی تو البتہ اوندہا ڈالیگا انکو اللہ دوزخ مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** بعض شارحین نی لکھا ہی کہ لفظ اکبہم لازمی ہی اور کبہم متعدی پس کسی راوی کو سہو ہو گیا ہی کہ کبہم کو اکبہم نقل کیا لیکن ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ لفظ اکبہ قاموس مین لازم اور متعدی دونو طرح نقل کیا گیا ہی پس نسبت خطا کی طرف بعض اہل لغت کی بلکہ سبکی اولی اور احوط ہی نسبت کرنی خطا کی طرف راویون ثقہ اور عادلون کی پس تحقیق اس مقام کی یہہ ہی اور جامع صغیر مین لکبہم اللہ عز وجل فی النار آیا ہی واللہ اعلم بالصواب

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَاْسُهُ بِيَدِهِ وَاَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَتَلَنِيْ حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی علیہ الصلوة والسلام سی کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کے اس حال مین کہ پیشانی قاتل کی اور سر اوسکا مقتول کی ہاتہہ مین ہوگا اور رگین اوسکی بہتی ہونگی خون سی کہیگا اے پروردگار میری قتل کیا ہی مجکو یعنی اس شخص نے پس فریاد سی کرمیری یہانتک کہ نزدیک لیجاویگا مقتول قاتل کو عرش کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ کنایہ ہی اس سی کہ مقتول اپنا پورا حق طلب کریگا اور کنایہ ہی بیچ راضی کر دینی اللہ تعالی کی اوسکو ساتھہ عدل اپنی کے ع

وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ كُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ابی امامہ بیٹی سہل بن حنیف کی سی یہہ کہ عثمان بن عفان نے ظاہر ہوئی مکان بلند پر دن دار کی اور کہا قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی آیا جانتی ہو تم یہہ کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہوتی ہی خون ریزی شخص مسلمان کی مگر بسبب ایک بات کی تین باتون مین سی زنا کرنا پیچھی نکاح کرنے کی یا کفر کرنا
پیچھی اسلام کی یا جان مارنی ناحق پس مارا جاویگا بدلی اوسکی مین پس قسم ہی خدا کی نہین زنا کیا مینی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا مین جب سے
کہ بیعت کی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہ قتل کیا مینی کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالی نی قتل کرنا اوسکا پس کس سبب سے قتل کرتی ہو تم مجکو نقل کے
یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور واسطی دارمی کی ہین لفظ حدیث کی **ف** دن دار کی دار کہتی ہین گہر کو یعنی جس دن کہ بلوائیون نی حضرت
عثمان رضہ کو گہیرا اونکی گہر مین اوس دن کو کہتی ہین یوم الدار پس اونہین دنون مین حضرت عثمان نے اوپر گہر کی چڑہ کر کلام مذکور کو فرمایا اور زنا کرنا الخ یعنی زنا کری محصن
ہو کر تو اوسکو سنگسار کرنا آتا ہی اور محصن اوسکو کہتی ہین کہ حر مسلمان مکلف جماع کری عورت سی ساتہہ نکاح صحیح کی آور لفظ حدیث کی یعنی لا یحل دم امرء مسلم الخ ہین
قصہ عثمان رضہ کا یعنی اشرف یوم الدار الخ ؁ مولانا وح **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَزَالُ الْمُؤْمِنُ
مُعْنِقًا صَالِحًا مَالَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ نقل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
ہمیشہ رہتا ہی مسلمان جلدی کرنیوالا طرف نیکی کی ادا کرنیوالا حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق بندون کی کے جب تک کہ نہ پہنچی خون حرام کو پس جب پہنچا
خون حرام کو تہک جاتا ہی نقل کی ابوداود نی **ف** یعنی مومن ہمیشہ توفیق دیا جاتا ہی کرنی بہلائیون کی اور جلدی کرنیکی طرف بہلائیون کی جب تک کہ
خون ناحق نہین کرتا جب خون ناحق کرتا ہی تو باز رہتا ہی حاصل کرنی بہلائیون کی سی بسبب شومی اس گناہ کی پس قتل کرنی کی خاصیت ہی کہ دل سیاہ
ہو جاتا ہی قاتل کا اور توفیق خیر سی محروم رہتا ہی اگرچہ حال سب گناہون کا یہی ہی لیکن یہہ اشد ہی بہ نسبت اور گناہون کی ؁ ع ح **وَعَنْہُ**
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّغْفِرَہٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِکًا اَوْ مَنْ یَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ
وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو گناہ ہی امید ہی اللہ تعالی سی یہہ کہ
بخشدی اوسکو مگر گناہ اوس شخص کا کہ مری شرک پر یا گناہ اوس شخص کا کہ قتل کری کسی مسلمان کو جان کر نقل کے یہہ ابوداود نی اور نقل کے یہہ نسائی نی معاویہ سے
ف ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ گناہ قتل کا بہی نہین بخشا جاتا مانند شرک کی لیکن مذہب اہل سنت جماعت کا یہہ ہے کہ گناہ قتل کا بخشا جاویگا بعد
عذاب شدید ہونی کی مدت دراز تک اور دلیل اونکی یہہ آیۃ ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ اور اس حدیث سی جو نہ بخشا جانا اوسکا سمجہا جاتا ہے
یہہ محمول ہی تشدید و تغلیظ پر یا یہہ مراد ہی کہ قتل کری مومن کو حلال جانکر تو وہ نہین بخشا جاویگا یا متعمدا کی یہہ معنی ہین کہ قصد کری قتل کرنی مومن کا
بسبب ہونی اوسکی کی مومن ؁ ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقَادُ
بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدون مین
اور نہ قصاص لیا جاوی بدلی اولاد کی باپ سے یعنی بلکہ دیت آویگی باپ پر نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** حدین مانند حد زنا اور چوری اور مانند
انکی کی مسجدون مین نہ ماری جاوین اور قصاص بہی داخل اس حکم مین ہی کہ وہ بہی مسجدون مین نہ لیا جاوی اسلیے کہ مسجدین نہین بنی مگر واسطی نماز فرض اور
توابع اوسکی کی کہ نفل نمازین ہین اور ذکر اور پڑہنا پڑہانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوی الخ اتفاق ہی اماموں کا اسپر کہ بیٹا اگر ماں کو یا باپ کو
مار ڈالی تو اوسکو قتل کیجیے اور اسمین اختلاف ہی کہ باپ بیٹے کو مار ڈالی امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور احمد رح تو کہتی ہین کہ باپ قتل کیا جاوی اور
امام مالک کہتی ہین کہ اگر ذبح کری باپ بیٹی کو تو قتل کیا جاوی اور اگر تلوار سی مار ڈالی تو نہ قتل کیا جاوی اور ماں مانند باپ کے ہی اور دادا اور دادی اور
نانی مانند ماں باپ کے ہین ؁ ح ع **وَعَنْ** اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِیْ فَقَالَ مَنْ ہٰذَا الَّذِیْ مَعَکَ قَالَ ابْنِیْ
اَشْہَدُ بِہٖ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَا یَجْنِیْ عَلَیْکَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ فِیْ اَوَّلِہٖ قَالَ دَخَلْتُ

مَعَ اَبِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاٰی اَبِی الَّذِیْ بِظَہْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِیْ اُعَالِجِ الَّذِیْ بِظَہْرِکَ فَاِنِّیْ طَبِیْبٌ فَقَالَ اَنْتَ رَفِیْقٌ وَاللّٰہُ الطَّبِیْبُ اور روایت ہی ابی رمثہ سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اپنی باپ کے ساتھہ پس فرمایا کون ہی یہہ تیری ساتھہ کہا کہ یہہ بیٹا میرا ہی گواہ رہو ساتھہ اسکی فرمایا خبردار رہ کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجپر اور نہ تو گناہ کریگا اسپر نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا صاحب مصابیح نی شرح السنۃ مین بیچ اول الحدیث کی اس عبارت کو کہ کہا ابورمثہ نی کہ گیا مین ساتھہ باپ اپنی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس دیکھی میری باپ نے مُہر نبوت کہ پشت پر تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا باپ میری نی کہ چھوڑ دو مجکو یعنی اذن دو مجکو علاج کرونمین اوس چیز کا کہ تمہاری پشت مین ہی پس تحقیق مین طبیب ہون پس فرمایا حضرت نی کہ تو رفیق ہی اور اللہ طبیب ہے **ف** گواہ رہو ساتھہ اسکی یعنی گواہ رہو کہ یہہ بیٹا صلبی میرا ہی مقصود اس گواہ کرنی سی یہہ تھا کہ اگر مجسی کچھہ گناہ مانند قتل وغیرہ کی ہوجاوے تو مواخذہ اس سی کیا جاوی بحسب رسم جاہلیت کے کہ باپ بیٹون مین سی جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا اسی سبب سے حضرت نے فرمایا کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجپر الخ یعنی اگر تیری بیٹی نی کچھہ گناہ کی بات کی تو تجکو پکڑا اور تجسی پرسش نہین ہونی کی دنیا و آخرت مین اور اسیطرح سی تجسی کوئی گناہ ہوا تو تیرا بیٹا نہین پکڑا جاویگا دنیا و آخرت مین حاصل یہہ کہ جاہلیت مین جو رسم تھے کہ باپ بیٹون مین سی جو کوئی گناہ کرتا تھا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا تھا وہ بات اب موقوف ہوئی اور مین طبیب ہون الخ چونکہ اس کلام مین دعوی کرنا طب و دانائی کا تھا حضرت کو جہالت اور بی تمیزی اوسکی خوش نہ آئی اعتراض کیا اسپر کہ تو رفیق ہی یعنی نرمی و مہربانی کرتا ہی مریض پر علاج کرنی مین اور نگاہ رکھتا ہی اوسکو اوس چیز سی کہ ظاہر ضرر کری اوسکو نہ کہ شفا دیتا ہی تو اوسکو حقیقت مین اور خدا طبیب ہے یعنی وہی جانتا ہی حقیقت مرض اور دوا کی اور نہین کوئی شفا دی سکتا سوا اللہ واحد کی کہ موصوف ہی ساتھہ بقا کی ۱۲ مولانا شرح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقِیْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِہٖ وَلَا یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے انہون نی نقل کی اپنی دادا اسی اوسنی نقل کی سراقہ بن مالک سے کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس قصاص لیتی تہی باپ کا بیٹی اوسکی سے اور نہ قصاص لیتی تہی بیٹی کا باپ اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کیا اسکو **ف** یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالتا بیٹی کو اوسکی قصاص مین مار ڈالتی اور اگر باپ بیٹی کو مارتا قصاص نہ لیتی بلکہ خون بہا لیتی ۱۲ ح

وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ النَّسَائِیُّ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَمَنْ خَصٰی عَبْدَہٗ خَصَیْنَاہُ اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قتل کری اپنی غلام کو قتل کرینگی ہم اوسکو اور جو شخص کہ کاٹے اعضا یعنی ناک کان یا ہاتھہ پانو وغیرہ تو اعضا کاٹینگی ہم اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا نسائی نی دوسری روایت مین کہ جو کوئی خوجہ کری اپنی غلام کو خوجہ کرینگی ہم اوسکو **ف** جو شخص کہ قتل کری اپنی غلام کو الخ یہہ بطریق زجر و تشدید کی فرمایا تا باز آوین لوگ اپنی غلام کے مار ڈالنی سی جیسی کہ چوتھی یا پانچوین بار شراب پینی والی کی حق مین حضرت نی فرمایا کہ مار ڈالو اوسکو حالانکہ نہ مارا حضرت نے اوسکو جب لایا گیا وہ حضرت کی پاس اور بعضون نے کہا مراد وہ غلام ہی کہ آزاد کیا گیا اور اوسکو غلام باعتبار حال سابق کی کہا اور بعضون نی کہا کہ یہہ منسوخ ہے اس آیۃ سی الحر بالحر و العبد بالعبد الخ اور مذہب حنفیہ کا اسمین یہہ ہے کہ آزاد قتل کیا جاوی بسبب قتل کرنی غلام غیر کی نہ اپنی غلام کی اور تینون امام کہتی ہین کہ نہ قتل کیا جاوی آزاد بدلی غلام کی اگرچہ ہو غلام غیر کا بسبب قول اللہ تعالی کی الحر بالحر آخر تک اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کہتی ہین کہ آزاد قتل کیا جاوی بدلی غلام کی اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کاٹی اعضا الخ شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ گئی ہین سب اہل علم طرف اسکی کہ اعضاء آزاد کی نہ کاٹی جاوین بدلی اعضاء غلام کی پس ثابت ہوا

اس اتفاق سی کہ یہہ حدیث محمول زجر و منع پر ہی یا منسوخ ہی ش ح ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کری جان بوجھ کر حوالہ کیا جاوی طرف وارثون مقتول کی پس اگر چاہین مار ڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا اور دیت یہہ ہی تیس اونٹنیان کہ چوتھی برس مین لگی ہون اور تیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس اونٹنیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین پس وہ واسطی اونکی ہی یعنی اصل دیت کہ حق مقتول کی وارثونکا ہی یہہ ہے جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کرین وارث اس سی کم پر وہی واجب ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** امام شافعی اور امام محمد کا یہی مذہب ہے دیت مین اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کی نزدیک سو اونٹ چار قسم کی ہین پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ اور دلیل انکی حدیث سائب بن یزید کی ہی کہ حکم کیا حضرتؐ نی ساتھہ سو اونٹون چار قسم کی اور یہہ حدیث کہ دلیل شافعی کی ہی غیر ثابت ہی بسبب اختلاف صحابہ کی دیت مین م ح **وَعَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيُرَدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی علی رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مسلمان آپسمین برابر ہین قصاص اپنی مین اور دیت مین اور سعی کرتا ہی ساتھہ ذمہ اور عہد انکی کی ادنی اونکا اور رد کرتا ہی ویر جو بہت دور ہوا ونسی اور مسلمان حکم ایک ہاتھہ کا رکھتی ہین یعنی مدد کرنی اور اتفاق رکھنی اور اختلاف نکرنی مین اوپر ان لوگون کی کہ سوا اونکی ہین یعنی کافر یعنی جیسی کہ بیچ اجزا ایک ہاتھہ کی خلاف و جدائی نہین ہی ہلنی مین اور پکڑنی مین ایسا ہی مسلمانون کو چاہیی کہ آپسمین ایک دوسری کی مدد کرتا ہی وقت مقابلہ کی کفار سی خبردار ہو کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی اور نہ مارا جاوی عہد والا یعنی ذمی بیچ عہد اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباس سے **ف** مسلمان برابر ہین الخ یعنی کچھہ فرق نہین درمیان رزالی اور اشراف کی اور چھوٹی اور بڑی کی اور عالم اور جاہل کی اور مرد اور عورت کی ان مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کی لینی دینی مین سب برابر ہین جو دیت سید کی ہی وہی دیت جلاہی کی ہی اور اگر سید جلاہے کو مار ڈالی جلاہی کی بدلی سید کو مار ڈالی اسیطرح باقیون کو سمجھہ لے بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اوسوقت مین اگر اشرف رزالی کو مار ڈالتا تو اوسکو قصاص مین نہ مارتی بلکہ اوسکی بدلی چند آدمی اوسکی قبیلہ مین سی کہ کم رتبہ ہوتی اونکو مار ڈالتی اور سعی کرتا ہی الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان نی مانند عورت یا غلام کی کسی کافر کو امن دیا تو چاہیی کہ اوسکو سب مسلمان امن دین اور اوس عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اس عبارت کی دو معنی ہین ایک یہہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور ہو کافرون کی ملک سے جسوقت کہ کسی کافر کو امن دیا نہین پہنچا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اوس سی توڑنا اوسکا اور دوسری یہہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر کافرون کی ملک مین اور امام بھیجی ایک فوج اوس لشکر مین سی کسی طرف پھر لاوین غنیمت مار کر تو وہ فقط اونہین کا حق نہین ہے بلکہ ساری لشکر کو بانٹین اور عہد والا بیچ عہد اپنی کی یعنی جب تک کہ ذمی ہی اور کوئی چیز منافی ذمی ہونیکی نہین کرتا اوسکو نہ ماری پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہی پس اگر اوسکو کوئی مسلمان قتل کری تو اوس مسلمان کو اوسکی قصاص مین مارنا چاہیی جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی پس یہہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی مراد کافر سی حربی ہی نہ ذمی حاصل یہہ کہ امام اعظم کی نزدیک حربی کی بدلی مسلمان کو نہ ماری اور ذمی کے بدلی ماری اور امام شافعی کی نزدیک مسلمان بدلی کسی کافر کی نہ مارا جاوی نہ حربی کی بدلی نہ ذمی کی بدلی ٭ مولانا من الشروح **وَعَنْ** اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى

فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰی يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَّقْتَصَّ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا
بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی شریح خزاعی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو
شخص کہ مصیبت زدہ ہو ساتہہ خون کی یعنی قتل نفس کی یا زخم کی یعنی جسکا مورث ناحق مارا جاوی یا کوئی عضو اوسکا کٹ جاوی پس وہ یعنی وارث مختار ہی ان
ایک تین چیزون مین سی پس اگر چاہی چوتہی چیز یعنی تین سی زائد پس پکڑو ہاتہہ اوسکا یعنی منع کرو اوس سی بیان اون تین چیزونکا یہہ ہی بدلہ لی یا معاف کری یا لیوی دیت پس اگر لی ان
چیزون مین سی کوئی چیز پہر زیادتی کی پیچہی اوسکی یعنی مثلاً معاف کیا بعد ازان طلب کی دیت یا قصاص پس واسطی اوسکی ہی آگ ہمیشہ رہنی والا ہوگا اوسمین ہمیشہ رکہا گیا
کبہی نہین نکالنی کا نقل کی یہہ دارمی نی ف تاکید بعد تاکید کی واسطی زجر اور وعید شدید کی اور بیان ہمیشہ رہنی کا پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث
ابی ہریرہ کی ہو چکا ع وَعَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ فِيْ رَمْيٍ
يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ
دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی طاؤس سے کہ نقل کی ابن
عباس سے اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ مارا جاوی بیچ اندہادہند کی یعنی ایسی حال مین کہ مشتبہ ہو امر اوسکا اور معلوم نہو قاتل اور
نہ حال قاتل کا بیچ پتہراؤ کی کہ ہووی درمیان انکی ساتہہ پتہرون کی یا مارا جاوی ساتہہ مارنی کوڑون کی یا ساتہہ مارنی لکڑیون کی پس یہہ قتل
بیچ حکم قتل خطا کی ہی یعنی نہ گناہ ہوتی ہین اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور جو شخص کہ مار گیا جان بوجہ کر پس وہ قتل موجب قصاص کا ہی اور جو
شخص کہ حائل ہو درمیان قصاص لینی کی پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور غضب اوسکا نہ قبول کیا جاوی گا اوس سی نفل اور نہ فرض نقل کی یہہ ابوداؤد
اور نسائی نی ف ساتہہ پتہرون کی یعنی آپسمین لڑتی تہی اور پتہر مارتی تہی ناگاہ ایک پتہر کسی کے جا لگا اور مر گیا مقصود یہہ کہ ساتہہ پتہر کی مار گیا بلکہ
قید لگانی پتہر کی بہی اتفاقی ہی اور مراد یہہ ہی کہ قتل ساتہہ مثقل کی موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور فقہا اسکو
شبہ عمد کہتی ہین اسلیے کہ قتل کرنا ساتہہ غیر تیز چیز کی اگرچہ وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا شبہ عمد ہی نزدیک امام ابوحنیفہ
کی اور نزدیک صاحبین اور شافعی کی شبہ عمد وہ ہی کہ قصد قتل کا کری ساتہہ ایسی چیز کی کہ نہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا اور جو چیز ایسی ہو کہ
حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا وہ جملہ عمد سی ہی پس پتہر اور عصا کہ حدیث مین مذکور ہین نزدیک ابی حنیفہ کی مطلق ہین یعنی ہلکی ہون یا
بہاری اور نزدیک صاحبین اور شافعی کی محمول ہین ہلکی پر حاصل یہہ کہ بیچ قتل کے ساتہہ مثقل کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک قصاص نہین اور
صاحبین اور شافعی کی نزدیک یہہ تفصیل ہی کہ ذکر کی گئی اور جو شخص کہ حائل ہو الخ یعنی مقتول کی وارثون کو قصاص نہ لینی دی تو اوسپر لعنت ہے الخ یہہ اور
مابعد اسکی جو جملہ ہی مراد اوسسی زجر شدید اور تہدید و وعید ہی ۱۲ح ع ف قتل کی پانچ قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل
بسبب قتل عمد یہہ ہی کہ مارے ساتہہ ایسی چیز کی کہ جدا کر دی اعضا کو خواہ وہ قسم ہتیار سی ہو یا تیز چیز ہو قسم پتہر یا لکڑی یا کہپانچ یا شعلہ آگ سی اور صاحبین
کی نزدیک قتل عمد وہ ہی کہ مارے ایسی چیز سی کہ قتل کیا جاتا ہو اوس سی غالبا اور اس قتل سی گنہگار ہوتا ہی آدمی اور لازم آتا ہی قصاص فقط مگر یہہ
عفو کیا جاوی یا راضی ہون وارث دیت پر اور نہین کفارہ ہی اسمین اور شبہ عمد یہہ ہے کہ مارے قصداً ساتہہ غیر چیزون کے کہ گنی گئین کے اور اس قتل سی بہی گنہگار ہوتا ہی اور دیت مغلظ
عاقلہ پر لازم آتی ہی نہ قصاص اور اسمین ہے جان مارنی سی کم مین قصاص لازم آتا ہی یعنی اگر قطع عضو اس سبب سے ہوا تو عوض اوسکی اوسکا عضو کاٹا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمین ہین ایک یہہ
خطا قصد مین ہوتی ہی وہ یہہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارا اوسکا گمان کر کے یا حربی گمان کر کر اور تہا وہ مسلمان اور دوسری خطا فعل مین ہوتی ہی وہ یہہ ہے کہ تیر مارا تہا نشانہ پر اور وہ لگ گیا ایک آدمی کو
اور جاری مجری خطا کی یہہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہو جا پڑا کسی پر اور مار ڈالا اوسکو اور ان دونون مین کفارہ لازم آتا ہی اور دیت عاقلہ پر اور موجب گناہ کا ہوتا ہے باعتبار ترک عزیمت کے اور قتل بسبب یہہ ہے کہ ایک شخص نے

کنوا کہودا یا رکہا ایک پتہر غیر کی ملک مین بغیر اذن اوسکی کی اور اوس سی ہلاک ہو گیا کوئی آدمی یعنی کنوی مین گر کر مر گیا یا ٹہوکر لگی اوس پتہر کی اور مر گیا پس
اس سی دیت آتی ہی عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمون پہلی قتل کی سی قاتل محروم ہوتا ہی میراث سی مقتول کی اور پانچوین قسم قتل کی سی محروم نہین ہوتا ۞
ملتقے وہدایہ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اُعْفِیْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چہوڑونگا مین اوس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا اوس سی کہ قتل کرتی پیچہی لینی
دیت کی نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِہٖ
فَتَصَدَّقَ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ خَطِیْئَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ فرماتی تہی نہین کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچہ بیچ بدن اپنی کی پہر معاف کیا زخمی کرنیوالی کو یعنی بدلا نہ لیا اور بخشدیا اوسکو اور صبر کیا تقدیر الہی پر مگر کہ بلند
کرتا ہی اوسکا اللہ بسبب اوسکی ایک درجہ اور دور کرتا ہی اوس سی ایک گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ**
سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَۃً اَوْ سَبْعَۃً بِرَجُلٍ وَّاحِدٍ قَتَلُوْہُ قَتْلَ غِیْلَۃٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَاَ عَلَیْہِ اَہْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُہُمْ
جَمِیْعًا رَوَاہُ مَالِکٌ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَہٗ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے یہہ کہ عمر بن خطاب نے قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تہی یا سات تہی بدلی قتل کرنی
ایک شخص کے کہ قتل کیا تہا سبنی اوسکو قتل خفیہ فریب کر کے اور فرمایا حضرت عمر نی اگر حملہ کرتی اوسپر اور مدد کرتی صنعا والی تو البتہ قتل کرتا مین ان سب کو نقل کی یہہ مالک نے
اور نقل کی بخاری نی ابن عمر سی مانند اسکی **ف** صنعا نام ایک شہر کا ہی شہرون یمن کی سی اور خاص صنعا کو ذکر اسلیے کیا کہ یا تو وہ قتل کرنیوالی ہان
کی رہنی والی تہی یا یہہ مثل ہی نزدیک عرب کے کثرت مین اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اگر ایک شخص کے قتل کرنی مین کئی آدمی شریک ہون تو سبکو قتل کرنا
چاہیے ش ح **وَعَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُ سَلْ
ہٰذَا فِیْمَا قَتَلَنِیْ فَیَقُوْلُ قَتَلْتُہٗ عَلٰی مُلْکِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِہَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی جندب سے کہ کہا حدیث کی مجکو فلانی نی یعنی ایک صحابی نی کہ نام اوسکا نہ لیا یا لیا
لیکن راوی بہول گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لاویگا قتل کیا گیا اپنی قاتل کو دن قیامت کی اور کہیگا یعنی اللہ تعالی سی کہ پوچہہ اس سے کہ کس سبب سے
قتل کیا مجکو پس وہ کہیگا کہ قتل کیا مینی اسکو فلانی شخص کے سلطنت مین کہا جندب نے کہ بس بچ تو اس سی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** قتل کیا مینی اسکو الخ
اگر کوئی کہی کہ یہہ جواب مطابق سوال کی کسطرح ہوا اسلیے کہ اوسنی پوچہا تہا سبب قتل کا جواب یہہ کہ مراد اس قول سی کہ فلانی کی سلطنت مین قتل کیا یہہ ہے
کہ فلانی بادشاہ کی عہد مین بسبب مدد اوسکی کی مینی اسکو قتل کیا یہہ معنی اسصورت مین ہونگی کہ ہو لفظ ملک کا ساتہہ پیش میم کی روایت مین اور اگر ساتہہ زیر
میم کی ہی تو معنی یہہ ہین کہ قتل کیا مینی اسکو بیچ جہگڑی کی کہ درمیان میری اور درمیان اوسکی تہا اوپر ملک فلانی شخص کے کہ زید ہی مثلا اور مراد اس سے
بیان واقع ہی اور بچ تو اس سی یعنی قتل کرتی سی یا پرہیز کر مدد کرنی سی یا جہگڑنی سی کہ باعث ہی قتل کا اور کہا طیبی نے کہ جندب نصیحت کرتا تہا ایک بادشاہ
کو تا کہ مدد نکری کسی ظالم کی ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ عَلٰی قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ کَلِمَۃٍ
لَقِیَ اللّٰہَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ اٰیِسٌ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کری اوپر قتل کرنی مومن کے
ساتہہ آدہی کلمہ کے یعنی مثلا اقت پورا نہ کہا اق کہا ملاقات کریگا اللہ تعالی سی اس حال مین کہ لکہا ہوگا درمیان دونو آنکہون اوسکی کی یہہ ناامید اللہ کے
رحمت سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ناامید ہی الخ یہہ کنایہ ہی کفر سی بموجب قول اللہ تعالی کی لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور معنی اسکے
یہہ ہین کہ فضیحت ہوگا خلائق کی روبرو ساتہہ اس نشانی مذکورہ کی اور یہہ مبنی ہی تغلیظ پر یا محمول ہی حلال جانتی پر ش ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمْسَکَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَہُ الْاٰخَرُ یُقْتَلُ الَّذِیْ قَتَلَ وَیُحْبَسُ الَّذِیْ اَمْسَکَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ

اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پکڑی کوئی شخص کسیکو اور قتل کری اوسکو اور شخص تو قتل کیا جاوی وہ شخص کہ جسنی قتل کیا اور قید کیا جاوی وہ شخص کہ جسنی پکڑا نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** جیسی اگر پکڑی ایک شخص ایک عورۃ کو اور زنا کری اوس سی دوسرا تو حد نہین ہی پکڑنیوالی پر اسیطرح قصاص نہین ہی پکڑنیوالی پر بلکہ قید ہی بطریق تعزیر کی اور مقدار قید کی موقوف ہی رائی حاکم پر جسقدر مناسب جانی قید کری پس بعض شارحین نی تو یہہ لکہا ہی لیکن معلوم کیا جا ہی کہ یہہ مدد کرنی ہی قتل پر اور بیچ مدد کرنی کی قتل پر بسبب اور احادیث کی قصاص ہی پس یہہ حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نی کہ ملتقی مین ہی کہ اگر ڈالدیوی ایک شخص کسیکو آگی شیر کی یا اور درندی کی اور وہ مار ڈالی اوسکو تو ڈالنی والی پر نہ قصاص ہی اور نہ دیت و لیکن تعزیر دیا جاوی اور مارا جاوی مارنا درد دہندہ اور قید کیا جاوی یہان تک کہ توبہ کری ۱۲ح ۱۲ع

بَابُ الدِّيَات باب ہی بیچ بیان دیتون کی **ف** دیات جمع دیت کی ہی دیت اوس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاتا ہی بدلی قتل کرنی نفس کی یا ناقص کرنی کسی عضو کی اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کی لائی کہ دیت نفس کی ہی اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہوتی ہی مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہہ ہی کہ سو اونٹنیان ہون چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہی اور امام محمد اور امام شافعی کی نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہون اور یہہ دیت بیچ قتل شبہ عمد کی دینی آتی ہی اور دیت مخففہ یہہ ہی کہ اگر سونی کی قسم سی دوی تو ہزار دینار دی اور چاندی کی قسم سی دی تو دس ہزار درہم دوی یا اور اونٹ دی تو پانچ طرح کی ہیں ابن مخاض اور بیس بنت مخاض و بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہہ دیت لازم آتی ہی قتل خطا میں اور جاری مجری خطا مین اور قتل تسبیب مین ۱۲ح و ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہی یعنی اشارہ کیا حضرت نی طرف چہنگلیا اور انگوٹہی کی جیساکہ بیان کیا راوی نی یعنی چہنگلیا کی اور انگوٹہی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جاننا چاہیی کہ بیچ کاٹنی تمام انگلیون دونون ہاتہہ کی یا دونون پانو کی تمام دیت لازم آتی ہی بسبب فوت کرنی جنس منفعت کی پس بیچ کاٹنی ہر انگلی کی دسوان حصہ دیت کا لازم آتا ہی کہ وہ دس اونٹ ہین پس فرمایا کہ دیت چہنگلیا کی اور انگوٹہی کی برابر ہی اگرچہ انگوٹہی کی دو جوڑ ہین اور چہنگلیا کی تین اسلیی کہ دونون برابر ہین اصل منفعت مین پس زیادتی و نقصان کا اعتبار نہین جیسی داہنی اور بائین مین فرق نہین اور جبکہ ہر انگلی مین دسوان حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر بند انگلی کی مین بحساب اسکی ہی پس ہر بند انگلی مین تہائی دسوین حصہ کا ہی اور ہر بند انگوٹہی کی آدہا دسوین حصہ کا اسلیی کہ اوسکی دو بند ہین اور اور انگلیون کی تین تین بند ۱۲ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچی پیٹ ایک عورۃ کی بنی لحیان مین سے کہ گر پڑا مردہ ہوکر ساتہہ غرہ کی یعنی اوس عورۃ کی عاقلہ پر اور مراد غرہ سی غلام یا لونڈی ہے پہر تحقیق وہ عورۃ کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر یعنی اوسکی عاقلہ پر ساتہہ غرہ کی مر گئی پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث اوسکی اوسکی بیٹون کی لیی اور اوسکی خاوند کی لیی ہی اور حکم فرمایا کہ دیت اوسکی عصبون پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دو عورتین آپسمین لڑین پس ایک نی انمین سے پتہر مارا دوسری عورۃ کو کہ وہ حاملہ تہی وہ پتہر اوسکی پیٹ پر لگا اور بچہ مرکر پیٹ مین سی نکل پڑا پس حکم فرمایا آنحضرت نی ساتہہ غرہ کی اوس عورت مارنی والی کی عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سی بعد ازان مر جاتا تو تمام دیت آدمی کی سی دینی واجب آتی اور غرہ کی کئی معنی ہین از انجملہ غلام اور لونڈی پر بہی اطلاق کرتی ہین اور فقہا کی نزدیک مراد غرہ سی بیسوان حصہ دیت کا ہی یعنی پانسو درہم اور اوسکی عصبون پر ہی کہ مراد عاقلہ سی عصبی ہین

يعنی دیت عاقلہ پر ہی اور وہ وارث نہین ہوتی اور دیت سی ارث لازم نہین آتی وارث اور لوگ ہین اور تخصیص بیٹون کی اور خاوند کی اس سبب سے ہو وی کے
کہ وارث بہی ہونگی واقع مین والاظاہر یہہ ہے کہ میراث وارثون کی لیی ہو جوکہ ہون جیساکہ حدیث آئندہ مین ہی فور تہا ولہا ومن معہم ح وَعَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ
امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِيَةَ
جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
لڑین دو عورتین قوم ہذیل مین سی پس مارا ایک نے اونمین سی دوسری کو ساتہہ پتہر کی پس جان سی مار ڈالا اوسکو اور بچہ کو کہ اوسکی پیٹ مین تہا پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیت بچہ اسکی کی کہ بیچ پیٹ اوسکی کی ہی مراغرہ ہی غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتہہ دیت عورت کی کہ قتل کی گئی اوپر قوم اوس عورت کے
کہ قتل کیا اوسنے اور وارث کیا دیت اوسکی کا اولاد اوسکی کو اور اونکو کہ ساتہہ اولاد کی تہی یعنی اور زوارث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ پہلی
حدیث مین قضیہ اور عورۃ کا ہی اور اسمین اور کہ پہلی حدیث مین قتل کرنیوالی مرگئی اور مقصود بیان کرنا حال وفات اوسکی کا اور حکم اوسکی کا تہا اور اس حدیث
مین عورۃ مجنیہ بچہ سمیت مرگئی اور حکم اوسکا ذکر کیا گیا اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ قتل کرنا ساتہہ پتہر کی موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور قبیلہ عمد سے
نہین بلکہ شبہ عمد ہی جیسی کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور اوس حمل کرتی ہین جہوٹی پتہر پہ ح وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ
فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ
اَمَةً وَجَعَلَهُ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ هٰذِهٖ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا
قَالَ وَاِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا
اور روایت ہی مغیرہ ابن شعبہ سی یہہ کہ دو عورتین تہین آپسمین سوکنین پس مارا ایک نی اون دونون مین سی دوسری کو ساتہہ پتہر کی یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا
اوسکی پیٹ کی بچہ کو پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچہ کی غرہ غلام یا لونڈی اور حکم کیا اوسکو اور واجب کیا اوسکو اوپر عصبہ یعنی عاقلہ عورت
مارنی والی کی یہہ روایت ترمذی کی ہی یعنی یہہ اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو صحاح مین لایا اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی کہ کہا مغیرہ نی
کہ مارا ایک عورت نی اپنی سوکن کو ساتہہ چوب خیمہ کی اور وہ تہی حاملہ پس مار ڈالا اوس عورت نی اپنی سوکن حاملہ کو یعنی اور بچہ بہی مرگیا کہا مغیرہ نی اور ایک
اونمین سی تہی لحیان مین کی کہ لحیان ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سی کہا پس مقرر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیت عورت قتل کی گئی کی اوپر عاقلہ عورت
مار ڈالنی والی کی اور غرہ واسطی او بچہ کی کہ بیچ پیٹ اوسکی کی تہی یعنی بچہ کی دیت یہہ ٹہرائی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر مذہب امام ابو حنیفہ
کی ایسلیے کہ چوب خیمہ سی واقع ہوتا ہی قتل عادۃً اور شافعیہ کہتی ہین کہ یہہ محمول ہی اوپر چوب اور پتہر چہوٹی کی کہ قصد نہین کیا جاتا ہی اونسی قتل غالبا
ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ دِيَةَ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمْدِ
مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ عَنْهُ
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق
دیت قتل خطا کی کہ شبہ عمد ہی کہ ساتہہ کوڑی اور عصا کی ہو سو اونٹ ہین اونمین چالیس ایسی ہون کہ لڑکی پیٹون مین بچی اونکی ہون نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی اور نقل کی ابو داود نی ابن عمرو سی اور ابن عمر سی اور شرح السنہ مین لفظ مصابیح کی ہین ابن عمر سی **ف** لفظ مصابیح کی یہہ ہین الا ان قتل
العمد الخطاء بالسوط او العصا مائۃ من الابل مغلظۃ منہا اربعون خلفۃ فی بطونہا اولادہا اور گویا کہ مراد ساتہہ قتل عمد خطاء کی قتل خطاء شبہ عمد ہی جانا چاہیے
کہ قتل عمد ہی یا شبہ عمد یا خطاء محض مراد ساتہہ عمد کی یہہ ہے کہ قصداً قتل کری ساتہہ ایسی چیز کی کہ جدا کر دے اور شبہ عمد یہہ ہے کہ قتل کری قصداً ساتہہ

غیر چیز ذکر کی گئی کی خواہ واقع ہوتا ہو اوس سی قتل غالبًا یا نہ ہوتا ہو اور قتل خطا یہہ ہی کہ چوک کر قتل کری چنانچہ بیان مفصل انکا اوپر گذر چکا ہی اور یہہ نزدیک امام ابوحنیفہ کی ہی اور وہ حمل کرتی ہین عصا کو مطلق عصا پر خفیف ہو یا ثقیل اور اور کہتی ہین کہ قتل ساتھہ بھاری چیز کی کہ واقع ہوتا ہو ساتھہ اوسکی قتل غالبًا قبیلہ عمد سی ہی اور وہ حمل کرتی ہین عصا کو خفیف پر کہ واقع نہوتا ہو ساتھہ اوسکی قتل غالبًا اور بعضی روایات مین مغلظہ واقع ہوا ہے اور تغلیظ بیچ شبہ عمد کی نزدیک ابن مسعود اور ابوحنیفہ اور ابویوسف اور احمد کی یہہ ہے کہ واجب ہون چار طرح کی اونٹ چنانچہ بیان انکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی اور نزدیک شافعی اور محمد کی یہہ ہے کہ تین طرح کی اونٹ ہون چنانچہ بیان انکا بھی ابتدا باب مین ہو چکا ہے اور خطاء محض مین دیت مغلظہ نہین ہوتی ہی اور واجب ہوتی ہین انہین پانچ طرح کی اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکی ہین اور یہہ بالاتفاق ہی اور یہہ حدیث دلیل شافعی اور محمد کی ہی اور ہم کہتی ہین کہ یہہ حدیث معارض ہی اوس حدیث کی کہ روایت کی گئی ابن مسعود اور سایب بن یزید سی پس عمل کیا ہمنی ساتھہ متیقن کے ٭ ح **وَعَنْ** أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَإِنَّهُ قَوَدُ يَدِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ وَفِيهِ أَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَفِيهِ فِي النَّفْسِ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ

اور روایت ہی ابی بکر بیٹی محمد بیٹی عمرو بیٹی حزم کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسکی باپ نی نقل کی اوسکی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نامہ لکھا طرف یمن والونکی اور تہا بیچ نامہ حضرت کی یہہ کہ جو شخص مار ڈالی بی تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا یعنی عمدًا بس تحقیق وہ قصاص ہاتہہ اپنی کا ہی یعنی قتل کیا جاوی بدلی فعل اور تقصیر کی کہ ساتہہ ہاتہہ اپنی کی کی مگر یہہ کہ راضی ہو جاوین وارث مقتول کی یعنی ساتہہ لینی دیت کی یا معاف کر دین تو نہ قتل کیا جاوی اور اوس نامی مین یہہ بہی تہا کہ قتل کیا جاوی مرد بدلی عورت کی اور اوسمین یہہ ہے تہا کہ بیچ مار ڈالنی جان کی دیت ہی سو اونٹ یعنی جسکے پاس اونٹ ہون سو اونٹ دی بحسب تفصیل مذکور کی اور اوپر سونا رکہنی والون کی ہزار دینار اور بیچ ناک کے جسوقت کہ پوری کاٹی جاوی دیت ہی سو اونٹ اور بیچ دانتون کی کہ سب توڑی جاوین دیت پوری ہی اور بیچ ہونٹون کی کہ کاٹی جاوین پوری دیت ہی اور بیچ دونون خصیون کی کہ کاٹی جاوین دیت ہی اور بیچ کاٹنی آلت کی دیت ہی اور بیچ توڑنی پیٹہہ کی ہڈی کی دیت ہی اور بیچ پھوڑنی دونون آنکہون کی دیت ہے اور بیچ کاٹنی ایک پانو کی آدہی دیت ہی اور بیچ زخم پہنچی پوست مغز سر کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم پیٹ کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم کی کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ ہین اور بیچ ہر انگلی کی انگلیون ہاتہہ اور پانو کی سی دس دس اونٹ ہین اور بیچ ہر دانت کی پانچ پانچ اونٹ ہین نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی اور بیچ روایت مالک کے یہہ ہی اور بیچ ایک آنکہہ کے پچاس اونٹ ہین اور بیچ ایک ہاتہہ کی پچاس اور بیچ ایک پانو کی پچاس اور بیچ زخم کی کہ ہڈی کہل گئی ہو پانچ اونٹ ہین **ف** بیچ مار ڈالنی جان کی دیت ہی یعنی قتل عمد مین جبکہ قصاص سی درگذر کرین وارث مقتول کی اور راضی ہون دیت لینی پر تو دیت ہے اور قتل خطا اور شبہ عمد مین دیت ہے اور سونی والون پر ہزار دینار ہین اور چاندی والون پر دس ہزار درہم ہین اور اسکو ذکر نکیا بسبب اکتفا کرنی کی ساتھ قیاس کی مراد یہہ ہے کہ اونٹ والون سی واقع مین بحسب اتفاق کی اونٹ لین اور زردار ونسی زر نہ یہہ کہ واجب ہو کہ غیر اوسکا مقبول و محسوب نہو جاتا ہے اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ دراہم و دنانیر کی آیا لی جاوین دیات مین یا نہین پس کہا ابوحنیفہ اور احمد نی کہ جائز ہی لینا انکا دیات مین باوجود ہونی اونٹون کی اور

شافعی نی کہ نہ عدول کری اونٹون سی جبکہ پائی جاوین اونٹ مگر برضاء طرفین اور بیچ پہوڑنی دونون آنکہون کی الخ اصل بیچ باب قطع اعضاء کی یہہ ہے کہ اگر زائل کری تمام وکمال جنس منفعت کو یا زائل کری تمام جمال کو کہ مقصود ہے واجب ہوتی ہی تمام دیت کہ ایک وجہ کر بیچ حکم تلف کی نی نفس کے ہی پس ملحق ہی ساتہہ تلف کرنی نفس کے بسبب تعظیم آدمی کی اور اصل اسکی حکم کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتہہ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کے اور پیدا ہوتی ہین اس اصل سے فروع بہت اور حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی ساتہہ چار دیتون کی بیچ ایک ضرب کی کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسیطرح اگر ڈاڑہی کسیکی کوئی مونڈ ڈالی اور وہ پہر نہ نکلی تو دیت آتی ہی اسلیئے کہ فوت کرنیوالا جمال کا ہوا اور اسیطرح سر کی بالون مین کذا فی الہدایہ ؏ ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونسنی اپنی دادا سی کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ زخمون کی کہ کہل جاوی ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہین اور بیچ دانتون کی پانچ پانچ اونٹ ہین یعنی ہر دانت مین پانچ پانچ اونٹ نقل کے یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نی پہلا جملہ یعنی جسمین کہ زخمونکا ہی **ف** اگر کوئی کہی کہ جب بیچ تمام دانتون کی دیت پوری آتی ہی تو ایک دانت مین پانچ اونٹ کیونکر آوین کی دانت تبیس ہوتی ہین یا اٹہائیس جواب یہہ کہ یہہ تقدیرات بحکم شارع ہین عقل کو اسمین دخل نہین لیکن ہان بعضے اقسام مین جیسی کہ ساری دیت دونون آنکہون مین اور آدہی دیت ایک آنکہہ مین مثلا وجہ معقول بہی معلوم کر سکتی ہین اور اصل وہی حکم شارع ہی مح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی انگلیان دونون ہاتون اور دونون پانون کی برابر نقل کے یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** یہانتک کہ انگوٹہا اور چہنگلیا اگرچہ ہین دونون مختلف جوڑ مین جیسی کہ پہلی گذرا ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونگلیان برابر ہین اور دانت برابر ہین یعنی دیت مین اگرچہ بعضی بڑی ہین بعضون سی جیسی اگلی دانت اور ڈاڑہین برابر ہین یعنی دیت مین اگرچہ ڈاڑہین بڑی ہین اگلی دانتون سی یہہ اور یہہ یعنی چہنگلیا اور انگوٹہا برابر ہین نقل کے یہہ ابو داود نی **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهٗ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيْدُهٗ إِلَّا شِدَّةً الْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعِيْدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُوْرِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنے شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سال فتح مکہ کی پہر فرمایا یعنی بعد خطبہ کی کہ مشتمل تہا حمد و ثنا پر ای لوگون تحقیق نہین ہی پیدا کرنا عہد اور قسم کا اسلام مین اور وہ عہد اور قسم کہ تہی جاہلیت مین پس تحقیق اسلام نہین زیادہ کرتا اوسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتہہ کا رکہتی ہین یعنی اتفاق کار خیر مین اون لوگون پر کہ سوا اونکی ہین یعنی کافر پناہ دیتا ہی اوپر ادنی اونکا اور پہیتا ہی اوپر جو بہت دور رہی اونسی اور پہرتی ہین لشکر اونکی بیٹہی رہنی والون پر نہ قتل کیا جاوی مومن بدلی کافر کی یعنی کافر حربی کی نزدیک شافعی کی اگرچہ ذمی ہو اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدہی دیت مسلمان کی ہی نہین ہی کہنچوا منگانا زکوۃ کی مواشی کو اور نہ الگ جا رہنا مواشی والون کو اور نہ لی جاوی زکوۃ اونکی مگر اونہین کی گہرونمین سے اور ایک روایت مین کہا دیت عہد والی کی آدہی دیت حر کی ہی نقل کے یہہ ابو داود نی **ف** نہین ہے پیدا کرنا قسم کا الخ اصل مین حلف کی معنی ہین عقد کرنا اور عہد باندہنا اہل جاہلیت آپسمین عہد کرتی تہی کہ ایک دوسریکا وارث ہو اور ایک دوسری کی مدد

کرتی لڑائی مین اور فتنہ انگیزی مین اور ادائی ضمانت واجبہ مین وغیر ذلک پس منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اسطرح کی عہد کرنیسی اسلام مین ساتھہ قول اپنی کی لا حلف فی الاسلام اور ایک عہد کرتی تہی جاہلیت مین مظلوم کی مدد کرنی پر اور ناتی داروں کی سلوک کرنی پر اور محافظت حقوق پر اس کو ثابت و جائز رکہا ساتھہ قول اپنی کی ما کان من حلف الخ اور پہرتی ہین لشکر اونکی الخ یہہ تفسیر کلام سابق کی ہی اور شرح اسحدیث کی بیچ فائدہ حدیث حضرت علی رض کی دوسری فصل کتاب القصاص کے مین گذر چکی اور نہ قتل کیا جاوی مومن الخ بیان اسکا ہی اسی حدیث کی فائدہ مین گذرا اور دیت کافر کی آدہی دیت مسلمان کی ہی امام مالک نے اسپر عمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور ایک روایت مین امام احمد سی دیت اوسکی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہماری نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کی ہی اور ہدایہ مین ایک حدیث نقل کی ہی کہ دیت ہر ذی عہد کی بیچ عہد اوسکی کی ہزار دینار ہین اور کہا کہ اسیطرح حکم کیا ابوبکر اور عمر اور عثمان رض نی اور جب زمانہ معاویہ کا ہوا تو آدہی کردی اور حضرت علی رض سی روایت کیا کہ کہا نہ دیا ذمیون نی جزیہ کو مگر اسلیکی ہوویں خون اونکی مانند خونون ہماری کی اور اموال اونکی مانند اموال ہماری کی اور کہا جو کچہہ برخلاف اسکی صحابہ سی روایت کیا ہی معارض ان آثار مشہورہ کی نہیں ہو سکتا اور نہیں ہی کچہہ اشکال الخ مراد جلب سے یہہ ہی کہ زکوۃ لینی والا زکوۃ لینی کو جاوی مواشی والون کی گہر ولسی بہت دور اوتری اور اونکو اپنی پاس بلوا بہیجی اور صدقات لیوی اور جنب یہہ ہے سوا والی زکوۃ لینی والی سی دور تر جا رہوین اور طلب پر حاضر کرنا اونکا زکوۃ لینی والی پر شاق ہووی پس ان دونون باتونسی منع فرمایا اسلیکی پہلی بات مین مشقت مواشی والون کو لاحق ہوتی ہے اور دوسری بات مین لینی زکوۃ دینے والی کو اور بیان مفصل اسکا کتاب الزکوۃ مین ہو چکا ہی اور نہ لیجاوی زکوۃ الخ یہہ تفسیر اور تاکید پہلی کلام کی ہی ع ر ج وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَخِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ

اور روایت ہی خشف بن مالک سے کہ نقل کے ابن مسعود سے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ دیت خطا کی بیس اونٹنیان کہ دوسرے برس مین لگی ہون اور بیس اونٹ کہ دوسرے برس مین لگے ہون اور بیس اونٹنیان کہ تیسرے برس مین لگے ہون اور بیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگے ہون اور بیس اونٹنیان کہ چوتہی برس مین لگی ہون نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی اور خشف مجہول ہی نہیں پہچانا جاتا مگر ساتھہ اسحدیث کی اور روایت کیا بغوی نے شرح السنہ مین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیت دی اوس شخص کی کہ مارا گیا تہا خیبر مین ساتھہ سو اونٹونکی اونٹون زکوۃ کی مین سے حال آنکہ تہی درمیان اونٹون زکوۃ کی اونٹ ایک برس کا سوا اسکی نہیں کہ اونمین تہے دو برس کے اونٹ ف بیچ دیت خطا کی الخ اس سے معلوم ہوا کہ دیت خطا کی اخماس ہے یعنی پانچ طرحکی اونٹ دینی آتی ہین اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا لیکن اختلاف اونکی تقسیم مین ہے مذہب حنفیہ مین تو اسیطرح ہی جیسا مین کہ جو حدیث مین مذکور ہوا اور امام شافعی کے نزدیک بیس ابن لبون جگہہ ابن مخاض کے اور اس حدیث سے حجت ہے اونپر اور اسحدیث مین جو کلام کیا ہے اسکی خوب جواب دیتی ہین ملا علی رح لی جو چاہی اونکی شرح مین دیکہہ لی خلاصہ جواب کا یہہ کہ حضرت نی جو دیت دی تہی بطور احسان کی تہی نہ بطور حکم کی اور روایت کیا بغوی نی الخ اسمین رد ہی حدیث سابق پر کہ اوسمین اثبات ابن مخاض کا ہی اور اسمین اثبات ابن لبون کا اور اسپر عمل کیا ہی شافعی نی اسکا جواب بہی ملا علی رح نی خوب لکہا ہی ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمٰنِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ اَهْلِ الْكِتٰبِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونسی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا تہی قیمت دیت کی یعنی قیمت اونٹون دیت کی کہ سو ہین تہی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین آٹھہ سو دینار یا آٹھہ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی اون دنون مین تہی آدہی دیت مسلمان کی کہا اوسکی دادا نی پس تہا حکم اسیطرح سی یہانتک کہ خلیفہ کیے گئے عمر اور کہڑی ہوئی حضرت عمر خطبہ فرمانی پس کہا تحقیق اونٹ مہنگی ہوگئی کہا روایت کرنیوالی نی ٹہرائی دیت حضرت عمر نے اوپر دولتمند سونا کہنی والونکی ہزار دینار اور اوپر دولتمند چاندی والونکی بارہ ہزار درہم اور گائین والون پر دو سو گائین اور بکری والون پر دو ہزار بکریان اور جوڑی والون پر یعنی جو کپڑی کی جوڑون کی سوداگری کرتی تہی دو سو جوڑی کہا روایت کرنیوالی نی اور چہوڑ دی عمر نی دیت ذمیون کی یعنی اوسحال پر کہ تہی حضرت کی زمانہ مین یعنی چار ہزار درہم نہین زیادہ کیا اوسکو اون دیتون مین کہ زیادہ کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** آٹھہ ہزار درہم کہا بعضون نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین اور یہہ اونٹ مختلف ہوتی ہین بحسب اختلاف قیمت کے جیسی کہ مذہب شافعی کا ہی قول جدید مین آور کہا ابن مالک نی کہ جوڑی سی مراد تہبند اور چادر ہی جسطرح کی کپڑی ہون اور نہین زیادہ کیا الخ کہا طیبی نی یعنی جبکہ ہوئے قیمت دیۃ مسلمان کی باران ہزار درہم تک اور رہی دیت ذمی کی جیسی کہ تہی یعنی چار ہزار درہم ہوئی دیت ذمی کی مانند تہائی دیت مسلمان کی مطلقا انتہی پس اس سے دلیل پکڑی ہی امام شافعی اور اور بعضون نی کہ موافق انکی ہین کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہماری نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کی ہے اور کہا شمنی نے کہ دیت سونیکی ہزار دینار ہین اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹون کی سو اونٹ اور امام شافعی کی نزدیک چاندی کے بارہ ہزار درہم ع

وَعَن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اِثْنَىْ عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ حضرت نی ٹہرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نے

وَعَن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاءِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِىْ قِيْمَتِهَا وَاِذَا هَاجَتْ رُخْصٌ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ اَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِمِائَةِ دِيْنَارٍ وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَىْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَىْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونسی اپنی دادا سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہراتی دیت خطا کی بستیون والون پر چار سو دینار یا برابر اونکی یعنی قیمت مین چاندی مین سی یعنی چار ہزار درہم اور قیمت ٹہراتی دیت خطا کی اوپر مول اونٹون کی پس جسوقت مہنگی ہوتی اونٹ تو زیادہ کرتی بیچ قیمت دیت کی اور جب ظاہر ہوتی ارزانی اونٹون کی قیمت مین کم کرتی قیمت دیت سی اور پہنچی دیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین مابین چار سو دینار کی آٹھہ سو دینار تک اور برابر انکی چاندی بہی آٹھہ ہزار درہم کہا راوی نی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گائین والون پر دو سو گائین اور بکریون والون پر دو ہزار بکریان اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت میراث ہوتی ہی درمیان وارثون قتیل کی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیت عورۃ کی بانٹی گئی ہی درمیان عصبون اوسکی کے اور نہین وارث ہوتا قاتل مورث کا کسی چیز کا یعنی نہ دیت کا اور نہ اوسکی چیز کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** آٹھہ ہزار درہم کہا طیبی نے کہ یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین پس اگر نہ ملین واجب ہوتی ہی قیمت اونکی جسقدر کہ ہو جیسی کہ کہا شافعی نی قول جدید مین اور دیت عورت کی الخ یعنی ایک عورت نے کہ جنایت کی اور مار ڈالا کسیکو تو ادا کرین دیت اوسکی عصبات اوسکی کہ مذکور ہو چکی تہی جیسی کہ حکم مرد کی دیت کا ہی یعنی عورت غلام کی مانند نہین ہے کہ متعلق ہوتی ہی دیت اوسکی ساتہہ رقبہ یعنی ذات اوسکی کی نہ ساتہہ عصبی اوسکی کی ش ح **وَعَنْهُ** عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عمرو سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اونسی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیت شبہ عمد کے

سخت ہے مانند دیت عمد کی اور نہ مارا جاوی صاحب شبہ عمد کا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** صاحب لمعات نی یعنی جسنی کہ قتل کیا بطریق شبہ عمد کی اوسکو قصاص مین قتل نہ کیجی یہہ کلام فرمایا واسطی دفع توہم جائز ہونی قصاص کے شبہ عمد مین یعنی اگر کوئی یہہ توہم کری کہ جب یہہ مشابہ عمد کی ہوا تو چاہیے کہ حکم اسکا حکم عمد کا سا ہو تو اس توہم کی دفع کی لیی اسطرح فرمایا اور بیان قتل عمد اور شبہ عمد کا اوپر ہوچکا ہی م ح **وَعَنْهُ** عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ مقدمہ آنکہہ کے کہ ٹہہری ہو اپنی جگہہ اور جاتی رہی ہو روشنی اوسکی ساتہہ تہائی دیت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی کسیکی آنکہہ زخمی ہوئی کہ بینائی اوسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہہ سے نہ نکلی اور بیچ جمال مونہہ اوسکی کی خلل نہ پڑا اور پہلی گذر چکا کہ دونو آنکہونکی تلف ہونی مین تمام دیت ہے کہ سو اونٹ ہین اور ایک آنکہہ کے تلف ہونی مین پچاس اونٹ ہین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ تلف ہونی آنکہہ کے اسطرح تہائی دیت ہے اور بعضی علما کا مذہب بھی یہی ہی اور اکثر علما فرماتی ہین واجب ہے اسصورت مین حکومت عدل کی اسلیی کہ منفعت بالکل نہین جاتی رہی پس بیچ حکم اوس دیت کے ہوئی کہ سیاہ ہوگیا ہو دانت اسکی اور معنی حکومت کے یہہ ہین کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب اس زخم کی اوسکی قیمت مین سے پس واجب ہوگا اوسکی دیت مین اسقدر اور اسحدیث کو بھی اوپر معنی حکومت کی حمل کیا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہان ساتہہ تہائی دیت کی حکم فرمایا بطریق حکومت کی نہ کہ بطریق قاعدہ کلیہ کے اور کلام توربشتی کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بیچ صحت اسحدیث کی کلام ہی واللہ اعلم **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرَا اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی محمد بن عمرو سی کہ نقل کی ابی سلمہ سے اور اوسنی ابوہریرہ سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچی کی کہ پیٹ مین مرگیا ساتہہ غرہ کی کہ غلام یا لونڈی یا گہوڑا یا خچر نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا روایت کی یہہ حدیث حماد بن سلمہ نی اور خالد واسطی نی محمد بن عمرو سی اور نہین ذکر کیا ہر ایکنی دونو مین سے لفظ او فرس اور بغل کا یعنی یہہ زیادتی نہین ذکر کی پس ہوئی یہہ زیادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** کہا نووی نی کہ غرہ نزدیک عرب کے کہتی ہین بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہی اسکا اسجگہ انسان پر اسلیی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ہی انسان کو احسن تقویم مین اور کہا بعضون نی کہ ذکر فرس اور بغل کا وہم ہی راوی سی اسلیی کہ غرہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی مگر انسان مملوک صورت پر ع ج ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ طبیب ٹہیراوی اپنی تئین تکلف حال آنکہ نہین جانی گئی اوس سے طب یعنی مشہور نہین ہے ساتہہ طب کے اور مہارت نہین رکہتا اوسمین پس مرگیا کوئی اوسکی علاج سی پس وہ ضامن ہے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی جو شخص کہ علم طب کا نہ کہتا ہو اور اوسکی قواعد سے واقف نہو پہر کسیکا علاج کری اور علاج عام ہی کہ آپ اپنی ہاتہہ سی کری مانند کہولنی فصد وغیرہ کی یا ساتہہ تجویز کرنی نسخہ کی کری اور وہ مریض اوس سے تلف ہو جاوی تو وہ ضامن ہی یعنی اوسکی دیت اوسکی عاقلہ پر لازم آتی ہی سب علما کی نزدیک اور نہین لازم آتا قصاص اوسپر بسبب اذن اور رضائی مریض کے ساتہہ اوسکی ع ج ح **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ فَاَتٰى اَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک لڑکی فقیرون کی نی کان کاٹ ڈالا ایک لڑکی دولتمندکی کا پس آئی ناتی دار اوس لڑکی کان کاٹنی والی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا کہ ہم ہین محتاج پس نہ مقرر کی حضرت نی انپر کوئی چیز نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اسلیی کہ عاقلہ اوسکی بہی محتاج اور

جنایت لڑکی کی عاقلہ پر ہوتی ہی اسلیے کہ وہ جنایت خطا ہی کیونکہ نہین صادر ہوئی اختیار صحیح سے جنایت بچہ کی اسلیے نہین قصاص لیا جاتا لڑکی سے قتل مین اور فقیر آدمی نہین
متحمل ہوتی دیت کی اور ظاہر یہہ ہی کہ کاٹنی والا کان کا تہا لڑکا آزاد اسلیے کہ اگر ہوتا غلام تو متعلق ہوتی جنایت اوسکی ساتہہ رقبہ یعنی ذات اوسکی اور فقیر مالک اوسکا نہ
دفع کرتا اوسکو کذا ذکرہ ابن الملک وغیرہ من علمائنا ۞ الفصل الثالث فصل تیسری عن علی انه قال دیة شبه العمد اثلاثا
ثلث وثلاثون حقة وثلث وثلاثون جذعة واربع وثلاثون ثنية الى بازل عامها كلها خلفات وفي رواية قال
في الخطاء ارباعا خمس وعشرون حقة وخمس وعشرون جذعة وخمس وعشرون بنات لبون وخمس وعشرون بنات مخاض رواه ابو داود
روایت ہی علی رضی سے یہہ کہ اونہوں نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی مین تین طرح کی اونٹ دینی آتی ہین تینتیس اونٹنیاں اسطرح کی کہ چوتہی برس مین لگے ہون اور تینتیس اونٹنیاں اسطرح
کہ پانچوین برس مین لگے ہون اور چونتیس اونٹنیاں کہ چہٹی برس مین لگے ہون آٹہہ برس تک نوین برس مین لگے ہون اور سب ہون حاملہ اور ایک روایت مین حضرت علی رضی سے آیا ہی کہ کہا بیچ
قتل خطا کی چار قسم کی اونٹنیاں دینی آتی ہین پچیس تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کی اور پچیس دو دو برس کی اور پچیس ایک ایک برس کی
نقل کی یہہ ابوداود نے وعن مجاهد قال قضى عمر في شبه العمد ثلاثين حقة وثلاثين جذعة واربعين خلفة ما بين ثنية الى بازل
عامها رواه ابو داود اور روایت ہی مجاہد سے کہا حکم فرمایا حضرت عمر رضی نے بیچ قتل شبہ عمد کی تیس اونٹنیاں تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی اور
چالیس اونٹنیاں حاملہ مابین پانچ برس کی اور آٹہہ برس پوری کی نقل کی یہہ ابوداود نے ف یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی وعن سعيد بن المسيب
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في الجنين يقتل في بطن امه بغرة عبد او وليدة فقال الذي قضي عليه كيف
اغرم من لا شرب ولا اكل ولا نطق ولا استهل ومثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هذا
من اخوان الكهان رواه مالك والنسائي مرسلا ورواه ابو داود عنه عن ابي هريرة متصلا
اور روایت ہی سعید بن مسیب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ لڑکی کی کہ مارا جاوی اپنی ماں کی پیٹ مین ساتہہ غرہ کی غلام ہو یا لونڈی پس کہا
اوس شخص نے کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر کسطرح تاوان بہرون مین اوس شخص کا کہ نہ پی اوسنی کوئی چیز اور نہ کہائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے
ساقط کیا جاتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکی نہین کہ یہہ کاہنون کی بہائیون مین سے ہی نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے مرسل
یعنی ساتہہ حذف صحابی کی اور نقل کی یہہ ابوداود نے سعید سے اور اوسنی نقل کی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کی ف کاہن اوسکو کہتی ہین کہ خبر دین غیب کی
بتاتا ہی اور حضرت نے اوسکو کاہن کا بہائی اسلیے فرمایا کہ وہ بہی اپنی جہوٹی باتون کو ساتہہ عبارت سجع اور مقفی کی بیان کرتی ہین لوگون کی فریفتہ کرنی کی لیے
اور مطلق عبارت سجع اور مقفی مذموم نہین ہے اسلیے کہ حضرت سے سجع اکثر بولی ہین جیسی کہ اس دعا مین ہی اللهم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع الخ بلکہ
عبارت سجع وہ مذموم ہی کہ جو بتکلف ہو اور غرض اوس سے رواج دینا باطل کا ہو جیسی کہ اس شخص نے کیا اور کہا شمنی نے کہ جو کوئی مارے عورت کی پیٹ پر
اور اوسکی پیٹ سے بچہ نکل پڑی مردہ تو واجب ہوتا ہی غرہ یعنی پانسو درہم مارنی والی کی عاقلہ پر اور یہی تفسیر غرہ کی پانسو درہم اسلیے کی کہ اکثر روایتون مین آئی
ہی اور جیتا بچہ پیٹ مین سے نکلے اور پہر مرجاوے تو پوری دیت آتی ہی ۞

باب ما لا يضمن من الجنايات

باب ہی بیچ بیان اون چیزون کی کہ نہین تاوان دیا جاتا ہی اونمین بسبب قصور کے الفصل الاول فصل پہلی عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبئر جبار متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپائی زخم کر دیتا اوسکا معاف ہی اور کان بہی معاف ہی اور کوین مین کوئی گر کر مرے معاف ہے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف چارپائی الخ یعنی جانور کی مونہہ سے یا دم سے یا پاؤن سے کوئی شخص مرجاوے یا کوئی چیز ضائع ہو جاوے تو اوسکا بدلہ کچھ نہین بشرطیکہ اوسکی

ساتھ کوئی آدمیون مین سے نہو اور اگر اوسکی ساتھ ہی ہانکنی والا یا کھینچنے والا یا اوسپر سوار ہی اور اوس جانور سی کوئی چیز ضائع ہوئی اوسکی ساتھ والی پر تاوان دینا آتا ہی نزدیک
امام اعظم رح کی اور امام شافعی کے نزدیک اگر دن مین کوئی چیز اوس سی ضایع ہوگئی اوسکی مالک کو کچھہ دینا نہین آتا اور اگر رات کو کوئی چیز تلف ہوگئی تو اوسکی مالک پر تاوان
آتا ہی اسواسطی کہ رات کو نگہبانی مالک جانور پر لازم ہے اور دن کو محافظت کرنی چیزون اور باغون کی اونکی مالکون پر لازم ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ ہانکنی والا
تاوان دی اوس چیز کا کہ تلف ہو جانور کی ہاتھہ سے یا پانون سی اور کھینچنی والا تاوان دی اوس چیز کا کہ تلف ہو ساتھہ ہاتھہ کی نہ ساتھہ پانون کی اور سوار تاوان دی اوس چیز کا
کہ تلف ہو ساتھہ ہاتھہ یا پاؤن یا سر جانور کی اور اگر سوار اور ہانکنی والا یا سوار اور کھینچنی والا دونون ساتھہ ہون تو تاوان دونو پر آتا ہی اور رکازہی معاف ہی یعنی اگر
کوئی کان مین جاوی یا اوسکی اوپر کھڑا ہو اور کان گر پڑی اور وہ ہلاک ہو جاوی تو نہین آتا تاوان اوسپر کہ کھودی ہی کان یا کسیکو کان کی کھودنی
کی یعنی مزدوری کو لگایا تہا اور کان اوسپر گر پڑا اور ہلاک ہوگیا نہین ہی تاوان صاحب کان پر اور یہہ وجہ مخصوص ساتھہ کان ہی کی نہین اجارون مین
بہی جاری ہی اور وجہ اول موافق ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ معنی قول البیر جبیر کے کہا یعنی کسی نی کہ کنوا کہودا اپنی زمین مین یا زمین مباح مین اور اوسمین کوئی گر کر
مر گیا تو تاوان نہین ہی اوپر کہودنی والی کنوین کی ثرح **وَعَنْ** يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ
الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِي أَجِيْرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکر تنگی کی مین یعنی غزوہ تبوک مین اور تہا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سے
پس کاٹ کہایا ایک نی اون دونون مین سی ہاتھہ دوسری کا پس نکالا اوس شخص نی کہ کاٹا گیا تہا ہاتھہ اوسکا کاٹنی والی کی مونہہ سی پس گرا دی دانت اوسکی
پس چہٹ پڑی پس گیا وہ کہ جسکی دانت گری تہی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا داد اوسکی دیوین اور حکم فرما دین اوسکی حق مین پس معاف کیا حضرت نے
بدلہ اوسکی دانتون کا اور فرمایا کیا چہوڑ دیتا ہاتھہ اپنا تیری مونہہ مین کہ چباتا تو اوسکو مانند چبانی اونٹ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ اشارہ ہی طرف
سبب ساقط کرنی بدلہ کی کہ وہ معذور ہی اپنی ہاتھہ بچانی کی لیی مونہہ مین سی ہاتھہ کہینچا اور شرح السنہ مین ہی کہ اسیطرح اگر ارادہ کری کوئی مرد کسی عورت سی زنا کا
پس دفع کری وہ اوسکو اپنی نفس سی پس مار ڈالی تو نہین لازم آتی عورت پر کچھہ چنانچہ حضرت عمر رض کی پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑیان کاٹ رہی تہی
پس پیچہا کیا اوسکا ایک شخص نی اور ارادہ کیا بد کاری کا اوس سی پس اوس لڑکی نی ایک پتہر مارا اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پس کہا حضرت عمر نی کہ یہہ قتیل کیا
ہوا اللہ کا ہی قسم ہی اللہ کی کہ نہین دیت دلوائی جاویگی کبہی اور یہی قول شافعی کا ہی اور اسیطرح جو شخص کہ قصد کری کسی کی مال لینی کا اور خون ریزی کا
اور اوسکی اہل کا پس اوسکو جائز ہی دفع کرنا قصد کرنیوالی کا اور قتل کرنیوالی کا اور لایق ہی یہہ کہ دفع کری رسانی رسانی مین پس اگر نہ باز رہی سوائی قتال کی
اور قتل کری اوسکو تو خون اوسکا ساقط ہی ثرح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ
قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ قتل کیا
جاوی واسطی مال اپنی کی پس وہ شہید ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مال کی حفاظت کر رہا تہا اور کسی نے مار ڈالا اور ایسا ہی حال اہل کی محافظت
مین ماری جانی کا ہی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَخْذَ مَالِي قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ
قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي قَالَ فَأَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو اوسکی کہ اگر آوی ایک شخص ارادہ رکہتا ہو لینی مال میرا کا
یعنی دون مین اوسکو یا نہ دون فرمایا پس نہ دی تو اوسکو مال اپنا کہا اوسنی خبر دیجیی مجکو اوسکی کہ اگر لڑی مجسی یعنی تو کیا کرون فرمایا کہ لڑ تو اوس سی کہا اوسنی

خبر دیجی مجکو اوسکی کہ اگر مار ڈالی مجکو فرمایا پس تو شہید ہی کہا اوسنی خبر دیجی مجکو اوسکی کہ اگر مین مار ڈالون اوسکو یعنی تو اوسکا کیا حال ہی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہی
نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی نہین کچہہ تجہپر اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دفع کرنا قاتل کا اور ہلاک کرنا اوسکا دفع مین مباح ہی ع **وعنہ** انہ
سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو اطلع فی بیتك احد ولم تاذن لہ فخذفتہ بحصاۃ ففقات عینہ ما کان علیك من جناح متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی اگر جہانکی تیری گہر مین کوئی یعنی دروازہ بند ہو اور اوسکی دراز
مین سی جہانکی اسحال مین کہ نہین پروانگی دی ہی تونی اوسکو یعنی گہر مین آنی کی پس ماری تو اوسکو ساتہہ کنکری کی پس پہوڑ دی تو آنکہہ اوسکی نہین تجہپر گناہ
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر الحدیث پر عمل کیا ہی شافعی نی ساقط کیا اوس سی ضمان آنکہہ کا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ اوسپر ضمان ہی اور حدیث
محمول ہی مبالغہ اور زجر شدید پر واللہ اعلم ع ح **وعن** سھل بن سعد ان رجلا اطلع فی حجر فی باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ومع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدری یحك بہ راسہ فقال لو اعلم انك تنظرنی لطعنت بہ
فی عینك انما جعل الاستیذان من اجل البصر متفق علیہ اور روایت ہی سہل بن سعد سی یہہ کہ
ایک شخص نی جہانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پشت خار تہا کہ کہجلاتی تہی اوس سی
سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا مین یعنی یقینا کہ تو دیکہتا ہی مجکو یعنی قصد البتہ چبہوتا مین اسکو تیری آنکہہ مین نہین مقرر کی گئی ہی شرع مین پروانگی مانگنی یعنی
وقت آنی کی بیچ گہر بیگانہ کی مگر واسطی بچنی کی نظر کرنی سی طرف غیر محرم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس نظر کرنی بغیر اذن کی مانند دخل
ہونی بغیر اذن کی ہی ع ح **وعن** عبد اللہ بن مغفل انہ رای رجلا یخذف فقال لا تخذف فان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہی عن الخذف وقال انہ لا یصاد بہ صید ولا ینکا بہ عدو ولکنہا قد تکسر السن وتفقا العین متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ دیکہا اونہون نی ایک شخص کو کہ پہینکتا تہا کنکر ساتہہ انگوٹہی اور اونکلی شہادت کی پس کہا اونہون نی کہ نہ پہینک تو
کنکر اسلیی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی اسطرحکی کنکر پہینکنی سی اور فرمایا کہ تحقیق نہین شکار کیا جاتا ہی ساتہہ اسکی شکار اور نہ زخمی
کیا جاتا ہی ساتہہ اسکی دشمن یعنی دشمنان دین سی یعنی نہ اسمین فائدہ دنیا کا ہی نہ دین کا محض لہو لعب ہی اور باوجود اسکی لوگون کو ضرر بہی اس سی
پہنچتا ہی جیسی کہ فرمایا ولیکن بیچ پہینکنا توڑ ڈالتا ہی دانت کو اور پہوڑ دیتا ہی آنکہہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ منع کیا
حضرت نی اس سی اسلیی کہ مصلحت نہین ہی اسمین اور خوف ہی فساد کا اور یہی حکم ہی ہر چیز کا کہ اوسمین یہہ بات پائی جاتی ہی ع **وعن**
ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر احدکم فی مسجدنا وفی سوقنا ومعہ نبل فلیمسك علی نصالہا ان
یصیب احدا من المسلمین منہا بشیء متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گذری
ایک تمہارا بیچ مسجد ہماری کی یا بیچ بازار ہماری کی اور ساتہہ اوسکی ہون تیر پس چاہی کہ بند کری یعنی ہاتہہ رکہلی اونکی پیکانون پر اسلیی نہ لگی کسیکو
مسلمانون مین سی اوس سی کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مسجد ہماری کی الخ یعنی مسلمانون کی مسجدون اور بازارون مین اور جتنی
جگہین مسلمانون کی جمع ہونی کی ہین اونہین کی حکم مین ہین اور مانند تیرون کی اور لوہیکی ہتیار وغیرہ ہین کہ اونکو بہی جمع مین اسطرح استعمال کری
کہ لوگون کو ایذا ہو ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشیر احدکم علی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری
لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہ اشارہ کری ایک تمہارا اوپر بہائی اپنی کی ساتہہ ہتیار کی اسلیی کہ تحقیق وہ نہین جانتا شاید کہ شیطان کہینچ لی ہتیار کو اوسکی ہاتہہ سی یعنی جا لگی

اوسکی بس جا پڑی بیچ گڑہی آگ کی نقل کی یہہ مسلم اور بخاری نے **ف** یعنی شیطان ہاتہہ اوسکی سی ہتیار لگوا دی کسی بہائی مسلمان کو اور اوسکی سبب سی مستحق دوزخ کا ہوئے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اشار الى اخيه بحديدة فان الملئكة تلعنه حتى يضعها وان كان اخاه لابيه وامه رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ اشارہ کری طرف بہائی اپنی کی ساتھہ لوہی کی پس تحقیق فرشتی لعنت کرتی ہین اوسکو یہانتک کہ رکھدی اوسکو اگرچہ ہو اشارہ کرنیوالا بہائی اوسکا حقیقی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی سگا بہائی بہائی کی قتل کرنی کا قصد نہین کرتا ہی اکثر پس یہہ اشارہ کرنا از راہ ہنسی کی ہوگا اور باوجود اسکی لعنت ہوتی ہی اوسپر مقصود مبالغہ ہی بیچ نہی کی اوس سی ؛ ح **وعن** ابن عمر وابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حمل علينا السلاح فليس منا رواه البخاري وزاد مسلم ومن غشنا فليس منا اور روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ اوٹہاوی ہمپر ہتیار یعنی اگرچہ از راہ ہنسی کی کہینچے ہتیار پس نہین ہی ہم مین سی یعنی نہین ہمارے طریقہ پر نقل کی یہہ بخاری نی اور زیادہ کیا مسلم نی اور جو شخص کہ فریب دیوی ہمکو یعنی دغا کری بیچ کاموں کی پس نہین ہی ہم مین سی **وعن** سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سل علينا السيف فليس منا رواه مسلم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہینچی ہمپر تلوار یعنی اگرچہ نہ قصد کری کسی کی قتل کرنیکا پس نہین ہی ہم مین سی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** هشام بن عروة عن ابيه ان هشام بن حكيم مر بالشام على اناس من الانباط وقد اقيموا في الشمس وصب على رءوسهم الزيت فقال ما هذا قيل يعذبون في الخراج فقال هشام اشهد لسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا رواه مسلم اور روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ ہشام بن حکیم گذرا شام مین اوپر کتنی آدمیوں کے قوم نبطیوں مین سی اس حال مین کہ تحقیق وہ کہڑی کی گئی تہی دہوپ مین اور ڈالا گیا تہا اونکی سر پر تیل گرم کر کر پس کہا ہشام بن حکیم نی کہ کیا ہی یہہ یعنی کیا سبب ہی اس امر کا کہا گیا کہ عذاب کیی جاتی ہین یہہ بسبب خراج کی کہ مال اوسکا نہین دیتی ہین پس کہا ہشام نی گواہی دیتا ہون کہ البتہ سنا ہی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کریگا اون لوگونکو کہ عذاب کرتی ہین لوگوں کو دنیا مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عذاب کرتی ہین یعنی ناحق اور ساتہہ اوسچیز کی کہ عذاب کریگا اللہ تعالی ساتہہ اوسکی عقبی مین مثلہ گرم تیل ڈالنی وغیرہ کی ع ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك ان طالت بك مدة ان ترى قوما في ايديهم مثل اذناب البقر يغدون في غضب الله ويروحون في سخط الله وفي رواية ويروحون في لعنة الله رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی اگر دراز ہووی تیری مدت عمر یہہ کہ دیکہیگا تو ایک گروہ کو کہ اونکی ہاتہ مین ہونگی مانند دموں گایوں کی یعنی کوڑی صبح کرینگی بیچ غضب اللہ کی اور شام کرینگی بیچ نہایت ناخوشی اللہ کی یعنی ہمیشہ اللہ کی غضب مین رہتی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ شام کرینگی بیچ لعنت اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد وہ لوگ ہین کہ ظالموں کی دروازوں پر موجود رہتی ہین اور آگی اونکی چلتی ہین اور مارتی ہین اور ہانکتی ہین لوگونکو اور برا کہتی ہین اور حکم کتوں کے کہنو کا انہی کی طرح

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رءوسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو گروہ ہین دوزخیوں سی نہین دیکہا مینی اونکو یعنی بالکہ نہ دیکہونگا ایک وہ ہین کہ اونکی پاس کوڑی ہونگی مانند دموں گایوں کی ماریںگی ساتہہ اون کوڑوں کی لوگوں کو اور دوسری قسم عورتین ہین پہنی ہوئی کپڑی ظاہر مین ننگی ہین حقیقت مین اور مائل کرنی والیاں اور مائل ہونیوالیاں اونکی مانند کوہان اونٹوں بختی کی ہلتی ہوئی نہین داخل ہونگی بہشت مین اور نہین پاوینگی بو اوسکی حالانکہ بو جنت کی پائی جاتی ہی مسافت اتنی اور اتنی سی یعنی بہت دور مثلا سو برس کی راہ سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہنی ہوئی الخ یعنی پہنی کپڑی پہنتی ہین کہ بدن اونکی اونمین سی معلوم ہوتی ہین پس اگرچہ ظاہر مین پہنی ہوئی ہین لیکن حقیقت مین ننگی ہین

کچھہ بدن ڈہانکتی ہین اور کچھہ کہلا رکہتی ہین جیسے کہ دوپٹا بدن پر ڈال لیتی ہین اور سینہ اور پیٹ کہ جگہ شہوت کی ہین برہنہ رکہتی ہین یا پہنتی ہین ایسا کپڑا جس سے بدن دکہائی دے یعنی باریک جسکو پہنکر ننگی ہوتی ہین یا معنی یہہ ہین کہ پہنتی ہین لباس فاخرہ اور ننگی ہین لباس تقوی سے کہ آخرہ مین سبب تقوی کی لباس بہشت کے پہنینگے اور میل کروانیوالیان الخ یعنی ایسی سج دہج بناتی ہین کہ لوگونکو اپنی طرف مائل کرتی ہین اور میل کرنیوالیان یعنی آپ بہی رغبت کرتی ہین مردونکی طرف یا میلات کے یہہ معنی ہین کہ اوڑہنیان سر سے ڈال دیتی ہین تاکہ دیکہین لوگ مونہہ اونکی اور مائلات یعنی لٹک چال چلتی ہین دل لوگونکی فریفتہ کرتی ہین اور یہی معنی انکی لکہی ہین شروح مین اور سر اونکی الخ یعنی جو تیونکو سر پر باندہ لیتی ہین یعنی جوڑا ہوتا ہی لٹکتی سر کہ اوسکی مانند کوہان اونٹوں بختی کی ہین کہ مائل ہوتی ہین وہ کوہان سبب فربہی کے جیسے کہ معمول عورتون مصر کا ہی اور وہ قسم مردونکی اور اس طرحکی عورتین بیچ زمان طہارت نشان حضرت کی اصلا نہین پس خبر انکی دینی قبیلہ معجزات سے ہی اور نہین داخل ہونگی الخ یہہ صفت عورتون کی ہی اور نہ ذکر کی صفت مردونکی مانند اسکی واسطی اختصار کی اور کہا قاضی عیاض نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین داخل ہونگی جنت مین اور نہین پاوینگی بو جنت کے اوسوقت کہ داخل ہونگی وسمین اور پاوینگی بو اوسکی عورتین پارسا اور پرہیزگار نہ یہہ کہ کبہی نہین داخل ہونگی یا یہہ محمول ہی حلال جانتی پر یا مراد اوس سے زجر و تغلیظ ہی ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ مارے ایک تمہارا یعنی کسیکو پس چاہیے کہ بچاوے مونہہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اوپر صورت اپنی کی یعنی صفات اپنی کی اور کیا اوسکو مظہر صفات جلالیہ و جمالیہ اپنی کا یا پیدا کیا آدم کو اوپر صورت خاصہ کے کہ اختراع کیا اوسکو اور پیدا کیا اور اضافت واسطی تشریف و تکریم کی ہی جیسے کہ نفخت فیہ من روحی مین اور بعضون نے کہا کہ ضمیر عاید طرف آدم کی ہی یعنی پیدا کیا اسکو اوپر صورت کے کہ مخصوص ساتھہ آدم کی ہی ممتاز تمام مخلوقات سے مشتمل اوپر خصائص و کرامات کے پس حاصل معنی کا یہہ ہوگا کہ حق تعالی نے آدم کو اشرف سب مخلوقات میں کیا اور مونہہ اوسکا اشرف اعضا اوسکا اور محل ظہور صورت و کمال اسکا ہی پس پرہیز کرنا چاہیے اوسکی مونہہ پر مارنے سے اور لکہا ہی علمائ نے امر استحباب کے لیے ہی ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَاْتِيَهٗ وَلَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَهٗ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہولے پردہ اور داخل کرے اپنی نگاہ گہر مین پہلی اس سے کہ اذن پاوے اوسکو یعنی پردہ کہولنے کا اور داخل ہونیکا پس دیکہی اہل اوسکی کو پس تحقیق آیا ایک حد کو یعنی کی ایک چیز کہ موجب ہی حد کو یعنی تعزیر کو نہین درست اوسکو کرنا اوسکا یعنی آنا بی اذن اور دیکہنا پردہ کہولکر اور اگر تحقیق داخل کی اوسنے اپنی نگاہ اور سامنے آگیا اوسکی کوئی شخص گہر والون مین سے پس پہوڑ ڈالی آنکہہ اوسکی نہین سرزنش کرونگا مین اوسپر اور نہ مین لازم کرونگا اوسپر کچہہ اور اگر گذری مرد دروازی پر کہ نہین پردہ اوسکی لیے اس حال مین کہ بند نہین کیا گیا ہی وہ پس جا پڑی نظر اوسکی گہر والون پر نہین گناہ اوسپر سوا اوسکی نہین کہ گناہ گہر کی لوگون پر ہی کہ کیون دروازہ نہ بند کیا اور پردہ نہ ڈالا اوسپر نقل کے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف نہین درست اوسکو الخ یہہ استیناف ہی متضمن واسطی علت کی یعنی یہہ جملہ جملہ سابق کو اوسمین معنی علت کی ہین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہی بند رکہنا دروازیکا یا ڈالی رکہنا پردہ کا دروازی پر ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکڑی تلوار کسی سے ننگی کرکر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے ف ننگی تلوار کی پکڑنی سے منع فرمایا واسطی خوف اسکی کی کہ گر پڑے یا ہاتہہ سے خطا کرے یا کوئی زخمی ہو ع

وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی حسن سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دونو انگلیونکی نقل کی یہہ ابو داود نے ف سبب منع فرمانیکا اس سے یہہ ہی کہ زخمی ہوجاوین انگلیان اور ان دونون حدیثون نہی تنزیہی اور شفقت کی ہی ش ع

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی سعید بن زید سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت دین اپنی کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت جان اپنی کے پس وہ بھی شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت مال اپنی کی پس وہ بھی شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت اہل اپنی کی پس وہ بھی شہید ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی **ف** واسطی محافظت دین اپنی کی یعنی کوئی کافر یا مبتدع اوسکی دین کی حقارت کرتا ہی اور اسنی اوسکا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر علما اسپر ہین کہ اگر کوئی شخص قصد کرے کسی کی مال لینی کا یا مار ڈالنی اوسکا یا تعرض کری اوسکی اہل و عیال پر تو پہنچتا ہے اوسکو کہ دفع کری اوسکی قصد کرنیوالی کو ساتہ طریقہ سہل اور آسان کی پھر اگر وہ باز نہ آوی بغیر قتل و قتال کی اور یہہ مار ڈالی اوسکو تو نہین لازم آویگا اسپر کچہہ اور اگر یہہ مارا جاویگا تو شہید ہوگا ح **وعن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لجهنم سبعة ابواب باب منها لمن سل السيف على امتي او قال على امة محمد رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب

اور روایت ہی ابن عمر رضی سی نقل کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دوزخ کی سات دروازے ہین ایک دروازہ اون مین واسطی اوس شخص کی ہی کہ کھینچی تلوار اوپر امت میری کی یعنی ناحق یا فرمایا اوپر امت محمد کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے وحديث ابي هريرة الرجل جبار ذكر في باب الغصب اور حدیث ابی ہریرہ کی کہ پاؤں اوسکا یعنی الرجل جبار ذکر کی گئی باب الغصب مین

باب القسامة

باب اس بیچ بیان قسامت کے **ف** قسامت ساتہ زبر قاف کے بمعنی قسم کہانی سوگند کہانا اور شرع مین قسامت اسکو کہتی ہین کہ محلہ مین ایک شخص قتل کیا گیا پایا اور اوسکا قاتل کرنیوالا معلوم نہین پھر محلہ کی لوگون سے پچاس آدمی قسم کہا دین کہ ہمنی نہین مارا ہی اسکو اور نہ ہم مارنیوالیکو جانتی ہین پس یہہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی سبب حدیث مشہور کے البينة على المدعي واليمين على من انكر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیثا آیندہ تیسری فصل مین رافع بن خدیج سی اور نزدیک شافعی اور احمد کی اگر ہو درمیان اہل محلہ کی اور قتیل کی عداوت یا ظاہر ہو کوئی علامت اور ظن غالب ہے اسکا کہ انہونے مارا ہی جیسی کہ پایا گیا اونکی محلہ مین تو سوگند دیجاوی اولیا مقتول کو کہ وہ قسم کہا دین کہ قسم ہی ہمنی یہی مارا ہی اور اگر وہ انکار کرین سوگند دیجاوی اونکو کہ اتہام کیی گئی ہین قتل کے جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوپر اسکی حدیث اول رافع بن خدیج سے اور واجب نہین ہوتا قسامت مین قصاص اگرچہ دعوی قتل عمد کا ہو بلکہ واجب ہوتی ہی دیت خواہ قتل عمد کا دعوی کرین یا خطا کا اور امام مالک کہتی ہین کہ اگر دعوی قتل عمد کا ہو تو حکم ساتہ قصاص کے کرنا چاہئے اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہی اور تمام مسائل قسامت کے اور دلائل اوسکی مذکور ہین کتب فقہ مین اور قسامت احکام جاہلیت سے تہی اور حضرت نے بہر اوسکو مسلم رکہا اور حکم کیا ساتہ اوسکی درمیان جماعت انصار کے کہ دعوی قتل کا کیا اوپر یہود خیبر کے ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** رافع بن خديج وسهل بن ابي حثمة انهما حدثا ان عبد الله بن سهل ومحيصة بن مسعود اتيا خيبر فتفرقا في النخل فقتل عبد الله بن سهل فجاء عبد الرحمن ابن سهل وحويصة ومحيصة ابنا مسعود الى النبي صلى الله عليه وسلم فتكلموا في امر صاحبهم فبدأ عبد الرحمن وكان اصغر القوم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم كبر الكبر قال يحيى بن سعيد يعني ليلي الكلام الاكبر فتكلموا فقال النبي صلى الله عليه وسلم استحقوا قتيلكم او قال صاحبكم بايمان خمسين منكم فقالوا يا رسول الله امر لم نره قال فتبرئكم يهود في ايمان خمسين منهم قالوا يا رسول الله قوم كفار ففداهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبله وفي رواية تحلفون خمسين يمينا وتستحقون قاتلكم او صاحبكم فواده رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت ہی رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سی یہہ کہ دونوں حدیث کی یہہ کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود آئی دونو خیبر مین اور جدی ہوگئی کہجور کی درختون مین یعنی ایک کسی طرف چلا گیا اور ایک کسی طرف سیر کرتی ہوئی پس مارا گیا عبد اللہ بن سہل پھر آئی عبد الرحمن بن سہل یعنی بہائی مقتول کا اور حویصہ اور محیصہ بیٹی مسعود کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کلام کیا اونہون نے بیچ یار اپنی کی کہ قتل کیا گیا تہا پس شروع کیا یعنی کلام کرنی مین عبد الرحمن نے کہ بہائی تہا مقتول کا اور تہا وہ چہوٹا تینون سے پس کہا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی رکہہ بڑی کی یعنی جو تجہسی بڑا ہے مقدم کر اوسکو کلام کرنی مین کہا یحیی بن سعید نے کہ راویون اس حدیث کے سی ہی مراد رکہتی تہی حضرت اسکہ متولی ہو کلام کرنیکا بڑا پس کلام کیا اونہون نے یعنی اونکی بڑی نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحق ہو دیت یا قصاص قتیل اپنی کی یا فرمایا یعنی بجائی قتیل اپنی کی یار اپنی کی ساتہ قسمون پچاس مردون کی تم مین سے عرض کیا اونہون نے یا رسول اللہ یہہ ایک چیز ہے کہ نہین دیکہا ہے اسکو یعنی نہین جانتی کہ کسنی مارا ہی اوسکو فرمایا حضرت نی پس پاک کرینگی تمکو یعنی اس گمان سے یہود بیچ قسمون پچاس کے یعنی وہ قسم کہا جاوینگی کہ ہمنی نہین مارا ہی اسکو اور رفع تہمت کرینگی اپنی سے کہا اونہون نے یا رسول اللہ وہ قوم کافر ہین یعنی اونکی قسمونکا کیا اعتبار ہے پس بدلا دیا یعنی دیت دیا وارثون مقتول کی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے یعنی واسطی دفع فتنہ کی اپنی پاس سے

روایت میں ہے کہ کہا اور تم پچاس قسمیں لو اور مستحق ہو دیت قاتل اپنی کی یا فرمایا صاحب اپنی کی پس دیت دی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاس سے سو اونٹ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** متولی ہونا آنحضرت کا اس امر میں اسی سبب سے تھا کہ بڑا لائق تر ہی ساتھ اکرام کی اور ابتدا کرنے کلام کی اور جائز ہے وکالت حدود میں اور جائز ہے وکالت حاضر کی اسلئے کہ ولی خون کے عبد الرحمن بن سہل تھے کہ بھائی ہیں قتیل کے اور حویصہ اور محیصہ اوسکی چچا کی بیٹے ہیں اور اس سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ قسامہ میں پہلی قسم دینی مدعی پر آتی ہے اور ہمارے نزدیک ابتدا کیجاوے قسم دینے میں ساتھ مدعی علیہ کے ع **وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي** اور یہہ باب خالی ہے فصل دوسری سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مَقْتُوْلًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ اَوْلِيَاؤُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّمَا هُمْ يَهُوْدُ وَقَدْ يَجْتَرِءُوْنَ عَلٰى اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلِفُوْهُمْ فَاَبَوْا فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا ہو گیا ایک شخص انصار میں سے یعنی عبد اللہ بن سہل مقتول بیچ خیبر کے پس گئے وارث اوسکی یعنی بیٹا اوسکا اور دونو بیٹے چچا اوسکی کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا حضرت نے کیا تمہاری پاس ہیں دو شاہد کہ شاہدی دیں اوپر قتل کرنیوالے یار تمہاری کی کہا وارثوں نے یا رسول اللہ نہ تھا وہانکا کوئی مسلمانوں میں سے اور نہیں ہیں وہ مگر یہود یعنی مشہور ہیں ساتھہ ظلم اور فساد اور قتل اور حیلہ گری کے اور تحقیق دلیری کرتے ہیں وہ اس سے بہت بڑی کاموں پر یعنی قتل کرنے انبیا پر اور تحریف کلام اللہ پر اور نہ ماننے احکام خدا پر فرمایا حضرت نے پس اختیار کرو تم اونمیں سے پچاس شخصوں کو پس قسم لو اونسے پس انکار کیا وارثوں مقتول کے نے یعنی قسم لینی یہود کی سے پس دیت دی دیت مقتول کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاس سے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** کہا ملا علی رح نے کہ ظاہر اس حدیث کا صریح ہے بیچ دلیل ہونے مذہب ہمارے کی اور بعد اسکی اختلاف مذہب کا اور دلیلیں اپنی مذہب کے خوب بیان کی ہیں

بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ

باب ہے بیچ بیان قتل کرنے مرتد لوگونکی اور ان لوگونکے کہ سعی کرتے ہیں فساد کرنے میں **ف** مرتد اوسکو کہتے ہیں کہ جو اسلام سے پھر جاوے اور مسلمان جب اسلام سے پھر جاوے عیاذا باللہ منہ عرض کیا جاوے اوپر اسلام اور اگر اوسکو شبہ ہو تو دور کیا جاوے شبہ اوس سے اور عرض اسلام اور دور کرنا شبہ کا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اسلئے کہ دعوۃ اسلام پہنچ گئی ہے اوسکو احتیاج دعوۃ جدید کی نہیں اور مستحب ہے کہ حبس کریں اوسکو تین روز اگر مسلمان ہو تو بہا والا قتل کریں اور بعضوں نے کہا کہ اگر وہ مہلت طلب کرے مہلت دیں الا حاجت نہیں اور امام شافعی کی نزدیک واجب ہے کہ مہلت دے اوسکو امام تین روز اور ظاہر قول اللہ تعالی کی سے اقتلوا المشرکین اور حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے من بدل دینہ فاقتلوہ معلوم ہوتا ہے کہ مہلت دینی واجب نہیں اور سعی کرتے ہیں فساد کرنے میں مراد اونسے یہاں قطاع الطریق ہیں یعنی قزاق جیسے کہ فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا الآیہ **ف** فتاوی عالمگیری میں مسائل مرتد کی ایک باب میں خوب تفصیل سے لکھے ہیں ترجمہ اوسکا سوا چند مسائل نادر الوجود کی لکھا جاتا ہے تا بہائی مسلمانونکے کام آوے کیونکہ جاننا ان مسائل کا بہت ضروری ہے باب بیچ بیان احکام مرتدونکے مرتد عرف میں کہتے ہیں پھر جانیوالی کو دین اسلام سے اور رکن مرتد ہونیکا جاری کرنا کلمہ کفر کا ہے اوپر زبان بعد وجود ایمان کی اور شرط صحت اوسکی کی عقل ہے پس نہیں صحیح ہے مرتد ہونا مجنون کا اور نہ لڑکی بے عقل کا اور جو شخص کہ جنون اوسکا جاتا رہتا ہو پس اگر مرتد ہو وہ حالت جنون میں نہیں صحیح ہے اور اگر مرتد ہو حالت افاقت میں صحیح ہے اور اسیطرح نہیں صحیح مرتد ہونا ایسی نشے والے کا کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی اور بالغ ہونا نہیں شرط ہے واسطے صحت اسکی کے اور اسیطرح مرد ہونا نہیں شرط ہے اسکی صحت کے اور شرط صحت اوسکی رغبت ہے پس نہیں صحیح ہے مرتد ہونا اوسکا کہ زبردستی کیا جاوے مرتد ہونے پر اور لڑکا عاقل وہ ہے کہ پہچانے اسکو کہ اسلام سبب نجات کا ہے اور تمیز کرے اچھے بُرے میں اور میٹھے اور کڑوے میں اور بعضوں نے اندازہ کیا ہے اسکا یہہ کہ پہنچے سات برس عمر کو اور جسکو ہو بیماری برسام کی یا کھلایا جاوے کچھہ پس جاتی رہے عقل اوسکی اور بذیان بکنی لگے پھر مرتد ہو جاوے تو نہیں ثابت ہوتا ہے مرتد ہونا اوسکا اور اسیطرح اگر ہو مجنون یا وسواسی یا مغلوب العقل کسی صنعت کا ہو پس وہ بھی نہیں ہے مرتد اور مرتد پر عرض اسلام اور دفع شبہ کیا جاوے چنانچہ بیان اوسکا اوپر فائدہ میں ہو چکا اور مسلمان ہونا اوسکا یہہ ہے کہ پڑھے کلمہ شہادۃ کا اور بیزار ہو سب دینوں سے سوا دین اسلام کی اور اگر بیزار ہو اوس دین سے کہ انتقال کیا ہے طرف اوسکی کافی ہے اگر توبہ کرے مرتد پھر رجوع کرے طرف اسلام کی پھر رجوع کرے طرف کفر کی یہانتک کہ کیا یہہ تین بار اور ہر بار طلب کی امام سے تاخیر پس امام تاخیر دے اوسکو تین دن پھر اگر عود کرے طرف کفر کی چوتھی بار پھر طلب کرے تاخیر نہ تاخیر دے اوسکو امام پس اگر اسلام لاوے فبہا والا قتل کرے اور جبکہ مرتد ہو لڑکا عاقل الا پس مرتد ہونا اوسکا معتبر ہے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح کے جبر کیا جاوے اسلام لانے پر

اور قتل کیا جاوی اوسیطرح جبکہ مرتد ہوا لڑکا کہ قریب بالغ ہونیکی ہی اور نہ قتل کیجاوی عورۃ مرتدہ بلکہ قید کیجاوی یہانتک کہ مسلمان ہو اور مارا جاوی اوسکو ہر تین دن مین اوسکی مبالغہ کے
بیچ لانی اسلام کی اور اگر مار ڈالی اوسکو کوئی تو نہین واجب ہوگا اوسپر کچہہ واسطی شبہ کے اور لونڈی مرتدہ پر جبر کری مالک اوسکا کہ اپنی گہر مین قید کری اوسکو اور سونپی جاوی آدیطرف اوسکی تاجو
لیتی رہی خدمت اپنی کی اوس سی اور نہ صحبت کری اوس سی مالک اوسکا اور لڑکی عاقلہ مانند بالغ کی ہی اور خنثی مشکل مانند عورت کی ہی اور نہ بندی کیجاوی حرہ مرتدہ جبتک
کہ دار الاسلام مین ہی پس اگر لاحق ہو دار الحرب مین لونڈی کیجاوی جب بندی مین پکڑی آوی اور امام ابوحنیفہ رح سی نوادر مین ہی کہ بندی کیجاوی دار الاسلام مین بہی کہا
بعضون نی اگر فتوی دیا جاوی ساتہہ اس روایت کی تو نہین مضائقہ ہی بیچ حق اوس عورت کی کہ ہو خاوندوالی اور لائق ہی کہ درخواست اوسکی لونڈی بنانیکی کری خاوند
امام سی یا ہبہ کری اوسکو امام خاوندکی تئین جبکہ ہو خاوند مصرف پس مالک ہوجائیگا اور اوسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرنی اور مارنی اوسکی کا اسلام پر جسوقت انکار
کری مرتد مرتد ہونی کا اور اقرار کری توحید کا اور معرفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دین اسلام کا پس یہہ اوسکی طرف سے توبہ ہے اور زائل ہوجاتی ہی ملک مرتد کی مال اوسکی سی بسبب مرتد ہوجانے
اوسکی کی زائل ہونا موقوف پس اگر اسلام لاوی عود کر آتی ہی ملک اوسکی اور اگر مرجاوی حالت ردۃ پر وارث ہونگی کسب اسلام اوسکی کی اوسکی وارث مسلمان
بعد ادا کرنی دین اسلام اوسکی کی اور کسب ردۃ اوسکی کا فئی ہوگا بعد ادا کرنی دین ردۃ اوسکی کی اور یہہ نزدیک ابی حنیفہ کی ہی اور صاحبین کے نزدیک نہین زائل ہوتی ملک مرتد
کی پہر مختلف ہوئی ہین روایتین ابی حنیفہ سی اوسکی حق مین کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمد نی امام ابوحنیفہ سی یہہ کہ معتبر ہی ہونا اوسکا وارث نزدیک موت مرتد
یا قتل ہونی اوسکی کی یا حکم ہونی کی ساتہہ لاحق ہونی اوسکی کے دار الحرب مین اور یہہ صحیح ہی اور وارث ہوتی ہی اوسکی مسلمان بیوی اوسکی جبکہ مری یا قتل کیا جاوی یا حکم
ہوا اوسپر ساتہہ لاحق ہونی کی اسحال مین کہ وہ عدۃ مین ہی اسلیی کہ مرتد ہوا بہاگنی والا بسبب ردۃ کی اسلیی کہ ردۃ بمنزلہ مرض کی ہی اور مرتدہ کا نہین وارث ہوتا ہی خاوند اوسکا
مگر یہہ کہ ہو مرتدہ بیمار پس وارث ہوگا اوسکا خاوند اوسکا اور وارث ہونگی اوسکی اقربا ساری مال اوسکی کی یہانتک کہ جو مال کمایا گیا ہی حالت ردۃ اوسکی مین اگر لاحق ہوا کوئی دار الحرب مین مرتد
ہو کر یا حکم کیا حاکم نی ساتہہ لاحق ہونی اوسکی کی آزاد ہوجائیگا غلام مدبر اوسکا اور امہات اولاد اوسکی اور فی الحال دینی آوینگی دیون موجلہ اوسکی اور نقل ہوگا وہ مال اوسکا کہ کمایا تہا
حالت اسلام مین طرف مسلمان وارثون اوسکی کی باتفاق تینون علمار ہمارے کی اور جو کچہہ وصیت کیے تہی مرتد نی حالت اسلام مین پس وہ مذکور ہی ظاہر روایت یعنی مبسوط وغیرہ مین کہ وہ
باطل ہی مطلقا بغیر فرق کرنیکی درمیان اوسکی کہ وہ قریب ہو یا غیر قریب اور بغیر ذکر کرنی خلاف کی مرتد جب تک کہ چلتا پہرتا ہو دار الاسلام مین پس قاضی حکم کری کچہہ ان احکام مین
تصرف مرتد کا اوسکی ردت مین چار طرح پر ہے ایک تو وہ ہی کہ نافذ ہوتا ہی سبکی نزدیک مانند قبول کرنی ہبہ کے اور ام ولد کرنیکی اور جننی لونڈی اوسکی بچہ اور وہ دعوی کری نسب کا تو ثابت ہوگا
نسب لڑکی کا اوس سے اور وارث ہوگا وہ لڑکا ساتہہ وارثون اوسکی کی اور ہو ویگی لونڈی ام ولد اوسکی اور نافذ ہوگی اوس سے تسلیم شفعہ کی اور حجر اور بڑا غلام ماذون اپنی کی اور دوسرا
تصرف وہ ہی کہ باطل ہی بالاتفاق مانند نکاح کی نہین جائز اوسکو یہہ نکاح کری کسی مسلمان عورۃ سے اور نہ مرتدہ سی اور نہ ذمیہ سے نہ حرہ سے اور نہ مملوکہ سے اور حرام ہے ذبح کیا ہوا اوسکا اور شکار اوسکا
ساتہہ کتی کی اور باز کی اور تیر کی اور تیسرا تصرف وہ ہی کہ موقوف ہوتا ہی نزدیک سبکی وہ شرکت مفاوضہ ہی پس جب شرکت مفاوضہ کری کسی مسلمان سے تو وہ موقوف رہتا ہے
اگر مسلمان ہو مرتد نافذ ہو جاتی ہی شرکت مفاوضہ اور اگر مرجاوی وہ یا قتل کیا جاوی ردۃ پر یا لاحق ہو دار الحرب مین اور حکم کر دیوی قاضی ساتہہ لاحق ہونی اوسکی کی تو باطل ہوجاتی ہی شرکت
مفاوضہ اور ہوجاتی ہی شرکت مفاوضہ شرکت عنان شروع سی نزدیک صاحبین کے اور نزدیک ابی حنیفہ کی نہین باطل ہوتی اصلا چوتہا تصرف وہ ہے کہ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ موقوف
ہونی اوسکی کی وہ بیع ہے اور شرا اور اجارہ اور آزاد کرنا اور مدبر کرنا اور کتابہ اور وصیت اور قبض دیون نزدیک ابی حنیفہ کی یہہ تصرفات موقوف ہوتی ہین اگر اسلام لاوی تو نافذ ہوجاتی
ہین اور اگر مرجاوی یا قتل کیا جاوی یا حکم کری قاضی ساتہہ لاحق ہونی اوسکی کی دار الحرب مین باطل ہوجاتے ہین اور تصرف مکاتب کا بیچ ردت اوسکی کی نافذ ہی سبکی نزدیک اور اگر بیچی آدمی اپنی غلام مرتد کو
یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیع جائز ہی مرتد جب پہر آوی تائب ہوکر طرف دار الاسلام کی اگر ہو پہر آنا اوسکا پہلی حکم کرنی قاضی کے ساتہہ لاحق ہونی اوسکی کی باطل ہوجاتا ہی حکم مرتد ہونیکا
بیچ مال اوسکی کی پس ہوجاتا ہی گویا کہ وہ ہمیشہ مسلمان رہا تہا اور نہین آزاد ہوتی کوئی امہات اولاد اور مدبر اوسکی سی اور اگر ہو پہر آنا بعد حکم کرنی قاضی کی تو جو چیز پاوی بیچ ہاتہہ وارثون
اپنی کی لی لیوی اوسکو اور جو چیز کہ نکال ڈالی وارث اپنی ملک سے ساتہہ بیع یا ہبہ یا اعتاق وغیرہ کی تو اوسپر دعوی نہین پہنچتا اوسکو اور نہ بدلہ لینا آتا ہی وارث سی تحکم

تہا اسلام اوسکا بہ تبعیت ماں باپ کی پہر جب بالغ ہوا مرتد ہو کر پس قیاس تو یہہ چاہتا ہی کہ قتل کیا جاوی لیکن از راہ استحسان کے نہ قتل کیا جاوی ایسا ہی حال اوسکا ہی کہ مسلمان
ہوا چہوٹی عمر مین پہر بالغ ہوا مرتد ہو کر جو زبردستی اسلام لایا تہا اگر وہ مرتد ہو جاوی تو نہ قتل کیا جاوی از راہ استحسان کے اور ان سب صورتون مین جبر کیا جاوی اسلام پر اور اگر مار ڈالا اوسکو کسی نے پہلی مسلمان
ہونیکی تو نہین لازم آویگا اوسپر کچہہ اور لقیط دار الاسلام مین حکم کیا جاوی ساتہہ اسلام اوسکی کی اور اگر بالغ ہو حالت کفر مین جبر کیا جاوی اسلام پر و لیکن قتل نہ کیا جاوی موجبات کفر یعنی جن
باتون سے آدمی کافر ہو جاتا ہی کئی قسم پر ہین بعضی تو ایسی ہین کہ متعلق ہین ساتہہ ایمان و اسلام کے جبکہ کہا آدمی نے نہین جانتا مین کہ آیا صحیح ہی ایمان میرا یا نہین پس یہہ خطا عظیم ہی مگر جبکہ ارادہ کری
اوس سے نفی شک کا تو نہین خطا جسنی شک کیا اپنی ایمان مین اور کہا کہ مین مومن ہون انشاء اللہ پس وہ کافر ہی مگر جبکہ تاویل کری پس کہی کہ نہین جانتا مین کہ نکلونگا دنیا سے مین ساتہہ ایمان کے پس اوسوقت
مین نہین کافر ہو گا جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہی یا کہا کہ ایمان مخلوق ہی وہ کافر ہی اور جسنی اعتقاد کیا کہ ایمان و کفر ایک ہی پس وہ کافر ہی اور جو کہ راضی ہوا ساتہہ ایمان کے پس وہ کافر ہی جو کوئی راضی ہوا
ساتہہ کفر نفس اپنی کی پس کافر ہوا اور جو کوئی راضی ہوا ساتہہ کفر غیر اپنی کی تو اوسمین اختلاف کیا ہی مشایخ رح نی اور فتوی اسپر ہی کہ اگر راضی ہوا ساتہہ کفر غیر اپنی کی تاکہ عذاب مین
رہی وہ ہمیشہ کو تو نہین کافر ہوتا اور اگر راضی ہوا ساتہہ کفر اوسکی کی تاکہ کہی اللہ کی حق مین وہ چیز کہ نہین لایق ہی ساتہہ صفات اوسکی کی تو کافر ہوتا ہی جسنی کہا کہ نہین جانتا مین
صفت اسلام کے پس وہ کافر ہی اور ذکر کیا شمس الائمہ حلوائی نی اس مسئلہ کو اور مبالغہ کیا ہی اسمین پس کہا کہ یہہ شخص ایسا ہی کہ نہ اسکی لیی دین ہی اور نہ نماز اور نہ روزہ اور نہ طاعت اور نہ
نکاح اور اولاد اوسکی ولاد زنا کی ہی ایک مسلمان نے نکاح کیا ایک نصرانیہ صغیرہ سے اور اوسکی ماں باپ نصرانی ہین اور بڑی ہوئی وہ اس حال مین کہ نہین جانتی کسی دین کو ادیان مین
یعنی نہین سمجہتی دین کو دلسی اور نہ بیان کر سکتی ہی اوسکو زبان سی اور وہ دیوانی بہی نہین ہی تو وہ جدا ہو جاتی اپنی خاوند سی اور اسیطرح صغیرہ مسلمہ جب بالغ ہو حالت عقل مین اور نہ
نہ جانتی ہو اسلام کو دلسی اور نہ بیان کر سکتی ہو اور وہ دیوانی ہو نہین تو جدی ہو جاتی ہی اپنی خاوند سی پوچہا گیا ایک عورت سے کہ تو توحید جانتی ہی اوسنی کہا کہ نہین پس اگر مراد اوسکی
یہہ ہی کہ مین نہین یاد رکہتی وہ توحید کہ کہتی ہین لڑکی مکتب مین تو نہین ضرر کرتا اوسکو اور اگر ارادہ کیا اوسنی یہہ کہ مین نہین سمجہتی وحدانیت اللہ تعالی کی تو نہین ہی وہ مومنہ اور نہین صحیح
نکاح اوسکا جو کوئی مرا اس حالت مین کہ نہین پہچانتا تہا کہ میرا کوئی خالق ہی اور نزدیک اللہ عز و جل کی کوئی اور بہی گہر ہی سوا اس گہر کی اور ظلم حرام ہی تو وہ نہین تہا مومن ایک شخص
گناہ کرتا ہی اور کہتا ہی مسلمانو نی اسکا اظہار کرنا چاہیی تو کافر ہوتا ہی ایک شخص نی کہا کسی سے کہ مین مسلمان ہون پس اوسنی کہا کہ لعنت تجہپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہوتا ہی ایک نصرانی اسلام لایا
پہر مرگیا باپ اوسکا پس کہا اوسنی کاشکی مین نہ مسلمان ہوتا اسوقت تک یہانتک کہ لیتا مین مال باپ کا کافر ہوتا ہی ایک نصرانی آیا ایک مسلمان کی پاس اور کہا کہ عرض کر مجہپر اسلام تاکہ مسلمان
ہو جاؤن نزدیک تیری پس کہا اوسنی کہ جا تو طرف فلانی عالم کی یہانتک کہ عرض کری تجہپر اسلام اور مسلمان ہو تو نزدیک اوسکی اسکہنی مین اختلاف کیا ہی علمانی کہا ابو جعفر نی کہ
کافر نہین ہوتا ایک کافر مسلمان ہوا پس کہا اوسکو ایک شخص نے کہ تجہکو کیا برا معلوم ہوا تہا اپنی دین سی کافر ہوتا ہی کہنی والا اور بعضی موجبات کفر وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ ذات اللہ تعالی کی اور صفات
اوسکی کی وغیرہ ذلک کافر ہوتا ہی آدمی جبکہ وصف کری اللہ تعالی کا ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین لایق ساتہہ اوسکی یا ٹہٹہا کری ساتہہ کسی نام کی ناموں اوسکی سی یا ساتہہ امر کی
اوامر اوسکی سی یا انکار کری وعدہ اور وعید اوسکی کا یا ٹہیراوی اوسکا کسیکو شریک یا فرزند یا بیوی یا نسبت کری اوسکو طرف جہل کی یا عجز کی یا نقصان کی اور کافر ہوتا ہی
کہنی سے کہ جائز ہی یہہ کہ کری اللہ تعالی ایک فعل کہ نہ حکمت ہو اوسمین اور کافر ہوتا ہی اگر اعتقاد کری یہہ کہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہی ساتہہ کفر کی اگر کہی اگر حکم کری مجہکو اللہ تعالی ساتہہ
بات کی تو نکرون مین کافر ہوتا ہی جو کچہہ کہ قرآن مین آیا ہی ید اور وجہہ واسطی اللہ تعالی کی اور نہین جارحہ ایا جائز ہی اطلاق ان اشیار کا ساتہہ فارسی کی کہا بعض مشایخ رح اللہ نے
کہ جائز ہی جبکہ نہ اعتقاد کری اعضا کا اور کہا اکثر علما نے کہ نہین صحیح ہی و علیہ الاعتماد اگر کہا کہ فلانا میری آنکہہ مین مانند یہود کے ہی بیچ آنکہہ اللہ تعالی کی کافر ہوتا ہی اور اوسپر جمہور مشایخ
بلخ ہین کہا بعضون نے کہ اگر مراد رکہی ساتہہ اوسکی برائی فعل اوسکی کی نہین کافر ہوتا اگر مرا ایک انسان پس کہا دوسری نی کہ وہ خدا کو چاہیی تہا کافر ہوتا ہی جبکہ کہا واسطی دشمن اپنی کی
کہ مین ساتہہ تیری بحکم خدا انکار کرتا ہون پس کہا دشمن اوسکی نی کہ مین حکم خدا کا نہین جانتا ہون یا کہا کہ اسجگہ حکم نہین چلتا یا کہا اسجگہ حکم نہین یا کہا خدا حاکم کی لیی نہین لایق
یا کہا اسجگہ دیو ہی حکم کریگا پس یہہ سب کفر ہی پوچہی گئی حاکم عبد الرحمن حال اوس شخص کے سی کہ کہا اوسنی ساتہہ رسم کی کار کرتا ہون ساتہہ حکم کی نہین یا یہہ کفر
ہی کہا اگر ہی مراد اوسکی فساد حق کا اور ترک شرع کا اور اتباع رسم کی نہ رد کرنا حکم کا نہین کافر ہوتا اگر کہا واسطی ایک شخص کے کہ نہین بیمار ہوتا ہی یہہ شخص ہی بہولا ہوا اللہ تعالی

کا اوکہا کہ یہہ وہ تمین ہی کہ بہول گیا اونکو اللہ تعالی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ خدا تیری زبان سی بس ہاتھ آتا ہی کیونکہ پس آویگا کافر ہوتا ہی اگر کہا اپنی بیوی سی کہ تو زیادہ پیاری ہی خدا سی
اللہ تعالی سی کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ واسطی فلانی کی قضا بدرجہ پہنچی پس یہہ خطاء عظیم ہی کافر ہوتا ہی ساتھہ ثابت کرنی مکان کی واسطی اللہ تعالی کی پس اگر کہا کہ خدا کوئی مکان خالی
نہین کافر ہوتا ہی اگر کہا اللہ تعالی آسمان مین ہی پس اگر قصد کیے ساتھہ اوسکی حکایت او خبر کی کہ آئی ہین اوسمین ظاہر اخبار نہین کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا ساتھہ اسکی مکان کا کافر ہوتا ہی اور اگر نہو واسطی اوسکی کچہہ نیت کافر ہوتا ہی
نزدیک اکثر کی وہو الاصح وعلیہ الفتوی کافر ہوتا ہی اس کہنی سی کہ اللہ تعالی بیٹہا انصاف کی لیی یا کہڑا ہوا انصاف کی لیی بسبب وصف کرنی اوسکی اللہ تعالی کو ساتھہ فوق و
تحت کی اگر کہا کہ میری لیی آسمان پر خدا ہی اور زمین پر فلانا کافر ہوتا ہی جسوقت کہ کہا خدا نیچی دیکہتا ہی آسمان سی یا کہا دیکہتا ہی یا کہا عرش پر سی پس یہہ کفر ہی نزدیک اکثر
علماء کی مگر یہہ کہ کہی عربی مین یطلع اور اگر کہا کہ خدا اوپر عرش سی جانتا ہی پس یہہ نہین کفر اور اگر کہا زیر عرش سی جانتا ہی پس یہہ کفر ہی جسنی نسبت کیا اللہ تعالی کو طرف ظلم کی
پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا یا رب یہہ ظلم مت پسند کر کہا بعضے عالمون نے کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر انصاف کریگا اللہ عزوجل دن قیامت کی تو انصاف پاونگا تجہسی کافر ہوتا ہی
اور اگر کہی لفظ جسوقت کا جگہہ اگر کی نہین کافر ہوتا اگر کہی کہ اگر حکم کریگا اللہ تعالی دن قیامت کے ساتھہ حق اور عدل کی تو لونگا مین تجہسی حق اپنا پس یہہ کفر ہی اگر کہا جسوقت کہ ظلم
کرتا ہی ایک ظالم ای رب اوس سی یہہ ظلم مت قبول کر اگر تو قبول کریگا مین نہین قبول کرونگا پس یہہ کفر ہی گویا کہ اوسنی کہا اگر راضی ہوا تو پس مین نہین راضی ہونگا ایک شخص نے کہا
یا خدا روزی مجہپر فراخ کر یا سوداگری مجہپر جاری کر مجہپر ظلم مت کر کہا ابو نصر دبوسی رحمہ اللہ نی کہ کافر ہوتا ہی ساتھہ اسکی ایک شخص نے کہا کسیکو کہ جہوٹ مت کہہ پس کہا اوسنی کہ جہوٹ
کہن لیی ہی کہنی سے کی لیی تو سی کافر ہوا فی الحال اگر کہا گیا ایک شخص کو کہ طلب کر رضا اللہ تعالی کی پس کہا اوسنی کہ مجکو نہین چاہیی یا کہا اگر خدا مجکو بہشت مین داخل کری تو کیا کارگزاری
کرون یا کہا گیا کہ نہ نافرمانی کر اللہ کی اسلیی اللہ تعالی داخل کریگا تجکو آگ مین پس کہا کہ مین دوزخ سی نہین اندیشہ کرتا یا کہا گیا کہ مت کہا بہت اسلیی کہ اللہ نہین دوست رکہیگا تجکو پس کہا کہ
کہا تا ہون چاہی دوست رکہی چاہی دشمن کافر ہوتا ہی ساتھہ ان سب کے اور اسیطرح اگر کہا گیا اوسکو کہ بہت مت ہنس یا بہت مت سو پس کہا اتنا کہا رونگا اور اتنا سوونگا اور اتنا
ہنسونگا کہ آپ چاہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر اسلیی کہ عذاب خدا کا بہت ہی پس کہا اوسنی کہ مین عذاب ساتھہ ایک ہاتھہ کی اوٹہا لونگا کافر ہوتا ہی اور اگر کہا گیا کسیکو کہ ماں
باپ کو مت ستا پس کہا کہ نہین انکا مجہپر حق نہین کافر ہوتا لیکن گنہگار ہوتا ہی ایک شخص نے کہا ابلیس کو کہ ای ابلیس کاش میرا بنانا جو کچہہ فرمایی تو کرو مین اور سب کچہہ ستارون مین ورجو کچہہ فرمایی تو کرون
کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر خدا دو جہان بنا تا تو حق اپنا تجہسی لیتا مین کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہی ایک بات جہوٹی پس سنی ایک شخص نے اور کہا کہ خدا میرا اس جہوٹ تیری کو سچ کری
یا کہا خدا ساتھہ اس جہوٹ تیری کی برکت کری کہا بعضے علمانی کہ یہہ قریب کفر کی ہی ایک شخص جہوٹ بولا پس کہا کسی نے برکت دے اللہ تیری جہوٹ مین کافر ہوتا ہی ایک شخص نے
کہا کسیکو کہ فلانا ساتھہ تیری سیدھا نہین چلتا ہی پس کہا اوسنی کہ خدا تعالی ہی ساتھہ وسکی سیدہا نچلی کافر ہوتا ہی کہا ایک نی کہ خدا زر کو دوست رکہتا ہی مجکو نہین دیتا ہی اگر قصد کیا
ساتھہ اس کلام کی نسبت کرنا بخل کا طرف اللہ تعالی کی تو کافر ہوتا ہی اور تیری اس کہنی مین کہ دوست رکہتا ہی سچ نی کو نہین کافر ہوتا اگر کہا انشاء اللہ تعالی یہہ کام کرونگا پس کہا کہ مین بغیر انشاء اللہ
کی یہہ کام کرونگا کافر ہوتا ہی کہا مظلوم نی کہ یہہ ساتھہ تقدیر اللہ تعالی کی پس کہا ظالم نی کہ کرتا ہون بغیر تقدیر اللہ سبحانہ کے کافر ہوا اگر کہا کہ خدا رحمت اپنی مجہسی دریغ نہ رکہیو پس یہہ الفاظ
کفر سی ہی جبکہ دراز ہوا قصہ درمیان خاوند و بیوی کی پس کہا خاوند نی اپنی بیوی کو کہ ڈر تو اللہ تعالی سی اور تقوی کر اوس سی پس کہا عورت نی اوسکی جواب مین کہ نہین ڈرتی مین اللہ سی پس اگر
خاوند نی عتاب کیا تہا اوسکو معصیت ظاہرہ پر اور ڈرایا تہا اوسکو اللہ تعالی سی اور جواب کو اوسنی دیا اس ڈرانی پر تو ہوتی ہی عورت اوسکی مرتدہ اور جدی ہو جاتی ہی خاوند اوسکی سی اور
اگر تہی وہ چیز کہ عتاب کیا اوسکو اوسمین ایک امر کہ نہین خوف کیا جاتا اللہ تعالی سی نہین کافر ہوتی مگر یہہ ارادہ کری ساتھہ اوسکی استخفاف تو جدی ہو جاتی ہی خاوند سی ایک شخص نے ارادہ کیا
یہہ کہ مارے کسیکو پس کہا اوسکو اوسنی کہ کیا نہین ڈرتا تو اللہ تعالی سی پس کہا اوسنی کہ نہین پس اس سے کافر نہین ہوتا اسلیی کہ پہنچتا ہی اوسکو کہ کہی تقوی وہ چیز ہی کہ کرتا ہون مین اور
اگر دیکہا کسیکو گناہ مین اور کہا اوسکو کسی لیی کیا نہین ڈرتا تو اللہ سے پس کہا اوسنی نہین ہو جاتا ہی کافر اسلیی کہ نہین ممکن ہی اسمین تاویل اور اسیطرح کہا گیا ایک شخص کو کیا نہین ڈرتا تو اللہ سے
پس کہا اوسنی حالت غضب مین نہین ہو جاتا ہی کافر اگر حکم خدا کو یا شریعت پیغمبر کو نہ پسند کری جیسی کہ کوئی کہی اوسکو کہ خدا نی چار بیویان حلال کی ہین کہی مین اس حکم کو نہین پسند
کرتا پس یہہ کفر ہی جو کوئی کہی خالی ہی عزوجل ہوا اور کوئی چیز نہو پس وہ کافر ہوتا ہی اگر کہی کہ خدا نی میری حق مین تمام بہلائی کی ہی بدی مجہسی ہے کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ بارے

ساتھ بیوی کی بس آیا تو پس کہا کہ خدا ساتھ عورتون کی بس نہین آتا ہین کیونکر بس آؤنگا کافر ہوتا ہی اگر کہا خدا سے دیکھتا ہون اور تجھسی یا خدا سے امید رکھتا ہون اور تجھسی پس یہ قبیح ہی اور اگر کہا کہ خدا سے دیکھتا ہون اور سبب تجکو جانتا ہون پس یہہ اچہا ہی طلب کیکسی دشمن سے تعم پس کہا دشمن نے قسم کہاتا ہون اللہ کی پس کہا قسم طلب کرنی والی نی کہ نہین چاہتا مین قسم اسکی بلکہ چاہتا ہون قسم ساتھ طلاق کی یا عتاق کی پس کافر ہوا بعضے علماکی نزدیک اور اکثر کی نزدیک نہین ہوا الاصح اگر کہا کسی سے کہ خدا جانتا ہی کہ ہمیشہ تجکو ساتھ دعا کی یاد کرتا ہون پس اختلاف کیا ہی مشایخ نی اوسکی کفر مین اگر کہا کہ من خدا ایم بطریق ہنسی کے یعنی خود آیم پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجکو حق ہمسایہ نہین چاہیی اوسنی کہا کہ نہین پس کہا خاوند نی کہ تجکو حق خاوند کا نہین چاہیی اوسنی کہا کہ نہین پھر کہا خاوندنی کہ تجکو حق خدا کا نہین چاہیی اوسنی کہا کہ نہین پس کافر ہوئی وہ عورۃ ایک شخص نے کہا اپنی بیماری مین اور تنگی معاش مین باری جانتا مین کہ خدا تعالی نی مجکو کیون پیدا کیا ہی جبکہ لذتون دنیا سے مجکو کچہہ نہین ہے پس کہا بعضون نے کہ نہین کافر ہوتا ہی ولیکن یہہ کلام خطا عظیم ہی ایک شخص نے کہا کہ اللہ عذاب دیگا تجکو ساتھ ہر انہون تیر کی پس کہا اوسنی کہ خدا کو تنہا پایا ہی تو نی کہ تا خدا وہی کری کہ جو تو کہی کافر ہوتا ہی ایک نے کہا کہ خدا کیا کرسکتا ہی کچہہ اور نہین کرسکتا سوائی دوزخ کی پس کافر ہوا ایک شخص نے دیکھا ایک حیوان قبیح کو پس کہا کہ خدا کا کرنی پیش کار یعنی کارپرداز نہین ہے کہ ایسا پیدا کیا کافر ہوا ایک شخص فقیر نی کہا بشدۃ فقر مین کہ فلانا بہی بندہ ہی ساتھ اتنی نعمتون کی اور مین بہی بندہ ہون اتنا رنجون مین آیا یہہ عدل ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسیکو کہ خدا سے ڈر پس کہا اوسنی خدا کہان ہی کافر ہوا اور اسیطرح اگر کہا کہ پیغمبر گور مین نہین ہین یا کہا کہ علم خدا کا قدیم نہین ہے یا کہا کہ معدوم نہین معلوم ہی اللہ کو کافر ہوتا ہی کافر ہوتا ہی ساتھ داخل کرنی کاف کی بیچ آخر لفظ اللہ کی وقت پکارنی اوسکی کہ نام اوسکا عبد اللہ ہی اگر ہی پکارنی والا عالم اور کافر ہوتا ہی ساتھ تصغیر خالق کی عمداً اگر ہی عالم اگر کہا کسیکو کہ خدا تیری لیے بخشش کری میری لیے نہین اگر مراد رکہی اوسنی اس سے استغنا رحمت سے کافر ہوا اور اگر مراد اوس سے یہہ رکہی کہ میرا اون ثابت ساتھ اثبات اللہ تعالی کی نہ مضطرب نہین کافر ہوتا اگر کہا کہ قسم ہے خدا کی اور قسم ہے خاک پا ہارون تیری کی کافر ہوا اور اگر کہا قسم ہی خدا کی اور قسم جان اور سر تیری کی تو اسمین اختلاف ہی اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی جسنی نہ اقرار کیا بعضے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا یا نہ راضی ہوا ساتھ کسی سنت کے سنتون مرسلین کے سی پس کافر ہوا پوچھی گئی ابن مقاتل حال اوس شخص کے سی کہ انکار کیا نبوۃ خضر اور ذی الکفل کا کہا کہ جو شخص ایسا ہو کہ نہ جمع ہوئی ہو امت اوسکی نبوۃ پر نہین ضرر کرتا ہی اوسکی نبوۃ کا انکار کرنا اور اگر کہا کہ اگر ہوتا فلانا نبی تو ایمان لاتا مین اوسپر کافر ہوا جعفر سے ہی کہ اگر کہا کہ ایمان لایا مین سب انبیاء اوسکی پر اور نہین جانتا مین کہ آدم نبی ہی یا نہین کافر ہوتا پوچھی گئی جعفر حال اوس شخص کے سی کہ نسبت کرے طرف انبیاکی فواحش کو مانند عزم کرنی زنا کی اور مانند اوسکی کے جیسکہ کہتی ہین حشویہ حضرت یوسف علیہ السلام کی حق مین کہا کافر ہوتا ہی اسلیی کہ یہہ برا کہنا ہی اونکو اور استخفاف ہے اونکا کہا ابو ذر نی جسنی کہا کہ کل معصیت کفر ہی اور کہا باوجود اسکی کہ انبیاء علیہم السلام نی نافرمانی کی ہی پس کافر ہوا اسلیی کہ اوسنی برا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیی کہ اوسنی برا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی حالت نبوۃ مین اور نہ پہلی اوسکی کافر ہوا اسلیی کہ اوسنی رد کیا النصوص کو سنا مینی بعضے علما سی کہ جب نہ پہچانا آدمی یہہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہین علیہم وعلی نبینا السلام پس نہین وہ مسلمان جسنی ارادہ کیا اپنی دل سی بغض نبی کا کافر ہوا اور اسیطرح جسنی کہا اگر ہوتا ہی راضی نہو تا مین ساتھ اوسکی اور اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہوتا تو مین ساتھ اوسکی گرویدہ ہوتا پس اگر ارادہ کیا ساتھ اوسکی یہہ کہ اگر فلانا رسول اللہ کا ہوتا تو نہ ایمان لاتا مین اوسپر کافر ہوا جیسی کہ کافر ہوتا ہی اس کہنی سے کہ اگر حکم کرتا اللہ مجکو ساتھ ایک امر کی نہ کرتا مین اگر کہا کہ اگر ہوتا جو کچہہ کہا انبیا نی صدق و عدل نجات پاتی ہم کافر ہوا اگر کہا کہ مین رسول اللہ کا ہون یا کہا فارسی مین کہ من پیغمبرم ارادہ کیا ساتھ اوسکی کہ مین پیغام پہنچانیوالا ہون کافر ہوتا ہی اور جسوقت اوسنی یہہ بات کہی اور کسی نے اوس سے معجزہ طلب کیا کہا بعضون نی کہ کافر ہوتا ہی اور متاخرین نے کہا کہ اگر غرض طالب کے عاجز کرنا اور ذلیل کرنا اوسکا ہی تو نہین کافر ہوتا اور اگر کہا آنحضرت صلعم کی بال کو چہوٹا سا بال تو کافر ہوتا ہی نزدیک بعض کے اور نزدیک اوروں کی نہین ہوتا مگر جبکہ کہی بطریق اہانت کی جسنی کہا کہ مین نہین جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان تہی یا جن کافر ہوا اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہے حق اپنا اوس سے لون گا نہین ہوتا کافر اگر کہا کہ محمد درویشک بود یا کہا کہ کپڑا پیغمبر کا بو دار اور میلا کچیلا تہا یا کہا کہ حضرت صلعم کی ناخن بڑہ رہی تہی تو بعضون نی کہا کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور بعضون نے کہا

کہ جب کافر ہوتا ہی کہ کہی یہہ بطریق اہانت کی اگر برا کہا ایک شخص کو کہ نام اوسکا محمد یا احمد ہی یا کنیت اوسکی ابو القاسم ہی اور کہا اوسکو یا ابن الزانیۃ پس اگر تہا وہ ذکر
کرنیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو گناہ کہ کبیرہ ہی مگر گناہ انبیا کے صغیرہ ہین نہین کافر ہوتا ہی جسنی کہا کہ ہر کام قصد کرنا گناہ کبیرہ ہی اور فاعل
اوسکا فاسق ہی او کہا ساتہہ اسکی کہ معاصی انبیاء کی تہی قصدا پس کافر ہوا اسلیے کہ اوسنی برا کہا اونکو اور اگر کہا کہ معاصی انبیا کی نہین تہی قصدا پس نہین کفر
جسوقت کہ برا کہی شیخین کو اور لعنت کری انکو عیاذا باللہ منہ پس وہ کافر ہی اور اگر فضیلت دیتا ہو حضرت علی رضہ کو اوپر ابو بکر رضہ کی نہین تو کافر مگر یہہ کہ وہ مبتدع ہی اور
معتزلی بہی مبتدع ہی مگر جبکہ کہی کہ دیدار خدا کا محال ہی تو اوسوقت کافر ہوتا ہی اگر بہتان لگایا زنا کا حضرت عائشہ رضہ کو کافر ہوا ساتہہ اسکی اور اگر بہتان لگایا
اور بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کو نہین کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہی اگر کہا کہ عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نہین تہی اصحاب نہین کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا
ہوتا ہی جسنی انکار کیا امامت ابی بکر رضہ کا پس وہ کافر ہی بعض کی نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہی کافر نہین اور صحیح یہہ ہی کہ وہ کافر ہی اور اسیطرح جسنی انکار کیا
خلافت عمر رضہ کا وہ بہی کافر ہی بحسب قول صحیح کی اور لازم ہی کافر کہنا انکا بسبب کافر کہنی عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عائشہ رضی اور واجب ہے کافر کہنا تمام
زیدیہ کا بسبب اسکی کہ منتظر ہین وہ اوسکی کہ نبی عجم سی آویگا کہ نسخ کریگا دین نبی ہمارے کا اور سید ہمارے کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین عیاذا باللہ من ہذا القول اور واجب ہے
کافر کہنا روافض کا بسبب اسکی کہ کہتی ہین کہ رجوع کرینگی اموات طرف دنیا کی اور بسبب کہنی تناسخ ارواح کی اور انتقال روح کی طرف ائمہ کی اور نکلنے امام باطن اور
معطل ہین امر و نہی یہانتک کہ نکلی امام باطن اور جبرائیل علیہ السلام نی غلطی کی وحی لانی مین طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ علی بن ابی طالب رضہ کی اور یہہ قوم
خارج ہین ملۃ اسلام سی اور احکام انکی احکام مرتدین کی ہین جبکہ جبر کیا گیا ایک آدمی اسپر کہ برا کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس یہہ تین طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ کہی
نہین خطرہ گذرا میری دل مین کچہہ اور سوا اسکی نہین کہ برا کہا مینی محمد کو جیسی کہ طلب کیا اونہون نی مجہسی اور مین راضی نہین تہا ساتہہ اسکی پس اسمین کافر نہین ہوتا اور ہوا
جیسی کہ جبر کیا جاتا اسپر کہ بولی کلمہ کفر کا پس بولا اور دل اوسکا مطمئن تہا ساتہہ ایمان کی اور دوسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ گذرا میری دل مین ایک شخص کا نصاری
سی کہ نام اوسکا محمد ہی پس ارادہ کیا مینی ساتہہ برا کہنی کے وہ نصرانی پس اسمین بہی کافر نہین ہوتا اور تیسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ گذرا میری دل مین ایک شخص کا نصاری سے
کہ نام اوسکا محمد ہی پس نہ برا کہا مینی اوس نصرانی کو اور برا کہا مینی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس اسمین کافر ہوتا ہی قضاء ہین ہی اور عند اللہ بہی جسنی کہا کہ مجنون تہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کافر ہوا اور جسنی کہا کہ بیہوش ہو گئی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کافر ہوا اگر کہا ایک شخص نے کہ اگر نہ کہاتی آدم گیہون تو نہ ہوتی ہم اشقیا کافر ہوا جسنی انکار کیا متواتر کا
پس کافر ہوا اور جسنی انکار کیا مشہور کا کافر ہوا بعضون کی نزدیک اور صحیح یہہ ہے کہ گمراہ ہوتا ہی کافر نہین ہوتا اور جسنی انکار کیا خبر واحد کا نہین کافر ہوتا منکر اوسکا مگر گنہگار ہوتا
بسبب نہ قبول کرنی کی جبکہ آرزو کری ایک شخص مسلم کسی نبی کی انبیا مین سے یہہ کہ نہوتا وہ نبی کہا علمانی کہ اگر مراد اوسکی اس کہنی سی یہہ ہے کہ اگر نبی نہوتی تو نہ ہوتا خارج حکمت سے
نہین کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا استخفاف و عداوۃ کا ہوا کافر اگر کہا ایک شخص نی کسی سے کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی اوسکو مثلا کہا کہ حضرت کدو کو دوست
رکہتی تہی پس کہا اسنی والی نی کہ مین نہین دوست رکہتا ہون اوسکو پس یہہ کفر ہی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابو یوسف رح سی بہی اور بعضی متاخرین نے کہا کہ اگر یہہ
بطریق اہانت کی کہا تو کفر ہی اور بدون اسکی کفر نہین ایک شخص نے کسی سے کہا کہ آدم علیہ السلام نی بناتہا کپڑا پس ہم سب جولاہہ بچی ہین پس یہہ کفر ہی ایک شخص نے کہا کسی سے
کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہانا کہاتی تہی تو چاٹ لیتی تہی اپنی تینون اونگلیان پس کہا اوس شخص نے کہ یہہ بی ادبی ہی پس یہہ کفر ہی جب کہ کہا گیا عجب رسم زمانے
مین کہ طعام کہاتی ہین اور ہاتہہ نہین دہوتی اگر یہہ ازراہ حقارت سنت کے کہا کافر ہوتا ہے اور اگر کہا یہہ کیا رسم ہے موچہین پست کرنی مین اور دستار نیچی گلی کے لانی بطریق
طعن کے سنت رسول اللہ علیہ وسلم مین کافر ہوا ایک شخص نے کچہہ کلام کیا پس کہا اوسکو دوسرے نی کہ جہوٹ کہتا ہی اگر سب پیغمبر ہی لازم آتا ہی اوسکو کفر اور اسیطرح اگر کہا کہ کلام اوسکا
نہین مانونگا مین اگرچہ پیغمبر ہی یا کہا اگرچہ مرسل ہی یا سب فرشتہ مقرب ہے گران جان ہے کافر ہوا فی الحال ایک شخص نے ارادہ کیا یہہ مارنی اپنی غلام کو پس کہا اوسکو ایک
شخص نے کہ نہ مار اوسکو پس کہا اوسنی کہ اگر محمد مصطفے کہین کہ مت مار تو بہی نہ چہوڑون مین یا کہا کہ اگر آسمان سے آواز آوی کہ مت مار تو بہی مارونگا لازم آتا ہی اوسکو کفر ایک شخص نے پڑہی

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثو نمین سی پس کہا ایک شخص نے ہمہ روز خلیشہا خواند پس اگر نسبت کیا اوسکو طرف قاری کی نہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تو دیکہی اگر
یہی حدیث کہ تعلق رکہتی تہی ساتھہ دین کے اور احکام شرع کی کافر ہوتا ہی اور اگر حدیث ایسی تہی کہ تعلق ساتھہ دین کی نہین رکہتی تہی نہین کافر ہوتا اور حمل کیا جاویگا قول ویکا
اسپر کہ مراد اوسکی یہہ تہی کہ پڑہنا اسکی غیر کا اولی ہی ایک شخص نے کہا بحرمت جوانک عربی کہ مراد رکہتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فر ہوا ایک شخص نے کہا پیغمبر وقتی بود کہ
پیغمبر بود وقتیکہ بود نبود یا کہا کہ مین نہین جانتا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر مین مومن ہین یا کافر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سی کہ خلاف مت کہہ پس کہا عورت نے
کہ پیغمبرون نی بہی خلاف کہا ہی یہہ کلمہ کفر کا ہی توبہ کری اور نکاح تازہ کری جبکہ کہا کسی نے کہ دیکہنا میرا تجکو مانند ملک الموت کے ہی پس یہہ خطا عظیم ہی اور اسکی کہنی والی کی کفر مین
اختلاف کیا مشایخ نی بعضون نی کہا کافر ہوتا ہی اور اکثرون نی کہا نہین کافر ہوتا ہی اور خانیہ مین ہی کہ بعضون نے کہا کہ اگر کہا یہہ کلمہ بسبب عداوت ملک الموت کے تو ہوتا ہی
کافر اور اگر کہا بسبب کراہت موت کی نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ منہ فلانی کا دشمن کہتا ہون مانند منہ ملک الموت کی اکثر مشایخ اسپر ہین کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہی نہین سنتا مین گواہی
فلانی کی اگرچہ جبرئیل میکائیل ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتہ کو فرشتون مین سے کافر ہوا اگر کہی مین فرشتہ ہون نہین کافر ہوتا اور اگر کہی مین نبی ہون
کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سی اسحال مین کہ نہین حاضر تہی گواہ کہا کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مینی یا کہا خدا کو اور فرشتونکو گواہ کیا مینی کافر ہوا اور
اگر کہا کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا مینی نہین کافر ہوتا اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھہ قرآن کی جسنی کہا کہ قرآن مخلوق ہے
پس وہ کافر ہوا جسوقت انکار کیا ایک آیۃ قرآن کا یا ٹہٹا کیا ساتھہ ایک آیۃ قرآن کی یا عیب کیا کافر ہوا جسوقت کہ پڑہی قرآن اوپر بجانی دف کی اور ڈنڈونکی
پس کافر ہوا ایک شخص پڑہتا ہی قرآن پس ایک شخص نے کہا کہ یہہ کیا بانگ طوفان ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ پڑہا مینی قرآن بہت پس نہ عفو کیا گیا گناہ تم سے کافر
ہوتا ہی جسنی کہا کسی سے کہ قل ہو اللہ را پوست باز کردی یا کہا کہ الم نشرح را گریبان گرفتہ یا کہا اوس شخص کو کہ پڑہتا ہی یٰس کو نزدیک بیمار کی کہ یٰس در دہان مردہ
منہ یا کہا کسی سے ای کوتاہ تر از انا اعطیناک یا کہا اوس شخص سے کہ پڑہتا ہے قرآن اور نہین یاد کیا ایک کلمہ والتفت الساق بالساق یا بہرا پیالہ اور لایا اوسکو اور کہا
کاساً دہاقا یا کہا فکانت سرابا بطریق مزاح کی یا کہا نزدیک ناپنی اور تولنی غلہ کی واذا کالوہم او وزنوہم یخسرون بطریق مزاح کی یا کہا کسی سے کہ دستار الم نشرح بستہ
یعنی ظاہر کیا تونی علم یا جمع ہوئی ایک جگہہ کی رہنی والی اور کہا فجمعناہم جمعا یا کہا وحشرناہم فلم نغادر منہم احدا یا کہا کسی سے کہ کیونکر پڑہتا ہی تو والنازعات نزعا
ساتھہ نزع کہ برزدن کی یا پیش لون کی اور ارادہ کیا ساتھہ اوسکی طنز یا کہا واسطی ایک شخص گنجی کے کہ برا کہتا ہون مین تجکو اسلیکی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کلا بل ران یا بلایا
گیا طرف نماز یا جماعت کی پس کہا کہ مین نماز پڑہتا ہون تنہا اللہ تعالی نی فرمایا ہی ان الصلوۃ تنہا کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین اور جبکہ کہا کسی سے
کہ ایسا ایک کہا ہی تونی جیسی والسماء والطارق بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور کہا امام ابوبکر بن اسحق رح نی اگر یہی کہنی والا جاہل تو نہین کافر ہوتا اور اگر عالم ہے تو
کافر ہوتا ہی اور جسوقت کہ کہا قاعا صفصفا ہو گیا ہی پس یہہ مخاطرہ عظیمہ ہے اور جسوقت کہ دیگ مین کچہہ لگا رہا اور کہا والباقیات الصالحات پس یہہ بہی مخاطرہ
عظیمہ ہے اور جسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہے کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن مین ایک کلمہ عجمی ہے پس بیچ حکم اوسکی کی تامل ہی اگر کہا گیا کہ کیون نہین پڑہتا ہی تو قرآن پس کہا
بیزار ہوا مین قرآن سی کافر ہوا اگر ایک شخص ایک سورت قرآن کی یاد رکہتا ہی اور اس صورت کو بہت پڑہتا وہ اور کسی نے اوسکو کہا کہ اس سورت کو زبون کیڑا ہی تو
کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی مین قتل کیا جاوی اسلیکی وہ کافر ہی اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھہ نماز اور روزہ اور زکوۃ کی
اگر کہا ایک بیمار کو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی واللہ نہین نماز پڑہونگا مین کبہی اور نہ نماز پڑہی یہانتک کہ مرگیا کافر ہوتا ہی اور کہنا آدمی کا کہ مین نماز پڑہتا مین محتمل ہی چار وجہونکو
ایک تو یہہ کہ مین نماز نہین پڑہتا اسلیکی پڑہ چکا ہون اور دوسرے یہہ نہین نماز پڑہتا بری حکم سی آپکی تحقیق حکم کیا ہی مجکو ساتھہ نماز کی اوسنی کہ وہ بہتر سی تجسی اور تیسری کہ نہین نماز
پڑہتا مین باعتبار فسق کے یا کاہلی پس یہہ تینون وجہین تو نہین کفر اور چوتہی یہہ کہ نہین نماز پڑہتا مین اسلیکی کہ نہین ہے حاجت تجہیز نماز یہہ جو حکم کیا گیا ہی ساتھہ اوسکی پس اسسے کافر
ہوتا ہی اور اگر مطلق کہا کہ نہین نماز پڑہتا مین نہین کافر ہوتا واسطی احتمال ان وجوہ کی جب کہا گیا کسیکو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی کہ بہت ہوا جو کہ نماز پڑہی اور تکرار ہے

پرواز کری یا کہا دیر ہوئی کہ بیگار نہین کی ہی یا کہا اون طاقت رکہی کہ یہہ کار بسر لیجاوی یا کہا خردمند در کاری نباید کہ بسر نتواند برد یا کہا کہ لوگ میری ہی واسطی کرتی
ہین یا کہا نماز پڑہتا ہون کچہہ سر نہین آتا یا کہا کہ تو نی نماز پڑہی کیا سر لایا تو یا کہا نماز کس واسطے کرون مین ماباپ میری مرگئی یا کہا کہ نماز پڑہنی نہ پڑہنی ایک سی ہی یا کہا کہ اتنی
نماز پڑہی مینی کہ میرا دل پکڑ لیا یا کہا کہ نماز چیزی نیست کہ اگر بماند گندہ شود پس یہہ سب کفر ہی کسیکو کہین کہ آؤ نماز پڑہین ہم اوس حاجت کی لیی پس وہ کہی مینی بہت نماز
پڑہی کوئی حاجت میری روا نہ ہوئی اور یہہ بطریق استخفاف وطنز کی کہی کافر ہوتا ہی اگر کہی ایک فاسق نمازیونکو کہ آؤ مسلمانی دیکہو اور اشارہ کری طرف مجلس فسق کی کافر
ہوتا ہی جسوقت کہ کہی خوش کام ہی بی نمازی پس یہہ کفر ہی جسوقت کہ کہی کوئی کسیکو کہ نماز پڑہ تاکہ پاوی تو حلاوت طاعت کی یا کہی نماز سی مین نماز بجا ان تا علاوہ
نماز بیابی پس کہا اوس شخص نے جواب مین اوسکی تو کر کہ حلاوت بی نمازی بہی کافر ہوتا ہی جسوقت کہا گیا غلام کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ نہین نماز پڑہتا مین اسلیے کہ ثواب
مولی ہی کو ہوگا کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ اللہ نی ناقص کیا مال میری کو ہے پس مین ناقص کرتا ہون اوسکی حق کو ہے پس یہہ کفر ہی ایک
شخص نماز پڑہتا ہی رمضان مین اور پہر نہین پڑہتا اور کہتا ہی کہ این خود بسیار است یا کہتا ہی کہ زیادہ می آید اسلیے کہ ہر نماز رمضان کی برابر ستر نماز کی ہی کافر ہوتا ہی نماز
پڑہی طرف غیر قبلہ کی متعمدا پس موافق پڑہی اس قبلہ کی کہا ابو حنیفہ رح نی کہ وہ کافر ہی اور اسپر عمل کیا فقیہ ابو اللیث نی اور اسیطرح اگر نماز پڑہی بغیر طہارت کی یا نماز
پڑہی ساتہہ کپڑی نجس کے اور اگر نماز پڑہی بغیر وضو کی قصدا کافر ہوتا ہی تحری کی اور واقع ہوئی تحری اسکی ایک جہت پر پہر چہوڑ دی اوسنی وہ جہت اور نماز پڑہی طرف
اور جہت کی روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ رح سی کہ خوف رکہتا ہون مین اوسپر کفر کا واسطی اعراض اوسکی کی قبلہ سی اور اختلاف کیا ہی مشایخ رح نی اوسکی کفر مین کہا
شمس الائمہ حلوائی نی کہ ظاہر مذہب یہہ ہے کہ اوسنی جب نماز پڑہی طرف غیر قبلہ کی بطریق استہزا اور استخفاف کی کافر ہوتا ہی اور اگر مبتلا ہوا انسان اسمین بسبب ضرورت کی اسطرح کہ
نماز پڑہتا تہا ساتہہ قوم کی پس حدث کر دیا اور حیا کی یہہ کہ ظاہر کری اور چہپایا اوسکو اور نماز پڑہی اوسیطرح یا تہا قریب دشمن کے پس کہڑا ہوا اور نماز پڑہی غیر طاہر کو
بعض مشایخ رح نی کہ نہین ہوتا کافر اسلیے کہ استہزا کرنی والا نہین ہی اور جو کوئی مبتلا ہو ساتہہ اسکی بسبب ضرورت کی یا حیا کی لائق ہی یہہ کہ نہ قصد کری ساتہہ قیام کی قیام نماز
اور نہ پڑہی کچہہ اور جب جہکاوی پیٹہہ نہ قصد کری رکوع کا اور نہ تسبیح پڑہی تاکہ نہ ہووی کافر بالاجماع اور جب انکار کری نجس کپڑی پر تو کہا بعضی علمانی کہ نہین ہوتا ہی کافر
کہا نماز فرض ہی لیکن رکوع اور سجود اوسکا نہین فرض نہین کافر ہوتا اسلیے کہ وہ تاویل کریگا اور اگر انکار کیا فرضیت رکوع وسجود کا مطلق کافر ہوتا ہی یہانتک کہ اگر انکار
کری دوسری سجدی کی فرضیت کا تو بہی کافر ہوتا ہی بسبب کرنی اوسکی کی اجماع وتواتر کو اگر کہا کہ اگر کعبہ قبلہ ہوتا اور بیت المقدس قبلہ ہوتا تو مین نماز کعبی ہی کی طرف پڑہتا اور
بیت المقدس کی طرف نہ پڑہتا یا کہا اگر فلانا قبلہ ہو تو مونہہ طرف اوسکی نکرونین یا کہا اگر فلانی جانب کعبہ ہو مونہہ طرف اوسکی نکرون مین یا کہا کہ قبلی دو ہین یعنی
کعبہ اور بیت المقدس کافر ہوا کہا ابراہیم بن یوسف نے اگر نماز پڑہی ریا نہین ثواب واسکی لیی اور اوسپر گناہ ہی اور بعضون نے کہا کافر ہوتا اور بعضون نے کہا کہ نہ ثواب ہے اوسکی لیی اور نہ گناہ
وہ مانند اوسکی ہی نہین نماز پڑہی ایک شخص آیا مشرکین کے پاس اور ترک کی ایک نماز یا دو نمازین پس اگر ہوا یہہ فعل بسبب تعظیم اونکی کی کافر ہوا اور نہین اوسپر قضا نماز کی اور اگر کیا
یہہ فعل بسبب فسق کی نہ کافر ہوا اور قضا کری نماز ترک کی ہوئی ایک شخص مسلمان ہوا دار الاسلام مین پہر بعد ایک مہینی کی پوچہا گیا پانچون نمازون سی پس کہا
کہ نہین جانتا مین کہ وہ فرض ہین مجہپر کافر ہوا اگر کہ یہہ رہتا ہو بیچ نو مسلمانونکی ایک شخص نے کہا موذن کو وقت اذان دینی کی کہ جہوٹ کہا تو نی کافر ہوا ایک موذن
نی اذان دی پس کہا ایک شخص نے یہہ بانگ غوغا ہی کافر ہوا اگر کہا یہہ بطریق انکار کی اگر سنی اذان پس کہا یہہ آواز گہنٹی کی ہی کافر ہوا کہا گیا ایک شخص کو
کہ ادا کر زکوۃ اوسنی کہا کہ نہین ادا کرتا مین کافر ہوتا ہی بعضون نے کہا مطلقا اور بعضون نی کہا کہ اموال باطنہ مین نہین کافر ہوتا اور اموال ظاہرہ مین کافر ہوتا
ہی اور لائق ہی یہہ کہ ہو مسئلہ زکوۃ کا موجب ان قولونکی کہ گذری نماز مین کذا فی الفصول العمادیۃ اگر کہا کاشکی رمضان نہ ہوتا فرض اوسکی کفر مین اختلاف
کیا ہی مشایخ نی اور صواب یہہ ہے کہ یہہ اوسکی نیت پر موقوف ہی اگر اس نیت سی کہا کہ حقوق اوسکی مجہسی نہین ادا ہوسکتی کی نہ کافر ہوا اگر کہا وقت آنی مہینے
رمضان کی کہ آیا وہ مہینا بہاری یا کہا آیا مہمان بہاری کافر ہوا جسوقت کہا وقت داخل ہونی رجب کے کہ بعد اسکی خرابی مین پڑین گی اگر کہا یہہ براہ حرارت

مہینوں بزرگ کی کافر ہوا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اوسکی رنج نفس اپنی کا نہ کافر ہوا اور لایق یہی ہے کہ ہو جواب بیچ اس مسئلہ کا یہی اسیطرح ایک شخص نے کہا روزہ ماہ رمضان
جلدی جاوی پس بعضوں نے کہا کہ وہ کافر ہوتا ہی اور کہا بعضوں نے نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا چیدا زین روزہ کہ مرا دل بگرفت پس یہہ کفر ہی اور اگر کہا کہ ان طاعات
کو اللہ نے کیا ہی عذاب ہمارے لیے اگر تاویل کی اسکی نہیں کافر ہوتا اور اسیطرح اگر کہا کہ اگر نہ فرض کرتا اللہ ان طاعات کو تو ہوتا بہتر ہمارے لیے نہیں کافر ہوتا اگر
تاویل کری اسکی اگر کہی کہ نماز مجھے سزاوار نہیں یا حلال سزاوار نہیں یا نماز کس لیے پڑھوں بیوی بچے تو ر کہتا ہی نہیں یا کہی نماز کو طاق پر رکھا میں نے کافر ہوتا ہی ان سب صورتوں میں
اور بعضے واجبات کفر کی وہ ہیں کہ تعلق ہیں ساتھ علم اور علما کی جیسے بغض رکھا کسی عالم سے بغیر سبب ظاہر کی خوف ہی اوپر کفر کا جسوقت کہ کہا واسطے صلح کروانے والے کی کہ دیدار
اوسکا نزدیک میرے ایسا ہے کہ جیسے دیدار سور کا خوف ہی اوپر کفر کا اور خوف ہی اوپر کفر کا جبکہ برا کہے کسی عالم کو یا فقیہ کو بغیر سبب کے اور کافر ہوتا ہی اس کہنے سے عالم کو کہ ذکر
احمد کا بیچ مقعد علم تیری کی مراد رکہتا ہو علم سے علم دین کا ایک جاہل نے کہا جو کہ علم سیکھتے ہیں وہ داستانیں ہیں کہ سیکھتے ہیں یا کہا یا ہی جو کچھ کہ کہتے ہیں یا کہا
تزویر یعنی فریب ہے یا کہا میں علم حیلہ کا منکر ہوں یہہ سب کفر ہی ایک شخص بیٹھے ایک جگہہ اونچی پر اور پوچھیں لوگ اوس سے مسایل بطریق استہزا کی پہر ماریں اوسکو
ساتھ تکیوں کی اور وہ ہنستے جاویں کافر ہوتے ہیں سب اور اسیطرح اگر نہ بیٹھے جگہہ بلند پر ایک شخص پہرا مجلس علم سے پس کہا اوسکو ایک اور شخص نے کہ کنشت سے آیا ہو
کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام یا کہا کون شخص قادر ہی اوپر ادا اسچیز کی کہ کہتے ہیں عالم کافر ہوتا ہی اگر کہے علم کو بیچ کاسہ کے کیسے نہیں سکتی
یا کہے علم کو کیا کروں میں مجکو چاندی چاہیے جیب میں کافر ہوتا ہی اگر کہے کہ مجکو تنے مشغولی زن و فرزند کی ہی کہ مجلس علم میں نہیں پہنچتا میں پس اسمیں خطرہ عظیمہ ہے اگر
ارادہ کری ساتھ اوسکی سہل جاننے علم کا جسوقت کہ فقیہ ذکر کرتا ہو کچھ علم سے یا روایت کرتا ہو کوئی حدیث صحیح پس کہا دوسرے نے یہہ کچھ نہیں زر دے یا کہا یہہ کلام کس کام
آوے درم چاہیے کہ آج حشمت درم کو ہی علم کس کام آتا ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ فساد کرنا بہتر ہی دانشمندی کرنے سے پس یہہ کفر ہی ایک عورت نے کہا لعنت ہو اوپر خداوند
دانشمندی کی کافر ہوئی ایک شخص نے کہا فعل دانشمند و نکاوہی ہی اور فعل کافروں نکاوہی کافر ہوا کہا بعضوں نے کہ یہہ جب ہے کہ ارادہ کیے جاوین ساتھ اوسکی تمام افعال پس ہوگا تسویہ
درمیان حق و باطل کی ایک شخص جھگڑا ایک فقیہ سے کسی امر میں اور بیان کی فقیہ نے اسکے لیے ایک وجہ شرعی پس کہا اوس جھگڑنے والے نے یہہ دانشمندی ہے کر یعنی نہیں چلنے کے
خوف ہی اوپر کفر کا اگر کہا فقیہ کو ای دانشمندک یا کہا ای علویک نہیں کافر ہوتا اگر نہ ارادہ میں ہوا اوسکی استخفاف دین کا منقول ہی کہ ایک فقیہ نے رکہی کتاب اپنی کسی دکان میں اور چلا گیا
پہر گذرا اوس دکان پر پس کہا دکاندار نے کہ بسولہ فراموش کیا تونے پس کہا فقیہ نے کہ میری کتاب ہے تیری دکان پر بسولہ نہیں پس دکاندار نے کہا کہ بڑہئی ساتھ بسولہ کی لکڑی کاٹتا
ہی اور تم ساتھ کتاب کے حلق لوگوں کی پس شکوہ کیا فقیہ نے اوسکا شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سے پس حکم کیا اونہوں نے ساتھ قتل کرنے اوس شخص کے ایک شخص غصہ کرتا ہی اپنی بیوی پے
اور کہتا ہی اوسکو کہ طاعت اللہ کی کر اور منع کرتا ہے اوسکو گناہ سے پس کہا بیوی نے کہ میں خدا کو اور علم کو کیا جانوں اپنی کو دوزخ میں کہا ہی یعنی کافر ہوئی ایک
شخص سے کہا گیا کہ طالب علم جلتے ہیں اوپر بازوؤں ملائکہ کی پس کہا اوسنے کہ یہہ جہوٹ ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ قیاس ابی حنیفہ کا حق نہیں کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ
الثرید خیر من العلم کافر ہوا اور اگر کہا خیر من اللہ نہ کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی دشمن سے کہ چل میری ساتھ طرف شرع کی اور کہا دشمن نے کہ پیادہ لا تا چلوں مجھے جبر کی نہیں جاتا کافر ہوا اسلیے کہ معاندہ کیا
شرع کا اور اگر کہا میری ساتھ قاضی کی پاس چل ور باقی مسئلہ بدستور نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا کہ ساتھ میری شریعت اور یہہ حیلے مفید نہیں یا کہا پیش نہ چلیں گے یا کہا میری لیے حلوے کچھ کام آوے
شریعت کو کیا کروں پس یہہ سب کفر ہی اور اگر کہا اوسوقت کہ جاری ہی تہی تو نے شریعت اور قاضی کہاں تہا کافر ہوا اور علما متاخرین سے بعضوں نے کہا کہ اگر مراد رکہا ساتھ اوسکی
قاضی شہر کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا کسی سے کہ حکم شرع اس حالت میں یہہ ہے پس کہا اوسنے کہ میں رسم پر کام کرتا ہوں نہ شرع پر کافر ہوتا ہی نزدیک بعض مشایخ کے ایک شخص نے کہا اپنی بیوی
سے کہ کیا کہتی ہی تو کیا ہی حکم شرع کا پس ڈکار لی اوسنے بلند آواز سے اور کہا اینک شرع را پس کافر ہوئی اور جدی ہوئی اپنی خاوند سے ایک شخص پر پیش کیا اوسکی دشمن نے
فتوی ائمہ کا پس رد کیا اوسنے اوسکو اور کہا چہ بار نامہ فتوی آوردہ کہا بعضوں نے کہ کافر ہوتا ہی اسلیے کہ اوسنے رد کیا حکم شرع کو اور اسیطرح اگر نہ کہا کچھ لیکن فتوی کو ڈال دیا
زمین پر اور کہا یہہ کیا شرع ہی کافر ہوا ایک شخص نے فتوی پوچھا ایک عالم سے اپنی بیوی کی طلاق کا پس فتوی دیا اوسنے کہ طلاق پڑ گئی پس کہا فتوی پوچھنے والے نے

کہ مین طرق طلاق کو کیا جانون ان بچون کی چاہیی کہ میری گہر مین ہو کافر ہوا جسوقت کہ آیا ایک دو جہگڑنیوالونمین سے طرف دوسری کی فتوی ائمہ کا پس کہا اوسنی کہ نہین جیسی کہ
فتوی یاد ہون ہی یا کہا نہین عمل کرتی ہم اوسپر ہو گی اوسپر تعزیرا **اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین** ساتہہ حلال و حرام کی اور کلام فاسقون اور فاجرون
وغیر ذلک جسنی اعتقاد کیا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کا کافر ہوا لیکن اگر کہا حرام کو حلال واسطی ترویج متاع کی یا باعتبار جہل کے نہین ہوا کافر اور یہہ جب ہے کہ ہو حرام لعینہ اور روہ اعتقاد
کرتا ہو اوسکو حلال یہانتک کہ ہو گا کفر اور جبکہ ہو حرام لغیرہ پس نہین کفر اور یہی اوسچیز کی کہ ہوتی ہی حرام لعینہ کافر جب ہوتا ہی کہ ہو حرمت ثابت ساتہہ دلیل قطعی کی اور جبکہ ہو حرمت ساتہہ
اخبار احاد کی نہین کفر ہوتا کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال محبوب تر ہی طرف تیری یا دو حرام کہا جو نسا دونمین جلد پہنچی خوف ہی اوسپر کفر کا اور اسیطرح جبکہ کہا مال چاہیی خواہ حلال
خواہ حرام اور اگر کہا کہ جب تک حرام پاؤنمین گرد حلال کی نہ پہرون مین نہین کافر ہوتا اگر صدقی فقیر کو کچہہ مال حرام مین سے اور امید رکہی ثواب کی کافر ہوتا ہی اور اگر جانی فقیر اوسکو
پہر دعا دی اوسکو اور آمین کہی دینی والا پس کافر ہوا کہا گیا ایک شخص سے کہ کہا حلال سی پس کہا اوس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہی میری نزدیک کافر ہوا اور اگر کہا اوسکی
جواب مین کہ اس جہان مین ایک حلال خوار لا تا اوسکو سجدہ کرون مین کافر ہوا کہا کسی سے کہ کہا حلال کہا اوسنی کہ مجکو حرام چاہیی کافر ہوا ایک فاسق کی لڑکی نی شراب پی پہر آئی
اقارب اوسکی اور نثار کین اوسپر درہم کافر ہوئی وہ اور اگر نثار نہ کین ولیکن کہا اونہون نی مبارک ہو تو بہی کافر ہوئی اگر کہا کہ حرمت شراب کی نہین ثابت ہوتی قرآن سی کافر ہوا
ایک شخص نے کہا کہ ثابت ہوتی ہی حرمت اور باوجود اوسکی تو پیتا ہی شراب کیون نہین توبہ کرتا تو کہا کسی از شیر مادر نکشیدہ نہین کافر ہوتا اسلیئی کہ یہہ استفہام ہی یا ستوہ سے اور میان
شراب اور دود کی محبت مین اگر حلال جانی صحبت کرنی اپنی بیوی سی حالت حیض مین کافر ہوا اور اسیطرح اگر حلال جانا اغلام کرنا اپنی بیوی سی اور نوادر مین ہی امام محمد سے
کہ نہین کافر ہوتا وہ دونون مسئلون مین ہو الصحیح ایک شخص نے پی شراب پہر کہا کہ شادی اوسکو ہی کہ ساتہہ شادی ہماری کی شادہی اور کم و کاست اوسکو ہی کہ ساتہہ شادی ہماری کی
شاد نہین ہوتا ہی کافر جسوقت کہ شروع کیا فساد مین اور کہا اپنی یارون سے بیائید تا بکی خوش بریم کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر مشغول ہوا ساتہہ پینی شراب کے اور کہا مسلمانی
آشکارا کرتا ہونمین یا کہا مسلمانی آشکارا ہوئی کافر ہوتا ہی کہا ایک شخص نے فاسقونمین سے اگر اس شراب مین سے تہوڑی سی گر پڑی جبرئیل علیہ السلام ساتہہ پر اپنی کی اوٹہا دے
اسکو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک فاسق کو کہ تو صبح کرتا ہی ہر دن اسحال مین کہ ایذا دیتا ہی تو اللہ کو اور خلق اللہ کو کہا خوب کرتا ہون مین کافر ہوا کہا واسطی گناہونکی کہ یہہ
ایک راہ و مذہب ہے کسی کا فر ہوتا ہی کذا فی المحیط اور تجنیس ناطقی مین ہی کہ صحیح تر یہہ ہے کہ نہین کافر ہوتا ہی وہ ایک شخص مرتکب ہوا ایک صغیرہ گناہ کا پس کہا گیا اوسکو کہ توبہ کر اسسی پس کہا
مینی کیا کیا ہی تاکہ توبہ کرنی چاہیی کافر ہوا جسنی کہا یا طعام حرام اور کہا وقت کہانی کی بسم اللہ نقل کیا امام معروف بمستلے نی کہ وہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا وقت فراغ کی الحمد لله
کہا بعض متاخرین نی کہ نہین کافر ہوتا اور اتفاق ہی اسپر کہ اگر فاسق پیوی اور بسم اللہ کہی اور پیوی کافر ہوئیگا اور ایسیہی بوقت مباشرت زنا کی یا بوقت قمار کی کعبتین لیے اور کہے
بسم اللہ کافر ہوا اگر دو شخص جہگڑین پس کہے ایک اون دونونمین کا لاحول و لا قوۃ الا باللہ پس کہا لاحول بکار نہین یا کہا لاحول کو کیا کرونمین یا کہا لاحول نہین کفایت کرتی کہو تو کیا
یا کہا لاحول را بکاسہ ثرید نتوان کرد یا کہا لاحول بجائی نان سود ندارد کافر ہوتا ہی ان سب صورتونمین اسیطرح جسوقت کہ کہی وقت تسبیح و تہلیل کے اور اسیطرح جسوقت کہ کہی
سبحان اللہ پس کہی دوسرا سبحان اللہ کی تو رونق لی گیا یا کہا پوست باز کردی پس یہہ کفر ہی جسوقت کہ کہا کسیکو کہ لا الہ الا اللہ پس کہا کہ نہین کہتا مین پس کہا بعض
مشایخ نی کہ یہہ کفر ہی اور بعضون نی کہا کہ اگر مراد رکہی ساتہہ اسکی یہہ مین نہین کہتا تیری حکم سی نہین کافر ہوتا اور کہا بعضون نی کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور اگر کہا کہ بگفتن این
کلمہ چہ برسر آوردی تا من گویم کافر ہوتا ہی ایک بادشاہ چہینکا پس کہا واسطی اوسکی کسی نے یرحمک اللہ پس کہا کسی اور شخص نی یرحمک اللہ کہنی والی کو کہ نہ کہہ بادشاہ کی لیی
اسطرح کافر ہوتا ہی یہہ کہنی والا **اور بعضی موجبات کفر وہ ہین کہ متعلق ہین** ساتہہ دن قیامت کے اور اوسچیز کی کہ اوسمین ہے جسنی انکار کیا قیامت کا یا جنت کا یا دوزخ کا
یا میزان کا یا صراط کا یا نامہ اعمال کا کافر ہوتا ہی اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسیطرح ہے ایک شخص نے کہا کہ نہین جانتا مین کہ یہود و نصاری جب اوٹہائی جاوینگی قیامت کو یا عذاب
دیی جاوین کی ساتہہ آگ کی کافر ہوتا ہی اور کافر ہوتا ہی ساتہہ انکار رویت اللہ تعالی کی بعد دخول جنت کی اور ساتہہ انکار عذاب قبر کی اور ساتہہ انکار حشر بنی آدم کی نہ غیر انکی کے
اور نہ ساتہہ کہنی اسکی کی کہ ثواب و عذاب دی جاوی گی روح فقط ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر کہ جہان دوسرا ہے پس کہا اوسنی کہ اوس جہانکی کسنی خبر دی کافر ہوا

ایک شخص کا قرض آتا ہی کسی پر پس کہا اگر نہ دیگا تو قیامت کو لونگا پس کہا قیامت بہی تا بد اگر کہا از راہ حقارت دن قیامت کے کافر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر پس کہا مظلوم
نی آخر قیامت ہست پس کہا ظالم نی فلان خر بقیامت اندر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی قرضدار سی کہ دی دراہم میری دنیا مین اسلیی کہ نہین دراہم ہین قیامت کو
پس کہا دے اور مجکو دس اور اوس جہان مین لی لینا یا دیدونگا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ مجکو ساتہہ محشر کی کیا کام یا کہا نہین ڈرتا مین قیامت سے کافر ہوتا ہی کہا اپنی دشمن
لونگا مین تجسی حق اپنا محشر مین پس کہا دشمن اوسکی نی کہ تو اوس انبوہی مین مجکو کہان پاویگا پس اختلاف کیا ہی مشایخ نی اوسکی کفر مین اور مذکور ہی فتاوی ابو اللیث
مین کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا تمام خوبیان اس جہان مین چاہیین اوس جہان مین جو کچہہ ہو سو ہو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص سے چہوڑ دنیا کو واسطی آخرۃ کی کہا مین نہین چہوڑتا نقد کو
بدلی نسیہ کے کافر ہوا کہا جو کوئی اس جہان مین بے خرد ہوا اوس جہان مین مانند کیسہ دریدہ کی ہوگا کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رح نے کہ یہہ طنز ہی اور تمسخر ساتہہ امر آخرۃ کی پس باعث ہوتا ہے
کفر کہنی والی کا اگر کہا ساتہہ تیری دوزخ مین جاونگا لیکن اندر نہین آنی کا کافر ہوا اگر کہا قیامت مین جب تک کچہہ رضوان کی لیی نہ لیجاویگا دروازہ بہشت کا نہین کہولیگا
کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطی امر بالمعروف کرنیوالی کی کہ کیا غوغا آیا اگر کہا یہہ بطریق رد و انکار کی خوف ہی اوپر کفر کا ایک شخص نی کہا کسی سے کہ فلانی کی گہر مین جا اور
اوسکو امر معروف کر پس کہا اوس شخص نے کہ میرا اوسنی کیا کیا ہی یا کہا کہ مجکو اوس سے کیا وجہ آزار کی ہی یا کہا مینی عافیت اختیار کی ہی مجکو اس فضولی سی کیا کام پس
یہہ سب الفاظ کفر کی ہین اگر کہا واسطی صاحب تعزیت کی ہرچہ از جان وی بکاست بر جان تو زیادہ باد خوف ہی کہنی والی پر کفر کا یا کہا زیادہ کناد پس یہہ خطا
اور جہل ہی اور اسیطرح از جان فلان بکاست و بجان تو پیوست اور اگر کہا وی مرد و جان بتو سپرد کافر ہوتا ہی ایک شخص اچہا ہوا اپنی بیماری سی پس کہا ایک اور شخص نے
فلان خر باز فرستاد پس یہہ کفر ہی ایک شخص بیمار ہوا اور سخت ہوئی بیماری اوسکی اور طویل ہوئی بیماری پس کہا مریض نے اگر چاہی تو ماری تو مجکو مسلمان اور اگر چاہے
تو ماری تو مجکو کافر ہوتا ہی کفر کرنیوالا ساتہہ اللہ کی مرتد دین اپنی سی اور اسیطرح ایک شخص مبتلا ہوا طرح بطرح کی مصیبتون مین پس کہا لیا تونی مال میرا اور لیا تونی فرزند میرا
اور لیا تونی ایسا اور ایسا پس کیا کرتا ہی تو اور کیا باقی رہا کہ نہ کیا تونی اور مانند ان الفاظ کی کہی پس کافر ہوا **اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق**
ہین ساتہہ تلقین کفر کی اور حکم کرنی کی ساتہہ مرتد ہونی کی اور سکہانی ارتداد کی اور مشابہت کرنی کی ساتہہ کفار کی اور اقرار کرنی کی اقرار صحیح یا ہو کنایہ سکہایا ایک
شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا پس ہوتا ہی وہ کافر اگرچہ ہو بطریق لعب کے اور اسیطرح جبکہ حکم کری ایک شخص کسی عورۃ کو یہہ کہ مرتد ہو جاوی اور جدی ہو وی اپنی خاوند سے
ہوتا ہی وہ کافر اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابی یوسف رح سی اور امام ابی حنیفہ رح سی منقول ہی کہ جسنی حکم کیا ایک شخص کو کافر ہونیکا ہوتا ہی حکم کرنیوالا کافر خواہ کافر ہو
مامور یا نہ کافر ہوا کہا ابو اللیث نی جسوقت کہ سکہایا ایک شخص نے کسیکو کلمہ کفر کا ہوتا ہی کافر جسوقت کہ سکہایا جسکو حکم کیا اوسکو اور حکم کیا اوسکو ساتہہ مرتد ہونی کی اور اسیطرح
جسنی سکہایا عورۃ کو کلمہ کفر کا ہوتا ہی وہ کافر جبکہ حکم کری عورۃ کو مرتد ہونیکا کہا امام محمد رح نے جسوقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی یہہ کہ بولی کلمہ کفر کا ساتہہ خوف تلف کرنی کی
یا مانند اسکی کی پس بولا وہ کلمہ کفر کا تین کئی طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ بولا کلمہ کفر کا اور دل اوسکا مطمئن ہے ساتہہ ایمان کی اور نہ خطرہ آیا اوسکی دل مین کچہہ سوا اوسکے
کہ جبر کیا گیا اوسپر بولنی کفر سی پس اسصورت مین نہ حکم کیا جاوی ساتہہ کفر اوسکی کی نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہہ ہے کہ کبہی خطرہ آیا میری دل مین یہہ کہ خبر دون
مین کفر سی بیچ ماضی کی جہوٹ پس ارادہ کیا مینی کفر مستقبل کا واسطی قبول کرنی کلام اوسکی کی اور اسطرح مین حکم کیا جاویگا ساتہہ کفر اوسکی کی قضاءً یہانتک کہ جدائی کردیگا
قاضی اوسمین اور اوسکی بیوی مین اور تیسری طرح یہہ ہے کہ کبہی خطرہ گذرا تہا میری دل مین یہہ کہ خبر دون مین کفر سی ماضی مین جہوٹ مگر یہہ کہ مینی نہین ارادہ کیا اسکا یعنی
خبر دینی کا کفر سی ماضی مین جہوٹ بلکہ ارادہ کیا مینی کفر مستقبل کا واسطی قبول کرنی کلام اوسکی کی اور اسطرح مین کافر ہوتا ہی قضاء مین بہی اور عند اللہ بہی اور جسوقت کہ
جبر کیا گیا یہہ کہ نماز پڑہی طرف اس صلیب کے پہر نماز پڑہی پس وہ تین طرح پر ہی اگر کہا کہ نہین خطرہ گذرا تہا میری دل مین کچہہ اور نماز پڑہی تہی مینی طرف صلیب کے از راہ جبر کے
پس اسصورت مین نہین کافر ہوتا ہی قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میری دل مین یہہ کہ نماز پڑہون مین واسطی اللہ کی نہ واسطی صلیب کے پس اسصورت مین بہی کافر
نہین ہوتا نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میری دل مین یہہ کہ نماز پڑہون مین واسطی اللہ کی پہر ترک کیا مینی اوسکو اور نماز پڑہی مینی صلیب کے لیی پس اسصورت مین

کافر ہوتا ہی قضاءً نہی اور عند اللہ نہی اگر کہا گیا ایک مسلمان کو کہ سجدہ کر بادشاہ کی تئین والا مار ڈالینگے ہم تجکو پس افضل یہہ ہے کہ نہ سجدہ کری جسوقت کہ بولا کلمہ کفر کا
قصداً لیکن وہ اعتقاد کفر کا نہین رکہتا ہی تو کہا بعض علما ہماری نی کہ نہین کافر ہوتا اور صحیح یہہ ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہی جو شخص کہ بولا کلمہ کفر کا اسحال مین کہ وہ نہین جانتا تہا کہ یہہ کلمہ
کفر کا ہی مگر یہہ کہ بولا تہا وہ اپنی اختیار سی کافر ہوگیا نزدیک اکثر علما کی اور معذور نہین ہوتا بسبب جہل کی بیہودہ گو اور ٹہٹہا کرنیوالا جب بولی کفر از راہ استخفاف کی اور ٹہٹہی
اور خوشطبعی کے ہوتا ہی کفر سبکی نزدیک اگرچہ اعتقاد ہو اوسکا خلاف اوسکی جاری ہوا ایک کی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر اسطرح کہ ارادہ کرتا تہا یہہ کہ بولی ایسا لفظ کہ نہین کفر
پس جاری ہوا اوسکی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر نہین ہوتا ہی یہہ کفر سبکی نزدیک کافر ہوتا ہی بسبب رکہنی ٹوپی مجوس کے اپنی سر پر بحسب روایت صحیح کی مگر بسبب ضرورۃ سردی گرمی کے رکہے
تو نہین کافر ہوتا اور کافر ہوتا ہی بسبب باندہنی زنار کی مگر جبکہ کری از راہ فریب دینی کی لڑائی کفار کی مین اور خبر دینی کی واسطی مسلمانون کی اور بسبب اس کہنی کی کہ مجوس بہتر
ہین وہ بہتر ہین سی کہ ہم اوسمین ہین یعنی افعال اونکی بہتر ہین ہماری افعال سی اور بسبب اس کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہی مجوسیہ سی نہ اس کہنی سی کہ مجوسیہ بُری ہی نصرانیہ سی اور کافر
ہوتا ہی بسبب اس کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہی یہودیہ سی اور بسبب اس کہنی کی کہ کرنیوالا کفر کا بہتر ہی اوس چیز سی کہ تو کرتا ہی بعضون کی نزدیک مطلق اس کہنی سی کافر ہوتا ہی اور مقید
کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نی ساتہہ اسکی کہ قصد کری اچہا جاننا کفر کا نہ بُرا جاننا معاملہ اسکیکا اور کافر ہوتا ہی بسبب نکلنی کی طرف نوروز مجوس کی واسطی موافقت اونکی کی ساتہہ
انکی بیچ اوس چیز کی کہ کرتی ہین وہ اوس دن مین اور بسبب خریدنی کی دن نوروز کی ایسی چیز کہ نہین خریدتا تہا اوسکو پہلی اوسکی واسطی تعظیم نوروز کی نہ واسطی کہانی اور پینی کی اور
بسبب تحفہ بہیجنی کی اوس دن واسطی مشرکون کی اگرچہ انڈا بہیجی واسطی تعظیم اوس دن کی نہ بسبب قبول کرنی دعوۃ مجوسی کی وقت مونڈن ہونی فرزند اوسکی کی اور کافر ہوتا ہی
بسبب اچہا جاننی امر کفار کی اتفاقاً یہانتک کہ کہا ہی علمائی کہ اگر کوئی کہی کہ نہ بولنا وقت کہانا کہانی کی مجوس کی ہان اچہا ہی یا نہ ساتہہ سلانا بیوی کا حالت حیض مین مجوس
کی ہان اچہا ہی پس وہ کافر ہی ایک شخص نی ذبح کیا بسبب وجاہت کسی شخص کے بیچ وقت خلعت کی یا ایسی اخروٹ اور مانند انکی کی یہہ کفر ہی اور جانور ذبح کیا ہوا مردار ہی
کہ نہ کہایا جاوی اگر ذبح کیجائی گائین یا اونٹ بیچ جگہہ تقرب بغیر اللہ کی بسبب آنی حاجیون کی یا غازیون کی کہا ایک جماعت نی علما سی کہ یہہ کفر ہی اور جو جانور کہ نامزد کیا
گیا او شہرہ دیا گیا تقرب اور تعظیم کی لیے بنام غیر خدا تعالی کی وہ حرام ہی جیسی کہ عوام جاہل مین دستور ہی کہ یہہ بکرا شیخ سدو کا یا یہہ گای سید احمد کبیر کی یا یہہ بکرا توپ کا یا یہہ مرغا
مدار صاحب کا یا جانور ذبح کرنا قبرون بزرگون کی پاس یا کنارہ دریا کی یا بالطریق بہوگ کی ساتہہ نام جنون کی پس کرنیوالا انکا مرتد کافر ہی اور یہہ ذبیحہ مردار اور حرام ہی اگرچہ
وقت ذبح کی نام خدا [illegible] بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بہی حرام ہی اسواسطی کہ پہلی سی یہہ جانور غیر خدا کی نام پر مشہور ہو چکا پہر وقت ذبح کرنیکی نام خدا کا کچہہ فائدہ نہین
دیتا جیسی اشباہ و نظائر اور تنویر الابصار اور در مختار اور منح الغفار اور فتاوی عالمگیری اور مطالب المومنین وغیرہ مین مذکور ہی بلکہ در مختار مین شرح وہبانیہ اور ذخیرہ
سی نقل کیا ہی کہ کرنیوالا اس فعل کا جمہور علما کی نزدیک کافر ہی اور مطالب المومنین مین لکہا ہی ابو حفص کبیر ابو علی دقاق اور عبد اللہ کاتب اور عبد الواحد اور
ابو الحسن نوری وغیرہ نی کہ علما نامدار اور مجتہد روزگار تہی فتوی اسپر دیا ہی کہ ذبح کرنیوالا اسکا کافر ہی اور ذبیحہ اوسکا حرام ہی اور تفسیر نیشاپوری مین ذکر کیا کہ ساری
علما اتفاق رکہتی ہین اسپر کہ جو مسلمان نی ذبح کیا ذبیحہ اور قصد کیا تقرب اور تعظیم اوسمین سوا خدا کی تو وہ شخص مرتد ہوا اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا سا ہے اور حدیث
صحیح مین وارد ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ جو ذبح کری واسطی تقرب چاہنی غیر خدا کی جیسی کہ مشکوۃ شریف وغیرہ مین مذکور ہی اور تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر و ما اہل لغیر اللہ
کی مولانا شاہ عبد العزیز محدث رح نی لکہا ہی کہ وہ جانور کہ جو شہرہ دیا گیا سوائی نام اللہ کی خوک سی بدتر اور مردار ہی پہر جو کوئی اس مسئلہ کو خوب تحقیق کیا چاہی تو تفسیر
عزیزی مولانا موصوف مرحوم کی مین دیکہی تسلی ہو جائیگی اس مقام مین مسلمان منصف کو اسقدر کافی ہی اور دل کا مالک اللہ اور وہی ہادی ہی ایک عورت نی باندہی
اپنی کمر پر رسی اور کہا یہہ زنار ہی کافر ہی ایک شخص نی کہا کہ کافری کرنی بہتر ہی خیانت کرنی سی اکثر علما اسپر ہین کہ کافر ہوتا ہی اور اسپر فتوی دیا ہی ابو القاسم صفار
رح نی ایک شخص نی مارا عورۃ کو پس کہا عورت نی کہ نہین ہی تو مسلمان پس کہا مرد نی ہان مین نہین مسلمان نہین ہوتا ہی کافر اس سی اور بعضی علما ہمارے سی
منقول ہی کہ ایک شخص کو کہا گیا کہ آیا نہین ہی تو مسلمان اوسنی کہا کہ نہین ہوتا ہی یہہ کفر ایک عورۃ نی کہا اپنی خاوند سی کہ نہین ہی تجکو حمیۃ اور نہ دین اسلام کہ

راضی ہوتا ہی تو ساتھہ خلوۃ میری کی اجنبیون ساتھہ پس کہا خاوند نی کہ نہین مجکو حمیت اور نہ دین اسلام پس کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی ایک شخص نی کہا اپنی بیوی سی
یا کافرہ یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا عورت نی ایسیہی ہون مین یا کہا ایسیہی ہون مین طلاق دیدی مجکو یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیری ساتھہ نرہتی یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیری ساتھہ
صحبت نرکہتی یا کہا تو مجکو نرکہتا کافر ہوئی اور اگر کہا کہ اگر مین ایسیہی ہون تو مجکو مت رکہہ نہین کافر ہوتی اور اگر کہا عورت نی اپنی خاوند سی یا کافر یا یہودی یا مجوسی پس کہا
خاوند نی ایسا ہی ہون مین مجہسی باہر آ یا کہا اگر ایسا نہوتا تو تجکو نرکہتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا ہون مین میرے ساتھہ نرہ صحیح یہہ ہے کہ نہین کافر ہوتا
اور اگر کہا ایک راہ چینیم یا من مباش پس ظاہر تر یہہ ہی کہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اوسنی ایسا ہی ہون میرے ساتھہ
صحبت نرکہہ یا کہا اگر ایسا نہوتا تو تیری ساتھہ صحبت نرکہتا آخر تک پہنچنے تک ذکر کیسی ہمنی الفاظ پس اسکا حکم ہی مانند حکم خاوند بیوی کی ہی ایک شخص نی ارادہ کیا ایک کام
کرنیکا پس کہا اوسکو بیوی اوسکی نی اگر یہہ کام کری تو کافر ہو پس کیا وہ کام خاوند نی اور نہ التفات کی طرف عورت کی نہین کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا
عورۃ نی مین نہین بلکہ تو ہی یا کہا عورت نی اپنی خاوند کو یا کافر پس کہا خاوند نی بلکہ تو ہی نہین واقع ہوتی درمیان اونکی فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر
یا اجنبی عورت کو کہا یا کافرہ اور نہ کہا مخاطب نی کچہہ یا کہا اپنی عورت سے یا کافرہ اور نہ کہا عورت نی کچہہ یا کہا عورۃ نی اپنی خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوند نی کچہہ نہی فقیہ ابوبکر اعمش بلخی کہتی کہ کافر ہوتا ہے
اوسکا کہنے والا اور کہا سوا اونکے علماء بلخ رح نی کہ نہین کافر ہوتا اور مختار واسطی فتوی کی بیچ جنس ان مسائل کی یہہ ہے کہ اسطرح کا کہنے والا اگر ارادہ کرتا ہی برا کہنا اور نہین اعتقاد کرتا
اوسکو کافر نہین کافر ہوتا اور اگر اعتقاد رکہتا ہے اوسکو کافر پہر خطاب کرتا ہی اوسکو ساتھہ اسکی بنا بر اعتقاد اپنی کی کہ یہہ کافر ہی کافر ہوتا ہی ایک عورت نی کہا اپنی بچہ کو ای
مغ بچہ یا ای کافر بچہ یا ای جہود بچہ کہا اکثر علماء نی کہ نہین ہوتا یہہ کفر اور بعضون نی کہا کہ کفر ہی اور اگر کہی مرد نی یہہ الفاظ اپنی بچہ کو اختلاف کیا ہی علماء نی اسمین بہی اور
صحیح تر یہہ ہی کہ وہ نہین کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کری ساتھہ اوسکی کفر نفس اپنی کا اور اگر کہا اپنی جانور کو ای کافر خداوند نہین کافر ہوتا بالاتفاق اور جسوقت کہی واسطی غیر
اپنی کی یا کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہی لبیک کافر ہوتا ہی اور اسیطرح جسوقت کہی آری ہمچنین گیر کافر ہوتا ہی اور اگر کہا تو ہی خود اور نہ کہا کچہہ اور سکوت کیا نہین کافر
ہوا کہا کسی سے بیم بود کہ کافر شدمی یا کہا ڈرا مین یہہ کہ کافر ہو جاؤن نہین کافر ہوا اگر کہا کہ اتنا ستایا تو نی کہ کافر ہونا چاہا مینی کافر ہوا ایک شخص نی کہا یہہ زمانہ مسلمانی اختیار
کرنیکا نہین زمانہ کافری کا ہی کہا بعضون نی کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیط نی کہ یہہ نہین ہی صواب میری نزدیک ایک مسلمان اور مجوسی ایک جگہہ مین تہی پس پکارا ایک
شخص نی مجوسی کو کہ یا مجوسی پس جواب دیا اوسکو مسلمان نی اگر تہی دونون ایک کام مین اوس پکارنیوالی کی اور گمان کیا مسلمان نی کہ وہ پکارتا ہی مجکو بسبب اوس کام
کی نہین لازم آویگا اوسکو کفر اور اگر نہین تہی دونون ایک کام مین خوف ہی اوپر اوسکی کفر کا ایک مسلمان نی کہا انا ملحد یعنی مین ملحد ہون کافر ہوا اور اگر کہا کہ نہین جانتا تہا
مین کہ یہہ کفر ہی نہین معذور ہوگا بسبب اسکے ایک شخص بولا ایک کلمہ گمان کیا قوم نی کہ وہ کفر ہی اور نہین تہا وہ کفر حقیقت مین پس کہا گیا اوسکو کہ کافر ہوا تو اور طلاق
ہوئی تیری بیوی پر پس کہا اوسنی کافر شدہ گیر و زن طلاق شدہ گیر کافر ہوتا ہی اور جدی ہو جاتی ہی اوس سی بیوی اوسکی ایک شخص نی کہا کہ مین فرعون ہون یا
ابلیس ہون پس وہ کافر ہو جاتا ہی ایک شخص نی نصیحت کیے ایک فاسق کو اور بلایا اوسکو طرف توبہ کی پس کہا اوسنی اوسکو از پس اینہمہ کلاہ مغان بر سر نہم کافر ہوتا ہے
کہا ایک عورت نی اپنی خاوند سی کہ کافر ہونا بہتر ہی تیری ساتہہ ہونی سی کافر ہوئی عورت ایک عورت نی کہا کافرم اگر چنین کار کنم کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل رح نے
کہ کافر ہوئی وہ عورت اور جدی ہوتی ہی اپنی خاوند سی فی الحال اور کہا قاضی امام علی السغدی نی کہ یہہ تعلیق و یمین ہی کفر نہین اگر کہا ایک عورت نی اپنی خاوند
سی کہ اگر ظلم کریگا تو مجہپر بعد اسکی یا کہا اگر نہ خریدیگا تو میری لیے ایسی چیز تو کافر ہو جاؤنگی مین کافر ہوئی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تہا مین مجوسی مگر یہہ کہ مسلمان ہو گیا
مین بطریق تمثیل کی اور نہ اعتقاد کیا اوسکا حکم کیا جاوی ساتھہ کفر اوسکی کی جسوقت کہ سجدہ کیا واسطی ایک آدمی کی سجدہ تحیہ کا نہین کافر ہوتا اگر کہا ایک مسلمان کو کہ خدائے
عزوجل مسلمانی تجہسی لیوی اور کہا دوسری نی آمین کافر ہوئی دونون ایک شخص نی ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اوسنی کہ مین مسلمان ہون مجکو مت ستا پس کہا ایذا دینی والے
نی کہ چاہ مسلمان رہ چاہ کافر کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کافر باشی مرا چہ زیان لازم آتا ہی اوسکو کفر ایک کافر مسلمان ہوا اور دین اوسکو لوگون نی چیزین پس کہا ایک مسلمان

نے کہا تمنا کی وہ شخص کافر ہوتا تا مسلمان ہوتا اور لوگ اوسکو کچھہ دیتی یا آرزو کی اسکی دل مین پس کافر ہوا ایک شخص نے آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ شراب کو نہین کافر ہوتا اور اگر
آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ ظلم کو اور زنا کو اور قتل نفس کو ناحق پس کافر ہوا اسلیے کہ یہہ چیزین کسی وقت مین نہین حلال تہین پس پہلی صورت مین آرزو کی اوسچیز کی کہ
نہین محال اور دوسری صورت مین آرزو کی اوسچیز کی کہ وہ محال ہی اور اسپر مبنی ہی یہہ کہ اگر آرزو کری کہ نہ ہوتی مناکحت درمیان بہائی اور بہن کی حرام نہین کافر
ہوتا اسلیے کہ آرزو کی اوسچیز کی کہ نہین محال اسلیے کہ وہ حلال تہا ابتدا مین پس حاصل یہہ کہ جو چیز کہ تہی حلال ایک زمانہ مین پہر ہو گئی حرام اور آرزو کی یہہ
نہوتی حرام نہین کافر ہوتا ایک مسلمان نے دیکہا ایک نصرانیہ فربہ کو پس آرزو کی یہہ کہ ہوتا وہ شخص نصرانی تا کہ نکاح کرتا اوس سی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی سے
کہ میری حق پر مدد کر پس کہا اوسنے کہ حق پر ہر کوئی مدد کرتا ہی مین تیری ناحق پر مدد کرونگا کافر ہوتا ہی کہا کہ پیدا کیا مین نے اس درخت کو اسکہتی سی کافر نہین ہوتا
اسلیے کہ ارادہ کیا جاتا ہی ساتہہ پیدا کرنیکی اسمقام مین عادۃ بونا درخت کا یہانتک کہ اگر ارادہ کری حقیقت پیدا کرنی کی کافر ہوتا ہی کہا جب تک فلانا بر جاہی
پاکتا جب تک کہ میری ہیچ بازو مٹی زمین پر جا مین محکور روزی کم نہ دی کہا بعضے مشایخ ہمارے نے کہ کافر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ خوف ہی اوسکے کفر کا کہا دردیشے
بدبختی ہی پس یہہ خطاء عظیم ہی دیکہا دائرہ گرد چاند کی کہا کہ مینہ برسیگا اسحال مین کہ دعوی کرتا ہی علم غیب کا اس کہنے سی کافر ہوتا ہی کہا نجومی نے کہ تیری بیوی حاملہ ہے
اور اوسنے اعتقاد کیا اوسکی کہنی پر کافر ہوا اگر چلا یا الو پس کہا مرجاونگا بیمار یا کہا بار گران ہو ویگا یا بولا عقعق پس پہر آیا سفر سی اختلاف کیا ہی مشایخ نے اوسکے
کفر مین ایک شخص نے کہا قول ممنوع پس کہا اوسکو ایک اور شخص نے کیا کرتا ہی تو لازم آیا تجہپر کفر کہا کیا کرون مین اوسوقت کہ لازم آیا مجکو کفر کافر ہوتا ہی پڑہتا ہے
ایک شخص نہی مقام ضاد کی اور اصحاب الجنۃ کی جگہہ اصحاب النار کی نہین جائز امامت اوسکے اور اگر قصد پڑہا کافر ہوتا ہی خوف ہی کفر کا اوسپر کہتا ہی قسم ہے زندگی کا
میری کی اور زندگانی تیری کی اور مانند اسکی کی جبکہ کہی کہ رزق اللہ کی طرف سے ہی ولیکن بندہ سی جنبش چاہتا ہی پس کہا بعضون نے کہ یہہ مشرک ہی ایک شخص نے
کہا کہ مین بری ہون ثواب و عذاب سے پس تحقیق کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو کچھہ فلانا کہیگا کرونگا مین اگرچہ سب کفر کہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ مین مسلمانی
سی بیزار ہون پس کہا گیا کہ تحقیق کافر ہوتا ہی منقول ہی کہ بیچ زمانہ مامون خلیفہ کی پوچہا گیا ایک فقیہ حال اوس شخص کی سی کہ قتل کیا ایک جلاہہ کو کہ کیا
واجب ہے اسپر پس کہا تغازیت واجب ہے پس حکم کیا مامون نے ساتہہ مارنے فقیہ کی یہانتک کہ مرگیا اور کہا کہ یہہ ٹہٹہا ہی ساتہہ شرع کی اور ٹہٹہا ساتہہ احکام
شرع کی کفر ہی اگر کہی ایک فقیر کو مثر اسحال مین کہ وہ سیاہ کملی والا ہی پس یہہ کفر ہی جسنی کہا سلطان زمانی ہمارے کو عادل کافر ہوا ساتہہ اللہ کی کذا قال
الامام علم الہدی ابو منصور الماتریدی رح اور بعضون نے کہا کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا ایک ظالم کو اے خدای کافر ہوتا ہی اور کہا اے بار خدای اکثر مشایخ
اسپر ہین کہ وہ نہین کافر ہوتا اور ہو المختار پوچہی گئی صفار حال ان خطیبون کی سی کہ خطبہ پڑہتی ہین منبرون پر دن جمعہ کے اور کہتی ہین القاب سلاطین العادل الاعظم
شہنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم سلطان ارض اللہ مالک بلاد اللہ معین خلیفۃ اللہ آیا جائز ہی علی الاطلاق و التحقیق یا نہین کہا نہین اسلیے کہ بعض الفاظ
اسکی کفر ہین اور بعضی معصیت اور کذب لفظ شہنشاہ خصائص اسمای اللہ کی سی ہی بدون صفت اعظم کی اور نہین جائز وصف کرنا بندونکو ساتہہ اسکی اور مالک
رقاب الامم پس یہہ کذب محض ہی اور سلطان ارض اللہ اور مانند اسکی کی پس یہہ کذب محض ہی کہا امام ابو منصور رح نے کہ اگر کوئی زمین بوس کری کسیکے آگی یا جہکاوے
اوسکی یا جہکاوی سر اپنا نہین کافر ہوتا اسلیے کہ وہ ارادہ کرتا ہی تعظیم اوسکی کا نہ عبادت اوسکیکا اور کہا سوا اسکی اور مشایخ رح ہمارے نے کہ اگر سجدہ کری کوئی ان جابرونکو پس وہ
کبیرہ ہی کبائر سی آیا کافر ہوتا ہی یا نہین کہا بعضی عالمون نے کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور کہا اکثر اونے کہ یہہ کئی وجہون پر ہی اگر ارادہ کیا ساتہہ اوسکی عبادت کا کافر ہوتا ہی اور اگر
ارادہ کیا ساتہہ اسکی تحیۃ کا نہ کافر ہوا اور حرام ہی یہہ اوسپر اور اگر نہوا اوسکی لیے کچہہ ارادہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر اہل علم کی اور جو منازمین کا قریب ہے سجدہ کے مگر یہہ وہ خفیف
تر ہی کہنی خسارہ اور پیشانی کی سے اس مین بر کافر ہوتا ہے ساتہہ اعتقاد کرنی اسکی کہ خراج ملک سلطان ہی اور اگر کوئی کسی سے بدی کری اور وہ کہی کہ مین یہہ بدی تیری طرف سے جانتا ہون
حکم خدا سی کافر ہوتا ہی اگر کوئی بوقت پہننی خلعت بادشاہ کی اور بوقت مبارکبادی کے واسطی پہننی خلعت کے اور رضا اوسکی کی قربانی کریگا کافر ہوگا اور یہہ قربانی مردار ہوگی

اور کہا اوسکا روا ہوگا یہہ جو ہماری زمانہ مین شایع ہوا ہی اور اکثر عورتین مسلمان اسمین مبتلا ہین کہ وقت نکلنے چیچک کے اوسکی نام کی ایک صورت مقرر کی ہی اور اوسکو پوجتی
ہین اور شفا لڑکونکی اوس سے چاہتی ہین اور اعتقاد کرتی ہین کہ یہہ تہہراس لڑکی کو شفا دیتا ہی وہ عورتین ساتہہ اس فعل و اعتقاد کی کافر ہوتی ہین اور خاوند انکی کہ اس
فعل پر رضامند ہین وہ بہی کافر ہوتی ہین اور دوسری اسی جنس سی ہے کہ پانی کی کنارہ پر جاتی ہین اور پانی کو پوجتی ہین ساتہہ نیت پانی کی کہ رکہتی ہین بکری کنارہ
پانی پر ذبح کرتی ہن یہہ پوجنی والی پانی کی اور ذبح کرنیوالی بکری کی کافر ہوتی ہین اور بکری مردار ہوتی ہی کہا اوسکا روا نہین اور اسیطرح جو گہر مین صورتین شاہی اور
جیسی کہ معمول پوجنی گہر ونکا ہی اور اوسکو پوجتی ہین اور بوقت بیاہنی لڑکی کی ساتہہ شنگرف کی نقش کرتی ہن اور تیل ڈالتی ہین اور اوسکو نام ایک بت کی کہ اوسکو بہوانے
کہتی ہین پوجتی ہین اور مانند اسکی کی جو کچہہ کہ کرتی ہین بسبب اسکے کافر ہوتی ہین اور اپنی خاوند سی جدا ہوتی ہین اگر کہی کہ اس زمانہ مین جبتک خیانت کرون اور جہوٹ نہ بولون
دن نہین کٹتا اور یا کہی کہ جب تک خرید و فروخت مین جہوٹ نہ بولیگا تو روٹی کہانیکو نہ ملی گی اور یا کسیکو کہی کہ کیون خیانت کرتا ہی تو وہ یا کیون جہوٹ بولتا ہی تو وہ
کہی کہ اس سے چارہ نہین ان الفاظ سی کافر ہوتا ہی اگر کسی کو کوئی کہی کہ جہوٹ نہ بول پس وہ کہی کہ یہہ سخن راست تر ہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سی کافر ہوتا اگر کوئی
غصہ ہوا اور دوسرا کہی کافر ہی بہتر ہی اسلام سی کافر ہوا اور اگر کوئی ایک بات ممنوع کہی اور دوسرا کہی کیا کہتا ہی تو تجہپر کفر لازم آتا ہی وہ کہی کیا کریگا تو اگر مجہپر کفر لازم ہوگا
کافر ہوگا جسکی دل مین خطرہ گذرا اوسچیز کا کہ باعث کفر ہی اگر بولا اوسکو اسحال مین کہ وہ برا جانتا ہی اوسکو پس یہہ محض ایمان ہی اور جسوقت کہ قصد کیا کفر کا اگرچہ بعد سو برس کے
ہوگا فرہوجاتا ہی فی الحال ایک شخص کفر بولا اپنی زبانسی بخوشی اور دل اوسکا ثابت ہی ایمان پر ہوگا کافر اور نہین ہوگا مومن عند اللہ جو کلمہ ایسا ہو کہ اوسکی کفر ہونی مین اختلاف
ہو تو کہنی والا اوسکا حکم کیا جاوی ساتہہ تجدید نکاح کی اور توبہ کی اور رجوع کرنی کی اوس سی بطریق احتیاط کی اور جو الفاظ کہ جو کہ کر ہون اور نہ باعث ہون کفر کی
پس بولنی والا انکا مومن ہی علی حالہ اور نہ حکم کیا جاوی ساتہہ تجدید نکاح کی اور رجوع کی اس سے جسوقت کہ ہون مسئلہ مین کئی وجہین باعث کفر کی اور ایک وجہ منع
کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہی کہ میل کری طرف اس وجہ کی مگر جسوقت کہ تصریح کری ساتہہ ارادہ کی کہ ثابت کری کفر کو تو نہین نفع دیگی اوسکو تاویل اوسوقت کذا فی
البحر الرائق پہر اگر ہو نیت کہنی والی کی وہ وجہ کہ منع کری کافر ہونی کو پس وہ مسلمان ہی اور اگر ہو نیت اوسکی وہ وجہ کہ باعث ہو تکفیر کی نہین نفع دیگا اوسکو فتوی
مفتی کا اور حکم کیا جاوی ساتہہ توبہ اور رجوع کی اس سے اور ساتہہ تجدید نکاح کی اپنی بیوی سی کذا فی المحیط لایق ہی مسلمانکو پڑہا کری اس دعا کو صبح و شام اسلیے کہ یہہ
بچنی کی اس ورطہ کی سبب ہی عن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا یہہ ہے اللہم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم کذا فی الخلاصہ الحمد
للہ تمام ہوئی موجبات کفر کی فتاوی عالمگیری سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا لائی گئی حضرت علی رضہ کی پاس زندیق پس جلا دیا اونکو پس پہنچی یہہ خبر ابن عباس کو
پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین اونکو واسطی منع فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نہ عذاب کرو ساتہہ عذاب خدا کی کہ جلانا ہی اور البتہ قتل کرتا مین اونکو بموجب فرمانی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص بدل ڈالی اپنا دین پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** زندیق اصل مین کہتی ہین ایک قوم مجوس کو کہ تابع ہین کتاب
زند کی کہ زردشت مجوس نے بنائی ہی اور اب زندیق کہتی ہین ہر ملحد فی الدین کو اور یہان مراد زندیقوں سی مرتد ہین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قوم تہی عبد اللہ ابن سبا کی
یارونمین سے کہ ظاہر کیا تہا اونہون نی اسلام کو واسطی طلب کرنی فتنہ کی اور گمراہ کرنی امت کے اور دعوی خدائی کا کیا تہا بیچ حق حضرت علی رضا کی پس پکڑا حضرت علی رضی نی اونکو
اور طلب توبہ کی پس توبہ نہ کی اونہون نی کہدوایا حضرت علی نی اونکی لیی گڑہا اور جلوائی اوسمین آگ اور حکم کیا اونکی ڈالنیکا اوسمین اور آیا ہی کہ جب قول ابن عباس کا حضرت علی
رضا کو پہنچا تو کہا اونہون نی کہ سچ کہا ابن عباس نے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ امر حضرت علی نی ساتہہ اجتہاد کی کیا تہا بسبب کسی مصلحت کے کہ یہہ اور مفسد انکی مثل باز رہین اس
حرکت سے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق آگ نہین عذاب کرتا ساتھہ اوسکی مگر اللہ تعالی یعنی نہ چاہیی عذاب کرنا ساتھہ آگ کے
کیسیکو سوا اللہ تعالی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** علیؓ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی اٰخر الزمان حداث
الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما
یمرق السہم من الرمیۃ فاینما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرًا لمن قتلہم یوم القیمۃ متفق علیہ
اور روایت ہی علی رضؓ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی قریب ہے کہ نکلی گے ایک قوم آخر زمانی مین نوجوان ہلکی عقلون کی کہینگی بہترین قول خلق کی سی نہ تجاوز
کریگا ایمان اونکا یعنی نماز اونکی حنجر گردن اونکی سی یعنی قبول نہین ہونی کی نکل جاوین گی دین سی یعنی اطاعت امام سی جیسا نکلجاتا ہی تیر شکار سی پس جہان ملو تم اونسی
پس قتل کرو اونکو پس تحقیق اونکی قتل مین ثواب ہی دن قیامت کی واسطی اوس شخص کے کہ قتل کری اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بہترین قول خلق کی سی یعنی
نقل کرینگی بہترین قول کہ کلام کرتی ہی ساتھہ اوسکی خلایق مراد اس سی قرآن عظیم ہی اور جاننا چاہیی کہ مشکوۃ کی نسخو مین تو من خیر قول البریۃ ہی ساتھہ تقدیم لفظ خیر کی لفظ
القول پر اور معنی اسکی ذکر کیی گئی اور مصابیح مین من قول خیر البریۃ ہی یعنی نقل کرینگی قول بہترین خلق کا کہ مراد اوس سی حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور اول
مناسب تر ہی بسبب اسکی کہ واقع ہوا ہی احادیث مین بیچ شان خوارج کی کہ قرآن پڑہین گی اور تمسک کرینگی ساتھہ اوسکی اور تاویلین باطل کرینگی اور جیسا نکلجاتا ہے
الخ یعنی جیسی کہ تیر شکار مین سی نکلجاتا ہی اور آلودہ نہین ہوتا خون مین بسبب جلدی ہیٹہ کر نکلجانی کی اسیطرح وہ اطاعت امام سی نکل جاوینگی اور طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ
داخل ہونا اونکا دین مین اور نکلجانا اونکا اوس سی اور نہ ٹہری رہنا دین کی کسی بات پر مانند اوس تیر کی ہی کہ داخل ہوا شکار مین پہر نکل گیا اوس سی اور نہ لگا اوسکو شکار
مین سی کچہہ اور یہہ بیان ہی اون خوارج کا کہ نہین اطاعت کرتی امام کی اور لڑتی ہین ساتھہ لوگونکی تلوار سی اور اول ظہور اونکا حضرت علی رضؓ کی عہد مین ہوا یہانتک کہ
قتل کیا اونہون نی بہتونکو اونمین سی کہا خطابی نی کہ اجماع ہی علماء مسلمین کا اسپر کہ خوارج باوجود گمراہی کی مسلمانونکی فرقو نمین سی ہین اور جائز ہی نکاح کرنا اونسی اور کہانا
جانورون ذبح کیی ہوئی اونکی کا اور قبول کرنا گواہی اونکی کا اور حضرت علی رضؓ سی لوگون نی پوچہا کہ آیا وہ کافر ہین اونہون نی فرمایا کہ کفر سی بہاگی ہین وہ یعنی
پس کافر کیونکر کہین ہم اونکو پہر کہا گیا کہ یا وہ منافق ہین اونہون نی فرمایا کہ منافق نہین یاد کرتی ہین اللہ کو مگر تہوڑا سا اور خوارج یاد کرتی ہین اللہ کو صبح و شام کہا گیا
کہ کون ہین وہ فرمایا کہ ایک قوم ہی کہ پہنچا اونکو فتنہ پس اندہی اور بہری ہوگئی انتہی اور مذہب خوارج کا یہہ ہی کہ بندہ بسبب کرنی گناہ کبیرہ کی بلکہ صغیرہ کی بہی کافر ہوتا ہی ع
وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یکون امتی فرقتین فیخرج من بینہما مارقۃ یلی
قتلہم اولاہم بالحق رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہو گی امت میری دو فرقی
پس نکلی گی درمیان اونکی سی ایک جماعت نکلنی والی والی ہوگا اونکی مارنی کا جو بہت نزدیک ہوگا ساتھہ حق کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد دو فرقون سی ایک
فرقہ حضرت علی کا اور ایک فرقہ معاویہ کا اور ایک فرقہ نکلا ان دونون کی درمیان سی اونکو خارجی کہتی تہی اونکی مارنی اور دفع کرنی کی طرف متوجہ ہوئی حضرت علیؓ
کہ بہت نزدیک تہی ساتھہ حق کی ؀ مولانا من الشروح **وعن** جریر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع لا ترجعن بعدی
کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض متفق علیہ اور روایت ہی جریر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین نہ پہر جائیو پیچہی میری کافر ہو کر مارنی بعض تمہارا
گردن بعضی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مارنی بعض تمہارا الخ یہہ استیناف ہی یعنی جدا جملہ ہی کہ وارد ہوا ہی بیان نہی کی لیی گویا پوچہنی والی نی پوچہا کہ کیونکر پہر جاتے
کافر ہو کر پس کہا گیا کہ مارنی بعض تمہارا گردن بعض کی مراد یہہ ہی کہ یہہ فعل کافرونکا سا ہی یا یہہ قریب کر دیتا ہی اور پہنچا دیتا ہی طرف کفر کی ع **وعن** ابی بکرۃ عن
النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا التقی المسلمان حمل احدہما علی اخیہ السلاح فہما فی جرف جہنم فاذا قتل احدہما صاحبہ دخلا جمیعا وفی روایۃ
عنہ قال اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار قلت ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ کان حریصا علی قتل صاحبہ متفق علیہ

اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ملین دو مسلمان اسحال مین کہ اوتہاوی یعنی کہینچی ایکا ایک اپنی بہائی پر ہتیار پس وہ دونون بیچ کنارے دوزخ کی ہین پس جسوقت کہ قتل کری ایک ان دونون مین اپنی یار کو داخل ہونگی دونون دوزخ مین آگہتی اور بیچ ایک روایت کی ابی بکرہ سی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہ ملین دو مسلمان ساتہہ تروار دن اپنی کی پس قاتل اور مقتول دونون آگ مین ہونگی کہا مینی یہہ حکم بیچ حال قاتل کی ظاہر ہی یعنی اسلیی کہ وہ ظالم ہی پس کیا حال ہی مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہی کیونکر داخل ہوگا وہ دوزخ مین فرمایا وہ تہا حرص رکہنی والا اوپر قتل کرنی صاحب اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** داخل ہونگی دوزخ مین اکہتی لکہا ہی علمار نی کہ یہہ اسصورت مین ہی کہ ایک بہی اون دونون مین سی حق پر نہو اور اگر ایک حق پر ہوگا تو داخل آگ مین وہی ہوگا کہ باطل پر ہی اور یہہ بہی اسصورت مین ہی کہ صادر نہو قتل اشتباہ اور التباس اور تاویل سی آور حرص کہنی والا لخ کہا ابن ملک نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیچ حرص کرنی کی فعل حرام پر مواخذہ ہوتا ہی اور قصد دونون کا تہا کہ قتل کرین اگر قصد دفع کرنیکا نفس اپنی سی ہوتا تو مواخذہ نہوتا اسلیی کہ وہ مشروع ہی ع ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَاَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَاتُوا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوا وَفِي رِوَايَةٍ فَسَمَّرُوا اَعْيُنَهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کتنی ایک شخص قبیلہ عکل کی سی مسلمان ہوئی پس موافق نپایا اونہون نی ہوا مدینہ کو یعنی وہانکی ہوا موافق نہ آئی اونکو اور بیمار ہوگئی کہ پہول گئی پیٹ اونکی اور زرد ہوگئی رنگ پس حکم فرمایا حضرت نی اونکو کہ جارہین زکوۃ کی اونٹونمین کہ باہر رہتی تہی شہر سی اور پیوین پیشاب اونکی اور دودہ اونکی پس کیا اونہون نی یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس تندرست ہوئی پہر مرتد ہوئی اور قتل کیا اونہون نی اونٹو چرانیوالونکو اور ہانک لی گئی اونٹ پس بہیجی حضرت نی اونکی پیچہی یعنی کتنی ایک سوار پس لائی گئی وہ پس کاٹی ہاتہہ اونکی اور پاؤن اونکی یعنی حکم فرمایا اونکی کاٹنی کا اور پہوڑین آنکہین اونکی پہر نہ تل دی اونکی ہاتہہ پانو یعنی جیسی کہ بعد کاٹنی اعضا کی تل دیتی ہین خون بند کرنی کی لیی یہانتک کہ مرگئی وہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ میخین گرم کر کر اونکی آنکہونمین پہیرین اور ایک روایت مین ہی کہ حکم فرمایا حضرت نی ساتہہ گرم کرنی میخونکی پس گرم کی گئین پہر پہیرین میخین اونکی آنکہونمین اور ڈالدیا اونکو سنگستان مدینہ مین پانی مانگتی تہی پس نہ پانی دی جاتی تہی یہانتک کہ مرگئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیوین پیشاب اونکی الخ عمل کیا ہی اس حدیث پر امام محمد نی کہ پیشاب اون جانورون کا کہ کہائی جاتی ہین پاک ہی اور یہی ہی قول مالکیہ اور احمد کا اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کی نجس ہی اور تاویل اس حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہی کہ آنحضرت نی معلوم کی شفا اونکی اوس سی ساتہہ وحی کی پہر امام ابو حنیفہ حلال نہین رکہتی ہین اوسکی پینی کو واسطی دوا کی اور سوا اسکی کی اسلیی کہ متیقن نہین ہی شفا اسمین اور نزدیک ابی یوسف کی حلال ہی دوا کی لیی اور کہا ابن ملک نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی باوجود منع کرنی مثلہ سے اسطرح کا عذاب اونکو یا تو بطریق قصاص کی کیا کہ اونہون نی بہی چرواہونسی ایسا ہی معاملہ کیا تہا یا اسلیی کیا کہ جرم اون مفسدونکا بڑا تہا اسلیی کہ مرتد ہوئی اور خون کیی اور قصاص کی اور مال لی گئی اور امام کو پہنچتا ہی کہ کسی طرح عذاب کری مثل ایسی معاملہ مین بقصد زجر و سیاست کی اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی اس حدیث کی معنونمین بعضون نی تو کہا کہ تہا یہہ پہلی نازل ہونی آیۃ حدود کی اور آیۃ محاربہ کی ساتہہ قصاص اونکی اور پہلی منع کرنی کی مثلہ سی پس یہہ منسوخ ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ منسوخ نہین ہی اور اسمین اوتری آیۃ محاربہ کی اور کیا یہہ حضرت نی ازراہ قصاص کی اور پانی جو ندیا اونکو بعضون نی تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم اسکا نکیا تہا بلکہ لوگون نی ازخود کیا اور اجماع ہی اسپر کہ جسپر قتل واجب ہوا اگر وہ پانی مانگی تو منع کرنا چاہیی ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَنَسٍ
روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی ہمکو صدقہ دینی پر اور منع کرتی ہمکو مثلہ سی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی انس سے

ت ڈالنا ناک یا کان یا ہتہ یا اور اعضا کا اور نہی مثلہ سی بعضون نے کہا کہ تحریم کی واسطے تہی اور بعضون نے کہا تنزیہ کیلیے اور قول اول صحیح تر ہی اور حضرت نے جو اس قوم کو مثلہ کیا بطریق قصاص کیکو سوا اسد تعالے

اور روایت ہی عبد **عبد الرحمن بن عبد الله عن ابیہ قال کنا مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی سفر فانطلق لحاجتہ فرأینا حمرۃ معہا فرخان فاخذنا فرخیہا فجاءت الحمرۃ فجعلت تفرش فجاء النبی صلی الله علیہ وسلم فقال من فجع ہذہ بولدہا ردوا ولدہا الیہا ورای قریۃ نمل قد حرقناہا قال من حرق ہذہ فقلنا نحن قال انہ لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار** رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد الرحمن بیٹے عبد اللہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر مین پس چلے آنحضرت قضا حاجت کیلیے پس دیکھی ہمنے حمرہ کہ اوسکی ساتھ دو بچے تہی پس پکڑلیے ہمنے بچے اوسکی پس آئی حمرہ بچہانی لگی پر اپنی اور لگی لگنے زمین سی پہر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کس نے غم مین ڈالا ہے اسکو بسبب پکڑلینے بچون اسکی کی پہیر دو تم بچون اسکی کو طرف اسکی اور دیکہا حضرت نے گہر چیونٹیون کا کہ تحقیق جلایا تہا ہمنے چیونٹیون اوسکی کو فرمایا کس شخص نے جلایا ہی یہہ پس کہا ہمنے کہ ہمنے جلایا ہی پس فرمایا تحقیق نہین لائق یہہ کہ عذاب کرے ساتہہ آگ کے مگر پروردگار آگ کا نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** حمرہ ساتہہ پیش ح اور تشدید میم مفتوحہ کی اور کبہی ساتہہ تخفیف میم کی بہی آتا ہی نام ہی ایک جانور پرندہ کا کہ سرخ اور چہوٹا ہوتا ہی مانند چڑیا کی آور نہین لائق الخ یعنی جلانا کام خداوند تعالی کا ہی اور کونہ چاہیے اسکا کرنا کہ عذاب ہی اور اگر ابتدا کرے چیونٹی ساتہہ ایذا دینے اور کاٹنے کی تو مار ڈالنی والا نہ مارے اور جلائی نجاوین گہر چیونٹیون کی اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹیونکا پانی مین اور اگر ایک چیونٹی کاٹے تو اوسکو مارے اور اونکو ساتہہ نہ مارے ح **وعن ابی سعید الخدری وانس بن مالک عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقۃ قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین مروق السہم من الرمیۃ لا یرجعون حتی یرتد السہم علی فوقہ ہم شر الخلق والخلیقۃ طوبی لمن قتلہم وقتلوہ یدعون الی کتاب الله ولیسوا منا فی شیء من قاتلہم کان اولی بالله منہم قالوا یا رسول الله ما سیماہم قال التحلیق** رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی سعید خدری اور انس بن مالک کے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا قریب ہی کہ ہوگا میری امت مین اختلاف اور فرقت ایک گروہ اچہا کہینگے اور برا کرینگے پڑہینگے قرآن نہین پڑہیگا حنجر گرہون اونکی سے یعنی قبول نہین ہوتی کانکل جاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے مانند نکلجانے تیر کی شکار سے نہ پہرینگے طرف دین کی یہانتک کہ پہرے تیر اوپر سوفار اپنی کی وہ بدترین آدمیون اور جانورون کی ہین خوشحالی ہے واسطے اوس شخص کی کہ قتل کرے اونکو اور قتل کرین وہ اوسکو یعنی اسلیے کہ پہلی صورت مین غازی ہین اور دوسری صورت مین شہید وہ بلاوینگے لوگونکو طرف کتاب اللہ کی یعنی ظاہر کتاب اللہ کی اور چہوڑنے کی سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور احادیث اونکی کو کہ واضح کرنیوالی ہین کتاب اللہ کی اور نہین وہ ہم مین سے یعنی مسلمانون مین سے بیچ کسی چیز کی جو شخص کہ قتل کرے اونکو ہوگا وہ بہت نزدیک اللہ کی اون مین سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہی علامت اونکی فرمایا سر منڈانا نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** ہوگا میری امت مین اختلاف الخ یعنی اہل اختلاف وفرقت ہونگی اور قول قوم یحسنون الخ بدل آیا ہے اوس سے اور واضح کرنیوالا ہی اوسکو یعنی اہل اختلاف اسطرح ہونگی کہ باتین اچہی کہینگی اور افعال بری کرینگی اور قول یقرؤن القرآن استیناف یعنی جملہ علیحدہ بیان یا بدل ہی بموجب مذہب شاطبی کی یا مراد ساتہہ اوسکی نفس اختلاف ہی یعنی قریب ہے کہ پیدا ہوگا اونمین اختلاف اور تفریق پس متفرق ہونگی دو فرقے ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کہا طیبی نے کہ موید ہی اس تاویل کا قول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی فصل مین تکون امتی فرقتین فتخرج من بینہما مارقۃ یلی قتلہم اولیہم بالحق پس لفظ قوم ہی موصوف ساتہہ مابعد کی اور خبر اوسکی قول یقرؤن القرآن ہی اور وہ بیان ہی واسطے ایک فرقہ کی دو فرقون سے اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطے ظہور کی انتہی آور نہین پڑہیگا الخ یعنی نہین تجاوز کریگا اثر قراۃ اونکی کا مخارج حروف سے یا اور آوازون اونکی سے نہین پہنچیگا طرف دلونکی اور اعضا کی پس نہین اعتقاد کرینگی اون چیزونکا کہ قرآن مین لازم ہی اعتقاد کرنا اونکا اور نہ عمل کرینگی اون چیزون کہ قرآن مین عمل کرینگی یا معنی یہہ ہین کہ اونکی قراۃ کو نہین بلند کریگا اللہ تعالے اور نہین قبول کریگا اوسکو پس گویا کہ قراۃ اونکی نہین تجاوز کریگی اونکی حلقون سے اور پہری تیر اوپر سوفار اپنی کی

الخ یعنی اوپر جگہہ سوفار اپنی کی آوی اور یہہ تعلیق بالمحال ہی کہ جیسی پہرنا تیر کا اوپر سوفار کی محال ہی ایسیہی پہرنا اونکا طرف دین کی محالی ہی مانند قول سبحانہ
حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور یہہ تاکید و مبالغہ ہی بیچ نہ ممکن ہونی رجوع کی طرف دین کی بسبب جہالت اور ضلالت اور گمان فاسد اپنی کی کہ ہم حق اور ہدایت
پر ہین اور سر منڈانا شاید یہہ اسلیی فرمایا کہ سر منڈانا اوس زمانہ مین عرب مین متعارف تہا بلکہ اکثر سر مین بال رکہا ہی کرتی تہی نہ یہہ کہ بسبب برائی سر منڈانیکے
اسطرح فرمایا اسلیی کہ سر منڈانا شعار خدا اور نسک اسکی سی اور خصلت بندگان صالح اوسکی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد تحلیق سی بٹہانا قوم کا حلقہ حلقہ ہی کی بطریق
تکلف کے ہوگا واللہ اعلم ع خ **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ان لا
اله الا الله وان محمدا رسول الله الا باحدى ثلث زنى بعد احصان فانه يرجم ورجل خرج محاربا بالله ورسوله فانه يقتل او يصلب
او ينفى من الارض او يقتل نفسا فيقتل بها رواه ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال خون شخص مسلمان کا
کہ گواہی دیتا ہوا وسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین مگر بسبب ایک خصلت کے تین خصلتون مین سے ایک زنا کر نا بعد محصن ہونی کی پس تحقیق وہ سنگسار
کیا جاوی اور دوسرا نکلنا اوس شخص کا کہ نکلی یعنی مسلمانون پر اسحال مین کہ ہو لڑنیوالا ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی یعنی قصاقی کرنیوالا یا باغی پس تحقیق وہ
قتل کیا جاوی یا سولی دیا جاوی یا قید کیا جاوی اور تیسری قتل نفس ہے کہ قتل کری کسی جان کو پس قتل کیا جاوین بدلی اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بعد
محصن ہونی کی عبارت ہی ہونی زانی کی سی حر مسلم مکلف کہ صحبت کے ہو ساتہہ نکاح صحیح کی اور تحقیق وہ قتل کیا جاوے یعنی اگر مار اکسیکو بغیر لینی مال کی یا سولی دیا جاوے
یعنی اگر قتل ہی کیا ہو اوسنی اور مال بہی لیا ہو پہر امام مالک کے نزدیک مدہ کو سولی دی تا کہ مر جاوی اور امام شافعی کے نزدیک سولی دیا جاوے عبرت کی لیی اور ینفی من الارض
کی معنی امام شافعی کی نزدیک یہہ ہین کہ نکالا جاوی ایک شہر سی طرف دوسرے شہر کی اور کسی جگہہ نہ چہوڑین کہ قرار پاوی اور آرام پاوی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک
معنی اسکی یہہ ہین کہ قید کیا جاوی اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ ڈرایا ہو اوسنی راہ گیرونکو اور مارا نہو اور مال نہ لیا ہو اور یہہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیہ سی
انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اور ظاہر یہہ تہا کہ یون کہا جاتا او یقطع یدہ ورجلہ من خلاف پہلی اس قول کی او ینفی من الارض تا کہ ہو جاتی حدیث مطابق
آیہ کی پوری اور شاید کہ حذف کرنا اوسکا واقع ہوا راوی سی از راہ نسیان کے یا اختصار کی واللہ اعلم اور لفظ او آیہ اور حدیث مین تفصیل کی لیی ہے جیسی کہ لفظ
یعنی کر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی اور بعضون نے کہا کہ او تخیر کی لیی ہی کہ امام کو اختیار ہی ان سزاؤن مین سے جو مناسب جانے قصاق کو دے بغیر تفصیل مذکور کی ع
وعن ابن ابي ليلى قال حدثنا اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم انهم كانوا يسيرون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنام
رجل منهم فانطلق بعضهم الى حبل معه فاخذه ففزع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لمسلم ان يروع مسلما رواه ابو داؤد
اور روایت ہی ابن ابی لیلی سی کہ کہا حدیث کی ہمکو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ تحقیق وہ تہی رات کو چلتی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سو یا
ایک شخص اونمین سے پس چلا بعض اونمین سے طرف رسی کی کہ پاس سونیوالی کی تہی پس پکڑی اوس بعض نے وہ رسی پس ڈرا وہ سونیوالا یعنی اور حضرت نے دیکہا اوسکو
یا سنا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال ہی کسی مسلمانکو یہہ کہ ڈراوی کسی مسلمانکو نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** ابي الدرداء عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اخذ ارضا بجزيتها فقد استقال هجرته ومن نزع صغار كافر من عنقه فجعله في
عنقه فقد ولى الاسلام ظهره رواه ابو داؤد اور روایت ہی ابی درداء کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لیوی زمین ساتہہ جزیہ اوسکی کے پس تحقیق
کہ توڑی ہجرۃ اپنی اور جو کوئی نکالی ذلت کافر کی اوسکی گردن سے اور ڈالی اوسکو اپنی گردن مین پس تحقیق ڈالا اوسنی اسلام کو پیچہی پیٹہہ اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نے
ف جو شخص کہ لیوی زمین الخ یعنی جس شخص نے خرید کی زمین خراجی لازم ہوتا ہے اوسکو خراج کہ وہ جزیہ تہا ذمی پر اوسکی زمین مین پس گویا نکلا ہجرت سے کہ تہی طرف اسلام
کی اور کافر کی ذلت اپنی گردن مین ڈالی اور جو کوئی نکالی الخ یہہ بیان ہے کلام اول کا یعنی جو کوئی جزیہ کافر کا اپنی ذمہ لی پس گویا کہ بدل کیا اوسنی اسلام کو ساتہہ کفر کی اسلیی کہ اوسنی بدل کیا

عزۃ اسلام کو ساتھ ذلت کفر کی اور کہا خطابی نے کہ معنی جزیہ کی یہاں خراج ہے یعنی مسلمان نے جب خریدی زمین خراجی کافر سے تو خراج نہیں ساقط ہوتا ہے اوس سے اور یہی مذہب ہے
ابو حنیفہ رح کا ع وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ
فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ
مُقِيمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کی پس پناہ ڈھونڈی کتنی ایک لوگوں نے اونمیں سے ساتھ نماز پڑھنے کے
یعنی تھے وہ مسلمان جب لشکر کو دیکھا جلدی سے سجدے میں گرے بقصد اظہار علامت اسلام کے پس جلدی کیا اونمیں قتل یعنی مار ڈالا اونکو لشکر نے اور اعتبار نکیا اونکے سجدے کا
پس پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطے اونکے ساتھ آدھی دیت کے اور فرمایا میں بیزار ہوں اوس مسلمان سے کہ رہنا اختیار کرے درمیان مشرکوں کے
عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کس واسطے آپ بیزار ہیں فرمایا چاہیے کہ نہ دیکھیں آپس میں آگ دونوں کی نقل کی یہہ ابو داود نے ف حضرت نے پوری دیت کا اونکی نہ حکم کیا
اور آدھی دیت کا کیا بعد علم کی ساتھ اسلام اونکے کی اسلیے کہ اونہوں نے مدد کی اوپر قتل نفس اپنی کی ساتھ رہنے کی کفار میں جیسے کہ اشارہ کیا اوسپر ساتھ اس قول کی کہ میں
بیزار ہوں الخ اور نہ دیکھیں آپس میں آگ دونوں کی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسرے سے اتنی دور رہیں کہ اگر آگ جلائی جاوے تو آگ کافر کی مسلمانوں کو نظر نہ آوے اور آگ مسلمان کی
کافر کو نظر نہ آوے اور اسمیں علت ہے حضرت کے بیزار ہونیکی اون مسلمانوں سے کہ مقیم ہوں درمیان کافروں کے ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایمان منع کرتا ہے قتل کرنے ناگہاں کو نہ قتل کرے ناگہاں مومن نقل کی
یہہ ابو داود نے ف یعنی ایمان منع کرتا ہے صاحب اپنے کو قتل کرنے سے ناگہاں حیلہ سے یہہ مومن کو نہ چاہیے کہ قتل کرے کسیکو بے تحقیق حال اوسکے کہ مومن ہے یا کافر اور کافر ذمی
بھی عہد و امان میں ہے یہی حکم رکھتا ہے لیکن اگر مفسد غدار ہو کر درپے ایذا مسلمانوں کے ہو اور فتنہ انگیزی کی تو یہہ امر آخر ہے جیسے کعب بن اشرف یہود کو ناگہاں مارا اور علاوہ
اسکے فعل آنحضرت کا بوحی تھا اسپر قیاس نکرنا چاہیے اور ظاہر یہہ ہے کہ اوسکا اور مانند اوسکے کا قتل کرنا ہی تھا قتل ناگہاں نہ تھا ع ح وَعَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جریر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ بھاگے
غلام طرف شرک کی پس حلال ہوا خون اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نے ف طرف شرک کے یعنی دار الحرب کے اور حلال ہوا خون اوسکا یعنی اوسکے قاتل پر کچھ نہیں اسلیے کہ سبب مخالطت
مشرکوں کی اور نزدیک کرنے دار الاسلام کی اور اگر مرتد ہو جاوے باوجود اوسکی بطریق اولی حلال ہوگا خون اوسکا ع وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے علی سے کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ برا کہتی تھی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب و طعن کرتی تھی حضرت میں پس گلا گھونٹا اوسکا ایک شخص نے یہاں تک کہ مر گئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نے
ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ ذمی جب برا کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہے عہد و ذمہ کو پس وہ حربی ہے مباح الدم جیسا کہ مذہب شافعی ہے اور نزدیک حنفیہ کے نہیں ٹوٹتا ہے
بسبب اسکے عہد اوسکا چنانچہ یہہ مسئلہ فقہ کی کتابوں میں بیچ آخر کتاب الجزیہ کے مذکور ہے ع وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ
ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جادو کی قتل کرنا ساتھ تلوار کے ہے نقل کی یہہ ترمذی نے ف اجماع
علما کا اسپر کہ کرنا جادو کا حرام ہے اور بہت اختلاف کیا ہے علما نے بیچ مسئلہ جادو کے کہا امام شافعی نے کہ قتل کیا جاوے ساحر اگر جادو موجب کفر ہو اور وہ توبہ نکرے اور امام مالک
اور اور بعضے علما نے کہا کہ ساحر کافر ہے اور سحر کفر ہے اور سیکھنا اور سکھانا اوسکا بھی کفر ہے اور ساحر قتل کیا جاوے اور طلب توبہ کی نہ کیجاوے اوس سے برابر ہے کہ سحر کیا
مسلمان پر یا ذمی پر اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہے اوسکی لیے جو چاہتا ہے پس وہ کافر ہے اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر مجرد خیال ہے نہیں کافر ہوتا
بلکہ فاسق ہے اور سیکھنا اوسکا حرام اور طحطاوی حاشیہ در مختار میں لکھا ہے کہ سحر تین قسم پر ہے فرض ہے اور حرام اور جائز پس جب سیکھے سحر واسطے رد ساحر اہل حرب کے

تو وہ فرض ہی اور جب سیکہی اوسکو تاکہ تفریق ڈالی میان بیوی مین تو وہ حرام ہی اور اگر سیکہی تاکہ محبت ہو میان بیوی مین تو جائز ہی کذا بخط بعض الفضلاء انتہی اور اختلاف
کیا ہی حنبلیون نی اوسکی کفر مین اور تصحیح مین اونکی کتابونسی نقل کیا ہی کہ نہ قبول کیجاوی توبہ ساحر کی کافر ہوتا ہی ساتھہ سحر اپنی کی اور قتل کیا جاوی سحر کرنیوالا اسلام کا
اور سیکہنا اور سکہانا کہانہ اور نجوم اور رمل اور علم شعبدہ کا بہی اور عوض لینا اوپر حرام ہی ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ یُفَرِّقُ بَیْنَ اُمَّتِیْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَہٗ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کری امام پر اسحال مین کہ تفریق ڈالی درمیان امت میری کی پس مارو گردن اوسکی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** جو امام پر خروج کری اول اوسکو منع کرنا
چاہیی اور اگر شبہ کہتا ہو دور کری اور پہر اگر یہہ کارگر نہ پڑی مار ڈالی جیسی کہ حضرت علی رضی نی ساتھہ خوارج کی کیا ۱۲ **وَعَنْ** شَرِیْکِ بْنِ شِھَابٍ قَالَ کُنْتُ اَتَمَنّٰی
اَنْ اَلْقٰی رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُہٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِیْتُ اَبَا بَرْزَۃَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقُلْتُ لَہٗ
ھَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُذُنِیْ وَرَاَیْتُہٗ
بِعَیْنِیْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَہٗ فَاَعْطٰی مَنْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِہٖ وَلَمْ یُعْطِ مَنْ وَّرَاءَہٗ شَیْئًا
فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَّرَاءِہٖ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَۃِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَبْیَضَانِ
فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِیْدًا وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِیْ رَجُلًا ھُوَ اَعْدَلُ مِنِّیْ ثُمَّ قَالَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ
الزَّمَانِ قَوْمٌ کَاَنَّ ھٰذَا مِنْھُمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ سِیْمَاھُمُ
التَّحْلِیْقُ لَا یَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُھُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ ھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ
اور روایت ہی شریک بن شہاب سے کہ کہا تہا مین آرزو رکہتا کہ ملاقات کرون مین کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سی کہ پوچہون مین اوس سے حال خارجیونکا
یعنی اب جو خارجی پیدا ہوئی ہین آیا خبر دی تہی حضرت نی اونکی احوال سی پس ملا مین ابو برزہ سی بیچ دن عید کی بیچ جماعت کی یاروں اونکی سی پس کہا مینی واسطی اونکی
کیا سنا تمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتی خارجیونکا کہا کہ ہان سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اپنی کانونسی اور دیکہا مینی حضرت کو ساتھہ آنکہون اپنی کے
کہ لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اوسکو اور دیا اون شخصونکو کہ تہی داہنی طرف حضرت کے اور جو بائین طرف اور نہ دیا اونکو جو پیچہی تہے حضرت کے پیچہی پس کہڑا ہوا ایک شخص پیچہی
حضرت کی سی اور کہا اے محمد نہ انصاف کیا تو نی بانٹنی مین وہ شخص تہا کالا منڈی ہوئی بالونکا اوسپر تہی دو کپڑی سپید پس غصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
غصہ سخت اور فرمایا قسم ہی خدا کی نہ پاروگی بعد میری کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف کرنیوالا ہو مجہسی پہر فرمایا نکلینگے آخر زمانہ مین ایک قوم گویا کہ یہہ شخص انہین مین سے ہی
یعنی اونکی جماعت سی اور اونکی طریقہ پر پڑہینگی قرآن نہین تجاوز کریگا حنجر گردن اونکی سی نکل جاوینگی اسلام سی یعنی کامل اسلام سی بسبب نکل جانیکی اطاعت امام سی جیسی
نکل جاتا ہی تیر شکار سی علامت اونکی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ رہینگی خروج کرتی یہانتک کہ نکلیگا آخر اونکا مسیح دجال کی ساتھہ پس جسوقت کہ ملو تم اونسی قتل کرو انکو وہ
بدترین ہین آدمیون اور جانورونکی نقل کی یہہ نسائی نی **وَعَنْ** اَبِیْ غَالِبٍ رَاٰی اَبُوْ اُمَامَۃَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَۃً عَلٰی دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَۃَ کِلَابُ
النَّارِ شَرُّ قَتْلٰی تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ خَیْرُ قَتْلٰی مَنْ قَتَلُوْہُ ثُمَّ قَرَاَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ الْاٰیَۃَ قَالَ لِاَبِیْ اُمَامَۃَ اَنْتَ
سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْہُ اِلَّا مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا حَتّٰی
عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُکُمُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
اور روایت ہی ابی غالب سے کہ دیکہی ابو امامہ نے سر یعنی خارجیون کی نصب کیے گئی یعنی پڑی ہوئی یا سولی دی گئی اوپر راہ دمشق کے پس کہا ابو امامہ نی یہہ کتی ہین
دوزخ کی بدتر مقتولون کی نیچی روی آسمان کی بہترین مقتولونکا وہ ہی کہ جسکو انہون نی قتل کیا پڑہی یہہ آیۃ اوسدن کہ سفید ہونگے کتنی منہہ اور سیاہ

ہونگی کتنی مونہہ آخر آیۃ تک کہا ابو غالب نے ابو امامہ کو کہ تمنی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی یہہ کلام کہا ابو امامہ نی اگر نہ سنا ہوتا مینی اوسکو مگر ایکبار یا دوبار یا تین بار یہانتک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا مین تمہاری روبرو یہہ حدیث نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہے **ف** آخر آیۃ تک کہ یہہ ہی فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون اور لکہا ہی علمائی کہ وہ مرتد تہی اور بعضون نی کہا اہل بدعت تھے اور ابو امامہ سی آئے کہ خارجی تہی اور ایکبار یا دو بار الخ یعنی اگر نہ سنتا مین اوسکو مکرر بحد کثرۃ نہ حدیث کرتا

كتاب الحدود

کتاب ہے بیچ بیان حدون کی **ف** حد اصل مین بمعنی منع کی ہی اور بمعنی حائل کی درمیان دو چیزونکی بہی آئی ہی حدود شرعی کو حدود اسلیے کہتی ہین کہ منع کرتی ہین آدمی کو واقع ہونی سی گناہونین اور حدود اللہ بمعنی محارم کی بہی آئی ہین جیسی کہ اللہ تعالی کی قول مین تلک حدود اللہ فلا تقربوہا اور بمعنی مقدرات شرعی کی بہی آئی ہین جیسی تین طلاقون کا مقرر ہونا اور مانند اوسکی جیسی کہ فرمایا تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا اور محارم اور مقدارات مین بہی منع ہی نزدیک ہونی اونکی سی اور تجاوز کرنی اونکی سی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ حد شریعت مین عقوبت ہے کہ تقدیر کی گئی واسطی حق خدا کی تا اُنکہ قصاص کو حد نہین کہتی ہین اسلیے کہ حق بندہ کا ہی اور تعزیر کو بہی بسبب عدم تقدیر و تعین کی حد نہین کہتے

الفصل الاول

پہلی فصل

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِّيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَاَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ اور زید بن خالد سی یہہ کہ تحقیق دو شخص جہگڑتی آئی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک نے اون دونون سی کہ حکم کرو درمیان ہماری ساتہہ کتاب اللہ کی اور کہا دوسری نی کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہماری ساتہہ کتاب اللہ کی اور پروانگی دیجیے مجکو کہ کلام کرون کیونکہ صورت قضیہ کی کیا ہی فرمایا کہ کلام کر کہا اوس شخص نے کہ تحقیق تہا بیٹا میرا مزدور اس شخص کے ہان پس زنا کیا اوسکی عورت سے پس خبر دی مجکو لوگون نی یہہ کہ اوپر بیٹی میری سنگساری ہی پس بدلہ دیا مینی اوسکی طرف سی سو بکریان اور ایک لونڈی اپنی یعنی اوسکی سنگسار ہونیکی بدلے یہہ دین پہر تحقیق مینی پوچہا عالمونسی پس خبر دی اونہون نی مجکو یہہ کہ اوپر بیٹی میری کی سو دری ہین اور برس روز کا نکالدینا یعنی بسبب محصن ہونی اوسکی کی اور سوا اسکی نہین کہ سنگسار اسکی عورۃ پر ہی یعنی اسلیے کہ وہ محصنہ تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی یعنی قبضہ قدرت اوسکی مین البتہ حکم کرونگا مین میان تمہاری ساتہہ کتاب اللہ کی ای پر بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پہر آوینگی تیری پاس اور بیٹی تیری پر سو دری ہین اور برس دن کا نکالدینا یعنی بر تقدیر ثابت ہونی زنا کی اوسکی اقرار سی یا چار گواہیونسی اور خطاب کیا حضرت نی انیس کو کہ ای انیس جا اوسکی عورت پاس اگر اقرار کری زنا کا پس سنگسار کر اوسکو پس اقرار کیا اوس عورت نی پس سنگسار کیا انیس نی اوس عورت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہہ کتاب اللہ کی مراد کتاب خدا سی حکم خدا ہی اسلیے کہ قرآن مین رجم نہین ہے اور احتمال ہی کہ مراد ساتہہ اوسکی قرآن ہوا اور ہو یہہ پہلی منسوخ ہونی آیۃ رجم کی لفظاً اور برس دن نکالدینا الخ یہہ نزدیک امام شافعی کی حد مین داخل ہے اور ہماری علما حمل کرتی ہین اس امر کو مصلحت پر اور کہتی ہین کہ نہین ہی برس دن نکالدینا بطریق حد کی بلکہ بطریق مصلحت کے کہ اگر مناسب جانی امام سیاست کی لیی تو کری اور بعضون نے کہا کہ یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا ساتہہ قول اللہ تعالی کی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ اور اقرار کیا الخ ظاہر الحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ ایک اقرار کفایت کرتا ہی حد زنا مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور حنفیہ کہتی ہین کہ چاہیے یہہ کہ اقرار کری چار بار چار مجلسون مین

پس وہ احادیث مین مراد اقرار سی وہ اقرار لیتی ہین کہ مقرر و معتبر ہی اسباب مین اور احادیث سی صراحۃ یہی ثابت ہوا ہی کہ ضرور ہی ہونا چار اقرار کا ؀ ع
وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُ فِیْمَنْ زَنٰی وَلَمْ یُحْصَنْ جَلْدَ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبَ عَامٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ حکم فرماتی تہی بیچ حق اوس شخص کی کہ زنا کیا ہو اور نہ ہو محصن سو دُرّی مارنی کا اور برس کی
نکالنی کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** محصن وہ ہی کہ ہو عاقل اور بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتہہ نکاح صحیح کی اور دُرّی سر اور موہنہ اور ستر پر نہ مارے ؀ ع
وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ الْکِتٰبَ فَکَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰیَۃُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَہٗ وَالرَّجْمُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَۃُ اَوْکَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمر سے کہ کہا تحقیق اللہ تعالی نی بہیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ حق کے اور نازل کی اوپر کتاب پس تہی اوس چیز سی کہ نازل کی اللہ نی آیۃ رجم کی
رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور رجم کیا ہمنی بعد حضرت کی اور رجم بیچ کتاب اللہ کی ثابت ہی اوس شخص پر کہ زنا کری جسوقت کہ ہو محصن مردون سی یا عورتون سے
جسوقت کہ ثابت ہو شاہدون سی یا ہووی حمل یا ہو اقرار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رجم کی معنی ہین سنگسار کرنا اور آیۃ رجم کی اول قرآن مین تہی بعد
ازان تلاوۃ اوسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا وہ آیۃ یہہ ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور معنی محصن کے اوپر کی حدیث
کی فائدی مین معلوم ہو چکی اور یا ہو حمل یعنی بغیر خاوندوالی عورت کو اور اقرار اور گواہونکا حکم ثابت ہی اور حکم حمل کا منسوخ ہی ؀ ع ح وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ
الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَہُنَّ سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَالثَّیِّبُ
بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَالرَّجْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لو مجہسی لو مجہسی یعنی یہہ حکم بیچ حد
زنا زانیہ کی کہ تحقیق مقرر کی اللہ نی واسطی عورتون کی راہ غیر محصن مرد کہ زنا کری ساتہہ عورت غیر محصنہ کی سو دُرّی مارنی چاہین اور نکالدینا وطن سے
برس روز تک اور محصن مرد کہ زنا کری محصن عورۃ سے سو کوڑی مارنی چاہین اور سنگسار کرنا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مقرر کی اللہ نی راہ بیچ حق محصن اور غیر محصن کے اور یہہ
اس آیۃ کا ہی واللاتی یاتین الفاحشۃ او یجعل اللہ لہن سبیلا تک اور کہا توربشتی نی کہ یہہ فرمایا حضرت نی اوسوقت کہ مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کی لیے اور راہ
سی مراد یہان حد ہی ایسلیے کہ حد اوسوقت تہی نہ شروع اور تہا حکم اونمین جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا کتاب اللہ مین واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا
علیہن اربعۃ منکم فان شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا حاصل یہہ کہ اللہ جل شانہ نی اس آیۃ مین فرمایا تہا کہ زناوالی عورتون کو
بعد گذرنی گواہونکی گہرونمین قید رکہو یہانتک کہ مرین یا اللہ اونکی لیے کچہہ راہ یعنی حد مقرر فرماوے پس حضرت نی اس حدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالی نی یہہ راہ یعنی حد اونکی لیے
مقرر فرمائی ہی جو کہ بیان کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ محصن کو سو دُرّی بہی مارے اور سنگسار بہی کرے اسپر عمل کیا ہی علماء ظواہر نی اور بعضی صحابہ اور تابعین
نی اور جمہور اسپر ہین کہ دُرّی مارنی منسوخ ہین اوس سی کہ اوسپر سنگسار ہی ایسی کہ حضرت نی ماعز کو سنگسار کیا اور دُرّی مارنی کا حکم نکیا اور اسطرح بیچ حدیث
عورۃ غامدیہ کی کہ آگی آویگی اور بیچ حدیث انیس کی کہ گذری ؀ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْیَہُوْدَ جَاءُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَذَکَرُوْا لَہٗ اَنَّ رَجُلًا مِنْہُمْ وَامْرَأَۃً زَنَیَا فَقَالَ لَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرٰیۃِ فِیْ شَاْنِ الرَّجْمِ قَالُوْا
نَفْضَحُہُمْ وَیُجْلَدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ کَذَبْتُمْ اِنَّ فِیْہَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرٰیۃِ فَنَشَرُوْہَا فَوَضَعَ اَحَدُہُمْ یَدَہٗ عَلٰی اٰیَۃِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ
مَا قَبْلَہَا وَمَا بَعْدَہَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ یَدَکَ فَرَفَعَ فَاِذَا فِیْہَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ یَا مُحَمَّدُ فِیْہَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِہِمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَرُجِمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِرْفَعْ یَدَکَ فَرَفَعَ فَاِذَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ فِیْہَا اٰیَۃَ الرَّجْمِ وَلٰکِنَّا نَتَکَاتَمُہٗ بَیْنَنَا فَاَمَرَ بِہِمَا فَرُجِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت انمین سی آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا اونہون نی روبرو حضرت کے

یہہ کہ ایک مرد نی اونمین سی اور ایک عورت نی زنا کیا یعنی اور تہی وہ دونون محصن پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا پاتی ہو تم توریت مین بیچ مقدمہ
رجم کی کہا یہودیون نی فضیحت کرتی ہین ہم زناکرنیوالونکو اور دری ماری جاتی ہین وہ کہا عبد اللہ بن سلام نی جہوٹ بولتی ہو تم تحقیق توریت مین بہی رجم ہی پس
لاؤ توریت پس کہولا اوسکو اور رکہدیا ایک نی اونمین سی ہاتہہ اپنا رجم کی آیۃ پر یعنی چہپالیا اوسکی پچہی اور پڑہ گیا اوسکی پہلی سی اور اوسکی پیچہی سی پس کہا عبد اللہ بن
سلام نی اوٹہا ہاتہہ اپنا پہر اوٹہایا ہاتہہ پس ناگہان اوسمین تہی آیۃ رجم کی پس کہا یہودیون نی کہ سچ کہا عبد اللہ نی ای محمد اسمین ہی آیۃ رجم کی پہر حکم فرمایا اون دونون کی سنگسار
کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس سنگسار کیی گئی دونون اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عبد اللہ نی اوٹہالی ہاتہہ اپنا پس اوٹہالیا ہاتہہ اپنا پس ناگہان آیہ رجم کے
ظاہر تہی پہر کہا ہاتہہ رکہنی والی نی ای محمد تحقیق توریت مین ہی آیۃ رجم کی ولیکن ہم چہپاتی ہین اوسکو آپسمین پس حکم فرمایا حضرتؐ نی اون دونوکی سنگسار کرنیکا پہر
سنگسار کیی گئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فضیحت کرتی ہین ہم الخ یعنی نہین پاتی ہین ہم توریت مین حکم رجم کا بلکہ پاتی ہین ہم یہہ کہ فضیحت کرین اونکو یعنی تعزیر
دین اونکو اور دری ماری جاوین اور عبد اللہ بن سلام علماء یہود سی تہی مسلمان ہوگئی تہی اور ایک روایت مین ہی کہ ہاتہہ رکہنی والا آیۃ رجم پر عبد اللہ بن صوریا
یہودی تہا اور اگر کوئی کہی رجم مین محصن ہونا شرط ہی اور محصن ہونی مین اسلام شرط ہی پس آنحضرتؐ نی یہود کو کہ مسلمان نہ تہی کیون حکم رجم کا کیا جواب اسکا یہہ ہے
کہ یہہ رجم یہود کا ساتہہ حکم توریت کی تہا اور محصن ہونا اونکی دین مین شرط تہا اور آنحضرتؐ عمل کرتی تہی توریت پر پہلی اوترنی حکم قرآن کی اور جب نازل ہوا حکم قرآن
کا منسوخ ہوا حکم توریت کا اور امام شافعی نی اور ایک روایت مین ابو یوسف نی بہی اسپر عمل کیا ہی بیچ نہ شرط ہونی اسلام کی محصن ہونی مین اور اگر کہا جاوی
کہ حضرتؐ نی کیونکر سنگسار کیا اونکو کہنی یہود سی ایسلیی نہین اعتبار اونکی گواہی کا کہتی ہین ہم کہ ظاہر یہہ ہے کہ اون دونون نی اقرار کیا ہو گا زنا کا یا گواہی دی ہوگی اوسکی
چار مسلمانون نی ع ح **وعن** ابی هُرَیرَةَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ فِی المَسجِدِ فَنَادَاهُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی زَنَیتُ
فَاَعرَضَ عَنهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰی لِشِقِّ وَجهِهِ الَّذِی اَعرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ اِنِّی زَنَیتُ فَاَعرَضَ عَنهُ فَلَمَّا شَهِدَ اَربَعَ
شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِکَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ اَحصَنتَ قَالَ نَعَم یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اذهَبُوا بِهِ فَارجُمُوهُ
قَالَ ابنُ شِهَابٍ فَاَخبَرَنِی مَن سَمِعَ جَابِرَ بنَ عَبدِ اللّٰهِ یَقُولُ فَرَجَمنَاهُ بِالمَدِینَةِ فَلَمَّا اَذلَقَتهُ الحِجَارَةُ هَرَبَ حَتّٰی اَدرَکنَاهُ بِالحَرَّةِ
فَرَجَمنَاهُ حَتّٰی مَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَیهِ وَفِی رِوَایَةٍ لِلبُخَارِیِّ عَن جَابِرٍ بَعدَ قَولِهِ قَالَ نَعَم فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالمُصَلّٰی فَلَمَّا اَذلَقَتهُ
الحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدرِکَ فَرُجِمَ حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ خَیرًا وَصَلّٰی عَلَیهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اسحال مین کہ وہ تہی مسجد مین پس پکارا حضرتؐ کو یا رسول اللہ تحقیق مینی زنا کیا پس موںہہ
پہیر لیا اوس سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آیا وہ طرف اوس جانب موںہہ آنحضرتؐ کی کہ موںہہ پہیرا اوس جانب یعنی جدہر حضرتؐ نی موںہہ پہیرا تہا اودہر جا کہڑا ہوا
سامنی چہرہ مبارک حضرتؐ کی اور کہا کہ تحقیق مینی زنا کیا پہر موںہہ پہیر لیا حضرتؐ نی اوس سی پس جب اقرار کیا اوسنی چار بار بلایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
اور فرمایا کہ کیا تجہکو سودا ہی کہا کہ نہین پس فرمایا کہ کیا محصن ہے تو کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا لیجاؤ اوسکو اور سنگسار کرو اسکو کہا ابن شہاب نی پس خبر دی مجہکو اوس
شخص نی کہ سنا تہا جابر بن عبد اللہ سی کہتی تہی پس سنگسار کیا ہمنی اوسکو مدینہ مین پس جبکہ پہنچی اوسکو پتہر بہاگا یہانتک کہ پایا ہمنی اوسکو سنگستان مین پس سنگسار کیا ہمنی
اوسکو یہانتک کہ مرگیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری کی جابر سی بعد قول اوسکی کی کہا کہ ہان یون آیا ہی پس حکم کیا حضرتؐ نی اوسکی سنگسار
کرنیکا پس سنگسار کیا گیا عید گاہ مین پس جب کہ پہنچا اوسکو پتہر بہاگا پہر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ مرگیا پس فرمائی واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہلائی یعنی
ثنا کی اوسپر بعد مرنی اوسکی کی اور نماز پڑہی اوسپر اور یا دعا کی اوسکی لیی **ف** اقرار کیا چار بار یعنی چار مجلسون مین بشرط غائب ہونی اوسکی کی ہر بار ہر اور دلیل
پکڑی ہی ابو حنیفہؒ نی ساتہہ اسکی کی چارون طرف سی اوسپر کہ شرط ہی یہہ اقرار کری چار بار چار مجلسون مین اور کہا تجہکو سودا ہے کہ افشائی گناہ کرتا ہی اور اپنی قتل کی

باعث ہوتا ہی توبہ کرنی چاہیی اور کہا نووی نی کہ یہہ حضرت نے فرمایا واسطی تحقیق کرنی حال اوسکی کی اسلیی کہ غالب یہہ ہے کہ انسان نہین اصرار کرتا اوپر اقرار اوس چیز کی کہ باعث ہو
اوسکی ہلاکت کی معہذا اوسکی لیی اوسکی ہی طرف ساقط کرنی گناہ کی ساتھہ توبہ کی اور یہہ مبالغہ ہی بیچ تحقیق حال مسلمان کی اور بچانی جان اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہے طرف
اسکی کہ اقرار مجنون کا باطل ہی اور حدود نہین جاری ہوتین اوپر اوسکی اور کہا محصن ہے تو آخر کہا نووی نی کہ اسمین اشارہ ہی اسپر کہ امام پر ہی یہہ کہ پوچہہ لیوی شروط رجم کی یعنی محصن ہونا
وغیرہ برابر ہی کہ ثابت ہو ساتھہ اقرار کی یا گواہونکی اور اسمین کنایہ ہے ساتھہ عفو کرنیکی حد زنا سی جبکہ رجوع کری اقرار سی اور بہاگا کہا ابن ہمام نی کہ مارا جاوی مرد کو تمام
حدود مین اور تعزیر مین کہڑا کرکی نہ لٹاکر اور مارا جاوی عورت کو بٹہاکر اور اگر عورت کی لیی گڑہا کہودا جاوی سنگسار کرنی مین تو جائز ہی کہ سترا وسمین زیادہ ہی اوسکی لیی جیسی کہ حضرت
صلعم نی بہی غامدیہ کی لیی کہدوا دیا تہا اور باندہا تہا اوسکو سنگستان مین الخ پس جبکہ بہاگی کوئی سنگسار کرنی مین پس اگر ہو اقرار کرنیوالا زنا کا تو نہ پیچہا کیا جاوی اوسکا
اور چہوڑ دیا جاوی اور اگر گواہی دی گئی تہی اوسپر زنا کی تو پیچہا کیا جاوی اور سنگسار کیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی اسلیی کہ بہاگنا اوسکا ظاہر رجوع ہی اور رجوع کرنا
اوسکا عمل کرتا ہی اوسکی اقرار مین نہ بیچ رجوع گواہون کی اور کہا نووی نی کہ لکہا ہی علمانی کہ مراد ساتہہ مصلی کی جگہہ نماز جنازونکی ہی اور مؤید ہی اسکی ایک روایت ہے
اور کہا بخاری وغیرہ نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جگہہ نماز جنازون اور عیدونکی جب نہ مقرر کیجاوے مسجد و نہین ثابت ہوتا اوسکی لیی حکم مسجد کا اسلیی کہ اگر اونکی لیی حکم مسجد کا دیا جاتا تو سنگسار نکیا جاتا
اوسمین واسطے آلودہ ہونی اوسکی کے خونمین اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ قایم کیجاوی حد اور تعزیر مسجد مین اسپر اجماع ہی فقہا کا بسبب احادیث کی کہ علیہ السلام نی فرمایا جنبوا مساجدکم صبیانکم و
مجانینکم ورفع اصواتکم وشرارکم وبیعکم واقامة حدودکم وجمروا فی جمعکم وضعوا علی ابوابہا المطاہر ح ع وعن ابن عباس قال لما اتی ماعز بن مالك النبی صلی
الله عليه وسلم فقال له لعلك قبلت او غمزت او نظرت قال لا يا رسول الله قال انكتها لا يكني قال نعم فعند ذلك امر برجمه رواه البخاری
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی مسجد مین اور کہا کہ زنا کیا ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی اوسکی شاید
کہ تونی بوسہ لیا ہو یا ہاتہہ لگایا ہو یا دیکہا ہو یعنی مقدمات زنا مین سی کچہہ کیا ہو اور اوسکو زنا کہتا ہو کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تونی اوس سی کنایہ نہین
کی یعنی راوی نی کہا کہ صریح پوچہا حضرت نی کہ جماع کیا تونی کنایہ نہین کیا کہا ماعز نی کہ ہان جماع کیا مینی پس اوسوقت حضرت نی حکم فرمایا اوسکی سنگسار کرنیکا نقل
کی یہہ بخاری نی وعن بريدة قال جاء ماعز بن مالك الی النبی صلی الله عليه وسلم فقال يا رسول الله طهرنی فقال ويحك ارجع
فاستغفر الله وتب اليه قال فرجع غير بعيد ثم جاء فقال يا رسول الله طهرنی فقال النبی صلی الله عليه وسلم مثل ذلك
حتی اذا كانت الرابعة قال له رسول الله صلی الله عليه وسلم فيم اطهرك قال من الزنا قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ابه
جنون فاخبر انه ليس بمجنون فقال اشرب خمرا فقام رجل فاستنكهه فلم يجد منه ريح خمر فقال ازنيت فقال نعم فامر
به فرجم فلبثوا يومين او ثلثة ثم جاء رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال استغفروا لماعز بن مالك لقد تاب توبة لو قسمت بين
امة لوسعتهم ثم جاءته امرأة من غامد من الازد فقالت يا رسول الله طهرنی فقال ويحك ارجعی فاستغفری الله وتوبی اليه فقالت
تريد ان ترددنی كما رددت ماعز بن مالك انها حبلی من الزنی فقال انت قالت نعم قال لها حتی تضعی ما فی بطنك قال فكفلها رجل
من الانصار حتی وضعت فاتی النبی صلی الله عليه وسلم فقال قد وضعت الغامدية فقال اذا لا نرجمها وندع ولدها
صغيرا ليس له من يرضعه فقام رجل من الانصار فقال الی رضاعه يا نبی الله قال فرجمها وفی رواية انه قال لها اذهبی
حتی تلدی فلما ولدت قال اذهبی فارضعيه حتی تفطميه فلما فطمته اتته بالصبی فی يده كسرة خبز فقالت هذا
يا نبی الله قد فطمته وقد اكل الطعام فدفع الصبی الی رجل من المسلمين ثم امر بها فحفر لها الی صدرها وامر الناس
فرجموها فيقبل خالد بن الوليد بحجر فرمی راسها فتنضح الدم علی وجه خالد فسبها فقال النبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا آیا ماعز بن مالک پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو یعنی ہوو سبب پاک کرنی میری کی گناہ سی بسبب جاری کرنی حد کی مجہر پس فرمایا وای تجکو پہر جا یعنی اسمقام سی یا اسکلام سی اور استغفار کر اللہ سی یعنی ساتہہ زبان کی اور رجوع کر طرف اوسکی یعنی ساتہہ دل کی کہا راوی نی کہ پہر لا اور گیا وہ تہوڑیسی دور اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی یعنی وای تجکو آخر تک یہانتک کہ جب ہوئی چوتہی بار یعنی اور کہا اوسنی پاک کرو مجکو فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ کس چیز کی اور کس سببسے پاک کروں تجکو کہا کہ زنا سی یعنی زنا کی گناہ سی بسبب قایم کرنی حد کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کہ کیا اسکو جنون ہی پس خبر دی گئی حضرت کو یعنی صحابہ نے خبر دی حضرت کو کہ نہیں اوسکو جنون پہر فرمایا حضرت نی کہ کیا پی اسنی شراب پس کہڑا ہوا ایک شخص اور سونگہی اوسنی بو اوسکی موہنہ کے یعنی تا کہ معلوم ہو کہ اوسنی شراب پی ہی یا نہین پس نہ پائی اوس سی بو شراب کے پہر فرمایا حضرت نے کہ کیا زنا کیا ہی تونی کہا کہ ہان پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا پس درنگ کیے لوگون نی دو روز یا تین روز یعنی دو تین روز گذر گئی اوسکی سنگسار کرنی پر اور کچہہ مذکور نہوا اوسکا پہر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم واسطی ماعز بن مالک کے یعنی طلب کرو اوسکی لیی زیادتی مغفرت اور ترقی درجات کے تحقیق توبہ کی ماعز نی ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کیجاوی یعنی ثواب اوسکا درمیان امت کے البتہ کفایت کری اونکو پہر آئی حضرت کی پاس ایک عورت قبیلہ غامد سی کہ وہ بہی قبیلہ ازد سی یعنی ازد ابو حی ہی یعنی بڑا قبیلہ پس کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پس فرمایا وای ہی تجکو پہر جا پس استغفار کر اللہ سی اور رجوع کر طرف اوسکی پس کہا اوس عورت نے کہ چاہتی ہو تم یہہ کہ پہیر دو مجکو جیسا کہ پہیر دیا تمنی ماعز بن مالک کو یعنی اول مرتبہ میں تحقیق وہ حاملہ زنا سی ہی یعنے میں حاملہ ہوں زنا سے انکار نہیں کر سکتی بعد اقرار کی بسبب ظہور حمل کے بخلاف ماعز کی پس فرمایا حضرت نی کہ تو یعنی تو حاملہ ہی زنا سی یہہ ایک طرح کا ظاہر کرنا تغافل کا اور پہیرنا اوسکا اوس اقرار سے ہی کہا اوسنی ہان فرمایا حضرت نی واسطی اوسکی یہانتک یعنے صبر کر یہانتک کہ جنی تو اوس چیز کو کہ تیری پیٹ میں ہی کہا راوی نی پس ذمہ لیا اوسکی خبر گیری کا ایک شخص نے انصار میں سے یعنی اوسکی جنی تک کا یہانتک کہ جنی پہر آیا وہ شخص یعنی بعد ایک مدت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا جنی ہی غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم بنو غامد سی ہی پس فرمایا حضرت نی ابہی نہ سنگسار کرینگی ہم اوسکو اور چہوڑ دین اوسکی بچی کو چہوٹا کہ نہین واسطی اوسکی وہ شخص کہ دودہ پلاوی اوسکو یعنی اگر اوسکو ابہی سنگسار کرین تو بچہ اوسکا چہوٹا ہی اور کوئی خبر گیران اوسکا ہی نہین ہلاک ہو جایگا پس کہڑا ہوا ایک اور شخص انصار میں سے اور کہا کہ میری طرف ہی دودہ پلانا اوس لڑکی کا ای نبی اللہ کی کہا راوی نی پس سنگسار کیا حضرت نی اوسکو یعنی حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کی گئی اور ایک روایت میں یون ہی کہ فرمایا حضرت نی اوس عورت کو جا تو یہانتک کہ جنی تو پہر جب جنی فرمایا حضرت نی کہ جا پس دودہ پلا اوسکو یہانتک کہ دودہ چہڑاوی تو اوسکا پس جب دودہ چہڑایا اوسکا لائی حضرت کی پاس لڑکی کو اوس حال میں کہ اوسکی ہاتہہ میں تہا ٹکڑا روٹی کا اور کہا یہہ لڑکا ہی ای نبی اللہ کی تحقیق دودہ چہڑایا مینی اوسکا اور تحقیق کہانی لگا ہی کہانا پس سپرد کیا حضرت نی اوس لڑکی کو طرف ایک شخص کی مسلمانون سی پس حکم کیا حضرت نی واسطی اوسکی کہ گڑہا کہودا جاوی پس کہودا گیا واسطی اوسکی گڑہا اوسکی سینہ تک اور حکم کیا لوگونکو اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا اوسکو پس متوجہ ہوئی خالد بن ولید ساتہہ ایک پتہر کی پہینکا پتہر اوسکی سر پر پس پڑا خون خالد کی موہنہ پر پس برا کہا خالد نی اوسکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی باز رہ ای خالد یعنی وہ بخشی گئی برا نہ کہہ اوسکو پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ میں ہی تحقیق توبہ کی اوس عورت نی ایسی توبہ کہ اگر توبہ کری اصلاح کی توبہ محصول لینی والا تو بخشش کیجاوی اوسکی پس حکم کیا حضرت نی یعنی لوگونکو اوسکی اوپر نماز پڑہنی کا پس نماز پڑہی گئی اوسپر اور دفن کی گئی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** توبہ کی ماعز نی الخ یعنی ایسی توبہ کی کہ لازم کرتی ہی ایسی مغفرت و رحمت کو کہ ڈہانپ لیوین ایک جماعت کثیرہ کو خلق سی آور اقامت حد کو توبہ کہا اسلیی کہ حاصل ہوتی ہی اوس سے طہارت گناہ سی جیسی کہ حاصل ہوتی ہی طہارت بسبب توبہ کی اور یہانتک کہ جنی تو کہا ابن ملک نے کہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ حاملہ پر حد نہ قایم کیجاوی جب تک کہ نہ جنی تا کہ نہ لازم آوی ہلاک کرنا بی گناہ کا اور ابہی نہین سنگسار کرینگی ہم الخ اس سے معلوم ہوا کہ ولد زنا مستحق عذاب و ہلاک کا نہین اسلیی کہ وہ اسمین بی گناہ ہی اور دودہ چہڑایا مینی الخ

اس سے معلوم ہوا کہ حاملہ کی سنگسار کرنے مین تاخیر کیجاوے یہانتک کہ بیپرواہ ہووے اوس سے لڑکا اوسکا جبکہ نہ پایا جاوے کوئی پرورش کرنیوالا اوسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا اور کہا نووی نے کہ روایت دوسری مخالف ہے پہلی روایت کے اسلیے کہ دوسری سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ سنگسار کرنا اوسکا تھا بعد بچے کی دودہ چہڑانے اور کہانا لگنی روٹی کی اور پہلی روایت سے ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگسار کرنا اوسکا بعد جننی کی تہا پس واجب ہوئی تاویل پہلی روایت کی واسطے صراحت دوسری روایت کے تاکہ دونون متفق ہوجاوین اسلیے کہ دونون مین ایک ہی قصہ ہے اور دونون روایتین ہین صحیح پس تاویل یہہ ہے کہ پہلی روایت مین جو ہے کہ کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے اور کہا کہ طرف میری ہے دودہ پلانا اوسکا کہا اونسے یہہ بعد دودہ چہڑانے کی اور ارادہ کیا دودہ پلانی سے شغل ہونا اور پرورش کرنا بچہ کا اور دودہ پلانا کہا اوسکو مجازا اور محصول لینے والا الخ اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو چونگیون پر محصول لیتے ہین یہہ بڑا گناہ ہے بسبب مال لینے لوگونکے از راہ ظلم کے اور لفظ صلی نزدیک تمام راویون مسلم کے ساتہہ زبر صاد اور لام کے ہے یعنی ساتہہ صیغہ معروف کے اور یہہ روایت دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت نے آپ نماز پڑہی اوسکی اور نزدیک طبری کے اور بیچ روایت ابن ابی شیبہ اور ابی داود کے ساتہہ پیش صاد اور زیر لام کے ہے یعنی ساتہہ صیغہ مجہول کے یعنی نماز پڑہی اوپر لوگون نے اور حضرت نے نہین پڑہی اور بیچ ایک روایت کے ابی داود سے صریح آیا ہے کہ لم یصل علیہا یعنی نہ نماز پڑہی حضرت نے بلکہ حکم کیا لوگونکو کہ پڑہین اور اسی سبب سے اختلاف کیا ہے ائمہ نے بیچ نماز پڑہنی کے اوسپر کہ سنگسار کیا گیا پس مکروہ جانا ہے اوسکو امام مالک نے اور کہا امام احمد نے کہ نہ پڑہین امام اور اہل فضل اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتے ہین کہ نماز پڑہی جاوے اوسپر اور اوپر کہ اہل لا الہ الا اللہ ہین اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہون اور ایک روایت مین امام احمد سے بہی اسیطرح آیا ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ لفظ صلی ساتہہ زبر صاد اور لام کے ہے نزدیک تمام اولون صحیح مسلم کے اور نزدیک طبری کے ساتہہ پیش صاد کے اور اسیطرح ابن ابی شیبہ اور ابی داود نے روایت کیا ہے اور اسیطرح نقل کیا ہے نووی نے پس لائق ہے یہہ کہ ٹہیرایا جاوے لفظ فصلی ساتہہ صیغہ معروف کے اصل اور ہو مراد ساتہہ قول اوسکی کے ثم امر بہا یہہ کہ حکم کیا ساتہہ تجہیز اوسکی کے یعنی نہلانے اور حاضر کرنے اوسکی کے اور مؤید ہے اسکے یہہ عبارت کہ مسلم کی ہے روایت مین امر بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجمت ثم صلی علیہا فقال لہ عمر تصلی علیہ یا نبی اللہ وقد زنت اور روایت صریح ہے اسمین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اوسپر اور ابو داود کی روایت مین ہے ثم امرہم ان یصلوا علیہا اور یہہ روایت نہین منافی ہے پہلی روایت کے پس حمل کیجاوے اوپر جمع کے درمیان دونونکے کہا قاضی عیاض نے کہ نہ ذکر کیا مسلم نے نماز پڑہنا آنحضرت کا ماعز پر اور بخاری نے ذکر کیا ہے اوسکو انتہی اور نہین شک کہ اثبات مقدم ہے نفی پر اور ہونے صاحب نسخون معتمدہ مشکوۃ کے خبردار یکہا کہ روایات مختلف ہین اسمین کہ حضرت نے نماز پڑہی اوس عورت پر یا نہین پڑہی اختیار کیا ضبط کرنا لفظ صلی کا ساتہہ صیغہ مجہول کے تاکہ مشتمل ہو دونون احتمالونکو لیکن جو معنی وہ موہم ہے پس اولی ہے متابعہ جمہور کی اور موافقہ نقل مشہور کی اور احادیث مین دلیل ہے اسپر کہ حد دور کرتی ہے اوس گناہ کو کہ جسکے لیے حد لگتی ہے ح ع **وعن** ابی هريرة قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناھا فلیجلدھا الحد ولا یثرب علیہا ثم ان زنت فلیجلدھا الحد ولا یثرب ثم ان زنت الثالثۃ فتبین زناھا فلیبعھا ولو بحبل من شعر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جبکہ زنا کرے لونڈی ایک تمہارے کی اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس مارے اوسکو حد اور نہ عار دلاوے اوسپر پہر اگر زنا کرے پس مارے اوسکو حد اور نہ عار دلاوے پہر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اوسکو اگرچہ بدلے بالون کے رسی کے یعنی بدلے حقیر چیز کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مارے اوسکو حد یعنی پچاس درے کہ لونڈی غلام کی حد آدہی ہے بہ نسبت آزاد کے اور لونڈی غلام پر سنگسار نہین ہے اور دلیل پکڑی ہے امام شافعی نے ساتہہ اس حدیث کے اوسپر کہ مالک کو پہنچتا ہے کہ حد قائم کرے اپنے مملوک پر اور ہمارے علما کے نزدیک یہہ جائز نہین انہون نے حمل کیا ہے اوسکو سبب پر یعنی مالک سبب اور واسطہ ہو اوسکی حد کا کہ حاکم کے پاس لیجاوے تا وہ حد مارے اور نہ عار دلاوے یعنی بعد حد مارنے کے عار نہ دلاوے اوسکو اسلیے کہ حد کفارہ اوسکے گناہ کی ہوئی پہر کیون عار دلاوے اور یہہ حکم خاص لونڈی ہی کے لیے نہین آزاد کا بہی یہی حکم ہے ولیکن چونکہ لونڈیان محل توبیخ و سرزنش کی ہین خاص اوسکو ذکر کیا اور بیچ ڈالے اوسکو یعنی بعد قائم کرنے حد کے یا پہلے اوسکے اور یہ ظاہر ہے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ ترک کرنے مخالطت فساق کے اور اہل معاصی کے اور بیچ الخ

اسطرح کی لونڈی کا مستحب ہے اور کہا اہل ظاہر نی کہ واجب ہے ع ح **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاؤُدَ قَالَ دَعْهَا حَتّٰى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا ای لوگون یعنی ای مومنون جاری کرو اپنی غلام لونڈیون پر حد یعنی اگر زنا کرین تو پچاس دری مارو اوسپر کہ محصن ہوا اونمین سے یعنی بیاہا ہوا ہوا اور اوسپر کہ نہ محصن ہو پس تحقیق ایک لونڈی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی زنا کیا تہا پس فرمایا مجکو کہ مارون حد اوسکو پس ناگہان وہ قریب جنی ہوئی تہی پس ڈرا مین کہ اگر مارتا ہون اوسکو پچاس دری تو مرجاتی ہی وہ اوس سی پہر ذکر کیا مینی یہہ واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ اچہا کیا تونی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت ابی داود کی یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نی چہوڑ دی اوسکو یہانتک کہ موقوف ہو خون اوسکا پہر جاری کر اوسپر حد اور جاری کیا کرو حدین اپنی بردون پر ف اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ مارنا درونکا تاخیر کیا جاوی نفاس والی عورت سے یہانتک کہ نکلی وہ نفاس سے اسلیے کہ نفاس ایک طرح کا مرض ہی پس تاخیر کیجاوی اچہی ہونی تک لکہا ابن ہمام نی کہ اگر زنا کری مریض اور حد اوسکی رجم ہو بسبب اسکی کہ محصن ہو تو رجم کیا جاوی اور اگر ہو حد اوسکی دری مارنی تو نہ دری مارا جاوی یہانتک کہ اچہا ہو پس اگر ہو اسے بیماری کہ نہ امید ہو جاتی اوسکی کی مانند سل کی یا ہو ناقص و ضعیف الخلقۃ تو تر دیک ہماری اور نزدیک شافعی کی مارا جاوی ساتہہ بڑی ٹہنی کہجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان چہوٹی ہون پس ماری اوسکو ایکبار اور ضرور ہی پہنچنا ہر تنکی کا اوسکی بدن پر اور اسی لیی کہا گیا ہی کہ ضرور ہی اسصورت مین یہہ کہ ہو ٹہنی پہیلی ہوئی اور روا سطے خوف تلف کی نہ قایم کیجاوی حد بہت جاڑی مین اور بہت گرمی مین بلکہ تاخیر دیجاوی زمانہ اعتدال تک ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق اوسنی یعنی مینی زنا کیا پس مونہہ پہیر لیا حضرت نی اوس سی پہر آیا دوسری جانب سے یعنی بعد غائب ہونی کی مجلس سے اور کہا کہ تحقیق اوس شخص نے زنا کیا پس مونہہ پہیر لیا حضرت نے اوس سے پہر آیا اور طرف سے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اوس شخص نے زنا کیا پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار کرنیکا چوتہی بار مین پس نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینہ کی پس مارا گیا ساتہہ پتہرونکی پس جب پائی اوسنی ایذا پتہرونکی لگنی کی بہاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تہا پاس اوسکی کلا اونٹ کا پس مارا اوسکو ساتہہ اوس کلی کی اور مارا اوسکو لوگون نی یعنی اور چیزونسی یہانتک کہ مرگیا پس ذکر کیا صحابہ نی یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق وہ بہاگا جسوقت کہ پائی اوسنی ایذا پتہرونکی لگنی کی اور ایذا موت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون نہ چہوڑ دیا تمنی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور ایک روایت مین ہی کہ کیون نہ چہوڑ دیا تمنی اوسکو شاید کہ وہ توبہ کرتا اور قبول کرتا اللہ توبہ اوسکی ف توبہ کرتا الخ یعنی رجوع کرتا وہ فعل اپنی سی یعنی رجوع کرتا اللہ اوسپر ساتہہ قبول کرنی توبہ اوسکی کی اور اسمین دلیل ہی اوسپر کہ اقرار کرنیوالا زنا کا اپنی نفس پر اگر کہی کہ نہین زنا کیا مینی یا جہوٹ بولا مینی یا رجوع کی مینی ساقط ہوجاتی ہی اوس سے حد پس اگر رجوع کری حد قایم کرنیکی درمیان مین تو ساقط ہوجائی گی باقی اور بعضون نی کہا کہ نہین ساقط ہوتی حد ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي

عنك قال وما بلغك عني قال بلغني انك قد وقعت بجارية آل فلان قال نعم فشهد اربع شهادات فامر به فرجم رواه مسلم

اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ماعز بن مالک سی کہ کیا سچ ہی وہ چیز کہ پہنچی ہی مجکو تیری طرف سے کہا ماعز نی کہ کیا خبر پہنچی ہی آپکو میری طرف فرمایا کہ پہنچی ہی یہہ کہ تو نی زنا کیا ہی فلانی کی لونڈی سی کہا کہ ہاں پس اقرار کیا اوسنی چار بار یعنی چار مجلسوں مین پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہہ مسلم نی

ف اس قول مین اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو پہلی فصل مین لانا اچہا تہا اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تہا حال زنا کرنی ماعز کا بہر اقرار کروایا اوس سی اور حدیثین دلالت کرتی ہین اسکی خلاف پر جواب یہہ کہ اس حدیث مین اختصار کیا اور اصل رجم روایت کی بغیر ذکر کرنی قصہ کی اور شاید کہ آنحضرت نی اقرار کروایا ماعز سی بعد سننی خبر زنا اوسکی کی بعد ازان اعراض کیا اور ہو یہہ بہتر اس سی کہ احادیث مین تفصیل سی مذکور ہی پس نہین منافات ح وعن يزيد بن نعيم عن ابيه ان ماعزا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فاقر عنده اربع مرات فامر برجمه وقال لهزال لو سترته بثوبك كان خيرا لك قال ابن المنكدر ان هزالا امر ماعزا ان ياتي النبي صلى الله عليه وسلم فيخبره رواه ابو داود

اور روایت ہی یزید بن نعیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ ماعز آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور اقرار کیا روبرو حضرت کی چار بار یعنی زنا کا چار مجلسوں مین پس حکم فرمایا حضرت نی ساتہہ سنگسار کرنی اوسکے یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرت نی ہزال کو کہ اگر ڈہانکتا تو ماعز کو ساتہہ کپڑی اپنی کی یعنی ظاہر نکرتا قضیہ زنا اوسکی کا تو ہوتا بہتر تیری لیی کہا ابن منکدر نی کہ تابعی ہی اور راوی اس حدیث کا یہہ کہ تحقیق ہزال نی کہا تہا ماعز سی یہہ کہ حاضر ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر کر اونکو حقیقت حال کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ہزال کی ایک لونڈی تہی فاطمہ نامی کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس صحبت کی ماعز نی اوس سی پس مطلع ہوا اوس پر ہزال اور اشارہ کیا ماعز کو ساتہہ جانیکی حضرت کی پاس اور اقرار کرنیکی ساتہہ زنا کی پس حضرت نی ہزال کو فرمایا کہ اگر ڈہانکتا تو الخ ح وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تعافوا الحدود فيما بينكم فما بلغني من حد فقد وجب رواه ابو داود والنسائي

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ معاف اور محو کرو تم یعنی معاف کری بعض تمہارا بعضی سی حدون کو درمیان اپنی یعنی پہلی اسکی کہ پہنچی مجہہ تک یہہ پس جو چیز کہ پہنچی مجکو حد سی اور ثابت ہوئی پس تحقیق واجب ہے یعنی فرض ہوا قائم کرنا اوسکا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف عفو کرو الخ یہہ خطاب ہی غیر ائمہ کو یعنی چاہیی کہ حدود یعنی موجبات حدود کو عفو کرو اور حاکم کی ہان نہ لیجاؤ قضیہ اوسکا اور جب حاکم کی ہان پہنچی تو اوسکو عفو کرنا جائز نہین جیسی کہ فرمایا کہ جو چیز پہنچی مجکو الخ اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام کو نہین جائز عفو کرنا اللہ کی حدونکا جبکہ پہنچی امر طرف حاکم کی اور مطلق ہونا اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ نہین چاہیی مالک کو یہہ کہ جاری کری حد اپنی مملوک پر بلکہ لیجاوی امر اوسکا طرف حاکم کی بلکہ معاف کری اوس سے اسلیی کہ یہہ داخل ہی اس امر کی تحت مین اور یہہ استحباب کیلیی ہی ح ع وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اقيلوا ذوي الهيئات عثراتهم الا الحدود رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا معاف کرو خطائین عزت والونکی اونکی مگر حدین نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی چوک کرنا کہان گناہ مین گرفتار ہو جاوین معاف کرو اونکو اور ظاہر نہ رسوا نکرو دفعۃً خواہ حقوق اللہ کی ہون خواہ بندونکی لیکن حدود شرع یعنی جو چیزین کہ باعث حدود ہون خواہ حقوق اللہ کی ہون خواہ حقوق بندونکی اونسی درگذر کرنا نہ چاہیی اور یہہ خطاب حاکمون کو ہی اور بعضون نی کہا کہ ہی اور ونکو بہی اور یہہ امر استحباب کیلیی ہی ح ع وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادرءوا الحدود عن المسلمين ما استطعتم فان كان له مخرج فخلوا سبيله فان الامام ان يخطئ في العفو خير من ان يخطئ في العقوبة رواه الترمذي وقال قد روي عنها ولم يرفع وهو اصح اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفع کرو حدون کو مسلمانونسی جب تک کہ ہو سکی پس اگر ہو واسطی مسلمان کی جگہہ خلاصی کی پس چہوڑ دو راہ اوسکی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا معاف کرنی مین بہتر ہی خطا کرنی اوسکی سی سزا پہنچانی مین نقل کی یہہ

ترمذی نی اور کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث عائشہ سی کہ یہہ قول اونکا ہی اور نہین رفع کی گئی ہی آنحضرت تک اور یہی صحیح تر ہی ف یعنی یہہ حدیث
موقوف ہی عائشہ پر اور سند موقوف کی صحیح تر ہی سند مرفوع کی سی اور یہہ خطاب حاکمون کو ہی کہ جب تک ہوسکی حدون کو دفع کرین مسلمانون سی ساتھہ تعلیم
کرنی عذر ونکی کہ دیوانہ ہوگیا ہی تہا یا شراب پی ہی تو نی یا بوسہ لیا ہی یا ہاتہہ لگایا ہی جیسکہ واقع ہوا حضرت سی واسطی ماعز وغیرہ کی تلقین کرنا عذر ونکا بہہ مبالغہ
کیا ساتہہ قول اپنی کی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا الخ ع وعن وائل بن حجر قال استكرهت امرأة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فدرأ
عنها الحد واقامه على الذي اصابها ولم يذكر انه جعل لها مهرا رواه الترمذي اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا اکراہ کی گئی ایک عورۃ یعنی ایک
شخص نی زبردستی اوس سی زنا کیا زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پس دفع کی اوس سی حد اور جاری کی اوسپر حد کہ زنا کیا اوس سی اور نہ ذکر کیا راوی نی یہہ کہ حضرت نی ٹہیرایا اوس عورۃ کی لیے
مہر یعنی زنا کرنیوالی پر نقل کی یہہ ترمذی نی ف راوی کی ذکر نکرنی سی یہہ نہین لازم آتا کہ مہر واجب ہو اسلیے کہ ثابت ہوا ہے واجب ہونا اوسکا اور احادیث سی اور مراد مہر سی
یہان عقر ہی اور عقر کہتی ہین کابین صحبت حرام اور صحبت شبہہ کو اور وہ ایک مقدار ہی کہ اگر اجرت یعنی صحبت حرام پر جائز ہوتی تو وسقدر واجب ہوتی اور بیچ
فتاوی عالمگیری مین معنی عقر کی یہہ لکھی ہین کہ عقر کہتی ہین مہر مثل کو وعنه ان امرأة خرجت على عهد النبي صلى الله عليه وسلم تريد
الصلوة فتلقاها رجل فتجللها فقضى حاجته منها فصاحت وانطلق ومرت عصابة من المهاجرين فقالت ان ذلك الرجل فعل بي
كذا وكذا فاخذوا الرجل فاتوا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها اذهبي فقد غفر الله لك وقال للرجل الذي وقع عليها ارجموه وقال
لقد تاب توبة لو تابها اهل المدينة لقبل منهم رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہی وائل سی کہ تحقیق ایک عورۃ نکلی زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ارادہ نماز
پس ملا اوسی ایک شخص و ڈہانکا اوسکو یعنی اپنی کپڑی سی اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اوس سی پس چلائی وہ اور چلا گیا وہ شخص اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی پس
کہا عورۃ نی کہ تحقیق اوس شخص نی کیا ساتہہ میری ایسا اور ایسا یعنی ڈہانکا اور صحبت کی پس پکڑا لوگون نی اوس شخص کو اور لی آئی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس فرمایا واسطی اوس عورۃ کی پس تحقیق بخشدیا اللہ نی تجکو یعنی بسبب کراہت اور بی رضائی تیری کی اور فرمایا واسطی اوس شخص کی کہ فعل بد کیا تہا اوس سی سنگسار کرو اوسکو یعنی وسنی اقرار
کیا زنا کا پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا لوگون نی اوسکو بسبب محصن ہونی اوسکی کی اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی یعنی بسبب اجرا حد کی ایسی توبہ کہ اگر کرتی اوسکو یعنی مثل
توبہ اوسکی کی اہل مدینہ البتہ قبول کیجاتی اونسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی اگر تقسیم کیجاوی وہ توبہ اہل مدینہ پر قبول کیجاتی اونسی اور کفایت کرتی اونکو یعنی اگرچہ اون مین
بیحیائی اور برا کام کیا باوجود اسکی پاک ہوا اور بخشا گیا ح وعن جابر ان رجلا زنى بامرأة فامر به النبي صلى الله عليه وسلم فجلد الحد ثم اخبر انه
محصن فامر به فرجم رواه ابوداود اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ایک شخص نی زنا کیا ایک عورۃ سی پس حکم فرمایا اوسکی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دری مارنیکا پس دری ماری گئی اوسکو حد مین پہر خبر دی گئی
حضرت کو کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا اوسکی لیے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہہ ابوداود نی ف حضرت نی جو اول دری مارنیکا حکم کیا تو احتمال ہی کہ حضرت خبر دی گئی ہوگی کہ وہ غیر محصن ہی
اور احتمال یہہ بہی ہی کہ یہہ حکم بسبب خبر نہ دی کی نہین کیا بسبب گمانکی کیا اور شاید کہ یہہ ہوا ابتدا اسلام مین اور اسمین دلیل ہی اوپر کہ امام جسوقت کہ حکم کرے ساتہہ ایک چیز کی حد سی پہر معلوم ہو کہ واجب
غیر اوسکا تہا تو لازم ہی امام پر کہ رجوع کری طرف واجب شرعی کی ع وعن سعيد بن سعد بن عبادة ان سعد بن عبادة اتى النبي صلى الله عليه وسلم برجل
كان في الحي مخدج سقيم فوجد على امة من امائهم يخبث بها فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذوا له عثكالا فيه مائة شمراخ فاضربوه ضربة رواه
في شرح السنة وفي رواية ابن ماجة نحوه اور روایت ہی سعید بن سعد بن عبادہ سی یہہ کہ سعد ابن عبادہ لائی روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کو کہ تہا قوم مین ناقص
الخلقت بیمار یعنی ایسا بیمار کہ امید نہی اوسکی اچہی ہونی کی پس مارا گیا وہ ایک لونڈی پر اہل محلہ کی لونڈیون سی کہ زنا کرتا تہا ساتہہ اوسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لو واسطی اوسکی بڑی
ٹہنی کہجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان چہوٹی ہون پس مارو اوسکو ایکبار مارنا نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور بیچ روایت ابن ماجہ کی مانند اوسکی ف ایکبار مارنا لیکن اسطرح کہ پہنچی اثر ٹہنیون
کا بدن اوسکی پر اور اس سی معلوم ہوا کہ امام کو نگہبانی کرنی چاہیی اوسکی دری لگوانی کہ مر نجاوی اور جس بیمار کی اچہی ہونیکی توقع ہو اوسکی دری مارنے مین تاخیر کرنی اوسکی اچہی ہونی تک

اور جسکی اچھی ہونی کی توقع نہو تو اسطرح ماری کہ جسطرح حدیث مین مذکور ہوا چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی ع وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پاؤ یعنی جانو کہ کرتا ہی عمل قوم لوط کا یعنی اغلام پس مار ڈالو فاعل و مفعول کو
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف شرح السنہ مین ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ حد اغلامی کی پس ظاہر تر دو قولون شافعی کا اور قول صاحبین کا یہہ ہے کہ حد فاعل کی
حد زنا کی ہی اگر ہو محصن سنگسار کیا جاوی اور اگر محصن نہو تو سو دری مارا جاوی اور سال بہر تک نکال دیا جاوی مرد ہو یا عورۃ اور گئی ہی ایک قوم طرف اسکی کہ اغلامی سنگسار
کیا جاوی محصن ہو یا غیر محصن اور یہی کہا مالک و احمد نی اور دوسرا قول شافعی کا یہہ ہے کہ قتل کیے جاوین فاعل و مفعول جیسی کہ ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی اور کہا
ہی بعضون نے بیچ کیفیت قتل کرنی اون دونون کی کہ گرا دیا جاوی مکان اون دونون پر اور بعضون نی کہا کہ پہینکے جاوی اونکو پہاڑ پر سی جیسیکہ کیا گیا ساتہہ قوم لوط
کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی حد نہین ہے لواطت مین بلکہ تعزیر ہی جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکہی پہنچاوی اور نقل کیا ہی کمال پاشانی شرح صغیر مین کہ یہہ امر سپرد ہے طرف امام کی اگر
چاہی تو قتل کری اوسکو اگر عادۃ پکڑی ہو فاعل نی اوسکی اور اگر چاہی ماری اوسکو اور چاہی قید کری اوسکو ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أُرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی فعل بد کری جانور سی پس قتل کرو اوس شخص کو اور اوس جانور کو ساتہہ اوسکی کہا گیا واسطی ابن
عباس کے کہ کیا حال ہی اوس جانور کا یعنی نہ وہ عقل رکہتا ہی اور نہ اوسپر تکلیف ہی پس وہ کیون قتل کیا جاوی کہا ابن عباس نے کہ نہین سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم سے اس مین کچہہ یعنی علت و حکمت ولیکن گمان کرتا ہون حضرت کو کہ مکروہ جانا انہی یہہ کہ کہایا جاوی گوشت اوسکا یا نفع لیا جاوے ساتہہ اوسکی یعنی ساتہہ دودہ اور پشم اور بچی
اوسکی کی وغیر ذلک حالانکہ کیا گیا ہی ساتہہ اوس جانور کے یہہ فعل بد یعنی اوس جانور کہ یہہ فعل بد کیا گیا نفع لینا مکروہ ہے پس لازم آیا کہ قتل کیا جاوے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے
ف قتل کرو اوس شخص کو یعنی مارو اوسکو مارنا سخت اور اوس جانور کو ساتہہ اوسکی کہا بعضون نے کہ حکمت اوس جانور کی مار ڈالنی مین یہہ ہے کہ تا نہ پیدا ہو اوس سے
حیوان بصورت انسان کی یا نہ لاحق ہو اوسکی صاحب کو رسوائی دنیا مین بسبب باقی رہنی اوسکی کو اور شرح مظہر مین ہے کہ چارون امام متفق ہین اسپر کہ جو کوئی فعل بد کری
جانور سی تعزیر دیا جاوی اور قتل نکیا جاوی اور حدیث محمول ہی زجر و تشدید پر اور جانور بعضون نے تو کہا کہ اگر وہ کہایا جاتا ہی تو قتل کیا جاوی اور اگر کہایا نہین
جاتا ہی تو دو وجہین مین قتل بسبب ظاہر حدیث کی اور عدم قتل واسطی نہی کی ذبح کرنی حیوان کی سی مگر واسطی کہانی اوسکی کی ع ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت خوف
اور سخت کا کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ڈرتا ہون مین کہ بی صبر نکرین اور اس ورطہ مین پڑین یا یہہ کہ فعل نہایت قبیح ہی اور حرمت
اوسکی سخت ہے ڈرتا ہون کہ اوسمین پڑین اور عذاب اوسکا دیکہین ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنٰى
بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق ایک شخص نے بکر بن لیث مین سے آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اقرار کیا کہ اوسنی یعنی مینی زنا کیا ہی ساتہہ ایک عورۃ کے چار بار یعنی چار
مجلسون مین پس ماری اوسکو دری اور تہا شخص غیر محصن یعنی کوارا پہر طلب کیے حضرت نے اوس سے گواہ اوپر زنا کرنی عورت کے پس کہا عورت نے کہ جہوٹ بولتا ہی یہہ قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ
پس ماری حضرت نی حد تہمت کے نقل کی یہہ ابو داود نے ف طلب کیے گواہ یعنی بعد اوسکی اوسکی اقرار سے کہ مارا اور یہہ امر متضمن تہا قذف اوس عورۃ کو طلب کیے اوس مرد سے گواہ عورۃ پر اور جب نہ
کیا ہی جب وہ مرد عاجز ہوا گواہ گذرانی سی تو اوس عورت نے کہا کہ یہہ جہوٹا ہی کہ مجہکو نسبت زنا کی کرتا ہی مین پاک ہون اوس سے قسم خدا کی پس اوسکو حد مارکر وہ اسی دری ہین مح ع

وعن عائشة قالت لما نزل عذري قام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فذكر ذلك فلما نزل من المنبر أمر بالرجلين والمرأة فضربوا حدهم رواه أبو داود

اور روایت ہے عائشہ سے کہا جبکہ اوترا عذر میرا یعنی آیتیں بیچ عفت اور پاکی میری خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر پس ذکر کیا اوسکا پس جب اوترے منبر سے تو حکم کیا واسطے دو شخصوں اور ایک عورت کے پس ماری گئی انکو حد نقل کیے یہہ ابو داود نے ف حضرت عائشہ پر بعضی لوگوں نے بہتان زنا کا کیا تھا عیاذا باللہ اور حضرت کی بھی لعین کچھہ شک کی طرف میں گیا تھا جب آیتیں اونکی پاکی اور عصمت میں نازل ہوئیں چنانچہ وہ سورہ نور میں ہیں تب حضرت نے منبر پر کھڑے ہو کر بیان اونکا کیا اور بعد ازاں منبر سے اوتر کر حد قذف کی کہ تہمتی زنا کی ہے حکم کیا دو مرد کی لیے کہ وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور ایک عورت کی لیے کہ اوسکا نام حمنہ بنت جحش تھا یہہ اس امر میں بہت فتنہ پرداز تھی اونکو سزا دی

الفصل الثالث

نسیت ہے عن نافع أن صفية بنت أبي عبيد أخبرته أن عبدا من رقيق الإمارة وقع على وليدة من الخمس فاستكرهها حتى اقتضها فجلده عمر ولم يجلدها من أجل أنه استكرهها رواه البخاري

روایت ہے نافع سے یہہ کہ صفیہ بیٹی ابی عبید کی نے خبر دی اونکو یہہ کہ ایک غلام نے غلاموں امارت اور خلافت کے سے قصد جماع کا کیا ایک لونڈی کا خمس غنیمت کے تھی پس بزور جماع کیا اوس سے یہاں تک کہ ازالہ بکارت اوسکی کا کیا پس ماری اوس غلام کو یعنی پچاس حضرت عمر نے اور نہ دری مار اوس لونڈی کو بسبب اسکے کہ زبردستی صحبت کی تھی اوس غلام نے اوس لونڈی سے نقل کیے یہہ بخاری نے

وعن يزيد بن نعيم بن هزال عن أبيه قال كان ماعز بن مالك يتيما في حجر أبي فأصاب جارية من الحي فقال له أبي ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبره بما صنعت لعله يستغفر لك وإنما يريد بذلك رجاء أن يكون له مخرجا فأتاه فقال يا رسول الله إني زنيت فأقم علي كتاب الله فأعرض عنه فعاد فقال يا رسول الله إني زنيت فأقم علي كتاب الله حتى قالها أربع مرار قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنك قد قلتها أربع مرات فبمن قال بفلانة قال هل ضاجعتها قال نعم قال هل باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم قال فأمر به أن يرجم فأخرج به إلى الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة فجزع فخرج يشتد فلقيه عبد الله بن أنيس وقد عجز أصحابه فنزع له بوظيف بعير فرماه به فقتله ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال هلا تركتموه لعله أن يتوب فيتوب الله عليه رواه أبو داود

اور روایت ہے یزید بن نعیم بن ہزال سے کہ نقل کی اونے اپنے باپ سے یعنی نعیم سے کہ کہا تہا ماعز بن مالک یتیم بچہ پرورش پاتا بیچ گود میرے باپ کی یعنی ہزال کے پس جماع کیا ماعز نے ایک لونڈی سے قبیلہ کی پس کہا اوسکو باپ میرے نے کہ جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی اونکو ساتھہ اوس چیز کی کہ کی ہے تو نے شاید کہ حضرت استغفار کریں تیرے لیے اور نہیں ارادہ کرتا تہا باپ میرا ساتھہ اس کہنے کی مگر امید اسکی کہ ہو استغفار اسکی لیے سبب خلاصی کا گناہ سے یعنی غرض اسکی یہہ تہی کہ وہ حضرت کے پاس جاوے اور حضرت حکم اوسکی سنگسار کرنیکا کریں جیسے کہ توہم کیا بعضوں نے پس آیا ماعز حضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کرو مجھہ پر حکم اللہ کا پس منہ پہیر لیا حضرت نے اوس سے پس پہر آیا وہ یعنی دو بارہ بعد غائب ہونیکے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کرو مجھہ پر حکم اللہ کا یہاں تک کہ کہا اس کو چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کہی تو نے یہہ بات چار بار یعنی چار بار تیرا اقرار کرنا شرع سے ثابت ہو چکا پس کہہ کس سے زنا کیا تو نے کہا ساتھہ فلانی عورت کے کہ نام اوسکا لیا فرمایا کیا ہمخواب ہوا تو ساتھہ اوسکی یعنی معانقہ کیا اوس سے کہا ہاں فرمایا کیا اوسکی بدن سے بدن لگایا تو نے کہا ہاں فرمایا کیا جماع کیا تو نے اوس سے کہا ہاں کہا راوی نے پس حکم کیا اوسکو سنگسار کرنیکا پس نکالا گیا اوسکو طرف سنگستان کی پس جبکہ سنگسار کیا گیا پس پائی اوسنے ایذا پتھر لگنے کی پس گھبرایا یعنی صبر نکیا پس نکلا دوڑتا ہوا یعنی اوس جگہہ سے کہ سنگسار کیا جاتا تہا پس ملا ماعز سے عبد اللہ بن انیس اس حال میں کہ تھک گئے تھے یار عبد اللہ کے یا یار ماعز کی جو کہ سنگسار کرتی تہی پس وٹہائی عبد اللہ نے اوسکی لیے ہڈی اونٹ کی پانوکی اور مارا ماعز کو ساتھہ اوس ہڈی کے پس مار ڈالا اوسکو پہر آیا عبد اللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا اوسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کیوں نہ چہوڑ دیا تم نے اوسکو شاید کہ وہ رجوع کرتا اپنی اقرار سے پس قبول کرتا اللہ توبہ اوسکی اور در گذر کرتا اوس سے گناہ اوسکا بغیر سنگسار کرنی اوسکی کی نقل کیے یہہ ابو داود نے ف نکالا گیا اوسکو طرف سنگستان کی کہا ابن ہمام نے کہ حدیث صحیح میں ہے کہ سنگسار کیا ہم نے اوسکو یعنی ماعز کو مصلی میں اور مسلم اور ابو داود میں ہے کہ لے گئے ہم اوسکو طرف بقیع غرقد کی اور مصلی تہا وہیں اسلیے کہ مراد مصلی سے مصلی جنازہ کا ہی پس متفق ہوئیں دونوں حدیثیں باقی یہہ کہ ترمذی میں جو یہہ آیا ہے حکم کیا گیا اوسکو جو تہی بار پس نکالا گیا طرف سنگستان کی اور سنگسار کیا گیا ساتھہ پتھروں کی اوسکی وجہ یہہ ہے کہ اوسکا پیچھا کیا گیا جو قت کہ بہاگا یہاں تک کہ نکالا گیا طرف سنگستان کی والا یہہ غلط ہو اسلیے کہ صحاح اور حسان میں آیا ہے کہ وہ گیا بہاگ کر طرف سنگستان کی نہ یہہ کہ بہیجا گیا اوسکو طرف سنگستان کی ابتدا سنگسار کرنیکی لیے پس توجیہ یہہ ہے کہ مطلب ہو طرف سنگستان کی پس کسی راوی نے ذکر کیا سنگستان کا اور کسی راوی نے

مصلے وغیرہ کا پس ہمین تطبیق دونون حدیثوں کی ہوگئی ہے ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا
مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّبَا إِلَّا أُخِذُوا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرُّشَا إِلَّا أُخِذُوا بِالرُّعْبِ رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہوا ونمین زنا مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتھہ قحط کی اور نہین کوئی
قوم کہ ظاہر ہوا ونمین رشوت مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتھہ رعب کی نقل کی یہہ احمد نی ف رشوت اوس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاوی بشرط اسکی کہ مدد کری اوسکی مہم مین اور
بعضون نی یہہ قید لگائی ہی کہ اوس مہم مین ایسی مشقت نہو کہ اسقدر مال عرف مین اجرت دیتی ہون اوسپر جیسی کہ ایک بات بادشاہ کی آگی کہدینی اور سعی وسمین کرنی اور
اگر بغیر شرط کی ہو تو بھی رشوت نہین اور رشوت سی خوف ایسلیے ہوتا ہی کہ حاکم جاری کرتا ہی حکم اپنا ادنی اور اعلی پر جبکہ پاک ہوتا ہی رشوہ سی اور جبکہ لوث ہوتا ہے
رشوہ مین خوفناک رہتا ہی ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ
قَوْمِ لُوطٍ رَوَاهُ رَزِينٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَهُمَا وَأَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا اور روایت ہی ابن عباس اور ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ملعون ہی وہ شخص کہ کری کام قوم لوط کا یعنی اغلام نقل کی یہہ رزین نی اور ایک روایت رزین کی مین ابن عباس سی یہہ ہی کہ حضرت علی نی
جلادیا فاعل مفعول کو یعنی حکم کیا اونکی جلا دینی کا اور حضرت ابوبکر نی گرادی اونپر دیوار یعنی حکم کیا دیوار گرا دینی کا اونپر ف اور جامع صغیر مین ہی کہ ملعون ہی وہ
شخص کہ برا کہی اپنی باپ کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ برا کہی اپنی ماں کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ ذبح کری جانور کو واسطی غیر اللہ کی اور ملعون ہی وہ شخص کہ متغیر
کری سرحد زمین کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ بدفعلی کری جانور سی اور ملعون ہی وہ شخص کہ کری عمل قوم لوط کا نقل کیے یہہ احمد نی ساتھہ سند حسن کے ابن عباس سے ح ع
وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نظر رحمت نہین کرتا اللہ عزوجل طرف اوس شخص کے کہ فعلی کی کسی مرد
یا عورت سی اوسکی مقعد مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَهُوَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ اونہون نی کہا جو شخص کہ بدفعلی کری چارپائی سی پس نہین حد اوسپر یعنی ولیکن تعزیر ہی روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابوداود نی
اور کہا ترمذی نی سفیان ثوری سی کہ تحقیق اونہون نی کہا اور یہہ حدیث صحیح تر ہی پہلی حدیث سی یعنی جو کہ ابن عباس سے دوسری فصل مین گذری اور وہ پہلی حدیث
یہہ ہی کہ جو شخص بدفعلی کری چارپائی سی پس مار ڈالو اوسکو اور عمل اسپر نزدیک اہل علم کی یعنی اوسپر حد نہین ف اونہون نی کہا یعنی بطریق
مرفوع کی والا اونہون کچھہ معنی قول ثوری کی و ہذا اصح ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيمُوا
حُدُودَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جاری کیا کرو حدین اللہ کی نزدیک اور دور والا اور نہ پکڑی اور نہ مانع ہو تمکو بیچ جاری کرنی حکم اللہ کی ملامت ملامت کرنیوالی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
ف نزدیک اور دور والا یعنی نزدیک کی ناتی والی پر اور دور کی ناتی والی پر یا نزدیک سے مراد ہی ضعیف کہ نزدیک سے پہنچنا اوس تک آسان ہی حکم کرنا اوسپر اور دور سے
مراد ہی قوی کہ دور ہی پہنچنا اوس تک اور دشوار ہی قائم کرنا حد کا اوسپر اور دوسری معنی انسب ہین ایسلیے کہ مراد یہہ ہے کہ قائم کرو حد اللہ کی ہر ایک پر ع وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَرَوَاهُ
النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدون اللہ کے سی بہتر ہی برسنی مہینہ چالیس راتون
کی سی بیچ تمام شہرون خدا کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی نسائی نی ابی ہریرہ سے ف یہہ ایسلیے ہی کہ بیچ قائم کرنی حدونکی منع کرنا ہی خلق کو معاصی سے اور

سبب ہے واسطی کہلنی دروازون آسمان کی یعنی سبب ہے نزول برکات کا اور بیچ عفو کرنی کی بندو سی اور سستی کرنی کی اوسمین گرفتار ہے اونکی ایسی معاصی مین اور یہہ سبب ہے
اونکی گرفتار ہونیکا قحط سالی مین اور سبب ہے ہلاک کرنی خلق کا جیسی کہ وارد ہوا ہی کہ حباری مرجاتا ہی مارے دبلاپی کی بسبب گناہ بنی آدم کی یعنی اللہ تعالی نہین مینہ برساتا
بسبب نحوست گناہ اونکی کی اور حباری نام ایک جانور کا ہی اور خاص اوسکو اسلیے ذکر کیا کہ وہ دور دور سی اپنا قوت لی آتا ہی

باب قطع السرقة

باب ہے بیچ بیان ہاتہہ کاٹنی چور کی **ف** کہا طیبی نے لفظ قطع السرقة مین اضافت طرف مفعول کی ہے بحذف مضاف کی ہی ای قطع اہل السرقة اور سرقہ ساتہہ فتح سین کے
اور کسرہ رے کی شرع مین ماسکو کہتی ہین کہ لیوی مکلف خفیہ مال محرز سی کہ نہ ملک ہو اوسکی اوسمین اور نہ شبہ ملک اور مراد محرز سی یہہ ہی کہ مال ایسی جگہہ ہو کہ کوئی اوسکو نہ لی سکے
خواہ مکان حفاظت مین ہو خواہ اوسکی پاس کوئی نگہبان ہو جاگتا یا سوتا ہوا اور مراد شبہ ملک سے مال ذی رحم محرم کا ہی جو کوئی مال ذی رحم محرم کا چراویگا تو اوسکو
چوری نہین کہتی کی اور اوسمین ہاتہہ کاٹنا نہین آتا اور نصاب سرقہ کی ہماری نزدیک دس درہم ہین کہ اوسسی کم مین ہاتہہ کاٹنا نہین آتا اور نزدیک شافعی کی چوتہائی
دینار سونی کی اور تین درہم چاندی کی یا قیمتی تین درہم کی ہو کوئی چیز اور دلیل اونکی وہ حدیثین ہین کہ واقع ہوا ہی اونمین کاٹنا ہات کا چوتہائی دینار کے لیے
چرانی مین اور چوتہائی دینار اوسوقت مین تین درہم کا تہا اور دینار بارہ درہم کا اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ دلیل ہماری یہہ ہے کہ عمل کرنا اکثر پر اس باب مین اولی
ہی بسبب حیلہ کرنی کی حدود مین اسلیے کہ قلت مین شبہہ عدم جنایت کا ہی اور روایت ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لا قطع الا فی دینار او عشرة دراہم اور اصل
اس باب مین یہہ ہی کہ کاٹنا ہاتہہ کا بیچ زمانہ انحضرت کی سپر کی قیمت مین تہا پس شافعیہ تو کہتی ہین کہ قیمت سپر کی تین درہم تہی اور شمنی نی کہا قیمت سپر کے اوس زمانہ مین
دس درہم تہی روایت کی یہہ ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور کافی مین نقل ہی کہ قیمت سپر کی کہ ہاتہہ کاٹا گیا اوسکی چرانی پر حضرت کی زمانہ مین دس
درہم تہی واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی عائشہ رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ کاٹا جاوی ہاتہہ چور کا مگر بسبب چرانی چوتہائی دینار کی یا زیادہ کے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** اس حدیث پر عمل کیا ہی امام شافعی نی کہ چوتہائی دینار سی کم مین ہاتہہ نہ کاٹا جاوی اور ملا علی قاری نی یہان خوب تفصیل سی لکہی ہین اقوال علما کی اور دلیلین اپنے
مذہب کی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کاٹا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ چور کا یعنی دایان ہاتہہ بند دست سے بیچ چرانی ایک سپر کی کہ قیمت اوسکی تین درہم تہی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا شمنی نے کہ یہہ معارض ہی اوس روایت کی کہ نقل کی ابن ابی شیبہ نی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا تہی قیمت سپر کے
دس درہم اور اسیطرح ابن عباس سے اور عمرو بن شعیب سے بہی منقول ہی اور شیخ ابن الہمام نی بہی ابن عمر اور ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا کہ قیمت ڈہال کی دس درہم
تہی اور اسیطرح سی عینی نی بیچ حاشیہ ہدایہ کی لکہا ہی اسلیے حنفیہ نی دس درہم پر ہاتہہ کاٹنا لکہا ہے اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ ابن عمر کی اپنی رائے
و اجتہاد سی کہا یہہ خلاصہ ہی کلام حضرت شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری کا اور جسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی دیکہنی منظور ہو اونکی شرحونمین دیکہلے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا لعنت کری اللہ چور کو کہ چراتا ہی بیضہ پس کاٹا جاتا ہی ہاتہہ اوسکا اور چراتا
ہے رسی پس کاٹا جاتا ہی ہاتہہ اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی لعنت کرنی گنہگار ونکو بلا تعین اور ایسا ہی
کلام اللہ سے معلوم ہوتا ہی الا لعنة اللہ علی الظالمین اور شخص معین کو لعنت کرنی نہین جائز انتہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کاٹنی ہاتہہ کے بیچ کم کی چوتہائی دینار
یا تین درہم سی پس مشکل پڑی سب ائمہ پر پس جواب دیتی ہین کہ مراد بیضہ سی یہان بیضہ آہن ہے کہ اوسکو خود کہتی ہین کہ غازی سر پر پہنتی ہین اور مراد رسی سی کشتی
کی رسی کہ بڑی قیمتی ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ اول ذکر ہی اور رسی کی چرانی مین ہاتہہ کاٹنا ابتداء اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ چور کی

عادت اوسکو اسطرح ہوجاتی ہی کہ حقیر حقیر چراتی چراتی بڑی چیز چرانی لگتا ہے اور ہاتھ کٹتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اشارہ کیا طرف عادة امرا و سلاطین کے کہ وہ اسطرح کیا کرتی ہین بطریق سیاست کے نہ بطریق حد شرعی کی واللہ اعلم ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قطع فی ثمر ولا کثر رواہ مالك والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجۃ روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی نہین ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانی میوہ کی کہ درخت پر لگا ہوا اور نہ بیچ چرانی گابہی سفید کہجور کی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نی **ف** امام ابوحنیفہ نی اسحدیث پر عمل کیا ہی کہ وہ کہتی ہین نہین ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانی کسی میوہ تر و تازہ کی برابر ہی کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسطرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ خرمن مین کاٹ کر جمع نکیا ہو اور اسپر قیاس کیا ہی گوشت اور دودہ اور اور ایسی چیزون کو کہ جلدی خراب و متغیر ہوجاوین اور اورون نی واجب کیا ہی ہاتھ کاٹنی کو ان سب چیزون مین اگر ہون محرز اور یہی قول ہی مالک اور شافعی کا اور جو چیزین حقیر مباح ہین دار الاسلام مین مانند لکڑی گہانس نرسل مچھلی پرندہ شکاری ہرتال چونا وغیرہ کی نزدیک امام اعظم کی بسبب چوری انکی کی ہاتھ کاٹنا نہین آتا ع ح **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن الثمر المعلق قال من سرق منہ شیئا بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیہ القطع رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونسی اپنی دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ حضرت پوچھی گئی میوہ لٹکی ہوئی درخت کی سی فرمایا جو شخص کہ چراوی اوسمین سے کچھہ پیچھی اسکی کہ جگہہ دی اوسکو خرمن پس پہنچی ڈہال کی مول کو پس اوسکی اوپر ہی ہاتھ کاٹنا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** مقصود یہہ ہی کہ ہاتھہ کاٹنا نہین آتا بیچ میوی کی کہ لٹکتا ہو درخت پر اسلیی کہ محرز نہین ہی اور جب کاٹا گیا درخت سے اور خرمن مین ڈالا گیا خشک ہونی کی لیی تو اوسمین ہاتھہ کاٹا جاوی بسبب محرز ہونی کی یہہ حدیث دلیل ہی جمہور کے سوا حنفیہ کی کیونکہ جب تلک خشک نہین ہوا میوہ اور اوس سے چرایا تو ہاتھہ کاٹنا نہین آتا نزدیک امام اعظم کی اور تقیید بعد ان یؤویہ الجرین کی خشک ہونی کی صورت مین ہی موافق عادة عرب کے جیسی کہ ثمر مین قطع نہین ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث کی فائدہ مین ہوچکا پس حنفیہ اسکا یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ حدیث معارضہ کی گئی ہی ساتہہ اسحدیث مطلق کی لا قطع فی ثمر ولا کثر اور یہہ بہی فرمایا لا قطع فی الطعام یعنی نہین ہاتہہ کاٹنا آتا طعام مین کہ مہیا ہو کہانیکی لیی مگر گیہون اور شکر مین ہاتہہ کاٹنا آتا ہی بالاتفاق اور اور بہت بڑی تقریر ملا علی رحمہ نے لکہی ہے مرقات مین جو چاہی وہانسی دیکہہ لی ع ح ع **وعن** عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین المکی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قطع فی ثمر معلق ولا فی حریسۃ جبل فاذا اواہ المراح والجرین فالقطع فیما بلغ ثمن المجن رواہ مالك اور روایت ہی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین مکی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کاٹنا آتا ہاتہہ کا بیچ میوی لگی ہوئی درخت کی اور نہ بیچ جانور چرنی والی پہاڑ کی پس جسوقت کہ ٹہکانا دی جانور کو ہی کو جگہہ بند ہنی جانورون کی اور جگہہ دی میوی کو خرمن پس ہاتہہ کاٹنا ہی اوسقدر مین کہ پہنچی قیمت ڈہال کو نقل کی یہہ مالک نے **ف** کہا طیبی نے کہ لفظ حریسہ بمعنی مفعول کی ہی یعنی محروسہ جبل اور محروسہ جبل اوس جانور کو کہتی ہین کہ چرتا ہو پہاڑ مین اور اوسکی کوئی حفاظت کرتا ہو پس اوسکی چرانی مین ہاتہہ کاٹنا اسلیی نہین آتا کہ محرز نہین ح **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المنتہب قطع ومن انتہب نہبۃ مشہورۃ فلیس منا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے لوٹنی والی پر کاٹنا ہاتہہ کا اور جو شخص لوٹی لوٹنا مشہور یعنی آشکارا کہ لوگ دیکہتی ہوں پس نہین وہ ہم مین سے یعنی ہماری طریقہ پر نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** لوٹنی والا اوسکو کہتی ہین کہ لیوی مال کسیکا لوگون کی سامنی زبردستی پس وہ اگرچہ بدتر ہی پوشیدہ لینی سی لیکن اوسکا ہاتہہ نہین کاٹنا آتا بسبب نہ اطلاق ہونی کی اوسپر چور کا اسلیی کہ چور وہ ہی کہ خفیہ لے ع **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی خائن ولا منتہب ولا مختلس قطع رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ

وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی فِی شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَنَامَ فِی الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَہٗ فَجَاءَ سَارِقٌ وَاَخَذَ رِدَاءَہٗ
فَاَخَذَہٗ صَفْوَانُ فَجَاءَ بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ یَدُہٗ فَقَالَ صَفْوَانُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا ھُوَ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِیَنِیْ بِہٖ وَرَوَی نَحْوَہٗ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِیْہِ وَالدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین اوپر خائن کے اور نہ لوٹنی والی کی اور نہ اوچکی کی ہاتہہ کاٹنا نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن
ماجہ اور دارمی نی اور روایت کی صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین یہہ کہ صفوان بن امیہ آئی مدینہ مین پس سوگئی مسجد مین اور سر کی نیچی رکہی اپنی چادر پس آیا چور اور لی اوسکی
چادر پس پکڑا اوسکو صفوان نی اور لی آیا اوسکو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حکم فرمایا حضرت نی ہاتہہ کاٹنی اوسکی کا بعد اقرار کرنی اوسکی کی ساتہہ
چوری کی یا ثابت ہونی اوسکی کی ساتہہ گواہون کی پس کہا صفوان نی کہ تحقیق مینی نہین ارادہ کیا تہا اوسکا یعنی اوسکی لانی سی مجکو یہہ نہین منظور تہا کہ آپ ہاتہہ کاٹنی کا
حکم کیجیی وہ چادر اوسپر صدقہ ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون نہ تصدق کیا تو نی اور نہ بخشا تو نی پہلی اسکی کہ لاوی تو اوسکو میرے پاس اور روایت
کی مانند اسکی ابن ماجہ نی عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی باپ سے دارمی نی ابن عباس سے **ف** خائن اوسکو کہتی ہین کہ کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کی اوسکو
دیجاوی اور وہ لی لیوی اوسمین سے اور دعوی کری اوسکی ضائع ہونیکا یا منکر ہوجاوی کہ مجکو دیہی نہین پس خائن کا ہاتہہ کاٹنا اسلیی نہین آتا کہ قصور ہی حرز مین
یعنی حفاظت کامل نہین چنانچہ ہدایہ مین بیان اسکا مفصل مذکور ہی اور لوٹنی والی اور اوچکی کا اسلیی نہین ہاتہہ کاٹنا آتا کہ خفیہ نہین لیتی مال غیر کا
چنانچہ اوپر بیان اسکا مفصلا ہوچکا ہی کہا ابن ہمام نی کہ یہی مذہب ہے چارون اماموںکا اور سر کی نیچی رکہی چادر ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح تر یہہ ہی کہ کہنا
ایک چیز کا نیچی سر کی حرز ہی اور کیون نہ تصدق کیا تو نی الخ یعنی پہلی تو نی کیون نہ معاف کیا اور حق اپنا نہ چہوڑ دیا اور اب میری پاس قضیہ اسکا لایا اور مینی
حکم ہاتہہ کاٹنی کا کیا پس ہاتہہ کاٹنا اوسکا واجب ہوا پس نہین حق ہی واسطی تیری اوسمین بلکہ یہہ حق اللہ کا ہی تیری معاف کرنی سی معاف نہین ہوسکتا
اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ عفو جائز ہی پہلی اسکی کہ پہنچایا جاوی قضیہ اوسکا طرف حاکم کی کذا ذکر الطیبی و ابن الملک اور کہا ابن ہمام نی کہ جب حکم کیا جاوی کسی شخص
پر ہاتہہ کاٹنی کا بسبب چوری کی پہر ہبہ کردی وہ چیز چور کو مالک اور سونپ دی اوس چیز کو طرف اوسکی یا بیچ ڈالی اوسکو اوسکی ہاتہہ تو نہ ہاتہہ کاٹا جاوی اور کہا
زفر اور شافعی اور احمد نی کہ کاٹا جاوی اور یہی ایک روایت ہے ابی یوسف سی اور مویدہی اوسکی حدیث صفوان کی اور جواب اسکا یہہ کہ یہہ حدیث ایک روایت مین
تو اسیطرح ہی کہ جیسی ذکر کی گئی اور حاکم وغیرہ کی روایت مین کچہہ زیادہ آئی ہی پس ہوا اس زیادتی مین اضطراب اور اضطراب موجب ضعف کا ہی ۱۲ع
وَعَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَیْدِیْ فِی الْغَزْوِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ
وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّھُمَا قَالَا فِی السَّفَرِ بَدَلَ الْغَزْوِ اور روایت ہی بسر بن ارطاۃ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی کہ نہ کاٹی جاوین ہاتہہ غزوہ مین نقل
کی یہہ ترمذی اور دارمی اور ابو داود اور نسائی نی مگر ابو داود اور نسائی نی کہا سفر مین بدلی غزوہ کی **ف** غزوہ مین کہا ابن مالک نی کہ یعنی نہ کاٹا جاوی ہاتہہ چور کا جہاد مین جبکہ
لشکر دار الحرب مین اور نہو امام اونمین اور کار پرداز ہو انکا امیر لشکر کا اور اسیطرح اور حدود بہی نہ قائم کیجاوین اور اسپر عمل کیا ہی بعضی فقہانی بسبب احتمال اسکی کہ فتنہ
مین پڑجاوی وہ ساتہہ لاحق ہونی طرف دار الحرب کے اور بسبب خوف واقع ہونی تفرقہ اور سستی کی مجاہدون مین اور طیبی نے کہا کہ یہہ مذہب ابی حنیفہ کا ہی اور بعضی نی
کہا کہ مراد ہاتہہ نہ کاٹنی سی غزوہ مین یہہ ہی کہ اگر چوری کری غنیمت کے مال مین سے پہلی تقسیم ہونیکی تو ہاتہہ نہ کاٹی اسلیی کہ اوسکا اوسمین حق ہی اور کہا طیبی نے کہ سفر جو ذکر
کیا گیا ہی دوسری روایت مین مطلق حمل کیا جاوے مقید پر یعنی سفر جہاد پر ۱۲ح وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِی السَّارِقِ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا یَدَہٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَہٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا یَدَہٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَہٗ رَوَاہُ فِیْ
شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ نقل کی ابی ہریرہ سے کہ یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کی حق مین اگر چراوی کاٹو ہاتہہ اوسکا یعنی دایان پہر اگر چراوی

کاٹو پانون اوسکا یعنی بایان پھر اگر چراوی پس کاٹو ہاتھہ اوسکا یعنی بایان پھر اگر چراوی پس کاٹو پاؤن اوسکا یعنی دایان نقل کی یہہ صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین **ف** پہلی دایان ہاتھہ کاٹنا پھر بایان پانون یہہ تو سبکے نزدیک ہی اور بعد اوسکی بایان ہاتھہ اور دایان پانون کاٹنی مین تیسری اور چوتھی بار اختلاف کیا ہی علمانی امام شافعی تو کہتی ہین کہ کاٹی بموجب اسحدیث کی اور ہماری نزدیک اگر چوری کری تیسری بار تو نہ کاٹا جاوی بلکہ قید کیا جاوی قید خانی مین یہانتک کہ مر جاوی یا توبہ کری اور دلیل ہماری یہہ ہی کہ اجماع ہوا صحابہ کا اسپر اور یہہ حدیث ابو مسلم کی محمول ہی تہدید و سیاست پر اور طحاوی نی اسطرح پر طعن کیا ہی اسحدیث پر کہ مینی بہت آثار و قضایا صحابہ کو تلاش کیا مگر کچہہ اثر اور اصل اسحدیث کی نپائی اور بہت سی حفاظ حدیث سی بلا مین وہ سب اسحدیث سی انکار رکہتی تہی جیسیکہ عینی اور عنایہ ہدایہ مین مذکور ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ پانون ٹخنی سی کاٹا جاوی نزدیک اکثر اہل علم کی ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ فِي قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ احْسِمُوهُ اور روایت ہی جابر سی کہا لایا گیا ایک چور پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ کاٹو ہاتھہ اوسکا یعنی دایان پس کاٹا گیا پھر لایا گیا چور و بروحضرت کی دوسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایان پانون اوسکا پھر کاٹا گیا پھر لایا گیا چور تیسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایان ہاتھہ اوسکا پس کاٹا گیا پھر لایا گیا چوتھی بار پس فرمایا کاٹو یعنی دایان پانون اوسکا پھر کاٹا گیا پھر لایا گیا پانچوین بار پس فرمایا مار ڈالو اوسکو پس لیگئی ہم اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پھر کھینچا ہمنی اوسکو ڈالدیا کوئین مین اور پھینکی ہمنی اوسپر پتھر نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی بغوی نی شرح السنہ مین یہہ کاٹنی ہاتھہ چور کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ کاٹو تم ہاتھہ اوسکا پھر داغ دو اوسکو **ف** یعنی تاکہ خون بند ہو جاوی اور کہا خطابی نی کہ نہین جانتا مین کسی فقیہ کو کہ مباح رکہا ہو مار ڈالنا چور کا اگرچہ مکرر چوری کوی اور کہا کہ یہہ حدیث منسوخ ہی ساتہہ حدیث لا یحل دم امرء مسلم الا باحدی ثلث کی اور بعضون نی کہا کہ قتل اس چور کا بطریق سیاست کی تہا امام کو پہنچتا ہی کہ اجتہاد کری بیچ تعزیر مفسد کی اور جسطرح چاہی سزا دی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانا مرتد ہونا اوسکا پس مباح کیا خون اوسکا اور حکم کیا ساتہہ قتل اوسکی کی اور بعضون نی کہا اولی یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی اسپر کہ وہ حلال جانتی والا چوری کا تہا اور ضرور ہی ان تاویلات سی ورنہ اگر مسلمان ہوتا تو کھینچ کر ڈالنا اوسکا کوئی مین مباح نہوتا واللہ اعلم ع **وعن** فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک چور پس کاٹا گیا ہاتھہ اوسکا یعنی حضرت کی حکم سی پھر حکم فرمایا واسطی ہاتھہ اوسکی کے کہ لٹکایا جاوی اوسکی گردن مین پس لٹکایا گیا اوسکی گردن مین یعنی تا عبرت ہووی اور وکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ منقول ہی امام شافعی اور احمد رح سی کہ سنت ہی ہاتھہ لٹکانا چور کا چور کی گلی مین اور ہماری نزدیک یہہ موقوف ہی امام پر اگر مناسب جانی تو لٹکاوی اور سنت نہین اسلیی کہ نہین ثابت ہوا ہی حضرت سی کہ جسکا ہاتھہ کاٹا ہو اوسکی گلی مین لٹکایا ہو ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ چراوی غلام پس بیچ ڈال اوسکو اگرچہ بدلی نش کے ہو نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** نش ساتہہ زیر نون اور تشدید شین معجمہ کے نصف اوقیہ یعنی بیس درہم کو کہتی ہین اور مراد یہہ ہی کہ بیچ ڈال اوسکو اگرچہ تھوڑی مول کو بکی اسلیی کہ وہ عیب والا ہی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر اہل علم کی نزدیک اگر غلام چوری کری تو ہاتھہ اوسکا کاٹا جاوی بھگوڑا ہو یا غیر بھگوڑا اور حنفیہ کی نزدیک اگر چراوی ایک خاوند بیوی مین سی مال دوسری کا یا غلام مال مالک اپنی کی مین سی یا بیوی مالک اوسکی کی یا خاوند مالکہ اوسکی کا تو نہ کاٹا جاوی ہاتھہ اوسکا واسطی اذن کے داخل ہونی مین عادۃً پس خلل پڑا حرز مین ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ فَقَالُوا مَا كُنَّا نُرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور پس حکم کیا ہاتھہ کاٹنی اوسکی کا پس عرض کیا صحابہ نی کہ نہ تہی ہم گمان کرتی آپکو کہ حکم فرماوگی اس چور کی لیی ہاتھہ کاٹنی کا یعنی بلکہ گمان کرتی تہی ہم

ف نسائی نی یہہ نقل کی اگر ہوتی فاطمہ البتہ کاٹتا مین ہاتہہ اوسکا فرمایا حضرت نی اسلیے کی اوسکی بادشاہی اور قرابت مثل تہا محل شفقت جو وہ ظاہر اوسپر ہم رحم کروگی
حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہی کہ یہہ حق اللہ تعالی کا ہی واجب ہی جاری کرنا اوسکا اسمین چشم پوشی نہین کرسکتا اگر بالغرض یہہ فعل میری پارۂ جگر سی صادر ہوتا تو
اوسکا بہی ہاتہہ کاٹتا ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهُ فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي فَقَالَ عُمَرُ
لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ أَخَذَ مَتَاعَكُمْ رَوَاهُ مَالِكٌ ف اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمر رض کی غلام اپنا اور کہا
کہ کاٹو تم ہاتہہ اسکا اسلیے کہ اسنی چرایا ہی آئینہ میری عورت کا پس کہا حضرت عمر نی نہین ہاتہہ کاٹنا اسپر یہہ ہی خدمت گار تمہارا لی چیز تمہاری نقل کی یہہ
مالک نی ف گویا کہ حضرت عمر رض نی اشارہ کیا ساتہہ اسکی علت نہ کاٹنی کی اور وہ وجود اذن کا ہی ساتہہ آنیکی تمہاری بابین پس احراز نرہا اور یہی مذہب
ہمارا اور امام احمد کا بخلاف اور اہل علم کی ح وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو ذر کہا مینی حاضر ہون یا رسول اللہ اور فرمانبردار ہون فرمائیے کیا فرماتے
ہین آپ فرمایا کیا کریگا تو جسوقت کہ پہنچی گی لوگون کو موت یعنی وبا یعنی بہاگی کا تو موت سی یا صبر کریگا ہوگا گہر یعنی قبر اوسوقت مین بدلی خادم کی یعنی
اتنی کثرت سی موت ہوگی اوسوقت کہ جگہہ قبر کی خریدی جاوی گی ساتہہ قیمت غلام کی کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتی ہین یعنی مین نہین جانتا کہ
حال میرا کیا ہوگا اوسوقت مین صبر کرونگا یا بہاگ جاؤنگا فرمایا لازم ہی تجپر صبر کرنا کہا حماد بن ابی سلیمان نی کہ کاٹا جاوی ہاتہہ کفن چور کا اسواسطی کہ
داخل ہوا میت پر اوسکی گہر مین نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی آنحضرت نی قبر کو بیت کہا پس قبر حرز ہوئی جیسا کہ گہر ہوتا ہی اگر کچہہ گہر سی چراوی تو ہاتہہ کاٹا
جاتا ہی پس اسیطرح بیچ چرانی کفن کی قبر سی ہاتہہ کاٹا جاوی پس یہہ جو دلیل پکڑی حماد نی اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ ضرور نہین کہ جس جگہہ پر اطلاق بیت کا
ہو وہ حرز بہی ہو کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ اگر کوئی چراوی کچہہ ایسی بیت سی کہ نہ ہو اوسکی لئی دروازہ بند یا نگہبان تو نہین کاٹا جاتا ہاتہہ بلا خلاف کہا ابن ہمام
نی کہ نہین ہاتہہ کاٹا جاتا کفن چور کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کی اور کہا ابو یوسف اور تینون اماموں نی کہ اوسکا ہاتہہ کاٹا جاتا ہی اور باقی تحقیق اس
مقام کی مرقاۃ مین دیکہنی چاہیی ح ع

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

باب ہی بیچ بیان سفارش کرنی کی بیچ حدون کی ف یعنی امام سی درخواست کری کہ درگذر کری قایم کرنی حد کی سی ح

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ
يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا
سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي
رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا
فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ
روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ قریش کو یعنی صحابہ کو کہ قریش سی تہی فکر مین ڈالا حال عورت مخزومیہ کی نی کہ چوری کی تہی یعنی اور وہ اسباب عاریۃ لیکر
منکر ہی ہو جاتی تہی اور حضرت نی اوسکی ہاتہہ کاٹنی کا حکم کیا تہا پس کہا آپسمین کہ کون کلام یعنی سفارش کری اوسکی مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا کہ

نہین جرءت کرتا کہنی کی حضرت سی مگر اسامہ بن زید کہ پیاری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی پس کلام کیا اونہون نی اسامہ سی پہر کلام کیا آنحضرت سے اسامہ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفارش کرتا ہی تو بیچ حد کی اللہ کی حدون سی پہر کہڑی ہوئی حضرت اور خطبہ فرمایا پہر فرمایا یعنی اثنای خطبہ مین یا بعد حمد و ثنا کی کہ نہین ہلاک کیا اون لوگون کو کہ تہی پہلی تمسی مگر اسنی کہ وہ تہی جسوقت چراتا درمیان اونکی کوئی شریف یعنی قوی چہوڑ دیتی اوسکو یعنی بغیر قایم کرنی حد کی اوسپر اور جسوقت چراتا اونمین کوئی غریب جاری کرتی اوسپر حد اور قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چراوی تو البتہ کاٹون مین ہاتہہ اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ تہی ایک عورت مخزومیہ بعاریۃ لیتی اسباب لوگونسی اور منکر ہوجاتی تہی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کاٹنی ہاتہہ اوسکی کی پس آئی لوگ اوس عورت کی اسامہ کی پاس اور کلام کیا اسامہ سے پہر کلام کیا اسامہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ اوس عورت کی پہر ذکر کی مسلم نی یا روایت کرنی والی نی عائشہ سی حدیث مانند اوسی خبر کی کہ گذری ف مخزومیہ منسوب ہے طرف بنی مخزوم کی کہ وہ بڑا قبیلہ ہی قریش مین سی اور منکر ہوجاتی اگر کہا جاوی کہ بسبب انکار کی ہاتہہ کاٹنا نہین آیا ہی جواب اسکا یہہ کہ ذکر انکار کا واسطی معلوم کروانی حال اوس عورت کی ہی کہ یہہ حال رکہتی تہی اور کاٹنا ہاتہہ کا بسبب چوری اوسکی کی تہا جیسی کہ حدیث متفق علیہ مین اوپر گذرا بس تقدیر یہہ ہے اور قسر کہا جمہور نے کہ نہین ہاتہہ کاٹنا ہی تا اوسکا کہ مکر جاوی عاریۃ کی چیز لیکر اور کہا احمد اور اسحق نی کہ واجب ہے ہاتہہ کاٹنا اوسمین بہی اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہے سفارش کرنی حدمین بعد پہنچی قضیہ اوسکی کی پاس امام کی بسبب اس حدیث کی اور اجماع ہی اسپر کہ حرام ہی سفارش کروانی اوسمین اور پہلی پہنچی قضیہ کے پاس امام کی اجازت دی ہی سفارش کی اکثر علمانی جبکہ نہو وہ شخص کہ سفارش کیجاوی اوسکی صاحب شر اور ایذا دینی والا لوگونکو اور وہ گناہ کہ واجب ہے اوسمین تعذیر جائز ہی سفارش کرنی اور سفارش کروانی اوسمین برابر ہی کہ پہنچا قضیہ امام پاس یا نہ پہنچا اسلیی کہ یہہ سفارش آسان ہی بلکہ مستحب ہے اگر نہو وہ جسکے سفارش کیجاوی ایذا دینی والا ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُہٗ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰہَ وَمَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَّھُوَ یَعْلَمُہٗ لَمْ یَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَّا لَیْسَ فِیْہِ اَسْکَنَہُ اللّٰہُ رَدْغَۃَ الْخَبَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبَیْہَقِیِّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُوْمَۃٍ لَا یَدْرِیْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَھُوَ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْزِعَ روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو شخص کہ حائل ہو سفارش اوسکی نزدیک حد کی حدون اللہ کی سی یعنی منع کری بسبب سفارش اپنی کی حد کو پس تحقیق ضد کی اوسنی اللہ سی یعنی مخالفت کی امر اوسکی کی اسلیی کہ امر اوسکا قایم کرنا ہی حد ونکا اور جو شخص کہ جہگڑا کری بیچ باطل کے یعنی ناحق حال آنکہ جانتا ہی اوسکو کہ باطل ہی ہمیشہ رہتا ہے بیچ غضب اللہ کی یہانتک کہ باز آوی اوس سے اور جس شخص نے کہا بیچ حق مومن کی وہ کہ نہین ہی اوسمین یعنی عیب و نقصان رکہیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ کیچڑ پیپ لہو دوزخیون کی یہانتک کہ نکلی اوس چیز سی کہ کہا ہی یعنی اوس گناہ سی ساتہہ توبہ کی یا پاک ہووی اور برآوی اوس سے ساتہہ پورا ہونی عذاب کے کہ مستحق اوسکا ہوا ہے نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نے اور بیچ روایت بیہقی کی شعب الایمان مین یہہ ہے ہی کہ جو کوئی مدد کری ایک جہگڑی پر کہ نہین جانتا کہ حق ہی یا باطل پس وہ بیچ غضب اللہ کی ہی یہانتک کہ باز آوی

وَعَنْ اَبِیْ اُمَیَّۃَ الْمَخْزُوْمِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَّلَمْ یُوْجَدْ مَعَہٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُکَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰی فَاَعَادَ عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا کُلُّ ذٰلِکَ یَعْتَرِفُ فَاَمَرَ بِہٖ فَقُطِعَ وَجِیْءَ بِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰہَ وَتُبْ اِلَیْہِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ ثَلٰثًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ ھٰکَذَا وَجَدْتُ فِی الْاُصُوْلِ الْاَرْبَعَۃِ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَشُعَبِ الْاِیْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِیْ اُمَیَّۃَ

اور روایت ہی ابی امیہ مخزومی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پائی گئی اوسکی ساتہہ کوئی چیز یعنی چوری کی

ال مین پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین گمان کرتا مین تجکو کہ چرایا ہو کہا اوسنے کہ ہان چرایا ہی پس پہر کہا آنحضرتؐ نے یہہ لفظ دو بار یا تین بار کہ گمان نہین کرتا مین تجکو کہ
چرایا ہو ہر بار اقرار کرتا تہا وہ کہ مینی چرایا ہی پس حکم کیا آنحضرتؐ نے واسطی اوسکی ساتہہ کاٹنی ہاتہہ کے پس کاٹا گیا ہاتہہ اور لایا گیا وہ چور یعنی بعد ہاتہہ کاٹنی کی حضرتؐ کے پاس پس فرمایا اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کر اللہ سے یعنی ساتہہ زبان کی اور رجوع کر طرف اوسکی یعنی ساتہہ دل کی پس کہا چور نے بخشش مانگتا ہون اللہ سے اور رجوع کرتا ہون طرف اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تین بار یا الہی قبول کر توبہ اسکی نقل کیا یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اسیطرح پایا مینی بیچ اصول جابر اور نیکہ عبارت چارون سنن مذکورہ سے ہی اور جامع الاصول مین اور شعب الایمان مین کہ بیہقی
کی ہی اور معالم السنن مین کہ خطابی کی ہی ابی امیہ سی یعنی یہہ بیان سی ہکذا کا یعنی صاحب مشکوۃ کہتا ہی کہ اون سب کتابون مذکورہ مین ابی امیہ سے اور بیچ نسخون مصابیح
کی عن ابی رمثہ ساتہہ ری مکسورہ کی اور ث تین نقطہ والی کی بدلی ہمزہ کی اور ی کے ف کہا شیخ ابن حجر عسقلانی نی کہ یہہ غلط ہی اگرچہ ابو رمثہ بہی صحابی ہی لیکن
یہہ حدیث اوس سے نہین ہے اور یہہ جو فرمایا حضرتؐ نے کہ نہین گمان کرتا مین الخ مقصود حضرت کا اس سے یہہ تہا کہ وہ رجوع کری اپنی اقرار سی اور ساقط ہو جاوی حد اوس سے جیسی
حد زنا مین کرتی تہی اور یہہ ایک قول شافعی کا ہی دوسرا قول نہین ہے اور ہماری نزدیک اور اور اماموں کی نزدیک یہہ مخصوص ساتہہ حد زنا کی ہی اور حضرتؐ نے جو چور کو استغفار کا حکم کیا
یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ حد نہین ہے پاک کرنیوالی بالکل بلکہ وہ پاک کرنیوالی ہے اصل گناہ کو بس نہین ہے عذاب اوسپر دوبارہ پروردگار کی جانب سے ع ح

باب حد الخمر

باب ہی بیان حد شراب کے ف پینا شراب کا حرام ہی ساتہہ کتاب و سنت کے اور اجماع کی اور حد شراب پینے کی اسی کوڑی ہین نزدیک جمہور ائمہ کی اور یہی ہے مذہب ہمارا اور مذہب شافعی کا اور ایک
قوم کا مذہب یہہ ہے کہ چالیس کوڑی ہین ح ف جو کوئی پیوی شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو پہر پکڑا جاوی اور بو اوسکی موجود ہو یا لادین لوگ اوسکو بحالیکہ وہ نشی مین ہو اگرچہ نشا
بسبب پینے نبیذ کی ہو اور گواہی دین اوس پینی کی دو شخص یا وہ اقرار کری اوسکا ایک بار اور نزدیک ابو یوسف کے دو بار اور معلوم ہو پینا اوسکا بخوشی تو حد مارا جاوی جبکہ ہوش مین آوی اسی
کوڑی آزاد کی اور چالیس غلام کی لیکن متفرق اوسکی بدن پر جیسی کہ زنا مین ہی اور اقرار کیا اوسنی یا گواہی دی دو شخصون نے اوسپر بعد جاتی رہنی بو اوسکی کی تو نہ حد مارا جاوی
اور نہ حد مارا جاوی وہ شخص کہ پائی جاوی اوس سے بو شراب کی یا قی کری شراب یا اقرار کری بہر جاوی اقرار سے یا اقرار کری حالت نشے مین اور نشا موجب حد کا وہ کہ نہ امتیاز کری مرد و عورت مین زمین و
آسمان مین اور صاحبین کے نزدیک یہہ ہے کہ ہذیان اور واہیات باتین کہنی لگی اور فتوی اسیپر ہے ملتقی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ**
وسلم ضرب فی الخمر بالجرید والنعال وجلد ابو بکر اربعین متفق علیہ وفی روایۃ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضرب فی الخمر بالنعال والجرید اربعین
روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی حکم کیا مارنیکا بیچ حد شراب پینی کے ساتہہ سنٹیون کہجور کے اور پاپوشون کی اور ماری ابو بکر رضی چالیس کوڑی نقل کیا یہہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت
مین انس سے یون ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارتے تہے حد شراب مین ساتہہ جوتیون کی سنٹی کہجور کے چالیس ف پہلی روایت مین جلد بغیر تعیین عدد کی آئی پس وہ مجمل ہے مبین ہے اوسکی روایت
دوسرا کہ عدد اوسکی چالیس تہے اسی حدیث پر عمل کیا امام شافعی نے اور امام ابو حنیفہ کی دلیل اور حدیثین ہین کہ اونمین اسی آئی ہین چنانچہ وہ روایتین مرقاۃ مین مذکور ہین ع
وعن السائب بن یزید قال کان یؤتی بالشارب علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر فنقوم علیہ بایدینا ونعالنا وارد
یتنا حتی کان آخر امرۃ عمر فجلد اربعین حتی اذا عتوا وفسقوا جلد ثمانین رواہ البخاری اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہا تہا لایا جاتا پینی والا شراب کا بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بیچ
خلافت ابی بکر رضی اور ابتداء خلافت عمر رضی کی پس کہڑی ہوتی تہی ہم اوسپر مارتی ساتہہ ہاتون اپنی کی اور جوتیون اپنی کے اور چادرون اپنی کے یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت حضرت عمر رضی
پس مارتی تہی چالیس کوڑی یہانتک کہ جب سرکشی کی شراب پینی والی اور نکل گئی حد اعتدال سے ماری حضرت عمر نے اسی کوڑی نقل کیا یہہ بخاری نے ف اور چادرون اپنی کی شاید کہ وہ لپیٹتے
ہونگی چادرون کو بطور کوڑی کی اور اونسی مارتی ہونگی اور مراد راوی کی یہہ ہے کہ اوس وقت مین حد بغیر تعیین عدد کی تہی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد یہہ ہے کہ حد کم تہی چالیس کوڑون سی بسبب قلیل اوسکی یہانتک کہ
ہوئی آخر خلافت الخ اور اسی کوڑی حضرت عمر رضی نے واسطی سیاست کے ماری اور اجماع ہوا صحابہ کا اسپر پس نہین جائز ہی کسیکو مخالفت معہد اجماع اور حد دن بدن زیادہ ہوئی اور منقول ہے حضرت علی رضی سے کہا مارا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر رضی نے چالیس کوڑی اور کامل کیا اوسکو عمر رضی نے اسی کوڑی اور سب سنت ہے اور اب اجماع اسی پر ہے ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن جابر عن النبی صلی**
اللہ علیہ وسلم قال ان من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ قال ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک برجل قد

أَخْرَجَ لَهُمَا وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيدُ إِلَى قَوْلِهِ فَاقْتُلُوهُ روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ پیوی شراب پس مارو اوسکو درّی پس اگر عود کری اور پیوی چوتھی بار پس قتل کرو اوسکو کہا جابر نی پہر لایا گیا پاس حضرت کی بعد اس حدیث کی ایک شخص کہ تحقیق پی تہی شراب بیچ چوتھی بار کی پس مارا اوسکو اور نہ قتل کیا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابو داود نی قبیصہ بن ذویب سی اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابو داود کی اور بیچ اور روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی ایک جماعت صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ انہین سی ابن عمر اور معاویہ اور ابو ہریرہ اور شرید ہین قول انکی فاقتلوہ تک ہین یعنی انکی روایت مین ثم انی الخ نہین ہی **ف** پس قتل کرو مراد یہہ ہی کہ بہت مارو یا امر بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تہا اور بعضون نی کہا یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور پس قتل کیا اوسکو اس سی معلوم ہوا کہ حکم قتل کرنیکا بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تہا یا منسوخ ہوا ساتہہ اس حدیث کی اور نقل کیا نووی نی ترمذی سی کہ کہا نہین ہی میری کتاب مین کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہو امت نی اوپر ترک کرنی عمل کی اسپر مگر حدیث جمع صلوتین کی بغیر خوف اور مینہ کی اور حدیث قتل کرنی شراب پینی والیکی چوتہی بار مین ٭ ح ٭ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَزْهَرِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمٰى بِهِ فِي وَجْهِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ازہر سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس وقت کہ لایا گیا ایک شخص روبرو حضرت کی کہ پی تہی شراب پس فرمایا آدمیونکو کہ مارو اوسکو انہین سی بعضون نی مارا اوسکو ساتہہ جوتیون کی اور بعضون نی مارا لکڑی سی اور بعضون نی مارا ساتہہ سنٹیون کہجور کی کہا ابن وہب نی کہ راوی حدیث کا ہی مراد رکہتی تہی عبد الرحمن ساتہہ متیخہ کی سنٹی ہری کہجور کی پہر لی حضرت نی مٹی زمین مین سی پس پہینکا اوسکو اوسکی منہہ پر نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** مٹی پہینکی اوسکی حقارت کی لیی کہ مرتکب ایسی فعل شنیع کا ہوا ٭ ع ٭ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ ثُمَّ قَالَ بَكِّتُوهُ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَا خَشِيتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَلٰكِنْ قُولُوا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کہ پی تہی شراب پس فرمایا حضرت نی مارو اسکو پس بعضی ہم مین سی مارتی تہی اوسکو اپنی ہاتہہ سی اور بعضی ساتہہ کپڑی اپنی کی یعنی بل دیکر اور بعضی ساتہہ پاپوش اپنی کی پہر فرمایا تنبیہ کرو اور عار دلاؤ اسکو زبان سی پس متوجہ ہوئی لوگ اوسپر کہنی لگی نہ پرہیز کیا تونی اللہ کی مخالفت سی اور نہ ڈرا تو خدا کی عذاب سی حیا کی تونی رسول اللہ سی یعنی ترک متابعت انکی سی یا سامنی آنی انکیسی پہر کہا بعضی لوگون نی کہ رسوا کری تجکو اللہ یعنی آخر مین یا دنیا اور آخرۃ مین فرمایا نہ کہو تم اسطرح یعنی مدد دو اسپر شیطان کو ولیکن کہو یا الہی بخش تو اسکو یعنی مٹادی گناہ اسکی اور رحم کر اسپر یعنی ساتہہ توفیق طاعت کی یا بخش اسکو دنیا مین اور رحم کر اسپر عقبی مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** زبان سی جو تنبیہ کرنیکو حضرت نی فرمایا تو ظاہر ا یہہ امر استحباب کی لیی ہی بخلاف اول کی کہ وہ ایجاب کی لیی ہی اور نہ مدد دو اسپر الخ یعنی اسطرح کی دعا کر کر ایسی کہ جب رسوا کریگا اسکو رحمن تو غالب ہوگا اوسپر شیطان ایسی کہ جب سنیگا دعا تو نا امید ہوگا اللہ کی رحمت سی اور منہمک ہوگا گناہ ہونمین اور باعث ہوگا اسکو غضب اصرار پر یعنی کی دعا سلب مدد اوسکی ہیکا نہین ولیکن کہو تم

اول باب ربہ ظاہر ہی اسلیے کہ مطلوب اول ہین عار دلانی ہی اور وہ غیر مناسب ہی ساتھہ قول انکی کی اللھم اغفرلہ + ع + **وعن** ابن عباس قال شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی الفج فانطلق بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی دار العباس انفلت فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک وقال افعلہا ولم یامر فیہ بشیء رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا پی شراب ایک شخص نے پس مست ہوا پہر ملاقات کیا گیا اسحال مین کہ جہومتا چلتا تہا راہ مین یعنی جیسیکہ عادت شراب خوارونکی ہوتی ہی پس پکڑ لائی وی لوگ اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب برابر پہنچا عباس کی گہر کی چہوٹ گیا اور گیا حضرت عباس کے پاس اور چمٹ گیا اونسی یعنی واسطی سفارش اور پناہ چاہنی کی پس ذکر کی گئی یہہ بات روبرو حضرت کی پس ہنسی اور فرمایا کیا اوس شخص نے یہہ اور نہ حکم فرمایا حضرت نی اوسکی حق مین کچہہ نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی نہ حد مارنیکا حکم فرمایا اور نہ تعزیر دینی کا اسلیے کہ پینا شراب کا اوسکی اقرار سی اور گواہی عادلون کی سی ثابت نہوا اور راہ مین جہومتی چلنی سی ثابت ہونا سکر کا کہ باعث حد ہو لازم نہین آتا + ح +

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمیر ابن سعید النخعی قال سمعت علی بن ابی طالب یقول ما کنت لاقیم علی احد حدا فیموت فاجد فی نفسی منہ شیئا الا صاحب الخمر فانہ لو مات ودیتہ وذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسنہ متفق علیہ روایت ہی عمیر بن سعید نخعی سی کہ کہا سنا مینی علی بن ابی طالب سی کہتی تہی کہ نہین ہون کہ جاری کرون کسیپر پہر مرجاوی وہ یعنی بسبب حد مارنیکی پس پاؤن مین بیچ دل اپنی اوسکی مرنی سی کچہہ یعنی غم اسلیے کہ بحکم شرع ہی اور وہ جگہہ رحم و شفقت کی ہی نہین مگر پینی والا شراب کا پس تحقیق وہ اگر مرجاوی یعنی بسبب ڈرّونکی زیادہ چالیس سے تو دیت اوسکی بہر دونگا مین اور یہہ اس سبب سے کہ پیغمبر خدا نی نہین مقرر کی ہی حد اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی معین نہین کردی ہی حد شراب کی کہ اتنی ہین کوڑی مارنی چاہئین اگرچہ بعضی حدیثون مین چالیس کا مانند چالیس کے واقع ہوئی ہین لیکن تخمینا کہ ہین اسی مارون اور وہ مرجاوی تو ڈرتا ہون کہ شاید زیادتی بہ نسبت میری ثابت ہو پس اس جہت سے دیت دونگا اور اجماع ہی علما کا اوپر اسکی کہ جسپر حد شرعی واجب ہو اور حد لگی اور وہ مرجاوی تو دیت اوسکی دینی نہین آتی اور حضرت علی سی یہہ بات بنا بر احتیاط کی تہی اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کی حضرت عمر سی کہ اسی دُرّی مجہو بہتر ہین دیکہ کر + ح + **وعن** ثور بن زید الدیلی قال ان عمر استشار فی حد الخمر فقال لہ علی اری ان تجلدہ ثمانین جلدۃ فانہ اذا شرب سکر واذا سکر ہذی واذا ہذی افتری فجلد عمر فی حد الخمر ثمانین رواہ مالک اور روایت ہی ثور بن زید دیلی سی کہ کہا تحقیق حضرت عمر نی مشورہ کیا یعنی صحابہ سی بیچ تعین حد شراب پس کہا واسطی ونکی حضرت علی نی کہ رای میری یہہ ہی کہ مارو اوسکو اسی دُرّی اسلیے کہ تحقیق جسوقت پیتا ہی شراب مست ہو جاتا ہی اور جسوقت مست ہوتا ہی ہذیان بکتا ہی اور جسوقت کہ ہذیان بکتا ہی بہتان لیتا ہی پس حکم کیا حضرت عمر نی بیچ مارنی حد شراب کی اسی دُرّی نقل کی یہہ مالک نی **ف** بہتان لیتا ہی یعنی افترا کرتا ہی محصنات پر ساتھہ زنا کی پس نشہ باعث قذف کا ہوتا ہی اور حد قذف کی اسی دُرّی ہین پس حکم باعتبار اغلب کی ہی پس حضرت عمر نی اسی دُرّی ماری حد شراب مین حضرت علی کی کہنی سی اور اجماع کیا صحابہ نی اسپر + ح +

باب ما لا یدعی علی المحدود

باب ہی اوس چیز کا کہ دعا بد نہ کیجاوی اوسپر کہ حد مارا جاوی **ف** جیسیکہ ایک شخص نی حضرت کی سامنی شراب پینی والی کو کہا اخزاک اللہ اور حضرت نی منع فرمایا کہ یون نہ کہو اور مغفرت اور رحمت چاہو + ح +

الفصل الاول فصل پہلی

عن عمر بن الخطاب ان رجلا اسمہ عبد اللہ یلقب حمارا کان یضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد جلدہ فی الشراب فاتی بہ یوما فامر بہ فجلد فقال رجل من القوم اللہم العنہ ما اکثر ما یؤتی بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوہ فواللہ ما روایت ہی حضرت عمر سی کہ ایک شخص نام اوسکا تہا عبد اللہ لقب کیا جاتا تہا حمار یعنی گدہا بسبب بیوقوفی کی ہنساتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تہی

حضرت کہ حد ماری تہی اسکو یعنی ایکبار بسبب پینی شراب کی پس لایا گیا وہ ایک اور دن پس حکم کیا واسطی اوسکی دُرّی مارنیکا پس دُرّی مارا گیا پس کہا ایک شخص نے قوم مین سی یا الٰہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہی اسکو یعنی بسبب پینی شراب کی پس فرمایا حضرت نی نہ لعنت کرو اسکو قسم ہی اللہ کی وہ چیز کہ جانتا ہون نہین ہی یہہ کہ وہ دوست کہتا ہی اللہ اور رسول اوسکیکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نہین جائز لعنت کرنی کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور رسول کی سبب ہی قرب الٰہی کی پس نہین جائز ہی لعنت کرنی محب خدا اور رسول کو اسلیے کہ لعنت کی معنی ہین دور کرنا رحمت الٰہی سی + ع + **وعن** اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص کہ پی تہی شراب پس فرمایا مارو اسکو پس بعضی ہم مین سی مارنی والی تہی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اور بعضی ہم مین سی مارنیوالی تہی ساتہہ پاپوش اپنی کی اور بعضی مارنی والی تہی ساتہہ کپڑی اپنی کی پس جب پہرا وہ شخص کہا بعضون نی کہ رسوا کری تجکو اللہ فرمایا نہ کہو اسطرح نہ مدد دلاؤ اسپر شیطان کی نقل کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِیُّ اِلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِی الْخَامِسَةِ فَقَالَ اَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰی غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِی ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِی الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِی الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِی مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِی الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ اُرِيدُ اَنْ تُطَهِّرَنِی فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَقُولُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الَّذِی سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰی رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰی مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَنْ يَاْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِی اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ گواہی دی یعنی اقرار کیا اوپر نفس اپنی پر یہہ کہ جماع کیا ایک عورۃ سی بطریق زنا کی چار بار یعنی اقرار کیا اسکا چار بار یعنی چار مجلسو مین ہر بار منہہ پہیرتے تہی حضرت اوس سے یعنی واسطی ساقط ہونی حد کی پس متوجہ ہوئی پانچوین بار مین فرمایا کیا صحبت کی تونی اوس سے کہا کہ ہان فرمایا صحبت کی تونی یہانتک کہ غائب ہو وہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اوسکی یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کی کہا اوسنی کہ ہان فرمایا جیسی غائب ہو جاتی ہی سلائی سرمہ دانی مین اور رسّی کوئی مین کہا کہ ہان فرمایا کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی زنا کہا کہ ہان کیا مینی اوس عورۃ سی بر وجہ حرام وہ کہ کرتا ہی مرد اپنی بیوی سی حلال فرمایا کیا ارادہ رکہتا ہی ساتہہ اس کہنی کی کہا کہ ارادہ رکہتا ہون مین یہہ کہ پاک کرو تم مجکو گناہ مذکور سی بسبب قائم کرنی حد کی پس حکم فرمایا حضرت نی پس سنگسار کیا گیا پہر سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو شخصونکو اپنی یارو مین سی کہ کہتا ہی ایک انمین سی واسطی یار اپنی کی کہ دیکہہ طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تہی اللہ نے اسپر پس نہ چہوڑا نفس اوسکی نی یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنی کتی کی پس چپ ہی حضرت دونوں کی طرف سی اور کچہہ نہ فرمایا پہر چلی ایک ساعت یہانتک کہ گذری ایک مری ہوئی گدہی پر کہ اوٹہائی ہوئی تہا پانون اپنا یعنی بسبب بہت پہول جانیکی پس فرمایا حضرت نی کہان ہی فلانا اور فلانا یعنی پوچہا اون شخصونکو کہ حقارت ماعز کی تہی بسبب سنگسار ہونیکی پس کہا دو شخصونے کہ ہم ہین وہ دونون یا رسول اللہ پس فرمایا اوترو اور کہاؤ گوشت مردار اس گدہی سی پس عرض کیا اون دونون نے

ای پیغمبر خدا کون کھاتا ہی اس کو یعنی یہہ لائق کھانیکی نہیں ہمکو کیون فرماتی ہیں آپ اسکی کھانیکو فرمایا جو تجہہ کو آبرو ریزی کی منی بھائی اپنی کی ابہا سخت تر ہی کھانی اس گدہی کی سی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی تحقیق وہ اب البتہ بیچ نہرون بہشت کی ہی غوطی مارتا اور مین نقل کیا اسکو ابو داؤد نی

وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی خزیمہ بن ثابت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہونچی ایک گناہ کو کہ موجب حد کا ہی اور قائم کیجاوی اوسپر حد اوس گناہ کی یعنی مثلاً زنا کیا اور درے لگائے گئے یا چوری کی اور ہاتھہ کاٹا گیا پس وہ حد کفارہ اور مٹانیوالی اوس گناہ کی ہی نقل کی یہہ شرح سنہ مین

وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰہُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰہُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی حضرت علی مرتضی کرم اللہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جو شخص کہ پہونچی حد کو یعنی گناہ کو کہ اوسپر حد معین ہی پس جلدی کیگئی سزا اوسکی دنیا مین یعنی حد یا تعزیر ماری گئی اوسپر پس سزا نہین دیجاویگا آخرت مین اسلیی کہ اللہ تعالی عادل تر ہی اس سے کہ دوبارہ دے سزا اپنی بندی کو آخرت مین اور جو شخص کہ پہنچا حد کو اور ڈہانکا اوسکو اللہ نی اوسپر اور معاف کیا اوسے پس اللہ تعالی کریم تر ہی اس سے کہ دوبارہ کری مواخذہ بیچ ایک چیز کی کہ معاف کیا ہو اوسے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ڈہانکا اسکو اللہ نی اوسپر اسطرح کہ توبہ کی اوسنی گناہ سی اور جمہور اسپر ہین کہ پردہ پوشی کرنی بندی کی ہی نفس پر اور توبہ کرنی اوسکی بہتر اوس سے کہ ظاہر کرنی اسکو ‡ ع ‡

بَابُ التَّعْزِيْرِ

باب ہی بیچ بیان تعزیر کی **ف** تعزیر کہتی ہین ادب دینی کو کم حد سی اور اصل اسکی عزر ہی یعنی منع اور رد کی چونکہ تعزیر باز رکہتی ہی اس فعل کی پہر کرنی سی کہ جسپر تعزیر دیا گیا اسلیی یہہ نام اسکا رکھا گیا ‡ ع ‡

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی بردہ بن نیار سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ ماریجاوین کوڑی زیادہ دس کوڑونسی مگر بیچ حد کی حدون اللہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ تعزیر مین زیادہ دس کوڑونسی ماری اور علما نی لکہا ہی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی جاننا چاہیی کہ علما نی اسباب مین اختلاف کیا ہی امام ابو حنیفہ اور امام محمد کی نزدیک اکثر تعزیر انتالیس درے ہین اور نزدیک ابو یوسف کی پچہتر درے اور اقل اوسکی تین درے ہین باتفاق اور اتفاق ہی اسپر کہ تعزیر عدد حد کو نہ پہونچی لیکن سخت تر حد سی ہو ‡ ح ‡

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ماری ایک تمہارا پس چاہیی کہ بچاوی منہہ کو نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** خواہ حد ماری یا تعزیر یا ادب کی لیی ماری منہہ پر نہ ماری ‡ ح ‡

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہی ایک شخص دوسری شخص کو یعنی مسلمان کو ای یہودی پس مار دو اوسکو بیس کوڑی اور جسوقت کہی ای مخنث پس مار دو اوسکو بیس کوڑی اور جو شخص زنا کری محرم سی پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** مخنث اوسکو کہتی ہین کہ جسکی کلام و اعضا میں نرمی ہو اور مشابہ عورتون کی حرکات و سکنات مین ہو جسکو ہیجڑا اور زنانا کہتی ہین اور تعزیر دیا جاوی وہ شخص کہ بہتان زنا کا کری مملوک کو یا کافر کو یا بہتان کری مسلمان کو سوای زنا کی بان الفاظ ای فاسق ای فاجر ای کافر ای خبیث ای لص ای منافق ای لوطی ای بے ہودہ ای وہ شخص کہ کہیلتا ہی ساتہہ لڑکون کی

اے سود خور اے دیوث اے مخنث اے خائن اے قحبہ بچہ اے سبیٹے عورت ہر کار کی اے زندیق اے قرطبان اے ماوی اللزوانی او اللصوص یعنی اے حرام زادے ورتعزیر دیا جاوے ساتھہ ان الفاظ کی اے گدہی اے کُتی اے بندر اے ٹوکرا اے سور اے بیل اے سانپ اے بہیڑیے اے حجام اے بیٹی حجام کی اور باپ وسکا حجام ہو نہیں (یعنی ٹہکا تانا نہو بکا یا جو رون کا) (یعنی کُتا) اور اے فیدر الاحرام اے عیار اے ناکس اے منکوس اے مسخرہ اے ٹہٹی باز اے ابلہ اے وسواسی اور اچہی جانی ہی علما نے تعزیر اسکی جبکہ ہو مخاطب شریف اور پہنچا ہے خاوند کو یہہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنے زینت کی اور بسبب کہنا ماننے کی جبکہ بلاوے وہ اوسکو طرف بچہونے اپنی کی یعنی صحبت کے لیے اور بسبب ترک کرنے نماز کی اور ترک کرنے غسل جنابت کی اور بسبب نکل جانیکی اوسکی گہرسے اور جو شخص زنا کرے محرم سے اوسکے ساتھہ عمل کیا ہے ساتھہ ظاہر اس حدیث کی امام احمد نے اور جمہور کے نزدیک یہہ زجر و تشدید کی لیے ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہہ محمول ہے اوپر حلال ورسکھ جاننے کی واسطے حکم اوسکا اور زنا ونکا سا ہے کہ سنگسار ہے اگر محصن ہو اور دُرّے ہین اگر غیر محصن ہو ح ٭ و ملتقی و ع وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَحْرِقُوْا مَتَاعَہٗ وَاضْرِبُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی وسنے بیچ راہ خدا کی یعنی غنیمت کی مال مین سے پہلے تقسیم ہونیکی چرالیا پس جلا دو اسباب اوسکا اور مارو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** جلادو اسباب علما نے اختلاف کیا ہے اسمین بعضوں نے منع کیا ہے جلانے اسباب کیسے اور کہتے ہین کہ یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا یا محمول ہے تغلیظ و تشدید پر اور عمل کیا ہے امام احمد نے اسکی ظاہر پر اور کہا کہ جلایا جاوے اسباب سوا مصحف مجید اور ہتیار اور حیوانکے اور مار و بطریق تعزیر کی اور پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ اسصورت مین ہاتہہ کاٹنا نہیں آتا ح ٭

بَابُ بَیَانِ الْخَمْرِ وَوَعِیْدِ شَارِبِھَا

باب ہے بیچ بیان خمر کی اور وعید پینے والی اوسکی **ف** یعنی اس باب مین بیان ہے حقیقت خمر کا کہ خمر کس چیز کا نام ہے اور بیان ہے اسمین وعید یعنی ڈر کی پینے والی اسکیکا قاموس مین لکہا ہے کہ خمر اوس چیز کو کہتے ہین کہ مستی لاوے اور ہووے شیرہ انگور کی یا عام ہے کہ شیرہ انگور کی ہو یا سوا اسکیکے اور کہا کہ عموم صحیح تر ہے اسلیے کہ خمر مدینہ مین حرام ہوئی اور مدینہ مین خمر انگور کی تہی نہیں بلکہ کہجور کی تہی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہہ ہے کہ خمر لغت مین بمعنی ڈہانکنے اور خلط کی ہے اور خمر ڈہانپ لیتی ہے عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہے علاوہ یہہ مضمون قاموس مین ہے اور جاننا چاہیے کہ چیزین نشہ لانیوالی کئی طرح پر ہین ایک قسم شراب کی یہہ کہ شیرہ انگور کا ہے جسوقت جوش لایا اور گاڑہا ہوا اور کف لانا شرط نہیں بنا بر مذہب مختار کی اسکو خمر ہی کہتے ہین عربی مین دوسری قسم کہ شیرہ انگور کا قدرے پکایا جاوے نام اوسکا باذق ہے اور فارسی مین اسکو بادہ کہتے ہین اور جو قدر چوتہائی کی پکایا گیا ہو اوسکو طلا کہتے ہین تیسری قسم نقیع التمر اسکو سکر بہی کہتے ہین یعنی شربت خرما تر کا جب گاڑہا ہو جاوے اور کف لاوے چوتہی قسم شراب کے نقیع الزبیب یعنی شربت منقے یا کشمش وغیرہ کا جسوقت جوش مارے اور جہاگ لاوے لیکن یہہ تینون قسمین اخیر شراب کے جب جوش دیجاوین اور گاڑہی ہوں تو حرام ہین بالاتفاق کیونکہ اسحالت مین ان چیزونمین نشہ ہوتا ہے اور جو یہہ صفت مذکورہ نہ پائی جاوے تو حرام نہیں جیسی شربت خرما وغیرہ چار پہر یا آٹھہ پہر رکہا ہوا اور متغیر نہو تو پینا درست ہے اور چار چیزین پینے کی اور ہین کہ حلال ہے پینا اونکا اسصورت مین کہ قدرے پکائی جاوین اور نشہ نہ لاوین اور جبتک نشے لاوین تو یہہ بہی قسمین حرام ہین اول یہہ بدون پکانے کی دیر تک ہے اور کف لاوے تو بہی پینا اوسکا حرام ہے ایک انمین سے نبیذ تمر یعنی شربت شبینہ خرما کا کہ قدرے پکایا جاوے اگرچہ کچہہ گاڑہا ہووے تو اوسکا پینا جائز ہے دوسری قسم خلیط یعنی خرما اور منقے کو کہ قدرے جوش دیکر شربت نکالین تیسری قسم نبیذ شہد اور گیہوں اور جو جوار باجرہ وغیرہ کہ پکاوین چوتہی قسم مثلث عمینی یعنی پانی انگور کا پکایا جاوے یہانتک کہ دو حصہ خشک ہو جاوے اور ایک حصہ باقی رہے پہر یہہ چارون قسمین آخر کی بنا بر تقویت پانی کی عبادت پر نہ واسطے لہو اور شہوت کے نزدیک امام اعظم کی حلال ہین اور نزدیک امام محمد کی واسطے قوت عبادت کی بہی پینا انکا حرام ہے اور از راہ شہوت کی بالاتفاق حرام ہے مگر فتوےٰ اہل تحقیق کا اوپر قول امام محمد کی ہے جیسا کہ ترجمہ عبارت

عینی شرح کنز کا شامل حدیث شریف کو ہی اشکل کیا جاتا ہی کہا امام محمد اور امام مالک اور شافعی اور احمد نی کہ جو چیز بہت نشہ لاوی اور مست کر دی اسکی تہوڑی
بہی وہ حرام ہی کیسطرح کا نشہ ہو بموجب فرمانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو چیز نشہ کری شراب ہی اور ساری چیزین نشہ کی حرام ہین نقل کیا
اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نی اور صحیح کیا اس حدیث کو اور فتوی امام محمد کی قول پر ہی انتہی پس جو چیز نشہ لاوی وہ شراب ہی اور حرام خواہ انگور سی بنی خواہ
کہجور یا منقی یا شہد خواہ گیہون جو یا باجرا یا جوار یا عرق درخت کا چنانچہ تاڑی وغیرہ یا کوئی قسم کہاس ہو جیسے بہنگ وغیرہ تہوڑی ہو یا بہت حرام ہی
اور حالت نشہ مین جو طلاق کہی بی بی اپنی کو تو طلاق واقع ہو جاتی ہی برابر ہی کہ شراب ہو یا نبیذ ہو وغیر ذلک دیر مذہب مفتی بہ کی اور مذہب امام محمد اور مالک
اور شافعی اور احمد بن حنبل اور محدثین کا یہہ ہی کہ ہر چیز نشہ کی حرام ہی تہوڑی ہو یا بہت ہر چند امام اعظم کی نزدیک نجس حرام وہ شراب ہی کہ جوش ماری اور
گاڑہی ہو کر جہاگ لاوی باقی اور چیزین سوائی اسکی بدون نشہ لانی کی حرام نہین لیکن احتیاط والی محققین کی نزدیک امام محمد کی قول پر فتوی ہی جیسیکہ
نہایہ اور عینی اور زیلعی اور در مختار اور اشباہ و نظائر اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی حمادیہ اور شرح مواہب الرحمن مین مذکور ہی اور شرح وہبانیہ وغیرہ مین
امام اعظم سی بہی موافق قول امام محمد کی روایت نقل کی ہی پس اس حالت مین سب مجتہدونکا اتفاق ہوا چنانچہ مولانا عبد العلی لکہنوی نی تاڑی اور نان
پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا مین اس مطلب کو خوب صاف بیان کیا ہی اور تین چالیس علما حنفی اور شافعی نی اوسپر مہرین کی ہین جو چہاپی و سمین لکہی اور بہنگ
اور جو گہاس کہ نشہ لاوی اور کہانا افیونکا حرام ہی اسواسطی کہ عقل کو تباہ کرتی ہین اور باز رکہتی ہین ذکر اللہ اور نماز سی اور کہا علمانی کہ جو کوئی بہنگ وغیرہ
کو حلال جانی زندیق بدعتی ہی اور فقیہ نجم الدین زاہدی نی اوسکو کافر کہا اور قتل کرنا اوسکا مباح جانا ہی اور اسیطرح استعمال تمباکو کا حرام ہی جیسیکہ در مختار مین
لکہا ہی اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نی حقہ کو مکروہ تحریمی اور پر قول صحیح کی کہا جو چہاپی فتوی کی رسالہ مین لکہی اور ظاہر یہی ہی کیونکہ حقہ پینیوالی
کی منہ سی بوی بد مانند بوی لہسن اور پیاز کی آتی ہی اور دوسری مشابہت دوزخیونکی کہ دہوان اونکی منہ سی نکلی گا اور طبیعت سلیم اوسکو مکروہ جانتی ہی اور سوائی
کہ اسکی پینی سی بدن مین کمال سستی آتی ہی اور بعضونکو بیہوشی آتی ہی یہہ مفتر مین داخل ہی اور جو مفتر یعنی سستی لانیوالی ہی وہ حرام ہی جیسی امام احمد وغیرہ نی
اس حدیث کو نقل کیا ہی اور صاحب صراح و صحاح نی معنی مفتر کی سستی لانیوالا لکہا ہی اور امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل راغب نی بیچ کتاب مفردات
الفاظ قران کی بیچ معنی فتر اور فتور کی یون لکہا ہی کہ سکونت بعد حدت کی اور نرمی بعد شدت کی اور ضعف بعد قوۃ کی پس بیچ معنی حقہ پینیوالی مین ظاہر ہین
صاحب تجربہ اہل انصاف اسکو خوب جانتی ہین اور جسنی کہا کہ معنی مفتر مین بدنکا گرم ہو جانا ہی شرط ہی پس وہ معنی شاذ ہین خلاف اکثر اہل لغت کی یا
اوس سی اندر کی گرمی مراد ہی بہرحال مرضی حق سی دور ہی اسواسطی کہ حقہ رافع سنت مسواک ہی کیونکہ مسواک دہن کو بوی بد سی پاک کرتی ہی اور حقہ خلاف
اسکی اور حدیث مسواک کی صحاح وغیرہ مین مذکور ہی السواک مطہرۃ للفم ومرضات للرب منصف کو اسقدر کافی ہی اور اسی مضمون مین ابو اسحق گجراتی نی دو رسالہ
صغیر اور کبیر لکہی ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شراب بنتی ہی ان دو درختون کی
کہجور اور انگور سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اکثر شراب ان درختون سی ہوتی ہی نہ یہہ کہ حصر ہی کہ انہین دو سی ہو غیر انکی سی نہو بموجب فرمانی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی کل مسکر خمر اور یہہ عام ہی ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْیَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا خطبہ فرمایا حضرت عمر رض نی اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر
کی اور خمر بنتی ہی پانچ چیزونسی انگور کہجور گیہون جو شہد سی اور شراب وہ ہی کہ ڈہانک لی عقل کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا علمانی کہ یہہ اشارہ ہی ساتھ اسکی کہ شراب

خمر ان پانچ چیزوں میں نہیں ہی غیر انکی سی بہی ہوتی ہی اگرچہ انگ نہ والی ہو عقل کی ۱۲ ح ؛ **وعن انس قال لقد حرمت الخمر حين حرمت وما نجد خمر الاعناب الا قليلا وعامة خمرنا البسر والتمر رواه البخاري** ۔ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق حرام کی گئی شراب اوس وقت کہ حرام کی گئی اور نہیں پاتی تہی ہم شراب انگور کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کہجور کچی اور کہجور خشک کی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اول جو درخت خرما میں ظاہر ہوتا ہی طلع کہلاتا ہی بعد ازان خلال بعد ازان بلح ساتھہ زبر ب اور ل کی بعد ازان بسر بعد ازان رطب بعد ازان تمر ۱۲ ح ؛ **وعن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع وهو نبيذ العسل فقال كل شراب اسكر فهو حرام متفق عليه** اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سوال کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بتع سی اور وہ ہی نبیذ شہد کی فرمایا جو چیز پینی کی نشہ کری پس وہ حرام ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بتع ساتھہ زیر ب کی اور جزم ت کی اور ساتھہ زبر ت کی بہی آیا ہی اور نبیذ شہد کی کہ شہد کو ایک باسن میں ڈال رکہی تا تیزی پیدا کرے مانند نبیذ کہجور کی اور حاصل حضرت کی کلام کا یہہ ہی کہ اگر نبیذ شہد بہی نشہ کری حرام ہی اور یہی حکم نبیذ تمر کا ہی اور کہتی ہیں کہ خمر اہل یمن کی یہی بتع ہی ۱۲ ح ؛ **وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها في الآخرة رواه مسلم** اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چیز نشہ کرنیوالی ہی شراب ہی اور جو چیز نشہ کرنیوالی ہی حرام ہی یعنی تہوڑی یا بہت اور جو پیویگا شراب دنیا میں پہر مریگا اس حال میں کہ ہمیشہ پیتا تہا اور توبہ نکی اوس نے نہ پیویگا شراب آخرت میں نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ پیویگا الخ یعنی اگر حلال جانتا تہا اسکو یا مراد ساتھہ اسکی زجر و منع شدید ہی یا مراد یہہ ہی کہ نہیں پیویگا اوسکو آخرت میں ساتھہ اگلی کہ نجات پائی اور پہلی داخل ہوئی جنت میں واللہ اعلم ۱۲ ع ؛ **وعن جابر ان رجلا قدم من اليمن فسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن شراب يشربونه بأرضهم من الذرة يقال له المزر فقال النبي صلى الله عليه وسلم أومسكر هو قال نعم قال كل مسكر حرام ان على الله عهدا لمن يشرب المسكر ان يسقيه من طينة الخبال قالوا يا رسول الله وما طينة الخبال قال عرق اهل النار او عصارة اهل النار رواه مسلم** اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ایک شخص آیا یمن سی اور پوچہا حضرت سی حال شراب کا کہ پیتی تہی یمن کی لوگ مین چینی کی کہا جاتا تہا اوسکو مزر پس فرمایا آنحضرت نی کیا نشہ لاتی ہی وہ کہا اوسنی ہاں فرمایا حضرت نی ہر چیز نشہ لانیوالی حرام ہی تحقیق اللہ پر عہد ہی واسطی اوس شخص کی کہ پیوی نشہ کی چیز یہہ کہ پلاویگا اوسکو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا ہی طینۃ الخبال فرمایا خبال پسینہ ہی دوزخیوں کا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہی دوزخیوں کی زخموں سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** خبال کی معنی یہہ ذکر کیے گئی اور طینۃ کی معنی ہیں کیچڑ کذا فی الفہم مترجمہ الشیخ ۱۲ مولانا **وعن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن خليط التمر والبسر وعن خليط الزبيب والتمر وعن خليط الزهو والرطب وقال انتبذوا كل واحد على حدة رواه مسلم** اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ملانی خشک کہجور اور کچی کہجور کیسی یعنی خشک اور کچی کہجور کو ملا کر نبیذ کرنی سی اور منع فرمایا ملانی انگور خشک اور کہجور خشک کیسی اور ملانی کچی کہجور اور تر کہجور کیسی اور فرمایا نبیذ ڈالو ہر ایک کو جدا جدا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ان دونوں کو ملا کر بہگونی سی جو منع فرمایا اور جدا جدا کی بہگونیکو جائز کہا حکمت اسمیں یہہ ہے کہ اکثر شتابی کرتی ہی تغیر طرف ایک جنس کے دو جنسوں میں سی اور فاسد کر دیتی ہی وہ دوسری کو اور ظاہر اور متمیز نہیں ہوتی پس پینا پڑیگا حرام کو اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کی پینا نبیذ کا کہ اوسمیں دو چیزیں ہوں حرام ہی اگرچہ نشہ کرنیوالی نہو عمل کیا ہی اونہوں نے ظاہر اس حدیث پر اور نزدیک جمہور کی جب حرام ہی کہ نشہ کرنی والی ہو ۱۲ ح ؛ **وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال لا رواه مسلم** اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی شراب سی کہ بنائی جاوی سرکہ یعنی ساتھہ ڈالنی نمک یا پیاز وغیرہ کی کیا وہ سرکہ حلال ہی یا نہیں پس فرمایا نہیں حلال

نقل کی ہے ساتھ اسکی ف ہماری نزدیک اگر شراب سرکہ ہو جاوی تو حلال ہی خواہ بسبب ڈالنی کسی چیز کی اوسمین ہو یا بغیر ڈالنی کی کہ بسبب بستانی
اندر دہانی کی یا رکھنی کی آفتاب مین مثلا اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہی کہ اگر کوئی چیز ڈال کر اسمین سرکہ بنائی جاوی تو نہین پاک ہوتی ہی کبھی اور اگر آفتاب
مین سی مثلا سرکہ ہو جاوی تو دو قول ہین صحیح تران دونو مین یہہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہی اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرت کا ہی نعم الادام الخل اور
بسبب جاتی رہنی وصف مفسد کی اور ثابت ہونی صفت صلاح کی مباح ہوا اور یہہ تہی حضرت نی اسلیئے تہی کہ ابتدا مین لوگ عادت رکہتی تہی شراب پینی
کی اور جس چیز کی عادت ہوتی ہی اوسکی طرف میلان طبع ہوتی ہی پس خوف کیا حضرت نی مداخلت شیطان کی سی کہ مبادا اسکو وسیلہ کرین شراب پینی کا
اور بعد گذرنی زمانی دراز کی خوف اسکا نرہا پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نی ایک روایت نقل کی ہی خیر خلکم خل خمرکم واللہ اعلم اور بیہقی نی بیچ کتاب معرفہ اپنی
کی جابر سی مرفوع اس حدیث کو نقل کیا ہی ۱۲ ح ۲ ع ۲ **وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی وائل حضرمی سی کہ طارق
بن سوید نی پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پینی شراب کی سی پس منع فرمایا حضرت نی اوسکو پس کہا طارق نی کہ سوای اسکی نہین کہ استعمال کرتی ہین
ہم شراب کو دوا کی لیی پس فرمایا حضرت نی نہین وہ دوا ولیکن وہ ہی بیماری نقل کی یہہ مسلم نی ف اکثر علما نی منع کیا ہی دوا کرنیکو ساتھ شراب
کی اور بعضون نی کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتھ اسکی بحکم طبیبون حاذق کی تو مباح ہی اور اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوی اور خوف ہو ہلاک کا اور پانی اور
مانند اسکی کہ اوتری لقمہ حلق سی اوترے پاوی نہین تو مباح ہی پی لینا اوسکا بقدر اوترنی لقمہ کی بالاتفاق اور بعضی علما نی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی و
منافع للناس لکہا ہی کہ نہین ہے مراد ساتھ نفع کی شفا اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہی اور بدن کو ضرر ہی انجام میں اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ
خدا تعالی نی نہین کہی ہی شفا حرام مین ۱۲ ح ۲ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ
لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ
مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو**
روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پیتا ہی شراب یعنی اور توبہ نہین کرتا نہین قبول کرتا اللہ تعالی اوسکی نماز
چالیس دن تک پس توبہ خالص کی قبول کرتا ہی اللہ توبہ اوسکی اگر اوسنی پھر پی شراب پس نہین قبول کرتا اللہ اوسکی نماز چالیس روز پھر اگر توبہ کی توبہ قبول کرتا ہی
اللہ تعالی اوسکی پس اگر پھر پی اوسنی شراب نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہی توبہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی پس اگر چوتھی
پیتا ہی شراب چوتھی بار نہین قبول کرتا ہی اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہی نہین قبول کرتا اللہ تعالی توبہ اوسکی اور پلاویگا اوسکو نہر پیپ اہل
دوزخیونکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی عبد اللہ بن عمرو سی ف نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی
یعنی ثواب نہین ملتا اوس نماز کا اگرچہ ساقط ہو جاتا ہی مطالبہ فرض و قیمت کا اور خاص نماز کو اسلیئے ذکر کیا کہ جب نماز باوجود ہونی افضل عبادات بدنیہ کی
قبول نہوئی تو اور عبادتین بطریق اولی مقبول نہونگی اور قید چالیس دن کی شاید کہ اسلیئے لگائی کہ باقی رہتا ہی اثر شراب کا اوسکی باطن مین مقدار اس مدت کی
اور جانا چاہیی کہ حکم ساتھ نہ قبول ہونی توبہ کی چوتھی بار مین بسبب زجر و تشدید کی ہی فرمانا اور دہوا ہی کہ نہ اصرار کیا اوسنی کہ استغفار کی اگرچہ عود
کرے دن مین ستر بار یا مراد یہہ ہی کہ بسبب شومی ارتکاب اس ام الخبائث کی توفیق توبہ حقیقی کی نہین پاتا ہی اور اصرار کرنیوالا اسپر مرتا ہی +

ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ نشہ لاوے بہت اوسکا تہوڑا اوسکا بہی حرام ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اسلیے کہ عادت و طبیعت بشری سے واقع ہوئی ہے کہ تہوڑا اوسکا پہنچاتا ہے بہت کو پس اجتناب ہوا پرہیز کرنا اوس سے ح وَعَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ مِنْہُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو چیز نشہ لاوے بقدر فرق کی یعنی آٹھہ سیر کی پس بہرا ہوا چلو اوسمین سے حرام ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنے جسکا بہت حرام ہے اوسکا تہوڑا بہی حرام ہے جیسے کہ اوپر کی حدیث مین گذرا ح وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَۃِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِیْرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گیہون سے بہی شراب ہوتی ہے اور جو سے بہی شراب ہوتی ہے اور کہجور سے بہی شراب ہوتی ہے اور انگور سے بہی شراب ہوتی ہے اور شہد سے بہی شراب ہوتی ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** لکہا ہے علما نے کہ مقصود حصر نہین ہے کہ انہین چیزون سے شراب بنتی ہے بلکہ خاص ان چیزونکو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزونکی بنتی ہے اور یہہ دلیل ہے اوپر نہ خاص ہونے خمر کی ساتھہ پانی انگور کی اور ابن ملک نے کہا کہ انکو خمر کہنا مجاز ہے بسبب زائل کرنے انکی عقل کو ح ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَۃُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ وَقُلْتُ اِنَّہٗ لِیَتِیْمٍ فَقَالَ اَھْرِیْقُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تہی ہماری پاس شراب ایک یتیم کی یعنی ایک یتیم ہماری گہر مین رہتا تہا کہ ہم پرورش کرتی تہی اوسکو اور وہ اموال رکہتا تہا ازانجملہ شراب بہی تہی اور اوس زمانی مین شراب مباح تہی پس جب اوتری سورہ مائدہ یعنی آیۃ تحریم خمر کی کہ اوسمین ہے یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان آخر آیۃ تک پوچہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال شراب یتیم کا اور کہا مینے کہ وہ یتیم کی ہے یعنی اور مال یتیم کا ضایع کرنا نہین چاہیے پس کیا حکم ہے فرمایا پہینکدو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی یہہ مال غیر متقوم ہے حلال نہین نفع لینا اوس سے اور حکم ہے ہمکو اوسکی اہانت کا ح وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اشْتَرَیْتُ خَمْرًا لِاَیْتَامٍ فِیْ حِجْرِیْ قَالَ اَھْرِقِ الْخَمْرَ وَاکْسِرِ الدِّنَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤدَ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَیْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا قَالَ اَھْرِقْھَا قَالَ اَفَلَا اَجْعَلُھَا خَلًّا قَالَ لَا اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی ابوطلحہ سے کہ کہا اے نبی اللہ کی تحقیق خریدی تہی مینے شراب واسطے یتیمونکی کہ بیچ پرورش میری کی ہین فرمایا پہینکدے شراب اور توڑ ڈال باسن شراب کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اس حدیث کو اور بیچ روایت ابوداود کی یہہ ہے کہ ابوطلحہ نے پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال یتیمونکا کہ وارث ہوئی تہی شراب کی فرمایا پہینکدے اوسکو کہا کیا نہ بناؤن مین اوسکو سرکہ فرمایا نہین **ف** یہہ خریدنا شراب کا پہلے حرام ہونے اسکی کی ہوا اور پوچہنا اسکی حکم کا بعد حرام ہونیکی کہ آیا رہنی دون یا پہینک دون اور شراب کی باسن توڑنے کا اسلیے حکم فرمایا کہ نجاست اوسمین سرایت کرگئی تہی اور پاک کرنا اوسکا ممکن نہ تہا یا واسطے مبالغہ منع کرنیکی اوس سے فرمایا اور سرکہ بنانی کو بہی منع فرمایا ازراہ زجر و تنبیہ کی یا نہی تنزیہی ہے ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَمُفَتِّرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کرنیوالی چیز سے اور مفتر سے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** نہایہ مین لکہا ہے کہ مفتر اوس چیز کو کہتی ہین کہ جب پیوی اوسکو تو گرم ہو جاوے

بدن یعنی گرمی قلب اور دماغ مین سرایت کرجاوی اور باوی اوسمین فتور یعنی ضعف وانکسار افتر الرجل کہا جاتا ہی اوسوقت کہ ضعیف ہوجاوین
پلکین اوسکی اور منکسر ہوجاوین گوشہ چشم اوسکی اور دلیل پکڑی گئی ہی ساتھ اسکی اوپر حرمت بنگ اور اوپر مغیرات و مفترات کی **وَعَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ**
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ وَنُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا وَاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ
عَلٰى اَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوْهُ قُلْتُ اِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ قَالَ اِنْ لَمْ يَتْرُكُوْهُ
فَقَاتِلُوْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی دیلم حمیری سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ ہم زمین سرد مین اور ساتھہ زور و قوۃ کی کرتی ہین ہم اوسمین کام سخت
کہ بدون قوۃ بدن کی اوسکو نہین کرسکتی اور ہم بناتی ہین شراب اس گیہون سی قوۃ حاصل کرتی ہین ہم ساتھہ اسکی اوپر کاموں اپنی کی اور قوۃ پاتی ہین
اور غالب آتی ہین اوپر سردی شہروں اپنی کی فرمایا کیا نشہ لاتی ہی وہ شراب کہا مینی کہ ہان فرمایا پس بچو اوس کہا مینی کہ تحقیق لوگ نہین چہوڑنی
والی اوسکو فرمایا اگر نہ چہوڑین اوسکو یعنی اور حلال جانین اوسکی پینی کو تو لڑو اونسی نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا پینی شراب کی سی اور کہیلنی جوی کی سی اور کوبہ سی اور غبیرا سی اور فرمایا جو چیز کہ نشی کی ہی حرام ہی نقل
کی یہہ ابوداود نی **ف** قاموس مین لکہا ہی کہ کوبہ کہتی ہین نرد اور شطرنج اور چہوٹی طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہہ سب ممنوع ہین جو چیزان مین
سی یہان مراد رکہین صحیح ہی اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ جینی سی بنتی ہی جسکو حبشی بنایا کرتی ہین ۱۲ ح **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلَا وَلَدُ زِنْيَةٍ بَدَلَ قَمَّارٍ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھہ نجات پانی ہوؤن کی کہ پہلی داخل
ہونگی نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی یعنی بلا وجہ شرعی اور نہ جواری اور نہ احسان کہنی والا فقرا پر صدقہ دیکر اور نہ ہمیشہ پینی والا شراب کا نقل کی یہہ
دارمی نی اور ایک روایت دارمی کی مین یوں آیا ہی کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا بجای جواری کی **ف** جوابج عرف زبانی ہماری کی ہر وہ کہیل
ہی کہ شرط کیجاوی اوسمین خالیا یہہ کہ لیوی جیتنی والا ہارنیوالی سی کچہہ مانند نرد اور شطرنج اور مانند انکیکی اور کہا طیبی نی کہ منان وہ ہی کہ نہ دیوی کچہہ مگر کہ
احسان کہی اوسپر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ منان من سی ہی بمعنی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا حدیث ولد الزنا
لا یدخل الجنۃ نہ صحیح ہی اور نہ موضوع بلکہ ضعیف ہی اور باحتمال صحت حدیث کی تاویل کی گئی ہی اس طرح کہ اکثر اولاد زنا بغیر باپ مربی کی اور بسبب بدخوی
ماں کی خراب ہوتی ہی اور تربیت ظاہر و باطن کی پاتی نہین پس بسبب اعمال اپنی کی گرفتار عذاب مین ہوتی ہی اور بسبب واقع ہونی نطفہ کی محل
حرام مین ساتھہ وجہ حرام کی البتہ خبث مولود مین داخل ہوتا ہی جیسیکہ مال قمار اور ربوا مین لاحق ہوتا ہی یا مراد تشدید و تعریض ہی زانی پر کہ سبب پیدا ہونی
اوسکا ہی اور بعضوں نی تاویل کی ہی کہ مراد ولد الزنا سی وہ شخص ہی کہ مواظبت کرتا ہی زنا پر جیسیکہ شجاعون کو بنو الحرب کہتی ہین اور اولاد مسلمانوں کو
بنو الاسلام و الا ولد الزنا کو کچہہ گناہ نہین کہتا کہ عذاب پاوی اوسپر ۱۲ س ۱۲ ح ۱۲ مولانا رفیع الدین رحمہ **وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ**
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وَاَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ
وَالْمَزَامِيْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلَفَ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِيْ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِيْ جُرْعَةً مِّنْ
خَمْرٍ اِلَّا سَقَيْتُهٗ مِنَ الصَّدِيْدِ مِثْلَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَّخَافَتِيْ اِلَّا سَقَيْتُهٗ مِنْ حِيَاضِ
الْقُدُسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی بہیجا مجکو سبب

رحمت واسطی تمام عالم کی اور سبب ہدایت واسطی عالم کی اور حکم کیا مجکو میری رب عزت والی اور بزرگی والی نی ساتھہ مٹانی باجون اور مزامیر کی
اور بتون اور سولیون کی اور تمام رسومات و عادات جاہلیت کی یعنی حالت کفر کی اور قسم کہائی میری رب عزت والی اور بزرگی والی نی ساتھہ
عزت اپنی کی کہ نہ پیویگا کوئی بندہ میری بندون مین سی ایک گہونٹ شراب کا مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو پیپ دوزخیون کی سی مقدار اوسکی اور نہ چہوڑیگا
اوسکو بسبب ڈر میری کی مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو یعنی شراب طہور حوضون پاک سی یعنی بہشت کی حوضون سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ساتھہ مٹانی باجون
کی یعنی ڈہول اور ڈہولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبور اور سارنگی اور ستار اور مانند انکیکی اور مزامیر کی یعنی شہنائی اور مرچنگ اور بانسری اور مانند
انکیکی اور حدیث دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی باجون کی اور مزامیر کی اسلیے کہ یہہ چیزین قدیم سی رسوم و عادات اہل فسق و بطالت کیسی ہین اور فقہا نی
لکہا ہی کہ راگ ساتہہ باجون اور مزامیر کی حرام ہی اور ساتھہ نرمی آواز کی مکروہ ہی اور اجنبی عورتون سی سننا سخت حرام ہی اور سولیونکی شکل صلیبی یہہ
ہی کہ ایک خط خط دوسرے کو قطع کری بایں طریق ✝ اور یہہ شکل اوسکی ہی کہ سولی پر کہینچا تہا اوسکو نصاری نی اور نصاری اس شکل کو کہ صورت سولی پر کہینچنے
عیسی علیہ السلام کی ہی بگمان انکیکی سب چیزون مین کہتی ہین واسطی یاد داشت غم اور حسرت کی اور قضیہ حضرت عیسی ع کی اصل سکی بہی نابود کرنیکا حکم کیا اور
تمام رسوم جاہلیت کی مانند نوحہ کرنیکی اور فخر کرنی کی ساتھہ حسب کے اور طعن کرنیکی نسب مین وغیر ذلک ۱۲ ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ
اَهْلِهِ الْخُبْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص
ہین کہ حرام کی اللہ نی اوپر بہشت یعنی نجات پانی ہونیکی ساتھہ داخل ہونا بہشت مین انپر حرام کیا ایک ہمیشہ پینی والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا
ماباپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ تجویز کری اپنی اہل و عیال مین ناپاکی کو نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** اہل و عیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا
قرابتی کی حق مین تجویز کری ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کی اور انہین کی حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینی شراب کی اور ترک کرنی
غسل جنابت کی اور مانند انکیکی یعنی اگر مثلا بیویکو شراب پیتی دیکہی یا دیکہی کہ ترک کرتی غسل جنابت کو اور منع نہ کری تو وہ بہی دیوث ہی کہا طیبی نی کہ دیوث
وہ ہی کہ دیکہی اپنی اہل میں چیز بری اور نہ غیرت کری وہ اور نہ منع کری وہ انکو اوس سی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص نہین داخل ہونگی بہشت مین ہمیشہ شراب پینی والا اور توڑنیوالا ناتی کا اور یقین کرنیوالا سحر کا نقل کی یہہ احمد نی
ف یقین کرنیوالا یعنی جو کہ سحر کو موثر بالذات جانی اسکا یہہ حال ہی والا یقین کرنا سحر کا بمعنی ثبوت تاثیر اوسکی کی اور واقع ہونی اسکیکی ساتھہ
ہدایت و حکم خدا تعالی کی صحیح ہی کہ وارد ہوا ہی السحر حق ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْمِنُ
الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَعَابِدِ وَثَنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ
اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ پینی والا شراب کا اگر مر جاوی ملاقات کری گا اللہ سی مانند پوجنی والی بت کی نقل کی یہہ احمد نی اور نقل کی
ابن ماجہ نی ابوہریرہ سی اور بیہقی نی بیچ کتاب شعب الایمان کی محمد بن عبید اللہ سی اوسنی اپنی باپ سی اور کہا بیہقی نی کہ ذکر کی بخاری نی یعنی یہہ حدیث
اپنی تاریخ مین محمد بن عبید اللہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ
هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ وہ تہی کہتی کہ نہین پروا کرتا مین کہ پیون مین شراب

یا پوجو نہین اِس ستونکو سوای اللہ کی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** اس ستونکو الخ یعنی شہر کو بت شہر کی ہوتی ہین اور مقصود یہہ ہی کہ پینا شراب کا اور پوجنا بت کا میری نزدیک ایک حکم رکھتا ہی ۱۲ ح

کِتَابُ الْاِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ

کتاب ہی بیچ بیان سرداری اور قضا کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِهٖ فَاِنَّ عَلَیْهِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ فرمان برداری کری میری پس تحقیق فرمان برداری کی اوسنی اللہ کی اور جسنی نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اللہ کی اور جسنی کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جسنی نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوای ایکی نہین کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اوسکا بمنزلہ سپر کی ہی قتال کیا جاتا ہی پیچہی سکی سی اور بچاؤ کیا جاتا ہی بسبب اوسکی یعنی آفات و بلیات سی پس اگر حکم کری ساتھ تقوی اللہ کی اور انصاف کری پس تحقیق واسطی اوس امیر کی بسبب اوسکی ثواب ہی اور اگر حکم کری ساتھ غیر اسکی پس اوسپر ہی بسبب اس کام کی گناہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ یَّقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ام حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر امیر کیا جاوی تمپر غلام نکٹا کنکٹا حکم کری تمکو موافق حکم اللہ کی پس سنو حکم اوسکا اور فرمان برداری کرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ذکر غلام کا مبالغہ کی لیی ہی مانند قول آنحضرت کی کہ جو کوئی بناوی مسجد اگرچہ مانند گہونسلی چڑیا کی ہو مسجد ہرگز مانند گہونسلی چڑیا کی نہین ہوتی ہی ولیکن مقصود مبالغہ ہی یا مراد نائب سلطان و خلیفہ اکبر ہی والا غلام امیر و امام نہین ہوتا اور اسیطرح تمام احادیث میں اوسکا نکٹا اور کنکٹا ہونا تاکید کی لیی کہا یعنی غلام حقیر و خوار ۱۲ ح **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر و نہی اوسکی جب تک کہ نہ مخالفت ہو امر اللہ کی اور رسول اوسکی کی اگرچہ عامل کیا جاوی تمپر غلام حبشی گویا کہ سر اوسکا انگور ہی یعنی مانند انگور کی ہی چہوٹا پن میں و سیاہی میں نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِهَ مَا لَمْ یُؤْمَرْ بِمَعْصِیَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سننا اور فرمان برداری کرنی واجب ہی اوپر مرد مسلمان کی بیچ اوس چیز کی کہ خوش لگی اور ناخوش لگی جب تک کہ حکم کیا جاوی ساتھ گناہ کی پس جسوقت کہ حکم کیا جاوی ساتھ گناہ کی تو نہین ہی سننا اور نہ فرمان برداری کرنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمان برداری کرنی اوسکی واجب ہی ہر مسلمان پر برابر ہی کہ حکم کری ساتھ اوس چیز کی کہ موافق طبع اوسکی ہو یا نہ موافق ہو بشرطیکہ نہ حکم کری اوسکو ساتھ گناہ کی پس اگر حکم کری ساتھ گناہ کی تو نہین جائز ہی فرمان برداری اوسکی ولیکن نہین جائز ہی اوسکو لڑنا امام سی ۱۲ ع **وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی فرمان برداری کرنی یعنی کسیکی نہ امام کی اور نہ باپ وغیرہ کی گناہ میں سوائی اسکی نہین کہ فرمان برداری کرنی بیچ امر نیک کی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَهِ وَعَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَعَلٰی اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ**

اَهْلَهٗ وَعَلٰی اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا کُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَعَلٰی اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ
اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا کُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَکُمْ مِنَ اللّٰهِ فِیْهِ بُرْهَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا بیعت کی ہمنی یعنی عہد کیا ہمنی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر سننی اور فرمان برداری کرنیکی بیچ تنگی اور آسانی کی اور وقت خوشی اور ناخوشی کی اور اسپر کہ ترجیح دلوین ہمپر اور اسپر کہ نہ نکالین
ہم امر کو اہل اوسکیسی اور اسپر کہ کہین ہم حق جہان ہون ہم نہ ڈرین ہم بیچ مقدمہ اللہ کی یعنی امر دین میں اور کلام حق میں ملامت ملامت کرنیوالی کیسی اور
ایک روایت مین یون ہی کہ عہد کیا ہمنی اسپر کہ نہ نکالالین ہم امر کو اہل اوسکی سی یعنی فرمایا آنحضرت نی کہ نہ نکالالو امر کو اہل اوسکی سی مگر یہہ کہ دیکھو تم کفر
صریح کہ نزدیک تمہاری اللہ کیطرف سی اوس امر مین دلیل ہو یعنی آیۃ قرآن او سنت رسول سی کہ احتمال تاویل کی نرکہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
ترجیح دلوین ہمپر یعنی عہد کیا ہمنی کہ صبر کرینگی ہم اوپر اسپر کہ ترجیح دیجاویگی ہمپر یعنی جماعۃ انصار پر جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی انصار سی فرمایا
تہا کہ بعد میری اثرۃ ہوگا پس صبر کرنا تم اوسپر یعنی ترجیح اور تفضیل دی جاوینگی تمپر بعضی بخشش و انعام اور حکومت مین چنانچہ یہہ حال واقع ہوا بیچ عہد
امرا کی بعد از خلفاء راشدین کی پس صبر کیا انصار نی اوسپر اور اسپر کہ نہ نکالین ہم الخ یعنی نہ طلب کرین ہم امارۃ اور نہ معزول کرین ہم امیر کو اپنی سی اور نہ لڑین
ہم اوس سی اور آخر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اگر کفر صریح دیکھو امام سی تو جائز ہی معزول کر دینا اوسکا بلکہ واجب ہی نہ فرمان برداری کرنی اوسکی اور امام معزول
نہین ہوجاتا فسق و فجور سی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک معزول ہوجاتا ہی اور اسیطرح ہر قاضی اور امیر اور اصل مسئلہ یہہ ہی کہ فاسق
نہین ہی اہل ولایۃ سی نزدیک شافعی کی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک فاسق اہل ولایۃ سی ہی یہانتک کہ صحیح ہی اسکی باپ فاسق کی نکاح کردینا اپنی چہوٹی
بیٹی کا + ح + ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا اِذَا بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ یَقُوْلُ لَنَا فِیْمَا
اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم جسوقت بیعت کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر سننی اور فرمان برداری کرنی کی
فرماتی واسطی ہماری بیچ اوس چیز کی کہ طاقت رکہو تم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا تو یہہ رخصت ہی حضرت کی طرف سی یعنی جسقدر فرمان برداری
ہوسکی اوسقدر کرو یا تاکید و تشدید ہی یعنی جتنی فرمان برداری کرسکو قصور نہ کرو + ع + ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأٰی مِنْ اَمِیْرِهٖ شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَیْسَ اَحَدٌ یُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَیَمُوْتُ
اِلَّا مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی اپنی سردار
سی کوئی چیز کہ ناخوش رکہی اوسکو یعنی شرعا یا طبعا پس چاہیی کہ صبر کری یعنی اور خروج نکری اوسپر پس تحقیق نہین کوئی کہ جدا ہو جماعت سی ایک بالشت پس مری
یعنی اسی حال پر بغیر توبہ کی مگر کہ مریگا اسطرح کا مرنا کہ مرتی ہین اوسپر اہل جاہلیت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی نکل گیا اطاعت امام سی اور
جدا ہوا جماعت مسلمین سی اور مخالفت کی اجماع کی اور مرا اسحال پر پس وہ مرا اس ہیئۃ پر کہ مرتی ہین اوسپر اہل جاہلیت کہ دین سی خبر نہین رکہتی تہی اسلیی کہ وہ طاعت
امیر کی نہین کرتی تہی اور نہ پیروی کرتی تہی ہدایت امام کی بلکہ وہ بیزار رہتی تہی اوس سی اور نہین اجماع کرتی تہی کسی چیز پر اور نہین اتفاق کرتی تہی
ایک ای پر ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ
مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عِمِّیَّةٍ یَغْضَبُ لِعَصَبِیَّةٍ اَوْ یَدْعُوْ لِعَصَبِیَّةٍ اَوْ یَنْصُرُ عَصَبِیَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ
جَاهِلِیَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰی اُمَّتِیْ بِسَیْفِهٖ یَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا یَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا یَفِیْ
لِذِیْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ نکلا امام کی اطاعت سی اور جدا ہو جماعت اسلام سی پہر مری اوسپر مرتا ہی مرنا جاہلیت کا

اور جو شخص کہ لڑے نیچے نشان اندھا دھند کی یعنی نیچے نشان ایک امر کی کہ نہ ظاہر ہو حق و باطل ہونا اوسکا اسحال مین کہ غصہ ہوتا ہی واسطی تعصب کی یعنی واسطی مدد کرنی قوم کی ظلم پر نہ واسطی علاء کلمۃ اللہ کی اور اظہار دین کی یا بلاتا ہی یعنی لوگونکو واسطی تعصب کے یعنی نہ واسطی خدا کی یا مدد کرتا ہی کسیکی واسطی تعصب کے پس مارا گیا یعنی اسحال مین پس مرنا اوسکا بطور مرنی جاہلیت کی ہی اور جو کوئی نکلی امت میری پر یعنی امت اجابت پر ساتھ تلوار اپنی کی کہ مارتا ہی نیک کو امت میری کی اور بری کو اور نہین پروا کرتا مسلمان امت میری کیسی یعنی نہین پروا کرتا ساتھ اس چیز کی کہ کرتا ہی وس سی اور نہین ڈرتا عذاب و وبال اسکی سی اور نہین پورا کرتا عہد والی سی عہد اوسکا پس نہین وہ میری امت سی یا میری طریقی پر اور نہین مین اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن عوف بن مالك الاشجعي** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خيار ائمتكم الذين تحبونهم ويحبونكم وتصلون عليهم ويصلون عليكم وشرار ائمتكم الذين تبغضونهم ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم قال قلنا يا رسول الله افلا ننابذهم عند ذلك قال لا ما اقاموا فيكم الصلوة لا ما اقاموا فيكم الصلوة الا من ولي عليه وال فراه ياتي شيئا من معصية الله فليكره ما ياتي من معصية الله ولا ينزعن يدا من طاعة رواه مسلم اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہترین حاکمون تمہاری کی وہ ہین کہ دوست رکہو تم اونکو اور دوست رکہین وہ تم کو یعنی عدل کرین پس اس سبب سی محبت ہو آپسمین اور دعا کرو تم اونپر اور دعا کرین وہ تمپر اور بدترین حاکمون تمہاری کی وہ ہین کہ بغض رکہو تم اونسی اور بغض رکہین وہ تمسی اور لعنت کرو تم اونکو اور لعنت کرین وہ تمکو کہا عوف نی کہ کہا ہمنی یعنی صحابہ نی ای رسول خدا کی کیا نہ پہینک دین ہم عہد اونکا یعنی کیا معزول کر دین ہم اونکو اور نہ توڑ ڈالین عہد اونکا نزدیک اسحال کی فرمایا نہین جبتک کہ قائم کرین تم مین نماز نہین جبتک کہ قائم کرین تم مین نماز خبردار ہو جو شخص کہ حاکم کیا جاوی اوسپر کوئی حاکم پس دیکہی اوسکو کہ کرتا ہی ایک چیز گناہ خدا کی سی پس چاہیی کہ مکروہ رکہی وس چیز کو کہ کرتا ہی گناہ خدا کی سی اور نہ کہینچی ہاتہہ فرمانبرداری سی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جبتک کہ الخ اس سی سمجہا جاتا ہی کہ ترک کرنا نماز کا حاکمونکو موجب نقض عہد اور ترک کرنی اطاعت انکیکا ہی مانند کفر کی اسلیکہ نماز ستون دین کا ہی اور فرق کرنیوالی ہی درمیان ایمان و کفر کی بخلاف اور گناہونکی کہ وہ ایسی نہین اور اسمین تشدید و تہدید عظیم ہی اوپر ترک کرنی نماز کی **وعن ام سلمة** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون عليكم امراء تعرفون وتنكرون فمن انكر فقد برئ ومن كره فقد سلم ولكن من رضي وتابع قالوا افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا لا ما صلوا اي من كره بقلبه وانكر بقلبه رواه مسلم اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونگی تمپر امیر کہ ہونگی بعضی فعال انکی اچہی اور بعضی بری پس جسنی انکار کیا یعنی جو کوئی قادر ہوا اسپر کہ بیان کر دی وسکی منہہ پر کہ یہہ فعل تیرا برا ہی اور کہدیا پس تحقیق پاک ہوا یعنی نفاق سی اور مداہنت سی اور جسنی مکروہ جانا یعنی جو کوئی نہ قادر ہوا زبان سی کہنی پر ولیکن مکروہ جانا دلسی پس تحقیق سالم رہا یعنی مشارکت سی گناہ و وبال مین لیکن جو کوئی راضی ہوا یعنی ساتھہ فعل انکی کی اور پیروی کی یعنی وہی کرنی برا تو نہین پس وہ شریک ہوا ساتہہ انکی گناہ و وبال مین کہا صحابہ نی کیا پس لڑین ہم اونسی یعنی وسوقت فرمایا نہین جبتک کہ نماز پڑہین نہین جبتک کہ نماز پڑہین یعنی جس شخص نی مکروہ جانا ساتھہ دل اپنی کی اور انکار کیا ساتھہ دل اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنے جس شخص نی الخ یہہ تفسیر کی راوی نی اس قول کی ومن کرہ فقد سلم کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی قاری رح نی کہا کہ تفسیر ہی فمن انکر ومن کرہ کی کہ مذکور ہین دونون جملی حدیث مین **وعن عبد الله بن مسعود** قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم سترون بعدي اثرة وامورا تنكرونها قالوا فما تامرنا يا رسول الله قال ادوا اليهم حقهم وسلوا الله حقكم متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم دیکہو گی پیچہی میری ترجیح دینی کو اور کتنی چیزین کہ بری

جانوگی تم عرض کیا صحابہ نے کیا حکم فرماتے ہو تم ہمکو یا رسول اللہ یعنی اوسوقت فرمایا ادا کرو تم طرف اونکی حق اونکا اور مانگو اللہ سے حق اپنا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تم اپنی طرف سے حق حاکمونکا ادا کرو یعنی اطاعت اونکی کرو اور مددگار رہو اور اگر وہ تمہاری حق مین قصور کرین صبر کرو اور جناب حق مین التجا کرو کہ جرا انکو دیوے **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا پوچھا سلمہ بن یزید جعفی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے نبی اللہ کی خبر دیجیے مجکو کہ کیا فرماتے ہین آپ ہمکو اگر مسلط ہون ہمپر امرا مانگین ہمسے حق اپنا یعنی اطاعت خدمت اور نہ دین ہمکو حق ہمارا یعنی عدل کرین اور غنیمت دین فرمایا سنو یعنی کلام اونکا ظاہر مین اور فرمان برداری کرو یعنی باطن مین یا سنو بات انکی اور اطاعت کرو فعل مین پس سوا اسکی نہین کہ اونپر ہی وہ چیز کہ اوٹھائی گئی یعنی تکلیف دی گئی قبیلہ عدل اور دینی حق رعیت سے اور تمپر ہی وہ چیز کہ اوٹھائی گئی یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤن پر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حاصل یہہ کہ واجب ہی ہر ایک پر وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا پس بڑہی حلا اپنی سے ؛ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص کہ نکالے ہاتھ امام کی تابعداری سے ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کی اوس حالت مین کہ نہین ہوگی دلیل واسطے اوسکی یعنی دلیل ایمان کی اور جو کوئی مرے اس حال مین کہ نہین اوسکی گردن مین بیعت امام کی یعنی اطاعت امام برحق کی دین مین مریگا مرنا جاہلیت کا سا نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تہی بنی اسرائیل کہ ادب سکہلاتی تہی انکو انبیا جبکہ مرتی ایک نبی جانشین ہوتی اونکی اور نبی اور تحقیق حال یہہ ہی کہ نہین آنیوالا کوئی نبی پیچھے میرے اور ہونگی بعد میری امیر اور بہت ہونگی عرض کیا صحابہ نے پس کیا حکم فرماتے ہو ہمکو یعنی جبکہ بہت ہونگی امیر بعد آپکی اور واقع ہوگا انمین تنازع آپسمین پس کیا فرماتے ہو ہمکو کرنیکو اوسوقت فرمایا پوری کرو بیعت پہلی کی پہر پہلی کی یعنی اتباع پہلی خلیفہ کا کیجیے اگر مدعی ہو دوسرا اتباع نہ کیجیے اور دو اونکو حق اونکا پس تحقیق اللہ تعالی پوچھیگا اونسے وہ چیز سے کہ طلب چرانیکی کی ہی اونسے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پوری کرو الخ یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اول کی پہر بیعت اس خلیفہ کی کہ بعد اوسکی ہوا اور وہ اول بہ نسبت اوسکی ہی کہ بعد اوسکی ہی یعنی خلیفہ بعد از خلیفہ کی ہونگی تم بہی بیعت ہر ایک سے اوسی ترتیب سے کرنا اور وفا کرنا مقصود یہہ ہی کہ بیعت اول کی لینی ہی جیسکہ حدیث آئندہ مین آتا ہی اور قول اعطوہم حقہم مانند بدل کی ہی جملہ فوا ببیعۃ الاول سے اور قول فان اللہ سائلہم تعلیل ہی واسطی امر کی ساتھہ دینی حق انکی کی اور اسمین اختصار ہی یعنی پس دو انکو حق اونکا اگرچہ نہ دیوین وہ تمکو حق تمہارا اور پوچھیگا اونسے الخ یعنی پوچھیگا حق رعایا سے پس حق تمہارا بہی لیگا ؛ ع **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیعت کیجاوے واسطی دو خلیفونکی پس قتل کرو اوسکو کہ پیچھے ہی انمین سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی لڑو ساتھہ اوسکی تا ہر چند کہ منجر ہو طرف مار ڈالنے اوسکی کے بابار اجادے اسلیے کہ وہ باغی ہی اور بعضون نے کہا مراد قتل سے باطل کرنا بیعت اوسکی کا ہی اور پست کرنا اوسکا امر ہی ؛ ع **وَعَنْ** عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عرفجہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قریب ہی ہونگی شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کری جدائی ڈالنی کا امر اس امت مین اور وہ سب اس حال مین کہ امت ہو اکٹھی پس مار و اوسکو ساتھہ تلوار کی کسی شخص نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی انواع انواع کی فتنہ و فساد ہونگی و اسطی طلب امارہ کی ہر جہت سی اور امام وہی ہوگا کہ جسکی لیی اول منعقد ہو لی ہوگی بیعت اور کسی شخص یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور سزاوار تر جانو اوسکو ساتھہ امامت کی لیکن چونکہ باعث شر اور فساد اور تفریق امت کا ہی لائق قتل کی ہی بشرطیکہ اول لائق امامت کی ہو ۱۲ ع ح **وعن** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عرفجہ سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص آوی تمہاری پاس یعنی ساتھہ دعوی خروج کی خلیفہ وقت پر اس حال مین کہ امر تمہارا اکٹھا ہو ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر در حالیکہ ارادہ کری پھٹہ چیری لاٹھی تمہاری کو یا جدائی ڈالی جماعت تمہارے مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** چیری لاٹھی تمہاری کو یہہ کنایہ ہی جدائی ڈالنی سی لوگو مین کو یا لوگونکی جمع ہونیکو ایک امر پر بمنزلہ لاٹھی کی رکھا اور جدائی ڈالنی کو مانند پھاڑنی اوسکیکی اور یا جدائی ڈالی الخ ظاہر ا یہہ شک راوی ہی اور احتمال ہی کہ اول کو حمل کرین اوپر جدائی ڈالنی کی امر دنیا مین اور دوسر کو احکام دین مین ۱۲ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی بیعت کی امام سی پس دیا اوسکو ہاتھہ اپنی کا اور میوہ دل اپنی کا یعنی ظاہر مین اور خلوص دل سی اتباع اور اوسکا قبول کیا پس چاہیی کہ اطاعت اوسکی کری اگر کر سکی یعنی جسقدر کر سکی پس اگر آوی دوسرا کہ دعوی امامت کا کری اور خروج کری امام اول پر پس مارو گردن اوس دوسرے کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مانگ سرداری کو پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنی کی تو سونپا جاوی گا تو طرف اوسکی و اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کے مدد دیا جاویگا تو اللہ کیطرف سی اوس سرداری پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سونپا جاویگا طرف اوسکی تا سر انجام کری امارت کا اور امارت مرد شوار ہی کہ سر انجام نہین کر سکتا کوئی بغیر مدد الہی کی اور اگر بغیر مانگی ملیگی تو اللہ تعالی مددگار تیرا رہیگا اور توفیق بخشیگا عدالت و اہتمام اوسکی پر ۱۲ ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق تم حرص کروگی اوپر سرداری کی اور ہوگی وہ سرداری یعنی حرص کی موجب پشیمانی کی دن قیامت کی پس اچھی ہی دودہ پلانیوالی سرداری اور بری ہی دودہ چھڑانی والی سرداری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مشابہت دی اوائل سرداری کو ساتھہ دودہ پلانیوالی عورت کی اور انقطاع سرداری کو ساتھہ دودہ چھڑانیوالیکی یعنی سرداری جسوقت آتی ہی بہت اچھی لگتی ہی مانند دودہ پلانی والیکی اور جسوقت جاتی ہی یعنی عیب ہی اوس شخص کی یا تغیر ہونی اوس شخص کی بری لگتی ہی مانند دودہ چھڑانیوالیکی پس نہین لائق ہی واسطی عاقل کے یہہ کہ درپی ہو لذت کی کہ پیچھی آوین اونکی حسرتین ۱۲ ع **وعن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا

بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَهُ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّي اَرَاكَ ضَعِيفًا وَاِنِّي اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ کیا نہین عامل کرتی مجکو کہا ابو ذر نی کہ مارا حضرت نی اپنا ہاتہہ میری مونڈہی پر یعنی از راہ لطف و شفقت کی پہر فرمایا ای ابو ذر تو ضعیف ہی اور یہہ سرداری امانت ہی یعنی خدا کیطرف سی کہ حق بندونکا ساتہہ اوسکی متعلق ہی پس خیانت نہ کرنی چاہیی وسمین اور تحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کی سبب رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس شخص نی لیا اوسکو ساتہہ حق اوسکی اور ادا کیا اوس حق کو کہ اوسپر ہی وس سرداری مین یعنی جسنی عدل اور احسان کیا اوسکی لیی سرداری باعث رسوائی اور وبال کی نہین ہوگی واسطی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی ابو ذر کو ای ابو ذر تحقیق مین دیکہتا ہون تجکو ضعیف کہ بوجہہ اوسکا نہین اوٹہا سکیگا تو اور تحقیق دوست رکہتا ہون مین واسطی تیری وہ چیز کو کہ دوست رکہتا ہون مین واسطی نفس اپنی کی نہ امیر ہو تو دو شخصون پر بہی ورنہ سرانجام کار ہو مال یتیم کا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دوست رکہتا ہون مین الخ یعنی اگر ہوتا مین ضعیف مانند تیری نہ اوٹہاتا مین اس بوجہہ حاکمی کو و لیکن اللہ تعالی نی قوۃ دی مجکو یہہ تحمل بار کا اور اگر نہ تحمل دیتا وہ مجکو نہ اوٹہاتا مین اس بوجہہ کو اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اصل عظیم ہی بیچ پرہیز کرنی کی سرداری سی خصوصًا جو کہ ضعیف ہو ادای حقوق اسکی سی ۱۲ ع ح

وعن اَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللهِ اَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللهُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهُ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا داخل ہوا مین حضرت کی پاس اور دو شخص بیٹی چچا میری کی پس کہا ایکنی اونمین سی یا رسول اللہ امیر کرو مجکو اوپر بعضی کامون وجگہونکی کہ والی کیا ہی تمکو اللہ نی اور کہا دوسری نی بہی مانند اسکی پس فرمایا حضرت نی تحقیق ہم قسم ہی خدا کی نہین والی کرتی اوپر اس کام کی یعنی کار دین و شریعت کی وس کسیکو کہ مانگی ہمسی لایت کو اور نہ اوس کسیکو کہ حرص کی اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین عامل کرتی ہم اوپر کام اپنی کی اوسکو کہ ارادہ رکہی اسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** عادت شریف حضرت کی تہی کہ جو کوئی کدسئے خدمت طلب کرتا اور درخواست کہتا اوسکی وسکو وہ کام نہ دیتی اسلیی کہ یہہ بات دلالت کرتی ہی محبت جاہ کی باعث خرابی وسکیکی ہی آخر مین ۱۲ ع ح

وعن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاوگی تم بہترین آدمیون مین سخت اونکا ازروی کراہت کی واسطی اس امر کی یہانتک کہ پڑی وسمین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکہی اختیار امانت کو اوسکو بہترین لوگون کا جانو یہانتک کہ پڑی وسمین یعنی پس ہوگی بعد اوسکی ندامت جیسیکہ اوپر گذرا روایت مین اور طیبی نی لکہا کہ پاوگی ایسی شخص کو بہترین لوگونکا یہانتک کہ پڑی وسمین پس اوسوقت نہین ہوگا بہترین لوگونکا بلکہ بدترین اونکا ۱۲ ع ح

وعن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْاِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى اَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو سب تمہاری نگہبان رعیت کی ہین اور تم سب سوال کیی جاوگی اپنی رعیت سی پس امام جو حاکم ہو لوگونپر نگہبان انکا ہی اور وہ پوچہا جاویگا احوال رعیت اپنی سی اور مرد نگہبان ہی وپر گہر والون اپنی کی اور عورۃ نگہبان ہی وپر گہر خاوند اپنی اور فرزندون اوسکیکی اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سی اور غلام مرد کا نگہبان

ہی اور پر مال اگر اپنی کی اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب سوال کیے جاؤگی رعیت اپنی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف لکھا ہی علما
نی کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضا و حواس اپنی کی ہی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اونکی سی کہ کہان استعمال کیا تمنی انکو اور کس طرح استعمال کیا اور حدیث میں اسکو
نہ ذکر کیا ایسلیی کہ ظاہر ہی ؎ ح وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ
وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسار
سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہیں کوئی سرداری لینی والا کہ سرداری کری رعیت پر پہر مری اس حال مین کہ خائن ہو یا ظالم ہو مگر کہ حرام کری
گا اللہ اوپر بہشت کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی حرام کریگا داخل ہونا بہشت کا ساتہہ نجات پانیوالونکی یا یہہ محمول ہی مستحل پر یعنی جو حلال جانی خیانت
وظلم کو اوسکا یہہ حال ہی یا از راہ زجر کی فرمایا ؎ ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ
يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی نہیں کوئی بندہ کہ نگہبانی کروائی اللہ اوس سی رعیت کی یعنی امام و نگہبان کری اور نکاہ پس نگہبانی کی اوسنی رعیت کی ساتہہ خیرخواہی
کی مگر کہ نہ پاوی گا بو بہشت کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی نہیں پاویگا ساتہہ بو پانیوالونکی قیامت مین حال انکہ بو اوسکی پائی جاویگی مسافت پانسو
برس کی راہ سی یا نہیں پاویگا ساتہہ نجات پانیوالونکی یا نہیں پاویگا بو مطلق اگر کفر پر مریگا یا حلال جانتا ہوگا ظلم کو ؎ ع وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی بدترین سرداروں کا ظالم ہی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی جو شخص کہ والی و متصرف کیا گیا کام امت میری سی کسی چیز کا پہر مشقت ڈالی انپر پس مشقت ڈال تو اوسپر اور جو شخص کہ والی
کیا گیا کام امت میری سی کسی چیز کا پہر نرمی کی ساتہہ انکی پس نرمی کر تو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا
يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق امراء عادل نزدیک خدا کی نور کی منبروں پر ہونگی طرف داہنی ہاتہہ رحمن کی اور دونوں ہاتہہ
اوسکی داہنی ہین وہ لوگ کہ انصاف کرتی ہین بیچ احکام اپنی کی اور اہل اپنی کی اور اوس چیز کی کہ والی ہین نقل کی یہہ مسلم نی ف طرف داہنی ہاتہہ کی کنایہ ہی
بڑی قدر و مرتبہ ہونی اونکی سی نزدیک اللہ تعالی کی ایسلیی کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہی داہنی طرف کہڑا ہوتا ہی یا بیٹہتا ہی اور دونوں ہاتہہ اوسکی داہنی ہین
یہہ دفع توہم کی لیی فرمایا کہ کوئی یہہ نہ سمجہی کہ داہنا مقابل بائین کی ہی ایسلیی کہ بائین ہاتہہ مین ضعف و نقصان ہوتا ہی اور اللہ تعالی پاک ہی اوس سی اور اطلاق ہاتہہ
کا اللہ تعالی پر متشابہات سی ہی کہ اللہ تعالی ہی جانتا ہی کہ مراد اس سی کیا ہی اور مراد قوۃ و غلبہ ہی اور بیچ حکم اپنی کی یعنی جو کہ متعلق ہی سی یہہ خلافت و امارۃ کی
اور اہل اپنی کی یعنی انصاف کرتی ہین اپنی اہل کی حقوق مین کہ واجب ہی اونپر اور اوس چیز کی کہ والی ہین یعنی انصاف کرتی ہین اوس چیزون مین کہ انکو ولایت ہی اوس کی
جیسی پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبرگیری کرنی و غیر ذلک اور کہا اہل حق نی کہ آدمی کو چاہیی کہ عدل کری اپنی نفس پس یہی کہ نہ ضائع کری وقت کو بیچ
اوس چیز کی کہ حکم کیا ہی اللہ تعالی نی ساتہہ اوسکی بلکہ فرمانبرداری کری اوامر الہی کی اور باز رہی نواہی کی اوسکی سی علی الدوام جیسیکہ طریقہ ہی اولیاء کرام مقربین
کا یا غالبا جیسیکہ عادۃ ہی مومنین صالحین کی ؎ ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں بھیجا اللہ نی کوئی نبی اور نہیں خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتی ہین واسطی اوسکی دو رفیق چھپی ہوئی ایک رفیق چھپا ہوا تو حکم کرتا ہی اوسکو ساتھہ نیکی کی اور رغبت دلاتا ہی اوسکو اوسپر اور ایک رفیق چھپا ہوا حکم کرتا ہی اوسکو ساتھہ برائی کی اور رغبت دلاتا ہی اوسکو ساتھہ برائی کی اور بچایا گیا گناہ سی وہی کہ بچایا اوسکو اللہ نی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مراد دو دوست چھپی سی فرشتہ اور شیطان ہی کہ دونوں آدمی کی باطن مین ہی ہین کہ اول حکم ساتھہ خیر کی کرتا ہی اور دوسرا ساتھہ برائی کی اور بچایا گیا گناہ سی الخ یہہ اشارہ ہی ساتھہ حال انبیا کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور بعضی خلفا کی ہی کہ محفوظ رکھتا ہی انکو اللہ تعالی شر شیطان سی یا مراد دو دوست سی وزیر و مشیر ہین شاید یہہ بطانہ یعنی استر کی کہ نہیں جدی ہوتے صحبت اوسکی سی اور یہہ نہیں خالی کوئی نبی اور خلیفہ مصاحب ہی دو شخصون مختلف سی یا دو جماعتون سی کہ آپسمین مخالف ہوتی ہین جیسا کہ دیکھا جاتا ہی ہم نشینون بادشاہون اور امراء کی اور اللہ جسکو چاہتا ہی انمین سی بچاتا ہی کہ کلام بُریکا نہیں قبول کرتا ۔ ع

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بمنزلہ کوتوال کی نسبت امیر کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی حضرت کی سامنی حاضر رہتی تہی واسطی جاری کرنی احکام کی جیسی کوتوال امیرونکی والی سیاسات پر مقرر ہین ۔ ع

وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا جب پہونچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خبر کہ فارسیون نی بادشاہ کیا اپنی اوپر کسری کی بیٹی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح پاویگی وہ قوم کہ والی و حاکم کیا اپنی کام کا یعنی اپنی ملک کی کام کا عورة کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عورة قابل ولایت سرداری کی نہیں ۔ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہی حارث اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کرتا ہون مین تمکو ساتھہ پانچ چیزونکی ایک تو اتباع کرنی جماعت مسلمین کے یعنی قول اور عمل مین اور اعتقاد مین اور دوسری سننی اور حکم بجا لانی امراء اور علماء کی یعنی جو حکم کہ موافق شرع کی ہو اور تیسری ساتھہ ہجرة کرنیکی اور چوتہی جہاد کرنیکی اللہ کی راہ مین اور تحقیق جو شخص نکلا اسب مسلمانونکی راہ سی برابر ایک بالشت کی تحقیق نکالی اوسنی رسی اسلام کی گردن اپنی سی مگر یہہ کہ پہر آوی اور جس شخص نی کہ پکارا پکارنا جاہلیت کا سا پس وہ شخص جماعت دوزخیونکی سی ہی اگرچہ روزہ رکہی اور نماز پڑہی اور کہی کہ مین مسلمان ہون نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** ہجرة کرنیکی مراد ہجرة سی ہی جانا دار الکفر سی طرف دار الاسلام کی اور دار البدعة سی طرف دار السنة کی اور معصیت سی طرف توبہ کی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی المہاجر من ہجر مانہی اللہ عنہ اور جہاد الخ یعنی لڑنا کافرونسی واسطی ترقی اسلام کی اور مارنا نفس کو ساتھہ باز رکہنی اوسکی خواہشون دلکی سی کہ دشمنی نفس کے ساتھہ آدمی کی قوی تر ہی اور بہت ضرر کرنیوالی ہی دشمنی کافرون کی سی تہہ اسکی اور جو شخص کہ نکلا الخ یعنی جو شخص جدا ہوا تہوڑی سی کہ اوسپر جماعت ہی ساتہہ ترک کرنی سنت کی اور اتباع بدعت کی اور نہ کرنی اطاعت امام کی اگرچہ تہوڑی سی ہو بس تحقیق نکالی رسی اسلام کی یعنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اوسکا مگر یہہ کہ رجوع کری اس فعل بد سی اور جس شخص نے کہ پکارا الخ یعنی جسنی بلایا اور رعایت اسلوگونکو اوپر عادات اور طرق جاہلیت کی اور بعضون نی کہا کہ مراد پکارنا ہی کہ رسم تہی ایام جاہلیت مین

اگر جب دشمن کسی شخص پر غالب ہی فریاد کرتا ساتھہ آواز بلند کی یا آل فلان یا آل فلان یعنی دوڑو ہمارے اسکی مدد کی لیکن ظالم ہو تا وہ یا مظلوم ۱۲ ع ح **وعن** زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرة تحت منبر ابن عامر وھو یخطب وعلیہ ثیاب رقاق فقال ابو بلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرة اسکت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی زیاد بن کسیب عدوی سی کہ کہا تھا مین ساتھہ ابی بکرہ کی نیچی منبر ابن عامر کی اسحال مین کہ وہ خطبہ کہتی تہی اور تہی اوپر اوسکی کپڑی باریک پس کہا ابو بلال نی کہ دیکھو تم طرف امیر ہمارے کہ پہنتا ہی کپڑی فاسقونکی سی کہا ابو بکرہ نی چپ رہ سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ جو شخص اہانت کری بادشاہ کی کہ اللہ کیطرف سی ہو زمین مین خوار و سبک کریگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** پہنتا ہی کپڑی الخ احتمال ہی کہ وہ کپڑی حرام ہونگی قسم حریر سی اور ابی بکرہ نی زیاد کو طعن کرنی سی ابی بلال کو منع کیا کہ وہ نصیحت باعث فضیحت و فتنہ کی تہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ریشمی نہون لیکن چونکہ پہننا باریک کپڑونکا دابِ جہینونکا تو سمکاہی زاہدونکا نسبت کیا اوسکو طرف فسق کی چنانچہ کہا ہی بعضون نی کہ جس مین کچھہ زرق برق تو ہو اور ریشمی کپڑی یا باریک یا قیمتی کپڑی پہنی ع **وعن** النواس بن سمعان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق رواہ فی شرح السنة اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تابعداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یعنی اگر مخلوق حکم کری ساتھہ گناہ کی اگرچہ امیر ہو اطاعت اوسکی نہ کرنی چاہیی اور اگر اکراہ یعنی جبر کری تو اسصورت مین گناہ نہین ۱۲ ح **وعن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امیر عشرة الا یؤتی بہ یوم القیمة مغلولا حتی یفک عنہ العدل او یوبقہ الجور رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی امیر دس شخصونکا ہی مگر کہ لایا جاویگا دن قیامت کی طوق کیا ہوا یہانتک کہ چہڑاویگا اور جدا کریگا اوس سی طوق کو عدل کہ اوسنی کیا ہی یا یہہ ہلاک کری اوسکو ظلم نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی حاکم کو ایکبار بندہ کر درگاہ رب العزت مین لاوینگی خواہ عادل ہو یا ظالم اور بعد تحقیق کی اگر عادل ہوگا نجات پاویگا اور اگر ظالم ہوگا تو ہلاک ہوگا ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للامراء ویل للعرفاء ویل للامناء لیتمنین اقوام یوم القیمة ان نواصیھم معلقة بالثریا یتجلجلون بین السماء والارض وانھم لم یلوا عملا رواہ فی شرح السنة ورواہ احمد وفی روایتہ ان ذوائبھم کانت معلقة بالثریا یتذبذبون بین السماء والارض ولم یکونوا عملوا علی شیء اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای ہی یعنی مصیبت ہی واسطی سردارونکی اور مصیبت ہی واسطی چودہریونکی اور مصیبت ہی واسطی امینونکی اور البتہ آرزو کرینگی قومین دن قیامت کی کہ بالونکی پیشانیونکی لگائی جاتی یعنی دنیا مین بیچ ثریا کی اسحال مین کہ ہلتی میان آسمان و زمین کی اور آرزو کرینگی کہ نہ والی ہوتی کسی عمل کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی یہہ احمد نی اور انکی روایت مین یہہ ہی کہ آرزو کرینگی کہ کاشکی چوٹیان انکی لٹکائی گئی ہوتین ثریا بلند پر درمیان آسمان و زمین کی اور نہ کبہی گئی ہوتی عامل کسی چیز پر **ف** لفظ ویل کی معنی ہین غم اور ہلاک و مشقت بسبب عذاب کی اور بعضون نی کہا ویل ایک نالہ ہی دوزخ مین اور ہوا ہی کہ ویل نالہ ہی دوزخ مین کہ گرتا چلا جاویگا اوسمین کافر چالیس برس اور اوسکی تہ تک نہین پہونچیگا اور امینونکی یعنی جنکو کہ امین کیا ہی حاکمون نی صدقات پر اور خراج لینی پر اور تمام اموال مسلمین پر یا سوای حاکم کی کسینی اپنی مال کا امانت دار کیا ہی اور ثریا کہتی ہین کہنی ستارونکو کہ روشنی اونمین کم ہوتی ہی اور لٹکانا پیشانی کی بالونکا مثل ہی واسطی ذلت و خواریکی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جب دیکہین گی خواری اور سبکی اور عذاب دن قیامت کی بدلی عزت و ریاست

اور ترفع کی کہ لوگونپر رکھتی تہی دنیا مین تو آرزو کرینگی کہ کاشکی نہ حاصل ہوتی انکو یہہ عزت اور ریاست اور رفعت لوگونپر بلکہ ہوتی ذلیل اور ہاتھہ بالون سرکی
لٹکائی جاتی اونچی جگہہ مین اور بیٹہی ہنی تا دیکھتی اونکو تمام لوگ اور مشاہدہ کرتی انکی ذلت اور خواری بدلی اس ریاست کی اور عزت اور رفعت کی غرض یہہ ہی
کہ جب کچہہ خدمت اور ریاست ہو تو عدل کری اور انصاف کہ حاکم عادل کی لیی بہت ثواب آیا ہی اور ظلم اور حق تلفی نہ کری کہ ظالمون اور حق تلف کرنیوالونکا
یہہ حال ہوگا جو حدیث مین مذکور ہوا اور وجہہ افسوس کی امیرون وغیرہ پر یہہ ہی کہ یہہ اعمال محل لغزش اور میل کرنیکی طرف باطل کی ہین اور عدالت اور استقامت انمین
مشکل و متعذر ہی مگر جسکی حفظ الہی اور توفیق اوسکی مددگار ہو ۱۲ ح ۱۲ ع **وَعَنْ** غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی غالب قطان سی کہ نقل کی سنی ایک شخص سی وسنی نقل کی اپنی باپ سی وسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق چودہرایت حق ہی اور ضرور ہی واسطی آدمیونکی چودہری لوگ لیکن چودہری ہین بیچ دوزخ کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حق ہی یعنی ایک
امر ہی لائق ہی یہہ کہ ہو ثابت بسبب اونکی حاجت کی طرف اوسکی لیکن چودہری یعنی اکثر چودہری دوزخی ہونگی بسبب نہ رعایت کرنی عدالت کی اور صدق
و انصاف کی چودہرایت مین اور بیچ خطر اور ورطہ ہلاک و عذاب کی ہین بسبب ادا ہونی شرائط اوسکی لیس لائق ہی عاقل کو کہ ہوشیار رہی اوسمین اور حذر کری اوس
سی تا کہ نہ پڑی فتنہ مین کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا ۱۲ ع **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ
بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ
وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَاُولٰئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ مین دیتا ہون تجکو اللہ کی سرداری احمقونکی سی یعنی عمل انکی سی بچا
جاتی سی پاس اونکی کہا کعب نی کیا ہی یہہ یا رسول اللہ یعنی یہہ سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور کون لوگ ہین فرمایا امرا ہونگی پیچہی میری یعنی امیر احمق اور
جہوٹی اور ظالم ہونگی پیچہی میری جو شخص کہ جاوی اونپر اور سچا کری اونکی جہوٹ کو اور مدد کری اونکی یعنی ساتہہ قول و فعل کی اونکی ظلم پر لیس نہین وہ مجہسی اور نہین مین
اونسی یعنی نہین دوست رکہتا مین بلکہ بیزار ہون اور نہ آوینگی میری پاس حوض پر اور جو شخص کہ نہ گیا اونکی پاس اور نہ سچا کیا اونکو ساتہہ جہوٹ اونکی اور نہ مدد کری
اونکی اونکی ظلم پر لیس وہ لوگ مجہسی ہین اور مین اونسی ہون اور وہ لوگ آوینگی میری حوض پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** نہ آوینگی میری پاس حوض یعنی
حوض کوثر پر یا جنت مین اور اسمین وعید سخت ہی ساتہہ نفی ایمان کی ۱۲ ح ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ
اَبِيْ دَاؤدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِّنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ رہتا ہی جنگل مین جاہل ہوتا ہی اور جو شخص پیچہی پڑا
رہتا ہی شکار کی غافل ہوتا ہی اور جو شخص آتا ہی بادشاہ پاس فتنی مین پڑ جاتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور بیچ روایت ابوداود کی یون
ہی کہ جو شخص ملازم رہتا ہی بادشاہ کا یعنی بہت اوسکی خدمت مین رہتا ہی فتنہ مین پڑتا ہی اور نہین زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سی قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہی
اللہ تعالی سی دوری **ف** گانو مین رہنی سی سخت دل اور جاہل ہوتا ہی بسبب نہ پہونچنی صحبت علما اور صلحا کی اور جو کوئی ہمیشہ شکار کرتا رہتا ہی از راہ
لہو اور خوشی کی غافل ہوتا ہی طاعت اور عبادت سی اور لزوم جماعت اور جمعہ سی اور بعید ہوتا ہی نرمی و شفقت سی یہہ تنبیہ ہی اوسکو کہ عادت کی ہی اوسکی اور غرق

ہی اوسمین بغیر ذلت حاصل کرنی قوت حلال کی والا بعض صحابہ نی شکار کیا ہی اور مباح اور حلال ہونیمین اوسکی شبہ نہین اور لکھا ہی علما نی کہ آنحضرت نی سبا نفس نفیس اپنی شکار نہین کیا ہی اور کسیکو اوس سی منع بھی نہین کیا اور جو کوئی گیا بادشاہ کی دروازی پر بغیر ضرورة وحاجت کی وہ فتنہ مین پڑا اسلیئی کہ اگر موافقت کریگا اوسکی اوسچیز مین کہ وہ کرتا ہی خلاف شرع خطر ہی اوسکی دین مین اور اگر مخالفت کریگا اوسکی خطر دنیا کا ہی اور لکھا مظہر نی جو کوئی گیا سلطان پاس اور مداہنت کی اوس سی پڑا فتنہ مین اور جسنی مداہنت نکی اور نصیحت کی اوسکو اور امر بالمعروف کیا اور منع کیا اوسکو بری باتونسی ہوگا جانا اوسکا پاس اوسکی افضل جہاد سی اور روایت کی دیلمی نی مسند فردوس مین حضرت علی رضہ سی بطریق مرفوع کی من ازداد علما ولم یزدد فی الدنیا زہدا لم یزدد من اللہ الا بعدا ۱۲ ع ح

وعن المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب علی منکبیہ ثم قال افلحت یا قدیم ان مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا ولا عریفا رواہ ابو داود اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مارا ہی یعنی ہاتھ اپنی اوپر مونڈھی مقدام کی پھر فرمایا فلاح پائی تونی ای قدیم اگر مری تو اور نہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ چودہری نقل کی یہہ ابوداود نی ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ گمنامی احت ہی اور شہرت آفت ہی ۱۲ ع

وعن عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنة صاحب مکس یعنی الذی یعشر الناس رواہ احمد وابوداود والدارمی اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین صاحب مکس کا مراد رکھتی تھی حضرت صاحب مکس سی وہ شخص کہ لیتا ہی محصول لوگونسی خلاف شرع نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور دارمی نی

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمة واقربہم منہ مجلسا امام عادل وان ابغض الناس الی اللہ یوم القیمة واشدہم عذابا وفی روایة وابعدہم منہ مجلسا امام جائر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق محبوب تر ین لوگونکا طرف اللہ کی دن قیامت کی اور بہت قریب اونکا اوس سی از روی مجلس کے یعنی مرتبہ کی امام عادل ہی اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگونمین طرف اللہ کی دن قیامت کی اور سخت ترین اونکا دن قیامت کی از روی عذاب کی اور ایک روایت مین بعید ترین اونکا اللہ سی امام ظالم ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الجہاد من قال کلمة حق عند سلطان جائر رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجة ورواہ احمد والنسائی عن طارق بن شہاب اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہترین جہاد اوسکا ہی کہ کہی بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی طارق بن شہاب سی ف یہہ بہترین جہاد اسلیئی ہی کہ جو جہاد کرتا ہی دشمن سی ہوتا ہی وہ متردد درمیان خوف ورجا کی یہہ نہین جانتا کہ میں غالب ہونگا یا وہ اور یہہ شخص اختیار مین ہی بادشاہ کی پس جب یہہ کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا اوسکو پس قریب ہوگا تلف کی پس ہوگا یہہ افضل انواع جہاد کا بسبب غلبہ خوف کی یا یہہ اسلیئی افضل ہی کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہی تمام اون لوگونمین کہ تحت سیاست اوسکی ہین اور وہ جم غفیر ہین پس جب یہہ منع کریگا اوسکو ظلم سی پہونچاویگا نفع طرف خلق کثیر کی بخلاف قتل کافر کی اور لکھا شیخ ابو حامد نی احیا مین کہ امر بالمعروف سلطانکا یہہ ہی کہ دور کری اوسکو اور معلوم کروادی اور منع کرنا ساتھہ قہر کی نہین پہونچتا ہی کسیکو رعیت مین سی اسلیئی کہ یہہ باعث شر وفتنہ کا ہوگا اور یہہ کہ کلام سخت کہنا مانند کہنی ظالم یا مرد بیخاف اللہ کی اور مانند انکی پس یہہ اگر باعث اسکا ہو کہ پہونچیگا شر اوسکا طرف غیر اوسکی کی تو نہین جائز اور اگر نہین خوف کہتا ہی مگر اپنی جان ہی پر تو یہہ جائز ہی بلکہ مستحب اسلیئی عادة تھی سلف کی کہ انکار صریح کرتی تھی بغیر خوف ہلاک کی اسلیئی کہ وہ جانتی تہی کہ یہہ جہاد شہادت کا ہی ۱۲ ع

وعن عائشة

قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر اعانہ واذا اراد بہ غیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ امیر کی بہلائی کا یعنی یہہ کہ ہووی اچہا دنیا اور عقبی مین گردانتا ہی واسطی اوسکی وزیر سچا اگر بہول جاتا ہی امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلا دیتا ہی وزیر اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی مدد کرتا ہی اوسکی اور اگر ارادہ کرتا ہی ساتہہ امیر کی غیر بہلائی کا یعنی برائی کا گردانتا ہی واسطی اوسکی وزیر برا اگر بہول جاتا ہی امیر خدا کو نہین یاد دلاتا اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی تو نہین مدد کرتا اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **وعن** ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الامیر اذا ابتغی الریبة فی الناس افسدھم رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ سردار جسوقت ڈہونڈتا ہی شک کی بات آدمیون مین خراب کرتا ہی ونکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اگر ساتہہ شک وشبہ کی تہمت کری اور بدگمانی لیجاوی اور اونکو اوسپر مواخذہ کری تو موجب خرابی احوال اونکی کا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہی مقصود منع کرنا ہی طلب کرنی عیوب اور تجسس احوال لوگونکی سی اور امر ہی ساتہہ ڈہانکنی عیوب اور عفو کرنی گناہ اونکی کی **وعن** معاویة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک اذا اتبعت عورات الناس افسدتھم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق تو جسوقت پیچہا کری لوگونکی عیب کا یعنی جو چہپی ہوئی عیبونکا خراب کریگا تو اونکو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم وائمة من بعدی یستاثرون بھذا الفیء قلت اما والذی بعثک بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب بہ حتی القاک قال اولا ادلک علی خیر من ذلک تصبر حتی تلقانی رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کروگی تم ساتہہ سردارونکی پیچہی میری یعنی آیا صبر کروگی یا قتال کروگی اوس حالت مین کہ اختیار کرینگی وہ اس فی کو کہا مینی خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تمکو ساتہہ حق کی رکہونگا مین تلوار اوپر کندہی اپنی کی پہر مارونگا مین ساتہہ اوسکی یہانتک کہ ملاقات کرون مین تمسی یعنی مرون مین یا پہونچون مین پاس آپکی بسبب شہادہ کی فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو بہتر اس سی یعنی تلوار مارنی سی صبر کر تو یہانتک کہ ملاقات کری تو مجسی یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہہ بہتر ہی شمشیر زنی سی اور مناسب ہی ساتہہ حال ترک وتجرید کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اختیار کرینگی الخ یعنی اپنی تصرف مین لاوینگی اور اوسکی مستحقونکو نہین دینگی اور فی اوس مال کو کہتی ہین کہ لیا جاوی کفار سی بغیر قتال کی مانند خراج اور جزیہ کی اور جو مال لیا جاتا ہی کفار سی ساتہہ قتال کی اوسکو غنیمت کہتی ہین اور حکم فی کا یہہ ہی کہ سب مسلمان اوسمین شریک ہوتی ہین اور خمس نہین لیتی اور غنیمت مین سی خمس لیتی ہین اور لکہا ہی علمائی کہ مراد اس حدیث سی شامل دونونکو ہی اور مقصود اظہار ظلم کا ہی بیت المال مین اور نہ دینا حقوق مسلمانونکا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون من السابقون الی ظل اللہ عزوجل یوم القیمة قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال الذین اذا اعطوا الحق قبلوہ واذا سئلوہ بذلوہ وحکموا للناس کحکمھم لانفسھم روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جانتی ہو کہ کون سبقت کرنیوالی ہین طرف سایہ اللہ عزوجل کی دن قیامت کی یعنی طرف سایہ عرش اوسکی کی یا سایہ عنایت وکرم اوسکی کی کہا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا سبقت کرنیوالی وہ لوگ ہین کہ جب دی جاتی ہین حق قبول کرتی ہین یعنی امام عادل کہ جب نصیحت کرتا ہی اونکو کوئی ساتہہ کلمہ حق کی بیچ عدل کرنیکی درمیان رعیت کی قبول کرتی ہین اوسکو اور جب سوال کیی جاتی ہین اوسی حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہی اونسی حق خرچ کرتی ہین اوسکو اور دریغ نہین کرتی ہین اور حکم کرتی ہین واسطی لوگونکی

اونکو اور لوگونپر سختگیری کرین **وَعَنْ**
مانند حکم کرنی اونکی اور واسطی فتح اتون اپنی کی یعنی جو کچھ اپنی لیی چاہتی ہین اور ونکی لیی بہی چاہتی ہین نہ یہہ کہ آپ شہوت رانی کرین
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلٰثٌ اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ
وَحَيْفُ السُّلْطَانِ وَتَكْذِيبٌ بِالْقَدَرِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تین چیزین ہین کہ ڈرتا ہون
مین اپنی امت پر کہ مبادا انکو کر گمراہی مین پڑین مینہ مانگنا ساتہہ منازل چاند کی اور ظلم کرنا بادشاہ کا اور جہٹلانا تقدیر کا **ف** انواء جمع نوء بالفتح کی ہی اصل مین معنی
اسکی کہڑی ہونی اور پڑنیکی دونون آئی ہین اور اب نام منازل چاند کا ہی اور چاند کی اٹہائیس منزلین ہین کہ ہر شب ایک منزل مین رہتا ہی اور معنی کہڑی ہونی اور پڑنیکی کہ معنی
طلوع و غروب کی ہی انمین ظاہر ہین اور عرب نسبت کرتی تہی مینہ کو ساتہہ ان منازل کی کہتی تہی کہ مینہ برسایا گیا ہم پر بسبب فلانی منزل کی اور جدا تو یہ ہی انمین اوسی سی نہی واقع ہوئی
ہی اور اطلاق لفظ کفر کا اوسپر کیا ہی بسبب ارشاد حقیقت توحید کی اور دفع وہم دلانی شرک کی اور جہٹلانا تقدیر الہی کا یہہ کہ تقدیر نہین ہی جو کچھ کہ ہی ساتہہ فعل اور پیدا کرنی
بندونکی ہی جیسیکہ مذہب قدریہ کا ہی **ح وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَيَّامٍ اعْقِلْ يَا اَبَا ذَرٍّ**
مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ قَالَ اُوْصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِي سِرِّ اَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ وَاِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ وَلَا تَسْاَلَنَّ
اَحَدًا شَيْئًا وَاِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا کہ واسطی میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہہ دن تک یہہ بات سمجہہ تو ای ابوذر اوس چیز کو کہ کہی جاوی واسطی تیری پیچہی اسکی یعنی چہہ دن تک حضرت
نی تنبیہ کی کہ مین ایک بات کہونگا اوسکو خوب سمجہنا اور یاد رکہنا اور عمل کرنا اوسپر پس جب ہوا ساتوان دن فرمایا وصیت کرتا ہون مین تجکو ساتہہ پرہیزگاری اللہ کی بیچ باطن
اور ظاہر کی اور جس وقت کہ برائی کری تو پس نیکی کر یعنی سیلی کہ نیکی مٹا دیتی ہی برائی کو یا جب برائی کری تو کسی سی نیکی کر ساتہہ اوسکی اور نہ مانگ کسی سی یعنی مخلوق مین سی کچہہ
اگرچہ گر پڑی کوڑا تیرا اور نہ لی امانت کسیکی اور نہ حکم کر درمیان دو شخصونکی **ف** اور نہ لی امانت الخ یعنی امانت کسیکی نہ لی بلا ضرورۃ واسطی خوف خیانت کی یا واسطی ہونی اسکی
مظنہ تہمت کا ہی **ح وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِي اَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ**
اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُولًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَدُهُ اِلٰى عُنُقِهِ فَكَّهُ بِرُّهُ اَوْ اَوْبَقَهُ اِثْمُهُ اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَاَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَاٰخِرُهَا خِزْيٌ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین کوئی شخص کہ سردار ہو کام دس شخصونکا یا زیادہ کا اوس سے مگر حاضر کریگا اوسکو اللہ عزوجل طوق
پڑا ہوا دن قیامت کی ہاتہہ اوسکا چمٹا ہوا ہوگا طرف گردن اوسکی کی چہڑاویگی اوسکو نیکی اوسکی یعنی عدل و احسان اوسکا یا ہلاک کریگا اوسکو گناہ اوسکا یعنی ظلم وغیرہ اول
سرداری کی ملامت ہی بیچ مین اوسکی پشیمانی ہی اور آخر اوسکی رسوائی ہی دن قیامت کی **ف** ملامت ہی کہ ہر طرف سی نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہی لوگ طعن
کرتی ہین کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان مین اوسکی پشیمانی ہی کہ کہتا ہی کیون اختیار کیا مینی اور بلا اور محنت مین پڑا مین اور رسوائی ہی دنیا مین ساتہہ
خواری اور شرمساری معزولی کی اور آخرت مین ساتہہ گرفتاری عذاب کی اور خاص قیامت کو سلیقی کر کیا کہ وہ اشد ہی **ح وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ وُلِّيتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اَنِّي مُبْتَلًى بِعَمَلٍ
لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ابْتُلِيتُ اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای معاویہ اگر
سردار کیا جاوی تو کسی کام کا پس ڈر اللہ سی اور انصاف کرنا کہا معاویہ نی پس ہمیشہ رہا مین گمان کرتا کہ مین گرفتار کیا جاؤنگا ساتہہ کسی کام کی بسبب فرمانی
حضرت کی یہانتک کہ گرفتار کیا گیا مین یعنی سرداری میری قسمت مین ہوئی **وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ**
سَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ رَاْسِ السَّبْعِينَ وَاِمَارَةِ الصِّبْيَانِ رَوَى الْاَحَادِيثَ السِّتَّةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ
حَدِيثَ مُعَاوِيَةَ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی ابتدائی سن ستر کی

سی اور سرداری لڑکون کیسی نقل کین جہیون حدیثین احمد نی اور روایت کی بیہقی نی حدیث معاویہ کی دلائل النبوة مین **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد ستر برس
اول سال ہجرہ سی ہی تا شامل ہوا امارت یزید بن معاویہ کو کہ ساٹہویں سال کی ہوا یعنی بعد وفات حضرت کی اور مراد لڑکونسی اولاد مروان کی ہی ۱۲ ح **وعن**
يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ
يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ اور روایت ہی یحیی بن ہاشم سی کہ نقل کی یونس بن اسحق سی کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جیسیکہ ہوگی تم ویسی ہی سردار کیی جاوینگی تم پر **ف** یعنی جیسی تمہاری عمل ہونگی ویسی ہی تم پر عامل ہونگی اگر عمل اچہی کروگی اچہی عامل ہونگی اور بری عمل کروگی
بری عامل ہون گی ۱۲ ح ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَأْوِي
اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِنْ عِبَادِهِ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ
الصَّبْرُ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہی زمین مین ٹہکانا پکڑتا ہی طرف اوسکی ہر مظلوم بندون اوسکی سی
پس جسوقت کہ عدل کرتا ہی ہوتا ہی اسطی اوسکی ثواب اور واجب ہوتا ہی رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہی ہوتا ہی اوسپر گناہ اور لازم ہی رعیت پر صبر کرنا **ف**
سایہ اللہ کا ہی الخ اسلیی کہ دفع کرتا ہی وہ ایذا کو لوگونسی جیسا کہ دفع کرتا ہی سایہ ایذا آفتاب کے گرمی کی اور کبہی کنایہ کیا جاتا ہی سایہ سی محافظت و حمایت سی
کذا فی النہایہ اور کہا طیبی نی کہ ظل اللہ تشبیہ ہی اور جملہ یاوی الیہ الخ مبین اوسکا ہی یعنی جیسیکہ لوگ آرام پاتی ہین بیچ ٹہنڈک سایہ کی گرمی آفتاب کی اسی طرح آرام
پاتی ہین ٹہنڈک عدل اوسکی مین گرمی ظلم سی اور اضافت ظل کی طرف اللہ کی بزرگی کی لیی ہی مانند بیت اللہ کی اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ سایہ مانند اور
سایونکی نہین ہی بلکہ وہ ذی شان اور خصوصیت رکہتا ہی ساتہ اللہ کی اسلیی کہ گردانا گیا ہی وہ خلیفہ اللہ کا زمین مین کہ پہیلاتا ہی اوسکی عدل و احسان کو اوسکی
بندونمین **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ وَاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ اور روایت ہی حضرت
عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہترین بندگان خدا کیسی نزدیک اللہ کی باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی امام عادل نرمی کرنی
والا ہی اور تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک اللہ کی باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی امام ظالم سختی کرنیوالا ہی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ نَظْرَةً يُخِيْفُهُ اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ فِي حَدِيْثِ يَحْيٰى هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَرِوَايَتُهُ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی طرف مسلمان بہائی اپنی کی دیکہنا کہ ڈراوی اوسکو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی روایت کین چارون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان
مین اور کہا بیچ حدیث یحیی کی یعنی اوسکی حق مین کہ یہہ منقطع ہی اور روایت یحیی کی ضعیف ہی **ف** لانا احادیث کا اس باب مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
نری ڈرانی سی مستحق عذاب کا ہوتا ہی دن قیامت کی چہ جای ظلم کرنا ۱۲ ع **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَمَلِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِي يَدِي وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِي
حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِي حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ
سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تُشْغِلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ اَكْفِيَكُمْ مُلُوْكَكُمْ
رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی یعنی حدیث قدسی مین کہ مین اللہ
ہون نہین کوئی معبود مگر مین مالک ہون بادشاہونکا اور بادشاہ ہون بادشاہونکا دل بادشاہونکی میری ہاتہ مین ہین اور تحقیق بندی یعنی اکثر بندی جسوقت کہ فرمان

برداری کرین میری پہیر دونگا مین اون بادشاہون کی دلونکو بیچ ظالمون کی لوگونکو ساتہہ رحمت و شفقت کی اور تحقیق بندی جسوقت کہ نافرمانی کرین میری پہیر دونگا
مین بادشاہونکی دلونکو یعنی عادل بادشاہونکی دلونکو ساتہہ خفگی اور عذاب کی پس پہونچاوینگی یعنی بادشاہ اونکو بری عذاب پس مشغول کرو تم اپنی نفسونکو ساتہہ بددعا
کرنیکی بادشاہونپر ولیکن مشغول کرو اپنی نفسونکو ساتہہ ذکر کی یعنی ذکر میری کی اور زاری اور خواری کی درگاہ میری مین تاکہ کفایت کرون مین شر بادشاہون تمہاریکو اور
باز رکہون دسکو تمسی نقل کی یہہ ابونعیم نی کتاب حلیۃ الاولیا مین **بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ** باب ہی بیچ بیان اوسچیز
کی کہ حاکمون پر ہی آسانی کرنیسی **ف** اوپرکی باب مین کرتہا اسکا کہ رعیت کو فرمان برداری کرنی چاہیی حاکمونکی اور اس باب مین بیان ہی اسکا کہ حاکمونکو بہی شفقت
و مہربانی کرنی چاہیی رعیت پر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِي بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتی بہیجنیکا کسیکو اپنی اصحاب مین سی بیچ بعضی کام اپنی کی یعنی حاکم کرکر کسیکام پر فرماتی بشارت
دو یعنی لوگونکو ساتہہ اجر و ثواب کی طاعات پر اور کرنی بہلائیونکی پر اور نہ ڈراؤ یعنی لوگونکو بہت ڈراؤ عذاب سی یہانتک کہ کردو انکو نا امید رحمت خدا سی بسبب گناہون
اونکی اور آسانی کرو یعنی لوگونسی زکوۃ وغیرہ بہ نرمی لو اور دشواری مین ڈالو یعنی لوگونکو بسبب لینی زکوۃ وغیرہ کی زیادہ قدر واجب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتہہ بشارت دینی کی اور نہ نفرت دلاؤ یعنی ساتہہ بہت ڈرانی کی یا ساتہہ تکلیف دینی کی امور
دشوار پر کہ موجب ہون انکار کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهٗ اَبَا مُوسٰى**
وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی بردہ سے کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دادا اوسکیکو کہ ابوموسی اشعری ہی اور معاذ کو طرف یمن کی اور فرمایا آسانی کرو اور نہ مشکل
کرو اور بشارت دو اور نہ نفرت دلاؤ اور آپسمین باتفاق کام کرو اور نہ اختلاف کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صواب یہہ ہی کہ مولف کہتا عن ابن ابی بردہ
ساتہہ زیادتی لفظ ابن کی اسلیی کہ ابوبردہ بیٹا ابوموسی اشعری کا ہی پوتا اور روایت کرتی ہین اوس سی بیٹی اوسکی عبداللہ اور یوسف اور سعید اور بلال اور یہہ حدیث
سعید بن ابی بردہ سی ہی جیسا کہ صحیح بخاری مین ہی کہ کہا سعید بن ابی بردہ نی کہ سنا مینی اپنی باپ کو یعنی ابوبردہ کو کہ کہا بہیجا آنحضرت نی باپ میری کو یعنی
ابوموسی اشعری کو اور معاذ کو طرف یمن کی الخ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ**
الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق عہد توڑنیوالے کیواسطے کہڑا کیا
جاویگا واسطی اوسکی یعنی واسطی فضیحت کرنی اوسکی نشان دن قیامت کی اور کہا جاویگا کہ یہہ نشان علامت عہد شکنی فلانی بیٹی فلانیکی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے **وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا واسطی ہر عہد توڑنیوالیکی نشان ہوگا دن قیامت کی کہ پہچانا جاویگا بسبب اوسکی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي رِوَايَةٍ**
لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِيرِ عَامَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابوسعید سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی ہر عہد توڑنیوالیکی نشان ہوگا نزدیک مقعد اوسکیکی دن قیامت کی یعنی واسطی
فضیحت و تشہیر کی اوسکی اور بیچ ایک روایت کی یون ہی کہ واسطی ہر عہد توڑنیوالیکی نشان ہوگا دن قیامت کی بلند کیا جاویگا واسطی اوسکی بقدر غدر اوسکیکی

یعنی جسقدر عہد شکنی اوسکی زیادہ ہوگی عظمت نیزہ اوسکی بہی بلند تر و مشہور ہوگی خبردار ہو نقصین کوئی عہد توڑنیوالا ابت برا عہد توڑنی مین سردار عام سی نقل کی
یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عمرو بن مرة انه قال لمعاوية سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول من ولاه الله شيئا من امر المسلمين فاحتجب دون حاجتهم وخلتهم وفقرهم احتجب الله دون حاجته
وخلته وفقره فجعل معاوية رجلا على حوائج الناس رواه ابوداود والترمذي وفي رواية له ولاحمد اغلق الله
ابواب السماء دون خلته وحاجته ومسكنته** روایت ہی عمرو بن مرہ سی کہ کہا انہون نی واسطی معاویہ کی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرماتی جو شخص کہ سردار کیا اوسکو اللہ نی کسی چیز کا کام مسلمانونکی سی اسپر پردہ مین ہا نزدیک حاجت اور مطلب اونکی یعنی نہ بلایا حاجت اونکی پردی مین ہیگا اللہ نزدیک
حاجت اوسکی مطلب اور محتاجگی اوسکی یعنی دور رکہیگا اوسکو مطلوب اوسکی سی اور قبول نہین کریگا دعا اوسکی پس مقرر کیا معاویہ نی ایک شخص کو اوپر ادا کرنی حاجتوں لوگونکی
نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور یہہ ایک روایت ترمذی کی اور احمد کی بند کریگا اللہ دروازی آسمانکی نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن ابی الشماخ الازدي عن ابن عم له من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انه اتى معاوية فدخل عليه فقال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ولي من امر الناس شيئا ثم اغلق بابه دون المسلمين
او المظلوم او ذي الحاجة اغلق الله دونه ابواب رحمته عند حاجته
وفقره افقر ما يكون اليه** روایت ہی ابی شماخ ازدی سی کہ روایت کی اپنی چچا کی بیٹی سی کہ تہا صحابی حضرت کا یہہ کہ وہ آیا معاویہ کی پاس پس
داخل ہوا اوپر اور کہا سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ والی کیا کام لوگونکی سی کسی چیز پر پہر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانونکی یا مظلوم کی
یا صاحب حاجت کی یعنی اپنی پاس آنی دیا اوسکو وقت احتیاج کی یا حاجت والی کی اوسکی بند کریگا اللہ اوپر اوسکی دروازی رحمت اپنی کی نزدیک حاجت و محتاجگی
اوسکی یعنی طرف اللہ کی امر دنیا مین یا عقبی مین یا طرف مخلوق کی دنیا مین یہہ اوس وقت کی کہ بہت محتاج ہوگا طرف اوسکی **وعن عمر بن الخطاب
انه كان اذا بعث عماله شرط عليهم ان لا تركبوا برذونا ولا تاكلوا نقيا ولا تلبسوا رقيقا ولا تغلقوا ابوابكم دون حوائج
الناس فان فعلتم شيئا من ذلك فقد حلت بكم العقوبة ثم يشيعهم رواهما البيهقي في شعب الايمان**
اور روایت ہی حضرت عمر بن خطاب سی یہہ کہ تحقیق وہ تہی جسوقت کہ بہیجتی اپنی عاملونکو شرط کرتی اوپر یہہ کہ نہ سوار ہونا ترکی گہوڑی پر اور نہ کہانا میدہ اور نہ
پہننا کپڑا باریک اور نہ بند کر رکہنا اپنی دروازی لوگونکی حاجتونکی وقت پس اگر کروگی تم کچہہ اسمین سی پس تحقیق اوترآویگی تمپر سزا یعنی دنیا اور عقبی مین پہر پہنچاتی
جاتی حضرت عمر انکو نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** جو علت نہی کی سوار ہونی گہوڑی ترکی کی سی تکبر اور اترانا ہی تو نہی سوار ہونی
گہوڑی عربی کیسی بطریق اولی ہوگی کہا طیبی نی کہ نہی سوار ہونی گہوڑی ترکی سی نہی تکبر سی ہی اور نہی کہانی میدہ سی اور پہننی باریک کپڑی کیسی نہی چین کرنی اور
اسراف سی ہی اور منع کرنا بند کرنی دروازی کیسی منع کرنا حاجت والی ندکرنی مسلمانون کیسی ہی ع

باب العمل في القضاء والخوف منه

باب ہی عمل کرنی کا قضا مین کہ کیونکر کرنا چاہیی یعنی موافق کتاب و سنت اور اجتہاد کی عمل کری اور یہہ بیان ڈرنی کی قضا سی

الفصل الاول فصل پہلی **عن ابي بكرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يقضين حكم
بين اثنين وهو غضبان متفق عليه** روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ حکم کری کوئی حکم کرنیوالا درمیان دو شخصونکی حالت
مین کہ غضب مین ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا مظہر نی اسلیی کہ غضب مانع ہوگا اجتہاد و فکر سی اسیطرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بہوک اور
پیاس مین اور بیماری مین نہ حکم کری پس اگر حکم کریگا ان احوال مین تو جاری ہوگا حکم اوسکا ساتہہ کراہت کی ہی ع **وعن عبد الله بن عمرو وابي هريرة**

قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتھد واصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتھد واخطأ فلہ اجر واحد متفق علیہ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی اور ابوہریرہ سی کہ کہا دونوں نی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ قصد حکم کا کری حاکم پس اجتہاد کری اور صواب کری یعنی واقع ہو حکم اوسکا موافق حکم خدا کی پس واسطی اوسکی ہی دوہرا ثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہونچنی کا حق پر اور جسوقت کہ حکم کیا اور اجتہاد کیا پہر خطا کی پس واسطی اوسکی ہی ایک ثواب نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ مجتہد کبہی خطا کرتا ہی اور کبہی صواب اور ہر تقدیر ثواب پاتا ہی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ مذہب ابوحنیفہ کا یہہ ہی کہ جس چیز کی کہ نہ پایا جاوی بیان اوسکا نصوص مین یعنی کتاب و سنت و اجماع مین ورنہ ممکن ہو اوسکو مگر قیاس تو ہوگا مانند فکر اور تحری کرنیوالی قبلہ کی پس وہ مصیب ہوگا اگرچہ خطا کری ✤

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین رواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجة روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگوں کی پس تحقیق ذبح کیا گیا بغیر چہری کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** مراد ذبح سی غیر متعارف ہی کہ مراد ہی ہلاک دین سی ہلاک بدن سی اسلیے کہ مبتلا ہوا ساتہہ رنج دائم اور درد بی دوا اور بیماری مفت کی اور ذبح ہونا چہری سی رنج ایک ساعت کا ہی اور یہہ رنج عمر کا ہی بلکہ حسرت اوسکی قیامت تک باقی ہی ✤

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتغی القضاء وسأل وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل اللہ علیہ ملکا یسددہ رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجة اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری یعنی اپنی دل مین منصب قضا کا اور سوال کری یعنی بادشاہ سی کہ قاضی کری اوسکو سونپا جاتا ہی وہ طرف نفس اوسکی یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اوسکی ساتھہ نہین ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا دینی پر اوتارتا ہی اللہ اوسپر فرشتہ کہ راست و درست کہتا ہی گفتار و کردار اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ✤

وعن بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القضاة ثلثة واحد فی الجنة واثنان فی النار فاما الذی فی الجنة فرجل عرف الحق فقضی بہ ورجل عرف الحق فجار فی الحکم فهو فی النار ورجل قضی للناس علی جهل فهو فی النار رواہ ابوداود وابن ماجة اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی تین طرح کی ہوتی ہین ایک بہشت مین اور دو دوزخ مین پس وہ کہ بہشت مین ہی پس وہ شخص ہی کہ پہچانا اوسنی حق کو یعنی جانا کہ حق اس جانب مین ہی پس حکم کیا ساتھہ حق کی اور جس شخص نی کہ پہچانا حق کو اور ظلم کیا حکم مین یعنی دیدہ و دانستہ حق کو پامال کیا پس وہ دوزخ مین ہی اور جس شخص نی کہ حکم کیا لوگون مین بنا بر جہل اور نہ پہچانی حق کی پس وہ بہی دوزخ مین ہی یعنی بسبب تقصیر کی بیچ دریافت کرنی حق کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی

وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب قضاء المسلمین حتی ینالہ ثم غلب عدلہ جورہ فلہ الجنة ومن غلب جورہ عدلہ فلہ النار رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے طلب کی قضا مسلمانوں کی یہانتک کہ پہونچا اوسکو پہر غالب آیا عدل اوسکا ظلم پر پس واسطی اوسکی بہشت ہی اور وہ شخص کہ غالب ہوا ظلم اوسکا عدل پر پس واسطی اوسکی دوزخ ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد غلبہ عدل اور ظلم کیسی یہہ ہی کہ زیادہ ہو ایک دوسری پر اور وہ دوسرا بہی وجود رکہتا ہو اسلیے کہ حکم غالب کی لیی ہی لیکن لکہا ہی علما نی کہ مراد دونوں جاگہ تو مین یہہ ہی کہ ایک ایسا ہو کہ بالغ ہو دوسری کو یعنی عدل قوۃ پکڑی اسطرح کہ ظلم وجود مین آوی اور ظلم قوی ہو اسطرح کہ عدل ظہور نہ کری کذا قال التوربشتی رح ✤

وعن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی

بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي وَلَا آلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَدْرِهِ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ لِمَا يَرْضٰى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کی یعنی قاضی اور حاکم کر کر فرمایا یعنی امتحان کی لیی کس طرح حکم کریگا تو جس وقت کہ پیش آویگا واسطی تیری کوئی قصہ کہا حکم کرونگا مین بموجب کتاب اللہ کی فرمایا اگر نہ پاوی تو یعنی صراحۃً کتاب اللہ مین کہا پس حکم کرونگا مین بموجب سنت رسول خدا کی فرمایا پس اگر نہ پاوی تو بیچ سنت رسول خدا کی کہا اجتہاد کرونگا مین اپنی عقل سی اور نہ قصور کرونگا مین یعنی اجتہاد مین اور طلب صواب مین کہا معاذ نی یا روایت کرنیوالی نی معاذ سی پس مارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھ اوپر سینی معاذ کی یعنی ثابت رہنی کی لیی اور واسطی حاصل ہونی زیادتی علم کی اور فرمایا تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ توفیق دی رسول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس چیز کی کہ راضی اور خوش ہی ساتھ اوسکی رسول اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** اجتہاد کرونگا مین یعنی طلب کرونگا حکم اوس واقعہ کا ساتھہ قیاس کرنی کی اون مسائل پر کہ آئی ہی بیچ اونکی نص اور حکم کرونگا اوسمین مانند اوس مسئلہ کی کہ آئی ہی اوسمین نص بسبب مشابہت دونوں کی کہا مظہر نی کہ یعنی جب پاؤنگا مین مشابہت درمیان اوس مسئلہ کی کہ پیش آویگا اور درمیان اوس مسئلہ کی کہ آئی ہی اوسمین نص کتاب سی یا سنت سی حکم کرونگا مین اوسمین بموجب حکم اوسکی جیسی آئی ہی نص حرام ہونی ربوا کی گیہوں مین اور نہین آئی ہی نص تربوز مین قیاس کیا شافعی نی تربوز کو گیہوں پر اسلیئی پائی درمیان دونوں کی علت مطعومیۃ کی اور قیاس کیا امام ابوحنیفہ نی چونی کو گیہوں پر اسلیئی پائی دونوں مین علت کیلی ہونیکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر مشروع ہونی قیاس و اجتہاد کی برخلاف اصحاب ظواہر کی کہ منکر قیاس کی ہین ۱۲ ع ح

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ إِذَا تَقَاضٰى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا بھیجا مجھکو یعنی ارادہ بھیجنی کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف یمن کی قاضی کر کر کہا مینی بھیجتی ہو تم مجھکو اور ہوں مین نوجوان یعنی اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہی اور نہیں علم مجھکو یعنی کامل ساتھہ کیفیت قضا کی پس فرمایا تحقیق اللہ تعالی ہدایت کریگا دل تیری کو یعنی ساتھہ سمجھنی کی اور ثابت رکھیگا زبان تیری کو یعنی ساتھہ حکم حق کرنیکی پہر تعلیم کی آنحضرت نی کیفیت قضا کی جس وقت کہ لاوین تیری پاس قضیہ دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطی پہلی کی کہ وہ مدعی ہی یہانتک کہ سنی تو کلام دوسری کا پس تحقیق یہہ لائق تر ہی ساتھہ اسکی کہ ظاہر ہوگا واسطی تیری حکم کہا حضرت علی نی پس شک کیا مینی بیچ کسی حکم کرنیکی بعد اسکی یعنی بعد دعا اور تعلیم حضرت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ؛

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِي بَابِ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ام سلمہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہی انما اقضی بینکم برائی بیچ باب اقضیہ اور شہادات کی کا اگر چاہی گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنْ قَالَ أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہی درمیان لوگوں کی مگر کہ آویگا دن قیامت کی یعنی درگاہ عزت مین اس حال مین کہ فرشتہ پکڑی ہوئی ہوگا گدی اوسکی پہر اوٹھاویگا فرشتہ سر اپنا طرف آسمان کی پس اگر کہیگا خدا تعالی کہ ڈالدی اوسکو یعنی بیچ دوزخ کی ڈالدیگا اوسکو بیچ گڑہی چالیس برس کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے

شعب الایمان میں **ف** اوٹھاویگا سر اپنا یعنی منتظر ہوگا حکم اللہ تعالی کا کہ کیا حکم کرے جیسیکہ عادت ہے تابعداروں بادشاہ کی کہ کھڑا کرتے ہیں گنہگار کو آگے
بادشاہ کی اور نگاہ کرتے ہیں جانب بادشاہ کی اور بادشاہ مکان عالی میں ہوتا ہے اور انتظار کرتے ہیں کہ کیا حکم ہووے اور مراد چالیس برس سے مبالغہ ہے
کہرا و کثیری کی ہے نہ تعیین اور تحدید ساتھ اس مدت کی اور یہہ حال حاکم ظالم کا ہوگا اور حاکم عادل کی لیے حکم ہوگا کہ اوٹھاوین اوسکو طرف بہشت کی جیسیکہ یہہ حدیث
ابی امامہ کی کتاب امارہ وقضاء میں گذرا ۱۲ ح **وعن** عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليأتين على القاضي العدل يوم القيمة يتمنى
انه لم يقض بين اثنين في تمرة قط رواه احمد اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا آویگا اوپر قاضی منصف کی زمانہ دن قیامت کی آرزو کریگا وہ اسمین کہ کاشکی نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصوں کی بیچ ایک کہجور کی ہرگز کہ شی قلیل و حقیر ہے
چہ جائی قاضی ظالم اور چہ جائی حکم بیچ شی بہت کی نقل کی یہہ احمد نے **وعن** عبد الله بن ابي اوفى قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله مع القاضي ما لم يجر فاذا جار تخلى عنه ولزمه الشيطان رواه الترمذي وابن ماجة
وفي رواية فاذا جار وكله الى نفسه اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی ساتھ
قاضی کی ہے یعنی توفیق اور تائید اوسکی ساتھ قاضی کی ہوتی ہے جب تک کہ نہین ظلم کرتا پس جسوقت کہ ظلم کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے اوس سے اللہ تعالی اور ہمیشہ
رہتا ہے ساتھ اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور یہہ ایک روایت ابن ماجہ کی یون ہے کہ پس جب ظلم کرتا ہے قاضی سونپتا ہے اوسکو طرف نفس اوسکی کے
وعن سعيد بن المسيب ان مسلما ويهوديا اختصما الى عمر فرأى الحق لليهودي فقضى له عمر به فقال
له اليهودي والله لقد قضيت بالحق فضربه عمر بالدرة وقال وما يدريك فقال اليهودي والله انا نجد في
التورية انه ليس قاض يقضي بالحق الا كان عن يمينه ملك وعن شماله ملك يسددانه
ويوفقانه للحق ما دام مع الحق فاذا ترك الحق عرجا وتركاه رواه مالك اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ایک مسلمان اور
ایک یہودی جہگڑتے آئے طرف حضرت عمر کی پس دیکہا حق واسطے یہودی کی پس حکم کیا واسطے اوسکی حضرت عمر نے ساتھ اس حق کی پس کہا واسطے عمر کی یہودی نے قسم ہے اللہ کی
تحقیق حکم کیا تمنے ساتھ حق کی یا ساتھ تائید و توفیق خدا کی پس مارا اوسکو حضرت عمر نے ایک درہ اور فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجکو کہ حکم ساتھ حق کی کیا کہا یہودی نے
قسم ہے خدا کی تحقیق ہم پاتے ہیں بیچ توریت کی بیچ اوسکی کہ نہیں کوئی قاضی کہ حکم کرے ساتھ حق کی مگر ہوتا ہے داہنے اوسکی فرشتہ اور بائیں اوسکی فرشتہ کہ مضبوط کرتے ہیں دونون
فرشتے اوسکو اور توفیق دیتے ہیں اوسکو واسطے حق کی جب تک کہ ہوتا ہے قاضی حق پر پس جسوقت چہوڑتا ہے قاضی حق کو چڑھ جاتے ہیں وے اور چہوڑ دیتے ہیں اوسکو نقل کی
یہہ مالک نے **ف** اگر کوئی کہے کہ کیوں مارا حضرت عمر نے اوسکو حالانکہ وہ مستحق اسکا نہیں تہا اسلیے تصدیق کی تہی اونکی اور کہنا اوسکا مطابق ہوا جواب یہہ ہے کہ واللہ
انا نجد الخ ساتھ قول حضرت عمر کی و ما یدریک جواب یہہ ہے کہ مارنا حضرت عمر کا بطریق نرمی و خوش طبعی کی تہا نہ بطریق قہر و غصہ کے اور تطبیق جواب کی یہہ ہے کہ حضرت عمر
اگر میل کرتے حق سے حکم کرتے واسطے مسلمان کی ساتھ اوسکے پس نہ ہوتے راست و درست حق پر پس جبکہ حکم کیا واسطے اوسکی مسلمان نے معلوم ہوئی مضبوطی اونکی حق پر اور نہ میل کرنا اونکا
حق سے ۱۲ ع **وعن** ابن موهب ان عثمان بن عفان قال لابن عمر اقض بين الناس قال او تعافيني يا امير
المؤمنين قال وما تكره من ذلك وقد كان ابوك يقضي قال لاني سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول من كان قاضيا فقضى بالعدل فبالحري ان ينقلب منه كفافا فما راجعه بعد ذلك رواه
الترمذي وفي رواية رزين عن نافع ان ابن عمر قال لعثمان يا امير المؤمنين لا اقضي بين رجلين قال
فان اباك كان يقضي فقال ان ابي لو اشكل عليه شيء سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو اشكل على

رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء سأل جبرئيل عليه السلام واني لا اجد من اسأله وسمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول من عاذ بالله فقد عاذ بعظيم وسمعته يقول من عاذ بالله فاعيذوه
واني اعوذ بالله ان تجعلني قاضيا فاعفاه وقال عثمان لا تخبر احدا اور روایت ہی ابن موہب سی کہ عثمان بن عفان
نی کہا واسطی ابن عمر کی کہ قاضی ہو درمیان لوگونکی کہا ابن عمر نی معاف کرو مجکو ای امیرالمومنین اس کام سی کہا حضرت عثمان نی کیون مکروہ رکہتی ہو اسکو اور تحقیق
تہی باپ تمہاری حکم کرتی یعنی عہد زمانہ خلافت مین بہی کہا ابن عمر نی تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کری ساتھہ
انصاف کی پس لائق ہی یہہ کہ پہیری ورنکلی اوس سی برابر کہ نہ فائدہ دری اور نہ نقصان ورنہ ثواب پاوی اور نہ عذاب پس گفتگو کی حضرت عثمان نی اونسی یہہ
اسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت رزین کی نافع سی یہہ ہی کہ ابن عمر نی کہا واسطی عثمان کی ای امیرالمومنین نہین حکم کرونگا مین درمیان دو شخصونکی یعنی
چہ جامی زیادہ مین کہا حضرت عثمان نی تحقیق باپ تمہاری تہی حکم کرتی کہا ابن عمر نی کہ تحقیق باپ میری اگر مشکل ہوتی اونپر کوئی چیز پوچہہ لیتی پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سی اور اگر مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچہتی جبرئیل علیہ السلام سی اور تحقیق مین نہین پاتا اوس شخص کو کہ پوچہون اوس سی اور سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتی جو پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی تحقیق پناہ مانگی ساتہہ بڑی ذات کی اور سنا مینی حضرت سی فرماتی جو شخص کہ پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی پس پناہ دو اسکو اور تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی اس سی کہ مقرر کرو مجکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمان نی ابن عمر کو اور کہا کہ نہ خبر دینا تو کسیکو یعنی قضا کی نہ قبول کرنیکی تا اور بہی قبول کرنی
اور یہہ کارخانہ معطل ہی

باب رزق الولاة وهداياهم

باب ہی بیچ بیان رزق والیونکی اور ہدیون انکی

ف یعنی اسمین بیان ہی سکا کہ حاکمونکی لیی کیا مقرر کیا جاوی بیت المال مین سی اور بیان سکا ہی کہ اگر کوئی بطریق تحفہ کی حاکم کی لیی کچہہ لاوی تو کیا حکم
ہی اوسکا۔

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اعطيكم
ولا امنعكم انا قاسم اضع حيث امرت رواه البخاري روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیتا مین تمکو اور نہین منع کرتا تمسی
مین ہون بانٹنی والا رکہتا ہون جس جگہہ حکم کیا گیا ہون مین نقل کی یہہ بخاری نی ف جبکہ تقسیم کیا حضرت نی مال تو کلام مذکور فرمایا تاکہ نہ واقع ہو صحابہ کی
دلونمین کچہہ بسبب کمی یا زیادتی تقسیم مین پہر ما اعطيكم الخ کا حاصل یہہ ہی کہ نہین دیتا مین کسیکو تم مین سی کچہہ بسبب خواہش نفس اپنی کی طرف اوسکی اور نہین منع کرتا
مین اوسکو بسبب متوجہ ہونی دل اپنی کی اوسپر بلکہ یہہ سب بسبب امر اللہ تعالی کی ہی اور یہی معنی اس قول کی ہین انا قاسم الخ یعنی مین بانٹنی والا ہون کہتا ہون
ہر چیز کو یعنی نہین دیتا اور دیتا ہون اوس جگہہ کہ حکم کیا گیا ہون مین وعن خولة الانصارية قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان رجالا يتخوضون في مال الله بغير حق فلهم النار يوم القيامة رواه البخاري اور روایت ہی خولہ انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کتنی آدمی کہ تصرف کرتی ہین مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتی ہین بیت المال مین وزکوۃ اور غنیمت مین بغیر اذن امام کی اور لیتی ہین
زیادہ اجرت اور حق اپنی سی پس واسطی انکی آگ ہی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی وعن عائشة قالت لما استخلف ابو بكر قال
لقد علم قومي ان حرفتي لم تكن تعجز عن مؤنة اهلي وشغلت بامر المسلمين فسيأكل آل ابي بكر من هذا المال ويحترف
للمسلمين فيه رواه البخاري اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ جب خلیفہ کیی گئی ابو بکر صدیق تو کہا تحقیق جانتی ہی میری قوم یعنی مسلمان کہ
کسب میرا نہین قصور کرتا خرچ اہل میری سی یعنی مین ایسا کسب کرتا تہا کہ کفایت کرتا تہا قوت عیال میری کو اور مین مشغول کیا گیا ایسا ساتہہ کام مسلمانونکی اب کہاوینگی
اہل وعیال ابو بکر کی اس مال مین سی یعنی بیت المال مین سی اور کام وپیشہ کریگا ابو بکر واسطی مسلمانونکی اس مال مین یعنی ساتہہ حاصل کرنی اوسکی اور مہیا ونفع
اور صرف کرنی اوسکی بیچ معارف اور حوائج مسلمانونکی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی حضرت ابو بکر صدیق بیچتی تہی کپڑا بازار مین جب خلیفہ ہوی

توصحابہ کو خبر کردی کہ میں مشغول ہوا مسلمانونکی کام میں حرفہ کسب نہین کرسکتا بقدر خرچ اپنی کی بیت المال میں سی لی لیا کرونگا اور حضرت عمر رضہ تجارت کرتی تہی غلہ کی اور حضرت عثمان تجارت کرتی تہی کہجورون اور کپڑی کی اور حضرت عباس عطاری کرتی تہی اور لکہا ہی علماء نی کہ بہترین انواع تجارت کی تجارت کپڑی کی ہی بعد ازان عطر کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اگر تجارت کرتی بہشتی تو تجارت کرتی کپڑی کی اور اگر تجارت کرتی دوزخی تو تجارت کرتی صرف مین یعنی سونی اور چاندی مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ بُرَیْدَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ فَرَزَقْنَاہُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ غُلُوْلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہی بریدہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہمنی کسی کام پر اور دیا ہمنی اوسکو رزق یعنی اجرت اوس عمل کی کہ مقرر کی پس جو چیز کہ لیگا بعد اسکی یعنی زیادہ اپنی اجرت سی پس وہ خیانت ہی غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداودنی وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی حضرت عمر رضہ سی کہ کہا ہوا مین عامل بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیا مجکو محنتانہ میری عمل کا نقل کی یہہ ابوداودنی وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اَثَرِیْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَیْکَ لَا تُصِیْبَنَّ شَیْئًا بِغَیْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّہٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِھٰذَا دَعَوْتُکَ فَامْضِ لِعَمَلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا بہیجا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف یمن کی جب چلا مین یعنی تہوڑا سا بہیجا پیچہی میری یعنی کسیکو بلانی کی لیی پس پہر آیا مین طرف حضرت کی پس فرمایا کیا جانتا ہی تو کہ کسواسطی بہیجا تہا مینی طرف تیری بہیجا تہا اسلیی کہ کہو نہین تجکو کہ نہ لی تو کچہہ بی اذن میری پس تحقیق وہ خیانت ہی اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن قیامت کی اسی کہنی کی لیی بلایا تہا مینی تجکو پس جا کام اپنی پر نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْیَکْتَسِبْ زَوْجَۃً فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ خَادِمٌ فَلْیَکْتَسِبْ خَادِمًا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَسْکَنٌ فَلْیَکْتَسِبْ مَسْکَنًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنِ اتَّخَذَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَھُوَ غَالٌّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی مستورد بن شداد سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ہو ہمارا عامل پس چاہیی کہ حاصل کرلی ایک بی بی یعنی نکاح کرلی یعنی اگر بیوی نہو پس اگر نہو اوسکی لیی کوئی خادم یعنی غلام لونڈی پس چاہیی کہ خریدلی خادم پس اگر نہو اوسکی لیی گہر پس چاہیی کہ حاصل کری ایک مکان اور ایک روایت مین ہی جو شخص کہ بیوی سوای اسکی پس وہ خیانت کرنیوالا ہی نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** یعنی حلال ہی عامل کو کہ بیوی بیت المال مین سی لیکر اوسکی تصرف مین ہی بقدر مہر بیوی کی اور نفقہ اور لباس اوسکی بقدر حاجت بغیر اسراف کی اور بقدر قیمت خادم اور مکان کی بقدر ضرورت کی پس اگر لیوی زیادہ قدر حاجت ضروری سی تو وہ حرام ہی سپر اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ معین نہین کی گئی ہی اوسکی لیی اجرت اور گنجایش رکہتا ہی اوسکی بیت المال واللہ اعلم ح وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ مَنْ عُمِّلَ مِنْکُمْ لَنَا عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِنْہُ مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ فَھُوَ غَالٌّ یَاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اقْبَلْ عَنِّیْ عَمَلَکَ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالَ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ ذٰلِکَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ فَلْیَاْتِ بِقَلِیْلِہٖ وَکَثِیْرِہٖ فَمَا اُوْتِیَ مِنْہُ اَخَذَہٗ وَمَا نُھِیَ عَنْہُ انْتَھٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوی تم مین سی اوپر کسی عمل کی ہماری واسطی پہر چہپاوی ہمسی حاصل اوس عمل سی ایک سوئی یا زیادہ اوس سی یعنی قلت مین یا کثرت مین یا چہٹائی مین یا بڑائی مین پس وہ خیانت کرنیوالا ہی لاویگا اوسکو یعنی خیانت کی ہوئی چیز کو دن قیامت کی پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سی اور کہا یا رسول اللہ لیلو مجسی عمل اپنا کہا کیا ہی یہہ یعنی کیون کہتا ہی تو

یہہ کہا سنا مینی آپکو کہ فرماتی ہو ایسا اور ایسا یعنی ہیچ وعید کی عمل پر اور وہ خالی نہین ہی لغزش سی فرمایا مین کہتا ہون یہہ یعنی پہنچ ہون اس بات پر پہرتا نہین اس سی جو کوئی کرسکی عمل قبول کری اور جو کوئی نہ کرسکی نہ قبول کری جسکو کہ عامل کیا ہمنی کسی کام پر پس چاہیی کہ لاوی تہوڑا حاصل وسکا اور بہت حاصل وسکا پس جو کچہہ کہ دیا جاوی وسمین سی کہ اجرت وسکی ہی لی لی وسکو اور جو کچہہ کہ باز رکہا جاوی وس سی باز رہی نقل کی یہہ مسلم اور ابو داود نی اور لفظ ابو داود کی ہین ۞ وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا لعنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رشوت دینی والیکو اور رشوت لینی والیکو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمرو سی اور ابی ہریرہ سی اور نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین ثوبان سی اور زیادہ کیا بیہقی نی یہہ کہ لعنت کی آنحضرت نی رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینی والی اور رشوت دینی والیکی **ف** رشوت ساتہہ پیش اور زیر کی وہ مال کو کہتی ہین کہ دیا جاوی واسطی باطل کرنی حق کی اور ثابت کرنی باطل کی اگر واسطی ثابت کرنی حق کی اور دفع کرنی ظلم کی نفس ہی سی دیوی تو کچہہ مضائقہ نہین اسکا ۔ح ۔ع ۞ وعن عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِيْ قَالَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَيْكَ لِاَبْعَثَكَ فِيْ وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَيُغْنِمُكَ وَاَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِنَ الْمَالِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هِجْرَتِيْ لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ قَالَ نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهُ وَفِيْ رِوَايَتِهِ قَالَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ اور روایت ہی عمرو بن عاص سی کہ کہا بہیجا کسیکو طرف میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہوی مجکو یہہ کہ جمع کر تو اپنی اوپر ہتیار اپنی اور کپڑی اپنی یعنی تیاری سفر کی کر پہر آ تو میری پاس کہا عمرو نی لیس آیا مین آنحضرت کی پاس یعنی تیار ہو کر اسحالت مین کہ حضرت وضو کرتی تہی فرمایا ای عمرو تحقیق بہیجا مینی طرف تیری اور بلایا تجکو تاکہ بہیجون مین تجکو ایک طرف مین کہ سلامت رکہی تجکو اللہ اور غنیمت دیوی تجکو اور دون مین تجکو ٹکڑا مال سی یعنی کچہہ مال پس کہا مینی یا رسول اللہ نہ تہی ہجرت میری یعنی ایمان اور چہوڑنا وطن کا واسطی مال کی نہ تہی ہجرت میری مگر واسطی اللہ کی اور رسول وسکیکی فرمایا اچہی چیز ہی مال اچہا واسطی مرد نیک بخت کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی احمد نی مانند اسکی اور بیچ روایت احمد کی یون ہی کہ فرمایا اچہا ہی مال نیک واسطی مرد نیک کی **ف** نہ تہی ہجرت میری الخ یعنی ایمان میرا خالص اللہ تہا اور ہجرت عمرو بن العاص کے حبشہ سی تہی مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کی پانچوین سال ہجری مین اور مال اچہا وہ ہی کہ وجہ حلال سی کمایا گیا ہو اور خرچ کیا جاوی اچہی جگہون مین اور مرد نیک وہ ہی کہ رعایت کری حقوق خدا تعالی کی اور حقوق بندونکی ۔ح ۔ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتَى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ سفارش کری کسیکی سفارش کرنا یعنی بادشاہ یا امیر وغیرہ سی پہر بہیجی وہ اوسکی لیی تحفہ عوض اس سفارش کی پس قبول کری وہ اوس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازی بڑی مین دروازون سود کی سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ رشوت ہی اسکو سود فرمایا بسبب ہونی اسکیکی خالی عوض کی ۞ ح

باب الاقضیۃ والشہادات

باب ہی بیچ بیان قضیونکی اور گواہیونکی **ف** قضیہ اس واردات کو کہتی ہین کہ لیجائی جاوی پاس حاکم کی تا حکم کری وسمین اور گواہی خبر دینی حق غیر کی ہی دوسری پر ۞ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَفِيْ شَرْحِهٖ لِلنَّوَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَجَاءَ فِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى
الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اگر دی جاوین آدمی یعنی مدعا اپنا قسم مال و خون سی بسبب دعوی
کرنی اپنی کی یعنی بمجرد دعوی کی بغیر گواہ مدعی کی یا لتصدیق مدعا علیہ کی البتہ دعوی کرین لوگ خونوں آدمیونکا اور مالونکا لیکن قسم ہی اوپر مدعا علیہ کی نقل کی یہہ
مسلم نی اور بیچ شرح مسلم اور نووی کی یہہ ہی کہ کہا اور آئی ہی بیچ روایت بیہقی کی ساتھہ اسناد حسن کے یا صحیح کی زیادتی یعنی پہلی روایت پر ابن عباس سی بطریق مرفوع
کی یہہ کہ لیکن شاہد اوپر مدعی کی ہی اور قسم اوپر اوس شخص کے کہ انکار کری **ف** اوپر مدعا علیہ کے یعنی جو کہ منکر ہو اگر طلب کری مدعی قسم دینی اوسکی اور اس روایت مین طلب
کرنا بینہ کا مدعی سی مذکور نہیں ہی یا وہ امر ثابت و مقرر ہی شرع میں اور گویا کہا گیا کہ مدعی پر بینہ ہی اور اگر بینہ نہو سوگند ہی مدعا علیہ پر جیسیکہ دوسری روایت مین
کہ ابن عباس سے ہی آیا ہی ؏ ح **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيْهَا
فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر بند ہو کر یعنی مجلس حاکم کی مین محبوس ہو کر اور وہ ہو قسم کہانی مین جہوٹا کہ لیوی
بسبب قسم کی مال ایک شخص مسلمانکا ملاقات کریگا اللہ تعالی سی دن قیامت کی اور وہ اوسپر ہوگا غصی پس نازل کی اللہ تعالی نی واسطی سچ کرنی اس حکم کی یہہ
آیہ تحقیق لوگ کہ خریدتی ہین ساتھہ عہد اللہ کی اور قسموں اپنی کی مول تہوڑا آخر آیہ تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صبر الخ صبر کے معنے ہین حبس اور لزوم اور
مراد یمین صبر سی یہہ ہی کہ حبس کری سلطان ایک شخص کو یہانتک کہ قسم کہاوی ساتھہ اوسکی اور وہ لازم ہی اسطی صاحب اپنی کی جہتہ حکم حاکم کی اور علی بمعنی ب
کی ہی اور مراد محلوف علیہ ہی یا اسلیے یمین صبر کہا کہ حکم موقوف و محبوس ہے اسپر اور بعضوں نی کہا یمین صبر وہ ہی کہ قسم کہانیوالا اوسکا دیدہ و دانستہ جہوٹ
بکتا ہی اور قصد تلف کرنی مال مسلمان کا کرتا ہی اسی جہتہ سی فرمایا وہو فیہا فاجر الخ ؏ ح **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ
شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ لیوی حق شخص مسلمان کا ساتھہ قسم اپنی کی تحقیق واجب کی اللہ نی واسطی اوسکی آگ اور حرام کی اوسپر بہشت پس کہا واسطی اونکی ایک شخص نی اور اگرچہ ہو حق چیز تہوڑی
یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ٹکڑا درخت پیلو سی یعنی مسواک نقل کی یہہ مسلم نی **ف** واجب کے اللہ نی الخ اسکی تاویل دو طرح کی گئی ہی ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی اسکی حلال
جاننی والی پر جبکہ مر جاوی اوسیپر اور دوسری یہہ کہ وہ مستحق آگ کا ہی اور جائز ہی عفو کرنا اوس سی اور حرام ہی اوسپر داخل ہونا جنت کا اول وہلہ مین ساتھہ
نجات پانی ہوئونکی اور ذمی بہی مسلمان کی حکم مین داخل ہی ؏ **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ
وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ
مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا سوا اسکی نہیں کہ مین آدمی ہوں اور تحقیق تم جہگڑتی آتی ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہووی خوب تقریر کرنیوالا ساتھہ دلیل اپنی کی بعض سی پس
حکم کرتا ہوں مین واسطی اوسکی اوپر مانند اوس چیز کی کہ سنتا ہوں مین اوس سے پس وہ شخص کہ حکم کروں مین واسطی اوسکی ساتھہ کسی چیز کی حق بہائی اوسکی سی پس لیوی اوسکو پس
سوائی اسکی نہیں کہ حکم کرتا ہوں مین واسطی اوسکی ایک ٹکڑا آگ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مین آدمی ہوں یہہ اشارہ ہی اسپر کہ سہو اور نسیان بعید نہیں

ہی آدمی سی اور وضع بشری مقتضی ہی سکی کہ نہ ادراک کری امور کو سوای ظاہر ذلک کی یعنی مین آدمی ہون عارض ہوتی ہین مجہ پر احکام و عوارض بشری و رباقی چہوڑی گئی ہین مجہمین احکام جبلت کی سوای سچیز کی کہ تائید کیا جاتا ہون ساتہہ وحی کی ور تعلیم کیا جاتا ہون جانب حق سبحانہ سی حاصل کہ مین بحسب ظاہر کی حکم کرتا ہون بموجب تقریر مدعی کی پس اگر اوسکا حق نہ تہا اور اوسکی چرب زبانی سی مین سمجہا کہ حق اوسکا ہی ورا وسکو دلوا دیا تو وہ اوسکو اپنی حق مین حلال نجانی بلکہ یہہ جانی کہ ٹکڑا آگ کا مجہی ملا ہی پرہیز کری اوس سی ۱۲ ع ح **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابغض الرجال الى الله الالد الخصم متفق عليه اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مبغوض ترین مردون کا طرف اللہ کی بہت ناحق جہگڑنیوالا ہی نقل کی یہہ بخاری ور مسلم نی **وعن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بيمين وشاهد رواه مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ساتہہ قسم کی ور ایک شاہد کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر مدعی کی پاس ایک شاہد ہو تو مدعی بدلی ایک شاہد کی قسم لی لیجیی دریہی مذہب ہی تینون اماموں کا اور امام ابوحنیفہ کہتی ہین کہ جائز نہین حکم کرنا ساتہہ شاہد او قسم کی بلکہ ضرور ہی ہونا دو گواہ ہونکا جیسکہ قرآن مجید سی ثابت ہوتا ہی اور جائز نہین نسخ کتاب کا ساتہہ خبر واحد کی کہ احتمال ہی کہ مراد ساتہہ خبر کی یہہ ہو کہ آنحضرت نی حکم کیا ساتہہ قسم کہانی مدعا علیہ کی بعد قائم کرنی مدعی کی ایک شاہد کو اور عاجز ہونی اوسکی کی تمام بینہ سی یعنی اعتبار نکیا وجود ایک شاہد کا اور طیبی نی کہا کہ یہہ خلاف اموال مین ہی اور اگر دعوی غیر اموال مین ہو تو قبول نکیا جاوی شاہد اور قسم بالاتفاق ۱۲ ح **وعن** علقمة بن وائل عن ابيه قال جاء رجل من حضرموت ورجل من كندة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال الحضرمي يا رسول الله ان هذا غلبني على ارض لي فقال الكندي هي ارضي وفي يدي ليس له فيها حق فقال النبي صلى الله عليه وسلم للحضرمي الك بينة قال لا قال فلك يمينه قال يا رسول الله ان الرجل فاجر لا يبالي على ما حلف عليه وليس يتورع من شيء قال ليس لك منه الا ذلك فانطلق ليحلف فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما ادبر لئن حلف على ماله لياكله ظلما ليلقين الله وهو عنه معرض رواه مسلم اور روایت ہی علقمہ بن وائل سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا ایک شخص حضرموت سی کہ ایک شہر ہی یمن اور ایک شخص کندہ یمن سی کہ قبیلہ ہی یمن سی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہگڑتی ہوئی ور کہا حضرمی نی یا رسول اللہ تحقیق اسنی غلبہ کیا مجہپر اوپر زمین میری کی لینی غصب کیا ہی وسکو مجہسی پس کہا کندی نی وہ زمین میری ہی اور بیچ ہاتہہ یعنی قبضہ میرکی ہی نہین واسطی اوسکی زمین مین حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی حضرمی کی کیا تیری پاس ہین شاہد کہا کہ نہین فرمایا پس واسطی تیری ہی قسم اوسکی یعنی مدعی علیہ کی کہا حضرمی نی یا رسول اللہ یہہ شخص فاجر ہی نہین پروا کرتا او پر اوس چیز کی کہ قسم کہاوی اوپر سچ ہو یا جہوٹ او نہین پرہیز کرتا کسی چیز سی فرمایا نہین واسطی تیری وس سی مگر یہہ یعنی قسم پس چلا یعنی کندی تاکہ قسم کہاوی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پیٹہ پہیری اوسنی اگر قسم کہاویگا یہہ و پر مال وسکی تاکہ کہاوی مال وسکا از راہ ظلم کی البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی حالانکہ وہ اوس سی بیزار ہوگا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس چلا شاہد کہ یہہ چلنا یا عتبار اوسکی تہا کہ جیسی شافعیہ کی ہان وضو کرتا ہی قسم کہانیوالا اور وقت خاص مین قسم کہاتا جیسی بعد عصر روز جمعہ کی کذا قال السید اور کہا نووی نی کہ اسمین کئی مسئلہ ہین ایک تو یہہ کہ قبضہ والا اولی ہی اس اجنبی سی کہ دعوی کری اوسپر اور دوسرا یہہ مدعی علیہ پر قسم لازم ہی جبکہ نہ اقرار کری وہ اور تیسرا یہہ کہ قسم مدعی علیہ فاجر کی قبول کیجاوی مانند قسم عادل کی اور ساقط ہو جاتا ہی وس سی مطالبہ سبب قسم کی ۱۲ ع **وعن** ابي ذر انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ادعى ما ليس له فليس منا وليتبوأ مقعده من النار رواه مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ انہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ دعوی کری اوس چیز کا کہ نہین وسکی لیی پس نہین وہ ہم مین سی یعنی جنتیو نمین سی اور چاہیی کہ طلب کری ٹہکانا اپنا آگ مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ یہہ امر بمعنی خبر کی ہی ۱۲ ع **وعن**

زید بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الشہداء الذی یاتی بشہادتہ قبل ان یسألہا رواہ مسلم

اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بہترین گواہونکی بہترین گواہونمین وہ ہی کہ دیوی گواہی اپنی پہلی سوال کیی جانیکی گواہی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی گواہی دی اور اظہار حق کری پہلی اس سی کہ اوس سی پوچہین کہ تو گواہ ہی اور ایک اور حدیث وارد ہوئی ہی بیچ مذمت اوس قوم کی کہ گواہی دین بغیر طلب کی ایسی ہماری نزدیک یہہ ہی کہ گواہی دیوی مگر بعد از طلب نی گواہی کی اوس سی اور بعد طلب کرنی گواہی کی دینا گواہی کا واجب ہی اور چہپانا گواہی کا حدود مین افضل ہی اور ذکر کی ہین بحدیث خیر الشہداء کی دو تاویلین ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی اوسپر کہ یہہ گواہ ہی کسیکی حق کا اور مدعی نہین جانتا کہ یہہ گواہی پس خبر کر دی اوسکو کہ مین گواہ ہون تیرا اس قضیہ مین اور دوسری تاویل یہہ ہی کہ یہہ بیچ حقوق خدا تعالی کی ہی مانند زکوۃ اور کفارون اور دیکہنی چاندکی اور وقف اور وصیتونکی اور مانند انکی پس واجب ہی آگاہ کر دینا حاکم کو ساتہہ ان چیزونکی اور کبہی یہہ تاویل کرتی ہین کہ یہہ محمول ہی اوپر مبالغہ اور جلدی کرنیکی ادای شہادت مین بعد از طلب کرنیکی اور مذمت گواہی دینی کی پہلی طلب کی نی گواہی کی محمول ہی غیر اسکی پر ۱۲ ح

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجیء قوم تسبق شہادۃ احدہم یمینہ ویمینہ شہادتہ متفق علیہ

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین لوگونکی قرن میرا ہی یعنی صحابہ پہر وہ لوگ کہ متصل ہین انکی یعنی تابعین پہر وہ لوگ کہ متصل انکی ہین یعنی تبع تابعین پہر آویگی ایک قوم کہ سبقت کریگی گواہی ایک انکی اپنی قسم اپنی سی اور قسم اسکی گواہی اسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ کنایہ ہی حرص سی اوپر گواہی اور قسم کی پس کبہی مقدم کرتا ہی اسکو اوسپر اور کبہی اوسکو اسپر یا تمثیل ہی واسطی سرعت شہادت اور قسم کی تا بحدیکہ نہین جانتا ہی کہ ساتہہ کسکی اون دونونمین سی ابتدا کری بسبب بی پروائی اوسکی ساتہہ دین کے اور نہ احتیاط کرنیکی یمین اور بعضون نی کہا یہہ عبارت ہی کثرت شہادت جہوٹی اور قسم فاجرہ سی یا معنے یہہ ہین کہ کبہی ترویج دیتا ہی اپنی گواہیکو ساتہہ قسم کی کہ کہتا ہی واللہ مین گواہ سچا ہون اور کبہی قسم کو رواج دیتا ہی ساتہہ گواہی کی کہ کہتا ہی لوگ گواہ ہین اوپر اسی قسم میریکی ۱۲ ح ع

وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی قوم الیمین فاسرعوا فامر ان یسہم بینہم فی الیمین ایہم یحلف رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا کہ قسم کہاؤ کہ یہہ دعوی حق نہین پس جلدی کی اوس قوم نی بیچ قسم کہانی مین پس حکم فرمایا یہہ کہ قرعہ ڈالا جاوی درمیان اونکی بیچ کہانی قسم کی کہ کونسا انمین سی قسم کہاوی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر عبارۃ سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ ایک شخص نی دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوئی وہ جماعت پس حضرت نے اس جماعت کو حکم قسم کہانیکا فرمایا پس جلدی کی اس جماعت نی قسم کہانی مین پس قسم ندی حضرت نی جماعت کو بلکہ فرمایا کہ قرعہ ڈالین قسم کہاوی وہ کہ جسکی نام پر قرعہ نکلی ولیکن شارحین نی اس مسئلہ کی یہہ صورت لکہی ہی کہ دو آدمیون نی دعوی کیا ایک چیز کا کہ تیسری شخص پاس ہی اور نہین ہین اون دونون شخصون پاس گواہ یا دونون گواہ رکہتی ہین اور وہ تیسرا شخص کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ کسکی ہی یہہ چیز پس اس صورت مین حکم اون دونون مدعیونکا یہہ ہی کہ قرعہ ڈالا جاوی انمین پس جسکی نام پر قرعہ نکلی اون دونونمین سی وہ قسم دیا جاوی اور حکم کیا جاوی واسطی اوسکی ساتہہ اوس چیزکی اور یہہ قسم دینی شاید کہ اس جہتہ سی ہی کہ ہر ایک انمین سی منکر ہی حق دوسریکا اور حضرت علی رض کی نزدیک اسیطرح ہی اور شافعی کہتی ہین کہ چہوڑی جاوی وہ چیز اوسی تیسری شخص پاس اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک تقسیم کیجاوی اون دونون مدعیونمین آدہون آدہ اور بعضون نی کہا کہ کہا احمد نی اور شافعی نی بیچ ایک قول کی اور قولونمین سی مانند قول حضرت علی رض کی اور دوسرا قول اونکا مانند قول ابو حنیفہ کی ہی اور حدیث ام سلمہ کی کہ آتی ہی وہ موید ہی مذہب ابو حنیفہ اور تابعین اونکی کی واللہ اعلم ۱۲ ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ رواہ الترمذی

اور

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا شاہد مدعی پر ہی اور قسم مدعی علیہ پر یعنی وہ اگر منکر ہو اور طلب کری مدعی قسم دینی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ فِي مَوَارِيثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ اِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَقِّي هٰذَا لِصَاحِبِي فَقَالَ لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ دو شخصونکی کہ جھگڑتی آئی پاس حضرت کی بیچ مقدمہ میراث کی یعنی ایک نی دعوی کیا ایک چیز کا کہا کہ یہہ میری ہی کہ ارث مین پہونچی ہی مجکو اور دوسری نی بہی ایسا ہی کہا ایسی تہی وہ دونون کہ نہ تہی واسطی انکی کوئی گواہ مگر دعوی انکا یعنی نرا دعوی ہی تہا بغیر گواہونکی پس فرمایا جس شخص کے واسطی حکم کرون مین ساتہہ کسی چیز کی حق بہائی اوسکی سی یعنی حق اوسکا نہو اور گواہ جہوٹی گذرانی یا قسم جہوٹی کہا دبی اور مین حکم ساتہہ اوسکی کرون پس سوائی اسکی نہین کہ حکم کرتا ہون مین واسطی اوسکی ایک ٹکڑے کا آگ سی پس کہا دونون شخصون نی ہر ایک نی اونمین سی یا رسول اللہ یہہ حق میرا واسطی یار میری کی ہی یعنی چہوڑا مینی دعوی کرنا اوسکا فرمایا کہ نہین یعنی نہاین متصور ہی یہہ اسلیے کہ نہین ممکن ہی یہہ ہو ایک چیز دو شخصونکی بالاستقلال ولیکن جاؤ تم بانٹ لو یعنی آدہون آدہ اور طلب حق کی یعنی عدل کرو بانٹنی مین اور کرو متنازع فیہ کو آدہون آدہ پہر قرعہ ڈالو یعنی واسطی تعین دونون حصون کے اگر واقع ہو تنازع تم دونون مین تا کہ ظاہر ہو کہ کونسا دونون حصونکا واقع ہو بیچ حصہ ہر ایک کی تم دونون مین سی اور لیوی ہر ایک تم مین سی وہ چیز کو کہ معین کر دی قرعہ اوسکو پس چاہیی کہ حلال کری ہر ایک تم مین سی یار اپنی کو یعنی بخش کر حلال کر دی حق اپنی کو دوسری کی طرف گیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی حکم نہین کرتا ہون مین درمیان تم دونون کی مگر ساتہہ عقل و اجتہاد اپنی کی بیچ اوس چیز کی کہ نہین نازل کی گئی ہی حی مجہپر اوسمین نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً وَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ اَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ دو شخصون نی دعوی کیا ایک جانور کا پس قائم کیی ہر ایک نی اونمین سی شاہد اوسپر کہ یہہ جانور جانور اوسکا یعنی میرا ہی کہ جنایا ہی اوسکو یعنی چہوڑا ہی اوسپر نر اور جنایا ہی اونکو اور تدبیر جننی اوسکی کی ہی پس حکم فرمایا ساتہہ جانور کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی اوس شخص کے کہ بیچ ہاتہہ اوسکی تہا نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** کہا بعضون نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ گواہ قبضہ والی کی مقدم ہین اوپر گواہون غیر اوسکی کی مطلقاً اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بیچ صورت جننی کی ہی شرح السنہ مین لکہا ہی کہ کہا علما نی جب دعوی کیا دو شخصون نی ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ بیچ قبضہ ایک کی ہی اور دونون مین سی پس واسطی قابض کے ہی اور قسم دیا جاوی وہ اوسپر مگر یہہ کہ قائم کرے دوسرا گواہ تو حکم کیا جاوی واسطی اوسکی ساتہہ اوس چیز کی پس قائم کیی ہر ایک نی اون دونون مین سی گواہ ترجیح دی جاویگی گواہ قابض کے اور گئی ہین حنفیہ طرف اسکی کہ گواہ قابض کے نہ سنی جاوین اور وہ چیز واسطی خارج یعنی غیر قابض کے ہی مگر بیچ دعوی جننی کی جبکہ دعوی کری ہر ایک کہ یہہ جانور مالک اوسکی ہی جنا یا ہی اوسکو اور قائم کری گواہ اوپر دعوی اپنی کی تو حکم کیا جاوی ساتہہ اوسکی واسطی قابض کی اور اگر ہو چیز دونونکی قبضہ مین اور دعوی کرین دونون تو قسم دلائے جاوین دونون اور بانٹی جاوی وہ چیز درمیان دونونکی بحکم قبضہ کی اور اسیطرح اگر قائم کری ہر ایک گواہ **وعن** اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ دو شخصون نی دعوی کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر قائم کیی ہر ایک

دونونکی آدہون آدہ نقل کی یہہ ابوداود نے
شخص نے اون دونومین سی دو دو گواہ یعنی موافق دعوی اپنی کی پس بانٹا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان اون دونونکی آدہون آدہ نقل کی یہہ ابوداود نے
اور بیچ ایک روایت ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ کی یہہ ہی کہ دو شخصون نی دعوی کیا اونٹ کا کہ نہ تہی واسطی کسیکی پاس شاہد پس دانا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی درمیان اون دونونکی **ف** آدہون آدہ کہا خطابی نی کہ شاید اونٹ دونونکی قبضہ مین ہوگا کہتا ہو مین یعنی ملا علی کہتی ہین یا تیسری کی قبضہ مین ہوئے کہ وہ نہ
جہگڑتا ہو اون دونون سی ورنہ تہی کسیکی پاس الخ جائز ہی یہہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جائز ہی یہہ کہ ہو متحد مگر یہہ کہ دو گواہیان جب متعارض ہوئین ساقط ہوئین پس ہوئے
وہ دونون مانند اونکی کہ نہیں گواہ واسطی اونکی پس معنی یہہ ہین کہ نہین واسطی ایک کی اون دونومین سی گواہ کہ مرجح یعنی غالب ہون دوسرونپر اور درمیان اون دونونکی
کہا ابن ملک نی کہ یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اگر دعوی کرین دو شخص ایک چیز کا اور نہ گواہ ہون دونومین سی کسیکی پاس یا واسطی ہر ایک کی دونومین سی گواہ ہون اور ہو وہ
چیز دونونکی قبضہ مین یا نہو بیچ قبضہ ایک کی اون دونومین سی آدہون آدہ کیجاوی وہ چیز درمیان اون دونونکی ؛ ع **وعن** ابی ہریرة ان
رجلین اختصما فی دابة ولیس لہما بینة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استہما علی الیمین رواہ ابوداود وابن ماجة
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ دو شخص جہگڑی بیچ ایک جانور کی اور نہ تہی واسطی اون دونون پاس شاہد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قرعہ ڈالو اوپر قسم کہانی کی نقل کی
یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا حدیث ابی ہریرہ مین بیچ آخر فصل اول کی ؛ ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لرجل حلفہ احلف باللہ الذی لا الہ الا ہو مالہ عندک شیء یعنی للمدعی رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن
عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کے کہ قسم دی اوسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینی کا قسم کہا تو ساتہہ اوس اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ کہ نہین
واسطی اوسکی یعنی واسطی مدعی کی نزدیک تیری کچہہ نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** الاشعث بن قیس قال کان بینی وبین رجل من الیہود ارض
فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الک بینة قلت لا قال للیہودی احلف قلت یا رسول اللہ اذا
یحلف یذہب بمالی فانزل اللہ تعالی ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا الایة رواہ
ابوداود وابن ماجة اور روایت ہی اشعث بن قیس سے کہ کہا تہی درمیان میری اور درمیان ایک شخص کے یہود مین سی ایک زمین مشترک پس انکار کیا
اوس یہودی نی مجہسی پس لے گیا مین اوسکو پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت صلعم نے کیا ہی واسطی تیری شاہد کہا مینی نہین فرمایا واسطی یہودی کی قسم کہا تو کہا مینی
یا رسول اللہ اسوقت قسم کہا دیگا اور لیجاویگا مال میرا پس اتاری اللہ تعالی نی یہہ آیہ یعنی بیچ مثل اس قصہ کی جیسیکہ گذرا حدیث ابن مسعود کی مین تحقیق وہ لوگ کہ خریدتی
ہین یعنی بدلتی ہین ساتہہ عہد اللہ کی اور قسمون اپنی کی مول تہوڑا آخر آیہ تک نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** باقی آیہ یون ہی اولئک لا خلاق لہم
فی الاخرة ولا یکلمہم اللہ یوم القیامة ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم اور مراد حضرت کی یہہ ہی کہ شریعت مین بیچ اسصورتکی قسم ہی ہی ولیکن جو کوئی
جہوٹی قسم کہاویگا وبال اوسکا اوسکی گردن پر ہوگا اور حصہ نہین ہوگا اوسکی لیئی آخرت مین جیسیکہ منطوق کلام مجید کا ہی ؛ ح **وعنہ** ان رجلا
من کندة ورجلا من حضرموت اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول اللہ
ان ارضی اغتصبنیہا ابو ہذا وہی فی یدہ قال ہل لک بینة قال لا ولکن احلفہ واللہ ما یعلم انہا ارضی
اغتصبنیہا ابوہ فتہیأ الکندی للیمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع احد مالا بیمین
الا لقی اللہ وہو اجذم فقال الکندی ہی ارضہ رواہ ابوداود اور روایت ہی اشعث سی
یہہ کہ ایک شخص قوم کندہ سی اور ایک شخص حضرموت سی جہگڑتی ہوئی آئی حضرت کی پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کی یمن سی پس کہا حضرمی نی یا رسول اللہ تحقیق
زمین میری چہین لی ہی مجہسی اسکی باپ نی اور وہ زمین ہی بیچ ہاتہہ اسکیکی یعنی اب فرمایا یعنی حضرت نی حضرمی کو کیا ہی واسطی تیری شاہد کہا کہ نہین لیکن قسم

کہلاویگا میں اسکو اسطرح قسم ہی الله کی نہیں جانتا ہوں کہ یہہ زمین میری ہی جہین لیا ہی اسکو مجہسی باپ کی نی اسن تا رہو اکندی اسی قسم کہانیکو فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیہ
وسلم نے نہیں لیتا کوئی مال ہی بیچ قسم کی مگر کہ ملاقات کریگا الله سے اسحالت مین کہ ہاتہہ کٹا ہوا ہوگا یا بی برکت یا بی دلیل ہوگا پس کہا کندی نی کہ وہ زمین میری ہی نقل کی یہہ
ابوداود نی **وعن** عبد الله بن انيس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اكبر الكبائر الشرك بالله وعقوق
الوالدين واليمين الغموس وما حلف حالف بالله يمين صبر فادخل فيها مثل جناح بعوضة الا جعلت
نكتة في قلبه الى يوم القيمة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی عبد الله بن
انیس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا گناہ اور بڑی گناہوں مین شرک کرنا ہی ساتہہ خدا کی اور نافرمانی ماں باپ کی اور قسم جہوٹی کہانی اور نہیں قسم
کہائی کسی قسم کہانیوالی نے ساتہہ الله کی قسم صبر پس داخل کیا اوس قسم مین مانند بازو مچہر کی یعنی تہوڑا سا جہوٹ اور خیانت مگر کہ گردانا جاتا ہی ایک نکتہ بیچ دل اوسکی
قیامت تک یعنی اور وبال اوسکا اوس عالم مین ظاہر ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یمین غموس کہتی ہین بیہودہ دانستہ جہوٹی قسم کہانی کو
ایک کام گذشتہ پر اور اسپر ہمارے مذہب مین کفارہ نہیں ہی بجز توبہ و استغفار کی اور اوسمین وعید واقع ہوئی ہی ساتہہ آگ کی چنانچہ اسی سبب سی اسکو غموس کہتے ہین کہ غوطہ دیدیتی
ہی قسم کہانیوالی کو آگ دوزخ مین غمس کہتے ہین غوطہ دینی کو اور قضیہ میں واقع ہوتی ہی اور ساتہہ اوسکی مال لوگونکا لیتی ہین سی قبیل سی ہی اور قسم صبر کی تفسیر پچہلی فصل مین
گذر چکی ہی اور حاصل اوسکا ساتہہ معنی غموس کی راجع ہوتا ہی اور قیامت تک یعنی اثر اس نکتہ کا کہ قبیلہ ریب ہی باقی رہتا ہی قیامت تک یہہ مترتب ہوگا اوسپر وبال
اوسکا اور عذاب دوسرے پس کیا حال ہی جبکہ ہو جہوٹ محض اور ذکر کین حضرت نی تین چیزین اور خاص کیا اخیر کو انمین سی ساتہہ وعید کے تاکہ جانا جاوی کہ یہہ بہی انہین
مین سی ہی اور داخل ہی اکبر کبائر مین یہہ فرمایا بخوف اسکی کہ لوگ حقیر جانین اسکو بگمان اسکی کہ یہہ کیا رسی نہیں مانند اونکی اور مانند اسکی لاحق کریگا قول حضرت
صلی الله علیہ وسلم کا ہی یہہ حدیث خریم بن فاتک کی عدلت شہادۃ الزور بالاشراک بالله ٭ ع **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يحلف احد عند منبري هذا على يمين اثمة ولو على سواك اخضر الا تبوأ مقعده من النار او وجبت له النار
رواه مالك وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نے نہیں قسم کہاتا کوئی
نزدیک منبر میرے کی یہہ ہی اوپر قسم جہوٹ کی اگرچہ قسم کہاوے اوپر مسواک سبز کی مگر کہ تیار کرتا ہی جگہہ بیٹہنی اپنی کی آگ مین یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی واسطی اسکی آگ نقل
کی یہہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** منبر کی پاس قسم کہانیکی قید لگائی اسلیی کہ وہ جگہہ بزرگ ہی وہان جہوٹی قسم کہانی بہت بڑا گناہ ہی والا مطلق
جہوٹی قسم کہانی موجب غضب الہی کی ہی جہان کہاوی اور سبز مسواک اسلیی کہی کہ وہ بہت حقیر چیز ہی بعد خشک ہونیکی قدر و قیمت پیدا کرتی ہی ٭ ع ٭
وعن خريم بن فاتك قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الصبح فلما انصرف قام قائما فقال عدلت
شهادة الزور بالاشراك بالله ثلث مرات ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء
لله غير مشركين به رواه ابو داود وابن ماجة ورواه احمد والترمذي عن ايمن
ابن خريم الا ان ابن ماجة لم يذكر القراءة اور روایت ہی خریم بن فاتک سی کہا نماز پڑہی پیغمبر خدا صلی
الله علیہ وسلم نی صبح کی پس جبکہ فارغ ہوئی کہڑی ہوئی کہڑا ہونا بیچ مین پس فرمایا کہ برابر کی گئی جہوٹی گواہی ساتہہ شرک کرنیکی ساتہہ الله کی تین بار پہر پڑہی یہہ آیہ یعنی بچو
سند کی پس بچو پلیدی سی کہ پرستش بتونکی ہی اور بچو کلام جہوٹ سی کہ شامل ہی جہوٹی گواہی کو درحالیکہ رجوع کرنیوالی ہو باطل سی طرف حق کی نہ شریک
کرنیوالی ساتہہ خدا کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ایمن بن خریم سی مگر ابن ماجہ نی نہیں ذکر کیا پڑہنا آیہ مذکورہ کا ٭
ف برابر کی گئی الخ یعنی شرک کرنا اور جہوٹی گواہی بیچ گناہ مین برابر ہین اسلیی کہ شرک جہوٹ بولنا الله پر ہی ساتہہ چیز کی کہ نہیں جائز اور گواہی

جهوٹی جهوٹ بولنا بندی پر ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ نہیں جانتا اور دونوں چیزین نہیں پائی جاتین حقیقت مین ۱۲ ع **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا مجلود حدا ولا ذي غمر على اخيه ولا ظنين في ولاء ولا قرابة ولا القانع مع اهل البيت رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب ويزيد بن زياد الدمشقي الراوي منكر الحديث اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں جائز گواہی مرد خیانت کرنیوالی اور عورة خیانت کرنیوالی کی اور نہ اوس شخص کی کہ حد ماری گئی ہو اوسکو تہمت کی اور نہ دشمن کی اوپر بہائی اوسکی یعنی مسلمان برادر نہ اوس شخص کی کہ متہم ہو بیچ ولاء کی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو قرابت مین اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھہ ایک گہر والونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی روایت کرنیوالا احادیث کا منکر الحدیث ہے **ف** مرد خیانت الخ مراد خیانت سی خیانت بیچ امانت لوگونکی ہی یعنی جو کہ مشہور ہی ساتھہ خیانت کی اور ظاہر ہوئی اوس سی خیانت مکر والاخیانت امر مخفی ہی کہ مطلع نہیں ہوتا اوسپر کوئی سوائی اللہ تعالی کی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد ساتھہ خیانت کی یہان فسق ہی مطلقاً کہ خیانت ہی احکام شرع مین کہ امانت ہی خدا و رسول کی اور ذکر زنا کا بعد اسکی حدیث آئندہ مین قبیل تخصیص بعد تعمیم سی ہی اور یہہ توجیہ اولی ہی فی الاباقی رہتا ہی ذکر بہت سی فسقونکا کہ مانع ہین قبول شہادت سی تخصیص خیانت کی کیا ہی وفسق ارتکاب کبیرہ کا اور اصرار صغیرہ کا ہی اور حد ماری گئی ہو تہمت کی یعنی جو کوئی بہتان زنا کا لگاوی کسیکو اور بسبب اوسکی حد لگی اوسکو تو اوسکی گواہی کبہی نہیں لیجاویگی اگرچہ وہ توبہ کری اور یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ کا اور اور اماموںکی نزدیک بعد توبہ کی جائز ہی اور نہ دشمن کی الخ یعنی نہ قبول کیجاوی گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہی کہ بہائی اوسکا نسبی ہو یا اجنبی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو ولاء مین یعنی ایک شخص نی آزاد کیا ہو اسکا ہی اور نسبت کرتا ہی اپنی کو طرف غیر آزاد کرنیوالی اپنی کی کہتا ہی کہ مین آزاد کیا ہوا فلانی کا ہون حال آنکہ وہ اوس کہنی مین جہوٹا ہی اور مشہور ہی ساتھہ اوسکی کہ لوگ متہم رکہتی ہین اس قول مین اوسکو ساتھہ جہوٹ کی اور تکذیب کرتی ہین اوسکو پس شہادت اسکی مقبول نہین اسلیی کہ فاسق ہی وہ بسبب اس کہنی کی کیونکہ جہوٹ بولنا ولاء مین بسبب قطع کرنی ولاء کی آزاد کرنی والی سی اور دعوی کرنا اوسکا غیر آزاد کرنیوالی کی لیی کبیرہ ہی اور وعید اور تشدید اوسمین آئی ہے زیادہ اور یہی ہی حکم قرابت مین ہی اسطرح کہ دعوی کری ساتھہ جہوٹ کی کہ مین بیٹا فلانی کا یا بہائی فلانی کا ہون اور تکذیب کرین اوسکو لوگ اوس دعوی مین اور متہم اور منسوب ہو ساتھہ اوسکی اسلیی کہ یہہ بہی فسق ہی اور بیچ دعوی کرنی انسب کی ساتھہ غیر باپ کی لعنت وارد ہوئی ہی اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو الخ وہ سائل ہی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھہ ادنی قوت کی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ ہو کسیکی نفقہ مین مانند خادم اور تابع کی نہین قبول کیجاویگی گواہی اوسکی واسطی مخدوم اور متبوع کی اسلیی کہ وہ کہینچتا ہی نفع طرف نفس اپنی کی بسبب گواہی دینی اپنی کی اوسکی لیی اسلیی کہ جو کچہ حاصل ہوگا مال مشہود لہ سی عود کریگا نفع اوسکا طرف شاہد کی اسلیی کہ وہ کہاتا ہی نفقہ اوسکی سی پس یہی حکم گواہی باپ و بیٹی اور میان و بیوی کی ہی یعنی باپ بیٹی کی فائدہ کی لیی گواہی دی یا بیٹا باپ کی فائدہ کی لیی یا بیوی خاوند کی یا خاوند بیوی کی فائدہ کی لیی گواہی دی تو نہیں درست اسلیی کہ بسبب گواہی اپنی کی فائدہ اپنی نفس کی طرف کہینچتے ہین اور گواہی بہائی کی بہائی کی لیی قبول کیجاویگی اور منکر الحدیث ہی یعنی منکر ہی حدیث اوسکی شرح نخبہ مین لکہا ہی کہ جسکو غلطی فاحش ہو یا بہت ہو غفلت اوسکی یا ظاہر ہو فسق اوسکا پس حدیث اوسکی منکر ہی ۱۲ ع ح

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا زان ولا زانية ولا ذي غمر على اخيه ورد شهادة القانع لاهل البيت رواه ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسکی باپ نی اپنی دادا سی اور اونسی نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں جائز گواہی خیانت کرنیوالی مرد اور خیانت کرتی والی عورة کی اور نہیں جائز گواہی مرد زناکار کی اور عورة زناکار کی اور نہ دشمن کی دشمن برادر پر اور رد کی حضرت نی گواہی خیانت کرنیوالونکی ساتہہ ایک گہر والونکی واسطی اونکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** شرح الحدیث کی بیچ فائدہ اوپر کی حدیث کی ذکر ہو چکی **وعن** ابي هريرة عن رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاِبْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنی والی بستی کی نقل کی یہہ ابوداود نی اور ابن ماجہ نی **ف** جنگلی کی گواہی سلیے نہیں جائز ہی کہ وہ نہیں جانتا ہی احکام شریعت کی اور کیفیت ادای شہادت کی اور غالب ہوتا ہی نسیان اوسپر پس اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی اور کیفیت ادای شہادۃ کی بغیر زیادہ و نقصان کی اور ہووہ عادل اہل شہادت سی تو جائز ہی شہادۃ اوسکی اور امام مالک نی عمل کیا ہی ساتہہ ظاہر اسحدیث کی یعنی بموجب اسکی جائز نہیں کہتی ہیں گواہی جنگلی کے شہری پر اور اکثر ائمہ کی نزدیک جائز ہی شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کی اور لا یجوز کو بمعنی لا یحسن کے کہتی ہیں اور ورنہ جائز ہونیکو مقید ساتہہ پائی جانی صفات مذکورہ کی رکہتی ہیں ۱۲ع ح **وعن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا درمیان دو شخصونکی یعنی حکم کیا ایک کی لیی دوسری پر پس کہا اوسنی کہ جسپر حکم کیا تہا جبکہ پیٹہہ پہیری یعنی مجلس شریف سی چلا کفایت کرتا ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہی نادانی پر ولیکن لازم ہی تجہپر ہوشیاری پس جسوقت کہ غلبہ کری تجہپر کوئی چیز پس کہہ کفایت ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کفایت کرتا ہی مجکو الخ اشارہ کی اوسنی ساتہہ اسکی کہ مدعی نی ناحق لیا مجہسے پس از راہ غم و حسرت کی یہہ کلمہ کہا اور ملامت کرتا ہی نادانی پر یعنی تقصیر و غفلت کرنی کاروبار میں اور لازم ہی تجہپر الخ یعنی لازم ہی حتیاط و ہوشیاری اسباب میں حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نہیں راضی ہوتا ساتہہ تقصیر کی ولیکن باعث ہی خبرداری و ہشیاری پر پس ہو تو عاجز اور کہنی والا حسبی اللہ بلکہ ہو دانا خبردار و ہوشیار اور شاید کہ جسپر حکم کیا حضرت نی تہا اوسپر دین پس ادا کر دیا اوسنی پس غصہ کیا اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تقصیر کی گواہ کرنیمیں اور کہا طیبی نی کہ یعنی لائق تہا تجکو یہہ کہ ہشیاری کرتا اپنی معاملہ میں اور نہ قصور کرتا اوسمیں مثل قائم کرنی گواہونکی اور مانند اسکی باب سبب جب حاضر ہوتا تو حکم کی لیی تو قادر ہوتا دفع پر اور جبکہ عاجز ہوا تو اسی کہتا ہی حسبی اللہ الخ کہا جاتا ہے حسبی اللہ جبکہ نہ میسر ہووے طرف حصول امر کے اور مبالغہ کیا جاوی حیلہ میں اور جبکہ میسر ہووے اوسکو راہ طرف حصول امر کے تو ہوتا ہے معذور اور کہیں پس کہے اوسوقت حسبی اللہ و نعم الوکیل ۱۲ع ح **وعن** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اوسکی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قید کیا ایک شخص کو تہمت میں نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نی یہہ کہ پہر چہوڑ دیا حضرت نی اوسکو **ف** تہمت میں کہ دعوی کیا تہا کسینی اوسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس قید کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکہ معلوم ہو صدق دعوی مدعی کا ساتہہ گواہونکی پہر جبکہ قائم نہوئی اوسپر گواہ چہوڑ دیا حضرت نی اوسکو اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ قید کرنا احکام شرع سی ہی ۱۲ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ مدعی اور مدعی علیہ بیٹہیں روبرو حاکم کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** کہا طیبی نی کہ نہیں ہی قاضی پر کوئی امر دشوار تر اور تر سناک زیادہ برابری کرنی سی درمیان مدعی اور مدعی علیہ کی ۱۲ع ح

کتاب الجہاد

کتاب ہی بیچ بیان جہاد کی **ف** جہاد لغۃ میں کہتی ہیں مشقت کو اور شرع میں جہاد کہتی ہیں خرچ کرنی طاقت کو بیچ لڑائی کفار کی ساتہہ جان کی یا مدد کرنیکی ساتہہ مال کی یا رائی کی یا بہتر کی یا سوائی اسکیکی اور جہاد کرنا کا فرونسی فرض کفایہ ہی اگر نہ ہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہو اسطرح کہ ہجوم کر دیویں کفار ایک شہر پر مسلمانونکی شہر و نمیں سے تو ہوتا ہی جہاد کرنا فرض عین برابر ہی کہ ہو نفیر کرنیوالا عادل یا فاسق پس واجب ہوتا ہی اوپر تمام اوس شہر والونکی

تقیر اور ایسی ہی اونپر کہ جو قریب ہین اوسکی اگر نہ کفایت کرین رہنی والی اوس شہر کی یا کسل کرین ور نہ گنہگار ہون ور اسیطرح واجب ہوتا ہی اوپر تمام اہل اسلام کی مشرق
و مغرب تک مانند تجہیز و تکفین میت کے اور نماز جنازہ کی کہ واجب ہی اول میت کی اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہون وہ اوسکی کرنی سی تو واجب ہی اوسکی شہر والونپر اور جہاد
دریا کا افضل ہی جہاد جنگل کسی ۱۲ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَی الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ایمان لایا ساتھہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی یعنی اوس ساتھہ وس چیز کی کہ لائی اللہ ور رسول کی پاس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزی رکہی رمضان کے ہی لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل کی بحسب وعدی کی کہ داخل کری اوسی بہشت مین یعنی پہلی ہی ساتھہ نجات پائی ہونگی وہ الا نرا ایمان کافی ہی مطلق دخول کی لیی جہاد کری بیچ راہ اللہ کی یا بیٹھا رہی بیچ وطن اپنی کی کہ پیدا کیا گیا اوسمین یعنی نہ جہاد کری اور نہ ہجرت کری کہا صحابہ نی کیا نہ خوش خبری دین ہم لوگونکو فرمایا تحقیق بہشت مین سو درجی ہین تیار کیا اونکو اللہ نی واسطی جہاد کرنیوالونکی بیچ راہ اللہ کی درمیان دو درجونکی ایسا فرق ہی جیسا درمیان آسمان و زمین کی پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سی یعنی جہاد پر درجہ عالی پس مانگو اللہ سی فردوس پس تحقیق فردوس افضل وسط بہشت ہی یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہی اور بلند تر بہشتونکی ہی اور اوپر اوسکی عرش رحمان ہی یعنی پس وہ چہت بہشت کی ہی اور فردوس مین بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرونکی کہ پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی ہین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اسمین فقط نماز اور روزی کا ذکر کیا اور حج و زکوۃ کا نہ کیا اسمین یہہ تنبیہ ہی اوپر عظم شان انکی اور بسبب واجب ہونی انکی سب مسلمانونپر بخلاف حج و زکوۃ کی کہ سب پر واجب نہین مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکہتا ہو اور بیٹھا رہی الخ یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حدیث فرمائی حضرت نی دن فتح مکہ کی ایسی کہ ہجرت پہلی سکی فرض تہی ہر مومن کے لیی ۱۲ع

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْقَانِتِ بِاٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند مثل روزہ دار قیام کرنیوالی کی یعنی ساتھہ نماز و طاعت و عبادۃ کی پڑہنی والی کی خدا کی آیاتونکو نہین تہکتا روزہ سی اور نہ نماز سی یعنی نہین تہکتا عبادۃ سی یہانتک کہ پہر جہاد کرنیوالا بیچ راہ اللہ کی طرف گہر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی ہی بعض اوقات مین بسبب سونی اور کہانی اور مانند انکی لیکن وہ حکم مین ہی کہ سستی نہین کرتا عبادۃ سی اصلا اور لکہا جاتا ہی ثواب اوسکو ہمیشہ ہر چند کہ آرام کرے ۱۲ح

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ وَتَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ضامن ہی اللہ واسطی اوس شخص کے کہ نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد کی لیی نہین نکالا اوسکو مگر ایمان لانی نی ساتھہ میری اور تصدیق کرنی نی میری رسولونکو یعنی واسطی خدا اور طلب رضا اوسکی نکلا نہ واسطی طلب دنیا اور دکہانی اور سنانی کی یہہ کہ پہیرونگا اوسکو ساتھہ وس چیز کی کہ پایا ہی ثواب آخرۃ سی فقط یعنی بغیر غنیمت کی یا غنیمت سی یعنی ساتھہ ثواب کی یا داخل کرونگا اوسکو بہشت مین یعنی ساتھہ سابقونکی بغیر حساب و عذاب کی یا داخل کرونگا بعد موت کی پہلی روز قیامت کی یعنی جیسیکہ فرمایا ہی احیاء عند ربہم نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اور لحاظ اسکا کہ کتنی ایک آدمی مسلمانونکی یعنی فقرا خوش نہین ہونیکی نفس اونکی کہ پیچہی ہین اور جدا ہون مجہسی اور نہین پاتا ہون مین سواری کہ سوار کرون مین انکو اوسپر تو پیچہی رہتا مین کسی لشکر سی کہ جہاد کرتا بیچ راہ اللہ کی قسم ہی اللہ کی البتہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی پہر زندہ کیا جاؤن مین پہر مارا جاؤن مین پہر زندہ کیا جاؤن مین پہر مارا جاؤن مین پہر زندہ کیا جاؤن مین پہر مارا جاؤن مین یعنی دوست رکہتا ہون کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدید پاؤن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بہت کہ ہمراہ ہر لشکر وہر فوج کی جنگ کافرون مین نہین جاتا سو جب سکا یہہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کی جنگ کو جاتا تو لابد بعضی مسلمان پیچہی رہ جاتی اور جدا ہوتی مجہسی بسبب بی سواری اور بی سامانی کی اور مین اسقدر سواریان رکہتا نہین کہ انکو اونپر سوار کرکر ہمراہ لیجاؤن اور مسلمان بسبب پیچہی رہنی کی جنگ سی اور جدا ہونیکی مجہسی خوش نہین ہوتی ہین اور حسرت کہاتی ہین اوسپر اور شکستہ دل ہوتی ہین گر نہ مجکو محبت جہاد کی اسقدر ہی کہ دوست رکہتا ہون مین کہ مر مارا جاؤن اور جیون ۱۲ ح

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چوکیداری کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک نسخہ مین بدلی ما علیہا کی ما فیہا ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اوس مال سی کہ خرچ کیا جاوی بیچ راہ اللہ کی یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی ۱۲ ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صبح کو جانا بیچ راہ خدا کی یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اسکی فضیلت و ثواب بہتر ہی تمام متاع دنیا کیسی سلیکی کہ نعمتین دنیا کی فانی ہین اور نعمتین آخرۃ کی باقی ۱۲ ع

وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ وَاِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی چوکیداری کرنی ایک دن اور رات کی جہاد مین بہتر ہی روزی ایک مہینی کی سی اور شب بیداری اوسکی سی اور اگر مر جاوی وہ چوکیدار جاری ہوتا ہی اوسپر ثواب عمل اوسکا کہ تہا عمل کرتا یعنی ہمیشہ پہنچتا رہتا ہی ثواب اوسکی عمل کا کہ کرتا تہا زندگی مین اور جاری کیا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام وشراب بہشت کیسی اور امن مین رہتا ہی فتنہ مین ڈالنی والی سی کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِيْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی عبس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین گرد آلودہ ہوتی دونون قدم کسی بندیکی بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد مین پہر پہنچی اوسکو آگ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ کنایہ ہی سعی سی اوسکی جہاد مین اور اسمین مبالغہ ہی کہ جب گرد آلودہ ہونا قدمون کا راہ جہاد مین دور کرنیوالا آگ دوزخ کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچہہ ثواب ہوگا ۱۲ ح

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جمع ہوتا کافر اور مارنیوالا اوسکا آگ دوزخ مین کبہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث مین بشارت خاص اوسکی لیی ہی کہ جہاد مین کسی کافر کو ماری وہ ہرگز دوزخ مین نجاوی گا اور حقیقت مین یہہ بیان فضیلت جہاد کا ہی سلیکی جو کوئی جہاد کریگا غالب ہی کہ کسی کافر کو ماریگا اور جو کوئی کہ جہاد کری اور سعی اوسمین کری اور قتل نہ کری اوسکو

جزا ہی بہشت ہی ☆ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیر معاش الناس لہم رجل ممسك عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ہیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی راس شعفۃ من ہذہ الشعف او بطن واد من ہذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر زندگانی لوگونکی واسطی انکی زندگانی اوس شخص کی ہی کہ پکڑنیوالا ہو باگ گہوڑی اپنی کی بیچ راہ خدا کی جلدی چلتا ہی وہ پشت گہوڑی کی جبکہ سنتا ہی آواز ڈر کی یا فریادرسی چاہنی دوڑتا ہی سوار ہوکر گہوڑی پر یعنی طرف اوس آواز و فریادرسی کی ڈہونڈتا پہرتا ہی مارے جانا اور مرنا جگہہ گمان سوکی یعنی ڈرتا نہین ہی مرنی سی اور بہاگتا نہین ہی اوس سی بلکہ ڈہونڈتا پہرتا ہی اوسکو یا زندگانی اوس شخص کی کہ کتنی ایک بکریون مین رہتا ہی بیچ چوٹی پہاڑ کی ان پہاڑونمین سی یا رہتا ہی بیچ ایک نالہ کی ان نالونمین سی قایم رکہتا ہی نماز کو اور دیتا ہی زکوۃ یعنی اگر وہ بکریان حد نصاب کو پہنچتی ہین اور بندگی کرتا ہی پروردگار اپنی کی یہانتک کہ آوی اوسکو موت نہین ہی لوگونسی مگر بیچ بہلائی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مگر بیچ بہلائی کی کہ نگاہ رکہتا ہی انکو اپنی شر سی اور نگاہ رکہتا ہی اپنی تئین اونسی اور ساتہہ اونکی خیر مین شریک ہی نہ برائی مین حاصل معنی اس حدیث کی رغبت دلاتا ہی اوپر جہاد کرنی دشمنان دین کی اور مجاہدہ نفس و شیطان کی اور اعراض استغنا لذات و شہوات سی اور تنبیہ ہی اوسپر کہ اگر مخالطت کہی لوگونسی بیچ تائید دین اور تقویت شریعت کی تو کہی ورنہ گوشہ کری اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اونکی لیے فضیلت دیتی ہین گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اوسمین خلاف مشہور ہی کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتی ہین کہ اختلاط افضل ہی بشرط امید سلامتی کی فتنونسی اور مذہب ایک جماعت زاہدکا یہہ ہی کہ گوشہ گزینی افضل ہی اور دلیل پکڑی ہی انہون نی ساتہہ اس حدیث کی اور جواب دیا ہی جمہور نی کہ یہہ محمول ہی اوپر زمانہ فتنونکی یا اوس شخص کے حق مین ہی کہ سلامت نہین لوگ اوس سے اور نہ صبر کری وہ لوگونکی ایذا پر اور تہی انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد اختلاط کرنی والی اور حاصل کرتی تہی منافع اختلاط کی مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازہ اور عیادہ مریض اور مانند انکی ☆ح ح **وعن** زید بن خالد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ فقد غزا متفق علیہ اور روایت ہی زید بن خالد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی کہ سامان درست کر دیا جہاد کرنیوالیکا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق جہاد کیا اوسنی یعنی حکم جہاد کرنیوالیکا رکہتا ہی اور شریک ہی بیچ ثواب جہاد کی اور جو کوئی کہ خلیفہ ہو غازیکا بیچ اہل اوسکی یعنی خدمت گذاری کی اونکا پس تحقیق جہاد کیا اوسنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین کحرمۃ امہاتہم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاہدین فی اہلہ فیخونہ فیہم الا وقف لہ یوم القیمۃ فیاخذ من عملہ ما شاء فما ظنکم رواہ مسلم اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حرمت عورتون مجاہدین کی اوپر بیٹہنی والونکی یعنی جو کہ گہرونمین بیٹہی ہین اور جہاد کیلیے نہین نکلی مانند حرمت ماؤن انکی کی ہی یعنی چاہیی کہ اونکی عورتونمین خیانت نہ کرین اور نظر بد سی نہ دیکہین اور ایسا حرام جانین انکو کہ گویا مائین انکی ہین نہین کوئی شخص بیٹہنی والونمین سی کہ نیابت کری ایک شخص کی مجاہدین مین سی بیچ اہل اوسکی یعنی اوسکی بیوی یا لونڈی یا قرابتونکی پہر خیانت کری اوسکی اوسکی اہل مین مگر کہ کہڑا کیا جاویگا وہ شخص واسطی مجاہد کی دن قیامت کی پس لیویگا مجاہد عمل اوسکی سی جو چاہی گا پس کیا ہی گمان تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی کیا گمان کرتی ہو بیچ رغبت کرنی مجاہد کی اوسکی نیکیونکی لینی میں اوس مقام مین یعنی نہین باقی رہنی کا نیکیونمین سی کچہہ مگر کہ لیلیویگا اوسکو یا کیا گمان کہتی ہو ساتہہ خدا کی باوجود اس خیانت کی آیا شک رکہتی ہو اس مجازاۃ مین یا کیا گمان کہتی ہو ساتہہ اوسکی کہ دیا اوسکو اللہ نی یہہ مرتبہ اور مخصوص کیا اوسکو ساتہہ اس فضیلت کے یعنی ضرور ہی کہ اوسکو اوپر بزرگیاں

بہی ملین گی سوای اسکی ع

وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل بناقة مخطومة فقال هذه فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لک بها یوم القیمة سبع مائة ناقة کلها مخطومة رواه مسلم اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا لایا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہہ بیچ راہ خدا کی ہی یعنی اسدی مین جہاد کی لیئی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی تیری بدلی اس اونٹنی کی دن قیامت کی سات سواونٹنیان ہونگی سب مہار کی ہوئین نقل کی یہہ مسلم نی

وعن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا الی بنی لحیان من هذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ارادہ بہیجنیکا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کی کہ ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سی پس فرمایا چاہیے کہ اوٹہی دو شخصون مین سی ایک نکلی یعنی ہر قبیلہ مین سی آدہی جاوین اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جو کہ خبرگیران رہینگے مجاہدونکی گہر والونکی انکو بہی ثواب مجاہدون کا سا ہوگا ع

وعن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن یبرح هذا الدین قائما یقاتل علیه عصابة من المسلمین حتی تقوم الساعة رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگا یہہ دین قائم لڑتی رہی گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانونمین سی یعنی خالی نہین ہوگی روی زمین جہاد سی کہین نہ کہین ہوتا رہیگا یہانتک کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی قریب ہو قائم ہونیکی کہا طیبی نی کہ جملہ یقاتل مستانفہ ہی بیان ہی واسطی جملہ پہلی کی یعنی یہہ دین ہمیشہ قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اوس جماعت کی اور اغلب یہہ ہی کہ اس مانی مین وہ لوگ روم کی ہین نصرہم اللہ وخذل اعدائہم ع

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یکلم احد فی سبیل الله والله اعلم بمن یکلم فی سبیله الا جاء یوم القیمة وجرحه یثعب دما اللون لون الدم والریح ریح المسک متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ اللہ کی اور اللہ خوب جانتا ہی اوسکو کہ زخمی کیا جاتا ہی اوسکی راہ مین مگر کہ آویگا وہ دن قیامت کی اسحال مین کہ اوسکی زخم سی بہتا ہوگا خون رنگ خون کا سا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من احد یدخل الجنة یحب ان یرجع الی الدنیا وله ما فی الارض من شیء الا الشهید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامة متفق علیه اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین دوست رکہی پہر آنا طرف دنیا کی اور ہو واسطی اوسکی ہر چیز کہ زمین مین ہی کچہہ مگر شہید آرزو کرتا ہی کہ پہر آوی دنیا مین اور مارا جاوی دس بار یعنی بہت بسبب اوس چیز کی کہ دیکہتا ہی بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن مسروق قال سألنا عبد الله بن مسعود عن هذه الایة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون الایة قال انا قد سألنا عن ذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ارواحهم فی اجواف طیر خضر لها قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حیث شاءت ثم تأوی الی تلک القنادیل فاطلع الیهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شیئا قالوا ای شیء نشتهی ونحن نسرح من الجنة حیث شئنا ففعل ذلک بهم ثلث مرات فلما راوا انهم لن یترکوا من ان یسألوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک مرة اخری فلما رای ان لیس لهم حاجة ترکوا رواه مسلم اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچہا ہمنی عبد اللہ بن مسعود سی معنی اس آیہ کی نہ گمان کرو تم اون لوگونکو کہ مارے گئی بیچ راہ اللہ کی مردہ بلکہ زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی روزی دیی جاتی ہین آخر آیہ تک کہا تحقیق پوچہی ہمنی معنی اسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا

اروا حین اونکی بیچ شکم جانورون پرندہ سبز رنگ کی ہین واسطی اونکی قندیلین ہین لٹکائی گئی نیچی عرش کی کہ بمنزلہ گہونسلونکی ہین میوہ کہاتی ہین بہشت مین سی
جہان چاہتی ہین پہر ٹہکانا پکڑتی ہین طرف اون قندیلونکی پس جہانکتا ہی طرف اونکی پروردگار اونکا جہانکنا فرماتا ہی کیا چاہتی ہو تم کسی چیز کو عرض کرتی ہین
کس چیز کو چاہین ہم اسحالمین کہ ہم میوی کہاتی ہین بہشت مین سی جہانسی چاہتی ہین پس کرتا ہی اللہ تعالی یہہ ساتہہ اونکی یعنی پوچہتا ہی یہہ تین بار پس جبکہ دیکہی
ہین کہ نہین چہوڑی جاتی پوچہنی سی یعنی جب جانتی ہین کہ مراد پروردگار تعالی کی یہہ ہی کہ کچہہ چاہین عرض کرتی ہین ای پروردگار ہمارے چاہتی ہین ہم یہہ کہ پہیر کر
تو جانین ہماری بیچ بدنون ہماریکی یعنی اور دنیا مین بہیجی تو تاکہ ماری جاوین ہم بیچ راہ تیری ایکبار اور پس جبکہ دیکہتا ہی اللہ تعالی کہ نہین اونکو کچہہ حاجت یعنی
حاجت معین اسلیئی کہ مانگی انہون نی وہ چیز کہ خلاف ارادی اللہ کی ہی چہوڑی جاتی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین انکو کچہہ حاجت بسبب حاصل ہونی
ثواب عظیم کی پہلی بار مین اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسکی ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہین اسلیئی کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہی چہوڑی جاتی ہین
یعنی اللہ تعالی پوچہنا چہوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوی کہ اگر دوسری بار بہی مثل پہلی ہی ثواب کی ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادہ ارواح کو بدنونمین تا ماری
جاوین راہ خدا کی مین دوبارہ جواب اسکا علما نی یہہ دیا ہی کہ مراد و مقصود اونکا اس کلام سی قائم ہونا ہی ساتہہ موجب شکر کی بیچ مقابلہ نعمت کی کہ انعام کی ہی اللہ تعالی
نی اونکو نہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید کہ اونکی خیال مین آیا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سی بسبب قوت استعداد و مناسبت کی و لیکن
حق تعالی نی جانا بجریان عادت کی کہ مثل اوسکی ہوگی پس جانا کہ حاجت نہین ہی سکی پس چہوڑ دیا پوچہنا اونسی **تنبیہ** لکہا ہی علما نی کہ رکہنا ارواح شہدا کا
بیچ بدنون جانورونکی مانند رکہنی جواہر کی ہی صندوقونمین بسبب تکریم و تشریف کی اور بقصد داخل کرنی اونکی بہشت مین ساتہہ اس صورتکی نہ متعلق ساتہہ ان بدان
کی اور ساتہہ رکہنی ارواح کی بیچ بدنون جانورونکی جگہہ پکڑتی ہین بہشت مین اور پاتی ہین خوشبوئیان اور ہوائین اونکی اور دیکہتی ہین نور اونکی اور لذت پاتی ہین
اور خوشحال ہوتی ہین ساتہہ اوسکی اور ساتہہ قرب حضرت رحمان کی اور جوار ملائکہ مقربین کی اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیت مین یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ
من فضلہ اور اسسے اثبات تناسخ کا نہین ہوتا اسلیئی کہ جو تناسخ کی قائل ہین اونکی نزدیک تناسخ اسکو کہتی ہین کہ رجوع کریں ارواح بدنمین بیچ اس عالم کی نہ بیچ
آخرۃ کی اسلیئی وہ منکر ہین آخرۃ کی اور جنت و نار کی اور اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی ح رع **وعن** ابی قتادۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فیہم فذکر لہم ان الجہاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل
الاعمال فقام رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ یکفر عنی خطایای فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللہ وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیف قلت فقال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ ایکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل قال لی ذلک رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کی پس ذکر کیا واسطی اونکی یہہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتہہ اللہ کی
بہتر ہی اعمال کی ہین پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو تم مجکو کہ اگر مارا جاون مین بیچ راہ اللہ کی جہاڑی جاوینگی مجہسے گناہ میری پس فرمایا
اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان اگر مارا جاوی تو بیچ راہ اللہ کی اسحالمین کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ پیٹہہ دینی والا پہر فرمایا کس طرح
کہا تو نی کہا اوسنی کہ خبر دو تم مجکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی کیا جہاڑی جاوینگی مجہسی گناہ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان
اگر مارا جاوی تو اسحال مین کہ ہو تو صبر کرنیوالا طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹہہ پہیرنیوالا مگر دین یعنی وہ دین کہ نیت اوسکی ادا کرنیکی نہو وہ نہین بخشا جاتا پس
تحقیق جبرئیل نی کہا واسطی میری یہہ یعنی تمام کلام مذکور یا مگر دین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہی اور جہاد افضل ہی

باعتبار اعلاء کلمۃ اللہ کی اور بیخ کنی اعداء دین کی اور دینی جان کی اور اوٹھانی مشقت کی اور نماز افضل ہی باعتبار مداومت کی اور مشتمل ہونیکی عبادات کثیرہ کو اور بگر دین کہا تو بیشتے ہی کہ مراد دین سی یہان حقوق مسلمانونکی ہین اور حاصل یہہ کہ جہاد سی سب گناہ جہڑتی ہین سوائی حقوق آدمیونکی ۔ ح ع

وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیٔ الا الدین رواہ مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مارا جانا بیچ راہ خدا کی جہاڑتا ہی ہر گناہ کو سوائی دین کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی سوائی حقوق آدمیونکی اور سیوطی نی کہا ہی کہ مگر شہداء دریا کی کہ انکی دین بہی جہاڑی جاتی ہین ۔ ح

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ تعالی الی رجلین یقتل احدہما الاخر یدخلان الجنۃ یقاتل ہذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیستشہد متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہنستا ہی اللہ تعالی یعنی راضی ہوتا ہی اور متوجہ ہوتا ہی ساتہہ رحمت کی طرف دو شخصونکی کہ قتل کری ایک انکا دوسری کو داخل ہون دونون بہشت مین لڑتا ہی یہہ ایک بیچ راہ خدا کی پس مارا جاتا ہی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین پہر توبہ کرتا ہی اللہ قاتل پر یعنی کفر سی توبہ کر اور ایمان لایا پہر شہید کیا جاتا ہی یعنی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

وعن سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ رواہ مسلم اور روایت ہی سہل بن حنیف سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگتا ہی اللہ تعالی سی شہادت صدق دل سی پہنچاتا ہی اللہ اوسکو ساتہہ مرتبہ شہداء کی اگرچہ مری اپنی بچہونی پر یعنی بسبب صدق نیت کی ثواب شہیدونکا سا پاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی

وعن انس ان الربیع بنت البراء وہی ام حارثۃ بن سراقۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ الا تحدثنی عن حارثۃ وکان قتل یوم بدر اصابہ سہم غرب فان کان فی الجنۃ صبرت وان کان غیر ذلک اجتہدت علیہ فی البکاء فقال یا ام حارثۃ انہا جنان فی الجنۃ وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ربیع بیٹی براء کی اور وہ ہی ماں حارثہ بیٹی سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا ای نبی اللہ کی کیا نہین حدیث فرماتی آپ احوال حارثہ کی سی اور تہا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کی لگا تہا اوسکو تیر غرب یعنی پہینکنی والا اوسکا معلوم نہوا اگر وہ بہشت مین صبر کرونگی اور اگر سوا اوسکی جگہہ کوشش کرونگی اوسپر رونی مین یعنی خوب روؤن جیسیکہ عادت عورتونکی ہی فرمایا ای ام حارثہ تحقیق قصہ یہہ کہ کتنی ہین باغ یعنی درجی ہین بہشت مین اور تحقیق بیٹا تیرا پہنچا فردوس اعلی مین کہ اعلی درجہ ہی نقل کی یہہ بخاری نی

وعنہ قال انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ حتی سبقوا المشرکین الی بدر وجاء المشرکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی الجنۃ عرضہا السموات والارض قال عمیر بن الحمام بخ بخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحملک علی قولک بخ بخ قال لا واللہ یا رسول اللہ الا رجاء ان اکون من اہلہا قال فانک من اہلہا قال فاخرج تمرات من قرنہ فجعل یاکل منہن ثم قال لئن انا حییت حتی اکل تمراتی انہا لحیوۃ طویلۃ قال فرمی بما کان معہ من التمر ثم قاتلہم حتی قتل رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا چلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرت کی یعنی مدینہ سی غزوہ بدر کی لیی یہانتک کہ سبقت کی مشرکونپر طرف بدر کی یعنی پہونچی بدر مین پہلی کفار کی اور آئی مشرک یعنی بعد مسلمانونکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑی ہو تم طرف بہشت کی کہ چوڑا اوسکا مانند چوڑا آسمان و زمین کی ہی کہا

تمیر بن حمام انصاری نی خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنی تیری خوب خوب کہا عمیر نی قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ نہیں
کہا مینی یہہ مگر امید اسکی کہ ہوؤن مین اہل بہشت سی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس تحقیق تو ہی اہل بہشت سی پس کہا راوی نی کہ نکالین عمیر نی کتنی
ایک کہجورین ترکش اپنی مین سی در شروع کیا کہانا اونمین سی پہر کہا کہ اگر زندہ رہا مین یہانتک کہ کہاؤن مین اپنی کہجورین یعنی سب تو تحقیق یہہ زندگی درازہی پس
پہینکین کہجورین کہ نہین ساتہہ اوسکی پہر قتال کیا کافرونسی یہانتک کہ شہید ہوئی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہڑی ہو طرف بہشت کی یعنی طرف عمل کی کہ
سبب دخل ہونی بہشت کاہی کہ وہ جہادہی اور چوڑا اوسکا مراد بیان کرنا فراخی جنت کاہی مشابہت دی ایسی چیز کی ساتہہ جو فہم خلق کی کوئی چیز وسیع یا دہ
اوس سی نہین در تخصیص چوڑائی کی نہ طول کی تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑا ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت
نی کہ یہہ کلام صادر ہوا ہی عمیر سی بغیر نیت اور فکر و تامل کی مشابہ ساتہہ قول اوسکی کہ براہ ہزل و مزاح کی چلتا ہی یا بخوف قتل کی کہا پس نفی کیا عمیر نی اوسکو
اپنی سی کہ کہا قسم ہی اللہ کی الخ اور زندگی درازہی یعنی اگر سب کہجورون کی کہانیکا انتظار کرون اور جب تک جیتا رہون تو بڑی زندگی ہوئی حاصل یہہ کہ بسبب
شوق حصول شہادت کی زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا ؛ ح ع **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَا تَعُدُّوْنَ الشَّھِیْدَ فِیْکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ قَالَ اِنَّ شُھَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ
مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَھُوَ شَھِیْدٌ
وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَھُوَ شَھِیْدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسکو گنتی ہو
تم شہید اپنی مین عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوی اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہی فرمایا تحقیق شہدا میری امت کی اسوقت البتہ کم ہونگی
جو شخص مارا جاوی بیچ راہ اللہ کی پس وہ شہید ہی یعنی حقیقی اور جو شخص کہ مری راہ خدا مین یعنی بغیر ماری جانی کی اپنی موت سی مری پس وہ بہی شہید ہی اور
جو شخص کہ مری وبا مین پس وہ بہی شہید ہی اور جو شخص کہ مری مرض پیٹ سی یعنی استسقا یا اسہال وغیرہ سی پس وہ بہی شہید ہی یعنی یہہ بہی ثواب مین اور درجات
مین شریک ہین شہدای حقیقی کی نہ جمیع احکام مین نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ
غَازِیَۃٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا کَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اَجْرِھِمْ وَمَا مِنْ غَازِیَۃٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا
تَمَّ اُجُوْرُھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین
کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ جہاد کری پس غنیمت لوٹ لاوی اور صحیح سالم آوی مگر تحقیق جلدی لی دو تہائی مزدوری اپنی کی اور نہین کوئی
جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت لاوی اور زخمی کیا جاوی یا مارا جاوی مگر پورا ہوتا ہی ثواب انکا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لے دو
تہائی مزدوری اپنی کی کہ غنیمت و سلامت ہی اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہی ور وہ قیامت کی دن پاویگا اور اسی حساب سی جو کوئی سلامت
آیا اور غنیمت لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور آخیر جملہ کی یہہ معنی ہین کہ جسنی جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتہہ نہ لگی تو ثواب اوسکا
پورا باقی ہی کہ آخرۃ مین پاویگا ؛ ح ع **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ
بِہٖ نَفْسَہٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِنْ نِفَاقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا
اور نہ گذرا بیچ دل اوسکی خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کی نفاق سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اور نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نہ کہا کاشکی ہوتا مین
جہاد کرنیوالا پس یہہ شخص مشابہ ہوا منافقین کی کہ جہاد سی رہ جاتی ہین من تشبہ بقوم فہو منہم پس واجب ہی ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکہی اور کہا نووی نی
شرح مسلم مین کہ اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کری کرنی ایک عبادت کی پہر مر جاوی پہلی کرنی اوسکی تو نہین متوجہ ہوتی اوسپر برائی اسقدر

کہ متوجہ ہوتی ہی اوسپر کہ مرجاوی بغیر نیت کرنی اوسکیکی اور اختلاف کیاہی علما ہمارے نی اس شخص کے حق مین کہ قادر ہو نماز پڑہنی پر اول وقت مین پہر تاخیر کری
اوسکو بہ نیت پڑہنی اوسکیکی اور مرجاوی یا تاخیر کری حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نی کہ گنہ گار ہوتاہی دونون صورتون مین اور بعضون نی کہا کہ نہین گنہ گار ہوتا
دونون صورتون مین اور بعضون نی کہا کہ گنہ گار ہوتاہی حج مین نہ نماز مین نہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کی ہی ؛ ع **وعن** اَبِي مُوسٰى قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ فَمَنْ فِي
سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتاہی واسطی غنیمت ہاتہہ لگنی کی اور ایک شخص
لڑتاہی اسطی ذکر کی یعنی آوازہ اور شہرت کی لیی کہ جسکو سمعہ کہتی ہین اور ایک شخص لڑتاہی تاکہ دیکہا جاوی مرتبہ اوسکا یعنی اپنی شجاعت دکہانیکی لیی لوگونکو کہ جسکو
ریا کہتی ہین پس کون ان ہی بیچ راہ خدا کی یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہی فرمایا جو شخص کہ لڑی تاکہ ہو دین اللہ کا بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی
وعن اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا
مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ
اور روایت ہی انس سی کہ پہری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی پس نزدیک ہوی مدینہ سی پس فرمایا تحقیق مدینہ مین کتنی ایک اشخاص ہین کہ نہین چلی
تم کسی جگہہ اور نہین قطع کیا تمنی کوئی جنگل مگر کہ تہی وہ ساتہہ تمہاری یعنی ساتہہ دل اور ہمت دعا کی اگرچہ بظاہر تمہاری ساتہہ نہ تہی اور ایک روایت مین آیاہی
یعنی بجای لفظ مگر کہ تہی ساتہہ تمہاری یہہ کہ مگر شریک ہین تمہاری ثواب مین عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور وہ مدینہ مین ہین یعنی باوجودیکہ مدینہ مین ہین
جہاد کی لیی نہین نکلی پس کیونکر ہماری ساتہہ ہین اور ثواب مین شریک ہین فرمایا ہان مدینہ مین ہین یعنی باوجود اسکی شریک ہین ثواب مین اسلیی کہ روکا اونکو
عذر نی یعنی بسبب علت کی تمہاری ساتہہ جہاد مین نہین آئی نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی یہہ مسلم نی جابر سی **ف** مدینہ مین بیٹہنی والی بسبب عذر کی شریک
تہی جہاد کرنیوالونکی ثواب مین یہہ کہ برابر تہی بلکہ جہاد کرنیوالی افضل ہین بسبب قول اللہ تعالی کی فضل اللہ المجاہدین باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجۃ
ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَهٗ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا اور روایت ہی
عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پروانگی مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد کرنیکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ آیا زندہ ہین ماباپ تیری کہا کہ ہان فرمایا پس بیچ اونہین کی جہاد کر یعنی اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتاہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور روایت
مسلم کی مین یون ہی کہ پس پہر جا طرف ماباپ اپنی کی اور اچہی کر صحبت اونکی یعنی خدمت گذاری اور ادای حقوق اونکی اچہی طرح کر **ف** شرح سنہ مین لکہاہی
کہ یہہ جہاد نفل مین ہی کہ نہ نکلی واسطی اسکی لیی مگر باذن والدین کی جبکہ ہون وہ مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہین حاجت اونکی اذن کی اور اگر منع کرین وہ اوسکو تو کہنا مانی انکا
اور نکلی اور اگر ماباپ کافر ہون تو نکلی بغیر اونکی اذن کی خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسیطرح نہ نکلی کسی عبادۃ نفل کی لیی مانند حج اور عمرہ وغیرہ کی ورنہ نفل روزہ
رکہی جبکہ ناگوار ہو ماباپ مسلمانکو یا ایک کو مگر باذن ان کی ؛ ع **وعن** اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ
الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا
دن فتح مکہ کی کہ نہین ہجرۃ بعد فتح مکہ کی ولیکن جہاد اور نیت ہی اور جسوقت کہ بلائی جاؤ تم یعنی جہاد کی لیی پس نکلو یعنی تم سب نکلو بنا بر امر فرض ہونیکی نفیر

کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہین ہجرۃ الخ یعنی پہلی فتح مکہ کی فرض عین تہی ہجرت مکہ سی طرف مدینہ کی بلکہ ہر دار الکفر سی وسبر کہ مسلمان ہوتا اسلئی کہ اہل دین مدینہ مین کم اور ضعیف تہی پس فرض کی گئی ہجرت تا اسعانت کرین اور زائل ہو زور مشرکونکا اور جبکہ مکہ فتح ہوا تو زائل ہوئی وہ علت اور فرضیت ہجرت کی وانسی موقوف ہوئی لیکن باقی ہی استحباب ہجرت کا واسطی جہاد کی یا طلب علم کی یا بہاگنی کی دار الکفر سی یا فتنہ سی یا ایسی مین سی کہ چہوڑا جاوی وسمین معروف اور مروج ہونکا ولیکن جہاد او نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل یہہ کہ ہجرت یعنی چہوڑنا وطن کا اور جانا مدینہ کو کہ لازم تہا ہر شخص پر منقطع ہوا مگر چہوڑنا وطن کا بسبب جہاد کی یا بسبب نیت صالحہ کی مانند بہاگنی کی دیار کفار سی یا بدعت یا جہل سی یا فتنون سی یا طلب علم کی لیی باقی ہی غیر منسوخ ؞ ح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ناوہم حتی یقاتل اخرہم المسیح الدجال رواہ ابو داود

روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ ایک جماعت امت میری مین سی لڑتی رہیگی اوپر حق کی غالب اوس شخص پر کہ دشمنی کری اونسی یہانتک کہ قتال کری گی آخر امت کی مسیح دجال سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ایک جماعت الخ جیسی اہل روم اپنی زمانہ مین ذکری اللہ اونکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام اور توابع اونکی دجال سی لڑینگی اور قتل کرینگی اوسکو حضرت عیسی علیہ السلام اور بعد قتل دجال کی جہاد نہین ہونیکا اسلئی کہ یاجوج ماجوج پر تو جہاد بسبب عدم قدرۃ کی اونپر نہین ہونیکا اور جب اللہ تعالی انکو ہلاک کریگا تو نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کافر جب تک کہ حضرت عیسی علیہ السلام زندہ رہین گی زمین مین اور بعد وفات اونکی اور بعد کافر ہونی بعض اشخاص کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کی مرجاوینگی سب مسلمان ساتہہ ایک ہوا خوش کی اور باقی رہین گی کافر اسطرح کہ جب قیامت قائم ہوگی تو کوئی اللہ کہنی والا روی زمین پر نہین ہونیکا پس جو بعض احادیث مین آیا ہی لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ یہہ محمول قرب ساعۃ پر ہی اسلئی کہ خروج دجال کا علامات ساعۃ سی ہی ؞ ح

وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یغز ولم یجہز غازیا او یخلف غازیا فی اہلہ بخیر اصابہ اللہ بقارعۃ قبل یوم القیمۃ رواہ ابو داود

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص نی کہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کردیا کسی مجاہد کا یا نیابت نہ کی کسی غازی کی بیچ پسماندون اوسکی ساتہہ خیر کی پہنچاویگا اللہ اوسکو کوئی مصیبت سخت پہلی روز قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاہدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم رواہ ابو داود والنسائی والدارمی

اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سی ساتہہ مالون اپنی کی اور جانون اپنی کی اور زبانون اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی ف جہاد کرنا ساتہہ مال و جان کی یہہ ہی کہ خرچ کری مال جہاد مین اور فدا کری جان اپنی اوسمین اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہہ ہی کہ مذمت کری اونکی ہجو کی اور دین باطل کی اور بد دعا کری اونپر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈراوی انکو ساتہہ قتل و قید کرنیکی اور مانند اوسکی اور دعا کری مسلمانونکی فتح کی اور غنیمت ہاتہہ لگنی کی اور رغبت دلاوی لوگونکو جہاد کی ؞ ح

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام واطعموا الطعام واضربوا الہام تورثوا الجنان رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی افشا کرو سلام یعنی سلام کرو آشنا و ناآشنا پر اور کہلاؤ کہانا اور مارو کہوپڑی کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیی جاؤگی بہشتون کی یعنی بہشتین ملین گی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

وعن فضالۃ بن عبید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل میت یختم علی عملہ الا الذی مات مرابطا فی سبیل اللہ فانہ ینمی لہ عملہ الی یوم القیمۃ ویامن من فتنۃ القبر رواہ الترمذی وابو داود ورواہ الدارمی عن عقبۃ بن عامر

اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہی

اور عمل اپنی کی یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہی بعد مرنیکی عمل نہین ہتا یعنی اوسکی لیے ثواب جدید نہین لکہا جاتا مگر وہ شخص کہ مرادر حالت چوکیداری کی بیچ راہ
اللہ کی پس تحقیق شان یہہ ہی کہ بڑہایا جاتا ہی واسطی اوسکی عمل اوسکا قیامت تک اور امن مین رہتا ہی فتنہ قبر سی نقل کی یہہ ترمذی ور ابو داود نی اور نقل کیا اسکو
دارمی نی عقبہ بن عامر سی **ف** بڑہایا جاتا ہی عمل اوسکا یعنی پہنچتا ہی طرف اوسکی ہر لحظہ ثواب جدید اسلیے کہ اوسنی فدا کی جان اپنی بیچ اوس چیز کی کہ سود کرتا ہی
نفع اوسکا طرف مسلمین کی کہ وہ احیاء دین کا ہی ساتہہ دفع کرنی دشمنوں کی کہ وہ کفار ہین ۞ ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا
الْمِسْكُ وَمَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاذ
بن جبل سی یہہ کہ اونہوں نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کی بقدر فواق اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوئی واسطی اوسکی بہشت
یعنی ابتداء اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتہہ ہتیار دشمن کی بیچ راہ خدا کی یا مصیبت زخم کی پہنچایا گیا غیر دشمن سی مصیبت پہنچانا پس تحقیق وہ
زخم آویگا دن قیامت کی مانند اکثر اوس چیز کی کہ پایا جاتا تہا دنیا مین یعنی جیسیکہ وہ زخم بہت تازہ تہا دنیا مین رنگ اوسکا زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی مشک کی
اور وہ شخص کہ نکلا اوسکی پہوڑا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق اس پہوڑی پر یا پہوڑی والی پر مہر ہوگی شہیدونکی یعنی علامت شہیدونکی ہوگی تاکہ جانا جاوی کہ اسنی
سعی کی تہی بیچ ترقی دین کے ایس پایا جاویگا جزاء مجاہدین کی نقل کی یہہ ترمذی ور ابو داود اور نسائی نی **ف** معنی فواق کی یہہ ہین کہ درمیان دودہ دوہنے
اونٹنی کی فرق ہوتا ہی یعنی ایکبار دودہ اونٹنی کا دوہ لیا بعد ازاں تہوڑی دیر مین پہر دوہا اس دیر کا نام کہ درمیان دودہ دوہنی کی ہوتی ہی فواق ہی اور یہاں
مراد زمان قلیل ہی ۞ ع **وعن** خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی خریم بن فاتک سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خرچ کری
کچہہ خرچ بیچ راہ خدا کی یعنی جہاد مین لکہا جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب سات سو چند نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یہہ ادنے درجہ ہی اور اللہ جسکو چاہتا ہی زیادہ بہی
ثواب دیتا ہی ۞ ع **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمِنْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقونکا سایہ خیمہ کا ہی کہ دیا جاوے بیچ راہ اللہ کی یعنی مجاہد کو دی یا حاجی کو یا مانند انکیکو اور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کی یعنی ملک
کر دی یا عاریۃً دی یا بیچ راہ اللہ کی دینا اونٹنی کا ہی کہ جست کری اوس پر نر یعنی ایسی اونٹنی کہ اس سن کو پہنچی ہو کہ جست کرتا ہو اوس پر نر یعنی فضل یہہ ہی کہ ایسی اونٹنی راہ خدا مین
دے سوار ہونیکے لیے نقل کے یہہ ترمذی نے ۞ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ
النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اُخْرٰى فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ
فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ رویا خوف خدا سی یہاں تک کہ عود کری دودہ
تہنونمین اور نہین جمع ہوگا اوپر بندیکی غبار بیچ راہ اللہ کی اور دہوان دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہوا راہ خدا مین دہوان دوزخ کا اوسکو نہین پہنچتا یعنی مجاہد دوزخ
مین نہین جاتا نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا نسائی نی اور روایت مین بیچ دونوں نتہنوں مسلمان کے کبہی یعنی غبار اور دہوان دوزخ کا مسلمان کی ناک مین جمع نہوگا
اور ایک اور روایت نسائی کی مین بیچ پیٹ بندیکی کبہی یعنی غبار اور دہوان جمع ہوگا اور نہین جمع ہوتا بخل اور ایمان یعنی ایمان کامل بیچ دل بندیکی کبہی **ف**

یہانتک کہ عود کری اخر اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین یعنی جیسی دودہ دوہا ہوا پہر تہن مین جانا محال ہی ایسی ہی اوسکا دوزخ مین جانا محال ہی ۱۲ ع

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عينان لا تمسهما النار عين بكت من خشية الله وعين باتت تحرس في سبيل الله رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو آنکھین ہین کہ نہین لگی کی اونکو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی خوف خدا سی اور دوسری وہ آنکھ کہ رات گذاری نگہبانی کرتی ہوئی بیچ راہ خدا کی یعنی رات کو مجاہدونکی نگہبانی کرتی رہین کفار سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابي هريرة قال مر رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بشعب فيه عيينة من ماء عذبة فاعجبته فقال لو اعتزلت الناس فاقمت في هذا الشعب فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدكم في سبيل الله افضل من صلوته في بيته سبعين عاما الا تحبون ان يغفر الله لكم ويدخلكم الجنة اغزوا في سبيل الله من قاتل في سبيل الله فواق ناقة وجبت له الجنة رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا گذرا ایک شخص صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کمین سی بیچ دری پہاڑ کی وسمین ایک چشمہ تہا پانی شیرین کا پس خوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاشکی الگ ہوؤن مین لوگونسی اور رہون اس دری پہاڑ کی مین پہر ذکر کی گئی یہہ بات روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہ کر تو یہ ایسی کہ تحقیق ٹہیرنا ایک تمہارا بیچ راہ کی بہتر ہی نماز اوسکی سی گہر مین ستر برس کیا نہین دوست رکہتی ہو تم کہ بخشی اللہ واسطی تمہاری یعنی پورا بخشنا اور داخل کری تمکو بہشت مین یعنی اول ہی جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کی جو کوئی لڑی بیچ راہ اللہ کی بقدر ٹہیر جانیکی درمیان دو دوہنی اونٹنی کی واجب ہی واسطی اوسکی بہشت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ستر برس مراد اس سی کثرت ہی نہ تحدید پس نہین منافی ہی اس روایت کی کہ فرمایا حضرت نی مقام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل عند اللہ من عبادة الرجل ستین سنة اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب گوشہ گزینی کی لوگونسی اور بسبب عبادت کی کوہستان مین مغفرة حاصل نہین ہوتی اور جواب اوسکا یہہ دیتی ہین علما کہ جہاد اوس زمانی مین واجب تہا اور ترک کرنا واجب کا ساتہہ نفل کی گناہ ہی کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ حمل کیا جاوی اوپر مغفرة کامل اور داخل ہونی بہشت کی ہمراہ اون لوگونکی کہ پہلی داخل ہونگی اور یہہ حدیث دلیل ہی اوپر فضیلت صحبت کی گوشہ گزینی پر خصوصا بیچ زمانی سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبہی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہی یعنی بعد زمانی حضرت کی وقت خوف فتنہ کی ۱۲ ع ح **وعن** عثمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رباط يوم في سبيل الله خير من الف يوم فيما سواه من المنازل رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایک دن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی عبادة ہزار روز سی غیر اس چوکیداری کی مراتب سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** مراتب سی خاص کیا گیا ہی وسط مجاہد بیچ معرکہ کی اور ظاہرا یہہ حدیث اوسکی حق مین ہی کہ واجب ہی اوسپر چوکیداری ایسی کہ مشغول ہونا اوسکا غیر اوسکی مین معصیت ہی اگرچہ مسجد مین بہی ہو کہ اوسکو بہی رباط کہا ہی ۱۲ ع ح **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عرض علي اول ثلثة يدخلون الجنة شهيد وعفيف متعفف وعبد احسن عبادة الله ونصح لمواليه رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گئی میری اول تین شخص داخل ہونگی بہشت مین ایک تو شہید دوسری بچنی والا حرام سی سوال نکرنیوالا یعنی بچنی والا فسق وفجور سی اور سوال کرنی سی تیسری غلام کہ اچہی کی بندگی اللہ کی اور خیر خواہی کی اپنی مالکون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اول تین شخص الخ یعنی تین تین شخص جنت مین داخل ہونگی یعنی سی یہہ تین پہلی داخل ہونگی لیکن بعد انبیاء کی مراد ہین کہ وہ سب سی مقدم ہونگی اور مراد تین شخصونسی تین تین جماعتین ہین ۱۲ ح **وعن** عبد الله ابن حبشي ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل اي الاعمال افضل قال طول القيام قيل فاي الصدقة افضل قال

جَهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ
وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ
الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِي اور روایت ہی عبداللہ بن حبشی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کہ کونسا عمل عملونمیں
سی یعنی نماز کی عملونسی افضل ہی فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھہ کوشش و مشقت کی دیوی با وجود
فقر و احتیاج کی کہا گیا کونسی ہجرۃ بہتر ہی فرمایا ہجرۃ اوس شخص کی کہ ہجرت کری یعنی چہوڑدی و سچیز کو کہ حرام کی اللہ نی اوسپر یعنی ہجرت اگرچہ بمعنی نکلنی کی
دار الکفر سی طرف دار الایمان کی ہی ولیکن چہوڑنا حرام چیزونکا افضل ہی وس سی کہا گیا پہر کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کری مشرکون
سی ساتھہ مال اپنی کی اور جان اپنی کی کہا گیا پس کونسا ماریجانا یعنی جہاد مین بزرگتر ہی فرمایا ماریجانا اوس شخص کا کہ گرایا جاوی خون اوسکا اور کونچین کاٹی جاوین گہوڑی
اوسکی یعنی آپ بہی مارا جاوی اور گہوڑا بہی نقل کی یہہ ابوداود نی اور نسائی کی روایت مین یہہ ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی کہ کونسا عمل عملونمین
سی افضل ہی کہا وہ ایمان ہی کہ نہو شک اوسمین اور جہاد کہ نہ خیانت ہو اوسمین یعنی غنیمت میں کچھ حاصل ہو اوسمین اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز مین افضل
ہی فرمایا درازی قیام کی پہر متفق ہوئی نسائی اور ابوداود باقی حدیث مین **ف** ساتھہ مال اپنی کی اور جان اپنی کی کہ مال اپنی اور غازیونکی سامان جہاد مین
صرف کری اور زخمی ہو اور مارا جاوی اور جاننا چاہیی کہ حدیثونمین بیان و تعین افضل اعمال کا ساتھہ اعمال مختلفہ کی آیا ہی اور حاصل جمع کا درمیان حدیثونکی ساتھہ
اسکی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر مقام مین ساتھہ اوسچیز کی کہ مناسب حال سائل کی دیکہا جواب دیا پس جسمین کہ نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکہا جواب دیا کہ افضل
اعمال تواضع اور نرم خوئی ہی مانند افشاء سلام اور نرم کرنی کلام کی اور اگر نشان بخل و خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہی مانند کہانا کہلانی کی اور نکاسل
عبادتمین دیکہا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہی پس مراد افضل اعمال سیچ حق سائل کی ہی یا مقصود یہہ ہی کہ جملہ افضل اعمال سی ہی و مثل اس کلام کی اور جگہہ بہی
گذر چکا ہی ح **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ
يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ
الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ
مِنْ أَقْرِبَائِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی شہید کی نزدیک خدا کی چہہ خصلتین
ہین بخشش کی جاتی ہی واسطی اوسکی بیچ اول دفعہ کی یعنی بیچ اول قطرہ خون کی کہ گرتا ہی اور دکہلایا جاتا ہی ٹہکانا اوسکا بہشت مین سی یعنی جان نکلنی کی وقت اور محفوظ
رہتا ہی عذاب قبر سی اور امن مین ہوگا گہبراہٹ بڑی سی یعنی عذاب آگ کی سی اور رکہا جاویگا اوسکی سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اوسمین کا بہتر ہوگا دنیا سی اور
اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی اور نکاح مین دیجاوینگی بہتر بیبیان حور عین سی اور شفاعت قبول کیجاویگی بیچ ستر آدمیونکی قرابتیون اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی بغیر نشان کی جہاد سی ملاقات کریگا اللہ
سی اس حال میں کہ اوسکی دین مین نقصان ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** بغیر نشان کی مراد اثر سی علامت ہی یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کی علامت
جہاد سی کہ زخم ہی یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار کر دینا اسباب مجاہد کا وہ مریگا اس حال میں کہ اوسکی دین میں رخنہ ہوگا اور ہو سکتا ہی کہ یہہ
حدیث محمول ہو اوپر اوس شخص کی کہ فرض ہوا جہاد اوسپر اور نہ کیا ارادہ تیاری اسباب کا اور کہا طیبی نی کہ جہاد شامل ہی جہاد کفار کو اور جہاد نفس

وشیطانکو اور موید ہی اسکی حدیث ابی امامہ کی ۞ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہید لا یجد
الم القتل الا کما یجد احدکم الم القرصۃ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وقال الترمذی
ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شہید نہین پاتا دکہہ قتل کا مگر جیسکہ پاتا ہی ایک
تمہارا دکہہ کاٹنی چیونٹی کا نقل کی یہہ ترمذی و نسائی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** کہا طیبی نی کہ یہہ وہ شہید ہی کہ لذت
پاتا ہی ساتہہ دینی جان کی راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہی نفس اوسکا ساتہہ اوسکی انتہی اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ رنج قتل کا شہید کو بہ نسبت لذتون کی کہ پاتا
ہی بعد موت کی نہین ہی مگر بمنزلہ رنج کاٹنی چیونٹی کی پس چاہیی کہ ساتہہ اوسکی راضی اور خوش ہووی ۞ ع **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء احب الی اللہ من قطرتین واثرین قطرۃ دموع من خشیۃ اللہ وقطرۃ دم یہراق فی سبیل اللہ
واما الاثران فاثر فی سبیل اللہ واثر فی فریضۃ من فرائض اللہ تعالی رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی چیز
بہت پیاری طرف اللہ کی دو قطرونسی اور دو نشانونسی ایک قطرہ آنسوونکا بسبب خوف خدا کی اور دوسرا خونکا کہ گرایا جاوی اللہ کی راہ مین اور اپر دو
نشان پس ایک نشان بیچ راہ اللہ کی اور دوسرا نشان بیچ فرض کی فرائض خدا سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** ایک نشان الخ
مانند قدم رکہنی کی یا غبار یا زخم کی جہاد مین یا سیاہی دوات کی طلب علم مین اور نشان بیچ فرض کی الخ مانند پہٹ جانی ہاتہہ اور پانونکی بسبب وضو کی جاڑی مین
اور گہٹی پیشانیکی بسبب سجدون نماز کی اور جلنی پیشانیکی گرمی مین اور روزہ دار کی منہ کی بو کی اور غبار آلودہ ہونی قدمونکی حج مین ۞ ع **وعن**
عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکب البحر الا حاجا او معتمرا او غازیا فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا
وتحت النار بحرا رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ سوار ہو تو دریا مین مگر بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کی بیچ
راہ خدا کی اسواسطی کہ نیچی دریا کی آگ ہی اور نیچی آگ کی دریا ہی نقل کی یہہ ابو داودنی **ف** نہ سوار ہو دریا مین الخ یعنی عاقل کو چاہیی کہ نہ ڈالی اپنی تئین ہلاکت
وخوف کی جگہونمین مگر واسطی امر دینی کی کہ تقرب حاصل کری ساتہہ اوسکی جناب حق مین اور اسحدیث مین رد ہی اوسکا کہ کہتا ہی دریا عذر ہی واسطی ترک حج کی اور صواب
قول فقیہ ابو اللیث سمرقندیکا ہی کہ جب غالب سلامت ہو تو فرض ہوتا ہی حج والا پس مخیر ہی اور آیۃ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ محمول ہی سیر کہ جب نہو بیچ اوسکی غرض
شرعی اور امر دینی اور اسلیی کہا بیضاوی نی اسکی تفسیر مین یعنی ساتہہ اسراف کی اور ضائع کرنی وجہ معاش کی یا ساتہہ باز رہنی کی جہاد سی اور مال خرچ کرنی
سی پس یہہ باز رہنا قوۃ دیتا ہی دشمن کو اور مسلط کرتا ہی انکو اوپر ہلاک کرنی انکیکی اور نیچی دریا کی آگ ہی الخ مقصود ڈرانا دریا سی اور بیان کرنا اسکا ہی کہ دریا کی
سفر مین خطر عظیم ہی اسلیی کہ سوار ہونیوالا دریا کا پڑتا ہی بہت سی آفات وہلاک کی جگہونمین کہ ایک پیچہی دوسری کی پیدا ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ محمول ظاہر
پر ہی اسلیی کہ اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر ۞ ع **وعن** ام حرام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المائد فی البحر الذی یصیبہ
القیء لہ اجر شہید والغرق لہ اجر شہیدین رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ام حرام سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا سر پہرنیوالا دریا مین
کہ پہونچی اوسکو قی واسطی اوسکی ثواب شہید کا ہی اور ڈوبنی والا دریا مین واسطی اوسکی ثواب دو شہیدونکا ہی نقل کی یہہ ابو داودنی **ف** ان دو شخصونکو ثواب
شہید کا اوسصورت مین ہی کہ کشتی مین بیٹہا ہو واسطی جہاد کی یا طلب علم یا حج یا مانند اونکیکی اور تجارت اگر واسطی حاصل کرنی قوت نفس و نفقہ عیال کی ہو اور
بغیر بیٹہنی کشتی کی حاصل نہو یہی حکم رکہتی ہی ۞ ع **وعن** ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل او وقصہ فرسہ او بعیرہ او لدغتہ ہامۃ او مات علی فراشہ بای حتف

سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص نکلا بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد اور مانند اوسکی کی لیی پس مر گیا یعنی بسبب تپ ہونی کی یا مارا گیا یا کچلا اوسکو گھوڑی نی وسکی نی یا اونٹ اوسکی نی یا کاٹا اوسکو زہریلی جانور نی یعنی سانپ وغیرہ نی یا مر گیا اپنی بچھونی پر ساتھ کسی موت کی کہ چاہا اللہ نی پس تحقیق وہ شہید ہی یعنی حقیقی یا حکمی اور اوسکی لیی بہشت ہی یعنی اول ہی داخل ہوگا ساتھ شہدا اور صالحین کے نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پھرنا جہاد سی مانند جہاد کرنیکی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جہاد کرکر جب پھر آتا ہی اپنی گھر کو اوسکو بھی ثواب ایسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ جہاد کرنیوالی کو ۱۲ ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَازِي أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی جہاد کرنیوالی کی اجر اوسکا ہی یعنی ثواب اوسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہی ساتھ اوسکی اور واسطی دینی والی مال کی اجر اوسکا بھی اور جہاد کرنیوالی کا بھی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جو کوئی مال دیتا ہی اور مدد کرتا ہی غازی کی تا وہ جہاد کری تو اوسکو دوہرا ثواب ہوتا ہی ایک ثواب خرچ کرنی مال کا راہ خدا میں اور دوسرا ثواب ہونی اوسکا سبب جہاد اوس غازیکا پس مراد ساتھ جعل کی اسباب تیار کر دینا غازیکا ہی اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی متفق علیہ علما کی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ مراد جاعل سی وہ شخص ہے کہ دیوی جعل یعنی اجرہ کسیکو تا کہ جہاد کری وہ اور یہہ ہماری نزدیک صحیح ہی پس ہوگا ثواب غازیکو سعی کرنی اوسکیکا اور جاعل کو یعنی اجرہ دینی والی کو دوہرا ثواب ایک ثواب مال دینی کا اور دوسرا ثواب ہونی اوسکیکا سبب جہاد اوس غازیکا اور منع کیا ہے اسکو امام شافعی نی اور کہا کہ واجب ہی پھیر دینا اوس اجرہ کا اگر لی ہی ۱۲ ح ع **وعن** أَبِي أَيُّوبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْأَمْصَارُ وَسَتَكُونُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ يُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا بُعُوثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا أَلَا وَذٰلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ سنا اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی فتح کیی جاوینگی تمپر شہر یعنی بڑی بڑی شہر اور ہونگی یعنی پائی جاوینگی اور واقع ہونگی لشکر جمع کیی گئی معین کیی جاوینگی تمپر اون لشکروں میں فوجیں پس ناخوش جانیگا ایک شخص بھیجنے امام کی کو اوسکی تئیں یعنی ہمراہ فوج کی جہاد کی لیی بغیر اجرہ کی پس نکلیگا اور بھاگیگا اپنی قوم میں سی یعنی تا بچی جہاد سی پھر تلاش کریگا قبیلونکو درحالیکہ پیش کریگا اپنی تئیں اونپر کہتا ہوا کون ہی کہ کفایت کروں میں اوسکو لشکر ایسی سی یعنی کون مجکو نوکر رکھی تا محنت لشکر اوس سی اپنی ذمہ لوں مقصود یہہ ہی کہ یہہ شخص راضی نہیں ہی کہ بغیر اجرہ کی للہ جہاد کری پس حضرت برائی اوسکی بیان کرتی ہیں خبردار ہو یہہ شخص مزدور ہی آخر قطرہ خون تک یعنی یہہ غازی نہیں ہی بلکہ مزدور ہی یہانتک کہ قتل کیا جاوی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** معین کیی جاوینگی الخ یعنی لازم کرینگی امام یہہ کہ بھیجیں فوجیں ہر قوم میں سی طرف جہاد کی کہا مظہر نی یعنی جب پہنچیگا اسلام ہر جانب میں تو محتاج ہوگا امام طرف اوسکی کہ بھیجی ہر جانب فوج تا کہ لڑی اون کفار سی کہ قریب اس جانب کی ہیں تا کہ نہ غالب ہوں کفار اون مسلمانوں پر کہ اوس جانب میں ہیں ۱۲ ع **وعن** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ آذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِينِي فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَةٌ أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِي غَزْوَتِهِ هٰذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيرَهُ الَّتِي تَسَمَّى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہا خبردار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگونکو ساتھ نکلنی کی جہاد کی لیی اور میں تھا بوڑھا بڑا نہ تھا واسطی میری کوئی خادم کہ خدمت کری میری پس تلاش کیا مینی کوئی مزدور کہ کفایت کری مجکو پس پایا مینی ایک شخص کو معین کیی مینی واسطی اوسکی تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت

ارادہ کیا مینی یہہ کہ جاری کرون مین اوسکی لیی حصہ اوسکا یعنی غنیمت مین سی پس آیا مین حضرت کی پاس اور ذکر کیا مینی واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی یعنی یہہ قصیہ پس فرمایا حضرت نی نہین پاتا مین یعنی حکم شریعت مین واسطی اوسکی بیچ اس جہاد اوسکی کی دنیا اور آخرۃ مین مگر دینار اوسکی وہ کہ معین کیی گئی نقل کی
یہہ ابوداود نی **ف** مقصود منع کرنا غنیمت سی اور محروم ہونا ثواب سی ہی اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ اوس اجیر کی حق مین ہی کہ خدمت کی لیی ہوا اور جو اجیر
جہاد کی لیی ہو اوسکی لیی حصہ معین ہی اگرچہ ثواب نہو نزدیک بعضی علما کی اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ اوس اجیر کی کہ کام کی لیی مقرر
کیا ہو مثل محافظت کرنی جانورونکی لیی اور حاضر ہووہ جنگ مین آیا اوسکی لیی حصہ ہی یا نہین پس کہا بعضون نی کہ نہین حصہ اوسکی لیی قتال کری یا نہ قتال
کری فقط اوسکی اجرۃ عمل ہی کی ہی اور یہہ قول اوزاعی اور اسحٰق کا اور ایک قول شافعی کا ہی دو قولونمین سی اور کہا مالک نی اور احمد نی کہ اوسکی لیی حصہ دیا
جاوی اگرچہ قتال نکری جبکہ ہو ساتہہ لوگونکی وقت قتال کی اپنی اور سو جہا مجکو ایک اور قول کہ جب وہ قتال کری اور نہ شرط کیا جاوی بیچ اجارہ اوسکی
تو جمع کیا جاوی درمیان اجرۃ اور حصہ کی اور یہہ ظاہر قاعدہ مذہب متقدمین ہمارے کا ہی کہ اجارہ اور اجرۃ دونون جمع ہوتی ہین ؛؛ ح ع **وعن**
ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ رجل یرید الجہاد فی سبیل اللہ وہو یبتغی عرضا من عرض الدنیا فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا اجر لہ رواہ ابو داود   اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ ایک
شخص ارادہ رکہتا ہی جہاد کا حال آنکہ وہ چاہتا ہی مال و اسباب اسباب دنیا سی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ثواب واسطی اوسکی نقل کی یہہ
ابوداود نی **ف** اسلیی کہ نیت جہاد اللہ کی لیی نہ کیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تہا اور اگر جہاد اللہ کی لیی کری اور مقصود حاصل ہونا غنیمت کا بہی ہو
تو وہ ثواب پاتا ہی لیکن کم اوس سی کہ محض اللہ ہی کی لیی جہاد کری اور مقصود اوسکو غنیمت نہو ؛ ع **وعن** معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الغزو غزوان فاما من ابتغی وجہ اللہ واطاع الامام وانفق الکریمۃ وياسر الشریک واجتنب الفساد
فان نومہ ونبہہ اجر کلہ واما من غزا فخرا ورياء وسمعۃ وعصی الامام وافسد فی الارض فانہ لم یرجع
بالکفاف رواہ مالک وابوداود والنسائی   اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد دو قسم کا ہی ایک یہ
جسنی طلب کی رضا مولی کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جان و مال اچہی کو اور معاملہ نیک کیا شریک سی اور بچا رہا فساد کرنی سی یعنی تجاوز نہ کیا حد
شرع سی بیچ مارنی اور لوٹنی اور ویران کرنی اور خیانت کرنیکی پس تحقیق سونا اوسکا اور جاگنا اوسکا موجب اجر و ثواب کا ہی تمام اور جسنی جہاد کیا بطریق فخر
اور دکہانی اور سنانی کی یعنی نام کی لیی اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین مین پس تحقیق نہ پہرا ساتہہ بدلی کی یعنی اوسکی گناہ اسطرحکی جہاد سی نہین بخشی
جاوینگی اور نہ ثواب ملیگا نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو انہ قال یا رسول اللہ اخبرنی عن الجہاد
فقال یا عبد اللہ بن عمرو ان قاتلت صابرا محتسبا بعثک اللہ صابرا محتسبا وان قاتلت مرائیا مکاثرا بعثک اللہ
مرائیا مکاثرا یا عبد اللہ بن عمرو علی ای حال قاتلت او قتلت بعثک اللہ علی تلک الحال رواہ ابو داود
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو جہاد سی یعنی کسطرحکا جہاد موجب ثواب کا ہی پس فرمایا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نی ای عبد اللہ بن عمرو اگر لڑی تو در حالیکہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنی والا ہو اوٹہاویگا تجکو اللہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنی والا یعنی علامۃ
ساتہہ ان وصفونکی واسطی وجہ تمیز کی کہ روایت کیا گیا ہی کہ تعیشون ہوتون وکما تموتون تحشرون اور پانیوالا ثواب اونکیکا اور اگر لڑیگا تو واسطی دکہلانی
اور بہتایت کرنیکی یعنی فخر کرنیکی لوگونمین کہ مین زیادہ ہون تمسی مال و لشکر او اتباع مین اوٹہاویگا تجکو اللہ دکہلانیوالا اور بہتایت کرنیوالا یعنی کہا
جاویگا تیری لیی دن قیامت کی کہ یہہ لڑتا تہا واسطی دکہلانی اور فخر کرنی اور حاصل کرنی مال و منال بہت کی ای عبد اللہ بن عمرو اور جس حال

کی کہ اٹھیگا تو یا مارا جاویگا او تھاویگا تجکو اللہ اوپر اوس حال کی نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَعَجَزْتُمْ إِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِأَمْرِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عقبہ بن مالک سی
کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کیا عاجز ہو تم جسوقت بھیجوں میں ایک شخص کو یعنی کردوں میں وسکو اوپر امیری پس بجالایا حکم میرا یعنی مخالفت کی امر
یا نہی میری کی یہہ کہ مقرر کرو جگہہ وسکی اوس شخص کو کہ کری کام میرا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جبکہ حکم کروں میں کسیکو یہہ کہ جاوی واسطی ایک کام کی
پس نجاوی وہ طرف اوسکی یا نہ بجالاوی وسکو پس معزول کرو اوسکو او مقرر کرو جگہہ وسکی اور امیر سبب مرمیری کی اور اسی قیاس پر جبکہ ظلم کری رعیت
پر اور نہ ادا کری حقوق اونکی جائز ہی اونکو یہہ کہ معزول کردیں وسکو اور قائم کردیں غیر وسکیکو جگہہ وسکی ع **وَذُكِرَ** حَدِيثُ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ
مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہی والمجاہد من جاہد نفسہ بیچ کتاب الایمان کی

الفصل الثالث تیسری فصل

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَمَرَّ رَجُلٌ
بِغَارٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِأَنْ يُقِيمَ فِيهِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلٰكِنِّي بُعِثْتُ
بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا
وَمَا فِيهَا وَلَمُقَامُ أَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِّينَ سَنَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہی ابی امامہ سی کہا نکلی ہم ساتھہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ ایک لشکر کی پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمین تہا کچھہ پانی اور ترکاری و سبزی پس کہا اوسنی اپنی دل میں کہ ٹہیرے
اوسمیں اور الگ ہو دنیا سی پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوسمیں پس فرمایا تحقیق میں نہیں بہیجا گیا ساتھہ دین یہودیت کی اور نہ ساتھہ دین
نصرانیہ کی کہ رہبانیت و مشقت کریں و ترک کریں اختلاط و لذات کو مطلقا و لیکن بہیجا گیا ہوں میں ساتھہ دین حنیفیہ کی کہ آسان ہی یعنی نہیں وسمیں حرج اور مشقت
زائد قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی وسکی ہاتھہ میں ہی البتہ جانا اول روز میں یا آخر روز میں بیچ راہ خدا کی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا میں ہے
اور البتہ کہرا ہونا ایک تمہارا بیچ صف کی یعنی صف قتال میں یا صف جماعت میں بہتر ہی ساٹھہ برس کے نماز وسکی سی یعنی تنہا نماز سی نقل کی یہہ احمد نی

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوٰى رَوَاهُ
النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ جہاد کیا بیچ راہ اللہ کی اور نیت
کی مگر ایک رسی کی پس واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی اگر حاصل ہونا ایک چیز حقیر کا ہی مدنظر جہاد میں کہی تو منافی خلاص
کی ہی اور اسمیں مبالغہ ہی بیچ قطع کرنی نظر کی غنیمت سی اور رغبت دلانی ہی اخلاص نیت پر بغیر آمیزش غرض دنیویہ کی حاصل یہہ کہ یہہ حد کمال کی ہی
والا پہلی گذر ہی چکا ہی کہ جائز ہی ساتھہ قصد کرنی جہاد کی قصد کرنا حصول غنیمت کا ۱۲ ح ع

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص راضی ہو ساتھہ اللہ کی از روی رب ہونیکی اور ساتھہ اسلام کی از روی دین ہونیکی اور ساتھہ محمد کی رسول ہونی پر واجب
ہی واسطی اوسکی بہشت پس عجب کیا بسبب ان کلمات کی ابو سعید نی اور کہا کہ یہہ کہیں ان کلمات کو مجھپر یا رسول اللہ پس پہیر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کلمات کو اوسپر پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز اور ہے کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالی بسبب اوسکی بندے کی لیے سو درجے بہشت مین درمیان ہر دو درجونکی ایسی مسافت ہے جیسی درمیان آسمان وزمین کے کہا ابو سعید نے کیا ہے وہ چیز یا رسول اللہ فرمایا وہ جہاد ہے بیچ راہ خدا کی جہاد ہے بیچ راہ خدا کی جہاد ہے بیچ راہ خدا کی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَّثُّ الْھَیْئَۃِ فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ ثُمَّ کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَاَلْقَاہُ ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِہٖ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلوارونکے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسی تمنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے یہہ یعنی سنا تمہارا اس حدیث کو بطریق جزم ویقین کے ہے کہا کہ ہان پس پھرا وہ شخص طرف یارون اپنے کی اور کہا پڑھتا ہون مین تمپر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان تلوار اپنی کا پس پھینک دیا اوسکو یعنی بارادہ اسکی کہ اب پھر کر نہین آنے کا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کی طرف دشمن کی پس مارا ساتھ اوسکی یہانتک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دروازے بہشت کی اخر یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی مین اسطرح کہ اوپر اوسکی تلوارین کفار کی اوٹھی ہوئین ہون سبب ہے داخل ہونے بہشت کا یہانتک کہ گویا دروازے بہشت کی موجود ہین ساتھ اوسکی ۰ ع **وعن** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ اِنَّہٗ لَمَّا اُصِیْبَ اِخْوَانُکُمْ یَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰہُ اَرْوَاحَھُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْھَارَ الْجَنَّۃِ تَاْکُلُ مِنْ ثِمَارِھَا وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مِنْ ذَھَبٍ مُعَلَّقَۃٍ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِیْبَ مَاْکَلِھِمْ وَمَشْرَبِھِمْ وَمَقِیْلِھِمْ قَالُوْا مَنْ یُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْیَاءٌ فِی الْجَنَّۃِ لِئَلَّا یَزْھَدُوْا فِی الْجَنَّۃِ وَلَا یَنْکُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اُبَلِّغُھُمْ عَنْکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَاتِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے یارون اپنے کی جبکہ شہید کیے گئے بھائی تمہارے دن احد کی کردائین اللہ نے روحین انکی بیچ پیٹون جانورون پرندون سبز رنگ کی آتے ہین بہشت کی نہرونپر کہاتے ہین میوے اوسکی مین سے اور ٹھکانا پکڑتے ہین طرف قندیلون سونیکی کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ سایہ عرش کی پس جب پائی ان شہیدون نے خوشی کہانے اپنے کی اور پینے اپنے کی اور خوابگاہ اپنے کی کہا کون خبر پہنچاوے بھائیون ہمارے کو ہماری طرف سے یہہ کہ ہم زندہ ہین بہشت مین تاکہ نہ بے رغبتی کرین بیچ حاصل کرنے بہشت کی یعنی بلکہ رغبت کرین بیچ حاصل کرنے درجات اوسکی کے اور سستی نہ کرین وقت لڑائی کی فرمایا اللہ تعالی نے مین پہنچاؤنگا خبر اونکو تمہاری طرف سے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیۃ اور نہ گمان کر داون لوگونکو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ اللہ کی مردہ بلکہ وہ زندہ ہین آخر آیات تک ۰

ف آگے احیاء کی باقی آیت یون ہے عند ربہم یرزقون فرحین بما اٰتٰہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِی الدُّنْیَا عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَجْزَاءٍ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْ یَاْمَنُہُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰی طَمَعٍ تَرَکَہٗ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دنیا مین اوپر تین طرح کے ہین ایک وہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کی اور رسول اوسکی کے پھر شک مین نہ پڑے اور جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کی اور جانون اپنی کی راہ خدا مین یعنی اس جماعت نے باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کے نفع پہنچایا خلق کو اور پاک کیا اونکو اور یہہ اشرف واعلی ہین مرتبہ مین اور دوسرا وہ شخص کہ امن مین ہین اوس سے لوگ اوپر مالون اپنے کی اور نفسون اپنے کی یعنی اگرچہ اوسنے نفع نہ پہنچایا لوگونکو لیکن ضرر بھی نہ پہنچایا

سبب اسکے کہ نڈر ہے اور نہ دیا اونکو غم ۰

اور برائی بہی نکی اور اختلاط کیا اور طمع مین نہ پڑا بہر وہ شخص کہ جسوقت جہانکتا ہی اور طمع کی چہوڑ دیتا ہی اوسکو واسطی اللہ عزوجل کی نقل کی یہہ حمید
نی **ف** یعنی جب وسکی دل مین آتا ہی کہ طمع کری چہوڑ دیتا ہی طمع کو واسطی خدا کی اور طلب رضا اوسکی اور اس جماعت نی اگرچہ اختلاف کیا ساتہہ لوگون کی
اور نزدیک تہا کہ طمع کری لیکن بچایا اوسکو اللہ تعالی نی اوس سی اور یہہ قسم ادنی ہی دو قسمون پہلی سی اور بعد اسکی اور اقسام ہین کہ مرتبہ اعتبار سی ساقط
ہین ۱۲ ح **وعن** عبد الرحمن بن ابی عمیرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من نفس مسلمۃ یقبضہا ربہا تحب ان
ترجع الیکم وان لہا الدنیا وما فیہا غیر الشہید قال ابن ابی عمیرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقتل
فی سبیل اللہ احب الی من ان یکون لی اہل الوبر والمدر رواہ النسائی اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمیرہ
سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کری اوسکی پروردگار اوسکا دوست رکہی یہہ کہ پہر کر آوی طرف تمہاری
اور ہووی واسطی اوسکی دنیا اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہی سوای شہید کی یعنی وہ دوست رکہتا ہی کہ پہر آوی دنیا میں اور مارا جاوی راہ خدا مین بسبب دیکہنی
اوسکی درجات عظیم اور ثواب کو کہا ابن ابی عمیرہ نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی ماری جانا میرا راہ خدا مین زیادہ دوست رکہا گیا ہی
طرف میری اس سی کہ ہوون مملوک و محکوم میری خیمی والی اور حویلیون کی رہنی والی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** مراد خیمی والونسی گنوار جنگلی ہین کہ خیمون مین رہتی ہین
اور مراد حویلیونکی رہنی والونسی رہنی والی شہر اور گاؤنکی ہین اور مراد تمام دنیا اور رہنی والی دنیا کی ہین ۱۲ ح **وعن** حسناء بنت معاویۃ
قالت حدثنا عمی قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من فی الجنۃ قال النبی فی الجنۃ والشہید فی الجنۃ والمولود فی الجنۃ
والوئید فی الجنۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی حسنا بیٹی معاویہ کی سی کہ کہا حدیث کی مجکو چچا میری نی کہا چچا نی کہ کہا مینی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کون ہوگا بہشت مین
فرمایا حضرت نی نبی ہوگی بہشت میں اور شہید ہوگی بہشت مین اور لڑکی ہونگی بہشت مین اور جیتی گاڑی گئی بہشت مین ہوگی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف**
مراد شہید سی مومن ہی بموجب قول اللہ تعالی کی والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم حاصل ہی یہہ کہ شہید عام ہی اس سی کہ ہو
حقیقۃ یا حکما اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکی مین داخل ہی کچا بچا ہی اور جیتی گاڑی گئی الخ جیسیکہ عادت کافرون کی تہی کہ جیتی لڑکیون
کو گاڑ دیتی تہی اور بعضی بیٹونکو بہی گاڑ دیتی تہی وقت تکلیف و تنگی کی اور شاید کہ تخصیص ذکر کی ساتہہ ان چار کی باعتبار فضل و شرف کی ہی اوپر دو اول کی اور
بسبب دخول جنت کی بغیر کسب و عمل کی بیچ دو اخیر کی ۱۲ ع ح **وعن** علی وابی الدرداء وابی ہریرۃ وابی امامۃ وعبد اللہ بن عمر
وعبد اللہ بن عمرو وجابر بن عبد اللہ وعمران بن حصین رضی اللہ عنہم اجمعین کلہم یحدث عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال من ارسل نفقۃ فی سبیل اللہ واقام فی بیتہ فلہ بکل درہم سبعمائۃ درہم ومن غزا بنفسہ
فی سبیل اللہ وانفق فی وجہہ ذلک فلہ بکل درہم سبعمائۃ الف درہم ثم تلا ہذہ الآیۃ واللہ یضاعف لمن یشاء
رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی علی اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین سی
راضی ہو اللہ ان سبا سی سب حدیث کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرمایا جو شخص کہ بہیجی خرچ بیچ راہ اللہ کی اور آپ رہی اپنی گہر مین پس
واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی سات سو درہم ہین اور جسنی جہاد کیا بذاتہ اللہ کی راہ مین اور خرچ کیا بیچ جہاد کی پس واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی سات لاکہہ درہم
ہین یعنی بسبب مشقت نفس اور خرچ کی مال کی پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہی ثواب کو جس کسیکی لیی کہ چاہتا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی +
وعن فضالۃ بن عبید قال سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشہداء
اربعۃ رجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذلک الذی یرفع الناس الیہ اعینہم یوم القیمۃ

هٰذا ورفع رأسه حتى سقطت قلنسوته فما ادری أقلنسوة عمر اراد أم قلنسوة النبي صلى الله عليه وسلم قال ورجل مؤمن
جيد الايمان لقي العدو كانما ضرب جلده بشوك طلح من الجبن اتاه سهم غرب فقتله فهو في الدرجة الثانية ورجل
مؤمن خلط عملا صالحا وآخر سيئا لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذلك في الدرجة الثالثة ورجل مؤمن اسرف
على نفسه لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذلك في الدرجة الرابعة رواه الترمذي وقال هذا
حديث حسن غريب اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ کہا سنا مینی عمر بن خطاب سی کہتی تہی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی
شہید چار طرحکی ہوتی ہین ایک شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ وہ شخص ہی کہ اوٹہاوینگی
لوگ طرف اوسکی آنکہین اپنی دن قیامت کی اسطرح یعنی مانند اوٹہانی سر میری کی اسطرح اور اوٹہایا سر اپنا یہانتک کہ گر پڑی ٹوپی اونکی کہا فضالہ کی نیچی کی
راوی نی پس نہین جانتا مین کہ آیا ٹوپی حضرت عمر کی مارادہ کی فضالہ نی یا ٹوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بسبب عالی رتبہ ہونی اوسکی لوگ اسطرح دیکہینگی فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سے باین صفت کہ گویا چہوئی گئی ہین اوسکی جلد مین کانٹی درخت خاردار کی
بسبب نامردی کی یعنی یہہ کنایہ ہی لہر جانی بالون کیسی بسبب ڈر نی اور اوسکا اپنی بدن کی ڈرسی آیا اوسکو تیر کہ مارنیوالا اوسکا معلوم نہین پس مار ڈالا اوسکو پس وہ
شخص بیچ دوسری درجی کی ہی یعنی بنسبت پہلی کی اور تیسرا شخص وہ مومن کہ عمل کیی کچہہ اچہی اور کچہہ بری ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہایا اللہ
تعالی کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ بیچ درجی تیسری کی ہی اور چوتہا شخص وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سی پس سچ
کر دکہلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ شخص بیچ درجی چوتہی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف سچا کر دکہایا اللہ کو لفظ
صدق ساتہہ تخفیف صاد کی ہی یعنی سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کی وہ چیز کہ عہد کیا ہی اللہ نی اوسپر اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید صاد کی ہی یعنی راست
گو کیا اللہ کو اوس شخص نی بسبب عمل اور شجاعت اپنی کی پس جہاد کیا اور صبر کیا اور امید رکہی ثواب حق کی اسلیی کہ اللہ تعالی نی تعریف کی مجاہدون کی
ساتہہ صبر اور طلب ثواب کی جب یہہ شخص لڑا اور صبر کیا طلب ثواب کی لیی پس گویا کہ تصدیق کی اللہ کی ساتہہ فعل اپنی کی اور حاصل اس تقسیم کا یہہ ہی کہ
شہید یا متقی شجاع ہی اور یہہ قسم اول ہی یا متقی غیر شجاع ہی اور یہہ قسم دوسری ہی یا شجاع غیر متقی ہی اور یہہ دو قسم کی ہین ایک وہ کہ کردار اوسکی مخلوط
ہین ساتہہ نیک و بدکی اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہین اور یہہ قسم تیسری ہی یا فاسق مسرف ہی پس سب اقسام مین حاصل ہوتی ہی تصدیق اللہ کی سوای
دوسری قسم کی اور اس تقریر سی معلوم ہوا کہ مراد ساتہہ تصدیق حق سبحانہ کی ثابت رہنا اور صبر اور طلب ثواب کی ہی کہ وصف کیا ہی اللہ تعالی نی مجاہدون
ساتہہ اوسکی اور خبر دی اوسی نی تصدیق بیچ وعدہ اجر و ثواب کی کہ وہ قسم ثانی سی بہی حاصل ہی اور باوجود اسکی ذکر نہین کی اسمین فافہم ح وعن
عتبة بن عبد السلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القتلى ثلاثة مؤمن جاهد بنفسه وماله في سبيل الله
فاذا لقي العدو قاتل حتى يقتل قال النبي صلى الله عليه وسلم فيه فذلك الشهيد الممتحن في خيمة الله تحت عرشه
لا يفضله النبيون الا بدرجة النبوة ومؤمن خلط عملا صالحا وآخر سيئا جاهد بنفسه وماله في سبيل
الله اذا لقي العدو قاتل حتى يقتل قال النبي صلى الله عليه وسلم فيه ممصمصة محت ذنوبه وخطاياه ان السيف
محاء للخطايا وادخل من اي ابواب الجنة شاء ومنافق جاهد بنفسه وماله فاذا لقي العدو قاتل حتى يقتل فذاك
في النار ان السيف لا يمحو النفاق رواه الدارمي اور روایت ہی عتبہ بن عبد سلمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگ کہ ماری جاتی ہین جہاد مین تین
طرحکی ہین ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتہہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی بیچ راہ اللہ کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی

بیچ حق اوس شخص کی کہ یہہ شہید آزمایش کیا گیا یعنی ساتہہ صبر کی جہاد کی شقتون بیچ رحمہ اللہ کی ہوگا بیچ حرم اوسکی یعنی بیچ حضور اور محل قرب اوسکی نہ بہت
زیادہ ہونگی اوس سی نبی مگر ساتہہ درجہ نبوۃ کی اور دوسرا شخص وہ مومن ہی کہ عمل کئی ملی جلی کچہہ اچہی کچہہ بری جہاد کیا ساتہہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی
بیچ راہ اللہ کی جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق اس شخص کی کہ یہہ شہادت ایک خصلت پاک کرنیوالی ہی کہ
مٹاتی ہی گناہوں اور خطاؤں اوسکیکو تحقیق تلوار بہت مٹانیوالی ہی خطاؤنکو اور داخل کیا جاویگا یہہ شخص جس دروازی بہشت کی سی چاہی اور تیسرا شخص
منافق کہ جہاد کیا ساتہہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ شخص بیچ دوزخ کی ہوگا اسواسطی کہ تلوار
نہیں مٹاتی نفاق کو نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** ابن عائذ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل فلما وضع
قال عمر بن الخطاب لا تصل علیہ یا رسول اللہ فانہ رجل فاجر فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الناس فقال ھل راٰہ
احد منکم علی عمل الاسلام فقال رجل نعم یا رسول اللہ حرس لیلۃ فی سبیل اللہ فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وحثی علیہ التراب وقال اصحابک یظنون انک من اھل النار وانا اشھد انک من اھل الجنۃ وقال یا عمر
انک لا تسئل عن اعمال الناس ولکن تسئل عن الفطرۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی ابن عائذ سی کہ کہا تشریف لی چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کے یعنی تاکہ نماز پڑہین اوسکی پس جبکہ رکہا گیا جنازہ کہا عمر
بن الخطاب نی کہ نہ نماز پڑہو تم اسپر یا رسول اللہ اسلیے کہ تحقیق یہہ شخص تہا فاسق پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف لوگونکی اور فرمایا کیا
دیکہا تہا اوسکو کسینی تم میں سی اوپر کام اسلام کی یعنی اوپر ایک کام کی کہ دلالت کری اسلام حقیقی پر پس کہا ایک شخص نی کہ ہان یا رسول اللہ نگہبانی کی تہی
اسنی ایکرات بیچ راہ خدا کی پس نماز پڑہی اوسپر حضرت نی اور ڈالی اوسپر مٹی یعنی وقت دفن کی اور فرمایا یار تیری گمان کرتی ہیں کہ تو دوزخیون میں سی ہی
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق تو بہشتیون میں سی ہی اور فرمایا ای عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگونکی عملونسی لیکن پوچہا جاویگا تو دین اسلام سی نقل
کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** دین اسلام سی یعنی اس چیز سی کہ دلالت کری اسلام پر شعار دین سی اور علامات یقین سی مقصود منع کرنا تہا حضرت
عمر کو اس چیز سی کہ جرات کی اوسپر اسلیے کہ اعتبار ساتہہ فطرۃ کی اور اعتماد اعتقاد پر ہی اور اللہ بہت رحم والا ہی بندون پر اور حاصل طیبی کی تقریر کا یہہ ہی چاہیے
ای عمر کہ خبر نہ کری تو ایسی جگہہ بجا اعمال موتی کی سی بلکہ چاہیے کہ خبر دیوی تو اعمال نیک سی جیسیکہ فرمایا اذکروا موتاکم بالخیر اور مقصود منع کرنا ہی حضرت
عمر کو اس چیز سی کہ جرات کی اوسپر یعنی خبر دینی فسق کی پر اسلیے کہ اعتبار فطرہ یعنی اسلام اور اعتقاد پر ہی اور باوجود اسکی ایک عمل اعمال اسلام سی ہی کیا
کہ کفایت کرتا ہی اسکو ۱۲ ح

باب اعداد آلۃ الجہاد

باب ہی بیچ تیاری اسباب جہاد کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر یقول واعدوا لھم ما استطعتم
من قوۃ الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی رواہ مسلم ــــ روایت ہی عقبہ
بن عامر سی کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسحال میں کہ وہ منبر پر تہی فرماتی تہی اور تیار کرو واسطی جنگ کافرونکی وہ چیز کہ کرسکو تم قوۃ سی
خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہی
واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ مراد قوۃ سی تیراندازی ہی اور بیضاوی وغیرہ نی کہا کہ قوۃ وہ چیز ہی کہ بسبب اوسکی قوۃ حاصل کری آدمی لڑائی میں اور
حضرت نی مراد قوۃ سی تیراندازی شاید اسلیے لی کہ یہہ قوی اور اسہل ہی بہ نسبت اور چیزونکی ۱۲ ح **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم الروم ویکفیکم اللہ فلا یعجز احدکم ان یلھو باسھمہ رواہ مسلم اور روایت ہی عقبہ سی کہا

کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی کہ فتح کیجاویگی تمپر روم اور کفایت کریگا تمکو اللہ یعنی شر روم کی سے پس سستے کرے ایک تمہارا کہیلنے سے
ساتہہ تیرون اپنے کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی اکثر لڑائی اہل روم کی ساتہہ تیراندازی کی ہی پس چاہیے کہ عادت کرو تم ساتہہ تیراندازی کی اور سیکہو اوسکو تا
قادر ہو اوپر جنگ اونکی اور لگا دیگی تمکو خدا تعالی لڑائی اونکی سے یا مراد یہہ ہے کہ ترک نہ کرو تیراندازی کو اور دوست رکہو اوسپر بعد فتح کی بہی اور مغرور نہو
ساتہہ اوسکی کہ روم فتح ہوا اب احتیاج اسکی نہیں رہی سلیے کہ احتیاج تیراندازی کی ہمیشہ ہے اگرچہ بیچ قتال روم کی حاجت اسکی نہ رہی بسبب حاصل ہونی فتح
کی اور تیراندازی کو لہو کہا باعتبار صورت کی اور واسطے رغبت دلانیکی اوسپر اسلیے کہ نفوس کی جبلت میں ہی میل کرنا لہو پر ۱۲ ح **وعنہ** قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا او قد عصی رواہ مسلم اور روایت ہی عقبہ سے کہ کہا سنا
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جسنے سیکہی تیراندازی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہین وہ ہم مین سے یعنی ہماری طریقہ پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اسنے
نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہین ہم مین سے یعنی نہین قریب ہم سے اور شمار کیا گیا زمرہ ہماری مین اور سیکہہ کر چہوڑ دینا اشد ہی بہ نسبت نہ سیکہنے کی اسلیے کہ وہ
نہ داخل ہوا زمرہ اونکی مین اور یہہ داخل ہوا پہر نکلا گویا اسنے نقصان دیکہا اسمین اور استہزا کیا ساتہہ اسکی اور یہہ سب اس نعمت پر بڑا کفران ہی کذا قالہ الطیبی
ع **وعن** سلمة بن الاکوع قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قوم من اسلم ینتضلون بالسوق فقال
ارموا بنی اسمعیل فان اباکم کان رامیا وانا مع بنی فلان لاحد الفریقین فامسکوا بایدیھم فقال ما لکم قالوا
وکیف نرمی وانت مع بنی فلان قال ارموا وانا معکم کلکم رواہ البخاری اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سے کہ کہا تشریف لائی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم سے اسحال مین کہ تیراندازی کر رہی تہی وہ آپسمین بیچ بازار کی پس فرمایا تیراندازی کرو اے اولاد اسمعیل کی یعنی عرب پس
تحقیق باپ تمہارے یعنی اسمعیل تہی تیرانداز اور مین ساتہہ بنی فلان کی ہون کہا واسطے ایک کی دو فرقہ مین سے یعنی دو فریق بنی اسلم کی کہ آپسمین تیراندازی
کر رہی تہی اونمین سے ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ مین انکی ساتہہ ہون پس بند کیے ہاتہہ اپنے فریق ثانی نے یعنی جنکی ساتہہ حضرت تہی اونکی مقابلہ مین جو تہی اونہون
نے ہاتہہ کہینچا تیراندازی سے پس فرمایا حضرت نے کیا ہوا تمکو یعنی کیون موقوف کی تیراندازی عرض کیا اونہون نے کسطرح سے تیراندازی کرین ہم اسحال مین کہ
آپ ساتہہ فلانی قوم کی ہین فرمایا تیراندازی کرو اور مین تم سبکی ساتہہ ہون نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** انس قال کان ابو طلحة یتترس
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بترس واحد وکان ابو طلحة حسن الرمی فکان اذا رمی تشرف النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فینظر الی موضع نبلہ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی ابو طلحہ بچاو کرتی تہی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ایک
سپر کی اور تہی ابو طلحہ خوب تیرانداز پس تہی ابو طلحہ جب تیر پہینکتی جہانکتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکہتی طرف جگہہ پڑنی تیر اوسکیکی کہ کسکو لگا نقل کی یہہ بخاری نے
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکة فی نواصی الخیل متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے برکت بیچ پیشانیون گہوڑونکی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** مراد پیشانی سے ذات ہی یعنی گہوڑونمین برکت ہی اسلیے کہ بسبب اونکی حاصل
ہوتا ہی جہاد کہ اوسمین خیر دنیا و آخرت کی ہی ۱۲ ع **وعن** جریر بن عبد اللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوی
ناصیة فرس باصبعہ وھو یقول الخیل معقود بنواصیھا الخیر الی یوم القیمة الاجر والغنیمة رواہ مسلم اور روایت ہی
جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ دیتی بال پیشانی ایک گہوڑیکی کو ساتہہ انگلی اپنی کی اسحال مین کہ فرماتی تہی گہوڑی
بندہی ہی بیچ پیشانیون اونکی بہلائی روز قیامت تک یعنی اسلیے کہ حاصل ہوتا ہی بسبب اونکی جہاد کہ اوسمین خیر دنیا اور آخرۃ کی ہی جیسا کہ فرمایا ثواب آخرۃ
کا اور غنیمت دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرسا فی سبیل اللہ

اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقًا بِوَعْدِہٖ فَاِنَّ شِبَعَہٗ وَرِیَّہٗ وَرَوْثَہٗ وَبَوْلَہٗ فِیْ مِیْزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی باندہی گہوڑا بیچ راہ خدا کی بسبب ایمان لانی کی ساتھ خدا کی یعنی خالصۃً للہ اور واسطی بجالانی امر اوسکی کی اور بسبب سچ جاننی وعدہ اوسکی کی یعنی ساتھہ ثواب عظیم کی پس تحقیق سیری اور سیرابی اوسکی اور لید اوسکی اور پیشاب وسکا تولیجاوینگی میزان اعمال وسکی میں دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مراد سیری اور سیرابی سی یہاں وہ چیزیں ہیں کہ جنسی پیٹ بہرتا ہی جانور کا اور سیراب ہوتا ہی یعنی گہانس دانہ پانی وغیرہ پس یہہ چیزیں بہی داخل وسکی اعمال میں ہونگی ثواب ملنی میں اور ثواب انکا بہی وسکی میزان اعمال میں تولا جاویگا ۱۲ ح **وعنہ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ وَالشِّکَالُ اَنْ یَّکُوْنَ الْفَرَسُ فِیْ رِجْلِہِ الْیُمْنٰی بَیَاضٌ وَفِیْ یَدِہِ الْیُسْرٰی اَوْ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی وَرِجْلِہِ الْیُسْرٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی شکال کو بیچ گہوڑی کی اور شکال یہہ ہی کہ ہووی گہوڑا اسطرحکا کہ بیچ داہنی پانون وسکی کی اور بیچ بائین ہاتہہ وسکی کی سفیدی ہو یا بیچ داہنی ہاتہہ اور بائین پانون وسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** راوی نی تو تفسیر شکال کی اسطرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کی گہوڑی میں یہہ ہی کہ تین پانون گہوڑی کی سفید ہوں اور ایک ہم رنگ تمام بدن کی یا بالعکس یعنی ایک پانون سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کی اور شکال اصل میں وس رسّی کو کہتی ہیں کہ جسی پانون چارپائی کی باندہتی ہیں پس اسطرحکی گہوڑی کو تشبیہ دی ساتہہ اسکی اور اسطرحکی گہوڑی کو مکروہ رکہا از راہ تفاول کی کہ وہ بصورت مشکول کی ہی اور ممکن ہی کہ تجربہ سی معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گہوڑا اصیل نہوتا ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر باوجود اسکی سفیدی پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہی کراہت ۱۲ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَاَمَدُھَا ثَنِیَّۃُ الْوَدَاعِ وَبَیْنَھُمَا سِتَّۃُ اَمْیَالٍ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَبَیْنَھُمَا مِیْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسابقت کی درمیان اون دو گہوڑون کی کہ اضمار کیی گئی تہی حفیا سی اور انتہا اوس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تہا اور درمیان حفیہ اور ثنیۃ الوداع کی فاصلہ ہی چہہ کوس کا اور مسابقت کی درمیان ون گہوڑونکی کہ نہیں اضمار کیی گئی تہی ثنیۃ الوداع سی مسجد بنی زریق تک اور درمیان ون دونونکی فاصلہ ہی ایک کوس کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مسابقت کہتی ہیں اسکو کہ دو شخص گہوڑی دوڑاتی ہیں کہ دیکہیں کون آگی نکل جاوی اور اضمار اسکو کہتی ہیں کہ گہوڑیکو خوب گہانس کہلاتی ہیں تا قوی و فربہ ہو بعد ازان کم کرتی جاتی ہیں گہانس کو اور اوسکی خوراک پر لاٹہراتی ہیں اور ایک مکان میں بند کر کر گردنیان ڈالتی ہیں کہ وہ گرم ہوتا ہی اور عرق لی آتا ہی اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہی تو سبک ہو جاتا ہی گوشت وسکا اور قوی ہوتا ہی راہ چلنی میں اور حفیا نام ایک موضع کا ہی چند کوس پر مدینہ سی اور ثنیۃ الوداع نام ایک پہاڑ کا ہی کہ اہل مدینہ مسافرونکو وہان تک پہنچانیکو جاتی تہی ۱۲ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَتْ نَاقَۃٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُسَمَّی الْعَضْبَاءَ وَکَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَہٗ فَسَبَقَھَا فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی اونٹنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نام رکہا گیا تہی عضبا اور نہیں پیچہی چہوڑی جاتی تہی یعنی جس اونٹ سی مقابلہ کرتی دوڑنی میں وس سی آگی بڑہ جاتی پس آیا ایک اعرابی بیچ اونٹ پر پس بڑہ گیا اوسکا اونٹ اس اونٹنی سی پس سخت غم ہوا اوسکا مسلمانونپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق امر ثابت ہی اللہ پر یہہ کہ نہیں بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سی مگر کہ پست کر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** عضبا کہتی ہیں وس اونٹنی کو کہ کان وسکی کٹی یا چری ہون اور یہہ تہی اونٹنی حضرت کی ہی کہ اسکو قصوا بہی کہتی تہی یا یہہ اور تہی اسمین دو قول ہیں اور وہ اونٹنی حضرت کی کان کٹی یا کان چری نہ تہی ولیکن خلقی ہی کان وسکی چہوٹی تہی اور قعود اونٹ

جوان کو کہتی ہین کہ نیا سواری مین لگا ہوا اور لائق سواری کی ہوا ہوا اور ادنی اوسکی دو برس ہین چہہ برس تک بعد ازان اوسکو جمل کہتی ہین + ع ح +

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيْ بِهٖ وَمُنْبِلَهٗ فَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسِهٖ وَتَادِيْبَهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَاَتَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهٗ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اللہ داخل کرتا ہی بسبب ایک تیر کی یعنی تیر پہینکنے کی کفار پر تین شخصونکو بہشت مین ایک بنانی والی اوسکیکو کہ امید رکہی بیچ پیشہ اپنی کی ثواب کی یعنی بناوی بہ نیت اسکی کہ جہاد مین کام آوی اور دوسری تیر پہینکنے والیکو یعنی جہاد مین اور تیسری دینی والی تیر کیکو یعنی بیچ ہاتہہ تیر انداز کی خواہ اپنا تیر دی خواہ اوسکا خواہ پہلی دی یا لشانی پر سی اوٹہا کر پس تیر اندازی کرو اور سواری کرو گہوڑونپر یعنی سیکہو سواری اور تیر اندازی تمہاری بہت پیاری ہی طرف میری سوار ہونی سی جو چیز کہ کہیلی ساتہہ اوسکی آدمی باطل در نا روا ہی مگر تیر اندازی کرنی کمان سی اور ادب سکہانا اپنی گہوڑیکو اور کہیلنا اپنی بیوی سی پس تحقیق یہہ چیزین حق ہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابوداود اور دارمی نی یہہ کہ اور جو شخص چہوڑ دی تیر اندازی بعد سیکہنی اوسکیکی بسبب بیزار ہونیکی اوس سی پس تحقیق وہ تیر اندازی ایک نعمت ہی کہ چہوڑ دیا اوسکو یا فرمایا کہ کفران کیا اوس نعمت کا **ف** یہہ چیزین حق ہین اور انہین کی حکم مین ہی ہر چیز کہ مدد ہو حق پر خواہ قبیلہ علم سی ہو خواہ عمل سی جبکہ ہوا مور مباحہ سی مانند مسابقت کی پیادہ پا اور گہوڑی اور اونٹ پر وغیر ذلک + ع

وعن اَبِیْ نَجِیْحِ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عَدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ وَالنَّسَائِيُّ الْاَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَدَلَ فِي الْاِسْلَامِ اور روایت ہی ابی نجیح سلمی سی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ پہینکی تیر بیچ راہ اللہ کی یعنی ماری کافرکو پس وہ واسطی اوسکی ایک درجہ بڑا ہی بہشت مین اور جو شخص کہ پہینکی تیر بیچ راہ اللہ کی یعنی لگی کافرکو یا نہ لگی پس وہ واسطی اوسکی برابر دہ آزاد کرنیکی ہی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا اسلام مین بیچ کا بڑہا یا واسطی اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کیا ابوداود نی پہلا جملہ یعنی من بلغ بسہم فی سبیل اللہ اور نسائی نی جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونون بیچ بیان فضیلت تیر کی ہین اور ترمذی نی دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی ہی جو شخص کہ بوڑہا ہو بیچ راہ اللہ کی بدلی فی الاسلام کی **ف** بوڑہا ہوا الخ اسی معلوم ہوا کہ منع ہی چنا سفید بالونکا دیکہا ابو یزید نی آئینہ مین منہ اپنا اور کہا ظہر الشیب ولم یظہر العیب وما اوری ما فی الغیب اور ضمیر فی روایتہما کی پہیرنی طرف نسائی اور ترمذی کی صحیح نہین باوجودیکہ دونون قریب ہین مذکور اسلیے کہ نسائی نی تیسرا جملہ نہین روایت کیا ہی پس معنی یہہ ہین کہ بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی لیکن اسمین بہی ایک اشکال لازم آتا ہی کہ روایت بیہقی کی مین جلسیکہ اوپر مذکور ہوا انہا ہی فی الاسلام ہی جواب سکا یہہ کہ معنی اسکی یہہ ہین وفی روایۃ للبیہقی والترمذی یعنی ایک روایت بیہقی اور ترمذی مین یون ہی + ع +

وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی لینا مال کا ساتہہ مسابقت کی مگر بیچ تیر چلانی کی یا اونٹ دوڑانی مین یا گہوڑی دوڑانی مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** سبق اوس مال کو کہتی ہین کہ گہڑ دوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوی اور ظاہر اسکی

سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ نہین لینا مال کا ساتہہ مسابقت کی مگر ان تین چیزون مین اور بعضی فقہا نی لاحق کیا ہی ساتہہ اونکی اون چیزونکو کہ اسباب جہاد سی ہین جیسیکہ گدہا اور خچر پس حکم گہوڑی کی ہین اور فیل پس حکم اونٹ کی ہی اور جو چیز کہ اسباب جہاد سی ہی اوسکی مسابقت مین شرط کرنا مال کا واسطی رغبت دلانیکی ہی جہاد مین بخلاف اون چیزونکی کہ اسباب جہاد سی نہین مانند کبوتربازی وغیرہ کی اوسمین مسابقت اور لینا مال کا اوسپر جائز نہین اور بعضون نی پیادہ پاکی مسابقت کو اور بعضون نی مسابقت کو ساتہہ پتہر پہینکنی کی بہی لاحق کیا ہی بسبب ہونی اونکی بیچ معنی تیر کی اور جاننا چاہیی کہ یہہ شرط کرنی مال کی مسابقت مین معنی قمار کی ہین اسلیی کہ اوسمین خطرہ ہی بیچ ملک کی اور تردد ہی بیچ فائدہ اور نقصانکی اور یہی معنی ہین قمار کی مگر یہہ کہ مال شرط کیا جاوی امام کی طرف سی یا اور تیسری شخص کی طرف سی کہ وہ کہین جو کوئی بڑہ جاوی مجہپر اوسکی لیی اسقدر مال ہی یا مال ایک جانب سی ہو دونون مین سی جیسیکہ کہی اگر بڑہ جاوی تو مجہپر تو تیری لیی اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاؤنمین میری لیی کچہہ نہین ہی تجہپر اور اگر دونون طرف سی ہو جیسیکہ کہی اگر بڑہ جاؤنمین میری لیی تجہپر اسقدر ہی اور اگر تو بڑہ جاوی تو مجہپر تیری لیی اسقدر ہی یہہ جائز نہین اسلیی کہ حقیقت قمار کی ہی مگر بسبب داخل ہونی محلل کی جیسیکہ حدیث آئندہ مین آتا ہی

ع ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ فَاِنْ کَانَ یُؤْمَنُ اَنْ یُّسْبَقَ فَلَا خَیْرَ فِیْہِ فَاِنْ کَانَ لَا یُؤْمَنُ اَنْ یُّسْبَقَ فَلَا بَاسَ بِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ یَعْنِیْ وَھُوَ لَا یَامَنُ اَنْ یُّسْبَقَ فَلَیْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ یُّسْبَقَ فَھُوَ قِمَارٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل کری ایک گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی پس اگر ہو تیسرا گہوڑا اسطرح کا کہ امن مین کیا جاتا ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی یعنی بلکہ معلوم ہی کہ آگی ہی بڑہ جاوی گا بسبب ہونی اوسکی تیزرو پس نہین بہلائی اوسمین اور اگر نہ امن کیا جاوی اسی کہ سبقت کیا جاوی پس نہین مضائقہ ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور بیچ روایت ابی داود کی کہا جو شخص کہ داخل کری گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی یعنی ایسا گہوڑا ہو کہ نہ امن مین ہو اسی کہ سبقت کیا جاوی پس نہین ہی قمار اور جو شخص کہ داخل کری گہوڑی کو درمیان دو گہوڑون کی اور تحقیق امن مین ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی پس وہ قمار ہی **ف** جو شخص کہ داخل کری الخ یہہ صورت تحلیل کی ہی اور محلل وہ ہی کہ لاوی گہوڑی کو درمیان اون دو گہوڑون کی کہ نکلی ہین دوڑنی کی لیی اور شرط جانبین سی کی ہی اور عقد قمار ہو لی ہی پس درلاوی گہوڑا البتہ شرط اسکی کہ اگر گہوڑا تیسرا بڑہ گیا لیویگا دونون سی اور اگر پیچہی رہ گیا نہین اوسپر کچہہ اور یہہ محلل بسبب اسکی ہوا کہ بسبب اوسکی عقد قمار سی نکلتا ہی کہ پہلی شرط جانبین سی تہی اور اب ایک جانب سی پس اگر محلل بڑہ جاوی اون دونون سی لیوی مال مشروط اونسی اور اگر وہ دونون بڑہ جاوین اوسی نہ دیوی اونکو اور دونون مین جو ایک دوسری سی بڑہ جاویگا اوسکو لینا جائز ہوگا دوسری سی اور کہا مظہر نی کہ محلل کو چاہیی کہ ایسی گہوڑی پر سوار ہو کہ مانند گہوڑی اون دونون کی ہووی یا قریب اونسی دوڑنی مین پس اگر ہوگا گہوڑا محلل کا تیزرو اسطرح کا کہ وہ جانتا ہی کہ اون دونون کی گہوڑی میری گہوڑی سی نہیں بڑہ سکتی کی نہین جائز بلکہ ہونا نہ ہونا اوسکا برابر ہی اور اگر نہین جانتا ہی یقینا کہ میرا گہوڑا بڑہ جاویگا اون دونونکی گہوڑونسی یا نہین جانتا ہی کہ میرا گہوڑا پیچہی رہ جاویگا تو جائز ہی حاصل یہ کہ اگر محلل کا گہوڑا ایسا ہی کہ احتمال بڑہ جانی اور نہ بڑہ جانی کا رکہتا ہی تو جائز ہی والا نہین جائز ع ح ⁂ والد ر **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ یَحْیٰی فِیْ حَدِیْثِہٖ فِی الرِّھَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مَعَ زِیَادَۃٍ فِیْ بَابِ الْغَصْبِ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نہین ہی جلب اور نہ جنب یاد کیا یحیی نی بیچ حدیث اپنی کی لفظ فی الرہان کو یعنی کہا لا جلب لا جنب فی الرہانِ اور مراد رہان سی بہی مسابقت اور شرط کرنی ہی گہڑ دوڑ مین نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی ساتہہ زیادتی بعض الفاظ اور معانیکی بیچ باب غصب کی **ف** جلب کوۃ مین یہہ ہی کہ زکوۃ لینی والا دور اوترے زکوۃ دینی والونسی اور حکم کرے اونکو کہ مواشی یہان میری پاس لی آؤ اور جنب یہہ کہ مال والی اپنی موضع سی دور جا بیٹہین اور زکوۃ لینی والیکو مشقت مین ڈالین تا وہ وہین جاوی پس یہہ دونون مکروہ و ممنوع ہین اور جلب گہڑ دوڑ مین یہہ کہ ایک شخص کو پیچہا اپنی گہوڑی کی لگا لیوی کہ گہوڑیکو ڈانٹتا رہی تا وہ آگی بڑہ جاوی اور جنب یہہ کہ ایک اور گہوڑا بیچ پہلو گہوڑی اپنی کی رکہی اور جب گہوڑا سوار کا تہک جاوی تو اوس گہوڑی پر سوار ہو لے یہہ بہی منع ہی ۱۲ ع ح

وعن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الخیل الادہم الاقرح الارثم ثم الاقرح المحجل طلق الیمین فان لم یکن ادہم فکمیت علی ہذہ الشیۃ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہترین گہوڑونکا گہوڑا سیاہ ہی کہ بیچ پیشانی اوسکی تہوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پہر وہ گہوڑا بہتر ہی کہ جسکی پیشانی پر تہوڑی سی سفیدی ہو اور ساتہہ پاؤن سفید ہون لیکن دایان ہاتہہ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت اوپر اسی علامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** کمیت اوس گہوڑی کو کہتی ہین کہ دم اور عیال اوسکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوپر اسی علامت کی یعنی جو کہ سیاہ گہوڑی مین ذکر کی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی ۱۲ ع

وعن ابی وہب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بکل کمیت اغر محجل او اشقر اغر محجل او ادہم اغر محجل رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تمکو گہوڑا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پاؤن کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پاؤنکا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پاؤنکا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** اشقر کہتی ہین گہوڑی سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر مین یہہ ہی کہ کمیت کی دم اور عیال سیاہ ہوتی ہی اور اشقر کی سرخ ۱۲ ع ح

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل فی الشقر رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برکت گہوڑونکی بیچ گہوڑون سرخ رنگ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی

وعن عتبۃ بن عبد السلمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقصوا نواصی الخیل ولا معارفہا ولا اذنابہا فان اذنابہا مذابہا ومعارفہا دفاؤہا ونواصیہا معقود فیہا الخیر رواہ ابوداود اور روایت ہی عتبہ بن عبد سلمی سی یہہ کہ اونسی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ کترو بال گہوڑون کی پیشانیونکی اور نہ عیالین اونکی اور نہ دمین اونکی اسلیکی دمین اونکی چوریان اونکی ہین کہ اونسی مکہیان اوڑاتی ہین اور عیالین اونکی سبب گرم ہونی اونکی ہین اور اونکی پیشانیونکی بالونمین بندہی ہی بہلائی نقل کی یہہ ابوداود نی

وعن ابی وہب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتبطوا الخیل وامسحوا بنواصیہا واعجازہا او قال اکفالہا وقلدوہا ولا تقلدوہا الاوتار رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی باندہ رکہو گہوڑی اور ہاتہہ پہیر اکرو اونکی پیشانیون پر اور اونکی پیٹہون پر یا فرمایا بدلی اعجازہا کی اکفالہا معنی ایک ہی ہین اور گنڈہی باندہو اونکی گردنونمین اور نہ باندہو اونکی گردنونمین چلی کمان کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** باندہ رکہو یہہ کنایہ ہی فربہ کرنی اونکی سی جہاد کی لیی اور ہاتہہ پہیرنی سی مقصود صاف کرنا اونکا ہی گرد و غبار سی اور پہچاننا حال فربہی اونکا ہی اور اسی انس و راحت بہی حاصل ہوتی ہی اونکو اور عادت جاہلیت کی تہی کہ چلی کمان کی گہوڑونکی گردنونمین باندہتی تہی تا نظر نہ لگی اسی منع فرمایا واسطی تنبیہ کرنیکی اسپر کہ یہہ رد تقدیر نہین کرتا یا اسلیے کہ

کلانہی ہی وکا :: ح ع **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدًا مامورًا ما اختصنا دون الناس
بشیء الا بثلث امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناکل الصدقۃ وان لا ننزی حمارًا علی فرس رواہ
الترمذی والنسائی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندی امر کیی گئی نہین خاص کیا ہمکو سوای لوگونکی ساتہہ
کسی چیز کی مگر ساتہہ تین چیزونکی حکم کیا ہمکو یہہ کہ پورا کرین ہم وضو کو اور یہہ کہ نہ کہاوین ہم صدقہ اور یہہ کہ نہ جست کرواوین ہم گدہون کو گہوڑیون پر نقل کی
یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** امر کیی گئی کہ کرتی تہی جو کچہہ حکم کیی جاتی تہی خدا تعالی کی طرف سی اور حکم نہین کرتی تہی ساتہہ کسی چیز کی اپنی طرف سی اور
اپنی خواہش نفس سی او مخصوص نہین کرتی تہی کسیکو ساتہہ کسی چیز کی احکام سی کہ چاہتی حتی کہ اہل بیت کو کہ احص و اقرب تہی جبکہ کہا کہ نہین خاص کیا
ہمکو الخ اور نہ جست کرواوین ہم الخ تا پیدا ہو اوس سی خچر اسی منع سیلیی کیا کہ لازم آتا ہی قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلی اچہی چیز کی سیلیی کہ خچر نہین
کام آتا جہاد وغیرہ مین پس یہہ مکروہ ہی اور اگر کہا جاوی کہ خاص کرنا بیچ نہی کی کہانی صدقہ سی تو ظاہر ہی لیکن حکم کرنا ساتہہ پورا کرنی وضو کی اور نہی
جست کروانی گدہی کی سی گہوڑی پر شامل ہی سب امت کو خاص ہونا ان کو کیا معنی جواب یہہ کہ مراد لازم اور واجب کرنا ہی نیز کہ اہل بیت ہین یا تاکید اور
مبالغہ منظور ہی انکی حق مین اور اسحدیث مین رد بلیغ ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین خاص کیا حضرت نی اپنی اہل بیت کو ساتہہ علوم مخصوصہ کی اور مثل اسکی وہ حدیث
ہی کہ اوپر گذری حضرت علی ؓ سی جبکہ پوچہی گئی ہل عندکم شئی لیس فی القران فقال والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ ما عندنا الا ما فی القران الا فہما یعطی الرجل
فی کتابہ وما فی الصحیفۃ الحدیث :: ح ع **وعن** علی قال اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغلۃ فرکبہا
فقال علی لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ہذہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک
الذین لا یعلمون رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی حضرت علی ؓ سی کہا ہدیہ بہیجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خچر پس سوار ہوئی اوسپر
پس کہا حضرت علی ؓ نی اگر جست کرواوین ہم گدہونکو گہوڑیونپر پس ہوون واسطی ہماری مانند ان خچرونکی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کرتی ہین یہہ وہ شخص
کہ نہین جانتی ہین نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** نہین جانتی یعنی یہہ کہ چہوڑنا گہوڑی کا گہوڑی پر بہتر ہی اسی واسطی اوس چیز کی کہ ذکر کیی گئی منافع
اوسکی یا نہین جانتی احکام شریعت کی اور نہین راہ پاتی طرف اوس چیز کی کہ وہ اولی ہی انکی لیی اور اسمین نہی ہی جست کروانی گدہی کی سی گہوڑی پر اور یہہ
نہی کراہت کی لیی ہی :: ع ح **وعن** انس قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ رواہ الترمذی
وابوداود والنسائی والدارمی اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ٹوپی قبضہ تروار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی سی نقل کی یہہ ترمذی
اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی زیور تروار کا ساتہہ تہوڑی سی چاندی کی اور اسیطرح
کمربند سونیکا نہین جائز کسی مین ہی :: **وعن** ہود بن عبد اللہ بن سعد عن جدہ مزیدۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوم الفتح وعلی سیفہ ذہب وفضۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ہود بن عبد اللہ
بن سعد سی کہ نقل کی دادا اپنی سی کہ مزیدہ ہی کہا آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کی اسحال مین کہ اونکی تروار پر تہا سونا اور چاندی نقل کی یہہ
ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یہہ حدیث لائق دلیل پکڑنی کی نہین بیچ جائز ہونی استعمال سونی کی ہتیار مین سیلیی کہ سند اسکی قوی
نہین :: ع **وعن** السائب بن یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم احد درعان قد ظاہر بینہما رواہ
ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی سائب بن یزید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تہین دن احد کی دو زرہین کہ ایک کو دوسری پر پہن لیا تہا نقل
کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی مبالغہ کرنا اسباب جہاد مین اور یہہ منافی توکل کی نہین :: ع **وعن** ابن

عباس قال كانت راية نبي الله صلى الله عليه وسلم سوداء ولواءه أبيض رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی
ابن عباس سی کہ کہا تہا بڑا نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چہوٹا نشان اونکا سفید نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وعن موسى
بن عبيدة مولى محمد بن القاسم قال بعثني محمد بن القاسم إلى البراء بن عازب يسأله عن راية رسول الله صلى الله عليه و
سلم فقال كانت سوداء مربعة من نمرة رواه أحمد والترمذي وأبو داود اور روایت ہی موسی بیٹی عبیدہ مولی محمد بن
قاسم کی سی کہ کہا بہیجا مجکو محمد بن قاسم نی طرف برا ابن عازب کی درحالیکہ پوچہتا تہا محمد برا سی نشان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پس کہا برا
نی کہ تہا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اوسکا چوکور تہا قسم نمرہ کی سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی ف مراد سیاہ رنگ سی یہہ ہی کہ غالب
رنگ اوسکا سیاہ تہا کہ دور سی سیاہ معلوم ہوتا تہا نہ سیاہ رنگ خالص اسلیے کہ کہا نمرہ سی اور نمرہ اوس کملی کو کہتی ہین کہ اوسمین خط سیاہ اور سفید ہوتی
ہین مشابہت دی اوسکو ساتہہ نمر یعنی چیتہ کی * ع ح وعن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة ولواءه أبيض
رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکہ مین یعنی دن فتح
مکہ کی اسحال مین کہ نشان آپکا سفید تہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن أنس قال لم يكن شيء أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد النساء من الخيل رواه النسائي روایت ہی انس
سی کہ کہا نہین تہی کوئی چیز محبوب طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد عورتونکی گہوڑون سی یعنی جہاد کیلیے نقل کی یہہ نسائی نی وعن
علي قال كانت بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم قوس عربية فرأى رجلا بيده قوس فارسية قال ما هذه ألقها
وعليكم بهذه وأشباهها ورماح القنا فإنها يؤيد الله لكم بها في الدين ويمكن لكم
في البلاد رواه ابن ماجة اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا تہی بیچ ہاتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان عربی پس دیکہا ایک
شخص کو کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی کمان فارسی فرمایا کیا ہی یہہ ڈالدی اسکو اور لازم ہی تمکو اسطرح کی کمان کہنی یعنی عربی اور مانند اسکیکی یعنی جیسی نیزہ مین
اور لازم ہی تمکو نیزی کامل پس تحقیق قصہ یہہ ہی کہ مدد کریگا اللہ تمہاری بسبب انکی دین مین اور جما دیگا تمکو شہر دشمن نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف
گویا اون صحابی نی دیکہا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار کیا اوسکو کمان عربی پر یہہ گمان کیا کہ وہ بہت مددگار ہی لڑائی مین اور فتح ہونی شہرون
کی مین پس ارشاد کیا حضرت نی اوسکو کیون نہین ہی کہ جسطرح تو خیال کرتا ہی بلکہ نصرت دیتا ہی اللہ تعالی دین مین جسکو چاہتا ہی اور نصرت اوسکی طرف
سی اور ساتہہ قوت و قدرت اوسکی کی ہی نہ ساتہہ قوت تمہاری کی اور قوت ساز و سامان تمہاری کی * ع ح

باب آداب السفر

باب ہی بیچ بیان آداب سفر کی ف خواہ سفر جہاد کا ہو یا حج کا یا سوائی انکی کا اور آداب سفر کی بہت ہین بعضی اسطرحکی ہین کہ رعایت اونکی
پہلی سفر سی کرنی چاہیی اور بعضی درمیان سفر کی اور بعضی بعد از رجوع کی چنانچہ کتاب احیاء العلوم مین خوب تفصیل سی بیان کی ہین مترجم

الفصل الأول فصل پہلی

عن كعب بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم الخميس في غزوة تبوك وكان يحب
أن يخرج يوم الخميس رواه البخاري روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جمعرات کی دن بیچ غزوہ تبوک
کی اور تہی حضرت دوست رکہتی یہہ کہ نکلین دن جمعرات کی یعنی سفر جہاد کیلیی نقل کی یہہ بخاری نی ف تبوک نام ایک موضع کا ہی شام مین ایک مہینی کی راہ ہی مدینہ سی اور
غزوہ تبوک سنہ نو مین تہا اور یہہ آخری غزوہ حضرت کا ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابو داود کی کعب بن مالک سی نقل کی ہی کہ کم تہا کہ باہر نکلین حضرت سفر کیلیی مگر
روز پنجشنبہ کی جسوقت کہ جہاد کیلیی جاتی اور پنجشنبہ کی نکلنی مین کئی احتمال ہین ایک یہہ کہ یہہ دن مبارک ہی دوسری یہہ کہ اسمین اعمال بندونکی طرف اللہ تعالی کی

پس جانا حضرت نے کرچڑہا یا جاوے آج عمل جہاد کہ افضل اعمال ہے اور دوسری یہہ کہ خمیس یعنی لشکر کی ہے پس اسمین تفاول ہی ساتہہ اسکی کہ فتح پاوین لشکر
پر کہ اوسکی طرف جاتی ہین واللہ اعلم جو کچہہ کہ موافق سنت نبوی کی ہی اور مدار اوپر استخارہ اور تفویض اور توکل کی ہی اور سلف سی اصلا منقول نہین کہ
اتباع احکام نجوم اور اختیار ساعت بحکم نجوم کرتی ہون امیر المومنین حضرت علی رض سی منقول ہی کہ کسی نی اونکی پاس کسیکو کہا کہ فلانی روز جا
اور فلانی روز نجا فرمایا اگر شمشیر میری ہاتہہ مین ہوتی تو مارتا مین گردن تیری رہتی تہی ہم بیچ خدمت ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
نہ سنا ہمنی نزدیک اونکی کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانی روز مسافرت کرنی چاہیی اور فلانی روز نہ کرنی چاہیی اور جو کچہہ کہ قمر در عقرب اور محاق حضرت علی ع
سی روایت کرتی ہین صحت کو نہین پہنچا * ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ
مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانین
آدمی وہ چیز کو کہ تنہا سفر کرنی مین ہی اوسقدر کہ جانتا ہون مین نہ چلی سوار رات کو تنہا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اوس چیز کو یعنی ضرر دینی اور دنیوی
کو ضرر دینی یہہ ہی کہ بسبب تنہائی کی جماعت نہین میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہہ ہی کہ کوئی غمخوار و مددگار نہین ہوتا اور قید سوار کی اور رات کی
اسلیی لگائی کہ سوار کو بہ نسبت پیادہ کی خطر زیادہ ہوتا ہی خصوصا رات کو * ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین ساتہہ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین کتا ہو یا گہنٹا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد فرشتون سی فرشتی رحمت کی ہین نہ کتبہ اور
حفظہ اور مراد کتی سی وہ کتا ہی کہ نگہبانی کی لیی نہو پس کتا رکہنا پاسبانی کی لیی اور محافظت مواشی کی لیی مباح ہی اور جرس اوسکو کہتی ہین کہ
جانور وغیرہ کی گلی مین باندہا جاتا ہی اور آواز کرتا ہی یعنی گہنٹا اور گہنگرو اور سبب اوسکی منع ہونیکا یہہ ہی کہ مشابہ ہاتہہ ناقوس کی ہی اسلیی
کہ اونکی لٹکانی کی چیزونمین ہی کہ منع ہی لٹکانا اونکا بسبب کراہت آواز اونکی اور موید ہی اسکا قول حضرت کا کہ آگی آتا ہی مزامیر الشیطان
اور شرح السنہ مین روایت کیا گیا ہی کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ پاس آئی اوس حال مین کہ اوسکی پاؤن مین گہنگرو باجا بجتی تہی کہا حضرت عائشہ نی کہ نکالو
میری پاس سی تفرقہ کرنیوالی ملائکہ کی کو اور فرمایا حضرت نی کہ ساتہہ ہر جرس کی شیطان ہی * ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گہنٹا مزامیر الشیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی
ف مزامیر جمع مزمار کی ہی مزمار کہتی ہین نی کو کہ بجائی جاتی ہی اور مراد مزمیر کہتی ہین گانیکو ساتہہ نی کی اور مزامیر بلفظ جمع اسلیی فرمایا کہ آواز اوسکی
منقطع نہین ہوتی گویا ہر جز اوسکا مزمار ہی اور مزامیر شیطان اوسکو اسلیی فرمایا کہ وہ باز رکہتا ہی ذکر و فکر سی * ع ح وَعَنْ أَبِي بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا
لَا يَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بشیر انصاری سی یہہ کہ وہ تہی
ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعضی سفرون اونکی پس بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو کہ ندا کری اہل سفر مین اس حکم کو کہ نہ باقی چہوڑا جاوی بیچ
گردن کسی اونٹ کی قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہی قلادہ مگر کاٹا جاوی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہہ شک راوی کی ہی کہ حضرت نی قلادہ من وتر فرمایا
یا مطلق قلادہ فرمایا اور اونکی کاٹنی کو اسلیی فرمایا کہ اونمین گہنٹا باندہتی تہی اور وہ مزامیر شیطان ہین جیسیکہ اوپر گذرا یا اسلیی فرمایا کہ اونمین
منکی وغیرہ ڈال کر جانورونکی گلی مین باندہتی تہی بگمان اسکی کہ بسبب اونکی محفوظ رہین گی آفات سی پس منع فرمایا حضرت نی اوس سی
کہ یہہ اللہ کی تقدیر کو نہین پہیرتا * ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ سفر کرو تم ارزانی مین پس دو اونٹونکو حق اونکا زمین سی یعنی گھانس یعنی چہوڑ دیا کرو اونکو ساعت بساعت تاچرین اور تیز چلین اور جب سفر کرو تم قحط سالی مین پس جلدی چلاؤ اونپر یعنی تاخیر نہ کرو راہ مین تا پہنچاوین تمکو منزل مقصود کو پہلی اسکی کہ ضعیف ہوں اور جسوقت کہ اترو تم رات کو پس بچو راہ سی یعنی رستی پر مت اترو واسطی کہ رستی راہین ہین چارپایون کی اور ٹہکانی ہین موذی جانورونکی یعنی سانپ بچہو وغیرہ کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ جسوقت سفر کرو تم قحط سالی مین پس شتابی کرو چلنی مین درحالیکہ باقی ہو اونٹونمین گودا اونکا یعنی قوت اونکی بدنکی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا اسوقت کہ تہی ایک سفر مین ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا حضرت کی پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پہیرتا تہا اونٹ کو داہنی اور بائین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو ساتہہ اوسکی زیادہ سواری پس چاہیی کہ دیوی وہ سواری اوس شخص کو کہ نہین سواری واسطی اوسکی اور جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زیادہ توشہ پس دیوی اوس شخص کو کہ نہین توشہ واسطی اوسکی کہا راوی نی پس ذکر کیا حضرت نی اقسام مال کا یعنی فرمایا کہ جسکی پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال مانند کپڑی وغیرہ کی زیادہ حاجت سی پس خرچ کری اوسپر کہ جسکی پاس نہو یہانتک جانا ہمنی یہہ کہ نہین حق واسطی کسیکی ہم مین سی بیچ زیادتی مال کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہیرتا تہا اونٹ کو داہنی اور بائین بسبب تہک جانی اوسکی یا معنی یہہ ہین کہ پہیرتا تہا آنکہین اپنی اور دیکہتا تہا داہنی اور بائین واسطی طلب و چیز کی کہ روا کری حاجت اپنی ساتہہ اوسکی حاصل یہہ کہ وہ عاجز تہا زاد و راحلہ سی حضرت نی رغبت دلائی لوگونکو کہ درماندہ کی خبرگیری کرین ۱۲ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلَى اَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفر ایک ٹکڑا ہی عذاب کا باز رکہتا ہی ایک تمہارے کو نیند اوسکی سی اور کہانی اوسکی سی اور پینی اوسکی سی پس جسوقت کہ پورا کرچکی ایک تمہارا حاجت اپنی سفر اپنی سی پس چاہیی کہ جلدی کری طرف اہل اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف ایک ٹکڑا ہی یعنی سفر ایک نوع ہی انواع عذاب جہنم سی بموجب قول اللہ تعالی کی ساُرہقہ صعودا اور سفر کہانی پینی وغیرہ سی باز رکہتا ہی بحسب عادت چیزین کی یہہ چیزین نہین میسر ہوتین اور تخصیص ان چیزونکی بطور مثال کی فرمائی والا سفر مین بہت امور دینی اور دنیوی فوت ہوتی ہین مانند جمعہ اور جماعت اور حقوق اہل اور قرابتونکی اور مشقت گرمی اور سردی وغیرہ ذلک کی پیش آتی ہی ۱۲ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي اِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلَى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن جعفر سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی سفر سی استقبال کیی جاتی ساتہہ لڑکون اہل بیت اپنی کی یعنی اہل بیت کی لڑکونکو حضرت پاس لیجاتی اور تحقیق حضرت آئی ایک سفر سی پس پیش کیا گیا مین طرف حضرت کی پس اوٹہایا اور سوار کیا مجہکو آگی اپنی پہر لائی گئی ایک دونون بیٹون فاطمہ کی سی یعنی

حضرت امام حسن اور امام حسین پس بیٹہا لیا اونکو پیچہے اپنی پہر داخل کیے گئے ہم مدینہ مین تینون ایک جانور پر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** انسؓ انہ اقبل هو وابو طلحة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع النبي صلى الله عليه وسلم صفية مردفها على راحلته رواه البخاري اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق انس آئی وہ اور ابو طلحہ یعنی سفر سی مدینہ همراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ ساتہہ حضرت کی تہین صفیہ کہ پیچہی بیٹہا یا تہا اونکو اپنی سواری پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ قصہ خیبر سی پہرنی کی وقت کا ہی کہ صفیہ مال غنیمت خیبر کی سی تہین کہ پہلی دحیہ کلبی کی ہاتہہ لگی تہین اور اونسی حضرت نی لیا اور آزاد کرکر نکاح کیا اونسی اور اپنی ساتہہ بیٹہاکر سواری پر لائی ؎ ح

وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطرق اھلہ لیلا وکان لا یدخل الا غدوۃ او عشیۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین آتی تہی اہل اپنی کی پاس رات کو یعنی سفر سی اور نہین داخل ہوتی تہی یعنی گہر مین مگر اول روز یا آخر روز نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اطال احدکم الغیبۃ فلا یطرق اھلہ لیلا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دراز ہوا ایک تمہاری کو غائب ہونا یعنی سفر مین بہت دن لگین پس آوی اپنی گہر مین رات کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** شرح السنہ مین روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہون نی کہ رات کو آئی گہر مین دو شخص بعد منع کرنے حضرت کی پس ہر ایک نی پایا اپنی بیوی کی ساتہہ مرد کو ؎ ع

وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت لیلا فلا تدخل اھلک حتی تستحد المغیبۃ وتمتشط الشعثۃ متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر مین پس داخل ہو اپنی اہل کی پاس یہانتک کہ بال زیر ناف کی لیوی بیوی اور کنگہی کری وہ بیوی کہ پراگندہ ہوون بال اوسکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ صبر کری تا عورت اپنی کو آراستہ اور مستعد صحبت کا کری اور کہا نووی نی کہ یہہ مکروہ ہی واسطی اوسکی کہ دور دراز ہو سفر اوسکا اور جسکا سفر قریب ہو کر توقع ہو اوسکی آنی کی رات کو تو نہین مضائقہ ہی بموجب قول حضرت کی اذا اطال الرجل الغیبۃ اور ایسی ہی جبکہ ہو بڑی لشکر مین اور مشہور ہوا آنا لشکر کا اور جانی بیوی اور گہر والی اوسکی کہ وہ آتا ہی تو نہین مضائقہ ہی رات کی آنی کا اسلیئی کہ مراد مستعد ہونا اوسکا ہی سو حاصل ہی کہتا ہون مین لیکن ضرور ہی کہٹ کہٹانا دروازی کا اور انتظار کرنا جواب کا ؎ ع ح

وعن کعب بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نہارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ للناس متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتی سفر سی مگر دن کو وقت چاشت کی پس جسوقت کہ آتی پہلی جاتی مسجد مین اور پڑہتی اوسمین یعنی پہلی بیٹہنی سی دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا صلوۃ چاشت پہر بیٹہتی اوسمین واسطی ملاقات لوگونکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** وقت چاشت کی یہہ باعتبار اکثر کی ہی والا پہلی گذر ہی چکا ہی کہ نہین آتی تہی مگر اول دن یا آخر روز مین ؎ ح

وعن جابر قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فلما قدمنا المدینۃ قال لی ادخل المسجد فصل فیہ رکعتین رواہ البخاری اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا مین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس جب آئی ہم مدینہ مین فرمایا مجکو داخل ہو مسجد مین اور پڑہ اوسمین دو رکعتین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ثابت ہوا داخل ہونا مسجد مین مسافر کو ساتہہ حدیث حضرت کی فعلاً اور قولاً اور اسمین اشارہ ہی طرف تعظیم شعائر اللہ کی اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ مسجد بمنزلہ گہر کی ہی گہرون اللہ کی سی اور جانیوالا اوسمین گویا ملاقات کرنیوالا ہی اللہ سبحانہ سی ؎ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** صخر بن وداعۃ الغامدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لامتی فی بکورھا وکان اذا بعث سریۃ او جیشا بعثھم من اول النہار وکان صخر تاجرا فکان یبعث تجارتہ اول النہار فاثری وکثر مالہ رواہ الترمذی وابو داود والدارمی

روایت ہی صخر بن وداعہ غامدی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی برکت دی واسطی امت میری کی بیچ اول روز اونکی لیعنی اول روز مین طلب علم کرین یا کسب یا سفر وغیر ذالک تو برکت حاصل ہو اوسمین اور تہی حضرت جسوقت بہیجتی لشکر چہوٹا یا بڑا بہیجتے اوسکو اول روز اور تہا صخر سوداگر پس بہیجتا تہا مال تجارت اپنی کا اول روز پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو تم اپنی پر رات کو چلنا اسلیی کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہی رات کو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی قناعت نکرو دن کی چلنی پر بلکہ کچہہ رات کہی چلا کرو اسلیی کہ آسان ہوتا ہی چلنا اور خیال کرتا ہی چلنی والا کہ تہوڑا چلا ہوں حالانکہ چلا ہوتا ہی بہت اور یہہ ہوتا ہی بسبب ہونی شغل کی چلنی سی ورنہ دیکہنی علامات ونشان کی کہ یہہ چیزین بہتا کردیتی ہین چلنی کو بیچ نظر چلنی والی کی اور یہہ مراد نہین ہی کہ دن کو چلو ہی نہین چنانچہ اور حدیثون مین آیا ہی کہ چلا کرو اول روز اور آخر روز مین اور کچہہ رات کو ٭ ح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہی اور دو سوار دو شیطان ہین اور تین سوار ہین نقل کی یہہ مالک و ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی تین سوار مستحق اسکی ہین کہ اونکو سوار کہین بسبب ہونی اونکی محفوظ شیطان سی اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنی سی اسلیی کہ ایک کی ہونی مین تو جماعت فوت ہوتی ہی اور عند الحاجت کوئی مددگار نہین ہوتا اور ہر امر مین درماندہ ہوتا ہی اور اگر دو ہون تو بہی اونمین سی ایک اگر بیمار ہو یا مرجاوی تو مضطر ہوتا ہی دوسرا اور خوش ہوتا ہی شیطان یا مراد یہہ ہی کہ ساتہہ اونکی شیطان ہی کہ حکم کرتا ہی ساتہہ شر کی اور مبالغۃً انکو نفس شیطان فرمایا پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سفر مین چاہیی کہ تین آدمی ہون تا جماعت سی نماز پڑہین اور اگر ایک کچہہ کام کو جاوی تو دو باقی رہین اور آپسمین انس پکڑین اور اگر اوسکی آنی مین تاخیر ہو تو ایک اون دونومین کا واسطی خبر اور تحقیق حال کی جاوی اور ایک اسباب کی پاس بیٹہا رہی ٭ ع ح

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلٰثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ ہوین تین شخص یعنی مثلاً سفر مین پس چاہیی کہ امیر کرین ایک کو اونمین سی یعنی سردار ٹہیراوین افضل کو اونمین سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** تین شخص یعنی جماعت ہو کہ اقل اوسکی تین ہین اور ایسی جبکہ دو ہون اور اکتفا تین پر اسلیی کیا کہ پہلی گذر چکا ہی کہ دو سوار شیطان ہوتی ہین اور امیر کرنی کو حکم اسلیی کیا کہ اگر نزاع کسی امر مین واقع ہو تو اوسکی طرف رجوع کرین اور امیر کو چاہیی کہ خیر خواہ اور مہربان اور خادم ہو اونکا جیسکہ وارد ہوا ہی کہ سید القوم خادمہم ٭ ع ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہترین مصاحبون اور رفیقون کی چار ہین اور بہترین چہوٹی لشکرون کی چار سو ہین اور بہترین بڑی لشکرون کی چار ہزار ہین اور ہرگز نہین ٭

مغلوب ہوتی بارہ ہزار بسبب قلت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ٭
ف چارین چار ساتھی بہتر ہین کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہی کہ وصیت کری کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین اور لکہا ہی علمانی
کہ پانچ بہتر چار سی ہین اور جسقدر زیادہ ہونگی بہتر ہونگی اور حدیث مین اقل مرتبہ کو بیان کیا ہی اور ہرگز نہین مغلوب ہو گی الخ
یعنی بارہ ہزار مغلوب نہین ہوتی اور اگر مغلوب بہی ہونگی تو بسبب کمی کی نہون گی کہ یہہ عدد کمی سی نکل گیا ہی بلکہ بسبب اور امر کی
مغلوب ہونگی یعنی عجب اور غرور وغیرذلک سی ٭ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچہی رہتی چلنی مین یعنی واسطی تواضع اور مدد کرنی کی پس ہانکتی ضعیف کو یعنی
اوسکی سواری کو تاکہ مل جاوی ساتہ ہمراہیون کی اور پیچہی سوار کر لیتی یعنی اوس ضعیف کو کہ پیادہ پا ہوتا اونہین اور دعا کرتی اونکی
یہی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ
إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا
إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا تہی لوگ یعنی صحابہ جب اوترتی منزل مین اوترتی متفرق ہو کر بیچ دری پہاڑون کی اور نالون کی
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تفرقہ تمہارا بیچ ان درون کی اور نالونکی نہین یہہ مگر شیطان سی کہ تمکو ایک دوسری
سی جدا کری پس دشمن قدرت پاوین اور آزار پہونچاوین تمکو پس نہ اوترتی لوگ بعد اس فرمانی کی کسی منزل مین مگر ملی ہوئی بعض اونکی
طرف بعض کی یہان تک کہ کہا جاتا تہا اگر پہیلایا جاوی اون پر ایک کپڑا البتہ ڈہانک لی سبکو نقل کی یہہ ابوداود نی ٭
وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ وَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِي عَنْكَ قَالَ مَا أَنْتُمَا بِأَقْوَى مِنِّي وَمَا أَنَا بِأَغْنَى
عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم
دن جنگ بدر کی ہر تین آدمی ایک اونٹ پر یعنی تین تین آدمیون مین ایک ایک اونٹ تہا کہ باری باری سی سوار ہوتی تہی
اور تہی ابولبابہ اور حضرت علی رض شامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عبداللہ نی پس تہا قصہ اسطرح سی جسوقت کہ آتی نوبت اوترنی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ابولبابہ اور حضرت علی ہم پیادہ پا چلین گی بدلی آپ کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم دونو
قوی تر مجہسی یعنی دنیا مین اور نہین مین بی پرواہ زیادہ ثواب سی تم دونون سی یعنی عقبی مین نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف اس سی معلوم
ہوئی نہایت تواضع حضرت کی اور مہربانی رفیقون پر اور احتیاج طرف اللہ تعالی کی ٭ ع ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ
إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ پکڑو پشتون جانورون اپنی کو منبر
اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نی سوای اسکی نہین کہ مسخر کیا ہی جانورون کو واسطی تمہاری تاکہ پہنچاوین تمکو طرف اوس شہر کی کہ نہ تہی تم پہنچنی والی اوسکو مگر ساتہہ مشقت
جانون اپنی کی یعنی مقصود اونسی سواری ہی اور باسانی پہنچنا ہی مقصد کو پس نہ پہنچانا اونکو روا نہین اور پیدا کیا واسطی تمہاری زمین کو پس اوسپر کرو اپنی کام اور
حاجتین نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** نہ پکڑو الخ یعنی جانورون کی پشت پر سوار ہوئی نہ کہڑی رہوا مین کرنیکی لیی بلکہ اوترکر حاجت روائی اپنی کرو اور پہر
سوار ہو اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ حاجت جانور کی اور کوئی غرض صحیح ساتہہ اوسکی متعلق نہو اسلیے کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت خطبہ پڑہتی تہی عرفہ مین اپنی
اونٹنی پر اور مشقت جانونکی یعنی مقصود جانورون سی یہہ ہی کہ سوار ہو کر باسانی مقصد کو پہونچی اور زیادہ تکلیف اونکو نہ پہنچاوی اور حاجتین یعنی بیٹہنا اور
کہڑا ہونا اور سوای اسکی بعد حاجتین مین پر روا کرو نہ جانور پر اور جانور پر سوای سواری کی کہ کسی جگہہ پہنچاوی نکرو ۔ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ كُنَّا
اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم جسوقت کہ اوترتی منزل مین پڑہتی
نماز نفل یہانتک کہ کہولی جاتی اسباب جانورونکی نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** سبحہ اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہی اور بعضون نی کہا مراد نماز چاشت
ہی کہ اوترنی کی وقت وقت اوسکا ہوتا ہی حاصل یہہ کہ باوجودیکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تہا لیکن رعایت حال جانورون کی مقدم جانتی تہی ؎
ع ح **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ
وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ
قَالَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا اوسوقت
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص ساتہہ اوسکی تہا گدہا یعنی سوار تہا وہ گدہی پر پس کہا اوس شخص نی
یارسول اللہ سوار ہو اور پیچہی سرکا وہ شخص یعنی تاکہ حضرت آگی بیٹہین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین سوار ہوتا مین آگی تو لائق تر ہی اپنی جانور
کی اگلی جانب کا مگر یہہ کہ گردانی تو اوسکو واسطی میری یعنی صریح کہی تو والا پیچہی سرکنا اوسکا تو اسلیے تہا کہا اوسنی کہ گردانا مینی اوسکو واسطی آپکی پس سوار
ہوئی حضرت یعنی آگی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداودنی **ف** اسمین نہایت انصاف اور تواضع ہی حضرت کی کہ راضی ہوئی پیچہی بیٹہنی پر
اوس شخص کی ؎ ع ح **وعن** سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ
قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ
اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ
بِالدِّيْبَاجِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی سعید بن ابی ہند سی کہ نقل کی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوتی ہین
اونٹ واسطی شیطانونکی اور ہوتی ہین گہر شیطانون کی لیی پس لیکن اونٹ شیطانونکی پس تحقیق دیکہا مینی اونکو نکلتا ہی ایک تمہارا ساتہہ اچہی
اونٹنیون کی کہ تحقیق فربہ کیا ہی اونکو پس نہین چڑہتا کسی اونٹ پر یعنی احتیاج نہین رکہتا اونکی کوتل رہتی ہین اور گذرتا ہی یعنی سفر مین ساتہہ مسلمان
بہائی اپنی کی اسحالت مین کہ تحقیق تہک گیا ہی وہ چلنی سی یعنی بسبب ضعف وعجز کی پس نہین سوار کرتا اوسکو اور لیکن گہر شیطانون کی پس نہین دیکہا
مینی اونکو تہی سعید کہ راوی حدیث کی ہین کہتی نہین گمان کرتا مین اون گہرون کو مگر یہہ پنجری کہ ڈہانک لی ہین لوگ ساتہہ ریشمی کپڑی کی نقل کی یہہ
ابوداودنی **ف** ہوتی ہین اونٹ واسطی شیطانونکی الخ حاصل یہہ کہ یہہ اونٹ واسطی تفاخر اور نام آوری کی کوتل چلتی ہین نہ واسطی رفع احتیاج

اپنی کی اور مسلمانونکی پس چونکہ جانور پیدا کیی گئی ہین واسطی نفع اوٹہانی کی ساتہہ سوار ہونی کی اور سوار کرنیکی کسیکو پس جبکہ نہ اپنی کام مین آیا اور نہ سوار کیا کسی تہکی ہوئی کو اوسپر پس اطاعت کی شیطانکی اور شیطان خوش ہوا اوس سی پس گویا کہ وہ شیطانونکی لیی ہین پس اس سی معلوم ہوا کہ کوتل گہوڑی کہ یہان امرا آگی رکہتی ہین منع ہی اور شیطانونکی لیی ہوتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ قول فاما ابل الشیطان الخ قول راوی حدیث کا ہی یعنی ابوہریرہ کا اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی مجمل سابق ہی یعنی یکون ابل للشیاطین وبیوت للشیاطین اور بعضون نی کہا حدیث تا قول فلم ارہا ہی اور مراد گہرون سی تو انباریان اور ہودج ہین کہ اونکو ریشمی کپڑونسی تکلف کر کر بناتی ہین یا وہ گہر کہ جنکو دیوار گیریان ریشمی کپڑی کی بنا کر لگاتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ یہ اونسی نہی نہین ہی بلکہ بسبب پوشش کرنی انکیکی ساتہہ حریر کی اور ضائع کرنی مال کی اور تفاخر اور ریا اور اسراف کی ❊ ح ع **وعن** سهل بن معاذ عن ابيه قال غزونا مع النبي صلى الله عليه وسلم فضيق الناس المنازل وقطعوا الطريق فبعث نبي الله صلى الله عليه وسلم مناديا ينادي في الناس ان من ضيق منزلا او قطع طريقا فلا جهاد له رواه ابو داود اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس تنگ کیا لوگون نی منزلون کو یعنی بعضون نی بلا حاجت یا زیادہ حاجت سی مکان روک لیی بسبب اسکی تنگ کی جگہہ اورونپر اور قطع کیا اونہون نی راہ کو یعنی بسبب تنگ کی اسکیکی گذرنیوالونپر پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پکارنیوالیکو کہ آواز کری لوگونمین یہہ کہ جو شخص کہ تنگ کری منزل کو یا قطع کری راہ کو پس نہین ثواب جہاد اوسکی لیی یعنی بسبب ضرر پہنچانی لوگونکو نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان احسن ما دخل الرجل اهله اذا قدم من سفر اول الليل رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہترین اوقات داخل ہونی مرد کی اپنی گہر والون پاس جبکہ آوی سفر سی اول شب ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ صورت مین ہی کہ سفر قریب ہوا اور پہلی جو گذرا کہ رات کو نہ آوی وہ سفر دور دراز مین ہی اور نووی نی کہا اگر سفر دور کا ہی ہوا اور خبر گہر مین آنیکی دن سی پہونچ جاوی تو مضایقہ نہین رات کی آنیکا اور بعضون نی کہا مراد داخل ہونی سی گہر والون پاس جماع ہی اسلیی کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہے جب اول شب مین صحبت کریگا تو آرام سی سووی گا اور حق بیوی کا بہی جلدی ادا ہوگا ❊ ح ❊

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابي قتادة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان في سفر فعرس بليل اضطجع على يمينه واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه على كفه رواه مسلم روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتی سفر مین پس اوترتی آخر رات کو یعنی پہلی سحر کی لیٹتی داہنی کروٹ پر اور جسوقت کہ اوترتی کچہہ پہلی صبح سی تو کہڑا کرتی ہاتہہ اپنا یعنی دایان اور رکہتی سر اپنا اپنی ہتیلی پر یعنی تاکہ غالب نہو نیند نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابن عباس قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عبد الله بن رواحة في سرية فوافق ذلك يوم الجمعة فغدا اصحابه وقال اتخلف واصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم الحقهم فلما صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم راه فقال ما منعك ان تغدو مع اصحابك فقال اردت ان اصلي معك ثم الحقهم فقال لو انفقت ما في الارض جميعا ما ادركت فضل غدوتهم رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چہوٹی لشکر کی پس موافق ہوا یہہ دن جمعہ کی یعنی اتفاقاً روز جمعہ کی حکم کیا تہا جہاد کی جانی کا پس صبح کو گئی یار اوسکی یعنی لشکر کی لوگ کہ ہمراہ اونکی گئی تہی اور کہا عبد اللہ نی یعنی اپنی دل مین یا کسی یار سی کہ پیچہی رہونگا مین اور نماز پڑہونگا جمعہ کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جا ملونگا مین ساتہہ اونکی پس

جب نماز پڑھ چکی عبد اللہ ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکہا حضرت نی اونکو پس فرمایا کس چیز نی منع کیا تجکو صبح کی جانی سی ساتھہ یاردن اپنی کی پس کہا ارادہ کیا تہا مینی یہہ کہ نماز پڑہون مین ساتھہ تمہاری پہر جا ملون مین اونسی فرمایا اگر خرچ کری تو جو چیز کہ زمین مین ہی سب پاویگا تو ثواب صبح کو جانی اونکیکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسمین نہایت تاکید اور مبالغہ ہی بیچ ثواب جہاد کی اور نماز جمعہ پہلی آنی وقت سی فرض نہین ہوتی ہی اور نکلنا روز جمعہ کی بعد داخل ہونی وقت کی حرام ہی اوسپر کہ جمعہ اوسپر لازم ہی نزدیک جمہور علماء کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی روا ہی بسبب ضرورت کی کرنی مین ساتھہ فوت ہونی فرصت کی اور موافقت کی اور مانند اونکیکی لیکن مکروہ ہی کہ باعث اعراض و رتغافل کا ہی طاعت سی اور نزدیک شافعی کی سفر روز جمعہ کی اگرچہ پہلی زوال سی اور وقت صبح کی ہو حرام ہی کذا فی سفر السعادۃ ؎ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جِلْدُ نَمِرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ساتھہ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین ہو چمڑا چیتی کا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** چیتی کی چمڑی پر سوار ہونی اور اوراستعمال مین لانی اوسکی سی منع فرمایا ہی اسلئی کہ شان تکبر کی ہی اور لباس عجم کا ہی ؎ ع ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سردار قوم کا سفر مین خادم اونکا ہی پس جو شخص پیش دستی لیگیا اونسی ساتھہ خدمت کرنیکی نہین پیش دستی لیجاوینگی اوسی ساتھہ عمل کی مگر شہادۃ کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی سردار کو چاہیی کہ خدمت کری قوم کی اور قائم ہو ساتھہ مصالح اونکیکی اور رعایت احوال اونکیکی ظاہر و باطن مین اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی خدمت کری اگرچہ ظاہر مین ادنی اونکا ہو سیداونکا ہی حقیقت مین بسبب کثرت ثواب کی اور یہہ معنی مناسب ہین ساتھہ قول حضرت کی فمن سبقہم الخ یعنی کوئی عمل افضل خدمت سی نہین ؎ کہ مردان خدمت بجائی رسند ؎ مگر لڑنا اللہ کی راہ مین حتی کہ مارا جاوی اور فضیلت شہادۃ کی پاوی ؎ ح

بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

باب ہی بیچ لکہنی نامہ کی طرف کفار کی اور بلانی اونکیکی طرف اسلام کی **ف** بلانا کفار کا طرف اسلام کی پہلی لڑنیکی واجب ہی اور لڑنا پہلی بلانی کی طرف اسلام کی حرام اگر نہ پہونچی ہو اونکو دعوۃ اور مستحب ہی بلانا اگر پہونچی ہو اونکو دعوۃ اور اکثر بلانا ساتھہ لکہنی خط کی ہوتا ہی خصوصاً بادشاہون اور امیرونکو چنانچہ حضرت نی نامی لکہی ہین کافر بادشاہونکو مانند قیصر اور نجاشی اور کسری کی اور حضرت جب پہرے حدیبیہ سی تو ارادہ کیا یہہ کہ لکہین نامہ طرف قیصر روم کی پس عرض کیا لوگون نی کہ وہ نہین پڑہتی ہین نامہ کو مگر یہہ کہ ہو مہر کیا گیا پس بنوائی حضرت نی مہر چاندی کی اور کہدوائی اوسپر تین سطرین ایک سطر مین محمد اور دوسری مین رسول اور تیسری مین اللہ اور کی مہر نامہ پر اور وارد ہوا ہی کرامۃ الکتاب ختمہ رواہ الطبرانی ؎ ح ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ اِثْمُ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَقَالَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا طرف قیصر یعنی بادشاہ روم کی درحالیکہ بلاتی تہی اوسکو

طرف اسلام کی اور بہیجا نامہ اپنا طرف اوسکی ساتہہ دحیہ کلبی صحابی کی اور حکم اوسکو کیا یہہ کہ پہنچادی اوس نامہ کو طرف حاکم بصری کی تاکہ پہنچادی حاکم بصری اوس نامہ کو طرف قیصر کی پس ناگہان اوس نامہ مین لکہا تہا شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی کہ بخشنی والا مہربان ہی یہہ نامہ صادر ہی طرف محمد کیسی کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اوسکا ہی طرف ہرقل کی کہ بڑا صاحب ہی روم کا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی یعنی ساتہہ اسلام لانیکی اور امور خیر کرنیکی اوپر پیچہی اسکی پس تحقیق مین بلاتا ہون تجکو ساتہہ بلانی اسلام کی کہ وہ کلمہ شہادۃ کا ہی مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب آخرۃ کیسی اور مسلمان ہو دیگا تجکو اللہ ثواب تیرا دوہرا یعنی ایک ثواب بسبب ایمان لانی کی نبی اپنی پر اور ایک ثواب بسبب ایمان لانیکی مجہپر اور اگر منہ پہیریگا تو یعنی قبول اسلام سی پس تجہپر ہوگا گناہ تابعداروں اور رعیت تیری کا یعنی تجہپر ساتہہ گناہ تیرے کی گناہ تابعداروں تیرے کا بہی ہوگا بسبب اسکی کہ تابع ہونگی وہ تیری استمرار کفر مین اور ای اہل کتاب آؤ طرف کلمہ اور دین کی کہ برابر اور مشترک ہی درمیان ہماری اور درمیان تمہاری یعنی نہین مختلف اوسمین رسول اور کتابین وہ کلمہ یہہ ہی کہ نہ بندگی کرین ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کرین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو اور نہ پکڑی بعض ہمارا بعض کو رب سوا اللہ کی یعنی جیسیکہ نصاری نی حضرت عیسیٰ کو رب ٹہیرایا پس اگر منہ پہیرین یعنی اہل کتاب قبول اس بات سی پس کہو تم ای مومنون کہ گواہ رہو ای کافرو کہ ہم ہین مسلمان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی کہ رسول ہی خدا کا اور کہا اثم الیریسین بدلی الاریسین کی اور کہا بدعایۃ الاسلام بدلی بداعیۃ الاسلام کی **ف** قیصر بادشاہ روم کو کہتی ہین جیساکہ بادشاہ فارس کو کسریٰ اور بادشاہ حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتہہ پیش ت اور تشدید ب کی اور بادشاہ ہند کو رای کہتی ہین اور نام اس قیصر کا کہ جسکو حضرت نی نامہ لکہا ہرقل تہا اور دحیہ ساتہہ زیر دال کی صحابی تہی حضرت جبرئیل اکثر انہین کی صورت مین اوترتی تہی حضرت نی جب انکو ہرقل کی پاس بہیجا تو وہ ایمان لایا اور بہیجنا انکا سنہ چہ مین ہوا اور بصری نام ایک شہر کا ہی شام مین اور بسم اللہ الخ کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ آداب خط لکہنی سی یہہ ہی کہ اول بسم اللہ لکہی اور نام مکتوب عنہ کا ہی پہلی لکہی کہتا ہون مین کہ یہہ بات کلام اللہ سی بہی سمجہی جاتی ہی انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنابر اسکی کہ واو واسطی مطلق جمع کی ہی اور سلام ہی اوسپر الخ حضرت نی اوسکو خطاب کرکر سلام علیک نلکہا اسلئی کہ وہ کافر تہا بلکہ کہا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی ابتدا کرنی ساتہہ سلام کی واسطی غیر اہل اسلام کی کنایۃ ٭ ح ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ مَزَّقَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا نامہ اپنا طرف کسریٰ کی ساتہہ عبداللہ بن حذافہ سہمی کی پس حکم کیا اوسکو یہہ کہ پہنچادی نامہ طرف سردار بحرین کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس پہنچایا خذافہ نی نامہ سردار بحرین کو پس بہیجا سردار بحرین نی نامہ کسریٰ کو پس جب پڑہا کسریٰ نی پہاڑ ڈالا اوسکو کہا ابن مسیب نی بددعا کی اونپر یعنی کسریٰ پر اور اوسکی تابعدارون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پارہ پارہ کئی جاوین تمام پارہ پارہ ہونا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پس مار ڈالا پرویز کو اوسکی بیٹی نی کہ شیرویہ نام تہا اوسکا اور بعد چہہ مہینی کی اوسکا بیٹا بہی مرگیا اور آئی اونکی اوپر نحوست اور لعنت ابدالآباد کو ٭ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ

جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا نامہ طرف کسری کی اور طرف قیصر کی اور طرف نجاشی کی اور طرف ہر سرکش کی درحالیکہ بلاتی تہی اونکو طرف اللہ کی اور نہین تہا یہہ نجاشی کہ جسکو حضرت نی نامہ لکہا وہ نجاشی کہ نماز پڑہی اوسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی وہم ہوا ہی اوسکو کہ کہا یہہ وہ نجاشی ہی کہ جسپر حضرت نی نماز پڑہی مدینہ مین غائبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تہا حضرت کا اور انکی اصحاب کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا جب اوسکی خبر موت کی آئی تو حضرت نے فرمایا مر گیا مرد صالح بہائی تمہارا اصحمہ اٹہو اور نماز پڑہو اوسپر اور تہی یہہ دونون سلمان اور منقول ہی کہ سنہ ۶ھ مین حضرت نی نامی اطراف کی بادشاہون کو اور بہیجا عمرو بن ضمیر کو پاس نجاشی کی اور جب کہا نجاشی نی نامہ آنحضرت کا تو تخت سی اوترکر زمین پر بیٹہا اور چوما نامی کو اور دونون آنکہون پر رکہا اور حکم کیا ساتہہ پڑہنی نامہ کی اور جب مطلع ہوا اوسکی مضمون پر اسلام لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور کہا اگر مین جا سکتا حضرت پاس تو حاضر ہوتا حضرت کی خدمت بابرکت مین اور بہیجا اپنی بیٹی کو تحفی لیکر حضرت کی پاس اور بیٹا اوسکا راہ مین مرا پہر حضرت نی دوسرا نامہ لکہا اوسکو اور وہ دونون نامی موجود ہین اوسکی اولاد مین اب تک تعظیم کرتی ہین اوسکی اور برکت طلب کرتی ہین ساتہہ اوسکی فقد بدع ح

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ اغْزُوا فَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ أَمْ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلیمان بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سردار کرتی کسی امیر کو بڑی لشکر پر یا چہوٹی لشکر پر نصیحت کرتی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی کی ساتہہ تقوا اللہ کی اور نصیحت کرتی امیر کو بیچ حق اون لوگون کی کہ ساتہہ اوسکی ہوتی مسلمانون سی ساتہہ نیکی کی یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اونسی پہر فرماتی حضرت جہاد کرو اور جاؤ جہاد کی لیئی ساتہہ نام اللہ کی بیچ راہ خدا کی یعنی واسطی رضامندی اوسکی کی اور بول بالا کی دین اوسکی کی لڑو اوس شخص سی کہ کفر کیا اوسنی ساتہہ اللہ کی جہاد کرو اور نہ خیانت کرو قسمت مین اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہ کا مت کاٹو اور نہ مار ڈالو لڑکون کو اور جسوقت کہ ملاقات کرے تو ای امیر اپنی دشمنون سی مشرکین مین سی پس بلاؤ اونکو طرف تین چیزونکی یا کہا طرف تین خلال کی پس جو چیز ان تین چیزون مین سی قبول کرین تجہسی اور اختیار کرین مشرک پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی یعنی اونسی زیادہ تکلیف نہ دی پہر بلا اونکو طرف اسلام کی پس اگر قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پہر بلا اونکو طرف

نقل کی یعنی چلی آئینگی اپنی ملک سی یعنی دار الحرب سی طرف ملک مہاجرین کی یعنی دار الاسلام کی اور خبر دی اونکو یہہ کہ اگر کرین وہ یہہ یعنی اپنی ملک سی چلی آوین دار الاسلام مین پس واسطی اونکی ہی وہ چیز کہ واسطی مہاجرین کی ہی اور اونپر ہی وہ چیز کہ مہاجرین پر ہے پس اگر نہ قبول کرین وہ یہہ آنا ملک سی پس خبر دی اونکو یہہ کہ وہ ہونگی مانند گنواروں مسلمانونکی جاری کیا جاویگا اونپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہی سب مسلمانونپر یعنی واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہا کا اور قصاص اور دیت اور مانند اونکی کا اور نہ ہوگا واسطی اونکی غنیمت اور فی مین کچہہ حصہ مگر یہہ کہ جہاد کرین ساتہہ مسلمانونکی یعنی اور مہاجروں کی لیی بغیر جہاد کی بہی حصہ مقرر تہا پس یہہ مثل اونکی ہونگی پس اگر وہ قبول نکرین یہہ پس سوال کر اونسی جزیہ کا پس اگر اونہون نی قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پس اگر وہ نمانین پس مدد چاہ اللہ سی اور لڑ اونسی اور جسوقت گہیری تو ایک قلعہ والونکو اور بستی والونکو یعنی کفار کو پس چاہین تجہسی یہہ کہ دی تو واسطی اونکی ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکیکا پس نہ دی تو اونکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکیکا ولیکن دی تو اونکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یارونکا اسلیی کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یارونکا سہل تر ہی اس سی کہ توڑو ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اوسکیکا اور اگر گہیر تو ایک قلعہ والونکو اور چاہین وہ تجہسی یہہ کہ نکالی تو اونکو اوپر حکم اللہ کی پس نکال اونکو اوپر حکم اللہ کی ولیکن نکال تو اونکو اپنی حکم پر اسلیی کہ تحقیق تو نہین جانتا ہی کہ پہنچیگا تو حکم اللہ کو اونمین یا نہین یعنی کیا جانتا ہی تو کہ وہ حکم کہ اونکی نکالنی کا کیا ہی تو نی صواب ہی نزدیک خدا کی اور موافق حکم اوسکیکی ہی یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسیکہ حکم مجتہد کا ہی یخطی ویصیب نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی جو لفظ ثم ادعہم کا فرمایا بیان اوسکا یہہ ہے کہ جب بلانا تو نی چیزون مذکورہ کو بطریق اجمال کی پس چاہ ان حکم اونکا بطریق تفصیل کی پس بلا اونکو پہلی طرف اسلام کی کہا نووی نی کہ سب صحیح مسلم کی نسخو نمین ثم ادعہم ہی ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ صواب روایت ادعہم کی ہی بدون لفظ ثم کی چنانچہ کتاب ابی عبید اور سنن ابی داود وغیرہما مین ہی بغیر لفظ ثم کی ہی اسلیی کہ یہہ تفسیر تین خصال کی ہی نہ غیر اون کا اور کہا مازری نی کہ ثم یہان زائد ہی وارد ہوا ہی واسطی افتتاح کلام کی اور یہہ بیان پہلی چیز کا ہی تین چیزونمین سی اور لفظ مع المسلمین تک اسیکا تتمہ ہی اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسری لڑنا ہی اور حضرت نی جو ہجرت کا حکم کیا کہا بعضون نی کہ ہجرت ارکان اسلام سی تہی پہلی فتح مکہ کی اور وہ چیز کہ واسطی مہاجرون کی یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہہ استحقاق تہا حضرت کی زمانی مین اسلیی کہ مال فیء خرچ کیا جاتا تہا مہاجرین پر وقت نکلنی سی طرف جہاد کی جسوقت کہ حکم کیا اونکو امام نی برابر ہی کہ ہون کافی وہ لوگ بہ مقابل دشمن کی یا نہین بخلاف غیر مہاجرین کی کہ نہین تہا واجب اونپر نکلنا طرف جہاد کی اگر ہون مقابل دشمن کی وہ لوگ کہ کفایت کرین اور یہی معنے ہین اس قول حضرت کی علیہم ما علی المہاجرین یعنی جہاد اور مانند اعراب مسلمانونکی کہ رہتی ہین جنگل مین نہ دار الکفر میں اور غنیمت اور فیء کی ایک ہی معنی ہین کہ اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہہ لگی اور بعضون نی فرق کیا ہی کہ غنیمت وہ مال کہ جنگ و مشقت سی ہاتہہ لگی اور فیء وہ کہ بغیر جنگ و مشقت کی ہاتہہ آوی اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑو اپنا ذمہ الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر توڑا اونہون نی عہد اللہ کا اور رسول اوسکیکا نہین جانی گا تو کہ کیا کری ساتہہ اونکی یہانتک کہ اذن دیا جاوی تمکو ساتہہ وحی کی اور مانند اوسکیکی اونکی حق مین اور یہہ متعذر ہی تجہہ بسبب دور رہنی تیری کی جگہہ اترنی وحی کی سی بخلاف اسکی کہ جب توڑین وہ عہد تیرا تو تو جب و تاریگا اونکو کریگا ساتہہ اونکی قتل کرنی اونکی سی یا مقرر کرنی جزیہ سی یا بندہ کرنی اونکی سی وغیر ذلک بحسب مصلحت کے دیکہہ لیگا تو اونکی حق مین ۱۲ ح ع

وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْہَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فَاِذَا لَقِیْتُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَہَازِمَ الْاَحْزَابِ اِہْزِمْہُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بعضے دنون اپنی کی وہ دن کہ ملاقات کی اوس مین دشمن سی یعنی جہاد مین انتظار کیا یعنی نہ لڑی اون سی یہانتک

کہ ڈہلا آفتاب پہر کہڑی ہوئی لوگون مین یعنی خطبہ فرمایا پس فرمایا ای آدمیو نہ آرزو کرو دشمنون کی ملنی کی یعنی نہ چاہو کہ کافرون سی قتال واقع ہو اسلیے کہ اوسمین طلب کرنا بلا کا ہی اور یہہ منع ہی اور مانگو اللہ سی عافیت پس جسوقت کہ ملو تم یعنی دشمنون سی پس صبر کرو اور جانو یہہ کہ بہشت نیچی سایہ تلوارون کی ہی یعنی قریب ہی پہر دعا کی یا الہی اوتارنیوالی کتاب کی اور چلانیوالی ابر کی اور شکست دینی والی جماعت کافرون کی شکست دی اونکو اور مدد دی ہمکو کافرون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈہلا آفتاب حکمت اوس وقت کی انتظار مین یہہ تہی کہ وہ وقت چلنی ہواؤن اور نشاط نفسونکا ہی اور یہی وقت نماز و دعا کا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اوس وقت مین کہولی جاتی ہین دروازی آسمان کی اور اعمال اوٹہائی جاتی ہین محل قبولیت مین پس امید ہوتی ہی اوسمین نزول انوار فتح و نصرت کی پس چونکہ جہاد افضل اعمال ہی چاہا کہ اسوقت مین واقع ہو ✽ ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُوْ بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ اِلَيْهِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَلَجَأُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ جہاد کرتی ساتہہ ہماری کسی قوم سی یعنی حضرت جہاد کرتی کسی قوم سی اور ہم حاضر ہوتی حضرت کی خدمت مین نہ تہی کہ جہاد کرین ساتہہ ہماری یہانتک کہ صبح کرتی اور دیکہتی طرف اونکی پس اگر سنتی اذان باز رہتی اونسی اور اگر نہ سنتی اذان تو غارت کرتی اونکو کہا انس نی پس نکلی ہم طرف خیبر کی پس پہونچی ہم طرف اون کی رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار ہوئی اور سوار ہوا مین پیچہی ابو طلحہ کی اور تحقیق قدم میری البتہ لگتی تہی قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی بسبب اسکی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پاس تہی ہماری سواری کی کہا انس نی پس نکلی خیبر والی طرف ہماری ساتہہ تہیلون اور بیلچون اپنی کی یعنی ساتہہ اسباب زراعت کی زراعت کی لیے بیخبر ہماری آنیسی جب دیکہا اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئی محمد قسم ہی اللہ کی آئی محمد اور لشکر پس پناہ پکڑی طرف قلعہ کی پس جب دیکہا اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بہاگتی فرمایا یعنی از راہ تفاؤل کی ساتہہ شکست پانی اونکی اللہ بڑا ہی اللہ بڑا ہی خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جسوقت کہ اوترتی ہین بیچ میدان ایک قوم کی پس بری ہوئی صبح اوس قوم کی کہ ڈرائی گئی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور دیکہتی طرف اونکی یعنی تامل کرتی اونکی حال مین اور استدلال کرتی اونکی عقائد پر ساتہہ افعال اونکی کی اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہہ شہر کفار کا ہی لیکن پہر بہی تامل کرتی واسطی احتمال اسکی کہ شاید مسلمان ہون وہمین پس اگر اذان سنتی تو نہ لوٹتی اور اگر نہ سنتی تو لوٹتی بسبب علامت کفر کی اسلیے کہ ترک کرنا اذان کا اوسوقت مین مسلمانون سی متصور نہ تہا کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ اذان شعار اسلام سی ہی اور نہین جائز ترک کرنا اوسکا اگر ایک شہر کی لوگ متفق ہون ترک کرنی اذان پر تو واجب ہی امام پر قتال کرنا اونسی اسیطرح فقہای حنفیہ نی لکہا ہی اور تحقیق ہم الخ یہہ جملہ مستانفہ ہی بیان واسطی سبب خرابی

خیبر کی آبادی والی گئی ہین یعنی کفار یعنی بری ہی صبح اونکی بسبب نازل ہونی عذاب اللہ کی ساتھہ قتل کی اور غارت کرنی کی اور یہہ نکالا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس آیۃ سی افبعذابنا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی تکبیر کہنا وقت ملنی کی دشمن سی اور جائز ہی استشہاد ساتھہ قران کی بیچ مثل ایسی حال کی بیچ امور محققہ کی اور اسکی مثل ہی جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وقت فتح مکہ کی کہا جاء الحق وزہق الباطل کہا علماء نی کہ مکروہ ہی اسی جو کہ ہو بطریق ضرب المثل کی محاورات مین اور کلام لغویات مین واسطی تعظیم کتاب اللہ تعالی کی کہتا ہون مین بلکہ تصریح کی ہی بعضی علما ہماری نی ساتھہ اسکی کہ کفر ہی رکہنا کلام اللہ تعالی کا جگہہ کلام اپنی کی اسطرح کہ خطاب کری ایک شخص کو کہ نام اوسکا یحیی ہو وقت دینی کتاب کی ساتھہ اس آیۃ کی یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ اور اسیطرح کہنا بسم اللہ کا جگہہ کہانی اور داخل ہونی اور مانند اونکیکی اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا جاء الحق وزہق الباطل نہین ہی قبیلہ استشہاد سی بلکہ قبیلہ امتثال سی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقل جاء الحق وزہق الباطل اور اسیطرح کہنا رب زدنی علما کا بموجب وقل رب زدنی علما کی اور مانند اونکیکی بجالانا حکم الہی کا ہی پس یہہ مستحب ہی ۔ ح ع

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی نعمان بن مقرن سی کہ کہا حاضر ہوا مین قتال مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی جسوقت کہ نہ قتال کرتی اول دن انتظار کرتی یہانتک کہ چلتین بادین اور آتا وقت نماز کا یعنی ظہر کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ قتال وقت نماز ظہر کی اوس صورت مین تہا کہ اول روز مین قتال واقع نہوتا غالبا احوال مختلف تہا کبہی اول روز مین اور کبہی دوپہر ڈہلی ۔ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

روایت ہی نعمان بن مقرن سی کہ کہا حاضر ہوا مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نہ لڑتی اول روز مین انتظار کرتی یہان تک کہ ڈہلتا آفتاب اور چلتین بادین اور نازل ہوتی نصرت یعنی ہوا فتح کی یا حاصل ہونا فتح کا برکت دعاء مسلمین کی بعد نماز کی مجاہدین کی لیی نقل کی یہہ ابوداود نی

وَعَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی نعمان بن مقرن سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر ٹہہرتی یعنی باز رہتی شروع کرنی جہاد کی سی یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ ہوتی نماز صبح سی پہر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتی پہر جسوقت دوپہر ہوتی یعنی دوپہر شرعی کہ وہ وقت چاشت کا ہی قریب دوپہر کی

ٹہیرتی یہانتک کہ ڈہلتی دوپہر یعنی دوپہر غرض پس جسوقت کہ ڈہلتی دوپہر یعنی اور نماز پڑہ چکتی لڑتی عصر تک پہر ٹہیرتی یہانتک کہ نماز پڑہتی عصر کی پہر لڑتی کہا قتادہ نی تہا کہا جاتا یعنی صحابہ کہتی تہی بیچ حکمت اس فعل کی کہ اس جہت سی تہا کہ نزدیک ان اوقات کی چلتی ہین باد ین نصرت کی اور دعا کرتی ہین مسلمان اسطی لشکرون اپنی کی بیچ نماز اپنی کی یعنی بعد نماز کی یا درمیان نماز مین جیسیکہ بیچ پڑہنی قنوت کی حدیثین آئین ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا أَحَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عصام مزنی سی کہ کہا بہیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک چہوٹی لشکر کی اور فرمایا جسوقت دیکہو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتی پس قتل کرو کسیکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی جبکہ پاؤ تم کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سی پس قتل کرو کسیکو یعنی یہانتک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سی ؛ ع ؛

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ إِلٰى أَهْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ إِلٰى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَإِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوْكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَإِنَّ مَعِيَ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی ابی وائل سی کہ کہا لکہا خالد بن ولید نی طرف اہل فارس کی یعنی سردارون انکی کی یہہ نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سی ہی طرف رستم اور مہران کی کہ داخل ہین بیچ جماعت فارس کی سلام اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی اوپر بعد از سلام کی جانو تم کہ ہم بلاتی ہین تمکو طرف اسلام کی یعنی مسلمان ہو پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس ادا کرو جزیہ اپنی ہاتہہ سی ذلیل ہوکر پس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سی پس ہلاک و پشیمان ہوگی اسلیی کہ تحقیق ساتہہ میری ایک قوم ہی کہ دوست رکہتی ہین قتل کرنیکو یا مارےجانیکو راہ خدا مین جیسیکہ دوست رکہتی ہین اہل فارس شراب کو یعنی مست و بیہوش ہوتے ہین قتال مین یا خوش ہوتی ہین اور لذت پاتی اوسمین اور سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ

باب ہی لڑنیکا جہاد مین **ف** یعنی اسمین وہ حدیثین ہین کہ رغبت دلائی ہی حضرت نی انمین جہاد کی اور بیان کیا ہی ثواب جہاد کا ؛ ع

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن جنگ احد کی خبر دو تم اگر مین مارا جاؤن یعنی شہید ہون پس کہان ہونگا مین یعنی بہشت مین یا دوزخ مین فرمایا بہشت مین پس پہینک دین اوسنی کہجورین کہ تہین اوسکی ہاتہہ مین یعنی واسطی جلدی حاصل ہونی شہادۃ کی اور داخل ہونی کی بہشت مین پہر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا نہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتی کسی غزوی یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتی ساتہہ غیر اوسکی کی یہانتک کہ ہوا یہہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک کیا تبوک کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ گرمی سخت کی اور

متوجہ ہوے سفر دور دراز کو اور جنگلون بے آب وگیاہ کو اور بہت سے دشمنون کو پس کہول کر کہدیا حضرت نے مسلمانون کو احوال اس غزوہ کا تاکہ درست
کرین سامان جہاد اپنے کی پس خبر دی حضرت نے صحابہ کو ساتہہ زاد و روش اپنی کی کہ ارادہ رکہتے تہے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** توریہ کی معنی ہین چہپانا
ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرت چاہتے کہ ایک جگہہ جہاد کو جائین تو لوگون مین ایسا مشہور کردیتے کہ اور جگہہ جاوینگے اور یہہ اسلیے تہا
کہ دشمن غافل رہین یہہ قسم خدعہ سے تہا جیساکہ آیا ہے الحرب خدعۃ اور یہہ توریہ بطریق تعریض و کنایہ کے تہا نہ ساتہہ قول صریح کے جیسیکہ ایک جگہہ کی جہاد کا
ارادہ کرتے تو احوال اور جگہہ کا اور کیفیت اسکی راہ کی پوچہتے اور خیمہ اوس طرف نکالتے صریح نہ کہتے تہے کہ مین فلانی جگہہ جاتا ہون تا جہوٹ نہ لازم آوے یہان
تک کہ ہوا یہہ جہاد کہ جہاد تبوک ہے اشارہ طرف اوس جہاد کی کیا کہ معلوم و معروف تہا بہ نسبت کعب بن مالک کی اور کعب وہ ہین کہ حضرت کی ساتہہ نہ گئے تہے
مدینہ ہی مین رہ گئے تہے چنانچہ قصہ اسکا مشہور اور مذکور ہے قرآن مجید مین یعنی وہ جہاد کہ بیچ بلا وقت سخت کی پڑا تہا اوسمین دور دراز آیلی کہا کہ تبوک
درمیان مدینہ اور شام کی ہے چودہ منزل مدینہ سے اور یہہ اخیر غزوہ حضرت کی غزوہ نہین سے تہا کہ سنہ ۹ مین ہوا اور بڑی بڑی تکلیفین صحابہ نے وہان
اوٹہائین * ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی فریب ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی مکر و فریب کرنا لڑائی مین زیادہ مفید ہوتا ہے بہت لڑنے سے
اور فریب اسطرح دے کہ میدان جنگ سے ہٹ جاوے یا غنیم غافل ہو اور خیال کرے کہ جنگ سے پہر گیا پہر یکایک حملہ کرے پس اسطرح اور مانند اسکی
فریب کرے اور صریح جہوٹ نہ بولے اور لفظ خدعہ ساتہہ زبر اور پیش خ اور جزم دال کے ہے اور زبر افصح ہے یعنی حرب تمام ہوتی ہے ساتہہ ایک فریب کے
اور ساتہہ زیر خ کے بہی آیا ہے یعنی نوعی از فریب اور ساتہہ پیش خ اور زبر دال کے یعنی جنگ بہت فریب دینی والی ہے یعنی آدمی کی خیال مین
کچہہ کچہہ ڈالتی ہے پہر جب جنگ کرتا ہے تو امر خلاف اوسکی ظاہر ہوتا ہے جیسیکہ ضحکۃ اور لعبۃ کہتے ہین اسکو کہ بہت ہنستا ہے اور بہت کہیلتا ہے اور اتفاق
ہے علما کا اسپر کہ جائز ہے فریب کرنا ساتہہ کفار کے لڑائی مین مگر جس صورت مین کہ اوسمین نقض عہد و امان ہو تو نہ کرے * ح ع ح **وَعَنْ** اَنَسٍ
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَیْمٍ وَنِسْوَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَہٗ اِذَا غَزَا یَسْقِیْنَ الْمَاءَ وَیُدَاوِیْنَ
الْجَرْحٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین لیجاتے ام سلیم کو اور کتنی عورتون کو انصار مین
سے ساتہہ اپنے جسوقت کہ جہاد کرتے حضرت یعنی مع صحابہ کے پانی پلاتین یہہ عورتین یعنی غازیون کو اور دوا کرتین زخمیونکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد مین لیجانا جائز ہے عورتونکا واسطے مصلحت پانی پلانے کی اور دوا کرنے کی جائز ہے اور اگر واسطے مصلحت مباشرہ و صحبت کی لی
جاوین تو لونڈیان بہتر ہین نہ آزاد * ع ح **وَعَنْ** اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
غَزَوَاتٍ اَخْلُفُہُمْ فِیْ رِحَالِہِمْ فَاَصْنَعُ لَہُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِی الْجَرْحٰی وَاَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ام عطیہ سے کہ کہا غزوے کیے مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سات غزوے پیچہے رہتی تہی مین اونکی ڈیرونمین پس تیار کرتی تہی مین
واسطے اونکی کہانا اور دوا کرتی تہی مین زخمیونکی اور خبر گیری کرتی تہی مین بیمارونکی نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَہٰی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمر سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتونکی سے اور لڑکونکی سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہدایہ مین لکہا ہے کہ نہ قتل کیجاوے عورت
اور نہ لڑکا اور نہ جاماندہ اور نہ اندہا اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور دیوانہ قتل کیے جاوین حالت قتال اپنے مین اور عورۃ بلکہ قتل کیجاوے اگرچہ نہ قتال
کرے اور اسیطرح لڑکا بادشاہ اسلیے کہ بادشاہ کے قتل مین شوکت انکی ٹوٹتی ہے * ع ح **وَعَنِ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ قَالَ سُئِلَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَھْلِ الدِّیَارِ یُبَیَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَیُصَابُ مِنْ نِسَائِھِمْ وَذَرَارِیِّھِمْ قَالَ ھُمْ مِنْھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ھُمْ مِنْ اٰبَائِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی صعب بن جثامہ سی کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل دار سی یعنی کافرون سی کہ رہتی ہین شہرون مین شب خون کیی جاوین پس مارے جاوین عورتین اونکی اور اولاد اونکی فرمایا کہ وہ بہی اونہین مین سی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ وہ تابع ہین اپنی باپون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی عورت کو اور لڑکون کو جہاد مین قصداً قتل نکیجیی اگر شب خون کی حالت مین ماری جاوین تو کچہہ مضائقہ نہین کہ یہہ بہی کافر ہین مانند بڑی مردون کی حکم قتل مین بسبب امتیاز ہونی انکیکی بڑی مردون لڑنی والی سی ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَحَرَّقَ وَلَھَا یَقُوْلُ حَسَّانُ وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُؤَیٍّ حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرٌ وَفِیْ ذٰلِکَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا قَائِمَۃً عَلٰی اُصُوْلِھَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا کاٹنی درخت کھجورون بنی نضیر کی کا اور جلانی اونکی کا حکم فرمایا اور اوسکی حق مین کہا ہی حسان نی شعر اور آسان ہوا اوپر سرداروں بنی لُوی کی جلانا بویرہ کا پہیلا ہوا اور اوسمین یہہ آیۃ اوتری جو کچہہ کہ کاٹتی درخت کھجور سی یا چہوڑ رکہتی اوسکو کہڑا ہوا اوسکی جڑون پر یعنی نہ کاٹا پس ساتہہ حکم اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہی قبائل یہود سی جب انہون نی توڑا عہد اور قصد کیا حضرت کی قتل کرنیکا تو نازل ہوئی وحی ساتہہ اوس چیز کی کہ قصد کیا اونہون نی پس جلا وطن کیی گئی طرف خیبر کی اور جلائی گئین کھجورین اونکی اور خراب کیی گئی گہر اونکی اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہین شاعر حضرت کی اور لوی ساتہہ پیش لام اور زبر ہمزہ اور تشدید ی کی اولاد نضر بن کنانہ سی ہی کہ حضرت کی اجداد سی ہین اور مراد بنی لوی سی اشراف قریش ہین یعنی اصحاب حضرت کی اور بویرہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ جہان کھجورین بنی نضیر کی تہین اور روایت کیا گیا ہی کہ جب حضرت نی حکم کیا بنی نضیر کی کھجورون کی کاٹنی کا تو اونہون نی کہا یا محمد آپ منع فرماتی تہی فساد کرنی سی زمین مین پس یہہ کھجورین کیون کاٹتین اور جلاتین پس آیۃ مذکورہ اوتری تو اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کاٹنا اور جلانا درختون کفار کا ۱۲ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا کَتَبَ اِلَیْہِ یُخْبِرُہٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ غَارِّیْنَ فِیْ نَعَمِھِمْ بِالْمُرَیْسِیْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَۃَ وَسَبَی الذُّرِّیَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عون سی یہہ کہ نافع نی لکہا طرف ابن عون کی درحالیکہ خبر دیتا تہا نافع اوسکو یہہ کہ ابن عمر نی خبر دی اوسکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لوٹا بنی مصطلق کو اسحال مین کہ غافل تہی وہ اپنی مواشی مین بیچ مکان مریسیع کی پس قتل کیا اونکی لڑنیوالون کو اور بندی پکڑ لائی عورتون اور لڑکون کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی مصطلق بطن ہی خزاعہ مین سی اور مریسیع نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی وہان پانی تہا بنی مصطلق کا اور لڑنی والون سی مراد ہین وہ شخص کہ لیاقت رکہتی تہی لڑائی کی یعنی مرد عاقل و بالغ اور ذریت سی مراد ہین عورتین اور لڑکی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہے قتل کرنا کفار کا اور لی لینا اونکی اموال کا حالت غفلت مین ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا یَوْمَ بَدْرٍ حِیْنَ صَفَفْنَا لِقُرَیْشٍ

وَصَفُّوْا لَنَا إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا
نَبْلَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی اسید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمکو دن جنگ بدر
کی جسوقت کہ صف باندہی ہمنی واسطی لڑنی قریش کی اور صف باندہی قریش نی واسطی لڑنی ہماری کی جسوقت کہ نزدیک پہونچین
وہ تمہاری یعنی ایسی کہ تیر پہونچ سکی اون تک پس مارو اونکو تیر اور بیچ ایک روایت بخاری کی ہی جسوقت کہ نزدیک پہونچین
وہ تمہاری پس تیر مارو اونکو اور باقی رکہو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ کر ڈالو کچہہ باقی بہی رکہو تا وہ غالب نہون تمپر بسبب نہیں
ہونی تمہاری کی نقل کی یہہ بخاری نے وَحَدِيْثُ سَعْدٍ هَلْ تُنْصَرُوْنَ سَنَذْكُرُ فِيْ بَابِ
فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيْثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِيْ
بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى اور حدیث سعد کی کہ سرا اوسکا هل تنصرون ہی ذکر کرین گی ہم بیچ باب فضل الفقرا
کی اور حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رهطا بیچ باب المعجزات کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن
عوف سی کہ کہا تعبیہ کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدر مین ایک رات نقل کی یہہ ترمذی نی ف تعبیہ کیا یعنی مہیا کیا لڑائی
کی لیی ساتہہ پہنانی ہتیارون کی اور برابر کین صفین اور قائم کیا ہر ایک کو ہم مین سی اوس جگہہ کہ مناسب تہی اوسکی لیی رات
کو تا دن کو اسیطرح کہڑی رہین ع وَعَنِ الْمُهَلَّبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بَيَّتَكُمُ
الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی مہلب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی غزوہ خندق مین اگر شبخون کرین تمپر دشمن پس چاہیی کہ
ہووی علامت تمہاری لفظ حم لا ینصرون نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف علامت الخ پہچانا جاوی کہ مسلمان کون ہی اور
کافر کون اور یہہ قرارداد سپاہیون کا ہی کہ ایک بولی اپنی مین مقرر کر لیتی ہین تا علامت ہو اور اشتباہ نہو کہ کس جانب کا ہی خصوصا
وقت شبخون کی کہ اشتباہ اوسمین اکثر ہوتا ہی حاصل یہہ کہ اپنی لوگون کو کہدیتی ہین کہ جب ہم پوچہین کون تو یہہ بولی بولنا اسطرح کی بولی
کو زبان انگریزی مین پلول کہتی ہین اور معنی اسکی یہہ ہین ای اونازل الی حم کی مدد نہ کی جاوین کافر ع ح وَعَنْ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ عَبْدَ اللهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ
أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ کہا تہی علامت مہاجرین کی عبد اللہ اور علامت انصار کی عبد الرحمن
یعنی کسی اور غزوی مین نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ
أَمِتْ أَمِتْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی سلمۃ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ ابو بکر
صدیق رض کی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس شب خون کیا ہمنی کفار پر درحالیکہ قتل کرتی تہی ہم اونکو اور تہی علامت ہماری
اوس رات یعنی پہچان اپنی لوگون کی کلمہ امت امت یعنی مار ای خدا تعالی دشمنون کو نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن قیس بن عباد قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرھون الصوت عند القتال رواہ ابو داؤد
اور روایت ہی قیس بن عباد سی کہا تہی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکروہ رکہتی آواز کو وقت لڑنیکی یعنی سوای ذکر اللہ کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی
ف عادۃ ہی لڑنیوالونکی کہ وقت لڑائیکی آواز بلند کرتی ہین یعنی شجاعت وغیرہ اپنی بیان کرتی ہین تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ اس بات کی کچھہ حقیقت نہ جانتی تہی اسلئی کہ اسمین قرب الہی نہین بلکہ بلند کرتی تہی اپنی آواز ساتہہ ذکر اللہ کی کہ اسمین مطلب ہی دنیا اور آخرۃ کی ہی ٭ ع وعن سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقتلوا شیوخ المشرکین واستحیوا شرخھم ای صبیانھم رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا قتل کرو مشرکون کی بڑی عمر والی اور زندہ رکہو چہوٹی عمر والی یعنی لڑکی اونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی ف مراد بڑی عمر والونسی یا توجوان ہین مقابل لڑکونکی یا وہ بڈہی کہ قوی اور قادر ہون لڑنی پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جبکہ صاحب رای اور تدبیر ہو لڑائی مین ٭ ع وعن عروۃ قال حدثنی اسامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عھد الیہ قال اغر علی ابنا صباحا وحرق رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عروہ سی کہ کہا حدیث کی مجکو اسامہ نی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکید کی طرف اوسکی یعنی جبکہ امیر کرکر بہیجا اوسکو فرمایا غارت کر تو ابنا پر وقت صبح کی اور جلادی یعنی کہیتیان اور درخت اور گہر اونکی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف ابنا نام ایک جگہہ کا ہی شام مین اور اس سی معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہرون کفار کا جائز ہی ٭ ح وعن ابی اسید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر اذا اکثبوکم فارموھم ولا تسلوا السیوف حتی یغشوکم رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی اسید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی جسوقت کہ قریب آوین تمہاری کفار پس تیر مارو اونکو اور مت سونتو تلوارین یہانتک کہ قریب پہونچین وہ تمہاری نقل کی یہہ ابو داؤد نی وعن رباح بن الربیع قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فرای الناس مجتمعین علی شیء فبعث رجلا فقال انظر علی ما اجتمع ھؤلاء فجاء فقال علی امراۃ قتیل فقال ما کانت ھذہ لتقاتل وعلی المقدمۃ خالد بن الولید فبعث رجلا فقال قل لخالد لا تقتل امراۃ ولا عسیفا رواہ ابو داؤد اور روایت ہی رباح بن ربیع سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزوہ مین پس دیکہا لوگونکو کہ جمع ہو رہی ہین ایک چیز پر پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور فرمایا دیکہہ کس چیز پر جمع ہو رہی ہین یہہ لوگ پس آیا وہ شخص اور کہا جمع ہو رہی ہین ایک عورۃ پر کہ ماری گئی ہی پس فرمایا نہ تہی یہہ لڑتی یعنی پس کیون مارا اسکو اور تہی آگلی فوج پر خالد بن ولید پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور کہا کہدی واسطی خالد کی کہ نہ مار کسی عورۃ کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف مراد مزدور سی وہ مزدور ہی کہ لڑتا نہو بلکہ خدمت کی لیی ہو ٭ ع ح وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ لا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امراۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا فان اللہ یحب المحسنین رواہ ابو داؤد اور روایت ہی انس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی مجاہدونکو وقت بہیجنی کی جہاد کی لیی روانہ ہو ساتہہ نام خدا کی اور ساتہہ توفیق وتائید خدا کی اور اوپر دین رسول خدا کی نہ مار نا تم نہایت بوڑہیکو اور نہ چہوٹی لڑکیکو اور نہ عورتکو اور خیانت نکرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم مال غنیمت کا اور صلح کرو تم آپسمین ساتہہ ترک تنازع کی یا کفار سی اگر مصلحت دیکہو یا سنوارو امور اپنی اور نیکی کرو یعنی آپسمین اسلئی کہ خدا تعالی دوست رکہتا ہی نیکی کرنیوالونکو نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف نہایت بوڑہیکو یعنی مگر جبکہ ہو وہ لڑنیوالا یا صاحب رای وتدبیر تو اسصورت مین اوسکو بہی مارو اور ظاہر یہہ ہی کہ لفظ صغیرا بدل ہی یا بیان ہی لفظ طفلا کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور استثنا کیا گیا ہی اس سی وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑنیوالا اور نہ

عورۃ کو یعنی جبکہ نہو وہ لڑنیوالی اور نہو ملکہ اور نہ صاحب رای لڑائی مین ۱۲ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا جب ہوا دن جنگ بدر کا آگی بڑہا یعنی لڑنیکی لیی کفار مین سی عتبہ بن ربیعہ اور پیچہی آیا اوسکی بیٹا اوسکا یعنی ولید اور بہائی اوسکا یعنی شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی عتبہ نی کون ہی کہ نکلی میدان مین لڑنیکی لیی پس جواب دیا عتبہ کو کئی ایک جوانون نی انصار مین سی یعنی نکلی میدان مین صف مین سی لڑنیکی لیی ساتہہ عتبہ اور ہمراہیون اوسکی کی پس کہا عتبہ نی کون ہو تم پس خبر دی اون جوانون نی اوسکو کہ ہم انصار ہین پس کہا عتبہ نی نہین حاجت ہمکو بیچ تمہاری یعنی تمسی لڑنیکا ارادہ نہین کہتی ہین سوای اسکی نہین کہ ارادہ کرتی ہین ہم اولاد چچا اپنی کا کہ قریش اور مہاجرین ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا ہو اوی حمزہ کہڑا ہو اوی علی کہڑا ہو اوی عبیدہ بیٹی حارث کی پس متوجہ ہوئی حمزہ طرف عتبہ کی یعنی لڑنیکی لیی اور مارا اوسکو اور متوجہ ہوا مین یعنی حضرت علی طرف شیبہ کی یعنی اور قتل کیا مینی اوسکو اور جاری ہوئین درمیان عبیدہ اور ولید کی دو ضربین پس زخمی اور سست کیا ایک نی اون دونونمین سی مقابلی والی اپنی کو پہر حملہ کیا ہمنی ولید پر پس قتل کیا ہمنی اوسکو اور اوٹہا لائی ہم عبیدہ کو یعنی معرکہ مین سی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک لشکر کی پس بہاگی لوگ بہاگنا پس آئی ہم مدینہ مین پس چہپ رہی اوسمین یعنی بسبب حیا کی اور کہا ہمنی یعنی اپنی دل مین یا آپسمین ہلاک ہوئی ہم یعنی گنہ گار ہوئی بسبب بہاگنی کی دشمنونسی پہر آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ہمنی یا رسول اللہ ہم ہین بہاگنی والی فرمایا حضرت نی یعنی واسطی دفع خجالت انکیکی بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو اور مین جماعت تمہاری ہون نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابی داود کی مانند اسکی ہی اور فرمایا نہین بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو کہا ابن عمر نی پس نزدیک ہوئی ہم اور بوسہ لیا ہمنی ہاتہہ انکا اور فرمایا حضرت نی مین جماعت مسلمانونکی ہون **ف** حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو عکر کی معنی ہین میل کرنا اور پہر آنا لڑائی مین یعنی اگر بہاگو لڑائی مین سی بہ نیت اسکی کہ مدد لیکر پہر لڑائی مین آوینگی گناہ نہین اور جماعت مسلمانونکی ہون یعنی مددگار و ناصر تمہارا ہون ذات شریف اپنی کو تنہا بمنزلہ جماعت کی کیا بسبب عظمت و برکت کی جیسیکہ قران مجید مین آیا ہی اِنَّ ابراہیم کان اُمَّةً وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اور ذکر کرینگی ہم حدیث امیہ بن عبد اللہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہی وکان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی سر اوسکا ابغونی فی ضعفائکم ہی بیچ باب فضل فقراء کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا روایت ہی ثوبان بن یزید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا کیا گوپیا اوپر اہل طائف

ع بہتر ہے وسکی ساتہہ اوسکی ہتہر ہے جاتی ہین ساتہہ اوسکی بہنکی کہ ہی لہ ایک آ منجنیق تحقیق **ف** کی ارسال بطریق ترمذی نی یہہ کی نقل کی **بَابُ حُكْمِ**
الْأُسَرَاءِ باب ہی بیچ بیان حکم قیدیون کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُقَادُوْنَ
اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نی
یعنی راضی ہوا اوس قوم سی کہ داخل ہوتی ہین بہشت مین بیچ زنجیرون کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہینچی جاتی ہین طرف
جنت کی ساتہہ زنجیرون کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی کفار زبردستی پکڑی جاتی ہین اور زنجیر و بیڑیون مین قید کر کر دار الاسلام
مین داخل کیی جاتی ہین پہر اللہ تعالی اونکو ایمان نصیب فرماتا ہی پس داخل ہون گی جنت مین یعنی ایمان اونکا سبب ہوا دخول جنت کا ۱۲
ع **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ
عِنْدَ اَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهُ
فَنَفَّلَنِيْ سَلَبَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جاسوس مشرکین سی اس حال مین کہ
حضرت تہی بیچ سفر کی پس بیٹہا وہ حضرت کی یارون کی پاس باتین کرتا تہا پہر پہر اوہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈہونڈو
اوسکو اور قتل کرو اوسکو پس قتل کیا مینی اوسکو پس دیا حضرت نی مجکو اسباب اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ غَزَوْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ
اَحْمَرَ فَاَنَاخَهُ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَاَتٰى جَمَلَهُ فَاَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ
الْجَمَلُ فَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهُ عَلَيْهِ
رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ
الْاَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سلمہ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوازن پر کہ
نام ایک قبیلہ کا ہی قیس سی پس وسوقت مین کہ ہم طعام چاشت کا کہاتی تہی ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ
کی پس بٹہایا اوسکو اور شروع کیا دیکہنا اور حال آنکہ ہم مین تہی سستی یعنی بسبب لاغری اور پیادہ پائی کی اور کمی سواری کی یعنی دیکہا کہ ہم مین سواریان کم
ہین اور بعضی ہماری پیادہ پا تہی ناگہان نکلا وہ یعنی ہماری درمیان مین سی دوڑتا پس آیا وہ اپنی اونٹ کی پاس پس کہڑا کیا اوسکو یعنی بعد سوار ہونی کے
اوسپر پس دوڑایا اوسکو اونٹ نی اور نکلا مین دوڑتا ہوا یعنی پیچہے اوسکی یہانتک کہ پکڑی مینی مہار اونٹ کی اور بٹہایا مینی اوسکو پہر کہینچی مینی تلوار اپنی
اور ماری اوسکی سر پر پہر لایا مین اونٹ کو کہینچتا ہوا اس حال مین کہ اوسپر تہا اسباب اوسکا اور ہتیار اوسکی پس سامنی آئی میری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ
پس فرمایا کس شخص نی قتل کیا اس شخص کو کہا صحابہ نی کہ سلمہ بن اکوع نی مار فرمایا واسطی اوسکی ہی اسباب اوسکا سب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ**
اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ
فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا
عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِحُكْمِ اللّٰهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جبکہ نکلی بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کی بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی

کسی شخص کو واسطی بلانی سعد کی لپس آئی سعد بن معاذ سوار ایک گدہی پر پس جب نزدیک پہونچی سعد فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑی ہوؤ
تم طرف سردار اپنی کی پہر آئی سعد اور بیٹہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلی ہین اوپر حکم تمہاری کی کہا سعد نی
پس تحقیق مین حکم کرتا ہون یہہ کہ مار ڈالی جاوین لڑنیوالی یعنی جو کہ قابل لڑنی کی ہین اور یہہ کہ بندی کیی جاوین لڑکی اور عورتین فرمایا تحقیق حکم کیا تو نی
بیچ اونکی ساتہہ حکم بادشاہ کی یعنی ایسا حکم کیا تو نی کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوا بسبب اوسکی اور ایک روایت مین ہی ساتہہ حکم اللہ تعالیٰ کی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** سعد بن معاذ کبار صحابہ اور مشاہیر انصار سی ہین اور سردار اوسکی اور بنی قریظہ کہ ایک جماعت ہین یہود کی حلفا اونکی
اور عہد و امان ذمہ مین تہی پس جب آنحضرت نی بنو قریظہ کو بعد غزوہ احزاب کی سنہ پانچ مین پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتہہ عہد سعد بن
معاذ کی اوتری یعنی کہا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہم اختیار کرین گی اونہون نی خیال کیا تہا کہ ہم اونکی عہد و امان مین ہین رعایت ہماری حال کی
کرینگے اور ہماری خلاصی مین کوشش کرین گی پس جب اوتری تو حضرت نی سعد کو بلوایا جیسیکہ مذکور ہوا اور کہڑی ہو تم الخ کہا نودی نی کہ اسی معلوم
ہوا کہ اہل فضل کی تعظیم و توقیر کری اور کہڑا ہو جاوی وقت آنی اوسکیکی اور حجت پکڑی ہی ساتہہ اسکی جمہور نی اور بعضون نی کہا کہ نہین تہا یہہ
کہڑی ہونی کا تعظیم کی لیی بلکہ بسبب اسکی تہا کہ سعد بن معاذ بیمار تہی بسبب اسکی کہ زخم تیر کا اونکی ران مین تہا کہ غزوہ خندق مین تیر لگا تہا اور
طاقت اوترنی کی سواری پر سی نرکہتی تہی پس فرمایا لوگون کو کہ جاؤ اور مدد اونکی کرو اوترنی مین ٭ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ
مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ اِنْ تَقْتُلْ
تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ
الْغَدُ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ
الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ
مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر طرف نجد کی پس پکڑ لائی لشکر کی لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سی کہ نام ایک قبیلہ کا
ہی کہا جاتا تہا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہی شہر کا پس باندہ دیا اوسکو ایک ستون سی ستونون مسجد نبوی کیی پس نکلی طرف اوسکی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ یعنی کیا ہی حال تیرا خبر دی یا کیا ہی گمان تیرا مجہہ پر کہ کیا معاملہ کرونگا ساتہہ تیری پس کہا نزدیک
میری ای محمد خیر و خوبی ہی یا نزدیک میری بہت مال ہی اگر قتل کروگی تم یعنی مجکو قتل کروگی خون والی کو یعنی اوسکو کہ مستحق قتل ہی پس ہمین قرار ہی اپنی تقصیر
کا یا مراد یہہ ہی کہ اوسکو مارو گی کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلہ لی گی پس اسمین دعوی ہی اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگی انعام
کروگی اوپر قدردان کی یعنی سلوک اور اوسکا بدلہ میری طرف سی ہو گا اور اگر ہو تم چاہتی مال پس مانگو دیی جاؤگی مال سی جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسی حال پر یہانتک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ پس کہا نزدیک میری وہی چیز کہ کہی مینی واسطی آپکی اگر
بخشش کروگی بخشش کروگی قدردان پر اور اگر قتل کروگی قتل کروگی خون والی کو اور اگر چاہتی ہو مال پس مانگو دیی جاؤگی مال جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو اسی حالت پر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ ہوا اگلی سی اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اوسکو کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ پس کہا نزدیک میری وہی چیز ہی کہ کہی مینی واسطی آپکی اگر
بخشش کروگی بخشش کروگی قدردان پر اور اگر قتل کروگی قتل کروگی خون والی کو اور اگر چاہتی ہو مال پس مانگو دیی جاؤگی مال سی جسقدر چاہو

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَۃَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ
اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰہِ مَا کَانَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ وَجْہٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ
وَجْہِکَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْہُکَ اَحَبَّ الْوُجُوْہِ کُلِّہَا اِلَیَّ وَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِکَ فَاَصْبَحَ دِیْنُکَ اَحَبَّ الدِّیْنِ
اِلَیَّ وَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِکَ فَاَصْبَحَ بَلَدُکَ اَحَبَّ الْبِلَادِ کُلِّہَا اِلَیَّ وَاِنَّ خَیْلَکَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ
الْعُمْرَۃَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَکَّۃَ قَالَ لَہٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا
وَلٰکِنِّیْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰہِ لَا یَاْتِیْکُمْ مِنَ الْیَمَامَۃِ حَبَّۃُ حِنْطَۃٍ حَتّٰی یَاْذَنَ فِیْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَہُ الْبُخَارِیُّ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ
کو پس گیا ثمامہ طرف درختوں کھجور کی کہ نزدیک تھی مسجد کی پس نہایا پھر آیا مسجد میں اور کہا گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود سوای اللہ کی اور گواہی
دیتا ہوں میں یہہ کہ محمد بندے ہیں اوسکے اور رسول اوسکی ای محمد قسم ہے خدا کی نہ تہا روی زمین پر کوئی منہ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میری منہ
آپکی سی پس تحقیق ہوگیا یعنی اب منہ تمہارا محبوب تر ساری مونہوں سی طرف میری قسم ہے خدا کی نہ تہا کوئی دین مبغوض تر طرف میری دین آپکی سی
پس ہوگیا دین آپکا محبوب تر ساری دینوں کا طرف میری قسم ہے اللہ کی نہ تہا کوئی شہر مبغوض تر میری طرف شہر آپکی سی پس ہوگیا شہر آپکا محبوب ترین
ساری شہروں کا طرف میری اور تحقیق آپکی لشکر نے پکڑ لیا مجھکو اس حال میں کہ میں ارادہ رکہتا تہا عمرہ کا پس کیا حکم فرماتی ہو پس بشارت دی اوسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتہہ اسکی کہ تجھکو شرافت بسبب اسلام کی حاصل ہوئی اور ساری گناہ پہلی تیری بخشی گئی اور فرمایا اوسکو عمرہ کرنیکو پس
جب آیا ثمامہ مکہ میں کہا اوسکو کہنی والی نے بیدین ہوگیا تو پس کہا ثمامہ نے نہیں ولیکن میں اسلام لایا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیدین نہیں
ہوا میں قسم ہے اللہ کی نہیں پہنچیگا تمکو شہر یمامہ سی ایک دانہ گیہوں کا یہانتک کہ اذن دیں اوسمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ مسلم نے اور مختصر بیان
کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ کَلَّمَنِیْ
فِیْ ہٰؤُلَاءِ النَّتْنٰی لَتَرَکْتُہُمْ لَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق قیدیوں بدر
کی کہ اگر ہوتا مطعم بن عدی زندہ پہر سفارش کرتا مجھسے بیچ حق ان قیدیوں ناپاک کی تو البتہ چہوڑ دیتا میں انکو واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نے +
ف جبیر نے یہہ حدیث حالت کفر میں حضرت سے سنی اور بعد اسلام لانے کی بیان کی اور اوسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف کا ہے
پس حضرت کا قرابتی ہم جدی ہے اور اوسکا ایک احسان تہا حضرت پر کہ جب حضرت طائف سے پہرے تو اوسنے دفع کیا مشرکوں کو حضرت سے اسلیے حضرت نے
کلام مذکور واسطے تالیف و ترغیب جبیر کی اسلام پر فرمایا + ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِیْنَ رَجُلًا مِّنْ اَہْلِ مَکَّۃَ ہَبَطُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِیْمِ مُتَسَلِّحِیْنَ یُرِیْدُوْنَ غِرَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ فَاَخَذَہُمْ سَلَمًا
فَاسْتَحْیَاہُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَعْتَقَہُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَہُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَہُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْہُمْ بِبَطْنِ مَکَّۃَ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ اسی آدمی مکہ کی اترآئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی سال حدیبیہ میں جبل تنعیم سے ہتیار باندہے ہوئی ارادہ
کرتی تہی وہ کہ غافل پاویں اور آزار پہنچاویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کی صحابہ کو پس پکڑ لیا انکو حضرت نے مطیع و خوار پس زندہ چہوڑ دیا انکو
اور ایک روایت میں ہے کہ آزاد کر دیا انکو پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیۃ اور وہ اللہ ایسا ہے کہ بند رکہا ہاتہہ انکا تمسے اور تمہارا ہاتہہ اونسے
مکہ میں اور نواح اوسکی میں نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ ذَکَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وسلم امر یوم بدر باربعۃ وعشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث وکان اذا
ظهر علی قوم اقام بالعرصۃ ثلث لیال فلما کان ببدر الیوم الثالث امر براحلته فشد علیها رحلها ثم مشی واتبعه اصحابه
حتی قام علی شفۃ الرکی فجعل ینادیهم باسمائهم واسماء آبائهم یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان أیسرکم انکم اطعتم الله ورسوله
فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربکم حقا فقال عمر یا رسول الله ما تکلم من اجساد لا ارواح لها فقال النبی
صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده ما انتم باسمع لما اقول منهم وفی روایۃ ما انتم باسمع منهم ولکن لا یجیبون متفق علیه و
زاد البخاری قال قتادۃ احیاهم الله حتی اسمعهم قوله توبیخا وتصغیرا ونقمۃ وحسرۃ
وندما اور روایت ہی قتادہ سی کہ ذکر کیا واسطی ہماری انس بن مالک نی ابی طلحہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا
دن جنگ بدر کی ساتہہ چوبیس شخصونکی سرداروں کفار قریش سی پس ڈالی گئی وہ بیچ ایک کنوین کی کنوون بدر کی سی کہ وہ ناپاک وناپاک کرنیوالا
تہا اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت غالب آتی کسی قوم پر تو ٹہیرتی اوس میدان مین یعنی میدان جنگ مین تین رات پس جبکہ ہوا بدر
مین تیسرا دن تو حکم کیا حضرت نی ساتہہ باندہنی کجاوی کی اوپر اونٹ سواری اپنی کی پس باندہا گیا اوسپر کجاوہ اوسکا پہر چلی حضرت اور ساتہہ اونکی
اصحاب اونکی یہانتک کہ کہڑی ہوئی اوپر کنارے کنوین کی پہر شروع کیا پکارنا اونکا ساتہہ نامون اونکی اور ناموں باپوں اونکی کی ای فلانی بیٹی
فلانیکی اور ای فلانی بیٹی فلانیکی آیا خوش کرتا ہی تمکو یہہ کہ اطاعت کرتی تم اللہ اور رسول اوسکیکی پس تحقیق ہمنی پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا ہمسی پروردگار ہماری
نی حق یعنی ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہی تم پر پس آیا پائی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا رب تمہاری نی حق یعنی تمہاری عذاب کا اور یہہ استفہام
توبیخ ہی پس کہا حضرت عمر نی یا رسول اللہ کیا کلام کرتی ہو اون بدنونسی کہ نہین ارواح واسطی اونکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس
ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین تم زیادہ سننی والی واسطی اوس چیز کی کہ کہتا ہون مین اونسی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ نہین تم زیادہ
سننی والی اونسی ولیکن وہ جواب نہین دیتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی کہ کہا قتادہ نی کہ زندہ کیا اونکو اللہ تعالی نی
یہانتک کہ سنایا اونکو قول حضرت کا واسطی سرزنش کی اور واسطی ذلت کی اور واسطی عذاب کی اور واسطی افسوس کی اور واسطی پشیمانی کی ف اس حدیث سی
حضرت شیخ عبدالحق وغیرہ نی سماع اموات کی لیی ثابت کیا ہی اور اکثر علماء حنفیہ نی انکار اسکا کیا ہی اور جواب اسکی کئی طرح پر دیی ہین جو جاہی
فقہ کی کتابون مین مثل فتح القدیر وغیرہ کی دیکہہ لی ۱۲ مولف وعن مروان والمسور بن مخرمۃ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قام حین جاءه وفد هوازن مسلمین فسألوه ان یرد الیهم اموالهم وسبیهم فقال فاختاروا احدی الطائفتین اما
السبی واما المال قالوا فانا نختار سبینا فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فاثنی علی الله بما هو اهله ثم قال اما بعد فان
اخوانکم قد جاءوا تائبین وانی قد رایت ان ارد الیهم سبیهم فمن احب منکم ان یطیب ذلک فلیفعل ومن احب منکم ان یکون
علی حظه حتی نعطیه ایاه من اول ما یفیء الله علینا فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک یا رسول الله فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم انا لا ندری من اذن منکم ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس فکلمهم عرفاؤهم
ثم رجعوا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبروه انهم قد طیبوا واذنوا رواه البخاری اور روایت ہی مروان اور مسور
بن مخرمہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوئی یعنی خطبہ پڑہا فرمایا جسوقت کہ آئی حضرت کی پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہوکر پس سوال
کیا اونہوں نی حضرت سی یہہ کہ پہیر دین طرف اونکی مال اونکی اور بندی اونکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اختیار کرو ایک دو چیزوں مین سی

یا بندی یا مال کہا ہوازن نی پس تحقیق اختیار کی ہمنی بندی اپنی پس خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس تعریف کی اللہ کی ساتہہ اوس چیز
کی کہ لائق اوسکی ہی پہر فرمایا یہہ بعد اسکی یعنی حمد و ثنا کی پس تحقیق بہائی تمہاری یعنی دینی بہائی یا نسبی کہ ہوازن ہین ائی توبہ کر کر یعنی شرک و گناہو نسی
اور تحقیق مینی مناسب دیکہا کہ پہیر دون طرف اونکی بندی اونکی پس جو شخص چاہی تم مین سی یہہ کہ بخوشی پہیر دی بندی اپنی چاہیی کہ کری اور جو چاہی تم مین
سی یہہ کہ ہو یعنی ہمیشہ رہی اوپر نصیبی اپنی کی یہانتک کہ دین ہم اوسکو عوض اوسکا اول اوس چیز سی کہ انعام کری اللہ اوپر ہماری غنیمت مین سی پس چاہیی کہ کری
یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنی حصی کی بندی ندی بغیر عوض کی بیان کری پس کہا لوگون نی یعنی بعضون نی یا سبہون نی بغیر تمیز کی کہ تحقیق خوش ہوی ہم ساتہہ
اوسکی یعنی پہیر دینی بندی کی یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ہم نہین جانتی ہین کہ کون راضی ہوا تم مین سی اور نہین جدا کر سکتی اوسکو
اوس سی کہ نہین راضی ہوا پس پہر جاؤ یہانتک کہ لاوین طرف ہماری سردار تمہاری امر تمہارا یعنی بہ تفصیل پس پہر گئی لوگ پس کلام کیا اونسی سردارون اونکی نی
پہر پہر کر آئی لوگ حضرت کی پاس اور خبر دی حضرت کو کہ تحقیق وہ راضی ہوئی اور اذن دیا یعنی پہیر نی بندی کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ہوازن نام ایک قبیلہ کا
ہی آئی وہ حضرت کی پاس مسلمان ہو کر بعد اوسکی کہ لوٹا گیا مال اونکا اور بندی کی گئی اولاد اونکی اور تقسیم کی گئی صحابہ مین اور غزوہ ہوازن کہ اوسکو غزوہ حنین
بہی کہتی ہین واقع ہوا بعد فتح مکہ کی اور غنیمت اوسمین بہت ہاتہہ لگی اور حضرت نی اذن چاہا صحابہ سی بیچ پہیر نی بندی کی اسلیکہ اموال اونکی اور
بندی اونکی ہو گئی تہی ملک مجاہدین کی پس نہین جائز تہا پہیرنا اونکی ملک کا بغیر اذن اونکی ❊ ح ع **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ**
كَانَ ثَقِيفُ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ
أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوْهُ فَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ أُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ فَتَرَكَهُ وَمَضٰى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ فَقَالَ فَفَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہی ثقیف ہم قسم بنی عقیل کی پس قید کیی ثقیف نی
دو شخص صحاب حضرت کی سی اور قید کیا اصحاب حضرت کی نی ایک شخص کو بنی عقیل مین سی پس مضبوط باندہا صحابہ نی اوسکو اور ڈالا اوسکو سنگستان مین
پس گذری اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی نی ای محمد ای محمد کس سبب سی پکڑا گیا ہون میں فرمایا بسبب تقصیر ہم قسمون اپنی کی کہ ثقیف ہین یعنی
اونہون نی دو مسلمانونکو قید کیا تہا جنکو اونکی بدلی مین قید کیا پس چہوڑا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اوسی جگہہ سی تشریف لی گئی پہر پکارا اوسنی حضرت
کو ای محمد ای محمد پس رحم کہایا اوسپر حضرت نی اور پہرے پس فرمایا کیا حال ہی تیرا کہا اوسنی تحقیق مین مسلمان ہون پس فرمایا اگر کہتا تو اس کلمہ کو اوسحالت مین کہ تو مالک
ہوتا اپنی امر کا یعنی حالت اختیار مین بطریق رغبت کی پہلی قید ہونیکی کہتا تو چہٹکارا پاتا تو پورا چہٹکارا یعنی دنیا مین چہٹکارا پاتا قید سی اور عقبی مین دوزخ سی
کہا اوسی نی پس چہوڑ دیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدلی اون دو شخصون کی کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ثقیف نام قبیلہ
کا ہی ہوازن مین سی وہ حلیف یعنی ہم قسم تہی بنی عقیل کی کہ یہہ بہی ایک قبیلہ ہی اور عرب مین قبائل آپسمین ہم قسم و ہم عہد ہوتی تہی کہ نیک و بد مین ایک دوسری کا
شریک ہوا کری جب زمانہ اسلام کا آیا تو جو قسمین جاہلیت کی موافق حق کی تہی ثابت رہی اور جو خلاف حق کی تہی موقوف کی گئی اور حکم ہوا کہ حلف اسلام کی
ہی کافی ہی اور قید کیا الخ یعنی بدلی مین اون دو صحابیونکی کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نی عادت یون تہی کہ حلیف کو بسبب جرم حلیف کی گرفتار کرتی تہی اور
حضرت نی بہی موافق عادت اونکی یہہ فعل کیا اور ظاہرا مصلحت اسمین تہی اور حرہ ساتہہ زبر ح کی نام ایک مکان کا ہی ظاہر مدینہ مین کہ اوسمین پتہر سیاہ
ہین اور مین مسلمان ہون گویا خبر دی اسلام سابق سی پس معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہو اور دعوی کری کہ مین مسلمان ہون تو قبول نہ کیا جاوی

قول اسکا مگر ساتھ گواہی کی اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ مین اب مسلمان ہو گیا اور حضرت نی اسیلی سلام اوسکا نہ قبول کیا کہ جانا کہ یہہ از روی نفاق
ہی یا بطریق اضطرار کی کہتا ہی اسیلی حضرت نی اوسکو دار الحرب مین جانی دیا تاکہ یہہ جہوٹا ہی پس یہہ خصائص حضرت کی سی ہی ؛ ح ع ❊

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عائشة قالت لما بعث اهل مكة في فداء اسرائهم بعثت زينب في فداء ابي العاص بمال وبعثت فيه بقلادة لها كانت عند خديجة ادخلتها بها على ابي العاص فلما راها رسول الله صلى الله عليه وسلم رق لها رقة شديدة وقال ان رايتم ان تطلقوا لها اسيرها وتردوا عليها الذي لها فقالوا نعم وكان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ عليه ان يخلي سبيل زينب اليه وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم زيد بن حارثة ورجلا من الانصار فقال كونا ببطن ياجج حتى تمر بكما زينب فتصحباها حتى تاتيا بها
رواه احمد وابو داود روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب بہیجا اہل مکہ نی بیچ بدلی قیدیون اپنی کی یعنی جبکہ غالب ہوئی اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن بدر کی پس قتل کیا بعضون کو اور قید کیا بعضون کو اور طلب کیا اونسی فدیہ لا تو اہل مکہ نی لوگونکو بہیجا مال لیکر واسطی چہڑانی قیدیون اپنی کی پس اوسوقت بہیجا زینب نی بیچ بدلی ابی العاص کی کچہہ مال اور بہیجا اوسمال مین ایک ہار اپنا کہ تہا یعنی اول نزدیک خدیجہ کی کہ داخل کیا تہا زینب کو ساتھ اوس ہار کی ابی العاص یعنی اونکی جہیز مین دیا تہا پس جب دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ہار کو رقت کی واسطی زینب کی رقت سخت یعنی دل بہر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب غربت و تنہائی زینب کی اور یاد آئی مصاحبت خدیجہ کی اسلیی کہ وہ ہار اونکی گلی مین رہتا تہا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو اگر مناسب جانو تم یہہ کہ چہوڑ دو تم واسطی زینب کی قیدی اوسکا کہ ابو العاص ہی اور پہیر دو زینب کو وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی یعنی مال کہ بدلی مین ابو العاص کی بہیجا ہی تو کرو تم پس عرض کیا صحابہ نی کہ ہان یعنی مال پہیر دیتی ہین ہم اور ابو العاص کو چہوڑ دیتی ہین اور تہی حضرت کہ عہد لیا ابو العاص سے یعنی وقت چہوڑنی اونکی یہہ کہ چہوڑ دی راہ زینب کی طرف اپنی یعنی حضرت کی پاس مدینہ مین زینب کو آنی دی مانع نہو اور بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زید بن حارثہ کو اور ایک شخص کو انصار مین سی اور فرمایا ٹہیری رہنا تم بیچ بطن یاجج کی یہانتک کہ آوین تمہاری پاس زینب پس ساتھ رہنا تم اونکی یہانتک کہ لاؤ اونکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی ف حضرت زینب بیٹی حضرت کی تہین سب سی بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بہانجی تہی حضرت خدیجہ کی اور خاوند حضرت زینب کی وہ بہی بدر مین قید ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ بیوی حضرت کی تہین سب اولاد حضرت کی اونہین سی ہوئی سوای حضرت ابراہیم کی کہ ماریہ سی تہی اور حضرت زینب کہ ابو العاص کافر کی نکاح مین تہین تو سبب یہہ تہا کہ اوسوقت تک نکاح ہونا عورت مسلمان اور مرد کافر کا جائز تہا اور حضرت نی جو دو شخصونکو بہیجا زینب کی لانی کی لیی باوجودیکہ محرم شرعی نہی تو یہہ مخصوص اسی مقام مین تہا بسبب امن کی بلحاظ صاحبزادی ہونی حضرت کی اور عورت کو نامحرم کی ساتھ سفر کرنا جائز نہین اور بطن یاجج نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکہ کی آٹہہ کوس پر اور لفظ یاجج کو صاحب قاموس نی ساتھ یای تحتانیہ اور زبر پہلی جیم کی لکہا ہی اور ساتھ نون اور جیم اور حای مہملہ کی بہی علمانی ضبط کیا ہی چنانچہ بیچ اکثر نسخون مشکوٰۃ اور مصابیح کی اسیطرح ہی اور حضرت زینب جب ہجرت کر کر مدینہ سی مکہ کو آئین تو ابو العاص مکہ مین ہی بر کفر رہا اور بعد ازان اتفاق ہوا اونکو سفر شام کا تجارت کی لیی جب نزدیک مدینہ کی پہونچی تو مسلمانون نی چاہا کہ اونسی مال چہین لین یہہ خبر حضرت زینب کو پہونچی وہ حضرت پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہی عہد و پیمان مسلمانون کی ایک یعنی جب ایک مسلمان نی کافر کو امان دی تو سب کو چاہی کہ امان دین فرمایا حضرت نی کہ ہاں ایک ہی کہا حضرت زینب نی کہ گواہ رہیو ای رسول خدا کی مینی امان دی ابو العاص کو صحابہ نی جب یہہ حال دیکہا تو بغیر متاع کی ابو العاص کی پاس گئی اور کہا ای ابو العاص تو شرفاء قریش سی ہی اور پیغمبر کی چچا کا بیٹا ہی مسلمان ہو جا تا یہہ سب مال تیرا تیری ہی پاس رہی ابو العاص نی کہا یہہ جو تم کہتی ہو بری بات ہی کہ جاتا مین بہی اسلام کو ساتھ

ان اموال کی پلید کرون پس ابو العاص مکہ کو گئی اور اموال لوگونکی سپرد انکو کیے اور کہا ای اہل مکہ اموال تمہارے تمکو پہنچ چکی اونہون نی کہا پہنچ چکی کہا
تو دیہو کہ مین مسلمان ہون اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ بعد ازان ہجرت کر کر مدینہ کو آئی حضرتؐ نے زینب کو سپرد انکی کیا ساتھہ نکاح
جدید کی یا قدیم کی اسمین اختلاف ہی اور انحضرتؐ ابو العاص سی محبت کہتی تہی اور بہت راضی تہی اونسی اور شہید ہوئی وہ دن یمامہ کی حضرت ابوبکرؓ
کی خلافت مین ❊ ح ع وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ ابْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ
الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہؓ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب قید کیا اہل بدر کو قتل کیا
عقبہ بن ابی معیط کو اور نضر بن حارث کو اور منت رکہی ابی عزہ جمحی پر نقل کی یہہ شرح سنہ مین **ف** امام کو اختیار ہی کہ کافر قیدی اگر مسلمان نہون
تو چاہی قتل کری اونکو اور چاہی غلام کر کر رکہی اور چاہی چہوڑ دی اونکو آزاد کر کر واسطی ذمہ مسلمانونکی اور منت رکہی یعنی چہوڑ دینا بغیر عوض کی یہہ منسوخ
ہی ❊ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ارادہ کیا مار ڈالنی عقبہ بن ابی معیط کا کہا کون پالیگا لڑکونکو فرمایا آگ
نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ عبارت ہی ضائع ہونی سی یعنی اگر صلاحیت کہتی آگ اسکی کہ ہوتی مددگار و غمخوار لڑکونکی تو وہ ہوتی ❊ ع وَعَنْ
عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ خَيِّرْهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ
اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِّثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی علیؓ سی کہ نقل کی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جبرئیل اوتری حضرتؐ پر پس کہا واسطی انکی اختیار دی اونکو یعنی اپنی یارونکو بیچ قیدیون غزوہ بدر کی کہ قتل کرین قیدیون
کو یا بدلہ لین یعنی مال لیکر چہوڑین اونکو اس شرط پر کہ ماری جاوین صحابہ مین سی سال آئندہ مانند انکی یعنی گنتی مین کہ ستر تہی عرض کیا صحابہ نی اختیار کیا
ہمنی بدلہ لینا اور یہہ کہ ماری جاوین ہم مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** دن جنگ بدر کی ستر کفار قریش ماری گئی اور
ستر بندی کر کر لائی گئی حضرتؐ کی پاس حضرتؐ نی مشورہ کیا انکی مقدمہ مین ابوبکرؓ سی کہ کیا کیا چاہیی انکو مارئی یا فدیہ لیکر چہوڑ دیجیی ابوبکرؓ نی کہا کہ
جیتا رکہیی انکو مارئی نہیں عجب نہیں کہ خدا تعالی توبہ نصیب کری انکو اور توفیق اسلام کی دی اور لیجیی دشمنی فدیہ تا قوت پکڑین بسبب اسکی صحاب آپکی اور حضرت
عمرؓ نی کہا گردن ماریی انکی کہ یہہ سب پیشوا کفر کی ہین اور خدا تعالی نی تمکو بی نیاز کیا ہی مال لینی سی پس مختار کیا حضرتؐ نی صحابہ کو کہ ایک چیز
دو چیز مین سی اختیار کرو قتل یا فدا لیکن فدا باین شرط کہ ماری جاوین ستر آدمی سال آئندہ تم مین سی اور فتح کافرونکی ہوگی اونہون نی یہی اختیار
کیا پس اسیطرح واقع ہوا کہ سال آئندہ غزوۂ احد مین ستر تن مسلمانونسی شہید ہوئی کہ حمزہ بن عبد المطلب و مصعب بن عمیر بہی انہین مین تہی پہر
حاضر ہوئی حضرت عمرؓ حضرتؐ کی پاس پس دیکہا کہ انحضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ رو رہی ہین کہا اونہون نی کیون روتی ہین آپ فرمائیی تا مین
بہی روؤن پس فرمایا حضرتؐ نی کہ روتا ہون تیری یارون پر کہ فدا اختیار کیا اور ظاہر کیا گیا مجہپر عذاب ونکا نزدیک اس درخت سی اشارہ کیا
ایک درخت کی طرف کہ نزدیک تہا اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی اگر بہیجا جاتا عذاب نجات پاتا اوس سی مگر عمر اور سعد بن معاذ کہ وہ بہی
اس مشورہ مین شریک حضرت عمر کی تہی اور صحابہ نی یہہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کے بیچ اسلام قیدیون بدر کی کہ شاید وہ مسلمان ہون
اور بسبب رغبت شہادت اپنے کی سال آئندہ مین اور بسبب ترحم کی اقربا پر اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وہ اختیار دیی گئی اور اختیار کر
ایک چیز دو چیز مین سی تو عتاب انپر کیون ہوا اختیار ہونا منافی اسکی ہی جواب یہہ کہ یہہ اختیار دینا بطریق امتحان کی تہا کہ دیکہین پسندیدہ حق
اختیار کرتی ہین یا اوسچیز کو کہ دل انکا چاہتا ہی پس جبکہ اپنی خواہش کی چیز اختیار کی تو عتاب کیی گئی اوسپر اور توریشتی نی بعید جانا ہی حدیث

بخیر کو بسبب ہونی اسکیکی مخالف اوس چیز کی کہ ظاہر قران ہی اور ترمذی نی بہی اوسپر حکم غرابت کا کیا ہی اور طیبی نی کہا کہ حکم کرنا ساتہہ غرابت کی موجب طعن نہین اسلیی کہ غریب کبہی صحیح بہی ہوتی ہی ؛ ع ح وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عطیہ قرظی سی کہ کہا تہا مین بیچ بندی قریظہ کی روبرو لایا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی دیکہتی صحابہ یعنی زیرناف کہول کر لڑکونکو کہ بندی مین آئی تہی پس جس کسیکی جمی ہوتی بال یعنی زیرناف کی وہ شخص مارا جاتا اسلیی کہ علامت بلوغ کی ہی پس گنا جاتا قتال کرنیوالونسی اور جسکی نہ جمی ہوتی نہ مارا جاتا یعنی اسلیی کہ وہ ذریت سی ہی پس کہولی زیرناف میری پس پایا اوسکو کہ نہ جمی تہی بال پس ٹہیرایا مجکو بندی مین نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** کہا توربشتی نی کہ گردانا گیا جمنا بالونکا علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کی اسلیی کہ اگر پوچہی جاتی احتلام سی یا سن بلوغ سی تو سچ نہ کہتی بخوف ہلاک کی ؛ ع ؛

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عُبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هٰذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نکلی کتنی ایک غلام طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی دن حدیبیہ کی پہلی صلح سی پس لکہا طرف حضرت کی غلامونکی مالکون نی کہا ای محمد قسم اللہ کی نہین نکلی یہہ طرف تمہاری رغبت کرنی کو بیچ دین تمہاری کی اور سوای اسکی نہین کہ نکلی ہین بہاگ کر غلامی سی یعنی واسطی خلاص ہونیکی غلامی سی پس کہا کتنی لوگون نی یعنی صحابہ مین سی کہ سچ کہا انکی مالکون نی یا رسول اللہ پہیر دیجیی انکو طرف اونکی پس غصہ ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہین دیکہتا مین تمکو کہ باز آؤ ای گروہ قریش یعنی نا فرمانی اور حکم نفس سے یہانتک کہ بہیجیگا اللہ تمپر اوس شخص کو کہ مارے گردن تمہاری اس حکم پر یعنی اوپر پہیرنی اون غلامونکی اور لاحق کرنی اونکی دار الحرب مین بعد لانی اسلام کی اور قبول نہ کیا پہیرنا اونکا اور فرمایا یہہ ہین آزاد کیی ہوئی خدا تعالی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حضرت غصہ اسلیی ہوئی کہ اون لوگون نی معارضہ کیا حکم شرع کا اونکی حق مین یا تہہ گمان پہنچ کی اور گواہی دی اونکی مالکون کی دعوی کی اور حکم شرع اونکی حق مین یہہ تہا کہ وہ ہوئی تہی بسبب نکلنی کی دار الحرب سی معصوم اور آزاد بمجرد اسلام کی نہین جائز تہا پہیرنا اونکا پس تہی مدد کرنی اونکی مالکونکی زیادتی پر ؛ ع ؛

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو طرف بنی جذیمہ کی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس بلایا خالد نی انکو طرف اسلام کی پس اچہی طرح نکہہ سکی بسبب اضطراب کی کہ اسلام لائی ہم یعنی نکہہ سکی کلمہ اسلام کا کما حقہ پس شروع کیا کہ کہتی تہی صبانا صبانا یعنی نکلی دین اپنی سی طرف

دین سلام کی پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا یعنی بعضون کا اور بندی کرنا یعنی اور ونکا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کی ہم مین سے قیدی اوسکا یعنی ہاتہ رہا قیدی ہر ایک کا ہم مین سے اوسکی ہاتہہ مین یہانتک کہ جب ہوا ایک دن حکم کیا خالد نے کہ قتل کرے ہر شخص ہم مین سے قیدی اپنے کو پس کہا مین یعنی ابن عمر نے قسم اللہ کی نہین قتل کرونگا مین قیدی اپنے کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میری رفیقون مین سے اپنے قیدی کو یہانتک کہ آئے ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا ہمنے یہہ قصہ حضرت سے پس اوٹہائے حضرت نے دونون ہاتہہ اپنے اور کہا یا الہی تحقیق مین ظاہر کرتا ہون بیزاری اور بیرضائی اپنی طرف تیری اوسچیز کی کہ خالد نے کی دوبار فرمایا حضرت نے یہہ کلام نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہانتک کہ جب ہوا الخ یہان یہہ مضمون محذوف ہے کہ دیے ہمکو قیدی بہار ے اور حکم کیا ہمکو ساتہہ محافظت اونکی اوس دن تک کہ حکم کرین ہمکو ساتہہ قتل کرنے اونکی پس جبکہ ہوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتہہ قتل کرنے اونکی اور یہانتک کہ آئے ہم الخ یہان بہی یہہ محذوف ہے کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنے کو بلکہ محفوظ رکہے گا اوسکو یہانتک کہ آوین ہم پاس حضرت کی پس محفوظ رکہے ہمنے یہانتک کہ آئے ہم اور کہا خطابی نے کہ حضرت نے کلام مذکور سعد کی حق مین اسلیے فرمایا کہ خالد نے تامل واحتیاط نکی تا ظاہر ہوتی مراد اونکی کہ صبانا سے کیا مراد رکہتے ہین اور یہہ کلمہ احتمال اختیار کرنے دین اسلام کا بہی رکہتا ہے لیکن چونکہ صریح اسلمنا سے عدول کیا قبول نہ کیا خالد نے قول اون کا اور حمل کیا بدینی ہونے پر **ش ع ح**

بَابُ الْاَمَانِ

باب ہے بیچ بیان امن دینے کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ عَلِيٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ روایت ہے ام ہانی بیٹی ابی طالب کی سے کہ کہا گئی مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال فتح مکہ کی پس پایا مینے اونکو نہاتے اسحال مین کہ حضرت فاطمہ بیٹی حضرت کی پردہ کیے ہوئے تہین حضرت کا ساتہہ کپڑے کی پس سلام کیا مینے پس فرمایا کون ہے یہہ کہا مینے ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوشوقتی ہے ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوئے اپنے غسل سے کہڑے ہوئے پس نماز پڑہی آٹہہ رکعت یعنی چاشت کی لپیٹے ہوئے ایک کپڑے مین پہر فارغ ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پس کہا مینے یا رسول اللہ کہا بیٹے مان میری کے نے کہ علی ہین یہہ کہ وہ قتل کرنیوالے ہین اوس شخص کو کہ پناہ دی مینے اوسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پناہ دی ہمنے اوسکو کہ پناہ دی تو نے اے ام ہانی کہا ام ہانی نے اور یہہ وقت تہا وقت چاشت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہے کہ کہا ام ہانی نے پناہ دی مینے دو شخصونکو کہ ناتے دار تہے میری خاوند کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی ہمنے اوسکو کہ امان دی تو نے **ف** ہبیرہ ام ہانی کی خاوند کا نام ہے کہ بعد اسلام ام ہانی کی اوسے تفریق واقع ہوئی اور یہہ شخص ہبیرہ کی اولاد مین سے تہا ام ہانی نے اوسکو امان دی اور حضرت علی اوسکی امان کو قبول کرتے نہی اور چاہتے تہے کہ اوسکو مار ڈالین پس ام ہانی نے حضرت کی پاس حاضر ہو کر حقیقت حال عرض کی اور ترمذی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ام ہانی کی گہر مین نہاتے تہے اور ظاہر اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اپنے مکان مین نہا رہے تہے یا حضرت فاطمہ کی گہر مین پس تطبیق انمین یون کی جاوے کہ تقدیر یہہ ہے کہ پایا مینے اونکو نہاتے اپنی گہر مین یا حمل کی جاوین تعدد واقعہ پر واللہ اعلم **ح ع**

الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المرأۃ لتاخذ
للقوم یعنی تجیر علی المسلمین رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق عورۃ البتہ
لیتی ہی واسطی قوم کی یعنی پناہ دیتی ہی مسلمانوں پر نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی اگر مسلمان عورۃ امان دی ایک قوم کو کافروں میں سی تو
لازم ہی سب مسلمانوں کو کہ امان دیں اوسکو اور توڑیں نہیں اوسکو ۔ح وعن عمرو بن الحمق قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من امن رجلا علی نفسہ فقتلہ اعطی لواء الغدر یوم القیمۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عمرو بن حمق
سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو کوئی امن دی کسی شخص کو اوسکی جان پر پہر مار ڈالی اوسکو دیا جاویگا نشان بدعہدی
کا دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنہ میں ف یہہ کنایہ ہی فضیحت کرنی اوسکی سی روبرو خلائق کی اور حدیثوں میں آیا ہی کہ روز قیامت کی
عہدشکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا ساتہہ اوسکی ۔ح وعن سلیم بن عامر قال کان بین معاویۃ وبین الروم
عہد وکان یسیر نحو بلادہم حتی اذا انقضی العہد اغار علیہم فجاء رجل علی فرس او برذون وہو یقول اللہ اکبر اللہ اکبر
وفاء لا غدر فنظروا فاذا ہو عمرو بن عبسۃ فسالہ معاویۃ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من کان بینہ وبین قوم عہد فلا یحلن عہدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ
الیہم علی سواء قال فرجع معاویۃ بالناس رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی سلیم بن
عامر سی کہ کہا تہا درمیان معاویہ کی اور درمیان رومیوں کی عہد صلح کہ ایک وقت معلوم تک لڑیں نہیں اور تہی معاویہ سیر کرتی
تہی طرف شہروں اونکی تاکہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذری وہ وقت کہ عہد اوسوقت تک کا کیا تہا غارت کریں اونپر یعنی یکایک اونپر
جا پڑیں اور لوٹیں اور اگر اپنی مکان میں بیٹہی رہتی اور اوسوقت جاتی تو وہ خبردار ہو جاتی پس آیا ایک شخص سوار گہوڑی عربی پر یا ترکی
پر اسحال میں کہ وہ کہتا تہا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہی کہ تم وفای عہد کرو نہ عہدشکنی یعنی تم کہ پہرتی ہو ایام صلح میں دشمنوں کی
شہروں کی طرف داخل غدر کی ہی نہ وفا پس دیکہا لوگوں نی پس ناگہان وہ تہا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچہا اوسنی معاویہ نی اسبات کو یعنی
یہہ کہ پہرنا ہمارا یہاں کیوں غدر ہی پس کہا عمرو نی کہ سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو شخص کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان
کسی قوم کی عہد پس توڑی عہد کو اور نہ باندہی اوسکو یہانتک کہ گذری مدت عہد کی یا توڑی عہد طرف اونکی اوپر برابری کی یعنی آگاہ کردی
اونکو اور کہدی کہ صلح کہ ہم میں اور تم میں تہی اب نہ رہی اب ہم اور تم برابر ہیں کہا سلیم بن عامر راوی نی پس پہری معاویہ ساتہہ لوگوں کی
نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف نہ باندہی عہد یعنی متغیر نکری عہد کو کسیطرح تمام اس کلام سی مراد ہی نہ تغیر کرنا عہد کا ولا یشد عہد کہ یعنی باندہنی
اور محکم کرنیکی ہی محو ہی وعن ابی رافع قال بعثنی قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول اللہ انی واللہ لا ارجع الیہم ابدا قال انی لا اخیس بالعہد
ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان فی نفسک الذی فی نفسک الان فارجع قال فذہبت ثم اتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا بہیجا مجکو قریش نی
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی صلح حدیبیہ میں جبکہ دیکہا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا میری دل میں اسلام پس کہا میں نی یا رسول اللہ تحقیق میں قسم خدا
کی نہیں پہر کر جاؤں گا طرف اونکی کبہی فرمایا تحقیق میں نہیں توڑتا عہد اور نہیں قید کرتا قاصدوں کو لیکن پہر جا تو پس اگر رہی تیری دل میں وہ چیز کہ

تیری دل مین ہی اب پس پہر یا کہا ابو رافع نی پس گیا مین پہر آیا مین حضرتؐ کی پاس اور مسلمان ہوا مین یعنی اظہار اسلام کیا نقل کی یہہ ابوداودنی
ف حضرت نی اوسکو روکا اسلیی نہیں کہ جواب موافق مدعا اونکیکی دی آوی اور پہر یا یعنی طرف ہماری کفار کی پاس سی پہر اسلام لا یعنی ابہی اظہار
اسلام کرنا * ع وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ اَمَا
وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی نعیم بن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
دو شخصونکو کہ آئی تہی مسیلمہ کی پاس سی خبردار ہو قسم ہی خدا کی اگر نہوتی شریعت یہہ کہ ایلچی نہیں ماری جاتی ہین البتہ مارتا مین گردنین تمہاری نقل
کی یہہ احمد اور ابوداودنی ف مسیلمہ کذاب نی دعوی نبوۃ کا کیا تہا اور نام اون دونون شخصون آنیوالونکا عبداللہ بن نواحہ اور ابن اثال تہا اور
انہون نی حضرتؐ کی سامنی آنکر کہا نشہد ان مسیلمۃ رسول اللہ اسلیی حضرت نی خفا ہوکر کلام مذکور فرمایا * ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ يَعْنِي الْاِسْلَامَ
اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ
عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہون نی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اپنی خطبہ مین پورا کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہین زیادہ کرتا اوسکو یعنی اسلام زیادہ نہین کرتا اوس قسم مین مگر قوۃ کو
یعنی اسلام مین وفای عہد و سوگند زیادہ تر ہی منافاۃ ساتہہ اسکی نہین رکہتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کی نقل کی یہہ ترمذی نی طریق حسین بن ذکوان
کیسی عمرو سی اور کہا یہہ حسن ہی ف پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد و قسمین کہ زمانہ جاہلیت مین اوپر مدد کرنی آپسکی کی ہون پورا کرو بموجب قول
اللہ تعالی کی اوفوا بالعقود اور مراد وہ عہد و قسمین ہین کہ زبان نرکہین دین مین جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی
الاثم والعدوان حاصل یہہ کہ جو قسمین اور عہد ایام جاہلیت مین فتنون اور قتال پر واقع ہوئین منع کیا گیا ہی پورا کرنا اونکا اسلام مین بموجب قول
انحضرتؐ کی لاحلف فی الاسلام اور جو کہ ہون جاہلیت مین اوپر نصرۃ مظلوم اور صلہ ارحام کی اور مانند اونکیکی پس اسلام مقوی اور موید اونکا ہی بموجب
اس حدیث حضرتؐ کی ایما حلف کان فی الجاہلیت لم یزدہ الاسلام الا شدۃ اور نہ پیدا کرو الخ اسلیی کہ اسلام کافی ہی بیچ واجب ہونی مدد کرنی باہم کر
کی اور کہا طیبی نی کہ تنکیر لفظ حلفا مین محتمل دو وجہونکو ہی ایک تو یہہ کہ جنس کی لیی ہو یعنی کوئی قسم نہ پیدا کرو اور دوسری یہہ کہ نوع کی لیی ہو کہتا ہو مین
کہ ظاہر وجہ دوسری ہی ہی اور موید ہی اسکو قول مظہر کا یعنی اگر قسم کہائی ہو تمنی جاہلیت مین یہہ کہ مدد کری بعض تمہارا بعض کی پس جب مسلمان
ہو تو پورا کرو بشرطیکہ مدد حق پر ہو ولیکن پیدا کرو قسم اسلام مین یہہ کہ وارث ہو بعض تمہارا بعض کا * ح ع وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ الْمُسْلِمُوْنَ
تَتَكَافَاُ دِمَاءُهُمْ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علی رضؓ کی کہ ابتدا اوسکی یہہ ہی المسلمون تتکافاء دماءہم بیچ کتاب
قصاص کی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ
اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا بیٹا نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تہی مسیلمہ کذاب کی
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا واسطی اون دونونکی آیا گواہی دیتی ہو تم کہ تحقیق مین رسول خدا کا ہون کہا اون دونون نی کہ گواہی دیتی ہین
ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکیکی اگر ہوتا مین قتل کرنیوالا ایلچیون

تو البتہ قتل کرتا میں تم دونوں کو کہا عبد اللہ بن مسعود نی کہ جاری ہوئی سنت یہہ کہ ایلچی نہ مارا جاوی یعنی اگرچہ ناسزا اور سخت کہی اور مستحق قتل ہو لیکن نہ مارا جائے یہہ احمد نی ف ایلچیوں نی جو جواب دیا تو گویا انکار کیا حضرت کی رسالت کا اور اقرار کیا مسیلمہ کی تابعدار ہونیکا اور یہہ حضرت نی جو فرمایا آنحضرت علیہ السلام تو اسمین نہایت تواضع اور طلب حق اور حلم اور نہ جلدی کرنا ساتھہ عذاب دینکی ہی اور اسمین مزہ ہی ساتھہ انکار نبوة اوس لعین کی اور تکذیب عوام کی اوسکی ✦ ع

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا

باب ہی بیچ بیان تقسیم کرنی غنیمتوں کی اور خیانت کرنیکی مال غنیمت میں ف غنیمت اوس مال کو کہتی کہ کفار سی حاصل ہو ساتھہ قتال کی اور بغیر قتال کی جو حاصل ہو اوسکو فیئی کہتی ہین ✦ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پس نہین حلال تہی غنیمت واسطی کسیکی پہلی ہمسی یہہ بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی دیکہا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اوس غنیمت کو واسطی ہمارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ حرف ف کلمہ فلم تحل مین عاطفہ ہی کہ عطف کیا ہی وہ کلام پر کہ پہلی اسکی ہی پس یہہ تتمہ ہی کلام سابق کا جیسیکہ تیسری فصل مین ابی ہریرہ سی مذکور ہی اور اگلی امتوں مین یہہ معمول تہا کہ جب جہاد کرتی تو جمع کرتی غنیمت کو پس اگر اوترتی آگ آسمان سی اور جلا دیتی اوسکو تو جانتی کہ جہاد اونکا مقبول ہوا اور نہین تو نہین ✦ ع

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهٗ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ مِنِّيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَّا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سال غزوہ حنین کی ہین کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا پس جبکہ ملی ہم یعنی جماعت مسلمانونکی ساتھہ کافرونکی لڑنیکی لیی ہوئی مسلمانونکو صورت شکست کی پس دیکہا مینی ایک شخص کو مشرکین مین سی کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانون مین سی پس مارا مینی اوسکو پیچہی اوسکی سی اوپر رگ گردن اوسکیکی ساتھہ تلوار کی پس کاٹی مینی زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجہپر پس بہینچا مجکو بہینچا کہ پائی مینی اوس سی بو موتکی یعنی قریب بمرگ ہو پہر پایا اوسکو موت نی پس چہوڑ دیا مجکو پہر ملا مین عمر بن خطاب سی پس کہا مینی کیا حال ہی لوگونکا کہ بہاگتی ہین پس کہا حکم ہی اللہ کا یعنی یہہ قضا و قدر الہی سی ہوا ہی پہر پہری مسلمان یعنی بعد شکست کی لڑنیکی لیی اور بیٹہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص کہ قتل کری کسیکو یعنی کافرون مین سی واسطی اوسکی ہو قتل کرنی پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطی اوسکی ہی اسباب اوسکا پس کہا مینی یعنی اپنی دل مین کون شخص گواہی دیگا واسطی میری کہ مینی اوس مشرک کو مارا ہی پہر بیٹہا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اس قول پہلی کی یعنی جو شخص قتل کری الخ پس کہا مینی کون گواہی دیگا واسطی میری پہر بیٹہہ گیا مین پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی پس کہڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہا سچ کہا ہی واسطی تیری ای ابو قتادہ یعنی کہڑا ہوتا ہی اور بیٹہتا ہی تو مانند صاحب غرض و طالب حاجت کی پس خبر دی مینی حضرت کو کہ مینی فلانی مشرک کو مارا ہی پس کہا ایک شخص نی سچ کہتا ہی ابو قتادہ اور اسباب وس مشرک کا میری پاس ہی پس راضی کرو اسکو مجہسی یعنی دیجیے اوسکو عوض اوس اسباب کی تا کہ ہووے یہہ میری لیے یا راضی کر دیجیے اوسکو ساتہہ مصالحت کے آپسمین پس کہا ابوبکرؓ نی نہ یون چاہیے قسم خدا کی اسوقت نہ قصد کرینگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف شیر کی شیرون خدا کی سے کہ ابو قتادہ ہی کہ لڑتا ہی اللہ اور رسول کی خوشی کی لیے پہر دیوین تجکو اسباب اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص کو کہ سچ کہا ابوبکر نی پس دی ابو قتادہ کو اسباب وس مشرک کا پس دیا اوس شخص نے مجکو اسباب اوسکا پس خریدا مینی ساتہہ اوسکی ایک باغ کہ تہا بیچ قبیلہ بنی سلمہ کی پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تہا کہ جمع کیا مینی اوسکو اسلام مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس غزوہ مین مسلمانون کو تہوڑی سی شکست ہوئی تہی اور حضرت بجای خود قائم تہی خچر سفید پر سوار اور عباس بن عبد المطلب اور ابو سفیان بن الحارث باگ پکڑی ہوی روکتی تہی حضرت کو اور حضرت ارادہ کرتی تہی حملہ کرنیکی لیے اور فرماتی تہی انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسہم للرجل ولفرسہ ثلثۃ اسہم سہما لہ وسہمین لفرسہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصے دئی واسطی مرد کی اور واسطی گہوڑی اوسکی تین حصی ایک حصہ اوسکا اور دو حصے گہوڑی اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسپر عمل اکثر ائمہ کا ہی اور بعضون کی نزدیک سوار کی دو حصی ہین اور مذہب امام اعظم کا بہی یہی ہی اسلیے کہ حضرت نی سوار کو دو حصی دئی چنانچہ فصل دوسری مین وہ حدیث آویگی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی حضرت علی و ابی موسی اشعری رضی سی اور ہدایہ مین ابن عباس سی اور ابن عمر رض سی بہی روایت کیا ہی اور کہا کہ جب روایت ابن عمر سی مختلف آئی تو ترجیح دی گئی روایت غیر اونکی کو ✦ ح ✦✦✦

وعن یزید بن ہرمز قال کتب نجدۃ الحروری الی ابن عباس یسالہ عن العبد والمراۃ یحضران المغنم ہل یقسم لہما فقال لیزید اکتب الیہ انہ لیس لہما سہم الا ان یحذیا وفی روایۃ کتب الیہ ابن عباس انک کتبت تسألنی ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بالنساء وہل کان یضرب لہن بسہم فقد کان یغزو بہن یداوین المرضی ویحذین من الغنیمۃ واما السہم فلم یضرب لہن بسہم رواہ مسلم اور روایت ہی یزید بن ہرمز سی کہ کہا لکہا نجدہ حروری نی طرف ابن عباس کی درحالیکہ پوچہتی تہی ابن عباس سی حال غلام اور عورۃ کی سی کہ حاضر ہون غنیمت مین آیا تقسیم کیا جاوی واسطی اون دونون کی پس کہا ابن عباس نے یزید کو یہہ کہ لکہہ تو طرف نجدہ کی یہہ کہ نہین واسطی اون دونونکی حصہ معین مگر یہہ کہ دیی جاوین وہ کچہہ اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ لکہا طرف اوسکی ابن عباس نی کہ تحقیق تونی لکہا تہا درحالیکہ پوچہتا تہا مجہسی کیا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتی ساتہہ عورتونکی اور کیا تہی مقرر کرتی واسطی اونکی حصہ پس تحقیق تہی حضرت جہاد کرتی ساتہہ اونکی کہ دوا کرتین بیمارونکی اور دی جاتین کچہہ غنیمت مین سی ولیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطی اونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نجدہ نام سردار خوارج کا ہی اور حروری منسوب ہی ساتہہ حرورا، بالمد کی اور قصر کی کہ نام ایک گانو کا ہی نواح کوفہ سی کہ اول اجتماع خوارج کا وہین ہوا تہا اور اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکی اور عورتین دیی جاوین کچہہ غنیمت مین سی یعنی حصے سے کم اور حصہ پورا نہ مقرر کیا جاوی اونکی لیے اور یہی مذہب ہمارا ہی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ غلام کو دینا اوس صورت مین ہی کہ قتال کرے اور عورتکو اوس صورت مین دوا کری بیمارونکی ✦ ح ✦

وعن سلمۃ بن الاکوع قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بظہرہ مع رباح غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وانا معہ فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن الفزاری قد اغار علی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقمت على أكمة فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثا يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم أرميهم بالنبل وأرتجز أقول أنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع فما زلت أرميهم وأعقر بهم حتى ما خلق الله من بعير من ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا خلفته وراء ظهري ثم اتبعتهم أرميهم حتى ألقوا أكثر من ثلاثين بردة وثلاثين رمحا يستخفون ولا يطرحون شيئا إلا جعلت عليه آراما من الحجارة يعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه حتى رأيت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم ولحق أبو قتادة فارس رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبد الرحمن فقتله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير فرساننا اليوم أبو قتادة وخير رجالتنا سلمة قال ثم أعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم سهمين سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما لي جميعا ثم أردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم وراءه على العضباء راجعين إلى المدينة رواه مسلم

اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا بہیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونٹ سواری اپنی کی ساتہہ رباح کی کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اور مین تہا ساتہہ رباح کی پس جبکہ صبح کی ہمنی ناگہان عبدالرحمن فزاری نی کہ کافر نامی تہا لوٹا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکو پس کہڑا ہوا مین اوپر ایک ٹیلہ کی اور سامنی کیا مینی منہ طرف مدینہ کی اور پکارا مین تین بار یا صباحاہ یعنی خبردار رہو دشمن نزدیک ہی پہر نکلا مین پیچہی اوس قوم کی اور مارتا تہا اونکو ساتہہ تیر کی اور رجز پڑہتا تہا مین کہتا مین ہون بیٹا اکوع کا اور آجکا دن دن ہی ہلاک ہونی کمینون کا یعنی ہلاک ہونی تمہاری کا اسی کا فروکہ بری ہو پس ہمیشہ رہا مین پہینکتا تیر اونکو اور کونچین کاٹتا تہا مین سواریون اونکی یہانتک کہ نہین پیدا کیا اللہ نی کوئی اونٹ اونٹون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی مگر کہ ڈالا مینی اوسکو پس پشت اپنی پہر پیچہی لگا مین اونکی درحالیکہ تیر مارتا تہا اونکو یہانتک کہ ڈالدین اونہون زیادہ تیس سی چادرین اور تیس نیزی ہلکی ہوتی تہی یعنی تا ہلکی ہون اور جلد بہاگین اور نہین ڈالتی تہی وہ کسی چیز کو مگر کہ رکہتا تہا مین اوسپر نشانی پتہر کی تا کہ پہچان لین اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اونکی یعنی اگر پیچہی سی آوین یہانتک کہ دیکہا مینی سوارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیکو اور ملی ابو قتادہ کہ اونکو سوار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتی تہی ساتہہ عبدالرحمن کے یعنے جسنے اونٹ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیئے تہے پس قتل کیا ابو قتادہ نی عبدالرحمن کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین سوارون ہماریکا آجکی دن ابو قتادہ ہی اور بہترین پیادون ہماریکا سلمہ بن اکوع ہی کہا سلمہ نی پہر دیا مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حصی ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادیکا پس جمع کیا دونون حصونکو واسطی میری کہا پہر بٹہا لیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا عضبا تہا درحالیکہ پہرنیوالی تہی طرف مدینہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** رضع جمع راضع کی ہی جیسیکہ رکع جمع راکع کی اور راضع لئیم کو کہتی ہین اور آرام ساتہہ مد حرف اول کے جمع ارم کی جیسی اعناب جمع عنب کے معنے علامت و نشانہ کی کہ جنگلون مین واسطی راہ کی یا دفینہ کی قائم کرتی ہین اور عادت عرب کی تہی کہ جب راہ مین کوئی چیز پاتی اور اپنی ساتہہ نہ لیجا سکتی تو پتہر اوسپر رکہدیتی تا وقت پہرنیکی پہچان لین اور حصہ سوار کا کہ وہ تین حصی ہین یا دو حصی بحسب اختلاف علما کور کی اور حصہ پیادیکا لیئے دیا مجکو حصہ سوار کا ساتہہ حصی پیادیکی بسبب اسکی کہ بڑی مہتم اس غزوہ کی سلمہ تہی اور امام کو روا ہی کہ دیوی زیادہ حصہ سی اوسکو کہ بڑی سعی اور تردد جہاد مین کی ہوتا لوگونکو زیادہ رغبت ہو بیچ سعی کرنیکی جہاد مین ۱۲ ع

وعن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينفل بعض من يبعث من السرايا لأنفسهم خاصة سوى قسمة عامة الجيش متفق عليه

اور روایت ہی ابن عمر رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی حصہ زائد دیتی بعض ان شخصونکو کہ بہیجتے تہی لشکرون مین سی واسطی نفسون

اونکی خاص سوای تقسیم کرنی عام لشکر کی یعنی حضرت بعضی غازیونکو کچھہ حصہ زائد دیتی تھی غنیمت مین سی واسطی رغبت دلانی کی قتال مین نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعنہ قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلا سوی نصيبنا من الخمس فاصابني شارف والشارف المسن الکبير متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سوای حصہ ہماری کی خمس مین سی پس پہنچی مجکو ایک اونٹنی اور شارف کہتی ہین اونٹنی بوڑہی بڑی کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعنہ قال ذهب فرس له فاخذها العدو فظهر عليهم المسلمون فرد عليه في زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفي رواية ابق عبد له فلحق بالروم فظهر عليهم المسلمون فرد عليه خالد بن الوليد بعد النبي صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہاگ گیا گہوڑا اون کا پس پکڑا اوسکو دشمنون نی یعنی کافرون نی پہر غالب ہوی کافرون پر مسلمان پس پہیر دیا گیا وہ گہوڑا ابن عمر کو یعنی اور غنیمت مین داخل نہین کیا گیا بیچ زمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایک روایت مین ہی کہ بہاگ گیا غلام عبد اللہ کا اور جاملا روم مین پس غالب آئی اونپر مسلمان پس پہیر دیا عبد اللہ پر یعنی غلام کو خالد بن ولید نی اور یہہ بعد رحلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہا رحمت ہو اللہ کی اونپر اور سلام نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا ابن ملک نی اس سی معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمانکی غلام بہاگی ہوئی کو پکڑ لین تو مالک نہین ہوتی واجب ہی پہیر دینا اوسکا اوسکی مالک کو پہلی قسمت کی اور بعد اوسکی اور یہی قول ہمارا ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر بہاگ جاوی غلام مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو دار الحرب مین اور کفار پکڑ لین اوسکو تو نہین مالک ہوتی اوسکی وہ نزدیک ابی حنیفہ کی اور صاحبین نی کہا کہ مالک ہو جاتی ہین وہ اوسکی اور یہی کہا مالک اور احمد نی لیکن اگر مرتد ہو کر بہاگ گا اور اونہون نی پکڑ لیا تو مالک ہوتی ہین وہ اوسکی اتفاقا اور اسیطرح اگر اونٹ بہاگ کر چلا گیا اور اونہون نی پکڑ لیا تو مالک ہو جاتی ہین وہ اوسکی ۴ ع وعن جبير بن مطعم قال مشيت انا وعثمان بن عفان الى النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا اعطيت بني المطلب من خمس خيبر وتركتنا ونحن بمنزلة واحدة منك فقال انما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد قال جبير ولم يقسم النبي صلی اللہ علیہ وسلم لبني عبد شمس وبني نوفل شيئا رواہ البخاری اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا چلا مین اور عثمان بن عفان طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنی کہ دیا آپ نی بنی مطلب کو خمس خیبر مین سی اور چہوڑ دیا ہمکو اور ہم ایک مرتبہ مین ہین نسبت آپ کی پس فرمایا سوای اسکی نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین کہا جبیر نی اور نہین تقسیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی بنی عبد شمس کی کہ عثمان وغیرہ تہی اور واسطی بنی نوفل کی کہ جبیر وغیرہ تہی کچھہ نقل کی یہہ بخاری نی ف اور ہم یعنی مین اور عثمان اور بنی مطلب بیچ ایک مرتبہ کی ہین بہ نسبت آپ کی اسلیی کہ ہم سب اولاد عبد مناف کی ہین اور یہہ یون ہی کہ ہاشم اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس سب بیٹی عبد مناف کی ہین اور عبد مناف جو تہی جد ہماری اور آپ کی ہین اسطرح کہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف اور عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف تہی اور ایک ہین یعنی مانند شی واحد کی ہین بسبب اسکی کہ تہی وہ موافق اور صحبت آپس مین اور مددگار آپس تہی درمیان اونکی مخالفت جاہلیت مین اور نہ اسلام مین تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نی بسبب مخالفت اور عداوت آپسکی عہد باندہا تہا کہ ساتہہ بنی ہاشم کی مناکحت اور بیع وشرا نکرین یہانتک کہ سپرد کرین وہ ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین پس اوسوقت بنی مطلب بنی ہاشم کی ساتہہ متحد اور موافق تہی اور نہین تقسیم کیا الخ یعنی اسلیی کہ نہ تہی درمیان اونکی اور درمیان بنی ہاشم کی موافقت بلکہ مخالفت ظاہر اتہی پس اسلیی محروم کیا اونکو خمس سی باوجودیکہ وہ ذوی القربی سی تہی ٭ ع ح ٭ وعن ابي هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ايما قرية اتيتموها واقمتم فيها فسهمكم فيها وايما

قریۃ عصت اللہ ورسولہ فان خمسہا للہ ورسولہ ثم ہی لکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو بستی کہ جاؤ تم اوسمین ٹہیرو بیچ اوسکی پس حصہ تمہارا بیچ اوسکی ہی اور جس بستی نی کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول
اوسکیکی پس تحقیق پانچوان حصہ وسکا واسطی اللہ اور رسول اوسکیکی ہی پہر وہ واسطی تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ٹہیرو بیچ اوسکی یعنی بغیر قتال کی کہ خالی کردیا
اوس بستی کو رہنی والون اوسکینی اور صلح کی ساتہہ تمہاری کہ اوسکو فیئ کہتی ہین اور حصہ تمہارا الخ یعنی وہ خاص تمہاری ہی لیی نہین ہی بلکہ مشترک ہی درمیان
تمہاری درمیان اونکی کہ نہین نکلی ہین تم مین سی لشکر مسلمانون سی سلبی کہ شامل مال کی ہوتا ہی فیئ اور فیئ نہین خاص ہی واسطی نکلنی والونکی لڑنیکی لیی
اور جس بستی نی نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لیا تمنی اوسکو ساتہہ جنگ و قہر و غلبہ کی اور پہر وہ یعنی بقیہ اموال اوسکا واسطی تمہاری ہی کہا ابن ملک نی
یعنی یہہ مال ہوگا غنیمت لیا جاوی گا اوس سی پانچوان حصہ واسطی اللہ اور رسول اوسکیکی اور تقسیم کیا جاوی گا باقی اوس سی اور اسی سی یہہ معلوم ہوا کہ مال فیئ
مین سی خمس نکالا جاوی اور کہا شافعی نی کہ خمس نکالا جاوی اوسمین بہی مانند مال غنیمت کی پس یہہ حدیث حجت ہی اونپر اور کہا بعضی علماء ہماری نی
شارحین مین سی کہ مراد ساتہہ قسم پہلی کی وہ ہی کہ فتح کیا اوسکو لشکر نی اسحال مین کہ آنحضرت انمین تہی پس وہ لشکر کی لیی ہی اور مراد دوسری قسم سی وہ ہی کہ آنحضرت
اونمین تہی پس لیتی تہی خمس اور باقی انکی لیی تہا ع ح **وعن** خولۃ الانصاریۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یقول ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلہم النار یوم القیمۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی خولہ انصاریہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق بعضی اشخاص تصرف کرتی ہین بیچ مال خدا کی یعنی غنیمت مین اور فیئ
مین اور زکوۃ مین ناحق یعنی بغیر استحقاق کی پس واسطی اونکی آگ ہی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** آگ ہی یعنی ہمیشہ کو اگر حلال جانین وسکو والا
جس مدت تک چاہیگا اللہ تعالی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فذکر الغلول
فعظمہ وعظم امرہ ثم قال لا الفین احدکم یجیئ یوم القیمۃ علی رقبتہ بعیر لہ رغاء یقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول
لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیئ یوم القیمۃ علی رقبتہ فرس لہ حمحمۃ فیقول یا رسول اللہ
اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیئ یوم القیمۃ علی رقبتہ شاۃ لہا ثغاء یقول یا رسول
اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیئ یوم القیمۃ علی رقبتہ نفس لہا صیاح فیقول
یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیئ یوم القیمۃ علی رقبتہ رقاع تخفق
فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیئ یوم القیمۃ علی رقبتہ صامت
فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک متفق علیہ
وہذا لفظ مسلم وہو اتم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
ایک روز پس ذکر کیا خیانت کرنی کا غنیمت مین پس بڑا گناہ بتلایا اوسکا اور بڑا بیان کیا امر اوسکا پہر فرمایا کہ نہ پاؤنمین ایک تمہاریکو اسحال مین کہ آوی دن
قیامت کی اسحال سی کہ ہو اوسکی گردن پر اونٹ کہ واسطی اوسکی آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت مین سی اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اوسپر آواز
کرتا ہوا آویگا کہیگا وہ شخص ای رسول خدا کی فریاد رسی کرو میری یعنی شفاعت کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہوتا مین واسطی تیری کسی چیز کا یعنی
نہین دفع کرسکتا مین تجہسی عذاب اللہ کا تحقیق پہنچادی مینی تجکو شریعت نہ پاؤنمین تم مین سی کسیکو کہ آوی دن قیامت کی اسحال سی کہ اوسکی گردن پر
گہوڑا ہو واسطی اوسکی ہو آواز پس کہیگا ای رسول خدا کی فریاد رسی کر میری پس کہونگا مین نہین مالک ہوتا مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچادی مینی

پس کہونگا میری فریاد رسی کر یا رسول اللہ کہی آواز ہو واسطی اوسکی ہو بکری گردن پر اوسکی دن قیامت کی آدمی کہ سی تم مین کسیکو نہ پاؤنمین شریعت تجکو
گردن اوسکی پر اسحالت مین کی قیامت دن آدمی کہ تمہار ایکو ایک پاؤنمین نہ شریعت تجکو مینی پہنچادی تحقیق چیز کا کسی تیری واسطی مین الک نہین مین گا
پس کہونگا میری فریاد رسی کر یا رسول اللہ پس کہی آواز ہو اوسکی واسطی ہوکر کیا خیانت سی بندونمین کی غنیمت بردہ یعنی ہوا چپا شخص کوئی ہو پر
گردن اوسکی کہ سی اسحالت کی قیامت دن آدمی کہ سی تم مین کسیکو پاؤنمین شریعت تجکو مینی پہنچادی تحقیق کا چیز کسی تیری واسطی مین الک نہین مین
کپرون صوفیہ کی مانند بغیر استحقاق کپڑی ہون باہنی کی حق بغیر ہون لیی کہ کپڑی یا ہون لیی کر خیانت سی مین غنیمت کہ کپڑی یعنی ہون ہلتی کپڑی
تمہار ایکو ایک پاؤنمین نہ تجکو مین چکا پہنچا تحقیق کا چیز کسی تیری واسطی مین الک نہین مین کہونگا پس میری کر فریاد رسی اللہ رسول یا کہی پس کی جہلا
کا چیز کسی تیری واسطی مین الک نہین مین کہونگا پس میری کر فریادرسی اللہ رسول یا کہی پس چاندی سونا ہو پر گردن اوسکی کی قیامت دن آدمی کہ
تحقیق پہنچا چکا مین تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی معنی اور یہہ لفظ مسلم کی ہین اور یہہ لفظ پوری ہین یعنی مسلم کی نسبت الفاظ بخاری کی ✢

وَعَنْهُ قَالَ اَهْدٰی رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْغَنَائِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحفہ بہیجا کسی شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غلام کہ کہا جاتا تہا اوسکو مدعم پس اوتارتا تہا کجاوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ناگہان پہنچا اوسکو تیر کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم تہا پس قتل کیا اوس تیر نی مدعم کو پس کہا لوگون نی مبارک ہو واسطی مدعم کی بہشت یعنی اسلیی کہ شہید ہوا حضرت کی خدمت مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یون نہین قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق وہ چادر کہ لی تہی مدعم نی دن خیبر کے غنیمت مین سی کہ نہ پہونچی تہی اوس چادر کو تقسیم یعنی لیا تہا اوسکو قبل تقسیم کی البتہ شعلہ مارتی ہیگی چادر مدعم پر آگ ہوکر پس جبکہ سنا یہہ یعنی وعید شدید لوگون نی یعنی اونہون نی کہ سہل جانا تہا امر خیانت کو غنیمت مین اور گمان کیا تہا کہ حقیر چیزون پر مواخذہ نہین ہونیکا لایا ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا یہہ ایک تسمہ ہی آگ سی یا دو تسمی ہین آگ سی یعنی خیانت کرنی اسمین موجب عذاب آگ دوزخ ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین وعید شدید ہی بیچ حق اوس شخص کی کہ کہا وی اوس مال مین سی کہ متعلق ہون ساتہہ اوسکی حقوق مسلمانون کی مانند مال غنیمت کی اور بیت المال کی اسلیی کہ پہیرنا حقوق بہت مشکل ہی ✢ ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا تہا داروغہ یعنی بعضی غزوہ مین اوپر اسباب حضرت کی ایک شخص کہ کہا جاتا تہا اوسکو کرکرہ پس مرگیا وہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ بیچ دوزخ کی ہی پس شروع کیا لوگون نی دیکہنا پس پائی ایک کملی کہ تحقیق خیانت کیا تہا اوسکو غنیمت مین سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا طیبی نی کہ ف لفظ فذہبوا مین عاطفہ ہی کہ عطف ہی محذوف پر یعنی سنا اونہون نی یہہ حضرت سی اور جانا کہ یہہ وعید بسبب خیانت کی ہی کہ غنیمت مین کی ہی پس شروع کیا دیکہنا الخ ✢ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَاْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم پہنچتی بیچ غزوہ اپنی کی شہد اور انگور کو پس کہاتی ہم اوسکو اور نہ

اوٹہالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اوٹہالی اور نہ لیجائی حضرت کی پاس تقسیم کی لیے یعنی آنحضرت روا رکہتی اوسکو اور اتفاق رکہتی ہین علماء اوپر اسکی کہ جائز ہی غازیونکو کہانا طعام غنیمت مین سی پہلی تقسیم کی بقدر حاجت کی جب تک کہ دار الحرب مین ہین ؞ ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سی کہ کہا پہونچا مین ایک تہیلی کو کہ بہری ہوئی تہی چربی سی دن خیبر کی پس اوٹہا یا مینی اوسکو اور چمٹایا اپنی آپ سی اور کہا مینی یعنی اپنی دل مین یا زبان سی نہ دونگا آجکی دن کسیکو اسمین سی کچہہ پس پہر کر دیکہا مینی پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتی تہی طرف میری یعنی اس فعل میری سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ فِيْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ** اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ما اعطیکم بیچ باب رزق ولاۃ کی یعنی اور مصابیح والینی یہان ذکر کی ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ فَضَّلَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی بزرگی دی مجکو انبیا پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتون پر اور حلال کین ہماری لیے غنیمتین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جملہ اخیر بیان ہی بزرگی کا یا مراد یہہ ہی کہ اور بزرگیان بہی دین اور یہہ بزرگی بہی دی کہ حلال کین غنیمتین ؞ ح **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسدن یعنی دن حنین کی جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس اوسکی لیے ہی اسباب اوسکا پس قتل کیا ابو طلحہ نی اوسدن بیس شخصونکو اور لیے اسباب ونکی نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی عوف اور خالد بن ولید سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا بیچ اسباب مقتول کی کہ وہ قاتل کی واسطی کی لیے ہی اور نہ خمس نکالا اوس اسباب مین سی یعنی جیسیکہ غنیمت مین سی نکالتی تہی نقل کی یہہ ابو داود نی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ وَكَانَ قَتَلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا حصہ سی زیادہ دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی تلوار ابو جہل کی اور تہی ابن مسعود کہ قتل کیا تہا ابو جہل کو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ابو جہل کو دو انصاریون نی مارا تہا اور ابن مسعود بہی شریک تہی اوسکی قتل کرنیمین کہ سر اوسکا کاٹا تہا اسی سبب سی شمشیر کہ اوسکی اسباب مین تہی ابن مسعود کو عطا فرمائی اور تفصیل سی یہہ قصہ تیسری فصل مین مذکور ہوچکا ؞ ع **وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَ لِيْ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ فَاَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اِلَّا اَنَّ رِوَايَتَهٗ اِنْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ الْمَتَاعِ** اور روایت ہی عمیر غلام ابی اللحم کی سی کہ کہا حاضر ہوا مین غزوہ خیبر مین ساتہہ مالکون اپنی کی پس کلام کیا مالکون نی میری مقدمہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کلام کیا اونہون نی حضرت سی یعنی معلوم کروایا حضرت کو کہ یہہ مین مملوک ہون پس حکم کیا مجکو کہ اوٹہاؤن ہتیار اور رہون ساتہہ مجاہدون کی پس پہنایا گیا مین تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن مین ڈالدی پس ناگہان مین کہینچتا تہا اوسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سن کی یا کوتہ قدی کے

پس حکم کیا آنحضرت نے میرے لیے یعنی وقت تقسیم کرنے غنیمت کے ساتھہ تھوڑی سی چیز کے غنیمت مین سے اور بیان کیا مینے حضرت کی روبرو ایک منتر کہ تھا مین پڑھتا اوسکو دیوانون پر پس حکم کیا مجکو ساتھہ موقوف کرنے بعضی منتر کے اور رہنے دینے بعضی منتر کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداودنے مگر تحقیق روایت ابوداود کی تمام ہوئی نزدیک المتاع کی **ف** کلام کیا میرے مقدمہ مین یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا کہ اوسکو جہاد کے لیے یجلیے یا خدمت کے لیے اور ظاہر البتہ بعضی کلمات منتر کے اچھی ہونگی اور بعضی قبیح پس حکم کیا ساتھہ ترک کرنے قبیح کے اور رہنے اچھونکے ۞ ح **وعن** مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِيْهِمْ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَاَتَى الْوَهْمُ فِيْ حَدِيْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهٗ قَالَ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ وَاِنَّمَا كَانُوْا مِائَتَيْ فَارِسٍ اور روایت ہی مجمع بن جاریہ سی کہ کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اور زمین اوسکی اوپر اہل حدیبیہ کی پس تقسیم فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصی اور تھا لشکر ایک ہزار اور پانسو آدمیون کا اونمین تین سو سوار تھی پس دئے سوار کو دو حصی اور پیادہ کو ایک حصہ نقل کی یہہ ابوداودنے اور کہا حدیث ابن عمر کی صحیحتر ہی اور عمل اکثر ائمہ کا اوسپر ہی اور آیا اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کی کہ اوسنے کہا تین سو سوار اور نہ تھی وہ مگر دو سو سوار **ف** ساتھہ اس حدیث مجمع کی دلیل پکڑی ہی اونہون نے کہ سوار ونکو دو حصی دیتے ہین جیسکہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اسلیے کہ جب تین سو سوار دن مین ہر سو کو دو دو حصی دئے تو چہہ حصی گئے اور بارہ حصی باقی رہی پس ہر سو پیادونکو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتی ہین کہ سوار ونکے لیے تین تین حصے ہین حساب درست نہین بیٹہتا اسلیے کہ حصی سوار ونکے اس تقدیر پر نو ہوتی ہین اور حصی پیادونکے بارہ پس سب حصی اکیس ہوتی ہین اور ابن عباس اور ابن عمر سے بہی مثل حدیث مجمع کی روایت کی ہی لیکن وہ کہتی ہین کہ حدیث ابن عمر کی کہ ناطق ہی ساتھہ اسکی کہ سوار کی تین حصی ہین قوی تر اور ثابت تر ہی واللہ اعلم اور حنفیہ جو انکی حدیث پر عمل نہین کرتی ہین وجہ اوسکی اوپر مذکور ہو چکی ہی اور بیچ عدد اہل حدیبیہ کی روایات مختلفہ آئی ہین ایک روایت مین چودہ سو اور سوا دو سو ۞ ح **وعن** حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْاَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حبیب بن مسلمہ فہری سی کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حصہ زیادہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کی اور تہائی بیچ وقت پھرنے کی جہاد سی نقل کی یہہ ابوداودنے **ف** یعنے اگر اوٹھتی ایک جماعت لشکر مین سی بیچ ابتدا غزوہ کی اور مشغول ہوتی بیچ جنگ دشمنونکی پہلی پہنچنی لشکر کیسی دیتی حضرت اونکو چوتھائی مال غنیمت مین سی اور شریک کرتی اونکو ساتھہ تمام لشکر کی بیچ تین ربع باقی کی اور جب پھرتا لشکر جہاد سی اور ایک جماعت انمین سی بیچ جنگ دشمنونکی مشغول ہوتی تو دیتی اونکو تہائی مال غنیمت مین سی اور باقی مین اونکو ساتھہ تمام لشکر کی شریک کرتی اسلیے کہ تردد اونکا جنگ میں اور مشقت اور خطر وقت پھرنے کی زیادہ ہی کیونکہ ابتدا مین لشکر آتا ہی اور مدد کرتا ہی بخلاف پھرنے کی کہ سب پھرتے ہین اوسوقت مین جنگ کرنے مشکل تر و سخت تر ہی اور حصہ سی زیادہ دینا بسبب مشقت و سعی کی ہی قتال مین ۞ ح **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حبیب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصی زیادہ دیتے چوتھائی پیچھے خمس نکالنے کی یعنی ابتدا جہاد مین اور زیادہ دیتے تہائی پیچھے خمس نکالنے کی جسوقت کہ پھرتے جہاد سی نقل کی یہہ ابوداودنے **ف** اور پہلی حدیث مین جو ذکر کیا زیادہ دینا چوتھائی کا ابتدائے جہاد مین اور تہائی کا وقت پھرنے کی تو یہہ نہ بیان کیا کہ پہلے خمس نکالنے کی دیتی تھے یا بعد اوسکی اور یہان بیان کر دیا کہ اول خمس نکالتی اور بعد ازان چوتھائی یا تہائی دیتی اور پھر تقسیم کرتی ۞ ح **وعن** اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِيْ اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا

رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُقَالُ لَہٗ مَعْنُ بْنُ یَزِیْدَ فَاَتَیْتُہٗ بِہَا فَقَسَمَہَا بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَعْطَانِیْ مِنْہَا مِثْلَ مَا اَعْطٰی رَجُلًا مِنْہُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَاَعْطَیْتُکَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی الجویریہ جرمی سی کہا پائی مینی زمین روم مین ایک تہلیا سرخ کہ اوسمین دینارین تہین بیچ زمانی خلافت معاویہ کی اور تہا ہمپر حاکم ایک شخص صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بنی سلیم سی کہا جاتا تہا اوسکو معن بن یزید پس لایا مین اوسکی پاس تہلیا پس بانٹا اوسنی اون دینارونکو درمیان مسلمانونکی یعنی مجاہدونکی اور دیا مجکو اوسمین سی مانند اوسچیز کی کہ دیا ایک شخص کو اونمین سی یعنی برابر سبکی دیا کچھہ زیادہ نہ دیا پہر کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین حصہ زیادہ دینا مگر پیچھی خمس کے البتہ دیتا مین تجکو یعنی زیادہ اور روسنی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** یعنے حضرت نی فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصہ سی دینا بعد خمس کی ہوتا ہی پس اوس مال مین ہوکہ اوس مال مین خمس ہے اور خمس اوس مال مین ہوتا ہی کہ بقہر و غلبہ کافرونسی لین کر اوسکو غنیمت کہتی ہین اور وہان قتال ہوا ہو اور یہہ مال فئی ہی اور اوسمین خمس ہی نہین پس نفل بہی نہین ہوگا ❊ ح **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْہَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْہَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْہَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَہِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَاَصْحَابَہٗ اَسْہَمَ لَہُمْ مَعَہُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابوموسی اشعری سی کہ کہا آئی ہم یعنی حبشہ سی اور پایا ہمنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطی ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر مین سی اور نہین تقسیم کیا واسطی کسیکی کہ غائب تہا فتح خیبر سی اوسمین سی کچھہ مگر واسطی اوس شخص کی کہ حاضر تہا ساتہہ اونکی مگر ہماری کشتی والونکو جعفر کو اور یاروں اونکی کو حصہ دیا کشتی والونکو ساتہہ اونکی کہ حاضر تہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** ابوموسی رضہ مین سی مکہ مین آئی اور سلام لائی پہر ہجرت کرکر حبشہ کو گئی اور جعفر بن ابی طالب اور اور صحابہ بہی وہان ہجرت کرکر گئی تہی جب اونہونی خبر حضرت کی ہجرت کی سنی تو کشتی مین بیٹہہ کر سب روانہ مدینہ کو ہوئی اور حضرت کی خدمت مین پہنچی جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضی کہتی ہین کہ حصہ دینا اونکو اس سبب سے تہا کہ آنا اونکا پہلی جمع کرنی غنیمت کی تہا اگرچہ بعد انقضاء قتال کی تہا اور یہہ تاویل اونکی ہی کہ قائل ہین ساتہہ اوسکی کہ جو کوئی حاضر ہوا اوسوقت مین شریک ہوتا ہی جیسیکہ ایک قول شافعی کا ہی اور اور جو قائل اسکی نہین ہین کہتی ہین کہ یہہ دینا ساتہہ رضا غازیونکی تہا اور یہہ قول ظاہر تر ہی ❊ ح **وَعَنْ** یَزِیْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَذَکَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْہُ النَّاسِ لِذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَہٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ یَہُوْدَ لَا یُسَاوِیْ دِرْہَمَیْنِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی یزید بن خالد سی یہہ کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی وفات کیا گیا دن فتح خیبر کی پس ذکر کی صحابہ نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی خبر مرنی اوسکی کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو اپنی یار پر یعنی مین نہین نماز پڑہنی کا اسکی جنازہ کی پس متغیر ہوئی چہرے لوگونکی سبب اسکی یعنی سبب نماز نہ پڑہنی حضرت کی کہ کیا سبب ہی اسکا پس فرمایا کہ تحقیق یار تمہاری نی خیانت کی بیچ راہ اللہ کی یعنی مال غنیمت مین سی پس تلاش کیا ہمنی اسباب اوسکا پس پائین ہمنی پوتہین پوتہون یہود کیسی کہ نہ برابر تہین دو درہمونکی یعنی قیمت اونکی دو درہمونسی کم تہی نقل کی یہہ مالک اور ابوداؤد اور نسائی نی ❊❊ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِیْمَۃً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی فِی النَّاسِ فَیَجِیْئُوْنَ بِغَنَائِمِہِمْ فَیُخَمِّسُہٗ وَیَقْسِمُہٗ فَجَاءَ رَجُلٌ یَوْمًا بَعْدَ ذٰلِکَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذَا فِیْمَا

كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ قَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰى ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْئَ بِهٖ فَاعْتَذَرَ قَالَ
كُنْ اَنْتَ تَجِيْئُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ عَنْكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم جسوقت پہونچتی غنیمت کو یعنی اور ارادہ کرتی اوسکی جمع کرنی اور تقسیم کرنی کا حکم فرماتی بلال کو یعنی ندا کرنی کا پس ندا کرتی بلال لوگونمین پس
لاتی لوگ غنیمتیں اپنی یعنی جس پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لاتا پس پانچوان حصہ اوسمین سی نکالتی اور تقسیم کرتی اوسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدون
کی پس لایا ایک شخص ایک دن بعد اوسکی یعنی بعد نکالنی پانچوین حصی کی ایک مہار بالونکی پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یہہ چیز اوس چیز کی تہی کہ پہونچی تہی
ہم اوسکو غنیمت مین سی فرمایا کیا سنا تہا تونی بلال کو پکارتی ہوئی تین بار کہا کہ ہان یعنی سنا تہا پس فرمایا پس کس چیز نی منع کیا تجکو اسی کہ لاتا تو اوسکو پس
عذر کیا اوسنی یعنی کچہہ بیچ دیر کرلانی کی فرمایا سو تو یعنی اسیطرح لاویگا تو اسکو دن قیامت کی پس ہرگز نہ قبول کرونگا مین اسکو تجہسی نقل کی یہہ
ابوداودنی **ف** حضرت نی وہ مہار اوسکی اسلیی نہ قبول کی کہ اوسمین سب مجاہدونکا حق تہا اور وہ متفرق ہوگئی تہی مشکل تہا ہر ایک کا حصہ پہنچانا اوسمین
سی ۱۲ ع **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا**
مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اور عمر رضی نی جلا دیا اسباب خیانت کرنیوالیکا غنیمت مین سی اور مارا اوسکو نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** مارا اوسکو از راہ
تعزیر کی اور بعضی اہل علم نی مانند امام احمد بن حنبل وغیرہ کی عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر کہ وہ کہتی ہین اسباب اوسکا جلادیجیی سوا حیوان اور مصحف مجید کی اور
اوس چیز کی کہ خیانت کی ہی اسلیی کہ حق مجاہدونکا ہی اور تینون امام کہتی ہین کہ اسباب جلائی نجائی ولیکن تعزیر پہنچائی اور حمل کیا ہی اس حدیث کو زجر ووعید پر ۱۲ ح
وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَكْتُمْ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ
اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جو شخص کہ چہپاوی خیانت خیانت کرنیوالیکی مال غنیمت مین یعنی امیر سی اظہار اوسکا
نکری کہ فلانی نی خیانت کی ہی پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالیکی ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہہ ابوداودنی **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خرید کرنی غنیمتون
کی سی پہلی اس سی کہ تقسیم کیجاوین یعنی بسبب عدم ملکیت کے نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ**
تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کیا یہہ کہ بیچی جاوین حصی یہانتک
کہ تقسیم کیی جاوین نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر کوئی بیچی حصہ اپنا پہلی تقسیم کی تو جائز نہین بسبب عدم ملک کی نزدیک اوسکی کہ موقوف کہتا ہی ملک
کو قسمت پر اور بسبب جہل تعین مبیع کی اور صفت اسکیکی مالک سی پہلی تقسیم کی ۱۲ ح **وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ
مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی خولہ بیٹی قیس کی سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق یہہ مال سبز ہی شیرین یعنی نظر مین اچہا معلوم ہوتا ہی اور دل مین پیارا پس جو شخص پہنچی اوسکو ساتہہ حق اوسکیکی یعنی بوجہ حلال
برکت دی جاتی ہی اوسکی لیی اوسمین اور بہت سی تصرف کرنیوالی بیچ اوس چیز کی کہ چاہی اوسکو نفس اوسکا مال اللہ کی اور رسول اوسکی سی یعنی غنیمت کہ
قسمت اوسکی بیچ حکم خدا اور رسول کی ہی نہین واسطی اوسکی دن قیامت کی مگر آگ نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ رَاٰى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ

اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سی زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اوسکا ذوالفقار تہا دن بدر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور زیادہ
کیا ترمذی نی اور وہ تلوار وہ ہی کہ دیکہا تہا حضرت نی خواب مین بیچ اوسکی دن احد کی **ف** حصہ سی زیادہ لی یعنی پسند کر کر زیادہ حصہ سی لی غنیمت مین سی کر
یہہ باب اور کو سوای حضرت کی جائز نتہی اور ذوالفقار مالک تہی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوہ بدر مین پس زیادہ حصہ سی لیا حضرت نی اوسکو اور
کہتی ہین لڑائیون مین وہ پاس ہی حضرت کی نہ اور تلوارین حضرت کی اور قاموس مین لکہا ہی کہ وہ ملک تہی عاص بن منبہ کی کہ دن بدر کی وہ کافر مارا
گیا پہر حضرت نی بخشی وہ تلوار حضرت علیؓ کو اور ذوالفقار اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ فقار کہتی ہین استخوان پشت کو اور اوس تلوار کی پشت مین مہری تہی مشابہ اوسکی
اور خواب یہہ تہا کہ آنحضرت نی ہلایا ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان مین سے پہر ہلائی دوسری بار پس ہوگئی بہتر اوس چیز سی کہ تہی پس تعبیر ہوئی اوسکی
ساتہہ شکست کی کہ روز احد کی واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی ؛ح **وَعَنْ** رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهٗ رَدَّهٗ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی رویفع بن ثابت سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرت کی پس نہ سوار ہو کسی جانور
پر غنیمت مسلمین مین سی یعنی غنیمت مشترکہ مین سی بغیر ضرورت کی یہانتک کہ جسوقت دبلا کر دی اوسکو پہیر دی اوسکو غنیمت مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو
ساتہہ اللہ کی اور دن پچہلی کی پس نہ پہنی کپڑا غنیمت مسلمین مین سی یعنی بلا ضرورت یہانتک کہ جسوقت پرانا کری اوسکو پہیر دی اوسکو غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداود
نی **ف** اور اسی یہہ سمجہا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا باعث دبلاپی کا نہو تو نہین مضائقہ سوار ہونی کا لیکن یہہ مراد نہین بلکہ بطریق عادت کی
فرمایا کہ سوار ہونا باعث دبلاپی کا ہوتا ہی ؛ح ع **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ
تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ
يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی محمد بن ابی المجالد سی کہ نقل کی عبداللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا مین کیا تہی تم پانچوان حصہ نکالتی طعام کا بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہا پہونچی ہم طعام کو دن خیبر کی اور تہا ایک شخص آتا پس لیتا طعام سی مقدار اوس چیز کی کہ کفایت کرتا اوسکو پہر چلا جاتا نقل کی یہہ ابوداود نی
ف پانچوان حصہ نکالتی تہی الخ یعنی نکالتی تہی خمس دسمین سی یا جو کچہہ کہ جنس طعام سی ہی خارج تہا تقسیم سی کہ جو کوئی چاہتا تہا اوسمین تصرف
کرتا تہا اور جواب کا مطلب یہہ ہی کہ طعام سی خمس لینا چاہیی ولیکن چاہیی کہ زیادہ بہی قدر کفایت سی نہ لی ؛ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا
غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ ایک لشکر غنیمت لایا بیچ زمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام اور شہد پس نہ لیا گیا اونسی پانچوان حصہ یعنی بیچ اوس چیز کی کہ کہایا
اونسی نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنِ** الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ
الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی
قاسم مولی عبدالرحمن کیسی نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی تہی ہم کہاتی اونٹ جہاد مین یعنی عندالاحتیاج اونٹ ذبح کرتی اور کہاتی اور نہ تقسیم کرتی
ہم اوسکو یہانتک کہ جسوقت ہوتی ہم البتہ پہرنی والی طرف ڈیرون اپنی کی یعنی سفر مین اس حال مین کہ خورجیان ہماری گوشت
اونٹ کی سی بہری ہوئی ہوتین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ جب مسلمان نکلین دارالحرب سی نہین جائز یہہ کہ گہاس دانہ کہلاوین

غنیمت مین سی اور نہ کہا وین وہی ایسی کہ ضرورت دفع ہوئی اور اباحت کہ تہی دارالحرب مین باعتبار ضرورت کی تہی اور جسکی ساتہہ زائد ہو طعام یا گہاس و دانہ
پہیر دی اوسکو طرف غنیمت کی جبکہ تقسیم ہوئی ہو دارالحرب مین اگرچہ نفع اوٹہایا ہو ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
كَانَ يَقُوْلُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی ادا کرو تاگا اور سوئی یعنی مال غنیمت مین سے اسقدر بہی نہ چہپا رکہو اور بچو تم خیانت کرنی سی یعنی غنیمت مین یا مطلق ایسی کہ تحقیق خیانت
کرنا عار ہوگا خیانت کرنیوالونپر دن قیامت کی نقل کی یہہ دارمی نی اور نقل کی نسائی نی عمرو بن شعیب سی اوسنی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ سَنَامِهٖ
ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَّلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا
الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِّنْ شَعَرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا نزدیک ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک
اونٹ کی پس لی پشم اوسکی اوسکی کوہان مین سی پہر فرمایا ای لوگو تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین واسطی میری اس مال فی مین سی کچہہ اور نہ یہہ یعنی پشم مذکور اور اوٹہائی
انگلی اپنی یعنی جس انگلی پر پشم لی تہی اوسکو اوٹہایا لوگونکی دکہانیکی لیی مگر خمس اور خمس بہی تمہین پر خرچ کیجاتی ہی یعنی تمہاری مصالح مین قسم ہتیار اور گہوڑی
وغیر ذلک سی پس ادا کرو تاگی اور سوئی کو پس کہڑا ہوا ایک شخص کہ اوسکی ہاتہہ مین ایک ٹکڑا تہا بالونکی رسی کا پس کہا کہ لیا تہا مینی اوسکو تاکہ درست کرون مین ساتہہ اوسکی
پالان کی نیچی کی کملی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپر جو چیز کہ ہو واسطی میری اور واسطی اولاد عبد المطلب کی پس وہ واسطی تیری ہی یعنی جو چیز کہ
میری اور اونکی حصہ کی سے معاف کیا ہمنی اوسکو تیری لیی اور جو کچہہ کہ اور مجاہدون کی حصہ کا ہی اوسکو بخشوانا اونسی چاہیی پس کہا اوس شخص نے جبکہ نوبت
پہونچی یہہ نسبی اس حد کو یعنی گناہ کو کہ دیکہتا ہون مین پس نہین حاجت مجکو اوسمین اور پہینک دیا اوس رسی کو نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبَسَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ
قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ایک اونٹ کی کہ تہا غنیمت مین کا یعنی اوسکو
سترہ کیا پس جبکہ سلام پہیرا لی پشم اونٹ کی پہلو سے پہر فرمایا نہین حلال ہی واسطی میری تمہاری غنیمتون مین سی مانند اسکی مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ بہی خرچ
کیا جاتا ہی بیچ حاجتون تمہاری کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** پہلو سی یعنی کوہانکی ایک جانب سی پس ہوگا قصہ متحد یا اوسکی پہلو سی پس ہوگا قصہ متعدد
ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي
الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهٗ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ
وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ
وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ وَفِيْهِ اَنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ

فِی جَاهِلِیَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَیْءٌ وَّاحِدٌ وَشَبَّكَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ

اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ ذوی القربیٰ کا کہ قرآن مجید مین حصہ اونکا خمس آیا ہی درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر ہوا مین حضرت کی پاس اور عثمان بن عفان پس کہا مینی یا رسول اللہ یہہ بہائی ہماری بنی ہاشم مین نہین انکار کرتی ہم بزرگی اونکی کا بسبب ہونی آپکی کہ پیدا کیا آپکو اللہ تعالیٰ نی بنی ہاشم مین یعنی پس فضل ہمسی ہوئی السبب ہونی آپکی قریب آپ سی بنسبت ہماری ایسی کہ جد آپکی اور جد اونکی ایک مین کہ وہ ہاشم ہین اگرچہ جد ہماری اور جد اونکی بہی ایک ہین یعنی عبد مناف خبر دیجیی ہمکو سبب اسکیکی دیا بہائیون ہماریکو کہ بنی مطلب ہین اور چہوڑا آپنی ہمکو یعنی خمس مین جو ذوی القربیٰ کا حصہ ہی اوسمین سی آپ نی ہمکو ندیا اور سوا اسکی نہین کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل کی کہ جبیر اونمین سی تہی اور بنی عبد شمس کی کہ عثمان اونمین سی تہی اور قرابت اونکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہی یعنی ایسکی باپ اونکی بہائی ہاشم کی ہین اور باپ ہماری بہی اسطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سوا اسکی نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین اسطرح سی اور داخل کین او نگلیان ایک ہاتہہ کی دوسری ہاتہہ کی اونگلیو نمین نقل کی یہہ شافعی نی اور بیچ روایت ابی داود اور نسائی کی مانند اسکی ہی اور اوسمین یون ہی کہ ہم اور بیٹی مطلب کی نہین جدا ہوتی جاہلیت مین اور اسلام مین اور سوای اسکی نہین کہ ہم اور وہ ایک چیز ہین اور داخل کین ایک ہاتہہ کی اونگلیان دوسری ہاتہہ کی اونگلیو نمین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَشِمَالِیْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَیْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِیْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّیْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَیْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِیْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَیْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ اِلَیْهِ یَا ابْنَ اَخِیْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ یَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَئِنْ رَاَیْتُهٗ لَا یُفَارِقُ سَوَادِیْ سَوَادَهٗ حَتّٰی یَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ قَالَ وَغَمَزَنِی الْاٰخَرُ فَقَالَ لِیْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰی اَبِیْ جَهْلٍ یَجُوْلُ فِی النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا تَرَیَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِیْ تَسْاَلَانِیْ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَیْفَیْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰی قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَیُّكُمَا قَتَلَهٗ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَیْفَیْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی السَّیْفَیْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا صف جنگ مین دن جنگ بدر کی پس دیکہا مینی دائین اپنی اور بائین اپنی پس ناگہان مین تہا درمیان دو لڑکون انصار کی کہ نو عمر تہی پس آرزو کی مینی یہہ کہ ہوتا مین درمیان دو شخصون قوی تر اور دیرینہ تر کی ان دونون جوانون سی یعنی حقیر جانا اونکو شجاعت مین کہ یہہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہین مبادا بہاگ جاوین اور مجکو بہی معیوب کرین پس چہوکا مجکو ایک نی اون دونون مین سی اور کہا اے چچا میری آیا پہچانتا ہی تو ابو جہل کو کہ کون سا ہی اور کہان ہی کہا مینی کہ ہان جانتا ہون پس کیا ہی غرض تجکو طرف اوسکی اے بہتیجی میری کہا خبر دیا گیا ہون مین یہہ کہ تحقیق وہ برا کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ اگر دیکہونمین اوسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اوسکی سی یہانتک کہ مری بہت جلد باز ہم مین سی یعنی جسکی موت پہلی آئی ہوگی وہ پہلی مری گا مین یا وہ کہا عبد الرحمن نی تعجب کیا مینی بسبب اس کہنی اوسکیکی کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہتی ہین کہا عبد الرحمن نی اور چہوکا مجکو دوسری نی اور کہا واسطی میری مانند اوسکی یعنی مانند بات پہلی کی پس درنگ کی مینی کہ دیکہا مینی طرف ابو جہل کی کہ پہرتا ہی لوگونمین یعنی کفار مین پس کہا مینی اون دونون لڑکونکو کیا نہین دیکہتی تم اوس شخص کو کہ پہرتا ہی یہہ وہی یار تمہارا کہ پوچہتی تہی مجسی حال اوسکا یعنی دیکہو ابو جہل یہی ہی کہا عبد الرحمن نی پس جلدی کی

دونون لڑکون نی ابوجہل کی طرف ساتہہ تلوارون اپنی کی پس مارا اوسکو یہانتک کہ قتل کیا اوسکو پہر پہری دونون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آپکو یعنی اس معاملہ سی پس فرمایا کونسی نی تم دونون مین سی قتل کیا اوسکو پس کہا ہر ایک نی اون دونون مین سی کہ مینی قتل کیا اوسکو پس فرمایا کیا پونچہہ ڈالین ہین تمنی اپنی تلوارین پس کہا کہ نہین پس دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف دونون تلوارون کی پس فرمایا تم دونون نی قتل کیا اوسکو اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اسباب ابوجہل کی واسطی معاذ بن عمرو بن جموح کی اور وہ دونون شخص یعنی قتل کرنیوالی ابوجہل کی معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور صحیح بخاری مین کہا معوذ بن عفرا ساتہہ واو مکسور مشددہ کی اور حدیث آئندہ مین آویگا کہ مارا ابوجہل کو دو بیٹون عفرا کی نی اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ایک تہا بیٹا عفرا کا توجیہ اوسکی یہہ ہی کہ دونون ایک مان سی تہی کہ نام اوسکا عفرا تہا اور باپ دونونکی مختلف پس ایک یعنی عمرو کی باپ کا نام جموح ہی اور باپ دوسریکا اور تہا پس ایک نسبت کیا گیا باپ کی طرف اور دوسرا مان کی طرف اور قسطلانی نی لکہا ہی کہ دوسرا یعنی معاذ بیٹا حارث کا ہی اور اس مقام مین دو شبہ اور وارد ہوتی ہین ایک تو یہہ کہ حضرت نی فرمایا کہ تم دونون نی مارا ہی پس وجہ تخصیص ایک کی ساتہہ دینی اسباب کی کیا ہی جواب یہہ کہ شاید دونون شریک ہون مارنی مین ولیکن جسنی سست کیا اور چلنی پہرنی وغیرہ سی باز رکہا وہ ایک ہوا اور دوسری نی بہی آنکر زخم پہنچایا ہوا اور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ جسنی سست کیا اور چلنی پہرنی سی باز رکہا اور فرمانا حضرت کا کہ تم دونون نی قتل کیا ہی واسطی خوش کرنی دوسریکی تہا اور شبہ دوسرا یہہ فصل دوسریکی حدیث ابن مسعود کی مین گذرا کہ حضرت نی تنفیل کی مجکو شمشیر ابوجہل کی اور یہہ بہی آیا ہی کہ ابن مسعود نی مارا ابوجہل کو پس وجہ اوسکی کیا ہی جواب یہہ کہ ابن مسعود نی پائی ابوجہل مین رمق پس کاٹا سر اوسکا پس دی حضرت نی ایک چیز اسباب مین سی کہ وہ شمشیر تہی اور بعضی یارون مالک کی سی نقل کیا گیا ہی کہ امام مخیر ہی اسباب مین جو چاہی سو کری اور جسکو چاہی دیوی اور اس قول مین چہٹکارا ہی دونون اشکال سی ۞ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی کون شخص ہی کہ دیکہی واسطی ہماری کہ کیا کیا ابوجہل نی یعنی کیا ہی حال اوسکا مارا گیا یا جیتا ہی پس گئی ابن مسعود پس پایا ابوجہل کو کہ مارا تہا اوسکو دو بیٹون عفرا کی نی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا یعنی قریب المرگ ہوا کہا انس نی پس پکڑی ابن مسعود نی داڑہی ابوجہل کی اور کہا تو ابوجہل ہی پس کہا ابوجہل نی کیا تو زیادہ ہی اوس شخص سی کہ قتل کیا تمنی اوسکو یعنی زیادہ اوس شخص سی کوئی نہین ہی کہ قتل کیا تمنی اوسکو یعنی مجسی زیادہ قریش مین کوئی بڑی درجہ کا نہین ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اگر غیر زمیندار مارتی مجکو تو بہت بہتر ہوتا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی عار نہین ہی مجہپر قتل کرنی تمہاری کی مجکو سوای اسکی کہ مارنی والی میری زراعت کرنیوالی ہین پس اگر غیر اونکی قتل کرتی مجکو تو خوب تہا میری نزدیک اشارہ کیا ابوجہل نی ساتہہ اسکی طرف بیٹون عفرا کی کہ جنہون نی قتل کیا تہا اوسکو اور وہ دونون انصار مین سی تہی اور انصار صاحب کہیتیون اور کہجورون کی تہی ۞ ح وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَیَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَاَجَابَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِی النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ

لہما قال الزہری فنری ان الاسلام الکلمۃ والایمان والعمل الصالح اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا دیا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی کچھ مال ایک جماعت کو اسحال مین کہ مین بیٹھا ہوا تہا پس چھوڑا یعنی ندیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ بہتر تہا ان
مین طرف میری یعنی دین مین پس کہڑا ہوا مین اور کہا مینی یعنی حضرت سی کیا ہی واسطی فلانی کی یعنی کیا سبب ہی کہ آپنی اوسکو کچھہ ندیا قسم ہی خدا کی تحقیق
مین گمان کرتا ہوں اوسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان کہا سعد نی اس کلام کو تین بار اور جواب
حضرت نی اوسکو ساتہہ ہی اسیکلام اول کی پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین دیتا ہوں ایک شخص کو اور حال آنکہ غیر اوسکا بہت پیارا ہوتا ہی
نزدیک میری اوس شخص سی بخوف اسکی کہ ڈالا جاوی وہ شخص دوزخ مین اپنی منہ کی بل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی
مین یون آیا ہی کہ کہا زہری نی پس جانتا ہوں مین اور اعتقاد کرتا ہون کہ اسلام کلمہ یعنی کلمۂ شہادت کا ہی اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ شامل ہی عمل قلب
کو کہ وہ تصدیق ہی **ف** بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تہ دل اور تہ صدق باطن سی ہو مرتبہ اعلی ہی اور اطلاع اوسپر ممکن نہین
لیکن اسلام کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہری سی متیقن ہی پس کہہ کہ مین جانتا ہون اوسکو مسلمان مقصود آنحضرت کا مواخذہ اور اعتراض تہا سعد
پر کہ سامنی حضرت کی حجت لائی اسپر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہی اور مستبعد جانا اوسکی ندینی کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اوس شخص کا اور بخوف اسکی
الخ یعنی مال کی دینی سی لازم نہین آتی محبت و تفضیل اور لازم نہین ہی کہ عطا بحسب فضائل دینیہ کی ہو بلکہ دیا جاتا ہی کبہی بسبب ضعف ایمان اور تالیف
قلب کی تا خفا ہو وہ اور کفر مین نہ پڑی پس حاصل لغہ نکرو بیچ سوال کرنی کی ساتہہ دینی اوسکی کی سند پکڑ کر ساتہہ ہونی اوسکی کی مومن کامل الایمان یا آنکہ یقین کرنا
ساتہہ ہونی اوسکی ممکن نہین اور اسلام کلمہ ہی الخ پوشیدہ نرہی کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتی اسلام عمل صالح اور انقیاد احکام ہی اور ایمان تصدیق ہی لیکن گویا
کہ تہا اکتفا ساتہہ کلمہ اسلام کی اور اقرار کافی تہا بیچ حکم کرنی کی ساتہہ اسلام ظاہر کی اور اعمال صالحہ خبر دیتی ہین ایمان پر اور صادر ہوتی ہین بسبب تصدیق قلبی
کی اور کمال ایمان کی اکتفا کیا بیچ یعنی اسلام کی ساتہہ کلمہ کی اور تفسیر کیا ایمان کو ساتہہ عمل صالح کی + فافہم ح وعن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قام یعنی یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ وانی ابایع لہ فضرب لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسہم ولم یضرب لاحد غاب غیرہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہڑی ہوی خطبے کے لئی یعنی دن بدر کے اور فرمایا کہ تحقیق عثمان گیا ہی بیچ کام اللہ کی اور کام رسول خدا کی اور تحقیق مین بیعت کرتا ہون واسطی
اوسکی پس معین کیا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ یعنی غنیمت مین سی اور نہین معین کیا واسطی کسیکی کہ غائب تہا بدر سی سوای حضرت عثمان
کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** جب حضرت بدر مین پہونچی تو بیمار تہین حضرت رقیہ بیٹی حضرت کی کہ بیوی تہین حضرت عثمان کی پس حضرت نی حضرت
عثمان کو واسطی بیمارداری حضرت رقیہ کی مدینہ کو روانہ کیا اور جبکہ غنیمت کا مال بانٹنی لگی تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کی کام کی لئی گیا ہی اور مین آپ اوسکی
طرف سی بیعت کرتا ہون پس حضرت نی بانیان ہاتہہ اپنا اور داہنی ہاتہہ اپنی کی مارا اور کہا یہہ ہاتہہ عثمان کا ہی اور حصہ ونکی لئی نکالا غنیمت مین سی
وعن رافع بن خدیج قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجعل فی قسم المغانم عشرا من الشاء ببعیر رواہ النسائی
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیراتی بیچ تقسیم کرنی غنیمت کی دس بکریونکو برابر ایک اونٹ کی نقل کی یہہ نسائی نی وعن ابی ہریرۃ
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزی نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل ملک بضع امرأۃ وہو یرید ان
یبنی بہا ولما یبن بہا ولا احد بنی بیوتا ولم یرفع سقوفہا ولا رجل اشتری غنما او خلفات وہو ینتظر ولادہا فغزا فدنا
من القریۃ صلوۃ العصر او قریبا من ذلک فقال للشمس انک مامورۃ وانا مامور

اللهم احبسها علينا فحبست حتى فتح الله عليه فجمع الغنائم فجاءت يعني النار لتأكلها فلم تطعمها فقال ان فيكم غلولا فليبايعني من كل قبيلة رجل فلزقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فجاؤا براس مثل راس بقرة من الذهب فوضعها فجاءت النار فأكلتها زاد في رواية فلم تحل الغنائم لاحد قبلنا ثم احل الله لنا الغنائم رأى ضعفنا وعجزنا فأحلها لنا متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نی انبیاء مین سی یعنی یوشع بن نون نی پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتہہ ہو میری وہ شخص کہ نکاح کیا ہی ایک عورۃ سی اور وہ چاہتا ہی کہ لاوی عورت کو اپنی گہر مین اور صحبت کری اوس سی اور ابہی تک نہین لایا اوسکو اور نہ ساتہہ ہو میری وہ شخص کہ بنایا ہی گہر اور نہین پاٹی چہت اوسکی اور نہ ساتہہ ہو میری وہ شخص کہ خریدی ہین بکریان گابہن یا اونٹنیان حاملہ الیان اور وہ منتظر ہو جنی اونکی کا پہر نکلا وہ نبی جہاد کی لیی پس نزدیک پہنچی اوس بستی کی کہ ارادہ جہاد کا کہتی تہی اوسمین وقت نماز عصر کی یعنی آخر وقت مین یا قریب نماز عصر کی یعنی قریب آخر وقت عصر کی پس کہا نبی نی واسطی آفتاب کی کہ تحقیق تو حکم کیا گیا ہی یعنی ساتہہ چلنی کی اور مین بہی حکم کیا گیا ہون ساتہہ فتح کرنی اس بستی کی ای اللہ ٹہرا اوسکو ہم پر پس ٹہرایا گیا آفتاب یہانتک کہ فتح دی اللہ نی اوس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کا پس آئی یعنی آگ تاکہ کہاوی مال غنیمت کا پس کہایا اوسکو پس فرمایا نبی نی کہ تحقیق تمہاری اندر واقع ہوئی ہی خیانت مال غنیمت مین پس چاہیی کہ بیعت کری ہر قبیلہ مین سی ایک شخص پس چپک گیا ہاتہہ ایک شخص کا ساتہہ ہاتہہ نبی کی پس کہا کہ درمیان تمہاری ہی خیانت پس لائی وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کی پس رکہدیا اوسکو پس آئی آگ اور کہا لیا اوسکو اور زیادہ کیا راوی نی ایک روایت مین یہہ عبارت کو کہ پس حلال نہ تہی غنیمت واسطی کسیکی پہلی ہمسی پہر حلال کی اللہ نی واسطی ہماری غنیمت کو دیکہا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطی ہماری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اون نبی علیہ السلام نی اون لوگونکو اپنی ساتہہ چلنی سی جہاد کی لیی منع اسلیی کیا کہ دل کو جو تعلق کہین ہوتا ہی تو سست ہوتا ہی پس فوت ہوتی ہی مصلحت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ امور مہمہ مین فارغ ہونا چاہیی تعلقات سی تا بخوبی سرانجام پاوی اور ٹہیر گیا آفتاب مواہب لدنیہ مین آیا ہی کہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ نہین ٹہیرا گیا آفتاب کسیکی لیی سوای یوشع بن نون کی پس یہہ دلالت کرتی ہی کہ یہہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام کیسی ہی حالانکہ ٹہیرایا گیا ہی حضرت کیلیی بہی پس ممکن ہی تطبیق انمین اسطرح کہ مراد حصر تکی یہہ ہی کہ نہین ٹہیرا گیا کسی پیغمبر کی لیی غیر میری مگر یوشع بن نون کی لیی نہی اور احتمال ہی کہ یہہ قول پہلی ٹہیرنی آفتاب کی ہو حضرت کی لیی اور حضرتکی لیی روکا گیا ہی آفتاب دوبار ایک تو دن خندق کی جبکہ مشغول کیا کفار نی نماز عصر سی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پس پہیرا اوسکو اللہ تعالی نی حضرت کی لیی یہانتک کہ نماز عصر پڑہی اور دوسری بار شب معراج کی دوسری دن چنانچہ مواہب مین مفصل مذکور ہی اور ایک دفعہ بحکم حضرت کی حضرت علی کی لیی پہیر آئی کہ حضرت انکی زانون پر لیٹی تہی پس وحی حال مین وحی آئی اور حضرت علی سر مبارک حضرت کا نہ اوٹہا سکی اور عصر کی نماز اونکی فوت ہوگئی پہر حضرت نی دعا کی اونکی لیی اور آفتاب پہر آیا یہہ بہی مواہب مین مفصل مذکور ہی لیکن بعضی علما نی اسمین کلام بہی کیا ہی اور آئی آگ الخ اگلی امتومین حکم الہی یون تہا کہ غنیمت جنگل مین رکہدیتی تہی اور آگ آسمان سی آتی اور اوسکو جلادیتی اور علامت قبولیت کی تہی ع ح

وعن ابن عباس قال حدثني عمر قال لما كان يوم خيبر اقبل نفر من صحابة النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا فلان شهيد وفلان شهيد حتى مروا على رجل فقالوا فلان شهيد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلا اني رأيته في النار في بردة غلها او عباءة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن الخطاب اذهب فناد في الناس انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون ثلثا قال فخرجت فناديت الا انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون ثلثا رواه مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا حدیث کی مجکو عمر نی جبکہ ہوا دن خیبر کا آئی کئی شخص صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی اور کہا یعنی بعضون نی اونمین سی کہ فلانا شہید ہی فلانا شہید ہی یعنی نام اون لوگونکی لیتی تہی کہ شہید ہوئی تہی اوسدن یہانتک کہ گذری

نے امام شافعی کی کہ اونکی نزدیک غنی اور فقیر برابر ہین جزیہ مین بسبب مطلق ہونی حدیث کی اور حنفیہ کی نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم ہین
اور ہر مہینی مین چار درہم دی اور اوسکی درمیانی حال پر چوبیس درہم ہین کہ ہر مہینی مین دو درہم دی اور اوس فقیر پر کہ کسب کرتا ہی بارہ درہم ہین
کہ ہر مہینی مین ایک درہم دی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ مذہب ہمارا منقول ہی عمر اور عثمان اور علی سی اور انکار نہین کیا اوسکا کسینی مہاجرین و انصار مین
سی اور اس حدیث مین ایک ایک دینار جو لینی ہر ایک سی روایت کی گئی محمول ہی اسپر کہ یہہ بطریق صلح کی تہا اسلیے کہ یمن نہین فتح کیا گیا تہا عنوۃ
یعنے لڑکر بلکہ از راہ صلح کی پس اوس قوم ہوئی اہل صلح اور سیر یا یہہ کہ اہل یمن فقیر تہی پس مقرر کیا اونپر جو کچہہ کہ مقرر تہا فقرا اونپر ؛ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي اَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق دو قبلی ایک زمین مین اور نہین مسلمان پر جزیہ نقل کی یہہ احمد اور
ترمذی اور ابو داود نی **ف** نہین لائق الخ یعنی دو دین ایک زمین مین بطریق مساوات کی نہ چاہیین یعنی مسلمان کو نچاہیی کہ اختیار کری رہنا دار الحرب
مین درمیان کافرونکی اور ذلیل ہوتا اونمین اور نکافرونکو دار الاسلام مین بغیر جزیہ کی نہ رہنی دی اور باوجود قبول جزیہ کی بہی اونکو سر نہ اوٹہانی دی
اظہار رسوم کفر کرین کہ ان دونون صورتونمین کفر اور دین اسلام مساوی ہوتی ہین اور یہہ چاہیی نہین بلکہ چاہیی کہ مسلمان قوت اور عزت
سی ہون اور کافر ضعیف و ذلیل اور بعضون نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف جلا وطن کرنی یہود و نصاری کی جزیرہ عرب سی تا اونمین دو دین نہ ہون
نہون باعتبار اسکی کہ اہل کتاب اہل قبلہ ہین اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہی غیر قبلہ اہل اسلام کی اور نہین مسلمان پر جزیہ مراد یہہ ہی کہ ایک ذمی جزیہ دیا
کرتا تہا اور اب مسلمان ہو گیا پہلی ادای جزیہ کی تو مطالبہ نہ کیا جاوی اوس سی اسلیے کہ وہ مسلمان ہی اور مسلمان پر جزیہ ہی نہین ؛ ح وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلَى اُكَيْدِرِ دُوْمَةَ فَاَخَذُوْهُ فَاَتَوْا بِهٖ فَحَقَنَ لَهٗ دَمَهٗ وَصَالَحَهٗ
عَلَى الْجِزْيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ　اور روایت ہی انس سی کہ بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کی پس پکڑا اوسکو
خالد نی اور اونکی ہمراہیون نی اور لی آئی اوسکو حضرت کی پاس پس معاف کیا واسطی اوسکی خون اوسکا اور صلح کی اوس جزیہ پر نقل
کی یہہ ابو داود نی **ف** اکیدر ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزم ی اور زیر دال کی بادشاہ تہا دومہ کا اور دومہ ساتہہ پیش
اور زبر دال کی اور جزم واو کی نام ہی ایک شہر کا شہرون شام کی سی نزدیک تبوک کی اور اکیدر نصرانی تہا اوسکی لیی حضرت نی
حکم دیا تہا کہ مارنا نہین یونہین میری پاس لی آنا پس جب وہ آیا تو جزیہ مقرر ہوا اوسپر بعد ازان وہ مسلمان کامل ہوا ؛ ح وَعَنْ حَرْبِ
بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى
وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ　اور روایت ہی حرب بن عبید اللہ سی کہ نقل کی اپنی جد سی یعنی اپنی
نانا سی اوسنی نقل کی باپ اپنی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ عشر یعنی دسوان حصہ اوپر یہود و نصاری کی ہی اور نہین
مسلمانون پر دسوان حصہ یعنی بلکہ چالیسوان حصہ ہی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** مراد دسوان حصہ مال تجارۃ کا ہی نہ دسوان
[illegible] اسکا اسلیے کہ مسلمانون پر دسوان حصہ صدقات کا ہی بیچ حاصل زمین اونکی کی اور خطابی نی کہا کہ یہود و نصاری پر جو کچہہ
کہ صلح کی گئی ہی اونسی اوسپر وقت عقد ذمہ کی اور شرط کی گئی ہی اونپر اور اگر صلح نہین کی گئی ہی کسی چیز پر
تو قول شافعی کا یہی انتہی اور ہماری نزدیک یہہ ہی کہ اگر وہ لیتی ہون ہم سی دسوان حصہ وقت داخل ہونی ہماری
اور کہا بعضون نی اگر وہ لیتی ہون تو لینگی ہم بہی اونسی اوسوقت کہ آوین کی وہ شہرون ہماری مین اور اگر وہ نہ لیتی ہونگی ہمسی

وَعَنْ ... عُبَيْدٍ فَقَالَ ... وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ... اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا ... عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توہم ہی نہین لیین گی اونسی ؎ ح وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُوْنَنَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوْا كُرْهًا فَخُذُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم یعنی مسلمان گذرتی ہین ایک قوم پر یعنی وقت نکلنی کی جہاد کی لیی پس نہ وہ مہمانی کرتی ہین ہماری اور نہ وہ دیتی ہین وہ چیز کہ واسطی ہماری ہی اونپر حق سے یعنی حق اسلام کہ وہ خبر گیری کرنی اور مدد کرنی ہی ساتھہ دینی قرض اور مانند اوسکیکی اور نہ ہم لیتی ہین اونسی یعنی زبردستی پس حاصل ہوتا ہی ہمکو بسبب اسکی اضطرار و ضرر عظیم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر انکار کرین وہ یعنی ضیافت کرنی سی اور بیچنے سی نقد یا قرض مگر یہہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی **ف** یہہ لوگ ذمی تہی اور شرط کی گئی تہی اونسی کہ جو مسلمان جہاد کی لیی جاتا ہوا گذرے اونکی ہان سی اوسکی ضیافت کرین پس مسلمان جو جہاد کی لیی نکلتی اور وہان پہنچتی تو وہ ضیافت کرتی اور نہ بیچتی غلہ وغیرہ اونکی ہاتہہ اونہون نی تنگ ہو کر یہہ حال حضرتؐ سی عرض کیا اوسپر حضرت نی یہہ حکم دیا اور جس صورت مین کہ شرط تہو اونپر اور اوترنی والا غیر مضطر ہو تو نہین جائز لینا اونکی مال کا بغیر اونکی خوشیکی ؎

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی اسلم سی یہہ کہ عمر بن الخطاب نی معین کیا جزیہ سونی والون پر یعنی جنکی ہان سونا بہت ہو چار دینار اور چاندی والون پر چالیس درہم باوجود اسکی کہ مقرر کیا رزق مسلمانونکا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** اور مہمانی الخ یہہ عطف تفسیری ہی اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ جائز ہی یہہ کہ صلح کری اہل ذمہ سی اوپر زیادہ کی ایک دینار سی اور شرط کی جاوی اونپر ضیافت اونکی کہ گذرین اونپر مسلمان نا اصل جزیہ کی ؎ ح

بَابُ الصُّلْحِ

باب ہی بیچ بیان صلح کی **ف** صلح اسم ہی صلاح اور صلوح سی ضد فساد کی بمعنی تباہی کی اور آنحضرتؐ نی صلح کی کفار مکہ سی چہٹی سال ہجری مین اوپر ترک کرنی لڑائی کی دس برس تک اور جب تین سال گذری تو کافرون نی عہد توڑ ڈالا بسبب مدد کرنی بنی بکر کی اوپر لڑائی خزاعہ کی کہ حلیف تہی حضرتؐ کی اور قصہ اسکا مذکور ہی سیر کی کتابون مین ؎ ح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ روایت ہی مسور بن مخرمہ و مروان بن حکم سی کہا دونون نی کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کی بیچ دس اوپر کئی سو اصحاب کی پس جب آئی ذو الحلیفہ پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی بیچ رستہ مدینہ کی قلادہ باندہا ہدی کی اور شعار کیا اور احرام باندہا ذو الحلیفہ سی عمرہ کی لیی اور چلی یہانتک کہ جب پہنچی ثنیہ پر کہ اوتار جاتی ہین جسکی والون او سطرفسی بیٹہہ گئی ساتہہ حضرتؐ کی اونٹنی حضرتؐ کی پس کہا لوگون نی حل حل کہ

اونٹ کی اونہانی کی لیی یہہ کلمہ بولتی ہین اوکی قصواء نی اڑکی قصواء نی کہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تہا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اڑکی قصواء نی اور نہین عادت اوسکو اڑنی کی ولیکن روکا اوسکو روکنی والی ہاتہی کی یعنی اللہ تعالی نی کہ ہاتی ابرہہ کی کو کہ واسطی ڈہانی کعبہ معظمہ کی لایا تہا روکا تہا اسیطرح قصواء کو روکا تا واقع نہو لڑائی اور خون ریزی حرم مین پہلی وقت دیکہی پہر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی نہ طلب کرینگی قریش مجہسی کوئی بات کہ اوسمین ہو تعظیم اللہ تعالی کی حرم کی مگر دونگا اونکو وہ یعنی اس صلح مین جو کچہہ قریش مجہسی اوکی تعظیم کی بات طلب کرینگی قبول کرونگا پہر اوٹہایا اونٹنی کو پس وہ تہی وہ پہر یکسو ہوئی اونسی یعنی راہ اہل مکہ کیسی اور متوجہ ہوئی اور طرف یہانتک کہ اوتری بیچ نہایت جانب حدیبیہ کی ایک جگہہ پر کہ تہوڑا سا تہا پانی اوسمین یعنی ایک گڑہی مین تہوڑا سا پانی تہا اوس پر اوتری یعنی تہی پانی کو آدمی تہوڑا تہوڑا پس دیر نہ کی لوگون نی یہانتک کہ کہینچ ڈالا اوس پانیکو یعنی نچوڑ ڈالا پانیکو کہ دیر نہ کری اور نہیری بلکہ سب کہینچ ڈالا اور شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاسکی پس نکالا حضرت نی ایک تیر اپنی ترکش مین سی پہر حکم فرمایا صحابہ کو یہہ کہ رکہدین تیر کو پانی مین پس قسم ہی خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطی اونکی ساتہہ سیرابی کی یعنی ساتہہ پانی کی کہ سیراب کری اونکو یہانتک کہ پہری پانی سی یعنی پہری اور ہنوز پانی باقی تہا **ف** حدیبیہ نام ایک موضع کا ہی قریب مکہ کی کہ اکثر اوسکا حرم مین ہی اور وہ نو کوس ہی مکہ سی بیچ دس اور کتنی سو کی اگر بضع کہتی ہین مابین تین سی نو تک کو اور یہان مبہم لائی تعین نکیا اسلیی کہ روایتین اونکی گنتی مین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین چودہ سو اور بعضی مین پندرہ سو اور بعضی مین ایک ہزار و چار سو یا زیادہ اور یہہ عبارت عجیب ہی اسلیی کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتی ایک ہزار چار سو یا ایک ہزار پانسو وغیر ذالک در تطبیق ان روایات مین یون دی گئی ہی کہ پہلی حسنت ساتہہ چار سو صحابیون کی نکلی بعد ازان نوبت بنوبت آملی ہوتی گئی پس جسنی کہ اول دیکہا ایک ہزار و چار سو دیکہی بعد ازان اور فوج آئی اونکو نہ دیکہا اور جسنی دیکہا پندرہ سو روایت کیا اور جسنی تحقیق و تعین نکی کہا ہزار و چار سو یا زیادہ ❊ ح فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ ثُمَّ أَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنْ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ عَلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ الْآيَةَ فَنَهَاهُمُ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ **ف** پس سوقت مین کہ صحابہ اسیطرح تہی ناگہان آیا یعنی واسطی صلح کی بدیل بن ورقا خزاعی بیچ ایک جماعت کی خزاعہ پہر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عروہ بن مسعود اور بیان کی بخاری نی حدیث یہانتک کہ کہا اوسوقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تہا مکیو نکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی حضرت علی کو لکہہ تو یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سہیل نی قسم ہی خدا کی اگر ہم جانتی کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتی ہم تمکو خانہ کعبہ سی اور نہ لڑتی ہم تمسی ولیکن لکہہ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی تحقیق میں البتہ رسول اللہ ہون اور اگرچہ تم جہوٹا جانتی ہو تم مجکو لکہہ اے علی محمد بن عبد اللہ پس کہا سہیل نی اور اسپر کہ نہ آوی تمہاری پاس ہم مین سی کوئی شخص اگرچہ ہو تمہاری دین پر مگر پہیر دو اوسکو ہمپر یعنی پس قبول کیا یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور یہان بہی حدیث مین اختصار ہوا ہی یا یہہ اور روایت ہی بخاری سی کہ اوسمین اسیقدر مذکور ہی پس جبکہ فارغ ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی رض لکہنی صلح نامہ کیسی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی صحابیونکو کہڑی ہو اور

ذبح کرو یعنی جانور ہدی کی پہر سر منڈاؤ پہر آئین کتنی ایک عورتین مسلمان ہوکر پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیت ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ آوین تمہارے
پاس عورتین مسلمان ہجرت کرکر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانونکو اللہ تعالی نی یہہ کہ پہیردین اونکو اور حکم کیا مسلمانون کو یہہ کہ پہیر دین مہر ف سر منڈاویہہ
حکم احصار کا ہی پس دلیل شافعی کی کی ذبح کیجاوی ہدی اگرچہ حرم مین نہو اسلیے کہ حدیبیہ زمین حل سی ہی نہ حرم سی اور ہماری نزدیک حرم مین ذبح کرنا شرط ہی اور
اوسکا وہہ جواب دیتی ہین کہ بعض حدیبیہ حرم مین ہی اور بعض حل مین اور مولف نی یہان بہی اختصار کیا ہی چنانچہ یہہ بات صحیح بخاری مین دیکہنی سی معلوم
ہوتی ہی اور پہیر دین مہر یعنی اگر خاوند کافر عورتون مسلمان کی پیچہ طلب اونکی آوین اور مہر دی چکی ہون تو مہر اونکا پہیر دیا جاوی اور تفسیر مدارک وغیرہ
سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حکم پہیر دینی مہر کا اور طلب کرنی کا اوسوقت مین ہوا تہا پہر منسوخ ہوا اور صلح مردونکی پہیر دینی پر ہوئی تہی جب عورتین آئین تو اللہ
تعالی نی حکم بہیجا کہ صلح مردونکا پہیرنا قرار پایا تہا نہ عورتون کا پس عورتون کو بعد امتحان کی نہ پہیرنا چاہیی ہے ح ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ
أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ
نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ
فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى
هَذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا
سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ أَبِي سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ
رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ
إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللَّهَ
وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
پہر پہری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کی پس آئی حضرت کی پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش مین سی تہی اور وہ تہی مسلمان پس بہیجی کفار قریش
نی اوسکی تلاش مین دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نی ابو بصیر کو اون شخصونکی یعنی بموجب عہد کی پس نکلی وہ ابو بصیر کو لیکر یہانتک کہ جب پہنچی وہ ذو الحلیفہ
مین اوتری اسحال مین کہ کہاتی تہی کہجورین اپنی پس کہا ابو بصیر نی واسطی ایک شخص کی اون دونون مین سی قسم خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون یہہ
تلوار تیری ای فلانی اچہی ہی دکہلا مجکو تا دیکہون مین طرف اوسکی پس قدرت دی اس شخص نی ابو بصیر کو اوپر دیکہنی تلوار کی پس مارا ابو بصیر نی اوسکو یہانتک
کہ ٹہنڈا ہو گیا وہ یعنی مرگیا اور بہاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ مین اور داخل ہوا مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق دیکہا اسنی خوف پس کہا اوس شخص نی کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتہی میرا اور تحقیق مین بہی مارا جاتا ہون یعنی ڈرتا ہون قتل سی یا قریب ہوا مین
اسکی کہ قتل کری وہ مجکو پہر آیا ابو بصیر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای ہی ماں اسکیکو یہہ ابو بصیر گرم کرنیوالا لڑائی کا ہی اگر ہوتا واسطی اسکی کوئی
مددگار تو مدد کرتا اوسکی پس جب سنی ابو بصیر نی یہہ بات معلوم کیا کہ آنحضرت پہیر دینگی اوسکو طرف کافرون کی پس نکلا ابو بصیر مدینہ سی یہانتک کہ آیا کنارہ
دریا کی کہار لوہی نی اور بہاگ آیا ابو جندل بن سہیل کافرونکی پاس سی اور ملا ابو بصیر کی ساتہہ پس ہوا یہہ حال کہ نہ نکلتا تہا قریش سی کوئی شخص کہ اسلام لایا
تہا مگر کہ ملتا تہا ساتہہ ابو بصیر کی یہانتک کہ جمع ہوئی قریش سی ایک جماعت کثیر پس قسم ہی خدا کی نہ سنتی تہی وہ کسی قافلہ کو قریش کی کہ نکلا طرف شام کی مگر
کہ پیچہا کرتی اوسکا اور قتل کرتی اوسکو اور لی لیتی مال اوسکا پس بہیجا قریش نی کسیکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ قسم دیتی تہی حضرت
کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ اونمین و حضرت مین تہی کہ نکرین کچہہ مگر یہہ کہ بہیجین کسیکو طرف ابو بصیر کی اور یاروں اوسکی کی کہ آوین مدینہ مین اور تعرض

یکہ مین قافلہ ہو رہیگی پس جب کہلا بھیجا حضرت ؐ ونکو یہہ اور وہ چلی آوین آپکی پاس پس جو کوئی آدمی حضرت کی پاس مکہ سی ہم مین سی مسلمان ہوکر پس
ددامن مین ہی اور نہ پہیرینا اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئی قریش اس شرط سی اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اس شرط سی باز آئی پس بہیجا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یاروں اوسکی یعنی اور منع کیا تعرض سی اور اپنی پاس بلا بہیجا نقل کی یہہ بخاری نی ف اگر ہوتا
واسطی اوسکی الخ اسکی ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوئی اور دوسری معنی اوسکی یہہ ہین کہ کاشکی کوئی ہوتا اور معلوم کرواتا اوسکو کہ نہ آوی اسکی پاس
تا پہیر نہ دوی اور سونپ نہ دوی اوسکو اونکی تئین اور یہہ معنی انسب ہین ساتہہ سیاق حدیث کی اور جب سنی ابو بصیر نی الخ ابو بصیر نی معلوم کیا یہہ حضرت کی اس
قول سی مسعر حرب لو کان لہ احد اسلیئی کہ یہہ شعر ہی سپرد کرنا حضرت ؐ کا اور پہنچا دینگی اوسکو اور نہ مدد کرینگی اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی وہ سہیل کہ صلح کی
لیئی آیا تہا اور ابو جندل اسلام لایا تہا مکہ مین اور رکہا تہا اوسکو اوسکی باپ نی قید مین پس وہ لوٹ وہ بہاگ کر حدیبیہ مین آیا تہا اوسکو حضرت نی پہیر دیا تہا جب
بہت سی تکرار کی اور تسلی دی تہی اوسکو پہیر دوبارہ وہ بہاگ کر ابو بصیر کی ساتہہ ملا ۱۲ ح ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلَى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ
فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهِ فَرَدَّهُ اِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا صلح
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مشرکین سی دن حدیبیہ کی تین چیز پر کہ جو آدمی حضرت کی پاس مشرکون مین سی یعنی مسلمان ہوکر پہیر دین اونکو طرف مشرکون
کی اور جو آدمی مشرکون کی پاس مسلمانون مین سی پہیر دین اوسکو اور اس پر کہ داخل ہون حضرت مکہ مین سال آئندہ اور پہیرین اوسمین تین دن یعنی اور اس
سال مین آوین اور یہہ کہ نہ داخل ہون مکہ مین مگر اسحال مین کہ تہیلی مین ڈالی ہوئی ہون ہتیار اور تروار اور کمان اور مانند اسکی پس آیا ابو جندل
اسحال مین کہ چلتا تہا بیڑیون مین پس پہیر دیا حضرت نی اوسکو طرف مشرکون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جلبان کہتی ہین چمڑی کی تہیلی کو کہ
اوسمین ہتیار وغیرہ رکہکر زین سی باندہ لیتی ہین اور یہان مراد یہہ ہی کہ ہتیار میانون وغیرہ مین ہون ننگی کہلی لیکر بصورت غلبہ اور قہر اور مستعد
لڑائی کی نہ آوین اور ابو جندل بن سہیل اسلام لائی تہی مین اونکو مشرکون نی قید کر رکہا تہا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرت کی پاس بہاگ کر
آئی حضرت نی بسبب قید کے انکو حوالہ مشرکین کے کر دیا یہہ فرماکر کہ صبر کر ای ابو جندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالی تیری لیئی اور ضعیفونکی لیئی خوشی
اور خلاصی دیگا اور لکہا ہی علماء نی کہ قبول کرنا حضرت کا ان شرطونکا تہا بسبب ضعف حال مسلمانونکے اور عاجز ہونی اونکی مقابلہ کفار سی یا بسبب احرام
اور حرم اور عدم اذن کی اور بہت سی مصلحت کی لیئی تہا اور انجام کار کو فائدے اوسکی بہت سے ظاہر ہوئی کہ مکہ فتح ہوا اور وہانکی لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر
ہوا دین حق اور حقیقت مین یہہ فرمان برداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی ۱۲ ح ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا
رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا
مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ قریش نی صلح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس شرطین کین حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جو شخص آوی ہماری پاس تم مین سی نہ پہیرینگی اوسکو تم پر اور جو آدمی تمہاری پاس ہم مین سی پہیر دو اوسکو ہم پر پس عرض کیا صحابہ
نی یعنی مستبعد جانکر یا رسول اللہ کیا لکہہ دین ہم یہہ فرمایا کہ ہان تحقیق شان یہہ ہی کہ جو شخص جاوی گا ہم مین سی طرف اونکی پس دور کیا ہوگا اوسکو
اللہ نی یعنی اپنی رحمت سی اسلیئی کہ مرتد ہوگا اور جو آدمی آویگا ہماری پاس اونمین سی قریب ہی کہ گردانیگا اللہ واسطی اوسکی کشادگی اور خلاصی نقل کی

یہہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ
مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا بیچ بیعت کرنی عورتون
کی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی امتحان کرتی عورتونکا یعنی جو عورتین مکہ سی آتین واسطی اظہار ایمان کرتین ساتھہ اس آیۃ کی ای نبی جس وقت آوین
تیری پاس عورتین ایمان والیان بیعت کرین تجھسی پس جو اقرار کرتی ساتھہ اس شرط کی اونمین سی فرماتی واسطی اوسکی تحقیق بیعت کی مینی تجھسی اور آن
حالیکہ کلام کرنی والی تھی کلام کرتی عورت سی ساتھہ اس کلام کی قسم ہی خدا کی نہین ہاتھہ لگا حضرت کا کسی عورت کی ہاتھہ سی کبھی بیچ بیعت کرنی کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتھہ اس آیۃ کی مضمون تمام اس آیۃ کا یہہ ہی کہ بیعت کرین مومن عورتین ان سب شرطون پر کہ شریک کرین ساتھہ
خدا کی کسی چیز کو اور چوری نہ کرین اور زنا نکرین اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالین جیسیکہ عادت تھی کہ بیٹیونکو مار ڈالتی تھی اور بہتان نکرین اور عصیان
نکرین اور یہہ آیۃ تفسیر ہی اس آیۃ کی کہ اوپر گذری یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المومنات الخ اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ بیعت اگرچہ ہاتھہ سی ہوتی
ہی لیکن عورتون سی زبانی ہی ہوتی تھی کہ بیعت قبول کی مینی تیری اور بعضی مشائخ کہ عورتونکو اسطرح مرید کرتی ہین کہ ہاتھہ اپنا پانی مین ڈالتی ہین
اور عورت بھی ہاتھہ پانی مین ڈالتی ہی اور بعضی ایک آنچل کپڑی کا پکڑتی ہین اور ایک آنچل عورت پکڑتی ہی حاجت اس تکلف کی نہین اکتفا کرنا سنت پر
افضل و احسن ہی اور یہہ حدیث بیعت کرنیکی باب الصلح مین لیسی لائی کہ قضیہ صلح حدیبیہ مین بیعت ہی واقع ہوئی تھی کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتی ہین
جیسیکہ آیۃ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ مین ذکر اوسکا ہی باین تقریب حدیث بیعت عورتونکی اگرچہ حدیبیہ مین نہ تھی یہان ذکر کی ❊

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمُ اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى اَنَّ
بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَاَنَّهٗ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی مسور اور مروان سی یہہ کہ صلح کی قریش نی اوپر موقوف کرنی لڑائی کی دس
برس تک امن میں ہین اونمین لوگ اور اوپر اسکی کہ درمیان ہماری جامہ دانی بند ہو اور یہہ کہ نہو چوری چھپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہہ ابو داود نی ❊
ف جامہ دانی بند ہو مراد یہہ ہی کہ درمیان ہماری سینی پاک ہو مکر اور کینہ اور فساد اور فریب سی اور رکھنی والی وفا اور صلح کی ہوون اور مراد اخیر
جملہ سی یہہ ہی کہ نہ لیوی بعضا ہمارا مال بعضی کا نہ پوشیدہ اور نہ آشکارا ❊ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰبَائِهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ
فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی صفوان
بن سلیم سی کہ نقل کی کتنی ایک بیٹون اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ اونہون نی نقل کی اپنی باپونسی اونہون نی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا خبردار ہو جس شخص نی ظلم کیا عہد کرنیوالی پر یعنی ذمی پر یا مستامن پر یا ناقص کری حق اوسکا یا تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یعنی جزیہ
لی زیادہ طاقت اوسکی سی اگر ذمی ہو اور زیادہ لی عشر مال تجارۃ سی اگر حربی مستامن ہو کہ واسطی تجارت کی آیا ہو یا لیوی اوس سی کچھہ بغیر خوشی اوسکی
پس مین جھگڑونگا اوس سی دن قیامت کے نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا تَعْنِيْ
صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ ❊ ❊ اور روایت ہی امیمہ بیٹی رقیقہ کی سی کہا بیعت کی مینی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی درمیان کتنی عورتون کی کہ اونہون نی بھی بیعت کی پس فرمایا ہمکو واسطی ہماری کہ بیعت کی مینی تمکو ای عورتو بیچ اوس چیز کی کہ استطاعت

رکہو تم اور طاقت رکہو تم یعنی حضرت نے ازراہ شفقت کے مقید کیا بیعت کو ساتھہ استطاعت کے کہا مینے اللہ اور رسول اسکا بہت رحم کرنیوالے ہین بیچ حق ہمارے کے ہمسی اپنی نفسون پر کہا مینے یارسول اللہ بیعت کرو ہمسی مراد رکہتی تہی بیعت سی یہہ کہ مصافحہ کیجیے ہمسی یعنی وقت بیعت کے ہاتھہ ہمارا اپنی ہاتھہ مین پکڑو فرمایا سوا اسکی نہین کہ کہنا میرا واسطے سو عورتونکی مانند کہنی میری کی ہی واسطے ایک عورت کی یعنی فقط کہدینا بیعت مین کفایت کرتا ہی حاجت ہاتھہ پکڑنیکی نہین اور حاجت تخصیص ہر عورت کی بہی نہین ہی جدا جدا ایک ہے قول کافی ہی سبکی لیے نقل کی یہہ **ف** اصل کتاب مین لفظ واو کے بعد سفید چہوٹی ہوئی ہی لیکن حاشیہ مین بعض شارحون نے لکہدیا ہی رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ومالک فی الموطا کلھم من حدیث محمد بن المنکدر رانہ سمع من امیمۃ الحدیث وقال الترمذی حدیث حسن صحیح لانعرفہ الامن حدیث ابن المنکدر ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَدْخُلَ يَعْنِىْ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ اِلَّا السَّيْفَ فِى الْقِرَابِ وَاَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَتْبَعَهٗ وَاَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ اُخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی برا بن عازب سی کہ کہا عمرہ کی لیے چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ذی القعدہ کی یعنی سنہ چہہ ہجری مین پس انکار کیا اہل مکہ نے یہہ کہ چہوڑین حضرت کو کہ داخل ہون مکہ مین یعنی حضرت کو مکہ مین نہ آنی دیا یہانتک کہ صلح کی حضرت نے اہل مکہ سی اسپر کہ داخل ہون یعنی سال آئندہ مین ٹہیرین اوسمین تین دن پس جب لکہا صلح نامہ لکہا صحابہ نے نام شریف حضرت کا اسطرح یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اسپر محمد رسول اللہ نے کہا مشرکون نے نہین اقرار کرتے ہم ساتہہ رسالت تمہاری کی پس اگر جانتے ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم یعنی مکہ کے آنے سی ولیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو یعنی اسیطرح لکہو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین ہون رسول اللہ اور مین ہون محمد بن عبد اللہ یعنی دونون صفتین لازم ہین آپسمین نہین جدا ہوتین برابر ہی کہ دونون لکہی جاوین یا ایک پہر فرمایا علی بن ابیطالب رضی کو کہ مٹادو لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علیؓ نے قسم ہی اللہ کی نہین مٹاونگا مین نام تمہارا کبہی پس لیا حضرت نے یعنی صلح نامہ یعنی حضرت علیؓ کی ہاتہہ سی حالانکہ نہین لکہہ جانتی تہی پس لکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اسپر محمد بن عبد اللہ نے نہ داخل ہو مکہ مین ساتہہ ہتیارونکی مگر اسطرحسی کہ تلوارین ہون غلافون مین اور یہہ کہ نہ نکلی مکی کی لوگونمین سی کوئی اگر ارادہ کری کوئی حضرت کی ساتہہ جانی کا یعنی بعد داخل ہونی کی جو مکہ سی نکلین تو کسی کو اونمین سی لیکر نہ نکلین اور یہہ کہ نہ منع کرین اپنی یارونمین سی کسیکو اگر ارادہ کری ٹہیرنی کا مکہ مین پس جبکہ داخل ہوئی حضرت مکہ مین یعنی سال اینده اور گذر گئی مدت یعنی ٹہیرنی کی کہ تین دن قرار پائی تہی آئی کفار قریش حضرت علیؓ کی پاس اور کہا کہ کہو واسطی صاحب اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلو ہماری شہر سی پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** حضرت علیؓ نے جو عذر کیا گویا وہ سمجہے کہ امر ایجاب کے لیے نہین ہی والا مخالفت نکرتے اور حقیقت مین مخالفت نہین تہی بلکہ عین موافقت ہی کہ بسبب نہایت محبت کے کہا اور اختلاف واقع ہوا ہی علما مین بیچ لکہنی آنحضرت کی کہ بعضے تو کہتی ہین کہ ہرگز نہ لکہا اور نہ لکہہ سکتی تہی بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نے انکو امی فرمایا ہی اور امی وہی ہوتا ہی کہ نہ پڑہ سکی اور نہ لکہہ سکی اور بعضون نے کہا کہ لکہا حضرت نے بعد اسکے کہ ثابت ہو لی حجت نبوۃ پر اور منقطع ہوا شبہ اور ظاہر الحدیث کا حجت اونکی ہی اور منکر اسکی تاویل کرتی ہین کہ مراد کتابت سی امر ساتہہ کتابت کی ہی اور یہہ مجاز مشہور ہی اہل زبان مین جیسیکہ کہتی ہین بنا کیا امیر نے شہر یعنی حکم کیا

ساتھ بنا کرنے کی نہ یہہ کہ امیر اپنی ہاتھہ سی بنا کرتا ہی ٭ ح

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

باب ہی بیچ بیان نکالدینی یہود کی جزیرہ عرب سی **ف** جزیرہ اوس مین کو کہتی ہین کہ احاطہ کیا ہو اوسکو دریا نی اور جزیرہ عرب وہ ہی کہ احاطہ کیا ہی اوسکو دریای ہند اور دریای شام اور دجلہ اور فرات نی یا عدن سی اطراف شام تک طول مین اور جدہ سی ریف عراق تک عرض مین کذا فی القاموس ٭ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم مسجد مین نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہر سی پس فرمایا چلو طرف یہود کی پس نکلی ہم ساتھہ حضرت کی یہانتک کہ آئی ہم مدرسہ یہود کی مین پس کہڑی ہوی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ای گروہ یہود مسلمان ہو تا سلامت رہو یعنی آفات دنیا و آخرة کی سی جانو کہ تحقیق زمین خدا کی لیے ہی یعنی وہ خالق اور مالک اوسکا ہی اور واسطی رسول اوسکی کی ہی یعنی بہ نیابت اور خلافت اور تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہہ کہ جلاوطن کرون تمکو اس زمین سی یعنی جزیرہ عرب سی پس جو شخص کہ پاوی تم مین سی مال اپنی سی کوئی چیز یعنی مشکل ہوی جانا اوسکا مانند زمین وغیرہ کی پس چاہیی کہ بیچ ڈالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّيْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِنْ اَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَاِبِلًا وَعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہڑی ہوی حضرت عمر خطبہ فرمانیکو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہ معاملہ کیا تہا یہود خیبر سی اونکی مالو نپر یعنی اونکو خیبر مین رہنی دیا کہجورین اور زراعت وغیرہ اونکی اونہین کے طور پر رکہین اور اونکی محاصل مین سی آدہوں آدہ ٹہیرالیا اور جزیہ مقرر کیا اونپر اور فرمایا تہا کہ ٹہیراوینگی ہم تمکو جب تک کہ ٹہیراوی تمکو اللہ یعنی نہ حکم کری ہمکو ساتھہ نکالنی تمہارے کی اور تحقیق دیکہا مینی مناسب جلاوطن کرنا اونکا پس جب قصد کیا حضرت عمر نی اوسکا یعنی جلاوطن کرنی کا آیا اونکی پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق مین سی پس کہا ای امیر المومنین کیا نکالتی ہو تم ہمکو حالانکہ تحقیق ٹہیرایا تہا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور معاملہ کیا تہا ہمسی لونپر پس کہا حضرت عمر نی کیا گمان کرتی ہو تو کہ تحقیق مین بہول گیا فرمانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجہی فرمایا تہا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جسوقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سی سحال مین کہ دوڑی گی ساتھہ تیری اونٹنی تیری رات کو پیچہی رات کی یعنی ایک وقت تجپر آوی گا کہ راتون رات یہان سی نکل جاوی گا پس کہا ابن ابی الحقیق نی کہ یہہ کلمہ تہا از راہ ہنسی کی ابو القاسم سی کہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس فرمایا حضرت عمر نی کہ جہوٹا ہی تو ای دشمن خدا کی یہہ حضرت نی ہنسی سی نہین فرمایا تہا بلکہ خبر غیب کی دی تہی از راہ معجزہ کی پہر جلاوطن کیا یہود کو حضرت عمر نی اور دی اونکو قیمت اوس چیز کی کہ تہی واسطی اونکی میوہ سی یعنی کہجورین وغیرہ قیمت اونکی مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور رسیان وغیرہ ذالک نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى بِثَلٰثَةٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِيْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کی ساتھہ تین چیزونکی فرمایا نکالدینا مشرکونکو

جزیرہ عرب سی یعنی مکہ مدینہ سی اور سلوک کیا کرنا تم ایلچیون سی مانند اوسچیز کی کہ تہا مین سلوک کرتا اونسی یعنی جب تک وہ رہین دینا اونکو وہ چیز کہ محتاج ہون وہ اوسکی کہا راوی نی اور سکوت کیا ابن عباسؓ نی تیسری چیزسی یا کہا ابن عباسؓ نی بہلایا گیا مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا قاضی عیاض نی احتمال ہی کہ تیسری چیز یہہ قول ہو حضرتؐ کا لاتتخذوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا اسکو مالک نی موطا مین ؛ ع **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا أَدَعَ فِيْهَا إِلَّا مُسْلِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا خبر دی مجکو عمر بن خطاب نی یہہ کہ اونہون نی سنا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہے البتہ نکالونگا مین یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سی یہانتک کہ نہ چہوڑونگا مین مگر مسلمان کو نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا اگر جیتا رہا مین انشاء اللہ البتہ نکالونگا مین یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری لَيْسَ فِيْهِ إِلَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَكُوْنُ قِبْلَتَانِ وَقَدْ مَرَّ فِيْ بَابِ الْجِزْيَةِ نہین فصل دوسری مصابیح کی مین حدیث ابن عباسؓ کے سوا اوسکا یہہ ہی لایکون قبلتان الخ تحقیق گذر چکی یہہ حدیث باب الجزیہ مین بسبب تکرار کی نہین ذکر کی پس یہہ اعتراض و اعتذار ہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَأَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلٰى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَأُقِرُّوْا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ إِمَارَتِهِ إِلٰى تَيْمَاءَ وَأَرِيْحَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمرؓ سی یہہ کہ عمر بن الخطابؓ نی جلاوطن کیا یہود و نصاری کو زمین حجاز سی یعنی جزیرہ عرب سی اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غالب ہوئی اہل خیبر پر ارادہ کیا یہہ کہ نکالین یہود کو خیبر سی اور تہی زمین یعنی جو زمین ہو جب غلبہ کیا گیا اوسپر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی کی اور واسطی مسلمانون کی پس سوال کیا یہود نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ چہوڑ دین اونکو یعنی اونکی زمینون مین اس شرط پر کہ کیا کرین کام یعنی درختونکو پانی دیا کرین اور واسطی اونکی ہو آدہا میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ٹہیرا دینگی ہم اسپر جب تک کہ چاہین پس ٹہیرائی گئی یہانتک کہ جلاوطن کیا اونکو حضرت عمرؓ نی اپنی خلافت مین طرف تیما اور اریحا کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **بَابُ الْفَيْءِ** باب ہی بیچ بیان فی کی **ف** فی اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہہ لگی بغیر لڑائی کی اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ وہ سب مسلمانونکی لیی ہی اوسمین خمس اور قسمت نہین اور اختیار اوسکا حضرتؐ کو تہا جسکو چاہین دین جسکو چاہین نہ دین جسکو چاہین کم اور جسکو چاہین زیادہ اور جو مال غلبہ سی ہاتہہ لگی اوسکو غنیمت کہتی ہین اوسکا حکم یہہ ہی کہ پانچوان حصہ نکالکر باقی مجاہدین مین تقسیم کر دین پیادہ کو اکہرا اور سوار کو دوہرا ؛ ح مولانا **اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهُ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ ثُمَّ قَرَأَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ إِلٰى قَوْلِهِ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سی کہ کہا فرمایا حضرت عمرؓ نی یہہ کہ اللہ تعالی نی خاص کیا اپنی رسول کو بیچ اس مال کی ساتہہ ایک چیز کی کہ نہین دی وہ چیز کسیکو سوای حضرتؐ کی پہر پڑہی یہہ آیۃ جو چیز دی اللہ نی اپنی رسول کو اون مین سی لفظ قدیر تک پڑہی پس تہا یہہ مال خالص واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خرچ کرتی تہی اپنی گہر کی لوگو نپر خرچ برس روز کا اوس مال مین سی پہر لیتی باقی کو پس گردانتی اوسکو بیچ جگہہ گردانی مال اللہ کی یعنی صرف کرتی اوسکو

مصالح مسلمین میں وردیتی تہی جسکو چاہتی تہی محتاج و مساکین میں سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** آیۃ ما افاء اللہ تم سورۂ حشر میں ہی ترجمہ ساری
آیۃ کا یون ہی کہ جو کچھہ اللہ تعالی نی اپنی رسول کو دیا اور خاص اونکی لیی مقرر کیا نہیں دوڑی تہی اوسپر گہوڑی اور اونٹ یعنی مشقت نہیں کہینچی
تمنی قتال کرنیمین وسپر بلکہ پیادہ پا گئی تم ولیکن اللہ تعالی مسلط کرتا ہی اپنی رسولونکو جسپر کہ چاہتا ہی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہی مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی
جو آنحضرت کو اموال بنی نضیر کا مالک کیا وہ مال اسطرحکا ہی کہ حاصل نہیں کیا ہی تمنی اوسکو بقتال و غلبہ یعنی کہ کاٹون اونکی دوڑ کر گہوڑی تمنی سیدہ سی سب پیادہ
پاگئی سوائی آنحضرت کی پہر مسلط کیا اللہ تعالی نی حضرت کو اوسپر اور اونکی اموال پر جیسیکہ عادت خدا تعالی کی ہی کہ مسلط فرماتا ہی اپنی رسولونکو اعدای
دین پر پس مال اوسکا سپرد حضرت کی ہی جسکو چاہین دین وجہان چاہین خرچ کرین نازل ہوئی یہہ آیۃ اوسوقت کہ طلب کی صحابہ نی قسمت کو کذا فی المعالم
پس اسطرحکا مال کہ نازل کرکہ اوسکو فی کہتی ہین تقسیم نہیں کیا جاتا مانند تقسیم غنائم کی اور سپرد تہا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آتا ہی حدیث مین جو
کچھہ آپ حضرت عمل فرماتی تہی اوسمین مذہب ہمارا تو اوسمین یہہ ہی ونقل کیا اوسمین طیبی نی مذہب شافعی اسطرحسی کہ حضرت کی لیی فی مین چار خمس اور پانچوان
حصہ خمس کا تہا پس تہی حضرت کی لیی اکیس حصی پچیس حصونمیں سی اور چار باقی ذوی القربی اور یتیمون و مسکینون و ابن سبیل کی لیی و تفسیر معالم مین لکہا ہی
کہ اختلاف کیا ہی اہل علم نی بیچ مصرف فی کی بعد آنحضرت کی پس کہا ایک قوم نی کہ وہ ائمہ کی لیی ہی بعد حضرت کی اور امام شافعی کی اسمین دو قول ہین
ایک تو یہہ کہ وہ مقاتلین کی لیی ہی اور دوسرا یہہ کہ واسطی مصالح مسلمین کی ہی اور خرچ برس روز کا رکہا جاوی کہ حدیث مین آیا ہی کہ ذخیرہ نہیں کرتی
تہی آنحضرت کوئی چیز کل کی لیی پس نفقہ ایک سال کا کیونکر رکہتی تہی جواب یہہ کہ نفی ذخیرہ کرنی کی اپنی نفس کی لیی ہی اور یہہ عیال کی لیی تہا اور آنحضرت اپنی
بیبیونکی لیی نفقہ ایک سال کا دیتی تہی کبہی کبہی اور کہا نووی نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی ذخیرہ کرنا ایک برس کا اور یہہ منافی توکل کی نہیں ع ح ع
وَعَنْهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ
عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مالک سی کہ نقل کی حضرت عمر سی کہ کہا تہا اموال بنی نضیر کا اوس
قسم سی کہ عطا فرمایا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول پر کہ نہیں دوڑائی تہی مسلمانون نی اوسپر گہوڑی اور نہ اونٹ پس ہوا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی وہ مال خاص خرچ کرتی تہی اپنی اہل پر خرچ برس روز کا پہر خرچ کرتی مابقی کو بیچ ہتیارونکی اور چارپایونکی سبب سامان کرنی کی اوسکی راہ خدا مین
یعنی جہاد کی لیی نقل کیا یہہ بخاری و مسلم نی

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيتُ
فَاَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا رَوَاهُ
اَبُو دَاوُدَ روایت ہی عوف بن مالک سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ آتا اونکی پاس مال فی بانٹتی اوسکو اوسیدن پس دیتی بیوی
والیکو دو حصی اور دیتی مجرد کو ایک حصہ پس بلایا گیا مین پس دئی مجکو دو حصی اور تہی میری بیوی پہر بلایا گیا پیچھی میری عمار بن یاسر کہ بیوی نہ رکہتا تہا پس
دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِينَ
رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع کرتی تہی اول وقت آنی فی کی ساتہہ آزاد کیی گیونکی نقل کی یہہ
ابوداود نی **ف** یعنی اول فی مین سی آزاد کیی گیونکو دیتی تہی اسلیی کہ وہ بی ٹہکانی اور بی سہاری ہوتی ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد آزاد کیی گیونسی
مکاتب ہین اور بعضون نی کہا مراد منفردین لطاعۃ اللہ ہین ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا

خرز فقسمہا للحرۃ والامۃ قالت عائشۃ کان ابی یقسم للحر والعبد رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی تہیلا اوسمین تہی نگینی پس بانٹا اوسکو واسطی بیبیونکی اور لونڈیونکی کہا حضرت عائشہ نی تہی باپ میرے یعنی حضرت ابوبکرؓ تقسیم کرتی واسطی آزاد و غلام کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** پس معلوم ہوا کہ نگینی مخصوص سا تہہ عورتون کی نہ تہی ولیکن حضرت نی تخصیص کی تہی

ح **وعن** مالک بن اوس بن الحدثان قال ذکر عمر بن الخطاب یوما الفیٔ فقال ما انا احق بہذا الفیٔ منکم وما احد منا باحق بہ من احد الا انا علی منازلنا من کتاب اللہ عز وجل وقسم رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فالرجل وقدمہ والرجل وبلاؤہ والرجل وعیالہ والرجل وحاجتہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہ کہا ذکر کیا عمر بن خطاب نی ایکدن فیٔ کا اور کہا نہین ہین لائق تر ساتہہ اس فیٔ کی تمسی اور نہین کوئی ہم مین سی لائق تر ساتہہ اس فیٔ کی کسی سی لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہین کتاب اللہ عز وجل سی اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس شخص اور قدیم ہونا اوسکا اور شخص اور شجاعت و مشقت وسعی اوسکی اور شخص اور عیال اوسکی اور شخص اور حاجت اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** نہین مین لائق تر الخ یہہ بات حضرت عمر نی دفع توہم کی لیے فرمائی کہ توہم جاتا تہا کہ وہ خلیفہ آنحضرت کی تہی لائق تر ہون ساتہہ اوسکی جیسے کہ آنحضرت تہی اوسکی نفی کی کہ مین بہی احق اسکا نہین ہون بعد ازان نفی کی احقیت کی علی العموم کہ نہین کوئی ہم مین سی لائق تر ساتہہ اسکی کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہین کہ بیان کیا گیا ہی کتاب اللہ سی مانند قول اللہ تعالی کی للفقراء المہاجرین تین آیتون تک اور قول اللہ تعالے کی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار آخر آیۃ تک وغیرہما اور آیتین کہ دلالت کرتی ہین اوپر تفاوت مراتب مسلمین کے اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہہ عطف کیا گیا ہی کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہی موافق تقسیم حضرت کی کہ رعایۃ کرتی تہے اصحاب بدر کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی اور اہل وعیال والیکی اور مانند اونکی جیسے کہ تفصیل کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی شخص اور قدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنی فیٔ کی بیچ لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا اور مشقت کا اور اہل وعیال ہونی کا اور حاجت کا چاہیے جیسی احتیاج ہو جس شخص کو اوسکی موافق اوسکو دیجیے

ح ع **وعنہ** قال قرأ عمر بن الخطاب انما الصدقت للفقراء والمسکین حتی بلغ علیم حکیم فقال ہذہ لہؤلاء ثم قرأ واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول حتی بلغ وابن السبیل ثم قال ہذہ لہؤلاء ثم قرأ ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری حتی بلغ للفقراء والذین جاؤا من بعدہم ثم قال ہذہ استوعبت المسلمین عامۃ فلئن عشت فلیاتین الراعی وہو بسرو حمیر نصیبہ منہا لم یعرق فیہا جبینہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی مالک سی کہ کہا پڑہی حضرت عمر بن خطاب نی یہہ آیۃ کہ بیچ بیان مصارف زکوۃ کی ہی سوا اسکی نہین کہ صدقہ یعنی زکوۃ واسطی فقیرون اور مسکینونکی ہی یہانتک کہ پہونچی علیم حکیم تک اور کہا یہہ یعنی زکوۃ واسطی اون لوگونکی ہی یعنی اون اشخاص کی کہ ذکر کیے گئی اس آیۃ مین پہر پڑہی یہہ آیۃ کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کی ہی جانو کہ تحقیق وہ چیز کہ غنیمت مین لی ہی تمنی کچہہ پس تحقیق واسطی اللہ کی ہی پانچوان حصہ اوسکا اور واسطی رسول کی یہانتک کہ پہونچی لفظ وابن السبیل تک پہر کہا کہ یہہ یعنی مال خمس کا واسطی ذوی القربی وغیرہ کی ہی پہر پڑہی یہہ آیۃ کہ بیچ بیان حکم فیٔ کی ہی جو چیز کہ دی اللہ نی اپنی رسول کو بستیون مین سی یہانتک کہ پہونچی اس آیۃ تک واسطی فقیرون کی اور اون لوگونکی کہ آئی اونکی پیچہی پہر کہا کہ اس آیۃ نی پورا کیا مسلمانون کو سبکو پس اگر زندہ رہا مین پس البتہ پہونچیگا چرواہی کو اسحال مین کہ وہ ہوگا سرو حمیر مین کہ نام ہی ایک موضع کا حصہ اوسکا اموال فیٔ سی نہ پسینا لاوے گی اوسمین پیشانی اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** ایک نسخہ مین یون ہی ثم قرأ والذین جاؤا پس تقدیر یہہ ہوگی یہانتک کہ پہونچی للفقراء دو آیتون تک کو پہر پڑہی آیۃ والذین جاؤا من بعدہم اور اس آیۃ نی پورا کیا الخ یعنی اس آیۃ مین سب مسلمانون کو دینا مذکور ہی بخلاف پہلی دونون آیتونکی کہ ایک

خاص ہی اہل کورہ کی لیی اور دوسری اہل خمس کی لیی اور رای حضرت عمرؓ کی یہہ تہی کہ فئی مین سی خمس نکالی جیسیکہ غنیمت مین سی نکالتی ہین لیکن تمام مصالح مسلمانون کی لیی ہی اور مقرر کیا گیا ہی اونکی لیی اوسپر تفاوت درجات کی جیسیکہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتوی اسیطرف گئی ہین سوای امام شافعی کی جیسیکہ گذرا اور رعایت تفاوت درجات مسلمین کا یہی مذہب حضرت عمر کا ہی اور حضرت ابوبکرؓ برابر ہی دیتی تہی رعایت نکرتی تہی سبقت وغیرہ کی اور فرماتی تہی کہ اونہون نی عمل کیا ہی خدا کی لیی اجر اونکا اللہ پر ہی اور ساتہہ تفضیل کی اموال مین دخل نہین اور حضرت عمرؓ زیادہ دیتی تہی حضرت عائشہؓ کو بہ نسبت حفصہ کی اور اسامہ بن زید کو بہ نسبت ابن عمر کی اور حمیر نام ایک شہر کا ہی یمن سی اور سرو نام ایک موضع کا ہی متعلقات حمیر سی اور حاصل اس جملہ کا یہہ ہی کہ حضرت عمر فرماتی ہین کہ اگر زندہ رہا مین اور شہر کثرت سی فتح ہوئی اور مال فئی کی بہت ہاتہہ لگی تو مسلمانون کو اوسمین سی پہونچی گا اگرچہ دور کی شہرون اور مواضع مین رہتی ہون گی اور محنت اور مشقت اوسکی حاصل کرنی مین نہ کی ہوگی ✤ ع ح **وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ اَنْ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيْرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِيْرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهٖ وَاَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِيْلِ وَاَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِاَهْلِهٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهٖ جَعَلَهٗ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ**

اور روایت ہی مالک سی کہ کہا تہا بیچ اوس چیز کی کہ حجت پکڑی ساتہہ اوسکی حضرت عمر نی یہہ کہ کہا حضرت عمر نی تہی واسطی حضرت کی تین صفایا بنو نضیر اور خیبر اور فدک پس بنو نضیر یعنی مال کہ حاصل ہوتا تہا اونکی زمین سی تہا محبوس یعنی مقرر واسطی حاجات حضرت کی یعنی واسطی ضیافت مہمانون کی اور ہتیار و سواری مجاہدونکی وغیر ذلک اور حاصل فدک تہا محبوس واسطی مسافرونکی کہ مال اپنی پاس نہ رکہتی تہی اگرچہ وطن مین مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تہا اوسکو حضرت نی تین حصے دو حصے درمیان مسلمانون کی اور ایک حصہ واسطی خرچ اہل عیال اپنی کی پس جو کچہہ بچتا خرچ اہل اونکی سی گردانتی اوسکو درمیان فقراء مہاجرین کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباس اور حضرت علی جہگڑتی ہوئی آئی حضرت عمر کی پاس درمقدمہ فدک کی تو حضرت عمر نی دلیل پکڑی ساتہہ اوسکی کہ کہا حضرت عمر نی الخ اور تہا یہہ روبرو صحابہ کی پس انکار کیا کسینی اونپر بعد ازان حضرت عمر نی اون دو صحابیونکو دیا فدک یعنی اونکو عامل کیا کہ بطور حضرت کی صرف کرتی رہین اوسکو اور صفایا جمع صفیہ کی ہی صفیہ اوسکو کہتی ہین کہ چہانٹ لی امام اپنی لیی غنیمت مین سی کوئی چیز پہلی تقسیم ہونی غنیمت کی اور یہہ بات خاص حضرت ہی کی لیی ہی کہ خمس کی ساتہہ اور بہی کچہہ لی لین جو چاہین لونڈی یا غلام یا تروار یا گہوڑا وغیر ذلک اور یہہ بعد حضرت کی اور کسی امام کی لیی درست نہین اور بنو نضیر یعنی زمین اونکی کہ بعد جلاوطن کرنی اونکی ہاتہہ لگی اور فدک نام ایک قریہ کا ہی قریات خیبر سی اور تہی حضرت کی لیی آدہی زمین اوسکی کہ صلح کی اہل اوسکی سی آدہی زمین اوسکی پرپس وہی خاص حضرت کی لیی تہا اور خیبر کو اوپر طرح مذکور کی اسلیے تقسیم کیا کہ خیبر کی گانون بہت تہی بعضی بقہر فتح کیی گئی تہی اونمین سی حضرت خمس لی لیتی تہی اور بعضی بصلح فتح کیی گئی تہی بغیر قتال کی وہ فئی تہی خاص حضرت کی لیی تقسیم کرتی تہی اوسکو جہان مناسب جانتی تہی اپنی حوائج میں اور اپنی اہل پر اور مصالح مسلمین پر پس مقتضی ہوئی قسمت وبرابری اوسکو کہ ہو تمام اوسکا درمیان حضرت کی اور لشکر مسلمین کی تین حصے ✤ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَمَعَ بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُوْدُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ سَاَلَتْهُ اَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ اَبُوْبَكْرٍ عَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَيٰوتِهٖ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

عمل فیها بمثل ما عمل حتی مضی لسبیله ثم اقطعها مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزیز فرأیت امرا منعه رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة لیس لی بحق وانی اشهدکم انی رددتها علی ماکانت یعنی علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر رواه ابوداؤد روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا تحقیق عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم نی جمع کیا مروان کی بیٹون کو اوسوقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہا واسطی اونکی فدک پس تہی خرچ کرتی اموال اوسکی سی یعنی اہل وعیال اور فقرا ومساکین پر اور احسان کرتی تہی اوسمین سی اوپر چہوٹی لڑکون بنی ہاشم کی اور نکاح کرتی تہی اوسی عورتون بی شوہر کا اور مرد بی زن کا اور تحقیق حضرت فاطمہ نی سوال کیا تہا حضرت سی یہہ کہ دیوین فدک کو واسطی اونکی پس نہ دیا پس ہا اسیطرح سی یہہ زندگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت کی پہر جبکہ خلیفہ کیے گئی ابوبکر صدیق کیا بیچ اوسکی موافق اوسچیز کی کہ کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی زندگی مین یعنی خرچ کرتی تہی حضرت کی اہل وعیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور مین جلیسکہ حضرت کرتی تہی پس جبکہ خلیفہ کیے گئی حضرت عمر بن الخطاب کیا موافق اوسچیز کی کہ کیا تہا دونون صاحبون نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض نی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمر کی پہر جاگیر کیا اوسکو مروان نی یعنی اپنی لیی در اپنی توابع کی لیی بیچ خلافت حضرت عثمان کی یا اپنی بادشاہت مین پہر ہوا عمر بن عبد العزیز بن مروان کی لیی پس دیکہی مینی ایک چیز کہ نہین دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فاطمہ رض کو نہین واسطی میری سزاوار اور تحقیق مین گواہ کرتا ہون تمکو اسپر کہ تحقیق مینی پہیر دیا اوسکو اوسطرح پر کہ تہا یعنی آنحضرت کی زمانی مین اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کی زمانی مین نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** جاننا چاہیی کہ یہہ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک اور خیبر کی کہ املاک خالصہ آنحضرت کی سی تہی اور باقی ہی بعد حضرت کی اور واقع ہوا جو کچہہ کہ واقع ہوا کلام طویل اور قصہ اسکا غریب ہی مناسب یہہ ہی کہ کچہہ اوسی نقل کریں ہم کتب صحاح مین سی بسبب شہرت اسلام کی اور جاری ہونی اوسکی زبان خاص وعام پر اور واقع ہونی کجی کی بیچ افہام کج رودون کی پس صحیح بخاری مین منقول ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہ ایک روز حضرت عمر بن خطاب نی مجکو اپنی پاس بلایا مین بیٹہا تہا اونکی پاس کہ اونکا خادم یرفا نام آیا اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص دروازی پر بیٹہی ہوئی اذن چاہتی ہین آنکی لیی کہا آنی دی پس داخل ہوئی پہر تہوڑی دیر کی بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباس وعلی رض اذن چاہتی ہین حکم ہو تو آنی دین کہا آنی دی جب داخل ہوئی تو عباس نے کہا یا امیر المومنین حکم کر درمیان ہماری اور انکی اور یہہ جہگڑتی ہین بیچ اوس اموال کی کہ فی کیا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول پر اموال بنی نضیر سی پس بد کہا وکیا آپسمین علی وعباس نی پس کہا اون لوگون نی کہ بیٹہی تہی یا امیر المومنین حکم کرو درمیان ان دونون کی اور خلاصی دو ایک دوسری سی پس کہا حضرت عمر نی صبر اور سہولت کرو قسم دیتا ہون مین تمکو اوس خدا کی کہ اوسکی حکم سی قائم ہین آسمان وزمین آیا جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین چہوڑتی ہین ہم یعنی گروہ انبیاء میراث جو کچہہ کہ ہم چہوڑتی ہین صدقہ ہی کہا اون صحابہ نی کہ بیٹہی تہی ہان فرمایا ہی بلاشبہ پہر متوجہ ہوئی حضرت عمر حضرت علی وحضرت عباس رض پر اور کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو خدا کی آیا نہین جانتی ہو تم کہ آنحضرت نی یہہ فرمایا تہا کہا علی والعباس نی ہان فرمایا ہی کہا عمر نی پس خبر دیتا ہون مین تمکو اس امر سی کہ پروردگار تعالی نی مخصوص کیا اپنی رسول کو اس فی مین ساتہہ اوسچیز کی کہ نہ دی کسیکو سوای اونکی پہر پڑہی یہہ آیۃ ما افاء اللہ علی رسولہ ساری آیۃ پس تہا یہہ اموال خاص آنحضرت کی لیی پہر قسم خدا کی جمع نہ کیا اس اموال کو تمہاری پاس اور ایثار نہ کیا ساتہہ اوسکی تمپر اور تحقیق دیا تمکو وہ مال اور قسمت کیا درمیان تمہاری یہانتک کہ باقی رہتا اوس اموال سی پس تہی آنحضرت کہ خرچ کرتی اوپر اہل وعیال اپنی کی اوس مال مین سی پہر لیتی اور صرف کرتی اوسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین مین پس عمل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی حیات تک پہر بعد حضرت کی وفات کی ابوبکر رض نی کہا کہ مین خلیفہ رسول خدا کا ہون پس لیا اوسکو ابوبکر رض نی اور عمل کیا اوسطرح کہ عمل کرتی تہی آنحضرت پہر متوجہ ہوئی حضرت عمر علی اور عباس رض پر اور کہا کہ اوسوقت مین برائی سی یاد کرتی تہی تم ابوبکر رض کو اور کہتی

تہی کہ ابوبکر رض اس عمل مین خطا پر ہی اور ایسا نہ تہا کہ جو تم کہتی تہی اور خدا جانتا ہی کہ ابوبکر رض اسکام مین صادق تہی اور نیکو کار اور راہ راست پر اور تابع حق کی تہی
پہر وفات دی اونکو خدا نی پس کہا مینی کہ مین خلیفہ اور ولی رسول خدا اور ابوبکر کا ہون پس لیا مینی اوس مال کو دو سال اپنی امارت مین اور عمل کیا مینی اوسمین
اوسطرح کہ عمل کیا تہا آنحضرت نی اور ابوبکر رض نی اور خدا جانتا ہی کہ مین اس قول مین صادق ہون اور اس امر مین نیک کار اور راہ راست پر اور پیرو حق ہون
پہر بعد از دو سال کی آئی تم دونون میری پاس اور سخن تم دونونکا ایک ہی تہا پس کہا مینی تمکو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی ہم ارث نہین چہوڑتی
ہین جو کچہہ کہ چہوڑتی ہین صدقہ ہی پس جب میری عقل مین آیا کہ سپرد کرونمین اوس مال کو تمہاری تئین پس کہا مینی اگر چاہتی ہو تم سپرد کرونمین تمکو باین شرط
کہ لازم کرو اپنی پر یہہ کہ عمل کرو اوسمین اسطرح کہ عمل کیا اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض نی اور مینی جبسیکہ خلیفہ ہوا ہون وگرنہ کلام نکرو مجہسی اس باب
مین پس کہا تمنی کہ سونپو ہمکو اسی شرط پر پس سپرد کیا مینی تمکو آیا التماس کرتی ہو تم اور چاہتی ہو مجہسی کہ حکم کرون برخلاف اوسکی پس قسم اوس خدا کی کہ اوسکی اذن
سی برپا ہی آسمان و زمین حکم نہین کرونگا مین غیر اوسکی جب تک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اوس کا رسی اور تمسی نہین ہو سکتا پہیر دو مجہکو کفایت کرونمین
تمکو اوسکی اور مشقت کہینچون کہا زہری نی کہ راوی حدیث کا ہی پس خبر دی مینی اس حدیث کی عروہ بن زبیر کو پس کہا عروہ نی کہ سچ کہا مالک بن اوس نی مینی
سنا ہی حضرت عائشہ سی کہتی تہین بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نی عثمان کو ابوبکر رض کی پاس واسطی طلب کرنی میراث کی اوسچیز سی کہ فی کیا تہا اللہ
تعالی نی اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پس رد کیا مینی اون بیبیون پر اور کہا مینی کہ نہین ڈرتی ہو تم خدا سی کیا نہین جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی
میراث نہین چہوڑتی ہین ہم جو کچہہ کہ چہوڑتی ہین صدقہ ہی نہین کہاتی آل محمد مگر اس مال سی پس باز آئین عورتین آنحضرت کی طلب کرنی میراث سی اور رجوع کی
ساتہہ اوسچیز کی کہ خبر دی مینی اونکو کہا عروہ نی تہا یہہ صدقہ حضرت علی کی ہاتہہ مین منع کیا حضرت علی نی عباس کو اوس سی اور غلبہ کیا اوسپر بعد ازان حضرت حسن
بن علی کی ہاتہہ مین تہا بعد ازان حضرت حسین کی پاس بعد ازان علی بن حسین اور حسن بن حسن کی پاس کہ یہہ دونو نوبت رکہتی تہی اوسکو بعد ازان زید بن حسن
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے پاس تہا اور یہہ صدقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ساتہہ حق کی یہہ حدیث بخاری کا مختصر ہی اور یہہ حدیث کتاب المغازی
مین بیچ قصہ بنی نضیر کی ہی اور کتاب الخمس مین بہی مانند اسکی آیا ہی ساتہہ تفاوت بعضی الفاظ کی اور یہہ بہی بخاری مین ہی حضرت عائشہ سی کہ فاطمہ اور عباس
آئی حضرت ابوبکر رض کی پاس اسحال مین کہ طلب کرتی تہی میراث زمین فدک سی اور حصہ خیبر سی پس کہا ابوبکر رض نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی
تہی میراث نہین چہوڑتی ہین ہم جو کچہہ چہوڑینگے ہم صدقہ ہی کہاتی ہی آل محمد اس مال مین سی قسم خدا کی قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہی نزدیک میری
کہ صلہ کرونمین ساتہہ اوسکی اور نگاہ رکہونمین حق اوسکا اسی کہ صلہ کرونمین قرابت اپنی کو اور جامع الاصول مین حدیث مذکور کو روایت بخاری اور مسلم اور ترمذی
اور ابوداود اور نسائی سی لایا ہی اور کہا کہ ابوداود نی کہ طلب اور سوال عباس اور علی رض کی حضرت عمر رض سی یہہ تہی کہ اس مال کو درمیان اونکی آدہون آدہ بانٹ
دیں اور سونپین نہ یہہ کہ نجانتی تہی قول آنحضرت کا کہ ہم میراث نہین چہوڑتی ہین و نہ طلب کرتی تہی مگر صواب کو پس حضرت عمر نی کہا کہ مین نام تقسیم کا اوسپر نہین
رکہتا ہون چہوڑتا ہون اوسکو بحال خود جیسیکہ ہی اور لایا ہی بخاری کتاب الخمس مین عروہ بن زبیر سی کہ عائشہ رض نی خبر دی اونکو کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی طلب کیا ابوبکر صدیق سی بعد وفات آنحضرت کی کہ دیوین اونکو میراث اونکی اوسچیز سی کہ چہوڑا ہی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسچیز سی کہ فی کیا
خدا تعالی نی اوپر پس کہا ابوبکر رض نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لا نورث ما ترکنا صدقۃ پس خفا ہوئین فاطمہ رض اور ہجران کیا ابوبکر سی پس ہمیشہ تہین
ہجران کرنیوالین اونسی یہانتک کہ وفات پائی اور زندگانی حضرت فاطمہ کی بعد حضرت کی چہہ مہینی تہی اور کہا حضرت عائشہ نی تہین فاطمہ کہ سوال کرتی تہین
ابوبکر رض سی حصہ اپنا اوسچیز سی کہ چہوڑا آنحضرت نی خیبر اور فدک سی اور صدقہ اونکا کہ مدینہ مین تہا پس انکار کیا ابوبکر نی اور کہا کہ نہین ہون چہوڑنیوالا کسی چیز کو
اوسچیز سی کہ عمل کرتی تہی ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہونمین جو کچہہ کہ عمل کرتی تہی اوسمین آنحضرت اور مین ڈرتا ہون کہ اگر ترک کرون کسی

چیز کو امر آنحضرت سے میل کرونگا حق سے پس صدقہ انکا کہ مدینہ مین تہا سپرد کیا اوسکو عمر نے علی اور عباس رض کو اور خیبر اور فدک حضرت عمر نے اپنی پاس رکہا اور
کہا کہ یہہ صدقہ رسول خدا کا ہی تہی یہہ واسطی حقوق حضرت کی کہ پیش آتی تہی اور سپرد کیا اونکو اوسکو کہ والی امر ہو پس وہ اب تک اسی حال پر ہین اور اور
روایت مین حضرت ابوبکر رض کی جواب مین آیا ہی کہ بعد نقل کرنی حدیث لا نورث ما ترکنا صدقہ کی فرمایا یہہ مال میری ہاتہہ مین ہی پس جب مرونگا تو اوسکی
ہاتہہ مین ہوگا کہ ولی امر ہو بعد میری اور مانند اوسکی اور بہت سی روایتین آئی ہین صحاح ستہ مین طرق متعددہ سی اور یہان سی ظاہر ہوتا ہی کہ حدیث لا نورث
ما ترکناہ صدقہ اور ہونا اموال آنحضرت کا مشترک درمیان مسلمانون کی اور مصالح اونکی اور تفویض امر اوسکا ساتہہ والی کی متفق علیہ ہی درمیان صحابہ کی
حتی کہ حضرت علی اور حضرت عباس کی اور مخصوص ساتہہ ابوبکر رض کی نہین رضی اللہ عنہم اجمعین لیکن اشکال یہان یہہ وارد ہوتا ہی کہ اگر دینا اس موال کا
علی اور عباس رض کو صواب تہا تو کیون ندیا حضرت عمر نی اونکو پہلی بار اور اگر صواب نتہا تو کیون دیا آخر کو جواب یہہ کہ ندیا پہلی اسطرح پر کہ طلب کرتی تہی
وہ یعنی ملک کر دینا اور دیا آخر کو بروجہ تصرف و تولیت کی جیسا کہ آنحضرت تصرف کرتی تہی کہا خطابی نی کہ یہہ قضیہ مشکل ہی اسلیی کہ علی اور عباس نے جب لیا یہہ صدقہ
حضرت عمر سی شرط مذکور پر اور اونہون نی اعتراف بہی کیا کہ آنحضرت صلعم کی میراث نہین اور بزرگون مہاجرین کی نی اوسکی گواہی دی پہر کیون خصومت
کی وجہ اوسکی یہہ ہی کہ شرکت تولیت مین اونہین شاق آئی اور طلب کی قسمت تا ہر کوئی اپنی حصہ مین مستقل ہو ساتہہ تدبیر و تصرف کی پس تقسیم کی حضرت عمر نی تا
نہ جاری ہو اوسپر نام ملک کا اسلیی کہ قسمت املاک مین ہوتی ہی اور ساتہہ دراز ہونی زمانی کی گمان ہوتا ہی ملک کا کذا قالوا اور مشکل تر اوسکی قضیہ
فاطمہ زہرا کا ہی اسلیی کہ اگر کہین ہم کہ حضرت فاطمہ رض جاہل تہین ساتہہ اس سنت کی تو بعید ہی اور اگر کہین کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہو اونکو اس حدیث کی سننی کا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی تو یہہ اشکال آتا ہی کہ بعد سننی حدیث کی ابوبکر سی اور گواہی دینی صحابہ کی ساتہہ اوسکی کیون نہ قبول کی اور غصہ ہوئین اور اگر غصہ ہوئی بعد
سننی حدیث کیسی تہا تو کیون باز نہ آئین غضب سی حتی کہ اتنا طول کہچا اور تا زندگی مہاجرت کی ابوبکر رض سی جواب اسکا کرمانی نی بیچ شرح بخاری کی یہہ
لکہا ہی کہ ابتدا غضب فاطمہ رض کا ایک امر تہا کہ حاصل ہوا بمقتضای بشریت کی اور جاتا رہا بعد اوسکی اور مراد ہجران سی انقباض اور کوفت طبیعت ہی ملاقات
سی نہ ہجران محرم یعنی ترک سلام اور مانند اوسکی انتہی اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ جب واقع ہوا درمیان ابوبکر رض اور فاطمہ رض کی جو کچہہ واقع ہوا تو
گئی ابوبکر رض فاطمہ کی پاس اور کہڑی ہوئی اونکی دروازی پر گرمی آفتاب مین اور عذر خواہی کی اونسی اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبوب تر ہی نزدیک میری قرابت اپنی سی ولیکن مین کیا کرون کہ سنا ہی مین نی اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحابہ گواہ ہین اس پر
پس راضی ہوئین فاطمہ رض اور نقل کیی جاتی ہین اس قصہ مین اقوال واباطیل کہ نہین اعتماد اونپر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمہ اللہ کیسی
لکہی گئی ہی بطور اختصار کی جسکو مفصل دیکہنا منظور ہو اس مقام کا ترجمہ مذکور مین دیکہی واللہ الہادی والموفق ÷

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

باب ہی بیچ بیان شکار اور جانورون ذبح کیی گئی کی ف شکار کرنا حلال ہی غیر حرم مین واسطی غیر محرم کی اور شکار کی مباح ہونے
پر وارد ہوئی ہی کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہی اسپر اجماع امت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کی کہ امام مالک کی مذہب مین ہی لکہا ہی کہ مکروہ ہی
شکار کرنا لہو و لعب کی لیی اور بلا قصد لہو و لعب کی مباح ہی اور ثابت نہین ہوا ہی کہ حضرت نی بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اوسکی کی
ہی ÷ ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ
فَكُلْهُ وَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ فَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا
غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَ وَاِذَا رَمَيْتَ

بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا کہا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ چہوڑی تو اپنی کتی کو یعنی ارادہ کری تو چہوڑنی کتی معلم کا شکار کی لیی پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکہا کتی نی شکار کو واسطی تیری اور پایا تو نی اوسکو زندہ پس ذبح کر لی اوسکو یعنی پس اگر نہ ذبح کریگا اوسکو قصدا حرام ہوگا اسلیی کہ وہ مردار ہی اور اگر پایا تو نی شکار کو کہ مار ڈالا اوسکو کتی نی اور نہ کہایا اوسمین سی پس کہا اوسکو اور اگر کہایا پس نہ کہا پس سوای اسکی نہیں کہ بند رکہا کتی نی اس شکار کو اپنی لیی اور اگر پاوی تو ساتہہ کتی اپنی کی کتا غیر کا اور حال آنکہ تحقیق مار ڈالا یعنی ایک نی اونمین سی پس نہ کہا اسلیی کہ تحقیق تو نہیں جانتا کہ کسنی اون دونون مین سی مارا اوسکو یعنی اگر دوسری کتی نی مارا ہو شاید کہ وہ معلم نہو یا اوسکی چہوڑنی مین بسم اللہ نکہی ہو اور جسوقت پہینکی تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب ہا شکار تجہی ایکدن پس نہ پایا تو نی اوسمین کچہہ نشان سوای نشان تیر اپنی کی پس کہا تو اگر چاہی اور اگر پاوی تو اوسکو غرق پانی مین یعنی اگرچہ نشان تیر کا رکہتا ہو پس نہ کہا یعنی بسبب احتمال اسکی کہ پانی سی مرا ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ذکر کر نام خدا کا یعنی جیسیکہ وقت ذبح کی ذکر کرتی ہین اسلیی کہ چہوڑنا کتی کا بمنزلہ چلانی چہری کی ہی پس ضرور ہی کہنا بسم اللہ کا اوسوقت اور اگر ترک کری بسم اللہ بہول کر حلال ہی اور اگر ترک کیا اوسکو قصدا وقت چہوڑنی کتی کی پہر ڈانٹا کتی کو اور وہ ٹہیر رہا اور بسم اللہ کہی بعد ٹہیرنی کی اور پکڑا اوسنی شکار کو اور مار ڈالا نہیں حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چہوڑنا کتی کا طرف شکار کی مسلمان یا کتابی سی شرط ہی اور اگر کتا بطور خود جاوی اور زخمی کری تو حلال نہیں اور اسیطرح اگر وقت چہوڑنی کی بسم اللہ نکہی مگر یہہ کہ زندہ پاوی اور ذبح کری تو وہ داخل شکار کی نہیں اور بند رکہا الخ اسلیی کہ یہہ علامت عدم تعلیم کی ہی اور شکار کہ حلال ہی معلم کتی کا حلال ہی اور علامت تعلیم کی ذی ناب یعنی کتی وغیرہ مین یہہ ہی کہ تین بار شکار کو پکڑ پکڑ کر چہوڑ دی کہاوی نہیں اور ذی مخلب یعنی پنجہ گیر مین یہہ ہی کہ پہر پاوی جبکہ بلایا جاوی بعد چہوڑنی کی پس اگر باز وغیرہ شکار مین سی کہا لیوی تو اوس شکار کا کہانا درست ہی اور اگر کتا وغیرہ کہا لیوی تو نکہایا جاوی اور اگر بعد تین بار چہوڑ دینی کی ایک بار بہی کہاوی تو وہ غیر معلم ہی یہانتک کہ دوبارہ معلم ہو جیسا کہ اسحدیث سی معلوم ہوا اور کتا غیر کا یعنی کتا کہ نہ چہوڑا ہو اوسکو کسینی یا چہوڑا ہو بغیر بسم اللہ کی قصدا یا چہوڑا ہو اوسکو اوسنی کہ نہیں حلال ذبح کیا ہوا اوسکا مانند مجوسی کی اور اگر غائب ہا الخ کہا علماء ہمارے نی کہ شرط ہی حلال ہونی کی ساتہہ پہینکنی تیر کی کہنا بسم اللہ کا اور پہنچنا زخم کا اور یہہ کہ نہ بیٹہہ رہی شکار کی ڈہونڈہنی سی اگر غائب ہو شکار اسحال مین کہ تیر اوسکی لگا ہوا ہو اسلیی کہ روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی اپنی کتاب مصنف مین اور طبرانی نی اپنی معجم مین ابی رزین سی اونہوں نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کیا بیچ مقدمہ شکار کی کہ چہپ گیا شکاری سی فرمایا لعل ہوام الارض قتلتہ اور روایت کی عبد الرزاق نی مانند اسکی عائشہ سی بطریق مرفوع کی اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی چہوڑی کتا شکار پر پہر مار ڈالی وہ اوسکو تو وہ حلال ہی اور اسیطرح تمام جوارح معلم یعنی چیتا اور باز اور مانند اونکی اور شرط یہہ ہی کہ ہو جارحہ معلم اور نہیں حلال ہی مارا ہوا غیر معلم کا مجروح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَهٗ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم چہوڑتی ہین کتی سدہی ہوی اونکو فرمایا کہا اوس چیز کو کہ پکڑ رکہین کتی تیری لیی کہا مینی اور اگرچہ مار ڈالین فرمایا اور اگرچہ مار ڈالین کہا مینی تحقیق ہم پہینکتی ہین تیر بن پر و پیکان فرمایا کہا اوس چیز کو کہ زخمی کر دی یعنی جس شکار مین وہ تیر سیدہا جا لگی پہال کی طرف سی اور مار ڈالی اوسکو کہا لی اور وہ چیز کہ پہونچی ساتہہ چوڑان اپنی کی یعنی لگی اسطرح کہ زخمی نکری شکار کو پس قتل کری اوسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہی یعنی مست کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معراض کہتی ہین اوس تیر کو کہ پر نہیں ہوتا اوسمین اور چوڑا جاتا ہی اور لگتا ہی چوڑا اور وقیذ اور موقوذہ جانور ہی کہ مارا جاوی ساتہہ غیر تیز چیز کی لکڑی ہو یا پتہر یا اور کچہہ اور اتفاق

رکہتی ہین علما اسپر کہ جب شکار کری ساتہہ معراض کی پس قتل کری شکار کو ساتہہ تیزی اپنی کی تو حلال ہی اور اگر قتل کری اوسکو ساتہہ چوڑا اپنی کی
تو نہین حلال اور کہا علما نی کہ نہین حلال ہی وہ شکار کہ ماری اوسکو ساتہہ بندقہ کی یعنی کولی اور غلہ کی بسبب حدیث معراض کی اور معراض کی چوڑا
لگنی سی اسلیے نہین حلال ہوتا کہ ضرور ہی اوسمین زخمی کرنا تاکہ متحقق ہون معنی ذبح کی اور چوڑا معراض کا نہین زخمی کرتا اور اسلیے اگر قتل کری اوسکو
بندقہ ثقیلہ تیز تو حرام ہوتا ہی شکار اسلیے کہ بندقہ توڑتا ہی ہڈی کو اور زخمی نہین کرتا پس ہوتا ہی مانند معراض کی لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہین حرام
کرتا بسبب تحقق موت کی ساتہہ زخم کی اور اگر پہینکی شکار پر چہری یا تلوار اگر لگی اوسکی تیزی کی رخ سی کہا یا جاوی والا نہین اور اگر ماری شکار کی پتہر تو اگر
ہو پتہر بہاری نہ کہا یا جاوی اگرچہ زخمی کری بسبب احتمال اسکی کہ اوسنی قتل کیا ہو ساتہہ ثقل اپنی کی اور اگر پتہر ہلکا ہو اور رہو اوسمین تیزی اور زخمی کردی
وہ تو کہا یا جاوی بسبب تیقن موت کی ساتہہ زخم کی اور اصل اسمین یہہ ہی کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کی ساتہہ یقین کی تو کہا یا جاوی اور اگر حاصل
ہو ساتہہ ثقل کی یا شک ہوا اوسمین تو نہ کہا یا جاوی وجوبا یا احتیاطا ۞ ع وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ
اَهْلِ الْکِتٰبِ اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِکَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَ بِکَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ قَالَ اَمَّا مَا
ذَکَرْتَ مِنْ اٰنِیَةِ اَهْلِ الْکِتٰبِ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَیْرَهَا فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَکُلُوْا فِیْهَا وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِکَ
فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَّ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَّ
بِکَلْبِکَ غَیْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَکْتَ ذَکٰوتَهٗ فَکُلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا کہا مینی یا نبی اللہ تحقیق ہم بیچ زمین قوم اہل کتاب کی ہین آیا پس کہا وین ہم بیچ باسنون اونکی کی اور ہم بیچ زمین شکار کی ہین یعنی
وہان شکار بہت ہی شکار کرتا ہون مین ساتہہ کمان اپنی کی یعنی تیر سی اور ساتہہ کتی اپنی کی کہ نہین ہی سدہا ہوا اور ساتہہ کتی اپنی کی کہ سدہا ہوا ہی پس
کیا درست ہی واسطی میری فرمایا اسپر وہ چیز کہ ذکر کیا تونی باسنون اہل کتاب کی پس اگر پاوتم سوا اون باسنون کی پس نہ کہاؤ اونکی باسنون مین اور اگر نہ
پاؤ اونکی سوا باسنون کی پس دہوؤ اونکو اور کہاؤ اونمین اور وہ چیز کہ شکار کی تونی ساتہہ کمان اپنی کی پس ذکر کیا تونی نام اللہ کا یعنی اول تیر مارنی مین پس کہا
اور وہ جانور کہ شکار کیا تونی ساتہہ کتی سدہی ہوئی اپنی کی پس ذکر کیا تونی نام اللہ کا یعنی وقت چہوڑنی اوسکی کی پس کہا اور جو شکار کیا تونی ساتہہ
کتی غیر سدہی اپنی کی پس پایا تونی ذبح کرنا اوسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کہا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ کہاؤ اونکی باسنون مین
یعنی واسطی احتیاط کی بموجب قول آنحضرت کی دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور احتراز فرمایا استعمال ظروف اونکی سی کہ مستعمل ہین اونکی ہاتہ مین اگرچہ
بعد دہونیکی ہو اور نفرت کرنی کر مخالطت اونکی سی بطریق مبالغہ کی اور یہہ تقوی ہی اور مابعد اسکی حکم فتوی کا ہی اور دہو و اونکو یہہ امر وجوب کی
لیی ہی جبکہ ہو ظن غالب اونکی نجاست پر اور امر استحباب کی لیی ہی جبکہ ہو خلاف اوسکی اور کہا ابن ملک نی کہ حکم کیا آنحضرت نی ساتہہ دہونی ظروف
کفار کی بیچ اون باسنونکی کہ یقین ہوا اونکی نجاست کا اور متیقن نہو تو کراہت تنزیہی ہی اور نقل کیا بر اوی نی کہ ظاہر الحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ
اگر اور ظروف سوای اونکی ظروف کی پائی جاوین تو اونکی ظروف مین دہو کر بہی نہ کہاوی ولیکن فقہا نی لکہا ہی کہ جائز ہی استعمال اونکی ظروف
کا بعد دہونی کی بلا کراہت خواہ پائی جاوین اور ظروف یا نہ پائی جاوین پس حمل کی جاوی کراہت حدیث مین اسپر کہ مراد وہ ظروف ہین کہ پکاتی
ہین اونمین گوشت سور کا اور پیتی ہین اونمین شراب اور مقرر ہی نجاست کی لیی پس یہہ مکروہ ہین واسطی گہناونی ہونی اونکی ہرچند کہ دہوئی جاوین
اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہین کہ مستعمل نہین ہین غالبا نجاسات مین ذکر کیا ہی اسکو ابو داود نی اپنی سنن مین ۞ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِکَ فَغَابَ عَنْکَ فَاَدْرَکْتَهٗ فَکُلْ مَا لَمْ یُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پہینکی تو تیر اپنا پس غائب ہو جاوی تجہی یعنی شکار پہر پاوی تو تو شکار یعنی اور نہ پاوی تو اوسمین مگر اثر تیر اپنی کا پس کہا جب تک کہ متغیر ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علما ہماری نی کہ یہہ بطریق استحباب کی ہی والا بو کرنا گوشت کا موجب حرمت اوسکیکا نہین ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی گوشت بو کیا ہوا کہایا ہی اور کہا نووی نی کہ نہی کہانی گوشت بد بو کی محمول ہی تنزیہ پر نہ تحریم پر اور اسیطرح اور کہانی بد بو دار مگر یہہ کہ خوف ہو اوسمین ضرر کا ؛ ع **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بیچ حق اوس شخص کی کہ پاوی شکار اپنی کو بعد تین دن کی پس کہا اوسکو جب تک کہ نہ بو کری نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَيَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہان کتنی قوم ہین کہ قریب ہی زمانہ اونکا ساتہہ شرک کی یعنی نو مسلم ہین اور ہنوز احکام اسلام کی تمام و کمال نہین سیکہی ہین لاتی ہین ہماری پاس گوشت نہین جانتی ہین ہم آیا ذکر کرتی ہین اوپر نام خدا کا یا نہین فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کہاؤ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** معنی حدیث کی یہہ نہین ہین کہ بسم اللہ کہنا تمہارا اب قائم مقام ہوتا ہی بسم اللہ کہنی ذبح کرنیوالی کی بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہی وقت کہانی کی اور تم جو نہین جانتی ہو ذکر کرنا بسم اللہ کا وقت ذبح کی صحیح ہی کہانا اوسکا جبکہ ہو ذبح کرنیوالا اون لوگونمین سی کہ صحیح ہی کہانا ذبح کیی ہوئی اونکیکا بسبب حمل کرنے حال مسلمان کی صلاح پر اور گمان نیک کرنی کی اوسپر؛ ع ح **وَعَنْ** أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الطفیل سی کہ کہا پوچہی گئی حضرت علی رضہ کہ آیا مخصوص و ممتاز کیا ہی تمکو یعنی اہل بیت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کسی چیز کی یعنی احکام کی کہ اور ونکو وہ نفرمائی ہون پس فرمایا حضرت علی رضہ نی کہ نہین خاص کیا ہمکو ساتہہ کسی چیز کی ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتہہ اوسکی لوگونکو لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تروار میری کی یعنی نہین جانتا مین کہ آیا وہ خاص ہین ساتہہ ہماری یا عام ہین سبکی لیی ہہی پس نکالا حضرت علی نی ایک کاغذ کہ اوسمین تہی یہہ احکام کہ لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ذبح کری جانور سوای نام اللہ کی اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ چراوی نشان زمین کا اور ایک روایت مین ہی جو شخص کہ تغیر تبدیل کری علامت زمین کی اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ لعنت کری اپنی باپ کو اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ٹہکانا دی بدعتی کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نشان زمین کا یعنی پتہر وغیرہ حد کا کہ جدا ہوتی ہین اوسی حدود یعنی تغلب سی زمین ہمسایہ کی دبالینا چاہتا ہی اور لعنت کری اپنی باپ کو صریحا یا کسیکی باپ کو لعنت کری وہ اسکی باپ کو لعنت کری چونکہ یہہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ اسینی لعنت کی آدم ٹہکانا دی بدعتی کو اور حمایت کری بدعتی کی کہ دین مین کچہہ بات نکالی کہ اصل مین نہ تہی اور خلاف سنت اور تغیر کرنی والی سنت کی ہی؛ ح **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا میں نی یا رسول اللہ تحقیق ہم ملنی والا ہون دشمنون سی یعنی کفار سی کل کو اور نہین ساتہہ ہماری چہریان یعنی شاید کہ چہریان ساتہہ نہون کیا پس ذبح کرین ساتہہ کہپاچ کی فرمایا جو چیز کہ بہادی خون کو اور ذکر کیا جاوی نام اللہ کا اوسپر پس کہا یعنی جائز ہی کہانا اوس جانور کا کہ ذبح کیا جاوی ایسی چیز سی کہ بہادی خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچہہ اور اسپر اتفاق ہی علماء کا سوای دانت اور ناخن کی اور بیان کرونگا مین تجہکو حال ہر ایک کا اسپر دانت پس ہڈی ہی اور اسپر ناخن پس چہریان ہین حبشیونکی اور پہونچی ہم لوٹ اونٹون اور بکریون کی پس بہاگا اونمین سی ایک اونٹ پس مارا اوسکو ایک شخص نی تیر پس بند کیا اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی اون اونٹونکی یعنی درمیان اونکی بہاگنی والی اور نفرت کرنی والی ہین لوگونسی مانند بہاگنی والی اور نفرت رکہنی والونکی جنگلی جانورون مین سی پس جسوقت کہ غالب ہون تمپر اون اونٹونمین سی کوئی اونٹ پس کرو ساتہہ اوسکی اسیطرح نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس ہڈی ہی اور ہڈی سی ذبح روا نہین اور شیخ ابن صلاح نی کہا کہ نہین جانتا مین بعد از بحث اور تفتیش کی واسطی منع ہونی ذبح کی ساتہہ ہڈی کی معنی کہ عقل مین آوین اور اسیطرح کہا شیخ عبد السلام نی اور حدیث مین ہی قدر فرمایا ہی کہ دانت سی جائز نہین اسلیی کہ ہڈی ہی اور نووی نی کہا کہ علت اوسکی یہہ ہی کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہی خون سی جسوقت کہ ذبح کیا جاوی ساتہہ اوسکی جانور اور ہڈیکی نجس کرنی سی نہی واقع ہوئی ہی اسلیی کہ خوراک جنات کی ہی اور اسپر ناخن الخ یعنی ناخن سی ذبح کرنی مین تشبیہ ہی ساتہہ حبشیونکی اس فعل شنیع مین کہ مخصوص ہی ساتہہ اونکی اور حبشی کافر ہین نصاری اور ہمکو حکم ہی ساتہہ مخالفت کرنی اونکی اور جاننا چاہیی کہ منع کرنا ذبح کرنی سی ساتہہ دانت اور ناخن کی مطلق ہی تینون اماموں کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز نہین اون دانتون اور ناخنون سی کہ بجای خود ہون منہہ اور ہاتہہ مین اور جائز ہی اون دانتون اور ناخونونسی کہ اوکہڑی ہون اور مضائقہ نہین ہی اوس ذبح کی کہانی کا ولیکن یہہ ذبح مکروہ ہی اور شاخ ہی یہی حکم رکہتا ہی دلیل اور اماموں کی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہی اور دلیل ہماری قول آنحضرت کا ہی کہ فرمایا کہ انہر الدم بما شئت اور افر الاوداج اور یہہ حدیث رافع کی محمول ہی بغیر اکہاڑی پر اسلیی کہ حبشی اسیطرح کرتی تہی اور کرو ساتہہ اوسکی اسیطرح معنی یہہ ہین کہ اگر بہاگی جانور گہر کا پلا ہوا قسم اونٹ اور گائین اور بکری وغیرہ سی تو وہ مانند شکار وحشی کی ہی بیچ حکم ذبح کی پس تمام اجزا اوسکی جای ذبح کی ہین اور شاید کہ تخصیص اونٹ کی اسلیی ہی کہ توحش اسمین بہت ہوتا ہی اور ایسا ہی حکم اسصورت مین ہی کہ اونٹ وغیرہ کنوی اور مانند اوسکی مین گر پڑی پس ذبح دو قسم پر ہی اختیاری اور اضطراری اختیاری ساتہہ جراحت کی ہی درمیان لبہ اور لحیین اور کاٹنی رگون کی یا ساتہہ نحر کی یعنی نیزہ وغیرہ مارنی کی سینہ مین اور اضطراری ساتہہ زخمی کرنی کی ہی جس جگہہ ہو ✤ ح ع **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ تہا واسطی اونکی ریوڑ چرتا تہا سلع پر کہ نام ہی پہاڑ کا مدینہ مین پس دیکہی ایک لونڈی ہماری نی بکری ریوڑ مین کہ مرتی ہی پس توڑا ایک ٹکڑا پتہر کا پس ذبح کی بکری ساتہہ ٹکڑی پتہر کی پہر پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کعب نی یہہ کہ حلال ہی کہانا اسکا یا نہین پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کعب کو ساتہہ کہانی اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر یعنی کہ قتل کرنی مین اور ذبح کرنی مین پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسیکو قصاص مین یا حد مین پس اچہی طرح قتل کرو یعنی ایذا نہو قتل کرنی مین تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت کہ ذبح کرو کسی جانور کو پس اچہی طرح ذبح کرو اور چاہیی

کہ تیز کری ایک تمہارا چھری اپنی کو اور آرام دی جانور مذبوح کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** آرام دی الخ یعنی چھوڑ دی اوسکو تا مر جاوی اور سرد ہو جاوی اور اوپر کا جملہ در یہہ بیان ہی احسان کرنی کا ذبح مین کہ تیز چھری سی جلدی ذبح کری اور بعد ذبح کی ٹھنڈا ہو جانی دی کہا ہی علماء ہمارے نی کہ مکروہ ہی پوست کھینچنا جانور کا پہلی ٹھنڈی ہونیکی اور مستحب ہی یہہ کہ نہ تیز کری چھری سامنی ذبیحہ کی اور نہ ذبح کری ایک کو سامنی دوسری کی اور پانون کھینچ کر نہ لیجاوی ذبح کی جگہہ اوسکو کہ ارادہ اوسکی ذبح کا رکھتا ہی ؏ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع فرماتی تہی اسسی کہ نشانا ٹھیرایا جاوی چارپایہ یا غیر اوسکا واسطی قتل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جیسی یہان چورنگ کاٹتی ہین مرغی وغیرہ کی یا کسی جانور جیتی پر تیر وغیرہ سی نشانہ لگاتی ہین اسسی منع فرمایا یا یہہ معنی ہین کہ منع فرمایا اسسی کہ بند کیا جاوی جانور بغیر دانی پانی کی یہانتک کہ مر جاوی ؏ **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی اوس شخص کو کہ ٹھیراوی نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ پکڑو نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ نہی تحریم کی لیی ہی بموجب قول حضرت کی لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمین عذاب دینا حیوان کا اور ضائع کرنا مال کا ہی ؏ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مارنی سی منہ پر یعنی آدمی کی یا جانور کی منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ نہ ماری اور منع فرمایا داغ دینی سی منہ پر نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی گذرا ایک گدہا اسحال مین کہ تحقیق داغ دیا گیا تہا اوسکی منہ پر فرمایا لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ داغا ہی اسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اگر کہا جاوی کہ لعنت کی حضرت نی داغنی والی کو حالانکہ منع کیا گیا ہی لعنت کرنی مسلمان کیسی جواب یہہ کہ احتمال ہی کہ داغنی والا مسلمان نہو یا ہو اہل نفاق سی اور احتمال ہی یہہ کہ بددعا نہو بلکہ اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق اسکا ہو اور جاننا چاہیی کہ داغنا منہ پر منع ہی بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوۃ و جزیہ کی داغنا سوای منہ کی بعضون نی مستحب کہا ہی اور جائز ہی غیر او نکی لیی اور مقصود تمیز و تعیین ہی اور آدمی کی داغنی مین اخبار و آثار قولا اور فعلا مختلف آئی ہین بعضی اقوال دلالت کرتی ہین اسپر کہ اچہا نہین اور بعضی اوپر مدح ترک کی اور بعضی اوپر نہی کی اور ایک فعل دلالت کرتا ہی جواز پر آیا ہی کہ آنحضرت نی بہیجا ایک طبیب کو ابی بن کعب پاس پس فصد کی اوسنی اور داغا اور جب زخمی ہوئی سعد بن معاذ اذن دیا آنحضرت نی اونکو داغ دینی کا اور جب ورم ہوا اور داغ دیا اور داغا جابر کو اور سعد بن ابی زرارہ کو اور لکہا ہی علماء نی کہ نہی محمول ہی اسپر کہ بہ اختیار ہوئی ضرورت اور احتیاج کی ساتھہ اوسکی اور اگر ضرورۃ ہو جائز ہی کذا ذکر فی سفر السعادۃ اور لکہا ہی علماء نی کہ داغنا اسباب وہمیہ سی ہی کہ کرنا اوسکا قادح ہی توکل مین بخلاف اور علاجون کی کہ اسباب ظنیہ سے ہین اور اگر ظن غالب یہان بہی حاصل ہو جائی ہو اور مختار یہہ ہی کہ مکروہ تحریمی ہی مگر وقت حصول ظن غالب کی ساتھہ قول طبیب حاذق کی کہ کہی منحصر ہی علاج داغنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہی اس سبب سی ہی کہ عرب اعتقاد رکہتی تہی کہ یہہ نافع ہی قطعا پس نہی کی تا بیچ درطہ شرک خفی کی نہ پڑین اور باقی کلام شرح سفر السعادۃ مین ہی ؏ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ فَوَافَيْتُهٗ

فِی یَدِہِ الْمِیْسَمُ یَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا لیگیا مین صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبد اللہ بن ابی طلحہ کو تا کہ چبا کر کہجور اوسکی تالو کو لگا دین اپنی پایا مینی حضرت کو اسحالت مین کہ داغتی تہی اونٹونکو تہا آلہ داغ دینی کا داغ دیتی تہی زکوۃ کی اونٹونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف عبد اللہ بن ابی طلحہ بہائی تہی انس کی ماں کی طرف سی اور ابو طلحہ خاوند تہی اونکی مانکی اور کہجور چبا کر بچہ کی تالو کو لگانی سنت ہی اور یہہ داغنا سوای منہ کی تہا اور نہی خاص منہ پر داغنی سی ہی یا بلا ضرورۃ ✿ ع **وَعَنْ** هِشَامِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ مِرْبَدٍ فَرَاَیْتُہٗ یَسِمُ شَاءً حَسِبْتُہٗ قَالَ فِیْ اٰذَانِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ہشام بن زید سی کہ نقل کی انس سی کہا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ وہ تہی بیچ جگہہ بندہنی جانورونکی پس دیکہا مینی حضرت کو کہ داغتی ہین کسی عضو بکریون وغیرہ کو کہا ہشام نی کہ گمان کرتا ہون مین انس کو کہ کہا بیچ کانون اونکی یعنی بکریون وغیرہ کی کان داغتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ کان داخل منہ کی نہین اسلیے کہ منہ پر داغنی سی تو منع ہی فرمایا ہی پہر کان کا اسکو داغتی اگر داخل ہوتی منہ کی ✿ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اَحَدُنَا اَصَابَ صَیْدًا وَلَیْسَ مَعَہٗ سِکِّیْنٌ اَیَذْبَحُ بِالْمَرْوَۃِ اَوْشِقَّۃِ الْعَصَا فَقَالَ اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ ایک ہمارا پہنچا شکار کو اسحال مین کہ نہ ہی ساتہہ اوسکی چہری کیا ذبح کری ساتہہ کتل پتہر کی یا لکڑی لکڑی کی پس فرمایا بہا تو خون کو ساتہہ جس چیز کی کہ چاہی تو اور یاد کر تو نام اللہ کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **وَعَنْ** اَبِی الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَا تَکُوْنُ الذَّکٰوۃُ اِلَّا فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّۃِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِیْ فَخِذِھَا لَاَجْزَاَ عَنْکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ ھٰذَا ذَکٰوۃُ الْمُتَرَدِّیْ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا فِی الضَّرُوْرَۃِ اور روایت ہی ابی العشرا سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ کیا نہین ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سر سینہ کی پس فرمایا اگر زخم لگا دی تو شکار کی ران مین البتہ کفایت کری گا تجسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ابو داود نی کہ یہہ ذبح کرنا اوس جانور کا ہی کہ گرا ہو کوئی مین یعنی یہہ حکم بیچ ذبح اضطراری کی ہی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حالت ضرورۃ مین ہی **ف** یہہ تفسیر ابو داود کی سی واسطی شمل ہونی اوسکی اونٹ بہاگی ہوئی کو ہی ✿ ع **وَعَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ کَلْبٍ اَوْ بَازٍ ثُمَّ اَرْسَلْتَہٗ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ مِمَّا اَمْسَکَ عَلَیْکَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ اِذَا قَتَلَہٗ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْہُ شَیْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَکَہٗ عَلَیْکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عدی بن حاتم سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسکو سکہلایا تو نی کتا ہو یا باز پہر چہوڑا تو نی اوسکو یعنی ایک کو ان دونون مین سی شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کہا اوس جانور کو کہ پکڑ رکہا تجہہ پر کہا مینی اگرچہ مار ڈالا اوسنی فرمایا جسوقت کہ مار ڈالا کتی یا بازنی شکار کو اور نہ کہایا اوسمین سی کچہہ پس اوسنی نہین کہ پکڑ رکہا ہی اوسکو تجہہ پر نقل کی یہہ ابو داود نی **وَعَنْہُ** قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرْمِی الصَّیْدَ فَاَجِدُ فِیْہِ مِنَ الْغَدِ سَھْمِیْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَھْمَکَ قَتَلَہٗ وَلَمْ تَرَ فِیْہِ اَثَرَ سَبُعٍ فَکُلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ پہینکتا ہون مین تیر شکار پر پہر پاتا ہون مین اوسمین اگلی دن تیر اپنا فرمایا جسوقت کہ جانی تو یہہ کہ تیر تیری نی قتل کیا اوسکو اور نہ دیکہی اوسمین نشان کسی درندی کا پس کہا یعنی اگر نشان درندی کا پا دی تو مت کہا اور اسیطرح اگر اثر کسی اور کی تیر کا پا دی تو بہی مت کہا نقل کی یہہ ابو داود نی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نُھِیْنَا عَنْ صَیْدِ کَلْبِ الْمَجُوْسِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیے گئی ہم

کہانی شکار کتی مجوس کی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جو شکار کری مجوسی اپنی کتی سی یا مسلمانکی کتی سی حلال نہین کہانا اوسکا مگر زندہ پاوی اور ذبح کرلی اوسکو اور اگر مسلمان مجوسی کی کتی سی شکار کری تو حلال ہی اور اگر مسلمان و مجوسی دونون کتی کی چہوڑنی مین یا تیر کی لگانی مین شریک ہون اور ماریں شکار کو تو حلال نہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جس کافر کا ذبح کیا ہوا نہین حلال وہ اگر کتی وغیرہ سی شکار کری تو وہ بہی نہین درست ح ع

وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا کہامینی یا رسول اللہ تحقیق ہم ہین اہل سفر گذرتی ہین یہود اور نصاری اور مجوس پر پس نہین پاتی ہم سوائی باسن انکی فرمایا پس اگر نہ پاؤ تم سوائی باسن انکی پس دہو وانکی باسنونکو ساتہہ پانی کی پہر کہاؤ اونمین اور پیؤ نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى وَفِي رِوَايَةٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا پوچہامینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی طعام نصاری کیسی کہ کہائین یا نہین اور ایک روایت مین یون ہی کہ پوچہا حضرت سی ایک شخص نے پس کہا اس شخص نے کہ تحقیق کہانو نمین سی ایک کہانا ہی یعنی کہانا یہود و نصاری کا کہ پرہیز کرتا ہون مین اوس سی پس فرمایا حضرت نی کہ نہ آوی بیچ سینہ تیری کی کچہہ یعنی شک وشبہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکی نصرانیہ کی تئین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اسکی اہل ملۃ نصرانیہ کی تئین کہ وہ پرہیز کرتی ہین جبکہ واقع ہوتا ہی اونکی دل مین کہ یہہ حرام ہی یا مکروہ اور یہہ بیچ معنی تعلیل کی ہی اور معنی یہہ ہین کہ نہ پرہیز کر اور بی دلیل شک وشبہ مین مت پڑ اور بملت حنفیہ سہل کی عمل ظاہر پر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیہ کی اسلیے کہ یہہ داب نصاری کی سی ہی اور تخصیص نصرانیہ کی اس سبب سی کی کہ سائل عدی بن حاتم تہی اور وہ نصرانی تہی پہلی اسلام کی ✣ ع **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی مجثمہ کیسی اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ کہڑا کیا جاوی اور مانند نشانی کی ٹہیرا کر تیر سی مارین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ تفسیر مجثمہ کے کسی راوی نی کی ہی اور نہی اسی اسلیے کہ یہہ قتل ذبح نہین ہی پس فعل منع ہی اور اوس جانور کا کہانا حرام ہی ✣ ۶ مولانا **وَعَنْ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى سُئِلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ أَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يُذَكِّيَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن خیبر کی کہانی ہر کچلی والی کی سی درندونمین سی یعنی جو حیوان کہ پہاڑتا ہو کچلی سی مانند شیر اور بہیڑیی اور چیتی اور ریچہہ اور بندر اور سور اور مانند انکی اور منع فرمایا کہانی ہر پنجہ والی کی سی پرندونمین سی یعنی جو کہ شکار کرتا ہی پنجہ سی مانند باز اور چرغ اور مانند انکی اور منع فرمایا کہانی گوشت گدہون گہر کی پلی ہوون کی سی یعنی بعد اوسکی کہ حلال تہا کہانا اوسکا اور منع فرمایا مجثمہ سی اور منع فرمایا کہانی اوس جانور کیسی کہ چہین لیا جاوی درندی سی اور مرجاوی پہلی ذبح کرنیکی اور منع فرمایا صحبت کرنی لونڈیوں پکڑی ہوئین جہاد کی سی اوس حالت مین کہ ہوویں حاملہ یہانتک کہ جنین وہ چیز کہ بیچ پیٹ اونکی ہی کہا محمد بن یحیی نی کہ پوچہی گئی ابو عاصم یعنی شیخ

اوسکی معنون مجثمہ کی سی ہیں کہا یہہ کہ ٹہیرایا جاوی پرندہ یا اور یعنی چرندہ پہر تیر سی مارا جاوی اور پوچہی گئی ابو عاصم معنون خلیہ کیسی ہیں کہا پہیڑیں یا اور کسی درندی نی پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور مار دی اوسکو کوئی پس چہین لیوی اوسی اوس جانور کو پہر مرجاوی اوسکی ہاتہہ مین پہلی ذبح کرنی اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطٰنِ زَادَ ابْنُ عِيْسٰى هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس اور ابی ہریرہ سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا شریطہ شیطان سی زیادہ کیا ابن عیسی نی بیان اوسکا کہ وہ یہہ کہ جانور ذبح کیا جاوی اوسی چمڑا اور نہ کاٹی جاوین رگین گردن کی پہر چہوڑ دیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اہل جاہلیت کاٹتی تہی تہوڑا سا پوست جانور کی حلق کا اور چہوڑ دیتی تہی اوسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تہا اور اوسکو شریطہ اس سبب سی کہا کہ شرط بمعنی نشتر مارنی کی ہی ماخوذ ہی شرطہ حجام سی یا شرط بمعنی علامت کی ہی اور اسکو اضافت طرف شیطان کی اسلیی کی کہ وہ باعث اس عمل کا اور راضی ساتہہ اوسکی ہی + ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ أُمِّهٖ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ذبح کرنا بچہ کا کہ ماں کی پیٹ مین ہی ذبح کرنا ماں اوسکا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی اور نقل کی ترمذی نی ابی سعید سی **ف** یعنی ذبح ہونا ماں کا کافی ہی واسطی حلال ہونی پیٹ کی بچہ کی پس اگر بکری ذبح کی گئی اور اوسکی پیٹ مین بچہ مرگیا حلال ہی کہانا اوسکا تینون اماموں کا یہی مذہب ہی لیکن امام شافعی کی نزدیک حلال ہی خواہ بال نکلی ہون یا نہین اور امام مالک کی نزدیک اگر تمام ہو خلقت اوسکی اور نکلی ہون بال اوسکی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک حلال نہین ہی کہانا اوسکا مگر یہہ کہ نکلی زندہ اور ذبح کیا جاوی اور قول زفر اور حسن بن زیاد کا بہی یہی ہی اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ جب گر پڑی شکار پانی مین نہ کہانا چاہیی اوسکو باحتمال اسکی کہ شاید پانی سی مرا ہو پس حرام کیا کہانا اونکو وقت وقوع شک کی بیچ سبب نکلنی جان کی اور یہہ موجود ہی اس بچہ مین معلوم نہین کہ وہ بسبب ذبح کرنی ماں کی مرا ہی یا دم گہٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلی واجب ہی ذبح کرنا اوسکا بالاتفاق اور بیچ صحت احادیث کی کلام ہی نزدیک امام صاحب کی واللہ اعلم + ح وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِيْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ أَنُلْقِيْهِ أَمْ نَأْكُلُهٗ قَالَ كُلُوْهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهٗ ذَكَاةُ أُمِّهٖ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا کہا ہمنی یا رسول اللہ نحر کرتی ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتی ہین ہم گائین اور بکریوں پاتی ہین ہم اوسکی پیٹ مین بچہ یعنی مردہ کیا پہینک دین اوسکو یا کہاوین اوسکو فرمایا کہاؤ اوسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اوسکا ذبح کرنا ماں اوسکی کا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** نحر نیزہ مارنا اونٹ کی سینہ مین اور یہہ سنت ہی اونٹ مین اگرچہ ذبح بہی جائز ہی اور ذبح کاٹنا حلق کی رگوں کا یہہ بکری وغیرہ مین سنت ہی + ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کری چڑیا کو پس اوس چیز کو کہ زیادہ ہو اوسی بڑی ہونی مین یا چہوٹی ہونی مین بغیر حق اوسکی کہ وہ منتفع ہوتا سی ساتہہ کہانی اوسکی سوال کریگا اوسی اللہ قتل کرنی اوسکی سی یعنی عتاب و عذاب کریگا اوسپر دن قیامت کی کہا گیا یا رسول اللہ اور کیا ہی حق اوسکا فرمایا یہہ کہ ذبح کری اوسکو یعنی نہ ماری اوسکو اور طرح اور کہاوی اوسکو اور نہ کاٹی سر اوسکا اور پہینک دی اوسکو نقل

کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی ف کہا دمی وسکو یعنی منتفع ہوسا تہہ اوسکی اور نہ پہینکدی وسکو پس ضائع کری اوسکو کہا ابن ملک نی کہ اسی معلوم
ہوا کہ مکروہ ہی ذبح کرنا حیوان کا واسطی غیر کہانی کی انتہی اور اشبہ یہہ ہی کہ یہہ کراہت تحریمی ہی اور اسیلیی منع فرمایا آنحضرت نی قتل کرنی اون جانورون
کی سی نہیں کہائی جاتی ہین جیسیکہ آگی آتا ہی کہا طیبی نی کہ حق اوسکا جبکہ ہی منتفع ہونی سی ساتہہ اوسکی جیسیکہ کاٹنا سر کا اور پہینکدینا اوسکا عبارۃ ہی ضائع
کرنی حق اوسکی سی پس ہوگا قول حضرت کا ولا یقطع راسہا قیدی بہا مانند تاکید کی واسطی سابق کی ۱۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهِیَ
مَیْتَةٌ وَّلَا تُؤْکَلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی کہ کہا آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں اسحال میں کہ مدینہ والی کاٹ لیا کرتی تہی کوہان اونٹونکی اور کاٹ لیتی تہی چکتیان دنبونکی یعنی کہانیکی لیی پس فرمایا حضرت نی کہ جو چیز کاٹی
جاوی جانور سی اسحال میں کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہی نہ کہائی جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی جو عضو جانور زندہ سی کاٹ
لیا ہو پس وہ مردار ہی اوسکا کہانا درست نہیں ۱۲ع مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ
رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ کَانَ یَرْعٰی لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰی بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ یَجِدْ مَا یَنْحَرُهَا بِهٖ فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَاَ بِهٖ
فِیْ لَبَّتِهَا حَتّٰی اَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِاَکْلِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَمَالِکٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ فَذَکَّاهَا بِشِظَاظٍ روایت ہی عطا ابن یسار سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ تہا قبیلہ
بنی حارثہ سی یہہ کہ وہ تہا چراتا اونٹنی کو کہ قریب تہی بیانی کی بیچ دری کی دروں پہاڑ احد کی سی پس دیکہا اوسمین اثر موت کا یعنی اونٹنی مرنی لگی پس نہ پائی
اوسنی کوئی چیز کہ نحر کری اوسکو ساتہہ وسکی پس لی ایک میخ اور چبہودی میخ یعنی تیز طرف سی اوسکی سینہ کی اوپر یہانتک کہ بہا دیا خون پہر خبر دی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ماجری کی پس حکم کیا اونکو ساتہہ کہانی اوسکیکی نقل کی یہہ ابوداود اور مالک نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا پس
ذبح کیا اوسکو ساتہہ لکڑی تیز کی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَکَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِیْ اٰدَمَ
رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی جانور دریا مین مگر کہ ذبح کیا ہی اوسکو
خدا نی واسطی بنی آدم کی نقل کی یہہ دارقطنی نی ف یعنی حلال ہی بغیر ذبح کی اور شکار کرنا اور نکالنا اوسکا دریا سی حکم ذبح کا رکہتا ہی ظاہر اسحدیث سی
معلوم ہوتا ہی کہ سب جانور دریا کی حلال ہین خواہ آپ مرجاوین خواہ شکار کری وراونمین سی اوپر حلال ہونی مچہلی کی اتفاق ہی سب علما کا اور اور جانورون
مین اختلاف ہی کہا امام ابوحنیفہ نی کہ نہیں حلال سوای مچہلی کی اور جو مچہلی پانی مین بغیر آفت سردی وگرمی کی مرکر پانی کی اوپر آجاوی وہ حرام ہی اور
سردی یا گرمی سی مری تو حلال ہی ۱۲ح **بَابُ ذِکْرِ الْکَلْبِ** باب ہی بیچ بیان کتی کی ف یعنی اس باب مین حکم کتون کا مذکور
ہی کونسا پالنا جائز ہی اور کونسا نہیں جائز اور کسکا مارنا جائز ہی اور کسکا نہیں جائز ۱۲ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ ضَارٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ
قِیْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا سوای کتی مواشی کی یا شکار کی کم کیا جاتا
ہی ثواب عمل اوسکی سی ہر روز دو قیراط نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی ف قیراط آدہی دانگ کو کہتی ہین اور مراد یہان مقدار معلوم ہی نزدیک اللہ تعالے
کی اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ سبب نقصان ثواب عمل کی بسبب پالنی کتی کی بعضون نی تو کہا کہ بسبب داخل ہونی ملائکہ رحمت کی ہی گہر مین اور بعضون
نی کہا کہ بسبب ایذا پہونچانی کی لوگونکو اور بعضون نی کہا بسبب اسکی کہ باسنون مین منہ ڈالتی ہین وقت غفلت کی اور نہین دہوتی اونکو لوگ ۲۲

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتخذ كلبا الا كلب ماشية او صيد او زرع انتقص من اجره كل يوم قيراط متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا سوای کتی مواشی کی یا شکار کی یا کہیتی کی کم ہوتا ہی ثواب وسکی سی ہر روز موافق قیراط کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ بہی مثل حدیث سابق کی ہی لیکن بیان کتا کہیتی کا زیادہ کیا یعنی جو کہ واسطی محافظت زراعت کی پالی اور نقصان ثواب سی مقدار قیراط کی کہا وہان مقدار دو قیراط کی اور یہہ تفاوت یا تو بسبب اختلاف انواع کتونکی ہی کہ بعضی اونمین بہت ایذا پہنچانی ہین وسی نقصان بقدر دو قیراط کی ہوتا ہی اور بعضی کمتر ہین ایذا پہنچانی مین وسی بقدر ایک قیراط کی ہوتا ہی اور یا باعتبار مکانونکی کہ بعضی مکانونمین کتی پالنی سی نقصان بقدر دو قیراط کی عمل سی ہوتا ہی مانند مکہ مدینہ کی بسبب بزرگی ونکی اور بنیر اونکی ہین بقدر ایک قیراط کی یا دو قیراط شہرونمیں اور قریونمین اور ایک قیراط جنگلونمیں یا بسبب اختلاف زمانونکی کہ پہلی ساتہہ نقصان ایک قیراط کی حکم کیا اور جب مخالطت ساتہہ کتون کی اور الفت ساتہہ اونکی زیادہ ہوئی زجر وتشدید زیادہ ہوئی اور حکم ساتہہ نقصان دو قیراط کی کیا ۱۲ ح

وعن جابر قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الكلاب حتى ان المرأة تقدم من البادية بكلبها فنقتله ثم نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قتلها وقال عليكم بالاسود البهيم ذي النقطتين فانه شيطان رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی کتی مدینہ کی یہانتک کہ عورۃ آتی تہی جنگل سی ساتہہ کتی اپنی کی اوسکی کتی کوبہی قتل کرتی تہی ہم پہر منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی اونکی سی اور فرمایا لازم ہی تمپر قتل کرنا کتی سیاہ خالص دو نقطون والی کا کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ حکم کرنا ساتہہ قتل کرنی کتونکی مخصوص تہا ساتہہ مدینہ مطہرہ کی کہ جگہہ اوترنی وحی اور ملائکہ کی تہی پس سزاوار ہی پاک کرنا اوسکا کتون سی کہ مانع ہین دخول ملائکہ سی اور تخصیص عورت کی بسبب اسکی ہی کہ جو عورتمین جنگل مین ہی تہین اونکو احتیاج کتونکی کی بہت ہوتی تہی یا قید عورۃ کی اتفاقی ہی واللہ اعلم اور دو نقطون والی کا یعنی جسکی آنکہون پر دو نقطی سفید ہوتی ہین اور شیطان اوسکو کہا بسبب شدت خبث اوسکی کی اور بہت ایذا پہنچانی کی بسبب اسکی کہ بدتر ہوتا ہی نگہبانی کرنی مین اور دور تر ہوتا ہی شکار کرنی سی حتی کہ امام احمد اور اسحق رحہ نی کہا کہ نہین حلال ہی شکار کتی سیاہ کا اسلیی کہ وہ شیطان ہی اور کہا نووی نی کہ اتفاق رکہتی ہین علما اوپر قتل کرنی کتی عقور یعنی کاٹ کہانی کی اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف رکہتی ہین اوس کتی مین کہ نہین ضرر اوسمین کہا امام حرمین نی کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی سب کتونکی پہر منسوخ کیا گیا یہہ اسی کتی سیاہ یک رنگ کی پہر ٹہیری شرع اوپر نہی کی قتل کرنی تمام اون کتون کی سی کہ نہین ضرر اونمین یہانتک کہ کتا سیاہ یک رنگ ہی انتہی جمع ع

وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بقتل الكلاب الا كلب صيد او كلب غنم او ماشية متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی تمام کتونکی یا کتون مدینہ کی اور یہہ ظاہر تر ہی سوائی کتی شکاری کی یا کتی بکریونکی یا مواشی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا کتی مواشی کی یہہ تعمیم بعد تخصیص ہی پس اسصورت مین او تنویع کی لیی ہوگا جیسیکہ اوسکی پہلی ہی یا لفظ او شک راوی کی لیی ہی کہ لفظ غنم کہا یا ماشیہ واللہ اعلم ۱۲ ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن عبد الله بن مغفل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لولا ان الكلاب امة من الامم لامرت بقتلها كلها فاقتلوا منها كل اسود بهيم رواه ابو داود والدارمي وزاد الترمذي والنسائي وما من اهل بيت يرتبطون كلبا الا نقص من عملهم كل يوم قيراط الا كلب صيد او كلب حرث او كلب غنم روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ نقل کی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر نہوتی یہہ بات کہ کتی ایک جماعت ہین جماعتون مین سی تو البتہ حکم کرتا مین ساتہہ قتل کرنی اون سبکی پس قتل کرو اونمین سی ہر کتی

سیاہ خالص کے تئین نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نی یہہ عبارۃ اور نہین کوئی گہروالی کہ بالین کتی کو مگرکہ کم کیا جاتا ہی ثواب
عمل انکی سی ہر روز ایک حصہ معین مگر کتا شکاری یا کتا کہیتی کا یا کتا ریوڑ کا **ف** ایک جماعت ہین الخ بموجب قول اللہ تعالی کی ومامن دابۃ فی الارض ولا طائر
یطیر بجناحیہ الاامم امثالکم اور فاقتلوا جواب ہی شرط محذوف کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب نہوئی راہ طرف قتل سبکی بسبب مذکور کی تو پس قتل کرو الخ حاصل یہہ کہ
حضرت نی مکروہ رکہا فنا کرنا ایک جماعت کا جماعتون مخلوق خدا تعالی کی سی اسلیی کہ نہین کوئی خلق خدا کی مگر کہ اوسمین ایک طرحکی حکمت ہی اور مصلحت پس جب
نہوئی اونکی مارنی کی طرف راہ تو پس قتل کرو بدون اونکیکو کہ وہ سیاہ یک رنگ ہین اور باقی رکہو ما سوای اونکیکو تا کہ مستنفع ہو وتم بسبب اونکی نگہبانی مین ٭ ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑائی سی درمیان چارپایونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی
مینڈہوں اور ہاتیون اور بیلون ورسوا انکی اور چارپایونکو لڑاوی نہین اور جانور پرندونکا بہی یہی حکم ہی یعنی مرغ اور لعل اور بٹیر وغیر ذلک بہی لڑائی منع
ہین اور جب جانورونکا لڑانا منع ہوا تو آدمیونکا لڑانا بالطریق اولی منع ہوگا اور یہہ بہت ہی بعض بلاد مین ٭ ح ع

بَابُ مَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ وَمَا يَحْرُمُ

باب ہی بیچ بیان اوس چیز کی کہ حلال ہی کہانا اوسکا اور باب اوس چیز کا کہ حرام ہی کہانا اوسکا **ف** جاننا چاہیی وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہی
حرمت اوسکی کتاب اللہ سی وہ میتہ ہی اور دم مسفوح اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بنام غیر خدا تعالی کی چنانچہ آیہ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما ٭
(مردار) (خون جاری)
اثبات انکا کرتی ہی بعد ازان زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور چیزونکو مانند ذی ناب اور ذی مخلب اور گدہون گہر کی پلی ہوئون کے اور سوای
انکی پس بعضی تو متفق علیہ ہین بسبب قطعیت احادیث کی اور بعضی مختلف فیہ ہین درمیان ائمہ کی بسبب اختلاف احادیث کی اور پیدا ہوا ہی اختلاف اس
آیہ سی ویحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث اور ساتہہ اسکی دلیل پکڑی ہی ہماری علما نی اوپر حرام ہونی جانورون پانی کی سوای مچہلی کی اور ہدایہ مین لکہا
ہی کہ امام مالک اور ایک جماعت اہل علم سی گئی ہین طرف مطلق حلال ہونی تمام جانورون دریائی کی اور استثنا کیا ہی بعضون نی سور اور کتی اور انسان
پانی کیکو اور امام شافعی کی نزدیک مطلق دریا کی جانور حلال ہین بدلیل قول اللہ تعالی کی واحل لکم صید البحر اور قول حضرت کی بیچ شان دریا کی ہو الطہور ماؤہ
والحل میتتہ اور ہماری لیی دلیل ہی قول اللہ تعالی کا ویحرم علیہم الخبائث اسلیی کہ سوای مچہلی کی جو جانور ہی دریا کا خبیث ہی اور مراد خبیث سی وہ چیز ہی کہ
پلید جانی اوسکو طبیعت سلیم ضد طیب کے اور سوای مچہلی کی جو چیز کہ ہی طبیعت سلیم اوسکو خبیث جانتی ہی ٭ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهٗ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو جانور صاحب کچلی کا ہی درندون سی یعنی جو دانت سی شکار کری مانند شیر اور بہیڑیی
وغیرہ کی پس کہانا اوسکا حرام ہی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ
مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہانی ہر کچلی والی کی سی درندون سی اور کہانی ہر چنگل گیر کیسی پرندون سی یعنی جو کہ پنجہ سی شکار کری مانند باز وغیرہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ٭

وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ثعلبہ
سی کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گوشت گدہی گہر کی پلی ہوئی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گدہی وحشی کہ اونکو گورخر
کہتی ہین حلال ہین بالاتفاق ٭ ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ
وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا دن خیبر کی کہانی گوشت گدہون گہر

کی پلی ہوئون کی سی اور اذن فرمایا بیچ کھانی گوشت گھوڑونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ائمہ اتفاق کہتی ہین اوپر اباحت گوشت گھوڑیکی سوائی امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی کہ وہ قائل ہین کراہت تحریمی یا تنزیہی کی یہہ حضرت شیخ نی لکھا ہی اور بعد اسکی بہت سی روایتین کراہت کی امام صاحب سی نقل کی ہین لیکن کفایۃ المنتہی سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی کہا ہی کہ امام ابوحنیفہ نی رجوع کی ہی قول حرمت گوشت گھوڑیکی سی تین دن پہلی وفات اپنی سی اور اسی پر فتوی ہی انتہی اور درمختار مین لکھا ہی کہ گوشت گھوڑیکا حلال نہین ہی امام صاحب کی نزدیک اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک حلال ہی اور کہا بعضون نی کہ امام ابوحنیفہ نی رجوع کی ہی حرمت اوسکی سی تین دن پہلی مرنی کی وعلیہ الفتوی عمادیہ انتہی اور میری اوستاد بزرگوار جناب مولانا محمد اسحق صاحب دام اللہ شرفہ بھی اسی روایت پر فتوی دیتی ہین **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِيًّا فَعَقَرَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ اونہون نی دیکھا گورخر پس قتل کیا اوسکو یعنی پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جواز کھانی اوسکی سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی ساتھہ تمہاری گوشت اوسکی سی کچھہ کہا ابوقتادہ نی کہ ساتھہ ہماری ہی پاؤن اوسکا پس لیا حضرت نی اوسکو اور کھایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا بھگایا ہمنی یعنی شکار کرنی کی لیی خرگوش کو مر الظہران مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان حرمین کی قریب مکہ کی پس پکڑ لیا اوسکو مینی پھر لایا مین اوسکو ابوطلحہ کی پاس پس ذبح کیا اوسکو اور بھیجا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کولا اوسکا اور دونون رانین اوسکی پس قبول کیا حضرت نی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر کھانا اوسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتی اوسکو اور منع فرماتی اوسکی پس قبول کرنی سی معلوم ہوا کہ وہ حلال ہی اور بیچ کتاب رحمۃ فی اختلاف الائمہ کی لکھا ہی کہ خرگوش حلال ہی بالاتفاق **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بٹرا گوہ نہ کھاتا ہون مین اوسکو اور نہ حرام کرتا ہون مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بٹرا گوہ کی سات سو برس کی عمر ہوتی ہی اور پانی نہین پیتی بلکہ کفایت کرتی ہی ساتھہ ہوا کی اور چالیس دنمین ایک قطرہ پیشاب کرتی ہی اور دانت نہین ٹوٹتی اوسکی اور کہا ہی بعضون نی کہ نہ کھانا اوسکو بسبب کراہت طبع کی تہا اور نہ حرام کرنا اسلیئی تہا کہ نہی حکم گئی تہی حضرت کو اوسکی حق مین کچھہ اب تک وارد ہی وہ حدیث کہ دلالت کرتی ہی اوسکی حرمت پر بموجب حدیث کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک حرام ہی کھانا اوسکا اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک مضائقہ نہین اوسکی کھانیکا بموجب اس حدیث کی ❊

ح ۶ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ خالد بن ولید نی خبر دی اونکو یہہ کہ وہ داخل ہوئی ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میمونہ پر اور میمونہ خالہ تہین خالد کی اور خالہ تہین ابن عباس کی پس پائی خالد نی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک میمونہ کی گوہ بہنی ہوئی پس آگی کیا میمونہ نی گوہ کو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوٹھالیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھہ اپنا گوہ سی پس کہا خالد نی کیا حرام ہی گوہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہین ولیکن نہین ہوتی بیچ زمین قوم میری کی پس پاتا ہون مین اپنی تئین کہ کراہت کرتا ہون مین اوس سی یعنی طبعی کراہت ہی مجکو اوس سی کہا خالد نی پس کہینچ لیا مینی اوسکو اور کھایا اوسکو اس حال مین کہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تہی طرف میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تہی گوہ کی کہانی سی جو آگی آتی ہی یہہ قصہ اوسکی پہلی کا ہی پس یہہ حدیث منسوخ ہوگی واللہ اعلم ✤ ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہ کہا دیکہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتی گوشت مرغ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن ابی اوفیٰ سی کہ کہا جہاد کیے ہمنی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سات جہاد تہی ہم کہاتی ساتہہ حضرت کی ٹڈی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ معہ نہیں ہی مسلم میں اور نہ ترمذی میں اور خالی ہیں اکثر روایتیں اس یا دلی سی اور جسنی کہ زیادہ کیا ہی یہہ معنی مراد رکہی ہیں کہ ہم کہاتی تہی اور ہمراہ حضرت کی تہی اور آنحضرت انکار نہیں کرتی تہی ہمپر نہ یہہ کہ آنحضرت اور وہ ساتہہ کہاتی تہی اور یہہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر ہی ولیکن ثابت ہوئی ہی کہ آنحضرت نی نہیں کہائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہ میں کہاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں ✤ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَیْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِیْدًا فَاَلْقَی الْبَحْرُ حُوْتًا مَیِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ یُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهٖ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جہاد کیا میں ساتہہ لشکر خبط کی اور امیر کیے گئی تہی ابو عبیدہ پس بہوکہ ہوئی ہم سخت بہوکی ہونا پس پہینکی دریانی ایک مچہلی مری ہوئی یعنی کنارے دریا پر نہیں دیکہی ہمنی مانند اوسکی بڑائی میں کہا جاتا تہا اوس قسم کی مچہلی کو عنبر پس کہایا ہمنی اوس میں سی آدہی مہینی تک پہر لی ابو عبیدہ نی ایک ہڈی اوسکی ہڈیوں میں سی یعنی پہلو کی ہڈی کہڑی کی پس گذر گیا اونٹ کا سوار اوسکی نیچی سی پس جب آئی ہم اوس جہاد سی یعنی مدینہ میں ذکر کیا ہمنی روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قصہ اوسکا پس فرمایا کہاؤ رزق کو کہ نکالا اوسکو اللہ نی طرف تمہاری یعنی خوب کیا تمنی کہ کہایا اگر باقی رہا ہو اوس میں کچہہ کہاؤ یا اگر اس جنس سی اور رزق پاؤ کہاؤ تم اور کہلاؤ ہمکو اگر ہو ساتہہ تمہاری یعنی اگر کچہہ باقی رہا ہو اوس میں سی تمہاری پاس ہمکو بہی کہلاؤ یہہ واسطی دل خوش کرنی کی لیی اور تاکید حلال ہونی اوسکی کی لیی فرمایا کہ یہہ نہ جانیں کہ بسبب اضطرار کی حلال تہی کہا جابر نی پس بہیجا ہمنی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس میں سی پس کہایا حضرت نی اوس میں سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** خبط ساتہہ زبر خ وب کی اور ساتہہ جزم ب کی پتی یا ہی یعنی پتی درختوں کی کہ جہاڑی جاتی ہیں لاٹہی سی اور نام اس غزوہ کا اسلیی کہا گیا کہ بسبب اضطرار کی پتی درختوں کی کہاتی تہی یہانتک کہ زخمی ہوگئی تہی منہ اور ہونٹ اور مانند ہونٹ اونٹوں کی ہوگئی تہی اور یہہ جہاد سنہ آٹہہ میں پہلی صلح حدیبیہ سی ہوا تہا اور قاموس میں لکہا ہی کہ عنبر جو خوشبو ہی یہہ گوبر ہی ایک جانور دریائی کا یا ایک چشمہ سی نکلتا ہی کہ بیچ دریا میں ہی اور عنبر نام مچہلی دریائی کا بہی ہی کہ اوسکی پوست کی سپر بنتی ہی اور آدہی مہینی اور بعضی روایت میں ایک مہینا آیا ہی اور بعضی میں آیا ہی کہ کہایا اوسی لشکر نی اٹہارہ دن تطبیق ان روایات میں یوں دیجاوی کہ آدہی مہینی تک تو سارا لشکر کہاتا تہا اور بعد ازاں اٹہارہ دن تک بعضی آدمی لشکر میں سی اور بعضی ساری مہینی تک کہاتی رہی واللہ اعلم بالصواب ✤ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْمِسْهُ كُلَّهٗ ثُمَّ لِیَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ شِفَاءً وَفِی الْاٰخَرِ دَاءً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ گر پڑی مکہی بیچ باسن ایک تمہاری کی یعنی باسن پانی کا ہو یا کہانی کا پس چاہیی کہ غوطہ دیوی اوسکو سارے کو پہر نکال ڈالی اوسکو اسواسطی کہ بیچ ایک اوسکی کی دونوں پروں میں سی شفا ہی اور دوسری میں ہی بیماری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** دوسری فصل میں یہہ بہی زیادہ آیا ہی کہ مکہی بیماری کی پر کو پہلی ڈالتی ہی پس غوطہ دیوی تا بازو دوا کا

بہنچ دیں اور دفع بیماری کری اور ضرر نہ پہونچی ح **وعن** ميمونة ان فارة وقعت في سمن فماتت فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عنها فقال القوها وما حولها وكلوه رواه البخاري اور روایت ہی میمونہ سی یہہ کہ ایک چوہا گر پڑا گہی مین اور مرگیا پس پوچہی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال سی پس فرمایا پہینکدو اوس چوہی کو اور گہی گرد پیش اوسکی کو اور کہاؤ اوس گہی کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی باقی گہی کو کہاؤ یہہ جبہی ہو کہ گہی کا جمنا حکم ہی اور پتلا گہی سارا نجس ہوجاتا ہی اور نہین جائز کہانا اوسکا اتفاقا اور بیچنا اوسکا روا نہیں اکثر اماموں کی نزدیک اور جائز رکہا ہی اوسکو امام ابوحنیفہ نی اور اختلاف کیا ہی بیچ نفع اوٹہانی کی اوس سی بعضون نی کہا جائز نہین نفع اوٹہانا اوس سی اور بعضون کی نزدیک جائز ہی ساتہہ جلانی اوسکی چراغ مین اور ملنی کی کشتیون پر اور مانند اسکی پر اور یہہ قول امام ابوحنیفہ کا ہی اور اظہر قول شافعی کا دو قولون میں سے ولیکن مکروہ ہی اور امام مالک اور امام احمد سی دو روایتیں ہین اور ایک روایت امام مالک سی یہہ ہی کہ جائز نہین جلانا اوسکا چراغ مسجد مین

ح ع **وعن** ابن عمر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول اقتلوا الحيات واقتلوا ذا الطفيتين والابتر فانهما يطمسان البصر ويستسقطان الحبل قال عبد الله فبينا انا اطارد حية اقتلها ناداني ابو لبابة لا تقتلها فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الحيات فقال انه نهى بعد ذلك عن ذوات البيوت وهن العوامر متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہوں نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قتل کرو سانپونکو اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہوں سیاہ اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ نام اوسکا ابتر ہی پس تحقیق یہہ دونوں قسم کی سانپ اندہا کر دیتی ہین بینائی کو بعض بمجرد دیکہنی انکی آدمی اندہا ہو جاتا ہی بسبب خاصیت زہر کی کہا گیا ہی اور گرا دیتی ہین حمل یعنی عورۃ حاملہ جو اوسکو دیکہی تو حمل اوسکا گر پڑی بسبب خوف کی یا بسبب خاصیت زہر کی کہا عبد اللہ بن عمر نی کہ اوس وقت مین حملہ کرتا تہا ایک سانپ پر کہ مار ڈالوں اوسکو پکارا مجکو ابو لبابہ انصاری صحابی نی کہ مت مار اسکو پس کہا مینی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ساتہہ قتل کرنی تمام سانپونکی پس کہا ابو لبابہ نی کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی بعد حکم کرنی کی مارنی گہر کی رہنی والی سانپوں سی اور وہ ہین آباد کرنی والی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** آباد کرنیوالی گہرونکو کہ ہمیشہ گہر مین رہتی ہین یہہ نام انکا رکہا گیا بسبب بہی عمر ہونی اونکی جنکو یہہ ہوا کہتی ہین کذا فی النہایہ اور تورپشتی نی کہا کہ آباد کرنیوالی گہر کی جن ہین گہر مین رہنی والی اور روایت کیا طبرانی نی ابن عباس سی مرفوعا اقتلوا الحية والعقرب وان كنتم في الصلوة اور روایت کیا ابو داود اور نسائی نی ابن مسعود سی اور طبرانی نی جریر سی اور سی عثمان بن ابی العاص سی مرفوعا اقتلوا الحيات كلهن فمن خاف ثارهن فليس منا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ احادیث مطلقہ محمول ہین سوای گہر کی رہنی والی سانپوں پر بسبب حدیث گذشتہ اور آئندہ کی

ح ع **وعن** ابي السائب قال دخلنا على ابي سعيد الخدري فبينما نحن جلوس اذ سمعنا تحت سريره حركة فنظرنا فاذا فيه حية فوثبت لاقتلها وابو سعيد يصلي فاشار الي ان اجلس فجلست فلما انصرف اشار الى بيت في الدار فقال اترى هذا البيت فقلت نعم فقال كان فيه فتى منا حديث عهد بعرس قال فخرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الخندق فكان ذلك الفتى يستاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بانصاف النهار فيرجع الى اهله فاستاذنه يوما فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ عليك سلاحك فاني اخشى عليك قريظة فاخذ الرجل سلاحه ثم رجع فاذا امراته بين البابين قائمة فاهوى اليها بالرمح ليطعنها به واصابته غيرة فقالت له اكفف عليك رمحك وادخل البيت حتى تنظر ما الذي اخرجني فدخل فاذا بحية عظيمة منطوية على الفراش فاهوى اليها بالرمح

فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا ثَلٰثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سائب سی کہ کہا داخل ہوئی ہم ابو سعید خدری کی پاس پس وسوقت کہ ہم تہی بیٹہی ہوئی کہ ناگہان سنی ہمنی نیچی تخت اونکیکی ایک حرکت پس دیکہا ہمنی پس ناگہان وسمین تہا ایک سانپ پس کہڑا ہوا مین تا قتل کرون وسکو اور ابو سعید نماز پڑہتی تہی پس اشارہ کیا طرف میری یہہ کہ بیٹہہ جا پس بیٹہہ گیا مین پس جبکہ فارغ ہوئی ابو سعید نماز سی اشارہ کیا طرف ایک حجری کی کہ گہر مین تہا پس کہا کیا دیکہا تونی اس حجری کو پس کہا مینی کہ ہان پس کہا ابو سعید نی کہ تہا اس حجری مین ایک نوجوان ہم مین سی نیا بیاہا ہوا کہا ابو سعید نی پس نکلی ہم یعنی مع اوس نوجوان کے ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غزوہ خندق کی اور تہا وہ نوجوان پروانگی مانگتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی وقت دوپہر کی یعنی گہر مین جانیکی بسبب محبت دلہن کے پہر آتا تہا طرف اہل اپنی کی یعنی اور رات کو گہر مین رہتا صبح کو پہر آن شریک ہوتا پس پروانگی مانگی اوسنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک دن پس فرمایا اوسکو حضرت نی لی اپنی اوپر ہتیار اپنی پس تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تیری شر بنی قریظہ سی کہ وہ ایک قبیلہ ہی یہود مین سی اس غزوہ مین قریش کی ساتہہ ہوکر لڑنیکو آئی تہی پس لیلی اوس شخص نے ہتیار اپنی پہر رجوع کی یعنی طرف اہل اپنی کی پس ناگہان بیوی وسکی درمیان دونون دروازون کی کہڑی تہی یعنی اندر اور باہر کی دروازی کی درمیان مین پس قصد کیا جوان نی طرف وس عورہ کی ساتہہ نیزہ کی تا کہ ماری وسکو ساتہہ وس نیزہ کی اور حال یہہ کہ پہونچی تہی وسکو غیرۃ یعنے بسبب باہر آ کہڑی رہنی کی پس کہا عورت نی واسطی وسکی بند رکہہ تو اوپر اپنی نیزی اپنی کو اور داخل ہو گہر مین یہانتک کہ دیکہی تو کہ کس چیز نی نکالا ہی مجکو پس گیا اندر وہ جوان پس ناگہان دیکہا کہ ایک سانپ بڑا کنڈلی مندلی مارے پڑا ہی بچہونی پر پس قصد کیا جوان نی طرف وسکی ساتہہ نیزہ کی پس پرولیا اوسکو ساتہہ نیزہ کی پہر نکلا اندر سی اور گاڑ دیا نیزہ کو بیچ صحن گہر کی پس تڑپا سانپ اسحال مین کہ حملہ کیا اوس جوان پر پس نہ معلوم کیا گیا کہ کونسا اون دونو مین سی تہا جلد مرنی مین سانپ یا نوجوان یعنی ساتہہ مری دونون اسطرح کہ معلوم نہوا کون پہلی مرا کہا ابو سعید نی پس آئی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا ہمنی یہہ ماجرا روبرو حضرت کی اور کہا ہمنی کہ دعا کیجیے اللہ تعالی سی کہ زندہ کری وسکو واسطی ہماری پس فرمایا استغفار کرو واسطی یار اپنی کی پہر فرمایا تحقیق ان گہرون میں آبادکرنی والی ہین یعنی جن ہین والی ہین مومن ور کافر پس جب دیکہو تم کسیکو اونمین سی یعنی بصورۃ سانپ کی پس تنگی پکڑو اوسپر تین بار یا تین روز پس اگر چلا گیا فبہا والا قتل کرو اوسکو سلیی کہ تحقیق وہ کافر ہی یعنی جنات مین کا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انصار کو کہ جاؤ اور دفن کرو اپنی یار کو اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مدینہ مین جن ہین یعنی ایک جماعت اونمین سی کہ مسلمان ہوگئی ہین پس جسوقت کہ دیکہو تم اونمین سی کسیکو خبردار کرو اوسکو تین دن پس اگر ظاہر ہو واسطی تمہاری پیچہی اسکی پس قتل کرو اوسکو سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دعا کیجیے الخ لکہا ہی علما نی کہ روش صحابہ کی یہہ نہ تہی کہ اسطرح کچہہ چاہین حضرت سی گویا کہ اونہون نی گمان کیا کہ یہہ موت جوان کی موت حقیقی نہین ہی بلکہ بیہوشی ہی تاثیر زہر سی اور استغفار کرو یعنی دعا زندہ کرنیکی کیا چاہتی ہو بخشش چاہو اوسکی لیی کہ مفید ہو نہ دعا زندہ کرنیکی کہ وہ براہ خود گیا اور تنگی پکڑو یعنی کہو کہ تو تنگی مین ہی اگر نہ نکلی کا تو ہم مار ڈالینگے اگر آئی تو جان اور ایک روایت مین ہی کہ فرماتی آنحضرت انشدکم بالعہد الذی اخذ علیکم سلیمان بن داود علیہما السلام لا تؤذونا ولا تظہر ولنا اور وہ شیطان ہی یعنی پس نہین وہ جن مسلمان بلکہ وہ یا تو جن کافر ہی یا سانپ اور یا اولاد ابلیس سے ہی اور شیطان وسکو کہا واسطی سرکشی وسکیکی اور نہ جانی اوسکو

ساتھ اوسکے دکر نیکی او جو سرکش جن اور انس اور جانوروں میں ہوتا ہی شیطان کہلاتا ہی ❊ ع **وَعَنْ** اُمِّ شَرِيكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام شریک سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھ قتل کرنی گرگٹ کی اور فرمایا کہ تہا دہ پہونکتا آگ حضرت ابراہیم ع پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ بیان اسکی خباثت کا کیا اور یہہ زہریلا اور موذی ہی اور لوگونکی کہانی پینی مین ضرر اوسکا عظیم ہی تجربہ سی یہہ بات معلوم ہوئی ہی ❊ ع **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھ قتل کرنی گرگٹ کی اور نام رکہا اوسکا فویسق نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فویسق تصغیر فاسق کی ہی یعنی چہوٹا سا فاسق یعنی وہ نظیر فواسق خمسہ کا ہی کہ جو ماری جاتی ہین حل وحرم مین اور فسق لغۃ مین بمعنی خروج کی ہی اور مراد شرع مین خروج طاعت سی اور طریق حق سی ہی ❊ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی قتل کری گرگٹ کو اول چوٹ مین لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی سو نیکیان اور جو کوئی ماری دوسری چوٹ مین لکہی جاتی ہین نیکیان کم اوسی اور تیسری چوٹ مین مارنی سی کم اوسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین رغبت دلائی ہی اوپر جلدی کرنیکی اوسکی مارنی مین ❊ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کاٹا ایک چیونٹی نی ایک نبی کو انبیاء مین سی پس حکم کیا ساتھ بل چیونٹیونکی کہ جلایا جاوی پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ تعالی نی اوس نبی کو یہہ کہ کاٹا تہا تجکو ایک چیونٹی نی جلا دیا تو نی ایک جماعت کو جماعتون مین سی کہ تسبیح کرتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ معنی یہہ ہین کہ حکم کیا ساتھ جلانی درخت کی کہ اوسمین چیونٹیان تہین اور سبب اوسکا یہہ ہی کہ روایت کیا گیا ہی کہ اون نبی علیہ السلام نی کہا تہا ای رب عذاب کرتا ہی تو اہل قریہ کو بسبب گناہ بعضون کی حالانکہ اونمین مطیع بہی ہوتی ہین پس ارادہ کیا اللہ تعالی نی کہ دکہاوی انکو عبرۃ اوسمین پس مسلط کی اونپر گرمی یہانتک کہ جگہہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت کی پہر غالب ہوئی اونپر نیند پس جبکہ وہ سو رہی تو کاٹا اونکو ایک چیونٹی نی پس حکم کیا ساتھ جلا دینی سب چیونٹیونکی یا تو بسبب جاننی کی اوس چیونٹی خاص کی یا واسطی ہونی اوسکی موذی اور جائز ہی قتل کرنا جنس موذیکا ابن عباس سی منقول ہی کہ منع فرمایا آنحضرت نی قتل کرنی ہر جاندار کی سی مگر یہہ کہ ایذا دی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مراد قریہ نمل سی بل چیونٹیونکا ہی اور وحی کی آخر یہہ عتاب ہی اللہ تعالی کی طرف سی اون پیغمبر خدا پر لکہا ہی علما نی کہ محمول ہی اسپر کہ جائز تہا بیچ شرع اون پیغمبر کی قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اوسکا اور عتاب اس سبب سی ہوا کہ ایک چیونٹی سی زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شریعت مین جائز نہین جلانا حیوان کا اگرچہ جون اور کہٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المومنین مین محمد بن سلمہ سی بیچ قتل کرنی چیونٹی کی لایا ہی کہ کہا اگر ایذا دی تجکو مار اوسکو اور اگر ایذا نہ دی مت مار اور کہا فقیہ نی کہ اسپر فتوی دیتی ہین ہم اور مکروہ ہی ڈالنا چیونٹی کا پانی مین اور جلانی نجاوین گہر چیونٹیونکی بسبب ایک چیونٹی کی کذا فی جامع الفقہ انتہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ گر پڑی چوہا گہی مین یعنی اور مر جاوی اوسمین پس اگر ہو گہی جما ہوا پس پہینکدو چوہی کو اور اوس گہی کو کہ گرد اوسکی ہی یعنی اور کہاؤ باقی گہی کو اور اگر ہو پتلا پس نزدیک نہو اوسکی یعنی نہ کہاؤ اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی اور نقل کی یہہ دارمی

نے ابن عباس سے **وعن** سفینۃ قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم الحباری رواہ ابو داود اور روایت ہی
سفینہ سی کہ کہا کہایا مینی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گوشت حباری کا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حباری یعنی تغدری وہ جانور ہی کہ مشہور ہی بیچ
اوسکی حمق مین ٭ ع مولانا **وعن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانہا رواہ الترمذی
وفی روایۃ ابی داود قال نہی عن رکوب الجلالۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی جلالہ کی اور پینی دودہ اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابوداود کی یون ہی کہ کہا ابن عمر نی کہ منع فرمایا حضرت نی
سواری کرنی جلالہ کی سی **ف** جلالہ وہ جانور ہی کہ حلال ہو کہانا اوسکا اور عادت پڑی ہو اوسکو نجاست کہانیکی تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ اگر کہاتا ہو نجاست
کبہی کبہی تو نہین وہ جلالہ اور نہین حرام کہانا اوسکا مانند مرغی کی اور اگر ہو اکثر خوراک اوسکی نجاست یہانتک کہ بدبو آنی لگی اوسکی گوشت اور دودہ مین تو حلال
نہین کہانا اوسکا مگر یہہ کہ بند کیا جاوی اور کہلایا جاوی غیر نجاست یہانتک کہ اچہا ہو جاوی گوشت اور دودہ اوسکا تو درست ہوگا دودہ پینا اور گوشت
کہانا اوسکا اور یہہ قول امام ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد کا ہی اور امام مالک کی نزدیک بعد ازان دہویا جاوی گوشت اوسکا بمبالغہ اور فتاوی کبرین نے لکہا ہی
جب تک کہ نہ بند کیا جاوی مرغ مخلاۃ تین روز اور جلالہ دس روز تو نہین حلال کہانا اوسکا اور سوار ہونی سی منع فرمایا بسبب گندہ ہونی عرق اوسکی کی کہ پیدا
ہوتا ہی گوشت اوسکی سی ٭ ع ح **وعن** عبد الرحمن بن شبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحم الضب
رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بن شبل سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی گوشت گوہ کی سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف**
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی گوہ کی جیسیکہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق کی ہی ہو ٭ ع ح **وعن** جابر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل الہرۃ واکل ثمنہا رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی جابر
سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی بلی کی سی اور کہانی مول اوسکی سی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** کہانا گوشت بلی کا حرام ہی باتفاق
اور بیچنا اوسکا اور کہانا اوسکی مول کا حرام نہین ہی بلکہ مکروہ ہی ٭ ع **وعنہ** قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یوم خیبر
الحمر الانسیۃ ولحوم البغال وکل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
غریب اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی دن خیبر کی گوشت گدہون اہلی کا اور گوشت خچرون کا اور ہر کچلی
والی کو درندون مین سی اور ہر پنجہ کش کو پرندون مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** خالد بن الولید ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی خالد بن
ولید سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی گوشت گہوڑونکی سی اور خچرونکی سی اور گدہونکی سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** کہانا
گوشت گہوڑونکی سی یہہ حدیث ضعیف ہی معارض حدیث جابر کی کہ بیچ مباح ہونی گوشت گہوڑونکی پہلی گذری نہین ہو سکتی ٭ ح ٭ حکم منع ہونی گوشت
گہوڑونکا اکثرونکی نزدیک منسوخ ہی ساتہہ اسحدیث کی کہ پہلی گذری ٭ مولانا **وعنہ** قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم
خیبر فاتت الیہود فشکوا ان الناس قد اسرعوا الی حظائرہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یحل
اموال المعاہدین الا بحقہا رواہ ابو داود اور روایت ہی خالد سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن خیبر
کی پس آئی یہود اور شکایت کی یہہ کہ تحقیق لوگون نی جلدی کی طرف کہجورونکی یعنی ہماری کہجور کی درختون پر سی توڑلیتی ہین اور ہم عہد مین داخل
ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار رہو نہین حلال ہی مال ان شخصونکی کہ جنسی عہد ہی مگر ساتہہ حق اموال کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** معاہد

یعنے جس جہد نہیں اگرد زمین ہی اور حق مالکا اوسپر جزیہ ہی اور اگر وہ مستامن او سپر مال تجارۃ کا ہی تو اوسپر عشر ہی ٭ ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَیْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَیْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْکَبِدُ وَالطِّحَالُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَ قُطْنِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال کیگئی واسطی ہمارے دو مردے بی ذبح اور دو خون دو مردی مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی کہ خون بستہ ہین نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی نی **وَعَنْ** اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَاہُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْہُ الْمَاءُ فَکُلُوْہُ وَمَا مَاتَ فِیْہِ وَطَفَا فَلَا تَاْکُلُوْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّۃِ الْاَکْثَرُوْنَ عَلٰی اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰی جَابِرٍ اور روایت ہی ابی زبیر سی کہ نقل کی جابر سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس چیز کو یعنی مچھلی کو پہینک دیا دریا نی کنارے پر یا کہل گیا اوس سی پانی یعنی خشک ہوگیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کہاؤ اوسکو اور جو مچھلی کہ مرجاوی دریا میں اور پانی پر او بہہ آوی پس مت کہاؤ اوسکو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور کہا محی السنہ نی اکثر اسپر ہین کہ یہہ حدیث موقوف ہی جابر پر یعنی جابر ہی کا قول ہی نہ حدیث حضرت کی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی امام ابوحنیفہ کی بیچ حرام ہونی مچھلی طافی کی اور اسیطرح منقول ہی یک جماعت صحابہ سی اور مالک اور شافعی کی نزدیک مضائقہ نہیں اوسکی کہانیکا بسبب مطلق فرمانی حضرت کی احل لکم المیتان پس میتہ بحر موصوف ہی ساتہہ حلال ہونی کی اور ہم کہتی ہین کہ میتہ بحر وہ ہی کہ ذالدی اوسکو بحر تاموت منضاف ہو طرف اوسکی نہ وہ کہ خود مری ہو اوسمین بغیر آفت کی ٭ ح **وَعَنْ** سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَکْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰہِ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّۃِ ضَعِیْفٌ اور روایت ہی سلمان سی کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال اور حکم ٹڈی کی سی پس فرمایا حضرت نی ٹڈیان اکثر لشکر اللہ کی ہین کہاتا ہو مین اونکو یعنی اسلیے کہ مکروہ رکہتا ہون طبعًا اور نہ حرام کرتا ہون اونکو یعنی اور نہ شرعًا بموجب اسحدیث گذشتہ کی احلت لنا میتتان الخ نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا محی السنہ نی کہ یہہ ضعیف ہی **ف** یعنے اکثر لشکر مین پرندونمین سی جب غضب ہوتا ہی یک قوم پر تو بہیجتا ہی اونپر ٹڈیان تاکہ کہاجاوین کہیتی اور درخت اونکی اور پڑتی ہی اونمین قحط یہانتک کہ کہاتا ہی بعض انکا بعض کو پس سب ہلاک ہوجاتی ہین اور ٹڈی کہانی حلال ہی بموجب احادیث کثیرہ کی اور چاروں اماموں نی کہ حلال کہانا اوسکا برابر ہی کہ مرجاوی اپنی موت سی یا ساتہہ ذبح کرنیکی یا ساتہہ شکار کرنیکی مجوسی شکار کری یا مسلمان کاٹا جاوی اوس کی کچہہ یا نہیں ٭ ع **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّیْکِ وَقَالَ اِنَّہٗ یُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہنی مرغ کی سی اور فرمایا کہ تحقیق وہ خبردار کرتا ہی نماز کی لیے نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** مراد نماز تہجد ہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت اوٹہتی تہی نماز تہجد کی لیے جسوقت کہ آواز کرتا تہا مرغ اور احتمال ہی کہ مراد نماز صبح ہو کہ اپنی آواز سی آگاہ کرتا ہی کہ وقت نماز صبح کا قریب آپہونچا اور مکرر آواز کرتا ہی تاکید تنبیہ کی لیے اور اسی یہہ معلوم ہوا کہ بعضی اچہی خصلت حیوان مین بہی مانع ہونی ہی اوسکی برا کہنی سی پس مومن کے برا کہنی کا کیا حال ہوگا ٭ ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ فَاِنَّہٗ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو مرغ کو اسلیے کہ تحقیق وہ جگاتا ہی نماز کی لیے نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ اَبُوْ لَیْلٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَھَرَتِ الْحَیَّۃُ فِی الْمَسْکَنِ فَقُوْلُوْا لَھَا اِنَّا نَسْاَلُکِ بِعَھْدِ نُوْحٍ وَبِعَھْدِ سُلَیْمٰنَ بْنِ دَاوُدَ اَنْ لَا تُؤْذِیَنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا کہا ابولیلی نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے جسوقت کہ ظاہر ہو سانپ گھر میں پس گھو واسطے وسکے کہ تحقیق ہم سوال کرتے ہیں تجھسے ساتھہ عہد نوح کے اور ساتھہ عہد سلیمان بن داود کے یہہ کہ نہ ایذا دے تو ہمکو پس اگر پھر نکلے پس مار ڈالو اسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** عہد لیا تہا حضرت نوح نے جبکہ داخل کیے تہے حیوانات کشتی میں ع

وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِي السُّنَّةِ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہا عکرمہ نے نہیں جانتا میں ابن عباس کو مگر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا اونہوں نے حدیث کو تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تہے ساتھہ قتل کرنے سانپونکے اور فرمائی کہ جو شخص چھوڑ دے قتل کرنا انکا واسطے خوف بدلا لینے کی پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہماری طریقہ پر نہیں ہے بسبب مارنے سوغوے کے اور نہ توکل کرنیکی قضا و قدر الہی پر نقل کی یہہ شرح السنہ میں **ف** واسطے خوف بدلا لینے کی یعنی نہ مارے بخوف اسکے کہ مبادا اسکا جوڑا بدلا لے مجھسے اور یہہ کبھی واقع ہوتا ہے کہ ایک نے سانپ کو مارا اوسکی جوڑے نے آنکر کاٹا اور بدلا لیا اگر نر ہے مادہ اوسکی آتی ہے اور اگر مادہ ہے نر آتا ہے اور عادت تہی جاہلیت میں کہ کہا جاتا تہا مت مارو سانپ کو اگر مارو گے تو جوڑا اوسکا آنکر بدلا لیگا پس منع فرمایا حضرت نے اس قول و اعتقاد سے ۱۲ ح ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صلح کی ہمنے سانپوں سے جبسے کہ لڑائی کی ہمنے اونسے اور جو شخص کہ چھوڑ دے کسی سانپ کو ان سانپوں میں سے بسبب خوف کی یعنی بخوف ضرر کی ڈسنے یا جوڑے اوسکی سے پس نہیں ہم میں سے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اور ایک روایت میں بدلے منذ حاربناہم کی منذ عادیناہم آیا ہے یعنی نہیں صلح کی ہمنے سانپوں سے جبسے کہ واقع ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان انکی لڑائی اور دشمنی مراد یہہ ہے کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کی جبلی ہے کہ ہر ایک دوسرے کو مارتا ہے اور کہا بعضوں نے کہ مراد وہ عداوت ہے کہ درمیان سانپ اور حضرت آدم علیہ السلام کی ہوئی جیسے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس نے قصد کیا داخل ہونیکا جنت میں پس منع کیا اوسکو داروغوں نے پس داخل کیا اوسکو سانپ نے منہہ میں لیکر اور وسوسہ ڈالا اوسنے واسطے آدم و حوا کی یہانتک کہ کہایا اون دونوں نے درخت منع کیے گیے سے پس نکالے گئے وہ اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نے اہبطوا بعضکم لبعض عدو خطاب حضرت آدم و حوا اور ابلیس اور سانپ کو کیا اور تہا سانپ خوبصورت پس مسخ کیا گیا پس لائق ہے یہہ کہ ہمیشہ رہے یہہ عداوت اور لائے ضمیر عقلا کی واسطے سانپونکی واسطے اضافت صلح کی طرف اونکی کہ وہ افعال عقلا سے ہے جیسے کہ اس آیت میں والشمس والقمر رأیتہم لی ساجدین والا یون کہنا چاہیے تہا ما سالمناہن منذ حاربناہن ۱۲ ع **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سب سانپونکو پس جو شخص کہ خوف کرے بدلا لینے کا اونسے پس نہیں وہ مجھسے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب طرحکی سانپ مارنے چاہییں مگر استثنا کیے جاوینگے اس عموم سے عوامر یعنی گھر کے رہنے والے یا مراد قتل ہے بعد اعلام کی جیسے کہ یہہ حدیث ابی سائب کے گذرا ۱۲ ح **وَعَنْ** الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ فَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عباس سے کہ کہا یا رسول اللہ ارادہ رکہتے ہیں یہہ کہ صاف کریں چاہ زمزم کو پس تحقیق اسمیں ہیں سانپ یعنے سانپ چھوٹے پس حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ قتل کرنے اونکی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یہاں سب چھوٹے سانپونکی قتل کرنے کا حکم دیا اور ما بعد کی حدیث میں اونمیں سے ایک قسم کی مارنیکو منع فرمایا سبب یہہ ہے کہ چاہ زمزم کا بغیر مارنے سب کے ممکن تہا مع ہذا ممکن ہے استثنا بعض کا اونمیں سے ۱۲ ع **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کرو سب قسم سانپونکو مگر

جان یعنی سنگ سفید کرگویا وہ چیزی ہی روپی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اوسکی مارنی سی شاید اسلیی منع فرمایا کہ وہ ضرر نہین پہنچاتا ۔ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فامقلوہ فان فی احد جناحیہ داء وفی الاخر شفاء فانہ یتقی بجناحہ الذی فیہ الداء فلیغمسہ کلہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گر پڑی مکھی بیچ باسن ایک تمہارے کی پس غوطہ دو اوسکو اسلیی کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کی بیماری ہی اور دوسری مین شفا ہی پس تحقیق مکھی پہلی بچاتی ہی اپنی اوس بازو کو کہ اوسمین بیماری ہی پس چاہیی کہ غوطہ دی مکھی سارے کو یعنی تاکہ دوا کی بازو سی دفعیہ ہو جاوی اوسکی بیماری کا نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الذباب فی الطعام فامقلوہ فان فی احد جناحیہ سما وفی الاخر شفاء فانہ یقدم السم ویؤخر الشفاء رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ گری مکھی طعام مین پس غوطہ دو اوسکو اسلیی کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کی زہر ہی اور دوسری مین شفا ہی اور تحقیق وہ پہلی ڈالتی زہر کی بازو کو اور پیچھی ڈالتی ہی شفا کی بازو کو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **وعن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل اربع من الدواب النملۃ والنحلۃ والھدھد والصرد رواہ ابوداود والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی چار جانوروں کی سی چیونٹی اور مکھی شہد کی اور ہدہد اور لٹورا نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی **ف** چیونٹی کی مارنی سی جو منع فرمایا مراد یہہ ہی کہ پہلی کاٹنی کی نہ مارے اور بعد کاٹنی کی مارنا اوسکا جائز ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اس چیونٹی سی بڑی چیونٹی ہی کہ جسکی پانون دراز ہوتی ہین اسلیی کہ ضرر اوسکی کاٹنی کا کم ہوتا ہی اور شہد کی مکھی سی اسلیی منع فرمایا کہ اوسمین منفعت ہے کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہی اور ہدہد کہتی ہین کھٹ بڑہی کو اور صرد ایک جانور ہوتا ہی بڑی سر اور بڑی چونچ کا اور پر اوسکی بڑی بڑی ہوتی ہین اور آدھا سیاہ ہوتا ہی اور آدھا سفید کذا فی النہایۃ اور بعضون نی کہا کہ شکار کرتا ہی چڑیونکو اور ان دونون جانورونکی مارنی سی منع فرمایا بسبب حرام ہونی گوشت اونکی اسلیی کہ نہی کی گئی مارنی اوس جانور کی سی کہ کہایا نہ جاتا ہو اور بعضون نی کہا کہ ہدہد مین بدبو ہوتی ہی پس ہی ایسا حکم جلالہ کی اور صرد کی اور اوسکی آواز سی نحوست و فال بد لیتی ہین عرب پس منع فرمایا اوسکی قتل کرنی سی تاکہ نکل جاوی اونکی دلون سی اعتقاد نحوست اوسکی کا ۔ ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال کان اھل الجاھلیۃ یاکلون اشیاء ویترکون اشیاء تقذرا فبعث اللہ نبیہ وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت عنہ فھو عفو وتلا قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ الآیۃ رواہ ابوداود روایت ہی ابن عباس سی کہا تہی اہل جاہلیت کی کہاتی کتنی چیزین یعنی بمقتضای خواہش اپنی کی اور چہوڑتی یعنی نہ کہاتی کتنی چیزونکو واسطی نفرت کی پس بہیجا اللہ نی اپنی نبی کو اور نازل کی اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اوسکی است پر اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کر دیا کہ یہہ چیز حلال ہی اور یہہ حرام ہی پس جو چیز حلال کی اللہ نی پس وہ حلال ہی یعنی نہ غیر اوسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہی اور جس سی سکوت کیا یعنی بیان نکیا کہ حرام ہی یا حلال پس وہ معاف ہی کہ مواخذہ نہین اوسپر اور پڑہی ابن عباس نی یہہ آیۃ کہہ دی محمد نہین پاتا مین بیچ اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میری حرام اوپر کہانیوالی کی کہ کہاوی اوسکو مگر یہہ کہ ہو طعام مردار یا خون آخر آیۃ تک نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** لفظ حلالہ مصدر قائم مقام مفعول یعنی ظاہر کر اللہ نی سا تہہ بہیجنی نبی کی اور نازل کرنی کتاب کی وہ چیز کہ حلال کیا اوسکو اور پڑہی یہہ آیۃ یعنی واسطی رد کرنی فعل اونکی کہ کہاتی تہی جو چاہتی اور ترک کرتی وہ چیز کہ مکروہ رکہتی گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال کیا اوسکو اللہ نی اور رسول اوسکی نی اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی اللہ اور رسول اوسکی نی نہ یہہ کہ

حلت وحرمت موافق خواہش نفس کے ہی وحی کی گئی یعنی قران مین یا او سچیزین کہ وحی کی گئی طرف میری مطلق اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حرام ہونا نہین جانا جاتا مگر ساتھہ وحی کی نہ ساتھہ خواہش نفسانی کی اور بعد لفظ دما کی باقی آیۃ یہہ ہی مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس او فسقا اہل لغیر اللہ بہ اور کتاب اللہ مین بہی چیزین حرام کی گئین اور سوای انکی اور بعضی چیزون کی حرمت ثابت ہوئی ہی سنت سی ولیکن ابن عباس نے آیۃ پڑہی اور سنت کی حرام چیزین نہ پہونچین بسبب کثرت ونیکی اوسکی ۱۲ ع ح **وَعَنْ** زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقُدُورِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زاہر اسلمی سی کہ کہا تحقیق مین البتہ جلاتا تہا نیچی ہانڈیون کی آگ ساتھہ گوشت گدہونکی ناگہان پکارا پکارنیوالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتی ہین تمکو کہانی گوشت گدہونکی سی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهُ الْجِنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحُلُّونَ وَيَظْعَنُونَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی پہنچاتی تہی اس حدیث کو حضرت تک کہ حضرت نی فرمایا کہ جن تین قسم کی ہین ایک قسم ہین کہ اونکی پر ہین اڑتی ہین ہوا پر اور ایک قسم سانپ ہین اور کتی اور ایک قسم ہین اوترتی منزل مین اور کوچ کرتی ہین نقل کی یہہ شرح السنہ مین

بَابُ الْعَقِيقَةِ

باب ہی بیچ بیان عقیقہ کی **ف** عقیقہ مشتق ہی عق سی عق کی معنی ہین اصل مین پہاڑنی کی اور یہان نام اون بالون کا ہی کہ لڑکی کی سر پر ہوتی ہین وقت پیدا ہونی کی یہہ نام اصلی ہوا کہ وہ مونڈی جاتی ہین ساتوین دن اور اسی سبب سے عقیقہ اوس بکری کو بہی کہتی ہین کہ ذبح کی جاتی ہی وقت سر مونڈنی اوسکی کی اور عقیقہ سنت ہی تینون اماموں کی نزدیک اور ایک روایت مین امام احمد سی واجب ہی اور اکثر احادیث سی سنت ہونا اوسکا معلوم ہوتا ہی اور جو شرائط و احکام قربانی مین معتبر ہین عقیقہ مین بہی معتبر ہین اور ہمارے نزدیک عقیقہ سنت نہین اور امام محمد نی اپنی موطا مین لکہا ہی کہ ہمکو ایسا پہونچا ہی کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سی تہا اور اول اسلام مین بہی تہا معمول بعد ازان نسخ کیا قربانی نی ہر ذبح کو کہ پہلی اوسکی تہا اور نسخ کیا روزی رمضان کی نی ہر روزی کو کہ پہلی اوسکی تہی اور نسخ کیا غسل جنابت نی ہر غسل کو کہ پہلی اوسکی تہا اور نسخ کیا زکوۃ نی ہر صدقہ کو کہ پہلی اوسکی تہا انتہی ہرح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سلمان بن عامر ضبی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ساتہہ پیدا ہونی لڑکی کی مسنون ہی عقیقہ کرنا پس ذبح کرو اوسکی طرف سی جانور اور دور کرو اوسی ایذا یعنی بال سر کی اور میل وغیرہ نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی جاتی تہی لڑکی کہ پیدا ہوتی تہی پس دعا ساتھہ برکت کی کرتی تہی ونپر یعنی کہتی بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتی تہی ونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تحنیک یہہ ہے کہ کہجور یا کچہہ اور میٹہی چیز چبا کر لڑکی کی تالو مین لگادی اور یہہ سنت ہی چاہیی کہ نیکبخت تحنیک کری ح **وَعَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ ثُمَّ حَنَّكَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسما بنت ابی بکر سی یہہ کہ وہ حاملہ ہوئین ساتہہ عبد اللہ بن زبیر کی مکہ مین کہا اسما نی پس جنی مین قبا مین پہر لائی مین اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور رکہدیا مینی اوسکو حضرت کی گود مین پہر منگوائی حضرت نی کہجور اور چبایا اوسکو پہر آپ نی ڈالا اوسکی منہ مین یعنی رکہی وہ کہجور کہ مخلوط تہی ساتہہ تہوک کی اوسکی منہ مین پہر لگائی وہ کہجو

اوسکی تالو مین پہر دعا کی واسطی وسکی اور دعا ساتہہ برکت کی کی واسطی یعنی کہا بارک اللہ علیک یا علیہ پس تہی عبد اللہ بن زبیر اول مولود کہ پیدا کیی گئی اسلام مین نقل
کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** قبا ساتہہ پیش قاف کی ایک موضع ہی قریب مدینہ مطہرہ کی کہ بعد ہجرت کی حضرت اول وہین اوتری تہی اور تین وزو ہان
ٹہیری اور بنا مسجد کی رکہی کہ اوسکو مسجد قبا کہتی ہین اور اول مولود یعنی اول لڑکا کہ پیدا ہوا بعد ہجرت کی مہاجرین مین عبد اللہ بن زبیر تہی والا نعمان
بن بشیر انصاری پیدا ہوی ہین مدینہ مین بعد ہجرت کی پہلی عبد اللہ کی ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی مَکِنَاتِہَا قَالَتْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ
شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ وَلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَوْ اِنَاثًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلِلنَّسَائِیِّ
مِنْ قَوْلِہٖ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

روایت ہی ام کرز سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قرار دو تم جانوروں پرندونکو اونکی گہونسلون پر کہا ام کرز نی اور سنا مینی حضرت
سی کہ فرماتی لڑکیکی طرف سی دو بکریان یعنی عقیقہ مین اور لڑکیکی طرف سی ایک بکری اور نہین ضرر کرتا تمکو نر ہون وہ یا مادہ یعنی یہہ خیال نہ کرو کہ بیٹے بکری
کی طرف سی نر چاہیی اور بیٹی کی طرف سی مادہ نقل کی یہہ ابوداود نی اور واسطی ترمذی اور نسائی کی آگی قول راوی سی یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی
نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** قرار دو تم الخ مکنات ساتہہ زبر میم اور زیر کاف اور زبر کاف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ پیش کاف کی بمعنی مکانونکی یعنی
جانورونکو گہونسلو نمین بیٹہی رہنی دو اور اڑاؤ نہین اونمین سی اور بعضونے کہا کہ مکنات ساتہہ زبر میم اور زیر کاف کی اور زبر بہی آیا ہی بمعنی بیضہ سوسمار
کی اور یہان مطلق بیضے مراد ہین یعنی انڈون پر بیٹہی ہون تو اونکو ایذا نہ دو ساتہہ ہلانی گہونسلون اور اوڑانی اونکیکی یا نہی ہی تطیر اور فال بد سی
جیسیکہ عادت عرب کی تہی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو پرندہ پر آتا اور اوسکو اوڑاتا پس اگر وہ داہنی طرف اوڑتا تو اوسکو مبارک جانتا اور اوس کام
کی لیی جاتا اور اگر بائین طرف اوڑتا تو اوسکو نحس جانتا اور اوس کام کی لیی نجاتا پس نہی کی گئی اوس کی کہ اوسکو تطیر کہتی ہین ۱۲ ع وَعَنِ الْحَسَنِ
عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَھَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ یُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ
وَیُسَمّٰی وَیُحْلَقُ رَاْسُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ لٰکِنْ فِیْ رِوَایَتِہِمَا رَھِیْنَۃٌ بَدَلَ مُرْتَھَنٌ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَیُدَمّٰی مَکَانَ وَیُسَمّٰی وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ یُسَمّٰی اَصَحُّ

اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑکا گرو ہی سبب اوس بدلی عقیقہ اپنی کی ذبح کیا جاوی وسکی
ساتوین دن اور نام رکہا جاوی یعنی ساتوین دن اور مونڈا جاوی سر اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی لیکن بیچ روایت ابوداود
اور نسائی کی لفظ رہینۃ کا ہی بدلی مرتہن کے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابوداود کی لفظ یدمی ہی جگہ ویسمی کی اور کہا ابوداود نی کہ لفظ یسمی کا صحیح ہی
ف لفظ رہینہ مین مبالغہ کی لیی ہی یا بتاویل النفس ہی سا یہہ کہ معنی گرو ہونی لڑکیکی عوض عقیقہ کی کیا ہین باوجودیکہ وہ مکلف نہین ہی معذب
وماخوذ ہو بسبب ترک عقیقہ کی امام احمد رح نی تو یہہ کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی شفاعت کرنی سی بیچ حق والدین کے جب تک کہ
عقیقہ نہ کرین وسکا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی بہلائیون سی اور سلامتی آفات سی اور زیادہ نشو نما سی جب تک کہ عقیقہ
اوسکا نہ کرین اور یہہ حقیقت مین راجع طرف گرفت والدین کی ہوتا ہی کہ ترک عقیقہ اونہون نی کیا اور بعضون نی کہا کہ گرو ہی ساتہہ آذی اور پلیدی کے اسلیی کہ
حدیث مین آیا ہی فامیطوا عنہ الاذی یعنی دور کرو بچہ سی اذی یعنی بال اور میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتہہ پیش یی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ کی
ہی تدمیہ سی بمعنی خون آلودہ کرنی کی پس ایک روایت مین یدمی جگہہ ویسمی کی واقع ہوا ہی اور ابوداود نی کہا کہ لفظ ویسمی صحیح ہی اور قتادہ نی تفسیر اوسکی یہہ

کی ہی کہ جب ذبح کری بکری کو تو تہوڑی سی بال اوسکی لیکر مقابل گون گردن کی رکہین تاکہ خون آلودہ ہون وہ بال ساتہہ اوس خون کی کہ ذبح کی جگہہ سی نکلی اور لڑکی کی تالو پر رکہین تا مانند ایک خط کی روان ہو اوسکی سر پر بعد ازان اوسکی سر کو دہو ڈالین اور سر مونڈین اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ تدمیہ کرین اسلیے کہ یدمی تحریف کسی آدمی کی ہی سابی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی کا کیا اور یہہ فعل نہین کیا اور یہہ بہی لکہا ہی کہ یہہ فعل ساتہہ قواعد جاہلیت کی بہت مشابہ ہی جیسیکہ تیسری فصل مین آویگا واللہ اعلم انتہی اور کہا علما نی کہ روایت ابی داود کی وہم ہی ہمام سی کہ روات حدیث سی ہی اور جو کچہہ کہ آئی ہی تفسیر اوسکی قتادہ سی منسوخ ہی اور خطابی نی کہا کیونکر حکم کرین ساتہہ نجس کی سر کی اور آلودہ کرنی اوسکی ساتہہ خون کی حالانکہ امر فرمایا ہی ساتہہ دور کرنی اذی اور نجاست خشک کی بدلی اوسکی سی لیکن آلودہ کرنا سر کا ساتہہ خلوق کی اور زعفران کی بجائی خون کی تجویز کیا ہی بعضی علما نی واللہ اعلم ۱۲ ع ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِيْ رَاْسَهٗ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهٗ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اور روایت ہی محمد بن علی بن حسین سی یعنی امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسین رضی سی کہ نقل کی علی بن ابیطالب رضی سی کہ کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امام حسن کی طرف سی ساتہہ ایک بکری کی اور فرمایا آنحضرت نے اے فاطمہ مونڈ تو سر اوسکا اور تصدق دی ہموزن بالون اوسکی کی چاندی پس وزن کیا ہمنی بالونکو پس تہا وزن بالونکا ایک درہم یا کم درہم سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی اور اسناد اسکی نہین متصل اسواسطی کہ محمد بن علی بن حسین نی نہین پایا علی بن ابیطالب کو **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکیکا ساتہہ ایک بکری کی بہی ہوتا ہی اور ابوداود نی بہی ابن عباس سی نقل کیا ہی کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت حسن اور حسین رضی کی طرف سی ایک ایک دنبہ جیسیکہ حدیث آئندہ مین آتا ہی اور نسائی نی ابن عباس سی دو دو دنبہ روایت کیے ہین اور بریدہ سی مطلق نقل کیا کہ عقیقہ کیا آنحضرت نی حضرت حسن اور حسین رضی کی طرف سی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہی ولیکن حدیث عن الغلام شاتان قوی اور راجح ہی اسلیے کہ ایک جماعت نی صحاح مین سی اوسکو روایت کیا ہی اور وجہ دوسری بیچ ترجیح دو بکریکی بیٹی کی طرف سی یہہ ہی کہ قول فعل سی قوی اور اتم ہی کیونکہ فعل احتمال اختصاص کا رکہتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نی کہا کہ اس باب مین حدیث آئی ہی حضرت علی اور عائشہ اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سے کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی احتمال ہی کہ لڑکیکی حق مین اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اور اس حدیث مین جو ایک مذکور ہوئی تو احتمال ہی کہ یہہ جواز کی لیی ہی بیچ اکتفا کرنی کی ساتہہ اقل کی یا دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ نہین لازم آتا ذبح کرنی دو بکریونکی سی یہہ کہ ہو ساتوین دن پس ممکن ہی یہہ کہ ذبح کیا ہو حضرت نی اونکی طرف سی ایک دنبہ پیدا ہونی کی دن اور ایک دنبہ ساتوین دن اور بسبب اسکی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق روایات مین یا عقیقہ کیا آنحضرت نی ایک دنبہ کو حکم فرمایا حضرت علی یا حضرت فاطمہ کو ساتہہ دوسری دنبہ کی پس نسبت کی آنحضرت کی طرف کہ اونہون نی عقیقہ کیا ساتہہ ایک دنبہ کی حقیقۃً اور ساتہہ دو دنبون کی مجازاً واللہ اعلم اور مونڈ تو سر اوسکا یعنی حقیقۃً یا حکم کر کسیکو کہ سر مونڈی اور یہہ امر استحباب کی لیی ہی اور اسیطرح امر وزن کرنی کا بہی استحباب کی لیی ہی + وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ کیا حضرت امام حسن اور امام حسین کی طرف سی ایک ایک دنبہ نقل کی یہہ ابوداود نی اور نزدیک نسائی کی دو دو دنبہ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَنِ الْعَقِیْقَۃِ فَقَالَ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْعُقُوْقَ کَاَنَّہٗ کَرِہَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُّلِدَ لَہٗ فَاَحَبَّ اَنْ یَّنْسُکَ عَنْہُ فَلْیَنْسُکْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَیْنِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی وہنون نی اپنی دادا سی کہ کہا سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقے سی پس فرمایا نہین دوست رکہتا اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکہا حضرت نی نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوی واسطی اوسکی لڑکا پس چاہیی یہہ کہ ذبح کری اوسکی طرف سی پس چاہیی کہ ذبح کری لڑکیکی طرف سی دو بکریان اور لڑکیکی طرف سی ایک بکری نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** نہین دوست کہتا الخ یعنی جو کوئی چاہی یہہ کہ ہو فرزند اوسکا عاق واسطی اوسکی بڑی عمر مین تو ذبح کری اوسکی طرف سی عقیقہ اوسکی چہوٹی عمر مین اسلیی کہ عقوق والدین کا باعث عقوق فرزند کا ہوتا ہی اور اللہ تعالی دوست نہین رکہتا عقوق کو اور یہہ تمہید ہی اس قول حضرت کی و من ولد لہ الخ اور گویا کہ مکروہ کہا الخ یہہ کلام کسی راوی کا ہی کہ انحضرت نی ناپسند کیا نام رکہنا عقیقہ کا عقیقہ تاکہ نہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہی عقوق سی اور دوست رکہا یہہ کہ نام رکہا جاوی بہتر اوس سی مانند ذبیحہ اور نسیکہ کی کذا فی النہایہ اور تورپشتی نی کہا کہ یہہ کلام غیر استوار ہی اسلیی کہ آنحضرت نی چند احادیث مین لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر مکروہ رکہتی اس نام کو تو لوگا ہیکو ذکر فرماتی اوسکو لیکن یہہ بات خوب ہی کہ کہا جاوی کہ احتمال ہی یہہ کہ سائل نی گمان کیا یہہ کہ اشتراک عقیقہ کا ساتہہ عقوق کی اشتقاق مین یہہ چاہتا ہی کہ ضعیف ہو امر عقیقہ کا پس معلوم کروا دیا حضرت نی کہ امر خلاف اوسکی ہی کذا ذکر علی اور کئی احتمال ذکر کیی ہین جو چاہی مرقاۃ مین دیکہہ لی اور حضرت شیخ عبدالحق رح نی صاحب نہایہ کی سی تقریر لکہکر لکہا ہی کہ بعضی حدیثون مین جو ذکر عقیقہ کا آیا ہی پہلی اس کراہت سی ہوگا **وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ** قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علی کی اوسوقت کہ جنا اونکو حضرت فاطمہ نی مانند اذان نماز کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اسی معلوم ہوا کہ اذان دینی لڑکیکی کانمین بعد پیدا ہونی کی سنت ہی اور مسند ابویعلی موصلی کیمین حضرت حسین سی بطریق مرفوع منقول ہی کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو اور وہ اذان دی اوسکی داہنی کانمین اور تکبیر کہی بائین کانمین تو نہین ضرر کریگی اوسکو ام الصبیان کذا فی الجامع الصغیر للسیوطی رح اور کہا نووی نی کتاب روضہ مین کہ مستحب ہے یہہ کہ کہی لڑکیکی کانمین انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم شرع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ　فصل تیسری

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاہِلِیَّۃِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاۃً وَلَطَخَ رَاْسَہٗ بِدَمِہَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ کُنَّا نَذْبَحُ الشَّاۃَ یَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاْسَہٗ وَنَلْطَخُہٗ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَنُسَمِّیْہِ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہی ہم بیچ جاہلیت کی جسوقت کہ پیدا ہوتا کسیکی ہان ہم مین سی لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اوسکی کو خون اوسکا پس جب آیا اسلام تہی ہم ذبح کرتی بکری ساتوین دن اور مونڈتی سر اوسکا اور لگاتی اوسکی سر کو زعفران نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی یہہ کہ اور نام رکہتی ہم یعنی ساتوین دن **ف** جاننا چاہیی کہ بموجب اکثر احادیث کی عقیقہ ساتوین دن ہی اور نزدیک شافعی اور احمد کی اگر ساتوین دن میسر نہو تو چودہوین دن کری اور اگر چودہوین دن نہو تو اکیسوین دن والا اہتائیسوین دن الا مین تیسوین دن وعلی ہذا القیاس اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی بعد از ظہور نبوۃ کی عقیقہ اپنا کیا اسلیی کہ معلوم نہ تہا کہ پیدا ہونیکی دن ہوا تہا یا نہین لیکن بیچ اسناد اس حدیث کی ضعف ہی اور خالی بعد سی بہی نہین ہی واللہ اعلم اور نزدیک شافعی کی ہڈیان عقیقہ کی توڑتی ہین اور نزدیک مالک کی نہین توڑتی اور شافعیہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ اگر گوشت عقیقہ کا پکا کر بہیجدی تو بہتر ہی اور اگر شیرینی پکا دی تو بہتر ہی بسبب تفاؤل کی ساتہہ حلاوت یعنی اچہی ہونی اخلاق لڑکیکی کی طرح

کِتَابُ الْاَطْعِمَۃِ

یہہ کتاب ہی بیچ بیان کہانون کی **ف** یعنی اسمین قسمین کہانیکی مذکور ہین کہ کیا کہا

حضرت نے کہائی ہین اور کیا کیا نہین کہائی اور احکام و آداب کہانے کی اور پینے کی مذکور ہین + **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سی کہ کہا تہا مین لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا ہاتہہ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کی یعنی کبہی بمقتضای عادۃ لڑکون کی ہاتہہ رکابی مین ہر طرف ڈالتا تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ اور کہا ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اور کہا اوس جانب سی کہ متصل تیری ہی یعنی اپنی آگی سی کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گئی ہین جمہور علما طرف اسکی کہ تینون امر اس حدیث مین استحباب کی لیی ہین اور اسی طرح حکم حمد کرنیکا آخر کہانی مین استحباب کی لیی ہی اور بعضون نی کہا کہ امر داہنی ہاتہہ سی کہانیکا وجوب کی لیی ہی اور جمہور کی نزدیک یہہ بہی ہی کہ اگر کئی آدمی کہانی بیٹہین تو سب بسم اللہ کہین اور بعضے علما کی نزدیک امام شافعی بہی انہین مین ہین بسم اللہ ایک کی جماعت کو کافی ہی اور بسم اللہ کہی وقت پینی پانی اور دوا وغیرہ کی مانند بسم اللہ کہنی کی ہی وقت شروع کہانی کی ۱۲ ع ح **وَعَنْ** حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال جانتا ہی کہانیکو بسبب اسکی کہ نہ نام لیا جاوی اللہ کا اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حلال جانتا ہی الخ یعنی قادر ہوتا ہی وہ کہانی پر یہہ محمول ظاہر پر ہی اور بعضون نے یہہ تاویل کی ہی کہ برکت لیجاتا ہی کہانیکی گویا کہ شیطان کہا گیا اوسکو اور یا یہہ مراد ہی کہ صرف کرتا ہی وسکو اللہ تعالی کی غیر مرضی کی جگہہ ۱۲ ع ح + **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو مرد اپنی گہر مین یعنی رہنی کی جگہہ پس یاد کری اللہ کو وقت داخل ہونی اپنی کی اور وقت کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعداروں سی نہین جگہہ اس گہر مین تمکو اور نہ کہانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گہر مین پس نہ یاد کری اللہ کو وقت داخل ہونی گہر کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعداروں سی پائی تمنی جگہہ اور جب نہ یاد کری مرد اللہ کو وقت کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان پائی تمنی جگہہ اور کہانا نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہاوی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اور جسوقت کہ پیوی پس چاہیی کہ پیوی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی یعنی باسن پانی وغیرہ کا داہنی ہاتہہ سی پکڑی نقل کی یہہ مسلم نی + **ف** ظاہر امر اسمین وجوب کی لیی ہی جبکہ گئی ہین طرف اسکی بعضی علما اور موید ہی اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرت نی دیکہا ایک شخص کو کہاتی بائین ہاتہہ سی پس فرمایا کہ کہا اپنی داہنی ہاتہہ سی کہا اوسنی کہ نہین طاقت رکہتا مین فرمایا پس طاقت رکہیو تو پس اوٹہا سکا وہ ہاتہہ طرف منہ اپنی کی بعد اسکی اور طبرانی نی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی دیکہا سبیعہ اسلمیہ کو کہاتی بائین ہاتہہ سی پس بد دعا کی حضرت نی اوسپر پس پہونچا اوسکو طاعون پس مر گئی وہ اور جمہور نی حمل کیا ہی اسکو زجر و سیاست پر ۱۲ ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَشْرَبَنَّ بِہَا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہاوی ایک تمہارا ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی اور نہ پیوی ساتہہ اوسکی اسلیی کہ شیطان کہاتا ہی ساتہہ اپنی بائین ہاتہہ کی اور پیتا ہی ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا تورپشتی

نے کہ معنی یہہ ہین کہ شیطان برانگیختہ کرتا ہی اپنی دوستونکو اوس کام پر اور کہا طیبی نے کہ حدیث محمول ہی ظاہر اپنی پر اور حسن بن سفیان نے روایت کی ہی اپنی مسند مین ساتہہ سند حسن کے ابو ہریرہ سی کہ جب کہا وی ایک تمہارا تو چاہیی کہ کہا وی اپنی داہنی ہاتہہ سی پیوی داہنی ہاتہہ اور لیوی داہنی ہاتہہ اور دیوی داہنی ہاتہہ سی اسلیے کہ شیطان کہاتا ہی بائین ہاتہہ سی اور دیتا ہی بائین ہاتہہ سی اور دیتا ہی بائین ہاتہہ سی اور لیتا ہی بائین ہاتہہ سی ✤ ع **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلٰثَةِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّمْسَحَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہاتے تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہاتے ساتہہ تین انگلیونکی یعنی ساتہہ انگوٹہی اور انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کی اور چاٹتی تہی ہاتہہ اپنا یعنی بعد فارغ ہونیکی کہانی سی پہلی پونچہتی سی یعنی ساتہہ رومال وغیرہ کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ تین انگلیونسی کہانا سنت ہی پس نہ ملاوی ساتہہ انکی چوتہی و پانچوین کو مگر واسطی ضرورت کی اور چاٹتا تہا اپنا یعنی انگلیان اور پہلی بیچ کی انگلیکو چاٹتی پہر اوسکی پاسکی انگلی کو پہر انگوٹہی کو اور طبرانی نے روایت کیا ہی عامر بن سعید سی اسطرح کہ تہی حضرت کہاتی ساتہہ تین انگلیونکی اور استعانت کرتی ساتہہ چوتہی انگلی کی اور یہہ حدیث مرسل کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی ہی ساتہہ پانچ انگلیونکی اور شاید کہ یہہ محمول ہی اوپر چیز کی کہانی پر یا یہہ کہ کبہی اسطرح کہاتی ہون بیان جواز کی لیے اور اکثر اوقات عادۃ تین ہی انگلیونسی کہاتی تہی اور بعضی روایت مین بعد لفظ یمسحہا کی لفظ ثم کا بہی آیا ہی اور یہہ بہی زیادہ کیا ہی ثم یغسلہا یعنی ہاتہہ چاٹتی پہر دہوتی اوسکو ✤ ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّهِ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتہہ چاٹنی انگلیونکی اور رکابی کی اور فرمایا کہ تحقیق تم نہین جانتی کہ بیچ کس انگلی یا نوالی کی ہی برکت نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حرف واو والصحفۃ مین مطلق جمع کی لیے ہی پس رکابی وغیرہ پہلی چاٹی جاوی پہر انگلی اور لفظ ایہ ساتہہ تانیث کی ہی اور ترجمہ اسکا لکہا گیا ہی اور بعضی نسخون مین ایہ ساتہہ ضمیر کی ہی یعنی بیچ کس کہانیکی برکت ہی آیا اوس کہانی مین کہ کہایا ہی یا اوسمین کہ چاٹتا ہی اور سویدہی اسکی حدیث آئندہ فانہ لایدری فی ای طعام تکون البرکۃ اور یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ سنت چاٹنا انگلیونکا ہی اور اوتہانا اوسچیز کا کہ لگا ہی انگلیونمین نہ داخل کرنا انگلیونکا منہ مین بمبالغہ ✤ ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کہا وی ایک تمہارا پس نہ پونچہی ہاتہہ اپنا یعنی کسی چیز سی یہانتک کہ چاٹ لی انگلیان ہاتہہ کی یا چٹوا دی انکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** چٹوا دی یعنی کسی ایسی سی اون لوگونمین سی کہ گہن نہ آوی انکو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکون اور خادم کی اسلیے کہ انکو لذت حاصل ہوتی ہی اسی اور وہ نہین کی حکم مین شاگرد اور مرید لوگ تبرک جانین اوسکو ✤ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَاْنِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهٖ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہی یہہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہی ایک تمہارے کی پاس نزدیک ہر چیز کی کامون اوسکی سی یہانتک کہ حاضر ہوتا ہی نزدیک طعام اوسکی کی پس جسوقت کہ گری ایک تمہارے سی لقمہ پس چاہیی دور کری اوسچیز کو کہ لگی ہی اوس لقمہ کو مٹی وغیرہ سی پہر چاہیی کہ کہا وی اوسکو اور نہ چہوڑ دی اوسکو واسطی شیطان کی پہر جبکہ فارغ ہو کہانی سی پس چاہیی کہ چاٹ لی انگلیان اپنی پس تحقیق وہ نہین جانتا کہ بیچ کونسی طعام اوسکی ہی برکت نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دور کری الخ اور اگر نجاست پر پڑی تو دہو ڈالی اوسکو اگر ممکن ہو والا کہلا دی اوسکو کتی بلی وغیرہ کو اور چہوڑنا اوسکا شیطان کی لیے یا تو محمول ہی حقیقت پر کہ وہ کہاتا ہی یا کنایہ ہی ضائع کرنی لقمہ کی سی اور

حقیر جانتی اوسکیلیی متخلق ہونی سی ساتہہ اخلاق متکبرون کی کہ اوسکی وتہا کر کہا جانی کو ننگ جانتی ہین اور یہہ اعمال شیطان سی ہین اور یہہ واسطی تاکید دفع تکبر
اور حاصل کرنی تواضع کی فرمایا پہر جبکہ فارغ ہوا تخ ح وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہاتا مین تکیہ لگاکر نقل کی یہہ بخاری نی + ف کہا
سفر السعادت کی مصنف نی کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ پہلو زمین پر رکہی اور دوسری یہہ کہ چار زانو بیٹہی اور تیسری یہہ کہ ایک ہاتہہ زمین پر ٹیک کر
بیٹہی اور دوسری ہاتہہ سی کہانا کہاوی اور یہہ تینون قسمین مذموم ہین انتہی اور بعضون نی چوتہی قسم یہہ بیان کی ہی کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اوسکیسی پر بیٹہہ لگاکر
بیٹہی اور سنت یہہ ہی کہانا نمین کہ جہک کر اور متوجہ ہوکر طرف کہانی کی بیٹہی اور تفسیر کیا ہی اکثرون نی تکیہ کرنیکو ساتہہ جہکنی بیٹہنی کی ایک جانب کو دو جانبون
مین سی اسلیی کہ اسطرح کہانا ضرر کرتا ہی کہ کہانا رگون وغیرہ مین سہولت سی نہین پہنچتا اور گوارا نہین ہوتا اور سیوطی نی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین لکہا
ہی کہ نہ کہاوی تکیہ لگاکر اور نہ منہ کی بل پڑکر اور نہ کہڑا ہوکر بلکہ بیٹہی دوزانو یا بصورت اقعا یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونون زانو کہڑی کرکر جیسی کتا بیٹہتا ہی یا دونون
پانون پر بیٹہی یعنی اوکڑو یا داہنا پانون کہڑا رکہی اور بیٹہی بائین پانون پر ۱۲ ح وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا فِیْ سُکُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قِیْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰی مَا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس سی کہ کہا نہین کہایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوان پر اور نہ تشتری مین اور نہ پکائی گئی حضرت کی لیی چپاتی کہا
گیا واسطی قتادہ کی کہ کس چیز پر کہاتی تہی کہا دسترخوانون پر نقل کی یہہ بخاری نی ف خوان پر جیسیکہ خوان پر کہانا طریقہ چین والون اور متکبرون کا ہی
تا جہکنا نہ پڑی کہانی کی لیی اور سکرجہ ساتہہ پیش سین کے اور کاف اور رای مشددہ مضمومہ کی ہی اور بعضون نی زیر کا اصوب جانا ہی یعنی طشتری یا پیالی
کی کہ چٹنی یا اچار وغیرہ اوسمین کہتی ہین دسترخوان پر تا اوسی رغبت کہانی کی طرف ہو اور کہانا ہضم کری پس خبر دی کہ حضرت کی دسترخوان پر وہ نہ ہوتی
تہین جیسیکہ فراغت والون اور چین والون اور متکبرون کی دسترخوانون پر ہوتی ہین اور نہین پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرت کی لیی چپاتی اور نہ کہایا
اوسکو ہرگز خواہ پکائین اونکی لیی یا غیر اونکی لیی جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کہائی حضرت نی چپاتی کذا قیل اور چونکہ بیچ نفی کرنی کہانی کی خوان پر جگہہ سوال
کی تہی کہ پہر کہانا کاہی پر رکہکر کہاتی تہی بجای خوان کی کوئی اور چیز ہوتی تہی یا نہین بخلاف کہانیکی طشتری وغیرہ مین کہ منفی مطلق ہی پس کہا گیا قتادہ
سی الخ اور کس چیز پر کہاتی تہی یعنی صحابہ کہ پیرو حضرت کی سنت کی تہی اور سوال کرنا اونکی احوال سی حقیقت مین سوال کرنا حضرت کی احوال سے تہا یا یہہ کہ ضمیر یاکلون کے
حضرت اور صحابہ کی طرف پہیرین اور اخیر حدیث سی معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کہانا کہانا سنت ہی اور خوان پر بدعت لیکن جائز ہی اگر بہ نیت تکبر کے نہو ۲۶
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَغِیْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ وَلَا رَاٰی شَاةً سَمِیْطًا بِعَیْنِهٖ قَطُّ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا نہین جانتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکہی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہانتک کہ ملاقات
کی اللہ تعالی سی یعنی وفات ہوئی آپکی اور نہین دیکہی بکری دم پخت کی ہوئی ساتہہ آنکہون اپنی کی کبہی نقل کی یہہ بخاری نی ف سمیطا اوس بکری کو کہتی ہین
کہ بہونی جاتی ہی چمڑی سمیت بعد از دور کرنی بالونکی ساتہہ پانی گرم کی اور یہہ عادات چین والون سی ہی اسلیی خاص اسکو بیان کیا اور لفظ بعینہ تاکید کی لیی
ہی جیسیکہ کہتی ہین کتبہ بیدہ ومشی برجلہ ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ مِنْ حِیْنَ
ابْتَعَثَهُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰہُ وَقَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِیْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰہُ
قِیْلَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ کُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ فَیَطِیْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاہُ فَاَکَلْنَاہُ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا نہین دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میدہ اوسوقت سی کہ بہیجا اونکو اللہ نی رسول کرکر یہانتک

کہ قبض روح کے اونکی اللہ تعالی نے اور کہا سہل نے کہ نہین دیکہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہلنی اوسوقت سے کہ بہیجا اونکو اللہ نے یہانتک کہ وفات کی اونکی اللہ نے کہا گیا یعنی سہل سے کہ کس طرح تہے تم کہاتے جو یعنی روٹی اوسکی بن چہنی کہا سہل نے تہے ہم پیستے جوکو اور پہونکتے اوسکو پس اوڑ جاتی وہ چیز کہ اوڑ جاتی یعنی بہوسے وسکی اور رہ جاتی چیز کہ باقی رہتی ترکرتے ہم اوسکو یعنی پانی مین گوندہ لیتے اور پکاتے اوسکی روٹی پہر کہاتے ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** بہیجا اونکو اللہ نے کہا عسقلانی نے کہ گمان کرتا ہون مین یہہ کہ سہل نے احتراز کیا ساتہہ اس کہنے کی اوسوقت سے کہ تہا پہلے رسالت کی اسلیے کہ تشریف لیگئے تہے آنحضرت اون ایام مین دوبار جانب شام کی تجارت کے لیے اور بحیرا راہب کی ضیافت کہائی اور اور لوگ وہان کی فراغت والے تہے ظاہر یہہ ہے کہ آنحضرت نے اونکی پاس دیکہی ہو اور بعد ظہور نبوت کی تنگی معاش مشہور ہے اوسوقت مین کیا مذکور تہا ایسی چیزونکا اور اسحدیث مین بیان ہے آنحضرت کی ترک تکلف کا اور نہ اہتمام کرنے طعام کا پس نہین متوجہ رہتے طرف اوسکی مگر اہل حماقت و اہل غفلت ٭ ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا نہین عیب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طعام کو کبہی اگر رغبت ہوتی اوسکی کہاتے اوسکو اور اگر ناخوش جانتے چہوڑ دیتے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ وَكَانَ يَأْكُلُ قَلِيلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُوسٰى وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِي أُخْرٰى لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ ایک شخص تہا کہاتا کہانا بہت پہر مسلمان ہوا اور کہانے لگا کم پس ذکر کیا گیا یہہ روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تحقیق مومن کہاتا ہے ایک انتڑی مین اور کافر کہاتا ہے سات انتڑیونمین نقل کی یہہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے ابی موسی اور ابن عمر سے مسند اسحدیث سے فقط یعنی جو کچہہ کہ اسناد کیا گیا ہے اسحدیث سے طرف آنحضرت کی کہ وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ان المومن یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت مین یہہ قصہ مذکور نہین ہوا کہ ایک شخص تہا کہاتا الخ بلکہ فقط قول مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر کیا گیا ہے وبس اور ایک روایت مسلم کی ابی ہریرہ سے آئی ہے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان آیا ایک مہمان اور وہ تہا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ دوہنے ایک بکری کے پس دوہی گئی وہ بکری پس پیا اوس شخص نے دودہ دوہا ہوا اوسکا پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ دوہنے ایک اور بکری کے پس پیا اوسکو بہی یہانتک کہ پیا دودہ سات بکریونکا پہر تحقیق اوس مہمان نے صبح کی پس اسلام لایا پہر حکم فرمایا واسطے اوسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ دوہنے ایک بکری کے پس دوہی گئی پس پیا دودہ اوسکا پہر فرمایا ساتہہ دوہنے ایک اور بکری کے پس نہ پی سکا سارا دودہ اوسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن پیتا ہے ایک انتڑی مین اور کافر پیتا ہے سات انتڑیونمین **ف** کہتے ہین کہ آدمی کی پیٹ مین سات انتڑیان ہوتی ہین اور یہان مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیون سے قلت حرص اور کثرت حرص ہے یعنی مسلمان حرص کم کرتا ہے کہانیکی اور کافر حرص زیادہ کرتا ہے اور یہہ باعتبار اکثر و اغلب کے ہے یا مراد ہے ایک شخص خاص کہ حالت اسلام مین کم کہانے لگا اور حالت کفر مین زیادہ کہاتا تہا یا مراد مومن کامل ایمان ہے کہ بسبب فکر الہی کی اور نور و معرفت ایمان کی سیر ہوتا ہے رغبت اور اہتمام کہانے کی طرف اوسکو بہت نہین ہوتا بخلاف کافر کی در حقیقت مین تنبیہ ہے اسپر کہ مومن کی شان سے یہہ ہے کہ لازم کرے صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو

اور اکتفا کری حد ضرورۃ پر اور خالی رکہی معدہ کو کہ باعث نورانیت ال اور صفائی باطن اور شب بیداری وغیر ذلک کا ہی آیا ہی کہ ایک فقیر ابن عمر رض کی
پاس آیا اور طعام بہت کہایا فرمایا کہ بار دگر اسکو میری پاس نہ لانا علت اسکی یہہ لکہی ہی علما نی کہ وہ مشابہ کفار کی ہوا اس صفت مین اور جو کوئی مشابہت
کافرونکی ساتہہ کری صحبت اوسکی ساتہہ نرکہنی چاہیی اور ہمیشہ کم کہانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کی محمود ہی اور خلاف اوسکا مذموم ہان بہوک
کہ حد افراط کو پہونچی اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوی جسمانی کی ہو اور کار سی باز رکہی ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کی ہی + ح ع وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الاثنین کافی الثلثۃ وطعام الثلثۃ کافی الاربعۃ متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طعام دو کا کفایت کرتا ہی تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہی چار کو نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو طعام کہ سیر کردی دو کو کفایت کرتا ہی تین کو بطور قناعت کی اور قوت دیتا ہی انکو طاعت پر اور دور کرتا ہی ضعف کو
اونسی نہ یہہ کہ سیر کردیتا ہی تین کو اور اسیطرح جملہ ما بعد کو سمجھ لی اور غرض یہہ ہی کہ آدمی کو چاہیی کہ قناعت کری پیٹ بہرنی سی کم پر اور صرف کری زائد کو
طرف اور محتاج کی + ع وعن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طعام الواحد یکفی الاثنین
وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتی تہی کہانا ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہی آٹہہ کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اصلین
یہی ہی تاویل ہی کہ جو اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث مین بحساب ثلث و ربع کی فرمایا اور اس حدیث مین بطریق تضاعف کی یہہ اختلاف
بسبب تفاوت احوال و اشخاص کی ہی آیا ہی کہ حضرت عمر رض نی فرمایا ایک دفعہ قحط سالی مین کہ قصد کیا مینی کہ بہیجون اوپر گہر والونکی مثل عدد انکی یعنی تا
انکی طعام مین شریک ہون اسلیی کہ آدمی ہلاک نہین ہوتا ہی آدہا پیٹ کہانی مین بہر تقدیر یہان رغبت دلائی ہی اوپر خبر گیری کرنی غربا کی اور قناعت
کرنی کی قدر کفایت پر + ع وعن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول التلبینۃ مجمۃ لفؤاد المریض
تذہب ببعض الحزن متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تلبینہ راحت
دیتا ہی بیمار کی دل کو دور کرتا ہی بعض غم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تلبینہ بنایا جاتا ہی آٹی اور دودہ سی کہ مثل حریرہ کی ہوتا ہی اور کبہی اسمین
شہد بہی ڈالتی ہین سفید ہوتا ہی مانند دودہ کی اسلیی اسکو تلبینہ کہتی ہین مشتق لبن سی + ع ح وعن انس ان خیاطا دعا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ فذہبت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب خبز شعیر و مرقا فیہ دباء وقدید
فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی القصعۃ فلم ازل احب الدباء بعد یومئذ
متفق علیہ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک درزی نی بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطی کہانی کی کہ تیار کیا تہا اوسکو یعنی دعوت کی آپکی
پس گیا مین ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اوسمین تہا کدو اور گوشت خشک پس دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاش
کرتی تہی کدو کنارہ ان پیالہ کی سی پس ہمیشہ مین دوست رکہتا ہون کدو پیچہی اوس دن کی یعنی بسبب محبت کہنی حضرت کی اوسی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** انس جو ساتہہ حضرت کی گئی یا تو انکی بہی دعوت کی ہوگی یا بسبب اسکی کہ خادم حضرت کی تہی بتبعیت حضرت کی گئی ضرور فی جانکر اور
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی دراز کرنا ہاتہہ کا جانب پیالہ مین اگر مختلف ہو طعام اور ناخوش نہ رکہی مصاحب اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ قبول کری دعوت
محتاجون اور اہل حرفہ کی اور رغبت کری اوس چیز پر کہ آگی لاوین اور کہلاوی خادم کو ساتہہ اپنی اور مسنون ہی محبت کدو کی اور اسیطرح مسنون ہی محبت ہر
اوس چیز کی کہ دوست رکہتی تہی اوسکو حضرت + ح ع وعن عمرو بن امیۃ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحتز

مِن كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عمرو بن امیہ سی یہہ کہ اونہوں نی دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتی تہی گوشت شانہ بکری کا جو تہا آپکی ہاتہہ مین پہر بلائی گئی طرف
نماز کی پس ڈالدیا شانہ کو اور اوس چہری کو کہ کاٹتی تہی گوشت ساتہہ اوسکی پہر کہڑی ہوی اور نماز پڑہی اور وضو نکیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف**
معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی کاٹنا گوشت کا چہری سی اور یہہ وقت احتیاج کی ہی اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنی کی نرکہتا ہو تو مکروہ
ہی کاٹنا اوسکا چہری سی اور اوسکو تکلفات عجمیوں کی سی گنا ہی جیسیکہ دوسری فصل مین آویگا اور یہہ ہی معلوم ہوا کہ اجابت کری داعی حق کی اور حاضر ہووی نماز
مین اگرچہ طعام حاضر ہوا اور یہہ اسصورت مین ہی کہ نہو خوف ضائع ہونی طعام کا اور نہو احتیاج شدید اوسکی طرف اور نہ خوف ہو نہ پانی طعام کا بعد اوسکی
اور یہہ ہی معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کی کہانی سی وضو کرنا لازم نہیں آتا ۱۲ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی
میٹہی چیز اور شہد کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حلوا ساتہہ قصر کی اور مد کی اطلاق کیا جاتا ہی ہر چیز پر کہ جس مین مٹہاس و چکنائی ہی کذا فی مجمع البحار اور بعضوں
نی کہا کہ مطلق میٹہی چیز کو حلوا کہتی ہین پس اسصورت مین لفظ والعسل تخصیص بعد تعمیم کی ہوگا اور کہا خطابی نی کہ محبت حلوا کی حضرت کو بسبب کثرت
خواہش نفس کی نہ تہی بلکہ جب حضرت کی سامنی آتا تو اسطرح رغبت سی تناول فرماتی کہ معلوم ہوتا کہ حضرت کو مرغوب ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعْمَ الْإِدَامُ
الْخَلُّ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگا اپنی گہر کی لوگوں سی لاون پس کہا اونہوں
نی کہ نہیں نزدیک ہماری مگر سرکہ پس منگوایا اوسکو اور شروع کیا کہانا روٹی کا ساتہہ اوسکی اور فرماتی تہی اچہا لاون ہی سرکہ اچہا لاون ہی سرکہ نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** مکرر فرمایا واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ تعریف سرکہ کی اور واسطی یہہ معلوم ہوا کہ میانہ روی کرنی کہانی مین اور باز رکہنا نفس کو لذائذ سی اچہی بات
ہی اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی کہ مین روٹی لاون سی نہین کہانی کا اور پہر کہاوی سرکہ سی تو حانث ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ سرکہ لاون
انبیا کا ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکہ کی کتب طب مین بہت لکہی ہین ۱۲ ح **وَعَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اور روایت ہی سعید بن زید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہنبی من سی ہی اور پانی اوسکا
شفا ہی واسطی آنکہ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ کہنبی اوس من سی ہی کہ نازل کی اللہ تعالی نی اوپر موسی علیہ السلام کی
ف کماۃ ساتہہ زبر کاف اور جزم میم اور زبر ہمزہ کی اور بروزن رحمت کی ہی وہ ایک چیز سفید ہوتی ہی مانند چربی کی کہ اوسکو شحم الارض ہی کہتی
ہین اور یہان اوسکو کہنبی کہتی ہین اور وہ حلال ہی اگرچہ مکروہ جانتی اوسکو بیان الی السبب عدم عادت کی پس فرمایا حضرت نی کہ وہ جملہ من سی ہی کہ قوم موسی
علیہ السلام پر اتری تہی جیسیکہ قران مجید مین فرمایا وانزلنا علیکم المن والسلوی اور جملہ من سی جو اوسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہی اوسکو ساتہہ اوسکی یعنی
جیسیکہ من بی محنت و کلفت آسمان سی اوترتی تہی یہہ بہی بی مشقت زمین سی نکلتی ہی یا منفعت من مشابہ اوسکی ہی و الا من بنی اسرائیل ایک چیز تہی مثل ترنجبین
کی کہ آسمان سی اوترتی تہی اور یہہ ویسی ہی نہین اور پانی اوسکا شفا ہی آنکہ کی لیی کہا بعضوں نی کہ جس صورت مین کہ مخلوط ہو ساتہہ اور دواؤنکی اور بعضوں
نی کہا مفرد اور یہہ ظاہر ہی سبب متعلق اس حدیث کی اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب والرقی مین آویگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن

جعفر سے کہ کہا دیکہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتی کہجور تازے ساتہہ ککڑی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے دونونکو ملا کر منہ مین کہیتے اور نوش فرماتے
اسلیئے کہ کہجور مین حرارۃ ہوتی ہے اور ککڑی مین برودۃ دونون ملکر معتدل ہوجاتے اور اعتدال اصل کبیر ہے دواؤن مرکبہ مین کہ معتدل چیز باعث تعدیل مزاج
کی ہوتی ہے اور بہت نفع بخشتی ہے اور اسحدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے کہانا دو طعام کا اور وسعت کرنی کہانونمین اور خلاف نہین ہے علماء مین بیچ جواز
اوسکیکی اور بعضی علما سے جو کراہت اسکی منقول ہے تو محمول ہے اوپر عادۃ کرنی توسع اور تنعم کی اور کثرت کی اوسکیکی بغیر مصلحت دینیہ کی کذا قال الطیبی رح

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُ فَقِيْلَ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ
کہا تہے ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مر الظہران کی کہ نام ایک جگہہ کا ہے قریب مکہ کی چنتے تہے پہل پختہ پیلو کی درخت کی پس فرمایا قصد کرو یعنی سیاہ
پہل کا اسے کیونکہ وہ اچہا ہوتا ہے یعنی لذیذ و فائدہ مند ہوتا ہے پس کہا گیا کہ کیا آپ نے چرائی ہین بکریان فرمایا ہان نہین کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین اوسنی بکریان
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** کہا گیا الخ چونکہ پیلو خوراک جنگلیون اور چرانے والی بکریون کی ہے اور وہ اوسکا اچہا برا ہونا خوب جانتے ہین لوگون نے سوال
مذکور کیا اور نہین کوئی نبی الخ مراد یہہ ہے کہ نہین کیا اللہ تعالی نے منصب نبوۃ کا دنیادارون اور بادشاہون اور متکبرون مین بلکہ چرانیوالی بکریون اور
اہل فقر اور متواضعون مین اہل حرفہ سے جیسکہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تہے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑہی اور حضرت موسی علیہ السلام
بکریان چرائی تہی حضرت شعیب کی باجرت اور حکمت اسمین یہہ تہی کہ غذای حلال کہاوین اور عمل صالح کرین پہر بیچ چرانی بکریونکی یہہ فائدہ زیادہ تہا کہ
تنہائی لوگونسے اور خلوت ساتہہ اللہ تعالی کی حاصل ہوتی تہی اور طور رعایا پرور یکا اور شفقت غربا اور ضعفا پر سیکہتے تہے چنانچہ آیا ہے کہ اللہ تعالی نے وحی کی حضرت
موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کو کہ اے موسی تو جانتا ہے کہ مینے تجہکو کیون نبوۃ دی ہے حضرت موسی نے عرض کیا کہ پروردگار تو ہی خوب جانتا ہے اسکو
فرمایا یاد کر اوسدن کو کہ تو چراتا تہا بکریان وادی ایمن مین پس بہاگی ایک بکری اور تو دوڑا پیچہے اوسکی اور رنج و تعب کہینچا تونے اوسمین اور جب تو پہنچا اوس
بکریکی پاس تونے نہ اوسکو مارا اور نہ غصہ کیا اوسپر بلکہ شفقت کی اور کہا کہ رنج مین ڈالا تونے اے بیچاری اپنی تئین بہی اور مجہکو بہی پس جب ہمنے دیکہی وہ
نرمی اور رحمت و شفقت تجہسے اوس حیوان پر تو رحمت کی ہمنے تجہپر کہ نبوۃ دی اور برگزیدہ کیا ۱۲ ع ج **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو بیٹہے ہوئے اوپر ہیئت اقعاء کی کہاتے کہجورین اور ایک روایت مین ہے کہ کہاتے تہے کہجورون سے کہانا جلد نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد اقعاء سے یہان
یہہ ہے کہ کولے زمین پر رکہے اور زانو کہڑے کیے اور جلد اسلیئے کہاتے تہے کہ کوئی کام اہم درپیش ہوگا جلد جلد کہاتے تہے تا اوسسے فارغ ہوکر اوسکام مین مشغول ہون ح

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسسے کہ جمع کرے آدمی درمیان دو کہجورون کی یعنی دو دو اکہٹی کہاوے یہانتک کہ اذن
طلب کرے اپنے ساتہہ والونسے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** کہا سیوطی نے کہ یہہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کی تہا اور بعد ازحصول غنا اور وسعت حال
کی منسوخ ہوا اسواسطے اس حدیث کی منع کرتا تہا مین تمکو جمع کرنی کہجورون کی سے اور جب فراخ کیا اللہ تعالی نے تمپر رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام و مکروہ
نہین اور صواب یہہ ہے کہ اگر ساتہہ والے شریک ہون خرچ کرنی مین اور راضی نہون مگر ساتہہ کہانیکی بقدر خرچ کرنیکی تو حرام ہے تجاوز کرنا اوسسے اور بیچ غیر اسصورت
کی داب اور نگہداشت طریقہ مروت کا باقی ہے مگر ساتہہ صریح اذن کی یا دلالت اذن کی پس نہی سابق شامل دونون صورتونکو ہوگی اور اباحت واستثناء
بیچ غیر صورت شرکت کے ہے ۱۲ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ

قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین بہوکی رہتی ہی گہر کی لوگ کہ اونکی پاس کہجورین ہون اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا اے عائشہ وہ گہر کہ نہو کہجور اوسمین بہوکی ہین اہل اوسکی فرمایا اسکو دو بار یا تین بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ مراد اہل سی اہل مدینہ ہین اور وہ لوگ کہ قوت اونکا کہجور ہی اور کہا نووی نی کہ اوسمین بیان ہی فضیلت کہجور کا اور جواز ذخیرہ کرنیکا گہروالون کی لیی اور رغبت لانی اسپر انتہی وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی جو شخص کہاوی وقت صبح کی یعنی پہلی کہانی کسی چیز کی سات کہجورین کہ اونکو عجوہ کہتی ہین نہین ضرر کرتا اوسکو اوسدن زہر اور نہ سحر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عجوہ ایک قسم کہجوروں مدینہ کیسی ہی کہ مائل بسیاہی ہوتی ہین اور افضل قسم ہی مدینہ کی کہجوروں میں اور کہتی ہین کہ اصل اوسکی بوئی ہوئی حضرت کی ہی اور مراد زہر سی ہر قاتل ہی کہ مشہور ہی یا شامل ہر سانپ اور بچہو اور مانند اونکیکو اور خاصیت مذکورہ اس کہجور میں یا تہہ پیدائش الہی کی ہی جیسکہ اور نباتات مین خاصیت رکہی ہی اور حضرت کو یہہ بات وحی سی معلوم ہوئی ہوگی یا حضرت کی دعا کی برکت سی یہہ خاصیت ہی اوسمین اور وجہ تخصیص عدد سات کی سوا شارع کی کسیکو معلوم نہین اور علم اوسکا توقیفی ہی یعنی موقوف ہی اوپر سننی کی حضرت سی مثل عدد رکعات وغیرہ کی انتہی وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَاِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کے شفا ہی اور تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکہتی ہی یعنی بیچ زہر وغیرہ کی اول دن میں یعنی نہار منہ کہانا اسکا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عالیہ نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مطہرہ مین جانب مسجد قبا کی اور نواح و دیہات اوس نواح کو عالیہ کہتی ہین کہ زمین نجد اس جانب مین ہی اور جانب دوسری کو کہ اوسکی مقابلہ مین ہی سافلہ کہتی ہین اور تہامہ اوس جانب مین ہی اور ادنی عالیہ کا کوس ڈیڑہ اور اعلی اوسکا آٹہہ کوس مدینہ سی ہی اور شفا ہی یعنی شفا زائد ہی بنسبت اور جای کی عجوہ کی یا تشدید ہی واسطی اطلاق سابق کی اور تریاق ساتہہ زیر اور پیش کے دوا مرکب ہی مشہور کہ نافع ہوتی ہی زہر وغیرہ کو انتہی وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَاْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ يُؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا گذرتا تہا ہمپر مہینا کہ نہ جلاتی تہی ہم اوسمین آگ یعنی واسطی پکانی کی نہ تہا قوت ہمارا مگر کہجور اور پانی مگر یہہ کہ لایا جاتا کچہہ تہوڑا گوشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مگر یہہ الخ یعنی غذا ہماری کہجور اور پانی تہا مگر یہہ کہ بہیجتا کوئی گوشت تو وہ کہاتی یا معنی یہہ ہین کہ آگ نہ جلاتی تہی ہم اور نہ پکاتی تہی کچہہ مگر کہ کچہہ گوشت کہ کہین سی ہم پہنچتا تو اوسکی پکانی کی لیی آگ جلاتی انتہی وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہر اگہر کی آدمیون حضرت کینی دو دن گیہونکی روٹی سی مگر کہ ایک دن دونمین سی ہوتی تہی کہجور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی دو دن متصل گیہونکی روٹی نہین کہاتی تہی قید گیہونکی روٹی کی جو لگائی شاید جو کی روٹی بہم پہونچتی ہو انتہی وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا وفات کیی گیی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین پیٹ بہرا ہمنی دو سیاہ چیز سی یعنی کہجور اور پانی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک سیاہ چیز کہجور ہی اور پانیکو سیاہ کہا بسبب مجاورت اور مقارنت کی اور اسطرح کلام عرب مین بہت آتا ہی جیسکہ بولتی ہین ابوین اور قمرین اور اسکو تغلیب کہتی ہین اور ذکر کرنا پانی کا بطریق تبعیت کی اور طفیل کی ہی اور مقصود کہجور ہی نہ کہ پانی سی سیری مطلوب نہین ہوتی اور پانی مین کمی تہی اور اس سی معلوم ہوا کہ قوت انکا کہجور ہی بطریق سیری کی نہ تہا انتہی وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بَطْنَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا کیا نہین تم ہین کہ تیوالی بیچ کہانی اور پینی کی کہ وسعت کرتے ہو اور افراط وسعت ہو اوسمین جو چاہتی اور جسطرح چاہتی ہو البتہ تحقیق
دیکہا مینی تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالت مین کہ نہین پاتی تہی کارہ کہجور اسقدر کہ بہر دی پیٹ اونکیکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کیا نہین تم یہہ خطاب
کیا تابعین کو یا صحابہ کو بعد حضرت کی وہ بہی تمہاری حضا فہ اونکی طرف الزام کی لیی ہی جبکہ نہ اختیار کیا اونہون نی طریقہ حضرت کا یہہ اعراض کرنی کی دنیا سی
اور لذتون اوسکی سی اور حدیث اول مین بیان کیا کہ بعض ایام گذرتی تہی کہ کہانا اونکا سوای کہجورونکی نہتا اور دوسری حدیث مین کہا کہ وہ بہی بطریق سیری
کی نہ تہا بعد ازان کہتی ہین کہ اچہی کہجور ونسی نہتا بلکہ ناکارہ سی کہ سوای فقرا کی کوئی نہ کہاوی چونکہ آنحضرت نی اختیار کیا تہا فقر اور تجرید کو اللہ تعالی نی
اوسی مقام مین قائم رکہا او حقیقت مین وہ بسبب قلت اور تنگی کی نہ تہا بلکہ بسبب سخاوت اور ایثار اور زہد اور تقوی اور قناعت اور تعلیم اور تربیت امت کی
تہا ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ اَکَلَ مِنْہُ وَبَعَثَ بِفَضْلِہٖ اِلَیَّ وَاِنَّہٗ بَعَثَ اِلَیَّ
یَوْمًا بِقَصْعَۃٍ لَمْ یَاْکُلْ مِنْھَا لِاَنَّ فِیْھَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُہٗ اَحَرَامٌ ھُوَ قَالَ لَا وَلٰکِنْ اَکْرَھُہٗ مِنْ اَجْلِ رِیْحِہٖ قَالَ فَاِنِّیْ
اَکْرَہُ مَا کَرِھْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لایا جاتا اونکی پاس کہانا کہاتی اوسی اور بہیجتی
بچا ہوا کہانا میری پاس اور تحقیق اونہون نی بہیجا میری پاس ایک روز پیالہ بڑا کہ کہانا تہا اوسمین نہ کہایا تہا اوسمین سی اسلیی کہ تہا اوسمین لہسن پس پوچہا مینی حضرت
سی کہ کیا حرام ہی لہسن یعنی آپ پروا الا اگر مطلق حرام ہوتا تو اونکی پاس کیون بہیجتی فرمایا کہ نہین و لیکن مکروہ رکہتا ہون مین اوسکو بسبب بو اوسکی کی کہا ابو ایوب نی پس
تحقیق مین بہی مکروہ رکہتا ہون اوس چیز کو کہ مکروہ رکہی آپ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت جو ہجرت کر کر مکہ سی مدینہ مین رونق افزا ہوئی تو وہان ابو ایوب انصاری
ہی کی مکان اوتری تہی اور شاید کہ یہہ قصہ تب ہی ہو کہ کہانی بہیجنی کا اونہین نو کہا ہی اور مکروہ رکہتا ہون الخ یہان عیب ناطعام کا نہین ہی بلکہ بیان ہی مانع
کا حضور مسجد سی اور خطاب ملائکہ سی اور کہا نووی نی کہ اسمین تصریح ہی ساتہہ اباحت لہسن کی و لیکن مکروہ ہی واسطی اوس کی کہ ارادہ کری حاضر ہونی جماعت کا اور لاحق
ہی ساتہہ اوسکی ہر چیز بد بو کی اور آنحضرت ترک کرتی تہی لہسن کو ہمیشہ اسلیی کہ وہ متوقع رہتی تہی آنی وحی کی ہر ساعت اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ لہسن اور
پیاز اور گندنی کی آنحضرت کی حق مین پس کہا بعض علما ہماری نی کہ حرام نہین یہہ چیزین اور صحیح تر یہہ ہی اونکی نزدیک یہہ مکروہ تنزیہی ہین اور اس حدیث سی معلوم
ہوا کہ مستحب ہی واسطی کہانی والی اور پینی والی کی یہہ کہ باقی چہوڑی اس چیز سی کہ کہاتا ہی اور پیتا ہی اور تقسیم کری اوسکو محتاج ہمسایونکو اور مکروہ رکہی آپنی اسمین
اشارہ ہی طرف کمال متابعت کی یا ارادہ کرتی ہون حاضر ہونی جماعت کا ۱۲ ح ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ
ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا اَوْ لِیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْہِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ
فَوَجَدَ لَھَا رِیْحًا فَقَالَ قَرِّبُوْھَا اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِہٖ وَقَالَ کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ
مَنْ لَا تُنَاجِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی کہاوی لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہی کہ یکسو ہی ہم
یعنی نہ حاضر ہو مجلسون ہمارے مین یا فرمایا پس چاہیی کہ یکسو ہی مسجد ہماری سی یا فرمایا بیٹہہ رہی اپنی گہر مین اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگی لائی گئی ایک ہانڈی کہ اوسمین
تہا ہر دل قسم ترکاریون کی سی یعنی لہسن پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اوسمین بو فرمایا یعنی بعض خدام سی کہ لیجاؤ اسکو یعنی فلانی شخص کی پاس اور اشارہ کیا طرف
ایک شخص کی اپنی صحاب مین سی کہ حاضر تہا اور فرمایا یعنی اوس شخص کی طرف التفات کر کر کہ کہا مین نہین کہاتا اسلیی کہ مین سرگوشی کرتا ہون اوس شخص سی کہ نہین
سرگوشی کرتا تو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مسجد ہماری مین ظاہر لفظ مفرد سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حکم مسجد نبوی کی لیی ہی اور صیغہ متکلم مع الغیر کا واسطی تعظیم
کی ہی لیکن چونکہ مشترک ہی علت حکم اور مساجد کا بلکہ تمام مجالس خیر کا مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگون اور علما کی ایسا ہی ہوگا اور احتمال ہی کہ مراد
جنس ہو اور بعضی روایات مین مساجدنا ہی آیا ہی وہ صریح ہی سب مساجد کی لیی اور او لیقعد مین لفظ او اگر شک راوی کا ہی تو مراد یہہ ہی کہ آنحضرت نی فلیعتزلنا

فرمایا یا فلیعتزل مسجدنا فرمایا یا فرمایا من اکل ثوما او بصلا فلیقعد فی بیتہ یعنی چاہیی کہ گہر مین اپنی بیٹہا رہی اور کسیکی ساتہہ صحبت نرکہی کیا مسجد مین کیا غیر مسجد مین اور احتمال ہی کہ اوسکا راوی کا شک نہو بلکہ تنویع و تقسیم کی لیی ہو اور متعلق ساتہہ لفظ ثانی کی یعنی فلیعتزل مسجدنا کی ہو اور معنی یہہ ہون کہ بعد کہانی اونکی مسجد مین آنا مکروہ ہی کہ وہان حضور ملائکہ اور رسول و صحابہ کرام کا ہی لیکن عوام لوگونسی صحبت کہنی مباح ہی یا یہہ ہی نکری اور گہر کی گوشہ مین بیٹہی اور مطلق صحبت ترک کری پہلہ ولی تر ہی اور اوس شخص سی الخ یعنی حضرت جبرئیل اور اور فرشتونسی و معنی یہہ ہین کہ مین کلام کرتا ہون اونسی اور تو نہین کلام کرتا اونسی پس جائز ہی واسطی تیری وہ چیز کہ نہین جائز واسطی میری اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ آدمی کو چاہیی کہ رعایت حال مصاحبین کی اور خوشی اونکی کری ۱۲ ح ع

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ تول کیا کرو اپنی طعام کو برکت دیجاویگی واسطی تمہارے اوسمین نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی جو چیز کہ مپا جنہ مین بیچنی ہی قسم غلہ سی اوسکو وقت قرض دینی لینی کی اور بیچنی اور مول لینی کی اور پکانی کی لیی دینی کی ناپ تول کر دیا لیا کرو تا اندازہ اوسکا معلوم ہو اور افراط و تفریط سی بچو اور بحکم شارع کی اوسکو بیچ زیادتی خیر و برکت کی خاصیت ہی خصوصا جبکہ رعایت کری سنت کی اور قصد کری بجا آوری حکم آنحضرت کا کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی قاری نی مثل اسکی تقریر مظہر کی نقل کر کر لکہا ہی کہ اگر تو کہی کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور اوس حدیث مین کہ روایت کی گئی ہی حضرت عائشہ رض سی کہ اونہون نی کہا انتقال ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال مین کہ نہین تہا میری پاس کچہہ کہ کہا دی اوسکو جاندار سوای تہوڑی سی جو ون کی کہ بخاری مین تہی پس مین اوسمین سی ایک مدت تک کہاتی رہی پہر مینی اوسکو کیل کیا پس جاتی رہی برکت اوسکی جواب اسکا یہہ ہی کہ ماپنا وقت بیع و شرا کی مامور بہ ہی واسطی اقامت عدل کی اور اوسمین خیر و برکت ہوتی ہی اور وقت خرچ کرنیکی احصا و ضبط ہی اور وہ منہی عنہ ہی فرمایا حضرت نی خرچ کرای بلال اور مت ڈر رکہہ صاحب عرش سی کمی کرنیکا

وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ اوٹہایا جاتا دستر خوان یعنی کہانا کہا چکتی فرماتی حمد ہی واسطی اللہ کی حمد بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا و سنا سی برکت کی گئی اوسمین یعنی حمد با برکت کہ ہمیشہ ہو منقطع نہو نہ کفایت کی گئی اور نہ متروک اور نہ بی پروائی ہو اوس سی ای رب ہمارے نقل کی یہہ بخاری نی ف غیر مکفی الخ کو کئی طرح پر علما نی تصحیح کیا ہی اور معنی اوسکی بیان کئی ہین اگر سب تقریر بیان کیجاوی تو طول ہو جاوے مجمل اوسکا یہہ ہی کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑہا ہی اور منصوب یا ایک کو منصوب اور دوسری کو مرفوع اور حاصل معنی یہہ کہ یہہ یا تو صفات و احوال حمد کی ہین یعنی حمد کہ کفایت نکیجاوی اوسکی اور نہ متروک ہی اور نہ استغنا ہو اوس سی بلکہ لازم ہو بطریق دوام کی بسبب متواتر ہونی نعمتون کی یا صفات طعام کی ہین کہ اوس سی بہی کفایت اور ترک اور استغنا نہین یا صفات پروردگار تعالی کی ہین کہ ساتہہ کسی چیز کی اوسکی کفایت نہین کر سکتا اور وہ کافی ہی سب سی اور ترک کرنا طلب قرب اوسکا اور استغنا فضل اوسکی سی نہین کر سکتی بطرح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی راضی ہوتا ہی بندی سی بسبب اسکی کہ کہاوی لقمہ اور حمد کری اوسکی اوپر یا پیوی ایک بار پینا پس حمد کری اوسکی اوپر نقل کی یہہ مسلم نی ف اکلہ ساتہہ زبر ہمزہ کی ہی یعنی ایک بار کہانا یہان تک کہ سیر ہو اور روایت کیا گیا ہی ساتہہ پیش ہمزہ کی ہی یعنی لقمہ کے ۱۲ ع

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَيْ عَائِشَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

اور ذکر کرین گی ہم دو حدیثین عائشہ کی اور ابی ہریرہ کی کہ ابتدا اونکی یہہ ہی ما شبع ال محمد و خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا بیچ باب فضل فقرا کی اگر چاہیگا

الله تعالى يعنى مصابيح مين يهه دونون حديثين كتاب الاطعمه مين كورمين وسى وبهان ذكر كى مين ١٢ **الفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسرے

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روايت ہى ابى ايوب سى كه كہا تہى ہم نزديك نبى صلى الله عليه وسلم كى پس نزديك كيا گيا كہانا پس نه ديكہا ہمنى كوئى كہانا كه زياده تہو بركت مين وس كہانى سى بيچ ابتداى وقت كہانى ہمارى كى اور نه ديكہا ہمنى كمتر بركت مين بيچ آخر وقت كہانى اوسكى كہا ہمنى يا رسول الله كيونكر تہا حال اس كہانى كا كه اول مين ويسى بركت ركہتا تہا اور آخر مين ايسا بے بركت ہوا فرمايا تحقيق ذكر كيا تہا ہمنى نام الله كا اوس وقت كه كہانا شروع كيا تہا ہمنى پہر بيٹہا آخر مين وه شخص كه كہايا اور نه نام ليا خدا كا پس كہايا ساتہه اوسكى شيطان نى يعنى بسبب ترک كرنى نام خدا كى پس اس سبب سے يهه بے بركتى آخر مين ہوئى نقل كى يهه شرح السنه مين **ف** ذكر كيا تہا ہمنى نام الله كا اسمين اشاره ہى اسپر كه سنت بسم الله كہنى كى حاصل ہوتى ہى ساتہه بسم الله كہنى كى ليكن زيادتى الرحمن الرحيم كى افضل ہى اور مستحب ہى بسم الله كہنى يہانتک كه جنبى اور حائض اور نفسا كى ليى ہى اگر نه قصد كرين ساتہه اوسكى تلاوت كا واسطى احرام ہى اور نہين مستحب ہى بيچ كہانى مكروه وحرام كى بلكه اگر بسم الله كہى شراب پينى پر تو كافر ہوتا ہى اور كہانا شيطان كا محمول ہى حقيقت پر نزديک جمہور علما اگلى پچہلونكى اور بعضى علما كا قول جو اوپر نقل كيا گيا كه بسم الله ايک كى جماعت مين سى كافى ہى اور ہر ايک كو بسم الله كہنى شرط نہين يهه حديث حجت ہى اونپر ١٢ ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روايت ہى عائشه رضى سى كه كہا فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى جسوقت كه كہاوى ايک تمہارا پس بہول جاوى نام لينا الله كا اپنى كہانى پر يعنى ابتدا مين اور ياد آوى درميان مين پس چاہى كه كہى بسم الله اوله وآخره نقل كى يهه ترمذى اور ابوداود نى **ف** نام لينا الله كا الخ اسى معلوم ہوا كه مطلق ذكر الله كا كافى ہى ابتداى كہانى مين وليكن بسم الله افضل ہى اور محيط مين ہے كه اگر كہى لا اله الا الله يا الحمد لله يا اشهد ان لا اله الا الله ابتداى وضو مين تو ہوتا ہى ادا كرنيوالا سنت كا اور اسيطرح كہانى مين اور اگر بسم الله كہنى بہول جاوى ابتداى وضو مين پہر كہى درميان وضو مين تو نہين حاصل ہوتى سنت بخلاف كہانى كى ١٢ ع **وَعَنْ** أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلٰى فِيهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روايت ہى اميه بن مخشى سى كه كہا تہا ايک شخص كہاتا اور نه نام ليا الله كا يہانتک كه نه باقى رہا اوسكى طعام مين سى مگر ايک لقمه پس جب اوٹہايا اوس لقمه كو طرف منه اپنى كى كہا بسم الله اوله وآخره پس ہنسى حضرت صلى الله عليه وسلم پہر فرمايا ہميشه شيطان كہاتا تہا ساتہه اوسكى پس جب نام ليا الله كا نكال ڈالى وه چيز كه بيچ پيٹ اوسكى تہى نقل كى يهه ابوداود نى **ف** يهه قى كرنى محمول ہى حقيقت پر يا مراد يهه ہى كه بركت جو جاتى رہى تہى بسبب ترک كرنى بسم الله كى وسكو پہير ديا گويا كه وه اوسكى پيٹ مين امانت تہى پس جبكه بسم الله كہى پہر آئى طرف طعام كى ١٢ ع **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روايت ہى ابى سعيد خدرى سى كہا تہى پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم جسوقت كه فارغ ہوتى طعام اپنى سى كہتى سب تعريف واسطى اوس الله كى كه كہلايا ہمكو اور پلايا ہمكو اور كيا ہمكو مسلمان نقل كى يهه ترمذى اور ابوداود اور ابن ماجه نى **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ عَنْ أَبِيهِ اور روايت ہى ابى ہريره سى كه كہا

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا کہا کر شکر کرنیوالا مانند روزہ دار صبر کرنیوالے کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان ابن سنہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی **ف** ادنی درجہ شکر کا یہہ ہی کہ بسم اللہ کہی جب کہانا شروع کری اور حمد کری جب فارغ ہو اور ادنی درجہ صبر کا یہہ ہی کہ باز رکہو اپنی نفس کو مفسدات صوم سی اور مانند روزہ دار الخ یہہ تشبیہ اصل ثواب مین ہی کہ دونون اصل ثواب مین شریک ہین نہ یہہ کہ تشبیہ ہی مقدار مین یہہ ایسا ہی جیسی کہا جاتا ہی زید کعمرو و معنی اسکی یہہ ہین کہ زید مشابہ عمرو کی ہی بعض خصلتوں مین نہ یہہ کہ ہم مثل ہی سب خصلتوں مین اور اسمین اشعار ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سی لیکن کہ مشبہ بہ قوی ہوتا ہی مشبہ سی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْشَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہاتی اور پیتی کہتی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی کہلایا اور پلایا اور بسہولت حلق سی اوتارا اوسکو اور کی واسطی اوسکی راہ نکلنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰىةِ اِنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی سلمان سی کہ کہا پڑہا مینی توراۃ مین یعنی پہلی اسلام لانی کی یہہ کہ تحقیق سبب برکت کہانیکا وضو کرنا ہی بعد اوسکی پس ذکر کیا مینی یعنی یہہ مضمون توراۃ کا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برکت کہانیکی وضو ہی پہلی اوسکی اور وضو پیچہی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** مراد وضو سی پہلی کہانیکی دہونا ہاتہو نکا ہی اور بعد کہانی کی دہونا دونون ہاتون اور منہ کا ہی اور برکت طعام کی بسبب پہلی وضو کی یہہ ہی کہ اوسکی سبب سی کہانی مین زیادتی ہوتی ہی اور بعد کہانیکی وضو سی برکت یہہ ہی کہ اوسکی سبب سی سکون ہوتا ہی نفس کو اور سبب ہوتا ہی وہ طاعات اور تقویت کا عبادات مین اور اخلاق پسندیدہ مین اور افعال حسنہ مین ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی پاخانہ سی پس آگی لایا گیا اونکی کہانا پس کہا بعضی صحابہ نی کیا نہ لاوین ہم تمہاری واسطی پانی وضو کا فرمایا سوای اسکی نہین کہ حکم کیا گیا ہو مین یعنی بطریق وجوب کی ساتہہ وضو کی یعنی بعد حدث کی جسوقت کہ کہڑا ہوؤن مین طرف نماز کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی یعنی ابن عباس سی اور نقل کی ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سی **ف** جسوقت کہ کہڑا ہوؤن مین الخ یعنی ارادہ کرون مین کہڑا ہونیکا واسطی نماز کی اور یہہ باعتبار اغلب کی ہی والا واجب ہی وضو وقت ارادہ تلاوت کی اور چہونی مصحف مجید کی اور حالت طواف کی اور گویا کہ سمجہی آنحضرت کہ صحابہ نی اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلی کہانیکی واجب ہی پس نفی کی آنحضرت نی خوب طرح کہ لائی حرف حصر کا اور یہہ منافی نہین ہی جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو پس اوس وضو سی وضو نماز ہی نہ وضو طعام اور یہہ ظاہر ہی اور سیاق حدیث بہی اسپر دلالت کرتی ہی اور اگر مراد وضو سی بیچ جملہ الا ناتیک بوضوء وضو طعام رکہین اور بیچ جملہ امرت بالوضوء کی وضو نماز تو یہہ بہی ہو سکتا ہی اور چونکہ دہونا ہاتونکا اول کہانیکی سنن اور آداب سی ہی نہ واجب ترک کیا اوسکو تعلیم جواز کی لیی اور حاصل معنی کا یہہ ہوگا کہ یہہ وضو یعنی دہونا ہاتونکا اول کہانیکو کہ تم مجہسی خواستگاری ہو واجب اور مامور بہ نہین اگر نہ کرون تو ضرر نہین کہتا ہان یہان وضو ایک اور ہی کہ وہ وضو نماز ہی اور وہ واجب ہی ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِّنْ ثَرِيْدٍ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسَطِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْكُلْ مِنْ اَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلٰكِنْ يَّاْكُلْ مِنْ اَسْفَلِهَا

فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاھَا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ لایا گیا واسطی حضرت کی پیالہ ثرید کا پس فرمایا
کہ کہاؤ کناروں اوسکی سی اور نہ کہاؤ درمیان اوسکی سی اسلیی کہ برکت اوترتی ہی اوسکی درمیان مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ
یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہہ روایت ابی داود کی آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا کہانا پس نہ کہاوی پیالہ کی اوپر سی لیکن کہاوی اوسکی
نیچی سی اسلیی کہ برکت اوترتی ہی اوپر اوسکی سی ف ثرید اوسکو کہتی ہین کہ ٹکری روٹی کی توڑ کر شوربی مین ڈبو دی اور کناروں اوسکی سی جسمین مقابلہ جمع کا ساتھ
جمع کی ہی یعنی کہاوی ہر ایک شخص جانب اوسکی سی اور برکت اوترتی ہی اوسکی درمیان مین اسلیی کہ درمیان افضل جگہہ ہی پس لایق تر ہی ساتہہ اوترنی خیر و برکت کی
اور جب طعام درمیان کا محل برکت ہوا تو باقی رکہنا اوسکا آخر کہانی تک مناسب ہی واسطی بقاء برکت کی طعام مین اور فنا کرنا اوسکا خوب نہین اور اوپر
اوسکی سی ظاہر یہہ ہی کہ مراد اوپر سی درمیان ہی اور نیچی سی مراد ہی کنارہ یعنی اپنی آگی سی کہاوی ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رُئِيَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَاُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو کہ نہین دیکہی گئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی ہوی تکیہ لگاکر کبہی اور نہ چلتی پیچہی حضرت کی دو آدمی نقل کی یہہ ابو داود نی ف تحقیق تکیہ لگانی کی اوپر ہو چکی ہی اور دو آدمی
پیچہی یا زیادہ دو کی یعنی حضرت بسبب نہایت تواضع کی صحابہ کی آگی بڑہکر نہ چلتی تہی جیسیکہ دستور بادشاہوں اور متکبروں کی ہی بلکہ درمیان مین چلتی تہی یا پیچہی اونکی جیسیکہ اور حدیث
مین آیا ہی ویسوقون اصحابہ آگی اور دو کی قید سی معلوم ہوا کہ کبہی ایک آدہ آدمی مانند انس وغیرہ کی پیچہی حضرت کی ہوتا تہا بنا بر ضرورۃ کی اور یہہ منافی تواضع کی
نہین ۱۲ ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَكَلَ
وَاَكَلْنَا مَعَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰى اَنْ مَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا لائی گئی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی اور گوشت اس حالت مین کہ حضرت تہی مسجد مین پس
کہایا حضرت نی اور کہایا ہمنی ساتہہ اونکی پہر کہڑی ہوی پس نماز پڑہی حضرت نی اور نماز پڑہی ہمنی ساتہہ اونکی اور نہ زیادہ کیا ہمنی اسپر کہ پونچہہ ڈالی ہمنی ہاتہہ اپنی
ساتہہ کنکریوں کی کہ مسجد مین تہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی بعد کہانی کی پانی سی ہاتہہ نہ دہوی ہمنی یا تو اس سبب سی کہ اوسمین چکنائی نہ تہی یا بسبب تعجیل
نماز کی یا بسبب ترک تکلف کی اور عمل کرنیکی رخصت پر غیر واجب مین احیانا تاکہ وہ بہی محبوب الہی ہی نہ عمل کرنیکی عزیمت پر اکثر اوقات مین احیاء العلوم مین بعض
صحابہ سی نقل کیا ہی کہ کہا اونہون نی تہی رومال ہمارے بعد کہانیکی باطنی پانون ہمارے کی یعنی کہا کر ہاتہہ اونہین سی پونچہہ لیتی تہی جیسی رومال سی پونچہتی ہین
اور ظاہر یہہ ہی کہ لفظ لم نزد اور مسحنا ساتہہ صیغہ متکلم مع الغیر کی شامل آنحضرت اور صحابہ کو ہی سکو واللہ اعلم اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ طعام کہانا مسجد مین
جائز ہی اور یہہ اکثر حدیثون مین آیا ہی خصوصا کہانا کہجور اور مانند اونکیکا اور لکہا ہی علماء نی کہ جائز ہونا اوسکا مقید ہی ساتہہ اوسکی کہ آلودہ نہو ساتہہ اوسکی
مسجد والاحرام و مکروہ ہی اور کتب فقہ مین مذکور ہی کہ غیر معتکف مسجد مین کہاوی پیوی نہین اور نہ سووی اور نہ خرید و فروخت کری کہ مکروہ ہی مگر کہ مسافر
ہو کہ سوای مسجد کی ٹہکانا کہین نہ رکہتا ہو اور کہا ہی علماء نی کہ آدمی کو چاہیی کہ وقت داخل ہونی مسجد کی نیت اعتکاف کی کر لیا کری تا یہہ چیزین مباح ہو وین
اور ثواب پاوی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی تحت قول اکل و اکلنا معہ کی لکہا ہی کہ شاید حضرت معتکف ہونگی یا مہمانونکی ساتہہ کہایا ہو یا کیا یہہ
بیان جواز کی لیی کہ وہ مباح ہی اگرچہ آلودہ ہو مسجد ۱۲ ح ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ
الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس گوشت پس اوٹہا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تہا دست خوش آتا حضرت کو پس دانتوں سی نوچ کر کہایا اوسمین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
نی ف اسطرح کہانا حضرت کا بسبب بی تکلفی اور تواضع کی تہا پس مستحب ہوا اسطرح کہانا اور طیبی نی کہا کہ دوست رکہنا حضرت کا گوشت دست کو

اس سبب سے تہا کہ گوشت خوب گلتا ہی اور جلد ہضم ہوتا ہی اور زیادہ لذیذ ہوتا ہی یا اسلیے کہ دور ہوتا ہی نجاست کی جگہونسی اور شمایل ترمذی مین حضرت عائشہ سی نقل
کیا ہی کہ کہا نہا گوشت دست کا محبوب حضرت کو ولیکن چونکہ وہ گوشت نہ پاتی تہی مگر بعد ایک مدت کی اور گوشت دست کا جلد گلجاتا ہی پسند رکہتی تہی اوسکو
اور روایت ہی انہین سی کہ حضرت نی فرمایا کہ لذیذ ترین اور خوشتر ین گوشتونکا گوشت پشت کا ہی اھ ح ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوْهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَا لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کاٹو گوشت کو ساتہہ چہری کی یعنی چہری
سی کاٹ کر نہ کہاؤ اسواسطی کہ یہہ فعل عجمیونکا اور دانتونسی نوچ کر کہاؤ اوسکو اسواسطی کہ دانتونسی کہانا لذیذ تر اور خوب گوارا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی
شعب الایمان مین اور کہا دونون نی کہ یہہ حدیث نہین قوی یعنی باعتبار سند کی بلکہ ضعیف ہی **ف** عجمی کہتی ہین سوای عرب کو اور یہان اہل فارس
مراد ہین کہ وہان کی لوگ ازراہ تکبر کی چہری سی کاٹ کر کہاتی تہی اور کبہی حضرت سی بہی چہری سی کاٹ کر کہانا ثابت ہوا ہی پس تطبیق یہہ ہی کہ اگر گوشت نرم
پختہ ہو دانتونسی کہاوی چہری سی کاٹ کر نہ کہاوی اور اگر سخت ہو جائی تو چہری سی کاٹ کر کہانا اور نہی اسمین تنزیہی ہی + ح ع **وَعَنْ** أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ
دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام المنذر انصاریہ سی کہ کہا آئی میری
پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتہہ اونکی تہی حضرت علی اور ہماری خوشی کہجور کی لٹکی ہوئی تہی پس شروع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانا اوسمین
سی اور حضرت علی بہی حضرت کی ساتہہ کہانی لگی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی کی باز رہ اوسکی کہانی سی ای علی اسواسطی کہ تو نقاہت کیساتہ
یعنی ابہی بیماری سی اوٹہی ہوا اور نقیہ ہو پرہیز ضرور ہی کہا ام منذر نی کہ پس تیار کیی مین اونکی لیی یعنی حضرت کی لیی اور اونکی ہمراہیونکی لیی چقندر اور جو پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی اسمین سی کہا اسلیی کہ تحقیق یہہ بہت موافق ہی واسطی تیری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی یہہ
معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضرور ہی بلکہ کہا بعض اطبا نی کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہی اور تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہی ھص ع **وَعَنْ**
أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تہا اونکو نیچی کا کہانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین +
ف طریقہ آنحضرت کا یہہ تہا کہ اور کی حاجتونکو اپنی حاجت پر مقدم رکہتی تہی پس پہلی اوپر کا کہانا اہل و عیال کو اور مہمانونکو اور محتاجونکو بانٹ دیتی تہی
اور جو بچ رہتا نیچی کا کہانا وہ اپنی لیی رکہتی بسبب عادت کرنی طریق تواضع اور صبر کی اور اسمین وہی کثر اغنیا متکبرین پرکہ عار کرتی ہین نیچی کی کہانی سی
اور پہینک دیتی ہین اوسکو ھص ع **وَعَنْ** نُبَيْشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا
اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی نبیشہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہاوی پیالہ مین پہر چاٹی اوسکو استغفار کرتا ہی واسطی اوسکی پیالہ نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ پیالہ حقیقت مین استغفار کرتا ہی اور
کہا ہی علما نی کہ چاٹنی سی تواضع اور بری ہونا ہی تکبر سی اور وہ سبب مغفرت گناہون کا ہی اور اضافت استغفار کی پیالہ کی طرف اسلیی ہی
کہ وہ سبب ہوا استغفار کا + ح **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهِ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ

فَاَصَابَهٗ شَیْءٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ رات گذاری اس حال مین کہ اوسکی ہاتہہ مین ہو چکنائی کہ نہ دہویا اوسکو پس پہونچی وسکو کوئی چیز یعنی ایذا دینی والون جانورون
مین سی کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آتی ہین پس نہ ملامت کری وہ مگر اپنی تئین یعنی چکنی ہاتون سو کر آپ سبب وس ایذا کا ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور
ابوداود اور ابن ماجہ نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِیْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِیْدُ
مِنَ الْحَیْسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا محبوب تر مین طعام کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ترید روٹی سی
اور ترید حیس سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ترید روٹی سی یعنی ٹکڑی روٹی کی شوربی مین بہیگی ہوئی اور حیس اوس طعام کو کہتی مین کہ خرما اور روغن
اور آٹی یا قروت سی بنا ہو مانند مالیدہ کی طرح **وَعَنْ** اَبِیْ اُسَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُوا
الزَّیْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَکَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی اسید انصاری سی
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہی اور بدن کو ملو اوسکو اسلیی کہ یہہ روغن نکلتا ہی درخت بابرکت سی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** درخت بابرکت سی کہ نام اوسکا زیتون ہی اوسمین خیر اور برکت اور منافع بہت ہوتی ہین اور شجرہ مبارکہ بیچ آیۃ اللہ
نور السموات والارض آخر آیۃ تک مین مذکور ہی یہی درخت مراد ہی کہ بہتر اوسکا زمین شام مین ہوتا ہی اور سورہ والتین والزیتون مین اسکی قسم کہائی ہی
اللہ تعالی نی اور عرب خصوصا اہل شام شہر اوسکو کہاتی ہین اور تیل کو چراغ مین جلاتی ہین اور بدن پر ملنی سی بدنکو بہت منفعت ہوتی ہی طرح
وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَیْءٌ قُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ یَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ
هَاتِیْ مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِنْ اُدُمٍ فِیْهِ خَلٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ام ہانی سی
کہ کہا آئی میری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیری پاس ہی کچہہ یعنی کہانا کہا مینی نہین کچہہ کہانا مگر روٹی خشک اور سرکہ پس فرمایا لی آ نہین خالی
لاون سی وہ گہر کہ اوسمین سرکہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** حضرت نی طلب کیا ام ہانی سی طعام تاکہ اونکی خوشی
خاطر کی لیوی اور وسطی آگاہ کرنیکی اوپر قناعت کرنیکی ادنی قوت پر کہ حاضر ہی طرح **وَعَنْ** یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ کِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ فَوَضَعَ عَلَیْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ وَاَکَلَ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی یوسف بن عبد اللہ بن سلام سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لیا ٹکڑا جو کی روٹی کا پہر رکہی اوسپر کہجور
اور فرمایا یہہ کہجور سالن ہی اس روٹی کی ٹکڑی کا نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَوَضَعَ یَدَهٗ بَیْنَ ثَدْیَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰی فُؤَادِیْ وَقَالَ اِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُوْدٌ اِیْتِ الْحَارِثَ
بْنَ کَلَدَةَ اَخَا ثَقِیْفٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ یَتَطَبَّبُ فَلْیَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِیْنَةِ فَلْیَجَاْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِیَلُدَّكَ
بِهِنَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا بیمار ہوا مین بیمار ہونا شدید آئی میری پاس نبی صلی اللہ علیہ
وسلم عیادت کرنی میری پس رکہا ہاتہہ بیچ درمیان دونون چہاتیون میری کی یعنی میری سینہ پر یہانتک کہ پائی مینی سردی دست مبارک کی اپنی دل
پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک شخص ہی کہ درد دل رکہتا ہی جا حارث بن کلدہ کی پاس کہ قبیلہ ثقیف مین کا ہی اسلیی کہ وہ شخص طب جانتا ہی پس چاہیی کہ لیوی وہ
سات کہجورین عجوہ مدینہ سی کہ افضل اقسام کہجور سی ہی پس چاہیی کہ کوٹی اونکو گٹہلیون سمیت پہر چاہیی کہ رکہی انکو تیری منہ مین نقل کی یہہ ابوداود نی
ف اگر کوئی کہی کہ کیا حکمت تہی کہ حکم فرمایا حضرت نی اوسکو طبیب کی پاس جانیکا اور آپ بیان علاج کا کیا اور بیچ بیان علاج کی دوا کی بنانیکو حوالے

کی بیماری حکیم کی کیا جواب دیا اوسکا یہہ ہی کہ اول آپنی حوالہ طبیب کا کیا تا وہ کچھہ علاج کری اور پہر جبکہ علاج آسان یاد آیا کہ اوسمین نفع جلد ہی از راہ شفقت کی بیان فرمایا اور کہا اوسکی حوالہ فرمایا اور لکہا ہی علما نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ رجوع کرنا اور مشاورت کرنی طبیب کافر سی جائز ہی اسلیے کہ ابن حارث بن کلدہ ابتداء اسلام مین مرا ہی اور اسلام لانا اوسکا ثابت نہین ہوا ۱۲ ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْكُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَیَقُوْلُ یُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہاتی خربوزہ ساتہہ کہجوروں تازہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابوداود نی یہہ کہ فرماتی تہی توڑی جاتی ہی گرمی اسکی یعنی کہجور کی ساتہہ سردی اوسکی یعنی خربزہ کی اور سردی خربزہ کی ساتہہ گرمی کہجور کی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی ف کہا طیبی نی کہ شاید مراد خربزہ سی خربزہ کچا ہی کہ وہ بارد رطب ہوتا ہی والا پختہ گرم ہی لیکن باوجود اسکی بہ نسبت کہجور کی سرد ہی اور کہا جمہور نی کہ مراد بطیخ سی تربوز ہی کہ وہ سرد ہوتا ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِیْقٍ فَجَعَلَ یُفَتِّشُهٗ وَیُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا لائی گئی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہجور کہنہ کہ اوسمین کیڑی پڑی ہوئی تہی پس شروع کیا حضرت نی کہ چیرتی تہی اوسکو اور نکالتی تہی کیڑی اوسمین سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اور روایت کی طبرانی نی ساتہہ اسناد حسن کی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ منع فرمایا حضرت نی چیرنی کہجور کیسی پس نہی محمول ہی کہجور نئی پر واسطی دفع وسوسہ کی یا کرنا اوسکا محمول ہی بیان جواز پر اور نہی تنزیہی ہی اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ طعام نجس نہین ہوتا کیڑی کی پڑنی سی انتہی اور مطالب المومنین مین لکہا ہی کہ اگر کیڑا انجیر مین یا سیب مین پڑ گیا ہو تو حلال ہی اسلیے کہ احتراز اوس سی ممکن نہین ولیکن جب جدا کیا گیا تو حکم اوسکا حکم مکہی اور بہڑ اور پشہ اور سوا اوس جانور کا ہی کہ خون بہتا نہین کہتا کہ کہانا انکا حرام ہی اور اگر پانی اور کہانی مین پڑ جاوین تو پلید نہین ہوتا ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِیْ تَبُوْكَ فَدَعَا بِالسِّكِّیْنِ فَسَمّٰى وَقَطَعَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ٹکڑا پنیر کا بیچ غزوہ تبوک کی پس منگوائی چہری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نی ف یہہ مثل بسم اللہ کہنی کی ہی اول طعام مین اور قرع مین جیسکہ بعضی عوام الناس کدو کو کرتی ہین اور کہا مظہر نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر طہارت پنیر کی اسلیے کہ اگر وہ نجس ہوتا تو پنیر بہی نجس ہوتا کیونکہ پنیر نہین بنتا بدون اوسکی ۱۲ ح ع وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَى الْاَصَحِّ اور روایت ہی سلمان سی کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گہی سی اور پنیر سی اور پوستین سی یا گورخر سی پس فرمایا حلال وہ چیز ہی کہ حلال کی اللہ نی اپنی کتاب مین یعنی بیان کیا حلال ہونا اوسکا اپنی کتاب مین اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی اللہ نی اپنی کتاب مین اور جس چیز سی کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہی نہ حرام پس وہ اوس قسم سی ہی کہ معاف کیا اوسکی یعنی استعمال کرنی اسکی سی اور مباح کیا کہانا اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی اور صحیح تر یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی ف یعنی ان تین چیزونکا حکم پوچہا کہ آیا حلال ہین یہہ یا حرام ایک تو گہی کو پوچہا ظاہرا ابتداء اسلام مین شبہ پڑا ہوگا اوسکی حلال ہونی مین بعضی آدمیونکو اسلیے پوچہا دوسری پنیر کو پوچہا کہ وہ جگہہ اشتباہ اور سوال کی ہی کہ پشہ سی بنتا ہی اور تیسری پوچہا فرا کو کہ ساتہہ زیر ف اور الف ممدودہ کی ہی اور اکثر شراح نی اس لفظ کو کہا ہی جمع فری کی کہ ساتہہ زبر ف اور الف مقصورہ کی ہی یعنی گورخر کی اور بعضوں نی جمع فرو کی کہا یعنی پوستین کی

چنانچہ اسیلیئے مذہی اسحدیث کو باب اللباس میں لایا ہی وراسی سوال کیا واسطی حذر کرنیکی فعل اہل کفر سی کہ پوستین جلد مُردار کا بناتی تہی بغیر دباغت کی وراپنی کتاب میں یعنی یا تو صریح بیان کیا یا مجمل ساتہہ قول اپنی کی وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا تاکہ نہ اشکال لازم آوی ساتہہ اکثر اشیا کی کہ ثابت ہوا ہی حرام ہونا اونکا ساتہہ حدیث کی اور نہیں وہ صریح کتاب اللہ میں اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی اسپر کہ اصل اشیا میں اباحت ہی اور موقوف ہی یعنی قول سلمان کا ہی نہ حدیث آنحضرت کی موقوف قول و فعل صحابہ کو کہتی ہیں جیسیکہ مرفوع قول و فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۲ ح ع وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِیْ خُبْزَۃً بَیْضَاءَ مِنْ بُرَّۃٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَۃً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَہٗ فَجَاءَ بِہٖ فَقَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ کَانَ ہٰذَا قَالَ فِیْ عُکَّۃِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْہُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ نزدیک میری روٹی ہو سفید گیہون گندم گون کی ترکی گئی ہو ساتہہ گہی و دودہ کی پس کہڑا ہوا ایک شخص قوم میں سی اور تیار کی روٹی مذکور پہر لایا اوسکو پس فرمایا کس باسن مین تہا گہی اوسکا کہا گوہ کی چمڑی کی کپی میں تہا فرمایا اوٹہالو اوسکو میری آگی سی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا ابو داود نی کہ یہہ حدیث منکر ہی **ف** حضرت نی اوسکی اوٹہانیکا حکم کیا بسبب تنفر طبع کی گوہ سی اسلیئی کہ نہی وہ بیچ زمین قوم آنحضرت کیکی جیسیکہ دلالت کرتی ہی حدیث خالد کی نہ واسطی نجاست جلد اوسکی کے والا حکم کردیتی اوسکو پہینکدینی کا اور منع فرماتی اوسکی کہانی سی کذا قال الطیبی اور طلب کرنا روٹی کا اور آرزو اسطرح کرنی بحیثیت خواہش نفس کے مخالف عادت شریفہ کی تہی اسیلیئی ابو داود نی اسکو منکر کہا ہی کذا قال الطیبی اور درصورت صحت اسحدیث کی توجیہ اسکی ممکن ہی کہ کیا یہہ حضرت نی واسطی بیان جواز کی ۱۲ ع ح وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی لہسن کی سی مگر پکا ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** پکنی سی بو جاتی رہتی ہی اور ایسا ہی حکم ہی پیاز اور مانند اوسکیکا اور نہی اسمین تنزیہی ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ زِیَادٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَۃُ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَکَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِیْہِ بَصَلٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی زیاد سی کہ کہا پوچہی گئیں حضرت عائشہ رض کہانی پیاز کی سی یعنی پکی ہوئی پیاز کا حکم پوچہا کہ آیا حلال ہی یا حرام ہی پس کہا کہ تحقیق آخر کہانا کہ کہایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ کہانا تہا کہ اوسمین پیاز تہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی پکی ہوئی پیاز تہی اور تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ اور حدیثوں میں آیا ہی کہ آنحضرت نی پیاز لہسن نہیں کہایا مگر حدیث حضرت عائشہ میں آیا ہی کہ بیچ طعام کی کہایا ہی اور امت کو بہی اسکی منع فرمایا پس بعضی کہتی ہیں کہ نہی خام کی کہانی سی ہی نہ پختہ کی اور صحیح تر یہہ ہی کہ نہی خام سی ہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور حرام نہیں آنحضرت پر اور نہ امت پر اور طحاوی بیچ شرح آثار کی حدیثیں دلالت کرنی والی اوپر اباحت کہانی پیاز اور لہسن گندنی اور مانند انکیکی لایا ہی پختہ ہون یا خام اوسکی لیی کہ کہاوی اور اپنی گہر میں بیٹہی اور جب تک بو باقی ہو مسجد میں نہ آوی کہ یہہ مکروہ ہی اور کہا مختار ہماری نزدیک یہی ہی اور قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد کا بہی یہی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ کہانا آنحضرت کا آخر میں اس طعام کو کہ اوسمین پیاز تہی واسطی تعلیم جواز کی تہا اور تاکہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی واللہ اعلم ۱۲ ع ح ۱۲ وَعَنِ ابْنَیْ بُسْرٍ السُّلَمِیَّیْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَکَانَ یُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی دو بیٹون بسر کی سی کہ سلمی تہی کہا دونون نی کہ تشریف لائی ہماری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس آگی لائی ہم حضرت کی مسکہ اور کہجور یعنی اور کہایا حضرت نی اوسکو اور تہی حضرت دوست رکہتی مسکہ اور کہجور کو نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ عِکْرَاشِ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ اُتِیْنَا بِجَفْنَۃٍ کَثِیْرَۃِ الثَّرِیْدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُ بِیَدِیْ فِیْ نَوَاحِیْہَا وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم من بین یدیہ فقبض بیدہ الیسری علی یدی الیمنی ثم قال یا عکراش کل من موضع واحد فانہ طعام واحد ثم اتینا بطبق فیہ الوان التمر فجعلت اٰکل من بین یدی وجالت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الطبق فقال یا عکراش کل من حیث شئت فانہ غیر لون واحد ثم اتینا بماء فغسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ومسح ببلل کفیہ وجہہ وذراعیہ وراسہ وقال یا عکراش ھذا الوضوء مما غیرت النار رواہ الترمذی اور روایت ہی عکراش بن ذویب سی کہ کہا لایا گیا ہماری آگی بڑا پیالہ کہ بہت تہا اوسمین ثرید اور بوٹیان پس دوڑایا مینی ہاتہہ اپنا پیالہ کی ہر جانب مین اور کہایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آگی اپنی سی پس پکڑ لیا ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی داہنا ہاتہہ میرا پہر فرمایا ای عکراش کہا ایک جگہہ سی یعنی اپنی آگی اسلیی کہ تحقیق یہہ ایک قسم کا کہانا ہی پہر لایا گیا ہماری آگی ایک طباق کہ اوسمین کہجورین تہین رنگ رنگ کی پس شروع کیا مینی کہانا اپنی آگی سی اور جولانی تہا ہاتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی طباق مین یعنی ہر جانب مین یعنی ہر جانب سی کہاتی تہی بسبب میل طبیعت کی درواسطی وکہانیکی لوگونکو کہ جاہین توکہجورین ہر طرف سی کہاوین اور جیسیکہ تعلیم ساتہہ فعل کی کی ساتہہ قول کی بہی کی پس کہا ای عکراش کہا جہان سی چاہی تو اسلیی کہ یہہ ایک رنگ نہین پہر لایا گیا ہماری پاس پانی پس دہوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون ہاتہہ اپنی اور ملی تراوٹ اپنی ہاتہہ کی اپنی موتہہ پر اور ہاتون پر کہنیون تک اور اپنی سر پر اور فرمایا ای عکراش یہہ وضو ہی اوس کہانی سی کہ متغیر کیا اوسکو آگ نی یعنی یہہ وضو عرفی بسبب اوس طعام کی ہی کہ پکایا گیا آگ سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ایک قسم کا کہانا ہی اور ہر جانب مین یکسان ہاتہہ ہر طرف دوڑانا سوای حرص وطمع کی نہین ہی یعنی اگر طعام کسی طرح کا ہوتا یا ہوتا ایک ہی طعام لیکن ہر جانب مین علیحدہ علیحدہ رنگ کا بمقتضای میل طبیعت کے ہر جانب سی کہاتی جبکہ کہانا ایک ہی ہوا اور ایک رنگ کا ہو ہر جانب مین ہاتہہ دوڑانا معیوب مکروہ ہی اور جہان سی چاہی تو ظاہر یہہ ہی کہ بیچ کی جگہہ مستثنی ہی اسلیی کہ وہ جگہہ اوترنی برکت کی ہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ نہ کہانا بیچ مین سی مخصوص ہو ساتہہ کہانی ایک رنگ کی اور یہہ کہ رنگ نہین کہا ابن ملک نی کہ اسی سمجہا گیا کہ اگر میوہ بہی ایک رنگ ہو تو ہاتہہ ہر جانب مین دوڑانا نہ چاہیی مانند طعام کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہی کہ جدہر سی چاہی کہاوی ۷۶ وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ اھلہ الوعک امر بالحساء فصنع ثم امرھم فحسوا منہ وکان یقول انہ لیرتو فؤاد الحزین ویسرو عن فؤاد السقیم کما تسرو احدٰکن الوسخ بالماء عن وجہھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہونچتی اہل بیت اونکی کو تپ امر کرتی ساتہہ حسا کی پس تیار کیا جاتا پہر حکم کرتی اونکو پس پیتی اوسمین سی اور تہی فرماتی تحقیق حسا البتہ قوۃ دیتا ہی دل غمگین کو اور دور کرتا ہی دل بیمار سی رنج بیماریکو جیسیکہ دور کرتی ہی ایک تمہاری یعنی جماعت عورتونکی میل کو ساتہہ پانی کی منہ اپنی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف حسا ایک طعام ہی کہ تیار کیا جاتا ہی آٹی اور پانی اور روغن سی اور کبہی شیرینی بہی اوسمین ڈالتی ہین اور اہل مکہ اسی حریرہ بہی کہتی ہین اور تلبینہ بہی کہ جو فصل دل مین ذکر کیا گیا اور حضرت نی خطاب کیا عورتونکو اسلیی کہ مبالغہ کرتی ہین بیچ چہڑانی میل کی اور پاک کرنی منہ کی یا جسوقت کہ فرمایا عورتین حاضر تہین بیچ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجوۃ من الجنۃ وفیھا شفاء من السم والکماۃ من المن وماءھا شفاء للعین رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عجوہ کہ افضل قسم ہی کہجورکی جنت سی ہی اور اوسمین شفا ہی زہر سی اور کہنبی من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف جنت سی ہی یعنی اصل عجوہ کی بہشت سی آئی ہی یا عجوہ بہشت مین ہوگی یا ایسی سود مند اور راحت بخش ہی کہ گویا بہشت سی ہی اور اظہر

سنی اول ہین ور باقی حدیث کا بیان فصل اول مین ہوچکا ہی ۱۲ ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن المغیرة بن شعبة قال ضفت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة فامر بجنب فشوی ثم اخذ الشفرة فجعل یحز لی بها منه فجاء بلال یؤذنه بالصلوة فالقی الشفرة فقال ماله تربت یداه قال وکان شاربه وفاء فقال لی اقصه لک علی سواک او قصه علی سواک رواه الترمذی روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا مہمان ہوا مین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات یعنی مین ور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوی ایک شخص کی ہان پس اوس شخص نی ایک بکری ذبح کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ بہوننی پہلو اوسکی کی پس بہونا گیا پہر لی آنحضرت نی چہری اور کاٹنی لگی میری لیی ساتہہ چہری کی اوس پہلو مین سی پس آئی بلال خبر دینی آنحضرت کو نماز کی پس ڈال دی چہری اور فرمایا یعنی بطریق تعجب کی کہ کیا ہوا بلال کو خاک آلودہ ہون دونون ہاتہہ اوسکی کہا مغیرہ نی اور تہین لبین اوسکی بڑہی ہوئین پس فرمایا مجکو کہ کتر دون مین لبین تیری تیری لیی مسواک پر یا فرمایا کتر لبین مسواک پر نقل کی یہہ ترمذی نی

ف خاک آلودہ ہون الخ یہہ کنایہ ہی خواری و فقر سی ور یہہ بد دعا ہی کہ عرب بولا کرتی ہین وقت ملامت کرنی کی کسیکو اور مراد ساتہہ اسکی حقیقت وقوع اس امر کی نہین ہوتی بلکہ یون ہین بطریق عادت کی بولا کرتی ہین اور مراد نری ملامت ور سرزنش کرتی ہین ور گویا کہ آنحضرت کو ناگوار ہوا آگاہ کرنا بلال کا ساتہہ نماز کی وقت مشغول ہونیکی طعام مین حالانکہ وقت بہت تہا اور احتمال یہہ بہی ہی کہ فرمایا یہہ آنحضرت نی برعایت حال ضیافت کرنیوالی کی اور تہین لبین اوسکی الخ معنی اس عبارت کی کئی طرح بیان کیے گئی ہین ایک تو یہہ کہ ضمیر شاربہ کی پہرتی ہی طرف مغیرہ کی کہ راوی حدیث کا ہی اور ظاہر یہہ تہا کہ کہتا وکان شاربی ساتہہ ضمیر متکلم کی یہہ نہ کہا اور شاربہ کہا ساتہہ ضمیر غائب کی یہہ تفنن کلام مین ہی کہ اسکو بیچ اصطلاح اہل معانی کی تجرید والتفات کہتی ہین پس اب یہہ ہی کہ تہین لبین میری دراز اور مسواک پر یعنی مسواک لبونکی نیچی رکہکر لبونکو جو اوسکی باہر تہی کاٹ ڈالون ور یا فرمایا الخ یہہ شک راوی کا ہی یعنی یا کہا کہ کاٹ ڈال لبین اپنی مسواک پر رکہکر یعنی انہین کو حکم کیا کہ کاٹ ڈالین لبین ور نہ فرمایا کہ مین کاٹون ور دوسری توجیہ یہہ ہی کہ ضمیر شاربہ کی حضرت کی طرف پہرتی یعنی مغیرہ کہتی ہین کہ تہین لبین آنحضرت کی دراز پس فرمایا مجکو کہ کتر دون مین انکو تیری لیی یعنی تیری تبرک کی لیی کہ تا وہ بال کہ جدا ہون تیری پاس بطریق تبرک کی رہین یا اونکو کہا کہ کوتاہ کر بال لبون میری کی ۱۲ ح

وعن حذیفة قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی الله علیه وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدء رسول الله صلی الله علیه وسلم فیضع یده وانا حضرنا معه مرة طعاما فجاءت جاریة کانها تدفع فذهبت لتضع یدها فی الطعام فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدها ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیده فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطن یستحل الطعام ان لا یذکر اسم الله علیه وانه جاء بهذه الجاریة لیستحل بها فاخذت بیدها فجاء بهذا الاعرابی لیستحل به فاخذت بیده والذی نفسی بیده ان یده فی یدی مع یدها زاد فی روایة ثم ذکر اسم الله واکل رواه مسلم اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہی ہم جسوقت کہ حاضر ہوتی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی کہانی پر تو نہ رکہتی ہم ہاتہہ اپنی یعنی کہانی مین ہاتہہ نہ ڈالتی یہانتک کہ شروع کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس رکہتی ہاتہہ اپنا یعنی بعد ازان ہم ہاتہہ ڈالتی اور شتابی نکرتی اور تحقیق ہم حاضر ہوئی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکبار ایک کہانی پر پس آئی ایک لڑکی گویا کہ وہ دہکیلی جاتی ہی یعنی گویا کوئی اوسکو ڈالی دیتا ہی کہانی پر یعنی نہایت بہوک سی بی اختیار کہانی پر گری پڑتی ہی پس چاہا کہ رکہی ہاتہہ اپنا کہانی مین یعنی بغیر لیی نام خدا کی پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اسکا پہر آیا ایک گنوار گویا دہکیلا جاتا ہی یعنی اوسنی بہی چاہا کہ ہاتہہ ڈالی کہانی مین پس پکڑ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اوسکا بہی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شیطان حلال کرتا ہی کہانا اپنی لیی در پی ہوتا ہی اوسکی کہانی پر بسبب لینی نام خدا کی کہانی پر اور

تحقیق شیطان لایا اس لڑکیکو اور باعث ہوا اسکی آنی پر تاکہ حلال کری طعام اپنی لیئے بسبب کہانی اس لڑکیکی بغیر کہنی بسم اللہ کی اور پکڑ لیا مینی ہاتہہ اسکا پہر لایا شیطان وس اعرابی کو تا حلال کری کہانیکو بسبب وسکی پس پکڑ لیا مینی ہاتہہ وسکا بہی قسم ہی وس ذات پاک کی کہ جان میری وسکی دست قدرت مین ہی تحقیق ہاتہہ شیطان کا میری ہاتہہ مین ساتہہ ہاتہہ اس لڑکیکی زیادہ کیا حذیفہ نی یا مسلم نی ایک روایت مین کہ ذکر کیا آنحضرت نی نام خدا کا اور کہایا کہانا نقل کی یہہ مسلم نی ✤ **ف** ایک روایت مین بجای مع یدہا کی مع یدیہما آیا ہی یعنی ساتہہ ہاتہہ لڑکی اور اعرابی کی اور یہہ ظاہر ہی اور روایت یدہا کی مخصوص ساتہہ لڑکیکی ہی اور یہہ منافات نہین رکہتا کہ ہاتہہ اعرابی کا بہی ہو اسلیئی کہ اصل فرمایا ہی بی کہ ہاتہہ اعرابی کا بہی پکڑا مینی چونکہ لڑکی اول آئی تہی اور اول ہاتہہ وسکا پکڑا تہا خاص اسیکو ذکر کیا ہ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَ غُلَامًا فَاَلْقٰى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَاَكَلَ الْغُلَامُ فَاَكْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كَثْرَةَ الْاَكْلِ شُؤْمٌ وَاَمَرَ بِرَدِّهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ارادہ کیا یہہ کہ خریدین غلام پس ڈال دین آگی وسکی کہجورین پس کہائین غلام نی بہت کہجورین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بہت کہانا سبب علامت بی برکتی کی ہی اور حکم کیا ساتہہ پہیر دینی وسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْمِلْحُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس بن مالک سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین لاون تمہاریکا نمک ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسواسطی کہ کمتر ہی محنت مین اور قریب ہی طرف قناعت کی اسی سبب سی قناعت کی ہی سیر اکثر عارفین نی پس نہین منافی ہی وسکی قول آنحضرت کا سید الادام فی الدنیا والاخرۃ اللحم ہ ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہا جاوی کہانا یعنی روبرو پس نکال ڈالو پاپوشین اپنی اسلیئی کہ نکال ڈالنا پاپوشونکا بہت راحت بخشنی والا ہی واسطی قدمون تمہاریکی **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهٖ وَتَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُوَ اَعْظَمُ الْبَرَكَةِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اسماء بیٹی ابی بکر کیسی یہہ کہ وہ تہین جسوقت کہ لایا جاتا ثرید نزدیک انکی حکم کرتین وسکی ڈہانکدینی کا پس ڈہانکا جاتا یہانتک کہ جاوی جوش اور غلبہ دہوین وسکیکا یعنی شدت گرمی کی موقوف ہو جاتی اور فرماتین کہ تحقیق سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جاتا رہنا گرمی کا کہانی مین سی موجب کثرت برکت کا ہی نقل کی یہہ دونون حدیثین دارمی نی **ف** ذکر ثرید کا اتفاقی ہی بسبب اسکی کہ اکثر کہانا انکا ثرید تہا اور کہانیکا بہی یہی حکم ہی اور جامع صغیر مین یہہ روایت نقل کی ہی ابردوا بالطعام فان الحار لابرکۃ فیہ اور روایت کی بیہقی نی مرسل نہی عن الطعام الحار حتی یبرد ہ ح ع **وَعَنْ** نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ اَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی نبیشہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہاوی پیالہ مین پہر چاٹ لی وسکو کہتا ہی واسطی وسکی پیالہ یعنی زبان حال سی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کہتا ہی زبان حال سی کہ آزاد کری تجکو اللہ آگ دوزخ سی جیسیکہ آزاد کیا تو نی مجکو شیطان سی یعنی کہانی اوسکی سی یا خوش ہونی اوسکی سی نقل کی یہہ رزین نی **ف** اور ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت مین آیا ہی استغفرت لہ القصعۃ اور روایت کیا طبرانی نی عرباض سی من لعق الصحفۃ ولعق اصابعہ اشبعہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ ع

بَابُ الضِّيَافَةِ

باب ہی بیچ بیان فضیلت ضیافت اور اداب وسکیکی اور آداب مہمان اور مہمانی کرنیوالی کی ✤ **ف** ضاف مہمان ہوا اضاف مہمانی کی ضیف مہمان مضیف میزبان اور مختار جمہور کی نزدیک یہہ ہی کہ رعایت حق ضیافت کی مکارم اخلاق اور

بخشش مانگتا ہی وسکی لیئی پیالہ جو کوئی چاٹی رکابی اور چاٹی انگلیان اپنی سیر کری اسکو اللہ دنیا اور آخرۃ مین

مستحبات سے ہے چنانچہ اکثر حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر اور بعضون کے نزدیک مہمانی ایک روزنکی واجب ہے اور بعد اوسکے مستحب اور ضیافت آٹھہ قسم پر ہے چنانچہ بیان اوسکا باب الولیمہ کی ابتدا مین ہے طرح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے پس چاہیے کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھہ اللہ کے اور روز آخرۃ کے پس نہ ایذا دے اپنے ہمسایہ کو اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھہ اللہ کے اور روز آخرۃ کے پس چاہیے کہ کہے بھلی بات یا چپ رہے اور ایک روایت مین یعنی بخاری کی بدلے جار کی یعنی بدلے اس جملہ کے کہ اوسمین ذکر جار کا ہے یہہ آیا ہے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھہ اللہ کے اور دن آخرۃ کے پس چاہیے کہ ملاوے کہر ناتے اپنے کو یعنی احسان کرے ناتے داروں پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایمان رکھتا ہو الخ نہین ہے مراد موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ یہہ مبالغہ ہے بیچ بجالانے ان افعال کے جیسے کہ کہتے ہین بیٹے کو رغبت دلانے کی اطاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو اطاعت کر میری یا یہہ مراد ہے کہ جو ہو کامل الایمان یہہ فعال کرے اور اکرام مہمان کا یہہ ہے کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کرے اوسے اور تین روز تک کہانا کہلاوے پہلی روز بحسب مقدور اپنے کی کچھہ تکلف سے کہلاوے بغیر ضایع کرنے حقوق کی اور باقی مین جو حاضر ہو بلا تکلف تا گران نہو دونو پر اور بعد تین دن کی صدقہ ہے چاہے کہلاوے چاہے نہ کہلاوے اور نہ ایذا دے ہمسایہ کو یعنی ادنی درجہ اوسکا یہہ ہے کہ ایذا نہ پہنچاوے اوسکو والا شیخین کی روایت مین آیا ہے فلیکرم جارہ اور اور روایت شیخین مین آیا ہے فلیحسن الی جارہ یعنی اعانت کرے اوسکی اور بچائے جس مین کہ محتاج ہووے اوسکا اور دفع کرے اوسے برائی کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے حق ہمسایہ کا اگر مدد چاہے تجھسے مدد کر اوسکی اور اگر قرض مانگے تجھسے قرض دے اوسکو اور اگر محتاج ہو کچھہ دے اوسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر اوسکی اور اگر مرے اوسکی جنازہ کی ساتھہ جا اور اگر اوسکو خوشی حاصل ہو مبارکباد دے اوسکو اور اگر مصیبت پہنچے تعزیت کر اوسکی یعنی تسلی دے اور اوسکی مکان کی پاس اونچا مکان نہ بنا کہ اوسکی ہوا رکے مگر باذن اوسکے اور اگر خریدے تو میوہ تو بطریق تحفہ کی بہیج اوسکی لیے اور اگر نہ کرے یہہ تو لے آ اوسکو گہر مین پوشیدہ اور نہ لیکر نکلے اوسکو فرزند تیرا تا کہ نہ رنجیدہ ہو بسبب اسکی فرزند اوسکا اور ست ایذا دے اوسکو ساتھہ دہوین ہانڈی اپنی کی مگر یہہ کہ کچھہ اوسمین سے اوسکو بہی دے کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے حق ہمسایہ کا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے نہین پہچانتا ہے حق ہمسایہ کا وہ شخص کہ رحم کرتا ہے اللہ تعالی اوسپر روایت کی یہہ غزالی نے اربعین مین اور چاہیے کہ کہے بھلی بات الخ یعنی جب ارادہ کرے کلام کرنیکا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب پاوے اوسپر واجب ہو یا مستحب پس چاہیے کہ کلام کرے ساتھہ اوسکی اور اگر نہ ظاہر ہوا اسکو بھلائی اوسکی برابر ہے کہ ظاہر ہو کہ وہ حرام ہے یا مکروہ ہے یا مباح ہے پس باز رہے اوس سے پس کلام مباح کو ترک کرے بخوف اسکی کہ منجر ہو طرف حرام کی اور بلائی رکہی ناتے کو اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ کاٹنے والا ناتے کا گویا کہ نہین ایمان لایا اللہ پر اور دن آخرۃ پر بسبب ڈرنے اوسکی کی شدت عذاب سے کہ ہوتا ہے ناتے کی کاٹنے پر طرح

وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَلَیْلَۃٌ وَالضِّیَافَۃُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ صَدَقَۃٌ وَلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی شریح کعبی سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھہ اللہ کے اور دن آخرۃ کے پس چاہیے کہ تعظیم کرے مہمان اپنے کی زمانہ تکلف و احسان کرنیکا ساتھہ مہمان کی ایک دن و رات ہے اور زمانہ مہمانداری کا تین دن ہے بعد ازان جو کچھہ کہ دیوے پس وہ خیرات ہے اور نہین درست ہے مہمان کو یہہ کہ ٹہیرے نزدیک مہمانی

کرنیوالی کی یعنی بعد تین دن کی بغیر استدعا اوسکی یہانتک کہ تنگی مین ڈالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہایہ جزری مین بیچ مضمون
حدیث کی لکھا ہی کہ تین روز مہمانی کرنا اول روز مین تکلف کری جو ہوسکی اور روز دوسری اور تیسری مین آگی لاوی مہمانکی جو کچھہ کہ حاضر ہو بی تکلف
بعد ازان اسقدر دیوی کہ بسبب اوسکی قطع مسافت ایک رات دن کی کرسکی اور یہہ ہی مراد ساتھہ جائزہ کی اور معنی جائزہ کی ہین بخشش اور تحفہ اور لطف
اور مراد یہان وہ چیز ہی کہ قوت ایک دن کا ہو اور بسبب اوسکی منزل کو پہنچ جاوی اور بعد جائزہ کی جو کچھہ دین صدقہ اور خیر زائد و احسان ہی پس بنابرین
معنی جائزہ متاخر ہوگا ضیافت سی اور زائد ہوگا اوسپر اور احتمال ہی کہ یہہ جائزہ بیان عطا اور لطف کا ہو کہ روز اول مین کرتی ہین اور داخل ہو تین
دن مین کذا قال الشیخ رح اور ابوداود کی عبارت سی بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی کہ جائزہ اکرام مہمانکا ہی اول روز فرمایا میری استاد یگانہ آفاق مولانا
اسحق نی کہ ہم بہی جائزہ کی معنی اسیطرح جانتی ہین اور نہین درست الخ لکھا ہی علما نی کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کی اور مرض کی زیادہ تین سی
ٹہیری تو اپنی پاس سی کہاوی صاحب خانہ کو تنگ نکری ہہ **وعن** عقبة بن عامر قال قلت للنبي صلى الله عليه انك
تبعثنا فننزل بقوم لا يقروننا فما ترى فقال لنا ان نزلتم بقوم فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فان لم يفعلوا
فخذوا منهم حق الضيف الذي ينبغي لهم متفق عليه اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا کہا مین واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی تحقیق آپ بہیجتی ہین ہمکو یعنی جہاد کی لیی یا اور کام کی لیی پس اوترتی ہین ہم ایک قوم پر کہ نہین مہمانی کرتی وہ ہماری پس کیا حکم فرماتی ہو
یعنی آیا مہمانی بزور لین یا نہین پس فرمایا واسطی ہماری کہ اگر اوترو تم کسی قوم پر پس دیوین وہ تمکو وہ چیز کہ لائق ہی واسطی مہمان کی پس قبول کرو پس
اگر نہ کرین یہہ یعنی مہمان کا حق نہ دین پس لو اونسی حق مہمانونکا کہ لائق ہی واسطی مہمانونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی
وجوب ضیافت پر کہ اگر نہ دیوین تو بزور لی لیوی اور یہان حجت ہی ایک جماعت کو علما مین سی کہ ضیافت کو حق واجب جانتی ہین اور جمہور علما اس حدیث
کو تاویل کرتی ہین کئی وجہ سی ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر صورت مخمصہ و اضطرار کی اور بی شک اسصورت مین ضیافت واجب ہوگی اور اگر نہ کرین لینا اوسکا
بجبر جائز ہوگا دوسری یہہ کہ یہہ حکم اول اسلام مین تہا کہ خبر گیری فقرا و محتاجونکی واجب تہی اوسوقت مین جب وسعت ہوئی مسلمانونکو تو یہہ حکم منسوخ ہوا
تیسری یہہ کہ یہہ بیچ صورت و ترائی کی اہل ذمہ پر تہا کہ بیچ عقد ذمہ کی شرط کی گئی تہی کہ اگر مسلمان انکی ہان اوترین ضیافت کرین انکی واجب تہی ضیافت
بحسب عقد ذمہ کی چوتہی یہہ کہ یہہ محمول ہی اسپر کہ اگر بطریق معاوضہ و بدلی کی نہ دیوین اور مہمانونکی پاس وہ چیز ہی نہین اور مہمان مضطر ہین تو بزور خرید
کرلین ہہ **وعن** ابي هريرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم او ليلة فاذا هو بابي بكر وعمر
فقال ما اخرجكما من بيوتكما هذه الساعة قالا الجوع قال وانا والذي بيده لاخرجني الذي اخرجكما من بيوتكما
قوموا فقاموا معه فاتى رجلا من الانصار فاذا هو ليس في بيته فلما راته المراة قالت مرحبا واهلا فقال لها
رسول الله صلى الله عليه وسلم اين فلان قالت ذهب يستعذب لنا من الماء اذ جاء الانصاري فنظر الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم وصاحبيه ثم قال الحمد لله ما احد اليوم اكرم اضيافا مني قال فانطلق فجاءهم بعذق
فيه بسر وتمر ورطب فقال كلوا من هذه واخذ المدية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياك والحلوب فذبح
لهم فاكلوا من الشاة ومن ذلك العذق وشربوا فلما ان شبعوا ورووا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بكر
وعمر والذي نفسي بيده لتسألن عن هذا النعيم يوم القيمة اخرجكم من بيوتكم الجوع ثم لم ترجعوا
حتى اصابكم هذا النعيم رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم ایکدن یا ایک رات یعنی گھر سی پس ناگہان ملے ابوبکر اور عمر سی پس فرمایا کہ کسچیز نے نکالا تمکو تمہاری گھرونسی اسوقت یعنی کونسی چیز باعث ہوئی نکلنی
کی اسوقت باوجودیکہ اسوقت مین عادت نہ تھی نکلنی کی کہا بھوک نے نکالا ہمکو یعنی شدت بھوک سی نکل آئی ہین فرمایا اور مجکو بھی قسم ہی اوس ذات کی کہ
جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی البتہ نکالا اوسچیز نے کہ نکالا تمکو یعنی بھوک نے اوٹھو پس اوٹھی وہ ساتھہ حضرت کی پس آئی حضرت ایک شخص کی ہان انصار
مین سی کہ نام اونکا ابوالہیثم تہا پس ناگہان وہ شخص نہ تہا اپنی گھر مین پس جب دیکہا حضرت کو اوسکی عورت نے کہا مرحبا یعنی خوش وقت آئی اور اہل میں
آئی یعنی اپنی لوگو مین آئی ہو پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہان ہی فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اوسنی کہ گیا ہی تا میٹھا پانی لاوی ہماری لیئی ناگہان
آیا وہ شخص پس دیکہا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونون یاروں اونکی یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض کی پہر کہا اوسنی الحمد للہ نہین کوئی آج کی دن
بزرگتر باعتبار مہمانونکی مجسی یعنی میری مہمان آجکی دن بزرگتر ہین اورونکی مہمانونسی کہا راوی نے پس گیا وہ شخص یعنی لے گیا اونکو اپنی باغ مین اور بچہا دیا بچہونا
اونکی لیئی پہر گیا اپنی کہجور کی درخت پاس اور لایا اونکی پاس خوشہ کہجورونکا اوسمین کہجورین نیم پختہ بہی تہین اور خشک بہی اور تر و تازہ بہی پس کہا اوسنی کہاؤ اسمین
سی اور لیا اوسنی چہری یعنی بکری ذبح کرنیکی لیئی پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو دودہ والی سی یعنی بکری دودہ دیتی ہوئی نہ ذبح کر پس
ذبح کی اوسنی واسطی آنحضرت کی اور یاروں اونکی بکری پس کہائی وہ بکری اور کہایا اوسمین سی اور اوس خوشہ مین سی اور پیا پانی پس جبکہ پیٹ بہر کہا لی
سی اور پانی سی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی ابی بکر و عمر رض کی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی البتہ پوچہی جاؤگی تم اس نعمت
سی دن قیامت کی نکالا تمکو تمہاری گھرونسی بھوک نے پہر نہ پہری تم یہانتک کہ پہونچی تمکو یہہ نعمت نقل کی یہہ مسلم نے **ف** بھوک نے نکالا اسی معلوم ہوا
کہ جائز ہی اظہار الم و محنت کا احباب سی درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کی نہو اور بھوک جب بڑہ گئی اور مانع ہو نشاط عبادۃ اور کمال تلذذ سی
ساتہہ عبادۃ کی اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اوسکی دفع کا کرنا ساتہہ کسی سبب کی اسباب مباحہ سی اور سعی کرنی اوسکی دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتی
ہی اور جانا بہی نزدیک دوستونکی اور طلب کرنا طعام کا اونسی وقت تیقن کی ساتہہ قبول کرنی اونکی بے تکلف اسوقت مین مباح ہوتا ہی بلکہ باعث ازدیاد
محبت کا ہی اور آیا ہی کہ جب صحابہ بھوکی ہوتی تہی حضرت پاس حاضر ہوتی اور دیکہتی جمال با کمال کو رنج بھوک وغیرہ جاتا رہتا اور ساتہہ نورانیت شہود
کی سیر ہوتی آور اوٹہو خطاب کیا ساتہہ صیغہ جمع کی یا تو مجازا یعنی دیا اکثر کو حکم کل کا یا اقل جمع دو ہین اور اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سننا
کلام عورۃ اجنبیہ کا اور کلام کرنا اوسی بنا بر ضرورۃ کی اور اذن دینا اوسکا مہمان کو بیچ داخل ہونی گھر زوج کی درصورتیکہ امن ہو آفت سی اور تیقن ہو اوسکا
کہ خاوند راضی ہوگا اوسکی آنی سی آور کہا الحمد للہ اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی شکر کرنا وقت ظہور نعمت کی اور مستحب ہی اظہار خوشی کا روبرو مہمان کی اور یہہ بہی
اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہانی سی پہلی لانا میوہ کا آگی مہمان کی اور جلدی سی لی آنا اوسچیز کا کہ موجود ہو آور پیٹ بہر الخ کہا نووی نے کہ اسی معلوم ہوا
کہ پیٹ بہر کر کہانا حضرت کی زمانہ مین بہی تہا اور روا ہی اور اسکی کراہت مین جو کچہہ آیا ہی تو وہ محمول ہی سیر کہ عادت اور مداومت نکری اوسپر کہ
موجب سنگدلی اور فراموشی کا ہی حال محتاجون سی آور پوچہی جاؤگی الخ یہہ سوال بعضونکی حق مین بطریق توبیخ و سرزنش کی ہوگا اور بعضون سی
واسطی احسان جتانی اور اظہار نعمت و کرامت کی پہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادا حق شکر اوسکا کیا یا نہین نسال اللہ العافیۃ ح ع

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَابِ الْوَلِيمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی مسعود انصاری کی کہ
اول بین اوسکی یہہ لفظ ہین کان رجل من الانصار باب ولیمہ مین کہ کتاب النکاح مین گذرا

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ**

كَانَ لَهُ اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو مسلمان مہمان ہوا کسی کی ہان
پس صبح کی مہمان نی محروم یعنی رات کو مہمانی اوسکی نہ کی ہوگا حق اوپر ہر مسلمان کی مدد کرنی اوسکی یہانتک کہ لیوی واسطی اوسکی مثل مہمانی اوسکی
یعنی مقدار سیری اور کفایت مہمان کی مال اور زراعت اوسکی سی یعنی جسکی ہان مہمان ہوا ہی نقل کی یہہ دارمی اور ابوداود نی اور بیچ اور روایت
ابوداود کی یون ہی جو شخص کہ مہمان ہوا ایک قوم کی ہان اور نہ مہمانی کی اونہون نی اوسکی پہنچتا ہی مہمانکو یہہ کہ پیچہا کری اور لیوی مال اونکی
سی مقدار مہمانی اپنی کی **ف** ظاہر اسحدیث سی بہی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہی تاویل اور توجیہ اسکی بہی وہی ہی کہ مذکور ہوئی بیچ حدیث
عقبہ بن عامر کی **وَعَنْ** اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ
ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ قَالَ بَلْ اَقْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی الاحوص جشمی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی
یعنی مالک بن نضلہ سی کہ صحابی تہی کہا مینی یارسول اللہ خبر دو تم کہ اگر گذرون مین کسی شخص پر پس مہمانی کری میری اور نہ ادا کری حق ضیافت میری
کا پہر گذری وہ شخص مجہپر بعد اسکی کیا مہمانی کرون مین اوسکی یا بدلہ لون مین واسطی یعنی مین بہی وہی معاملہ کرون جو اوسنی کیا فرمایا بلکہ مہمانی کر اوسکی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف**
یعنی برائی کی بدلہ مین برائی نہ کرنی چاہیی بلکہ نیکی کرنی چاہیی ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا ٭ اگر مردی احسن الی من اساء **وَعَنْ** اَنَسٍ اَوْ غَيْرِهٖ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمُ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلٰثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ اَحْبَبْتُ
اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِيْبًا فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ
الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی یا غیر اونکی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی اذن چاہا واسطی آنی کی اوپر سعد بن عبادہ کی پس کہا سلام ہی تمپر اور رحمت اللہ کی یعنی آؤن مین گہر مین پس کہا سعد نی اور اوپر تمہاری
بہی سلام اور رحمت خدا کی اور نہ سنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی یہہ جواب یہانتک کہ سلام کیا حضرت نی تین بار اور جواب دیا سعد نی اونکو تین
بار اور نہ سنایا اونکو یعنی یہہ جواب سلام کا پکار کر ندیا کہ حضرت سنتی پس پہری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف گہر اپنی کی دوڑے پیچہی پیچہی حضرت کی آئی سعد اور
کہا یارسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہاری نہین سلام کیا آپ نی کسی بار مگر کہ وہ تہا بیچ دونون کانون میری کی یعنی مین سنتا تہا اور
تحقیق جواب دیا مینی تمکو ولیکن نہ سنایا مینی آپ کو دوست کہا مینی یہہ کہ بہت حاصل کرون مین سلام تمہاری اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپکی کی پہر آئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور جو کہ ساتہہ حضرت کی تہی سعد کی گہر مین پس حاضر کی سعد نی آگی حضرت کی انگور خشک پس کہائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی پس جب فارغ ہوئی کہا کہا دین کہانا تمہارا نیک اور استغفار کرین تمہاری لیی فرشتی اور افطار کرین نزدیک تمہاری روزہ دار نقل کی یہہ
شرح السنہ مین **ف** یہہ دعا کی آنحضرت نی اونکی حق مین **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ
الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ
الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی سعید سی
کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مثال مومن کی اور مثال ایمان کی مانند مثل گہوڑی کی ہی بیچ رسی اپنی کی جولانی کرتا ہی پہر پہرتا ہی طرف رسی اپنی
کی اور تحقیق مومن غفلت کرتا ہی پہر پہرتا ہی طرف ایمان کی پس کہلاؤ اپنا کہانا متقیونکو اور دو عطا اپنی سب مسلمانونکو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان

ہین اور ابونعیم نے کتاب حلیہ مین **ف** آخیہ کہتے ہین اوس لکڑیکو کہ دونون سرے اوسکے دیوار مین مضبوط گاڑ دیتے ہین اور اوسمین رسی سی گہوڑے وغیرہ کو باندہ دیتے ہین اور اوسکے پاس گہاس وغیرہ ڈال دیتے ہین پس فرمایا کہ حال مومن کا بہ نسبت ارتباط ایمانکی حال اوس کہوڑیکا ساہے کہ آخیہ سے بندہا ہوا ادہر اودہر جولانی کرتا ہے پہر اپنے آخیہ کے پاس کہڑا ہوتا ہے یعنی ایسے ہی مومن بحکم جبلت طبعی کے کبہی گرفتار گناہ مین ہوجاتا ہے لیکن آخر کو نادم ہوتا ہے اور استغفار کرتا ہے اور تدارک عبادت فوت ہوئی کا کرکر کمال ایمان کا حاصل کرتا ہے اور یہی مراد ہے اس عبارت سے کہ مومن غفلت کرتا ہے الخ اور پہر کہلاؤ الخ یہہ جزا شرط محذوف کی ہے یعنی جب حکم ایمان کا حکم آخیہ کا ہوا تو بس قوی کروان چیزونکو کہ وسائل ہین درمیان تمہارے اور درمیان ایمان کی کہ عمدہ اونکا کہانا کہلانا ہے اور تخصیص اوسکی متقیونکے لیے اسلیے کی کہ وہ کہا کر عبادہ کرینگے اوسکا ثواب تمکو بہی ہوگا اور دعا کرینگے تمہارے حق مین قبول ہوگی پس تخصیص تقیا کی ساتہہ کہانا کہلانے کی اس سبب سے ہے اور مطلق احسان و اعانت سب مومن کی کرنی چاہیے جیسکہ فرمایا دو عطا اپنی الخ رع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوا جَثٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا تہا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کٹہرا اوٹہاتے تہے اوسکو چار شخص یعنی جب کہانا اوسمین ڈالا جاتا تو ایسا بہاری ہوجاتا کہ چار آدمی اوٹہاتے یا بسبب بڑا ہونیکے خالی ہی ایسا بہاری تہا کہا جاتا تہا اوسکو غرا پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑہتے نماز چاشت کی لایا جاتا وہ کٹہرا اور تیار کیا جاتا ثرید اوسمین پس جمع ہو بیٹہتے گرد اوسکے لوگ پس جب بہت ہوجاتے لوگ گہٹنوں پر بیٹہتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہہ کے پس کہا ایک گنوار نے کیا ہے یہہ بیٹہنا یعنی لائق آپکی رتبہ کے نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے گردانا مجکو بندہ تواضع کرنیوالا یعنی اور اسطرح بیٹہنا اقرب ہے طرف تواضع کی اور نہین گردانا مجکو سرکش ضدی پہر فرمایا کہاؤ اوسکی کنارونسے اور چہوڑ دو اوسکی بلندی یعنی بیچ کا کہانا برکت دیجاوے گی اوسمین نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** غرا کی معنی ہین روشن یہہ نام اوسکا اسلیے کہا گیا کہ بسبب بڑے ہونیکے ظاہر و کشادہ تہا اور برکت دیجاویگی یعنی اسطرح کہانا سبب ہے کثرۃ برکت کا کہ ٹہرنی مین بخلاف اسکی کہ جب کہایا جاوے درمیان مین سے تو برکت منقطع ہوجاتی ہے اسفل اوسکی سے الخ رع **وَعَنْ** وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے وحشی بن حرب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہون نے نقل کی وحشی کی دادا سے یہہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا رسول اللہ ہم کہاتے ہین یعنی بہت اور پیٹ نہین بہرتا یعنی اور ہم ارادہ کرتے ہین قناعت کا اور قوۃ کا طاعت پر فرمایا شاید کہ تم جدا جدا کہاتے ہو عرض کیا اونہون نے کہ ہان فرمایا پس جمع ہوا کرو تم اپنے طعام پر اور یاد کیا کرو نام اللہ کا برکت دیجاوے تمہارے لیے اوسمین نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** وحشی کی دادا کا نام بہی وحشی بن حرب تہا وہ قاتل تہا سید الشہدا حمزہ بن عبد المطلب چچا آنحضرت کا کہ روز احد کے اونکو قتل کیا تہا جب وہ کافر تہا پہر اسلام لایا بعد غزوہ طایف کے اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اور تنہا جمع ہونا طعام پر اور ذکر کرنا نام خدا تعالی کا ہر ایک باعث برکت ہے اور اگر دونون جمع ہون برکت زیادہ ہوگی اور باعث زیادتی ذکر کا ہوگا اور یہہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ہے لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا محمول ہے رخصت پر یا واسطے دفع حرج اوس شخص کی فرمایا کہ ہو اکیلا الخ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** أَبِي عَسِيبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِي فَدَعَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ

ثُمَّ مَرَّ بِاَبِیْ بَکْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَیْهِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَیْهِ فَانْطَلَقَ حَتّٰی دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهٗ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتّٰی تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ خِرْقَةٍ کَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهٗ اَوْ کِسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جَوْعَتَهٗ اَوْ حُجْرٍ یَتَدَخَّلُ فِیْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی ابی عسیب سے کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گہر سے پس گذری مجہپر پس بلایا مجکو پس نکلا مین طرف اونکی پہر گذری ابی بکر صدیق پر پس بلایا اونکو پس نکلے وہ طرف حضرت کی پہر گذری عمر پر پس بلایا اونکو پس نکلے وہ طرف اونکی پہر چلے آنحضرت یہانتک کہ آئی ایک باغ مین کہ تہا بعض انصار کا پس کہا باغ والی کو کہلا ہمکو کہجور پس لایا وہ خوشہ کہجور کا اور رکہا اوسکو پس کہایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے صحابہ نے پہر منگوایا پانی ٹہنڈا پس پیا یعنی آنحضرت نے اور صحابہ نے پہر فرمایا کہ البتہ سوال کیے جاؤگے تم اس نعمت سے دن قیامت کی کہا راوی نے پس لیا حضرت عمر نے خوشہ خرما اور مارا اوسکو زمین پر یہانتک کہ بکہرین کہجورین کچی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیے جاوینگے اس سے دن قیامت کی فرمایا ہان یعنی پوچہے جاؤگے ہر نعمت قلیل وکثیر سے مگر تین چیزو سے سوال نہوگا ایک کپڑا کہ ڈہانکے ساتہ اوسکے آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کرے ساتہ اوسکے بہوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہو اوسمین مارے گرمی اور سردی کی نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** بعض انصار کا احتمال ہی کہ ہو وہ ابوالہیثم اور قضیہ ہو متعدد اور یہہ بہی احتمال ہی کہ کوئی اور ہو انصار مین سے اور مارا اوسکو ایسے واقع ہوا حضرت عمر سے بسبب کمال خوف وہیبت الہی کے بیچ سوال ہونیکے امور جزئیہ وکلیہ سے اور لفظ حجر ساتہ پیش ح مہملہ کی ہی بمعنی حجرہ کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہ پیش جیم کی ہی بمعنی سوراخ کی یعنی چہوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ چوہی کی کہ بتکلف داخل ہو اوسمین بسبب گرمی و سردی کی ہ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا یَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا یَرْفَعُ یَدَهٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْیُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُخْجِلُ جَلِیْسَهٗ فَیَقْبِضُ یَدَهٗ وَعَسٰی اَنْ یَکُوْنَ لَهٗ فِی الطَّعَامِ حَاجَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بچہایا جاوے دسترخوان پس نہ اوٹہہ کہڑا ہو کوئی شخص یہانتک کہ اوٹہایا جاوے دسترخوان اور نہ اوٹہاوے ہاتہہ اپنا اگرچہ پیٹ بہر گیا ہو یہانتک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیے کہ اگر عذر کرے یعنی اگر اوٹہہ کہڑا ہو یا ہاتہہ کہانے سے کہینچے پہلے ہاتہہ کہینچنے قوم کی تو چاہیے کہ عذر اپنا ظاہر کرے اسلیے کہ شرمندہ کرتا ہی ہمنشین کو پس اوسکو سمیٹ لیگا وہ ہاتہہ اپنا اور شاید کہ ہووے واسطے اوسکے کہانیکی خواہش نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اسی نکالا ہی علماء نے کہ ہاتہہ کہانے سے نہ کہینچے پہلے ہمراہیونکی اگر وہ لوگ بعد ہاتہہ کہینچنے اوسکے ملاحظہ اور شرم کرین کہانے مین اور اگر کم خور ہو تو تہوڑا تہوڑا کہاوے تا آخر تک موافقت ہمانونکی کرسکے ہ ج

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا اَکَلَ مَعَ قَوْمٍ کَانَ اٰخِرَهُمْ اَکْلًا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی امام محمد باقر سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہاتے ساتہہ لوگونکے ہوتے آخر سبکے ازروی کہانیکی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین یعنی مرسل چنانچہ لفظ مرسل کا اصول معتمدہ اور نسخ صحیحہ مین ہی **ف** امام محمد باقر تابعی ہین سماع ہی اونکو اپنے والد بزرگوار امام زین العابدین اور جابر بن عبد اللہ سے پس یہہ حدیث مرسل ہی اور آخر سبکے الخ یعنی آخر تک کہاتے تہے حضرت اور ہاتہہ پہلے نہ کہینچتے تہے قوم سے یا اول سے کہاتے یا کم کہاتے اور آخر مین کہاتے تا لوگ شرمندہ نہوں اور ہاتہہ کہانیسے نہ کہینچین ح ع

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَیْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَھِیْہِ فَقَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَکِذْبًا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی
اسما بیٹی یزید کیسی کہ کہانا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام پس وہ برو لایا گیا ہماری طعام پس کہا ہمنی نہین رغبت کہتی ہم اسکی یعنی واقع مین
بہوکی تہی لیکن بسبب عادت کی اسطرح کہدیا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ جمع کرو بہوک اور جہوٹ کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی بہوکی ہو اور تکلف
جہوٹ کہتی ہو کہ ہم بہوکی نہین پس دو ضرر حاصل کرتی ہو ایک تو یا کہ رنج بہوک کا ہی اور دوسرا دین کا کہ گناہ جہوٹ کا ہی ع ح **وَعَنْ عُمَرَ**
بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ مَعَ الْجَمَاعَۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ اکہٹی ہو کر اور مت کہاؤ جدا جدا اسلیے کہ برکت ہوتی ہی ساتہہ جماعت کی نقل کی
کی یہہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَیْفِہٖ اِلٰی
بَابِ الدَّارِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْہُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِیْ اِسْنَادِہٖ ضُعْفٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنت سی ہی یہہ کہ نکلی آدمی ساتہہ مہمان اپنی کی دروازہ گہر تک یعنی واسطی اکرام مہمان کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی
اور بیہقی نی شعب الایمان میں ابو ہریرہ سی اور ابن عباس سی اور کہا بیہقی نی کہ اسکی سند مین ضعف ہی **ف** سنت سی ہی یعنی عادہ قدیم اور فطرۃ
سلیمہ سی ہی یہہ بات یا میری سنت اور طریقہ سی ہی اور ضعف ہی لیکن قوۃ حاصل ہی بسبب تعدد اسناد کی معہذا فضائل اعمال مین حدیث ضعیف
بہی مقبول ہی ۱۲ ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُؤْکَلُ فِیْہِ
مِنَ الشَّفْرَۃِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خیر یعنی روزی اور برکت
اور بہلائی زیادہ سرایت کرتی ہی طرف اوس گہر کی کہ کہایا جاوی اوسمین طعام چہری سی طرف کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** کوہان
اونٹ کا پہلی سب اعضا سی کاٹتی اور رکہاتی اور بسبب زیادہ لذیذ ہونی اوسکی پس فرمایا کہ جیسی کوہان پر چہری جلد پہونچتی ہی اوسی زیادہ جلد
خیر پہونچتی ہی اوس گہر مین کہ جسمین کہانا کہلایا جاتا ہی مہمانونکو ۱۲ ح **بَابٌ** یہہ باب ہی متعلق پہلی باب کی **ف** اور بعضی نسخی مین ہی باب
فی اکل المضطر ۱۲ ح وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ **اَلْفَصْلِ الْاَوَّلِ** اور یہہ باب خالی ہی فصل اول سی **ف** اور بعضی
نسخہ مین لفظ والثالث کا بہی واقع ہوا ہی بعد لفظ الاول کی اسلیے کہ اس باب مین فصل ثالث بہی نہین لیکن نسخہ اول صحیح تر ہی وجہ اسکی یہہ ہی کہ
مصنف نے یہ خیال مصابیح کی ہی کہ فصل اول اس باب مین نہین کہتی اور لانا تیسری فصل کا مصنف کی اختیار مین ہی در فعل اوسکا ہی حتیاج اوسکی
بیان کی نہین کہتا اور یہہ بہی ہی کہ مصنف عادت اوسکی بیان کی نہین کہتا جیسیکہ باب تعظیمہ الاوانی کہ آگی آویگا فصل تیسری نہین کہتا اور نہ کہا
کہ یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی ۱۲ ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ الْفُجَیْعِ الْعَامِرِیِّ** اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا یَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَیْتَۃِ قَالَ مَا طَعَامُکُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فَسَّرَہٗ لِیْ عُقْبَۃُ قَدَحٌ
غُدْوَۃً وَقَدَحٌ عَشِیَّۃً قَالَ ذَاکَ وَاَبِی الْجُوْعُ فَاَحَلَّ لَھُمُ الْمَیْتَۃَ عَلٰی ھٰذِہِ الْحَالِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ
روایت ہی فجیع عامری سی کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کیا حلال ہی واسطی ہماری مردار سی فرمایا کیا ہی مقدار طعام تمہارے کی
کہا ہمنی شام کو ایک پیالہ پیتی ہین دودہ کا اور صبح کو پیتی ہین ایک پیالہ کہا ابو نعیم نی کہ راوی اس حدیث کا ہی بیان کیا واسطی میری عقبہ نی کہ شیخ ہی
ابو نعیم کا ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسقدر طعام کہ مذکور ہوا قسم ہی باپ اپنی کی موجب
بہوک کا ہی پس حلال کیا واسطی اونکی مردار اسحالت مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** کیا حال ہی الخ مقصود اوسکا سوال کرنا حالت اضطرار سی

ہی کہ اوسمین مردار اور جو کچھہ کہ حرام ہی کہانا اوسکا حلال ہوجاتا ہی یعنی حد اضطرار کی کیا ہی اور بہوک کسقدر ہو کہ جسمین حرام مباح ہو اگرچہ ظاہر عبارت یہہ
ہی کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہی ہماری لیے مردار سی اور مقصود یہہ نہین ہی اور نہ جواب اسکا ہی بلکہ مقصود وہ ہی کہ جو اول مذکور ہوا اور یہہ لفظ ابوداود
کی ہین اور کتاب طبرانی وغیرہ مین یون آیا ہی ما یحل لنا المیتۃ ساتہہ میش ہی کی یعنی کونسی حالت ہی کہ حلال کرتی ہی ہماری لیے مردار کی کہانیکو اور
یہہ عبارت ظاہر تر ہی بیچ دلالت مقصود کی کذا قال التورپشتی اور کیا ہی مقدار طعام تمہاری یعنی کسقدر طعام پاتی ہو بیان کرو تا حال تمہاری بہوک
کا معلوم ہو کہ سرحد اضطرار کو پہونچتی ہی یا نہین گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل وہی فجیع عامری تہا تا حکم عام ہو اور فجیع جواب مین بہی صیغہ جمع
کا لایا کہ کہا ہم پیچ جواب اس سوال کی اور صبوح ساتہہ زبر کی کہتی ہین صبح کی کہانی پینیکو اور غبوق ساتہہ زبر کی کہتی ہین شام کی کہانی پینیکو اور
یہان تفسیر کی ساتہہ یعنی پیالہ دودہ کی حلیۃ کہا ابونعیم نی الخ پس یہہ تفسیر راوی کی ساتہہ سماع کی ہو یا واقع ہوئی ہو اور روایتونمین حاصل یہہ کہ یہہ تفسیر راوی
کی معتبر ہی اور قسم باپ اپنی کی الخ یہہ قسم کہائی حضرت نی پہلی منع ہونی سی یعنی حکم غیر اللہ کی قسم کہانیکا ابہی نازل ہوا ہو اور یا بلا قصد حضرت کی زبان پر
بحسب عادت کی نکل گئی ہو اور اسحالت مین یعنی مردار کو کیا حلال اسحالت مین کہ ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو پاتی تہی گویا
فرمایا کہ یہہ کیا کفایت کرتا ہوگا جماعت مین تم سنبہے کی رہتی ہوگی یہہ حالت اضطرار کی ہی کہ مردار اوسمین حلال ہوتا ہی اہ ح وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ
اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَكُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِيْبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتٰى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَالَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ
تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا فَشَانُكُمْ بِهَا مَعْنَاهُ اِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا اَوْ غَبُوْقًا وَلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَةً تَاْكُلُوْنَهَا
حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی یہہ کہ ایک
شخص نی کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم ہوتی ہین ایک زمین مین یعنی کبہی ایک ایسی جگہہ مین پہونچتی ہین کہ کچھہ کہانیکی قسم سی نہین پاتی ہین پس پہونچتی ہی ہمکو اوس
زمین مین حالت مخمصہ کی یعنی بہوک کی پس کب حلال ہوتا ہی ہماری لئی مردار فرمایا جسوقت تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ یعنی قسم کہانی پینی کی چیز سی یا نہ پاؤ
اوس زمین مین قسم ترکاری سی یعنی کچھہ تمکو میسر نہو پس حال تمہارا ساتہہ مردار کی ہی یعنی کہاؤ مردار اب روی حاصل معنی حدیث کی بیان کرتا ہی کہ معنی
حدیث کی یہہ ہین جسوقت کہ نہ پاؤ تم کہانی پینی کی چیز نہ روز اور نہ شب مین اور اسی طرح نہ پاؤ ترکاری اور مانند اسکی قسم گہانس اور پتون درخت کی سی کہ کہاؤ
اور ساتہہ اوسکی سد رمق کرو حلال ہی واسطی تمہاری مردار نقل کی یہہ دارمی نی ف جاننا چاہیی کہ ان دونون حدیثونمین ظاہر مین تعارض ہی اسلیی
کہ پہلی حدیث مین باوجود قدرت کی دودہ پینی پر صبح کو اور شام کو اثبات بہوک و مخمصہ کا کیا اور کہانا مردار کا مباح کیا اور دوسری حدیث مین شرط
کیا نہ پانا کہانی پینی کا صبح شام کو بلکہ اسی بہی زیادہ تنگی کی کہ وقت پاتی گہانس و پتونکی بہی بہوک متحقق نہین ہوتی اور مردار مباح نہین ہوتا اور بسبب اختلاف
ان دونون حدیثون کی اختلاف ہوا درمیان علما مذہب کے مذہب امام ابوحنیفہ رح کا یہہ ہی کہ حلال نہین کہانا مردار سی مگر بیچ حالت خوف و ہلاک کی
واسطی سد رمق کی اور اسی قدر کہ سد رمق کری یعنی جان بچ رہی اور ایک قول امام شافعی کا بہی ایسا ہی ہی اور یہہ تنگ ہی اور ساتہہ احتیاط و تقوی
کی نزدیک ہی اور مذہب امام مالک اور احمد کا اور ایک قول امام شافعی رح کا یہہ ہی کہ جب اس مقدار پہونچ جاوی کہ جس سے سیر ہو جاوی اور حاجت نفس کی منقضی ہو حلال
ہی کہانا مردار کا یہانتک کہ روا کری حاجت اپنی نفس کی یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہو جاوی اور اس قول مین دائرہ مساہلہ کا اور رخصت کا وسیع ہی
حاصل یہہ کہ معتبر نزدیک امام ابوحنیفہ رح کی سد رمق ہی اور نزدیک اور اماموں کی حاصل کرنا قوت کا اور دلیل اونکی حدیث اول ہی اور باوجود ایک پیالہ
دودہ کی روز مین اور ایک پیالہ کی رات مین کہ بی شک شبہ سد رمق اور اقامت نفس اوسی حاصل ہو جاتی ہی اگرچہ سیری حاصل نہو کہانا مردار کا حلال
کیا پس معلوم ہو کہ حد اضطرار کی کہ بسبب اوسکی مردار مباح ہو نہ حاصل ہونا سیری کا ہی اور کہانا مردار کا بقدر قوت کی درست ہی اور دلیل امام ابوحنیفہ رح

کی دوسری حدیث ہی جیسکہ تقریر کی بیتی اور یہہ جواب ہی ہین حدیث اول کا اور تطبیق دیتی ہین دونون حدیثونمین اسطرح کہ ایک پیالہ دودہ کا صبح کو پینا اور ایک شام کو کہ حدیث اول مین آیا ہی بسبیل اشتراک کی تہا قوم مین واسطی ہر ایک کی جدا جدا چنانچہ صیغہ جمع کا طعامکم مین دلالت کرتا ہی اسپر اور سوال مجمع عامری کا اپنی ہی نفس کے لیئی تہا بلکہ جانب قوم سی تہا کہ اونکی طرف سی آنکر سوال کیا اور اسیلیئی کہا ما یحل لنا اور اسمین شبہہ نہین کہ ہونا پیالہ کا جماعت کثیرہ مین کفایت نہین کرتا سد رمق کی لیئی اور ہرگز ذرہ بہی بہوک کو نہین دفع کرتا ہاں اگر ہر ایک کی لیئی ایک ایک پیالہ ہو کفایت کری کذا قال التورپشتی رح

بَابُ الْاَشْرِبَۃِ

یہہ باب ہی بیچ بیان پینی کی چیزونکی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَنَفَّسُ فِی الشَّرَابِ ثَلٰثًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِیْ رِوَایَۃٍ وَیَقُوْلُ اِنَّہٗ اَرْوٰی وَاَبْرَءُ وَاَمْرَءُ روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتی درمیان پانی پینی کی تین بار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی ایک روایت مین اور فرماتی حضرت اسطرح پینا یعنی کئی دفعہ کرکر خوب سیراب کرتا ہی اور دفع کرتا ہی پیاس کو اور بہت صحت بخشتا ہی بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہی اور بہت سبک جاتا ہی معدی مین **ف** دم لیتی یعنی تین دم مین پیتی اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی سلیئی بعضی روایتون مین دو دم مین بہی پینا آیا ہی حضرت کا اور تین دم یا دو دم مین جو پیتی تو ہر بار پیاس منہ سی جدا کر لیتی تہی

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پینی سی مشک کی دہانہ سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** علت نہی کی یہہ ہی کہ پانی کپڑون پر گرتا ہی اور دفعۃ پینا معدہ کو مضر ہوتا ہی اور بطور مسنون نہین پیا جاتا ہی

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَاخْتِنَاثُھَا اَنْ یُّقْلَبَ رَاْسُھَا ثُمَّ یُشْرَبَ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منہ موڑنی مشک کی یعنی منہ موڑ کر پینی سی اور روایت کیا راوی نی ایک روایت مین یہہ کہ منہ موڑنا مشک کا یہہ کہ اولٹی سر اوسکا پہر پیوی اوسی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی مشک کی دہانہ سی پیا ہی چنانچہ وہ حدیث دوسری فصل مین آویگی وتی جواز اسکا معلوم ہوتا ہی پس بعضون نی کہا کہ نہی بڑی مشک مین ہی کہ فراخ ہوتا ہی دہانہ اوسکا اور پینا آنحضرت کا محمول ہی چہوٹی مشک پر اور بعضون نی کہا منع دوام اور عادت کرنی سی ہی تا دہانہ مشک مین رخنہ بدبو نہ آنی لگی اور اگر گاہی ہو ممنوع نہین یا اباحت درصورت ضرورت و احتیاج کی ہی اور نہی درصورت عدم احتیاج و ضرورت کی تا مبادا مشک مین کوئی موذی جانور ہو جیسکہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نی پانی مشک کی دہانہ سی پیا اوسکی اندر سی ایک سانپ نکل آیا یا نہی ناسخ اباحت کی ہی واللہ اعلم

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپنی منع فرمایا اسی سی کہ آدمی کہڑی ہو کر پیوی نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِیْءْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیوی کوئی تم مین سی کہڑا ہو کر پس جو کوئی بہول سی کہڑا ہو کر پیوی پس چاہیی کہ قی کر ڈالی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ امر استحباب کے لیئی ہی پس مستحب ہی کہ جو کہڑی ہو کر پیوی ڈالی کی لیئی قی کر ڈالنا اوسکا بموجب اس حدیث صحیح صریح کی اور کہا قاضی نی کہ یہہ نہی قبیل تادیب ارشاد سی ہی طرف اولی کی نہ یہہ کہ نہی تحریمی ہی کہ معارض ہو اوسکی وہ کہ روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کیا خلاف اسکی ایک بار یا دو بار

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَھُوَ قَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لایا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک ڈول زمزم کی پانی کا پس پیا اس حال مین کہ تہی کہڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ صَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ قَعَدَ

فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتّٰى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حضرت علی سے یہہ کہ انہوں نے نماز پڑھی ظہر کی پھر بیٹھے واسطے فیصلہ کرنے جھگڑے لوگوں کی بیچ چبوترہ کوفہ کی یہانتک کہ آیا وقت نماز عصر کا پھر لایا گیا پانی پس پیا یعنی پہلے وضو سے رفع پیاس کی لیے اور دھویا منہ اپنا اور ہاتھ اپنے اور ذکر کیا راوی نے سر اپنا اور پاؤں اپنے پھر کھڑے ہوئے حضرت علی اور پیا پانی بچا ہوا اپنے وضو کا اس حالت میں کہ وہ کھڑے تھے پھر کہا کہ تحقیق بعضے لوگ مکروہ کہتے ہیں پینا کھڑے ہو کر یعنی جانتے ہیں کہ پینا کھڑے ہو کر مکروہ ہے اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مانند اوس چیز کی کہ کیا میں نے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ذکر کیا راوی نے الخ یعنی یحیی کا راوی بھول گیا اوس چیز کو کہ ذکر کیا اوپر کی راوی نے بیچ مقدمہ سر اور پاؤں کی ذکرہ الطیبی حاصل یہہ کہ یحیی کا راوی بھول گیا تفصیل قول اوپر کی راوی کی کہ آیا مسح کہا یا مسح کیا حضرت علی نے سر کو اور دھویا پاؤں اپنے کو چنانچہ ظاہر یہی ہے کہ مسح کیا سر اور پاؤں اپنے کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہے نسائی ایک روایت میں اور مراد ساتھ مسح پاؤں کی دھونا خفیف ہے یا موزے پہنے ہوئے تھے اوپر مسح کیا اور اس حالت میں الخ یہہ تاکید ہے تاکہ وہم نکرین کہ بعد کھڑے ہونے کی بیٹھ کر پیا ہو بلکہ اوسی طرح کھڑے ہوئے پانی وضو کا پیا اور جاننا چاہیے کہ حدیثوں میں نہی آئی ہے کھڑے ہو کر پانی پینے سے اور فعل آنحضرت کا اور صحابہ کا برخلاف اوسکے ثابت ہوا ہے چنانچہ موطا میں جبیر بن مطعم سے آیا ہے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے ابوبکر صدیق کو کہ پیتے تھے پانی کھڑے ہو کر اور امام مالک نے کہا کہ پہنچا مجکو کہ حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتے تھے پانی کھڑے ہوئے پس دفع تعارض انمیں یوں کیا جاوے کہ نہی واسطے تنزیہہ کے ہے یا یوں کہا جاوے کہ نہی اوس صورت میں ہے کہ عادت پکڑیں لوگ کھڑے ہو کر پینے کی اور فعل حضرت کا واسطے بیان جواز کی تھا اور سوائے اسکے پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنی ہے نہی سے بلکہ اونکو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے اسلیے بعضے روایات فقہیہ میں آیا ہے کہ پانی زمزم کا اور پانی وضو کا کھڑے ہو کر پیوینگے اور پانی بیٹھ کر ع

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک شخص پر انصار میں سے یعنی ابوالہیثم مذکور پر اور ساتھ حضرت کے تھے ایک یار اونکے یعنی ابوبکر صدیق پھر سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیا اوس شخص نے اور وہ پانی دے رہا تھا باغ میں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تیرے پاس رات کا باسی پرانی مشک میں یعنی لاتا ہو وین ہم اوسکو اور اگر نہو تیرے پاس ایسا پانی تو ندی یا نہر سے پی لینگے منہ لگا کر پس کہا اوس شخص نے کہ میرے پاس ہے پانی باسی مشک میں پس گیا وہ طرف چھپر کی کہ تھا باغ میں پس ڈالا پیالہ میں پانی پھر دودھ دوہا اوس پانی پر بکری گھر کی پلی ہوئی کا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لایا وہ ایک دوسرا پیالہ پہلا سا پس پیا اوس شخص نے کہ آیا تھا ساتھ حضرت کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کرعنا کی معنی ہیں پی لینگے کرع سے اور کرع کہتے ہیں اوس جگہ کو کہ جہاں جمع ہو پانی مینہ کا یا چھوٹی سی نہر کو کہتے ہیں یعنی پی لینگے نہر سے بغیر ہاتھ اور برتن کے یعنی منہ لگا کر اور بعضوں نے کہا کرع کہتے ہیں پینے پانی کو ساتھ منہ کی بغیر برتن اور ہاتھ کی جیسا کہ پیتے ہیں چارپائے کہ اکارع اپنے یعنی پاؤں پانی میں داخل کرتے ہیں کہا سیوطی نے کہ وارد ہوئی ہے نہی کرع سے بیچ حدیث ابن ماجہ کی پس وہ نہی تنزیہی ہے اور یہہ پینا بیان جواز کی لیے تھا ع

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِي يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اور روایت ہی
ام سلمہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پیتا ہی باسن چاندی کی مین کوئی چیز پینی کی سوا اسکی نہین کہ ہلاویگا یہہ پینا اوسکی پیٹ مین
آگ دوزخ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ تحقیق وہ شخص کہ کہاوی اور پیوی بیچ باسن چاندی اور سونی کی یعنی اوسکا
حال بہی یہی ہوتا ہی **ف** اجماع ہی سب اماموں کا اسپر کہ حرام ہی مرد کو اور عورت کو کہانا اور پینا چاندی اور سونی کی باسن میں اور اسیطرح حرام
ہی ور استعمال مین لانا اونکو مانند وضو کرنیکی اونکی باسن سی اور عطر لگانی کی انمین سی اور حقہ پینی کی انمین وغیر ذالک اور اگر چاندی کی باسن مین کوئی چیز
ہو تو اوسکو نکال کرلی اور باسن وغیرہ مین کہہ لی پہر کہاوی اور پیوی اور اگر تیل یا عطر وغیرہ ہو تو چاہئی کہ نکال کر بائین ہتیلی پر رکہی پہر داہنی ہاتہہ سی
لگاوی اور اگر چاندی کی برتن ہی سی ہتیلی پر ڈالا اور ہتیلی مین سی ملا تو یہہ درست نہین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ پانی پینا باسن مفضض مین جائز ہی جبکہ
منہ لگانی کی جگہہ چاندی نہو اور اسیطرح باسن مضبب سونی اور چاندی کی مین اسلیئی کہ ضباب پیالہ پر استواری کی لیئی ہوتا ہی نہ واسطی زینت کی ح ع

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کہ ایک قسم ہی ریشمی کپڑی کی اور نہ پیو کوئی چیز
پینی کی باسن سونی اور چاندی کی مین اور نہ کہاؤ بیچ رکابیوں اور پیالون سونی اور چاندی کی اسلیئی کہ یہہ چیزین واسطی کافرونکی ہین دنیا مین اور یہہ واسطی
تمہاری ہین آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ پہنو ریشمی الخ مستثنی ہی اسی بقدر چار انگشت کی کپڑی کی کناری مین یعنی چار انگشت کی
چوڑی سنجاف ریشمی انگرکہ وغیرہ مین لگانی جائز ہی اور جس کپڑی کی تانی مین ریشم ہو اور بانی مین سوت تو جائز ہی پہننا اوسکا اور اگر سوت تانی مین ہو اور
ریشم بانی مین تو نہین جائز مگر لڑائی مین اسطرح کا کپڑا جائز ہی اور مباح ہی ریشمی کپڑا بیماری خارش مین اور کثرت جوؤنمین ہا ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ

حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ اَنَسٍ فَاُعْطِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلَى يَسَارِهِ اَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ وَفِي رِوَايَةٍ الْاَيْمَنُونَ الْاَيْمَنُونَ اَلَا فَيَمِّنُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا دودہ دوہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بکری گہر
کی پلی ہوئی کا اور ملایا گیا دودہ اوسکا ساتہہ پانی کوئی کہ تہا انس کی گہر مین پس دیا گیا آنحضرت کو وہ پیالہ دودہ کا پس پیا آنحضرت نی کچہہ دودہ اوسمین
سی اور بائین طرف آنحضرت کی بیٹہی ہوئی تہی ابو بکر صدیق اور داہنی طرف حضرت کی بیٹہا ہوا تہا ایک گنوار پس کہا حضرت عمر نی کہ دیجیی ابو بکر کو
یا رسول اللہ یعنی دودہ بچا ہوا پس دیا آنحضرت نی اوس گنوار کو کہ تہا داہنی طرف حضرت کی پہر فرمایا کہ مقدم ہی دایان پہر دایان اور ایک روایت مین ہی
دہنی طرف کی احق ہین دہنی طرف کی احق ہین خبردار ہو پس دہنی طرف والون کو دیا کرو یعنی جب چاہتی کہ داہنی طرف کی احق ہین تو تم بہی اونہی طرف
والونکی رعایت کیا کرو کہ ابتدا اونہین سی کیا کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** انس کی گہر مین ظاہر یہہ تہا کہ تہی ہماری گہر مین تہا لیکن یہہ
تفنن عبارت ہی اور اوسکو علم عربیت مین وضع مظہر موضع مضمر کہتی ہین اور وہ بکری پلی ہوئی انس کی گہر مین تہی کہ آنحضرت وہان تشریف لی گئی تہی
اور دونون لفظ ایمن ساتہہ پیش نون کی ہین یعنی مقدم ہی دایان پہر دایان یعنی اول اوسکو دیا جاوی کہ داہنی طرف ہو پہر اوسکو کہ اوسکی پہلو مین ہو
اوسیطرف اسی ترتیب سی دیا جاوی تا آخر نوبت اوسکی پہنچی کہ بائین طرف ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر نون کی ہی دونون لفظون مین یعنی

دو مسئلے ہیں ایمن کو پھر داہنے کو اور موطا میں بھی ہے کی روایت دوسری الایمنون فالایمنون اور اسی سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے رعایت کرنی داہنی طرف کی
کسی چیز کے دینے میں جیسے اگرچہ داہنی طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائیں طرف والے کے اسلیے کہ مقدم کیا حضرت نے اعرابی کو ابوبکر پر بسبب ہونے داہنی طرف
ہونے اسکے اور اسمیں دلیل ہے اوپر کمال عدل اور حق شناسی حضرت کی کہ باوجود فضل اور قرب حضرت ابوبکر کی اور شفاعت حضرت عمر کی رعایت اعرابی
کے حق کی ترک نکی اور حضرت عمر نے جو عرض کیا یاد دلانے کی لیے عرض کیا کہ شاید حضرت کو یاد نرہا ہو ہونا ابوبکر کا ٭ ح ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ
يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِنْكَ اَحَدًا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ یعنی دودھ کا یا پانی
کا پس پیا اسمیں سے اور داہنی طرف حضرت کے تہا ایک لڑکا سب سے چھوٹا یعنی ابن عباس اور بوڑہے بیٹھے تہے بائیں طرف حضرت کے پس فرمایا حضرت
نے اے لڑکے تو اذن دیتا ہے یہہ کہ دوں میں اسکو بوڑہوں کو پس کہا اس لڑکے نے کہ نہیں ہوں میں ترجیح دیتا اپنے پر کسیکو ساتھہ بچی ہوئی آپکی یا رسول اللہ
پس دیا آنحضرت نے بچا ہوا اس لڑکے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ اولی اور احق ساتھہ ابتدا کرنے کی داہنا ہے اگرچہ
چھوٹا اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو اذن طلب کرے بائیں طرف والے سے اگر وہ اذن دے تو بائیں طرف والے کو دے اور یہہ کہ حضرت نے یہاں اذن طلب کیا
ابن عباس سے اور اعرابی سے کہ اوپر کی حدیث میں ہے کو ہے اذن طلب نکیا سبب یہہ تہا کہ ابن عباس کے قرابتی تہے وہ بوڑہے قریش میں سے گمان تہا کہ ابن عباس
کو ناگوار نہیں ہے نیکا اونکا دینا اور اونکی تالیف قلوب ہو گی اور محبت واخلاص ابوبکر کا راسخ ہو گا اور اعرابی سے اگر اذن چاہتے تو شاید وہ متوحش ہوتا
اسلیے کہ نیا اسلام لایا ہوا تہا پس تالیف قلوب اسکی نہ اذن چاہنے میں دیکھی اور فقہا اتفاق کہتے ہیں اسپر کہ ایثار طاعات میں جائز نہیں پس فقہا تو یہہ کہتے
ہیں اور مظاہر یہہ ہے کہ اگر ایثار واجبات میں ہو تو حرام ہے اور اگر فضائل ومستحبات میں ہے تو مکروہ ہے مثلا ایک شخص پانی وضو کا رکہتا تہا اوسکو ایثار کیا یعنی کسیکو
دیدیا اور آپ تیمم سے نماز پڑہی یا کپڑا کہ جس سے ستر ڈہانکتا کسی اور کو دیدیا اور آپ نماز ننگی پڑہی وانہیں حرام ہے اور اگر صف اول میں قریب امام کے بیٹہا تہا
اپنی جگہ اوسکو دیدی اور آپ پچہلی صف میں آنکر نماز پڑہی تو یہہ اچہا نہیں مکروہ ہے اور امور دنیویہ میں ایثار محمود ہے اور بعض صوفیہ سے جو طاعات میں ایثار منقول
ہے غالبا وہ بسبب غلبہ حال کے ہو واللہ اعلم ٭ ح **وَحَدِيْثُ** اَبِيْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهٗ فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کرینگے ہم باب معجزات میں انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہے ہم کہاتے بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال
میں کہ ہم چلتے تہے اور پیتے تہے اس حال میں کہ کہڑے ہوتے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** کہا علما
نے کہ کہانا چلتے میں اور پینا کہڑے ہونے اصل جواز رکہتا ہے اور مختار اور اولی یہہ ہے کہ کہانا چلتے میں اور سوا خلاف ادب کے ہے اور اسیطرح پینا کہڑے ہوئے
جیسا کہ گذرا ٭ ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے وہ نقل کی اپنے دادا سے کہا دیکہا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ پیتے تہے کہڑے ہوکر اور بیٹہے ہوئے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** کہڑے ہوکر یعنی ایکبار یا دوبار بیان جواز کے لیے یا بنا بر ضرورت کی اور بیٹہے ہوئے
تمام اوقات میں ٭ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے

ابن عباس سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ دم لیا جاوے برتن میں یعنی پیالہ وغیرہ میں وقت پینے پانی کے یا پہونک ماری جاوے اوسمین نقل کی
یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اسی منع اسلیے فرمایا کہ تا آب دہن پانی میں گر پڑے اور دوسرا کراہت نہ کرے اور کبھی منہ سا تہہ بدبو کی متغیر ہوتا ہے مبادا
پانیکو بدبودار کردے اور اسلیے کہ دم لینا پانی میں چارپایونکا فعل ہے کہا بعضون نے کہ اگر یہہ پہونکنا ٹہنڈا کرنیکی لیے ہے صبر کرے یہانتک کہ ٹہنڈا ہو پہونکی
نہیں اور اگر پانی میں تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکی سے نکالے یا اونگلی سے نکالے اور پہونک سے اسلیے کہ نفرت کرتی ہے طبیعت اسی سے ۱۲ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَ
احْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو تم پانی ایک دم میں مانند پینے اونٹ
کی ولیکن پیو دو دو دم میں اور تین تین دم میں اور بسم اللہ کہو جسوقت کہ تم پانی پینے لگو اور حمد کرو جسوقت کہ تم سر کاو برتن کو اپنے منہ سے یعنی ہر بار میں پانی آخر
مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ادنی درجہ دو دو دم میں پینا ہے کہ مشابہت اونٹ سے نکل جاوے ولیکن اوسمین شبہ نہیں کہ تین دم میں پینا بہتر اور
گوارا تر ہے جیسیکہ اوپر گذرا اور عادت شریف بہی یہی تہی اکثر اوقات اور حمد کرو انتہی احیاء العلوم میں لکہا ہے کہ اول دم میں کہے الحمد للہ اور دوسری دم میں
رب العالمین زیادہ کرے اور تیسری دم میں الرحمن الرحیم اور یہہ دعا بہی منقول ہے الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا ۱۲ ح
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ
قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہونک مارنی سے پانی میں پس کہا ایک
شخص نے کہ تنکی وتکی پڑے ہوئی دیکہتا ہوں میں پانی میں یعنی پس کیا کرون اگر پہونک ماروں تو وہ کیونکر نکلیں فرمایا پہینک دے تو اوسکو یعنی تہوڑا سا
پانی پہینکدے تا وہ سب نکل جاوین اور چونکہ وہ شخص نے پہونکنی کیساتہ پانی میں نہ دم لینی کی بہی سمجہا اور اسی لازم آیا کہ پانی پینے میں دم نہ لے ایک ہی دم
میں پیوے کہا اوسنے پس تحقیق میں نہیں سیراب ہوتا ایک دم پینے سے فرمایا پس جدا کر پیالہ منہ اپنے سے پہر دم لے یعنی باہر برتن کے پہر پی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی
نے **وَعَنْهُ** قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ يُّنْفَخَ فِي الشَّرَابِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے سے سوراخ پیالہ کے سے اور منع فرمایا پہونک مارنی سے پانی میں نقل کی یہہ ابوداود
نے **ف** سوراخ سے مراد جگہ ٹوٹی ہوئی باسن کی ہے اور منع اسی اسلیے فرمایا کہ ہونٹوں سے گرفت اوسکی اچہی طرح نہیں ہوتی اور پانی بدن اور کپڑوں پر
گرتا ہے اور باسن کی دہونی میں وہ جگہہ اچہی طرح صاف نہیں ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہے اور یہہ جو ذکر کیا گیا اسی معلوم ہوا کہ مراد سوراخ سے ٹوٹنی باسن
کی نہیں ہے بلکہ جگہ ٹوٹی ہوئی اوسکی مراد ہے ۱۲ ح **وَعَنْ** كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ
قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ
اور روایت ہے کبشہ سے کہ نام ہے ایک صحابیہ کا کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی منہ مشک لٹکی ہوئی کی سے کہڑے ہوئے پس کہڑی ہوئی
میں طرف منہ مشک کی اسپر کاٹ لیا میں نے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **ف** یعنی جسقدر دہانہ
مشک کا دہن مبارک لگا تہا اوتنا چمڑا کاٹ لیا واسطے تبرک کی یا واسطے ادب کی کہ منہ کسیکا اوسکو نہ لگے جیسیکہ حدیث ام سلیم کی میں بیچ مثل اسصورت کے
صریح آیا ہے کہ کہا کاٹا میں نے دہانہ مشک کا تا کہ کوئی اور بعد پینے آنحضرت کی اس جگہہ سے نہ پیوے ۱۲ ح **وَعَنِ** الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہی زہری کی کہ نقل کی عروہ سی اونہوں نی نقل کی حضرت عائشہ سی کہا تہی محبوب تر پینی کی چیزون
مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹہی چیز ٹہنڈی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ صحیح وہ روایت ہی کہ روایت کی گئی زہری سی کہ نقل کی حضرت سی
بطریق ارسال کی ف میٹہی چیز پینی کی عام ہی خواہ پانی میٹہا ہو خواہ دودہ میٹہا خواہ شہد وغیرہ کا شربت اسی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق احادیث مین
اور حدیث ابن عباس مین کان احب الشراب الیہ اللبن اور احادیث مین کان احب الشراب الیہ العسل اور صحیح وہ روایت ہی الخ یعنی احادیث کو زہری نی دو
طریق سی روایت کیا ہی ایک تو مسند کہ عن الزہری عن عروۃ عن عائشہ اور دوسری مرسل کہ اوسمین ذکر حضرت عائشہ کا نہین اور ظاہر عبارت سی یہہ
معلوم ہوتا ہی کہ ذکر عروہ کا بہی نہین اور زہری ہی تابعی ہی لیکن تابعی صغیر اور رجال اوس اسناد کی کہ بطریق ارسال کی ہی قوی تر اور ضابطہ تر ہین بخلاف
اسناد متصل کی کہ بعضی رجال اوسکی ضعیف ہین ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ
طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَإِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ
يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا طعام پس چاہیی کہ کہی الہی برکت دی واسطی ہماری بیچ اس طعام کی اور کہلا ہمکو بہتر اسی اور جسوقت کہ پلایا جاوی ایک
تمہارا دودہ پس چاہیی کہ کہی الہی برکت دی واسطی ہماری اس مین اور زیادہ پہنچا ہمکو اسی یعنی اور نہ کہی پہنچا بہتر اسی اسلیی کہ دودہ سی بہتر کوئی چیز نہین اور
وجہ کہ نہین ہی کوئی چیز کہ کفایت کری بدل کہانی اور پینی کی سوای دودہ کی کہ سیر بہی کر دیتا ہی اور سیراب بہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْيَا قِيلَ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ
الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا تہا واسطی اونکی میٹہا پانی سقیا سی کہا بعضون نی کہ سقیا ایک
چشمہ ہی کہ درمیان اوسکی اور درمیان مدینہ کی فرق دو منزل کا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ
فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پیوی بیچ باسن سونی کی
یا چاندی کی یا اوس باسن مین کہ اوسمین ہو کچہہ سونی چاندی سی پس سوای اسکی نہین کہ ہلاویگا یہہ پینا اوسکی پیٹ مین آگ دوزخ کی نقل کی یہہ دارقطنی
نی ف اسمین ہو کچہہ الخ یعنی سیخین وغیرہ لگی ہون سونی یا چاندی کی اور طیبی نی نووی سی نقل کیا ہی کہ اگر سیخین چہوٹی ہون بقدر حاجت حرام
و مکروہ نہین اور اگر بہت اور جوڑی ہون حرام ہین اور مذہب امام ابوحنیفہ مین جس باسن مین سیخین وغیرہ چاندی سونی کی لگی ہون اوسمین پانی پینا جائز ہی
بشرطیکہ منہ کی جگہ چاندی سونا نہو چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہی کی دلیل اور حدیثین ہوونگی ۱۲ ع **بَابُ النَّقِيعِ وَالْأَنْبِذَةِ**
باب ہی بیچ بیان نقیع اور نبیذ ونکی ف حضرت کی پینی کی چیزون مین سی ایک نقیع ہی اور ایک نبیذ نقیع یہہ ہی کہ انگور یا کہجورین پانی
مین الدی بغیر پکانی کی تا اوسکی شیرینی پانی مین آجاوی یعنی شربت بن جاوی وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور نافع بدن کا نقیع خرما بیچ ہضم طعام کی نافع
ہوتا ہی اور نقیع انگور بیچ دفع فضول حرارت کی اور نبیذ بہی اسیطرح بنتا ہی لیکن اوسکو رہنی دیتی ہین تا تیزی اور کچہہ تغیر ظاہر ہو نہ تغیر فاحش کہ حد نشہ کو
پہونچی اسلیی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو بعد تین روز کی تناول نفرماتی تہی جیسکہ آگی آویگا اور یہہ بہی نافع ہی بدنکو بیچ زیادتی قوۃ اور حفظ صحت کی
اور اگر حد نشہ کو پہونچی حرام ہی اور نبیذ سوای انگور اور کہجور کی اور چیزونکی بہی بنتی ہی جیسکہ نہایہ مین کہا ہی کہ نبیذ بنتی ہی کہجور سی بہی اور انگور سی اور شہد سی ہی
اور گیہون سی بہی اور جو سی بہی وغیر ذلک چنانچہ اسلیی مصنف نبذہ ساتہ صیغہ جمع کی لایا تا دلالت کری اوپر تعدد انواع اوسکی ح **اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ**

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی انس سی کہ کہا البتہ تحقیق پلایا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ اس پیالہ اپنی کی پینی کی چیزین ساری شہد اور نبیذ اور پانی اور دودہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پیالہ آنحضرت کا انس کے پاس تہا آیا ہی کہ اوس پیالہ کو نضر بن انس نی میراث انس سی آٹہہ لاکہہ درم کو خرید اور بخاری نی وہ پیالہ بصرہ مین دیکہا اور اوسمین پانی پیا اور ہی طالع اونکی ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ وَلَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَنَنْبِذُهٗ عِشَاءً فَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی ہم نبیذ بناتی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشک مین کہ بند کیجاتی تہی اوپر کی جانب اوسکی اور واسطی اوسکی تہا دہانہ نیچی بہی کہجور وغیرہ ڈالتی تہی ہم مشک مین صبح کو پس پیتی حضرت اوسکو رات کو اور ڈالتی ہم رات کو پس پیتی حضرت اوسکو صبح کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عزلا کہتی ہین توشہ دان کی دہانہ کو اور یہان مراد یہہ ہی کہ اوس مشک مین دہانہ نیچی کی جانب مین بہی تہا جیسی پکہال مین ہوتا ہی یعنی سر مشک بند ہوتی تہی اور نیچی کی دہانہ مین سی نکال کر پیتی تہی اور اسطرح نبیذ بنانی غالبا ہوای گرم مین ہوتی ہوگی کہ احتمال تغیر کا اوسمین جلد ہوتا ہی اور کبہی زیادہ ایک شب و روز سی حتی کہ تین رات دن تک بہگو رکہنا آیا ہی وہ جاڑی کی ہوا مین ہوگا ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهٗ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ ڈالی جاتی تہی واسطی اونکی اول شب پس پیتی تہی اوسکو جسوقت کہ صبح کرتی اور دن اور اوس رات کو آتی اور اگلی دن اور دوسری رات اور اوسی اگلی دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچہہ پلاتی اوسکو خادم کو یا حکم فرماتی پہینکنی کا پس پہینکی جاتی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت جو نہ پیتی اور خادم کو پلا دیتی سبب یہہ تہا کہ تل جہٹ ہ جاتی تہی نہ یہہ کہ حد نشہ کو پہونچتی تہی اور اوسکی پہینکنی کا حکم کرتی اگر پہونچتی حد نشہ کو پس او تنویع کی لیی ہی شک کی لیی اور کہا مظہر نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہی مالک کو یہہ کہ کہاوی آپ اوپر کا کہانا اور اپنی مملوک کو کہلاوی نیچی کا کہانا ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نبیذ ڈالی جاتی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مشک مین پس جسوقت نہ پاتی مشک بنائی جاتی نبیذ حضرت کی لیی پتہر کی باسن مین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَمَرَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا نبیذ ڈالنی سی بیچ باسن کدو کی اور لاکہی باسن کی اور روغن رال کی اور لکڑی کی باسن کی اور حکم فرمایا یہہ کہ نبیذ ڈالی جاوی بیچ مشک چمڑی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ان ظروف مین نبیذ بنانی سی ابتدای اسلام مین منع فرمایا تہا بخوف اسکی کہ نشہ جلدی لی آوی اور نہ معلوم ہو حال اوسکا پس جب گذرا زمانہ دراز اور معلوم اور مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانی ہر باسن مین جیسکہ حدیث آئندہ مین آتا ہی اور زیادہ تحقیق اسکی کتاب الایمان مین گذر چکی ہی ۱۲ ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ فَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهٗ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ منع کیا تہا مینی تمکو نبیذ ڈالنی سی ظروف مذکورہ مین یعنی اور گمان کیا تہا تمنی کہ حل و حرمت دائر ظروف پر ہی اور یون نہین ہی اسلیی کہ کوئی ظرف حلال نہین کرتا ہی اوس چیز کو کہ حرام ہی اور حرام نہین کرتا اوس چیز کو کہ حلال ہی اور حکم یہہ ہی کہ جو چیز نشہ لاوی حرام ہی یعنی جس ظرف مین پیو اور جو چیز نشہ نکری حلال ہی جس ظرف مین کہ ہو اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع

کیا تہا مینی تمکو مینی کی چیزون سی یعنی ظروف مذکورہ مین مگر بیچ ظروف چمڑی کی یعنی اور اب نسخ کیا مینی اس حکم کو اور مباح کیا مینی پینا سب ظروف مین پس پیو ہر ظرف مین لیکن نہ پیو چیز نشہ لانیوالی کو نقل کی یہہ مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیَ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی مالک اشعری سی یہہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی البتہ پیوینگی بعضی لوگ میری امت مین سی شراب کو نام رکہینگی اوس شراب کا ساتہہ غیر نام اوسکی کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی بہانہ اور حیلہ کرینگی بیچ پینی شراب کی ساتہہ نامون نبیذ و شربتون مباحہ کی جیسیکہ ماء العسل اور مانند اوسکی اور گمان کرینگی کہ یہہ حرام نہین ہی اسلیی کہ نہ انگور کی ہی اور نہ کہجور کی اور یہہ مفید نہین ہوگا اونکو اوسکی اباحت مین اسلیی کہ حکم یہہ ہی کہ ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہی کسی چیز سی بنی ہو کذا قال الشراح اور ظاہر عبارت یہہ ہی کہ شراب پیوینگی ولیکن اوسکا ایک نام اپنی طرف سی کہہ لینگی اور شراب نہین کہینگی تا لوگ نہ جانین کہ شراب پیتی ہین اور یہہ نام رکہنا کچھہ فائدہ نہین دیگا اونکو معتبر مسمی ہی نہ اسم **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِی الْاَبْیَضِ قَالَ لَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ ٹہلیا سبز کی سی کہا مینی کیا پیوین ہم ٹہلیا سفید مین فرمایا نہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ٹہلیا سبز سی کہ نام اوسکا حنتم ہی اور چونکہ عبد اللہ بن ابی اوفی قید سبز سی اباحت نبیذ ٹہلیا غیر سبز کی سمجہی اونہون نی کہا کہ پیوین ہم ٹہلیا سفید مین حضرت نی فرمایا سفید مین بہی یو یعنی ذکر سبز کا اتفاق ہی اور بسبب اسکی کہ اکثر ٹہلیان کہ اونمین نبیذ بناتی تہی اوس زمانی مین سبز ہوتی تہین ولیکن حکم سبز سفید کا ایک ہی ہی اور یہہ بہی منسوخ ہی جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا

بَابُ تَغْطِیَةِ الْاَوَانِیْ وَغَیْرِهَا

یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہانکنی باسنون اور غیر باسنونکی **ف** یعنی اس باب مین وہ حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین بیچ مقدمہ ڈہانکنی باسنونکی رات کو وقت سونی کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین لفظ وغیرہا کا زیادہ آیا ہی یعنی یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہکنی باسنونکی اور سوای باسنونکی جیسیکہ بند کرنا دروازونکا اور بجہانا چراغونکا اور سوای اوسکی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ اَوْ اَمْسَیْتُمْ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَّاَوْکُوْا قِرَبَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضُوْا عَلَیْهِ شَیْئًا وَّاَطْفِئُوْا مَصَابِیْحَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِیَةَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَةَ وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ وَاکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّخَطْفَةً وَّاَطْفِئُوا الْمَصَابِیْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِیْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَّلَا یَفْتَحُ بَابًا وَّلَا یَکْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَّعْرُضَ عَلٰی اِنَائِهٖ عُوْدًا وَّیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ بَیْتَهُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِیَکُمْ وَصِبْیَانَکُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَةِ لَیْلَةً یَّنْزِلُ فِیْهَا وَبَاءٌ لَّا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَّیْسَ عَلَیْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَّیْسَ عَلَیْهِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو اول شب یا فرمایا شام کرو تم پس بند رکہو تم اپنی لڑکونکو یعنی نکلنی گہر کیسی اور بہرنی کو نچون کی سی اسلیی کہ شیطان یعنی جن پہیلتی ہین اوس وقت پہر جسوقت کہ گذری ایک ساعت رات سی پس واہی کہ چہوڑ دو لڑکونکو اور بند کرو دروازونکو اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنی دروازی کی اسلیی کہ شیطان

نہین کہولتا دروازی بند کیے ہوی کو یعنی ساتہہ ذکر خدا کی اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہی کہ دروازون و دیوار دمین پیٹہہ جاوین لیکن بسبب ذکر خدا کی
مجال پیٹہنی کی نہین رکہتی اور باندہو دہانی اپنی مشکون کی یعنی جسمین پانی ہوتا کہ اونمین کوئی کیڑا پتنگا وغیرہ نہ گر پڑی اور ذکر کرو نام خدا کا یعنی وقت باندہنی دہانی
کی اور ڈہانکو برتن اپنی باسن اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈہانکنی کی اگرچہ عرض مین رکہو باسن پر کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت ڈہانکنی کی اسقدر ہو کہ لکڑی وغیرہ چوڑاو
پر باسن کے رکہدو تو خیر یہہ بہی کافی ہی رفع کراہت اور تہوڑی ضرر مین کہ ہوتا ہی بدون ڈہانکی مثل تصرف کرنی شیاطین کے اور مانند اوسکی کی اور بجہاو اپنی چراغونکو
یعنی سوتی وقت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی یعنی یہہ الفاظ مشترک ہین درمیان بخاری و مسلم کی اور جدا جدا ہر ایک کی روایت مین یہہ مضمون ساتہہ الفاظ مختلفہ
کی بہی آیا ہی جیسیکہ کہا اور ایک روایت بخاری کی ہین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈہانکو باسنونکو اور بند کرو منہ مشکونکا اور بند کرو دروازی اور اپنی پاس
بیٹہا رکہو اپنی لڑکونکو شام کی وقت یعنی ادہر اودہر جانی نہ دو اسلیی کہ تحقیق واسطی جنونکی ہی پہیلنا اور اوچک لینا اور بجہاو چراغونکو نزدیک سونی کی اسلیی کہ
تحقیق چوہا اکثر اوقات بعضی وقت کہینچ لیجاتا ہی بتیکو پس جلا دیتا ہی گہر کی لوگونکو اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈہانکو باسن اور بند رکہو مشک کو
اور بند کرو دروازونکو اور گل کرو چراغونکو اسلیی کہ تحقیق شیطان نہین کہولتا مشک کو اور نہین کہولتا دروازی کو اور نہین کہولتا باسن کو یعنی بسبب لینی نام
خدا کی پس اگر نہ پاوی ایک تمہارا یعنی کوئی چیز ڈہانکنی کو مگر اسقدر کہ عرض مین رکہی باسن پر لکڑی اور یاد کری نام اللہ کا اوس باسن پر یعنی وقت رکہنی لکڑی کی پس
چاہیی کہ کری اسلیی کہ تحقیق چوہا بہڑکا دیتا ہی اوپر گہر کی لوگونکی گہر اونکا اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہ چہوڑو اپنی مواشی کو اور نہ اپنی
لڑکونکو جسوقت کہ غائب ہو آفتاب یہانتک کہ جاتی رہی اول تاریکی رات کی یعنی کچہہ رات جاتی رہی اسلیی کہ تحقیق شیطان پراگندہ کیی جاتی ہین جسوقت کہ غروب
ہوتا ہی آفتاب یہانتک کہ جاتا رہی اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈہانکو باسن کو اور بند رکہو مشک کو اسلیی کہ تحقیق سال
بہر مین ایک رات ہی کہ اوترتی ہی اوسمین وبا نہین گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہو اوسپر ڈہکنا یا مشک پر کہ نہو اوسپر سربند مگر کہ اوترتی ہی اوسمین اوس وبا سی

ف بعد روایت متفق علیہ کی جو بخاری کی روایت مین لفظ عند المسا کا آیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ متعلق ہو ساتہہ سب افعال کی پس مراد وقت ممتد ہوگا ابتدا
شام سی وقت عشا تک کہ وقت بند کرنی دروازی اور ڈہانکنی باسن کا ہی اور اگر متعلق ہو ساتہہ اکفتوا کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی سیاق حدیث کا اسپر انسب ہی اور
حاصل معنونکا یہہ ہوگا کہ رات مین یہہ سب کام کرو اور لڑکونکو اول شب مین نکلنی نہ دو کہ وقت پہیلنی جنات کا ہی اور جب ایک ساعت گذری تو چہوڑ دو لڑکونکو اور کرو
یہہ کام ذکر کیی گیی اور اس توجیہ سی موافق ہو جاتی ہی یہہ روایت ساتہہ لفظ متفق علیہ کے اور اوچک لینا لڑکونکو اور یہہ بات ہوتی ہی اگرچہ قلیل الوقوع ہی یا مراد
ہی لیجانا ہوش و عقل کا اور کہیل مین مصروف کرنا لڑکیکی نیلین اور رجوع شیاطین ایک ہین جنات مین جو فاسق و سرکش ہین اونہین شیطان کہتی ہین کذا ذکر البعض
اور کہا قرطبی نی کہ تمام اوامر اسباب کے قبیل ارشاد سی ہین طرف مصلحت کے اور احتمال ہی کہ ہون واسطی استحباب کی اور فحمہ کہتی ہین اوس تاریکی کو کہ درمیان مغرب
اور عشا کی ہوتی ہی اور جو تاریکی کہ درمیان صبح اور عشا کی ہوتی ہی اوسکو عسعسہ کہتی ہین والّیل اذا عسعس اشارت اوسکی طرف ہی اور کہا نووی نی کہ اسمین
بہت انواع خیر اور آداب جامعہ مذکور ہین اور فضل اونمین یہہ ہی کہ نام لینا اللہ تعالی کا ہر حرکت و سکون مین ہی تا کہ حاصل ہو سلامتی آفات دنیویہ اور اخرویہ سی

وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لایا ابو حمید کہ ایک شخص ہی انصار مین سی
نقیع سی کہ نام ہی ایک جگہ کا لایا باسن بہرا ہوا دودہ سی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کہلا ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون نہ ڈہانکا
تونی اسکو اگرچہ ڈہانکنا اتنا ہی ہوتا ہی کہ عرض مین رکہہ لیتا اوسپر ایک لکڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا

نہ چہوڑو تم آگ کو گہروں میں یعنی وس آگ کو کہ خوف ہو جلنی کا وسی جسوقت کہ سوئی لگو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف آگ شامل ہی چراغ اور غیر چراغ
کو لیکن قندیلوں لٹکی ہوئی سی اگر خوف جلنی کا نہو تو نہیں مضائقہ ہی اونکی رکہنی کا اور اس نہی میں داخل نہیں اسطی انتفاء علت کی کذا قال النووی کہتا ہی بندہ
ضعیف کہ اگر آگ بہی گہر میں اسطرح رکہیں کہ خوف جلنی کا اوسی نہو جیسکہ جاری ہیں بقصد شب بیداری کی یا کسی مصلحت کی گہر میں اب کہتی ہیں سیدہی
کہ اسی قیاس پر ممنوع نہو ہ ح **وعن ابی موسی قال احترق بیت بالمدینة علی اهله من اللیل فحدث بشانه النبی صلی الله علیه
وسلم قال ان هذه النار انما هی عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوها عنکم متفق علیه** اور روایت ہی ابی موسی سی کہا
جل گیا ایک گہر مدینہ میں اسطرح کہ گر پڑا گہر والوں پر ایک رات پس نقل کیا گیا حال اوسکا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ تحقیق یہہ آگ سوا اسکی نہیں کہ
وہ دشمن ہی اسطی تمہاری کہ جلا دیتا ہی جان و مال کو پس جسوقت کہ سوئی لگو تم پس بجہا دو اوسکو اور دور کرو ضرر اوسکا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا سمعتم نباح
الکلاب ونهیق الحمیر من اللیل فتعوذوا بالله من الشیطن الرجیم فانهن یرین ما لا ترون واقلوا الخروج اذا هدأت
الارجل فان الله عز وجل یبث من خلقه فی لیلة ما یشاء واجیفوا الابواب واذکروا اسم الله فان الشیطن لا یفتح
بابا اذا اجیف وذکر اسم الله علیه وغطوا الجرار واکفئوا الانیة واوکوا القرب رواه فی شرح السنة** روایت ہی جابر سی کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی
جسوقت کہ سنو تم آواز کتونکی اور آواز گدہونکی رات کو پس پناہ مانگو ساتہہ اللہ کی شیطان راندے ہوئی سی اسلیے کہ تحقیق کتی اور گدہی دیکہتی ہیں وہ چیز کو کہ نہیں دیکہتی ہو تم یعنی
شیطانکو اور لشکر اوسکو دیکہتی ہیں اور کم کرو نکلنا یعنی گہر سی جسوقت کہ تہم جاویں پانوں چلنی پہرنی سی یعنی آمد و رفت لوگونکی جب بڑی رات گئی موقوف ہو تو تم
بہی کم نکلا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ عزت والا اور بزرگی والا پراگندہ کرتا ہی اپنی مخلوقات سی جو چاہتا ہی از قسم جنات اور شیاطین اور جانوران موذی وغیر ذالک رات
کو اور بند کرو دروازونکو اور ذکر کرو نام اللہ کا اوسپر اسلیے کہ شیطان نہیں کہولتا دروازیکو جسوقت کہ بند کیا جاوی اور ذکر کیا جاوی نام اللہ کا اوسپر اور ڈہانکو مٹکونکو
یعنی جنمیں پانی ہو اور اولٹا کر رکہو برتنوں کو یعنی جسوقت کہ خالی ہوں اور باندہو منہ مشکونکی نقل کی یہہ حدیث محی السنہ نی شرح السنہ میں **وعن ابن عباس
قال جاءت فارة تجر الفتیلة فالقتها بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الخمرة التی کان قاعدا علیها فاحرقت
منها مثل موضع الدرهم فقال اذا نمتم فاطفئوا سرجکم فان الشیطن یدل مثل هذه علی هذه فیحرقکم
رواه ابو داود** اور روایت ہی ابن عباس سی کہا آیا ایک چوہا اسحال میں کہ کہینچ لایا ایک بتی پس ڈالدی بتی روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس بوریی
پر کہ بیٹہی تہی حضرت اوسپر پس جلا دیا اوس میں سی بقدر درہم کی پس فرمایا حضرت نی جسوقت کہ سوو تم پس گل کرو چراغونکو اسلیے کہ تحقیق شیطان آمادہ کرتا ہی مثل اس
چوہی موذی کو اس فعل پر پس جلا دیتا ہی شیطان اور باعث ہوتا ہی تمہاری جلنی پر ساتہہ حیلہ کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف اسباب میں تیسری فصل مصنف
نہیں لکہی اور نہ کہا کہ یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی اور جو اوسکی بیان نکرنی کی وجہ ذکر کی گئی ہی ہ ح

کتاب اللباس

کتاب ہی بیچ بیان لباس کی ف لباس مصدر ہی معنی ملبوس کی جیسکہ کتاب بمعنی مکتوب کی اور ماضی و مضارع اسکی باب علم یعلم سی آتی ہیں اور مصدر اسکا لبس بہی
آتا ہی ساتہہ پیش لام کی اور لبس ساتہہ زبر لام کی بمعنی التباس و خلط کی ہی اور وہ باب ضرب یضرب سی آتا ہی ہ ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن انس قال کان احب الثیاب الی النبی صلی الله علیه وسلم ان یلبسها الحبرة متفق علیه**
روایت ہی انس سی کہا تہا حبرہ محبوب ترین کپڑونکی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو پہنتی تہی یعنی بندوبستی اور مصلحتونکی قسم دینی اور جہانی اور سوای
اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حبرہ ساتہہ زبر کے اور بروزن عنبہ کی ایک قسم افضل ہی چادروں یمنی سی کہ اوسپر خطوط سرخ ہوتی ہیں

اور کبھی سبز اور سوت کی بنی جاتی ہی لکھا ہی علمار نی کہ اسی سبب سی حضرت اوسکو دوست رکھتی تھی اور بعضون نی کہا دوست رکھتی تھی اوسکو بسبب ہونی اوسکی
کی سبز کہ سبز کپڑا اہل جنت کی کپڑون مین سی ہی اور وارد ہوا ہی انہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن السنی و ابو نعیم فی الطب اور بعضون
نی کہا کہ دوست رکھتی تھی اوسکو بسبب اسکی کہ خطوط سرخ ہوتی تھی اوسمین اور وہ میل خوردہ ہوتا ہی ع ح **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین متفق علیہ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنا جبہ رومی تنگ آستینونکا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آستینین ایسی تنگ تہین کہ جب وضو کرنی لگی تو آستینین چڑہ نہ سکین آستینونکی نیچی سی
ہاتہہ نکالی دہونی کی لیی اور یہہ بہی آیا ہی کہ یہہ ماجرا سفر کا ہی اور کہا بعضون نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ مستحب مین تنگ آستینین بنانی سفر مین نہ حضر مین اسلیی
کہ آستینین صحابہ رضی اللہ عنہم کی فراخ تہین اور کہا ابن حجر نی کہ قول ائمہ کا اسمین یہہ ہی کہ اقسام بدعات مذمومہ سی ہی فراخ کرنا آستینونکا انتہی اور ممکن ہی
یہہ کہ حمل کیا جاوی قول ائمہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی زائد از حد کی اور صحابہ سی جو منقول ہی وہ محمول ہی فراخی غیر مفرط پر اسلیی کہا ہی منتقی مین کہ وہ کتب ائمہ
ہماری کی سی ہی مستحب ہی فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کی ع **وعن** ابی بردۃ قالت اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا
غلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین متفق علیہ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا نکالی طرف ہماری
حضرت عائشہ رضی نی ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑون مین نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت نے جو دعا کی تہی اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا یہہ اوسکا اثر تہا اور اس حدیث سی معلوم ہوئی بی رغبتی حضرت کی دنیا
اور دنیا کی زرق و برق سی پس لازم ہی امت کو کہ پیروی کرین حضرت کی ہر خصلت کی ع **وعن** عائشۃ قالت کان فراش رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ینام علیہ ادما حشوہ لیف متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہا بچہونا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ سوتی تہی اوسپر چمڑا کا بہرا ہوا اوسکی اندر پوست کہجور کا یعنی روئی کی جگہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور شمایل ترمذی مین آیا ہی
حضرت حفصہ سی کہ تہا بچہونا حضرت کا ٹاٹ کا ع **وعنہا** قالت کان وسادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی یتکی علیہ من ادم
حشوہ لیف متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہا تکیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتی اوسپر چمڑا کا بہرا ہوا اوسکا پوست خرما تہا نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** تکیہ کرتی یعنی تکیہ لگا کر بیٹھتی یا سوتی وقت سر کی نیچی رکھتی اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی بنانا بچہونی کا اور تکیہ کا واسطی سونی اور آرام کی لیکن بطور
اسراف اور انہماک کی تنعم مین نہو اور آنحضرت دوست رکھتی تہی تکیہ کو اور تکیہ کرتی تہی اوسپر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دی تو رد نہ کری اور ان
احادیث سی اور مانند انکی سی معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرت کا یہہ تہا کہ زہد کرتی تہی دنیا مین اور اعراض کرتی تہی متاع اور لذات دنیا سی اور لباس بہی موٹا
اور پہٹا پرانا پہنتی اور آیا ہی کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتی اور تکلف نکرتی اور کبہی بیان جواز کی لیی کپڑا النفیس قیمتی بہی پہنا ہی لیکن فی الفور کسیکو بخشدیا اور
قید رکہنی نفیس کپڑی کی اور عادت پکڑنی اوسکی اور تکلف کرنا اسمین خلاف سنت ہی اگرچہ اصل اباحت رکہتا ہی اور اگر کپڑا موٹا اور حقیر بسبب بخل اور خست
کی یا واسطی اظہار زہد کی یا طمع اور سوال لوگونسی بطریق ریا و سمعہ کی پہنی قبیح ہی بلکہ اکثر اہل خیر و دیانت نی بقصد ستر حال و عفت اور اظہار غنا کی کپڑی
نفیس پہنی کہ اپنی تئین چشم اغیار سی چہپایا ہی اور حاصل یہہ کہ اگر بطور اسراف و تکبر کی نہو تو نہین مضائقہ اوسکا اور میانہ روی ہر جگہہ محمود ہی ع ح **وعنہا**
قالت بینا نحن جلوس فی بیتنا فی حر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا رواہ
البخاری اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا اوس وقت کہ تہی ہم بیٹہی ہوئی اپنی گہر مین بیچ گرمی دوپہر کی کہا کہنی والی نی واسطی ابو بکر صدیق کی یہہ
ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنی والی ڈہانکی ہوئی سر اپنا چادر کی کونی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ڈہانکنا سر کا تہا واسطی گرمی دہوپ کی یا اس واسطی

کرنہ پہچانی حضرت کو کوئی اور یہہ حدیث ایک ٹکڑا ہی حدیث ہجرۃ کا کہ بعد از قضیہ بیعت العقبہ کی آنحضرت منتظر تہی حکم ہجرۃ کی مکہ سی اور حضرت ابوبکر نی التماس رفاقت
کی اس سفر میں حضرت سی کی تہی اور آنحضرت فرماتی ہی کہ اگر حکم ہجرۃ کا ہوگا تو ایسا ہی ہوگا ناگاہ حکم ہجرۃ کا ہوا پس آنحضرت دوپہر کو حضرت ابوبکر کی گہر میں رونق
افزا ہوئی اور خبر دی کہ حکم ہجرۃ کا پہنچا اور حکم ہوا کہ نکلوں میں اور تو رفیق ہوگا پس رات کو کہڑکی کی راہ سی کہ بیچ دیوار گہر ابوبکر رض کی تہی طرف جبل ثور کی کہ بیچ جانب
اسفل مکہ کی ہی نکلی اور غار ثور میں داخل ہوئی الی آخر القصہ ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ فِرَاشٌ لِّلرَّجُلِ
وَفِرَاشٌ لِّامْرَاَتِہٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا انکو ایک بچہونا
واسطی مرد کی اور دوسرا بچہونا واسطی عورت اسکی اور تیسرا واسطی مہمان کی اور چوتہا واسطی شیطان کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی آدمی کی لیی تین بچہونی چاہئیں
اگر میسر ہوں ایک تو اپنی لیی اور دوسرا اپنی بیوی کی لیی کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کی یا کسی اور عذر کی تنہا سووی اور اولا بیوی کی ساتہہ سونا اولی ہی اور موافق
تر ساتہہ سنت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی ساتہہ سویا کرتی تہی اور تیسرا مہمانکی لیی کہ آوی تو رات کو اوسپر سووی یہہ تین بچہونی کافی
ہیں اور زیادہ انسی اسراف ہی جیسیکہ فرمایا کہ چوتہا اگر ہو تو شیطانکی لیی نسبت شیطانکی طرف اس سبب سی کی کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سی ہی اور محل مفاخرت
ہی مذموم ہی اور ہر مذموم منسوب ہی شیطانکی طرف ہی یا اسلیی شیطانکی طرف نسبت کیا چونکہ زائد ہی حاجت سی اور اوسپر شیطان رات گذارتا ہی لیکن اگر کسیکی عادت
کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمان اوسکی ہاں بہت آتی ہوں تو ظاہر یہہ ہی کثرت فرش و اسباب کی مذموم نہو مذموم وہی ہی کہ واسطی مفاخرت و تکبر کی ہو ۱۲
ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ بَطَرًا مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہیں دیکہیگا اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی نظر رحمت سی طرف اوس
شخص کی کہ دراز کری یعنی ٹخنی سی نیچی کری ازار اپنی از راہ تکبر و اترانی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف تکبر کی قید سی معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کے
ازار دراز کری تو حرام نہیں ولیکن مکروہ ہی ساتہہ کراہت تنزیہی کی اور اگر بسبب کسی عذر کی دراز کری مانند سردی یا بیماری کی تو مکروہ بہی نہیں ۱۲ ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ دراز کری کپڑا اپنا یہاں تک کہ گہسٹتا جاوی از راہ تکبر کی نہیں دیکہیگا اللہ تعالی
طرف اوسکی دن قیامت کی یعنی نظر رحمت و عنایت سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کپڑا عام ہی خواہ تہہند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکہا یا قبا یا فرغل
یا دوپٹہ یہہ سب منع میں داخل ہیں ۱۲ ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَجُرُّ اِزَارَہٗ مِنَ
الْخُیَلَاءِ خُسِفَ بِہٖ فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایک شخص
گہسیٹتا تہا ازار اپنی از راہ تکبر کی دہسایا گیا زمین میں پس وہ چلا جاتا ہی زمین میں قیامت تک نقل کی یہہ بخاری نی ف احتمال ہی کہ یہہ شخص کو
اس امت سی ہو کہ حضرت نی خبر دی کہ کسی وقت میں یہہ ہوگا اور تعبیر کیا اسکو ساتہہ ماضی کی بسبب تحقق وقوع اوسکی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ یہہ شخص اگلی
امتوں میں سی ہو کہ اسحال میں گرتا رہو اور یہہ قول صحیح تر ہی اسلیی اسحدیث کو بخاری بیچ ذکر بنی اسرائیل کی لایا ہی اور بعضوں نی کہا کہ مراد اسی قارون
ہی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چیز نیچی ہو ٹخنی سی از قسم ازار کی وہ آگ میں ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف وہ آگ میں
ہی یعنی ٹخنی سی نیچی جتنی نکڑہ قدم پر ازار لٹکتی ہی داخل دوزخ میں ہو جاویگا اور بعضوں نی کہا معنی یہہ ہیں کہ یہہ فعل مذموم ہی اور افعال اہل دوزخ سی
ہی اور ذکر درازی کا اکثر بیچ حق ازار کی آیا ہی اور وعید شدید اوسمیں آئی ہی حتی کہ ایک شخص نیچی پاینچی والا نماز پڑہتا تہا اوسکو حضرت نی ساتہہ اعادۃ

وضو اور نماز کی حکم فرمایا چنانچہ یہہ روایت داخل کتاب مین نہین ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شعبان کی پندرھوین شب مین سب بخشی جاتی ہین مگر عاق اور مدمن خمر اور مسبل ازار نہین بخشی جاتی اور تحقیق یہہ ہی کہ درازی سب کپڑون مین جاری ہی یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت و سنت سی ہو درازی ممنوع ہی اور تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اوسکی کی ہی کہ لباس اکثر لوگونکی عہد نبوت مین چادر و ازار تہی و فصل دوسری مین ابن عمر رض سی آیا ہی کہ انحضرت نی فرمایا الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منها شیئا خیلاء الحدیث (درازی ممنوع ازار مین اور قمیص مین اور عمامہ مین ہی جو شخص کہ درازی کری کسی چیز کو از راہ تکبر کی آخر حدیث تک) اور حدیث اول مین بہی ابن عمر سی کہ پہلی حدیث سی گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور سو نیت یعنی اولویت ازار مین نصف پنڈلی تک ہی اور ازار انحضرت کی ایسی ہی تہی اور رخصت ٹخنونکی اوپر تک ہی اور حکم دامن قبا و پیراہن کا بہی یہی ہی اور سنت آستینونمین بند دست تک ہی اور اسبال عمامہ مین ساتہہ چہوڑنی شملہ کی ہی زیادہ عادۃ سی عرض مین اور طول مین اور نہایت اوسکی نصف پشت تک ہی اور زیادہ اسی بدعت اور داخل درازی ممنوع کی ہی اور یہہ فراخی اور درازی کہ بعضی شہرون عرب مین متعارف ہوئی ہی خلاف سنت ہی اور جو درازی کہ بطریق تکبر کی ہی حرام ہی اور جو کہ بطریق عرف و عادت کی شایع ہو مکروہ ہی اور درازی عورتونکی لیی بہی حرام ہی لیکن جائز ہی بقدر ایک بالشت کی یا دو بالشت کی زیادہ بہ نسبت مردونکی بلکہ مستحب ہی بقصد ستر کی کذا جاء فی حدیث ام سلمۃ رض **تنبیہ** کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اسوقت اس عاجز کی خیال مین آیا کہ تو جو ہر حدیث مین ترجمہ کرتا ہی اس عبارت کا مثلا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد تمام ترجمہ حدیث کی اس عبارت کا ترجمہ لکہا ہی رواہ الترمذی مثلا اسی کتاب بست دراز ہوئی جاتی ہی اور ان عبارتونکا ترجمہ بارہا گذر چکا ہی پس اکتفا کر نفس حدیث کی ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چہوڑدی کہ جو ذرہ بہی شعور رکہتا ہوگا وہ آپ سمجہہ لیگا لیکن ہان جہان عبارت مشکل اور نئی وضع کی ہو اوسکا ترجمہ کر چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نی بہی ایسا ہی کیا ہی اور مولانا اسحق صاحب کہ مترجم اسکی ہین انہون نی بہی اسیطرح لکہوایا تہا اول نسخہ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہاوی آدمی بائین ہاتہہ سی یا چلی ایک پاپوش مین اور یہہ کہ لپیٹی بدن پر کپڑا کہ ہاتہہ بہی اندر آجاوین یا گوٹ مار کر بیٹہی ایک کپڑی مین اسحالت مین کہ کہولی ہوئی ہو ستر اپنا **ف** نہی بائین ہاتہہ سی کہانی کی تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا تحریمی ہی اور ایک جوتی سی چلنی مین بدہیئتی اور خلاف وقار ہی اور اگر جوتا بلند ہوگا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنیکا زمین پر ہوگا اور لپیٹی بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ اسطرح اوڑہی کہ تمام بدن ڈہک جاوی کہ ہاتہہ بہی اندر رہی ہین اور کوئی طرف کپڑیکی اوٹہاوی نہین کہ ہاتہہ اوسی نکال سکی اور نہی اسی آئی ہی کہ اسطرح کا اوڑہنی والا ہو جاتا ہی مانند طوق پہنائی گیی کی اور اسطرح کی اوڑہنی کو عرب مین صما کہتی ہین اسلیی کہ بند کر دیتا ہی منافذ کو جیسیکہ صخرہ صما کہتی ہین پتہر سخت کو کہ اوسمین راہ ریدگی و شگاف بالکل نہو اور ابن ہمام نی شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی اشتمال صما نماز مین اور وہ یہہ ہی کہ لپیٹ لیوی ساتہہ ایک کپڑی کی سر اپنا اور تمام بدن اپنا اور نچہوڑی جگہ ہاتہہ کی نکلنی کی اور امام محمد کی نزدیک شرط ہی یہہ کہ ازار نہ پہنی ہو اور اورونکی نزدیک یہہ شرط نہین اور نووی نی شرح مسلم مین لکہا ہی کہ فقہا اشتمال صما اوسکو کہتی ہین کہ لپیٹ لیوی بدن پر ایک کپڑا کہ اوسکی ساتہہ دوسرا کپڑا نہو پہر ایک جانب اوسکی اوٹہا کر کندہی پر رکہہ لیوی اور یہہ حرام ہی بسبب اسکی کہ کہلجاتا ہی بعض ستر انتہی اور حاصل یہہ کہ اگر متحقق ہو اوسی کہلنا ستر کا تو وہ حرام ہی اور اگر احتمال ہو کہلنی ستر کا تو مکروہ ہی اور گوٹ مار کر بیٹہنا اسکو کہتی ہین کہ دونون چوتڑون پر بیٹہی اور پنڈلیان کہڑی کرلی اور دونون ہاتہہ دونپر لپیٹ لیوی یا کپڑا پیٹہہ اور دونون پنڈلیونپر لپیٹ لی پس اسطرح بیٹہنا اس صورت مین منع ہی کہ فقط چادر ہی اوسکی پاس ہو کہ اگر لپیٹی گا تو ستر کہل جاویگا والا جائز ہی بلکہ مستحب ہی غیر حالت صلوۃ مین کہ انحضرت کعبہ کی سامنی گوٹہ مار کر ساتہہ چادر کی اور ساتہہ ہاتہہ کی بہی بیٹہی تہی اور اگر چادر وسیع ہو ایسی کہ اوسکی لپیٹنی سی ستر نہ کہلی جائز ہی لمعات

وَعَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ

وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر اور انس اور ابن زبیر اور ابی امامہ سی وہنون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص نی پہنا ریشم
یعنی بغیر عذر شروع دنیا مین نہین پہنی گا اوسکو آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ محمول ہی حلال جاننی والی پر یا زجر و تہدید پر یا ایک
مدت پر پہلی داخل ہونی جنت کی اسلیی کہ اہل جنت کا لباس جنت مین حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نی کہ تاویل اسکی اکثرونکی نزدیک یہہ ہی کہ نہین داخل
ہوگا جنت مین ساتہہ سابقین فائزین کی اور مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی احمد نی جویریہ سی من لبس الحریر فی الدنیا البسہ اللہ یوم القیمۃ ثوبا
من نار ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْآخِرَةِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ پہنتا ہی ریشم دنیا مین وہ شخص کہ نہین حصہ واسطی اوسکی
آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہین حصہ واسطی اوسکی اعتقاد آخرۃ سی یا نہین ہی حصہ پہنی حریر کی سی آخرۃ مین جیسیکہ اوپر کی حدیث
مین فرمایا لم یلبسہ فی الآخرۃ پس ہوگا کنایہ داخل ہونی سی جنت مین بموجب قول اللہ تعالی کی ولباسہم فیہا حریر پس اسصورت مین کافر کی حق مین تو ظاہر
ہی اور مومن کی حق مین بطریق تغلیظ کی ہی یا یہہ کہ نہین داخل ہوگا ابتدا ریا نہین داخل ہوگا بغیر اسکی کہ عذاب دیا جاوی گا ساتہہ کپڑی آگ کی
کی ساتہہ ع **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْرَبَ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ
لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اوسنی منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پیوین ہم بیچ باسن چاندی اور
سونی کی اور یہہ کہ کہاوین ہم اوسمین اور منع کیا پہننی حریر اور دیبا کی سی کہ ایک قسم ہی ریشمی کپڑی کی اور یہہ کہ بیٹہین ہم اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
ف بیان استعمال کرنی ظروف وغیرہ چاندی سونیکا اور حریر کا اوپر ہوچکا ہی اور فتاوی قاضیخان مین لکہا ہی کہ جیسی استعمال حریر کا بالغ کو
ہی ایسی ہی حرام ہی پہنا اوسکا لڑکونکو اور گناہ ہوتا ہی پہنانی والی کو اور کہا امام ابوحنیفہ رح نی کہ نہین مضائقہ ہی حریر کی بچہانی کا اور سونی کا اوپر
اور اسیطرح اگر تکیی اور پردی حریر کی ہون تو نہین مضائقہ اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نی کہ یہہ سب مکروہ ہین اور حاصل یہہ کہ نہی احادیث کی محمول اوپر
تحریم پر نزدیک صاحبین کے اور نزدیک امام صاحب کے تنزیہہ پر جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی ساتہہ قول لاباس کے اسلیی کہ پرہیزگار وہ شخص ہی کہ چہوڑ دی
مالاباس بہ کو بخوف اسکی کہ ہو اوسمین باس اور یہی معنی ہین اسحدیث مشہور کی دع ما یریبک الی ما لا یریبک پس ابوحنیفہ کو نہین حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر ہونی اس
تحریم کی اور بخصوص تحریم پہنی حریر کی نہین مشتمل اسکو اسلیی کہ بیٹہنی پر نہین اطلاق کیا جاتا ہی پہنا پس اسلیی حکم کیا ساتہہ تنزیہہ کی ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ
اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ بِهَا
اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا بہیجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خط دار پس بہیجا اوسکو طرف میری پس پہنا مینی اوسکو پس پہچانا مینی غصہ بیچ چہرہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس
فرمایا کہ تحقیق مینی نہین بہیجا تہا اوسکو طرف تیری تاکہ پہنی تو اوسکو سوای اسکی نہین کہ بہیجا تہا مینی اوسکو طرف تیری تاکہ پہاڑ کر اوسکو اوڑہنیان کر کر تقسیم کر دی
درمیان عورتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہنا حضرت علی نی یہہ سمجہکر کہ حضرت نی انہی کی لیی بہیجا ہی اگر نہ جایز ہوتا پہنا اوسکا تو حضرت کاہیکو
بہیجتی اور حضرت اسلیی غصہ ہوی کہ اکثر یا کل اسمین ریشم تہا یا اسلیی خفا ہوئی کہ کیون نسوچی کہ یہہ لباس مقصود کا نہین یعنی اگرچہ ریشم اوسمین اسقدر نہا کہ جایز تہا پہنا
اوسکا لیکن انکی شان سی بعید تہا پہنا اوسکا ع **وَعَنْ** عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ ﴿متفق علیہ﴾ اور روایت ہی عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی منع فرمایا ریشم کی پہننی سی مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کی دراو ٹہائین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون و نگلیان بیچ کی اور شہادۃ کی اور
ملایا اون دونونکو یعنی اسقدر حریر اگر لباس مین ہو مباح ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ خطبہ فرمایا حضرت عمر رضی نی بیچ جابیہ
کی کہ نام ہی ایک شہر کا شام مین پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہننی ریشم کی سی مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کی ف پہلی
روایت سی مباح ہونا حریر کا مقدار دو انگشت کی معلوم ہوا اور دوسری روایت سی معلوم ہوا کہ چار انگشت تک معلوم ہوا کہ چار انگشت تک جائز ہی
اور یہی مذہب ہی جمہور علما کا ﴿ع﴾ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ
بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَلْبَسُهَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسما بیٹی ابوبکر رض کیسی یہہ اونہون نی نکالا جبہ طیلسان کا کسروانی
اوسمین ٹکڑا ریشمی لگا ہوا تہا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کی اور دیکہین مینی دونون کشادگیان اوسکی لگی ہوئی ساتہہ ریشمی کپڑی کی اور کہا اسمار رض نی کہ یہہ ہی
جبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تہا نزدیک عائشہ رض کی پس جبکہ وفات کی گئین حضرت عائشہ لیا مینی اوسکو یعنی مجکو پہنچا وہ میراث مین لیکہ یہہ بہن تہین
حضرت عائشہ کی اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی اوسکو یعنی کبہی کبہی اور ہم دہوتی ہین اوسکو واسطی بیمارونکی طلب کرتی ہین شفا ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی
ف طیالس ساتہہ زیر لام کی جمع طیلسان مفتوح اللام کی ہی کہ وہ معرب تالسان کا ہی بمعنی چادر کی کہ صوف سیاہ کی ہوتی ہی اور یہہ جبہ سیاہ مدور
ہوتا ہی اور کسروانیہ نسبت ہی طرف کسرٰی کی ساتہہ زیر کاف کی اور بعضون نی کہا ساتہہ زبر کاف کی معرب خسرو کہ لقب ہی بادشاہ فارس کا اور دونون
کشادگیان اوسکی کہ ایک آگی ہوتی ہی اور ایک پیچہی جیسیکہ بعضی جبونمین معلوم ہی کہ آگی پیچہی دامن مین چاک کہلی ہوتی ہین پس راوی کہتا ہی کہ دیکہا مینی دونون
چاکونکو کہ اوپر سنجاف حریر کی لگی ہوئی تہی اور غرض اسما کی نکالنی اس جبہ کیسی اور دکہانی اوسکی سی لوگونکو ظاہر کرنا نعمت و برکت کا اور ہونا اوسکا نزدیک
اونکی تہا اور بیان کرنا اسکا کہ جبہ پر اگر اسطرح ریشمی سنجاف لگی ہو تو جائز ہی پہننا اسکا اور حضرت نی پہنا ہی اور اگر کوئی کہی کہ دوسری فصل مین عمران بن حصین
سی حدیث آئی ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ نہین پہنتا مین قمیص ریشمی سنجاف کا پس یہہ حدیث منافی اسکی ہی جواب اس اشکال کا یہہ ہی کہ حدیث عمران کی
محمول ہی اسپر کہ قدر سنجاف ریشمی کی زیادہ چار انگشت سی ہو اور اس حدیث مین کم اس سی یا یہہ کہ حدیث عمران کیمین بیان ورع کا ہی اور حدیث اسما مین
اصل جواز اور بعضون نی کہا کہ تجمل و ترفہ قمیص مین جبہ سی زیادہ ہوتا ہی جیسیکہ معمول ہی اور دہوتی ہم الخ یعنی پلاتی پانی دہویا ہوا اونکو اور طلب کرتی ہین
شفا ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ پانی اوسکی کی یا ساتہہ نفس جبہ کی ساتہہ رکہنی اوسکی سرپر اور آنکہونپر اور ساتہہ برکت حاصل کرنیکی ساتہہ لگانی ہاتہہ کی اور بوسہ
دینی کی واللہ علم ﴿ح ع﴾ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّهُمَا شَكَوَا الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا رخصت
دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی زبیر اور عبد الرحمن بن عوف کی بیچ پہننی ریشم کی واسطی کہجلی کی کہ تہی ان دونونکو یعنی کہجلی کی سبب جو ونکی تہی جیسیکہ آگی
کی روایت مین ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین یون ہی کہ کہا انس نی یہہ کہ ان دونون نی شکایت کی جوون کی پس رخصت
دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بیچ پہننی کرتی ریشمی کی ف موجز مین لکہا ہی کہ ریشم گرم اور مفرح ہی اور پہننا اوسکا دفع کرتا ہی جوونکو ﴿ح﴾ وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ
فَلَا تَلْبَسْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا دیکہی مجپر پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے کسنبہ کے رنگی ہوئی پس فرمایا کہ تحقیق یہہ کفار کی کپڑونسی ہین کہ نہین تمیز کرتی وہ حلال وحرام مین اور نہین فرق کرتی ہین لباس مردان اور عورتون کےمین پس نہ پہن تو انکو اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عبد اللہ نے کہا مینے دہوڈالون مین انکو فرمایا حضرتؐ نے بلکہ جلادے انکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** لکہا ہی شارحین نے کہ مراد آنحضرتؐ کی جلانے سے مبالغہ ہی بیچ نکالنے اوسکیکی ملک سے بیچ کے یا ہبہ کی غرضکہ جس طرح ہوا پنے سے جدا کرنا چاہیے اور حکم دہونیکا اس سبب سے نکیا کہ کپڑا کسنبا اگرچہ مرد ونکو حرام ومکروہ ہی ولیکن عورتونکی لیے مکروہ نہین پس اوسکی دہونی مین ضایع کرنا مال کا ہی پس بایا تو یہی عورتونکو دیدے یا بیچ ڈالے یا اور عورتونکو دیدیوے کہ وہ اسے فائدہ اوٹہاوین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عبد اللہ بن عمرو نے بنظر ظاہر امر کے گئے اور اون کپڑونکو جلادیا جب دوسری دن حضرت پاس حاضر ہوئی حقیقت حال اسے خبردی فرمایا کیون نہ پہنایا تونے اون کپڑونکو اپنی عورتونکو اسلیے کہ روا ہی پہننا اوسکا عورتونکو اور بقرینہ اس روایت کی حمل کیا ہی شارحین نے جلانیکو اوپر خلاف ظاہر کی اور یہہ جو بعضون نے کہا ہی کہ امر جلانیکا مبالغہ ہی بیچ کہودینے اثر اوسکیکی یہہ خلاف روایت ودرایت کی ہی **تنبیہ** بیچ پہننی کسنبی کی علما کو اختلاف ہی بعضے اوسکو مطلق حرام جانتے ہین اور بعضے مباح اور بعضے کہتے ہین کہ اگر بعد بنیکے رنگا ہو حرام ہی اور اگر بعد رنگنی کی بنا ہو مباح ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اگر بو اوسکی زائل ہوئی ہو مباح ہی ورالا حرام اور بعضے کہتے ہین کہ پہننا اوسکا مجالس مین مکروہ ہی اور اگر گہر مین پہنے درست ہی اور مختار مذہب حنفی مین کراہت تحریمی ہی اور نماز اوسمے مکروہ اور بیچ رنگ سرخ کی سوای کسنبی کی بہی اختلاف ہی اور شیخ قاسم حنفی نے کہ بڑے علما متاخرین مصری سے ہین اور استاد قسطلانی کے ہین فتوی دیا ہی کہ حرمت بسبب رنگ کی ہی پس سرخ حرام ومکروہ ہی واللہ اعلم ۱۲ح ++

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِيْ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ذکر کرینگے ہم حدیث حضرت عائشہ رضہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا تہا بہت محبوب کپڑونمین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیراہن نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** اسلیے کہ اسے اعضا خوب ڈہکتی ہین اور سبک ہوتا ہی بدن پر اور پہننے والا اوسکا بہت متواضع ہوتا ہی اور جو چیز محبوب و مرغوب حضرتؐ کی ہو نزدیک ہوگی البتہ اوسمین اسرار اور انوار ہونگی کہ غیر اوسکی مین نہونگی جیسیکہ حکم تمام مستحبات کا ہی ۱۲ح **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کیسے کہا آستین کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچے تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** بعضی روایتون مین سر انگشت تک بہی آستین حضرتؐ کی آئی ہی اور آیا ہی کہ کرتا حضرتؐ کا ٹخنے سے اونچا ہوتا ۱۲ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَاَ بِمَيَامِنِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہنتے قمیص شروع کرتے ساتھ دہنی طرف قمیص کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** میامن جمع میمنہ کی ہی یعنی جانب یمین کی اور لفظ جمع کا لانا اس سبب سے ہی کہ جانب یمین یعنی دہنی قمیص کے شامل آستین کو ہی اور اوسکے نیچے کو اور اوسمین ہی نیچے تک یعنی کلی وغیرہ کو ۱۲ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے حالت پسندیدہ بیچ تہبند باندہنے مومن کے آدہی پنڈلیون تک ہی یعنی اولی تو یہہ ہی اور

نہین گناہ ہو مرد کا بل پرچ پہنی تہبند کے درمیان آدہی پنڈلیون اور درمیان ٹخنون کی اور جو چیز کہ ہونچی اوسکی پس بیچ آگ کی ہی کہا یہہ تین بار اور نہین دیکہیگا اللہ تعالے دن قیامت کی طرف اوس شخص کی کہ دراز کرے تہبند اپنا مارے تکبر کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **وعن** سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی سالم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبداللہ بن عمر سی اونہون نی نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا درازی بیچ تہبند کی اور پیراہن کی اور پگڑی کی ہی جو شخص کہ لٹکا کر کہینچی انمین سی کچہہ ازراہ تکبر کی نہین نظر کریگا اللہ طرف اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی درازی کہ حرام و مکروہ ہی فقط ازار ہی مین نہین جیسیکہ مشہور ہی بلکہ پیرہن و عمامہ مین بہی ہوتی ہی چنانچہ بیان ہر ایک کی درازی کا بیچ شرح حدیث ابی ہریرہ کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی ۱۲ ح **وعن** ابی کبشۃ قال کان کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطحا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہی ابی کبشہ سی کہ کہا اوسنی تہین ٹوپیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی سرسی لگی ہوئین بلند نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث منکر ہی **ف** کہا اکثر شارحین نی کمام ساتہہ پیش کاف کی جمع کمہ کی ہی ساتہہ پیش کاف کی جیسی قباب جمع قبہ کی اور کمہ کہتی ہین ٹوپی مدور کو کذا فی القاموس اور بطح ساتہہ پیش ب کی اور جزم ط کی جمع بطحا کی ہی یعنی زمین مستوی سنگستانی یعنی تہین ٹوپیان ونکی مدور اور مسطو لگی ہوئی سرسی نہ دراز و بلند کی ہوا دیتی ہوئی اطراف ونکو اور بعضون نی کہا کمام جمع کم کی ہی یعنی آستین کی جیسی قفاف ساتہہ زیر قاف کی جمع قف مضموم القاف کی ہی یعنی زمین بلند کی اور بطحا کی معنی اسصورت مین فراخ و کشادہ کی ہونگی یعنی کہ زمین بطحا کشادہ بہی ہوتی ہی یعنی آستین ونکی نہین تہین دوہی یا ہندی بلکہ تہین چوڑی مقدار بالشت کی ۱۲ ح **وعن** ام سلمۃ قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار فالمرأۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا فقالت اذا تنکشف عنہا قال فذراعا لا تزید علیہ رواہ مالک وابوداود والنسائی وابن ماجۃ وفی روایۃ الترمذی والنسائی عن ابن عمر فقالت اذا تنکشف اقدامہن قال فیرخین ذراعا لا یزدن علیہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا اوسنی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ بیان کیا آپنی حکم ازار کا کہ دراز کرنی چاہیی پس کیا کام کری عورت اور کیا ہی حکم اوسکی ازار کا یعنی اگر دراز نکرے تو کہلنا ستر کا لازم آتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لٹکاوی اور دراز کری عورت ازار اپنی ایک بالشت یعنی آدہی پنڈلیون سی اور بعضون نی کہا ٹخنون سی پس کہا ام سلمہ نی اسوقت کہلا رہی گا اوسکی یعنی اگر بالشت بہر ازار زیادہ رکہی گی تو بہی احتمال کہلنی ستر کا ہی بسبب درازی پنڈلی اوسکی مثلا فرمایا اگر کہلا رہی ستر اوسکا اب بہی دراز کری ایک گز یعنی گز شرعی اور معنی یہہ ہین کہ دراز کری بقدر ایک بالشت یا ایک گز کی کہ پہونچی یہہ مقدار زمین تک تاکہ قدم ڈہکی رہین پہر مبالغہ کیا بیچ نہی کی گز زیادتی سی ساتہہ قول اپنی کی نہ زیادہ کری عورۃ ایک گز پر نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ترمذی اور نسائی کی ابن عمر سی یون آیا ہی پس کہا ام سلمہ نے اسوقت کہلی رہین گی قدم اونکی فرمایا پس لٹکادین ہاتہہ بہر نہ زیادہ کرین سپر **وعن** معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رہط من مزینۃ فبایعوہ وانہ لمطلق الازرار فادخلت یدی فی جیب قمیصہ فمسست الخاتم رواہ ابوداود اور روایت ہی معاویہ بن قرہ سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی کہا اوسنی کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ ایک جماعت کی قوم مزینہ سی یعنی واسطی بیعت اسلام کی پس بیعت کی اونہون نی حضرت سی اسحال مین کہ حضرت بیٹہی ہوئی تہی گہنڈیان کہلی ہوئی پس داخل کیا مینی ہاتہہ اپنا بیچ گریبان قمیص حضرت کی پس چہوا مین نی مہر نبوۃ پر نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** گریبان آنحضرت کی پیراہن کا سینہ مبارک پر تہا چنانچہ بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر اور شیخ جلال الدین سیوطی نی کہا کہ بعضی لوگ کہ اونکو علم سنت کا نہین گمان کرتی ہین کہ رکہنا گریبان پیرہن کا سینہ پر بدعت ہی یہہ قول انکا باطل ہی ۱۲ ح **وعن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سمرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پہنو کپڑی سفید اسلئی کہ تحقیق وہ بہت پاک ہین اور بہت پاکیزہ اور خوشتر ہوتی
ہین اور کفن دو سفید اہی مردونکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف بہت پاک ہوتی ہین بسبب اسکی کہ بہت دہوئی جاتی ہین بسبب جلدی
میلی ہونی کی بخلاف کپڑی رنگین کی کہ میل خوردہ ہوتا ہی اور اس سبب سی نہین دہویا جاتا ہی مگر بعد دیر کی اور بہت پاکیزہ ہوتا ہی بسبب ملنی کی اور رنگونمین
اور خوشتر ہی بسبب میلان طبع سلیم کی طرف اوسکی اور رجحان کہ ضرورۃ ہوتی ہی جیسکہ اختیار کیا ہی بعض صوفیہ نی کپڑی نیلہ وغیرہ بسبب قلۃ محنت دہونی اوسکی اور
پس وہ خارج ہی مانحن فیہ سی پہر جاننا چاہیی کہ سفید کپڑا افضل ہی کفن مین اسلئی کہ میت روبرو ہوتا ہی ملائکہ کی جیسکہ پہننا اوسکا افضل ہی واسطی اوسکی کہ حاضر
ہو محافل مین مانند داخل ہونیکی مسجد مین واسطی جمعہ اور جماعت کی اور ملاقات علما کی اور بزرگونکی لیکن عیدمین بعضون نی کہا کہ افضل ہی وہ کپڑا کہ قیمتی زیادہ ہو بنظر
کرنی کی طرف اظہار مزید نعمت کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ آنحضرتؐ اوڑہتی تہی چادر سرخ یعنی سرخ خطونکی عیدین مین اور جمعہ مین ہ ح ۶ وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پگڑی باندہتی شملہ چہوڑتی پگڑی اپنی کا درمیان مونڈہون
اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بیٹی عوف کی سی کہ کہا پگڑی باندہوائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی پس شملہ لٹکا دیا آگی میری اور پیچہی میری نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی دونون طرف شملہ چہوڑا سینہ پر اور پیٹہہ پر جاننا چاہیی کہ باندہنا عمامہ کا
سنت ہی اور بہت حدیثین اوسکی فضیلت مین آئی ہین اور آیا ہی کہ دو رکعتین عمامہ سی بہتر ہین ستر رکعتون بلا عمامہ سی اور جاننا چاہیی کہ چہوڑنا شملہ کا عمامہ
مین افضل ہی لیکن واجب نہین آنحضرتؐ کبہی شملہ چہوڑتی تہی اور کبہی نہ چہوڑتی اور کبہی گردن سی نیچا ہوتا اور کبہی ایک سرا دستار کا دستار مین اڑس لیتی اور چہوڑتی
سرا دوسرا اور شملہ آنحضرت کا اکثر پیٹہہ پیچہی ہوتا تہا اور کبہی داہنی طرف اور کبہی دو شملہ ہوتی درمیان دو مونڈہونکی اور چہوڑنا شملہ کا بائین طرف بدعت ہی کذا قیل
اور ادنی مقدار شملہ کی چار انگشت ہی اور اکثر ہاتہہ بہر اور درازی اوسکی زیادہ اسی بدعت ہی اور داخل اسبال اسراف ممنوع کی اور اگر بطریق تکبر کی ہو حرام ہی و
الا مکروہ وخلاف سنت اور لکہا ہی محدثین نی کہ تخصیص چہوڑنی شملہ کی بوقت نماز کی ہی موافق سنت کی نہین اور صواب یہہ ہی کہ چہوڑنا شملہ کا مستحب ہی اور
سنن زوائد سی مقابلہ سنن ہدی کی اور اوسکی ترک مین گناہ و برائی نہین اگرچہ اسکی فعل مین ثواب و فضیلت ہی اور بعضونی جو سنت موکدہ کہا ہی خلاف تحقیق کی
ہی اور کتب مین کہا مستحب ہی پہننا سیاہ کا اور چہوڑنا شملہ کا درمیان مونڈہونکی وبکذا فی غیرہ من کتب الحنفیۃ ۞ ح وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ
اور روایت ہی رکانہ سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرق درمیان ہماری اور درمیان مشرکین کی پگڑی باندہنی ہی ٹوپیون پر نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور اسناد اسکی نہین درست ف اس حدیث کو ابوداود نی بہی روایت کیا ہی اور سکوت کیا اسپی اور شاید کہ اسناد اسکی درست
ہویا حاصل ہو درستی بسبب دونون کی اور عبارت حدیث کی دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ ہم دستار باندہتی ہین ٹوپی پر اور مشرک دستار باندہتی ہین بغیر ٹوپی کی اور دوسرا
احتمال یہہ کہ ہم دستار باندہتی ہین ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہی فقط پہنتی ہین بغیر عمامہ کی اور لکہا ہی شارحین نی کہ مراد معنی اول ہی اسلئی کہ پہننا مشرکونکی بیشتر معلوم ہی اور
پہننا سی ٹوپی کا غیر واقع ۞ ح وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ
لِلْإِنَاثِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطی عورتوں کی میری امت سی اور حرام کیا گیا اوپر مردوں
امت میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** لفظ مرد شامل ہی لڑکوں کو بہی لیکن بسبکہ وہ مکلف نہین ہین
حرام ہی پہنانا پہنانیوالو نپر اور مراد سونی سی زیور سونیکا ہی نہ الظروف سونی کی اور چاندی کی حرام ہین مردوں اور عورتوں پر اسطرح زیور چاندیکا مخصوص ہے
ساتہہ عورتوں کی مگر جسقدر کہ مستثنی ہی مردوں کی لیے قسم انگوٹہی وغیرہ سی ہاں **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ
أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتی کپڑا نیا نام لیتی اسکا ساتہہ نام اوسکی پگڑی ہی یا کرتا یا چادر پہر کہتی یا الہی تیری ہی
لیی حمد ہی اوپر پہنانی تیری کی مجکو اس قمیص کی مانند الٰہی مانگتا ہون میں تجہسی بہلائی اس کپڑی کی کہ خیریت سی بدن پر رہی اور کوئی آفت اسکو نہ پہونچی اور مانگتا
ہون میں بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ کپڑا اوسکی لیی یعنی اسکو پہن کر طاعت تیری کروں اور پناہ مانگتا ہون میں ساتہہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس
چیز کی سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی یعنی اسکو پہن کر گناہ نہ کروں نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** پہنتی نیا کپڑا ابن حبان و خطیب و بغوی نی روایت
کیا ہی کہ جب آنحضرت ارادہ کرتی نیا کپڑا پہنی کا تو پہنتی اسکو دن جمعہ کی اور پگڑی یا کرتا الخ یعنی نام لیتی اوسکا برابر ہی کہ ہوتا کپڑا پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا
اور مقصود تعمیم ہی نہ تخصیص بطریق تمثیل کی ہی اور نام اسطرح لیتی کہ کہتی رزقنی اللہ او اعطانی او کسانی ہذہ العمامۃ او القمیص او الرداء یا کہتی ہذا قمیص و رداء و عمامۃ
اور اول ظاہر تر ہی ہاں **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا
تَأَخَّرَ اور روایت ہے معاذ بن انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہاوی طعام پہر کہی سب تعریف ہی واسطی اوس اللہ کی کہ کہلایا مجکو یہہ
کہانا اور پہونچایا مجکو یہہ کہانا بغیر حیلہ اور بغیر قوۃ کی کہ میری جانب سی ہو بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی جو کچہہ کہ پہلی کیی ہین گناہ یعنی صغیرہ نقل کی یہہ ترمذی نی
اور زیادہ کیا ابوداود نی جو شخص کہ پہنی کپڑا پس کہی سب تعریف ہی واسطی اوس اللہ کی کہ پہنایا مجکو یہہ کپڑا اور دیا مجکو یہہ بغیر حیلہ اور قوۃ کی میری جانب سی
بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی اگلی پچھلی گناہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوقَ
بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ
اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ اگر چاہتی ہی تو ملنا ساتہہ میری یعنی اتصال ہمیشگی
چاہتی ہی ساتہہ میری دنیا اور آخرت مین اس چاہیی کہ کفایت کری تجکو دنیا سی مانند توشہ سوار کی اور بچتی رہو ہمنشینی دولتمندوں کی سی اور نہ پرانا گن کپڑی کو
اور نہ پہینک دی اوسکو بسبب کہنگی کی یہانتک کہ پیوند کری تو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث
صالح بن حسان کی سی اور کہا محمد بن اسمعیل نی یعنی بخاری نی کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہی یعنی حدیث اوسکی منکر ہی **ف** مانند توشہ سوار کی رغبت
دلائی حضرت نی اوپر قناعت کرنیکی تہوڑی سی چیز دنیا کی پر اور تخصیص سوار کی شاید اسلیی ہو کہ وہ تیز چلتا ہی منزل پر جلد پہنچتا ہی پس اوسکو تہوڑا سا توشہ کافی ہی
بخلاف پیادہ کی کہ سفر مین دیر لگتی ہی اوسکو پس اوسکو توشہ بہت لینا پڑتا ہی اور بچتی رہ الخ اسلیی کہ ہمنشینی اونکی باعث ہوتی ہی محبت شہوات و لہوات کی

اسلیئے فرمایا اللہ تعالی نے ولا تمدن عینیک الخ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے بچو ہمنشینی موتی کی سے کہا گیا کہ وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا اغنیا
اور پیوند کرے تو بہر پہنے اوسکو ایکبار اسمین غبت دلائی اوپر کفایت کرنے کی کپڑی حقیر پر چنانچہ حضرت عمر سے منقول ہے کہ ایام خلافت مین ایک روز خطبہ پڑہتے تہ
باران پیوند کا تہبند باندہی ہوئی ٭ع ح **وعن** ابی امامۃ ایاس بن ثعلبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تسمعون
الا تسمعون ان البذاذۃ من الایمان ان البذاذۃ من الایمان رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نام اوسکا ایاس بن
ثعلبہ ہے کہ کہا اوسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین سنتے تم کیا نہین سنتے تم یعنی سنو کہ تحقیق کہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان
سے ہی تحقیق کہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی تواضع لباس مین اور بچنا زینت دنیا سے خلاق اہل ایمان
سے ہی کہ ایمان لانا آخرۃ پر اوپر نہ ہونا آخرۃ کی پر باعث اسکا ہوا ہی ٭ع ح ٭٭٭ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیمۃ رواہ الترمذی واحمد وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنے کپڑا شہرت کا دنیا مین پہناویگا اوسکو اللہ تعالی کپڑا ذلت کا دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور احمد اور ابو داود
اور ابن ماجہ نے **ف** کپڑا شہرت کا الخ یعنی کپڑا جو کوئی پہنے نفیس بقصد اظہار عزت و تکبر کی کہ بسبب اوسکی اپنے تئین لوگو مین معزز و مشہور کرنا چاہے اوسکو اللہ تعالی
پہناویگا کپڑا ذلیل و براکہ ساتہ اوسکے ذلیل ہووے عزت کریگا اوسکو دن قیامت کی اور اسی یہہ سمجہا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ذلت واسطے تواضع کا اللہ تعالی کی خوشی
کی لئی دنیا مین پہناویگا اوسکو اللہ تعالی کپڑا عزت کا عقبی مین اور بعضون نے کہا کہ مراد شہرت کی کپڑے سے کپڑے حرام ہین کہ مباح نہین یہہ پہنا اور نکالا اور بعضونے کہا
کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد تکبر کی اور خوار رکہنے فقرا کی اور دل شکستہ کرنے اونکی پہنے اور بعضون نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہی کہ بقصد مسخرگی اور ہنسائی کی پہنے یا بقصد اظہار
زہد و پارسائی کی پہنے اور بعضونے کہا تاویل کیا ہے کپڑے کو ساتہ نفس اعمال کی کہ عمل کرے ازراہ ریا کی اور اپنے تئین ساتہ اوسکی مشہور کرے اور اسمین شک نہین کہ
وجہ اول ظاہر ہے اور موافق تر ساتہ سیاق حدیث کی ٭ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فہو منہم
رواہ احمد وابو داود اور روایت ہے اوسی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ مشابہت کرے ساتہ کسی قوم کی پس وہ اونمین سے ہی
نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف** یعنی جو کوئی مشابہ کرے اپنے تئین ساتہ کفار کی مثلا لباس وغیرہ مین یا ساتہ فساق و فجار کی یا ساتہ اہل تصوف و صلحا کی پس
وہ اونمین سے ہے یعنی گناہ و خیر اونکی سے لکہی جاتی ہین یہہ کلمہ جامع ہے بہت سی باتونکو یعنی مشابہت عام ہے خواہ اخلاق مین ہو یا افعال مین ہو یا لباس مین
ہو یا کہانی مین یا پینی مین ہو یا رہنے مین یا بولنی مین یا مکان بنانی مین وغیر ذلک ٭ع **وعن** سوید بن وہب عن رجل من ابناء اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک لبس ثوب جمال وہو یقدر علیہ وفی روایۃ تواضعا
کساہ اللہ حلۃ الکرامۃ ومن تزوج للہ توجہ اللہ تاج الملک رواہ ابو داود وروی الترمذی منہ عن معاذ
بن انس حدیث اللباس اور روایت ہے سوید بن وہب سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تہا اولاد اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ نقل کی اوسنے
اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چہوڑدے کپڑا زیب و زینت کا پہننا اس حال مین کہ قادر ہو اوسپر اور ایک روایت مین لفظ تواضعا کا
زیادہ آیا ہے یعنی چہوڑدے کپڑا زیب و زینت کا پہننا بسبب ہداور تواضع اور کسر نفسی کی پہناویگا اوسکو اللہ تعالی جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اوسکو
دیگا کہ باعث قیمت و بزرگی کا ہوگا یا بزرگی اوسکو عطا فرماویگا دنیا اور آخرت مین بحکم من تواضع للہ رفعہ اللہ کی اور جو کوئی نکاح کرے واسطے خدا کی پہناویگا
اوسکو اللہ تاج بادشاہت کا نقل کی یہہ ابو داود نے اور نقل کی ترمذی نے حلۃ اللہ حدیث سے حدیث لباس کے معاذ بن انس سے **ف** قادر ہو اوسپر یعنی اوس
کپڑے کی پہننے پر اور ترک کیا ہو اللہ کی ڈر سے یا امید ملنے مرتبہ آخرۃ کی یا واسطے حقیر جاننے زینت دنیا کی اور نکاح کرے واسطے خدا کی یعنی نکاح کرے کسی

ایسی صورة کہ وہ نہ اوسکی برابر ہو کشودیت میں اور نہ غنا میں محض اللہ کی رضا کی لیئے واسطے محفوظ رکہنی نفس کی فتنہ سی اور محافظت دین کی اور طلب نسل کی ہو اور تاج بادشاہت کا یعنی بہشت میں تاج وبادشاہت عطا فرماویگا اوسکو یا یہہ کنایہ ہی توقیر اوسکی سی دنیا اور آخرة میں اور حدیث لباس کی کہا من ترک لباس جمال الخ نہ حدیث تزوج کی یعنی من تزوج للہ الخ ہے ع ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی وہ نقل کرتی ہی اپنی باپ سی وہ اپنی دادا سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی یہہ کہ دکہلایا جاوی اثر نعمت اوسکا اوپر بندی اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب دیوی اللہ تعالی بندی کو نعمت تو ظاہر کری اوسکو یعنی کپڑی پہنی لایق حال اپنی کی بغیر مبالغہ اور اسراف کی بقصد اظہار نعمت وشکر گذاری اوسکی اور تا محتاج واسطے طلب کی وہ صدقات کی اوسکی طرف رجوع کریں بقصد تکبر اور اترانی کی اسی معلوم ہوا کہ چہپانا نعمت کا روا نہیں اور گویا موجب کفران نعمت کا ہی اور اسیطرح جو نعمت کہ اللہ تعالی بندی کو دیوی مثل علم وفضل کی چاہیی کہ ظاہر کری اوسکو تا لوگ فائدہ اوٹہاویں اوسسی اگر کوئی کہی اوپر کی حدیث میں رغبت دلائی ترک زینت پر اور اسمیں رغبت دلائی زینت کرنی پر پس دفع تعارض نہیں کیونکر ہو جواب یہہ کہ رغبت دلائی ترک زینت پر تاکہ نہ اعراض کری وقت حاجت کی اور نہ تکلف کری واسطی کپڑوں مکلف کی جیسیکہ دیکہی جاتی ہی عادت لوگوں کی یہانتک کہ علما وصوفیہ میں بہی پس جو شخص کہ پکڑی ترک زینت کو عادت باوجود قدرت کی نئی کپڑی پر اور لطافت پر پس نہیں اچہا سلیقہ کہ یہہ خست دناءة ہی ہے ح ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَاٰى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَاْسَهٗ وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی ہماری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کو پس دیکہا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ تہی بال اوسکی سر کی پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص وہ چیز کو کہ سمیٹی اور درست کری ساتہ اوسکی بال سر اپنی کی اور دیکہا ایک اور شخص کو کہ تہی اوسکی بدن پر کپڑی میلی پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص وہ چیز کو کہ دہوئی ساتہ اوسکی کپڑی اپنی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** یعنی صابون وغیرہ یا پانی اور اسی معلوم ہوا کہ اصلاح بدن اور ستہرائی کپڑوں کی نزدیک آنحضرت کی محبوب تہی اور خلاف اوسکا مکروہ اور یہہ جو آیا ہی کہ البذاذة من الایمان تو مراد بذاذة سی قناعت کرنی ہی کپڑی موٹی جہوٹی پر پس نہیں منافی ہی وہ نظافت کی کہ جسکی حق میں آیا ہی نہا من الدین اور نہیں مستلزم ہی بذاذة مذلت کو نزدیک اہل یقین کی واللہ اعلم ہے ع **وَعَنْ** اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِيْ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی ابی الاحوص سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال میں کہ میری بدن پر تہی کپڑی ناکارہ پس فرمایا مجکو کیا ہی تیری پاس مال کہا میں نی کہان فرمایا کس قسم کا مال ہی کہا میں نی ہر قسم کا مال ہی تحقیق دیا ہی مجکو اللہ تعالی نی اونٹ گائیں بکری گہوڑا غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہی تجکو اللہ نی مال پس چاہیی کہ دیکہا جاوی تجپر اثر نعمت اللہ کا اور اثر بزرگ کرنی اوسکی کا تجکو نقل کی یہہ نسائی نی اور شرح السنہ میں روایت کی ہی ساتہ اون لفظوں کی کہ مصابیح میں مذکور ہیں یعنی عبارت مختلف ہی اور مضمون دونوں کا ایک ہی **ف** یعنی پہن کپڑا اچہا تاکہ جانیں لوگ کہ تو غنی ہی اور اللہ نی دی ہیں تجکو نعمتیں اور شرح السنہ میں لکہا ہی کہ یہہ بات حاصل ہوتی ہی سپید پہننی کپڑی اچہی اور ستہری اور نئی کی بقدر مقدور کی بغیر اسکی کہ مبالغہ کری نفاست میں اور باریک پہننی میں اور اوپر تلی پہنتی میں اور منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ منع فرماتی تہی شہرتین سی باریک کپڑی

سے اور منع ہی اور نرم ہی اور سخت سی اور دراز سی اور کوتاہ سی ولیکن بین بین ہواسکی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نی لکھا ہی کہ کہنگی کپڑی کی محمود ہی وراقعال ایمان سی ہی بشرطیکہ بقصد اختیار فقر وزہد کی دنیا مین اور تواضع اور انکسار کی ہو اور اگر بسبب بخل وخست کی ہو باوجود قدرت کی تو قبیح ومذموم ہی ✦✦

وعن عبد اللہ بن عمرو قال مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا گذرا ایک شخص اس حال مین کہ اوسپر تہی دو کپڑی سرخ پس سلام علیک کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس جواب نہ دیا آپنی اوسکو سلام کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو حرام ہی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو شخص مرتکب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنی کی مستحق جواب دینی اور اکرام کرنیکا نہین ہوتا اور پہننا ریشمی کپڑی پر بہی مکروہ ہی نزدیک صاحبین رحمہما اللہ کی اور امام اعظم رح کی نزدیک جائز ہی اور اسکا لحاف بہی اوڑہنا مکروہ ہی لیکن تکیہ کرنا حریر پر اور سونا اوسپر جائز ہی نزدیک امام ابی حنیفہ کی اور مکروہ ہی نزدیک صاحبین کی ✦ ع رح **وعن** عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ارکب الارجوان ولا البس المعصفر ولا البس القمیص المکفف بالحریر وقال الا وطیب الرجال ریح لا لون لہ وطیب النساء لون لا ریح لہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین سوار ہوتا مین زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ پر اور نہین پہنتا مین کسنبا اور نہین پہنتا مین پیراہن کہ سنجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبو لی کہ مرد لگاوین چاہی کہ بو رکہتی ہو نہ رنگ یعنی مانند گلاب وعطر وغیرہ کی تا زینت لانعم نہ آوی اور خوشبو لی عورتون کی چاہی کہ رنگ کہتی ہو نہ بو یعنی مانند زعفران ومہندی ہی اور مانند انکی تا بو باہر نہ پہونچی اور سبب فتنہ اور ابتلاء مردونکی نہو نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** ارجوان ساتہہ پیش ہمزہ اور جیم کی اور بیچ مین انکی رے ساکن ہی یعنی زین پوش ریشمی سرخ کی اور معنی یہہ ہین کہ نہین سوار ہوتا مین اوس جانور پر کہ اوسکی زین پر ارجوان ہو کذا قالہ بعض الشراح من علمائنا اور نہایہ مین لکھا ہی کہ ارجوان معرب ارغوان کا ہی اور وہ ایک درخت ہی کہ اوسمین سرخ پہول لگتی ہین اور جو رنگ مشابہ اوسکی ہوتا ہی اوسکو بہی ارجوان کہتی ہین اور بعضون نی کہا کہ ارجوان ایک رنگ سرخ ہی اور قاموس مین کہا کہ ارجوان سرخ کو کہتی ہین کہتا ہو مین کہ ظاہر یہہ ہی کہ مراد ارجوان سی حدیث مین سرخ ہی برابر ہی کہ ریشمی ہو یا غیر اوسکا اور اسمین بڑا مبالغہ ہی بیچ پرہیز کرنیکی سرخ کی پہننی سی اسلیے کہ سوار ہونی پر باوجودیکہ اطلاق پہنی کا نہین آتا وسعت بچتی تہی تو پہننی سی بطریق اولی بچتی ہونگی اور نہین پہنتا مین پیراہن الخ یعنی جسمین سنجاف زیادہ ہو چار انگشت سی اور تہین پہنتا یا حمل کیا جاوی ورع اور تقوی پر اور رنگ کہتی ہو نہ بو الخ نہین جائز ہی عورت کو ایسی چیز لگانی کہ بو اوسکی خوش کہتی ہو وقت نکلنی کی اپنی گہر سی اور جائز ہی جبکہ نہ نکلین اور حدیث خبر ہی بمعنی امر کی اور معنی یہہ ہین کہ ہو خوشبو مردون کی بدون رنگ کی اور خوشبو عورتونکی رنگ ہو نہ بو اور شمایل مین ایوان آیا ہی کہ طیب مردونکی وہ چیز ہی کہ ظاہر ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور طیب عورتونکی رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ اور ظاہر یہان بہی یہی مراد ہی اسلیے کہ طیب بغیر بو کی نہوگی پس اثبات بو اوسکی لیے بیفائدہ ہوا اور نفی اوسکی اوس سی غیر صحیح ✦ ع ح **وعن** ابی ریحانۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن مکامعۃ الرجل الرجل بغیر شعار وعن مکامعۃ المرأۃ المرأۃ بغیر شعار وان یجعل الرجل فی اسفل ثیابہ حریرا مثل الاعاجم او یجعل علی منکبیہ حریرا مثل الاعاجم وعن النہبی وعن رکوب النمور ولبوس الخاتم الا لذی سلطان رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہی ابی ریحانہ سی کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دس چیزونسی دانتونکی تیز کرنی سی اور گودنی سی اور بال اکہاڑنی سی اور ہمخواب ہونی مرد کی سی ساتہہ مرد کی بدون حائل ہونی کپڑی کی اور ہمخواب ہونی عورت کی ہی ساتہہ عورت کی بدون حائل ہونی کپڑی کی اور منع کیا اسی کہ لگاوی مرد نیچی کپڑی کی ریشم یعنی استر ریشم کا مانند عجمیونکی یا لگاوی مونڈہونپر ریشمی کپڑا مانند عجمیونکی اور منع کیا لوٹنی سی اور سوار ہونی سی اوپر زین چیتی کی چمڑی کی اور منع کیا پہنی چہاپ کی سی مگر واسطی صاحب حکومت کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی **ف** دانتونکی تیز کرنی

سے عرب میں عورتیں بٹھیاں انتونکی سرکی تیز کیا کرتے ہیں اور باریک تا مشابہ جوانونکی ساتھہ ہوں تیے حضرت نے منع فرمایا اور گودنے سے یعنی سوئی
سے بدن گودکر نیل یا سرمہ بھرتے ہیں اسے بھی منع فرمایا اور بال دکھانے سے یعنی سفید بال ڈاڑہی ورسر کی چنتے یا اوکھاڑنے بال ڈاڑہی ورموچھونکی واسطے زینت
کی یا عورتیں جو بال چہرے پر سے اوکھاڑیں یعنی پیشانی کی بال چنتی تہی حضرت نے منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزوں سے یہہ ہے کہ لازم آتی ہے تغیر خلقت الہی
کی اور ارتکاب ہوتا ہے تکلف مذموم کا اگرچہ عورتونکو زینت حلال ہے لیکن ان تکلفات سے منع فرمایا اور بعضوں نے بالونکی اوکھاڑنیکو ساتھہ دکہنے لئے بالوں سر
اور ڈاڑہی کے وقت مصیبت کی تفسیر کیا ہے اور ہمخواب ہونے مرد کی سے الخ یعنی دونوں ایک کپڑے میں ننگی سوویں اور ظاہر اطلاق ہے اور احتمال یہہ بھی ہے کہ ہونہی
مقید ساتھہ اس حال کی کہ نہو درمیان دونوں ستر کی ہوئی اور ایسی ہی دونوں احتمال عورتونکی حق میں ہیں اگر خوف فتنہ اور فساد کا ہو خود ظاہر ہے اور بغیر اسکی بھی خالی
ترک ادب اور بی حیائی سی نہیں اور استر ریشم کا الخ یعنی ریشمی کپڑا پہنا حرام ہے مردونکو خواہ ابرہ ہو ریشمی خواہ استر روایت صحیح یہی ہے اور سوا اسکی نہیں ریشمی کپڑے سے
مراد علم حریر ہے زیادہ چار انگشت سے اور ہو سکتا ہے کہ مراد ڈالنا کپڑے حریر کا ہو مانند دوپٹی کی کندہے پر بطریق تکبر کے اور چیتے کی چمڑی پر سوار ہونے سے بھی منع
فرمایا کہ مشابہت متکبرین کی ساتھہ ہوتی ہے اور بعضے مشائخ نے لکھا ہے کہ بیٹھنا اوپر چمڑی چارپایوں اور درندونکی موجب وحشت اور تفرقہ وقت کا ہے اور واسطی صاحب
حکومت کے مانند بادشاہ اور قاضی اور امیر وغیرہ کی یعنی پہنا چاہیے بغیر احتیاج کی محض زینت کی لیے مکروہ تنزیہی ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہہ منسوخ ہے بدلیل اسکی کہ صحابہ
پہنتے تہی حضرت کے عصر میں اور خلفا کی وقت میں اور کوئی انکار نہیں کرتا تہا ع ح **وعن** علی رض قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن خاتم الذهب وعن لبس القسي والمياثر رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة وفي رواية لابي داود
وقال نهى عن مياثر الارجوان   اور روایت ہے علی رض سے کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی چہاپ سونیکی سے اور پہنے
قسی کی سے اور استعمال میاثر کی سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابوداود کی یوں ہے کہ کہا حضرت علی رض نے کہ منع فرمایا
آنحضرت نے میاثر ارغوانی سے یعنی سرخ سے **ف** سونیکی چہاپ پہنی چاروں علما کی نزدیک حرام ہے اور بعضے صحابہ سے مانند طلحہ اور سعد اور صہیب کے جو پہننا اسکا منقول
ہے پہلے نہی سے ہوگا اور قسی ساتھہ زیر قاف اور تشدید سین مکسورہ کی نسبت ہے طرف قس کی کہ نام ہے ایک شہر کا شہروں مصر کے سے وہاں کے کپڑے کو قسی کہتے ہیں کہا بعض
شراح نے کہ وہ ایک قسم کپڑے کی ہے کہ اوسمیں خطوط ریشمی ہوتے ہیں انتہی پس نہی تنزیہی کے لیے ہوگئے بنا بر ورع کی اور کہا ابن ملک نے کہ نہی واسطی جب ہے کہ ہو ریشمی یعنی کل ریشم
ہو یا بانا اوسکا ریشمی ہو پس نہی تحریم کی لیے ہوگی اور کہا طیبی نے کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ملا ہوا ساتھہ ریشم کی اور میاثر ساتھہ زیر میم کے جمع میثر ہے ساتھہ زیر میم زین پوش سرخ کو کہتے
ہیں اور وہ اکثر ریشمی ہوتا ہے اور نہی ہے اوس صورت میں ہے کہ ریشمی ہو کذا ذکره بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہے یہہ کہ ہو نہی اوس صورت میں بھی کہ سوتی
ہو اوس صورت میں نہی تنزیہی ہوگی بسبب فتنہ اور تنعم کی اور مشابہت کی ساتھہ متکبران عجم کی ع ح ع **وعن** معاوية قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تركبوا الخز ولا النمار رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو تم
اوپر زین پوش خز کی اور نہ سوار ہو اوپر زین پوش چیتی کی یہ حدیث نقل کی ابوداود اور نسائی نے **ف** خز زمانہ سابق میں نام ایک کپڑے کا تہا کہ بنا جاتا تہا صوف اور ریشم سے اور وہ مباح تہا
اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اوسکو پہنا ہے پس نہی واسطی بعلت تشبہ کی ساتھہ عجمیونکی ہوگی بطریق تکبر کی اوسکو زین پر ڈالتے تھی اور اگر مراد خز
سے وہ ہو کہ اب معروف ہے کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ حرام ہے مطلقا اور اسی معنی پر محمول ہے یہہ حدیث میں کہ آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی کہ حلال جانیں گے
خز اور حریر کو اور لکہا ہے علما نے کہ یہہ قسم زمان نبوت میں نہ تہی پس خبر دی اوسکی ساتھہ غیب کی معجزہ آپکا ہے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکہا ہے کہ بعض شراح
نے علما ہمارے سے لکہا ہے کہ مراد خز سے وہ کپڑا ہے کہ تمام یا اکثر اوسمیں ریشم ہو **وعن** البراء بن عازب ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى
عن الميثرة الحمراء رواه في شرح السنة اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زین پوش سرخ سے نقل کی یہہ بغوی نے

وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ التَّیْمِیِّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَہٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاہُ الشَّیْبُ وَشَیْبُہٗ اَحْمَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَھُوَ ذُوْ وَفْرَةٍ وَبِھَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ

اور روایت ہی ابی رمثہ تیمی سی کہ کہا آیا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ حضرت پر دو کپڑی سبز تہی اور حضرت کی بال تہی تہوڑی سی یعنی سر اور داڑہی میں کہ غالب آیا تہا اونپر بڑہاپا یعنی سفیدی اور بڑہاپا اونکا سرخ تہا نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابوداود کی روایت میں یوں ہی کہ حضرت صاحب وفرہ تہی اور اوس بالوں پر تہا مہندی کا ف سبز تہی یعنی نری سبز تہی یا خطوط سبز تہی اور نیلی بہی تہے عدد بالوں سفید حضرت کے گنی رہا تہی آئی ہیں انس کہتی ہیں کہ گنی تیرہ بیچ سر اور داڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر چودہ بال سفید اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سی آیا ہی کہ بڑہاپا آنحضرت کا قریب بیس بالوں سفید کی تہا اور ایک روایت میں سترہ بہی آئی ہیں اور خود ساتہہ بیرداو اور جزم نہ کی اون بالوں کو کہتی ہیں کہ کانوں کی لو دن تک ہوں اور بڑہاپا اونکا سرخ تہا یعنی وہ چند بال خضاب کی ہوئی تہی مہندی کی اور بعضوں نی کہا کہ مراد سرخی بڑہاپی سی یہہ ہی کہ سفید خالص نہ تہی بلکہ مائل بسرخی تہی جیسکہ معمول ہی کہ ابتدای بڑہاپی میں اول بال بہوری ہوتی ہیں پہر سفید اور اختلاف ہی درمیان محدثین اور فقہا کی کہ آنحضرت نی خضاب کیا ہی یا نہیں اکثر محدثین اسپر ہیں کہ نہیں کیا اور بڑہاپا اونکا حد خضاب کو نہیں پہونچا جیسکہ حدیث میں آیا ہی اور ایسا حال تہا کہ اگر تیل سر میں ڈالتی تو سفید بال چہپ جاتی ورنہ معلوم ہوتی رہتی اور فقہا بجد ہیں اسکی اثبات میں اور اس حدیث سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ نہیں چند بالوں سفید کو خضاب کرتی تہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ قصدا انکو خضاب کرتی تہی بلکہ آنحضرت کبہی استعمال کرتی اوصاف کرنیکی مہندی سر میں ملتی تہی اور یہہ بال بسبب اسکی رنگین ہو جاتی تہی اور یہہ جو ایک حدیث میں آیا ہی کہ موی مبارک انس کی پاس دیکہا خضاب کیا ہوا کہتی ہیں کہ وہ نہ خضاب تہا کہ آنحضرت نی کیا تہا بلکہ انس بسبب تبرک کی اسکو خوشبو میں رکہتی تہی وہ مشابہ خضاب کی معلوم ہوتا تہا یا انس نی آپ اسکو خضاب کیا تہا واسطی تقویت اسکی کی واللہ اعلم اور یہہ جو بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ آنحضرت خضاب کرتی تہی کبہی سرخ اور کبہی زرد مراد یہہ ہی کہ دہوتی تہی سر شریف کو ساتہہ مہندی اور زعفران کی واسطی بال صاف کرنیکی اور موی شریف خود سیاہ تہی ساتہہ اسکی رنگین ہو جاتی تہی ۔ ع

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ شَاکِیًا فَخَرَجَ یَتَوَکَّاُ عَلٰی اُسَامَةَ وَعَلَیْہِ ثَوْبُ قِطْرٍ قَدْ تَوَشَّحَ بِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیمار پس باہر تشریف لائی تکیہ کیے ہوئی اسامہ پر اور حضرت پر کپڑا تہا قطر کا کہ بشو بہی کی ڈالا تہا اوسکو پس نماز پڑہائی صحابہ کو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں ف قطر ایک قسم ہی چادر کی کہ اوسمیں خط ہوتی ہیں سرخ اور کچہہ کہردری ہوتی ہی اور بعضوں نی کہا کہ قطر ایک بستی ہی ضلع بحرین میں وہاں کا تہا وہ کپڑا اور یہہ کہ مرض موت کا ہی اور یہہ آخری نماز تہی کہ ابو بکر کی امامت کرتی تہی پس آنحضرت حجرہ شریف سی نکلی اور ابو بکر کی پہلو میں بیٹہی اور امامت کی چنانچہ تفصیل بیان اسکا باب الامامۃ میں ہی ۔ ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِیَّانِ غَلِیْظَانِ وَکَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَیْہِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْیَھُوْدِیِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَیْہِ فَاشْتَرَیْتَ مِنْہُ ثَوْبَیْنِ اِلَی الْمَیْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِیْدُ اِنَّمَا تُرِیْدُ اَنْ تَذْھَبَ بِمَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّیْ مِنْ اَتْقَاھُمْ وَاَدَّاھُمْ لِلْاَمَانَةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑی قطری موٹی اور تہی حضرت جب بیٹہتی یعنی بہت دیر پس پسینا آتا آپ کو تو بہاری ہو جاتی وہ کپڑی اوپر بدن مبارک پر یعنی درشت کہینچتی اتنی پس آیا کپڑا شام سی اوس فلانی یہودی کی کہ نام اوسکا نہ کور نہوا پس کہا میں اگر بہیجی طرف اوس یہودی کی اسکو پس مول لیوی اوس دو کپڑی بوعدہ فراغت یعنی اس وعدہ پر کہ جس وقت کچہہ آویگا تو مول اوسکا ادا کر دینگی تو مناسب تہا اپنا کہ پہنچی ان کپڑوں سی پس بہیجا حضرت نی اسکی طرف اوس یہودی کی یعنی کپڑا خرید کرنیکی لی بوعدہ مذکور پس طلب کیا اوسنی وہی کپڑا بطور مذکور پس کہا یہودی نی کہ تحقیق میں جانتا ہوں جس چیز کو ارادہ کرتی ہو تم سوا نہیں کہ اسکی نہیں کا ارادہ کرتی ہو تم یہہ کہ لیجاو تم مال میرا یعنی کپڑا وعدہ پر اور مول نہ دو اور بظاہر خطاب اسکو کیا کہ خریدنی کیا تہا اور حقیقت میں

خطاب آنحضرت کو تہا پس جب وہ شخص پہر کر آیا اور جواب اوس یہودی کا عرض کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہوٹ کہا اوس یہودی نے یعنی اور وہ آپ بہی جانتا ہی کہ جہوٹ کہتا ہی اسلیے کہ تحقیق جانتا ہی یعنی توریت سے کہ مین سب لوگون سے متقی زیادہ ہون اور خوب ادا کرنیوالا ہون زمین امانت کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت نے کپڑا موٹا پہنا اور مزاج اشرف کو اوس سے ایذا ہوئی اور واسطے ترفہ اور استراحت کی قصد خرید نے اچھے کپڑے کا بطریق قرض کی کیا اور شقاوت اوس یہودی کی بہی معلوم ہوئی کہ کس مرتبہ مین تہی یہ طرح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا ھٰذَا فَعَرَفْتُ مَا کَرِہَ فَانْطَلَقْتُ فَاَحْرَقْتُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ اَحْرَقْتُہٗ قَالَ اَفَلَا کَسَوْتَہٗ بَعْضَ اَھْلِكَ فَاِنَّہٗ لَا بَاْسَ بِہٖ لِلنِّسَاءِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا دیکہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحال مین کہ مجہپر تہا کپڑا رنگا ہوا کسنب کا گلابی پس فرمایا کیا ہی یہہ پس پہچانی مینے کراہت آنحضرت کی یعنی اس کپڑے کی پہنے سے پس گیا مین اور جلا دیا مینے اوس کپڑے کو پس فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تونے ساتہ کپڑے اپنے کی کہا جلا دیا مینے اوس کپڑے کو فرمایا کیوں نہ پہنا یا تونے اوسکو اپنے بعضی عورتونکو اسلیے کہ تحقیق نہین مضائقہ ہی ساتہ پہنے اس کپڑے کی عورتونکو نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کسنب کے رنگ کا کپڑا پہنا حرام ہی مردکو **وَعَنْ** ھِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی یَخْطُبُ عَلٰی بَغْلَةٍ وَعَلَیْہِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَعَلِیٌّ اَمَامَہٗ یُعَبِّرُ عَنْہُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ہلال بن عامر سی کہ نقل کی اپنے باپ سی کہ کہا دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تہی خچر پر اسحال مین کہ اونپر تہی چادر سرخ یعنی سرخ خطونکی اور حضرت علی آگے کہڑے ہوئی تہی حضرت کی بیان کرتے جاتی تہے حضرت کی کلام روبرو لوگونکے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** بسبب کثرت خلایق کی آواز مبارک حضرت کی دور والونکو نہ پہنچتی تہی حضرت علی آواز بلند سے کلام مبارک سمجہاتی جاتی تہی یہ طرح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَہَا فَلَمَّا عَرِقَ فِیْہَا وَجَدَ رِیْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تیار کی گئی واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر سیاہ پس پہنا اوسکو پس جب پسینا آیا اوسمین پائی او سمین بو صوف کی پس پہینک دیا اوسکو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کی نقل کی یہہ ابو داود نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ ھُدْبُہَا عَلٰی قَدَمَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ حضرت بیٹہی ہوئی تہی گوٹ ماری ہوئی ساتہ چادر کی کہ پڑی تہی پہندنے اوسکی حضرت کی قدمونپر نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** گوٹ ماری ہوئے اسطرح کی بیٹہنی کو کہتی ہین کہ سرین مین پر ٹیک کر دونون گہٹنی کہڑی کر دیتی ہین اور دونون ہاتہہ یا کوئی کپڑا گرد گہٹنی کی لپیٹ کر بیٹہتی ہین سہارے کی لیے ح **وَعَنْ** دِحْیَةَ بْنِ خَلِیْفَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِیَّ فَاَعْطَانِیْ مِنْہَا قُبْطِیَّةً فَقَالَ اصْدَعْہَا صَدْعَیْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَھُمَا قَمِیْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِہٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرِ امْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَہٗ ثَوْبًا لَا یَصِفُہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی دحیہ بن خلیفہ سی کہ کہا لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کپڑی قباطی پس دیا اوسمین سی مجکو ایک قبطی اور فرمایا پہاڑ اسکو دو ٹکڑی پس بنا ایک کا اونمین سی پیراہن اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورة کو کہ اوڑہنی بنا دی پس جب پیٹہ پہیری دحیہ نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کر اپنی عورة کو یہہ کہ لگالی نیچے اوسکی ایک کپڑا تا ظاہر نہون بال و بدن اوسکی یعنی بسبب باریک ہونی اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** قباطی جمع قبطیہ کے ہی وہ ایک قسم کپڑے کی ہی مصر کی کپڑون مین سی کہ باریک اور سفید ہوتا ہی یہ طرح **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا وَھِیَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَیَّةً لَا لَیَّتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اسحال مین کہ وہ اوڑہنی اوڑہی ہوئی تہین پس فرمایا ایک پیچ دی سر پر نہ دو پیچ نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنے سر پر اور گلے کی نیچے ایک پیچ دی نہ دو پیچ تا اسراف اور مشابہت مردونکی ساتہ نہو کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد سر پر کپڑا لپیٹنا ہو جیسا عادت ہی

عورتونکی کہ سر کو کپڑی سی ڈہانکتی ہین مانند عصابہ کی یعنی جیسی یہان بچائین کساوہ باندہتی ہین پس حضرت نے منع فرمایا کہ ایکپیچ کافی ہی تاکہ دو نلپیٹی تا اسراف اور مشابہت نہو ساتہہ عمامہ مردونکی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عورتونکو مردونکا سا لباس پہننا اور مشابہت کرنی اونکی ساتہہ درست نہین جیسیکہ عکس اسکا نہین درست ہی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابن عمرؓ قال مررت برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وفی ازاری استرخاء فقال یا عبد اللّٰہ ارفع ازارک فرفعتہ ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراہا بعد فقال بعض القوم الی این فقال الی انصاف الساقین رواہ مسلم روایت ہی ابن عمرؓ سی کہا کہ گذرا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ بیچ تہبند میری کی تہا لٹکنا پس فرمایا ای عبد اللہ بلند کر تو تہبند اپنی کو پس بلند کیا مینی اسکو پہر فرمایا اور اونچا پس اور اونچا یا مینی پس ہمیشہ کوشش قصد کرتا ہون مین اس کام کو کہ اونچا نا تہبند کا ہی بعد حکم کرنی حضرتؐ کی پس کہا بعضی لوگون نی کہ کہانتک اونچا تی ہو تم کہا آدہی پنڈلیون تک نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اتحراہا کی ضمیر فعلہ کیطرف پہرتی ہی چنانچہ ترجمہ اسکی موافق ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ ضمیر پہرتی ہی طرف رفعۂ اخیرہ کی یعنی ہمیشہ کوشش کرتا ہون اسپر کہ ہو بلندی ازار میری کی موافق اندازہ اخیر کی ہی **وعنہ** ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللّٰہ الیہ یوم القیمۃ فقال ابو بکر یا رسول اللّٰہ ازاری یسترخی الا ان اتعاھدہ فقال لہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انک لست ممن یفعلہ خیلاء رواہ البخاری اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی دراز کری کپڑا اپنا ازراہ تکبر کی نظر رحمت نہین کریگا اللہ طرف اوسکی دن قیامت کی پس کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ ازار میری لٹکیا تی ہی یعنی آپسے بغیر اختیار میری کی اور کبہی پہنچتی ہی ٹخنی اور قدم تک مگر یہہ کہ ہر وقت خبر گیری کرتا ہون یعنی اور اکثر مجہسی خبر گیری ہو سکتی ہی نہین بسبب مانع شرعی یا عرفی کی پس کیا حکم اوسمین ہی پس فرمایا واسطی ابی بکر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تو اون لوگونمین سی نہین ہی کہ ازار لٹکاتی ہین ازراہ تکبر کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی لٹکانا اوسکا بغیر قصد کی نہین ضرر کرتا خصوصا اوس شخص کو کہ نہو عادت اوسکی تکبر کی ولیکن فضل متابعت ہی ہی اسی معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کی لٹکانی مین تکبر ہی **وعن** عکرمۃ قال رایت ابن عباس یاتزر فیضع حاشیۃ ازارہ من مقدمہ علی ظہر قدمیہ ویرفع من مؤخرہ قلت لم تاتزر ھذہ الازرۃ قال رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یاتزرھا رواہ ابو داود اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا دیکہا مینی ابن عباس کو کہ تہبند باندہتی تہی پس رکہتی کنارہ تہبند اپنی کا آگی کی جانب اوسکی سی پشت قدم اپنی پر اور اونچا رکہتی تہی پیچہی اوسکی سی کہا مینی یعنی ابن عباس کو کیون تہبند باندہتی ہو تم اسطرح یعنی کبہی کبہی کہا ابن عباس نے کہ دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندہتی تہی اسطرح یعنی کبہی کبہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ اونچا رکہنا ازار کا پیچہی سی کافی ہی عدم اسبال مین ہی **وعن** عبادۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیکم بالعمائم فانھا سیماء الملائکۃ وارخوھا خلف ظہورکم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم رکہو تم پگڑیان باندہنی اسلیئی کہ پگڑیان علامت ہین فرشتونکی یعنی روز بدر کی آئی تہی ستار باندہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ مسومین اور چہوڑو شملی پیچہی پشت اپنی کی یعنی اسلیئی کہ ملائکہ بہی آئی تہی اس ہیئت سی **وعن** عائشۃ ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا وقال یا اسماء ان المرأۃ اذا بلغت المحیض لن یصلح ان یری منہا الا ھذا وھذا واشار الی وجہہ وکفیہ رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ تحقیق اسما بیٹی ابی بکر کی آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ اوپر تہی کپڑی باریک پس منہ پہیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونسی اور فرمایا کہ ای اسما تحقیق عورت جسوقت کہ پہنچی ایام حیض کو یعنی بالغ ہو ہرگز نہین درست یہہ کہ دیکہا جاوی اوسکی کوئی عضو مگر یہہ اور یہہ اور اشارہ کیا طرف منہ اپنی کی اور ہاتون اپنی کی نقل کی یہہ

ابو داود نی **ف** یہہ ستر عورۃ ہی عورۃ کی لیئی اورحجاب یہہ ہی کہ گہر سی باہر نہ نکلی روبرو لوگونکی اگرچہ بدن ڈہکی ہو اور یہہ خواص ازواج مطہرہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی سی ہی اور اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جب بدن عورۃ کا باریک کپڑی مین سی معلوم ہوتا ہو تو حکم برہنہ کا رکہتا ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِیْ مَطَرٍ قَالَ اِنَّ
عَلِیًّا اشْتَرٰی ثَوْبًا بِثَلٰثَۃِ دَرَاہِمَ فَلَمَّا لَبِسَہٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ فَاُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ ثُمَّ قَالَ
ھٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی مطر سی کہ کہا تحقیق حضرت علی رض نی خریدا
ایک کپڑا تین درہم کو پس جب پہنا اوسکو کہا سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی نصیب کئی مجکو کپڑی ونمین زینت کی سی وہ چیز کہ زینت کرتی ہین ہم ساتہہ اوسکی لوگونمین اور
چہپاتی ہین ساتہہ اوسکی ستر اپنا پہر کہا حضرت علی رض نی کہ اسیطرح سی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی یہہ یعنی بعد پہنی کپڑی کی نقل کی یہہ احمد نی **وَعَنْ**
اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ
ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ
بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِہٖ کَانَ فِیْ کَنَفِ اللّٰہِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰہِ
وَفِیْ سِتْرِ اللّٰہِ حَیًّا وَّمَیِّتًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا اونسی کہ پہنا حضرت عمر بن خطاب نی کپڑا اپنا پہر کہا سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چہپاتا ہون مین ساتہہ اوسکی
ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی پہر کہا حضرت عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ پہنی کپڑا نیا پہر کہی سب
تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چہپاتا ہون مین ساتہہ اوسکی ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی پہر قصد کری اوس کپڑی کا
کہ پرانا ہی لیدیوی اوسکو ہوگا بیچ پناہ اللہ کی اور بیچ محافظت خدا کی اور بیچ پردہ عفو و مغفرت اللہ کی جیتی اور مری یعنی دنیا اور آخرۃ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** عَلْقَمَۃَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَۃَ عَنْ اُمِّہٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَۃُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَلٰی عَائِشَۃَ وَعَلَیْہَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْہُ عَائِشَۃُ وَکَسَتْہَا خِمَارًا کَثِیْفًا رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی علقمہ بن ابی علقمہ سی وسنی نقل
کی اپنی ماں سی کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کی پاس عائشہ کی اسحال مین کہ اوپر اونکی اوڑہنی باریک تہی پس پہاڑی وہ اوڑہنی حضرت عائشہ نی اور
پہنائی اوسکو اوڑہنی موٹی نقل کی یہہ مالک نی **ف** حفصہ بہتیجی تہین حضرت عائشہ کی وہ باریک اوڑہنی اوڑہی ہوئی دیکہہ کر خفا ہوئین اور واسطی تادیب کی
اونکی اوڑہنی کی دو ٹکڑی کرڈالی اور اوسکی بدلی موٹی اوڑہنی اوڑہا دی ۱۲ ع **وَعَنْ** عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَیْمَنَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ
وَعَلَیْہَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَۃِ دَرَاہِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَکَ اِلٰی جَارِیَتِیْ اُنْظُرْ اِلَیْہَا فَاِنَّہَا تُزْھٰی اَنْ تَلْبَسَہٗ بِالْبَیْتِ وَقَدْ کَانَ لِیْ
مِنْہَا دِرْعٌ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا کَانَتِ امْرَاَۃٌ تُقَیَّنُ بِالْمَدِیْنَۃِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَیَّ تَسْتَعِیْرُہٗ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد الواحد بیٹی ایمن کی سی وسنی نقل کی اپنی باپ سی کہا کہ گیا مین حضرت عائشہ کی پاس
اور اونپر تہا کرتا قطری یعنی مصر کا پانچ درہم کی قیمت کا پس کہا حضرت عائشہ نی اوٹہا تو نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کی دیکہہ طرف اسکی پس تحقیق یہہ تکبر کرتی ہی اور
نہین راضی ہوتی پہنی اس کپڑی کی سی گہر مین یعنی چہ جائی آنکہ اسکو پہن کر باہر نکلی اور تحقیق تہا واسطی میری اسطرح کی کپڑونمین سی ایک کرتا زمانہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس نہ تہی کوئی عورۃ کہ زینت کی جاتی مدینہ مین واسطی بیاہ کی یا اور شادی کی مگر بہیجتی طرف میری کسیکو عاریت مانگتی اوس کرتی کو نقل کی یہہ بخاری نی
ف حضرت عائشہ رض نی بیان کیا حال فقر اور تنگی اور زہد اپنی کا آنحضرت کی زمانہ مین ۱۲ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَوْمًا قَبَاءَ دِیْبَاجٍ اُھْدِیَ لَہٗ ثُمَّ اَوْشَکَ اَنْ نَزَعَہٗ فَاَرْسَلَ بِہٖ اِلٰی عُمَرَ فَقِیْلَ قَدْ اَوْشَکَ مَا انْتَزَعْتَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ نَھَانِیْ عَنْہُ

جبریل فجاء عمر یبکی فقال یا رسول اللہ کرھت امرا و اعطیتنیہ فما لی فقال انی لم اعطکہ تلبسہ انما اعطیتکہ تبیعہ فباعہ بالفی درھم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پہنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دن قبا ریشمی کہ تحفہ بہیجی گئی تہی اسطی حضرت کی پہر جلد سی اوتار ڈالی وہ قبا بدن مبارک سی اور بہیجا اوسکو طرف عمر رض کی پس کہا صحابہ نی کہ تحقیق جلدی وہ واقع ہوا اوتارنا آپکا اس قبا کو یا رسول اللہ پس فرمایا کہ منع کیا مجکو اسکی پہننی سی جبرئیل نی پس آئی حضرت عمر روتی ہوئی یعنی یہہ قصہ سنکر اور کہا یا رسول اللہ ناخوش جانا آپنی ایک چیز کو یعنی اس قبا کی پہننی کو اور دی مجکو یعنی تاکہ پہنون اسکو پس کیا حال ہوگا میرا پس فرمایا کہ تحقیق مینی نہین دی تجکو کہ پہنی تو اوسکو سوا اسکی نہین کہ دی مینی تجکو وہ تاکہ بیچی تو اوسکو پس بیچی وہ حضرت عمر نی بدلی دو ہزار درہم کی نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابن عباس قال انما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب المصمت من الحریر فاما العلم وسدی الثوب فلا باس بہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ سوا اسکی نہین کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہننی اوس کپڑی کی سی کہ نرا ریشم ہو اور پس علم یعنی بطور دہاری کی کہ ریشم کی ہو بقدر چار انگشت کی اور تانا کپڑی کا کہ ریشم کا ہو پس نہین مضائقہ اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نی ف جس کپڑی مین تانا اور بانا ریشم کا ہو حرام ہی پہنا اوسکا اور صاحبین کی نزدیک لڑائی مین مباح ہی اور جسمین تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت وغیرہ کا مشروع ہی بالاتفاق اور عکس اسکا ہی مکروہ ہی مگر لڑائی مین پس لڑائی مین صاحبین کی نزدیک نرا ریشمی بہی مباح ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک وہ کہ بانا حریر کا ہو اور تانا سوت وغیرہ کا اور جسمین تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مباح ہی مطلقا ۴ ح وعن ابی رجاء قال خرج علینا عمران بن حصین وعلیہ مطرف من خز وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انعم اللہ علیہ نعمۃ فان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی رجا سی کہا کہ نکلی ہم پر عمران بن حصین اس حال مین کہ اونپر تہا مطرف خز کا اور کہا عمران نی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسکو دیوی اللہ تعالی نعمت پس اللہ تعالی دوست رکہتا ہی یہہ کہ دیکہا جاوی اثر نعمت اوسکا اوپر بندی اوسکی نقل کی یہہ احمد نی ف مطرف ایک کپڑا ہوتا ہی کہ دونون طرف اوسکی کنارہ ہوتا ہی اور قاموس مین کہا کہ مطرف اوپر وزن مکرم کی چادر خز کی مربع دہاریدار پس لفظ خز کا تاکید کی لیی ہوگا اور خز کہتی ہین اوس کپڑی کو کہ نرا ریشم کا ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ کپڑا بنا جاتا ہی ریشم و صوف سی وہ مباح ہی یہان وہی مراد ہی ۴ ع وعن ابن عباس قال کل ما شئت والبس ما شئت ما اخطأتک اثنتان سرف ومخیلۃ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جو چیز کہ چاہی تو یعنی مباحات مین سی اور پہن جو چیز کہ چاہی تو جب تک نہ پہنچین تجکو دو چیزین اسراف اور تکبر یعنی مکروہ ہونا توسع کا طعام و لباس مین بعلت اسراف و تکبر کی ہی اور جبکہ نہ ہون تو مباح ہی نقل کی یہہ بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی ف اور انس سی روایت ہی بطریق مرفوع کی ان من السرف ان تاکل کل ما اشتہیت و قیاس سیر یہہ ہی کہ اسراف سی ہی یہہ کہ پہنی تو جس چیز کو دل چاہی ۴ ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا ما لم یخالط اسراف ولا مخیلۃ رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی وہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ اور پیو یعنی بقدر حاجت کی اور صدقہ دو یعنی جو کچہہ کہ زیادہ ہو تمسی اور پہنو جب تک کہ نہو اسراف اور نہ تکبر نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نی وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما زرتم اللہ فی قبورکم ومساجدکم البیاض رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین کپڑا کہ ملاقات کرو تم اللہ تعالی سی اوسمین بیچ قبرون اپنی کی اور مسجدون اپنی کی سفید کپڑا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف مسجد بیت اللہ ہی وہان عبادۃ کی لیی گیا تو گویا اللہ تعالی سی ملاقات کی لیی گیا پس وہان سفید کپڑا پہن کر جانا بہتر ہی اور بعد مرنیکی ملاقات کرتا ہی اللہ تعالی سی پس سفید کفن بہتر ہی ۴ ع

باب الخاتم

باب بیچ بیان انگوٹہی چہاپ کی یعنی اور مانند اسکی کی قسم زیور سی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال اتخذ

النبي صلى الله عليه وسلم خاتما من ذهب وفي رواية وجعله في يده اليمنى ثم القاه ثم اتخذ خاتما من ورق نقش فيه محمد رسول الله وقال لا ينقشن احد على نقش خاتمي هذا وكان اذا لبسه جعل فصه مما يلي بطن كفه متفق عليه ۞ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا اونہی بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چھاپ سونی کی اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی ور پہنا اوسکو بیچ داہنی ہاتہہ اپنی کی پہر پہینکدیا اوسکو پہر بنوائی چھاپ چاندی کی کہودا گیا اوسمین محمد رسول اللہ اور فرمایا کہ نہ کہودی کوئی مانند نقش چھاپ میری کو کہ یہہ ہی اور تہی حضرت جب پہنتی چھاپ کرتی نگینہ اوسکا اپنی ہتیلی کی طرف نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سونی کی یعنی پہلی حرام ہونی سونیکی مردونپر کہا امام محمد نی موطا مین کہ نہین جائز مردکو یہہ کہ چھاپ پہنی سونیکی یا لوہی کی یا کانسی وغیرہ کی اور نہ چھاپ پہنی مگر چاندیکی اور عورتونکو جائز ہی انگوٹہی وغیرہ سونیکی پہنی بلکہ علما نی لکہا ہی کہ انگوٹہی چاندیکی عورتونکو پہنی مکروہ ہی اسلیی کہ یہہ پہناوا مردونکا ہی اور عورتونکو تشبہ ساتہہ مردونکی مکروہ ہی پس اگر عورت چاندیکی انگوٹہی پہنی تو متغیر کرلی اوسکی رنگ کو ساتہہ ملمعہ وغیرہ کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ معتبر اسمین حلقہ ہی نگینہ اور پہینکدی یعنی بعد لبوترنی وحی کی بیچ حرمت اسکیکی اور سیوطی نی لکہا ہی کہ وارد ہوئی ہین حدیثین بیچ پہننی چھاپ کی داہنی ہاتہہ مین اور بائین ہاتہہ مین پہننی کی بہی حدیثین آئی ہین اور عمل اسیپر ہی اور اول منسوخ ہی اور ابن عدی وغیرہ نی ابن عمر سی روایت کیا ہی کہ حضرت داہنی ہاتہہ مین چھاپ پہنتی تہی پہر بائین مین پہننی لگی اور صاحب سفر السعادۃ نی لکہا ہی کہ اسمین روایتین مختلف آئی ہین بعضی روایتون آیا ہی کہ داہنی ہاتہہ مین پہنتی تہی اور بعضی مین یہہ کہ بائین مین پہنتی تہی اور سب حدیثین صحیح ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ کبہی داہنی ہاتہہ مین پہنتی تہی اور کبہی بائین مین اور امام نووی نی کہا کہ اجماع ہی اوپر جائز ہونی پہننی چھاپ کی داہنی ہاتہہ مین اور بائین ہاتہہ مین اور ہمارے مذہب مین داہنی ہاتہہ مین پہنا ہی اسلیی کہ وہ اشرف ہی پس احق ہی ساتہہ زینت واکرام کی اور حضرت نی جو لوگونکو دیکہا کہ حریص ہین میری اتباع پر مبادا مثل نقش مہر میری کی کہودین اسلیی منع فرمایا اور منع اسلیی فرمایا کہ حضرت وہ مہر خطون پر کرکر بادشاہون وغیرہ کی بہیجتی تہی پس اگر کوئی اور بہی اسطرح کہودی تو مفسدہ واقع ہوگا اور کہا قاضی خان نی کہ مہر چاندیکی مباح ہی اوسکی لیی کہ محتاج ہو مہر کرنیکا مانند قاضی وغیرہ کی اور جسکو حاجت نہو تو ترک اوسکا افضل ہی اور جسکو چھاپ پہنی تو لایق ہی یہہ کہ ہو نگینہ ہتیلی کی طرف بائین ہاتہہ کی ۞ ح **وعن** علي رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس القسي والمعصفر وعن تختم الذهب وعن قراءة القران في الركوع رواه مسلم اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہننی قسی کپڑی اور کسنبی کپڑی اور پہنی انگوٹہی سونیکی سی یعنی مردونکو اور منع فرمایا پڑہنی قران کی سی رکوع مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تحقیق لفظ قسی کی بیچ حدیث حضرت علی کی دوسری فصل کتاب اللباس کی مین گذرچکی اور نہی پڑہنی قران کی سی رکوع مین اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ منع فرمایا اسی کہ بجائی تسبیح کی رکوع مین قران پڑہی اور اسیطرح سجدہ مین اور دوسری یہہ کہ منع فرمایا اسی کہ اضطراب کری اور بغیر تمام کرنی قراۃ کی رکوع مین چلا جاوی کہ بعض قراۃ رکوع مین واقع ہووی ۞ ح **وعن** عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى خاتما من ذهب في يد رجل فنزعه فطرحه فقال يعمد احدكم الى جمرة من نار فيجعلها في يده فقيل للرجل بعد ما ذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ خاتمك انتفع به قال لا والله لا اخذه ابدا وقد طرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی انگشتری سونی کی بیچ ہاتہہ ایک شخص کی پس نکال لی آنحضرت نی انگشتری اوسکی ہاتہہ سی اور پہینکدی اوسکو پہر فرمایا کہ قصد کرتا ہی ایک تمہارا طرف انگاری آگ دوزخ کی پس پہنتا ہی اوسکو اپنی ہاتہہ مین یعنی سونیکی پہننی سی آگ دوزخ سی ہاتہہ جلایا جاویگا پس کہا گیا اوس شخص کو بعد تشریف لیجانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اوٹہالی انگشتری اپنی اور فائدہ اوٹہا تو ساتہہ اوسکی یعنی بیچ ڈال یا دیدنا کسی عورت کو کہا اوس شخص نی قسم خدا کی نہین لونگا مین اوسکو کبہی حالانکہ تحقیق پہینکدیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**

اسی معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع چیز کو ہاتھ سے بگاڑے جیسیکہ فرمایا حضرت نے افارای احدمنکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ ۱۲ ع **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ یَکْتُبَ اِلٰی کِسْرٰی وَقَیْصَرَ وَالنَّجَاشِیِّ فَقِیْلَ اِنَّھُمْ لَا یَقْبَلُوْنَ کِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَۃً فِضَّۃٍ نُقِشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ کَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَۃَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَّاللّٰہُ سَطْرٌ** اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا لکھنی خط کا طرف کسری بادشاہ فارس کی وقیصر بادشاہ روم کی اور نجاشی بادشاہ حبشہ کی پس عرض کیا گیا یہہ کہ بادشاہ نہیں قبول کرتی ہیں خط کو بدون مہر کی پس بنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری چاندی کی حلقہ کی نقش کیا گیا اوسمین محمد رسول اللہ نقل کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مین بخاری کہ تہا نقش انگشتری کا تین سطر یعنی محمد ایک سطر یعنی نیچی کی سطر مین اسم مبارک تہا اور رسول ایک سطر مین یعنی بیچ کی اور اللہ ایک سطر یعنی اوپر کی سطر مین اسم پاک تہا **ف** اسمین ذکر نگینہ کا نہ کیا بسبب اسکی کہ حلقہ پہنا جاتا ہی ہاتہہ مین اور محل استبعاد ہی فرکر کیا اوسکو واسطی بیان جواز کی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ نگینہ بہی چاندی کا تہا اور بعضی مین آیا ہی کہ حبشی تہا چنانچہ بیان اسکا آوی گا اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسری رسول اور سطر تیسری محمد یاین ہیئت

الله رسول محمد

اور بعضی حواشی مین یہہ ہیئت لکہی ہی (محمد رسول اللہ) واللہ اعلم اور مہر آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابو بکر رض کی ہاتہہ مین تہی اور بعد اونکی عمر فاروق کی ہاتہہ مین اور بعد اونکی حضرت عثمان کی ہاتہہ مین تہی در آخر خلافت انکی مین ہاتہہ معیقیب کے سی کہ خادم اونکی تہی کوئی اریس مین گر پڑی اور ہر چند ڈہونڈہی نہ ملی اور لکہا ہی علماء نے کہ باعث پریشانی اور فتنہ اور اختلاف کا کہ اونکی عہد مین تہا اور بعد اونکی ہوا گم ہونا اس مہر کا تہا کہ اوسمین ایک برکت تہی کہ باعث انتظام والتیام کی تہی جیسیکہ مہر حضرت سلیمان کی مین واللہ اعلم ح **وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ خَاتَمُہٗ مِنْ فِضَّۃٍ وَّکَانَ فَصُّہٗ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی اوسی انس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹہی اونکی چاندی کی اور تہا نگینہ انگوٹہی کا بہی چاندی کا نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّۃٍ فِیْ یَمِیْنِہٖ فِیْہِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ کَانَ یَجْعَلُ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی اوسی انس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی انگشتری چاندی کی بیچ داہنی ہاتہہ اپنی کی اوسمین نگینہ تہا حبشی تہی حضرت کرتی نگینہ انگشتری کا اوس جانب کہ متصل ہتیلی کی ہی یعنی اندر کی جانب کرتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حبشی یعنی منسوب بحبشہ یا یہ معنی کہ عقیق کا تہا یا سلیمانی کہ کان اسکی یمن اور حبشہ مین ہی یا اوس قسم کا نگینہ تہا کہ حبشہ مین ہوتا ہی یا سیاہ تہا برنگ حبشیونکی یا حبشہ مین اسکو بنایا تہا یا بنانی والا اوسکا حبشی تہا اور یہہ منافات نہین کہتا ہی ساتہہ ہونی اوسکی چاندی سی اور بر تقدیر معنی اول کی حمل اوپر تعدد انگوٹہیونکی کرنا چاہیی ۱۲ ح **وَعَنْہُ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلَی الْخِنْصَرِ مِنْ یَّدِہِ الْیُسْرٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی اوسی انس سی کہا تہی انگشتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین اور اشارہ کیا انس نے طرف چہنگلیا بائین ہاتہہ کی نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِیْ اِصْبَعِیْ ھٰذِہٖ اَوْ ھٰذِہٖ قَالَ فَاَوْمٰی اِلَی الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِیْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا حضرت علی نے منع فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ مہر پہنون بیچ اس انگلی اپنی کی یا اسمین کہا راوی نے پس اشارہ کیا حضرت نے طرف بیچ کی انگلی کی اور اوس انگلی کی کہ متصل ہی اوسکی یعنی انگلی شہادت کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** انگوٹہی اور چہنگلیا کی پاس کے انگلی مین پہننا انگوٹہی کا ثابت نہین ہوا نہ حضرت سی اور نہ صحابہ سی اور نہ تابعین سی پس ثابت ہوا استحباب پہننی انگوٹہی کا چہنگلیا مین اور سطرف میل کیا ہی شافعیہ نے اور حنفیہ نے اور یہہ مردونکی حق مین ہی اور عورتونکو جائز ہی کہ پہنین سب انگلیون مین اور نووی نے کہا کہ مکروہ تنزیہی ہی مرد کو پہننا چہلا بیچ کی انگلی مین اور شہادت کی انگلی مین ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ

فِي يَمِينِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ روایت ہی عبداللہ بن جعفر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہرہتی داہنی ہاتھہ مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی ابوداود اور نسائی نی حضرت علی سی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی انگشتری اپنی بائین ہاتھہ مین نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ عَلِيٍّ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِي يَمِيْنِهٖ فَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِي شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی حضرت علی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیا ریشمی کپڑا پس کہا اوسکو اپنی داہنی ہاتھہ میں اور لیا سونا پس کہا اوسکو اپنی بائین ہاتھہ مین پہر فرمایا کہ تحقیق یہہ دونون حرام ہین اوپر مردون امت میری کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاویہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا سوار ہونی سی اوپر چمڑی چیتی کی اور منع فرمایا پہننی سونیکی سی یعنی مردونکو مگر بہت کم نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ اباحت تہوڑسی سونیکی ہی منسوخ ہوئی مولانا نے ظاہر اجواز تہوڑسی سونیکا حنفیہ کی نزدیک محمول ہی اسپر کہ ملمع سونیکا کرنا یا میخ سونیکی نگینہ مین لگانی یا سنہری کام بطور دہاریونکی یا سنجاف کی کپڑون پر کرنا کہ یہہ جائز ہین انکی نزدیک ۱۲ مولف **وَعَنْ بُرَيْدَةَ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ شَبَهٍ مَا لِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَهٗ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَا لِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ قَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کی کہ پہنی ہوئی تہا انگشتری پیتل کی کیا ہی واسطی میری کہ پاتا ہون مین تجہسی بو بتونکی یعنی یہ ایسی فرمایا کہ بت پیتل کی بنائی تہی پس پہینک دیا اسنی اوسکو پہر آیا وہ شخص اس حال مین کہ پہنی ہوئی تہا انگشتری لوہیکی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی میری کہ دیکہتا ہون تجہپر زیور دوزخیونکا پس پہینک دیا اوسکو پہر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس چیز کی بناؤں مین انگشتری فرمایا چاندیکی اور نہ پورا کر اوسکو مثقال پہر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی کہا محی السنہ نی کہ تحقیق صحت کو پہنچا ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی سہل بن سعد سی بیچ مقدمہ مہر کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کی کہ ارادہ رکہتا تہا نکاح کا کہ تلاش کر یعنی مال واسطی مہر بیوی کی اگرچہ ہو انگشتری لوہیکی **ف** زیور دوزخیونکا یعنی بعضی کافر دنیا مین اسکا پہنتی ہین یا دوزخ مین کفار کو طوق و زنجیر لوہی کی پہنائی جائینگی اور نہ پورا کر اسکو الخ یہہ نہی ورع اور اولویت کی لیی ہی کہ اولی یہہ ہی کہ ہو انگشتری کم مثقال سی اسلیی کہ اصل سونی اور چاندی مین کراہت ہی اور پس قدر ضرورت سی زیادہ نچاہیی اسلیی پہنا دو انگشتریونکا اور زیادہ اسی مکروہ ہی لیکن بنانا انگشتریون متعدد کا مکروہ نہین ہی اگر نوبت بنوبت پہنی اور کہا قاضیخان نی مکروہ ہی پہنا لوہی پیتل کی انگوٹہی وغیرہ کا اور کہا محی السنہ کا مطلب یہہ ہے کہ حضرت نی جو فرمایا کہ تلاش کر مال اگرچہ انگشتری لوہیکی ہو اسی معلوم ہوا کہ نہی تحریم کی لیی نہین ہی یعنی اگر نہی تحریم کی لیی ہوتی تو حضرت کاہیکو لوہیکی انگوٹہی تلاش کرواتی اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ مبالغہ ہی بیچ خرچ کرنی مال کی واسطی مہر کی گرچہ تہوڑسی چیز ہو یا مانند اس قول آدمی کی ہی کہ دی مجہکو اگرچہ ایک مٹہی خاک کی ہو اور لوہیکی انگوٹہی کی پہنی سی اگرچہ منع فرمایا لیکن باوجود اسکی شیا متقوم سی ہی اور نہین احتمال ہی کہ نہی لوہیکی انگوٹہی کی پہنی سی بعد حدیث سہل کی ہو اسلیی کہ حدیث سہل کی تہی پہلی استقرار سنن اور احکام شرایع کی اور حدیث بریدہ کی بعد اسکی پس وہ حدیث منسوخ ہوگی اور حدیث سہل کی بیچ پہلی فصل باب المہر کی گذری ہی ۱۲ ع ح **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ اَلصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ

بِالْكِعَابِ وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهٖ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی دس چیزین زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور مکروہ رکہتے تغیر کرنا بڑہاپی کا اور لٹکا کر تہبند کو کہینچتی چلنا یعنی ٹخنونسی نیچی لٹکانا اور پہنا سونیکی انگوٹہی کا یعنی مردونکو اور ظاہر کرنا عورۃ کا زینت کو بی محل غیر کہیلنا ساتہہ نردگم اور مکروہ رکہتی تہی منتر کو سوای معوذات کی اور باندہنا منکون اور کوڑیون کا اور عورۃ کی ستر سی باہر گرانا منی کا بی محل اور فساد کرنا لڑکیکا درحالیکہ نہ حکم کرتی تہی حرام ہونی اوسکیکا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** خلوق ایک خوشبو ہی مرکب زعفران وغیرہ سی بنتی ہی اور یہہ نہی خاص مردونکی لیی ہی اور عورتونکو لگانا اوسکا درست ہی اور بعضی حدیثین اسکی اباحت مین وارد ہوئی ہین اور بعضی نہی مین اور حدیثین نہی کی بہت ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ ناسخ اباحت کی ہین اور مردونکو اوسکی استعمال سی اسلیے منع فرمایا کہ وہ عورتونکی خوشبوئی ہی اور تغیر کرنا بڑہاپی کا خواہ ساتہہ اکہاڑنی سفید بالونکی ہو خواہ ساتہہ خضاب سیاہ کی بخلاف خضاب مہندیکی کہ وہ جائز ہی بالاتفاق بسبب وارد ہونی احادیث کی اسمین اور سفید بالونکی اوکہاڑنی مین مختار ہمارا نہی ہی اسمین حرمت و کراہت ہی اور ظاہر کرنا عورۃ کا اپنی زینت وخوبی کا بغیر محل اپنی کی محل ساتہہ زیر ح کی ہی بمعنی موضع حل کی یعنی وہ جگہ کہ حلال ہی عورۃ کو اظہار زینت کا وہان کہ وہ زوج اوسکا ہی اور محارم مثل باپ بہائی وغیرہ کی جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن او اباءہن الآیہ اور لفظ محل ساتہہ زبر ح کی بہی پڑہا ہی حلول ہی اور کعاب ساتہہ زیر کاف کی جمع کعب کے ہی بمعنی مہروان نردکی کہ ساتہہ اونکی کہیلتی ہین اور مانند قرعہ کی پہینکتی ہین اور مراد نہی ہی کہیلنی سی ساتہہ نردکی اور وہ حرام ہی نزدیک اکثر علماء صحابہ وغیرہم کی اور شطرنج کہیلنی بہی مکروہ تحریمی ہی ہماری نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہی بمعنی افسون کرنیکی اور معوذات یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انہین کی حکم مین ہین دعائین منقول حدیث سی اور تعوذ ساتہہ اسماء الہی کی اور بعضون کی نزدیک مراد معوذات سی وہ آیات قرانی ہین کہ مشتمل ہین اوپر معنی استعاذہ کی خواہ یہہ سورتین ہون خواہ غیر انکی حاصل یہہ کہ رقیہ کرنا ساتہہ قران اور اسماء اللہ تعالی کی جائز ہی اور ساتہہ غیر اوسکیکی حرام ہی خصوصا ساتہہ اون الفاظ کی کہ معانی اونکی معلوم نہون کہ وہان خوف کفر کا ہی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی بمعنی منکون اور مٹہرونکی کہ واسطی دفع نظر کی لڑکونکی گلی مین ڈالتی تہی ایام جاہلیت مین اور دین اسلام مین اسی ممانعت آئی اور بعضون نی کہا کہ تمائم سی مطلق منتر جاہلیت کی مراد ہین اور آیات قرانی اور دعائین اور اسماء الہی لکہکر گلی مین ڈالنی جائز ہین جیسیکہ حدیث عبداللہ بن عمرو کیسی حصن حصین مین کو ہی معلوم ہوتا ہی اور مکروہ رکہتی تہی گرانی منی کو باہر عورت کی ستر سی وقت انزال کی بخوف حمل کی غیر محل عزل مین کہ وہ عورۃ حرہ ہی بغیر اوسکی رضا کی باہر گرانا منی کا جائز نہین بخلاف لونڈیکی کہ وہ محل عزل بہی عزل اوسی مکروہ نہین اور مکروہ رکہتی تہی فساد لڑکیکو مراد اوسی صحبت کرنی اوس عورۃ سی کہ دودہ پلاتی ہو بچہ کو پس حاملہ ہوجاتی ہی وہ اور سبب اوسکی دودہ اوسکا فاسد یعنی خراب ہوجاتا ہی اور لڑکیکو خلل کرتا ہی کہ ضعف وغیرہ لاحق ہوجاتا ہی اور مجامعت عورۃ کو حالت دودہ پلانی مین غیل کہتی ہین ساتہہ زبر غین کی اور ذکر اوسکا باب المباشرت مین ہوچکا ہی اور درحالیکہ نہ حکم کرتی تہی حرام ہونی اوسکیکا یعنی مکروہ کہتی تہی فساد لڑکیکو اور جماع عورۃ کو حالت دودہ پلانی مین لیکن حرام نہین کرتی تہی اوسکو اسلیے کہ وطی عورۃ منکوحہ کی حلال ہی اور بمجرد احتمال حمل کی کہ متضمن فساد مذکور کا ہی حرام نہین ہوتی ہے ع ح **وَعَنْ** الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن زبیر سی یہہ کہ لونڈی زاد کی ہوئی اونکی لیگئی زبیر کی بیٹی کو طرف عمر بن الخطاب کے اور اوسکی پاؤن مین گہنگرو تہی پس کاٹ ڈالا اونکو حضرت عمر رض نی اور کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ساتہہ ہر جرس کے شیطان ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی مزین کرتا ہی اوسکو شیطان نزدیک اہل اوسکی اور وہ مزمار شیطان ہی جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی الجرس مزامیر الشیطان ع ح **وَعَنْ** بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا

بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی بنانہ سی کہ لونڈی آزاد کی ہوئی عبدالرحمن بن حیان انصاری کی ہی کہ تھی وہ نزدیک حضرت عائشہ کی ناگاہ لائی گئی حضرت عائشہ کی پاس ایک لڑکی چھوٹی اور وہ پہنی ہوئی تھی گھنگرو آواز کرتی تھی وہ پس کہا حضرت عائشہ نی یعنی اوس عورۃ کو کہ لڑکی کیکو لائی تھی نہ لاوی اس لڑکیکو میری گھر مگر یہہ کہ کاٹ ڈالی گھنگرو اسکی اسلئی کہ سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین داخل ہوتی فرشتی اوس گھر مین یعنی رحمت کی کہ اوسمین گھنٹا ہو تا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ اَنَّ جَدَّهٗ عَرْفَجَةَ بْنَ اَسْعَدَ قُطِعَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَّخِذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن طرفہ سی یہہ کہ دادا اوسکا عرفجہ بن اسعد کاٹی گئی ناک اوسکی دن کلاب کی پس بنائی اوسنی ناک چاندی کی پس متعفن ہوئی وہ ناک اوسپر پس حکم کیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بناوی ناک سونیکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** کلاب نام ایک جگہ کا ہی کہ وہان لڑائی واقع ہوئی تھی عرفجہ کی ناک وہان کٹ گئی تھی اور اسسبب سی حدیث کی مباح رکھا ہی علماء نی سونیکی ناک کا بنوانا اور اسیطرح باندہنا دانتونکا چاندیکی تارون سی لیکن امام محمد کی نزدیک جائز ہی سونیکی تارون سی باندہ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّطَوِّقَ حَبِيْبَهٗ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّسَوِّرَ حَبِيْبَهٗ سِوَارًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ دوست رکھی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد یا غیر انکیکو حلقہ آگ کا یعنی کان مین یا ناک مین پس چاہیی کہ پہناوی اوسکو حلقہ سونی کا یعنی سونیکی حلقہ پہنانی کی سزا یہہ ہی کہ پہنایا جاویگا اوسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست رکھی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کی گردن مین طوق آگ کا پس چاہیی کہ پہناوی اوسکی گلی مین طوق سونیکا اور جو شخص چاہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کو کڑا آگ کا پس چاہیی کہ پہناوی کڑا سونیکا ولیکن لازم ہی تمپر استعمال چاندیکا پس تصرف کرو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** فالعبوا بہا یعنی لہو ولعب کرو ساتہہ چاندیکی اور بناؤ زیور اوسکا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ زیب وزینت اور زیور بنانا داخل ہی لہو ولعب مین اگرچہ مباح ہو یا جب ساتہہ عورتون زیوردار کی لعب بازی کرین تو گویا یہہ لہو ولعب ساتہہ زیور کی ہی اور کہا ابن ملک نی لعب کرنا ساتہہ کسی شی کی تصرف کرنا ہی اوسمین جسطرح کہ چاہی یعنی کرو چاندی بیچ جس قسم کی چاہو تم اقسام زیور مین سی اسطرح عورتونکی نہ مردونکی سوای مہر اور زیور تلوار اور ہتیارون لڑائی کی طرح **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِّنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِّنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورۃ کہ پہنی ہار سونیکا پہنایا جاویگا اوسکی گردن مین مانند اوسکی آگ سی دن قیامت کی اور جو عورۃ ڈالی اپنی کانمین بالی یا بالا سونیکا ڈالیگا اللہ تعالی اوسکی کانمین مانند اوسکی آگ سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ** اُخْتٍ لِّحُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهٖ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُحَلّٰى ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بہن سی حذیفہ کی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای جماعت عورتونکی کیا نہین ہی اسطی تمہاری بیچ چاندی کی وہ چیز کہ زیور بناؤ تم ساتہہ اوسکی یعنی کافی ہی کہ زیور چاندیکا بناؤ خبردار ہو تحقیق نہین تم مین سی کوئی عورۃ کہ زیور بناوی سونیکا کہ ظاہر کری اوسکو یعنی بیجگہہ مگر عذاب کی جاویگی اسسبب سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ عورۃ کو بہی سونا خالص پہننا منع ہی اور سبب ہی

وعید کا اور چاندی پہننی مباح ہی حال آنکہ عورتونکو دونون مباح ہین پس ان حدیثونکی علمانی کئی توجیہہ بیان کی ہین بعضون نی کہا کہ اول یہی حکم تہا پہر منسوخ ہوا ساتہہ اس حدیث کی کہ روایت کی گئی حضرت علی سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حریر اور سونا حرام ہی اوپر مردوں امت میری کی یعنی سمجہا گیا اس حدیث سی کہ عورتونکو سونا اور حریر پہننا حرام نہین اور بعضون نی کہا کہ وعید ان حدیثونمین کہ مذکور ہی مراد اسی یہہ ہی کہ جو زکوۃ نہ ادا کری اوسکی حق مین یہہ وعید ہی اور بعضون نی کہا وعید اوس عورت کی حق مین ہی کہ سونا پہن کر اجنبی مرد کی روبرو ظاہر کری ہ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْنَعُ اَھْلَ الْحِلْیَۃِ وَالْحَرِیْرِ وَیَقُوْلُ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْیَۃَ الْجَنَّۃِ وَحَرِیْرَھَا فَلَا تَلْبَسُوْھَا فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتی تہی زیور والون اور حریر والون کو یعنی پہننی انکی سی اور فرماتی کہ اگر تم دوست رکہتی ہو زیور جنت کو اور حریر جنت کو پس پہنو انکو دنیا مین نقل کی یہہ نسائی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَہٗ قَالَ شَغَلَنِیْ ھٰذَا عَنْکُمْ مُنْذُ الْیَوْمِ اِلَیْہِ نَظْرَۃٌ وَاِلَیْکُمْ نَظْرَۃٌ ثُمَّ اَلْقَاہُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اوسکو فرمایا مشغول کیا مجکو اسنی تم سی آجکی دن طرف اوسکی دیکہنا ایک دفعہ اور طرف تمہاری دیکہنا ایک دفعہ پہر پہینک دیا اوسکو نقل کی یہہ نسائی نی ف ظاہر یہہ ہی کہ یہہ انگشتری سونیکی تہی مولانا وَعَنْ مَالِکٍ قَالَ اَنَا اَکْرَہُ اَنْ یَلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَیْئًا مِنَ الذَّھَبِ لِاَنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّھَبِ فَاَنَا اَکْرَہُ لِلرِّجَالِ الْکَبِیْرِ مِنْھُمْ وَالصَّغِیْرِ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا اور روایت ہی مالک سی کہ کہا مین مکروہ رکہتا ہون یہہ کہ پہنائی جاوین لڑکی کچہہ بہی سونی سی سو اسطی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا استعمال کرنی انگشتری سونیکی سی یعنی جب انگشتری منع ہوئی تو اور چیز بطریق اولی منع ہوگی پس مین مکروہ رکہتا ہون اسطی مردونکی بڑی ہوں انمین سی یا چہوٹی طفل کی یہہ مالک نی موطا مین ف سونی سی اور سیطرح چاندی بہی نہین درست مگر مہر کی انگشتری اور حریر بہی اوسکی حکم مین ہی ہ ع

بَابُ النِّعَالِ

باب ہی بیچ بیان پاپوشونکی ف نعال جمع نعل کی ہی اور نعل اوسکو کہتی ہین کہ بچایا جاوی پاؤں بسبب اوسکی زمین سی اور وہ ساتہہ عرف ہر قوم کی مختلف ہی اور مراد یہان بیان کرنا آنحضرت کی پاپوش کی صفات کا ہی کہ متعارف دیار عرب کی ہی اور وہ بہی کئی اقسام کی ہوتی ہی چنانچہ اسلیئی ساتہہ صیغہ جمع کی لایا ہ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْھَا شَعْرٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنتی تہی ایسی پاپوش کہ نہ تہی اوسمین بال نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَھَا قِبَالَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی واسطی اوسکی دو تسمی نقل کی یہہ بخاری نی ف قبال ساتہہ زیر قاف کی پاپوش کی تسمہ کو کہتی ہین کہ دو انگلیونکی بیچ مین پہنا جاتا ہی پس آنحضرت کی پاپوش مین دو تسمی تہی ایک تسمہ تو ہوتا تہا درمیان انگوٹہی کی اور اوس انگلی کی کہ پاس اوسکی ہی اور ایک تسمہ ہوتا تہا درمیان بیچ کی انگلی کی اور اوس انگلی کی کہ متصل اوسکی ہی کہ اوسکو بنصر کہتی ہین زبان عربی مین اور یہہ پاپوش عرب مین مثل چپل کی ہوتی ہی کہ جسکو یہان پہنکر مسجد مین جاتی ہین ہ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ غَزَاھَا یَقُوْلُ اسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غزوی مین کہ غزوہ کیا اوسکو یعنی وقت نکلنی کی ایک جہاد کی لیئی یہہ فرمایا بہت لو تم پاپوشین سو اسطی کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کی ہی جب تک کہ پاپوش پہنی رہتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی بمنزلہ سوار کی ہی بیچ جلد چلنی کی اور سلامتی پاؤن کی آفات سی اور اسمین تعلیم ہی سفر کی اسباب کہ حاجت پڑی ساتہہ اوسکی ساتہہ کہی ہ ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَ اْ

بِالْیُمْنٰی وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلُهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرُهُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ پہنی ایک تمہارا پاپوش پس چاہیے کہ شروع کری ساتہہ داہنی پانون کی یعنی اول دایان پانون ڈالی جوتی مین اور جس وقت کہ اوتاری پس چاہیے کہ شروع کری ساتہہ بائین طرف کی یعنی اول بایان پانون نکالی جوتی سی چاہیے کہ ہو دایان پانون پہلی پہنی مین اور آخر ہو اوتارنی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ضابطہ اسمین یہہ ہے کہ جو امر فضیلت کہتا ہی ابتدا ساتہہ دائین کی اوسمین مستحب ہی اور جو کہ ایسا نہین ہی اوسمین ابتدا ساتہہ بائین کی پس پہنا جوتی کا وسیلہ ہی دخول مسجد اور اعمال خیر کا بخلاف اوتارنی کی اور مسجد مین جاوی تو پہلی دایان پانون رکہی اور نکلتی ہوئی پہلی بایان نکالی اور پاخانہ مین جاوی تو بایان پانون پہلی رکہی اور نکلی تو دایان پہلی نکالی طرح دائین پانونکو بزرگی ہی بہ نسبت بائین کی پس اکرام کرنی سکا اور اکرام اوسکا یہہ ہی کہ جوتہ پہنی تو پہلی اوسکو ڈالی اور نکالتی ہوئی پیچہی اوسکو نکالی تا زیادہ رہی جوتی مین اور یہہ باعث ہی اوسکی عزت و حرمت کا اسیطرح مسجد وغیرہ کی جانی اور نکلنی مین سمجہہ لے مولانا ✦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی وسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چلی ایک تمہارا ایک پاپوش مین چاہیے کہ ننگا کری دونون پانونکو یا پاپوش پہنی دونون مین یعنی پانون مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی پہنی تو دونون مین پہنی اور اوتاری تو دونون سی اوتاری ایک پانون مین پہنا اور ایک ننگا رکہنا مکروہ تنزیہی ہی اسلیے کہ خلاف ادب و مروت کی ہی اور سبب لغزش پانونکا ہی خصوصا جبکہ پاپوش بلند ہو اور زمین ناہموار ہو اور لاحق کیا ہی بعضی علما نی ساتہہ اسکی ایک ہاتہہ کی نکالنی کو آستین سی یعنی یہہ بہی ایسا ہی ہی کہ ایک ہاتہہ آستین مین رکہی اور ایک آستین نکال کر کندہی پر ڈالی اور ایسی ہی ایک پانون مین جوتا پہنا اور ایک مین موزہ ح ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس وقت ٹوٹ جاوی تسمہ کسیکی پاپوش کا پس چلی ایک پاپوش مین یہانتک کہ درست کری تسمہ اوسکا اور نہ چلی ایک موزہ مین اور نہ کہاوی بائین ہاتہہ سی اور نہ گوٹ ماری ساتہہ ایک کپڑی کی یعنی جبکہ نہو اوسکی ستر پر کچہہ اوس کپڑی مین سی اور نہ اوڑہی کپڑی کو اس طرح کہ لپٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتہہ بہی اندر لپٹ جاوین اور ہاتہہ کی نکالنی سی ستر نظر آوی نقل کی یہہ مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو قبال یعنی تسمی کہ انگلیون مین پہنی جاتی ہین دوہری تہی تسمی اونکی یعنی تا جہین نہین اور استوار ہون نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پاپوش پہنی آدمی کہڑا ہوکر نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سی **ف** یہہ وسعور تمین ہی کہ کہڑی ہوکر پہنی مین مشقت ہو یعنی ایسا جوتہ ہو کہ پیچ پہنی اور باندہنی تسمہ کی ہاتہہ کا محتاج ہو نہ مطلق جوتہ تمین طرح ✦✦

وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہی قاسم بن محمد سی وسی نقل کی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا بعضی وقت چلتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاپوش مین اور ایک روایت مین یون ہی کہ تحقیق حضرت عائشہ چلین ایک پاپوش مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ صحیح تر ہی یعنی از راہ اسناد کی یا معنی کی **ف** جن حدیثو مین کہ نہی آئی ہی ایک پانو مین جوتہ پہن کر چلنی سی یہہ حدیث مخالف اونکی ہی اس حدیث کی صحت مین کلام کیا ہی علما نی اور لکہا ہی کہ بر تقدیر صحت کی یہہ حال نادر تہا اور صحن گہر مین تہا نہ باہر یا واسطی ضرورت کی یا واسطی بیان جواز کی تا نجانین کہ حرام ہی اور اسی سی معلوم ہوا کہ جو چیز ہمیر مکروہ تنزیہی ہی شارع سی کرنا اوسکا واسطے

بیان اصل جواز کی آیا ہی اور وہ فعل نسبت شارع کی مکروہ نہین ہوتا اسلیے کہ بیان جواز واجب ہے اسپر چنانچہ بیچ مقدمہ کہڑی ہو کر پانی پینے آنحضرت کی یہہ نکتہ لکہا ہی سواب لدنیہ مین ۴ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق سنت سے ہی جسوقت کہ بیٹھے آدمی یہہ کہ ڈالے پاپوش اپنے اور رکہے انکو اپنے پہلو کی طرف نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی جوتی سمیت نہ بیٹھے بلکہ اوتار کر بیٹھے کہ ادب وسمین ہی اور رکہے اُسکو بائین پہلو کی طرف واسطے تعظیم داہنی طرف کی اور سامنے بہی نہ رکہے واسطے تعظیم قبلہ کی اور پیچہے رکہے واسطے خوف چوری کی ۴ ح وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا اور روایت ہی ابن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہہ کہ نجاشی نے بطور تحفہ کے بہیجی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موزی سیاہ سادے یعنی غیر منقش پس پہنا حضرت نے انکو یعنی طہارۃ سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے ابی بریدہ سے بہہ اضافت باب کی طرف بریدہ کی اور اوسنے اپنے باپ سے اور زیادہ کی یہہ عبارت کہ پہر وضو کیا آنحضرت نے اور مسح کیا اونپر **ف** نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور حضرت نے موزے پہنے بدون پوچہے اور تفتیش کرنے اس بات کی کہ یہہ چمڑا دباغت دیا ہوا ہی یا نہین مردار کا ہی یا مذبوح کا ان چیزون کی کچہہ تفتیش نکی اور عمل کیا ظاہر حال پر اور اسی حکم معلوم ہوا کوری کپڑے کا اور بوریہ کا اور شطرنجی اور فرش فروش اور سوائے انکی اور چیزونکا ہی اگر ظاہر مین نجاست نہو حکم طہارت کا ہی ۴ مولانا من الشروح

بَابُ التَّرَجُّلِ

یہہ باب ہی بیچ بیان کنگہی کرنیکی **ف** ترجل کہتے ہین عربی مین کنگہی کرنیکو عام ہی کہ سر مین ہو یا ڈاڑہی مین لیکن اکثر استعمال ترجل کا سر کی کنگہی کرنے مین ہوتا ہی اور تسریح کا ڈاڑہی مین ۴ ح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سے کہا تہی مین کنگہی کرتی سر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ اس حال مین کہ مین حائضہ ہوتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسی معلوم ہوا کہ بدن حائضہ کا پاک ہی اور مخالطت ساتہہ اسکی جائز ہی ۴ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرہ پانچ چیزین ہین ختنہ کرنا اور استعمال کرنا لوہے کا یعنی بال زیر ناف کے لینے اور لبین لینین اور ترشوانا ناخونوں کا اور اوکہیڑنا بغلونکے بالونکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** فطرۃ الخ یعنی یہہ پانچ چیزین سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت مین سنت ہین اور یہہ حدیث فطرہ کی بیچ ابتدا کتاب کے باب السواک مین گذر چکی ہی اور وہان دس چیزین فطرہ سے کہی ہین اور یہان پانچ بیان کین اور دونون جگہ مقصود حصر نہین ہی بلکہ مراد ہی کہ دس چیزین جملہ فطرہ سے ہین اور یہان اونمین سے پانچ بیان کین اور بیان مفصل انکا وہان ہو چکا ہی فانظر ثمہ ۴ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَوْفِرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِي رِوَايَةٍ أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو مشرکونکی یعنی وہ بڑہاتے ہین موچہین اور پست کرتے ہین ڈاڑہیان تم مخالفت اونکی کرو کہ بڑہاؤ ڈاڑہیان اور پست کرو لبین اور ایک روایت مین ہی خوب پست کرو لبین اور چہوڑ دو ڈاڑہیان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا معین کیا گیا واسطے ہماری بیچ کترواتے لبون کی اور ترشوانے ناخونونکی اور دور کرنے بال بغلونکی اور مونڈنے بال زیر ناف کی یہہ کہ نہ چہوڑین ہم زیادہ چالیس دن سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ آیا ہی بعضی روایت مین ابن عمر سے کہ حضرت ترشواتے تہے ناخون اور لیتے لبین اپنی ہر جمعہ میں اور مونڈتے بال زیر ناف کی بیس دن میں اور اکہیڑتے بال بغلونکی چالیس دن میں اور قنیہ مین لکہا ہی کہ افضل یہہ ہی کہ ترشوادے ناخون اپنے اور کتروادے لبین اور بال زیر ناف کی مونڈے اور ستہرا

کرے

کری اپنی بدنکو ساتھ نہانیکی ہر ہفتہ میں ایکبار پس اگر نہ کری یہہ تو ہر پندرہ دنمیں اور نہیں ہی عذر بیچ ترک اوسکیکی زیادہ چالیس دنسی پس ہفتہ افضل ہی اور پندرہ دن اوسط ہیں اور چالیس دن ابعد اور نہیں عذر چالیس دنسی زیادہ میں اور مستحق ہوتا ہی وعید کا ہماری نزدیک انتہی کہا مظہر نی کہ ابی عمر اور ابی عبد اللہ اغر سی منقول ہی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی کترتی لبیں اور ناخون اپنی ہر جمعہ میں پہلی اسسی کہ نکلیں طرف نماز جمعہ کی اور کہا بعضونے کہ مونڈتی تھی بال زیر ناف کی اکھیڑتی تھی بال بغلون کی چالیس دنمیں اور بعضون نی کہا ہر مہینی میں انتہی اور یہہ سب اقوال ہی ✽ ع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاری نہیں خضاب کرتی ہیں پس مخالفت کرو اونکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سی خضاب غیر سیاہ ہی اور خضاب سیاہ حرام ہی اور کلام اسمیں آگی آویگا اور صحابہ وغیرہم خضاب سرخ مہندیکا کرتی تھی اور کبھی زردی کرتی تھی اور بیچ خضاب مہندی کی حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور لکھا ہی علما نی کہ خضاب مہندیکا مومنونکی علامت تھی ہی اور سب علما کی نزدیک جائز ہی اور بعضی فقہا نی اسکو مستحب کہا ہی مردونکی لیی اور عورتونکی لیی اور اوسکی فضیلت میں حدیثیں بہت آئی ہیں کہ نزدیک محدثین کی مطعون اور منسوب بضعف ہیں اور مجمع البحار میں لکھا ہی کہ امر ساتھ خضاب کی اوسکی لیی ہی کہ بال اوسکی سفید محض ہوں مانند بالون ابی قحافہ کی کہ حدیث آئندہ مذکور ہیں اور اوسکی لیی کہ کھچڑی ہوں بال اوسکی اور یہہ بھی لکھا ہی کہ سلف اختلاف کہتی ہیں بیچ کرنی خضاب کی بسبب اختلاف احوال کی اور بعضونے کہا یہہ موقوف ہی عادت شہرون پر سلیے کہ نکلنا عادت شہروالون سی موجب شہرت کا ہی اور مکروہ ہی اور کتنونے کہا کہ جسکا بڑہاپا پاکیزہ اور نورانی اور خوشنما ہو اور زیبا بہ نسبت خضاب کی نہو اوسکو نکرنا خضاب کا اولی اور احسن ہی اور جسکا بڑہاپا بدنما ہو اوسکو خضاب کرنا اور چھپانا عیب کا اولی ہی ✽ ح **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْیَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ بَیَاضًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوْا هٰذَا بِشَیْءٍ وَّاجْتَنِبُوا السَّوَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لائی گیی ابو قحافہ یعنی باپ ابوبکر صدیق کی دن فتح مکہ کی اور اوسی دن مسلمان ہوئی اور سر اونکا اور داڑہی اونکی مانند ثغامہ کی تھی سفیدی میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تغیر کرو اونکی سفیدی کو ساتھ کسی چیز کی اور بچو رنگ سیاہ سی یعنی خضاب سیاہ نکرو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ثغامہ نام ایک گہانس کا ہی کہ سفید ہوتی ہیں شگوفی اور پہل اوسکی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ خضاب سیاہ مکروہ و حرام ہی اور مطالب المومنین میں لکھا ہی کہ بعضی علما نی کہا ہی کہ خضاب سیاہ اگر غازی واسطی ہیبت کی بیچ نظر دشمنون دین کی کری تو درست ہی اور جو کہ واسطی زینت نفس کی اور دوستداری عورتونکی کری مکروہ ہی نزدیک اکثر مشائخ کی اور صحت کو پہنچا ہی کہ امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ خضاب کرتی تھی ساتھ مہندی اور وسمہ کی ولیکن رنگ اوسکا سیاہ نہیں ہوتا بلکہ سرخ مائل بسیاہی اور اور بعضی صحابہ سی جو اوسمیں نقل کیا گیا ہی سیپر محمول ہی اور بیچ باب خضاب سیاہ کی وعید شدید آئی ہی چنانچہ دوسری فصل میں آتا ہی حاصل یہہ کہ خضاب مہندیکا بالاتفاق جائز ہی اور سیاہ میں مختار حرمت و کراہت ہی ✽ ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتٰبِ یَسْدُلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاصِیَتَهٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی موافقت اہل کتاب کی بیچ اوس چیز کی کہ نہیں حکم کیی گیی اوسمیں اور تھی اہل کتاب چھوڑتی اپنی بالونکو یعنی بدون مانگ نکالنی کی یون ہی پڑی رہتی تھی بال اور تھی مشرک مانگ نکالتی اپنی سرمیں پس چھوڑتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنی پیشانی کی بطور اہل کتاب کی پہر مانگ نکالنی لگی پیچھی اوسکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** سدل چھوڑنا سر کی بالونکا گرد سر کی اور جمع نکرنا جوانب اونکیکو اور فرق یہہ ہی کہ آدہی بال ایک طرف جمع کری اور آدہی ایک طرف اور قاموس میں کہا کہ فرق راہ درمیان بالون سر کی یعنی مانگ اور حضرت جب آئی مدینہ میں تشریف لائی تو سدل کرتی تھی بال پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کی کہ عادت اونکی سدل کی تھی اور سدل اگرچہ چھوڑنا بالونکا ہی گرد سر کی اور تخصیص ساتھ پیشانی کی نہیں ولیکن امتیاز سدل کا فرق سی پیشانی میں ظاہر ہوتا ہی اس سبب سی تخصیص کیا اور طیبی نی کہا کہ مراد سدل سی یہان چھوڑنا بالونکا ہی پیشانی پر اور

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عادت شریف اول میں سدل کی تہی بعد ازاں فرق قرار پایا پس بعضے کہتے ہیں کہ سدل منسوخ ہے اسلیے کہ رجوع طرف فرق کی وحی سے تہی
اسلیے کہ آنحضرت مامور تہے ساتہہ موافقت اہل کتاب کی اون چیزوں میں کہ مامور نہ تہے اوسمیں پس مخالفت اونکی بہی بسبب وحی وامر کے ہوا اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے بعضے صوفیین
نے یہہ کہ شرع انبیا سابق کی شرع ہماری ہے جب تک کہ مامور نہوویں ہم ساتہہ خلاف اوسکے لیکن ان چیزوں میں کہ تبدیل وتغیر اونکی معلوم نہوا اور ظاہر عبارت سے یہ موقع اہتمام اسپر
دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت مخیر تہے اوسمیں اور اگر شریعت ہوتا تو واجب لازم ہوتا اور بعضے حدیثوں میں آیا ہے کہ اگر متفرق ہوتے بال حضرت کے تو مانگ نکالتے والا چہوڑ دیتے
انکو بحال خود یعنی تکلف نکرتے سدل و فرق میں اور بحال خود رکہتے اونکو پس سدل و فرق دونوں جائز ہیں لیکن فرق افضل ہے واللہ اعلم ۱۲ ع ح **وَعَنْ** نَافِعٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ قِيْلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأَلْحَقَ بَعْضُهُمُ التَّفْسِيْرَ بِالْحَدِيْثِ اور روایت ہے نافع سے اونسے نقل کی ابن عمر سے کہا ابن عمر نے سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے قزع
سے کہا گیا واسطے نافع کے کہ کیا ہے قزع کہا مونڈا جاوے کچہہ سر لڑکے کا اور چہوڑا جاوے کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ملایا بعضے راویوں نے تفسیر کو ساتہہ حدیث کے یعنی معنی
قزع کے حضرت ہی نے بیان فرمائے **ف** مونڈا جاوے کچہہ سر الخ کہا نووی نے کہ قزع کہتے ہیں مونڈنے بعض سر کو مطلق اور یہی صحیح ہے اسلیے کہ یہہ معنی راوی نے بیان
کیے ہیں اور ظاہر کے مخالف ہیں نہیں پس واجب ہوا عمل اسپر اور تخصیص لڑکے کی بسبب جاری ہونے عادت کی ہے والا مکروہ ہے لڑکے کو بہی اور بڑے کو بہی چنانچہ اسیلیے روایات
فقہیہ میں مطلق لائے ہیں اور کراہت بسبب مشابہت کفار کی اور بدہیئتی کی ہے ۱۲ ع ح قزع کے معنی جو راوی نے بیان کیے اور نووی نے اوسکو صحیح کہا داخل ہیں اوسمیں
ٹہی اور ببریاں اور زلفیں اور چوٹیاں کما لا یخفی مولف **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ
وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوْا كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوْا كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک لڑکے کو کہ تحقیق مونڈا گیا
تہا بعض سر اوسکا اور چہوڑا گیا تہا بعض سر اوسکا پس منع فرمایا لڑکے کی پرورش کرنیوالوں کو اس سے اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چہوڑو تمام سر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اسمیں اشارہ
ہے طرف اسکی کہ سر منڈانا سوائے حج وعمرے کے جائز ہے اور مرد اختیار رکہتا ہے سر منڈانے کا اور سر میں بال رکہنے کا لیکن افضل یہہ ہے کہ نہ منڈاوے سر سوائے حج وعمرے کے
جیسے کہ معمول تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوائے حضرت علی کے جیسے کہ ابتدا کتاب میں بیچ باب الجنابۃ کے بیان اسکا گذرا ۱۲ ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَقَالَ أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور لعنت کی اون عورتوں کو کہ مشابہ ہوتی ہیں ساتہہ مردوں کے
اور فرمایا کہ نکالدو مخنثوں کو اپنے گہروں سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** مخنث اوس مرد کو کہتے ہیں کہ تشبہ کرے ساتہہ عورتوں کے لباس میں اور ہاتہہ پاؤں رنگین کرنے میں ساتہہ
مہندی کے اور آواز میں اور کلام کرنے میں اور حرکات وسکنات میں اور خنث کے معنی لغت میں نرمی اور شکستگی کے ہیں اور مخنث ساتہہ زبر نون مشددہ اور زیر اوسکی بہی آیا ہے اور
اول مشہور تر ہے اور مخنث دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو خلقی کہ اصل خلقت اور جبلت میں اوسکے اوضاع واخلاق عورتوں کی واقع ہوا اور دوسرا یہہ کہ بتکلف اپنے تئیں
مشابہ عورتوں کے کرتا ہے اور لعنت اور مذمت خاص اسکے حق میں ہے اول کہ وہ معذور ہے اور لعنت کی اون عورتوں کو کہ مشابہ کرتی ہیں اپنے کو ساتہہ مردوں کی وضع میں
اور لباس میں اور اور امور میں اور بیچ شرح شرعۃ الاسلام کے لکہا ہے کہ مہندی لگانی سنت ہے عورتوں کو اور مکروہ ہے مردوں کو بغیر عذر کے بسبب مشابہت کے ساتہہ
عورتوں کے انتہی اور اسی سے یہہ بہی سمجہا گیا کہ عورۃ کو بہی بالکل خالی ہاتہ مہندی سے مکروہ ہے بسبب مشابہت کے ساتہہ مردوں کے ۱۲ ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے اوسی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ نے یا لعنت کرے مردوں مشابہت کرنیوالوں کو ساتہہ عورتوں کے اور عورتوں مشابہت
کرنیوالیوں کو ساتہہ مردوں کے نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لعنت کی اللہ تعالی نی اوس عورۃ کو کہ ملاوی بال اپنی ساتہہ بالون اور عورۃ کی یعنی درازی کی لیی اور لعنت کی اوس عورۃ کو کہ ملوادی اپنی بالونکی ساتہہ دوسری بال اور لعنت کی گودنیوالی کو اور گدوانی والیکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ حدیثون سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ حرام ہی ملانا بالونکا مطلق یہی ظاہر و مختار ہی اور ہمارے علما نی یہہ تفصیل بیان کی ہی کہ اگر ملاوی بال آدمی کی تو حرام ہی بلا خلاف اسلیے کہ حرام ہی نفع اوٹہانا آدمی کی بالونسی اور تمام اجزا اوسکے سی بسبب بزرگی اوسکی اور سوای آدمی کی جانور کی بال ہون تو اوسکا یہہ حکم ہی کہ اگر نہو عورۃ کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اوسکو ملانا اونکا بہی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو اوسکی تین صورتین ہین اور صحیح تر اونمین کی یہہ ہی کہ اگر ملاوی ساتہہ اذن خاوند کی یا سید کی تو جائز ہی اور کہا مالک اور طبری اور اکثر علما نی کہ ملانا ہر چیز کا بالونمین ممنوع ہی خواہ بال ہون یا صوف یا چیتہڑی یا سوای انکی اور دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتہہ حدیثون کی اور کہا لیث نی کہ نہی مختص ہی ساتہہ بالونکی پس نہین مضایقہ ہی ساتہہ ملانی صوف وغیرہ کی اور باندہنا اوس کا ساتہہ ڈوری سرخ کی کہ مشابہت رکہتا ہی ساتہہ بالونکی نزدیک ہمارے جائز ہی بلا کراہت کذا فی مجمع البحار اور گودنا یہہ کہ سوئیان یا مانند اونکی کی جلد مین چبہوئی جاتی ہین یہانتک کہ خون بہنی لگتا ہی پہر اوسمین سرمہ یا نیل بہر دیتی ہین اور کہا نووی نی کہ گودنا اور گدوانا حرام ہی فاعل و مفعول بہا پر اور وہ جگہ کہ گودی جاتی ہی نجس ہو جاتی ہی پس اگر ممکن ہو ازالہ اوسکا ساتہہ علاج کی تو واجب ہی ازالہ اوسکا اور اگر نہ ممکن ہو بغیر حرج کی تو پس اگر خوف ہو دستی تلف کا یا فوت ہونی عضو کا یا منفعت اوسکی کا یا خوف ہو عیب فاحش کا عضو ظاہر مین تو نہین واجب ازالہ اوسکا جبکہ توبہ کی نہین باقی رہیگا اوسپر گناہ اور اگر نخوف ہو کسی چیز کا اونمین سی تو لازم ہی ازالہ اوسکا اور گنہگار ہوگا بسبب تاخیر اوسکی کی ح ح ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ اَمَا قَرَأْتِ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا لعنت کی اللہ تعالی نی گودنیوالیونکو اور گدوانیوالیونکو اور اون عورتونکو کہ چنواوین بال منہ پرسی اور لعنت کی سوہن کروانیوالیونکو دانتون پر واسطی حسن کے کہ تغیر کرنیوالین ہین اللہ کی پیدایش کو پس آئی ابن مسعود پاس ایک عورۃ اور کہا کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ پہونچی مجکو یہہ بات کہ تم لعنت کرتی ہو یعنی عورتونکو ایسی اور ایسی پس کہا ابن مسعود نے کہ کیا ہی مجکو کہ لعنت نکرون اوسکو کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اوسکو کہ وہ ملعون ہو بیچ کتاب اللہ کی پس کہا اوس عورۃ نی کہ تحقیق پڑہا مینی اوس چیز کو کہ درمیان دو دفتیونکی ہی یعنی پڑہا مینی سارا قران پس پایا مینی اوسمین جو کہتی ہو یعنی صریحا کہا ابن مسعود نی اگر پڑہتی تو اوسکو یعنی تامل سی اور سمجہہ کر تو البتہ پاتی تو اس حکم کو کیا نہین پڑہی تونی یہہ آیۃ کہ جو دین تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس لو اوسکو اور عمل کرو اوسپر اور جس چیز سی کہ منع کرین تمکو پس باز رہو یعنی اوس سی کہا اوس عورۃ نی کہ ہان یہہ آیۃ تو پڑہی ہی مینی کہا ابن مسعود نی پس تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اسی نقل کا یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** چنواوین بال یعنی یہہ مکروہ ہی مگر کہ داڑہی یا مونچہین نکلین عورۃ کی تو اونکا منڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہی اور جتنی والیکو نا سعم کہتی ہین اور متن مین ذکر اوسکا نہین فصل ثانی مین ہی اور سوہن کروانیوالیونکو الخ یعنی بتکلف فرجہ اور فرق کرواتی ہین انمین کیونکہ عرب کی نزدیک فرق ہونا اونمین پسندیدہ ہی اور اکثر چہوٹی عمر کی عورتونکی دانت ایسی ہوتی ہین اور جب بہیان ہوتی ہین اور دانت بڑی ہوتی ہین اور یہہ فرق نہین رہتا تو بتکلف بنواتی ہین واسطی اظہار حسن و جوانی کی اور مشابہت کی ساتہہ جوانونکی اور لفظ المغیرات صفت ہی عورتون مذکور کی یعنی یہہ عورتین مذکورہ ایسی ہین کہ تغیر کرتی ہین پیدایش اللہ تعالی کی اور لفظ خلق اللہ مفعول ہی مغیرات کا اور جملہ مانند تعلیل کی ہی واسطی وجوب لعنت کی اور علت بیچ حرمت مثلہ اور منڈانی داڑہی وغیرہ کی بہی یہی ہی اور اسی سی یہہ لازم نہین آتا کہ ہر تغیر حرام ہو اسلیے کہ یہہ علت مستقل نہین ہی علت حرمت کی نہی شارع کی ہی اور حکمت نہی مین یہہ ہی پس حاصل یہہ ہوا کہ شارع نی بعض تغیرات کو مباح کیا ہی اور

بعضی کو حرام اور عورت مذکورہ کی کلام کی یہہ معنی ہین کہ خبر دی گئی ہو مین یہہ کہ تم خبر دیتی ہو لعنت خدا سی یا لعنت کرتی ہو اپنی طرف سی عورتون مذکورہ پر حال آنکہ
نہین ہے لعنت انکی کو کتاب اللہ مین اور نہین جائز ہی لعنت کرنی اوسکو کہ لعنت کری اوپر اللہ پس جواب ابن مسعود دلیل لائی حدیث و قران سی اور یہہ وجود حدیث
کی شبہ نہ تہا وجود اوسکا قران مین بظاہر مستبعد معلوم ہوا اوسکو اور اخیر جملہ حدیث کی یہہ معنی ہین کہ جب ہم مامور ہوئی ساتہہ باز رہنی اوس چیز کی کہ منع کیا اونکو رسول
نی اور منع کیا رسول نی اونکو شیاء مذکورہ سی اس حدیث وغیرہ مین تو ہوئی تمام منہیات انکی ذکر کی گئی قران مین اور کہا طیبی نی کہ اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ لعنت
کرنی آنحضرت کی واشمات وغیرہ کو مانند لعنت کرنی اللہ تعالی کی ہی پس واجب ہے یہہ کہ عمل کیا جاوی اوسپر ۱۲ ح ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَنَهٰی عَنِ الْوَشْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
تاثیر نظر یعنی ٹوک کی حق ہی اور منع کیا گودنی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حق ہی یعنی ثابت ہی کہ اللہ تعالی نی خاصیت رکہی ہی اسمین کہ تاثیر کرتی ہی آدمی وغیرہ
مین مانند سحر کی ۱۲ ح **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر
سی کہ کہا تحقیق دیکہا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی اپنی سر کی بالونکو گوندسی جما دیا تہا تا جوئین نہ پڑین اور غبار سی محفوظ
رہین اور اسطرح حالت احرام مین اکثر کرتی ہین غرض مذکور کی لیے پس یہہ بیان حالت احرام کا ہی یا کسی اور سفر کا ۱۲ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت انس سی کہ کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی کہ زعفران ملی بدن کو یا کپڑے کو نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیے کہ یہہ عادت عورتونکی سی ہی اور بعضی صحابہ سی جو منقول ہی استعمال خلوق کا کہ نام خوشبوی مرکب کا ہی عفران وغیرہ سی محمول
ہی نہی سی پہلی پر ۱۲ ع ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَطْیَبِ مَا نَجِدُ حَتّٰی اَجِدَ وَبِیْصَ الطِّیْبِ فِیْ
رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی مین خوشبو لگاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ بہترین خوشبو کی کہ پاتی مین یہانتک پاتی مین
چمک خوشبوی کی حضرت کی سر مین اور ڈاڑہی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث پر اشکال وارد کرتی ہین ساتہہ اس حدیث کی کہ خوشبوی مردونکی وہ
چیز ہی کہ پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور اسی معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا تہا حضرت کی خوشبوی مین جب تو چمک ہوتی تہی اوسکی جواب یہہ کہ مراد رنگ سی اوس حدیث مین وہ رنگ
ہی کہ اوسکی ظہور مین زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد رنگ کی اور جو رنگ ایسا ہو جیسی رنگ مشک عنبر کا جائز ہی کذا قال الطیبی اور اسی معلوم ہوا کہ مثل صندل کی بہی
جائز ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاُلُوَّۃِ غَیْرَ مُطَرَّاۃٍ وَبِکَافُوْرٍ یَطْرَحُہٗ مَعَ الْاُلُوَّۃِ ثُمَّ قَالَ
هٰکَذَا کَانَ یَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع سی کہا کہ تہی ابن عمر جسوقت کہ دہونی لیتی خوشبوی
کی دہونی لیتی اگر کی بغیر ملونی مشک وغیرہ کی یعنی کبہی نری اگر کی دہونی لیتی اور کبہی دہونی لیتی کافور کی کہ ڈالتی اوسکو ساتہہ اگر کی پہر کہا ابن عمر نی کہ اسیطرح سی دہونی
لیتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کبہی نری اگر کی اور کبہی کافور اوسکی ساتہہ ملا کر نقل کی یہہ مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُصُّ اَوْ یَاْخُذُ مِنْ شَارِبِہٖ وَکَانَ اِبْرٰهِیْمُ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ یَفْعَلُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتی یا لیتی لبین اپنی اور تہی ابراہیم دوست خدا کی کرتی یہہ یعنی وہ بہی لبین کترتی تہی نقل کی یہہ ترمذی
نی **ف** یعنی کترنا لبونکا سنت قدیم ہی کہ حضرت ابراہیم کترتی تہی اور اور انبیا علیہم السلام بہی کرتی تہی چنانچہ بیچ شرح لفظ فطرۃ کی بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی
پس تخصیص حضرت ابراہیم کی بسبب تعظیم و نیکی ہو یا ابتدا اس شریعت کی حضرت ابراہیم سی ہی جیسیکہ فصل تیسری مین ایک حدیث آتی ہی کہ وہ دلالت کرتی ہی
اسپر ۱۲ ح **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص نہ لیوی لبین اپنی پس نہین ہم مین سی نقل کی

یہہ احمد اور ترمذی ور نسائی نی **ف** یعنی ہماری سنت وطریقہ پر نہین ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ معنی یہہ ہین اسکی کہ نہین کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سی یا یہہ تہدید ہی واسطی تارک اس سنت کی یا ڈر دلایا اوسکو مرتی پر نہ بر اس ملۃ کی نہج ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی لیتی ڈاڑھی اپنی سی عرض مین سی اور طول مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی ڈاڑھی کو ہر طرف سی درست و برابر کرلیتی تھی بال بڑھی ہوئی کترکر اور یہہ منافی نہین ہی ساتھہ اعفا اور توفیر ڈاڑھی کی کہ حدیثونمین امر ساتھہ اوسکی واقع ہوا ہی اسلیے کہ نہی کوتاہ کرنی ڈاڑھی سی ہی مانند عجمیونکی اور لینا بالونکا طول مین سی واسطی برابر کرنی اور اصلاح کی منافی اسکی نہین اسلیے کہ منقول ہی آنحضرت سی کہ وہ لیتی تھی ڈاڑھی کی طول و عرض مین سی اور کہا ابن ملک نی کہ برابر کرنا ڈاڑھی کی بالونکا سنت ہی اور احیا مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی ڈاڑھی کی دراز کرنی مین پس بعضون نی تو کہا کہ اگر مٹھی مین پکڑی مرد ڈاڑھی کو اور مٹھی کی نیچی سی کتروا ڈالی تو نہین مضائقہ اسکا چنانچہ کہا ہی یہہ ابن عمر نی اور ایک جماعت نی تابعین مین سی اور اچھا جانا اسکو شعبی و ابن سیرین نی اور مکروہ جانا اوسکو حسن و قتادہ نی اور تورع اونکی نی اور کہا چہوڑنا اسکا اچھا ہی بموجب قول آنحضرت کی اعفوا اللحی انتہی ع **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلَيْهِ خَلُوْقًا فَقَالَ اَلَكَ امْرَاَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی یعلی پر خلوق کہ نام ایک خوشبوئی مرکب کا ہی زعفران وغیرہ سی پس فرمایا کیا تیری لیی بیوی ہی کہا نہین فرمایا پس دہو ڈال اوسکو پہر دہو اوسکو پہر دہو اوسکو پہر نہ استعمال کرنا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی و نسائی نی **ف** کیا تیری لیی بیوی ہی یعنی جو بیوی تیری ہی اوس سی سوال اسلیے کیا کہ اگر بیوی ہوا ور اوسنی خلوق ملی ہوا ور اوسکی بدن یا کپڑی سی مرد کی بدن یا کپڑی کو پہنچی تو معذور ہی اگر قصداً آپ استعمال کری معذور نہوگا اور روا نہین اور دہونا چاہیی اوسکو جلد اوسکو فرمایا وجہ سوال کی یہی بیان کی ہی شارحین نی نہ یہہ کہ اگر واسطی خاطر عورۃ کی ملی معذور ہی جیسیکہ ظاہر حدیث سی وہم جاتا ہی اور دہو ڈال الخ یعنی تین بار دہو حکم کیا تین بار دہونیکا واسطی مبالغہ کی اور ظاہر یہہ ہی کہ اسلیے تین بار دہونیکو فرمایا کہ رنگ اوسکا نہین چہوٹتا بغیر دہونی تین بار کی ع **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِيْ جَسَدِهٖ شَيْءٌ مِنْ خَلُوْقٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوس شخص کی کہ ہو اوسکی بدن مین کچہہ خلوق سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** کہا سید نی کہ مراد نفی ثواب نماز کا ملہ کی ہی واسطی مشابہت کی ساتھہ عورتونکی اور کہا ابن ملک نی کہ اسمین تہدید و زجر ہی استعمال خلوق سی ع **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُوْنِيْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عمار ابن یاسر سی کہ کہا آیا مین گہر کی لوگون پاس سفر سی اس حال مین کہ پہٹ گئی تہی دونون ہاتہہ میری پس لیپ کیا گہر والون نی میری ہاتون پر خوشبو زعفران ملی ہوئی کا پس آیا مین صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سلام کیا مینی حضرت کو پس نہ جواب دیا مجکو اور فرمایا جا اور دہو ڈال اسکو اپنی بدن سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** ظاہر ا یہہ خفگی بسبب معلوم ہونی عذر اونکی کی تہی یا نہ پسند آیا حضرت کو نکلنا انکا ساتہہ اس خوشبو کی ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشبوئی مرد کی وہ ہی کہ ظاہر ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا یعنی مانند مشک و عنبر اور عطر وغیرہ کی اور خوشبوئی عورۃ کی وہ ہی کہ ظاہر ہو رنگ اوسکا اور پوشیدہ ہو بو اوسکی یعنی مانند مہندی اور زعفران وغیرہ کی نقل کی یہہ ترمذی و نسائی نی **ف** اور معلوم ہو چکا ہی کہ مراد وہ رنگ ہی کہ اوسمین زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد کی اور لکہا ہی

علما نے کہ یہہ وعید عورت کے حق میں ہے کہ گھر سے باہر نکلے اور اگر اپنے خاوند کے پاس استعمال کرے خوشبو تو جسطرحکی ہو روا ہے ۱۲ ح **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ** اور روایت ہے انس سے کہ تہا واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سکہ کہ نام ایک خوشبو کا مرکب ہے خوشبو لگاتے تہے اوسمین سے نقل کی یہہ ابوداود نے **وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَاْسِهِ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَاَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے تیل اپنے سر مبارک پر اور بہت کرتے کنگہی اپنی ڈاڑہی کو اور بہت کہتے تہے کپڑا سر پر گویا وہ کپڑا حضرت کا کپڑا تہا تیلی کا نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** بہت کرتے تہے کنگہی الخ اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت نے ہر روز کی کنگہی کرنے سے منع فرمایا وہ نہی تنزیہی ہے تحریمی اور کثرت کنگہی سے یہہ نہین لازم آتا کہ ہر روز کرتے تہے بلکہ کثرت کبہی صادق آتی ہے وسیجیز پر کبہی بحسب حاجت کے کرے اور کرنا کنگہی کا سنت ہے لیکن یہہ جو بعد ہر وضو کے کیا کرتے ہین اسکی کچہہ اصل صحیح سنت میں نہین اور مراد قناع سے وہ کپڑا ہے کہ ڈالتے تہے سر مبارک پر بعد لگانے تیل کے تا عمامہ میلا نہو پس وہ کپڑا تیل سے مانند کپڑے تیلی کے ہو جاتا تہا نہ یہہ کہ اور کپڑے حضرت کے تیلی کے سے ہوتے تہے اسلیے کہ یہہ مخالف نظافت سے کہ حضرت کے مزاج مبارک مین تہی بعید ہے اور آنحضرت دوست رکہتے تہے کپڑے سفید کو ۱۲ ع ح **وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهُ اَرْبَعُ غَدَائِرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے ام ہانی سے کہ کہا ام ہانی نے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہمارے مکہ مین ایک دفعہ یعنی بروز فتح مکہ کے اور آنحضرت کی چار گیسو تہے گندہے ہوئے کہ دو داہنی طرف تہے اور دو بائین طرف نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا فَرَقْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوْخِهِ وَاَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جسوقت کہ مانگ نکالتی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر مبارک کی بالوں مین چیرتی مین مانگ انکی تالو سے اور چہوڑتی مین بال حضرت کی پیشانی کے درمیان دونوں آنکہوں انکی کے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** چیرتی مین مانگ الخ یافوخ کہتے ہین سر کے بیچ کو یعنی اوس جگہ کو کہ لڑکے کی سر پر لپکتی ہے یعنی تالو اور معنی اس جملہ کے یہہ ہین کہ ایک طرف مانگ کی ہوتی تہی نزدیک تالو کے اور طرف دوسری نزدیک پیشانی کی محاذی ما بین دونوں آنکہوں کی جیسا کہا اور چہوڑتی مین الخ یعنی کرتی مین مانگ کو اوسطرف کہ جانب پیشانی کی ہے محاذی ما بین دونوں آنکہوں کی اس طرح کہ ہوتی تہی آدہی بال ناصیہ کے داہنی طرف مانگ کی اور آدہی بائین طرف اسکی اسطرح بیان کیے ہین معنی اس حدیث کی طیبی نے ۱۲ ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگہی کرنے سے مگر ایک روز درمیان دیکر نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** کہا قاضی نے کہ غب یہہ کہ کرے ایک دن اور ترک کرے ایک دن اور مراد نہی سے مواظبت اہتمام کرنیسے اوسپر اسلیے کہ اسمین مبالغہ اور تکلف ہے زینت کرنیمین اور لفظ غب کا آتا ہے جیسا کہ وارد ہوا ہے طرق کثیرہ سے زر غبا تزدد حبا یعنی آنیکی ہر ہفتہ مین اور لفظ غب سے آپ نہیں یکروز درمیان اور اسیطرح عیادت مریض مین اور گوشت کہانیمین اور نہی ہر روز کے کنگہی کرنیسے شامل ہے سر اور ڈاڑہی کو پس بعضی لوگ جو بعد ہر وضو کی کنگہی کرتے ہین موافق سنت کے نہین اور احیا مین جو نقل کیا ہے کہ آنحضرت ہر روز دو بار ڈاڑہی مین کنگہی کرتے تہے اس حدیث کی سند نہین پائی گئی اور سوای امام غزالی کی احیا مین کسی اور نے نہین ذکر کی اور احیا مین بعضی حدیثین ایسی ذکر کی ہین کہ اونکی کچہہ اصل ثابت نہین کذا نقل عن الشیخ ولی الدین العراقی سے ظاہر یہہ ہے کہ نہی ہر روز کی کنگہی کرنیکی مخصوص ساتہہ مردون کے ہے عورتونکی اسلیے کہ اونکو تجمل وتزین مکروہ نہین اور بعضون نے کہا کہ نہی شامل ہے سبکو غایت یہہ کہ عورتونکو اخف ہو اسلیے کہ باب تزین انکی لیے بہت وسیع ہے اور یہہ تقدیر کراہت تنزیہی ہے تحریمی ۱۲ ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَالِيْ اَرَاكَ شَعِثًا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاهِ قَالَ مَالِيْ لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا**

اَنْ نَحْتَفِيَ اَحْيَانًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبداللہ بن بریدہ سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی فضالہ بن عبید کی کہا مین واسطی میری کہ دیکھتا ہون مین تجکو
پراگندہ بال بغیر کنگھی کیی کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی منع کرتی ہمکو بہت چین و عیش کی باتون سی کہ کثرت کنگھی کی اور تیل کی ہی او بھی انہین سی ہی کہا اوس شخص نی
فضالہ کو کہ کیا ہی مجکو کہ نہین دیکھتا تیری پانون مین پاپوش کہا فضالہ نی کہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی ہمکو یہہ کہ ننگی پانون پہرا کرین کبھی کبھی نقل کی یہہ ابوداود
نی **ف** یعنی واسطی تواضع اور کسر نفس اور ریاضت اور قادر ہونیکی ہر وقت اضطرار کی اور اسی معلوم ہوا کہ آنحضرت اگرچہ تیل لگاتی اور کنگھی کرتی اور اوسکو اچھا جانتی تھی
اور ساتھ اوسکی حکم فرماتی اور رغبت دلاتی تھی لیکن بعضی زاہدون اور اہل ریاضت کو اوپر خلاف اوسکی بھی کہتی تہی اور تقریر فرماتی بلکہ امر کرتی اور حاصل یہہ کہ کراہت بیچ
افراط کی اور مبالغہ کی تنعم اور ترفہ مین اور منہمک ہونی مین بیچ تیل لگانی اور کنگھی کرنیکی اور تزئین کی ہی جیسیکہ عادت عجمیون اور اہل تنعم اور اسراف کی ہی اور امر ہی ساتھ رعایت
توسط اور میانہ روی کی اسمین نہ ترک طہارت اور نظافت اور خوش ہیئتی کی اسلیی کہ نظافت دین سی ہی جیسیکہ حدیث آئندہ مین فرمایا ہی ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ہون واسطی اوسکی بال پس چاہی کہ اچھی طرح رکھی انکو یعنی دھویا کری اور تیل لگایا کری اور کنگھی کیا کری اور متفرق نہ رکھی انکو اسلیی کہ
ستھرائی اور خوش ہیئتی محبوب ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ
بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
بہترین چیزون کی کہ تغیر کری ساتھ اوسکی بڑہاپا مہندی اور وسمہ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** کتم ساتھ زبر کاف اور تا مخففہ کی اور بعضون نی
ساتھ تشدید تا کی بھی کہا ہی کہ نام ایک گہانس مشہور کا ہی کہ ملائی جاتی ہی ساتھ وسمہ کی اور رنگی جاتی ہین ساتھ اوسکی بال اور بعضون نی کہا کہ کتم بھی وسمہ ہی یہہ مراد حدیث سی
سیاہی خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کی مراد ہی یا ساتھ ہر ایک کی تنہا یہ مین لکہا ہی کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد استعمال کتم کا ہی تنہا بغیر مہندی کی اسلیی کہ مہندی
جب ملائی جاتی ہی ساتھ کتم کی تو خضاب سیاہ ہوتا ہی اور نہی خضاب سیاہ سی صحت کو پہونچ چکی ہی اور کہا کہ شاید حدیث بالحناء والکتم ہی ساتھ لفظ او کی واسطی تخییر کی لیکن
روایتین تعدد طرق سی ساتھ واو کی آئی ہین نہ ساتھ او کی انتہی اور شاید کہ واو بمعنی او کی ہو واللہ اعلم اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ خضاب سی مہندی کا سرخ ہوتا ہی اور
نری کتم کا سبز اور بعضون کی کلام سی سمجھا جاتا ہی کہ خضاب سی کتم کا سیاہ خالص ہوتا ہی اور کتم کو کہ مہندی مین ملا کر کری تو سرخ ہوتا ہی مائل بسیاہی کی نہ سیاہی خالص پس
مراد خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کی ہو کذا قیل اور حدیث ابن عباس کی کہ بعد حدیث ابن عمر کی آتی ہی اوسی ظاہر بلکہ صریح یہی بات معلوم ہوتی ہی واللہ اعلم کذا قال الشیخ
اور ملا علی نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ خلط مختلف ہوتا ہی اگر غالب ہو کتم یا برابر ہو مہندی اور کتم تو خضاب سیاہ ہوتا ہی اور اگر مہندی غالب ہو سرخ ہوتا ہی **وَعَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ
رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی وسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہوگی ایک قوم آخر زمانہ
مین کہ خضاب کرین گی ساتھ اس سیاہی کی مانند پوٹون کبوتر کی کہ جیسی بعضی کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہی نہ پاوینگی بو جنت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** ساتھ
اس سیاہی کی یعنی نری سیاہی کی تاکہ نکل جاوی سیاہ مائل بسرخی مانند کتم و مہندی کی اور نہ پاوین گی بو جنت کی یہہ مبالغہ ہی بیچ زجر و تہدید کی خضاب سیاہ پر یا محمول ہی
حلال جاننی والی پر اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ اگرچہ داخل ہونگی بہشت مین لیکن اوسکی بو سی محظوظ و بہرہ مند نہین ہونگی اور بعضی کہتی ہین کہ بو کی خوش کہ بہشت سی
موقف مین آویگی اور مسلمان اوسی محظوظ و مسرور ہونگی یہہ خضاب کرنیوالی اوسی محروم ہونگی اور اسی معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہی ع ح **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ
ذٰلِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی پہنتی پاپوش چمڑی دباغت کی ہوئی اور بن بالونکی اور زرد رنگتی داڑہی اپنی

کوساتھہ ورس کے کہ نام ایک گہانس ہی کہ ہی بیچ شہر دان مین کے اور رنگتی ساتھہ زعفران کی اور تہی ابن عمر کرتی یہہ یعنی جو ذکر کیا گیا یعنی ہینتی جوتی مذکور اور کرتی خضاب مذکور نقل کی یہہ نسائی نی **ف** اسی خضاب کرنا حضرت کا معلوم ہوا اور حدیث انس کی کتاب اللباس مین گذری معلوم ہوا کہ حضرت نی خضاب نہین کیا وجہ تطبیق اونکی وہان ذکر کی گئی ہی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تہا اوسنی ساتھہ مہندی کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا خوب ہی یہہ کہا راوی نی پس گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا تہا اوسنی ساتھہ مہندی اور وسمہ کی یعنی نرا سیاہ نہ تہا وہ پس فرمایا حضرت نی یہہ بہت اچہا ہی پہلی سی پہر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیے ہوئی تہا ساتھہ زردی کی پس فرمایا یہہ بہت خوب ہے ان سب سی نقل کی یہہ ابوداود نی ٭ **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَيْرِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی متغیر کرو بڑہاپی کو یعنی خضاب سی اور نہ مشابہت کرو ساتھہ یہود کی کہ وہ خضاب نہین کرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ نسائی نی ابن عمر اور زبیر سی اور بعضی نسخوں مین ابن زبیر ہی **ف** احتمال ہی کہ یہہ حکم خاص اہل جہاد کی لیی ہو واسطی اظہار قوت اور خوف دلانی دشمنونکی ٭ ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ اوسنی نقل کی اپنی باپ سی وسنی اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چنو سفید بالونکو سلیی کہ تحقیق بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی مسلمانونکو جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی مین لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی وسکی بسبب وسکی ایک نیکی اور دور کرتا ہی وسکی بسبب وسکی ایک خطا اور بلند کرتا ہی وسکا بسبب وسکی ایک درجہ نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی سلیی کہ بڑہاپا وقار ہی جیسیکہ تیسری فصل مین آتا ہی کہ اول جو بوڑہی ہوئی بنی آدم مین ابراہیم علیہ السلام تہی پس جب انہون نی بڑہاپا دیکہا ڈاڑہی مین تو کہا کیا ہی یہہ ای رب میری جواب آیا کہ یہہ وقار ہی عرض کیا کہ خداوندا زیادہ کر وقار میرا اور وقار مانع آتا ہی آدمی کو فسق و معاصی سی اور باعث ہوتا ہی توبہ اور طاعات کا اور یہہ سبب نور کا ہوتا ہی کہ دوڑتا ہوگا آگی مومن کی ظلمات حشر مین جیسیکہ مذکور ہی اس آیہ مین یسعی نورہم بین ایدیہم وبایمانہم پس بنا برین توجیہ نور سی مراد نور روز قیامت کا ہوا جیسیکہ ایک حدیث مین صریح آیا ہی اور اگر مراد نورانیت سی جمال وصورت اور صفائی باطن و سیرت نیک ہو کہ بوڑہونکو اس عالم مین حاصل ہوتی ہین بعید نہوا اور بحسب اس حدیث کی مکروہ ہی چننا سفید بال کا نزدیک اکثر علما کی ٭ ح ع ٭ **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی کعب بن مرہ سی اونی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونکہ اسلام مین ہوتا ہی بوڑہا ہونا واسطی وسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یہان ایک سوال و اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی دنیا و آخرت مین تو اوسکا چہپانا اور تغیر کرنا خضاب سی کیون مشروع ہوا جواب یہہ کہ مشروعیت خضاب کی بسبب اور مصلحت دینی کی ہی کہ وہ اظہار قوت کا ہی آگی دشمنونکی تا وہ ضعیف نجانین اور دلیر نہون پہر اگر کوئی کہی کہ اوکہیڑنا بالونکا اس مصلحت کے لیی کیون جائز نہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ بال چننی مین اوکہیڑنا سفید بالونکا جڑسی ہوتا ہی اور آخر کو باعث بیبیتی کا ہوتا ہی بخلاف خضاب کی کہ زیادتی ایک صفت کی ہی جو پس فرق ہوا اسمین اور اوسمین ٭ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین نہاتی تہی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سی یعنی دہرا ہوتا تہا درمیان مین میری اور حضرت کی اور تہی حضرت

کی بال اوپر جمہ کی اور نیچی وفرہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** سر کے بالونکی تین نام ہین ایک تو جمہ ساتہہ پیش جیم اور تشدید میم کی اور دوسری وفرہ ساتہہ زبر واو اور جزم ف کی
اور تیسری لمہ ساتہہ زیر لام اور تشدید میم کی پس جمہ بال کندہون تک اور وفرہ لودن تک اور لمہ بین بین کانونکی اور کندہی کی یعنی کانون سی نیچی اور کندہی سی اوپر پس کہی ہین
حضرت عائشہ کہ بال حضرت کی اوسوقت مین اوپر جمہ کی اور نیچی وفرہ کی یعنی لو سی نیچی اور کندہی سی اوپر تہی کہ جسکو لمہ کہتی ہین اور کبہی جمہ بمعنی مطلق بالونکی آتا ہی جیسا شمائل
مین آیا ہی تضرب جمتہ شحمۃ اذنیہ ۱۲ ح **وعن** ابن الحنظلیۃ رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نعم الرجل خریم الاسدی لولا طول جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فاخذ شفرۃ فقطع بہا جمتہ
الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن حنظلیہ سی کہ ایک شخص ہی صحابیون مین سی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا شخص ہی خریم اسدی اگر نہوتی لنبی بال اوسکی اور درازی تہبند اوسکی پس پہونچی یہہ خبر خریم کو پس لی اوسنی چہری پس
کاٹ ڈالی ساتہہ اوسکی بال اپنی کانون تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدہی پنڈلی تک نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** خریم بیٹی فاتک اسدی ہی حضرت کی صحابی تہی قبیلہ بنی اسدسی حضرت
نی انکی حق مین کلام مذکور فرمایا اور درازی بالونکی اگرچہ مذموم ومکروہ نہین لیکن شاید کہ آنحضرت نی اونمین بسبب درازی بالونکی تبختر معلوم کیا ہوگا اس سبب سی شکایت
فرمائی اور اسی معلوم ہوا کہ اگر بہائی مسلمان مین کوئی بات خلاف شرع ہو اور اوسکا ذکر غائبانہ کری تو جائز ہی جبکہ یہہ جانی کہ وہ سنیگا تو باز رہیگا اوس ۱۲ ح **وعن**
انس قال کانت لی ذؤابۃ فقالت لی امی لا اجزہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمدہا ویاخذہا رواہ
ابو داود اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی واسطی میری گیسو پس کہا واسطی میری ماں میری نی نہین کاٹونگی مین انکو تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہینچتی انکو
اور پکڑتی انکو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی ازراہ پیار کی پس بسبب تبرک وتیمن کی ماں انکی کترتی نہ تہین اور کراہت درازی بالونکی کہ مذکور ہوئی سبب تکبر سی تہی یہہ
منافی اسکی نہین ۱۲ ح **وعن** عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امہل آل جعفر ثلثا ثم اتاہم فقال لا تبکوا
علی اخی بعد الیوم ثم قال ادعوا لی بنی اخی فجیء بنا کانا افراخ فقال ادعوا لی الحلاق فامرہ فحلق رؤسنا رواہ ابو داود و
النسائی اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مہلت دی اولاد جعفر طیار کو یعنی بعد پہونچنی خبر شہادت جعفر کی تین دن تک یعنی
چہوڑی کہا اونکو کہ روتی تہی اور غم کرتی تہی جعفر پر اور نہ آئی حضرت انکی پاس پہر آئی انکی پاس یعنی اونکی تسلی کی لیی اور فرمایا مت روؤ اوپر بہائی میری کی بعد آجکی دن کی
پہر فرمایا بلاؤ میری پاس میری بہتیجونکو یعنی عبد اللہ اور عون اور محمد کو کہ بیٹی جعفر کی ہین پس لائی گئی ہم گویا کہ ہم چوزی تہی پہر فرمایا بلاؤ واسطی میری نائی کو پس حکم کیا اوسکو
سر مونڈنی کا پس مونڈی سر ہماری نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** جعفر بیٹی ہین ابو طالب کے اور بہائی حضرت علی کی پس حضرت کی چچیری بہائی ہوئی اور مہلت دی
الخ اسمین دلالت ہی اسپر کہ رونا اور غمگین ہونا میت پر بغیر نوحہ کرنیکی جائز ہی تین دن تک اور بعد آجکی دن کی کہ نہایت ماتم داری کی تین دن ہین اسی معلوم ہوا کہ زیادہ
دن سی زیادہ رونا اور غم رکہنا میت پر اور تعزیت کرنی نہ چاہیی اور حضرت نی اون لڑکونکی سر مونڈنیکا حکم کیا باوجودیکہ رکہنا بالونکا افضل ہی سوای بعد فراغ حج
یا عمرہ کی اسلیی کہ انکی ماں اسماء بنت عمیس مشغول مصیبت مین ہین کنگہی کرنی اور دہونا وغیرہ بالونکا اونسی نہین ہوسکیگا جوئین وغیرہ پڑجاوینگی بالونمین ۱۲ ح **وعن**
ام عطیۃ الانصاریۃ ان امراۃ کانت تختن بالمدینۃ فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تنہکی فان ذلک
احظی للمراۃ واحب الی البعل رواہ ابو داود وقال ہذا الحدیث ضعیف وراویہ مجہول اور روایت ہی ام عطیہ انصاری سی کہ
تحقیق ایک عورت تہی ختنہ کرتی مدینہ مین یعنی عورتونکا پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مبالغہ کر تو بیچ کاٹنی چمڑی کی اسلیی کہ نہ مبالغہ کرنا اوسمین
بہت لذت دیتا ہی عورت کو اور محبوب تر ہی یعنی لذیذ تر ہی طرف خاوند کی یعنی اگر بیچ کاٹنی اس موضع کی مبالغہ کری تو نہ خاوند لذت پاتا ہی اور نہ بیوی نقل کی یہہ
ابو داود نی اور کہا یہہ حدیث ضعیف ہی اور راوی اسکی مجہول ہین **ف** احتمال ہی کہ مراد راوی سی جنس راوی ہین یعنی سب راوی چنانچہ موید ہین اسکی یہہ الفاظ

جو ایک نسخہ میں ہے ان میں سوا یہ مجہولۃ اور احتمال یہہ بھی ہے کہ مراد یہہ ہو کہ احد رواۃ مجہول چنانچہ موید اسکی یہہ الفاظ ہیں جو ایک نسخہ میں آئے ہیں فی سوادیہ مجہول لیکن روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ سند صحیح کی اور حاکم نے اپنی مستدرک میں ضحاک بن قیس اور اوسکی لفظ یہہ ہیں اخفضی ولا تنہکی فانہ انضر للوجہ واحظی عند الزوج

ع **وعن** كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ اَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيْبِيْ يَكْرَهُ رِيْحَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کریمہ بیٹی ہمام کی سے کہ تحقیق ایک عورۃ نے پوچھا عائشہ سے حکم خضاب کرنے مہندی کا یعنی سر میں پس کہا عائشہ نے کچھہ مضائقہ نہیں ہے لیکن میں ناخوش رکھتی ہوں اسکو تھی دوست میری یعنی آنحضرت مکروہ رکھتے تھے بو اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ مکروہ رکھنا حضرت کا خضاب مہندی کو خاص واسطے لونے تھا اسلیے کہ انکی حدیث میں آتا ہے کہ بعض لی حضرت نے ہندی سبب خالی ہونے ہاتون ہر مہندی سے ع **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا ابْنَةَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِيْ فَقَالَ لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِيْ كَفَّيْكِ فَكَاَنَّمَا كَفَّا سَبُعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کی نے کہا اے نبی اللہ کی بیعت لو مجھی پس فرمایا نہیں بیعت لیتا میں تجھی یعنی ساتھہ بان کی یہانتک کہ تغیر کرے تو دونون ہاتون اپنی کو یعنی مہندی لگادے تو پس گویا کہ دونوں ہاتھہ تیرے ہاتھہ درندے کی ہیں نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** ہند بنت عتبہ بیوی ہیں ابوسفیان کی اور ما معاویہ کی دن فتح مکہ کی اسلام لائیں تھیں اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ بیعت غیر دن فتح مکہ کی ہے اور اسی معلوم ہوا کہ عورتونکو مہندی لگانی ہاتون میں مستحب ہے اور ترک اسکا مکروہ اور کراہت بسبب مشابہت مردونکی ہے ع **وعنها** قَالَتْ اَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ اَيَدُ رَجُلٍ اَوْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ يَعْنِيْ بِالْحِنَّاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا اشارہ کیا ایک عورۃ نے پیچھے پردہ کی کہ اوسکی ہاتھہ میں ایک خط تھا کہ کسی نے بھیجا تھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کھینچ لیا حضرت نے ہاتھہ اپنا یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں جانتا میں کیا یہہ ہاتھہ مرد کا ہے یا ہاتھہ عورۃ کا کہا اوس عورۃ نے بلکہ ہاتھہ عورۃ کا ہے فرمایا حضرت نے اگر ہوتی تو عورۃ یعنی رعایت کرنیوالی شعار عورتوں کی البتہ تغیر کرتی ناخن اپنے یعنی ساتھہ مہندی کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** اسمیں تاکید ہے استحباب مہندی لگانیکی عورتونکو اور کمال تعلیم آداب کی ہے ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالونکا چٹلا ڈالنی والی اور ڈلوانیوالی اور چننی والی اور چنوانیوالی یعنی بالونکو اور گودنی والی اور گدوانی والی بغیر بیماری کی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** شرح ان الفاظ کی پہلی فصل میں گذر چکی ہے اور بغیر بیماری کی یعنی اگر حاجت گودنی کی ہو جائز ہے اگرچہ باقی رہے نشان ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو کہ پہنے پہناوا عورۃ کا سا اور لعنت کی اوس عورۃ کو کہ پہنے پہناوا مرد کا سا نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن** ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ اِنَّ امْرَاَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہا اوسنے کہ کہا گیا واسطے عائشہ کی کہ تحقیق ایک عورۃ پہنتی ہے پاپوش مردونکی سے کہا حضرت عائشہ نے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورۃ کو کہ مشابہت کرے ساتھہ مردونکی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی لباس میں اور کلام میں اور عورۃ کو مشابہت کرنی ساتھہ مردونکی عقل میں اور علم میں خیر مذموم ہے چنانچہ آیا ہے کہ کانت عائشۃ رجلۃ الرای یعنی عقل انکی مانند عقل مردونکی تھی ع **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِاِنْسَانٍ مِّنْ اَهْلِهٖ فَاطِمَةَ وَاَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَّقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا

اَوْسِتْرًا عَلٰى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ اَنَّ مَا مَنَعَهٗ اَنْ يَدْخُلَ مَا رَاٰى
فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا فَانْطَلَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيَانِ
فَاَخَذَهٗ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى اٰلِ فُلَانٍ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِىْ اَكْرَهُ اَنْ يَّاْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِىْ حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا
يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِّنْ عَصَبٍ وَّسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا
تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت سفر کرتی ہوتا آخر عہد انکا یعنی کلام اور وصیت وداع اونکا ساتھہ لوگونکی اہل اونکی سی عہد حضرت فاطمہؓ کا یعنی سبکو رخصت
کرکر اور سب سی فارغ ہوکر حضرت فاطمہ کی پاس تشریف لاتی اور جو کچھہ کہنا ہوتا اونسی کہتی اور جو کچھہ وصیت کرنی ہوتی اونکو کرتی اور رخصت کرتی اور تھین اول ونکو
کہ آتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس وقت آنیکی سفر سی فاطمہ یعنی سفر سی آتی تو اول اونکی پاس آتی پس آئی آنحضرتؐ ایک جہاد سی اور حال آنکہ لٹکایا تہا حضرت فاطمہؓ
نی ٹاٹ یا پردہ اپنی دروازہ پر یعنی زینت کیلیئی سیلیئی کہ اگر پردی کی لیئی ہوتا تو حضرتؐ کو ناگوار نہوتا اور پہنائی تھی حضرت حسن اور حسینؓ کو دو کڑی چاندی کی یعنی
ہر ایک صاحبزادہ کو ایک ایک کڑا پہنایا تہا یا دو دو پس تشریف لائی آنحضرتؐ اور نہ داخل ہوئی یعنی حضرت فاطمہ کی گہر مین پس گمان کیا حضرت فاطمہ نی یہہ اور سمجہین ان منع
کیا حضرت کو داخل ہونی سی وہی کہ دیکہا یعنی لٹکانا پردیکا اور پہنانا کڑونکا حضرت حسن وحسین کو پس پہاڑ ڈالا حضرت فاطمہ نی پردہ اور اوتار لیئی دونون کڑی دونون
صاحبزادونکی ہاتھہ سی اور توڑ ڈالا ہر ایک کڑیکو ان دونونکی ہاتھہ سی پس گئی دونون صاحبزادی حضرت کی پاس روتی ہوئی پس لیا حضرتؐ نی زیور کو اون دونون سی
اور فرمایا ای ثوبان لیجا اس زیور کو طرف آل فلان کی یعنی اپنی قرابتیونکا کہ محتاج تہی نام لیا اسلیئی کی یہہ اہل بیت میری ہین مکروہ رکہتا ہون مین یہہ کہ کہاوین لذتین اپنی
بیچ زندگانی اپنی کی دنیا مین یعنی لذت حاصل کرین اچھی طعامون سی اور پہنین لباس نفیس کو یا کہانا طیبات کا کنایہ ہی لذت حاصل کرنی سی اور چین کرنی سی بلکہ
اختیار کرتا ہون مین انکی لیئی فقر و ریاضت تاکہ ہوون درجی انکی بلند اور نہ ہوون مشابہ اون لوگونکی کہ جنکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی اذہبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا اور چونکہ
آنحضرتؐ نی شکستہ دلی حضرت فاطمہ کی تصور کی بنظر شفقت ومحبت کی فرمایا ای ثوبان خرید کر واسطی فاطمہ کے ایک ہار عصب کا کہ دانت ہوتا ہی ایک جانور دریائی کا اور کڑا
ہار بناتی ہین اور خرید دو کڑی ہاتی دانت کی یعنی دونون صاحبزادونکی لیئی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَّكْتَحِلُ بِهَا
كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِىْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِىْ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سرمہ لگاؤ ساتھہ سرمی اصفہانی کی
یعنی مداومت کرو اوسکی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہی بینائی کو اور اوگاتا ہی بالونکو یعنی پلکونکو کہ باعث زینت اور علامت صحت آنکھونکی ہین اور کہا ابن عباسؓ نی کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی سرمہ دانی سرمہ لگاتی تھی اوسی ہر شب مین تین بار یعنی پی در پی اس آنکہہ مین یعنی داہنی مین اور تین بار یعنی پی در پی اس مین یعنی بائین
مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف کہا بعضون نی کہ اثمد اسی سرمہ کو کہتی ہین اور اظہر یہہ ہی کہ اثمد ایک قسم خاص سرمہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ سرمہ اصفہانی ہی خشک
کرتا ہی آنسو کو اور زخمونکا اور قوی کرتا ہی آنکہونکی پٹھونکو خصوصا بڈہونکو اور لڑکونکو اور ایک روایت مین آیا ہی بالاثمد المروح اور وہ سرمہ ہی کہ ملایا جاوی اوسمین
مشک خالص ہر شب مین یعنی پہلی سوتی کی جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی عند النوم اور حکمت اوس وقت کی لگانی مین یہہ ہی کہ آنکھو مین ٹہرتا ہی اور طبقات آنکہہ مین سرایت
خوب طرح کرتا ہی ع وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِىْ كُلِّ عَيْنٍ قَالَ وَقَالَ اِنَّ
خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِىُّ وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَ
اِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمُ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ویسی سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے پہلے سونیکے ساتہہ سرمہ اصفہانی کی تین تین دفعہ ہر آنکہہ
مین کہا ابن عباس نے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین چیز کہ دوا کرو تم ساتہہ اوسکی یہہ چار چیزین ہین لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز
کہ سرمہ لگاؤ تم ساتہہ اوسکی سرمہ اصفہانی ہی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہی بینائی کو اور جماتا ہی بالونکو اور تحقیق بہترین تونکا کہ بہری ہوئی سینگی کہچواؤ اوسمین سترہوین
اور انیسوین اور اکیسوین ہی اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہین گذری وہ کسی جماعت پر فرشتون سی مگر کہ کہا اونہون نے حضرت کو کہ لازم
ہی تمکو بہری ہوئی سینگی کہچوانی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** لدود ساتہہ زبر لام کی کہتی ہین وہ دوا کو کہ ٹپکائی جاوی بیمار کی منہہ
مین ایک جانب کی طرف سی اور سعوط اوس دوا کو کہتی ہین کہ ٹپکائی جاوی ناک مین اور حجامت کہتی ہین بہری ہوئی سینگی کہینچنی کو اور مشی ساتہہ زبر میم اور زیر شین اور تشدید ی
کی بروزن فعیل کی دوا اسہل کو کہتی ہین مشتق مشی سی ہی یعنی چلنی کی چونکہ دوا مسہل سی بار بار چلنا ہوتا ہی دست کی لیی اسلیئی سکو مشی کہتی ہین اور خون بلکہ تمام
رطوبات دل مہینی سی آدہی مہینی تک زیادتی اور غلبہ مین جوش مین ہوتا ہی اور اخیر مہینی مین بیچ نقصان اور سردی اور عدم جوشی کی ہوتا ہی پس ایام اوسط مہینی
کی مناسب ہین ساتہہ اعتدال کی خصوصا بیچ ملک گرم کی اور تفصیل احکام حجامت کی کتاب الطب والرقی مین آویگی انشاء اللہ تعالی ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مردون اور عورتونکو داخل ہونی حمامونکی سی پہر رخصت دی مردونکو داخل ہونی
کی ساتہہ تہبندونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** کہا مظہر نی کہ نہ اجازت دی حضرت نی عورتونکو حمام مین جانی کی اسلیئی کہ تمام اعضاء اونکی ستر ہین اور کہولنا
اونکا نہین جائز ہی مگر وقت ضرورت کی کہ مثلا بیمار ہو تو داخل ہو علاج کی لیی یا منقطع ہو نفاس تو داخل ہو طہارت کی لیی یا ہو جنبی اور جاڑا ہو بہت اور قادر ہو نہین پانیکی
گرم کرنی پر اور ڈر ہو ضرر کا استعمال کرنی پانی ٹہنڈی کی سی اور نہین جائز مردونکو جانا حمام مین بغیر تہبند کی کہ گہٹنی تک ہوا نہی اور نہین پوشیدہ ہی کہ ظاہر ہوا کلام سی حکم
فرق کا درمیان مردون اور عورتونکی بیچ نہی کی اسلیئی کہ عورتین ساتہہ عورتونکی مانند مردونکی ہین ساتہہ مردونکی بغیر فرق کی اور شاید کہ وجہ بیچ منع کرنی عورتونکی داخل ہونی
حمام کی سی یہہ ہی کہ اکثر حیا نہین کرتی ہین بعض انکی بعض سی اور ستر کہول دیتی ہین اور دیکہتی ہین بعض انکی بعض کو حتی کہ اجنبیونسی بہی پردہ نہین کرتین چہ جائی قابسہ
کرمان بیٹی سی اور مانند اوسکی سی تو بالکل پردہ کرتی ہین نہین حتی کہ گہر مین چہ جائی حمام مین اور مرد خود تہبند باندہتی ہین مگر نادر پس گویا آنحضرت نی دیکہا نور نبوۃ سی
حال انکا پس بند کیا انسی یہہ دروازہ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ ح وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ فَقَالَ مِنْ
اَيْنَ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِيْ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَتْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ
سِتْرَهَا فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی الملیح سی کہ کہا اوسنی آئین حضرت عائشہ کی پاس کئی ایک
عورتین اہل حمص سی کہ ایک شہر ہی شام مین پس کہا حضرت عائشہ نی کہ کہانکی ہو تم کہا اون عورتون نی کہ شام کی فرمایا حضرت عائشہ نی کہ شاید تم اوس بستی کی ہو کہ داخل
ہوتی ہین عورتین اوسکی حمامو مین کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا حضرت عائشہ نی پس تحقیق سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین اوتارتی کوئی
عورت کپڑی اپنی بیچ غیر گہر خاوند اپنی کی مگر کہ پہاڑا اوسنی پردہ درمیان اپنی اور درمیان پروردگار اپنی کی اور بیچ ایک روایت کی بیچ غیر گہر اپنی کی مگر پہاڑا اوسنی پردہ
اپنا بیچ اوس چیز کی کہ درمیان اوسکی ہی اور درمیان اللہ کی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہی یعنی اس روایت مین بجائی فی غیر بیت زوجہا الخ فی غیر بیتہا الخ ہی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** اسلیئی کہ عورت حکم کی گئی ہی ساتہہ پردہ کرنیکی اور محافظت کی اسی کہ دیکہی اسکو اجنبی یہانتک کہ نہین لائق ہی واسطی اوسکی یہہ کہ کہولی ستر
اپنا خلوۃ مین بہی مگر نزدیک خاوند اپنی کی پس جسوقت کہ کہولی اعضاء اپنی حمام مین بغیر ضرورت کی پس پہاڑا وہ پردہ کہ حکم کیا تہا اوسکو اللہ تعالی نی اوسکا اور کہا طیبی نی

کہ یہہ اسلیے ہی کہ اللہ تعالی نی نازل کیا ہی لباس تاکہ ڈہانکی ساتہہ اوسکی ستر اپنا اور لباس تقوی کا ہی پس اگر نہ تقوی کیا اللہ تعالی سی اور کہولا ستر اپنا پہاڑا پردہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان اللہ تعالی کی ہی ۱۲ ح **وعن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ستفتح لكم أرض العجم وستجدون فيها بيوتا يقال لها الحمامات فلا يدخلنها الرجال إلا بالأزر وامنعوها النساء إلا مريضة أو نفساء رواه أبو داود** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فتح کیجاوےگی واسطی تمہاری زمین عجم کی اور پاؤگی تم اوس زمین گہر کہ کہا جاویگا واسطی اونکی حمام پس داخل ہوں اونمین مرد بدون تہبند کی اور منع کرو اونمین داخل ہونی سی عورتونکو مگر بیمار ہو یا نفاس والی ہو نقل کی یہہ ابو داود نی ۱۲ **ف** اور منع کرو الخ یعنی عورتونکو منع کرو مطلقا خواہ تہبند باندہین ہون خواہ بن تہبند کی اسلیے کہ عورتین سر سی پانون تک ستر ہین اور مردونکو ناف سی زانون تک ہی باندہنا تہبند کا کافی ہی مگر جبکہ بیمار ہون عورتین تو واسطی علاج کی داخل ہون یعنی تنہا یا تہبند باندہ کر یا جنبی تہین واسطی غسل کی داخل ہون یا بسبب کسی اور عذر کی اور بغیر عذر کی عورتونکو حمام مین جانا جائز نہین ۱۲ ح **وعن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمام بغير إزار ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل حليلته الحمام ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يجلس على مائدة يدار عليها الخمر رواه الترمذي والنسائي** اور روایت ہے جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرت کی پس نہ داخل ہو حمام مین بغیر تہبند کی اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کے اور روز آخرت کی پس نہ داخل کری بی بی اپنی عورت کو حمام مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور روز آخرت کی پس نہ بیٹہی اوس دسترخوان پر کہ دور کیجاتی ہو اوسپر شراب نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** نہ داخل کری الخ یعنی اذن نہ دی اپنی بی بی کو حمام مین جانی کا اور اسیکی حکم مین ہی ماں اور بیٹی اور بہن وغیرہا کہ جو اسکی تحت حکم ہیں اور مکروہ ہی مرد کو یہہ کہ دیوی اوسکو اجرۃ حمام کی اسلیے کہ ہوگا مددگار اوسکا مکروہ پر اور جانا حضرت کا حمام مین جو بعض کتابوں فقہ کی لکہا ہی و لیکن اہل حدیث کی نزدیک صحیح نہین اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہی اوسمین منسوب بوضع ہی اور صحیح یہہ ہی کہ آنحضرت ہرگز حمام مین نہین گئی بلکہ حمام کو دیکہا بہی نہین اور مکہ معظمہ مین جو حمام النبی مشہور ہی شاید کہ جس جگہہ آنحضرت نی ایکبار غسل کیا ہوگا وہان حمام بنا دیا ہی اور احتمال ہی کہ نام اوسکا حمام النبی اس سبب سے زبان زد ہو کہ حضرت کی پیدائش کی جگہہ کی جانب اور نواحی اس جگہہ کی واقع ہی واللہ اعلم لیکن فی الحقیقت کہ حمام کا حدوث اونمین واقع ہوا ہی جیسیکہ مذکور ہوا اور نہ بیٹہی الخ یعنی نہ حاضر ہو اوس جگہہ کہ دور شراب ہوتا ہو وہان یعنی بیٹہی ہون اوسکو شراب خوار پس اگر یہہ نہ پیوی تو بہی واجب ہی اوسپر منع کرنا اونکا اور جبکہ یہہ بیٹہا اور نہ منع کیا اونکو اور نہ اعراض کیا اونسی ورنہ عاصی ہوا و نیز نہین ہوگا مومن کامل ۱۲ ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ثابت قال سئل أنس عن خضاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو شئت أن أعد شمطات كن في رأسه فعلت قال ولم يختضب وزاد في رواية وقد اختضب أبو بكر بالحناء والكتم واختضب عمر بالحناء بحتا متفق عليه روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچہی گئی انس بن مالک خضاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی کرتی نہ کرتی اوسکی سی پس کہا انس نی کہ اگر چاہتا مین کہ شمار کرون مین بال سفید کہ اونکی سر مبارک مین تہی شمار کرتا مین یعنی آنحضرت چند بال سفید رکہتی تہی خضاب کیون کرتی اور اسلیے کہا ثابت نی کہ نہین خضاب کیا آنحضرت نی زیادہ کیا انس نی یا ثابت نی انس سی ایک روایت مین اس عبارت کو کہ تحقیق خضاب کیا ابو بکر نی ساتہہ مہندی اور وسمہ کی اور خضاب کیا عمر نی ساتہہ نری مہندی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین خضاب کیا یعنی سر مبارک مین اور نہین منافی ہی یہہ خضاب کرنی داڑہی کی کہ جو روایت کیا سابق اور آگی ابن عمر سی اور کلام بیچ خضاب کرنی مہندی اور وسمہ کی اور نری مہندی کی اوپر مذکور ہو چکا ہی ۱۲ ح **وعن ابن عمر أنه كان يصفر لحيته بالصفرة حتى تمتلئ ثيابه من الصفرة فقيل له لم تصبغ بالصفرة قال إني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبغ بها ولم يكن شيء أحب إليه منها وقد كان يصبغ بها ثيابه كلها حتى عمامته رواه أبو داود والنسائي** اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ تہی رنگتی اپنی داڑہی ساتہہ زردی کی یہانتک کہ بہر جاتی کپڑی اونکی زردی سی پس کہا گیا واسطی

اونکی کہ کیون رنگتی ہو زردی سی کہا تحقیق دیکہا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتی تہی ساتہہ زردی کی یعنی ڈاڑہی اور نہ تہی کوئی چیز محبوب طرف حضرت کی زردی
سی یعنی خضاب انسی اور تحقیق تہی حضرت رنگتی ساتہہ زردی کی کپڑی اپنی سب یہانتک کہ پگڑی بہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** ساتہہ زردی کی یعنی ورس
کی کہ نام ایک گہانس کا ہی مشابہہ زعفران کی اور کبہی اوسمین زعفران بہی ملائی جاتی تہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ابن عمر کی یہہ ہی کہ رنگتی تہی حضرت اوسی ڈاڑہی کو جیسیکہ اوپر ذکر
کیا گیا اور سیوطی نی کہا کہ بعضون نی کہا کہ مراد اس حدیث مین رنگنا بالونکا ہی اور بعضون نی کہا کہ رنگنا کپڑونکا مراد ہی کہا سیوطی نی کہ یہہ شبہہ ہی ایسی کہ نہین نقل کیا گیا کہ
حضرت نی بال رنگی ہون کہتا ہون مین کہ ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نی انکار کیا اسپر کہ پہنی کسنبہ اور زعفرانی پس کیونکر حمل کیا جاوی اسپر اور صحیح وہ ہی کہ جو صاحب ہدایہ نی ذکر
کیا کہ مختار یہہ ہی کہ حضرت نی بال رنگی کبہی اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہر ایک نی اوس چیز کی کہ دیکہی اور اوسمین وہ سچا ہی اور یہہ دلیل مانند متعین کی ہی اسی تطبیق دینی
کی درمیان حدیثونکی انتہی اور یہہ نہایت مدعا ہی اور رنگنی کپڑی آخر یعنی زرد ہو جاتی تہی بسبب اثر زردی کی نہ یہہ کہ رنگتی تہی اونکو ساتہہ اوسکی پہر پہنتی تہی اسلیے
کہ نہی آئی ہی رنگے کپڑی پہننی سی واللہ اعلم ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا
شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سی کہا گیا مین ام سلمہ کے پاس پس نکالا اونہون نی طرف ہماری
ایک بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالونمین سی رنگین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** رنگین کہا میرک نی کہ زیادہ کیا ابن ماجہ نی اور احمد نی ساتہہ مہندی اور وسمہ کی اور نقل
کی یہہ بخاری نی اور اسیطرح ترمذی نی نقل کی ہی شمائل مین انس سی کہ کہا دیکہا مینی بال آنحضرت کا رنگین اور انس سی یہہ بہی گذرا ہی کہ آنحضرت نی خضاب نہین کیا
شاید کہ مراد انکی ساتہہ نفی کی اکثر احوال آنحضرت کا ہی اور ساتہہ اثبات کی اقل احوال اور جائز ہی یہہ کہ حمل کیا جاوی ایک ان دونونکا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی بال
کا رنگ متغیر تہا بسبب کبہی مہندی کی سر پر واسطی دفع درد سر کی یا بسبب کثرۃ خوشبوئی کی اسکو رنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میری یہہ ہی کہ نفی خضاب کی محمول ہی اوپر
خضاب سر کی بسبب حاجت کی اور اثبات یعنی کرنا اوسکا اوپر بال بعض قسم اوسی کی بسبب سفیدی کی واللہ اعلم پہر دیکہی مینی روایت بخاری کی کہ کہا تہا پاس ام سلمہ کی بال
آنحضرت کی ڈاڑہی کا کہ اوسمین اثر مہندی اور وسمہ کا تہا پس حمل کیجاوی اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہی مطلق جیسیکہ شمائل مین ہی کہ ابوہریرہ سوال کیے گئی کہ آیا
خضاب کیا تہا آنحضرت نی کہا ہان ﴿ع﴾ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ
بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيْعِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَلَا نَقْتُلُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک مخنث کہ تحقیق
رنگی تہی اوسنی ہاتہہ پاؤن اپنی ساتہہ مہندی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نی کہ مشابہت کرتا ہی یہہ ساتہہ عورتونکی یعنی
قول فعل مین پس حکم کیا آنحضرت نی اوسکی نکالدینی کا پس نکالا گیا وہ طرف نقیع کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی پس کہا گیا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرین ہم اوسکو یعنی
اگر فرمائیں تو مار ڈالین اسکو کہ باعث فسق و فساد کا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون قتل کرنی نمازیونکی سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف**
ظاہر یہہ کنایہ ہی اسلام سی اور بموجب اس قول کی کہ مسلمان اگر نماز پڑہی تو واجب القتل ہی محمول اوپر ظاہر کی ہی ﴿ح﴾ **وَعَنْ** الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ
لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ اَهْلُ مَكَّةَ يَاْتُوْنَهٗ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوْسَهُمْ
فَجِيْءَ بِيْ اِلَيْهِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِيْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ولید بن عقبہ سی کہ کہا اوسنی جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
مکہ تو شروع کیا مکہ والون نی کہ لاتی تہی حضرت کی پاس اپنی لڑکی پس دعا مانگتی حضرت واسطی اونکی ساتہہ برکت کی اور ساتہہ پہیرتی اونکی سرونپر یعنی ازراہ شفقت کے
پس لایا گیا مین بہی حضرت کی پاس اور مین تہا آلودہ ساتہہ خلوق کی کہ نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ مرکب ہوتی ہی ساتہہ زعفران وغیرہ کی پس نہ ہاتہہ لگایا حضرت نی مجکو بسبب
آلودگی خلوق کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** خلوق خوشبوئی عورتونکی ہی پس اوسکی لگانی سی لازم آتی ہی مشابہت ساتہہ عورتونکی اور یہہ منع ہی مردون کو ﴿ح﴾

وعن ابی قتادۃ انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی جمۃ افارجلہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نعم واکرمہا قال فکان ابو قتادۃ ربما دھنہا فی الیوم مرتین من اجل قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم واکرمہا
رواہ مالک اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق واسطی میری ہین بال مونڈھون تک پس کنگھی کرون مین انکو فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان و تعظیم کر اونکی یعنی ساتھہ تیل لگانی وغیرہ کی کہا راوی نی پس تہی ابو قتادہ کہ اکثر تیل لگاتی تہی بالونکو ایکدن مین دو بار بسبب فرمانی پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی کہ ہان و تعظیم کر اونکی نقل کی یہہ مالک نی موطا مین ف نا محمود ہونا مبالغہ کا بیچ تیل لگانی اور کنگھی کرنی کی بسبب نہایت تری اور تکلف کی ہی لیکن
بہ لاحظہ امر اور اہتمام کی ساتھہ بجا آوری حکم کی محمود ہوا جیسی وسطی کرنا اللہ کی مانگ گیسو ایکیکو بسبب کہینچنی اور رکہنی آنحضرت کی جیسیکہ گذرا ع وعن الحجاج
بن حسان قال دخلنا علی انس بن مالک فحدثتنی اختی المغیرۃ قالت وانت یومئذ غلام ولک قرنان او قصتان فمسح
راسک وبرک علیک وقال احلقوا ہذین او قصوہما فان ہذا زی الیہود رواہ ابوداؤد اور روایت ہی حجاج بن
حسان سی کہ کہا داخل ہوئی ہم یعنی مین اور اہل میری پاس انس بن مالک کی پس حدیث کی مجکو بہن میری نی کہ نام اوسکا مغیرہ ہی یعنی مین ہا در کہتا ہون کہ لوگونکی ساتہ
انس کی پاس گیا مین لیکن کیفیت دخول کی او تفصیل احوال کی یاد نہین رکہتا ہون پس بہن میری نی بیان کیا کہ کہا اور تو اوسدن لڑکا تہا اور تہی تیری دو گیسو
گندہی ہوئی یا کہا تہی قصتان پس ہاتہہ پہیرا انس نی تیری سر پر اور دعا برکت کی کی تیری لیئی اور فرمایا کہ منڈا ڈالوان دونونکو یا کترواڈالوان دونونکو اسلیئی کہ تحقیق
یہہ ہیئت ہی یہود کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یا کہا تہی قصتان یعنی راویکو شک ہوا ہی کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان و قصہ ساتہہ پیش قاف اور صاد مہملہ کی
کہتی ہین اون بالونکو کہ سر کی آگی کی جانب ہوتی ہین ع وعن علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحلق المرأۃ راسہا
رواہ النسائی اور روایت ہی علی سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ منڈاوی عورۃ سر اپنا نقل کی یہہ نسائی نی ف عورۃ کی
سر کی بال بمنزلہ ڈاڑہی کی ہین مرد کی لیئی پس ڈاڑہی اور اوسکو سر منڈانا حرام ہی ع وعن عطاء بن یسار قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی المسجد فدخل رجل ثائر الراس واللحیۃ فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ کانہ یامرہ
باصلاح شعرہ ولحیتہ ففعل ثم رجع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس ہذا
خیرا من ان یاتی احدکم وہو ثائر الراس کانہ شیطان رواہ
مالک اور روایت ہی عطاء بن یسار سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین پس آیا ایک شخص پراگندہ بال سر کی اور ڈاڑہی کی پس اشارہ کیا طرف اوسکی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ ہاتہہ اپنی کی یعنی اسطرح اشارہ کیا دست مبارک سی اپنی ڈاڑہی اور سر مبارک پر کہ اوسی سمجہا جاتا تہا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرماتی ہین اوسکو ساتہہ سنوارنی بالون اوسکیکی اور ڈاڑہی اوسکیکی پس سنوارا اوسنی بالونکو پہر آیا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نہین یہہ بہتر اس سی کہ آوی ایک تمہارا
اسحالت مین کہ پراگندہ ہون بال اوسکی سر کی گویا کہ وہ شیطان ہی یعنی جن بدہیئت و پراگندہ بال ہی نقل کی یہہ مالک نی وعن ابن المسیب سمع یقول
ان اللہ طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافۃ کریم یحب الکرم جواد یحب الجود فنظفوا اراہ قال افنیتکم ولا تشبہوا بالیہود
قال فذکرت ذلک لمہاجر بن مسمار فقال حدثنیہ عامر بن سعد عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ الا انہ قال
نظفوا افنیتکم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن مسیب تابعی سی کہ سنی گئی وہ کہتی تہی تحقیق اللہ تعالی پاک ہی دوست رکہتا ہی پاکی کو اور نہایت ستہرا ہی دوست رکہتا ہی
ستہرائی کو کرم کرنیوالا ہی دوست رکہتا ہی کرم کو بخشش والا ہی دوست رکہتا ہی بخشش کو پس صاف رکہو کہا راوی نی گمان کرتا ہون مین ابن مسیب کو کہ کہا اپنی صحنونکو اور نہ
مشابہت کرو ساتہہ یہودیونکی کہ صحن گہرون کی کوڑی کرکٹ سی ناپاک خراب رکہتی ہین کہا روایت کرنیوالی نی ابن مسیب سی کہ پہر ذکر کیا مین یہہ قول ابن المسیب کا

مہاجر بن مسمار تابعی کی آئی کہا اونہون نی کہ حدیث کی مجکو بہہ عامر بن سعد تابعی نی اپنی باپ سی یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند قول ابن المسیب کے مگر اس تفاوت کہ کہا مہاجر نی ستہرے کرو صحن اپنی گہرون کی یعنی اونکی روایت مین لفظ افنیتکم صریح مذکور ہی گمان کو اوسمین دخل نہین جیسیکہ بیچ روایت ابن المسیب کے تہا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** پاک ہی یعنی نقصانون اور عیبون سی اور لفظ طیب بیچ جملہ یحب الطیب کے ساتہہ زیر طکی ہی یعنی دوست کہتا ہی خوشی حالی اور خوش مقالی کو یا بو ئی خوش کو یعنی دوست کہتا ہی اوسکی استعمال کو اپنی بندونسی اور راضی ہوتا ہی اونسی ساتہہ اس فعل کی اور ایک نسخہ مین لفظ طیب ساتہہ زبر ط کی اور زیر ی مشددہ کی ہی اور مراد اس سی وہ شخص ہی کہ وصف کیا جاوی ساتہہ طیبات کی یعنی اچہی عقیدون اور اقوال اور افعال اور اخلاق اور احوال کی اور نظافت کی مراد طہارۃ ظاہری و باطنی اور کہا طیبی نی کہ ستہرا رکہنا صحن گہر کا کنایہ ہی کرم وجود سی اسلیے کہ جب صحن گہر کا ستہرا ہوتا ہی تو لوگونکو اور مہمانونکو رغبت اونکی اوسمین بہت ہوتی ہی+ ع

وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ أَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَارٌ يَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ تحقیق یحیی بن سعید نی سنا سعید بن مسیب سی کہتی کہ تہی حضرت ابراہیم ع دوست رحمن کے اول آدمیونکی کہ مہمانی کی مہمانکی یعنی رسم مہمانی کی اول انہی سی شروع ہوئی اور اول لوگونکی کہ ختنہ کیا اور اول لوگونکی کہ کترین لبین اپنی اور اول لوگونکی کہ دیکہا بڑہاپا یعنی سفید بال پس کہا ای پروردگار میری کیا ہی یہہ فرمایا پروردگار بزرگ برتر نی کہ یہہ وقار ہی یعنی یہہ بڑہاپا باعث حلم و بوجہہ وقار کا ہی کہ سبکی لہو ولعب سی اور ارتکاب معاصی سی باز رکہتا ہی ای ابراہیم کہا حضرت ابراہیم نی کہ ای رب میری زیادہ کر مجکو موجب وقار کو کہ بڑہاپا ہی نقل کی یہہ مالک نی **ف** اور ذکر کیا سیوطی نی بیچ حاشیہ موطا کی اور چیزین جو اول حضرت ابراہیم سی شروع ہوئین ناخن لینی مانگ نکالنی استرا لینا یا پاجامہ پہننا خضاب کرنا ساتہہ مہندی اور وسمہ کی خطبہ پڑہنا منبر پر جہاد کرنا راہ خدا مین مرتب کرنا لشکر کو جنگ مین میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور قلب معانقہ کرنا ساتہہ لوگونکی اور ثرید تیار کرنا + ع

بَابُ التَّصَاوِيرِ

باب ہی بیچ بیان تصویرونکی **ف** تصاویر جمع ہی تصویر کی یعنی صورت بنانیکی اور مراد یہان صورتین جاندار ونکی ہین کہ کڑی ہون پردون وغیرہ پر

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی طلحہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوتی فرشتی اوس گہر مین کہ ہو اوسمین کتا اور نہ اوس گہر مین کہ ہون اوسمین تصویرین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ مراد وہ کتا ہی اور صورتین ہین کہ حرام ہی رکہنا اونکا اور جو کہ ایسی نہین ہین جیسی کتا پالین شکار کی لیے یا واسطی محافظت زراعت اور مواشی کی یا صورتین کہ خوار و پامال ہون بچہونون وغیرہ مین ہونا اونکا مانع دخول ملائکہ سی نہین اور یہہ حکم استعمال صورتکا ہی اور بنانا صورۃ جاندار کا مطلق حرام ہی خواہ بچہونی پر ہو یا درہم پر یا اور چیز پر اور بنانا صورۃ جاندار کا اشد حرام ہی اور کبیرہ گناہ اور صورت درخت اور پہاڑ اور سوا اونکی اور بے جاندار کی نہین حرام اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم عام ہی یعنی کتا اور صورت جاندار کی گہر مین مانع دخول ملائکہ سی ہین مطلق اگرچہ اون صورتونمین ہون کہ رکہنا اونکا حرام نہو اور مراد فرشتون سی غیر اعمال لکہنی والی ہین اور غیر محافظت کرنیوالی کہ جدی نہین ہوتی آدمی سی کسی حال مین + اح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا وَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي أَمَ وَاللّٰهِ مَا أَخْلَفَنِي ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى أَنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی اونہون نی نقل کی میمونہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ

وعلیہ وسلم نی صبح کی ایک روز غمگین و خاموش ہوکر فرمایا یعنی یہہ بیان سبب غمگینی کی حضرت میمونہ نی کہی اور بیوی سی یا اپنی دل مین بطریق تعجب و تحیر کی فرمایا تحقیق
جبرئیل نی وعدہ کیا تہا مجہسی ملاقات کرنیکا آجکی رات پس ملاقات کی مجہسی خبردار ہو قسم خدا کی نہین خلاف وعدہ کیا جبرئیل نی مجہسی کبہی یعنی پہلی اسکی پہر آیا بیچ دل
حضرت کی کتی کا بچہ کہ پڑا تہا نیچی خیمہ حضرت کی دل مین آیا کہ جبرئیل بسبب اس بچہ کتی کی نہین آئی پس حکم کیا حضرت نی اوس کتی کی بچہ کی نکالنی کا پس نکالا گیا وہ
پہر لیا حضرت نی اپنی ہاتہہ مین پانی پس چہڑکا پانی اوسکی بیٹہنی کی جگہہ پر پس جبکہ شام ہوئی ملی حضرت سی جبرئیل پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق تمنی وعدہ کیا تہا مجہسی ملنی
شب گذشتہ کا کہا کہ ہان لیکن ہم نہین داخل ہوتی اوس گہر مین کہ ہو اوسمین کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسدن پس حکم فرمایا ساتہہ قتل کرنی کتون کی
یہانتک کہ حکم کیا ساتہہ قتل کتی باغ چہوٹی کی کہ اوسمین چندان احتیاج محافظت کی نہین ہوتی اور چہوڑ دیا بڑی باغونکی کتونکو کہ اونمین احتیاج محافظت کی بہت
ہوتی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُکُ فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فِیْہِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَہٗ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ چہوڑتی تہی اپنی گہر مین کسی چیز کو کہ جسمین تصویرین ہون مگر توڑ ڈالتی تہی
اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** تصالیب جمع تصلیب کے ہی یعنی بنانی صورت صلیب کے یعنی سولی کی کہ جسکو نصاری پوجتی ہین بگمان اسکی کہ حضرت عیسی کو یہود
نی سولی پر کہینچا تہا یہہ شکل اوسکی ہی کہ وہ اسطرح کی ہوتی ہی + اور یہان مراد تصالیب سے مطلق تصویرین ہین + ع **وَعَنْہَا اَنَّہَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَۃً
فِیْہَا تَصَاوِیْرُ فَلَمَّا رَاٰہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْہِہِ الْکَرَاہِیَۃَ قَالَتْ
فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ہٰذِہِ
النُّمْرُقَۃِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَیْتُہَا لَکَ لِتَقْعُدَ عَلَیْہَا وَتَوَسَّدَہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ
ہٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُقَالُ لَہُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوْرَۃُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی وہی عائشہ سی کہ تحقیق اوسنی خریدا ایک تکیہ کہ اوسمین تصویرین تہین پس جبکہ دیکہا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیری ہی
دروازی پر نہ آئی گہر مین پس پہچانی حضرت عائشہ نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک مین ناخوشی یعنی بسبب اس تکیہ تصویردار کی کہا عائشہ نی پس کہا مینی
یا رسول اللہ پہرتی ہون مین مخالفت سی طرف رضا اللہ اور رسول اوسکیکی کیا گناہ کیا مینی کہ آپ گہر مین نہین آئی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا حال ہی
اس تکیہ کا اور کہانسی لائی تو اوسکو کہا عائشہ نی کہ کہا مینی خریدا مینی اسکو آپکی لیے تاکہ بیٹہیی آپ اسپر یعنی کبہی اور تکیہ لگائی اسپر یعنی کبہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ تحقیق صورت بنانی والی عذاب کیی جاوینگی دن قیامت کی اور کہا جاویگا اونکو کہ زندہ کرو اوس چیز کو کہ بنایا تہا تمنی اور فرمایا کہ تحقیق وہ گہر کہ اوسمین صورت ہی
نہین داخل ہوتی اوسمین فرشتی یعنی اور اسیطرح نہین داخل ہوتی اوسمین انبیا اور اولیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وَعَنْہَا اَنَّہَا کَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ
عَلٰی سَہْوَۃٍ لَّہَا سِتْرًا فِیْہِ تَمَاثِیْلُ فَہَتَکَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْہُ نُمْرُقَتَیْنِ فَکَانَتَا فِی الْبَیْتِ یَجْلِسُ عَلَیْہِمَا مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ** اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق اونہون نی ڈالا اپنی شہ نشین پر پردہ کہ اوسمین تصویرین تہین پس پہاڑ ڈالا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی پس بنائی حضرت عائشہ نی اوسکی دو تکیی پس تہی وہ دونون گہر مین بیٹہتی تہی اونپر تکیہ لگا کر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہہ حدیث ظاہر مین منافات رکہتی
ہی ساتہہ حدیث پہلی کی اسلیئی کہ پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ پر کی مانع ہی دخول ملائکہ سی اگرچہ حرام نہو پس رکہنا ان دونون تکیونکا گہر مین کیونکر ہوا جواب
اوسکا یہہ ہے کہ یہہ تصویرین حرام یعنی جاندار کی نہ تہین اور پہاڑنا پردہ کا بسبب اسکے تہا کہ حدیث مابعد مین آتا ہی کہ خدا تعالی نی نہین فرمایا ہی کہ پتہر اور مٹی کو کپڑی
ڈہانکین ہم اور اگر فرضا صورتین حرام ہی تہین تو سر اونکی تکیہ کی بیچ مین کٹ گئی ہونگی اور بعضون نی کہا کہ معنی ہتک کی قطع اور مٹا ڈالنا اون صورتونکا ہی کہ تہین اوسمین
ع **وَعَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ غَزَاۃٍ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُہٗ عَلَی الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَی النَّمَطَ فَجَذَبَہٗ**

حَتّٰی هَتَکَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَکْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک جہاد مین پس لیا مینی ایک کپڑا یعنی بعد تشریف لیجانی حضرت کی پس پردہ کیا مینی اوسکا دروازی پر پس جب آئی حضرت یعنی سفر سی پس دیکہا
پردہ بڑا ہوا پس کہینچا اوسکو یہانتک کہ پہاڑ ڈالا اوسکو پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ نی نہین حکم کیا ہمکو کہ پہناوین ہم کپڑی پتہر اور مٹی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
نمط ساتہہ زبر نون و میم کی ایک قسم لطیف ہی فرش کی کہ ریشمی باریک بنائی جاتی ہین وسمین اعراد سکو ہودج پر بہی ڈالتی ہین اور پردہ بہی اوسکا بناتی ہین اور شاید کہ وہ معرب
نمد کا ہی و حضرت عائشہ نی شاید کہ لٹکایا تہا اوسکو زینت کی لیی نہ پردہ کی لیی سیلیی عتاب ہوا اور پہاڑا اوسکو بعضون نی لکہا ہی کہ اوس نمط مین صورتین گہوڑونکی
تہین پس حضرت نی تلف کیا اور محو کیا اون صورتونکو لیکن سیاق حدیث یہہ چاہتا ہی کہ منع کرنا اور پہاڑنا اوسکا بسبب صورتونکی نہ تہا بلکہ بسبب کراہت کے ڈہانکنی در و دیوار کے
تہا ساتہہ کپڑی کی جیسیکہ کہا کہ پہر فرمایا الخ اور طیبی نی کہا کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی سیلیی کہ نہونا امر الہی کا ساتہہ اوسکی دلالت نہی پر نہین کرتا اور حضرت نی جو پہاڑا اوسکو
غصہ کیا بسبب عظم شان اہل بیت کی اور ورع اور تقوی انکی تہا اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ منع کیا جاوی ڈہانکنی دیوار وغیرہ سی اور دلالت کرتی ہی
اسپر کہ تغیر کری بری چیز کو ہاتہہ سی اور غصہ کری وقت دیکہنی اوسکی ۱۲ ع ح وَعَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الَّذِیْنَ یُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی وہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت سخت لوگون مین از روی
عذاب کی دن قیامت کی وہ لوگ ہونگی کہ مشابہت کرتی ہین ساتہہ پیدایش خدا تعالی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مشابہت کرتی ہین بیچ فعل کو ساتہہ
فعل الہی کی صورة بنانی مین یا تقدیر کلام یہہ ہی کہ بناتی ہین وہ چیز کہ مشابہہ ہوتی ہی مخلوق الہی کی یعنی تصویر کہا ابن ملک نی کہ اگر اعتقاد کری اسکا تو وہ کافر ہی
زیادہ کرتا ہی اللہ عذاب اوسکو بسبب زیادتی قبح کفر اوسکی والا پس حدیث محمول ہی تہدید پر ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِیْرَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی فرمایا اللہ تعالی نی اور کون ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ پیدا کری مانند پیدا کرنی
میری کی یعنی صورت بناوی مانند صورت بنانی میری کی اور یہہ حقیقت مین پیدا کرنا نہین ہی وسی مواد سی کہ پیدا کیا ہوا خدا کا ہی صورت بناتا ہی اور گمان کرتا ہی کہ
مینی بنایا ہی اگر بیان دعوی پیدا کرنیکا کہین تو پس چاہیی کہ پیدا کرین ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا جو یعنی یہہ تخصیص بعد تعمیم ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سخت لوگونکی از روی عذاب کے نزدیک اللہ کے مصور ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف یعنی جن لوگونپر کہ عذاب سخت ہوگا منجملہ اونکی یہہ ہی ہین بعضی علما نی لکہا ہی کہ یہہ وعید اوسکی حق مین ہی کہ صورتین بتونکی بناتی ہین تا عبادت کیجاوین اور یہہ
شخص کافر ہی پس اگر عذاب سخت ہو دور نہو اور بعضون نی کہا جو بقصد مشابہت کی ساتہہ خدا تعالی کی صورت بناوی وہ بہی کافر ہی اور عذاب اوسپر سخت ہی اور جو کہ
بغیر اس قصد کی بناوی فاسق ہی کافر اور حکم اوسکا حکم مرتکب تمام معاصی کا ہی اور اتفاق ہی اسپر کہ مراد تصویر حیوانات کی ہی نہ درختون اور مانند انکی اور عرف مین
اطلاق مصور کا اول پر ہوتا ہی اور دوسریکو نقاش کہتی ہین اور مجاہد نی تصویر درخت باردار کو بہی مکروہ رکہا ہی اور محققین کی نزدیک تمام یہہ باب خالی کراہت سی نہین
اور داخل لہو و لعب اور ما لا یعنی کی ہی ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ
یُجْعَلُ لَهٗ بِکُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَیُعَذِّبُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ
وَمَا لَا رُوْحَ فِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا اونسی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہر صورت کہینچنی والا بیچ آگ
دوزخ کی ہی پیدا کیا جاوی گا واسطی اوسکی بدل ہر صورت کی کہ بنایا ہی اوسکو ایک شخص پس عذاب کریگا وہ شخص مصور کو دوزخ مین کہا ابن عباس نی پس اگر ہو تو

ف بیچ صورت بنانی گرنیوں کی واسطی لڑکیوں کی بعض ضرور بنانیوالا صورت کا اپنا صورت درختونکی وغیرہ اون چیزونکی نہیں روح اونمین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

گڑیاں خصت ہی لیکن امام مالک نی مکروہ رکہا ہی خریدنا انکا مردونکو اور بعضون نی کہا اباحت اسکی منسوخ ہی ہلوح **وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ**

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ

قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ

يَنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونہی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ دعوی کری اوس خواب کا کہ نہین دیکہا

یعنی جہوٹ خواب بنا لیوی تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ گرہ لگاوی درمیان دو جَو کی اور ہرگز نہ کر سکیگا یہہ اور جو شخص کہ کان لگاوی طرف بات ایک قوم کی حال آنکہ وہ قوم

اوس شخص کے سننی کو ناخوش رکہتی ہون یا بہاگتی ہون وہ اوس سی ڈالا جاویگا اوسکی کانمین شیشہ روز قیامت کی اور جو شخص بناوی کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور

تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ پہونکی روح اوسمین اور نہین پہونک سکیگا وہ روح نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ہرگز نہ سکیگا یعنی اوسکو عذاب کرینگی اور کہینگے کہ دو جَو دونکو آپسمین

جوڑ دی اور ایک کر دی اور جب نہ کر سکیگا تو پہر عذاب کرینگی پس اسیطرح عذاب مین رہیگا اور مناسبت درمیان فعل اوسکی کی کہ جہوٹا خواب بناتا ہی اور درمیان دو جَو کی

گرہ دینی کی یہہ ہی کہ جیسی بناتین خواب کی جہوٹی جوڑ لین دو جَو بہی جوڑی اور جہوٹا خواب بنانا اگرچہ ایک قسم جہوٹ کی ہی لیکن شدت عذاب واسطی اس سبب سی

ہی کہ وہ متعلق ساتہہ عالم غیب کے ہی اور خواب سچا ایک جز ہی اجزای نبوت سی اور حکم وحی کا رکہتا ہی پس گویا حق تعالی پر جہوٹ باندہتا ہی اور اسمین شبہ نہین کہ

یہہ اشد ہی اقسام جہوٹ مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ وعید اوس شخص کی حق مین ہی کہ دعوی نبوت یا ولایت کا کری جیسی بعضی مدعی کاذب کرتی ہین یعنی کہا کہ مینی خواب

مین دیکہا ہی کہ اللہ تعالی نی مجکو نبی کیا اور خبر دی مجکو کہ فلانا مغفور ہی یا ملعون ہی یا غیر فرائض کا حکم کیا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایسا اور ایسا حال آنکہ نہ دیکہا تہا

کچہہ اور ڈالا جاویگا شیشہ اوسکی کانمین یہہ وعید اوسکی حق مین ہی کہ سنی واسطی چغل خوری کی اور فساد پہیلانیکی بخلاف اسکی کہ سنی بات کسیکی اسلیے کی منع کری اونکو فساد کر

یا بچی اونکی شر سی ہلوح **وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِيْ**

لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کہیلی ساتہہ نردشیر کی پس گویا کہ رنگا ہاتہہ اپنا بیچ گوشت

سور اور لہو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نردشیر نام ایک کہیل کا ہی نکالا ہوا شاہ پور بن اردشیر بابک کا کہ بادشاہون فارس سی ہی اور رنگا ہاتہہ اپنا یعنی داخل کیا ہاتہہ اپنا

اونمین اور لہو اور گوشت سور کے نجس ہین چاہئی کہ ذکر کیا تاکہ بہت بیزار ہو اس کہیل سی اور کہیلنا مطلق نردسی خواہ چوسار ہو یا تختہ نرد ہو اور کچہہ حرام ہی سب علماء کی نزدیک

ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ**

جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ

سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ

فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میری پاس جبرئیل علیہ السلام کہا کہ آیا تہا مین آپکی پاس شب گذشتہ پہر

نہین منع کیا مجکو گہر مین آنی سی کسی چیز نی مگر اسی کہ تہین دروازی پر تصویرین اور تہا گہر مین کپڑا رنگین منقش کا اوسکا پردہ بنایا تہا تہین اوسمین تصویرین اور تہا گہر مین

کتا پس حکم کرو ساتہہ کاٹنی سر تصویرون کی کہ دروازی پر ہین یعنی دروازی کی پردی پر پس کاٹی جاوین سر اون صورتونکی اور رہجاوین مانند صورت درخت کی یعنی ہیئت

وشکل اون صورتونکی نہ رہیں اور حکم کرو تا کاٹا جاوی پردہ پس بنائی جاوین دو تکیی ڈالی گئی یعنی واسطی بیٹہنی اور تکیہ کرنیکی روندن مین آویں اور حکم کرو تا نکالا جاوی کتا گہر مین

سی پس کیا ۔۔۔ ۔۔ سلم نی یعنی جو کچہہ کہ جبرئیل نی کہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** فتاوی قاضیخان مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی یہہ کہ نماز پڑہی اس

کہ مکروہ نہیں جبکہ پڑی ہوئی ہون یعنی پامال ہوتی ہوں اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں جب چھوٹی پر جبکہ نہ سجدہ کرے
اس پر ہوں کی مصلی کی یا اوپر سر اوسکی کی یا داہنی یا بائیں یا اوسکی کپڑے پر تصویریں اور چھوٹی میں دو روایتیں ہیں اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں جبکہ چھوٹی پر جبکہ نہ سجدہ کرے
تصویریں یا اور یہ کہ صورتیں ہیں کہ جو صورت بڑی کہ ظاہر ہوں واسطے دیکھنے والوں کی بغیر تکلف کی ہیں اگر چھوٹی ہوں یا سر اونکا مٹا ہو نہیں مضائقہ ۱۲ ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گی ایک گردن دوزخ میں سے دن قیامت کی یعنی ایک ٹکڑا آگ کا بصورت گردن دراز کی نکلے گا اوسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والی اور دو کان ہونگے سننے والے اور زبان بولنے والی کہیگی کہ تحقیق میں متعین کی گئی ہوں واسطے تین شخصوں کی یعنی متعین کیا ہے اللہ تعالی نے مجکو اسپر کہ داخل کروں انکو دوزخ میں اور عذاب کروں انکو ساتھ فضیحت کی روبرو لوگوں کی واسطے تکبر کرنیوالے عناد کرنیوالے کی حق سے کہ حق کو قبول نہ کرے اور واسطے ہر شخص کی کہ پکارے ساتھ اللہ کی اور معبود کو اور واسطے تصویر کھینچنے والوں کی نقل کی یہہ ترمذی نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيْلَ الْكُوْبَةُ الطَّبْلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے اوسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیشک اللہ تعالی نے حرام کی یعنی آنحضرت کی زبانی شراب اور جوا اور کوبہ یعنی بجانا اوسکا اور فرمایا جو نشے کی چیز ہے حرام ہے کہا گیا کوبہ طبل ہے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** کوبہ کی معنوں میں تین قول ہیں علماء کی نرد یا بربط یا طبل جیسا کہ مصنف نے بعضے راویوں حدیث کے سے نقل کیا اور طبل کی دو قسم ہوتی ہیں ایک ڈھول و غیرہ کی اور یہاں طبل سے وہ طبل مراد ہے کہ ہو واسطے لہو کے نہ ہو وہ طبل غازیوں کا باجا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَالْغُبَيْرَاءُ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ السُّكُرْكَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب سے اور جوے سے اور کوبہ سے اور غبیرا سے اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہے کہ بناتے ہیں اوسکو حبشی جینے سے کہا جاتا ہے اوسکو سکرکہ نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** کہا جاتا ہے الخ یہہ تفسیر ابن عمر سے منقول ہے یا کسی اور بیچ کی راوی سے ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے ساتھ نرد کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے اللہ کی اور رسول اوسکی کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نے **ف** اسلیے کہ نرد سے کھیلنا قمار ہے حقیقتہً یا صورۃً اور اوپر گذر ہی چکا ہے کہ مطلق نرد سے کھیلنا حرام ہے ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ پیچھے پڑ رہا ہے کبوتری کے کہ کھیل میں اور اوڑانے میں مشغول ہو رہا ہے پس فرمایا کہ یہہ شیطان ہے پیچھے پڑ رہا ہے شیطانی کے نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** اس شخص کو شیطان فرمایا بسبب رہنے اوسکی کی حق سے اور مشغول ہونے اوسکی لایعنی میں اور کبوتر کو شیطانہ اسلیے فرمایا کہ باعث بازی اور لہو و لعب کی ہوئی اور ذکر خدا اور کار دین و دنیا سے باز رکھا اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہے اور کہا نووی نے کہ پالنا کبوتروں کا واسطے انڈے بچے لینے کی یا واسطے دل بہلانے کی یا خط لے جانے کی جائز ہے بلا کراہت اور اوڑانا اونکا مکروہ ہے ۱۲ ح ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنِّيْ رَجُلٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَاِنِّيْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ

مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰی يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَی الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن تابعی سی کہ کہا تہا مین پاس ابن عباس کی ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص اور کہا کہ ای ابن عباس ہر آئینہ ایک شخص ہون کہ نہین زندگانی میری مگر پیشہ ہاتہ میری سی اور تحقیق مین بناتا ہون یہہ تصویرین یعنی کیا کرون شارع نی اس پیشہ کو حرام کیا اور مین سوای اسکی کوئی پیشہ جانتا نہین پا مجکو بحکم ضرورت یہہ پیشہ جائز ہی یا نہین پس ابن عباس نی تعجب کیا اسکی تعلق رکہا ساتہہ اس کام کی سخت ہی اور شاید منع کرنی کی بابت آوی روایت کی حدیث حضرت کی پس کہا ابن عباس نی نہین حدیث کرتا مین تجہی مگر وہ چیز کہ سنی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جو شخص کہ بناوی صورت پس بی شک اللہ عذاب کرنیوالا ہی اوسکو یہان تک کہ پہونکی اوسمین روح اور نہین پہونک سکیگا وہ روح اوسمین ہرگز پس سانس لیا اوس شخص نی سانس بڑا اور زرد ہوا چہرہ اوسکا یعنی بسبب سننی اس وعید کی پس کہا ابن عباس نی وای ہی تجکو اگر انکار کرتا ہی تو سب پیشون سی مگر یہہ کہ پیشہ کری تو مصوری کا پس لازم ہی تجپر تصویر کہینچنی ان درختونکی اور اوس چیز کی کہ نہین اوسمین روح نقل کی یہہ بخاری نی ف نہین پہونک سکیگا الخ یعنی پس لازم آیا کہ ہوا عذاب اوسکو ہمیشہ اور یہہ محمول ہی وعید شدید پر یا بر تقدیر حلال جاننی کی اور لفظ ویح بولا جاتا ہی از راہ رحم کی اوس شخص کی لیی کہ پڑی ہلاکت مین کہ نہ مستحق ہوا اوسکا جیسیکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ بخلاف لفظ ویل کی کہ وہ کہا جاتا ہی اوسکی لیی کہ مستحق ہو ہلاکت کا جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ویل للمطففین الخ ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهٖ كَنِيْسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جبکہ بیمار ہوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا بعضی بیویون حضرت کی نی کنیسہ کا کہ عبادت خانہ یہود و نصاری کو کہتی ہین معرب کنشت نام اس کنیسہ کا ماریہ تہا یعنی حضرت کی بیماری مین کئی بیویان باتین واسطی مشغولی خاطر آپ کی کی کرتی تہین بعضی بیویون نی کہ ام سلمہ اور ام حبیبہ ہین ذکر کنیسہ کا کہ بیچ زمین حبشہ کی دیکہا تہا کیا جیسیکہ کہا اور تہین ام سلمہ اور ام حبیبہ گئین تہین زمین حبشہ کی مین یعنی اور وہان لوگ دین نصاری پر تہی پس ذکر کرین ان دونون نی خوبیان کنیسہ کی اور تصویرین کہ اوسمین تہین پس اوٹہایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سر اپنا اور فرمایا وہ لوگ یعنی اہل حبشہ یا نصاری ہین جبکہ مرتا ہی اونمین کوئی مرد نیک بخت بناتی ہین اوسکی قبر پر مسجد پہر بناتی ہین اوپر سر قبر اوسکی کی مسجد یعنی عبادت خانہ کہ جسکو کنیسہ کہتی ہین پہر تصویرین بناتی ہین اوس مسجد مین یہہ تصویرین یعنی صلحا کی وہ لوگ بدترین خلق اللہ کی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی بسبب بنانی مسجد کی قبر پر اور کہینچنی تصویرون کی اور نماز پڑہنی کی طرف قبر کی جیسیکہ اور حدیثونمین آیا ہی ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سخت ترین لوگون کا از روی عذاب کی دن قیامت کی وہ ہی کہ قتل کری نبی کو یا قتل کری اوسکو نبی یا قتل کری ایک کو ماں باپ اپنی مین سی اور مصور اور عالم کہ نہ منتفع ہو ساتہہ علم اپنی کی یعنی موافق علم اپنی کی عمل نہ کیا ف یا قتل کری اوسکو نبی یعنی جہاد مین چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہی اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ [illegible] کہ وہ ارادہ رکہتا تہا قتل نبی کا اور فی سبیل اللہ کی قید سی احتراز ہی اوس قتل سی کہ از راہ حد و قصاص کی ہو ۱۲ وَعَنْ

عَنِّي اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ اور روایت ہی علی سے کہ تحقیق وہ کہتی تہی کہ شطرنج جوا ہی عجمیوں کا **ف** جوا ہی کا

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ حقیقۃً یا صورۃً اور تشبہاً ساتہ اونکی ممنوع ہی درع

بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ اور روایت ہی ابن شہاب سے کہ تحقیق ابو موسی اشعری نے کہا کہ نہین کہیلتا ساتہہ شطرنج کی مگر خطاکار **وَعَنْهُ**

اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ

الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی وسی ابن شہاب سے یہہ کہ وہ پوچہی گئی کہیلنی شطرنج کیسی پس کہا کہ یہہ کہیلنا باطل مین سی ہی اور

نہین دوست رکہتا اللہ باطل کو نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ تحریمی ہی کہیلنا نرد کا اور شطرنج کا بموجب

فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی کہیلی شطرنج یا نردشیر پس گویا کہ ڈبویا ہاتہہ اپنا سور کے لہو مین انتہی اور جامع صغیر مین حدیث نقل کی گئی ہی کہ ملعون

ہی وہ شخص کہ کہیلی شطرنج اور دیکہنی والا طرف شطرنج کی مانند کہانیوالی گوشت سور کی ہی اور بعضی کتابو نمین جو امام شافعی سی جائز ہونا شطرنج کا ساتہہ

کتنی ایک شرطو نکی نقل کیا گیا ہی تو نصاب الاحتساب مین امام غزالی رح سی نقل کیا ہی کہ امام شافعی کی نزدیک بہی یہہ مکروہ ہی پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا

امام شافعی کی اول ہوگا پہر رجوع کی او نہون نی اوس سی اور در مختار وغیرہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہین سب کہیل ۱۲ مولف **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا قَالُوْا اِنَّ فِيْ دَارِهِمْ

سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آتی گہر ایک قوم کی انصار مین سی حالانکہ نزدیک ونکی گہر اور ونکی تہی یعنی وہان نجاتی پس گران

ہوا او نپر آنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا او نکی گہر اور نہ آنا انکی گہر پس عرض کیا او نہون نی یا رسول اللہ تشریف لاتی ہو فلانی کی گہر مین

اور نہین تشریف لاتی ہو ہماری گہر یعنی پس کیا تقصیر کی ہی ہمنی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین تمہاری گہر مین

اسلیے نہین آتا کہ تمہاری گہر مین کتا ہی کہا او نہون نی کہ تحقیق انکی گہر مین بلی ہی یعنی اور وہ بہی درندہ ہی

مانند کتی کی پس کیا فرق ہی کتی اور بلی مین پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلی درندہ ہی

نقل کی یہہ دار قطنی نی **ف** یعنی البتہ بلی درندہ ہی لیکن نجاست اور شیطنت نہین

رکہتی کہ مانع آنی فرشتون کی سی ہو بخلاف کتی کی کہ نجس ہی اور آئین

شیطنت ہی کہ ضد ساتہہ ملکیت کی رکہتی ہی اور اسیطرح

انبیا اور طبیعت ملائکہ کے ہین فقط

الحمد للہ رب العالمین کہ تمام ہوا ربع تیسرا

کتاب مظاہر حق کا وصلی اللہ

علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ

اجمعین

تم

نورٌ فیہا مصابیح
مثل کمشکوٰۃ

نحمدک یا من جعل النجوم مصابیح ونصلی علی من کان حدیثہ فی مشکوٰۃ صدور النحاریر کالمصابیح علی طبع الکتاب الشریف
مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح للعالم الکامل تذکرۃ المتقدمین تکملۃ المتاخرین الذی یشار الیہ بالبیان نائب

مظاہر حق ربع ثانی

رسول الرحمٰن رجعت الیہ رکائب الاستفتاء والاستفسار وانتہت الی جنابہ ریاسۃ الحدیث والفقہ فی الاقطار ووعظہ
یلین القلوب القاسیۃ ومجلسہ یجمع الجموع الدانیۃ والقاصیۃ مولانا المولوی محمد قطب الدین الدہلوی دامت برکاتہ

مطبع ۱۲۸۶ھ میں [illegible] طبع
دہلی میں باہتمام [illegible]

رب یسر | بسم الله الرحمن الرحیم | وتمم بالخیر

کتاب الطب والرقی

یہہ کتاب ہی بیچ بیان طب کی اور منترون کی **ف** طب ساتہہ زیر طکی مشہور ہی اور کہا سیوطی نی کہ طب مثلثۃ الطا ہی یعنی علاج کرنی کی اور طب ساتہہ زیر طکی یعنی سحر بہی آیا ہی اور مطبوب یعنی مسحور کی اور طب جسمانی ہی اور نفسانی جسمانی علاج بدن کا ساتہہ حفظ صحت اور دفع مرض کی اور نفسانی علاج نفس کا ساتہہ ازالہ اخلاق ردیہ مہلکہ کی اور دوائین بہی دو قسم کی ہین جسمیہ طبیعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قران ہی اور وہ چیز کہ حکم قرانین ہی اور آنحضرت علاج کرتی تہی امت کا ساتہہ طبیعیہ کے بہی اور روحانیہ کی بہی اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی فسون کی کہ ہندی مین اوسکو منتر کہتی ہین اور رقیہ ساتہہ قران اور اسمار الہی کی جائز ہی بالاتفاق اور ماسوای اسکی اگر کلمات ایسی ہون کہ معلوم ہون معانی اونکی اور مخالف نہون دین شریعت کی وہ بہی جائز ہین والا جائز نہین اور جو کچہہ کہ اہل عزایم اور تکسیر کرتی ہین مثل حفظ ساعات وغیرہ کی مکروہ وحرام ہی نزدیک اہل دیانت اور تقوی کی کذا قال العلماء ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اوتاری اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہی اور پیدا کی اوسکی لیی شفا یعنی علاج و دوا کہ شفا بخشتی اوسی نقل کی یہہ بخاری نی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برء باذن اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر بیماری کی دوا ہی پس جسوقت کہ پہنچ جاوی دوا بیماری کو اچہا ہوجاتا ہی ساتہہ حکم اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ساتہہ ارادہ اوسکی یہہ قید اسلیی لگائی تا کہ کوئی یہہ گمان نکری کہ دوا مستقل ہی شفا مین اور تفسیر اسکی روایت حمیدی مین آئی ہی کہ نہین کوئی بیماری مگر کہ اوسکی لیی دوا ہی پس جبکہ بیمار ہوتا ہی کوئی تو بہیجتا ہی اللہ عزوجل ایک فرشتہ کہ اوسکی ساتہہ پردہ ہوتا ہی پس کرتا ہی وہ اوسکو درمیان بیماری اور دوا کی پس جو کچہہ کہ دوا پیتا ہی بیمار نہین رفع ہوتی بیماری پہر جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ اوسکی اچہی ہونیکا حکم کرتا ہی فرشتہ کو ساتہہ اوٹہا لینی پردی کی پہر پیتا ہی مریض پس نفع دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوسکی آتہی اور اسمین اشارہ

ہی طرف اسکی کہ دوا کرنی مستحب ہے اور یہی مذہب ہے صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف رد اوس شخص کی کہ انکار کری دوا کرنی کا اور کہی کہ ہر چیز ساتہہ قضا و قدر کی ہی نہین حاجت دوا کرنی کی اور حجۃ جمہور کی یہہ ہی کہ جس چیز کا اعتقاد رکہتی ہین وہ یہہ ہی کہ فاعل اللہ تعالی ہی ہی اور دوا کرنی ہی تقدیر الہی سی ہی اور یہہ مانند امر کی ہی ساتہہ دعا کی اور قتال کفار کی باوجودیکہ اجل نہین تاخیر کرتی حاصل یہہ کہ رعایت اسباب کی ساتہہ دوا وغیرہ کی نہین منافی ہی توکل کی جیسیکہ نہین منافی ہی دفع کرنا بہوک کا ساتہہ کہانی کی انحضرت سید المتوکلین تہی وہ بہی دوا کرتی تہی ۔ ع ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِیْ شَرْطَۃِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَۃِ عَسَلٍ اَوْ کَیَّۃٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْھٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْکَیِّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفا بیچ تین چیز کی ہی بیچ لگانی سینگی کی پچہنی و انکی یا پینی شہد کی یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو یا بیچ داغنی کی ساتہہ آگ کی اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنی سی نقل کی یہہ بخاری نی ف محجم ساتہہ زیر میم اور جزم ح اور زبر جیم کی سینگی کو کہتی ہین اور یہان مراد وہ لوہا ہی کہ جس سی پچہنی دیتی ہین یعنی استرہ اور شرط ساتہہ زبر شین کی پچہنی لگانی نا خون نکلی پس ترجمہ فی شرطہ محجم کا یہہ ہوا کہ بیچ پچہنی لگانی کی استرہ سی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی لکہا ہی کہ علما نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کی اسلیے کہ امراض مادی یا دموی ہین یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہین تو علاج انکا ساتہہ نکالنی خون کی ہی اور اگر باقی تین قسمین ہین تو علاج انکا ساتہہ اسہال کی ہی پس ساتہہ شہد کی تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتہہ داغنی کی آگ سی اشارۃ کی اوس حالت پر کہ طبیب معالجہ سی عاجز آوین اسلیے کہ دفع ہوتا ہی داغنی سی خلط باغی کہ منقطع نہین ہوتا مادہ اوسکا مگر داغنی سی چنانچہ اسلیے کہا ہی کہ اخر الدواء الکی انتہی اور نہی داغنی سی باوجود ہونی اسکی علاج اس سبب سے ہی کہ عرب عظیم الشان جانتی تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ وہ قطع کر دیتا ہی مادہ علت کو یقینا اور اگر داغین نہین تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تہا درمیان انکی کہ اخر الدواء الکی پس نہی کی واسطی تا شرک خفی مین گرفتار ہون اور نہی اس سے تنزیہی ہی والا اگر داغی اور امید شفا کی حق سی رکہے تو جائز ہی اور بعضی کہتی ہین کہ نہی داغنی سی بیچ موضع خطر و تردد کی ہی یعنی جہان کہ داغنی مین خوف ہلاک اور سرایت کا ہی اور جزم نہو فائدی کا اور تفصیل کلام کی یہہ ہی کہ حدیثین بیچ مقدمہ داغنی کی مختلف آئی ہین بعضی دلالت جواز پر کرتی ہین اور بعضی نہی پر جیسی یہہ حدیث اور اور حدیثین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ دوست نہین رکہتا ہون مین داغنی کو اور کہین مدح اور ثنا آئی ہی اوسکی ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثون کی علما نی لکہا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اصل جواز پر اور عدم محبت دلالت منع پر نہین کرتی اور مدح اور ثنا اوسکی ترک پر دلالت کرتی ہی اوپر اولویت ترک اوسکی کی اور نہی محمول ہی اوپر کہ داغنا بطریق اختیار کی ہو بلا سبب مرض کی یا بیچ دفع مرض کی احتیاج اوسکی نہو اور علاج سی مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہی اوپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی از تکاب اسکی سبب واقع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ فرمانا انحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیون کی تئین بسبب فساد زخم اور قطع عضو کی تہا اور صحت وان یقینی تہی اور حاصل یہہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوسمین بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم ۔ ع ۔ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِیَ اُبَیٌّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰی اَکْحَلِہٖ فَکَوَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کے رگ ہفت اندام پر دن احزاب کی کہ اوسکو جنگ خندق بہی کہتی ہین پس داغ دیا اونکو پیغمبر خدا نی یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتہہ سی داغا تا خون بند ہو جاوی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ رُمِیَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِیْ اَکْحَلِہٖ فَحَسَمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَہُ الثَّانِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام مین پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہہ سی ساتہہ پیکان تیر کی پہر سوج گیا تہا اونکا پس داغا اوسکو دوبارہ نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ طَبِیْبًا فَقَطَعَ مِنْہُ عِرْقًا ثُمَّ کَوَاہُ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابی

ابی بن کعب کے ایک طبیب کو بس کاٹی طبیب نے اونکی رگ پہر داغ دیا ابی کو اس رگ پر نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَلسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِیْزُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اونہی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی بیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی ہر بیماری سی سوا سام کی کہا ابن شہاب نے کہ سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ اگرچہ حدیث عام ہی کہ کلونجی مین شفا ہی ہر بیماری سی لیکن مخصوص ہی ساتہہ اون امراض کی کہ رطوبت اور بلغم سی پیدا ہوتی ہین اسلیے کہ وہ حار یابس ہی پس دفع کرتی ہی اون امراض کو کہ ضد اسکی ہین اور بعضون نی کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا مین ساتہہ ترکیب کے اور کرمانی نی کہا کہ متعین ہی عموم بدلیل استثنا کی اور سفر السعادت کی مصنف نی کہا کہ ایک جماعت اکابر سی بیچ تمام امراض کی معالجہ ساتہہ کلونجی کی کرتی تہی اور بعضی بیچ تمام امراض کی شہد استعمال کیا کرتی تہی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض انکی دفع ہوتی تہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی سعید سی کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا بہائی میرا چلتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلی آتی ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پلا اوسکو شہد پس پلایا اوسکو پہر آیا وہ اور کہا پلایا تہا مینی اوسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نی گر دست آنی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو تین بار یعنی ہر بار فرماتی تہی کہ پلا اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پہر وہ آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا مینی اور پیٹ اور زیادہ چلا پہر آیا چوتہی بار یعنی اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نی پلا اوسکو شہد پس کہا اوسنی کہ تحقیق مینی پلایا اوسکو پس زیادہ کیا اوسکو شہد نی مگر پیٹ چلنا پہر فرمایا آنحضرت نی کہ سچ کہا اللہ نی اور جہوٹا ہی پیٹ بہائی تیری کا پہر پلایا اوسنی بہائی کو شہد پس اچہا ہو گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پلایا اوسکو شہد یعنی ترایا ملا ہوا پانی مین اور حضرت علی سی منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلب کرے اپنی بیوی سی کچہہ درم دیوی اوسکو اپنی مہر مین سی پہر خرید کری اوسکا شہد اور مینہہ کی پانی مین ملا کر پیوی پاویگا شفا بابرکت اور سچ کہا اللہ نی یعنی اس آیہ مین فیہ شفاء للناس یا یہہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہہ شہد پیوی گا تو اسکی پیٹ کو آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جہوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنی اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتی ہین کذب کو جگہہ خطا کی جیسا کہ کذب سمعہ جہوٹ کہا کان اسکی نی یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت اس چیز کی سنی اور جاننا چاہیے کہ لوگون کو بیچ حکم فرمانی آنحضرت کی ساتہہ پینی شہد کی اس مادہ مین توقف و حیرت ہی یعنی شہد مسہل اور چلانیوالا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتہہ پلانی اوسکی بیچ دفع پیٹ چلنی کی مخالف مذہب اطبا کی ہوا اسلیے کہ ہر بار کہ شہد پلایا پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعاء آنحضرت کی اور ظہور معجزہ اونکی ہو بیچ مادہ خاص کی پس اور مواد کو اسپر قیاس نہین کرسکتی اور یہہ بہی اگرچہ ایک روش نیک ہے اہل ایمان کی لیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتہہ پلانی شہد کی اس مادہ مین موافق مذہب طب کے ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی اسلیے کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلا مادۂ فاسد کی تہا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی اور اخراج مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب طب کے ہی اور صاحب سفر السعادت نی کہا کہ طب نبوی ساتہہ طب اطبا کی نسبت نہین رکہتی اسلیے کہ طب نبوی متیقن القلاح ہے اسلیے کہ صادر ہی وحی الہی سی اور قلب نبوت اور کمال عقل سی اور طب غیر انکی نکالی گئی ہی ظن اور تجربہ سی کہ مظنہ خطا کا ہی او مین اور جو کوئی کہ ساتہہ طب نبوی کی کہ متیقن الفلاح ہی منتفع نہو یا یقین جاننا چاہیے کہ نقصان ایمان اوسکی سی ہی اور جو کوئی اوسکو ساتہہ قبول وصدق اعتقاد

پاک کی عمل مین لاوی البتہ اوسی منتفع ہو جیسیکہ قران کریم کہ شفا ہسینون اور دلون کی ہی جو کوئی اوسکو ساتھہ اخلاص و قبول
کے نہ سیکھی سبب زیادتی مرض اور وبال حال اوسیکا ہوتا ہی اسلیی بعضون نی کذب بیٹھا اوسکیکو اوپر عدم صدق نیت اور عدم
خلوص اعتقاد اوسیکی حمل کیا ہی فافہم وباللہ التوفیق ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھہ اوسکی بہتری ہوئی سینگی کھچوانا اور
استعمال کرنا قسط بحری یعنی کٹ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفساء دہونی لیتی
ہین اوسکے اور جاری کرتی ہی حیض وپیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہرون کی اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو
اور اسکے پینے سی پیٹ کی کیڑی مرجاتی ہین اور چوتہی دن کی تپ کو بھی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانی سی چہائیان
اور چھیپ جاتی رہتی ہی اور دہونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وباکو اور سوا اسکی منافع اسمین بہت ہین کتب
طب مین مذکور ہین اسلیی اوسکو افضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی
سیاہ اور بحری افضل ہی ہندی سی اور گرمی اسمین کم ہوتی ہی ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتھہ دبانی کی ہاتہہ سی یا کپڑی سی بیماری
حلق کیلئے اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کے حلق
مین پیدا ہوتی ہی جوشش خون سی دائیان اسکی دفع کی لیی لڑکی کی تالو کو انگوٹھی سی دباتی ہین اور اوسمین سی خون سیاہ
نکلتا ہی اسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کر کر ناک مین ٹپکا دیا کرو اوسکو سعوط کہتی ہین
پس وہ پانی عذرہ پر پہنچکر اوسکو دفع کری گا اور کٹ حار یابس ہی اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنی کو ساتھہ
کٹ کی تعجب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکونکو حرارت سی ہوتا ہی خصوصا نواح حجاز مین کہ حار ہی اور
علماء اوسکا جواب یہہ دیتی ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتھہ کٹ کی مفید ہوتا ہے
اوسکو اسلیی کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبھی نفع دوا کا بالخاصیت بھی ہوتا ہی یا انکہ ہو سکتا ہی کہ یہہ معجزات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہو واللہ اعلم ح وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِھٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِھٰذَا الْعُوْدِ الْھِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ
مِنْھَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام قیس سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتھہ اس دبانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال
کرنا عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیی کہ اسمین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اون سات مین سی ذات الجنب ہی سعوط کے
جاوی عذرہ سی یعنی عذرہ کی دفع کی لیی ناک مین ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہہ مین یا چہہ کی طرف سی ٹپکائی
جاوی ذات الجنب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تدغرن الخ دغر کہتی ہین حلق کی دبانیکو انگلی سی بسبب عذرہ کے

سے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑہا جاتا ہی اوسپر افسون ساتہہ نامون شیاطین کی تو سیلان کرتا ہی زہر اوسکا بدن انسان سے اور دفع ہو جاتا ہی اوس سی پس اجماع ہی علماء امت کا اسپر کہ مکروہ ہی افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسماء وصفات اوسکیکے اور بزرگتر بین افسونونکا قران عظیم ہی اور افضل سورہ فاتحہ ہی اور معوذتین اور آیت الکرسی اور وہ آیتین کہ مشتمل ہین اوپر معنی پناہ چاہتی کی اور تعویذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوئی ہین اور کتب احادیث مین مذکور رہین از انجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کسیکے نظر ہی مال پر یا فرزند پر کہ جو اوسکو خوش لگتا ہی پڑہی چاہیی کہ کہی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی کہ دیکہا اونہون نی ایک لڑکی خوب صورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گڑہا ٹہوڑی اسکیکا تا نظر اوسکو نہ لگے اور افسونون مشہورہ سی آیات شفاء ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا ایسے کہ جان بلب ہوا پس دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مینی آپ کی جناب مین بیٹے کے بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفاء سی پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مینی قران مین آیات شفا کو پس پائین میں چہہ جگہہ کہ وہ یہہ ہین ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس وننزل من القران ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین امنوا ہدی وشفاء پس لکہا مینی ان آیات کو اور پانی مین دہو کر پلائین اوسکو پس شفا پائی اوسنی فی الحال گویا بند اوسکے پاؤن سے کہولا گیا کذا فی المواہب اللدنیۃ اور سعد چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سنا وابو القاسم قشیری کے لایا ہی اور دیکہنا اللہ تعالی کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑہنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکہنا انکا چینی کی باسن مین اور دہو کر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکہا مینی بہت مشائخ کو کہ لکہتے ہتی ان آیات کو واسطی بیماری کے رہا یہہ کہ بہیڈ کو رات کہ اخیر اایات سا مین انہین کو کہی یا تمام آیتین جو چہہ دیکہا گیا ہی لکہنا انہین چنداں کاہی واللہ اعلم ۰ ح ۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز بڑہی والی تقدیر سی تو بڑہ جاتی اوس سی نظر اور جس وقت کہ طلب دہونی کی کیی جاؤ تم پس دہوؤ نقل کی یہہ مسلم نے ف نظر حق ہی یعنی کار کر جانا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچہا جان کر نظر کری ثابت و واقع ہی ساتہہ تقدیر الہی کے اور حق تعالی نی یہہ خاصیت بعضون مین رکہی ہی مانند سحر کی اور اسکو سبب ضرر او رہلاک اوس چیز کا کیا ہی اور بڑہنے والی یعنی اگر کوئی چیز پیش اسنی لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الہی پر تو غلبہ کرتی نظر تقدیر پر اور متغیر کر دیتی اوسکو اور یہہ مبالغہ ہی بیچ شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکیکے اشیاء مین اور طلب دہونی کی کیی جاؤ الخ عادت تہی لوگون کی کہ نظر لگانی والی کی ہاتہہ پاؤن اور ازار کی نیچے سے دہوتی تہی اور وہ پانی لیجا کر ڈالتے تہے اسپر کہ جسکو نظر لگتی ہی اور اوسکو سبب شفاء کا جانتی تہی پس آنحضرت نی اسکی رخصت دی اور ادنی فائدہ اسمین یہہ ہے

کہ وہم رفع ہوجاتا ہی اور طور اس ہونی کا فصل دوسری کی اخیر مین آویگا اور جمہور علما اہل حق اسپر ہین کہ تاثیر نظر کی ثابت ہے نفوس و اموال غیر مین
اور بعضی لوگ معتزلہ وغیرہ اسکی منکر ہین جیسی تاثیر دعا و صدقہ کی وہ کہتی ہین کہ جو چیز مقدر مین ہے ہونی والی نہی کسی اور چیز کو دخل اسمین او وسمین آو رنہیں
نہین جانتی کہ تقدیر منافات ساتھہ عالم اسباب کے نہین رکہتی اور تاثیر او سببیت نظر کی اس سبب سے ہی کہ یہہ خاصیت اللہ تعالی نی اسمین رکھدی
ہے اور اسکو سبب کیا ہی اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہی اور جب شارع نی خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازان کلام کیا ہی علما نی
بیچ کیفیت نظر کی کہ کیونکر لگتی ہی اور ضرر پہنچاتی ہی بعضی نظر لگانی والون سی منقول ہی کہ کہا اونہون نی کہ جب ہم دیکہتی ہین کسی چیز کو اچھا
جان کر تو ایک حرارت پاتی ہین ہم کہ انکہہ سی نکلتی اور بعضون نی کہا کہ نظر لگانی والی کی آنکھہ سی قوت سمیہ منبعث ہوتی ہی اور متکیف ہوتی ہے
ساتھہ اوس ہوا اور پہنچتی ہی نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہی فساد و ہلاک کی مثل زہر کی کہ افعی سی پہنچتا ہی یعنی بعضی افعی ایسے ہوتی ہی کہ مجرد نظر
کرنی کی زہر پہنچتا ہی اور ہلاک کرتا ہی حاصل یہہ کہ مثال تیر کی ایک چیز نظر لگانی والی سی جانب نظر زدہ کی روانہ ہوتی ہی اور اگر کوئی نفع
کہ بچاو اوسکا کری درمیان نہو تو پہنچتی ہی اور کارگر ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع درمیان ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سی ہی تو
نہین پہنچتی اور نہین نفوذ کرتی ہی اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانی والی ہی کی طرف پلٹیاتی ہی مانند تیر معکوس کے بر تقدیر سختی سپر کی اور جیسا کہ
بعضون مین قوت اور خاصیت نظر کی رکھی ہی نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف و دفع اوسکا بھی دیا ہی ۱۲ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اُسامَةَ بنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَنَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ
يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہی اسامہ
ابن شریک سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نی یا رسول اللہ کیا دوا کرین ہم فرمایا کہ ہان ای بندو اللہ کی دوا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نی نہین
رکھے ہے کوئی بیماری مگر کہ معین کی اوسکی لیے شفا سوا ایک بیماری کی کہ وہ بڑہاپا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** ای بندو
اللہ کی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ دوا کرنی نہین منافی ہی عبودیت و توکل کی لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ سے کو جانو اور دوا کو نرا سبب
شفا ۱۲ ع **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللّٰهَ
يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہ زبردستی کیا کرو اپنی بیمارون کو کھانا کھلانی پر اسلیے کہ اللہ تعالی کھانا کھلاتا ہے انکو اور پلاتا ہی انکو نقل کی یہہ
ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** کھانا کھلانی پر یعنی کھلانی پلانی پر اور انہین کے حکم مین ہی دوا اور اخیر جملہ
حدیث کی یہہ معنی ہین کہ قوت بخشتا ہی اللہ تعالی اور مدد کرتا ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ فائدہ دیتی ہی مثل فائدہ کھانی اور پینی کی اور زندہ رہنا
اور قوۃ ہونی ساتھہ قدرت الٰہی کی ہی نہ ساتھہ کہانی پینی کی حاصل یہہ کہ نفس ایسے چیز مین مشغول ہی کہ احتیاج طعام کی نہین رکھتا اور اگر سنت
جریان عادت کی کوئی سبب اسطے بقا کی چاہیے تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اسکو کری کافی ہی ۱۲ ح **وعن** أَنَسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی انس سے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نی داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** داغ دیا یعنی
اپنے ہاتھہ سی یا کسیکو حکم کیا داغنی کا اور یہہ نہین معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیی داغ کہان دیا ۱۲ ع ح **وعن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أَمَرَنَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ دوا کریں ہم بیماری ذات الجنب کی لیے ساتھہ قسط بحری کی یعنی کٹ کی اور تیل زیت کی یعنی ساتھہ کھانی یا لگانی ادسکی کی یا دونوں کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنه** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینعت الزیت والورس من ذات الجنب رواه الترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرا اور مدح کرتے زیت اور ورس کی واسطے علاج ذات الجنب کے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ورس ساتھہ زیر واو اور جزم ری کی نام ایک گھانس کا ہی کہ زرد ہوتی ہی مانند زعفران کی ورس سے رنگتی ہیں اور ظاہر یہہ ہے کہ علاج ذات الجنب کا ساتھہ اسکے بطریق لدود کی یعنی ٹپکانی کی منہ میں ہوگا شرح **و** عن اسماء بنت عمیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سالها بما تستمشین قالت بالشبرم قال حار حار قالت ثم استمشیت بالسنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئا کان فیہ الشفاء من الموت کان فی السنا رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کے سی یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی پوچھا انسی کہ ساتھہ کس چیز کے جلاب لیتی ہو تم کہا ساتھہ شبرم کی فرمایا کہ گرم ہی گرم ہی کہا اسماء نی پھر جلاب لیا میں نی ساتھہ سنا کی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی بیچ اوسکے شفا موت سی تو البتہ ہوتی بیچ سنا کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** شبرم نام ایک گھانس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضوں نی کہا کہ وہ دانہ ہی جوش دیکر پانی اوسکا پیتی ہیں اور لفظ حار حار دونوں ساتھہ حے مہملہ اور تشدید ری کی ہیں اکثر صحیح نسخوں میں اور اصول معتمدہ میں اور بعضوں نی دوسرے لفظ کو ساتھہ جیم کی ضبط کیا ہے قبیلہ اتباع سی اور اتباع یہہ ہی کہ ایک لفظ مہمل بعد لفظ موضوع کی کہ مناسب ہوتا ہی لاتی ہیں واسطے مبالغہ کی جیسی جا در وا در پھر تقدیر معنی یہہ ہیں کہ شبرم نہایت گرم ہی کہ حار درجہ چہارم میں ہی اور اطبا نی منع کیا ہی اوسکی استعمال سی بسبب زیادہ مسہل ہونی اسکی اور اخیر جملہ میں مبالغہ ہی بیچ تعریف سنا کی کہ شفا دینی ہی امراض کثیرہ سی اور فضل کی ہی وہ عجیب دوا ہی کہ اصلا اسمیں خوف ضرر کا نہیں اور قریب اعتدال ہی اور حار ہی درجہ اول میں اور اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو اور جملہ خاصیتوں اسکی سے یہہ ہی کہ نفع کرتی ہی وسواس سوداوی کو شرع شرح **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام رواه ابو داؤد اور روایت ہے ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطی ہر بیماری کی دوا پس دوا کرو ولیکن نہ دوا کرو ساتھہ حرام کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** ساتھہ حرام کی یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند اسکیکے کہ جو حرام ہیں دوا نکرو اور بیچ نہی کی دوا کرنی سی ساتھہ حرام چیزوں کے مطلق اور ساتھہ شراب کے علی الخصوص حدیثیں متعدد آئی ہیں ابن مسعود سی روایت ہی کہ خدا تعالی نی نہیں رکھی شفا تمہاری اون چیزوں میں کہ حرام کی ہیں تم پر اور جب طارق جعفی نی سوال کیا آنحضرت سی شراب کے بنانی کا منع فرمایا اونکو اونہوں نی کہا کہ دوا کی لیے بناتا ہوں تب فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ دکھ ہے اور فرمایا من تداوی بالخمر فلا شفاه اللہ اور بعضی روایات فقہیہ میں آیا ہی کہ اگر اطبا حاذق اتفاق کریں کہ اس بیماری کی سوا اسکی دوا نہیں ہے جائز ہی دوا کرنی ساتھہ اسکی ولیکن وجود حاذقوں کا اور اتفاق انکا اور انحصار دوا کی ایک چیز میں متعذر ہی شرع **وعن** ابی ہریرۃ قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث رواه احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی دوا خبیث سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی دوا نجس اور حرام کے استعمال سی منع فرمایا یا مراد خبیث سی دوا بدمزہ بدبو ہی کہ طبیعت اوسکے استعمال سی متنفر ہو وہ بھی خوب نہیں کہ نفع اوسمیں کمتر ہوتا ہی بسبب قبول کرنی

طبیعت کی اور اس اثر سے بہ تعین تر تیبی ہی ح ؕ وعن سلمٰی خادمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ماکان احد یشتکی
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا فی راسہ الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیہ الا قال اختضبہما رواہ ابوداود
اور روایت ہے سلمیٰ خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا انہوں نے کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کا بیچ سر اپنے کی یعنی اس سبب سے کہ ہوتی کثرۃ خون سے
مگر فرماتی بھری ہوئی سینگی کھچوا اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ پاؤں اپنے کی یعنی اس درد کا کہ بسبب حرارۃ کی ہوتا مگر فرماتی مہندی لگا اور نقل
کی یہ ابوداود نی **ف** یہ حدیث مطلق شامل ہے مردوں اور عورتوں کو لیکن لائق یہ ہی کہ اکتفا کریں مرد ساتھ مہندی لگانے کی تلووں پر
اور پرہیز کریں ناخونوں پر لگانے سے واسطے احتراز کرنے کی مشابہت عورتوں کی سے حتی الامکان ؕ ع ؕ وعنہا قالت ماکان یکون برسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی ان اضع علیہا الحناء رواہ الترمذی اور روایت ہے سلمیٰ سے
کہ کہا نہیں پہنچا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چھری یا مانند اس کا اور نہ زخم پتھر یا کانٹے کا مگر فرماتی مجھکو یہ کہ رکھوں اوپر اسکے مہندی اور
نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اسلیے کہ مہندی کی برودت سے تخفیف ہو جاتی ہے حرارۃ اور الم زخم کی ؕ ع ؕ وعن ابی کبشۃ الانماری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم علی ہامتہ وبین کتفیہ وہو یقول من اہراق من ہذہ الدماء فلا یضرہ
ان لا یتداوی بشیء لشیء رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی
ہوئی سینگی کھچواتی تھی اپنی سر مبارک پر اور درمیان دونوں مونڈھوں اپنی کی اور فرماتی جو شخص کہ نکالے بعض ان خونوں میں سے پس نہیں ضرر
کرتا اسکو یہ کہ نہ دوا کری کچھ واسطے کسی بیماری کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اپنی سر مبارک پر الخ احتمال ہی کہ کبھی سر پر سینگی
کھچواتی ہوں اور کبھی درمیان میں مونڈھوں کی اور احتمال یہ بھی ہے کہ دونوں جا کی کھچواتی ہوں اکھٹی اور خونوں میں سے ظاہر یہ ہے کہ مراد خون ان اعضاء
مذکورہ کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کہ احتیاج ہو اوسکی نکالنی کی ع ؕ ح ؕ وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم
علی ورکہ من وثء کان بہ رواہ ابوداود اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھچوائی یعنی پچھنے لگوائے اوپر کولہے کے بسبب
موچ کی کہ آئی تھی حضرت کی پانوں مبارک میں نقل کی یہ ابوداود نی **ف** وثی ساتھ زبر واو اور جزم ثا اور ہمزہ کی درد اور ضرب کہ پہنچی عضو
کو بغیر اسکی کہ ٹوٹ جاوی ؕ ع ؕ وعن ابن مسعود قال حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ اسری بہ انہ
لم یمر علی ملاء من الملائکۃ الا امروہ مر امتک بالحجامۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال
الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر رات معراج کی سے یہ کہ نہیں گذرے اوپر
کسی جماعت کے فرشتوں میں سے مگر کہ حکم کیا انہوں نی حضرت کو یعنی پہنچایا اونکا حکم الٰہی کہ حکم کرو اپنی امت کو ساتھ پچھنوں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یہ پچھنوں کی فضیلت کا سبب یہ ہی کہ پچھنے خون کو نواحی جلد سے اخراج کرتی ہیں اور اطبا
قائل ہیں اسکی کہ بلاد گرم میں پچھنے افضل ہیں فصد سے اسلیے کہ خون انکا رقیق اور پختہ ہوتا ہی اور اوپر سطح بدن کی آجاتا ہی اور پچھنوں سے باہر نکلتا ہے
نہ فصد سے اور مراد امت سے دو عربستان کہ اوس وقت میں موجود تھی یا مراد امت سے قوم حضرت کی ہی یا مراد امت سے عام ہیں کہ جنکو حاجت پڑے خون نکلوانے کی
حضرت صلعم کی امت میں سے ؕ ح ؕ وعن عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع
یجعلہا فی دواء فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہا رواہ ابوداود اور روایت ہے عبد الرحمن بن
عثمان سے یہ کہ تحقیق ایک طبیب نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈالنے مینڈک کی کہ ڈالے دوا میں کہ درست ہے یا نہیں پس منع کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے

اسکیے نقل کی ہے ابوداودنی **ف** قتل کرنی اوسکی یعنی اور ڈالنی اوسکی سی دوا مین اور بسبب اسکی حاصل ہوتی ہے مطابقۃ درمیان سوال و جواب کے اور ہو سکتا ہے اسکی یہ روایت کہ جامع مین ہے آئی ہی نہی عن قتل الضفدع للدواء کہا قاضی نے شاید کہ حضرت نے منع کیا مارنے مینڈک کے سے اسلیے کہ نہین مناسب جاننی دوا کے ساتھ اسکی یا تو اوسکی نجاست و حرمت کی لیے کیونکہ نہین جائز ہی دوا کرنی ساتھ حرام چیزون کی یا واسطی کراہت طبع کی اور تنفر کی اوس سی یا اسلیے کہ دیکھی حضرت نے اوسمین مضرت زیادہ بہ نسبت اوس منفعت کی کہ دیکھی طبیب نے اسمین منفعت بدرع ؛

وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاھل رواہ ابوداود وزاد الترمذی وابن ماجۃ وکان یحتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگے بھری ہوئی کھچواتے بیچ دو رگون کی کہ دونو طرف گردن کی ہین اور درمیان مونڈھون کی نقل کی ہے ابوداودنی اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نی یہ عبارت اور تھی حضرت سینگے کھچواتی سترھوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستحب الحجامۃ لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن عباس سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تھی پچھنی لینی سترھوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ نقل کی ہے بغوی نی شرح السنۃ مین

وعن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین کان شفاء من کل داء رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بھری ہوئی سینگے کھچوا وے سترھوین اور انیسوین اور اکیسوین کو ہوتی ہی شفا ہر بیماری سی نقل کی ہے ابوداودنی

وعن کبشۃ بنت ابی بکرۃ ان اباھا کان ینھی اھلہ عن الحجامۃ یوم الثلثاء ویزعم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الثلثاء یوم الدم وفیہ ساعۃ لا یرقأ رواہ ابوداود اور روایت ہے کبشہ بیٹے ابی بکرہ کیسی ہے کہ تحقیق اونکی باپ تھی منع کرتی اپنی گھر کی لوگون کو سینگے کھچوانی سی منگل کی دن اور نقل کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ دن منگل کا دن خون کا ہی یعنی غلبہ خون کا اسمین ایک ساعت ہے کہ نہین تھمتا خون یعنی پس اگر اس روز مین خون لیوی شاید کہ موافق اس ساعت کے پڑی اور ہلاک ہو جاوی نہ تھمنے خون سے نقل کی ہے ابوداودنی

وعن الزھری مرسلا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم یوم الاربعاء او یوم السبت فاصابہ وضح فلا یلومن الا نفسہ رواہ احمد وابوداود وقال وقد اسند ولا یصح اور روایت ہی زہری تابعی سی بطریق ارسال کی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص سینگی کھچوائی بدھ کی دن یا ہفتہ کی دن پھر پہنچی اوسکو کوڑہ پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنے کو نقل کی ہے احمد اور ابوداودنی اور کہا ابوداودنی کہ تحقیق اسناد کی گئی ہے یہ حدیث یعنی متصل ہے باعتبار راویون کی ایک اور اسناد مین اور صحیح نہین ہے وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہی بسبب اسکے قوۃ مرسل کو اور مرسل حجت ہی ہماری نزدیک اور تمام نقاد کی نزدیک شرع ؛

وعنہ مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم او اطلی یوم السبت او الاربعاء فلا یلومن الا نفسہ فی الوضح رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے زہری سی بطریق ارسال کے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھری ہوئی سینگے کھچوائی یا لیپ کری یعنی کسی عضو بدن پر دن ہفتی کی یا بدھ کی پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنے کو بیچ جانی کوڑہ کی نقل کی ہے بغوی نی شرح السنۃ مین

وعن زینب امرأۃ عبد اللہ بن مسعود ان عبد اللہ رأی فی عنقی خیطا فقال ما ھذا فقلت خیط رقی لی فیہ قالت فاخذہ فقطعہ ثم قال انتم آل عبد اللہ لاغنیاء عن الشرک

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَۃَ شِرْکٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ ھٰکَذَا لَقَدْ کَانَتْ عَیْنِیْ تَقْذِفُ وَکُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰی فُلَانٍ الْیَھُوْدِیِّ فَاِذَا رَقَاھَا سَکَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّمَا ذٰلِکَ عَمَلُ الشَّیْطَانِ کَانَ یَنْخَسُھَا بِیَدِہٖ فَاِذَا رُقِیَ کَفَّ عَنْھَا اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکِ اَنْ تَقُوْلِیْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی زینب عورت عبد اللہ بن مسعود کیسی کہ تحقیق عبد اللہ نی دیکھا میری گردن مین ایک تاگا پس کہا کیا ہی یہہ پس کہا مینی تاگا ہی جسپر منتر پڑہا گیا ہی واسطی میرے اسمین کہا زینب نے پس لیا عبد اللہ نے اوس تاگے کو اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اوسکو پھر کہا تم ای اہل عبد اللہ کی البتہ بے پروا ہو شرک سے سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق منتر اور منکی اور ٹوٹکی شرک ہین پس کہا مینی کسطرح کہتی ہو اس طرح یعنی اور حکم کرتی ہو مجکو ساتھہ توکل کی اور نہ منتر کرنیکی باوجود دیکہ مینی منتر کرنی مین فائدہ پایا ہی البتہ تحقیق تھی آنکھہ میری نکلی پڑتی بسبب درد کی اور مین آمد و رفت کرتی تھی طرف فلانی یہودی کی پس جب منتر پڑہ کر دم کیا اوسنی آنکھہ پر آرام پایا آنکھہ نی پس کہا عبد اللہ نی نہین ہے یہہ درد آنکھہ کا اور اچھا ہونا اوسکا بسبب منتر کے مگر کام شیطان کا تھا شیطان کچوتا تھا آنکھہ کو اپنی ہاتھہ سی پس جب منتر پڑہا گیا باز رہا شیطان آنکھہ سے سوائے اسکی نہین کہ تہا کافی تجکو یہہ کہ کہتی تو جیسیکہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کھو دے تو بیماری کو ای پروردگار لوگونکی اور شفا دی تو ہی شفا دینی والا نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑی بیماری کو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بے پروا ہو شرک سی اور محتاج اسکی نہین کیونکہ دفع امراض و مضرتون کی تمسک ساتھہ ان افعال کی کرو کہ منتر کرتی ہین اور متضمن شرک کو ہین ایسی کہ متعارف اس زمانہ مین منتر عہد جاہلیت کی تھی کہ مشتمل تھی مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکھا ہی کہ مراد شرک سے اعتقاد اسکا ہی کہ یہہ سبب قوی ہے اور اوسکی لیے کچھہ تاثیر ہی پس یہہ شرک خفی ہی اور اگر اعتقاد کری یہہ کہ وہ موثر ہے بس وہ شرک جلی ہی اور منتر یعنی وہ منتر کہ اسمین نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوائے اسکی وہ چیز ہو کہ نہین جائز ہی شرعا اور اسمین داخل ہی وہ منتر کہ نہ معلوم ہون معنی اوسکی اور تمائم جمع تمیمہ کے ہے بمعنی تعویذ کی لڑکی کی گلی مین ڈالا جاوے اور بیان وہ تعویذ مراد ہی کہ ہون اسمین اسما الٰہی اور آیات اور دعاہای ماثورہ اور بعضون نی کہا کہ تمیمہ کہتے ہین منکی کو کہ عورتین اولاد کی گلی مین ڈالتی ہین گمان سے کہ اس سے نظر نہین لگتی اور تولہ ساتھہ زیر ت اور زبر واو و لام کی ایک قسم ہی سحر کی کہ ڈورہین یا کاغذ مین واسطی محبت مرد و عورت کی کرتی ہین اور شرک ہین یعنی یہہ سب کام اہل شرک کی ہین اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہین جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تھا یعنی یہہ درد جو تیری آنکھہ مین تھا نہین تھا درد حقیقۃ بلکہ ضربہ تھا ضربات شیطان سی :

وعن جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَۃِ فَقَالَ ھُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سی پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** نشرہ ساتھہ پیش نون و سکون شین معجمہ کی ایک قسم ہے افسون کے کہ آسیب زدہ کی لیی کرتی ہین اور قاموس مین ہے کہ نشرہ رقیہ یعنی افسون ہے کہ علاج کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی مجنون و مریض پس حاصل معنی اوسکی رقیہ اور تعویذ ہین پس مراد ساتھہ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کہا وہ رقیہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سے تھی مشتمل اسما بتون اور شیاطین کیکو یا زبان عبرانی مین ہو کہ معلوم نہون معنی اوسکی نہ ساتھہ قران اور اسما الٰہی کے

وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْیَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَۃً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین پروا کرتا مین ہر عمل سے کہ کرون مین اگر پیون مین تریاق یا لٹکاؤن مین گلی مین منکا یا کہون مین شعر یعنی تصنیف کرون بنیت اپنے طرف سے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ضمیر

پروا کرتا ہون الخ یعنی اگر ان چیزون مین سی ایک چیز بھی مجھسی صادر ہو تو مین اون لوگون مین سی ہو ؤن کہ پروا نھین کرتی ہر چیز کی کرتی ہین اور پرہیز نھین کرتی نا مشروع سی مقصود یہہ ھی کہ کرنا ان چیزونکا کام اوس شخص کا ہی کہ بی قید و بی پروا ہو بیچ کرنی نا مشروعات کی اون چیزون کا استعمال حضرت نی اپنی برا جانا کہ تریاق مین گوشت سانپکا اور شراب پڑتی ہی پس حرام ہی وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اوسمین حرام چیزین نپڑین تجھہ مضائقہ نھین اوسکا اور بعضون نے کھا کہ ترک اوسکا بھی اولی ہی عمل کرنی کر ساتھہ اطلاق حدیث کی اور مراد تمیمہ سی تمیمہ جاہلیت کی ہین یعنی منتر افسون اور منکی اور ناخن وغیرہ اور جو کہ ساتھہ قران اور اسماء الھی کی ہون خارج ہین اس حکم سی بلکہ مستحب ہای واسطے برکت کی اونہین اور کھون مین شعر الخ یعنی قصد کر ون جو مین شعر کھنی کا اور کھون اپنی دلسی یہہ بات حضرت نی بسبب اس قول اللہ تعالی کی فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بی قصد وبی اختیار زبان سے کلام موزون نکلی وہ اور بات ہی وہ داخل کھنی شعر کی اور مذموم نھین اسلیے کہ اہل عرف واصطلاح بھی اوسکو داخل شعر کی نھین رکھتی چونکہ حق تعالی نی انحضرت کو منزہ ومعصوم کیا تھا مطلق شعر کھنی حضرت کی لیے روا نرکھی پس یہہ کمال مخصوص ہے ساتھہ حضرت کی اور بیچ حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر مثل اور کلامون کی ہین کہ اچھی مضمون کے اچھی ہین اور بری مضمون کی بری ہان توجہ باطن کی اوسکی طرف اور ضائع کرنا عمر کا اور تفکر کثیر کہ مانع ہو امور ضروریہ دینی سی مذموم ہی اور کھا ابن ملک نی یعنی کھنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمائم کا حرام ہین مجہپر اور بیچ حق امت کی تمائم اور کھنا شعر کا حرام نھین جبکہ نھو اوسمین جھوٹ اور ہجو مسلمان کی یا کوئی چیز گناہ کی اور اسیطرح وہ تریاق کہ نھو اوسمین کوئی حرام چیز مثل سانپ وغیرہ کی نھین حرام انتھی ؛ ع ح ؛ **وعن** المغيرة بن شعبة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من اكتوى او استرقى فقد برئ من التوكل رواه احمد والترمذي وابن ماجة اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داغ لیوی یا منتر پڑھواوی پس تحقیق بری ہوا توکل سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی داغ اور منتر اگرچہ مباح ہین وقت حاجت کے ولیکن مقام توکل بالاتر ہی اس سے فرمایا اللہ تعالی نی وعلی اللہ فلیتوکل المومنون بیچ مبالغہ کرنی مباشرت اسباب کے دلالت ہے اور پر غفلت اوسکے رب الارباب سے چنانچہ اسیلیے کھا ہی امام غزالی نی کہ جو کوئی بند کری دروازہ اپنا ساتھہ دو قفلون کی یا ایک قفل کی پھر کھی ہمسایہ کو ساتھہ محافظت کے نکلا توکل سی ؛ ع ح ع **وعن** عيسى بن حمزة قال دخلت على عبد الله بن عكيم وبه حمرة فقلت الا تعلق تميمة فقال نعوذ بالله من ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعلق شيئا وكل اليه رواه ابوداود اور روایت ہی عیسی بن حمزہ سی کہ کھا گیا مین عبد اللہ بن عکیم کی پاس اسحال مین کہ اونکی بدن پر بیماری سرخی کی تھی پس کھا مینی کیون نھین لٹکاتی تم تعویذ پس کھا عبد اللہ نی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ کی اس سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لٹکاوی کسی چیز کو سونپا جاتا ہی طرف اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کھا طیبی نی شاید کہ عبد اللہ نی پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی لٹکانی تعویذ کسی اسلیے کہ وہ تھی متوکلین سے اگرچہ جائز ہی اور ونکو اور کسی چیز کو یعنی لٹکاوی تعویذ اور منکی ورمانند اونکے اس اعتقاد سی کہ یہہ چیزین نفع دیتی ہین اور دفع کرتی ہین ضرر کو اور لفظ وکل ساتھہ پیش واو اور تخفیف کاف مکسور کے ہی بمعنی چھوڑا جاتا ہی اور سپرد کیا جاتا ہی طرف اوسکی یعنی محروم کیا جاتا ہی اعانت وامداد الھی سے اور شفا نھین پاتا ہی اسلیے کہ سب چیزین ماسوا حق کی نہ ضرر کرتی ہین اور نہ نفع دیتی ہین مقصود رغبت دلانی ہی اوپر تفویض وتوکل کی ؛ ع ح **وعن** عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا رقية الا من عين او حمة رواه احمد والترمذي وابوداود ورواه ابن ماجة عن بريدة اور روایت ہی عمران بن حصین سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نھین منتر تاثیر کرتا مگر نظر سی یا ڈنک زہردار سی یعنی بچھو اور مانند اوسکی کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی بریدہ سے **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا رقية الا من عين او حمة او دم رواه

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جھاڑنا مگر نظر سی یا ڈنک ہر دا سی یا خون سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف**
اس حدیث مین لفظ خون کا زیادہ آیا اور علما نی مراد اس سے خون نکسیر کا رکھا ہی اور اگر عام مراد رکھین کہ جو بیماریان خون کی سبب سے ہون خواہ بسبب روان
ہونی خون کی یا بسبب فساد خون کی تو بھی جائز معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم اور ابوداود کی ایک روایت مین الا فی نفس آیا ہی بجای الا فی عین کے اور کہا علما نی کہ مراد
نفس سے نظر ہی اور بجای ہامہ دم کی اور لدغۃ آیا ہی کہ بمعنی کاٹنی کی ہی دانتون سے جیسیکہ سانپ یا مانند اسکی اور منتر سے دکھہ بیماری کو نافع ہی مانند درد سر اور
درد دانتون وغیرہ کی جیسیکہ احادیث مین آیا ہی اور صحیح مسلم مین آیا ہی کہ جبرئیل ع پیغمبر خدا کی پاس آئے اسحال مین کہ حضرت بیمار تھی کہا جبرئیل نی بسم اللہ
ارقیک من کل داء یوذیک پس مراد ساتھہ حصر کی اس حدیث مین مبالغہ ہی اور مراد یہہ ہی کہ منتر ان تین چیزون مین اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور چیزون کی
اور شائع اور متعارف تھی درمیان لوگون کی تب **وعن** اسماء بنت عمیس قالت یا رسول اللہ ان ولد جعفر تسرع
الیہم العین افاسترقی لہم قال نعم فانہ لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی اسما بیٹی عمیس کی سی کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی جلدی پہنچتی ہی طرف انکے نظر یعنی بسبب خوب صورت اور خوب سیرت
ہونی انکی کیا منتر پڑہوا دیا کرون میں انکی لیے فرمایا ہان اسلیے کہ تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لیجانی والی تقدیر سی تو سبقت لیجاتی اوس سے نظر یعنی نظر عظیم ہے
پس جائز ہی منتر پڑہوانا انکی لیے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** جیسے بعضے نظر جسے بسبب اور خبث طبع کی ضرر پہنچاتی ہی ایسے ہی آدمی عالم
مین نظر عارفون اور واصلون کی نافع ہوتی ہی مانند اکسیر کے کہ کافر کو مومن کردیتی ہین اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم تب **وعن** الشفاء
بنت عبد اللہ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عند حفصۃ فقال الا تعلمین ہذہ رقیۃ
النملۃ کما علمتیہا الکتابۃ رواہ ابوداود اور روایت ہے شفا بیٹی عبد اللہ کی سی کہ کہا داخل ہوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم اسحال مین کہ مین بیٹھی تھی نزدیک حفصہ کی پس فرمایا کیا نہین سکھلاتی تو اسکو یعنی حفصہ کو منتر نملہ کا جیسا کہ سکھلایا تونی اوسکو لکھنا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف**
شفا ساتھہ زیر شین کی بیٹی عبد اللہ بن عبد شمس کے قرشیہ عدویہ ہین نام انکا لیلے ہے اور شفا لقب ہے کہ غالب آیا ہی نام پر اسلام لائین یہہ پہلی ہجرت کے اور تہین
فاضلہ عاقلہ عورتون مین اور حضرت انکی ہان تشریف لیجاتی اور قیلولہ کرتی اور حضرت کی لیے بچھونا اور ازار رکھا تھی کہ وقت آرام کرنی کی خدمت مین آوین
اور نملہ پھنسیان ہین کہ پہلو پر نکلتی ہین اور نہایت دکھہ دیتی ہین اور بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا چیونٹیان چلتی ہین اور یہہ شفا منتر پڑہتی تہین
نملہ کی دفع کی لیے تو جب مسلمان ہوئین اور حضرت مدینہ مین تشریف لائی تو انہون نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ایام جاہلیت مین منتر نملہ کی لیے کرتی
تھی چاہتی ہون کہ آپکی آگی عرض کرون پس عرض کیا اور حضرت نے جائز رکھا اور فرمایا کہ تعلیم کر اسکو حفصہ کے تئین اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ کلام حضرت سی بطور تعریض
کے تھا حفصہ کو کہ انہون نی افشا سر حضرت کا کیا تھا چنانچہ وہ قصہ سورہ تحریم مین مذکور ہی اور مراد رقیہ نملہ کیسی چند کلمات ہین کہ مشہور تھی درمیان انکی
این نام او رقیہ نملہ کہتی تھین عرب کے اوسکو رقیہ نملہ حقیقیہ کہ اسمین کچھہ خرافات تھا اور منع فرمایا تھا اوس سے پس کیونکر حکم فرماتی اوسکی سکھانیکا اور
وہ کلمات مشہور یہہ ہین العروس تنتعل وتختضب وتکتحل وکل شیء تفعل غیر ان لا تعصی الرجل اور حاصل مضمون ان کلمات کا یہہ ہی کہ عورت آراستہ کرتی
ہے اپنی تئین اور سب کچھہ کرتی ہی غیر نافرمانی مرد کی پس آنحضرت نی تعریض کی حفصہ کو اور تادیب کیا اونکو نافرمانی کرنی پر اور افشا سر کرنی پر اور عورتون
کو لکھنے کے سکھانی سی ایک حدیث مین نہی آئی ہی کہ فرمایا لا تعلم الکتابۃ اور اس حدیث سی جواز سمجھا گیا پس یہہ حکم پہلی تھی سی ہوگا اور بعضون نی کہا کہ
عورتین آنحضرت کی مخصوص تھین ساتھہ بعضی احکام وفضائل کی اور نہی کتابت سے محمول ہی اور تمام عورتون پر کہ خوف فتنہ کا دامن گیر ہی اور بیان
نہین آور کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ سکھانا کتابت کا عورتون کو مکروہ نہی کتا ہو مین کہ یہہ جائز ہو اوسوقت کی عورتون کو نہ بعد اونکی بسبب فساد

اٹھائی اور کہا بعضون نی کہ یہہ حکم خاص حضرت سے ہی کی لیی تھا نہ اوروں کی لیی ۱۲ ع ح **وعن** ابی امامۃ بن سھل بن حنیف قال رای عامر بن ربیعۃ سھل بن حنیف یغتسل فقال واللّٰہ ما رایت کالیوم ولا جلد مخباۃ قال فلبط سھل فاتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقیل لہ یا رسول اللّٰہ ھل لک فی سھل بن حنیف واللّٰہ ما یرفع راسہ فقال ھل تتھمون لہ احدا فقالوا نتھم عامر بن ربیعۃ قال فدعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عامرا فتغلظ علیہ وقال علام یقتل احدکم اخاہ الا برکت اغتسل لہ فغسل لہ عامر وجھہ ویدیہ ومرفقیہ ورکبتیہ واطراف رجلیہ وداخلۃ ازارہ فی قدح ثم صب علیہ فراح مع الناس لیس لہ باس رواہ فی شرح السنۃ ورواہ مالک وفی روایتہ قال ان العین حق توضا لہ فتوضا لہ

اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل بن حنیف سی کہ کہا دیکھا عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو نہاتی پس کہا عامر نی قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا مینی کوئی دن مانند آجکی دن کی اور نہ جلد کسی پردہ نشین کے مانند اس جلد کی یعنی جلد سہل کی کہا ابو امامہ نے پس گرا یا گیا سہل یعنی گر پڑا زمین پر ماری لوگ اوسکی پس لایا گیا سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا واسطی رسول خدا کی ای رسول خدا کی کیا ہی اکو رغبت ہے علاج کرنی سہل بن حنیف کے قسم ہی اللہ کی نہیں اٹھا سکتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرت نے کیا گمان کرتی ہو تم کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہی پس کہا لوگون نی کہ گمان کرتی ہین ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اوسنی نظر لگائی کہا راوی نے پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو اور سخت کہا اوسکو اور فرمایا کس واسطی قتل کرتا ہی ایک تمہارا اپنی بھائی کو کیون نہ دعا دی تو نے اوسکو ساتھ برکت کی یعنی کیون نہ کہا تو نی بارک اللہ علیک تاکہ نہ تاثیر کرتی اسمین نظر دہو یعنی اعضا اپنی سہل کی لیی اور ڈال پانی اوسپر پس دہویا سہل کے لیے عامر نی مونہہ اپنا اور ہاتھ اپنی اور کہنیان اپنی اور گھٹنی اپنی اور سری دونو پاؤن کی اونگلیون کی اور اعضا ازار کی اندر کی یعنی ستر اور ران اور کولی ایک پیالہ مین پھر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل ونتہ کے ساتھ لوگون کی اس حال مین کہ نہ تھا اوسکو کچہہ خلل یعنی وہی وقت صحت پائی اور گیا نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین اور نقل کی یہہ مالک نی اور مالک کی روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی ٹوکنی والیکو تحقیق نظر حق ہی وضو کر دی واسطی اوسکی پس وضو کیا واسطی اوسکی **ف** کہا نووی نی کہ وصف ٹوک لگانیوالیکی وضو کا نزدیک علما کی اس طرح ہی کہ لایا جاوی پیالہ پانی کا اور نہ رکھا جاوی پیالہ زمین پر پھر لیوی وہ ایک چلو اور کلی کری پھر ڈالی کلی پیالہ مین پھر لیوی اوسمین سے پانی اور دہووے اوسسے مونہہ اپنا پھر لیوی بائین ہاتھ سی پانی اور دہووی دائین ہتیلی اپنے پھر لیوی دائین ہاتھ سی پانی اور دہووی اوسسے ہتیلی بائین پھر بائین ہاتھ سے پانی لیوی اور دہووے کہنی دائین پھر دائین ہاتھ سی لیوی پانی اور دہووی اپنی کہنی بائین اور نہ دہووی وہ چیز کو کہ درمیان کہنیون اور ہتیلیون کے ہی پھر دہووے قدم دایان پھر بایان پھر گھٹنا دایان پھر بایان بطور سابق کی اور یہہ سب پیالہ مین دہووے پھر تہبند کی اندر سی دہووے پس جب یہہ سب دہو چکی تو ڈالی پانی اوسکے پیچھے سے اوسکی سر پر اور اس طرح کی معالجات اسرار حکمت سی ہین کہ عقل دریافت کرنی انکیسی عاجز ہی اور کہا ماوردی نی کہ یہہ امر وجوب کے لیے ہی اور جبر کیا جاوی ٹوکنی والا اوپر وضو کی واسطی ٹوک زدہ کی بسبب صحیح روایت کی اور کہا کہ بعید ہے خلاف کرنا اسمین جبکہ خوف ہو ٹوک زدہ کی ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض نے کہ جب معروف ہو کوئی ساتھ نظر لگانی کی تو لازم ہی کہ پرہیز کری اوسسے اور لائق ہی امام کو کہ منع کری اوسکو ایسی لوگون مین اور حکم کری اوسکو اپنی گھر مین رہا کری اور اگر محتاج ہو تو وہ مقرر کری اوسکی لیی بقدر کفایت اوسکیلیے اس لیی کہ ضرر اوسکا اشد ہی ضرر جذامی کیسی اور کہا نووی نی کہ قول اس کہنی والیکا صحیح متعین ہے اور نہیں معلوم ہوتا غیر اسکیسی خلاف اسکا واللہ اعلم **وعن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما

نزلت

فلما نزلت اخذ بہما و ترک ما سواہما رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و قال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے جنوں سے اور لوگوں کی نظر بد سے یہاں تک کہ اتریں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس جب اتریں یہ سورتیں شروع کیے حضرت نے پناہ مانگنی ساتھ ان دونوں سورتوں کے اور چھوڑ دیا پناہ پکڑنی سوا ان دونوں کے نقل کیا یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل رُءی فیکم المغربون قلت وما المغربون قال الذین یشترک فیہم الجن رواہ ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دکھلائی دیتی ہیں تمہارے اندر مغربون کہا میں نے کہ کون ہیں مغربون فرمایا وہ لوگ ہیں کہ شریک ہوتے ہیں انمیں جن نقل کی یہ ابو داود نے **ف** شریک ہوتے ہیں جن یعنی انکی نطفہ میں اور اولاد میں بسبب ترک کرنے ذکر اللہ کی وقت صحبت کرنیکی بیوی سے پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کے ساتھ ملاتا ہے اور جماع کرتا ہے ساتھ اوسکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وشارکہم فی الاموال والاولاد پس واجب ہے انسان کو کہ کرے جسطرح حدیث میں آیا ہے کہ جب صحبت کرنے لگے بیوی اپنی سے تو کہے بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پس جو شخص ترک کرتا ہے یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہے شیطان صحبت کرنے میں پس معنی مغربون کے ہیں تجاوز کرنیوالے ذکر خدا سے اور دور رہنے والے لفس سے کہ ذکر حق ہے وقت جماع کی یا دور ڈالنے والے فرزند کو جنس اپنے سے اور لانے والے رگ غریب کو نسب میں پس وقت غفلت کا ہوتا ہے ہوشیار رہے تا بچے اس بلاء عظیم سے اور یہ سبب اسکے ترک کرنیکی فساد ابناء روزگار کا ظاہر ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد مشارکت جن سے اونمیں حکم کرنا انکا ہے انکو ساتھ زنا کے اور اچھا کر دکھانا ہے زنا کا انکو پس پیدا ہوتی ہے اولاد بری **وذکر** حدیث ابن عباس خیر ما تداویتم فی باب الترجل اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ سرا اوسکا خیر ما تداویتم ہے بیچ باب ترجل کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعدۃ حوض البدن والعروق الیہا واردۃ فاذا صحت المعدۃ صدرت العروق بالصحۃ واذا فسدت المعدۃ صدرت العروق بالسقم روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معدہ آدمی کا بہ نسبت بدن کی مانند حوض کی ہے بہ نسبت درخت کی اور رگیں بیچ بیٹ آدمی کی کہ اعضا سے آئی ہیں طرف معدہ کی اور پیوستہ ہیں ساتھ اسکی ایسی ہیں کہ جیسے کوئی پانی بہنے کی نہریں حوض پر آئے پس جسوقت تندرست ہوتا ہے معدہ پھرتی ہیں رگیں معدہ سے طرف اعضا کی ساتھ رطوبات جیدہ اور غذا صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوۃ اوسکی ہے اور جب فاسد ہوتا ہے معدہ پھرتی ہیں رگیں طرف اعضا کی ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کے کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اوسکی ہیں **ف** یعنے حال اسکا مانند حال حوض کے ہے کہ رگ اور ریشے درخت کی اوسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتی ہیں اگر پانی صاف شیریں ہے تو سبب تازگی اور نشو نما درخت کا ہوتا ہے اور اگر پانی مکدر و شور ہے تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہے لذا ذکر الطیب اور اظہر یہ ہے کہ حمل کریں اسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال اور اداب اوسکے موافق کھانے پینے اوسکی ہوتی ہیں پس اگر داخل ہو حرام بیٹ میں صادر ہوتی ہیں افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہیں افعال وغیرہ فضول بر اصول و فروع سے پس طعام تخم افعال کا اور افعال ثمر روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہیں اور ایسی فی الحال جیسا کہ کہا گیا ہے کل اناء یترشح بما فیہ اور فرمایا اللہ تعالی نے کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت نے من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ اور اس حدیث میں کلام کیا ہے اور بعضوں نے اسکو موضوعات میں گنا ہے اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب تعدد طرق اور تقویت اسکیکے ساتھ روایت طبرانی اور بیہقی کی ہے حسن یا ضعیف پس بعضیں صحیح ہے یہ کہ کہا جاوے اسکی حق میں انہ باطل لا اصل لہ شرح ع **وعن** علی قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ یصلی فوضع یدہ علی الارض فلدغتہ عقرب فناولہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنعلہ فقتلہا فلما انصرف قال لعن اللہ العقرب ما تدع مصلیا ولا غیرہ او نبیا وغیرہ

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُمَا
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی حضرت علی سی کہا اوسوقت کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھتی پس رکھا ہاتھہ
اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی انگلی مین بچھو نی پس مارا اوسکو حضرت نی ساتھہ پاپوش اپنی کی پس مار ڈالا اوسکو پس جبکہ پھری آنحضرت نماز سی فرمایا لعنت
کری اللہ بچھو کو کہ نہین چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو یعنی ہر ایک کو ایک باسن مین
پھر شروع کیا کہ ڈالتی تھی وسکو یعنی وسچیز کو کہ باسن مین تھی اپنی انگلی پر اوس جگہہ کہ کاٹا تھا بچھو نی اور ملتی تھی انگلی کو اور پڑہتی تھی اوسپر قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ
بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانُوا إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ
فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سی کہا بھیجا مجکو اہل میری نی طرف
ام سلمہ کے ساتھہ پیالی پانی کی اور تھی عادت جسوقت کہ پہنچتی آدمی کو نظر یا کچھہ اور مرض بھیجتا طرف ام سلمہ کی ایک بڑا پیالہ پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھین رکھتین انکو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتین اوسکو اوسکی لیی پس پیتا وہ اوس پانی سی کہا راوی نی پس جہانک کر دیکھا مینی نلی مین پس
دیکھے مینی کتنی ایک بال سرخ **ف** کہا طیبی نی کہ استعمال چاندی کا یہان نہا مانند ڈالنی حریر کی کعبہ پر واسطی تعظیم کے اور بال سرخ خلقی تھی یا ہوگئی
تھے بسبب آمد بڑہاپی کی یا مہندی مین رنگی ہوئی تھی یا بسبب خوشبوئی کی متغیر ہوگئی تھی سرخ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ
مِنَ السُّمِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ
مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت
ابوہریرہ سے کتنے ایک آدمیون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کھنبی چیچک ہے زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کھنبی قسم من سے ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکھہ کے اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہی بہشت سے ہی اور وہ شفا ہی زہر سے کہا ابوہریرہ نی پس لین
مینی تین کھنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مینی انکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکھا مینی اونکا پانی شیشہ مین اور بطور سرمہ کی ڈالا مینی اوسکو
ایک اپنی لونڈی چندہی کی آنکھہ مین پس اچھی ہوگئی وہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن ہی **ف** چیچک ہے الخ یعنی جیسی دانہ چیچک
کے فضلات ردیہ مین کہ لڑکون کی پوست مین سے باہر نکلیا نی ہین ایسیہی یہہ کھنبی بھی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سے نکلتے ہی یہہ بات صحابہ نی از راہ مذمت
کہی تھی پس آنحضرت نی اسکی تعریف کی اور منفعت اسکے بیان کی کہ کھنبی من سے ہی یعنی جملہ عطایا سی ہی کہ منت رکھی اللہ تعالی نی اپنی بندون
پر ساتھہ اسکے کہ بی مشقت بونی اور پانی دینی کی زمین سے نکلے اور خوراک انکی ہوی اور بعضون نی کہا مشابہت دی اوس من کے ساتھہ کہ حضرت موسی کی قوم پر اترتے
تھے یعنی جیسے وہ بے مشقت اترتی تھی ویسی ہی یہہ بھی بی مشقت تخم ریزی وغیرہ کی نکلتی ہی اور یہہ ظاہر تر ہی اسلیی کہ ایک روایت مین آیا ہی الکماۃ من المن
وہی من الجنۃ اور پانی اسکا الخ کہا نووی نی کہ کہا بعضون نی کہ نرا پانی کھنبی کا شفا ہی اور بعضون نی کہا ملاکر ساتھہ کسی دوا کی اور بعضون نی کہا کہ اگر
ہو واسطی ٹھنڈک آنکھون کی گرمی کی تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملاکر ساتھہ اور دوا کی اور صحیح بلکہ صواب یہی ہی کہ نرا پانی شفا ہی مطلق

چنانچہ دیکھا میں نے بعض مشائخ زمانہ اپنے کی نہیں کہ بینائی بالکل جاتی رہی تھی بسبب دوا ہی پانی اسکی کی بسبب اعتقاد کرنے کی ساتھ حدیث کی اور متبرک جاننے
اسکی کے شفا کامل پائی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات فی کل شہر لم یصبہ عظیم من البلاء اور روایت ہے انہیں سے ابوہریرہ
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے میں صبح کو نہیں پہنچے گی اوسکو بڑی بلا **ف** یعنے برکت و شفا شہد سے بلائے عظیم دفع
ہوتی ہے چہ جائیکہ حقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ میں شہد ساتھ پانی کے ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتے تھے انتہی اور
لکھا ہے علمائے کہ بیچ پینے شہد کے پانی میں ملا کر ایسے حفظ صحت ہے کہ راہ نہیں پاتی معرفت اسکی کی مگر فضلاء الحکمۃ سے لئے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اسکا نہار
منہ ازالہ کرتا ہے بلغم کو اور دھوتا ہے معدہ کو اور دور کرتا ہے لزوجت و فضلوں کو اور گرم کرتا ہے معدہ کو ساتھ اعتدال کے اور کھولتا ہے سدوں
کو ح؛ **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالشفائین العسل والقرآن رواھما ابن ماجۃ والبیہقی
فی شعب الایمان وقال والصحیح ان الاخیر موقوف علی ابن مسعود اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو
دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہیں نقل کیں یہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہے کہ حدیث دوسری یعنے
علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہے ابن مسعود پر یعنی انکا قول ہے **ف** شہد میں شفا ہے بحسب اس قول اللہ تعالیٰ کی فیہ شفاء للناس
اور قرآن کے حق میں فرمایا ہے کہ شفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہے بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ اسلئے فرمایا کہ ہدی و
شفاء ح **وعن** ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ھامتہ من الشاۃ المسمومۃ قال معمر
فاحتجمت انا من غیر سم کذلک فی یافوخی فذھب حسن الحفظ عنی حتی کنت القن فاتحۃ الکتاب فی الصلوۃ رواہ رزین
اور روایت ہے ابو کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لی درمیان سر کے بسبب اوس زہر کی کہ ہوئی تھی کھانی بکری زہر دار کی سے کہا معمر نے کہ روایت
اس حدیث سے ہے پس پچھنی لی میں نے بغیر کھائی زہر کی اسیطرح سے درمیان سر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجھ سے یہاں تک کہ سکھلایا جاتا تھا میں الحمد
نماز میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر میں سے بغیر علت زائد کی کہ محتاج کرے خون نکالنے کا باعث ضرر کا حافظہ میں ہی ہے ح؛ **و**
عن نافع قال قال ابن عمر یا نافع ینبغ بی الدم فاتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا
ولا صبیا قال وقال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل و
ھی تزید فی العقل وتزید فی الحفظ وتزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واجتنبوا الحجامۃ
یوم الجمعۃ ویوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین ویوم الثلثاء واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء فانہ
الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ
الاربعاء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا کہا ابن عمر نے اے نافع جوش کیا ہے میرے بدن میں خون نے پس بلا لا
میرے پاس سینگی والے کو کہ پچھنی لوں اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑھے کو اور نہ لڑکے کو یعنی تو سینگی اچھی طرح کھینچیگا کہا نافع نے اور کہا ابن
عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہوئی سینگی کھچوانی نہار منہ بہتر ہے اور وہ زیادہ کرتی ہے عقل میں اور زیادہ کرتی ہے حفظ
میں یعنی اوسکو کہ حافظہ نہیں رکھتا اور زیادہ کرتی ہے حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کھچوانیوالا پس کھچواوے دن جمعرات کے
اوپر نام اللہ تعالیٰ کے اور بچو سینگی کھچوانی سے دن جمعہ کے اور دن ہفتہ کے اور دن اتوار کے اور سینگی کھچواو پیر کے دن اور منگل کے دن اور بچو سینگی
کھچوانی سے دن بدھ کے اسلئے کہ وہ ایسا دن ہے کہ پڑے بیچ اوسکے ایوب بلا میں اور نہیں ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کے یا بدھ کی رات **ف**

اسمین ذکر پنجشنبه کی پچھنی لینی کا نهین آیا جیسیکه اور روایت مین آیا هی شاید که راوی سی ساقط هوگیا هوا در پڑی اسمین ایوب بلا مین ظاهر هیه کے سبب اثر نیکا بلا مین لینا پچھنون کا تها بده کی دن اور منسر دن نی اوبهی سبب اسکے ذکر کیی هین شاید که یه جمله اون اسباب سے هوا اور لکها هی علما نی کر حدیث عایشه بنت ابوبکره سی که فصل دوسری مین گذری معلوم هوا که خون لینا منگل کی دن خوب هین اور اس حدیث مین برخلاف اسکی آیا جواب اسکا یه هی که بر تقدیر صحت حدیث عایشه کی مراد یهان یه هی که منگل که ستره وین تاریخ واقع هو جیسیکه حدیث آینده مین آتا هی اور بیگر دن بده کی ظاهر یه هی کہ یه حصر باعتبار غالب اور ازراه مبالغه کی هی ع ح **وعن** مَعْقِل بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اور روایت ہے معقل بن یسار رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی بهری هوئی سینگی کهچوانی منگل کی دن ستره وین تاریخ مهینی کیسی دوا ہے واسطی بیماری برس روز کی نقل کی یه حرب بن اسمعیل کرمانی نی که مصاحب ہے امام احمد بن حنبل کا اور نهین سناد اس حدیث کی ایسی قوی که اوسپر اعتماد کرین اسطرحسی هی منتقی مین که کتاب ابن جارود کی هی اور روایت کی رزین نی مانند اسکی ابی هریره سے **ف** منگل کی دن پچھنی لینی مین روایتین مختلف آئے هین پس لائق هی یه که پرهیز کری اس سے جب تک که نهو اوسمین اسکی ضرورت والله اعلم ع ح

ف چونکه اوپر ذکر منتر وغیره کا گذرا مناسب ہے بیان کرنا اسکی تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبدالعزیز محدث دهلوی رح نی احکام و اقسام سحر کی تفسیر مین تحت آیه واتبعوا ما تتلو الشیاطین کے خوب تفصیل سی لکهی هین ترجمه اوسکا خلاصه کر کر لکها جاتا هی تا مفید هو جانا چاهیی که حکم سحر کا مختلف ہے اگر سحر مین کوئی قول یا فعل که موجب کفر کا هو مانند ذکر کرنی نام بتون کی اور ارواح خبیثه کی ساته ایسی تعظیم کی که شایان رب العزت کی هی یا مانند ثابت کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کی یا سجده لغیر الله یا ذبح لغیر الله و غیر ذلک واقع هو بلا شبه وه سحر کفر هی اور کرنیوالا اوسکا مرتد هوتا ہے اور اسیطرح جو کوئی که اسطرح کا سحر واسطی کسی مطلب اپنی کی کرا وی دیده و دانسته تو وه بهی کافر هوتا هی اور احکام ارتداد کی اوسپر جاری هونگی اگر مرد ہے تو اوسکو تین روز تک مهلت دینی چاهیی تا توبه کری اور اس قول و فعل سی تبرا کری اور بعد تین دن کی اگر توبه اوس سے درست نهوئی تو اوسکو مار ڈالین اور پهینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کے اوسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کی اوسکو تجهیز و تکفین نکرین اور اوسکی لیی فاتحه اور درود صدقات نه کرین اور اگر عورت هی تو اوسکو بهی نزدیک امام شافعی کی بطریق مردون کی بعد از مهلت دینی تین روز کی مار ڈالین اور امام اعظم رح کی نزدیک قید کرین همیشه کو تا توبه نصوح کری اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد و کفر کا نهو لیکن کرنیوالا اوسکا دعوی کرتا هی که مین اپنی سحر سی کار خدائی کر سکتا هون مثلا آدمیون کی صورتون کو بصورت جانور دنکی یا پتهر کو لکڑی یا لکڑی کو پتهر کر سکتا هون یا کار پیغمبرون کی اور معجزات اونکی کر سکتا هون مانند اوڑنیکی هوا مین یا قطع کرنی مسافت ایک مهینی کی ایک لحه مین پس وه بهی کافر اور مرتد هوتا هی بسبب اس دعوی کی نه بسبب نفس سحر کی اور اگر کهتا هی کہ ان اعمال بدمین ایک خاصیت هی که بسبب اسکے قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور پهنچانا مرض کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا هون پس یه سحر جهوٹ باندهنا اور فسق هی اور کرنیوالا اسکا کاذب فاسق هی اگر یه اپنی سحر سی نفس معصومه کو هلاک کری تو مانند قصاص اور پهانسی دینی والیکے اسکو مار ڈالین اسلیی که سعی کرنیوالا ساته فساد کی هی اور اس باب مین درمیان ساحر اور ساحره کی کچهه فرق نهین هے جو کچهه که امام فخرالدین زاهدی اور اور علمای حنفیه نی منقح کیا هی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سی یون آیا هی که جو کسیکو معلوم کرین که وه سحر کرتا هی اور ساته اقرار و بینه کے یه بات ثابت هو تو اوسکو مار ڈالنا چاهیی اور طلب توبه کی اوس سی نکرنی چاهیی اور اگر کهی که مین سحر کو ترک کرتا هون اور توبه کرتا هون تو اوسکی بات کو قبول نکرنا چاهیی هان اگر کهی که مین سابق مین سحر کرتا تها اور ایک مدت سی اس شغل کو ترک کر دیا هی مینی تو اوسکی قول کو قبول کرین اور اوسکی خون سے

درگذر

درگذر کرین اور امام شافعی رح کی نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بہ سبب سحر اوسکی سحر زدہ مرگیا ساحر سی پوچھنا چاہیئے اگر وہ اقرار کری کہ مینی اسکو سحر کیا تھا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہی دیسی قصاص واجب ہوتا ہی اور اگر کہی مینی اسکو سحر کیا ہی لیکن میرا سحر کبھی مار ڈالتا ہی اور کبھی نہین پس یہہ قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنی چاہیئین اور اگر کہی مینی اور کو سحر کیا تھا اتفاقاً نام اسکا ساتھہ نام اوسکی موافق پڑا یا گذر اسکا بیچ جگہہ سحر کی پڑا اور اسمین تاثیر کی پس یہہ قتل خطا ہوا احکام خطا کی اسپر جاری ہوتی ہین اور یہان ایک شبہہ ہی کہ اکثر خاطر ون پر وارد ہوتا ہی حاصل اسکا یہہ ہی کہ افعال خارق عادت کہ محض قدرت الہی سے صادر ہوتی ہین اکثر اوقات اولیا سی ظہور مین آتے ہین مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون کے اور ایسی ہی وہ افعال کہ مشابہہ معجزات پیغمبرون کی ہین مانند زندہ کرنی موتی کی اور قطع کرنی مسافت طویلہ کی ایک ساعت مین اور مانند انکی اولیا سی کثیر الوقوع ہین اور احوال لکھنی والی ان اولیا کی ون افعال کو بیچ کرامات و مناقب ان اولیا کی لکھتی ہین اگر نسبت کرنا فعل الہی کا ساتھہ غیر کی کفر ہو تو یہان بھی کفر لازم آوی اور اگر بنظر سبب ظاہری کی کہ وہ غیر رکھتا ہی کفر نہو تو ساحر کی حق مین کیون حکم کفر کا کیا جاوی بلکہ یہی حال دعوتیون کی اور عزائم خوانون کی کہ ساتھہ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی بہت ظاہر کرتی ہین شباہت تمام ساتھہ ساحرون کے بہم پہنچتی ہی فرق انمین کیا ہی جواب اسکا یہہ کہ افعال خارق عادت خواہ مشابہہ ساتھہ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ اور جنس کے سب اللہ تعالی کی قبضہ قدرت مین ہین اور اوسکی ارادہ اور پیدا کرنیسی صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ اولیا کی ہاتھہ سے صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ ساحرون سے صادر ہوتی ہین اس باب مین فرق نہین ہے مگر یہی فرق ہی کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتی بلکہ طرف قدرت اللہ تعالی کی یا خواص اسما الہی کی نسبت کرتی ہین پس شرک نہین لازم آتا اور ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتی ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور بیر اور خواص منترون کی اور نام بتون کی ہین اور وسیلہی اون افعال کو اپنی قابو اور حکم مین جانتی ہین اور اون افعال پر اجرت لیتی ہین اور بھینٹ چاہتی ہین اور نذرین اور قربانیان واسطی اون ارواح خبیثہ اور اون بتون کی درخواست کرتی ہین پس شرک صریح لازم آتا ہی اور موجب کفر کا ہوتا ہی مانند اسکی کہ افعال عادت الہی کو مانند بخشنی فرزند کی اور فراخ کرنی رزق کی اور شفا مرض کے اور مانند انکی کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتی ہین اور کافر ہوتی ہین اور موحد تاثیر اسما الہی سے یا خواص مخلوقات کی کہ جیسی دوا مین ہین جانتی ہین یا تاثیر دعاون صلحا بندون کی جیسی کہ اوسکی جناب سے درخواست کر کر حاجت روا کرواتی ہین سمجھتی ہین اور انکی ایمان مین خلل نہین آتا اسیطرح یہہ امر کہ حقیقت سحر کی کیا ہی اور اقسام اوسکی کتنی ہین اور کونسی قسم اسکی موجب کفر کی ہی اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہی تفصیل اس بحث کی طویل ہی مجمل اسکا یہہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت کا ہی اوپر افعال عجیبہ خارق عادت کی بسبب مزاولہ اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الہی مین ساتھہ دعا یا پڑہنی اسما اللہ تعالی کی اور بغیر نسبت کرنی اون افعال کی طرف قدرت اللہ تعالی کے اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح کی ہین سحر کی بھی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط اون اقسام کا یہہ ہی کہ سحر کسبتی یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کے اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب اور افلاک اور روحانیات عناصر کی یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات ارواح اور جن اور شیاطین کے اور جانون کی کہ بنی آدم کی بدنون مین سی نکل گئی ہین کہ اون جانون کو بعد ازآن مسخر کر کی اپنی کام مین برکھتی ہین لغتہ ہندی ہین اور جسمانیات یا تو بہ سبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کی تاثیر عجیب کرتی ہین یا بسبب خواص کے یعنی بمقتضای صورت نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہی کو پھر طریق حاصل کرنی مناسبت کا ساتھہ روحانیات کی اور طریق کھینچنے تاثیر اونکیکا یا ذکر کرنا نامون اونکیکا ہی اور التجا کرنی طرف انکی ساتھہ شرائط معتبرہ کی یا بنانا صورتون مناسبہ کا

اور کرنا عملون مرغوبہ کو دیکھا یا پڑھنا اوس کلام کا کہ مفردات اوس کلام کی بغیر ملاحظہ ترکیب کے اشارہ کرتی ہین اوپر عظمت ایک روح کی ارواح مین سے
یا اوپر عظمت ایک فعل عجیب کے اوسکی کبھی سرزد ہوا تھا اور زبان خاص وعام کی ساتھہ مدح اور ثناء اوسکی جاری ہوئی تھی پس اقسام سحر نے بنظر ان
شقوق کی تعداد کثیر پیدا کیا لیکن جو کچھہ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی ایک قسم اوسکی کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین اور سحر بابل ہی کہ حضرت ابراہیم
علے نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام واسطی رد مذہب اونکی باطل کرنی عقیدہ اونکی مبعوث ہوئی تھی اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت وماروت سے ہی کہ اہل
بابل اونسے سیکھہ کر کام مین لاتی تھی اور اوسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکھتی تھی بہت اس علم مین مشغول رہتی تھی تواریخ
معتبرہ مین لکھا ہی کہ حکماء بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تھا چھہ طلسم بنائی تھی کہ عقول واوہام بیچ دریافت کرنی کیفیت اونکی کے
حیران ہوتی ہین اول یہہ کہ ایک بط تانبی کی بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو اوس بط مین سے آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر اوس آواز کو
سنتی اور جانتی کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اوس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتی دوسرے ایک نقارہ بنایا تھا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب مارتا
اوس نقارہ مین سے آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانے جگہہ ہی اور بعد از تلاش کے اوسیطرح نکلتا تیسرے ایک آئینہ بنایا تھا واسطی معلوم
کرنی حال غائب کے کہ صاحب غرض اوس آئینہ مین دیکھتا حال اوسکی غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہو جاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا
پہاڑ مین صورت اوسکی ساتھہ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی
نمودار ہوتا تھا چوتھی ایک حوض بنایا تھا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی تھی اور سردار اور اشراف شہر کی حاضر ہوتی
تھے اور ہر کوئی جو کچھہ کہ چاہتا اقسام شربتون سے لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر واسطی پلانی لوگون کی کھڑی ہوتی
اور حوض مین سے نکالتی تو ہر کسیکی پیالی مین وہی نکلتا کہ آپ لایا تھا پانچوین ایک تالاب بنایا تھا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا
آپسمین اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو بر سر تالاب کے آتی اور تالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی ناف سے نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور
جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی سر پر پھر جاتا اور اوسکو ڈبو دیتا اگر یہہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل اپنی سی باز آتا تو اوسوقت نجات پاتا چھٹی
نمرود کی ڈیوڑھی پر ایک درخت لگایا تھا کہ اوسکی سایہ کی نیچی درباری لوگ بیٹھتی تھی اور جسقدر لوگ بڑہتی جاتی سایہ درخت کا بھی بڑہتا جاتا تا آنکہ
اگر لاکھہ آدمی ہوتی سایہ بھی اوسیقدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سی ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سب سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹھی رہ جاتی
اور نمرود کہ بادشاہ اونکا تھا وہ بھی اسباب مین توغل بہت رکھتا تھا کہتی ہین کہ اس طرحکا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد از انکہ کسیکو پہنچنا طرف
حقیقت اوس صناعت کے میسر ہو جو کچھہ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت سے یا منع کرنی موافق عادت سے کر سکتا ہی جیسیکہ معالجہ کرنا اون امراض کا کہ اطبا
اوسے عاجز ہون مانند برص اور جذام وغیرہ ذلک کے سبب اوسکے ہو سکتا ہی اسلیے کہ وہ ساتھہ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی اور طبیب ساتھہ استعانت
جسمانیات کی جب حضرت ابراہیم ع پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح واجسام دکھائی اور سبکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور روبی اختیار دکھا
سب سے موتھہ اپنا پھیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوئی جیسیکہ سورہ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات تا وما انا من المشرکین اور اسطرح
کا سحر کفر صرف اور شرک محض سے اسلیکی شرائط اس سحر مین پندرہ ہین لکھا ہی کہ اول شرط اسکی یہہ ہے کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہرگز
گمان عجز وجہل کا اونکی حق مین نکری والا وہ ارواح انکا کہنا نمانین اور مطلب کو نہ پہنچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کواکب مین لکھتی ہین
کہ استمداد ساتھہ دعوت قمر کی کرتی ہین باین الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اسطرح لکھتی ہین کل
ما حصل لی من السحر فہو منک وکل ما یندفع من الشر منی فہو منک وعلی ہذا القیاس یہہ دعوت اور کواکب کے اور ظاہر ہی کہ یہہ اعتقاد اور یہہ قول منافی اسلام

اور توحید اور ملت حنفی کی ہی اور قسم دوسرے اوس سحر سی مسخر کرنا جن شیاطین کا ہی خاصتہ اور وہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہی اور اس مسخر کرنی مین بڑی جنون سے مانند بہوانی اور ہنومان اور باتند انکی التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان اونکی لیی گذرانتی اور عطریات مناسب یہہ جگہون حضور انکیلئے رکہنین ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا ہر کا ہی اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہی کہ اول اوس انسان کو کہ قوی القلب و الجثہ مرہو تلاش کرین بعد ازان اوسکے روح کو ساتھہ پڑہنی بعضی الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر بڑی شیطانون کی ہوتی ہین اور تعظیم بہت ازلی اوسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کہینچین اور بقوۃ اون الفاظ کی اور رکہنی نذر اور ہدیہ کے اوس روح کو اپنی حکم و قابو مین لیوین بحدیکہ مانند غلام یا نوکر کی جس چیز کا حکم کریی سرانجام کرین پس یہہ عمل بہی لازم کرنیوالا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کی پہنچاتا ہی اور غالباً اس طرح کی ارواح کہ ساتھہ مددگاری امور شہوانیہ و غضبیہ کے متوجہ ہون نہین ہوتین مگر جنس خبیث سی مانند ہنود یا فساق کی پس مخالطت خبائث کے بہی اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتھی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضے ارواح جنون کی یہہ خیال ایک شخص کی تصرف کرین تا اوسکو جو کچھہ موجود نہین ہے نظر آوی یا صورتون ہائلہ متخیلہ اپنی سی ڈری یا حرکات غیر واقع کو واقع جانی اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہین اور یہہ قصہ ساحرون فرعون کی بیچ اوسی تخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسیطرحکا سحر سمجہا جاتا ہی اور اس طرح کا سحر اگر یہہ مقابلہ معجزہ کی واسطی دفع کرنی دلالت اوسکی نبوۃ پر کیا جاوی یا یہہ مقابلہ اولیا کی واسطی معارضہ انکی عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسیطرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسیکو دغا دیوین اور اوسکی آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کے خیال مین کرتی ہین یا التجا کرنی ارواح جنون سے یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتھہ تعظیم بہت کی ہو کفر لازم آوی گا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلی ہنود مین رواج بہت رکہتا تہا اور اب نام و نشان بہی اوسکا موجود نہین اور اوسکو تعلیق او ہم بہی کہتی ہین اور طریقہ اوسکا یون ہی کہ صورت واقعہ مطلوبہ کو تصور کر کر پیش نظر رکہہ کر وہم کو ساتھہ حاصل کرنی اوسکی متعلق کرتی ہین اور شرائط اس تعلیق کی کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی اور گوشہ نشینی لوگونسی وغیرہا ہین عمل مین لاتی ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہہ ہے کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان دو زنا کارونکی یا ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتھہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنی معصوم کی حرام ہی اور قسم چہٹی سحر کی نیرنجہ ہی یعنی یہہ سبب خواص اشیا کی ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب چاہین کہ اونگلیون سے آگ روشن کرین تو تہوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین تر کر کر تہوڑا سا کف دریا اوسمین ملاوین اور انگلی پر ملین اور رال اوس مقام پر ڈالین پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو اوس انگلی کو آگ چراغ کی لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاویگی اور جلنی کی نہ پہلین اور قسم ساتوین سحر حیل ہین کہ ساتھہ استعانت الات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہی اوپر تعمق کی ریاضیات مین مثل حیل ساحران فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کے کہ فرنگی بناتی ہین اور قسم آٹھوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بہت یعنی یہان سے عمل مین لاتی ہین واسطی متعجب کرنی لوگون کی اور سبب چہپنے اسطرح کی سحر مین حرکات خفیہ و تبدیل اشکال کا ساتھہ سرعت کے ہی اور یہہ تینون قسمین سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہہ کہ ساتھہ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سی حرمت ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیی کہ اکثر اقسام سحر کو اذکیا امت مصطفویہ نی علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کر کر استعمال کیا ہے پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ علوی کو ساتھہ اوسکی تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسمار عظام الٰہی اور آیات قرآنی کی اور اصلاح قسم دوسری کی عزائم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات زمین کو اور جنون کو مسخر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء و آیات کے بغیر آمیزش کفر و شرک کی یا تعظیم غیر اللہ کی بلکہ ساتھہ حکومت اور استیلا کی اور اصلاح

قسم تسخیر کے حاصل کرنا رابطہ کا ساتھ ارواح طیبہ صلحاء اور اولیاء کی ہی کہ اکثر اویسی مشرب عمل مین لاتی ہین اور اپنی حوائج مین اور خلق کی حوائج
مین ساتھ اسکے منتفع ہوتی ہین اور یہہ طریق حاصل کرنی اسکی یہی طہارت اور تلاوت اور بھیجنا ثواب صدقات کا واسطی اون ارواح کی منظور رکھتی ہین
اور اصلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہی کہ مشائخ کبار اور اولیاء ابرار سی واسطی حل مشکلات کی عمل مین آتا ہی اور وہ تعلیق وہم متکیف ساتھ
کیفیت عظمی کی ہی کہ بسبب استغراق کی بیچ ملاحظہ ایک اسم کی اسماء الٰہی سی میسر ہوتا ہی اور اصطلاح قسم چھٹی کی تعمق ہی بیچ خواص آیات اور اسماء
اور ارقام اور اعداد اونکی اور ترکیب بعض کے ساتھ بعض کی جیسیکہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسماء اور سورتون قران کی ساتھ قیود و شروط
کے اور بیچ کتابون تکسیر کے مفصل اور مشروح ہی حاصل یہہ کہ وجہہ قبح سحر کی یہی ہی کہ منجر ساتھ کفر اور شرک کے اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ
یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو اور موقوف ہو اوپر التجا کی طرف غیر خدا کی اور منہمک رہنے کی بیچ دیکھنی اسباب کے ساتھ اس طرح کی کہ دیکھنی قدرت مسبب کے
سے غافل کرے اور جب یہہ وجہہ قبح کی بالکل دور ہو جاوے تو یہی مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو سحر اوسکی یہی خیر ہے
اور اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ** جلیلہ مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الخ کی لکھتے ہین کہ یہہ سودا اوپر تو عمل کرنی بیچ سیکھنی اس طرح کی
سحر کی کہ مذموم و معیوب ہے اکتفا نہین کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی اون علموں کی بھی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی الٰہی سی
ہین صرف کرتی ہین **ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم** یعنے سیکھتے ہین اون علمون کو کہ ضرر کرتی ہین اونکو گویا اورون کو ضرر نکرین اور نفع
نہین دیتے اونکو گویا اور اونکو نفع دین اور عاقل کو چاہیے کہ احتراز کرے اوس چیز سے کہ ضرر کرے اور نفع نہ دے یہان جاننا چاہیے کہ علم مذموم نہین
ہوتا بندونکی حق مین مگر بسبب ایک جہت کی تین جہتون مین سے اول یہہ کہ توقع ضرر کی ہو اوس سے اپنی تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کی اور
نجوم بھی آتا ہے سی ہی ایسی کہ اکثر خلق کو مضر ہی اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد اوضاع ستارون اور افلاک کے ایک طرح پر دیکھتی ہین تو
انکی خاطرون مین مستقر ہوتا ہی کہ یہہ بسبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس امید حاصل ہونی مطالب کے اور خوف فوت
ہونی اونکا جہت ستارہ اور برج سی دلمین جگہہ پکڑتی ہین اور التفات طرف الله ضار و نافع کی نہین رہتا اور حجاب عظیم دلپر حائل ہوتا ہی کہ
نظر الی الله سی مانع آتا ہی دوسری یہہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر رکھتی لیکن یہہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کی دقائق اوس علم کی نہین معلوم
کرسکتا اور جبکہ اوسکی دقائق کو نہ پہنچا جہل مرکب مین گرفتار ہوا چنانچہ اسی قبیل سی ہی بحث کرنی اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سی اور اکثر علوم فلسفیہ
اور علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جھگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اون بزرگون
کے واقع ہوئین وغیر ذلک اور اسیطرح ہی حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اخلاف عوام کی کہ اونکی دل بھری ہوئے شہوات سے
ہین حکم سم کا رکھتا ہی اور مورث ملکہ تخیل اور مبالغہ کا ہر چیز مین ہوتا ہی تیسرے یہہ کہ بیچ علمون محمود شرعیہ کی تعمق بیجا کرے اور افراط و تفریط کرے
مثلاً علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوے اور بیچ علم فقہ کے حیلون اور روایات نادرہ بے اصل کو بیان کرے اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ
کو دخل دیوے اور علم دعوت اسماء کی مین قواعد سحر اور طلسم کو ملادیوے اور بیچ علم قصص انبیاء کی جھوٹ بھودا اور روافض کے سنی تا موجب فساد اعتقاد
کا ہو علی ہذا القیاس اور یہہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہین اور نفع کہ ان علوم سی متوقع ہی اونکو نہین پہنچتا اور یہودی اسیطرح کی علم مین مشغول
تھی اور علوم محمودہ سی اعراض کیا تھا

باب الفال والطیرة

یہہ باب ہے بیچ بیان فال اور طیرہ کی **ف** فال ساتھ ہمزہ کے
اور اکثر استعمال اوسکا ساتھ ابدال ہمزہ کی الف سے ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی مین ہے جیسیکہ مثلاً بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنی اسبات کی کہ
صحت پاؤنگا یا نہین سے کہ کوئی کہتا ہی یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنی یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی مین بھی آتا ہی جیسیکہ کہتی ہین فال نیک

فال بد اور طیرہ ساتھہ زیر طا اور زبری کی مصدر ہی تطیر سی جیسیکہ خیرہ تخیر سی اور سوا ان دو لفظون کی مصدر اس وزن پر نھین آیا ہی اور استعمال طیرہ کا نھین ہوتا ہی مگر فال بد مین اور کبھی طیرہ بمعنی مطلق فال کی بھی آتا ہی نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک لینے محمود ہی اور سنت کہ آنحضرت صلعم فال نیک بہت لیا کرتی تھی خصوصًا لوگون کی نامون سی اور جگہون سی اور فال بد لینی مذموم و ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ اسکیکے یہہ ہے کہ عادۃ عرب کے تھی کہ شگون لیتی تھی باین طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہہ جاتی تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو جھجکارتی اگر داہنی طرف بھاگتا اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتے اور اوس کام کی لیئی نکلتی اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتی اور کام سی باز رہتی اور نسکا کی آنکھو بائین طرف سے سنوح کھتی ہین اور داہنی طرف سی آنی نیکو بروح اور سنوح کو مبارک جانتی ہین اور بروح کو نحس اور یہی ہین معنی فال لینی کی ساتھہ سوانح اور بوارح کی کہ عبارات مین واقع ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کی یہہ ہے کہ امید نیکی کی جناب الہی سی اور نیکی سوچنی اور امید وار فضل و رحمت اوسکیکا ہونا بھرحال بھتر ہی اگرچہ خطا کری اور غلط پڑی اور قطع کرنا امید کا حق ہی اور نا امید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلا اور شرعًا اور ہو رہیگا وہی جو اوسنی چاہا ہی تحقیق معنی فال وطیرہ کے یہہ ہے جو ذکر کی گئی اور مولف اور حدیثین بھی لایا ہی اسمین بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ اور ما ہند انکیکے کہ بیچ حکم تطیر کی ہین ۱۲ ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرہا الفال قالوا وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعہا احدکم متفق علیہ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی نھین شگون بد اور بھتر ان وسکی فال ہے عرض کیا صحابہ نی اور کیا ہی فال فرمایا کہ کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک تمھارا روایت کی بخاری اور مسلم نی **ف** نھین شگون بد یعنی نھین ہے شگون بد لینی کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنی منفعت کے اور دفع کرنی ضرر کے اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیی سکا جو کچھہ کہ ہوتا ہی ہو وہی گا اور شارع نی اسکو سبب اعتبار نھین کیا ہی اور بعد از انکہ نفی کی تطیر کی اور منع فرمایا اوس سے وہی کی فال کی کہ فرمایا بھتر ان اقسام طیرہ کی فال نیک لینے ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا ولیکن یہان اشکال یہہ ہے کہ اس عبارت سے ایسا سمجھا جاتا ہی کہ فال نیک لینے بھتر ہی اور فال بد بھی اچھی ہی حالانکہ فال بد قطعًا اچھی نھین جواب سکا یہہ کہ لفظ خیر یہان بمعنی بہ کے ہے نہ بمعنی بھتر کی جیسیکہ کھتی ہین والاخرۃ خیر وابقی اصحاب الجنۃ خیر یا یہہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہی کہ طیرہ مین بھی اعتقاد بھی کا رکھتی تھے یا مراد یہہ ہے کہ اگر فرضًا ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بھتر اس سے ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک تمھارا اور تفاول لی اوسی جیسے ڈھونڈھنی والا سنے یا واجد اور گمراہ سنی یا راشد ۱۲ ح

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ ولا ہامۃ ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد رواہ البخاری

اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نھین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بھاگ تو جذام والے سی جیسیکہ بھاگتا ہی تو شیر سے نقل کیے یہ بخاری نی **ف** نھین ہے لگنا بیماری کا یعنی ایک کے بیماری دوسرے کو نھین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہہ تھا کہ جو کوئی پھلو مین بیمار کی بیٹھتا ہی یا ہمراہ اوسکی کھاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی اسمین لکھا ہی علماء نی کہ اطباء کی زعم مین یہہ سرایت سات امراض مین ہی جذام اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنی سرایت کرنا مرض کا اور لگنا اسکا ایک سے دوسرے کو نھین ہوتا بلکہ قادر مطلق نی جیسی اوسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ ساتھہ تخفیف میم کی اصل مین بمعنی سر کی ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سی پیدا ہوتا ہی اور اوڑتا ہے اور کھتی تھے عرب کہ باہر نکلتا ہی سر قتیل سی ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجکو پانی دو مجکو یہان تک

کہ مارا جاتا ہی مارنیوالا اوسکا اور بعضون نی کہا کہ روح اوسکی جانور ہو جاتی ہی اور فریاد کرتی ہی تاکہ اپنا مارنیوالی بنی سی لیوی اور جب کینہ لیا جاتا ہی اڑجاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نی اس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہہ کچھہ نہین اور بعضون نی کہا کہ ہامہ الّو ہی جسوقت کہ آبیٹھتا ہے کسیکے گھر پر اور بولتا ہی تو گھر ویران ہو جاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اسکو باطل کیا کہ یہہ داخل طیرہ کی ہی اور نہ صفر اسمین بہت اقوال آئی ہین بعضون کے نزدیک تو مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اوسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتی ہین یہہ اعتقاد بھی باطل و بی اصل ہے اور بعضون کے نزدیک صفر ایک سانپ ہے پیٹ مین کہ بزعم عرب کے وقت بھوک کے کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتی تھی کہ الم کہ وقت بھوک کی ہوتا ہی اوسی سی ہوتا ہی اور ایک سے دوسری مین سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم مین لکھا ہی کہ وہ کیڑی ہین پیٹ مین کہ کاٹتی ہین وقت بھوک کے اور کبھی اوس سے زرد ہو جاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہو جاتا ہی پس حکم کیا کہ یہہ سب باطل ہی اور باوجودیکہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پھر فرمایا بھاگ جذامی سے الخ وجہہ تطبیق انکی آخر فصل مین بیان کرین گی انشاء اللہ تعالی ؛ ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی وَلَاهَامَةَ وَلَاصَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَابَالُ الْاِبِلِ تَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ لَکَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَیُخَالِطُهَا الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَیُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدٰی الْاَوَّلَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اونھین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کے دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا کہ ہوتی ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنی بیچ تندرستی اور پاکیزگی پوست کی پس ملتا ہی ونمین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کر دیتا ہی اونکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کسنی خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ جیسے بتقدیر الہی خارشتی ہوا تھا یہہ بھی بتقدیر الہی ہوئے روایت کی یہہ بخاری نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی وَلَاهَامَةَ وَلَانَوْءَ وَلَاصَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کے دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نو ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** نوء ساتھہ زبر نون اور سکون واو کی اور آخر مین ہمزہ ہی بمعنی غروب ہونی ایک ستارہ کی اور نکلنی اور ستارہ کی عرب گمان کرتی تھی کہ مینھہ اسی سبب سے برستا ہے جیسے ہند و کہتی ہین کہ مینھہ برستا ہی فلانی نچھتر سی اور نہایہ مین ہی کہ نوء کی جمع انواء ہی یعنی منازل قمر کی اور وہ اٹھائیس منازل ہین چنانچہ آیہ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ انھین کے طرف ہی پس عرب نسبت کرتی تھی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینھہ کی اور موثر اسمین آنا چاند کا ہی بعضے منازل مین پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینھہ کا بتقدیر الہی ہی نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہی اور اگر سبب جانی باین معنی کہ حق سبحانہ تعالی مینھہ برساتا ہی اوسوقت مین لیکن انکہ یہہ وقت علت ہوا اور قادر ہی کہ پہلی اسوقت سی اور بعد اوسوقت کی بھی برساوی اور اگر چاہی اوسوقت مین بھی نہ برساوی جیسیکہ حکم تمام اسباب کا ہی تو یہہ باطل و کفر نہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی بھی کفر ہے اسلیکہ شعار کفر سی ہی اور موہم علیت کا تھی اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی مطلق ہی واسطے قطع کرنی مادہ اعتقاد فاسد کی اور اسلیے کہ نہین وارد ہوی ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکیکی اور حاصل معنی کا یہہ ہے کہ نکہو کہ برسائی گئی ہم فلانی نوء سی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتھہ فضل اللہ تعالی کی واللہ اعلم ؛ ح ع ؛ **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاعَدْوٰی وَلَاصَفَرَ وَلَاغُوْلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی نہین لگجاتی بیماری کسیکی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہے روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** غول ساتھہ پیش غین اور سکون واو کی جمع اوسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہے جن و شیاطین سے عرب گمان

کرتی تھی کہ غول جنگلوں میں دکھائی دیتی ہیں لوگوں کو ساتھ شکلوں طرح طرح کی اور لوگوں کو راہ بھلا دیتی ہیں اور ہلاک کرتی ہیں پس نفی کیا اسکو شارع نے اور لکھا ہی علمانی کہ مراد نفی ذات غول کی نہیں ہے بلکہ نفی ہو جانی انکی ہی صورتوں مختلفہ میں اور ہلاک کرنیکی آدمیوں کو یعنی انکو بغیر اذن اللہ تعالے کے اور راہ بھلادینی اور ہلاک کرنی لوگوں کی قدرت نہیں ہے؛ ح **وعن** عمرو بن الشريد عن ابيه قال كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فارسل اليه النبي صلى الله عليه وسلم انا قد بايعناك فارجع رواه مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا تھا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذام والا یعنی اور ارادہ کیا اوسنی اسکا آوی آنحضرت صلعم کی پاس بیعت کی لیی پس بھیجا آنحضرت نے طرف اوسکی ایک شخص کو یہہ کہنی کی لیی کہ تحقیق ہمنی بیعت کی تجھسے یعنی زبانی بغیر پکڑنی ہاتھہ کی پس پھر جا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اسحدیث سے اور اوس سے کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لاعدوی سی خلاف اسکے پس انکی تطبیق میں علماء کی بہت قوال آئی ہیں شیخ ابن حجر عسقلانی نی شرح نخبہ میں کہا کہ اولی بیچ وجہہ تطبیق کی یہہ ہے کہ نفی عدوی کی باقی ہی اوپر عموم واطلاق اپنے کے اور مخالطت ان بیماروں کی اصلا سبب لگنی بیماری کی نہیں لیکن امر بھاگنیکا جذامی سی باب سد ذرائع سی ہی تا کوئی ورطہ شرک میں نہ پڑسی یعنی اگر کسی نے مخالطت جذامی سی کی اور ناگہان تقدیر الہی سی علت جذام میں مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کی ہوا پس حکم کیا ساتھہ بچنی تا اوس وہم میں پڑسی اور پہلی آنحضرت نی آپ جذامی کی ساتھہ طعام کھایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی اور عدم توہم کی پس حکم بھاگنیکا اوسکے لیے ہے کہ اپنی نفس میں صدق و یقین نپاوی اور بر تقدیر پہنچنی مرض کے ورطہ شرک خفی میں پڑی نہتی اور کرمانی نی کہا کہ جذام مستثنی ہی لا عدوی سی اور نووی نے کہا کہ جذام کی لیی ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اوسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوری اور ہم بستری اپنی یہہ بات طب سے ہی عدوی نہیں جسکا ضرر کرتا ہی طعام ناخوش اور بو ہی ناخوش اور سب باذن خدا ہی واللہ اعلم ؛ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتفاءل ولا يتطير وكان يحب الاسم الحسن رواه في شرح السنة روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتی اور شگون بد نہ لیتی اور دوست رکھتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتھہ اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں **وعن** قطن بن قبيصة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال العيافة والطرق والطيرة من الجبت رواه ابوداود اور روایت ہے قطن بن قبیصہ سی کہ نقل کی وسنی اپنی باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** عیافہ ساتھہ زیر عین کی ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطور یکہ بیچ بیان معنی تطیر کی پہلی فصل میں معلوم ہوا اور فال لینی اور اعتبار اسمیں ساتھہ نام جانوروں کی ہی جیسیکہ فال لیجاوی ساتھہ عقاب کے عقاب پر اور ساتھہ غراب کے غربہ پر اور ساتھہ ہدہد کی ہدایت پر اور فرق درمیان عیافہ اور طیرہ کی یہہ ہے کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوی یا اور جانور وغیرہ سی اور عیافہ کا استعمال خاص جانوروں کی آواز وغیرہ سی فال لینی میں آتا ہی اور نہایہ میں ہے کہ عیافہ ڈرانا اوڑانا پرندہ کا اور فال لینی ساتھہ اسماء اور آواز اور گذرنی اوسکی اور طرق ساتھہ زبر طا اور جزم ر کی سنگریزہ مارنا کہ عادت عرب کے عورتوں کی تھی کہ وقت فال لینی کی مارتی تھیں اور بعضوں نی کہا کہ خط ریت میں کھینچنا جیسیکہ عادت رمالوں کی ہی اور جبت ساتھہ زیر جیم اور جزم ب کی یعنی سحر و کہانہ کی ہی اور بعضوں نی کہا کہ جبت ہر چیز ہی کہ عبادت کیجاوی سوا اللہ تعالی کی یعنی یہہ افعال سبب شرک اور اعمال مشرکوں کیسی ہیں اور اظہر یہی ہی کہ جبت شیطان ہے یعنی یہہ افعال شیطان سی ہیں ؛ع ح **وعن** عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الطيرة شرك قاله ثلثا وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل رواه ابوداود والترمذي قال سمعت محمد بن اسمعيل يقول كان سليمان بن حرب يقول في هذا

الحدیث وما منا الا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل ھذا عندی قول ابن مسعود اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی
کہ نقل کی انہونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہی فرمائی یہہ بات تین بار یعنی مبالغۃ تا لوگ بہت بچین اوس سے اور نہین ہم
مین سے کوئی مگر یعنی گروہ کو کہ کبھی اوسکی خاطر مین فال بد سی تردد و خلجان راہ پاتا ہی ولیکن خدا تعالی لیجاتا ہی اوسکو بسبب توکل کی یعنی اگر بحکم بشریت
کے کچھہ نشان وہم خاطر مین آوی تو چاہیی کہ توکل خدا پر کری اور اوس کام کو جاوی تابع اوس وہم کا نہووی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی کہا
ترمذی نی کہ سنا مینی بخاری سی کہتی تہی کہ تہا سلیمان بن حرب شیخ بخاری کا ہی کہتا اس حدیث مین کہ ما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہہ کلام نزدیک
میری قول ابن مسعود سی ہی نہ قول آنحضرت کا **ف** شرک ہی یعنی شگون بد لینا مشرکون کی رسمون مین سے ہی اور موجب شرک خفی کا اور اگر جزما
اعتقاد کری کہ یون ہی ہوگا وہ شگون بی شک کفر ہی ؛ ح **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید مجذوم
فوضعہا معہ فی القصعۃ وقال کل ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا
ہاتھہ جذام والی کا اور رکھا اوسکو ساتھہ اپنی بیچ پیالی کی اور فرمایا کہا اعتماد کرتا ہون مین ساتھہ اللہ کے اور توکل کرتا ہون اوسپر نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمین
اشارہ ہی اسپر کہ بعد از حصول توکل و یقین کے بہاگنا جذامی سی لازم نہین ؛ ح **وعن** سعد بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا ہامۃ ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شیء ففی الدار والفرس والمرءۃ رواہ ابو داود
اور روایت سعد بن مالک سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہے ہامہ اور نہین ہے عدوی اور نہین ہی شگون بد اور اگر ہو نا شگونی
بیچ کسے چیز مین تو ہو تا گھر مین اور گہوڑی مین اور عورت مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** حدیثین بیچ مقدمہ طیرہ کی مختلف آئی ہین بعضیون سی نفی تاثیر طیرہ کے
اور نفی اعتقاد اور اعتبار اوسکیسی مطلق سمجہی جاتی ہی اور یہہ بہت ہین اور بعضیون سے ثبوت طیرہ کا عورت مین اور گہوڑی مین اور گہر مین ساتھہ
لفظ جزم کی جیسیکہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی آیا ہی انما الشوم فی ثلث الفرس والمرءۃ والدار اور ایک روایت مین بیچ زمین اور خادم اور
فرس کے یا ساتھہ لفظ شرط کی آیا ہی جیسیکہ اس حدیث مین اور مانند اسکیمین اور بعضیون سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور مین سمجہا جاتا ہی مانند
تمام امور کی جیسیکہ حدیث ابن ابی ملیکہ کیمین ابن عباس سے آیا ہی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امور مین بیچ اہل جاہلیت
کے تہا جیسیکہ حدیث حضرت عائشہ کیمین آیا ہی وجہ تطبیق کی نمین یہہ ہی کہ تطیر کسی چیز مین نہین ہے اور اگر فرض کیا جاوی ثبوت اوسکا تو یہہ چیزین
مظنہ اور محل اوسکی ہین اور جگہہ اوسکی رکہتی ہین کہ اونمین ثابت ہو یہہ ایسا ہی جیسا حضرت نی فرمایا لو کان شئ سابق القدر لسبقتہ العین اور اسطرح
کلام سے قاضی کا کہ کہا بیچ لا ولا طیرہ کی اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہی اصلسے یعنی اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا تو ان
چیزو نمین ہوتا کہ قابل تر ہین اسکو لیکن وجود و ثبوت نہین انمین پس اصلا وجود نہین رکہتی اور بعضون نے لکہا کہ نحوست عورۃ مین ناموافقت اوسکی
ہے اور یہہ کہ بچہ نہوتا ہو اوسکی اور اطاعت خاوند کی نکری یا مکروہ بدشکل ہو نزدیک اوسکی اور نحوست گہر مین یہہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بری ہون
اور ہوا نا موافق ہو اور نحوست گہوڑی مین یہہ ہی کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض و مصلحت کے نہو اور یہی مراد خادم مین
ہے یا نحوست محمول ہی اوپر کراہت و ناخوشی کی بحسب شرع یا طبع کی پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کی محمول ہوگی واللہ اعلم ؛ ح
وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ اذا خرج لحاجۃ ان یسمع یا راشد یا نجیح رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی خوش آتا انکو جسوقت کہ نکلتے واسطی کسی کام کی یہہ کہ سنتے اے راشد اے نجیح یعنی یہہ فال
نیک ہے نقل کی یہہ ترمذی نی ؛ **وعن** بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شیء فاذا بعث عاملا سال

عَنْ اِسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهٗ اِسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرَاَى بِشْرَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رَاَى كَرَاهِيَةَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَاَلَ عَنْ اِسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهٗ اسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُاِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُاِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۞ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہتے کہ شگون بد لیتی تھی کسی چیز سی پھر جسوقت کہ بھیجنے لگتے عامل پوچھتی نام اوسکی سی پس جسوقت کہ اچھا لگتا آپکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتھہ اوسکے اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکیکی اور اگر مکروہ جانتی نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکیکی یعنی اور بدل دیتے اوس نام کو ساتھہ اچھی نام کی اور جسوقت کہ داخل ہوتی کسی بستی مین پوچھتی نام اوسکی پس اگر اچھا لگتا اونکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتھہ اوسکے اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرہ اونکیکی اور اگر مکروہ رکھتی نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ اونکیکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ تطیر نہین ہے اسلیے کہ بسبب اوسکے اوس کام سی کہ ارادہ رکھتی تھی اوسکا باز نہ آتی تھی لیکن اثر کراہت و قبح اوسکیکا چہرہ مبارک مین ظاہر ہوتا تھا اسلیے کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہی بیچ خوشی و ناخوشی کی قطع نظر کرکی تطیر و تفاؤل سی اور کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنت ہی یہہ کہ اختیار کری آدمی اپنی فرزند اور خادم کی لیی نام اچھا اسلیے کہ بری نام کبھی موافق ہو جاتی ہین تقدیر کی جیسیکہ اگر نام رکھی کوئی اپنی بیٹی کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہی تقدیر الٰہی ساتھہ اسکی کہ لاحق ہو اوس شخص کو یا اوسکی بیٹی کو خسار پس اعتقاد کرتی ہین بعضی لوگ یہہ کہ یہہ بسبب نام اسکیکے ہی پس نحس جانتی ہین اور احتراز کرتی ہین ہمنشینی اوسکیسے ۞ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ دَارٍ كَثُرَ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰى دَارٍ قَلَّ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ تحقیق ہم تھی ایک گھر مین بہت تھے اوسمین عدد ہمارے اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہمنی طرف ایک اور گھر کی کم ہو گئی اوسمین عدد ہماری اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھوڑ دو اوس گھر کو اسحالمین کہ برا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حضرت نی جو اوس گھر کی چھوڑنیکو فرمایا تو یہہ قبیلہ تطیر کی سی نہین ہے بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نی کہ گھر چھوڑ دینی کو اونکی تئین اسلیے فرمایا کہ اونکی دلون مین یہہ بات جم گئی تھی کہ یہہ نقصان و خرابی بسبب ہے کی اس مکان مین ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل جاوین تا مادہ وہم کا منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کی نہ پڑین ۞ **وعن** يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا اَبْيَنُ وَهِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا وَاِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۞ اور روایت ہی یحیی بیٹی عبد اللہ بیٹی بحیر کی سی کہ کہا خبر دی مجکو اوس شخص نی کہ سنا فروہ بیٹی مسیک کیسی کہ کہتا تھا کہ کہا مینی یا رسول اللہ نزدیک ہماری ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماریکی اور غلہ ہماریکی یعنی اور شہرون سی وہان اکثر غلہ جمع ہو جاتا ہی بکنی کے لیے یہان سی اور شہرون کو لوگ لیجاتی ہین اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اوسکو داخل ہونی اپنی سی اوسمین اور آمد و رفت کرنیسی طرف اوسکی اسلیے کہ قریب ہونی بیماری اور وبا کیسی پیدا ہوتا ہی تلف و ہلاک نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہا طیبی نی یہہ قبیلہ عدوی کیسے نہین ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کیسی ہی اسلیے کہ ہوا صالح اور موافق اعون اشیا سی ہی اوپر صلاح بدن کی اور فساد ہوا اور عدم موافقت اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہی انتہی اور شاید کہ بھاگنے والی وبا سی ساتھہ مضمون اس حدیث کی تمسک کرتی ہونگی کہ اس شخص نی شکایت وباسے کی کہ اوس زمین مین ہوتی تہی اور آنحضرت نی فرمایا کہ چھوڑ اوسکو اور باہر نکل اس زمین سے اسلیے کہ مخالطت ساتھہ مرض و وبا کی باعث

اور بعض نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے کہ لا عدوی یعنی نہیں ہے سرایت کرنا بیماری کا ایک سے دوسرے کی طرف اور اسکو نسخ کہنا نہ چاہئے
اور بہتر یہ ہے کہ حدیث منسوخ نہیں بلکہ حاصل ہے کہ درخوف و وہم ہونے کی چیز وں سے کہ شرک خفی ہے اوسکو ساتھ پہنا دیا گیا نہ اسی سے رخصت دی ترجمہ کہ دیا وہان سے دفع
ہو سکے اور بعد از وقوع ہونے کے وہاں سے نہ جا سکے کہ جانز رکھا اور کلام اسمین ہے اور یہ
فلسفہ ہی کہ پہلے وقوع کی خبر دار ہونا چاہئے اور بعد از وقوع کی صبر و رضا ہی کہ دعا و تضرع کرے کہ حکم ساتھ اسکی فرمایا ہی بدلیل حدیث
کہ وہ جگہ جہان ہو سو ساتھ اوس کی نکلنی اور جانے کی یا کسی طرح اور ترغیب کہ صبر و ثبات پر آئی ہیں اور یہ حدیث سنن کی
دارد ہین ہی ساتھ صحیح کے حدیثون کی نہین ہو سکتی اور کہا ہی علاوہ کہ فروہ بن مسیک سے سوا ایک دو حدیثون کی روایت نہین کی گئی ہیں
اور وہ بھی ایک مرد مجہول سی کہ معلوم نہیں نام اوسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی بھی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہیں حاصل یہ کہ بنی شک و با
سے جانا ممنوع اور معصیت ہی اور اگر یہ اعتقاد کری کہ بر تقدیر صبر کی مرجاؤنگا اور اگر نکل جاؤنگا تو نجات پاؤنگا تو کفر ہوتا ہی اور بغیر
اعتقاد کی عاصی اور قیاس اسکا اوپر نکلنی کی گھر کی اندر سی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب ردہونی نص کے اوپر خلاف اسکے اور
یہ بھی ہی کہ ہلاک ہونا بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گھر کی اور لگنی آگ کی گھر میں غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مری کی وقت نکلنی کی و با سی کہ
مشکوک و موہوم ہی بیچ و

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُرْسَلًا

اور روایت ہی عروہ بن عامر سی کہا ذکر ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہتر ان ومین سے فال ہی اور نہ روکی شگون
بد یعنی کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جس وقت کہ دیکھی ایک تمہارا وہ چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد اوس سے لیتے
ہین اور خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہئے کہ کہی یا الٰہی نہیں لاتا نیکیوں کو مگر تو اور نہیں دور کرتا برائیوں کو مگر تو اور نہیں ہی پھرنا برائی
سے اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت و توفیق خدا کی نقل کی یہ ابو داؤد نی بطریق ارسال کی

بَابُ الْكَهَانَةِ

باب بیچ بیان کہانت کی **ف** صراح مین لکھا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتھ زبر کی فال گوئی کرنی اور ساتھ زیر کی حرفہ اوسکا اور طیبی نی کہا
کہ کاہن وہ کہ خبر دیتی حوادث آئندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزوں کا عرب مین کاہن تھے کہ بعضے اونمین سے دعوی کرتی تھی کہ ہمکو جنات
خبرین دیجاتی ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سی سنیا تی تھی احکام الٰہی آسمان پر سے اور کاہنون سے کہہ دیتی تھی اور وہ اسمین جو کچھ چاہتی زیادہ
کر کہتی پس قبول کرتی اوسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوئی کہانت اور بعضے مقدمات
اور اسباب و علامات سی کچھ معلوم کرتی تھی کہ انکو عراف کہتی تھی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئی کو بتا دیتی تھی جیسی رمال کرتی ہین اور کبھی
اطلاق کاہن کا عراف و منجم پر بھی آتا ہی اور یہ افعال حرام ہین اور انپر مال لینا بھی حرام ہی اور لینی والا اور دینی والا دونو گنہ گار ہوتی ہین
اور محتسب پر ان کا ادب کرنا لازم ہی بیچ شرع

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی معاویہ بن حکم سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تھی ہم کرتی

اونکو جاہلیت مین ایک وقتین سے یہہ ہی کہ تھی ہم آتی کاہنون کی پاس یعنی اور پوچھتی ایسی چیزین اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنون کی پاس کہا معاویہ نی کہا مینی دوسری چیز یہہ ہی کہ تھی ہم شگون بدلیتی فرمایا یہہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنی کی پس باز رکھی تمکو یعنی کسی کام سی یہہ خیال آیا کہا معاویہ نی کہا مینی ایک وقتین سے یہہ ہی کہ ہم مین کتنی ایک شخص خط کھینچتے ہین فرمایا تھی ایک نبی انبیا مین سے خط کھینچتے یعنے بالہام یا ساتھہ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سی دانیال ہی اور بعضون نی کہا ادریس علیہما السلام اور مباح ہی دالالخطام اداس سے نفی ہی یعنی جب علم اوس خط کی کھینچنی کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اسپر حرام و ممنوع ہوا یعنی یہہ کیا جانتا ہی کہ وہ پیغمبر کسطرح خط کھینچتے تھی تا یہہ بھی ویساہی خط کھینچے پس جب معلوم ہوا کہ نا اوسکا بھی حرام ہوا اور بیان اوسکا باب لا یجوز من العمل فی الصلوۃ مین سے ہو چکا ہی **وعن** عائشۃ قالت سأل اناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکھان فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھم لیسوا بشیء قالوا یا رسول اللہ فانھم یحدثون احیانا بالشیء یکون حقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الکلمۃ من الحق یخطفھا الجنی فیقرھا فی اذن ولیہ قر الدجاجۃ فیخلطون فیھا اکثر من مائۃ کذبۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ سوال کیا لوگون نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی احوال کاہنون کا کہ بات اونکی سچ اور لائق اعتماد کی ہی یا نہین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہین وہ کچھہ یعنی پس نہ اعتماد و اعتقاد کرو اون کی خبرون پر عرض کیا لوگون نی کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتی ہین اور خبر دیتی ہین کبھی ساتھہ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ یہہ کلمہ ہی سچ اچک لیتا ہی اوسکو جن پھر ڈالتا ہی وہ سکو بیچ کان دوست اپنے کی مانند آواز کرنی مرغ کی کہ بلاتا ہی دوسری مرغ کو دانہ کی لیی پس بلاتی ہین وہ کاہن اوس کلمہ مین زیادہ سو جھوٹھہ سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا ان ملائکہ سی کہ لیا اوہون نی حق سی بواسطہ وحی کی یا ساتھہ مکاشفہ لوح محفوظ کی واسطی اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی یقرہا کی ڈالنی کی ہین یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی جیسی وہ منہ ڈالتا ہی مرغی سی جفتی کرنیکی وقت اسطرح کہ نہین جانتی اوسکو لوگ پس اسیطرح جن ڈالتا ہی اوس کلمہ کو اپنی دوست کی کان مین اسطرح کہ نہ خبر مطلع ہو اور سوا غیر اسکا ہرع **وعنہا** قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الملئکۃ تنزل فی العنان وھو السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکھان فیکذبون معھا مائۃ کذبۃ من عند انفسھم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق فرشتی یعنی ایک جماعت ونمین سی اوترتی ہین عنان ہین اور عنان کہتی ہین ابر کو پس ذکر کرتی ہین کامون کا کہ تقدیر کیی گئی آسمان مین پس چوری سی اور پوشیدہ کان رکھتی ہین اوسپر شیاطین پس سنتے ہین اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پہنچاتی ہین اوسکو طرف کاہنون کی پس جھوٹ بنا لیتے ہین کاہن ساتھہ اون کلمون کی کہ شیاطین سے سنے ہین سو جھوٹ اپنی طرف سے نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنے اس سبب سے بعضے چیزین موافق واقع کی ہوجاتی ہین لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہی آدمین جھوٹ بند کر دیا شارع نی دروازہ استماع کا اونسی اور فرمایا کہ نہین وہ کچھہ ع **وعن** حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسألہ عن شیء لم تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہے حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن اور نجومی کی پاس اور پوچھی اوس سے کچھہ یعنے غیب کے باتین نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس دن کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ تھا بت ضرر اور رکم بختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نا مقبول ہوئی یا مراد یہہ ہی کہ جب نماز قبول نہوئی

ثواب واعمال لطریق ولی اسمقبول ہونگی اور مراد نہ قبول ہونیسی یہہ ہے کہ ثواب بخشین حاصل ہوتا اگرچہ ابراء ذمہ کرنے قضا اوسکے واجب تھے حاصل ہی اور حدیث مین اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مراد ہی اسلیے کہ کلام عرب مین اکثر اسطرح آتا ہی کہ روز یا شب ذکر کرتی ہین اور دوسرا تابع اوسکا ہوتا ہی نوح **وعن** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہا نماز پڑہوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز صبح کی حدیبیہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پیچھی مینہہ برسنی کی کہ تھا اوسکو پس جبکہ پھری آنحضرت نماز سی متوجہ ہوئی لوگون کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا فرمایا تمھاری پروردگار نی یعنی اسوقت اشارہ کی ساتھہ آئی وحی کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین کہا آنحضرتؐ نے کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ صبح کی بعضی بندون میری نی کہ ایمان لائی ساتھہ میری اور بعضون نی کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینہہ برسائی گئی ہم ساتھہ فضل اللہ کی اور رحمت اوسکی کی پس یہہ شخص ایمان لایا ساتھہ میری اور کفر کیا ساتھہ ستارون کی اور جس شخص نی کہا کہ مینہہ برسائی گئی ہم بسبب غروب ہوتی ایک ستارہ کی اور نکلنی ایک ستارہ کی یہہ شخص کافر ہوا ساتھہ میری اور ایمان لایا ساتھہ ستارہ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ ستاری فاعل و مدبر مینہہ برسانی کی ہین مانند اعتقاد اہل جاہلیت کی پس کفر ہی اور جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ مینہہ اللہ کیطرف سی اور فضل اوسکی سی ہے اور ستاری علامت اور مظنہ مینہہ برسنی کی ہین یہہ کفر نہین اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بھی مکروہ تنزیہی ہی شرع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین نازل کرتا اللہ تعالی آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہی ایک جماعت آدمیون مین سی ساتھہ اوسکی کفر کرنیوالی اوتارتا ہی اللہ تعالی مینہہ پس کہتی ہین کہ مینہہ برسا بسبب ستاری فلانی اور فلانی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد برکت سے مینہہ ہی اور جملہ ینزل الغیث بیان اسکا اور احتمال ہی کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل الغیث مثال و بیان ایک فرد اسکا ہو ح

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سیکھتا ہی ایک ٹکڑا علم نجوم سی حاصل کرتا ہی ایک شاخ سحر سی زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** تشبیہ دے علم نجوم کو ساتھہ سحر کی بقصد برائی بیان کرنی اسکی گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جملہ ساحرون اور کاہنون سی ہی کہ بری کام کرتی ہین اور خبرین غیب کے بتاتی ہین ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُولُ اَوْ اَتٰى امْرَاَتَهٗ حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن کے پاس اور سچا جانی اوسکو بیچ اوس چیز کی کہ کہتا ہی یا صحبت کری اپنی بیوی سے حالت حیض مین یا بدفعلی کری اپنی بیوی سی بیچ مقعد اوسکی پس تحقیق بیزار ہوا اوس چیز سی کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی شریعت و قران نقل کی یہہ احمد نے

اور ابو داود نی **ف** بیزار ہوا یعنی کافر ہوا یہہ محمول ہی حلال جاننی پر یا التغلیظ و تشدید ہی اوپر کرنی ان شنائع کی

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَی اللّٰهُ الْاَمْرَ فِی السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰئِکَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ کَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰی صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ فَیَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰکَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْیَانُ بِکَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ فَیَسْمَعُ الْکَلِمَةَ فَیُلْقِیْهَا اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ ثُمَّ یُلْقِیْهَا الْاٰخَرُ اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰی یُلْقِیَهَا عَلٰی لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْکَاهِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَکَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ یُلْقِیَهَا وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ یُدْرِکَهٗ فَیَکْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ کَذْبَةٍ فَیُقَالُ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَنَا یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیُصَدَّقُ بِتِلْکَ الْکَلِمَةِ الَّتِیْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی بیہہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ حکم کرتا ہی اللہ تعالی کسی کام کا آسمان مین مارتی ہین فرشتی بازو اپنے یعنے ڈرتی اور کانپتی ہین ہیبت اور عظمت حکم الہی سی بسبب خوف قول ورکلام الہی کی گویا اواز کلام الہی کی یعنی بیچ عدم ظہور اور تعسر فہم اور استماع کے اوسکے مانند زنجیر کی ہی کہ کھینچے جاوی پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتون کی دلون سے کہتے ہین یعنی تمام فرشتے کم رتبہ فرشتون مقرب سے کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہارے نی کہتے ہین فرشتے مقرب اوسکو کہ حکم کیا پروردگار نی یا کہتے ہین اون فرشتون پوچھنی والون سے حق ہی یعنی حق ہی جو کچھہ کہ حکم کیا پروردگار نی اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہے پس سنتی ہین اون باتون کو چوری سی سننی والی کہ جن وشیاطین ہین اور چوری سی سننی والی اسطرح ہین کہ بعضے اونکی اوپر بعضون کے ہین اور بیان کے سفیان نی ہیئت اونکے ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی ساتھہ انگلیون ہاتھہ کی پس ٹیڑہا کیا ہاتھہ کو اور فرق کیا درمیان انگلیون اپنے کی پس سنتا ہی چوری سی سننی والا بات کو پھر ڈالتا ہی وسکو طرف اوسکے کہ نیچے اوسکے ہی پھر ڈالتا ہی اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی یہان تک کہ ڈالتا ہی وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کے پس اکثر پاتا ہی چوری سی سننی والیکو شعلہ پہلی ڈالنی اس بات کے طرف ساحر یا کاہن کے اور اکثر ڈالتا ہی اوس بات کو پہلی پہنچنے شعلے کی پس پہنچتی ہی وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتھہ اوس بات کی سو جھوٹ یعنی اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتھہ اوس بات کے بیچ اثنا جھوٹی باتون کی پس جب جھٹلاتا ہی اوسکو کوئی ساتھہ بعضی جھوٹی باتون اوسکے تو کہا جاتا ہی یعنی کہتا ہی تصدیق کرنیوالا کاہن کا ساتھہ اوسکی کہ جھٹلانے اوسکو کیا نہین ہے اور نہین جانتا تو کہ واسطی ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نے فلانی فلانی دن ایسی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اوس بات کے کہ سنے گئی آسمان سی اور درست گو ہوا اسمین یعنی اور وہ سو جھوٹ نہین منظور کرتی بسبب گمراہی کی کہ اونکی باطن مین ہے جیسیکہ ان نجومیون کا حال ہی کہ اگر ایکبار بات اونکی بحسب اتفاق کی سچی ہوگئی تو دنیادار معتقد اونکی ہوجاتی ہین بسبب غایت محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکی دلون مین ہے نقل کی بیہہ بخاری نی **ف** ساحر یا کاہن ابن عباس کے حدیث مین کہ آگی آتی ہی صریح آیا ہی کہ کاہن ساحر ہے پس ساحر یہان مراد کاہن ہے اس صورہ مین و شک کے لیے ہوگا یا ساحر سی مراد منجم ہی جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی المنجم ساحر اسلیے کہ ساحر خبر غیب کے نہین بتاتا ہی پس الفاظ واو الکاہن مین تنویع کی لیی ہوگا اور اختلاف کیا کیلیے اسمین کہ مرجوم آیا ساتھہ رجم کی بدلا یا کہ پھرتا ہی یا جل جاتا ہی ساتھہ رجم کی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَیْنَاهُمْ جُلُوْسٌ لَیْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُمِیَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اِذَا رُمِیَ بِمِثْلِ هٰذَا

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیوں میں سے کہ تھا انصاری سے یعنی کہ صحابہ اوسوقت کہ بیٹھی ہوئی تھی ایک رات ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہتی تھی تم کہتی جاہلیت میں جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی ساتھ حقیقت حال کی تھی ہم کہتی کہ پیدا ہوا کیا آجکی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنی کبھی یوں کہتی تھی اور کبھی یوں یعنی اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتی تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق یہہ شعلہ نہیں پھینکا جاتا بسبب موت کسیکے اور نہ بسبب حیات کسیکے لیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام اوسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتی ہیں فرشتی اوٹھانیوالی عرش کے پھر تسبیح کرتی ہیں وہ آسمان والی کہ متصل ہیں عرش کے اوٹھانیوالون کے یہانتک پہنچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پھر کہتی ہیں وہ فرشتی کہ متصل اوٹھانیوالون عرش کی ہیں واسطی عرش کے اوٹھانیوالون کے کہ کیا کہا پروردگار تمہاری نی پس خبر دیتی ہیں وہ اونکو اوسچیز کی کہ فرمائی پھر خبر پوچھتی ہیں بعضی آسمان والی بعضون سی یہانتک کہ پہنچتی ہے خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اوچک لیتی ہیں جن سننی کو یعنی اون خبرون کو چوری سی اور ڈالتی ہیں پھر طرف دوستون اپنے کی یعنی کاہنون کی اور پھینکی جاتی ہیں طرف اونکی یہہ ستاری یعنی اسی سبب اون ستارون کی پھینکے جانیکا یہہ ہے نہ کہ تم اعتقاد کرتی ہو پیدائش وموت کا پس وہ چیز کہ لائی کاہن اوسکو اوپر سطح کی کہ ہی یعنی بغیر تصرف کی راست و درست پس وہ چیز راست ہی لیکن وہ کاہن جھوٹ ملالیتی ہیں اوسمیں اور زیادہ کرتی ہیں یعنی اوس سنی ہوی پر نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُوْمًا لِلشَّيَاطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَاءُ وَالْمَلٰئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلُهٗ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَلَا رِزْقَهٗ وَلَا مَوْتَهٗ وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ اور روایت ہے قتادہ سی کہا پیدا کیے اللہ تعالی نی یہہ ستاری واسطی تین باتون کی ایک بات یہہ کہ پیدا کیا انکو واسطی زینت آسمان کی اور دوسری واسطی مارنی شیطانون کی اور تیسرے نشانی کہ راہ پائی جاتی ہی بسبب انکے یعنی بیچ دریا اور جنگل کے پس جسنی کہ بیان کیا انمیں بغیر ان تین چیزون کے خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اوس چیز میں کہ نہیں جانتا یعنی نہیں متصور ہے علم اوسکا اسلیے کہ خبریں آسمان کی نہیں جانی جاتی ہیں مگر طریق کتاب وسنت سے حال آنکہ اسمیں نہیں ہے زیادہ اوسچیز سی کہ گذری نقل کی یہہ بخاری نی بلا سند اور بیچ روایت رزین کے یون ہی کہ تکلف کیا اوسچیز کا کہ نہیں فائدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننی اوسچیز کی کہ نہیں اوسکو علم ساتھ اوسکی اور تکلف کیا بیچ جاننی اوسچیز کی کہ عاجز ہوی علم اوسکی سے انبیا اور فرشتی اور روایت ہی ربیع سے مانند اسکی اور زیادہ کیا ربیع نی یہہ کلام کہ قسم ہے اللہ کی نہیں مقرر کے اللہ تعالی نی ستاری میں زندگی کسیکی یعنی پیدائش کسیکی اور نہ روزی کسیکی یعنی مال وجاہ اور نہ مرنا کسیکا اور سوا اسکے نہیں کہ افترا کرتی ہیں اوپر

السے جھوٹی اور ٹھیراتی ہین طلوع ہونی ستارہ کو علت واسطے ایک چیز کی **ف** ضایع کیا حصہ یا یعنے اپنی عمر مین سے اور وہ مشغول ہوتا ہی بیفایدہ چیزین کہ نہ فائدہ دیتے ہی دنیا مین اور نہ آخرۃ مین شرح یہان ملا علی اور حضرت شیخ نے خوب تفصیل سی لکھا ہی فلینظر ثمہ **وعن** ابن عباسٍ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اقتبس بابًا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللّٰہ فقد اقتبس شعبۃً من السحر المنجم کاہن والکاہن ساحر والساحر کافر رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم سی واسطی غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی اللہ نے یعنے قران مین کہ وہ تین چیزین ہین کہ ذکر کی گئین اوپر کی حدیث مین پس تحقیق سیکھا ایک ٹکڑا سحر سی یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعض اوسکا فسق ہے اور بعض اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہی کہ ساتھ نجومون کی خبرین غیب کے بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی کہ اونکا اعمال بدکا کرتا ہی اور ساتھ اوسکی ضرر خلق کو پہنچاتا ہی اور جو کوئی سحر کری اور اعتقاد اوسکا رکھی کافر ہی یعنی پس اسطرح کاہن اور منجم کافر ہین حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سے ہین اور کافرون اور بددینون کے اعمال سے ہین نعوذ باللہ من ذلک **وعن** ابی سعیدٍ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لو امسک اللّٰہ القطر عن عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ لاصبحت طائفۃٌ من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح رواہ النسائی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بند رکھی اللہ مینھ اپنے بندون سے پانچ برس یعنی مثلاً پھر برساوی البتہ ہو ایک جماعت آدمیون مین سے کہ مقید ہین ساتھ نجوم کی کفر کرنیوالے کہین برسائی گئی ہم بسبب منزل قمر کی کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی یہ نسائی نے **ف** مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کے منازل قمر سی ہے کہ سبب سے مینھ کا ہو

کتاب الرؤیا

کتاب ہے بیچ بیان خواب کے **ف** حقیقت خواب کے نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونیوالے کے علوم اور ادراکات کو جیسے کہ جاگتی کے دلمین اور اللہ سبحانہ قادر ہی اسپر نہ بیداری باعث اوسکی ہی اور نہ نیند مانع اوس سے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتی کی دلمین علامت ہے اور امور پر کہ پیش آتے ہین ثانی الحال کہ وہ تعبیر اوسکی ہی جیسے کہ ابر دلیل ہی وجود مینھ پر شرح

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ رواہ البخاری وزاد مالکٌ بروایۃ عطاء بن یسارٍ یراہا الرجل المسلم او تری لہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین باقی رہا آثار نبوۃ سی کچھ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینے والی کہا صحابہ نی کیا ہی مبشرات فرمایا خواب اچھے نقل کی یہ بخاری نی اور زیادہ کیا مالک نے ساتھ روایت عطاء بن یسار کی اس عبارۃ کو کہ دیکھتا ہی اس خواب کو مرد مسلمان یعنی اپنی لیے یا دیکھا جاے واسطی اوسکی یعنی کوئی اور مسلمان دیکھی واسطی اوسکی **ف** نہین باقی رہا الخ یعنی وحی منقطع ہو جایگی بسبب مرنی میرے کی اور نہین باقی رہیگی وہ چیز کہ خبر دے جاوے اوس سے چیز ہونیوالی مگر خواب کہ اوس سی کچھ چیزین معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق بشارت سی ہے ساتھ پیش میم اور زیر ب کے معنے خوش خبری کے اور استعمال بشارت کا اکثر خیر مین ہوتا ہی اور کبھی شر مین بھی اور اکثر اطلاق رؤیا کا خواب نیک پر آتا ہی اور خواب بد کو حلم کہتی ہین ساتھ پیش ح کے لیکن یہ تخصیص شرعی ہی اور لغت مین بمعنی مطلق خواب کے ہین چنانچہ اس حدیث مین یہے مراد ہی اور اگر رؤیا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لائی ساتھ صالحہ کی واسطی بیان و ایضاح کی ہی یا صالحہ بمعنی صادقہ کی ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کی اور معنی اول اگرچہ اظہر اور موافق تر ہین ساتھ معنی مبشرات کی کہ غالبا یا کلیا بیچ خبر نیک شادی بخش کی مستعمل ہوتا ہی اور اگرچہ اسمین صدق بھی معتبر ہی جیسے کہ طیبی نے کہا لیکن سیاق حدیث ناظر بیچ معنے ثانی کی ہی اسلیے کہ نبوت مین خبر صدق معتبر ہی خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا باعتبار تغلیب کے ہی

اور معنی مطلق کی کہ مخبرات ہی ہر ح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب اچھا ایک جزو ہی چھیالیس ٹکڑوں نبوۃ کسے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ مراد ساتھہ رویای صالحہ کی یہان صادقہ ہی اور یہان یک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزو شی کا ساتھہ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوۃ باقی نرہی تو جزو اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہہ ہے کہ معنے اسکی یہہ ہین کہ رویا ایک جزو ہے اجزاء علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہہ پرتو ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ دیکھنے والا نبی نہو جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ و روش نیک و حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سے ہین اور وجہہ تخصیص اس عدد چھیالیس کے اگرچہ علما نے کچھہ کچھہ لکھے ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ علم اوسکا اور اور چیزون معدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین پچیس آیا ہی بدلی چھیالیس کے اور ایک مین چھتر اور ایک مین چوبیس وغیر ذلک مراد ان سب سے تکثیر ہی نہ تحدید ۱۲ ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکھا مجکو اسواسطے کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تحقیق دیکھا مجکو یعنے گویا کہ دیکھا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین مبنی ہوتی ہین اوسپر احکام کہ وہ صحابی ہو جاوے یا عمل کرے اوپر خبر کہ سنی اوس حالت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد حضرت کی ہی زمانہ کی لوگ ہین یعنی میرے وقت کی لوگون مین سے جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو بیشک دیکھیگا اوسکو اللہ تعالی میرے دیکھنے کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نے کہا کہ یہہ بمعنے اخبار کی ہی یعنی جسنے دیکھا مجکو خواب مین پس خبر دو اوسکو کہ خواب اوسکا حقیقۃ اور سچا ہے نہین ہے اضغاث احلام سے اسلیے کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنی یہہ مجال نہین شیطان کو کہ کسیکے خواب مین آوے اور اوسکی خیال مین ڈالے کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہہ جھوٹ باندہے اور بعض محققین نے لکھا ہے کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جھوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکھنے والے کو وسوسہ مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی لیکن بصورت آنحضرت کی ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندہ سکتا اسلیے کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کی ضد ہی اور حق تعالی جامع ہے صفات اضلال و ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہہ بھی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہے اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوے نبوت کی چنانچہ اسلیے اگر کوئی دعوی الوہیت کا کرے تو صدور خارق عادت اوس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کرے تو معجزہ اوسکی ظاہر نہین ہوتا ۱۲ ع ح **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فقد رای الحق متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ دیکھا مجکو پس تحقیق دیکھا حق یعنی سچا ہی خواب اوسکا اوسنے مجھی کو دیکھا نہ غیر میرے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جانا چاہیے کہ یہہ حدیثین ساتھہ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ جسنے آنحضرت کو خواب مین دیکھا اونہین کو دیکھا دروغ اور شیطان کو اوسمین دخل نہین اور علما نے اسکو خصائص حضرت کسے شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے اسمین بعضون نے توجیہ کہا کہ محمل ان احادیث کا یہہ ہے کہ کوئی دیکھی آنحضرت کو ساتھہ صورت اور حلیہ مخصوص کے کہ آپ رکھتی تھی پھر بعضون نے اسمین سے توسعہ کیا اور کہا کہ اوس شکل و صورت مین دیکھی کہ مدت عمر شریف مین اوسپر تھی خواہ جوانی مین خواہ کھولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نے دایرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی کہ اوس صورت پر دیکھی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اس عالم سے سدہارے تا آنکہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین تھے اور نوبت بیس کے پہنچی تھی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی آکر قصہ خواب مین دیکھنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان

تفصیل اس مسئلہ کی ... [illegible]

کر کر کس صورت مین دیکھا ہی تو نی اگر ساتھہ حلیہ مخصوص کے بیان کرتا تو وہ لکھتی کر جاتو نی آنحضرت کو ضعیف دیکھا اور امام نووی نے کہا صحیح یہہ ہے کہ آنحضرت کو حقیقۃ دیکھا خواہ اوسی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوا اوسکے اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہین ہوتا اور اختلاف و تفاوت صورتون کا باعتبار کمال و نقصان کے بابت دیکھنے والی کی ہے جسنے حضرت کو اچھی صورت مین دیکھا بسبب کمال دین اپنے کی دیکھا اور جسنی برخلاف اوسکی دیکھا بسبب نقصان دین کے دیکھا اور اسیطرح ایک نے بڈھا دیکھا اور ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نے روتی ہوئی اور ایک نے خوش اور ایک نے ناخوش تمام یہہ مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکھنے والی کی پس دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہی معرفت احوال دیکھنے والی کی اور اوسمین ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کے لیے کہ اوس سے احوال اپنی باطن کا معلوم کر کر علاج اوسکا کرین اور اسی قیاس پر بعضے ارباب تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سے خواب مین سنے تو اوسکو سنت قولیہ پر عرض کری اگر موافق ہی تو حق ہی اور اگر مخالف ہے تو بسبب خلل سامعہ اوسکی کی ہی پس رویای ذات کریمہ اونکا اور اوس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت مین تفاوت اور اختلاف کہی تجہ سے حضرت شیخ علی متقی نقل کرتی تہی کہ ایک فقیر نی فقراء مغرب سے آنحضرت کو خواب مین دیکھا اور اوسکو شراب پینے کی لیے فرماتی ہین لی وسنی واسطی رفع اس اشکال کے علماء سی استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نی محمل و تاویل اسکی بیان کی ایک عالم تھی مدینہ مین نہایت متبع سنت کے کہ اونکو شیخ محمد بن عراق کہتے تھے جب وہ استفتا اونکی نظر سی گذرا تو اونھون نی فرمایا کہ یون نہین ہے جسطرح اوسنی سنا اوس شخص کی سامعہ مین خلل ہی آنحضرت نے اوسکو فرمایا لا تشرب الخمر اوسنی لا تشرب کو اشرب سنا ۱۲ ترجمہ **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رآني في المنام فسيرانی في اليقظة ولا يتمثل الشيطان بي متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین پس شتاب دیکھیگا مجکو جاگتی مین اور نہین بنتا شیطان میری صورت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے حضرت کے زمانہ مین جو شخص کہ دیکھتا تھا خواب مین حضرت کو تو اللہ تعالی توفیق دیتا تھا اوسکو کہ جاگتی مین دیکھی اور مسلمان ہو اور یا یہہ مراد ہی کہ آخرۃ مین دیکھیگا جاگتی مین ۱۲ ع **وعن** ابی قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرؤيا الصالحة من الله والحلم من الشيطان فاذا رأى احدكم ما يحب فلا يحدث به الا من يحب واذا رأى ما يكره فليتعوذ بالله من شرها ومن شر الشيطان وليتفل ثلثا ولا يحدث بها احدا فانها لن تضره متفق عليه اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب اچھا اللہ کیطرف سی ہے اور خواب برا شیطان کیطرف سے ہی پس جسوقت دیکھی ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکہی اوسکو پس بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کے روبرو کہ دوست رکھتا ہی وسکو یعنے علما اور صلحا اور اقربا سی اور حمد کری اللہ تعالی کی جیسیکہ ایک روایت بخاری و مسلم کیمین ہے اور جسوقت دیکھی ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہی پس چاہیی کہ پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی برائی اوسکیسے اور برائی شیطان کیسی اور چاہیی کہ تہکاری تین بار یعنی بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان کری اوس خواب کو کسیکے روبرو یعنی دوست کی روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تا کہ وہ تعبیر بری ندی بحسب ظاہر صورت اوسکی اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسے واقع ہوتی ہی بتقدیر الہی پس بتحقیق وہ خواب نہین ضرر کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** شیطان کی طرف سے یعنے باعث خوشی اوسکا ہوتا ہی اگرچہ پیدا کرنا اور دکھانا دونون کا ساتھہ پیدایش ہے کی ہی حاصل یہہ کہ اچھا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سے بندیکی لیے تا باعث حسن ظن کا ہو ساتھہ اللہ تعالی کی اور موجب مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جھوٹا شیطان دکھاتا ہی تا غمگین کری مسلمان کو اور بدگمان اور سست ہو بیچ سلوک طریق حق کی اور معنی نہ ضرر کرنی کی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نی گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سی جیسیکہ گردانا ہی صدقہ کو سبب بچاو مال کا اور دفع بلیات کا ۱۲ ع **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأى احدكم الرؤيا يكرهها فليبصق عن يساره ثلثا وليستعذ بالله من الشيطان ثلثا وليتحول عن جنبه الذي كان عليه رواه مسلم

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکھی ایک تمہارا خواب کہ مکروہ جانی وسکو پس چاہیی کہ تف کری بائین طرف تین بار اور پناہ مانگی ساتھ اللہ کی شیطان سے تین بار اور پھری کروٹ ہی سی کہ تھا اوسپر وقت دیکھنی خواب کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسحدیث مین بصاق ذکر کیا کہ تفل سی زیادہ ہی تفل تھوک موہنہ سی نکالنا اور بصق موہنہ کی اندر سی نکالنا کہ کچھ حلق سی نکلی اور بصاق وہ تھوک کہ نکلے اور اوسکو براق بھی کہتی ہین پس تفل بعد بصق کی ہی اور بعد ازان نفث ہی کہ پھونکنا ہی ساتھ آب لبون کی اور بعد اسکی نفخ ہی کہ پھونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کی فلینفث بھی آیا ہی اور اسحدیث مین ذکر بائین طرف کا آیا اور پہلی حدیث مین مطلق اور اسحدیث مین کروٹ سی پھرنا بھی آیا اسلیی کہ اسکو بھیت تاثیر ہیچ تغیر حال کی ہی

ح **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ یَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَمَا کَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّہٗ لَا یَکْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْیَا ثَلٰثٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطَانِ وَبُشْرٰی مِنَ اللّٰہِ فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَکْرَهُہٗ فَلَا یَقُصَّہٗ عَلٰی اَحَدٍ وَّلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ قَالَ وَکَانَ یَکْرَهُ الْغُلَّ فِی النَّوْمِ وَیُعْجِبُہُمُ الْقَیْدُ وَیُقَالُ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ قَالَ الْبُخَارِیُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَیُوْنُسُ وَهُشَیْمٌ وَّاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ یُوْنُسُ لَا اَحْسِبُہٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقَیْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِیْ هُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَمْ قَالَہُ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوَہٗ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَہٗ وَاَکْرَهُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْکَلَامِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہین قریب کہ جھوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جزء ہی چھالیس جزء نبوت کے سے اور جو چیز کہ ہو اجزاء نبوت سے پس تحقیق وہ نہین جھوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نی کہ مین کہتا ہون اور روایت کرتا ہون واں حادث سی کہ آنحضرت نے فرمایا ہین خواب تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو خیال نفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور تیسرے بشارت اللہ کی طرف سے پس جو شخص کہ دیکھی خواب مین ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھی پس بیان کری وسکو ردو کسیکے اور چاہیی کہ کھڑا ہو اور نماز پڑہی یعنی تا بسبب برکت اور نورانیت نماز کی توہم خیر وشر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہی کہا ابن سیرین نے اور تھی آنحضرت مکروہ رکھتی طوق دیکھنا خواب مین اور خوش آتا اونکو دیکھنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنی اہل تعبیر کہتی ہین کہ قید ثابت رہنا دین مین ہی نقل کی یہہ یعنی سارے حدیث کہ مشتمل ہی اوپر مرفوع و موقوف کی بخاری ومسلم نی لیکن دونو نکو تردد ہی آخر حدیث مین کہا بخاری نی روایت کیا اوسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس نے اور ہشیم اور ابو ہلال نی ابن سیرین سے کہ نقل کی وسنی ابی ہریرہ سے اور کہا یونس نے کہ نہین گمان کرتا مین اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سی مگر پیغمبر خدا سے بیچ مقدمہ قید کی کہ واقع ہوا ہی یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کی کہ کہا کان یکرہ الغل یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی نہ موقوف اوپر ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اوسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سی اور اونھون نے آنحضرت سے بخاری نی یون کہا اور کہا مسلم نی راوی ابن سیرین سے نہین جانتا مین کہ یہہ قول مذکور قید مین بیچ حدیث پیغمبر خدا کی واقع ہوا ہے یا کہا ابن سیرین نے اپنی طرف سے اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکی ہی کہا گیا اور یہہ بھی کہا مسلم نی کہ ادراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ نی حدیث مین اس قول آپ کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنے تمام کلام کہ بیچ غل و قید کے واقع ہوا ہے سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کی لانا راوی کا ہی کلام اپنی کو درمیان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیان کرنی قول بخاری ومسلم کیسی حقیقت حال ضمیر ان قال وکان یکرہ کی بھی ظاہر ہو جاتی ہی **ف** جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علمانی اول تو یہہ مراد قریب ہونی زمانہ کیسی اخیر زمانہ قرب قیامت کا ہی جیسیکہ اور حدیث مین صریح آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین نزدیک نہین کہ جھوٹا ہو خواب مومن کا اور بعضی مشائخ اپنی سی سنا ہے کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہی دوسرے

یعنی کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز کا ہے اسلیے کہ جس موسم میں رات دن برابر ہوتے ہیں مزاج تندرست اور معتدل بہت ہوتا ہے خواب راست تر اور
خلط و خلل سے سالم تر ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ مراد قرب زمانہ سے دو زمانہ ہے کہ سال مانند مہینے کی گذر جائیگے اور مہینے مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی اور روز مانند ساعت
کے اور کہا ہے خطابی نے کہ مراد اس سے زمانہ امام مہدی کا ہے کہ اون دونوں میں لوگ عدل سے عیش میں ہونگے اور زمانہ عیش کا ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم
ہوتا ہے اور زمانہ غم و محنت کا ہر چند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہے اس بیچ زمانہ مہدی کی بھی خواب صحیح و درست ہونگی اسلیے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور
حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی بہت سچا ہے خواب بھی اوسکے بہت سچے ہیں اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کے اور بیچ اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
واسطے بیان اقسام خواب کے ذکر کیا اور اس عبارت میں اشارہ ہے اوپر کہ تمام اقسام خواب کے صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کی نہیں بلکہ وہ قسم کہ بشارت اور
اعلام ہے حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کی ہے اور خیال نفس ہے جیسا کہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہے اسلیے کہ وہ خیال میں بیٹھ رہا ہے وہ خواب میں دیکھتا ہے
یا عاشق معشوق کی خیال میں ہوتا ہے اوسکو خواب میں دیکھتا ہے اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین اور بیکار کرے اوسکو بسبب دشمنی کی کہ بنی آدم سے رکھتا ہے
اور وہ فعل شیطان ہے کہ ساتھ اوسکی آدمی زادہ سے بازی کرتا ہے جیسا کہ دیکھتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور اسی قبیل سے ہے احتلام ہونا کہ موجب غسل کا
ہوتا ہے اور کبھی سبب فوت ہونے نماز اور تاخیر اوسکا ہوتا ہے وغیر ذلک پس یہہ دو قسمیں قابل اعتبار تعبیر کے نہیں اور تیسرے قسم بشارت دینی اور اعلام
کرنا ہے جانب حق سے بندہ کی لیے تا ساتھ اوسکے خوش ہووے اور طلب حق میں تازہ ہووے اور حسن ظن و امیدواری رکھے یہہ قابل تعبیر کے ہے اور نہ بیان
کرے الخ یعنی اسلیے کہ جب یہہ قابل اعتبار و تعبیر کی نہیں تو کہنا اوسکا داخل عبث ولا یعنی کی ہے اور یہہ بھی ہے کہ جب کہیگا اور سنیگا والا تعبیر دیکھیگا تو
توہم اور تطیر لازم آویگا اور وسواس میں ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہے وقوع میں اور شارحوں نے بیچ ضمیر قال و کان یکرہ کی چند احتمالات لکھے ہیں
ایک تو یہہ کہ ضمیر قال کے ابن سیرین کی طرف پھرتی ہو جیسا کہ ظاہر عبارت کہ پہلی گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہے اسمیں اور اس تقدیر پر ضمیر کان
یکرہ کی پھرتی ہیں انحضرت ص کی طرف اور معنی یہہ ہونگے کہ کہا ابن سیرین نے یہہ انحضرت ناخوش رکھتے اوسکو کہ کوئی دیکھے خواب میں کہ طوق اوسکی گردن
میں ڈالا ہے اسلیے کہ یہہ صفت دوزخیوں کی ہے جیسا کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقهم اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھرے
اور کان یکرہ کی ابو ہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہے ابو ہریرہ سے یعنی کہا ابن سیرین نے کہ تھے ابو ہریرہ ناخوش رکھتے دیکھنے طوق کو خواب میں اور
ابو ہریرہ نے انحضرت سے سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی پھرے طرف راوی کی ابن سیرین سے اور کان یکرہ میں ابن سیرین
کے طرف یعنی کہا راوی نے کہ تھے ابن سیرین کہ مکروہ رکھتے طوق کو اور ظاہر یہہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکھتا ہے اسلیے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہیں تعبیر
خواب میں واللہ اعلم اور خوش آتا اونکو دیکھنا قید کا یعنی بیڑیوں کا پاؤں میں اور یحبہم ساتھ صیغہ جمع کی روایت بخاری کی ہمیں آیا ہے پس بسبب احتمال اول
کے ضمیر راجع ہے طرف انحضرت کی اور صحابہ اونکیکی اور بسبب احتمال دوسرے کی طرف ابو ہریرہ اور اتباع اونکیکی اور بسبب تیسرے کے طرف ابن سیرین کی اور تعبیر
لکھنے والی اہل عصر اونکیکی یعنی اگر کوئی خواب میں دیکھتا کہ قید اوسکی پاؤں میں ہے تو اوسکو اچھا جانتے تھے کہ علامت بازرہنے کی قبائح اور معاصی سے اور
ثابت قدم رہنے کی طاعت پر ہے جیسا کہ فرمایا ویقال القید ثبات فی الدین اور یہہ تعبیر بہ نسبت اہل دین و طاعت کی ہے اور لکھا ہے اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھے کہ قید پاؤں میں ہے تو تعبیر اسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہے کذا قال الطیبی اور اسیطرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی ہے ساتھ
اختلاف دیکھنے والی کی مثلاً اگر تاجر دیکھے خواب میں کہ اسباب کشتی پر رکھکے بیٹھا ہے اور ہوا موافق چلتی ہے تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت میں ہے
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکھے تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہنچنے کی مقام حقیقت میں ہے ۲ ع ح **وعن** جابر قال
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رأیت فی المنام کان راسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی جابر سی کہ کھا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کھا کہ دیکھا مینی خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کھا جابر نی پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جسوقت کھیلے شیطان ساتھ ایک تمھارے کی خواب و سکے مین پس نہ بیان کری اوسکو روبرو لوگون کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے یہہ خواب تیرا اضغاث احلام مین سے ہے اور اوس قسم سی ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتھ آدمی کی تا غمگین کری اوسکو ایسی خواب کو چھپانا چاہیی اور طیبی نے کھا کہ آنحضرت نی وحی سی جانا ہوگا یا دلالت حال سے کہ یہہ خواب اضغاث احلام مین سے اور بازی شیطان سے اگرچہ نزدیک تعبیر کھنی والون کی اوسکی تعبیر مثل زوال نعمت اور مفارقت قوم اور رہانہ اوسکی ہی شرح **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی انس سے کہ کھا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکھا مینی ایک رات بیچ اون چیزون کی کہ دیکھتا ہی سونیوالا یعنے خواب مین دیکھتا ہون کہ گویا مین اور صحابہ میرے بیٹھے ہین بیچ گھر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئین میری پاس کھجورین تر کہ انکو رطب بن طاب کہتے ہین پس تعبیر کی مینی یہہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطی ہمارے ہی دنیا مین اور عاقبت نیک آخرۃ مین یعنی رفعت لفظ رافع سی لی اور عاقبت عقبہ سی اور یہہ کہ دین ہمارا اچھا ہی یعنی یہہ لفظ رطب بن طاب سے لیا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عادت شریفہ آنحضرت کی تھی کہ نامون سے بطریق تفاول و تاویل کی معانی لیتے تھے اور یہہ مخصوص ساتھ تعبیر خواب کے نتھا بیداری مین بھی ساتھ انکی فال لیتی تھی جبسیکہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سی مدینہ کو تشریف لیی جاتی تھی کہ بریدہ اسلمی کو ساتھ چند سوارون کی راہ مین دیکھا کہ قریش نی اوسکو واسطی پکڑنی آنحضرت کی تعین کیا تھا اور سو اونٹ دینی کا وعدہ کیا تھا فرمایا کہ تو کون ہے اور نام تیرا کیا ہی اوسنی کھا بریدہ پس حضرت نی ابوبکر سی فرمایا قد برد امرنا یعنی خنکی ہوئی کام ہمارے مین الی آخر الحدیث شرح **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا دیکھا مینی خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون مکہ سی طرف ایک زمین کی کہ اوسمین کھجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اوسکی طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگھان وہ تھا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب ہے اور دیکھا مینی اس خواب مین کہ تحقیق ہلاتا ہون مین تلوار پس ٹوٹ گئی اوپر سی پس ناگھان تعبیر ٹوٹنی تلوار کی وہ تھی کہ پہنچی بعضی مومنون کو سختی و غم روز جنگ احد کی یعنی زخمی ہوئی بعضے اور بعضے شہید ہوئی پھر ہلایا مینی تلوار کو دوسرے بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار اور درست ہوگئی بہتر اوس چیز سی کہ تھی پس ناگھان تعبیر درست ہونی تلوار کی وہ تھی کہ لایا اوسکو خدا تعالی کہ وہ فتح تھی اور جمع ہونا مومنین کا یعنی فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہرون حجاز کیسی کہ اوسمین کھجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بھی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت مین مدینہ کا نام یثرب تھا پھر نام رکھا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ و طابہ اور اوس نام سی حضرت نی منع فرمایا اسلیے کہ یثرب مشتق ہی ثرب بالتحریک سے کہ بمعنے فساد کی ہے اور اس حدیث مین اور اور بعضی حدیثون مین جو حضرت نے یثرب فرمایا تو پہلے نہی کی فرمایا ہوگا یا بیان جواز کی لیے اور نہی تنزیہی ہی یا اسلیے کہ ابتدائے ہجرت مین لوگ اس نام کو جانتی نتھی جاتا کہ پہچان لین اسلیے جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کی اور یہہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ مین جو آیا ہی یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کی فرمایا ہی شرح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ کَفِّیْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَکَبُرَا عَلَیَّ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْکَذَّابَیْنِ الَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْیَمَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَیُقَالُ اَحَدُهُمَا مُسَیْلِمَةُ صَاحِبُ الْیَمَامَةِ وَالْعَنْسِیُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَایَةَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَذَکَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِیِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نی سوتے کہ تھا مین سونا لایا گیا مین خزانی زمین کے پس رکھی گئی میری ہاتون مین دو کڑی سونیکی پس گران ہوئے مجھپر یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت پھینی سونی کی پس وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اللہ نے مجھکو سوتی مین یہہ کہ پھونک دے انکو پس پھونکا مینی اونکو پس اڑگئی وہ پس تعبیر کی اونکی مینی دو جھوٹی کہ مین درمیان اون دونون کی ہون یعنی باعتبار مکان کی ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مین یعنی ترمذی کی یون ہے کہ بیچ بیان تعیین اون دو جھوٹون کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک ونمین سے مسیلمہ ہے صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا نہین پائی مینی یہہ روایت صحیحین مین اور ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نی ترمذی سی **ف** لایا گیا مین الخ یعنے لائی میرے پاس کنجیان زمین کی خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃً لائی گئی گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہو وینگی اسکی حضرت اور امت انکی اور دین و ملت اونکی عالم مین پہیلے گی اور صنعا ایک شہر ہی یمن کے شہرون مین سی اوسکا سردار تھا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کیمین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض وفات آنحضرت کی اوسکو مار ڈالا پس فرمایا آنحضرت نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نی بھی دعوی نبوت کا کیا تھا اوسکو وحشی قاتل حمزہ کی نی حضرت صدیق کے خلافت مین مارا اور بیچ وجہہ تعبیر دو کڑون کی ساتھہ دو جھوٹون کی لکھا ہی علما نی کہ کڑی مشابہہ ساتھہ قید ہاتھہ کی ہین اور قید باز رکھتی ہے ہاتھہ کو پکڑنی اور عمل کرنی اور کماحقہ تصرف کرنیسی پس وہ دو کذاب معارض تھے آنحضرت کی ہوئی تھی مشابہہ قید کی ہوئی کہ دست مبارک انکی مین ہے اور مانع ہی عمل و تصرف سی گویا ہاتھہ اونکا پکڑ رکھا ہی اور نہین چھوڑتی کہ کام کرین اور دیکھنا سونیکی کڑونکا تھا بسبب نہماک کی بیچ زیب و زینت دنیا کی اور شدت کراہت اور غلظت ان دو کذاب کے واللہ اعلم بالصواب مع ح **وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ رَاَیْتُ لِعُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ فِی النَّوْمِ عَیْنًا تَجْرِیْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِکَ عَمَلُهٗ یَجْرِیْ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکھا مینی واسطی عثمان بن مظعون کی خواب مین ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا مینی اسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا یہہ ثواب عمل اسکا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنے پہنچتا ہی طرف اوسکی ثواب اچھے عمل صالح کا بعد مرنے اسکیکے قیامت تک ایسے کہ تھا وہ مرابطہ مہاجر اور جو کوئی مرتا ہی مرابط بڑہتی جاتی ہین اوسکی نیکی عمل اوسکی قیامت تک مع **وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمُ اللَّیْلَةَ رُؤْیَا قَالَ فَاِنْ رَاٰی اَحَدٌ قَصَّهَا فَیَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَاَلَنَا یَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَاٰی مِنْکُمْ اَحَدٌ رُؤْیَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰکِنِّیْ رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخَذَا بِیَدِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِیَدِهٖ کَلُّوْبٌ مِنْ حَدِیْدٍ یُدْخِلُهٗ فِیْ شِدْقِهٖ فَیَشُقُّهٗ حَتّٰی یَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ یَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَیَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَیَعُوْدُ فَیَصْنَعُ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰی قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ یَشْدَخُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَیْهِ لِیَاْخُذَهٗ فَلَا یَرْجِعُ اِلٰی هٰذَا حَتّٰی یَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ کَمَا کَانَ فَعَادَ اِلَیْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا**

حتى أتينا إلى ثقب مثل التنور أعلاه ضيق وأسفله واسع تتوقد تحته نار فإذا ارتفعت ارتفعوا حتى كاد أن
يخرجوا منها وإذا خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على نهر
من دم فيه رجل قائم على وسط النهر وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا
أراد أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع
كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا إلى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ و
صبيان وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا وسط الشجرة لم أر قط
أحسن منها فيها رجال شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا هي
أحسن وأفضل منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما إنكما قد طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتی یعنی صبح کی متوجہ ہوتی ہمپر ساتھ چہرہ کی اپنی کی اور فرماتی کس شخص نی
دیکھا ہی تم مین سے آجکی رات خواب کہا سمرہ نی پس اگر دیکھا ہوتا کسی نی خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتی پیغمبر جو چاہتا تعبیر کرنا الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچھا حضرت
نی ہمسی ایکدن پس فرمایا کیا دیکھا ہی تم مین سے کسی نی خواب عرض کیا ہمنی کہ نہین فرمایا لیکن مینی دیکھا ہی آجکی رات دو شخصون کو کہ آئی میرے پاس پس پکڑی دونو
ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا ہی اور ایک شخص کہڑا ہی اوسکی ہاتھ مین آنکڑا ہی لوہیکا داخل کرتا ہی
اوسکو بیچ کلی بیٹھی ہوئی کی اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک کہ پہنچتا ہی چر اوگدی اوسکی تک پہر کرتا ہی ساتھ کلی دوسری اوسکی مانند اسکی یعنی آنکڑا لیجا
گدی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلا اوسکا پہر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسکی یعنی ہر بار کلی چیرتا اور جب اچہا ہوجاتی مین پہر چیرتا ہی بار بار یونہی کیا آنحضرت نی فرمایا مین کہا مینی
ان دو شخصون سی کہ کیا ہی یہہ کہا ان دونو شخصون نی چلو یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنی ہین تعبیر اوسکی معلوم ہوجاتی پس چلے یہہ ہم یہان تک کہ
آئی ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تہا چت اور ایک شخص کہڑا تہا اوسکی سر پر لیا پتھر لیی ہوئی کہ جس سے ہاتھ بہر جاوی یا فرمایا بڑا پتھر لیی ہوئی کچلتا ہی
ساتھ اوسکی سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لڑہک جاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ طرف اوس پتھر کی تا کہ لاوی اوسکو یعنی مارنیکو پس نہین پہرتا طرف
اوسکی یہان تک کہ ملجاتا ہی سر اوسکا اور ہوجاتا ہی سر اوسکا جیسا کہ تہا پہر عود کرتا ہی طرف اوسکی اور مارتا ہی اوسکو پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا ان دونو
شخصون نی چلی چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئی ہم طرف ایک گڑہی کی کہ تہا مانند تنور کی اوپر اوسکا تنگ تہا اور نیچا اوسکا کشادہ جلتی تھی نیچی اوسکے
آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹہتی آگ اوپر اوٹھتی آدمی کہ تھی آگ مین یہان تک کہ قریب تہا یہہ کہ باہر نکل پڑین اوسمی پہر جسوقت کہ پست ہوتا تہا شعلہ آگ کا پہر آ
پڑتی اوسمین اور اوس آگ مین تہی کتنی ایک مرد اور کتنی ایک عورتین ننگی پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا ان دونو شخصون نی کہ چلی چلو پس چلے یہہ ہم یہان تک کہ آئی
ہم ایک نہر پر کہ بہری ہوئی تھی خون سے اوسمین ایک شخص تہا کہڑا بیچون بیچ نہر کی اور نہر کی کنارے پر ایک شخص تہا کہ آگی اوسکی پتہر رکھی تہی پس آگی آیا وہ شخص
کہ تہا بیچ مین نہر کی پس جسوقت ارادہ کرتا ہی یہہ کہ نکل بہاگی تو وہ شخص کہ کنارہ پر تہا پتہر بیچ موتہہ اوسکی مارتا ہی پس پہیر دیتا ہی اوسکو جس جگہہ تہا پس
جب آتا ہی وہ تاکہ نکل بہاگی کنارے والا بیچ موتہہ اوسکی پتہر پس پہرتا ہی اوسی جگہہ جیسا کہ تہا پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا ان دونون نی
چلے چلو پس چلی ہم یہان تک کہ پہنچی ہم طرف ایک باغ سبز کی اوسمین تہا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ مین ایک بوڑہا ہی اور لڑکی اور ناگہان وہان
ایک اور شخص ہی نزدیک درخت کی کہ آگ اوسکی آگے ہے کہ جلاتا ہی اوسکو پس لے چڑہی مجکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ تہا بیچون
بیچ درخت کی نہین دیکہا مینی کبھی بہتر اوس گہر سی اوسمین کتنی مرد مین بوڑہی اور جوان اور عورتین اور لڑکی پہر نکالا ان دونون نی مجکو اوس

اور

اور لی چڑہی مجکو اوپر درخت کی پہر داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تہا پہلے گھر سی اسمین تہی بڈہی اور جوان پس کہا مینی واسطی اون دونون شخصون کی کہ تحقیق تمنی بہت پہرایا مجکو آجکی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز سی کہ دیکہی مینی قالا نعم اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ مَا تَرٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ مَا رَأَيْتَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَ فِي النَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبَا وَالشَّيْخُ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرَئِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَاِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِي اَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا اِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَاِذَا اسْتَكْمَلْتَهُ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہا اون دونون نی کہ ہان خبر دیتی ہین ہم اپر وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو کہ چیری جاتی ہین کلّی اوسکی پس وہ شخص جہوٹا ہی بولتا ہی جہوٹ پس نقل کی جاتی ہین جہوٹی باتین اوس سے یہان تک کہ پہنچتی ہین اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتھ اوسکی جو کچہ کہ دیکہا تمنی قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہے کہ سکہلایا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی توفیق دی اوسکی سیکہنے کی پس سو رہا اوس سے راتکو اور نہ عمل کیا اوسکو موافق اوس چیز کی کہ قرآن مین ہے دن کو پس کیا جاتی ہی ساتھ اوسکی وہ چیز کہ دیکہی تمنی قیامت تک اور وہ کہ دیکہی تمنی تنور مین پس وہ زنا کار ہین اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑہا کہ دیکہا تمنی اوسکو بیچ جڑ درخت کی ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکی گرد اونکی پس اولاد ہی آدمیون کے اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہے داروغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئی تم اوسمین گھر ہے عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام مومنین ہونگی اور لیکن یہہ گھر پس گھر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہہ میکائیل ہین اور اوٹھاؤ تم سر اپنا پس اوٹھایا مینی سر اپنا پس ناگہان اوپر میری مانند ابر کی تہا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کی کہا اون دونون شخصون نی کہ یہی یہہ مکان تمہارا کہا مینی چہوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا اون دونون شخصون نی کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنی اوسکو پس اگر پورا کروگی تم اوسکو داخل ہوگی اپنی مکان مین نقل کی یہہ بخاری نی ف سو رہا اوس سی راتکو الخ یعنی نہ پڑہا قرآن راتکو اور دنکو اوس پر عمل نکیا عمل قرآن پر رات اور دن مین ہے اور تلاوت قرآن کی راتکو ہی عمل کرنا قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتھ تلاوت اوسکیلے ہی مخصوص کیا ساتھ اوسکی اور عمل ساتھ امر و نواہی قرآن کی متعلق ساتھ روز کی رکہا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکہا ہی باوجود یکہ بڑی نعمت ملی تہی یعنی تعلیم قرآن پس اوسکی تلاوت سی غافل ہوکر سو رہا اور یہہ بعض اوقات باعث بہول جانیکا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور تنہا عمل کرنیوالا امر و نواہی قرآن پر باوجود یکہ مراد نزول قرآن سی عمل ہی چنانچہ اسیلیی وارد ہوا ہے کہ جسنی عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑہتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑہی اور جسنی پڑہا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہے پس گویا کہ نہ پڑہا کبہی اور کہا طیبی نی سو رہا اوس سے یعنی اعراض کیا اوستی اور جو کہ سوئے بعد اعراض کی اوس سے بسبب تقصیر کی یا عجز کی پس وہ خارج ہی اس وعید سی انتہی اور شہیدون کا یعنی مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علماء ہین اسیلیی کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علماء کی غالب ہوگی شہدا کی خون پر اور دیکہا نووی رح نے کہ اسمین تنبیہ ہی اوپر استحباب متوجہ ہونی امام کی بعد سلام کی مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچہنی کی خواب سے اور اوپر مبادرت تعبیر

کہنے والی کی طرف تعبیر دسکے اول روز مین تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کی **وذکر** حدیث عبد اللہ بن عمر فی رؤیا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب دیکھنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین بیچ
باب حرم مدینہ کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وھی علی رجل طائر ما لم یحدث بھا فاذا حدث بھا وقعت
واحسبہ قال لا تحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا
عبرت وقعت واحسبہ قال لا تقصہا الا علی واد او ذی رأی روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ خواب مومن کا ایک جزء ہی چہیالیس جز نبوت کی سی اور خواب اوپر پانو پرندہ کی ہی جب تک کہ نہین کہتا اوسکو پس جسوقت کہتا ہی
اسکے روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہو مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسیکی مگر روبرو دوست کی یا دانا کی نقل کی یہہ ترمذی
نے اور بیچ روایت ابو داود کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی خواب اوپر پانو پرندہ کی ہی جب تک تعبیر نہین کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوی واقع
ہوتی ہی اور گمان کرتا ہو مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پانو پرندہ کی ہی تمثیل
ہے بیچ عدم تقرر شی کی یعنی جو امر کہ قرار نہین پاتا ہی اوسکو عرب کہتے ہین علی رجل طائر یعنی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹہیرتا نہین اڑتا رہتا ہی اور حرکت کرتا ہے
اور جو کچہہ اوسکی پانو پر ہوتا ہی وہ بہی نہین ٹہیرتا ہی ایسی ہی ہیاں مرہی ٹہیرتا نہین پس فرماتی ہین کہ خواب جب تک کسی سی کہا نہین ہے اور دلمین پوشیدہ
رکہا ہی اعتبار نہین رکہتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اوسنی تعبیر کہی واقع ہوتا ہی اوسطرح کہ تعبیر کہی پس کہنا چاہیی اور یہہ جو خواب کے حق
مین ہے کہ اوسکی وقوع سی ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکہتا ہی جیسیکہ اوراحادیث سی معلوم ہوتا ہی مگر ساتہہ دوست کے تا حمل نیکی پر کری اور تعبیر اچہی
کہے بخلاف دشمن کے کہ بسبب عداوت کی تعبیر بری کہیگا اور اسیطرح دانا کہ ازراہ عقل کی تعبیر اچہی کہیگا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جبکہ وقوع سب چیزون کا
ساتہہ قضا وقدر کی ہی تو تاثیر کتمان خواب کے بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہہ کہ یہہ بہی قضا وقدر سے ہی مانند دعا اور صدقہ
اور تمام اسباب کے بیچ **وعن عائشۃ** قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ فقالت لہ خدیجۃ
انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتہ فی المنام وعلیہ
ثیاب بیض ولو کان من اہل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی
عائشہ رضی سی کہ کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کیسی کہ وہ مومن تہا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی کہ وہ تصدیق کرتی تہی آپکی لیکن
مری پہلی ظاہر ہونی نبوت آپکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکہلایا گیا ہو مین اوسکو خواب مین اسحال مین کہ اوسپر کپڑی سفید ہین اور اگر ہوتا وہ دوزخیون
مین سے تو ہوتی اوسپر کپڑی اور طرحکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کی بیٹی حضرت خدیجۃ الکبری کی تہی اور
اونہون نی ایام جاہلیت مین دین نصاری سیکہا تہا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالی کی کرتی اور عبادت بتون کی سی بیزار تہی پر جسم
تہے اور آخر عمر مین اندہی ہو گئی تہی اور قصہ لیجانی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتداء وحی مین اونکی پاس اور بشارت دینی اونکا آنحضرت کو ساتہہ صدق
حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابہ مین اونکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علماء کا بیچ اسلام اونکی ذکر کیا ہی اور یہہ حدیث
بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابہ سی روایت کیا ہو ایسی کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی آنحضرت
کے خدمت مین نتہین اور کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی الخ یعنی پہلی جواب دیا حضرت کی حضرت خدیجہ نی برعایت حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور گمہداشت

اوسکے ساتھہ آنحضرت کی کلام میں بھی کہا کہ اول ناظر بیچ نبوت ایمان لایا ہی کہ کہا اوسنی تصدیق کی آپکی نبوت مین اور کہا کہ یہہ فرشتہ کہ آپنی دیکھا ہے وہی ناموس ہے کہ حضرت موسی اور حضرت عیسی پر اوترتا تہا اور تم پیغمبر خدا کی ہو اگر مین بیچ وقت ظہور وغلبہ تمہاری کی زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان اوسکے کہ کہا ولکن لا ادری قبل ان تظہر الخ آگی آنحضرت نی کلام مذکور فرمایا کر ایمان اوسکا ثابت کیا پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور اوسمین کیا جگہہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوۃ آنحضرت کیمین اونہون نی تصدیق کے اگر پہلے نبوۃ کی کرتی تو گنجایش رکھتا تہا ۔ح

وعن ابن خزیمۃ بن ثابت عن عمہ ابی خزیمۃ انہ رأی فیما یری النائم انہ سجد علی جبہۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فاضطجع لہ وقال صدق رؤیاک فسجد علی جبہتہ رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی ابن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہہ کہ اونہون نی دیکھا اس حالت مین کہ دیکھتا ہی سونیوالا یعنی خواب مین دیکھا کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کی پس عرض کیا یہہ خواب روبرو حضرت کی پس لیٹ گئی حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کے تا سجدہ کرلیں اور فرمایا سچ کر خواب اپنا یعنی عمل کر بمقتضای خواب کے پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری مین اگر جنس طاعت سے ہو جیسیکہ خواب مین دیکھی کہ روزہ رکھا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذالک ۔ع

وسنذکر حدیث ابی بکرۃ کان میزانا نزل من السماء فی باب مناقب ابی بکر وعمر اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے کان میزانا نزل من السماء بیچ باب مناقب ابی بکر وعمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سمرۃ بن جندب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یکثر ان یقول لاصحابہ ہل رای احد منکم من رؤیا فیقص علیہ من شاء اللہ ان یقص وانہ قال لنا ذات غداۃ انہ اتانی اللیلۃ اتیان وانہما ابتعثانی وانہما قالا لی انطلق وانی انطلقت معہما وذکر مثل الحدیث المذکور فی الفصل الاول بطولہ وفیہ زیادۃ لیست فی الحدیث المذکور وہی قولہ فاتینا علی روضۃ معتمۃ فیہا من کل نور الربیع واذا بین ظہری الروضۃ رجل طویل لا اکاد اری راسہ طولا فی السماء واذا حول الرجل من اکثر ولدان رایتہم قط قلت لہما ما ہذا ما ہؤلاء قال قالا لی انطلق فانطلقنا فانتہینا الی روضۃ عظیمۃ لم ار روضۃ قط اعظم منہا ولا احسن قال قالا لی ارق فیہا قال فارتقینا فیہا فانتہینا الی مدینۃ مبنیۃ بلبن ذہب ولبن فضۃ فاتینا باب المدینۃ فاستفتحنا ففتح لنا فدخلناہا فتلقانا فیہا رجال شطر من خلقہم کاحسن ما انت راء وشطر منہم کاقبح ما انت راء قال قالا لہم اذہبوا فقعوا فی ذلک النہر قال واذا نہر معترض یجری کان ماءہ المحض فی البیاض فذہبوا فوقعوا فیہ ثم رجعوا الینا قد ذہب ذلک السوء عنہم فصاروا فی احسن صورۃ وذکر فی تفسیر ہذہ الزیادۃ واما الرجل الطویل الذی فی الروضۃ فانہ ابراہیم واما الولدان الذین حولہ فکل مولود مات علی الفطرۃ قال فقال بعض المسلمین یا رسول اللہ واولاد المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولاد المشرکین واما القوم الذین کانوا شطر منہم حسن وشطر منہم قبیح فانہم قوم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا تجاوز اللہ عنہم رواہ البخاری

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی واسطی اصحاب اپنی کی کہ کیا دیکھا ہی کسی نی تم مین سے خواب پس بیان کرتا روبرو حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کری اور تحقیق فرمایا حضرت نے ہمکو ایک صبح کو کہ آئی میرے پاس آجکی رات دو شخص آنیوالی اور تحقیق اون دونون نے اوٹہایا مجکو اور انہون نی کہا مجکو چلو اور یہ

تحقیق مین چلا ساتہہ ذکی اور ذکر کیا سمرہ نی مانند حدیث ذکر کی گئی کی بیچ فصل پہلی کی ساتہہ درازی کی اور اس حدیث مین کچہہ زیادتی ہی کہ نہین بیچ حدیث مذکور کی اور وہ زیادتی یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ پس چلی ہم اور آئی ایک باغ اندہیری کی یعنی بسبب بہت سبزی کی اندہیرا ہو رہا تہا اوسمین ہر طرح کی شگوفہ تہا کے تہے اور ناگہان درمیان اوس باغ کی ایک شخص ہین لنبی نہین قریب دیکہون مین سر اونکا بسبب درازی کی جانب آسمان مین اور ناگہان گرد اوس شخص کے اکثر لڑکی ہین کہ نہین دیکہا مینی لونکو ہرگز کہا مینی اون دونون شخصون کو کہ کون ہی یہہ لنبا شخص کون ہین یہہ لڑکی فرمایا حضرت نی کہ کہا ان دو نو شخصون نے مجکو چلی چلو پس چلی ہم پہر پہنچی ہم طرف ایک بڑی باغ کی کہ نہین دیکہا مینی کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اوس سے اور نہ بہتر اوس سے فرمایا حضرت نی کہ کہا ان دونون نی مجکو کہ چڑہو اسمین فرمایا پس چڑہی ہم اوس مین پس پہنچی ہم طرف ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہی ساتہہ سونیکی اینٹونکی اور ساتہہ چاندی کی اینٹون کے پس آئی ہم اس شہر کی دروازی پر اور کہلوایا ہمنی پس کہولا گیا واسطی ہمارے پس داخل ہوئی ہم اوسمین پس ملے ہمسی اوس شہر مین کتنی ایک شخص کہ تہا آدہا بدن ہر ایک کا اونمین سے مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو اور آدہا بدن مانند بدتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو فرمایا حضرت نی کہ کہا اون دونون نے اون شخصون کو کہ جاؤ پس گرو اس نہر مین فرمایا آنحضرت نی اور ناگہان وہان ایک نہر تہی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اوسکا دودہ خالص سے سفیدی مین پس گئے وہ اور پڑی اوسمین پہر پہر کر آئی طرف ہمارے اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تہی وہ برائی اونکی بدن سے پس ہوگئی بیچ بہترین صورت کی اور ذکر کیا نے بیچ تفسیر اس زیادتی کی ای پر وہ شخص لنبا کہ تہا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تہی اور لیکن وہ لڑکی کہ تہی گرد اونکی پس جو لڑکا کہ مرا فطرۃ پر یعنی جو لڑکا چہوٹی عمر مین بغیر بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کی پاس ہوتا ہی کہا راوی نی کہ پس عرض کیا بعضی مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ اور لڑکی مشرکون کی بھی فرمایا پیغمبر خدا نی کہ لڑکی مشرکون کے بہی اونکی سپرد ہوتی ہین اور لیکن وہ لوگ کہ تہا آدہا بدن اونکا اچہا اور آدہا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ کیی اونہون نے عمل بہلی ملی کچہہ نیک کچہہ بد درگذر کیا اللہ تعالی نی اونسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لفظ قط پہلا یہان تاکید مثبت کی واقع ہوا ہے اور نحویون نی اسکو مخصوص ساتہہ تاکید نفی کی کیا ہی مثل ما رایتہ قط اور نہین کہتی ہین رایتہ قط لیکن تحقیق یہہ ہی کہ درحدیثون مین مقام اثبات مین ہی واقع ہوا ہے اور طیبی نی کہا کہ اصل ترکیب یہہ ہی واذا حول الرجل ولدان ما رایت ولدانا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہہ قول ہی لم ار روضۃ قط اعظم منہ **ع وعن** ابن عمرؓ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَفْرَی الْفِرٰی اَنْ یُرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَیْہِ مَالَمْ تَرَیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بڑا بہتان بہتانون مین یہہ ہے کہ دکہلاوی آدمی اپنی آنکہون کو وہ چیز کہ نہین دیکہا ہی اونہون نی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی جہوٹ باندہی آنکہون پر کہ انہون نے دیکہا ہی حالانکہ واقع مین کچہہ نہین دیکہا ہی مقصود دکہنا خواب جہوٹا ہی اور بڑا بہتان اسمین اسلیی ہوا کہ خواب بیچ معنی وحی کی ہی پس گویا خدا تعالی پر افترا کرتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ خواب کہلاوی **ع وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہت سچا خواب پچہلی پہر کا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** اسلیی کہ اکثر اوسوقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہی **ع**

کتاب الآداب

کتاب ہے بیچ بیان اداب کے **ف** ادب کہتی ہین استعمال کرنی اوس قول و فعل کو کہ محمود ہے اور بعضون نی کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضون نے کہا کہ قائم رہنا حسنات پر اور اعراض کرنا سیئات سے اور بعضون نی کہا کہ تعظیم کرنی اوسکی کہ اعلے اوس سے ہی اور نرمی کرنی اوس سے کہ پست اوس سے ہی **ع**

باب السلام

باب ہے بیچ بیان سلام کی **ف** سلام اسم ہی تسلیم سی بمعنی سلامت اور برارت کی نقائص و عیوب سے اور اسم ہے اسمار الہی سی اور معنی السلام علیک کے یہہ ہین کہ اللہ تعالی مطلع ہی تیری حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدا تعالی کا تجپر ہی یعنی اوسکی حفاظت تونگا ہبانی مین ہی تو جیسے کہتے ہین اللہ معک

اور اکثر اسیر ہین کہ معنی السلام علیک کے یہہ ہین کہ سلامتی مین ہے تو مجہسے اور مجکو بہی سلامت رکہہ اپنی سی پس مشتق ہی سلم سی کہ بمعنی مصالحت کی ہی یعنی با امن رہ مجہسی اور با امن رکہہ مجکو اور شریعت اسکی ابتدا اسلام مین ہے واسطی تمیز مسلمان کے کافر سی تا تعرض نکری گویا آگاہ کرتا تہا ساتہہ سلام کی بعد ازان جاری رہی یہہ شریعت

شرح **الفصل الاول** فصل پہلی

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلق الله آدم على صورته طوله ستون ذراعا فلما خلقه قال اذهب فسلم على اولئك النفر وهم نفر من الملائكة جلوس فاستمع ما يحيونك فانها تحيتك وتحية ذريتك فذهب فقال السلام عليكم فقالوا السلام عليك ورحمة الله قال فزادوه ورحمة الله قال فكل من يدخل الجنة على صورة آدم وطوله ستون ذراعا فلم يزل الخلق ينقص بعده حتى الآن متفق عليه

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اپنی صورۃ پر لنبائی اوسکی ساٹہہ گز کی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور السلام علیکم کہہ اس جماعت پر اور وہ تہی جماعت فرشتون کی بیٹہی ہوئی پس سن کیا جواب دیتے ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہے تیرا اور جواب والا دیری اولاد کا پس گئی حضرت آدم اور کہا سلام ہی اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نی سلام ہی تجہپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نی پس زیادہ کیا فرشتون نی بیچ جواب سلام آدم کی لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کی ہوگا حالانکہ لنبائی اوسکی ساٹہہ گز کی ہوگی یعنے بیچ بلندی قد اور حسن وجمال کی کہ آدم رکہتی تہی بہشت مین داخل ہونگی ور دوزخی بدہیئت اور بدصورت پس ہمیشہ پیدائش کم ہوتی رہی یعنی لوگونکی پیچہی آدم کی اب تک کہ اس مقدار کو پہنچی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیدا کیا آدم کو اپنی صورۃ پر الخ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ معنے اس حدیث کی بعضے تو کہتی ہین کہ یہہ حدیث صفات مین سے ہی پس تاویل اسکی سی باز رہی جیسیکہ بیچ امثال اسکیکے متشابہات سے مذہب سلف یہی ہی اور بعضی تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہہ ہے کہ صورۃ بمعنی صفت کی ہی جیسیکہ کہتی ہین صورۃ مسئلہ کی یہہ ہی اور صورۃ حال یون ہے یعنے پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتہہ ان صفتون کی کہ پرتو ہ صفات کریمہ اوسکیکے ہین پس کیا اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کی لیی ہی جیسیکہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کی کہ مشتمل ہے اوپر اسرار ولطائف کی کہ ساتہہ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سے بخشے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر آدم کی طرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدا حال سی تمام الخلقت کامل الصورت لطول ساٹہہ گز کی نہ جیسیکہ اور آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس بعد ازان علقہ پس بعد ازان مضغہ پس بعد ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہہ بیان پیدائش آدم عم کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونی اوسکیکے ہی بخلاف تمام صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اسکے مجملاً معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نی الخ یہہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہے کہ اگر کوئی کہی السلام علیک اوسکی جواب مین کہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بہی کہی اوسکی جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور بعضی روایات مین لفظ ومغفرتہ کا بہی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بہی درست ہی جیسیکہ وعلیک السلام اور دونون عبارتونکی کچہہ تفاوت نہین لیکن جمہور اسیر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہے اور شاید کہ ملائکہ نی بہی ارادہ کیا ہو سلام کرنیکا ابتداءً آدم پر جیسیکہ واقع ہوا ہی اکثر لوگونمین لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کی یہہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہہ کہ واقع ہون دونون معاً جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر فاء تعقیب کی اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کرین آپسمین ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب اور آخیر جملہ حدیث مین تقدیم وتاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساٹہہ گز کا قد رکہتی تہی بعد اونکی لوگ کوتاہ ہونی لگی پہر جب بہشت مین جاوینگے

بلند قدم مرجا دین کی مانند آدم علیہ السلام کی ۔ برح ع **وعن** عبد الله بن عمرو ان رجلا سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم
ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف متفق علیه اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کہلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر
آشنا اور بیگانہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تخصیص ان دونوں صفتوں کی مناسب حال سائل کی ہی یعنی بعضی جای کسی عمل کو افضل
فرمایا ہی اور بعضی جای کسیکو تو مناسب حال پوچھنی والیکی ہوتا تہا کہ جسکے طبیعت مین ایک خصلت نیک کے ضد کی طرف میل باقی اوسکی لیی اوس
خصلت نیک کو افضل فرمانی مثلا ایک کے مزاج مین بخل دیکہا اوسکی لیی کہلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرأ ساتہہ پیش ت کی مشتق ہی قرأت
بمعنی پڑھوانی کی اور ساتہہ زبر ت کی قرأت سی بمعنی پڑہنی کی بہی آیا ہی اور معنی اسکی ظاہر تر ہین اور باوجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہی لیکن
معنی اسکی خوب ظاہر نہین توجیہ اسکی یہہ ہے کہ چونکہ سلام کرنیوالا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑہواتا ہی اوسکو سلام کی تلین اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سے ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسیطرح عیادہ اور مانند اسکیکے جیسیکہ حدیث آیندہ مین آتا ہی برج **وعن**
ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للمؤمن علی المؤمن ست خصال یعوده اذا مرض ویشهده اذا
مات ویجیبه اذا دعاه ویسلم علیه اذا لقیه ویشمته اذا عطس وینصح له اذا غاب او شهد لم اجده فی الصحیحین
ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکره صاحب الجامع بروایة النسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کے مسلمان پر چہہ حق ہین عیادہ کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کی لیی جسوقت کہ مری اور
قبول کری دعوۃ اوسکی جب کہ بلادی اوسکو کہانیکی لیی یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کی یا از راہ فخر وریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جسوقت
کہ ملے اوسی اور جواب دے اوسکی چہینک کا جسوقت کہ چہینکے یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چہینکنے کے والا مستحق جواب کا نہین ہوتا اور خیر خواہی کری اوسکی
جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نی کہ نہین پائی یہہ حدیث مینی صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی کی مین ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول
والی نی ساتہہ روایت نسائی کی **ف** خیر خواہی کری الخ یعنی حاضر و غائب خیر خواہ رہی یہہ نکری کہ جب سامنی آوی تو تملق کری اور غائبانہ غیبتہ
کری کہ یہہ صفت منافقین کی ہے ۔ ع **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تدخلون الجنة حتی تؤمنوا ولا
تؤمنوا حتی تحابوا اولا ادلکم علی شیء اذا فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بینکم رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ داخل ہوگی تم بہشت مین یہان تک کہ ایمان لاو اور نہ ایمان لاوگی یعنی ایمان کامل نہین
ہو سکیگا یہان تک کہ آپسمین دوستی کرو یعنی للہ اور کہا کیا اور نہ بتلاؤں مین تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپسمین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو
سلام درمیان اپنے یعنی آشنا و بیگانہ سی سلام علیک کرو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخون مین کہ مشائخ کبار کی آگی
پڑہی گئی ہین لفظ لا تؤمنوا ساتہہ حذف نون کی ہی اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تؤمنوا کی ہی اور بعضی نسخون مین و
لا تؤمنون نون سی آیا ہی اور وہ موافق قاعدہ کی ہی ۔ برح ع **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یسلم الراکب
علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سلام علیک کری سوار پیادہ پا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹھی پر اور تہوڑی بہتون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوار پیادہ پر سلام
علیک کری واسطی تواضع کی بسبب اسکے کہ رفعت دیہی اللہ نے اوسکو بسبب سواری کی اوسکو فروتنی ہی کرنی چاہیی اور تہوڑی بہتون پر کرین واسطے تواضع کی اور اکرام

بہت کی اور کہا نووی نی جبکہ ملی ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کری یہہ کہ خاص کری کسی ایک کو ان لوگون کو اور ان مین سے ساتھہ سلام کی تو مکروہ ہی اسلیی کہ قصد سلام سی
مؤانست و الفت ہے اور بیچ تخصیص بعض کے وحشت دلانی ہی باقیون کے اور اکثر یہہ سبب عداوت کا بہی ہوتا ہے اور جبکہ چلتی ہون بازار مین یا شارع عام مین
بہت سے لوگ تو وہان سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہی اسلیی کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب امورسی ۞ ع **وعنه** قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يسلم الصغير على الكبير والمار على القاعد والقليل على الكثير رواه البخاري اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی سلام کری چہوٹا بڑی پر اور گذرنی والا بیٹھی پر اور تہوڑی بہت پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
لکہا ہے علما نی کہ یہہ حکم ملاقات کا ہی یعنے جبکہ دو آدمی ملاقات کرین حکم یہہ ہے اور اگر وارد ہو اور آدمی ایک دوسری پر تو ابتدا ای سلام وارد کو
ہے بہر حال خواہ چہوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ۞ ح **وعن** انس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على غلمان فسلم
عليهم متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری لڑکون پر پس سلام کیا اوپر ان کی نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ نہایت تواضع اور شفقت ہی حضرت کی اہل عالم پر صلے اللہ علیہ وسلم وجزاہ اللہ عن المسلمین خیرا ۞ ح
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبدؤا اليهود ولا النصارى بالسلام واذا لقيتم احدهم
في طريق فاضطروه الى اضيقه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہ ابتدا کرو یہودیون اور نصرانیون
سے ساتھہ سلام کی اور جبکہ ملو تم ایک سے انکی راہ مین پس تنگ کرو انکو طرف راہ تنگ ترکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ ابتدا کرو الخ یعنے اول تم انسے سلام علیکم کہو اسلیی
کہ ابتدا ساتھہ سلام کی واسطی اعزاز مسلمین کی ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہین اور اسیطرح نہین جائز ہی محبت کرنی انسی ساتھہ سلام اور مانند اسکی موافق
فرمودہ خدا تعالی کی لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الاخر يوادون من حاد الله ورسوله الخ اور اگر وہ سلام علیک کہین
اونکی جواب مین علیک یا علیکم کہی اور لکہا ہی علما نی کہ بیچ جواب سلام کفار کی کہی ہداک اللہ اور بعضی علما نی ابتدا سلام یہود و نصاری پر واسطی ضرورت
یا حاجت کی جائز کہا ہی اور یہی حکم ہی مبتدعون اور فاسقون کا اور اگر سلام علیک کی ایک انجان سے اور پہر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہے تو مستحب ہے یہہ کہ طلب سلام
پہیر لی کری اور اسسے کہی استرجعت سلامی یعنے طلب کی مینے پہیر سلام اپنی کی اور تنگ کرو الخ یعنے غلبہ کرو ایسا کہ وہ یکسو ہو جاوی اور تنگ ہو راہ اوپر اسکی واسطی اظہار عزت و شوکت
اسلام کی اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد تنگ کرنی سی حکم کرنا ہی یکسو ہونیکا بیچ راہ کا چہوڑنا ہی مسلمانون کی لیی ۞ ۵ ع ح **وعن** ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم عليكم اليهود فانما يقول احدهم السام عليك فقل وعليك متفق عليه اور روایت ہے
ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سلام کرتی ہین تمہی یہود پس سوا اسکی نہین کہتا ہی ایک انکا سام علیک یعنے موت ہو تم پر پس کہو تو اونکی جواب مین وعلیک یعنے
تجہی پر موت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ۞ **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم واذا سلم عليكم اهل الكتاب فقولوا وعليكم متفق عليه
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سلام علیک کہین تمہی اہل کتاب یعنے یہود و نصاری پس کہو انکی جواب مین وعلیکم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہلی
حدیث مین لفظ فقل اور وعلیک ساتھہ صیغہ مفرد کی ہی اور اسمین فقولوا اور وعلیکم ساتھہ صیغہ جمع کی اور اور روایتون مین وعلیک اور وعلیکم ساتھہ واو اور بدون واو کی دونو طرح آیا ہے
اور کلام مولف مین ساتھہ واو کی ہے اور روایت موطا مین علیک ہے بدون واو کی اور اسیطرح روایت دارقطنی مین علیکم بدون واو کی ہے بعضی علما نی تو لکہا ہے کہ مختار یہہ ہے کہ بدون واو کی کہی تا
مشارکت لازم نہ اوی و بیچ تحریر مین کہا اور بعضون نی کہا کہ مضائقہ نہین ساتھہ مشارکت کی اسلیی کہ موت سبکو آنیوالی ہی گویا معنے یہہ ہونگی کہ ہم اور تم اور ہم مین برابر ہین ہم
سب مرینگے اور بعضون نی کہا کہ واو وہان مشارکت کی لیی نہین ہے بلکہ استیناف کی لیی ہے اسصورت مین تقدیر یہہ ہوگی وعلیکم ما تستحقونہ من الذم اور صواب یہہ ہے کہ دونون طرح جائز
ہے ساتھہ واو کی بہی اور بدون واو کی بہی بسبب ثابت ہونی روایت کے دونو طرح اور کہا نووی نی کہ اتفاق کہتی ہین علما اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب ۞

کہ لیکن نہ کہا جائے وعلیکم السلام یعنی نہ علیکم السلام کہیں اور نہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک یا وعلیکم کہیں اور وعلیکم بھی جب کہے کہ جب وہ کلمہ کہی ہون اور جب وہ ایسا
ہو تو وعلیکم کہی کہ آمین تعظیم ستی لازم آوے گی ۔ ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ
فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سی کہا پروانگی مانگی ایک جماعت نی یہودیوں میں سے اوپر آنے کی پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا انہوں نی السام علیکم یعنی
موت تم پر پس کہا میں نی بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نی ای عائشہ تحقیق اللہ تعالی نرمی کرتا ہی دوست رکھتا ہی نرمی کو بیچ سب کام کی کہا
میں نی کیا نہیں سنا آپ نی جو کچھ کہ کہا انہوں نی یعنی بدلے سلام کی سام کہا فرمایا حضرت نی کہ تحقیق کہا میں نی یعنی انکی جواب میں وعلیکم اور ایک روایت
میں تم پر اور نہیں ذکر کی واو نقل کی بخاری اور مسلم نی وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ إِنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا
قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ
الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ اور ایک روایت بخاری کی میں ہی کہا عائشہ نی تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا موت ہی تم پر فرمایا حضرت نی اور تم ہی پر پس
کہا حضرت عائشہ نی بیچ جواب یہودیوں کی موت ہی تم پر اور لعنت ہی تم پر اللہ کی اور غضب اللہ کا تم پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیری عائشہ اور پر
تیری ہی نرمی کرنی اور بچتی رہ سختی اور بیحیائی کی باتوں سی کہا حضرت عائشہ نی کیا نہیں سنا آپ نی جو کچھ کہ کہا یہودیوں نی فرمایا پیغمبر خدا نی کیا
نہیں سنا تو نی جو کچھ کہ کہا اور جواب دیا میں نی اونپر پس قبول کیجاتی ہی دعا میری اونکی حق میں اور نہیں قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میری اور بیچ
ایک روایت مسلم کی یوں ہی کہ فرمایا حضرت نی نہو تو ای عائشہ بیحیا باتین کرنیوالی اسلیے کہ اللہ نہیں دوست رکہتا بیحیائی کو اور بیحیائی کو تکلفا
ہو ۔ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ
الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری
ایک مجلس پر کہ اوسمیں لوگ تھی ملی جلی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نی اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانوں پر نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ اگر گذری ایک جماعت پر کہ اوسمیں کئی مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہوں تو سنت یہہ ہی کہ
سلام کری اونپر بقصد مسلمانوں کی یا مسلمان کی اور لکہا ہی علما نی کہ اختیار رکہتا ہی چاہی السلام علیکم کہی اور مسلمان مراد رکہی اور چاہی
کہی السلام علی من اتبع الہدی اور اگر لکہی خط مشرک کو تو سنت یہہ ہی کہ لکہی جیسیکہ لکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی
۔ ع ح ۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا
رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ
يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بچو تم بیٹہنی سی راہوں میں پس عرض کیا بعضے صحابہ نی کہ یا رسول
اللہ نہیں واسطی ہمارے مجلسوں ہماری سی راہوں میں چارہ یعنی بیٹہنا ضروری ہی باتیں کرتی ہیں ہم اونمیں یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ

تکون الفضائل رواہ ابو داود اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے معنی منقول پہلی حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نے ایک مرتبہ اور کہ پھر آیا ایک اور شخص یعنے
چوتہا پس کہا اوسنے سلام تمپر اور رحمۃ اللہ کی اور برکتیں اوسکی اور بخشش اوسکی پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکہی گئیں اور فرمایا اسی طرح سے زیادہ ہوتا جاتا
ہی ثواب یعنے جسقدر سلام کے زیادہ الفاظ بڑہاتا جاوے ثواب بڑہتا جاوے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** لکہا ہے علماء نے کہ افضل سلام میں یہہ ہے کہ کہے السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتہہ ضمیر جمع کی اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب دینے والا بہی ساتہہ ضمیر جمع کی اور واو کی کہے یعنی وعلیکم السلام اور ادنی سلام
کا السلام علیکم ہے اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تو بہی کافی ہے اور جواب میں ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہے اور اگر بدون واو کی کہے تو بہی
کافی ہے اور اتفاق کرتے ہیں علماء اسپر کہ اگر کہیں جواب میں علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں وعلیکم ساتہہ واو کی کہے تو اسمیں دو وجہیں ہیں ۔ح **و**
عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولی الناس باللہ من بدأ بالسلام رواہ احمد والترمذی
وابو داود اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ سلم نے تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتہہ اللہ کی وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے
ساتہہ سلام کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں راہ میں آپسمیں ایسی کہ اس صورت میں برابر ہیں ہیچ حق سلام کی اور
اگر ایک بیٹہا ہو اور دوسرا اوسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہے بیٹہے پر پس اگر وارد سبقت کرے ساتہہ سلام کی نزدیک ساتہہ ہوگا ایسی کہ اوسنے ادا کیا ہے
حق کہ کہ لازم تہا اوسکی ذمہ پر اور اگر بیٹہا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اوسکی لیے ہوگی اور حضرت عمر رضی سے منقول ہے کہ تین چیزیں موجب خلوص محبت بہائی مسلمان
کے ہیں ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کی دوسرے پکارنا ساتہہ اوس نام کی کہ دوست رکہے اوسکو تیسرے جگہہ دینی جب آوے مجلس میں ۔ح **و**
عن جریر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی نسوۃ فسلم علیہن رواہ احمد اور روایت ہے جریر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذرے عورتوں پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہہ احمد نے **ف** یہہ مخصوص ہے حضرت کی لیے بسبب امن کے واقع ہونے سے فتنہ میں اور غیر اونکی واسطے مکروہ ہے یہہ کہ
سلام کرے عورت اجنبیہ کو مگر یہہ کہ ہو بڑہیا بعید مظنہ فتنہ سے اوس سے سلام علیک جائز ہے ۔ح **وعن** علی بن ابی طالب قال یجزئ
عن الجماعۃ اذا مروا ان یسلم احدہم ویجزئ عن الجلوس ان یرد احدہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرفوعا وروی ابو داود
وقال رفعہ الحسن بن علی وھو شیخ ابی داود اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ کہا البتہ کفایت کرتا ہے جماعت کی طرف سے جسوقت کہ گذریں یہہ کہ سلام علیک
کرے ایک اونمیں سے اور کفایت کرتا ہے بیٹہنے والوں سے یہہ کہ جواب دے ایک اونمیں سے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی یعنی قول آنحضرت کا ہے حضرت علی
کا اور روایت کیا اسکو ابو داود نے یعنی بطریق موقوف کی اور کہا ابو داود نے یعنی بعد تمام کرنے سند اپنی کی کہ رفع کیا اوسکو حسن بن علی نے اور یہہ حسن بن علی شیخ
ہیں ابی داود کی یعنی نہ امام حسن بن علی بن ابی طالب حاصل یہہ کہ بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابو داود نے طریق حسن بن علی سے مرفوع نقل کیا اور طریق
دوسری سے موقوف **ف** جسوقت گذریں اور ایسے ہی جسوقت کہ داخل ہوں یا ٹہیریں ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ ابتدا
کرنا ساتہہ سلام کی سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص بہی سلام کریگا یا ایک جواب دیگا سبکے ذمہ سے ساقط ہو جاویگا لیکن
ہر ایک کا کرنا افضل ہے ۔ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من تشبہ
بغیرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاری فان تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف
رواہ الترمذی وقال اسنادہ ضعیف اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اوسنے نقل
کے اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتہہ غیر ہمارے کی یعنی
غیر اہل ملت ہمارے کی نہ مشابہت کرو ساتہہ یہودیوں کی اور نہ ساتہہ نصاری کی پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتہہ انگلیوں کے

اور

اور سلام کرنا نصاری کا اشارہ کرنا ہے ساتھہ ہتیلیون کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** یعنے نہ مشابہت کرو یہود و نصاری کی بیچ تمام افعال اونکی خصوصاً بیچ ان دو خصلتون کی اور شاید کہ وہ اکتفا کرتی ہونگی سلام کرنی مین یا جواب دینی مین یا دونون مین ساتھہ اشارون مذکورین کی بغیر کہنی لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور اونکی ذریت کی انبیا اور اولیا سے اور گویا کہ آنحضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اونکی امت مین سے بعضے لوگ کرین گی اس طرح یا مثل اسکی کہ وہ جمع کرنا ایسٹ کا ہے یا جھکنا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھہ لفظ سلام کی فقط اور اس حدیث کی سند اور بہی ہی وہ ضعیف نہین چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہی شرح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت ملاقات کری ایک تمہارا اپنی بہائی مسلمان سے پس چاہیے کہ سلام کری اوسپر پس اگر حائل ہو درمیان اون دونون کی درخت یا دیوار یا پتہر یعنی بڑا پہر ملی اوس سے پس چاہیے کہ سلام کری اوسپر یعنی دوبارہ نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی سقدر مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہی چہ جائی زیادہ اور اسمین کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کی اور رعایت آداب کی اور مستثنی ہین اس سے کئی ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پہرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی کہ مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اوسپر اور جواب دینا اوسپر واجب نہین اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگہتا ہو یا نماز پڑہتا ہو یا اذان دیتا ہو یا حمام مین یا کہاتا ہو اور لقمہ اوسکی مونہہ مین ہو اگر سلام کری اوسکو ایسے وقتون مین تو ہی نہین مستحق ہوتا جواب کا اور اسیطرح خطبہ کے وقت نہ سلام کری اور نہ جواب دے اور قرآن پڑہنی والیکو بہی سلام نکری اور اگر کوئی کری تو اوسکو چاہیے کہ ٹہر کر جواب دے اور پہر اعوذ پڑہ کر پڑہنا شروع کری شرح **وعن** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی قتادہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب داخل ہو تم گہر مین پس سلام کرو اپنی گہر کی لوگون پر اور جب نکلو تم گہر سے پس رخصت کرو اپنی اہل کو ساتھہ سلام کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** اور اگر گہر مین کوئی نہو تو مستحب ہے یہہ کہ کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہان ہوویں سلام پہنچی اور ظاہر یہہ ہے کہ ایداع یہان بمعنی تودیع کی ہی وداع سے یعنی رخصت کرو ساتھہ سلام کی اور کہا بعضی ہماری علما نی کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے اسلیے کہ یہہ دعا اور وداع ہی کذا قال ملا علی رح اور کہا حضرت شیخ رح نی کہ لفظ اودعوا ایداع سے ہی یعنی ودیعت رکہو اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تمنی وقت نکلنے کے تو گویا کہ ودیعت رکہا تمنی سلام کی خیر و برکت کو پاس گہر والون کی اور لوگی اوسکو آخرت مین جیسیکہ کوئی ودیعت اپنی کسیکے پاس رکہتا ہی اور پہر لیلیتا ہی اور طیبی نی کہا کہ تا رجوع کرو طرف اونکی اور پہر لو ودیعت اپنی جیسیکہ ودیعتین لے جاتی ہین اسمین تفاول ہی ساتھہ سلامتی کی اور معاودہ کی دوبارہ شرح **وعن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای بیٹی میری جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنی کی تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجپر اور تیری گہر والون پر نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی سلام پہلے کلام کی ہی یعنی اول چاہیے کہ سلام کری پہر کلام اور پہلے سلام کے کلام کرنا خوب نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث منکر ہے **وعن** عمران

ابن حصین قال کنا فی الجاهلیة نقول انعم الله بک عینا وانعم صباحا فلما کان الاسلام نهینا عن ذلک رواه ابوداود
اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا تہی ہم جاہلیت مین کہتے تہی یعنی وقت ملاقات کی ٹہنڈا کری الله بسبب تیری آنکہون کو اور داخل رہی تو نعمتون
مین وقت صبح کی پہر جب ہوا اسلام منع کیے گئی ہم اس کہنے سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی نعومتہ سی بمعنی
نرمی اور تازگی اور خورمی کی اور یہہ عبارت محتمل دو معنی کو ہی ایک تو یہہ کہ بی بمعنی سبب کے ہی یعنی تازہ اور روشن کری خدا تعالی بسبب تیرے
آنکہین تیری دوستون کی کہ کنایہ ہی رفاہت حال مخاطب سے کہ خوش حال ہوتا دوست بسبب دیکہنے اسکی کی خوش ہون دوسرے یہہ کہ حرف بی زائد
ہو واسطی تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خورم کری تجکو خدا تعالی یعنی بسبب دیکہنے دوسرے کی کہ دوست رکہتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسرے لفظ
انعم صیغہ امر کا ہی یعنی تر و تازہ اور خوش رہ اور انعمی صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہہ ہے کنایہ ہی
خوش گذرانی اور فراغ وقت سی اور تخصیص وقت صباح کی بسبب اسکے ہی کہ اکثر جو غارت اور مکارہ واقع ہوتی ہین وقت صبح کی ہوتی
ہین ؛ ح ع ؛ **وعن** غالب قال انا لجلوس بباب الحسن البصری اذ جاء رجل فقال حدثنی ابی عن جدی قال
بعثنی ابی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ائته فاقرئه السلام قال فاتیته فقلت ابی یقرئک السلام فقال علیک
وعلی ابیک السلام رواه ابوداود اور روایت ہی غالب سے کہ کہا تہی ہم بیٹہی ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو
باپ میرے نی دادا میرے سی کہ کہا بہیجا مجکو باپ میرے نی پاس پیغمبر خدا صلے الله علیه وسلم کی پس کہا باپ میرے نی جا تو پیغمبر خدا کی پاس اور کہہ انکو سلام
کہا دادا میرے نی پس آیا مین آنحضرت کی پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپکو پس فرمایا آنحضرت نی تجپر اور تیری باپ پر سلام نقل کی یہہ
ابوداود نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کی طرف سی سلام پہنچاوی تو سنت یہہ ہی کہ پہنچانی والی پر بہی سلام بہیجی اور
جسکی طرف سے سلام پہنچایا اوسپر بہی یعنی علیک وعلی فلان السلام یا کہی وعلیک وعلیه السلام چنانچہ نسائی مین بعینہ الفاظ روایت
کیی ہین ؛ ح ؛ ع ؛ **وعن** ابی العلاء الحضرمی ان العلاء الحضرمی کان عامل رسول الله
صلی الله علیه وسلم وکان اذا کتب الیه بدأ بنفسه رواه ابو
داود اور روایت ہی ابو العلاء حضرمی سی یہہ کہ علاء حضرمی تہا عامل پیغمبر خدا صلے الله علیه وسلم کی طرف سے اور تہا علاء جسوقت
لکہتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلے اپنی طرف سے نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ابو العلاء کا نام ہی یزید بن عبد اور ایک نسخہ مین مطابق
بعضے نسخون مصابیح کی آیا ہی عن ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضرموت کی نام شہر کا ہی اور اسکی آگی کی عبارت اکثر نسخون
مین ان العلاء الحضرمی ہی اور ایک نسخہ مین ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب مین لکہا ہی کہ علاء بن حضرمی حلیف بنی امیہ کی تہی صحابی بزرگ عامل
ہوئی تہی بحرین کے آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نی بہی بدستور انکو عامل وہان کا رکہا یہان تک کہ وہ مرے اور شروع کرتا الخ
یعنی یون لکہتی من العلاء الحضرمی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم السلام علیکم ورحمة الله اور علاء با تباع آنحضرت کی اسطرح لکہا کرتی تہی کہ
آنحضرت بہی لکہتی تہی من محمد رسول الله الی فلان بعد ازان سلام لکہتی اوسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکہتی سلام علی من
اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسطرح لکہا تہا اور آنحضرت نی معاذ کو انکی بیٹی کی تعزیت مین یون لکہا تہا بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول
الله الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک الله الذی لا اله الا هو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونی اسکے ہی مقدم
سلام کا جیسیکہ بیان کیا گیا اور اسطرح تین حدیثین اور کہ متصل اسکی لایا مولف بیچ احوال کتاب کے باعتبار متعلق ہونی انکے ہی سا تہہ

سلام کی کر کبھی سلام لکھا ہی جاتا ہی اور اسیطرح یہی عادت سلف کی کہ اخیر فصل مین وہ حدیثین لاتا ہی کہ متعلق ور مناسب مقام کی ہوتی ہین ۔ ح
ع **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیترّبہ فانہ انجح للحاجۃ رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث منکر اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ لکھی ایک تمہارا خط پس چاہیے
کہ مٹی پر ڈالدی یا مٹی اوسپر برادی اسلیے کہ تحقیق یہہ فعل بہت برلانیوالا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
منکر ہی **ف** یہہ بالخاصیت ہے واسطی حاجت براری کی کہ سوائے شارع کی کسیکو وجہ اوسکی معلوم نہین لیکن بعضی ارباب معرفت نی بیچ توجیہ
معنے اول کی لکھا ہی کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطی ساقط کرنی وسکیکے ہی نظر اعتبار سی اور اعتماد ہی حق جلا وعلا پر بیچ پہنچانی اوسکیکے مقصد
کو اور دوسرے معنو کو موید ہی یہہ قصہ کہ امام غزالی نی منہاج العابدین مین نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے رقعہ لکھا کرایہ کی مکان مین یہہ ارادہ کیا کہ
مٹی ڈالی اوسپر مکان کی دیوار مین سی پہر یہہ خیال آیا کہ گہر کرایہ کا ہی پہر یہہ خطرہ آیا دل مین کہ کیا مضائقہ ہی سکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اوسنی
ہاتف کو کہ کہتا ہی کہ قریب ہے کہ جان لیگا حلال جاننی والا اس مٹی کا اوسچیز کو کہ پاویگا کل کو بسبب طول حساب کی اور یہہ حدیث منکر ہی باعتبار راوی
کے اور طبرانی نی اوسط مین ابی درداسی بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا کتب احدکم الی انسان فلیبدا بنفسہ واذا کتب فلیترب کتابہ فہو انجح ۔ ح ع
وعن زید بن ثابت قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضع القلم علی
اذنک فانہ اذکر للمآل رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وفی اسنادہ ضعف اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا داخل ہوا
مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکھنی والا بیٹھا تھا پس سنا مینے حضرت کو کہ فرماتی ہین رکھہ قلم کو اپنی کان
اسلیے کہ تحقیق یہہ بہت یاد دلاتا ہی مطالب کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ اسناد اسکی ضعف ہے **ف** یاد دلاتا ہی
مطلب کو یعنے عبارت کو واسطی بیان مطالب کے اور یہہ بالخاصیت ہے کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نے کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہی جیسیکہ
کہا علمانی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکھنا زبان کا کان پر کہ جگہہ سننے کی ہی موجب نزدیکی کا ساتھہ دل کی ہی بیچ اسکی
جو کچھہ کہ ارادہ کرتا ہی یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ اسی سکھاتا کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہی یعنی باعتبار متن کے
یا سند کی اور ضعیف ہی یعنی بہ نسبت بعض راویوں اسکیکی پس حدیث ضعیف ہے اور یہہ منافی صحت کے نہین اور موید ہی اسکی روایت ابن
عساکر کی کہ نقل کی ہی انس سے بطریق مرفوع کی اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر مین ہی روایت ترمذی کے زید بن ثابت
سے بطریق مرفوع کی ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للممل ۔ ح ع **وعنہ** قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم
السریانیۃ وفی روایۃ انہ امرنی ان اتعلم کتاب یہود وقال انی ما امن یہود علی کتاب قال فما مر بی
نصف شہر حتی تعلمت فکان اذا کتب الی یہود کتبت واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ثابت
سے کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ سیکہون مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہے یہہ کہ آنحضرت نی حکم کیا مجکو یہہ کہ
سیکہون مین خط کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہین ہوتا یہود سی اوپر خط کتابت کی کہا زید نی پس نگذرا مجکو آدہا مہینہ
یہان تک کہ سیکہا مینی پس تہی حضرت جسوقت کہ لکہتی طرف یہود کی لکہتا مین اور جسوقت کہ لکہتی یہود طرف حضرت کی تو پڑہتا مین واسطی
حضرت کی خط اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہین ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہون کہ اگر یہود سے نامہ
کسیکو یہود کی لیی لکہواؤن تو کم زیادہ نہ لکہدی اور اونکا نامہ آیا ہوا پڑہواؤن تو کم زیادہ پڑہدی اور اس سے معلوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کی زبان

کفار کی سیکھنی جائز ہی اور بغیر ضرورت کی سیکھنا اوسکا اچھا نہیں کہ تشبہ ساتھہ کفار کی لازم آتا ہی اور وہ ممنوع ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی من تشبہ بقوم فہو منہم بلکہ طیبی نے بلا ضرورت سیکھنے کو حرام لکھا ہی ۔ مولانا ودع

وعن اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَھٰی اَحَدُکُمْ اِلَی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یَجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہارا طرف کسی مجلس کی پس چاہیے کہ سلام کری پس اگر دلمیں آوی بیٹھنا پس چاہیے کہ بیٹھہ جاوی پہر جسوقت کہ کہڑا ہو وی چلنی کی پس چاہیے کہ سلام کری اسلیے کہ نہیں سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسری سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** جسوقت کہ کہڑا ہو یعنی بعد بیٹھنے کے اور ظاہر ہے کہ مراد ساتہہ اسکے یہہ ہے کہ جب ارادہ کری چلنی کا اگرچہ بیٹھی اور ظاہر اسی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام کرنا سنت ہے وقت چلنی کی ہی جیسا کہ سنت ہے وقت ملاقات کی اور ایسی ہی جواب ہے دونو کے واجب ہیں اور بعضی محققین نے لکھا ہی کہ سلام چلتی وقت کا اور جواب اوسکا مستحب ہے ۔ ع

وعنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَیْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ ھَدَی السَّبِیْلَ وَرَدَّ التَّحِیَّۃَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَی الْحَمُوْلَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں بہلائی بیچ بیٹھنی کی راہوں پر مگر واسطی اوس شخص کے کہ بتادی راہ یعنی بہولے ہوئی کو اور راہ بہولی ہوئی کو اور جواب دی سلام کا اور بند کری نگاہ کو یعنی دیکہنی حرام چیزوں کی سے اور مدد کری اوس شخص کی کہ بوجہہ لادتا ہو نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** حمولہ ساتہہ پیش حرکی ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ح کی ہی اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتہہ زبر ح کی وہ جانور ہی کہ جسپر بوجہہ لادا جاتا ہی مانند گہی وغیرہ کی اور ساتہہ پیش ح کی بوجہہ کہ لادا جاتا ہی یعنی مدد کری اوس شخص کی کہ اوٹہاتا ہو بوجہہ اپنے جانور کی پیٹہہ پر رکہنی کی لیے یا اپنے پیٹہہ پر یا سر پر رکہنی کی لیے ۔ ع

وذکر حَدِیْثُ اَبِیْ جُرَیٍّ فِیْ بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَۃِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِیْہِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ بِاِذْنِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَبُّہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ یَا اٰدَمُ اِذْھَبْ اِلٰی اُولٰٓئِکَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِلٰی مَلَاٍ مِّنْھُمْ جُلُوْسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ قَالُوْا عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی رَبِّہٖ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ تَحِیَّتُکَ وَتَحِیَّۃُ بَنِیْکَ بَیْنَھُمْ فَقَالَ لَہُ اللّٰہُ وَیَدَاہُ مَقْبُوْضَتَانِ اِخْتَرْ اَیَّھُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَرْتُ یَمِیْنَ رَبِّیْ وَکِلْتَا یَدَیْ رَبِّیْ یَمِیْنٌ مُّبَارَکَۃٌ ثُمَّ بَسَطَھَا فَاِذَا فِیْھَا اٰدَمُ وَذُرِّیَّتُہٗ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَا ھٰٓؤُلَآءِ قَالَ ھٰٓؤُلَآءِ ذُرِّیَّتُکَ فَاِذَا کُلُّ اِنْسَانٍ مَّکْتُوْبٌ عُمُرُہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَاِذَا فِیْھِمْ رَجُلٌ اَضْوَءُھُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَءِھِمْ قَالَ یَا رَبِّ مَنْ ھٰذَا قَالَ ھٰذَا ابْنُکَ دَاوٗدُ وَقَدْ کَتَبْتُ لَہٗ عُمُرَہٗ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ یَا رَبِّ زِدْ فِیْ عُمُرِہٖ قَالَ ذٰلِکَ الَّذِیْ کَتَبْتُ لَہٗ قَالَ اَیْ رَبِّ فَاِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ لَہٗ مِنْ عُمُرِیْ سِتِّیْنَ سَنَۃً قَالَ اَنْتَ وَذَاکَ قَالَ ثُمَّ سَکَنَ الْجَنَّۃَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ اُھْبِطَ مِنْھَا وَکَانَ اٰدَمُ یَعُدُّ لِنَفْسِہٖ فَاَتَاہُ مَلَکُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَہٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ کُتِبَ لِیْ اَلْفُ سَنَۃٍ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنَّکَ جَعَلْتَ لِابْنِکَ دَاوٗدَ سِتِّیْنَ سَنَۃً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَنَسِیَ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُہٗ قَالَ فَمِنْ یَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْکِتَابِ وَالشُّھُوْدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پہونکی اونمین روح چہینکے پس ارادہ کیا الحمد للہ کہنیکا پس حمد کی اللہ کی ساتہہ توفیق اوسکی کے پہر کہا واسطی آدم کی پروردگار اوسکی نے رحمت کری تجکو اللہ اے آدم جا طرف اون فرشتوں کی کہ جماعت ہے اونمین سے بیٹہے ہوئی اور کہہ سلام ہے تمپر یعنی پس گئے آدم اور کہا سلام ہی تمپر کہا فرشتوں نی تجہپر ہے سلام اور رحمت اللہ کی پہر پہرکر آئی آدم طرف رب اپنے

کی یعنی اوس مکان مین کہ کلام کیا تہا اوسنی اللہ تعالی نی پس فرمایا اللہ تعالی نی تحقیق یہہ ہی دعا تیری اور دعا اولاد تیری کی اونکی آپسمین پس فرمایا واسطی اوسکی اللہ تعالی نی اسحال مین کہ دونو ہاتہہ اوسکی بند تہی پسند کر تو ان دونون مین سی جو چاہی تو پس کہا آدم نی کہ اختیار کیا مینی داہنا ہاتہہ پروردگار اپنی کا اور دونون ہاتہہ پروردگار میری کی داہنی بابرکت ہین پہر کہولا اوسکو پس ناگہان اوسمین مثل آدم کی اور اولاد اونکی کی تہی یعنی دیکہا آدم نی مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی کو عالم غیب مین پس کہا آدم نی ای رب میری کون ہین یہہ فرمایا یہہ ہی اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تہا کہ لکہی ہوئی تہی عمر اوسکی درمیان دونون آنکہون اوسکیکی پس ناگہان اونمین ایک شخص تہا بہت روشن اونکا یا ازجملہ روشن ترین لوگون کا یعنی یہہ شک راوی ہے یعنی اونمین ایک جماعت تہی روشن تر اوروں سی اور یہہ شخص منجملہ اونکی تہا کہا آدم نی ای رب میری کون ہی یہہ فرمایا کہ یہہ ہی بیٹا تیرا داود نام اور تحقیق لکہی مینی واسطی اوسکی عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نی ای رب میری زیادہ کر بیچ عمر اوسکیکی فرمایا یہہ وہ چیز ہی کہ لکہی مینی واسطی اوسکی کہا آدم نی ای رب میری پس تحقیق دی مینی واسطی اوسکی عمر اپنی مین سی ساٹہہ برس فرمایا تو جانی اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہی فرمایا آنحضرت نی پہر رہی آدم بہشت مین جبتک کہ چاہا اللہ نی پہر اتاری گئی بہشت سی اور رہی آدم گنتی واسطی اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اونکی پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنیکی لیی پس کہا واسطی اوسکی آدم نی کہ تحقیق جلدی کی تونی تحقیق لکہی گئی ہی واسطی میری عمر ہزار برس کی کہا فرشتی نی ہانبتہ ولیکن تونی دی ہین اپنی بیٹی داود کو ساٹہہ برس پس انکار کیا آدم نی پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بہول گئی آدم یعنی اللہ تعالی کی منع کرنیکو جانی سی پاس درخت معلوم کی اور کہا لیا اوسکو پس بہولتی ہی اولاد اونکی فرمایا آنحضرت نی پس اوسدنسی حکم کیا گیا ساتہہ لکہنی کی اور گواہ کرنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بند تہی جیسکہ کوئی ہاتہہ مین کچہہ رکہکر ہاتہہ بند کر کر اوسکو چہپا لیتا ہی آور دونون ہاتہہ پروردگار میری کی الخ یہہ کلام حضرت آدم کا ہی یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتہہ اور داہنا ہاتہہ کہنا متشابہات سی ہی اور علمانی اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکہی ہین ایک تو یہہ کہ اللہ تعالی کی لیی ثابت ہی ید صفت نہ ید جارحہ اور یہہ عبارت کنایہ ہی نفی ید جارحہ سی اسلیی کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال بہی ہوتا اور آخیر کلام مین اشارہ کیا کہ مراد موجود خیر و برکت کا ہی کہ لازم یدیمنی اور مادہ اشتقاق اوسکا ہی اور دوسری یہہ کہ شمال یعنی بایان ہاتہہ ناقص ہوتا ہی قوت اور گرفت مین پس دونون ہاتہو نکا یمین ہونا کنایہ ہی نفی نقصان سی بیچ صفات اللہ تعالی کی اور بیان ہی اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہین اور تیسری یہہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالی کا ہی ساتہہ نہایت جود اور کرم اور احسان کی اسلیی کہ عرب کہتی ہین اوسکو کہ بہت نفع پہنچاتا ہی کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اونکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ اس سی لازم آتی ہی فضیلت حضرت داود کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہہ ہی کہ حق سبحانہٗ نے ظاہر کیا حضرت داود کو آدم علیہما السلام پر ساتہہ ایکطرح کی امتیاز کی تا باعث ہو اوپر سوال کی حال اونکی سی اور مترتب ہو اوپر جوکچہہ کہ مترتب ہو یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونی سی یہہ مراد نہیں ہی کہ زیادتی رکہتی تہی بیچ تمام صفات کمال کی پس شاید کہ بیچ صورت داود کی ایک طرح سی نورانیت اوس عالم مین ہو یا اس عالم مین ہی کہ ساتہہ اوسکے ممتاز ہون اور پیغامبر دن مین سی ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تہے ساتہہ ایک صفت کی پس اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیا پر اور لکہی گئی واسطی میری الخ یہہ قول حضرت آدم کا سچا تہا اور اسکے ضمن مین انکار تہا نہ صریح کہ کہتے میننی نہین دیا اپنی عمر سی کچہہ اس لیی کہ صادر ہونا جہوٹی خبر کا قصدا اور صریحا انبیاء علیہم السلام سی نہین ہوتا پس بیچ حکم معاریض کے ہو کہ مثل اسکے انبیا سے پایا گیا ہے یا کہین ہم کہ یہہ انکار بطریق نسیان کی تہا اور پس انکار کیا الخ یعنے انکار آدمیون کی طبیعت مین اس سبب سی بیٹہا کہ اول حضرت آدم سی صادر ہوا اگرچہ اونسی بطریق تعریض و نسیان کے تہا اور انسی صریحاً اور عمداً صادر ہوتا ہی پس

وعن اسماء بنت يزيد قالت مر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في نسوة فسلم علينا رواه ابو داود وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے اسما بیٹی یزید کی سے کہ کہا گذری ہم پر یعنی جماعت عورتوں پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تھیں ہم درمیان جماعت عورتوں کی پس سلام کیا آنحضرت نے ہم پر یعنی جماعت عورتوں پر نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہہ مخصوص ہے آنحضرت کی لیے جیسا کہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذرا ہے۔

وعن الطفيل بن ابي بن كعب انه كان يأتي ابن عمر فيغدو معه الى السوق قال فاذا غدونا الى السوق لم يمر عبد الله بن عمر على سقاط ولا على صاحب بيعة ولا مسكين ولا على احد الا سلم عليه قال الطفيل فجئت عبد الله بن عمر يوما فاستتبعني الى السوق فقلت له وما تصنع في السوق وانت لا تقف على البيع ولا تسئل عن السلع ولا تسوم بها ولا تجلس في مجالس السوق فاجلس بنا ههنا نتحدث قال فقال لي عبد الله بن عمر يا ابا بطن قال وكان الطفيل ذا بطن انما نغدو من اجل السلام نسلم على من لقينا رواه مالك والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے طفیل بیٹے ابی بن کعب کے سے کہ وہ تھے آتے ابن عمر کے پاس پس صبح کو جاتے ساتھ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نے پس جسوقت جاتے ہم طرف بازار کی نہ گذرتے عبد اللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کی اور نہ اوپر کسی بیچنے والے کے اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کہتے اوس سے کہا طفیل نے پس آیا میں عبد اللہ بن عمر کے پاس ایکدن پس ہمراہ لیجانے لگے مجکو عبد اللہ طرف بازار کی پس کہا میں نے اونکو کیا کروگے تم بازار میں حالانکہ نہ ٹھہرتے ہو تم بیچنے پر اور نہ پوچھتے ہو تم اسباب کو کہ بیچتے ہیں اور نہ چکاتے ہو اوسکو اور نہ بیٹھتے ہو بازار کی مجلسوں میں پس بیٹھو ساتھ ہمارے اس جگہہ باتیں کریں ہم کہا طفیل نے کہ کہا مجکو عبد اللہ بن عمر نے ای بڑے پیٹ والے کہا راوی نے اور تھے طفیل بڑے پیٹ والے سوا اسکی نہیں کہ ہم جاتے ہیں یعنی بازار کو واسطے سلام کرنیکی سلام کرتے ہیں ہم اوس شخص پر کہ ملتے ہیں ہم سے یعنی اوسمیں ثواب حاصل ہوتا ہے نقل کی یہہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وعن جابر قال اتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم فقال لفلان في حائطي عذق وانه قد اذاني مكان عذقه فارسل النبي صلى الله عليه وسلم ان بعني عذقك قال لا قال فهب لي قال لا قال فبعنيه بعذق في الجنة فقال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت الذي هو ابخل منك الا الذي يبخل بالسلام رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کی پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطے فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا بیچ باغ میرے کی درخت ہے کھجور کا اور تحقیق شان یہہ ہے کہ ایذا دی ہے مجکو ہونی درخت اوسکی نے کہ بسبب اوسکی وقتا اور بیوقت باغ میں آتا ہے پس بھیجا آنحضرت نے یعنے اوسکی پاس کسیکو کہ بیچ تو میری ہاتھہ درخت کھجور اپنے کا کہا اوسنے کہ نہیں بیچتا میں فرمایا پس ہبہ کر واسطے میرے یعنی اگر بیچنے میں عار آتی ہے تو نہیں ہبہ کرتا کہ میں ہبہ کروں باغ والیکو کہا کہ نہیں فرمایا پس بیچ تو میرے ہاتھہ اسکو بدلے درخت کھجور کی کہ جنت میں ہو تیری لیے پس کہا نہیں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکھا میں نے اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجہسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہے ساتھہ سلام کی یعنی وہ البتہ تجہسے زیادہ بخیل ہے کہ بسبب تھوڑے سے فعل کی ثواب بہت نہیں حاصل کرتا نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** لکھا ہے علما نے کہ یہہ حضرت نے اوسکو بطریق سفارش کے فرمایا تھا نہ بطریق امر کی والا خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تھا بدلیل فرمانے آنحضرت کی اسکی عوض درخت جنت میں لے لیکن بہرصورت وہ خالی سختی طبع سے نہ تھا۔

وعن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال البادئ بالسلام بريء من الكبر رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عبد اللہ سے کہ نقل کی اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتھہ

سلام کی پاک ہے تکبر سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** یعنی جب دو شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسی دونو پیادہ یا چلتے ہون یا دونون سوار ہون اور نہیں ہے جو پہلی سلام علیک کری وہ پاک ہی تکبر سی اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب اوسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام کیا واجب ہے اونپر جواب سلام کا اور اگر اسی مجلس مین دوبارہ آیا اور سلام کیا واجب نہین ہی اوسکا جواب لیکن مستحب ہے اور سلام و جواب چاہیی کہ ساتھ صیغہ جمع کی ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ کہ اوسکی ساتھ ہین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص سرخ کپڑی پہنی ہوئی آیا اور آنحضرت سی سلام علیک کہی حضرت نی اوسکو جواب نہ دیا پس وہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کی مرتکب امر نامشروع کا ہو مستحق جواب کا نہین ہوتا ہی ع

باب الاستیذان

باب ہی بیچ بیان اذن چاہنی کی **ف** کسیکی دروازی پر جاوی تو مستحب ہے کہ اذن چاہی گھر مین آنیکی لیی اور اصل اسمین قول اللہ تعالی کا ہی یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستأنسوا و تسلموا علی اہلہا الخ یعنی ای ایمان والو نہ داخل ہو گھرون مین غیر ہون تمہاری گھرون کی یہان تک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گھر والون پر اور سنت اسمین یہہ ہے کہ کہی السلام علیکم مین آؤن ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی سعید الخدری قال اتانا ابو موسی قال ان عمر ارسل الی ان اتیہ فاتیت بابہ فسلمت ثلثا فلم یرد علی فرجعت فقال ما منعک ان تاتینا فقلت انی اتیت فسلمت علی بابک ثلثا فلم تردوا علی فرجعت وقد قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یوذن لہ فلیرجع فقال عمر اقم علیہ البینۃ قال ابو سعید فقمت معہ فذہبت الی عمر فشہدت متفق علیہ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا آئی ہماری پاس ابو موسی اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمر نی بھیجا تھا میری پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہون مین اونکی پاس پس حاضر ہوا مین اونکی دروازی پر اور سلام کیا مینے تین بار یعنی بقصد اذن چاہنی کی پس جواب نہ پایا مجکو پس پھر آیا مین پس کہا عمر نی کسچیز نی منع کیا تھا تمکو کہ آؤ تم میری پاس پس کہا مینی کہ تحقیق مین آیا تھا پس سلام کیا مینے اوپر دروازی تمہاری کی تین بار پس نہ جواب پایا منی یعنی نہ منی اور تمہاری خدام نی مجکو پس پھر گیا مین اور تحقیق فرمایا تھا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اذن مانگی ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوی واسطی اوسکی پس چاہیی کہ پھر جاوی پس فرمایا حضرت عمر نی قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نی پس کھڑا ہوا مین ساتھ ابو موسی کی اور گیا مین پاس حضرت عمر کی پس گواہی دی مینی روایت یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ابو موسی نی یہہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ منی بہی یہہ حدیث سنے ہے آنحضرت سے میری ساتھ چلو عمر کی پاس اور گواہی دو پس یہہ گئی اور گواہی دی اور یہہ گواہی طلب کی نی حضرت عمر کی بنا بر احتیاط کی تہی تا جہوٹی جرات نکرین حدیث بنا لینی پر و الا خبر واحد مقبول ہی بالاتفاق خصوصا ابو موسی اشعری جیسی کبار صحابہ سے تہی اور تین سلام ایلیی ہی کہ ایک تعرف کی لیی ہی اور دوسرا تامل کی لیی اور تیسرا اذن یا عدم اذن کی لیی ع

وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذنک علی ان ترفع الحجاب وان تستمع سوادی حتی انہاک رواہ مسلم

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن تیرا مجہپر یہہ ہے کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہہ کہ سنی تو پوشیدہ کلام میرا یہانتک کہ منع کرون مین تجکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** آنحضرت کی گھرون کی دروازون پر پردی پڑی ہوتی تہی پس فرمایا کہ نشانی اذن تیری کی واسطی آنی تیری کی مجہپر یہہ ہے کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہہ ہی کہ سنی تو کلام پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹہا دی اور دیکھی کہ مین کسی سے کلام خفیہ کرتا ہون تو بہی چلا آ کہ مجکو حاجت اذن چاہنی کی نہین اور مراد کلام پوشیدہ کہنی سی مبالغہ ہی یعنی اگرچہ مخصوصون کی

سناتہہ کلام خفیہ کرتا ہون چلا آئیو جو جاسی کلام آشکارا حاصل یہہ ہی کہ جب ہو نا میرا گہر مین جانی تو چلا آ حاجت اذن چاہنی کی نہین ہی تا آنکہ منع کرون مین تجکو آنی سی اور یہہ نہایت عنایت تہی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گہر والون مین سی تہی کہ جب چاہتی ہین چلی آتی ہین اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ بیچ غیر وقت حاضر ہونی عورتون کی ہوگا خصوصاً بعد اوترنی آیۃ حجاب کی ﷺ ح **وعن** جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فدققت الباب فقال من ذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرھھا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ دین کی کہ تہا میری باپ پر پس کہٹکہٹایا مینی دروازہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی مین ہون پس فرمایا مین ہون مین ہون گویا کہ برا جانا اس کہنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مقدمہ دین کی الخ قصہ دین کا یہہ ہی کہ باپ جابر کی عبد اللہ انصاری تہی وہ غزوہ احد مین شہید ہوئی تہی اور دین اپنی ذمہ پر چہوڑا تہا اور قرض خواہون نی آن کر جابر کو تنگ کیا تہا وہ آنحضرت کی پاس استعانت کی لیی آئی تا اونسی تخفیف طلب کرین اور بسبب معجزہ آنحضرت کی اونکی مال مین کہ کہجورین تہین برکت وجود مین آئی حتی کہ بعد ادای دین کہجورون کی تو دن باقی رہین کچہہ اونین سی کم نہوا اور سبب برا جاننی کلمہ انا انا کا یہہ تہا کہ اوس سی ازالہ ابہام کا نہین ہوتا اور تعین وتشخیص نہین حاصل ہوتی پس چاہیی تہا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتی کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبہی واسطی شناخت کی آواز سی بہی تعین حاصل ہو جاتی ہی لیکن آنحضرت نی مکروہ جانا واسطی تعلیم آداب کی جابر کو اور احتمال ہی کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنی کی ساتہہ سلام کی ہو کہ سنت ہی اور تکرار کلمہ انا کی واسطی انکار کی جابر پر تہی ﷺ ح **وعن** ابی ھریرۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد لبنا فی قدح فقال ابا ھر الحق باھل الصفۃ فادعھم الی فاتیتھم فدعوتھم فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لھم فدخلوا رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا داخل ہوا مین ساتہہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی آپکی گہر مین پس پایا آنحضرت نی دودہ ایک پیالہ مین پس فرمایا ای ابو ہریرہ جا اہل صفہ کی پاس اور بلا لا اونکو میری پاس پس آیا مین اونکی پاس اور بلایا مینی اونکو پس آئی وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا اونکو پس داخل ہوئی وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اہل صفہ آئی اور سبہون نی بسبب معجزہ آنحضرت کی دودہ پیا اور سیر ہوئی جیسیکہ اور حدیث مین مذکور ہی اور کہا طیبی نی کہ اہل صفہ کتنی ایک لوگ تہی فقراء مہاجرین اور انصار مین سی کہ جمع رہتی تہی ایک چبوترہ پر اور اس سی معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنی کو ساقط نہین کرتا مگر یہہ کہ زمانہ قریب ہو انتہی اور آگی جو حدیث آتی ہی کہ جب بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوی ساتہہ رسول کی تو اذن ہی اوسکی لیی یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنی کی نہین پس توفیق اوس حدیث مین اور اسمین یہہ ہی کہ اہل صفہ بعد ابو ہریرہ کی آئی ہون گی ساتہہ نہ آئی ہون گی پس محتاج ہوئی اذن کی یا بسبب نہایت ادب وحیا کی اذن چاہا یا لوگون کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہان کوئی چیز مقتضی اذن چاہنی کی ہوگی اور یہہ احتمالات ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ﷺ

الفصل الثانی فصل دوسری

عن کلدۃ بن حنبل ان صفوان بن امیۃ بعث بلبن وجدایۃ وضغابیس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیہ ولم اسلم ولم استاذن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فقل السلام علیکم ادخل رواہ الترمذی وابو داود روایت ہی کلدہ بن حنبل سی یہہ کہ صفوان بن امیہ نی بہیجا یعنی میری ہاتہہ دودہ اور بچہ ہرن کا اور ککڑی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت اوتری ہوئی تہی جانب بلند مکہ مین کہ اوسکو معلا کہتی ہین کہا کلدہ نی کہ داخل ہوا مین حضرت کی پاس اور نہ سلام کیا مینی یعنی پہلی داخل

ہوگئی اور نہ اذن لیکا مبنی ہی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی وسطے تعلیم کی کہ پہر جاؤ یعنی دروازے پر اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم فجاء مع الرسول فان ذلک لہ اذن رواہ ابوداود وفی روایۃ لہ قال رسول الرجل الی الرجل اذنہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے یعنی بلانیوالے کے پس تحقیق آنا ہمراہ بلانیوالے کے واسطے اوسکے اذن ہے نقل کی یہہ ابوداود نے اور بیچ ایک روایت ابوداود کی یون ہے کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کے اذن ہے واسطے اوسکے **ف** یعنے جسوقت کسیکو بلانیکے لیے بھیجا اور وہ اوسکے ساتھ آیا حاجت پروانگی مانگنے کی نہین ہے سوا نا

وعن عبد اللہ بن بسر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجہہ ولکن من رکنہ الایمن او الایسر فیقول السلام علیکم السلام علیکم وذلک ان الدور لم تکن یومئذ علیہا ستور رواہ ابوداود اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے کسی شخص کے دروازہ پر تو نہ سامنے کرتے دروازہ کی مونہہ اپنا یعنے تاکہ گہروالون پر نظر نہ جا پڑے ولیکن آتے طرف داہنے دروازہ کی یا بائین کونے کے پس کہتے سلام ہے تم پر سلام ہے تم پر اور یہہ یعنی سامنے نہ آنا اوسواسطے تہا کہ نہتے اون دنون دروازون پر پردے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** تکرار سلام کی اسلیے ہے کہ تاتحقق ہو سماع اور اذن اور مراد تکرار سے تعدد ہے نہ انحصار دو بار پر اسلیے کہ عادت شریف تہے تین بار سلام کرنیکی جیسیکہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سے یہہ سمجہا گیا کہ اگر دروازے میں کواڑ ہوں یا پردہ پڑا ہوا ہو تو نہیں مضائقہ ہے سامنے آنیکا ولیکن انحراف اولے ہے برعایت اصل سنت کی واسطے کہ بعض اوقات کواڑ یا پردہ کہولتی ہو کی نظر جا پڑتی ہے اگر سامنے ہوتا ہے ۱۲ ع

وذکر حدیث انس قال علیہ الصلوۃ والسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ فی باب الضیافۃ اور ذکر کی گئی حدیث انس کے کہ مراد اوسکا یہہ ہے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ بیچ باب ضیافت کی

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن عطاء بن یسار ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استأذن علی امی فقال نعم فقال الرجل انی معہا فی البیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استأذن علیہا فقال الرجل انی خادمہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استأذن علیہا اتحب ان تراہا عریانۃ قال لا قال فاستأذن علیہا رواہ مالک مرسلا اور روایت ہے عطا بن یسار سے بطریق ارسال کی یہہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کرون میں وقت جانیکے اپنی ماں کے پاس پس فرمایا کہ ہان یعنے اسلیے کہ بعض اوقات کہلی ہوتی ہین وسکی وہ اعضا کہ نہین جائز بیٹے کو دیکہنا اونکا پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق مین ساتہہ اوسکی رہتا ہون یعنے ایک گہر مین پس اذن کیون مانگون گویا اوس شخص نے یہہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانہ کی لیے ہے کہ گاہ گاہ آتا ہے پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کر وقت جانے کے اوسکے پاس پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق مین خادم ہون اوسکا یعنی بار بار جاتا ہون واسطے خدمت کی لیے پس آیا اذن ہر بار کا ساقط ہوسکتا ہے یعنی حرج کی لیے بمقتضا قواعد شرعیہ پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگ وقت جانے کے اوسکے پاس یعنی اگرچہ ساتہہ کہنکارنے کی اور آہٹ پانو اور بلند کرنے آواز کی ہو کیا دوست رکہتا ہے تو یہہ کہ دیکہی توں اوسکو ننگا یعنی اگر نا کہان چلا جاویگا اور شاید وہ برہنہ ہوگی تو نظر جا پڑیگی کہا نہین چاہتا میں کہ دیکہون اوسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانیکے پاس اوسکے نقل کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے **ف** مان کا سا حکم اور محارم کا ہے خواہ وہ نسبی ہون یا رضاعی سوا زوجہ کی اسواسطے کہ واسطے اوسکے نہین علاقہ ہے سوا جوروکی ۱۲ ع

وعن علی قال کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخل باللیل ومدخل بالنہار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی رواہ النسائی اور روایت ہے حضرت علی سے کہا تہا واسطے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آنا رات کو اور آنا دن کو پس تہا میں جسوقت داخل ہوتا رات کو کہنکارتے آنحضرت واسطے میرے یعنے اذن دینے کے نقل کی یہہ نسائی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کے انکو کہنکارنا تہا اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ تہا میں جسوقت آتا انکو پس اگر کہنکارتے تو پہر جاتا میں پس اس سے معلوم ہوا کہ کہنکارنا علامت عدم اذن کے ہے ظاہر ہر وقت میں بقرینہ حال کے علامت مختلف ہوتی تہی واللہ اعلم اور یہہ کہ علامت داخل ہونیکی دن میں کیا تہی پس احتمال ہے یہہ کہ ہو برعکس مقتضائے مفہوم مخالف کے یعنے تہا میں جب داخل ہوتا دنکو تو کہنکارتا میں واسطے اونکی اور احتمال ہے غیر اسکا واللہ اعلم ۱۲ ع

وعن علی

کان اذا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...

باب المصافحة والمعانقة

باب ہے بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کی ف معانقہ کی معنی ہین دست درگردن یکدیگر در آوردن اور مصافحہ کی معنی ہین دست یکدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہے وقت ملاقات کی اور چاہیی کہ دونون ہاتون سی ہو اور بعضی آدمی جو مصافحہ کرتی ہین بعد از نماز عصر کے یا جمعہ کی کچھہ نہین ہی اور بدعت ہے بسبب تخصیص وقت کی اور تصریح کی ہی بعض علما ہماری نی کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہان اگر کوئی آوی مسجد مین اور لوگ نماز مین ہون یا ارادہ شروع نماز کا کرتی ہون پس بعد فراغ کی اگر مصافحہ کری اونسی لیکن بشرط سبقت سلام کی مصافحہ پر تو یہہ جملہ مصافحہ مسنونہ سی ہی بلاشبہہ و معہذا جسوقت کہ پھیلاوی مسلمان ہاتھہ اپنا مصافحہ کی لیی تو نہین لائق ہی اعراض ساتھہ کہینچ لینی ہاتھہ کی اسلیی کہ رنج ہوگا اوسکو کہ وہ زیادہ ہی مراعات ادب پر اور عورت جوان سی مصافحہ کرنا حرام ہی اور مضائقہ نہین اوس بڑہیا سی کہ مشتہاۃ نہو چنانچہ منقول ہی کہ ابو بکر صدیق رضہ مصافحہ کرتی اپنی خلافت مین اون بڑہیون سی کہ دودہ اونکا پیا تہا اور اسیطرح اگر مرد بڈہا کہ امن ہین ہو شہوۃ سی اوسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سے درست ہی اور مصافحہ ساتھہ امرد خوش شکل کی درست نہین اور جسکو دیکہنا حرام ہی اوسکو چہونا بہی حرام ہی بلکہ حرمت چہونی کی سخت تر ہی نظر سی کذا فی مطالب المؤمنین اور صلوۃ مسعودی مین لکھا ہی کہ جب سلام علیک کری ہاتھہ دی یعنی مصافحہ کی لیی کہ ہاتھہ دینا سنت ہے ولیکن ہتیلی ہتیلی پر رکہی اور سر انگلیون کی نہ پکڑی کہ بدعت ہے اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہی خصوصًا وقت آنیکی سفر سی چنانچہ کہ بیچ حدیث جعفر بن ابیطالب کے آتا ہی اور امام ابو حنیفہ اور محمد رضہ سی منقول ہی کراہیت معانقہ کی اور چومنی کہ ساتھہ موہنہ اونکہوں کے اور وہ کہتی ہین کہ معانقہ سی نہی آئی ہی چنانچہ فصل دوسری مین بیچ حدیث انس کے وہ نہی مذکور ہی اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہی پہلی نہی کی تہا اور شیخ ابو منصور ماتریدی سے بیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا گیا ہی کہ جو معانقہ کہ بوجہ شہوت کی ہو مکروہ ہی اور جو کہ بوجہ برو کرامت کی ہو مشروع ہی اور لکھا ہے علمار نی کہ اختلاف اسجگہہ ہے کہ ننگا ہو اور ساتھہ قمیص و جبہ کے مضائقہ نہین بالاجماع وہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتھہ عالم متورع کے جائز ہی اور بعضون نے کہا کہ مستحب ہے اور بعد مصافحہ کی جو اپنا ہاتھہ چومتی ہین کچھہ نہین اور فعل جاہلون کا ہی اور مکروہ ہے اور زمین بوس کرنا آگی امرا اور علما اور مشائخ کی حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اوسپر دونو گنہگار ہین کذا فی الکافی اور فقیہہ ابو جعفر نی کہا کہ جو کوئی زمین بوس کری آگی سلطان و امیر کی یا سجدہ کری اگر بوجہ تحیہ کی ہی کافر نہین ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کا ہوگا اور اگر بنیت عبادت کی ہو کافر ہوگا اور اگر کچھہ نیت نکریگا تو بہی کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر علمار کی اور زمین بوس کرنا سکتر ہی کہنی خسارہ یا پیشانی کسی زمین پر کذا فی الظہیریہ اور اگر اوپر ہاتھہ عالم یا سلطان کے بوسہ دے بسبب علم و عدالت کی اور اعزاز دین کی کچھہ مضائقہ نہین اور اگر واسطی غرض دنیاوی کی کری تو سخت مکروہ ہے اور اگر کوئی عالم یا زاہد سے التماس اوسکی پانو چومنی کی کرتی چاہیی کہ نہ مانی کہنا اوسکا اور بیچ بوسہ دینی اطفال کی رخصت ہی اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر دہان طفل کی سنت ہی اور کہا ہی علمار نی کہ بوسہ پانچ طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکی کی رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کی سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا اور وہ بوسہ خاوند کا ہی بیوی کی موہنہ پر اور چوتہا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانون کا ہے آپسمین ہاتھہ پر اور پانچوین بوسہ دینا بہن کا ہی بہائی کی پیشانی پر اور بعضون کی نزدیک بوسہ دینا آپسمین اوپر ہاتھہ اور موہنہ کی مکروہ ہے اور بعضون کی نزدیک بوسہ لینا چہوٹی لڑکیکا واجب ہے اور کہا نووی نی کہ بوسہ لینا ساتھہ شہوت کی حرام ہے بالاتفاق برابر ہی آپسمین باپ ہو یا غیر اوسکا ہو ع

الفصل الاول

فصل پہلے عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے قتادہ سی کہ کہا کہا مینی واسطے انس کی کہ کیا تہا مصافحہ بیچ یاروں پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کی یعنی وقت ملاقات کی بعد سلام کی کہا کہ ہان نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قبّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الحسن بن علی وعندہ الاقرع بن حابس فقال الاقرع ان لی عشرۃ من الولد ما قبلت منہم احدا
فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من لا یرحم لا یرحم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ بوسہ
لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کا اور تہی نزدیک حضرت کی اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نی کہ تحقیق میرے دس بیٹے ہین نہین بوسہ
لیا مینے اونمین سی کسیکا پس دیکہا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا جو شخص نہین مہربانی وشفقت کرتا یعنے خلق پر یا اولاد پر نہین رحم کیا جاتا یعنے
اللہ اوسپر نہین رحمت کرتا نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **وسنذکر** حدیث ابی ہریرۃ اتمّ لکع فی باب مناقب اہل بیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین انشاء اللہ تعالی وذکر حدیث ام ہانی فی باب الامان
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ مراد اوسکا ہی اتم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کے اگر چاہیگا اللہ تعالی اور ذکر کی
گئے حدیث ام ہانی کی بیچ باب الامان کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن البراء بن عازب قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی
وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داود قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما
روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دو مسلمان کہ ملاقات کرین اور مصافحہ کرین یعنی آپسمین مگر کہ بخشش کیجاتی
ہے واسطی اون دونون کی پہلی جدی ہونی سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داود کی یون ہے کہ فرمایا حضرت نی
جس وقت ملین دو مسلمان اور مصافحہ کرین اور حمد کرین اللہ کی اور بخشش چاہین اللہ سے بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونون کے **ف** روایت کی حکیم ترمذی
نے اور ابو الشیخ نی عمر رضہ سی بطریق مرفوع کی کہ جب ملین دو مسلمان اور سلام کری ایک دن دونون کا اپنی یار پر ہوتا ہی محبوب ترین اونکا نزدیک اللہ
کے وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سی ملتا ہی اپنی یار سی پہر جب مصافحہ کرتی ہین دونو تو اللہ تعالی نازل کرتا ہی اوپر سو رحمتین نوے تو ابتدا کرنیوالی
پر اور دس اوسپر کہ جس سے مصافحہ کیا ۱ہ ع **وعن** انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ
قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سے کہا کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ایک شخص ہم مین سے ملتا ہی مسلمان بہائی اپنی سی یا دوست اپنے سی کیا جہکی واسطی اوسکی یعنی وقت
ملاقات کی فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نے کیا گلی لگی اوس سے اور بوسہ لے اوسکا فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نے کیا پکڑی ہاتہہ اوسکا اور مصافحہ کری اوس سے فرمایا
کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جہکنے کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کی ہی اور وہ عبادت اللہ کی ہی مانند سجود کی اور طیبی نی محی السنہ سے نقل
کیا ہی کہ جہکنا اور پیٹہہ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونی حدیث صحیح کی بیچ نہی کی اوسسی اگرچہ بہت اہل علم وصلاح اوسکو کرتی ہین لیکن اعتماد اور اعتبار
اوسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور ماتریدی سی نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوی کوئی آگی کسیکی زمین کو یا پیٹہہ ٹیڑہی کری یا
سر جہکا دی کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیے کہ مقصود تعظیم سے عبادت انتہی اور بعضی مشائخ نی بیچ منع ہونی اسکیکی تغلیظ وتشدید بہت کی ہی اور کہا
کاد الاختیار ان یکون کفرا واللہ اعلم اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اونہون نی کہ مکروہ کہتی ہین گلی لگنی اور بوسی لینی کو جیسیکہ مروی امام ابو حنیفہ
اور محمد رحہ سی نقل کیا گیا اور بعضون نی کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق تملق وتعظیم کے ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنیکی اور آنیکی سفر سی ہو یا
ہو بسبب نہونی ملاقات کی بہت دنون سی یا بسبب غلبہ محبت اللہ کی اور اگر بوسہ دے تو ہاتہہ پر دی بلکہ ہاتہہ اور پیشانی پر دی ۱ہ ح **وعن**

ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمام عیادۃ المریض ان یضع احدکم یدہ علی جبہتہ او علی یدہ فیسالہ کیف ہو وتمام تحیاتکم بینکم المصافحۃ رواہ احمد والترمذی وضعفہ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہہ ہی کہ رکہی ایک تمہارا ہاتھہ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتھہ پر پہر پوچھی اوس سے کہ کیسا ہی وہ اور پوری سلام تمہاری کہ آپسمین کرتی ہو مصافحہ ہی یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بہی کرو تا سلام تمام وکامل ہو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور ضعیف کہا اسکو **و**

عن عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رایتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا آئی زید بن حارثہ مدینہ مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی میرے گہر مین پس آئے زید حضرتؐ کی پاس اور کہٹکہٹایا دروازہ پس کہڑی ہوئی اور چلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن یعنے سوای تہبند کی کہہ اور کپڑا بدن مبارک پر تہا کہینچتے ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہین دیکہا مینی ننگا آپکو پہلے اسکی اور نہ پیچہی اسکی یعنی وقت استقبال کسیکی ساتہہ اسطرح کی شوق کی ننگی بدن جانی نہین دیکہا پس گلے سی لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ حدیث اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابیطالب کے دلیل ہی اوپر جائز ہونی معانقہ اور بوسہ لینی کی اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنیکی سفر سی جائز ہی بلا کراہت ۱۲ ح **وعن** ایوب بن بشیر عن رجل من عنزۃ انہ قال قلت لابی ذر ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا لقیتموہ قال ما لقیتہ قط الا صافحنی وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اہلی فلما جئت اخبرت فاتیتہ وہو علی سریر فالتزمنی فکانت تلک اجود واجود رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ایوب بن بشیر سی کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تہا قوم عنزہ سی تہا یہہ کہ اوسنی کہا کہ کہا مینی واسطی ابی ذر کی کہ کیا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتی تمسی جسوقت کہ ملتی تم اونسی کہا ابوذر نی نہین ملاقات کی مینے اونسی کبہی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نی مجہسی اور بہیجا میری پاس ایکدن یعنی ایک شخص کو میری بلانیکی لیی اور نہ تہا مین اپنے گہر مین پس جب آیا مین خبر دیا گیا مین پس آیا مین حضرتؐ کی پاس اور حضرتؐ بیٹہی ہوئی تہی تخت پر پس گلی سی لگایا مجکو پس ہوا یہہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سی بسبب حاصل ہونی راحت اور برکت کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ غیر حالت آنیکی سفر سی بہی آیا ہی واسطی اظہار محبت اور عنایت کی ۱۲ ح **وعن** عکرمۃ ابن ابی جہل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم جئتہ مرحبا بالراکب المہاجر رواہ الترمذی اور روایت ہی عکرمہ بیٹے ابوجہل کی سے کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسدن کہ آیا مین اونکی پاس یعنی سال فتح مین واسطی بیعت اسلام کی خوش آمدی ہی سوار ہجرت کرنیوالی کو **ف** سیوطی نی جمع الجوامع مین مصعب بن عبداللہ سی نقل کیا ہی کہ جب آنحضرتؐ نی عکرمہ بن ابیجہل کو دیکہا تو اوٹہی اور اوسکی طرف چلی اور گلی سی لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابوجہل بہت عداوت رکہتی تہی آنحضرتؐ سی اور عکرمہ سوار مشہور تہا بہاگا دن فتح مکہ کی اور پہنچا یمن مین پس گئی پاس اوسکی بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اوسکو حضرتؐ کی پاس اور اسلام لایا وہ اور بہت اچہا ہوا اسلام اوسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سی طلب بخشش کی کی آنحضرتؐ سی اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار مناسبت مرحبا کہنی کی ساتہہ مصافحہ کی ہی ۱۲ ح **وعن** اسید بن حضیر رجل من الانصار قال بینما ہو یحدث القوم وکان فیہ مزاح بینا یضحکہم فطعنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاصرتہ بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا ولیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قمیصہ فاحتضنہ وجعل یقبل کشحہ قال انما اردت ہذا یا رسول اللہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی اسید بن حضیر سی کہ ایک

شخص ہین انصار مین سے کہا راوی نی اوسوقت کہ اسید باتین کرتی تہی قوم سی اور تہی اونکی مزاح مین خوش طبعی اوسوقت کہ ہنساتی تہی اسید قوم کو پس چوکا دیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ پہلو اونکی کی ساتہہ لکڑی کی پس کہا اوسنی بدلہ دو مجکو فرمایا آنحضرت نی کہ بدلا لی مجہسے کہا اوسنی کہ تحقیق آپکی بدن مبارک پر کرتہ ہی اور نہ تہا میری بدن پر کرتہ یعنی اگر مین کرتی پرسی چوکوں کا تو پورا بدلا نہین ادا ہونیکا پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کرتا اپنا پس جمٹ گیا وہ حضرت سی اور شروع کیا بوسہ دینا حضرت کی پہلو پر کہا اوسنی کہ سوا اسکی نہین کہ ارادہ کیا تہا مینی یہہ یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** لفظ رجل جسطرح کہ مصابیح مین کہ یعنی ساتہہ زیر لام کی مقتضی سکو ہی کہ وہ شخص مزاح کرنیوالا اور بدلا لینی والا وہی اسید بن حضیر راوی ہی اور لفظ جامع الاصول یون ہی عن اسید بن حضیر قال ان رجلا من الانصار کان فیہ مزاح فبینما ھو یحدث القوم یضحکھم اذ طعنہ النبی الخ یہہ دلالت کرتی ہی کہ وہ مرد اور ہی کہ اسید بن حضیر اسکی حال سی روایت کرتا ہی اور طیبی نی عبارت متن کو توجیہ کرکے موافق اسکی کیا ہی اور اونہون نی تکلفات کیے ہین اور باعث ارتکاب تکلف کا یہہ ہی کہ اسید بن حضیر عظمار صحابہ سی ہین اونسی وجود اس معنی کا مستبعد ہے واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتی تہی اور ہنساتی تہی قوم کو آنحضرت نی اونکی ساتہہ اسیطرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسانا اونکا مباح ہی اگر اوسمین کوئی چیز ممنوع شرع نہو ؀ ح **وعن** الشعبی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمہ وقبل ما بین عینیہ رواہ ابوداود والبیہقی فی شعب الایمان مرسلا وفی بعض نسخ المصابیح وفی شرح السنۃ عن البیاضی متصلا اور روایت ہے شعبی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جعفر بن ابیطالب سے پس گلی سی لگایا اونکو اور بوسہ دیا درمیان آنکہون اونکی کی نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی اور شرح السنہ مین بیاضی سی بطریق اتصال کی ہی **ف** یہہ وہ قصہ آنی جعفر کا ہی حبشہ سی جسکا حدیث آئندہ مین مذکور ہی اور یہہ وہی بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو ذکر ہوتا ہی بغیر نام کی تو مراد اوس سی عبداللہ بن جابر انصاری صحابی ہوتی ہین ؀ ح **وعن** جعفر بن ابی طالب فی قصۃ رجوعہ من ارض الحبشۃ قال فخرجنا حتی اتینا المدینۃ فتلقانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلک فتح خیبر رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جعفر بن ابیطالب سے بیچ قصہ پہرنی اونکی حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلی ہم یعنی حبشہ سی یہان تک کہ آئی ہم مدینہ مین پس ملے ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلی سی لگایا مجکو پہر فرمایا نہین جانتا مین کہ ساتہہ فتح خیبر کی زیادہ خوش ہوئیں یا ساتہہ آنی جعفر کی اور اتفاق سے ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** منقول ہی کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کی مالک کی پاس گئے امام مالک نی اونسی مصافحہ کیا اور کہا کہ گلی ملتا مین اگر بدعت نہوتا سفیان نی کہا کہ گلی لگی ہین وہ کہ بہتر ہمسی اور تمسی تہی گلی لگی ہین پیغمبر خدا جعفر بن ابیطالب سے اور بوسہ دیا اوسپر وقت آنی اونکی حبش سی مالک نی کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتہہ جعفر کی سفیان نی کہا کہ نہین بلکہ عام ہی اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی اگر صالحین سے ہون ہم اذن دیتی ہو کہ تمہاری مجلس مین حدیث بیان کرون مالک نے کہا ہان اذن دیا مینی پہر سفیان نی بیان کیا حدیث کو ساتہہ سند کی اور مالک نی سکوت کیا ؀ ح **وعن** زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ رواہ ابوداود اور روایت ہی زارع سی اور تہی وہ بیچ ایلچیون عبدالقیس کے کہا جبکہ آئی ہم مدینہ مین پس شروع کیا ہمنی کہ جلدی کرتی تہی اوترنی مین سواریون اپنی سی پس بوسہ دیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتون پر اور پانو پر نقل کی یہہ ابوداود نی ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ چومنا پانو کا جائز ہی ؀ ح لیکن فقہا اسکو منع کرتی ہین پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہہ کرینگی کہ یہہ خصائص حضرت سے ہوگا یا ابتدا میں یہہ امر ہوا یا وہ لوگ ناواقف تہی یا اضطراب سے

میں انسی یہہ نقل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت احدا کان اشبہ سمتا وھدیا ودلا وفی روایۃ حدیثا وکلاما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا رواہ ابوداؤد

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہیں دیکہا مینی کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ میں اور روش میں اور نیک خصلتی میں اور بیچ ایک روایت کے بات کرنی میں اور کلام کرنی میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سے یعنے حضرت فاطمہ رضہ ان امور میں بہت مشابہ تہیں ساتھ آنحضرتؐ کی پس حضرت عائشہ نی یہہ بیان کرکر انکی محبت اپنی بیان کی کہ اثر اور نشان مشابہت اور مجانست کی ہی کہ کہا تہیں فاطمہ جسوقت داخل ہوتیں حضرتؐ کی پاس کہڑی ہوجاتی حضرتؐ اور متوجہ ہوتی طرف انکی پہر پکڑتی ہاتہہ ونکا اور بوسہ لیتی اونکا یعنی دونو انکہوں کی درمیان میں اور بٹہاتی اونکو بیچ جگہہ بیٹہنے اپنی کی یعنی اپنی جگہہ اونکی لیے چہوڑ دیتی اور اونکو بٹہاتی اور تہی حضرت جسوقت کہ آتی حضرت فاطمہ کی پاس کہڑی ہوجاتیں طرف حضرتؐ کی اور پکڑتیں ہاتہہ حضرتؐ کا اور بوسہ لیتیں اونکا یعنی حضرتؐ کی دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور بٹہلاتیں اونکو اپنی جگہہ نقل کی یہہ ابوداؤدنی **وعن** البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینۃ فاذا عائشۃ ابنتہ مضطجعۃ قد اصابھا حمی فاتاھا ابوبکر فقال کیف انت یا بنیۃ وقبل خدھا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی براء سی کہ کہا گیا میں ساتھ ابی بکر کی یعنی اونکی گہر میں بیچ ابتدا آنی اونکی مدینے میں یعنی کسی غزوہ سی پس ناگہان دیکہا مینی کہ عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہیں اس حال میں کہ تحقیق پہونچی تہی تپ پس آئے اونکی پاس ابوبکر صدیق اور کہا کیسے ہو ای بیٹی میری اور بوسہ دیا اونکی رخسارہ پر یعنی از راہ شفقت ومحبت کے یا برعایت سنت کی نقل کی یہہ ابوداؤدنی **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بصبی فقبلہ فقال اما انھم مبخلۃ مجبنۃ وانھم لمن ریحان اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرتؐ نی اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہہ اولاد باعث ہے بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہہ رزق اور نعمت خدا کی ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ میں **ف** یعنے اولاد کے سبب سے آدمی بخل کرتا ہی کہ کسیکو کچہہ دیتا نہیں اور اونکی سبب سے نامردی کرتا ہی کہ جہاد سی بچتا ہی بخوف اسکی کہ مبادا مارا جاوی اور اولاد بیکس رہی پس اول حضرتؐ نی اولاد کی مذمت بیان کرکر خوبی اونکی بیان فرمائی کہ یہہ ریحان ہیں ریحان کی معنی یا تو رزق ونعمت کی ہیں یا مراد ریحان سی پہول ہے کہ بوسہ لیتا ہی آدمی اونکا اور سونگہتا ہی اور خوش ہوتا ہی اونکو دیکہہ کرانند پہول کی طرح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** یعلی قال ان حسنا وحسینا استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضمھما الیہ وقال ان الولد مبخلۃ مجبنۃ رواہ احمد روایت ہی یعلیؓ کی کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑکر آئی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گلی لگایا اون دونوں کو آنحضرتؐ نی اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا نقل کی یہہ احمد نی **ف** لکہا ہی علماء نی کہ یہاں مقصود محبت اور شفقت اور رحم ہی بخلاف پہلی حدیث کی کہ مراد وہاں مذمت اور کراہت ہے طرح **وعن** عطاء الخراسانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تصافحوا یذھب الغل وتھادوا وتحابوا وتذھب الشحناء رواہ مالک مرسلا اور روایت ہی عطاء خراسانی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مصافحہ کرو آپسمیں جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بہیجو آپسمیں محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہہ مالک نی بطریق ارسال کی **وعن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی اربعا قبل الھاجرۃ فکانما صلاھن فی لیلۃ القدر والمسلمان اذا تصافحا لم یبق بینھما ذنب الا سقط رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی براء

بن عازب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی چار رکعتین پہلی دوپہر کی پس گویا کہ پڑہین وہ رکعتین شب قدر مین اور دو مسلمان جسوقت کہ مصافحہ کرین آپسمین نہین باقی رہتا درمیان اون دونون کی کوئی گناہ مگر کہ جہڑ جاتا ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ظاہر مراد گناہون سے عام گناہ ہین اور طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سی وہ ہے کینہ اور دشمنی ہی جیسیکہ پہلی حدیث سی معلوم ہوا واللہ اعلم ترجمہ

باب القیام

باب ہے بیچ بیان کہڑی ہوجانیکی یعنی تعظیم کی لیی **ف** کہا بعضے علما نی کہ کہڑی ہوجانا واسطی آنیوالیکی سنت ہے اور دلیل پکڑی ہی ساتھہ حدیث قوموا الی سیدکم کی اور بعضون نی کہا کہ مکروہ ہی اور بدعت اور منہی عنہ چنانچہ ثابت ہوا ہے حدیث انس کی مین مکروہ رکہنا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور بیچ حدیث ابو امامہ کے آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا نہ اوٹہو جیسیکہ عجمی اوٹہتی ہین اور فرمایا کہ یہہ عادات عجمیون کی سی ہے ترجمہ

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ وکان قریبا منہ فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم متفق علیہ

روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ جب اوتری بنو قریظہ اوپر حکم سعد کی بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف سعد بن معاذ کی یعنی اور بلایا اونکو تا آوین اور بنو قریظہ مین حکم کرین اور تہی سعد قریب آنحضرت سی پس آئے سعد خر پر سوار ہوکر پس جب نزدیک پہنچی سعد مسجد سی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی انصار کی کہڑی ہو و تم طرف سردار اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ ہی یہود مین سے آنحضرت نی بعد فتح خندق کی پچیس روز تک اونکو گہیرا قلعہ مین پہر وہ اوتری قلعہ سی اوپر حکم سعد کے کہ سردار اوس کی تہی اور بنو قریظہ حلفا اوسکی تہی اونہون نی گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہماری کرینگی پس جب اوتری اس عہد پر کہ جو کچہہ سعد ہمپر حکم کری اختیار کرین گی ہم آنحضرت نی سعد کو بلوایا کہ تا حکم کرین اونکی حق مین اور سعد قریب اوتری ہوئی تہی حضرت سی اور اونکی زخم پہنچا تہا اکحل پر غزوہ خندق مین اور خون زخم مین سے جاری تہا جب آنحضرت نی اونکو بلوایا تو خون ٹہر گیا پس آئی معاذ اور مراد مسجد سے وہ جگہہ ہی کہ جہان آنحضرت مدت اقامت مین نماز پڑہا کرتی تہی نہ مسجد عرفی اسلیی کہ حضرت بنو قریظہ مین اوتری ہوئی تہی وہان مسجد کہان تہی یا شاید کہ اوس ستی مین ہان مسجد ہے بنائی ہو اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی بہت اہل علم نی اوپر اکرام اہل فضل کی ساتہہ کہڑی ہو جانیکی اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ اسکی قیام تعظیم و تکریم کا نہین ہے کہ واسطی آنیوالی مجلس کے متعارف و عادۃ ہوا ہی اور اوس سے نہی واقع ہوئی ہی اور فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیون کی سی ہے اور آنحضرت کی نزدیک اخیر زمانہ زندگی تک مکروہ تہا طیبی نی کہا کہ اگر یہہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتی نہ الی سیدکم پس مراد قیام سی یہہ ہے کہ اوٹہہ کر جلدی جاؤ اونکی طرف اور مدد کرو اونکے اوترنی مین سواری سے تا حرکت کرنا موجب بہنی لہو کا زخم سے نہو اور یہہ جو روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کہڑی ہوگئی عکرمہ بن ابی جہل کی لیی وقت آنی اونکیکی پاس حضرت کی اور روایت کیا گیا ہی عدی بن حاتم سے کہ کہا نہین آیا مین آنحضرت کی پاس کبہی مگر کہ کہڑی ہو جاتی تہی واسطی میری یا ملتی تہی پس ان روایتون سی دلیل پکڑنی صحیح نہین ہی بسبب ضعیف ہونی اونکیکی کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نہ ہو کہ قیام آنحضرت کا حضرت فاطمہ کی لیی اور قیام اونکا حضرت کی لیی سابق مین معلوم ہوا اور اسمین تہہ و یل کرنی کہ وہ قیام محبت و اقبال کا تہا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہہ خالی بعد سے نہین اور طیبی نے بہی محی السنہ سی نقل کیا ہے کہ اجماع کیا ہی جمہور علما نی ساتہہ اس حدیث کی اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علما صلحا کی اور امام محی الدین نووی نی کہا کہ یہہ قیام اہل فضل کی لیی بیچ وقت آنی کی مستحب ہے اور حدیثین اسبات مین وارد ہوئی ہین اور بیچ نہی اوسکیکی صریحا کچہہ صحیح نہین ہوا اور مطالب المومنین مین قنیہ سی نقل کیا ہی کہ مکروہ نہین قیام بیٹہنی والونکا واسطے آنیوالیکے بسبب تعظیم کے اور قیام بنفسہ مکروہ نہین ہی بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نے قیام کیا اوسکی لیی اور وہ محبت قیام کی نرکہی قیام اوسکی لیی مکروہ نہین ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نی کہا کہ قیام منہی عنہ اوسکی حق مین ہے کہ بیٹہا ہو اور اوسکی آگی لوگ کہڑی رہین اوسکی بیٹہنی تک جیسیکہ ایک حدیث

میں آتا ہی اور یہہ قیام اور تعظیم کی واسطی اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی م ح **فمضی** الحدیث بطولہ فی باب حکم الاسراء اور گذری حدیث تمام یہہ باب حکم قیدیوں کی **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا وتوسعوا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی دستی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ اوٹھاوی کوئی کسیکو جگہہ بیٹھنی اوسکیسی پہر آپ بیٹھہ جاوی جگہہ اوسکیمیں لیکن فراخ کرو جگہہ کو اور جگہہ دو آنیوالیکو یعنی تا حاجت وہانکی نہ پڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضوں نی کہا کہ تقدیر حدیث مین یون ہی ولکن یقول تفسحوا یعنی ولیکن چاہیی کہ کہی کشادہ ہو جاؤ اور کہا نووی نی کہ یہہ نہی واسطی تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کری طرف ایک جگہہ مباح کی یعنی مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطی نماز کی یا غیر اوسکیکی پس وہ احق ہی ساتہہ اوسکی اور حرام ہی اور غیر اوسکیکی وہاں اوٹہا دینا اوسکا بسبب اس حدیث کی م ع د **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فہو احق بہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اوٹہی اپنی جگہہ بیٹھنی کیسی پہر پہر طرف اوسکی پس وہ احق ہی ساتہہ اوس جگہہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علماء نی کہ یہہ حکم اوس صورت میں ہی کہ اوٹہا ہو بقصد پہر آنی کی عنقریب جیسی وضو کو یا اور کسی تہوڑی سی کار ضروری کی لیی اوٹہا اور پہر آیا جلدی سی تو وہی اوس جگہہ کا مستحق ہی پس اگر کوئی وہاں آن بیٹھی تو اوسکو اوٹہا دینا درست ہی اس لیی کہ نہیں باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطی رجوع کرنی مباح کی طرف اصل اپنی کی اور دلالت کرتی ہی اسپر وہ حدیث کہ آگی آویگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتی پہر اوٹہتی اور ارادہ رکہتی پہر آنیکا تو اوتار جاتی جوتا اپنا الخ اور اگر مجلس سے اوٹہا اور کسی کام کی لیی دور دراز گیا اور پہر آیا تو جگہہ اوسکی نہ رہی اور وہ مستحق اوسکا نہیں ہی ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس قال لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا رأوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراہیتہ لذلک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث صحیح روایت ہی انس سے کہ کہا نہ تہا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیوں کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تہی وہ جسوقت کہ دیکہتی حضرت کو نہ کہڑی ہوتی بسبب اسکی کہ جانتی تہی وہ ناخوش رکہنا آنحضرت کا اوسکو یعنی کہڑی ہونیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکہتی تہی حضرت کہڑی ہونیکو واسطی تواضع کی اور مخالفت عادت متکبرین کی بلکہ اختیار کیا تہا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنی تکلف کی قیام میں اور بیٹھنی میں اور کہانی میں اور پینی میں اور چلنی میں اور تمام افعال و اخلاق میں اور اسلیی روایت کیا گیا ہی انا واتقیاء امتی برآء من التکلف اور طیبی نی کہا کہ یہہ ناخوش رکہنا بسبب کمال محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کی تہا کہ در صورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہری کی نہیں رہتی حاصل یہہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بحسب زمانہ اور اشخاص و احوال کی ع **وعن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ خوش کری یہہ کہ کہڑی رہیں آگی اوسکی لوگ کہڑی رہتی پس چاہیی کہ تیار کری جگہہ بیٹھنی اپنی کی دوزخ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** تیار کری الخ یہہ امر بمعنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا جسکو خوش کری یہہ کہڑا رہنا واجب ہوا واسطی اوسکی یہہ کہ داخل ہوگا ایک جگہہ دوزخ میں کہا گیا ہی کہ یہہ وعید اوسکی حق میں ہی کہ بطریق تکبر و تعظیم کی دوست رکہی لوگوں کے کہڑی رہنی کو اور اگر یہہ خواہش کری اوسکی اور کہڑی رہیں لوگ اپنی خوشی خدمت کے لیی یا طلب ثواب کے لیی یا بقصد تواضع کی تو نہیں مضائقہ حاصل یہہ کہ مکروہ اور منہی عنہ دوست رکہنا ہی کہڑی رہنی کو بطریق تعظیم و تکبر کی اور اگر اسطرح نہو تو مکروہ نہیں اور نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان میں خطابی سی یہہ معنی حدیث کی کہ وہ یہہ ہے کہ حکم کری اونکو ساتہہ اوسکی اور لازم کری اوپر اونکی بطریق تکبر و نخوت کی اور کہا کہ یہہ حدیث سعد کی دلیل ہی اسپر کہ کہڑا رہنا

آدمی کا آگی رئیس فاضل اور والی اور عادل کی مانند کہڑی رہنی متعلم کی واسطی معلم کی مستحب ہی نہ مکروہ اور کہا بیہقی نی کہ یہہ قیام ہوتا ہی ان مقاموں مین بطریق بر و اکرام کی جیسیکہ تہا قیام انصار کا واسطی سعد کی اور قیام طلحہ کا واسطی کعب بن مالک کی اور نہین لائق ہی واسطی اوس شخص کی کہ قیام کیا جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ کہ ارادہ کری اسکا صاحب ایسی بیان تک کہ اگر نکری وہ قیام تو کینہ رکہی اوس سی یا شکوہ کری یا غصہ ہو اوس سی **وعن** ابی امامۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی عصا فقمنا لہ فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضہا بعضا رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابو امامہ سی کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کیی ہوئی اوپر عصا کی یعنی عصا ٹیکی ہوئی پس کہڑی ہوئی ہم واسطی حضرت کی پس فرمایا نہ کہڑی ہو جیسی کہڑی ہوتی ہین عجمی تعظیم کرتا ہی بعض انکا بعض کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنی جب کوئی سردار اونمین آتا ہی تو بمجرد دیکہنی اوسکی اوٹہہ کہڑی رہتی ہین گنہگار اور اوسکی تعظیم کی لیی کہڑی رہتی ہین جیسیکہ اشارہ کیا اوسکی طرف ساتہہ قول اپنی کی کہ تعظیم کرتا ہی بعض انکا یعنی چہوٹی بعض کے لیئے اکابر کی پس اس سے منع فرمایا اس توجیہ سی اصل قیام ممنوع نہو جیسیکہ بعضی حدیثون مین آیا ہی بلکہ جو کہ بطریق تکبر اور عظمت شان کی ہو **وعن** سعید بن ابی الحسن قال جاءنا ابو بکرۃ فی شہادۃ فقام لہ رجل من مجلسہ فابی ان یجلس فیہ وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ذا ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسح الرجل یدہ بثوب من لم یکسہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئی ہماری پاس ابو بکرہ صحابی واسطی ادای شہادت کی یعنی ایک قضیہ مین کہ گواہ تہی وہ اسمین پس کہڑا ہوا واسطی تعظیم اونکی ایک شخص جگہہ اپنی سی یعنی تا وہ وہان بیٹہین پس انکار کیا ابو بکرہ نی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اس سی یعنی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین کہ اوٹہی اوس سی کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے کہ پونچہی آدمی ہاتہہ اپنا ساتہہ کپڑی اوس شخص کے کہ نہین پہنایا اوسکو کپڑا روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی اگر ہاتہہ طعام وغیرہ مین بہرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کی کپڑی سی نہ پونچی اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اوسکا ہو کہ اسنی کپڑا اوسکو دیا ہی اونکی کپڑی سی پونچی تو مضائقہ نہین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اگر اجنبی بہی راضی ہو اوسکی پونچہنی سی تو جائز ہی اوسکو یہہ اور اسیطرح اگر جانی کہ کوئی اپنی جگہہ سی بطیب خاطر اوٹہا ہی تو مضائقہ نہین ہی بیٹہنی کا جگہہ اوسکی مین جیسیکہ مستفاد ہوتا ہی اس آیہ سی تفسحوا فی المجالس اور جیسیکہ دلالت کرتی ہی اوپر یہہ حدیث صدر الایۃ حق بصاحبہا الا اذا اذن اور مانند اسکی بہت سے فروع ہین اور ابو بکرہ صحابی نی جو انکار کیا تو سبب یہہ تہا کہ یا تو اونکو شک ہوگا اوس شخص کی رضا مین کہ شاید وہ کسیکی کہنی سی اوٹہا ہو یا بسبب حیا کی یا احتیاط کی یا ورع کی نہی پہ حمل کیا اونہون نی حدیث کو اطلاق پر **وعن** ابی الدرداء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس وجلسنا حولہ فقام فاراد الرجوع نزع نعلہ او بعض ما یکون علیہ فیعرف ذلک اصحابہ فیثبتون رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتی اور بیٹہتی ہم گرد اونکی پہر اوٹہتی یعنی گہر مین جانی کی لیی اور ارادہ کہتی پہر آنی کا تو اوتار جاتی پاپوش اپنی بیٹہنی کی جگہہ اوسکو رکہہ جاتی اور لنگی یا تو جاتی یا چہوڑ جاتی بعضی چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی چادر وغیرہ پس پہچانتی ساتہہ اسکی اصحاب حضرت کے پہر آنا اپنا مجلس مین پس ٹہہری رہتی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** گرد اونکی یعنی داہنی اور بائین اور آگی اونکی یہہ اسلیی کہا گیا کہ دائرہ ہوتی ہی نہ بیٹہنی سی درمیان حلقہ کی نوع **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نقل کی اونہون نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین حلال ہی کسی شخص کو یہہ کہ جدائی ڈالی درمیان دو شخصون بیٹہی ہوئی کی مگر ساتہہ اذن اونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی اونکی بیچ مین آپ نہ آ بیٹہی اسلیی کہ کبہی ہوتی ہی اونمین محبت اور خفیہ باتین کرنی منظور ہو سکی ؛ ؛

بیچ میں انکو شاق گذریگا بیٹھنا اوسکا بیچ میں اونکی اور لکھا ہی علما نی کہ اگر اوسکو محبت ہو ان دونکی آپسمین معلوم ہی تو نہ بیٹھی اور اگر معلوم ہی کہ علاقہ محبت کا نہیں ہے اونمین تو بیٹھ جاوی اور اگر مبہم ونامعلوم ہی تو احتیاط اسمین ہی کہ نہ بیٹھی ع ح **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تجلس بین رجلین الا باذنهما رواه ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اونی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیٹھہ درمیان دو شخصون کی مگر ساتھہ اذن اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراه قد دخل بعض بیوت ازواجه روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتی ساتھہ ہماری مسجد مین باتین کرتی ہمسی پس جسوقت اوٹھتی کھڑی ہوتی ہم کھڑی ہونا یعنی اور ازبہان تک کہ دیکھتی ہم آپکو کہ داخل ہوئی بعضی گہرون بیویون اپنی کیمین **ف** کھڑی ہوتی یعنی بسبب برخاست ہونی مجلس کے نہ واسطی تعظیم حضرت کی اسلیے کہ صحابہ نہین کھڑی ہوتی تہی وقت تشریف لانی حضرت کی پس کیونکہ کھڑی ہوتی وقت جانیکی اور کھڑی رہنا صحابہ کا دیرتک شاید کہ اسلیے تہا کہ وہ منتظر اسکی رہتی ہونگی کہ حضرت کسی کام کی لیے فرمادین یا پہر تشریف لاوین بیٹھنی کی لیے پس جب مایوس ہوتی تو متفرق ہوتی ع ح **وعن** واثلة بن الخطاب قال دخل رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی المسجد قاعد فتزحزح له رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الرجل یا رسول الله ان فی المکان سعة فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان للمسلم لحقا اذا رآه اخوه ان یتزحزح له رواهما البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ آپ مسجد مین بیٹھی تہی پس حرکت کی اور ایک طرف ہو گئی اپنی جگہہ سی واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ مکان مین فراخی ہی یعنی پس کیون تکلیف فرماتی آپ حرکت کرنیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی مسلمان کی حق ہی جب دیکھی اوسکو بہائی مسلمان اوسکا کہ حرکت کری یہہ واسطی اوسکی یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہہ سی حرکت کرنا اور ایک طرف ہوجانا جگہہ سی بقصد اکرام بہائی مسلمان کے حق سے روایت کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الجلوس والنوم والمشی

باب ہے بیچ بیان بیٹھنی اور سونی اور چلنی کی اور اسمین ذکر لیٹنی کا بہی ہے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم بفناء الکعبة محتبیا بیدیه رواه البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکھا مینی آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کے بیٹھے ہوئی گوٹ ماری ساتھہ ہاتھون اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ہیئت اس نشست کی یہہ ہی کہ دو نو زانو کھڑی رکھی اور تلوی زمین پر رکھی اور دونون ہاتون سی پنڈلیون پر حلقہ کری خواہ سرین زمین پر رکھی یا نہ رکھی اور بجای ہاتون کی کبھی کپڑا بہی پانو پر لپیٹ لیتی ہین مانند دوپٹہ وغیرہ کی اور عرب اسطرح بہت بیٹھا کرتی ہین ور آنحضرت کا بیٹھنا اکثر اسیطرح کہہ روایت کیا گیا ہی اور اسی معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹھنا جائز بلکہ مستحب ہے ع ح **وعن** عباد بن تمیم عن عمه قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد مستلقیا واضعا احدی قدمیه علی الاخری متفق علیه اور روایت ہے عباد بن تمیم سی نقل کی اوسنی چچا اپنی سی کہا اوسنی کہ دیکھا مینی آنحضرت کو مسجد مین چت لیٹی ہوئی رکھنی والی ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر رکھنا قدم کا قدم پر نہین مقتضی ہوتا کہلنی ستر کا بخلاف رکھنی ہاتوکی زانو پر کہ اس سی بعض اوقات ستر کہل جاتا ہی اور اس سی تطبیق ہوجاتی ہی درمیان اس حدیث کی اور درمیان حدیثون نہی اسکیکی کہ آگی آتی ہین اور زیادہ

تحقیق اسکی آگے ہوگی اور اسطرح لیٹنا آپکا کبھی کبھی تہا واسطے بیان جواز یا حاصل کرنے راحت اور دفع تکان کی واسطے معلوم ہوا ہے کہ بیٹھنا حضرت کا مجمعون مین خلاف اسکی تہا کہ بیٹھتے تہے آپ چار زانو با وقار و با تواضع ؏ **وعن** جابرٍ قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرفع الرجل احدى رجليه على الاخرى وهو مستلقٍ على ظهره رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ اوٹہاوے مرد ایک پانو اپنا دوسرے پانو پر اسحالمین کہ وہ لیٹا ہووے پیٹہہ پر نقل کی یہہ مسلم نے **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يستلقين احدكم ثم يضع احدى رجليه على الاخرى رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چت لیٹے ایک تمہارا پہر رکہے ایک پانو اپنا دوسرے پانو پر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یہہ دو حدیثین کہ جابر سے آئی ہین ظاہر مین منافات رکہتی ہین ساتہہ حدیث ابن عمر کی کہ اول مذکور ہوئی اور تطبیق نمین یون دی ہے کہ رکہنا ایک پانو کا دوسرے پانو پر دو طریق سے ہوتا ہے ایک تو یہہ کہ دونو پانو دراز ہون اور ایک کو دوسرے پر رکہے اس طریقہ کا مضائقہ نہین اس ہیئت سے کہلنا ستر کا لازم نہین آتا اور طریق دوسرا یہہ ہے کہ زانو ایک پانو کا کہڑا رکہے اور پانو دوسرا اس پانو کی زانو پر کہڑا کیا ہے رکہے یہہ منع ہے اور یہہ بہی اوس صورت مین ہے کہ ستر کہلجاوے جبکہ پاجامہ نہ پہنے ہوا اور تہبند یا دامن کرتی کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہہ بہی منع نہین پس مدار جواز اور منع کا اوپر کہلنی اور نہ کہلنی ستر کی ہے ایسا کہا ہے علمائے ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يتبختر في بردين وقد اعجبته نفسه خسف به الارض فهو يتجلجل فيها الى يوم القيمة متفق عليه اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا تہا بیچ دو کپڑون خط دار کی اور تحقیق عجب مین ڈالا تہا اوسکو نفس اوسکی نے اور خوش آتی تہی اوسکو وہ کپڑے یعنی اونکی پہننے سے تکبر اور عجب مین پڑا تہا دہنسا یا گیا اوسکو زمین مین پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہے زمین مین قیامت کی دن تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کہ وہ شخص قارون تہا اور نووی نے کہا احتمال ہے کہ وہ شخص اس امت مین سے ہو یا اگلی امتون مین سے اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑنا چلنی مین برا ہے اور انجام اوسکا بد اعاذنا اللہ من ذلک اور رفتار کی دس قسمین آئی ہین اور ہر ایک کا زبان عرب مین ایک نام جدا ہے چنانچہ شرح عربی مین لکہی ہین اور افضل سبہون مین ہون ہے ساتہہ زبرہ اور جزم واو کی کہ آہستہ ساتہہ حرکت تمام اور تہوڑسے سرعت کی چلنی نہ مثل مردہ دلون اور افسردون کی مانند لکڑی خشک کی چلنی ساتہہ اکڑنے اور گہبراہٹ کی کہ یہہ دونو قسمین بری ہین اور دلیل ہین اوپر مردہ دلی اور بے عقلی کی اور قرآن شریف مین اللہ تعالی نے ہون کی تعریف کی ہے اور اپنے خاص بندون کو ساتہہ اوسکی وصف کیا ہے وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا یعنی بندے رحمن کی وہ لوگ ہین کہ چلتے ہین زمین پر با آرام و با وقار بے تعظیم و تکبر اور بے مردگی اور افسردگی کی ؛

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم متكئا على وسادة على يساره رواه الترمذي اور روایت ہے جابر سے کہا جابر نے دیکہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگانے بیٹہی ہوئی اوپر تکیہ کی کہ رکہا تہا بائین طرف اپنی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹہنا مستحب ہے اور آیا ہے کہ آنحضرتؐ تکیہ کو دوست رکہتے تہے اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی تکیہ دے تو رد نکرے جیسیکہ بیچ مقدمہ خوشبو کی فرمایا ہے ؏ **وعن** ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في المسجد احتبى بيديه رواه رزين اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتے مسجد مین گوٹ کرتے ساتہہ دونون ہاتون اپنی کی نقل کی یہہ رزین نے ؛ **وعن** قيلة بنت مخرمة انها رأت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد وهو قاعد القرفصاء قالت فلما رأيت رسول الله صلى الله عليه

وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی قیلہ بیٹی مخرمہ کی سی کہ تحقیق دیکہا اونہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین بیٹھی
ہیبت قرفصا کہا قیلہ نی پس جبکہ دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سی بیٹھی کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق حضور مین تہی کانپ
گئی مین ہیبت کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** قرفصا ساتہہ پیش قاف اور جزم را اور پیش فا اور زبر بیکلی ور ساتہہ صاد مہملہ کی مقصور اور
ممدود دونو طرح آیا ہی اور قاموس مین مثلثۃ القاف والفاء کہا ایک قسم ہی بیٹھنی کی اور وہ اسطرح ہی کہ بیٹھی دونو سرین پر اور لگاوی رانین پیٹ سی
اور احتبا کری ساتہہ دونو ہاتہون کی یعنی دونو ہاتون سی حلقہ کری پانو پر یعنی تکیہ کرکر دونو زانوون پر اور لگاوی رانین پیٹ سی اور داخل کری
ہتیلیان ہاتہہ کی دونون بغلون مین داہنی ہتیلی بائین بغل مین اور بائین ہتیلی داہنی بغل مین اور یہہ بیٹھنا عرب کے جنگلیون کا ہی اور غربا اور مشغول کردہ
فکر اور اندیشہ اور خیال رکہتا ہو وہ بھی اسطرح بیٹھتی ہین ح **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ
تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز پڑہ چکتی
فجر کی چار زانو بیٹھی رہتی یہان تک کہ خوب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وَعَنْ** أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ اوترتی رات کو سفر مین یعنی راحت و سونی کی لیے لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اوترتی قریب صبح کے
کہڑا کرتی پہنچا مبارک اپنا اور رکہتی سر مبارک اپنا اوپر ہتیلی اپنی کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** یعنی عادت شریف یہہ تہی کہ جب اوترنی کی وقت مین
کچہہ رات ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتی جیسی عادت غیر سفر مین تہی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کہڑا کرکر ہتیلی پر سر مبارک رکہتی اور آرام
فرماتی تا نیند غفلت کی نہ آجاوی اور نماز فجر کی نہ جاتی رہی اور داہنی کروٹ سی سونی مین یہی غفلت بہت نہین ہوتی اسلیے کہ دل لٹکتا رہتا ہی اور قرار
کم ہوتا ہی اوسکو اور جب بائین پہلو پر سوتا ہی تو دل اپنی ٹہکانہ پر ہوتا ہی اور آرام پاتا ہی اور نیند فراغت سی آتی ہی چنانچہ اطبا کا غرض اونکی سونی سی آرام
اور ہضم طعام ہی بائین کروٹ سونی مین تا سبب آرام کا ہو اور ظاہر حرارت باطن مین رک جاوی اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت مین آیا ہی
جب آنحضرت آخر شب کو اوترتی تو ایک اینٹ سر مبارک کی نیچی رکہتی اور جب قریب صبح کی اوترتی تو پہنچا کہڑا کرکر سر مبارک ہتیلی پر رکہتی ح **وَعَنْ**
بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ
اور روایت ہی بعضی اولاد ام سلمہ کیسی کہ کہا تہا بچہونا حضرت کی آرام کرنیکا مانند اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف مین اور تہی مسجد نزدیک سر مبارک
اونکی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اول جملہ کی معنی یہہ ہین کہ تہا بچہونا حضرت کی آرام کرنیکا قریب اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف مین اور وہ معلوم تہا بعضی
لوگون کو یعنی تہوڑا سا تہا طول و عرض مین تہا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ بچہونا حضرت کا اوس کپڑی کی جنس سے تہا کہ رکہا گیا قبر مین اور وہ چادر سرخ
تہی کہ وقت بیماری کی حضرت کی نیچی بچہی تہی جب وفات شریف ہوئی تو شقران نے کہ غلام آنحضرت کا تہا اونی بغیر اتفاق صحابہ رض کی قبر شریف جسم مبارک کے
نیچی رکہدی اور کہا نہین چاہتا مین کہ کپڑا حضرت کا بعد اونکی کوئی پہنی اور صحیح یہہ ہی کہ صحابہ نی بعد اوسکی کہ ہنوز قبر بند نہوئی تہی وہ چادر نکال لی اور
ظاہر یہہ تہا کہ بجای یوضع کی وضع ہوتا ساتہہ صیغہ ماضی کی لیکن عدول ماضی سی طرف مضارع کی کیا واسطی حکایت حال کی اور تہی مسجد الخ یعنی وقت آرام
کرنیکی سر مبارک مسجد کی طرف کرتی تہی اسلیے کہ جب رو بقبلہ یعنی حجرہ شریف مین تو سر مسجد کی طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب دست چپ مسجد کی ہی آپ مین
رو بقبلہ سونی سی مسجد سرہانی ہوتی ہی اور ایک نسخہ مین مسجد ساتہہ زیر جیم کی ہی یعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنیکی مصلی سرہانی رہتا تہا تا جلد لیسی نماز کی
لیے بچہالین ح **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ

لَا یُحِبُّھَا اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو لیٹی اوندہا پس فرمایا آپنے اوسکو کہ بہہ اس ہیئت کا لیٹنا ہی کہ نہین دوست رکہتا اسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ لیٹنا چار قسم کا ہی ایک تو چیت اور یہہ لیٹنا اہل عبرت کا ہے کہ بیچ ملکوت آسمان اور ستارون کی نظر عبرت سی دیکہتی ہین اور اوپر قدرت اور حکمت کردگار تعالی کی دلیل پکڑتی ہین اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ سے ہے اور یہہ لیٹنا اہل عبادت کا ہی کہ ساتہہ اس ضجع کی مستعد اور مہیا قیام شب کے لیے ہوتی ہین واسطی نماز اور طاعت مولی عز وجلا کی اور تیسرا لیٹنا بائین کروٹ پر ہی اور یہہ لیٹنا چین والون کا ہی کہ ساتہہ اسکی ارادہ کرتی ہین ہضم ہونی طعام کا اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتہی لیٹنا اوندہا ہی اور یہہ لیٹنا اہل غفلت کا ہی کہ سینہ اور مونہہ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزا بدن کی ہین انکو خاک مذلت پر اوندہا ڈالتی ہین بیچ غیر طاعت و سجود کی اور یہہ لیٹنا اغلامیون کا ہی پس شباہت کرنی اونسی بری ہی بہر طرح **وعن** یَعِیْشَ بْنِ طِخْفَۃَ بْنِ قَیْسِ الْغِفَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّۃِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلٰی بَطْنِیْ اِذَا رَجُلٌ یُحَرِّکُنِیْ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ ضِجْعَۃٌ یُبْغِضُھَا اللّٰہُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی یعیش بیٹی طخفہ بیٹی قیس غفاری کیسی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی طخفہ سی اور تہا باپ اوسکا اصحاب صفہ سی کہا اوسکی باپنے اوس وقت کہ مین لیٹا ہوا تہا بسبب درد سینی کی اپنی پیٹ پر یعنی اوندہا کہ ناگہان ایک شخص ہلاتا ہی مجکو اپنی پاؤن سی اور کہا اوس شخص نے کہ یہہ لیٹنا ہی کہ دشمن رکہتا ہی اللہ تعالی اسکو پس دیکہا مینی پس ناگہان دیکہتا ہون کہ وہ شخص پاؤن سی ہلانیوالی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ہین **ف** شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہوگا اسلیے اسطرح فرمایا یا اسلیے فرمایا کہ ممکن تہا کہ دو لوہا لون پر جہکجاے واسطی دفع درد کی بغیر پہیلانی پانوکی بہر ع **وعن** عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلٰی ظَھْرِ بَیْتٍ لَیْسَ عَلَیْہِ حِجَابٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِیِّ حِجًی اور روایت ہی علی بن شیبان سے کہا فرمایا جو شخص کہ رات کو سووی گہر کی چہت پر کہ نہوا اوسپر پردہ یعنی گرد اوسکی دیوار کہ مانع ہو گرنی سی اور ایک روایت مین ہے لفظ حجار کا یعنی بدلی حجاب کے اور حجار جمع حجر کی ہی ساتہہ زیر ح کی یعنی چیز مانع کی گرنیسی مانند دیوار وغیرہ کی پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چہت پر سووی پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ نقل کی یہہ ابوداودنی اور بیچ معالم السنن کے کہ نام کتاب خطابی کا ہی بجای حجاب کے حجی واقع ہوا ہی **ف** بری ہوا اوس سے ذمہ اور عہد کہ حق سبحانہ نی واسطی نگہبانی اوسکی باندہا ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نی ازراہ کرم و مہربانی کی واسطی حفاظت اپنی بندون کی عہد کیا ہی اور ملائکہ اور اسباب اس کام کی لیے پیدا کیے پس جب اس شخص نی اپنی ہاتہہ سی نفس کو تہلکہ مین ڈالا اور ایسی جگہہ سویا کہ بحکم عادت کی سبب ہلاکت اوسکا ہو وہ عہد و محافظت اوسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتہہ زیر ح اور زبر اوسکی مقصور ساتہہ تنوین کی ہی اور مراد دونو وجہ سی پردہ ہی آئی کہ زیر سی حجی ہی بمعنی عقل کی ہی تشبیہ دیکر پردہ کو ساتہہ عقل کی کہ جیسے عقل مانع ہی مونہہ ناشایستہ سی ویسی ہی پردہ مانع ہی گرنیسی اور ساتہہ زبر کی جو حجی ہی بمعنی جانب کے ہی کہ اجماشی جو انسی کو کہتی ہین اور پردہ جانب کہتی کی ہوتا ہی اسلیے اسکو حجی کہا بہر ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَطْحٍ لَیْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سونی آدمی کی سی اوس کوٹہی پر کہ نہو پردہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** حُذَیْفَۃَ قَالَ مَلْعُوْنٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شخص کہ بیٹہی درمیان حلقہ کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** اسکی تاویل کئی طرح کی ہی علما نی ایک تو یہہ کہ لوگ حلقہ کیے بیٹہی ہین اور ایک شخص آیا لوگون کی گردنون پرسی پہلانگ کر بیچ مین جا کر بیٹہا اور یہہ نہ کیا کہ جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا اور دوسرے یہہ کہ بیچ مین حلقہ کی جا کر بیٹہا اسطرح کہ بعضے لوگون کی مونہہ کا سامنا کا کہ ایکدوسرکو نہین دیکہہ سکتا پس ضرر پایا لوگون نی اس سے اور تیسرے یہہ کہ بیچ مین ✤ ✤ ✤

جگہ بیٹھنا ... تاکہ لوگوں کو ہنسا دے مرع **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر المجالس اوسعها رواه ابو داود اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مجلسوں کی فراخ ترین ان کی ہے یعنی بہتر جگہ مجلس کی وہ ہے کہ فراخ ہو تاکہ تنگ نہوں اور ایذا نہ پاویں نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** جابر بن سمرة قال جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه جلوس فقال ما لی اراکم عزین رواه ابو داود اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سے باہر نکلے اور اصحاب حضرت کے بیٹھے تھے پس فرمایا آپ نے کہ کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہوں تمکو متفرق نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** عزین جمع عزة کی ہے ساتھ تخفیف کے یعنی جماعت کی گروہ گروہ کہا آنحضرت نے تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی اور دوری کا ہے اور رغبت دلائی اوپر اجتماع و اتفاق کی کہ نشان یگانگت اور اتحاد کا ہے حاصل یہہ کہ سب جمع ہو کر بیٹھو باہم صفت کر کر متفرق جماعتیں بناکر نہ بیٹھو مرع **وعن** ابی هريرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا كان احدكم في الفيء فقلص عنه الظل فصار بعضه في الشمس وبعضه في الظل فليقم رواه ابو داود وفي شرح السنة عنه قال اذا كان احدكم في الفيء فقلص عنه فليقم فانه مجلس الشيطان هكذا رواه معمر موقوفا

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیٹھا سایہ میں پس اوٹھہ جاوے اوس سے سایہ پس ہو کچھہ ایک آفتاب میں اور کچھہ سایہ میں پس چاہیے کہ اوٹھہ کھڑا ہو یعنی اور جگہہ جا بیٹھے تاکہ ہووے سارا سایہ میں یا آفتاب میں اسلیے کہ جب آدمی بیٹھا ہے ایسی جگہہ کہ کچھہ سایہ میں ہو اور کچھہ دھوپ میں تو فاسد ہوجاتا ہے مزاج اوسکا بسبب اختلاف حال ان کی موثرین متضادین کے نقل کی یہہ ابو داود نے یعنی مرفوع اور شرح السنہ میں ابی ہریرہ سے کہا ابو ہریرہ نے جسوقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس اوٹھہ جاوے یعنی سایہ پس اوٹھہ کھڑا ہو چاہیے کہ کیونکہ کچھہ سایہ میں ہے اور کچھہ آفتاب میں جگہہ بیٹھنی شیطان کی ہے اسیطرح یعنی جیسے کہ شرح السنہ میں ہے روایت کیا ہے اسکو معمر نے موقوف ابو ہریرہ پر **ف** یعنی قول ابو ہریرہ کا ہے نہ حدیث حضرت کی لیکن یہہ موقوف حکم مرفوع میں ہے اسلیے کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے نہیں معلوم ہو سکتی اسکو صحابی بغیر سنے حضرت سے نہیں کہہ سکتا اور جگہہ بیٹھنی شیطان کی ہے ظاہر یہہ ہے کہ یہہ محمول ہے ظاہر پر اور بعضوں نے کہا کہ شیطان کی طرف اسلیے نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہے اوپر کرنے اسکے ضرر پس وہ دشمن ہے بدن کا ہے جیسا کہ دشمن ہے دین کا مرع اگر تمام آفتاب میں ہو تو یہہ ہے بسبب یعنی نفس کے تعب و مشقت میں ممنوع و مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونے کے مجلس شیطان لیکن اگر آفتاب جاڑے کا ہو تو مضائقہ نہیں مرع **وعن** ابی اسيد الانصاری انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول وهو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء في الطريق فقال للنساء استاخرن فانه ليس لكن ان تحققن الطريق عليكن بحافات الطريق فكانت المراة تلتصق بالجدار حتى ان ثوبها ليتعلق بالجدار رواه ابو داود والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابی اسید انصاری سے کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے یعنی بات ارشاد کرتے تھے لوگوں کو اسحال میں کہ آنحضرت نکلنے والے تھے مسجد سے پس مل گئے مرد ساتھہ عورتوں کے راہ میں پس فرمایا حضرت نے عورتوں کو پیچھے چلو مردوں کے اور آگے نہو اسلیے کہ نہیں ہے جیتا تمکو اے عورتو یہہ کہ بیچ میں راہ کے چلو لازم کرو اپنے پر کہ چلو راہ کے کنارے میں پس جب یہہ حکم ہوا تو عورتیں راہ چلنے میں دیوار سے لگ کر چلتی تھی یہاں تک کہ کپڑا اوسکا اٹکجاتا تھا ساتھہ دیوار کے یعنی کبھی بسبب نہایت لگ کے چلنے کی بسبب فرمان برداری امر حضرت کی نقل کی یہہ ابو داود نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهى ان يمشي يعني الرجل بين المراتين رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہہ کہ چلے یعنی مرد درمیان دو عورتوں کی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** لفظ یعنی تفسیر ہے یمشی کی یعنی راوی نے یعنی ارادہ کرتے تھے آنحضرت فاعل یمشی کا الرجل اور حاصل یہہ کہ لفظ الرجل نہیں ہے اصل حدیث سے

پس یہہ جملہ معترضہ ہی اور یہہ منع سلبی ہی کہ اختلاط مرد و عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی اور حیا اور مروۃ سی ہی دور ہی اور مرد کو جیسی دو عورتون کی بیچ مین چلنا منع ہی اسی طرح راہ مین ساتھہ بہی اوسکی چلنا منع ہی درصورت خوف فتنہ کی ؛ ع ح **وعن** جابر بن سمرۃ قال کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتہی رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا ہم جب آتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنے اونکی مجلس مین بیٹہہ جاتا ایک قصد بالا روی کا نکرتا از راہ ادب و ترک تکلف اور مخالفت حظ نفس کی کہ طلب کرنا علو مرتبہ کا ہی جیسیکہ نشان اہل جاہ کی ہی ؛ ع **وذکر** حدیثا عبد اللہ بن عمرو فی باب القیام وسنذکر حدیثی علی وابی ہریرۃ فی باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کی گئین دو حدیثین عبد اللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کے مراد ایک حدیث کا تو یہہ ہی لا یحل لرجل اور دوسریکا کہ بعد اوسکی ہی ولا یجلس بین رجلین اور ذکر کرینگی ہم دونو حدیثین حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کی انشاء اللہ تعالی کہ ایک کا سر تو یہہ ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور دوسریکا یہہ ہی مارایت [illegible]

الفصل الثالث
فصل تیسری

عن عمرو بن الشرید عن ابیہ قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس ھکذا وقد وضعت یدی الیسری خلف ظہری واتکات علی الیۃ یدی فقال اتقعد قعدۃ المغضوب علیہم رواہ ابوداود روایت ہی عمرو بن شرید تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شرید بن شرید ثقفی صحابی سی کہ کہا گذری مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین بیٹہا تہا اسطرح یعنی جسطرح کہ دکہاتا ہون بعد ازان بیان کی ہیئت اپنی بیٹہنی کی ساتہہ قول سے کی اور حال آنکہ تحقیق رکہا تہا مینی بایان ہاتہہ اپنا پیٹہہ کی پیچہی اور تکیہ کیا تہا مینی اوپر گوشت کی کہ غضب کیا گیا ہی اونپر نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** مراد مغضوب علیہم سی یہود ہین لیکن انکو اسطرح ذکر کرنی مین دو فائدی ہین ایک تو تنبیہ ہی اوپر کہ اسطرح کا بیٹہنا اون چیزون کی جنس سی ہی کہ دشمن رکہتا ہی اونکو حق تعالی اور دوسری یہہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہم ہی چاہئے کہ تشبہ نکری اونکی ساتہہ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالی نی اور لعنت اور سورہ فاتحہ مین ہی مغضوب علیہم سی یہی یہود مراد ہین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد مغضوب علیہم سی حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبرین کہ جنکی بیٹہنی اور چلنی وغیرہ مین آثار عجب و تکبر کی ہویدا ہین ؛ ع **وعن** ابی ذر قال مر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا مضطجع علی بطنی فرکضنی برجلہ وقال یا جندب انما ہی ضجعۃ اہل النار رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ گذری مجہپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین لیٹا تہا اپنی پیٹ کی بل یعنی اوندہا پس لات ماری مجکو آنحضرتؐ نے اور فرمایا ای جندب نہین ہی اسطرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** جندب نام ہی ابوذر کا اور احتمال ہے کہ مراد یہہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادات کفار یا فجار کیسی ہی سے دارین یا اسطرح کا لیٹنا اونکا ہوگا اسحال مین کہ ہونگی دوزخ مین

باب العطاس والتثاؤب
باب ہے بیچ بیان چہینکنے اور جماہی لینی کی

الفصل الاول
فصل پہلا

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعہ ان یقول لہ یرحمک اللہ فاما التثاؤب فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منہ الشیطان رواہ البخاری وفی روایۃ لمسلم فان احدکم اذا قال ھا ضحک الشیطان منہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی چہینکنے کو اور مکروہ رکہتا ہی جماہی کو پس جسوقت کہ چہینکی ایک تمہارا اور تعریف کری اللہ کی حق ہی ہر مسلمان پر کہ سنی اوسکو یہہ کہ کہی واسطی چہینکنے

والیکے یرحمک اللہ پر جمائی بس سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان سی ہی بس جسوقت کہ آدمی جمائی لی ایک تمہارا پس چاہیی کہ دفع کری اوسکو جب تلک ہوسکی پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہی یعنی کہولتا ہی موہنہ ہنستا ہی وس سی شیطان نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی ایسی کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کہتا ہی ہا یعنی جمائی لیتی مین ہنستا ہی شیطان اس سی **ف** دوست رکہتا ہی چہینکنی کو الخ ایسی کہ چہینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوای اور ادراکیہ کا ہی پس باعث در معین ہوتا ہی طاعت در حضور قلب کا اور جمائی آتی ہی امتلا اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے اور باعث ہوتی ہی غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت مین نشاط نہین ہونی دیتی پس شیطان وس سے خوش ہوتا ہی اور اسی سبب سے اوسکو شیطان سی کہا اور نسبت اوسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست رکہنا حق تعالی کا چہینکنے کو اور مکروہ رکہنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اونکی ہی کہ نشاط طاعت مین اور کسالت وس مین ہی اور تعریف کری الخ یعنی الحمد للہ کہی اور اگر رب العالمین زیادہ کری بہتر ہی اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہی بہت بہتر ہی کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی کتاب مصنف مین حضرت علی سی بطریق موقوف کی کہ جو کوئی کہی وقت چہینکنی اپنی کی الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وہ نہین پاویگا درد داڑھ اور کان کا کبہی اور حکمت بیچ حمد کرنیکی بعد چہینکنی کی یہہ ہے کہ چہینک علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہی اور ہی حق الخ یہہ عبارت دلالت کرتی ہی اسپر کہ جواب چہینکنی والیکا ساتہہ یرحمک اللہ کی فرض ہی ہر مسلمان پر لیکن علمار کو اسمین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفی مین یہہ ہی کہ واجب علی الکفایہ ہی اگر ایک بہی حاضرین مین سی کہیگا سب کے ذمہ سی ساقط ہو جاویگا اور ایک روایت مین مستحب ہے اور سفر السعادت کی مولف نی کہا کہ ظاہر صحیح حدیثون کا یہہ ہی کہ جواب چہینکنی والیکا فرض ہی ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اور ونسی نہین ساقط کرتا اور یہہ قول ایک جماعت کا اکابر علمار سے ہے اور مذہب شافعی یہہ ہے کہ جواب سنت علی الکفایہ ہی لیکن افضل یہہ ہے کہ ہر ایک دے ی اور مذہب مالک مین اختلاف ہی کہ واجب ہے یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ وجوب یا سنت اس صورت مین ہی کہ چہینکنے والا حمد کہی اور حاضرین سنین اور اگر حمد نکہی مستحق جواب کا نہین ہوتا اور اگر آہستہ کہی کہ کوئی نہ سنی تو بہی جواب لازم نہین ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کہ اس حدیث مین ہی دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایون کا ہی مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند انکے اور شرح السنۃ مین ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لائق ہی یہہ کہ بلند آواز سی الحمد للہ کہی تا کہ سنین مجلس والے اور مستحق جواب کا ہو ؛ ح ع **وعنہ**

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْہُ اَوْ صَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلْیَقُلْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ چہینکے ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ اور چاہیی کہ کہی واسطی اوسکی مسلمان بہائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہی اوسکو یرحمک اللہ پس چاہیی کہ کہی چہینکنی والا یہدیکم اللہ ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری دل تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** خطاب کا ساتہہ جمع کی باعتبار غالب کے ہی کہ اکثر یہہ ہوتا ہی کہ چہینکنے والیکی پاس کئی آدمی ہوتی ہین پس عارمین سب کو شریک کری یا خطاب کو واسطی تعظیم کی ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہی ؛ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَھُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَمَّتَّ ھٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ قَالَ اِنَّ ھٰذَا حَمِدَ اللّٰہَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰہَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا چہینکا دو شخصون نی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس جواب دیا حضرت نی اون دونو مین سے ایک کے چہینک کا اور نہ جواب دیا دوسری کی چہینک کا پس کہا اوس شخص نی کہ جسکے چہینک کا جواب ندیا تہا یا رسول اللہ جواب دیا آپنی اوسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنی حمد کی تہی اللہ کی اور نہین حمد کی تونی اللہ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی پس مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نی کہ تہا مین ابن عمر کی پہلو مین پس چہینکا ایک شخص مسجد کے ایک جانب مین کہا

ابن عمر نے یرحمک اللہ کہا تو شعبی نے کہا کہ سنت یہ ہے کہ حمد کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جائے جب تک کہ تیسری بار چھینک نہ آئے اور جب تیسری بار چھینک آئے تو یہ زکام ہے ٭ ع

وعن أبي موسى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا عطس أحدكم فحمد الله فشمتوه وإن لم يحمد الله فلا تشمتوه رواه مسلم اور روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اسکو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس نہ جواب دو اسکو نقل کی یہ مسلم نے

وعن سلمة بن الأكوع أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وعطس رجل عنده فقال له يرحمك الله ثم عطس أخرى فقال الرجل مزكوم رواه مسلم وفي رواية للترمذي أنه قال له في الثالثة إنه مزكوم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہ کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ چھینکا تھا ایک شخص نزدیک حضرت کے پس کہا واسطے اسکے حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص زکامی ہے اور ایک روایت ترمذی کی میں ہے یہ کہ حضرت نے فرمایا اسکو تیسری بار میں کہ یہ زکامی ہے **ف** یعنی یہ بیماری ہے بہت چھینکے گا اور حمد کریگا اور اسکی ہر بار کی جواب میں حرج ہوگا اور ایک حدیث میں ابو داود اور ترمذی سے آیا ہے کہ تین بار تک جواب دے اور پیچ زیادہ کی اسکو اختیار رکھتا ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے پس حاصل حدیث یہ ہے کہ جواب دینا چھینک کا جو حمد کرے واجب ہے علی الخلاف تین بار یا تین بار سے زیادہ میں اختیار رکھتا ہے میان سکوت کی کہ رخصت ہے اور درمیان جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہ ہے کہ واجب یا سنت نہیں جواب دینا اسکا بعد تین بار کی نہ یہ کہ غیر جائز ہے واللہ اعلم

وعن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا تثاءب أحدكم فليمسك بيده على فمه فإن الشيطان يدخل رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا اپنے مونہہ پر اسواسطے کہ شیطان داخل ہوتا ہے یعنی اسکی مونہہ میں اگر کھلا رکھتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** احتمال ہے کہ مراد دخل ہونا حقیقۃً ہے یا مراد قادر ہونا ہے اوسپر ساتھ وسوسہ ڈالنے کی ٭ ع

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا عطس غطى وجهه بيده أو ثوبه وغض بها صوته رواه الترمذي وأبو داود وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت چھینکتے ڈھانک لیتے مونہہ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے کی یا ساتھ کپڑے اپنے کی اور پست کرتے ساتھ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** یعنے آواز بلند نکلتی تھی چھینکنے میں اور مونہہ ڈھانکتے تھے اسلیے کہ یہ بھی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتھ نکلتا ہے مبادا اپنے بدن یا ہمنشینوں کی بدن پر پڑے اور وقت چھینکنے کی تغیر ہیئت بھی چہرہ میں واقع ہوتی ہے پس ڈھانکنا چاہیے اور پست آواز سے چھینکنا بھی حسن ادب ہے کہ کبھی بلند آواز ناگہاں سے لوگ چونک اوٹھتے ہیں اور لکھا ہے علما نے کہ مستحب ہے چھینکنے والے کو آواز پست کرے اور الحمد پکار کر کہے تا لوگ سنکر جواب دیں کذا فی مطالب المؤمنین ٭ ع

وعن أبي أيوب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا عطس أحدكم فليقل الحمد لله على كل حال وليقل الذي يرد عليه يرحمك الله وليقل هو يهديكم الله ويصلح بالكم رواه الترمذي والدارمي اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ علی کل حال اور چاہیے کہ کہے جو شخص کہ جواب دیتا ہے اسکو یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے وہ یعنی چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے

وعن أبي موسى قال كان اليهود يتعاطسون عند النبي صلى الله عليه وسلم يرجون أن يقول لهم يرحمكم الله فيقول يهديكم الله ويصلح بالكم رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہے ابو موسیٰ سے کہ کہا تھے یہود چھینکتے تکلف سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس امید اسکے

کہیں آنحضرت انکو یرحمکم اللہ پس فرماتی حضرت ہدایت کری تمکو اللہ ور درست کری احوال تمہاری نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی نفرمانا یرحمکم اللہ ایسلیے کہ رحمت خاص ہی واسطی مومنین کی بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکی کرتی ؛ ع **وعن** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ اور روایت ہی ہلال بن یساف سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ سالم بن عبید کی پس چہینکا ایک شخص نے قوم مین سی اور کہا السلام علیکم یعنی بگمان اسکی کہ بدلی الحمد للہ کی سلام بہی جائز ہو پس کہا واسطی اوسکی سالم نے تجپر اور تیری ماں پر بہی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنی جی مین یعنی لفظ وعلی امک کی کہنی سی پس کہا سالم نی خبردار ہو تحقیق نہین کہا مینی مکروہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ چہینکا تہا ایک شخص نی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تجپر اور تیری ماں پر بہی سلام اور فرمایا جب چہینکی ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہی الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ کہی واسطی اوسکی جواب دینی والا یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہی یعنی چہینکنے والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی چہینکنی مین یہہ الفاظ کہنی چاہیین سلام کہنا حاضرین پر اسمقام مین کچہہ نہین ہی اور کہا بعضون نی کہ اولی یہہ ہی کہ جمع کری درمیان یغفر اللہ الخ کی اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جب چہینکنی والا اور لفظ کہی سوای الحمد للہ کی تو مستحق جواب چہینک کا نہین ہوتا لیکن چونکہ اوسنی سلام کہا آنحضرت نی جواب سلام اوسکا دیا لیکن جواب مین جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ مین دو اشارے ہین ایک یہہ کہ سلام بیمحل بی موقع کی ہی جیسیکہ کوئی بیچ وقت ارادہ سلام تیرےکی سلام تیری ماں پر کری دوسرا یہہ کہ یہہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اوسکو ہی ساتہہ اسکی کہ یہہ ادب میون کا ہی اور اونکا تربیت مردون سی پائی ہو اور ماں کی پاس ادب زنانہ حاصل کیا ہو اور یہہ بہی لکہا ہی علمانی کہ تنبیہ ہی اوپر حماقت اوسکی کی بسبب سرایت صفات ماں اوسکی کی اوسمین پس محتاج ہو دعا کا واسطی ماں اپنی کی ؛ ع ح **وعن** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جواب دی چہینکنے والیکو تین بار یعنی ایک مجلس مین پس جبکہ زیادہ چہینکی تین بار سی پس اگر چاہی تو جواب دے اوسکو اور اگر چاہی نہ جواب دے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَإِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا چہینک کا جواب دی تو بہائی اپنی کو تین بار تک پس اگر زیادہ چہینکی پس وہ زکام زدہ ہی نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا ابوداود نی نہین جانتا مین ابوہریرہ کو مگر یہہ کہ اوسنی پہنچائی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی موقوف ابوہریرہ پر نہین اور ابوہریرہ نی اسکو قول آنحضرت سی روایت کیا اور اگر نکرین توبہی یہہ حکم مرفوع کی ہوگی ایسلیے کہ تعیین عدد بغیر سننی کی شارع سی نہین کرسکتی ؛ م ح

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہی نافع سی کہ تحقیق ایک شخص نے

چھینکا ہے پہلو ابن عمر کی پس چھینکنے والی نی الحمد للہ و السلام ہی اوپر رسول خدا کی کہا ابن عمر نی مین بہی کہتا ہون الحمد للہ والسلام اوپر رسول خدا کی لیکن نہین اس طرح سی سکہے نہین ہے ادب مامور و مستحب اس طرح کہ ملاوین سلام ساتھ حمد کی وقت چھینکنے کی بلکہ ادب متابعت امر کی ہی بغیر زیادتی ور نقصان کی سکھلایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ کہین ہم حمد اور سطی اسکی و بہر حال کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے

باب الضحک

باب ہے بیچ بیان ہنسی کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستی ہوئی یہان تک دیکہون مین حضرت کا کوا کہ تالو مین ہوتا ہی سوای اسکی نہین کہ تہی مسکراتی یعنی اکثر نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جریر سی کہا کہ نہین منع کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبسی کہ مین مسلمان ہوا اور نہین دیکہا مجکو مگر کہ مسکراتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین منع کیا یعنی اپنی پاس آنے سے جب چاہتا مین چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس مردون کی ہوتی یا منع نکیا مجکو چیز سی کہ طلب کے مینی حضرت سی یعنی جو کچھ کہ مینی حضرت سی مانگا دیا مجکو ۱۲ ع ح **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین اٹہتی مصلی اپنی سی کہ نماز پڑہتی اوسمین صبح کی یہان تک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اٹہتی اور تہی صحابہ باتین کرتی اور مشغول ہوتی بیچ باتون جاہلیت کی یعنی بطریق مذمت کے اور ہنستی اور مسکراتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یہہ ہی کہ پڑہتی تہی صحابہ شعر **ف** اٹہتی یعنی واسطی نماز اشراق کی یا پہرتی گہر مین تشریف لیجاتی تہی اور مراد شعرون سی وہ شعر ہین کہ جنمین مضمون توحید اور ترغیب و ترہیب کے ہوتی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہین باتین جاہلیت کی کرنی اور ہنسنا انپر ۱۲ ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد اللہ بن الحارث بن جزء سی کہ کہا نہین دیکہا مینی کسیکو بہت مسکراتی زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ اَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سوال کیا گیا ابن عمر کہ کیا تہی صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنستی کہا ابن عمر نی ہان اور حال آنکہ ایمان اونکی دلون مین بہت بڑا تہا پہاڑ سی اور کہا بلال بن سعد تابعی نی کہ پایا مینی صحابہ کو کہ دوڑتی تہی درمیان نشانون تیر کی یعنی وقت تیر اندازی کی اور ہنستا تہا بعض اونکا متوجہ اور مائل ہو کر طرف بعضی کی پس جسوقت ہوتی رات ہوتی بہت ڈرنیوالی اللہ سی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **ف** حال آنکہ الخ یعنی ایسا ہنستی تہی کہ جیسا اہل غفلت ہنستی ہین اور ہنسنا دلکو مار ڈالتا ہی اور خلل نور ایمان مین آتا ہی بلکہ اس حالمین ہے ادب شرع نہ چہوڑتی تہی اور ایمان کامل رکہتی تہی اور بہت ڈرنیوالی یعنی ماری خوف الہی کی عبادت کرتی خدا کی اور روتی اور دنیا کا آرام چہوڑ دیتی ۱۲ ح

باب الاسامی

باب ہے بیچ بیان نامون کی **ف** مراد بیان احکام نامون کا ہی کہ کیا نام رکہی اور کیا نہ رکہی اور کونسا نام اچہا ہی اور کونسا برا ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ

يا أبا القاسم فالتفت إليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال إنما دعوت هذا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي متفق عليه روایت ہے انس سے کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین پس کہا ایک شخص نے یعنی پکارا ایک شخص کو ای ابا القاسم پس پہر کر دیکہا طرف اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اوس شخص نے کہ نہین پکارا تہا مینے آپ کو مگر اس شخص کو یعنی اشارت کی طرف ایک شخص کی کہ وہان حاضر تہا اور ابو القاسم کنیت رکہتا تہا پس فرمایا آپ نے صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکہو تم ساتہہ نام میرے کی اور نہ کنیت کرو تم ساتہہ کنیت میری کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي فإني إنما جعلت قاسما أقسم بينكم متفق عليه اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام رکہو تم ساتہہ نام میرے کے اور کنیت کرو تم ساتہہ کنیت میری کے اسواسطے کہ تحقیق مین سوا اسکی نہین کہ ٹہیرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمہاری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کنیت اسکو کہتی ہین کہ بیٹی یا باپ کر مشہور ہو جیسی بیٹا فلانیکا یا باپ فلانیکا تقسیم کرتا ہون یعنی علم وغنیمت درمیان تمہارے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ دیتا ہون بشارت یعنی جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنی دوزخ وغیرہ سی گنہگارون کو پس یہہ بات تمہاری حق مین غیر موجود ہے بلکہ میرا نام ہی لفظاً اور صورۃً تمہاری حق مین اور تمہاری اولاد کی حق مین حاصل یہہ کہ مین ابو القاسم صرف اسی سبب سے نہین ہون کہ میرا بیٹا قاسم تہا بلکہ لحاظ کیی گئی ہین بیچ میرے معنے قاسمیۃ کی باعتبار تقسیم کرنی امور دینی اور دنیوی کی پس نہین ہو تم مانند ایک تمہاری کی نہ ذات مین اور نہ صفات مین پس تمکو میرے ایسی کنیت نہ کہنی چاہیی اور اس صورت مین معنی ابو کی ہین صاحب اس وصف کی جیسیکہ کہا جاتا ہی ابو الفضل اگرچہ بیٹا اوسکا فضل نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ نہی خاص حضرت ہی کی زمانہ مین ہے تاکہ نہ مشتبہ ہو خطاب انکا ساتہہ خطاب غیر انکیکی اور یہی صحیح ہی کذا ذکر الملا علی قاری اور حضرت شیخ نے لکہا ہے کہ ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ محمد نام رکہنا جائز ہی اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہین خواہ نام محمد ہو کہ اسم وکنیت دونون آپ مین جمع ہون یا نام اور کچہہ ہو کر یہی نری کنیت ہو یہہ قول امام شافعی اور اور اصحاب ظواہر کا ہی اور تمسک انکا ساتہہ انہین دونو حدیثون کی ہی اور علماء کی اس مسئلہ مین کئی قول ہین ایک تو یہی قول ہی جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہہ ہے کہ جمع کرنا روا نہین یعنی اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اوسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہین اور اگر تنہا ابو القاسم کہین تو مضائقہ نہین معنے حدیث مذکور کی انکی نزدیک یہ ہے ہین کہ جمع نکرین فافہم اور یہہ قول محمد شیبانی کا ہی اور قول تیسرا یہہ ہے کہ جمع کرنا بہی درست ہے اور اس قول کو نسبت امام مالک کے طرف کرتی ہین اور وہ کہتی ہین کہ حدیثین منع کی منسوخ ہین اور ایک جماعت کہتی ہی کہ منع آنحضرت کی زمانہ شریف مین تہا اور بعد اون کی درست ہے اور دلیل انکی حدیث حضرت علی رض کی ہی کہ آنحضرت سی التماس کیا کہ اگر بعد آپکی میری ان فرزند پیدا ہو تو اوسکا نام اور کنیت آپکی سی رکہون حضرت نے اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کی پیدا ہوئے حضرت علی نے اونکی کنیت ابو القاسم رکہی اور ایک جماعت کہ اونکی قول پر اعتماد نہین کہتی ہی کہ نام بہی حضرت کا رکہنا جائز نہین اور قول صواب ان قولون مین سی یہہ ہے کہ نام رکہنا ساتہہ نام شریف کی جائز ہی بلکہ مستحب اور کنیت کرنی ساتہہ کنیت حضرت کی اگرچہ بعد از زمانہ شریف کی ہو ممنوع ہی اور زمانہ شریف مین منع قوی تر تہا اور ایسی ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کی ممنوع بطریق اولی ہی اور حضرت علی نے جو یہہ کیا تو وہ مخصوص تہا انکی لیی اور کو جائز نہین جیسیکہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور جمع الجوامع مین ایک حدیث بہی اسی مضمون کی آئی ہی واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أحب أسمائكم إلى الله عبد الله وعبد الرحمن رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست تر ناموں تمہاری کی طرف اللہ عزوجل کی عبد اللہ اور عبد الرحمن ہین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کہ مراد یہہ ہے کہ بعد انبیاء علیہم السلام کی نامون کی یہہ نام دوست تر ہین پس یہہ دونو نام اسم محمد سے دوست تر نہین ہین بلکہ برابر ہین محبوبیت مین واللہ اعلم **وعن** سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسمين غلامك يسارا ولا رباحا ولا نجيحا ولا أفلح فإنك تقول أثم هو فلا يكون فيقول لا رواه مسلم وفي رواية له قال

لَا تُسَمِّیَنَّ غُلَامَکَ رَبَاحًا وَلَا یَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا اور روایت ہی سمرہ بیٹی جندب کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نام رکہو اپنی غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلیی کہ تحقیق تو پوچہیگا کسی کیا اس جگہہ ہی وہ یعنی یسار یا رباح مثلا پس نہو وی وہ فرضا پس کہیگا جواب دینے والا نہیں یسار یا رباح یہان نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا نہ نام رکہہ اپنی غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سے ہی بمعنی آسانی اور فراخی کی اور رباح ربح سی ہی بمعنی فائدہ کی اور نجیح نجح سی بمعنی پیروزی اور برآنی حاجت کی ور افلح فلاح سی ہی بمعنی چہٹکارہ کی ور نافع نفع سی ہے پس اسطرح کی نام رکہنی کو اسلیی منع فرمایا کہ اگر کوئی گہر والون سی پوچہی کہ فلانا یہان ہی اور کہی وہ کہ نہین ہے تو با عتبار اصل معنی الفاظ کی مکروہ ہی اگرچہ مراد یہان ذات معین ہے اور اخیر روایت مین نافع مذکور ہوا نہ نجیح اوسی معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہین نامون پر نہین ہے بلکہ جو کہ انکی معنی مین ہون یہی حکم رکہتا ہی اور کہا نووی نی کہ کہا اصحاب ہمارے نی کہ مکروہ تنزیہی ہین اسطرح کی نام رکہنی نہ تحریمی ؛ **وعن** جابر قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینھی ان یسمی بیعلی وبرکۃ وبافلح وبیسار وبنافع وبنحو ذلک ثم رایتہ سکت بعد عنھا ثم قبض ولم ینہ عن ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منع کرین نام رکہنی سی ساتہہ یعلی اور ساتہہ برکت کے اور ساتہہ افلح کی اور ساتہہ یسار کی ور ساتہہ نافع کی ور ساتہہ مانند انکی پہر دیکہا مینی حضرت کو کہ چپ رہے بعد اوس ارادہ کی ان نامون کی منع کرنیسی پہر وفات کئے اور نہین منع کیا اسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اسطرح کی نام رکہنی سی نہی واقع نہین ہوئی کہا طیبی نی کہ گویا جابر نی علامتین نہی کی دیکہین ور نہی وہ جیز کہ مشعر نہی پر تہی لی ور نہین سنی تہی صریح اسلیی اسطرح کہا ولیکن تہی وسے احادیث صحیحہ مین واقع ہوئی ہی اور مثبت مقدم ہی نافی پر انہی کہتا ہون مین کہ اسکی اور یہی تاویل ہی وہ یہہ ہے کہ حضرت نی ارادہ کیا تہا نہی تحریمی کا پہر سکوت کیا بعد اوسکی ازراہ رحم کی اسلیی کہ اکثر لوگ حسن و قبیح نامون مین فرق کرتی نہین ہین حرج مین پڑین گی پس نہی منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ؛ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخنی الاسماء یوم القیمۃ عند اللہ رجل یسمی ملک الاملاک رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم قال اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بدترین نامون کا دن قیامت کی نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام رکہا جاوے شہنشاہ یعنی بادشاہ بادشاہ نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت ناخوش ترین مرد نزدیک اللہ کی دن قیامت کے اور بدترین شخصون کا وہ شخص ہی کہ نام رکہا جاوے بادشاہون کا بادشاہ نہین ہے بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہین ہی سوا اللہ تعالی کی چہ جای بادشاہ بادشاہان کہ اصلا وہم شرکت کا بہی اس راہ مین نہین رکہتا ؛ **وعن** زینب بنت ابی سلمۃ قالت سمیت برۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باھل البر منکم سموھا زینب رواہ مسلم اور روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ سی کہا نام رکہی گئی مین برہ یعنی نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ سراہو اپنی نفسون کو اللہ دانا تر ہی ساتہہ اہل نیکی کی تم مین سے نام رکہو اسکا زینب نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایسا نام رکہنا چاہیے جس مین نفس کے تعریف ہو ؛ **وعن** ابن عباس قال کانت جویریۃ اسمھا برۃ فحول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمھا جویریۃ فکان یکرہ ان یقال خرج من عند برۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ جویریہ کہ ازواج مطہرات سی ہین نام اونکا تہا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام اونکا جویریہ اور تہی حضرت مکروہ گنتی یہہ کہ کہا جاوی نکلی برہ کی پاس سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** برہ کی معنی ہین نیکوکار پس حضرت نی مکروہ جانا یہہ کہ کہا جاوے کہ نکلی نیکوکار کے پاس سی اسلیی کہ نکلنا نیکوکار کے پاس سے اچہا نہین اور کان یکرہ الخ ظاہر ایہہ قول ابن عباس کا ہی اور احتمال یہہ بہی ہے کہ حضرت ہی نی خبر دی ہو

نانی الضمیر کی اور سبب ممانعت اسطرح کی نام کہنی کا یہان یہہ فرمایا اور درباب زینب کے تزکیہ نفس الیہی کہ مزاحمت اسباب مین نہین ہوتی ہی دونون چیزین صلاحیت سببیت کے کہتی ہین شاید کہ قوم زینب سی معلوم کیا ہو کہ قصد انکا اس نام کی کہنی سی مدح اور ثنا ہو نہ یہان اور یہہ بہی ہی کہ یہہ عبارت کہ آئی حضرت فلانی بیوی کی پاس اور نکلی فلانی کی پاس سی مستعمل و متعارف تہی پس بیان اسکو کہا واللہ اعلم اور بدفالی جیسی نجیح و فلاح مین اعتبار کی گئی احتمال ہے کہ یہان بہی ہو اور تزکیہ اور کراہت کہ یہان اعتبار کی ہی وہان بہی ممکن ہی ؛ ع ح **وعن** ابن عمر ان بنتا کانت لعمر یقال لہا عاصیۃ فسمّٰہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تہی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تہا اوسکو عاصیہ یعنے گنہگار پس نام رکہا اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمیلہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عرب ایام جاہلیت مین اولاد کا نام عاصی اور عاصیہ رکہتی تہی بمعنی سرکشی اور تکبر اور تعظیم کی عیب اور نقصان اور انقیاد اور زبونی ہی جب ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نی اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ بری نامون کا تغیر کرنا مستحب ہے ؛ ح ع **وعن** سہل بن سعد قال اُتی بالمنذر بن ابی اسید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد فوضعہ علی فخذہ فقال ما اسمہ قال فلان قال لا لکن اسمہ المنذر متفق علیہ اور روایت ہی سہل بن سعد سے لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ جنا گیا پس کہا آنحضرت نی اوسکو اپنی ران مبارک پر اور فرمایا کہ کیا ہی نام اسکا کہا لانیوالی نی فلانا فرمایا لیکن نام اسکا منذر ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکہا تہا بیان کیا چونکہ راوی کو وہ نام معلوم نہ تہا اسطرح کہا اور منذر انذار سی مشتق ہی کہ بمعنی تبلیغ احکام اور ڈرانیکی ہی ؛ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی و امتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی روایۃ لیقل سیدی ومولای وفی روایۃ لا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی سب مرد تمہاری بندی اللہ کی ہین اور سب عورتین تمہاری لونڈیان اللہ کی ہین لیکن چاہیی کہ کہی غلام اور جاریہ یعنی لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری اور نہ کہی غلام یعنی مالک کو رب میرا و لیکن چاہیی کہ کہی سید میرا اور ایک روایت مین ہی چاہیی کہ کہی سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت مین ہی نہ کہی غلام اپنی مالک کو مولی میرا اسواسطی کہ مولی تمہارا اللہ ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ کہی عبدی الخ اسی منع فرمایا واسطی دفع توہم شرک کی عبودیت مین یا حقیقت عبدیت مین اور اسیطرح امتی کہنی سی منع فرمایا کہ امۃ بمعنی مملوکہ کی ہی کذا فی القاموس اور ملک حقیقی نہین مگر اللہ ہی کی لیی اور غلام بمعنی لڑکی کی ہی اور جاریہ بمعنی لڑکی کی اور فتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان لفاظ مین معنی شفقت اور مہربانی کی ہین اور فتا اور فتاۃ انکو اسلیی کہا کہ لونڈی اور غلام ہر چند بڑہی ہون انکی ساتہہ معاملہ جوانون کا سا کرتی ہین اور حرمت بڑہاپی کی نگاہ نہین رکہتی اور ہو سکتا ہی کہ بسبب قوت و مستعد ہونی انکی کی خدمت گذاری مین کہتی ہون پس فرماتی ہین کہ یہہ الفاظ مقرر کرنی لونڈی غلام کی لیی بہتر ہین عبدی اور امتی کہنی سی اور لکہا ہی علمانی کہ نہی الفاظ عبد اور امۃ سی اس صورۃ مین ہے کہ بروجہ تفاخر اپنی کی اور حقارت انکیکی ہو والا اطلاق عبد و امہ کا قران و احادیث مین آیا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی والصالحین من عبادکم وامائکم وقال عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء اور اسیطرح حدیثون مین بہی بہت آیا ہی اور جیسیکہ مالکون کو فرمایا ساتہہ محافظت زبان کی بعضی الفاظ ناشائستہ سی مملوکون کو بہی فرمایا کہ نکہین اپنے مالک کو ربی اسلیی کہ رب اگرچہ بمعنی تربیت کرنیوالی کی ہی و لیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہی پس اطلاق آدمی پر وہم دلانیوالا شرک کا ہی اور یہہ بہی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی والا قران مین آیا ہی ذکر

نحو

عند ربک اور سید کہی اسلیے کہ سیادت اور فضیلت وریاست ثابت ہی مالک کو بہ نسبت مملوک کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک مین آیا کہ نہ کہی تو جاننا چاہیے کہ مولی کی کئی معنی آئی ہین متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سی ہی کہ مولی کہی اور اسکو متصرف اپنا مراد رکہی چنانچہ اسلیے اطلاق کیا جاتا ہی لفظ مولی معتِق پر اور معتَق پر جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری ومولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد رکہی اسلیے کہ مولای حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اللہ ہی ہی نعم المولی ونعم النصیر پس منافات نرہی دونو روایتون مین حاصل یہہ کہ مرجع اسکا یہی قاعدہ پہلا ہی کہ بطریق غایت تعظیم کی منع ہی ورنہ نہین ؕ ح ع **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلیے کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین وائل بن حجر سی ہے کہ نکہو تم کرم ولیکن کہو عنب و حبلہ **ف** حبلہ ساتھ زبر ح اور ب کی اور ساتھ جزم ب کی بہی ہی یعنی درخت انگور کو اور کبہی بطریق مجاز کی انگور کو بہی کہتی ہین یعنی انگور اور درخت انگور کی اور بہی نام ہین وہ نام لیا کرو ولیکن کرم نکہا کرو اور اسکو جاننا چاہیے کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتھ جزم ر کی کہتی تہی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوسی بنتی ہی اور وہ باعث سخاوت وکرم کی ہی پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا اوسی اسلیے کہ وصف کرنا ساتھ کرم وخیر کی ایسی چیز کو کہ اصل خباثت ہی مناسب نہین تاوسیلہ تعریف محرمات کا اور رغبت دلانی اوسکا نہو اور فرمایا کہ یہہ نام واسطی مومن و دل اوسکی کہ کان انوار علم وتقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہی مناسب ہے اور کرم مشتمل تمام بہلائیون کو ہی اور لکہا ہی علمائی کہ جب وصف کیا تو نی اسکو ساتھ کرم کی ثابت کین سکی لیی تمام بہلائیان ؕ ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای ناامیدی زمانہ کی اسلیے کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسکی اختیار مین ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت مین جب لوگون کو مصیبت پہنچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبۃ الدہر مراد رکہتی تہی اسی برا کہنا زمانہ کا پس منع کہی گئی اسی اسلیے کہ پہیرنیوالا احوال زمانہ کا اللہ تعالی ہی یعنی خیر وشر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت مین خدا کی طرف سے ہے فاعل حقیقی وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہی ؕ ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہی پہیرنیوالا زمانہ کا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہی ایک تمہارا برا ہوا جی میرا لیکن کہی لقست نفسی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** خبثت نفسی و لقست نفسی کی زبان عرب مین ایک ہی معنی ہین یعنی غثیان اور شورش دل یعنے جی متلانا قی ہی ولیکن آنحضرت نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہی بسبب قبح اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنی مومن کی خبث کو طرف نفس اپنے کے ؕ ح **وذکر** حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ فِي بَابِ الْإِيمَانِ ✦ اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے یؤذینی ابن آدم باب الایمان مین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يُكَنُّونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنَّى أَبَا الْحَكَمِ قَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ بِحُكْمِي فَقَالَ رَسُولُ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ ھٰذَا فَمَا لَکَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِی شُرَیْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللہِ قَالَ فَمَنْ اَکْبَرُھُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَیْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَیْحٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی شریح بن ہانی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ وہ جب آیا ساتھ قوم اپنی کی سنا حضرت نی اوسکی قوم کو کہ کنیت کرتی ہین اوسکو ساتھہ ابی الحکم کی پس بلایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہی حکم اور طرف اوسکی ہی حکم پس کیون کنیت کیا جاتا ہی تو ابو الحکم کہا ابی نی کہ تحقیق قوم میری جس وقت کہ اختلاف کرتی ہی بیچ کسی چیز کی آتی ہی میری پاس پس حکم کرتا ہون مین درمیان اونکی پس راضی ہوتی ہین دونون فریق ساتھہ حکم میری کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خوب ہے یہہ یعنی حکم کرنا درمیان لوگون کی پس کیا ہی واسطی تیری اولاد سی کہا میری اولاد شریح ہی اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہی بڑا اونمین کہا مینی شریح ہی فرمایا پس تو ابو شریح ہی **ف** ساتھہ ابی الحکم کی کنیت کبھی ہوتی ہی ساتھہ اوصاف کی جیسیکہ ابی الفضائل ور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہی ساتھہ نسبت کرنیکی طرف اولاد کی جیسیکہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مخالطت کی ہوتی ہی جیسے ابی ہریرہ آنحضرت نی دیکھا تھا اونکو ایسحال مین کہ اونکی ساتھہ بلی تھی پس کنیت کی اونکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہی نری علمیت کی لیئی مانند ابی بکر اور ابو عمرو کی اور طرف اوسکی حکم ہی یعنی ابتدا اور انتہا حکم کی اوسکی طرف ہی نہین رد کرسکتا کوئی اوسکی حکم کو اور نہین خالی ہی حکم اوسکا حکمت سے پس یہہ صفت خاص ذات باری ہی کی لیئی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی کی لیئی اور کو ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہی شریک کرنیکا اوسکی وصف مین اگرچہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر ابو الحکم لسبب وہم دلانی والدیت اور ولدیت کی **ع** **وَعَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِیْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوْقُ ابْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَجْدَعُ شَیْطَانٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا ملاقات کی مینی حضرت عمر سی پس فرمایا کون ہی تو کہا مینی مین مسروق بیٹا اجدع کا ہون فرمایا حضرت عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی اجدع شیطان ہی نقل کی یہہ ابو داودنی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہی اور اجدع اصل مین کہتی ہین کان اور ناک اور ہاتھہ و ہونٹ کٹی ہوئی کو اور اس نام مین مراد یہہ ہے کہ بی دلیل ہی اور حضرت عمر نی کلام مذکور از راہ خوشطبعی کی فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہہ نام بدل ڈال **ع** **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَسْمَائِکُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِکُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکاری جاؤگی تم دن قیامت کی ساتھہ نامون اپنی کی اور نامون باپون اپنی کی پس اچھے رکھو نام اپنی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** اچھی رکھو الخ یہہ خطاب تمام بنی آدم کو ہی پس باپ سے داخل ہین آدمی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ دن قیامت کی لوگون کو بنام ماؤن کی پکارینگے اور لکھا ہی علمانی کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا اولاد زنا تشہیر شدہ اور رسوا نہون اور واسطی رعایت حال عیسی بن مریم کی کہ بی باپ تہے اور واسطی اظہار فضل و شرف حضرت امام حسن اور امام حسین کی باظہار نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اگر یہہ روایت ثابت ہو تو آبا کو حمل تغلیب کرینگی جیسیکہ ابوین کہتی ہین اور شاید کہ کبھی بنام ماؤن کی بعضون کو نسبت باپون کی اور بعضون کو نسبت ماؤن کی بالعضی جگہونمین اور سطح اور بعضی مین اسطح **ح** **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اِسْمِہٖ وَکُنْیَتِہٖ وَیُسَمِّیَ اَبَا الْقَاسِمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا یہہ کہ جمع کری کوئی درمیان نام حضرت کے اور کنیت اونکی کی اور نام رکہا جاوے اور کنیت کیا جاوے محمد نامی ساتھہ ابو القاسم کے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ معنی اوس تقدیر پر ہونگے کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی صیغہ مجہول جیسیکہ جامع ترمذی اور شرح السنہ اور اکثر نسخون مصابیح مین واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضی نسخون مصابیح کی مین محمدا واقع ہوا ہے ساتھہ نصب کے اس تقدیر پر یسمی تہہ صیغہ معلوم کی ہوگا یعنے نام و کنیت کری کوئی محمد نام کو ساتھہ ابا القاسم کے اور تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنیکی بحث ہوچکی ہی **ح** **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمَّیْتُمْ بِاسْمِیْ فَلَا تَکْتَنُوْا

بِكُنْيَتِي رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب وفي رواية أبي داود قال من تسمّى باسمي فلا يكتن بكنيتي ومن تكنّى بكنيتي فلا يتسمّ باسمي اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب نام رکھو تم ساتھہ نام میری کی پس نہ کنیت کرو ساتھہ کنیت میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت ابی داود کی فرمایا جو شخص کہ نام رکھی ساتھہ نام میری کی پس نہ رکھی کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کری ساتھہ کنیت میری کی پس نہ رکھی نام میرا **ف** یہہ حدیثیں صریح ہیں بیچ نہی کی جمع کرنیسی درمیان اسم وکنیت حضرت کی تا اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں ممنوع نہیں شرع

وعن عائشة أن امرأة قالت يا رسول الله إني ولدت غلاما فسمّيته محمدا وكنّيته أبا القاسم فذكر لي أنك تكره ذلك فقال ما الذي أحلّ اسمي وحرّم كنيتي أو ما الذي حرّم كنيتي وأحلّ اسمي رواه أبو داود وقال محيي السنة غريب اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق میں جنا ہی ایک لڑکا پس نام رکھا میں اوسکا محمد اور کنیت رکھی میں اوسکی ابا القاسم پس ذکر کیا گیا رو برو میری یہہ کہ آپ مکروہ رکھتی ہیں اوسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپکیکے تحریمًا پس فرمایا کیا چیز ہی کہ حلال وجائز کیا نام رکھنی کو ساتھہ نام میری کی اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتھہ کنیت میری کی یا فرمایا کیا چیز ہی کہ حرام کیا کنیت میری کو اور حلال کیا نام میری کو نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا محی السنۃ نی کہ یہہ غریب ہے **ف** شک ہی راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد اوس کی حرمت کنیت کا یا اول ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اوسکی حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں سی ایک ہی ہی تفاوت مقصود میں نہیں لیکن محدث بیچ روایت لفظ حدیث کی احتیاط تمام کرتی ہیں کہ جسطرح حضرت سی سنتی ہیں اوسیطرح روایت کرتی ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہہ ہوا آخر کہا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنیسی درمیان نام و کنیت کی تحریم کی لیے نہیں ہے بلکہ تنزیہ کی لیے ہی ہی

وعن محمد بن الحنفية عن أبيه قال قلت يا رسول الله أرأيت إن ولد لي بعدك ولد أسمّيه باسمك وأكنّيه بكنيتك قال نعم رواه أبو داود اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ حضرت علی رض ہیں کہا علی مرتضی نی کہ کہا میں نی یا رسول اللہ خبر دو مجھکو کہ اگر پیدا کیا جاوی میری ہاں بعد آپکی کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہ سی اور سی تو نام رکھوں میں اوسکا ساتھہ نام آپکی اور کنیت کروں ساتھہ کنیت آپکی فرمایا ہاں نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی اسپر کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرت کی بعد حضرت کی جائز ہی اور اختلاف علماء کا اوپر مذکور ہو چکا ہی

وعن أنس قال كنّاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ببقلة كنت أجتنيها رواه الترمذي وقال هذا حديث لا نعرفه إلا من هذا الوجه وفي المصابيح صحّحه اور روایت ہی انس سی کہا کنیت کی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ ایک ساگ کی کہ اکھیڑتا تھا میں اوسکو یعنی ترہ تیز کہ اکھیڑا تھا اوسکو عرب میں حمزہ کہتی ہیں پس کنیت میری ابو حمزہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ہی کہ نہیں پہچانتی ہم اوسکو مگر ساتھہ اس وجہ کی یعنی ساتھہ اس اسناد کی کہ ذکر کی ہی بیچ جامع اپنی کی یعنی حدیث غریب ہے روایت نہیں کی گئی ہی مگر ساتھہ ایک طریق اور ایک اسناد کی اور مصابیح میں صحیح کہا ہے اسکو

وعن عائشة قالت إن النبي صلى الله عليه وسلم كان يغيّر الاسم القبيح رواه الترمذي اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتی تھی بری نام کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مثلا ایک روایت میں آیا ہی کہ ایک شخص کا نام اسود یعنی کالا تھا تغیر کیا حضرت نی اوسکو اور کہا اسکا نام ابیض یعنی گورا انتہی

وعن بشير بن ميمون عن عمّه أسامة بن أخدري أن رجلا يقال له أصرم كان في النفر الذين أتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اسمك قال أصرم قال بل أنت زرعة رواه أبو داود وقال غيّر النبي صلى الله عليه وسلم اسم العاص وعزيز وعتلة وشيطان والحكم وغراب وحباب وشهاب وقال تركت أسانيدها للاختصار اور روایت ہی بشیر بن میمون تابعی کی نقل کی اپنی چچا سی کہ اسامہ بن اخدری صحابی ہی یہہ کہ ایک شخص تھا کہ اوسکو اصرم کہتی تھی تھا وہ شخص بیچ جماعت کی کہ آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوسنی کہ نام میرا اصرم ہی فرمایا آنحضرت نی بلکہ نام تیرا زرعہ ہی یعنی چونکہ اصرم مشتق صرم سی تھا معنی قطع اور کاٹنے درخت

کے ناخوش رکھا اوسکو آنحضرت نے اور اوسکی بدلی زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہے شعر جود اور خیر اور برکت کو نقل کی یہہ ابو داود نے یعنی بطریق تعلیق کی اور کہا
اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہے دلالت کرتا ہے عصیان اور عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت و
انقیاد ہے اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنی اسلیے کہ عزیز اسماء الٰہی سے ہے پس لائق ہے یہہ کہ کہا جاوے عبد العزیز اور اسلیے کہ دلالت کرتا ہے عزت و غلبہ پر اور
داب بندون کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہے اور اسطرح نہین لائق ہے یہہ کہ نام رکہا جاوے حمید اسلیے کہ یہہ اسماء و صفات الٰہی سے ہے بوجہ مبالغہ
کے پس نہ نام رکہا جاوے مگر عبد الحمید اور اسیطرح کریم اور مانند اسکی اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اسلیے کہ معنی اسکی غلظۃ و شدۃ کی ہین اور مومن موصوف ہے
ساتہہ لین جانب اور خفض جناح کی اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہے اور حاکم حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور نہین
حکم ہے مگر اوسکا پس جبکہ آنحضرت نے تغیر کیا ابو الحکم کو جیسیکہ اوپر گذرا تو حکم بطریق اولی لائق تغیر کی ہے اور تغیر کیا نام غراب کو یعنی اسلیے کہ غراب کہ جسکو
کوا کہتے ہین پلید تر ہے جانورون مین کہ مردار و نجاست کہاتا ہے اور اسلیے کہ معنی اوسکی دوری کی ہین اور تغیر کیا نام حباب کو یعنی اسلیے کہ حباب نام شیطان
کا ہے اور سانپ کو بہی کہتے ہین اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنی اسلیے کہ آگ کی بہڑکتی شعلہ کو شہاب کہتے ہین اور ماری جاتی ہے ساتہہ اوسکی شیاطین اور ظاہر
یہہ ہے کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوے طرف دین کی یعنی شہاب الدین نام رکہین تو بہی مکروہ اور کہا ابو داود نے کہ نذکر کی مینے اسنادان حدیثون کی کہ جنمین
تغیران نامون کا واقع ہوا واسطی اختصار کی **وعن** اَبِی مَسْعُوْدِ الاَنْصَارِیِّ قَالَ لِاَبِی عَبْدِ اللّٰہِ اَوْ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ لِاَبِی
مَسْعُوْدٍ مَاسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ مَطِیَّۃُ
الرَّجُلِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ اِنَّ اَبَاعَبْدِ اللّٰہِ حُذَیْفَۃُ۔ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا واسطے ابی عبد اللہ کی یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطے ابی مسعود
کی یعنی شک ہوا ہے کسی راوی کو ہمین کیا سنا ہے تونے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی بیچ زعموا کی کہا سنا ہے مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی بری سواری
مرد کی ہے یعنی زعموا نقل کی یہہ ابو داود نے اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہے کہ کبار صحابہ سے تہی **ف** بیچ زعموا کی
یعنی بیچ حال اس لفظ کی اور معنی اسکی کہ نسبت زعم کی کرتی ہین طرف لوگون کی کہ کہتی ہین زعموا کذا اور زعم فلان کذا اور زعم ساتہہ پیش اور زیر زبر کی قریب
معنی ظن کی ہے کذا فی النہایہ اور صراح مین کہا ہے کہ زعم کی معنی کہنا اور کہا کہ زعم قول بے صحت و بے اعتماد کو کہتی ہین اور قاموس مین کہا کہ زعم ساتہہ
پیش زیر اور زبر اور زیر اوسکی قول اور اطلاق ہوتا ہے اوپر باطل اور صدق و کذب کے اور اکثر اوسچیز مین کہا جاتا ہے کہ جسمین شک ہے پس ایک صحابی نے دوسرے صحابی
سے پوچہا کہ آنحضرت زعموا کی حق مین کیا فرماتی تہی اور بری سواری لفظ تشبیہ دے لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتدا کلام مین لاتا ہے تا پہنچی بسبب اوسکی غرض کو کہ کہتا
ہے ساتہہ سواری کی کہ اوسپر سوار ہو کر منزل مقصود کو پہنچتے ہین اور ادا حاجت کرتی ہین پس فرماتی ہین کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہے یعنے
ایسا کلام کہتے ہین کہ مبنی و مدار اوسکا اوپر زعم اور گمان کی ہوتا ہے نہ جزم و یقین پر اسلیے کہ زعم اوس حدیث و کلام مین کہتی ہین کہ کچہہ سند اور ثبوت نرکہی
بلکہ نری حکایت ہے کہ بر سبیل گمان کی زبان پر آئی ہے پس چاہیے کہ بیچ روایت و حکایت کی احتیاط کرین کہ بغیر اعتماد و یقین کی روایت نکرین اور اسلیے مثال
مین آیا ہے زعموا مطیۃ الکذب اور دوسری معنی یہہ ہین کہ آدمی کو نہ چاہیے کہ نسبت زعم و گمان کی کسیکی طرف کرے اور کہے زعم فلان کذا اگر یہہ کہ یقین
رکہتا ہو ساتہہ دروغگوئی اوسکی اور چاہیے کہ لوگ اوسکی جہوٹ سے پرہیز کرین اور رد خانہ پاوین اس مصلحت کے لیے درست ہوگی نسبت زعم کی جیسیکہ
محدث وغیرہ کرتی ہین بیچ جرح **وعن** حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا مَاشَاءَ
اللّٰہُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَاتَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ
وَحْدَہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ ۔:۔ اور روایت ہے حذیفہ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکہو تم جو کچہہ کہ چاہے

اللہ اور چاہی فلانا یعنی وہی ہوگا اسلیے کہ اسمین برابر کرنا بندیکا ساتھہ اللہ کی ہوتا ہی ارادے اور مشیت مین ولیکن کہو یعنی اگر سوا اللہ تعالی کی کسی اور کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہی اللہ پہر چاہی فلانا یعنی تابعیت مشیت اللہ تعالی کی مفہوم ہو نقل کی یہہ احمد ابو داود نے اور ایک روایت مین آیا ہی بطریق انقطاع کی یعنی سند متصل نہین اسکی کہ فرمایا نہ کہو جو چاہی اللہ اور چاہی محمد اور کہو جو چاہی اللہ اکیلا یعنے خواہ چاہی غیر اوسکا یا نہ چاہی پس یہہ منافی نہین ہے اوپر کی روایت کی کہ جسمین جواز ماشاء اللہ ثم شاء فلان کا ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقولوا للمنافق سيد فانه ان يك سيدا فقد اسخطتم ربكم رواه ابو داود اور روایت ہی حذیفہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلیے کہ اگر ہو وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تمنی پروردگار اپنی کو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام و لونڈی کا اور اموال کا تو اوسکی سید کہنے سی اللہ تعالی غضب ہوتا ہی اسلیے کہ اوسمین تعظیم اوسکی ہوتی ہی اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہین اور جس صورت مین وہ سردار ہوگا نہین تو مع ذلک جہوٹ اور نفاق بہی ہوگا اور ظاہر یہہ ہے کہ کافر اور فاسق مجاہر بہی حکم منافق مین ہو ولیکن خاص منافق کو اسلیے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اوسکا پوشیدہ ہی تعریف و تملق وکی بہی محتمل تہی پس منع کیا کہ اوسکو سید نکہو ☆ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبد الحميد بن جبير بن شيبة قال جلست الى سعيد بن المسيب فحدثني ان جده حزنا قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما اسمك قال اسمي حزن قال بل انت سهل قال ما انا بمغير اسما سمانيه ابي قال ابن المسيب فما زالت فينا الحزونة بعد رواه البخاري روایت ہی عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہا بیٹہا تہا مین پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے روبرو میری یہہ کہ دادا اوسکا کہ نام اوسکا حزن تہا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا حزن ہی فرمایا بلکہ نام تیرا سہل رکہا مینی کہا اوسنی نہین ہون تغیر کرنیوالا اس نام کو کہ رکہا میرا نام باپ میرے نے کہا سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی بیچ خاندان ہمارے سختی اب تک نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حزن زمین سخت کو کہتی ہین اور سہل خلاف اسکی یعنی نرم اور چونکہ اوسنی نام اختیار کیا ہوا حضرت کا نہ رکہا اور نام برا ہی رہنی دیا نحوست اسکی اوسکی خاندان مین سختی باقی رہی اور غالبا یہہ قبول نکرنا اوسکا ابتداء ہجرت مین تہا کہ جب یہہ ہجرت کر کر اسلام کی لیے آئی تہی اور ہنوز ساتہہ صحبت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کی مشرف نہوئی تہی ☆ ع **وعن** ابي وهب الجشمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسموا باسماء الانبياء واحب الاسماء الى الله عبد الله وعبد الرحمن واصدقها حارث وهمام واقبحها حرب ومرة رواه ابو داود اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام رکہو ساتہہ نامون انبیاء کی اور بہترین نامون مین طرف اللہ کی عبد اللہ اور عبد الرحمن یعنی اور مانند انکی مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند انکی اور خوب سچی نامون مین یعنی مطابق واقع کی حارث اور ہمام اور بدترین نامون کی حرب و مرہ کہ معنی لڑائی اور تلخی کی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ساتہہ نامون انبیاء کی یعنے نہ ملائکہ کی اور نہ نامون جاہلیت کی مانند کلب و حمار اور عبد شمس اور مانند انکی اور حارث کی معنی ہین کسب کرنیوالا اور ہمام ہم سی ہی یعنی قصد و ارادہ کی اور کوئی شخص کسب و ہم سی خالی نہین اسلیے انکو خوب سچا فرمایا ☆ ع

باب البيان والشعر

باب ہی بیچ بیان اور شعر کی **ف** بیان کی معنی اصل مین کشف اور ظہور اور وضوح کی ہین اور صراح مین لکہا ہی کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان ای افصح واوضح کلاما اور شعر لغت مین بمعنی دانائی اور زیرکی کی ہی شاعر بمعنی دانا اور زیرک کی اور اصطلاح مین شعر کہتی ہین کلام موزون مقفی کو کہ کہنے والے کی قصد و نیت اوسکا کیا ہو پس جو کہ قرآن و حدیث مین موزون واقع ہوا ہی مقصود بالذات نہین ☆ ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبيانهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من البيان لسحرا رواه البخاري

بروایت ہی ابن عمر سی کہ کہا آئی دو شخص جانب مشرق سی پس کلام آپسمین کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگون نی بسبب بیان و فصاحت اونکی
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ آنحضرت نی اوسوقت فرمایا تہا کہ ایک جماعت بنی تمیم
کے جانب مشرق سی آئی تہی اور اونمین دو شخص تہی کہ ایک کا نام حصین بن بدر تہا اور لقب اوسکا زبرقان تہا اور دوسرے کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نے
بیان اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سی فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ مین ایسا اور ایسا ہون اور عمرو ان بات کو جانتا ہی عمرو نی نہایت فصاحت
و بلاغت سی جواب اوسکا دیا اسطرح کہ برائیان اوسکی بیان کین زبرقان نی کہا یا رسول اللہ یہہ فضائل میری جانتا ہی اور خلاف تحقیر کی کہ کہا اعتقاد رکہتا
ہے لیکن بسبب حسد کی اسطرح کہتا ہی پس اوپر حضرت نی فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہی یعنی حکم سحر کا رکہتا ہی بیچ تغیر حال اور پہیرنی دلون کی کہ جیسیکہ سحر آدمی کو
ایک حال سی طرف دوسرے حال کی پہیر دیتا ہی ایسا ہی بعضا بیان پہیر دیتا ہی اور آپس اختلاف ہی کہ یہہ کلام حضرت نی بیچ برائی بیان کی فرمایا یا اوسکی تعریف
مین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ محتمل دونون وجہونکو ہی اور معنی یہہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کی ہی بیچ مائل کرنی دلون کی اور عاجز کرنیکی لانیسی مثل اوسکی
اور یہہ محمود ہی اگر حق مین ہو اور مذموم ہی اگر باطل مین ہو جیسیکہ حدیث مین آیا ہی الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح ٭ ح وعن ابی بن کعب قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی بن کعب سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بعضا شعر حکمت ہے نقل کی یہہ بخاری
یعنی تمام شعر بری نہین ہوتی بلکہ بعضی انمین فائدہ کی بہی ہوتی ہین ٭ ح وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلک المتنطعون
قالہا ثلاثا رواہ مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہوے وہ شخص مبالغہ کرتی ہین کلام مین فرمایا حضرت نی
اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنے تکلف کرنا کلام کرنی مین اور مقید ہونا ساتہہ عبارت آرائی کی بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کی اور
متوجہ کرنی اونکی اپنی طرف برائے ٭ ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالہا الشاعر کلمۃ لبید الا کل
شیء ما خلا اللہ باطل متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت سچا کلمہ کہ کہا اوسکو شاعر نی کلمہ لبید کا ہی کہ یہہ وہی
خبردار ہو ہر چیز سوا اللہ کے فانی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لبید صحابی ہی اور جاہلیت اور اسلام مین معزز و مکرم رہی اور ایک سو ستاون برس کے عمر
اونکی ہوئی ٭ ح وعن عمرو بن الشرید عن ابیہ قال ردفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ہل معک من شعر امیۃ بن ابی الصلت
شیء قلت نعم قال ہیہ فانشدتہ بیتا فقال ہیہ ثم انشدتہ بیتا فقال ہیہ حتی انشدتہ مائۃ بیت رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا بیٹہا مین
پیچہی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سواری پر ایکدن پس فرمایا کیا یاد ہے تجکو بیتون امیہ بن ابی صلت کی کچہہ کہا مینی کہ ہان یاد ہین مجہی فرمایا کہ ہان پڑہ پس پڑہی مینی روبرو حضرت کی ایک
بیت پس فرمایا اور بہی پڑہ ایک بیت پہر پڑہی مینی ایک بیت پس فرمایا کہ ہان پڑہ کوئی اور بیت یہان تک کہ پڑہین مینی سو بیتین نقل کی یہہ مسلم نی ف
ظاہر یہہ ہے کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کی کرتی تہی اور وہ پڑہتا تہا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تہا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین اہل کتاب سے دین
سیکہا تہا اور عبادت اور دین داری کی باتین کرتا تہا اور ایمان بعث اور روز قیامت پر رکہتا تہا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تہا چنانچہ آنحضرت نی اوسکی حق مین
فرمایا امن شعرہ وکفر قلبہ اور وہ حریص تہا اوپر پوچہنی اور جاننی خبر کی اور صفت پیغمبر آخر زمان کی اہل کتاب سے اور گمان رکہتا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان مین ہونگا
جیسا کہ قریش مین ہونگی اور صفات آنحضرت کی تفصیل جانین پہر گیا اس طریق سے اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا نچاہی مجہی ایمان لانا اوسپر کہ ثقیف سی نہو
اور ابن جوزی نے کتاب وفا مین لکہا ہی کہ وہ جو علامات نبوۃ آنحضرت کی سنتا تہا آرزو کرتا تہا کہ کاشکے پاؤن اونکو اور خدمت اور مدد اونکی کرون جب نبوت آنحضرت
کا ظاہر ہوا پہر گیا اور راہ شقاوہ اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اوس شعر کا کہ اوسمین علم و حکمت ہو سنت ہی اگرچہ کہنی والا اوسکا کافر و فاسق ہو ٭ ح وعن
جندب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی بعض المشاہد وقد دمیت اصبعہ فقال ہل انت الا اصبع دمیت وفی

سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ متفق علیہ اور روایت ہی جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیچ بعضی لڑائی کی درحالیکہ خون آلودہ ہوئی اونگلی حضرت کی پس فرمایا نہیں تو مگر اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کی ہی وہ چیز کہ دیکھی تو نی اور پہنچی تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہیں تو الخ جب اونگلے حضرت کی غزوہ احد مین زخمی ہوئی تو خطاب اسکو فرمایا بطریق استعارہ کی یا حقیقۃ کی درحالیکہ تسلی دیتی تہی اوسکو اور یعنی یہہ ہین کہ یہہ زخم و خون آلودگی سہل ہی تجہہ پر اسلیی کہ تو نہین مبتلا ہوئی ہی ساتہہ کسی چیز کی یعنی ہلاک و قطع کی سوای اسکی کہ خون آلودہ ہوئی ہی تو اور یہہ بہی ضائع نہین بلکہ بیچ راہ خدا اور رضا اوسکی کے ہی تو ثواب اسکا اسپر جیسیکہ کہا و فی سبیل اللہ ما لقیت اور ہمین تلقین ہی امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا مین پہنچی تو صبر کرین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہین وسی اور متصور نہین صدور اسکا حضرت سی اسلیی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہہ ہے کہ کہنی والی نی قصد موزونیت کا کیا ہو جیسیکہ اور معلوم ہوا اور صدور اس قول کا آنحضرت سی بغیر قصد موزونیت کے ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیلہ رجز سی ہی اور اسکو داخل شعر کی نہین کہتی ہین اور طیبی نی کہا کہ جو کوئی بطریق ندرت کی کبہی شعر کہی وہ شاعر نہین اور مراد قول سبحانہ سی وما علمناہ الشعر یہہ ہی کہ وہ شاعر نہین ہیں ع ح وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن قریظہ کی واسطی حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کے پس تحقیق جبریل علیہ السلام ساتہہ تیری ہین یعنی امداد و اعانت تیری کرتی ہین بیچ القاء و الہام مضامین کی اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی واسطی حسان کی جواب دی میری طرف سے یعنے کافرون کو کہ ہجو کرتی ہین اور ناسزا کہتی ہین مجکو یا الہی تائید کر اور قوت دی حسان کو ساتہہ جبریل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف دن قریظہ کی بنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہود میں سے ایک جانب مدینہ کی اونکو آنحضرت نے محاصرہ کیا تہا بعد غزوہ خندق کی اور حسان بن منذر انصاری مدنی صحابی بڑی شعرای اسلام سی ہین ایکسو بیس برس کی عمر اونکی ہوئی ساٹہہ برس کفر مین گذری اور ساٹہہ برس اسلام مین ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی شاعرون کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اونپر پہنکنے تیر کی سی نقل کی یہہ مسلم نی ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور دشمن دین کی لیکن چاہیی کہ ہجو کرین انکی بعد ہجو کرنی اونکی مسلمانون کی اور اس سے پہلی ہجو اونکی نکرنی تا باعث ہجو مسلمانون کی نہو بموجب فرمانی اللہ تعالی کی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی واسطی حسان کی کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہے تیری جب تک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کیطرف سی یعنی مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور ذکر کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہ نے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ہجو کی کفار کی حسان نی پس شفا دی مسلمانون کو اور شفا پائی آپ یعنی تشفی ہوئے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى اَغْبَرَّ بَطْنُهٗ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَیْنَا یَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ اَبَیْنَا اَبَیْنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی براءسی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی ہتی دن خندق کی مٹی جس زمانہ مین خندق کہودی جاتی تہی غزوہ احزاب مین تو حضرت خود ذات شریف سی اوسکی کاروبار مین مشغول رہتی تہی کہ مٹی اوٹہا اوٹہا کر پہینکتے تہی یہان تک کہ غبار آلودہ ہوا تہا پیٹ حضرت کا فرماتی یعنی پڑہتی تہی یہہ رجز کہ عبداللہ بن رواحہ سی ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست نہ پاتی ہم اور نہ صدقہ دیتی ہم اور نہ نماز پڑہتی ہم پس اتار ای اللہ آرام اور آہستگی ہمپر اور ثابت رکہہ قدم ہمارے اگر ملین ہم دشمنان دین سی تحقیق ان کفار مکہ نی زیادتی کی ہی ہمپر بسبب سکی کہ جب ارادہ کرتی ہین وہ فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پہیرنیکا انکار کرتی ہین ہم بلند کرتی تہی آنحضرت ساتہہ ان بیتون کے آواز اپنی خصوصاً لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہا کی ضمیر پہرتی ہی طرف کلمہ ابینا کی اور اول ابینا ابینا کی لفظ قائلا مقدر ہی اور مکرر کہتی تہی اسکو واسطی تاکید اور تلذذ اور سنانی اور اون کی مسلمانون اور کافرون سی اور کہا طیبی نی کہ پہرتی ہی ضمیر بہا کی طرف بیتون کے اور ابینا ابینا حال ہی یعنی خصوص ساتہہ لفظ ابینا ابینا کی ؛ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ یَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَیَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِهَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا یَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُجِیْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا شروع کیا مہاجرون اور انصار نی کہودنا خندق کا اور اٹہانا مٹی کا اور وہ پڑہتی تہی اس رجز کو ہم ہین وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد پر جب تک کہ باقی رہین ہم ہمیشہ فرماتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حالانکہ جواب دیتی تہی اونکو ساتہہ ان کلمات کی یا الہی نہین زندگی مگر زندگانی آخرت کی پس بخش انصار اور مہاجرین کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کرین مشقت پر مانند قول اللہ تعالی کی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ ؛ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا یَرِیْهِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سی کہ خراب کر دی پیٹ اسکو بہتر ہی بہرنی پیٹ کسیکی شعر مذموم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا تو مراد شعر سی وہ شعر ہی کہ جسمین مستغرق رہی اسطرح کہ قران اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سی باز رکہی پس اسصورت مین ہر طرح کا شعر برا ہی اور یا مراد شعر مذموم ہی کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشائستہ کے ؛ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ اَنْزَلَ فِی الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِی الْاِسْتِیْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ اَنَّهُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَرٰی فِی الشِّعْرِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ روایت ہی کعب بن مالک سے یہہ کہ اونہون نی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اللہ تعالی نے نازل کی بیچ حق شعر کہنی کی وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہہ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ اوسکی ہی گویا کہ مارتی ہو کفار کو ساتہہ شعر کی مانند مارنی تیر کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور مذکور ہی کتاب استیعاب مین کہ ابن عبدالبر کی ہی یہہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو بیچ شعر کی کہ اچہا ہی یا برا پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہہ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی **ف** لکہا ہی علما نی کہ تین شخص ممتاز شعرای اسلام سی تہی حسان بن ثابت اور عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک ڈراتی تہی کافرون کو ساتہہ لڑائی اور جہاد کی اور ڈالتی تہی رعب بیچ دل اونکی اور حسان طعن کرتی تہی بیچ نسب اونکی اور عبداللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتی تہی اونکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کی قبح شعر سی اور تاسف کی اوپر حال اپنی کی عرض کیا حضرت سی کہ اللہ تعالی نی بیچ مذمت شعر کی

یہہ آیۃ اوتاری والشعراء یتبعہم الغاوٗن حضرت نی فرمایا کہ شعراء کہ ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتی ہین حکم جہاد کا رکہتا ہی ایسا شعر کہنا مذموم نہین اور کہنی والا اوسکا ان شعراء مین کہ اس آیۃ مین مذکور ہین داخل نہین چنانچہ اسلیئی استثنا کیا ہی اللہ تعالی نی انکو ساتہہ قول اپنی کی الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان ہونی ہجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیدہ الخ ۃ ح **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحَیَاءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہین حیا اور زبان بستگی بری بات سی دو شاخین ہین ایمان سی اور فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ دو شاخین ہین نفاق سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہی اور ذکر اوسکا کتاب الایمان مین ہو بہی چکا ہی اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہی کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور مسکینی اور شغل عبادت اور اصلاح باطن کے قدرت نہین رکہتا ہی وپر تقریر و بیان کی اور عاجز ہوتا ہی ثابت کرنی مدعا و مراد سی بروجہ مبالغہ اور تیزی زبان کی اور تقوی کرتا ہی بری باتون سی بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہی اور دلیر و قادر ہوتا ہی اوپر بیان اور تیز زبانی کی ۃ ح **وعن** اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ مَسَاوِیْکُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَیْہِقُوْنَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ عَنْ جَابِرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَیْہِقُوْنَ قَالَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہاری طرف میری اور بہت نزدیک تمہاری مجہسی دن قیامت کی بہت خوش اخلاق تمہارے ہین اور تحقیق دشمن ترین تمہاری طرف میری اور دور ترین تمہاری مجہسی بداخلاق تمہاری ہین کہ وہ ہین بہت کلام کرنیوالی تکلف کرکر اور خلاف حق کی اور فراخی کرنیوالی کلام مین بغیر احتیاط کی اور متفیہق نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت ہی ترمذی سی مانند اسکی جابر سی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یون ہی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنی ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہین متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالی **ف** فہق کہتی ہین فراخ کرنی سخن کو اور منہہ بہر کر کلام کرنیکو جیسی تکبر لیجاتی ہین پس چونکہ اسطرح کا کلام بسبب تکبر کی کرتی ہین تفسیر کیا متفیہقون کو ساتہہ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سی معلوم ہوا کہ کواس بیفائدہ کرنی اور تقریرین بنا بنا کر کرنین مذموم و مکروہ ہین لیکن جو کچہہ کہ خطبون مین اور وعظون مین بہ نیت تاثیر کی دلون مین اور نرم کرنی دلون کی اور متوجہ کرنیکی طرف طاعتون کی کرتی ہین مکروہ نہین لیکن اسمین بہی موافق سمجہہ لوگون کی کلام کرنا نہ یہہ کہ دقائق اعراب کے اور مشکل لغۃ بولین سامنی ان پڑہون کی کہ یہہ بہی اچہا نہین ۃ ح ع ۃ **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ قَوْمٌ یَاْکُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِہِمْ کَمَا تَاْکُلُ الْبَقَرَۃُ بِاَلْسِنَتِہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک نکلی گی ایک قوم کہ کہاوینگی ساتہہ زبانون اپنی کی جیسیکہ کہاتی ہی گائین ساتہہ زبان اپنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ساتہہ زبانون الخ یعنی زبانون کو وسیلہ کہانیکا کرین گی کہ تعریف و مذمت لوگون کی کرین گے جہوٹی اور ظاہر کرین گی فصاحت و بلاغت تاکہ لوگون کو جال مین پہانسین اور حاصل کرین لوٹنی دنیا اور خواہش نفسون اپنی کی جیسیکہ کہاتی ہے گائین الخ یعنی جیسی وہ کہاتی ہی اپنی زبان سی اور تمیز نہین کرتی بیچ چرنی چارہ کی درمیان تر اور خشک اور شیرین و تلخ کی اسیطرح وہ لوگ اپنی زبانون کو وسیلہ مقاصد اپنی کا کیا ہی تمیز نہین کرین گی درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کی ۃ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِہٖ کَمَا یَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَۃُ بِلِسَانِہَا رَوَاہُ

التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی دشمن رکہتا ہے اوس شخص کو کہ مبالغہ کری فصاحت کلام مین جو کہا وے ساتہہ زبان اپنی کی یا پہیر زبان اپنے کو گرد دانتون کے یعنی از راہ مبالغہ کی بیچ اظہار بلاغت وبیان کی جیسی کہ پہیرتی ہین اور کہا تے ہین چار پائے ساتہہ زبانون اپنی کی نقل کیا یہہ ترمذی اور ابوداودنی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** پس وہ کلام اچہا ہی کہ ہو بقدر حاجت کی اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتہہ باطن اوسکی بموجب شریعہ کی ﴿ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا مین اوس رات کو معراج کروائی گئی مجکو ایک قوم پر کہ کاٹی جاتی تہی ہونٹ ونکی ساتہہ مقراضون آگ کی پس کہا مینی ای جبرئیل کون ہین یہہ لوگ کہا یہہ ہین واعظ قوم تیری کی وہ جو کہتی ہین وہ چیز کہ آپ نہین کرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** یعنے لوگون کو نیک کام کرنیکو کہتی ہین اور آپ نہین کرتی اور برائی سے منع کرتی ہین اور کہنی مین برائی نہین اگرچہ آپ نکرین چنانچہ اسلیے امر بالمعروف مین فعل شرط نہین ہی اور اگر کرین تو بہتر ہی ولیکن امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہین رکہتا ﴿ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکہے پہیرنا کلام کا یعنی طرح طرح بیان کرنا کلام کا تا قابو مین لاوے بسبب اسکی دل مردون کی یا فرمایا لوگون کی نہین قبول کریگا اللہ تعالی اوسکی دن قیامت کی نفل اور نہ فرض نقل کی یہہ ابوداودنی ﴿ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِيْ قَوْلِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُ اَوْ اُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن العاص سے یہہ کہ اونہون نے کہا ایکدن اوس حالت مین کہ کہڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑہنی کو یا وعظ کہنی کو اور بہت بیان کیا یعنی واسطی اظہار فصاحت وبلاغت کی یہان تک کہ تنگ ہوئی لوگ پس کہا عمرو نی اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر مین تو البتہ بہتر ہوتا واسطی اوسکی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق جانا مینی یا فرمایا حکم کیا گیا مین یہہ کہ اختصار کرون تقریر مین پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہی نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** حدیث مین لفظ فقال عمرو مکرر ہی بسبب طول کلام کی اسلیے کہ لو قصد الخ مقولہ ہی قال یوما کا اور قام رجل حال ہی پس چونکہ قول ومقولہ مین فرق پڑگیا بسبب حال کی پہر اعادہ کیا قول کو کہ کہا فقال عمرو ﴿ وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَّاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَّاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَّاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی صخر بن عبداللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنے عبداللہ سی اونہون نی نقل کی صخر کی دادا سے یعنے بریدہ سے کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بعضا بیان سحر ہی اور تحقیق بعضا علم جہل ہی اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہی اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہی یعنی کہنے والے پر یا ملال ہی سنی والی پر اگر جاہل ہی تو بسبب اسکے کہ سمجہتا نہین اور اگر عالم ہی تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہی یا گران ہی اوسپر کہ نہین چاہتا کہ سنی اوسکو نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** بعضا علم جہل ہی اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ سیکہی ایسی علوم کہ احتیاج نہین ہے اونکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند انکیکے اور چہوڑ دی اون علوم کو کہ محتاج ہین لوگ انکی یعنی قرآن اور علوم دینی اور حاصل اس توجیہ کا یہہ ہے کہ بعضے علوم لازم کرنیوالی جہل اور علوم کی ہوتی ہین باین اعتبار اسکو جہل کہا دوسرے یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ اپنی علم پر عمل نکرے یہہ جاہل اسلیے ہوا کہ جو کوئی علم رکہے اور عمل نکرے تو گویا جاہل ہی اور

ممکن ہے کہ مراد یہہ ہو کہ ایک دعویٰ علم کا کرتا ہی اور اپنی گمان میں عالم ہی اور در واقع میں جاہل ہی یہہ علم اوسکا علم نہیں بلکہ جہل ہی اور حکم ساتہہ سیر
ح کے یعنے حکمت کی ہی اور باقی مضامین کے تحقیق اوپر ہو چکی ہی ۱۲ حر **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَوْ يُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا
تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکہتے حسان کی واسطی منبر مسجد میں کہ کہڑے ہوتی اوپر کہڑی ہوتا درانحالیکہ فخر کرتی حضرت کی طرف سے یا کہا کہ مقابلہ
کرتی حضرت کی طرف سے اور فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تائید کرتا ہی حسان کی ساتہہ جبرئیل کی جب تک مقابلہ کرتا ہی وہ
یا کہا فخر کرتا ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ
لَهٗ اَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ ضَعَفَةَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدی کہنی والا کہا جاتا تہا اوسکو انجشہ اور تہا وہ خوش آواز پس فرمایا
واسطی اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آہستہ ہانک ونٹون کو ای انجشہ مت توڑ تو شیشون کو کہا قتادہ نی مراد رکہتی تہی یعنی آنحضرت ساتہہ شیشون کے بڑہیون
ضعیفہ عورتون کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حدی ہانکنا اونٹ کو ساتہہ گانی اور آواز کی کذا فی الصراح اور یہہ حدی کہ ایک قسم ہی گانی کی مباح ہی
بالاتفاق اور کسیکو علماء میں سے خلاف نہیں ہے اسمیں اور عادت ہے عرب کی کہ جب اونٹ تہک جاتی ہین تو خوش آوازی کرتی ہین اور حدی کہتی ہین او اونٹ گرم
و مست ہو جاتی ہین اور تیز چلنی لگتی ہین اور قواریر جمع قارورہ کی ہی یعنی شیشہ کے اور معنی اخیر جملہ کی دو ہین ایک تو یہہ کہ بسبب ضعف و نرمی کی عورتون کے بدن میں سے
تیز چلنا اونٹون کا اور جنبش موجب رنج و مشقت کی ہی اور دوسرے معنے یہہ کہ مراد ضعف و نرمی دل عورتون کی ہی یعنی مبادا اوسکی گانی سی تغیر اونکی خاطر میں
پیدا ہوا اور خطری برے آنی لگیں کیونکہ گانا بالخاصیت طبیعت کے جنبش میں لاتا ہی اور وسوسی دلمیں ڈالتا ہی اسی سبب سے فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ نی فرمایا کہ الغناء رقیۃ
الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہی اگرچہ یہہ احتمال ازواج مطہرات میں ضعیف ہے لیکن وسوسے خاطر کی طبیعی ہین اختیار میں نہیں راہ احتیاط کی چلنی اولیٰ ہی کذا قالوا
اور حقیقت میں افعال و اقوال آنحضرت کی واسطی تعلیم و تلقین امت کی ہین اور اکثر شارحین نے دوسرے معنون کو ترجیح دی ہی اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہین باعتبار الفاظ
کے ۱۲ حر **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهٗ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهٗ
قَبِيْحٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر یعنی پوچہا گیا کہ شعر اچہا ہے یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ شعر کلام ہے پس اچہا اوسکا اچہا ہے اور برا اوسکا برا ہی یعنی مدار مضمون پر ہے اگر اچہا مضمون ہے تو وہ شعر اچہا ہے اور اگر برا ہے تو برا ہے نقل کی یہہ دارقطنی نی اور نقل کی شافعی نی عروہ سے مرسل **وَ
عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا
الشَّيْطَانَ اَوْ اَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا جس وقت چلتی تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرج میں کہ نام ہی ایک
بستی کا مکہ کی راہ میں ناگہان سامنے آیا ایک شاعر کہ شعر پڑہتا تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا کہ روک رکہو اس شیطان کو البتہ بہرا جائے پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہے اوسکے
لیے بہرنے سی ساتہہ شعر کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جونکہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ شعر پڑہتا ہے وہ اپنی کام ہی میں چلا جاتا ہے اور التفات مسلمانون کی طرف نہیں کرتا جاتا کہ نہایت لائق ہے
شعر کا اور یہہ ہو سکتا ہے کہ شعر اوسکی باطن میں اور حیا اور ادب سے الگ ہو پس اوسکو شیطان کہا کہ دور ہے قرب رحمت الٰہی سی اور مست ہے شعر کی کہ ساتہہ اوسکے مغرور و مبتلا تہا ۱۲ حر **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ راگ اگاتا ہی نفاق کو دلمیں جیسا کہ اگاتا ہے پانی کہیتی کو نقل
کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** یعنی راگ سبب ہے نفاق کا اور یہہ روایت دیلمی نی انس سے بہ الفاظ کہ ان الغناء واللہو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب والذی نفس محمد بیدہ ان القرآن والذکر ینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء

نووی نی کتاب روضہ مین کہ گانا ساتہہ نرمی آواز کی بکروہ ہی اوسنا ہی اوسکا مکروہ ہی اور اگر ہو سنا اوسکا اجنبی عورت سی تو ہی بہت مکروہ اور گانا ساتہہ ساز کی شعار شراب پینے والون کا ہی مانند عود اور طنبورا اور باجون کی حرام ہی ایسا گانا ہی اور سنا ہی ت ح ع **وعن نافع** قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ أَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ إِذْ ذَاكَ صَغِيرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین ساتہہ ابن عمر کی بیچ راہ کی پس سنی اونہون نے آواز نی کی پس رکہین دونو انگلیان اپنی کانون بیچ اور دور ہوی راہ سی دوسری طرف یعنی بقصد احتراز اور اجتناب کے پہر کہا اونہون نے بعد اسکی کہ دور ہو وی ای نافع کیا سنتا ہی تو کچہہ یعنی اب آوازنی کہا مینی نہین پس اوٹہالین انگلیان اپنی دونو کانون اپنون سی کہا ابن عمر نی تہا مین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنی آواز نی کی پس کیا حضرت نی مانند اوس چیز کی کہ کیا مینی کہا نافع نی اور تہا مین اوسوقت لڑکا چہوٹا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** یعنی اس سبب سے مجکو منع نکیا سننی اوسکی سی کہ مین چہوٹا تہا تکلیف شرعی مجہپر نہ تہی تا کوئی نہ کہی کہ کراہیت تنزیہی تہی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوی اور ورع کی تہا ورنہ نافع کو بہی اوسی منع کرتی اور کلام در باب غنا کی طول ہے حاصل اوسکا یہہ ہی کہ محدثین کہتی ہین کہ کوئی حدیث تحریم غنا مین صحیح نہین ہوئی اور مشائخ کہتی ہین کہ جو کچہہ کہ مقام نہی مین واقع ہوا ہی مراد یہہ ہے کہ اوسکی ساتہہ باجا ہو اور فقہا اس باب مین تشدید بلیغ کہتی ہین اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ سنا آواز لہو کا یعنی باجون کا حرام اور گناہ ہی بموجب فرمانی آنحضرت کی استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر اور اگر سنی اچانک پس نہین گناہ اوسپر اور واجب ہے اوسپر یہہ کہ بہت کوشش کری اسمین کہ نہ سنی اسلیے کہ منقول ہی آنحضرت سی کہ اونگلیان کان مین کہہ لین ت ح ع

باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم

باب ہے بیچ بیان محافظت زبان کی یعنی اوس کلام سی کہ نکہنا چاہیے خصوصا غیبت ور براکہنا اوسکا کہ سچا ہی اوسکی غیبت کرنی اور براکہنا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن سہل بن سعد** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ضامن ہو واسطی میری اور عہد کری اور لازم پکڑی اپنی پر محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونو کلون اوسکی ہی یعنی زبان اور دانت کہ زبان کو بچاوی کلام بی فائدہ اور بری سی اور دانتون کو کہانی اور پینی حرام کی سی اور لازم پکڑی محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونو پانو اوسکی ہی یعنی ستر کو محفوظ رکہی زنا سی ضامن ہون مین واسطی اوسکی بہشت کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی وہ اول داخل ہوگا بہشت کی درجات عالی مین اور یہہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کیطرف سی ہی جیسا کہ اپنی فضل سی ضامن رزق بندون کا ہوا ہی ویسی ہی وعدہ فرمایا جزا اعمال کا ہی کیا ہے اور آنحضرت نائب اوسکی ہین ت ع ح **وعن ابی ہریرۃ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہہ ایک بات کے کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے بڑی درجے یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل و کم اعتبار حالانکہ وہ اللہ کی نزدیک بڑی رتبہ کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہہ ایک بات کی

کرا و سمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضائقہ نہین جانتا اوسکی کہنی مین اور سہل جانتا ہی اوسکو گناہی بسبب اوسکی دوزخ مین نقل کی یہہ بخاری نے اور بیچ اور روایت بخاری اور مسلم کی یہہ الفاظ آئی مین کہ گناہی بندہ بسبب اوس بات کی آگ دوزخ مین کرتا دور کہ مسافت درمیان مبدأ اور منتہی کی دور تر ہی اوس مسافت سی کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی **ف** یعنی زبان کو نگاہ رکہنا چاہیی اور اوسکی فعل کو آسان نہ جانا چاہیی ایک بات کہ بندہ کی زبان سی نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان و سہل جانتی اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنی کی درکات دوزخ مین ہوتی ہی ❊ **وعن** عبد اللّٰہ بن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ تغلیظ و تشدید ہی بیچ نہی کی مار ڈالنی مسلمانون کیسے اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہی جیسا کہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر کرتی ہی یا مراد مار ڈالنا سے بسبب اسلام کی کہ حلال و مباح جانی بسبب اوسکے قتل اوسکا اور یہہ بی شک ہی کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اوسکیکے اور حلال و مباح جاننی کے کفر ہی ❊ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہی اپنی بہائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پہرتا ہی ساتہہ اس کلمہ کفر کی ایک اون دونو کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہنی والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکی حق مین کہا ہی ایسی کہ اگر سچ کہا تو وہ خود شخص کافر ہی اور اگر جہوٹ کہا اور وہ کافر نہ تہا تو یہہ کہنی والا کافر ہوتا ہی ایسی کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اون حدیثون مین سی ہی کہ گنا ہی ان کو بعضی علما نی مشکلات سی بجہت اسکی کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہہ ہی کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوی مسلمان بسبب گناہون کی مانند قتل و زنا کی اور کہنی اوسکی اپنی بہائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننی والی اسکی پس اس صورت مین معنی بار بہا کی یہہ ہون گی کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر اور دوسری یہہ کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ رجوع کرتی ہی بوجہ معصیت تکفیر اوسکی اور تیسری یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر خوارج کی کہ کافر کہتی ہین مومنین کو اور یہہ ضعیف ہی ایسی کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کی نزدیک یہہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کی کافر نہی جانی جاتی اور مین کہتا ہون مین کہ یہہ بیچ غیر حق روافض و خوارج زمانی ہماری کی ہی ایسی کہ وہ اعتقاد کرتی ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا بلکہ تمام اہل سنت و جماعت سے پس وہ کافر ہین بلا نزاع ❊ **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کری اوسکو کفر کی مگر کہ پہرتا ہی کلمہ کفر و فسق کہنی والی پر اگر نہو یار اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا ❊ **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللّٰہ ولیس کذلک الا حار علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پکاری کسی شخص کو ساتہہ کفر کی یا کہی دشمن خدا کی اور نہین ہی وہ شخص اس طرح کا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت اوسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ❊ **وعن** انس و ابی ہریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

قال المستبان ما قالا فعلی البادی مالم یعتد المظلوم رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی اور ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو شخص برا کہنی والی آپسمین گناہ اونکا اوسپر ہی جو کہ کہین پہلی یعنی اوسپر ہی کہ پہلی برا کہا یعنی دوسرا شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ بہی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنی پر جب تک کہ تجاوز نکری مظلوم نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نی حد سی بایں طور کہ زیادہ ہوا برا کہنا اوسکا برا کہنی پہل کرنیوالی کی سی اور ایذا اوسکی سی ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی سی اور بعضون نی کہا کہ جب تجاوز کری پس نہین ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا بہی گناہ کار بسبب تعدی کی ہ ع ہ **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جائز واسطی صدیق کی یہہ کہ ہووے بہت لعنت کرنیوالا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی بمعنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کی چنانچہ آیۃ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کا ہوا اور ایسی مقام مین پہنچا کہ بعد مقام نبوت کی ہی اور تمام انبیا واسطی رحمت کی اور نزدیک کرنی دوروں کی مبعوث ہین لعنت کرنی کہ دور ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سے ہے شان اوسکے نہوا اور مقتضای مقام صدیقیت کا نہین اور یہی خصلت پسندیدہ اہل سنت وجماعت کی ترک کرنا لعن طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق اوسکا ہووے اور اپنے زبان کو ساتہہ اوسکی آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتہہ اوسکی نکرین اور ساتہہ لعنت کرنی بدون کی اپنی جو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک خدا کی کیا حاجت کہ اور کوئی اوسکو لعنت کری مگر جائز ہی اوس کافر پر کہ مخبر صادق نی خبر دی ہو ساتہہ مرنی اوسکی کفر پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت الٰہی سی اور ناامید مطلق کرنا ہی فضل نامتناہی اوسکی سی یہہ تو مخصوص کافرون کی لیے ہی اور دوسرا دوری اور محرومی مقام قرب رضای حق سی کہ راجع اور عائد ساتہہ ترک اولی اور احوط کی ہی پس جو کچہہ کہ واقع ہوا ہے بیچ ترک بعضی اعمال اور دراکی اور بعضی صحابہ وغیرہم سی بہی منقول وماثور ہی سب اسی باب سی ہی نہ قسم اول سی اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیے لائی کہ احتراز تہوڑی سی لعنت سے نہو اور الو قوع ہی مومنین مین کہا ابن ملک نی کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ ذم نہین ہی اوسکی لیے کہ صادر ہو لعنت اوسی ایکبار یا دو بار ح ع **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللعانین لا یکونون شہداء ولا شفعاء یوم القیامۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی درداء سی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی تحقیق بہت لعنت کرنیوالی نہونگے گواہی دینے والی اور نہ شفاعت کرنیوالے دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** گواہی دینی والی یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کی لوگ ہین اوپر امت محمدی گواہی دینگے کہ اونکی رسولون نی ابلاغ احکام الٰہی کیا تہا جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پس فرماتی ہین کہ لعنت کرنیوالون کو کہ لعنت عادت اور خو اونکی ہی درجہ شہادۃ یعنے گواہی دینی کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگونکی شفاعت کرین نصیب نہین ہوویگا دن قیامت کی ۃ ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہی کوئی ہلاک ہوئی لوگ اور مستحق آگ دوزخ کی ہوی پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے جو کوئی یہہ کہی بقصد عیب جوئی اور حقارت اور ناامید کرنیکی لوگون کو رحمت الٰہی سی نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کی اوپر حال اونکی تو وہ کہنی والا اوسکا سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی کہ اپنی نفس پر عجب کیا اور لوگون کو چشم حقارت سی دیکہا اور رحمت حق سی ناامید کیا اور یہہ معنی اہلکہم کی ہین کہ بیشتر کاف کو بصیغہ تفضیل پڑہا اہلکہم ساتہہ زبر کاف کی بصیغہ ماضی بہی آیا ہی

اگلی

اوسکی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہی ہلاک کرتا ہی لوگون کو اور بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنی کی معاصی مین ڈالتا ہی اسلیکہ معنی اس کلام کی یہی شکستہ دل اور ناامید ہی شوق ہوتے ہین گنہگار گرفتار صفت قہر جلال کی ہین اونکو نصیحت ساتھہ نرمی کی کرنی اور ساتھہ رحمت و مغفرت الہی کی امیدوار کرنا خوب و مفید ہی یہان تک کہ پہر لوگون کو بشارت دینی اور دل کرنا اور امیدوار رحمت کرنا چاہیے ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدترین لوگون کا دن قیامت کی دو روئیہ منافق صفت ہے وہ کہ آتا ہی ایک جماعت کے پاس ساتھہ ایک طریق کی اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اس طرح یعنی ہر جماعت سے از راہ خوشامد ایسی باتین کہتا ہی موافق مرضی اونکی ہو رعایت حق کی نہین کرتا جیسیکہ حال منافقون کا تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَمَّامٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھہ نجات پانی ہونکی چغل خور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم مین بجای لفظ قتات کی لفظ نمام کا آیا ہی ف قتات اور نمام کی ایک ہی معنی ہین کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پہنچاوی اور بوجہ فساد کی ع ۃ ۃ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنی پر سچ بولنی کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکہاتا ہی طرف نیکوکاری کی یعنی خاصیت سچ بولنی کی یہہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی نیکی کی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہی یعنی پہنچاتی ہی نیک کار کو طرف بہشت کی یعنی مراتب عالیہ اوسکی اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنی مین یہان تک کہ لکہا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ کی صدیق اور دور رکہو تم اپنی تئین جہوٹ بولنی سی اسلیے کہ تحقیق جہوٹ بولنا پہنچاتا ہی بالخاصیت طرف فسق و فجور کی اور تحقیق فسق کرنا پہنچاتا ہی طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جہوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی جہوٹ بولنی مین یہان تک کہ لکہا جاتا ہی نام اوسکا نزدیک اللہ تعالی کی بڑا جہوٹا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ الفاظ آئی ہین کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی پہنچاتی ہی طرف بہشت کی اور تحقیق جہوٹ بولنا فجور ہی اور تحقیق فجور پہنچاتا ہے طرف آگ کی ف کہا جاتا ہی الخ یعنی حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتہہ صدیقیت کی اور ثابت کیا جاتا ہی اوسکے لیے مقام صدیقیت اور ثواب اوسکا یا لکہا جاتا ہی نام اوسکا بیچ دیوان اعمال کی نزدیک ملاء اعلی کے یا لوگ اپنے کتابون مین نام اوسکا صدیق لکہتے ہین اور مقصود یہہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق مین ساتہہ اس صفت و نام کی اور ڈالا جاتا ہی لوگون کی دلمین اور جاری کیا جاتا ہے زبانون پر کہ یہہ سچا ہی بر قیاس قول اللہ تعالی کی آن الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودا اور اسیطرح جہوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہی کہ یہہ جہوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکے لیے

عذاب ہونیکا لوگون مین جہوٹ مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ وسی بغض رکہتی ہین ۃ ح **وعن** ام کلثوم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس فیقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ اور روایت ہی ام کلثوم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی نہین جہوٹا وہ شخص کہ صلاح کرتا ہی درمیان لوگون کی اور کہتا ہی باتین نیک باعث اصلاح اور رفع نزاع کی ہون اگرچہ
جہوٹ بہی ہون اور پہنچاتا ہی جہی باتین یعنی ایک کے طرف سی دوسری کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہتا ہی الخ یعنی کلام کہ متضمن ہی خیر
کو نہیں مثلا زید وعمر مین بگاڑ ہی یہہ اسکی صلاح کی لیی کہتا ہی ایک کے طرف سی دوسری کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی
کہ مین دوست رکہتا ہون اسکو اگرچہ اسنی نکہا ہو ۃ ع **وعن** المقداد بن الاسود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم المداحین
فاحثوا فی وجوههم التراب رواہ مسلم اور روایت ہی مقداد بن اسود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ
دیکہو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو انکی موہنہ مین مٹی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین روبرو تمہاری لطمع مال کی برابر ہی
کہ تعریف شعر ہو یا نظم انکی موہنہ مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کچہہ ندو یا مراد یہہ ہی کہ کچہہ تہوڑا سا دیدو کہ مشابہ ہی ساتہہ ڈالنی خاک کی قلت
وحقارت مین تاکہ ہجو نکرین تمہاری اور بعضی علمانی اوسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سی کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ مٹی خاک کے
لے اور سامنی امیرالمومنین حضرت عثمان رض کی تعریف کرنیوالیکی موہنہ مین ڈالدی اور اسمین زجر ہی تعریف کرنیوالیکو اسلیی کہ وہ مغرور ومتکبر کرتا ہی
اوسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نی کہ مداحین وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہی انہون نی تعریف کرنیکی بغیر تمیز کی درمیان حق وباطل کے
اور مستحق وغیر مستحق کی اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اسکی سبب سے ممدوح سی متوقع ہوتی ہین نفع کی پس جو کہ تعریف کری کسیکی اچہی فعل اور
امر محمود پر تاکہ اسکو رغبت ہو اور بہلائیون کی کرنیکی اور لوگون کو رغبت ہو اسکی اقتدا کی پس نہین ہی وہ مداح یعنی مداح برا ۃ ع **وعن** ابی بکرۃ
قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویلک قطعت عنق اخیک ثلاثا من کان منکم مادحا
لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا ازکی علی اللہ احدا متفق علیہ اور روایت ہی ابی
بکرہ سی کہا تعریف کی ایک شخص نی ایک شخص کی کہ وہ بہی حاضر تہا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا حضرت
نی وای تجکو کاٹی تو نی گردن بہائی اپنی کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرنیوالا ضرور پس چاہی کہ کہی گمان کرتا ہون مین فلانیکو ایسا یعنی
مرد صالح مثلا حال آنکہ اللہ تعالی جانتا ہی حقیقت حال اسکی اور حساب کرنیوالا اور جزا دینی والا اوسکا ہی اسکی کردار پر اگر گمان رکہتا ہی تعریف کرنیوالا
کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہی یعنی جبکہ تعریف کی اور تعریف نکری اور حکم نکری خدا پر ساتہہ جزم ویقین کی کسیکو کہ وہ ایسا ہی یعنی احتیاط کری تعریف
مین اور کہی کہ گمان رکہتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہی کہ بلا شبہ ایسا ہی ہی تا حکم علم الہی پر ہو **ف** کاٹنا گردن کا یعنی ذبح اور ہلاک
جسمانی کی ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کی کہ ممدوح کو اوسنی عجب وغرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا مین ہی اور یہہ دین مین اور کبہی تعریف
باعث ہلاک دنیا کی بہی ہوتی ہی جبکہ تعریف سنی سی مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اسکی قصاص مین اسکو ہلاک کیا حاکم نی ۃ ح **ف** تعریف
کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ ہے کہ تعریف کری اوسکی اور اسکی موہنہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اسی اور دوسرے یہہ ہی کہ تعریف کری
اوسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہنچی پس اس سے بہی نہی کی گئی اور تیسری یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ اسحال مین کہ پروا ہو اسکے
پہنچنے نہ پہنچنی کی اور تعریف کری اوسکی ساتہہ سچ کی کہ اوسمین ہے پس اس تعریف کا مضائقہ نہین ۃ عالمگیریہ **وعن** ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرأیت ان کان

فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا قُلْتَ لِأَخِيكَ مَا فِيهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی غیبت کہا بعضی صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہی اپنی بہائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز وصفت کی کہ ناخوش رکہی کہا بعضی صحابہ نی پس خبر دو تم اگر ہو بیچ بہائی میرکی یعنی اوس شخص مین کہ اوسکو بہائی ذکر کیا مینی وہ چیز کہ کہتا ہون یعنی اگر وہ صفت بد اوسمین ہی اور سچ مینی کہا اور اوسکو ناخوش لگا یہہ بہی غیبت ہے فرمایا حضرت نی اگر ہی اوس شخص مین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور اگر نہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوسپر یعنی غیبت یہی ہی کہ عیب کسیکا سچ کہی اور اگر سچ نکہی تو افترا و بہتان ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یہہ الفاظ آئی ہین جس وقت کہی تو واسطی بہائی اپنی کی وہ چیز کہ اوسمین ہے پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور جسوقت کہی تو وہ چیز کہ نہین اوسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوسپر ف جان کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت بڑا اور بہ نسبت اور گناہون کی زیادہ پہیلا ہوا ہی لوگون مین کہ بہت ہی کم ہین ایسی لوگ کہ بچین اوس سے اور غیبت کہتی ہین کسیکی یاد کرنیکو ساتھ ایسی عیب کے کہ ناخوش لگی اوسکو خواہ عیب اوسکے بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا اوسکی دین مین یا اوسکی دنیا مین یا اوسکی خلق مین یا اوسکی نفس مین یا اوسکے مال مین یا اولاد مین یا ماں باپ مین یا بیوی مین یا اوسکی خادم مین یا کپڑی مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا اوسکی حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی اور ترش روئی اور تند خوئی مین اور سخن گوئی اور خاموشی مین اور سوا اوسکی مین جو کچہہ کہ متعلق ہی ساتہہ اوسکی خواہ ذکر کرنا ساتہہ الفاظ کی ہو یا کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتہہ آنکہہ اور بہوون اور سر اور ہاتہہ اور مانند اونکی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جس چیز سے سمجہا دیتو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اوسکی ہو پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکی موتہہ پر کہی اور ناخوش لگی اوسکو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہے کہ یہہ اور بہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہہ ہی کہ بخشوالی اوسی کہ جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہنچی ہی اور اگر نہین پہنچی ہے یا وہ مرگیا یا مسافت دور ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانی مین لازم نہین ہے کہ تفصیل کہی بطریق اجمال کی کافی ہی کہ کہی تیری غیبت کی ہے مینی بخش دیو اور صحیح اور بیچ استغفار کرنیکی اوسکی لیی کہ جسکی غیبت کی ہی یہی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین آیا ہی مرع ح ف ذکر کرنا آدمی کی برائیون کا بطریق اہتمام کی نہین مضائقہ ہی اور مکروہ ہی اس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنی اور نقصان کا اور جیسی غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والونکی تو نہین ہوتی وہ غیبت یہان تک کہ نام لی ایک قوم معین کا کذا فی السراجیۃ ایک شخص روزہ رکہتا ہے اور نماز پڑہتا ہی لیکن ضرر پہنچاتا ہی لوگون کو ہاتہہ اور زبان سی پس ذکر کرنا اوسکا ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہے نہین ہوتی غیبت اور اگر خبر پہنچاوی سلطان کو اوسکی تاکہ وہ تنبیہ کری اوسکو پس نہین گناہ ہی اسپر کذا فی فتاوی قاضی خان ؟ عالمگیریہ

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى عَاهَدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنیکا پس فرمایا اذن دو اوسکو آنیکا پس برا ہے اپنی قوم مین پس جب بیٹہا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نی بیچ ملاقات اوسکی اور تبسم کیا واسطی اوسکی یا میٹہی باتین کین اوسی پس جبکہ گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ کہا تہا

آپنی اوسکی حق مین ایسا اور ایسا پہر کشادہ روئی کی آپنی بیچ ملاقات اوسکی کی اور میٹھی باتین کین اوسنی پس فرمایا حضرت نی کب پایا تونی مجکو فحش
بولنی والا تحقیق بدترین آدمیونکا نزدیک اللہ کی مرتبی مین دن قیامت کی وہ شخص ہے کہ چھوڑین اوسکو لوگ واسطی بچنی برائی اوسکی کو
اور ایک روایت مین واسطی بچنی فحش اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وہ شخص عیینہ بن حصن تہا اور تہا وہ مولفۃ القلوب
اور سنگدلان عرب سی اور اپنی قوم مین رئیس تہا اور تہا بدخلق اور آثار نقصان دین و ایمان کی اوس سے حضرت کی حیات مین اور بعد وفات
حضرت کی ظہور مین آئی اور بعد رحلت آنحضرت کی مرتد ہو گیا تہا اور حضرت ابوبکر رض کی ہاتہہ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان
مرا اور اوسوقت مین کہ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تہا لیکن اسلام کامل نہ تہا اور کلام مذکور آنحضرت کا اوسکی حق مین علامات نبوت اور
معجزات سی تہا کہ خبر غیب سے اور حقیقت حال اوسکی سی دی آخر کو آثار بدی کی ارتداد وغیرہ اوس سی ظہور مین آئی اور یہہ مذمت اوسکی واسطی ظاہر کرنی
حقیقت حال اوسکی کی تہی تا لوگ اوسکو پہچانین اور فریب نکہاوین اور فتنہ مین نہ پڑین پس غیبت نہ تہی اور نووی نی کہا کہ حضرت نی اوس سی نرم کلام
کیے واسطی تالیف قلب اوسکی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق
درمیان مدارات اور مداہنت کی یہہ ہے کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطی اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونون کی معا اور یہہ مباح ہی اور بعض
اوقات مین اچہی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہی واسطی کسی صلاح کی اور یہہ بڑا فائدہ ہے لائق یاد رکہنی کے اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہین اس سی
اور ان دونون کی فرق سی جاہل ہین اور حضرت نی جو فرمایا کہ کب پایا تونی الخ یہہ انکار ہی حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپنی مخالفت کی
حاضر و غائب مین پس کیون نہ برا کہا آپنی اوسکو حاضر مین جیسے کہ برا کہا آپ ہی غائب مین اور واسطی بچنی فحش اوسکی کی اس حدیث کی دو معنی لکہی ہین
ایک تو یہہ کہ معنی کہ اوسکی موتہہ پر فحش و سخت نکہا بسبب اسکے کہ فحش گو نہوئین اور اوس جماعت سے نہون کہ لوگ ساتہہ ترک کرنی اونکی کہ ہین بسبب فحش
اونکی دوسرے یہہ کہ وہ شخص شریر تہا بسبب اسکے چہوڑ دیا معنی اور اوسکی موتہہ پر اوسکو برا نکہا اور برا شخص ہی وہ کہ چہوڑ دین اوسکو لوگ بسبب پرہیز کرنی
برائی اوسکی سے ح ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ
الْمَجَانَةِ اَنْ یَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَیُصْبِحُ
یَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام امت میری عافیت مین ہی یعنی نہین ماخوذ
ہوتی اور نہین عذاب کیے جاتی سخت مگر آشکار کرنیوالی برائی کی اور تحقیق بی پروائی سے یہہ کہ کری آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد پہر صبح کری اس
حالمین کہ تحقیق ڈہانکا تہا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی اوسکی عمل کو لوگون سی پردہ پوشی کی تہی اوسکی کہ نہین عذاب کیا اوسکو رات
مین یہانتک کہ جیتا رہا دن تک پس کہی وہ شخص کسی سی ای فلانی کیا مینی آجکی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کر
تہے اوسکی پروردگار اوسکی نی اور صبح کرتی ہی کہولدیا پردہ اللہ کا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حضرت شیخ نی معنی معافی
کے یہہ لکہے ہین کہ سلامت رکہی جاتی ہی یعنی غیبت نہین کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ کرنیوالی اور طیبی نی بہی یہی معنی لکہے
ہین اور ملا علی نی لکہا ہی کہ نہین دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہہ معنی ہین یعنی جو کہ ترجمہ مین مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نی لکہا ہی کہ اس سی
معلوم ہوا کہ غیبت کہ حرام ہی اوسکی ہی کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیائی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت نہین اور لکہا ہی
علمار نی کہ جائز ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگون کو بدعت کیطرف بلاوی اور وقت داد
خواہی اور اظہار ظلم کی اور جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کے **وَذُكِرَ**

حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ فِیْ بَابِ الضِّیَافَۃِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے من کان یومن باللہ باب الضیافہ مین اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَھُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَہٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَھُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَہٗ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَہٗ بُنِیَ لَہٗ فِیْ اَعْلَاھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ قَالَ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چہوڑ دی جہوٹ کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہی اوسکی لیے محل بیچ کنارہ جنت کے اور جو شخص کہ چہوڑ دی جہگڑا اوس حالت مین کہ ہی حق بنایا جاتا ہی اوسکی لیے مکان بیچون بیچ بہشت کی اور جس شخص نے کہ اچہا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکی لیے بیچ جگہہ بلند بہشت کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی اور ایسے ہی بیچ شرح السنہ کی اور بیچ مصابیح کی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** اور ہو وہ ناحق یہہ قید اسلیے لگائی کہ جہوٹ بولنا بعضے مواضع مین جائز ہی جیسے کہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہوا اور صلح کروانی مین اور محافظت مال مسلمان مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دو بیویان رکہتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سے کہے کہ تجہی زیادہ چاہتا ہون اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکے تہا لیکن دفع نزاع کی اوسنے از راہ تواضع اور کسر نفسی کی اور یہہ بیچ غیر امر دینی کی ہی کہ سکوت کرے اوسمین کوئی خلل دین مین نہ پڑے امام شافعی سے منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نکیا مینے ہرگز مگر دوست رکہا مینے کہ حق اوپر زبان خصم میرے کی ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ حد مراء یعنی جہگڑے کی اعتراض کرنا ہی اوپر کلام غیر کی ساتہہ ظاہر کرنے خلل کی اوسمین باعتبار لفظون کی یا معنون کی یا بیچ قصد متکلم کی اور ترک مرا یہہ کہ ترک کرے انکار و اعتراض کو پس جو کلام کہ سنے تو اگر حق ہو تصدیق کرے اوسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتہہ امور دین کی تو سکوت کرے اوسسے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچہی اوصاف و کمالات کو اور اکثر اطلاق اوسکا بیچ عرف یہان کی کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی ۂ ح ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ تَقْوَی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمیکو بہشت مین یعنی اسباب جو داخل کرنے والے ہیں بہشت مین ساتہہ فائزین کی ہین اونمین سے کونسی چیز ہی کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ مین دو چیزین کہ اوک موتہہ اور شرمگاہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ادنی تقوی کا یہہ ہی کہ بچے شرک سے اور اعلی اوسکا یہہ ہے کہ بچے خطرہ ماسوای اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتہہ خلق کی کرا دنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکا ہی اور اعلی اوسکا یہہ ہی کہ احسان کرے اوسپر کہ جو بدی پہنچاوے اوسکو کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نے کہا کہ خوش خلقی بہی داخل تقوے مین ہی پس ذکر اوسکا بعد ذکر تقوی کی تخصیص بعد تعمیم ہی مگر یہہ کہ مراد تقوی سے اعمال ظاہر رکہین اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی نے کہا کہ تقوی اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتہہ خلق کی کہ بچے تمام نواہی سے اور بجا لاوے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتہہ خلق کی اور موتہہ کہ زبان بہی داخل اوسمین ہے اور پڑنا بیچ کہانے اور پینے حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور لا طائل کا ساتہہ زبان کی سے ہے اور شرمگاہ یعنے ستر مرد و عورت کا

کہ اکثر آدمی بسبب اسکے مخالفت خالق کرتا ہی اور مغلوب العقل ہو جاتا ہی ❊ **وعن** بلال بن الحارث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الخیر ما یعلم مبلغہا یکتب اللہ لہ بہا رضوانہ الی یوم یلقاہ وان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الشر ما یعلم مبلغہا یکتب اللہ بہا علیہ سخطہ الی یوم یلقاہ رواہ فی شرح السنۃ وروی مالک والترمذی وابن ماجۃ نحوہ

اور روایت ہی بلال بن حارث سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات بھلائی کی نہین جانتا قدر اسکی ثابت کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی بسبب اسکے خوشنودی اپنی اوسدن تلک کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی اور تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات برائی کی کہ نہین جانتا قدر اسکی ثابت کرتا ہی اللہ بسبب اسکے اوسپر خفگی اپنی اوسدن تلک ملاقات کری اوسی نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نی مانند اسکی **ف** ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا مین توفیق دیتا ہی ایسی چیزون کی کہ راضی ہو اللہ اوستی اور برزخ مین بچایا جاوے عذاب قبر سی اور فراخ کیجاتی ہی قبر اوسکی اور کہا جاتا ہی کہ سورہ مانند سونی عروس کی اور روز قیامت کی اٹھیگا سعید اور اللہ تعالی کی سایہ مین ہوگا پہر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی اوسکی حق مین عکس اسکے سمجھ لی پس معنی توقیت یعنی اوسدن تلک الخ کی یہہ نہین ہین کہ رضا اور غضب اوسدن تلک ہی بعد ازان منقطع ہوگی اور نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہی بیچ حق ابلیس کے ان علیک لعنتی الی یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نی کہ مراد بہلی بات سی کلمہ حق کہنا ہی نزدیک سلطان ظالم کی نہی اور اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کی کہ ضرر کری دین مین اور ظاہر حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سا کلمہ ہو ❊ ح ع **وعن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ رواہ احمد والترمذی وابو داود والدارمی

اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی انہی باپ سے یعنی حکیم سے نی نقل کی بہز کی دادا سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای ہی واسطی اوس شخص کی کہ بات کری پس جہوٹ بولی تاکہ ہنساوی ساتہہ اوسکی قوم کو وای ہی واسطی اوسکی وای ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی **ف** ویل کی معنی ہین ہلاک عظیم یا نام ایک نالہ کا ہی جہنم مین اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطی تاکید اور تشدید کے ہے وعید مین اور جہوٹ بولی اس قید سی سمجہا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہی واسطی خوش کرنی یارون کی مضائقہ نہین اور چاہیی یون کہ اوسکو عادت ہمیشہ اپنا نکری کیونکہ خوش طبعی کہ جہوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہی لیکن کبہی کبہی نہ ہمیشہ اور چاہی کہ نظر ہنسانی پر نہو جیسیکہ حدیث اٰیندہ مین فرماتی ہین ❊ ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیقول الکلمۃ لا یقولہا الا لیضحک بہ الناس یہوی بہا ابعد ما بین السماء والارض وانہ لیزل عن لسانہ اشد مما یزل عن قدمہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہین بولتا ہی اوسکو مگر اسواسطی کہ ہنساوی ساتہہ اوسکی لوگون کو گرتا ہی بسبب اوس بولنی کی یعنی دوزخ مین گرنا کہ دورتر ہی مسافت مبدا اور منتہی اوسکیکے اوس مسافت سی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور تحقیق بندہ پہسلتا ہی بسبب ان کی اپنی زیادہ تر پہسلنے سی قدم اپنی سی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنے جہوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سی صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اوسکو بہ نسبت ضرر کرنی اوسکی پانوسی منہہ کے بل پہسلنی کہ ضرر بدنی سہل تر ہی ضرر دینی سی ❊ ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا رواہ احمد والترمذی والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سی نجات پائی یعنی آفات و بلیات سی دنیا اور آخرت مین اسلیی کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہنچتی ہی زبان کی سبب سے پہنچتی ہے

نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی و بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم پر ہے ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بہی ہے اور نفع بہی ہے اور چوتہا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہے اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور ولازم ہے خاموش اوس سے اور ایسی ہی وہ کہ ضرر و نفع دونوں رکہتا ہے کیونکہ دفع ضرر اہم ہے حاصل کرنے نفع کیسے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکہتا ہے اور نہ نفع مشغول ہونا ساتہہ اوسکی موجب ضایع کرنے وقت کا ہے اور وہ عین ٹوٹا ہے رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہے اوسمین بہی خطر و آفت ہے کہ کبہی اوسمین آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہے اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بہی مشکل ہے پس خاموشی بہر حال بہتر ہے کہ زبان کی آفتین ان گنت ہین کیا خوب کہا ہے کسی نے اللسان جرمہ صغیر وجرمہ کبیر و کثیر ؏ **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا ملاقات کی مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مینے کہ کیا ہے سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرۃ مین فرمایا محفوظ رکہہ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے تجکو گہر تیرا اور رو تو اپنے گناہون پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** لفظ املک ساتہہ زبر ہمزہ کی اور زیر لام کی یعنی محفوظ رکہہ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہین اوسمین خیر کہا یہہ ایک شارح نے اور ظاہر یہہ ہے کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ اپنی زبان کو حالانکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنی پر امور اپنی کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنی کو اور گنجایش دے تجکو گہر تیرا یہہ کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکلے گہر سے بضرورۃ اور نہ تنگ دل ہو بیٹہنی سے اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہے شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہے ہذا زمان السکوت وملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر مین وارد ہے گہر پر اور حقیقت مین مخاطب پر یعنی بیٹہہ گہر مین مشغول ساتہہ عبادت مولی کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صورت رونے کی بنا نادم ہو کر اپنی گناہون پر ؏ **وعن** اَبِي سَعِيْدٍ رَفَعَهُ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پہنچایا اونہون نے حدیث حضرت تک کہ فرمایا آنحضرت نے جسوقت کہ صبح کرتا ہے بیٹا آدم کا پس تحقیق ساری اعضا عاجزی کرتی ہین روبرو زبان کی اور کہتی ہین ڈر اللہ سے بیچ حق ہمارے کی اسلیے کہ تحقیق ہم ساتہہ تیرے ہین پس اگر سیدہی رہی تو سیدہی رہینگی ہم اور اگر ٹیڑہی ہوگی تو ٹیڑہی ہونگی ہم نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اگر کوئی کہے کہ اصل و مدار کار دل ہے اگر وہ صالح ہے تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ فاسد ہے تو تمام اعضا فاسد جیسا کہ حدیث مین آیا ہے ان فی الجسد مضغۃ ان صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہہ ہے کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہے پس حکم اوسکا حکم دل کا ہے گویا جو کچہہ کہ دل سوچتا ہے زبان اوسکو بیان کرتی ہے اور اعضا اوس پر عمل کرتی ہین ؏ **وعن** عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُمَا اور روایت ہے علی بن حسین سے یعنے حضرت امام زین العابدین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی اسلام آدمی کیسے ہے چہوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فایدہ دے اوسکو نقل کی یہہ مالک اور احمد نے اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین دونوں سے یعنی ابوہریرہ اور علی بن حسین سے **ف** یعنے علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہے اوس چیز کو کہ اہتمام ساتہہ اوسکی نرکہے اور غرض ساتہہ اوسکی متعلق نہو اور شان اوسکی ایسی نہو کہ اہتمام کرے اوسکا اور مشغول ہو ساتہہ حاصل کرنے اوسکی یعنی امر ضروری نہو امر لا یعنی کہ کہتے ہین یہی معنی ہین اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکہتا ہے وہ ہے کہ متعلق ہے ساتہہ ضرورۃ حیات اوسکی معاش مین اور سلامتی و نجات اوسکی معاد مین متعلق معاش کے طعام ہے کہ سیری بخشے اور پانی

کہ پیاس دفع کریں اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور بیوی کہ بسبب عفت ستر اوسکی ہو اور مانند اونکی وہ چیزیں ہیں کہ دفع حاجت کریں نہ وہ چیزیں کہ لذت پاوے
اونسے اور بہرہ مند و دولت مند ہو اونسے اور نہ فضول اقوال و افعال و تمام حرکات و سکنات اوس متعلق معاد کے اسلام اور ایمان اور احسان
ہیں جیسے کہ حدیث جبرئیل میں بیچ کتاب الایمان کی مذکور ہوا حاصل یہہ کہ جو چیزیں ضرور ہیں اسکی معاش و معاد میں اور سبب رضا مندی مولا
کے ہیں وہ تو لایعنی نہیں اور سوا انکی لایعنی ہیں عام ہی کہ وہ چیزیں کہ نیکی ہوں یا گناہ کی اور کہا امام غزالی نے کہ حد لایعنی کی یہہ ہے کہ کلام
کرے تو ساتھہ اوس چیز کی کہ اگر سکوت کرتا اوسی تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مآل میں اور مثال اوسکی یہہ ہے کہ بیٹھے تو ساتھ ایک قوم کی پھر
بیان کرے تو اونسے احوال سفروں کا اور اون چیزوں کا کہ سفروں میں دیکھیں مانند پہاڑوں اور نہروں کی اور وقائع کہ وہاں واقع ہوں
اور اچھی کہانی اور کپڑوں وغیر ذلک پس یہہ ایسی امور ہیں کہ اگر سکوت کرتا اونسے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ح ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْ فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيْمَا
لَا يَعْنِيْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیوں میں سے پس کہا
ایک شخص نے خوشوقت ہو تو ساتھہ داخل ہونے بہشت کی یعنی برکت صحبت آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہی تو یہ
بات اور نہیں جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو بیچ اوس چیز کی کہ ضرور نہ ہوا اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھہ ایسی چیز کی کہ ناقص نکرتی اوسکو
نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال میں نہیں لاتا بلکہ سبب بڑھنے کا ہوتا ہی حاصل یہہ کہ کیونکر
جزم کیا تو نے ساتھہ داخل ہونے اوسکی بہشت میں شاید کہ کلام لایعنی کہا ہو اوسنے اور بخل کیا ہو اور اوسکی سوال و حساب میں گرفتار ہوا ہو اور داخل
ہونے بہشت کی سے منع کیا گیا ہو ح وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ
فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هٰذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت
خوفناک ہی اون چیزوں سے کہ ڈرتے ہو تم اونسے مجہپر کہا سفیان نے پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہہ اسکی شر سے بہت ڈرتا
ہوں تمہارے حق میں کہ اکثر اہمیں گناہ کی اوس سے سرزد ہوتی ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ نَّتْنِ مَا جَاءَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتی ہیں اوسسے فرشتے یعنی محافظت کرنیوالے کوس بہر بسبب بو بد اوس چیز کے سے کہ
کہ لایا بندہ اوسکو یعنی جھوٹ بولا نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَسِيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ
وَاَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی سفیان بن اسد حضرمی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے بہت بڑی بات ہی از روی خیانت کی یہہ بات کہی تو بھائی اپنے سے کہ وہ تجکو ساتھہ اوس بات کی سچا جاننے والا ہی اور تو اوس بات
میں جھوٹ بولنے والا ہی یعنی جھوٹ بولنا تو بہر حال برا ہی اور اس صورت میں بدتر ہی نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عمار سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا میں ہونگی اوسکی دن قیامت کی دو زبانیں آگ کی نقل کی یہہ دارمی نے ف
دو رویہ اوسکو کہتے ہیں کہ مردک کے سامنے ہو تو ایسی باتیں کرے کہ وہ جانے کہ یہہ میرا خیر اندیش دوست ہی اور اوسکے پیچھے ایسی باتیں کرے کہ اوسکے

اوسکی ایذا کی ہون اور بعضون نے کہا کہ دورویہ وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی یہہ ہر ایک پاس جاکر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کے پاس جاکر دوسرے کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی ؛ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِي اُخْرٰى لَهٗ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش بکنی والا اور نہ زبان درازی کرنیوالا نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیچ اور روایت بیہقی کی اور نہین ہوتا مومن فحش کہنی والا زبان درازی کرنیوالا یعنی اس روایت مین وصف کیا فاحش کو ساتہہ بذی کی یعنی نہین ہی مومن فحش کہنی والا مبالغہ اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنیوالا اور عادت کرنیوالا اوسکی اور نہ چاہیے اوسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت مین یہہ الفاظ آئے ہین نہین لائق مومن یعنی مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بددعا کرو آپسمین ساتہہ لعنت خدا کی یعنی آپسمین ایک دوسرے کو نکہی کہ تجہپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپسمین ساتہہ غضب خدا کی اور نہ ساتہہ داخل ہونیکی دوزخمین یعنی نکہو کہ غضب خدا کا تجہپر اور دوزخ مین جاوی تو اور ایک روایت مین ہی اور نہ ساتہہ آگ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی تحقیق بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑہتی ہی لعنت طرف آسمان کی پس بندکیی جاتی ہین دروازی آسمان کی آگی لعنت کی پہر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کی پس بندکیی جاتی ہین دروازی اوسکی نزدیک ظہور لعنت کی پہر مائل ہوتی ہی دائین اور بائین یعنی پس وہ بہی روکیجاتی ہی پس جسوقت کہ نہین پاتی راہ پہرتی ہی طرف اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکی تو پہنچتی ہے اوسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اوسکی پہر آتی ہی لعنت طرف کہنی والی ہی کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ اوسپر نہین ہوتی بلکہ چاہتی ہی کہ باہر نکل جاوں جب جگہہ نکلنی کی نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہین ہوتا تو پہر آتی ہی لعنت بہیجنی والی پر پس جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکری اوسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کی متیقن نہین ؛ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهٗ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک شخص کی اڑالی ہوا نے چادر پس لعنت کی اوسنی ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ لعنت کر اوسکو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق شان یہہ ہے کہ جو شخص لعنت کری کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہے لعنت اوسپر

نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے **ف** حکم کی گئی ہے ساتھ چلنے کے اور بہچاہی اسکو واسطے حکمتون کی تنگ زنا اوسی اور مکر دعا اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کی ہی اور اسیطرح ہی آیچ نزول حوادث زمانہ کی اور وارد ہونے احکام ارادیہ کی چاہی کہ ہر امر ومناسب مین ساتھ دل اور زبان کی راضی وساکت ہو اور اگر دمین بحکم ضعف بشری کی تغیر ہو باوی تو چاہی کہ زبان کو نگاہ رکھی ۵ ح **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہچاوی مجکو کوئی میری صحابیون مین سی کسی کیطرف سی کوئی چیز یعنی جنس تفصیلات اور افعال بد اور خصلتوں بد سے کہ فلانی نی ایسا کیا اور فلانی نی یون کہا اور فلانا ایسا ہی ہے اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون یعنی گہرسی طرف تمہاری اسحالمین کہ صاف سینہ ہون اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض یا کینہ نہو نقل کے یہ ابوداؤد نے **ف** سمین تعلیم ہی امت کو کہ کسیکو نہ چاہی کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کی بلکہ نزدیک کسیکی کسیکی طرف سی ایسی کہی باعث عداوت وکینہ کے نہو ح معنی اسکی یہ ہین کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کی یہ کہ نکلون بناسی سحال ہین کہ دل اونکا راضی ہو اپنی صحابہ سے **وعن** عائشۃ قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا تعنی قصیرۃ فقال لقد قلت کلمۃ لو مزج بہا البحر لمزجتہ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ عرض کیا مینی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کفایت ہی تمکو صفیہ سی یعنی انکی عیبون سی ایسا اور ایسا مراد رکہتی تہین عائشہ اس سخن سی کوتاہ قد یعنی صفیہ رض کو تاہ تہین عائشہ نی چاہا کہ ایکی عیب اونکو حضرت کی سامنے ذکر کرین پس حضرت کو یہ غیبت کرنا عائشہ رض سی ناخوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نی ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوی ساتھ اسکی دریا البتہ غالب آوی یہ کلمہ اوس دریا پر اور تغیر کردی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی جب دریا کو باوجود اس عظمت کی تغیر کردے اور غالب آوی اسپر تو تیری اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کی اسقدر عیب کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بہی غیبت ہی اور لفظ کذا وکذا کنایہ ہی ذکر کرنی بعضی عیوب صفیہ کیسی اور کہا ایک شارح نی کہ قول عائشہ کا اشارہ ہے طرف بالشت اپنی کی کہتا ہون ظاہر تکرار کذا سی تعدد نعت اوسکی کا ہی پس شاید کہ انہوں نی کہا ہو اپنی زبان سی کہ وہ ٹہنگنے ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنی کی کہ وہ نہایت ٹہنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنی کی درمیان قول وفعل کے واللہ اعلم ۵ ح ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیء الا شانہ وما کان الحیاء فی شیء الا زانہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا فحش یعنی سخت کلامی کسی چیز مین یعنی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہے اوسکو نقل کے یہ ترمذی نی **ف** کہا طیبی نے اسمین مبالغہ ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اسکو بہی عیبناک کر دی یا زینت دیدے ع **وعن** خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ یعنی من ذنب قد تاب منہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل لان خالدا لم یدرک معاذ بن جبل اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ اوسنی نقل کی معاذ بن جبل کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عار دلاوی یعنی سرزنش وملامت کری اپنی بہائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کی کہ صادر ہوا ہی وسی پہلی نہین مرتا وہ عار دلانیوالا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اسکو مراد رکہتی تہے حضرت عار دلانا اوس گناہ سی کہ توبہ کر چکا ہی اوسی نقل کے یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی متصل اسلیے کہ خالد نے نہین پایا معاذ بن جبل کو **ف** توبہ کر چکا ہے اور اگر توبہ نہین کے ہی ور اوس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش کر سکتے ہین اوسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کے نہو بلکہ بقصد خیر ونصیحت کے اور باز رکہنی کے اوس سے اور یہ تفسیر یعنی قول یعنی من ذنب الخ منقول

ہی امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت میں اگرچہ ترمذی نی کلام کیا لیکن کہا عراقی نی کہ روایت کیا اسکو احمد و طبرانی نی ساتھ اسناد جید کے **وعن** واثلة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تظهر الشماتة لأخيك فيرحمه الله ويبتليك رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہی واثلہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطی مسلمان بھائی کی یعنی اگر کوئی مسلمان مبتلا ہو بلا دینی یا دنیوی مین تو خوش نہ ہو بسبب دشمنی کی کہ رکھتا ہی وس سے پس اگر خوش ہو ویگا تو رحم کریگا خدا تعالی اوسپر اور مبتلا کریگا تجکو ساتھ اوسکی نقل کے یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم ما أحب أني حكيت أحدا وأن لي كذا وكذا رواه الترمذي وصححه اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مین نہین دوست رکھتا کہ نقل نکالون کسیکے حال اگرچہ ہو میری لیی ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ دیا جاؤن مین کتنا ہی مال دنیا سی بسبب اس نقل نکالنی کے نقل کی یہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** حرام ہی نقل نکالنی کسیکے خواہ قولی ہو یا فعلی اور داخل ہی غیبت محرمہ مین ۱۲ **وعن** جندب قال جاء أعرابي فأناخ راحلته ثم عقلها ثم دخل المسجد فصلى خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما سلم أتى راحلته فأطلقها ثم ركب ثم نادى اللهم ارحمني ومحمدا ولا تشرك في رحمتنا أحدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتقولون هو أضل أم بعيره ألم تسمعوا إلى ما قال قالوا بلى رواه أبو داود اور روایت ہی جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اوسنی اونٹ اپنی کو پھر باندھ دیا پانو اوسکا رسی سے پھر داخل ہوا مسجد مین پس نماز پڑھی پیچھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ سلام پھیرا اس اعرابی نی آیا اپنی اونٹ کی پاس اور کھولا اوسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا یا الہی رحم کر مجھپر اور محمدؐ پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم اور کہتی ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اسکا کیا نہین سنا تمنی اور کان نہین رکہا تمنے طرف اس کلام کی کہ اسنی کہا کہا صحابہ نی کہ ہان سنا ہمنی نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** یعنی اسنی جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسپر حضرت خفا ہوئی پس دعا مین تنگی نکرنی چاہیی کہ یہ بات ہماری ہی لیی ہو اور کی لیی نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیی ۱۲ **وذكر** حديث أبي هريرة كفى بالمرء كذبا في باب الاعتصام في الفصل الأول اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کے سر اسکا ہی کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کی فصل پہلی مین

الفصل الثالث فصل تیسری

عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مدح الفاسق غضب الرب تعالى واهتز له العرش رواه البيهقي في شعب الإيمان روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو ای سردار وغیر ذلک غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنوالے پر اور ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اوسکے عرش نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی واقع ہونی امر عظیم سی اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کی راضی ہونا ہی ساتھ اوسکے فسق کی کہ اوسمین ناخوشی اور ناراضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ ہو موجب کفر اسلیے کہ قریب ہے یہ کہ پہنچی طرف حلال جاننی حرام کی پس تعریف کرنی اکثر علمای بی عمل اور شاعرون اور قاریون ریاکار کے داخل ہے اسمین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلای عظیم سی چاہیی کہ پرہیز کرنی اونکی صحبت سے **وعن** أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطبع المؤمن على الخلال كلها إلا الخيانة والكذب رواه أحمد والبيهقي في شعب الإيمان عن سعد بن أبي وقاص اور روایت ہی ابو امامہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہی مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کی سوا خیانت وجھوٹ کی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان
مین ف یعنی مومن کامل مین یہہ خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق وامانت پر کہ مقتضای تصدیق وایمان کی ہین یا مراد
مبالغہ ہی بیچ نفی ان دونون صفتون کی مومن سی کہ حامل بار امانت ایمان کا ہی اور ظاہر تریہہ ہی کہ مراد منع کرنا ان دو صفتون سی ہی یعنی
نہ چاہیی کہ مسلمان متصف ہون ساتہہ ان صفتون کی ❊ ح وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ
لَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی صفوان بن سلیم سی یہہ کہ کہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ آیا ہوتا ہی مومن بزدل فرمایا ہو پہر کہا گیا واسطی آنحضرت کی کہ کیا ہوتا ہی مومن بخیل فرمایا ہو پہر کہا گیا واسطی حضرت کی کیا ہوتا ہی مومن
بہت جہوٹا فرمایا کہ نہین نقل کی یہہ مالک نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی ف یعنی مومن جہوٹا نہین ہوتا اسلیے کہ صدق اور
حقانیت ایمان کی منافی کذب کی ہی کہ نفس الامر مین باطل وناحق ہی اور یہہ ہی محمول ہی اوپر تاویلات سابقہ کی اور بیچ لانی کذاب کی کہ صیغہ
مبالغہ کا ہی اشارہ ہی اسپر کہ اگر کبہی بحکم بشریت کی بیچ بعضی جگہہ کی کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سی ہو جہوٹ واقع ہو جائی تو بعید نہین اور صفوان
راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر ہی اہل مدینہ سی اور نہایت صالح تہی کہتی ہین کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہین رکہا اور وقت
مرگ کی بیٹہی ہوئی جان دی اور انکی پیشانی مین کثرت سجدہ سی سوراخ ہو گیا تہا اور نہایت قانع تہی کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہین کرتی
تہی اور اور مناقب انکی بہت سی ہین ❊ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ
بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْهَهٗ وَلَا اَدْرِيْ مَا اسْمُهٗ يُحَدِّثُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہی بیچ صورت ایک شخص کے یعنی کبہی کبہی پس آتا ہی
ایک قوم پر اور خبر دیتا ہی انکو ایک خبر جہوٹی پس جدا ہوتی ہی قوم پس کہتا ہی ایک شخص انمین سی سنا مینی ایک شخص سے کہ پہچانتا ہون میں
چہرہ اوسکا یعنی اگر دیکہون تو پہچان لون اور نہین جانتا مین نام اوسکا نقل کرتا تہا یہہ خبر نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد خبر سی یا تو حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا مطلق خبر جہوٹی اور مقصود حدیث سی تنبیہ ہی اسپر کہ احتیاط وتحری کری سنی حدیث مین کہ معلوم کری صحیح
وغیر صحیح ہونا اسکا اور حجت پکڑی سنی اور جس سی سنی نقل نکری بغیر دریافت صدق اوسکی اور یہہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کی نہین نقل کی گئی
لیکن چونکہ یہہ ایسا حکم ہی کہ اطلاع اسپر بغیر سننی کی حضرت سی ممکن نہین حکم مرفوع مین ہے ❊ ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهٗ
فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ
وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ اور روایت ہی عمران بن حطان سی کہا عمران نی کہ آیا مین ابوذر کے
پاس پس پایا مینی انکو مسجد مین گوٹ ماری ہوئی ایک کملی سیاہ سی تنہا بیٹہی ہوئی پس کہا مینی ای ابوذر کیا ہی یہہ تنہائی
یعنی کیون نہین صحابہ کی ساتہہ بیٹہتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تہا بیٹہنا بہتر ہے بیٹہنی سی ساتہہ ہمنشین بد کی اور بیٹہنا ساتہہ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا بیٹہنی سی اور سکہلانا خیر کا
بہتر ہے چپ رہنی سے اور چپ رہنا بہتر ہی سکہانی برائی کی سے یعنی اور منعین سکوت پر گوشہ

نشینے و تنہائی ہی **ف** تنہا بیٹھنا اچھا یعنی جو نکہ اسوقت مین یاران خاص سے کراعتماد اونپر نیکی اور صلاح اونکی کی ہو حاضر نہین تنہا بیٹھا ہون مین اور جب ہوتی ہین تو بیٹھتا ہی ہون ۲ ح ۞ **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کی افضل ہی ساٹھہ برس کی عبادت سی **ف** لفظ مقام ساتھہ زبر میم کی اور ساتھہ پیش میم کی بہی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھہ خاموشی کی یعنی مداومت سکوت اوسکی بہتر سی افضل ہی وہس عبادت ساٹھہ برس کی سی کہ ساتھہ کثرت کلام کی ورنہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نی مقام کی معنی کہی ہین مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کی الخ اور افضل ہونیکی دلیل یہہ لکہی ہی کہ عبادتون مین بہت سی آفتین ہین سلامت رہتا ہی ادنسی بسبب چپ رہنے کی جیسیکہ وارد ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکر الملا علی ورحضرت شیخ رح نی یون لکہا ہی کہ کبہی مرتبہ نزدیک خدا کی بسبب خاموشی کی افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھہ برس کی عبادت سی ایسی کہ جو سکوت کہ اوسمین جولانی کری فکر بیچ معارف وحقائق الہیہ اور کونیہ کی یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریار ذکر خفی کی او متنور ہو ساتھہ نور ذات وصفات الہی کی اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی طاعت وعبادات جوارح یعنی اعضا سی کہ بیچ تفرقہ او بیحضوری کی کری اور دل ساتھہ یاد خدا کی جمع نہو اگرچہ سالہا ہو ۞ **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ اِلٰى اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهُ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ

اور روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا ابو ذر نی داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کی ابو ذر نی یا راوی ابو ذر نی حدیث دراز یعنی حدیث دراز ذکر کی کہ یہان مذکور نہین یہان تک کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ نصیحت کر مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھہ تقوی الہی کی اسلیکی تحقیق تقوی بہت زینت دینی والا ہی واسطی سب کامون تیری کی یعنی امور دینی اور دنیوی کی کہا مینی زیادہ کر مجکو یعنی اور نصیحت فرمائی فرمایا لازم ہی تجکو تلاوت قران کی اور ذکر خدا کا اسلیی کہ تحقیق وہ یعنی جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا کہ وہ تلاوت قران ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کی کا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرین گی تجکو ساتھہ خیر و رحمت کی بلکہ اللہ تعالی بہی چنانچہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی تیرے لیی زمین مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا مینی زیادہ کر مجکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک کہ مقرون ہو ساتھہ تفکر اور تذکر نعمتون الہی کی اسواسطی کہ خاموشی سبب ہانکنی کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سی ڈراتا ہی اور چاہ بلا مین ڈالتا ہی اور مددگار نیوالی ہی تیرے لیی اوپر کار دین کی کہ سلامت رکہتی ہی آفات زبان سی اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی بسبب ذکر خفی کی کہا مینی زیادہ فرمائیی مجکو فرمایا بچ بارہ بہت ہنسنی سی اسلیی کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب پڑ رہنی ظلمت غفلت اور قساوت کے اور بجہنی نور علم و معرفت کی کہ حیات دل اسمین ہے اور لیجا دیتا ہی مونہہ کی نور کو عبارت ہی ظاہر ہونی علامت عبادت سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو مونہہ بی نور ہو جاتا ہی اسلیی کہ نور زیست اور تازگی بدن کی ساتھہ حیات حسی اور معنوی کی ہی کہا مینی زیادہ فرمائیی مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیری نفس کو کہا مینی زیادہ فرمائیی مجکو فرمایا نہ ڈر

ہیچ اظہار دین خدا کی اور تائید و تقویت اوسکی ملامت ملامت کرنیوالی کی سے کہا مینی زیادہ فرمایی مجکو فرمایا باز رکھی تجکو لوگون کی عیبون سی وہ چیز کر جانتا ہے
تو نفس اپنی سی ف ذکر خدا کا تمام افعال خیر کو بہ نیت تقرب الی اللہ کی کرین داخل ذکر کی ہین اگر اس معنی پر حمل کرین تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوۃ کی واسطی
تعمیم بعد از تخصیص کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہہ مراد کہین گی تو قبیلہ ذکر خرکیسی ہی بعد کل کی بسبب زیادتی فضل و شرف کے
اور خود اسمین قطع تعلق کا ہی خلق سی بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنیکی طرف مذمت لوگون کی اور تعریف اونکی فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل الیہ
تبتیلا اور نفس اپنی سے سے یعنے نفس عیوب نفس اپنی سی یعنی امر بالمعروف اور نہی منکر کر لیکن عیب جوئی اور غیبت اونکی نکر اور اپنی تئین دلمین
سب سے خوار و ناقص جان ف تا فلندا این خلق از خود منجر لاجرم گویند عیب یکدگر روایت کیا ہی دیلمی نی انس سی طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب
الناس **وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَأَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ
قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا** اور روایت ہی انس سی کہ اونہی نقل کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرمایا ای ابوذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی پشت مکلف پر اور بدن اوسکی پر بالتسبیح الی زبان پر اور بہت
بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نی کہا مینی ہان فرمایی فرمایا درازی چپ رہنی کی یعنی ساتھہ تفکر کی اور خوش خلقی قسم ہی اوس ذات پاک کے
کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی نہین عمل کیا خلق نی مانند ان دو خصلتون کی یعنی کوئی کام بہتر ان دو کامون سی نہین ہی ف سکے آسانی دونو صفتون
کے اس سبب سی ہی کہ خاموش رہنی مین محنت و مشقت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب دینی مین مشقت ہی ظاہر و باطن کی ہی اور اسکی خوش
خلقی مین اسی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ سراسر محنت و مشقت ہی اسمین ح **وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ كَلَّا وَ
رَبِّ الْكَعْبَةِ فَأَعْتَقَ أَبُوْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَعُوْدُ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ
الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی گزرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رض پر اس حال مین کہ وہ لعنت کرتی تہی
بعضے غلام اپنی کو پس التفات کی حضرت نی طرف اونکی اور فرمایا کہ آیا دیکہا ہی تو نی لعنت کرنیوالون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دونو صفتون
کے ہون مقصود یہہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتین جیسیکہ اور حدیث گذری لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا ہرگز نہین جمع ہوتین یہہ دونو
صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر رض نی اوسدن بعضی غلام اپنی کو یعنی کفارہ مین اس تقصیر کی پہر آئے ابوبکر یعنی عذر کرنیکی لیی پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ پہر نکرونگا مین ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین پانچون حدیثین کہ حدیث عمران
بن حطان سے اس حدیث تک ہوتی ہین **وَعَنْ أَسْلَمَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ
اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ هٰذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ** اور روایت ہے اسلم سی کہ کہا تحقیق حضرت عمر داخل ہوے ایکدن ابوبکر
صدیق کی پاس اس حال مین کہ ابوبکر کہینچتے تہی زبان اپنی یعنی گویا اسکا لڈالنا اوسکا چاہتی تہی مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تہا اوسپر پس کہا حضرت عمر رض نی
کہ رہو بخشی اللہ تجکو پس کہا واسطی ونکی ابوبکر نی کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون مین نقل کی یہہ مالک نی **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوْا إِذَا وَعَدْتُمْ
وَأَدُّوْا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا أَيْدِيَكُمْ** اور روایت عبادہ بن صامت
سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفیل و ضامن ہو واسطی میری چھہ چیزون کی واسطی منفعت نفسون اپنی کی ضامن ہونگا مین واسطے

تمہاری بہشت کا یعنی داخل ہوگی بہشت کا ساتھ اچھی لوگون کی سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دیی جاؤ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کاری سی بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکھنی و سچیز کیسی کہ نہین جائز ہی دیکھنا اوسکا مانند نامحرم و غیرہ کی اور بند رکھو اپنی ہاتھہ یعنی مارنی سی اور پکڑنی اوسچیز کی سی کہ حرام و مکروہ ہی یا یہہ معنی ہین کہ باز رکھو اپنی نفسون کو ظلم سی **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہترین بندی اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھی جاوین یاد کیا جاوی اللہ اور بدترین بندی اللہ کے وہ ہین کہ چلتی ہین مجلسوں مین ساتھہ چغلی کی یعنی بنظر فساد کی جیسیکہ بیان کیا اوسکو کہ جدائی ڈالتی ہین درمیان دوستون کی چاہتی ہین پاک لوگون میں مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک و منزہ ہین گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتی ہین اونکو ساتھہ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتی ہین نقل کین یہہ دونو حدیثین احمد نی و بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یاد کیا جاوی اللہ یعنی یہہ تعلق اور اختصاص کی ساتھہ اللہ تعالی کی ایسی مرتبہ کو پہنچی ہین کہ آثار و انوار اوسکی اوپر احوال و اطوار انکی ایسی ہویدا ہین کہ جب نگاہ اونکی جمال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی یاد آتا ہی بسبب ظہور علامت عبادت کی اوپر مونہہ اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہی جیسیکہ کہا ہی علما نی کہ نظر کرنی عالم کی مونہہ پر عبادت ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنی کی صالح کی مونہہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہی کہ دلکو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی النظر الی وجہہ علی عبادۃ اور یہہ حدیث تصدیق کرتی ہی معنی اول کو بہی آیا ہی کہ حضرت علی رض گہر سی نکلتی تہی اور لوگون کی نظر اونکی چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتی لا الہ الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما احلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکھنا انکا باعث ہوتا تہا کہنی کلمہ توحید کا **ش ح** **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق دو شخصون نے نماز پڑہی ظہر کی یا عصر کی اور تہی دونو روزہ دار پس جب نماز پڑہ چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پہر کرو وضو اور پڑہو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار نکرو اور قضا کرو بدلی اوسکی ایکدن اور یعنی یہہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہے قضا اوسکی لیکن باوجود اسکی بہی اسیطرح رہو اور افطار نکرو اور علاوہ اوسکی بدلی رکہو ایکدن پہر کہا اون دونون نی کسواسطی یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تمنی فلانی شخص کی **ف** یعنی اور غیبت توڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ حدیث برسبیل تغلیظ و زجر کی واقع ہوئی ہی والا حقیقت مین غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال و ثواب کو کہو دیتی ہی اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت مفسد روزہ کی ہی بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے زیادہ ہی احتیاط و تقوی اسمین ہی کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کی کرنی چاہی بلکہ کہا ہی علما نی کہ اگر ہنسی یا سخن لا یعنی کہی اور بہت کہی تو وضو کرنا مستحب ہے واسطی ازالہ ظلمت کی کہ طاری ہوئی ہی اوس سی اور روزہ دار کو چاہی کہ غیبت سی احتراز کری **ش ح** **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی ابی سعید اور جابر سی کہ کہا دونو نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

دو لونا تہہ بہر کر پس کہول جاتی دونو ناتہہ اپنی تین بار یعنی واسطی دکہانی صورت عطا کی کہ آنحضرت نی اس سی وعدہ کیا تہا کہا جابر نی پس دی نی لپ بہر کر مجکو ابوبکر صدیق نی ایکبار پس گنا مینی اوس چیز کو کہ تہی لپ مین پس تہی وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نی کہ لو دو مثل اسکی یعنی ہزار تاکہ کم زیادہ تہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اوسکا خلیفہ کی لیی اور برابر ہی اسمین وارث و اجنبی اور اسمین اشارہ ہی اسپر ہی کہ وعدہ ملحق ہی ساتہہ دین کی جیسیکہ آیا ہی آنحضرت سی العدۃ دین رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی و ابن مسعود ۃ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ قَدْ شَابَ وَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِهُهٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلٰثَةَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَاَتَانَا مَوْتُهٗ فَلَمْ یُعْطُوْنَا شَیْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْیَجِیْءْ فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَمَرَ لَنَا بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

روایت ہی ابو جحیفہ سی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تہا بڑہاپا اور تہی حسن بن علی مشابہ حضرت کی یعنی نصف اعلی مین یہہ بات کہی واسطی اثبات صحبت اپنی کی حضرت سی اسلیی کہ یہہ صغیر سن تہی صحابہ مین اور وقت رحلت کی صغیر تہی پس کہتی ہین ابو جحیفہ کہ دیکہا مینی آنحضرت کو اس صفت اور حکم فرمایا واسطی جماعت ہماری کی ساتہہ تیرا اونٹنیون جوان کی پس گئی ہم تا قبض کرین اون اونٹنیون کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچہہ پس جب کہڑی ہوی ابوبکر یعنی خطبہ کے لیی یا خلیفہ ہوئی کہا جو کوئی کہ ہو اوسکی لیی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنی کچہہ دینی کا پس چاہیی کہ آوی پس کہڑا ہوا مین اور گیا طرف ابوبکر کی پس خبر دی مینی یعنی اوسکی کہ حضرت نی وعدہ کیا تہا تیرا اونٹنیون کے دینی کا پس فرمایا ابوبکر نی واسطی ہماری ساتہہ دینی اونٹنیون کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْحَسْمَاءِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ وَبَقِیَتْ لَهٗ بَقِیَّةٌ فَوَعَدْتُّهٗ اَنْ اٰتِیَهٗ بِهَا فِیْ مَکَانِهٖ فَنَسِیْتُ فَذَکَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا هُوَ فِیْ مَکَانِهٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الحسماء سی کہ کہا خریدا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ پہلی نبی ہونی سی اور باقی رہا واسطی حضرت کی مجہپر کچہہ مول پس وعدہ کیا مینی حضرت سی یہہ کہ لاؤنگا مین انکی لیی بقیہ مول کو بیچ جگہہ انکی کی کہ جہان آپ بیٹہی تہی یا بیچ جگہہ بیع کے پس بہول گیا مین وہ وعدہ پس یاد کیا مینی بعد تین دن کی یعنی اور لی گیا مین وہ مول نزدیک آنحضرت کی اوسی جگہہ پس ناگہان دیکہا مینی کہ آنحضرت وہین بیٹہی ہین پس فرمایا کہ تحقیق مشقت مین ڈالا تونی مجکو مین اسی جگہہ ہون منتظر تیرا تین روز سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** لفظ حسماء مشکوۃ کی نسخون مین ساتہہ تقدیم حاء مہملہ مفتوحہ کی سین ساکنہ پر واقع ہوا ہی اور اسیطرح مصابیح کی نسخون مین ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ سہو و خطا ہی مصابیح والی سی اور اوسکی تقلید مشکوۃ والی نی کی اور صواب الحمساء تہہ تقدیم میم کی سین پر ہی جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابونمین مذکور ہی اور انتظار کرنا حضرت کا واسطی پورا کرنے وعدے کی تہا نہ واسطے لینے مول مذکور کی اور اسمین تعلیم ہے امت کو پورا کرنے وعدے کے اور وعدے کی پورا کرنی کا حکم سب نبیون مین رہا ہی اور سب رسول محافظت اوسکی کرتی رہی ہین چنانچہ اللہ نی بطریق تعریف کی فرمایا وابراہیم الذی وفی ۱۲ ع وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَمِنْ نِّیَّتِهٖ اَنْ یَّفِیَ لَهٗ فَلَمْ یَفِ وَلَمْ یَجِیْءْ لِلْمِیْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ نقل کی اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کری کوئی مرد اپنی بہائی سی اور نیت مین ہو پورا کرنا اوس وعدہ کا اوسکی لیی اور نہ پورا کیا یعنی بسبب کسی عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کے رکہتا ہو اگرچہ وفا نکری گنہگار نہین ہوتا اور یہہ بہی اس سے سمجہا گیا کہ جسنے وعدہ کیا اور نیت مین یہہ ہی کہ نہین وفا کریگا اوسکو گناہ ہوگا

ہوتا ہی برابر ہی کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا اسلیے کہ یہہ اخلاق منافقین سے ہی اور بعضون نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کے حرام ہی اور مراد حدیث مین یہی ہے اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق کہتی ہین علماء اسپر کہ جو کوئی وعدہ کرے کسی سے ایک امر ممنوع کا نہ وفا کرے اوسکو اور وفاء وعدہ واجب ہے یا مستحب اسمین اختلاف ہی جمہور علماء اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہے اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہی اور عمر بن عبد العزیز بہی وہین مین سے ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کے ساتھہ انشاء اللہ کہہ لیتے تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی آیا ہی کہ فرماتے تہے لفظ عسی سے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عامر سے کہ کہا بلایا مجکو میری مان نے ایکدن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے تہے میری گہر مین پس کہا میری مان نے آگاہ ہو آؤ مین تجکو دون پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تہا تو نے دینی کا اوسکو کہا ارادہ کیا تہا مینے یہہ کہ دون مین اوسکو ایک کہجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اوسکو کچھہ لکہا جاتا تجپر ایک جہوٹ نقل کی یہہ ابو داود نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف کیا ارادہ کیا تہا الخ آنحضرت سمجہے کہ کہنا اوسکا لڑکیکو کلام مذکور واسطے پاس خاطر اوسکی ہی جیسیکہ بچون کے آگے وقت رنج کے تسخر کرتی ہین اور جہوٹ بولتی ہین اور ڈراتی ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کے اس عورت سے پوچہا ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ روایت ہی زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وعدہ کرے کسی سے پس نہ آیا ایک دونمین سے نماز کے وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تہا تاکہ نماز پڑہے پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ رزین نے ف صورۃ اسکی یہہ ہے کہ دو شخصون نے آپسمین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانی وقت ہم دونو آوینگے اور جمع ہونگے پہر ایک دن دونومین سے پہلی وہان گیا اور منتظر دوسرے کے آنیکا رہا تا آنکہ آگئی وقت نماز کی اور وہ دوسرا اوس وقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ منتظر اوسکا بیٹہا تہا بعد اوسکی انتظار نکرے اور نماز کے لیے اوٹہہ کر چلا جاوے خلاف وعدہ اوسنے نکیا اور گنہگار نہین ہوئیگا اسلیے کہ جانا نماز کے لیے ضروریات دین سے ہی اور اگر پہلے آنے وقت نماز کے بلا ضرورۃ اوٹہہ کر چلا جاوے برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کہانے اور پینے اور بول و براز اور مانند اونکے پیش آجاوے اوسکے لیے بہی جانا جائز ہے ع

بَابُ الْمِزَاحِ

باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کے ف لفظ مزاح ساتھہ زیر میم کے مصدر ہی بمعنی خوش طبعی کرنیکے اور ساتھہ پیش میم کے اسم ہی بمعنی مطائبہ یعنی خوش طبعی کے اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتی ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کے ہو اور اگر ساتھہ ایذا کے ہو تو اوسکو سخریہ کہتے ہین اور یہہ جو حدیث مین آیا ہی لا تمار اخاک ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہی کہ جسمین افراط اور مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہی ہنسی اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سے اور فکر سے مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اوسکی ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط کر دیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم ہی ان امور سے پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بہی کرتے تہے واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب کے اور موانستہ کی اور یہہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہے کہ یہہ قول مخالف اس حدیث کے ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سے کہ کہا نہ دیکہا مینے احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ حضرت کی برابر اور کوئی اپنی نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہہ مخصوصات حضرت کیسے ہو اور اور کو ترک کرنا اوسکا اولی ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہی کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتے ہین ہمسے فرمایا کہ مین نہین کہتا

کہ حق بس حاصل یہہ کہ سوا آنحضرت کی اور لوگ داخل ہین نہی ہین اگرچہ قدرت رکہتا ہو مستقیم رہنی کی اوسکی حد پر اور نہ منحرف ہونیکی راہ اوسکی سے ع

الفصل الاول فصل پہلے عن انس قال ان كان النبي صلى الله عليه وسلم ليخالطنا حتى يقول لاخ لي صغير
يا ابا عمير ما فعل النغير كان له نغير يلعب به فمات متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا اوسنی کہ تحقیق تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اختلاط وخوش طبعی کرتی ہمسے
یہان تک کہ فرماتی یعنی بطریق خوش طبعی کی واسطی بہائی چہوٹی میرکی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چہوٹی بہائی میری کی لیی نغیر کہیلتا تہا ساتہہ اوسکی پس مرگیا
نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** انس کا یہہ چہوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی ماں شریک اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اوسکا نام تہا کبشہ
اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضون نی کہا کہ مثل چڑیا کی ہوتا ہی سرخ سرکا اور بعضون نی کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتی ہین
پس وہ جانور لعل ہوگا مانند اوسکی اوسکو انکی بہائی لیکر حضرت کی پاس آیا کرتی تہی جبکہ حضرت جہوٹی آتی ہین ناگہان وہ جانور مرگیا پہر جو وہ حضرت کی پاس
حاضر ہوتا تو فرماتی ازراہ خوش طبعی کی کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہہ کنیت اوسکی مقرر کی واسطی موافقت سجع نغیر کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر
کہ جائز ہی لڑکون کو کہیلنا جانور سی اگر عذاب نکرین اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چہوٹی کی اور داخل نہین ہی جہوٹ مین بلکہ
بطریق تفاول کی ہی ح ع

الفصل الثاني فصل دوسری عن ابي هريرة قال قالوا يا رسول الله انك تداعبنا
قال اني لا اقول الا حقا رواه الترمذي اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہین ہمسی فرمایا کہ
تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی سچ اور نہین ہر ایک مثل ہمارا در اس حصر پر واسطی نہ معصوم ہونی تمہاری کی اور ظاہر یہہ ہی
کہ منشاء صحابہ کی سوال کا یہہ تہا کہ آنحضرت نی منع کیا تہا اونکو مزاح سی جیسیکہ اوپر گذرا کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ مگر سچ یعنی
مین مزاح کرنی مین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقعہ کی ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کی معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کی یہی ہی کہ اگر متضمن
جہوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکی مداومت اوسپر نکرنی چاہیی کہ ہیبت و وقار کو کہو دیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سی تہا جیسیکہ اس
حدیث سے معلوم ہوا ع وعن انس ان رجلا استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني حاملك على ولد ناقة فقال
ما اصنع بولد الناقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل تلد الابل الا النوق رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی
انس سے کہ تحقیق ایک شخص نی سواری طلب کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا مین
بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی
سے چہوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کی نہین ہوتا اور حضرت کی یہہ مراد تہی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نی کلام مذکور بطور خوش
طبعی کی فرمایا بعد ازان متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام کی ہی سننی والی کو کہ تامل
کری اوسمین اور نہ سبقت کری اوسکی رد پر مگر بعد غور کرنیکی ع وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا ذا الاذنين
رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسکو ای دو کانون والی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف**
اسمین خوش طبعی بہی ہی اور تعریف بہی ہی انس کے ذکاوت اور فہم اور خوب سننی انکی کی ع وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لامرأة
عجوز انه لا تدخل الجنة عجوز فقالت وما لهن وكانت تقرأ القرآن فقال لها اما تقرئين القرآن انا انشأناهن انشاء
فجعلناهن ابكارا رواه رزين وفي شرح السنة بلفظ المصابيح اور روایت ہی انس سے
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی جب اوسنی التماس دعا کی کہ آنحضرت سی یہہ داخل

ہوتی بہشت کی یہہ کہ نہ داخل ہوگی بہشت مین بڑہیا یعنی پس کہا بڑہیا نی از راہ تحیر حسرت کی کیا ہی واسطی اونکی کہ نہ داخل ہونگی بہشت مین اور نہ
وہ عورت پڑہی ہوئی قران پس فرمایا واسطی اوسکی کیا نہین پڑہا تونی قران مین کہ تحقیق ہم پیدا کرین گی بہشت کی عورتون کو پیدا کرنا پس کرین گی
ہم اونکو کواریان یعنی بڑہیون کو بہی باکرہ اور جوان ہو جاوین گی اور بہشت مین لیجاوین گی پس درست ہوا یہہ کہنا کہ بڑہیان بصفت بڑہاپی کی بہشت مین
نہین داخل ہونگی نقل کی یہہ رزین نی یعنی یہی الفاظ کہ مشکوۃ مین مذکور ہین اور شرح السنۃ مین کہ بغوی کی کتاب ہے ساتہہ لفظ مصابیح کی ہے
ف مصابیح مین یون ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشت مین نہین داخل ہوگی بڑہیا پس منہہ پہیرا اور گئی وہ عورت اسحالمین کہ روتی تہی پس
فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دو اوسکو کہ نہین داخل ہوگی بہشت مین درحالیکہ بصفت بڑہاپی کی ہوگی اسلیے کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی انا انشأناہن
انشاء فجعلناہن ابکارا الخ **وعنہ** ان رجلا من اہل البادیۃ کان اسمہ زاہر بن حرام وکان یہدی للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم من البادیۃ فیجہزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یخرج فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان زاہرا
بادیتنا ونحن حاضروہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ وکان دمیما فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما وہو یبیع متاعہ
فاحتضنہ من خلفہ وہو لا یبصرہ فقال ارسلنی من ہذا فالتفت فعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل لا یألو ما الزق ظہرہ
بصدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین عرفہ وجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یشتری العبد فقال یا رسول اللہ اذا واللہ
تجدنی کاسدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکن عند اللہ لست بکاسد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک شخص باہر کا رہنی والا تہا نام اوسکا زاہر
بن حرام اور تہا وہ تحفہ لاتا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر سی یعنی ایسی چیزین کہ جو باہر ہوتی ہین مانند ساگ ترکاریون اور پہولون وغیرہ کی اور
سامان سفر کا درست کر دیتی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنی کا یعنی مدینہ سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسکے
حق مین کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہماری لیی باہر کی چیزین اور ہم گماشتہ ہین اوسکی شہر کی دیتی ہین اوسکو چیزین شہر کی اور تہی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکہتی اوسکو اور تہا زاہر بدشکل پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنی بازار مین اور وہ بیچتا تہا اسباب اپنا پس کولی بہر
آنحضرت نی اوسکی پیچہی سی اسحالمین کہ وہ نہین دیکہتا تہا آنحضرت کو یعنی پیچہی پیٹہہ کر دونا ہاتہہ اوسکی بغلون کی نیچی سی نکالکر اوسکی آنکہون پر ہاتہہ رکہدیی
تا نہ پہچانی پس کہا زاہر نی چہوڑ مجکو کون ہی یہہ پس کن انکہیون سی دیکہا زاہر نی پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہین قصور کرتا تہا
اپنی پیٹہہ کی لگانی مین ساتہہ سینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی واسطی حاصل کرنی برکت کی اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمانا کہ
کون شخص خریدی غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہی خدا کی پاؤگی مجکو ناکارہ پس فرمایا آنحضرت نی لیکن نزدیک خدا کی نہین تو ناکارہ نقل کی
یہہ شرح السنہ مین **ف** غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلیے کہ وہ غلام اللہ کا تہا اور وجہ استفہام کی خریدنی سی کا اطلاق کیا جاتا ہی لغت مین کبہی اور مقابلہ سی
اور کبہی بطریق استبدال کی یہہ ہے کہ آنحضرت نی ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کی اکرام کو یعنی اوسپر اکرام کری یا کون بدلی اوسکو مجہکی لاوی مانند
مثل اسکی اور ممکن ہے یہہ کہ ہو قبیلہ تجرید سی پس منفیہ ہوگی کہ کون شخص لے اس عبد کو **وعن** عوف بن مالک الاشجعی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فسلمت فرد علی وقال ادخل فقلت اکلی یا رسول اللہ قال کلک فدخلت قال عثمان بن ابی العاتکۃ انما قال
ادخل کلی من صغر القبۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس غزوہ تبوک مین
اس حال مین کہ آنحضرت تہی بیچ خیمہ چمڑی کی پس سلام علیک کی مینی پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آ پس کہا مینی بطریق مزاح کی کیا تمام بدن میرا آوی یا تمام
بدن اپنی کو در لاؤن مین یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نی آوی تمام بدن تیرا یا درلا اپنی تمام بدن کو پس داخل ہوا مین اندر خیمہ کی کہا عثمان بن ابی العاتکہ

نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سوا اسکی نہین کہا عوف نی درلا ونین تمام مرنا ہے کو واسطی جہوٹی ہونی قبہ کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ کبہی صحابہ بہی مزاح کرتی تہی حضرت نسی مقام بی تکلفی مین ۳ع **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُوْبَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ أَبُوْبَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ أَبُوْبَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ أَبُوْبَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا اذن انیکا چاہا ابوبکر رضی نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوئی گہر مین ابوبکر پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ مارین انکو اور کہا نہ دیکہون مین تجکو یعنی بعد اسکی کہ بلند کریو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تہی حضرت صدیق کو یعنی مارنی حضرت عائشہ کیسی اور نکلی ابوبکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکلی ابوبکر کسطرح دیکہا تو نی مجکو ای عائشہ کہ چہڑایا مینی تجکو اس شخص سے یعنی ابوبکر سی کہا عائشہ نے پس درنگ کی حضرت ابوبکر نی یعنی نہ آئی ملازمت آنحضرت مین کئی دن یعنی بسبب خفگی کی کہ عائشہ سی کہتی تہی یا بسبب شرمندگی کے حضرت سی پہر آئی دروازہ پر اور اذن انیکا چاہا پس آئی اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح مین بیٹہی پس کہا ابوبکر صدیق نی ان دونون کو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح مین جیسکہ داخل کیا تمنی مجکو اپنی لڑائی مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کیا ہمنی تحقیق کیا ہمنی داخل کیا تمکو صلح مین کہا تاکید کیلئے فرمایا نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** ظاہر فرماح اسمین قول آنحضرت کا ہی کہ عائشہ کو کہا کسطرح دیکہا تو نی مجکو کہ چہڑایا تجکو اس شخص سے اور اسلیے نفرمایا کہ تیری باپ سی گویا آنحضرت نی بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سی بقصد مزاح کی ۲ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا جہگڑ تو اپنی بہائی سی اور نہ مزاح کر اوس سی یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کریو اوسکو اور حضرت شیخ نی یہہ ترجمہ کیا ہی کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کریو اوسکو یعنی وعدہ کو پورا کر یا ایسی وعدہ کری مت اور راہ وعدہ کرنیکی بنا کرنا خلاف وعدہ کی مین نہ پڑ نقل کی یہہ ترمذی نی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے:

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

باب ہے بیچ بیان مفاخرہ اور عصبیت کی **ف** صراح مین ہی فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا باب نصر سی تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کی متفخر متکبر مفاخرت برابری کرنی فخر مین افتخار و تفخر بڑہانا ایک کو دوسری پر اور مفاخرت اگر حق مین ہو اور واسطی حق کی ہو اور واسطی مصلحت دین کی اور اظہار قوت کی اعدا دین پر تو جائز ہی اور اصحاب سلف سی آیا ہی اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کی ہو تو مذموم ہی اور اکثر استعمال اسکا عرف مین باین معنی آیا ہی اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اوسکو کہتی ہین کہ حمایت اپنی قوم کی کری اور اونکی لیے غضب کری اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کری اوسکی لیے کذا فی القاموس اور صراح مین کہا کہ عصبہ بیٹی اور اقربا باپ کے جانب کے اور تعصب اصل مین معنی تشدید اور سختی کرنیکی آیا ہی چنانچہ اسلیے پٹہی کو عصب کہتے ہین کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑون بدن کا ہی اور آدمی بہی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سی اور متعصب کہ تعصب کری اپنی قوم کی لیے اور وہ کہ جدل و خصومت کری ایکے سبب مین واسطی اظہار قوت و شدت کی اور تعصب سببہ اگر حق ہو اور متضمن ظلم کو نہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کی ہو مذموم ہے اور اکثر اطلاق اوسکا ظلم و ناحق مین آتا ہی جیسکہ معلوم ہوگا حدیثون سی کہ ذکر کیجا وینگے ۲ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ فَقَالَ أَكْرَمُهُمْ

عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاھُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُھُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا آدمی بزرگ تر ہی فرمایا بزرگ تر اونکا نزدیک خدا کی پرہیزگار اونکا ہی یعنی اگر بزرگی پوچھتی ہو کہ آدمیوں باعتبار منسوب ہونیکا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتھہ خصائل اونکی اور خصائل نفس اپنی کی نہو وہ تقوی ہی کہا صحابہ نی نہیں اس بات سے پوچھتی ہم آپسی فرمایا آنحضرت نی یعنی اگر بزرگی حسب و نسب سے پوچھتی ہو تو بزرگ لوگوں کا اس راہ سے یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پڑپوتا دوست خدا کا یعنی طرح طرح کے بزرگیان جمع ہوئی ہیں کہ خود بھی نبی ہیں اور تین پشت بھی اونکی نبی ہیں اور پردادا کو اونکی لقب خلیل اللہ کا ملا ہے کہ اللہ تعالی نی انکو دوست خالص اپنا پکڑا اور وہ متصف تھی ساتھہ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کی دین و دنیا میں پس اگر باعتبار بزرگتر وہ تھی کہا صحابہ نی نہیں اس بات سے پوچھتی ہم آپسی فرمایا پس اصول و حسب و رذاتوں عرب سے سوال کرتی ہو مجھسی کہ ساتھہ فضائل و خصائل اپنی کی اور باپوں اپنی کی افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتی ہیں اور ایک دوسرے کو اپنی میں ساتھہ ان صفات کی بزرگی کرتی ہیں بلا اعتبار تقوی اور نسب کے کہا کہ ہاں یہہ پوچھتی ہیں فرمایا بہترین تمہاری جاہلیت میں بہتر تمہاری ہیں اسلام میں یعنی جو کہ جاہلیت میں بزرگتر اور بیشتر اور پسندیدہ تر تھی وہی بزرگتر اور عزیزتر ہیں اسلام میں جسوقت کہ فقیہہ و دانا ہوں ساتھہ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی جنکی جوہر ذات میں صفات تھیں کہ ساتھہ انکی ممتاز و متعین تھی جاہلیت میں ساتھہ اون صفات کی اسلام میں بھی معزز و مکرم ہوئی غایت یہہ کہ جاہلیت میں ساتھہ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کی ملوث و مظلوم تھی اور ساتھہ ہوا و شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھہ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کی مطہر اور منور ہوئی اور تابعدار حق کی اور اس تقریر سی ظاہر ہوا کہ مراد معادن سی وہی ذوات و اشخاص لوگوں کی ہیں جیسیکہ اور روایت میں آیا الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ الخ کتاب العلم میں مذکور ہی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پڑپوتا ابراہیم کا نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِیْ یَوْمِ حُنَیْنٍ کَانَ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِہٖ یَعْنِیْ بَغْلَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِیَہُ الْمُشْرِکُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِیَ مِنَ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا براء نی کہ دن جنگ حنین کی تہا ابو سفیان بن حارث پکڑنیوالا باگ خچر اونکی یعنی خچر آنحضرت کی پس جبکہ گہیر لیا حضرت کو مشرکوں نی اوتری یعنی خچر پرسی پس شروع کیا کہ فرماتی تہی اس رجز کو میں ہوں نبی نہیں کچہہ جہوٹ اسمیں میں ہوں بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نی پس نہیں دیکہا گیا لوگوں میں سی اسدن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت خچر کو ہانکتی تہی تا حملہ کریں لشکر مشرکین پس جبکہ گہیر لیا اونہوں نی اوتری اسمیں دلیل ہی اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کی کہ ایسی معرکہ میں کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئی تہی اور صورت شکست کی لشکر اسلام میں ظاہر ہوئی تہی اور آپ خچر پر سوار تہی اور حملہ کرتی تہی اور جب چہوڑا اونہوں نی پیادہ ہوئی اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنیسی منع فرمایا ہی آنحضرت نی لیکن یہہ فخر کرنا اسطرح کا نہیں کہ جو ممنوع ہی کہ وہ وہی کہ برسم جاہلیت کی بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کی ہو اور یہہ فخر کرنا مقابلہ میں کفار کی تہا کہ وہ جائز ہی اور یہہ بہی تہا کہ بعضی لوگ اہل کتاب و کاہنوں میں سی پہلی ظہور حضرت کی خبر دیتی تہی ساتھہ ظاہر ہونی امر نبوت اونکی

اور لستا لوگوں نبوت کی کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب مین سی پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتی تہی کہ مین ہی پیغمبر جلد اولاد عبد المطلب سے ہون کہ نشان دیتی تہی
ساتہہ ظہور میری کی ❊ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای بہترین خلق پس فرمایا یہہ بہترین خلق کی
ابراہیم تہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیا ہین پس ابراہیم
بہترین خلق کیونکر ہوئی جواب وسکا اس طرح پر دیا ہی علما نی ایک تو یہہ کہ آنحضرت نی یہہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت حق خلت اور
باپ ہونیکی جیسیکہ ایک شخص کا حق ہی ساتہہ تعظیم و تقدیم کی وہ اور کو اپنی پر مقدم رکہی اور تعظیم کری دوسرا یہہ کہ یہہ حضرت نی پہلی اسکی فرمایا کہ
وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہین یا مراد یہہ ہی کہ ابراہیم بہترین خلق ہی اپنی وقت مین تہی
ولیکن عبارت مطلق لائی واسطی مبالغہ کی ❊ ح وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ
النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کی جیسیکہ زیادتی کی نصاری نی بیچ تعریف بیٹی مریم کی یعنی حضرت عیسے علیہ السلام کی خدا اور ابن اللہ کہا
پس سوا اسکی نہین کہ مین بندہ خدا کا ہون پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ
آنحضرت کی ہی کہ بندہ حقیقی وہی ہین اور سب کاملتر اس صفت مین اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کی ہی وَعَنْ
عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى
اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نی وحی بہیجی طرف میرے یہہ کہ تواضع اور فروتنی کرو یہان تک کہ نہ فخر کری کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کری کوئی کسی پر نقل کی
یہہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ فخر کرنا بطریق تکبر و ستم کی ہو حرام ہی ❊ ح اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ
اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ
مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی ابو ہریرہ
سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ باز آوین وہ قوم کہ فخر کرتی ہین ساتہہ باپون اپنی کی کہ مرگئی سوا اسکی نہین کہ وہ کوئلی دوزخ
کے ہین یا البتہ ہونگی ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آوین گی فخر کرنیسی ہونگی خدا کی نزدیک خوار تر کرم نجاست کیسی کہ دہکیلتا ہی نجاست
کو ساتہہ ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالی نی دور کی تمسی نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتہہ باپون کی نہین آدمی مگر مومن متقی ہی یا فاجر بدکار
یعنی بہر فخر کرنا ساتہہ باپون کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہین اگر متقی ہی تو وہ خود عزیز ہی ساتہہ باپون کی فخر کرنیکی کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکی
ہے اور اگر فاجر ہی تو ذلیل ہی نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنیکی کیا جگہہ تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا ہوئی مٹی سی یعنی اور مٹی خوار و پست
ہے تعزز اور ترفع اوسکو سزاوار نہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف اگر کوئلی دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ مین سوختہ اور سیاہ ہوتی
ہین مانند کوئلون کی مورد اسکا مشرکون کی حق مین ہی کہ بالیقین دوزخ مین ہین اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کی اعتبار کرین اوسکو بہی محتمل
ہے اسلیی کہ مرنا انکا ایمان پر معلوم نہین پس کیا جگہہ فخر کرنیکی ہی اور لفظ خرا ساتہہ پیش خ اور زبر کی بہی اور ساتہہ سکون ر کی اور آخر مین ہمزہ

بمعنے پلیدی کی تشبیہ دی آنحضرت نے فخر کرنیوالون کو ساتھہ باپون کی کہ ایام جاہلیت مین مرگئے ہین ساتھہ کرم نجاست کی اور تشبیہ دی انکی باپون کو کہ مری ہین ساتھہ پلیدی کی اور تشبیہ دی انکی فخر کرنیکو ساتھہ باپون کی ساتھہ دہکیلنے اور ہلانی کرم کی نجاست کو کیا خوب کہا ہی کسی نی ع دوش دیدم کہ ابلہی میگفت ؛ پدر من وزیر خان بود واست ؛ باوجودیکہ نیست معلوم ؛ خود گرفتم کہ اینچنان بود واست ؛ ہیچ کس دیدہ کہ گہ خورد واست ؛ کین بعہد قدیم نان بود واست ؛ ح وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا یعنی میری باپنے یعنی عبد اللہ نی کہ صحابی ہی جیسیکہ ابو داود مین ہی گیا مین بیچ جماعت کی کہ بطریق ایلچی گرکی پہنچا تہا بنی عامر نی اونکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ہمنی یعنی بعضی نی کہ آپ سردار ہین ہماری پس فرمایا سردار خدا ہی پس کہا ہمنی آپ بہترین ہماری ہین ازروی بہترائی کی اور بزرگترین ہماری ہو بخشش مین پس فرمایا کہو یہہ بات یا اس سے بہی کمتر یعنی مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتھہ ایسیچیز کی کہ لائق خالق تعالی کی ہو نہ مخلوق کی یعنی اس مقدار کہہ سکتی ہو بلکہ اگر اس سے بہی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ مین نجاؤ بہتر ہی اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان نقل کی یہہ ابو داود نی ف اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان کہ جو چاہو بلاتا مل بطریق وکالت کے اوسکی طرف سی کہنی لگو اور لفظ جری ساتھہ زیر جیم اور زیر را اور تشدید ی کی وکیل کو کہتی ہین کہ جاری مجری موکل اپنی کی ہی اور لا یستجرینک کو ساتھہ ہمزہ کی جگہہ ی کے بہی پڑہا ہی جرات سے یعنی دلیر نہ کر دی شیطان تمکو کہ جو کچہہ کہ چاہو اور سردار خدا ہی یعنی وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ مشایخ سکے دست قدرت اوسکی مین ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علمائی کہ انکار آنحضرت کا اس جماعت پر اس سبب سے تہا کہ اونہون نی خطاب کیا آنحضرت کو اسطرح کہ ساتہہ امرا اور روسا قوم و قبائل کی کرتی ہین اور چاہیی یون تہا کہ خطاب کرتی ساتہہ لفظ نبی ورسول کے کہ اعلی مراتب بشری ہی نہ انکار تہا بسبب ثابت کرنی اصل سیادت اونکی اسلیے کہ وہ سردار اولاد آدم کی ہین بلاشبہ ؛ ح وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حسن سے اونسی نقل کی یہہ سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی ف حسب کہتی ہین فضیلتون اور خصلتون کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنی بزرگون کی پس فرماتی ہین کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگون کی یہی مال ہی کہ مرد بغیر مال کی اسکی نزدیک بیقدر و خوار ہی اور کرم نام واسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک اللہ تعالی کی اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر تقوی کی کوئی فضیلت اعتبار نہین رکہتی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ؛ ح وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلَا تَكْنُوا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو کوئی کہ نسبت کری ساتہہ نسبت جاہلیت کی پس کٹواؤ اوسکو ہن ؛ باپ اوسکیکا اور کنایہ نکرو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف نعظ ہن ساتہہ زبر ہ اور تخفیف نون کی اور نہایہ مین ساتہہ تخفیف و تشدید کی ہر چیز قبیح کو کہتی ہین کہ نام اوسکا نلیکین اور اوپر ستر مرد اور عورت کی بہی اطلاق کرتی ہین پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کری ساتہہ باپ دادون اپنی کی کہ ایام جاہلیت مین گذری ہین پس کٹواؤ اور اوسکی موتہہ مین ڈلواؤ یعنی کہو اوسکو کہ کاٹ اور موتہہ مین ڈال ستر باپ اپنیکا اور کنایہ نکہو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی ساتہہ مفاخرت نکرنی کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ جو کوئی چلے طریقہ اہل جاہلیت پر بیچ رسوم جاہلیت کی قبیلہ پر اپنی کہنی اور لعنت کرنی اور عار دلانی اور گالی گلوچ کرنی لوگون کی سی پس نہ کرو

صراحۃً نہ کہی گئی وسطی اوسکی تہا یہہ باب سکیکی قسم پرستش بتون سی اور زنا کرنیسی اور شراب پینی سی اور مانند انکی کی تا کہ وہ کسیکو نہ برا کہی اور آبرو ریزی کری ہ ح ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُقْبَةَ عَنْ اَبِیْ عُقْبَةَ وَکَانَ مَوْلًی مِنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِیُّ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِیُّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عقبہ سی کہ نقل کی ابی عقبہ سی اور تہا وہ مولی یعنی بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس سے تہا کہا ابو عقبہ نی کہ حاضر ہوا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد مین پس مارا مینی ایک شخص کو مشرکین مین سے یعنی تیر یا نیزہ یا تلوار پس کہا مینی لی تو یہہ ضربہ میری طرف سے اور مین ہون غلام فارس کا یعنی دلیر و بہت مارنیوالا پس دیکہا آنحضرت نے طرف میری اور فرمایا کیون نہ کہا تو نی کہ لی مجہسی اور مین غلام ہون انصاری نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اگر اس مقام مین نسبت انصار کے طرف کرتا کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کی ہین اور بحکم مولی القوم منہم کی تو انہین سی ہی تو یہہ بہتر ہوتا نہ مجوس کیطرف کہ آتش پرست اور کافر ہین اور مولی بعض انصار کا عادت یون تہی کہ اہل عجم جو ایمان لاتی اور ہجرت کرتی تو بیچ سایہ تولیت اور حمایت اصحاب کی مہاجرین اور انصار مین سی پناہ پکڑتی تہی اور باگ اختیار اپنی کی نہایت بدمین انکی ہاتہہ مین دیتی اور اسکو مولا موالات کہتی تہی اور ایک قسم مولی عتاقہ ہی یعنی غلام ازاد کردہ شدہ اور ابو عقبہ صحابی تہی نام انکا رشید تہا ساتہہ پیش آنا در زیرشین کی اور عبد الرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی ہ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَهُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَهُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ رَوَاهُ اور روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ مدد کری اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کی ہے کہ گر پڑا کنوین مین پس وہ کہینچا جاتا ہی ساتہہ دم اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کوئی بلند کری نفس اپنی کو ساتہہ مدد کرنی قوم اپنی کی باطل پر یا مشکوک پر پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہی کہ کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنی یہہ گناہ کی کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اوسکی نکالنی کی نہ رہی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتہہ اونٹ ہلاک ہونیوالیکی اسلیی کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونیوالا ہی اور مشابہت دی انکی مددگار کو ساتہہ دم اوس اونٹ کی پس جلسیکہ کہینچنا اونٹ کا ساتہہ دم اوسکی نہین خلاص کرتا ہی اوسکو مہالک سی اسیطرح یہہ مددگار نہین خلاص کریگا انکو کنوین ہلاکت کسی کہ پڑی ہین وہ اوسمین ہ ح ع وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِیَّةُ قَالَ اَنْ تُعِیْنَ قَوْمَكَ عَلَی الظُّلْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا واثلہ نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنی جاہلیت فرمایا یہہ کہ مدد کری تو قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچہا ہی جیسیکہ حدیث آیندہ مین فرمایا ہ ح وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَیْرُکُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِیْرَتِهٖ مَا لَمْ یَأْثَمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہماری آگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بہترین تمہارا وہ ہی کہ دفع کری لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی جبتک گنہگار نہو یعنی بسبب اس دفع کرنیکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اگر کہا جاوی کہ وہ دفع ظلم کرتا ہی دفع ظلم سی ظلم مین کیونکر پڑیگا جواب اسکا یہہ کہ اگر قادر ہو زبان سے ظالم کی دفع کرنی پر تو اوسکو ہاتہہ سی مارنا روا نہین اور اگر مارنی سی حاصل ہو تو جان سی مار ڈالنا روا نہین اور اگر قدر حاجت سی زیادتی کری تو ظلم و تعدی ہی ہ ح وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّةٍ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّةً وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ بلاوے لوگوں کو طرف عصبیت کی یعنی باعث ہو لوگوں
کو کہ حمایت کریں ونکی باطل پر اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب عصبیت کی اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے اوپر عصبیت کی نقل کی
یہہ ابو داود نے **ف** پھر تقدیر عصبیت یعنی حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم کی ہو مذموم و ممنوع ہے شرح **وعن ابی الدرداء**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبک الشیء یعمی ویصم رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی درداء سے اونے نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندہا اور بہرا کر دیتا ہے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی محبوب میں اگر برائی دیکھتا ہے تو اچھی معلوم
ہوتی ہے اور اگر اوس سے برا سنتا ہے تو اچھا جانتا ہے بسبب غلبہ محبت کی محبوب چیز کی عیب نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے یا یہہ مراد ہے کہ محبت اندہا اور
بہرا کر دیتی ہے محب کو غیر محبوب سے کہ سوا جمال اوسکے نہ دیکھتا ہے اور نہ سوا کلام اوسکی سنتا ہے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا
ہے اسپر کہ وارد ہوئی ہے یہہ بیچ حق اوس شخص کی کہ حمایت کرتا ہے کسیکی باطل پر بسبب محبت اوسکی نہ حق دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے مارے محبت کی
حمایتی بن رہتے ہیں شرح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن عبادۃ بن کثیر الشامی من اہل فلسطین عن امرأۃ منہم یقال لہا فسیلۃ انہا قالت سمعت ابی یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ من العصبیۃ ان یحب الرجل قومہ قال لا ولکن من العصبیۃ ان ینصر الرجل قومہ علی الظلم رواہ احمد وابن ماجۃ** اور روایت ہے عبادۃ بن کثیر شامی سے کہ تہا اہل
فلسطین سے نقل کرتا ہے ایک عورت سے کہ تہی اونمیں سے کہا جاتا تہا اوسکو فسیلہ اوس عورت نے کہا کہ سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا تہا پوچہا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہے دوست رکہنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہہ ہے کہ مدد کرے مرد اپنی
قوم کی ظلم پر نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے **وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسابکم ہذہ لیست بمسبۃ علی احد کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع لم تملؤوہ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان** اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہہ نسب تمہارے نہیں ہیں جگہہ برا کہنے اور سبب عار کی اوپر کسیکے تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسری صاع کی نہیں
بہرتی تم اوسکو نہیں واسطے کسیکی کسی پہ بزرگی مگر ساتھہ دین اور تقوی کی کفایت کرتا ہے شخص کو برائی میں یہہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنی والا بخیل
نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت میں طرف ایک باپ کی اور قریب ہو تم مانند
قریب ہونے اوس چیز کی کہ پیمانہ میں ہے یا برابر ہونے اوسکی ساتھہ پیمانہ کی جسوقت کہ نہ بہرے پورا اور تقوی کی یعنی بچنے کی شرک خفی وجلی سے
اور احتراز کی کبائر وصغائر سے حاصل یہہ کہ سب لوگ مرتبہ نقصان وخسران میں ہیں مگر صاحب تقوی وکمال دین دار جیسکہ اشارہ کیا طرف
اوسکی سبحانہ تعالی نے والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی اور حضرت شیخ رح نے طیبی سے یہہ معنی نقل کیے ہیں کہ
تم سب اولاد آدم ہو نزدیک ایکدوسرے کی نقصان میں مانند طف صاع کی کہ نہ بہرا ہو اور طف صاع نزدیک بہرنے کی پیمانہ یعنی نزدیک و برابر ہو نقصان
میں اور نہ پہنچنے میں درجہ کمال کو بسبب ہونے تمہارے کی اولاد آدم کہ پیدا کیے گئے ہیں خاک سے

باب البر والصلۃ

باب ہے بیچ
بیان بر وصلہ کی **ف** بر ساتھہ زیر ب کے معنی احسان و نیکی کی ہے اور مراد یہاں نیکی کرنی ساتھہ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہے اور
صلہ لغت میں بمعنی ملانی اور پیوند کرنی کی ہے اور مراد یہاں انعام واحسان ہے ساتھہ اقارب کی شرح

الفصل الاول

فصل پہلے **عن ابی ہریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من**

اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ایک
شخص نی یارسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھہ اچھی صحبت رکھنی میری کی فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نی پھر کون
فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کی فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر باپ
تیرا پھر ایسی ہی پھر احسان کر قریب اپنی سی پھر قریب اپنی سی یعنی بعد ماں باپ کی اور قرابتیوں مین ترتیب قرب کی معتبر ہی کہ جو بہت قریب ہی مقدم
تر اور مستحق تر ہی ساتھہ احسان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ ماں کی لیی تین حصہ احسان
ہی بہ نسبت باپ کی اسلیی کہ وہ اوٹہاتی ہی بوجھہ حمل کا اور مشقت جننی اور محنت دودہ پلانیکی اور فقہہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت
بڑا ہی حق باپ سی اور نیکی واحسان کرنا اوسپر واجب تر و موکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی
دونون کی حق کی مشکل ہو جبکہ ہر ایک سبب رعایت کرنی حق دوسری کی آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کہی اور خدمت و انعام مین
حق ماں کا اور یہہ بہی ماں باپ کی حقوق مین سی ہی کہ ایسی تواضع اور تملق کری اور اداے خدمت کری یہان تک کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز
مین اطاعت اونکی کری اور بے ادبی نکرے اور تکبر سی پیش نہ آوی اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سی بلند نکری اور اونکو نام لیکر نہ پکاری اور
کسی کام مین اونسی پہل نکری اور امر معروف اور نہی منکر مین نرمی کری اور ایک بار کہی اگر قبول نکرین سلوک کری اور دعا و استغفار مین مشغول
ہو اور یہہ ادب قرآن سی نکالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی باپ کو ❊ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی
وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہی وہ یا رسول اللہ کہ جسکی حق مین آپ یہہ بددعا کرتی ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوی ماں باپ اپنی کو نزدیک بڑہاپی
کی ایک کو اون مین سی یا دونو کو پھر نہ داخل ہوا بہشت مین یعنی خدمت اونکی کی اور اونکو اپنی سی راضی نکیا کہ سبب داخل ہونی بہشت کا ہی نقل
کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ
قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسما بیٹی ابی بکر کی سی کہ کہا
آئی میری پاس ماں میری یعنی مکہ سی مدینہ مین اور وہ تہی مشرکہ بیچ زمانہ صلح قریش کی یعنی یہہ آنا اوسکا اوس وقت مین تہا کہ آنحضرت نی قریش
سی عہد و صلح کی تہی کہ اونسی لڑنی کی نہین اور یہہ حدیبیہ مین تہی پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہی میری پاس اور وہ بیزار ہی
اسلام سی آیا ایسی سلوک کرون مین اوس سی فرمایا کہ ہان سلوک کر اوسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر
ہون تو بہی اونسی سلوک و احسان کرنا چاہیی اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی ❊ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا
بِبَلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن عاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان
کی نہین میری دوست سوای اسکی نہین کہ دوست میرا اللہ ہی اور نیکبخت مومنین لیکن واسطی اونکی ناتا ہی یعنی مجہسی تر کرتا ہون مین اوسکو
ساتھہ تری اوسکیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ آنحضرت نی صریح نام فلانی کا لیا تہا اور راوی نی کنایہ کیا کہ لفظ
فلان کر ذکر کیا ظاہرا وقت روایت کی ذکر کرنی نام سی صراحۃً خوف رکہتا ہوگا فتنہ کا اور بیچ نسخون اصول کی بعد لفظ ابی کی سفیدی چہوڑدی

ہے اور نام نہین لکھا بسبب علت مذکورہ کی اور مراد بنی فلان سی ابو لہب ہے اور بعضون نی کہا ابو سفیان یا حکم بن العاص اور
ظاہر یہہ ہی کہ یہہ علی العموم ہی یعنی مراد ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کی اور نہین میرے دوست جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی ان اولیاء
الا المتقون اور مراد صالحین سی جنس صلحا ہین نہ ایک مخصوص و بعضون نی کہا کہ ابو بکر رضہ مراد ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت علی رضہ اور ترک کرتا ہون
الخ یعنی کچھہ دیتا ہون انکو کہ اوسکی ضرورۃ اونکی دفع ہو چونکہ تری اور نرمی سبب ملنے اشیا کی ہی اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی بل کو کہ معنی تری کی
ہے استعارہ کرتی ہین واسطی صلہ رحم یعنی ناتے کے اور یبس کو کہ معنی خشکی کی ہی واسطی کاٹنی ناتی کی شرح **وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی مغیرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی حرام کی تم پر بخیلی
اور گدائی کرنی اور مکروہ رکھی واسطی تمہارے قیل وقال اور بہتایت سوال کی اور ضائع کرنا مال کا نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف خاص ماون کا ذکر کیا اگرچہ
نافرمانی باپ کی بھی حرام ہی اسواسطی کہ ماؤن کے حقوق زیادہ ہین اور واسطی عاجزی اونکی کی اور اسواسطی کہ اکثر لوگ ماؤن کی
نمالیے نی حقوق اونکی جیسیکہ پہلی معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونی دلون اونکی کی کہ ذرا سی بات مین رنجیدہ ہو جاتی ہین یا بسبب تقصیر و سستی کرنی
اولاد کی اونکی حقوق ہین اور لفظ منع ساتھہ جزم و زیر نون کی اور ساتھہ زبر عین کی بنا بر اسکی کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اوس سی بخل و امساک
ہے اور لفظ ہات بمعنی ات کی امر ہی ایتا سی یعنی دی اور عبارت ہی طلب سوال سی اور لکھا ہی علما نی کہ مراد نہ دینا حقوق واجبہ کا ہی مال مین
اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کی مال مین سی اور بعضون نی کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سی اموال مین اور افعال
مین اور اقوال ہین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سی اور تکلیف دینی اونکو ساتھہ بجا لانی اوس چیز
کی کہ واجب نہین اوپر اور کرہ ساتھہ زیر رے کی اور ایک نسخہ مین ساتھہ تشدید رے اور زبر اوسکی اور قیل وقال ساتھہ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل
ماضی مجہول و معلوم سی ہی اور مقصود نہی ہی اوس چیز سی کہ لوگ باہم دگر بیٹھہ کر فضول باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانی نی ایسا اور نہی
قیل وقال سی اوس صورت مین ہی کہ واسطی تحقیق کسی امر کی نہو والا واسطی تحقیق اوس چیز کی کہ حقیقت اوسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کی نقل کرین حرام
نہین اور بعضون نی کہا کہ مراد قیل وقال سی بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوۃ قلبی پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضائع کرتا ہی اور
بہتایت سوال کی کتنی ہی معنی لکھی ہین علما نی ایک تو یہہ کہ بہت پوچھنا یا پوچھنی اور تجسس کرنا احوال لوگون کیسی اور دوسرے بہت سوال کرنا علم مین
واسطی امتحان اور اظہار فضیلت اور جھگڑنیکی اسمین اور تیسری بہت پوچھنا آنحضرت سی کہ سبب ایذا دینی اور باعث تنگی و تشدید کا ہی احکام مین
جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسألوا عن اشياء الخ اور مراد ضائع کرنی مال کیسی اسراف اور خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق مین جیسیکہ کوئی تمام
یا بعض مال اپنا کسیکو دیدی اور اہل حقوق اوسکی محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدی یا آگ مین جلادی یا کسی فاسق کو دی کہ غیر مرضی حق مین صرف کرے
اور تفصیل کلام کی اسمقام مین یہہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہے تو اسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکہتا اور اگر حرام و مکروہ ہے
تو بیشبہہ ضائع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اوس جگہہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوس سے
نکلتے ہون جیسیکہ صرف کرنا بیچ بنانی مکانون دور و دراز کی بغیر حاجت کی اور بیچ فرش کرنی اونکی وسعت و فسحت مین بہکم احتیاج اونکی نہین ہوتی اور
اسراف خرچ کرنی مین اور توسع بیچ پہنی اچھی کپڑون کی اور کہانون لذیذ کی زیادہ حد اعتدال سی واسطی نرمی حفظ نفس کی اور تفاخر کی بغیر
رعایت جانب فقرا و محتاجون کی جیسیکہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کی حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبع کی ہی اور ایسے
ہے آراستہ کرنا مسندون اور تلوارون اور ہتیارون کا ساتھہ سونی اور جواہر کی اور سامان انگلیکے اور دی ناک اور بی قیدی بیع و شرا مین ساتھہ

اور بہانی میں فاحش اور بیقرار کرنی مدتون دراز کی اور مانند انکی کی سبب داخل ضائع کرنی اور اسراف کی ہی ؎ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ کبیرہ سی ہی گالی دینی اپنی ماں باپ کو عرض کیا لوگون نی یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنی ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنی یہہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبھی اور نادرا اور مجازاً اکثر لیکن تم اوسکو نہیں جانتی ہو پہر بیان کیا اسکو کہ گالی دیتا ہی کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسیکی ماں کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی ماں کو نقل یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** چونکہ یہہ باعث گالی دینی ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر وجہ کہ ہو گناہ کبیرہ ہی ایسی کہ داخل عقوق کی ہی سی گرا در خویش دوست داری ؎ دشنام مدہ کہ مادر من ؎ اور اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب ور واسطہ فسق و فساد کا ہو وہ بہی فاسق ہی اور داخل ہی اوسکی گناہ مین ؎ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَۃَ الرَّجُلِ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نیکتر نیکیون سی احسان کرنا آدمیون کا ہی اپنی باپ کے دوستون سی بعد از مرنی یا غائب ہونی باپ کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے باپ مرگیا ہو یا سفر مین ہو اوسکی پیچھی اوسکے دوستون سی احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سی ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی کی نہایت نیکی کی ؎ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَأَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص چاہی کہ کشادگی کی جاوی اوسکی روزی مین اور تاخیر کی جاوی اوسکی اجل مین یعنے عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کری اپنی ناتی دارون سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اثر اصل مین یعنی نشان پاون کی ہی چلنی مین زمین پر اور یہہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم زمین پر نرہا پس اثر سی مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل مین سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہین نہ زیادہ ہوتی ہین نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نی فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سی پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق و صفائی اور نورانیت قلب کا ہی یا درازی عمر ساتہہ بقای نام نیک کے ہی جہان مین یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اوسکی دعا کرین اور نام نیک اسکا باقی رکہین کہ بقاء اولاد پیدایش ثانی ہی مرد کی لیے اور حقیقت مین حق سبحانہ تعالی نی سلوک کرنیکو ناتی دارون سی سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نی ہر چیز کی لیے سبب پیدا کیا ہی جسکی لیے چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ اور عمر اوسکی دراز کری توفیق ادا حقوق کی بخشتا ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ محو اثبات بہ نسبت خلق کی ہی جیسیکہ لوح محفوظ مین لکہا کہ عمر اسکی ساٹہہ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کری چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوین اور بہ نسبت علم حق تعالی کی تغیر و تبدیل نہین اور بات یہہ ہے کہ جب شارع نی اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیے نہ منا قشہ کرنا نشان سعادت یہہ ہے کہ بمجرد سننی مانند ان خبرون کی عمل و تدبر کرین اور حقیقت حال اوسکی سپرد اللہ تعالی کی کرین نہ یہہ کہ بحث کرین اور چون و چرا مین پڑین ؎ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْہُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَیِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی یَا رَبِّ قَالَ فَذَاکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیدا کی اللہ نی خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی مین اوسطرح پر

کہ وقت پیدائش کی ہوگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنی سی کہڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتی نی یہہ ہی جگہہ
کہڑی ہونی پناہ پکڑنیوالیکی ساتہہ تیری کاٹنی سی یعنی مین کہ روبرو تیری کہڑا ہوا اور ہاتہہ دامن عزت وعظمت تیری مین مارا ہی پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری اس سے کہ کوئی قطع کری مجکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکری اور قطع رحم کری فرمایا اللہ تعالی نی کیا نہین راضی ہی تو اسپر
کہ ملاؤن مین اوسکو یعنی سلوک و احسان کرون اوسپر کہ ملادی تجکو یعنی سلوک کری تجہسی اور کاٹون مین اوسی یعنی احسان و انعام نکرون اوسپر کہ قطع
کری تجہسی کہا ناتی نی ہان راضی ہوا مین ای پروردگار میری فرمایا پس یہہ وعدہ ثابت ہی تیری لیے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** فارغ ہوا
یعنی پیدا کر چکا اور حقیقت فراغ کی بعد اشتغال کی کسی کام مین ہی اور اس سے خدا تعالی پاک ہی اسلیے کہ اوسکو ایک کام دوسری کام سی مانع
نہین ہوتا جیسیکہ دعا ماثور مین آیا ہی سبحان من لا یشغلہ شان عن شان اور لفظ حقو ساتہہ زبر ح مہملہ اور جزم قاف کی اصل مین ازار کی باندہنے
کے جگہہ کو کہتی ہین اور چونکہ بیچ باندہنی ازار کی دونو طرفین اوسکی بہم باندہی جاتی ہین تشبیہ لائی کہ کہا بحقوی الرحمن یعنی دونو طرفین جگہہ بندہنی
ازار کی اور ازار پر بہی اطلاق کرتی ہین اور پروردگار تعالی اس سے منزہ ہی وارد ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کے ہی کہ عادت ہی لوگون کے
کہ جب کوئی کسی سی پناہ چاہتا ہی تو اوسکا دامن یا گوشہ ازار کا پکڑ لیتا ہی اور کبہی کہ کار سخت ہوتا ہی اور اضطرار ہوتا ہی کام مین اور مبالغہ اور تاکید
منظور ہوتی ہی تو ہاتہہ دونو حقو ازار پر مارتا ہی عادۃ تنگ ہوکر تو پہنچی کہ مقصد تیرا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطی
پناہ ڈہونڈنی رحم کی ساتہہ حضرت رحمن کی قطع کرنی رحم سی بعد ازان یہہ عبارت مثل ہوئی اس معنی مین بغیر اسکی کہ معنی حقو کی اور پکڑنی
اوسکی منظور ہون جیسیکہ کہتی ہین یداہ مبسوطتان یعنی دونو ہاتہہ اوسکی فراخ ہین یعنی سخی و جواد ہی اگرچہ اول پیدائش سی ہاتہہ نرکہتا ہو یا ہاتہہ
اوسکی لیے ہون یا محال ہو وجود ہاتہہ کا اوسکی لیے جیسیکہ پروردگار تعالی اور یہہ طرز زبان عرب مین بہت واقع ہوتی ہی اور قران اور احادیث
اوپر طرز زبان عرب کی واقع ہوا ہے یہہ اصل عظیم ہی واسطی تاویل متشابہات قران واحادیث کی بلا تکلف اور رحم ایک معنی ہین معانی سی ذات
نہین ہی کہ کہڑا ہو اور پناہ پکڑی کہڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈہونڈنا اوسکا بطریق تشبیہ و تمثیل کی ہی گویا رحم ایک شخص ہی کہ کہڑا ہوا اور دامن کبریا
اور عزت وعظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈہونڈی اور کہا تو دی نی کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی اور قطع کیا جاتا ہی وہ معنی ہی معانی سی نہین
آتا اوس سے قیام اور کلام پس ہوگی مراد تعظیم شان اوسکی اور فضیلت صلہ رحم کرنیوالیکی اور بڑائی گناہ قطع کرنیوالی اوسکی اور نہین خلاف ہی اس
کہ صلہ رحم واجب ہے فی الجملہ اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کی درجی ہین کہ بعض اونکا بلندتر ہی بعض سے اور ادنی اوسکا چہوڑنا مہاجرہ یعنی
ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتہہ کلام کی ہوتا ہی اگرچہ ساتہہ سلام کی ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتہہ اختلاف قدرت اور حاجت کی پس بعض
اسمین سے واجب ہے اور بعض مستحب اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اوسکا نہین نام رکہا جاویگا قاطع اور اگر قصور کیا وہ بیچ کسی کہ
قادر ہی اسپر اور لائق تہا اوسکو یہہ کہ کری اوسکو نہین نام رکہا جاویگا صلہ کرنیوالا ۳ ح ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الرحم شجنة من الرحمن فقال اللہ تعالی من وصلک وصلتہ ومن قطعک قطعتہ رواہ البخاری
اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سی پس فرمایا اللہ
تعالی نی یعنی رحم کو کہ جو شخص ملادی تجکو یعنی رعایت تیری حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی ساتہہ رحمت کی اور جو شخص کہ کاٹی تجکو کاٹونگا
مین اوسکو یعنی اپنی رحمت سی محروم رکہون گا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اشتقاق کیا گیا الخ جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ پیدا کیا مینی رحم
کو اور اشتقاق کیا مینی اوسکی لیے نام اپنی نام سی کہ رحمن ہی اور احتمال ہی کہ مراد دونو لفظون سی معنی ہون یعنی قرابت رحم کہ واجب

رعایت اوسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمان سی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی کہا کہ لفظ شجنۃ مثلثۃ الشین یعنے ساتھہ زبر اور زیر اور پیش شین کے قاموس مین نہایہ مین ساتھہ زیر اور پیش شین کے اور رحم جسکو اصل مین رگین بڑی درخت کی جو مین ہین اور یہان مراد اس سے یہہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سی یعنی رحمت سی کہ مشتق ہی اس سے رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنی ملا ہوا ہی ساتھہ رحمن کے مانند اشتباک رگون درخت کی اور بعضون نی کہا ہی وجہ شجنۃ کی یہہ کہ حروف رحم کی موجود ہین بیچ اسم رحمن کے اور داخل ہین اوسمین مانند داخل ہونی رگون درخت کی واسطی ہونی اوسکی اصل واحد سی اور معنی یہہ ہین کہ رحم اثر ہی ہی آثار رحمت اوسکیلیے در متصل ہی ساتھہ اوسکی پس قطع کرنی والا اوسکی قطع کرنیوالا ہی رحمت خدا سی اور وصل کرنیوالا اوسکا ملنی والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کی جیسیکہ فرمایا حضرت نی فقال اللہ الخ ؛ ح ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحم لٹکایا گیا ہی ساتھہ عرش کی کہتا ہی یعنی بطریق خبر اور دعا کی جو شخص کہ ملاوی مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی اور جو شخص کاٹی مجکو کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لٹکایا گیا ہی یعنی پکڑی ہوئی ہی عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اوس سے قطع رحم سی اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سی ازراہ تلذذ کی ساتھہ اوس خبر کی کہ سنا ہی اللہ تعالی سی یا بطریق دعا کی ؛ ع **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنی والا رحم کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کاٹی رحم کو حلال جانکر بغیر سبب و بغیر شبہہ کی باوجود علم کی ساتھہ تحریم اوسکی وہ بہشت مین داخل نہین ہوئیگا اور یا یہہ مراد ہی کہ ساتھہ نجات پانی ہونیکی اور سابقین کی نہین داخل ہوگا ؛ ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی صلہ رحم کرنیوالا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتھہ اقربا کی کہ اگر وہ اسپر احسان کرتی ہین تو یہہ بھی اونپر احسان کرتا ہی لیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوی رحم اوسکا یعنی رعایت نکیجاوی حق قرابت اوسکی وصل کری رحم کو یعنی رعایت اونکی حق کی کری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لکھا ہی علما نی کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سی نطلب کرے اور حق اورون کا ادا کری ؛ ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطی میرے قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اونسی اور وہ نہین سلوک کرتی ہین مجہسی اور احسان کرتا ہون مین اونسی اور وہ برائی کرتی ہین مجھسے اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون اونسی اور وہ جہل کرتی ہین مجپر یعنی برا کہتی ہین اور غضب ہوتی ہین مجپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پہکاتا ہی تو اونکو راکہہ گرم اور ہمیشہ ہی ساتھہ تیری اللہ کی طرف سی مددگار اور دفع کرنیوالا شر اونکا اونپر جب تک کہ ثابت و مستقیم رہیگا تو اس صفت پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہکاتا ہی الخ یعنی چونکہ شکر اونیکی تیری کا نہین ادا کرتی ہین حرام ہی عطا تیری اونپر اور حکم آگ کا رکہتی ہی اونکی پیٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اونکو کہانی اوسکیسی ساتھہ راکہہ گرم کی اور بعضون نی کہا کہ تو بسبب احسان کرنیکی اونپر رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو آگی نفسون اونکی مانند اوس شخص کے کہ موںہہ مین ڈالتا ہی راکہہ گرم کو اور کہا تا ہی اوسکو اور بعضون نی کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکہہ گرم کی ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اونکو اور بعضون نی کہا کہ موںہہ اونکا کالا کرتا ہی مانند راکہہ گرم کی ؛ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسرے **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القدر الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر وان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبہ رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پہیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کی ساتھہ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سی سبب گناہ کی کہ پہنچتا ہی اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مراد تقدیر سی تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالی نی سبب گردانا ہی رد کرنی تقدیر کا اور یہہ بہی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالی نی تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اور یہہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الہی کی یہی حکم رکہتی ہین جیسیکہ دوائین طلب شفا کی لیی اور اعمال بندون کی واسطی داخل ہونی بہشت و دوزخ کی اور بعضون نی کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندیکا آسان کرتا ہی وارد ہونی قضا کو اور خوش لگتا ہی اوسکو اوسکی دلمین یعنی جب دعا کی اور دیکہا کہ تقدیر نہین پہرتی راضی ہوتا ہی اور تن بر تقدیر دیتا ہی پس آسان و سبک ہو جاتا ہی بوجہ سکا اسکی دل پر بخلاف اسکی کہ یکایک آوی اور ناگہان نازل ہو پس گویا کہ رد کیا دعا نی اوسکو کذا نقل الطیبی و درمیان مسکین کی دلمین یون آتا ہی کہ ہوسکتا ہو کہ مقصود مبالغہ ہیچ تاثیر دعا کی او سوچ آئی ہو یعنی کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ مثل اسکی ہیچ مقدمہ نظر لگنی کی حدیث مین آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی اوسمین جیسیکہ فصل اول مین بیان مفصل ہوچکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ کہ گنہگار اور فاسق و کافر ہین اور رزق انکا فراخ ہی بہ نسبت مومنون اور مطیعون کی پس بعضی تاویل کرتی ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہے اور بے شک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سی اور اگر مراد رزق دنیا کہین کہ مال و حشمت و کامرانی ہی تو جواب یہہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب اور حضور وقت اور صفائی رزق سی کہ صاف ہو کدورت و ظلمت سی جیسیکہ متقیون اور مطیعون کے لیے ہی قران مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی من عمل صالحا من ذکر او انثی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہی اونکی وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونی اسکیسے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا اور اگر مومن ہی تو فکر بد انجامی گناہ سی ایک وحشت اور کدورت ہیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکیلیے راہ پاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث مخصوص ہی بعضی مومن گنہگارون کی لیی کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ انکو کدورت گناہ سی پاک کر کر بہشت مین داخل کری پس بعضون کی گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کر کر پاک و صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتھہ پہنچنی بلا کی متنبہ کر کر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہہ کہ مومن نی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سی شامل حال اوسکی ہی تو ساتھہ فقر یا مرض کی اوسکو گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اوسکی حال پر نہین ارزانی رکہتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ٭ ح **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنۃ فسمعت فیہا قراءۃ فقلت من ہذا قالوا حارثۃ بن النعمان کذلکم البر کذلکم البر وکان ابر الناس بامہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ قال نمت فرأیتنی فی الجنۃ بدل دخلت الجنۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مینی آواز پڑہنی قران کی پس کہا مینی کون ہی یہہ کہ قران پڑہتا ہی کہا فرشتون نی کہ یہہ حارثہ بن نعمان ہے کہ فضلاء صحابہ سی تہی پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اونہی کس عمل سی یہہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نی بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نے واسطی بیان سبب نی اوسکیلیے اس فضیلت کو فرمایا ایسا ہی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنیکا ماں باپ سے ایسا ہی ہی فضیلت و ثواب

نیکی کرنیکا ماں باپ سے اور تہا وہ بہت سلوک کرنیوالا ساتھہ ماں اپنی کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ ایک
روایت بیہقی کی یوں ہی کہ فرمایا آنحضرت نی سو گیا تہا مین پس دیکہا مینی اپنی تئین بہشت مین یہہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجای اسکی کہ داخل ہوا
مین بہشت مین کہ روایت شرح السنۃ مین مذکور ہی وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی الرب
فی رضی الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اور
ایسے ہے حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولی ہی ؛ع وعن ابی الدرداء ان رجلا اتاہ فقال ان لی امرأۃ وان امی تامرنی بطلاقہا فقال لہ
ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت فحافظ علی الباب
او ضیع رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابی الدرداء سی کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کے پاس اور کہا کہ تحقیق
میری لیے ہی ایک عورت اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجھکو ساتہہ طلاق اوسکیکے پس کہا اوسکو ابو درداء نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھے
باپ بہترین دروازون بہشت کا ہی یعنی سبب درآنی بہشت کی محافظت رضامندی باپ کے ہی پس جو کوئی چاہی کہ درآوی بہشت مین اس
دروازہ سی کہ بہترین دروازون کا ہی چاہیی کہ رضا باپ کی نگاہ رکہی پس تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ پر یا ضائع
کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی اگر طلاق دی تو نی رضا والدہ کی نگاہ رکہی تو نی وگرنہ ضائع کی تو نی اور اس حدیث سی ابو درداء نی
حکم ماں کا یوں نکالا کہ جب باپ کی حق مین یہہ فرمایا تو ماں کا بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور یا والد سی جنس یعنی شخص جننی والا مراد رکہا یہہ مناسب
تر ہی کہ ماں باپ دونوں کو شامل ہی ؛ح وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ من ابر قال
امک قلت ثم من قال امک قلت ثم من قال امک قلت ثم من قال اباک ثم الاقرب فالاقرب رواہ الترمذی وابو داود
اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن صیدہ ہی کہ کہا کہا مینی یا رسول
اللہ کس سی نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی ماں سی کہا مینی پہر کس سے فرمایا اپنی ماں سی کہا مینی پہر کس سی فرمایا اپنی ماں سی کہا مینی پہر کس سے
فرمایا اپنی باپ سے پہر نیکی کر اوس سی کہ قریب تر ہی تجہسی یعنی بعد ماں باپ کی جیسیکہ بہائی اور بہن پہر اوس سی کہ بعد اسکی قریب ہے یعنی جیسیکہ
چچا اور ماموں اور ساتہہ اسی ترتیب کی اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی وعن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تبارک وتعالی انا اللہ وانا الرحمن خلقت الرحم وشققت لہا من اسمی
فمن وصلہا وصلتہ ومن قطعہا بتتہ رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے کہ فرمایا اللہ
برکت والی اور بلند قدر نی کہ مین ہوں اللہ اور مین ہوں رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا مینی رحم یعنی ناتی کو اور نکالا مینی یعنی نام
رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سے سی پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی
کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹ ڈالونگا مین اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف مین ہوں اللہ یعنی
واجب الوجود یہہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سی یعنی رحمن ؛ وعن عبد اللہ بن
ابی اوفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنزل الرحمۃ علی قوم فیہم قاطع رحم رواہ
البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ نہ اُترتی ہی نہین اوترتی رحمت اوس قوم پر کہ اوسمین کاٹنی والاہو ناتی کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد قوم سی وہ لوگ ہین
کہ مدد کرتی مین کاٹنی والی ناتی کی کاٹنی ناتی پر یا انکار نہین کرتی اوسپر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد رحمت سی مینہہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اونسی مینہہ بسبب
نحوست کاٹنی ناتی کی ع **وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرَى أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ**
الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین کوئی گناہ لائق تر اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنی اوسکیلئے بیچ آخرت کی نکل جانیسی اطاعت
امام سی اور کاٹنی ناتی کیسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی ان دو گناہون پر دنیا مین بہی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بہی عذاب ہوگا
چونکہ اثر ان دو گناہونکا دنیا مین بہی ہوتا ہی یعنی ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت دلونمین عذاب انکا دنیا مین بہی جلدی ہوتا ہی اور آخرت مین بہی
ہوگا اور اگرچہ بعضی اور گناہ بہی یہہ صفت رکہتی ہون لیکن یہہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکہنی والا بعد دینی کی اور نہ نافرمانی کرنیوالا مان باپکا اور نہ شراب پینی والا یعنی جو کہ
بغیر توبہ کی مرجاوی نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی **ف** منان منت سی ہی یعنی دیکر احسان جتاوی یہہ برا ہی فرمایا اللہ تعالی نی ولا تبطلوا صدقاتکم
بالمن والاذی اور بعضون نی کہا کہ منان من سی ہی بمعنی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور عاق سی مراد ہی ایذا دینی والا باپ کا اور اقربا کا بجہت شرعی
کی یا عاق مخصوص ہی ساتہہ ایذا دینی والدین کی یا ایک کی ان دونون مین سے اور مراد نہ داخل ہونیسی یہہ ہی کہ ساتہہ فائزین کی یعنی نجات پانی ہو ودن
کی نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کی نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کی بہی داخل کردیگا بموجب وعدہ اپنی کی ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء ح **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ**
الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکہو تم اپنی نسبون مین سی اوسقدر کہ سلوک کرو تم ساتہہ اوسکی اپنی ناتی داروں سے
اسواسطی کہ سلوک کرنا ناتی دارون سے سبب ہوتا ہی محبت کا بیچ اقارب کی اور سبب ہوتا ہی کثرت و برکت کا مال مین اور سبب ہوتا ہی تاخیر کا اجل مین
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** سیکہو تم الخ یعنی باپ اور دادا اور ماؤن اور دادیون اور نانیون اور اولاد انکیکو
اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام انکی یاد رکہو تا ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ اونسی سلوک کرنا چاہیی جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہی ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ
هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پہنچا ہون ایک گناہ بڑیکو پس کیا ہی اسطی میری توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب رجوع کرنی اللہ تعالی کا مجہہ پر ساتہہ رحمت کی اور وہ گناہ بخشا جاوی
اوس سے فرمایا کہ کیا ہی اسطی تیری مان کہا کہ نہین فرمایا اور کیا ہی اسطی تیری خالہ کہا کہ ہان فرمایا پس سلوک کر اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی تا بخشا جاوی گناہ
ترا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہونکا ہی اگرچہ کبیرہ ہی ہو یا آنحضرت صلعم نی اسکو خاص اس شخص کے حق مین بوحی معلوم کیا ہوا و یا یہہ کہ اوسکی نزدیک بسبب قبیح جانی کی وہ گناہ بڑا
معلوم ہوتا ہوا اور واقع مین وہ صغیرہ ہوا اور یہہ بہی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم مان کا رکہتی ہی ح **وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ**
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا

تمہ

قَالَ نَعَمْ الصَّلٰوۃُ عَلَیْھِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمَا وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا مِنْ بَعْدِھِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی اسید ساعدی سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص بنی سلمہ سی پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی ماں باپ پیر کیسی کچہہ یعنی ماں باپ سی انکی زندگی مین سلوک کرتا تہا آیا باقی ہا انکی سلوک سی کچہہ کہ کرون مین اسکو بعد مرنی انکی یعنی بعد انکی مرنی کی بہلا ونکی ساتہہ سلوک کرنیکی کونسی صورت ہی فرمایا ہان مع عاکرنا انکی لیی کہ اسمین داخل ہی نماز جنازہ پرہنی نیز اور استغفار کرنی انکی لیی اور پورا کرنا انکی وصیت کو بعد مرنی انکی اور سلوک کرنا اونکی ناتی داروںسی کہ نہین کیا جاتا مگر واسطی ماں باپ کی یعنی محض انکی قرابت کی سبب سے اور واسطی طلب رضا انکیکی کہ رضا حق متعلق ہی ساتہہ اسکی نہ واسطی اور غرض کی اور تعظیم کرنی ماں باپ کی دوستوں کی نقل کی یہہ ابی داود اور ابن ماجہ نی وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَۃِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَۃٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَھَا رِدَاءَہٗ فَجَلَسَتْ عَلَیْہِ فَقُلْتُ مَنْ ھِیَ فَقَالُوْا اور روایت ہی ابی طفیل سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتی تہی جعرانہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی ایک منزل مکہ سی کہ ناگہان آئی ایک عورۃ یہانتک کہ نزدیک پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بچہائی آپنی اوسکی لیی چادر مبارک اپنی پس بیٹہہ گئی وہ اوسپر پس کہا مینی یعنی بعضی لوگون سی کہ کون ہی یہہ پس کہا اونہون نی کہ یہہ ہی ماں حضرت کی کہ جسنی دودہ پلایا تہا حضرت کو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی دایہ حلیمہ تہین اور ثویبہ لونڈی ابولہب کی نی بہی دودہ پلایا تہا ابتدا مین اور اختلاف ہی انکی کی اسلام مین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا لِلّٰہِ صَالِحَۃً فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا روایت ہی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اوسوقت کہ تین شخص چلی جاتی تہی باہم لیا انکو مینہہ نی پس گئی وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ مین تہا پس گرا غار کی مونہہ پر ایک بڑا پتہر پہاڑ مین سی پس بند کر دیا اونپر دروازہ غار کا پس کہا اونہون نی آپسمین کہ دیکہو دن نیک عمل کو کہ کیی ہین تمنی خالص اللہ کی لیی یعنی نہ از راہ ریا اور غرض کی پس دعا مانگو اللہ تعالی سی ساتہہ وسیلہ اون عملون کی امید ہی کہ کہولدی اللہ اس پتہر کی سختی کو **فَقَالَ** اَحَدُھُمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْھِمْ حَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْھِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَاِنَّہٗ قَدْ نَاٰی بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُّھُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِھِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْیَۃِ قَبْلَھُمَا وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبَھُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَۃً نَرٰی مِنْھَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللّٰہُ لَھُمْ حَتّٰی یَرَوْنَ السَّمَاءَ پس کہا ایک نی اونمین سی کہ یا الہی تحقیق تہی واسطی میری ماں باپ بوڑہی بڑی اور حال انکہ تہی میری بچی چہوٹی اور تہا مین چراتا بکریاں کہ خرچ کرون دودہ انکا اونپر پس جبکہ شام کو آتا مین اون بچون کی پاس اور دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتہہ ماں باپ اپنی کی پلاتا مین انکو پہلی اپنی اولاد سی اور تحقیق اتفاقا ایکدن دور لیگئی مجکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کی تہی دور پڑی پس دور چلا گیا مین چرانیکو پس نہ آیا مین گہر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مینی ماں باپ کو کہ سو رہی پس دوہا مینی جیسا کہ تہا دوہتا پس لایا مین باسن دودہ کا بہرا ہوا دودہ سی پس کہڑا رہا مین ماں باپ کی سر کی پاس سمجہا مین کہ مکروہ جانا مینی جگانا اونکا اور مکروہ جانا مینی یہہ کہ دون مین بچون کو پہلی اونسی اور بچی روتی اور چلاتی تہی ماری بہوک کی پاس میری پاؤن کی پس ہی رہا حال میرا اور حال انکا

يعنی ماں باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور میں کھڑا رہا یہانتک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق میں نے کیا یہہ واسطے محض طلب رضا تیری کے پس کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر میں سے کھولنا کہ دیکھیں ہم اوس کشادگی سے آسمان کو پس کھولدیا اللہ تعالی نے واسطے انکے یہانتک کہ دیکھا اونہوں نے آسمان **ف** گویا بیچ شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تھا حق اولاد پر یا برابر تھا اور یہہ شخص مقدم کرتا تھا ماں باپ کو اور بعضوں نے کہا شاید کہ مقدار سد رمق کی بچوں کو دیا ہوا اور سبب بے تابی اور فریاد انکی واسطے زیادہ کے ہو شرح **وَقَالَ الثَّانِي اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُّ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً** کہا دوسرے شخص نے یا الہی تحقیق تھی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا میں اسکو چاہنا مانند بہت چاہنے مردوں کی عورتوں کو پس طلب کیا میں نے طرف اوسکی نفس اسکیکو یعنی خواہش کی میں نے اوسکی صحبت کرنیکی اور بھیجا اسکو اوسکی بلانے کی لیے پس انکار کیا اوسنے یہانتک کہ لاؤں میں اوسکی پاس سو دینار پس کسب کار کیا میں نے یہانتک کہ ہم پہنچائی میں نے سو دینار پس ملا میں اوس سے ساتھ اون دیناروں کی پس جبکہ بیٹھا میں درمیان دونوں پانوں اوسکے یعنی جماع کی لیے کہا اوسنے ای بندے خدا کی ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت مکر پس اوٹھہ کھڑا رہا میں اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کی چھوڑ دیا میں نے اوسکو یا الہی اگر جانتا ہے تو کہ تحقیق کیا میں نے یہہ واسطے طلب رضامندی تیری کے پس کھول واسطے ہمارے اس پتھر سے پس کھولی واسطے انکی اللہ تعالی نے اور کشادگی **وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَاْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَهْزَاُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور کہا تیسرے نے یا الہی تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق چاولوں کی پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دے مجکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اوسپر حق اوسکا یعنی دینے لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس سے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا اون چاولوں کی یہانتک کہ جمع کیے میں نے اوس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانیوالے انکے پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنی بعد ایک مدت کی اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر مجپر اور دے مجکو حق میرا پس کہا میں نے جا تو طرف ان بیلوں کی اور چرانیوالوں اونکی کہ حق تیرا ہے پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجہسے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجہسے پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانیوالے اونکے پس لیا اوسنے انکو اور لیگیا اسکو پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نے یہہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہے پس کھولدیا اللہ نے اون سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر او ر جزم ر کے نام ہے ایک پیمانہ کا مدینہ میں کہ اسمیں سولہ رطل یعنی قریب آٹھہ سیر کی غلہ آتا ہے اور بیل اور چرانیوالے اوسکے یعنی غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانیوالونکا کیا باعتبار اکثر و غلبے کے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اوسکے مزدور سے بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ بہت ہوئی اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسفند اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب میں اسلیے کہ اللہ تعالی نے دعا انکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نے اوسکی اس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی اور اگر مستحب نہو تو جواز تو یقینی ہے اور اسمیں ہے فضیلت سلوک کرنیکی ماں باپ سے اور ترجیح دینی انکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا انکی تکلیف و مشقت سے اور مد نظر رکھنا انکی راحت و آرام کو اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہے خصوصاً جگہہ ادب و تعظیم کی مگر واسطے نماز کی وقت فوت ہونے فرض کی اور یہہ بھی

معلوم ہوتا ہی کہ رحمت نیندکی لذیذ تر اور خوش آیندہ تر ہی کہانا کہانیسی اور معلوم ہوئی اس سی فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکہنی نفس کے محرمات سی خصوصًا وقت قدرت کی اور نہوتی مانع کی اور خواہش نفس کے خصوصًا بیچ شہوت ستر کی کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکی جائز ہی اگر اجازت دی بعد اسکی جیسیکہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی کا جائز ہی اور موقوف ہی اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکی نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک و رادا امانت اور خوش معاملگی امرین بہترین پہنچانیوالی ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق کی اور معلوم ہوا کہ دعا بندی کی بعد از وقوع بلا کی مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سی ہی اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیا کی حق ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ح **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی معاویہ بن جاہمہ سی کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مینی یہہ کہ جہاد کو جاؤن مین اور تحقیق آیا مین کہ مشورہ کرون آپ سی پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری مان کہا کہ ہان فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیی کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤن اوسکی ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی مان کی پاؤن کی پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث درانی بہشت کی ہی اور یہہ عبارت کنایہ ہی نہایت خشوع و تذلل سی کہ حکم کیا ساتہہ اوسکی اولاد کو وخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ ؛ ح **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِيْ امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِيْ طَلِّقْهَا فَاَبَيْتُ فَاَتَى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ تہی نیچی میری ایک عورت یعنی نکاح مین تہی میری کہ دوست رکہتا تہا مین اوسکو اور تہی حضرت عمر ناخوش رکہتی اوس عورت کو پس کہا حضرت عمر نی مجہکو کہ طلاق دیدی اوسکو پس انکار کیا مینی پس آئی حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہہ روبرو حضرت کی پس کہا مجہکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یہہ امر نابر استحباب کی ہی نہ وجوب کے اگر ہو نہ وجہہ کوئی باعث اور ؛ ع **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی مان باپ کا اوپر اولاد اونکی فرمایا وہ دونون جنت ہین تیری و دوزخ ہین تیری نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی حق بجا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونیکی بہشت مین اور ترک کرنا فرمانیکا کہ باعث ہی داخل ہونیکا دوزخ مین **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاِنَّهٗ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ کہ مرتی ہین مان باپ اوسکی یا ایک اونمین سی اس حالین کہ تحقیق وہ بندہ مان باپ ہی کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطی اونکی اور استغفار کرتا ہی اونکی یہانتک کہ لکہتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار **ف** یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کی لیی بعد از مرنی اونکی وہ فائدہ رکہتا ہی کہ اگر ناراض گئی ہون تو بہی حقتعالی اونکو راضی کر دیگا اوس سے اور لکہیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنیوالونکی ساتہہ مان باپ کی اور رضا جویان اونکی ؛ ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مُطِيْعًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ اَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ فرمان برداری کرنیوالا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کی یعنی حق انکا ادا کرتا ہے صبح کرتا ہے اس حال میں کہ ثابت ہیں واسطے اوسکے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں باپ میں سے یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ نافرمانی کرنیوالا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ کی صبح کرتا ہے اس حال میں کہ کھلے ہیں واسطے اوسکے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہے ایک ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہے یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی جب فرمودہ حق کی ہے حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالیٰ کی ہے کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکے اوسپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر **ف** تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہے نہ دینیہ میں اسلیے کہ فرمان برداری ماں باپ کی اگر مخالف دین کی ہو تو روا نہیں ۔ ح

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنْظُرُ اِلٰی وَالِدَیْہِ نَظْرَ رَحْمَۃٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ نَظْرَۃٍ حَجَّۃً مَبْرُوْرَۃً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنیوالا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کی یعنی ایک کے ان دونوں میں سے دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے بدلے ہر دیکھنے کی حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور بہت پاکیزہ ہے یعنی اس چیز سے کہ تمہارے گمان میں ہے کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول ۔

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ الذُّنُوْبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْہَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیٰوۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنی سوائے شرک کی بخشتا ہے اللہ تعالیٰ اون میں سے جو چاہتا ہے مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ جلدی سزا دیتا ہے ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالیکو بیچ زندگانی دنیا کی پہلے مرنے **ف** یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنیوالیکے پہلے مرنے اوسکیکے اور ممکن ہے یہہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کی پہلے مرنے اونکیکے اور بہر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا پھر احتمال ہے یہہ کہ ہوں بیچ حکم اوسکے تمام حقوق بندوں کے اسلیے کہ مثل اس وعید کی وارد ہوا ہے بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے اور یہہ نہایت تشدید و تغلیظ ہے اوپر نافرمانی ماں باپ کی ۔ ع ح

وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِہِمْ کَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق بڑے بھائی کا اوپر چھوٹے کی مانند حق باپ کی ہے اوپر بیٹے اپنے کی نقل کیں بیہقی نے پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں

بَابُ الشَّفَقَۃِ وَالرَّحْمَۃِ عَلَی الْخَلْقِ

باب ہے بیچ بیان شفقت اور رحمت کی خلق پر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ نہیں رحمت کرتا یعنی رحمت خاص کامل اللہ اوس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ فَمَا نُقَبِّلُہُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَاَمْلِکُ لَکَ اَنْ نَزَعَ اللّٰہُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور دیکھا حاضرین کو کہ بوسہ لیتے ہیں لڑکوں کے پس عرض کیا کیا بوسہ لیتے ہو تم لڑکوں کے پس نہیں بوسہ لیتے ہم لڑکوں کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مالک ہوں میں واسطے تیرے یہہ کہ دفع کروں اللہ کی رحمت کی نکالنی کو دل تیرے سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالیٰ نے جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہے میں اوسکو دفع نہیں کر سکتا اور یہہ معنی اسکے ہیں کہ لفظ ان کو ساتھ زبر ہمزہ کی پڑہیں جیسے کہ اکثر روایات میں ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ زیر ہمزہ کی ہے اوسکے معنی یہہ ہیں

آیا مالک ہوتمین رکہنی رحمت کا تیری دلمین اگر نکال لی اللہ تعالی تیری دلسی رحمت کو یعنی اللہ تعالی نی جو تیری دلمین رحمت و شفقت نرکہی مین نہین رکہ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہی حسلہ رحمی پر اور اشارہ ہی اسپر کہ دلونمین رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہی اگر اوسنی نہ پیدا کی تو اور کوئی نہین پیدا کر سکتا اور مال دونون روایتونکا ایک ہی ہی تفاوت توجیہ اعرابمین ہی متفق وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آئی میری پاس ایک عورۃ اور اوسکی ساتھہ دو بیٹیان تہین اوسکی مانگتی تہی وہ عورت کچہہ مجہسی پس نہ پایا اوسنی میری پاس سوای ایک کہجور کی پس دی مینی اوس عورتکو وہ کہجور پس بانٹ دی اوس عورۃ نی وہ کہجور درمیان دونون بیٹیون کی اور آپ نہ کہایا اوسمین سی کچہہ پہر اوٹہی وہ عورۃ اور باہر نکلی پہر داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا مینی آنحضرتؐ سی یعنی یہہ ماجرے اوس عورۃ کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوی جنس ان بیٹیون سی ساتھہ کسی چیز کی یعنی ساتھہ ایک کی یا دو کی یا زیادہ کی پس احسان کری طرف انکی ہونگی وہ بیٹیان اوس احسان کرنیوالی واسطی اوسکی پردہ آگ دوزخ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیے کہ بیٹیون کو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت بیٹون کی اور اختلاف کیا ہی علما نی اسمین کہ مراد ابتلا اور امتحان ساتھہ نمری ہونی بیٹیون کی ہی یا ساتھہ اوس چیز کی کہ صادر ہو اونسی قسم محنت اور ایذا اور صبر کرنیکی وسیر اور ظاہر اول ہی اور اسمین ہی اختلاف ہی کہ مراد احسان سی قدر واجب ہی نفقہ سی یا زیادہ اوسیر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان کی یہہ ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہہ ہی کہ ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہی یہانتک کہ حاصل ہووی پروائی انکو سبب نکاح کی یا غیر اوسکی کی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پرورش کری دو بیٹیونکو یہانتک کہ پہنچین وہ حد بلوغ کو یا پہنچین اپنی خاوندونکی پاس آویگا وہ دن قیامت کی اسحالمین کہ مین اور وہ باہم ہونگی اسطرح اور ملائین انگلیان اپنی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی واسطی بیان معنی ہکذا کی اور کیفیت باہم ہونیکی اونکی شہادت کی اور بیچ کی ملائین یعنی جیسی کہ ان دو انگلیون کو ملا ہوا دیکہتی ہو اسیطرح مین اور وہ روز قیامت کی باہم ہونگی یعنی مین اور وہ محشر مین ساتھہ ہونگی یا جنت مین ساتھہ داخل ہونگی ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر گیری کرنیوالا عورۃ بن خاوندوالی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنیوالیکی ہی راہ خدامین یعنی جو کہ سلوک و خبر گیری کری عورۃ بن خاوند کی اور مسکین کے ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب سعی کرنیوالی اور خرچ کرنیوالیکی راہ خدامین کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہونمین انکو کہ یہہ ہی کہا کہ خبر گیری کرنیوالا عورۃ بن خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنیوالیکی ہی راتکو نماز کی لیے کہ سستی نہین کرتا اور فتور واقع نہین ہوتا اوسکی شب خیزی مین اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہین افطار کرتا یعنی دنکو بلکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فقیر ہی بیچ حکم مسکین کے ہی بلکہ بالاولی ہی بعضون کی نزدیک اور یہہ ہی کہ کہنی والا اسکا عبداللہ بن مسلمہ قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سی جیسی کہ تصریح کی ساتھہ اسکی بخاری نی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ گمان کرتا ہونمین مالک کو کہ یہہ ہی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ مشکوۃ و مصابیح کا یہہ ہی کہ کہنی والا اسکا ابو ہریرہ ہی پس تقدیر یہہ ہوگی کہ گمان کرتا ہونمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہہ ہی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہی ابو ہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول و ثانی کی چنانچہ مؤید ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد

اور شیخین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ والقائم اللیل الصائم النہار۔ ع **وَعَنْ** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ لَہٗ وَلِغَیْرِہٖ فِی الْجَنَّةِ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَہُمَا شَیْئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میں اور پرورش کرنیوالا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہو یا اور کا جنت میں اسطرح ہونگی اور اشارہ کیا ساتہہ اونگلی شہادت کی اور بیچ کی اونگلی کی اور کشادگی رکہی درمیان ونکی تہوڑی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** وسطی عدم تصور کثرۃ کی اور گویا آنحضرت نی اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف عالی ہونی مرتبہ نبوۃ کی اور طرف اسکی کہ بعد نبوۃ کی رتبہ فتوت و مروت کا ہی۔ ع **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِہِمْ وَتَوَادِّہِمْ وَتَعَاطُفِہِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّہَرِ وَالْحُمّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہیگا اور پاویگا تو ای مخاطب کامل مسلمانوں کو بیچ رحم کرنی بعض انکی بعض پر بسبب اداری یمانی کی نہ بغیر اور سبب کی اور بیچ رعایت کرنی احوال کی بعلاقہ محبت کی کہ آپسمیں رکہتی ہیں مانند ملاقات کرنی آپسمیں و تحفہ بہیجنی کی آپسمیں اور بیچ مہربانی اور مدد کرنی آپسمیں مانند حال بدن کی جسوقت دکہتا ہی ایک عضو بلاتی ہیں ایک دوسری کو باقی اعضا بدن کی بسبب اس عضو کی اور موافقت کرتی ہیں اعضا آپسمیں بیچ درد و مشقت کی ساتہہ بیداری و تپ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جسیکہ وقت دکہتی بعضی عضو کی تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہی ایسی ہی مومنوں کو یکتن ہونا چاہیی کہ جب ایک کو انمیں سی مصیبت پونہچی تو لائق ہی یہہ کہ سب اوسکی رنج میں شریک ہوں اور قصد کریں اوسکی مصیبت کی رفع کرنیکا اوسیکا ترجمہ شیخ سعدی نی کیا ہی۔ بنی آدم اعضای یکدیگر اند، کہ در آفرینش ز یک گوہر اند، چو عضوی بدرد آورد روزگار، دگر عضوہا را نماند قرار۔ ع ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ کَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَکٰی عَیْنُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ وَاِنِ اشْتَکٰی رَاْسُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہیں یعنی مانند اعضا ایک شخص کے ہیں اسلیی کہ وہ ایک دین پر ہیں اگر دکہتی ہی آنکہہ اوسکی دکہتا ہی یعنی بیچین ہوتا ہی سارا بدن اوسکا اور اگر دکہتا ہی سر اوسکا دکہتا ہی سارا بدن اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی وسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ مسلمان واسطی مسلمان کی مانند مکان کی ہی یعنی تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکہتی ہیں اس باب میں کہ مضبوط رکہتی ہیں بعضی اجزاء مکان کی بعض کو یعنی اسیطرح مسلمانوں کو چاہیی کہ آپسمیں ایک دوسری کی تقویت و تائید میں ہی پہر داخل کیں آنحضرت نی اونگلیاں اپنی ایک ہاتہہ کی بیچ اونگلیوں ہاتہہ دوسری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی واسطی بیان تمثیل کی کہ مسلمان اسطرح آپسمیں ملی ہوئی اور ایک دوسری کا مددگار رہی لیکن مدد کا حق بات میں ہو حرام و مکروہ اور موجب گناہ کی نہو۔ ح **وَعَنْہُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا اَتَاہُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا وَیَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِہٖ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی وسی ابو موسی سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق تہی آنحضرت جب آتا اونکی پاس سائل یا حاجتمند فرماتی یعنی صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہی اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی جو کچہہ چاہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تم سفارش کرتی رہو تا ثواب اوسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ بتقدیر الہی اور حکم اوسیکی ہی اور بملاحظہ اسکی کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اوسکو اور ثواب اوسکا ہاتہہ سی ندو اور جاننا چاہیی کہ سفارش حدود میں بعد پہنچنی کی امام تک جائز نہیں اور پہلی پہنچنی کی اوس تک جائز ہی اور تعزیر میں جائز ہی

سفارش مطلق اور یہہ سب اوس صورت مین ہی کہ جسکی سفارش کرتا ہی وہ موذی وشریر نہو ؛ ح **وعن** انسٍ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالماً او مظلوماً فقال رجل یا رسول اللّٰہ انصرہ مظلوماً فکیف انصرہ ظالماً قال تمنعہ من الظلم فذالک نصرک ایاہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدد کر اپنی بہائی مسلمان کی ظالم ہووہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین اوسکی اسحالمین کہ مظلوم ہی اور کیفیت اوسکی مظلوم ہی پس کیونکر مدد کرون اوسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نی منع کریتو اور باز رکہی تو اوسکو ظلم سی پس یہہ باز رکہنا اوسکو ظلم سی مدد کرنی تیری ہی اوسکی یعنی شیطان ونفس پر کہ باعث مین اوسکی ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ومن کان فی حاجة اخیہ کان اللّٰہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربة فرج اللّٰہ عنہ کربة من کربات یوم القیمة ومن ستر مسلماً سترہ اللّٰہ یوم القیمة متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم ہاں کا رکہتی ہی اور شارع صلی اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا ظلم نکری مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالی اوسکو مہلکہ مین اور نہ چہوڑی اوسکو دشمن کی ہاتہہ مین بلکہ مدد کری اوسکی جو کوئی سعی کرتا ہی بیچ حاجت روائی بہائی مسلمان کی ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اوسکی اور جو کوئی دور کری مسلمان سی کوئی غم یعنی خواہ تہوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی ایک بڑا غم غمون سی قیامت کیسی کہ دم نہین مار سکیگا اوسمین اور جو کوئی ڈہانکی بدن یا عیب کسی مسلمان کا ڈہانکیگا اللہ تعالی عیب اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہہ ڈہانکنی کی اہل موقف سی اور ترک کرنی محاسبہ کی اور پوشیدہ کرنی ذکر اوسکی اور لکہا ہی علماء نی کہ پردہ پوشی کہ مستحسن اور مستحب ہے اہل عزت وحیا کی ہی کہ عیب انکا پوشیدہ ہی اور اگر کوئی کام ناشایستہ کرتی ہین تو پردہ حیا مین اوسکو پوشیدہ رکہتی ہین اور جسنی کہ پردہ حیا کا اوٹہا دیا اور ساتہہ ایذا اور فساد کی معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی انکار اوسکا واجب ہے اور منع اور زجر اوس سے لازم اور اگر منع سی باز نرہی تو خبر حاکم کو کرنی چاہیی تا اوسکو ایذا لوگون کیسی اور فساد ڈالنی سی دین مین باز رکہی اور جرح راویونکا اور گواہون اور حاکمون اور ظالمون کا واسطی نگہبانی دین کی اور حفاظت حقوق لوگون کی واجب ولازم ہی اور قبیلہ اظہار عیب ممنوع کیسی نہین ؛ ح **وعن** ابی ہریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ہہنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرئٍ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کری اوسپر اور نہ ترک مدد کری اوسکی اور حقیر نجانی اوسکو پرہیزگاری اسجگہہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نی طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سی حقیر کرنا بہائی مسلمان کو یعنی یہہ بات برائی مین کامل ہی اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حقیر نجانی الخ یعنی ساتہہ ذکر کرنی عیبون اوسکی کی اور بدزبانی اور ٹہٹہا کرنی کی اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین اور نامراد اور خراب حال ہو کیا جانتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کی نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ سب عزت والی ہین فللہ العزة ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون بہر وجہ عزت ایمانی انکی ہاتہہ سی ندینی چاہیی خصوصاً جو کہ نور علم وعبادت سی روشن ہو رہی ہین رعایت تعظیم انکیلیے بالطریق اولی ملحوظ رکہی اکثر لوگ خصوصاً اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی وغفلت مین گرفتار ہین وبال فقرا اور غربا مین گرفتار ہین کہ بیچارون کو حقیر جانتی ہین اصل کار کہ باعث عزت ونجات کی دنیا وآخرت مین ہی محبت فقرا ومساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی تہی واسطی حصول محبت مساکین کی اور حکم کی گئی تہی ساتہہ ہمنشینی فقرا کی جیسیکہ

سوی کہنے مین مذکور ہی اور پرہیزگاری اسجگہہ ہی الخ یعنی نہین جائز ہی حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک وگناہون سے یا یہہ مراد ہی کہ تقوی سینہ مین ہی اور کار باطن ہی اور مقصود اس جملہ سی تاکید وتقویۃ جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کی کری حالانکہ حقیقت حال وسکی معلوم نہین یا یہہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دلمین ہی پس جسکی دلمین تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکری ایسی کہ متقی حقارت کرنیوالا مسلمان کا نہین ہوتا اور معنی اول ظاہرتر اور مناسب ترہین اور خون اوسکا الخ یعنی ایسا کام نکری اور کلام نکہی کہ خون ریزی مسلمان کی ہو اور مال وسکا تلف ہو اور آبرو ریزی اوسکی ہو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ اللہ تعالی نی آنحضرت صلعم کو خاص عطا فرمائی ہی ؏

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهٗ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی تین طرح کی لوگ ہین یعنی جو کہ لائق ہین کہ ساتہہ سابقین ومقربین کے بہشت مین داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنیوالا لوگون سی توفیق دیا گیا بہلائیون کے اور دوسرا شخص مہربان یعنی چہوٹون بڑون پر نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا اچہی والا یعنی اوپچیز سی کہ نہین حلال پرہیز کرنیوالا یعنی سوال سی اور توکل کرنیوالا اللہ پر عیالدار یعنی نہین باعث ہوتی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اونکی رزق کا اوپر ترک کرنی توکل کی ساتہہ سوال کرنیکی خلق سی اور حاصل کرنیکی مال حرام کو اور ساتہہ غافل ہونیکی علم وعمل سی بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنی وہ مستحق عذاب کی ہین بسبب شومی ان افعال بد کی مقصود ہے برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید اوپر جیسیکہ اوپر تعریف وتحسین افعال مذکورہ کی کی اول سست عقل کہ نہین عقل اوسکو باز رکہی کام ناشائستہ سی اور ثبات واستقامت نہو اوسکو وقت شہوت کی اور صبر نکر سکتا ہو گناہون اور بری باتون سی وہ لوگ کہ تمہاری تابع اور خادم ہین یعنی اور پہرتے ہین گرد امرا واغنیا تمہارے کی اور مدنظر اور خیال نہین ہے اونکو مگر بہرنی پیٹ کا اور پہنا کپڑیکا اگرچہ شبہ وحرام سی ہو نہین ڈہونڈتی ہین اہل ومال کو یعنی نہ طالب ہین بیوی اور حرم کی پس اعراض کرتی ہین حلال سی اور مرتکب ہوتی ہین حرام کی اور نہ طالب اور راغب ہین مال حلال کی کہ بوجہ طیب حاصل کرین بلکہ مصروف ہی ہمت اونکی کہانی اور پینے اوپہننی پر اگرچہ حرام ہو یہہ بسبب سستی عقل سی ہے اور دوسرا شخص دوزخیونمین سے وہ بی دیانت ہی کہ نہین پوشیدہ اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمین اگرچہ شی قلیل ہو مگر کہ ڈہونڈتا اور تفحص کرتا ہی اوسکو تا پاوی اور مطلع ہو اوسپر اور خیانت کرے اوسمین بعضون نے کہا کہ خفا بمعنے ظہور کے بہی آتا ہی یعنی خاین کی ظاہر نہین ہوتی اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمین مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسکو اور تیسرا وہ شخص ہی کہ صبح نہین کرتا اور شام نہین کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو بسبب اہل تیرے کی اور مال تیرے کی یعنی ہر صبح وشام کار اوسکا فریب دینا ہی کہ طمع رکہتا ہی اہل ومال تیرے مین اور ظاہر کرتا ہی عفت وامانت کو لیکن باطن مین خیانت کرتا ہی اوسمین اور ذکر کیا آنحضرت نی بخیل کو اور جہوٹے کو اور بدخلق فحش گو کو نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد رحیم سی صفۃ فعلیہ ہی کہ ظاہر ہو وجود اوسکا خارج مین یعنی غیر مین اور رقیق سی مراد ہی صفۃ قلبیہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر مین اثر اوسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل اور کذب مصدر ہین قائم مقام فاعل کی یعنی ذکر کیا آنحضرت نی بیچ مقام تعداد اہل نار کی بخیل وکاذب کو یعنی فرمایا اور اور دوزخیونمین سی بخیل اور کاذب ہی اور اسطرح جو عبارت لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل والکاذب تو اسلیے کہ بعینہ الفاظ آنحضرت کی یاد نہین رہی یعنی کچہہ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل اور کذب کی اوس سے سمجہی جاتی ہی خواہ یون فرمایا والبخیل والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول او الکذب اکثر روایتونمین بلفظ او شک راوی کی ہی یعنی جو بہی بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو اور بعضی

روایت مین والکذب واوسی آیا ہی اس صورت مین بہی واو بمعنی او کی ہی اور بعض شنظیر بعضون نی کہا کہ منصوب ہی بنا بر معطوف ہونیکی کذب پر اور صحیح یہہ ہی کہ مرفوع ہی پس ہوگا عطف رجل پر اور یہہ نوع جو تہا بخیل ہی یا کاذب اور پانچوان شنظیر ۞ ع خ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم وس خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی ایمان نہین لایا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل و تمام نہین ہوتا ایمان اوسکا یہانتک کہ دوست رکہی واسطی بہائی مسلمان کی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اوس چیز کو یعنی بہلائی دنیا او آخرت کو اور ایک روایت مین لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بہلائی آخرت کی نجاۃ پانا ہی عذاب دوزخ سی اور پہنچنا درجات بہشت کو بسبب کرنی اعمال صالحہ کی اور بہلائی دنیا کی اسباب و متاع اور اہل و اولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کی ہون پس ان چیزونکو اپنی لیی دوست رکہتا ہی چاہیے کہ سب مسلمانونکی لیی بہی دوست رکہی اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کی اپنی لیی مال و جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد اور وبال و عذاب کا ہوتا ہی اور دوست رکہتا ہی کیونکر اور مسلمان بہائی کی لیی دوست رکہی وسکو چاہیے کہ نہ اپنی لیی دوست رکہی اور نہ اور کی لیی کیونکہ وہ خیر نہین یا ایک شخص ہی کہ حصول مال و جاہ اوسکی لیی سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولی تعالی کا ہوتا ہی جیسی کہ مال واسطی حج اور خبرگیری فقرا کی کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہین ہوتا اوسکی لیی ایسا بلکہ باعث فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہتا مال و جاہ کا اور دوست رکہنا اوسکا اوسکی لیی درست نہو گا اسلیے کہ اوسکی حق مین وہ خیر نہین ۞ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا یعنی کامل قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا پوچہا گیا کون ہی کہ ایمان نہین لاتا اور کسکو آپ فرماتی ہین یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ امن مین نہین ہوتا ہمسایہ اوسکا بدیون اوسکیسی وایہ کیا اسکو بخاری و مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوگا جنت مین یعنی ساتہہ نجات پانیوالونکی وہ شخص کہ نہین امن مین ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکیسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین مبالغہ ہی کہ گروانا ہو نی امن کو وقوع ضرر سی سبب اسطی نفی دخول جنت کی پس کیا حال ہوگا جبکہ تحقق ہو لاحق ہونا ضرر و شر کا ۞ ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی اور ابن عمر سی کہ نقل کی اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی ہمیشہ جبرئیل امر کرتی تہی مجکو ساتہہ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتہہ احسان کرنیکی اوسپر اور دفع کرنی ضرر کی اوس سی یہانتک کہ گمان کیا مینی کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہین کہ وارث کردین گی یعنی ساتہہ وحی الہی کی ہمسایہ کو کہ آپسمین ایک ہمسایہ دوسری ہمسایہ کا وارث ہوا کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہو و تم تین شخص پس سرگوشی نکرین دو شخص آپسمین بی سنائی شخص دوسری کی کہ تیسرا ہی یہانتک کہ ملو تم ساتہہ لوگون کی یعنی ملنی لوگون کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی دو کرین تو مضائقہ نہین پس اگر چار شخص مصاحب ہون اور دو شخص آپسمین سرگوشی کرین تو روا ہی یہہ منع سرگوشی کرنی دو شخصون کیسی وقت مصاحبت تین شخصون کی بسبب غمگین کرنی اس فعل کی ہی اوس تیسری کو نقل کی یہہ بخاری

اور مسلم نے ف لفظ یحزن ساتھ زبر ی کے اور پیش ز کے اور ایک لغت مین ساتھ پیش ی کے اور زیر ز کے ہے اور دونون لغت فصیح ہین واسطے متعدی
حزنه واحزنه اندوہگین کرد اور روایت اول مشہور تر ہے اور سبب غمگین ہونیکا یہہ ہے کہ اوسکو خیال جاویگا کہ شاید میری ہلاکت اور
بداندیشی کا مشورہ کرتے ہون کہا نووی نے کہ یہہ نہی سرگوشی کرنے دو کیطرف ہے روبرو تیسری کی اوسیطرح نہی سرگوشی کرنے تین اور زیادہ تین کیطرح
روبرو ایک کی نہی تحریمی ہے پس حرام ہے جماعت پر سرگوشی کرنے ایک کو چھوڑ کر مگر باذن اوسکی اور یہہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہمارے کا
یعنی شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہے اور یہہ عام ہے ہر زمانہ مین سفر مین ہو یا حضر مین ش ع وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہے تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی افضل اعمال دین کی یا امر مہم دین مین خیرخواہی
ہے تین بار فرمائی یہہ بات کہا ہمنے یعنی بعضے صحابہ نے کہ یہہ خیرخواہی کسکی لیے ہے اور کسکی لیے کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالی کے اور
واسطے کتاب اوسکی کے اور واسطے رسول اوسکے کے اور واسطے مسلمانون کی امامون کی کہ امرا و علما ہین اور واسطے سب مسلمانون کی نقل کی یہہ مسلم نے ف
خیرخواہی اسکی یہہ ہے کہ ایمان لاوے اوسکی وحدانیت وصفات پر اور ترک کرے الحاد کو اوسکی صفات مین اور خالص کرے نیت اوسکی عبادت
مین اور فرمان برداری کرے اوسکی اور امر و نواہی کی اور اقرار کرے اوسکی نعمت کا اور شکر ادا کرے اوسکا اور محبت رکھے اوسکی فرمانبردارون سے
اور دشمنی رکھے اوسکی نافرمانون سے اور خیرخواہی اوسکی کتاب کی یہہ ہے کہ اعتقاد کرے یہہ کہ اوترے یہہ اللہ کی پاس سے اور عمل کرے اسپر اور
تلاوت اوسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کے اور تعظیم اوسکی کرے اور خیرخواہی اوسکے رسول کی یہہ ہے کہ تصدیق کرے اونکی نبوۃ کی اور
قبول کرے اوس چیز کو کہ اللہ تعالی کی پاس سے لائے ہین اور اطاعت کرے اونکی اور دوست رکھے اونکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور مان باپ
اور سب لوگون سے اور محبت رکھے اونکی اہل بیت اور صحابہ سے اور اختیار کرے اونکی سنت کو اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہے یا سب کتابین اللہ تعالے
کی اور مراد رسول سے آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالی کی ہین اور یہہ خیرخواہیان راجع ہین بندیکی طرف یعنی کہ خیرخواہی اپنی ہی نفس کی کرتا ہے بسبب
اونکی اور خیرخواہی امرا کی یہہ ہے کہ فرمان برداری اونکی کرے اچھی باتون مین نہ بری باتون مین اور خبردار کردے اونکو وقت غفلت کی
اور خروج نکرے اوپر اگرچہ ظلم کرین اور پیروی کرے علماء کی اوس چیز مین کہ موافق حق کی کہین اور روایت کرین اور خیرخواہی مسلمانون کی
یہہ ہے کہ ہدایت کرے اونکو طرف بھلائیون دین و دنیا کی اور دفع کرے ضرر انسے اور نفع پہنچاوے اونکو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ
مدار دین و دنیا کا اوسپر ہے اور تمام علوم اولین و آخرین کی مندرج ہین اسمین متع ح وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جریر سے کہ کہا جریر نے کہ بیعت کی
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کی اور دینے زکوۃ کی اور خیرخواہی کرنیکی واسطے ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف عبادات یا تو حق اللہ ہین یا حق العباد پس حق اللہ سے وہ عبادتین خاص ذکر کین کہ عمدہ ہین عبادتون بدنی اور مالی مین اور ارکان
اسلام سے ہین بعد شہادتین کی کہ نماز و زکوۃ ہین اور ہوسکتا ہے کہ روزہ اور حج اوسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیرخواہی مسلمانون مین داخل
ہین تمام حقوق بندونکی منقول ہے کہ جریر نے ایک گھوڑا خریدا تین سو درہم کو پھر کہا بیچنی والیکو کہ گھوڑا تیرا بہتر ہے تین سو درہم سے آیا
بیچتا ہے تو چار سو درہم کو اوسنے کہا کہ یہہ تم جانو اے عبد اللہ پھر کہا کہ گھوڑا تیرا بہتر ہے اوس سے آیا بیچتا ہے تو پانسو درہم کو پھر سو سو بڑہاتے
گئے یہانتک کہ پہنچے آٹھ سو درہم کو پھر خریدا اوسکو آٹھ سو درہم کو پس لوگون نے سبب اوسکا پوچھا کہا اونہون نے کہ مینے بیعت کی ہے سو اوپر

صلے اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنیکی ﴿ ع الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ھریرۃ قال سمعت ابا القاسم الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنزع الرحمۃ الا من شقی رواہ احمد والترمذی روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی ابو القاسم سی کہ سچی سچی کہی گئی ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہہین نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پہ مگر بدبخت کی دلسی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف سچی کہی گئی یعنی اللہ تعالی نی اونکی سچا ہونیکی خبر دی ہی وما ینطق عن الھوی اور بدبخت سی مراد کافر ہی یا فاجر ﴿ ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراحمون یرحمھم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شفقت کرنیوالی خلق پہ رحمت کرتا ہی ونپر رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین مین ہین تا رحمت کری تمکو جو کہ آسمان مین ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف اونپر کہ زمین مین ہین یعنی جانور اور آدمی خواہ نیک ہون خواہ بد اور رحم کرنا بد ونپر یہہ ہی کہ اونکو بدی سی باز رکہین جیسیکہ گذرا کہ مدد کر اپنی بہائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد یہہ ہی کہ رحم کرو اونپر کہ مستحق رحم کی ہین اور جو کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت اور سلطنت اوسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائکہ مین اور رحمت کرنی اونکی یہہ ہی کہ محافظت کرین دشمنون سی اور موذیات سی کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہین اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سی واسطی رحم کرنیوالونکی ﴿ ع وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا ویامر بالمعروف وینہ عن المنکر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی ہماری تابعین مین سی وہ شخص کہ نہ رحم کری ہماری چہوٹون پر اور حرمت نگاہ نرکہی ہماری بڑون کی اور نہ امر کری ساتہہ نیکی کی اور نہ منع کری برائی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ﴿ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرم شاب شیخا من اجل سنہ الا قیض اللہ لہ عند سنہ من یکرمہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تعظیم کی کسی جوان نی کسی بوڑہی کی بسبب کبر سن اوسکی مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وقت کبر سن وسکی اوس شخص کو کہ تعظیم وخدمت کری اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیی کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ عمر دراز ہوتی ہی اوس جوان کی کہ تعظیم کرتا ہی بوڑہی کی منقول ہی کہ ایک مرید نکلا خراسان سی واسطی ملازمت شیخ کی کہ مصر مین تہا اور وہان پہنچا اور ایک مدت اوسکی خدمت مین حاضر رہا اور انہین دنون مین ایک جماعت بزرگون کی زیارت شیخ کی لیی آئی پس اشارہ کیا شیخ نی اوسی مرید کو کہ جانور سواری کی تہام پس نکلا وہ مرید لیکن یہہ خطرہ گذرا اوسکی دلمین کہ یہہ سفر دور دراز کرکی مین شیخ کی پاس آیا اوسکا یہہ نتیجہ ہوا پس جب گئی اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کی پاس پس کہا پیر نی ای ولد میری قریب ہی کہ تیری پاس اکابر آوینگی اور متعین کریگا اللہ تعالی واسطی تیری اونکو کہ خدمت کرینگی اونکی پس کہتی ہین کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی دروازہ پر نہین پائی جاتی تہی مگر خچر اور گہوڑی بسبب کثرۃ آنی اکابر کی اوسکی ملاقات کی لیی اور حضرت انس راوی حدیث کو بہی اللہ تعالی نی یہہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت حبیب رب العالمین کے کہ دس برس کی عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تہی پس دراز کی اللہ تعالی نی عمر اونکی کہ ایکسو تین برس کی عمر ہوئی اونکی اور بہت ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئی ﴿ ع وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم وحامل القران غیر الغالی فیہ ولا الجافی عنہ واکرام السلطان المقسط رواہ ابو داود والبیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کیسی ہی تعظیم کرنی بوڑہی مسلمان کی اور تعظیم کرنی
اوٹہانیوالی قران کی یعنی پڑہنی والی قران کی اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین اور نہو دور ہونیوالا اوس سی اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کیسی
ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دو قیدین لگائین اوٹہانیوالی قران کی لیی ایک تو
یہہ کہ غلو کرنیوالا نہو اور دوسری یہہ کہ نہ دور ہوا اوس سی بلکہ متوسط الحال ہو جیسیکہ عادت شریف تہی کہ میانہ روی کرتی تہی عبادات وغیرہ
مین اور غلو کرنیوالا وہ کہ تجاوز کری حد سی لفظاً اور معنی مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری لفظ قران مین ساتہہ
تحریف اوسکی کی مانند اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علما کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہہ تاویل باطل کی مانند تمام مبتدعون کی اور
بعضون نے کہا کہ غلو مبالغہ کرنا تجوید مین یا جلد پڑہنا اسطرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور ہونیوالا وہ کہ اعراض کری تلاوت قران سی اور
احکام قراءۃ سی او عمل کرنیسی اوس چیز پر کہ اوسمین ہی اور بعضون نی کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین رہی اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اور
عبادت کیطرف ہرگز نہ متوجہ ہو اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قران مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور مراد نی عادل کا یہہ ہی کہ غالب ہو عدل
اوسکا ظلم پر بخلاف عکس اوسکی کی یعنی ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاویگا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ ایسی ہی کہا ہے
بعضی علما ہماری نی کہ جو کوئی کہی اس زمانہ مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکی کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایک طرح کی عدل سی
اور تحقیق اسکی مبنی ہی اوپر فرق کی درمیان اسکی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی پس اول اطلاق کیا جاتا ہی اوپر کہ عدل کرتا ہے
اگرچہ کبہی کبہی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفاً اوپر کہ ہو موصوف ساتہہ عدل کی بطریق دوام کی جیسیکہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہے
اور فلانا نماز پڑہتا ہی اور شرح السنۃ مین ہی کہ کہا طاؤس نی سنت سی ہی یہہ کہ توقیر کری تو چار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کی
اور باپ کی انتہی کہتا ہون مین اور باپ کی حکم مین ماں بہی ہی اور مراد عالم سی عالم باعمل ہی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی لفظ حامل القران ہی اور شاید
کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین ایسی ہی کہ ظاہر ہی یا ایسی کہ کلام اجنبیون مین ہی پس جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل القران اور سلطان ظاہری یا باطنی
تو بہت کیجاوی تعظیم اوسکی ایسی کہ واجب ہی تعظیم اوسکی بہت سی وجہون کر اور روایت کی ہی خطیب نے جامع مین انس سی کہ فرمایا آنحضرت نی
ان من اجلالی توقیر الشیخ من امتی ؛ ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ
تحقیق جلال بزرگی میری سی ہی تعظیم کرنی شیخ کی میری امت مین سی
بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْهِ وَشَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُسَاءُ اِلَیْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین گہر ونکا مسلمانون کی گہرون مین وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو
یتیم کہ احسان کیا جاوی طرف اوسکی اور برا گہر مسلمانون کی گہرون مین سی وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ برائی کیجاوی طرف اوسکی نقل کی
یہہ ابن ماجہ نی **ف** اور ایذا دیجاوی اوسکو ناحق اور اگر واسطی تعلیم و تادیب کی مارین تو داخل احسان کی ہی نہ برائی کرنیکی ؛ ح
وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاْسَ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ شَعْرَةٍ
یَمُرُّ عَلَیْهَا یَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَةٍ اَوْ یَتِیْمٍ عِنْدَهٗ کُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّةِ کَهَاتَیْنِ وَقَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ
ہاتہہ پہیری یتیم کی سر پر یعنی بطریق شفقت کی درحالیکہ نہین پہیرتا ہی ہاتہہ مگر واسطی اللہ کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی نہ واسطی اور غرض کی ہوتی
ہین واسطی اوسکی بدلی ہر بال کی کہ پہیرتا ہی اوسپر ہات اوسکا نیکیان اور جو شخص کہ احسان کری طرف یتیم لڑکی کی یا یتیم لڑکیکی کہ نزدیک

اسکی ہی یعنی آپکی پرورش مین ہی خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا مین اور وہ بہشت مین مانند ان دونون کی اور ملائین دونو انگلیان اپنی یعنی بیچ کی انگلی اور
اوسکی پاس کی کہ انگوٹھی کی طرف ہی یعنی مین اور وہ مانند ان دونون انگلیون کی نزدیک ہونگی بہشت مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہہ حدیث غریب ہے ف لفظ ثمر ساتھہ زبر تے اور پیش میم کی ہی صیغہ مونث کا اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتھہ پیش تے اور زیر
میم کی صیغہ مذکر کا آیا ہی اسصورت مین فاعل اوسکا ضمیر ماسح کی ہی اور یدہ مفعول اوسکا اور ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ پہیرتا ہی وہ شخص اس بال پر ہاتھہ
اپنا اور لفظ حسنات ساتھہ رفع کی ہی بنا پر ہونی اوسکی اسم کان کا اور ظاہر یہہ ہی کہ نیکیان مختلف ہوتی ہین کمیت وکیفیت مین باعتبار اچھا
کرنی نیتون کی اور احسان کری یعنی شفقت ومہربانی کری اوسپر اور تادیب وتعلیم کری اوسکو اور نکاح کردی اوسکا اور محافظت کری
اوسکی مال کی اگر مال ہو اوسکا اور لفظ او یتیم مین تنویع کی لیے ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ شک کی لیے ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ یتیمة
فرمایا یا یتیم اور اسحدیث مین اشارہ ہی طرف بشارت حسن خاتمہ اوسکی ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ
ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَوِ اثْنَتَيْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ
وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا كَرِيْمَتَاهُ قَالَ عَيْنَاهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ جگہہ دیوی یتیم کو طرف کہانی اور پینی اپنی کی واجب کرتا ہی
اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت مقرر یعنی قطعا بلاشک وشبہ بموجب وعدہ اپنی کی مگر یہہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اور جو شخص کہ پرورش
کری تین بیٹیون کو یا پرورش کری اونکو کہ مانند تین بیٹیون کی ہین کہ تین بہنین ہون پس ادب سکہاوی اونکو اور شفقت کری اونپر یہانتک کہ
بی پروا کری اونکو یعنی بڑی ہون اور نکاح کی جاوین واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ یا دو کو
یعنی فرماتی کہ دو بیٹیون یا دو بہنون کی پرورش کرنی مین بہی یہی ثواب ملتا ہی فرمایا پرورش کری دو بیٹیون یا دو بہنون کو یہانتک کہ اگر
کہتی لوگ یا ایک کو البتہ فرمانی یا ایک کو اور جس شخص کی لیوی اللہ دو پیاریان واجب ہووی اوسکی لیی بہشت پوچہا گیا یا رسول اللہ کیا
مراد ہی دو پیاریون سی فرمایا دونون آنکہین اوسکی نقل کی یہہ شرح السنة مین ف وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا یعنی شرک اور حقوق بندون کی
پس تقدیر یہہ ہی مگر یہہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا مگر ساتھہ توبہ کی یا ساتھہ بخشوانی اور مانند اوسکی حاصل یہہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالی کی
ہین بخشی جاتی ہین اگر چاہتا ہی اللہ سوا شرک کی اور اگر کہتی لوگ الخ یہہ بموجب مذہب مختار کی کہ کہتی ہین احکام مفوض ہین آنحضرت پر
جو کچہہ چاہین کرین اور جسکو چاہین تخصیص کرین ظاہر ہی وجہ کہ قائل عدم تفویض کی ہین وہ کہتی ہین کہ بعد التماس اونکی وحی ہوئی ساتھہ
اوس چیز کی کہ موافق مقصود اونکی تہی اور مانند اسکی بہت سی حدیثون مین آیا ہی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
وَنَاصِحُ الرَّاوِيْ لَيْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اللہ کی کہ البتہ ایک ادب سکہانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کیسی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور ناصح راوی نہین نزدیک محدثون کی قوی ف یعنی حفظ وضبط مین کہ اعتماد اوسپر کیجیی پس یہہ حدیث

ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی جاعاً اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سی ادب شرعی ہی ش ح ع

وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

اور روایت ہی ایوب بن موسی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی موسی سی موسی نی نقل کی ایوب کی دادا سی یعنی عمرو بن سعید سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچھہ دینا بہتر ادب نیک سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث نزدیک میری مرسل ہی ✤ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوْمَاَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ اِمْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک اشجعی کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورۃ سیاہ رخساروں کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کی رخسارہ اوسکی سیاہ ہوگئی مانند ان دونون اونگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی اونگلی کی اور اونگلی شہادت کی یعنی وسطی بیان دو اونگلیون کی وہ عورۃ ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب مرنی یا طلاق دینی خاوند کی تہی جاہ و جمال والی روکا اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنیسی وسطی پرورش اور شفقت کرنیکی اوپر حال یتیمون اپنی کی یہانتک کہ جدی ہوئی یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب بالغ ہونیکی محتاج مان کی نرہی یا مرگئی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی جس عورۃ کا خاوند مرگیا یا طلاق دی اور چہوٹی اولاد چہوڑ گیا اور اپنی عورۃ نی اولاد کی پرورش کی وسطی کسی سی نکاح نکیا اور اونکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اونکیکی تک اور بسبب خدمت اونکیکی اپنا حسن و جمال برباد کیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورۃ قیامت کی دن مانند ان دونون ونگلیون کی قریب بہم ہونگ اس سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین و خاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح عفت اختیار کرین اور ترک زیب و زینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول رہین تو بڑی فضیلت رکہتاہی ✤ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہووی ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اوسکو زندہ یعنی جیسیکہ جاہلیت مین بسبب عار و فقر کی کرتی تہی اور نہ حقیر و ذلیل کرکر رکہا اوسکو اور نہ ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکون کو دینی دلانی وغیرہ مین داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی ساتہہ سابقین کی اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹی پر کرتی ہین کہا ابن عباس نی کہ اس حدیث مین ولد سی مراد حضرت کی بیٹی ہین ✤ ع وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا حضرت نی جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بہائی مسلمان کی حالانکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکیکی یعنی ساتہہ دفع کرنے غیبت و عار کی اوس سے اور منع کرنیکی غیبت اوسکیسی پس مدد کی وسکی مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اوسکی اور وہ قادر تہا اوسکی مدد کرنی پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اوس سی بسبب مدد نکرنی کی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ شرح السنۃ مین

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی جو شخص کہ دفع کری اور باز رکہی کہانی گوشت بہائی اپنی کیسی یعنی غیبت کرنیوالیکو منع کری غیبت کرنی بہائی مسلمان کیسی غائبانہ ہی حق الله پر یہہ کہ آزاد کریگا اوسکو آگ سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کہانی گوشت کیسی کنایہ ہی غیبت کرنیسی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ہی بیچ برائی غیبت کی ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانیکو تشبیہ دی غیبت کرنیکو ساتہہ کہانی گوشت مغتاب کی چونکہ آبرو ریزی اوسکی کرتا ہی گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اوسکا کہاتا ہی اور واسطی مبالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقریر پر مغیبت بمعنی غیبت کی ہی ساتہہ زیر غین کی یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتہہ لفظ ذب کی اور احتمال رکہتا ہی کہ بالمغیبۃ متعلق ہو بلحم اخیہ کی بتقدیر اکل لحم اخیہ کی اور مغیبت بمعنی غیبت کی ہو ساتہہ زیر غین کی یعنی باز رکہی کہانی گوشت کیسی بسبب غیبت کی اور مآل دونون معنون کا ایک ہی ہی کہ منع کرنا اور باز رکہنا لوگون کا ہی آپس کی غیبت سی یعنی جو کہ باز رکہی لوگون کو غیبت کرنیسی او آزاد کریگا یعنی اول وہلہ مین پہلی داخل ہونیکی دوزخ مین یا بعد داخل ہونیکی پہلی پورا کرنی عذاب کی ؛ ح ع وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابو درداسی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم سی فرماتی کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کری اور باز رکہی غیبت کو آبرو بہائی اپنی کیسی یعنی منع کری اوسکی غیبت سی مگر کہ ہوتا ہی حق الله پر یہہ کہ باز رکہی اوس سی آگ دوزخ کو دن قیامت کی پہر پڑہی آنحضرت نی یعنی واسطی استشہاد کی اپنی قول پر کان حقا الخ یہہ آیہ اور ہی ثابت و واجب ہمپر مدد کرنی مومنون کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ؛ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهِ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی الله علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکری مرد مسلمان کی اور منع نکری غیبت اوسکی بیچ جگہہ بی حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہی بیچ جگہہ مین آبرو اوسکیسی مگر کہ نہین مدد کریگا اوسکی الله تعالی بیچ جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہی وہمین مدد خدا کو یعنی آخرۃ مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کری کسی مسلمان کی او بیچ جگہہ مین کہ نقصان کیا جاتا ہی اوسمین آبرو اوسکیسی اور بی حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی الله تعالی او بیچ جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہی اوسمین مدد اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی ؛ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْءُوْدَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی عیب یا برائی یعنی کسی مسلمان مین اور ڈہانکدی اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کی کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کی ساتہہ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہہ کہی ہی علما نی کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت سے مانند مردہ کی ہوتا ہی اور دوست رکہتا ہی کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب میرا ظاہر نہوتا پس جب کسی نی عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی اوس

خجالت کروہ اوسکی نزدیک بمنزلہ موت کی تہی پس ڈہانکنا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنیکی ہوا جیسیکہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تہی قبر مین اور قریب مرنیکی تہی پس نکالی گئی اور زندہ رہی ٭ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ الْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَهٗ وَیَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہی بہائی اپنی کا پس اگر دیکہی اوسمین برائی توچاہیی کہ دور کردی اوس برائی یعنی اور مشغول ہو ساتہہ اصلاح حال اوسکی جسطرح کہ ہوسکی ساتہہ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسیکہ شرط ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اسکو یعنی روایت حدیث ساتہہ اس لفظ کی ضعیف ہی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابوداود کی یون ہی مسلمان آئینہ مسلمان کا ہی اور مسلمان بہائی ہی مسلمان کا باز رکہتا اور دفع کرتا ہی اوس سی وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہی اور نگاہ رکہتا ہی یعنی حق اوسکا غائبانہ اوسکی **ف** مسلمان آئینہ دوسری مسلمان کا ہی یعنی آگاہ کردیتا ہی اوسکو اوسکی برائی پر مانند آئینہ کی کہ جو کچہہ دیکہنی والیکی وجود مین ہوتا ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو دیکہا دیتا ہی اور خفیہ آگاہ کری تا وہ ذلیل نہو لوگون مین جیسی آئینہ آگاہ کرتا ہی کہ سوا اوسکی کسی پر معلوم نہین کرواتا اور دوسرا وہ ہی مطلع ہوجاتا ہی اپنی رای پر بسبب آگاہ کرنی مومن دوسرکی جیسیکہ مطلع ہوتا اپنی چہرہ کی برائی پر بسبب دیکہنی کی آئینہ مین ملا اروم قدس اللہ سرہ نی فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر پر ہین جبتک کہ کاوش کرتی ہین احوال ایک دوسری کیسی اور جب متفق ہونگی ہلاک ہونگی اور واسطی تقویت و تائید ان معنون کی فرمایا المومن اخ المومن الخ اور نگاہ رکہتا ہے الخ یعنی غیبت نہین کرتا اوسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہی اوسکی تو منع کردیتا ہی اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہی تمام حقوق اوسکی نفس مین اور مال مین اور آبرو مین ٭ ح ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَکًا یَحْمِیْ لَحْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ بِهٖ شَیْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بچاوی کسی مسلمان کو یعنی اوسکی آبرو کو منافق کی شر سی بہیجیگا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاویگا گوشت اوسکا یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت کی آگ دوزخ کیسی اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مسلمان کو ساتہہ کسی چیز کی یعنی عیبون مین سی درحالیکہ چاہتا ہی ساتہہ اوس چیز کے عیب اوسکا قید کریگا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک کہ نکلی عہدہ اوس چیز کیسی کہ کہا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی پاک ہو اوسکی گناہ سی ساتہہ راضی کرنی مدعی اوسکی یا ساتہہ شفاعت کی یا ساتہہ عذاب کرنیکی بقدر گناہ کی اور منافق سی یہان مراد غیبت کرنیوالا ہی اوسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہی خیرخواہی اور دلمین ارادہ رکہتا ہی فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہی کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی ٭ ح ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین یارون کا یعنی اکثر اونکا ازروی ثواب کی نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی یار اپنی کی یعنی اکثر اونکا ازروی احسان کی اگرچہ ساتہہ خیرخواہی کی ہو اور بہترین ہمسایون کا نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **وَعَنْ** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِیِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کسطرح معلوم کرون مین نیکو کاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ مین نیک کار ہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجہسی الیسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن و قبح اوسکا شرعا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت سنی تو اپنی ہمسایونکو کہ کہتی ہین تحقیق نیکی کی تو نی پس تحقیق نیکی کی تو نی اور جسوقت سنی تو ہمسایون کو کہ کہتی ہین تحقیق برا کیا تو نی پس تحقیق برا کیا تو نی یعنی نیکی و بدی تیری ساتہہ گواہی دینی ہمسایون کی معلوم ہوگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** سنی تو ہمسایون کو یعنی سب ہمسایون کو یعنی ایسی کہ نہین جمع ہوتی ہین سب ضلالت پر غالبا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ السنة الخلق اقلام الحق کذا ذکر علی القاری اور حضرت شیخ نی کہا کہ یہہ اوسوقت ہی کہ جسوقت ہون ہمسائی اوسکی اہل حق و انصاف والی اور نہ بہت محبت رکہتی ہون اور نہ بہت دشمنی (زبان خلق کی قلم ہین حق کی) ؛ **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوتارو تم آدمیون کو بیچ مراتب اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی بیچ مراتب معینہ اونکی یعنی حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکہو ایک ہی شریف و اہل عزت اور دوسرا ہی وضیع و ذلیل دونو کو یکسان نرکہو تعظیم و تکریم مین ہر ایک کی ساتہہ الیسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اوسکیکا نہو پس نہ برابری کرو درمیان خادم و مخدوم کی بلکہ ہر ایک سی موافق مرتبہ اوسکی پیش آو فرماتا ہی اللہ تعالی ورفعنا بعضہم درجات اور احیاء العلوم مین منقول ہی کہ حضرت عائشہ رض کہانا کہا رہین تہین کہ ایک فقیر اوس راہ سی گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا اوسکو بہیجا بعد ازان ایک سوار گذرا اوس سی کہلا بہیجا کہ طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئیی ایک شخص نے حاضرین مین سی تفاوت سحال سی پوچہا فرمایا حضرت عائشہ نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انزلوا الناس منازلہم وہ مسکین اس ونکی ٹکڑی سی رضی ہو گیا اور اگر سوار سی بہی ویسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اوس سی کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اوسکی لازم آتی اور یہہ حدیث مبدا ہی فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کی اور تفضیل خلفا کی اور مانند اونکی جیسیکہ یہہ حدیث منشا ہی وہم اغنیا و متکبرین کا امرا و وزرا سی جیسیکہ دیکہا جاتا ہی بیچ مجلسون اونکی قد علم کل اناس مشربہم وفہم کل فریق بینہم یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا یعنی علما کا فہم اس سی بجا ہی کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتی ہین اونکی غیر پر اور اغنیا کا وہم بیجا کہ وہ اہل علم و فضل و فقرا کی حقارت کرتی ہین اور فاسق دولتمند فاجرون کی عزت و تعظیم کرتی ہین اور اس حدیث کو دلیل لاتی ہین اونکو اللہ نی اس سی گمراہ کیا اور علما کو راہ یاب کیا ؛ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا ائْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی ابی قراد سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابیون نے کہ ملتی تہی اپنی بدنکو پانی حضرت کی وضو کا پس فرمایا واسطی اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو خوش لگی یہہ کہ دوست رکہی اللہ کو اور اوسکی رسول کو یعنی بوجہ کمال کی یا دوست رکہی اوسکو اللہ اور رسول وسکا پس چاہیی کہ سچ بولی اپنی بات مین جسوقت کہ بات کری اور چاہیی کہ ادا کری امانت لوگون کی کہ اوسکی پاس ہے جسوقت کہ امانت سونپی جاوی

اور چاہیے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایون کی **ف** مراد وضو کی پانی سے اکثرون کی نزدیک بقیہ وضو کے پانی کا ہے کہ باسن مین بچ رہتا ہے اور
بعضون نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہے کہ جدا ہوا اعضا مبارک سے اور لفظا او یحبہ اللہ و رسولہ مین تنویع کی لیے ہے اور یہہ مرتبہ بالاتر ہے اول سے
اور حقیقت مین دونو مستلزم ایک دوسرے کی ہین کہ ہر کوئی ہے دوستدار کو دوست رکہتا ہے اور یا لفظا و معنی بل کی ہے اور یہہ ظاہر تر ہے اور
احتمال ہے کہ شک راوی کی لیے ہوا اور معنی حدیث کی یہہ کہ دعوی محبت خدا و رسول کا فقط ایسی ہی باتون سے کہ چندان نفس پر شاق نہین ثابت
نہین ہوتا بلکہ ضرور ہے اسمین بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصًا بجالانا ان امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایہ
کے معاملات مین اور حقوق لوگون مین ان چیزون مین مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہے اور شاید کہ ان لوگون مین حضرت نے کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور
تقصیر کی بیچ ادای ان حقوق کی ہو اس سبب سے خاص ان چیزون کو ذکر کیا ؛ ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ
الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ
بہر کر کہاوے اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بہوکا ہو اوسکی پہلو مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** جملہ و جارہ الخ حال ہے
ضمیر یشبع سے یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بہر کر کہاوے اس حال مین کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت مقدار اوسکیا اور بیچ ذکر کرنے
پہلو کی اشارہ ہے کمال غافل ہونے اوسکے پر خبر گیری ہمسایہ سے ؛ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ
تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ
فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ
بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورۃ ذکر
کیجاتی ہے یعنی لوگون مین بطریق شہرۃ کی بسبب کثرت نماز اوسکی اور روزی اوسکے اور تصدق دینے اوسکی یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی
ہے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنی ہمسایون کو ساتہہ زبان اپنی کی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کی اور نماز اور روزہ اور تصدق
باوجودیکہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اوسکیا نہین ہونگی کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورۃ ذکر کیجاتی ہے بسبب کم رکہنے
روزون کی اور کم تصدق دینے کی اور کم نماز پڑہنے کی اور تحقیق وہ تصدق دیتی ہے چند ٹکڑے قروط کی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنی ہمسایون کو فرمایا کہ
وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اسلیے کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کی ہے اور
نہین ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کے یعنی عبادات نفل کی اور ضائع کرنے اصول کی جیسے کہ وہ واقع ہے بیچ اکثر علما اور صلحا کی کہ علما تو ترک
کرتے ہین اون چیزون کو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتے صلحا اوس علم کو کہ واجب ہے اونپر حاصل کرنا اوسکا اور جو کہ صوفی کہ جامع ہین
درمیان علم و عمل کی وہ مقدم رکہتے ہین رعایت پرہیز کرنیکو اوپر دینے دوا کی و چلتے ہین راہ حکما کی کہ وہ کہتے ہین کہ تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر اور اسلیے
گردانا ہے اونہون نے توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے طرف اسی معنے کی بطریق نفی و اثبات کی اور اشارہ ہے طرف
اوسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کی پس گویا کہ لازم آتا ہے اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ؛ ع **وَعَنْهُ**
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا

فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوئی لوگون پر اور بیٹھی ہوئی تہی پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ نیکترین تمہاری کی اور ممتاز کرون نیکترین تمہاری کو بدترین تمہارے سی یعنی بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہی اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نی پس چپ رہی وہ لوگ یعنی بخوف اسکی کہ متعین کرکر فرماوین کہ یہہ نیک ہی اور یہہ بد نہ ساتہہ مفہوم عام اور عنوان کلی کی اور یہہ بات سبب فضیحت اور ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت نی یہہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نی ہان یا رسول اللہ خبر دیجئی ہمکو اور متمیز کر دیجئی نیکترین ہمارے کو بدترین ہمارے سی پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہی کہ امید رکہتی ہون لوگ بہلائی اوسکی کی اور امن مین رہتی ہون اوسکی بدی سی اور بدترین تمہارا وہ ہی کہ امید نہ رکہتی ہون لوگ اوسکی بہلائی کی اور نہ امن مین رہتی ہون اوسکی بدی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بہلائی کی رکہین اور اوسکی بدی سی امن مین نہون اور یا اوسکی بدی سی امن مین ہون لیکن امید بہلائی کی اوس سے نرکہتی ہون تو وہ بین بین ہی نہ نیکتر ہی اور نہ بدتر ؛؛ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کیی درمیان تمہارے خلق تمہاری جیسیکہ تقسیم کیی درمیان تمہارے رزق تمہاری تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوس شخصکو کہ دوست رکہتا ہی یعنی انبیا اور اولیا مین سی مانند سلیمان اور عثمان رضی کی اور دیتا ہی اوسکو کہ نہین دوست رکہتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کی اور نہین دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نی دین پس تحقیق دوست کہا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین مسلمان ہوتا یعنی کامل بندہ یہانتک کہ مسلمان ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہین مومن ہوتا یعنی کامل یہانتک کہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکی سی **ف** اسلام دلکا پاک کرنا اوسکا ہی عقائد باطلہ سی اور اسلام زبان کا باز رکہنا اوسکا مالایعنی سی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سی ہی یا کنایہ ہی تسویہ ظاہر و باطن سی اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونی انکی مدار اسلام و ایمان کی ؛؛ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مومن محل ہی الفت کا اور نہین بہلائی اوس شخص مین کہ نہین الفت کرتا یعنی مسلمانون سی اور نہین الفت کیا جاتا یعنی مسلمان دوست نرکہین اوسکو نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لفظ مالف ساتہہ زبر لام کی مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا بمعنی فاعل ومفعول کی یعنی یالف و یولف یعنی الفت کرتا ہی اور الفت کیا جاتا ہی جیسیکہ ایک روایت مین ہی اور مویدہی اوسکی آخر حدیث ہی اور کہا طیبی نی احتمال ہی یہہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کی جیسیکہ رجل عدل یعنی الفت کرنیوالا ہی یا مالف اسم مکان ہی یعنی ہوتا ہی جگہہ الفت کی اور منشا اوسکا اسلئے کہ بسبب الفت کی حاصل ہوتا ہی اجتماع درمیان مسلمانون کی اور بغیر الفت کی واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نی منت رکہی ہی مومنون پر ساتہہ تالیف قلوب انکی کی اس آیہ مین کنتم اعداء فالف بین قلوبکم اور کئی جگہہ مثل اس مضمون کی ہی ؛؛ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضی لاحد من امتی حاجة یرید ان یسرہ بہا فقد سرنی ومن سرنی فقد
سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ اللہ الجنة اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
جو شخص روا کری کوئی حاجت یعنی دینی یا دنیوی واسطی کسیکی امت میری سی یعنی امت اجابت سی درحالیکہ چاہتا ہی یہہ کہ خوش کری اوسکو ساتھہ حاجت
روائی کی پس تحقیق خوش کیا اوسنی مجکو یعنی مین خوش ہوتا ہون بسبب خوشی امت کی اور جسنی خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنی
خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین **ف** اور جامع صغیر مین ہی کہ جسنی روا کی واسطی بہائی مسلمان کی ایک حاجت ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب
مانند ثواب اوس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نی انس سی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من اغاث ملهوفا كتب الله له ثلثا وسبعين مغفرة واحدة فيها صلاح امره كله وثنتان وسبعون
له درجات يوم القيمة اور روایت ہی وسی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ فریاد رسی کری کسی مظلوم کی
لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی تہتر بخششین ایک اون تہتر بخششو مین سی بخشش ہی کہ اوسمین صلاح سب کامون وسکیکی ہی یعنی دنیا اور آخرت
مین اور بہتر بخششین واسطی اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کی **وعنہ** وعن عبد اللہ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ روی البیہقی الاحادیث الثلثة فی شعب الایمان
اور روایت ہے اوسی انس سے اور عبد اللہ سے کہ کہا اون دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہترین خلق کا طرف اللہ کی وہ شخص ہے کہ احسان
کری طرف کنبی اللہ کی نقل کین یہہ تینون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** عیال آدمی کی وہ ہین کہ جنکو یہہ پرورش کرتا ہی اور کہلاتا ہی
اور مال خرچ کرتا ہی اونپر پس یہہ بہ نسبت غیر اللہ تعالی کی مجاز ہی اور بہ نسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی جیسا کہ
خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقہا ع **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اول خصمین یوم القیمة جاران رواہ احمد اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
اول دو جہگڑنیوالی دن قیامت کی دو ہمسایہ ہونگی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی اول دو شخص آپسمین جہگڑنیوالی بعد جہگڑنی اہل نار کی دو ہمسایہ
ہونگی کہ جہگڑینگی بیچ اوس سبب کے کہ حاصل ہوئی ہو ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپسمین حقوق واجب الادا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ ہوویگا
بندی سی در مقدمہ نماز کی ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا اوسمین درمیان لوگون کی خون ہوگا اور ایک روایت
یہہ آئی کہ اول دو جہگڑنیوالی دن قیامت کی دو ہمسایہ ہونگی پس تطبیق انمین یون دی ہی علما نی کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا
بسبب فضیلت اوسکیکی تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا درمقدمہ خون کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہہ حدیث مقید
ہی ساتہہ اختصام خصمین کی یعنی جو لوگ ایسی ہین کہ ہر ایک نی بہ نسبت دوسری کی قصور کیا ہی ادائی حقوق مین اور اوس سی گناہ لازم ہوا ہی تو پہر
اول یہہ دو شخص جہگڑینگی آپس مین اور انکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر فرض کیا جاوی کہ تقصیر ایک سی واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق
تغلیب و مشاکلہ کی ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی وجزاء سیئة سیئة مثلہا ولیس ہر ایک مین اضافی ہی سنافات نہ لازم آئی انمین ع
وعن ابی ہریرة ان رجلا شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسوة قلبہ قال امسح راس الیتیم واطعم المسکین رواہ
احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سختی دل اپنی کی کہ علاج اوسکا کیا ہی
فرمایا پہیر تو ہاتہہ یتیم کی سر پر اور کہلا مسکین کو نقل کی یہہ احمد نی **ف** یتیم کی سر پر ہاتہہ پہیرنی سی موت یاد آویگی پس غنیمت جانیگا تو

حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوہ قلب کا منشا غفلت ہی اور کہلا مسکین کو تا کر دیکہی تو آثار نعمت الہی کی اپنی پر کہ غنی کیا تجکو اور محتاج کیا تیری طرف اور ونکو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ؀ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہی اوپر بیٹی اپنی کی درحالیکہ پہیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکی نی اور تیری گہر آن پڑی ہی اور نہین واسطی اوس بیٹی کی کوئی کمانیوالا سوا تیری یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کری اوسکی اور نہ اور کوئی خبرگیران ہی ناچار تیری گہر مین آن پڑی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ

باب ہی بیچ بیان محبت کی بیچ ذات خدا کی اور واسطی خدا کی **ف** حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کی اور وجہ اوسکی کہ نہ آمیزش ہو اوسمین ریا اور خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنی بسبب اللہ کی اور رضا اوسکی یعنی جب دوست رکہی کسی بندیکو تو دوست رکہی اوسکو واسطی اللہ کی ؀

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روحین پہلی آپکی بدنونمین لشکر کی تہین یعنی اکٹہا جمع تہین بعد ازان متفرق کیا انکو اور بدنون مین بہیجا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تہین اونمین سی یعنی بعلاقہ مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپسمین الفت رکہتی ہین یعنی بعد از تعلق کی بدنونمین اور جو انجان تہین اونمین سی اختلاف رکہتی ہین نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی یہہ مسلم نی ابی ہریرہ سی **ف** یعنی جن روحون مین روز ازل کی مناسبت تہی صفات مین یہان بہی محبت ہوتی ہی اور جنمین وہان اختلاف تہا یہان بہی اختلاف رہتا ہی مثلاً نیکونمین آپسمین موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقون سی اور ظہور وہان کی تعارف کا بسبب الہام خدا کی ہوتا ہی کہ لوگون کی دلونمین بسبب وہان کی محبت کی یہان بہی محبت ڈالدیتا ہی طیبی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ جب دوست رکہتا ہی کسی بندیکو یعنی ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنی کا واسطی کسی بندیکی اپنی بندون مین سی تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون فلانیکو پس دوست رکہہ تو اوسکو فرمایا حضرت نی پس دوست رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین یعنی بموجب حکم الہی کی پس کہتا ہی تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی فلانیکو پس دوست رکہو تم اوسکو پس دوست رکہتی ہین اوسکو اہل آسمان پہر رکہی جاتی ہی اوسکی لیے قبولیت یعنی محبت زمین بیچ زمین والے یعنی جن و انس اوس سے محبت رکہتی ہین اور جسوقت کہ بغض رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندے سے پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین بغض رکہتا ہون فلانی شخص سی تو بہی بغض رکہہ اوس سی فرمایا حضرت نی پس بغض رکہتے ہین اہل آسمان اوس سی پہر رکہا جاتا ہے واسطی اوسکی بغض زمین مین یعنی زمین والی ہی اوس سے عداوت رکہتی ہین نقل کی یہہ

مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندہ کو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطے اوسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اوسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنیکا اور بدبخت کرنیکا اور محبت جبرئیل اور فرشتوں کی احتمال رکھتی ہی دو وجہوں کو ایک تو یہہ کہ استغفار کرتی ہین وہ اوسکی اور ثنا کرتی ہین اوسپر اور دعا کرتی ہین اوسکی لیے اور دوسری یہہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر ہین کہ وہ مائل کرنا دلکا طرف اوسکی اور اشتیاق ملنی اوسکیکا کہتا ہو مین یہہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکی معنی حقیقی پر تو کیون معنی مجازی کی طرف پھیرے بہمذا معنی اول متفرع ہین ثانی پر ﴿ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کی بسبب لوگون کی سامنی واسطی بزرگی جتانی بعضی بندون کی کہ کہان ہین آپسمین محبت کرنیوالی بسبب بزرگی میرکی اور واسطی تعظیم میرکی یا کہان ہین وہ کہ تھی محبت رکھتی آپسمین واسطی رضا جناب میرکی اور نہی ثواب میرکی آجکی دن جگہہ دونگا مین اونکو بیچ سایہ اپنی کی ایسا دن کہ نہین سایہ سوای سایہ میرکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد سایہ خدا تعالی کیسی یا سایہ عرش کا ہی جیسیکہ بعضی حدیثون مین صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالی کیطرف واسطی تشریف و تعظیم کی ہی یا مراد سایہ حق سی حفاظت اور رحمت اوسکی ہی جیسیکہ السلطان ظل اللہ آیا ہی اور یا سایہ عبارت ہی رحمت و نعمت سی جیسیکہ کہتی ہین عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش ﴿ ح **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِّيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وسی ابی ہریرہ سی کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنیکا اپنی بہائی مسلمان سی کہ تہا ایک اور بستی مین پس منتظر بٹہایا اللہ نی واسطی اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچہا اوس فرشتہ نی اوس شخص سی کہ کہان جایا چاہتا ہی تو کہا اوسنی ارادہ کرتا ہو مین اپنی بہائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہی کہا اوس فرشتہ نی کہ آیا ہی تیری لیے اوسپر حق نعمت کا کہ مالک ہو وے تو اور استیفا کرے تو یعنی کوئی نعمت دی ہی تو نی اوسکو کہ واسطی طلب کرنی بدلی اوسکیکے جاتا ہی کہا اوس شخص نے کہ نہین سوا اسکی کہ مین دوست رکھتا ہون اوسکو واسطی طلب رضا اللہ کی کہا فرشتہ نی کہ تحقیق مین بہیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیرا خبر دون مین تجکو کہ تحقیق اللہ تعالی نے دوست رکھا تجکو جیسکہ دوست رکھا تو نی اوسکو واسطی خدا کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اسمین فضیلت ہی محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہی ملاقات صالحین کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبھی اللہ تعالے فرشتون کو بہیجتا ہی اولیاء کے پاس اور وہ کلام کرتی ہین اونسی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اگلے امتون کے خصائص سی ہے کیونکہ اب نبوۃ ختم ہو چکی ﴿ ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتی ہو اوس شخص کے لیے کہ دوست رکھتا ہی ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا سی اور نہین پہنچا اونکی صحبت مین یا اونکی علم و عمل کو نہین پہنچا پس فرمایا وہ شخص ساتھہ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حشر کیا جاویگا

ساتھہ محبوب اپنے کی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کی ہی وہی ہی کہ متابعت اور موافقت کی طرف کھینچی لیکن اصل نجد الیا اعتقاد صورت معیت اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہی دوستداران صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہی کہ روز قیامت کے اونکی زمرہ مین اوٹھین گی اور اونکی ساتھہ ہونگی انشاء اللہ تعالی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی رحمہ نی لکھا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطی صالح اور بدبخت کی اور موید ہی اسکی حدیث المرء علی دین خلیلہ جیسیکہ آویگی پس اسمین ترغیب ترہیب ہے اور وعدہ وعید ہ **وعن انس ان رجلا قال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ویلک وما اعددت لہا قال ما اعددت لہا الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رایت المسلمین فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحہم بہا** متفق علیہ روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کب ہو گی قیامت فرمایا وای ہی تجکو کیا تیار کیا ہی تو نی قیامت کے لیے اعمال صالحہ سی یعنی اوسکو کیا پوچھتا ہی کہ قیامت کب ہو گی عمل کر قیامت کبھی ہو ظاہرا آنحضرت کو یہہ سوال اوسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ ازراہ تعنت و استبعاد کی پوچھتا ہی نہ ازراہ خوف و اعتقاد کی کہا اوسنی کہ نہین تیار کیا مینی اوسکی لیے کچھہ مگر یہہ کہ دوست رکھتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھہ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی تو کہا انس نی پس نہین دیکھا مینی مسلمانون کو کہ خوشی ہوی ہون ساتھہ کسی چیز کی بیچہ اسلام کی مانند خوشی ہوتی اونکی ساتھہ اس کلمہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دوست رکھتا ہون مین الخ اوسنی یہی ذکر کیا اور اوراد عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیی کہ یہہ سب شاخین ہین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلیی کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہے واسطی محبت اللہ کی فرمایا اللہ تعالی نی یحبہم ویحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھہ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی یعنی ملحق ہی ساتھہ اوسکی کہ غالب ہے محبت اوسکی اور پر محبت غیر اوسکی کہ نفس اور اہل و مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اوسکی اور علامت محبت صادقہ کے یہہ ہی کہ اختیار کری امر محبوب کا اور نہی اوسکی اور پر مراد غیر اوسکی جیسیکہ کہا رابعہ نی **نظم** تعصی الالہ وانت تظہر حبہ × ہذا لعمری فی القیاس بدیع × لو کان حبک صادقا لاطعتہ × ان المحب لمن یحب مطیع × اور مسلمان اسلیی خوش ہوئی کہ وہ پہلی یہہ گمان کرتی تہی کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہ ہے ساتھہ نری محبت اور متابعت کی بلکہ موقوف ہی اوپر کثرۃ عبادتون اور زیادتی ریاضتون کی اور مجاہدون کے چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میری جان میری سی اور اہل میری سے اور فرزند میری سی اور مین اپنی گہر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا مین یہان تک کہ آتا ہون آپکی پاس اور دیکھتا ہون آپکو اور جب یاد کرتا ہون مین موت اپنی اور موت آپکی تو خیال کرتا ہون کہ آپ جب داخل ہونگی جنت مین اعلی درجہ مین ہونگی ساتھہ نبیون کی اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو ڈرتا ہون اسسی کہ نہین دیکھنی کا آپکو پس نہ جواب دیا اوسکو آنحضرت نی یہان تک کہ اوتری یہہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین الخ پس ظاہر ہوا ساتھہ اسکی یہہ کہ مراد ساتھہ معیت کی یہان معیت خاص ہے اور معیت خاص یہہ ہی کہ حاصل ہوگی اوسسے ملاقات درمیان محب و محبوب کے نہ یہہ کہ وہ دونو ہونگی ایک درجہ مین اسلیی کہ یہہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقاۃ مذکورہ کا کہ حاصل مختصر اوسکا یہہ ہے کہ اعلی درجہ والی اوترین گی طرف انکی کہ اسفل ہین اونسی پس جمع ہونگی بیچ باغون جنت کی اور ذکر کرین گی اون چیزون کا کہ انعام کی ہونگی اللہ نے اونپر اور ثنا کرین گی اوسپر اور اوترین گی اونکی لیی اہل درجات اور دوڑ دوڑ کر لاوین گی انکو وہ چیز کہ چاہین گی وہ اور مانگین گی پس وہ باغ جنت مین خوش ہو وینگی اور چلین کرین گی پہر ظاہر یہہ ہی کہ یہہ معیت اور مواجہہ مختلف ہوگا ساتھہ اختلاف حسن معاملہ کی واللہ اعلم ۲ ع **وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک**

وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوموسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کے مانند اوٹھانیوالی مشک کے اور پھونکنی والی بھٹی کے ہی پس اوٹھانیوالا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خرید یگا تو اوس سے اور یا پاویگا تو اوس سے خوشبو یعنی اگر مشک ہاتھ نہین لگتا خوشبو ہی پہنچتی ہی اسی طرح اگر ہمنشین نیک سی فیض ونعمت شخص نہین پہنچتی یہی بس ہے کہ ایک ساعت اوسکی صحبة مین خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹہتا ہی اور پہونکنی والا بھٹی کا یا جلاویگا کپڑے تیرے یا پاویگا اوس سے بو بد یعنی دہواں اسیطرح ہمنشین بد باضرر کرتا ہی اور ضائع کرتا ہی وقت کو اور لیجاتا ہی سرمایہ استعداد کا اور اگر یہہ نہین ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف فقط یعنی اگرچہ مضمون ضمن ترجمہ مین لکہا گیا ہی حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی نی لکہا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ لازم کرے اپنی پر محبت ومصاحبت اول کے اور بچے تو محبت اور موافقت دوسری کی سی آمین رغبت لاوے اور صحبة وہمنشینی صلحا اور علما کی کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور آخرة مین اور منع کیا ہی صحبت اشرار وفساق کی سی کہ ضرر کرتی ہی دین ودنیا مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ اور روایت ہی معاذ بیٹے جبل کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی واجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطی محبت کرنیوالون کے آپسمین بسبب میرے اور واسطی بیٹہنے والونکی بسبب میرے اور واسطی ملاقات کرنیوالونکی میری رضا کی لیے یعنے بعض بعض سی ملتی ہین میرے عبادت کی لیے اور واسطی مال خرچنے والون کی میری رضا مین نقل کی یہہ مالک نی اور بیچ روایت ترمذی کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ محبت کرنیوالی آپسمین بسبب عظمت وجلال میرے کی ہونگی اونکی لیے منبر نور کی کہ رشک کرینگی اونپر نبی اور شہید ف یہان ایک اشکال لازم آتا ہی کیونکر روا ہو کہ انبیا کہ افضل سب لوگون سی ہین علی الاطلاق اور شہدا کہ جان ومال اپنی راہ خدا مین صرف کرتی ہین باوجود اس فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہی رشک لیجاوین اس جماعت پر کہ یہہ عمل ساتہہ اس سائی کی کیا اور رشک سو مفضول کے فاضل پر نہین لیجاتا جواب لیکہا علمانی یہہ دیا ہی کہ مراد رشک سی یہان اچہا جاننا اور ثنا ہی نہ حقیقت معنی اوسکی کہ طالب ہونا ہی مثل چیز کو کہ یہہ رکہتی ہین یعنی انبیا اور شہدا اونپر ثنا کرتی ہین اور اونکی مقام کو اچہا جانتی ہین جواب دوسرا یہہ ہے کہ کلام مبنی ہی اوپر فرض وتقدیر کی یعنی اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو انپر ہوتا اور مشہور جواب یہہ ہی کہ ہوسکتا ہی کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل مین نہو باوجود فضائل و کمالات کی کہ اونکی مقابلہ مین بصفت مفضول کی محو ہی جیسیکہ ایک کی پاس ہزار غلام خوبصورت ساتہہ کتنی ایک صفتون اور ہنرون کی ہون اور ایک اور کی پاس ایک غلام ہو کہ وہ بہی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہی کہ وہ بہی میرے ہاتہہ لگ جاوے واللہ اعلم وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَاهُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہین یعنی جماعۃ عظیمہ ہے اولیا سے کہ نہین وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوینگی اونپر انبیا اور شہدا اُس
دن قیامت کی بسبب مرتبہ اونکی کہ نزدیک خدا کی رکہین گی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگی وہ فرمایا وہ قوم ہین کہ محبت رکہتے
ہین آپسمین بسبب روح خدا کی کہ قران ہے حال آنکہ محبت اونکی وہ ہو گی بغیر ناتی کی کہ درمیان انکی ہو اور بغیر اموال کی کہ داد وستد کرتی ہین انکو آپسمین
پس قسم اللہ کی کہ تحقیق مونہہ انکی البتہ نورانی ہونگی یا وہ نفس نور ہونگی یعنی یہہ مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کی اور تحقیق وہ نور کی منبرون پر ہونگے
یا مستولی اور متمکن ہونگی نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اونکا ہے نہ ڈرینگی جسوقت کہ ڈرینگی لوگ اور نہ غمگین ہونگی جبکہ غمگین ہونگی لوگ
اور پڑہی حضرت نے یعنی استشہاد اور ثابت کرنی ولایت خدا کی انکی لیے اور واسطی نفی خوف و حزن کی انکی یہہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے
نہین ڈر انپر اور نہ غمگین ہونگی نقل کی یہہ ابو داودنے اور نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ مین ابی مالک سے ساتھہ لفظ کی کہ مصابیح مین مذکور ہے ساتھ
اور زیادتیون کی یعنی جیسیکہ مصابیح مین ہین اور اسیطرح روایت کی ہے بیہقی نے یعنی ساتھہ زیادتیون کی شعب الایمان مین **ف** رشک لیجاوینگی
انبیا یعنی وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہو دیگی انسی ملاقات اونکی والا محبت اور ہمنشینی آپس کی اسلئے درمیان ہر نبی اور امت کی حائل ہے بلا شبہ اور اسیطرح
شہدا سے وہ شہدا مراد ہین کہ فوت ہوئی ہی انسی ہمنشینی ورمانند اونکی اور لفظ روح ساتھہ پیش رے کی اصل مین یعنی ایسی چیز کی ہے کہ زندہ ہو ساتھہ اوسکی بدن
اور مراد اوس سے یہان قران ہے جیسیکہ قران مجید مین فرمایا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسیکہ حیات بدنون کی ساتھہ روح کی ہے حیات
دلون کی ساتھہ قران کی ہے اور دوست رکہنا بسبب قران کی یا تو باین اعتبار ہے کہ جہت جامع اور باعث محبت اونکا قران ہے یعنی دین اسلام نہ اور
غرض یا باین اعتبار کہ قران باعث اور حکم کرنیوالا ہے ساتھہ محبت مومنین کی آپسمین اور بعضے مراد روح اللہ سے محبت کہتے ہین اسلیے کہ محبت ہے سبب
حیات اور نشاط اور تازگی دلون کی ہے جیسیکہ محبوب کو کہتے ہین جانمن اور بعضے نسخون مین لفظ روح ساتھہ زبر رے کی ہے یعنی رحمت و رزق کی کذا فی
الصحاح اور مآل سب معنون کا ایک ہے یعنی دوست رکہنا واسطی اللہ کی اور لفظ مصابیح کی اسطرح ہین عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذ قال ان للہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم فقال ہم
عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینہم ارحام یتواصلون ولا دنیا یتباذلون بہا یتحابون بروح اللہ یجعل وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور
قدام عرش الرحمن ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَيُّ عُرَى الْاِيْمَانِ
اَوْثَقُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی ابی ذر کی اے ابی ذر کونسی دستہ اور نیز ایمان کی یعنی شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہے کہا ابو ذر نے
اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے فرمایا دوستی کرنی آپسمین بسبب اللہ کے اور دوست رکہنا کسیکو بسبب خدا کی یعنی اگرچہ ایک طرف سے ہو مانند دوست رکہنے
ہمارے کی بعض اون اولیاء اللہ کو کہ نہین دیکہا ہے ہمنے انکو اور بغض رکہنا اللہ کی راہ مین نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ اَوْ زَارَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ عیادت
کرتا ہے مسلمان بہائی اپنی کی یا ملاقات کرتا ہے اور اوسکی دیکہنے کو جاتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالی یعنی بلاواسطہ یا بواسطہ ملائکہ کی کہ خوش ہو تو زندگانی تیری
یعنی دنیا اور آخرت مین اور خوش ہوا ہے چلنا تیرا کہ یہان آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تونے اور پکڑی تونے بہشت سے ایک جگہہ بڑی اور مرتبہ عالی
ف خوش زندگانی دنیا مین سے یہہ قناعت کی ورضا کی اور برکت رزق کی اور وسعت دل کی اور حسن خلق کی اور توفیق علم و عمل کے

اور یہہ تینون لفظ یعنی طبت اور طاب و تبوأت اخبار ہین اور احتمال دعا کا ہی کہ بھی یعنی خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور پکڑے تو بہشت سے منزل **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی مقدام بیٹے معدیکرب کے سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکھے کسی شخص اپنے بہائی مسلمان کو پس چاہیے کہ خبر کر دے وہ شخص اوس مسلمان کو کہ وہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیے کہ جب سنیگا تو وہ بہی اسکو دوست رکہیگا اور حقوق محبت کی ادا کریگا اور دعا گو اور خیر خواہ اوسکا رہیگا ع **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ إِلَيْهِ فَأَعْلِمْهُ فَقَامَ إِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ فَقَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور نزدیک حضرت کی تہی کتنی ایک شخص پس کہا ایک شخص نی اون لوگون مین سے کہ حضرت کی پاس بیٹہی ہوئی تہی تحقیق مین البتہ دوست رکہتا ہون اس شخص کو کہ گذرا واسطی خدا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبردار کیا تو نی اس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو کہا اوسنی کہ نہین فرمایا کہ اوٹہہ اور جا طرف اوسکی اور خبردار کر تو اوسکو پس اوٹہا وہ اور گیا طرف اوسکی اور خبردار کیا اوسکو کہ مین دوست رکہتا ہون تجکو پس کہا اوس شخص نے یعنی دعا دی کہ دوست رکہی تجکو وہ کہ دوست رکہا تو نی مجکو واسطی اوسکی یعنی اللہ تعالی کہا انس نی پہر پہر کر آیا وہ شخص پس پوچہا اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا اوس شخص نی تیری جواب مین پس خبر دی اوسنی حضرت کو ساتہہ اوس چیز کی کہ کہی تہی اوسنی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تو ساتہہ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو اور تیری لیے ہی اجر اور اجر اوس چیز کا کہ نیت کی تو نی واسطی خدا کی یعنی سچ محبت کہنی اوسکی بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ روایت ترمذی کی یہہ لفظ آئی ہین کہ مرد ساتہہ اوس شخص کی ہوگا کہ دوست رکہتا ہی وہ اوسکو اور واسطی اوسکی لیے ہی اجر اوس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کے **ف** معنی احتساب کے ہین امید ثواب کے رکہنی خدا تعالی سی اور حسبہ ساتہہ زیر ح اور جزم سین کی اسم ہی اوس سی اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہے معنی گنتی کی گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کے حساب مین لاتا ہی ح **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے اوسنی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یاری مت کر اور صحبت نہ رکہہ مگر مسلمان سی یعنی کافر سی یا یہہ مراد ہی کہ یاری نکر مگر مسلمان صالح سے نہ فاسق سی اور مؤید اس معنی کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کہاوی کہانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** یعنی چاہیے کہ طعام تیرا وجہ حلال سی ہو تا قابل کہانی متقیون کی ہو اور چاہیے کہ متقیون کو کہلاوے تا کہ انکو اوس سی قوت عبادت کی ہو نہ غیر لوگکو تا کہ انکو قوت گناہ کی ہو اور سے منع فرمایا حضرت نی مصاحبت اور مواکلت یعنی ہم نوالہ ہونی کفار و فجار کیسی تا سبب الفت و محبت کا نہ ہو اور ذکی صفات سے بری صفتین سرایت نکرین اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ شرط طعام دعوت مین ہی نہ طعام حاجت مین اسلیے کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ویطعمون الطعام علے حبہ مسکینا ویتیما و اسیرا اور اسیر انکے کافر تہی پس واسطی دفع حاجت کی یعنی بہوک کی کافر کو دینا جائز ہی ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ عَلَى دِيْنِ خَلِيْلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ النَّوَوِیُّ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنی دوست کی دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست رکھتا ہی کسیکو البتہ اوسکی مذہب سیرت پر ہوتا ہی غالبًا پس چاہیی کہ دیکھی ایک تمہارا کس سی دوستی کرتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا نووی نی کہ اسناد اسکی صحیح ہی **ف** چاہیی کہ دیکھی لیے فرمایا اللہ تعالی نی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نی کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کے باعث ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت زاہد کی بی رغبت کرتی ہی دنیا میں ایسی کہ طبیعتین مجبول ہین اوپر تشبہ و اقتدا کی اور بعد حدیث کی جو مولف عبارت دراز لایا مقصود اس سے مبالغہ ہی بیچ رد کی اوسپر کہ توہم کیا ہی اوسنی کہ یہہ حدیث موضوع ہی بشرع وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ نُعَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْئَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی یزید بن نعامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ بھائی چارہ کری کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیی کہ پوچھی اوس سے نام اوسکا اور نام باپ اسکا اور پوچھی کہ کس قبیلہ میں سی ہی ایسی کہ یہہ پوچھنا بہت پیوند دینی والا ہی واسطی دوستی کی نقل کی یہہ ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّکٰوةُ وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِهَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ اَلْفَصْلَ الْاَخِیْرَ اور روایت ہی ابوذر سی کہا ابوذر نی کہ نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا جانتی ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی طرف اللہ کی کہا ایک کہنی والی نی نماز اور زکوۃ اور کہا ایک کہنی والی نی جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالی کی دوستی ہی بیچ راہ خدا کی اور بغض بیچ راہ خدا کی نقل کی یہہ احمد نی اور نقل کی ابوداود نی فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال و جواب کا اول مذکور ہوا روایت نہین کیا **ف** لفظ والزکوۃ مین ظاہر یہہ ہے کہ واو بمعنی او کے ہی یا التقدیر یہہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سی ہوں حالانکہ یہہ افضل اعمال ہین علی الاطلاق جواب اسکا یہہ ہے کہ جو کوئی محبت للہ رکھتا ہوگا محبت رکھیگا انبیا اور اولیا اور صلحا سی اور بالضرور اطاعت و اتباع کریگا اونکی اور جو کوئی دشمنی رکھیگا واسطی خدا کی دشمن رکھیگا دشمنان دین کو اور سعی کریگا جہاد و قتال کو ساتھ انکی پس یہان سے طاعتین نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیر ذلک داخل ہین نہین کوئی چیز باہر ہی اس سی گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال و طاعات حب للہ اور بغض للہ ہین اور یا یہہ مراد ہی کہ اعمال قلبی مین حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہین اور اعمال بدنی مین نماز اور زکوۃ اور روزہ اور جہاد اس صورت مین کچھ تعارض نرہا اور یا یہہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب موارات شرعیہ کی اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کی حب للہ و بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل طاعات ہین پس لازم پکڑو تم ان دونوں کو اور یہہ مراد نہین ہی کہ یہہ دونوں افضل ہین نماز اور روزی اور زکوۃ سی ثواب مین اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی نی نقل کی ہی ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور علی المومن ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَکْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دوست رکہا کسی بندہ نی کسی بندہ کو للہ مگر کہ تعظیم کی اوسنی اپنی پروردگار عزوجل کی نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اسما بنتی یزید کی سی کہ تحقیق اونسی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کیا نہ خبر دون مین تمکو کہ بہترین تمہاری کون ہین فرمایا بہترین تمہاری وہ لوگ ہین کہ جب دیکہی جاوین یاد کیا جاوی اللہ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** باب حفظ اللسان کی تیسری فصل مین یہہ حدیث مع ترجمہ اور شرح کی گذر چکی ہے۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ هٰذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق دو بندی محبت کرین آپسمین واسطی خدا کی ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین یعنی شاید البتہ جمع کریگا اللہ تعالی درمیان اون دونون کے دن قیامت کے یعنی واسطی شفاعت آپس کے یا جنت مین بطریق مصاحبت کی فرماویگا یعنی زبانی فرشتی کی یا بلا واسطہ ہر ایک کو اون دونون مین سی یہہ بندہ وہی کہ تہا تو محبت رکہتا اوسی بسبب میرے وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مِلَاكِ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الذِّكْرِ وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللهِ وَأَحِبَّ فِي اللهِ وَأَبْغِضْ فِي اللهِ يَا أَبَا رَزِينٍ هَلْ شَعَرْتَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِرًا أَخَاهُ شَيَّعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّهُ وَصَلَ فِيكَ فَصِلْهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِي ذٰلِكَ فَافْعَلْ اور روایت ہی ابی رزین سی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو رزین کو آیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر جڑ اس امر کی یعنی دین کے کہ پہنچے تو بسبب اوسکی بہلائی دنیا اور آخرۃ کی کو کر وہ یہہ چیزین ہین لازم کر اپنی پر بیٹہنا اہل ذکر کی مجلسون مین یعنی ذکر کی لیے اور جب تنہا بیٹہی تو پس ہلا زبان اپنی جب تک ہو سکی ساتہہ ذکر اللہ کی یعنی لوگون مین اور تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دوست رکہی تو اور دشمن رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دشمن رکہی تو ای ابو رزین آیا جانا تو نی کہ تحقیق آدمی جسوقت نکلتا ہی اپنی گہر سی بقصد ملاقات اپنی بہائی مسلمان کی پیچہے پیچہے اوسکی ہوتی ہین ستر ہزار فرشتی سب دعا و استغفار کرتی ہین اوسکی لیے اور کہتی ہین ای پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نی ملاپ کیا واسطی تیری پس ملا اوسکو ساتہہ رحمت اور مغفرت اپنی کی پس اگر طاقت رکہی تو یہہ کام مین لا دیتو اپنی بدنکو اسمین یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس کر وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ وَالْمُتَجَالِسُونَ فِي اللهِ وَالْمُتَلَاقُونَ فِي اللهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ ستون مین یاقوت کی ذیرہ بالاخانی ہین زمرد کی اونکی دروازی ہین کہلی ہوئی روشن چمکتی ہین وہ بالاخانی اور دروازے اونکی جیسیکہ روشن چمکتی ہین ستاری روشن پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ کون رہینگی اونمین فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکہتی ہین آپسمین واسطی اللہ کی اور ہمنشینی کرتی ہین واسطی اللہ کی اور ملاقات کرتی ہین آپسمین واسطی اللہ کی نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین یہہ تینون حدیثین

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

باب ہے اوس چیز کا کہ منع کیا گیا ہی اوس سی چہوڑنی ملاقات کسی اور کاٹنی دوستی کسی اور ڈہونڈہنی عیبون کی سی **ف** تہاجر کی معنی ہین کاٹنا اور یہی معنی ہین تقاطع کی پس تقاطع بیان و تفسیر ہی تہاجر کی اور مراد اوس سی ترک ملاقات او سلام بہائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند صحبت کا اور اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سی اور یہہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا نہا اسلیے کہا ما نہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور عورات جمع عورت کی ہی اور عورت وہ ہی کہ شرم رکہی اور مکروہ جانی

آدمی اسکی ظاہر ہونیکو اور دوست رکہی کہ پوشیدہ رہی یعنی عیب نقصان کہ آدمی مین ہین اور اتباع عورت عیب جانچنی کرنی ۞ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابي ايوب الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل للرجل ان يهجر اخاه فوق ثلث ليال يلتقيان فيعرض هذا ويعرض هذا وخيرهما الذي يبدأ بالسلام متفق عليه** روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال واسطی کسی شخص کے یہہ کہ ترک ملاقات کری اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی کہ ملین دونون پس موںہہ پہیر لی یہہ ایک طرف کو اور موںہہ پہیر لیوی وہ دوسری طرف یعنی ایکدوسری کو نہ دیکہی اور بہتر ان دونون کا وہ ہی کہ ابتدا کری ساتہہ سلام کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** زیادہ تین دن سی استفادہ سی سمجہا جاتا ہی کہ تین روز تک ترک ملاقات حرام نہین الیے کہ آدمی کی طبیعت مین غضب اور بدخلقی ورحمت اور مانند انکی کی بیٹہہ رہی ہین پس اسقدر معاف کی گئی اور غالب یہہ ہی کہ تین روز کی عرصہ مین خفگی جاتی رہی یا کمتر ہو جاوے اور بعد اسکی کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتہہ قول یلتقیان الخ کی اور مراد یہہ ہی کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر اسکی حقوق کی ہو تو منع ہی مثلاً اوسنی اسکی غیبت کی اور اسکی خیرخواہی نکی اوسنی اسکو رنجیدہ ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہہ نہ چاہیے اور اگر تقصیر امور دین مین کرتا ہی جیسی اہل ہوا و بدعت تو اوس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہے جب تک کہ نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اوسکی طرف حق کی اور سیوطی نی موطا کی حاشیہ مین ابن عبد البر سی نقل کیا ہی کہ کہا اجماع کیا ہی علمار نی اسپر کہ جو کوئی ڈر رکہتا ہو کسیکی کلام کرنی سی اور ملنیسی اپنی دین کی فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح وقت پر تو جائز ہی اوسکو کنارہ کشی اور دوری ڈہونڈہنی اوسی یا احسن جو یعنی بغیر واقع ہونیکی بیچ ضیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کی انتہی اور احیاء العلوم مین آیا ہے کہ جماعت صحابہ وغیرہم سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی انمین سی ترک ملاقات کی تہی مرتی دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اون تین صحابیون پر کہ غزوہ تبوک مین نہ گئی تہی پچاس روز تک صحابہ کو اونکی بیبیون اور قرابتیون کو حکم کر دیا تہا کہ انسی ملاقات و کلام نکرین بسبب خوف راہ پانی نفاق کی اونمین اور آنحضرت ایک مہینی تک اپنی بیبیون سے خفا رہی تہی اور حضرت عائشہ نی ابن زبیر سی ایک مدت تک ترک ملاقات کی تہی غرض کہ امور دین مین ثابت ہوئی ہی خفگی لیکن چاہیے کہ نیت صادق رکہی انمین غرض نفسانی نہو اور ابتدا کری یعنی پہلی کری سلام علیک اور رفع کدورت کری انمین اشارہ ہی اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہی سلام سی اور اس مقدار کفایت کرتا ہی اسقدر کم نچاہیی اوس حق مسلمانی ہاتہہ سی نہ جاوی ۞ **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا وفي رواية ولا تنافسوا متفق عليه** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم گمان بد سی اسلیے کہ گمان بد دروغ ترین باتون کا ہی اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودے کی خریدنی کا اور منظور نہو لینا اور حسد نکرو آپسمین اور نہ بغض رکہو آپسمین اور نہ غیبت کرو آپسمین اور ہو تم بندی اللہ کی بہائی اور ایک روایت مین آیا ہی اور نہ حرص کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دروغ ترین باتون کا ہی کہ جب کسی پر کچہہ گمان لیجاتا ہی حکم کرتا ہی اسپر کہ ایسا ایسا ہی اور چونکہ وہ واقع مین ویسا ہوتا نہین وہ حکم اسکا جہوٹ ہوگا اور مراد ساتہہ بات کی بات نفس کی ہے اور وہ بالقار شیطانی ہی اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اوسکو اس سبب سے ہے یا مبالغہ ہی انمین اور قرآن مین آیا ہی ان بعض الظن اثم اور مراد ادہر سے گمان بد ہے اور لکہا ہی علمار نی کہ گمان بد کہ نہی آئی ہی اوس سے وہ ہی کہ استقرار کری اور جزم کری ساتہہ اسکی نہ وہ کہ بطور خطرہ کی گذری دلمین اور بعضون نی کہا کہ موجب گناہ کا جب ہے کہ کلام کری ساتہہ اسکی اور زبان پر لاوی اور بہر تقدیر دلیل نہ رکہتا ہو اسپر اور دونون دلیلین متعارض ہون اور بحکم دلیل اور قرینہ واضحہ کی جو گمان لیجاوی اوس سے آخوذ نہین ہوتا اور لاتحسسوا پہلا ساتہہ ح مہملہ کی ہی اور دوسرا ساتہہ جیم کی اور بالعکس

اور فرق درمیان تجسس اور تحسس کے علما نے کئی وجہ کر کیا ہے قاموس مین بیچ فصل جیم کے کہا ہے کہ تجسس دریافت کرنا خبرون کا مثل تحسس کے اور جاسوس اور جسیس مشتق اسی سے ہے یعنی صاحب سر شر کے اور فصل ح مین کہا ہے کہ حاسوس معنی جاسوس کے یا وہ مخصوص ہے ساتھہ خبر خیر کے اور جیم سے مخصوص ہے ساتھہ خبر شر کے انتہی اور بعضون نے کہا کہ جیم سے دریافت کرنا خبر کا ساتھہ نرمی کے اور ح سے دریافت کرنا اوسکا حاسہ سے جیسے کہ چوری سے سننا اور دیکھنا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے تفتیش کرنا آدمی کی عیبون سے اور ح سے سننا اونکا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے طلب کرنا خبر کا غیر کے لیے اور ح سے اپنے لیے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کی عیبون کا اور امور پوشیدہ اونکا بذات خود یا بمدد غیر کے اور دوسرا بذات خود اور درجہ نہی کے بر تقدیر طلب کرنے خبر خیر کی یہہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانیکی خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور بلا تناجشوا نجش سے ہے نجش ساتھہ جزم جیم کے کہا بعضون نے کہ مراد اس سے ہے طلب رفعت اور بلندی لوگون پر اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنے کی تا دوسرا اوسکی دیکھا دیکھی دینی کو لیلے اور اصل میں نجش کہتے ہین شکار کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضون نے کہا کہ نجش حدیث مین بمعنی درغلانے کی کسیکو کسی کے شر و خصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت غیر کا یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی مجکو پہنچ جاوے کذا فی القاموس اور نہ بغض رکہو آپس مین یعنی احتراز کرو اسباب حادث ہونے بغض کے سے والا حب و بغض خلقی ہین کہ بندہ کو اوسمین اختیار نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا و مذاہب مین اسلیے کہ بدعت دین مین اور گمراہی راہ مستقیم سے باعث ہین بغض کی اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی آپکی بغض سے تاکید ہے واسطے امر محبت رکہنے کی آپس مین مطلقًا مگر جہان کہ خلل پڑے دین مین تو اوس صورت مین نہین جائز ہے محبت اسکی بلکہ واجب ہے بغض اسلیے کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہے بموجب قول اللہ تعالی کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور اسمین شک نہین ہے کہ محبت اسکی سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا پس معنے یہہ ہین کہ نہ بغض رکہے بعض تمہارا بعضی سے اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ نہ ڈالو تم عداوت مسلمانون مین آپس ہوگی نہی نمیمہ یعنی چغلخوری سے اسلیے کہ اسمین بنیاد کہنی فساد کی ہوتی ہے اور لا تدابروا یعنی غیبت نکرو اسمین پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سے تقاطع ہے یعنی ترک ملاقات اسلیے کہ ہر ایک متقاطعین سے پیٹھ دیتا ہے دوسرے کو یعنی اعراض کرتا ہے بیچ ادا حقوق اسلام کی اور ہو بندے اللہ کے الخ یعنی جب تم بندے ایک مولا کی ہو تو سب عبودیت مین برابر رہو اور آپس مین بہائی اور حسد اور بغض اور غیبت کو چہوڑ دو اور لفظ ولا تنافسوا جو ایک روایت مین ہے ظاہر ہے کہ بعد سب لفظون کی ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ بعد لا تحاسدوا کی اور معنی تنافس کے تحاسد مین یا قریب ہے اور احتمال ہے کہ معنی تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جیسا کہ ایک حدیث مین آیا ہے کہ ڈرتا ہون مین تمپر کہ فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس یعنی رغبت کرو اسمین ع ح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہولی جاتی ہین دروازے بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کی پس بخشش کیجاتی ہے واسطے ہر بندی کی کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھہ اللہ کی کسیکو پس نہین رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہے درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کے دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہے ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونون کو کہ اسمین دشمنی رکہتے ہین یہان تک کہ صلح کرین آپسمین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہولی جاتی ہین دروازے بہشت کی یعنی طبقات اوسکی کی یا بالاخانے اور درجات اوسکے کے ان دونون مین واسطے کثرہ رحمت کی کہ اوترتی ہے ان دونون مین اور باعث ہے مغفرت کی کذا قال علی و حضرت شیخ نے لکہا ہے کہ کہلنا دروازون کا کنایہ ہے کثرۃ مغفرت سے اور درگذر کرنے سے جرائم خلق سے اور دینی ثواب اور رفعت درجات سے اور صواب یہہ ہے کہ محمول ہے یہہ ظاہر پر اسلیے کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہے جب تک کوئی دلیل پہیرنیوالی ظاہر سے نہو اور کہلنا دروازون کا علامت عفو کی ہو اور یہان تک کہ صلح کرین

اگر سلام علیک کرے ایک شخص تین بار کہ ہر بار نہ جواب دے اور سکو دوسرا شخص پس تحقیق پہرا وہ ساتہہ گناہ اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جسنی کہ جواب دیا پہرا وہ ساتہہ گناہ ترک ملاقات کی یا ساتہہ گناہ اپنی کی یا ساتہہ گناہ سلام علیک کرنیوالیکی یعنی سلام کرنیوالا گناہ ترک ملاقات کیسی باہر آیا اور گناہ جواب نہ دینی والیکی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنیوالیکا بہی اسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال نہیں ہے واسطی کسی مسلمان کی یہہ کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جو شخص کہ چہوڑی ملاقات زیادہ تین دن سی یعنی اگرچہ ایک ساعت ہو پہر مرجاوی یعنی اسی حالت میں بغیر توبہ کی داخل ہوگا آگ میں نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی وَعَنْ اَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابو خراش سلمی سی کہ سنا اونسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان کی برس روز پس وہ مانند خون کرنی اوسکی ہی یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنیکا قریب قریب ہے نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْيَلْقَهٗ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں حلال ہی واسطی مومن کی کہ ترک کری ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن سی پس اگر گزریں تین دن تو چاہیی کہ ملی وس سے یعنی جس سے کہ ملاقات ترک کی ہی اور سلام علیک کری اوس سے پس اگر جواب یا اونسی اسکی سلام کا پس تحقیق شریک ہوئی دونون ثواب میں یعنی ثواب ملجانی میں پہلا بسبب ابتدا سلام اور ترک خفگی کی اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنی اوسکی اور اگر جواب نہ یا اونسی سلام کا پس تحقیق پہرا وہ نہ جواب دینی والا ساتہہ گناہ کی یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کی اور نکلا گناہ ترک ملاقات سی سلام کرنیوالا نقل کی یہہ ابو داود نی ❊ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابو درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون میں تمکو ساتہہ ایسے عمل کے افضل ہی درجہ اوسکا اور بہت ہی ثواب اوسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کیسی کہا ابو درداء نی کہ کہا ہمنی ہاں یعنی فرمایئے فرمایا صلح کروانی درمیان دو شخصوں کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصون کی وہ ہی مونڈنی والا یعنی دین میں خلل ڈالنی والا نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابو داود نے اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ واو والصدقہ وغیرہ میں جمع کی لیی ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ صلح کروانی افضل ہی ان سب چیزون مذکورہ سی اور احتمال یہہ ہے ہی کہ واو بمعنی او کی ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ یہہ افضل ہی ان ہر ایک سے اور اول خوب ہے مقام ترغیب میں اور کہا اشرف نے کہ مراد ان چیزون مذکورہ سی یعنی روزی وغیرہ سی تو نفل ہین نہ فرائض کہتا ہر نیش کہ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ مراد کیا ہی اسواسطی کہ کبہی متصور ہی یہہ کہ ہو صلح کروانی فسادمین کہ متفرع ہو اوسپر خونریزی اور لٹنا اموال کا اور ہتک حرمت افضل ان عبادات فرض سی کہ ممکن ہے قضا اونکی اور یہہ عبادتین اللہ تعالی کی حقوق میں سے ہین کہ سہل ہین حق سبحانہ کی نزدیک بندون کی حقوق سی پس جبکہ ہوا یہہ اسطرح تو صحیح ہوا یہہ کہ کہا جاوے کہ یہہ جنس عمل سی افضل ہے اوس جنس سے بسبب ہونی بعض افراد اوسکی افضل کا لبشر خیر من الملک والرجل خیر من المرأۃ اور اصلاح ذات البین یعنی نیک کرنا احوال کا کہ درمیان انکی

سبب جیسے بغض اور عداوت اور جنگ جدل مثلا ایک جماعت میں واقع ہے اور فساد پڑرہا ہے انکو مبدل ساتھ الفت و محبت و صلح کی کرنا اور فساد کی
طرف صلاح کی لانا اصلاح ذات البین کے یہہ معنی ہیں اور ذات البین امثال ان احوال کا ہے کہ درمیان لوگوں کے ہیں اور اصلاح انکا نیک کرنا ہے یعنی
مبدل کرنا انکا فساد سے ساتھہ صلاح کی اور فساد ذات البین سے احوال کر ذات البین ہے حالقہ ہے حلق کہتے ہیں بال مونڈنے کو اور حالقہ بال مونڈنیوالی اور مراد یہاں
ہلاک کرنا اور جڑ سے اوکھیڑنا ہے یعنی فساد ذات بین ایک خصلت ہے ہلاک کرنیوالی دین کی اور جڑ سے اوکھیڑنیوالی ثواب کے جیسے استرہ بالوں کو جڑ سے
مونڈتا ہے اور اسمیں رغبت دلانی ہے صلح کروانی پر اور دفع فساد پر اور نفرت دلانی ہے فساد ڈالنے سے آپسمیں شرح **وعن الزبير قال**
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دب اليكم داء الامم قبلكم الحسد والبغضاء هي الحالقة لا اقول تحلق
الشعر ولكن تحلق الدين رواه احمد والترمذي اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہے
طرف تمہاری اور سرایت کی ہے تم میں بیماری امتوں کی کہ پہلی تھیں تمسے پہلے وہ بیماری حسد و بغض ہے وہ بغض یا ہر ایک ان دونوں میں سے مونڈنیوالا
ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو ولیکن مونڈتا ہے یعنی جڑ سے اوکھیڑتا ہے دین کو یعنی ضرر دینا اسکا بڑا ہے دنیا اور آخرت میں نقل کی یہہ احمد اور
ترمذی نے **وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والحسد فان الحسد يأكل الحسنات كما تأكل**
النار الحطب رواه ابو داود اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے بچو تم حسد سے اسلیے کہ حسد کھاتا ہے یعنے
فنا کر دیتا ہے اور لیجاتا ہے حسد کرنیوالے کی نیکیوں کو جیسے کہ کھاتی اور جلاتی ہے آگ لکڑیوں کو نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** اس حدیث سے دلیل پکڑتے ہے
معتزلہ اپنے مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہے عمل صالح کو اور برائیاں لیجاتی ہیں نیکیوں کو اور اہل سنت وجماعت کے نزدیک یہہ نہیں ہے
بلکہ نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو جیسے کہ فرمایا ان الحسنات یذہبن السیئات اور جواب انکی دلیل پکڑنیکا اس حدیث سے یہہ ہے کہ معنی اسکے یہہ ہیں کہ جاتا
رہتا ہے اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیوں کا جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور بعضوں نے یہہ جواب دیا ہے کہ
مراد کھانی اور لیجانی حسد کے سے حسنات کو یہہ ہے کہ حسد باعث ہوتا ہے حاسد کو اوپر تلف کرنے مال کے اور ہلاک کرنے نفس کے اور ہتک حرمت محسود کے اور
اگر یہہ چیزیں کرنا نہیں تو ارادہ رکھتا ہے اور کچھہ نہیں تو ہتک حرمت بسبب غیبت کی تو ضرور کرتا ہے پس روز قیامت کی نیکیاں اوسکی محسود کو دینگے
عوض میں اوسکے حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ مفلس میری امت میں سے وہ شخص ہے کہ روز قیامت کی ساتھہ نماز اور زکوۃ اور
روزے اور شب بیداری کے آویگا اور حال اوسکا یہہ ہوگا کہ کسیکو گالی دی ہوگی اور کسیکو بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسیکا مال کھا گیا ہوگا اور کسیکا خون
کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیاں اوسکی انکو دینگے کہ جنپر ظلم کیا تہا معنی حبط اعمال کے یہہ ہیں نہ مٹانا اور فنا کرنا انکا دیوان اعمال سے اور اگر آجر
انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھہ کس اعمال کے آویگا حال آنکہ حدیث ناطق ہے ساتھہ آنیکی مع اعمال کے روز قیامت کی اور اور جواب یہہ ہے کہ حسنات مضاعفت
ہوتی ہیں ساتھہ استعداد و صلاح بندیکی پس جب مرتکب خطا کا ہوتا ہے تو مضاعفت سے محروم رہتا ہے شرح **وعنه عن النبي صلى الله**
عليه وسلم قال اياكم وسوء ذات البين فانها الحالقة رواه الترمذي اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ بچو تم برائی بگاڑ سے درمیان دو شخصوں کے پس تحقیق وہ مونڈنیوالی ہے یعنی تباہ کرنیوالی ہے دین کی نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن ابي صرمة**
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من ضار ضار الله به ومن شاق شاق الله عليه رواه ابن ماجة والترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہے ابی صرمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچاوے یعنی کسی مسلمان کو بے وجہ شرعی پہنچاویگا اللہ ضرر اوسکو یعنے
سزا دیگا اوسکے عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالے کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اوسپر نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** اور لفظ

شاق الحز کی یہہ معنی بہی لکہی ہین کہ جسنی عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سی اوس سی عداوت کریگا الله یعنی عذاب کریگا اوسکو ۔ع وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی بکر صدیق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی ملعون ہے یعنی دور ڈالا گیا ہی درگاہ قرب و رحمت الہی سی وہ شخص کہ ضرر پہنچاوی کسی مسلمان کو یعنی ظاہر مین یا مکر کری یعنی ضرر پہنچاوی خفیہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا چڑہی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگون کو ساتہہ آواز بلند کی پس فرمایا کہ ای گروہ اون شخصوں کی کہ اسلام لائی ہین ساتہہ زبان اپنی کی اور نہین پہنچا ہی ایمان طرف دل انکی کی نہ ایذا دو تم مسلمانون کو یعنی کامل مسلمانون کو کہ جو اسلام لائی ہین زبان سی اور ایمان لائی ہین دل سی اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ تلاش کرو عیب انکے پس تحقیق جو شخص کہ ڈہونڈہی عیب اپنے بہائی مسلمان کا ڈہونڈیگا الله عیب اوسکا اور جسکا ڈہونڈا الله نی عیب اوسکا رسوا کریگا اوسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنی لوگون سی بیچ گہر اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلام لائی ہین الخ شریک ہین اسمین مومن و منافق اور نہین پہنچا ہی ایمان یعنی اصل ایمان یا کمال اوسکا طرف دل انکی کی پس شامل ہی یہہ فاسق کو بہی اور یہی ظاہر تر ہی اسلیے کہ آگی آتا ہی من تتبع عورة اخیه المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوة یعنی بہائی چارا ہی نہین پس طیبی نی جو اختیار کیا ہی کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہی منافق مین یہہ خلاف ظاہر ہی اور حکم اعم بہت مناسب و کامل ہی والله اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنی تنبیہ اور طعن نکرو اوس گناہ پر کہ پہلی ہو چکا ہی اگلی زمانہ مین برابر ہی کہ جانو تم توبہ کرنی انکی اسکی یا نہ جانو اور عار دلانی حالت مباشرت مین یعنی جبکہ کر رہا ہی یا بعد اوسکی پہلی ظاہر ہونی توبہ کی واجب ہے اوسکی لیے کہ قادر ہو اوسپر اور کبہی واجب ہوتی ہی حد تعزیر پس یہہ قبیل امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی سی ہی اور نہ تلاش کرو یعنی تجسس کرو انکی اون عیبون مین کہ نہین جانتی تم انکو اور نہ اظہار کرو اون عیبون کو کہ جانتی ہو تم پس تحقیق شان یہہ ہے کہ جو کوئی ڈہونڈی یعنی طلب کی عیب یعنی ظاہر کرنا عیب بہائی مسلمان کا یعنی کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کے کہ واجب ہے حذر کرنا آپ اور حذر کروانا اور کو اوس سی اور ڈہونڈیگا الله یعنی ظاہر کریگا عیوب اوسکے اور یعنی یہہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بہائی مسلمان کا ہی اور رسوا کریگا یعنی ظاہر کریگا برائیان اوسکی کہا امام غزالی نی کہ تجسس ثمرہ ہی بدگمانی کا ساتہہ مسلمان کے پس دل نہین صبر کر سکتا اور چاہتا ہی تحقیق کرنیکو پس باعث ہوتا ہی پردہ دریکا اور حد پردہ کی یہہ ہی کہ دروازہ اپنا بند کری اور چہپ دیوار سی ہو مکان کی پس نہین جائز ہے چوری سی کان لگانا اوسکی گہر پر تا کہ سنی آواز تارون کی یعنی ستار وغیرہ کی تارون کی اور نہ جائز ہی داخل ہونا اوسپر واسطی دیکہنی گناہ کی مگر یہہ کہ ظاہر کری وہ اسطرح کہ معلوم کری اوسکو وہ کہ باہر گہر کی ہو مانند آواز مزامیر کی اور آواز نشی والون کی کہ آپس مین نشی والون کی سی باتین کر رہی ہون اور اسیطرح جبکہ چہپالین باسن شراب کے اور آلات لہو کی آستین مین اور دامن کی بیچ تو نہین جائز ہی کہولنا اونکا اور اسیطرح نہین جائز ہے سونگہنا تا کہ پاوی بو شراب کے اور نہین جائز ہی یہہ کہ طلب خبر کی کری اپنی ہمسایون سی تا کہ خبر دیوین وہ اوسکو ساتہہ اوسچیز کی کہ ہوتا ہی شرابی کی گہر مین اور اس قول مین کہ نہین پہنچا ہی ایمان الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب تک نہین پہنچتا ہی ایمان طرف دل کی نہین حاصل ہوتی اوسکو معرفت اسکی کے اور نہین ادا کرتا حقوق اوسکی پس علاج تمام امراض دل کا معرفت الله تعالی کی ہی اور حقوق ادا کرنی مسلمانون کی پس نہ ایذا دیتا ہی کسیکو اور نہ ضرر پہنچاتا ہی اور نہ عار دلاتا ہی اور نہ تجسس کرتا ہی انکی احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور تم پیچ ہوا اس سی ۔ع

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَوا الْاِسْتِطَالَةُ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی سعید بن زید سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زیادہ ترین سودون کا زبان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کی ناحق نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنے غیبت کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اوسپر اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بی مصلحت شرعی کی زیادہ ترین سودون کا ہی یعنی بڑا سود ہی بہ نسبت اور سودون کی حرمت و گناہ مین اور ربوا لغت مین بمعنی زیادتی کی ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنی کسیکے آبروریزی مین لینا ہی زیادہ اوس چیز سی کہ استحقاق رکھتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ رخصت ہی تشبیہ دی اوسکو ساتہہ ربوا کی کہ زیادہ حق سی لیتا ہی اور اسکو اربی یعنی بڑا ربوا کہا اسلیے کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی لینی مین زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلیے کہ بعضی احوال مین مباح ہوتی ہی آبروریزی جیسیکہ صاحب حق کہی یا ظالم اوسکو کہ حق اوسکا نہین دیتا ہی یا گواہ کو جرح کری یعنی اوسکا نقصان بیان کری اور اسی قبیلہ سی ہی جرح رواۃ کا کہ محدثین راویون کو واسطی مصلحت حفظ دین کی کرتی ہین اور اسکی مانند ہی ذکر کرنی برائی سنگنی کرنیوالیکی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانی کی لوگون کو ۱۲ ح ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِي رَبِّي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکی ناخون تہی تانبی کی کہرچتی تہی مونہہ اپنی اور سینی اپنی پس کہا مینی کون ہین یہہ لوگ اے جبرئیل کہا یہہ وہ لوگ ہین کہ کہاتی ہین گوشت لوگون کی یعنی غیبت کرتی ہین انکی اور پڑتی ہین لوگون کے آبرو مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی غیبت کرتی ہین اور برا کہتی ہین اور بسبب انکے آبروریزی کرتی ہین لوگون کی غیبت کرنیکو جو کہا کہانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہوچکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبروریزی لوگون کی کی اور اوسی خوش ہوئی حق تعالی نی مونہہ و سینی انکی ہی انکی ہاتون سے زخمی کروائی ۱۲ ح وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أُكْلَةً فَإِنَّ اللهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللهَ يَقُومُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مستورد سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص کہ کہاوی بسبب غیبت کرنی یا بہتان زنا کرنی یا بی آبروئی کرنی کسی شخص کی لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کہلاویگا اوسکو مانند اوس لقمہ کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ پہناوی کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی شخص مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہناویگا مانند اوس کپڑیکی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ کہڑا کری کسیکو بیچ مقام سنانی اور دکہلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کہڑا ہوویگا واسطی اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکہانیکی روز قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** لفظ اکلہ ساتہہ پیش ہمزہ اور جزم کاف کی ہی بمعنی لقمہ کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ کی بمعنی یکبار کہانیکی جیسیکہ کوئی بسبب عداوت کی غیبت اور برائی کسی مسلمان کیسی خوش ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور از راہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اس سیلہ سی اپنی لیی روٹی پیدا کری اور وجہہ رزق کی بہم پہنچاوی اور لفظ کسی ساتہہ صیغہ معلوم کی ہی یعنی البس شخصًا ثوبًا چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مفعول کی ہی یعنی پہنایا جاوی کپڑا اور یہہ مناسب ہی قرینہ سابقہ کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اول کی ہین کسی نفسہ ثوبًا یعنی پہناوی اپنی نفس کو کپڑا بسبب فضیحت کسی مسلمان کی اوسیطرح کہ اوپر ذکر کی لقمہ کہانی مین اور قام برجل مین حرف باء تعدیہ کی لیی ہی اور مراد رجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئین یا کسی اور کو بیچ

مقصود تہا فی رسانا کی یعنی تعریف کرنی اور خوبیان کہنی پس یاد رکہ تو نے کہ بیننا کسی کی نصیحت کرنی کے لیے کہڑا ہوگا اسکے سبب کہڑا ہوگا اسکو
مقام ستانی اور دکہانی مین تاکہ ہو اسکی فضیحت کے نہیں دکہا شہرت کہ جس مین احتمال ہی کہ تعریف کی لیے ہو یا سبب کے لیے پس اگر تعریف کی لیے ہو تو
معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی کہڑا کری کسیکو مقام ستانی اور دکہانی مین یعنی تعریف کری کسیکی ساتہہ صلاح و تقوی کی اور ساتہہ زہد اور عبادت کی شہرت دی
تا لوگ اسکی معتقد ہون اور خدمت کرین اسکی اور اسکو مال ہدیہ دین اپنی لیے تاکہ اسکی سبب سے مال و جاہ اپنی تئین حاصل ہو جیسا کہ بعضی خادم
درویشون کی کرتی ہین جو اس زمانہ مین بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اللہ تعالی مقام فضیحت و رسوائی مین کہڑا کرےگا
ساتہہ اس طرح کی کہ حکم فرماویگا فرشتون کو کہ اظہار کرین کہ یہہ جہوٹا ہی کہ ایک شخص کو جہوٹی شہرت دی تہی اپنی غرض نفسانی کی لیے بعد ازان عذاب کریگا
اسکو عذاب جہوٹون کا اور اگر سبب کے لیے ہو تو معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی ظاہر کری صلاح اور زہد اور تقوی بسبب اسکے کہ معتقد ہو اسکا کوئی شخص
ذی قدر اور صاحب مال والا کہ حاصل ہو اسکو مال و جاہ جیسے کہتی ہین لوگ عرف مین کہ یہہ زاہد امیر کا ہی کہڑا ہوگا اللہ تعالی اسکی رسوا کرنی کی لیے اور
ارادہ کریگا اسکی فضیحت کریگا مقام ستانی اور دکہانی مین یعنی فرماویگا ملائکہ کو کہ ندا کرین کہ یہہ ریاکار تہا خلق کی لیے کام کرتا تہا بعد ازان عذاب کریگا اسکو
عذاب ریاکارون کا ۔ع ح ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نیک گمان رکہنا جملہ عبادات حسنہ سی ہی نقل کیا اسکو احمد اور ابوداود نی **ف** یعنی
نیک گمان رکہنا ساتہہ اللہ تعالی کی جملہ عبادات حسنہ سی ہی بشرطیکہ نہ ہو ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اسکی کہ گمان کرتی ہین عوام کہ حسن ظن یہہ ہی
کہ ترک کری عمل کو اور اعتماد کری اللہ پر اور کہی کہ وہ کریم و غفور رحیم ہی پس جسنی ترک کی عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتہہ معبود کی وہ مغرور
و مردود ہی یا معنی یہہ ہین کہ گمان نیک لیجانا مسلمانون پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکہنا ساتہہ انکی جملہ عبادات حسنہ سی ہی یا ناشی ہی حسن عبادت سی یعنی
جو کوئی متعبد و نیکوکار ہی لوگون پر گمان نیک لیجاتا ہی اور بدگمان سوا بدکار کی نہین ہوتا ۔ بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار ۔ نامہ خود خواند در حق یار
ع ح ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَلَّ بَعِیْرٌ لِصَفِیَّةَ وَعِنْدَ زَیْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِزَیْنَبَ
اَعْطِیْهَا بَعِیْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِیْ تِلْكَ الْیَهُوْدِیَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ
وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کی پاس تہی سواری زیادہ
یعنی ایک اونٹ تہا زیادہ انکی حاجت سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینب کو کہ دی تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے یعنی بطریق استفہام انکار کی
کہ کیا مین دیتی ہون اس یہودیہ کو پس غصے ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اونسی ملاقات یعنی ذی الحجہ کی اور محرم کی اور کچہہ صفر کی یعنی نقل
کیے یہہ ابوداود نی **ف** حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تہین حیی بن اخطب کی کہ بنی اسرائیل میں سے تہا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی سے
اور بیوی تہین ابوالحقیق کی پس وہ مارا گیا جنگ خیبر مین اور یہہ قید ہوئین پس آنحضرت نے انکو آزاد کیا اور اپنی نکاح مین لائی اور بعضی ازواج
حضرت کو انسی ناسازگاری تہی چنانچہ حضرت عائشہ بہی انہین مین سے تہین ور آنحضرت حمایت اور رعایت انکی کرتی تہی ایک روز انکو حضرت عائشہ نے
یہودیہ کہا اور کچہہ سخت سست کہا انہون نی حضرت سی شکایت کی فرمایا آپ نے کہ تو کہو کہ مین پیغمبر زادی ہون اور تو بیٹی ابوبکر کی
اور حضرت زینب بہی بیوی تہین حضرت کی پس آنحضرت خفا ہوئی انسی بسبب زبانی کی اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ
تین دن سی بسبب فعل قبیح کی یعنی بقصد جرم تادیب کی نہ باعث عداوت و بغض کی اور اس تقریر سی تامل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین
جیسا کہ اوپر گذرا ع ح ۔ وَذُكِرَ حَدِیْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا فِیْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث

معاذ بن انس کے کہ سر اوسکا یہہ ہی من حمی سو منا بیچ باب شفقت اور رحمت کی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِیْسٰی اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا حضرت عیسیٰ بیٹے مریم کے نے ایک شخص کو چوری کرتے پس کہا واسطے اوسکے عیسیٰ نے چوری کی تو نے یعنی کیا چوری کی تو نے کہا ہرگز نہیں قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکے پس کہا عیسیٰ نے کہ ایمان لایا میں ساتھہ اللہ کی اور جہٹلایا میں نے نفس اپنے کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ایمان لایا میں ساتھہ اللہ کی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ سمجہی جاتی ہی جملہ قسمیہ سے یا تقدیر یہہ ہی کہ تصدیق کیا میں نے تیری قسم کہا نیکو ساتھہ اللہ کے اور جہٹلایا میں نے اپنے نفس کو یعنی اوس چیز میں کہ کہی میں نے بنا بر ظاہر کی واسطے احتمال اسکی کہ یہہ لینا خفیہ نہو چوری واسطے نہونے کسی شرط کی اون شرطوں سے کہ معتبر ہیں حد چوری میں شرعا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکہا ہی کہ یعنی تصدیق کیا میں نے تجکو تیری قسم میں اور پہیر ا میں اوس چیز سے کہ گمان کیا تہا میں نے اور جہٹلایا میں نے اپنی نفس کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہا دی ہر چند کہ برخلاف اوسکی معلوم ہو چاہیے کہ اپنی علم کو متہم کری اور بموجب اوسکے عمل کری بسبب تعظیم نام خدا تعالی کی **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّكُوْنَ كُفْرًا وَّكَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَّغْلِبَ الْقَدَرَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نزدیک ہی فقر یہہ کہ ہو جاوی کفر اور نزدیک ہے حسد یہہ کہ غالب آوے تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہے کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنیکی اللہ تعالی پر اور یا بسبب راضی ہونی کی قضاء الٰہی پر اور بسبب شکوہ کرنیکی باسوی اللہ سے یا بسبب میل کرنی کی طرف کفر کی بسبب دیکہنی آسایش کی کہ اکثر کفار اغنیاء و چین والے ہیں اور اکثر مسلمان فقراء ازمایش میں ہیں مقتضا اسکی کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الدنیا سجن المومن وجنة الکافر (دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کے) اور فرمایا اللہ تعالی نے اپنی بندوں کے تسلے کی لیے لا یغرنك تقلب الذین كفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماوٰهم جهنم وبئس المهاد لكن الذین اتقوا ربهم لهم جنت تجری من تحتها الانهار خالدین فیها نزلا من عند الله وما عند الله خیر للابرار ایا ہی کہ تہی بعضے مومن کہتے تہے مشرکون کو چین میں پاتی تہی کہ اعداء اللہ کا حال تو ہم اچہا دیکہتے ہیں اور ہم ہلاک ہوگئے مارے بہوک و مشقت کے اسپر یہہ آیت اوتری کہ یہہ آرام انکا چند روزہ ہی پہر فنا ہونیوالا ہی اور تمہاری لیے بڑی چین آخرت کے ہیں اس فانی کو دیکہہ کر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسے ہی زیادتی غنا کی بہی سبب سرکشی اور گرفتار ہونے گناہ کی ہوتی ہی اور اسلیے متوسط اور بقدر ضرورت کی ملنا افضل ہی غنا و فقر سے خیر الامور اوسطہا اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہیں کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضوں نے کہا قریب ہے حسد بیچ گمان حاسد کی یہہ کہ بدل دیگا تقدیر کو ع ح **وَعَنْ جَابِرٍ** عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْهِ فَلَمْ یَعْذِرْهُ اَوْ لَمْ یَقْبَلْ عُذْرَهٗ كَانَ عَلَیْهِ مِثْلُ خَطِیْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ الْمَكَّاسُ الْعَشَّارُ اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کری طرف بہائی مسلمان اپنی کی پس معذور نرکہی اوسکو وہ بہائی یعنی انکار اوسکی عذر کا کری اور کہی کہ عذر نہیں رکہتا ہی تو جہوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کری عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکہتا ہی تو لیکن میں نہیں قبول کرتا ہوگا اوس بہائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کے نقل کیں یہہ دو نو حدیثین بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا مکاس عشار یعنی دہ یکی والا ہے **ف** یعنے وہ کہ ظلم کری اور سوا فق حق کی نہ لی اور اسکا بڑا گناہ آیا ہی حدیث میں کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں صاحب مکس عیاذا باللہ منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون میں یہہ ہی کہ صاحب مکس نہیں قبول کرتا عذر تاجر کا اس کہنے اوسکی میں کہ یہہ مال امانت کا ہی یا اوس شہر میں مجہسے عشر لیا ہی یا میں قرضدار ہوں اور مانند اسکیکی اور حضرت عائشہ رض

سے بطریق مرفوع کی آئی ہی حدیث من اعتذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور منقول ہی ابن عباس
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون تمہین ساتھہ بری تمہاری کی عرض کیا صحابہ نی کہ بہتر اگر چاہیں تو فرمائیں یا رسول اللہ فرمایا کہ برا تم مین سے وہ
ہے کہ اُترے منزل پر اکیلا اور کوڑے مارے اپنے غلام کو اور نہ دیوے عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بری کے اُسسے کہا اونہون نے ہان اگر چاہئے
تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکھے لوگون سے اور لوگ بغض رکھین اوس سے فرمایا کیا پس نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بری کے اس سے کہا ہان اگر
چاہیے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرتی خطا یعنی عذر خطا اور نہین قبول کرتی معذرت اور نہین بخشتی گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دون مین تمکو
ساتھہ بری کی اُس سے کہا اونہون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو اوس سے خیر کی اور نہ امن ہو شر اوسکی سے نقل کی یہہ طبرانی وغیرہ نی اور ابی ہریرہ
سے نبی صلے اللہ علیہ سلم سے نقل کرتی ہین کہ فرمایا آپنی عفت کرو لوگون کی عورتون سے یعنی بدنظر نرکہو پہر عفت کرینگی عورتین تمہاری اور نیکی کرو اپنی
باپون سے نیکی کرینگی تم سے بیٹی تمہاری اور جسکے پاس آوی مسلمان بہائی اوسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیے کہ قبول کری اوسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر
نہ قبول کیا نہین آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہہ حاکم نی اور کہا یہہ صحیح الاسناد ہی ؁ ع

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّانِّیْ فِی الْاُمُوْرِ

باب ہے بیچ بیان بچنی اور درنگ کرنیکی کامون مین **ف** حذر ساتھہ زبر ح اور ذال کی اور جزم ذ کی بمعنی پرہیز و احتراز
کرنیکے اور حذر ساتھہ زبر ح اور زیر ذال کی مرد بیدار و تانی توقف و درنگ نا کارمین اور شتابی نکرنی آہین اور اناۃ بروزن قناۃ کی اسم
ہے اسی معنی درنگ کی یعنی آدمی کو چاہیے کہ لوگون کی شر اور زمانہ کی آفات سے خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پرحذر رہے اور اپنی کام مین ہشیار اور خبردار رہے اور انجام
کار کو دیکھتا رہے اور کامون مین جلدی نکرے اور حلم و وقار اختیار کرے مگر بعضے کامون خیر کی مین کہ شتابی انمین فرمائی ہے وہان شتابی کرے جیسے نماز
وغیرہ ؁ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ
الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کاٹا جاتا مومن ایک
سوراخ سے دو بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لدغ کاٹنا سانپ اور بچہو کا اور جحر ساتھہ تقدیم جیم مضمومہ کی ح ساکنہ پر سوراخ سانپ اور بچہو اور
مانند انکیکا فرماتی ہین کہ شان مومن دانا کی کہ موصوف برعایت حق اور حمایت دین کی ہو یہہ ہے کہ عہد شکن و سرکش سے کہ دشمن دین کا ہے درگذر نکرے
اور غضب اور بدلہ لینا نچہوڑے اور ہربار حلم و تغافل نکرے اور فریب کہا دے اور اگر کار دنیا مین فریب و دغا کہائی تو سہل ہے لیکن امور دین مین
نچاہئیے اور یہہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہے کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہے اور سبب وارد ہونی اس حدیث کا یہہ ہے کہ ابو عزہ ایک شاعر تہا شعرا کفار سے
کہ مسلمانون کی ہجو کیا کرتا تہا اور اپنی قوم کی بدذاتون کو مسلمانون کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تہا وہ جنگ بدر مین ہاتہہ مین پکڑا آیا پس عہد کیا
کہ بار دگر اہل قتال بدکی پاس نجاؤنگا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو بسبب اس عہد و پیمان کی چہوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کی پاس گیا تو
پہر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پہر جنگ احد مین ہاتہہ لگا پہر امان چاہی اور عہد کرنی لگا پس آنحضرت نی اوسکی قتل کا حکم کیا اور اوس وقت
بعضے لوگون نی درخواست اوسکی عفو کی کی پس فرمایا حضرت نی لا یلدغ المومن الخ ؁ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْكَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اشج کی کہ سردار عبدالقیس کا تہا کہ تحقیق تجہین دو خصلتین ہین کہ دوست رکہتا ہے
انکو اللہ یعنی خواہ تجہین ہون یا تیری غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسرے کام کرنا بدرنگ و وقار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عبدالقیس نام ایک قبیلہ
کا ہے آیا ہے کہ جب جماعت عبدالقیس کے آئی حضرت کی زیارت کی لیے تو حضرت کو دیکہہ کر اونٹون پر سے کود پڑے اور ملازمت شریف مین دوڑے اور بیقرار یاں

اور شوق محبت ظاہر کین آنحضرت نی اونکو تقریر فرمایا یعنی اونکو ان اضطرابون سے منع نکیا لیکن اشجع کہ نام اونکا منذر تہا اور رئیس و سردار اونکی تہی مکان پر
اوترے اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندہا پہر غسل کیا اور اچھی کپڑی پہنی اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سی مسجد شریف مین آئے اور دو گانہ نماز ادا کیا اور دعا کی
پہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی آنحضرت کو یہہ وضع اونکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجہین دو خصلتین ہین الخ اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت
نے اونکو ساتھہ وجود ان دو صفتون کی خبر دی تو اونہون نی کہا کہ یا رسول اللہ یہہ دو صفتین کسبی اور تکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی
ہوئی ہین میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا اونہون نی شکر اوس خدا کو کہ پیدا کیا مجکو اوپر دو صفتون کی کہ دوست
رکہتا ہی اونکو خدا اور رسول اوسکا یعنے اگر تکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال و فتور کا رکہتین لیکن چونکہ جبلی ہین
امید ہے کہ ہمیشہ اور باقی رہینگی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن سهل بن سعد الساعدي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الاناة من الله والعجلة من الشيطان رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل الحديث في عبد المهيمن بن عباس الراوي من قبل حفظه** روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا درنگ کرنی کامون مین اللہ تعالی کی طرف
سے ہے یعنی اوسکی الہام سی اور جلدی کرنی شیطان سی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہی بعضی اہل حدیث نی
بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہی بسبب یادداشت اوسکی یعنی وہ حافظہ خوب نرکہتا تہا **ف** یعنے ہی وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ
خوب نرکہتا تہا پس امر اوسکا سہل ہی اور روایت کیا ہی اسکو بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق مرفوع کی اور لفظ اوسکی یہہ ہین التانی من الله
والعجلة من الشيطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا مین شیطان سے ہے یعنی اوسکی وسوسہ سے ہی کہا ہی بعضون نی کہ مستثنے ہین اس سے وہ چیزین کہ نہین ہے شبہ اونکے
خیریت مین یعنی اچھی چیز ہونین جلدی کرنی شیطان سے نہین ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ویسارعون فی الخیرات کہتا ہون مین کہ فرق ظاہر ہی درمیان مسارعت
اور مبادرت کی طرف طاعات کی اور درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات مین پس اول محمود ہی اور دوسرے مذموم شیخ یعنی مسارعت اور مبادرت طرف
طاعات کی یہہ ہے کہ مثلاً وقت نماز کا آیا درنگ نکری اوسمین جلدی سے طیار ہو کر ادا کرنی لگی اور جلدی یہہ ہے کہ نماز جب پڑہنی لگا جلدی سے ادا کرلی پس اول یعنی
مسارعت اچھی ہی اور دوسرے یعنی جلدی سی کر لینا نیک کام کا برا ہی پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہہ ہوا کہ شوق سی دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچھی کام کی لیے
اچھا ہی اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہی ؛ مولف **وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حليم الا ذو عثرة ولا حكيم الا ذو تجربة رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب** اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتا بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہین ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
ف مگر صاحب لغزش کا یعنی جو کہ گناہ مین پڑا ہو اور خطا اور خلل کار مین اوسکی وجود مین آیا ہو اور خجالت کہینچی ہو اور بسبب اوسکے دوست رکہتا ہی کہ لوگ عیب
و خطا مین اوسکے اوڑہانکین اور قصور اوسکی عفو کرین پس حاصل یہہ کہ ایسی شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنی مین پائی تو لوگون سی بہی عفو کریگا اور بردباری اختیار
کریگا اور نہین ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتی ہین دانا اور درست اور استوار کار کو اور حکمت کہتی ہین جاننی حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتی ہین کامون کی پہچاننی کو بیر
فرماتی ہین کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیا کی اور جاننا نفع اونکا اور پہچاننا اشیا کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا ؛ خ ؛
وعن انس ان رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم اوصني فقال خذ الامر بالتدبير فان رايت في عاقبته خيرا فامضه وان خفت غيا فامسك رواه في شرح السنة اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمائیی مجکو
یعنے ساتھہ ایک چیز کی کہ جاتا رہی تاثیر میرا بیچ کام میرے کی پس فرمایا اختیار کر لو کام کو یعنی اوس کام کو کہ ارادہ کرتا تو کرنی اوسکا ساتھہ دیکہنی انجام اوسکی اور

تامل کرنیکی بیچ مصالح اور مفاسد اسکیکی پس اگر دیکہی تو بیچ انجام اوسکیکی بہلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس کرا اوسکو اور اگر ڈر ہوا ور گمان لیجاوے تو گمراہی کی اوس کام مین پس باز رہ اوس کام کی کرنیسی اور چہوڑ دی اوسکو نقل کی یہہ شرح سنہ مین **وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْاَعْمَشُ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہی مصعب بن سعد سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی سعد سی کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سعد سے نہین جانتا مین اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی اونکی باپ نے کہ سعد ہی انحضرت سی روایت کی نہ از خود فرمایا کہ ڈہیل کرنی ہر چیز مین بہتر ہی مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اسلیی کہ بیچ تاخیر بہلائیون کی افات ہین اور منقول ہی کہ اکثر چلانا دوزخیون کا تاخیر عمل سی ہوگا کہا طیبی نی کہ یہہ اسلیی ہی کہ امور دنیویہ جو ہین نہین جانا جاتا انجام اونکا اونکی ابتدا مین کہ انجام انکا اچہا ہی جلدی کیجاوی انہین بابرا ہی پس تاخیر کیجاوی اونسی بخلاف امور اخرویہ کی بموجب ارشاد اللہ تعالی کی فاستبقوا الخیرات وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم کہا غزالی نی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی الشیطان یعدکم الفقر کہ لائق ہی مومن کو کہ جب کہ کری اوسکی لیی واعیہ خرچ کرنیکا تو توقف کری اسلیی کہ شیطان وعدہ کرتا ہی اسسے فقر کا اور ڈراتا ہی اوسکو اور روکتا ہی خرچ کرنیسی تہی ابوالحسن پاخانہ مین پس پکارا اونہون نی اپنی شاگرد کو اور کہا کہ اوتار میری بدن پر سے قمیص کو اور دی اسکو فلانی کی تئین پس کہا شاگرد نی کہ کیون نہ صبر کیا تمنی یہان تک کہ نکلتے پاخانہ سی کہا اونہون نی کہ میری لین آیا تہا دینا اسکا اور نہین امن سے مجکو اپنی نفس پر کہ متغیر ہو نیسی ؁ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عبداللہ بیٹی سرجس کے سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ راہ وروش نیک اور آہستگی اور درنگ کرنی کام مین اور میانہ روی جز ہین چوبیس جز نبوۃ سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** میانہ روی یعنی بیچکی راہ اختیار کرنی تمام احوال وافعال مین وربچنا دونو طرفون کمی اور زیادتی سی جیسی اختیار کرنا جود کا کہ بیچ مین ہے اسراف اور بخل کی اور اختیار کرنا شجاعۃ کا کہ بیچمین ہی تہور اور جبن کی اور اسی قبیلہ سی ہی میانہ روی اعتقاد مین کہ وہ اعتقاد ہی اہل سنۃ کا کہ بیچمین ہے جبر و قدر کی اور اسیطرح میانہ روی معیشت مین جیسیکہ حدیث مین فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنی میانہ روی خرچ کرنیمین کہ بیچ بیچمین ہو اسراف و تنگی کی آدہی معیشۃ ہی اور اسیطرح حکم ہی میانہ روی کا تمام احوال وافعال مین جیسیکہ بعضے چیزون کو اللہ تعالی نی بیان فرمایا واقصد فی مشیک الآیۃ اور قول اللہ عزوجل کا کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور کہا بعض عارفین نی کہ طالب علم کو باین حیثیت کہ نہ منع کری تجکو عمل سی اور عمل کر باین حیثیت کہ نہ باز رکہی تجکو علم سی غرض کہ سب چیزون مین میانہ روی چاہیے اور جز ہی یعنی یہ سب چیزین ملکر بمنزلہ ایک جز کی ہین یا ہر ایک انمین سی جز ہی یعنی ایک خصلت ہی خصال انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کیسے اور تعیین عدد کی سپرد ہی شارع کی اور سوای نور نبوت کی حقیقت اسکی نہین معلوم ہوسکتی ؁ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ وروش نیک درمیانہ روی جز ہین پچیس جز نبوۃ سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کی یہہ ہے کہ ہدی متعلق ہی ساتہہ احوال باطنہ کی اور سمت ساتہہ اخلاق ظاہرہ کی پس یہہ دونون طریقت مین بمنزلہ ایمان اور اسلام کی ہین شریعت مین اور جمع درمیان ان دونون کی نور علی نور ہی اور تمام ہوتی ہی ساتہہ اسکی حقیقت اور اس حدیث مین ایک جز پچیس مین سی کہا اور پہلی مین چوبیس جز سی پس ہوسکتا ہی کہ یہہ تفاوت وہم اور خطا راوی سی ہوا یا بسبب اور سر کی واللہ اعلم ح ع احتمال ہی کہ پہلی یہہ حکم ہوا ہو پہر ازراہ کرم وعنایت کی وہ حکم ہوا جو کہ اوپر کی حدیث مین گذرا یا یہہ کہ اون تین چیزونکا ملکر وہ حکم ہوا اور ان تین جزون کا

مگر یہہ اس صورت مین نسبت کرنی خطا و وہم کی طرف راوی کی کچھہ ضرورت نہین واللہ اعلم ۞ مولف **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسوقت کہی کوئی شخص کوئی بات یعنی ایسی بات کہ ارادہ کرتا ہی اسکی اخفا کا پہر غائب ہو یعنی چلا جاوے پس وہ امانت ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابو داود نی **ف** یعنے حکم اسکا حکم امانت کا ہی بنسبت مجلس والون کی کہ جنہون نی سنی ہی پس انکو چاہیے کہ اسمین خیانت نکرین یعنے افشا نکرین ۞ ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطے ابو الہیثم بن تیہان کی کہ کیا ہی واسطے تیری خادم کہا نہین پس فرمایا کہ جسوقت آدی ہماری پاس بندی تو آ تو ہماری پاس پس لائی گئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس دو بردی پس آئی آنحضرت کی پاس بموجب وعدہ آنحضرت کی ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پسند کر لی تو ایک کو ان دونون مین سی پس کہا یا نبی السلام پسند کرو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتھہ اسکی چاہیے کہ امین ہو یعنی جسمین کہ مصلحت و بہبودی مشورہ چاہنی والیکی ہووی وہی کہی اور خیانت نکری اور مقصود یہہ ہے کہ چونکہ تو نی مشورہ مجہسی کیا اور مجہی اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو پس اشارہ کی ایک بردہ کی طرف اون دونون مین سی اور فرمایا کہ لی تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق مینی دیکہا ہی اسکو نماز پڑہتی اور قبول کرو میری نصیحت حق اسکیے احسان کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ جب ابو الہیثم گہر مین آئی اور اپنی بیوی سی کہا کہ یہہ غلام ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو دیا ہی اور نیکی اور احسان کرنیکی اسکی حق مین وصیت کی ہی انکی بیوی نی کہا کہ بجالانا اس وصیت کا مشکل ہی اور احسان یہی ہی کہ اسکو آزاد کرو ۞ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٍ حَرَامٍ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجلسین ساتہہ امانت کی ہین یعنی جو بات مجلس مین سنین اوسکو کہین نقل نکرین اور سخن چینی نکرین مگر تین مجلسین اور تین باتین کہ مجلس مین سنین واجب ہے نقل و پہنچا دینا اونکا غیر کو وہ یہہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکہتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چہیننے مال کا ناحق نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے اگر سنی کسی سی یہہ بات کہ مین ارادہ رکہتا ہون کہ فلانی شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سی زنا کرونگا یا فلانی کا مال لونگا ازراہ ظلم کے تو چاہیے کہ ان باتون کو پہنچا دی اون لوگون کو تا پرحذر ہون اور اپنی کو بچاوین یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی قاری نی کہا معنے یہہ ہین کہ لائق ہی مومن کو کہ جب دیکہی اہل مجلس کو برا کام کرتی تو نہ چرچا کری اوس چیز کا کہ دیکہی ہی اوسی مگر تین مجلسین یعنے ایک مجلس تین مجلسون مین سی الخ ۞ **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ أَبِي سَعِيْدٍ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ فِي بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ان اعظم الامانۃ بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کے **ف** یعنے یہہ حدیث مصابیح مین مکرر مذکور ہوئی ہی ایک بار باب المباشرۃ مین کہ کتاب النکاح مین ہی صحاح مین ذکر کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی مین حسان سی لایا اور ہمنی باب المباشرۃ مین بحال خود چہوڑی اور باب الحذر والتانی مین ذکر نہین کی بسبب تکرار کی اور صواب ذکر کرنا اسکا صحاح مین ہی اور شاید کہ مصابیح کے نسخون مین کہ مولف کی پاس موجود تہی مکرر مذکور ہو ولیکن جن نسخون کہ ہمنی دیکہی ہین اس باب مین مذکور نہین اور باب المباشرۃ مین سے فقط غالباً لکہنے والون نے بسبب تکرار کی اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم ۞ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَیْرٌ مِّنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَیْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ تَکَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ نے عقل کو کہا اوسکو اٹھہ پس اٹھی پھر کہا اوسکو پیٹھہ پھیر پس پیٹھہ پھیری پھر کہا اوسکو موہنہ کر میری طرف پس موہنہ کیا پھر کہا واسطی اوسکی بیٹھہ پس بیٹھی عقل پھر کہا اوسکو نہین پیدا کی مینی کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجھسی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجھسی کمال مین اور نہ خوب تر تجھسی بسبب تیری لیتا ہون مین یعنی عبادات اپنی بندونسی یا جس سے کہ نعمت لیتا ہون تیری ہی سبب سے لیتا ہون کہ تقصیر کے اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیری دیتا ہون مین یعنی ثواب درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون بواسطی تیری دیتا ہون کہ خدمت کی اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیرے پہچانا جاتا ہون مین اور بسبب تیرے غصہ کرتا ہون اور بسبب تیرے ثواب دیتا ہون اور بسبب تیرے عذاب کرتا ہون یعنی مدار تکلیف اور خطاب و عتاب اور ثواب و عقاب دنیا اور آخرت مین عقل پر ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کی بعضی علماء نے اور کہتی ہین کہ یہہ حدیث موضوع ہی **ف** ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسیکہ پیدا کیجاویگی موت بصورت دنبہ کے اور ذبح کیجاویگی درمیان مین جنت و دوزخ کی ؛؛ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰی ذَکَرَ سِهَامَ الْخَیْرِ کُلَّهَا وَمَا یُجْزٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نمازیون مین سے اور روزہ دارون مین سے اور زکوۃ دینی والون مین سی اور حج اور عمرہ کرنیوالون مین سے یہان تک کہ ذکر کیا آنحضرت نے سب اقسام خیر کا یعنی کلیات اور بڑی بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین وللاکثر حکم الکل اور جزا نہین دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کی مگر موافق عقل اپنی کی **ف** مراد عقل سی یہان پہچاننا اشیاء کا ہی اور معلوم کرنا صلاح و فساد مبدا و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کی اور احتراز کرنا گمراہیون اور انحرافات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہنچنا مقام قرب کی اور واصل ہونا ساتھہ حق کی اور عقل معاد کہ بعضون کی کلام مین واقع ہوئی ہی یہی ہے اور اسجگہہ مین ہے اختلاف علماء کا اور بحث انکی بیچ تفاضل علم و عقل کی کہتی ہین علم افضل ہی یا عقل بعضے علم کو افضل کہتی ہین اور بعضی عقل کو اور اگر علم کو بھی اوپر معنی تمیز و دریافت کی حمل کرین کہ اثر عقل کا ہو بایں معنی کچھہ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتھہ اس معنی کی علم و عقل افضل ہی عمل و عبادات سی لکھا ہی علماء نے کہ ایک رکعت اوس عالم عاقل کی افضل ہوگی اور کی ہزار رکعتون سے ؛؛ **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ کَالْکَفِّ وَلَا حَسَبَ کَحُسْنِ الْخُلُقِ اور روایت ہی ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای ابی ذر نہین ہی کوئی عقل مانند تدبیر کے اور نہین ہے ورع مانند باز رہنی کی اور نہین ہے حسب و فضیلت مانند خوش خلقی کی **ف** تدبیر کے معنے ہین انجام کار کو دیکھنا پس معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ نہین ہی کوئی عقل مانند عقل تدبیر کی یعنی مانند اوس عقل کی کہ ساتھہ ہو اوسکے تدبیر یعنی انجام کار کو دیکھنا اور اوسکی مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کی معنی ہین پرہیزگاری کہ جو معنی تقوی کی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ ورع بالاتر ہی تقوی سی اور کہتی ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سے ہی اور ورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سی ہی اور صواب یہہ ہی کہ دونون کی ایک ہے معنے ہین اور کلام قوم مین اسیطرح واقع ہوا ہی پس فرماتی ہین کہ نہین ہے ورع کامل مانند کف یعنی باز رہنی کی طیبی نے عبارت پر اشکال لایا ہی کہ ورع بمعنی باز رہنی کی حرام چیزون سی ہی پس لا ورع مثل الکف کیا معنی رکھتا ہی اور جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ مراد کف سی یہان باز رہنا ہی ساتھ ایذا سی یا باز رکھنا زبان کو لا یعنی سی چونکہ مفاسد اسکی اکثر ہین حصر کیا ورع کو اسمین از راہ مبالغہ کی اور ممکن ہی کہ کہا جاوے ورع اور تقوی اگرچہ لغت مین بمعنے باز رہنی اور پرہیز کرنی کی ہین لیکن عرف شرع مین شامل ہین امتثال اور اجتناب کو معاً اور اگر بمعنے اجتناب کی ہون تو ترک کرنی امتثال اوامر بھی اجتناب

کرنا

کرنا چاہیے باین وجہ یہہ شامل امتثال و اجتناب کو ہونگی اور اصل یہہ کہ ورع اور تقوی چلنا ہی فرمودہ پر لہذا راہ امتثال و اجتناب کے پس شرع کی لیے دو چیزین
چاہیین امتثال و امر اور اجتناب نہی اور لکہا ہی علما نے کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرور تر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کی اور اگر کوئی جانب
امتثال مین اقتصار کری اوپر افضل و واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کری تو پہنچ جاویگا مقصود کو کہ پہنچنا طرف حق کی اور قرب الہی کا
ہے اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کری جیسیکہ ادا کری سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بہی کری تو منزل مقصود کو نہین پہنچیگا اسکی مثال
ایسے ہے جیسے ایک بیمار ہی کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہین کہاتا اچہا ہو جائیگا اگرچہ شاید بہت دیر مین اچہا ہو اور اگر دوا کہا دی اور پرہیز نکری ہرگز شفا نہین
پاویگا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہی کہ اور کتابون مین مذکور ہی اور نہین ہی حسب اور فضیلت مانند خوش خلقی
کے حسب وہ چیز کو کہتی ہین کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنی باپون کی پس فرماتی ہین کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہی یہہ جب
آدمی مین بدون اسکی سب کچہہ ضائع ہی اور مراد خلق سی اگر تمام صفات باطن کی ہین تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہے اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی
ہو جیسیکہ عرف مین خلق اسکو کہتی ہین تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سی ڈہونڈہنی چاہیے حضرت حسن بصری فرماتی
ہین کہ حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذا خلق سی باز رہنا ہی اور واسطی کہ نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتہہ
خلق کی اور راضی رکہنا خلق کو راحت و محنت مین ہی اور سہل تستری نے کہا کمترین مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہے کہ جفا اوٹہا وی خلق سی اور بدلا نہ لی اور رحم اور شفقت
کری ظالم پر اور بخشش چاہی اسکی لیے ؛ ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ
نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میانہ روی کرنی خرچ کرنی مین آدہے معیشت ہی اور دوستی آدمیون کی آدہی
عقل ہی اور اچہی طرح سوال کرنا آدہا علم ہی نقل کین بیہقی نی یہہ چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** میانہ روی الخ یعنی کمی زیادتی نکرنی خرچ مین
آدہا سرمایہ ہی زندگانی کا یعنی زندگانی کرنیمین دو چیزین چاہیین دخل اور خرچ بنای خرچ میانہ روی پر چاہیے پس رعایت میانہ روی کی آدہی
معیشت ہوگی اور دوستی آدمیون کی الخ یعنی محبت ظاہر کرنی صالحین کے اور سررشتہ اونکی محبت کا نگاہ رکہنا آدہی عقل معاش ہے گویا تمام عقل یہہ ہے
کہ کچہہ کسب و کار کری اور آپسمین محبت بہی رکہی اور یہہ اس صورت مین ہے کہ محبت اونکی موجب فوت ہونی دین و دیانت کی نہو اور اچہی طرح سوال کرنا الخ
یعنے یہہ اچہی طرح سوال کرنا علم سی آدہا علم ہی اسلیے کہ پوچہنی والا دانا اوس چیز سی سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اسکی اور یہہ
محتاج ہی ساتہہ زیادتی علم کی اور تمیز کرنی کی درمیان اقسام سوالات کی کہ کیا پوچہنا چاہیے اور کیونکر پوچہنا چاہیے اور جب پایا مطلوب اپنا ساتہہ
جواب سکے تو تمام ہوا علم اوسکا حاصل یہہ کہ علم دو قسم پر ہے سوال اور جواب اور اچہی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح ادلہ سے کہ سبب سے تمام شقوق کی اور
احتمالات کے تا جواب شافی کافی پاوی اور کچہہ رہ جاوے جواب مین پس سوال اس طرح پر قبیلہ علم سی ہوگا اور وارد نہین ہوگا کہ سوال ہوتا ہے اچہی طرح سوال
کرنی طالب کیسی کہ اوسکو مشارکت ہی علم مین اور وہ چاہتا ہی یہہ کہ ملا وی ساتہہ اسکی بقیہ علم بخلاف اوسکی کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کی اور بری طرح
کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹہا تہا مجلس مین پس کہا ابو یوسف نی کہ جسوقت
مشکل ہو تجہپر کوئی چیز تو پوچہہ اور شرم نکر اسلیے کہ حیا باز رکہتی ہی علم سی اور اوسوقت امام موصوف کلام کر رہی تہی تعریف صوم مین کہ وہ صبح سے
غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نی اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکہی پس کہا امام نی کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیری کلام کرنیسی اور کیا
خوب کہا ہی بعضی صاحبان حال نی کہ جاہل جب کلام کری تو مانند گدہی کی ہی اور جب چپ ہے تو مانند دیوار کی سے ہے ع ح

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

باب ہے بیچ بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلق کی **ف** رفق ضد ہی عنف کی یعنی مدارات کرنی ساتھ رفقا کی اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولیت سی اور حیا شرم کہنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر سبب ڈر عیب برائی کی اور حیا بہی انقباض نفس کا ہی کرنی اوس چیز کی سی کہ بری ہی شرع مین اور کہا جنید نی کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی سبب دیکہنے نعمتون الہی کی و تصور کرنی کی نعمتون کی شکر کرنے مین اور کہا ذوالنون نی پایا جانا ہیبت کا دل مین ساتھ وحشت کی بسبب گناہون گذشتہ کی اور کہا دقاق نی کہ وہ ترک کرنا دعوی کا ہی آگی مولی کی اور حسن خلق کی بہت خاہر معنی یہہ ہین کہ اتباع کری اس چیز کا کہ لائی ہین اوسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ اسیلیے جبکہ پوچہین گئین حضرت عائشہ رضہ خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی سی کہ وارد ہی اونکی حق مین وانک لعلی خلق عظیم پس کہا عائشہ رضہ نی کہ خلق آپکا قرآن تہا یعنی جو کہ قرآن مین خصلتین اچہی ہین تہے حضرت متصف ساتہہ اونکی اور جو فعل کہ بری ہین اوسمین پرہیز کرتی تہے حضرت اوسی پہر اتباع بقدر محبت اور توفیق متابعت کی ہی لیتا ہی ہر ایک حصہ اپنا ؛ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہی یعنی اپنی بندون پر چاہتا ہی اونکی لیے آسانی نہ دشواری اور نہین تکلیف دیتا ایسی چیزون کی طاقت نہین رکہتی اونکی یا یہہ معنی ہین کہ دوست رکہتا ہی یہہ کہ نرمی کرین بندی آپسمین جیسیکہ بیان کیا کہ دوست رکہتا ہی مہربانی کو یعنی راضی ہوتا ہی اوس سے اور دیتا ہے مہربانی پر وہ چیز کہ نہین دیتا سختی پر اور دیتا ہی وہ چیز کہ نہین دیتا اوس چیز پر کہ سوائے نرمی کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سی تحقیق نرمی نہین ہوتی کسے چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہی اوسکو اور نہین دور کیجاتی نرمی کسے چیز سی مگر کہ عیب دار کر دیتی ہی اوسکو **ف** دوست رکہتا ہی مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تا آپسمین نرمی اور مہربانی کرین اور اپنی کامون مین خواہ طلب رزق ہو یا اور کچہہ ہو آسانی کرین اور سختی نہ اختیار کرین بعد اسکی اشارہ کیا ساتہہ اختیار کرنی طریق نرمی کی بیچ طلب کرنی رزق کی اور حاصل کرنی مطلب کے اور رغبت دلائی اوسپر ساتہہ اس قول کی کہ دیتا ہی بندون کو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب اور مقاصد کہ نہین دیتا ہی سختی پر اور دیتا نرمی پہ وہ چیز کہ نہین دیتا اوس چیز پر کہ سوا نرمی کی ہی یعنی اور اسباب پہلی ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اوسکی ہی اور دوبارہ اشارہ کیا اوسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہے اوپر تمام اسباب حاصل کرنی مقصد کے اگر کوئی کہی کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کی سی ہین تو ترجیح گنجائش نہین رکہتی اور اگر قبیلہ سختی سی ہین تو بہی کلام اول سی ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا ہی جواب یہہ کہ یہہ تاکید ہی پہلی کلام کی اور تفاوت عبارت مین ہے اور مقصود یہہ ہے کہ آدمی کو چاہیی کہ طلب کرنا مقاصد کا رزق وغیرہ سی بطریق نرمی کی کری کہ دینی والا خدا ہی اور چونکہ نرمی محبوب و پسندیدہ اوسکی ہی زیادہ دیگا اوسپر بنسبت سختی کرنی اور منہمک رہنے کے بیچ مباشرت اسباب کے ؛ ح

وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوی نرمی سی محروم کیا جاوی نیکی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی سب بہلائیون سی جیسیکہ جامع صغیر مین لفظ کلہ کا ہی پس اسمین فضیلت ہے نرمی کرنیکی اور رغبت دلانی ہی اسکی حاصل کرنی پر اور مذمت ہی سختی کی اور یہہ کہ نرمی سبب تمام بہلائیون کی ہی ؛ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک شخص پر انصار مین سی کہ نصیحت کرتا تہا اپنی بہائی کو بیچ مقدمہ حیا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چہوڑدی اسکو پس تحقیق حیا شاخ ہی ایمان سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مقدمہ حیا کی کہ بہت حیا کیا کرتا اسلیکی تہی باز رہتا ہی آدمی رزق سی اور علم سی جیسیکہ ایک روایت مین ہے پس اسکی بہائی نی جب یہہ کہا تو حضرت نی اوسکو منع کیا کہ تو منع نکر چہوڑدی اسکو بحال خود اور کہا طیبی نی کہ معنی یعظ کی ہین ینذر یعنی ڈراتا تہا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا کہ اوسمین کچہہ ڈرانا ہی ہوا اور کہا خلیل نی کہ وہ نصیحت کرنا ہی خیر کے ہے اسطرح کہ دل اوس سے نرم ہو تمام ہوا کلام اوسکا اور وعظ یہان بمعنی عتاب کے ہی جیسیکہ ایک روایت مین لفظ یعاتب کا آیا ہی ع **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حیا نہین لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت مین ہے کہ حیا بہتر ہی تمام اقسام اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہان ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبہی مخل ہوتی ہی بعضی حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کی جواب یہہ کہ جس جگہہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت مین وہ حیا نہین ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور جبن ہی کہ نقصانون مین سی ہی اور اگر اوسکو حیا کہین گے تو مجازا کہین گی اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کی یہہ ہے کہ باعث ہوا اوپر ترک کرنی قبیح کی یہہ جواب علائی دیا ہی اور صواب یہہ ہی کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہی کرنی قبیح کی سی کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچہی اور تعریف کی گئی ہی شرع مین وہ ہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی سی خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی بنا بر اس جواب مین یہہ ہے کہ یہہ کلمہ الحیاء خیر کلہ مخصوص ہے ساتہہ اوسکی کہ موافق رضا رحق کی ہو ح **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ اوس چیز سی کہ پایا ہی لوگون نی پہلی انبیا کی کلام مین یہہ کلام ہی جسوقت کہ شرم نکی تو نی پس کر جو چاہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** پایا ہی الخ یعنی پہنچا ہی انکو اور باقی ہی حکم اوسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نی اوسمین راہ نہین پائی ہی اور معنی اس حدیث کی کئی طرح بیان کیے ہین لوگون نی ایک تو یہہ کہ یہان معنی امر کی حکم اور طلب مراد نہین ہے بلکہ یہہ خبر ہی اور مقصود یہہ ہے کہ مانع بری چیزون کی کرنی سی حیا ہی اور جب حیا نہ رکہی تو نی تو کریگا تو جو کچہہ کہ چاہیگا اور دوسرے یہہ کہ صیغہ امر کا واسطی تہدید کی ہی جیسیکہ اعملوا ما شئتم یعنی جو کچہہ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤ گی ع ح **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نواس بیٹی سمعان کی سی کہ کہا اوسنی کہ پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ تردد کری تیری سینی مین اور مکروہ جانی تو یہہ کہ واقف ہون لوگ اوس عمل پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تردد کری اور اطمینان نہو اوسپر دل کو لیکن یہہ اوس شخص کے حق مین ہے کہ کہولا ہو خدا تعالی نی سینہ اوسکا اسلام کی لیے اور روشن اور آراستہ کیا ہی دل اوسکا ساتہہ نور تقوی کی اور یہہ اوس جگہہ ہے کہ انکار شارع کا اوس باب مین ہو نہین اور اقوال علما کی وہان مختلف ہون اور علامت دوسری گناہ کی پہچانے کے بعد اسکی فرمائی کہ مکروہ جانی تو الخ اور یہہ بہت اچہی ہے لوگون کا حال ہے ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میری نیک ترین تمہارا ہی از روی اخلاق کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جو کہ خصلتین اچہی رکہتا ہو کہ رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندون کی حقوق کی ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ

تمھیں بہترین تمہاری نیک ترین تمہاری میں از روی اخلاق کی نقل کیہ بخاری اور مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِی** فصل دوسرا **عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ
الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ ۔ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ دیا گیا اوسکو نصیب
اوسکا نرمی سے دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا بہلائی دنیا اور آخرت کی سی اور جو شخص کہ محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا نرمی سی محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا بہلائی دنیا
اور آخرت کی سی نقل کی یہہ شرح السنہ میں **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ
وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ شرم کہنی برے کام سی ایمان سی ہی اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بیحیائی بدی سے ہی اور بد آگ میں ہیں نقل کی یہہ احمد
اور ترمذی نی **وَعَنْ** رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ قَالَ اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سی ہی کہا اوس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ
نے یا رسول اللہ کیا بہتر ہی اوس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور شرح السنہ میں اسامہ بن شریک سے ہے
وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَہْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ
الْغَلِیْظُ الْفَظُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ فِیْ سُنَنِہٖ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِیْہِ عَنْ حَارِثَۃَ
وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ وَلَفْظُہٗ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِیُّ یُقَالُ الْجَعْظَرِیُّ الْفَظُّ الْغَلِیْظُ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ
عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ وَہْبٍ وَلَفْظُہٗ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِیْ جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِیُّ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ اور روایت ہی حارثہ بیٹے وہب
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا راوی نے کہ مراد یعنی اور جواظ سخت گو سخت خو ہے نقل کی
یہہ ابو داود نی اپنی سنن میں اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور صاحب جامع الاصول نی بہی نقل کی ہی جامع الاصول میں حارثہ سی اور اسیطرح شرح السنہ
میں نقل کی گئی ہی حارثہ سی اور لفظ حدیث کی شرح السنہ میں اسطرح ہیں نہیں داخل ہوگا بہشت میں جعظری یعنی جمع کیا جواظ کو ساتھ جعظری کی اور کہا کہ کہا جاتا ہی جعظری
سخت خو اور سخت گو یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کی ایک ہے معنے ہیں اور مصابیح کی نسخوں میں عکرمہ بن وہب سے ہی یعنی مصابیح کی بعضی نسخوں
میں عکرمہ سے ہی والا اکثر نسخوں میں حارثہ ہی سی ہی اور لفظ حدیث ان مصابیح کی نسخوں میں یوں ہیں کہ کہا راوی نی اور جواظ وہ ہی کہ جمع
کری مال اور نہ دی سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہے **ف** یعنے بعضے روایتوں سی معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونوں کی ایک ہے معنے ہیں
اور بعض سے تفاوت سمجہا گیا اور بعضی کتابوں سی معلوم ہوتا ہی کہ جواظ بمعنی متکبر کی ہی اور جعظری بمعنی بدخلق کی اور حاصل یہہ کہ یہہ دونو
لفظ قریب ہیں معنوں میں اور ظاہر تر یہہ ہے کہ مراد جواظ اور جعظری سی بدخلق اور سخت دل ہی اسلیے کہ خطیب نے حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی
روایت کی ہی کہ ہر چیز کی لیے توبہ ہی مگر صاحب بدخلق کی لیے نہیں اسلیے کہ وہ نہیں توبہ کرتا ایک گناہ سی مگر کہ پڑتا ہی اوس سے بری میں اور حرف لا
زائد وجلائی بلفظ جعظری پر تو اشارہ ہی اسپر کہ موصوف ساتھہ ہر ایک کے دونو خصلتوں میں سی نہیں داخل ہوگا جنت میں مطلق اگر ہی منافقین
سے یا نہیں داخل ہوگا ساتھ نجات پائی ہووں کے اگر ہی مومنین سے ؛ ح ع **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہے ابی درداء سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بہت بہاری

چیز دن مین کر رکہی جاوینگی مومن کے ترازوی اعمال مین دن قیامت کے خلق نیک ہی اور تحقیق اللہ تعالیٰ دشمن رکہتا ہی فحش بکنے والی بیہودہ گو کو نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ابوداود نی پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنی لفظ حسن تک ف حضرت شیخ رح نی بھی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہی لیکن ملا علی رح نی کسی شارح سی بذی کی معنی بدخلق نقل کیے ہین اور لکہا ہی کہ مناسب مقام کی یہی معنی ہین اور یہہ بھی لکہا ہے کہ دوسرا جملہ جو پہلی جملہ کی مقابلہ مین لائی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بدخلقی بہت ہلکی ہوگی میزان اعمال مین **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق مومن یعنی کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہی البتہ پاتا ہی بسبب خلق نیک کی درجہ رات کی نماز گذار کا سا اور دن کی روزہ رکہنی والی کا سا نقل کی یہہ ابوداود نی ف کہا بعضی نی کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ متحمل ہو لوگون کی ایذا کا اور ترک کری بدلا لینی کو اور درگذر کری ظالم سی اور استغفار کری واسطی اسکی اور شفقت کری واسطی اوسکی **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تقوی کر تو اللہ کا جہان ہو وی تو اور پیچہی کر برائی کی نیکی تا کہ مٹا وی نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگون سی ساتہہ خلق نیک کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی ف تقوی کر یعنی ساتہہ بجالانی جمیع واجبات کی اور باز رہنی کی تمام برائیون سی اسلیے کہ تقوی بنیاد ہی دین کی اور بسبب اسکی حاصل ہوتی ہین مراتب یقین کے پہر تحقیق یہہ ہی کہ ادنی درجہ تقوی کا یہہ ہی کہ بیزار اور پاک ہو شرک سی اور اعلی درجہ اسکا یہہ ہی کہ اعراض کری ماسوی اللہ سی اور مابین ان دونون درجون کی اور مراتب ہین کہ بعض انکی برتر ہین بعض سی کہ ترک کرنا ممنوع کا ہی پہر مکروہ کا پہر مباح بیفائدہ کا اور جہان ہو وی تو یعنی خلوت مین اور جلوت مین اور وطن مین اور سفر مین اور نعمتون مین اور بلاؤن مین اسلیے کہ اللہ تعالی جانتا ہی تیری چہپی ہوئی باتون کو بہی جیسا کہ جانتا ہی تیری ظاہر کی باتون کو پس لازم ہی تجکو رعایت کرنی دقائق ادب کی بیچ محافظت اوامر اسکیکی اور بچنی کی گناہون اسکی سی ابوداود طائی سی منقول ہی کہ انہون نی سنی آواز ایک قبر مین سی کہ میت کہتا ہی کیا نہین زکوۃ دی مینی تیری کیا نہین نماز پڑہی مینی کیا نہین کیا مینی ایسا اور ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہان ای دشمن اللہ کی کیا تو نی یہہ سب کچہہ ولیکن جب خلوت مین ہوا تو مقابلہ کیا تو نی اللہ کا ساتہہ کرنی گناہون کی اور نہ لحاظ کیا تو نی اوسکا اور پیچہی کر برائی کی نیکی الخ یعنی تجہسی اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسکی پیچہی نیکی کر تا پاک کری وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سی توبہ اور طاعت مطلق یا یہہ کہ کری وہ نیکیان کہ ضد ہین اون برائیون کی کہا طیبی نے کہ آدمی کو چاہیے کہ مٹانی آثار سیئات کیسی ساتہہ کرنی حسنات کی فارغ نہوا ور ہر بدی کی بدلی کری نیکی کہ اوسکی جنس سی ہی جیسا کہ گانا بجانا سنی اور صحبت رکہی اونسی کہ جو گرفتار مین اسمین تو اوسکی بدلی مین قرآن سنی اور ذکر کی مجلسو مین بیٹہی اور اگر شراب پیوی تو اوسکی بدلی مین حلال چیزین پینی کی صدقہ دی اور تکبر کی بدلی مین تواضع کری اور بخل کا تدارک کری ساتہہ دینی مال کی انتہی اور مٹانی سی مراد یہہ ہی کہ مٹاتا ہی اللہ تعالی بسبب نیکی کی آثار برائی کی دلسی یا اعمال کی لکہنی والی فرشتون کی دیوان سے اور یہہ جب ہی کہ ہو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہین نیکیان مدعی کو یعنی مظلوم کو عوض اسکی حق کی یا راضی کری اللہ تعالی اسکو اپنی فضل سی منقول ہی کسی بزرگ کا حال کہ اونکو دیکہا کسی نی خواب مین بعد انتقال کی پس پوچہا اونسی کہ کیا معاملہ کیا اللہ نی تمسی کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجہپر مگر اوسنی حساب لیا مجہسی یہانتک کہ مطالبہ کیا مجہسے ایک دن کا کہ تہا مین روزی سی پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا مینی ایک گیہون اپنی یار کی دوکان سی پس توڑا مینی اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ یہہ گیہون میرا نہین ہی پس ڈالدیا مینی اوسکو گیہون پر پس لی گئی میری نیکیون سے

مقدار نقصان توڑنی اوسکیکی اور کہا بیضاوی نے کہ چہوٹی گناہونکا کفارہ نیکیاں ہوتی ہیں اور اسیطرح اون گناہونکا جو کہ پوشیدہ رہی کبائر میں سی بسبب عام ہونی قول اللہ تعالی کی نکفر عنکم سیاٰتکم اور بسبب عام ہونی اس حدیث کی اور جو کہ ظاہر ہوئی اون کبائر میں سی اور ثابت ہوئی حاکم کی نزدیک پس نہیں ساقط ہوتی حد اونکی اور نہیں معاف ہوتی توبہ سی ۞ ع ح وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتہہ اوس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتہہ اوس شخص کے کہ حرام ہو آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونیوالی لوگوں سی آ اور نرم خو کی نقل کی یہہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف سوال میں اسطرح مبالغہ اور تاکید کی دو نوں شق ذکر کیں حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونوں عبارتونکا ایک ہے یعنی دور ہونا آگ سی اور نہ داخل ہونا اوسمیں جواب میں اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ فرمایا اور متعارف زبان پر یہی ہی کہ کہتی ہیں آگ فلانکی اوپر حرام ہی ۞ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بہولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر بسیار بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی ف غر ساتہہ زیر غین کی مرد فریب کہایا ہوا اور صراح میں غر ناآزمودہ کار اور خب ساتہہ زیر اور زبر کی مرد فریب دینی والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کی یہہ ہیں کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کہا جاتا ہی ہر اوس شخص سی کہ فریب دیتا ہی اوسکو اور نہیں معلوم کرتا مکر و فریب لوگونکا اور تفتیش و کاوش نہیں کرتا اوس سے اور یہہ بسبب جہل اور نادانی اوسکی نہیں ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اوسکی ہی اور بعضی یوں تقریر کرتی ہیں کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ لوح ہی اور لوگونپر گمان نیک رکہتا ہی اور تجربہ بواطن امور کا نہیں کیا ہی اور لوگوں کی سینونکی کینہ پر مطلع نہیں ہوتا جو کچھہ کہ اوسکی سامنی کہیں قبول کر لیتا ہی اور فریب کہا جاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتہہ امر آخرت اور اصلاح نفس ہی کی ہی کار معاش دنیا کو سہل جانتا ہی اور اہتمام اسکا نہیں کرتا اور اسمیں فریب کہا جاتا ہی لیکن کار آخرت میں ہوشیار اور عقل معاد میں کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکی تنبیہ کی حضرت نی ساتہہ قول اپنی کی لایلدغ المومن من جحر واحد مرتین اسپر کہ نہ چاہیے کہ ہمیشہ فریب کہایا کری اور غافل ہوا اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتہہ سی دیوی اور پہلی اسکی بیان میں گذر چکا ہی کہ یہہ شامل ہی امر دنیا اور آخرۃ کو اور بعضوں نے کہا کہ یہہ مخصوص ساتہہ امر آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینی والا اور مکار اور سعی کرنیوالا افساد میں اور فتنہ انگیزی اور اصلاح چشم پوشی نہیں کرتا اور فریب نہیں کہاتا اور اپنی لیے ساتہہ فریب کی راضی نہیں ہوتا اور اگر کبہی فریب کہاوی تو دیدہ و دانستہ اپنی اختیار سی نہیں کہاتا اور اوسپر راضی نہیں ہوتا ۞ ح وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی مکحول سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد ہیں مانند اونٹ مہار دار کی اگر کہینچا جاوی کچہ آدمی اور اگر بہلایا جاوی پتہر پر بیٹہہ جاوی نقل کی یہہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف یعنی مومن تابع ہوتا ہے شرع کی اوامر اور نواہی کا جسطرح حکم ہوتا ہے شرع کا اسیطرح چلتا ہی اپنا کچہہ اختیار نہیں رکہتا اور تحمل ہوتا ہی مشقت کا اوسمیں اور احتمال ہی کہ مراد تابعداری اور تذلل مومنوں کی ہو آپسمیں بغیر تکبر کی اور یہہ بہی حقیقت میں طاعت امر الہی ہی کی ہی ۞ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا ہی لوگونمیں اور صبر کری انکی ایذا پر بہتر ہی یعنی ثواب میں اوس مسلمان سی کہ نہ ملا ہی لوگونمیں اور نہ صبر کری اونکی ایذا پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ لوگونمیں ملی رہنا افضل ہی عزلت سی اور اکثر تابعین ہے اسی پر تہی اور یہہ افضل

واکمل ہی باعتبار امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور مدد کرنی نیکی و پرہیزگاری و استعانۃ اسلام کی اور عزلت کی حقمیں حدیثیں آئی ہیں کہ دلالۃ کرتی ہیں اوسکی فضیلت پر اور تحقیق
اس باب میں یہہ ہی کہ یہہ مختلف ہی ساتہہ اختلاف زمانوں اور مکانوں اور لوگوں کی یعنی بعض اوقات اور بعضی مکانوں اور بعضی لوگوں کی ساتہہ ملی رہنا افضل ہے
اور بعض اوقات اور بعضی مکانوں میں اور بعضی لوگوں سی الگ رہنا افضل ہی اور یہہ مسئلہ مفصل آداب الصالحین میں کتاب حیا سی نقل کیا گیا ہی درمختار میں ہی کہ توسط ہو
کہ عزلت کری اکثر لوگوں سی اور اونکی عوام سی اور ملا رہی صالحین اور خواص میں اور جمع ہو اونکی عوام کی ساتہہ جمعہ اور جماعت میں اور عزلت جب کری کہ پہلی علم کہ باعث
عمل ہی اور زہد کہ سبب قطع طمع کا ہی خلق سی حاصل کری چنانچہ اسلیی کہا ہے بعضی عارفین نے کہ عزلت بغیر عین علم کے زلۃ ہی اور بغیر زاد زہد کی علۃ اور یہی
طریقہ تہا کامل صوفیوں کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ رح کی کہ لوگوں سی الگ ہی تہی اور پہرتی ہی تہی ح ع

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى اَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللهُ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِاَبِي دَاوُدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَلَاَ اللهُ قَلْبَهُ اَمْنًا وَاِيمَانًا

اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ روکی غصی کو اس حالمیں کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاویگا اوسکو اللہ اوپر روبرو خلائق کی دن قیامت کی یہانتک کہ اختیار
دیگا اوسکو بیچ پسند کرنی جس حور کی کہ چاہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ ایک روایت ابی داود کی منقول
ہی سوید بن وہب سے کہ اونہوں نی نقل کی ایک شخص سی کہ آنحضرت کی اصحاب کے بیٹوں میں سی تہا روایت کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کہ فرمایا آنحضرت
نی کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ سبب کسی ڈر کی آیا تہا امن و ایمان سی **ف** بلاویگا اوسکو الخ یعنی شہرۃ دیگا اوسکو لوگوں میں اور ثنا کریگا اوسکی
اور فخر کریگا ساتہہ اوسکی اور کہا جاویگا اوسکی حقمیں کہ یہہ ایسا ہی کہ صادر ہوئی اس سی یہہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی سی جنت
میں اور پہنچانی اوسکی درجہ بلند کو اور غصہ کی روکنی کی تعریف اسلیی کی کہ اوسنی قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیی تعریف کی اونکی اللہ تعالی نی والکاظمین الغیظ والعافین
عن الناس اور جو کہ نفس کو باز رکہتا ہی اوسکی خواہش سی اوسکا ٹہکانا جنت ہی اور حور عین جزا اوسکی اور یہہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا اوپر غصی کی روکنی پر
پس کیا حال ہوگا جبکہ ملا دی اوسکی ساتہہ عفو کرنیکو یا احسان کری اوسپر کہا ثوری نی احسان یہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر اسلیی احسان
کرنا احسان کرنیوالی پر بدلہ ہے ع وَذُكِرَ حَدِيثُ سُوَيْدٍ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ اور ذکر کی گئی حدیث سوید
کی کہ ترجمہ اوسکا یہہ ہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

اور روایت ہی زید بن طلحہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر دین کی خلق ہی یعنی ایک صفت
غالب اور عمدہ ہی اوسمیں اور خلق کہ غالب ہی دین اسلام میں حیا ہے نقل کی یہہ مالک نی یعنی زید بن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی اسلیی کہ زید تابعی ہی اور
نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں انس اور ابن عباس سی **ف** حیا یعنی بیچ اوس چیز کی کہ مشروع ہی اوسمیں حیا بخلاف اوس چیز کی کہ نہیں
مشروع ہی اوسمیں مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور حکم کرنیکی ساتہہ حق کی اور قائم ہونیکی ساتہہ حق کی اور ادا کرنی شہادۃ کی جیسا کہ ظاہر ہے اور ظاہر یہہ ہی کہ یعنی اوسکی
یہہ ہیں کہ غالب ہی اوپر ہر دین والوں کی ایک خصلت ہی سوائی حیا کی کہ وہ خاص غالب ہماری ہی لیی ہی باوجود اشتراک اوسکی کی واسطی تمام دینوں کی اور
تمام خصلتوں کے واسطی قول علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہہ ہی کہ تمام اخلاق تہی ناقص پہلی ملتوں میں اور وہ کامل ہوئی ہماری

دین میں برکت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چنانچہ اسیلیے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیہ تک اور انس اور ابن عباس سے یعنی بطریق مرفوع کی نہ موقوف کی جیسیکہ وہم جاتا ہی مطلق چہوڑ نیسی یہہ ظاہر یہہ ہی کہ ہر ایک نے ان دونوں میں سے یعنی ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کی ہی ان دونوں سے یعنی انس اور ابن عباس سے اور احتمال یہہ ہی کہ ہو بطریق لف ونشر مرتب کی یعنی ابن ماجہ نے انس سے روایت کی اور بیہقی نے ابن عباس سے واللہ اعلم پہر دیکہا میں نے جامع صغیر میں کہ اسناد کیا ہی اس حدیث کو طرف ابن ماجہ کی بروایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نے ہی دونوں سے روایت کیا ہوگا ؛؛ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْاٰخَرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حیا اور ایمان نزدیک ایک کی گہر ہیں اکہٹی پس جسوقت کہ اوٹہایا جاتا ہی کسی سے ایک ان دونوں میں سے اوٹہایا جاتا ہی دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یوں ہی کہ پس جبکہ دور کیا جاتا ہی ایک ان دونوں میں سے دور کیا جاتا ہی دوسرا یعنی وہ بہی جاتا رہتا ہی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف لفظ قرنا جمع قرین کی ہی اسمیں دلیل ہی اوسکی جو کہتا ہی اقل جمع دو ہیں اور بعضی نسخوں میں قرنا ساتہہ صیغہ تثنیہ کی بلفظ ماضی مجہول کی آیا ہی ؛؛ ع وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كَانَ اٰخِرُ مَا وَصَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَعْتُ رِجْلِيْ فِي الْغَرْزِ اَنْ قَالَ يَا مُعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی معاذ سے کہ کہا معاذ نے کہ تہی آخر اوس چیز کی کہ وصیت کی مجکو ساتہہ اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ رکہا میں نے پانوں اپنا رکاب میں یہہ کہ فرمایا اے معاذ اچہا کر خلق اپنے کو واسطے تربیت لوگوں کی نقل کی یہہ مالک نے ف آنحضرت نے معاذ کو قاضی مین کا کر کے بہیجا تہا اور وقت بہیجنے کی بہت سی نصیحتیں کیں اونکو اور سوار کیا اور پیادہ پا اونکی پونہچانیکی لیے گئے اور فرمایا اے معاذ شاید کہ تو پہر نہ دیکہے مجکو اور بعد انکی جانیکی رحلت فرمائی پس وقت آخر نصیحت یہہ فرمائی اور سیوطی نے کہا کہ مراد لوگوں سے یہاں وہ لوگ ہیں کہ مستحق خلق اور نرمی کی ہیں اور اہل کفر وفسق اور ظالم اس دائرہ سے خارج ہیں اور انکی بیچ حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہی اور پوشیدہ نہو تغلیظ وتشدید ساتہہ اہل طغیان کی داخل حسن خلق کی ہی کہ تربیت اور تہذیب اونکی بہتر ہی ورسلامتی اور رفاہیت حال اونکی اسمیں ہوتی ہی اور سیوطی نے گویا مراد حسن خلق سے یہاں نرمی اور درگذر کرنا رکہا ؛؛ ج وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی مالک سے کہ پہنچا انکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہیجا گیا میں واسطے پورا کرنے حسن اخلاق کے نقل کی یہہ مالک نے موطا میں اور نقل کی یہہ احمد نے ابی ہریرہ سے ف تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث میں ہو چکی ؛؛ ع وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْاٰةِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی امام جعفر صادق سے کہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ بزرگوار امام باقر سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکہتے آئینہ میں کہتے سب حمد ہی واسطے اللہ کی ایسا اللہ کہ اچہی کی پیدایش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوب بنائی مجہسے یعنی میری پیدایش اور خلق سے وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میرے سے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کی ف یعنی بعضے آدمیوں میں بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلاً کسیکا ایک ہاتہہ یا ایک پانوں نہ پیدا کیا یا ٹیڑہا پیدا کیا اور مجکو ان عیبوں سے صحیح سالم رکہا یہہ مولانا اسحاق نے لکہا ہی اور ملا علی نے بعد لفظ غیری کی لکہا ہی برابر ہی کہ عیب ہو بیچ پیدایش اوسکی یا خلق اوسکی کی اور اسمیں دلالت صریحہ ہی اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت کی بہت خوب ہتی بہ نسبت غیر اونکی کہا طیبی نے کہ اسمیں معنی قول آنحضرت کے ہیں بعثت لاتمم حسن الاخلاق پس گردانا نقصان کو عیب اور مثل اس حمد کی حمد داود اور سلیمان علیہما السلام کی ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولقد اتینا داود وسلیمان علما وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکہنا آئینہ میں اور مستحب ہے حمد کرنی اوپر اچہی پیدایش اور اوپر اچہے

خلق کی اسلیے کہ یہہ دونون نعمتین اسکی بخشی ہوئی ہین واجب ہے شکر کرنا اور یہ انتہی باقی رہا یہہ کہ حسن ظاہر تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہی اوسکا شکر کیا آئینہ مین دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچہ آئینہ مین معلوم ہوتا ہی نہین اوسکو اوسکی ساتہہ کیون ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہی کہ یون دیا جاوے کہ ظاہر عنوان باطن ہی اس مناسبت سے اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ ایا حضرت کی سوا اور کو بہی پہنچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سی کہی یہہ حمد یا یہہ خاص حضرت ہی کی لیئے اور حضرت کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑہین کہ اوسکی بعد کی حدیث مین ہی جواب اسکا یہہ کہ جائز ہی ہر مومن کی لیئے کہ پڑہے یہہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سی پیدا کیا گیا ہی احسن صورت پر اور صاحب ایمان ہی نہین شک اسمین کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی ٭ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الہی اچہی کی تونی پیدائش میری پس اچہا کر خلق میرا نقل کی یہہ احمد نی **ف** فرماتی یعنی مطلق یا وقت دیکہنی کی آئینہ مین جیسیکہ تصریح کی ہی ساتہ اسکی جزری نی حصن حصین مین اور یہی لائق ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطی تعلیم اور تلقین امت کی تہی یا مراد طلب کامل کرنی دین کی اور تمام کرنی نعمت کی ہی اسلیے کہ سب اچہی اور مہذب کرنی خلق آنحضرت کا قرآن تہا جیسیکہ عائشہ نی فرمایا کہ تہا خلق حضرت کا قرآن پس طلب کرنا اچہا کرنی خلق کا حقیقت مین طلب کرنا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی ٭ ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو اسکی کہ بہتر ہین تمہاری کون ہین عرض کیا صحابہ نی کہ ہان خبر دیجیی فرمایا بہتر ہین تمہاری وہ ہین کہ بہت درازہی عمر اونکی اور بہت اچہی ہین خلق اونکی نقل کی یہہ احمد نی **ف** اسلیے کہ جنکا اخلاق نیک ہی اگر اونکی عمر دراز ہوگی تو نیکیان اور عبادتین بہت کرینگی اور فضایل اور کمالات بہت حاصل کرینگی اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہی اور حقیقت مین عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر مین مشغول رہی ٭ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل ترین مومنون کے ایمان مین نیکتر ہین اونکی ہین اخلاق مین نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی ٭ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطٰنُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی برا کہا ابوبکر کو اور حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی درحالیکہ تعجب فرماتی تہی اور مسکراتی تہی پس جب وہ شخص بہت کیا برا کہنی کو جواب دیا حضرت ابوبکر نی بعضے بات اوسکا یعنی کچہہ اونہون نی بہی اوسکی مقابلہ مین برا کہا پس غصی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹہہ کہڑی ہوئی پس پہنچی اور پایا آنحضرت کو ابوبکر نی یعنی عذر کرنے کیلیی یا پوچہنی کی لیی گئی اور کہا یا رسول اللہ تہا وہ شخص برا کہتا مجکو اور تم بیٹہی ہوئی تہی پس جبکہ جواب دیا مینی اوسکو بعضی بات اوسکا غصہ ہوئی آپ اور اوٹہہ کہڑی ہوئی یعنی پس کیا حکمت ہی اسمین فرمایا کہ تہا تیری ساتہہ فرشتہ جواب دیتا تہا اوسکو یعنی بدلی تیری پس جب جواب دیا تونی اوسکو یعنی ٭

اور دخل کیا اوسمین حظ نفس کو آپڑا شیطان پھر فرمایا ای ابوبکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھہ کسی ظلم کی پس چشم پوشی کری بندہ
اوس سی مدنیعنی واسطی طلب رضا اور ثواب وسکیکے نہ واسطی سنانی اور دکھانیکی اور نہ بسبب عجز کی مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب اوس ظلم کی یا اوس خصلت کی
مدد کرنی اسکی یعنی مدد کرتا ہی اوسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرۃ مین اور نہین کھولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھہ اوس بخشش کی سلوک
کرنا ناتی واروں اور مسکینوں سی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوس دینی کی بہتات مال کی یعنی بسبب حاجت ضروری کی مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی
اللہ تعالی بسبب اوس سوال کی کمی کو یعنی کمی حسی یا حقیقی کو نقل کی یہہ احمد نے **ف** تعجب کرتی تہی یعنی بسبب برا کہنی اوس شخص کی اور قلت
حیا اوسکی یا بسبب صبر ابوبکر اور کثرت وقار اونکی اور مسکراتی تہی یعنی بسبب دیکھنی فرق کی دونوں شخصوں مین اور یہہ بسبب دیکھنی اوس خیر کی
کہ مترتب ہوئی دونوں کی فعلوں پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کامل کی ہوا اور ابوبکر پر رحمت نازل ہوئی تہی وجواب یا لخ یعنی عمل کرنی رخصت
پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کرنیکو عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کی فرمایا اللہ تعالی نے وجزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ اگرچہ جمع کیا
ابوبکر رضی نے درمیان بدلہ لینی بعض حق اپنی کی اور درمیان صبر کرنیکی بعض سی ولیکن چونکہ مطلوب دونکی ہی کمال تہا کہ مناسب ہے مرتبہ صدیقیت کی
نہ پسند آیا حضرت کو اور غصہ ہوئی یعنی تر بہر ہوئی مانند تر بہر ہوئی غصہ کرنیوالیکی اور اوٹھہ کہڑی ہوئی یعنی اوس مجلس سی بسبب عمل کرنیکی قول
اللہ تعالی پر واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ اور آپڑا شیطان یعنی اور چڑھ گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہی بیحیائی اور برائی کا پس ڈرا مین تجہ پر یہہ
کہ تعدی کرے تو اپنی دشمن پر اور ہوجاوے تو ظالم بعد اوسکی کہ تہا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ کا
ظالم اور چشم پوشی کری الخ یعنی درگذر کری اوس سی اور ترک کری جواب اوسکا یا مطالبہ اوسکا دنیا مین یا مطلق معاف کردی ۞ ع **وعن**
عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يريد الله باهل بيت رفقا الا نفعهم ولا يحرمهم اياه الا ضرهم
رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین چاہتا اللہ تعالی ساتھہ کسی گہر والونکی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہی اللہ اونکو سبب
اوسکی اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سی مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اللہ اونکو بسبب اسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الغضب والکبر

باب ہی غصہ کا اور تکبر کا **ف** غضب ساتھہ زبر غین اور ضاد کی غصہ کرنا اور حقیقت غضب کی ایک حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت
نفس کے ہوتی ہی جانب خارج کی بقصد بدلہ لینی کی اور دفع کرنی مکروہ کی اسلیے کہ روح حیوانی میل کرتی ہی حالت غضب مین طرف اوسکی
کہ غصہ آتا ہی اوسپر تا بدلہ لیوی اوس سی اور دفع کری مکروہ کو اور اسی سبب سی سرخ ہوجاتا ہی مونہہ اور پہولجاتی ہین رگین جیسیکہ
حالت خوشی مین بہی میل کرتی ہی خارج کیطرف تا پاس آوی محبوب کی چنانچہ اسلیے وقت افراط غضب کی اور خوشی کی خوف ہوتا ہی ہلاک کا
بسبب نکلجانی تمام روح کی باہر کیطرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی مونہہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سے
ہوتی ہی اور اس جگہہ بہی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب چلی جانی روح کی اندر کی جانب اور سرد ہونی اوسکی مطلق اور یہہ جو آیا ہی کہ جو کوئی
اللہ سی سوال نہین کرتا اللہ اوسپر غضب ہوتا ہی یہہ مجازا ہی یعنی کرتا ہی اوس سی وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کی اپنی زیر دستون
کہ بدلہ لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد غضب کی حلم ہی اور حلم عبارت ہی تسکین اور استقلال نفس سی اسطرح کہ اوسکو وقت پہنچنیکے مکروہ کے
پاس بہی بیقرار نکری جیسیکہ بیچ حدیث عبد القیس کی آیا ہی کہ جب وقت دیکھنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اضطراب کیا جیسا کہ اوسکی قوم نے کیا
آنحضرت نے اوسکی لیے حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب برا ہی اگر حق پر نہو اور فرمودہ شرع پر نہ چلی اور اگر حق کی لیے ہو تو محمود ہی اور مقصود
ریاضت سی مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی اور غضب سبب انتظام مدام اور بقائی حیات کا ہی بسبب دور کرنی

ضرر دون اور موذیات کی اور سیلئے جبکہ نباتات مین قوت غضبیہ نہین رکھی ہی سر کوئی قادر ہو اوسکی ہلاک کرنی پر بخلاف حیوانات کی اور حکمت کاملہ الہی
نی حیوانات مین آلات پیدا کیے ہین کہ اونسی دفع کری موذی کو مانند سینگ و دندانت کی اور آدمی کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین
ولیکن اوسکو عقل و تدبیر سکھادی ہی کہ اوس سی ہر طرح کی ہتیار کہ لائق او مناسب حال کی ہون بنادی اور موذی کو دفع کری اور اپر کہ منشا
اوسکا عجب ہی کہ اپنا دیکھنا نفس اپنی کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور حب اظہار کری اور بسبب اوسکی لوگون پر سبقت اور بلندی ڈہونڈ
اور فرمان برداری حق اور ماننی اوسکیسی انکار کری اور سرکشی ڈہونڈی تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر برخلاف واقع کی ہو اور
بیچ ذات اوسکی صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہی نہو اور ساتہہ تکلف او تصنع کی نفس سی اظہار کری اور اگر واقع مین وہ فضائل کہ سبب
اونکی سبقت اور بلندی ڈہونڈی موجود ہون تو مذموم نہین اور مقابل مین تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر او صغر کی کبر یہہ کہ
کہ جو کچہہ رکہتا ہوا اوس سی زیادہ کا دعوی کری اور صغر یہہ کہ اپنی مقام سی فروتنی کری اور جس چیز کا استحقاق رکہتا ہی اوسکو بہی ترک کری اور تواضع
قائم ہونا اوپر طریقہ متوسط اور اعتدال کی ہی اور مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نی جبکہ صفت تکبر کی نفس مین غالب دیکھی تو اسنا مبالغہ اوسکی
ازالہ مین کیا کہ صغر کو جگہہ تواضع کی رکہا تا نفس مقام تواضع مین ٹہیری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال مین ؛ ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد ذلک مرارا قال لا تغضب رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہ وصیت کیجیی مجکو فرمایا غصہ مت کر پس پہر عرض کی اوسنی یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی ہر بار کہ اوس شخص
نی وصیت طلب کی جواب اوسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیئے کہ اوس شخص مین صفت غصہ کی غالب تہی اور عادت شریف ایسیہی تہی کہ موافق
حال ہر سائل کی جواب دیتی تہی اور ہر ایک کی درد کا مناسب حال اوسکی علاج فرماتی تہی پس اوسکی حق مین اوسکی منع کرنیکی تاکید مناسب جانی اور
کہا بعض محققین نی کہ غضب وسوسون شیطانی سی ہی نکلجاتا ہی آدمی بسبب اوسکی حد اعتدال سی صورت مین اور سیرت مین یہانتک کہ کلام
کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل بری شرعا اور عرفا اور دلمین کینہ او بغض رکہتا ہی اور سوا اسکی بہت سی بری چیزین کہ نشانیان بدخلقی
کی ہین کرتا ہی بلکہ کبہی کفر بہی سرزد ہوجاتا ہی غصہ والیسی سیلئے کئی بار حضرت نی اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی او بدلا
کو بس گویا کہ فرمایا اوسکو کہ اچہا کر خلق اپنا او خلق جوامع الکلم سی ہی یہہ علاج اوسکا سبعون مرکب علم و عمل کی ہی یعنی یہہ جانی کہ سب کچہہ اللہ ہی کی
طرف سی ہی مین ضرر پہنچانیوالی پر کیون غصہ کرون اور اپنی نفس کو نصیحت کری کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکی درگذر فرماتا ہے
کہ کتنی مخالفت کرتی ہین لوگ اوسکی حکم کی اور وہ غصہ نہین ہوتا سبحان اللہ کیا اچہا مالک ہی ہمارا جل شانہ وعز شانہ تو ایسا کہان کا بڑا آیا کہ
جہنکو تاک کانی ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہی اور وضو کری تاکہ شغل مین لگجاوی نفس ؛ ح ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچہاڑی لوگون کو قوی او پہلوان حقیقت
مین وہ شخص ہی کہ مالک ہوا اپنی نفس کا وقت غصہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہ سخت اور قوی ترین دشمنو نکا ہی جبکہ فرمایا اعدی
عدوک التی بین جنبیک اور بدن کی قوۃ ظاہر یہ نفسیہ فانیہ ہی اور یہہ قوت دینیہ باطنیہ الہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہی اور پچہاڑنا
(تیرے دشمنون مین وہ ہی جو تیرے دو نون پہلو کے بیچ میں ہے)
آدمی کا کیا حقیقت رکہتا ہی ؎ مردی نہ بقوۃ بازو دست و زور کتفست ؛ با نفس اگر برائی دائم کہ شاطری ؛ ح ع وعن حارثۃ بن

وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُتَكَبِّرٍ اور روایت ہی حارثہ بیٹی وہب کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دونمین تمکو بہشتیون کی یعنی کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف و حقیر جانین اوسکو لوگ اور جبر و تکبر کرین اوسپر لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اوسکیکی اگر قسم کہاوی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یا اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دونمین تمکو دوزخیون کی ہر سخت گو جہگڑالو یا طلب پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی ہر جمع کرنیوالا مال کا حرامزادہ متکبر **ف** مراد ضعیف سی یہان یہہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا ہی جو ذکر کیا گیا اور بعضون نی زیر بہی پڑہا ہی اوسکی معنی ہین متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد اس نی بہشتی ہونی سی یہہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہہ لوگ ہونگی جیسیکہ اکثر اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی حق اسکی کئی طرحسی معنی بیان کیے ہین علما نی ایک تو یہہ کہ اگر قسم کہاوی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر بطمع امید کرم الہی کی اور اعتماد کر کر اوسکے لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہی اوسکو اور قبول کرتا ہی امید و طمع اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی قسم اوسکی ٹوٹتی نہین اور دوسری یہہ کہ اگر سوال کری اپنی پروردگار سی کچہہ اور قسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری یہہ کہ اگر قسم کہاوی کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی اسیطرح کرتا ہی کہ اوسنی قسم کہائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنی کو کسی قوم کی طرف منسوب کردی اور واقع مین ہووی نہین اونمین سی جیسیکہ قرآن مجید مین یہہ دو صفتین یعنی عتل و زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کی واقع ہوئی ہین ع ح

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشہ رہنی کی وہ کوئی کہ جسکی دلمین ہو مانند دانہ رائی کی ایمان سی اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ سابقین کی وہ کوئی کہ جسکی دلمین ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایمان سی یعنی ثمرات ایمان سی اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ جو متعلق ہین ساتہہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین نور ایمان سی اور ظہور ایقان سی اسلیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہی قابل زیادتی اور نقصان کی ہان شعبی اوسکی بہت ہین کہ خارج ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سی مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہرہ اسلام کی اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسیکہ اس حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنی پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبۃ من الایمان اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اوس خصلت بری سی یا تو بسبب عذاب دینی کی صاف کریگا اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنی کی پہر داخل کریگا بہشت مین اور کہا خطابی نی کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہہ کہ مراد کبر سی کفر و شرک ہی اور دوسری یہہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اوسکا جنت مین تو نکال ڈالیگا اوسکی دل سی کبر یہان تک کہ داخل کریگا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دلمین اور اس صورت مین مراد کبر سی تکبر کرنا لوگون پر ہی ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو بیچ دل اوسکی مقدار ذرہ کی کبر سی پس کہا ایک شخص
نی کہ تحقیق ایک شخص دوست رکہتا ہی یہہ کہ ہو کپڑا اوسکا اچہا اور پاپوش اوسکی اچہی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہی دوست رکہتا ہی جمال کو کبر باطل
کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگونکا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد ذرہ سی یا تو چہوٹی چینوٹی ہی یا غبار کہ وقت روشنی کی چمکتا ہی اور مراد شخص سی جو پہنی
والیسی معاذ بن جبل ہین یا عبد اللہ بن عمرو بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اسمین اور پاپوش اچہی یعنی دوست رکہتا ہی انکی پہننی کو
بغیر اسکی کہ خیال ہو اسکو نظر کرنی خلق کا اور تکبر اور اترانی اور سنانی اور دکہانیکا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہہ ہی کہ دوست رکہی اسکو
تنہائی مین بہی اور پوچہنی والی نی جو دیکہا کہ عادت متکبرون کی ہی کہ کثیر النفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتی ہین اوسنی خیال کیا کہ مطلق یہہ تکبر ہی ہی
اور اللہ جمیل ہی یعنی اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال مین اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اثر اوسکی جمال کی ہین پس نہیں ہی جمال اور
جلال مگر واسطی ذات پاک کی لیئی اور بعضون نی کہا کہ جمیل معنی آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنی والیکی ہی اور بعضون نی کہا کہ جمیل معنی جلیل کی ہی
یعنی بزرگ اور بعضون نی کہا مالک نور اور بہجت اور حسن وجمال کا ہی اور بعضون نی کہا نیکو کار ساتہہ بندون کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا
حق کا ہی کہ توحید وعبادت ہی اور سرکشی کرنی ساتہہ حق کی اور دفع کرنا اور قبول نہ کہنا حق کو اور بعضون نی بطر الحق کی معنی لکہی ہین
باطل کرنا جمال حق کا ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین شخص ہینگی کہ نہین کلام کریگا اونسی اللہ تعالی
دن قیامت کی یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اونپر اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی اور نہ دیکہیگا طرف انکی یعنی نظر رحمت وعنایت
سی اور ہوگا واسطی اونکی عذاب درد دینی والا ایک تو بڈہا زنا کار اور دوسری بادشاہ جہوٹا اور تیسری مفلس تکبر کرنیوالا نقل کی یہہ مسلم نی
ف دن قیامت کی یعنی وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالی کی اور نہ ثنا کریگا اونپر بخلاف تمام مومنین کی کہ اونکی ثنا کریگا یا
لا یزکیہم کی یہہ معنی ہین کہ نہین پاک کریگا اونکو نجاست گناہون سی ساتہہ عفو کرنی گناہون اونکی کی اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہی کہ تتمہ روایت
دوسری کا ہی یا عود ہی طرف حدیث اصل کی اور معتمد یہی ہی اور یہہ سب کنایہ ہی نارضامندی اور غضب الہی سی اوپر اسلیے کہ جو کوئی کسی سی
ناراض اور خفا ہوتا ہی تو نگاہ نہین کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہی اور نہ ثنا کرتا ہی اوسکی اور عذاب کرتا ہی اوسکو اور بڈہا زنا کار اسلیے
کہ جب زنا برا ہی جوان کی حق مین باوجود ہونی اوسکیکی عذر طبعی تو بڈہی کی حق مین کہ شہوۃ نہین رکہتا اور غفلت اوس سی دور ہوتی ہی
ہوگا بدتر اور دلیل ہی یہہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جہوٹ بولنا سبکی حق مین برا ہی اور بادشاہ کی حق مین
کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کی اوپر کہنی اور حکم اوسکیکی ہین بدتر ہی اور یہہ بہی ہی کہ جہوٹ جو بولتی ہین تو
اکثر واسطی دفع ضرر اور حاصل کرنی نفع کی بولتی ہین اور بادشاہ خود قادر ہی اوسپر بغیر جہوٹ بولنی کی پس اوسکو جہوٹ بولنا
بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کی لیی بدنما ہی اور فقیر کی لیی کہ اسباب تکبر کیسی کہ وہ مال وجاہ ہی عاری ہی بدنما تر اور دلیل ہی اوسکی
خبث باطن اور لئیم طبعی پر سہ کہ زشت و از گدایان زشت تر روز سرد و برف و آنگہ جامہ تر اور بعضی عائل سی عیالدار مراد کہتی ہین
کہ قبول صدقہ اور زکوۃ اور تواضع اور ملائمت لوگون کیسی کہ باعث رفع حاجت عیال اور رعانیت حال کی ہین تکبر کرتی ہین اور عیال

تو ضرر پہنچاتی مین اور ہلاک کرتی مین تعنت اور حیا کرتی سوال سی اور چھپانا حال کا بسبب توکل کرنیکی ہولی پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بی اندامی اور
قبول نکرنا احسان کا لوگون سی بسبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سی محصن ہے یعنی بیاہا
ہوا برابر ہی کہ جوان ہو یا بڈھا اور بسبب ہونی زنا کی بدتر اسکی حق مین شرعا اور عرفا واجب ہوئی اوسپر سنگساری جیسیکہ شیخ سی مراد بیاہا ہوا ہی
بیچ آیہ منسوخہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کی اور مراد بادشاہ سی غنی ہی اسلیی کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا ہی غرض
فاسد کیلیی کہ منفعت دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہین محتاج ہوتا اوسکا مطلق پس جھوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سی وہ شخص ہی کہ تکبر
کری فقرا پر اسلیی کہ تکبر کرنا اغنیاء متکبرین سی صدقہ ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد فقیر سی وہ ہی کہ تکبر کری کسب کرنیسی اور مشقت کرنیسی اپنی
لیی اور اپنی عیال کی لیی باوجود قادر ہونیکی کسب پر جیسیکہ دیکھا جاتا ہی ہماری زمانہ مین اور نہین شک ہی کہ یہہ تکبر کہ متضمن ہے واسطی رعونت
اور ریا اور سمعہ کی ساتھہ ضرر پہنچانی نفس کی اور کرنی سوال کی اور لینی مال کی بغیر وجہ حلال سی بدتر ہی تکبر اغنیا کیسی خصوصا جسکہ تکلف
کری اور بناوی وضع بزرگون کیسی مانند بعضی فقہا کی کہ جو کہتی ہین کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہوئی بسبب ہماری اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام
کی ہمنی پس یہہ ہماری مرکب سخت بماری ہی کہ عاجز ہین اس سی حکما اگرچہ پہنچین حد کمال کو ❊ ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْہُمَا اَدْخَلْتُہُ
النَّارَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَذَفْتُہٗ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک
تمہاری پس جو شخص کہ کھینچی مجھسی ایک کو ان دونونمین سی یعنی تکبر کری باعتبار ذات کی یا صفات اپنی کی اور چاہی ایک طرحکی شرکت کرنی ساتھہ میری
بیچ ذات اور صفات میرکی تو داخل کرونگا مین اوسکو آگ مین یعنی آگ عذاب مین کہ جسکی حقمین فرمایا ہی فانہا جزاء الکافرین وبئس مثوی المتکبرین
اور ایک روایت مین ہے کہ پھینکونگا مین اوسکو دوزخ مین یعنی اس عبارت مین حقارت ہی کہ پھینکونگا جیسیکہ ڈھیلی کو پھینکدیتی ہین ازراہ بی پروائی اور بی
اعتباری کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ نی بیان کی ہی واسطی یکتا ہونی اپنی کی صفت کبریا اور عظمت مین یعنی
یہہ دونون صفتین خاص میری ہی ذات کی لیی ہین کہ کسیکو مجال شرکت کی نہین اور متصف ہونا ساتھہ انکی درست نہین یعنی جود وکرم اور مہربانی
صفتین میری ہین اور خلق کو بھی اونسی ایک طرحکا حصہ ہی اور جائز ہی وصف کرنا اونکا ساتھہ اونکی بطریق مجاز کی مگر یہہ دو صفتین کہ بطریق
مجاز کی بھی میری غیر کو وصف کرنا اونکو درست نہین بمشابہ دو کپڑون کی کہ کوئی پہنی ہو تو پہننا دوسریکا اونکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت لغت
مین دونون ایک ہی معنون پر آتی ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی دونونمین کہ ایک کو چادر کی ساتھہ
تشبیہ دی اور ایک کو ازار کی ساتھہ پس بعضون نی کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات مین خواہ دوسرا جانی
یا نہ جانی اور عظمت عبارت ہی ہونی اوسکی سی اس طرحکا کہ اوسکا غیر یعنی خلق بھی اوسکو بڑا جانتی ہین پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت
اضافی اور یہہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سی اور چادر بھی اعلی ہی ازار سی پس باین لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر
کی ساتھہ اور عظمت کو ازار کی ساتھہ ❊ ح ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْہَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہٗ مَا اَصَابَہُمْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی سلمہ بیٹی اکوع کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص

کہ کہینچتا اپنی نفس کو یہانتک کہ لکہا جاتا ہی یعنی نام اوسکا سرکشون مین یعنی ظالمون اور متکبرون کی دیوان مین پس پہنچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہنچی انکو یعنی آفات وبلیات دنیا اور آخرۃ مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** لفظ بنفسہ مین ب تعدیہ کی لیی ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنی نفس کو اور بعید کرتا ہی اوسکو لوگون سے مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی اوسکو عظیم القدر یا ب مصاحبت کی لیی ہی یعنی موافقت کرتا ہی اپنی نفس کی بیچ جانی اوسکی کی طرف کبر کے اور عزت دیتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اوسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنی کا یہہ ہے کہ ہمیشہ لیجاتا ہی اوسکو اوسکی درجہ اور مرتبہ سی طرف رتبہ اعلی کی؛ ع یعنی لیجاتا ہی اپنی نفس کو اوسکی جگہ اور مرتبہ سی کہ اوسین ہی جگہ بلند اور درجہ بلند مین ساتہہ تکبر اور ترفع کی اور موافقت کرتا ہی نفس کے اور جاتا ہی ساتہہ اوسکی ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہی اور باز نہین رکہتا نفس کو سرکشی اور تکبر سی؛ ح **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ** عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی وسنی نقل کی اپنی باپ سی وسنی اپنی دادا سی وسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیی جاوینگی تکبر کرنیوالی مانند چہوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی بیچ صورت مردون کی یعنی صورت اونکی آدمیون کیسی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا اور گہی اور ڈہانکی گی اونکو خواری ہر جگہہ سی ہانکی اور کہینچی جاوینگی طرف ایک قیدخانہ کی کہ دوزخ مین ہی نام رکہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر اور گہیر لیگی اونکو آگ آگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کیسی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور کچ لہو اور پیپ جو دوزخیون بدنسی بہینگے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مانند چہوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنو مین اختلاف کیا ہی علمانی کہا بعضون نی کہ یہہ کنایہ ہی اونکی خوار ہونیسی اونکی محشر مین اور پامال ہونیسی نیچی پاؤن لوگون کی جیسیکہ حال چیونٹیونکا ہی بدلیل اسکی کہ اوٹہنا اور عود کرنا بدنون کا ساتہہ اون اجزاء اصلی کی ہوگا کہ دنیا مین رکہتی تہی او صورت چیونٹی کی اور جثہ اوسکا گنجایش اوسکی رکہتا نہین چنانچہ اسیلیی کہا فی صور الرجال تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگی نہ چیونٹیون کے صورت پر اور یغشاہم الذل بہی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنی خواری کی ہین اور سیاق حدیث بہی دلالت کرتا ہی اسپر اور ثواب یہہ ہی کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوسنا متکبرون کا ہی ہیئت چیونٹیون کی حقیقت مین ولیکن صورتمین مرد ہونگی حقتعالی قادر ہی کہ اجزاء اصلی کو کہ ساتہہ اونکی اٹہینگی بیچ مقدار جثہ چیونٹی کی جمع کری اور ساتہہ اس صورۃ کی بناوی اور خوار کری یہہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی رح نی بہت سی قول یہان نقل کیی ہین اور تورپشتی سی نقل کیا ہی کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی سلیی نہین لیتی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی اجسا دعود کیی جاوینگی اوپر اون اجزا کی رہتی یہانتک کہ بغیر ختنہ اوٹہین گی کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بہی الگ جاویگی پس کیونکر ہوسکی کہ سب اجزا آدمی کی ناخن اور بال وغیرہ سما چیونٹی کی جثہ پر جمع ہون پہر اسکی جواب بہی علماسی نقل کر کر پہر اوپر شبہہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہہ لکہی ہے کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا اونکو وقت نکالنی اونکی اونکی قبرون سی اوپر کامل ترین صورتون اونکی اور ساتہہ تمام اجزاء معدومہ کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادہ کی بروجہ کمال کی پہر کردیگا اونکو موقف جزا مین اوپر صورت ذکر کیی گئی کی از راہ اہانت اور ذلت دینی اونکی یا چہوٹی ہوجاوینگی ہیبت الہی سی وقت آنی اونکی کی طرف حساب کی جگہ کی اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر رکہا جاوی پہاڑ پر تو ہوجاوی غبار پراگندہ اور ثابت ہی ہونی سی تبدیل دوزخیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کی موافق صفتون اور حالتون انکی پس اسسے جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتہہ زبر ب کی اور جزم واو اور زیر لام کی اور قاموس مین ساتہہ پیش ب اور زیر لام کی مشتق ہی

پس سے معنی حقیر ورنا امید کی ورابلیس ہے اسی سے مشتق ہی ورآگ گون کی یعنی نسبت اوسکی ساتہہ ورآگون کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتہہ ورچیزون کے
کہ جلا دیتی ہی ورخیال ساتہہ زبرخ کی یعنی فساد کی ہی کہا ایکشارح نے کہ وہ نام ہی عصارہ اہل نار کا اور عصارہ پیپ ورکچہ لہو اور خون کہ بہیگا دے
دوزخیون سے ش ح وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ
وَإِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عطیہ بیٹے عروہ سعدی کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطے
خدا کے نہو شیطان سے ہی یعنی اوسکی اغوا سے ہوتا ہی ورتحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سے اور بجہائی نہین جاتی ہی آگ مگر پانی سے پس جسوقت کہ غصہ ہو
ایک تمہارا پس چاہیے کہ وضو کرے نقل کی یہہ ابوداود نے ف پانی سرد کی استعمال کرنیکی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی ورتجربہ سے گواہ ہی ورا گر
ٹھنڈا پانی پیوے وسکی بہی یہی خاصیت ہی اور چاہیے یون کہ جب غصہ آوے تو پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہے کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس
سے غصہ جاتا رہتا ہی پہر جب دیکہے کہ غصہ نہین گیا تو اوٹہکر وضو کرے اور دو رکعت نماز کی پڑہے واسطے اللہ تعالی کی ش ح وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ
وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ غصے ہو ایک تمہارا یعنی
پاوے اثر غصہ کا کسی پر بیچ حالمین کہ وہ کہڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹہ جاوے پس اگر جاتا رہا اوس سے غصہ فبہا والا لیٹ جاوے پہلو پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے
ف شرح السنہ مین ہی کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوے کہ اوس سے پشیمانی اوٹہاوے اصلی کہ لیٹا ہوا دور تر ہی
حرکت مین بہ نسبت بیٹہے کی اور بیٹہا دور تر ہی کہڑے سے ورظاہر یہہ ہی کہ بیچ تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون وآرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ دفع
شورش غصہ کی ش ح وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ
تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا
وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ
بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ
هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ
وَقَالَا لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ اور روایت ہی اسما بیٹی عمیس کے سے کہا اسما نے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ اپنے تئین اچہا جانا اور وسنی
اور تکبر کیا اور بہول گیا خدا بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب وعذاب کو یا بہ حیثیت
کہ تعدی کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر وقہر کیا لوگون پر اور ظلم وفساد مین حد سے گذر گیا اور بہول گیا خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی
قدرت وعزت مین سب سے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بہول گیا مقبرون کو اور کہنگی وبوسیدگی بدنکو خاک مین
برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سے بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتدا حال کو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز و ناتوان تہا اور
اپنی انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکہنا ہی ورآخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جانا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا ایسی تو لائق ہی اسکو
کہ اطاعت کرے اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتہہ عمل آخرۃ کی یا یہہ معنی ہین کہ

فریب دیوی اہل دنیا کو ساتھہ عمل صلحا کی تاکہ وہ معتقد ہون اوسکی اور حاصل کری بیہہ مال وجاہ اونسی برا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتھہ شبہات کی
برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طمع اور امید واری خلق سی اور حرص کھینچ لیجاتی ہی اوسکو دنیا دارون کی دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدہر چاہتی ہی برا بندہ
ہے وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا مین اور حرص اوسکی حاصل کرنیمین
اور طلب شہرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبروریزی اوسکی دین کی کرتی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی
اور بیہقی نی کہ نہین ہی اسناد اس حدیث کی قوی اور یہہ بہی ترمذی نی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** بہول گیا مقبرون کو یعنی اہل مقبرون
کو کہ عبرت نہ پکڑی ساتہہ اونکی یا ذکر کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سی یعنی بہولگیا موت کو ساتہہ نہ سامان درست کرنیکی اوسکی لیی اور طمع الخ
عجیب نقل ہی سید شاذلی رح سی کہ وہ پوچہی گئی کیمیا سی انہون نی کہا کہ وہ دو کلمی ہین گرا خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر طمع حق سی
اس بات کی کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز سی کہ قسمت مین ہی تیری اور نہین اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی ہی اور
بیہقی نی نعیم بن ہمار سی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی بہی اپنی مستدرک مین اسما بنت عمیس سے اور آہین شک نہین ہی کہ کثرۃ طرق قوی کردیتے
ہے ضعیف کو اور کردیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سے تمام ہوجاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہی اور غرابت نہین منافی ہی صحت اور
حسن کے اور نہایت کار یہہ کہو گی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال مین اتفاقا پس وعظون مین لائق
ہے یہہ کہ ہو اوسپر عمل بطریق اولی ؛ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پیا کسی بندہ نی گہونٹ افضل نزدیک اللہ عزوجل کی گہونٹ غصہ کے سے
کہ پی جاوی اوسکو واسطی رضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہہ احمد نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ
عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتہہ اوس خصلت کی کہ وہ نیک تر ہی
کہا ابن عباس نے صبر کرنا نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب کرین لوگ صبر اور عفو نگاہ رکہی خدا تعالی اونکو آفات نفس و خلق
سے اور پست ہوتا ہی واسطی اونکی دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم یعنی قریب ہے نقل کی یہہ بخاری نی بطریق تعلیق کی **ف** اول اس آیۃ کریمہ
کا یہہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہین ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار مین اسکی بعد یہہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع
کر ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سی برائی کو کر پیش آدمی تجکو یعنی اگر کوئی تجہسی بدی کری تو نیکی کر اوسی **مصرع** اگر مردی احسن
الی من اسا ؛ پس ابن عباس اوسکی تفسیر مین کہتی ہین کہ مراد دفع کرنی برائی کیسی ساتہہ نیکی کی یہہ ہے کہ جب غصہ آوی صبر کری اور اگر کسی سے
برائی پہنچی درگذر کری اور لفظ قریب تفسیر ہے حمیم کی یعنی قرابتی اور یہہ تفسیر آخر آیۃ کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم
؛ ح **وَعَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ
اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویۃ بن حیدۃ القشیری ہی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسیکہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمان کو یعنی کمال ایمان کو یا اوسکے
نور کو اور کبہی غصہ ایمان کو باطل ہی کردیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ؛ ع **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ

تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تواضع للہ رفعہ اللہ فھو فی نفسہ صغیر وفی اعین الناس
عظیم ومن تکبر وضعہ اللہ فھو فی اعین الناس صغیر وفی نفسہ کبیر حتی لھو اھون
علیہم من کلب او خنزیر اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا اسحالمین کہ منبر پر تہی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیی کہ مینی سنا ہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی جو شخص کرتا تواضع کری ساتہہ لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ
اوسکا لیس وہ اپنی نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی سبب دیکہنے کی اپنی کو نظر کمی سی اور لوگون کی آنکہہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اوسکی
مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کی اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدا اوسکی قدر اوسکی لیس وہ لوگون کی آنکہون مین حقیر ہی اور اپنی نفس اور نظر مین بزرگ ہی
یہانتک کہ البتہ وہ خوار تر اور سبک تر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی **ف** یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکہاتا ہی ولیکن
خدا تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بہی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکہاتا ہی لیکن خدا تعالی
کے نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی ابن عمران علیہ السلام یا رب من اعز
عبادک عندک قال من اذا قدر غفر اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام نی ای رب میرے کون عزیز تر ہی تیری بندون مین سے تیری نزدیک فرمایا وہ شخص
کہ جب قادر ہو بخشدی **ف** یعنی درگذر کری اوس سی کہ اوسپر ظلم کیا اور رنج دیا اوسنی اسمین اشارہ ہو حضرت موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنیکا
اسلیی کہ تہا غالب اونپر جلال اور جامع صغیر مین ہی کہ جو کوئی عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کریگا اللہ تعالی اوسکی دن عسرت کی یعنی دن
قیامت کی ع **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من خزن لسانہ ستر اللہ عورتہ ومن کف
غضبہ کف اللہ عنہ عذابہ یوم القیمۃ ومن اعتذر الی اللہ قبل اللہ عذرہ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب ونقصان لوگون کی سی ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب ونقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال
کے لکہنے والون سی یا دونو سی اور جو کوئی روکی غصہ اپنا یعنی لوگون سی باز رکہیگا اللہ تعالی اوسی عذاب اپنا دن قیامت کی اور جو کوئی عذر
کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی اللہ عذر اوسکا **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ثلث منجیات وثلث مھلکات فاما المنجیات فتقوی اللہ فی السر والعلانیۃ والقول بالحق فی الرضی والسخط
والقصد فی الغنا والفقر واما المھلکات فھوی متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسہ وھی اشدھن روی
البیھقی الاحادیث الخمسۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات
دینی والی ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین آخرت مین لیس اہر چیزین نجات دینی والین ایک اونمین سی ڈرنا ہی خدا سی چہپی اور
ظاہر مین یعنی حاضر وغائب خلق کی یا باطن وظاہر مین اور دوسرے کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی
بیچ دولت اور فقر کی اور وای پر ہلاک کرنیوالی چیزین لیس وہ بہی تین ہین اول خواہش نفس کی کہ پیروی کی گیی ہی اور دوسری بخل وحرص
فرمانبرداری کی گئی اور تیسری گہمنڈ کرنا مرد کا ساتہہ نفس اپنی کی یعنی اپنی تئین نیک جانی اور اپنی صفتون کو خوش رکہی کہ اسی کبر پیدا ہوتا
ہے اور کبر سی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہہ خصلت عجب سخت تر اور بدتر ہی خصلتون ذکر کی گئین سے ہی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین

شعب الایمان مین **ف** کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سی راضی ہو سوائی سچ اور واقعی بات کی نکہی اور اگر ناراض ہو تو بہی سوا سچ کی نکہی مثلاً اگر کسی فاسق وظالم سی نفع پہنچتا ہی اور راضی ہی اوس سی تو تعریف وثنا ناحق اور خلاف واقع کی نکری اس سبب سی اور اگر کسی صالح سی رنجیدہ وناراض ہو تو مذمت وبرائی نکری اوسکی دونو حال مین طریق استقامت پر ثابت رہی اور میانہ روی کرنی یعنی خرچ کرنی مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مرادہی تو سط بیچ اختیار فقر وغنا کی جیسیکہ کہا ہی علماء نی کہ بقدر قوت کی بہم پہنچا معیشت مین افضل ہی غنا اور فقر سی اور خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہی یعنی تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچہہ وہ کہی اوسکو کرنا اور جس طرف چاہی اودہر جانا یہہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل یہہ ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل وحرص فرمان برداری کی گئی یعنی طبیعت ہوتا ہی پس ایسا نہونا چاہی اور سخت تر الخ یعنی بری ہی آئین اور دی گناہ کی اور ضرر کی اسلیی کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سی اور خرابی بخل سی بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور ہوتا ہی اور اپنی کو اچہا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اوسکی جانبکی مانند بدعتی کی کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سی ؂ خ

بَابُ الظُّلْمِ

باب ہی بیچ بیان ظلم کی **ف** ظلم کی معنی ہین لغت مین رکہنا ایک چیز کا بیچ جگہہ مخصوص اوسکی اور یہہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سی تجاوز کری اور جسطرح کہ چاہیی واقع نہو ساتہہ زیادتی یا نقصان کی یا بیوقت وبیجا واقع ہو اور جور وتعدی کی بہی یہی معنی ہین اور شرع مین بہی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار اتنا ہی کہ محل شرعی اور درجہ شرعی مراد ہو یعنی ظلم شرع مین اوسکو کہین گی کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سی تجاوز کری ؂ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیرون کا ہوگا دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** یعنی ظالم کو اوسدن تاریکی ہر طرف سی گہیر لیگی اور محروم ہوگا اوس نور سی کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسیکہ اس آیۃ مین فرمایا نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم یا مراد ظلمات سی شدائد اور عذاب ہین کہ عرصات قیامت مین اور دوزخ کی طبقون مین ساتہہ اونکی گرفتار ہونگی اور ظلمات کی معنی شدائد کی بہی آئی ہین جیسیکہ اس آیۃ مین قل من ینجیکم من ظلمات البر والبحر ؂ ح **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ الظَّالِمَ حَتّٰی اِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ ثُمَّ قَرَأَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ اَلْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوموسیٰ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تا کہ بہت سا ہو اوس سی ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اوسکو نہین چہوڑیگا اوسکو اور نہین بہاگ سکیگا ظالم اوسکی عذاب سی پہر پڑہی آنحضرت نی موافق اسکی یہہ آیۃ اور اسیطرح سی پکڑنا رب تیری کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنی بستی والون کو کہ ظالم ہین پڑہی ساری آیۃ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ بعد اوسکی یہہ ہی ان اخذہ الیم شدید اور اسمین تسلی ہی مظلوم کی لیی فی الحال اور وعید ہی ظالم کی لیی تا کہ نہ مغرور ہو ساتہہ مہلت دینی کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون ؂ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَا اَصَابَہُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَہٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اجْتَازَ الْوَادِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ سلم جب گذری حجر پر تو فرمایا یعنی صحابہ کو کہ نہ داخل ہو وتم اون لوگونکی مکانون مین کہ جنہون نی ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہہ کہ ہو وتم رونیوالی یعنی عبرت پکڑنیوالی ور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب رونی کا ہی اور نہ گذرو وہان سی ساتہہ سہو وغفلت کی بسبب خوف اسکی کہ مبادا پہنچی تمکو وہ چیز کہ پہنچی اونکو یعنی اسلیی کہ ایسی جگہون سی ساتہہ غفلت کی گذرنا اور اوس سی عبرت نپکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہہ محل

اور منطنہ وقوع عذاب کا ہی یاد رکھنا اور عبرت پکڑے کہ مبادا انسی ہی مثل عمل و نیکی وجود مین آوے اور اونکی سر کو نیچو پہیر دیا تھا آنحضرت نی سر اپنا چادر سی
اور جلدی چلی یہان تک کہ گذری اوس مکان سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حجر ساتہہ زیر ح اور جزم جیم کی نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر
علیہ السلام کا ہی اور یہہ گذرنا حضرت کا وہان سی وقت جانی غزوہ تبوک کی تہا اور حضرت چادر ڈالکر وہانسی جلدی سی گذری مانند ڈرنیوالی کی تاکہ
پڑی نظر اونکی مکانون پر اور کیا یہہ حضرت نی واسطی تعلیم امت کی تاکہ پرہیز کرین وہ حضرت کی اور جمع کیا درمیان قول و فعل کی تاکید ا اسلی
کہ حضرت نہایت خوف الہی کرتی تہی جیسا کہ فرمایا ہی انا اعلمکم باللہ و اخشاکم اور آیا ہی کہ آنحضرت نی منع کیا اوس جگہہ پانی نہ پیوین اور کہانا نہ کہاوین
اسمین دلیل ہی اسپر کہ ظالمون کی مکانون کو وطن اور جگہہ رہنی کی نہ ٹہیراوے ۳ ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ
عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کچہہ حق بہائی مسلمان اپنی کا آبروریزی اوسکی یا
کرنی غیبت اور برا کہنی اور مانند اوسکی یا کچہہ اور ہو خون اور مال سی پس چاہیی کہ معاف کروا دے اوس سے اوس حق سی آجکی دن یعنی دنیا
مین پہلی اس سے کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوی بدلی حق کی روز قیامت کی اگر ہوگا واسطی اوسکی عمل نیک لیا جاویگا اوسی موافق ظلم اوسکی کی کیا ہی
یا موافق اوس چیز کی کہ لی ہی اور اگر نہین ہونگی ظالم کی لیی نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب یعنی اوسکی کہ مظلوم ہی پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل
کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جزا ظالم کی روز قیامت کی یہہ ہی کہ نیکیان اوسکی مظلوم کو دین گی اور اگر وہ نیکیان نہ رکہتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی
اوسپر رکہینگے اور اوسکو بسبب اونکی عذاب کرینگی اور مظلوم کو عذاب سے کہ بسبب اون گناہون کی مستحق اوسکا ہوا تہا نجات دینگی اور یہہ جو اوپر کہا کہ
نہو دینار اور نہ درہم اوسمین تنبیہ ہی اسپر کہ واجب ہے اوسپر یہہ کہ بخشوا دی حق اوسی اگرچہ بدلی دینار اور درہم کی ہو سلی کہ لینا دینار اور درہم
کا آج بخشنی والے پر آسان تر ہی یعنی حسنات کسیی یا رکہنی سیئات کسیی بر تقدیر نہ بخشنی کی اور موافق ظلم اوسکی مقدار طاعت اور معصیت کی از روی
کمیت اور کیفیت کی سپرد علم الہی کی ہی کہ کتنی اور کیسی لیی دی جاوینگی اور کہا ابن ملک نی احتمال ہی یہہ کہ نیکیان اور برائیان جو لی جاوینگی
نفس اعمال ہون مجسم ہو کر ہو جاوین مانند جواہر کی اور احتمال یہہ ہی کہ جو نعمتین اور عذاب کہ طیار کیی گئی ہین اونکی لیی وہ لین ۳ ح ع
**وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ
فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا
وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ
مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
صحابہ سی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کون شخص ہی مفلس کہا بعضی صحابہ نی کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہین درہم واسطی اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد
و جنس سے کچہہ نہ رکہتا ہو حاصل یہہ کہ انہون نی جواب دیا ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ جانتی تہی بحسب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوئی امر آخرت سی پس فرمایا
تحقیق مفلس میری امت سی یعنی امت اجابت سی حقیقت مین وہ شخص ہے کہ آویگا دن قیامت کی ساتہہ نماز اور روزی اور زکوۃ کی یعنی طرح
بطرح کی عبادتین مقبول اوس پاس ہونگی اور آویگا اس حالت مین کہ گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کہایا ہی مال کسیکا یعنی ناحق
اور خون کیا ہی کسیکا یعنی ناحق اور مارا ہی کسیکو بغیر استحقاق کی یا زیادہ اوس چیز سی کہ مستحق ہی اوسکا یعنی یہہ کہ مفلس حقیقی وہ ہی کہ جسکی

جمع کیا درمیان ان عبادات کی اور ان برائیون کی پس دیا جاویگا یہہ مظلوم صاحب حق کو بعضی نیکیون ظالم کی سی اور یہہ یعنی اور شخص صاحب حق نیکیون اوسکیسے پس اگر تمام ہو جاوینگے نیکیان اوسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتہہ خرد گناہ کی کہ اوسپر ہی یعنی ہنوز جزا اون حقوق کی کہ اوسپر ہین تمام نہو گی کچہہ باقی رہجاویگی لی جاوینگی برائیان مظلومون کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پہر ڈالا جاویگا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہین ہی عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کی مگر یہہ کہ چاہیگا اللہ کسیکی لیے تو راضی کر دیگا اوسکی مدعی کو ساتہہ اوس چیز کے کہ چاہیگا کہا نووی نے کہ حال حضرت کے فرمانیکا یہہ ہے کہ حقیقت مفلس کی یہہ ہے کہ جو ذکر کی مینی اور لوگ اوسکو مفلس کہتے ہین کہ جسکی پاس مال نہین ہے یا جس پاس کم ہوتا ہی اور حال آنکہ وہ مفلس حقیقی نہین ہے اسلیکی یہہ فلاس منقطع ہو جاتا ہے بسبب مرنے اوسکیکے اور کبہی منقطع ہو جاتا ہے بسبب تونگری کی کہ حاصل ہوتی ہے بعد اسکی اوسکی حیات میں بخلاف اس مفلس کے کہ یہہ پورا ہلاک ہوگا ۔ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُقَادُ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ ادا کئی جاوینگے حق طرف حق والون کی دن قیامت کی یہان تک کہ بدلہ لیا جاویگا واسطے بکری بی سینگ کے بکری سینگ دار سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی عدالت اوسدن یہان تک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیون کا کیا حیوانات سے بہی کہ داخل دایرہ تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاویگا اور کہا ہی علما نی کہ یہہ قصاص مقابلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا ۔ جزاور ملا علی نے لکہا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونی اوسکیکی نظر ہی کہ نہین پوشیدہ پس اگر کہا جاوی کہ بکری غیر مکلف ہی اوسی کیونکر قصاص لیا جاویگا کہینگے ہم کہ اللہ تعالی فعال لما یرید ہی ولا یسال عما یفعل و غرض اوس سے آگاہ کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضایع نہین ہوتی بلکہ قصاص لیا جاویگا حق مظلوم کا ظالم سی تہی اور یہہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے وَذُکِرَ حَدِیْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِیْ بَابِ الْاِنْفَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کے اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم کرین ظلم کرین ہم ولیکن قرار دو اپنی نفسون کو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمپر یہہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** امعہ ساتہہ زیر ہمزہ اور زبر میم مشددہ اور عین مہملہ کی مرد تابع لوگونکا عقل مین غیر ثابت اپنی رای پر اور تے مبالغہ کی لیے ہی اور عورت کو امعۃ نہین کہتی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہی مین ہوؤنگا ساتہہ لوگون کی جیسیکہ ہونگی وہ ساتہہ میری اگر وہ مجہسے بہلائی کرینگی تو مین بہی بہلائی کرونگا اور اگر وہ برائی کرینگی تو مین بہی برائی کرونگا جیسیکہ ساتہہ لفظ تقولون الخ کی بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو یا ہی کہ ترک کرنا ظلم اور برائی کا احسان ہے کذا قال الطیبی اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد سی نکرو اور بدلہ لو حد اعتدال پر جیسیکہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتہہ بدلہ لینی کی مقید نہو یا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہی اور دوسرا مقام خواص کا اور تیسرا درجہ اخص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نی اپنی بعضی رسالون مین لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہہ چار چیزین ہین جسکو کہ غالب درزیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگون کو بی تقریب اور بی سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس درجہ کی محبت نہین ہے وہ ابتدا کسیکو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنیکی حد سی اور وہ کہ محبت آخرت کے قوی رکہتا ہی اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس سے کہ ایذا دے اور ظلم کری اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا ہے

ہے مقابلہ مین ظلم کی اور یہہ درجہ صدیقون اور مقربون کا ہی رزقنا اللہ ع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے معاویہ سی یہہ کہ اونہون نی لکہا طرف حضرت عائشہ کی یہہ کہ لکہو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اوس خط مین اور کثرت سی نہ لکہو یعنی مختصر اور جامع لکہو پس لکہی حضرت عائشہ نی یہہ کلمات سلام تجپر اپنے پہلی سلام کی تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ڈہونڈتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہہ خفگی لوگون کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی سی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوسمین ہی اور خلق بسبب خواہش نفس اپنی کی اوس سے ناراض ہون تو حق تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بہی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر لوگون کی اور جو کوئی ڈہونڈتا ہی رضامندی لوگون کی ساتہہ خفگی اللہ کے سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام تجپر نقل کی یہہ ترمذی نی ف سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف خلق کی اور مدد نہین کرتا اوسکی اور دفع نہین کرتا شر انکی اوس سے اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوسپر کہ ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر یعنی اصل رضائے خدا ہی اگر یہہ ہوے تو خلق بہی راضی اور مطیع ہو جاوینگی اور اگر یہہ نہوئی تو نہ وہ راضی اور نہ یہہ راضی اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین بہی لکہی اور آخر مین بہی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کے ۱۲ ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَاكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ جب اوتری یہہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہون نی اپنی ایمان مین ظلم گران ہوئی یہہ بات اوپر صحابیون حضرت کی یعنی گمان اونکی کہ مراد ظلم سی مطلق گناہ ہین کہا اونہون نی یا رسول اللہ کونسا ہم مین سے ہی کہ نہین ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین یہہ یعنی مراد ظلم سی جو تم سمجہے ہو گناہ وہ نہین ہے بلکہ مراد ظلم سی نہین ہے مگر شرک کیا نہین سنا تمنی قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میری نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کہ نیکو ساتہہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی واجب ہے اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین ہی مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بعد لفظ بظلم کی بقیہ آیۃ یون ہی کہ اولئک لہم الامن وہم مہتدون یعنی یہہ لوگ ہین کہ اونکی لیی امن ہے اور یہہ راہ سیدہی پانیوالی ہین اور حاصل یہہ کہ جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم مین کہ اوس سے گناہ نہین ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملنا ایمان کا ساتہہ شرک کی کیونکر ہو سکتا ہی شرک ضد ایمان ہے ہان ملنا گناہ کا ساتہہ ایمان کی البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سے اس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہی جواب اوسکا یہہ کہ ملنا ایمان کا ساتہہ شرک کی واقع ہی جیسیکہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکہتی تہی اور بہت پرستی کرتی تہی اور بتون کو عبادت مین شریک حق کا کرتی تہی شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت

مین ہے اور یہہ نص قران دلالت کرتی ہی اوسپر وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون یعنی ایمان نہین لاتی اکثر اونکی مگر درحالیکہ مشرک ہین
یا مراد ایمان لانا ہی ساتہہ زبان کی اور شرک نگاہ رکہنا دلمین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتہہ شرک باطن کے اور شرک بڑا
ہے ظلم ہی یہہ استیناف تعلیل ہی یعنی باطل کر دیتا ہی شرک ایمان کو اور نہین جمع ہوتا شرک ساتہہ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ومن
یکفر بالایمان فقد حبط عملہ بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہین ہین بموجب مذہب اہل حق کی بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام
مبتدعہ کی پس صحابہ رضی اللہ عنہم نی اول سمجہا تہا ملنا گناہ کا ساتہہ ایمان کی ایسی کہ شرک نہین متصور ہی ملنا اوسکا ساتہہ ایمان کی پس جواب دیا حضرت
نے کہ ملنا اوسکا ساتہہ ایمان کی ممکن ہی اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکیکو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی
والا ایمان باللہ نہین معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالی کی لیی اور پاک کرنی اوسکی نقصان سی
والا لازم آوی یہہ کہ ہون تمام کفار ایمان کہنی والی اللہ تعالی پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالی نی ولئن سألتہم من خلقہم لیقولن اللہ ولکن اللہ تعالی
نے نہین رخصت دی شریک کرنی ظاہری کی بہی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہے انا اغنی الشرکاء عن الشرک ؂ ع ر **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْھَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بدترین آدمیون کا ازروی مرتبہ کی دن قیامت کی وہ بندہ ہی
کہ کہوی اپنی آخرۃ بسبب دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا واسطی دوسرے کی حاصل کی اور بسبب اوسکے ظلم لوگون پر کیا جیسیکہ
عامل اور مددگار ظالمون کی کرتی ہین ؂ ر **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ
دِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُہُ اللّٰہُ ظُلْمُ الْعِبَادِ
فِیْمَا بَیْنَھُمْ حَتّٰی یَقْتَصَّ بَعْضُھُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَأُ اللّٰہُ بِہٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ فَذَالِکَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ
شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْہُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفتر یعنی نامۂ اعمال تین
طرح کی ہین ایک وہ نامۂ اعمال ہی کہ نہین بخشتا اللہ تعالی اوس چیز کو کہ اوسمین ہے اور وہ نامۂ اعمال ہی کہ اوسمین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتہہ خدا
کے یعنی کفر ہی فرماتا ہی اللہ عزوجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامۂ اعمال ہی کہ نہین مہمل چہوڑیگا اوسکو خدا تعالی اور بالضرور
حکم کریگا ساتہہ اوسکی وہ ظلم بندون کا ہی آپسمین یہان تک کہ بدلا لی بحکم الہی بعض اونکا بعض سے یعنی یا فضل کری اللہ بعضون پر ساتہہ راضی
کردینی مدعیون اونکی کی پس وہ نامۂ اعمال ایسی کی ہوگا قایم مقام توبہ کی دنیا مین اور تیسرا وہ نامۂ اعمال ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالی ساتہہ
اوسکی یعنی اگر چاہی موافق اوسکی حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہہ ہی ظلم کرنا بندونکا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور
کرنا اللہ کی حقوق مین پس یہہ سپرد ہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اوس عمل کی اور اگر چاہی درگذر کری اوس سے اور
عذاب نہ کری اوسپر **ف** پس معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کی حقوق مین شرک نہین بخشا جاسکا
اور باقی موقوف ہی مشیت ایزدی پر چاہی عذاب کری چاہی بخشدی ؂ ر **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِیَّاکَ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْاَلُ اللّٰہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نہ کر کہ تجہہ پر بددعا کری ایسلیی کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالی نہین
منع کرتا صاحب حق کو حق اوسکی یعنی لکہہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا ؂ **وَعَنْ** اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام اور روایت ہی اوس بن شرحبیل کا اونسی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھے جو شخص کہ چلی ساتھ ظالم کی اور موافقت کری اوسکی تاکہ تقویت اور تائید کری اوسکی حال آنکہ وہ شخص جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلیگا وہ شخص اسلام سی یعنی کمال ایمان سی وعن ابی ھریرۃ انہ سمع رجلا یقول ان الظالم لا یضر الا نفسہ فقال ابو ھریرۃ بلی واللہ حتی الحباری لتموت فی وکرھا ھزلا بظلم الظالم روی البیھقی الاحادیث الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق ابو ہریرہ نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہین ضرر پونہچاتا مگر نفس اپنے کو یعنی ضرر اوسکا سرایت اور مین نہین کرتا پس کہا ابو ہریرہ نی ہان یعنی غیر کو بہی ضرر پہنچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہی اپنے گہونسلی مین دبلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کی نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین ف جاری ساتھہ پیش ح کی ایک جانور ہی کہ اوسکو تغدری کہتے ہین یعنی باز رہتا ہی خدا تعالی مینہہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہین بسبب اوسکی انسان اور جانور یہان تک کہ حباری بہی اور تخصیص حباری کی اس سبب سے ہی کہ وہ بہت دور جاتا ہی دانہ پانی کی تلاش مین یہان تک کہ دیکہا ہی کہ اوسکی پیٹ مین سے حبۃ الخضرا نکلا ہی کہ وہ بصرہ کی سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنی کی جگہہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہی اور اوسکی گہونسلی کو دیکہا ہی کہ ایسی جگہہ ہوتا ہی کہ مسافت اوسمین اور پانی کی جگہہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان سی پانی پیکر آتا ہی پس مرنا اوسکا بڑی دلیل ہی قحط پر اور امساک باران پر اور مراد اوس شخص کی کہ جسنی کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہہ ہے کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین زیان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت مین اپنا ہی زیان کرتا ہی اور مظلوم کی لیے ایسا زیان ہی کہ جزا اپنی پاویگا اور بدلہ اپنا لیویگا ابو ہریرہ نی اوسکو ساتھہ قرینہ کی کہ اوس مقام مین پیش آیا ہو عموم پر حمل کر کہ یہہ بیان کیا اور غالب یہہ ہے کہ یہہ قول ابو ہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنی ہو یا اوسنی استنباط کیا کہ باز رکہنا مینہہ کا بشومی ظلم کی وارد ہوا ہے اور اوسی لازم آتا ہی زیان پہنچنا حیوانات کو شرح

باب الامر بالمعروف

باب ہے بیچ بیان امر معروف کی ف معروف معرفت سی ہی یعنی پہچانی گئی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور شرع ساتھہ اوسکے وارد ہوتی ہی مثل مردشناسی کہ ایسکو پہچانتی ہین اور مقابل اوسکے منکر سی ساتھہ زبر کاف کے یعنے نہ پہچانی گئی شرع مین کہ وارد ہوے ہو ساتھہ اوسکی شرع جیسے مردنا شناسا کہ کوئی اوسکو نہ پہچانے اور عجب ہے کہ شرح نے باب مین النہی عن المنکر لکہا بعد باب الامر بالمعروف کی باوجود یکہ اکثر کتابون مین یون نہین ہے اور بعضی حدیثون مین ہے کہ اس باب مین مذکور ہین صریح بیان ہی منکر کا ہی اور شاید کہ ترک اسلیے کیا کہ امر معروف شامل ہی نہی منکر کو بہی شرح

الفصل الاول

فصل پہلے عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم روایت ہے ابی سعید خدری سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہی کہ تغیر کری اوسکو ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی مثلا باجی توڑ ڈالی اور نشہ کی چیزین اونڈہا دی اور غصب کے چیز مالک کو دلوا دی پس اگر طاقت نہ رکہی ہاتھہ سی تغیر کرنیکی بسبب بی فاعل وسکیکے قوی ہونی اوس سے پس تغیر کری اپنی زبان سی بہی اور پڑہے آیتین وعید کی اوسکی آگی اور نصیحت کری اور ڈراوی اور سخت سست کہی اگر سیدہی طرح نہ مانی پس اگر تغیر کرسکی زبان سی پس تغیر کری ساتھہ دل کی یعنی مکروہ رکہی دل سی اور سوزش دل ہو اور ارادہ رکہی اوسکی تغیر کر سکا تہہ اور زبان سی بر تقدیر قدرت کی اور عداوت اور کنارہ کری اوسکی کرنیوالی سی نہ نرا انکار اور بی رضا ہو اور یہہ تغیر کرنا ساتھہ دل کی سست ترین بیان کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنے یہہ سست ترین زیادہ ایمان کا ہی اسلیے کہ اگر ہوتی اہل زمانہ کی قوی تو قادر ہوتی اوپر انکار قوی اور فعلی کی اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کی اوپر انکار

قلب سکے یا یہہ معنی ہین کہ یہہ شخص فقط دل ہی سی انکار کرتا ہی ضعیف ترین اہل ایمان کا ہی یعنی اگر ہوتا وہ قوی دین مین تو نہ اکتفا کرتا اوسپر اور موید ہے اوسکی یہہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالی نی ولا یخافون لومۃ لائم اور کہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ امر اول واسطی امراکی ہی اور دوسرا واسطی علماکی اور تیسرا واسطی تمام مومنین کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل سی ضعیف ترین مراتب ایمان کا ہی یعنی یہہ کہ جب دیکھے ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہی دین مین بالضرور اور نہ مکروہ رکھی اوسکو اور راضی ہوجاوے اوسکی اور اچھا جانی اوسکو تو یہہ گناہ کافر ہیہ جانا چاہی کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اوسی اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف بہت تابع ہی اوس چیز کی کہ حکم کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بھی مستحب ہے اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر کی یہہ ہے کہ نہ باعث ہون فتنہ کی جیسیکہ جانا گیا اسی حدیث سی اور اور شرط یہہ ہی کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کری کہ وہ نہین قبول کریگا تو واجب نہین لیکن مستحسن ہے واسطی ظاہر کرنی شعایر اسلام کی اور لفظ من شامل ہی ہر ایک کے یعنی یہہ امر بالمعروف اور نہی منکر ہر ایک کو کہ پہنچتا ہی خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہی کہ جیح واجب ہونی امر معروف کی یہہ شرط نہین ہے کہ امر کرنیوالا خود بھی کرتا ہوا مہ بغیر اوسکی درست نہوا یعنی کہ امر کرنا نفس اپنی کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسری واجب کا جایز نہین ہوگا اور یہہ جو کلام اللہ مین آیا ہی لم تقولون ما لا تفعلون بر تقدیر تسلیم کی کہ ورود اوسکا امر معروف اور نہی منکر مین ہی مراد اوس سے زجر اور منع کرنا نہ کہنی سی ہی نہ کہنی سی یعنی مراد یہہ ہے کہ آپ کیون نہین عمل کرتی اور یہہ مراد نہین ہے کہ کہین نہین لیکن اسمین شبہہ نہین کہ اگر آپ بھی کرین تو بہتر ہی یعنی کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اوسکا کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا نووی نی کہ امر معروف اور نہی منکر بر ترتیب کور واجب ہے ساتھہ کتاب اور سنت اور اجماع امت کی اور نہین مخالف ہین اسمین مگر بعضی روافض سو اونکا کچھہ اعتبار نہین اور یعنی کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نکیا واجب اوسکی ذمہ سے ساقط ہوگیا اور بعد اوسکی کچھہ اوسپر لازم نہین اور کہا ہی علما نی کہ فرضیت اوسکے بطریق کفایہ کی ہی اور جو کوئی قادر ہو اوسپر اور نکری اوسکو بلا عذر تو گنہگار ہی اور کبھی فرض عین بھی ہوجاتا ہی جیسیکہ منکر ایسی جگہہ پر ہو کہ نہین جانتا ہی اوسکو کوئی سوا اوسکی یا نہین قادر ہی اوسکی ازالہ پر کوئی سوا اوسکی جیسیکہ دیکھی اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتی تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہی اور نہین ساقط ہوتا ہی مکلف سی بگمان اسکی کہ نہین فائدہ کریگا بلکہ واجب ہے اوسپر کرنا اوسکا فان الذکری تنفع المومنین وما علی الرسول الا البلاغ المومنین اور امر معروف اور نہی منکر نہین مخصوص ہے حاکمون سے کہ یہی اور امر حاکم کا ہی اوسمین شرط نہین ہے بلکہ عوام الناس کو بھی پہنچتا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرین اگلی بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی تہی حاکمون پر اور مسلمان اوسکو جایز رکھتی تہی اور سرزنش نہین کرتی تہی اونکو پہر امر معروف اور نہی منکر وہ کری کہ علم رکھتا ہو اوس چیز کا کہ امر کرتا ہے اوسکا اور نہی کرتا ہی اوس سے اور یہہ مختلف ہوتا ہی ساتھہ اختلاف اوس چیز کی پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہور سے مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب اور مانند اونکی تو تمام مسلمان علم رکھتی ہین انکا کرین شوق سی اور اگر ہو دقائق افعال اور اقوال سی اوس قبیلہ سی کہ متعلق ہی ساتھہ اجتہاد کی نہین ہے عوام کو دخل اوسمین یعنی کہ انکار اوسپر علما ہی کو پہنچتا ہی اور انکار متفق علیہ مین ہی اور مختلف فیہ مین انکار نہین چاہی خصوصًا بموجب مذہب اونکے کہ کہتی ہین ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہی کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نرمی کی کری اور واسطی خدا کی کری نہ واسطی نفس کے تا تاثیر کری اور ثواب پاوے اور نصیحت پوشیدہ کری کہ ظاہر کرنی فضیحت ہی ۱۲ ع ح وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ

فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَابُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حال و مثال سستی کرنیوالیکی بیچ حدون اللہ کے اور پڑنیوالیکی بیچ حدون اللہ کی یعنی کرنیوالی گناہ کی مثال و حال ایک قوم کی ہی کہ بیٹھی کشتی مین اور قرعہ ڈالا جس جگہہ کا قرعہ بنام جس کسی کی آیا بیٹھا جیسکہ عادت شرکا کی ہی پس ہوئے بعضے اونکی کشتی کی نیچی کی مکان مین اور ہوئی بعضی اوپر کے مکان مین پس تہے وہ کہ نیچی کی مکان مین تہے کشتی کی گذرتی واسطی پانی کی اون لوگون پر کہ اوپر تہی پس ایذا پائی اوپر والون نے بسبب اسکے یعنی وہ کہ نیچے سے آتا پانی لینی کی لیے اور اوپر والون پر گذرتا اونہون نے ایذا پائی بسبب اسکے پس لیا نیچے والی نے تبر اور شروع کیا کہودنا کشتی کی نیچی کی طرف سے پس آئے اوپر والی اوس پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کہودتا ہی کہا نیچے والی نے کہ ایذا پائی تمنے بسبب میرے آنی میری کی اور گذرنی کی تمپر ساتہہ پانی کی اور ضرور ہی مجکو پانی لینی سی پس اگر پکڑین وے اوپر والی اوسکی ہاتہہ کو نجات دینگی اوسکو اور نجات دینگی اپنی کو یعنی غرق اور ہلاکت سی اور اگر چہوڑ دین اوسکو یعنی نہ پکڑین ہاتہہ اوسکا اور کہودنی دین ہلاک کرینگی اوسکو اور ہلاک کرینگی اپنی کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** حدیث مین جو لفظ مداہن کا ہی اوسکی معنی ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہہ ہے کہ ایک چیز خلاف شرع دیکہی اور تغیر نکری اوسکو اور منع نکری اوس سے باوجود قدرت رکہنی کی اوپر بسبب شرم کی یا بی حمیتی دین کی یا کسی کی جانبداری کی یا بالطمع رشوت لینی کی یا بی پروائی کی دین مین اور لغت مین مداہنت اور مدارات کی ایک سے معنی ہین لیکن شرع مین مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضے جگہہ مستحسن ہے اور مداہنت سی منع فرمایا ہی اور فرق مداہنت اور مدارات مین یہہ ہے کہ مدارات یہہ کہ واسطی حفظ دین کی اور نگاہ رکہنی کی تشویش وقت سی اور دفع کرنی ظلم ظالمون کی کری اور مداہنت یہہ کہ واسطے حظ نفس اور مطلب نکالنی دنیا کی اور طلب کرنی منافع کی لوگون سی اور بسبب بے پروائی کی دین مین کری اور مثال سستی کرنیوالیکی بیچ حدون اللہ کی یعنی بسبب قائم کرنی حدون کی یا بسبب منع کرنیکے گناہون سے کے کرنیسے کہ جو گناہ موجب حد کی ہین اور ممکن ہے یہہ کہ ہو مراد حدود سے مطلق گناہ پس فرماتی ہین کہ مثال و حال مداہنت کرنیوالیکی حدود خدا مین اور کرنیوالون گناہ کی ایسی ہی کہ جیسی ایک قوم نے قرعہ ڈالا کشتی کے بیٹھنیکے لیے الخ یعنی تقسیم کیا اوسکی درجون کو ساتہہ قرعہ کی اور یہہ قید اتفاقی ہی اسلیے کہ نہین متصور ہی یہہ مگر ایک جماعت خاص مین کہ مالک ہون اوسکے ساتہہ شرکت برابر کی والا ہوتی ہی تقسیم بحسب حکم مالک کشتی کی بموجب اجارہ وغیرہا کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائی تو بنظر لفظ بعض کے لائی اور اشارہ ہی بسکہ اگر ایک ہو تو بہی امر ایسا ہے اور اکثر ونکی نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد پانی سی پیشاب و پاخانہ ہی کہ نیچی گرتا ہی اور اوپر لاتا ہی تا دریا مین ڈالی اور لانی مین اوپر گذرتا ہی اور ایذا اوٹہانا اونکا اس صورت مین ظاہر تر ہی حال یہہ کہ نیچی والا اوپر آتا ہی پانی لینی کی لیے یا پیشاب یا پاخانہ پہینکنے کی لیے اور اوپر والی اوسکی جانی آنی سی ایذا پاتی ہین پس نیچی والی نے کشتی کہودنی شروع کی تا وہان سی پانی لیوی یا پیشاب وغیرہ ڈالی پہر اسمین کلام مذکور ہوئی اور لفظ پانی کا بنا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور تقریب کہودنی کشتی کی ہی اور مقصود بیچ بیان حال و مثال مداہنت کی یہہ ہے کہ فرمایا پس اگر پکڑین الخ اور معنی یہہ ہین کہ اسی طرح اگر منع کرین لوگ فاسق کو فسق سی اور باز رکہین وسکو اوس سی تو خلاص کرینگی اوسکو اور اپنی تئین عذاب خدا سی اور اگر چہوڑ دینگی اوسکو گناہ ہی کی حالت مین اور منع نکرینگے اوسکو تو ہلاک کرینگی اوسکو ہی اور اپنی تئین ہے اور اوترے گا ان سب پر عذاب اور یہہ معنی ہین قول اللہ تعالی کی واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ یعنی بچو تم اوس فتنہ سی کہ نہ پہنچیگا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اونہون نے تم مین سے خاص کر کر یعنی بلکہ تم سبکو پہنچیگا بسبب مداہنت تمہاری کی کہا اشرف نے مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سستی کرنیوالیکو اللہ تعالی کی حدود مین ساتہہ اوس

اوس شخص کے کہ اوپر کی درجہ مین ہی کشتی کی اور مشابہت دی حدود مین پڑنیوالیکو یعنی گناہ کرنیوالیکو ساتھہ اوس شخص کے کہ کشتی کی نیچی کی درجی مین ہے اور مشابہت دی اوسکی اتہاک یعنی مستغرق رہنی کو اون حدود مین اور اوسکی نہ چہوڑنیکو اون حدود یعنی گناہون کو ساتھہ کہودنی اوسکی نیچی کشتی کے اور تعبیر کیا ہی کرنیوالیکی نہی کو گناہ کرنیوالیکی تئین ساتھہ پکڑنی ہاتہہ اوسکی اور ساتھہ منع کرنی اوسکی اوسکی تئین کہودنی ہی اور تعبیر کیا اس منع کرنیکی فائدہ کو ساتھہ خلاصی پانی منع کرنی والی کی اور منع کیے گئے کے اور تعبیر کیا منع کرنی والون نہ منع کرنیکو ساتھہ چہوڑ دینے کے اور تعبیر کیا اونہون کی گناہون کو کہ جنہون نے نہ منع کیا اور کرنیوالونکی گناہون کو ساتھہ ہلاک کرنی اونکی انکو اور اپنی کو اور کشتی عبارۃ ہی اسلام سی کہ گہیری ہوئی ہی دونو فریق کو اور جمع لائی منع کرنیوالون کے فرقہ کو واسطی رہنمائی کی طرف اوسکی کہ مسلمانون کو ضرور ہی یہہ کہ مدد کرین آپسمین اور مفرد لائی گناہ کرنیوالیکو واسطی اسکی کہ وہ ناقص ہین اگرچہ کتنی ہی ہون ۞ ع ح **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری مین بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کی دن قیامت کی پس ڈالا جاویگا آگ مین پس جلد تر ہی نکل پڑینگی انتڑیان اوسکی آگ مین پس پیسیگا اپنی انتڑیون کو یعنی پہریگا گرد اونکے اور پائمال کریگا اوسکو مانند پیسنی خراس کے گدہی کی اپنی کو ساتھہ چکی اپنی کی پس جمع ہونگی دوزخی یعنی فاسق اوسپر اور کہینگے ای فلانے کیا ہی حال تیرا کیا نہین کہتا تہا تو ہمکو ساتھہ نیک کام کی اور منع کرتا تہا تو ہمکو بری کام سی کہیگا تہا مین کہتا تمکو ساتھہ نیک کام کی اور آپ نکرتا تہا مین اوسکو اور منع کرتا تہا مین تمکو بری کام سی اور آپ کرتا تہا مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہلی معلوم ہوچکا ہی کہ یہہ سزا بسبب عمل کرنی اوسکے ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنیکی کہ اگر یہہ بہی نکرتا تو زیادہ اس سے مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنی دو واجب کے ح ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے البتہ امر کروگی تم ساتھہ نیکی کے اور البتہ منع کروگی تم برائی سی یا قریب ہے کہ بہیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنے پاس سے پہر البتہ دعا مانگوگی تم اور نہ قبول کیجاویگی واسطی تمہاری نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون مین سے ہونیوالی ہی یا امر معروف اور نہی منکر تمسی یا عذاب بہیجنا تمپر خدا کی طرف سے یعنے اگر امر معروف اور نہی منکر نکروگی تو عذاب بہیجیگا خدا تعالی تمپر پہر دعا کروگی تم اللہ تعالی سی اوسکے دفع کی لیے اور قبول نہین کیجاویگی دعا تمہاری یعنے اور عذاب اور بلائین دعا سی احتمال دفع ہونیکا رکہتی ہین لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہین رکہتا اور دعا اوسمین قبول نہین ہوتی ورنہ منکر سی البتہ مسلط کریگا اللہ تمپر بہاری بدون کو پہر دعا کرینگی نیک تمہاری اور نہین قبول کیجاویگی دعا اونکی ۞ ح ع **وَعَنْ** الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عرس بن عمیرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ کیے جاوین گناہ زمین پر پس برا جانی اون گناہون کو یعنی اگرچہ دل سی برا جانی ہوگا مانند اوس شخص کے کہ غائب ہے اوسسی یعنی اور نہ جانتا انکو اور جو شخص کہ غائب ہو اوسسی یعنی اور جانتا اونکو پس راضی ہو اونسی یا اچہا جانی اونکو ہوگا مانند اوس

شخص کے کہ ماننے ہوا گناہ کو نہیں پسند یا اور نہ برا جانا اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل سی ہی نہ تن سی جب ایک پسند کو کرے وہ یا خوش رکہی دل سی تو حقیقت میں آیا ہے اگرچہ ظاہر میں حاضر ہی اور جب بُرا سمجہی اوس سے راضی نہ خوش ہو حکم حاضر میں ہے اگرچہ ظاہر میں غائب ہی

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَؤُنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْکَرًا فَلَمْ یُغَیِّرُوْهُ یُوْشِكُ اَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَوْشَكَ اَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ ثُمَّ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُغَیِّرُوْا ثُمَّ لَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا یُوْشِكُ اَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ هُمْ اَکْثَرُ مِمَّنْ یَعْمَلُهٗ

اور حضرت ابی بکر صدیق سے روایت ہی کہ کہا ای آدمیوں تحقیق تم پڑہتی ہو یہہ آیت ای لوگو کہ ایمان لائی ہو لازم پکڑو تم نفسوں اپنوں کو نہیں ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ یاب ہو تم یعنی اس آیت کو پڑہتی ہو اور اوسکو عموم اور مطلق ہونی پر حمل کرتی ہو اور اوس سے نہ واجب ہونا امر معروف اور نہی منکر کا سمجہتے ہو یوں نہیں ہی ایسی کہ میں سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق لوگ جب دیکہیں ایک چیز خلاف شرع کو پس تغیر نکریں اور منع نکریں اوس سے قریب ہے کہ پکڑی اونکو خدا تعالی اپنی عذاب میں نقل کی یہہ ابن ماجہ اور ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو اور بیچ روایت ابی داود کے یوں ہی کہ جب دیکہیں لوگ کسیکو ظلم کرتی پس نہ پکڑیں ہاتہہ اوسکا قریب ہے کہ پکڑی اون سبکو خدا تعالی ساتہہ عذاب کے اور اور روایت میں ابی داود کے یہہ ہے نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جاوی اوس میں ساتہہ گناہوں کی اور قدرت رکہتی ہو وہ قوم اوسکی تغیر کرنی پر پہر تغیر نکریں اوسکو یعنی ہاتہہ و زبان سے مگر قریب ہے کہ پکڑی اون سبکو اللہ تعالی ساتہہ عذاب کے اور اور روایت میں ابی داود کی یوں ہی کہ نہیں کوئی قوم کہ کیی جاویں اوس میں گناہ حالانکہ وہ قوم زیادہ ہوں اون لوگوں سی کہ کرتی ہیں گناہ **ف** یعنی جب ہوں وہ لوگ کہ نہیں کرتی گناہ زیادہ گناہ کرنیوالوں سی اور منع نکریں اونکو گناہوں سی تو اللہ سبکو عذاب میں پکڑیگا اسلیے کہ یہہ بہی حکم قدرت میں ہی کیونکہ غالب یہہ ہی کہ جو کوئی زیادہ ہوتی ہیں قدرت رکہتی ہیں کم پر اور اصل و مدار قدرت پر ہی کم ہوں یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑی الخ یعنی چونکہ ترک کرنی نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اوسکا کیونکہ جائز ہو پس یہہ آیت عام و مطلق نہیں بلکہ مخصوص اور مقید ہی ساتہہ اسکی کہ لوگ اوسکو نہ سنیں اور اون میں تاثیر نکری اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش اور مغرور ہو جیسیکہ حال لوگوں کا اخیر زمانہ میں ہوگا منقول ہی کہ یہہ آیت لوگوں نی ابن مسعود کی آگی پڑہی اونہوں نی فرمایا کہ یہہ زمانہ تمہارا زمانہ اس آیت کا نہیں ہے اسلیے کہ اسمیں لوگ سنتی ہیں اور قبول کرتی ہیں و لیکن اخیر میں ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگی اور لوگ نہیں سنینگے پس یہہ آیت اونکی آنیکی خبر دیتی ہی اور حدیث ابی ثعلبہ کے کہ آگی آتی ہی وہ بہی دلالت کرتی ہی اس مضمون پر اور بعضی مفسرین نے کہا ہی کہ مراد راہ پانی سی اس آیت میں انکار اور نہی منکر ہی اور اس معنی پر یہہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سی مراد عذاب عام ہی اور مراد انفسکم سی مسلمان ہیں یعنی لازم پکڑو اپنی پر اصلاح اپنی کے ضرر نہیں کریگی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہووگی تم اور گناہوں سی منع کرتی رہوگی ؛ ح معنی آیت کی یہہ ہیں کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسوں کی گناہوں سی پس جب حفاظت کی تمنی اپنی نفسوں کے نہیں ضرر کریگی تمکو جب عاجز ہوؤ تم امر معروف اور نہی منکر سی گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہوا ساتہہ کرنی ممنوعات کی جبکہ راہ یاب ہوئی تم طرف بچنی کی گناہوں سی ؛ ع ؛

وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُغَیِّرُوْا عَلَیْهِ

ولا یغیرون الا اصابھم اللہ منہ بعقاب قبل ان یموتوا رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ
سے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین کرتا ہو اونمین گناہ قدرت رکھتی ہو وہ قوم اوسپر
کہ تغیر کرین اور غالب ہوں اوس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر پہنچا تا ہے اونکو اللہ اپنے پاس سے یا بسبب تغیر نکرنیکی عذاب پہلے اس سے کہ مرین نقل کی یہہ
ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی دنیا مین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب ترک کرنی امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین بھی پہنچتا ہے اور عذاب
آخرت کا باقی رہتا ہے بخلاف اور گناہوں کی کہ عذاب ہونا اونپر دنیا مین لازم نہین ؛؛ ح وعن ابی ثعلبۃ فی قولہ تعالی علیکم انفسکم
لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم فقال اما واللہ لقد سالت عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بل ائتمروا
بالمعروف وتناھوا عن المنکر حتی اذا رایت شحا مطاعا وھوی متبعا ودنیا مؤثرۃ واعجاب کل ذی رای برایہ ورایت امرا
لا بدلک منہ فعلیک نفسک ودع امر العوام فان وراءکم ایام الصبر فمن صبر فیھن قبض علی الجمر للعامل فیھن اجر خمسین
رجلا یعملون مثل عملہ قالوا یا رسول اللہ اجر خمسین منھم قال اجر خمسین منکم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے
بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنے نفسونکو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ پاب ہو تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو
قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مینے اس آیت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا ترک کرین ہم بمقتضای اس آیت کی امر معروف اور نہی منکر کو پس
فرمایا آنحضرت نے ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتھہ امر معروف کی و منع کرو منکر سے یہانتک کہ جب دیکھی تو ای مخاطب صفت بخل کو لوگونمین کہ فرمان
برداری اوسکی کیجاتی ہے اور دیکھی تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہے اور دیکھی تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہے آخرت پر اور دیکھی تو خوش
رکہنا اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنی کو اور رجوع طرف علمار کی نکرنا اور نفس اپنی کا ہونا اور دیکھی تو ایک امر کو کہ
چارہ اور جدائی نہین ہے تجکو اوس امر سے پس ان صورتونمین لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور رکہہ نگاہ اپنی کو گناہونسے اور چھوڑ دی امر عوام کو اور تعرض
نکر اونسی اور گوشہ پکڑ اونسی اسلیے کہ تحقیق آگی تمہاری آخر زمانہ مین ایسے دن آتی ہین کہ اونمین صبر کرنا چاہیے ابتدا ان ایام کی بعد خلفاء راشدین
کی ہوئی تا آجکی دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کری اون ایام مین گویا کہ ہاتہہ مین لیا انگارہ واسطی عمل کرنی والیکی شریعت اور
احکام دین پر اون ایام مین اجر ہے پچاس شخصونکا کہ عمل کرتی ہین مانند عمل اوسکی یعنی اونمین سے کہ مبتلا نہین ہین اسکی سے بلامین اونہین
ہین اون ایام مین کہا صحابہ نے یا رسول اللہ انکی بیچ اجر پچاس شخصونکا ہے کہ اونمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصونکا تم مین سے ہے نقل
کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دیکھی تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کری طرف اوسکی خواہش نفس تیری کی صفات بری سے کہ
اگر درمیان لوگون کی آوے تو اور اونمین ہے تو بے اختیار بحکم طبیعت کی اوسمین پڑے تو اسصورتمین کنارہ کرنا اونسی لازم ہے کہ برائی مین نہ پڑے تو
کذا قال الطیبی اور بعضی حواشی مین لکھا ہے کہ معنی یہہ ہین کہ مراد لا بد سے سکوت اور اعراض ہے بسبب عاجز ہونیکی نہی منکر سے اور یہہ معنی موافق
ہین اوسکی کہ بعضی نسخونمین واقع ہوا ہے ولا ید لک منہ ساتھہ یای تحتانیہ کی بمعنی لا قدرت لک علیہ کی یا مراد یہہ ہو کہ دیکھی تو کار ضروری
کہ احتیاج ہے تجکو اوسکی اور چارہ نہین ہے اوس سے اگر امر نہی کرے تو وہ امر ضروری فوت ہو اور چھوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہہ کہ جب دیکھی تو بعضی
لوگون کو گناہ کرتی اور ضروری ہے تجکو سکوت بسبب عاجز ہونی تیرکی تو نگاہ رکہہ اپنی نفس کو گناہونسے اور چھوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتھہ نفس
اپنی کی اور چھوڑ امر لوگونکا طرف اللہ تعالی کی اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی اور ہاتہہ مین لیا انگارا
یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب صبر کی مانند مشقت صبر کرنیوالیکی اوپر پکڑنی انگار کی اپنی ہاتہہ مین اور اخیر اس حدیث سے تفضیلات آخر است

لازم آتی ہی صحابہ پر اس صفت میں ۔ اسی سبب کہتے ہین کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب کے کہ مشاہیر
محدثین سی ہی اس مسئلہ مین کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہی کہ بعد از صحابہ کی کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضی اونکی ہو زیادہ اور ساتھہ حدیثون کی کہ یہہ بات
اونسی سمجھی جاتی ہی دلیل لایا ہی ور مختار جمہور کا خلاف اسکی ہی اور خلاف اسکا اون صحابہ میں ہے کہ ایمان لائی ہین اور اپنی وطن کو چلی گئی اور
زیادہ اس سے صحبت نہین رکہی نہ وہ اصحاب کہ اونہون نی صحبت دراز حضرت سے رکہی روز و شب در روز خدمت مین تہی اور آثار و انوار صحبت کی
جمع کیی انتہی اور باوجود اسکی شرف صحبت تمام صحابہ مین باقی ہی اور اس فضیلت مین کسیکو اونکی ساتھہ مشارکت نہین ہی اور قوت القلوب مین
کہا ہی کہ ساتھہ ایک نظر کی کہ اوپر جمال مصطفے صلے اللہ علیہ سلم کی پڑی وہ کچہہ کہلتا ہی اور وہ کار برابری ہوتی ہی کہ اورون کو ساتھہ چلون کی
حاصل ہو واللہ علم ۔ غ ح ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ یَدَعْ
شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ
فِیْہَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَکَرَ اَنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَلَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیْرِ الْعَامَّۃِ
یُغْرَزُ لِوَاءُہٗ عِنْدَ اِسْتِہٖ قَالَ وَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْکُمْ ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ یَقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنْ رَاٰی مُنْکَرًا اَنْ یُغَیِّرَہٗ فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ
قَالَ قَدْ رَاَیْنَاہُ فَمَنَعَتْنَا ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ نَتَکَلَّمَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْہُمْ مَنْ یُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا
وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ
کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا اور روایت ہی ابی سعید خدری
سے کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانی کو بعد عصر کی پس نہین چہوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کے ہونیوالی ہی قیامت
تک مگر کہ ذکر کیا اوسکو یاد رکہا اوسکو جس شخص نے کہ یاد رکہا اور بہول گیا اوسکو جو کہ بہول گیا یعنی احوال دراز تہا بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نی فراموش
کیا اور تہا بیچ اوس چیز کی کہ فرمایا یہہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکہنی والا ہی کیونکر عمل کرتی ہو تم آگاہ ہو
پس بچو دنیا سی اور بچو عورتون سی اور ذکر کیا آنحضرت نی کہ تحقیق واسطی ہر توڑنیوالی عہد کی نشان کہڑا ہوگا دن قیامت کی موافق عہد
شکنی اوسکے دنیا مین یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی ویسا ہی نشان بلند و نمایان تر ہوگا تا پہچانا جاوی بسبب اوسکے روز قیامت کی اور یہہ
باعث حق و باطل کی لیی نشان ہوگا تا اوس سے پہچانا جاوی اور نہین ہے کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی سی گاڑا جاویگا نشان اوسکا
نزدیک مقعد اوسکی یعنی واسطی ذلت و فضیحت اوسکی فرمایا آنحضرت نی اور نہ باز رکہی کسیکو تم مین سے ڈر کہنی بات حق کی سی جبکہ جانی حق کو یعنی چاہیی کہ
کلمہ الحق کہنی مین خوف و ملاحظہ کسیکا نکری اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر وہان بہی کہی اولی ہی اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای کہنی حق کی سی الخ
یہہ عبارت چاہیی کہ منع نکری کسیکو ہیبت لوگون کی جب دیکہی خلاف شرع تغیر کرنی اوسکی سی پس روئے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکہا ہمنی خلاف
شرع کو پس باز رکہا ہمکو ہیبت لوگون کی نی بولنی سی اوسمین پہر فرمایا پیغمبر خدا نی خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گیی ہی اوپر جماعتون مختلفہ
اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی پس بعضی اونمین سے وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین یعنی تمام عمر مین وقت سن تمیز سی آخر عمر
تک مومن اور مرتی ہین مومن اور بعضی اونمین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین کافر اور بعضی اونمین سی
وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور بعضی اونمین سے وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی
ہین کافر اور مرتی ہین مومن ف دنیا شیرین ہے کہ مذاق طبیعت مین مزہ اسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ اہل ظاہر کی آنکھون مین صورت اوسکی

بہت زیبا اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ عرب چیز نرم کو خضر اور کہتی ہین پس مشابہ ہونی کی ساتھہ خضراوات یعنی سبزیون اور ساگون اور
ترکاریون کی بیچ جلدی جاتی رہنی اور کم ٹھیر سکنی ور آمین بیان ہی مکر اور غدر دنیا کا کہ لوگون کو ساتھہ لذتون اور شہوتون کا ذبہ اور حسن و جمال کی معرض
کے فریفتہ کرتی ہی اور فنا ہو جاتی ہی او خلیفہ کرنی والا ہی معنی اسکی یہہ ہین کہ اموال تمہاری حقیقت مین نہین ہین تمہاری بلکہ ملک اللہ کی ہین
اور تم خلیفہ اور وکیل اسکی ہو تصرف مین یا یہہ معنی ہین کہ کیا ہی تمکو خلیفہ ان لوگون کا کہ پہلی تمسی تہی زمین مین اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی ہاتہہ مین
تہا پس وہ دیکہنی والا ہی کہ کیونکر عمل کرتی ہو اور کسطرح تصرف کرتی ہو اموال املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتہہ احوال گذری ہوؤن کی اور تصرف کرتی
ہو اونکی اموال مین آور بچو دنیا سی یعنی زیادتی دنیا سی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نافع ہو آخرت مین اور بچو عورتون
سے یعنی اونکی مکر و فریب سے اور محبت سی کہ باعث ہو اور جمع کرنی مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی ہی اور مراد امیر عامہ سی متغلب ہے کہ غالب آجاوی
امور مسلمانون پر اور اونکی شہرون پر اور عام لوگون نے اوسکو امیر کیا اور پشتیبان اسکی ہوئی بغیر مشاورت خواص کی اور اہل حل و عقد کی کہ علما اور ارکین ریاست
ہین آور ابو سعید جو روتی کلام مذکور کر کر تو غرض اونکی یہہ تہی کہ ہمسی اولویت ترک ہوئی والا اونہون نی یہی عمل کیا تہا بعضی حدیثون پر کہ جن مین جائز ہے
سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پر در صورت عاجز ہونی اور زمانہ ضعف ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تہی باوجود کمال
قوی خواہی کی دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکہتی تہی اظہار حق کی بسبب اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کی تو
وای بر حال ہمارے کہ سلاطین اور امرا کا حال ایسا ہی خراب ہے اور علمای عاملین کم ہین اور کثرت ہی حاکمون ظالمین کے اور جہلا کی اور مشائخ ریاکارون کی
انا للہ و انا الیہ راجعون پس شک نہین ہی کہ یہہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بالقضا اور سکوت اور بیٹہی رہنی گہر مین کا ہی اور قناعت کرنی کا قوت لا یموت پر اور
پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن ماں باپ کی ہان پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنون کی مین پیدا ہوتا ہی یہہ اسلیے کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان کے
اوسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم الہی کے اوسکی حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنی کافر ماں باپ سے پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار مین پس
یہہ منافی نہین ہے اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرة اسلیے کہ مراد اس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہو کوئی مانع باعث گمراہی کے جیسیکہ دلالت کرتی
ہے اسپر یہہ حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہہ تقسیم باعتبار غالب کے ہی والا بعضی انمین سی پیدا ہوتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن
اور بعضے انمین سے پیدا ہوتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور شاید کہ یہہ دو قسمین نہین ذکر کین اسلیے کہ مقصود اس سے یہہ ہی کہ اعتبار
خاتمہ کا ہی اور رہ جانا گیا اوسی کو ذکر کیا گیا اجمالا ا ہ ع ح فَقَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ فَاحدٰهُمَا
بِالْأُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ فَاحدٰهُمَا بِالْأُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ
يَكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلَى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ
اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَكُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا كَانَ لَهُ اَفْحَشَ
فِي الطَّلَبِ فَاحدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ سَيِّءَ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ
فَاحدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهُ
اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَفْحَشَ
فِي الطَّلَبِ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُءُوْسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِيْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ
مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کہا ابو سعید نی اور ذکر کیا آنحضرت نی اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم مین سے وہ ہے کہ ہوتا ہی جلد غضب مین جلد جاتی تہی مین یعنے تہوڑی سی چیز مین جلد غصہ مین آجاتا ہی لیکن جلدی جاتا بہی رہتا ہی پس ایک دونون مین سے بدلی دوسری کی ہی یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری ہی اور جلد جاتی رہنا خصلت اچہی پس اچہی خصلت مکافات بری کی کرتی ہی پس یہہ شخص مستحق مدح کا ہی مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بین بین ہی واسطی برابر ہونی دونو حالتون کی اسمین پس نہ تو اوسکی حق مین کہا جاویگا کہ یہہ بہتر ہی لوگون مین اور نہ کہا جاویگا کہ برا ہی اونمین اور بعضا اونمین سی وہ ہی کہ ہوتا ہی غصہ دیر مین اور جاتا ہی غصہ دیر مین پس یہان بہی ایک ان دونو خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کی یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر مین اچہا ہی لیکن دیر مین جانا برا ہی یہان بہی بین بین ہی اور بہترین تمہاری وہ ہین کہ دیر کر آوی غصہ اور جلد جاتا رہی اور بد تمہاری وہ ہین کہ جلد آوی غصہ اور دیر کر جاوی فرمایا حضرت نی بچو تم غصہ کرنی سی اسلیے کہ وہ ایک آگ ہی روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدۃ جبلیہ جلتی ہی مانند انگارہ آگ کی پوشیدہ ہی بیچ انگیٹہی نفس کے اوپر دل ابن آدم کی یعنی غالب ہے اوسوقت غلبہ غصہ کی کہ عقل کو وہان مجال تصرف نہین کیا نہین دیکہتی تم طرف پہولنی رگون گردن غصہ والیکی اور سرخی آنکہون اوسکی یعنی یہہ اثر حرارت اور اوٹہنی بخارات غلیظہ کا ہی اور وہ سبب پہولنی رگون کا ہوتا ہی جیسیکہ پایا جاتا ہی یہہ وقت حرارت طبیعت کی تب مین پس ظاہر عنوان باطن ہے پس جو شخص پاوی کچہہ اسمین سی یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیی کہ لیٹ جاوی پہلو پر اور لگا دی ساتہہ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرت نی قرض کا یعنی احوال اقسام قرض کا اور قرضخواہ کا اور قرضدار کا پس فرمایا کہ بعضا تم مین سے وہ ہی کہ اچہا ہوتا ہی ادا کرنی مین یعنی جبکہ ہوتا ہی اوسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہی قرض واسطی اوسکی یعنی کسی پر سختی کرتا ہی طلب کرنی مین یعنی نہین رعایت کرتا ادب کی اور ایذا دیتا ہی اوسکو تقاضا کرنی مین اور تشدد کرتا ہی طلب مین پس یہہ شخص اوسکی ادا مین تو نیک ہی اور طلب مین بد پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کی اور بعضا اونمین سی وہ ہی کہ ہوتا ہی برا ادا کرنی والا دین کا اور اگر ہو اوسکا کسی پر اچہی طرح اور سہولیت سی طلب کرتا ہی یعنی پس ادای دین مین بد ہی اور طلب مین نیک پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کی اور بہتر تمہاری وہ ہین کہ جب ہو اونپر دین اچہی طرح ادا کرین اور اگر ہو اونکا کسی پر اچہی طرح طلب کرین اور بدترین تمہاری وہ لوگ ہین کہ جب ہو اونپر دین بری طرح ادا کرین اور اگر ہو اونکا کسی پر سختی کرین اوسکی طلب کرنی مین آنحضرت نی خطبہ مین یہہ نصیحتین بیان فرمائین یہان تک کہ جسوقت ہوا آفتاب کہجورکی درختون کی سرون پر اور دیوارون کی کنارون پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین باقی رہا ہی زمان دنیا سی بنسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہی اوس سے مگر جیسیکہ باقی رہا ہی اس دن تمہارے سے نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** وقت آنی غصہ کے لیٹ جانیکو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آوی اوسکو کہ اصل میرے مٹی ہی مجکو تکبر کرنا نہ چاہیی بلکہ تواضع کرنی چاہیے اور اسلیٹ جانیکو بہت دخل ہی دفع غضب مین ؁ع وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی البختری سی کہ نقل کی ایک شخص سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز نہ ہلاک ہونگی لوگ یہان تک کہ بہت ہون گناہ اور عیب اونکی ذاتون اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** لفظ یعذروا ساتہہ پیش تی اور جزم عین اور زیر ذال کی اعذار سی صراح مین ہی کہ اعذار بہت باعیب وگناہ ہونا اور قاموس مین ہی اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کی یہہ ہے کہ اعذار معنی سلب عذر اور ازالہ اوسکے ہی اور جب کسیکے گناہ اور عیب بہت ہوی بیچ عذاب کرنی حق تعالی کی اوسکو اور منع اور نہی کرنی لوگون کے اوسکو منکرات سے جای عذر نہی پس اوسکی سبب کثرت گناہون اور عیوب کے سلب ور ازالہ عذر کا کیا اور اعذار معنی صاحب عذر ہونی کی بہی آتا ہی اور یہہ معنی بہی یہان درست آتی ہین یعنی ہلاک ہونگی لوگ یہان تک کہ واسطی رفع نسبت گناہ کی اپنی طرف سے تاویلین کرتے ہی اور عذر فاسد پیدا کرین اور بعضی روایتون مین یعذروا ساتہہ

ذیری کی ہی آیا ہی عذر سی ساتھہ ہر عین کی یعنی معذور رکہنا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ ہلاک نہون گی لوگ یہان تک کہ معذور رکہین ملامت کرنیوالون اور
نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سی یعنی ملامت کرنیوالے اونکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنی مین بسبب کثرت گناہون کی اور حاصل معنی دونون
توجیہون کا یہہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بر تقدیر کرنی گناہون اور خلاف شرع کی ہی کہ بسبب اسکے محل زجر اور منع اور نہی کی اونسی ہون شرح **وعن**
عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا اَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا
فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عدی بیٹی عدی کندی
کیسے کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام ازاد ہماری نی یہہ کہ اوسنی سنا دادا میرسی یعنی عمیرہ کندی سی کہ کہتا تہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم سی
فرماتی تہی تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اکثر قوم کو ساتھہ عمل کرنی بعضون انکی یعنی اگر بعضی قوم مین سی گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین کرتا
یہان تک کہ دیکہین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکہتی ہون اوسکی تغیر کرنی پر پس نہ تغیر کرین اسکو پس جب
کرین اکثر اسکو یعنی سکوت اور مداہنت باوجود قدرت کی عذاب کریگا خدا تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** یعنی
بعضون کو بسبب کرنی گناہ کی اور اکثرون کو بسبب انکار کرنی اور منع کرنیکی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ
فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَ
فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطِرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا
وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہون یعنی زنا مین اور ہفتہ کی شکار
کرنی مین اور سوا اسکی مین منع کیا انکو علماء اونکی نی یعنی اول پس نہ باز آئی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چہوڑا ممنوع چیزون کو پس ہمنشینی کی
اونکی علماء نی انکی بیچ مجلسون اونکی یعنی گنہ گارون کی اور ہم نوالہ و ہم کاسہ ہوئی اونکی یعنی مداہنت کی ورانسی اختلاط رکہا پس خلط کیے
خدا تعالی نی اور آپسمین ملائی دل بعضون اونکی ساتھہ بعضون کی پس لعنت کی اللہ تعالی نی انکو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تہی اور جو ساکت
اور مصاحب رہتی تہی اونکی اوپر زبان داود اور عیسی بیٹی مریم کی یہہ لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنی اور تجاوز کرنی اونکیکی تہی حد دین سی یعنی
بسبب اسکی کہ کہینچا اونہون نی گناہون کو طرف کفر کی ساتھہ حلال جاننی اور ماننداونکی اور بسبب اسرار فسق ہونیکی گناہون سی اور بسبب چہا جاننی گناہون
کے کرنیوالون اونکی کہا ابن مسعود نی پس اٹھہ بیٹھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہی تکیہ کیی ہوئی یعنی پہلو پر یا پشت پر تکیہ بیٹھی ہوئی تہی پہلی اسکے
پس تکیہ چہوڑ کر سیدہی ہو بیٹھی واسطی اہتمام کلام کی پس فرمایا نہین نجات پاؤنگی تم عذاب سی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ
مین ہی یہان تک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود کی مین
یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی یون نہین ہی کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سی باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہو اونسی بات اچہی اور منع کرو
بری بات سی اور پکڑو ہاتہہ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یہہ کام کر دیا البتہ ماریگا اور خلط

کریگا اللہ تعالی دل بعضون تمہاری کی بعضون پر پہر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسیکہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی ونکی کفر و گناہون پر یعنی ایک امر ان دونون مین سے ہونی والا ہی قطعاً **ف** جملہ ضرب اللہ کا ترجمہ ملا علی و شیخ رح نی تو یہی لکہا ہی جو لکہا گیا اور ملا علی نی ابن ملک سی یہہ نقل کیا ہی کہ لفظ ببعض مین ب سببیہ کی لی ہی یعنی سیاہ کیی اللہ نی دل ونکی کہ نہین گناہ کیا تہا انہون نی بسبب نحوست گناہگارون کی پس ہو گئے دل سبہون کی سخت اور دور قبول کرنی حق اور خیر اور رحمت سی بسبب گناہون اور مخالطت بعض انکی بعض سی ؛ **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَائِيلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَقْرَءُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُونَ

اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی شب معراج مین کتنی ایک شخصون کو کہ کتری جاتی ہین ہونٹ ونکی آگ کی مقراضون سی کہا مینی کہ کون ہین یہہ اے جبرئیل کہا کہ یہہ لوگ علما اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کہتی تہی لوگون کو ساتہہ نیکی کی اور بہولتی تہی اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل نکرتی تہی اور لوگون کو حکم کرتی تہی عمل کرنیکا نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین یون ہی کہ کہا واعظ ہین تیری امت مین سے وہ کہ کہتی تہی وہ چیز کہ نہین کرتی تہی اور پڑہتے تہے کتاب اللہ اور نہین عمل کرتی تہی **ف** یہہ سزا بسبب عمل کرنی انکی ہوگی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم الخ اور جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات اور جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مشہور مین اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ ؏ **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی اور گوشت اور حکم کیی گئی یہہ کہ نہ خیانت کرین یعنی ساتہہ قصد کہانی بہتر کی یا اکثر کی غیر اپنی سی اور نہ ذخیرہ کرین واسطی کل کی یعنی واسطی دن کے کہ پیچہی آے خوان کی اور نزول کی دن سے پس خیانت کی انہون نی اور ذخیرہ کیا اور اوٹہا رکہا پس کل کی لیی تبدیل کی گئین صورتین ونکی بندر اور سور نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ تہی اونین کی بصورت بندرون کی ہوئی اور جوان بصورت سورون کی ؏ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ تُصِيبُ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَقَلْبِهِ فَذٰلِكَ الَّذِي سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ أَحَبَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ بِبَاطِلٍ أَبْغَضَهُ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ يَنْجُو عَلَى إِبْطَانِهِ كُلِّهِ روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ پہنچیگین امت میری کو آخیر زمانہ مین ونکی بادشاہون سی بلائین اور سختیان یعنی دین کی یا دنیا کی یا دونون کے نہین نجات پاویگا اوس بلا سی یا اوس بادشاہ سی کہ وہ بلا اوس سے پہنچے مگر وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کو یعنی نہین خلاصی پاویگا بیچ زمانہ اوس سلطان مشابہ شیطان کی مگر وہ شخص کہ جمع کیا اوسنی درمیان علم و عمل کی اور کمال اور تکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتہہ تفصیل اوسکی اصول و فروع سی اور عمل کیا واسطی نفس اپنے کی اوپر اوس چیز کی کہ مقتضے ہی اوسکو امر مشروع پس جہاد کیا اور حاصل کرنی اعلاء

خدا کی ساتھ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت و بیان کی اور ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی اگر ہوا اوسکو قدرت و قوت اور ساتھ دل اپنی کی یعنی دل سی برا جانا
وقت عجز کی پس یہہ وہ شخص ہے کہ پہلی پہنچا واسطے اوسکی کمال ثواب و نیکبختیاں اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا
کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سی پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو یعنی جہاد کیا ساتھ دل و زبان کی نہ ہاتھ کی یہہ مطلب معلوم ہوا ساتھ قرینہ
مقابلہ کی چونکہ تصدیق کار دل کا ہی اور زبان ترجمان وسکی پہی تعبیر ان دوسی ساتھ تصدیق کی کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا
فی الجملہ پس خاموشی قبول کی وسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کی پہر بیان کیا حال وصفت اوس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہی یہہ وس شخص کو کام
نیک کرتا ہی دوست رکہتا ہی وسکو بنا براوسکی اور اگر دیکہتا ہی اوس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکہتا ہی اوسکو بنا براوسکی پس یہہ شخص
نجات پاتا ہی بنا بر پوشیدہ رکہنی اپنی کی محبت خیر او بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنی دین اللہ تعالی کا پہچانا او سخت ہوا دین
خدا مین پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کی ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل ہی اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا
دین اللہ کا ادنی پہچاننا اور سکوت کیا پس کوشش کی اوسمین مگر بقدر ایمان اپنی کی کہ مکروہ رکہنا دل سی ہی اور یہی مراد ہی اور حدیث مین ذلک
اضعف الایمان پس یہہ تینوں قسمین مردوں عارف اور پہچاننی والوں دین کی ہین تفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط
اور تیسرا ظالم جیسیکہ آیہ کریمہ مین ہے فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات تیسرے کو بسبب زیادتی تقصیر کے ظالم فرمایا اور دوسرے کو میانہ رو
اور اول کو سابق اور ہین تینوں برگزیدہ درگاہ کی جیسیکہ اول میں فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه الخ اور
سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہین ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہین کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر مین یعنی سبقت لیگیا ہی لوگون پر اس
کار مین پس حاصل یہہ کہ یہہ شخص سابقین بالخیرات سی ہوا کہ سبقت لیگیا حاصل کرنی سعادتون دنیا اور آخرت مین اور بشارتون مین ساتھ جزا اور
ثواب کے اور توفیق طاعت و عبادت مین اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی والسابقون السابقون یعنی جمع کرنیوالی درمیان مراتب کمال
اور تحصیل کی اور درجات علم و عمل کی اور تعلیم کی اولئک المقربون یہہ لوگ مقرب خدا ہین ؛ ح ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ
فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً فَطْ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ وحی بہیجی اللہ عزوجل نی طرف جبرئیل علیہ السلام کی یہہ کہ الٹ دے شہر ایسی
اور ایسی کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہے مع اہل اوسکے پس کہا جبرئیل نی ای رب میرے تحقیق درمیان اونکے بندا تیرا ہی فلانا کہ
نہین گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی الٹ اوس بستی کو اوسپر اور انپر اسلیے کہ مونہہ اوس بندہ کا نہین متغیر ہوا
بسبب میرے اور بسبب دین میرے کی ایک ساعت ہرگز **ف** حاصل یہہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالی گناہ کی ایک ساعت کیسے
اور اسمین فراخی ہی کہ اگر ایکبار بہی غصہ ہوتا اسکی لیی تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کی ؛ ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَا لَكَ اِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُلَقّٰى حُجَّتَهٗ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ عزوجل پوچہیگا بندہ سی دن قیامت کی پس فرمادیگا کیا ہوا
تجکو جب دیکہا تو نی ایک امر خلاف شرع کو پس نہ انکار کیا تو نی اوسپر یعنی تغیر نکیا تو نی اوسکو اپنی زبان ور ہاتھ سی فرمایا پیغمبر خدا نی پس سکہایا جاویگا

حجت اپنے یعنی عذر بیچ ترک کرنی انکار کی جبکہ ارادہ کریگا اللہ اوسکی نجات دینے کا پس کہیگا ای رب میرے ڈرا مین لوگون سی یعنی بدون کی تعدی سی پس نہ تغیر کرسکا زبان و ہاتہہ سی اور امید رکہتا تہا مین تیری عفو و مغفرت کی نقل کین بیہقی نے یہہ تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** آمین اقرار ہی اپنی گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اعتماد ہی کرم رب پر کہا بیہقی نی احتمال ہی یہہ کہ ہو یہہ اوس شخص کی حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کی ویدہ اور غلبہ سی اور نہ قدرت رکہتا ہو اونکی دفع کرنیکی اپنی نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سی اگر بسبب غلبہ اور دبدبہ لوگون کے نکرسکی تو جائز ہی اور امید عفو کی ہی آمین کذا ذکر الطیبی الشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرع میں پس نہین عتاب کیا جاویگا اوسپر اور نہین محتاج ہی سکہانی حجت کا بلکہ یہہ اوسکی حق مین ہے کہ قصور کیا اوسنی فی الجملہ پس الہام کریگا اوسکو اللہ یہہ معذرۃ ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ اَصْحَابَهٗ وَيُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَاَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ اِلَيْكُمْ اِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهٗ اِلَّا لُزُوْمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہے کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیے جاوینگے یعنی بصورت آدمیون کی مانند اور تمام اعمال کی کہڑی کیے جاوینگے واسطی لوگون کی یعنی اونکی کہ کیا ہی ان کو دن قیامت کی پس اپر مشروع بشارت یعنی خوشخبری دیگا اپنی یارون کو یعنی اپنی عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا اونکو بہلائی کا اور اپر خلاف شرع پس کہیگا یعنی اپنے یارون کو دور ہو مجہسی اور نہین طاقت کہینگے یہہ واسطی اوسکی یعنی اوس سے جدا ہونیکی مگر لگنا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی جدا اوس سے نہین ہوسکنی کی یعنی عذاب جو اوسپر مترتب ہے اس سے الگ نہین ہوسکنی کی ور حاصل یہہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگی اچہی صورتون مین اور خوشبودار قبر مین اور اسی طرح دن قیامت کی اور اعمال بدخلاف اوسکی اور لفظ تنصبان ساتہہ صیغہ مونث کی ہی اور بنا مجہول کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مذکر کی اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ تا خلیقۃ مین تانیث کی لیے نہین ہی بلکہ مبالغہ کی لیے ہی اور معنی یہہ ہین کہ یہہ دونو نوع ہین مخلوقات سی کہ ظاہر ہونگی لوگون کی لیے ۱۲ ع

كِتَابُ الرِّقَاقِ

کتاب ہے رقاق کا **ف** رقاق جمع رقیق کے ہے بمعنی نرم کی یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اونکی سننی سی دلین نرم ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت اوسی حاصل ہوتی ہی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو نعمتین ہین کہ فریب اور ٹوٹا کہائی ہوئی ہین اونمین بہت سے تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی ان دو نعمتون مین بہت لوگ ٹوٹی مین پڑرہی ہین کہ قدر اونکی نہین جانتی اور مفت ہاتہہ سی دیتی ہین اور بیچ معاملہ اونکی نفس سے فریب کہاتی ہین جیسیکہ بیچ معاملہ بیع و شرا کے کوئی فریب کہاتا ہی اور متاع کو مفت ہاتہہ سی دیتا ہی اور زیان زدہ ہوتا ہی وہ دو نعمتین یہہ ہین صحت بدن امراض سی اور خالی ہونا وقت کا شواغل سی اور مشوشات سے پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتی یعنی کار آخرت نہین کرتی انمین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتی جبوقت کہ بیمار ہون اور ساتہہ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کی گرفتار ہون قدر انکی جانین جیسیکہ کہا ہی علماء نی النعمۃ اذا فقدت عرفت ۱۲ ع معنی اسکے یہہ ہین کہ نہین پہچانتی قدر ان نعمتون کی بہت لوگ نہین کرتی انمین ایسی اعمال بیچ دنون معاش کے کہ محتاج ہونگی اونکی آخرت مین اور نادم ہونگی اوپر ضائع کرنی عمر دن اپنی کی وقت جاتی رہنی اونکیلیے اور نہین نفع دیگی اونکو ندامت جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی و ذلک

یوم التغابن اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حسرت کرین گی اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری اونپر اس حالمین کہ نہین یاد کیا اونہون نے اللہ کو اوسمین ؛ع وعن المستورد بن شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول واللہ ما الدنیا فی الاخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یرجع رواہ مسلم اور روایت ہی مستورد بیٹے شداد کی سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہی قسم ہی خدا کی نہین ہی مثال دنیا کی یعنی اسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کی یعنی نعمتون اور ایام اوسکی کی مگر مانند ڈالتی ایک تمہارے کی انگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیے کہ دیکھی ساتہہ کس چیز کی پہرتی ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی کس قدر پانی اوسمین لگا رہتا ہی دریا مین سے کچھہ نہین لگتا سوائے رطوبت کی یا ایک آدہ قطرہ کی پس ایسیہی دنیا قلیل حقیر ہی بہ نسبت آخرت کی اور یہہ بہی تمثیل ہے واسطے سمجہانی لوگون کی والا متناہی کو غیر متناہی کی ساتہہ کچہہ نسبت نہین قطرہ کہ دریا مین سی نکلتا ہی باوجود قلت وحقارت کی کچہہ نسبت رکہتا ہی دریا سی اور دنیا آخرت سی اسقدر بہی نسبت نہین رکہتی ؛ حاصل یہہ کہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور رہو اور نہ اوسکی تکالیف وتنگی پر جزع فزع اور شکوہ کرے بلکہ کہے اللہم لا عیش الا عیش الآخرۃ کہ حضرت نی اسکو فرمایا ہی ایک بار دن حراب کے اور ایک بار حجۃ الوداع مین پہر جانی کہ دنیا مزرعۃ الاخرۃ ہی اور دنیا ایک ساعت ہی پس صرف کری اوسکو طاعت مین ؛ع وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بجدی اسک میت فقال ایکم یحب ان ہذا لہ بدرہم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء قال فواللہ للدنیا اھون علی اللہ من ہذا علیکم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سی تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذری ایک بکری کی بچہ چہوٹی کان والی یا بن کان والے یا کان کٹی مری ہوئی پر پس فرمایا کہ کون تم مین سے دوست رکہتا ہی کہ یہہ ہوئی اوسکی لیی بدلی ایک درہم کی یعنی کوئی ہی تم مین سے کہ اسکو ایک درہم کو خریدی پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہین دوست رکہتی ہم کہ ہماری لیی یہہ ہو بدلی کسی چیز کی فرمایا آنحضرت نی قسم ہے خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتہہ تمام انواع لذات اپنی کی بہت ذلیل ہی نزدیک خدا کی اس بکری کی بچہ سی نزدیک تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی ف مقصود اس سے بی رغبت کرنا ہی دنیا سی اور رغبت دلانی ہی عقبی مین اسلیی کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ بنا بر اس چیز کی کہ روایت کیا ہی اوسکو بیہقی نی حسن سے بطریق ارسال کی جیسے کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اسمین یہہ ہے کہ محبت رکہنی والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہوا امور دینوی مین ہوتا ہی اوسکی اعمال میز دخل غرضون فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین مقصود ہوتے ہی اوسکو آخرت چنانچہ اسیلیی کہا ہی بعضی عارفون نی جنانچہ یقین ہے کہ جسنی دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کر سکین گے اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کر سکین گی اوسکو تمام مفسد ؛ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قید خانہ ہی مومن کا اور بہشت ہے کافر کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی دنیا مشابہ قید خانہ کی ہے مسلمان کی لیی کہ محنت اور شدت دیکہتا ہی اوسمین اور منہیات سی اپنے تئین بچاتا ہی اور مشقت طاعات کا متحمل ہوتا ہی یا تنگ ہے میدان دنیا اور سکونت اوسمین اسلیے ہمیشہ چاہتا ہی کہ اوس سی نکلی اور میدان ملکوت مین جولانی کری اور بمنزلہ بہشت کی ہی کافر کی لیی کہ ساتہہ لذتون اور شہوتون کے اوسمین مشغول ہی اور نہین چاہتا اوس سی نکلنا اور بعضی کہتی ہین مراد یہہ ہے کہ دنیا مانند قید خانہ کی ہی مومن کی لیی بہ نسبت اون ثوابون اور نعمتون کی کہ طیار کی گئی ہین اوسکی لیی آخرت مین اور مانند بہشت کی ہی کافرون کی لیی مقابلہ مین اوس عذاب دردناک کی کہ تیار کیا گیا ہے اوسکے لیی آخرت مین یعنی مومن ہر چند کہ دنیا مین ناز و نعمت مین رہی ہنوز کم ہی ہی اور آخرت مین بہتر اس سے پاویگا اور کافر ہر چند محنت و شدت دیکہی دنیا مین آخرت مین بدتر حال اوسکا اس سے ہوگا ؛ جز مشہور ہی کہ ایک یہودی نی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکہہ کر کہا کہ تمہاری نانا صا

نے جو کہا ہی الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر یہہ کیونکہ صادق آوی بنسبت میرے اور تمہاری تم تو گھوڑی پر چلی جاتی ہو وصیبن مین رہتا ہو اور مین انواع واقسام طرح طرح کی
تکالیف فقر وفاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپ نے یہی جواب دیا جو بقول بعض کی نقل کیا گیا ۱۲ مولف **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَۃً یُعْطٰی بِھَا فِی الدُّنْیَا وَیُجْزٰی بِھَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَمَّا الْکَافِرُ فَیُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِھَا
لِلّٰہِ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرَۃِ لَمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَۃٌ یُجْزٰی بِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن تمام
بھلائیان بسبب اوس نیکی کی دنیا مین یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذلک نعمتین اور بدلہ دیا جاویگا بسبب اوسکے آخرت مین اور کافر بس کھلایا
جاتا ہی یعنی دیا جاتا ہی دنیا مین بسبب نیکیون کی کہ کین ہین واسطے اللہ کے یعنی کھلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند اوسکی یہان تک کہ جب
پہنچیگا طرف آخرت کی نہ ہوگی اوسکی لیے نیکی کہ جزا دیا جاوی بسبب اوسکے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت مین جزا اور
ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا مین بہی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق مین اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی
آفات وناگوار چیزون سی اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیے تو بدلا اوسکا تمام دنیا ہی مین پایا جاتا ہی اور آخرت مین اوسکا بدلہ نہین دیکہتا اور
اوسپر ثواب نہین پاتا اور مقتضی مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیون کا دنیا مین ساتہہ انواع محنت اور مشقت
اور بلاون کی یہان تک جب پہنچیگا آخرت مین نہین ہوگی اوسکی لیے برائی کہ عذاب دیا جاوی اوسپر اور موید ہی اوسکی وہ روایت کہ روایت کی ہی احمد
اور ابن حبان نی کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت من یعمل سوء یجز بہ کہا ابوبکر رضی نی کہ کون نجات پاویگا ساتہہ اسکی یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ بخشی اللہ تجکو ای ابوبکر کیا نہین غمگین ہوتا تو کیا نہین رنج اوٹہاتا تو کیا نہین بیمار ہوتا ہی تو کیا نہین پہنچتین تجکو بلائین کہا اونہون نی ہان
یا رسول اللہ فرمایا یہہ وہ چیز ہی کہ بدلا اور سزا دی جاتی ہو تم ساتہہ اوسکی اور ترمذی اور ابن جریر نی روایت کیا ہی کہ مصیبتین اور بیماریان جزا ہین دنیا
مین ۱۲ ش ح ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ وَحُجِبَتِ
الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
ڈہانکی گئی ہی آگ دوزخکی ساتہہ شہوتون اور لذتون کی اور ڈہانکی گئی ہی جنت ساتہہ سختیون اور مشقتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی مگر
نزدیک مسلم کی لفظ حفت کا ہی معنی گہیری جانیکی بدلے حجبت کے **ف** یعنی جب بیچ مداومت کرنیکی طاعات وعبادات پر اور بیچ صبر کرنیکی شہوات ولذتون
سے سختی دیکہین اور مشقت اوٹہاوین بہشت کو پہنچینگے اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ مین ہی جب پردہ تک پہنچین اور اوسکو درمیان سے اوٹہاوین چیز ظاہر ہو پس جنکہ
بہشت بیچ پردہ مشقتون کی ہی اول مشقتون کو پہنچین اور اونمین دراوین اور اونکو کرین پس اونسی گذر کر بہشت کو پہنچینگے اور اسیطرح شہوات یعنی
خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات کو پہنچین اور اونکی مرتکب ہون دوزخکو پہنچینگے اور مراد شہوات سی شہوات حرام ہین مانند شراب اور زنا
اور غیبت اور مانند اونکے والا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب درآنی آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہی مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سی دور
ڈالتا ہی اور اسی جگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کی کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پہنچین اور اوسمین دراوین
معرفت خدا کو پہنچینگے فافہم ۱۲ ش ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْھَمِ
وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَشْعَثَ رَاْسُہٗ مُغْبَرَّۃٍ قَدَمَاہُ اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ وَاِنْ کَانَ فِی السَّاقَۃِ کَانَ فِی السَّاقَۃِ

اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دنیا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنی اختیار کیا اور ترجیح دی مالکو اپنی معبود جبار کے رضا پر اس طرح کہ لیتا ہی اوسکو بغیر وجہ حلال کی اور نہین صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف مین حاصل یہہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہوا اور جمع کرتا ہی اوسکو اور بخل کرتا ہی ساتھہ اوسکی حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب و زینت مین بقصد تکبر و تجمل کی اور صفت اور نشان بندہ ہونی زر اور کپڑی کا یہہ ہی کہ اگر دیا جاوی اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کی اور حرص اوسکی اوسکی جمع کرنی مین ہی اگر دین راضی ہوا اور اگر نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب ہونا اوسکی ہو پہر مکرر دعا بد کی تاکید کی لیی ہلاک ہو جیو اور سرنگون اور ذلیل و رخوار ہو جیو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگی اوسکی پاؤن مین پس نکالا جائیو یعنی جب شدت و محنت مین ہو کوئی مدد اوسکی نکیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتارون دنیا اور حرص و طمع کی چاہا کہ اونکی مقابلہ مین ذکر کرین طالبان دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتھہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ مین اور بی رغبت ہین دنیا اور زینت اوسکی سی اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظرون مین خوار ذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوش حالی ہو جیو داسطے اوس بندی کی کہ پکڑی ہوئی کہڑا ہی باگ گہوڑی اپنی کی واسطی جہاد کی راہ خدا مین پراگندہ ہین بال سر اوسکی گرد آلودہ ہین پانو اوسکی اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی کی لشکر مین نگہبانی کی لیی مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی بیچ نگہبانی کامل کی یعنی نہ غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو پیچہی کی لشکر مین نگہبانی کی لیی رہتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمان بردار مسلمانون کا ہی جو کچہہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان کہتی ہین رہتا ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن لوگون کی مجلسون مین کیجانا نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونی مال و جاہ کی اور اگر سفارش کرتا ہی کسیکی قبول نہین کیجاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونی اوسکی لوگون کی نظرون مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** بندہ دنیار کا الخ یہہ اس سبب سے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی ساتھ دنیا مین اور اگر مال اوسکی ملک مین ہوا اور اوسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور خاص دینار اور درہم ہی کو پہلی ذکر کیا کہ یہہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتی ہین سبب انکی تمام مقاصد نفس و شیطان کی اور لفظ خمیصہ ساتھہ زبر خے کی بروزن سفینہ کی چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہے خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین اور خاص اسکو پہلی ذکر کیا کہ اکثر اسکی پہنتی مین تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اوسکی طرف اور نہین طاقت رکہتی اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندی اوسکی ہوتی ہین اور نقش اور انتقاش کی معنی ہین کانٹا پانوسی نکالنا یعنی جب شدت و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پانوسی نکالنا ادنی مرتبہ مدد کا ہی نفی کی اوسکی اس سے زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت شارحین کے کیا ہی ہمنی والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینی کی قبح حال اس جماعت کیسی اور برائی اور ذلت اور خواری اونکیسی دنیا اور آخرت مین تو بہی جائز ہی جیسیکہ نہین پوشیدہ ہی یہہ ۶۷ ﴿وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ

فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق جملہ اون چیزون سی کہ ڈرتا ہون مین تمپری صحابہ یا امت
پیچھے وفات اپنے کی وہ چیز ہی کہ کہولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیا لاویگی بہلائی برائی کو یعنی
حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بہلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے حضرت یعنی بانتظار وحی کی دیر تک
یہان تک گمان کیا ہمنی کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نی پس پونچہا آنحضرت نی اپنی چہرہ مبارک سی پسینا کہ وقت
اوترنی وحی کی آتا تہا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچہنی والا اور گویا کہ آنحضرت نی تعریف کی اوسکی یعنی اور اچہا جانا اوسکو اس سوال مین ایسی کہ
لوگون کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین لاتی بہلائی برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو جملہ بہلائی سی ہی اور اس سے برائی
پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کی اور تجاوز کرنی کی حد اعتدال سی مانند بہار کی کہ نہین اوگاتی مگر جو کچہہ کہ خیر ہی فی نفسہ و رہلاک اور
ضرر بسبب زیادہ کہانیکی ہوتا ہی جیسیکہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس اوس چیز سی کہ اوگاتی ہی بہار قسم گہانس سے وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی
ہے جانور کو پیٹ پہلا کر یا قریب ہلاک کے ہوجاتا ہے یعنی اگر مرا نہین تو قریب پہنچتا ہی یعنی ہلاک کی مگر کہانیوالا جانور گہانس سبز کا اس طرح کہ کہائی گہانس یہان تک
کہ تن گئین کوکہین اوسکی بیٹہا سامنی قرص آفتاب کے یعنی یہہ عادت ہی جانور کی کہ جب بدہضمی سی پیٹ اوسکا پہول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنی بیٹہتا ہی
جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچہہ اوسکی پیٹ مین ہوتا ہی نکلتا ہی جیسیکہ فرمایا پس پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پس پہر وہ پیٹ کا جاتا
رہا پہر پہرا طرف چراگاہ کی پس کہایا اور تحقیق یہہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ اور نرم و رنگین ہی کہ آنکہہ میں اچہا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی
کہ لینا اوسکا دلمین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوی مال کو ساتہہ حق اوسکی یعنی بقدر احتیاج کی وجہ حلال سی اور کہی اوسکو بیچ حق اوسکیکے
یعنے مصرف اوسکی کہ واجب ہے یا مستحب پس اچہا مددگار ہیوالا ہی وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوی اوسکو بغیر حق اوسکیکے ہوتا ہی مانند اوس شخص کے
کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اوسپر یعنی اسکی اسراف و حرص پر دن قیامت کے نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ زہرتہا عطف تفسیر
ہے اوپر تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی اشارہ ہی اسپر کہ ابتدا اوسکی شیرین و سبز ہی اور پہر جلدی فنا ہوجاتی ہی اور معنی یہہ ہین کہ مین ڈرتا ہون
تمپر اس سی کہ کثرت اموال تمہاری وقت فتح ہونی شہرون کی باز رکہیگی تمکو اچہی اعمال سی اور علوم نافعہ سی اور پیدا ہونگی تم مین اخلاق بد مانند تکبر اور
عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کی اور اون چیزون کی کہ متعلق ہین ساتہہ ان دونون کی لوازم امور دنیویہ سی اور مانند روگردانی کی سامان تیار
کرنی موت کی سی آور پہر پہرا الخ یعنی کہاتا ہی اور بدہضمی کرتا ہی اور پیٹ سی نکالڈالتا ہی اور پہر کہاتا ہی اور یہہ تمثیل ہی حال اوس شخص کے کہ بعض
اوقات میں افراط اور حد سی تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت کی پہنچتا ہی بسبب غلبہ شہوة اور حرص کے کہ مرکوز ہی بیچ طبیعت آدمیزاد کی لیکن جلدی اوس
سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب روشنی آفتاب ہدایت کی متوجہ ہوکر توبہ اور ندامت کرتا ہی اور ساتہہ پاک کرنی نفس کے گناہ ہونسے
علاج نفس اپنے کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی الخ اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوسمین
ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع و استغفار کی نپائی اور ساتہہ قیاس ان دونون قسمون ذکر کی گئی کی ایک اور قسم بہی معلوم ہوتی ہی کہ ایک
وہ ہے کہ اصلا ہاتہہ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا اور دنیا مین بے رغبتی کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق
یعنے سبقت لیجانیوالا بہلائیون کی کہ یہی ایک سابق نے اصلا ہاتہہ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسرے مقتصد نی آلودہ کیا لیکن دہو ڈالا اور تیسرا ظالم ہاتہہ
آلودہ ہی دنیا سی گیا نعوذ باللہ من ذلک یہہ اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کی بیچ محبت مال اور صرف کرنی اوسکیکے پس

فرمایا تحقیق یہہ مال سبز الخ اور بغیر حق اوسکی یعنی بغیر احتیاج کی طرف اوسکے اور جمع کیا اوسکو حرام ہی اور نہ خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنے کی اور مانند اوسکے کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کی مانند اوس شخص کے ہی کہ اوسکو جوع البقر ہوا اور مانند اوس بیمار کی ہی کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بہڑک ہوتی ہی پیاس کے اور پیٹ بہت پہولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رحمہ نی کہ دنیا مانند سانپ کی ہی پس جو شخص کہ جانی منتر اوسکا جائز ہی اوسکو لینا اوسکا والا نہین جائز پس لوگون نی کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہون نی وہ یہہ ہے کہ معلوم کری کہ کہانسی ملتا ہی وسکو اور کس جگہہ مین خرچ کرتا ہی اوسکو ؛ ح ع **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین فقر سے ڈرتا مین تم پر یعنی اسلیے کہ اوسمین سلامتی غالب ہے اور وہ انفع ہی تمہاری لیے ولیکن ڈرتا ہون مین تم پر اس سے کہ فراخ کیجاوگی تم پر دنیا یعنے پس کروگی تم معاملہ اغنیا رکا سا پس ہلاک ہووگی ساتہہ انواع بلا کی جیسی کہ فراخ کی گئی اون لوگون پر کہ تہی پہلی تمسی یعنی پس ہلاک ہوی وہ بسبب زحم کرنی کی فقرا پر بسبب کمال رغبتہ کی مال مین پس رغبت کروگی تم دنیا مین یعنی اختیار کروگی اوسکو تم اور رغبت کروگی اوسمین نہایت جیسکہ رغبت کی پہلی لوگون نی اوسمین اور ہلاک کریگی تمکو جیسے ہلاک کیا اونکو نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سبب ہونا فراخی دنیا سی کا باعث رغبت اور ہلاک کے ہونا یا گرفتاری حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنی اوسکی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہے یا واقع ہونا بیچ نزاع وخلاف کے کہ نوبت قتل وقتال کی پہنچی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد فقر سی یہہ ہے کہ نہو اوسکی پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین اور بدن سے اور غنا سی مراد ہی زیادتی مقدار کفایۃ پر کہ موجب ہے سرکشی اور غافل ہونیکی عبادت رحمان سی ؛ ح ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد آل محمد سی ذریت اور اہل بیت حضرت کی ہی یا تابعدار اور دوست کامل حضرت کی اور قوت اوس قدر کہانی پینی کو کہتی ہین کہ جو نگاہ رکہی بدن کو اور قیام بدن ہو اوس سے اور بعضون نی کہا کہ وہ جان بچا رکہی اور کفایت کری رزق سی آور کفاف ساتہہ زبر کاف کی وہ ہے کہ باز رکہی اور بی پرواکری سوال سی اور بعضون نی کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہے معنی ہین اور ظاہر یہی ہے کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی اور بیان ہے اوسکا کہ اکتفا ساتہہ دنی معیشت کی دلی ہی اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا حضرت کی بیچ حق اونکی کہ چاہا اون لوگون مین سے کہ ارادہ کیا برگزیدہ کرنی ونیکا اور جاننا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کی ایک تو ہی کہ عادت ساتہہ قلیل کہانی کی ہی جسکی دو تین روز یا زیادہ اوس سے بہو کا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک روز مین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین رکہتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تہوڑی چیز بکفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اوس سے طلب کرتا ہی پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہوسکتی اور محمود وہ ہے کہ بسبب اوسکے قوۃ طاعت ہو اور حرکات عادی فوت نہون آور اس حدیث مین تنبیہ اور ارشاد ہی امت کو اسپر کہ بیچ طلب کی زیادتی کی مشقت نہ اوٹہاوین اور بمقدار قوت وکفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سی تجاوز نکرین اور لکہا ہی علمائی کہ کفاف افضل ہی فقر اور غنا سی اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بہلائیون اور عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی ؛ ح ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہنچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت کے یعنے اوس قدر کہ کفایت کرے امر دنیا مین اور باز رکھے اوسکو ماسوی اللہ سے اور قانع کیا اوسکو خدا تعالی نے ساتھ اوس چیز کے کہ دیا ہے اوسکو قسم رزق سے اور راضی کیا اوسکو ساتھ قسمت کے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ اِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہے بندہ مال میرا مال میرا یعنی فخر کرتا ہے بسبب مالک ہونے مال کی اور تکبر کرتا ہے ساتھ نسبت کرنے اوسکی اور نہین جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکی ہے مال اوسکے سے تین چیزین ہین یعنی جو کچھہ کہ حاصل ہوتا ہے اوسکی لیے اوسکی مال مین سے تین منافع ہین فی الجملہ لیکن ایک منفعت اون مین سے حقیقۃ اور باقی ہے اور منفعت دو صورت مین ظاہر دنیا کی ہین اور فنا ہونیوالی ہین وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانے کی یعنی پہر اوتار ڈالی یا اللہ دی پس ذخیرہ کے یعنی عقبی کی لیے اور وہ چیز کہ سوا اسکی ہے یعنی ذکر کیے گئی کی قسم اور اموال سے مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد ہے اور جواہر اور مانند اونکے پس وہ بندہ گذرنیوالا ہے اون سے اور چھوڑ جانیوالا ہے اوسکو واسطے لوگون کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ذخیرہ کیا اشارہ ہے اسمین طرف اسکی ہے کہ جمع کرنا مال کا حقیقت مین یہہ ہے کہ بخشے اور اللہ دے فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اوسکا واسطے روز حاجت کی قیامت مین ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہین میت کے تین چیزین پس پہر آتی ہین دو چیزین یعنی اپنی مکان کو اور چھوڑ جاتی ہین اوسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہے اوسکی ایک چیز ساتھ جاتی ہین اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اوسکی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور چار پاؤں اور خیمہ اور مانند اونکی اور عمل اوسکی یعنی اچھی اور بری پس پہر آتی ہین اہل و مال اوسکی اور ساتھ رہتی ہین اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جو کچھہ کہ مترتب ہوتا ہے اوسپر ثواب و عذاب سے چنانچہ اسیلیے کہا گیا ہے القبر صندوق العمل ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کون ہے تم مین سے کہ مال وارث اوسکا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنے سے یعنے کون ہے کہ دوست رکہے یہہ کہ اوسکی لیے مال نہو اور اوسکی وارث کی لیے مال ہو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نہین کوئی ہم مین سے مگر مال اوسکا بہت پیارا ہوتا ہے طرف اوسکی مال وارث اوسکے سے فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت مین وہ ہے کہ آگے بہیجا یعنی اللہ دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا وہ ہے کہ پیچھے چھوڑ گیا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** پس اگر چاہتا ہے کہ اوسکی لیے مال ہو تو چاہیے کہ اللہ دے اور آگے بہیجے اور پیچھے نچھوڑے اور چونکہ آگے نہین بہیجتا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکہتا ہے اپنی مال سے اور مراد یہہ ہے کہ بخل کرتا ہے اور حق ادا نہین کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنیکی واسطے فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہے واسطے وارثون کی چہوڑ جاوے تو افضل ہے جیسیکہ حدیث مین آیا ہے کہ اگر اپنی وارثون کو تونگر چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ بہیک مانگنے کی لیے لوگون کی آگے ہاتہہ پہیلاتے پہرین ۱۲ ح

وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَءُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مطرف تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ وہ پڑہتی تہی الہٰکم التکاثر یعنی باز رکہا تمکو امارت سے آخرت کی سی ایک کی فخر کرنی نی ساتہہ کثرت مال کی فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان تکاثر کی کہ کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنے بیچ رد اور انکار اس قول کی اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیری ای بیٹے آدم کی نفع اور نصیب مال سی مگر وہ چیز کہ کہائی تو نی پس فنا کی تو نی اور پہنی تو نی پس پرانی کی تو نی یا صدقہ دی تو نی پس گذاری تو نی اور باقی چہوڑی آخرت کی لیے نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال ومتاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے ساتہہ قناعت اور بی پروائی اور عالی ہمتی اور بچنی کی سوال ہی اور ساتہہ ترک کرنی حرص کی جسکا دل متعلق ہی ساتہہ جمع کرنی مال کی اور حریص ہے اوپر طلب زیادتی کی فقیر و محتاج ہی اگرچہ مال رکہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتہہ قوت اور کفاف کی اور دور ہی حرص اور زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نرکہی جیسیکہ کہا گیا ہی تونگری بدل است نہ بمال وبزرگی بعقل است نہ بسال اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی و عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون انکے محظوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری سبب کمال کے ہے نہ بسبب مال کی **بیت** تونگری نہ بمال است نزد اہل کمال ＊ کہ مال تالب گور است بعد ازان اعمال ＊ کہا بعض ربانیکمال نی **نظم** ＋

رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ＊ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ ＊ فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ ＊ وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ ＊ اور یہہ بات معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون و قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہی ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہے کہ سیکہے مجہسی یہہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتہہ انکی یا سکہا دی اوس شخص کو کہ عمل کری اوپر کہا مینی سیکہتا ہون یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتہہ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتہہ بنایا ہاتہہ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتی ہین تاکہ یاد کر لیوے پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو ان چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچیگا تو تو ہوگا عابد ترین لوگونکا اور راضی رہ تو ساتہہ اوس چیز کی کہ قسمت مین تیری کی ہی اللہ تعالیٰ نی تیری اگر راضی ہوئیگا تو قسمت حق پر تو ہوئیگا تونگر ترین لوگون کا یعنی جب تو راضی ہوا اپنی نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نرہی بی نیاز ہوا اور معنی تونگری کی یہی ہین اور احسان کر تو اپنی ہمسایہ سی یعنی اگرچہ برائی کری وہ تجہسی ہوئیگا تو مومن کامل اور دوست رکہہ سب لوگون کی لیے وہ چیز کہ دوست رکہی تو اپنی نفس کی لیے یعنی خیر دنیا اور آخرت سے ہوئیگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیے کہ بہت ہنسنا ماردیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا ہے یاد خدا سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** عمل کری الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل و شریف ہی اگر عمل کیا اوسپر فہو المراد وگرنہ

بسبب تعلیم اوروں کی اور ہدایت کرنی انکے بہی تو اب پاتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سی درست ہے اور محارم شامل ہی کام کرنی منہیات کو اور ترک کرنی ماموراتکو اور عابد ترین لوگوں کا اسلیے کہ نہیں ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلی عہدہ فرائض سی اور عوام لوگ ترک کرتے ہیں فرائض کو اور مشغول ہوتی ہین ساتہہ کثرت نوافل کی پس ضائع کرتی ہین اصول کو اور قیام کرتی ہین ساتہہ فضیلتوں کے بعض اوقات ہوتی ہی ایک شخص پر قضا نمازوں کی اور غافل ہوتا ہی انکی اداکرنی سی اور طلب کرتا ہی علم اور کوشش کرتا ہی طواف اور نفل عبادتوں میں اور ہوتی ہی ایک پر زکوۃ یا حقوق لوگوں کی اور کہلاتا ہی فقراء کو اور بناتا ہی مسجدیں اور مدرسی اور مانند انکی اور راضی ہو تو آخر پوچہا ایک شخص نے سید ابو الحسن شاذلی سی حال کیمیا سی پس کہا انہوں نے کہ وہ دو کلمہ ہیں ڈال تو خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر تو اللہ سی طمع یہہ کردیوی تجکو غیر اس چیز کی کہ قسمت میں کیا ہی تیری اور کہا سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ نے کہ جان تو کہ قسمت نہیں فوت ہونیکی تجہسی بسبب ترک کرنی طلب کے اور جو چیز کہ قسمت میں نہیں ہی نہیں پہنچیگا تو اوسکو بسبب حرص کرنی اپنی کے طلب میں اور بسبب کوشش و مشقت کی پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتہہ حکم کی تا کہ راضی ہووی تجہسی ذو الجلال وہ چیز کہ دوست رکہی تو یعنی مثل اس چیز کی کہ دوست رکہی تو اوسکو اپنی لیے حتی کہ یہان تک دوست رکہی تو ایمان کافر کی لیی اور توبہ فاجر کی لیی اور مانند انکی اور بہت نہیں یعنی ہوئیگا تو خوش دل اور زندہ ساتہہ ذکر رب کے ۱۲ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ای آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیی یعنی خوب فارغ کر اپنی دلکو واسطی عبادت رب اپنی کی بہر دونگا میں سینہ تیرا بی پروائی سی یعنی بہر دونگا دل تیرا علوم و معارف سی کہ پیدا کرینگی بی پروائی کو غیر مولی سی اور بند کرونگا میں راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کے اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہوئی تو میری عبادت کے لیی اور گرفتار ہیچ مہمات اور مشاغل دنیا اور نفس کی رہی تو بہر دونگا میں ہاتہ تیرا یعنی اعضا تیری طرح طرح کی شغلوں میں اور دور نہیں کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی ف یعنی ہیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کی فقر نہیں جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہی اور ہیچ فارغ ہونیکی واسطی عبادت کی آسایش ہے ہی اور غنا ہی درحاصل یہہ کہ رنج میں ڈالیگا تو اپنی نفس کو بسبب کثرت تردد کی ہیچ طلب مال کی اور نہیں پہنچیگا تو مال کو مگر اس قدر کہ مقدر کیا گیا ہی تیرے لیی ازل میں اور محروم رہیگا تو غنا قلب سے بسبب ترک کرنی عبادت رب کے ۱۲ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا اونسی ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کی ساتہہ عبادت بہت کرنیکی اور ساتہہ کوشش و مشقت کرنیکی یعنی طاعت میں باوجود کم بچنی کی گناہ سی اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کی نزدیک ایک دوسرا شخص ساتہہ پرہیزگاری کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو بغیر پرہیزگاری کی ہو ساتہہ پرہیزگاری کی یعنی اگرچہ اسقدر عبادت و کوشش نہو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ساتہہ لفظ یعنی کی تفسیر کہی کسی راوی نی لفظ رعۃ کی اور مراد ورع سی تقوی ہی یعنی بچنا حرام چیزوں سے پس وہ کبہی مقتضی ہوتا ہی بجالانی عبادتوں واجبہ کو ۱۲ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عمرو بیٹی میمون اودی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نی واسطی ایک شخص کے اس حال مین کہ آنحضرت نصیحت کرتی تہی اوسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہون فی الحال پہلی پانچ عوارض کی کہ متوقع ہون زمانہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اوس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر پہلی بڑہاپی اپنی کی یعنی اور ضعیف ہونیکی طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنے کو یعنی اگرچہ بڑہاپی مین ہو پہلی بیماری اپنی کی کہ صحت نعمت عظیم ہی بعد ایمان کی اور غنیمت گن تونگری کو پہلی فقر اپنی کی اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل و مشوسات سی پہلی مشغول ہونی اور مبتلا ہونیکی اور غنیمت گن زندگانی کو پہلے موت کی یعنی بڑہاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنیوالی ہین جب تک کہ نہین پہنچی ہین وقت کو غنیمت جان **ف** غنیمت اصل مین اوس مال کو کہتی ہین کہ کافرون کی لڑنیسی ہاتہہ لگی ہو یعنی بانی مقصود بی مشقت کی ہاتہہ آتا ہی اور اغتنم اغتنام سی ہی یعنی لیکر غنیمت کی اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثواب لوٹ خرچ پر یہہ مطلق احوال کی اور پہلی فقر اپنی کی یعنی مفقود کرنی تیرکی اوسکو زندگانی مین یا بعد مرنی کی شرع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَنْتَظِرُ اَحَدُکُمْ اِلَّا غِنًی مُطْغِیًا اَوْفَقْرًا مُنْسِیًا اَوْمَرَضًا مُفْسِدًا اَوْهَرَمًا مُفَنِّدًا اَوْمَوْتًا مُجْهِزًا اَوِالدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ یُنْتَظَرُ اَوِالسَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰی وَاَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنیوالی اور حد امر سے باہر کرنی والی ہی یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بہلا دینی والی ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بہوک در برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کی یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنیوالی ہی بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کی یا دین کو بسبب کسل کی کہ پیدا ہوتا ہی بسبب اوسکے یا انتظار نہین کرتا ہی مگر بہت بڑہاپی کا کہ بیعقل و بیحواس اور بیہودہ گو کر دیتا ہی یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنیوالی ہی اور ہلاک کرنیوالی ہی کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اوسپر نہ ہی یا انتظار نہین لیجاتا ہی مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آویگا اور گمراہ کریگا اور فتنہ مین ڈالیگا پس دجال بد غایب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہی اوسکا اور خروج ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہی مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہہ ہین کہ فرماتی ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہی یعنی حالت فقر مین کہ آسایش و سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہی کہ سرکشی مین ڈالی اور راہ راست سی لیجا دی اور اسیطرح حالت غنا مین شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر کو چاہتا ہی کہ تمام عبادتون اور بہلائیون کو بہلا دی اور اسیطرح معنی اور جملون کی سمجہہ لے شرح نہین انتظار کرتا الخ یہہ واقع ہوا ہی بطور توبیخ کی اور یہ تقسیم مکلفین کے بیچ دین ایسی کی یعنی کب عبادت کروگی تم اپنی رب کے پس تمنی اگر نہ عبادت کی اوسکی باوجود قلت شواغل اور قوۃ بدن کی تو کیونکر عبادت کروگی اوسکی باوجود کثرت شواغل و ضعف قویٰ کی شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ شرع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہی اور دور کی گئی ہی درگاہ رحمت سے یعنی ایسی کہ دور کرنیوالی ہی اللہ تعالی سی اور راندی گئی ہی ہر چیز کہ دنیا مین ہی یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سی مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے خدا اوسکو اور عالم اور سیکہنے والا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین

اللہ سے یا ما والاہ کی معنی یہہ ہین وہ چیز کہ قریب اور مشابہ ہی ذکر کی قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ سی یا وہ چیز کہ تابع ہی ذکر کی اور لوازم اور مقتضیات اوسکی سے ہے قسم اتباع اوامر اور نواہی الٰہی عز اسمہ کے سی اور والاہ وجہ اول پر ولی سی ہی یعنی محبت کے اور وجہ ثانی پر ولی سے ہے یعنے قرب کے اور اوپر وجہ ثالث کی موالات سی ہی یعنی تبعیت کے اور یہہ وس تقدیر پر ہی کہ مراد ساتہہ ذکر کی ذکر اسم الٰہی کا ہو عز اسمہ جلیسکہ متعارف ہے اور اگر مراد ساتہہ اوسکی ہر عمل خیر ہو کہ بہ نیت تقرب اور تعبد کی کرین تو طاعتین اور عبادتین باعتبار ان معنی کی سب داخل ذکر کی ہونگی اور مراد ساتہہ ما والاہ کی اسباب اور آلات ہونگی کہ باعث ذکر کی اور مدد کرنیوالی اوپر ہین قسم کفاف معیشت اور ادا ضروریات کیسی اور ذکر کرنا وعالم اور متعلم کا قبیلہ تخصیص بعد تعمیم کے سی ہوگا ✽ ح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بیٹے سعد کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کی نزدیک خدا کی تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس مین سی گہونٹ پانی کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر دنیا کی کچھہ بہی قدر ہوتی اللہ کے نزدیک تو کافر کو ادنی چیز بہی نہ ملتی اسلیے کہ عدو اللہ کی ہین اور عدو کو نہین دیجاتی وہ چیز کہ اوسکی قدر ہو دینی والی کی نزدیک پس اوسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافرون کو دیتا ہی اور اپنی دوستون کو نہین دیتا جلیسکہ اشارہ کیا اس حدیث مین ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اوسکی دنائت ہی کا سبب ہے اللہ تعالی کے نزدیک کہ بہت دیتا ہے دنیا کفار و فجار کو جلیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولو لا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الخ یعنی اور اگر نہ لحاظ ہوتا اسکا کہ ہو جاوینگے لوگ جماعۃ واحد یعنی کفر پر تو کرتی ہم واسطی اونکی کہ کافر ہوئی ہین واسطی گہرون اونکی چہت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالی نی وما عند اللہ خیر للابرار اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقی ✽ ع **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا مین ہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ضیعہ ساتہہ زبر ضاد اور جزم ہی کی صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانو اور مراد منع کرنا ہی مشغول ہونیسی انمین اور مانند انکیمین کہ جو مانع ہون عبادت مولی سی اور خوب متوجہ ہونیسی طرف امور عقبی کے ✽ اسلیے کہ ان چیزون کی اختیار کرنی مین حرص اور طلب کی زیادہ کی پیدا ہوتی ہی اور یہہ اوسکے حق مین ہے کہ گرفتار ہونا اسباب مین اوسکو مانع حضور سے ہو اور ادا حقوق سی باز رکہی اور اگر ایسا نہو تو منع نہین اور ان دونو معنون کو آیۃ کریمہ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ محتمل ہی معنی اسکی یہہ کہ وہ مرد کہ باز نہین رکہتی اونکو تجارۃ اور نہ بیع ذکر خدا سی یعنی بیع اور تجارۃ نہین کہتی تا مانع ہو یا یہہ مراد ہی کہ ہونا انکا ذکر سی باز نہین رکہتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالی کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ مناسب تر پڑتا ہی ✽ گر تمال جاہست زرع و تجارت ✽ چو دل باخدا ایست خلوۃ نشینی ✽ ح **وَعَنْ** أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص دوست رکہتا ہی دنیا اپنی کو یعنی ایسا دوست رکہنا کہ غالب ہو حب مولی پر نقصان پہنچاتا ہی آخرت اپنے کو یعنی ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت مین اسلیے کہ مشغول ہوتا ہی ظاہر و باطن اوسکا دنیا مین پس نہین ہوتے اوسکو فراغت واسطی امر آخرت اور طاعت مولی کی اور جو شخص دوست رکہتا ہی آخرت اپنی کو ضرر پہنچاتا ہی دنیا اپنی کو یعنی بسبب نہ متوجہ ہونی اوسکی کی امر دنیا مین بسبب مشغول ہونی اوسکی کی امر آخرۃ مین اور دہمات اوسکی مین پس جب جانا تم نی کہ دوستی دنیا اور آخرت کی اکٹھی

جمع نہین ہوتین تو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر اوس چیز کی کہ فانی ہی یعنی دنیا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین
ف علامت اختیار کرنی عقبی کی اور اعراض کرنیکی دنیا سی یہہ ہے کہ مستعد رہی موت کیلیے پہلے آنی اوسکیکے ؛ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اونسی نقل کی یہہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہی یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جو کوئی گرفتار انکی
محبت کا ہی اور بسبب انکے بناء کی خدا سی دور پڑا ہی وہ گویا بندہ ہی انکا اور لعن کے معنی ہین ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سی ح **وَعَنْ**
کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَی
الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی کعب بیٹے مالک کے سی اونسی نقل کی اپنی باپ سے کہا اوسکی باپ نے کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دو بہیڑیے بہوکی کہ چہوڑی گئی بیچ ریوڑ بکریون کی بہت خراب کرنیوالی بکریون کو حرص کرنی شخص کے
سے مال و جاہ پر واسطے دین اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** لفظ لدینہ متعلق ہی افسد کی اور معنی یہہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال و جاہ
پر بہت خراب کرتی ہی اوسکی دین کو کہ مشابہ ہی بکری کی بسبب ضعف اوسکی مقابلہ مین حرص کی بہ نسبت خراب کرنی دو بہیڑیون بہوکون کی ریوڑ
بکریون کو یعنی وہ بہیڑیے ریوڑ کو ایسا خراب نہین کرتی جیسی حرص دین کو خراب کرتی ہی اور سند حدیث مین جو ہی عن ابیہ تو ہی اسیطرح مشکوۃ
کے نسخون مین لیکن یہہ بسبب سہو و خطا کی ہی اور صواب یہہ ہے کہ لفظ عن ابیہ نہو اسلیے کہ باپ کعب کا کہ مالک ہے ساتہہ شرف اسلام کی مشرف نہین
ہوا اور جامع ترمذی مین یون ہے عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوۃ کی بعضی نسخون مین بہی اسیطرح واقع ہوا ہے پس یہہ حدیث کعب بن مالک
سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہی اور تین تنون مین سے کہ پیچہی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی ؛ ع ح **وَعَنْ** خَبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِیْهَا اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِیْ هٰذَا التُّرَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے خباب سے اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا خرچ نکیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف معیشت اپنی مین مگر کہ ثواب
دیا جاتا ہی اوسمین مگر خرچ کرنا اوسکا اس خاک مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی گہر کی بنانی مین کہ اوسمین اجر و ثواب نہین ہوتا اور
یہہ بیچ صورت غیر ضرورت و احتیاج کی اور بنانی مکانون خیر کی ہی نہ الا بنانا گہر کا ضروریات سی ہی اگر بقدر حاجت کی ہو اور اسیطرح مکان
خیر کی مانند مساجد اور مدارس اور مانند انکیکی کہ بنانا انکا مستحسن اور مستحب ہے ؛ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَیْرَ فِیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خرچ کرنا سب راہ خدا مین ہے یعنی ثواب رکہتا ہی اگر بہ نیت تقرب
کے کری مگر خرچ کرنا بیچ بنانی عمارت کی یعنی اگر زاید ہو حاجت سے بس نہین ہی نیکی اور ثواب اوسمین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
ف واسطی واقع ہونی اسراف کی اور اللہ نہین دوست رکہتا اسراف کو اور سوا اسکی جو خرچ کرتا ہی بہ نیت تقرب کے اوسمین اسراف نہین ہے اسلیکی وہ قبیل
کہلانی اور انعام کی سی ہی اور یہہ دونو چیزین برابر ہین اگر واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ؛ ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ یَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰی قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ
وَحَمَلَهَا فِیْ نَفْسِهٖ حَتّٰی لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فِی النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰی عَرَفَ
الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِیْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكٰی ذٰلِكَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكٰى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا يَعْنِيْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلی ایکدن اس حال مین کہ ہم جماعت اصحاب کے ساتھہ آنحضرت کی تہی پس دیکہا آنحضرت نی ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نی انصار مین سے بنایا تہا پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق انکار و تحقیر کی کہ کیا ہی یہہ گنبد یعنی یہہ عمارت کیسی ہی اور کسنی بنایا ہی اسکو عرض کیا حضرت کی صحابہ نے کہ یہہ گنبد ہی فلانی شخص کا کہ ایک مرد انصار مین سے ہی پس سکوت فرمایا حضرت نی اور کچہہ نہ کہا لیکن رکہا اس بات کو بطریق کراہت اور غضب کے اپنی دلمین یہان تک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اوسنی حضرت پر لوگونمین پس مونہہ پہیر لیا حضرت نی اوس سے یعنی جواب اوسکے سلام کا نہ دیا یا دیا اور مونہہ پہیر لیا التفات نکیا اوسکی طرف واسطی ادب دینے اوسکے اور تنبیہ کرنی غیر اوسکے کیا آنحضرت نی یہہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا تہا اور آنحضرت مونہہ پہیر لیتی تہی اوس سے اور جواب اوسکے سلام کا نہ دیتی تہی یہان تک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ چہرہ مبارک پر حضرت کے اور رنگ مبارک پہیرنا اوس سے پس شکایت کی اوس شخص نے اسکی حضرت کے یارون سے یعنی خاص یارون سی کہ ہمنشین و مصاحب تہے اور کہا اوس شخص نے قسم ہے خدا کی مین ناآشنا دیکہتا ہون آپسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکہتا ہون حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکہا تہا یعنی سبب اسکا کیا ہی کہا صحابہ نی کہ نکلی تہی حضرت اور دیکہا تہا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اوسکو پس پہر اوس شخص طرف گنبد اپنی کی پس گرا دیا اوسکو یہان تک کہ برابر کر دیا اوسکو ساتہہ زمین کے پس نکلی آنحضرت ایکروز پس دیکہا اوس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے کہ شکایت کی طرف ہماری مالک اوسکے نی آپکی مونہہ پہیرنی کی اوستی اور پوچہا کہ سبب اسکا کیا ہی پس خبر دی ہمنی اوسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپکی بسبب بنانی گنبد کی ہی پس گرا دیا اوسنی اوسکو پس فرمایا حضرت نے یعنی بیچ سبب مکروہ جاننی اوس عمارت کی آگاہ ہو و تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کے ہی آخرۃ مین اوپر مالک اسکی کی الا ما لا الا ما لا یعنی مگر وہ چیز کہ نہین ہے چارہ اوس سے اور ضروری ہی اس قدر معاف ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** معنی حدیث کی یہہ ہین کہ جو عمارت کہ بناوی اوسکو مالک اوسکا پس وہ وبال ہی یعنی عذاب ہے آخرۃ میں اور وبال اصل مین بوجہ اور مکروہ کو کہتی ہین اور مراد عمارت سی وہ ہی کہ بنائی ہو تفاخر اور چین کی لیے زیادہ حاجت سے نہ عمارتین خیر کی مانند مسجدون اور مدرسون اور خانقاہون کی کہ یہہ آخرت کی چیزون مین سے ہین اور اسیطرح جو چیز کہ ضروری ہو آدمی کی لیے قسم قوت اور لباس اور مکان رہنی کیسی روایت کیا بیہقی نی انس سی بطریق مرفوع کی کہ تمام بنا وبال ہی اپنی مالک پر دن قیامت کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نی واثلہ سی مرفوعا کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہی مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتہہ ہتیلی اپنی کی یعنی تہوڑے بقدر ضرورت کی اور کل علم وبال ہی دن قیامت کی مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوے اوس پر **وَعَنْ** اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ اور روایت ہی ابی ہاشم بن عتبہ سے کہ کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمیع کرنی مال کی سی ایک خادم کہ سفر ضروری مین خدمت کری اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اوسپر راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یعنی اگر کچہہ رکہا چاہی تو یہہ دو چیزین رکہہ زیادہ اختیار نکر یا صرف کر دی اور نہ رکہہ اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہی قدر کفایت پر ان چیزون مین سی کہ توشہ ہون راہ آخرت کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بعضی مصابیح کی نسخونمین عن ابی ہاشم بن عتبد ہے ساتہہ دال کی بدلی ت کی اور یہہ غلط ہی کسی راوی

سے یہہ غلطی ہوئی ہی **وعن** عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن آدم حق فی سوی ھذہ الخصال بیت
یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی اور روایت ہی عثمان سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہیں ہے واسطے ابن
آدم کی استحقاق بیچ غیر ان چیزون کی گہر کہ رہوی اوسمین یعنے بقدر ضرورت کی ہو کہ دفع کری گرمی اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈہانکی ساتہہ اوسکی ستر اپنی کو
اور روٹی خشک بغیر لاون کی کہ اوس سے بہوک کو دفع کری اور پانی کہ اوس سی پیاس کو بجہاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مراد ساتہہ حق کی وہ چیز ہے
کہ واجب ہے واسطی اوسکی اللہ تعالی کی طرف سے بغیر رنج وسوال کی اور سے آخرۃ مین پس جب اکتفا کریگا اوپر درجہ حلال سی نہیں سوال کیا جاویگا اوس سے
اسلیے کہ یہہ چیزین بدن حقوق مین سے ہین کہ نہیں چارہ نفس کو انسی اور جو کچہہ کہ سوا انکی ہی حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اوسکی اور مطالبہ کیا جاویگا
اور جلف ساتہہ زبر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر لاون کی اور ساتہہ زبر جیم کی بہی روایت کیا ہی جمع جالفہ کی یعنی ٹکڑی خشک روٹی
کے کہ اوس سے بہوک کو دفع کری **وعن** سھل بن سعد قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل اذا انا عملتہ احبنی
اللہ واحبنی الناس قال ازھد فی الدنیا یحبک اللہ وازھد فیما عند الناس یحبک الناس رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے سہل
بن سعد سے کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسی کام کی کہ جس وقت مین کرون اوسکو دوست رکہی مجکو اللہ اور دوست رکہین مجکو لوگ
فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا مین یعنے ساتہہ ترک کرنی محبت اوسکی کی اور اعراض کرنی سی زوائد اوسکی سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت کی تا دوست رکہی
تجکو اللہ یعنی بسبب دوست رکہنی تیری عدو اللہ کو کہ دنیا ہی اور رغبت نکر اوس چیز مین کہ نزدیک لوگون کے ہی یعنی مال وجاہ تا دوست رکہین تجکو
لوگ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** زہد کہتی ہین نہ میل کرنیکو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہہ ہے کہ باوجود میسر ہونی ملذذات کے بی رغبتی
کری کہا ہی بعضون نی کہ نہیں متصور ہوتا زہد اوسی کہ نہیں ہے اوسکی لیی مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہی کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد اونہون نی کہا کہ زاہد عمر
ابن عبد العزیز تہی کہ دنیا چلی آتی تہی اور باوجود اسکی اونہون نی ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز مین زہد کرینگی نہی حاصل یہہ کہ قناعت کری بقدر
ضرورت پر ہر چیز مین مانند کہانی اور پہنی وغیرہ ذلک کے اور چہوڑی فضولیون کو جب ہاتہہ آوی شرع **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک
ونعمل فقال مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکھا رواہ احمد والترمذی
وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئی بوریی پر پس اوٹہی حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریی نی
حضرت کی بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نی کہ یا رسول اللہ اگر فرماتی آپ ہمکو یہہ کہ بچہاوین ہم واسطی آپکے فرش نرم اور بناوین ہم واسطے
آپکے کپڑی اچہی تو بہتر ہوتا سونی آپکے سی اس بوریای سخت پر پس فرمایا کہ نہیں ہے مجکو الفت ساتہہ دنیا کی اور نہ دنیا کو الفت ومحبت ہے ساتہہ میری
اور نہیں ہے حال میرا ساتہہ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کی اور سوار ہی کہڑا رہا پہر چل کہڑا رہا اور چہوڑ گیا اوس درخت کو
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اسمین نافیہ ہی یعنی نہیں ہے واسطی میری الفت ساتہہ دنیا کی اور نہ واسطی
دنیا کی الفت ومحبت ساتہہ میری تا کہ رغبت کرون مین طرف اوسکی بچہونی بچہاون اور سپر اور جمع کرون اوس چیز کو کہ اوسمین ہے یا ما استفہامیہ ہے یعنی کونسی
الفت ومحبت ہے واسطی میری ساتہہ دنیا کی یا کونسی چیز حاصل ہوگی واسطی میری ساتہہ میل کرنی کی طرف دنیا کی یا میل کرنی اوسکی کی طرف میری اسلیے
کہ مین طالب آخرت ہون اور دنیا سوکن اوسکی ہی اور ضد اوسکی ہی اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹہیرنی اور جلدی چلی جانیکی ہی اسلیے کہ معلوم ہے
سے کہ گہوڑی کی پیٹہ پر کسقدر ٹہیر سکیگا یعنی تہوڑی ہی دیر ٹہیرتا ہی اور یہہ بہی ہے کہ اسمین اشارہ ہی طرف بعید ہونی مقصد کے یعنے آخرت کی اور اہتمام

کرنیکے ساتھہ قطع مسافت اسکیے اور تعلق اور التفات کرنیکی کسی اور چیز کی طرف کرنا منع ہو اوس سے ۲۷ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَایُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی امامہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت قابل رشک کہ میری دوستوں میں سے نزدیک میر یعنی بہت اچھا انکا ازروی حال کی اور فضل انکا ازروی مال کی نزدیک میرے یعنی میری دین و مذہب میں البتہ مومن ہی سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی اچھی کرتا ہی بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور خلوت میں عبادۃ الٰہی میں مشغول رہتا ہی یعنی جیسیکہ اطاعت و عبادت کرتا ہی اپنی ظاہر میں اور ہی وہ گم نام لوگو میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتھہ انگلیوں کی یعنی مشہور نہو اور انگشت نما خلق میں نا ہو بسبب علم وعمل کی اور ہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر و قناعت کیے اوسپر پھر چٹکی بجائی حضرت نے ساتھہ ہات اپنے کی یعنی جیسی رسم ہی کہ وقت تعجب کے اور بوجہنے کسی چیز کی بجاتی ہیں پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہیں عورتیں رونیوالیاں اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حاذ ساتھہ تخفیف ذال معجمہ کے پیٹھ سوار کے اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح میں خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سی سبکدوش ہی پس راہ خدا کے سیر خوب طرح کر سکتا ہی اور نہیں مانع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سی اور صاحب نصیبہ بڑیکا نماز سی یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتھہ حضور قلب کے اور مناجات مع اللہ کے چونکہ شواغل اور تعلقات اہل و مال کی کم رکہتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور رکہنی والا ہوگا درویش کی ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہیں اسلیے کہ نماز اور عبادۃ مولی تعالی بحضور کر سکیں اور ہی گم نام لوگوں میں اسمیں اشارہ ہی طرف اسکے کہ نہیں نکلتا اور نہیں اسلیے نکل جانا اور نہیں سے موجب شہرت کا ہی و نیز اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگوں سے عام لوگ ہیں یعنی نہیں کرتی اسکو معرفت خاص لوگوں کی یعنی اولیا اور صلحاکی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ لایشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کی معنی یہہ ہیں کہ مارا سرانگوٹھی کا بیچ کی انگلی کی سرپر یہاں تک کہ سنی گئی اوس سے آواز اور تہا یہ میں ہے کہ نقد کیا آنحضرت نی ساتھہ انگلیوں دست مبارک اپنے کے جیسیکہ وہ بھی نقد کرتی ہیں یعنی پرکہتی ہیں ایک پہر او پہر اور جانور جو دانہ اوٹھاتا ہی ایک پہر اور پہر اور اوسکو بھی نقد کہتی ہیں اور مراد مارنا سر انگلیوں کا ہی ایک کا دوسرے پر بقصد تعجب اور تقلیل کی یعنی حال اوسکا یہہ تہا چند روز میں موت آگئی پس چل کہڑا ہوا جیسیکہ فرمایا جلدی کی گئے موت اوسکی یعنی جلدی انتقال ہوگیا اس عالم پرفتنہ و آشوب سے یا مراد یہہ ہے کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کی دنیا میں اور غلبہ شوق آخرت کی ۲۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَھَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُکَ وَشَکَرْتُکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انہیں ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ پیش کیا اور ظاہر کیا مجہ پر پروردگار میرے نی کہ کر دی میری لیی مکہ کی سنگریزوں کو سونا پس کہا میں نی نہیں چاہتا میں یہہ ای پروردگار میری ولیکن چاہتا ہوں میں کہ پیٹ بہر کر کہاؤں ایک روز اور بہوکا رہوں میں ایک روز پس جسوقت بہوکا رہوں زاری اور عاجزی کروں طرف تیری اور یاد کروں تجکو اور جسوقت سیر ہوں میں تعریف کروں تیری اور شکر کروں میں تیرا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا حسی یا معنوی اور یہہ ظاہر تر ہی یعنی مشورہ کیا مجہسی اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا میں اور چاہو توشہ بناؤ عقبی کا بلا حساب و عقاب اور بطحا اور

البطحا یعنی جو بہری ہوئی پانی فراخ کی کہ اوسمین سنگریزی پائے ہون اور مراد سونا کر دینی بطحا مکہ سی بہر دنیا اور مثالہ کاہی ساتھہ سونی کی یا کر دینا سنگریزون کا ہے سونا اور یہہ ظاہر تر ہی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونیکی کر دی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیے سنگریزہ مکہ کی سونیکی کر دون الی و رخبر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ مینی فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکہا ہون تا فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤمین اور یہہ تعلیم و آگاہ کرنا ہی امت کو اوپر اختیار کرنی فقر و قناعت کی اور اسمین دلیل ہی سیر کہ یہہ فقر افضل ہی غناسی ۞ ع ح **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کرے تم مین سے نڈر بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکے ہی قوت ایکدن کا یعنی وجہ حلال سی پس گویا جمع کی گئی اوسکی لیی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** نڈر یعنی دشمن سے یا اسباب عذاب خدا تعالی کی سی بسبب توبہ کرنے کی گناہون سے اور بچنی کی مناہی سے اور سرب مشہور ساتھہ زبر سین اور جزم رے کی ہی بمعنی نفس و طریق اور حال اور دل کی اور یہہ معانی بہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہہ کہ جو کوئی کہ اوسنی صبح کو فارغ البال و بی تشویش و بی اندیشہ چیزون ذکر کی گئی سی اور بعضون نی کہا کہ سرب بمعنی جماعت کے ہی پس معنی یہہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نی کہا ساتھہ زبر سین کی اور جزم رے کی بمعنی مسلک و طریق کے اور بعضون نی کہا سرب ساتھہ زبر سین اور رے کی بمعنی خانہ زیر زمین کی مانند گہر دن چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکی بہی مناسب مقام کی ہین یعنی وس گہر مین کہ مانند سوراخ چوہے اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر رہی ۞ ع ح **وَعَنْ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے مقدام بیٹی معدیکرب کے سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی پیٹ بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوے اور اوسکی بہر نیسی آوے برائیان اوٹہتی ہین کہ بیان نہین ہوسکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو کتنی ایک لقمی کہ سیدہا اور کہڑا رکہین اوسکے پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجالانی طاعت کے لیی اور درستی کرنی وجہ معاش کے لیی پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بہرنا منظور ہو اور اونی قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیی تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا طیبی نی یعنی حق واجب یہہ ہے کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی رہی بسبب اوسکے پیٹہ اوسکی تا کہ قوۃ حاصل ہو بسبب اوسکے طاعت خدا تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہیرایا پیٹ کو اول ظرف مانند اون ظروف کی کہ کام مین آتے ہین حوائج گہر کی از راہ حقارت شان اوسکے پہر اسکو بدتر ظرفون کا فرمایا اسلیی کہ ظروف استعمال کیی جاتی ہین واسطے چیزین کی اوسکی لیی موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوۃ جب حاصل ہو گی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہی پس ہوگا برا اور ظروف سی کہا ابو حامد نی کہ بہوک مین دس فوائد ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادۃ طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کر دیتا ہی دلکو اور بہت ہوتا ہی اوس سے بخار دماغ مین اور دوسرے نرمی دل کی اور صفائی اوسکی کہ اس سے دلمین تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسرے سبب ہے انکسار اور جاتی رہنی تکبر اور حرص اور فرحت کے کہ جو مبدا طغیان ہے اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی بہوک سے اور چوتہی یہہ کہ نہین بہولتا بلا و خدا اور عذاب اوسکو اور اہل بلا کو اسلیی کہ پیٹ بہرے ہو بہجاتی ہین بہوکون اور بہوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ سب فائدون مین توٹنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غالب ہونا نفس امارہ پر اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی ہر شہوۃ و قوۃ کو اور تمام سعادتین اسمین ہین کہ مالک ہووے آدمی اپنی نفس کا اور شقاوت اسمین ہے کہ مالک ہووے اوسکا نفس اوسکا اور چہٹی دفع ہونا نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنی پیٹ بہر کہایا بہت پیتا ہی اور جسنے پانی بہت پیا بہت ہوئے نیند اوسکی اور اوسکی کثرت مین ضائع ہوتی ہی عمر اور فوت ہوتی ہی تہجد اور بلید ہوتی ہی طبیعت اور سخت دل ہوتی ہی اور عمر بڑا نفیس جواہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمین تجارت کری اور نیند موت ہی پس بہت ہونا اوسکا ناقص کرنا عمر مین ہی اور ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات اسلیے کہ محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانی مین اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدی اوسمین طعام یا پکاوی اوسکو پہر محتاج ہوتا ہی ہاتہہ کی دہونیکا اور خلال کرنیکا پہر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہہ پینی کی لیے اور اگر صرف کری ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور اوراد و تمام عبادات مین تو بہت نفع اوٹہاوے اور سے کہا سری رح نی کہ دیکہی مینی ساتہہ علی جرجانی کی ستو کہ پہانکتی ہین اوسمین سے پس کہا مینی کہ کونسی چیز باعث ہوئی کہ اسکی اونہون نی کہا مینی حساب کیا ہی بین چبانی کی پہانکنی تک ستر تسبیحون کا پس نہین چبائی مینی روٹی چالیس برس سے اور آٹہوین کم کہانی سی صحت رہتی ہے بدن مین اور دفع ہوتی ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہی پہر مرض باز رکہتا ہی عبادات سی اور تشویش مین ڈالتا ہی دلکو اور محتاج ہوتا ہی فصد کا اور پچہنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہہ چیزین سب محتاج ہین محنت کی اور بہوک مین ان سب سے امن ہے اور نوین خفت محنت کی اسلیے کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کہانی کی کفایت کرتا ہی اوسکو تہوڑا سا مال اور دسوین یہہ کہ قادر ہوتا ہے ایثار و تصدق پر ساتہہ اوس طعام کی کہ زائد ہے حاجت سے اوپر مسکینون کی پس ہوئیگا دن قیامت کے اپنی صدقہ کی سایہ مین پس جو کچہہ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پاخانہ ہی اور جو کچہہ کہ تصدق کرتا ہی خزانہ اوسکی فضل اللہ تعالی کا ہی ؏ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ

اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز رہ ڈکار اپنی سی اسلیے کہ درازترین لوگون کا بہوک مین دن قیامت کے درازترین انکا ہی پیٹ بہرنی مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت مین بہت بہوک لگیگی اوسکو نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی **ف** نام شخص کور کا وہب بن عبداللہ تہا اور یہہ گنی گئی ہین چہوٹی صحابیون مین کہ حضرت کے زمانہ مین بالغ نہوئی تہی منقول ہی اونسی کہ کہا اونہون نے کہ کہایا مینی ترید گوشت کا اور آیا مین حضرت کی پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہی یہہ باز رہ ڈکار اپنی سی الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بہر کر کہانی سی کہ باعث ڈکار لینی کا ہوتا ہی چنانچہ اسلیے فرمایا اسلیے کہ درازترین لوگون کا الخ آیا ہی کہ پہر اونہون نی پیٹ بہر کر کبہی نہین کہایا یہان تک کہ مفارقت کی دنیا سی جبکہ رات کو کہاتی تہی تو صبح کو نہین کہاتی تہی اور اگر صبح کو کہاتی تہی تو رات کو نہین کہاتی تہی ؏ **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے کعب بیٹی عیاض کے سی کہا اونسی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تحقیق واسطے ہر امت کے فتنہ اور آزمائش ہی جانب حق سی اور آزمائش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالی اونکو غنی کرتا ہی اور اموال دیتا ہی تا آزماوی کہ حدود شرع پر رہتی ہین یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضَى بِهِ إِلَى النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ

اور روایت ہے انس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کی گویا کہ بکری کا بچہ ہی یعنی بسبب کمال ضعف وحقارت کی یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کہڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالی کی پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کی یا بلا واسطہ ساتہہ زبان قال یا حال کی دی تہی مینی تجکو یعنی زندگانی اور حواس درصحت اور عافیت اور مانند انکی اور دی مینی تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال وجاہ اور مانند انکی اور انعام کیا مینی تجپر یعنی ساتہہ اوتارنی کتاب کے اور بہیجنی رسول کی وغیر ذلک پس کیا کام کیا تونی یعنی کیا شکر گذاری کے تونی انکی پس کہیگا ای رب میرے جمع کیا مینی مال کو اور بڑہایا مینی اوسکو یعنی ساتہہ سوداگری کی اور چہوڑا مینی اوسکو یعنی دنیا مین وقت مرنی اپنی کی بہت اوس چیز کا کہ تہا یعنی ایام زندگانی میری مین پس پہر بہیج مجکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیری پاس سب مال سارا یعنی ساتہہ خرچ کرنی اوسکی تیری راہ مین جیسیکہ خبر دی ہی کفار کی حال سی انہم یقولون فی الآخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماویگا اللہ تعالی اوسکو کہ دکہلا مجکو وہ چیز کہ آگی بہیجی تونی یعنی واسطی آخرت کی قسم مال سی اب مال رکہا ہوا دنیا مین فائدہ نہین رکہتا اور ممکن نہین پہر بہیجنا پس کہیگا یعنی جو کچہہ آگے بہیجا نہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کی پانیکا نہین کہیگا دوبارہ جیسیکہ عادت ہی گنہگارون کی اور بیہوتون کی کہ جو عذر صحیح نہین رکہتی بار بار وہی پہلی بات کو کہی جاتی ہین ای رب میرے جمع کیا مینی اوسکو اور بڑہایا مینی اوسکو اور چہوڑا مینی اوسکو بہت اوس چیز سی کہ تہا پس پہر بہیج مجکو کہ لاؤن مین تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہی کہ نہین بہیجی اوسنی آگی کوئی بہلائی یعنی اون دی گئی چیزون مین پس لیجایا جاویگا اوسکو اور حکم کیا جاویگا اوسکی لیی طرف دوزخ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ معنے اوسکی صحیح ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو **ف** کہا طیبی نی کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کی کہ دیا تہا اوسکو مالک اوسکے نی مال تاکہ تجارت کری اوسسے اور نفع حاصل کری پس نہ فرمان برداری کی اوسنی مالک کے حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اسطرح کہ صرف کیا اوسکو غیر جگہ اوسکی مین اور ایسی تجارت کے کہ جسکا حکم نہین کیا تہا پس وہ بندہ ٹوٹی مین ہے کہا ابو حامد نی جان کہ تمام بہلائیان اور لذتین اور سعادتین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہی نعمت ولیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہے اور نام کہنا سوا اسکی کا سعادت غلط ہی یا مجاز مانند نام کہنی سعادت دنیویہ کی کہ نہ سبب ہو آخرۃ کی غلط محض ہے ہان جو سبب پہنچاوین طرف سعادت آخرویہ کی اور ممد ہون اوسکی ساتہہ ایک واسطہ کی یا کئی واسطون کے اگر انکو نعمت کہین تو صحیح اور سچ ہی سبب اسکے کہ پہنچاونگی طرف نعمت حقیقی کی ﴿ع﴾ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْاَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنُرَوِّكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول پوچہی جاتا بندیگا روز قیامت کی نعمت سے یہہ ہی کہ کہا جاویگا اوسکو کہ کیا نہین تندرستی دی تہی ہمنی تیری بدن کو اور نہین سیراب کیا تہا ہمنی تجکو ٹہنڈی پانی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیے کہ ٹہنڈا پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نی اپنی مرید سی کہا کہ ای بیٹی پانی سرد کر کی پی اسلیے کہ پانی سرد نکالتا ہی شکر کو تہ دلسی اپنی والدسی یاد رکہتا ہون مین کہ جب پانی سرد پیتی بخود ہو جاتی اور تہوڑی دیر ٹہیرتی تا بحال خود آوین جب بحال خود آتی کہتی سبحان اللہ یہہ کیا چیز ہے اور کیا جوہر ہے اور کچہہ کلمات عالم ذوق و توحید سی کہتی اور عجائب حال پانی کی سبی یہہ ہے کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اسپر اور پہر قیمت کچہہ نہین رکہتا اور اسمین عجیب ایک **حکایت** منقول ہی کہ ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پہنچا ہلاک کے پس ظاہر ہوا اوسکی لیی ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا بادشاہ نی کہ آدہا ملک اپنا پس پلایا اوسنی پانی پہر رکا اوسکا پیشاب یہانتک کہ دشوار ہوا اوسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجکو اگر علاج کرون مین تیری

اس مرض کا یہ کہا بادشاہ نے کہ آدھا ملک ورد ونگا پس علاج کیا اوسنی پہر کہا اوس بادشاہ کو کہ لی ملک اپنا او پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی روز
پر اور بیچ جمع کرنے کی درمیان نعمت صحت اور بادشاہی کی اشارہ ہی طرف اسکی یعنی یہہ دو نعمتین جو اکٹھی بیان فرمائین تو اشارہ ہی ادہر کہ یہہ ایسی بڑی نعمتین
ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایکطرف اور یہہ نعمتین ایکطرف واللہ اعلم ؛ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا
ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ
وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سرکینگی پاون آدمی کی روز قیامت کی یعنی کہڑا رہینگے اوسکو بارگاہ خداوندی مین یہان تک کہ پوچہا جاویگا پانچ حالتون
سے پوچہا جاویگا عمر اوسکی سی کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچہا جاویگا جوانی اوسکی کی کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہی کہ رفتہ
رفتہ پرانا ہوجاتا ہی اور پوچہا جاویگا مال اوسکی سی کہاں سی کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال سی یا حرام سی اور کس چیز مین صرف کیا اوسکو یعنی طاعت مین
یا معصیت مین اور پوچہا جاویگا کہ کیا کام کیا بیچ اوس چیز کی کہ جانا یعنی علم کہ پڑہا عمل کیا یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
ف ابو درداء سی ہی کہ کہا انہون نی ای عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاویگا تجکو دن قیامت کی کہ آیا عالم تہا تو یا جاہل پس اگر کہیگا تو کہ عالم
تہا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا عمل کیا تونی بیچ علم کی کہ سیکہا تونی اور اگر کہیگا تو کہ جاہل تہا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا تہا عذر تجکو جاہل رہنی مین کیون نہ
علم پڑہا تونی ؛ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ
لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابو ذر کو کہ
تحقیق تو نہین ہے بہتر سرخ رنگ والی سی اور نہ سیاہ رنگ والی سی مگر یہہ کہ زیادہ ہووی تو ایک ون دونون مین سے ساتہہ تقوی اللہ کی نقل کی یہہ
احمد نی ف یعنی فضیلت نہین ہے موقوف صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطی ہونی انکی اکثر اور ظاہر
تر یہہ ہے کہ مراد ساتہہ ان دونون کی رنگ آقا اور غلام کی ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نے کہ مراد
ساتہہ سرخ رنگ کے عجم ہی اور ساتہہ سیاہ رنگ کی عرب ہیں عجم کو احمر یعنی سرخ کہتی ہین باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہی اونکی رنگ پر اور
عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتی ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی انپر اور معنی یہہ کہ فضیلت حقیقی ساتہہ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوی
اور عمل صالح کی نسبت کرنی فضیلت نہین کہتی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اور تقوی کئی مراتب ہین ادنی اوسکا تو تقوی کرنا
شرک جلی سی ہے اور اوسط اوسکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سی ہی یعنی ریا اور سمعہ سی اور اعلی اوسکا یہہ کہ ہو دائم الحضور ساتہہ
اللہ کے اور نہ رکہی دل الاخطرہ ماسوی اللہ کا ؛ ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا
اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا
اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین بے رغبتی کی کسی بندہ نی دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے قسم مال وجاہ سے مگر کہ اوگائی اللہ نی حکمت یعنی معرفت استوار اوسکی دل مین
اور گویا کیا ساتہہ حکمت کی اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو دیکہنی والا ساتہہ عین الیقین کی عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت عنا اور خستہ شرکا اور
فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا دلکا ذکر رب سے اور دیکہنی والا بیماری دنیا کا یعنی علت محبت اور سبب طلب اوسکا اور دوا اوسکا یعنی معالجہ اوسکا
ساتہہ معجون علم اور عمل کی اور پرہیز کرنی کی اوس سے اور صبر و قناعت کرنیکی اور راضی ہونیکی مقدر پر اور نکالا اوسکو حق تعالی نی دنیا اور آفات

اور بلبات سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکی دنیا سی اور متوجہ ہونیکی عقبی یطرف دار السلام کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنے بہشت کے اشارہ ہی اسمین اسکے طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام وکامل دار آخرت مین ہی اور بہشت مین ہے ایک درویش سی پوچھا لوگون نی کہ کیا حال کہتی ہو تم کہا خیر و سلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت مین در آونگا ۞ ح **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَہٗ صَادِقًا وَنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمْعٌ وَاَمَّا الْعَیْنُ فَمُقِرَّۃٌ لِمَا یُوْعِی الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُہٗ وَاعِیًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نی دل اوسکا واسطی ایمان کی یعنی ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاقسی اور کیا دل اوسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق برون اور احوال بد سے مانند حب دنیا اور غفلت کرنیکی مولی سی اور بہول جانی کی عقبی کو فرمایا اللہ تعالی نی یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور اوسکی زبان اوسکی راستگو اور کیا نفس اوسکو مطمئن یعنے ساتھہ ذکر رب اور محبت اپنیکی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اوسکے سیدہے یعنی غیر مائل طرف کجی اور باطل اور افراط و تفریط کی اور کیا اوسکی کانون کو سنی والا بات حق کا اور کیا اوسکی آنکہہ کو دیکہنی والا یعنی دلائل وحدانیت کا اور صنعتون پر وردگار کا پس لیکن کان قیف ہین اور آنکہہ قرار دینی والی اور ثابت رکہنی والے ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکہتا ہی اوسکو دل اور تحقیق رستگار ہی پائی اوسنی کہ کیا خدا تعالی نے دل اوسکا پاک کیا اوسنی اپنی دل کو یاد اور نگاہ رکہنی والا حق کا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** پس لیکن کان الخ یعنی کان بسبب پہچاننی اوسکیکے کلمہ حق کو مشابہت ساتھہ قمع لہ یعنی قیف کی کہتی ہین اور قیف اوسکو کہتی ہین کہ ظرف یعنے شیشہ کے موہنہ پر رکہہ کر اوسمین سے روغن اور شراب اور مانند اسکیکے ڈالا جاتا ہی ظرف مین اسطرح داخل ہوتا ہی سخن حق از راہ گوش کی دل مین اور آنکہہ قرار دینی والی اور ثابت رکہنی والے ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکہتا ہی دل اوس چیز کو اور ظرف اسکا ہوتا ہی یا ظرف کرتی ہی وہ چیز دلکو اور در آتی ہی اوسمین اور منظر اس معنی کی قلب کے مرفوع اور منصوب پڑہا ہی اور حاصل معنی یہہ کہ آنکہہ کی راہ ہی دل مین چیزین در آتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اوسمین جیسیکہ کان کی راہ سی بعد ازان حاصل دونو حکمون کا بیان کیا ساتھہ قول اپنی کی وقد افلح الخ ۞ ح **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُعْطِی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی مَعَاصِیْہِ مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا ھُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَتَحْنَا عَلَیْہِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً فَاِذَا ھُمْ مُبْلِسُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سی اوسنی نقل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت دیکہی تو اللہ عز وجل کو کہ دیتا ہی بندہ کو دنیا سی باوجود گناہ کرنی اوسکیکے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی یعنی اسباب دنیا پس سوا اسکی نہین کہ وہ دنیا استدراج ہی پہر پڑہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق استشہاد کی یہہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہی پس جبکہ بہول گئی کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کیی گئی تہی ساتھہ اوسکی یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا اونہون نی امر نہی اوسکیکو کہولدیئے اوپر دروازے ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتون کی یہان تک کہ جب خوش ہو ساتھہ اوس چیز کی کہ دیی گئی یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیر ذلک اے نعمتین پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس ناگہان وہ ناامید اور متحیر تہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہی یعنی سیڑہی کی ایک پایہ پر چڑہنا یا پہر اور پہرا اور پر اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہہ ہے کہ جب گناہ کرنی بندہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دی اور مہلت دی اوسکو تا بندہ گمان لیجاوی کہ یہہ لطف ہی پروردگار کی طرف سے میری حق مین پر توبہ اور استغفار گناہ سی نکری اور مغرور ہو ناگہان اوسکو گرفتار کری عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہی جانب عذاب کے ۞ ح **وَعَنْ**

اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّیَ وَتَرَكَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چہوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ دینار ایک داغ ہی یعنی اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نی پہر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چہوڑی دو دینار پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ دو دینار دو داغ ہین نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ایک جماعت تہی فقرا اور غربا صحابہ سی کہ صفہ مسجد مین رہتے تہی اور صفہ مسجد ایک جگہہ تہی مسجد شریف سی کہ سایہ دار تہی ساتہہ چہت کی اور اصل اوسکی یہہ ہی کہ جسوقت مین کہ قبلہ بیت المقدس تہا بنائی تہی اور جب قبلہ جہت کعبہ کے ہوئی تو اوس جگہہ کو اوسی حالت پر چہوڑا اور یہہ جماعت وہان رہتی تہی مقدار ستر اسّی تن کے اور کبہی کم ہی ہوتے تہی اور کبہی زیادہ بہی اور اونکی لیے نہ مکان تہا اور نہ مال اور زاد لاو مقام زہد و توکل مین بیٹہی تہی اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قران اور یاد کرنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیمین مشغول ہوکر حاصل کرنا انوار کا کرتی تہی اور اونکو اضیاف اللہ کہتی تہی اغنیا صحابہ خدمت اونکی کرتی تہی اور قوت پہنچاتی تہی اور اپنی گہرون مین بطریق مہمانی کی لیجاتی اور کتنی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تہے کہ حضرت کی گہر سی طعام کہاتی تہی اور کبہی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کی بیچ کثرت طعام کی ہوتی تہی چنانچہ ایک پیالہ دودہ کا سبکو کفایت کرتا تہا اور آنحضرت حکم کیی گئی تہے اونکی ساتہہ بیٹہنی کا پس بارہا اونکو اپنی حضور شریف مین مشرف کرتی تہی اور فرماتی کہ مین تم مین سے ہون اور بشارت دیتی اونکو کہ آخرت مین تم میری ساتہہ ہو وگی اور میری ساتہہ بہشت کو جاوگی اور ابوہریرہ بہی اونہین مین سے تہے ؎ دلا خوش باش کان محبوب جان را * بدرویشان و مسکینان سر ہست * اور اشاد اور انتساب طائفہ صوفیہ کے اس طریق مین ساتہہ انکی ہی اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ مین صفہ سی تکلف ہے لیکن معنی مین موافق ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نی جو دیناروں کی چہوڑنی پر وعید فرمایا حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ اگرچہ جمع کرنی اور رکہہ رکہنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کی شرع مین گناہ نہین ہے بلکہ اگر گنج رکہی بعد ازادای حق زکوۃ کی تو ممنوع نہین ممنوع وہ گنج ہی کہ اوسمین سے حق زکوۃ ادا نکری ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچہہ چہوڑ کر اور سب سے چشم پوشیدہ کرکر اور صحبت فقرا کی اختیار کرکر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹہتی ہین اور ہی ہی گویا یہہ تشدید اور توبیخ اوپر جہوٹی دعوی فقر و تجرید کی ہی چنانچہ راوی نی کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سی مرا اور نکہا کہ ایک مرد اصحاب سے مرا یعنی اصحاب صفہ سی تہا کہ نام زد بنام فقر و زہد کی ہین اور اونکی صحبت مین بیٹہنا اور دعوی حال انکا کرنا منافی جمع کرنی درہم و دینار کی ہی اگرچہ اور ون پر کار آسان ہی شرح اور توضیح مقصد کی اس مقام مین یہہ ہے کہ وہ دو نو تہی ساتہہ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تہی اونپر بنا بر نہایت حاجت و فاقہ اونکی پس وہ بمنزلہ سائلین کے تہی یا تو از روی قال کی یا حال کی اور حلال ہی نہین کسیکو یہہ کہ سوال کری اس حال مین کہ اوسکی پاس ہو قوت ایکدن کا پس حرام واقع ہوا کہانا انکا باوجود ہونی دینار کی پاس دونکی اور اسیطرح جو شخص کہ ظاہر کری اپنی تئین بصورۃ فقرا کی کہ پہنی کپڑی پرانی یا بناوی وضع مشائخین کے اور اوسکی پاس کچہہ ہو قسم نقود کی یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقود کی اور لیوی اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہے اور کہاوی تو وہ حرام ہی اوسپر اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تئین عالم یا صالح یا شریف اور نہ ہو نفس الامر مین مطابق واقع کی اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی کے یا شرفت اوسکی کی پس ہوگا حرام اوسپر اور منقول ہی کہ شیخ ابو اسحق گاذرونی نی دیکہا ایک جماعت کو فقرا سی کہ کہاتی ہین طعام سی کہ موضوع تہا واسطی مستحقون کی پس کہا ای کہانیوالو حرام کی پس باز رہی وہ کہانی سی پس کہا شیخ نی کہ جسکے پاس نہو کچہہ دنیا سی کہاوی وہ الا نہ کہاوی پس کہا یا بعضون نی اور باز رہی بعضی پس کہا سبحان اللہ یہہ کہانا حرام ہی واسطی ایک قوم کی اور حلال ہی واسطی اورون کی پس چاہیی کہ ڈرائی جاوین اہل حرمین شریفین اعزہما اللہ فی الدارین اسی کہانی

کوئی اونمین سے اس حال مین کہ وہ غنی شرعی ہو اوقاف مین سے کہ موضوع ہی واسطی فقراکی اور اسیطرح جو شخص کہ رہوی حجرون مین کہ وقف کی گئی ہون مساکین کے لیے پس تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نی ساتھہ اسکی کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہہ کہ رہوی خانقاہون کی حجرون مین اور نہ اعتبار کری کوئی ساتھہ اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی یہہ کہ اوقاف حرمین کی عام ہین واسطی فقیر و غنی کی پس بر تقدیر صحت اوسکی نہین صحیح ہی وقف ہماری نزدیک اختیار پر جبکہ ہون وہ غیر مخصوص ٭ ع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى خَالِهٖ اَبِىْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْهَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا خَالِ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّىْ اُرَانِىْ قَدْ جَمَعْتُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سے یہہ کہ وہ گئی اپنی ماموں پاس کہ نام اونکا تہا ابی ہاشم بن عتبہ تا عیادت کرین اونکی پس روئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نی کس چیز نی رلایا تجکو ای ماموں میرے کیا بیماری نی قلق و اضطراب مین ڈالا تجکو یا حرص دنیا نی قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نی یون نہین یعنی یہہ باعث نہین ہے کہ جو کہا تو نی لیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی وصیت کی تہی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا مینی اوسپر کہا معاویہ نی اور کیا ہی وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نی کی تہی کہا ابو ہاشم نی کہ سنا مینی آنحضرت سے فرماتی سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کسی ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کرے تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون اپنی تئین کہ تحقیق جمع کیا مینی مال نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف لفظ اُرانی ساتھہ پیش ہمزہ کی بمعنی اظن کی ہی یعنی گمان کرتا ہون اور ایک نسخہ مین ساتھہ زبر ہمزہ کی ہی یعنی دیکھتا ہون مین یا جانتا ہون مین ٭ ع وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِى الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہی ام درداسی کہ بیوی ابو درداکی ہین کہا کہ کہا مینی ابو درداکو کہ کیا ہوا ہی تمکو کہ نہین مانگتی تم یعنی مال و منصب آنحضرت سی یا صحابہ سی جیسیکہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو دردا نی کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق آگی تمہاری گہاٹی ہی دشوار نہین گذر سکیگا اوس سے یعنی بطریق سہولت کی گران بار پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ ہلکا ہو وون مین یعنی ساتھہ ترک کرنی طلب کے اور صبر کرنیکی اوپر قلت مال کی واسطی چڑہنی کی اوس گہاٹی پر ف گہاٹی دشوار فاصل ہی درمیان تمہاری اور درمیان داخل ہونی جنت کی اور مراد اوس سے موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اوسکی ہین اور گران بار یعنی اوٹہانی والی بوجہ مال وجاہ کی اور وسعت حال کی اور اسلیے کہا گیا ہی فاز المخففون وہلک المثقلون ٭ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِىْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا کوئی چلتا ہے پانی پر بغیر تر ہونی قدموں اپنی کی کہا صحابہ نی کہ کوئی نہین ہے ایسا کہ چلی پانی پر اور تر نہون قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نی اسیطرح دنیا دار سلامت نہین رہتا گناہون سی نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی گناہ ہونا اوس سے کہ لازم ہی محبت دنیاکی کہ منبع الوان کے لیے اسمین خوف شدید دلاتا ہی غنیون کی لیے اور نہایت رغبت دلاتی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دیتا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکہتا ہی اونکی نقصان مین یہہ کہ داخل ہونگی فقرا جنت مین پہلی اغنیا کی پانسو برس حافانا اللہ منہا بکرمہ وفضلہ ٭ ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ

أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ اور روایت ہے جبیر بن نفیر تابعی سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں وحی کی گئے طرف میرے یہہ کہ جمع کرون مین مال اور ہو وَن مین تجارت کرنیوالون مین سے ولیکن وحی کی گئی ہی طرف میرے یہہ کہ تسبیح کر تو ساتھہ حمد پروردگار اپنی کی اور ہو تو سجدہ کرنیوالون مین سے یعنی نمازیون مین سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوے تجکو موت نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ابی مسلم سے **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھہ تسبیح اور تحمید اور عبادت کی خصوصًا نماز کی مستغرق رکھون اور اخیر عمر تک مشغول اسمین ہون مجکو فرصت مشغول ہونیکی ساتھہ تجارت اور خرید و فروخت اور اور امور دنیا کی کہان ہے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطے بچنے کی سوال سے اور واسطے سعی کرنیکی اپنی عیال کی لیے اور واسطے احسان کرنیکی اپنی ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے اس حالت مین کہ چہرہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کی ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کی اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال درحالیکہ طلب یا دتی کی کرنیوالا ہی مال مین اور فخر کرنیوالا ہی یعنی فقرا پر بسبب مال کی جیسیکہ طریقہ اغنیا کا ہی اور ریا کرنیوالا ہی یعنی اگر تصدق کرتا ہی تو بطریق ریا اور دکہانی لوگون کی کرتا ہی ملیگا خدا تعالے سے اس حالت مین کہ اللہ تعالی اوسپر ہوگا خفا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین **ف** اے عزیز میرے بیچ طلب کرنے مال حلال کی بقصد زیادہ کرنی مال کی اور فخر کرنیکی اسمین اور ریا کرنیکی تو یہہ حال ہی بیچ طلب کرنے مال حرام کی کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ذکر کیا طلب کرنیوالے حرام کا واسطے اشارہ کرنیکی طرف اسکی کہ نہین ہے یہہ کار اہل اسلام کا اور یا اسلیے نہین ذکر کیا کہ وہ فحوائے کلام سے آپ سے سمجھا جاویگا ؛ ح ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ خیر یعنی مال کثیر خزانے ہین کہ ان خزانون کی لیے کنجیان ہین یعنی باخیر لوگ ہین کہ خزانے کہولتے ہین اور بخشتے ہین پس خوشی ہو جیو اوس بندہ کی لیے کہ کیا ہی اوسکو خدا تعالی نے کنجی واسطے خیر کی یعنی سبب کہلنے دروازہ نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہوجیو اوس بندہ کی لیے کہ کیا ہی اوسکو خدا تعالی نے کنجی شر کا اور سبب کہلنے دروازہ اوسکا اور سبب بند ہونے دروازہ خیر کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یہہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کیسے لکہا گیا ہی اور ملا علی رح نے لکہا ہی کہ یہہ خیر یعنی یہہ جنس خیر پوشیدہ معلوم سے کہ مانند محسوس کے ہی خزائن ہی یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئین پوشیدہ کی گئین کہی گئین درمیان بندون اوسکے اور واسطے اون خزانون کی کنجیان ہین یعنی اوسکی بندون کی ہاتہہ وہ جو بمنزلہ کیلون اوسکی ہین اور کنجی واسطے خیر کی یعنی از راہ علم اور عمل کی یا از راہ مال در حال کی اور کنجی واسطے شر کی یعنی واسطے کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کی ساتھہ بہائی مسلمانون کی کہا راغب نے کہ خیر وہ چیز ہی کہ رغبت کرین اسمین سب مانند عقل کی مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کی اور شر ضد اسکی ہی اور خیر اور شر فائدہ دیتے ہین یہہ کہ ہو خیر واحد شر دوسرے کی مانند مال کی کہ اکثر ہوتا ہی خیر واسطے زید کی اور شر واسطے عمرو کی انتہی اور اسیطرح علم بہ نسبت بعض کی حجاب ہے سبب غلہ اسکا

اور بہ نسبت اور کی سبب قربت کا طرف اللہ تعالی کی اور قیاس کر اسپر اور عبادتون کو کہ بعضی ویسی ہین باعث عجب اور غرور کی ہین اور بعضی باعث نور و سرور کی اور مانند تلوار اور گہوڑی اور مانند انکی کبھی ہوتی ہین آلہ جہاد کی ساتھہ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبھی ونسی قتل کیی جاتی ہین انبیا اور اولیا اور پہنچاتی ہی بسبب انکی انچی کی درجی دوزخ کی مین ※ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُبَارِكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ جَعَلَهٗ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نہ برکت دی جاوی واسطی بندی کی بیچ مال اوسکی یعنی بسبب اسکی کہ خرچ کری اوسکو بیچ رضا مولی اور عمارت عقبی اپنی کی گردانتا ہی اوس مال کو پانی اور مٹی مین یعنی خرچ کرتا ہی بیچ بنانی عمارت کی کہ جو زائد ہی حاجت سے ※ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهٗ اَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون کی اسلیے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اس سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر مال حلال سی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضی کہتے ہین کہ معنی اس عبارت کی یہہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی کہ عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام وہی بناتا ہی اور معنی کلمہ فی کی مانند اسکی ہین کہ کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دو سیر لوہا ہی اور حال آنکہ حلقہ عین دو سیر لوہا ہی نہ یہہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی سے خرابی دین کی ہی اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنے بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکے کے ہے کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسیکہ وارد ہوا ہی لدو للموت وابنو للخراب اسیطرح ہی بعضی شرحون مین اور یہہ بہی متصور ہی کہ مراد حدیث سی یہہ کہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہون سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین ایسی نہ بناو کہ وہان بیٹہو اور فسق کرو اور ساتھہ بدون کی صحبت رکہو اور جو عمارت کہ اوسمین فسق کرین آخر کو خراب ہوتی ہی شرح اور ملا علی رح نی دو احتمال لکہی ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہہ کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ کرنی مال حلال کی عمارتین اور دوسرا یہہ کہ نہین دلالت کرتی اوسپر اور اسکو لکہا ہی کہ یہہ مناسب ہے سرخی باب کے ※ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا گہر اوس شخص کا ہی کہ نہین گہر واسطی اوسکی یعنی آخرۃ مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کے کہ نہین مال واسطی اوسکی اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دنیا گہر اوس شخص کا ہی الخ چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی خوش اسمین ممکن نہین پس جسنی کہ دنیا کو گہر اپنا پکڑا گویا نہین ہے اوسکی لیی گہر اور اسیطرح دنیا مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی مال یعنی مقصود مال سی خرچ کرنا اوسکا ہی بہلائیون اور مرضیات الہی مین اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ دار دنیا کو گہر نہ کہنا چاہیی اور مال اوسکیکو مال نہ کہنا چاہیی بسبب فنا اور حقارت اوسکیکی اور مرجع اس معنی کا بہی معنی اول کی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ دنیا گہر اوسکا ہی کہ نہین گہر اوسکی لیی آخرۃ مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی غنا اور مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گہر ٹہیرایا اور مطمئن ہوا ساتھہ اوسکی اور مال جمع کیا گمان لیا اوسنی خلود کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیوۃ الدنیا واطمأنوا بہا اور فرمایا یحسب ان مالہ اخلدہ اوسکی لیی اخرت مین گہر اور غنا نہین ہوسکا اور واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ اوٹہانی کے بیچ اوسکے جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو یا لام لفظ لہا مین زائد ہے یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکہتا ہے

شرح مجمل معنی اسکے یہہ ہین کہ دنیا نہین لیاقت رکہتی اسکے کہ گنی جاوے پھر اوسکی لیے اور نہ لیاقت رکہتی ہی اسکی کہ گنی جاوی مال گر اوسکی لیے کہ نہین
مال اوسکی لیے اور مقصود حقارت دنیا کی اور ساقط کرنا رتبہ اوسکا ہی اس سے کہ گنی جاوین گہر یا مال اوسکی لیے کہ ہی آخرت اوسکی لیے قرارگاہ اور مال: ع

وعن حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ الْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطٰنِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خطبہ مین شراب ہے مجمع گناہون کی ہی یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین دراد سے وجو وہین آتی ہین اور عورتین جال ہین شیطان کی اور محبت دنیا کی سہری ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کی کرتا ہی کہا حذیفہ نی کہ سنا مینی حضرت سی کہ فرماتی تہی پیچہے ڈالو عورتون کو اسلیے کہ پیچہے ڈالا ہی اونکو خدا تعالی نی یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس نہ مقدم کرو تم اونکو چیزون ذکر کی گئی مین نقل کی یہہ تمام حدیث جیسیکہ مذکور ہوئی رزین نی اور نقل کی بیہقی نی جملہ اس حدیث سی شعب الایمان مین حسن بصری سی بطریق ارسال کی ہی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئة **ف** روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربہا وقع علی امہ وخالتہ وعمتہ کہتی ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف زنا کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف پینی شراب کے پس آیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کے گئین اور محبت دنیا کی الخ اور مفہوم مخالف اسکا یہہ ہے کہ ترک دنیا سہرا ہر عبادت کا کہا بعضون نی کہ جسنی دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرتی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا اوسکو نہین گمراہ کرتی اوسکو تمام مفسد کہا طیبی نے کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سے گناہون کو متضمن ہین اسلیے کہ ہر ایک انمین سی علیحدہ علیحدہ اصل ہی بہت سے گناہون کی: ع

وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِيْ الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت ڈرنے والی دو چیزون کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور درازی آرزو جینی کی یعنی ساتہہ تاخیر عمل کی پس لیکن خواہش نفس کی جو کہ مخالف ہے ہدایت کی اور موافق ہی باطل کی پس باز رکہتی ہی قبول حق سی اور فرمان برداری آدمی کی سے اور لیکن درازی آرزو جینی کی پس بہلا دیتی ہے آخرت کو اور یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اور یہہ آخرة کوچ کرنی والی آنیوالی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہے اور واسطی ہر ایک کے دنیا اور آخرة سی بیٹی ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنیوالی پس اگر سکو تم یہہ کہ ہو تم بیٹون دنیا کی سی پس کرو یعنی ایسے کام کرو کہ دنیا کی بیٹی گری سی نکلجاؤ اور تابع اور محکوم اوسکی نہو اسلیے کہ تم آجکی دن دنیا مین ہو کہ گہر عمل کا اور جگہہ کام کرنی کی ہی پس غنیمت جانو عمل کو پہلی آنی اجل کی اور نہین ہے حساب دنیا مین عمل پاؤ اور تم کل کو بیچ گہر آخرة کی ہوگی کہ نہین ہی عمل اسمین بلکہ جگہ حساب کے ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اسطرح کہ نہین جانتا صاحب اسکا جیسیکہ نہین جانتا چلنی کشتی کو بیٹہنی والا اسکا اور نہ فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اوسکا بہت جلد سمجہا جاتا ہی اسلیے کہ اگر آخرت بجای خود ہوتی اور دنیا ادس طرف جاتی تو بہی آخر گذر جاتی اور تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بہی ادس طرف سے ادہر چلی آتی ہی اور دنیا ادہر سی ودہر چلی جاتی ہی درمیان راہی مین تمام ہو گی اور نہین حساب یعنی

سجستظاہر کی بنسبت فاجر کی دالا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ع ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہی حضرت علی رضی یعنی بطریق موقوف کی کرکہا کوچ کیہی جاتی ہے دنیا پشت دیی ہوئی اور کوچ کیہی آتی ہی آخرت درحالیکہ متوجہ ہی طرف ہماری یعنی ظاہر ہی پشت پہیرنا دنیا کا اور فنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اوسکا اور واسطی ہر ایک کے اون دونوں میں سی بیٹی ہیں پس ہو و تم آخرۃ کی بیٹون میں سی یعنی ساتہہ متوجہ ہونیکی طرف اوسکی اور نہ ہو و تم دنیا کی بیٹون میں سے یعنی ساتہہ اعراض کرنی کی آخرت سی اور متوجہ ہونیکی طرف دنیا کی ایسی کہ آجکی دن یعنی دنیا میں عمل ہی یعنی وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کی حساب ہے اور نہیں ہی عمل روایت کی یہہ حدیث بخاری فی ترجمۃ الباب میں ف یعنے عنوان ایک باب میں بغیر سند کی موقوف حضرت علی پر اور حدیث جابر سی معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی اور مضمون اسکا مضمون اوسکا ہی ع ح وَعَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ وَيَقْضِي فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي النَّارِ أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللهِ عَلَى حَذَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی عمرو سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا اپنی خطبہ میں کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہا تا ہی اوس سے نیک بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سی حصہ رکہتی ہیں فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک مدت ہے معین وعدہ کی گئی سچی یعنی تحقیق ثابت اور حکم کریگا آخرت میں بادشاہ قادر یعنی تمیز کر نیوالا درمیان نیک بد اور مومن اور کافر کی ساتہہ ثواب عذاب کے آگاہ ہو و تحقیق خیر خوبی سب ساتہہ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت میں ہے آگاہ ہو و اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتہہ انواع اپنی کی دوزخ میں ہی خبردار ہو و پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب و حساب خدا سی خوف پر ہو یا یہہ معنی ہیں کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو اللہ سی کہ قبول ہوتا ہی یا نہیں یا درجاؤ تم کہ تحقیق تم پیش کیی جاؤ گی اپنی عملوں پر پس شخص عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکہیگا جزا اوسکی یعنی آخرۃ میں یا دنیا میں اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی برا دیکہیگا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نی ف پیش کیی جاؤ گی اپنی عملوں پر یہہ عبارت محمول قلب پر ہی یعنی معنی اوسکی الٹی ہیں کہ عمل تمہاری پیش کیی جاوینگی تم پر یا معنی یہہ ہیں کہ تم پیش کیی جاؤ گی حضرت پروردگار تعالی کی جیسکہ عمل تمہاری ہیں اور ظاہر یہہ ہے کہ معنی اوسکی یہہ ہیں کہ تم سامنی کیی جاؤ گی اللہ تعالی کی ساتہہ اعمال اپنی کی اور جزا دیی جاؤ ینگی اور برا اعمال اپنی کی مانند پیش کرنی لشکر کی امیر پر ۔ ح ع وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَإِنَّ الْآخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُحِقُّ فِيهَا الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلَّ أُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا اور روایت ہی شداد سی کہ کہا اوسنی سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہے کہا تا ہی اوس میں دنیا سی نیک بد یعنی مومن و کافر اور تحقیق آخرۃ وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع غیر کاذب ہے حکم کریگا اوس میں بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکہیگا اوس میں حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنی تمیز اور جدا کر دیگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتہہ ثواب و عذاب کے

ہو تم آخرت کی بیٹون مین سے اور نہ ہو تم دنیا کی بیٹون مین سے اسلیے کہ تحقیق ہر ان تابع ہوتا ہی اوسکا بیٹا اوسکا **ف** اور دنیا باطلہ کا ٹہکانا دوزخ ہے اور آخرۃ حقہ کی جگہہ جنت ہی یعنی پس جو طالب مستغرق دنیا کی ہین وہ اوسکی ساتھہ دوزخین ہونگی اور جو طالب آخرۃ کی ہین وہ اوسکی ساتھہ جنت مین ہونگی یہہ تو ملا علی رح نی لکہا ہی اور حضرت شیخ رح نی لمعات کی لکہا ہی کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرۃ کی کریگا اور موافق اوسکے عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی لیے کریگا ؛ **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْھَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ھَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی رَوَاھُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین طلوع ہوتا آفتاب مگر کہ دونو پہلو وسکیمین دو فرشتی ہین کہ پکارتی ہین سناتی ہین خلائق کو یعنی سنتی ہی اوس ندا کو خلائق سوای جن و انس کی ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکی یا انقطاع کرکرا در طرف رجوع ہو وطرف اوسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل الیہ تبتیلا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرے ہی یعنی امر دین مین یا از عقبی مین بہتر ہی اوس مال سی کہ بہت ہو اور باز رکہی عبادت خدا تعالی سی اور خوشحالی سی روایت کین یہہ دونو حدیثین ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** شاید کہ بہیدنہ سنانی جن و انس کیمین یہہ ہے کہ ندا اونہہ جاوی تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پہر اگر کوئی کہی کہ یہہ ندا واسطی تنبیہ آدمیون کی ہی اور جب وہنون نی نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگی جواب اسکا یہہ کہ کفایت کرتا ہی اونہین خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پہر جن و انسان مین سے خطاب خاص انسان ہی کو اسلیے کیا کہ نہایت غافل درحرص مال و متاع دنیا پر ہی یہانتک کہ باز رکہا اونکو اوسنی متوجہ ہونی سی طرف ذکر اللہ تعالی کی اور عبادت اوسکی پس کہا گیا اونکو کہ کہان تک یہہ غفلت و اعراض ہوگا ذکر اللہ سے اور طرف عبادت رب اپنی کی **ع** **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَبْلُغُ بِہٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پہنچاتی تہی اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تہی کہ جسکو حدیث مرفوع کہتی ہین کہا ابو ہریرہ نی جسوقت کہ مرتا ہی آدمی کہتی ہین اور پوچہتی ہین فرشتی کہ کیا آگی بہیجا یعنی اعمال خیر سی اور کہتی ہین آدمی کہ کیا پیچہی چہوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیون کی مال پر **ش** **وَعَنْ** مَالِکٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِاِبْنِہٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْھِمْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَھُمْ اِلَی الْاٰخِرَۃِ سِرَاعًا یَذْھَبُوْنَ وَاِنَّکَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَۃَ وَاِنَّ دَارًا تَسِیْرُ اِلَیْھَا اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْھَا رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی امام مالک سی کہ تحقیق لقمان نی کہا اپنی بیٹے کو کہ ای بیٹی میرے تحقیق آدمی دراز ہوی یعنی عہد آدم سی آجکی دن تک اونپر مدت اوس چیز کی کہ وعدہ دی جاتی ہین ساتہہ اوسکی یعنی بعث اور حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہین اور تحقیق تو ای بیٹی میرے تحقیق پشت دی ہی تو نی دنیا کو جبسکہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہی گویا دنیا کو چہوڑ دیا اور تحقیق وہ گہر کہ چلتا ہی تو طرف اوسکے بہت نزدیک ہے طرف تیری اوس گہر سی کہ نکلتا ہی تو اوس سی نقل کی یہہ رزین نی **ف** دراز ہوی الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ دراز و بعید ہوا ہے لوگون پر وعدہ آنی قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہین طرف اوس چیز کی کہ وعدہ کیی گئی ہین اوسکا مانند قافلہ چلنی والی کے لیکن وہ نہین جانتی مانند بیٹہنی والون کشتی کے پہر ہوئی کی یہہ بیان کیا اس معنی کو ساتہہ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹی کو کیا اور مراد اس سے خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکی لیے اور آخر جملہ حدیث کی یہہ دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوسی دور پڑتا ہی اور جس چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی جانب نزدیک آتا ہی ایک مسافت درمیان مین ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوسی بہت نزدیک

ہوا جاتا ہی اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکی کی اور وہان پہنچیگا اور مقصود اس نصیحت سے دفع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سے ع ح وَعَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ عَمرٍو قَالَ قِیلَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفضَلُ قَالَ کُلُّ مَخمُومِ القَلبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ قَالُوا صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعرِفُہٗ فَمَا مَخمُومُ القَلبِ قَالَ ہُوَ التَّقِیُّ النَّقِیُّ لَا اِثمَ عَلَیہِ وَلَا بَغیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رَوَاہُ ابنُ مَاجَۃَ وَالبَیہَقِیُّ فِی شُعَبِ الاِیمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اونہی کہا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نی کہ سچی زبان کو جانتی ہین ہم کہ جو ہرگز جھوٹ نہ بولی پس کون ہے مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہے گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور حسد سے گذرنا اور نہ کدورت اور کینہ اور حسد نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف مخموم خم سے ہی یعنی جہاڑنی خاک و کوڑی کی زمین اور کوین سے پس یہان مراد یہ ہے کہ دل اوسکا جہڑا ہوا اور صاف ہی غبار اغیار سے اور پاک ہے بری اخلاق سے جسکو سلیم القلب کہتے ہین فرمایا اللہ تعالی نی الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور نقی یعنی صاف دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سے اور تقی یعنی بچنی والا بری عقائد اور برے اخلاق سے اور صحابہ نی جو معنی مخموم القلب کے پوچھی احتمال ہی کہ وہ اس لفظ کو نہ جانتی ہون اسلیے کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتی تہی کہ صحابہ باوجود یکہ اپنی زبان عرب کے اور کہنی فصاحت اور بلاغت کی نہ سمجھتی تہی اور معنے اوسکی نہ جانتی تہی لیکن اضافت مخموم کی قلب کے طرف درمعین ہو نامراد کا اس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نی بیان فرمایا اور یہہ احتمال ظاہر ہی واللہ اعلم ع ح وَعَنہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربَعٌ اِذَا کُنَّ فِیکَ فَلَا عَلَیکَ مَا فَاتَکَ الدُّنیَا حِفظُ اَمَانَۃٍ وَصِدقُ حَدِیثٍ وَحُسنُ خَلِیقَۃٍ وَعِفَّۃٌ فِی طُعمَۃٍ رَوَاہُ اَحمَدُ وَالبَیہَقِیُّ فِی شُعَبِ الاِیمَانِ اور روایت ہی اوسی عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب اپنی جاوین تجھمین ای مخاطب پس نہیں ہے خوف تجھپر اور ضرر نہیں ہے تجھکو فوت ہونی اور نہونی دنیا کی سے اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندون کی اور حقوق نفس کے اور دوسرے سچے بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتہی پارسائی کہانی مین یعنی پرہیزکری حرام سے اور اکتفا کری مقدار حاجت پر اور بہت کہاوی نقل کے یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف ضرر نہین الخ یعنی جو نکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئین اور نفس نے بسبب اسکے کمال پایا اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا بہم پہنچا فوت ہونی نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سے کیا غم ہے بلکہ اگر وہ ہون تو خلل و وحشت کا رخنہ جمعیت حضور مین اور کثافت اور ظلمت اوپر جمال لطافت دل نور کی پیدا ہوتا ہی ح وَعَن مَالِکٍ قَالَ بَلَغَنِی اَنَّہٗ قِیلَ لِلُقمَانَ الحَکِیمِ مَا بَلَغَ بِکَ مَا نَرٰی یَعنِی الفَضلَ قَالَ صِدقُ الحَدِیثِ وَاَدَاءُ الاَمَانَۃِ وَتَرکُ مَا لَا یَعنِینِی رَوَاہُ فِی المُوَطَّا اور روایت ہی امام مالک سے کہا پہنچا ہی مجکو یہہ کہ کہا گیا واسطی لقمان حکیم کی کہ کس چیز نی پہنچایا ہی تمکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتی ہین ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نی کہ پہنچایا ہی مجھی اس مرتبہ کو سچ بولنی نی یعنی ملازمت سچ بولنی نی اپنی باتکہنی مین اور اور کی بات نقل کرنی مین اور ادا امانت نی یعنی امانت مال ہو یا قول یا فعل اور چہوڑ دینی اوس چیز کی نی کہ نہ نفع دی مجھکو اور ضرورت نہو مجھکو اوسکی روایت کی یہہ مالک نے موطا مین کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث مین ف اسی جگہہ سے کہا ہی کہ حکمت راست گفتاری اور نیک کرداری ہی اور لقمان بہانجی ہین ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضون نی کہا کہ اونکی خالہ کی بیٹی تہی اور اختلاف ہے درمیان علماء کی آسمین کہ لقمان پیغمبر تہے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ حکیم وولی تہی اور آیا ہی کہ اونہون نی ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ لقمان پیغمبر تہی نہ بادشاہ تہی ایک غلام کالی تہی کہ بکریان چراتی تہی حق تعالی نی اونکو مقبول بنایا کیا اور حکمت اور جوانمردی

اور عقل دی اور اپنی کتاب مین ذکر انکا کیا ہرح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِیْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ فَتَجِیْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیْءُ الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِكَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیْءُ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ بِكَ الْیَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهٖ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آوین گی اعمال پس آویگی نماز پس کہیگی ای پروردگار میری مین نماز ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پس آویگا صدقہ یعنی زکوٰۃ پس کہیگا ای رب میرے مین صدقہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پہر آویگا روزہ پس کہیگا ای رب میری مین روزہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پہر آوین گی اور اعمال یعنے حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکیکی اوپر اسیطرح کی کہ مذکور ہوئی فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی یعنی موقوف رکہیگا اللہ تعالی ہر ایک کی شفاعت کی قبول کو اور مہلت دیگا انکی درخواست کی قبولیت کو بہ نرمی و مہربانی پہر آویگا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہ وارد ہونی او امر و احکام کا ہی پس کہیگا ای رب میرے نام پاک تیرا اسلام ہی یعنی سالم اور پاک تمام نقصانون اور آفتون سی اور سلامتی بخشنے والا بندون کا تمام شدائد اور خوفون سی اور مین ہون اسلام کہ عاجزی کرنی والا اور مطیع امر اور تابعدار تیری حکم کا ہون اور فرمایا ہی تو نی اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو خیر پر ہی بسبب تیری آجکی دن مواخذہ کرونگا یعنی مواخذہ کرونگا بسبب تیرے جس کہ مواخذہ کرونگا ساتھہ دینی عذاب کے اور بوسیلہ تیری دونگا مین یعنی ثواب پس تو اصل ہی اور مدار ہی تجپر امر طاعت و معصیت کا چاہ جو کچہہ چاہتا ہی تو فرمایا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین اور جو شخص کہ طلب کری سوا دین اسلام کی کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس سے وہ دین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانیوالون سی ہی **ف** آوینگی اعمال بندونکی یعنی نیک اعمال حضور خداوند تعالی کی تا حجت ہون اور شفاعت کرین اپنے کرنی والون کی یا جہگڑین اپنے ترک کرنیوالون سی اور اعمال یا تو اچہی صورت مین آوین گی کہ اللہ تعالی اونکو اچہی صورتین عطا فرماویگا جیسیکہ بعضے حدیثون اور آثار سی سمجہا جاتا ہی اور یا قدرت الہی ثابت ہی اوپر لانی اعراض کی اور کلام کروانی انکیکے اور مین نماز ہون آئی ہون بیچ درگاہ لطف تیری کی تا شفاعت کرون بندیکی باعتماد قبولیت اور آبرو کی کہ تیری درگاہ مین رکہتی ہون کہ مجکو ستون اپنی دین کا فرمایا ہے اور مقام عزت و قربت مین بٹہایا ہی تو نی اور فرمایا ہی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ چونکہ دنیا مین منع کرنی والی فسق و فجور کی تہی مین امیدوار ہون آجکی دن کہ مانع غضب اور عذاب تیری سی ہون مین پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تو ای نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کی ہی اور یہہ توقف اور مہلت دینی ہی قبول شفاعت اوسکی مین ساتھہ پاکیزہ تر وجہہ کی اور اچہی کلام کی یعنی تجکو بہی فضل و شرافت ہی اور بجای خود ہی تو لیکن شفاعت کا رو صفت ایک دوسرےکی ہی کہ اصل و منبع تیرا اور اور عبادتون ہم شکل تیریکا ہی اور جامع ہی تمام اچہی صفتون کا کہ وہ اسلام ہی جیسیکہ آگی آتا ہی اور یہان ایک نکتہ ہی کہ کہڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اوس ذات کی ہی کہ جامع ہو کمالات کی جیسیکہ ذات پاک مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات الہی کی ہی کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہین کہلوا سکیگا مگر وہ اسیطرح اعمال مین وہ عمل شفاعت کریگا کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہی جیسیکہ آخر حدیث مین بیان ہوگا اور مین ہون صدقہ شفاعت کرتا ہون اس بندیکے اور مجکو ساتھہ لطف اپنے کی نوازا تو نی اور میری حق مین فرمایا اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ اور مین ہون روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تو نی ساتھہ جزا خاص

کہ کسواتیری کوئی اوسکو نہ جانیگا اور جسنی کہ مجکو پایا اور حرمت وحق لگاورکہا میرا بخشا تونی اور وعدہ بہشت مین جانیگا کیا تونی اوس سے اور
اسلام جو کلام مذکور کہیگا اہلیی کہ درباب شفاعت اوسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتھہ تعظیم اور ثنا الہی کی کری جیسیکہ حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ سلم
اول ثنا خاص کردگار کی کرینگے بعد ازان شفاعت کرین گی پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھہ اسم سلام کی ندا کریگا اور اپنی تئین بندہ مطیع
کہیگا اس سبب سے شفاعت اوسکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سی مراد ہو صفت رضا اور تسلیم اور ترک اختیار کی کہ اعلی مقامات اہل قرب اور
اصطفا کی ہی جیسیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حق مین آیا ہی کلام مجید مین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین ؎ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ تہا واسطی ہماری پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوارگیری اوسمین تہین تصویرین پرند جانورون کی پس
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ بدل ڈال اسکو اسلیی کہ مین جب دیکہتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو **ف** یہہ تعلیل دلیل ہی اسپر
کہ صورتین بہت چہوٹی تہین یا یہہ فرمایا ہو پہلی حرام ہونی تصویرون کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکہنا اوس اسباب کہ جینت کرتی ہین
ساتہہ اوسکی دنیا کی لیجاتا ہی نفرار کی حلاوت قلوب کو **وَعَنْ** أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعِ الْإِيَاسَ مِمَّا
فِي أَيْدِي النَّاسِ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ نصیحت فرماؤ مجکو اور
مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نی جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس نماز پڑہ مانند نماز اوس شخص کی کہ رخصت کرنیوالا اور چہوڑنیوالا ہی ماسوا
اللہ کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق مین ساتہہ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہو دیتو عذرخواہی کا
بسبب اوس کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہی کلام کہ نیکو یارون اور دوستون اور تمام مسلمانون سی یعنی
ایسی بات نہ کہہ کہ اوس سے پشیمان ہو دیتو اور محتاج عذر کرنیکا ہو دی اور قصد مصمم کر اور دینا امیدی کی اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہی یعنی قناعت
کر قوت مقدر مقسوم پر اور لوگون کی مال سی طمع منقطع کر **ف** ایک معنی تو رخصت کرنیکی وہ ہین جو مذکور ہوی اور ممکن ہی کہ مراد رخصت کرنا
حیات کا ہو یعنی گویا کہ یہہ اخیر نماز تیری ہی اور یہہ آخر وقت ہی اوقات تیری کا جیسیکہ مشائخ کی وصیتون مین آیا ہی کہ طالب کو چاہیی کہ ہر نماز
اپنی مین ایسا تصور کری کہ یہہ آخر نماز ہی اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل سی ادا کریگا اور آخر حدیث مین اشارہ
ہے طرف اوسکی کہ انست پکڑنی لوگون سی علامت افلاس کی ہی اور غنا قلبی یہہ ہے کہ ناامید ہو اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہے ح
وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَصِّيهِ
وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي
هٰذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا وَقَبْرِي فَبَكَى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ
بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا رَوَى الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ أَحْمَدُ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا جبکہ بہیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بہیجنی کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی یا عامل کرکر طرف یمن کے نکلی
ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہونچانیکی لیی سحال مین کہ وصیت کرتی تہی اوسکو اور معاذ تہی سوار اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی
ہمراہ اوسکی ساتہہ اوسکی پس جب فارغ ہوی حضرت وصیت سی فرمایا ای معاذ تحقیق تو نزدیک ہے کہ نہ ملی تو مجہسے بعد سال عمر میری کی کہ یہہ سال ہے

اور شاید کہ تو گذری اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر التفات کیا آنحضرت نی یعنی
مونہہ پہیر معاذ کی طرف سی اور متوجہ کیا مونہہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ تحقیق قریب ترین اور متصل ترین لوگون کی ساتھہ میرے پرہیزگار ہین جو
ہون یعنی عربی یا عجمی گوری ہون یا کالی ہون شریف ہون یا رذالی ہون اور جہان ہون نقل کین چارون حدیثین احمد نی ف لفظ فاقبل الخ
تفسیر ہی التفات کی اور شاید کہ وجہ مونہہ پہیرنی کی معاذ سی یہہ تہی کہ تا نہ دیکہین روتا اونکا اور ہو سبب بڑی غم کا ایکبار اور سخت ہو غم اور اشارہ تہا
اسپر کہ ضرور ہی جو مرنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرت نی اونکو از راہ فعل کی اور وصیت کی زبان سی کہ تو جدا ہو نیکا
مجہسے اور جدا ہونیکا مدینہ سی اور پہر دیکہیگا تو مدینہ کو اور نہین دیکہیگا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا مین
ہے پس فرمایا کہ قریب ترین لوگون کی ساتھہ میری یعنی ساتھہ شفاعت میری کی یا قریب ترین لوگون کی طرف مرتبہ میری کی متقی ہین الخ اور جہان ہون
یعنے کہ یمن ہون یا مدینہ مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین غیر ذالک پس کہہ طرف رتبہ اویس قرنی کی یمن مین بسبب کمال تقوی کی اور طرف
حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کی کہ اونہون نی باوجود دور ہونیکی تقوی سی کیا درجہ پایا اور یہہ بسبب ترک تقوی کی کیسی محروم رہی
مقام قرب سے بلکہ آشتی ہوئی بسبب پہنچانی ایذا کی حضرت کو اور گویا کہ یہہ وصیت اور تسلی ہی معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیے اور ہماری فراق
پر غم نکہا جبکہ متقیون سی ہووی تو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہی معنی مین ہماری ساتھہ ہی تو اور طیبی نی کہا کہ یہہ تسلی ہی معاذ کو بعد از خبر دینی کے
اوسکو ساتھہ رحلت اپنی کی یعنی جبکہ پہر آوی تو مدینہ کو واقعہ اکثر ناساتھہ متصل ترین اور قریب ترین آدمیون کی ساتھہ میری کہ متقی ہین اور کہا
کہ یہہ کنایہ ہی ابوبکر صدیق سی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگی جیسیکہ حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہی کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت
آنحضرت کی اور کلام کیا ایک امر مین فرمایا پہر آنا اور وقت اوس عورت نی کہا کہ اگر آؤن مین اور آپکو نہ پاون یا رسول اللہ تو کیا کرون گویا کہ تہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سی فرمایا اگر آوی تو اور نپاوی مجکو تو تو ابوبکر کی پاس آنا اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنی اور اس حدیث مین
رغبت دلائی ہی حضرت نی اوپر رعایت کرنی تقوی کی اور اسمین تسلی ہی واسطی بقیہ امت کی کہ جنہون نی نہین پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ خدمت
کا کہ اگر تقوی کرینگی تو تقرب حاصل ہوگا حضرت سے اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ ۱۲ ح ع وعن ابن مسعود قال تلا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النور اذا دخل الصدر
انفسح فقیل یا رسول اللہ ہل لذلک من علم یعرف بہ قال نعم التجافی من دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد
للموت قبل نزولہ ۔ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا ابن مسعود نے کہ پڑہی آنحضرت نی یہہ آیت پس جسکو ارادہ کرتا ہی اللہ ہدایت
کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچاوی اوسکو طرف مقام اختصاص کی کہولتا ہی اور فراخ کرتا ہی سینہ اوسکا واسطی اسلام کی یعنی واسطی شرایع
اسلام کی بطریق اخلاص کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہی سینہ مین کہلجاتا ہی اور فراخ
ہوجاتا ہی سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہی واسطی اس حالت کی کچہہ نشانی ظاہر مین کہ پہچانی جاوی وہ حالت ساتھہ اوس نشانی کی فرمایا
آنحضرت نی ہان اوسکی ایسی نشانی ہی دور ہونا گہر غرور کی سی یعنی دنیا سی کہ جگہہ مکر و فریب کی ہی اور شیطان بسبب اوسکی لوگون کو فریب
دیتا ہی اور مراد دور رہونی سی زہد اختیار کرنا ہی اور رجوع کرنا اور میل تام کرنا طرف آخرت کی کہ جگہہ ہمیشگی کی ہی اور مستعد رہنا واسطی موت کی
پہلے اوترنی اوسکی یعنی ساتھہ کرنی توبہ کی اور سبقت کرنی کی طرف عبادت کی اور صرف کرنی وقت کی طاعت مین ف یعنے قبول کرتا ہی
تمام شرایع اسلام کی اور شیرین معلوم ہوتی ہی اوسکی مذاق مین تلخی اون احکام کی کہ مقرر کیے ہین اللہ تعالی نی اور حکم کیا ہی اونکا اور یہہ

قلب حقیقت مین عرش رب ہے جیسیکہ حدیث قدسی مین آیا ہی لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا مکر کرنیوالی و دہوکا دینی والی اور عہد شکن ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا یغرنکم الحیوۃ الدنیا اور دنیا گہر رنج اور خرابی کا ہی اگرچہ صورت مین نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنی دہوکی کی ہی کہ گمان کرتا ہی اوسکو پیاسا پانی پس حقیقت مین آدہوکی مین پڑرہی ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلی آنی موت کے یا ظاہر ہونی مقدمات اوسکی کہ مرض ہی اور بہت بڑہا پا کہ نہ قادر ہو وینگی اوپر حاصل کرنی علم کی یا عمل کی اور اوسوقت ندامت نفع نہ دیگی ؛ ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ خَلَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِی الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی خلاد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ دیکہو تم بندیکو کہ دیا جاتا ہی بی رغبتی دنیا میں اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سی پس نزدیکی ڈہونڈو اوس سے اسلیئے کہ تحقیق وہ سکہایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اور پہلی حدیث بہت سی طریق سی ثابت ہوئی ہے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت پوچہی گئی کہ کونسا مومن بہت دانا ہی فرمایا آنحضرت نی کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور مابعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اوس سے نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالی حکمت عطا فرماوے اوسکی بڑی فضیلت آئی ہی فرمایا اللہ تعالی نی ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہی کہی ہی مرشد کامل کہ نیوالا اس واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کری ہمنشینی اوسکی اور حاصل کری ہم کلامی اوسکی کہا ہی بعض عارفین نی کہ صحبت رکہو ساتہہ اللہ کی پس اگر نہ طاقت رکہو تو صحبت رکہو ساتہہ اوسکی کہ وہ صحبت رکہی ساتہہ اللہ کی اور علامت صحت احوال اوسکی بعد تصحیح اقوال و افعال اوسکی کی وہ ہے کہ جو اوپر گذری حدیث سابق مین علامت انشراح صدر ہے یا ین حیثیت کہ موثر ہو صحبت اوسکی جمیع امور مین اور بی رغبت کری یاران اپنی کو دنیا سی یعنی تحصیل مال و جاہ سی اور زیادتی قدر حاجت سی کہ پہنچاوی طرف زاد عقبی کی پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہی رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ ؛ ع

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے بیچ بیان فضیلت فقرا کی اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر طریقہ فقر و کفاف کی یعنی قدر ضرورت کی **ف** مراد فضیلت سی زیادتی اجر و ثواب کے ہی اور دونو مضمونون ذکر کیے گئے کے جمع کرنی مین نکتہ یہہ ہے کہ حضرت کی اوقات بسری بہی بطور فقرا کی تہی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی اور فقرا کی فضیلت مین یہہ بات کافی ہی اور جاننا چاہیی کہ علما کو اختلاف ہی اسمین کہ فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضے کہتی ہین کہ غنی شاکر افضل ہی کہ اوسکی ہاتہہ سی خیرات اور تقرب کے چیزین مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بہی بیچ شان اغنیا کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کی گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہی کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تہا اور حدیثین اس باب کے تمام دلیلین اونکی ہین اور حق یہہ ہے کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کی ہی مطلقا اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کے کبہی صلاح کار غنا مین ہوتا ہی اور کبہی فقر مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب پروردگار تعالی بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز مین صلاح حال اوسکا ہوتا ہے وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اور اسیطرح بیچ تمام صفتون متضادہ کی واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضہ سی منقول ہی کہ اونسی کسی نی پوچہا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا کہ فقیر شاکر دونو سی بہتر ہی اور اسمین اشارہ ہی فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہی کہ اوسپر شکر کرنا چاہیی نہ بلا ہے کہ اوسپر صبر کرنا چاہیی شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی اپنی شیخ سی نقل کرتی ہی کہ جبتک اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کی ہمسی نہ کروالیا بیعت ہماری نہ قبول کی اور کہا کہ کہو الفقیر افضل من الغنی بعد ازان ہاتہہ پکڑا اور مرید کیا اور جانا

چاہیے کہ بعضون نے فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہی کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھہ نرکہتا ہو اور بعضون نے عکس اسکے کہا ہی اور مراد فقرا سے یہان فقیر اور مسکین ہین ؛ ع ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دہکیلی گئی دروازون سے اگر قسم کہا دین اللہ پر تو البتہ سچا کرے اللہ اونکو قسم مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دہکیلی گئی الخ یعنی رد کی گئی دروازون سے ساتہہ ہاتہہ یا زبان کی اور معنی یہہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسیکی دروازہ پر جا کہڑی رہین تو اونکو اپنی گہر مین نہ آنی دی بسبب نہایت حقارت انکی لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سے دہکیلی گئی تو مجلسون مین انسے بطریق اولی منع کیے جاوینگے اور یہہ ایسی ہی کہ چاہتا ہی اللہ تعالی چہپانا حال انکا خلق سے تاکہ نہ جانا ہو انکو سوا اللہ تعالی کی اور کسی سے کچہہ نسبت پس محفوظ رکہتا ہی اونکو کہڑی رہنی سے ظالمون کے دروازون پر اور کہانے مال حرام انکے جیسے کہ بچاتا ہی آدمی مریض کو استعمال کرنے طعام مضر کیسے پس نہیں حاضر ہوتی وہ مگر اپنی مولی ہی کی دروازہ پر اور نہین سوال کرتی غیر انکے سے بسبب کمال بے پروائی اپنی کی اور مراد یہہ نہین ہی کہ وہ دنیا دارون کی دروازون پر جاتی ہین اور وہ دہکیلتی ہین اپنی دروازون سے اور آنی نہین دیتے اپنی گہرون مین ایسی کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس ذلت سے اور اگر قسم کہا وین الخ یعنی اگر وہ قسم کہا وین خدا تعالی کی کہ اللہ تعالی اس فعل کو کریگا یا قسم کہا وین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اللہ تعالی اونکو اوس قسم مین کہ کرتا ہی وہ فعل یا نہین کرتا جیسیکہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ مین ؛ ع حاصل حدیث یہہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ تعالی کی نزدیک ایسی عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین کسی کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہی انکو ؛ مولف **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مصعب بیٹے سعد کی سے کہ کہا گمان کیا سعد نے یہہ کہ اوسکو فضیلت ہے اوپر اوس کسیکی کہ کمتر ہی اوس سے یعنی فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اونکے جواب کیلیے اور اورون کی سنانی کیلیے نہین مدد دیے جاتی تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دیے جاتی مگر ببرکت ضعیفون اور فقیرون اپنے کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** چونکہ سعد رض بہت سی فضیلتین رکہتی تہی مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی اونہون نے گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب میرے کے مسلمانون کی زیادہ ہی بہ نسبت اورون کی کہ جو ایسی ہین پس حضرت نے اس گمان سے باز رکہا اونکو کہ یہہ گمان تم نرکہو بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر نکرو اون پر کہ تم انکے ہی برکت دعا سے بہرہ مند ہوتی ہو ع ح **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہڑا ہوا مین بہشت کی دروازہ پر یعنی شب معراجکو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تہے اکثر اون لوگون کی کہ داخل ہوئی بہشت مین غریب اور دولتمند ٹہیرائی گئی ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہی اونکو جانیکا طرف دوزخکی یعنی مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس در مال ان بہونکا بہشت ہے اور کافر یکقلم دوزخ ہی مین جاوینگی اور کہڑا ہوا مین دوزخکی دروازہ پر پس ناگہان اکثر اونکی کہ داخل ہوئی ہین اوسمین عورتین ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بسبب کثرۃ خواہش کرنی اونکی طرف دنیا کی اور بسبب کمی اونکی مردون کو راہ عقبی سے اور ٹہیرائی گئی الخ یعنی جین والی اس دنیا فانی کی کہ مال و منصب والی ہین ٹہیرائی اور روکی جاوینگی میدان قیامت مین واسطے

بہت حساب دینے کی اور رنج مین ہونگی بسبب کثرت سوال اپنی کی در وسعت جاہ کی اور لذت حاصل کرنی کی دنیا مین اور بہرہ مند ہونی کی موافق شہوات نفس کے
وہوا کی اپنی کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی اور حرام اوسکا سبب عذاب کا ہی اور فقرا اس سے بری ہونگی کہ نہ حساب لیے جاوینگی اور نہ روکی جاوینگے بلکہ چالیس
برس پہلی اغنیا کی داخل ہونگی جنت مین عوض مین ان نعمتون کی کہ دنیا مین فوت ہوئی ہین ٭ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہانکا مین نی بہشت مین پس دیکھی مینی اکثر اہل بہشت فقرا
اور جہانکا مینی دوزخ مین پس دیکھی مینی اکثر رہنی والی اوسکی عورتیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق فقرا مہاجرین کی چالیس برس پہلے داخل
ہونگی غنیون سے دن قیامت کی جنت مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** چالیس برس یعنے مقدار چالیس برس دنیا کی اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی
کہ یہہ حکم خاص فقرا مہاجرین ہی کی لیے ہی اور اغنیا سی بہی اغنیا مہاجرین کی مراد ہین اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی حدیث مین معلوم ہوگا
اور وجہ فقرا کی پہلی داخل ہونیکی یہہ ہے کہ اغنیا بسبب حساب دراز کی رکی ہونگی میدان محشر مین اور فقرا بلا حساب جنت مین داخل ہوکر چین مین ہونگی
٭ ح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ
فِيْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا يُنْكَحَ
وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سی کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نی ایک شخص کو کہ پاس آپکی بیٹھا تہا کیا گمان رکہتا ہی
تو اوس شخص گذرنیوالی کی حق مین یعنے یہہ اچہا ہی یا برا پس کہا اوس شخص نی کہ جس سے حضرت نی احوال گذرنیوالیکا پوچہا تہا یہہ شخص ہے اشراف لوگون
مین سے قسم ہی اللہ کی یہہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام کری نکاح کا کسی عورت سی نکاح کیا جاوی اوس سے اور اگر سفارش کری یعنی کسیکی حکام اور
سرداروں سی بیچ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کیجاوی سفارش اوسکی کہا سہل راوی نی پس چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
جواب سے پہر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت نی واسطی اوسی شخص کے کہ بیٹھا تہا آپکی پاس کیا گمان ہی تیرا اس شخص کی حق مین پس کہا اوسنی یا رسول
اللہ یہہ شخص فقرا مسلمین سے ہی یہہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام دی نکاح کا نہ نکاح کیا جاوی اور اگر سفارش کری کسیکی نہ قبول کیجاوی سفارش
اوسکے اور اگر کہی کچہہ بات نہ سنی جاوی بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کری طرف اوسکی بسبب نہایت فقر اوسکی پس فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ شخص کہ تو نی اوسکو نظر حقارت سے دیکہا اور حقیر جانا بہتر ہی بہری ہوئی زمین مانند اوس شخص کیسے کہ تو نی تعریف کی اوسکی نقل کی اسکو
بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر تمام روی زمین مثل اس شخص کیسی کہ تو نی تعریف کی ہی بہر جاوی تو وہ ایک مرد کہ تیری گمان مین حقیر ہی بہتر اور زیادہ
تر ہوگا اوس سے مرتبہ اور فضیلت مین اور ظاہر یہہ ہے کہ حضرت نی جس سے کہ یہہ پوچہا وہ غنی ہوگا پس ہوئی اوسکی سوال و جواب مین تنبیہ اوسکی لیے اوپر فضیلت
فقرا کی اور ایسی فضیلت جو حضرت نی فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہہ ہے کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول کرتا ہی امر پروردگار کا بخلاف

اغنیاء اغنیا کی کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکہتی ہین قبول حق مین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہہ امر دیکہا جاتا ہی علما کی شاگردون مین اور صلحاء کی مریدون مین کہ فقراء بہت جلد قبول کر لیتی ہین حق بات کو اور اغنیاء حیل وحجت کرتی ہین اور یہ اور شخص اول ہی اغنیاء مومنین سے تہا نہ کافرون مین سی اسلیی کہ نہین ہے مفاضلہ درمیان کفار اور مسلمین کے اسلیی کہ نہین ہے خیر کفار مین یہان تک کہ کہا ہی بعضے علماء نی کہ بیشی کہا النصرانی خیر من الیہودی خوب ہے اور سیر کفر کا اسلیی کہ خیر ثابت کی انہین کہ نہین ہی خیر دین مین اور جزم نہین کیا ہی اوسکی کفر مین اسلیے کہ کبہی قصد کیا جاتا ہی ساتہہ خیر کی یہہ کہ وہ قریب تر ہی ساتہہ حق کی ؛ ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہر آل محمد نی یعنی اہل بیت اونکی نی جو کی روٹی سی یعنی پس گیہون کی روٹی سی بطریق اولی دو دن پی در پی یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بہرا تو دوسری دن بہوکی رہی بنابر اسکی کہ حضرت نی اختیار کیا تہا فقر کو جبکہ پیش کیی گئی حضرت پر خزانی زمین کی اور حکم ہوا کہو تو پہاڑ کی کی سونی کی کر دین تمہاری لیی پس حضرت نی اختیار کیا فقر ہی کو کہا ایکدن مین بہوکا رہون پر صبر کرون اور سیر ہوون ایکدن پس شکر کرون در اسمین رہی اوسپر کہا جبتی کہ ہو گئی تہی آنحضرت آخیر عمر مین غنی ہان مال بہت سا آتا تہا لکا حضرت کے لیکن وسکو رکہا نہین بلکہ خرچ کیا اوسکو اپنی پروردگار کی خوشی مین اور رہی ہمیشہ دل کی غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذار دی گئی راتین بہوکی پی در پی حضرت اور اہل اونکی کہ نہ پاتی تہی طعام شب کا اور تہی اکثر روٹی اونکی جو کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی ہماری زمانہ مین فقر اسی نہین بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیا ہین پس حضرت کے فعل مین بڑی تسلی ہی فقراء کی لیی ؛ ع ؛ اور یہہ بہوک حضرت کی اختیاری تہی ساتہہ ترک کرنی دنیا کی اور لذتون اوسکی اور قناعت کرنی کی قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کی اور ترجیح دینی حاجات لوگون کی اپنی نفس کی حاجت پر ؛ ح **وَعَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی سعید مقبری سی کہ نقل کی ابوہریرہ سی یہہ کہ وہ گذری ایک قوم پر کہ آگی اونکی رکہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا اونہون نی ابوہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کی لیی پس انکار کیا ابوہریرہ نی اوسکی کہانی سی اور کہا یعنی بیچ عذر نہ کہانی کی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یعنی وفات پائی اور نہین پیٹ بہرا روٹی جو کی سی یعنی جبکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا کہانا بہنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهٗ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی انس سے کہ وہ لیگئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی بسبب بہت دنون رہنی کی اور تحقیق گرو رکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زرہ اپنی مدینہ مین نزدیک ایک یہودی کی اور لیی اوس سے کچہہ جو واسطی اہل بیت اپنی کے اور روایت کرنیوالا انس سی کہتا ہی کہ تحقیق سنا مینی انس سے کہتی تہی نہین شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی صاع گیہون نی اور نہ صاع اور دانون غلہ کی نی یعنی ذخیرہ نہین کیا آپنی رات کو غلہ کل کی لیی اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کی تہین نو بیبیان یعنی باوجود اسکی کچہہ ذخیرہ کرتی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہودی سی یہہ ہے کہ حال اپنا مسلمانون پر ظاہر نہ ہو اسلیی کہ گران ہوون آپ اونپر پس لوین آپکو

شرم کرکر اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اسمین نہایت شرہ منظور تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سی کہ طلب کین اجرا مت سی اگرچہ صورۃ ہو فرمایا اللہ تعالی
فی قل لا اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ اور نظیر اسکی واقع ہوا ہی ہماری امام اعظم سی کہ نہین ٹہیرتی تہی بیچ سایہ دیوار اوسکی کہ مطالبہ
کرتی تہی اوسسے دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نی اپنی
بیبیون کی لیی قوت ایک برس کا اکہٹا بہر وادیا جواب اوسکا یہہ کہتی ہین علما کہ یہہ نہ کہنا ذخیرہ کا اوائل حال مین تہا کہ فقر انکی حال پر غالب تہا بعد
ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکہٹا بہر وادیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل زائد ہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی کہ آل فلان کہتی ہین اور
مراد وہی فلان رکہتی ہین پس ذخیرہ نہ کرنا بنسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ واسطی نفس شریف اپنی کی نکرتی تہی اور اگر
بیبیون کی لیی ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اوسسے نہین کہتا ﴿ع ح﴾ **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَقَالَ اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ
يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَا تَرْضٰى
اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا حضرت عمر رض نی کہ
داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریی کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی ٹہنیون سی نہ تہا درمیان
حضرت کی اور درمیان بوریی کی بچہونا تحقیق نشان ڈالدیی تہی بوریی نی حضرت کی پہلو مین اسحالمین کہ سرہانی تکیہ رکہی ہوئی تہی چمڑیکا کہ بہرا اوسکا
پوست خرما کا تہا کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ تعالی سی کہ فراخی کری تہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اونپر حالانکہ
وہ نہین بندگی کرتی اللہ کو پس فرمایا حضرت نی کیا کہتا ہی تو یہہ اور تو اتبک اسے مقام مین ہی اور نہین حاصل ہوئی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کی
ای ابن الخطاب یہہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ مین کہ جلدی کی گئی ہین اونکی لیی خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی
آخرت مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووی اونکی لیی دنیا اور ہمارے لیے آخرت نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اوپر بوریی کی الخ یعنی بستر انکا یہہ بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سی یہہ سمجہا
جاتا ہی کہ اوس چارپائی ہی کو کہجور کی ٹہنی سی بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سی بنتی ہین اور رمال ساتہہ پیش را اور زیر اوسکی کی معنی
مرمول کی یعنی بنی ہوئی کی اور بہرا اوسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتہہ زیر لام کی اور جزم ی کی پوست خرما کو کہتی
ہین جیسیکہ اغنیا روئی وغیرہ بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹکر اور نرم کرکر بہرتی ہین اور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری آپکے امت پر
چونکہ دیکہا عمر رض نی کہ آنحضرت نی فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سی کہتی ہین نظر کی بیچ حال ضعفاء امت کی کہ تاب فقر کی نرکہین
گی اور دشواری پڑیگی اونپر مناسب تہہ حال ضعف اونکی یہہ دیکہا کہ فراخی ہو اونکی لیی اور طیبی نی کہا کہ مقصود عمر رض کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت
کی لیی تہا و لیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کی مناسب جانا کہ اونکی لیی دنیا درخواست طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمر رض نی دیکہا
آنحضرت کو بیچ گہر تاریک گرم کی ایک بوریی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچہہ چمڑیکی ٹکڑی دیکہی اور ایک و باسن لٹکی ہوئی
روئی عمر رض فرمایا آپنے کہ کیون روتا ہی تو ای بیٹی خطاب کے کہا عمر نی یا رسول اللہ آپکو دیکہتا ہون کہ رسول خدا کی ہوکر اس حال سی پڑی ہو
اور قیصر و کسری ناز و نعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی یہہ تکرار اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب تر ہین ساتہہ قول اونکی کی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

وعن ابي هريرة قال لقد رأيت سبعين من اصحاب الصفة ما منهم رجل عليه رداء اما ازار واما كساء قد ربطوا في اعناقهم فمنها ما يبلغ نصف الساقين ومنها ما يبلغ الكعبين فيجمعه بيده كراهية ان ترى عورته رواه البخاري اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تحقیق دیکھا مینی ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہین تہا اونمین سی کوئی شخص کہ ہو اوسپر چادر کا اور کپڑی پر اوڑہی اور کندہی پر ڈالی بلکہ ایک کپڑ یسی زیادہ نرکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ بتحقیق باندہا تہا اپنی گردنون مین پس بعضی اون تہبندون اور کملیون مین سی وہ تہی کہ پہنچتی آدہی پنڈلیون تک اور بعضی پہنچتی دونو ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضی اوضاع بیٹہنی مین بسبب نا خوش رکہنی سکی کی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہہ بخاری نی وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نظر احدكم الى من فضل عليه في المال والخلق فلينظر الى من هو اسفل منه متفق عليه وفي رواية لمسلم قال انظروا الى من هو اسفل منكم ولا تنظروا الى من هو فوقكم فهو اجدر ان لا تزدروا نعمة الله عليكم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہی اوسکو اوسپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اوسکی دیکہنی سی سستی بیچ شکر حق کی اور غبطہ اوسکی حال پر ہو تو چاہیے کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست تر اور کمتر اوس سے ہی یعنی ناشکری اور خوش ہو مولی منعم سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نظر کرو طرف اوس شخص کے کہ وہ کمتر ہی مرتبہ مین تم سی اور نظر نکرو طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تم سی مرتبہ مین پس یہہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہی تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہنچتی ہی ف حاصل یہہ کہ جو دیکہی کوئی شخص اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سی حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور نہین جہانا یہہ کہ اوسکی لیی آخرت مین بسبب اونکے وبال ہی تو چاہیے کہ دیکہی اوسکو کہ وہ کم ہی اوس سے دنیا مین اور کمتر ہی درجہ مین اوس سے باعتبار مال و منال کی اور آخرة مین اوسکے لیے درجہ عالی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کیسیکی بہ نسبت اعتدال رکہتا ہو اور کوئی کسیکے بہ نسبت پس جسینی اپنی سی افضل کو دیکہہ کر نظر اپنی سی کم پر کی اوسکا حال اچہا ہوا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر بسبیل طرح بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکہی اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوس سے تا کہ نہ حاصل ہو عجب اور غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہے اوسپر یہہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ نہو نیچی اوسکی کوئی فقیر مین تو لائق ہی یہہ کہ شکر کری اپنی پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اوسکی بہت رنج و افکار مین چنانچہ شیخ شبلی جب کیسے دنیا دار کو دیکہتی تو کہتی اللهم اسألك العفو والعافية في الدنيا والعقبى اور آیا ہی کہ ایک شخص فقرا مین سی کہڑا ہوا مجلس وعظ مین ایک شیخ کی اور شکوہ کیا اونسی کہ مینی نہین کہایا ہی اتنی اتنی مدت سی خلائق مین پس کہا شیخ نی کہ جہوٹ بولا تو نی ای دشمن خدا کی اسلیے کہ اللہ نہین دیتا بہوک شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اونمین سی تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چہپاتا تو خلق سی اس عنایت کو اور محل و خلاصہ کلام کا یہہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہی دین خلل و زوال سی تو نہین پرواکرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتون کی پہنچنی کا حال و استقبال مین جیسیکہ منقول ہی کہ امام غزالی کی ایک مرید کو کسینی مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اوسنی اونسی اونہون نے کہا کہ شکر الہی کر اسلیی کہ بلا کبہی اس سے بہی بڑی ہوتی ہی پہر ڈالا گیا وہ ایک قید کی کنوین مین پس شکوہ کیا اون سی پہر دیہی پہلا سا جواب دیا اونہون نی پہر ایک یہودی کی پاس جا پہنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر مین باندہ کر اپنی پاس رکہا اوس سے نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ امام سی کیا حکم کیا امام نی صبر شکر کر نیکا پس مرید نی بیقراری مین جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہو گی اس عذاب سے پس کہا امام نی جواب مین کہ

وه یهه ہے کہ کہا جاوی تیری گردن مین طوق کفر کا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ؛ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگے نفقیر جنت مین پہلی دولتمندون سے پانسو برس کہ ادہا دن ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی قیامت کہ مقدار درازگی اوس دن کی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کیسی بموجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیہ مین جو آیا ہی فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہے پہلی عموم سی محمول ہی اوپر طول ہونی اوس دن کی کفار پر جیسیکہ لپیٹا جاویگا یعنی مختصر ہوگا بنسبت نیکا رون کی یہان تک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نی کہ اگر کہی تو کیونکر تطبیق ہی اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین کہ جسمین چالیس برس کا فرق فرمایا ہی کہین گی ہم کہ ممکن ہے یہہ کہ مراد اغنیا رسی اوپر کے حدیث مین اغنیار مہاجرین ہون یعنی فقرا چالیس برس پہلی داخل ہونگی جنت مین اغنیاء مہاجرین سے اور دوسری حدیث مین اغنیا غیر مہاجرین مراد ہین پس نہ تناقض رہا دونون حدیثون مین انتہی اور اولی یہہ ہے کہ کہا جاوی اونکی تطبیق مین کہ مراد دونون عددون سی کثرت ہی نہ تحدید پس کبہی تعبیر کیا اوسکو چالیس برس کر اور کبہی پانسو برس کر از راہ تفنن کی اور مال دونون کا ایک ہے ہی یا خبر دی اول ساتہہ چالیس برس کے جیسیکہ وحی کی گئی طرف حضرت کی پہر خبر دی دوسری بار ساتہہ پانسو برس کی از راہ فضل اللہ تعالی کی فقراء پر ببرکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا ہہ اختلاف ساتہہ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کی ہی بیچ حال صبر اور رضا اور شکر اونکی اور یہہ ظاہر تر ہی اور مطابق ہی اوس تقریر کی کہ جامع الاصول مین ہے کہ کہا اوسمین کہ وجہہ جمع کی درنو حدیثون مین یہہ ہے کہ پہلی حدیث مین جو چالیس برس پہلی کہا مراد اوس سی یہہ ہے کہ فقیر حریص چالیس برس پہلی داخل ہونگی غنی حریص سے اور اس حدیث مین جو پانسو برس پہلی کہا تو مراد یہہ ہے کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلی داخل ہونگی غنی راغب دنیا سی واللہ علم ؛

ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِلٰى قَوْلِهِ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی یا الہی زندہ رکہہ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کی گروہ مین پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کسواسطی یہہ دعا کرتی ہین آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیی کہ تحقیق مساکین قطع نظر کرنیکر اور فضایل اور حسن اخلاق سی داخل ہونگی بہشت مین پہلی دولتمندون سے چالیس برس اے عائشہ نہ پہیر تو مسکین کو نا امید بلکہ احسان کر اوسپر اگرچہ ساتہہ ایک ٹکڑی کہجور کی ہو اے عائشہ دوست رکہہ تو مسکینون کو یعنی دلسی اور نزدیک کر انکو یعنی طرف مجلس اپنے کی اسلیی کہ خدا تعالی نزدیک کریگا تجکو اپنی دن قیامت کی یعنی انکی نزدیک کرنی سی قرب الہی حاصل ہوتا ہے نقل کی یہہ ساری حدیث ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سے تا قول آنحضرت کی فی زمرۃ المساکین یعنی سوال و جواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت مین نہین ہے **ف** مسکین مشتق ہی مادہ مسکنت سی بمعنی نہایت تواضع کی یا سکون و سکینت سی ہی بمعنی وقار اور اطمینان کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو تا کہ پہچانین فضیلت فقرا کی اور دوست رکہین اونکو اور ہمنشین رہین انکی تا کہ پہنچے اونکو برکت اونکی اور اسمین تسلی ہی مسکینون کی لیی اور آگاہ کرنا ہی اوپر علو درجات انکیکے اور جائز ہی یہہ

کر ارادہ کیا جاوی مسکین کرنیسی یہہ کہ کری اللہ تعالی قوت حضرت کا بقدر کفایت کی اور نہ مشغول کری اونکو ساتہہ مال کی ایسلیی کہ کثرت مال کی متعرض
کے حق مین باعث محنت و وبال کی ہی آیا ہی کہ ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس انہون نی کچہہ التفات نکی اوسکی طرف
اور متوجہ نہوویی اوپر پس کہا بادشاہ نی کہ تم کون ہو انہون نی کہا کہ ہم ایک گروہ ہین کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہی اور عداوت ہماری
سبب ترک عقبی کی پس آگی بڑہا وہ اون سی اور درگذر کیا اور کہا کہ ہم نہین قدرت رکہتی ہین تمہاری صحبت کی اور نہ طاقت ہی ہمکو تمہاری
عداوت کی اور پہلی دولتمند ون سی الخ اس جگہہ سی وہم پیدا ہوتا ہی کہ فقرا پہلی اغنیا کی داخل ہونگی بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون اغلب ہے
کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا عقل و شرف فقرا کا ہی اور طلب کرنا اپنی تقدم کا انبیا پر اور خوف تاخرا اپنی کا بر تقدیر غنا کی
اون انبیا سی کہ فقرا ہین نہ خوف تاخرا اپنی کا فقرا غیر انبیا سی فافہم بعد ازان وصیت کی آنحضرت نی حضرت عائشہ کو رعایت کرنی حال فقرا کی اور محبت اونکی کرنیکی پس فرمایا ای عائشہ
نہ پہیر الخ اور روایت کی ہی شیخ نی اور بیہقی نی عطا ابن ابی رباح سی کہ انہون نی سنا ابی سعید سے کہتی تہی ای لوگو نہ برانگیختہ کری تمکو تنگی اوپر
طلب کرنی رزق کی بغیر وجہ حلال سی ایسلیی کہ مینی سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یا اللہ مار تو مجکو فقیر اور نہ مار تو مجکو غنی اور حشر کر
میرا بیچ گروہ مسکینون کی پس تحقیق بدبخت ترین بدبختون کا وہ شخص ہی کہ جمع ہوا اوپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نی کہ زیادہ کیا ہی امین
غیر ابی زرعہ نی سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیا کی کہتا ہون مین کہ اگر نہ ہوتی کوئی اور دلیل سواے اس حدیث
شریف کی تو البتہ کافی تہی یہہ حجت واضحہ ہونی مین اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور حدیث الفقر فخری وبہ افتخر باطل ہی نہین کچہہ اصل اوسکی بنا بر تصریح
کرنی حفاظ کی عسقلانی وغیرہ سی اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہی یقینا اور بر تقدیر اوسکی صحۃ کی محمول ہی فقر قلبی پر کہ باعث ہوتا ہی
جزع فزع کا اور نہ راضی ہونیکا قضا و قدر پر اور اعتراض کرنیکا اوپر قسمت پروردگار کی اور روایت کیا گیا ہی الفقر شین عند الناس وزین عند اللہ
یوم القیمۃ نقل کی یہہ طیبی نی شرح وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فَإِنَّمَا
تُرْزَقُونَ أَوْ تُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلب کرو مجکو بیچ ضعیفون اپنی کی ایسلیی کہ نہین رزق دیی جاتی ہو تم یا فرمایا نہین مدد کیی جاتی ہو یعنی دشمنون پر مگر
ببرکت ضعیفون اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بیچ ضعیفون یعنی فقیرون اپنی کی ساتہہ احسان کرنی کی اونسی یا مراد ضعیفون سی مظلوم
ہین اگرچہ غنی ہون انکی مدد کرو حاصل یہہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا اونکی اور لفظ او تنصرون مین او تنویع کی لیی ہی اور موید ہی اسکو
روایت داود کی اور احتمال ہی کہ شک راوی کی لیی ہو اور ببرکت ضعفا اپنی کی یعنی ببرکت وجود انکی اور احسان انکا وجود انکا ہی ایسلیی کہ
اونہین اقطاب ہوتی ہین اور اوتاد ہی اور سبب انکی انتظام ہی بلاد و عباد کا کہا ابن ملک نی کہ ڈہونڈو تم مجکو بیچ محافظت حقوق اونکی اور
خوش کرنی دلون اونکی ایسلیی کہ تحقیق مین اونکی ساتہہ ہون تن سی بعض اوقات مین اور جان و دل سی جمیع اوقات مین پس جسنی اکرام کیا انکا
اکرام کیا میرا اور جسنی اونکو ایذا دی اوسنی مجکو ایذا دی اور موید ہی اوسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب شرح وَعَنْ
أُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَسِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی امیہ بیٹی خالد بیٹی عبد اللہ بیٹی اسید کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ تہی حضرت طلب فتح کی کرتی
یعنی کفار پر اللہ تعالی سی ساتہہ برکت دعا فقرا مہاجرین کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین **ف** صعالیک جمع صعلوک کی ہی مانند عصفور
کے معنے فقیر کی اور ملا علی قاری نی معنی اس جملہ کی یہہ لکہی ہین کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقرا مہاجرین کی اور برکت دعا انکی اور بعد اونکی

ہین ملکسے یہہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقراء مہاجرین کی اسطرح کہ فرماتی اللّٰہم انصرنا علی الاعداء بعباد ک الفقراء المہاجرین انتہی اور حضرت
شیخ نی بہی یہی معنی نقل کیے ہین اور بعد ازان یہہ لکہا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقراء کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی تعلیم بہت
کے اور مخصوص اور مشرف کیا اونکو ساتھہ دسکی کہ برکت اونکی طلب فتح کے کرتی تہی **مصرع** شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را انتہی **وعن**
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهِ اِنَّ لَهٗ
عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا يَمُوْتُ يَعْنِي النَّارَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رشک
مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکہتا ہو اسلیے کہ تو نہین جانتا ہی کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہی وہ یا کیا چیز پیش
آنیوالی ہی اوسکو بعد مرنی اوسکی یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کی کیا کیا محنت عذاب اوٹہاویگا تحقیق فاجر کی لیے نزدیک خدا کی قاتل
ہے یعنی ہلاک کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اوسکی شان سی یہہ ہے کہ قتل کر ڈالی کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی مراد رکہتی
تہے حضرت اوس سے آگ نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یہہ تفسیر کی ہی اوسنی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اوسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہی اور
بسبب نعمت کے کہ وہ اوسمین ہے یعنی اوسکی درازگی عمر کی یا کثرۃ اولاد کی یا فراخی مال جاہ کی دیکہکر اوسپر رشک لیجا اسطرح کہ چاہی تو مثل اوسکی ہی لیے
برع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهٗ وَاِذَا فَارَقَ
الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
دنیا قید خانہ ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قید خانہ سی اور قحط سی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف**
قید خانہ اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہرچند کہ ناز و نعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بنسبت اون نعمتون کی کہ اوسکے
لیے دار آخرت مین رکہی ہین حکم قید خانہ اور قحط کا رکہتی ہی یا مراد یہہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کی رکہتا ہی
اور چین اور رفاہ کو اپنی مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکہتا ہی کہ اس محنت آباد سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی لا یخلو المومن من قلۃ
او علۃ او ذلۃ وقد یجتمع للمومن الکامل جمیع ذلک برع ح **وعن** قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ
اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی قتادہ بیٹی نعمان کی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسیکہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنے
بیمار کو پانی سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی سی اور اوس چیز سی کہ ضرر کری اوسکی دین مین اور نقصان کری اوسکو عقبی
مین اور کہا اشرف نی کہ منع کرتا ہی وسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو اوس سے کہ متلوث ہو اوسکی زینت مین تا کہ نہ بیمار ہو دل وسکا ساتہہ بیماری محبت
اوسکیکے اور مراد بیماری سی وہ بیماری ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اونکیکی برع **وعن** مَحْمُوْدِ
بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ
الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو چیزین
ہین کہ ناخوش رکہتا ہی اونکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شر ماوہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکہتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے
لیے فتنہ سی اور ناخوش رکہتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کے لیے نقل کی یہہ احمد نی **ف** مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر
اور گناہ مین اور جبر کرنا جباروں کا اوپر کرنی چیزون نامشروع کی اور مانند انکی مکروہات دین کی زندگی اسلیے خوب ہے کہ طاعت کرین اور قدم

استقامت پر ثابت رہیں اور ایمان سلامت لیجاویں بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام اور بیچ صورت اکراہ یعنی جبر کرنیکی اگرچہ دل برقرار رہی ایمان پر لیکن زبان پر لانا اوس چیز کا کہ لائق و مناسب اوسکی نہیں ہے یہہ بہی فتنہ ہی ہاں اگر فتنہ اور ابتلا ہی دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہوں اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیے درست نہیں اور کمتر ہی حساب کے لیے یعنی بعید تر ہی عذاب سے اور بہتر ہی مسلمان کی لیے اور چاہیے کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کہ بسبب اوسکے پہنچی سہل ہی غیر سے یہہ تمام شاخین ہیں ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کی فرمانی پر درست رکہتا ہے یقینا جانتا ہی کہ جو کچہہ آپنی فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکہتا ہو تو دنیا میں بہی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور رزالت اور خواری بیچ جمع کرنی مال کی اور نگاہ رکہنی اور تعلق کرنی کی ساتہہ اوسکی کہ کہیچتا ہی محنت فقر سی کم نہیں اور مجردی اور بی تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنی اوسکی کی اور قناعت کرنیکی قدر کفایت پر ذکائی نفس اور صفائی اوسکی سی ہی ۔ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق میں دوست رکہتا ہوں آپکو یعنی بہت والا ہر مومن دوست رکہتا ہی حضرت نے اوسکو پس فرمایا دیکہہ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی تفکر کر اس چیز میں کہ کہتا ہی تو اسلیے کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنی کہ قسم خدا کی تحقیق میں دوست رکہتا ہوں آپکو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کی پس طیار کر واسطے فقر کی پاکہر البتہ فقر بہت جلد پہنچتا ہے طرف اوس شخص کے کہ دوست رکہتا ہی مجکو جلدی پہنچنی نالہ کیسی طرف انتہا اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

ف تجفاف ساتہہ زیر تا اور جرم جیم کی پاکہر کہ گہوڑی پر ڈالتی ہیں وقت جنگ کے تا زخم سی امان میں رہی مانند زرہ کی سوار کی لیے اور کنایہ کیا ساتہہ تجفاف کے صبر سی اسلیے کہ وہ ڈہانکتا ہی فقر کو جیسیکہ ڈہانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سی یعنی تیار رکہ صبر کی لیے خصوصاً فقر پر تا کہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی پہنچنے نالہ کی سی الخ معنے یہہ ہیں کہ فقر کا جلدی پہنچنا اوسکی طرف دراو تر نا بلاؤن اور شدائد کا اوسپر بکثرت ضرور ہی اسلیے کہ آیا ہی کہ اشد لوگون کے از روی بلا کی انبیا ہیں پہر درجہ بدرجہ اور اچہی لوگ ہیں چونکہ آنحضرت بہی نہیں ہیں سی تہی اور یہہ محب تہا اونکا اوسکو بہی بقدر محبت اونکی حصہ پہنچیگا بموجب المرء مع من احب کے پس تیار کر واسطی فقر کی پاکہر یہہ کنایہ ہی صبر سے کہ آفت فقر سی نگاہ رکہتا ہی اور ہلاک نہیں کرتا اور بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الہی کی نہیں ڈالتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور چلنی طریقہ اونکی کے ناروا اور جہوٹہ ہی اور حقیقت میں اتباع اور موافقت لازم محبت ہی اور محبت بی متابعت محبوب کے درست نہیں ان المحب لمن یحب مطیع ؛ ولیکن یہہ نشان صدق محبت اور کمال اسکا ہی ورنہ ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور بہرنا دل کا ساتہہ خوبی کی اور اچہا جاننی ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل وسکیکے ہی کہ اوسکو سب سے خوب دیکہتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن بیچ مرتبہ عمل کی اور اتباع کی ناقص ہے جیسیکہ ایمان بغیر عمل کی اور اگر اوسکی ساتہہ اتباع ہوا اعلی اور اکمل ہو اللہم ارزقنا ۔ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَّاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِّنْ مَّكَّةَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا مین بسبب اظہار دین خدا کی اور دعوت کرنے خلق کی طرف اوسکی حالانکہ نہ ڈرایا گیا کرنے ساتہہ میری یعنی تہا
مین تنہا ابتدا اظہار اسلام مین کوئی میری ساتہہ تہا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا مین بیچ دین خدا کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میری ساتہہ البتہ تحقیق
گذری تہی مجہپر تیس شب و روز پی درپی حالانکہ نہتا میری لیے اور بلال کی لیے طعام کہ کہاوے اوسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز
سے کہ حیوان اوسکو کہاوے نہی چہ جای آدمی مگر ایک چیز قلیل وحقیر کہ چہپاتی اوسکو بغل بلال کی یعنی یہہ معلوم ہی ہی کہ آدمی کی بغل مین کسقدر
آتاہی پہر وہ بہی ایسا ہو کہ بغل مین سے ظاہر نہو اور باہر سے نہ دکہائی دے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اوس مسند رق اس حدیث
کا اوسوقت تہا کہ باہر نکلی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بہاگ کر مکہ سی اور حضرت کی ساتہہ بلال تہی تہا ساتہہ بلال کی جنس طعام سے مگر اس قدر کہ اوٹہاتا تہا
نیچے بغل اپنی کی **ف** حدیث کی اول جملون کی معنی طیبی نے اسیطرح لکہی ہین کہ جو مذکور ہوئی لیکن ظاہر یہہ ہے کہ معنی یون ہون کہ ڈرایا گیا مین دین مین
اور نہین ڈرایا گیا کوئی انبیا مین سی جیسیکہ مین ڈرایا گیا اور ایذا نہ دیا گیا کوئی مانند میری جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت
اسلیے کہ ایذا اوپر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کی ہی چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق و حقانیت انکی ظاہر تر تہی اور
خواہش اونکی ایمان اور ہدایت کرنے پر زیادہ تر سب سے تہی ایذا بہی اونکی سب سے زیادہ تر تہی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتون کی ہی
بقصد ارشاد اور تعلیم امت کی ساتہہ قول اپنی کی ولقد اتت الخ اور یہہ جو کہا کہ اونکی ساتہہ بلال تہی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ قصہ وقت ہجرت کی مکہ سے
مدینہ کو نہ تہا اسلیے کہ اوسوقت بلال نہ تہی حضرت کی ساتہہ بلکہ غالبا یہہ قصہ اوسوقت کا ہی کہ جب ابوطالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد آپکی حضرت خدیجہ
رضی بہی وفات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتی ہین اور مبتلا اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کی انتقال کرنے کی تین مہینی بعد دسوین سال نبوت
سے ماہ شوال کی اخیر مین آنحضرت پیادہ پا مکہ سی طایف کو تشریف لیگئی اور حضرت کی ساتہہ زید بن حارثہ تہی پس حضرت ایک مہینہ بہر تک ان کی لوگون کو دعوت
اسلام کی طرف کرتی رہی اونہون نے کچہہ کہنا نہ مانا اور اپنی لڑکون اور نادانون کو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتی تہی اور پای مبارک پر حضرت کی پتہر مارتی
اور پاپوشین خون آلودہ کردین اور جب پتہر کی زخمون سی آنحضرت زمین پر گر تی تہی دونو بازو آپکی پکڑ کر اوٹہاتی تہی اور جب چلتی تہی پہر پتہر مار
کرتی اور ہنستی اور زید بن حارثہ اپنی تئین سپر آنحضرت کی کرتی تہی یہان تک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نے ایک ابر بہیجا
تا آپ پر سایہ ہوا اور جبرئیل ع م نے آن کر کہا کہ تیری پروردگار نے سنین باتین تیری قوم کی اور جو کچہہ انہون نے رد کیا تجہپر اور پہاڑون کی فرشتی کو
حکم کیا کہ اگر فرماو تو اس قوم کو ہلاک کرون مین اور دونون پہاڑون کو کہ اونکی بیچمین آبادی ہی آپسمین ملادین ہم اور اونکو اونکی بیچمین پیس ڈالین
فرمایا حضرت نے کہ امید رکہتا ہون مین کہ اونکی پشتون مین سی وہ لوگ نکلین کہ میری پروردگار کو ساتہہ وحدانیت کی پوجین اور آخر اس حدیث مین آیا
قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی پہر ہونا بلال کا ساتہہ حضرت کی منافی نہین ہے ہونے زید بن حارثہ کو ساتہہ آپکے یعنی دونو ہون لیکن کتابون
مین ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہی اس قصہ مین واللہ علم ؛ ح ع **وَعَنْ** اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابوطلحہ سی کہ کہا ابوطلحہ نے کہ شکوہ کیا ہمنے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہوک کا پس
کہولی ہمنے اپنی پیٹون سی ایک ایک پتہر یعنی ہر ایک کی پیٹ پر پتہر بندہی ہوئی تہی پیٹ کہولکر پتہر دکہائی پس کہولی حضرت نے اپنی پیٹ سی دو پتہر
نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** پتہر پیٹ پر بہوک مین اسلیے باندہتی ہین کہ پیٹ مین قوت ہو اور راہ چلنی اور کہڑی ہونی
پر قوت بخشی اس سبب سے کہ پیٹ اور انتین کمر سی لگجاوین اور کہنچ جاوین اور جب بہوک زیادہ ہوتی ہی تو حاجت دو پتہرون کی باندہنی کی ہوتی

ہے پس آنحضرت کو چونکہ بہوک بہت تہی اور تہے آپ بڑی ریاضت کرتی آپنے دو پتہر باندہی تہی ٭ ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ پہنچی فقرا اصحابہ کو بہوک پس دی اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ایک کہجور نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی ہر ایک کو ایک کہجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی اون پر اوس حد کو پہنچے تہی کہ کبہی ایک سے ایک کہجور پر اکتفا کرتی تہی ٭ ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنے دادا سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو خصلتین ہین کہ جسمین ہون وہ لکہتا ہی اوسکو اللہ شاکر و صابر جو کوئی دیکہی بیچ امر دین اپنی کے یعنی اچہی اعمال کی کرنی مین طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو اوس سی یعنی علم میں اور عبادت مین اور قناعت مین اور ریاضت مین خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ پس پیروی کری اوسکی یعنی صبر کری بیچ طاعتون کی مشقتون پر اور کرنی برائیون کی سہی یا تاسف کری اون کمالات پر کہ فوت ہوئے اوس سی اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ کم ہو اوس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سے مال و جاہ مین پس تعریف و شکر کری اللہ کا بنا بر فضیلت دینی خدا تعالی کی اوسکو اوس پر لکہتا ہی اوسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صبر کرنیوالا یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ نظر کری اپنی دین مین طرف اوسکی کہ وہ کم ہو اوس سے یعنی اعمال صالحہ مین اور پیدا ہو اوسکو عجب اور غرور و تکبر اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اوس سے یعنی مال و جاہ مین اور پیدا ہو اوس حرص و آز و پس غم کری اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہین لکہتا ہی اوسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی بسبب صادر ہونی ایک چیز کی ہی اوس سے دو چیزون ذکر کی گئین مین سے بلکہ برخلاف اوسکی کیا کہ کفران اور جزع فزع زبان اور دل سی کیا اور اوپر جو کہا کہ لکہتا ہی اوسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہی بموجب قول اللہ تعالی کی إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ اور حدیث مین آیا ہی کہ ایمان کی دو نصف ہین ایک نصف اوسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنی تئین سیئات سی اور شکر طاعات پر یعنی بجا لانا طاعات کا اعضا سی ٭ ع **وَذُكِرَ** حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ابشروا یا معشر صعالیک المهاجرین بیچ اوس باب کے کہ بعد فضائل قرآن کی ہے ٭

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی عبد الرحمن حبلی سی کہ کہا سنا مینی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہتی تہی

فصل بیان دو خصلت

حدیث ایمان دو نصف

یعنے جو کچہہ کہ بعد اسکی بیان ہوگا اسحالمین کہ پوچہا اونسی ایک شخص نی یہہ کہ کہا کیا نہین ہین ہم فقراء مہاجرین سی کہ بشارت دی گئی ہین ساتہہ سبقت دخول کی بہشت مین پس کہا واسطی اوسکی عبد اللہ نی کہ کیا ہی واسطی تیری عورت کہ ٹہکانا پکڑی تو طرف اوسکی کہا کہ ہان میرے بیوی سی کہ جگہہ پکڑتا ہون مین پاس اوسکی کہا عبد اللہ نی کہ کیا ہی واسطی تیری مکان کہ رہی تو اوسمین کہا اوس شخص نی کہ ہان میرے پاس مکان ہی کہا عبد اللہ نی پس تو ہی دولت مندون سی یعنی مہاجرین کی دولتمندون مین سی ہی اسلیے کہ اونکی فقراء کی نہ بیوی تہی اور نہ مکان یا اگر کسی پاس ایک چیز تہی تو دوسری چیز نہ تہی کہا اوس شخص نی یعنی جبکہ سنا عبد اللہ سی کہ عورت اور مکان کی ہونی سی اوسکو غنی کہا تو اوسنی کہا کہ میرے لیے خادم بہی ہی یعنی لونڈی یا غلام یا نوکر کہا عبد اللہ نے پس تو بادشاہون مین سی ہی یعنی اونکی حکم مین سے تجکو فقیر کہنا نہین درست کہا عبد الرحمن نی اور آئی تین شخص طرف عبد اللہ بن عمرو کی اور مین پاس تہا اونکی پس کہا اونہون نی ای ابا محمد قسم ہی خدا کی نہین قدرت کہتی ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنی پر اور نہ کسی جانور پر یعنی تاکہ جہاد اور حج کرین اوسپر اور نہ اور کسی اسباب یعنی اسباب خانہ پر تاکہ بیچین ہم اوسکو اور صرف کرین مول اوسکا پس کہا عبد اللہ نی اونکو کیا چاہتی ہو تم اگر چاہتی ہو تم یعنی یہہ کہ دون مین تمکو کچہہ اپنی پاس سے تو پہر آنا ہماری پاس پس دونگا مین تمکو وہ چیز کہ میسر کری اللہ تعالی واسطی تمہاری یعنی اس وقت کچہہ حاضر نہین پہر آنا دونگا اور اگر چاہو تم ذکر کرون مین قصہ تمہارا واسطی بادشاہ کی کہ اوسوقت مین معاویہ تہی یعنی وہ کچہہ تمکو دیکر فارغ البال کردین اور اگر چاہو صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہہ مقام کمال اولون کا ہی اسلیے کہ تحقیق سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہی کہ تحقیق فقراء مہاجرین کی پہلی جاوینگے دولتمندون سی دن قیامت کے طرف بہشت کی چالیس برس کہا اونہون نی پس تحقیق ہم صبر کرتی ہین نہین مانگتی ہم کچہہ یعنی کسی سے بعد اسکی نقل کی یہہ مسلم نی * وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَیْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِی الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهٰجِرِیْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَیْهِمْ فَقُمْتُ اِلَیْهِمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُبَشَّرْ فُقَرَاءُ الْمُهٰجِرِیْنَ بِمَا یَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ فَاِنَّهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِاَرْبَعِیْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ اَکُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم بیٹہی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین اور حالانکہ حلقہ تہا فقراء مہاجرین کا بیٹہا ہوا ناگہان تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹہی متوجہ ہوکر طرف فقراء کی پس گیا مین اور کہڑا ہوا مین مائل طرف اونکی یعنی واسطی متابعت حضرت کی اور حاصل کرنی نزدیکی کی اون سی اور تاکہ مطلع ہون اوس کلام پر کہ حضرت فرماوین اونسی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی چاہیے کہ بشارت دی جاوین فقراء مہاجرین ساتہہ اوس چیز کی کہ خوش حال کری اونکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگی بہشت مین پہلی تونگرون کی چالیس برس کہا عبد اللہ بن عمرو نی پس قسم خدا کی تحقیق دیکہی مینی رنگ فقراء کی کہ روشن وتابان ہوئی یعنی بسبب سننے اس بشارت کی کہا عبد اللہ بن عمرو نی بہت روشن ہوئی مونہہ یہان تک کہ آرزو کی مینی کہ ہوون مین ساتہہ اونکی یعنی دنیا مین ہمیشہ اون جیسا یا اونمین سے یعنی عقبی مین یا دہون اونکی جماعت مین نقل کی یہہ دارمی نی **ف** وجوہ سی مراد ذات ہی یا یعنے مونہہ کی ہی یعنی خوش کری اونکی دلون کو اور ظاہر ہوا اثر اوسکا اور ظاہر جلد چہرہ اونکیلے اور او منهم مین لفظ او تنویع کی لیے ہی اور معنی اوسکی ذکر کیے گئی یا شک کے لیے ہی یعنی دوست رکہا مینی کہ ہون مین جملہ فقراء مہاجرین سے بنرع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِیْ خَلِیْلِیْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ الْمَسَاکِیْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنِیْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقِیْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَا اَسْاَلَ اَحَدًا شَیْئًا وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَا اَخَافَ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُکْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ کَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا حکم کیا مجکو جانی

دوست سے میرے نے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سات خصلتوں کے اول حکم کیا مجکو ساتھ دوستی مسکینوں کی اور نزدیک ہونیکی انسے اور دوسری حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ کمتر ہی مجہسی یعنے امور دنیا مین اور نہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو مجہسی یعنے مال درجاہ اور منصب مین اور تیسری حکم کیا مجکو یہہ کہ ملائی رکہون ناتی کو اگرچہ کاٹی ناتا یعنی ناتی والا اور چوتہی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ مانگون مین کسی سی کچہہ اور پانچوین حکم کیا مجکو کہ کہون مین حق اور اگرچہ تلخ اور ناخوش آیند ہو یعنی سننی والی پر اور چہٹی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کی اور بیچ امر معروف اور نہی منکر کی ملامت کرنی کسی ملامت کرنیوالی کی سی اور ساتوین حکم کیا مجکو یہہ کہ بہت کہا کرون مین کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہہ سات خصلتین اوس خزانے سے ہین کہ رب العزت کی ہی نیچی عرش کی کہ فیوض اور برکات اوس سے نازل ہوتی ہین نقل کی یہہ احمد نے **ف** ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے تو سات خصلتون مذکورہ کی طرف پہیری ہی اور ملا علی رح نے اس کلمہ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی طرف کہ کہا کہ یہہ کلمات جملہ گنج معنوی سے ہین کہ کہا گیا ہی وہ گنج نیچی عرش رحمان کی نہین پہنچتا طرف اوسکی کوئی مگر بہ حول خدا اور قوت اوسکی یا گنج ہین گنجون جنت کے سی ایسی کہ عرش جہت اوسکی ہی اور کہا کہ بعید ہی قول اوسکا کہ کہا خصلتین سات گنج سی ہین کہ نیچی عرش کے ہی ایسی کہ یہہ بات بلا دلیل ہی بلکہ وارد ہوا ہی طرق کثیرہ سے صحاح ستہ وغیرہ مین کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہی جنت کی گنجون مین سی اور اختلاف کیا ہی علما نے اسکی معنون مین پس بعضون نے تو کہا کہ اس کلمہ کا نام کنز یعنی گنج کہا گیا ایسی کہ یہہ مانند کنز کی ہی بیچ نفاست اور محفوظ ہونی اپنی کی لوگون کی نظرون سی یا ایسی کہ یہہ جنت کی ذخیرون مین سے ہی یا یہہ کہ اوسکی کہنی والی کی لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت مین اور ابن مسعود سی منقول ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مینی یہہ کلمہ حضرت کی پاس پڑہا پس فرمایا آپنے کہ جانتا ہی تو کیا ہے تفسیر یعنے معنی اوسکی مینی عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا نہین ہے پہرنا اور بچاؤ اللہ کی گناہ سی مگر ساتہہ بچانی اللہ کی اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی انتہی اور مشائخ شاذلیہ قدس اللہ سرہم نے وصیت کی ہی طالبون کو ساتہہ تکرار اس کلمہ کی اور کہا ہی کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اسی واسطی توفیق عمل کی نہین ہے ؕ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ الطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ فَاَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتین اونکو دنیا مین سے تین چیزین ایک تو کہانا یعنی واسطی حفظ بدن کے اور قوت حاصل کرنیکی دین پر اور دوسرے عورتین یعنی واسطی بچانی نفس کے بری خطرون سے اور تیسری خوشبو یعنی واسطی تقویت دماغ کی کہ وہ جگہہ عقل کی ہی بعضے حکما کی نزدیک پس پائین آنحضرت نے دو چیزین یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی مگر قلت پائین عورتین یعنی یہان تک کہ نو تہین اور پائی خوشبو یعنی خارج سی باوجودیکہ عرق آپکا سب طرح کی خوشبوئیون سی خوشبودار زیادہ تہا اور نہ پایا طعام نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی مگر قلیل پس اطلاق نفی کا مبالغہ کی لیے ہے ایسی کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ آنحضرت سیر نہین ہوے جو کی روٹی سی دو دن پی درپی تا دم وفات اور یہہ بات تہی بسبب اختیار کرنی حضرت کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل وعلا نے جو اپنی حبیب کے لیے یہہ بات پسند کی تو اسمین طرح بطرح کی حکمتین تہین ؕ

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست کی گئی طرف میرے خوشبو اور عورتین اور کردانی گئی خوشدلی میرے نماز مین نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے بعد قول حضرت کی حبب الی لفظ من الدنیا کا **ف** گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت وسرور کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت اور کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسیلیے فرماتی آنحضرت ارحنا یا بلال یعنی اذان کہہ تا نماز پڑہون مین اور رنج اور مشغولی اور کامون سے خلاص

هووین اور مناجات حق مین مشغول رہون اور لفظ قرہ یا تو مشتق ہی قرسی ساتھ زبر قاف کی بمعنی قرار اور ثبات کی اسلیے کہ دیدہ بسبب نظارہ محبوب کے
قرار پاتا ہی اور بسبب بیداد اوسکی آرام پکڑتا ہی اور کسی اور کی طرف نہین دیکہتا اور بسبب دیکہنی غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکہتا رہ جاتا ہی اور یا
مشتق ہی قرسی ساتھ پیش قاف کی بمعنی سردی اور خنکی آنکہہ کے اور راحت اوسکی مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور گرمی
اور سوزش آنکہہ کی بیچ دیکہنی دشمنون کی ہی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی الخ یعنی اوسکی روایت مین یون ہی حبب الی من الدنیا الطیب الخ جانا
چاہیے کہ لفظ حدیث کی جبسکہ اتفاق کیا ہی آئمہ نی یعنی احمد اور نسائی نی اور سیر یہہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئی اور روایت کیا اوسکو طبرانی
نے تینون معجمون اپنی مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نی کامل مین اور حاکم مستدرک مین بہی لایا ہی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر لیکن
بدون لفظ وجعلت کی اور روایت نسائی مین بہی وجہ دوسری سی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہہ جو مشہور ہی لوگون کی زبانون پر زیادتی
لفظ وثلث کی یعنی لفظ حبب الی کی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سی پایا نہین گیا باوجود تنقیر وتفتیش کی مگر دو
جگہہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ ابن حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نی کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی
کتاب مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جبسکہ اس کتاب مین مذکور ہی اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک دو لفظ نہین سی کہ من الدنیا اور ثلث مین نہو تو بہی
اشکال نہین اور اگر دونو ہون تو اشکال رکہتا ہی اسلیے کہ نماز دنیا سی نہین ہے اور جواب سکا یہہ دیتے ہین کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی ہی یعنی اس
عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو ان مین سی امور طبعیہ دنیویہ سی ہین اور تیسری امور دین سی پہر صلوۃ جمہور کی نزدیک محمول ہی عبادت معروفہ
پر اور بعضون نی کہا کہ مراد صلوۃ سی اس حدیث مین درود ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ﴿ ح ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی یہہ کہ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بہیجا اونکو طرف یمن کے یعنی قاضی کر کر فرمایا دور رکہہ تو اپنی تئین استراحت اور تن آسانی سی اسلیے کہ بندگان
خاص خدا تعالی کی نہین آرام و استراحت مین ہوتی نقل کی یہہ احمد نی **ف** بلکہ آرام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور
جاہلون کی لیے ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا
انہم کانوا قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی ہین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنی تقاضائے شہوت کی بطریق تکلف کی اور بہت نعمتون مین رہنا اور حرص کرنی
کہانی مین اور خواہشون مین ﴿ ع **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ راضی ہو اللہ سے ساتھ تہوڑ ےسی رزق
کے یعنی قناعت کری تہوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سے ساتھ تہوڑےسی عمل کی یعنی طاعت کی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِاحْتَاجَ فَکَتَمَہٗ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِنْ
حَلَالٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ بہوکا ہو یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پہر چہپاوے اوسکو لوگون سی یعنی نہ کہی کہ مین بہوکا ہون تا کچہہ کہانا مجکو دین اور نہ کہی کہ مین محتاج ہون
تا کچہہ بخششین تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہہ کہ پہنچا دی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل کین
یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد بہوک سی وہ بہوک ہی کہ متصور ہو ساتہہ اوسکی صبر اور جائز ہو اوسمین چہپانا والا تصریح کی
ہے علما نی کہ ایک آدمی اگر مر جاوی مارے بہوک کی اور سوال نکری یا کہانا دی نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہے گنہگار ﴿ ع ﴾

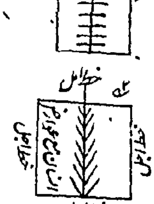
وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اپنی بندہ مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی باوجود عیالدار اور فقیر ہونیکی بچتا ہی حرام اور سوال کرنیسی پس وہ مومن کامل ہے اسیلیے دوست رکھتا ہی اللہ تعالی ✣ ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقٰى يَوْمًا عُمَرُ فَجِيْءَ بِمَاءٍ قَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّهٗ لَطَيِّبٌ لٰكِنِّيْ اَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَاَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ يَشْرَبْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی زید بن اسلم تابعی سی کہ کہا مانگا پانی ایکدن حضرت عمر رض نی پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمر نی کہ تحقیق یہہ پاک اور حلال اور خوش آیند ہی لیکن میں نہیں پیتا اسکو اسلیے کہ میں سنتا ہوں خدا تعالی سی کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کی خواہشوں نفس انکیکو اور سرزنش کیا انکو پس فرمایا اللہ تعالی نی لیگیی تم اور بہرہ ور لین تمنی لذتیں اور نعمتیں اپنے بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئی تم ساتھہ انکی پس ڈرتا ہوں میں یہہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب انکا ہمکو اس عالم میں پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی میں اگر یہہ پانی پیوں اور لذت حاصل کروں اور چین کروں تو ڈرتا ہوں کہ یہہ ثواب ہماری عملوں کا ہو کہ دنیا میں دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسکہ کافروں کو بدلا عمل نیک کا دنیا ہی میں ملجاتا ہی اور آخرت میں کچھہ نصیب نہیں اور یہہ آیت اور آیۃ من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء الخ اگرچہ کفار کی حق میں نازل ہوئی ہیں لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا ✣ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا نہیں سیر ہوتی یعنی گروہ صحابہ نی ساتھہ آنحضرت کی کہجور سے بسبب فقر کی یہانتک کہ فتح کی ہم نے خیبر کو وہاں کہجوریں بہت تہیں نقل کی یہہ بخاری نی ✣

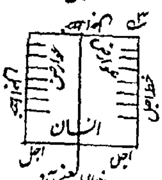
بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

✣ باب ہے بیچ بیان آرزو رکہنی اور حرص کرنیکی **ف** امل ساتھہ زبر ہمزہ اور میم کی امید رکہنی اور حرص کے معنی ہیں زیادتی آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالی نی ان تحرص علی ہدٰہم یعنی اگر زیادہ ارادہ کرے تو بیچ ہدایت انکیکی اور قاموس میں لکھا ہی کہ بدترین حرص یہہ ہے کہ لیوے تو حصہ اپنا اور طمع کرے تو اپنی غیر کی حصہ میں انتہی اور مراد امل سی یہاں درازگی امل یعنی آرزو کی ہی امر دنیا میں ایسا کہ غافل ہو تیاری کرنیسی موت کے لیے اور توشہ آخرت سی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل اور ایسے درازگی آرزو کی بیچ حاصل کرنے علم و عمل کے محمود ہے بالاجماع جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا میں سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکہوں نویں کو یعنی محرم کی اور اسیطرح حرص کرنی بیچ امر جمع کرنی مال کی اور کثرۃ جاہ کی بری ہی والا حرص کرنی جہاد پر اور علوم کی حاصل کرنی پر اور بہت کرنی اعمال نیک پر مستحسن ہے بلا نزاع ✣ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِّنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ هُوَ فِي الْوَسَطِ فَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا کہ کہینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شکل مربع کہ چار خطوں نی اوسکو احاطہ کیا تہا اور کہینچا ایک خط بیچ میں اوس شکل مربع کی کہ باہر نکلنی والا تہا اوس شکل سی اور کہینچی چہوٹی خط متوجہ طرف اوس خط کی کہ درمیان میں تہا اوس جانب اوسکیسی کہ درمیان میں ہی یعنی دونوں جانبوں اوسکیسی وہ جو درمیان میں تہیں اسلیے کہ ایک جانب خط کی اندر ہی اور ایک جانب اوسکی باہر پس فرمایا آنحضرت نی یہہ یعنی یہہ جانب خط بیچ کی کہ درمیان شکل مربع کی واقع ہی مثال آدمی کی ہی اور





یہہ یعنے خط مربع اجل اوسکی ہی یعنی مدت اجل اوسکی اور مدت عمر اوسکی ہی کہ گہیری ہوئی ہی آدمی کو اور یہہ جانب خط کی کہ باہر نکلنی والی ہی یعنی مربع سے آرزو اوسکی ہی یعنی چیز آرزو کی گئی اوسکی ہی کہ جسکو گمان کرتا ہی کہ مین لونگا اوسکو پہلی آنی اجل پنی کی اور یہہ خط اس لیے ہی کہ آرزو اوسکی دراز ہی کہ نہین فارغ ہوتا اوس سے اور اجل اوسکی قریب ہی طرف اوسکی اوس سے اور یہہ خط چہوٹی عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض اور بہوک اور پیاس وغیر ذلک اون چیزون مین سی کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سے متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتہہ اوسکی پس اگر خطا کرے اور گذر گیا یہہ حادثہ معین پہنچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور گذر گیا یہہ حادثہ بھی پہنچا حادثہ دوسرا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حاصل یہہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکہتا ہی اور گمان لیجاتا ہی کہ پہنچیگا اون امیدون کو اور حالانکہ اجل قریب ہی ساتہہ اوسکی آرزو اوسکی اور آرزو اوسکی اور امید اوسکی کو بغیر پہنچی جان دیدیتا ہی وصورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نی یہہ لکھی ہی اور اولی یہہ ہی کہ گردانی جاوین عدد خطوط کی سات اسلیے کہ یہہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اسلیے کہ دس الیسا عدد ہی کہ تعبیر کی جاتی ہی ساتہہ اسکی کثرت اور یہہ اشارہ ہی طرف سات اعضا کی پہر دیکھی مینی ایک اور صورۃ غیر صورۃ لکھی ہوئی مشہورہ کی اور وہ ظاہر تر ہی تصویر مین فقیر پر وہ صورت یہہ ہی ۱۲ ح ع **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا خط کہینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سی آرزو آدمی کی ہی اور یہہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس اس وقت کہ آدمی اسی طرح ہی اور اسی اندیشہ مین ہی کہ ناگہان پہنچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور تر ہی پہنچی ناگہان اجل پہنچتی ہی اور بغیر از حاصل ہونی آرزو کی اجل کہڑا رہتا ہے ۱۲ ح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان وقوی ہوتی ہین اوسمین دو چیزین حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنی پر اور زردینی پر اور حرص درازگی عمر پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہر چند کہ آدمی بڈہا ہو یہہ دو صفتین اوس سے شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال اور عمر کی ہاتہہ نہین آتین اور سبب قوی ہونی انکیکا بسبب ضعف بدن کی ہی کہ اوسمین شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکہی ضعیف ہوگئی وہ دفع اوسکو نہین کرسکتی ؎ بجنہای خوبی بد محکم شدہ ؛ قوت کندن آن کم شدہ ۱۲ ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِيْ اثْنَيْنِ فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑہی کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** محبت دنیا سی لازم ہوتی ہی کراہیت اجل کی اور درازگی آرزو عمر کی مقتضی ہی تاخیر عمل کو ۱۲ ع ؛ ؛ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہچوڑی خدا تعالی نی جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سی کہ ڈہیل دی اللہ تعالی نی اوسکی اجل کو یہانتک کہ پہنچایا اوسکو ساٹہہ برس کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی اور پہر توبہ وعذر خواہی نکی اور نہ چہوڑی گناہ اب اور کیا جگہہ عذر کے رہی جوان کہتا ہی کہ جب بڈہا ہونگا توبہ کرونگا بڈہا کہیگا اور بعضے کہتی ہین کہ معنے عبارت کی یہہ ہین کہ ثابت

ہوا جب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کری اور اسمین تقصیر نکری ؛ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر ہون ابن آدم کی لیے دو جنگل بہرے ہوئی مال سی یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈہونڈہی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا ہی بسبب حرص کی اور نہین بہرتے آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنے جبتک گورمین نہین جاتا حرص اوسے نہین جاتی اور یہہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جسکسی سی کہ چاہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیے کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی عمل ظاہر و باطن سی اور یا یہہ معنی ہین کہ پہرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ رحمت کی جسپر کہ چاہتا ہی ساتہہ توفیق ازالہ اوس خصلت بری کی اور تہذیب نفس کی اوس سے اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹہہ رہا ہی جبلت مین آدمی کی ؛ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعض بدن میرا یعنی دونو مونڈہی میری جیسیکہ ایک روایت مین ہی بسبب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنیکی پکڑتی ہین پس فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنی والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون سی کہ قبر مین آسودہ ہین اور سب سے گذر گئی ہین اور مشابہت کر اونکی ساتہہ کہ زندگی مین بیچ حکم مردہ کی رہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا میرک نی کہ اسمین نظر ہے اسلیے کہ یہہ جو روایت یہان نقل کی ہی یہہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا یا تو تنویع کی لیے ہی یا بمعنے بل کی ہی ترقی کی لیے یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنیوالا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی اسلیے کہ مسافر کبہی چند روز کہین اقامت بہی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہی اور جو کہ سر راہ پر گذرنیوالا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسی چیز سی نہین لگاتا اور شرح اس حدیث کی درازہی جاننا چاہیے کہ حقیقت موت کی کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور لوٹ جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونیسی روح کی لیے اور روح بدن کی مرنیسی معدوم و نابود نہین ہو جاتی بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسیکہ سلب کیجاتی ہین اوس سے انکہین اور کان اور زبان اور ہات اور پاؤن اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیے جاتی ہین اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیے جاتی ہین گہوڑی اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچہہ اسباب و آلات دنیا کی ہین پس مشابہ ہونا ساتہہ مردون کی اور در آنا اونکی حکم مین یہہ ہی کہ متصف ہو ساتہہ قطع کرنی علائق بدنی کی حتی الامکان پس قطع کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کی اور جانی کہ جو کچہہ کہ اوسکے تصرف مین ہے دنیا سی اوسکی ملک سے نہین ہے بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک سے ہی اور علامت اوسکی یہہ ہی کہ اوسکی جاتی رہنی سی غمگین نہو اور نہ اوسکی ہونیسی خوش اور اسی طرح انقطاع کری اہل و اقارب سے اور آشناؤن سی اور اونکی سبب سے حرام و مکروہ مین نہ پڑی پس جو کوئی کہ ساتہہ ان صفتون کی متصف ہو مشابہ ہوگا ساتہہ مردون کے اور داخل ہوگا اونکی حکم مین بعد ازان رعایت کری اور شرائط و آداب کے کہ بسبب انکے او مشابہ ساتہہ مردون کی ہو ایک اونمین سی توبہ ہی اور وہ پہر آنا ہی ہر مطلوب سے سوائے خدا تعالی کی جیسیکہ موت سی اور زہد ہی اور وہ پہر آنا دنیا سی اور محبت اوسکی سی اور شہوات اور لذتون اوسکی سی جیسیکہ موت سے اور توکل ہی اور وہ پہر آنا ہے قید اسباب سے جیسیکہ موت سے اور قناعت ہے اور وہ پہر آنا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسیکہ موت سے اور توجہ الی اللہ ور مونہہ پہیرنا ماسوی اللہ سے جیسیکہ موت سے پس باقی نرہے کوئی مطلوب و محبوب و مقصود سوائے خدا جل و علا کی اور صبر ہے اور وہ باہر آنا ہی حظوظ نفس سے ساتہہ مجاہدہ کی جیسیکہ موت بی مجاہدہ ہی اور رضا ہے

اور وہ باہر آنا ہی خوشنودی نفس سے اور در آنا بیچ خوشنودی حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار مولی سبحانہ تعالی کی بی منازعت و اعتراض کی جیسیکہ موت سی اور ذکر ہی اور وہ باہر آنا ہی ذکر ما سوی اللہ سی جیسیکہ موت سے اور مراقبہ ہی اور وہ باہر آنا ہی حول و قوت سی جیسکہ موت سی یہہ صفات و حالات جب حاصل ہوں مشابہ ہوگا مردوں کی اور بیچ شمار اہل قبور کی پڑیگا یہہ ہین معنی قول آنحضرت کے وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بھی یہی معنی رکہتی ہی اور موت اختیاری یہہ ہوگی یہہ ذکر کیا ہی شیخ عبد الوہاب متقی نے بیچ رسالہ فضل التوبہ کے ۱۲

الفصل الثانی فصل دوسری **عن عبد اللہ بن عمرو قال مر بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا وامی نطین شیئا فقال ما ھذا یا عبد اللہ قلت شیء نصلحہ قال الامر اسرع من ذلک رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب** روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم پر اس حال مین کہ مین اور ماں میری مٹی سی لیپتی تہی کچھ یعنی دیوار یا چھت کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی یعنی لیپنا ای عبد اللہ کہا مینی ایک چیز ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون مین اوسکو یعنی بخوف گر پڑنی اوسکے یا زیادتی استحکام کی لیے فرمایا آنحضرت نی امر جلد تر ہی اس سی نقل کی یہہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی اجل قریب تر ہی خراب ہونی اس گہر کی سی یعنی تو سنوارتا ہی گہر کو بخوف گر پڑنی کے پہلی مرنی تیری کی اور سے یون کہ تو مر جاویگا پہلی گرنی اوسکی کی پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہی اصلاح گہر سی اسمین دل لگانا عبث ہی اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ بنانا ضروری نہوگا بلکہ مضبوطی اور زینت کی لیے ہوگا ۱۲

وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یھریق الماء فیتیمم بالتراب فاقول یا رسول اللہ ان الماء منک قریب یقول ما یدرینی لعلی لا ابلغہ رواہ فی شرح السنۃ وابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتی یعنی کبھی پس تیمم کرتی مٹی سی یعنی پہلی اسکی کہ وضو کرین پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور نہین لاوسکی سبب سی تیمم کیجیے فرماتی آنحضرت کس چیز نی معلوم کروایا مجکو یعنی کیا جانو مین کہ شاید نہ پہنچون مین اس پانی تک نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین **ف** یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا نکرے اور اجل آپہنچی اور فرصت نہ پاون مین کہ وضو کرون اسلیے تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرح کی طہارت حاصل ہی ۱۲

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذا ابن آدم وھذا اجلہ ووضع یدہ عند قفاہ ثم بسط فقال وثم املہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہہ آدمی ہی اور یہہ اجل اسکی ہی یعنی نزدیک ہی اوس سی اور رکہا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا نزدیک گدی اپنی کی یعنی واسطی تصویر اور تمثیل قریب ہونی موت کے ساتہہ آدمی کی پہر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نی ہاتہہ اور دور رکہا گدی سی یعنی واسطی دکہانی دور آرزو کی پس فرمایا اوس جگہہ یعنی دور تر ہی آرزو اوسکی یعنی اجل نزدیک آئی اور آرزو دور گئی نقل کیا یہہ ترمذی نی **ف** یہہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی نی یون لکہا ہی کہ یہہ ابن آدم سی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اشارہ حسیہ ہی طرف صورۃ معنویہ کے اور اسی طرح قول حضرت کا یہہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہہ ہی کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی گلی کی جانب اپنی بیچ مسافۃ زمین کے یا بیچ مسافۃ ہوا کے طول مین یا عرض مین اور فرمایا کہ یہہ ابن آدم ہی یعنی پہیچ مثالا ہاتہہ اور کہا قریب اوس جگہہ کی کر کہا تہا پہلے اور فرمایا کہ یہہ اجل اسکی ہی اور رکہا ہاتہہ اپنا یعنی وقت کہنی ہذا ابن ادم وہذا اجلہ کی بیچ عقب اوس مکان کے کہ اشارہ کیا ساتھ اوسکی طرف اجل کی پہر پہیلایا ہاتہہ اپنا یعنی بہت کہولنی بالشت کی ساتہہ ہتیلی اور انگلیوں اپنی کی یا معنی بسط کے یہہ مین کہ پہیلایا مسافت مین اوس جگہہ سی کہ اشارہ کیا تہا ساتہہ اسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہہ آرزو اوسکی ہی حاصل یہہ کہ اس اشارہ سی بیدار کیا خواب غفلت سی کہ اجل ابن ادم کی قریب ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی اور آرزو اوسکی دراز تر ہی اجل اوسکی سے پس کہا

۲ واقول

ایک شاعر نی رحمت کری اللہ اسپر کل امرئی مصبح فی اہلہ والموت ادنی من شراک نعلہ یہہ مضمون لکہی سو جہا ہی اس مقام مین واسطی واضح کرنی مطلب کے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاٰخَرَ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا الْاَجَلُ اُرَاہُ قَالَ وَھٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَی الْاَمَلَ فَلَحِقَہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گاڑی ایک لکڑی آگی اپنی اور ایک لکڑی پہلو مین اوسکی اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سی بعد دونونسی پہر فرمایا تم جانتی ہو کیا ہے یہہ یعنی کیا ہی مراد انسی اور کسکی مثال ہین یہہ کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا یہہ انسان ہی یعنی پہلی لکڑی مثال انسان کی ہی اور یہہ دوسری لکڑی کہ اوسکی پہلو مین گاڑی مینی مثال ہی موت کی کہ متصل ہی آدمی سی کہا ابوسعید خدری نی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو فرمایا یہہ تیسرے لکڑی کہ بہت دور گاڑی ہین نی آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہے اوسکی حاصل ہونیکا پس اپہنچتی ہی اجل یعنی پہلی آنکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَۃً اِلٰی سَبْعِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹہہ برس سے ستر برس تک نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

ف یعنی اکثر امت میری کی ابتدا ساٹہہ برس ہین اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی اور کبہی اس سی زیادہ بہی ہوتی ہی جیسکہ آگی کی حدیث مین فرمایا وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّھُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اکثر عمرین امت میری مابین ساٹہہ کے ستر تک ہین اور کمتر ہین امت مین سی ایسی لوگ کہ تجاوز کرین اس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ستر سی کہ پہنچین سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر جو اطلاع پائی ہی ہمنی اوپر درازگی عمر کی اس امت مین معمرین صحابہ اور ائمہ مین سی یہہ لوگ ہین انس ابن مالک کہ ایکسو تین برس کی ہو کر مرے اور اسماء بیٹی ابوبکر رض کی سو برس کی اور حال انکا یہہ تہا کہ نہ دانت ٹوٹی تہی اور نہ عقل مین کچہ خلل آیا تہا اور ان دونون سی زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تہی کہ ایکسو بیس برس کے ہو کر مری ساٹہہ برس کفر کی حالت مین رہے اور ساٹہہ ہی برس اسلام مین اور انسی زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑسائی سو برس کی عمر مین مرے واللہ اعلم وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ فِیْ بَابِ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت المریض کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْیَقِیْنُ وَالزُّھْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِھَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی عمرو بیٹی شعیب کی سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ۱۲

ف یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالی رزاق اور متکفل رزاق کا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور زہد بی رغبتی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزاقیت حق پر حاصل ہوتا ہی تو بخل نہین کرتا مسلمان کہ بخل سبب بے یقینی پہنچنے رزق کی ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف کرونگا تو پہر کہان سی کہا ونگا اور جب زہد کیا درازگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین رہتی اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہہ ضد ہین یقین کرنی رزاقیت حق کی اور زہد کرنیکی دنیا مین اور جان کہ شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نی بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکہا ہی کہ اعتقاد جب حد جزم کو پہنچی اور سند پکڑ نیوالا اسکا یہہ دلیل اور برہان کی ہو کہ اثبات حق کری اوسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح مین یقین کہتی ہین لیکن

بقا کا دنیا مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ۱۲

صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہوا اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دلپر اور ان چیزون کی رغبت دلاوی کہ موافق ہون شرع کی اور اون چیزون سی کہ مخالف شرع کی ہون باز رکہی اوسکو یقین نہین کہتی مثلاً سبھون کو جزم آنی موت کا حاصل ہی لیکن جسکی دل پر ذکر موت کا غالب ہوا اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سے مستعد رہے موت کا ساتہہ کرنی طاعت کی اور ترک کرنی گناہون کی وہ صاحب یقین ہی اور یقین چار جگہہ چاہیی اگرچہ تمام خبرین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی انکی جگہہ یقین کی ہین یعنی اونپر یقین لانا چاہیی لیکن اصول انکی چار چیزین ہین کہ سالک کو اونپر یقین کرنا ضرور ہی اول توحید کہ جانی کہ جو کچھہ واقع ہوتا ہی حق تعالی ہی کی قدرت سی واقع ہوتا ہی دوسری توکل اور یقین کامل رکہنا اللہ تعالی کی ضمانت پر بیچ پہنچانی رزق کی تیسری یقین کرنا بیچ جزاء اعمال کی قسم ثواب و عذاب سی چوتہی یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہی بندون کی احوال پر بہرحال پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہہ ہی کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ یقین کا بیچ پہنچنی رزق کی اجمال ہی بیچ طلب کی اوسکی یعنی میانہ روی کریگا اوسکی طلب مین یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین کا بیچ جزاء اعمال کے سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سے اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدا تعالی کی یہہ ہے کہ مبالغہ کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کی تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی رزاقیت خدای تعالی پر اور توکل کرنا اوسپر جیسا کہ کہا ہمنی اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہنچنی رزق کی اور یقین کامل کرنا ضمانت خدای تعالی پر ایک شعبہ عالی ہی مراتب سے اور اوس سے چارہ نہین سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت ساموقوف ہی اوسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابوالحسن شاذلی نے اکثر پردے خلق کی حق سی دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سی اور فکر رزق کی اشد ہی دونون پردون مین اور منقول ہی اصمعی سی کہ کہا اونہون نی کہ پڑہی ہین ایک اعرابی کی آگی سورہ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نی بس کر پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو اون لوگون پر کہ آگی اوسکی تہی اور پیچہی اوسکی اور قصد کیا طرف تلوار اور کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سی طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہوگیا تہا جسم اوسکا اور زرد ہوگیا تہا رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہپر اور کہا کہ پڑہو وہی سورہ پس جبکہ پہنچا مین اوسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نی کہ کچہہ اور بہی سوا اسکی پس پڑہا مینی فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا یا سبحان اللہ کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس نہ سچ مانا کہنا اوسکا یہان تک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانیکی کہی یہہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتہہ اوسکی دم اوسکا ۶۷ ﴿وعن سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ وَالْخَشِنِ وَأَكْلِ الْجَشِبِ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ﴾ اور روایت ہے سفیان ثوری سی کہ کہا نہین ہی زہد دنیا مین ساتہہ پہننی کپڑی موٹی اور سخت کی اور ساتہہ کہانی دال لی اور بی مزہ سے اور روٹی خشک کے نہین ہے زہد دنیا مگر کوتاہی آرزو کی نقل کیے یہہ شرح السنہ مین ف غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتہہ زبر خ اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور جشب ساتہہ زبر ج اور زیر شین کے کہانا سخت بی مزہ اور بعضون نے کہا روٹی بغیر لاون کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کی لیی ساتہہ جلدی کرنیکے طرف توبہ کی اور علم و عمل کی اور حاصل یہہ کہ زہد حقیقی وہ ہی کہ ہووے حال قلبی سے کہ بیزار ہو دنیا سی اور رغبت کہر طرف عقبی کی اور نہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی اسلیی کہ برابر ہین دونون امر انہین باعتبار حقیقت کے اگرچہ ہی لباس بی تکلفی کو اور کم کہانی اور بیمزہ کہانیکو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندہ کی طریقت پر حاصل یہہ کہ حب دنیا دین ہلاک کرنیوالی ہی و اسکی ہلاک ہونیوالی کی ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کے اور مشابہ ہی دل کشتی کی کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی تو غرق بودیتا ہی اوسکو مع بیٹہنی والون اوسکی اور اگر باہر اوسکی

رہتا ہی اور گرد اوسکی تو مارتی کرتا ہی اوسکو اور ہنچاتا ہی اوسکو طرف جگہہ اوسکی کی چنانچہ اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نی صوفیہ اور ملامتیہ مین سی پہنا لباس عوام کا اور بعضون نی لباس امیرون کا ساوا سطی چہپانی احوال اپنی کے **وعن زيد بن الحسين قال سمعت مالكا وسئل اي شيء الزهد في الدنيا قال طيب الكسب وقصر الامل رواه البيهقي في شعب الايمان** اور روایت ہی زید بن حسین سی کہا زید بن حسین نی کہ یاری امام مالک کا کہ سنا مینی امام مالک سی اس حال مین کہ پوچہا گیا اونسے کہ کیا ہے زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کسب سے مراد ہی کمسونے یعنی کہانی پینی کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیے فرمایا اللہ تعالی نی رسولون کو کلوا من الطيبت واعملوا صالحا اور فرمایا يايها الذين امنوا كلوا من طيبت ما رزقنكم واشكروا لله ان كنتم اياه تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتہہ بہت کرنی عمل کی خوف آنی اجل کی اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہی عقبی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ رد ہی اوس شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد ہی ترک کرنی دنیا کی اور پہنی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور سستی کسب کی ہی اوسکو رد کیا کہ نہین ہی حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تونی بلکہ حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ کہاوی تو حلال اور قناعت کری تو قدر ضرورت پر اور کوتاہ کری آرزو کو جیسا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتہہ حرام کرنے حلال کی اور نہ ساتہہ ضائع کرنی مال کی ولیکن زہد دنیا مین یہہ ہے کہ ہو اوس چیز پر کہ تیری ہاتہہ مین ہی بہت اعتماد کرنیوالا نسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتہہ مین ہے

باب استحباب المال والعمر للطاعة

باب ہے بیان محبت مال کی اور عمر کی طاعت کی لیے **ف** یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازگی عمر کا واسطی صرف کرنی اونکے عبادت اور طاعت مین ڈ ع استحباب نیک گنا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہی اسلیے کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتہہ زبر اور پیش عین اور جزم میم کی زندگانی اور جینا اور ساتہہ پیش عین اور پیش میم کی بہی آیا ہی اور یہہ فصیح تر ہی اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يحب العبد التقي الغني الخفي رواه مسلم** اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزون سی یا وہ کہ نہ خرچ کری مال اپنا لہو لعب مین اور بعضون نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام اور شبہات سی اور تورع کری خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگر ساتہہ مال کی ہی یا ساتہہ دل کی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتہہ مال کی ہی اور یہہ منافی بہی نہین ہی غنا نفس کی بس لیے کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہی غنا مین اور مترتب ہوتا ہی اوسپر غنا رہاتہہ کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہہ کہ مراد اس سی غنی شاکر ہی اور اس سی دلیل پکڑی ہی بعضون نی کہ غنی شاکر افضل ہی فقیر صابر سی لیکن معتمد خلاف اسکی ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہی کہ سبب انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت مین یا مراد ہی خبر پوشیدہ کرنیوالا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اس طرح پوشیدہ کری کہ کوئی مطلع نہو اوسپر اور یہہ شامل ہی فقیر کو بہی اور یہہ ظاہر تر ہی اور حفی ساتہہ حاء مہملہ کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی مہربانی اور احسان کرنیوالا لیکن حق پر اور صحیح اول ہی ہی اور اسمین دلیل ہی اوسکی لیے کہ کہتا ہی گوشہ نشینی افضل ہی اختلاط سی اور جسنی فضیلت دیہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتہہ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کی یا محمول کیا ہی اوسکو اوپر اختلاط بردن کی

ع وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ فِیْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی سوا اوسکا یہہ ہی لاحسد الا فی اثنتین بیچ باب فضائل قران کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہوں عمل وسکی پہر کہا اوس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور بری ہوں عمل اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور دارمی نی **ف** ظاہر عبارت سی یہہ حکم غالب کا ہی یعنی اچہی یا بری عمل زیادہ ہوں اور اگر عمل نیک و بد برابر ہوں تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودیکہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہی ط ح **وَعَنْ** عُبَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَقُتِلَ اَحَدُھُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَہٗ بِجُمُعَۃٍ اَوْ نَحْوِھَا فَصَلَّوْا عَلَیْہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰہَ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَیَرْحَمَہٗ وَیُلْحِقَہٗ بِصَاحِبِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَیْنَ صَلٰوتُہٗ بَعْدَ صَلٰوتِہٖ وَعَمَلُہٗ بَعْدَ عَمَلِہٖ اَوْ قَالَ صِیَامُہٗ بَعْدَ صِیَامِہٖ لَمَا بَیْنَھُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبید بیٹی خالد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہائی چارہ کیا درمیان دو شخصوں کی یعنی صحابہ میں سی پس مارا گیا ایک اون دونوں میں سی اللہ کی راہ میں یعنی شہید ہوا جہاد میں پہر مرا دوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونی بہائی اپنی کی تقدیر ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی یعنی تہا کچہ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نی اوسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا تمنی اور کیا پڑہا تمنی نماز میں کہ اسپر پڑہی یعنی کیا دعا کی اسکی لئے کہا صحابہ نی کہ دعا کی ہمنی خدا تعالی سی کہ بخشی گناہ اوسکی اور رحمت کری اوسپر اور پہنچاوی اوسکو ساتہہ یار اوسکی کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اوسکی جنت میں جیسکہ دنیا میں اتحاد رکہتی تہی ایسی اور رہتی تہی اکٹہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہاں گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکی یعنی یہہ جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اللہ کہ پہنچاوی اسکو ساتہہ یار اسکی کی بگمان اسکی کہ مرتبہ اسکا کم ہی مرتبہ بہائی اسکی سی پس کہاں گئی نماز زائد اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کی اور کہاں گیا ثواب اور عملوں اس مرد کا کہ بعد اسکی کئی فرمایا کہ کہاں گیا ثواب روزہ اسکا کہ بعد اوسکی رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصوں کی ہی بہشت میں اور قرب الہی میں دور تر اور زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی **ف** یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہی شہید سی یہاں اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص پچہلی کا کہ ایک ہفتہ میں کیا اوپر شہادت اوس شخص کی کہ پہلی شہید ہوا باوجودیکہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا میں اور اظہار دین حق میں پایا جاتا ہی خصوصًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں کہ زمانہ ابتدا اسلام اور قلت مددگاروں دین کا تہا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ شخص پچہلا ایسی رابطہ تہا راہ خدا میں اور نیت شہادت کی رکہتا تہا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر ط ح **وَعَنْ** اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْہُ فَاَمَّا الَّذِیْ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ فَاِنَّہٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَۃٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَۃً صَبَرَ عَلَیْھَا اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ بِھَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْاَلَۃٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِیْ اُحَدِّثُکُمْ فَاحْفَظُوْہُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَۃِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَعِلْمًا فَھُوَ یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَیَصِلُ رَحِمَہٗ وَیَعْمَلُ لِلّٰہِ فِیْہِ بِحَقِّہٖ فَھٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ عِلْمًا وَلَمْ یَرْزُقْہُ

مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ اَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْمَلُ فِيهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ اَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهُ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہہ کہ اونی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اوپر کہ وہ حق ہین اور بڑہتا ہون مین تمہاری آگی ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث، ور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیز کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیقت پر وہ یہہ ہین پس تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینی کی یعنی صدقہ دینا اگرچہ صورت مین نقصان ہی ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا ہی دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین بیچ حکم زیادتی کی ہی نہ نقصان کی اور نہ ظلم کیا گیا کوئی مظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوپر یعنی اگرچہ متضمن تہا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کی لیی خدا ہی تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کے عزت یعنی اپنی نزدیک جیسیکہ وہ زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیی اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی لیی دنیا مین انجام کار کو جیسیکہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لیی ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اوسی جا تا ہی امر کہ کیا جاتا ہی ظالم زبردست وذلیل مظلوم کی آگی از روی جزا ہی موافق کی اور نہ کہولا کسی بندی نی یعنی اپنی نفس پر دروازہ سوال کرنیکا یعنی لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالی نی اوپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا لیلیتا ہی اوس سے نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور رای پر وہ حدیث کہ کہتا یعنی بیان کرتا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہہ ہی کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کی لیی اور منحصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال اور علم کہ بسبب اوسکی طریقہ خرچ کرنیکا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین سمجہتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین رب اپنی کا کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدا تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتہہ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کی پس یہہ بندہ بیچ کامل ترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین یا بیچ اعلی درجات کی ہی عقبی مین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہہ بندہ مقتضای علم کی کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور درست رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کی ہونیکی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو بہر عمل کرتا مین عمل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہے پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اون دونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو خدا تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کری اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال اپنی کی بغیر استعمال کرنی علم کی یعنی اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی از راہ حرص اور حب دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطی نشانی اور دکہاتی اور فخر و تکبر کی نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی رب اپنی کا یعنی بسبب نہونی علم کی بیچ لینی اور صرف کرنی اوسکی اور نہین احسان وسلوک کرتا ناتی دارون سی یعنی بسبب قلت رحم

اور نہوئی علم اور ہوئی کثرت حرص وبخل کی اور نہین عمل کرتا اوسین ساتھہ حق کی یعنی کسی طرح کی حق کی خواہ اللہ کا ہو خواہ بندونکا پس یہہ
شخص سب پلید ترین مرتبہ کی ہی اور چوتہا وہ بندہ ہی کہ نہین دیا اوسکو اللہ نی مال اور نہ علم وتمیز درمیان وجوہ خیر وشر کی پس وہ کہتا ہی کہ اگر
ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین آمین فلانی کا سا یعنی اہل شر مین سی پس وہ مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی یا پس وہ بنیت ہی نقل
کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی **ف** یہان نیت کو اوپر معنی عزم کی حمل کرنا چاہیی آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور معنی عزم کی یہہ
ہین کہ بجد ہی اوسپر اور کوئی مانع اسکی جانب سی نہین ہی مگر نہونا قدرت کا اور نہ پہنچنا اوسکو اگر قدرت پاوی اور پہنچی اوس تک تو بہی توقف
کرتا ہی مثلا اگر کوئی عزم زنا پر رکہی گنہگار ہی اور ماخوذ ہی اوسپر اگرچہ عزم زنا زنا نہین ہی لیکن ایک گناہ ہی علیحدہ اور تفصیل کلام کی یہہ ہے
کہ اول وسواس شیطان ہی کہ دلمین پڑتا ہی بغیر کسب عمل کی اوسکو ہاجس کہتی ہین اور جس پر مواخذہ نہین اور جب خاطر مین بیٹہی اور باطن
مین جولان کری اور پہری اوسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر ہی اس امت مرحومہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہین اوسپر اور یہہ خصائص اس
امت سی ہی بعد ازان ہم ہی کہ قصد ونیت فعل کی رکہی اور حسنات مین مجرد قصد نیت کے حسنہ کامل لکہتی ہین اور سیئات مین نہین اور بعد ازان عزم ہی جیسا کہ بیان کیا اسمین مواخذہ جس طرح کہ ذکر
اور ملا علی رح نی علم کی طرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اللہ کے علم مین بحق علم کے کہ ادا کرتا ہی حق اوسکا اور عمل کرتا ہی اوسپر ساتھہ حق اللہ کی اور حق بندون
اوسکے پس یہہ لکہکر قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی خبط کی حضرت شیخ نی یہہ لکہی ہین کہ خبط وخلط کرتا ہی اپنی مال مین
اور ہات اوپاؤن مارتا ہی بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کی طریق خیر وشر مین اور صرف کرتا ہی اوسکو غیر حق مین جیسا کہ فرمایا ہی لا یتقی الخ اور ملا علی
نے یہہ معنی لکہی ہین کہ اوٹہاتا ہی اور بیٹہتا ہی ساتھہ جمع کرنی مال کی اور نہ دینی کی اور مختلف ہوتا ہی حال مین باعتبار خرچ کرنیکی اور مسک
کی اپنی مال مین وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ وَكَيْفَ
يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتھہ بندہ کی بہلائی کا یعنی انجام کار اوسکی مین تو کرواتا ہی اوس سی
بہلائی پس کہا گیا اور پوچہا گیا آنحضرت سی کہ کس طرح کرواتا ہی بہلائی اوس سی یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت
کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی یہان تک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادۃ پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اس سی فضیلت حیات کی لازم آئی
کہ اسمین کار نیک کر سکتا ہی ۲۲ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ
وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہی کہ ذلیل اور فرمانبردار کری
اپنی نفس کو اللہ تعالی کی امر کا اور منقاد کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا وقدر کا اور عمل کری واسطی ثواب وجزا کی کہ بعد موت کی پاویگا اور
احمق اور نادان وناتوان وہ شخص ہی کہ تابع کری اپنی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچہہ کہ نفس چاہی جیزین حرام اور شبہات اور لذات
اور مرغوبات دیوی اوسکو اور قید ہی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا ہی اور خلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہین
کرتا ہی اور پہر آرزو اور خواہش رکہتا ہی خدا تعالی سی کہ راضی ہی اور بخشیدہ ہی اور بہشت مین داخل کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف یعنی حال تو وہ ہی اور آرزو یہہ رکہتا ہی اور کہتا ہی کہ رب میرا کریم ورحیم ہی بخش ہی دیگا مجکو حال آنکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ما غرک
بربک الکریم اور فرمایا ہی نبی عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور فرمایا ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین

اور فرمایا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ
یہہ کہ عمل نکرنا اور پہر امیدوار رہنا نچاہیے بلکہ عمل کری اور پہر امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد شاذلی
رحمہ اللہ نے شرح حکم کی کہتی ہین کہ علماء باللہ نی کہا ہی کہ رجاء کاذب کہ مغرور ہو صاحب اوسکا اوسپر اور باز رہی عمل سی اور دلیر کری اسکو گناہو
پر حقیقت مین رجاء نہین ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بغیر عمل کے
ایک گناہ ہی گناہو مین سی اور امید شفاعت کی سبب کچھ علاقہ ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکہنا رحمت کا اوس سی کہ فرمان بردار
نکری اوسکی حمق و جہالت ہی اور حسن بصری رح کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکہا بخشش کی آرزوؤن نی یہان تک کہ باہر نکلی دنیا سی اور حال یہہ
کہ نہین ہی اونکی نیکی کہتا ہی ایک اونمین سی کہ اچہا رکہتا ہون مین گمان اپنی پروردگار سی کہ بخشنی والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچہا ہوتا گمان اوسکا
ساتہہ پروردگار کی تو اچہی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور رہو ای بندہ گان خدا ان آرزوؤن باطل سی کہ یہہ وادی احمقون کے
ہین کہ پہرتی ہین لوگ انمین قسم خدا کی نہ دی خداتعالی نی کسی بندیکو اوسکی آرزوؤن سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نی
اپنی ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکہتا ہی درازی عمر اپنی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خداتعالی سی ساتہہ کاربد اپنی کی ہوش مین آ کہ تہندا
لوہا کوٹتا ہی تو اعاذنا اللہ منہ اور لفظ دان کا جو ابتداء حدیث مین ہی اسکی معنی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوی یعنی فرمان بردار کیا
اور ذکر کیا نووی نی کہ کہا ترمذی نی اور اور علماء نی کہ معنی دان نفسہ کی حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال اور اقوال
کا دنیا مین پس اگر ہین اچہی تو حمد کری اللہ تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اونسی اور تدارک کری فوت ہوئی خیر کا پہلے اسکی کہ حساب
کیا جاوے عقبے مین جیسیکہ روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَاسِهِ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ اَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغِنٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِنَ الْغِنٰى وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

روایت ہی ایک مرد سی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا تہی ہم ایک مجلس مین پس آئی ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہا
حضرت کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی کی پس کہا ہمنی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپکو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا
ہی فرمایا کہ ہان کہا راوی نی کہ پہر مشغول ہوی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
نہین ہی مضائقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کی کہ ڈری اللہ عز وجل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتہہ فقر کی ہو واسطی پرہیزگار کی
بہتر ہی دولتمندی سی اور خوشدلی اور خوشحالی جملہ نعمتون سی ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی اور سوال کیا جاویگا بندہ اوس سی قیامت
مین جیسیکہ قران مجید مین فرمایا ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَاِنَّهٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ يَبْذُلُ دِيْنَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری سی کہ کہا تہا مال اگلی زمانہ مین

مکروہ و ناپسندیدہ یعنی ایسی کہ زہد و قناعت دنیا میں شعار اوس زمانہ کی لوگون کا تہا اور قوت لا یموت پر بی سعی و تردد کی اور بغیر توجہ کی طرف بادشاہون اور امیرون کی پہنچتا تہا اور اونہی ایذا اور خواری نہین پہنچتی تہی لیس ایسی پر اس زمانہ مین مال سپر ہی مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہین اور احتیاجین غالب آئی ہین اور واسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد اغنیا کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اوٹہائی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اسکی سبب سی بچتا ہی شبہ حرام و شبہ مین اور باز رکہتا ہی اوسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہ ہوتی یہہ دینار تو البتہ رومال یعنی بقدر رگڑالتی ہمکو یہہ بادشاہ اور کہا سفیان نی جو شخص کہ ہوبیچ ہاتہہ اوسکی کی ان اموال سی کچہ یعنی تہوڑا اسا بقدر کفایت کی پس چاہئی کہ اصلاح کری اوسکو یعنی ضایع نکری اوسکو بلکہ بڑہاوی اوسکو ایک طرح کی تجارت کرکر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اسلئی کہ یہہ زمانہ ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول وہ شخصون کا کہ ہاتہہ سی دین اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنیکی لئی اور کہا مال حلال نہین اوٹہاتا اسراف کو نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یعنی مال حلال میں اسراف کرنا نچاہئی اور اوسکو نگاہ رکہی اور با احتیاط خرچ کری تا چندی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ آدمی اسراف کرسکی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ حکم کریگا اوسکو خدا تعالی اوسکا دن قیامت کے کہ کہان ہین ساٹہہ برس کی عمر والی یعنی وہ کہ عمر اونکی دنیا مین ساٹہہ برس کی ہوئی تہی اور یہہ ساٹہہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی نی اسکی حق مین یہہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوسمین ایسا عاقل کہ اوسکی شان سی ہی کہ نصیحت پکڑی اور حال آنکہ آیا تمہاری پاس ڈرانیوالا یعنی بڑہاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلٰثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِيْنِيْهِمْ قَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَكَانُوْا عِنْدَهٗ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ طَلْحَةُ فَرَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ اَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ اٰخِرًا يَلِيْهِ وَاَوَّلُهُمْ يَلِيْهِ فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُّؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن شداد سی کہ کہا تحقیق کتنی ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سی کہ تین تن تہی آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس مسلمان ہوئی یعنی ارادہ کیا انہون نی بہ نیت مجاہدہ کی اور تہی وہ فقرو فاقہ والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون ہی کہ کفایت کری مجکو انکی خبرگیری سی یعنی غمخواری اور سامان انکا درست کردی تا مجکو حاجت ہو انکی خبرگیری کی کہا طلحہ نی کہ مین کفایت کرونگا پس تہی یہہ تینون تن نزدیک طلحہ کی پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کسی جگہہ پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سی پس شہید کیا گیا وہ پہر بہیجا حضرت نی ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر مین دوسرا شخص ان تینون مین سی پس شہید کیا گیا پہر مرا تیسرا شخص اپنی بستر یعنی بحالیکہ مرا طالب اور نیت کرنی والا جہاد کا تہا کہا عبد اللہ بن شداد نی کہ کہا طلحہ نی پس دیکہا مینی خواب مین اون تینون کو بہشت مین اور دیکہا مینی شخص کو کہ

مرا تہا اپنی بستر پر آگی اوسکی دیکہا مینی اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا آخر پاس جاتا ہی اوسکی اور متصل ہی ساتہہ اوسکی اور دیکہا مینی اون تینون کے بہائیونمین سی جو کہ پہلی شہید ہوا تہا اوسین سی کہ نزدیک جاتا ہی اوس شہید آخر کی اور سب سی پیچہی ہی پس گذرا میری دلمین اسی شبہ یعنی چاہیی تہا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتی اور وہ جو بستر پر مرا تہا پیچہی اونسی ہوتا اور اس ترتیب کی جو خلاف دیکہا تو نہایت تعجب در انکار میری دلمین آیا پس ذکر کیا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ خواب فرمایا حضرت نے اور کس چیز کا انکار کیا تونی اس قضیہ مین سی یعنی آگی سب سی دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پر اور اسیطرح دیکہنا آخر کا آگی شہید اول سی جگہہ انکار کی نہین ہی اسطرح چاہیی تہا اسلیی کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سی کہ دراز کیجاوی عمر اوسکی مسلمانی مین سبب عبادت کرنی اوس کی کی خدا تعالی کو ساتہہ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنی کی **ف** اور مانند انکی کی تمام عبادتون قولی اور فعلی سی اور حاصل یہہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سی بی شک اجر و فضیلت اوسکی زیادہ تر ہوگی اوس سی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اوسکا زیادہ ہوا دونون شہیدون سی اور تاویل و توجیہ اسکی وہی ہی کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ یہان بہی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اوسکی طرف کہ تہا دوبرا طالع وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ إِلَى أَنْ يَمُوتَ هَرَمًا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَوَدَّ أَنَّهُ رُدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ

اور روایت ہے محمد بن عمیرہ سی اور تہا وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سی اگر گری اپنی مونہہ پر اوسدن سی کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اللہ کی یعنی فرض کیا جاوی کہ وقت پیدایش سی بڑہاپی تک سجدہ اور نماز ہی مین مونہہ کی بل پڑا رہی یا مراد بعد بلوغ کی ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچی تو البتہ حقیر جانیگا اس اپنی بڑی رنجی کو طاعت و عبادت مین بیچ اوسدن کی یعنی روز قیامت کی یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کی اور البتہ دوست رکہیگا اور آرزو کریگا کہ پہیر اجاوی طرف دنیا کی تا زیادہ ہووی اجر و ثواب عمل کا یعنی پس جسقدر کہ عمر زیادہ ہوتا موجب زیادتی عمل کی ہو بہتر اور دوست تر ہوگی نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

باب ہی بیچ بیان توکل کی اور صبر کی **ف** وکل اور وکول لغت مین چہوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتہہ زبر اور زیر کی اسم ہی اوس سی توکل ظاہر کرنا اپنی عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور تکلان ساتہہ پیش کی اسم ہے اوس سی اور شرع مین عبارت ہی سپرد کرنی بندکیسی اپنی کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر نفس سی اور تبری کرنی اپنی حول و قوۃ سی اور توکل سب کامون مین جاری ہوتا ہی اور اکثر استعمال اوسکا رزق مین ہوتا ہی اور حقیقت مین معنی توکل کی بہروسا اور اعتماد کرنا ا و پر ضامن ہونی حق عز وجل کی رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب وکسب کا شرط اوسکی نہین ہی بلکہ چاہیی کہ نظر اوس سی ساقط ہو اسلیی کہ توکل کار دل کا ہی جب یقین ضمانہ حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہی اور کسب و کار ساتہہ اوسکی منافات نہین رکہتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتی ہین واسطی ثابت کرنی مقام توکل و در ریاضت نفس کے کرتی ہین تا نظر اسباب سی ساقط ہوا و ریقین حاصل ہو اور سبب کہ ہونا اسباب کا رزق کی پہنچنی مین شرط نہین ہی اور بعضون نی تفسیر کیا ہی توکل کو ساتہہ نکلنا نیکی کسب و اسباب سی بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالی پر اور یہہ ابتداء حال توکل کی ہی یا مراد باہر آنا ہی تعلق دل سی ساتہہ اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سی نہین ہوتی اور

بیقین

یقین اوسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کی اور ترک کرنی اوسکی کی ایک ہی حال پر ہوتا ہی مثلاً سنتی ہی اگر درخت خرما کا لگاوی اور بطریق
خرق عادت کی اوسی وقت وہ پہل لاوی یقین اوسکا قدرت صانع تعالی پر اوس صورت مین اور اس صورت مین کہ درخت خرما بعد از سالہائی
بسیار کی بطریق عادت معمولی کی پہل لاوی یکسان ہوتا ہی بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتہہ کمال قدرت اوس کی کی بیچ صورت اسباب کی
اور ترتب مسببات کی اوسپر زیادہ ہی اور بیچ بی سببی کی وہی ایک فعل ہی فقط اور یہان کتنے ہی افعال مضبوط اور احکام محکم ہین
کہ وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا بیدائش الہی کا ہی اور صبر لغت مین معنی حبس اور منع کرنی اور باز رکہنی نفس کی ہی ایک
چیز سی کہ اوسکو فارسی مین شکیبائی کہتی ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعثہ نفس کی وقت معارضہ سکے اور شیخ نجم الدین
کبری رح نی فرمایا کہ صبر بازرہنا حظوظ نفس سے ہی ساتہہ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اوپر باز رکہنی نفس کی محبوبات اوسکی سی اور عوارف مین
لکہا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدا تعالی پر ساتہہ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنی خواہشون اور خطرون کی
اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسیکہ صبر کرنا فرائض پر ادائی اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل ہی صبر کرنا ہی فقر پر اور شدائد پر اور
صبر کرنا وقت صدمہ پہلی کی اور چہپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چہپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل
کی بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتی ہی اور صبر ہی باوجود کثرت اقسام کی استعمال مین مخصوص ہی
ساتہہ صبر کی بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسیکہ شکر کا استعمال رزق مین ہی **ف۲۰** جانا چاہیی کہ مانع قوی عبادت سی فکر
کہانی اور پینی اور حوائج ضروریکی ہی اور نفس مطالبہ کرتا ہی اونکا کہتا ہی سب چیز سی باز آیا مین اور زہد وتقوی ہی اختیار کیا لیکن
قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب اور مخالطت کی ساتہہ خلق کی کیونکر ہاتہہ آوی پس
علاج دفع کرنی اس مطالبہ اسکی کا سوا توکل کرنی کی اللہ تعالی پر میسر نہین ہوتا اور رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر
توکل کی حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہی اور فراغ عبادت اور حلاوت اوس مین ہاتہہ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو السیار گندہ
خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتہہ قوت یقینی کی نہین بجا لا سکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث در از مین آیا ہی کہ جسکو
خوش آوی یہہ کہ ہووی قوی تر لوگون تو چاہیی کہ توکل کری چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کی یہہ ہین کہ خدا تعالی کو وکیل
امور اپنی کا اور ضامن صلاح اپنی کا جان کر محض اوسپر اعتماد و بہروسا کری اور جانی کہ جو کچہہ کہ خدا نی قسمت مین کیا ہی ہرگز فوت نہو گا اور
حکم الہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کری یا نکری اور جانی کہ خدا تعالی ضامن بندون کے روزی کا ہی وما من دابة فی الارض
الا علی اللہ رزقہا اور اس پر قسم کہائی ہی فورب السماء والارض انہ لحق پس اگر اوپر ضمانت اور وعدی اوس کی کی اعتماد نکری اور باور نکری
تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیی کہ دنیا اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بہانہ اور سبب کی نہ جانی اور رزاق سوای خدا کے
کوئی نہین ہی بی سبب بی کسب ہی پہنچاتا ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اور کسب و سبب مین مشغول ہونیکو ہی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل اوسپر
نکری اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکہی اور جانی کہ اگر کسب نکرونگا تو ہی خدا تعالی روزی پہنچاویگا اور یہہ درجہ ادنی اور ضروری ایمان کا
ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین اور اعلی تر اس سی درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنی
خدا کو اور اوسکی علم کو سونپی اور کچہہ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہہ درجہ اولیا کا ہی وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون مشعر ہی اسپر اور جانا چاہیی
کہ کسب و سبب منافی توکل کی نہین ہی منافی توکل کی وہ ہی کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کرنیوالا

کہ اعتماد اوسکی دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلون سی ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہہ ہی ہی کہ ہات تمام اسباب سی باز رکہی اور تمام امور مین توکل
کری اللہ ہی پر اور سوچی امور اپنی اوسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوۃ ایمانی کی اعتماد تمام خدا پر یکسان رہی اور
امید خلق سی منقطع رکہی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک ور عبادۃ اور ذکر کی مشغول رہی والا مشغول ہوتا اسباب
مین باوجود اعتماد دل کی خدا پر افضل ہی اور اسطرح بسبب کسل ور عار اور ریا رکی ہی ہاتہہ سبب سی باز رکہنا روا نہین اسلیے کہ اکثر انبیا
اور اولیا نی کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ سبب کسب کی بیچ اعمال ور احوال اپنی کی قصور و فتور دیکہی اوسکو ضرور ہی کہ سب چیز سی انقطاع
کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہوتا کہ داصل تحقق ہو اور جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سی کہ قطعاً کار بر آری سوا
اوسکی نہو اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہی جیسیکہ ہاتہہ سی کہانا کہانا چہوڑ دی بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود موہنہ مین چلا جاویگا
کہ اسکو جنون و حماقت کہتی ہین اور حق توکل ایسی امور مین یہہ ہی کہ جانی کہ حق تعالی نی طعام اسلیے پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سبکا وہی ہی
یہہ سبب اس کار کا ہی کہ خدا تعالی نی ہمکو دیا ہی اور اعتماد ہاتہہ پر نکری اور جانی کہ ہاتہہ کتون کی امور بہی سرانجام پاتی ہین اور ایسی پر
ہاتہہ باز رکہنا اوس اسباب سی کہ حاصل ہونا امور کا ساتہہ اوسکی قطعی نہو ہا نند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اس کی کی روا ہی اسلیے کہ
ممکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نلینی والون کا ہی منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا ہی منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ
خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سی ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سی ہی اور جو کہ عیال رکہتا ہو اور دل
اوسکی تنگی پر صابر نہین اور رضامند نین اوسکو ترک کسب روا نہین اور ذخیرہ رکہنا ہی واسطی عیال کی ایک سال تک اور واسطی نفس اپنی کی چالیس
روز تک منافی توکل کی نہین کہ رسول علیہ السلام نی رکہا ہی اور اسیطرح ہی علاج بیماری کا اور رکہنا چیزون ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ
کی کہ ہر روز کام مین آتی ہین لیکن اگر کچہہ ذخیرہ نرکہی اور سب کچہہ ترک کری اور دل اوسکا اللہ تعالی پر مطمئن ہو یقین ہی کہ اعلی درجہ ہی اسکی لیے
بڑی قوۃ یقینی چاہئی پس جسکو سوا ذخیرہ کرنیکی فراغ عبادت اور جمعی حاصل نہو اوسکو ذخیرہ رکہنا افضل ہی لیکن ترک کرنا شکوہ اور گلہ کا رنج
اور بیماری سی اور چہپانا مرض کا غیر طبیب سی شرط توکل ہی اور کہا ہی علما نی کہ توکل سوای توحید اور زہد کی راست نہین آتا اور مراد توحید سی
یہان یہہ ہی کہ تمام مخلوقات کو پیدا کیا اللہ تعالی کی جانی اور جانی کہ محرک سبکا سوای واحد حقیقی کی کوئی نہین جو کچہہ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہہ
سے ہی جسکی دل پر یہہ بات غالب ہو جاویگی بی اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اوسکا سلامت رہی اور عبادت مین
مشغول ہو سکی کہ ساتہہ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہین ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی ہی وعدہ کی گئی ہی ساتہہ صبر کرنیکی ایک
تو فتح یاب ہونا دشمنون پر ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسری مراد کو پہنچنا ہی صبر کی سبب سی جیسیکہ فرمایا وتمت
کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسری مقدم ہونا اور امام ہونا ہی وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتہی تعریف کرنا
حق کا ہی انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہی وبشر الصابرین اور چہٹی محبت خدا تعالی کی ہی ان اللہ یحب الصابرین
اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور آٹہوین بزرگی اور سلام ہی اللہ تعالی کی طرف سی سلام علیکم بما صبرتم
اور نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش کری ایسی خصلت بزرگ مین اور اسکی حاصل کرنیکو اہم
مہمات اور غنیمت جاننا چاہئی اور مراد صبر سی منع کرنا نفس کا جزع کرنیسی اور جزع ذکر کرنا عجز اپنی کا ہی سختی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سی بطریق
قطع اور حکم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنی صبر کا یہہ ہی کہ تامل کری اسمین کہ جو کچہہ مقدر ہی جزع و فزع سی متغیر نہین

ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہیں ہوتا اور ثواب صبر کا صفت تلف ہوتا ہی پہر جان کہ صبر چار قسم ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا
استقامت طاعت پر ہی دوسری صبر کرنا گناہوں کی کرنے سی تیسرے صبر کرنا فضول سے دنیا سی چوتھی صبر کرنا اور شدائد اور مصیبتوں
دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہہ سب بجا لاوے عبادة میں مستقیم ہوگا اور گناہوں سی امن میں رہیگا اور دنیا کی بلاؤں سی اور آخرت
کی عذاب سی چہٹکارا پاویگا اور بہت سی ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کری سب نعمتوں سی محروم رہیگا اور عبادت نہیں کرسکیگا
خاطر جمع سی اور اگر کچہہ کری تو بسبب نہ صبر کرنیکی گناہوں سی حبط ہوگا   بحر العلوم و منتہی المطالب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی بہشت میں میری امت میں سی ستر ہزار بغیر حساب کے
وہ وہ لوگ ہیں کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہیں اور نہ شگون بلیتے ہیں اور اپنی رب ہی پر بہروسا کرتی ہیں یعنی بیچ تمام اون چیزوں کی
کہ کرتی ہیں اور ترک کرتی ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین آنکی کی پس نہیں منافی ہی اس حدیث
کی کہ ہر ایک کے ساتہہ انہیں سی ستر ہزار ہونگی اور نہ طلب منتر کی کرتی ہیں یعنی مطلقاً یا بغیر کلمات قرانیہ اور اسماء الٰہیہ کی اور نہ شگون بلیتی
ہیں یعنی حیوانات کی اور جانیسے ؟ اور انکی سی سی لکہا ہی جیسا کہ وارد ہوا ہی اللہم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الہ غیرک اللہم لا یاتی
بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت   کما صاحب نہایہ تی کہ یہہ صفت اولیا کاملین سی ہی کہ جو اعراض کرتی ہیں اسباب دنیا سی
اور متعلقات انکی سی اور نہیں التفات کرتی طرف کسی چیز کی متعلقات دنیا سی اور یہہ درجہ خواص کا ہی کہ نہیں پہنچتی اوسکو غیر انکی اور اسپرہ
عوام پس رخصت ہی انکی لیی دوا کرنی اور علاج کرنیکی اور جو شخص کہ صبر کری بلا پر اور منتظر ہی کشایش کا اللہ تعالی کی طرف
سی ساتہہ دعا کی ہوتا ہی جملہ خواص اور اولیا سی اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دی جاتی ہی اسکی لیی منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہیں
سنا ہی تونی کہ حضرت صدیق نی جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اوپر آنحضرت نی اسلیی کہ جانتی تہی یقین و صبر انکا اور جب کہ لایا
آپکی پاس ایک شخص مثل بیضہ کبوتر کی سونا اور کہا کہ اسکی سوا میں کچہہ ملک میں نہیں رکہتا پس حضرت نی اوسکو مارا اور غصہ کیا اوپر اوس کے
ظاہر یہہ ہی واللہ اعلم کہ مراد منتر سی منتر جاہلیت کی ہیں کہ کتاب و سنت سی معلوم نہیں ہوئی اور شارع نی انکو رد نہیں رکہا
اور امن نہیں اون میں پر جانیسی شرک میں بقرینہ قول ولا یتطیرون کی اسلیی کہ یہہ بات ثابت ہی کہ تطیر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع اور
پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانوں پر لازم ہی اور باوجود اسکی اسمیں فضیلت ہی اور اسپر اتنا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ در آنا بہشت
کا ہی بیحساب اسلیی کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہیں ساتہہ اس باب کی اگرچہ جاہلیت سی ہوں اور یہہ بہی درجات توکل سی ہی اور لاؤ
اس سی ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہی مطلقاً کہ داخلی ثابت کرنی مقام توکل کی کریں اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجہی جاتی
ہیں چنانچہ اسلیی تفسیر کیا ہی صوفیہ نی توکل کو ساتہہ ترک کرنی کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کی رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہہ مرتبہ
خواص کا ہی اور متوسطوں کا اور انکو یہہ فضیلت اور جزا اس حدیث میں مذکور ہی حاصل ہی ساتہہ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی وزیادہ
اور تیسرا امر مرتبہ منتہیوں اور مقربوں کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری انکی سی ساقط ہی اور وجود عدم انکا برابر ہوا ہی اور انکو
بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم عزیمت کا رکہتا ہی اور یہہ مرتبہ اخص خواص کا ہے

کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنی ہستی فانی اور باقی ساتہہ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوسکی یہہ ہی اور خیرالافق
سب سی زیادہ ہی ح اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکہا ہی کہ اسباب دور کرنی والی ضرر کی تین قسم کی ہین ایک تو مقطوع
یعنی یقینی جیسیکہ پانی کہ دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسری ظنی جیسیکہ فصد اور پچہنی اور
پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کی یعنی معالجہ برودۃ کا ساتہہ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتہہ برودت کی اور یہہ اسباب ظاہرہ مین طب مین
اور تیسری موہوم مانند داغنی اور رقیہ کی یعنی دعا پڑہ کر دم کرنی اور تعویذ تمار کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا
اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور اوپر موہوم پس شرط توکل یہہ ہی کہ ترک کری اوسکو اسلیی کہ وصف کیا ہی ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی متوکلین کو اور اوسی پر درجہ متوسطہ کہ وہ ظنی چیز ہی مانند معالجہ کرنیکی ساتہہ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کی پس کرنا اوسکا
نہین ہی مناقض توکل کا بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا نہین ہی ممنوع بخلاف یقینی کی بلکہ کبہی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا افضل کرنی
اوسکی سی بعض احوال مین اور بعض اشخاص کی پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجون کی کذا فی الفصول العماد یہ انتہی **وَعَنْهُ**
قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ
وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ يَكُوْنَ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى
فِيْ قَوْمِهٖ ثُمَّ قِيْلَ لِيَ انْظُرْ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ لِيَ انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ
هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ
لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ
ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ
مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نی کہ نکلی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئین اور دکہائی گئین مجکو امتین یعنی ساتہہ انبیا اونکی کہ بطریق کشف کی یا خواب مین یا خبر دی ہی
دکہائی اونکیسی دن قیامت کی اور تعبیر ساتہہ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کی ہی پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر اسحالت مین کہ اوسکی
ساتہہ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا کہ نہین تہا کوئی تابع اوسکا سوای اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال اسکا اوسکی ساتہہ مین دو شخص اور
گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اسحالت مین کہ اوسکی ساتہہ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہین ہی ساتہہ اوسکی کوئی یعنی بسبب نہ متابعت کرنی
کسیکی اوسکی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اور بہر دیا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید
رکہی مینی یہہ کہ ہووی امت میری پس کہا گیا کہ یہہ موسی پیغمبر ہین ح امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تہی اونبر پہر کہا گیا واسطی میری کہ
دیکہہ یعنی گویا کہ آنحضرت نی حیا سی سر جہکا لیا تہا اوس وقت اوسنی مونہہ پہیر لیا تہا اوس جگہہ سی کہ جہان سی لوگ گذرتی تہی پس کہا گیا آپکو کہ
دیکہو دیکہو گی امید اپنی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو یعنی پس قناعت کی مینی اوسپر اور شکر کیا
پس کہا گیا واسطی میری یعنی بلکہ تیری لیی زیادتی ہی نسبت سابق کی دیکہہ ادہر ادہر یعنی داہنی بائین پس دیکہا مینی ایک انبوہ بہت
کہ گہیر لیا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہہ یعنی تمام جو آگی اور داہنی اور بائین ہین امت تیری ہین اور ساتہہ اونکی یعنی منجملہ اونکی
یا زیادہ اونپر ستر ہزار آدمی کہ آگی اونکی ہین داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی وہ وہ ہین کہ نہ شگون لیتی ہین اور نہ منتر پڑہواتی ہین

اور نہ داغ لیتی ہین اور اپنی پروردگار ہی پر توکل کرتی ہین پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیی اللہ تعالی سی یہہ کہ کری مجکو اونہین سی یعنی متوکلین ہین سی کہ داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی کہا آنحضرت نی خداوندا کر دوان تو عکاشہ کو اونہین سی پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیی اللہ سی یہہ کہ کر دے مجکو اونہین سی پس فرمایا حضرت نی کہ سبقت لی گیا تجہسی ساتہہ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد نبی سی آہین رسول ہی حکم کیا گیا ساتہہ تبلیغ کی اور ستر ہزار کہا نووی نی احتمال ہی کہ یہہ کہ ہون معنی اسکی یہہ کہ ستر ہزار تمہاری امت مین سے سوای انکے اور یہہ بہی احتمال ہی کہ ہون معنی اسکی یہہ کہ انہین مین سی ستر ہزار ایسی ہین اور موید ہی اسکی روایت بخاری کی کہ ہذہ امتک و یدخلون الجنۃ من ہولاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتی ہین یعنی مگر وقت ضرورت کی لیتی ہین اسلیی کہ آیا ہی داغ لینا عند الضرورۃ بعضی صحابہ سی کہ انہین سی سعد بن ابی وقاص ہی ہین عشرہ مبشرہ مین سی یا مطلق داغ نہین لیتی ہین بسبب رضی ہونیکی قضا و قدر الہی پر اور بسبب تلذذ کی ساتہہ بلا کے اور بسبب جان نی اس بات کی کہ نہین ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہین تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت مین سوای اوسکی نبس وہ بیچ مرتبہ شہود کی ہین خارج دائرہ وجود سی فانی اپنی نفسون کی حظوظ سی ::: ع نہ داغ لیتی ہین معنی اسکی یہہ ہین مگر وقت ضرورۃ کی باوجود اسکی کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالی سی رکہتی ہین نہ نری داغنی سی اور نہ منتر پڑہواتی ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قران مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین اور وارد کہ نہ ہین ہو اس سی کہ ہو اوسمین شرک اور نہ شگون لیتی ہین یعنی کسی چیز سی نہ جانور پرندہ سی اور نہ کتی بلی وغیرہا جانورون چرندہ سی پس مراد یہہ ہی کہ وہ چہوڑتی ہین اعمال جاہلیت کی پہر اگر کہا جائے کہ ایسی لوگ بہت ہین عدد مذکور سی کہینگی ہم کہ مراد کثرت ہی نہ یہہ عدد مخصوص ۵۵ کرامانی داغ کرنا ہی اسباب وہمیہ سی ہی اور حدیثون مین تہی اوس سی آئی ہی اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطبا حاذق کی یقین ہو وی تو اجازت بہی ہی اور حضرت نی دوسرے شخص کی حق مین اسلیی دعا مانگی کہ اذن نہین دی گئی تہی حضرت اوس مجلس مین دعا کرنی کی مگر ایک شخص کی لیی پس چونکہ عکاشہ کی لیی دعا کی گنجایش دعا کی دوسری کی حق مین نرہی یا یہہ شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تہا اور باوجود اسکی صراحۃ نفرمایا کہ تو اہل اسکا نہین ہی بلکہ جواب دیا ساتہہ کلام مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تہی ساتہہ التماس دعا کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ شخص منافقون مین سی تہا اس سبب سی اوسکی لیی دعا کی اور باوجود اسکی ازراہ حسن خلق کی جواب دیا ساتہہ کلام مجمل کی اور بعضون نی کہا ہی کہ تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تہی اور یہہ قول صواب تر ہی اسلیی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ مرد دوسرا سعد بن عبادہ تہی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ جلدی اور سبقت کری طرف نیکیون کی اور طلب دعا کی کری صالحین سی **وَعَنْ** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عجب ہی واسطی شان اور حال مسلمان کی کہ تمام شان اوسکی اوسکی لیی بہتر ہی اور نہیں ہے یہہ شان کسیکی لیی مگر مسلمان کے لیی اگر پہنچی اوسکو خوشی یعنی چینین فراخی رزق اور اور نعمتین اور چینین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی پس ہوتا ہی شکر بہتر اوسکی لیی اور اگر پہنچتا ہی اوسکو ضرر یعنی فقر اور مرض اور رنج و بلا مین صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر اوسکی لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مقام صبر و شکر کی دونون عالی ہین اور اجر و ثواب بہی مرتب ہوتا ہی اور آدمی ان دو حال سی خالی نہین پس وہ بہر حال بہتر ہی پہر منحصر ہونا خیر کا بہر حال مین مومن کامل کی لیی ہی اسلیی کہ غیر مومن کامل کا حال یہہ ہی کہ اگر پہنچتی ہی اوسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع باتین کرنی لگتا ہی اور اگر ضرر پہنچتا ہی اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہی بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سی ایسی بات نہین ہوتی ۱۲ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللہِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان قوی یعنی پخ ایمان اور اعتقاد کی ساتھہ خدا کی اور توکل اور اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنیکی سو خیر پر اور جہاد کرنیکی راہ خدا مین یا قوی ہی صبر کرنی مین لوگون کی ہمنشینی پر اور تحمل کرنی مین اونکی ایذا پر اور نصیحت و تعلیم خیر کرنی مین بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفاتین اور ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی ور کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہین اور اصل ایمان کا بلکہ تمام صفتون خیر کی ہی حرص کر تو اوس چیز پر کہ نفع دی تجکو یعنی امر دین سی اور مدد و توفیق طلب کر خدا تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سی اسلیی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوی تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہو وی تو اوسکی استعانت پر اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنی اوسچیز کی سی کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چہوڑ تو اوسکو اور اگر پہنچی تجکو کچہہ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال سی یا زبان حال سی کہ مقدر کیا اللہ نی یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہہ موافق قضاء و قدر اوسکی کی اور جو کچہہ چاہتا ہی خدا تعالی کرتا ہی اسلیی کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کہانی کی کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر الہی کی اور بنسبت حول و قوت نفس کی کہتی ہین کہولتا ہی کار شیطان کو اور لاتا ہی لیکن وسوسہ اوسکا ساتھہ ندامت اور معارضہ قدر کی نقل کی یہہ مسلم نی

ف یہہ کہنا اسلیی منع ہی کہ کچہہ فائدہ نہین رکہتا اسلیی کہ جو مقدر مین ہی وہی ہوتا ہی فرمایا اللہ تعالی نی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا الیس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہی کہ منازعہ ساتھہ تقدیر کی لازم آوی فی الاوارد ہوا ہی قران مین لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل و رحدیث مین آیا ہی استعمال لو کا پس ظاہر یہہ ہی کہ یہہ نہی وارد ہوی ہی اسجگہہ کہ جہان فائدہ نہوا و معارضہ تقدیر کا ہو اور یہہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور جبکہ کہی از راہ تاسف کی فوت ہونی طاعت الہی پر یا متعذر ہو اوس سی پس نہین مضائقہ ہی اسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونی طاعت پر باعث ثواب ہی پس لائق ہی کہ گنا جاوی قبیلہ استحباب سی چنانچہ روایت کیا ہی رازی نی اپنی کتاب مشیخہ مین ابی عمرو سی کہ جسنی تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوی اوسی قریب ہوا دوزخ کی سیر ہزار برس کی اور جسنی تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوی اوس سی قریب ہوا جنت سی سیرہ ہزار برس کی ذکر کی یہہ سیوطی نی جامع مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا تو البتہ روزی دی تم کو جیسیکہ روزی دیتا ہی جانوردن پرندہ کو نکلتی ہین جانور صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو اپنی گہونسلون مین سیر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** حق توکل یہہ ہی کہ یقینا جانی یہہ کہ نہین ہی کوئی فاعل وجود مین سوای اللہ تعالی کی اور ہر موجود یعنی مخلوق از رزق اور عطا و منع اور ضرر اور نفع اور فقر و غنی اور مرض و صحت و موت و حیات وغیرہ ذلک سب اللہ تعالی کی طرف سی ہین اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہ پس کا یقین کر کر سعی کری پخ طلب کرنیکی اچہی وجہ پر یعنی رنج بہت نہ دیوی اور حرص و افراط و مبالغہ نکری اوسکی طلب مین حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نرہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کری کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہی اور پڑی رہنا زمین پر مانند کپری ڈالیگئی کی زمین پر وہ جاہل ہی اور امام قشیری نی کہا کہ جگہہ توکل کی قلب ہی اور حرکت ظاہر مین ہی پس وہ منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد واثق خدای عزوجل پر ہو چنانچہ اسیلیی تشبیہ دی ساتہہ جانور پرندہ کی کہ وہ طلب رزق مین نکلتا ہی لیکن اعتماد اللہ تعالی ہی پر ہوتا ہی نہ اپنی طلب وقوت پر پس اس مشابہت مین اشارہ ہی اسپر کہ سعی اوسط درجی کی نہین منافی ہی اعتماد کی اللہ تعالی پر جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وکاین من دابۃ لاتحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطی آگاہ کرنیکی ہی اسپر کہ کسب نہین ہی رزق بلکہ رازق اللہ تعالی ہی ہی نہ واسطی منع کرنی کی کسب سی اسلیی کہ توکل کی جگہہ دل ہی پس نہین منافی ہی اسکو حرکت جوارح کی باوجود یکہ کبہی رزق دیاجاتا ہی بغیر حرکت کی ہی بلکہ بسبب حرکت کرنی غیر اسکی کی پہنچتا ہی رزق اللہ تعالی کا بسبب برکت اسکی کی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی عموم قول اللہ تعالی کیسی ومامن دابۃ فی الارض الاعلی اللہ رزقہا اور منقول ہی کہ بچی کوی کی وقت نکلنی کی انڈی سی ہوتی ہین سفید پس بری معلوم ہوتی ہین وہ کویکو اور وہ چہوڑ کر چلاجاتا ہی اونکو اور باقی رہتی ہین بچی اکیلی پس بہیجتا ہی اللہ تعالی طرف اونکی کو اتو دیکہتا ہی اونکو سیاہ پس لی بیٹہتا ہی اونکو اور پرورش کرتا ہی اونکو پس یہہ پہنچتا ہی انکو رزق بغیر سعی کی اور اور حکایتین اس باب مین بہت ہین اور عجیب تر حکایت یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی عزرائیل کو فرمایا کہ ایا رحم ہی کیا ہی تو نی کسی پر وقت روح نکالنی کی پس کہا عزرائیل نی ہان ای رب میری جسوقت کہ غرق ہوی ایک کشتی کی لوگ اور کچہہ اونمین سی باقی رہی کشتی کی تختون پر اور تہی ایک عورت اپنی بچی کو دودہ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نی اوسکی روح قبض کرنی کا پس رحم کہا یا مینی اوسوقت اوسکی بچی پر فرمایا اللہ تعالی نی کہ مینی ڈالا اوس بچیکو ایک جزیرہ پر اور بہیجی مینی طرف اوسکی ایک شیرنی کہ دودہ پلاتی تہی اوسکو یہان تک کہ کچہہ بڑا ہوا پہر متعین کیی مینی کچہہ جن تاکہ تعلیم کرین اوسکو زبان آدمی کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا ہاتہ اور داخل ہوا علما مین اور حاصل ہوی اوسکو امارۃ اور پہنچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا تمام روی زمین کا پس دعوی کیا اوسنی الوہیت کا اور بہولگیا عبودیۃ اور حقوق ربوبیت اور نام تہا اوسکا شداد اور اللہ بہت مہربان ہی اپنی بندون پر پس جو رحیم کہ رزق دی اپنی دشمنون کو وہ کیونکر بہولیگا اپنی دوستونکو ۲ **وَعَن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَسَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای لوگو نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو طرف بہشت کی اور دور رکہی تمکو آگ دوزخ سی مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہی مینی تمکو ساتہہ اوسکی اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو آگ دوزخ سی اور دور کری بہشت سی مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہی مینی تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق روح القدس نی کہ مراد دونو عبارتون سی جبرئیل ہین پہونکا میری دل مین یعنی وحی خفی لائی میری پاس یہہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی یہانتک کہ پورا لیتی ہی رزق اپنا یعنی جو کہ مقدر ہی اوسکی لیی جیسی اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہی کہ جو رزق مقدر کیا ہی پہنچنی والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سی اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنی اور ڈہونڈنی رزق کی یعنی تابر وجہہ مشروع اور موافق حق کی پڑی اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی

اور طلب کرنی اوسکی کی ساتھہ گناہوں کی ایسلیے کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر بسبب طاعت اوسکی کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں اور بیہقی نی شعب الایمان میں مگر یہہ کہ نہیں ذکر کیا بیہقی نی جملہ ان روح القدس **ف** اس حدیث کی سیر کی جمع دلیل صریح ہیں اسپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کیے جاتی ہیں کتاب و سنت سی اور دلیل ہیں اسپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب و سنت کا ضایع کرنا عمر کا ہی بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنی جان آدمی اور وحی اور جبرئیل و عیسی کی آیا ہی اور یہاں مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں اور وصف لانا اسکا ساتھہ امین کی بسبب امانت داری انکی کی ہی علم و وحی میں اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتھہ پیش قاف اور سکون دال اور پیش اوسکی کی معنی طہر کی ہی بسبب کمال طہارت انکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب میں ایسلیے کہ تم نہیں تکلیف دیے گیے ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عزوجل نی وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی پس امر اباحت کی لیے ہی یا معنی یہہ ہیں کہ طلب کرو حلال سی پس امر وجوب کی لیے ہی اور موید ہی اسکو قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنی اسکی کی ساتھہ گناہوں اسکی کی یعنی جب رزق دیر کر پہنچی تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو اوسکو بوجہہ حرام و مکروہ کی مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینی کی بیت المال سی زیادہ حاجت سی اور مانند انکی کی اور حقیقت میں رزق ہرگز دیر کر نہیں پہنچتا اور جو کچھہ پہنچی اوسوقت کہ پہنچی رزق وہی ہی اور مقدر اوسیطرح تہا اور گناہ سی زیادہ نہیں پہنچتا پہنچتا وہی ہی کہ مقدر ہی اور اضطراب سی سوای گناہ کی حاصل نہیں ہوتا اور رزق کہ پہنچی بسبب گناہ کی حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتھہ گناہ کی نکرو اور نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتھہ طاعت اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت پر کہ جو کچھہ کہ پہنچتا ہی قسم رزق سی پہنچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کرو گی حرام ہوگا اور مذمت راجع ہوگی اور اگر طاعت سی ہم پہنچاؤ گی حلال ہوگا اور مدح رجوع کریگی اور یا مراد اوس چیز سی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی ح رع اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہہ جمیل اور وہ یہہ ہی کہ نہ طلب کرے اوسکو مگر بوجہہ شرعی اور استبطار بمعنی ابطار کی ہی اور سین مبالغہ کی لیے ہی جیسا کہ استعف بمعنی عف کی بیچ قول اللہ تعالی کی ومن کان غنیا فلیستعفف طیبی

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا بِإِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ بِمَا فِي يَدَيِ اللّٰهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِي مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

اور روایت ہی ابی ذر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا میں نہیں ہی ساتھہ حرام کرنی حلال کی اور نہ ساتھہ ضایع کرنی مال کی ولیکن زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا میں یعنی شان دنیا میں یہہ ہی کہ نہ ہو دے تو ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتھوں تیرے کی ہی قسم مال سے اعتماد کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اوس چیز کی کہ بیچ ہاتھوں اللہ کی ہی اور زہد دنیا میں یہہ ہی کہ ہووے تو بیچ ثواب مصیبت کی جسوقت کہ پہنچایا جاوے تو اور مبتلا کیا جاوے تو ساتھہ اوس مصیبت کے بہت رغبت کرنیوالا اوس ثواب سے اگر وہ مصیبت باقی رکہی جاتی واسطے تیرے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہی **ف** زہد دنیا میں الخ یعنی زہد کرنا دنیا میں نہیں ہی ساتھہ ترک کرنی لذتوں اور شہوات کی کہ بیچ حکم حرام کرنی حلال کی ہی کہ منع کیا گیا ہی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم پس فرمانی ہیں کہ یہہ جو بعضی جاہل کرتی ہیں بگمان اسکی کہ یہہ کمال ہی پس باز رہتی ہیں کہانی گوشت اور حلوا اور میووں اور پہنی کپڑوں نئی اور مانند انکی کی سے اور اسکو

زہد جانتی ہین بہہ زہد نہین ہی اور نہ ساتھہ ضایع کرنی مال کی اور خرچ کرنی اوسکی کی غیر محل مین کہ پہینک دی اسکو دریا مین یا دیدیوی اسکو
لوگون کو بغیر تمیز کی درمیان غنی اور فقیر کی حاصل یہہ کہ نہین ہی اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونی ہاتہہ کا اموال ظاہرہ سی بہہ متوجہ ہونا قلب کا
طرف خلق کی وقت احتیاج معیشت کی بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کی ہی ساتھہ جاذبہ رکھے اور بیچ ہاتون تیری کی ہی یعنی اموال صنایع اور اعمال اور
بیچ ہاتون اللہ کی ہی یعنی اوسکی ظاہر و باطن خزانون مین اور معنی یہہ ہین کہ چاہیئی کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالی کی تجہسی ساتھہ پہنچانی رزق کے
تجکو اور ساتھہ انعام اوسکی کی تجہپر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہین رکہتا ہی اور کیا نہین تو نے قوی و سخت تر اوس چیز سی کہ تیری ہاتہہ مین ہی
ہر قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاری گری ون سی اگرچہ علم کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیئی کہ جو کچہہ تیری پاس ہی تلف و فنا ہونیوالا ہی بخلاف
ان چیزون کی کہ اللہ کی خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہی
ان لا یکون پر اور زہد دنیا مین یہہ ہی کہ نہ التفات کر تو طرف چینی دنیا کی اور لذت حاصل کرنی کی ساتھہ نعمتون اوسکی کی بلکہ یہہ جان کہ
نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونی محنت کی اور سختی بلاؤن کی ہی اوسمین تاکہ نہ مایل ہو دل تیرا طرف دنیا کی اور نہ انس پکڑی نفس تیرا ساتھہ
دنیا کی چیزون کی پس ہو تو اوسوقت بیچ ثواب مصیبت کی جبکہ پہونچی بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونی مصیبت کی بہ نسبت اسکی کہ اگر بالفرض وہ مصیبت
باقی رکہی جاتی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجہسی پس کہا گیا لفظ ابقیت جگہہ لم یصبک اور جواب لو کا وہ ہی کہ دلالت کی اوپر ما قبل اوسکی کی
اور خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونی مصیبت کی بسبب ثواب اسکی کی زیادہ تر رغبت تیری سی بیچ نہونی مصیبت کے پس یہہ دونو امر شاہد
عدل ہین اوپر زہد تیری کی دنیا مین اور دلیل کرتی تیری کی عقبی مین جانا چاہیئی کہ زہد عبارت ہی بی رغبتی دنیا سی اور ترک کرنی متاع دنیا اور شہوات
اوسکی کو قسم مال و جاہ سی پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مقام زہد بمجرد اوسکی تمام نہین ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتہہ
نہ آوی اور رغبت آخرت مین اس حد کو نہ پہنچی کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا مین محبوب ہو با امید ثواب آخرت کی اور مرغوب تر ہو اوسکی نہونی سی اگر یہہ
بات حاصل ہوی زہد ہی والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا مال کا ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ
بِاللهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ
اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تہا مین سوار پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی ایک روز پس فرمایا ای لڑکی نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی امر و نہی کو اور طالب اوسکی رضا کا ہو نگاہ رکہیگا تجکو اللہ تعالی یعنی دنیا مین آفات و مکروہات
سی اور عقبی مین طرح بطرح کی عذاب سی جزاء موافق عمل کی اسلیئی کہ من کان للہ کان اللہ لہ نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکہہ اور خوب
فکر کر اوسکی قدرتون مین اور شکر اور ذکر اوسکا پاویگا تو اوسکو سامنی اپنی اور جب ارادہ کرے تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سی اور جب ارادہ کرے تو
مدد چاہنی کا امور دنیا اور آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سی اور جان تو یہہ کہ سب خلق یعنی خاص و عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون
یعنی متفق ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پہنچاوین تجکو ساتھہ کسی چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پہنچا سکینگی تجکو مگر اوس چیز
کو کہ مقدر کیا ہی اوسکو اللہ نی تیری لئی اور اگر جمع ہون سب آدمی اوپر کہ ضرر پہنچاوین تجکو ساتھہ کسی چیز کی تو نہ ضرر پہنچا سکینگی تجکو مگر اوس چیز کو کہ مقدر
کیا ہی اللہ نی اوسکو تجہپر اوٹہائی گئی قلم اور خشک ہوگئی صحیفی ۔ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ۔ پاویگا تو اوسکو سامنی اپنی یعنی پاویگا تو اوسکو اوسوقت گویا کہ وہ حاضر ہے
سامنی تیری اور مشاہدہ کریگا تو اوسکو بیچ مقام احسان اور کمال ایمان اپنی کی گویا کہ تو اوسکو دیکہتا ہی اس حیثیت کہ فنا ہو جاویگا بالکل ماسوی اللہ تیری نظر سی

پس اول حال مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ جب تو محافظت کریگا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکہیگا تجکو
اور مدد کریگا تیری جہات مین جدہر کہ متوجہہ ہوویگا تو اور سہل کر دیگا تیرے لیے وہ امور کہ قصد کریگا تو اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ پاویگا تو عنایت
و مہربانی اوسکی قریب اپنی اور رعایت کریگا تیری تمام حالات مین اور مدد کریگا تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سی ایسلیے کہ خزانی بخششون کی اوسکے
پاس اور ہات مین ہین اور ہر نعمت و نقمت (عذاب) دنیوی یا اخروی کہ بندیکو پہنچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس سی اوسکی رحمت سے ہی بی آمیزش غرض اور بی ضمیمہ علت
کی ہی ایسلیے کہ وہ جواد مطلق اور ایسا غنی ہی کہ کبہی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہہ کہ نہ امید رکہی مگر اوسکی رحمت سے ہی اور نہ ڈری مگر اوسکی عذاب
سی اور التجا کری بڑی مہمات مین اوسکی طرف اور اعتماد کری تمام امور مین اوسپر یعنی نہ مانگ غیر سے کسی ایسلیے کہ غیر اوسکا نہین قادر ہی دینی اور نہ
دینی پر اور دفع کرنی ضرر اور پہنچانی نفع پر ایسلیے کہ وہ اپنی نفسون کی نفع اور ضرر اور موت اور حیات کی تو مالک ہی نہین چہ جا غیر کی اور نہ ترک
کر تو سوال ساتہہ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین ایسلیے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنی نہ سوال کیا اللہ سی غضب ہوتا ہی وہ اوسپر ایسلیے کہ
سوال کرنی مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسینے ؎ اللہ یغضب ان ترکت سوالہ   وبنی آدم حین تسال یغضب
اگر جمع ہون انتہی خلاصہ اسکی معنون کا یہہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسکی طرف سی جان اور ہر حال مین اوسکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہنچانیوالا اور ضرر پہنچانیوالا
اور دینی والا اور نہ دینی والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضی کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون
اوس شخص سی کہ امید رکہتا ہی غیر میری سی اور پہناتا ہون مین اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کی یعنی ذلیل کرتا ہون اوسکی سامنی اور محروم کرتا
ہون مین اوسکو اپنی قرب سی اور البتہ دور کرتا ہون مین اوسکو اپنی وصل سی پس البتہ کرتا ہون مین اوسکو متفکر حیران آیا امید رکہتا ہی غیر میرے سے
شدائد مین اور شدائد میرے ہات مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور رکہتا ہی فکر مین دروازے غیر میرے کی اور میرے ہاتہہ مین کنجیان دروازون کی ہین
اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکی لیے کہ دعا کرے مجہسی انتہی اور اوٹہائی گئی قلم یعنی احکام کی لکہنی سی اور خشک ہوگئی صحیفے یعنی قضا
اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچہہ ہونیوالا ہی اوسمین لکہی گئی تہی وہ خشک ہوگئی پس نہین رکہا جاتا اوپر قلم بعد اسکی ساتہہ لکہنی کسی چیز کی
خلاصہ یہہ کہ لکہا جا چکا لوح محفوظ مین جو کچہہ کہ لکہا گیا قسم تقدیرات سی اب اور کچہہ نہین لکہا جاویگا بعد فارغ ہونیکی اسی پس تعبیر کی گئی سبقت
قضا و قدر کی ساتہہ اوٹہنی قلم کی اور خشک ہونی صحیفہ کی کیسبب مشابہت دینی کی ساتہہ فراغ کاتب کی کتابت اپنی سی اور اول کتاب مین
حدیث گذر چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نی تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکہہ قلم نی کہا کہ کیا لکہون فرمایا کہ لکہہ تقدیر پس لکہا اوسنے
جو کچہہ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہی کہ یہہ منافی ہی قول اللہ تعالی کی یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہہ ہی کہ محو و اثبات بہی ہین
چیزون مین سی ہی کہ خشک ہوئے ساتہہ صحیفہ ایسلیے کہ قضا دو قسم ہی مبرم اور معلق اور یہہ ساتہہ نسبت کرنیکے طرف لوح محفوظ کی ہے اور ساتہہ اضافہ کرنی کی طرف
علم اللہ کے نہ تبدیل ہی اور نہ تغیر اور ایسلیے کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضون نی کہا کہ اللہ کی پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے
کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکہتا ہی اوسمین فرشتہ اعمال خلق کی اور وہ محل محو و اثبات کی ہی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی
توکل پر اور راضی ہونی رضاء مولی پر اور نفی کرنی حول و قوت پر اپنی سی اسواسطے کہ نہین ہی کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور
فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سی مگر کہ متعلق ہی ساتہہ اللہ کی اور قضا اور قدر اوسکی کی کہ مقدر کی ہی آسمان و زمین کی پیدا کرنی کی
پچاس ہزار برس پہلی جاری ہوا قلم قضا کا ساتہہ اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی پس برابر ہی تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر مین اور
جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر کے ہی محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نی فتوح الغیب مین کہ لائق ہی ہر مومن

کہ کری اس حدیث کو اپنیسا اپنی دل کا پس عمل کری اسپر تمام حرکات وسکنات اپنی مین تاکہ سالم رہی دنیا اور آخرت مین اور پاوی دونو جہان مین عزت بسبب رحمت اللہ تعالی کی اور بعضی روایتون مین بعد از لفظ تجدہ تجاہک کی یہہ زیادتی ہی آئی ہی تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ یعنی شناسائی اور شکرگذاری اور توجہہ کر طرف خدا تعالی کی حالت فراغ اور آسانی مین ساتہہ طاعت حق اور نعمت شناسی کی پہنچانیگا اور جزا اوسکی دیویگا تجکو نزدیک سختی کی اور بر لاویگا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضا فی الیقین فافعل یعنی پس اگر کرسکی تو کام واسطی اللہ کی ساتہہ راضی ہونیکی یقین مین تو کر اوسکو کہ کار عظیم ہی فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر یہہ کام نکرسکی تو اور شکر نعمت کا پورا نہ ادا کرسکی تو تحقیق بیچ صبر کرنیکی اوپر بلا اور محنت ومکروہ کی کہ تجکو پہنچی نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہی یعنی اصل شکر گذاری حق کی ہی بہر حال بسبب شمول نعمتون اور الطاف ظاہر و باطن کی اور اگر یہہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیی اور یہہ بہی فضیلت رکہتا ہی واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتہہ صبر کرنی بندہ کی ہی اوپر طاعت کی اور گناہ سی اور کشادکار ساتہہ محنت اور غمگی ہی یعنی بعد از ہر تنگی کی کشادگی ہی اور بعد از غم کی راحت وشادی ہی ان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از ہر سختی کی آسانی ہی ولن یغلب عسر یسرین یعنی اور ہرگز غالب نہ آوی ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کی گویا آیہ مین عسر ایک ہی اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب نہین ہوسکتا بلکہ یسر ہی غالب ہی پس اگر آدمی ایک سختی دیکہی دو آسانیان پاوی ایک دنیا مین اور دوسری آخرت مین جیسیکہ مسلمانون نی رنج ومحنت اوٹہائی دنیا مین ساتہہ صحابہ کی اور سختی کی پس آسانی دیکہی دنیا مین ساتہہ فتح اور مدد کی اور آخرت مین دیکہین گی نعمت اور راحت چین بہشت کی اور دیدار مولی کا یہہ تمام الفاظ اور حدیث مین آئی ہین کہ مشکوۃ ومصابیح مین نہین لایا **وَعَنْ سَعْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُہُ اسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نیکبختی بیٹی آدم کی سی ہی راضی ہونا اوسکا ساتہہ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اللہ نی واسطی اوسکی اور بدبختی بیٹی آدم کی سی ہی چہوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ تعالی سی اور بدبختی ابن آدم کی سی ہی غضب اور ناخوش ہونا اوسکا ساتہہ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اللہ تعالی نی واسطی اوسکی روایت کی ہی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** نیکبختی الخ یعنی نیکبختی یہہ ہی کہ طلب خیر کی کری اللہ سی پہر راضی ہو اوس چیز پر کہ حکم کیا ہی ساتہہ اوسکی اور مقدر کیا ہی اوسکو جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر مقابلہ اوسکا کہ وہ یہہ ہی اور بدبختی الخ اور چہوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ سی یعنی آدمی کو چاہیی کہ ہمیشہ طلب کری خیر کو خدا تعالی سی اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیی کہ راضی ہو ہر حال تو توہم یہہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات مین بہی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیی کہ آدمی پروردگار تعالی سی طالب خیر ہو تا اوسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوی اور شر اور نامرضیات سی نگاہ رکہی اور راضی ہونا قضاء الہی پر بہت بڑی چیز ہی کہ نام رکہا گیا ہی اوسکا مقام الخم اور راضی ہونی کو قضاء الہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہی علامت سعادت ابن آدم کی کی بسبب دو امرون کی ایک تو اسلیی کہ تا فارغ ہو عبادت کی لیی اسلیی کہ جب نہ راضی ہوا ساتہہ قضا کی ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کی اور کہیگا کیون ہوا ایسا اور کیون نہ ہوا ایسا اور دوسرا اسلیی کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالی کی مین بسبب غضب اپنی کی اور غضب بندہ کا یہہ ہی کہ ذکر کری غیر اوس چیز کو کہ قضا کی ہی اللہ تعالی نی اوسکی لیی کہ یہہ اصلح اور اولی ہی بیچ اوس چیز کی کہ نہین یقین ہی فساد وصلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہہ ہی کہ طلب کری خیر کو اللہ سی تمام امور مین بلکہ یہہ اعتقاد کری کہ انسان نہین جانتا ہی اپنی خیر وشر کو عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پہر ترقی کری اس طرح کہ اعتقاد کری یہہ

کہ نہین واقع ہوتا دنیا مین غیر خیر کی چنانچہ ایسلی وارد ہوا ہی الخیر بیدیک والشر لیس الیک پہر مستحب دعاء استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورہ کی بیچ امر مہم کی امور دینیہ اور دنیویہ سی اور اقل اوسکا یہہ ہی کہ کہی اللہم خر لی اختر لی فلا تکلنی الی اختیاری اور کامل تر یہہ ہی کہ پڑہی دو رکعت نماز کی پہر وہ دعاء استخارہ پڑہی کہ مشہور ہی سنت مین اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہی طبرانی نی اوسط مین انس سی مرفوع ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکما نی کہ جو شخص دیا گیا چار چیزین نہین منع کیا گیا چار چیزون سی جو شخص کہ دیا گیا شکر نہین منع کیا گیا زیادتی سی اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہین منع کیا گیا قبول سی اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہین منع کیا گیا خیر سی اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہین منع کیا گیا صواب سے ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَہٗ فَاَدْرَکَتْہُمُ الْقَائِلَۃُ فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاہِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ فَعَلَّقَ بِہَا سَیْفَہٗ وَنِمْنَا نَوْمَۃً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اِنَّ ہٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَہُوَ فِیْ یَدِہٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ یَمْنَعُکَ مِنِّیْ فَقُلْتُ اللّٰہُ ثَلٰثًا وَلَمْ یُعَاقِبْہُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرِ الْاِسْمَاعِیْلِیِّ فِیْ صَحِیْحِہٖ فَقَالَ مَنْ یَمْنَعُکَ مِنِّیْ قَالَ اللّٰہُ فَسَقَطَ السَّیْفُ مِنْ یَدِہٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّیْفَ فَقَالَ مَنْ یَمْنَعُکَ مِنِّیْ فَقَالَ کُنْ خَیْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ اُعَاہِدُکَ عَلٰی اَنْ لَّا اُقَاتِلَکَ وَلَا اَکُوْنَ مَعَ قَوْمٍ یُقَاتِلُوْنَکَ فَخَلّٰی سَبِیْلَہٗ فَاَتٰی اَصْحَابَہٗ فَقَالَ جِئْتُکُمْ مِنْ عِنْدِ خَیْرِ النَّاسِ ہٰکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَفِی الرِّیَاضِ

روایت ہی جابر سی کہ تحقیق اونہون نی جہاد کیا ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پہرے حضرت جہاد سی پہری جابر ساتھہ حضرت کی پس پہنچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تہی درخت کیکر کے پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوی لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتی تہی ساتھہ درختون کی یعنی ہر ایک نیچی ایک درخت کی گیا اور قیلولہ کیا پس اوترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک بڑی درخت کیکر کی پس لٹکادی اوسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئی ہم کچہہ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتی تہی اپنی پاس پس گئی ہم اونکی پاس ور ناگہان اونکی پاس ایک اعرابی یعنی بدو کا فر حاضر تہا پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ اس اعرابی نی کہینچی مجہپر تلوار میری اس حال مین سوتا تہا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اوسکی ہات مین تہی ننگی کہا اعرابی نی کہ کون بچاویگا تجکو میری ہات سی پس کہا مینی کہ اللہ تعالی بچاویگا تین بار کہا یہہ کلمہ اور عذاب نکیا حضرت نی اوس اعرابی کو اور بیٹہی یعنی بعد اسکی کہ تہی لیٹی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی بکر اسمعیلی کی کہ بیچ صحیح اپنی کی لایا ہی یون آیا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرتؐ کو کہ کون بچاویگا تجکو مجہسی فرمایا حضرتؐ نی کہ اللہ بچاویگا پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتہہ سی پس لی آنحضرتؐ نی تلوار اور کہا کہ کون بچاویگا تجکو مجہسی پس کہا اعرابی نی آنحضرتؐ کو کہ ہو تم بہتر پکڑنیوالی یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تمسی اسپر کہ نہ لڑونگا مین تمسی اور نہ ہونگا مین ساتہہ اوس قوم کی کہ لڑین تمسی پس چہوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمہاری پاس نزدیک بہترین آدمیون کی سی اسیطرح ہی یعنی یہہ حدیث متفق علیہ ساتہہ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کی ہی اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کی کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہی **ف** لفظ نجد ساتہہ زبر نون اور جزم جیم کی اصل مین زمین بلند کو کہتی ہین اور اب نام ہی اوسی دیار کا کہ اوسکو

تہامہ کہتی ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتہہ زبر عین کی جمع عضہ کی ہی معنی درخت خاردار کی اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کی اور سمرہ ساتہہ زبر سین اور پیش میم کی اوس درخت کو کہتی ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سی ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِہَا لَکَفَتْہُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیۃ اگر عمل کرین لوگ اوسپر یعنی فقط اوسپر تو البتہ کفایت کری اونکو یعنی تمام افعال واوراد سی سرا اقر آیۃ کا یہہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کری خدا سی گردانتا ہی اللہ اوسکی لیی خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بی رنج وتردد نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مابعد اسکی آیۃ یون ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شئ قدرا اور مراد حضرت کی آیۃ سی یہہ ساری آیۃ ہی پس ومن یتق اللہ سی حیث لا یحتسب تلک اشارہ ہی طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ ڈرتا ہی اور مکروہ رکہتا ہی اونکو امور دنیا اور آخرت سی اور ومن یتوکل الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ طلب کرتا ہی اونکو اور ڈہونڈتا ہی امور دنیا اور آخرت سی اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنیوالا ہی امر اپنی کو اور اسمین بیان ہی واسطی واجب ہونی توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکی اسلیے کہ جب اونہی جانا کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اوسکی نہین ہوتی ہی مگر بہ تقدیر اور توفیق اللہ تعالی کی نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطی قدر کی اور توکل ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا ابن مسعود نی کہ سکہایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیۃ کہ تحقیق مین ہون روزی دینی والا زور اور استوار نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یہہ قراءۃ شاذہ ہی اور قراءۃ مشہورہ یہہ ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہہ کہ جب ایسا ہوا تو واجب ہی کہ بہروسا کری مگر اوسپر اور نہ سپرد کری مگر طرف اوسکی ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُہُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی دو بہائی حضرت کی زمانہ مین پس تہا ایک ان دو بہائیون مین سی کہ آتا تہا آنحضرت کی پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و مستعد تہا اکثر حضرت کی خدمت مین پہنچتا تہا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بہائی کچہہ حرفہ کرتا تہا یعنی کماتا تہا اسباب معیشت کا اور دونو ساتہہ کہاتی تہی پس شکوہ کیا اوس بہائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بہائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہہ کیا کہ یہہ نہ میری حرفہ مین میرا ہات بٹاتا ہی اور نہ آپ اور کسب کرتا ہی اپنی معیشت کی لیی پس بوجہہ اسکی خرچ کا ہی مجہی پر پڑا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ شاید تو رزق دیا جاتا ہی بہ برکت اسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح غریب ہی **ف** یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنیکی اوسپر یہہ کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ تیری کی پس نہ احسان رکہہ اوسپر اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی یہہ کہ ترک کری انسان شغل دنیا کا اور متوجہہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجردی کی واسطی زاد عقبی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبرگیری اونکی اپنی دمی کرنی خصوصًا ذمی رحم سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہی ع ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّہَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ اَہْلَکَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمرو بن عاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ تحقیق دل آدمی کے بیچ ہر جنگل مین ایک شاخ اور قطعہ ہی یعنی ہر طرح کی فکرین ہین اسکی خاطر مین بیچ اسباب رزق کی اور حاصل کرنی اسکی
کی پس جس شخص نے کہ پیچھے ڈالا اپنی دلکو ساری شعبون کی یعنی درپی اون فکرون کی دل جاوی اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی
کی بیچ کس جنگل کی ہلاک کری اوسکو اور جانا اوسکا اس عالم سی کس مشغلہ مین اتفاق پڑی اور کس حالت مین موت اوسکی پونہچی اور جو کوئی توکل کری
اللہ پر اور سونپی کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کری اللہ تعالی اوسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون کو ناگون اوسکی کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِیْدِیْ اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَیْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّیْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَیْهِمُ
الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
فرماتا ہی پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندی میری فرمان برداری کرین میری یعنی بیچ امر و نہی میری کی البتہ برساون مین اوپر انکی
سوتی ہون آرام سی اور نکالون مین اوپر دہوپ انکو یعنی تاکہ وہ اپنی امور و کسبون مین مشغول ہون اور نہ سناؤن مین انکو آواز گرجنی کی یعنی
نہ آنکہ اور نہ انکو تاکہ نہ ڈرین اور نہ گہبراوین پس نہ ضرر پاوین نقل کی یہہ احمد نے **وَعَنْهُ** قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی اَهْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰی مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ
خَرَجَ اِلَی الْبَرِّیَّةِ فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهٗ قَامَتْ اِلَی الرَّحٰی فَوَضَعَتْهَا وَاِلَی التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ
قَالَ وَذَهَبَتْ اِلَی التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِیْ شَیْئًا قَالَتِ امْرَاَتُهٗ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ اِلَی الرَّحٰی فَذَکَرَ ذٰلِكَ
لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ لَمْ یَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی انہین ابوہریرہ سی کہ کہا
داخل ہوا ایک شخص اپنی اہل و عیال پر پس جبکہ دیکہی اوس شخص نے وہ چیز کہ ساتہہ انکی تہی یعنی حاجت و فقر و فاقہ نکلا طرف جنگل کی یعنی
واسطی تضرع کے طرف خالق کی پس رکہا اوسکو یعنی آگی اپنی یار کہا اوپر کا پتہر چکی کا نیچی کی پتہر پر یا معنی یہہ ہین کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو
باصید اسکی کہ مرد اوسکا باہر گیا ہی کچہہ لاوی اور اوسکو پیس کر روٹی پکاوی اور کہڑی ہوی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی
کی لئی پہر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دی ہمکو یعنی اپنی پاس سی کہ تو خیر الرازقین ہی اور منقطع ہوگئی طمع ہماری تیری سوی پس ناگاہ کی عورت نے
پس ناگہان گر اللہ چکی کا بہرا ہوا تہا ایسی کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کی یعنی تاکہ روٹی لگا دی اوسمین بعد گوندہنی آٹی کی پس پایا اوسکو
بہرا ہوا روٹیونسی یعنی اوس آٹی کی خود بخود روٹیان ہوکر تنور مین جا لگین یا آٹا گرا مذمین بجال خود رہا اور تنور مین روٹیان غیب سی پیدا ہوئین
کہا راوی نے پس پہر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنی کی کہا کہ پایا تمنی بعد جانی میری کی کچہہ یعنی قسم غلہ سی کہ پیسکر روٹی پکائی تمنی کہا عورت نے کہ ہان
ہماری پروردگار کی طرف سی عنایت ہوا ہی یعنی خلق کی طرف سی بحسب عادت کی نہین ملا ہی بلکہ محض غیب سی اللہ تعالی نے عطا فرمایا
اور کہڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹہایا اوسکو تاکہ دیکہی اثر اوسکا پس ذکر کیا گیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کے
پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہہ ہی کہ اگر نہ اوٹہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پہرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روز قیامت تک نقل کی یہہ احمد نے
ف اور یہہ امر بسبب برکت صبر و توکل کی تہا اور یہہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہی نہ اگلی امت کا کما ح **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ اور روایت ہی ابی درد
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہی جیسیکہ ڈہونڈتی ہی اوسکو اجل اوسکی روایت کی یہہ ابو نعیم
نے کتاب حلیہ مین **ف** یعنے پہنچنا دونو کا یقینی ہے اور جیسی کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈی
اور حاصل کری بالضرور پہنچتی ہی ایسی ہی رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈہونڈین جو کچہہ مقدر ہی بالضرور پہنچتا ہی ڈہونڈین یا نہ ڈہونڈین

[illegible]

اور اگر ڈھونڈیں رزق ڈھونڈنی سی ہمیں پہنچتا ہی ڈھونڈتا ہے مقدر ہے یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے
اور یقین دل سی ساتھہ ضامن ہونی اللہ تعالی کی رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نکرنا چاہیے اور اگر کچھہ طلب
متوسط کریں واسطے قایم کرنی رسم عبودیت کی ساتھہ اعتماد کرنیکی اوپر ضمانت حق کی تو یہہ بھی درست ہی سے رزتوکل کن طرزان پا دوست
رزق تو بر تو زتو عاشق ترست ۞ کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی نی بعد الفاظ حدیث کی لکھا کہ کہتا ہوں میں بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور
جلد تر ہی پہنچنی اجل اوسکی سی اسلیے کہ اجل نہیں آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم
یحییکم نقل کیا ہی میرک نی منذری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح میں اور بزار نی اور روایت کیا ہی اسکو
طبرانی نی ساتھہ اسناد جید کی مگر یہہ کہ اونسی کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہہ موید ہی میری تقریر کی جو اوپر لکھی
میں اور روایت کی ابو نعیم نی حلیہ میں بطریق مرفوع کی لو ان ابن آدم ھرب من رزقہ کما یھرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت

۞ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہیں حال ایک پیغمبر کا پیغمبروں میں
سی اور دکھاتی ہیں صورت اسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہولہان کیا اونکو در حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی تہی اور پونچھتی
جاتی تہی خون اپنی مونہہ سی اور کہتی تہی یا الہی بخش تو واسطی قوم میری کی اسلیے کہ یہہ نہیں جانتی ہیں حقیقت حال میری کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** گویا کہ میں دیکھتا ہوں الخ یعنی حضرت کا بیان فرمانا مجھی خوب یاد ہی اور آنکھوں کی سامنی ہی اور یا الہی
بخش الخ یعنی انکی اوس فعل کو معنی اسکی کہ نہ عذاب کر اونکو ساتھہ اوس فعل کے دنیا میں اور نہ استیصال کر انکا والا معلوم ہی کہ مغفرۃ کفار کی
یعنی عفو کی اونکی شرک وکفر سی غیر جایز ہی بالاجماع اور یہہ نہیں جانتی یہہ کمال علم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور انہوں نی
عذر کیا اونکی طرف سی پروردگار کی آگی کہ انہوں نی نہیں کیا ہی یہہ فعل مگر بسبب جہل کی اللہ اور رسول سی اور اسمیں اشارہ ہی طرف
اسکی کہ گناہ ساتھہ جہل کی آسان ہی فی الجملہ بہ نسبت گناہ کی ساتھہ علم کی چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہی ویل للجاھل مرۃ وویل للعالم سبع مرات
اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتی ہیں کہ واقف نہوا میں اوپر تعین اون پیغمبر مذکور کی اور نام ذکر کی کہ کون ہیں اور کہا ہی اور احتمال ہی
کہ حضرت نوح پیغمبر ہوں انہی اور اخبار میں آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون آلودہ ہوتی تہی اور وہ تو ان زمین
پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضوں نی کہا کہ آنحضرت نی مراد اون پیغمبر سی ذات شریف اپنی رکھی کہ جو صورت احوال وہ ہم
کی اداکی اور یہہ بات ظاہر تر ہی اور یہہ کلام آنحضرت سی روز احد میں روایت کیا گیا ہے واللہ اعلم ۞

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب ہی دکھانی اور سنانیکا **ف** ریا مشتق ہی رویت سی اور صراح میں ریا و بالقصر والمد اپنی کو ساتھہ نیکی کی خلق کو دکھانا
اور عین العلم میں کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگوں کی ساتھہ عبادت کی پس ریا مخصوص ساتھہ عمل ظاہر کی ہوا اور جو کچھہ
کہ قسم عبادت سی نہو اوسمیں ریا نہیں بولتی جیسیکہ کثرت مال واتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچھا تیر لگانا ان چیزوں کو دکھاوی تو قبیلہ
تکبر و افتخار سی ہوگا نہ ریا اور جس چیز سی کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا ہو جیسیکہ مشایخ واسطی دکھانی مریدوں کی اور مایل کرنی دلوں کی
اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کریں حقیقت میں ریا ہوگا اگرچہ صورت اوسکی ہوا اور اسی سبب سی کہا ہی کہ ریاء الصدیقین

خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیئے کہ ریا وہ ہی کہ ایک شخص کی ذات مین کچہہ کمال ہوا اور وہ بحکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکہاوی اور دوست رکہی کہ لوگون پر ظاہر ہوا اور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نابود کو دکہاوی وہ کذب ہی اور نفاق بدتر ریا ہر بقیاس اسکی کہ کہاہی علمانی غیبت وہ کہ عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہوا وسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ ہی کہ اوسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولی تعالی کا نہو بلکہ محض واسطی دکہانی خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس شخص کی کہ لوگون مین ہوتاہی تو نماز پڑہتاہی اور اگر اکیلا ہوتاہی تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتاہی بغیر طہارت کی ساتہہ لوگون کی پس یہہ بیچ نہایت غضب اور قہر الہی کی ہی اور عمل اسمین باطل ہی تاآنکہ بعضون نی کہاہی کہ موجب بری الذمہ کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہہ کہ دونون ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو اور نہ باعث ہوتا اوسکو یہہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہہ بہی بیچ حکم اول کی ہی اور قسم تیسری یہہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسری سی نہ باعث ہوا وسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہووی رغبت عمل پر اور ظاہر یہہ ہی کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث وآثار وارد بیچ وعید وعدم قبول کی ہین اور چوتہی یہہ کہ راجح اور غالب اسمین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہر اسمین نقصان ہی نہ بطلان یا ثواب وعقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہہ بہی فرق کیاہی اسمین کہ قصد ریا کا ابتدا عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین عارض ہو یا بعد عمل کی لاحق ہو پہلا شنیع تر ہی پہر دوسرا اور تیسرا کمتر ہی اور اسکی ہونیسی جو کچہہ کیاہی باطل نہین ہوتا اور یہہ بہی فرق ہی اسمین کہ قصد ریا کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آئی اور کچہہ نہوا اور خلاصی ریا سی نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہی تاآنکہ لکہاہی علمانی کہ اگر تعریف اپنی کسی سی سنی اور اوس سی شاد ہو علامت وجود ریا کی ہی اور اگر خلوت مین ایک کام کرتاہی اور خیال ریا کا خاطر مین رکہتاہی وہ بہی ریا ہی اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو ساتہہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کی ساتہہ ڈہانکنی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار دین اور طاعات کی تا اور پیروی کرین اور یہہ محمود ہی اور داخل ابواب ریا کی نہین جیسیکہ حدیثین اس باب مین آتی ہین اور مسئلہ غامض ہی اور تفصیل رکہتا ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیاہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سی ڈہونڈنی چاہیئی خصوصًا کتاب احیاء العلوم سی اور یہہ جو مذکور ہوا اوس سی منتخب ہی اور سمعہ ساتہہ پیش سین اور جزم میم کی اکثر ساتہہ ریا کی مذکور ہوتاہی کہتی ہین کہ فلانا یہہ کام واسطی ریا اور سمعہ کی کرتاہی یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہہ کہ سمعہ متعلق ساتہہ حاسہ سمع کی ہی اور ریا متعلق ساتہہ حاسہ بصر کی ہ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیکہتا یعنی نظر اعتبار کر طرف صورتون تمہاری کی یعنی اسلیی کہ نہین اعتبار ہی اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہاری کی یعنی اسلیی کہ نہین اعتبار ہی اونکی کثرت وقلت کا ولیکن دیکہتاہی طرف دلون تمہاری کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین ہی قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچہی احوال اور برا احوال سی اور دیکہتاہی طرف اعمال تمہاری کی یعنی اچہی اعمال اور بری اعمال کی پس جزا دیتاہی تمکو موافق انکی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْہِ مَعِیْ غَیْرِیْ تَرَکْتُہٗ وَشِرْکَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا مِنْہُ بَرِیْءٌ ھُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی

ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ مین بی نیاز ترین شریکون کا ہون شرک سے یعنی شرکا رکہ عالم مین ہوتی مین محتاج
ہین شرکت کی اور رضی ہین ساتہہ اوسکی تا ہر ایک کو حصہ اور دخل اوس چیز مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میری کہ خلاق علی الاطلاق ہون
بی پروا ہون اس سے کہ ساتہہ شرکت کی عبادت مین رضی ہون تا آنکہ خالص تنہا میری لیے کرین اور نام رکہنا اللہ سبحانہ کا ساتہہ شریکون کی
باعتبار کرنی بندون کی ہے اوسکی لیے شریک یہہ بیان کیا بی نیازی اور بیرضائی اپنی کا شرکت سے کہ فرمایا جو کوئی کہ کری کوئی عبادت کہ
شریک کری اوس عبادت ہین ساتہہ میرے دوسرے کو چہوڑتا ہون میں اوسکو ساتہہ شرک اوسکی کی اور ایک روایت مین بجائے ترکتہ وشرکہ کی یون آیا ہے
کہ مین اوس سے بیزار ہون وہ شخص یا عمل اوسکا واسطے اوس شخص کی ہے کہ کیا ہے عمل واسطے اوس شخص کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث
کا یہہ ہے کہ آمیزش ریا کی اور دخل اوسکا بہی فوت کرنیوالا ثواب کا ہے ولیکن کہا ہے علماء نے کہ یہہ بیچ اون دو قسمون ریا کی ہوگا کہ نیت ثواب
کی آدہین قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہوا اور یہہ بہی ہو سکتا ہے کہ مقصود مبالغہ ہے بیچ زجر اور منع کرنیکی مداخلت ریا سے واللہ اعلم ح
وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُرَائِيْ يُرَائِيْ اللّٰهُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جندب سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ عمل کرے واسطے سنانے کی تا کہ لوگ سنین اور شہرت ہو مشہور کریگا اللہ تعالی عیب اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو روز قیامت کے سامنے لوگون کے اور
جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکہانی کی جزا دیگا اوسکو اللہ تعالی جزاء ریاکارون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی کہیگا کہ جزا اپنی اوس سے
طلب کر کہ عمل اوسکی لیے کیا تونے اور بعضون نے کہا ہے مراد یہہ ہے کہ ظاہر کریگا عمل برا اوسکی کہ پوشیدہ رکہتا ہے اور فضیحت اور رسوا کریگا اوسکو
نزدیک خلق کی دنیا مین یا آشکارا کرتا ہے نیت فاسد و غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کریگا لوگون پر کہ عمل اوسکا خدا کی لیے نتہا اور بعضون نے کہا ہے کہ
مراد یہہ ہے کہ جو کوئی سنا دے عمل اپنا اور دکہا دے اوسکو لوگون کو سنا دیگا اور دکہا دیگا خدا تعالی ثواب اوسکا بغیر اسکی کہ دیوے وہ اوسکو تا حسرت کہاوے
اور سپر یا مراد یہہ ہے کہ جو کوئی کہ دکہا دے اور سنا دے عمل اپنا سنا دیگا اور دکہا دیگا خدا تعالی اوسکو لوگون کو اور ثواب اوسکا یہی ہوگا دنیا مین اور محروم ہوگا
ثواب آخرت سے ۵ ح **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ
عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دیجے مجکو اوس
شخص سے کہ کرتا ہے عمل خیر اور تعریف کرتی ہین لوگ اوسکی اوس کام پر حکم اوسکا کیا ہے آیا باطل ہوتا ہے ثواب اوسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعد یحمد الناس
علیہ کی یہہ عبارت بہی آئی ہے کہ دوست رکہتی ہین اوسکو لوگ اوس کام پر فرمایا آنحضرت نے کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکہنا اونکا اوسکو
جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہے آخرت مین ملی گی یعنی پہلی اس سے کہ آخرت
مین ثواب اوس عمل کا پاوے دنیا مین ثواب اوسکا پایا کہ لوگون نے تعریف کی اور دوست رکہا اوسکو اور یہہ گویا بشارت دینی ہے اوسکو ساتہہ
ثواب آخرت کی اور یہہ ریا نہین ہے اسلیے کہ قصد اوسکا ثواب آخرت تہا حق تعالی نے اپنی فضل سے دنیا مین بہی ثواب دیا ۵ ح **اَلْفَصْلُ
الثَّانِيْ** . فصل دوسرے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ فُضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى
الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابو سعید بیٹے فضالہ کی سے اوسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ جمع کریگا خدا تعالی لوگونکو دن قیامت
کی واسطے حساب و جزا اوس دن کی کہ نہین شک بیچ آنی اوسکی کی پکاریگا فرشتہ پکارنیوالا جس شخص نے کہ شریک کیا کسیکو سوائے خدا کی بیچ
عمل کی کہ کیا اوسکو واسطے خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیے کہ طلب کرے ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سے کہ شریک کیا اوسکو اسلیے

کہ خدا تعالی نے بنایا ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ہے نقل کی یہہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ لام لیوم کا متعلق ہی جمع کی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطی اوس دن کی کہ ضرور ہی حصول ہوگا اور نہین شک ہی اوسکی واقع ہونی مین تاکہ جزا دی ہر نفس کو ساتہہ اوس چیز کی کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی اوسکی لیی اور جائز ہی یہہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسیکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع اللہ الاولین والاخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث پس اس تقدیر پر لفظ الیوم مظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی ای جمع اللہ الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ

د ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ اَسَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهٗ وَصَغَّرَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق ابن عمرو نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کی فرماتی تہی جو شخص کہ سنا دی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری اپنی تئین نزدیک ان کی ساتہہ عمل اپنی کی سنا دیگا اللہ تعالی وسکی عمل ریائی کو کانون خلق اپنی کی یعنی پہنچا دیگا اللہ تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہہ ریا کار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتہہ اوسکی لوگون مین اور فضیحت کریگا اوسکو دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهٗ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهٗ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَلَا يَاْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اوسکی یعنی قصد دل اوسکا بیچ امور دل و عمل کی طلب ثواب آخرۃ کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی گردانتا ہی اللہ تعالی بی پروائی اوسکی دل اوسکی مین یعنی بی پروا کرتا ہی اوسکو خلق سی کہ ریا کری ساتہہ انکی اور بوسیلہ اوسکی مال و جاہ نفسی بہم پہنچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیی پریشانیان اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتہہ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سی کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ مقدر اور قسمت کی گئی ہی اوسکی لیی دنیا مین سی حالانکہ دنیا ذلیل اور بیقدر ہوتی ہی نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری کی اسباب و حوائج معیشت کی ہاتہہ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد اوسکا طلب دنیا کا گردانتا ہی خدا تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کی مانند امر محسوس کی حاضر آگی آنکہون اوسکی کی اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور نہین آتی اوسکی پاس دنیا مین سی مگر وہ چیز کہ مقدر کی گئی ہی واسطی اوسکی ازل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد اور دارمی نی ابان سی کہ نقل کی اونہی زید بن ثابت سی **ف** یعنی بیچ طلب کرنی آخرت کی اور عمل کرنی کی واسطی اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتہہ آسانی کی پہنچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور سرگردانی ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی

ہ ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَا اَنَا فِيْ بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَاٰنِيْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ اوس وقت کہ مین بیچ گہر اپنی کی مصلی پر تہا یعنی نماز مین تہا کہ ناگہان داخل ہوا مجہپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکہا اوس شخص نی مجکو اوس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہہ خوش آنا ریا ہی ہوگا یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی سی ابو ہریرہ واسطی تیری دوہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہرا خوشحالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکہنی کی اوسکو اس حال پر بسبب اسکی تہی کہ وہ مرد دیکہنی والا اتباع اوسکا کری اور وہ بہی ساتہہ اوس حال کی متصف ہو یا بسبب اسکی کہ بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا کی اوسکو ثواب

عمل کرنیوالی کا اوسپر پیدا یعنی ہوا اور یہہ بشارت ہے یعنی کہ خوش ہوا ایسا تہا بسبب عمل صالح کی کہ مطابق شرع کی ہو یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہہ کہ لوگ
اوسکو کوئی اچہی حالت پر دیکہتی ہیں اور یہہ کہ دیکہیں اوسکو کوئی بری حالت پر قطع نظر اسکی کہ وہ عمل خیال ریا و سمعہ کا ہو یا نہیں
دریافت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی مثل سرہ سریرتہ و ساءتہ سیئتہ ہوتی ہوں اور فرمایا اللہ تعالی نی قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما
یجمعون یعنی خوش ہوتا ہی بسبب توفیق اعمال کی جیسا کہ ہر مومن خوش ہوتا ہی اپنی نیک اعمال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابو ہریرہ کا
بسبب ظاہر ہونی اوس عمل کی اور لوگوں میں بسبب نشانی اوسکی ہو کہ بار بار درمیان مسلمانوں کی ساتہہ عبادت و توفیق کی نامزد اور معلوم ہوا
اور جماعت قایم کرنیوالوں نمازیں کہ تو نیز ارکان اسلام بہ ہوا ایسا ایک مسلمان دوسرے گواہ ہوا اور یہہ معنی انسب ہیں ساتہہ معنی سر و علانیہ کی بعد
اعلام الاحوال ہ ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا
بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ يَقُولُ اللّٰهُ أَبِي يَغْتَرُّونَ
أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلینگی آخر زمانہ میں ایسی لوگ کہ طلب کرینگی دنیا کو ساتہہ عمل اہل آخرۃ کی پہنینگی واسطی لوگوں کی یعنی نہ واسطی اللہ کی چمڑی دنبی کی
یعنی صوف کی کپڑی پہنینگی مانند کمبل وغیرہ کی تا کہ گمان کریں اونکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب عقبی واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع
کی تا کہ لوگ مرید و معتقد ہوں اونکی زبانیں اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہونگی یعنی بیچ باتوں کی شیرین اور نرم اور دوستداروں کیسی کہنی کی
اور دل اونکی دل بہیڑیوں کیسی یعنی بیچ سختی اور شوخی کرنی کی اہل تقوی سی اور غالب ہونی صفات ذمیمہ اور اوس ذوات ہوا کی فرماتا ہی اللہ تعالی
کیا بیچ مہلت دینی اور چہوڑنی میری کی اونکو مغرور ہوتی ہیں اور فریب کہاتی ہیں یعنی اونہیں جانتی کہ میں ڈہیل دیتا ہوں یا مراد اغترار سی یہاں
نہ ڈرنا ہی اللہ تعالی سی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی نہیں ڈرتی غضب و سخط میری سی یا اور مخالفت میری کی جرات کرتی ہیں
یعنی بسبب مکر کرنی اونکی کی لوگوں سی بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہوں کہ البتہ مسلط کرونگا اون لوگوں پر انہیں میں سی
یعنی بسبب مسلط کرنی بعضوں کی بعض پر بلا و آشوب کہ چہوڑیگا مرد عاقل کو اون میں متحیر نہیں اقتدار رکہیگا اوسکی دفع کی اور نہ خلاص ہونیکی
اوس سی نہ ساتہہ قایم ہونیکی اوس سی نہ ساتہہ قایم ہونیکی اوسمیں اور نہ ساتہہ بہاگنی کی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف تفسیر یختلون
ساتہہ خدمت اور زینت کی یعنی طلب کریں گی دنیا کو ساتہہ عمل آخرۃ کی یا بدل لیں گی دنیا کو ساتہہ دین کی اور اختیار کریں گی دنیا کو دین پر
اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ فریب دیں گی اہل دنیا کو ساتہہ عمل دین کی یعنی فریب دینگی بیچ طلب کرنی دنیا کی ساتہہ کرنی امور دینیہ اور
تورع کی اور پہننی لباس دین داروں کی طریق ریا اور سمعہ کی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اوپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ ہ ع وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ
مِنَ الصَّبِرِ فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ فَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی اونہوں نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالی
نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی میں نی ایک مخلوقات کہ زبانیں اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہیں اور دل اونکی تلخ تر ہیں ایلوہی سی پس اپنی قسم کہاتا ہوں
کہ البتہ اوتاروں گا اوپر فتنہ کہ چہوڑیگا دانا کو اونمیں حیران کیا پس ساتہہ میری فریب کہاتی ہیں یا مجہہ پر دلیری کرتی ہیں نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَإِنْ صَا

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر چیز کی زیادتی ہی اور واسطی ہر زیادتی کی سستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کی اور احتراز کیا افراط و تفریط سی پس امید رکھو یعنی اسکی کہ ہو ویگا وہ مطلب پایا اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتھہ انگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تا کہ مشہور ہو ساتھہ زہد و عبادت کی اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم اوسکو یعنی کچھہ در نہ اعتقاد کو دا اوسکو صالح واسطی ہونی اوسکی کی ریا کارون مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** شرہ ساتھہ زیرش اور تشدید ر کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط و انہماک ہی اور معنی یہہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہی عبادت مین اول امر مین اور ہر مبالغہ کرنیوالا سست ہو جاتا ہی اور تہمجاتا ہی اور توضیح اسکی یہہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتھہ شی کی اوپر حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کی اول امر مین پہر یہہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر چلا میانہ رو اور محترز دونون جانبون افراط و تفریط سی اور ہو اچلنی چلنی والا راہ مستقیم کا پس امید رکھو ہوتی اوسکی کی مطلب پا یون کاملین سی اور اگر چلا راہ افراط کی یہان تک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتھہ انگلیون کی پس نہ التفات کرو طرف اوسکی اور نہ کہو اوسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ و لا تعدوہ کی اشارہ ہی طرف مبہم ہونی عاقبت کی اور علم تقدیر کی یعنی بظاہر امید وار ہو نا چاہی کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہی اور صواب کرتا ہی اور سیدہی راہ سی دور نہین پڑتا محمود العاقبہ اور رستگار ہی اور اگر ایسا نہین ہی اور ساتھہ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکو ظاہر مین اہل فلاح سی نہ گنو اور عاقبت کار دونو کی مبہم ہی کہ خاتمہ کیا ہو ؎ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است ٭ کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ٭ ہا لیکن امید ہی کہ جسکو توفیق طاعت کی دی ہی اور سیدہی راہ لگ گئی ہی عاقبت اوسکی بہی بخیر ہو گی اور عادۃ رحمت الہی کی ہی جاری ہی کہ بدکارونکو آخر نیکی کی طرف کھینچتی ہی اور توبہ نصیب کرتی ہی اور نیک کارون کو راہ بد پر کم تر لاتی ہی نسأل اللہ تعالی العافیۃ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سی یہہ کہ اشارہ کیا جاوی طرف اوسکی ساتھہ انگلیون کی دین مین یا دنیا مین مگر جسکو بچاوے اللہ نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مشہور و انگشت نما ہونا دنیا مین تو ظاہر ہی کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنیکی راہ امن و سلامت سی ہی اور دین مین اسلیے کہ وہ ہی مظنہ پڑنیکا بیچ حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کی اور تعظیم اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور بہکانی شیطان کا ہی اور ایسی لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاوین اس سی اور سلامت رہین مگر مقرب اور صدیق جیسیکہ کہا ہی مشایخ کرام رح نی آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہرحال بہتر ہی اور ساتھہ سلامتی اور حفظ حال کی نزدیک تر اور مگر جسکو بچاوی اللہ یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ اوس شخص کی حق مین ہی کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگون کی دلون کی دامنگیر اوسکی حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہین وہ مستثنی ہین اس سی چنانچہ فرمایا رب العزت نی اپنی کلام مین اور حکایت کی حال خواص بندون اپنی سی واجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہی کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہی لوگون مین اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتی ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین مین اور فاسق دنیا مین ہی یعنی جو کہ دنیا مین غنی ہوا اور مشہور ہو ساتھہ غنا کی اور فسق و فجور مین نہ پڑی اور دین مین اوپر طریقہ سنت اور اتباع کی ہو داخل اس کلیہ کی نہین وباللہ التوفیق اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهٗ وَجُنْدُبٌ يُّوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَأْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی طریف ابن تمیمہ تابعی سی کہ کہا حاضر ہوا مین صفوان کی پاس اور اوسکی یارونکی پاس حالیکہ جندب نصیحت کرتا تہا صفوانکو اور اوسکی یارونکو یعنی مستقیم ہونیکی دربارہ کی زیادتی عبادت کی یا میانہ روی سے کی طاعت مین یا احتراز کرنیکی سمعہ وریا سے اور اشارہ سی اور ظاہر تر دونو باتین اخیر کی ہین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ سوال وجواب پس کہا صفوان اور اوسکی یارون نی کہ آیا سنا ہی تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ یعنی کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو ذکر کلام سی کہا جندب نی کہ سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ سناوی یعنی عمل نیک لوگون کی سنانی کی لیے کری رسوا کریگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی نفس پر کہ تکلیف دیوی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کچہہ کر نسکی ہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی مشقت ومحنت مین ڈالیگا اللہ اوسکو دن قیامت کی کہا اصحاب نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یا کہا صفوان اور اوسکی یارون نی جندب سی کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب نی اول اوس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہی آدمی سی اور پہنچتی ہی اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور پہنچنی عذاب کی آدمی کا ہوگا کہانا آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکہی کہ نکہاوی مگر حلال کو چاہئی کہ کری یہہ کام تا دوزخ کی آگ سی نجات پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکہی یہہ کہ حائل ومانع نہو درمیان اوسکی اور درمیان بہشت کی ایک چلو خون کا کہ بہایا ہی اوسکو چاہیی کہ کری نقل کی یہہ بخاری نی ف اسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کیسی اگرچہ بمقدار ایک چلو کی ہو چہ جائیکہ زیادہ اوس سی عقل سی دور ہی کہ ارتکاب کری ایسی کار حقیر وخسیس کا کہ مانع ہو ایسی امر شریف وعظیم سی کہ در آنا بہشت کا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تہی اہل مدینہ سی اور تہی نہایت نیک بندی کہتی ہین کہ نہین رکہا اونہون نی پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اونکی پیشانی مین سوراخ پڑگیا تہا سبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتی انعام سلاطین کی اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سے ہین اور کنیت اونکی ابو ذر غفاری ہی ۵ ع ح وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی یہہ کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹہا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روتی پس کہا عمر نی کس چیز نی رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق نی یا کسی بلا کی واقع ہونی یا سوا ی انکی اور اسباب رونی کی نی کہا معاذ نی کہ رولایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مینی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ سی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تحقیق تہوڑا اسا ریا شرک ہی اور جو شخص کہ دشمنی رکہی کسی خدا کی دوست سی یعنی ایذا دی اور غصہ دلاوی اوسکو ناحق ساتہہ فعل اور قول کی ہی تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتہہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑنی کی لیی نکلی گا البتہ خراب ورسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غایب ہون نہ پوچہی جاوین اور جب حاضر ہون بلائی نجاوین واسطی مہمانی اور مجلس آرائی کی اور اگر بلائی جاوین پاس نہ بٹہائی جاوین دل اونکی چراغ ہدایت کی ہین کہ اوسکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک سی

نقل کی ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع شرک سی ہی یعنی وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم
سالم رہتی ہین اوس سی اتقیا اور چہ جائے ضعفا پس یہہ منجملہ اسباب ریا کی سی ہی اور سبب دوسرا ایذا اولیا کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین جیسیکہ حدیث
قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہی بدزبانی سی ساتہہ مسلمان بہائیون کی کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی پس
سویا کہ ارادہ کیی ہین یہہ معنی ساتہہ قول اپنی کی ومن عادی للہ الخ اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی ہین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان
کرنا خلق پر چنانچہ اسیلیی کہا ہی بعضی عارفین نی کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننی امر الہی کی اور شفقت کرنیکی خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنی شرک جلی اور
خفی سی اور مناہی اور لہون سی اور اخفیا یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی اور مخالطت اور معاشرت اونکی سی اور قول ان للہ الخ استیناف ہی
بیان کرنیوالا حقیقۃ ولی کی اور ذکر کیی واسطی اونکی ہین احوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈہونڈی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین بلائی جاتی
طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتی ہین مجلس مین نہین نزدیک کئی جاتی اور چہوڑی جاتی ہین صف نعال مین اور یہہ تفصیل ہی اس روایت کی کہ وارد
ہوئی ہی رب اشعث اغبر لو یقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی رہنما ہین راہ راست کی پس مستحق ہین رعایت کی لائق ہی کہ طلب
کری اونسی ہدایت اور ہر زمین تاریک سی اشارہ ہی طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچہہ نہین رکہتی ہین کہ چراغ روشن
کرین اور لطافت دین گہرون کو اس حدیث مین تنبیہہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی ہی دہوکا نکہاوے
اور ساتہہ ترک تعظیم اور احترام اونکی کی تقصیر نکری کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن انکا درست ہی یا نہین ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر توچہ دانی
کہ درین گرد سوارے باشد اور یہہ بہی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جب تک کہ تقوی اور نورانیت باطن نہو
ہدح اور جاننا چاہیی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسیکہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی ان اولیاءہ الا المتقون یعنی نہین ہین ولی اوسکی مگر پرہیزگار اور شرح
عقاید نسفی مین لکہا ہی کہ ولی وہ ہے کہ عارف ہو اللہ کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان کی اور مواظبت کرنیوالا ہو طاعات پر اور مجتنب ہو گناہون سے
اور معرض ہو منہمک ہونی سی لذات اور شہوات مین انتہی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ
اِذَا صَلّٰى فِي الْعَلَانِيَةِ فَاَحْسَنَ وَصَلّٰى فِي السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا عَبْدِيْ حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کہ بندہ جس وقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس اچہی طرح پڑہتا ہی یعنی شرائط اور واجبات اور
سنتین اور مستحبات اوسکی ادا کرتا ہی اور اسیطرح اور عبادتین اور طاعتین اچہی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بہی
اچہی طرح پڑہتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یہہ ہی بندہ میرا ساتہہ صدق اور راستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وَ**
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ اَعْدَاءُ السَّرِيْرَةِ فَقِيْلَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ نی فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی ظاہر مین اور
دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہہ حال فرمایا یہہ حال بسبب رغبت یعنی طمع کرنی بعض اونکی
کی ہی بعض سے اور بسبب ڈرنی بعض اونکی کی بعض سی **ف** یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکہتی ہونگی رغبت کرینگی اور اظہار
دوستی کرینگی اور اگر غرض درمیان مین نہوگی بیگانہ ہونگی اور برتقدیر عدم حصول غرض کی دشمن ہونگی ۵ ح حاصل یہہ کہ نہین ہونگی واسطی
حب للہ اور بغض للہ سی بلکہ امور اونکی متعلق ہونگی ساتہہ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کی پس کبہی رغبت کرینگے ایک قوم مین واسطی غرض اپنی کی

پس ظاہر کرینگی اونکی لیی دوستی اور کبھی مکروہ رکہینگی ایک قوم کو کسی سبب سی پس ظاہر کرینگی عداوت اونکی لیی اور خلاصہ اسکا یہہ کہ نہین اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت اونکی کا اسلیی کہ وہ دونو مبنی ہین اوپر غرض و شہوت اونکی کی **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا اونسی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جو شخص کہ نماز پڑہی دکہلانیکو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسیکہ اوسکی مابعد کی روایتمین صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکہی دکہلانیکو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص صدقہ دی دکہلانیکو پس تحقیق شرک کیا نقل کی یہہ دونو روایتین احمد نی **ف** یعنی جو عمل کہ ساتھہ ریا کی کری شرک ہی غایت یہہ کہ شرک خفی ہی اور جلی شرک اوسکا بت پرستی کرنی ہی ریا کار کہ ایسا عمل واسطی غیر خدا کی کرتا ہی وہ بھی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسیکہ کہا ہی کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک اور آہین اشارہ ہی اسپر کہ ریا کو دخل ہی روزی مین بہی بخلاف اوس شخص کی کہ نفی کی ہی اوسنی اوسکی اور علت بیان کی ہی اوسکی یہہ کہ مدار روزہ کا نیت پر ہی اور نہین دخل ہی اوسمین ریا کو اور نہین اعتبار ہی نہ کہانی اور نہ پینی اوسکی کا ساتھہ عدم صحت نیت کی پس ہم کہتی ہین کہ ریا محض نہین متصور روزہ مین لیکن ریا کبھی ہوتا ہی بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کری ساتھہ اوسکی اللہ کی خوشنودی کا اور ارادہ کری مشہور ہونیکا ہی یا اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہی کہ دونون مقصد برابر ہون یا ایک اونمین سی غالب جیسیکہ تفصیل اسکی اوپر گذری ح ع **وَعَنْهُ** اَنَّهُ بَكٰى فَقِيْلَ لَهُ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرْتُهُ فَاَبْكَانِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَّلَا قَمَرًا وَّلَا حَجَرًا وَّلَا وَثَنًا وَّلٰكِنْ يُّرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِّنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی شداد سی یہہ کہ وہ روئی پس کہا گیا واسطی اوسکی کہ کس چیز نی رلایا تجکو کہا رلایا مجکو ایک چیز نی کہ سنی مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تھی پس یاد کیا مینی اوسکو پس رلایا مجکو سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کے شرک سی یعنی شرک خفی اور خواہش چھپی ہوئی سی یعنی وہ ایسی کہ نہین پاتی اوسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنیوالی کہا شداد نی کہ کہا مینی یارسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپکی فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجیگی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتہر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی نہین کرینگی ولیکن کرینگی دکہلانیکی واسطی عمل اپنی یعنی یہہ شرک خفی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادة ربہ احدا اور شہوت چھپی ہوئی یہہ کہ مثلا صبح کری ایک انکا روزہ دار پس پیش آوی واسطی اوسکی ایک شہوت اوسکی شہوتون مین سی یعنی مانند شہوت کہانی یا پینی یا جماع کی پس چہوڑ دی اور توڑ ڈالی روزہ اپنا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** بسبب غلبہ شہوت کی یعنی اور توڑ ڈالنا اوسکا حرام ہی بغیر ضرورت کی کہ باعث ہو اوسکو طرف اوسکی اور اس شہوت کو خفی اس سبب سی کہا کہ پوشیدہ تہی اوسکی باطن مین گویا کہ بروقت نیت کرنی روزہ کی اپنی نفس مین پوشیدہ رکہتا تہا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاویگی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نی مراد شہوت سی کہانا وغیرہ لکہا ہی جیسیکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد شہوت خفیہ سی شہوة خاص عزیز الوجود ہی شہوتون اوسکی کی کہ جو نہ پائی جاوی تمام اوقات اوسکی مین پس مایل ہو طرف اوسکی بالطبع اور نہ لحاظ کری مخاطب ہونی اوسکی کا واسطی شرع کی فرماتا ہی اللہ تعالی ولا تبطلوا اعمالکم اور فعل لازم ہوتا ہی ساتھہ شروع کرنیکی پس واجب ہی تمام کرنا اوسکا ح ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ

يَقُومُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلوٰتَهُ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا ابی سعید نی کہ نکلی ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور ہم ذکر کرتی تہی آپمین مسیح دجال کا یعنی اوسکی فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دونمین تمکو ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک
میری یعنی بیچ شریعت اور طریقت میری کی فتنہ مسیح دجال کیسی یعنی پس واجب ہی تمپر رعایت محافظت اوسکی کی پس کہا ہمنی ہان خبر دیجی یا رسول اللہ
فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہہ ہی کہ مثلا کہڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑہتا ہی پس زیادہ کرتا ہی یعنی کمیتہ یا کیفیت مین نماز اپنی
یعنی تمام ارکان اوسکی مین یا بعض مین بسبب اوس چیز کی کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکہتا ہی کوئی شخص نقل کی اس کو ابن ماجہ نی **ف** یعنی دجال سی ریا کا خطرہ
زیادہ معلوم ہوا اسواسطی کہ دلیلین اور علامتین دجال کی جہوٹی ہونیکی ظاہر ہین اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل مین ہر طرح
نہین معلوم ہوسکتی برائی اوسکی کلید دوزخ است آن نماز کہ در چشم مردم گذاری دراز ۱۲ ح **وَعَنْ** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ
جَزَاءً اَوْ خَيْرًا اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہت ڈرنیوالی اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین تمپر شرک چہوٹا ہی کہا صحابہ نی کہ
یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چہوٹا فرمایا حضرت نی کہ وہ ریا ہی نقل کی یہہ احمد نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان مین کہ فرمائیگا اللہ تعالی واسطی
ریا کارون کی اوسدن کہ جزا دیگا بندونکو اونکی عملون کی جاؤ طرف اون لوگون کی کہ اونکی دکہلانی کو کرتی تہی عمل دنیا مین پس دیکہو
آیا پاتی ہو نزدیک اونکی جزا یا بہلائی یعنی یہہ شک راوی کی ہی کہ جزاً فرمایا یا خیراً ۱۲ **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ تَخْرُجُ عَمَلُهُ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ اور روایت ہی ابی سعید خدری
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کری ایک عمل بیچ بڑی پتہر کی کہ نہین دروازہ واسطی اوسکی اور نہ روشن
دان نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچہہ کہ ہو **ف** صخرہ بڑی پتہر کو کہتی ہین اور یہان مراد غار ہی یا مبالغۃً فرمایا کہ اگر فرضا کوئی
پتہر کی اندر جاوی کہ اوسمین دروازہ نہین ہوتا کہ کوئی اوسکی راہ سی اندر جاوی اور نہ روشن دان کہ کوئی اوسمین سی دیکہی اور مطلع ہو اور کوہ ساتہہ
زبر کاف اور پیش اوسکی کی اور ساتہہ تشدید واو کی مع ت کی آخر مین روزن کہ دیوار مین ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتہہ پیش
کی آتا ہی اور غیر نافذ ساتہہ زبر کی اور یہہ بہی ہی کہ اگر ساتہہ ت کی ہو تو روزن چہوٹا اور تنگ اور اگر بغیر ت کی ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس
حدیث مین چونکہ روایت ساتہہ ت کی اور پیش کی ہی مراد روزن چہوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کی یہی ہی اور حاصل یہہ کہ فرماتی ہین
کہ ہر چند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت مین کرلی اس طرح کہ کوئی اوسپر مطلع نہو نکلتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچہہ کہ ہو یعنی
حاجت اظہار کی نہین ہی تا ریا کری اور قبولیت و ثواب سی محروم ہو حق تعالی کردار نیک کو البتہ آشکارا کرتا ہی اگر از راہ اخلاص کی واسطی
خدا کی ہی اگر حکمت اللہ تعالی کی اقتضا کری اور صلاح بندہ کی اوسمین ہو یا معنی یہہ ہین کہ بندہ مخلص چاہئی کہ احتیاط اور مبالغہ کری بیچ اخفار
عمل اور حاصل کرنی اخلاص کی نہی کہ عمل ظاہر اور شایع ہوتا ہی اوس جگہہ سی کہ بندیکو خبر اور اختیار اوسمین نہو ۱۲ **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ اور روایت ہی عثمان بن عفان
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی خصلت چہپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی خدا تعالی اوس خصلت سی ایک
علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتہہ اوس علامت کی **ف** ردا اصل مین چادر کو کہتی ہین اور یہان مراد علامت ہی کہ اوس سی ایک چیز پہچانی جاتی ہی

ہین اور ممتاز ہوتی ہین غیرون سی جیسیکہ مرد چہرہ سی پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سے ہیئت وصورت ہی حاصل یہ کہ جو کوئی خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکہتا ہی تو اللہ تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت وصورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سی پہچانا جاتا ہی کہ یہ ایسا ہی **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن خطاب سی اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہین ڈرتا ہون مین اوپر اس امت کی یعنی امت اجابت کی مگر ہر منافق کی سی یعنی ریاکار یا فاسق کی سی کہ کلام کرتا ہی ساتہ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت کی اور عمل کرتا ہی ساتہ ظلم اور ناراستی کی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی کہتا ہی لوگون کی دکہانیکی لیی اور آپ عمل نہین کرتا یہ صفت منافقون کی ہی پس فرماتی ہین کہ ڈرتا ہون ایسی شخص کی سی اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص امت مین پیدا ہو اور یہ صفت اونمین راہ پاوی ۱۲ ح **وَعَنْ** الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِيْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین ہون مین کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون یعنی جو کچہہ کہ وہ کہی اوسکو قبول نہین کرتا لیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور نیت اور محبت اوسکی کو کہ ساتہ کس چیز کی رکہتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت اور فرمان برداری میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنی کو تعریف واسطی اپنی اور بزرگی وحلم اور اگرچہ نکلام کری وہ نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اوسکی رکہی تا خاموشی اوسکی ہی محمود اور مایہ علم و وقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد وثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کی نہین ہی کلام اوسکا اگرچہ علم وحکمت مین ہو ضایع ہی کہ واسطی ریا اور دکہانی اور سنانیکے کہتا ہی ۱۲ ح

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

باب ہی رونی اور ڈرنیکا **ف** بکا بالقصر نکلنا آنسوون کا ساتہہ غمکی اور بالمد نکلنا آنسوون کا ساتہہ بلندی آواز کی اور مد مشہور تر ہی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد ساتہہ اوسکی اس جگہہ معنی اعم ہین اور تباکی تکلف کرنا رونی مین اور بزور رونا ساتہہ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کی کہ رلاوین اور ابکا رولانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرنا عذاب آخرت سی اور عقاب خدا تعالی سی ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میری کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی اگر جانو تم اوس چیز کو کہ مین جانتا ہون یعنی احوال اور ہول قیامت کی اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگارون کی لیی اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور صفات قہریہ جلالیہ باریتعالی کی کہ باعث خوف وہیبت کی ہین اور جو کچہہ کہ پیدا ہوتا ہی اوس سی غم ومحنت میرے دل پر انجام کار تمہارے البتہ روؤ تم بہت اور ہنسو تم تہوڑا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اور ترجیح دوجانب خوف کو رجا پر اور یہہ تنبیہ وتحذیر ہی امت کو اوپر رونی اور انحصار اس چیز کی کہ باعث غم اور رونیکی ہو قسم خوف الہی اور معلوم کرنی عظمت اور جلال حق سی اور تنبیہ وتحذیر ہی اور احتناب کرنیکے بہت ہنسنی سی اور راحت سی کہ طریقہ جاہلون اور غافلون کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت ہی فی الجملہ باُمید عفو ومغفرت اور رحمت اوس کی کی گنجایش رکہتی ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ام علاء انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی نہین جانتا مین اور مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاویگا ساتہہ میری اور ساتہہ تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ عاقبت مبہم ہی اور کوئی نہین جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرین گی اور یہہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولون کی خصوصا بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کی نفی کیا گیا ہی ساتہہ دلیلون قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونی اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون رض کی تہا کہ کبار مہاجرین سی تہی اور اول جو بعد ہجرت کی مدینہ مین مہاجرین مین سی مرے مین یہی تہی اور آنحضرت ﷺ نی بعد از موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اونکو بقیع مین اپنی سامنی دفن کیا اور دعائین بہت کین ایک عورت وہان حاضر تہی اوسنی کہا کہ گوارا ہوا تجکو بہشت ای ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہی پس آنحضرت نی اوس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہہ حدیث فرمائی اور حقیقت مین مضمون اوسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کی اوپر بی ادبی کی روبرو حضرت ﷺ کی اور اوپر حکم کرنیکے غیب پر اور جزم کرنیکے ساتہہ اسکی اور خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی عدم تصریح سی ساتہہ علم غیب کے ازراہ ادب کی اور حقیقت کلام کی مراد نہین یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا مین اور کیا آخرۃ مین اسلیی کہ علم احوال غیب کا تفصیل سوا عالم الغیب کے کسی کو نہین اگرچہ مجملا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہے یا مراد یہہ ہی کہ نہین جانتا مین کہ موت سی مرونگا یا قتل سے اور نہین جانتا مین کہ نازل ہوگا تمپر عذاب جیسی کہ اگلی امتون پر نازل ہوا یا نہین اور حق یہہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلی نازل ہونی اس آیۃ کی ہو لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر پہلی ابہام تہا عاقبت مین اور بعد اوترنی اس آیۃ کی یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہی کذا قیل واللہ اعلم وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَیْتُ فِیْہَا امْرَاَۃً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تُعَذَّبُ فِیْ ہِرَّۃٍ لَّہَا رَبَطَتْہَا فَلَمْ تُطْعِمْہَا وَلَمْ تَدَعْہَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا وَرَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجہپر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج مین یا اور وقت مین خواب مین ہو یا بیداری مین پس دیکہی مینی اوسمین ایک عورت بنی اسرائیل مین سی یعنی اونکی قوم مین سی کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کی کہ اوسکی تہی باندہ رکہا تہا اوسکو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوی حشرات الارض سی یعنی چوہی وغیرہ یہان تک کہ مرگئی وہ بلی مارے بہوک کی اور دیکہا مینی عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہینچتا ہی آنتین اپنی آگ دوزخ مین اور تہا وہ اول اون شخصون کا کہ رسم نکالی چہوڑنی سانڈکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ چہوڑی جاتی تہی جاہلیت مین بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کی تہی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سی یا اچہا ہوتا کوئی بیماری سے تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چہوڑ دیتی اوسکو کہ سوار نہوتی اوسپر اور منع نکرتی اوسکو پانی اور گہانس سی کہ جہان سی کہ کہاتی پیتی اور دودہ دوہتی اوسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتہہ بتون کی جانتی تہی اور اول جو یہہ رسم نکالی عمرو مذکور نی نکالی اور یہہ بہی لکہا ہی علمانی کہ پہلی جو رسم بت پوجنی کی نکالی اور اوسکو موجب تقرب کا کیا ہی تہا اور بعضی روایت مین عمرو بن لحی آیا ظاہرا دو تو ایک ہی مین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور لحی نام دادا کا یا بالعکس کبہی نسبت باپ کی طرف کی ہی اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضے آدمی اب ہی دوزخ مین ہین اور عذاب دئی جاتی ہین اوسمین انتہی اور ممکن ہی کہ کہا جاوے کہولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کی ہوگا اور صورت اوسکی دکہا دی گئی واللہ اعلم وَعَنْ زَیْنَبَ

بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا یَوْمًا فَزِعًا یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَّدْمِ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ ہٰذِہٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَیْہِ الْاِبْہَامِ وَالَّتِیْ تَلِیْہَا قَالَتْ زَیْنَبُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَنَہْلِکُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے زینب بیٹی جحش کی سے کہ ازواج مطہرات سے ہیں یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اونکے پاس گھبرائی ہوئی اس حال میں کہ فرماتے تھے نہیں کوئی معبود بحق مگر اللہ وائے ہی واسطے عرب کے شر سے کہ تحقیق نزدیک آئی کھولا گیا یعنی سوراخ ہوگیا آج کی دن سد یاجوج ماجوج سے مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتھہ دونو انگلیوں اپنی کی انگوٹھی کی اور اوسکے پاس کی انگلی کی کہا زینب نے کہا میں نے یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیے جاوینگے ہم اور حال آنکہ درمیان ہمارے وجود صالحوں کا ہوگا آیا برکت وجود اونکی کی مانع نہیں ہوگی واقع ہونے بلا اور فتنہ سے فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں ہلاک کیے جاؤگی تم باوجود ہونے لوگوں صالحوں کے درمیان تمہارے جسوقت کہ بہت ہوگا فسق وفجور یعنی اگرچہ لوگ صالح ہونگے لیکن غلبہ اور کثرت فسق وفجور کی سبب سے کی ہوگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد شر سے فتنہ اور قتال ہیں کہ عرب میں واقع ہوئے اول اونکا قتل عثمان بن عفان رض کا تھا بعد ازان دائم و مستمر ہوا اب تلک اور بعضی نے کہا ہے کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمیں اور حکومتوں میں ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطے صورت کہا ونبی مقدار سوراخ سد کی یعنی ایک خبک سوراخ اوسمیں واقع ہوا تھا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیوں کے کھولا گیا اور ہوجانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سے ہی اور واقع ہونا فتنوں کا عرب میں ہی علامات قرب قیامت سے ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف نکلنی ترکوں چنگیز تیہ کی کہ نکلے اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتھہ سے بغداد وغیرہ میں جو کچھہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتھہ زبر خ اور بے کے معنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کی ہی اور بعضوں نے کہا معنی اسکی زنی کی ہیں اور مقصود یہہ کہ آگ جب لگتی ہی کسی جگہہ اور بھڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہیں فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی اور مخالف اور موافق کی اور آگے آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہنچتا ہی اونکو کہ اوسمیں ہوتے ہیں پھر اوٹھائے جاوینگے موافق عملوں اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح میں خبث ساتھہ پیش خ اور جزم کے ہی یعنی فواحش اور فسوق کی یا معنی دونوں کی ایک ہیں ط ح ع وَعَنْ اَبِیْ عَامِرٍ اَوْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ یَّسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ یَرُوْحُ عَلَیْہِمْ بِسَارِحَۃٍ لَّہُمْ یَاْتِیْہِمْ رَجُلٌ لِّحَاجَۃٍ فَیَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَیْنَا غَدًا فَیُبَیِّتُہُمُ اللّٰہُ وَیَضَعُ الْعَلَمَ وَیَمْسَخُ اٰخَرِیْنَ قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُہْمَلَتَیْنِ وَہُوَ تَصْحِیْفٌ وَاِنَّمَا ہُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَیْنِ نَصَّ عَلَیْہِ الْحُمَیْدِیُّ وَابْنُ الْاَثِیْرِ فِیْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ وَفِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ عَنِ الْبُخَارِیِّ وَکَذَا فِیْ شَرْحِہٖ لِلْخَطَّابِیِّ تَرُوْحُ عَلَیْہِمْ سَارِحَۃٌ لَّہُمْ یَاْتِیْہِمْ لِحَاجَۃٍ اور روایت ہی ابی عامر سے یا ابی مالک اشعری سے کہا ابو عامر نے یا ابو مالک نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ ہونگی میری امت میں سے کتنی ایک قومیں کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور باجوں کو اور البتہ اوتریں گی قومیں یعنی اونمیں سے بیچ پہلو پہاڑ بلند کی یعنی ہونگی منزل اور مقام اونکا بیچ جگہہ مشہور اور نمایاں کی کہ گدا اور محتاج سب اونکی دیکھنے کو آوینگے اور حاجتیں اپنی طلب کرینگے رات کی وقت آویگی اونپر مواشی اونکی کہ چرنے کو گئی تھی پیٹ بھری اور پر شیر لاویگا اونکو چرانیوالا اونکا آویگا اونکی پاس ایک مرد بسبب حاجت کی یعنی ایک سایل آویگا

کہ مواشی کی دودہ سی مخلوط ہو دی پس کہین گی وہ یعنی بقصد رد سوال اوسکی کی پہر آنا طرف ہماری کلکو پس راتون رات ہلاک کریگا اونپر خدا تعالی عذاب
اور رکہد یگا اوپر ڈالیگا پہاڑ کو یعنی اوپر بعضون اونکی کی تا ہلاک و پست ہون نیچی پہاڑ کی اسطرح کہ باقی نرہی اونسی کچہہ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالی
بعضون کو اون مین سی یعنی کر دیگا بصورت بندر اور سور کی قیامت تک یعنی باقی رہین گی اوسی صورت پر قیامت تک یا باقی رہیگا یہہ عذاب
اون قومون پر کہ یہہ عمل کرین گی روز قیامت تک اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی بجائی الخز کی الحر ہی ساتہہ مہملتین کے یعنی ساتہہ ح مہملہ اور
ر کی واقع ہوا ہی اور معنی حر کی ساتہہ زبر ح اور تخفیف ر کی فرج عورت کی ہین کہ مراد اوس سی زنا ہی اور یہہ واقع ہونا الحر ساتہہ مہملتین کی غلط ہے
اور خطا کر بیچ صورت خط کی ہی کہ بعضی راویون سی واقع ہوا اور نہین ہی یہہ لفظ مگر الخز ساتہہ خ کی معجمہ اور ز معجمہ کی تصریح کی اس معنی پر
حمیدی اور ابن اثیر نی اس حدیث مین اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کی بخاری سی اور اسطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کی کہ خطابی کی ہی تروح
علیہم سارحۃ لہم یاتیہم لحاجۃ **ف** یا ابی مالک اشعری سی یعنی شک و تردد کیا ہی بخاری نے بیچ روایت اس حدیث کی کہ ابی عامر اشعری سی ہی کہ
وہ چچا ہی ابو موسی اشعری کا بڑی صحابہ مین سی یا ابی مالک اشعری سی ہی کہ اوسکو اشجعی بہی کہتی ہین وہ بہی صحابی مشہور ہی اور شک و تردد
صحابی مین موجب طعن کا حدیث مین نہین چونکہ صحابہ سب عدل اور ثقہ ہین جس سی کہ ہو بیچ ہوگی اور خز ساتہہ خ معجمہ اور ز مشددہ کی نام ایک کپڑا کا
ہی کہ زمان قدیم مین پشم اور ریشم کا بنا جاتا تہا اور وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین اوسکو پہنتی تہی پس نہی ہو بسبب مشابہ ہونیکی ساتہہ عجم کی اور
ہونی اوسکی کی لباس اہل تنعم و اسراف کا اور اب جو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیے کہ تمام ریشم ہی سے بنا جاتا ہی اور یہہ حدیث محمول اسپر ہی
اور اسطرحکا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں نہ تہا پس یہہ حدیث بسبب خبر دینی غیب کی معجزات سی ہو اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر
قبیل تعمیم بعد تخصیص سی ہوگا اور معازف ساتہہ ز کی یعنی عود اور طنبور اور مانند اونکی کی ہی جمع عزف یا معزف کی کہ ساتہہ زبر میم اور جزم
عین کی اور عزف اور عزیف اصل مین معنی آواز جن کی ہی اور گہنٹی کی سنا جاتا ہی جنگل مین شب کو اور معنی آواز ہوا کی بہی آیا ہی کذا فی القاموس
اور معنی یہہ ہین کہ گنین گی ان حرام چیزون کو حلال ساتہہ وارد کرنی شبہات اور تاویلات واہیہ کی جیسیکہ بعضے ہماری علمانے ذکر کیا ہی کہ
حریر وہ پہنا حرام ہی کہ متصل ہو بدن کی یعنی ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہین اور بہت سی مرد اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہی کہ پہنا حریر کا حرام ہی تو کہتی ہین
کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتی اوسکو فاضل اور علما پس اسی طرح پڑی ہین بیچ حلال جاننی حرام کی اور اسیطرح بعضی علما کو تعلق ساتہہ مزامیر کی
ہی کہ بیان اوسکا طول رکہتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نے بیچ مذمت آلات لہو یعنی مزامیر کی انس سی مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف
وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمر واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنی جب کرین گی یہہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن مذکورہ مین گرفتار ہونگی
اور تصریح کی اسی مولف نی تائید کی غلطی کی ساتہہ قول حمیدی اور ابن اثیر کی واسطی رد کرنیکی اوس کسی پر کہ گمان کیا ہی کہ صحیح الحر ہی ساتہہ مہملتین
کی اور خز ساتہہ معجمتین کے غلط ہی اور اشارت کی ساتہہ قول اپنی کی فی ہذا الحدیث کہ الحر ساتہہ مہملتین کی اس حدیث مین ہی کہ ابو داؤد وغیرہ نی روایت
کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث مین کہ بخاری نی روایت کی ہی ساتہہ معجمتین کی ہی لیکن شیخ ابن حجر نی فرمایا کہ بخاری کی
اکثر روایتون مین ساتہہ مہملتین کی ہی اور اس تقدیر پر دونو روایتین صحیح ہون واللہ اعلم اور تروح اسی ساتہہ ت فوقانیہ کی تروح مین اور سارحۃ
ساتہہ رفع کی فاعل تروح کا اور یہہ قرینہ ہی اسپر کہ بیچ لسارحۃ کی کہ پہلی روایت مین واقع ہوا ہی زائدہ ہی جیسی کہ بیچ وجہ اول کی بیچ تقریر معنی حدیث
کی اشارہ اسکا کیا ہمنی اور اسیطرح ان دونون کتابون مین یاتیہم لحاجۃ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتہہ تقدیم لحاجۃ کی رجل پر اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت مین بہی ہوگا جیسی کہ اگلی امتون مین ہوا پس حدیثون مین جو نفی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ

اس امت کی اور اخیر زمانہ اوس سی مستثنی ہی اور یا محمول ہی اوپر خسف اور مسخ تمام امت کی بعض کی واللہ اعلم **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ کَانَ فِیْہِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب پہنچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان انکی یعنی صالح اور غیر صالح کو اسیطرح جاری ہی سنت الہی بعضی گناہون مین اور کبہی نگاہ ہی رکہتا ہی صالح کو غیر صالحون مین سی پہر اوٹہائی جاوینگی سوافق عملون اپنی کی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ دنیا مین عذاب مین سب شامل ہوتی ہین لیکن آخرت مین ہر ایک موافق عمل اپنی کی جزا دیا جاویگا اگر نیک ہی اچہی جزا دیا جاویگا اور اگر بد ہی بری جزا دیگا **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوٹہایا جاویگا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال وصفت کی کہ مرا ہی اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر لکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکہیی آخر کیا حالت گذری جیسی کہ کہا ہی کسینی ؎ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است ؛ کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ہا ہا و لیکن بعضی عارفین نی کہا ہی کہ جب کسیکو ملکہ یاد داشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دل مین قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کی اختلاف و فتور اوسکی استحضار مین ہو پاوے ضرر نہین کرتا بعد از مفارقت روح کی بدن سی وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بہم پہنچانا اور حاصل کرنا چاہیی و باللہ التوفیق **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ ہَارِبُہَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّۃِ نَامَ طَالِبُہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دیکہا مینی مانند آگ دوزخ کی یعنی شدت و ہول مین کہ سوتا ہی بہاگنی والا اوس سی اور نہین دیکہا مینی مانند بہشت کی یعنی بہجت و سرور مین کہ سوتا ہی طلب کرنی والا اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بہاگنی والا اگر کوئی شر دشمن قوی کیسی بہاگتا ہی سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بہاگتا ہی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر یہہ عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی ساتہہ اس شدت اور شناعت کی دیتی ہی اور لوگ بہاگنی مین اوس سی غفلت کرتی ہین اور کوشش نہین کرتی اور اگر بہاگتی بہی ہین تو عین بہاگنی مین سوتی ہین اور غافل ہوتی ہین اور بہاگنا آگ دوزخ سی ساتہہ ترک کرنی گناہون کی اور لازم کرنی طاعتون کی ہوتا ہی اور طلب کرنیوالا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہین ہوتا اوس سی اور سستی اور تساہل نہین کرتا اوسکی طلب کرنیمین اور دوڑتا ہی اوسکی پانیکی کیلئی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کی کہ اوسمین ہی آدمی اوسکی طلب مین نہین دوڑتا اور اوسکو نہین پاتا اور دوڑنا بہشت کیطرف اور پانا اوسکا ساتہہ کرنی طاعات کے اور بچنی کی گناہون سی ہوتا ہی **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَہَا اَنْ تَئِطَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا فِیْہَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْہَتَہٗ سَاجِدًا لِلّٰہِ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین دیکہتا ہون اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تم یعنی علامتین قیامت کی اور نشانیان صنعت الہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالی کی اور سنتا ہون مین اوس چیز کو کہ نہین سنتی تم یعنی اخبار و اسرار احوال آخرت کی اور ہولین قیامت کی اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہی آسمان اور لائق ہی اوسکو

یہہ کہ آواز کری پہر بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین آسمان مین جگہہ
چار انگشت کی مگر کہ فرشتی رکہی ہوئی ہین پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالی ہین واسطی اسکی قسم ہی خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین البتہ
ہنسو تم کم اور روؤتم بہت اور نہ لذات حاصل کرو ساتہہ عورتون کی بچہونون پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلون کی نالہ و فریاد کرتی ہوئی طرف
اللہ کی یعنی جیسی کہ شان غمگینون کی اور غم سی یہ تنگ آنیوالون کی ہی کہ گہر سی نکل جاتی ہین اور سر بصحرا ہوتی ہین تاکہ گرہ دل سی کہلی اور دل
ٹہکانی ہو کہا ابوذر نی یعنی بعد انہہ روایت کرنی اس حدیث کی از راہ دردناکی اور حسرت کی ای کاش ہوتا مین درخت کہ کاٹا جاتا نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی و ابن ماجہ نی **ف** آواز پالان اور زین کی یعنے چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچہ کا تعبیر ہے اوس آواز نالہ
کرنی آسمان کی چنانچہ سوق حدیث اسمین ظاہر ہی بسبب کثرت و ازدہام ملائکہ کی اور بوجہہ اونکی کی جیسیکہ جانور سواری کا بوجہہ سواری کی
مشقت سی آواز کرتا ہی ممکن ہی کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالی سی ہی اور جبکہ آسمان باوجود اسکی کہ جماد ہی اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہی خوف
الہی سی نالہ کری آدمی کہ جان رکہتا ہی اور آلودہ گناہون مین ہی لائق تر ہی کہ نالہ و گریہ کری اور یہہ معنی مناسب تر ہین ساتہہ مقصود کی
جیسی کہ نہین پوشیدہ ہی یہہ بات اور رکہی ہوئی ہین الخ یعنی تا بعد ازین تا کہ شامل ہو اسکو کہ کہا گیا ہی کہ بعضی فرشتی قیام مین ہین اور بعضی
رکوع مین اور بعضی سجود مین یا خاص کیا ہو اسکو ساتہہ ایک آسمان کی آسمانون مین سی واللہ اعلم او صعدات جمع صعد بضمتین کے ہی کہ جمع صعید
ہی یعنی روی زمین کی جیسیکہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہی طریق کی ور ہوتا مین درخت الخ یعنی تا آلودہ گناہون مین نہ ہوتا مین جیسی کہ
درخت کو کاٹ ڈالتی ہین ورجاتا رہتا ہی ایسی ہی مین بہی ہوتا اور مثل ان کی رزون دردناک کی اور بڑی بڑی صحابہ سی کہتی آئی ہین کہ ایک نی
کہا کاشکی مین بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کر کہا جاتی ہین دوسرے نی کہا ای کاش پرندہ کہ جہان چاہتا ہی چلا جاتا ہی اور کچہہ تکلیف و تدبیر نہین
اور یہہ سب ایسی تہی کہ بشارت پائی ہی انہون نی جناب رسالت مآب سی بہشت کی و عاقبت اونکی بخیر ہی اور اونکو کیا کہی اگرچہ وعدہ مخبر کا
صادق کا ہی لیکن خوف درگاہ بی نیازی کا کمر توڑ ڈالتا ہی کذا ح ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِیَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ڈرتا ہی یعنی غارت کرنی دشمن کی سی وقت سحر کی بہاگتا ہی
اول ہی شب یعنی تاکہ نجات پاوی دشمن سی اور جو شخص بہاگتا ہی اول شب پہنچتا ہی منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنی سوای
مول نفیس کی نہین ہاتہہ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہی آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** منزل کو
یعنی مطلوب کو کہا طیبی نی کہ یہہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگ رہا ہی اور نفس اور آرزوئین باطلہ مددگار
اوسکی ہین پس اگر ہوشیار ہوا اپنی چلنی مین اور خالص کیا نیت کو اپنی عمل مین امن مین ہوا شیطان سی اور اوسکی مکر سی والا مارتا ہی وہ راہ اوسکی اپنی مدد
کارون کو ہمراہ لیکر پہر رہنمائی کی حضرت نی طرف اوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہی نہین حاصل ہوتی تہوڑی سی
سعی سی پس فرمایا آگاہ ہو الخ اور آخیر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ سول اللہ کی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین کہ جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی نی
والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا و خیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنہ ۵ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِکْرُهٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا اَوْ خَافَنِیْ فِیْ مَقَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی انس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماویگا اللہ تعالی

کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کی فرشتوں کو کہ متعین دوزخ پر ہین نکالو آگ مین سی اوس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو یعنی بشرط ہونی اوسکی کی مومن مخلص ایکدن یعنی ایکوقت یا ڈرا ہی مجہسی کسی جگہہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و نشور کی **ف** ڈرا ہی الخ یعنی بیچ کرنے گناہ کی گناہون سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی کہا طیبی نی کہ مراد ہی ذکر سی اخلاص ورد ہ ایک جاننا اللہ کا ہی خالص دلسی اور صدق نیت سی والاتمام کا فرد کرتی ہین اللہ کا زبان سی نہ دل سی چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سی باز رکہنا اعضا کا ہی گناہون سی اور لگا رکہنا اونکا طاعات مین والا دہ حدیث نفس یعنی وسوسہ اور ایسی حرکت ہی کہ نہین نام رکہا جاتا اوسکا خوف اور یہہ وقت دیکہنی ایک سبب ہولناک کی ہوتا ہی اور جب غایب ہوتا ہی وہ سبب نظر سی تو پہر پہرتا ہی دل طرف غفلت کی کہا فضیل نی کہ جب کہا جاوی تجکو کہ آیا ڈرتا ہی اللہ سی تو سکوت کر اسلیی کہ اگر کہا تو نی نہین تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جہوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف اوس خوف کی کہ وہ باز رکہتا ہی اعضا کو گناہون سی اور اسمین بشارت ہی کہ جس مسلمان نی ایک بار از راہ خلوص کی خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اوسکی عذاب سی ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سی اوسکو نجات ہی اور اگر چاہی اللہ تعالی تو اوسکو دوزخ ہی مین نہ لیجاوے اور اول ہی سی بہشت مین بہیجدی یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اوسکی ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض کہ پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مطلب اس آیہ کیسی اور وہ لوگ کہ دیتی ہین وہ چیز کہ دیتی ہین یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سی اور دل اونکی لرزان و ترسان ہین یعنی بخوف اسکی کہ نہ قبول ہوا ہوسی اور نہ واقع ہو موجب لائق کی اور ماخوذ ہون آیا یہہ لوگ وہ ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین یعنی ایسی کہ ڈرنا عذاب سی کام گنہگارون کا ہی فرمایا آنحضرت نی نہ ای بیٹی صدیق کی یہہ لوگ نہین ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین ولیکن یہہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین اور زکوۃ دیتی ہین اور باوجود اسکی وہ ڈرتی ہین کہ مقبول نہو اونسی بدلیل اسکی کہ آخر اس آیہ مین فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتی ہین نیکیون مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی نہایت رغبت کرتی ہین طاعات مین اور دوڑتی ہین طرف اونکی پس نہین صحیح ہی یہہ کہ حمل کیجاوی شراب کی پینی پر اور چوری کرنی پر اور تمام سیئات پر اور آیہ مذکورہ مین بعد لفظ وجلۃ کی یہہ ہی انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جاننا چاہیی کہ اس آیہ مین دو قراءتین مین قراءت مشہورہ کہ قراءت قرا سبعہ کی ہی یؤتون ہی ساتہہ پیش ی کی فعل مضارع ایتاء سی اور آتوا ساتہہ مد ہمزہ کی فعل ماضی وس سی ہی اور اعطاء بمعنی عطا یعنی دینی کی جیسی کہ معنی اسکی بیان کیی گئی اور قراءۃ دوسرے شاذہ ہے یاتون ما اتوا مشتق اتیان سی بمعنی کار کرنا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ لوگ کہ کرتی ہین جو کچہہ کرتی ہین اور دل اونکی ترسان ہین اور سوال عایشہ کا ساتہہ اس قراءت کی مناسب تر ہی لیکن مصابیح کی نسخون مین یہی اوپر لفظ قراءت اول کی واقع ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اوپر لفظ قراءت دوسری کی ہو یہہ طیبی نی تفسیر زجاج کشاف سی نقل کیا ہی کہتا ہون مین مراد قراءت شاذہ سی کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ والسلام کی یہہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم طاعات سی نہ وہ مراد ہی کہ گمان کیا عایشہ رض نی کہ مراد اوس سی یہہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم معصیت سی اور نہ مراد عام ہی خیر و شر سی واسطی نہ مطابق ہونی اوسکی کی ساتہہ قول حق سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یاتون ما اتوا بموجب دونون قراءتون

کی نہایت یہہ کہ ہر ایک مین ان دونون مین سی ایکطرح کی تغلیب ہی پس ظاہر آیہ مشہورہ کا متعلق ہی ساتھہ عبادۃ مالیہ کی جیسیکہ شاذہ متعلق
ہی ساتھہ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہہ کہ قراءۃ مشہورہ جو ہی ممکن ہی کہ کہاجاوی اوسکی تفسیر مین کہ دیتی ہین اپنی نفسون سی وہ چیز کہ دیتی ہین قسم طاعات
سی اور نکالتی ہین نفسون سی قسم طاعات سی پس شتمل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو ۱۵ ع ح **وَعَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ
جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہاتہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
جاتی دو تہائی رات اوٹہتی یعنی نماز تہجد کی لیی پس فرماتی ای لوگو یاد کرو اللہ کو یعنی ساتھہ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتون اوسکی کی یاد کرو
اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اوسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کی اور اون لوگون مین سی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی تتجافی جنوبہم عن المضاجع
یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھہ اوسکی قایم ہوگی اور سب مرجاوینگی پیچھی آتاہی اوسکی پیچھی آنیوالا یعنی نفخہ دوسرا کہ
ساتھہ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اوٹہینگی قبرون سی غرض یاد دلانا قیامت کاہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر فرمایا آئی موت ساتھہ اوس احوال
کی کہ اوسمین ہین آئی موت ساتھہ اون احوال کی کہ اوسمین ہین یعنی جو چیزین کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف**
ای لوگو مراد اوس سی وہ لوگ تہی کہ جو سوتی تہی اور غافل تہی ذکر اللہ سی اونکو جگایا حضرت نے تاکہ مشغول ہو وین ذکر اللہ مین اور تہجد مین اور اسمین
اشارہ ہی طرف مستحب ہونی قیام کی تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین ا ذکروا اللہ دوبار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتون و وعدون و ضرر کو اور آیا
زلزلہ اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کالائی واسطی تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا کہ وہ آچکا
اور مراد یہہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیار کرو واسطی سہل ہونی امر اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا رکہتا ہی کہ اثر نفخہ پہلی
کاہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکہتا ہی اور یہہ دونون نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکی ہین **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ فَرَاَى النَّاسَ كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى
الْمَوْتِ فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ
وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ
وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ
اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ
اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاَصَابِعِهِ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا
نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَسْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتّٰى يُفْضٰى
بِهِ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ
رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا اونہی نی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطی ادا کرنی نماز کی پس دیکھا لوگون کو گویا کہ وہ ہنستی ہین فرمایا آگاہ ہو
یعنی خواب غفلت سی کہ یا ہنستا ہی ہنسی بہ تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا تو البتہ باز رکہی تمکو اوس چیز سی کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسی سی

اور کام اہل غفلت سی مراد کاٹنی والی لذتون کی سی موت ہی پس بہت یاد کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا کہ موت ہی پس تحقیق شان یہہ ہی
کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت و زمانہ مگر کہ بولتی ہی یعنی ساتھہ زبان قال کی یا زبان حال کی پس کہتی ہی کہ مین ہون گھر غربت کا
یعنی دوری کا کہ مجہین جو آیا اپنون سی اور آشناؤن سی اور اپنی گھر سی دور پڑا پس رہ تو دنیا مین گویا کہ تو غریب ہی اور مین ہون گھر تنہائی کا
یعنی پس نہین نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گھر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لائق ہی کہ رہی مسکین
خاک نشین تا کہ نہ فوت ہو اوس سی جنسیہ مناسبہ اور مین ہون گھر کیڑون کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن کہتی ہی اوسکو قبر
یعنی جیسی کہ کہتی ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ مین اور اپنی جگہہ مین آگاہ ہو تحقیق تہا تو بہت پیارا نزدیک میری اون شخصون مین سی
کہ چلتی ہین مجہپر پس اسوقت کہ قادر اور حاکم کی گئی مین تجہپر آجکی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس نزدیک ہی کہ دیکہیگا تو نیکی کرنی
میری ساتہہ تیری یعنی ساتہہ فراخی کرنیکی فرمایا حضرت نے پس فراخ ہوجاتی ہی قبر اوس بندہ کی لمبی اور معلوم ہوتی ہی اوسکی نظر مین مقدار درازی بینائی
اوسکی کی یعنی جہان تک کہ نظر کار کرتی ہی اور کہولا جاتا ہی اوسکی لیے ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکہتا ہی اوسمین جگہہ اپنی اور آتی ہی
اوس مین سی ٹہنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹہنڈی اور تازہ ہوتی ہین آنکہین اوسکی بسبب دیکہنی حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون
اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ فاسق یعنی کافر یا کہا کافر کہتی ہی اوسکو قبر یعنی جیسی کہ نا آشنا اور بن بلائی ہوئی کو کہتی ہین نہ آیا تو مکان
فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ مین خبردار ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میری اون شخصون مین سی کہ چلتی ہین مجہپر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجہپر
آج کی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکہیگا تو برائی کرنی میری تجہپر فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوسپر یہان تک کہ مختلف ہوتی ہین پسلیان
اوسکی یعنی درائی ہین بعضی بعضون مین کہا ابوسعید نی اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی دکہانی صورت اختلاف پسلیون کی ساتہہ
انگلیون اپنی کی پس داخل کین بعضی انگلیان اندر بعضون کی فرمایا حضرت نی کہ متعین کیی جاتی ہین واسطی اوس کافر کی ستر اژدہا اگر ایک ان مین سی
پہنکار مارا ہی زمین مین تو نہ اوگاتی زمین کچہہ جب تک کہ باقی رہی دنیا پس کاٹتی ہین اوسکو اور نوچتی ہین اوسکو یہان تک کہ پہنچایا جاوی اوس بندہ کو
طرف حساب کی یعنی روز قیامت تک کہا ابوسعید نی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ قبر باغچہ ہی باغون جنت کیسی یا گڑہا ہی
گڑہون آگ کیسی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا یہہ نہایت نصیحت ہی غافلون کی لیی اور یاد کرنا موت کا زندہ
کرتا ہی غافل کی دلکو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نورالدین علی متقی بنا رکہتی تہی ایک تہیلی کہ لکہا ہوتا تہا اوسپر لفظ موت کا اور اسکو لٹکا دیتی در تک
گردن مین تاکہ وہ جانتا رہی کہ موت قریب ہی نزدیک پس کم کری آرزو اور بہت کری عمل اور تہی بعضی نیک بادشاہون مین سی کہ حکم کرتی تہی کسیکو
اپنی امرا مین سی یہہ کہ کہڑا رہی ہمیشہ پیچہی اونکی اور کہتا رہی الموت الموت تاکہ ہو درد اوسکی ہمارکی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کی صحابہ کی
لیی وجہ حکمت حکم کرنیکی ساتہہ بہت یاد کرنی موت کی ساتہہ قول اپنی کی فانہ لم یات الخ اور مین ہون گھر کیڑون کا یعنی پس نہین لائق ہی کہ یہہ ہو ہمت و قصد
تمہارا بیچ استعمال لذات کی قسم کہانیکی چیزون اور پینیکی کی چیزون سی اسلیی کہ انجام کار اونکا فنا ہی اور نہین نفع دیتا اس جگہہ مگر عمل صالح پس
قبر صندوق ہی عمل کا کہا ہی بعضون نی کہ پیدا ہوتی ہین کیڑی بدبو سی اور کہا جاتی ہین اعضا کو پہر کہاتا ہی بعض اونکا بعض کو یہانتک کہ باقی رہتا ہی
ایک کیڑا پہر وہ بہی مرجاتا ہی بسبب بہوک کی اور مستثنی ہین اس سی انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ان اللہ حرم علی الارض
ان تاکل اجساد الانبیا اور فرمایا اللہ تعالی نی شہدا کی حق مین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علما باعمل کہ تعبیر کیا ہی جنکو اولیا
کر و ثنائی اونکی افضل ہی شہیدون کی خون سی اور بندہ فاسق مراد ہی اس سی فرد اکمل کہ وہ کافر ہی بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کی کہا بندہ مومن

اور بسبب قول قبر کی کہ تہا تو بہت دشمن نزدیک میرا اوس سی جلنی تہی مجہہ اور اس قبیلہ سی ہی قول اللہ تعالی کا افمن کان مؤمنا کمن کان
فاسقا اور نیاری ہو ہی عادت کتاب وسنت کی اوپر بیان کرنی حکم فریقین کی بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی سی واسطی
پردہ پوشی اوسکی کی ہی یا اسلیی کہ ہو درمیان خوف ورجا کی نہ واسطی ثابت کرنی ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبون کی جیسیکہ وہم کیا ہی
معتزلی نی اور سترا زد با احتمال ہی اسمین تجدید کا اور تکثیر کا اور موید ہی دوسری احتمال کی ایک اور روایت بیچ مقدمہ عذاب کافر کی قبر مین کہ
مسلط ہونگی اوسپر ایک کم سو اژدہا وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا اونہی نی کہ عرض کیا اصحاب نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی تم یعنی ظاہر ہوی آپ پر آثار ضعف کی پہلی سنی عمر
کی فرمایا بوڑہا کر دیا مجکو سورہ ہود نی اور بہنون اوسکی نی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جو سورتین مانند اسکی ہین کہ جنمین ذکر قیامت
کا اور عذاب کا بہت ہی پس اونکی مضمون سی غم ہوتا ہی مجکو امت کی طرف سی کہ دیکہیی کیا حال ہوا اونکا اور اس غم کی مارے یہہ حال ہو گیا ہی
میرا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلٰتُ وَعَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا
الشَّمْسُ کُوِّرَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی آپ فرمایا بوڑہا کر دیا
مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نی یعنی اور مانند انکی نی کہ جنمین ذکر قیامت کا اور احوال
اوسکی کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَا یَلِجُ النَّارَ فِیْ کِتَابِ الْجِهَادِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار
بیچ کتاب جہاد کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّکُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِیَ اَدَقُّ فِیْ اَعْیُنِکُمْ مِنَ
الشَّعْرِ کُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ یَعْنِی الْمُهْلِکَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی انس سی کہا تحقیق تم کرتی
ہو عمل کہ وہ باریک تر ہین بیچ آنکہون تمہاری کی بال سی یعنی ہین وہ بری نفس الامر مین اور تم چہوٹا اور حقیر جانتی ہو اونکو اور گنتی ہو مکروہات
سی اور اونکی کرنی سی نہین ڈرتی تہی ہم گنتی اونکو آنحضرت صلعم کی زمانہ مین موبقات سی یعنی ہلاک کرنیوالون مین سی نقل کی یہہ بخاری نی
وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَائِشَةُ اِیَّاکِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللهِ طَالِبًا رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان بیچ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای عائشہ دور رکہہ تو اپنی تئین اون گناہون سی کہ حقیر اور چہوٹا جانا جاتا ہی اونکو اسلیی کہ
اون گناہون کی لیی خدا تعالی کی طرف سی ایک طالب ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی ایک طرح کا
عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی وسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرنا نہین پہر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کی لیی ہی یعنی
طالبا عظیما پس نہین لائق ہی کہ غافل رہی اسلیی کہ اکثر سہل جانتی ہین کرنی والی اونکی اونکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہہ توبہ کی اور نہ التفات
کرتی ہین اونکی طرف ساتہہ ڈرنی کی اور غافل ہین اس سی کہ نہین ہی صغیرہ ساتہہ اصرار کی اور ہر صغیرہ بہ نسبت عظمت اور کبریائی اللہ تعالی
کی کبیرہ ہی اور تہوڑا ساہی وسمین سی بہت ہی اور اسی لیی کبہی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پر جیسی کہ مستفاد ہوتا ہی قول
اللہ سی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اما ہی پر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم پس معنی اسکی یہہ ہین کہ دور کرین گی ہم
تمسی صغیرہ گناہ تمہاری بسبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرط بچنی تمہاری کی کبائر سی نہ بچنی کی کبائر سی جیسی کہ معتزلہ کہتی ہین واللہ اعلم اور ایک
اور روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنی تئین چہوٹی گناہون سی اسلیی کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالی کی

اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہانتک کہ پکائی اونہوں نی روٹی اپنی اور بلاشبہ حقیر گناہ پر حسب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی کرنیوالیکو ہلاک کردیتا ہی وہ اوسکو نقل کی یہہ احمد وطبرانی نی ۵ع وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِیْ مَا قَالَ اَبِیْ لِاَبِیْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِیْ قَالَ لِاَبِیْكَ یَا اَبَا مُوْسٰی هَلْ یَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَہٗ وَجِهَادَنَا مَعَہٗ وَعَمَلَنَا كُلَّہٗ مَعَہٗ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَہٗ نَجَوْنَا مِنْہُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِیْ لَا وَاللّٰہِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَیْرًا كَثِیْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰی اَیْدِیْنَا بَشَرٌ كَثِیْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذَالِكَ قَالَ اَبِیْ لٰكِنِّیْ اَنَا وَالَّذِیْ نَفْسُ عُمَرَ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَیْءٍ عَمِلْنَاہُ بَعْدَہٗ نَجَوْنَا مِنْہُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰہِ كَانَ خَیْرًا مِّنْ اَبِیْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سی کہ بڑی تابعین مین سی ہین کہا کہ کہا واسطی میری عبداللہ بن عمر نی کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نی واسطے باپ تیری کی کہا ابوبردہ نی کہ کہا مینی نہین جانتا مین کہا عبداللہ نی پس تحقیق باپ میری نی کہا واسطی باپ تیری کی یعنی ابی موسی کی ای ابی موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہہ کہ اسلام ہمارا ساتہہ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتہہ بعثت اونکی کی اور ہجرت ہماری ساتہہ اونکی اور جہاد ہمارا ساتہہ اونکی اور عمل ہمارے یعنی نماز اور روزا اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی سارے ساتہہ اونکی یعنی بیچ زمانہ اونکی کی ثابت اور باقی رہین واسطی ہمارا اور یہہ کہ جو عمل کئی اور ہمنی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاوین اور خلاص ہووین ہم اون سی برابر سر بسر پس کہا باپ تیری نے واسطی باپ میری کی یون نہین ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑہی ہمنی اور روزی رکہی ہمنی اور کئی ہمنی عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور مسلمان ہوئی ہماری ہاتہہ پر یعنی بسبب ہمارے بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکہتی ہین اسکی یعنی ثواب چیزون ذکر کی گئی کا زیادہ اوپر پہلی اسلام وہجرت وغیرہ کی کہا باپ میری نی یعنی حضرت عمر رضی نی لیکن مین قسم ہی اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ دوست رکہتا ہون یہہ کہ وہ عمل کہ ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی ہین ہمنی ثابت اور باقی رہین واسطی ہمارے اور یہہ جو کچہہ کہ کیا ہی ہمنی بعد آنحضرت کی نجات پاوین اوس سی برابر سر بسر پس کہا مینی ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارے قسم خدا کی تہی بہتر باپ میری سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پہنچی اور نہ ضرر اوسکا ہمپر پڑے اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہو یا رہے سبب عذاب کا بہی نہو ۔ طاعت ناقص ما موجب غفران نشود راضیم گر مدد علت عصیان نشود اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی ہمنی اور گمان اونکی قبولیت کا رکہتی ہین باقی رہین تو زہے سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کی کئی ہین ہمنی وہ خالی خرابی سی نہین اگر سر بسر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہہ اس سبب سے ہی کہ تابع اسیر متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم وعمل مین کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ صحت نماز مقتدی کی اوپر صحت نماز امام کے ہی اور اسیطرح فساد اوسکا اور نہین شک ہی بیچ وصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حالت ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد آنحضرت کی جو طاعتین واقع ہوئی ہین نہین خالی ہین تغیر نیات سی اور فساد حالات سی جیسیکہ خبر دی بعضی صحابہ نی وقت وفات آنحضرت کی کہ ہمنی ہاتہہ اپنی مٹی سی نہ جہاڑے تہے اور ہنوز مشغول دفن ہی میں تہے کہ اپنی دلون کو برا پایا یعنی بسبب ظلمت کی کہ پیدا ہوئی چہپنی آفتاب وجود حضرت کے سبب پس بڑی غنیمت ہی یہہ کہ برابر سرابر رہین طاعات وسیئات مین اور یہہ بات نسبت جلیل القدر صحابہ کی تہی اور جو کہ بعد اونکے ہین پس طاعات اونکی کہ بہری ہوئی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ مین ہین اونکا کیا ٹہکانا ہی مگر یہہ کہ فضل کری اللہ ساتہہ رحمت وعین عنایت اپنی کی کہ لاحق کری بدکارون کو

ساتھہ نیک کارون کی بلکہ کہاہی بعضی عارفین نی کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت وحقارت کی بہتر ہی اوس طاعت سی کہ لازم کری عجب و تکبر کو اور
اخیر جملہ سی مراد یہہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اتنی اعمال وفضایل کی مقام خوف و دہشت مین ہی تو بہتر ہوا میرے باپ سی اور مقام اوسکا اعلی ہوگا
یا مراد یہہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہی میرے باپ سی یہہ کچہہ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کارنازک ہی ع ح وَعَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَکَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی
الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ
وَاَنْ یَّکُوْنَ صَمْتِیْ فِکْرًا وَنُطْقِیْ ذِکْرًا وَنَظَرِیْ عِبْرَةً وَاٰمُرُ بِالْعُرْفِ وَقِیْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رَوَاهُ رَزِیْنٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا مجکو رب میری نی ساتھہ نو چیزون کی ایک تو ڈرنا اللہ سی پوشیدہ
اور ظاہر مین یعنی بیچ دل اور جسم کی یا خلوت وجلوت مین اور دوسری بات راست و درست کہنی کہ حد اعتدال سی تجاوز نکری بیچ حالت غصہ اور رضا کی یعنی
آدمی جب راضی ہوتا ہی کسی سی تو تعریف کرتا ہی اوسکی اور اچہا کہتا ہی اوسکو اور عیب اوسکا ڈہانکتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اسکی
کرتا ہی چاہیی کہ دونو حال مین یکسان رہی اور تیسرے میانہ روی بیچ فقر و غنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہہ مراد ہی
کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو یعنی فقر مین غصہ اور جزع فزع نکری اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کری اور چوتھی یہہ
کہ ملائی رکہون مین یعنی سلوک کرون اوسی کہ کاٹی مجہسی یعنی اگر کوئی ناتی دار مجہسی انقطاع و بدسلوکی کری تو مین اوس سی سلوک و احسان کرون یہہ نہایت حلم و تواضع
ہی پانچوین یہہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکہی مجکو اور چہٹی یہہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوس کہ ظلم کری مجپر اور ساتوین
یہہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ رہون تو فکر کرون بیچ اسمار اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالی کی آٹہوین یہہ کہ ہو بولنا
میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدا تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اوسکی
سی اور نوین یہہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت اور ہوشیاری کی کرون مین نہ ساتھہ جہل و غفلت کی
اور حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتھہ نیکی کے اور روایت کیا گیا ہی ساتھہ معروف کی نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی ایک روایت مین بجائی بالعرف
بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین یعنی اچہی بات کی اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی اسلیے کہ امر بالمعروف دونون کو شامل ہی اچہی بات
کے کرنیکو اور بری بات کی منع کرنیکو اور یہہ خصلت زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ سی کہ جامع ہی تمام بہلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خلق و حق کی کہ بطریق
اجمال کی بعد تفصیل کے ذکر کی ۃ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ
یَخْرُجُ مِنْ عَیْنَیْهِ دُمُوْعٌ وَّاِنْ کَانَ مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِّنْ حُرِّ وَجْهِهٖ
اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلے اوسکی آنکہونسی آنسو اور اگرچہ ہو مانند
سر مکہی کی یعنی تہوڑا سا بسبب خوف خدا کی پہر پہنچی آنسو اوسکی اچہی مونہہ پر مگر کہ حرام کریگا اوسکو اللہ اوپر آگ کے بَابُ تَغَیُّرِ النَّاسِ باب ہی بیچ
بیان تغیر و تبدیل لوگون کی ف. تغیر کی معنی ہین ایک حال سی دوسرے حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اوس حالت سی کہ زمانہ نبوت
مین تہی کہ لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور منبع تہی حق کی اور بے رغبت تہی دنیا سی اور مغرور نتہی زرق و برق دنیا پر
کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور نورانیت دل اور صفا باطن رکہتی تہی اور
اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگئی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہین آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پا وتو اوی مخاطب اونمین ایک قابل سواری کی نقل کی ہیہ بخاری او مسلم نی ف راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہہ اوٹھانی پر اور حرف تا ہین مبالغہ کی لیی ہی اور معنی یہہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت سی ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسیطرح سی آدمیون میں سے کام کی آدمی کہ قابل صحبت نبی کی ہون اور حق صحبت بجالاوین اور مددگار ہون خیر پر انکی درمیان مین بہت کم ہین بعضی کہتی ہین کہ مراد اون سے آخر زمانہ ہی کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک ہین امت کی پیدا ہونگی اور حق یہہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال کہتا ہی کہ مسلمان کامل کو زمانہ مین ہی کم ہون حاصل یہہ کہ آدمی نیک ساتہہ تمام صفات پسندیدہ کی تمام زمانون مین کم تہی اور آخر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بہلائی ان تین قرنون کی بنسبت اونکی کہ بعد اونکی آئی باقی ہی باعتبار کثرت وقلت کی درج اور ذکر کرنا سو کا واسطی تکثیر کی ہی نہ واسطی تحدید کی پس جو عالم با عمل مخلص کا قبیلہ کیمیا کیسی ہی چنانچہ اسلیے بعضی ارباب حال کہتی تہی کہ یہہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلے مسجد سی اور دیکہا انہون نے بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی اور باہر اوسکی پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین او مخلص ونمین تہوڑی ہین اور حق سبحانہ تعالی نی آگاہ کیا اس چیز پر کئی آیتون مین ایک انہین سی یہہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین امنو وعملو الصالحت وقلیل ماہم ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ پیروی کروگی تم طریقون اور عادتون اون لوگون کی کہ پہلی تمسی تہی بالشت ساتہہ بالشت کی اور ہاتہہ ساتہہ ہاتہہ کی اور یہہ اس سی موافقت اور مطابقت یعنی متابعت اگلون کی بجمیع وجوہ سبکاموں مین یہانتک کہ اگر پیٹہی ہونگی وہ سوراخ گوہ کی مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم اونکی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ وہ کہ پہلی ہمسی تہی اور متابعت کرینگی ہم اونکی وہ یہود ونصاری ہین فرمایا آنحضرت نی اگر وہ یہود ونصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود ونصاری ہی ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف سنن ساتہہ پیش سین کی جمع سنت کی ہی بمعنی طریقہ نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا انہون نی اپنی دلون سی بعد انبیا اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضی نسخون مین سنن ساتہہ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ اونکا ع وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مرداس اسلمی سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جاتی رہین گی یعنی مرتی جاوینگی نیکبخت اول پس اول یعنی ایک بعد دوسرے کے اور ہر ایک کو اول کہا اسلیی کہ جب اول گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بنسبت باقی کی اور باقی رہینگی بد اور تباہ کار اور ناکارہ مانند بہوسہ جو کی یا کہجور کی نہین پروا کریگا اونکی اللہ پروا کرنا یعنی کچہہ قدر و اعتبار نہین کریگا اونکی نقل کی یہہ بخاری نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سَلَّطَ اللَّهُ شِرَارَهَا عَلَى خِيَارِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت چلی گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرینگی انکی بیٹی بادشاہون کی کہ بیٹی فارس اور روم کی ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرینگی اور اولاد فارس وروم کو بندی کرینگی اور خدمت کو کہینگی اور بادشاہ اور امرا

ہنکی آن کرچاکر ہون گی اور خدمت کرین گی مسلط کریگا اللہ تعالی امت کی بدون کو انکی نیکون پر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی
ف یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہہ حدیث دلیلون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہی ایسی کہ خبر دی حضرت نی غیب کی اور یہہ خبر حضرت کی موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس و روم کی فتح کیی اور مال اونکی اور بندی مین پکڑی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اونسی اور دولت قوی ہوئی مسلط کیا پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنیوالون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا انہونی جو کچھہ کہ کیا اور لفظ مطیطار ساتھہ پیش میم کی اور زبرطا کی ممدود و مقصور اتراتی ہوئی اور ہاتہہ لٹکی ہوی چلنا اور مط کہینچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبرسی اور مطیطا بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کی اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کی اور حواشی اور شروح اوسکی کی ساتھہ ایک کی درمیان دو طاکی ہی دوسرے بعد از دو سری طا کی نہین ہی اور بیچ مجمع البحار کی اور بعضی حواشی کتاب کی بہی لکہاہی کہ نزدیک بعض کی ساتھہ حذف ہی کی بعد از طا دوسری کی روایت ہی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ساتھہ اثبات ہی کی بعد از طا دوسری کی بہی ہی بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ۵ ع ح

وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین قایم ہوگی قیامت تک یہان تک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو اور مارو گی تم ایک دوسری کو ساتھہ تلوارون اپنی کی اور یہان تک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بدکار تمہارے یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتہہ آویگی اور کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کی پڑیگا نقل کی یہہ ترمذی نی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگونکا دنیا مین ساتھہ کثرت مال کی اور منصب اور اجرا حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نرکہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلایل النبوۃ مین ۵

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی محمد بن کعب قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجہکو اوس شخص نی کہ سنا علی بن ابیطالب سی کہ کہا علی رض نی تحقیق تہی ہم بیٹہی ہوی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین پس آئی ہمپر مصعب بن عمیر کی اس حال مین کہ نہی اونکی بدن پر مگر چادر اونکی پیوند کی ہوی ساتھہ ٹکڑی چمڑی کی پس جب دیکہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روئی سبب اس امر کی کہ تہی یعنی پہلی اسدن کی بیچ نعمتون کی اور سبب دیکہنی اس حال کی کہ اوسمین ہی آج یعنی فقر و خستہ حالی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب اور تحسر کے کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت کہ صبح کو نکلیگا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑہ کی اور شام کو نکلیگا بیچ ایک جوڑہ کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہارے کہ اول روز ایک لباس پہنیگا اور آخر روز دوسرا لبسبب نہایت تنعم کی اور رکہا جاویگا آگی اوسکی ایک پیالہ کہانیکا اور اوٹہایا جاویگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان متنعمین

گئی ہی اور یہہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح بطرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری کی اور ڈہانکوگی تم اپنی گہرون کو یعنی اپنی دیوارون
پر دیوارگیریان لگاوگی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈہانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف سی بیچ لباس اور طعام اور مسکن کی پس
کہا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اوسدن کہ یہہ حال رکہتی ہون گی بہتر ہون گی اس حال سی کہ آج رکہتی ہین اسلیے کہ فارغ ہون گی ہم کسب معیشت سی
اور تردد رزق سی واسطی عبادت کی اور کفایت کیے جاوین گی ہم محنت سے یعنے نوکر چاکر غلام لونڈی کام کاج کرینگے اور ہم فراغت سی بندگی کرین گی
فرمایا آنحضرتؐ نی کہ یون نہین ہی کہ اوس روز مین بہتر ہوگی بلکہ تم آجکی دن بہتر ہو بہ نسبت اوسدن کی نقل کیا یہہ ترمذی نی **ف** سیوطی نی جمع الجوامع
مین حضرت عمر رضؓ سی روایت کیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرتؐ کی پاس آئی اسحال مین کہ تسمہ بکری کی کہال کا اپنی کمر کو باندہا تہا پس
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کی کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل وسکا اور تحقیق دیکہا ہی مینی اسکی مان اور باپ کو
کہ کہلاتی تہی اوسکو خوشتر ین طعام ونکا اور دیکہا ہی مینی اسپر جوڑا ایسی کپڑیکا کہ دو سو درہم کو خرید اتہا اوسکو پس پہنچایا محبت خدا اور رسول خدا
کی نی اسحال کو کہ دیکہتی ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلای صحابہ سی ہجرت کرکی مکی سی آئی آنحضرتؐ کی پاس اور تہی جاہلیت مین متنعم ترین لوگونکی
طعام و لباس مین اور جب مسلمان ہوئی سب کچہہ چہوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئی احد مین اور وقت شہادت کی یہہ چالیس برس کی تہی یا کچہہ زیادہ
اور ظاہر یہہ سمجہا جاتا ہی کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا بسبب رحم و شفقت کی مصعب پر کہ یہہ تہی عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تہی نعمت مین اور آپ
یہہ حال ہوا لیکن اس بات کی کچہہ منافی ہی وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرتؐ مین اور عمر رضؓ مین جب کہ روئی عمر رضؓ آنحضرتؐ کو دیکہہ کر لیٹی ہوئی کہری چارپائی
پر اور نشان پڑا ہوا تہا چارپائی کی بان کا آنحضرتؐ کی بدن شریف پر اور یاد کیا عمر نی چین کسرا اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرتؐ نی انکو کہ تو اس مقام مین
ہی ای عمر کیا نہین راضی ہے تو اس سی کہ انکی لیے ہو دنیا اور ہمارے لیے ہو آخرت انتہی پس اولی یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی رونا آنحضرتؐ کا اس خوشی پر کہ پایا انہی
اسمین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبی کی طرف یا محمول ہی رونا غم پر بسبب نہونی اون چیزون کے کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس ضروری
وغیرہ کی واللہ اعلم اور موید ہی ہمارے تاویل کا نقل کرنا راوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آجکی دن بہتر ہو الخ اسلیے کہ جو فقیر
کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی ہو بہتر ہی غنی سی اسلیے کہ غنی مشغول رہتا ہی دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کی لیے مثل اوسکی کہ اوسکی پاس بقدر کفایت
کی ہی بسبب کثرت اشتغال کی ساتہہ حاصل کرنی مال کی پس حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر تفضیل فقیر صابر کی غنی شاکر پر پس جب حال اغنیا کا نسبت صحابہ کے
کہ وہ اتقیا ہین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر انکیکا کہ ضعفا ہین بیچ اور موید ہی اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہی دیلمی نی فردوس مین ابن عمر سی بطریق مرفوع کی
ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہی پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کی دو رحمین ہیں جبکہ نفع دیا فقر نی
فقیر کو اس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْہِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا اویگا
لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوس زمانہ کی لوگون مین اپنی دین پر یعنی اوپر نگاہ رکہنی امر دین اپنی کی ساتہہ ترک کرنی دنیا اپنی کی مانند ہی بند مٹہی مین لینی
والی انگاری کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی از راہ اسناد کی **ف** یعنی جیسا پکڑنا انگاری کا اور صبر کرنا اوسپر دشوار ہی ایسی ہی
رکہنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اوسپر آخر زمانہ مین مشکل ہی بسبب ظہور فسق کی اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگارون اور موافقون کی اوسپر **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اُمَرَاءُکُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ سُمَحَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَھْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ
بَطْنِھَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَاءُکُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ بُخَلَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ

خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جبوقت
کہ ہون امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہاری اور امور تمہاری آپسکی مشورہ سی ہون یعنی مسلمان ایک رائی پر ہون اور متفق ہون آپسمین مختلف
پس پشت زمین کی یعنی ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیی پیٹ زمین کیسی یعنی زندگی بہتر ہی موت سی اسلیی کہ تم عمل کروگی ساتھہ اوسکی کہ کتاب و سنت مین ہی اور
خوشحالی ہی اوسکی لیی کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھی ہون عمل اوسکی اور جبکہ ہون امیر تمہاری بد تمہاری یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور
کام تمہاری سپرد ہون طرف عورتون کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیی پشت زمین سی یعنی مرنا بہتر ہی جینی سی اوسوقت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث
غریب ہی **ف** طرف عورتون کی حال آنکہ وہ ناقصات عقل و دین ہین اور دار مدار ہی شاورہن و خالفوہن اور وہ مرد ہی عورتون ہی کی حکم مین ہین کہ انکا سا حال
رکھتی ہین یعنی جن پر غالب ہی حب جاہ و مال اور نہین جانتی وہ خیر کو اوس سی ضرر ہی دین مین اور نہین جانتی و بال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہہ تہا کہ کہا جاتا اور امور تمہارا
مختلف درمیان تمہاری جیسیکہ مقابل مشورہ کی ہی لیکن یون جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتون کی اور چلنی کی انکی کہی پر ہوتا ہی حرج

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْكُمْ كَمَا تَدَاعَی الْاَكَلَةُ اِلٰی قَصْعَتِهَا فَقَالَ
قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ كَثِیْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ
وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَكَرَاهِیَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریب ہین گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلاوین گی بعضی انکی بعضون کو واسطی لڑنی اور کسر شوکت تمہاری
کی جیسیکہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کہانیوالی اور بلاتی ہین بعضی انکی بعضون کو طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہین اوس سی اور بی مانع اور بی مزاحمت کی جمع ہوتی ہین اور
کہاتی ہین یعنی اسیطرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرین گی تمکو اور غارت کرین گی اموال تمہاری اور آپنی اشارہ ہی اسکی طرف کہ تم انکی آگی مثل طعام کی
ہو کہ نگلتی ہین اوسکو اور ہلاک کرتی ہین پس کہا کہنی والی یعنی صحابہ مین سی کہ یہہ جمع ہونا انکا غالب آنا اونکا ہمپر بسبب کمی کی ہوگا کہ ہم کمتی ہونگی اوندنون فرمایا حضرت
نی کہ یہہ بسبب کمی کی نہین ہوگا بلکہ تم اوسدن بہت ہوگی ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہین یعنی قوۃ و شجاعت نہوگی تم مین اور
البتہ نکال ڈالیگا اللہ تعالی تمہاری دشمنون کی سینون مین سی ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہاری دلونمین ضعف و سستی کہا کہنی والی نی یا رسول اللہ اور کیا ہی سبب پڑنی
سستی کا ہماری دلونمین فرمایا کہ سبب پڑنی سستی کا دلمین محبت دنیا کی اور ناخوش کہنا موت کا یعنی حب زندگانی دنیا کو دوست رکہوگی اور موت کو ناخوش اور نہین
سکنی کی اور لڑا ای کرنی کو نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ
الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِیْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ
عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مَالِكٌ
روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نہین پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالی اونکی دلون مین خوف دشمن کا اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت
ہوتی ہی اونمین موت یعنی بسبب وباکی یا طاعون کی یا موت علما کی اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل و وزن مین اور مانند انکی مین جیسی گز اور گنتی
وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی اونسی رزق یعنی حلال یا برکت اوس رزق کی انکی ہاتہہ سی اور نہین حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام مین سی ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام فاسدہ
اپنی کی مگر کہ پہیلتی ہی درمیان اونکی خونریزی یعنی وہ چیزین کہ باعث ہین خونریزی کی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہی اوپر دشمن کہ اللہ تعالی مسلط کرتا ہی
اوسکو نقل کی یہہ مالک نی **بَابٌ** یہہ باب ہی بیچ لواحق اور تتمات پہلی باب کی **ف** اصول معتمدہ اور نسخون صحیحہ مین اسیطرح ہی یعنی فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمہ کی اور کہا
ابن ملک نی باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنی یہہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنی کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عِیَاضِ بْنِ

حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم فی خطبتہ الا ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جہلتم مما علمنی یومی ھذا کل مال نحلتہ عبدا حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلہم وانہم اتتہم الشیاطین فاجتالتہم عن دینہم وحرمت علیہم ما احللت لہم وامرتہم ان یشرکوا بی ما لم انزل بہ سلطانا وان اللہ نظر الی اہل الارض فمقتہم عربہم وعجمہم الا بقایا من اہل الکتاب وقال انما بعثتک لابتلیک وابتلی بک وانزلت علیک کتابا لا یغسلہ الماء تقرءہ نائما ویقظان وان اللہ امرنی ان احرق قریشا فقلت رب اذا یثلغوا راسی فیدعوہ خبزۃ قال استخرجہم کما اخرجوک واغزہم نغزک وانفق فسننفق علیک وابعث جیشا نبعث خمسۃ مثلہ وقاتل بمن اطاعک من عصاک رواہ مسلم

روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایکدن اپنی خطبہ مین یعنی خطبہ معروفہ مین یا وعظ مین آگاہ ہو تحقیق رب میری نی حکم کیا مجکو یہہ کہ سکہلاؤن مین تمکو وہ چیز کہ نہین جانتی تم اوسکو بعد ازان بیان کی وہ چیز ساتھہ قول اپنی کے جملہ اون چیزون کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالی نی اسدن کہ مین اسمین ہون یہہ حکم ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جو مال کہ دیا مینی اوسکو کسی بندہ کو بندون مین سے حلال ہی یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہی کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سے حرام نہین کر سکتا جیسیکہ جاہلیت مین اونتونکو اپنی پر حرام کرتی تہی اور یہہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ مینی پیدا کیا اپنی بندونکو مائل باطل سی طرف حق کی اور تحقیق آئی ہی بندونکی پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہین اور احتمال کہتا ہی کہ شامل ہو شیاطین انس کو بہی جیسیکہ آیا ہی قال ابواہ یہودانہ او ینصرانہ بس پہیرا اونکو شیاطین نی اور دور ڈالا اونکی دین سے اور حرام کی شیاطین نی اوپر وہ چیز کہ حلال کی مینی واسطی اونکی یعنی گمراہ کیا اور حرام کیا حلال کو اپنی نفس سے حکم کیا شیاطین نی اونکو یعنی وسوسہ مین ڈالا یہہ کہ شریک کرین ساتھہ میری وہ چیز کو کہ نہین اوتاری گئی ساتھہ اوسکی دلیل کہ سبب اوسکی غالب آوین یعنی بت کہ اونکو پوجتی ہین اور کچہہ دلیل حجت اونکی استحقاق عبادت پر نہین رکہتا اور یہہ حکم ہی کہ تحقیق خدا تعالی نی نظر کی طرف زمین والون کی یعنی اوپر پایا اونکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی مین بس مبغوض کہا اونکو عرب اونکیکو اور عجم اونکی کو یعنی مبغوض کہا اونکو سبب بدکرداری اور بداعتقادی اونکی کی اور متفق ہونے اونکی کی قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک پر اور سبب کفر اونکی کی کہ قوم موسی کی فرعون سی ساتھہ عیسی کے اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسی قائل ہوئی تین خدا ہونی کی یا اسکی کہ عیسی بیٹا اللہ کا ہی وغیر ذلک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سی کہ باقی اور ثابت رہی اوپر دین اور ایمان کی ساتھہ موسی و عیسی کے اور تحریف و تبدیل نکیا دین اور کتاب اپنی کو یہانتک کے ایمان لائی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالی نی کہ نہین بہیجا مینی تجکو پیغمبر کر کر مگر اسلیئی کہ آزمایش کرون مین تجکو کہ کیونکر صبر کرتا ہی تو اوپر ایذا دینی قوم اپنی کی تجکو اور آزمایش کرون مین ساتھہ تیری یعنی تیری قوم کو کہ ایا ایمان لاتی ہین تجپر یا کفر کرتی ہین اور بہیجی مینی تجپر ایک کتاب کہ نہین دہوتا اور نہین مٹاتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکہی کو پانی سی دہوی تو مٹ جاتا ہی یہہ ایسا نہین بلکہ محفوظ ہی زوال و نسخ سی یعنی قیامت تک تو نہین محفوظ ہی اور احکام اوسکی باقی اور ہمیشہ جاری ہین پڑہتا ہی تو اوسکو سوتی اور جاگتی مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو کہ جلاؤن مین قریش کو یعنی ہلاک کر دین اونکی کفار کو ایسا کہ نابود ہوجاوین اور کچہہ اثر نرہی اونکا پس کہا مینی اے پروردگار میری جب تو کچلین گے سر میرا پس کر دینگے میری سر کو مانند روٹی کی یعنی کر دینگے اوسکو سبب کچلنی کی چورا مانند روٹی کی مقصود یہہ کہ مین اونسی کیونکر عہدہ برا ہونگا اور اونپر غالب آؤنگا لشکر میرا کم ہی اور یہہ بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکی وطن سی اور پریشان کر اونکو جیسیکہ نکالا اونہون نی تجکو اور جہاد کر اونپر مہیا کرینگی ہم اسباب جہاد کا یعنی تو بخشین گی اور غالب کرینگے تجکو اونپر اور خرچ کر اپنی لشکر کی لوگون پر اموال اور اگر نرکہتا ہوگا تو مال تو ہم دینگی اور ہم پہنچا دینگے اوسکو تیری لیی اور بہیج اونپر لشکر بہیجینگے ہم پانچ مقدار لشکر مقلیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچہزار فرشتی واسطی مدد لشکر اسلام کے بہیجی اور مشرک اوس دن تین ہزار تہی اور مسلمان تین سو اور ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمانبرداری کی ہی اونہون نی تیری اور ایمان لائی ہین تجپر ساتھہ اون لوگون کی کہ سرکشی کی ہی تجہسی اور فرمانبردار نہین کی ہی تیری اور کافر ہین نقل کی یہہ مسلم نی

ف مائل باطل سی الخ یعنی مستعد قبول حق و طاعت کے یہہ اشارہ ہی فطرۃ اسلام کی طرف کہ آیا ہی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام نہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہی کہ روز میثاق کی کہا سبہون نی بلی قرار ربوبیت پروردگار تعالی کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک و اختلاف کیا اور سوتی اور جاگتی مین یعنی تجکو ملکہ ہو گیا ایسا کہ حاضر رہتا ہی قرآن تیری ذہن مین اور ملتفت رہتا ہی طرف اوسکی نفس تیرا اغلب احوال مین پس نہین غافل ہوتا اوس سے سوتی اور جاگتی چنانچہ کہا جاتا ہی

اوسکو کہ فاد ہی ایک چیز پر اور ماہر ہی اوسکا کہ کرتا ہی اوسکو سوتی مین کذا ذکرہ الطیبی خلاصہ یہہ کہ قرآن تمہاری دل مین ہی حالت سونی مین اور مین کہتا ہون کہ یہ نسبت قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے کہ حضرت کی آنکہین سوتی تہین اور دل نہین سوتا تہا اور بہت لوگ دیکہی گئی ہین پرہتی ہی وہ سوتی اور عجب تر اس سی یہہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ سی دور قرآن کا کیا کرتا تہا دس سپارون کا وقت سحر کی جب شیخ کی وفات ہوی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا اپنی ورد پڑہنی کا پس دس سپارے سنے تمام کین تو اوسنی قبر مین سی آواز اپنی شیخ کی سنی اونہون نی بہی پڑہین دس سپارے اور جب ہی اسطرح حال رہا ایک مدت تک یہان تک کہ بیان کیا مرید نی یہہ ماجرا کسی اپنی یار سی پس موقوف ہوی یہہ بات

ح ح **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين فصعد النبي صلى الله عليه وسلم الصفا فجعل ينادي يا بني فهر يا بني عدي لبطون قريش حتى اجتمعوا فقال ارايتكم لو اخبرتكم ان خيلا بالوادي تريد ان تغير عليكم اكنتم مصدقي قالوا نعم ما جربنا عليك الا صدقا قال فاني نذير لكم بين يدي عذاب شديد فقال ابو لهب تبا لك سائر اليوم الهذا جمعتنا فنزلت تبت يدا ابي لهب وتب متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اونسی جبکہ اوتری آیتہ ڈرا اپنی کنبی والی نزدیکیونکو چڑہی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا ای اولاد فہر کی ای اولاد عدی کی واسطی فرقون قریش کی یہان تک کہ جمع ہوی یعنی فرق قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہہ کہ ایک لشکر آ اوترا ہی بیچ جنگل کی ارادہ رکہتا ہی کہ غارت کری تمپر آیا سچا جانو گی تم مجہکو کہا اونہون نی ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنی تمپر مگر سچ کا اور نہین دیکہا ہی ہم نی تم سی سوای سچ کی فرمایا آنحضرتؐ نی پس اگر سچا جانتی ہو مجھکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون تمکو پہلی وترنی عذاب سخت کیسی یعنی اگر ایمان نہ لاؤ گی مجپر تو اوتریگا تمپر عذاب سخت پس کہا ابو لہب نی کہ چچا آنحضرت کا تہا عبد العزی نام ہلاکت اور زیان ہو تم کو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کی لیی اکہٹا کیا تہا تونی ہمکو پس اوتری یہہ سورہ ہلاک اور زیان کار ہو جیو دونون ہاتہہ ابی لہب کی اور ہلاک ہو جیو بلکہ ہلاک ہی ہوی بالفعل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بطن پیٹ اور گروہ کم قبیلہ سی قریش قبیلہ ہین باپ اونکا نضر بن کنانہ اور نیچی اسکی بطون اور فخذ ہین حاصل یہہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کی ہی اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کی اور کبہی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اوسکا واسطی بعض کی چنانچہ اسلیے نہی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہی قریش سی اوسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہہ معروف ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس سی وادی کہ مشہور ہی ساتہہ وادی فاطمہ کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوی بالفعل بسبب گستاخی کی کہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور مراد ہاتون کی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا ذات اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا بایدیکم الی التهلكة یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد دونون ہاتون سی دنیا اور آخرت اوس کی ہی کہ دونون جہان اوس کی ہلاک اور زیان کار ہوی اور بعضون نی کہا کہ ہاتون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نی ابو لہب کو ڈرایا تو ابو لہب نی پتہر اوٹہایا آنحضرت پر پہینکی وفي رواية نادى يا بني عبد مناف انما مثلي ومثلكم كمثل رجل راى العدو فانطلق يربا اهله فخشي ان يسبقوه فجعل يهتف يا صباحاه اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرتؐ نی اور فرمایا ای بیٹون عبد مناف کی نہین ہی حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کی کہ دیکہا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص نگہبانی اور دیدبانی کرنی اپنی قوم کی اور بچاوی اونکو غدر و غارت دشمن کی سی پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہی تا آواز اوسکی سنین پس ڈرا یہہ شخص اس سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اوسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اسکی کہ پہنچی یہہ طرف اونکی پس شروع کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف** عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا اور لفظ صباحاہ ساتہہ جزم ہ کی ایک کلمہ ہی واسطی ڈر اونکی ایک امر دہشت ناک سی کہتی ہین اور اصل اسکی یہہ ہی کہ اکثر غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہین صبح کو تا اوس سی آگاہ ہون اور معنی یہہ ہین کہ ای قوم بچو غارت کرنی سی ساتہہ

چلے جائیگی پہلی آنی دشمن کے پس گویا کہ آنحضرت نے فرمایا بچو پہلے عذاب سے تمہارا ایمان لانیکی پہلی اوترنی عذاب کے ۞ ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ یَا بَنِیْ كَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا انہوں نے یعنی یہہ حدیث ساتھہ ان الفاظ کی بہی آئی ہی ابوہریرہ سے کہ جب یہ آیت اوتری کہ ڈرا تو اپنی کنبی کو کہ بہت نزدیک ہیں بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوئی پس تعمیم کی آنحضرت نے پکارنی میں اور تخصیص کی یعنی پکارا اونکو ساتھہ نام جد بعید اونکی کہ سبکو عام وشامل ہو اور ساتھہ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھہ بعض کی یہہ بیان کی راوی نے کیفیت عموم خصوص کے کہ پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کی خلاص کروا اپنی جانونکو آگ سے یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اوسکی آگ دوزخ سے بچاؤ پاؤ ای اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ کیسے ای اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ سے ای اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سے ای اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سے ای اولاد عبد المطلب کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سے اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جانکو آگ سے اسلیے کہ مین مالک نہین ہون تمہاری لیے عذاب خدا سے کسی چیز کا سوا اسکی کہ واسطے تمہاری ہے حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتھہ تری اوسکیکی اور ساتھہ پانی صلہ اور احسانکی بجہاتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اونکیکو نقل کی یہہ مسلم نے ف لوی ساتھہ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبہی بدل کیا جاتا ہی ہمزہ واو سی اور ساتھہ ی مشددہ کی نام اونکی جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتھہ پیش میم کی اور تشدید رے کی باپ ہے قبیلہ کا قریش مین سے اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور باپ اوسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین ذکر اسکا بہی واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اور مین چچا آنحضرت کی اور بیٹی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس حد کو پہنچایا کہ اولاد شریف کو بہی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کے اور سیدہ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اونپر حرام ہوئی اونکو بہی داخل اس ڈرانیکی کیا اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی مین نہین قادر ہون سپر کہ دفع کرون تمسے اللہ کی عذاب مین سے کچہہ بہی اگر ارادہ کری اللہ عذاب دینا تمہارا اور یہہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی اس آیت سے قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بلکہ فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اور ساتھہ تری اوسکیکے یعنی ساتھہ صلہ اوسکیکی اور ساتھہ احسان کرنیکی اونسی اور حاصل اوسکا یہہ کہ مین قرابتیونسی احسان کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اونسی دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکہا ہی کہ بلال جمع بل کی ہی بمعنی تری کی اور عرب اطلاق کرتی ہین تری کو سلوک اور احسان کرنی پر جیسیکہ اطلاق کرتی ہین یبس کو قطع کرنی پر اسلیے کہ جب انہون نی دیکہا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتھہ تری کی اور حاصل ہوتا ہی اونمین تفرق ساتھہ یبس کے استعارہ کیا انہون نی بل کو واسطی معنی وصل کے اور یبس کو واسطی معنی قطع کرنیکی اور اس حدیث مین نہایت درجہ ڈرانا اور مبالغہ ہی ساتھی اسکے نہ منافی ہی اون فضیلت مذکورین سے اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت آنسرور کی گنہگاران امت کی لیے چہ جائیکہ واسطی اقربا حضرت کی لیے حدیثون صحیحہ سی ثابت ہی اور باوجود اسکی خوف اوسکی بے پروائیکا باقی ہی اور یہہ مقام مقتضی تہا اس حال کا اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اوسکی وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانیکا پس بجا لائی اوسکو ۞ ع ح

وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا اور بیچ حدیث متفق علیہ کے کہ بخاری اور مسلم نے اوسکو روایت کیا، آیا ہے فرمایا آنحضرت نے ای گروہ قریش کے

نرید و اپنی جانونکو یعنی خلاص کرو انکو آگ سی ساتہہ ایمان کی اور ترک کرنی کفران نعمت کی اور ساتہہ طاعت اور فرمان برداری کی نہین دفع کرسکتا
مین تمسی عذاب خدا سی کچہہ ای اولاد عبد مناف کی نہین دور کرسکتا مین تمسی اللہ کی عذاب سے کچہہ ای عباس بیٹی عبد المطلب کے نہین دور کرسکتا مین
تمسی عذاب اللہ سی کچہہ ای صفیہ پہپی رسول اللہ کی نہین دور کرسکتا مین تجہی اللہ کا عذاب کچہہ اوی ای فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجہی جو چاہی میری مال مین سے
نہین دور کرسکتا مین تجہی اللہ کا عذاب کچہہ **ف** اسمین بعضی کلام کرتی ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان تہا خصوصًا مکہ مین کہ فرمایا کہ مانگ میری مال مین
سی یہہ بات کچہہ نہین دکرتی ہی اوسکو یہہ آیہ ووجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجہکو محتاج پس غنی کردیا تجہکو یعنی ساتہہ مال خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بحسب قول مفسرین
کی اور رد اسکی اطلاق مال کا تہوڑی اور بہت دونون پر ہوتا ہی پس کہاں سی معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل مال نہتا اور باوجود اسکی یہہ عبارت وجود
مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہہ مراد ہو کہ اگر کچہہ مال میری ملک مین ہوگا طلب کرنا لیکن نجات آخرت میری ملک مین نہین ؛ ع **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی ہذہ امۃ مرحومۃ لیس علیہا**
عذاب فی الاخرۃ عذابہا فی الدنیا الفتن والزلازل والقتل رواہ ابو داؤد روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ امت میری یہہ امت یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہی یعنی اوپر رحمت حق زیادہ ہی بہ نسبت اور امتون کی بسبب ہونی انکی
رحمۃ للعالمین نہین اوپر عذاب آخرت مین عذاب اسکا دنیا مین فتنی اور زلزلی اور قتل ہے نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنی ناحق اور نہین اوپر عذاب یعنی
شدید بلکہ عذاب انکا یہہ ہی کہ سزا انکی اعمال کی دنیا مین ساتہہ محنتون اور امراض کی اور طرح بطرح کی بلاؤن کی ہوتی ہی جیسیکہ مراد ہی بیچ قول اللہ
تعالی کی من یعمل سوء یجزبہ کہ اوپر گذر چکا ہی ذکر اسکا واللہ اعلم اور مؤید ہی اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے کہا کہ یہہ حدیث خاص ہے
اوس جماعت کی حق مین کہ نہین کرتی کبیرہ اور ممکن یہہ ہی کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ ہین اور کہا مظہر نی کہ یہہ حدیث مشکل ہے
اسلیے کہ اس سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہین دیا جائیگا حضرت کی امت مین سی خواہ گناہ کبیرہ کرتا ہو یا اور کچہہ یا اللہ کچہہ نہین سنتی مگر یہہ تاویل کیجاوی
کہ مراد امت سے یہان وہ ہی کہ پیروی کری حضرت کی جیسیکہ اور فرمان برداری کری اللہ تعالی کی اور باز رہی اوس چیز سی کہ منع کیا ہی اوس سی ؛ ع زلزلے
اور حادثہ زمانی کی کہ انکو پہنچتی ہین اور موجب کفارہ گناہون اور باعث رفع درجات انکی ہوتی ہین اور کشت وخون کہ انکی درمیان مین واقع ہوتا ہی
اگر کافرون اور مبتدعون کی ہاتہہ سی ہی تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانون مین ہی تو پس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کے ہی تو دونون جانبین
سلامتی پر ہین اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضی علماء نی کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ
مغفورہ کیسی ہی تا برزخ مین خالص کر کر گناہون سی انکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگی اور وہان عذاب نہ دیکہین گے ؛ ح **وعن ابی عبیدۃ و**
معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ہذا الامر بدأ نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ ثم ملکا
عضوضا ثم کائن جبریۃ وعتوا وفسادا فی الارض یستحلون الحریر والفروج والخمور یرزقون علی ذلک وینصرون حتی یلقوا اللہ رواہ البیہقی فی شعب
ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین اور معاذ بن جبل کہ بڑی صحابہ مین سی ہین روایت کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
تحقیق یہہ امر دین ظاہر ہوا ساتہہ نبوۃ اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نورانیت کی تہا پہر ہوگا امر دین کا خلافت
اور رحمت پہر ہوگا یہہ امر بادشاہت گزندہ پہر ہوئیوالا ہی یہہ کا تکبر اور قہر اور حد سی گذرنا اور فساد ڈہونڈہنا ہی زمین مین حلال جانینگی یہہ ریشمین
کپڑونکو اور استعمال کرینگی انکو مانند حلال کی اور حلال جانینگی عورتونکی شرمگاہونکو اور شرابونکو یعنی اقسام شرابکو روزی دیی جاویگی باوجود ان کامونکے
اور مدد دیی جاویگی یعنی کفار پر اور اپنی مخالفون پر اور ہلاک نہین کیے جاوینگی اگرچہ مستحق اوسکی ہونگی بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کی اس امت کے لیے

اور شاید کہ حق تعالی کو اسمین کچہہ حکمت ہو شامل انتظام خلایق کی اور درستی بعضی احکام دین کی اونسی اگرچہ خود فاسق ہون یہانتک کہ ملاقات کرینگی اللہ تعالی سی روز جزا کی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** لفظ بدا ساتہہ الف کے ہی بمعنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ ہمزہ کے ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی یہہ ہوا زمانہ خلفاء راشدین کا کہ ساتہہ خلافت اور نیابت آنحضرت کی کار دین و دیانت کا انتظام کہا تہا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا او سمین ساڑہی انتیس برس خلفاء راشدین ہی اور چہہ مہینی مابقی مین حضرت امام حسن رضی پس نہین ہی نصیب معاویہ کے لیی خلافت مین اور لفظ عض کی معنی ہین کاٹنا اور عضوض ساتہہ زبر عین کی صیغہ مبالغہ کا ہی اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتہہ پیش عین کی جمع عض کے کی ساتہہ زیر عین کے بمعنی خبیث شریر کی یعنی ہونگی ایسی بادشاہ کہ ظلم کرینگی لوگون پر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہہ مبنی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسی ہونگی اسلیی کہ نادر پر حکم نہین النادر کالمعدوم پس نہین اشکال لازم آویگا اسپر کہ تہی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تہا اونکو عمر ثانی اور فضایل اونکی مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹنا وغیرہ اونکا بُری چیزین اور یہہ حالت ہمیشہ رہی جیسیکہ دیکہی جاتی ہی ان ایام مین باین حیثیت کہ ٹہیری خلافت ظالمون کی ہاتہہ مین بطریق تسلط اور غلبہ کے بغیر رعایت شروط امامت کی پہر ظلم و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اونپر ساتہہ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دیی مناصب نالایقونکو اور نہ التفات کیا طرف علماء عاملین اور اولیاء صالحین کے پہر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نے ترک کیا ہی جہاد ساتہہ مشرکین کے اور متوجہ ہوئی طرف قتال مسلمانون کی واسطی لینی شہرون کی اور دفع کرنی فساد کی چنانچہ اسلیی کہا ہی ہماری بعضی علمائی کہ جو کوئی کہی ہماری زمانی کی سلطان کو عادل پس وہ کافر ہی غرضکہ فساد دن بدن بڑہتا ہی گیا حتی کہ بعضی ازبکون نی قتل عام کیا باوجودیکہ شہر مین اولیاء اور علماء اور صلحا اور لڑکے اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندہی بہی تہی کہ جو مستحق قتل نہتی حالانکہ شہر والے ائمہ حنفیہ سی تہی کہ جو جملہ اہل سنت و جماعت سی ہین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تہا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کے کرتی ہین اور تصریح کی ہی ہماری علمائی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائی جاوین اوسمین ہزارون اہل حرب لیکن اونمین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو نہین درست قتل عام اس مقام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ و لم یشاء لم یکن و اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر و ان اللہ قد احاط بکل شیء علما یاد رکہو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بر و بحر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بہی اس طرح کا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اوسکا اللہ کارساز ہی اپنی دین کا اور مددگار ہی اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہی بہ نسبت سابق کی ۔ح ع ۔ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِيْ يَعْنِي الْاِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْاِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيْلَ فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ**

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول جو چیز کہ اولٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نی یعنی اسلام مین جیسا کہ اولٹا جاتا ہی باسن یعنے شراب ہو کہا گیا پس کس طرح لیجاوی گی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ وسکے وہ چیز کہ بیان کے یعنی حرمت اوسکی ساتہہ اشد و اغلظ وجوہ کی بیان کے خوب واضح فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی یعنی باین طریق کہ نام کہینگے اوسکا اور نام سوای شراب کے پس حلال جانینگے اوسکو نقل کی یہہ دارمی نے **ف** لفظ یکفأ ساتہہ صیغہ مجہول کے ہی مہموز کفأ سی بمعنی اوندہانی باسن کے تاکہ پڑی وہ چیز کہ اوسمین ہی قسم پانی وغیرہ سے اور یعنی اسلام یہہ زید راوی نی بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سے قطع ہو گیا ہی اور آنحضرت صلعم بیان کرتی تہی خمر کا پس مانا یہہ اشارہ حدیث اپنی کہ اول ما یکفأ پس شاید کہ راوی نے خبر محذوف ساتہہ قول اپنی کی یعنی الخمر پس یہہ ہی لفظ راوی کا ہے کہ بیان کرتا ہی مراد کو اول ما یکفأ فی الاسلام کنایہ ہی خمر سی حاصل یہہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاویگی محرمات سی اور ساقط کیجاویگی احکام اسلام سے وقت تغیر احوال لوگونکی آخر زمانہ مین حکم خمر کا ہی کہ پیوینگے اوسکو اور تاویلین کرینگے بیچ حلال کرنی اوسکی جیسیکہ کہا اور کہا گیا ہی اور نام رکہینگی اوسکے جیسے تبیذ اور مثلث

اور نہ اوڑینگی اور واقع مین شراب ہوگی اور اس بہانسی ہوپین گی یا نا دینگی اوسکو شہد اور چانول وغیرہ سی اور کہینگی کہ خمر نام انگور کی پانی کا ہی کہ
مستی لاتا ہی اور یہہ انگور کی نہین ہی پس خمر نہین اور نہ جانینگی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکہتی ہی اور حلال جانینگی یعنی حقیقۃً
پس کافر ہونگی یا دہ ظاہر کرینگی کہ ہم پیتی ہین چیز حلال پس ہونگی فاسق ؀ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيْبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبْتُ اِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُذَكِّرُهُ اِيَّاهُ وَقُلْتُ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهٖ وَاَعْجَبَهٗ يَعْنِىْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

روایت ہے نعمان بن بشیر سی اونقل کرتی ہین حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہاری جب تک کہ چاہے اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالیگا نبوۃ کو اللہ تعالی یعنی ساتھہ اوٹہالینی نبی کی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالیگا اوسکو بہی اللہ تعالی پہر ہوگی حکومت بادشاہت گزندہ یعنی کاٹی گا بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہیگی وہ جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہالیگا اوسکو اللہ تعالی ظالم سی پہر ہوگی حکومت بادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہیگی وہ جب تک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہالیگا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقۂ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتھہ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا ہی پہر چپ رہے آنحضرت کہا حبیب بن سالم نی کہ اس حدیث کی راوی نعمین سی ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا ہی روایت کرتا ہی اوسی قتادہ وغیرہ پس جبکہ اوٹہی عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی لکہی مینی یہہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تہا مین اونکو یہہ حدیث اور کہا مینی امید رکہتا ہون مین یہہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کیی گئی پیچہی بادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کی پس خوش کیی گئی عمر اس بات سی اور خوش آئی اونکو مراد رکہتا ہی کہنی والا ساتھہ دو ضمیر دونکی عمر بن عبد العزیز نقل کی یہہ احمد نی یعنی اپنی مسند مین اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین

كِتَابُ الْفِتَنِ

یہہ کتاب ہی بیچ بیان فتنونکی ف فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کی جمع محنت کی معنی آزمایش اور خوش رکہنی ایک چیز کی اور رفیقہ ہونی کی ساتھہ اوسکی اور معنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور فضیحت اور عذاب کی اور گلنی سونی اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی رای مین بہی آتا ہی اور جاننا چاہیی کہ مولف نی یہان سی آخر کتاب اپنی تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دیی اور وجہہ اسکی ظاہر نہین ہے خصوصاً باب فضائل و مناقب کہ اونکو داخل کتاب الفتن کی کرنا وجہ وجیہہ نہین رکہتا اگر کہین کہ ہم مکلف اور مبتلا ہین ساتھہ اعتقاد انکی اور گرویدہ ہونی کی ساتھہ انکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچہہ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سی ہی واللہ اعلم ؀ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَاتَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِىْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِىْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّىْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا کہڑی ہوی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی اون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی اوسکو کوئی چیز کہ واقع ہونیوالی تہی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نی کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنی بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نی فراموش کیا کہا حذیفہ نی ایہ تحقیق

جاتا ہی اوس قضیہ کو میری ان یاروں نی یعنی جو کہ موجود ہیں صحابہ میں سے لیکن بعضی نہیں جانتی ہیں اوسکو مفصل اسلیے کہ واقع ہوا ہی انکو کچھہ نسیان کہ جو خواص
انسان سی ہی اور میں بہی اونہیں میں سے ہوں کہ جو کچھہ بہول گئی ہیں جیسیکہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون مین
سی کہ خبر دی ہی آنحضرت نی وہ چیز کہ تحقیق بہول گیا ہون مین اوسکو پس دیکہتا ہون مین اوس چیز کو پس یاد لاتا ہون مین اوسکو جیسیکہ یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا
یعنی بطریق اجمال وابہام کی جبکہ غائب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتہہ تفصیل و تشخیص کے پہر جبکہ دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہی اوسکو شخص یعنی
ایسیہی ہی وہ باتین مفصل بہولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اونمین تو پہچان لیتا ہے کہ یہہ وہی ہی جسکی حضرت نے خبر دی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا
نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا
لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی پیش کیجاوینگی اور رکہی جاوینگی
فتنے دلون پر مانند بوریہ کی تنکی تنکی یعنی جس طرح کہ ملایا گیا ساتہہ اون فتنونکی نشان کیا جاویگا بیچ اوسکے نکتہ سیاہ اور جس دل نی انکار کیا اون فتنونکا نشان کیا جاویگا اوسمین نکتہ سفید یہانتک
کہ ہوجاوینگی انسان باعتبار پیش آنی فتنون کی اور تاثیر اور عدم تاثیر اونکی اونکی دلون مین یا ہونگی دل باعتبار اسکی دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کے
کہ اوسمین کوئی چیز اثر نہیں کرتی یعنے ایسی ہی یہہ دل ہونگی کہ تاثیر نہیں کریگا اوسمین فتنہ اصلا اور تشبیہ نہ تنہا سفیدی مین ہی بلکہ سختی اور قوت بہی ملحوظ
ہی اور ضرر نہیں کریگا اسطرح کی دل مین کوئی فتنہ جب تک کہ باقی ہی آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکہہ کا رنگ مانند باسن اولٹی کی
کہ جو کچھہ اوسمین ہو گر پڑی یعنی اسیطرح وہ دل نور ایمانی معرفت سی خالی اور سیاہ ہوگا نہیں پہچانیگا یہہ دل کارنیک و مشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مگر اوس چیز
کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اوسکی محبت کا ہی قسم ہوای نفسانی سی یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکی کہ وہ اچہی ہو
یا بری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فتنی یعنی بلائین و محنتین اور بعضونی کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتہہ
پیش عین کی اور دال مہملہ کی اور یہہ مشہور تر ہی اور روایتون سی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ دراوینگی فتنی دلون مین ایک بعد دوسری کے جیسیکہ ڈالی ہین تنکی بیچ بنی بوریے
کی ایک بعد دوسری کی مراد تشبیہ پیش آنی فتنونکی ہی اوپر ساتہہ پیش آنی بوریے تنکونکی دلکی بننی والی پر ایک بعد دوسری کی اور بعضونے کہا ہی کہ مراد چمٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی دل مین
مانند چمٹنی اور تاثیر کرنی اوسکی بیچ بدن سونیوالی کی اوسپر اور دوسری ساتہہ زبر عین کی اور ذال معجمہ کی اور معنی اوسکی پناہ چاہنی ہی خدا تعالی سی
فتنہ کی شر سی جیسیکہ اشارہ کلام مین بعد ذکر کرنی کفر و معصیت کی کہتی ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ اور تیسری زبر سی عین کی ساتہہ دال مہملہ کی اور مراد
عود اور تکرار پیش آنی فتنہ کی ہی دلپر بار بار آور روایت پہلی ساتہہ نصب اور رفع دونون کی آئی ہی اور دوسری اور تیسری ساتہہ نصب کے آئی ہی فقط اور لفظ اشرب
ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی کہا جاتا ہی اشرب فی قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دلمین اور فتنہ راسخ ہوگیا اوسمین اور آگیا رنگ اوسکا دلمین جیسیکہ در آتا ہے
رنگ کپڑے مین اور شراب پینا رنگ کا کپڑے مین گویا کہ پیتا ہی وہ اوسکو اور قول حق سبحانہ کا واشربوا فی قلوبہم العجل بہی اسی قبیلہ سی ہی اور نکتہ آتا ہی یعنی نشان کی
کہ چہوٹی لکڑی وغیرہ کی سی زمین مین ہوجاتا ہی اور بمعنی نقطہ کی بہی آتا ہی اور بمعنی نقطہ کی اوس چیز مین کہ مخالف رنگ اوسکی کی ہو بہی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ تصیر کو تا سے
سی اور تے کی پڑہا ہی بر تقدیری کی ضمیر پہرتی ہی انسانکی طرف کہ مفہوم ہوتا ہی سیاق کلام سی اور بر تقدیرت کی پہرتی قلوب کے طرف کہ مذکور ہی صریح
اور لفظ مربادا ساتہہ پیش میم اور جزم رے اور تشدید دال کی سیاہ اور خاکستر رنگ اور مد ساتہہ پیش کی خاکستر گونی اور ادخاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین
مربادا ساتہہ ہمزہ مکسورہ کی بعد ب کی ہی آیا ہی ؛ ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ
رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا

مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا بیان کین ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حدیثین یعنی بیچ امر امانت کی اورحادثہ کی بیچ زمانہ فتنہ کی دیکھی مینی ایک اونمین سی یعنی وہ اوترنا امانت کا ہی کہ واقع ہوچکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصدوق اوسکا ہی واقع ہو **ف** یعنی وہ اوٹھہ جانا امانت کا ہی مراد امانت یا تو معنی مشہور اوسکی ہین کہ خیانت نکرنا ہی لوگونکی حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیۂ کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ اور اصل سب کے ایمان ہی جیسکہ اشارت کے آخر حدیث مین ومافی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اوس جملہ مین ولا یکاد احد یؤدی الامانۃ وہ بہی بنی ہے اسپر فرماتی ہین کہ حق سبحانہ نی ایمان وامانت مومنون کے دلونکے اندر پیدا اور ثابت کی ہے **ترجمہ** حدیث کی ہمکو کہ تحقیق امانت یعنی ایمان اوترا لوگون کی دلون کی جڑ مین **ف** یعنی اول جو ایمان اوترا لوگون کی دلون پر اوترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب و سنت پر جیسکہ فرمایا **ترجمہ** پہر جانا یعنی ساتہہ نور ایمان کی قران سی **ف** یعنی احکام واجب ہون یا نفل حرام ہون یا مباح کہ نکالی گئی کتاب اللہ سی **ترجمہ** پہر جانا سنت سی **ف** کہ بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ ہکا حق جل وعلا سی سابق ہی اوپر اوتارنی کتاب کی اور بہیجنی رسولون کی جسکو سابقہ عنایت وہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب وسنت سی بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہی اور یہہ بہی ہے کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلاء رتبۂ ایمان وامانت کا ہی کہ باوجود اوتارنی اور ثابت کرنی اونکی دلون مین ساتہہ کتاب وسنت کی بہی اوسکو مؤید اور موکد کیا ہی اور یہہ حدیث اول ہی کہ حذیفہ نی اوسکو صحابہ رسول مین بیچ عصر اور حضور آنحضرتؐ کی دیکہا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اوٹھہ جانی اور کم ہونی امانت کی کہ بعد زمانی آنحضرتؐ کی ہوئی جیسکہ کہا **ترجمہ** اور حدیث کی ہمسی اوٹہنی امانت کیسی **ف** یعنی اوٹہہ جانی ثمرہ ایمان کیسی اور ناقص ہوجانی اوسکی کہ یہہ ہوگا بعد عصر حضرتؐ کی صحابہ کی عصر مین **ترجمہ** فرمایا حضرتؐ نی یعنی بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سویگا شخص سونا **ف** یعنی حقیقۃً یا کنایہ ہی اسی کہ غافل ہو تذکر آیات اور تدبر کتاب اور اتباع سنت سی اور یہہ مقابل اسکی ہی کہ فرمایا پہر جانا کتاب وسنت سی **ترجمہ** پس نقصان کیجاویگی اور لیجاوی گی امانت دل اوسکی سی یعنی بعضی انوار اور ثمرات اوسکی کم اور ناقص ہوجاینگی پس ہوجائیگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کی **ف** اثر شی وہ چیز ہی کہ باقی رہی علامت اور بقیہ اوسکی سی اور وکت ساتہہ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر مین تے جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتی ہین برخلاف رنگ اوس چیز کی جیسکہ نقطہ سیاہ سفید مین اور بعضون نی کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکہہ کی سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب اوترنی غفلت کی اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہوجائیگا اور جب آگاہ ہوگا اور حال دل اپنی سی تلاش کریگا تو سوای مقدار نقطہ کی اوسی نشان باقی ندیکہیگا **ترجمہ** پہر سویگا شخص اور سونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا جزو دوسرا امانت سی کہ باقی رہا تہا پس جب نگاہ کریگا تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کی **ف** مجل ساتہہ زبر میم اور جزم جیم کی آبلہ پڑنا اور سخت ہونا پوست ہاتہہ کا کام کرنیسی کہ جسکو گٹہہ کہتی ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتی ہین ساتہہ قول اپنی کی **ترجمہ** مانند انگاری کی یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگاری کی کہ لنڈہا دیتو اوسکو اپنی پانون پر ای مخاطب پس آبلہ ہوجاوی پس دیکہی تو اوسکو سمجہہ کو کہ آبلہ پڑا پہولی ہوئی حالانکہ نہین ہی اس آبلہ مین کچہہ اونچا دکہائی دیتا ہی کوئی چیز کہ کام آوی **ف** بلکہ پانی خراب ہے اسیطرح یہہ شخص کہ اثر امانت کا اوسکی دلسی نکالا گیا صالح اور کار آمدنی دکہائی دیتا ہی اور اوسکی باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ بکار آوی نہین اس تقریر سی معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال بقیہ امانت کی ہی کہ دلمین رہتی ہی لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہی کہ اثر مجل کا زیادہ ہی اثر وکت سی اور مناسب سوق کے یہہ ہی کہ بقاء اثر دوسری بار مین کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سی جواب دیتی ہین کہ جب مجل ایک چیز خالی بیفائدہ ہی قلیل وحقیر ہوگا وکت سے اور یہہ حال خالی ضعف سے نہین

ف ع کہا صاحب تحریر نی معنی حدیث کی یہہ ہین کہ امانت جاتی رہی گی دلون سی بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جز اوس سی زائل ہوگا نور اوسکا اور قائم مقام ہوگی اوسکی تاریکی مانند وکت کے اور وہ آجانا رنگ کا ہی مخالف پہلی رنگ کی اور جب زائل ہوگا کچھہ اور اوسمین سے ہوگا مانند مجل کی اور وہ نشان محکم ہے کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہہ تاریکی زیادہ ہی پہلی سی پہر تشبیہ دی ہے اس نور کی جاتی رہنی کو بعد واقع ہولی کی دلون مین اور اوسکی نکلنی کو بعد استقرار اوسکی دلمین اور اوسکی پیچہی تاریکی کی آنی کو ساتہہ انگارکی کہ لنڈہاوی اوسکو اپنی پانون پر یہانتک کہ تاثیر کری اوسمین پہر زائل ہو جاوی انگارا اور باقی رہی آبلہ اور کہا ایک شارح نی ہماری علمارمین سی کہ مراد یہہ ہی کہ امانت اوٹہہ جاوگی دلون سی بسزای دل والون کی بسبب کرنی گناہون کے یہانتک کہ جب حالگینگی اپنی نیند سی نہین پاوینگی اپنی دلون کو اسحالت کہ تہی اوسپر اور باقی رہیگا اوسمین نشان کبہی مانند وکت کی اور کبہی مانند مجل کی اور مجل اگرچہ ہی مصدر لیکن مراد اوس سی یہان نفس آبلہ ہی اور یہہ اقل ہی مرتبہ پہلی سی اسلیی کہ تشبیہ دی اسکو ساتہہ چیز خالی کی بخلاف مرتبہ پہلی کی کہ ارادہ کیا ساتہہ اسکی خالی ہونا دل کا امانت سی باوجود باقی رہنی نشان اوسکی کی **ترجمہ** اور صبح کرینگی لوگ اسحالت مین کہ بیع و شرا کرینگی آپس مین اور نہین قریب کوئی کہ ادا کری امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نکری لوگون کی حق مین پس کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کی لوگون مین کہ تحقیق بیچ فلانی قبیلہ کے یعنی باوجود کثرت لوگون کی ایک شخص ہی امانت دار یعنی کامل الایمان و امانت دار اور کہا جاویگا یعنی اوس زمانہ مین واسطی شخص کے **ف** ع یعنی دنیادارون مین سی کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنی مال و جاہ کی اور شاعر اور فصیح بلیغ اور قوی بدن مین اور شجاع وذی شوکت ہوگا اوسکو کہینگی **ترجمہ** کیا خوب عقلمند ہے کاروبار دنیا مین اور معیشت مین اور کیا خوب دانا اور خوش ادا اور زبان آور و خوش گو ہی اور کیا خوب چست و چالاک ہی اور حالانکہ نہین ہے اوسکی دلمین رائی کی دانہ کی برابر ایمان **ف** ع احتمال ہی کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہی یا اوسکی کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ وہ تعریف کرینگی اوسکی کثرۃ عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگی اوس سی اور نہین تعریف کرینگی کسی کی کثرۃ علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سی معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح ہی باقی سب برباد و نابود اگرچہ دنیا اوسکو خوب جانتی ہین اور سبب اوسکی تعریف کرین اور معتبر تعریف ساتہہ تقوی اور قوت ایمانی کی ہی رزقنا اللہ

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَّسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَّا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيٰطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ

اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہی لوگ یعنی اکثر اونکی کہ پوچہتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی خیر سی **ف** ع یعنی طاعت سے تاکہ بجالاوین اوسکو یا وسعت رزق سے تاکہ خوش ہون ساتہہ اوسکی اور مدد حاصل کرین ساتہہ دنیا کی اخرت پر **ترجمہ** اور تہا مین پوچہتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہوتا ہی وسعت رزق پر واسطی خوف ہلاکی کہ پہنچ جاوے مجکو **ف** یعنی واسطی خوف اسکی کہ لاحق ہو مجکو شر بنفسہ یا سبب اوسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہی حکمائی اور بعضی فضلائے کہ رعایت پرہیزکی اولی ہی بیچ دفع کرنی بیماری کی استعمال کرنی دوا کیسی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے اسیطرف کہ نفی کی ماسوی اللہ کے پہر ثابت کیا مولی کو اور کہا

طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر عکس اوسکے ہے ترجمہ کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے یا رسول
اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے ف ع یعنی لوں ایام میں کہ غالب تہا اونمین جہل ساتہہ توحید کے اور نبوۃ کی اور اوپر خیر کی کہ تابع ہے اوسکی یعنی تمام احکام
شریعت کی اور لفظ و شر عطف تفسیری ہے یا مراد ہے اس سے کفر پس یہہ تخصیص بعد تعمیم کی ہے ترجمہ پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو ف ع کہ وہ اسلام ہے برکت بعثت آپکی
اور مفہوم مخالف اسکا یہہ ہے کہ دور کی اللہ نے شر ہمسے ساتہہ نابود کرنے قواعد کفر و ضلال کی ترجمہ پس کیا پیچہے اس خیر کی کچہہ شر ہونیوالی ہے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ہاں ہوگے
بعد اس خیر کی شر کہا میں نے اور کیا پیچھے اس شر کی خیر ہوگی کہ پہلے دین کا رواج پاوے فرمایا ہاں بعد اوس شر کے خیر ہوگی اور اوس خیر میں کہ بعد شر کی آویگی کدورت ہوگے ف ح
دخن ساتہہ سرخ اور دال کے بمعنی دخان کے یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتہہ شر کی اور دل لوگوں کی اوس صفائی اور خلوص کے ساتہہ کہ اوائل میں تہی نہیں ہونگی اور اعتقاد
صحیحہ اور اعمال صالحہ اور عدل بادشاہوں کی کہ قرن اول میں تہی نہیں ہونگی اور برائیاں اور بدعتیں پیدا ہوا ہونگے اور بدستا نیکوں کے اور اہل بدعت تہے اہل سنت کی مخلوط
ہونگی ت کہا میں نے اور کیا ہوگی کدورت و تاریکی اوس خیر کی فرمایا کدورت کہیے میں کنایہ ہے ایسی قوم کی پیدا ہونی سے کہ راہ و روش اختیار کرینگی بغیر راہ و روش میرے
اور راہ بتاوینگی لوگوں کو غیر راہ میری کی اور پکڑینگی سیرۃ غیر سیرۃ میری تیکے پہچانیگا تو اونسے کار و بار دین کی اور نہیں پہچانیگا تو یعنی ف ع تجہے منکر و معروف اور
مشروع و نامشروع دونوں انمیں جمع ہونگی بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کی سے تعرف و فیہ دخن و تستنون بغیر سنتی سے بہی یہی ہے اور کہا بعضوں نے کہ مراد شر
اول سے وہ فتنے ہیں کہ واقع ہوئے وقت عثمانؓ کی اور بعد اونکے اور مراد خیر ثانی سے وہ کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتہہ الذین تعرف منہم و تنکر
سے امراء ہیں کہ پیدا ہوئے بعد اونکے پس تہے بعضے اونکے متمسک کرتے تہے ساتہہ سنت کے اور عدل کرتے اور بعضے وہ تہے کہ بلاتے تہے طرف بدعت کی اور ظلم کرتے تہے یا بعضے اونمین سے
وہ تہے کہ عمل کرتے تہے اچہے کبہی اور عمل کرتے تہے برے کبہی بسبب اتباع خواہش نفسانی کی اور واسطے حاصل کرنے غرض اپنی کی امور دنیا سے یہہ کہ وہ ارادہ کرتے تہے آخرت کا
اور رعایت کرتے تہے دار آخرت کی جیسی کہ حال بعضے امراء زمانہ ہمارے کا اور بعضوں نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمانؓ کا اور مابعد اوسکا ہے اور مراد خیر ثانی سے وہ
ہے کہ واقع ہوئی صلح حضرت حسنؓ کی ساتہہ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ میں بعضے امراء سے مانند زیاد کے عراق میں ہوئے ت کہا میں نے اور کیا ہے بعد اس خیر کی شر
فرمایا ہاں بلانیوالے ہونگی لوگوں کو اوپر دروازوں دوزخ کی کہڑی ف ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگوں کو طرف گمراہی کی اور روکینگی اونکو ہدایت سے
ساتہہ طرح بطرح کی فریبوں کے گردانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالوں کی بلانیکو اور قبول کرنے بلائے گیوں کو سبب واسطے داخل کرنے اونکی اونکو جہنم میں اور داخل ہونے
اونکی کے اوسمیں اور گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کے دروازوں جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کرے بات بلانیوالوں کی اور جاوے طرف جہنم کی یعنی طرف گمراہی
کی کہ پہنچانیوالی ہے طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو اوسمیں ف ع اور ہونگی وہ سبب پڑنے اوسکی کی جہنم میں کہا بعضوں نے کہ مراد بلانیوالوں سے وہ لوگ ہیں کہ قایم
ہونگی واسطے طلب کرنے ملک کی قسم خوارج اور روافض وغیرہما سے کہ جنمیں نہیں پائی جاوینگی شروط امارت اور امانت اور ولایت کے اور ہونگی بلانیوالی اوپر دروازوں
دوزخ کی باعتبار مآل کار کی مانند قول اللہ تعالی کی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا ت کہا میں نے بیان کیجیے احوال انکا ہم سے
یعنی کیا وہ ہم میں سے ہونگی یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سے یا ابناء جنس ہمارے سے یا اہل ملت ہماری سے اور کلام کرینگے ساتہہ زبانوں ہماری کی ف ع
یعنی عربی میں یا کلام کرینگی ساتہہ قرآن و حدیث کے اور نصیحتوں اور حکمتوں کے حالانکہ نہیں ہوگی اونکی دلمیں بہلائی ت کہا میں نے پس کیا فرماتے ہو مجھکو یعنی کیا کروں
اونسے اگر پاوے مجھکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کی حکم پر ہوں اور امام اونکو یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت و متابعت
امام کی کرنا کہا میں نے پس اگر نہو مسلمانوں کی ایسی جماعت یعنی متفقہ اور نہ امام یعنی تو اوس صورت میں کیا کروں فرمایا پس یکسو ہو تو اون سب فرقوں سے اگرچہ
ہو یکسو ہونا ساتہہ لازم پکڑنے جڑ درخت کی اور پناہ ڈہونڈنی کی ساتہہ اوسکے جنگل میں اور ساتہہ اوٹہانی شدائد اور مشقتوں کی اور چابنی گہاس اور لکڑی کی
اور قناعت کرینگی ساتہہ اوس گہانس کے جنگل میں یہانتک کہ پاوے اور پہنچے تجکو موت حال آنکہ ہووے تو اوپر حالت یکسوئی کی نقل کی یہہ بخاری نے مسلم نے

اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی ہونگی بعد میری امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلینگی میری سیدہی راہ پر یعنی من جہۃ العلم اور نہین پکڑین کی روش و
طریقہ میرا یعنی من جہۃ العمل یعنی یہہ ہین کہ نہین عمل کرینگی کتاب و سنت پر اور اوٹہین گی اون مانہ مین کتنی اشخاص کہ دل اونکی دل شیطانون کی سی ہونگی یعنی ظلمت مین اور
قساوۃ مین اور وسوسہ مین اور فریب بینی مین اور عقلون کاسدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کی سی ہوگی اور سیرت باطن اونکی
سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نی کہ کہا مین کیا کار کرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین اوسوقت کو فرمایا سنتا تو یعنی جو کچہہ کہی امیر اور فرمان برداری کرتا امیر کی یعنی او چیز مین
کہ نہین ہی گناہ اوسمین اگرچہ ماری جاوی پیٹہہ تیری اور لیا جاوی مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوی بیچ نفس اور مال تیری کی یا ماری پیٹہہ تیری اور لیوی مال تیرا
ضرب اور اخذ ساتہہ صیغہ مجہول و معلوم کی ہی یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر دین و ملت کی صبر کرنا اور ارتکاب نا شروع کا نکرنا اور اگر جبر کرین تو اوسی بات سے
لیکن وہان بہی اختیار کرنا اولی کا باقی ہی ت پس سنتا اور اطاعت کرتا ف ح یہہ تاکید ہی بیچ خروج کرنی اور فتنہ برپا کرنی کی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ
کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتہہ اعمال نیک کے
اون فتنون پر کہ مانند ٹکڑون اندہیری رات کی ہونگی ف ح کہ معلوم نہین کر سکین گے سبب اونکا اور راہ نہین ہوگی خلاصی کی اونسی یعنی پہلی اس سی کہ ایسی فتنہ پیش آوین
کام نیک کرو کہ اوسوقت مین میسر نہین ہونگی اور بیچ محنت اور بلاء دینی کی گرفتار ہوؤگی اور حال تم گونگا اوسوقت مین ایسا ہوگا ت کہ صبح کریگا شخص مومن ف ع
یعنی موصوف ہوگا ساتہہ اصل ایمان کی یا کمال اوسکی ت اور شام کریگا کافر ف ع یعنی حقیقۃ یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافرونکی یا عمل کرنیوالا ہوگا کافرونکا
ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر ف ع اور کہا بعضون نی کہ معنی یہہ ہین کہ صبح کریگا اسحال مین کہ حرام جانتا ہوگا اوس چیز کو کہ حرام کیا اوسکو اللہ نی اور شام کریگا
اسحال مین کہ حلال جانتا ہوگا اوسکو اور بالعکس اور حاصل یہہ کہ مذبذب ہوگا امر دین اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نی کہ اسمین کئی وجہ ہین ایک تو یہہ ہوگی
درمیان دو جماعت مسلمانون کی قتال واسطی نری عصبیت و غضب کے پس حلال جانینگی خون و مال کو اور دوسرے یہہ کہ حاکم مسلمانون کی ظالم ہون گی پس خونریزی کرینگی
مسلمانون کی اور لیوین گی اموال اونکی ناحق اور زنا کرینگی اور شراب پیوین گی پس اعتقاد کرینگی بعضی لوگ کہ یہہ حق پر ہین اور فتنی مین ڈالین گی اونکو بعضی علماء
بداوپر جائز ہونی اون چیزون کے کہ کرین گی قسم خونریزی اور لینی اموال اور اور حرام چیزونکی اور تیسری جو کچہہ جاری ہی درمیان لوگون کی مخالف شرع کی چیزین
معاملات اور بیع و شرا وغیرہ مین پس حلال جانینگی اونکو واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ یہہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل وزگار اور دولتمندونکی کہ اختلاط کریگا اونکے
ساتہہ اور گرفتار ہوگا حاجتون مین اور در آویگا انمین ناحاجت روائی کری پس تابع ہوگا اونکا اور مضطر ہوگا ساتہہ موافقت اونکی اون امر مین کہ دین اسلام سی نہین ہین اور
جائز ہی کہ یہہ معنی ہون کہ صبح کریگا ساتہہ ایمان کی بسبب حرام کرنی خون اور مال بہائی مسلمان کے اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنی اونکی اس معنی پر مراد فتنون سی جنگ
اور قتال ہو اور معنی اول مناسب ہین ساتہہ قول حضرت کی ت کہ بیچیگا دین اپنا بدلی متاع قلیل دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ
مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ تَکُوْنُ فِتْنَةٌ
اَلنَّائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَقْظَانِ وَالْیَقْظَانُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَسْتَعِذْ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ پیدا ہون گی فتنے یعنی بڑی یا بہت پی در پی یا مہیل سے
بیٹہنی والا اون فتنون مین بہتر ہوگا کہڑی سی ف ع ایسی کہ کہڑا دیکہتا سنتا ہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتا سنتا اوسکو بیٹہا پس ہوگا کہڑا
قریب تر عذاب اوس فتنہ کیسی بسبب دیکہنی اوسکی اوس چیز کو کہ نہین دیکہیگا اوسکو بیٹہا اور ممکن ہے یہہ کہ ہو مراد بیٹہنی والی سی ثابت اپنے

مکان مین غیر متحرک فتنہ کا کہ واقع ہوا ہے بانی ہین اور مراد کہڑے سی وہ کہ ہوا وسمین اسطرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزی مین ترجمہ
اور کہڑا یعنی اپنی مکان پر اوس حالتمین بہتر ہی چلنی والی یعنی جانیوالی سی طرف اوس فتنہ کی اور جانیوالا طرف اوس فتنہ کی بہتر ہی دوڑنیوالے اور جلکر
چلنی والیسی طرف اوسکی پیادہ یا سوار جو شخص کہ جہانکیگا طرف اوسکی کہینچ لیگا وہ فتنہ اوسکو طرف اپنی **ف** ح یعنی جہانکنا اور قریب ہونا طرف اوسکے
موجب پڑنیکا ہوگا اوسمین پس خلاصی اور نجات اوسکی شر سی نہین ہے مگر بیچ دوری کی اوس سی ترجمہ پس جو شخص کہ پاوی جگہہ خلاصی اور بہاگنی کے
یا جگہہ پناہ کی یا شخص پناہ دینی والا کہ خلاصی پاوی فتنون سی لسبب جانیکی طرف اوسکی اور لسبب پناہ پکڑنی کی ساتہہ اوسکی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتہہ
اوسکی **ف** ع یعنی جگہہ پناہ یا شخص پناہ دینی والیکی یا ساتہہ اوس چیز کی کہ مذکور ہوی کہ وہ ملجا اور معاذ ہی یعنی پس چاہیی کہ جاوی طرف اون دونون کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہوگا فتنہ کہ سونیوالا اوس فتنہ مین کہ خبر نرکہی اوسکی اور نرسنی خبر
اوسکی بہتر ہی جاگنی سی **ف** ع اور غافل بہی سونی ہی کی حکم مین ہی اگرچہ ہو جاگتا پس مراد جاگتی سی وہ ہی کہ جانتا ہو فتنہ کو برابر ہی یہہ کہ ہو بیٹہا
یا لیٹا یا کہڑا ترجمہ اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹہا ہو بہتر ہی کہڑی سی اور کہڑا اوسمین بہتر ہی سعی کرنیوالی سی **ف** ح مراد سعی سی یہان معنی مشی یعنی چلنی کی ہی
کہ مفضی ہوتا ہی طرف سعی کی اور صراح مین ہی السعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب و کار کرنا پس یہان معنی اخیر مراد ہوگئے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوی جگہہ بہاگنے
کی یا پناہ کی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اوسکی **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَکُوْنُ
فِتْنَۃٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ اِلَیْھَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَ لَہٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِہٖ وَمَنْ کَانَ لَہٗ
غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ
یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِہٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّہٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِھْتُ
حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِہٖ اَوْ یَجِیْءُ سَھْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِہٖ وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ
اَصْحٰبِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق قصہ یہہ ہی کہ نزدیک ہی کہ پیدا ہونگی فتنہ بہت
آگاہ ہو و پہر پایا جاویگا اون فتنون مین ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنونسی بیٹہا اوسمین بہتر ہوگا چلنی والی سی اوسمین اور چلنی والا اوسمین بہتر ہوگا دوڑنی
والی سی طرف اوسکی آگاہ ہو و پس جسوقت کہ واقع ہو وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہون واسطی اوسکی اونٹ یعنی جنگل مین پس چاہیی کہ ملی ساتہہ اونٹون اپنی کی اور
جو شخص کہ ہون واسطے اوسکی بکریان پس چاہیی کہ ملی ساتہہ بکریون اپنی کی اور جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زمین اور گانو دور مکان فتنہ سی پس چاہیی کہ ملی ساتہہ
زمین اپنی کی یعنی بہاگی فتنہ سی اور تنہائی اختیار کری اور اپنی نفس کی کام مین مشغول ہو پس کہا ایک شخص نی کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو کہ جس شخص کے لیے نہون
اونٹ اور نہ بکریان اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتہہ اونکی اور تنہائی اختیار کری وہ کیا کام کری فرمایا حضرت نی کہ قصد کری طرف تلوار اپنی کی یعنی اگر ہو
اوسکی پاس پس ماری اوپر تیزی تلوار کی ساتہہ پتہر کی **ف** ع یعنی توڑ ڈالی ہتیار اپنی تاکہ نجاوی طرف لڑائی کی اسلیی کہ مسلمان جو آپسمین لڑتی ہین اون کے
لڑائیون مین نہین جانا چاہیی ترجمہ پہر چاہیی کہ جلدی بہاگی یعنی تاکہ نہ پہنچی اوسکو فتنہ اگر جلدی کرسکی **ف** ح جاننا چاہیی کہ اسحدیث سے اور مانند اسکیسی
دلیل پکڑی ہی اوس شخص نی کہ قائل ہے اسکا کہ قتال جائز نہین ہے فتنہ مین کسی حال مین اور کہتا ہی کہ جب دو فریق مسلمانون مین سی آپسمین لڑین تو واجب ہے
احتراز کرنا اوس سی اور یکسو ہونا اور گوشہ پکڑنا اور کسیکی طرف اون دو فریق مین سی نہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہین اور بعضی اور صحابہ کا بہی یہی ہی اور
ابن عمر کہتی ہین کہ قتال نکرنا چاہیی ابتداء لیکن اگر کوئی قتال کری تو دفع کرنا اوسکا لازم ہی اور جمہور صحابہ اور تابعین اسپر ہین کہ واجب ہی مدد کرنی ذی حق کی اور
قتال کرنا ساتہہ باغی کی اور اگر ایسا نکرین تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگی اہل بغی اور دلیل اس مذہب پر قول حق سبحانہ کا ہی وان طائفتان من المومنین اقتتلوا

آخر آیۃ تک کہ ناطق ہے اسپر کہ جب قتال کریں دو جماعت مسلمانونکی تو صلح کرنی چاہیے درمیان اونکی اور اگر بغی کرے ایک اونمین دونوں جماعتونمین سے
دوسرے پر تو قتال کرنا چاہیے ساتہہ جماعت باغیہ کی تا پہرے جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرتؐ نے حکم فتنہ کا فرمایا ترجمہ اے بار خدایا تحقیق پہنچا دیے مینے
حکم تیرے تیرے بندونکو تین بار فرمائی یہہ بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو اگر جبر کیا جاؤں مین یہانتک کہ بیجا یا جاوے مجکو طرف ایک
صف کے اون دو صف قتال سے پس مارے مجکو ایک شخص اپنے تلوار سے یا آوے مجکو تیر پس مار ڈالے مجکو یعنی پس کیا حکم ہے قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ پہریگا وہ قاتل تیرا ساتہہ گناہ اپنے کی اور گناہ تیرے کی **ف** ع اس عبارت کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ پہریگا ساتہہ گناہ اپنے کی کہ بالفعل کیا کہ تجکو مارا اور گناہ
تیرا کیہ اگر بالفرض والتقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا تجپر ہوتا وہ بہی اوسکی سرپر رکہین اور اوسکی گناہ کو مضاعف کرینگی بسبب جرم و توبیخ کی اور دوسرے معنی
یہہ کہ پہریگا ساتہہ گناہ اپنے کی کہ پہلے کہتا تہا قسم بغض و عداوت مسلمانون کیسے کہ سبب تیرے قتل کا ہوا اور ساتہہ گناہ مارنی تیرے کی کہ صادر ہوا اوس سے اب ترجمہ
اور ہوگا دوزخیونمین سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ع اور اسی یہہ سمجہا گیا کہ تو ہوگا جنتیونمین سے اور حضرتؐ نے اسکو ذکر نکیا اسلیے کہ اوس سے یہہ بہی سمجہا جاتا ہے **وعن**
أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك أن يكون خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن رواه البخاري
اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریان کہ ساتہہ جاوے اونکے چوٹی پہاڑ پر اور جگہہ گرنی قطرات مینہہ کے پر
ف ح چند بکریان رکہتا ہو اور پہاڑ اور نالی اور چرنی کی جگہہ جنگل مین سے کہ اوسمین مینہہ پڑتا ہے تلاش کرے تا وہان رہے اور بکریان چراکر قوت اپنا اوس سے پیدا کرے نقل کی یہہ بخاری
نے ترجمہ اور بہاگے یہہ مسلمان اپنے دین کو ساتہہ لیکر فتنونسے تا لوگونکی ساتہہ اختلاط نکرے اور فتنہ مین پڑے **وعن** أسامة بن زيد قال أشرف النبي صلى الله عليه و
سلم على أطم من آطام المدينة فقال هل ترون ما أرى قالوا لا قال فإني لأرى الفتن تقع خلال بيوتكم كوقع المطر متفق عليه
اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا چڑہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کی مدینہ کی مکانون مین سے **ف** ۶ ۱۷ اطم ساتہہ پیش آ اور طا کی یعنی چوٹی پہاڑ اور قلعہ اور مکان
بلند کی اور آطام ساتہہ مد اول کی جمع اوسکی ہے اور گرد مدینہ کی قلعے تہے کہ یہود وغیرہ وہان رہتے تہے پس اسامہ بن زید کہتے ہین کہ حضرتؐ ایکروز ایک قلعہ پر اون قلعون مین سے چڑہے
ت پس فرمایا کہ کیا دیکہتے ہو تم اوس چیز کو کہ دیکہتا ہون مین عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کہ پس تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون فتنونکو کہ پڑتے ہین درمیان گہرون تمہارے کی مانند پڑنے
مینہہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع معنی اسکی یہہ ہین دکہایا اللہ تعالے نے اپنے نبیؐ کو جسوقت کہ چڑہے وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنونکا تا کہ خبر دین وہ اونکی پس لوگ
بچتے رہین اونسے اور جانین کہ وہ مقدر ہین اور گہین اونکی آفت کو آنحضرتؐ کی معجزات سے **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلكة أمتي
على يدي غلمة من قريش رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتون کتنے ایک نوجوانون
کی قریش مین سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ح لفظ ہلکہ ساتہہ زبر دونکی یعنی ہلاک کی اور امت سے مراد یہان صحابہ اور اہلبیت ہین کہ وہ بہترین امت تہے اور لفظ غلمہ ساتہہ زیر غین اور جزم
لام کے جمع غلام کے بمعنی جوان کے کذا فی القاموس اور صراح مین ہے غلام بمعنی لڑکی اور اصل غلم اور اغتلام کی غلبہ اور جوش شہوت ہے اور طیبی نے تفسیر کیا ہے اوسکو ساتہہ نوسالون
بیباک کی کہ ادب نکرین عاقلون اور باوقارونکا اور مراد ان لڑکونسے کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہین اور مانند اونکی اہل فتنہ اور بغی اور ظالم اور
مجمع البحار مین ہے کہ ابو ہریرہؓ پہچانتے تہے اونکو ساتہہ اسما و اشخاص اونکے اور سکوت کرتے تہے تعین و نام لینی اونکی سے بسبب خوف مفسدہ کے اور مراد یزید بن معاویہ اور عبید اللہ بن زیاد اور مانند
انکی ہین تو عمرو بن بنی امیہ سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا اون سے قتل اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا اونکا اور مارڈالنا اچہے اچہے مہاجرین و انصار کا اور صادر ہوا حجاج
سے کہ امیر الامرا عبد الملک بن مروان کا تہا اور سلیمان بن عبد الملک سے اور اولاد اوسکی سے کیسی خونریزیان کین اور مال تلف کیے چنانچہ مشہور ہے **وعنه** قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يتقارب الزمان ويقبض العلم وتظهر الفتن ويلقى الشح ويكثر الهرج قالوا وما الهرج قال القتل متفق عليه اور روایت ہے
اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپس مین زمانہ **ف** ع یعنی زمانہ دنیا اور زمانہ آخرت کا پاس ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا اور

احتمال ہی یہہ کہ مراد ہو اس سی آپسمین قریب ہونا بعضی اہل زمانہ کا بعضونسی شر مین یا قریب ہونا نفس زمانہ کا شر مین یہانتک کہ مشابہ ہو اول وسکا ساتھہ آخر اوسکیکی اور
بعضو نی کہا کہ چھوٹی ہونگی عمرین لوگون کی اخیر زمانہ مین اور احتمال ہی یہہ ہو کنایہ قلت برکت زمانہ سی بسبب کثرت گناہون کے اور یہہ بھی احتمال ہی کہ مراد ہو اس سی جلد گذرنا
دولتونکا اور جلدی ہو چکنا قرون کا پس قریب ہونگی آپسمین زمانہ اونکی یا مراد ہو کوتاہی مدت دنون اور راتون کی جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین سال مانند مہینی کے
گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی **ت** اور لیا جاوی یا اوٹہا یا جاویگا علم یعنی اوس زمانہ مین بسبب اوٹہالینی علما کی اور پیدا ہونگی فتنی اور ڈالا جاویگا
بخل **ف** ع ح یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگون کی دلون مین ڈالا جاویگا اخیر زمانہ مین در اطاعت کرینگی اوسکی یہانتک کہ بخل کرینگی اہل حرفہ حرفیکی بتانی مین اور
مال والے مال کی دینی مین وغیر ذلک ورنہین ہی مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلیے کہ وہ اب بھی موجود ہی جبلت انسان مین مگر جسکو کہ بچاوی اللہ تعالی جیسے فرمایا اللہ تعالی نے
ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون **ت** اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہی ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع قاموس مین ہی ہرج الناس کے معنی
ہین پڑی لوگ فتنہ مین اور اختلاط و قتل مین پس مراد یہان ہرج سی قتل خاص ہے کہ ملا ہوا ہو ساتھہ فتنہ کی اور اختلاط کی پس لام اسمین عہد کی لیے ہی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِہٖ لَا تَذْہَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ
فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْہَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہی اوس ذات
کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین جاوی گی او فانی نہین ہوگی دنیا یعنی ساری یہان تک کہ آویگا آدمیون پر ایک دن یعنی ایک وقت عظیم کہ اوسمین ٹہ ہی شر ہوگی نہین جانیگا
قاتل کہ کسچیز مین اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تہا اوسکو قتل کرنا یا نہین اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی جان ماری گئی یا اہل اوسکی کہ کس سبب سی قتل کیا گیا **ف** ح
یعنی سبب شرعی سی یا غیر شرعی سی حاصل یہہ کہ یونہین اشتباہ سی قتال کرینگی اور تمیز و تشخیص نہین کریگی کہ حق پر کون ہی اور باطل پر کون چنانچہ یہہ دونو قسمین ہمارے زمانہ مین پائی جاتی
ہین **ت** پس کہا گیا کسطرح ہوگا یہہ یعنی کیا سبب ہے گا اسطرحکی قتل کی واقع ہونیکا کہ نہین پہچانیگا قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج **ف** ع یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث
ہی قتل مجہول کا اور معنی یہہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سی فتنون سخت کا ہوگا **ت** مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح مارنیوالا بسبب قتل کرنے
مسلمان کے دوزخ مین ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تہا کہ ماری در حریص اور قصد کرنیوالا اوسپر تہا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہی اور یہہ حکم بر تقدیر جہل اور عدم
تمیز کی ہی پہر اگر بسبب اشتباہ خطا کی اجتہاد اور تحری صواب مین اگرچہ واقع مین صحیح نہو گا ایسا نہوگا واللہ اعلم اور اسمین دلیل ہی مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کری گناہ کی اور اصرار کری
نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نکری اوسکو اور نہ بولی اوسکو **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَۃُ فِي الْہَرْجِ كَہِجْرَۃٍ اِلَيَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی ساتھہ استقامت اور مداومت اوسکیکی بیچ زمانہ فتنہ کی اور وقت قتال کی درمیان
مسلمانون کی مانند ثواب ہجرت کرنیکی ہی طرف میری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی جیسے کہ کسی شخص نی پہلی فتح مکہ کی دار الحرب سے ہجرۃ کر کر شرف صحبت آنحضرت سی مشرف ہو کر ثواب پایا ویسیہی
اس شخص نی بھی ظلمت فتنہ و فساد کیسی منہہ پہیر کر عبادۃ مولی مین مشغول ہو کر ثواب پایا **وَعَنْ** الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْہِ
مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّہٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَہٗ اَشَرُّ مِنْہُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُہٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ
رَوَاہُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زبیر بن عدی تابعی سی کہ کہا آئی ہم انس بن مالک کی پاس پس شکایت کی ہمنی طرف اونکی اوسچیز کی کہ پیش آئی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سی یعنی
اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہین آویگا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکی آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سی **ف** پس کیا
جانتی ہو تم شاید کہ بعد اوسکی کوئی اور ظلم زیادہ حجاج سی پیدا ہو پس صبر کرو **ت** یہانتک کہ ملو تم پروردگار اپنی سی یعنی روز آخرت کی سنی ہی میتے یہہ حدیث تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی **ف** ح ع اسحدیث مین اشکال لاحق ہین کیونکہ زمانہ عمر بن عبد العزیز کا اور حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کی ہی اور وہ بدتر تو کیسی نہین بلکہ بہتر ہی اس سی اور
اور بعضی زمانہ گذشتہ سی جواب اوسکا یہہ دیا ہی کہ یہہ فرمانا اور خبر دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کی ہی اور مراد ان زمانون سی زمانہ حجاج سی زمانہ دجال تک ہی اور

زمانہ عیسیٰ اور مہدی کا مستثنیٰ ہی اور مقصود صبر و تسلی دینی ہی امت کو اور تعلیم و ترغیب اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ زمانہ عیسیٰ کا مستثنیٰ ہی شارع کی کلام
اور باقی زمانون مین بد تر ہی موجود ہی کسی نہ کسی اعتبار کر شئی کسی جگہہ کسی شئی کسی امر مین از راہ علم کی اور عمل کی اور استقامت وغیرہ کی کہ بیان اسکا طویل ہے اور یہہ مقتضا
دور ہونیکا ہی زمانہ حضرت کی ہی کہ جون جون زمانہ حضرت کے زمانہ سی دور ہوتا جاتا ہی بدی و خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہی حتی کہ صحابہ نی باوجود اس صفائی باطن کے
حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضی بزرگون سی منقول ہی کہ ایکبار خطرہ گناہ کا آکر جاتا رہا پہر بعد ایک مدت کی جو آیا دفعہ نہوا سوچی سبب اسکا کچہہ پایا
ہوا اسکی کہ یہہ ظلمت بسبب دوری کی ہی نور زمانہ حضرت کیسی کہ سبب سے حاصل ہونی ایسی خطرونکی **اَلْفَصْلُ الثَّانِی** فصل دوسری **عَنْ حُذَیْفَةَ**
قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ
تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَعَهٗ ثَلٰثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَاسْمِ قَبِیْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ کہا حذیفہ نی قسم ہی خدا کی نہین
جانتا مین کہ بہول گئی یار میری یا اظہار بہولنی کا کرتی ہین یعنی بہولی نہین تکلفاً اظہار بہولنی کا کرتی ہین قسم خدا کی نہین چہوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ذکر کسی فتنہ کی کہینچنی والیکا **ف** یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی کہ نکالی بدعت اور حکم کری لوگون کو اوسکی کرنیکا یا مانند امیر ظالم کی کہ باعث ہو قتل و
قتال کا **ت** تمام ہونی دنیا تک ایسا کہینچنی والا فتنہ کا کہ پہنچی مقدار تابعدارون اوسکی کی تین سو کو اور زیادہ کو مگر کہ تحقیق ذکر کیا اوسکو واسطی ہمارے ساتہہ نام اوسکے
اور نام باپ اوسکی کی اور نام قبیلہ اوسکے **ف** ح ظاہر قید عدد تین سو کی اسلیے نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیونکا باعث ہوتا ہے مفسدہ کا اور لاحق ہونی ضرر کا اکثر ہوتا ہی اور اگر کم
سی ہون تو اعتبار نہین کہی **وَعَنْ ثَوْبَانَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِی الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّیْنَ وَاِذَا
وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی سردارون گمراہ کرنیوالون سی **ف** ح یعنی لوگو نکو سبب مکر اپنی کی اسلیے کہ
ضرر اونکی گمراہی کا اکثر اور بد تر ہی اور ونکے گمراہی سی **ت** اور جب رکہی جاویگی تلوار امت میری مین یعنی قتل واقع ہوگا نہین اوٹہائی جاوی گی اونسی قیامت تک
نقل کی ابو داود اور ترمذی **ف** ح ع یعنی کہین نہ کہین لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المومنین عثمان کا ہی کہ اول یہی قتل واقع ہوا اسلام مین اور بعد ازان
باقی ہی تا ہنوز اور بموجب خبر مخبر صادق کے روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہی امام کی اور امام کہتی ہین پیشوا اور رئیس قوم کو اور اوسکو کہ بلاوی لوگو نکو طرف قول کے
یا فعل کی یا اعتقاد کی **وَعَنْ سَفِیْنَةَ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا ثُمَّ یَقُوْلُ
سَفِیْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِیْ بَکْرٍ سَنَتَیْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَعُثْمَانَ اثْنَتَیْ عَشَرَةَ وَعَلِیٍّ سِتَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے سفینہ سے کہ کہا اوسنی سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی خلافت یعنی خلافت حق یا پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کی ہو
یا کاملہ یا متصلہ تیس برس تک ہوگی پہر آگی ہوجائی گی خلافت بعد تیس برس کی بادشاہت **ف** ح ع ترجمہ حضرت شیخ کی ہین بعد لفظ ملکا کی عضوضا بہی ہی یعنی گزندہ کہ لوگ
گزند ستم اونکیسی اٹہاوین اور راہ عدالت اور دین پروری کی جیسی چاہیے جاری نہو اگرچہ اطلاق اس نام کا از راہ مجاز کی اور بمعنی اسکی کہ خلف گذری ہو اونکی ہین درست ہے
لیکن حقیقت خلافت کی کہ آنحضرت نی اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تیس ہی برس ہی کہ خلافت خلفاء اربعہ کی اوسمین تہی اور اگر اونکو امیر المومنین کہین تو بعید نہین کہ امرا اور حاکم ہین مسلمانون
پر احکام ظاہری مین اور شرح عقائد مین ہے کہ اس حدیث مین اشکال وارد ہوتا ہے اسلیے کہ اہل حل و عقد متفق تہے اوپر خلافت خلفاء عباسیہ اور بعضی مروانیہ کے مانند عمر بن عبد العزیز کی جواب یہہ
کہ شاید مراد یہہ ہو کہ خلافت کاملہ کہ جسمین آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس ہوگی اور بعد اوسکے کبہی ہوگی اور کبہی نہین انتہی اور جاننا چاہی کہ مروانیہ مین اول یزید بن معاویہ
ہوا پہر بیٹا اوسکا معاویہ بن یزید پہر عبد الملک پہر ہشام بن عبد الملک پہر ولید پہر سلیمان پہر عمر بن عبد العزیز پہر یزید بن عبد الملک پہر ولید بن یزید پہر یزید بن الولید پہر
مروان بن مروان بن محمد پہر نکلی اونسی خلافت طرف اولاد عباس کی **ت** پہر کہتا ہی سفینہ **ف** ع یعنی مولی آنحضرت کا کہ راوی اس حدیث کا ہی اپنے

راوی سے یا عام خطاب ہے تا ہر واسطے سمجھانے حساب تیس برس کی **ت** کہ حساب کیے اور یاد رکھے مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چھ برس نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے **ف** ح یہ حساب تقریبی ہے مبنی ہے اوپر حذف کسور کی الا خلافت حضرت ابوبکر کی جیسی جامع الاصول وغیرہ مین مذکور ہے دو برس اور چار مہینے اور خلافت حضرت عمر کے دس برس اور چھ مہینے اور خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینے اس حساب سے خلافت چارون خلفاء کے اونتیس برس اور سات مہینے مین تمام ہوتی ہے اور پانچ مہینے جو باقی ہے اومین حضرت امام حسن خلیفہ رہے ہیں یہ بھی خلفا مین سے ہوئے **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ فَاَطِعْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهٗ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَارِهٖ وَجَبَ اَجْرُهٗ وَحُطَّ وِزْرُهٗ وَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَهْرِهٖ وَجَبَ وِزْرُهٗ وَحُطَّ اَجْرُهٗ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ فَاِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کی شر یعنی اسلام کی بعد کفر ہوگا جیسے کہ تھے پہلے اسلام کی شر یعنی کفر فرمایا ہان ہوگی بعد اسلام کی شر کہا مینے کر کیا طریق ہے بچاؤ کا اوس شر سے فرمایا تلوار **ف** یعنے حاصل ہوگا بچاؤ اوس سے بسبب استعمال تلوار کی یا طریق بچاؤ کا یہہ ہے کہ ماری انکو ساتھہ تلوار کی کہا قتادہ نے کہ مراد اس جماعت سے وہ لوگ ہین کہ مرتد ہوگئے بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین **ت** کہا مینے کیا باقی رہینگے اہل اسلام بعد قتال اور لڑائی کی کافرون سے اور صلاحیت رہینگے اوس زمانہ کی لوگ امارت اور امانت کی اور جمع اور متفق ہونے لوگون کی اوپر فرمایا ہان ہوگی امارت یعنی حکومت اور سلطنت اوپر فساد کی **ف** ح ع اقذاء جمع قذی کی ہے اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتے ہین اوس چیز کو کہ پڑتی ہے آنکھہ اور پانی مین قسم غبار اور تنکے وغیرہ سے یعنی اجتماع لوگونکا امراء پر ساتھہ کراہیت اور فساد اور انکار دل کی ہوگا نہ ساتھہ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کی جیسے کہ جو آنکھہ کہ اوسمین تنکا وغیرہ جا پڑے نہے ظاہر اوسکا اچھا ہے اور اندر سے دکھتی ہے اور کہا قاضی نے کہ معنی یہہ ہین کہ ہوگی امارت ملی ہوئی ساتھہ کچھہ بدعتون اور کرنے منہیات کے **ت** اور ہوگی صلح اوپر کدورت کی **ف** ح ع ہدنہ ساتھہ پیش ہ اور جزم دال مہملہ کی صلح اور اصل مین بمعنی سکون و آرام کی ہے اور دخن ساتھہ زبر دال اور خ کی خان یعنی دھوان یعنی صلح ہوگی ساتھہ فریب نفاق کے جیسے کہ پہلے گذرا اور یہہ جملہ بیچ حکم تاکید پہلے جملہ کی ہے اور اسمین اشارہ ہے طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتھہ معاویہ کی اور سپرد کر دینے ملک کی اونکو اور قرار پانے امارت کی اونپر اور اس سے معلوم ہوا کہ معاویہ بسبب صلح حضرت حسن کی نہین ہوئے خلیفہ جیسے کہ وہم کیا ہے بعضون نے اور سکات **ت** کہا مینے بعد اسکی کیا ہوگا فرمایا کہ پھر پیدا ہونگے بلانیوالے طرف گمراہی کی **ف** یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی امرا مین سے کہ بلاوینگی لوگونکو طرف بدعات کی اور گناہونکی **ت** پس اگر ہو واسطے اللہ کے خلیفہ زمین مین یعنی امیر موجود ہو زمین پر اگرچہ یہہ موصوف اوسکی کہ مارے کوڑے تیری پیٹھہ پر یعنی مارے تجکو ناحق اور لے مال تیرا یعنی از راہ غصب کے پس اطاعت کر اوسکی یعنی جبتک کہ خلاف حکم خدا اور رسول و سکے حکم نکرے تا نہ اوٹھے فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس مر تو اسحال مین کہ تو لازم کر نیوالا ہو جڑ کسی درخت کی **ف** ح یعنی گوشہ پکڑ لوگون سے اور گذار عمر ساتھہ صبر و سختی کی جنگلون مین نیچے ایک درخت کی اور قناعت کر ساتھہ چبانے گھانس اور لکڑی کی اور بعضون نے جملہ والا فمت کو متعلق فاطعہ کی کہا ہے یعنی اور اگر طاعت نکریگا تو خلیفہ کی تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی مین

اور بعضی نسخون مین بجای فمت کی قمت آیا ہی ساتہہ لفظ ماضی کی قیام سی یعنی اگر ایسا نہو تو اوٹہہ اور جا اور کسی درخت کی جڑ مین پناہ پکڑ ت کہا مینی پہر
کیا ہوگا فرمایا پہر نکلیگا دجال یعنی امام مہدی کی زمانہ مین بعد اونکی یعنی بعد واقع ہونی شر اور فتنون مذکورہ کی اس طرح کہ اوسکی ساتہہ ہوگی پانی کی اور اگ ف ع
یعنی خندق آگ کی کہا بعضون نی کہ یہہ دونون چیزین بوجہہ تخیل کی ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کی کہا بعضون نی کہ پانی اوسکا حقیقت مین آگ ہوگا اور آگ اوسکی پانی
انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی حقیقت پر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد لطف و قہر اور وعد و وعید ہوت پس جو کوئی پڑا اوسکے
آگ مین ف یعنی جسنی مخالفت کی اوسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نی اوسکو اپنی آگ مین اور آگ کو جو ضافت کی اوسکی طرف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نہین
ہوگی وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اوسکا ف یعنی بسبب صبر کی اور ثابت رہنی اوسکی کی دین خدا پر اور بسبب طلب کرنی رضا اوسکی کی اور اوتار گیا
بوجہہ اوسکی پہلی گناہون کا اوسکی گردن سی ت اور جو کوئی پڑا اوسکی نہر مین ف یعنی بسبب فرمان برداری اوسکی کی اور ایمان لانیکی اوسپر بسبب طمع
دنیا اور محبت زندگانی اوسکی کی ثابت ہوا بوجہہ گناہ حال کا اور اوتار گیا ثواب اوسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اوسکا ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی پہر
کیا ہوگا فرمایا پہر جنایا جاویگا بچہ گہوڑیکا پس سواری نہین دیکا یہان تک کہ برپا ہوگی قیامت ف ح لفظ ینتج ساتہہ صیغہ مجہول کی نتج سی ہی انتاج
سی اور کہا ہی علما نی کہ نتج بمعنی تولید یعنی جنانی اور خدمت ولد پر اوسکی جننی کی کرنیکی جیسی کہ دایہ انسان کی کرتی ہی اور انتاج بمعنے
پہنچنی وقت ولادت کی اور مہر ساتہہ پیش میم اور جزم ہ کی بمعنی بچہیری کی اور مہرہ ساتہہ ۃ کی مادہ یعنی بچہیری اور یرکب ساتہہ پیش ی کی اور زبر کاف کے
پہنچنا وقت سواری دینی کو یعنی قابل سواری کی ہونا اور مراد اسکی زمانہ عیسی علیہ السلام کا ہی اہلیے کہ اوسوقت سی روز قیامت تک سواری گہوڑونکی
نہ واقع ہوگی بسبب نہونی کفار کی اور نہ ہونی احتیاج لڑائی کی یا مراد یہہ ہی کہ بعد نکلنی دجال کی آنی قیامت تک زمانہ دراز نہین ہوگی کا قلیل ہوگا
یعنی اوسوقت سی قیامت قریب ہوگے بقدر زمانہ پیدا ہونی بچہیری کی تا پہنچنی وقت سواری کی اوسپر اور یہہ معنی ظاہر اور موافق ہین ساتہہ اور حدیثون کی
کہ اس باب مین آئی ہین ت اور ایک روایت مین یعنی بدلی یکون امارۃ علی اقذاء الخ کی یون آیا ہی کہ فرمایا صلح ہوگی درمیان لوگون اوسوقت کی ظاہر مین ساتہہ
کدورت باطن کی اور اجتماع ہوگا ساتہہ ناخوشیون دل کی کہا مینی یا رسول اللہ الہدنۃ علی الدخن کہ آپنی فرمایا اوسکی کیا معنی ہین فرمایا نہ رجوع کرینگی دل
نرم قوم کی اوپر اوس حال و صفت کی کہ تہی دل اوس حال پر یعنی نہین ہونگی دل اونکی صاف کینہ اور بغض سے جیسی کہ تہی صاف پہلی اس سی بیچ سابق زمانہ
اسلام کی یا جیسکہ تہی پہلی آنی کدورت کی سی ت کہا مینی کیا بعد اس خیر کی کہ ملی ہوئی ہی ساتہہ شر کی اور بعد اس صلح یا نفاق کی ور شر ہوگی فرمایا ہان بعد
اسکی شر ہوگی وہ ایک بڑا فتنہ ہی اندہا اور بہرا ف ح یعنی لوگ اوس فتنہ مین حق دیکہین گی اور نہ سنین گی اور اسناد اندہی پن کی اور بہری پن کی طرف
فتنہ کی مجازا ہی اور حقیقت مین لوگ ایسی ہون گی اوس فتنہ کی وقت مین ت اوس فتنہ پر ہونگی بلانیوالی ف ع یعنی ایک جماعت قایم ہوگی اوس فتنہ کی برپا کرنی
پر اور باعث ہوگی لوگون کو طرف قبول کرنی اوسکی کی ت گویا کہ وہ کہڑی ہین اوپر دروازون دوزخ کی بلاتی ہین خلق کو طرف اوسکی یہانتک کہ اکہٹی داخل ہون اوسمین
پس اگر مری تو ای حذیفہ اسحال مین کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہی تیری لئی اس سے کہ پیروی کرے تو کسیکی اہل فتنہ مین سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ**
قَالَ كُنْتُ رَدِيفًا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوتَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ
جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتَّى يُجْهِدَكَ الْجُوعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ
إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتَّى أَنَّهُ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ
يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَأْتِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَأَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا قُلْتُ
فَكَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلَى وَجْهِكَ لِيَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا ابو ذر نی تہا مین سوار پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن گدہی پر **ف** ع اسمین دلالت ہی اوپر کمال تواضع
اور حسن سلوک آنحضرت کے صحابہ سی اور اوپر کمال قرب ابو ذر کی حضرت سی اور اوپر خوب طرح سننی اور یاد رکہنی اونکی کی حدیث کو **ت** پس جبکہ آگی بڑہی ہم
مدینہ کی گہروں سی فرمایا آپنی کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جبکہ ہوگی مدینہ مین بہوک یعنی خاص تجکو یا قحط عام اوٹہیگا تو بچہونی اپنی سی اور نہین پہنچ سکیگا
اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت مین ڈالیگی تجکو بہوک **ف** ح یعنی بسبب ضعف بہوک کی ایسا ہوجائیگا تو کہ بغیر مشقت تام کی مسجد مین نہین پہنچ سکیگا نماز کی
لیے **ت** کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی ساتہہ اسکی یعنی مین نہین جانتا کہ کیا کرون مین جو کچہہ فرمایئی سو کرون فرمایا پارسائی کر
ای ابو ذر **ف** ع یعنی صلاح وتقوی کرنا اور صبر کرنا بہوک کی ایذا پر اور باز رکہنا اپنی تئین حرام سی اور شبہہ سی اور سوال کرنی سی مخلوق سی اور طمع سی اور ذلت سے
آگی مخلوق کی **ت** فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جسوقت کہ ہوگی مدینہ مین موت یعنی بسبب قحط کی یا وبا کے لوگ بہت مرینگی پہنچی گہر قیمت غلام کو **ف**
ع مراد گہر سی قبر ہی یعنی پہنچی گی قیمت جگہہ ایک قبر کی قیمت غلام کو از بسکہ لوگ بہت مرینگے جگہہ قبر کی لوگونکو مشکل سی ہاتہہ لگی گی اور اوسمین تنگی اس حد
کو پہنچیگی کہ جگہہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کی ہاتہہ لگی گی چنانچہ واضح کرکر فرمایا اس ابہام کو **ت** یہانتک کہ پہنچی جاویگی جگہہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابو ذر نے
کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی نہین جانتا مین کہ کیا کرون فرمایا آنحضرت نے بزور صبر کرنا ای ابو ذر **ف** ع لفظ تصبر ساتہہ تشدید ب مفتوحہ کی ہی امر
باب تفعل سی اور ایک نسخہ مین تصبر صیغہ مضارع کا کہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی صبر کرنا بلا پر اور جزع فزع مکر ناصبر پر اور راضی ہنا تقدیر پر اور نہ بہاگنا مدینہ سی **ت**
پہر فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جسوقت کہ ہو مدینہ مین قتل کہ ڈہانک لے خون احجار الزیت کو **ف** ح احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہی جانب غربی مدینہ کے کہ اوسمین پہر
سیاہ ہین گویا کہ اوپر تیل ہیونکا ملا ہی اور یہہ خبر دی آنحضرت نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا واقعہ ہے کہ زبان اور کان کلام کرنیوالی اور سننی والی کی تحمل کہنی اوسکے
اور سکیکا نہین کہتی اور وقوع اوسکا بیچ زمان شقاوت نشان یزید بن معاویہ کی ہی کہ بعد از واقعہ قتل امام حسین ع کی بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بہیجا اور ہتک
حرمت اوس شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ وتابعین کی جماعت کثیرہ کو قتل کیا اور اور بہت سے خرابیان کین کہ کہہ نہین سکتے
اور بعد خراب کرنی مدینہ کی یہی لشکر مکہ کو بہیجا اور اوسی سال وہ شقی واصل جہنم ہوا **ت** کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نی
جا تو اوسکی پاس کہ تو اوس سے ہی **ف** ع یعنی پہر جا تو اوسکی پاس کہ آیا ہی اور نکلا ہی تو اوسکی پاس سی یعنی جا تو اوسکی پاس کہ موافق تیری دین تیری ہین اور سیرت
تیری مین اور کہا قاضی نی کہ مراد یہہ ہے کہ جا تو اپنی اہل واقارب کے پاس اور اپنی گہر مین جا بیٹہہ کہا طیبی نی کہ رجوع کر اپنی امام کیطرف کہ جسکا تابع ہی اور یہہ
ظاہر تر اور مناسب تر ہی ساتہہ قول ابی ذر کی **ت** کہ کہا مینی اور پہنون مین ہتیار اپنی اوسوقت اور لڑون مین قوم فتنہ انگیز سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
شریک ہوا تو قوم کی اوسوقت **ف** ع یعنی ہتیار پہن کر لڑیگا مانند اونکی ہوگا گناہ مین اور فتنہ انگیزی مین یعنی ہتیار نہ پہنا اور رہنا امام کے ساتہہ اور ارباب
صلاح کے ساتہہ اور لڑنا نہین یہانتک کہ حاصل ہو تجکو فلاح یہہ حاصل کلام طیبی کا ہی لیکن اسپر یہہ شبہہ آتا ہی کہ جب امام اوسکا قتال کری تو کیونکر جائز ہوا اوسکو باز رہنا قتال سے
ساتہہ اوسکی اور کہا ابن ملک نی کہ قول حضرت کا مشارکت واسطے تاکید زجر کی ہی خونریزی سی والا شرع مین دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوی واجب ہے تمام ہوا قول ابن ملک
کا اور طیبی نے بہی اسکو ذکر کیا ہی اور قرار دیا ہی اور صواب یہہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہی جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر نہ مترتب ہو اوسپر فساد بخلاف اسکی کہ ہو عدو کافر تو اوس صورت
مین واجب ہے دفع کرنا اوسکا جس طرح کہ ممکن ہو **ت** کہا مینی کہ پس کیا کرون مین یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈرے تو کہ روشن ہو اور غلبہ کری تجپر چمک تلوار کے یعنی اگر کوئی چاہے
کہ تجپر تلوار چلاوے اور تجکو مار ڈالے تو کونا اپنی کپڑی کا اپنی منہہ پر **ف** ع یعنی منہہ اپنا ڈہانک لی اور تغافل کر تا کہ نہ دیکہی تو اور ڈری نہین یعنی اوس سی لڑ نہین اگرچہ وہ
لڑین تجسی بلکہ تابعدار اپنی نفس کو قتل کی ہی ایسی کہ وہ اہل اسلام ہونگی اور جائز ہوگا ساتہہ اونکی نہ لڑنا اور تابعدار ہوجانا جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی ساتہہ قول اپنی
کی **ت** تا کہ پہری قاتل ساتہہ گناہ تیری کی یعنی گناہ قتل تیری کی اور ساتہہ گناہ اپنی کے نقل کیے یہہ ابوداود نی **ح** یعنی ساتہہ گناہوں اپنی کی اور جانا چاہیے کہ واقعہ حرہ کا سنہ تریسٹہ مین ہوئے

اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس میں بیچ آخر خلافت عثمان رض کی اور ابوذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا پس گویا آنحضرت نے پر وقوع اس واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا
بغیر تعیین وقت اوسکی کے پس خبر دی آنحضرت نے اوسکی واقع ہونیکی ابوذر کو اور وصیت کی ساتھ صبر کرنے اور ثابت رہنے کی اوس میں بفرض احتمال پانے اوسکے
اوسکو اور وقوع بہوک اور موت کا مدینہ میں احتمال ہی کہ مدینہ میں واقع ہوئی ہوا اور ابوذر نے اوسکو پایا ہو جیسے کہ عام الرمادہ وغیرہ میں یا حال اسکا بہی آگے قیاس پر
ہو واللہ اعلم **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف بک اذا ابقیت فی حثالۃ من الناس
مرجت عہودہم وامانا تہم واختلفوا فکانوا ھکذا وشبک بین اصابعہ قال فبم تامرنی قال علیک بما تعرف ودع ما تنکر
وعلیک بخاصۃ نفسک وایاک وعوامہم وفی روایۃ الزم بیتک واملک علیک لسانک وخذ
ما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بامر خاصۃ نفسک ودع امر العامۃ رواہ الترمذی وصححہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن عمرو کو کر کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ چہوڑا جاویگا
تو بیچ ناکارہ لوگونکی **ف** ع حثالہ ساتہہ پیش ح اور ث مثلثہ کی پوست یعنی بہوسی جو اور چاول وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا **ترجمہ** رل مل جاوینگی اور فاسد ہو نگے
عہد اونکی اور امانتیں اونکی **ف** ع یعنی نہیں ہونگا امر اونکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک ہر لحظہ میں علیحدہ وضع پر اور وفا عہد نہیں کرینگی اور خیانت کرینگی امانتوں میں
ترجمہ اور اختلاف کرینگی آپس میں پس ہونگی اسطرح پر اور داخل کین آنحضرت نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں **ف** ع ح یعنی سمجہاینگی ایسی صورت کہا ہے آگے
اختلاف کی کہ اسطرح ایک دوسرے سے نزاع رکہتی ہونگی اور درپی ہلاکت کی ہونگی اور مختلط ہوگا امر دین اونکا پس نہیں پہچانا جائیگا امین خائن سے اور نہ نیک
بدکار سے اور یہہ انگلیاں انگلیوں میں لانی کبہی واسطے التصویر اجتماع اور الفت کے بہی ہوتے ہی جیسے کہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم کی
اور بنی عبد المطلب کے کر کر دکہایا اور اصل معنی تشبیک کی لانی اور درلانی چیز دنکی ہی آپس میں اور یہہ دونوں صورتمین ظاہر ہی **ترجمہ** کہا عبد اللہ نے پس کیا
فرماتی ہین آپ مجہکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانی تو ہونا اوسکا حق اور چہوڑ دے تو اوس چیز کو کہ برا جانے تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکہہ اپنی تئین عوام
لوگونسی **ف** ع یعنی اپنی دین کے محافظت کر اور لوگونکی خیال مت پڑ اور یہہ رخصت ہی بیچ ترک کرنی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی جبکہ بہت ہون شریر
اور ضعیف ہون نیک **ترجمہ** اور ایک روایت میں یون آیا ہی کہ لازم پکڑ اپنی گہر کو اور ہمیشہ رہ اپنے گہر میں رہ اور باہر نہ نکل بے ضرورت اور مضبوط کر اپنی پر زبان اپنے کو
ف ع اور نہ کلام کر بیچ احوال لوگونکی تاکہ نہ ایذا دیں تجہکو **ترجمہ** اور لی تو اوس چیز کو کہ نیک جانتا ہی اور چہوڑ دے اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی اور لازم پکڑ تو کام نفس
اپنی کو اور چہوڑ دے کام عوام کو نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو **ف** ع جاننا چاہیے کہ رخصت دی آنحضرت نے عبد اللہ بن عمرو کو ساتہہ جمع رہنے کے
لوگون میں بیچ ظاہر کی اور حکم کیا اونکو ساتہہ تہذیب اور اصلاح نفس آپکی خاصۃً اور نہ تعرض اور کاوش کرنی کی احوال عوام لوگونسی اور حکم کیا حذیفہ کو باہر
نکلنیکا لوگونمین سی طرف جنگل کی اور لازم کرنی عزلت کی بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتہہ اوس چیز کی کہ لایق حال اوسکی تہا اور اصلاح اوسکی اوس مین
تہی اور میسر تہا حاصل ہونا اوسکا اوسکو جیسے کہ مرشد کیا کرتی ہین اور حقیقت حال یہہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرو جوانی میں نہایت عابد تہی کہ ہرگز افطار نکرتی
اور رات کو سوتی نہیں اور عورت کے طرف میل نکرتی پس باپ انکی عمرو بن العاص اونکو آنحضرت کی پاس لائی پس آپنے شدت ریاضت و مجاہدہ سی باز رکہا
اور روزہ رکہنی تین روز کا اور قیام تہائی یا چہٹی حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکہنی رضا باپ کے وصیت کی پس بحکم ضرورت کی وہ ایام فتنہ میں بہی اپنے
باپ کی ساتہہ کہ وزیر معاویہ کی تہی ملے رہتے اور حق وصیت آنحضرت کا بجا لاتی اور جیسا کہ فرمایا تہا مشغول کار میں رہتی بار اور کہتی کہ تو میں سے ہی کسو واسطے
ہم میں نہیں رہتا یہہ کہتی میں خیر میں تہارا شریک ہوں اور شر میں نہیں اور باطن میں اہل بیت سی رابطہ محبت کا محکم رکہتی؛ **وعن** ابی موسی عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا

ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا القاعد فیھا خیر من القائم والماشی فیھا خیر من الساعی
فکسروا فیھا قسیکم وقطعوا فیھا اوتارکم واضربوا سیوفکم بالحجارۃ فان دخل علی احد منکم فلیکن کخیر ابنی آدم رواہ ابوداود
وفی روایۃ لہ ذکر الی قولہ خیر من الساعی ثم قالوا فما تامرنا قال کونوا احلاس بیوتکم وفی روایۃ الترمذی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الفتنۃ کسروا فیھا قسیکم وقطعوا فیھا اوتارکم والزموا فیھا اجواف بیوتکم
وکونوا کابن آدم وقال ہذا حدیث صحیح غریب اور روایت ہی ابی موسی سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پہلی آنی قیامت کی فتنی ہونگی مانند ٹکڑون رات اندہیری کی یعنی شدت مین اور اندہیری مین اور نہ ظاہر ہونی اونکی امر مین صبح کریگا شخص بیچ اون
فتنونکی مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر **ف** ع یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگی احوال اور افعال اور اقوال لوگونکی
کبھی عہد باندہینگے اور کبھی توڑینگے کبھی امانت دار ہونگی کبھی خائن کبھی سنت پر عمل کرینگی کبھی بدعت پر کبھی مومن ہونگی کبھی کافر وغیر ذلک بیٹھنی والا اونمین بہتر
ہوگا کہڑی سی اور چلنی والا بہتر ہوگا دوڑنیوالی سی **ف** ع یعنی جتنا اونسی دور ہوگا بہتر ہوگا قرب اونکی سی اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل مین ہوچکا ہی
پس جب دیکہو تم امر ایسا **ترجمہ** توڑ ڈالو کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو اونمین چلی اپنی کمانون کی **ف** ع اسمین نہایت مبالغہ ہی ایسی کہ نہین نفع چلونکی
کی ہونی مین باوجود ٹوٹ جانی کمانونکی **ترجمہ** اور مارو اپنی تلوارونکو پتہروپر یعنی تیزی تلوار کی دور کرو پس اگر داخل کیا جاوی یعنی آدمی کوئی کسی پر مارنی کی لیی
تو چاہیی کہ ہووی وہ مانند بہترین دو بیٹون آدم کی **ف** ع یعنی صبر کری اور مقابلہ نکری یہانتک کہ مارا جاوی مانند ہابیل کی اور نہو قابیل مانند قابیل کے
ترجمہ نقل کی یہہ ابوداود نی اور ایک روایت ابی داود کی مین ذکر کی گئی حدیث تا قول انکی خیر من الساعی **ف** ع اور اسمین فکسروا فیہا الخ نہین ہی بلکہ
بعد خیر من الساعی کی یہہ عبارت ہی کہ **ترجمہ** پہر کہا بعضی صحابہ نی کہ پس کیا فرماتی ہین آپ ہمکو اسمین کہ کرین اوسمین فرمایا حضرت نی ہو تم ٹاٹ اپنی
گہرونکی **ف** ع یعنی جیسی ٹاٹ اچہی فرش کی نیچی ہمیشہ بچہا رہتا ہی ایسی ہی تم بہی اپنی گہرونمین ہمیشہ رہنا باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ مین کہ تمہاری دین کو
تباہ کری **ترجمہ** اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کی کہ توڑ ڈالنا تم فتنونمین کمانین اپنی اور کاٹ ڈالنا اونمین چلی اپنی کمانونکی
اور لازم پکڑنا اونمین گہرونکی اندر کو یعنی ہمیشہ گہرونمین رہنا تاکہ نہ پڑو فتنونمین اور ہو تم مانند بیٹی آدم کی یعنی ہابیل کی کہ مارا اوسکو قابیل نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہہ حدیث صحیح غریب ہی **وعن** ام مالک البھزیۃ قالت ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقربھا قلت یا رسول
اللہ من خیر الناس فیھا قال رجل فی ماشیتہ یؤدی حقھا ویعبد ربہ ورجل آخذ برأس فرسہ یخیف العدو ویخوفونہ
رواہ الترمذی اور روایت ہی ام مالک بہزیہ سی **ف** ح بہزیہ ساتہہ زبر ب اور جزم ہ کی منسوب ہی طرف بہز بن امراء القیس کے جو کہ ہی
صحابیہ **ترجمہ** کہا اونہون نی کہ ذکر کیا آنحضرت نی فتنہ کا پس نزدیک کیا اوسکو **ف** ع یعنی خبر دی کہ توقع اوسکا قریب ہی اور کہا طیبی نی یعنی خوب وصف بیان
کیا اوسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسیکی سامنی اور ذکر کرتا ہی صفات واحوال مبالغہ سی تو قریب کرتا ہی اوسکو اوسکی یعنی اوسکی ذہن مین
یا خارج مین ہی ایسی کہ جب خوب ذہن مین آئی اور متعین ہوئی وجود اوسکا خارج مین ہی متخیل ہوتا ہی **ترجمہ** کہا مینی یا رسول اللہ کون ہوگا بہتر لوگونکا
اوس فتنہ کی زمانہ مین فرمایا بہترین لوگونکا اوس زمانہ مین وہ شخص ہی کہ ہو اپنی مواشی مین و چراوی اونکو ادا کرتا ہی اونکا حق اونکا یعنی زکوۃ وغیرہ اور بندگی کرتا ہی
اپنی رب کی **ف** ع بموجب قول اللہ تعالی کی ففروا الی اللہ اور قول اوسکی کی وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اوسکی والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ
وما ربک بغافل عما تعملون **ترجمہ** اور بہتر وہ شخص ہی کہ پکڑا سر گہوڑی اپنی کا یعنی گہوڑی پر سوار ہوکر باگ اوسکی پکڑی کہڑا ہی ڈراتا ہی دشمنان دین کو یعنی کافرونکو
اور ڈراتی ہین وی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی فتنہ اور قتال مسلمانون کیسی بہاگ کر قصد کیا کفار کی طرف لڑتا ہی اونسی اور وی لڑتی ہین اوس سی

پس بچا فتنہ سی اور حاصل کیا ثواب **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتنۃ تستنظف العرب قتلاہا فی النار اللسان فیہا اشد من وقع السیف رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہے کہ پیدا ہو فتنہ کہ غالب ہو عرب کو اور پہنچی شر اوسکی سبکو مقتول اوسکی آگ مین ہونگی زبان اگرچہ اوس فتنہ مین یعنی ساتہہ عیب اور برا کہنی کی سخت بہتر ہوگی مارنی تلوار کی سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** مراد اس فتنہ سی وہ ہے کہ جو دو فریق بطمع مال وجاہ کے لڑین اور مقصود اونمین احقاق حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق کی نہو جیسی خانہ جنگی والونکا حال ہوتاہی کہ اندہا دہند آپسمین لڑنی لگتی ہین **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستکون فتنۃ صماء بکماء عمیاء من اشرف لہا استشرفت لہ واشراف اللسان فیہا کوقع السیف رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندہا **ف** یعنی باعتبار لوگون اوسکیکی اس حیثیت کہ نہین پانیکی وہ طلب اوسکی فریاد رس اور نہین دیکہین گی اوس سے جگہہ نکلنی کی اور خلاصہ یہہ معنی ہین کہ نہین تمیز کرینگی درمیان حق وباطل کی اور نہین سننے کی نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اوسمین حق ایذا دیا جاوی گا یا پڑیگا بیچ فتنون اور محنتونکی **ترجمہ** جو کوئی دیکہی گا اوسکو اور نزدیک ہوگا اوسکی دیکہیگا اور نزدیک ہوگا وہ فتنہ اوسکی اور کہینچ لیگا اوسکو طرف اپنی اور دراز کرنی زبان اوس فتنہ مین مانند مارنی تلوار کے ہے نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** یعنی نہ تاثیر مین بلکہ زیادہ اوس سے جیسیکہ کہا گیا ہے **بیت** جراحات السنان لہا التیام ولا یلتام ما جرح اللسان ایسی کہا پہلی روایت مین سخت زیادہ مارنی تلوار کیسی **وعن** عبد اللہ بن عمر قال کنا قعودا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرہا حتی ذکر فتنۃ الاحلاس فقال قائل وما فتنۃ الاحلاس قال ہی ہرب وحرب ثم فتنۃ السراء دخنہا من تحت قدمی رجل من اہل بیتی یزعم انہ منی ولیس منی انما اولیائی المتقون ثم یصطلح الناس علی رجل کورک علی ضلع ثم فتنۃ الدہیماء لا تدع احدا من ہذہ الامۃ الا لطمتہ لطمۃ فاذا قیل انقضت تمادت یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا حتی یصیر الناس الی فسطاطین فسطاط ایمان لا نفاق فیہ وفسطاط نفاق لا ایمان فیہ فاذا کان ذلک فانتظروا الدجال من یومہ او من غدہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا حضرتؐ نے فتنونکا یعنی جو کہ واقع ہونگی اخیر زمانہ مین پس بہت کیا ذکر فتنونکا یہان تک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا **ف** اور وجہ تسمیہ اوس فتنہکی ساتہہ فتنہ احلاس کے یا تو دوام اور درازی مدت اوسکیکی ہی ایسی کہ حلس ٹاٹ کو کہتی ہین کہ نیچی فرشون نفیس کی اوسکو بچہاتی ہین اور وہ نیچی اوسکی ہمیشہ پڑا رہتاہی اوٹہایا نہین جاتا یا یہہ کہ تشبیہ دے اوس فتنہ کو ساتہہ حلس کی بیچ سیاہی اور برائی کی یا اشارہ کیا اوسکی طرف کہ جیسی ٹاٹ گہر مین بچہا رہتاہی ویسیہی اوس فتنہ مین لازم کرین لوگ گہرون کو اور گوشہ نشینی اختیار کرین **ترجمہ** پس کہا ایک کہنی والی نی کہ کیاہی فتنہ احلاس یعنی کیا حال رکہتاہی اور کیساہی فرمایا وہ بہاگناہی یعنی بہاگیگا بعض اونکا بعض سے بسبب عداوت اور لڑائی اپسکے اور لینا مال واہل کاہی بغیر استحقاق کی پہر فتنہ سراء کا **ف** لفظ فتنہ السراء ساتہہ رفع کی عطف ہی ہرب پر بحسب معنے کی پس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس ہرب وحرب اور فتنہ سراء کاہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ نصب کے ہی کہ عطف ہے فتنہ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سراء کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سراء کی یہہ ہی کہ سبب اوسکی ہونیکا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف وتنعم ہوگا یا یہہ کہ واقع ہونا اوسکا خوشحال کریگا دشمنان دین کو یہہ بیان کیا اوسکو کہ **ترجمہ** ظلمت وفساد اوسکا پیدا ہوگا نیچی دونون قدمون ایک شخص کی سی کہ میری اہل بیت مین سے ہوگا یعنی فتنہ انگیز وہ ہوگا گمان کریگا وہ شخص کہ وہ میری اہل بیت مین سی ہے یعنی فعل مین اگرچہ ہو مجہسی نسب مین اور نہین ہوگا مجہسی **ف** یعنی میری اہل سی فعل مین ایسلیی کہ اگر وہ ہوتا میری اہل سی فعل مین تو نہ برپا کرتا فتنہ نظیر اوسکی قول اللہ تعالی کاہی انہ لیس من اہلک یا یہہ کہ نہین وہ میری دوستون مین سی حقیقۃ مین اور موید ہی اسکا یہہ قول حضرتؐ کا **ترجمہ**

سوا اسکی نہین کہ دوست میری پرہیزگار ہین پہر بعد اس فتنہ کی جمع ہونگی لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولی کی اوپر پسلی کی **ف** ح یعنی استقامت نکہتا ہوگا اور احوال اوسکا منتظم نہوگا ایسی کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہین ہوتا اور ساتہہ اوسکی مرکب نہین ہوتا یعنی وہ لایق سرداری کی نہین ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رای کی پس نہین واقع ہوگا اوسی امر اپنی موقع پر جیسیکہ کولہ واقع ہوتا ہی پسلی پر غیر موقع اپنی کی **ترجمہ** پہر فتنہ دہیمار **ف** ع یہان بہی لفظ فتنہ کی وہی دونون اعراب ہین رفع اور نصب مانند پہلی کی اور دہیمار ساتہہ پیش دال اور زبرہ کی تصغیر دہمار کی ہی یعنی سیاہ اور تاریک اور تصغیر مذمت کی لیئی ہی اور بعضون نی کہا دہیمار سی مراد داہیہ ہے یعنی حادثہ کی اور دہیم اسمار داہیہ سے ہی **ترجمہ** نہین چہوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت مین سے مگر کہ طمانچہ ماریگا اوسکو طمانچہ مارنا یعنی اثر اور ضرر اوس فتنہ کا سب لوگونکو پہنچیگا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگی کہ یہہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا کچہہ فتنہ فرو ہوگا پہر زیادہ ہوجائیگا صبح کریگا شخص اوسمین مومن یعنے بسبب حرام جاننی اوسکی خون اور آبرو اور مال بہائی مسلمان کو اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننی اوسکی چیزون مذکورہ کو اور ہمیشہ رہیگا وہ یہان تک کہ ہوجاوینگی لوگ طرف دو خیمون کے **ف** ع یعنی دو فرقونکی اور بعضون نی کہا دو شہرونکی اور فسطاط ساتہہ پیش اور زیر فا کی اصل مین خیمہ کو کہتی ہین پس یہہ قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کی سی ہی **ترجمہ** ایک خیمہ ایمان کا کہ نہین ہوگا نفاق اوسمین یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہین ایمان ہوگا اوسمین **ف** ع یعنی اصلا یا کامل اوسکا بسبب کرنی اعمال منافقین کی مانند کذب اور خیانت اور عہد شکنی وغیرہ کے **ترجمہ** پس جب ہو یہہ پس منتظر ہونا ظہور دجال کی اوسدن یا اوسکی اگلی دن نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ع ح یہہ موید ہے اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر مین پس ہونگی حضرت امام مہدی بیت المقدس مین پس گہیریگا اوسکو دجال پہر اوتریگی حضرت عیسے پس گہل جاویگا وہ ملعون مانند گہل جانی نمک کی پانی مین پس ماریگی اوسکو اپنی نیزہ سی اور حاصل ہوگی اونکو نہایت خوشی کہا طیبی نی کہ فسطاط ساتہہ پیش اور زیر کی وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہون اوسمین لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ اخیر زمانہ مین ہوگا لیکن بیچ تعین پہلے فتنونکی کچہہ کلام نہین کیا ہی علمار نی تصوصا بیچ فتنہ سرا کی کہ وہ شخص کون ہے اہل بیت مین سی کہ اوسکی قدمونکی نیچی سی یہہ فتنہ اوٹہی گا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ فتنہ احلاس قتال عبد اللہ بن زبیر کا ہی اہل شام سی بعد بہاگنی اونکی مدینہ سی اور فتنہ سرا تغلب مختار کا ہے اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تہا نصرۃ اہل بیت کا ساتہہ اذن محمد بن حنفیہ کی پہر اجتماع کیا اوپر مروان بے سنتظم کی اور شروع ہوی یہاںسی فتنی بہت اور فتنہ دہیمار تغلب ترک کا ہی اور لوٹنا اونکا مسلمانونکی شہرونکو پس جو ملا اونسی وہ منافق ہی انتہی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ کَفَّ یَدَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابی ہی واسطی عرب کے شر سی کہ نزدیک آپہنچی **ف** ع یعنی ظہور اوسکا اور کہا طیبی نی کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان کا اور حضرت علی اور معاویہ کا ہی کہتا ہون مین یا مراد اس سے قضیہ یزید پلید کا ہی ساتہہ حضرت امام حسین رض کی اور یہہ قریب تر ہی معنی مین اسلیے کہ شر اوسکی ظاہر ہی نزدیک ہر عرب و عجم کی **ت** نجات پائی اور مطلب پایا وہ شخص کہ بند رکہا ہاتہہ اپنا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی ایذا سی یا ترک کیا قتال جبکہ تمیز ہو حق باطل سی **وَعَنِ** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاھًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی مقداد بٹی اسود کی سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی **ف** ع تین بار فرمایا یہہ کلمہ واسطی مبالغہ تاکید کی **ترجمہ** اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ مین پس صبر کیا پس حسرت ہی اوس کی سلیے کہ دور نہوا فتنہ سی اور صبر نکیا **ف** ح نقل کی یہہ ابوداود نی اس تقدیر پر لام لمن ابتلی کو زیر ہی اور لفظ فواہا

ساتھہ تنوین کی الگ ہی اوس سے اور معنی وانا کی تحسر مین یعنی حسرت ہے اوسکی لیئی کہ دور نہوا فتنہ سی اور مبتلا کیا گیا اومین اور صبر کیا در صورت ابتلا کی یا بمعنی عجبا ورا ھی کی ہی یعنی کیا عجب اور سیا اچہا ہی صبر اور بچنا فتنونسی اور بعضون نی لام کو زیر بہی پڑہا ہی متعلق فوانا کی معنی تعجب کے **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ رکہی جاوی گی تروار میری امت مین یعنی بعضونکا بعضون سی قتل و قتال شروع ہوگا نہین اوٹہائی جاوگی تروار قتل اوس سے قیامت تک **ف** ع چنانچہ ابتدا ہوی اسکی زمانہ معاویہ سی اور جاری ہی تبتک سچاہوا فرمانا حضرت کا **ترجمہ** اور نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملینگی کتنی ایک قبیلہ میری امت مین سے ساتھہ مشرکون کی **ف** ع چنانچہ کچہہ تو اونمین سے واقع ہوچکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبر رضا کی **ترجمہ** اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجینگے کتنی ایک قبیلہ میری امت مین سی بتونکو **ف** ع حقیقۃً اور شاید کہ یہہ ہو زمانہ آئندہ مین یا معنی اوس سے وہ ہین کہ جنکی حق مین فرمایا تعس عبد الدنیا وعبد الدرہم **ترجمہ** اور تحقیق شان یہہ ہے کہ ہونگی میری امت مین سے جہوٹی یعنی بیچ دعوی کرنی نبوت کی وہ تیس ہونگی سب گمان کرینگی کہ وہ پیغمبر خدا کی ہین حال آنکہ مین خاتم النبیین ہون نہین کوئی نبی پیچہی میری **ف** ع لفظ خاتم ساتھہ زیر ت اور زبر اوسکی ہی اور یہہ جملہ حال ہی اور جملہ لانبی الخ تفسیر ہی پہلی جملہ کی **ترجمہ** اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہیگی حق پر یعنی علما اور علا اور غالب دشمنان دین پر نہین ضرر پہنچا سکیگا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کری اونکی یعنی بسبب ثابت ہونی اونکی اپنی دین پر یہانتک کہ آوی حکم خدا کا نقل کیے یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** ح ع یعنی قیامت یا مراد لیا غلبۂ دین کا ہی کہ امر کفر کا زمین پر نرہے اور یہہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق ہی لفظ لایزال کا **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ سِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَاِنْ يَّهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَاِنْ يَّقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قُلْتُ اَمِمَّا بَقِيَ اَوْ مِمَّا مَضٰى قَالَ مِمَّا مَضٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہرتی رہیگی چکی دین اسلام کی **ف** ح ع یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن و سلامتی کی فتنون سے اور جاری رہنی احکام سنت کی جیسا کہ چاہیی **ترجمہ** بیچ مدت پینتیس ۳۵ برس کی یا چہتیس ۳۶ برس کی یا سینتیس ۳۷ برس کی **ف** ح پس نہایۃ مدت انتظام امور اسلام کی یہہ برس ہو اور ابتدا اسکی سال ہجرت سی ہو کہ مبدأ ظہور اسلام اور فتوحات کا ہی اور آخر مین شبہ نہین کہ شہید ہونا حضرت عثمان رضا کا کہ اول فتنہ ہی اسلام مین سنہ پینتیس ہجری مین واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چہتیس ۳۶ مین اور جنگ صفین سنہ سینتیس ۳۷ مین **ف** ع اور لفظ او نمین تنویع کی لیی ہی یا بمعنی بل کی اور احتمال ہی کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال مین ہو کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہی ہون کہ زیادہ ہون تیس برس پر کہ مدت خلافت خلفاء اربعہ کی ہی پس جب ملا دین مدت خلافت کی ساتھہ تو گنتی اونکی اس حد کو پہنچی کہ خبر دی ہی اور یہہ توجیہ اولی ہی اگر مراد کہین استقرار اور انتظام باعتبار نہ راہ پانی بدعت کی اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہی اگر استقرار و انتظام باعتبار نہونی فتنہ لڑائی اور خلافت کے ہو اور احتمال ہی کہ ابتدای وقت ظہور وحی سی اعتبار کرین پس تمام ہونا عدد مین تیس کا وقت تمام ہونی خلافت حضرت عمر رضا کی ہوگا اسلیی کہ امر امن و ایمان و سنت و جماعت اور محبت قلبی کا خلافت شیخین رض مین بہت منتظم اور خوب تہا اور حضرت عثمان رض کی خلافت مین بعد گذرنی ایک دو برس کے کچہہ کچہہ ظاہر ہوا کہ سبب وحشت دل اور برپا ہونی فتنہ کا ہوا **ت** پس

اگر ہلاک ہوں **ف** ع یعنی اگر اختلاف کرین بعد انتظام امر دین کی مدت مذکورہ مین اور سہولت کرین امر دین مین اور گنہ کرین تو **ت** پس راہ اونکی راہ اونکیسی ہی کہ ہلاک ہوی **ف** ع یعنی اگلی امتونکی لوگ کہ جنہون نی کجروی کی حق سی اور اختلاف کیا حق مین اور سستی کی دین مین اور نام رکہا اسباب ہلاک کا اور مشغول ہونی کا ساتہہ اوسچیز کی کہ باعث ہی ہلاکت کی ہلاکت **ت** اور اگر قایم اور تمام ہو واسطی اونکی کاروبار دین اونکی کا **ف** ح یعنی فرمانبرداری امرا اور حاکمون کی اور قایم رکہنی شرایع کی اور احکام اور شوکت دولت اسلام کی **ت** تو قایم اور پورا ہوگا دین اونکی لیی ستر برس تک **ف** ح اور شاید امور مملکت کی باعتبار امور مذکورہ کی خوب بند وبست کیے ساتہہ اور کامل تر ہونگی اس مدت تک بہ نسبت مابعد آئی کی ساتہہ خبر دینی مخبر صادق کی اور وہی خوب جانتی ہین اوسکو ابن مسعود کہتی ہین **ت** کہ کہا اور پوچہا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا یہہ ستر برس تمام وکامل ہوگا اونمین دین اوسوقت سی ہین کہ باقی رہا یعنی شروع اون ستر برس کا بعد پینتیس یا چہتیس یا سینتیس برس کے ہوگا یا اوسوقت سی کہ گذر رہا یعنی ابتدا اسلام سی یا وقت ہجرت سی اور داخل ہین یہہ سال بہی انہین فرمایا تمام وقایم ہوگا ابتدا اوس وقت گذرا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ح بعد گذرنے تین تیس یا چہتیس یا سینتیس کے اور یہہ تقریر کہ ذکر کی اونمین کی معنی کافی ہی بیچ شرح ابن حدیث کی اور وجہ مختار اور موافق لفظ کی یہی ہی اور شارحین نی اسمقام مین زیادہ اس سے کلام کیا ہی واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رح نی معنی حدیث کی یہہ لکہی ہین کہ مضطرب ہوگا دائرہ اسلام کا سنہ پینتیس مین بسبب قتل عثمان رض کی اور چہتیس مین بسبب جنگ جمل کی اور سنہ سینتیس مین بسبب جنگ صفین کے پس اگر ہلاک ہون بسبب غلبہ باغیونکی اور مغلوبیہ امام حسن کے پس راہ اونکی راہ اونکیسی ہی کہ ہلاک ہوی اگلی امتون سے اور ہوا اسیطرح جسوقت کہ مضطر ہوی حضرت حسن طرف مصالحہ کی اور اگر قایم رہی بالفرض بسبب غلبہ امام کی قایم رہیگا ستر برس انتہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَۃِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَۃٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْہَا اَسْلِحَتَہُمْ یُقَالُ لَہَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَہُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ہٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اجْعَلْ لَنَا اِلٰہًا کَمَا لَہُمْ اٰلِہَۃٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی واقد لیثی سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلی طرف غزوہ حنین کے **ف** ع کہ بعد فتح مکہ کی ہی اور حضرت کی ساتہہ بعضی نو مسلم تہی کہ اسلام کی احکام جانتی نتہی **ت** گذری ایک درخت پر کہ تہا مشرکین کا لٹکاتی تہی اوسپر ہتیار اپنے **ف** ع اور اعتکاف کرتی گرد اوسکی **ت** کہا جاتا تہا اوس درخت کو ذات انواط **ف** ح انواط جمع نوط کی ہی کہ وہ مصدر ہے بمعنی لٹکانی کی چونکہ ہتیار اوسپر لٹکاتی تہی اوسکا نام ذات انواط رکہا تہا اور یہہ نام درخت معین کا تہا **ت** پس کہا بعضی نو مسلمون نے کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تہا یا رسول اللہ ٹہیرا دیجئے ہمارے لئے بہی ایک درخت کہ اوسپر ہتیار لٹکا دین ہم اور اوسکا ذات انواط نام رکہین جیسا کہ مشرکون کے لیے ہی ذات انواط کہ اوسپر ہتیار لٹکاتی ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب و انکار کی سبحان اللہ یہہ کہنا تمہارا ایسا ہی ہے جیسا کہا قوم موسے نے ای موسے علیہ السلام ٹہیرا دو ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجین ہم اوسکو جیسی کہ کافرونکے لیے ہین معبود **ف** ع لیکن تفاوت ان دونون کا پوشیدہ نہین ہے اسلیے کہ مشبہ تو ہیچ تہا ہی شبیہ سی **ت** قسم ہے اوس ذات کی کہ بقا ذات میری کا اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ سوار ہوگی یعنی چلوگی تم راہین اون لوگونکی کہ پہلی تمسی تہی **ف** ع نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی بنی اسرائیل وغیرہ یہہ حکایت ہی اونکی احوال کی کہ ایسی باتین کہتی اور کرتی ہین کہ بسبب گمراہی و حد سے گذر جانی کی ہین جیسی کہ اگلی امتون سے ہوا

وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّانِیَۃُ یَعْنِی الْحَرَّۃَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَۃِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابن مسیب سی **ف** ع مسیب ساتہہ زبر تشدید کی ہی اور کبہی زیر سی بہی پڑہتی ہین تابعی جلیل القدر ہین درخلفاء اربعہ کو پایا ہی **ت** واقعہ ہوا فتنہ پہلا کہ پہلی اوس سے کوئی فتنہ اسلام مین واقع نہوا تہا مراد کہتی ہین ابن مسیب پہلے فتنہ سی مار ڈالنا یا زمانہ مار ڈالنے عثمان بن عفان کا پس نہ باقی رہا کوئی اون صحابہ مین سے کہ غزوہ بدر مین حاضر

ہوئی تھی **ف** ع ح لفظ یعنی حدیث میں کلام راوی کا بھی جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی درج تفسیر کے کلام ابن مسیب کے کہ پہلی فتنہ سے مراد تھی اونکی اور قائم ہونا آخر کلام ابن
مسیب کا اور مراد یہہ ہے کہ اصحاب بدر فنی لگی اوس وقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمان کا سنہ پینتیس میں اور کوئی باقی نرہا یہانتک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا اور یہہ مراد
نہیں ہے کہ اصحاب بدر قتل عثمان کی مین مارے گئے اور مر گئے اور اسیطرح اسکی بعد جملہ کی معنی بھی جانتے ہیں اور حاصل یہہ کہ وہ مبتلا نہیں ہوئی فتنہ مین وہ بار اسسبب سے کہ بچایا انکو اللہ تعالی نی
برکت غزوہ بدر کی اور سب ری نہیں سے جو آخر مری ہین سعد بن ابی وقاص ہین کہ چند سال پہلی جنگ حرہ کی مری **ت** پہر ہوا فتنہ دوسرا یعنی حرہ کا **ف** ع حرہ نام ایک زمین کا ہی باہر
مدینہ کی کہ اوس مین سیاہ پتھر بہت ہیں اور وہان کے جنگ مشہور ہے کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا انکی لوٹتی مارنی کی لیی اور نہایت ظلم و زیادتی اوس سے ہوئی اور یہہ جنگ
ہوئی سنہ تریسٹھ مین **ت** اس پس باقی رہا کوئی اون صحابہ مین سے کہ حدیبیہ مین حاضر تھی یعنی بیعۃ الرضوان والی پہر واقع ہوا فتنہ تیسرا یعنی گیا وہ فتنہ اسحال مین کہ لوگو مین قوت اور
فربہی ہو **ف** ع ح نقل کی یہہ بخاری نی طباخ ساتھ زبر طا اور تخفیف ب کی اور کبہی ساتھ پیش طا کی بنی تا ہی یعنی قوت اور فربہی کی پہر استعمال کیا گیا ہی غیر اس معنے مین ہے
کہ کہا جاتا ہی فلانی کو طباخ نہیں ہے یعنی عقل نہین ہی اوسکو اور خبر نہیں اوسکی ابن ہ مراد یہہ ہے کہ اوس فتنہ مین نہین باقی رہا لوگونمین یعنی تابعین مین کوئی صحابہ مین سے اور حواشی مین
لکہا ہی کہ مراد تیسری فتنہ سے خروج ابن حمزہ خارجی کا ہی ہے زمانے مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کی اور کرمانی نی کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج کی ہی ساتھ عبد اللہ بن زبیر اور اہل مکہ
کی اوسمین تخریب کعبہ کی بہی ہوی اور وہ معرکہ سنہ چوہتر مین ہوا ہے زمانہ عبد الملک بن مروان کی انتہی لیکن اس تقدیر پر صحیح نہیں ہے تا کہ صحابہ مین سے کوئی باقی نہ تہا اسلئے کہ اوسمین جماعت
صحابہ کی تہی پس قول اول صحیح ہی **باب الملاحم** باب ہی بیچ بیان لڑائی اور قتال کی **ف** ع ح لفظ ملاحم ساتھ زبر میم اور زیر ح کی ہی جمع ملحمہ کے
بمعنی معرکہ اور جگہہ قتال کی مشتق ہی یا تو لحم سی بسبب بہت ہوئی گوشت مارے گیون کی اوسمین یا مشتق ہی لحمہ کپڑے کی سی معنی بانی کی ہی بسبب غٹ پٹا اور اختلاط لوگونکی اوسمین
مانند اختلاط لحمہ یعنی بانی کی ساتھ تانی کی اور پہلی معنی مناسب تر اور قریب تر ہیں اور ملحمہ بمعنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کے بہی آتا ہی اور صراح مین ہے ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اس باب مین
ذکر ہی اون لڑائیون کا کہ مخصوص ہین بیچ گروہون معین کے بیچ مکانون مخصوصہ اور شہرون معینہ کی اور اسی لحاظ سے اس باب کو جدا لائی باب الفتن سی کہ اوسمین ذکر قتال کا اکثر مجمل
و مبہم تہا **الفصل الاول** پہلی فصل عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَکُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ
عَظِیْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ
وَیَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ
یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ مَکَانَهٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ
مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ
ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِهٖ وَلَا یَطْوِیَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ
الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا یَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یُلِیْطُ حَوْضَهٗ فَلَا یَسْقِیْ
فِیْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُکْلَتَهٗ اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی ہوگا درمیان انکی قتال عظیم دعوی ہوگا انکا ایک **ف** ح یعنی دونون دعوی مین اسلام
کا کہینگے اور دونون گروہ مسلمان ہونگے یا دونون دعوی حقانیت کا کہینگے اور ہر ایک اپنے گمان اعتقاد مین حق پر ہونگے کہا علماء نی کہ مراد ان دو گروہ سی تا بعد امعاو
اور علی کی ہین جیسی کہ علی نی فرمایا اخواننا بغوا علینا اور یہہ آیا ہی کہ ایک کو معاویہ کی جانب سے انکی ہین قید کر کر لائی ایک شخص نے انکی جماعت مین سے اوسکی حال پر تاسف
کہا کہ مین جانتا ہون کہ یہہ مسلمان اچھا اسلام رکہتا تہا فرمایا کیا کہتا ہی تو وہ اب بہی مسلمان ہے اور اس حدیث مین دلیل ہی اور بطلان قول خوارج کی کہ کہتے ہین دونون جماعتین کافر

ہین اور اوپر سلاطین آل روافض کے کہتی ہین مخالف علی نہ کی کہ فرمایا ت اور نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوٹہائی جاوینگی یعنی پیدا ہونگی بڑی فسادی قوم
جہوٹی مثل سو سو بنائے دین رسول پر قریب تیس کے ف ع اور ایک حدیث مین تیس آئی اور یہان سبب تیس کے تو وہان بھی قریب تیس کی مراد ہون ساٹھہ
تیس فرمائی یا یہہ کہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول ہی بطریق اجمال ابہام کی ہوئی ہو اور پہر تیس کی اور اسیطرح نہین منافی ہی یہ روایت روایت طبرانی کی عن ابن
عمرو لا تقوم الساعة حتى يخرج سبعون كذابا اسلئی کی مراد اوس سے کثرت ہی یا تیس مقید مین ساتہہ دعوی نبوۃ کی اور باقی بغیر اوسکی اور احتمال ہی کہ ستر غیر تیس کے ہون کہ
سب ہو جاویں ستر والله اعلم ت سر ایک اوس مین سے گمان و دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہی اور قایم نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ لیا جاویگا اور اوٹہایا جاویگا
علم ف ع یعنی نفع دینی والا کہ متعلق ہی کتاب و سنت سی ساتہہ مرنی علماء اہل سنت و جماعت کی پس بہت ہونگی جاہل بدعتی سوت عالم فوت عالم ہی ت اور
نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ بہت ہونگی زلزلی ف ع یعنی حسی کہ ہلنا زمین کا ہی یا معنوی کہ وہ طرح طرح کی بلا مین ہین ت اور قریب ہوگا زمانہ ف ع مراد
ہی اس سے زمانہ حضرت مہدی رضہ کا کہ جب اس مین نہایت خوشی کا زمانہ ہوگا اور خوش گذرنگی زندگانی پس تہوڑا معلوم ہوگا زمانہ جیسی کہ خاصیت ہی ایام عیش و راحت کی کہ ہر چند دراز ہو
کوتاہ معلوم ہوتا ہی اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کہ کوتاہ ہووے ت اور قایم نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگی فتنی اور لڑائیان مسلمانونمین اور بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل
ہی ف ع یعنی مراد ہرج سی قتل ہی کہ بسبب فتنہ کی وجود میں آویگا اور یہہ تفسیر کسی راوی کی ہی ت اور یہان تک کہ بہت ہوگی درمیان تمہاری مال
پس بہت بہت ہوگی یہانتک کہ قلق مین ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کری صدقہ اوسکا ف ح یہہ جو عبارت ہی حدیث مین حتی يهم الخ کہ جسکا یہہ
ترجمہ لکہا گیا تین کی وجہین ہین اول تو یہہ کہ یہم ساتہہ پیش ی کی اور زیر ہ کی پڑہین اور رب ساتہہ نصب کے بنابر اسکی کہ مفعول ہی یہم کا اور فاعل اوسکا من
يقبل ساتہہ حذف مضاف کی کہ فقدان ہی اور یہہ روایت مشہور تر ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ قلق مین ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈہونڈنا
اوس شخص کا کہ قبول کری اوسکے صدقہ کو یعنی بہت ڈہونڈیگا فقیر کو کہ دیوے اور صدقات اپنی لی اور کم پاویگا بسبب کم ہونی محتاجونکی دوسری یہہ کہ ساتہہ زبر ی اور پیش
ہ کی پڑہین ہم سے بمعنی قصد کی اور رب بنابر فوع اس صورت مین رب المال فاعل ہی اور من يقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کری اور بہت ڈہونڈی صاحب مال اوس شخص
کو کہ لیوی صدقہ اوسکا اور تیسری اہم ساتہہ زبر ی اور پیش ہ کی اور رب منصوب ہم سی بمعنی غمگین کرنی کی کہ متعدی ہی آیا ہی کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو
نہ پانا فقیر کا کہ قبول کری اوسکی صدقہ کو ت اور یہانتک کہ پیش کریگا مال یعنی دینی کا ارادہ کریگا اوسکی صدقہ دینی کا روبرو اوس شخص کی کہ گمان کرتا ہی اوسکی
قبول کرنی کا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اوس مال کو اوس پر نہین حاجت مجکو اسکی یعنی بسبب غنا قلبی و ظاہری کی یہہ کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگی لوگ بیچ بنانی
لمبی عمارتونکی ف ع جیسی اسوقت مین کہ لوگ فخر کرتی ہین بڑے بڑی مکان بنانی کا اور جو مکان کہ پہلا ہونگی ہین اونکو ڈہا دالتی ہین اور اونکو گہر اور باغ وغیرہ
سیر کی مکان ٹہیراتی ہین ت اور یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہیگا ای کاشکی ہوتا مین جگہہ اسکی ف ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکر دنیا و
دین کی یا بسبب کثرت بلاؤن اور فتنون کی یہہ آرزو کریگا کاشکی مین مردہ ہوتا نہ دیکہتا یہہ فتنی ت اور یہانتک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سی ف ح شرح اسکی
بیچ باب العلامات بین یدی الساعة کی آوریگی اور دروازہ توبہ کی دروازی بند ہو جاوینگی بعد اسکی توبہ قبول نہین ہونگی جیسی کہ فرمایا ت پس جب نکلیگا آفتاب
مغرب کی طرف سے اور دیکہینگی اوسکو آدمی ایمان لاوینگی سب اور امر آخرت ظاہر ہو جاویگا پس وقت ہی کہ نہین نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا اوس روز
ایسا نفس کہ ایمان نہ لایا تہا پہلی اوس دن کی اور نہ نفع دیگا کسب نا نفس کا نیکی کو اپنی ایمان مین اگر کسب نکی تہی پہلی اوس دن کی ف ع اور بعضون نی کہا تقدیر
اسکی یہہ ہے کہ نہین نفع دیگا نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ کسب کرنا اوسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تہا پہلی سی یا نہ کسب کی تہی نیکی اور مراد نیکی سی توبہ ہی یعنی نہین نفع دیگا
اوس نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ توبہ اوسکی گناہونسی پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کی لیے ہی پس گویا کہ فرمایا کہ نہین نفع دیگی اوسکو توبہ شرک سی اور نہ توبہ گناہونسے
ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہی قیامت کا اس حالت مین کہ کہولا ہوگا دو شخصون نی کپڑا اپنا درمیان اپنی ف ع یعنی بیچنی خریدنی کی

لیی اور اضافت کرتی کی ایک طرف اون دونو مین سی اسلیی ہی کی وہ مالک اوسکا ہی اور دوسری کی طرف اسلیی کہ وہ طالب اوسکا ہی ت یعنی بس یہ دونو درخت نہین کر چکین گی اوسکو اور نہین بیچنے پائینگی اوسکو اسی حال مین ہونگی کہ قیامت قایم ہوگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پہرا ہوگا ایک شخص ساتہہ دودہ اونٹنی اپنی کی پس نہ پیویگا اوسکو ف ح یعنی اونٹنی کا دودہ گہرلایا ہوگا اور ہنوز اوسکو پیا نہو گا کہ قیامت آپہونچی گی ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت اسحالت مین کہ ایک شخص لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنی تاکہ اپنی جانور ذکو اوسمین پانی پلادی پس نہین پلایا ہوگا اوسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اسحالت مین کہ تحقیق اوٹہایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہہ اپنے کی پس نہ کہا سکیگا اوسکو کہ قیامت آپہونچی گی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی قیامت یکایک آجاویگی لوگ کاروبار مین ہونگے کہ آپہونچی گی اور مراد قیامت سی نفخہ پہلا ہی کہ اوس سے سب مرجاوینگی لیکن علامتین پہلی اوسکی دیکہین گی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْکَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمْرَ الْوُجُوْہِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اونہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ لڑوگی تم ایک قوم سی کہ پاپوشین اونکی چمڑون بالدار بی یا غلت کہی ہوونگی ہونگی اور یہانتک کہ لڑوگی تم ترکونسی ف ح ترک اولاد یافث بن نوح کی ہین اور ترک نام پدر کلان اونکا ہی اور صورت اونکی یہہ ہے ت چہوٹی آنکہون والی سرخ چہری بیٹہی ہوئی ناکین گویا کہ منہ اونکے سپرین ہین چمڑون تہہ کی ف ع مجان ساتہہ زبر میم اور تشدید نون کی جمع مجن کی کہ میم کی زیر سی ہی یعنی سپر کی اور مشابہت دی اونکی مونہونکو ساتہہ سپر کی بسبب پہیلی ہوئی ہونی اور گولی اونکی اور اونکی گول ہونی کو ساتہہ مطرقہ یعنی سپر چمڑی تہ بتہ کیکی بسبب موٹی ہونی اور کثرت گوشت اونکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَکِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْہِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْیُنِ وُجُوْھُھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوْہِ اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ لڑوگی تم خوز اور کرمان سے کہ عجمیوں مین سی ہین ف ح خوز ساتہہ پیش خ اور جزم واو کی آخر مین ز معجمہ نام ایک دہ کا ہی رہنیوالون بلاد خوزستان سی اور کرمان ساتہہ زیر اور زبر کاف کی نام ایک شہر معروف کا ہی درمیان فارس اور سجستان کی ت اور صفت خوز اور کرمان کی یہہ ہے کہ سرخ مونہہ پست بینی خورد چشم مونہہ اونکی مانند سپر ون تہ برتہ کی پاپوشین اونکی بالدار نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت بخاری کی مین عمرو بن تغلب سے بجای سرخ منہہ کے چکلی منہ **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْیَھُوْدَ فَیَقْتُلُھُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰی یَخْتَبِیَٔ الْیَھُوْدِیُّ مِنْ وَّرَآءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَیَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ یَا مُسْلِمُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا یَھُوْدِیٌّ خَلْفِیْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْہُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّہٗ مِنْ شَجَرِ الْیَھُوْدِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ لڑینگی مسلمان یہودیون سی پس مارینگی یہودیون کو مسلمان یعنی غالب آوینگی اونپر مسلمان یہان تک کہ چہپی گا یہودی پیچہی پتہر کی اور درخت کی پس کہی گا پتہر اور درخت یعنی دونون یا ایک اونمین سی ای مسلمان ای بندی اللہ کی یہہ یہودی ہے پیچہی میرے پس آ اور قتل کر اوسکو مگر درخت غرقد ف ح یہہ استثنا ہی درخت سی یعنی سب درخت آگاہ کرینگی مگر غرقد نہین کرینگا اور غرقد ساتہہ زبر غین معجمہ اور جزم ری اور زبر قاف کی نام ایک درخت خاردار کا ہی اور مقبرہ مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتی ہین اضافت اسکی طرف کرتی ہین اسلیی کہ اگلی زمانہ مین یہ درخت وہان بہت ہے اور یہہ درخت یہود کو کہ ساتہہ اوسکی پناہ لاوی گا ظاہر نہین کریگا اور نشان نہین دیگا اور پوشیدہ رکہی گا ت اسلیی کہ وہ درخت یہودیون کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع اور اوسکو اونکی ساتہہ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی سوا خدا اور رسول اوسکی کی نہین جانتی اور کہا ہی بعضون نی کہ یہہ ہوگا بعد نکلنی دجال کی جسوقت کہ لڑینگی مسلمانون سے وہ یہودی کہ تابع ہونگی دجال کی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا ایک شخص قحطان مین سے **ف** ع قحطان ساتھہ زبر قاف اور جزم ح کی بوال مین ہی **ت** ہانکیگا وہ شخص لوگون کو ساتھہ لاٹھی اپنی کی نقل کی بخاری و مسلم نی **ف** ح ع یہہ کنایہ ہی اس سے کہ اطاعت کرینگی لوگ اوسکی اور اتفاق کرینگے اوسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اونپر اور مسخر کریگا اونکو اور احتمال ہی کہ مراد حقیقت ہانکنی کی ہو ساتھہ عصا کی اور کہا بعضون نی کہ شاید وہ شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ جیسیکی آگی آتا ہی ذکر اوسکا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَا وَفِي رِوَايَةٍ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تمام ہونگی دن اور رات یعنی نہین منقطع ہوگی کا زمانہ اور نہین آویگی قیامت یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہی یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے **ف** ع موالی ساتھہ زبر میم کی جمع ہی مولے کی یعنی غلام اور معنی یہہ ہین یہانتک کہ ہوگا وہ حاکم لوگونپر **ت** کہا جاویگا اوسکو جہجاہ نقل کی یہہ مسلم نی اور بعضے نسخون مین جہجاہ ساتھہ دو ہیون کی اور بعضو نمین جہجا ساتھہ حذف ہ آخری کی ہی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ کہولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سے گنج آل کسرے کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کے ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع آل کسری مین لفظ آل کا زاید ہی مراد ہی وہ سے اہل و تابعدار اوسکی اور کسری ساتھہ زیر اور زبر کاف کی معرب خسرو کا ہی لقب بادشاہ فارس کو کسری کہتی ہین جیسی کہ بادشاہ روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو تبع اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہی مداین مین کہ اہل فارس اوسکو سفید کوشک کہتی ہین اور اب بنائی گئی ہی جگہہ اوسکی مسجد مداین مین اور یہہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمر رض کی نکالا گیا **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرَى فَلَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ہلاک ہوا کسری پس نہوگا کسری پیچھی اوسکی **ف** ع ہلاک ہوا یہہ جملہ خبریہ ہے یعنی قریب ہی کہ ہلاک ہوگا ملک اوسکا اور صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اور قرب اوسکی یا دعا و تفاول ہی **ت** پس نہوگا کسری بعد اوسکی **ف** ع ح یعنی بعد کسرے کی کہ موجود تہا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معنی یہہ ہین کہ نہین ملک ہوگا ہلاک کسرے کا کافر بلکہ مالک ہونگی اوسکی مسلمان بعد اوسکی قیامت کے دن تک اور یہہ بات اوسوقت فرمائی کہ خسرو نی نامہ آنحضرت صلعم کا پہاڑ ڈالا **ت** اور قیصر کہ بادشاہ روم کو کہتی ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹی جاوینگی خزانہ اونکی راہ خدا مین اور نام رکہا آنحضرت نے لڑائی کا فریب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح اور یہہ عطف ہے قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نی اور نام رکہا آنحضرت نی الخ چونکہ پہلی کلام مین اشارہ تہا طرف اسکی کہ ہلاک کسری اور قیصر کا اور لینا اونکی خزانون کا ہوگا ساتھہ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کے پس آگاہ فرمایا اپنی صحابہ صلعم کو ساتھہ جائز ہونی اوسکی تاکہ نہ وہم کرین وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سی ہی پس فرمایا کہ جنگ کرنی مین ساتھہ دشمنون کے فریب و حیلہ روا ہی ہین کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کے دخل کہتی ہین جیسی کہ اپنی لشکر کو حیلون سے دشمن کے آنکھون مین بہت کہا دین یا معرکہ مین ایک طرف جاوین تا دشمن خیال کرین کہ وہ چلی گئی اور جنگ نہین کرینگی اور جب غافل ہون دشمن یکایک جا پڑین اور مانند انکی حیلی کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھہ پیش اور زبر خ کی اور جزم دال کی اور ساتھہ پیش دال کی اور زبر اسکی بہی آیا ہی اور ساتھہ زبر خ اور جزم دال کی فصیح تر ہی **وَعَنْ** نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا

الله

اللہ ثم فارس فیفتحہا اللہ ثم تغزون الروم فیفتحہا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہ بھتیجا ہی سعد
بن ابی وقاص کا اور وہ صحابی ہی اسلام لائے فتح مکہ میں کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگی یعنی بعد میری جزیرہ عرب سے ف ح ع یعنی ولایت عرب سے اور اوسکو جزیرہ کہا اس سبب سے
کہ احاطہ کیا ہی دریائی اوسکو ہر طرف سی اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہی پس معنی یہہ ہیں کہ جنگ کروگی اہل جزیرہ سی یا ساری جزیرہ سی یا ان حیثیت کہ نہیں چھوڑا
جاویگا کافر اوسمیں ت پس فتح کریگا اوسکو اللہ تعالی تمہاری ہاتھہ پر پھر جنگ کروگی ولایت فارس سی اور فتح کریگا اوسکو اللہ پھر جنگ کروگی روم سی پس
فتح کریگا اوسکو خدا تعالی پھر جنگ کروگی دجال سی پس فتح دیگا اوسپر اللہ نقل کی یہہ مسلم نے ف ع یعنے اوسکو مقہور و مغلوب کریگا اور ملک اوسکی ہاتھہ آگیا ہوگا تمہاری
ہاتھہ لگیگا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسی ع کی ہاتھہ سی کہ وہ اوتریں گے مسلمانوں کی مدد کی لیے اور خطاب ہمیں صحابہ کو ہے اور مراد امت ہے **وعن عوف بن مالک**
قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وھو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس
ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت
من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ
تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا رواہ البخاری اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ غزوہ تبوک کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی زمین
شام سی سال میں کہ آنحضرت چمڑی کی خیمہ میں تھی فرمایا گن تو چھہ چیزوں کو پہلی آنی قیامت سے یعنی یہہ چھہ چیزیں علامات قیامت سی ہیں کہ پہلی اوسکی واقع ہونگی اول
مرنا میرا کہ جب تک میں تم میں ہوں قیامت برپا نہیں ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کا ف ح یعنی جب تک بیت المقدس کو فتح نہیں کرینگی قیامت قایم نہیں ہوگی
اور لفظ مقدس ساتھہ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کی بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ میں ساتھہ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کی بروزن معظم کی ت تیسری وبا
عام کہ پیدا ہوگی تم میں مانند بیماری بکریوں کی ف ع قعاص ساتھہ پیش قاف اور عین مہملہ کی بیماری ہے کہ مواشی میں پیدا ہوتی ہی اور یکایک وہ مرجاتی ہیں اور مراد اس سے
وہ وبا ہی کہ حضرت عمر رض کی زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین روز کی عرصہ میں ستر ہزار آدمی مرگئی اور لشکرگاہ مسلمانوں کا اوسوقت عمواس تہا اور اسی لیے اوسکو طاعون عمواس کہتے
ہیں اور یہہ اول طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا ت چوتھی بہت ہونا مال کا لوگوں میں یہانتک کے دیے جاوینگی مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض و قلیل اور حقیر جانے
گا اوسکو ف ع یہہ ہوا حضرت عثمان رض کی خلافت میں وقت فتوح کی ت پانچوین پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں رہیگا کوئی گہر عرب سی مگر داخل ہوگا اثر اور شر
اوس فتنہ کے اوس گہر میں ف ح لکہا ہی علماء نی کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمان رض کا ہی یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے پیدا ہوی ت چھٹی صلح کہ ہوگی درمیان تمہاری اور
درمیان روم کی ف ع بنو الاصفر نام روم کا ہی اسلیے کہ پہلا باپ انکا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہی زرد رنگ تہا مایل بسفیدی ت پس عہد شکنی کرینگے
وہ پس آوینگی تم پر نیچی اسی نشانوں کی ف ح لفظ غایہ ساتھہ غین معجمہ اور ی کی نشان کہ جنگ میں ہمراہ سردار کی ہوتی ہیں اور بعضی روایتوں میں غابہ ساتھہ بے
موحدہ کی آیا ہی یعنی بیشہ کی تشبیہ دی اوس لشکر کو بسبب کثرت نشانوں کی ساتھہ بیشہ کی ت نیچی ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگی نقل کی یہہ بخاری نی ف مقصود
بیان کرنا ہی بہت ہی لشکر کا ہی **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم
بالاعماق او بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینۃ من خیار اہل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین
سبوا منا نقاتلہم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونہم فینہزم ثلث لا یتوب اللہ علیہم
ابدا ویقتل ثلثہم افضل الشہداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیۃ فبینما ہم
یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفہم بالزیتون اذ صاح فیہم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اہلیکم
فیخرجون وذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبینما ہم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوۃ فینزل

عیسیٰ بن مریم فامّہم فاذا رآہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یہلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریہم دمہ فی حربتہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوتریں گی روم اعماق مین ف ع اعماق ساتھہ زبر ہمزہ کی نام ایک جگہہ کا ہی اطراف مدینہ مین ت یا دابق مین ف ع
دابق ساتھہ زبر ب کی اور کبہی زیر بہی بیجاتی ہی نام ایک جگہہ کا ہی بازار مدینہ سی اور مفاتیح مین ہے کہ وہ دونون موضع ہین اور او شام کی ہین ت پس نکلے گا طرف
اونکی ایک لشکر مدینہ سی ف ع کہا ابن ملک نی کہا بعضون نی کہ مراد مدینہ سی حلب ہے اور اعماق ودابق دونون موضع ہین بیچ اسکی اور بعضون نے کہا مراد مدینہ سی دمشق
ہی اور کہا ازہار مین کہ یہہ جو کہا گیا ہی کہ مراد مدینہ سی مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہہ قول ضعیف ہے اسلیے کہ مدینہ نبویہ خراب ہوگا اوسوقت مین ت بہترین لوگون
زمین کسی اوسدن ف ع من خیار اہل بیان ہے جیش کا اور لفظ اوسدن سے احتراز ہی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ت پس جسوقت کہ صف باندہین گے یعنی لڑائی
کی لیے کہینگی روم خالی کرو جگہہ درمیان ہمارے اور درمیان اون لوگون کی کہ بندی کر لائے ہین ہم مین سے لڑین ہم اونسی ف ع یعنی جن مسلمانون نی کہ جہاد
کیا ہی ہمسے اور اسیر کیا ہی ایک جماعت کو ہم مین سے اونکو ہماری سپرد کرو تا لڑین ہم اونسی اور بدلہ اپنا لیوین غرض فریب دینا مسلمانون کا اور تفرقہ ڈالنی اونکی بات مین ہے
ت پس کہینگی مسلمان قسم ہی اللہ کی نہین خالی کرین گی ہم درمیان تمہاری اور درمیان مسلمان بہائیون اپنی کی اور نہین چہوڑینگی ہم تمکو ساتھہ اونکی پس لڑین گی
مسلمان روم سے پس شکست کہاوینگی تہائی مسلمان اور بہاگ جاوینگی نہین رجوع کری گا اللہ تعالیٰ ساتھہ رحمت کے اونپر کبہی ف ع یہہ کنایہ ہی اس سے کہ وہ کفر ہی
پر مرینگی اور عذاب ہیگا اونپر ہمیشہ ت اور مارے جاوین گی تہائی اونکی وہ بہترین شہدا کی ہونگی نزدیک خدا کی اور فتح کرینگی تہائی مسلمان باقی یعنی روم کی شہرونکو
نہین فتنہ مین ڈالے جاوین گی کبہی ف ع یعنی نہین مبتلا کیے جاوینگی کسی بلا مین اور نہین امتحان کیے جاوین گی ساتھہ مقاتلہ کی یا نہین عذاب دیے جاوینگی کبہی
اسمین اشارہ ہی خاتمہ بخیر ہونی اونکی ت پہر فتح کرینگی قسطنطینیہ ف ع اس لفظ کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہی مشہور ساتھہ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طا اور
جزم نون کی بعد اوسکی ط مکسور اور ی ساکن بعد اسکی نون مفتوحہ پہلی ت کی اور بعضون نے ساتھہ زیادتی ی مشدد کی بعد نون دوسری کی تصحیح کی ہے چنانچہ اکثر مشکوۃ کی
نسخون مین اسیطرح ہی اور بعضی نسخون مین ساتھہ زیادتی ی مخففہ کے بدلے ی مشددہ کے اور ان دونون صورتون مین نون اخیر کو زبر ہوا اور یہہ بڑا شہر ہے روم کی شہرون سے کہ دار السلطنت
روم کا ہی اور اوسکو استنبول بہی کہتے ہین اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سے ہی اور کہا ترمذی نی کہ قسطنطینیہ بعضے صحابہ کی زمانہ مین فتح ہوئی اور نزدیک نکلنی دجال
کی بہی فتح ہوگی جیسی کہ فرمایا ت پس اوسوقت کہ تقسیم کرتی ہونگی مسلمان غنیمتین حال آنکہ لٹکائی ہونگے تلوارین اپنی درخت زیتون پر ناگہان آواز دیگا اونمین
شیطان یہہ کہ مسیح دجال تحقیق پیچہے تمہاری آیا تمہاری اہل و اولاد مین پس نکلین گے یعنی لشکر مدینہ کا یہہ خبر سنتی ہی قسطنطینیہ سے اور یہہ خبر شیطان کی جہوٹی ہوگی
دجال ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگی مسلمان شام مین نکلیگا دجال ف ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد شام سی قدس ہے کہ وہ اسمین سے ہی اسلیے کہ بعض روایات مین تصریح
ہی ساتھہ اسکی ت پس اوسوقت یہہ تیاری کرتی ہونگی لڑائی کی برابر کرتے ہونگے صفین ناگہان قایم کیجاوی گی نماز ف اور نسخہ صحیحہ مین اذ ساتھہ الف کے ہی یعنی وقت
تکبیر کہتی موذن کی نماز کی لیے ت پس اوتریں گی عیسیٰ ابن مریم ف ع یعنی آسمان سی اوپر منارہ مسجد دمشق کی پہر آوینگی قدس مین ت پس امام ہون گے
حضرت عیسیٰ مسلمانون کی ف ع نماز مین اور خلیفہ مسلمانون کے امام مہدی ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ آگی بڑہاوینگی امامت کی لیے حضرت عیسیٰ امام مہدی
کو اور سبب یہہ بیان کرینگی کہ نماز تمہاری لیے قایم کی گئی ہی اور اسمین اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ مین امیر نہین ہون بالاستقلال بلکہ مین مقرر اور مؤید
ہون پہر بعد اسکی امامت کرتی رہین گے عیسیٰ اونکی ہمیشہ پس اس فرمانی مین کہ امام ہونگی تغلیب ہے یا کرینگے امامت مجازاً یعنی امر کرین گی اونکی امام کو امامت کا
اور ہوگا دجال اوسوقت گہیری ہوئی مسلمانون کو ت پس جب دیکہی گا حضرت عیسیٰ کو دشمن خدا کا یعنی دجال گہلنی لگیگا جیسا نمک گہلتا ہی پانی مین پس
اگر چہوڑ دین حضرت عیسیٰ اوسکو بحال خود اور نہ مار ڈالین البتہ گہل جاوی یہانتک کہ مر جاوی لیکن قتل کریگا اوسکو خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ کی ہاتہہ سی
یعنی حکم اور ارادہ الہی مین یون ہی کہ ہلاک ہو دجال حضرت عیسیٰ کی ہاتہہ پر ہو قتل پس دکہلاوین گی عیسیٰ اونکو یعنی مسلمانون کو یا کافرونکو یا سب کو خون دجال کا اپنے

نزدی ہین قتل کی مسلمانون کی **وعن** عبد اللہِ بن مسعودٍ قال اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتّٰی لَا یُقْسَمَ مِیْرَاثٌ وَلَا یُفْرَحَ بِغَنِیْمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ یَجْمَعُوْنَ
لِاَهْلِ الشَّامِ وَیَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ یَعْنِی الرُّوْمَ فَیَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَهُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْءُ هٰؤُلَاءِ
وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَی الشُّرْطَةُ ثُمَّ یَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَهُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ
كُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَی الشُّرْطَةُ ثُمَّ یَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یُمْسُوْا فَیَفِیْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ
وَتَفْنَی الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَیْهِمْ بَقِیَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَیَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَیْهِمْ فَیَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ یُرَ مِثْلُهَا حَتّٰی اَنَّ الطَّائِرَ
لَیَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا یُخَلِّفُهُمْ حَتّٰی یَخِرَّ مَیِّتًا فَیَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا یَجِدُوْنَهُ بَقِیَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَیِّ غَنِیْمَةٍ یُفْرَحُ اَوْ اَیُّ مِیْرَاثٍ
یُقْسَمُ فَبَیْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِیْخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِیْ ذَرَارِیِّهِمْ فَیَرْفُضُوْنَ مَا فِیْ اَیْدِیْهِمْ
وَیُقْبِلُوْنَ فَیَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِیْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ
خُیُوْلِهِمْ هُمْ خَیْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَیْرِ فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی یہہ کہ تحقیق قیامت نہین قایم ہوگی یہان تک کہ نہ بانٹی جاوی گی میراث **ف** ع یعنی بسبب کثرت ماری جانی مسلمانون کی یا بسبب
اوٹہہ جانی شرع کی جیسا کہ دیکہا جاتا ہی ہمارے زمانہ مین یا بسبب کثرت دیون کی نوبت تقسیم کی نہین پہنچی گی **ت** اور نہ خوش کیے جاوین گی یعنی نہین خوش ہوگا کوئی
بسبب غنیمت کے **ف** ع یا تو بسبب نہ ملنی کی یا بسبب خیانت کی پس نہین خوش ہونگی ساتہہ اوسکی اہل دیانت **ت** پہر کہا ابن مسعود نی بیچ بیان اس حال اور وقوع اس
قصہ کی کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگی لشکر واسطی مقاتلہ اہل شام کی اور جمع کرین گی واسطی قتال ان دشمنونکی مسلمان یہی لشکر مراد ہی دشمن سے روم پس انتخاب کرینگی اور
چنین گی مسلمان اپنی لشکر مین سے ایک فوج کو کہ آگی بہیجین گے تا جنگ کری اور مر جاوی پہر نہ پہری وہ فوج مگر غالب اور فتحیاب **ف** ع ح یہہ جملہ صفت کاشفہ مبینہ موضحہ
ہی شرطہ کی اور معنی یہ ہین کہ مسلمان بہیجین گے اس لشکر کو اس شرط پر کہ نہ بہاگین نہین بلکہ ٹہیری رہین اور ثابت رہین یہان تک کہ مارے جاوین یا غالب آوین شرطہ ساتہہ پیش
شین اور زبر ر آ اور جزم ا اوسکی اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کی لیی اور مستعد ہو واسطی مرنی کی اور یتشرط باب تفعل سی نکالا گیا ہی وہی سی اور یشترط باب افتعال سی
بہی روایت ہی **ت** پس لڑین گی مسلمان و کافر یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان اونکی رات اور باز رکہی گی اونکو لڑائی سی پس پہرین گی مسلمان اور کافر طرف ڈیرون
اپنی کی ہر ایک یعنی دونون فریق مین سے غیر غالب یعنی اور غیر مغلوب ہوا اور فنا ہو جاویگی یعنی ماری جاوی گی وہ فوج کہ پہلی بہیجی گئی تہی لڑنی کی لیی **ف** ع یہان
شرطہ معنی جنس کے ہی یعنی جانبین کے اگلی فوجین ماری جاوین گی حاصل یہہ کہ اور فوجین طرفین کی پہر آوین گی اور نہین ہوگا غلبہ کسیکو دوسری پر اور اگلی فوجین
طرفین کے فنا ہو جاوین گی والا ہو غلبہ اونکی لیی فنا ہوا اگلی فوج اونکی حال یہ کہ ہی کہ ہر ایک غیر غالب ہونگی پہر انتخاب کرین گی مسلمان ایک لشکر کو واسطی مرنی کی
کہ نہ پہری مگر غالب پس لڑین گی یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان اونکی رات پس پہرینگی مسلمان اور کافر طرف ڈیرون اپنی کی ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج
کہ آگی نکلی تہی لڑنی کی لیی پہر انتخاب کرین گی مسلمان ایک لشکر کو مرنی کی لیی کہ نہ پہری مگر غالب پس لڑینگی یہانتک کہ شام کرین گی پس پہرینگی مسلمان اور کافر ہر ایک غیر
غالب اور فنا ہو جاوی گی وہ فوج کہ آگی نکلی تہی لڑنی کی لیی پس جب ہے گا دن چوتہا اوٹہینگی اور قصد کرینگے طرف جنگ کفار کی باقی اہل اسلام پس کر دیگا اللہ تعالےٰ
شکست کفار پر **ف** دبرہ ساتہہ زبر دال مہملہ اور ب موحدہ کی اسم ہی ادبار سی اور روایت کیا گیا ہی ایسا ہی اور معنی دونون کے ہزیمت یعنی شکست ہین **ت** پس لڑینگی
لڑنا کہ نہین دیکہا گیا ہی مانند اوسکی یہان تک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنی کا اونکی جوانب نواحی پر پس نہین اپنی پیچہی چہوڑی گا اونکو یعنی نہین تجاوز کریگا اونسی یہانتک کہ
گر پڑیگا زمین پر مردہ **ف** ع یعنی اگر جانور اوڑیگا اوپر اونکی تو نہین پہنچی گا اونکے آخر تک یہانتک کہ گر پڑیگا مر کر بسبب بدبو اونکی یا بسبب درازی مسافت کے اونکے یعنی کسی طرف تک نہ جاویگا اور کسی اور
گر پڑیگا مر کر **ت** پہر گنینگی بیٹی ایک باپ کے کہ تہی سو **ف** ع یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوئے تہے لڑائی مین سب کے سب ایک جد سے ہونگی وہ جو اپنی کو شمار کرینگی تہی سو **ت** پس نہ پاوینگی اوس عدد سو کو کہ باقی رہا ہو

بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کامل آبادی بیت المقدس کے سبب خراب ہونی مدینہ کی ہوگی **ف** ح اسلئے کہ آبادی
بیت المقدس کی بسبب غلبہ کفار کی ہوگی کہ نصاریٰ ہین اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہی اور اشتقاق یثرب کا ثرب سی ہی بمعنی ہلاک کی
یا نام ایک کافر کا ہی کہ ابتدا مین اوسنی آباد کیا تھا اور مدینہ کو یثرب کہنی سی جو منع فرمایا ہی یہہ کہنا پہلی اوس نہی کی ہی **ت** اور خراب ہونا یثرب کا سبب نکلنی اور پیدا ہونی
فتنہ اور جنگ عظیم کا ہی کہ جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اوس مین سو مین سی ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اوس جنگ کا سبب فتح ہونی قسطنطنیہ کا ہی اور فتح ہونا اوس شہر کا سبب اور
علامت نکلنی دجال کی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی مراد یہہ ہی کہ یہہ حوادث اور وقایع بعد ایک دوسری کی اس ترتیب سی واقع ہونگی اور ہونا پہلی کا علامت پیدا ہونی دوسری
کی ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سی واقع ہو کہا طیبی نی اگر تو کہی یہان کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنی دجال کی اور اوپر حدیث مین کہا کہ ناگہان شیطان آواز دیگا
و تحقیق کہ دجال تمہاری پیچھی آیا تمہاری اہل مین پس نکلین گے وہ اور یہہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونون مین جواب اسکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ نی گردانا
فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنی دجال کی نہ یہہ کہ وہ پیچھی اوسکی نکلی گا بغیر ڈھیل کی اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹ تا باز رہین تقسیم کرنی غنیمت کی سی چنانچہ دلالت کرتی
اوپر اسکی حدیث آئندہ کہ ملحمہ عظمیٰ اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اونہی معاذ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** ع مراد بڑی جنگ سی کہا بعضون نی وہ ہی کہ جسمین
گنی جاوین گی ایک باپ کی اولاد اور نہین باقی رہیگی سو مین سی مگر ایک جیسی کہ اوپر گذرا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد اس سی فتح اوس شہر کی ہی کہ فتح ہوگا سبب عظمت اسما الہی کی جیسی کہ حدیث
ابی ہریرہ کی مین گذرا اور سات مہینون نہین جو ہونا ان چیزون کا فرمایا تو یہہ باعتبار متوجہ ہونی مسلمانون کی ہی طرف دونون شہرون کی اور ظہور دجال کی اور اسپر باعتبار فتح اول
دونون کی پس دجال پیچھی ہوگا اونکی بغیر تراخی کی درمیان دن دونون کی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ
الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ درمیان اوس جنگ بڑی کی اور فتح ہونی شہر مذکورہ کی یعنی قسطنطنیہ کی چھہ برس ہین اور نکلی گا دجال ساتوین برس مین **ف** ح اس حدیث
مین اور پہلی حدیث مین اختلاف فاحش ہی لیکن یہہ حدیث صحیح ہی جیسی کہا **ت** نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا یہہ حدیث صحیح تر ہی **ف** ح ع اور حدیث سابق
کی اسناد مین کلام ہی اور بعضی راوی اوسکی مجروح مطعون ہین اور اسمین دلالت ہے کہ تعارض ثابت ہی اور جمع ممتنع اور صحیح تر ہی مرجح ہی اور حاصل یہہ کہ درمیان ملحمہ عظمیٰ اور
درمیان خروج دجال کی ہونا سات برس کا صحیح تر ہی ہونی سات مہینی کی ہی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى
يَكُوْنَ اَبْعَدُ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحٌ وَسَلَاحٌ قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا قریب ہی مسلمان کہ گھیری جاوین گی مدینہ مطہرہ مین **ف**
ع یعنی دشمن گھیرینگی اونکو یہانتک کہ مسلمان کفار سی اور جمع ہون گی درمیان مدینہ اور سلاح کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب خیبر کی یعنی اونکی دخل ہونگی مدینی کی اندر
اور بعضی بابت ہرنگی گرد اوسکی اور نگہبانی کی لیئی اور یہہ معنی ظاہر تر ہین واسطی قول حضرت کے **ت** یہانتک کہ ہوگا دور تر سرحدون اونکی کا سلاح اور سلاح نام ایک
جگہہ کا ہی نزدیک خیبر کے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ح ع کہ چند منزل ہی مدینہ سی اور یہہ تفسیر راوی کی ہی اور سلاح ساتھہ زبر سین کے اور کبھی ضبط کیا ہی اوسکو ساتھہ
رفع کی پیش سی بنابر اسکی کہ اسم مؤخر ہی اور خبر بلفظ اَبْعَد ہی اور ایک نسخہ مین ساتھہ رفع اوسکی تنوین سی اور ایک نسخہ مین ساتھہ زبر ح کی ہی **وَعَنْ** ذِيْ مِخْبَرٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَ
تَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهٗ

تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی ذی مخبر سی کہ خادم ہی حضرت کا اور بھتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا مینی آنحضرت سی فرماتی تھی نزدیک ہی کہ صلح کروگی تم ای مسلمانون روم سی صلح با امن کی طرفین
غدر اور فتنہ سی نڈر ہونگی پس جنگ کروگی تم ای مسلمانون اور وہ رومی بالاتفاق دشمنون سی کہ سوای تمہاری ہین پس نصرت کیجاویگی تم یعنی مدد کریگا تمہاری
اللہ تعالی اوپر اور غنیمت پاؤگی اور سلامت رہوگی یعنی زخمی ہونی سی در ماری جانی سی پہر پہروگی یعنی دشمنونکی پاس سے یہان تک کہ اوتروگی تم اور اہل روم ایک سبز کی
جگہہ کہ ٹیلی ہونگی اوسمین پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے چلیپا **ف** ع مراد اہل نصرانیت سی روم ہین اسلیے کہ روم دین نصرانیت پر تہی اور چلیپا ایک
لکڑی مربع ہی کہ گمان کرتی ہین نصرانی کہ عیسی علیہ السلام سولی دیے گئی ہین اوپر لکڑی کی کہ تہی اسی صورت کی **ت** پس کہیگا وہ شخص کہ غالب آئی چلیپا یعنی غالب ہوئی تم
بسبب برکت چلیپا کی پس غصے ہوگا ایک شخص مسلمانون مین سے **ف** یعنی بسبب دلگی کی نسبت کیے غلبہ کی غیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان چلیپا کو پس نزدیک
اس قصہ کی عہد توڑینگی رومی اور جمع کرینگی لوگون کو جنگ کیلیے **ت** اور زیادہ کیا بعضی راویونے اس عبارت کو کہ پس دوڑینگی مسلمان طرف ہتیار دن اپنی کی
پس لڑینگی مسلمان اور نصاری پس بزرگ کریگا اللہ تعالی اوس جماعت مسلمانون کو ساتہ شہادت کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی
نقل کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا چہوڑ دو تم حبشیونکو اور تعرض نکرو اونسی جب تک چہوڑین وہ تمکو اور تعرض نکرین تم سی اسلیے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین نکالیگا کعبہ کا گنج مگر
ایک شخص صاحب دو پنڈلیون چہوٹی کا حبشی مین سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** ح یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اس سے لشکر حبش کا ہی اور سویقہ تصغیر ساق
کی ہی یعنی پنڈلی کی اور پنڈلیان حبشی کی اکثر چہوٹی اور باریک ہوتی ہین اور مراد گنج سی گنج ہی مدفون نیچے کعبہ کے کہا بعضون نے کہ مخلوق ہی اوسمین اور بعضون نی کہا
کہ مراد ہی وہ مال کہ بطور نذر کی آتا ہی اوسکو خادم وہان کی جمع کرتی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چہوٹی پنڈلیون کا حبشی مین
سی اور نہین معارض ہے یہہ قول اللہ تعالی کی حرما آمنا اسلیے کی یہہ قرب قیامت کے ہوگا جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنی والا اور ظاہر یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی
گردانا ہی اوسکو حرم با امن باعتبار غالب احوال کی جیسی کہ دلالت کرتا ہی و سیر قصیہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند اونکی یا مراد حرم با امن گردانی سی یہہ ہے کہ اللہ
تعالی نی حکم فرمایا ہہ کہ وہ امن مین رکہین لوگون کو اور نہ تعرض کرین کسی سی اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ جس زمانے قیامون کا قرامطہ مین سے جبکہ بیٹہا فساد سی یعنی قتل کرتی لوگون
کی سی اور خراب کرتی شہرون کیسی کہا اوسی کہ کہان ہی کلام اللہ کا وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا پس کہا بعضی اہل توفیق نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ امن دو اوسکو کہ داخل ہو
اوسمین اور نہ تعرض کرو اسکی اندر ساتہہ لوٹنی اور قتل کرنی کی **وَعَنْ** رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ
وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ آنحضرت کی صحابیون مین سے تہی کہا چہوڑ دو تم حبشیونکو جب تک کہ
چہوڑین وہ تمکو اور چہوڑ دو تم ترکونکو جب تک چہوڑین وہ تمکو نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** ح اگر کہین کہ قرآن شریف مین حکم ہی قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً علی العموم فرمایا ہی کہ
مشرکون سی قتال کر دو جہان ہون حضرت نی یہہ کیون فرمایا کہ اونکو چہوڑ دو رکہو جواب اسکا یہہ ہی کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سی مخصوص اور خارج ہین اسلیے کہ شہر
اونکی بعید ہین اونکی شہر دنین اور اسلام کی شہرون مین دشت و بیابان بہت ہین جب تک کہ وہ تعرض نکرین اور اسلام کی شہرون پر نہ آوین تعرض اونسی کرنا نچاہیے پر
اگر وہ سبقت کرین اور اسلام کی شہرون مین آ کہ قہر اور غلبہ کرین تو وہ فرض ہوگا قتال و نکا یا کہین کہ آیہ ناسخ اس حدیث کی ہی اور حکم اس حدیث کا ابتدای اسلام مین تہا
بسبب ضعف اسلام کی اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْيُنِ
يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلٰثَ مِرَارٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْاُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ
وَاَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَاَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی اونسے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ حدیث کے کہ وہ یہہ حدیث ہی لڑینگی تمسی قوم چھوٹی آنکھوں والی یعنی ترک ف ع یہہ بقیہ راوی سی ہے کہ
وہ صحابی ہی یا تابعی ہی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہانکوگی تم اونکو تین بار یعنی ہونگی وہ مغلوب و مقہور بہاگنی والی کہ تم اونکو بہگادوگی یہان تک کہ پہنچاوگی اونکو جزیرہ
عرب مین ف ع کہا بعضون نی کہ یہہ نام ہی عرب کی شہرونکا اسلیئی کہ گہیری ہوی ہین اونکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور
کہا مالکی نی کہ وہ حجاز ہی اور یمامہ اور یمن ت پس پہلی ہانکنی مین نجات پاوینگی وہ شخص کہ بہاگی ترکون مین سی اور اسیطرح دوسری ہانکنی مین نجات پاوینگی بعضی اور
ہلاک ہونگی بعضی اور اسیطرح تیسری ہانکنی مین پس کاٹی جاوینگی اور جڑسی اوکہاڑی جاوینگی یا مانند اوسکی فرمایا حضرت نی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح یہہ لفظ اوس جگہہ
کہتی ہین کہ حدیث کے معنی نقل کیے جاتی ہین اور لفظ اوسکی خاص یاد نہین ہوتی اور امین نہایت ورع ہی راوی کا **وعن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
عليه وسلم قال ينزل اناس من امتي بغائط يسمونه البصرة عند نهر يقال له دجلة يكون عليه جسر يكثر اهلها ويكون من امصار المسلمين
واذا كان في اخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوه صغار الاعين حتى ينزلوا على شط النهر فيتفرق اهلها ثلث فرق
فرقة ياخذون في اذناب البقر والبرية وهلكوا وفرقة ياخذون لانفسهم وهلكوا وفرقة يجعلون ذراريهم خلف
ظهورهم ويقاتلونهم وهم الشهداء رواه ابو داود اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوترینگی لوگ میری امت مین سی زمین پست مین کہ نام رکہینگی اوسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتہہ زبر با اور زیر اوسکی اور جزم
صاد کی اور زبر اوسکی اور زیر بہی آئی ہی ت نزدیک ایک نہر کی کہ کہا جاویگا اوسکو دجلہ ف ح دجلہ ساتہہ زبر اور زیر دال کی نہر بغداد کی ت ہوگا اوس پر پل
بہت ہونگی اہل بصرہ کی اور ہوگا وہ شہر مسلمانونکی شہرون مین سی حلبی نی حاشیہ شفا مین لکہا ہی کہ بصرہ مثلثۃ الباہی اور زبر فصیح تر ہی بنایا ہی اوسکو عتبہ بن غزوان
نی بیچ خلافت عمر رض کی اور اوسمین بت پرستی کبہی نہین ہوی اور اس قضیہ مین جو حدیث ہین صریح مذکور نام بصرہ کا ہے اور علمانی کہا ہی کہ مراد اوس سی بغداد ہی اسدلیل سے
کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہی نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اس ہیئت پر کہ اب ہے نہ تہا بلکہ قریے تہی متعدد و متفرق مضافات بصرہ سی اور
منسوب اوسکی طرف اور آنحضرت نی ازراہ معجزہ کی خبر دی اوسکی بننی کی اسلیئی فرمایا ساتہہ لفظ استقبال کی کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانونکی شہرون مین سے اور بہت ہونگی رہنی والے
اوسکی اور یہہ بہی ہے کہ ترک بصرہ مین واسطی لڑنی اونکی اس کیفیت مخصوص سی کہ مذکور ہوی نہین آئی اور اہل تواریخ نی اسکو نہین نقل کیا مگر بغداد مین البتہ آئی ہین
جیسی کہ معروف و مشہور ہی پس ذکر بصرہ کا حدیث مین اس سبب سے ہی کہ بصرہ بہ نسبت بغداد کی شہر قدیم ہی کہ قریے اور مواضع کہ بغداد اونمین بنا ہی منسوب اوسکی طرف
تہی اور بصرہ ایک موضع ہی باہر بغداد کی قریب اوسکی دروازہ کی کہا جاتا ہی اوسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بغداد کا ساتہہ نام بعض اوسکی کہ بصرہ ہے
یا بحذف مضاف یعنی بغداد البصرۃ جیسی کہ کلام پاک اللہ تعالی کی مین ہے واسئل القریۃ اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ بعضی شخص میری امت مین سے اوترینگی نزدیک دجلہ کی
اور مقام کرینگی وہان اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانون کی شہرون سی اور وہ بغداد ہی اور امصار جو کہا اشارہ کیا اوس شہر کی بڑائی کا اسلیئی کہ مصر بڑی شہر کو کہتی ہین
بعد اوسکی مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہے ت اور جسوقت کہ ہوگا امر یا حال آخر زمانہ مین آوینگے اوس شہر مین لڑکے ایک لونڈی کی بیٹی قنطورا کی ف ح یعنی ترک اور قنطورا ساتہہ زبر
قاف اور جزم نون اور پیش طا کی ساتہہ الف مقصورہ کی اور کبہی ساتہہ ممدودہ کی بہی آتا ہی نام ہی بدر کلان ترک کا کہ ستی کا اوسکی اولاد ہین ت کہ مونہہ اونکی
چکلی ہونگی اور آنکہین چہوٹی یہان تک کہ اوترینگے اوس نہر کی کناری پر پس متفرق ہونگی اوس شہر کی لوگ تین فرقی ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلونکی دمونمین اور جنگل مین
ف ح یعنی اعراض کرینگی قتال سی اور مشغول ہونگی زراعت مین اور تلاش کرینگی بیلونکو کہیتی کی لیی واسطی خلاصی اپنی کی ہلاک سی بسبب اس عمل کی یا لادین گے
اپنی اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چلی جاوینگی جنگل کو تا اونکی شر سی نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا یہہ فرقہ ف ح اور اونکی شر سی بسبب اس حیلہ کی نجات
نہین پاوینگی اسلیئی کہ آگ شر کون کی فتنہ کی ایسی نہین بہڑکیگی کہ اس حیلہ سی بچا سکین اور ایک فرقہ طلب کریگا امان نفسہ فقط اور اسی واسطی جانون اپنی کی اور ہلاک

ہونگی **ف** ع یعنی اونکی ہاتون سی اور شاید کہ مراد اس فرقہ سی مستعصم باللہ خلیفہ اور ہمراہی اوسکی مسلمان ہین کہ طلب کی اونہون نی امان اپنی لیی اور اہل بغداد کی لیے
اور ہلاک ہوی اونکی ہاتون سی کہ مار ڈالا اونہون نی اونکو کسی کو باقی نہین چہوڑا اور کہا ایک شارح نی کہ اگر ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بصرہ سی بغداد اسلیے کہ بغداد
تہا قریہ حضرت کی عہد مین بصرہ کی قریہ مین سی از راہ اطلاق کرنی اسم جز کی کل پر تو واقعہ ہو چکا جیسا کہ حضرت نی فرمایا تہا اور اگر ارادہ کیا بصرہ سی بصرہ معہودہ تو
شاید کہ وہ واقعہ ہو بعد اسکی اسلیے کہ نہین سنا گیا ہی کہ کفار اوتری ہون اوسمین کبہی قتال کی لیے **ت** اور ایک فرقہ گردانی گا اپنی اولاد و عورتونکو پیچہی پشتون اپنی کے
ف ح یعنی تغافل کرینگی اونسی اور قطع کرین کی علاقہ مہر و محبت کا اونسی یا اپنی پیچہی لیوین گی اور ہمراہ لیجاوین گی **ت** اور لڑینگی ترکون سی اور مارے جاوینگی اکثر اونکی
اور وہ ہونگی شہید نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** ع ح حقیقی کامل شہادت مین کہ بیچ طوفان ایسی فتنہ کی کرہمت کی باندہی اور مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہہ ہین کہ تیسرا فرقہ
غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑین گی ترکسی پہلی غالب ہونی اونکی سی اہل اسلام پر پس شہید ہونگی اکثر اونکی اور نجات پاوین گی اونمین سی تہوڑی کذا ذکرہ الاشرف
اور کہا غیر اونکی نی کہ یہہ حضرت کی معجزات مین سی ہی اسلیے کہ یہہ واقع ہوا جیسی کہ خبر دی تہی حضرت نی اور ہوا یہہ واقع بیچ صفر کی سنہ چہہ سو چہپن مین اور یہہ قضیہ اشارہ
ہی طرف پیدا ہونی ہلاکت اور آگ فتنہ کی اور قتل کی اور طرف جلانی بلاد اسلام کی اور لگنی اوس آگ کی اور بلند ہونی شعلہ اوسکی کی تہوڑی مدت مین اور جلانی اوسکی عالم کو
اور یہہ قضیہ ہی کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکی بیان سی عاجز و قاصر ہی اور کہا ہی علما نی کہ ابتدای آبادی ربع مسکون کی سی مثل اس واقعہ کی اس کیفیت سی واقع نہین ہوا
کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہہ قضیہ تواریخ کی کتابون مین تفصیل سی مذکور ہی **وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ**
إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا وَ
نَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَإِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ
وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ رَوَاهُ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای انس
تحقیق بناوین گی لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر اون شہرون مین سی ہوگا کہ کہا جاوی گا اوسکو بصرہ پس اگر گذری تو اوس پر یا داخل ہو تو اوسمین پس دور رکہہ تو اپنی تئین
اوسکی اون مواضع سی کہ زمین شور رکہتی مین اور دور رکہہ اپنی تئین اوس مواضع سی کہ نام اوسکا کلا ہی اور اوسکی کہجورون سی اور اوسکی بازارسی اور اوسکی
بادشاہ اور امیرونکی دروازون سی اور لازم پکڑ تو اوسکی کنارونکو کہ نام اوسکا ضواحی ہی **ف** ع ح ضواحی جمع ضاحیہ کی ہی یعنی کنارہ زمین کی کہ ظاہر اور کہلے
ہو آفتاب مین اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہی اوسمین اور بعضون نی کہا مراد اوس سی پہاڑ اوسکی ہین اور یہہ امر ہی گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا **ت** پس تحقیق
شان یہہ ہی کہ ہوگا ان جگہون مین کہ منع کیا گیا وہان کی جانی سی دہسنا زمین مین اور پتہر برسنی اور زلزلہ سخت اور ہوگی ان جگہون مین ایک قوم کہ شام کرینگی
اچہی بہلی اور صبح کرینگی اس حال مین کہ ہو جاوینگی بصورت بندرون اور سورونکی **ف** ع ح یعنی جوان اونکی بندر ہو جاوین گی اور بڑہی سور اور اس سی معلوم
ہوتا ہی کہ مسخ اس امت مین بہی جائز الوقوع ہی اسلیے کہ اگر جائز نہوتا تو ڈرانا اور بچانا اوس سی فائدہ نرکہتا اور بلا شبہ حدیثون مین واقع ہوا ہی وعید اوس سی
بیچ حق فرقہ قدریہ کی اور اسی سبب سی کہا ہی بعضی شارحین نی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی اس طرف کہ وہان قدریہ ہونگی اسلیے کہ مسخ و خسف ہونگی اس امت
مین تقدیر کی جہٹلانی والون پر لفظ کلا جو اوپر کی حدیث مین ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ساتہہ مدکی ہی اور بروزن کتان کی نام ایک جگہہ کا ہی بصرہ
مین کہا ایک شارح نی کہ وہ کنارہ نہر کا ہی کہ وہان کشتی بندہتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ جگہہ چرنی جانورونکی ہی اور تائید کرتا ہی اسکی وہ کہ بعضی نسخون مین ساتہہ
تخفیف اور قصر کی ہی یعنی گہانس کی چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسیطرح ہی پس ان جگہون مین خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت اونکی اور کہجورونمین
بسبب خوف غربت کی اونمین اور بازارونمین بسبب ہونی غفلت کی یا کثرت لغو کی یا فساد عقود اور بادشاہون وغیرہ کی دروازونپر بسبب کثرت ظلم کی اور
مشکوۃ کی اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوی ہی بسبب نیانی مولف کی نام راوی کو لیکن جزری نی کہا رواہ ابوداود من طریق

لم یجزم بها الراوی بل قال لا اعلم الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہہ حدیث ابوداود نی اسی طریق سی کہ جزم نہین کیا ابوداود نی اوس طریق مین آدمی کو بلکہ کہا نہین جانتا مین اوسکو یہہ اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ داخل اس اسناد مین ہی مگر کہ ذکر کیا اسحدیث کو موسی بن انس سے اونی انس بن مالک سی لیس طرح کہنا دلالت کرتا ہی ابہام واشتباہ پر اور یہہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہین اور تابعین سے ہین **وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ** اور روایت ہی صالح بن دینار تابعی سی کہتی تہی گئی ہم حج کرنی کو بصرہ سی مکہ کو پس تا کہان وہان ایک شخص کہڑا تہا یعنی ابوہریرہ پس کہا اونہون نی واسطی ہماری کہ کیا تمہاری شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابلہ **ف** ح ابلہ ساتہہ پیش ہمزہ اور ب کی اور تشدید لام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی **ت** کہا ہمنی ہان ہیگی کہا اوس شخص نی کون ہے کہ ذمہ لی اور متکفل ہو واسطی میری تم مین سی یہہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی میرے نیت سی مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطے ابی ہریرہ کی ہی **ف** ح عشار ساتہہ زبر عین اور تشدید شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی اوسمین واسطی برکت حاصل کرنی کی نماز پڑہتی ہین **ت** سنا مینی دوست جانی اپنی سی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ عزوجل اوٹہاویگا مسجد عشار سی دن قیامت کی شہید نہین اوٹہینگے یعنی قبرون سی یا مرتبہ مین ساتہہ شہیدون بدر کی غیر اونکی **ف** ع ح اور یہہ بڑی تعریف ہی اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدون کے برابر ہین اور یہہ نہین معلوم کہ وہ اس امت کی شہیدون مین سی ہونگی یا اگلی امتون مین سی پس جب یہہ مسجد ایسی فضیلت وشرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہو اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اونمین فضیلت عظیم رکہتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز ہی اور پہنچتا ہے اور اکثر علما اسیر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی **ت** نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا یہہ مسجد اوس جانب ہے کہ متصل نہر کی یعنی نہر فرات کی کہ بصرہ کی ہی **وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى** اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ مراد اوسکا یہہ ہی ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ إِنَّمَا أُرِيْدُ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَالَكَ وَلَهَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّي حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ وَقَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی شقیق سی کہ نقل کی حذیفہ سی کہا تہی ہم نزدیک عمر رض کی پس کہا کون تم مین سے یاد رکہتا ہی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ درباب فتنہ کی فرمائی ہی پس کہا مینی کہ مین یاد رکہتا ہون جیسی کہ فرمائی حضرت نی یعنی بعینہ بی زیادتی او نقصان کی کہا عمر نی کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہی بیچ روایت حدیث کے

کہہ جو کچہہ فرمایا اور بیان کر کیفیت اوسکی **ف** ح ع چونکہ حذیفہ نے صحابہ کی درمیان مین سامنی حضرت عمرؓ کی دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ مین یاد رکہتا ہون
جسطرح حضرت نی فرمائی ناگوار ہوی ہیہ بات اونکی حضرت عمرؓ کو اور فرمایا تو عجب بڑے سخت جرأت کی تونی اور خبر یہ کہ نہین جانتا مین اور نہ یاد رکہتی اور تو دعوی
کرتا ہی کہ مجہکو بعینہ یاد ہی کہہ کیا فرمایا تہا آنحضرتؐ نی اور ہوسکتا ہی کہ یہہ تحسین اور تائید ہو حذیفہ کی بیچ حفظ وضبط کی یعنی جانتا ہون کہ تو دلیر تہا بیچ پوچہنی
کی آنحضرتؐ سی حال شر و فتنہ کا کہ بہت پوچہتا تہا البتہ تجہکو علم ہوگا اوسکا کہہ کہ کیونکر ہی **ت** کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی سنا مینی پیغمبر خدا سی فرماتی تہی فتنہ
اور ابتلا اور آزمایش مرد کی اوسکی اہل و عیال مین ہی اور اوسکی مال مین اور اوسکی نفس مین اور اوسکی فرزندون مین اور اوسکی ہمسایہ مین **ف** ح ع یعنی مرد
مبتلا ہی انکی رعایت حقوق مین اور اوسکی ادا کرنی مین جیسا کہ چاہیی اور اوسمین تقصیرین کرتا ہی اور برخلاف فرمودہ کی چلتا ہی اور اونکی تقریب سی مرتکب
منہیات کا ہوتا ہی اور اوس سے محنت و ایذا اوٹہاتا ہی اور رنج و تعب مین پڑتا ہی پس لایق ہی یہہ کہ کفارہ کری اونکا ساتہہ حسنات کی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی
ان الحسنات یذہبن السیئات چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا حضرتؐ نی ساتہہ قول اپنی کی **ت** جہاڑتی ہین اوس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ اونکی سبب سے کرتا ہی
روزہ اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہی پس کہا عمرؓ نی کہ نہین مراد رکہتا مین یہ **ف** ع حضرت عمرؓ نی جب پوچہا کہ کون تم مین سی
یاد رکہتا ہی حدیث آنحضرتؐ کی درباب فتنہ کی اور یہہ سوال محتمل تہا دو معنی پر ایک تو یہہ کہ مراد فتنہ سی امتحان و آزمایش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کی جیسی کہ بیچ قول
اللہ تعالی کی ونبلوکم بالشر من الخوف والجوع الخ اور دوسری یہہ کہ مراد ہو اوس سے واقع ہونا قتال کا اور تہا سوال حضرت عمرؓ کا دوسری شق سی اور حذیفہ
نی اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمرؓ نی کہ مین یہہ مراد نہین رکہتا اس سوال مین **ت** نہین مراد رکہتا مین اس فتنہ سے مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہی
مانند موج دریا کی **ف** ح یعنی مراد میری فتنہ سی قتل و قتال اور لڑائیان ہین کہ کہیلین اور شایع ہو شر و محنت اونکی لوگون مین **ت** کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی
عمرؓ سی کہ تمہین کیا کام ہی اوس فتنہ سی ای امیر المومنین یعنی تمکو اوس سے غم نہین ہے اور شر اوسکی تمکو نہین پہنچیگی اور تم اوسکو نہین پاؤگی تحقیق درمیان تمہارے
اور درمیان اوس فتنہ کی ایک دروازہ ہی بند **ف** ح بند دروازہ کنایہ ہی حضرت عمرؓ کی وجود سی جیسی کہ آخیر حدیث مین تفسیر کی یعنی جب تک وجود تمہارا
درمیان مین ہے وہ فتنہ راہ نہین پائیگا اور جب تم اونمین سی اوٹہہ جاؤگی وہ فتنہ آویگا اور راہ پاویگا **ت** کہا عمرؓ نی بطریق استفہام کی کہ پس توڑا
جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اوس سی آویگا یعنی بسبب شدت اور سختی اوسکی کی اور یا کہولا جاویگا **ف** ع ح یعنی بسبب خفت و نرمی اوسکی کی فرق ہی درمیان
ٹوٹنی دروازہ کی اور کہلنی کی جب ٹوٹ جاتا ہی تو راہ کہلجاتی ہی کوئی بند نہین کرسکتا اور بعد کہلنی کی بند کرنا ممکن ہی اور یہہ مثال ہی کہ مشابہت دی فتنہ
کو ساتہہ گہر کی کہ مقابل ہی امن کے گہر کی اور عمرؓ کی حیات کو ساتہہ دروازہ بند کی اور اونکی موت کو ساتہہ کہلنی اوس دروازہ کی پہر کنایہ کیا ساتہہ توڑنی کے
قتل سی اور ساتہہ کہلنی کی موت سی یعنی عمرؓ سمجہی کہ دروازہ کنایہ ہی اونکی وجود سی اور وہ یہان سی اوٹہنی والا ہی پوچہا کہ ساتہہ قتل کی ہوگا یا ساتہہ موت
کی **ت** کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی نہین کہولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا کہ علاج پذیر نہووی اور پہر بند کرنا اوسکا ممکن نہو کہا عمرؓ نی کہ یہہ یعنی دروازہ
کہ جسکی وصف سی یہہ ہے کہ توڑا جاویگا اور کہولا نجاویگا لایق تر ہی یہہ کہ نہ بند کیا جاوی کبہی کہا شقیق نی پس کہا ہمنی واسطی حذیفہ کی کہ کیا تہی عمرؓ جانتی کہ
کون ہی دروازہ کہا حذیفہ نی ہان جانتی تہی عمرؓ اوسکو جیسا کہ جانتی تہی کہ تحقیق ورے کل کی رات ہی **ف** ع یعنی بعلم یقینی ضروری جانتی تہی جیسے کہ
کل نہین ہوتی مگر پیچہی رات کی اور سوال جو کیا واسطی تحقیق حال کی کیا **ت** تحقیق مینی بیان کی اوسنی حدیث کہ نہین اوسمین غلطیان کہا شقیق نی
پس ڈری ہم اس سے کہ پوچہین حذیفہ سی کہ کون ہے مراد دروازہ سی پس کہا ہمنی مسروق سی کہ حاضر تہی وہان پوچہہ حذیفہ سے پس پوچہا مسروق نی حذیفہ سی پس کہا
حذیفہ نی مراد دروازہ سے عمرؓ ہین یعنی روکنی والے فتنہ کی اصحاب و احباب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا اونہی کہ فتح قسطنطنیہ کی قریب ہے قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ

یہ باب ہی بیچ بیان علامتون قیامت کی ف ح شرط ساتھہ جزم ر کی ایک چیز کو ساتھہ ایک چیز کی وابستہ کرنا جیسی کہین اگر ایسا ہو تو ایسا ہو اور اسکی جمع شروط ہی اور شرط ساتھہ بر ر کی علامت اور نشان ایک چیز کی ہونیکا اور اسکی جمع اشراط ہی پس اشراط ساعت یعنی نشانیون قیامت کی ہی اور ساعت کہتی ہین ایک جزو کو اجزاء شب و روز سی اور بمعنی وقت حاضر کی بہی آئی ہی قیامت کو بار بار ہونی اوسکی کو ساعت کہتی ہین ایسلیے کہ جب آنا اوسکا مبہم ہی ایسا ساعت مین ہونا اوسکا محتمل اور منتظر ہی اور علما نی تفسیر کیا ہی اشراط ساعت کو ساتھہ چہوٹی امور کی کہ واقع ہون پہلی قایم ہونی قیامت کی اور منکر ہون اوکی لوگ مانند جننی لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنی کی بیچ بنانی اونچی اونچی مکانون کی اور کثرت جہل اور زنا اور پینی شراب کی اور قلت مردون کی اور کثرت عورتون کی اور ضایع کرنی امانت کی اور کثرت لڑائیون اور فتنون کی اور مانند انکی کہ اس باب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتھہ اس معنی کی یہہ ہین کہ بڑے علامتین کہ متصل قیامت کی واقع ہونگی اور باب آئندہ مین مذکور ہین وہ اور ہین اور کہتی ہین عالم کہ شرط لغت مین بمعنی اول شئی اور رزوال ال اور چہوٹی مال کی بہی آیا ہی اور باعث لوگون کی انکار کرنی کا اونسی یہہ ہے کہ یہہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرینگی اور یہہ چیزین جو علامت ہین مراد یہہ ہی کہ بہت واقع ہونا اور پہلینا انکا علامت ہے نہ مطلق ولیکن اس باب مین امام مہدی کی بہی نکلنی کو ذکر کیا ہی اور نکلنا انکا ساتھہ عیسی اور دجال کی ہوگا کہ قریب قیامت کی ظہور کرینگی اسکا جواب یہہ ہے کہ ذکر مہدی کا یہان تقریباً ذکر لڑائیون و فتنہ کی ہی اور تتمہ اس کلام کا باب آئندہ مین آویگا انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الْجَھْلُ وَیَکْثُرَ الزِّنَا وَیَکْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَیَکْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَۃً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَقِلَّ الْعِلْمُ وَیَظْھَرَ الْجَھْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انس سے کہا اونہی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نشانیون قیامت کے سی یہہ ہی کہ اوٹہایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹہہ جانی علما کی یا بسبب کم رتبہ ہونی اونکی کے نزدیک امرا کی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانون کی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع یہہ بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت سی فسادون کی بیچ بلاد و عباد کی ت اور کم ہونگی مرد کہ جنسی انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی عورتین ف ع کہ جنسی نہین سرانجام پاتے ہین امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہی کثرت غم و ہم کا اور حاصل کرنی دینار و درہم کا ت یہان تک کہ ہوگا واسطی پچاس عورتون کی ایک مرد خبرگیری کرنی والا ف ع یہہ مراد نہین ہے کہ پچاس عورتین بیبیان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہہ مراد ہی کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور پہپہیان اور خالائین اور بیبیان وغیرہ انہی متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہہ خبرگیران اونکا ہوگا ت اور ایک روایت مین یعنی بجای رفع العلم و یکثر الجہل کی یہہ عبارت آئی ہی کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق پیدا ہونگی پہلی آنی قیامت کی جہوٹی پس پرہیز کرو اونکی شر سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع مراد جہوٹون سی یا تو وہ ہین کہ حدیثین جہوٹی بناوینگی اور یا وہ کہ دعوی پیغمبری کا کرینگی اور یا وہ کہ بدعتین نکالین گی اور خواہشین فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگون کی طرف نسبت کرینگی اور گمان کرینگی کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نی شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروہم نہین مذکور ہی صحیح مسلم مین لیکن آیا ہی بعضی نسخون غیر اوسکی مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قول جابر کا ہی انتہی اور جامع مین مانند لفظ مشکوۃ کی ہی بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نی جابر بن سمرہ سے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُھَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سی کہا ابوہریرہ

نے اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے کسی مجلس مین صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جسوقت کہ ضایع کیجاوے
امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف ع مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کے ہین جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا عرضنا الامانۃ الآیۃ یا حق لوگون کی
اور امانتین دنیا کی اور مراد یہہ ہی کہ تعین اوسکی وقت کا سواے عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی ظہور
مین آوینگی اور نشانی اوسکی قرب کی ہونگی متصر کئین مین انجملہ ایک علامت اوسکی ضایع کرنا امانت کا ہی کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگی ت کہا اعرابی
نے کہ کسطرح ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوی کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کی پس منتظر رہ قیامت
کا نقل کی یہہ بخاری نے ف ع مراد نا اہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردون کی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہہ خلیفہ کی حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امراء و رشان اور ارباب مناصب
کو قسم تدریس اور تقوی اور امامت اور خطابت اور مانند اونکیسے پس جب کام دین و دنیا کا نا اہل کی ہاتھہ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضایع ہونگی اور لفظ وسد ساتہہ صیغہ مجہول کی تشدید سین اور تخفیف اوسکی سے ساتھ ہے بمعنی تکیہ کی اور جس کو کہ کوئی کام سونپا جاتا ہی
گویا وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل
زکوۃ مالہ فلا یجد احدا یقبلہا منہ وحتی تعود ارض العرب مروجا وانہارا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال
تبلغ المساکن اہاب او یہاب اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہہ عطف تفسیری ہی یعنی بہیگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کی ہر جانب سے مانند نالہ کی تاکہ بہت میل کری خلق اوسکی
طرف ت یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنی مال کی پس نپاویگا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم ہونی رغبت کی اوسکی
طرف بسبب تشویش حال کی اور یہانتک کہ ہوجاوی زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والے نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ اور روایت مسلم کی یون ہے
کہ فرمایا پہنچینگے عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف ع اہاب ساتہہ زیر ہمزہ کی اور زبر ب کی اور یہاب ساتہہ زیر ی کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ زبر ی کر
اور یہہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کی اور لفظ او تنویع کی لیے ہی اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد نواح اوسکی کی ہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ اہاب ساتہہ زبر
ہمزہ کی بر وزن سحاب کی کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہی چند کوس مدینہ سے اور لفظ اہاب کو ساتہہ زیر کی بہی پڑہا ہی **وعن** جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال یکون فی آخر امتی خلیفۃ
یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ ہوگا اخیر زمانی مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیگا اور جمع نہین
کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہماری کی اور نگنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بے شمار اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کی ایک خلیفہ دیگا
مال لپین بہر بہر کر اور نگنیگا اوسکو گنا نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی بسبب کثرت اموال و غنایم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس اپنی کی لپین بہر بہر کر دیگا
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب فمن حضر فلا یاخذ منہ شیئا
متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی کہ فرات کہلجاوے گنج سونی کی سے ف ع یعنی پانی فرات کا
خشک ہوجائیگا اور اوسکی نیچی سے گنج سونی کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہی ت پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نلی اوس سے کچھہ نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اصلی کہ لینا اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور بعضون نے کہا اصلی نلی کہ لینا اوس گنج

سے ہی بخاصیت موجب و تردی آفات و بلیات کا ہی اور وہ ایک نشانی ہی نشانیون قدرت الٰہی سی اور بعضون نی کہا اس سبب سے کہ وہ مال مغصوب و مکروہ ہی
مثل مال قارون کی پس انتفاع اوس سے حرام ہوگا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ
مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا
الَّذِيْ اَنْجُوْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ویسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ کہل
جاویگی فرات پہاڑ سونی کی سی **ف** ع ظاہر یہہ ہی کہ قصہ متحد ہی اور روایت متعدد ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ کہل جاوی گی فرات گنج عظیم سی کہ مقدار پہاڑ کی ہوگا
سونی سی اور احتمال یہہ ہی کہ ہو یہہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونی کی **ت** لڑینگی لوگ واسطے یعنی اوسکی حاصل کرنی اور لینی پر پس ماری جاوینگی ہر سو مین سے ننانوین
اور کہی گا ہر شخص اونمین سی شاید کہ مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاونگا اور مال لونگا اس توقع پر لڑینگی
اور ماری جاوینگی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ
فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ باہر ڈالدیگی زمین ٹکڑی جگر اپنی کی **ف** ح یعنی گنج مدفون اور
افلاذ ساتہہ زبر ہمزہ کی جمع فلذة کی ہی ساتہہ زبر فے کی اور ذال کی آخر مین معنی ٹکڑی کٹی ہوئی کی طول مین اور قاموس مین ہی کہ فلذ ساتہہ زیر کی جگر اونٹ کا
اور فلذة ساتہہ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونی اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزون کو تعبیر کیا ساتہہ ٹکڑون جگر کی اسلیے کہ وہ خلاصہ زمین کے ہین جیسی کہ جگر خلاصہ
اونٹ کا ہی اور وہ محبوب ہین جیسی کہ جگر محبوب تر ہی اون چیزون مین کہ پیٹ مین ہین پس معنی یہہ ہین کہ ظاہر کری گی اور نکال ڈالیگی زمین خزانون وغیرہ کو اپنی پیٹ
مین سی طرف پیٹہہ اپنی کی **ت** مانند ستونون کی سونی اور روپی سی پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اوسنی لوگون کو واسطی مال کی پس کہیگا بیچ طلب کرنی اسکے
قتل کیا مینی لوگون کو اور آویگا کاٹنی والا ناتی کا یعنی باز رکہنی والا سلوک و احسان کا اپنون سے پس کہیگا واسطی اسی مال کی کاٹا مینی حق ناتیدارون اپنی کا اور
آویگا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکی کی کاٹا گیا ہاتہہ میرا **ف** ح یعنی یہہ مال ایسی چیز ہی کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی کی یہہ گناہ کیی مینی اور یہہ محنتین دیکہین مینی
اور اب کچہہ کام نہین آتا اور حاجت نہین رکہتی ہم **ت** پہر چہوڑ دینگی اوس مال کو زمین سی نکلا ہوگا پس نہین لینگی اوس سے کچہہ نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ
يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین جاویگی اور نہین فانی ہوگی دنیا یہان تک کہ گذریگا مرد قبر پر پس
لوٹیگا اوسپر اور کہیگا ای کاشکی ہوتا مین جگہہ اس قبر والی کی اور نہین اوسکو یہہ دین مگر بلا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح اس عبارت کی دو معنی کہی ہین علما نی ایک
تو یہہ کہ مراد دین سی عادة ہی اور دین بمعنی عادة کی بہی آیا ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہین لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت
اور نہین ہوگی باعث اوسکو لوٹنی پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسری یہہ کہ دین بمعنی مشہور کی ہی اور معنی اوسکی یہہ کہ نہین ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنی
بسبب امر اور فتنہ کی کہ پہنچا ہو اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سے پہنچی ہوگی اور ہو سکتا ہی کہ معنی یہہ ہون کہ اوسوقت مین کہ لوٹیگا قبر پر
اور آرزو کریگا موت کی کچہہ دین مین سے اوسکی ساتہہ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ
الْاِبِلِ بِبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلی گی آگ

زمین حجاز سی روشن کردی گی گردنین اونٹونکی بصری مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح بصری ساتہہ پیش ب اور حرم صاد کی شہری شہرون شام
سی اوسمین اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کی ہی اور حجاز نام ہی مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکی کا اور اخبار مین ظہور اس آگ کی حد تواتر کو پہنچی ہین
اور غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نی ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی وس شہر والون کو اوس کے
آفت سی بچایا اور ہوا ظہور اوسکا سنہ چہ سو پچاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الاخر کی سہ روز اتوار ستائیسوین جب تک ہوا کسب باون روز ہوی اور پہنچا
اوسکا جانب حجاز سی تہا مانند ایک شہر بڑی کی کہ اوسکی اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگوری گویا کہ ایک جماعت آدمیونکی ہی کہ اوسکو کہینچتی ہین جس پہاڑ پر کہ پہنچتے
تہی خاک کردیتی ہی اور مانند شیشہ کی پگہلا دیتی ہی اور مانند رعد کے فریاد کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سی ندیان سرخ اور نیلی
نکلتی تہین اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ہوا ٹہنڈی اوس طرف سے مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہی علمانی کہ اوس آگ کی روشنی اطراف اور جنگلون مین
پہیل گئی تہی اور حرم نبوی اور تمام گہرون مدینہ کی مین مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ راتون کو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب وچاند کے
اون ایام مین معطل اور مبہم ہو گئی تہی اور بعضی اہل مکہ معظمہ نی روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصری مین دیکہی اور عجائب احوال اوس آگ کی سی یہہ تہا
کہ پتہرونکو جلاتی تہی اور درختونکو اوس سے کچہہ اثر نا پہنچتا تہا اور کہتی ہین کہ جنگل مین ایک پتہر پڑا تہا کہ آدہا اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا اور آدہا خارج
خارج کو آگ نی جلا دیا تہا اور جب نصف داخل پر پہنچی تو بجہگئی پس مدینہ مقدسہ والون نی عاجزی وزاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی ادا کیی اور
بیند دینا اور آزاد کرنا بردونکا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکی بہی حرم شریف مین رات کو رہی اور گرد حجرہ شریفہ کی ننگی سر
عاجزی وزاری کی پروردگار تعالی نی منہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سی نجات دی اور اوسی سال مین وقایع غریبہ اطراف
عالم مین حادث ہوی اور بیچ اول سال دوسرے کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ لڑائی اور فتنہ کی بہڑکی جیسی کہ گذرا بیان اوسکا **وَعَنْ**
أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اول علامتون قیامت کی سی آگ ہوگی کہ ہانکی گی لوگون کو مشرق سے
طرف مغرب کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح مراد یہہ ہے کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول یہہ ہوگی ورنہ وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا پہلی اس
آگ سی تہی پس یہہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ
وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزا زمانی کی تفسیر اسکی یہہ ہے پس ہوگا اور گذری گا برس مانند مہینی کی ف ع یعنی برکت زمانی کی کم
ہوجائیگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہی گا یا یہہ کہ لوگ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونی دلونکی بڑی بڑے فتنون مین اور دیکہنی شدائد اور محنتون کی نہین جانینگے
کہ کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نی کہ یہہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کی زمانہ مین ت اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کے اور ہوگا ہفتہ مانند دن کے
اور ہوگا دن مانند ساعت کی یعنی ساعت عرفیہ نجومیہ کی کہ ایک گہنٹہ ہی اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف جب آگ
بہڑکتی ہی شعلہ اوٹہکر جلدی سی بیٹہہ جاتا ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلَى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا
فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وُجُوهِنَا فَقَامَ فِينَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا
وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ

وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ اِلٰى رَاْسِكَ اور روایت ہی عبد اللہ بن حوالہ سی کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد کرنی کی لیے تا کہ غنیمت پاوین ہم **ف** ح اور کچہ جنس مال سے حاصل کرین غالبا وہ قوم محتاج و مشقت مین تہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ کچہ اپنی لیے پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیے ذکر غزا کا صریحا نہ کیا اور غنیمت ہی کی ذکر پر اقتصار کیا **ت** بہیجا ہمکو اوپر قدمون ہماری کی یعنی پیادہ پا بہیجا بسبب قدرت ہونی کی سواریون پر پس پہری ہم یعنی جہاد سی سالم و با امن پس نہ لائی ہم غنیمت سے کچہ یعنی پہری غمگین اور پہچانا حضرت نی اثر مشقت و محنت کا بیچ چہرون ہماری کی یعنی پہچانا اثر مشقت و الم نہ پانی غنیمت کا اور مراد اثر سی غم اور خجالت اور حیا ہے پس کہڑی ہوی ہم مین یعنی واسطی خطبہ متضمن تسلے اور دعا کرنی کی ہماری لیے پس کہا یا اللہ چہوڑ اور نہ سونپ کام انکی طرف اپنی پس ضعیف ہونگا مین اس **ف** ح ع یعنی نہین اوٹہا سکنی کا بار غمخواری اور خبرگیری انکی کا اور سبب اسکا یہہ ہی کہ انسان پیدا کیا گیا ہی ضعیف اور بہ عاجز ہی اپنی نفس کے خبرگیری سی چہ جای غیر کی اور اسلیے وارد ہوا ہے حضرت کی دعا مین اللّٰھم لاتکلنی الی نفسی طرفۃ عین الخ اور فرمایا اللہ تعالی نی قل لا املک لنفسی نفعا و لا ضرا الا ما شاء اللہ اور یہ وہے توحید ہی کہ مذکور ہی لا حول و لا قوۃ الا باللہ مین اور ابن عدی نے کتاب کامل مین حدیث نقل کی ہی کہ الیاس اور خضر علیہما السلام ملتی ہین ہر سال موسم مین پس ڈہونڈتا ہی ہر ایک اونمین سے سر اپنا یکا اور جدا ہوتی ہین دونون یہہ کلمات کہکر بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ما شاء اللہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ اور ہر گاہ کہ حضرت قرب الہی رکہتی تہی مقدم کیا انکی کام نہ سونپنی کو طرف حضرت کی اول پہر فرمایا **ت** اور نہ چہوڑ انکو طرف نفسون انکی کی کہ عاجز آوینگی اپنی نفسونکی مہمات سر انجام کرنی سے اور نہ چہوڑ انکو اور انکی کامون کو طرف لوگونکی اور محتاج کر انکو اونکا کہ اختیار کرینگی اور مقدم رکہینگی لوگ اپنی حاجتونکو انکی حاجتون پر **ف** ع ح جیسی کہ جبلت بشری اور عادت گرفتارون نفس کے ہی یعنی اور حاصل تمام کلام کا یہہ ہی کہ نہ سونپ امور انکی میری طرف کہ مین نہین سر انجام کفایت کر سکتا انکی امور کو اور نہ سونپ انکو انکی نفسون کے طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسونکی خبرگیری سی بسبب کثرت شہوات اور شرور نفسون اپنی کی اور نہ انکو لوگونکی طرف سونپ کہ مقدم رکہینگے اپنی نفسون کو انپر پس ضایع کرینگی انکو بلکہ وہ بندے تیری ہین کرا انکی جو کچہ کہ کرتی ہین آقا اپنی غلامون سے اور اسمین تعلیم و تنبیہ ہے انحضرت کی طرف سے امت کو کہ کام اپنی اللہ کو سونپین اور کسی پر بہروسا نکرین اور نظر نرکہین اسلیے کہ جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر کفایت کرتا ہی وہ امر دین و دنیا اوسکی کو جیسی کہ فرمایا و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ **ع** کار خود را بخدا باز گذار + کت نہی بہم ازو بہتر کار + کہا عبد اللہ بن حوالہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی **ت** پہر رکہا انحضرت نی دست مبارک اپنا میری سر پر پہر فرمایا ای بیٹی حوالہ کی جسوقت کہ دیکہی تو خلافت یعنی خلافت نبوت کو کہ تحقیق اوتری ہے زمین مقدسہ مین یعنی مدینہ سی مین شام تک جیسی کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت مین پس جان کہ تحقیق نزدیک پہنچی زلزلی **ف** ع یعنی واقع ہونا اونکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہین کہ وہ ایک شئے عظیم ہی اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نی بہی ساتہہ قول اپنی کی اذا زلزلت الارض زلزالہا اور زلزلہ مصدر ہے **ت** اور بلبلی **ف** ح بلبلہ ساتہہ زیر کی یعنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ کی **ت** اور نزدیک پہنچی امور بڑی یعنی علامات قیامت سی اور قیامت اوسدن نزدیک تر ہوگی لوگونسی اس ہاتہہ میری سے طرف سر تیری کی **ف** ح اور وقوع استحال کا اخیر زمانہ مین ہوگا وقت فتح ہونی بیت المقدس کے جیسی کہ حدیثوان مین گذرا اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوی ہے اور جزری نی یہہ عبارت لاحق کی ہی ابو داؤد و اسناد حسن و رواہ الحاکم فی صحیحہ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ

کَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُہٗ فَتَتَابَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ٹہیرائی جاوینگی غنیمتین دولت
ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتون کو کہ بحکم شرع کی مشترک ہین تمام غازیون مین لینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی درمیان مین بانٹینگے
اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اوسی محروم کرینگی اور لفظ دول ساتھہ زیر دال اور زبر واو کی جمع دولت کی ہی ساتھہ پیش دال اور زبر اوسکی معنی انقلاب زمانہ
اور دست بدست جانی مال کی اور بعضون نی کہا کہ ساتھہ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ لیجاوی قسم مال سی یعنی غنیمت اور ساتھہ زبر کی انتقال حالت شدت
و محنت سی طرف حالت سرور و تنعم کی ت اور جب ٹہیرائی جاوی گی امانت غنیمت ف ح یعنی امانتین کہ لوگونکی پاس رکہی جاوینگی خیانت کرینگی اور
اوسکو حکم غنیمت مین رکہینگے کہ کافرون سی لی ہی اور گویا حق اونکا ہی ت اور ٹہیرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا
کہ گویا ازراہ ظلم اور چٹی کی اوسی مال لیتی ہین اور جسوقت کہ سیکہا جاوی گا علم واسطی غیر دین اور غیر ترویج شریعت کی اور بغیر قصد کرنی عمل کی اور غیر تقرب حق کی بلکہ
واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی اوسچیز مین کہ حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کریگی
اوسکی مخالف امر خدا اور ہدایت اوسکی اور خلاف کریگا اپنی ماں کا اور رنج دیگا اوسکو ف ح بجہت شرعی اور تخصیص ماں کی واسطی زیادتی حق اور مشقت اوسکی
ہی بہ نسبت باپ کی ت اور اپنی نزدیک کریگا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور رکہیگا اپنی باپ کو اور نہین موانست اور
مصاحبت رکہیگا اوس سے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدونمین ف ع اور یہہ ہماری زمانی مین بہت ہے حالانکہ تصریح کی ہی ہماری
بعضی علمانی کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اونمین ف ع اور یہہ بہی بہت ہے
اور ظاہر یہہ ہی کہ بہت ہونا ان چیزون کا علامت ہی ورنہ نہین خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزون سے ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا
ارذل اور بڑا کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاوی گا مرد واسطی ڈر برائی اوسکی کی جیسی کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی لوگونکو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم
اور تکریم اور اطاعت سی ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتھہ اونکی گانیوالیان ف ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور
گائنین وغیرہ اور قینہ ساتھہ زیر قاف اور جزم ی کی مقدم نون پر اصل مین معنی لونڈی گانیوالی کی ہی ت اور ظاہر ہونگی باجی یعنی آلات کہ جنکو
کہ جسکو مزامیر کہتی ہین مانند عود اور تنبور اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برا کہینگی
پچہلی اس امت کی اگلون کو ف ع آمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہہ علامت اسی امت کی خصوصیات سی ہی اگلی امتون مین نہین واقع ہوی اور یہہ
علامت نابکار رافضیونمین ظاہر ہی کہ اون اگلونکو برا کہتی ہین کہ جنکی حقمین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی السابقون الاولون من المہاجرین والانصار
والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بہلا خیال تو کرو جنسی اللہ تعالی راضی ہووی جو اوسے
ناراض ہو گیا شقی ہی اور سوا اونکی کتاب و سنت بہری ہوی ہین اونکی مناقب و فضایل مین اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوششین کین اللہ کی راہ مین
جیسی کہ چاہئین اور فتح کیی شہر کی شہر اور یاد کیی احکام اور تمام علوم سید الانام سی اور تعلیم کیا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین یہہ کہ کہین اونکی حق مین ربنا اغفر
لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور یہہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی لعن و طعن سے پر اونکی حق مین بلکہ نسبت کی ہی اونکو
کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لیلی خلافت اور وہ حق علی کا تہا حالانکہ یہہ باطل ہی ساتھہ اجماع اگلے
پچہلونکی اور کونسی دلیل ہی اونکی لیی کتاب و سنت سی کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علی رض کی پہر جیسی کہ مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ نے بیچ ایام خلافت
اونکی مین بنابر اختلاف اجتہاد کی پس نہین ہے وہ مستحق لعن کا نہایت یہہ کہ وہ تہا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار ہی تہا تو شاید مرا ہو توبہ کر کر یا باقی تحت مشیت کی
ساتھہ غالب امید مغفرت اور شفاعت کی برکت اگلی خدمت کی چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نی علی سی حدیث مرفوع کہ ہوگی میری اصحاب کے لیی زلت

یعنی لغزش بخشدیگا اوسکو اللہ اونکی لیے بسبب سابقہ اونکی کی ساتہہ میری انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنی کی قسم صغائر وکبائر سی جبکہ ہوی امید وار رحمت رب اپنی کی اور شفاعت نبی اپنی کی صلی اللہ علیہ وسلم توکیون نہون اکابر اس امت کی پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ باز رہی اونکو عیب وتنا لوگون کی عیبہای اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ ذکر کرو موتی اپنی کو مگر ساتہہ خیر کی اور فرمایا حضرت نی جبکہ ذکر کیی جاوین اصحاب میری پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابو بکر وعمر کی ایمان سے ہی اور بغض رکہنا اون دونون سی کفر ہی اور حب انصار کا ایمان سی ہے اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور جس نی برا کہا میری صحابہ کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور جس نی محافظت کی میری حکم کی اونکی حق میں پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی **ت** پس منتظر رہو نزدیک ہونی ان چیزون ذکر کی گئی کی ایک ہوا سرخ کی یعنی شدت کی ہوا ہوگی ورزلزلی بڑی کی اور زمین مین دہس جانی کی ورصورت بدل جانیکی اور پتہر برسنے کی اور منتظر رہو اور نشانیون قرب قیامت کی کہ پی در پی پہنچینگے مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ ٹوٹ جاوی ڈورا اوسکا پس گر پڑی نگین پی در پی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فعلت امتی خمس عشرۃ خصلۃ حل بہا البلاء وعد ھذہ الخصال ولم یذکر تعلم لغیر الدین قال وبر صدیقہ وجفا اباہ وقال وشرب الخمر ولبس الحریر رواہ الترمذی اور روایت ہی علی رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کریگی امت میری پندرہ باتین اوتریگی وبر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرت نے وہ باتین **ف**اح مذکورہ ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہہ قول صاحب مصابیح کا ہی اسلیے کہ ذکر کین ترمذی نی دونون حدیثین پی در پی اور شمار کین بیچ ہر ایک کے اون دونین سی پندرہ پندرہ چیزین فقط دونون **ت** اور ذکر نہ کی یعنی علی رض نی یہہ بات کہ سیکہا جاوی گا علم واسطی غیر دین کے اور اور اختلاف ان دونون حدیثون مین یہہ ہے کہ کہا حضرت علی رض نی بجای دبی صدیقہ کی اور سلوک کری گا دوست اپنی سی وربجای اقصی باہ کی اور ظلم کریگا باپ اپنی پر اور کہا بجای وشربت الخمور کی اور پی جاوی گی شراب یعنی اس روایت مین ساتہہ لفظ واحد کی ہی اور کہا بجای تعلم لغیر الدین کے اور پہنی جاوینگی ریشمی کپڑی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع اور کہا صاحب مختصر نی کہ یہہ بلی لحن کے ہی اور غیر صحیح ہی اسلیے کہ لحن تو ہی حضرت علی کی حدیث مین پس صواب یہہ ہے کہ بدلی تعلم لغیر الدین کے ہی پس مطابق ہوجاتی ہین دونون عدد دونون روایتون مین پس صحیح ہوا قول طیبی کا انہ عد فی کلواحد منہما الا عداد الخمسۃ عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسۃ عشر واما المذکور فی الحدیث السابق فستۃ عشر انتہی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذہب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اہل بیتی یواطئ اسمہ اسمی رواہ الترمذی وابوداود وفی روایۃ لہ قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ تعالی ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجلا منی او من اہل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین فنا ہوگی دنیا یہان تلک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے مین سی موافق ہوگا نام اوسکا نام میری کے **ف**اح ع یعنی اور رسم اونکی مطابق رسم میری کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اور شرافت اونکی کی ہے الا اور حدیثون مین آیا ہی کہ مالک تمام دنیا کی ہونگی خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیے کہ سب مطیع ہین عرب کی پس تقدیر کلام یہہ ہے کہ یہانتک کہ مالک ہونگی عرب کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین اہل اسلام سی پس حج کہ مسلمان ہوا پس وہ عرب ہی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابوداود نی اور ایک روایت ابوداود کی مین یون ہی کہ کہا آنحضرت صلعم نی اگر نہ باقی رہیگا دنیا سی مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا اللہ تعالی اوس روز کو یہانتک کہ بہیجی گا اللہ تعالی اوسمین ایک مرد کو میری نسب سے یا فرمایا میری اہل بیت مین سے **ف** ع یہہ شک راوی ہی اور اختلاف ہی اسمین کہ وہ اولاد حسن سی ہونگی یا اولاد حسین سے اور ظاہر تر یہہ ہی کہ باپ کی جانب سے حسنی ہونگی اور نانی کی جانب سی حسینی **ت** موافق ہوگا نام اوسکا نام میری کی اور نام اوسکی باپ کا موافق نام باپ میرے کی **ف** ع پس ہوگا محمد بن عبد اللہ اور اسمین رد ہے شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین کہ مہدی موعود قایم منتظر

ہین اور وہ بیٹی حسن عسکری کی ہین ت بہر دینگی ساری وہی زمین کو یا زمین عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد رہنی والی اوسکی ہین داد و عدل سی
ف ح معنی قسط و عدل کی نزدیک بین جیسی کہ معنی ظلم و جور کی چنانچہ صراح مین ہے قسط داد و عدل عدل داد و داد دینی والا اور وہ خلاف جور
کی ہی جور ظلم و ستم کرنا کسی پر حکم مین اور اصل اوسکی ہی رکہنا ایک چیز کا غیر محل اوسکی مین گویا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہی یا یہہ کہ تغایر ہو انمین کہ مراد
قسط سی داد داد خواہونکی دینی اور عدل عدالت اور برابری حقوق مین کرنی اور ظلم داد داد خواہونکی نہ دینا اور جور برابری حقوق مین نکرنی واللہ اعلم و عن
ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المھدی من عترتی من اولاد فاطمۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی ام سلمہ
سی کہ کہا اونہی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی مہدی عترت میری سے ہی اولاد فاطمہ سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح عترۃ ساتہہ زبر کی نسل مرد کی
اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذر گئی ہین اور وہ کہ آگی پیدا ہونگی صراح مین ہے کہ عترت خویش و نزدیک مرد کی اور نہایہ مین ہے کہ عترت مرد خویش
اور خویش آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کو کہتی ہین اور بعضون نی کہا نزدیک اہل بیت مین سے یعنی اولاد اونکی اور بعضون نی کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہہ ہی کہ
عترت وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ اور وہ اولاد ہاشم ہین اور بموجب تمام قولون کی قول حضرت کا من اولاد فاطمہ تقیید ہی تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سی ہین
و عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطا
و عدلا کما ملئت ظلما و جورا یملک سبع سنین رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مہدی میری اولاد مین سے ہی
روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بہر دیگا زمین کو عدل و داد سی جیسی کہ بہری گئی ہی ظلم و ستم سی مالک رہے گا زمین کا سات برس نقل کی یہہ ابوداود نی ف ع
اور آگی جو قول راوی کا آتا ہی او ثمان سنین او تسع سنین وہ شک ہے راوی سی پس احتمال ہی کہہ یہہ روایت جزم کی گئی ساتہہ سات برس کی چنانچہ یوہی آسکے
وہ روایت کہ آگی آتی ہی ابوداود کی ام سلمہ سی اور احتمال ہی یہہ کہ ہو مشکوک اور ڈالا گیا ہو شک اور نہین ذکر کیا اوسکو اور اکتفا کیا ساتہہ یقین کے واللہ اعلم
و عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصۃ المھدی قال فیجیئ الیہ الرجل فیقول یا مھدی اعطنی اعطنی قال فیحثی لہ
فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو سعید سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ قصہ مہدی کی کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل و داد اوسکی پس آویگا
مہدی کی پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دی مجکو دی مجکو یعنی کچہہ اور تکرار تاکید کی لیے ہی فرمایا آنحضرت نی پس لپ بہر کر دیگا مہدی اوس شخص کے لیے بیچ کپڑی
اوسکی اسقدر کہ اوٹہا سکی وہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی بہت بی شمار دیگی اوسکو دینار و درہم بسبب دیکہنی حرص اوسکی مال پر پس بی پروا
کر دینگی اوسکو سوال سی اور خلاص کر دینگی اوسکی نفس کو ملال سی و عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند
موت خلیفۃ فیخرج رجل من اھل المدینۃ ھاربا الی مکۃ فیاتیہ ناس من اھل مکۃ فیخرجونہ وھو کارہ فیبایعونہ بین الرکن
والمقام ویبعث الیہ بعث من الشام فیخسف بھم بالبیداء بین مکۃ والمدینۃ فاذا رای الناس ذلک اتاہ ابدال الشام وعصائب
اھل العراق فیبایعونہ ثم ینشأ رجل من قریش اخوالہ کلب فیبعث الیھم بعثا فیظھرون علیھم وذلک بعث کلب ویعمل فی الناس بسنۃ
نبیھم ویلقی الاسلام بجرانہ فی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون رواہ ابوداود اور روایت ہے ام سلمہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واقع ہوگا
اختلاف و نزاع یعنی فیما بین اہل حل و عقد کی نزدیک مرنے خلیفہ کی ف ع آخر زمانہ میں ہوگا اور مراد خلیفہ سی خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی ہی ت
پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ مین سے ف ع یعنی واسطی بکروہ جاننی یعنی منصب امارت کی یا ڈرنی فتنہ کی کہ واقع ہوگا اوسمین اور مراد مدینہ سی مدینہ مطہرہ
ہی یا وہ شہر کہ اوسمین خلیفہ ہوگا ت درحالیکہ بہاگنی والا اور جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی ف ع اسلیے کہ وہ جای امن ہے اور اوس شخص کے کہ پناہ پکڑی ساتہہ
اوسکی اور عبادت گاہ ہی ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگی بدلیل لانی ابوداود کی اس حدیث کو باب المہدی مین ت پس آوینگی اوسکی پاس لوگ اہل مکہ سی یعنی بعد

ظاہر ہوئی امرا اونکی اور یہ چہپائی قدر اونکی پس نکالینگے اونکو یعنی اونکی گہر سی اور امام پکڑینگی اونکو بخواہش و الحاح حالانکہ وہ ناراض ہونگی امامت سے
بخوف فتنہ کی پس بیعت کرینگی لوگ انسی درمیان حجر اسود و مقام ابراہیم کے اور بہیجا جاویگا طرف اوس شخص کے ایک لشکر شام سی یعنی بادشاہ کہ اوس وقت مین
شام مین ہوگا ایک لشکر واسطی جنگ و قتال امام مہدی کی بہیجیگا پس دہنسایا جاویگا وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی ف ح بیدا
لغت مین بمعنی جنگل اور زمین ہموار کی ہی اور مراد اس لشکر سی لشکر سفیانی کا ہی اور یہہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہی ایک علامتون خروج امام مہدی کی سی ہی
اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین قریب تواتر کی ایک انمین سی حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی سی کہ فرمایا سفیانی
اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان سی ہوگی بیسی ہی ایک مرد گران سر چیچک رو نکتہ سفید آنکہہ مین کہ نکلیگا جانب دمشق سی اور اکثر تابعین اوسکی ایک قبیلہ مین سی ہونگے
کہ نام اوسکا کلب ہی بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگون کو یہانتک کہ عورتون کی پیٹ پہاڑ کر بچونکو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کی لیے
بہیجیگا پہر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازان سفیانی آپ ساتہہ لشکر کی کہ ہمراہ اوسکی ہوگا واسطی جنگ مہدی کی دوڑیگا بیچ اوس موضع کی کہ نام اوسکا بیدا ہی
ساتہہ لشکر کی زمین مین دہنس جاویگا اور کوئی اونمین سی نجات نہین پاویگا مگر وہ شخص کہ یہہ خبر مہدی کو پہنچاویگا ت پس جب دیکہین گے اور جانینگی لوگ
یہہ حال اور سنینگی خبر ہلاک ہونی سفیانی کی آوینگی مہدی کی پاس ابدال ولایت شام سی اور جماعتین اہل عراق سی پس بیعت کرینگی وہ مہدی سی ف ح
ابدال ایک قوم ہین کہ برپا رکہتا ہی خدا تعالی اونکی برکت سی زمین کو اور وہ ستر ہین چالیس تن شام مین اور تیس غیر اوسکی مین اونکا نام ابدال اسلیے ہی کہ جب کوئی
انمین سی مرجاتا ہی تو اوسکی بدلی مین اور لوگونمین سی جگہہ اوسکی بدل دیتا ہی اللہ تعالی اور یا اسلیے یہہ نام ہی کہ بدل ڈالی ہین اونہون نی اخلاق بری ساتہہ اخلاق
پسندیدہ کی اور ذکر اونکا حدیثون مین آیا ہی اور سیوطی نی بیچ شرح سنن ابی داؤد کی کہا کہ ذکر ابدال کا صحاح ستہ مین نہین آیا ہی مگر اسحدیث مین نزدیک ابی داؤد
کی اور حاکم نی بہی اسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا ولیکن سیوطی جمع الجوامع مین غیر صحاح ستہ سی بیچ ذکر ابدال کی بہت سی حدیثین لائی ہین اکثر حدیثون مین ذکر
عدد چالیس کا ہی اور بعضی مین تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی رضی سی لائی ہین کہ ابدال نی اس درجہ کو بسبب بہت نماز اور روزی اور صدقہ کی نہین پایا ہی اور
بسبب اونکی تمام لوگون سی ممتاز نہین ہوی بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانون کی پایا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
اے علی میری امت مین وجود ایسی لوگونکا اوپر صفت ابدال کی ہونا کمتر گندک سرخ سی ہی اور اور حدیث مین معاذ بن جبل سی آیا ہی کہ جسمین یہہ تین صفتین ہون
جملہ ابدال سی ہی رضا بالقضا اور صبر ممنوعات سی اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم مین لائی ہین کہ جو کوئی یہہ دعا ہر روز تین بار پڑہی
اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اوسکی لیے درجہ ابدال کا لکہین اور حاصل یہہ کہ جو کوئی بری صفتین بدل ڈالی اور خیر خواہ خلق
کا ہو وہ ابدالون مین سی ہی اور مراد ساتہہ عصائب اہل عراق کی ہی ایک قوم ہی مردان خدا سی اونکا نام عصائب ہی جیسیکہ ابدال اور امیر المومنین علی رضی سی آیا ہی
کہ ابدال شام مین ہوتی ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضی کہتے ہین کہ مراد عصائب سی نیک اور زاہد اور عابد لوگونمین سی ہین اور عصب القوم لغت
مین قوم کی نیکونکو کہتی ہین ت پہر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سی مخالف مہدی کا ماموں اوسکی یعنی ننہیال اوسکی قبیلہ کلب سی ہونگی کہ ایک قبیلہ ہی
مشہور عرب مین اور دحیہ کلبی اوسی قبیلہ سی تہے پس بہیجیگا وہ مرد بہی طرف مہدی کی اور تابعون اونکی ایک لشکر اور مدد ڈہونڈیگا ننہیال اپنی سی کہ بنی کلب ہین پر
غالب آوینگی مہدی اور تابع اونکی اوس لشکر پر اور یہہ مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہہ بہی علامت خروج مہدی سی ہی اور کار کرینگی مہدی لوگون مین موافق سنت
اور روش پیغمبر اونکی کہ محمد رسول اللہ ہین اور ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر ف ح یعنی ثبات و قرار پاویگا جیسی کہ اونٹ جب بیٹہتا ہی اور آرام
پکڑتا ہی تو پہیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتہہ زیر جیم کی اور خفت را کی اور نون کی آخر مین اگلا گردن اونٹ کا جا می بیچ سی تا جگہہ نحر اوسکی کہ بیچ وقت بیٹہنی
اور قرار پکڑنی کی اوسکو زمین پر رکہتا ہی اور یہان کنایہ ہی قرار پکڑنی اسلام کی سی کہ ہرج و مرج درمیان مین سی اوٹہہ جاویگی اور جنگ و جدال سی نشان نرہی اور

دین واسلام اور احکام سنت وجماعت کی ترویج پا دین اور استقامت کرین اور کچھہ خلاف درمیان مین نرہی ت پس ٹھہرینگی مہدی سات برس بعد وفات کے
جاوینگی وہ اور نماز پڑہین گے اوپر مسلمان نقل کی یہہ ابوداود نی ف ع جانا چاہیے کہ بہت لوگون نی دعوی کیا ہی کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نی تو ارادہ
کیے ہین معنی لغوی یعنی ہدایت والے مین پس آمین تو کچھہ اشکال نہین اور بعضون نی دعوی کیا باطل اور بزور اور جیح ہوگئی اونپر ایک جماعت اوباشون کی اور ارادہ
کیا فساد کا شہرونمین پس ماری گئی وہ اور راحت پائی اونسی شہرونی اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہند مین مشہور ساتہہ ہندویہ کی کہ نہایت جاہل تہی اعتقاد اونکا
یہہ تہا کہ مہدی موعود شیخ ہمارا تہا کہ جو ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا بعضی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہیون مین سے یہہ بہی تہی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اس
عقیدہ پر نہو وہ کافر ہی چنانچہ کہ کی چارون مذہب کے علما نی فتوی دیا کہ واجب ہے قتل اونکا اون امرا پر کہ قادر ہون اونکی قتل پر اور ایسا اعتقاد فاسد ہی شیعہ
کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن عسکری ہین اور وہ مری نہین بلکہ چہپ گئی ہین لوگونکی نظرون سی اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگی اپنی وقت مین اور حکم کرینگی اپنی
سرداری مین انتہی اور یہہ قول واعتقاد بہی مردود ہی نزدیک اہل سنت وجماعت کی اور دلیلین اونکی رد کی بہری ہوئی ہین علم کلام کی کتابونمین اور تصریح ہی کتاب
عروۃ الوثقی مین کہ اونہون نی انتقال فرمایا **وعن** ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاء یصیب ہذہ الامۃ حتی
لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی واہل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یرضی
عنہ ساکن السماء وساکن الارض لا تدع السماء من قطرہا شیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتہا شیئا الا اخرجتہ حتی
یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی ذلک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین رواہ اور روایت ہی ابوسعید سی کہ کہا اونہی ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ پہنچی گی اس امت کو یہانتک کہ نہین پائی کا شخص جگہہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکی ظلم سی یعنی بلا کہ پیدا ہوگی ظلم
حاکم سی پس بہیجی گا اللہ ایک شخص کو یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سی اور اہل بیت میری مین سے ساتہہ امت کی پس بہر دیگا اللہ تعالی
بسبب اوسکی زمین کو عدل وداد سی جیسی کہ بہری گئی ہی زمین جور وستم سی راضی ہونگی اوس سے رہنی والی آسمان کے یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنی والے
زمین کی یعنی سب حتی کہ جانور جنگل مین اور مچہلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرون سے کچھہ مگر کہ برسادیگا اوسکو بکثرت اور نہ چہوڑی گی زمین اپنے
روئیدگی سی کچھہ مگر کہ نکالی گی اوسکو ف ح یعنی مینہ بیچ زمانہ مہدی کی بہت برسیگا اور مراد پر برسیگا اور زراعتین اور حاصل مین کمال پر اونگی
اور عیش اور زندگانی خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگی زندی مردون کی ف ح یعنی وجود حیات او نیکی اور کہین گے کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی اس
زمانہ مین تا عیش ونشاط وکامرانی دیکہتی اور بعضی لفظ احیا کو ساتہہ زبر ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر بمعنی زندہ کرنی کی یعنی مردی آرزو کرینگی کہ زندہ کری حق تعالی
اونکو اور یہہ بطریق فرض وتقدیر کی ہی واسطے قصد مبالغہ کی اگر یہہ روایت ثابت ہو ورنہ احتمال ہی واللہ اعلم ت زندہ رہین گی مہدی اس خوشی اور کامرانی مین
ساتہہ برس یا آٹھہ برس یا نو برس ف ح یہہ بطریق شک راوی کی ہی یا اوسوقت مین آنحضرت نی مبہم رکہا اور اور وقت مین تعیین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ
رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہے اور لاحق کی گئی ہی یہہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وعن** علی رض قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یخرج رجل من وراء النہر یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطن او یمکن لآل محمد
کما مکنت قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجب علی کل مؤمن نصرہ او قال اجابتہ رواہ ابوداود اور روایت ہے علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا ایک شخص پیچہے نہر کے
یعنی اون شہرونمین کہ پیچہی نہر سندہ کی ہین مثل بخارا اور سمرقند وغیرہ کے کہا جاویگا اوسکو حارث حراث نام اوسکا اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اور اوسکی لشکر کی
اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور ف ع یہہ نام اوسکا ہی یا صفت اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد اس سے ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑی
امام مشہور ہین اور اونپر مدار ہی اصول حنفیہ کا عقاید حنفیہ مین ت جگہہ دیگا اور متوطن کریگا یا ٹہکانا دیگا وہ حارث ف ع لفظ او یمکن مین شک ہے راوی

سی یالفظ اوسکی معنی داو کی ہی یعنی مہیا کریگا اسباب و اموال اور خزانہ اور ہتیار اپنی اور ٹہکانا دیگا امر خلافت کو اور تقویت کریگا اوسکی اور مددگاری کریگا
اوسکی ساتہہ لشکر اپنی کی ت واسطی آل محمدؐ کی ف ع یعنی اونکی ذریت اور اہل بیت کو عموماً اور مہدی کو خصوصا یا لفظ آل کا زائد ہی یعنی محمد مہدی
کو ت جیسا ٹہکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سی وہ ہین کہ جو ایمان لائی تہی اونمین سی مانند حضرت ابوبکرؓ وغیرہ کی اور داخل ہین ٹہکانا دینی
مین ابو طالب بہی اگرچہ نہین ایمان کہتا تہا اہل سنت کی نزدیک ت واجب لازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی یا فرمایا لازم ہی قبول کرنا
اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نی ف ع یہہ شک راوی سی ہی کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور معنی یہہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قایم ہونا اوسکی مددگاری مین سوق
اس حدیث سی جیسی کہ سیاق اور حدیثون سی کہ وارد ہین اسباب مین ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ ہو منوبر اجابت اور
اطاعت اوسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اوسکی لشکر کی اگلی فوج کی ہوگی **وعن** ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ
لاتقوم الساعۃ حتی تکلم السباع الانس وحتی تکلم الرجل عذبۃ سوطہ وشراک نعلہ ویخبرہ فخذہ بما احدث اہلہ بعدہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کلام کرینگی درندی آدمیون سی اور یہان تک کہ کلام کریگا مرد سی پہندنا کوڑی اوسکا اور تسمہ پاپوش اوسکا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ نئی
نکالی ہوگی اہل و عیال اوسکی نی غائبانہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ابو قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دوسو برس کی ہونگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف ع یعنی
نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال ہی کہ ہو
لام بیچ لفظ المائتین کی عہد کی لیی یعنی بعد اون دوسو برس کی کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی اور نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسیٰؑ کا اور
پی درپی آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سی اور نکلنی دابۃ الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج و ماجوج کی اور مانند انکی **وعن** ثوبان قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرایات السود قد جاءت من قبل خراسان فاتوھا فان فیہا خلیفۃ اللہ المہدی رواہ احمد والبیہقی فی دلائل
النبوۃ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت دیکہو تم نشانون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سی پس حاضر ہو
اونمین ف ع یعنی متوجہ ہو اونکی طرف اور قبول کرو امر امیر اونکیا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اسلیی کہ اونمین خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی
نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی کہ ابتدا ظہور مہدی
کا ہوگا حرمین شریفین مین **وعن** ابی اسحاق قال قال علیؓ ونظر الی ابنہ الحسن قال ان ابنی ہذا سید کما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسیخرج من صلبہ رجل یسمی باسم نبیکم یشبہہ فی الخلق ولا یشبہہ فی الخلق ثم ذکر قصۃ یملا الارض عدلا رواہ ابو داود ولم یذکر القصۃ اور روایت ہی
ابی اسحاق سی کہ کہا اونی کہا علی رضنی اسحال مین کہ دیکہا طرف بیٹی اپنی امام حسنؓ کی اور کہا علیؓ نی تحقیق بیٹا میرا یہہ سردار ہی جیسی کہ نام رکہا انکا سید رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ع یعنی انکی حق مین فرمایا ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا
اسکی پشت سی ایک شخص کہ نام رکہا جاویگا ساتہہ نام نبی تمہاری کی یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہر
مین ف ح یعنی سب چیزون مین اور سب جہات کر والا حدیثون مین مشابہت صورت مین بہی بعضی جہات کر ثابت ہوئی ہی جیسی کہ اوپر گذری ت پہر ذکر کیا
حضرت علیؓ نی قصہ بہر دینی اوس مرد کا زمین کو عدل سی ف ع یہہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سی ہین اور ہی اونکی لیی
انتساب ان کی طرف سی طرف حسینؓ کی یہہ بات کہی واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثون کی اور اس سی باطل ہوا قول شیعہ کا کہ مہدی محمد بن حسن عسکری

ہین کہ قائم منتظر ہین اسلیے کہ وہ حسینی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جا سکتا ہی کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نی اسی غیر مہدی کی اسلیے کہ ہم کہین گے کہ باطل کرتا ہی اسکو
قصہ بہر دینی زمین کا عدل سی اسلیے کہ نہین پہچانا جاتا ہی بیچ سادات حسینیہ اور حسنیہ کی ایسا شخص کہ بہر دیا ہو اوسنی زمین کو عدل سی سوائے اوسکی کہ ثابت ہوا ہی
بیچ حق مہدی موعود کی اور لفظ ولم یذکر القصہ کلام جامع الاصول کا ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو اوس سے صاحب مشکوۃ نی **وعن** جابر بن عبد اللہ قال
فُقِدَ الجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذَلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا
إِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا
رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعُمِائَةٍ فِي
الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هَذِهِ الْأُمَمِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی
کہا کم ہو گئی ٹڈی ایک برس مین برسوں خلافت امیر المومنین عمرؓ کی سی اوس سال کہ وفات پائی اوسمین عمرؓ نی یعنی ٹڈی اوس دیار مین پیدا نہوئی پس غمگین ہوے
عمرؓ بسبب ناپید ہونی ٹڈی کی غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونی تمام گروہونکی جیسی کہ آگی آتا ہی پس بہیجا طرف یمن کی ایک سوار اور ایک سوار طرف
عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچہی ہر سوار لوگون سی ہونی ٹڈی کی سی آیا دکہایا گیا ہی کوئی آدمی ٹڈی سی کچہہ پس لایا حضرت عمر کی پاس وہ سوار
کہ آیا جانب یمن سے ایک مٹھی ٹڈیون کی پس پہیلا دیا اوس مٹھی ٹڈیون کو آگی عمر کی پس جب کہ دیکہا ان ٹڈیون کو حضرت عمر نی اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کی اور کہا
کہ سنا مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی تحقیق خدا تعالی نی پیدا کیے ہزار گروہ حیوانات سی چہہ سو اونمین سے دریا مین ہین اور چار سو جنگل مین ہین پس تحقیق اول ہلاک ہونا
اون ہزار گروہ مین سے ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہی پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پی در پی ہلاک ہونگی گروہ حیوانات کی مانند ٹوٹنی ڈوری موتیونکی لڑی کی اور پی در پی گرنی
موتیون کی اوسمین سی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین **باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال** یہ باب ہی بیچ بیان نشانیونکی آگی قیامت کے
اور بیچ بیان ذکر دجال کی **ف** ذکر کین اس باب مین اخیر کی بڑی علامتین قیامت کی کہ نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسی کہ ذکر کین پہلی باب مین علامتین چہوٹی
اور ظاہر تر اور مناسب تر یہہ تہا کہ ذکر نکلنی مہدی کا کہ وجود اونکا ساتہہ عیسی اور دجال کی ہوگا اس باب مین کرتی ولیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثون مین ساتہہ ذکر
فتنون اور لڑائیون کے کہ پہلی اونکی نکلنی سی واقع ہونگی اور بعد اونکی نکلنی کی اوٹہجائینگی واقع ہوا اس تقریب سی ذکر اونکا اوس باب مین ہوا دوسری جہان کہ
حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونی دس نشانیون کی کہ مولف نی ذکر کین مختلف آئی ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اونکی بہت ہی اور شاید کہ
بیچ ضمن شرح کی کچہہ اوسمین سے مذکور ہو اور بہت بڑی نشانی نشانیونمین سی اور سخت تر باوجود دجال کا ہی اور حدیثین اوسمین اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال
مشتق دجل سی ہی اور دجل معنی خلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہی دجل الحق بالباطل کہتی ہین جسوقت کہ کوئی حق کو ساتہہ باطل کی خلط کرے اور فریب دے ہی
اور معنی کذب کی بہی آتا ہی پائی جانا ان معنون کا دجال مین ظاہر ہی اور اور بہی وجوہ تسمیہ دجال کی قاموس مین کہی ہین اور مسیح اسم مشترک ہی درمیان دجال
اور عیسی کی اور اکثر یہہ ہی کہ اوسکی نام کو مقید ساتہہ دجال کی کرتی ہین یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور عیسی مین مطلق چہوڑتی ہین اور عیسیؑ کو مسیح اسلیے کہتی ہین
کہ جب ہاتہہ پہیرتی اوس کوڑہی کو چہوتی وہ اچہا ہو جاتی اور اس سبب سے کہتی ہین کہ ماں کی پیٹ سی ممسوح یعنی پونچہی پاکیزہ نکلی تہی آلایش کی کہ اکثر وقت پیدا
ہونی کی ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کی ہی یا اس سبب سے کہ تلوا اونکی پاؤن کا ہموار تہا نہ خم دار و باریک جیسا کہ اکثر لوگونکا ہوتا ہی یا اس سبب سے
کہ بہت مساحت کرتی تہی زمین مین اور یہہ وجہ مشترک ہی درمیان اونکی اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتی ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ممسوح اور
ہموار تہی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک طرف اوسکی منہ کی ہموار ہو اور آنکہہ و بہون نہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گئی یعنی پونچہی گئی
اوس سے دور کی گئی اوس سی خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی عیسی سی شر و بدی پس وہ مسیح الضلالت ہی اور عیسی مسیح الہدی ہین اور اونکی نام مین مسیح ساتہہ

زیر میم اور سین مشددہ کی بہی آتا ہی اور بعضون نی کہا کہ مشدد نام دجال کا ہی اور مخفف نام عیسیٰ کا اور یہہ جو کہا ہی کہ نام دجال کا مسیح ہی ساتہہ خاء معجمہ کی یہہ خطا ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** حُذَیْفَۃَ بْنِ اَسِیْدِ الْغِفَارِیِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ مَا تَذْکُرُوْنَ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَۃَ قَالَ اِنَّھَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَھَا عَشْرَ اٰیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّۃَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِھَا وَنُزُوْلَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَیَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلٰثَۃَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِھِمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِی الْعَاشِرَۃِ وَرِیْحٌ تُلْقِی النَّاسَ فِی الْبَحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی حذیفہ سی کہا جہانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمپر اس حال مین کہ ہم ذکر کرتی تہی آپس مین پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتی ہو کہا صحابہ نی کہ ذکر کرتی ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ دیکہو تم پہلی اوسکی دس نشانیان پس ذکر فرمایا دہوین کا **ف** ح یعنی دہوان کہ نکلی گا اور بہر دیگا مشرق و مغرب کو اور چالیس روز ٹہیری گا پس مسلمان مانند زکام زدہ کی ہونگی اور کافر مانند مستون کے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی اور قرآن مین جو سورہ دخان مین آیا ہی یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ بہی اسپر محمول ہی بقول حذیفہ اور تابعین اوسکی اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین انکی مراد اوس سے وہ قحط ہی کہ قریش پر پڑا تہا آنحضرت کے زمانہ مین حضرتؐ کی دعا سی فرمایا خدا یا کر اوسپر قحط سات برس کا جیسی کہ کیا تونی مصر والون پر حضرت یوسف کی زمانہ مین پس مبتلا ہوی قحط مین اور کہاتی تہی چمڑی اور مردی اور دیکہتی تہی ہوا مین ایک چیز مانند دہوین کے اسلیے کہ بہوکا بسبب ضعف بصر کی ہوا کو مانند دہوین کی دیکہتا ہی اور یہہ بہی ہے کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مینہہ اور کثرت غبار کی بصورت اندہیری معلوم ہوتی ہی مانند دہوین کی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون مین سی نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا **ف** ح کہ نکلیگا مسجد حرام سی درمیان صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا واخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہی اسپر اور لکہا ہی علما نی کہ وہ چارپایہ ہی کہ درازی اوسکی ساٹہہ گز کی ہوگی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقہ ہوگا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا مین سے پہاڑ کر نکلیگا اور اوسکی ساتہہ عصا موسیٰ ہوگا اور انگشتری سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑ کی مین ساتہہ اوسکی نہ پہنچ سکیگا اور اوس سے نہین بہاگ سکیگا مارے گا مومن کو عصا سی اور لکہیگا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر کریگا کافر پر ساتہہ چہاپ کی اور لکہیگا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہی بعضون نی کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا ایام مہدی مین پہر ایام عیسیٰ مین پہر بعد طلوع ہونی آفتاب کے مغرب سی ذکرہ ابن الملک **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون مین سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب ہونی اوسکی سی چنانچہ بیان اوسکا حدیث مین آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نی اوترنا عیسیٰ بیٹی مریم کا آسمان سے زمین پر **ف** ح یعنی ملا ہوا ساتہہ ظہور مہدی کی اور نکلین گی عیسیٰ نزدیک منارہ سفید کے جانب شرقی دمشق کی اور قتل کرینگی حضرت عیسیٰ دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہی شام مین اور بعضون نی کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی کہ اول نشانیون مین ہونا دہوین کا ہی پہر نکلنا دجال کا پہر اوترنا عیسیٰ کا پہر نکلنا یاجوج ماجوج کا پہر نکلنا دابۃ الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سی اسلیے کہ کفار مسلمان ہونگی حضرت عیسیٰ کی زمانہ مین یہانتک کہ ہوگی دعوۃ ایک اور اگر آفتاب نکلی مغرب سے پہلی نکلنی دجال کی اور اوترنی عیسیٰ کی تو نہووی ایمان مقبول کفار سی پس واو مطلق جمع کی لیے ہی پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسیٰ کا پہلی طلوع ہونی آفتاب کی ہی یہان کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کہ آگی آتا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا **ف** ع ح لفظ یاجوج وماجوج الف سی اور ہمزہ سی بہی اور یہہ دو قبیلہ ہین اولاد یافث بن نوح سی اور یہہ دو نام ہین عجمی اور بعضون نی کہا عربی **ت** اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دہنس جانی کا ایک خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین **ف** ع کہا ابن ملک نی کہ پایا گیا ہی خسف کئی جگہو مین لیکن احتمال ہی یہہ کہ مراد تین خسفون سے زیادہ اوس سی ہی کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگی **ت** اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلیگی جانب یمن سے

ہانکی گی وہ لوگونکو طرف زمین حشر کی **ف** ح ع کہ شام مین ہوگی لیکن ظاہر ہے کہ مراد یہہ ہی کہ ہوگا مبدا ابتدا اوسکا شام سی اکیجا یگی شام فراخ کہ سما جاوی
گا سب عالم اوسمین اور اس سے یہہ نہین لازم آتا کہ یہہ ہانکنا آگ کا لوگونکو بعد حشر کی ہوگا تا کہین کہ علامت قیامت کے پہلی قیامت کی ہوگی اور حشر بعد اوسکی ہوگا
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکلی گی آگ زمین حجاز سی کہا قاضی عیاض نی کہ شاید کہ دو آگین جمع ہونگی کہ ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتدا نکلنا اوسکا یمن سے
اور ظہور اوسکا حجاز سی ذکرہ القرطبی پہر جمع درمیان اسکی اور درمیان اوس روایت کی کہ بخاری مین ہی یہہ کہ اول نشانیون قیامت کی آگ ہوگی کہ نکالیگی
لوگونکو مشرق سی طرف مغرب کی ساتہہ اس طرح کی ہی کہ آخریت اوسکی باعتبار اون نشانیون کی ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اوسکی باعتبار اسکی ہی کہ وہ اول اون نشانیونکی
ہی کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سی ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتہہ آنی اون کی نفخ صور مین بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی گئین ساتہہ اوسکی کہ باقی
رہین گی ساتہہ ہر نشانی کی اونمین سی چیزین امور دنیا سی اسیطرح ذکر کیا ہی اسکو بعضے علماء توفیق دینی والون نی **ترجمہ** اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک
آگ ہوگی کہ نکلیگی پرلے کنارے عدن سی کہ نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن مین ہانکیگی لوگونکو طرف زمین حشر کی اور روایت مین بیچ بیان دسوین نشانی کی بجائی قعر
نکلنی آگ کی یمن سی یا کنارہ عدن سی فقرہ ہوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی لوگونکو دریا مین نقل کیا یہہ مسلم نی **ف** ع اور شاید کہ تطبیق دونون روایتون کی یہہ ہی کہ مراد ناس سی اس
روایت مین کفار ہین اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوی ساتہہ جہکڑ ہوا کی کہ سریع التاثیر ہوگی پہینچ ڈالتی اونکی دریا مین اور وہ ہوگی جگہہ حشر کفار کی یا ستقر فجار کی
جیسیکہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہو جائیگا آگ اور اوسمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ نرے ڈرانیکے
لیی ہوگی بمنزلہ کوڑی کی ہانکنی کی لیی طرف محشر کی اور موقف اعظم کی واللہ اعلم **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا**
بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ الدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَیْصَّةَ
اَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جلدی کرو تم ساتہہ کامون نیک کے چہہ چیزون سی
ف ع یعنی دوڑو طرف اعمال صالحہ کی پہلی پہنچنی ان چہہ نشانیون قیامت کی اسلیی کہ دشوار ہوگا عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق
اونکی کی اور وہ چہہ چیزین یہہ ہین **ترجمہ** دہوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کیطرف سی اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گہیر لی اور شامل ہو عامہ خلق
کو اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتہہ بعض کی تم مین سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کی کہ مخصوص ہو ساتہہ ایک کی تم مین سی اور ہو سکتا ہی کہ
مراد ساتہہ امر عامہ کی قیامت ہو اور ساتہہ خاصہ کی موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سی ڈرایا قایم ہونی اوسکی سی اور موت سی کہ قیامت صغری ہی **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ
الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَیُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِیْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اول نشانیون قیامت کی از روی نکلنی کی نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کیطرف سے
ف ع کہا طیبی وغیرہ نی کہ اگر کہا جاوی کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سی تحقیق نہین ہی اول نشانی اسلیی کہ دہوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا کہین گی ہم کہ نشانیان یا تو نشانیان
ہین قریب قایم ہونی قیامت کی اور یا نشانیان ہین دلالت کرنی والی وپر وجود قایم ہونی قیامت کی اور حصول اسکی پس اول مین سی بعثت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
اول ہی سب کے اور دہوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند اونکی کی اور دوسری مین سی نکلنا آفتاب کا مغرب سی اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اسکا لوگونکو طرف
محشر کی اور نام رکہا گیا اوسکا اول اسلیی کہ یہہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور موید ہی اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکی آتی ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من
مغربہا **ترجمہ** اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اوسکی معلوم ہو چکی لوگون پر اور کلام کرنا اوسکا ساتہہ اونکی وقت چاشت کی **ف** ع لفظ خروج ساتہہ رفع کی عطف
ہی لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہہ کہ ہو اول مسعود کہا ابن ملک نی کہ شاید واو بمعنی او کی ہی اور موید ہی اسکا وہ جو ایک روایت مین ہی

مین ہی اور خروج الدابۃ علی الناس اور یہہ موافق تر ہی ساتہہ قول حضرت کی وا ہیات اور جو شئی ان دونون علامتون مذکورہ مین سی کہ پہلی دوسری کی ہوگی پس دوسری واقع ہوگی پیچہی اوسکی نزدیک نقل کی یہہ سلم نی **ف** ح یعنی فاصلہ ان دونون مین کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلہ کی ورنشانیون مین پس اگر نکلنا افتاب کا پہلی ہوگا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلی ہوگا تو نکلنا افتاب کا مغرب سی متصل اوسکی ہوگا اور وحی بیچ باب ترتیب و تقدم اور تاخر ان دو علامتون کی متعین وارد نہین ہوئی اور مبہم چہوڑ الیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہہ دونون ور علامتون مین سی کہ جسنی ایکسی ہون پہلی واقع ہونگی اور حدیث ان ولیہا خروج الدجال نہین ہی صحیح کذافی جامع الاصول **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِھَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّۃُ الْاَرْضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین نشانیاں ہین کہ جب ظاہر ہون گی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا کہ نہ تہا ایمان لایا پہلی سی یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سی اوسوقت نہین فائدہ دی گی یا نہ کسب کی اوس شخص نی بیچ ایمان اپنی کی بہلائی کہ نکی تہی پہلی اس سی یعنی توبہ کیا ہو تہی اوسوقت مفید نہوگی وہ تین نشانیاں یہہ ہین نکلنا افتاب کا مغرب کی طرف سی اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا **ف** ع کہتی ہی کہ قایم ہونا قیامت کا سبب واقع ہونی اونکی کی متعین ہو جائیگا اور احوال آخرت معاینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتہہ غیب کے ہی اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ ہی متاخر وقوع مین اسلیے کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوپر ہی اور ملا دیا گیا ہی نکلنا غیر اوسکا ساتہہ اوسکی **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہٖ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّھَا تَذْھَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَیُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا یُقْبَلُ مِنْھَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا یُؤْذَنُ لَھَا وَیُقَالُ لَھَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِھَا فَذٰلِكَ قَوْلُہٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا قَالَ مُسْتَقَرُّھَا تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ڈوبا افتاب کیا جانتا ہی تو ای ابو ذر کہ کہان جاتا ہی یہہ آفتاب کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہی فرمایا کہ یہہ افتاب جاتا ہی یہان تک کہ سجدہ کرتا ہی نیچی عرش کی **ف** ع کہا بعضے محققین نے کہ نہین مخالف ہی یہہ اللہ تعالی کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلیے کہ مراد ساتہہ اوسکی نہایت جگہہ پہنچنی بینائی کی اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچی عرش کے بعد غروب ہونی کی ہی اور اس حدیث مین رہی اوپر گمان کرتا ہی یہہ کہ مراد ساتہہ مستقر اوسکی کی نہایت اوس جگہہ کی ہی کہ پہنچی طرف اوسکی بلندی مین اور یہہ ایک دن ہی سال بہر مین تا تمام ہونی امر اوسکے وقت تمام ہونی دنیا کی کہا خطابی نی کہ احتمال ہی یہہ کہ مراد ہو ساتہہ اوسکی یہہ کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچی عرش کی مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہین احاطہ کرتا اوسکو **ت** پہر اذن مانگتا ہی تا آوی حضرت حق مین پہر اذن دیا جاتا ہی افتاب کو اور حکم کیا جاتا ہی تا مشرق کو جاوی اور طلوع کری **ف** ح اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد استیذان سی ہی طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طریق معہود پر اوپر اوان دنیا ساتہہ اوسکی **ت** اور قریب ہی یہہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاوی گا سجود اوس سی اور اذن مانگیگا پس نہین اذن دیا جاویگا اوسکو اور کہا جاویگا افتاب کو پہر جا جہان سی آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سی آیا ہوگا مغرب ہی کیطرف پہر جاویگا پس نکلیگا افتاب مغرب کیطرف سی پس یہہ ہی مراد قول اللہ تعالی کی جیسی کہ فرمایا اور افتاب روان ہوتا ہی واسطی قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان معنی مستقر افتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی اوسکی ٹہیرنی کی جگہہ نیچی عرش کی ہی **ف** ح ع کہ بعد غروب کے وہان جاتا ہی اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا ہی اوسکو اور جانا چاہیی کہ بیچ تفسیر بیضاوی کی اور وجہین ہی بیچ معنی اس آیتہ کی لکہی ہین اور شک نہین کہ جو کچہہ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تفسیر اوسکی واقع ہوا متعین ہوا ارادہ اوسکا عجب ہی کہ اس وجہہ کو اصلا ذکر نہین کیا اور کلام طیبی سی بہی تنگ دلی اس باب مین ظاہر ہوتی ہی نسال اللہ السلامۃ **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اَمْرٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بیٹی حصین کے سی کہا

سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی درمیان پیدایش آدم کی اور روز قیامت کی کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سی یعنی در باب فتنہ اور
ابتلا اور اختلال اور استدراج کی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَایَخْفٰی عَلَیْکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ**
وَاِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ سی کہا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نہین
ہوا وسپر جیسیکہ شرع مین آیا ہی پس گمراہ نہو بسبب دیکہنی سحر و فریب وغیرہ دجال کی پس یہہ جملہ تمہید ہی اس قول کی **ت** تحقیق اللہ تعالی نہین کانا **ف**
ع مراد اس سی نفی نقصان کی ہی نہ ثابت کرنا اعضا رکا ساتہہ صفت کمال کی یعنی اللہ سبحانہ جنس آدمیونسی نہین اور اوسکی آنکہہ جیسیکہ آدمیون کی ہوتی
ہی نہین ہی چہ جائیکہ کانا ہوت اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکہہ کا گویا کہ آنکہہ اوسکی دانہ انگور کا ہی پہولا ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف ع لفظ طافیہ ساتہہ ی کی ہی اور ہمزہ سی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی بلند کی اور نہین منافات ہی درمیان اس روایت کی اور درمیان اوس
روایت کی انہا لیست بناتیۃ ولا حجراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست دہنسی ہوی واسطی امکان جمع ہونی دونون وصفون کے ساتہہ اختلاف دونون آنکہون کے
یعنی ایک ایسی ہوا اور ایک ویسی کہا تورپشتی نی کہ بیچ اون حدیثون کے کہ وارد ہوی ہین دجال کی وصف مین کلمات متنافرہ یعنی مختلفہ آئی ہین کہ مشکل ہی توفیق
اونمین اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو اونمین سی علیحدہ او سحدیث مین کہ ذکر کیا گیا ہی پس اس حدیث مین تو ہی کہ آنکہہ اوسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی اور حدیث مین ہے
کہ وہ جاحظ العین ہی گویا کہ آنکہہ اوسکی کوکب یعنی ستارہ ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنکہہ اوسکی نہ ناتیہ ہی اور نہ حجراء اور توفیق انمین یہہ ہی کہ اختلاف وصفونکا بحسب
اختلاف دونون آنکہونکی ہی یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور موید اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث مین آیا ہی کہ وہ اعور ہوگا داہنی آنکہہ کا اور حذیفہ کی
حدیث مین آیا ہی کہ وہ ممسوح العین ہوگا او سپر ناخنہ موٹا ہوگا اور یہہ ہی ایک حدیث مین آیا ہی کہ وہ اعور ہوگا بائین آنکہہ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ
مین یہہ ہی کہ ایک آنکہہ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسری عیبدار ہوگی پس درست ہی یہہ کہ کہا جاوی ہر ایک آنکہہ کو عوراء اسلیئی کہ معنی عور کی اصل مین
عیب کے ہین پس اوسکی آنکہہ داہنی بہی عیبدار ہی اور بائین بہی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ**
اُمَّتَہُ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اَلَا اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ ک ف ر مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اپنی امت کو کانی جہوٹی سی **ف** ح کہ دجال ہی اس
جگہہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ وقت قایم ہونی قیامت کا متعین نہین ہے وقت نکلنی اوسکا بہی متعین نہین **ت** آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی پاک ہی اسسی کہ ہو ناقص اور عیبدار اپنی ذات مین اور صفات مین اور یہہ کلام حضرت کا عوام کی سمجہانے کی لیئی ہی کہ
اونکی عقل و فہم مین آجاوی جیسیکہ وارد ہوا ہی کلم الناس علی قدر عقولہم **ت** لکہا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکی کی لفظ کفر کا **ف** ح ع مصابیح
اور مشکوۃ کی نسخون مین ان تینون حرفون کو جدا ایک دوسرے سی لکہا ہوا ہے گویا دجال کی منہ پر بہی اسصورت مین لکہا گیا ہے اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ باعث ادبار اوسکا
ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہی اجتناب اوس سی اور یہہ بڑی نعمت ہی اللہ تعالی کی طرف سی اس امت کی حق مین کہ ظاہر کردی ہی رقم کفر کو
درمیان آنکہون اوسکی کی **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِہٖ**
نَبِیٌّ قَوْمَہٗ اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّہٗ یَجِیْئُ مَعَہٗ بِمِثْلِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ یَقُوْلُ اِنَّھَا الْجَنَّۃُ ھِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمْ کَمَا اَنْذَرَ بِہٖ نُوْحٌ قَوْمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آگاہ ہو خبر دون مین تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہین خبر دی ساتہہ اوسکی کسی نبی نی
اپنی قوم کو وہ خبر یہہ ہی کہ تحقیق دجال کانا ہی اور تحقیق دجال لاویگا ساتہہ اپنی مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکی ساتہہ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش
اور محنت کی ہون یا لطف و قہر پس جسکو کہی گا یہہ جنت ہی وہ ہوگی آگ **ف** ح ع کہا ایک شارح نی یعنی داخل ہونا اسمین اور اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب اور داخل

ہونی دوزخ کا ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا یہہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ اطاعت کریگا اوسکی اور پہنکیگا اوسکو آگ مین مستحق ہوگا جنت کی داخل ہونی کا اسلیی کہ اوسنی تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہہ ہی کہ وہ دونون منقلب ہوجائین گی اور فعل اونکا اولٹ جاویگا اوپر جیسیکہ وارد ہوا ہی القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النيران اور ایساہی ہی قول اللہ تعالی کا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور ایسیہی بناہی مکدر کہ جسکا نام رکہا گیاہی سجن ہوجاتی ہی جنت ہمارفین کیلیی کہ جو قائم ہین مقام رضامین جیسیکہ کہا گیاہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیامین ہی اور ایک عقبی مین اور ایسیہی زندگی دنیا کی نسبت اہل دنیا کی بسبب علیہ السلام حضور اونکی کی ساتہہ رب اپنی کی مانند سم کی ہی و سم مین اور سم کی ہی درہم مین اور نار کی دنیامین اور چونکہ مقصود ڈرانا تہا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی حدیثون مین ثانی ہی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پس یہان یہہ مقدر ہی والتی یقول انہا النار ہی الجنة اور اسکی مانند ہی دنیا عارفین کی نظر مین کہ نعمت اسکی نقمت ہی اور نقمت اسکی نعمت اور محنت اوسکی منحہ ہی اور منحة اوسکی محنت اور حسن وقبیح اوسکا مختلف ہی ساتہ تبدیل کی کہ ماہی محبون کی لیی اور دماہی محجوبون کی لیی **ت** ح اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسیکہ ڈرایا ساتہہ اوسکی نوح نی قوم اپنی کو نقل کی یہہ بخارے اور مسلم نی **ف** تخصیص نوح کی باوجود عموم حکم کی سبب ہونی اونکی کی ہی مقدم مشاہیر انبیاء کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین وعن

حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ

اور روایت ہی حذیفہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال مین کہ اوسکی ساتہہ پانی ہوگا **ف** ع یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سی قسم اسباب عیش سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گیی ہی اوس سی ساتہہ جنت کی پہلی حدیث مین رغبت دلاویگا طرف اوسکی اونکو کہ اطاعت کرین اوسکی **ت** اور آگ ہوگی **ف** ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب عذاب و مشقت کا ہوگا والا انہین خوف ہوگا اوسکا اوسکو کہ نافرمانی کریگا اوسکی **ت** پس جسکو دیکہین گی لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاوی گی اور جسکو دیکہین گے لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹہنڈا شیرین **ف** ع معنی یہہ ہین کہ کردیگا اللہ تعالی اوسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ جہٹلاویگا اوسکو اور ڈالدیگا وہ اوسکو اوسمین غصہ ہوکر جیسیکہ کردیا نمرود کی آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام پر اور کردیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اوس شخص کو کہ تصدیق کریگا اوسکی آگ جلانیوالی ہمیشہ کو محتمل اسکا یہہ ہی کہ جو کچہہ فتنی اوسکی ظاہر ہونگی نہین ہوگی اونکی لیی حقیقت بلکہ خیال اور شعبدی ہونگی جیسیکہ کرتی ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہہ بہی ہی کہ اللہ تعالی بدلدیگا ماہیت اوسکی پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر **ت** پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فریبون کو کہ ذکر کیی گیی تم مین سی پس چاہیی کہ پڑی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس یعنی اختیار کری تکذیب اوسکی اور نہ پروا کری قال فی اوسکی کی اور پڑی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش مزہ ہوگا **ف** ع یعنی حقیقت مین یا ساتہہ تقلیب یعنی بدلدینی ماہیت کی یا بحسب مال کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سی ہی پس تقدیر یہہ ہی اور نہ تصدیق کری اوسکی پس سبب رغبت پانی کی کہ اوسکی ساتہہ ہوگا اسلیی کہ وہ ایک اور عذاب اور حجاب ہوگا **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کی مسلم نی یہہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہہ کا **ف** ح یعنی ایک آنکہہ اوسکی مٹی ہوی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیی اثر آنکہہ کا **ت** اوسپر یعنی دوسری آنکہہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جلد یا مٹی ہوی آنکہہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکی کی لفظ کافر کا یا لکہا ہوگا کہ وہ کافر ہی پڑہیگا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا **ف** ح یعنی وہ کہ پہلی علم کتابت کا رکہتا تہا یا نہ رکہتا تہا جان کہ ظاہر یہہ ہی کہ ناخنہ بیچ آنکہہ غیر مٹی ہوی کی ہوگا اسلیی کہ معنی ممسوح کی یہہ ہین کہ ایک جانب مین آنکہہ نہو اور یہہ ناخنہ ہونا اوسمین کیا معنی رکہتا ہی اگر یہہ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَہٗ جَنَّتُہٗ وَنَارُہٗ فَنَارُہٗ جَنَّۃٌ وَجَنَّتُہٗ نَارٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسے حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کانا ہوگا بائین آنکہہ کا کثرت سی ہون گی بال اوسکی ساتہہ اوسکی ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہی اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہہ مسلم نی

ف ع اوپر گذرا کہ وہ کانا ہوگا دائین آنکہہ کا اور ایک آنکہہ اوسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق اونمین یہہ ہی کہ ایک آنکہہ اوسکی بالکل نہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس صحیح ہی کہ کہا جاوی ہر ایک آنکہہ کو عور اواسطی کہ عور کی معنی اصل مین عیب کی ہین اور بعضون نی کہا کہ اعور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کے پس ایک قوم تو دیکہی گی اوسکو اعور الیسرے اور ایک قوم دیکہی گی اعور الیمنی تاکہ دلالت کری اوسکی بطلان پر اسلیے کہ جب دیکہائی دیگی خلقت اوسکی جیسی کہ ہی دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہی اور احتمال ہی یہہ کہ ہوا ایک اونکی نومین سی بسبب ہونی اوسکی کے وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْکُمْ فَامْرُؤٌ حَجِیْجُ نَفْسِہٖ وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّہٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُہٗ طَافِیَۃٌ کَاَنِّیْ اُشَبِّہُہٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ فَوَاتِحَ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ فَاِنَّہَا جِوَارُکُمْ مِنْ فِتْنَتِہٖ اِنَّہٗ خَارِجٌ خَلَّۃً بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَعَاثَ شِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰہِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا لُبْثُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا یَوْمٌ کَسَنَۃٍ وَیَوْمٌ کَشَہْرٍ وَیَوْمٌ کَجُمُعَۃٍ وَسَائِرُ اَیَّامِہٖ کَاَیَّامِکُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذٰلِکَ الْیَوْمُ الَّذِیْ کَسَنَۃٍ اَتَکْفِیْنَا فِیْہِ صَلٰوۃُ یَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَہٗ قَدْرَہٗ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا اِسْرَاعُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ کَالْغَیْثِ اسْتَدْبَرَتْہُ الرِّیْحُ فَیَاْتِیْ عَلَی الْقَوْمِ فَیَدْعُوْہُمْ فَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ فَیَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَیْہِمْ سَارِحَتُہُمْ اَطْوَلَ مَا کَانَتْ ذُرًی وَاَسْبَغَہٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّہٗ خَوَاصِرَ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا اونسی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کا یعنی اوسکی نکلنی کا اور تمام امور کا اور لوگونکی مبتلا ہونیکا بسبب اوسکی پس فرمایا اگر نکلی دجال اور مین ہون موجود تم مین یعنی بالفرض والتقدیر پس مین جہگڑونگا اوس سی سامنی تمہاری

ف ع یعنی غالب آونگا اوسپر ساتہہ دلیل کی اور اسمین ارشاد ہی طرف اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی جہگڑنی اور غالب آنی مین اوسپر ساتہہ دلیل کی غیر محتاج طرف مددگار کی است اپنی مین سی جان کہ حدیثون اور دلیلون اور قراین سی معلوم ہوا ہی کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگا اور اسیطرح جو حضرت نی فرمایا اسحدیث مین یہہ واسطی مبالغہ اور تاکید کی ہی اور واسطی تحقق اور تعین ظہور دجال کی اور مبہم ہونی وقت اوسکی کی اور ڈالنی خوف فتنہ اوسکی کی مکلفین پر ت اور اگر نکلا اور نہوا مین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا ف ع یعنی دفع کریگا شر اوسکی اپنی سی ساتہہ دلیلون قطعیہ شرعیہ اور عقلیہ کی کہ اوسکی پاس ہین اور غالب ہوگا اوسپر کذا قال الطیبی اور بہلا اوس تقدیر پر یہی کہ وہ سنی حجت والا پس معنی یہہ ہین کہ ہر ایک دفع کریگا اپنی نفس سی شر اوسکی ساتہہ جہٹلانی اوسکی کی اور اختیار کرنی صورت تعذیب اوسکی کی ت اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہی ہر مسلمان پر ف ع یعنی حافظ اوسکا ہی بعد میری پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اوس سی اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ مومن یقینی لا ہمیشہ مدد کیا گیا ہی اگرچہ نہو ساتہہ اوسکی نبی اور امام پس اسمین اوسکی امید پر ت تحقیق دجال ف ع یہہ استیناف ہی بیان بعض احوال اوسکیکا اور بیان بعض اوس چیز کا کہ مفید ہی بیچ دفع شر افعال اوسکی کی ت جوان ہوگا ف ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ وہ غیر ہی ابن صیاد کی یا اشارہ ہی اسپر کہ وہ محروم ہی سفیدی وقار سی ت بہت مرہی ہوئی بالونکا آنکہہ اوسکی پہولی ہوگی گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اوسکو ساتہہ عبدالعزی بیٹی قطن کی ف ع یہہ عبدالعزی کہ ایک یہودی کا نام ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ مشرک تہا اسلیے کہ عزی نام بت کا ہی اور کہا نبدہ مشرک ہی بنتا ہی اور مؤید ہی اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تہا قبیلہ خزاعہ مین کہ مرا جاہلیت ہی اور اسی آنحضرت نی تشبیہ دی دجال کو اوسکی ساتہہ اور منوز جزم اوسکی مشابہت کا نہین کیا کہ فرماتی ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اوسکی ساتہہ اور واحد تیونکی

جزم تشبیہ کا ہی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کاف واسطی تاکید اور تقریر تشبیہ کی ہی **ت** پس جو شخص پاوی اوسکو تم مین سی پس چاہیی کہ پڑہی سامنی اوسکی
آیتین اول سورہ کہف کی **ف** ع یعنی کذبا تک واسطی دلالت کرنی ان آیتون کی اوپر معرفت ذات وصفات اللہ تعالی کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات
اوسکی کی اور صدق رسول اوسکی کی اور آنی رسول کی ساتہہ معجزات اپنی کی کہ کردین گی خوارق عادات دجال کو ہباء منثورا اور تابع اوسکا پکاریگا ہلاکت
وثبور کو اور کہا طیبی نی کہ معنی یہہ ہین کہ قرات اوسکی امان ہی پڑہنی والی کی لیی فتنہ اوسکی سی جیسیکہ نجات وامان پائی اصحاب کہف نی شر فتنہ دقیانوس
جبار کیسی کہ اوسکی زمانہ مین تہی **ت** اور ایک روایت یعنی مسلم کی مین ہی آیا ہی پس چاہیی کہ پڑہی اول کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمہاری لیکی
ہین فتنہ دجال کی سی **ف** ح ع اور بعضی حدیثون مین پڑہنا ان آیتون کا وقت سونیکی ہی آیا ہی اور لفظ جوار ساتہہ زیر جیم کی اور ر آخر کی ہی
اکثر صحیح نسخون مین بمعنی ہمسائگی اور امان کی اور بعضی نسخون مین ساتہہ زیر جیم اور ز کی آیا ہی بمعنی کاغذ یعنی چہٹی کی کہ لیتا ہی اوسکو مسافر بادشاہ سی یا اوسکی
تابعون سی تاکوئی روک ٹوک نکری اوس سی راہ مین اور بعضی شرحون مین ساتہہ زبر اور پیش کی ہی اور زبر فصیح تر ہی بمعنی امان کی پہر جاننا چاہیی کہ حصن حصین مین
روایتین متعدد آئی ہین اس باب مین کہ کہا جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی ہی ہوگی اوسکی لیی سبب نور کی مقام اوسکی سی مکہ تک اور جسنی پڑہی دس آیتین
اوسکی آخر سی پہر نکلی دجال نہین مسلط ہوگا اوسپر اور اور روایت مین ہی جسنی یاد کین دس آیتین اوسکی اول سی بچا دجال سی اور اور روایت ہی جسنی پڑہین
تین آیتین اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور بہت ظاہر تطبیق تین آیتون کی پڑہنی مین اور دس کی پڑہنی مین یہہ ہی کہ کمتر اوسکا کہ محفوظ رہی کا سبب
اوسکی شر اوسکی سی پڑہنا تین کا ہی اور حفظ اونکا اولی ہی اور یہہ نہین منافی ہی زیادہ کی **ت** تحقیق دجال نکلنی والا ہی ایک راہ سی کہ واقع ہی درمیان
شام اور عراق کی پس فساد کریگا دائین اور فساد کریگا بائین **ف** ع یعنی بہیجیگا لشکر اپنی دائین اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنی مین بیچ اون شہرون کی
کہ چلیگا اونمین اور متوجہ ہوگا اونکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اوسکی شر سی کوئی مومن اور نہین خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہہ **ت** ای بندو اللہ کی **ف**
ع یعنی ای مومنو کہ موجود ہوگی اوس زمانہ مین یا تم مخاطب ہو بالفرض اگر پاؤ اوسوقت کو **ت** پس ثابت رہنا یعنی اپنی دین پر کہا ہمنی یا رسول اللہ اور کتنا ہوگا
ٹہرنا اوسکا زمین مین فرمایا چالیس دن **ف** ع آگی آتی ہی ایک حدیث کہ ٹہریگا دجال زمین مین چالیس برس الخ لیکن نقل کیا ہی بغوی نی شرح السنہ مین کہ نہین صلاحیت
رکہتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور بر تقدیر اوسکی صحت کی شاید کہ مراد ساتہہ ٹہرنی کی دونون ٹہرنی مین سی ٹہرنا خاص ہو اوپر صفت معین کی
کہ صحیح ہو خبر اوسکی عالم پر **ت** ایک دن یعنی اون دنون مین سی مقدار برس روز کی ہوگا یعنی درازگی زمانہ مین اور ایک دن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایک دن مقدار
ہفتہ کی اور باقی روز اوسکی مانند دنون تمہاری کی کہ جیسی ہمیشہ ہوتی ہین عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کریگی ہمکو
اوسمین نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا ادای نماز کی لیی مقدار دن کی **ف** ع ح یعنی جبکہ گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اوسکی
اور ظہر کی ہر روز مین پس ظہر پڑہنا پہر جبکہ گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اوسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذری کہ
ہوتا ہی اوسمین اور مغرب مین ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجہہ لو غرض کہ پانچون نمازین ایسی اندازی سی پڑہ لیا کرنا یہان تک کہ وہ دن برس روز کا
گذری اور اسی حساب سی اون دونون مین کہ مہینا بہر اور ہفتی بہر کی ہونگی اور یہہ دن واقع مین اسقدر مذکور دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر یہہ جو بعضون نی کہا ہی
بہ سبب کثرت ہموم وغموم کی اسقدر معلوم ہون گی یہہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اوسکو پوچہنا راوی کا حضرت سی کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا اور بعضی
جو یہہ شبہہ کرتی ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوی ہی وقت طلوع وغروب وغیرہ کی جب یہہ وقت نہوئی تو نماز کیونکر پڑہین گی یہہ شبہہ ہیچ ہی جب شارع نی
اوس دن مخصوص کا یہہ حکم ٹہرا دیا پہر کسکو جگہہ چون وچرا کی ہی اور تورپشتی وغیرہ نی اور بہی جواب اسکی لکہی ہین بخوف درازگی کی نہین لکہی جو چاہی مرقاۃ مین دیکہہ لی
ت کہا ہمنی یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین مین فرمایا مانند مینہہ کی **ف** ع مراد مینہہ سی یہان ابر ہی یعنی

جلد سی چلیگا وہ زمین مین مانند جلد چلنی ابر کی **ت** جسوقت کہ آتی ہی پیچہی سی اوسکی باد پس گذریگا ایک قوم پر اور بلاویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی پس ایمان لاوینگے وہ اوسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برسادیگا اوپر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اوگاویگی یعنی یہہ استدراج ہوگا اوسکا واحد قہار کی طرف سی پس شام کو آویگی اونپر مواشی اونکی یعنی وہ جو گئی تہی صبح کو چرنیکی لیی دراز ترین اوسکی کہتی از روی کوہانون کی **ف** ح لفظ ذری جمع ذروہ کی ہی بمعنی کوہان اونٹ کی در اعلای ہر چیز کو بہی کوہان کہتی ہین مراد فربہی مواشی کی ہی کہ کوہان اوسکی فربہی سی دراز ہوجائین گی **ت** اور خوب پوری اوسکی کہتی از روی تہنون کی یعنی تہن خوب بہری ہونگی دودہ سی اور خوب کہچی ہوئی اوسکی کہتی از روی کوکہونکی یعنی بسبب کثرت کہانی اور سیری کی ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ پہر آویگا دجال ایک اور قوم کی پاس پس بلاویگا اونکو **ف** ع یعنی طرف دعویٰ الوہیت اپنی کی **ت** پس رد کرین گی اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہین کرین گی اوسکو اور ایمان نہین لاوینگی اوسپر پس پہریگا اونسی یعنی پہریگا اوسکو اللہ اونسی پس ہون گی قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ درحالیکہ نہوگا اونکی ہاتہہ مین کچہہ مالون اونکی سی **ف** ع حاصل یہہ کہ مومن بسبب اوسکی مبتلا ہون گی طرح طرح کی بلاؤن اور مختتون اور مصیبتون مین ولیکن ہونگی صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکی کہ دین ہوگی اونکو اللہ تعالیٰ کی صفتین اولیا کی ببرکت سید الانبیاء کی **ت** اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنی خزانون کو پس پیچہی چلین گی دجال کی خزانی اوس ویرانہ کی مانند امیرون شہد کی مکہیون کی **ف** ح یعاسیب جمع یعسوب کی ہی بمعنی سردار شہد کی مکہیون کی یعنی جیسی یعسوب آگی ہوتا ہی اور شہد کی مکہیان اوسکی ساتہہ پیچہی پیچہی ہوتی ہین اسی طرح دجال کی ساتہہ خزانی پیچہی پیچہی چلین گی اسی جہت سی ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتی ہین روایت کی دیلمی نی حضرت علی سی بطریق مرفوع کی علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنون کا ہی کہ متابعت کرتی ہین وہ اوسکی اور پناہ ڈہونڈتی ہین اوسکی اور مال سردار منافقون کا ہی کہ اوسکی پناہ ڈہونڈتی ہین اور اوسکی پیچہی جاتی ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین بہی آیا ہی کہ حضرت علی اونکی مرثیہ مین فرماتی ہین کنت للدین یعسوبا **ت** پہر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بہرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اوسکو ساتہہ تلوار کی **ف** ع یعنی غصہ ہوکر اوسپر بسبب نہ قبول کرنی دعوۃ الوہیت اوسکی یا واسطی ظاہر کرنی قدرت کی اور تمہید کرنی خرق عادت کی پس کاٹیگا اوسکو دو ٹکڑی مانند پہینکنی تیر کی نشانی پر **ف** ح یعنی فاصلہ درمیان دونون ٹکڑون کی مقدار پہینکنی تیر کی ہوگا کہ نشانی پر مارتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ معنی یہہ ہین کہ پہنچیگا ضربہ اوسکی شمشیر کا مانند پہنچنی تیر کی نشانی پر **ت** پہر بلاویگا دجال اوس جوان کو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی اور روشن اور چمکتا ہوگا موہنہ اوسکا ہنستا ہوا بشاش **ف** ع اور کہیگا کہ یہہ کیونکر صلاحیت رکہی معبود ہونیکی **ت** پس در ینحالیکہ دجال ایسی کامون اور خرابی گمراہ کرنی مین ہوگا کہ ناگہان بہیجیگا اللہ تعالیٰ مسیح مریم کی بیٹی علیہما السلام کو پس اوترینگے وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی **ف** ع اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام اوترینگی بیت المقدس مین اور ایک اور روایت مین ہے اردن مین اور ایک اور روایت مین ہے کہ معسکر مسلمین مین کہتا ہو مین حدیث اوترنی اونکی کی بیت المقدس مین نزدیک ابن ماجہ کی ہی اور وہ میرے نزدیک ارجح ہی اور نہین منافی ہی تمام روایتون کی اسلیے کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہی اور وہ معسکر مسلمین کا ہی اسلیی کہ وہ اور اردن نام ہی نواح

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہی دمشق اگرچہ نہین ہی بیت المقدس مین اب منارہ لیکن ضرور ہی یہہ کہ بنے گا پہلی اوترنی
عیسی کی واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگی علیٰ درمیان دو کپڑون زرد رنگ کی ف ع یعنی پہنی ہونگی کپڑی رنگی ہوئی زعفران کی یا ورس کے کہ نام ایک
گہانس زرد رنگ کا ہی اور لفظ مہرودتین ساتہہ دال مہملہ کی ہی اور ذال معجمہ کی ہی ت رکہنی والی ہون گی مسیح دونون ہتیلیان اپنی اوپر بازوؤن دو فرشتون کی ف
ع یہہ حال ہی واسطی بیان کیفیت اوتارنی اونکی جبسیکہ پہلا جملہ حال تہا واسطی کیفیت لباس وجمال اونکی کی پہر بیان کیا اونکا اور حال ت جسوقت
جہکاوینگی سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹہاوینگی سر اوترینگی اونکی بالونسی قطرے تند دانون چاندی کے کہ مانند موتیون کی ہون ف ع ح یعنی صفائی اور سفیدی
مین نہایہ مین لکہا ہی کہ لفظ جمان ساتہہ پیش جیم اور تخفیف میم کی اوپر وزن غراب کے دانی چاندی کی بنی ہوئی بہت بڑی موتیون کی اور واحد اسکا جمانہ ہی کہا
طیبی نے کہ مشابہت دی عرق کی قطرون کو ساتہہ جمان کی بڑائی مین پہر تشبیہ دی جمان کو ساتہہ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نے کہا
کہ جمان ساتہہ پیش جیم اور تشدید میم کی چہوٹی موتی اور تخفیف میم سی دانی کہ چاندی کی بنین اور یہان مراد خیر ہی یعنی جب جہکاوینگی سر ٹپکینگے اونکی سر
بالونسی قطرے نورانی اور جب اوٹہاوینگی سر ٹپکینگی وہ قطرات کنایہ ہی بہا اور تازگی اور طراوت جمال اونکی سی ت پس نہین ممکن ہوگا اور نہین اتفاق
ہوگا کسی کافر کو کہ پاوی ہوا دم عیسی کی سے مگر کہ مرجاویگا اور دم اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی ف ع جایز ہی یہہ کہ ہو دجال مستثنی اس حکم کی
واسطی حکمت دکہانی خون اسکی کی نیزہ مین تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا مومنونکی لونہین اور جایز ہی یہہ کہ ہو یہہ کرامت عیسٰی کی اول وقت اوترنی اونکی کی
پہر جاتی رہی جسوقت کہ دیکہی دجال کو اسلیے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہین اور بعضون نے کہا کہ حسدم سی کہ کافر مریگا وہ وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتہہ
اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم معتاد پس نہ مرنا دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کی ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسی کی دم سی مردہ کو زندہ
کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارین گی ت پس ڈہونڈین گی عیسیٰ دجال کو یہانتک کہ پاوینگے اوسکو دروازہ لد پر ف ع لد ساتہہ پیش لام
اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام مین اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریب بیت المقدس کے اور بعضون نے کہا کہ وہ قریہ ہی فلسطین مین ت
پس قتل کرینگے اوسکو پہر آوینگے عیسی کی پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اونکو اللہ تعالی نے دجال کی شر سی پس پونچہینگے عیسی اونکی مونہوں سی گرد و غبار شدت و محنت کا
ف ع احتمال ہی یہہ کہ ہو یہہ پونچہنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونچہین گرد از راہ اکرام اونکی کی یا یہہ اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت وخوف کی اونسی ت اور خبر دینگے اونکو
درجات اور مراتب اونکی کی کہ پاوینگے بہشت مین پس اسی درمیان کہ عیسی اسطرح سی ہونگے ناگہان وحی بہیجیگا اللہ تعالی طرف عیسی کی کہ تحقیق مینی نکالی ہین کتنی ایک بندی
اپنی نہین طاقت وقدرت کسیکو اونسی لڑنیکی ف ع طاقت وقدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیے کہ آثار قدرت کی کام مین ہاتہہ سی ظاہر ہوتی ہین اور تثنیہ لائی مبالغہ کو
لیے ت پس جمع کر اور محافظت کر میری بندون کی لیجاکر طرف کوہ طور کی وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ
اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ
الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ
عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ
زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ
اور بہیجیگا اللہ تعالی یاجوج وماجوج کو کہ نام دو قبیلونکا ہی اور وہ ہر زمین بلند سی دوڑین گی پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کی ف
ع طبریہ ساتہہ اضافت کی ہی اور بحیرہ تصغیر ہی بحرہ کہ معنی دریا کی ہی یعنی چہوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ مین ہی کہ نام

ایک قریہ ہی شام مین ت پس پی جاوینگی جو کچھہ اوسمین ہوکہ پانی اور گذریگی جماعت اونکی کہ پیچہی آویگی اونسی پس کہینگی وہ کہ تحقیق تہا اسمین کبہی پانی پہر چلینگی
یہان تک کہ پہنچینگی طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس مین ف ۱۶ اور لفظ خمر ساتہہ زبر خ اور میم کی معنی درختون لپٹی ہوئی کی یا جو کچھہ
ڈہانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور قدیم پہاڑ مین درخت بہت ہین اسلیے اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگی یاجوج ماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہمنی اون
شخصونکو کہ زمین مین تہی آؤ پس چاہیے کہ قتل کرین ہم اون شخصونکو کہ آسمان مین ہین پس پہینکینگی تیر اپنی طرف آسمان کی پس پہیریگا الله تعالی اوپر تیر اونکی
رنگی خون مین ف یہہ استدراج ہوگا الله سبحانہ کی طرف سی تاکہ وہ گمان کرین کہ ہم نی آسمان والونسی اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی لگکر سرخ
ہوجاوینگی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ پہیلیگا فساد اونکا عالم سفلی و علوی ت اور رکے جاوینگی نبی اللہ یعنی حضرت عیسی ویاراونکی یعنی اوسوقت مومن کوہ طور پر
کہ ہوگا سر بیل کا واسطی ایک اونکی کی بہتر سو دیناروں سی واسطی ایک تمہاری کی آجکی دن ف ح یعنی فاقہ اور احتیاج اونکی اس حد کو پہنچیگی کہ کلہ بیل کا
باوجود یہ بہت ارزان ہی تمام اجزای بیل مین بہتر ہوگا سو دیناروں سی اونکی نزدیک اور باقی اجزای گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیے کہ کیا حال رکہتی ہونگی اور
کیا مرغوب بیش قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس رغبت کرینگی یعنی دعا دراز کرینگی اللہ تعالی سی اونکی ہلاک کرنی کی نبی اللہ کی عیسی ۴ اور یار اونکی
پس بہیجیگا اللہ تعالی اوپر کیڑی اونکی گردنوں مین ف ح نغف ساتہہ زبر نون اور غین کی کیڑی کہ اونٹ وبکری کی ناک مین پڑجاتی ہین ت پس ہوجاوینگی
مردہ مانند مرنی ایک جان کی یعنی سب یکبارگی مرجاوینگی قہر الہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پہر اوترینگی پیغمبر خدا عیسی اور اوترینگی یار اونکی طرف زمین کی
پس نہین پاوینگی زمین مین جگہہ ایک بالشت مگر کہ بہر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نی پس دعا کرینگی نبی خدا کی عیسی اور یار اونکی طرف اللہ کی پس
بہیجیگا اللہ جانور پرند کہ گردنین اونکی مانند گردنوں اونٹ بختی کی ہونگی ف بخت ساتہہ پیش ب اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہین اور
اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہیئۃ اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا مین ت پس اوٹہا لیجاوینگی وہ جانور اونکو اور پہینک دینگی اونکو جہان چاہا ہی اللہ
تعالی نی وفی روایۃ تطرحہم بالنہبل ویستوقد المسلمون من قسیہم ونشابہم وجعابہم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا
لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل حتی یترکہا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل
العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفہا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ
من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما ہم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ
فتاخذہم تحت اباطہم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتہارجون فیہا تہارج الحمر فعلیہم تقوم الساعۃ
رواہ مسلم الا الروایۃ الثانیۃ وہی قولہ تطرحہم بالنہبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی
اور ایک روایت مین ہی کہ ڈالدینگی جانور اونکو نہبل مین ف ح نہبل ساتہہ زبر نون اور جزم ہ اور زبر ب کی ایک موضع ہی بیت المقدس مین اور بعضون نی
کہا کہ وہ جگہہ کہ نکلتا ہی آفتاب اسیطرح تصحیح کی ہی اس لفظ کی مشکوۃ کی نسخونمین اور مجمع البحار مین کرمانی سی نقل کی ہی منہل ساتہہ میم کی اور معنی اوسکے لکہی ہین
گہڑا کہ زمین مین ہو اور قاموس مین بیچ باب اللام اور فصل میم کی ہی منہل مانند منزل کی گڑہا پانی کا ہی اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال مین فتطرحہم نہبل نون سی لایا ہی اور صواب
منہل ہی میم سی تہی ت. اور جلاوینگی مسلمان کمانوں اونکی اور تیروں اونکی اور ترکشوں اونکی ساتہہ برس پہر بہیجیگا اللہ تعالی ایک بڑا مینہہ کہ نہین چہپاویگا
کسی چیز کو اوس مینہہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا ف ح یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی اسلیے کہ وہان شہر مین مٹی و پتہر کی گہر ہوتی ہین اور گنوار ونکی کہ جنگل میں
رہتی ہین صوف کی کمل تان کی گذران کرتی ہین اور مراد یہہ ہی مینہہ سب جگہہ برسیگا اور کوئی جگہہ ایسی نہین رہیگی کہ وہان مینہہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار وخیمہ
مینہہ کی پہنچنی سی کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لا یکن نہ بری یا اوپر پیش کاف سی کن سی اور پیش یا اور زبر کاف سی اکنان سی دو طرح آیا ہی بمعنی ستر کی ت پس ہو

ڈالیگا وہ مینہ زمین کو یہان تک کہ کر دیگا اوسکو مانند آئینہ کی صاف پہر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوی اپنی اور پہیر لا برکت اپنی پس اوسدن کہاویگی جماعت دس سی لی چالیس تک ایک انار سی یعنی انار ایسا بڑا اور پر دانہ ہوگا کہ بہت سی لوگ اوسکو کہاوینگی اور سیر ہونگی اور سایہ پکڑینگی اوسکی چہلکے مین ف ع کہا ایک شارح نی کہ مراد ہی دہا چہلکا اوسکی اوپر کا اور قحف اصل مین کہتی ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہی اور لکڑی کی پیالہ کو بہی کہتی ہین پس بہ سبب مشابہت کی یہان انار کی اوپر کی چہلکیکو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودہ مین یعنی دودہ اونٹ اور بکری وغیرہ کی تہنون مین بہت ہوگا یہان تک کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون سی ف ع لفظ فئام ہمزہ سی اوپر وزن رجال کی اور عوام بدل لیتی ہین ہمزہ کو ی سی یعنی جماعت آدمیون کی اور مراد اوس سی یہان زیادہ قبیلہ سی ہی جیسیکہ قبیلہ زیادہ ہی فخذ سی جیسیکہ آگی مذکور ہی ت اور ایک گائی دودہ کی البتہ کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون سی اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کریگی تہوڑی سی جماعت کو آدمیون مین سی ف ع فخذ یہان زیر ف اور جزم خ سی ہی فقط معنی جماعت کی قارب سی اور وہ کم بطن سی ہی اور بطن کم قبیلہ سی اور فخذ معنی ران کی زیر خ اور جزم خ سی ہی ت پس درمیانیکہ وہ اسی چین وسعت مین ہونگی ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچی بغلون اونکی کی پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی ف ح ع نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجاز اہی کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور درمحل خود معلوم ہوچکا ہی کہ مومن ومسلم دونو ایک ہی ہین جو مومن ہی مسلمان ہی اور جو مسلمان ہی مومن ہی لیکن تفاوت کر رکہا ہی علمارنی یہہ ہی کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی کہتی ہین کہ باطن مین ہی اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کی اور مقصود یہان تاکید و تعمیم ہی تاکوئی انسے باہر نرہی ت اور باقی رہینگی شریر لوگ مختلط ہونگی اور لڑینگی زمین مین مانند اختلاط گدہونکی آپسمین ف ح اور بعضون نی کہا کہ مراد جماع کرنا ہی مردونکا عورتون سی بی حیاوبی لحاظ ہوکر علانیہ سامنی لوگونکی جیسی کہ عادت ہی گدہون کی ہرج جزم رسی معنی جماع آیا ہی کہا جاتا ہی ہرج جاریۃ یعنی جماع کیا اوسی کذا فی القاموس ت پس اونہر قایم ہوگی قیامت ف ع یعنی نہ آنکی غیر پر اور آگی آتی ہی حدیث کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ ت نقل کی یہہ حدیث یعنی پوری مسلم نی مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہی تطرحہم بالنہبل قول سبع سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نی و عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فیلقاہ المسالح مسالح الدجال فیقولون لہ این تعمد فیقول اعمد الی ھذا الذی خرج قال فیقولون لہ اوما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضھم لبعض الیس قد نھکم ربکم ان تقتلوا احدا دونہ فینطلقون بہ الی الدجال فاذا راہ المؤمن قال یا ایھا الناس ھذا الدجال الذی ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیامر الدجال بہ فیشبح فیقول خذوہ وشجوہ فیوسع ظھرہ وبطنہ ضربا قال فیقول اوما تؤمن بی قال فیقول انت المسیح الکذاب قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمیشار من مفرقہ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ قم فیستوی قائما قال ثم یقول لہ اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایھا الناس انہ لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس انما قذفہ الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا اعظم الناس شھادۃ عند رب العالمین رواہ مسلم

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانون مین سی ف ع بعضون نی کہا کہ یہہ مرد خضر علیہ السلام ہونگے اور یہہ مقتضی ہی اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا ہی علمانی اسمین جمہور فقہا اور محدثین غیرہم اور بعضی صوفیہ اسپر ہین کہ وہ مرگئے اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہا وغیرہم اودہر گئی ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نی کہ یہہ صحیح ہی ت پس ملینگی اوسکی اوس شخص کہ نگہبانی کرنیوالی صاحب

ہتیار بند نگہبان دجال کی **ف** ح مسالح زبر میم اور زیر لام سی جمع مسلح کی ہی یعنی سرحد کی کہ جگہہ ہتی ہتیار بندونکی ہی بعد ازان اطلاق کیا مردان ہتیار بند پر کہ نگاہ رکہتی
ہین سرحد کو اور یہان مراد یہی معنی ہین **ت** پس کہین گی وہ لوگ اس مرد مسلمان سی کہ کہان جانیکا قصد رکہتا ہی تو پس کہی گا وہ مرد قصد رکہتا ہون کہ جاؤن
طرف اس شخص کی کہ نکلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرتؐ نی کہینگی تابع دجال کی ایا ایمان نہین لاتا تو ہماری رب پر **ف** ح مراد رکہین گی رب سی دجال بسبب
مال وجاہ اوسکی کی **ت** پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہین ہی بیچ صفات پروردگار ہماری کی پوشیدگی **ف** ع دلیلین اوسکی رب ہونیکی ظاہر ہین قسم پیدا کرنی
اور رزق دینی وغیر ذلک سی اور وہ سراسر صفتین کمال کی رکہتا ہی کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین صفتین نقصان کی ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلین موجود ہون اوسکا شریک بندہ ناقص کیون کر ہو رب ہونا اوسکی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی کی **ت** پس کہین گی وہ تابعین دجال کی کہ مار ڈالو اس
شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہماری پروردگار پر پس کہیگا بعض اونکا بعض سی کہ کیا نہین منع کیا ہی تمکو پروردگار تمہاری نی یعنی دجال نی اسسی کہ مارو کسیکو بے حکم
اوسکی پس لیجاوین گی اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکہی گا دجال کو وہ شخص یعنی وہ پہچانی گا علامتین اوسکی کہی گا ای لوگو آگاہ ہو کہ یہہ وہی دجال ہی کہ ذکر کیا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی حدیثون مین کہ نکلیگا اخیر زمانہ مین اور ہین علامات فرمایا آنحضرتؐ نی پس حکم کریگا دجال اوسکی چت لٹانی کا اور بعضون نی کہا پیٹ
پر لٹانیکا زمین پر جیسیکہ گنہگارون کو لٹاتی ہین مارنیکی لیے پس چت لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہی گا دجال یعنی از راہ تاکید اور تغلیظ اور تشدید کی پکڑو اسکو اور سر توڑو
اسکا پس فراخ و نرم کیجاویگی پیٹہہ اوسکی اور پیٹ اوسکا بسبب بہت مارنی کی اوسکی پیٹہہ اور پیٹ پر **ف** ح ع لفظ فیوسع ساتہہ جزم واو اور تخفیف سین کے وسع
اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سی ہی تفتیح کیا ہی اور لفظ یشبح صیغہ مضارع مجہول کا ہی ساتہہ شین معجمہ اور ب موحدہ مشددہ اور ح حطی کے
تشبیح سی معنی چوڑا کرنی ایک چیز کی یعنی چت یا پیٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ ساتہہ شین معجمہ اور تشدید جیم سی امر ہی شج سی یعنی زخمی کرنی سر کی اور یہہ روایت صحیح
تر ہی کذا فی شرح المسلم اور دوسری روایت یہہ ہی کہ شبح جیسا کہ کہا گیا تشبیح سی اور شجوہ بہی امر ہی اوسی باب سی اور روایت تیسری فیشج و شجوہ دونون شج سی بمعنی
زخم سر کی اور جزری نی کہا کہ مولف نی یہہ تیسری روایت ذکر کی ہی اور وجہ دوسری ذکر کی ہی حمیدی نی اور تصحیح کی ہی اوسکی قاضی عیاض نی اور بہت صحیح نزدیک
ایک جماعت کی اصحاب ہماری سی وہ ہی واللہ اعلم **ت** فرمایا حضرتؐ نی پس کہی گا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہر فرمایا حضرتؐ نی پس کہیگا مومن تو ہی مسیح جہوٹا فرمایا حضرتؐ نی
پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اوسکی دو ٹکڑی کرنی اور پراگندہ کرنی کا پس چیرا جاویگا آری سی سر کی طرف سی یہان تک کہ دو ٹکڑی کیا جاویگا
درمیان دونون پاؤن اوسکی کی **ف** ع ح یعنی از سر تا پا چیر ڈالین گی اور لفظ فیوشر احتمال ہی کہ ہمزہ سی ہو اور یہہ بہی احتمال ہی کہ واو سی ہو اور ایسی ہی لفظ
میشار زیر میم سی ساتہہ ہمزہ اور ی کی دونون طرح آیا ہی آلہ وشر بمعنی نشر یعنی پراگندہ کرنی اور چیرنی کی کہ جسکو آرہ کہتی ہین اور منشار نون سی بہی آیا ہی اور
مفرق زبر میم اور زیر رسی بیچوں بیچ سر کا **ت** فرمایا حضرتؐ نی پہر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اوسکی کی یعنی اتراتا ہوا بسبب قتل کرنی کی پہر کہی گا دجال
اوسکو اوٹہہ کہڑا ہو پس سیدہا اوٹہہ کہڑا ہوگا پہر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا ہی تو مجہر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا میں بیچ پہچانی تیری کی مگر زیادہ علم و یقین
اسکا کہ تو جہوٹا ہی یعنی زندہ کرنی تیری سی بعد مارنی میری کی مجکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغ گو ہی فرمایا حضرتؐ نی پہر کہی گا وہ مومن ای لوگو تحقیق یہہ دجال
نہین کر سکیگا کسیکی ساتہہ لوگون مین سی جو کچہہ کہ کیا ساتہہ میری یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنی اوسکی ساتہہ میری **ف** ع اوسنی خبر دی سلب ہو جانی قدرت استدراج
کی اوس سی اور تسلی دی لوگونکو اوسکی ڈر سی **ت** فرمایا حضرتؐ نی پس پکڑ لیگا اوسکو دجال تا کہ ذبح کری اوسکو پس تانبا گردانی جاوی گی وہ جگہہ کہ درمیان
گردن اوسکی کے ہی اوس ہڈی تک کہ درمیان ہنسلی اور کندہی اوسکی کی ہی **ف** ع یعنی مثل تانبی کی سخت ہو جاوی گی کہ تلوار اوسمین کام نکری اور شرح السنہ مین
ہی کہ معمر نی کہا کہ پہنچی ہی مجکو یہہ کہ رکہا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبی کا **ت** پس نہین راہ پاسکیگا دجال اوسکی قتل و مضرت کی فرمایا حضرت نی پس پکڑیگا
دجال دونون ہاتہہ اوس شخص کی اور دونون پاؤن اوسکی پس پہینک دیگا اوسکو یعنی آگ مین کہ ہمراہ رکہتا ہوگا پس گمان کرین گی لوگ کہ پہینکا اوسکو مگر طرف آگ کی

اور وہ بہشت میں پہنچایا گیا مگر طرف جنت کی **ف** ع یعنی باغوں میں دنیا کی یا خونوں سی یا یہہ مراد ہی کہ پہینکیگا دجال اوسکو آگ میں کہ اوسکی ساتھ ہوگی کردیگا اوسکو اللہ اوسپر ٹھنڈا ہی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ آگ وسپر راحت و جنت اور بہر تقدیر نہیں حاصل ہوگی اوسکو موت اوسکی ہاتھ پر سوای پہلی موت کی **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگوں میں از روی شہادت کی نزدیک پروردگار عالموں کی **ف** ح باعتبار مارے جانے اوسکے اول بار اگرچہ بعد اوسکے زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنی اوسکی کی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ مراد شہادت سی حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو نزدیک حق تعالی کی **وَعَنْ** أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام شریک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہاگیں گی لوگ دجال سی یہاں تک کہ پہنچینگی پہاڑوں پر کہا ام شریک نی کہا میں نی یا رسول اللہ پس کہاں ہونگی عرب وسدن **ف** ع لفظ فاین میں فا جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جب یہہ حال ہوگا لوگونکا تو پس کہاں ہونگی عرب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہی راہ خدا میں اور دفع کرنا شر و فتنہ کا دین سی **ش** فرمایا حضرت نی عرب تہوڑی ہونگی یعنی اوسدن پس نہیں قدرت رکہیں گی جہاد کی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْفَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی وہ نقل کرتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پیروی کرینگی دجال کی یہود اصفہان سی ستر ہزار کہ اونپر طیلسانیں ہونگی **ف** ع ح لفظ یتبع اس حدیث میں ساتہہ زبر ی اور جزم تا اور زبر ب کی ہی یعنی ہمراہ ہونگی اور کہا ایک شارح نی کہ اتباع سی یعنی تشدید سی ہی یعنی پیروی کرینگی اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سی بہی اور زبر فا سی نام ہی شہر مشہور کا شہروں عجم میں سی اور ایک روایت میں ستر کی جگہہ نوی ہی اور صحیح مشہور ستر ہی اور لفظ طیالسہ زبر طا اور زیر لام سی جمع طیلسان کی ہی کہ وہ کپڑا مشہور ہی عرب میں اور عیاض وغیرہ سی ہی کہ وہ معرب ہی اصل اوسکی تالسان ہی اور بعضی عالموں نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اوپر برائی طیلسان کی اور ساتہہ اسکی کہ روایت کی گئی ہی انس سی کہ اونہوں نی ایک جماعت کو دیکہا کہ اونپر طیلسانیں تہیں پس کہا اونہوں نی کیا عجب مشابہہ ہیں یہہ ساتہہ یہود خیبر کی اور حق یہہ ہی کہ اوڑہنا طیلسان کا یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی مسنون ہی احادیث بہت ہیں انحضرت سی اور صحابہ رض سی ائی ہیں اگرچہ ایک وقت میں شعار یہود سی ہو اور انکار کرنا انس کا اسکو اسی سبب سی ہو یا بسبب رنگ اونکی کی ہو کہ زرد تہا اور محل خلاف کا یہہ اور یہی طیلسان کی ہی یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی اور ڈالنی کنارہ اسکی کا اسپر اور اسکو تقنع اور قناع بہی کہتے ہیں اور منکر اسکی کہتی ہیں کہ جو کچہہ کہ انحضرت سی اور صحابہ سی ثابت ہوا ہی مخصوص بوقت ضرورت کی ہی کہ بسبب گرمی آفتاب یا سردی وغیرہ کی اوڑہا ہی اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث میں آیا ہی کہ ڈہانکو سر طیلسان سی کہ اوڑہنا چادر کا پہنا وا عرب کا ہی اور اقتناع پہناوا ایمان کا ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سی دنمیں فقہ ہی اور رات میں زینت اور حدیث انس میں آیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتی تہی قناع کو اور صحابہ سی بہی تقنع آیا ہی اور آثار و اخبار اس میں بہت ہیں **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا میں یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حالانکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہوں میں پس اوتریگا بعضے زمین شورہ پر کہ قریب مدینہ کی ہی پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حالانکہ وہ بہترین لوگونکا ہوگا یعنی اوسوقت میں یا کہا جملہ بہترین لوگونکا ہوگا **ف** ع یہہ شک راوی ہی

اور اوپر گذرا کہ وہ حضر علیہ السلام ہونگی بنا بر قول صحیح کی **ترجمہ** پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہوں مین کہ تو وہ دجال ہی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصف دجال انکی کی پس کہیگا دجال یعنی اونسی اگر دا اوسکی ہونگی خبر دو مجکو اگر قتل کرون مین اوسکو پہر زندہ کرون مین اوسکو کیا شک کروگی تم میری شان مین یعنی میری خدا ہونی مین پس کہین گی لوگ شک نہین کرینگی ہم **ف** ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سی ہونگی کہ گرد یدہ اور اور تابعدار اوسکی ہونگی تو مراد حقیقت کلام ہی والا یہ سبب خوف اور دفع الوقت کی کہین گی اور ہو سکتا ہی کہ مراد اونکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جہوٹ مین ہو **ترجمہ** پس قتل کریگا دجال اوسکو اور پہر زندہ کریگا اوسکو یعنی اور پوچہیگا اوس سی جیسیکہ آج ہون **ف** ح یعنی آج کہ مارنا اور جلانا دیکہا مینی یقین میرا تیری جہوٹی ہونیکا قوی تر ہوا یہ سبب دیکہنی علامت بطلان تیری کی کہ پیغمبر خدا نی اوسکی خبر دی تہی حاصل یہہ کہ جیسا آج مجکو یقین ہوا ہی تیری بطلان کا ایسا کبہی نہین ہوا **ترجمہ** پس چاہیگا دجال کہ قتل کری اوسکو پس نہین قدرت دجال کو اوسکی قتل پر ہوگی **ف** ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پہر سلب ہوجائیگا اور وہ نہیں قدرت رکہتا ہوگا اوسپر پر کہ ارادہ کریگا یہہ شان اللہ ہی کی ہی کہ جو چاہی سو کری **ترجمہ** نقل کیے بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ یَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ روایت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی کہا آویگا مسیح دجال جانب شرق سی درحالیکہ قصد اوسکا مدینہ منورہ مین آنیکا ہوگا یہان تک کہ اوتریگا پیچہی کوہ احد کی کہ مین کوہ مدینہ سی ہی پہر یعنی بعد واقع ہونی قصہ شخص مذکور کی پہیر دینگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ولایت شام کی کہ جہانسی آیا تہا وہین جاویگا **ف** ح اسمین دلیل ہی اوسکی بطلان کی اور علامت ہی اوسکی عجز و نقصان کی کہ اولٹا پہر جاویگا اور نہین قدرت رکہیگا داخل ہونی اوس شہر کی کہ جسمین مدفن ہی سید انوری کا اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ حرم مکہ مین بطریق اولی نہین داخل ہوگا **ترجمہ** اور وہان یعنی شام مین ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا کہ عیسی ع باب لد پر کہ شام کی قریون مین سی ہی اوسکو مارین گی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کی اوس دن کہ دجال آویگا سات دروازی ہونگی یعنی راہین یا مراد دروازی قلعہ کی ہین اوس وقت مین ہر دروازی پر دو فرشتی ہونگی کہ روکین گی اوسکو داخل ہونی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع کہا سیوطی نی کہ یہہ جو مشہور ہی زبانون پر کہ جبرئیل نہین اوترتی زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکی کچہہ اصل نہین اور دلیل اسکی بطلان کی وہ روایت ہی کہ نقل کی طبرانی نی کہ جبرئیل حاضر ہوتی ہین وقت مرنی ہر مومن کی کہ ہوتا ہی طہارت پر اور روایت کی ابو نعیم نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گذری گا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملی گا ایک مخلوق عظیم سی پس کہی گا تو کون ہی وہ کہی گا مین جبرئیل ہون کہ بہیجا ہی مجکو تاکہ روکون تجکو حرم رسول اوسکی سی وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَضْحَكُ قَالَ لِیَلْزَمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُکُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُکُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ فَاَرْفَؤُا اِلٰی جَزِیْرَةٍ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ کَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ کَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَیْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی موذن کو کہ پکارتا ہی نماز جمع کرنیوالی ہی **ف** ح یہہ کلمہ واسطی طلب و ترغیب نماز کی

کہا کرتی ہین نالوگ آوین اور جمع ہون جبکہ کسوف اور خسوف کی نماز کی لیی زمانہ شریف مین کہتی تہی **ت** پس نکلی مین طرف مسجد کی پس نماز پڑہی مینی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اونکا پہلی نہی کی ہو یا ہو رات مین **ت** پس جب نماز پڑہ چکی آنحضرت بیٹہی منبر پر اسحالت مین کہ وہ ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بحسب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیی کہ لازم پکڑی ہر آدمی جگہہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑہی ہی وہین بیٹہا رہی اوٹہی نہین پہر فرمایا کیا جانتی ہو تم کہ کیون جمع کیا مینی تمکو عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول وسکا دانا تر ہی فرمایا تحقیق مینی قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطی امر مرغوب فیہ کی یعنی کچہہ دینی کی لیی اور نہ واسطی امر دہشت ناک کی یعنی دشمن سی ڈرانیکی لیی ولیکن جمع کیا ہی مینی تمکو اسلیی کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجہسی ایک خبر کہ موافق پڑی وہ چیز کی کہ خبر دیتا تہا مین تمکو ساتہہ اوسکی مسیح دجال سے **ف** یعنی چاہا مینی کہ سناوٗن تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب زیادتی یقین تمہاری کی ہوا اور خبر بمقرین معائنہ کی ہو **ت** خبر دی مجکو تمیم داری نی کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین **ف** ع یعنی نہ جنگل کی کشتی مین یہہ احتراز ہی اونٹ سی کہ وہ سفینۃ البر کہلاتا ہی اور بعضون نی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی نہین نہ چہوٹی کشتی نہر کی مین **ت** ساتہہ تیس شخصونکی لخم اور جذام سی **ف** ح لخم زبر لام اور جزم خ معجمہ سی نام قبیلہ کا ہی اور جذام بپیش جیم اور ذال معجمہ سی بہی قبیلہ ہی **ت** پس بازی کی ساتہہ اون کشتی کی سوارونکی موج نی ایک مہینی تک دریا مین **ف** ح یعنی پہیکا اونکو موج نی غیر جہت مقصد مین اسلیی کہ لعب اوس فعل کو کہتی ہین کہ اوسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کی نہو **ت** پس نزدیک لگگئی کشتی کو طرف ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونی آفتاب کی پس بیٹہی چہوٹی کشتیون مین کہ ہمراہ بڑی کشتیکے تہین **ف** ع لفظ اقرب زبر ہمزہ اور پیش رسی جمع ہی قارب کی زیر را اور زبر سی ہی بمعنی چہوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گہوڑی کی تا اوسمین بیٹہہ کر حاجت روائی کناری سی کرین **ت** پس داخل ہوی جزیرہ مین **ف** ح جزیرہ اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ پانی گرد اوسکی ہو یعنی ٹاپو **ت** پس ملا اونسی ایک چارپایہ بالون والا کہ بہت تہی بال نہین جانتی تہی لوگ آگا اوسکا پیچہا اوسکی سی یعنی تمیز نہین کرسکتی تہی کہ آگا اوسکا کونسا ہی اور پیچہا اوسکا کونسا بسبب کثرت بالون کی کہا اونہون نی یعنی ازراہ تعجب کی وای ہی تجکو کون ہی تو اور کیا ہی ماہیت تیری جن ہی یا انسان کہا اوسنی مین ہون جاسوسی کرنیوالا **ف** ع یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ خبرین دجال کو پہنچاتا تہا اور قران شریف مین جو دابۃ الارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہی **ت** چلو تم طرف اوس شخص کی کہ دیر مین ہی **ف** ع لفظ دیر زبر دال اور جزم ی سی عبادت گاہ نصاری ہی اور کتاب صحاح مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہی **ت** اسلیی کہ وہ طرف سنی خبرون تمہاری کی بہت شوق رکہتا ہی قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهٗ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّائِهَا کہا تمیم نی جب ذکر کیا اور بیان کیا اوسنی ہمارے لیی ایک شخص کا ڈری ہم اوس سی بہ سبب مکروہ جاننی اسکی کہ ہو وہ شیطان ملباس انسان کہا تمیم نی پس چلی ہم جلدی یہان تک کہ داخل ہوی دیر مین پس ناگہان اوسمین بزرگ تر اور وحشت ناک زیادہ ہی آدمیون کا کہ دیکہا ہو ہمنی اوسکو زمانہ ماضی مین ازروئی خلقت کی **ف** ع لفظ رأیناہ صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص سی کہ نہین دیکہا اور بعضون نی اسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ نہین دیکہا ہمنی پہلی اس سی ایسا شخص بڑا پیدائش مین **ت** اور خوب مضبوط بندہا ہوا درحالیکہ جکڑی ہوی ہین ہاتہہ اوسکی طرف گردن اوسکی کی درمیان گہٹنون اوسکی کی ٹخنون تک بندہی ہوی ساتہہ لوہی کی کہا ہمنی یعنی ازراہ تعجب کے وای تجکو کون ہی تو کہا اوسنی

تحقیق قدرت پائی تہتی میری خبر پر یعنی پس نہین چہپاؤنگا مین اوسکو تمسی کہدونگا حال اپنا پس خبر دو مجکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس چیز کی کہ پوچہون مین
اوسکو تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ہم آدمی ہین عرب سی کہ سوار ہوی ہم کشتی دریائی مین پس طوفان مین ڈالا ہمکو دریا نی
مہینا بہر پس داخل ہوی ہم اس جزیرہ مین پس ملا ہمسی ایک جانور بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اوس شخص کی کہ دیر مین یعنی
بڑی محل مین ہی پس آئی ہم طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو کہجور کی درختون بیسان کی سی آیا میوہ لاتی ہین **ف ح** بیسان زبر با اور
جزم ی سی نام ہی ایک بستی کا شام مین اور اور ایک موضع کا یامہ مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کی شہرون مین سی ہی
اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہی **ت** کہا ہمنی ہان کہا اوسنی آگاہ ہو و تحقیق وہ درخت کہجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لادین یعنی اشارہ کیا کہ قیامت
قریب قایم ہوگی کہا اوسنی خبر دو مجکو بحیرہ طبریہ سی آیا ہی اوسمین پانی **ف ع** بحیرہ تصغیر ہی بحر کی یعنی چہوٹا سا دریا اور طبریہ زبر طا اور ب کی سی کہ
ایک قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ ائمہ حدیث سی ہین منسوب وسکی طرف ہین **ت** کہا ہمنی وہ بہت پانی رکہتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہی
کہ جاتا رہی اور خشک ہو جاوی کہا اوسنی کہ خبر دو مجکو چشمہ زغر کیسی آیا ہی اوس چشمہ مین پانی اور آیا کہیتی کرتی ہین اہل اوسکی ساتہہ پانی چشمہ کی کہا ہمنی
ہان وہ چشمہ بہت پانی رکہتا ہی اور اہل وسکی زراعت کرتی مین اوسکی پانی سی **ف ع** زغر پیش زا اور زبر غ جیسے برد زن زفر کی ایک شہر ہی شام
مین کہ کم روئیدگی ہوتی ہی وہان قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَکَّۃَ وَنَزَلَ یَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَہُ
الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ کَیْفَ صَنَعَ بِھِمْ فَاَخْبَرْنَاہُ اَنَّہٗ قَدْ ظَھَرَ عَلٰی مَنْ یَلِیْہِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْہُ قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّھُمْ
اَنْ یُّطِیْعُوْہُ وَاِنِّیْ مُخْبِرُکُمْ عَنِّیْ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ وَاِنِّیْ یُوْشِکُ اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِیْرُ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْیَۃً
اِلَّا ھَبَطْتُھَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً غَیْرَ مَکَّۃَ وَطَیْبَۃَ ھُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَیَّ کِلْتَاھُمَا کُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْھُمَا اسْتَقْبَلَنِیْ مَلَکٌ بِیَدِہِ
السَّیْفُ صَلْتًا یَصُدُّنِیْ عَنْھَا وَاِنَّ عَلٰی کُلِّ نَقْبٍ مِّنْھَا مَلٰٓئِکَۃً یَّحْرُسُوْنَھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِہٖ
فِی الْمِنْبَرِ ھٰذِہٖ طَیْبَۃُ ھٰذِہٖ طَیْبَۃُ ھٰذِہٖ طَیْبَۃُ یَعْنِی الْمَدِیْنَۃَ اَلَا ھَلْ کُنْتُ حَدَّثْتُکُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ اَلَا اِنَّہٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْیَمَنِ لَا بَلْ
مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا ھُوَ وَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ اِلَی الْمَشْرِقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہا اوسنی خبر دو مجکو نبی امیون کیسی یعنی عرب کیسی کہ کیا کیا **ف ع** یہہ ازراہ طعن
کی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہین جیسیکہ گمان کرتی تہی بعضی یہود یا تعریض ہی وس ملعون سی ساتہہ مبعوث ہونی حضرت کے ناد انون اور جاہلون
پر **ت** کہا ہمنی تحقیق وہ نکلی ہین مکہ سی اور ہجرت کی اوسی طرف یثرب کی کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اوسنی کیا لڑی ہین اوسی عرب کہا ہمنی ہان کہا کیا
معاملہ کیا اونہون نی عرب سی پس خبر دی ہمنی اوس کو کہ وہ پیغمبر غالب آئی اوپر کہ نزدیک ہین اونکی عرب مین سی اور اطاعت کی اونہون نی اون کی
کہا اوسنی آگاہ ہو و تحقیق یہہ بہتر ہی اونکی لیی یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کی لیی **ف ع** لفظ ان یطیعوہ بیان ہی ذلک کا اور یہہ اقرار کرنا
حضرت کی فضیلت کا تہا ازراہ اضطرار کی اور سبب اسکی کہ نہتی اوسکو اوسوقت مین کچہہ غرض بیچ ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کرنے دین کی بس پوشیدہ
رکہا کفر یا مراد اوسکی تہی حیرت دینا مین **ت** اور تحقیق مین خبر دیتا ہون تمکو اپنی حال سی تحقیق مین مسیح یعنی دجال ہون اور مین قریب ہی کہ
اذن دیا جاوی مجکو نکلنی کا پس نکلون مین پہر سیر کرون زمین مین پس نچہوڑون کوئی بستی مگر کہ داخل ہوؤن مین اوسمین چالیس راتمین سوای مکہ
اور مدینہ کی حرام کیی گئی وہ دونون مجپر یعنی منع کیا گیا ہی مجکو داخل ہونا اون دونون مین پہر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرون گا مین یہہ کہ داخل
ہوؤن ایک مین اون دونون مین سی سامنے آویگا میری فرشتہ کہ اوسکی ہاتہہ مین تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجکو اوسی اور تحقیق اوپر ہر راہ کے اون ہر ایک مین سے فرشتی ہین کہ نگہبانی کرتی ہین اوس کی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحالتمین کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہہ ہی طیبہ یہہ ہی طیبہ یہہ ہی طیبہ مراد رکہتے تہی حضرت مدینہ **ف ح** جیسکہ مطابق ہوگی یہہ خبر حضرت کے فرماتی کی

کہ صحابہ کو اوسکی خبر دیا کرتی تہی تین بار فرمایا حضرت نی کلام مذکور بسبب خوشی کی ورظاہر کرنی فضیلت و امتیاز مدینہ کی تمام مواضع مین سی ت آگاہ ہو وُ آیا تہا مین کہ خبر دیتا تہا تمکو یعنی مثل اس بات کی اور مطابق اس خبر کی پس کہا لوگون نی ہان آپ خبر دیتی تہی آگاہ ہو و تحقیق دجال بیچ دریا ر شام کی ہی یا دریا ر یمن کی نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلی گا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی طرف مشرق کی نقل کیا یہہ مسلم نی ف ح حرف ما لفظ ہو مین زائدہ ہی نافیہ نہین اور چونکہ حق تعالی نی قیامت کی قایم ہونی کو مبہم رکہا ہی اور ساتہہ تعین کی خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو متعین نہین کیا ہی آنحضرت نی بہی مکان دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانون مین تردد او مبہم رکہا ساتہہ غلبۂ ظن کی آخر اوسکی مین اور وہ بہی متعین نہین فرمایا سوا اسکی کہ اس جانب مین ہی بغیر تعین کی موضع مخصوص کی پس یہہ مین معنی نفی دو احتمال اول کی اور اثبات تیسری کی اور احتمال ہی تردید درمیان ان جگہونکی بسبب انتقال اوسکی کی بعض سی طرف بعض کی واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تو رپشتی نی احتمال ہی کہ یہہ خبر ہو یعنی اس جانب مین سی نکلی گا اوسی کہا اشرف نی ہو سکتا ہی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاک تہی دجال کی جگہہ مین اور تہا حضرت کی گمان مین یہہ کہ ان تین جگہون مین سی کسی کسی جگہہ مین ہی پس جبکہ ذکر کیا دریای شام اور دریای یمن کا یقین حاصل ہوا حضرت کو بسبب وحی کی یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہونکی اور اضراب کیا اونسی اور ثابت کی تیسری جگہہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین یا از راہ مکاشفہ کی آجکی رات نزدیک کعبہ کی پس دیکہا مینی ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین او سچیر کی کہ تو دیکہتا ہی گندم گون مردون مین سی واسطی اوسکی بال ہین ت نزدیک کندہی کی مانند بہترین او سچیر کی کہ تو دیکہنی والا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگہی کی ہی اونسی اونکو پس وہ بال اونمین سی ٹپکتا ہی پانی ف ع احتمال ہی کہ مراد پانی سی ہی تو وہ پانی ہو کہ اوس سی کنگہی بہگو کر کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سی ت اسحال مین کہ تکیہ کیی ہوی ہی اوپر مونڈہون دو شخصون کی طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مینی یعنی طواف کرنیوالون سی یا ملائکہ سی کہ کون ہی یہہ پس کہا اونہون نی یہہ ہی مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نی پہر ناگہان مین گذرا ایک شخص مڑی ہوی بالون والی پر کہ بہت مڑی ہین بال کانا داہنی آنکہہ سی گویا کہ آنکہہ اوسکی انگور ہی پہولا ہوا یا بی نور ف ع کہا ہی قاضی عیاض نی کہ داہنی آنکہہ سپاٹ ہوگی اور بائین مین ٹینٹہ ہوگا پہولا ہوا ت بہت مشابہ اون لوگون مین سی کہ دیکہی ہین مینی ساتہہ ابن قطن کی ف ع یعنی عبد العزی ابن قطن یہود کہ ذکر اوسکا اوپر گذرا اور کاف لفظ کاشبہ مین زائد ہی مبالغہ کی لیی اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجوہ کی ہی کہ آگی آتی ہین یا باعتبار آنکہہ کی ٹینٹہ کی ت اسحال مین کہ رکہی ہوی ہین دونون ہاتہہ اپنی دو شخصون کی دونون مونڈہون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مینی کہ کون ہی یہہ شخص کہا لوگون نی یہہ مسیح دجال ہی ف ع ح ظاہر یہہ ہی کہ مراد دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگی اوسکی باطل پر اوسکی امر مین سی جیسی کہ مراد پہلی دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگی حضرت عیسی کی حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اونکی یار دشمنون سی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی اوسکو طواف سی کیا کام جواب اوسکا یہہ دیا ہی علماء نی کہ یہہ حضرت کی مکاشفات سی ہی خواب مین تعبیر اوسکی یہہ ہی کہ آنحضرت کو دکہایا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسی گرد دین کی پہرینگی واسطی قایم کرنی دین کی اور در پی ہی کرنی خلل و فساد اوسکی اور دجال بہی پہری گا گرد

دین کی بقصد خلل اور فساد ڈالنی کی دین مین کذا قال الطیبی جانا چاہیی کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتی تہی پہلی اس سے کہ منع کیی جاوین قریب ہوی مسجد حرام کی سی اگر دجال بہی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہی اور یہہ ہی کہ یہان سی جائز ہونا طواف کا فرکا خارج مین نہین لازم آتا اور نہی مشرک کی طواف سے خارج مین ہی فافہم ت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نی دجال کی حق مین کہ وہ شخص ہے سرخ چشم مڑی ہوی ہین بال اوسکی سر کی کانا داہنی آنکہہ کا بہت نزدیک لوگون مین ساتہہ اوسکی از روی مشابہت کے ابن قطن ہی **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا فِیْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فِیْ بَابِ قِصَّۃِ ابْنِ صَیَّادٍ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کے کہ سر اوسکا یہہ ہے لاتقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ باب الملاحم کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اوسکا یہہ ہے قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ فِیْ حَدِیْثِ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ قَالَتْ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِامْرَأَۃٍ تَجُرُّ شَعْرَھَا قَالَ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ اِذْھَبْ اِلٰی ذٰلِکَ الْقَصْرِ فَاَتَیْتُہٗ فَاِذَا رَجُلٌ یَجُرُّ شَعْرَہٗ مُسَلْسَلٌ فِی الْاَغْلَالِ یَنْزُوْ فِیْمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتہہ روایت مسلم کی گذری بجای فلقیتہم دابۃ اھلب کے بیچ روایت ابی داؤد کی فاطمہ مذکورہ سے یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی کہ کہا تمیم داری نی پس ناگہان مین گذرا ایک عورت پر کہ کہینچتی ہے بال اپنی یعنی یہہ کنایہ ہی درازگی لون سے اوسکی کہا تمیم نی کون ہی تو کہا اوسنی مین ہون جاسوس کرنی والی کہ خبرین پہنچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکہتا ہی تو پس آیا مین اوس محل مین پس ناگہان اوس محل مین ایک شخص ہے کہ کہینچتا ہی بال اپنی بندہا ہوا ہی زنجیر ون مین مع طوقون کی کودتا ہی درمیان آسمان و زمین کی پس کہا مینی کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** ح جانا چاہیی کہ مخالفت کہ اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین واقع ہوی ہی یہہ ہے کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چارپایہ کو کہتی ہین اور یہان عورت کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہی یا تو یہہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہون ایک دابہ اور دوسری عورت اور یا یہہ کہ دابہ اصل لغت مین بمعنی ہلنی والی یعنی چلنی والی کی ہی زمین پر اور تخصیص ساتہہ چارپایہ کی بحسب عرف عام کی ہی اور قرآن مجید مین استعمال دابہ کا معنی لغت کے بہت آیا ہی مثل وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور یہہ معنی شامل ہین عورت کو اور یا یہہ کہ احتمال رکہتا ہی کہ جساسہ شیطان ہو کبہی بصورہ چارپایہ کی ہوگیا ہو کبہی بصورۃ عورۃ کی اسلیی کہ شیطان بنجاتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور یہہ احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہی والتجسس عالم کی خبر ونکے دابہ سی یا عورت سی بعید ہے اگرچہ یہہ کہ مراد جہازونکی خبرین ہون کہ اوس نواحی مین گذرتی تہی اور مخالفت ان دونون حدیثون مین اس وجہ کر بہی ہی کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری اونمین تہی اور اس حدیث مین سوال وجواب مخصوص ساتہہ تمیم داری کی رکہا اور تطبیق اسکی یہہ ہے کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تہی اونمین نسبت سوال کی طرف اونکی جایز ہے یا سائل تمیم ہون اور نسبت اوسکی طرف جماعت کی بہی درست ہی اسلیی کہ جب ایک شخص جماعت مین سے کچہہ کام کرتا ہی تو کبہی نسبت اوسکی طرف جماعت کے کرتی ہین جیسی کہ کہتی ہین قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہی اور نسبت جماعت کی طرف کرتی ہین **وَعَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَدَّثْتُکُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوْا اِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ قَصِیْرٌ اَفْحَجُ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَیْنِ لَیْسَتْ بِنَاتِئَۃٍ وَّلَا جَحْرَاءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَیْکُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے اونی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ تحقیق مینی بیان کیا تمسی حال دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہہ کہ نہ سمجہو تم **ف** ع یعنی جو کچہہ کہ بیان کیا ہی مینی تم سی دجال کی حق مین یا بہول جاؤ اوسکو بسبب کثرت اوسکی کی کہی ہی مینی اوسکی حق مین کہا طیبی نے کہ حتی غایت ہی حدثتکم کی یعنی بیان

کین مینی تم سی حاشیہ میں متفرق و متعدد دیہا تاک کہ ڈرامین کر مبادا نہ سمجہو حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہو تمپر حال اوسکا پس چاہیے کہ سمجہو اور مشتبہ نہو تمپر حال اوسکا بعد ازان بیان کیا حال اوسکا تا سمجہین ساتہہ قول اپنی کی ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ع ظاہرا یہہ مخالف ہی اور کی روایت کی کہ وہ اعظم انسان ہے اور وجہ تطبیق کی یہہ ہی کہ بعید نہین ہے یہہ کہ وہ ٹہنگنا ہی بر رہو اور مثل عظیم الخلقت ہی اور یہہ مناسب ہے واسطی ہونی اوسکی کثیر الفتنہ یا عظمت مصروف ہو طرف ہیئت کی اور بعضون نی کہا کہ احتمال رکہتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردی اوسکو وقت خروج کی کہ اوسوقت ٹہنگنا ہو جای ت پہڈا ہی ف ع لفظ افحج ساتہہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی پاؤن چلنی مین نزدیک دیا پٹین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان جدی رکہی کذا قالہ شارح اور مثل اسکی قاموس مین بہی ہی اور نہایہ مین ہے کہ فحج دوری ہونا ہی دونون رانون کی ت مری ہوی ہال کانا یعنی ایک آنکہہ سی مٹا ہوا آنکہہ کا یعنی سل پٹ د ہموار ہی دوسری آنکہہ نہین ہے آنکہہ اوسکی پہولی ہوی اور نہ اندر کو دہنسی ہو ف ع جملہ منفیہ موکدہ ہی واسطی ثابت کرنی آنکہہ مٹی ہوی کی اور یہہ منافی نہین ہی اسکی کہ دوسری آنکہہ پہولی ہو مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تمپر ف ع یعنی اوسکی حال مین شبہہ راہ پاوی بسبب بہول جانی حال اوسکی کہ بیان کیا مینی تم سی یا اگر مشتبہ ہو تمپر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات کی ت پس جان لو اور یہہ ہے مقدمہ مستحضر رکہو کہ پروردگار تمہارا نہین ہے کانا نقل کی یہہ ابوداود نی ف ع یعنی اول جو واجب ہے تمپر پہچانی صفات ربوبیہ سی تو یہہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث و عیوب سے خصوصا نقائص ظاہری سی وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابو عبیدہ بیٹی جراح کے سی کہ کہا اونہی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوس نے نی دجال سی اپنی قوم کو ف ح اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نی بہی ڈرایا ہی اوس نے اپنی قوم کو پس مراد بعد نوح سی بعد انذار نوح ہی نہ بعد از وجود نوح ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوس سے یعنی ساتہہ بیان کرنی وصف اوسکی بخوف تلبیس و مکر اوسکی پس بیان کیا آنحضرت نے حال دجال کا یعنی بعض حال اوسکا واسطی ہماری فرمایا آنحضرت نی شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی اوسکو بعضی ان لوگون میں سے کہ دیکہا ہی مجکو ف ع یعنی بر تقدیر نکلنی اوسکی جلدی اور بعضون نی کہا کہ دلالت کرتی تہی یہہ اوپر بقاء خضر علیہ السلام کی ت یا سنا ہی اونہون نی کلام میرا ف ح یعنی پہنچی ہے انکو خبر اوسکی کہ مینی دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ درازکی ہو یعنی وجود اور خروج اوسکا متیقن ہی اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضی میری صحابیون کے پایا فیہا والا اور کہ بعد اونکی آوینگے البتہ دیکہینگی اور چونکہ خبر میری کے اوسکی حال سی دیکہی سننی چاہیے کہ اپنی یقین پر ہین ت کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پس کیسی ہونگی دل ہماری اوسدن کہ پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسی کہ ہین دل تمہاری آج کی دن یا بہتر اس سے ہو ف ح یعنی جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہی دل اوسکا ثابت ہی اور کچہہ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اوسکا اوس دن بہی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اوسکا دیکہیگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن حریث سے کہ نقل کی ابی بکر صدیق سی کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلیگا ایک زمین سے کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سی اور بلدان عراق سی ساتہہ ہو لینگی اوسکی کتنی قومین گویا چہری اونکی سپرین ہین تہہ بہ تہہ پہولی ہوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی مونہہ اونکی چوڑی ہونگی اور رخساری اونکی اوبہری ہوی مانند سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ

فَلْيَنْاَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهٗ مِمَّا يُبْعَثُ بِهٖ اور روایت ہی عمران بن حسین کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سنے خبر نکلنی دجال کی پس چاہیے کہ دور رہی اوس سے اسلیے کہ دور رہنا اوسکی نزدیک رہنے سی چاہا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ت پس قسم ہی اللہ کے تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان کہتا ہوگا کہ مین مومن ہون پس تابعت کریگا وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اوسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہان تخفیف سے ہی اور تشدید بہی کی گئی ہی یعنی اطاعت کریگا اوسکی ت بسبب ان چیزونکی کہ بہیجا جاویگا دجال ساتہہ ان چیزون کی کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سی اور مانند انکی استدراجات سی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اَلسَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سی کہا اسماء نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیری گا دجال بیچ زمین چالیس برس ف ح اوپر گذرا کہ مدت اوسکی سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہان چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ مراد اول سی ٹہیرنا اوسکا ہی ساتہہ فتنہ اور قتل و فساد ڈالنی کی اور اس سے مطلق ٹہیرنا ت برس مانند مہینے کی ہوگا ف ع یہہ محمول ہی جلدی گذر جانی پر اور اوپر جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہی نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانی کی کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند دنکی اور دن مانند جلجانی شاخ خرما کی خشک کے آگ مین ف ح یعنی جیسی پتی جلاتی ہین اور آگ بہڑک کر جلدی ٹہنڈی ہوجاتی ہی ایسی ہی وہ دن جلدی سے گذر جائیگا پس معنی یہہ دن مانند ساعت کی ہوگا ت نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيْجَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی متابعت کرینگی دجال کی میری امت مین سے ستر ہزار کہ اونپر ہونگی سیجان کہ قسم پہناوی کی ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین ف ع سیجان زیر سین مہملہ اور جیم ہی سی کہ بعد اوسکی جیم ہی جمع ساج کی ہی جیسی تیجان جمع تاج کی معنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد امت سے امت اجابت ہے یا دعوۃ اور ظاہر تر اخیر ہی ہی ایسی کہ اوپر گذر چکا ہی کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگی وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ سِنِيْنَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهٗ وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهٗ فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهٖ اَنَّهٗ يَأْتِي الْاَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلَكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهٗ نَحْوَ اِبِلِهٖ كَاَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ ضُرُوْعًا وَاَعْظَمِهٖ اَسْنِمَةً اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید بن سکن سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر مین پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلی نکلنی دجال کے تین برس ہونگی یعنی مختلف بیچ جاتی رہنی برکت کی ایک برس ہوگا کہ باز رکہی گا آسمان اوس برس مینہ تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کی کہ عادت تہی شہر مین برسنی کی اور باز رکہی گی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاوی گی غیر مینہ سی اور دوسرے سال روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسری سال نگاہ رکہی گا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی پس قحط پڑیگا تمام زمین کی لوگونمین اور خزانی اور دنیا دجال کی ساتہہ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتین اور روٹیان اور میوی اور نہرین اوسکی ساتہہ ہونگی ت پس نہین باقی رہی گا صاحب گہر کا یعنی جسکی ناخن چیرے ہوتی ہین مانند گائیون اور بکری اور ہرن اور مانند انکی اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپایونمین سی یعنی درندی مگر کہ ہلاک ہوجائینگی یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کی مرجاوینگی اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہہ ہے کہ وہ آوی گا ایک گنوار کی پاس کہ علم و عقل نرکہتا ہوگا پس کہیگا اوسکو کہ خبر دی مجکو کہ اگر جلادون مین تیری لیے تیری اونٹونکو جو مرگئی تہی قحط سی کیا جانی گا تو کہ مین رب تیرا ہون پس کہی گا گنوار مقرر جانونگا کہ تو رب میرا ہی پس صورت بنا کر لاوی گا دجال

واسطی گنوار کی یعنی شیطانون کو مانند اونٹون وسکی کی مانند بہترین ہونی اونکی ازروی تہنون کے اور بہت بڑے اونکی ازروی کوہانونکی قا وَیَاْتِی الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ
اَخُوْہُ وَمَاتَ اَبُوْہُ فَیَقُوْلُ اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَکَ اَبَاکَ وَاَخَاکَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیُمَثِّلُ لَہُ الشَّیَاطِیْنُ نَحْوَ اَبِیْہِ وَنَحْوَ اَخِیْہِ قَالَتْ
ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِہٖ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِیْ اِھْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِّمَّا حَدَّثَھُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَیِ الْبَابِ فَقَالَ مَھْیَمْ
اَسْمَاءُ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِکْرِ الدَّجَّالِ قَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا حَیٌّ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّیْ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ
فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِیْنَنَا فَمَا نَخْبِزُہٗ حَتّٰی نَجُوْعَ فَکَیْفَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَئِذٍ قَالَ یُجْزِئُھُمْ مَا یُجْزِئُ اَھْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ رَوَاہُ
فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بہائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اوسکا **ف** ع جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ ویاتی الاعرا
پر پس ہوگا جملہ خبر اشد فتنہ ہی **ت** پس کہے گا دجال اوس شخص سے کہ خبر دی مجکو اگر زندہ کردون مین تیری لیے تیرے باپ کو اور تیرے بہائی کو کیا نہین جانیگا تو کہ تحقیق
مین رب تیرا ہون پس کہیگا وہ مقرر پس صورت بنادیگا واسطی اونکی شیاطین کو مانند باپ اوسکی کی اور بہائی اوسکی کی کہا اسماء نے پہر تشریف لیگئی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیے پہر تشریف لائی یعنی مجلس مین حال آنکہ صحابہ فکر وغم مین تہی بسبب خبر دینی آنحضرت حال دجال کی کہا اسماء نے پس
پکڑین آنحضرت نے دونون طرفین دروازے کی **ف** ح ع لفظ لحمہ ساتہہ زبر لام اور جزم ح کی تمام مشکوۃ اور مصابیح کی نسخون مین ہے بمعنی جانب کی ذکر کیا ابن الملک
اور صحاح اور قاموس ور اور کتابون مین بامعنی مذکور نہین اور طیبی نے کہا صواب لجفتی الباب ہے ساتہہ جیم کی جگہہ ح کی اور ساتہہ ق کی بدلی میم کی بمعنی
بازوی دروازہ کی کہتا ہون مین بعد اتفاق نسخون کی توجیہ کرنی ضرور ہی وہ یہہ کہ قاموس مین لحمہ کے معنی گوشت کی ٹکڑی کی لکہی ہین پس مجرد کیا جاے اور
کہا جاوے کہ مراد ان دونون سے دونون ٹکڑی دروازے کی یعنی کواڑ ہین کہ وہ ملجاتی ہین اور جدا ہوتی ہین پس یہہ اولی ہی تخطیہ روایت کتاب سے واللہ اعلم بالصواب
ت پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حال تیرا ای اسماء کہا مینے یارسول اللہ تحقیق نکالڈالی آپنے دل ہمارے بسبب ذکر کرنے دجال کی فرمایا آنحضرت نے اگر نکلیگا دجال
اور مین ہون زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس مین دفع کرونگا اوسکو ساتہہ حجت کی اور اگر مین نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہی ہر مومن پر یعنی
وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا مینے یارسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندہتی ہین آٹا اپنا پس نہین پکا سکتی ہم روٹی اوسکی یہانتک
کہ بہوک لگجاتی ہی ہمکو یعنی بسبب دیر لگنی کی روٹی کی پکنی مین قلت صبر سے طبیعت انسان کے بہوک سہی نہین جاتی ہے پس کیا حال ہوگا مومنون کا اوس دن یعنی بیچ
وقت قحط کی اور منحصر ہونی وجود روٹی کی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی کی فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی آسمان والون کو یعنی
فرشتون کو قسم تسبیح وتقدیس سے **ف** ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ مین اس حالت مین نہین محتاج ہوگا کہانی پینی کا جیسی کہ نہین محتاج ہوتی ملائکہ اور
غذا اونکی تسبیح وتقدیس ہو جیسی کہ غذا فرشتونکی تسبیح وتقدیس ہے اور طیبی نے یہہ معنی بعید بیان کیے ہین کہ ہم آٹا گوندہتی ہین روٹی پکانی کی لیے پس نہین پکا
سکتی ہم روٹی یہانتک کہ بہوکی رہتی ہین بسبب فکر وغم شدید کی کہ نکالڈالا ہی دل ہمارے ذکر دجال سے پس کیا ہوگا حال اونکا کہ مبتلا ہونگی اوسکی زمانہ مین
اور بحسب اس معنی کی حضرت کی جواب کا حاصل یہہ ہوگا کہ حق تعالی صبر وتسلی دیگا اونکو برکت تسبیح وتقدیس کے **ف** ح ع اور شاید کہ اسماء نے یہہ بات بعد اس
مجلس کے اکثر عرض کی ہو اور ظاہر مقتضای کلمہ ف کا لفظ فقلت مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سنی دجال کی کہا ہو یہہ قول اوسی مجلس مین اور جو کچہہ
کہ کہا قصہ آنی کا اور بہوک کا زمانہ آیندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کی یہان اصل نسخہ مین سفید ی چہوٹی ہوی ہی اور پہر کسی نے لاحق کیا ہی احمد وابوداود
والطیالسی اور بعضون نے کہا رواہ احمد عن عبدالرزاق عن معمر عن قتادہ عن شہر بن حوشب عنہا وانفرد بہ عنہا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَکْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُہٗ وَاِنَّہٗ قَالَ لِیْ مَا یَضُرُّکَ قُلْتُ اِنَّھُمْ
یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَہٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَّنَھْرَ مَاءٍ قَالَ ھُوَ اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا نہین پوچہا کسی نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال

دجال کا بہت اسقدر کہ میں نے پوچھا اوس سے اور تحقیق حضرت نے فرمایا مجکو نہیں ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہیں کریگا مجکو بسبب عنایت الہی کی کہا میں نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اوسکی ساتھہ پہاڑ ہوگا روٹیون کا یعنی روٹیان ہونگی بقدر پہاڑ کی اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بہوکا پیاسا ہو اور نوبت اضطرار کی پہنچی تو کیا کرے فرمایا حضرت نے دجال بہت ذلیل ہے اللہ کی نزدیک اس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح کہ پیدا کرے اوسکی ہاتہہ پر مانند ان امور کی حقیقۃً اور جو کچہہ کہ ظاہر ہوگا اوسکی ہاتہہ پر سحر باطل اور صورتین بے حقیقت ہونگی اور اوسکو قدرت نہیں ہے اوپر گمراہ کرنے اور شک ڈالنے مومن کی کہ یقین رکہتے ہین بلکہ جو کچہہ کہ دیکہے گا اوس قسم خوارق سے موجب زیادتی یقین اوسکا ہوگا اوسکی جہوٹ پر **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلے گا دجال اوپر گدہے سفید کے درمیان دونو کانون اوس گدہے کی درازی ستر بام کی ہوگی یعنی درازی دونون ہاتونکی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

یہہ باب ہے بیچ بیان قصہ ابن صیاد کی **ف** ح ع اکثر معتمد نسخون مین تو اسیطرح ہے اور بعضی نسخون مین ابن الصیاد ہے الف لام سے اور نام اوسکا صاف ہے اور بعضی کہتے ہین عبد اللہ اور وہ یہود مدینہ سے ہے اور بعضی کہتے ہین دخیل تہا درمیان انکی اور تہے اوسمین کچہہ کہانت وسحر اور مجمل امر اوسکا یہہ ہے کہ وہ فتنہ تہا کہ مبتلا اور امتحان کی گئی تہی ساتہہ اوسکی مسلمان اور احوال اوسکا مختلف تہے اور صحابہ کو بہی اوسمین اختلاف تہا پس بعضی اسپر ہین کہ وہ دجال معہود تہا کہ اخیر زمانہ مین نکلیگا اور لوگونکو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہین کہ وہ دجال نہین ہے لیکن جملہ دجالون سے ہے کہ باعث فتنہ وفساد اور گمراہ کرنے کی ہین جیسی کہ حدیث مین آیا ہے کہ اس امت مین دجال ہونگی کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالی ہونگی اور دلیل اس جماعت کی یہہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن وساحر تہا لیکن اخیر مین اسلام لایا اور حج اور جہاد کیے مسلمانونکی ساتہہ اور اوسکی فرزند ہوے اور وہ مکہ مین اور مدینہ مین رہتا تہا اور دجال کافر ہوگا اور اوسکی فرزند نہین ہونگی اور مکہ اور مدینہ کی انے سے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بہی دلیل پوری ہے اونکی حاصل یہہ کہ حال اوسکا مبہم ہے اور آنحضرت پر بہی اس باب مین وحی نہین اوتری اور مبہم رکہا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن خطاب گئے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جملہ ایک جماعت کے صحابہ آنحضرت کی سے طرف ابن صیاد کی یہانتک کہ پایا اوسکو کہیلتا ساتہہ لڑکون کی بیچ محل بنی مغالہ کی کہ نام ایک قوم کا ہے یہود مین سے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک پہنچا تہا ابن صیاد اون دنون مین بلوغ کی پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہانتک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی پیٹہہ پر ہاتہہ اپنا پہر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ مین رسول خدا کا ہون پس دیکہا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کی اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر امیون کی ہو **ف** ح یعنی عرب کے اسلیے کہ اکثر عرب بے پڑہے لکہے ہوتے تہے اور یہہ اعتقاد بعض یہود کا تہا کہ آنحضرت کی رسالت کی منکر نہ تہے ولیکن خاص عرب کا نبی جانتے تہے اور یہہ بات اوسکی باطل باتون کی قبیلہ سے تہی کہ شیطان کاہنون کو القا کیا کرتا ہے اور یہہ کہنا اوسکا متناقض تہا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہے اور جب آنحضرت نے دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتہہ عرب کی باطل ہوے **ت** پہر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتے ہو تم کہ مین پیغمبر خدا کا

ہوئے پس پہنچے آنحضرت نے ابن صیاد کو **ف** ح لفظ رص زبر رے اور صاد مہملہ سے استوار کرنا اور آپس مین ملانا دو چیز کو اسلیے بناء مرصوص بنیاد استوار کو کہتے ہین
حاصل یہ کہ اعضا اوسکی آپسمین درستی سے ملائی اور پہنچی ذکرہ الخطابی ور نووی نے کہا کہ ہماری شہر کی اکثر نسخونمین فرفضہ ف اور ضاد معجمہ سے یعنی چھوڑ دیا
اوسکو اور ترک کیا سوال وجواب اوسکا اور جدال اوسکی **ت** پہر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اوسکی پیغمبرون پر **ف** ع یعنی مین ایمان لایا اللہ کے رسولون پر
اور تو اونمین سے نہین پس اگر تو بہی اونمین سے ہوتا تو البتہ مین تجہپر ایمان لاتا اور یہہ بنابر فرض و تقادیر کی ہے اور پہلی اسکی کہ جانین حضرت صلعم اپنے تئین خاتم النبیین
والا پس بعد جاننے خاتمیہ کی فرض تقدیری بہی نہین جائز اور صریح بیان کیا ہماری بعضی علمائے کہ اگر کوئی دعوی کرے نبوت کا پہر طلب کرے اوس سے کوئی
شخص معجزہ تو کافر ہو جاتا ہے اور قتل نکیا حضرت نے اوسکو باوجودیکہ دعوی کیا اوسنے روبرو آپکی نبوۃ کا اسلیے کہ وہ لڑکا تہا اور منع کیے گئی تہی حضرت قتل کرنے
لڑکون کی سے اور دوسری یہہ کہ یہود اون دنون مین ذمی تہی اور صلح کی تہی اسپر کہ چہوڑے جاوین اپنے حال پر اور وہ اونہین مین سے تہا یا اونکی خلفا سے **ت**
پہر فرمایا حضرت نے کیا دیکہتا ہے تو یعنی منکشف ہوتا ہے تجہپر امر غیبی سے کہا اوسنے صادق یعنی خبر سچی کبہی اور کاذب یعنی کبہی جہوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جہوٹا
اور بعضون نے کہا کہ حاصل سوال یہہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہے تیرے پاس کیا کہتا ہے تجہسے اور حاصل جواب یہہ ہے کہ کہتا ہے مجہسے کچہہ باتین کہ کبہی سچی ہوتی ہین اور
کبہی جہوٹی یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جہوٹی جیسے کہ عادت کاہنون کی ہے کہ شیطان القا کرتے ہین اونپر خبرین سچی اور جہوٹی **ت** فرمایا پیغمبر خدا
نے کہ مشتبہ کیا گیا تجہپر امر **ف** ح یعنی جہوٹ سے ساتہہ سچ کی اور کہا شیخ نے کہ مختلط اور مشتبہ کیا گیا تجہپر حال تیرا اور آتا ہے تیرے پاس شیطان کہ ایسی
خبر لاتا ہے اور اس سے ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اوسکی کا کیونکہ رسول کے پاس خبر جہوٹی نہین آتی اور اوسنے اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اوسکا یہہ حال کاہنون
کا ہوتا ہے نہ پیغمبرونکا **ت** فرمایا آنحضرت نے تحقیق دلمین چہپایا ہے مینے تیرے لیے ایک اسم پوشیدہ **ف** ع تاکہ بتادیوے اوسکو اور اسطرح حضرت نے امتحان کیا
اوسکو تاکہ ظاہر ہو بطلان اوسکی حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہہ کاہن ہے آتا ہے اوسکے پاس شیطان کہ سکہا جاتا ہے اوسکو جہوٹی سچی باتین **ت** حالانکہ چہپائی
حضرت نے اوسکی لیے یہہ آیت حسیدن لادی گا آسمان دہوان ظاہر پس کہا اوسنے وہ پوشیدہ چیز دخ ہے **ف** ح دخ بپیش اور زبر دال و تشدید خ سے معنی دہوئیں
کے پس نپایا اوسنے اوس آیت دلمین لیے ہوئی سے مگر ایک لفظ ناقص یہہ کہ تمام آیت معلوم کرے یہہ ہے بحسب عادت کاہنون کی تہا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلام مین سے
لیجا کر اونکو القا کردیتے ہین اور احتمال ہے کہ آنحضرت نے بعضی صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان نے اوسکو سنکر اوسکی تئین القا کیا ہو **ت** پس
فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنی قدر سے **ف** ح جب ظاہر ہوا کہ حال اوسکا کاہنون کا سا ہے کہ بعضی چیزین ناقص بسبب القا شیاطین
کی معلوم کرتے ہین پس فرمایا حضرت نے دور ہو تجاوز نہین کر سکیگا تو اپنی حد اور قدر اور مرتبہ سے کہ حد و قدر و مرتبہ کاہنون کا ہے بسبب اظہار بعضی خفیات
ناقص نا تمام کی اور دعوی مت کر نبوت کا کہ وہ حد میری ہے اور احتسار کلمہ زجر و اہانت کا ہے کہ واسطے ہانکنی کتی اور سور کے کہتے ہین نا لوگون کے پاس اوسے
ت پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کیا اذن دیتے ہین آپ مجکو بیچ حق ابن صیاد کی کہ مارون گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہے ابن صیاد دجال
معہود مسلط نہین کیا جاوے گا تو اوسپر یعنی نہین مار سکیگا اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالے اوسکی عیسیٰ ہین اور اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بہلائی تیری لیے اوسکے
قتل مین **ف** ع یعنی اسلیے کہ وہ ذمی سے اور یہود مین سے ہے کہ وہ اہل ذمہ تہے اور اوسوقت مین وہ لڑکا نابالغ ہی تہا اور چونکہ اوسمین قراین دلالت کرتی
تہی اوسکی دجال ہونے پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بصورۃ شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ
بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ
ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَيْ صَافُ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ

عبد اللہ بن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاثنی علی اللہ بما ہو اہلہ ثم ذکر الدجال فقال انی انذرکموہ وما من نبی الا وقد انذر قومہ لقد انذر نوح قومہ ولکنی ساقول لکم فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور متفق علیہ کہا ابن عمر نے کہ چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی ابن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کے درحالیکہ قصد کرتے تھے کہجور کے درختونکا کہ اون مین ابن صیاد تہا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ چہپتے تہے درختِ خرما کی شاخون مین اور اکی آنحضرت قریب ہوتے تہے ابن صیاد کو یہہ کہ سنین ابن صیاد کی کلام مین کچھہ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ حضرت کو **ف** یعنی درحالیکہ حضرت اور اصحاب آپکی گروہ کاہن ہے یا ساحر ہے یا غیر اسکے اور اس سے معلوم ہوا کہ جاسوسی کہولنا احوال و سکا کہ خوف ہو اوسکی مفسدہ کا **ت** اور ابن صیاد لیٹا ہوا تہا اپنی بچہونی پر لیٹا ہوا ایک چادر مین اوسکی لیے تہی اور چادر مین آواز پوشیدہ کہ سمجہہ مین نہین آتی تہی پس دیکہا ابن صیاد کی ان نے پیغمبر خدا کو اسحال مین کہ حضرت چہپتے تہے شاخون خرما کی مین پس کہا ابن صیاد کی ان نے ای صاف اور یہہ نام ہی ابن صیاد کا یہہ محمد کہڑی ہین پس ٹہیر گیا ابن صیاد کلام کرنی سی یعنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چہوڑ دیتی اوسکو ان اسکے یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچہہ اوس سے وجود مین آتا کہ اوس سے حقیقت اوسکی حال کے ظاہر ہوجاتی کہ کیا ہی کہا عبد اللہ بن عمر نے کہڑی ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگونمین یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتہہ وصف کی وہ لائق ہے اوسکی پہر ذکر کیا حال دجال کا **ف** یعنی باحتمال اسکی کہ ابن صیاد دجال ہی یا بتقریب فتنہ گری کی ور متصف ہوتی اوسکی کی ساتہہ بعضی صفتون اوسکی دجال کو یاد کیا اور اوسکی حوال سے آگاہ کیا **ت** پس فرمایا تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو دجال سے اور نہین کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہی وسنے اپنی قوم کو اوس سے یعنی بعد نوح کی البتہ تحقیق ڈرایا ہی حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلی انبیا کی ولیکن مین کہتا ہون تمسے دجال کی مقدمہ مین ایک بات اور نشان کہ نہین کہا ہے اوسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانون تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہین ہے کانا **ف** یعنی بسبب منتفی ہونی اوسکی حاسہ عین بینائی کی سے کانا ین لاحق ہو ساتہہ اوسکی اور احتمال ہی کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہین ہوا یا نہین خبر دی کسی کہ وہ کانا ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** ابی سعید الخدری قال لقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر یعنی ابن صیاد فی بعض طرق المدینۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتشہد انی رسول اللہ فقال ہو اتشہد انی رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ ماذا تری قال اری عرشا علی الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری عرش ابلیس علی البحر قال وما تری قال اری صادقین وکاذبا او کاذبین وصادقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس علیہ فدعوہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے مراد رکہتی تہی ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی یہہ سب صاحب ملی اوس سے بیچ بعضی راہون مدینہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہی تو کہ مین رسول اللہ کا ہون پس کہا اوسنے کیا گواہی دیتی ہو تم کہ مین رسول اللہ کا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور فرشتون اوسکی اور کتابون اوسکی اور رسولون اوسکی کیا دیکہتا ہے تو کہا اوسنے دیکہتا ہون مین ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہتا ہی تو تخت ابلیس کا دریا پر **ف** جیسی کہ اول کتاب مین گذرا اوسکو مین گذرا کہ رکہتا ہی ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بہیجتا ہی فوجین اپنی کہ فتنہ مین ڈالین لوگونکو **ت** فرمایا آنحضرت نے اور اور کیا دیکہتا ہی تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکہتا ہون مین دو سچون کو کہ لاتی ہین خبرین سچی اور ایک مرد جہوٹی کو دیکہتا ہون یا دیکہتا ہون دو شخص جہوٹونکو اور ایک سچی کو **ف** یا تو شک راوی کہ اوس طرح کہا یا اسطرح اور احتمال ہی کہ شک بہی ابن صیاد سے ہو کہ کہا وہ دیکہتا ہون یا یہہ اور اسکو بہت دخل ہی بیچ خلط اور اختلال مراد اسکی کہ جزم نہین تہا اور حال اوسکا بروجہ انتظام و استقامت کی نہین یا کبہی اسطرح دیکہتا ہون اور کبہی اسطرح **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ خلط کیا گیا ہی کام اوسپر یعنی اسکی کہانت مین پس چہوڑ دو اسکو یعنی اسلیے کہ یہہ باتین قابل جواب کے نہین کرتا نقل کی یہہ مسلم نے **وعنہ** ان ابن صیاد سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن تربۃ الجنۃ فقال درمکۃ بیضاء مسک خالص رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی سے کہ

تحقیق ابن صیاد نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہی پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی رنگ مین مشابہ میدۂ سفید کی ہی اور خوشبو مین مانند مشک خالص کے نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع سی کہ ملاقات کی ابن عمر نی ابن صیاد سی بیچ بعضی راہون مدینہ کی پس کہی ابن عمر نی واسطی ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ مین لائی اوسکو پس پہول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہانتک کہ بہر دیا کوچہ کو یعنی اوسکی بدن پہول ہوئی نی پس گئی ابن عمر حضرت حفصہ کی پاس کہ اونکی بہن تہین اور بیوی آنحضرت کی اور حال انکہ تحقیق پہنچی تہی یہہ خبر اونکو پس کہا حفصہ نے ابن عمر کو کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نی ابن صیاد سے کہ غصہ مین لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تو نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی نہین نکلیگا دجال مگر بسبب ایک غصہ کے کہ کریگا اوسکو ف ۶ ح یعنی وہ ایک بار غصہ مین آویگا اور نکلیگا بسبب غصہ کی اور دعوی کریگا نبوۃ کا پس غصہ دلانا ابن صیاد کو ای عبد اللہ اور نہ کلام کر اوسی تاکہ نہ نکلی اور نہ ظاہر ہون فتنی اور یہہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال اور ممکن ہونی اسکی تہا کہ ابن صیاد دجال ہو یا بسبب اسکے کہ وہ یقین کہتی ہون اوسکا واللہ اعلم نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ مَا لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ اَنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ وَهُوَ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهِ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَاَيْنَ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِيْ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيْلَ لَهُ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سی کہا کہ ساتہہ ہوا مین ابن صیاد کی مکہ تک یعنی اوسوقت کہ جاتی تہی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نی مجکو کیا پائی ہین مین لوگونسی ایذا بہر بیان کیا اوسکو کہ گمان کرتی ہین یا کہتی ہین لوگ کہ مین دجال ہون یعنی اور تم جانتی ہو کہ امر خلاف اسکے ہی کیا نہین سنا تو نی ای ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہی میری لیی اولاد کیا نہین فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور مین مسلمان ہون کیا نہین فرمایا ہی حضرت نی کہ نہین داخل ہوگا دجال مدینہ مین اور نہ مکہ مین اور تحقیق آیا ہون مین مدینہ سی اور مین ارادہ رکہتا ہون مکہ کا پہر کہا ابن صیاد نی مجکو بیچ آخر کلام اپنی کی آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ جانتا ہون دجال کی پیدایش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہان پیدا ہوگا اور کہان ہی وہ یعنی آجکل رہتا ہون مین اوسکی مان اور باپ کو کہا ابو سعید نی پس شبہہ کیا دجال نی امر مجپر ف ۶ ح یعنی مین اعتقاد رکہتا تہا کہ وہ دجال ہی یہہ انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجکو اوسکی امر مین اور یا بسبب اسکے کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار دجالیت کے تہا ساتہہ دلیلونکی اور یہہ جو آخر مین کہا کہ مین جانتا ہون مولد وغیرہ اوسکا تعریض تلویح اوسکی اقرار کی کرتا ہی اسلیے کہ اس عبارت کو کہبی کلام کرنیوالا کنایہ اپنی نفس سی کہتا ہی واللہ اعلم ت کہا ابو سعید نی کہ کہا مینی ابن صیاد کو ہلاکی ہو جیو تیری لیی باقی دنون مین یا بیچ تمام دنون عمر تیری کی کہا ابو سعید نی اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نی حاضرون مین سی کہا کہ آیا خوش لگتا ہی تجکو کہ وہ شخص ہووی تو یعنی دجال ہووی کہا ابو سعید نی پس کہا ابن صیاد نی اگر پیش کیجادین مجپر یعنی وہ صفتین کہ دجالین مین قسم گمراہ کرنی اور فریب دینی وغیرہ کی تو ناخوش نرکہون مین ف ۶ ح یعنی بلکہ قبول کرون مین حاصل یہہ کہ راضی ہی دجال ہونی پر اور یہہ دلیل واضح ہی اوسکی کفر پر نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيْتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ لَا اَدْرِيْ قُلْتُ لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ملا مین ابن صیاد سی اسحالت مین کہ سوج گئی تہی آنکہہ اوسکی پس کہا مینی کب سے کی آنکہہ تیری نے

وہ چیز کہ دیکہتا ہون مین یعنی دم کہا نہین جانتا مین کہا مینی نہین جانتا تو حالانکہہ تیری سر مین ہی کہا اگر چاہی خدا تعالی پیدا کری اوسکو تیری عصا مین **ف** ح یعنی خدا تعالی قادر ہی کہ پیدا کری آنکہہ کو جماد مین اور اوسکی درد کو اور جماد کو شعور نہین ہوگا آنکہہ اور درد کا کہ اوس آنکہہ مین پیدا ہو پس اسیطرح جائز ہی کہ آدمی کو بہی شعور نہو اوسکا بسبب کثرت اشتغال و افکار کی کہ مانع ہوتا ہی حس کرنی اور معلوم کرنی سی **ت** کہا ابن عمر نی پس آواز کی ابن صیاد نی ناک کی راہ سی مانند سخت آواز گدہی کہ سنی ہی مینی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سی کہ کہا دیکہا مینی جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کہاتا تہا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا مینی کہ قسم کہاتی ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نی کہ مینی سنا ہی عمر رضی سی کہ قسم کہاتی تہی اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس انکار نکیا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی **ف** ع ح یعنی اگر نہوتا یہہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتی اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر رضی کی اسپر تہی کہ ابن صیاد دجالون یعنی جہوٹون فریبیون مین سی تہا کہ نکلین گے اور دعوی کرین گی نبوت کا اور گمراہ کرینگی لوگونکو اور شبہ ڈالینگے لوگونمین نہ یہہ کہ وہ مسیح دجال ہی اصلی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تردید کی تہی کہ فرمایا تہا اگر ہو وہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنی سی یہی سمجہا جاتا ہی کہ وہی دجال معہود مراد ہو پس قسم کہانی اونکی حمل کیجاوی گی اوپر جوازکی وقت غلبہ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسری مین ابن عمر رضی سی آتی ہی صریح ہی اسمین کہ وہ مسیح دجال معہود تہا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہہ کہ اوسمین اختلاف و اشتباہ تہا واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی نافع سی کہ تہی ابن عمر کہتی قسم اللہ کی نہین شک کرتا مین یہہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و نشور کے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ گم کیا ہمنی ابن صیاد کو دن حرہ کی **ف** ح اگر مراد اس عبارت سی ظاہر اوسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ مین غائب ہوا اور کسی نے نہ جانا کہ کہان گیا پس یہہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینہ مین مرا اور نماز پڑہی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بہی ہے تو کچہہ منافات نہین اور دن حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اونسی نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ وَاُمُّهٗ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَلَهٗ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہا اونسی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نی کہ ٹہیرینگی ماں باپ دجال کے تیس برس کہ نہین پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی کوئی فرزند پہر پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا یعنی کچلیون والا اور بعضون نی کہا کہ مراد ہی اضرس سی یہہ کہ پیدا ہوگا دانتون سمیت اور کمترین جنس غلامون کا از روی منفعت کے

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کمتر اوس سی منفعت مین سووین گی دونون آنکہین اوسکی اور نہین سوویگا دل اوسکا **ف** ع یعنی نہین منقطع ہونگی افکار فاسدہ اوس سی وقت سونیکی بسبب کثرت وسوسون اور پی درپی آنی فکرون فاسدہ کی کہ القا کریگا اوسکو شیطان جیسی کہ نہین سوتا تہا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار صالحہ کی بسبب پی درپی آنی وحی اور الہامات کے تا بیان کیا آنحضرت صلعم نے حال ماں باپ اوسکا پس فرمایا باپ اوسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا گویا کہ ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہے یعنی ناک اوسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور ماں اوسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لنبی دونون ہاتون کی پس کہا ابو بکرہ نی پس سنا ہمنی ایک لڑکیکو بیچ یہود کی مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئی ہم اوسکی ماں باپ کی پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بیان کیا تہا اوسکی ماں باپ کے حق مین موجود ہی اور ایسا ہی ہی جیسا کہ فرمایا تہا پس کہا ہمنی اوسکی ماں باپ سی کہ آیا ہی تمہاری لیی کوئی فرزند پس کہا اونہون نے کہ ٹہیری تہے ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہماری لیی کوئی فرزند پہر پیدا کیا گیا ہماری لیی ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا اور کم باعتبار منفعت کے سوتی ہین آنکہین اوسکی اور نہین سوتا دل اوسکا کہا ابو بکرہ نی پس نکلی ہم اون دونو نکی پاس سی پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تہا دہوپ مین بیچ چادر کی اور واسطی اوسکی تہی آواز پست کہ سمجہہ مین نہ آوی پس کہولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنی یعنی زبیر اور ابو بکرہ نی کچہہ کلام کیا ہوگا اوسکی حق مین یا اور کچہہ اوسپر اوسنی یہہ کہا کہا ہمنی کہ کیا سنا تو نی جو کچہہ کہ کہا ہمنی کہا ان سوتی ہین آنکہین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہہ ترمذی نے

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهٗ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهٗ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُّهَمْهِمُ فَاٰذَنَتْهُ اُمُّهٗ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهٗ اِنَّمَا صَاحِبُهٗ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَاِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّهٗ هُوَ الدَّجَّالُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سی جنی مدینہ مین ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گیی تہی آنکہہ اوسکی یعنی داہین اور بعضون نے کہا بائین نکلی ہوئی تہین کچلیان اوسکی پس ڈری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی امت پر اس سی کہ ہو وہ دجال پس آئی آنحضرت صلعم اوسکی دیکہنی کو تا اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچی چادر کی لپٹا ہوا اسحال مین کہ کرتا تہا کلام چپکی چپکی کہ سمجہہ مین نہ آوی پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی ماں نی پس کہا ای عبد اللہ یہہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہین خبردار ہو اور مستعد ہو اوسنی کلام کرنی کی لیی پس نکلا وہ چادر سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا اوسنی ماری اوسکو خدا تعالی اگر چہوڑ دیتی اوسکو اور خبر نکرتی اوسکو تو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نی یا راوی جابر نی مثل معنی حدیث ابن عمر کی کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن خطاب رضی نی کہ اجازت دیجیی مجکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا نی اگر ہی ابن صیاد دجال معہود تو نہین ہی تو یار اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہی یار اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت اوسکی قتل کی نہین ہونی کی مگر عیسی کو اور اگر نہین ہی وہ دجال تو نہین پہنچتا تجکو کہ ماری ایک مرد کو اہل ذمہ سی **ف** ح اور یہہ ماجرا اوسکی اسلام لانی سی پہلی کا تہا اور بعد اسلام کے بہی حال اوسکا معلوم ہوا کہ رضی تہا اسکا کہ دجال ہو اور یہہ کفر ہی جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سی کہ ہمراہ اوسکی مکہ کو گیا معلوم ہوا ت پس ہمیشہ تہی پیغمبر خدا ڈرنیوالی یعنی اپنی امت پر اس سی کہ ابن صیاد دجال ہو **ف** ع کہا بعضی محققین نی کہ توجیہ بیچ حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کی حق مین باوجود اسکی کہ اونمین اختلاف و تضاد ہی یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ آنحضرت نی اوسکو گمان

کیا تہا دجال ہہلی تحقیق ہونی خبر مسیح دجال کی پس جبکہ خبر دی گئی آنحضرتؐ اوسکی حال و قصہ سی بیچ حدیث تمیم داری کی اور موافق ہوا یہہ اوس خبر کی کہ نزدیک حضرت کی تہی واضح ہوگیا حضرتؐ پر یہہ کہ نہین ہی ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تہا یعنی دجال اور مؤید ہی اوسکی وہ حدیث کہ ذکر کی ابو سعید نی وقت ہمراہ جانی ابن صیاد کی مکہ کو اور رای پر موافق ہونا دجال کی ماں باپ کی وصفونکا اور ابن صیاد کی ماں باپ کے وصفونکا نہین ثابت کرتا ہے اوسکو کہ ابن صیاد دجال ہی اسلیے کہ اتفاق ہونی دو وصفون کی سی نہین لازم آتا ہی اتحاد دو موصوف کا اور ایسیہی قسم کہانا عمرؓ وغیرہ کا باوجود انکار کرنی آنحضرتؐ کی اس سی کہ وہ دجال ہی تہا یہہ سب پہلی ظاہر ہونی خال کی اور دجال مین بعضی باتین ایسی ہونگی کہ سبب خوف کی ہین پس بہ نسبت امت کی حضرتؐ کو اوسکا ڈر رہتا تہا بنا بر احتیاط کی نقل کیے یہہ بغوی نی شرح السنہ مین

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب ہے بیچ بیان اوترنی عیسی علیہ السلام کی **ف** ح بالتحقیق ثابت ہوا ہی صحیح حدیثون سی کہ حضرت عیسیٰؑ اوترینگی آسمان سی زمین پر اور ہونگی تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرین گی آنحضرتؐ کی شریعت پر اور رای پر بعضی احکام کہ ہماری شریعت مین نہین ہین اور حکم کرین گی حضرت عیسیٰ اونکا پس وہ قبیلہ بیان مدت سی ہی جیسیکہ نسخ ہوتا ہی اور اوس زمانہ مین شریعت محمدی سی ہونگی جیسی کہ موقوف کر دینا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس خدا کی کہ بقای جان میری کا اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق اوترینگی آسمان سی تمہاری اہل دین مین عیسی بیٹی مریم کی علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگی پس توڑینگی صلیب کو **ف** ع یعنی باطل کرینگی دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگی ملت حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاری مین دو لکڑیان ہین مثلث ایک دوسری سے گذری ہوئی اور بہیئت مصلوب کے یعنی ایک شخص سولے دی ہوئی کی اور رعایت اوسکی نصاری بہت کرتی ہین کہ اکثر اپنی چیزین اوسی شکل کی بناتی ہین اور اپنی گردنمین لٹکاتی ہین مانند زنار ہنود کی اور کبہی حضرت عیسیٰ کے صورت اوسمین بناتی ہین واسطی یاد داشت ہیئت کی اور اعتقاد یہہ رکہتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسیہی لکڑی پر یہود نی سولی دیا تہا **ت** اور قتل کرینگی سور کو یعنی حرام کرینگی اوسکی پالنی اور کہانیکو اور مباح کرینگی اوسکی قتل کو اور رکہدینگی جزیہ **ف** ح یعنی اہل ذمہ سی اور حکم کرینگی اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسی سوای دین حق کی مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکا اور حکم کرنا ساتہہ شرائع دین اسلام کی ہی آور بعضون نی کہا کہ رکہا جاویگا جزیہ اونسی اسلیے کہ نہین پایا جائیگا کوئی محتاج کہ قبول کری جزیہ اونسی بسبب کثرت مال کی اور کمی اہل حرص کی اور تائید کرتا ہی اسکی یہہ قول حضرتؐ کا **ت** اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سی اور ہر چیز سی کہ دنیا مین ہی **ف** ح حتی پہلا متعلق ہی جملہ ویفیض المال کی اور دوسرا متعلق ہی ساتہہ تمام مضمون کی کہ مذکور ہوا توڑنی صلیب اور مانند اوسکی کی یعنی دین اسلام ایسا رونق و رواج پاویگا اور میل و محبت آدمیونکی ساتہہ طاعت و عبادت کے ایسا پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سی ہوگا اور یہہ بات اگرچہ ہمیشہ ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزونسی ہی مخصوص اوسی وقت پر نہین و لیکن اوس زمانہ مین طبیعتین اور نفوس لوگونکی ہی اسی پر آجاوین گی اور اونکی نزدیک یہی بہتر معلوم ہوئیگا اور احتمال ہی کہ متعلق یفیض المال کی ہو یعنی لوگونکو جبکہ رغبت مال کی نہ رہیگی اور بالکل اوس سی اعراض کرینگی مال کی خرچ کرنی کی فضیلت و محبت نہ رہی گی پس نہ رہیگا ذوق و محبت بغیر نماز کے

ت پھر کہتی تھی ابوہریرہ وپس اگر شک وتردد رکھتی ہو اوس چیز مین تو پڑہو اگر چاہو یہہ آیۃ کہ نہین ہی کوئی اہل کتاب سی یعنی یہود ونصاری مگر کہ ایمان لاویگا عیسے پر پہلی مرنی اونکی کی پہر سوسائل اپنے نقل کی پہنچا کر اوس پنی **ف** ح یعنی بعد اوترنی عیسی ؑ کی اخیر زمانہ مین جب دین وملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف درمیانسی اوٹھ جائیگا اختلاف کہ یہود ونصاری حضرت عیسی ؑ کی حق مین رکہتی ہین وہ بہی جاتا رہیگا اور سب ایمان لاوینگی جسطرح دین اسلام مین ہی کہ وہ بندی اللہ کے ہین اور رسول اوسکی اور بیٹی اوسکی لونڈی کی اور اہل کتاب سی وہ اہل کتاب مراد ہین کہ جو اونکی زمانہ مین ہونگی اور یہہ ایک وجہ ہی اس آیۃ کی تفسیر مین اور ابوہریرہ رضنی اسی وجہ سی دلیل پکڑی ہی مضمون حدیث پر اور دوسری وجہ بہی کہی ہی مفسرین نی کہ نہین ہی کوئی اہل کتاب سے مگر کہ ایمان لاتا ہی پہلی مرنی اپنی کی یعنی وقت غرغرہ کی کہ ایمان اوسوقت کا مفید نہین اور اس وجہ پر احتمال ہی کہ ضمیر کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا اللہ سبحانہ تعالی کیطرف پہری اور حاصل مقصود یہہ کہ ہر کافر وقت مرنی کی بحکم اضطرار کی ایمان لاتا ہی ولیکن فائدہ نہین رکھتا پس چاہیی کہ باختیار خود پہلی اوسوقت کی مستعد اوسکا ہو **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی البتہ اوترینگی عیسی بیٹی مریم کی اس حال مین کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگی سولی کو اور قتل کرینگی سور کو اور رکہدینگی جزیہ اہل ذمہ سی اور چہوڑ دینگے یا چہوڑی جاوینگے اوٹنیان جوان پس نہین کیجاویگی سواری اور کام اور طلب حاجات اونپر **ف** ع یعنی بسبب کثرت اور سواریونکی حاجت اونکی نہین رہنی کی یا معنی یہہ ہین کہ نہین حکم کرینگی کسیکو اسکا کہ سعی کری اونکی لانی پر زکوۃ کی لیی کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہین ملیگا اور جائز ہی یہہ کہ ہو کنایہ ترک تجارات اور سفر کرنی سی زمین مین واسطے طلب مال کی اور حاصل کرنی مایحتاج الیہ کی واسطی استغنا اونکی کی **ت** ع البتہ جاتا رہیگا لوگونمین سی کینہ اور بغض اور حسد **ف** ع یہہ سب چیزین حب دنیا سی ہوتی ہین پس جاتی رہینگی یہہ سب عیب بسبب جاتی رہنی محبت دنیا کی دلون مین سی **ت** اور البتہ بلاوینگی عیسی ؑ لوگونکو طرف قبول کرنی مال کی پس نہین قبول کرنیگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ اوترینگی عیسی بیٹی مریم کی درمیان تمہاری اور امام تمہارا تم مین سی ہوگا **ف** ع یعنی قریش مین سی ہوگا یا تمہاری اہل ملت مین سی علمانی اوسکی دو وجہ سی شرح کی ہی ایک تو یہہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم مین سی ہی اور عیسی اقتدا کرینگی اوسکا اور وہ مہدی ہی اور یہہ بسبب تعظیم وتکریم امت محمدی کی ہوگا جیسی کہ مضمون حدیث آیندہ کا صریح ہی اسمین اور عیسی حاکم اور خلیفہ اور امام وتعلیم کرنیوالی خیر کی ہونگی اوس زمانہ مین ای پر امام نماز کی مہدی ہی ہونگی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ عیسی جو اوترینگی مہدی امت کے ساتھہ نماز مین ہونگی اور چاہینگی کہ پیچھی ہٹ جاوین اور امام عیسی کو کرین پس عیسی امام نہین ہونی کی اور اقتدا کرینگی اونکا اور بعد اس نماز کی امامت عیسی ہی کرینگی بسبب افضل ہونی اونکی کی مہدی سی اور وجہ دوسری یہہ کہ مراد امام سی عیسی ہین اور مراد ساتھہ ہونی اونکی کی تم مین سی حکم کرنا اونکا ہی ساتھہ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتھہ احکام انجیل کی اور ایک روایت مین آیا ہی پس امامت کرینگی عیسے تمہاری ساتھہ کتاب پروردگار تمہاری کی اور ساتھہ سنت پیغمبر تمہاری کی پس معنی یہہ ہونگی کہ امامت کرینگی تمہاری عیسی حال ہونی اونکی دین وملت تمہارسی اور حکم کرنیوالی ساتھہ کتاب وسنت تمہاری کی **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ

تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ
عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور روایت ہی جابر سی کہا اونسی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سی کہ لڑیگی جو بر
اور واسطی حق کی درحالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنون پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت نی پس اوترینگی عیسی بیٹی مریم کی پس کہیگا امیر امت کا
یعنی مہدی عیسی سے آؤ نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی آپ ہی کہ اولی ساتہہ امامت کی افضل ہی اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگی عیسی اوس امیر سی کہ نہین امامت
کرانی یعنی آپ ہی کہ تانہ وہم جاوی میری امامت سی تمہاری دین کی منسوخ ہونیکا تحقیق بعضی تم مین سی بعضو نپر امیر و امام ہین بسبب بزرگ رکہتی خدا تعالی کے
اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ باب مصابیح مین خالی ہی دوسری فصل سی کہ حسان سی ہی **اَلْفَصْلُ**
الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ**
اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عمرو سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوترینگی عیسی بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیجاویگی انکی لیی اولاد اور ٹہیرینگی زمین مین پینتالیس
برس **ف** ع اور یہہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ جاوینگی طرف آسمان کی اسحال مین کہ عمر انکی تین تیس برس کی ہوگی اور ٹہیرینگی زمین
مین بعد اوترنی کی سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوئی لیکن حدیث انکی سات برس کی ٹہرنی کی نقل کی یہہ مسلم نی پس متعین ہوا جمع ساتہہ اوسکے جو
کی کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہے یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی بسبب حذف کردینی کسور کے
ت پہر مرینگی عیسی پس دفن کیی جاوینگی نزدیک میری یعنی مقبرہ میری کی پس اوٹہونگا مین اور عیسی ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمر کی کہ اوس مقبرہ
مین مدفون ہین **ف** ح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سی مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہہ ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو
وہ جگہہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رضہ کو چاہا کہ وہان رکہین اور عائشہ رضہ کہ گہر انکا تہا اس بات پر راضی ہوئین بنی امیہ لڑنی آئی اور آپکو حضرت
کی روضہ مین دفن نہونی دیا اور عبد الرحمن بن عوف کی لیی بہی حضرت عائشہ راضی ہوئین لیکن انکو بہی میسر نہوا اور حضرت عائشہ رضہ کو بہی لوگون نے
کہا کہ تمہارا گہر ہی تمکو یہین رکہین کہا مین راضی نہین ہون اسپر مجکو میری سوکنون کی ساتہہ بقیع ہی مین رکہنا کہ حکمت اوسمین یہہ تہی کہ وہان قبر عیسی کے
ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہہ ابن جوزی نی کتاب وفا مین **بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ**
باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کی اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مرا پس تحقیق قایم ہوئی قیامت اوسکی **ف** ح ظاہر یہہ ہی کہ نزدیک ہونا قیامت کا
اس معنی کر ہی کہ جو کچہہ رہا ہی اوس مدت سی کہ اوسکی لیی رکہی ہی کمتر ہی اور اکثر اوسکی گذر چکی اور عبارت ومن مات الخ ہی لفظ حدیث کی ہین کہ
مولف نی یہان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچہہ کہ قیامت مین احوال و اہوال واقع ہونی ہین کچہہ نمونہ اوسکا اوسکی حق مین
واقع ہوجاتا ہی **ف** ع کہا تورپشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک تو کبری اور وہ اوٹہنا لوگونکا ہی جزا کی لیی اور دوسری قیامت وسطی اور وہ
عبارت ہی مرنی طبقہ لوگونکی سی کہ عمر و نمین قریب ایک دوسری کی ہون کہ اوسکو قرن کہتی ہین اور تیسری قیامت صغری اور وہ مرنا آدمی کا ہی اور مراد
یہان یہہ اخیر ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ساعۃ سی کبری ہی برابر ہی کہ مراد ہو اوس سی قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوۃ والسلام کی لا تقوم الساعۃ
الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ طامہ کبری ہی کہ معروف ہی کتاب و سنت مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوۃ والسلام کا بعثت انا والساعۃ
کہا تین احتمال دونونکا رکہتا ہی ہان حدیث عائشہ کی کہ آگی آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطی پر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل سب سے پہلے

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَهَاتَیْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ یَقُوْلُ فِیْ قَصَصِهٖ کَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَی الْاُخْرٰی فَلَا اَدْرِیْ اَذَکَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی سی قتادہ نی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونو ونگلیون کے یعنی اونگلی شہادت اور بیچ کی اونگلی کی کہا شعبہ نے اور سنا مینی قتادہ سی کہ کہتی تہی اپنی وعظ مین **ف** ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت آنحضرت کی سی ساتہہ قیام قیامت کی ان دونو اونگلیون کو **ت** مانند زیادتی اور بڑہا دایک کی اون دونون مین سی کہ بیچ کی اونگلی ہی دوسری پر کہ اونگلی شہادت کی ہی **ف** ح یعنی جس قدر بیچ کی اونگلی بڑہی ہوئی شہادت کی اونگلی سی ہی مبعوث ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سی یہی مانند اسکی ہی کہ مین آگی قیامت سے آیا ہون اور قیامت پیچہی سی چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہی **ت** پس نہین جانتا مین کہ اس بیان کو قتادہ نی انس سی نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ور تعیین اسکی کہ انس سی ہو اسپر بہی یہہ احتمال ہی کہ انس نی از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سی کہ آگی آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بیان آنحضرت کسی ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْئَلُوْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰہِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰہِ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ یَّاْتِیْ عَلَیْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَّهِیَ حَیَّةٌ یَّوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت سے کہ پوچہتی ہو تم مجہسی وقت قائم ہونی قیامت کی سی کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا ہی اور نہین ہی علم اوسکی تعین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کی **ف** ح یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کی سی پوچہتی ہو وہ خود مجکو معلوم نہین ہی اور اوسکو سوائی خدا تعالی کی کوئی نہین جانتا قیامت صغری اور وسطی کو تمسی بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکہتا ہون جیسیکہ فرمایا **ت** اور قسم کہاتا ہون مین اللہ کی کہ نہین روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اوسدن کہ سو برس اوسپر گذرین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع یعنی طبقہ اور قرن آدمیون مین سی کہ بیچ زمانہ خبر دینی میری کی موجود ہین سو برس کی مدت مین سب مرجاوینگی اگر کوئی اونمین سی باقی رہی گا اوسکو قیامت وسطی کہتی ہین اور ہر ایک کی مرنی کو بہ نسبت اوسکی قیامت صغری اور مراد اس سے مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کلام بنا بر غالب کی وا لاجیتی رہی ہین بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان رضی اللہ عنہما کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی لا یعیش نفس مائۃ سنۃ کی بعد اس قول کی ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آئندہ کی پس نہین حاجت ہی طرف اعتبار غالب کے چنانچہ کہا ہی بعضون نی کہ پیدا ہوئی ہوے اوس زمانہ کی تمام ہوگئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی سی اور اس حدیث سی تمسک کیا ہی بعضون نی اکابر علماء مین سے خضر علیہ السلام کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولودون اور موجودون سی روی زمین پر تہی اور بحکم مخبر صادق کے چاہیی کہ بقای اونکا سو برس سی نہ گذرا ہو اور بعد گذرنی سو برس کی مرگئی ہون اور جواب دیتی ہین اوسکا علماء کہ خضر ع اس عموم سی مخصوص ہین اسلیی کہ آنحضرت نی خبر اپنی امت کی احوال کی دی ہی کہ میری امت مین سی کہ اسوقت موجود ہین بعد سو برس کی سب مرجاوینگی اور نبی نہین ہوتا ہی دوسری نبی کی امت سی اور بعضون نی کہا کہ قید ارض نی نکال دیا خضر اور الیاس ع کو اسلیی کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی زمین پر نتہی کہا بغوی نی معالم التنزیل مین کہ چار شخص انبیا مین سی زندہ ہین زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی ع اور خبرین بیچ وجود خضر کے مشایخ سی تواتر پہنچی ہین اگرچہ بعضی اسمین تاویل کرتی ہین کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن اکمل اولیا سی وجود اوسی شخص کا نبی اسرائیل مین سی کہ مصاحب موسی کی تہی آیا ہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَاْتِیْ مِائَةُ سَنَةٍ وَّعَلَی

الارض نفس منفوسة اليوم رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین آویگی سو برس اسحال مین کہ زمین
پر ہو کوئی شخص زندہ اوس دن یعنی صحابہ مین سی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عائشة قالت كان رجال من الاعراب يأتون النبي صلى
الله عليه وسلم فيسألونه عن الساعة فكان ينظر الى اصغرهم فيقول ان يعش هذا لا يدركه الهرم حتى تقوم
عليكم ساعتكم متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی کتنی اشخاص اعراب مین سی کہ آتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس پس پوچہتی تہی حضرت سی وقت قیامت کا پس تہی آنحضرت کہ دیکہتی تہی طرف چہوٹی کی اونمین سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہہ لڑکا نہ پاویگا
اوسکو بڑہاپا یہانتک کہ قایم ہوگی تمپر قیامت تمہاری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی ہنوز یہہ آخر بڑہاپا اونکو نہین پہنچیگا کہ تم سب مرجاوگی اشارت
کی طرف ہلاک ہو جانی اوس طبقہ کی اور فنا ہو جانی اوس قرن کی مقدار اس مدت مین اسلیئی فرمایا ساعتکم ظاہر یہہ ہی کہ سوال اونکا ساعت کبری سی تہا
اور جواب علے اسلوب الحکیم ہا ور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغری ہی میری نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کی اور مراد مرجانا سبکا ہی اور یہہ
ظاہر با اکثر کا اور یہہ غالب ہے **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** المستورد بن شداد عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال بعثت في نفس الساعة فسبقتها كما سبقت هذه هذه واشار باصبعيه السبابة والوسطى رواه الترمذي
اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین بیچ ابتدا کار قیامت کی
اور اوائل علامات اوسکی کی پس بڑہا مین قیامت پر جیسیکہ بڑہی ہی یہہ اونگلی یعنی بیچ کی اس اونگلی پر یعنی شہادت کی اونگلی پر اور اشارہ کیا ساتہہ
دو اونگلیوں اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** سعد بن ابي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني
لارجو ان لا تعجز امتي عند ربها ان يؤخرهم نصف يوم قيل لسعد وكم نصف يوم قال خمسمائة سنة رواه ابو داود
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ مین امید رکہتا ہون کہ نہ عاجز ہوا امت میری
نزدیک پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کی اور کتنا آدہا دن کہا سعد نی آدہا
دن پانسو برس کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ح یہہ بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون یعنی
ایکدن نزدیک پروردگار تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس چیز سی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا تو آدہا دن پانسو برس کا ہوا
اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اس امت کو اسقدر قدرت اور قرب و مرتبہ پروردگار تعالی کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکہی اور ہلاک نکری
اور بقا اونکا کم اس سی نہو مگر زیادہ ہو تو ہو سکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم مین قیامت قایم نہین ہونی کی اور اس امت کو
ہلاک نہین کرنی کا بعد اسکی جو کچہہ چاہا ہوگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور با امن شداید اور عقوبات سی نگاہ رکہی گا اور اونکو
آفتین نہین پہنچینگی کہ اوس سی مستہلک اور مستاصل ہو جاوین اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالو نمین ثابت کیا ہی کہ بقائی امت بعد ہزار
برس کی رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کرنیکا واللہ اعلم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل هذه الدنيا مثل ثوب شق من اوله الى آخره فبقي متعلقا بخيط في
آخره فيوشك ذلك الخيط ان ينقطع رواه البيهقي في شعب الايمان روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی مین اور قرب زمان قیامت مین مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پہاڑا گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک
پس باقی رہا لٹکتا ہوا ساتہہ ایک دہاگی کی آخر اوسکی مین پس نزدیک ہی وہ دہاگا کہ ٹوٹ جاوی یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

باب ہی بیچ بیان اسکی کہ برپا نہین ہوگی قیامت مگر بدلوگون پر **ف** ع یعنی نیک سب مرجاوین گی اور بد باقی رہین گی پس قایم ہوگی قیامت اونپر جب تک کہ وجود نیکون کا دنیا مین ہی قیامت قایم نہین ہوتی جیسکہ اوپر گذرا کہ آخر عہد عیسیٰ کی مین ایک ہوا خوشبودار چلی گی کہ مسلمان سب مرجاوین گی اور بدکار باقی رہین گی کہ آپسمین گدہون کی مانند اختلاط کرینگی پس اونپر قایم ہوگی قیامت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برپا نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوی زمین مین اللہ اللہ یعنی کوئی نہین رہی گا کہ ذکر خدا کا کری اور اوسکو پوجی بلکہ سب کافر وبت پرست و فاسق ہونگی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت اوسپر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ **ف** ح اس سی معلوم ہوا کہ ابقار عالم بسبب برکت علمار عاملین کی اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کارون کی ہی جب اونکو عالم سی اوٹھالین گی عالم بہی نہین رہی کا نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح مراد خلق سی آدمی ہین ایسی کہ مراد شرار سی گنہگار ہین متصف ساتھہ معصیت گناہ کی آدمی ہین نہ تمام خلق اور اگر کہا جاوی کہ کیا تطبیق ہی احادیث مین اور حدیث سابق مین لا یزال طائفۃ من امتی حتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کہین گی ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہی تمام زمانون کو عام ہی اونمین اور دوسری مخصوص ہی یعنی سوائی اس زمانہ کی مراد ہی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگی سرین عورتون بنی دوس کی گرد ذو الخلصہ کے **ف** ح دوس ایک قبیلہ ہی یمن سے اور ذو الخلصہ ساتھہ زبر خ معجمہ اور لام کی اور دونون کی پیش سے بہی آیا ہی نام بتخانہ کا ہی کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تہی اور وہان ایک بت تہا کہ نام اوسکا خلصہ تہا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتی تہی اور آنحضرت نی جریر بن عبد اللہ بجلی کو بہیجا تا اوسکو خراب کیا ہین فرماتی ہین کہ آخیر زمانہ مین یہہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگی اور عورتین اونکی گرد اوس بتخانہ کی طواف کرین گی اور راوی نی کہ ابوہریرہ ہین یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کی کہا **ت** کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ وہ پوجتی تہی اوسکو زمانہ جاہلیت مین **ف** ح علما یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نی جو کہا ہی کہ وہ بتخانہ ہی معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین مسامحہ ہی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین جاتی رہی کی رات اور دن یعنی فانی نہین ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجی جاوین لات وعزی کہ نام دو بتون مشہور کی ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہی اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق تہی مین البتہ گمان کرتی جسوقت بہیجی اللہ تعالی نی یہہ آیہ کہ وہ خدا کہ بہیجا رسول اپنا ساتھہ ہدایت کی اور دین درست کی تا غالب کرے اوسکو سب دینون پر

اگرچہ ناخوش رکہین اوسکو مشرک ف ح چونکہ مدلول اس آیۃ کا یہہ ہی کہ سب دین باطل ہون اور بت پرستی زائل ہو اور دین اسلام سب پر غالب ہو پس مین گمان کرتی ہتی بلکہ یقینا جانتی ہتی ت کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہی اور زائل ہونیوالی اور نہین ہونی کی بعد اسکی کبہی اور جب آپ یہہ خبر دیتی ہین فرمایا آنحضرت نی تحقیق شان یہہ ہی کہ ہوگا اس سی یعنی بعض اوپر جیز سی کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہی خدا تعالی نی اور بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی پہر بہیجی گا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مار جاویگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی ایمان سی پس باقی رہی گا وہ شخص کہ نہین ہے کچہہ نیکی اوسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان اور نہ علماء پس مرتد ہونگی اور پہر جاوینگی طرف دین باپون اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی بحکمت الہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الہی کی ہی بدون پر قایم ہو نہ نیکون پر وَعَنْ ح عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گا دجال پس رہیگا چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتی ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت کی چالیس سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینی یا چالیس برس ف ح پہلی معلوم ہو چکا کہ بعضی روایتو مین چالیس برس آئی ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی پہی گذر گئی ت پس بہیجی گا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈہونڈ ینگی عیسی دجال کو پس مارین گی اوسکو پہر ٹہیرین گی عیسی سات برس اس حال مین کہ نہو گی درمیان دو شخصونکی دشمنی ف ح یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل اور طریقہ محمود کی دوست ایک دوسری کی ہون گی لوگوں مین اور ٹہیرنا عیسی کا سات برس بعد مارنی دجال کی ہوگا و الا پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ مدت ٹہیرنی عیسی کی پینتالیس برس ہونگی ت پہر بہیجی گا اللہ ایک ہوا ٹہنڈی شام کی طرف سی پس نہین باقی رہیگا روئی زمین پر کوئی کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی بہلائی سی ہی یا ایمان سی یہہ شک راوی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لی گی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سی گیا ہوگا اندر پہاڑ کی یعنی بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہو گی وہ ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہین گی بدترین لوگ بیچ سبکی پرندون اور گرانی درندون کی ف ح ع یعنی فسق و فساد اور قضائی شہوت نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگی جیسی پرندی اور ظلم اور خونریزی و فساد مین ایسی گران اور مستقر ہونگی جیسی درندی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگی علم و حلم سی بلکہ غالب ہو گی اونپر دست درازی اور غضب و حشت اور ہلاک کرنا اور قلت رحم ت نہ جانین گی وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرین گی نامشروع سی پس صورت پکڑ کی آویگا واسطی اونکی شیطان پس کہیگا کیا

نہین شرم کرتی تم **ف** ح کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتی ہو اور یہہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس حیلہ سی اونکو بت پرستی کیطرف بلاویگا **ت** پس کہین گے وہ شیطان کو
کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا اونکو بت پوجنی کا **ف** ح یعنی از راہ توسل کی کہ اللہ اوس سی راضی ہوگا جیسیکہ اللہ
تعالی نی خبر دی کفار کی اعتقاد کی ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی و یقولون ہولاء شفعاؤنا عند اللہ **ت** اور حال یہہ کہ وہ اس حالت بد مین بکثرت ہوگا
رزق اونکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی پہر پہونکا جاویگا صور مین اور قایم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا آواز صور کی کوئی مگر کہ جہکاویگا
گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو **ف** ح یعنی اوسکی وہشت سی لوگونکی دل پہٹ جاوینگی اور قوت جسمانی معطل و سست ہو جاوینگی اور
اثر اوسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسیکہ دہشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جہک جاتا ہی پس اسمین ایک طرف جہکی ہوتی ہی اور ایک اوٹہی **ت** فرمایا آنحضرت نے
پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹونکا یعنی تا اونکو پانی پلاوی پس اسی کار مین مر جاویگا وہ شخص اور
مر جاوینگی لوگ عین کاروبار مین پہر بہیجیگا اللہ تعالی مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا پس اوگینگے بسبب اوسکی بدن لوگونکی کہ گلی ہوئی ہونگی قبرونمین پہر
پہونکا جاویگا صور مین دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کی پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سی زندہ ہوئی ہونگی اوٹہہ کہڑی ہونگی اور دیکہتی ہونگی ہول قیامت کو
پہر کہا جاویگا لوگونکو اسی لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹہیرا رکہو ان لوگونکو اسلیئی کہ یہہ پوچہی جاوینگی کردار سے اور حساب لیا جاویگا اونسی پس کہا جاویگا یعنی
پروردگار تعالی فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگونمین سے لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بہیجی جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتی جناب عزت سی پوچہینگے
کہ کتنونمین سی کتنی یعنی وہ جو دوزخ کو بہیجی جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنونمین یعنی عدد و مقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو
دوزخ کی لیی ہزار شخص مین سی نوسو ننانوی **ف** ح اس سی معلوم ہوا کہ ہزار مین سی ایک بہشت کو جائیگا اور باقی سب دوزخ مین اور ظاہر یہہ ہے
کہ مراد اسسی کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہینگی چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کی پہلی فصل باب الحشر کیمین آیا ہی کہ یہہ جماعت دوزخیون کی یاجوج و ماجوج سے
ہونگی **ت** پس یہہ وقت وہ دن ہی کہ کردیگا بچونکو بڈہا **ف** ح یہہ کنایہ ہی اوسدن کی درازی سی یا شدت و محنت سے کہ اوسدن مین ہوگی اسلیئی کہ
بڑہاپا غم و محنت مین جلدی پہنچتا ہی **ت** اور یہہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کہولا جاویگا اوسمین امر عظیم سی اور محنت سخت سے **ف** ح کشف ساق کنایہ
ہی خوف اور ہول اور شدت و محنت سے یہہ معنی مشہور ہین عرب مین اور اصل اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی شدت و محنت مین پڑتا ہی اوسکی اہتمام مین دامن
پنڈلی سی اوٹہا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سی کہل جاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی بہت ہی لیکن اکثرون کی نزدیک تاویل یہی ہی کہ جو لکہی گئی
وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعٰوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ اور ذکر کی گئی حدیث معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کے

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

باب ہے بیچ بیان پہونکنی صور کی **ف** صور پیش سے شاخ کہ اوسمین پہونکتی ہین اور
مراد یہان وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پہونکین گی اور وہ دو نفخی ہین ایک ہلاک کرنی کی لیی زندون کی اور دوسرا زندہ کرتی مردون کی لیی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ

روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون نفخون کی یعنی نفخہ مارنی اور زندہ کرنی کی چالیس ہین پوچہا لوگون نے
اسی ابو ہریرہ یا مدت مذکور چالیس دن کی ہی کہا ابو ہریرہ نی نہین جانتا مین کہا لوگون نی یا چالیس مہینی ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نی چالیس

برس مین کہا نہین جانتا مین **ف** ح یعنی چونکہ آنحضرت سی مجمل سنا ہی مینی بامفصل سنا اور اوسکو بہول گیا مین جزماً نہین کہہ سکتا کہ مراد کیا ہی اور اسمین مجمل ہی اور حدیث مین مفصل ہی کہ وہ چالیس برس ہین **ت** اور فرمایا آنحضرت نی پہر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سی پانی پس اوگینگی اور پیدا ہونگی آدمی اور اور جاندار جیسیکہ اوگتا ہی اور پیدا ہوتا ہی سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہین ہی آدمی سی کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنی تمام اعضا اور اجزا اوسکی پرانی اور گل سڑ جاتی ہین مگر ایک ہڈی اور نام اوسکا عجب الذنب ہی **ف** ساتہہ زیر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی نیچی ریڑہ کی درمیان دونوں سرین کی ہی اور عجم الذنب تبدیل میم سی بہی آیا ہی اور عجب اور عجم دونوں بمعنی اصل کی اور جڑ کی ہی اور ذنب بمعنی دم کی اور یہہ ہڈی چونکہ وہان ہی اوسکا یہہ نام رکہا گیا **ت** اور اوس ہڈی سی ترکیب دی جاوینگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کہاتی ہی مٹی مگر ایک ریڑہ کی ہڈی کو نہین کہاتی یعنی ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس سی پیدا کیا گیا ہی اول خلقت مین اور اوسمین ترکیب دیا جاویگا **ف** ح اور یہہ بیان اونکا ہی کہ جنکی بدن گلا کرتی ہین اسلیے کہ اللہ تعالی نی حرام کیا ہی زمین پر یہہ کہ کہاوی اجساد انبیاء کی اور ایسی جو کہ اونکی حکم مین ہین شہدا اور اولیا سی اور اونہین مین سی موذن ہین کہ جو لللہ اذان دیتی ہین پس یہہ اپنی قبرون مین زندہ ہین مانند زندون کے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بجہہ مین لی لیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کی اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی داہنی ہاتہہ مین **ف** ح شاید کہ مراد ان دونون سی بدل دینا اونکا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یا کنایہ ہی عظمت اور جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننی افعال عظیمہ کے سی کہ اوہام خلق کے اوسکی مقابلہ مین حیران ہین اور تنبیہ ہی اسپر کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگی آسان ہی اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت بہ نسبت زمین کے زیادہ ہی اوسکو تخصیص کیا ساتہہ داہنی ہاتہہ کی کہ اشرف بائین سی ہی پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی داہنی ہاتہہ مین **ت** پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ مین ہون بادشاہ یعنی نہین ہی بادشاہت مگر میری لیی اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین بادشاہ کہ زمین مین دعوی بادشاہی کا کرتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لپیٹیگا اللہ آسمانون کو دن قیامت کی پہر لیگا اونکو اپنی داہنی ہاتہہ مین پہر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالی یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پہر لپیٹیگا زمینون کو اپنی بائین ہاتہہ مین اور ایک روایت مین آیا ہی لیویگا زمینونکو اپنی دوسری ہاتہہ مین پہر فرماویگا مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار کہان تکبر کرنیوالی نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حِبْرٌ مِنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِيْقًا لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا آیا ایک عالم یہودیون سی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای محمد تحقیق خدا تعالی تہام رکہیگا آسمانونکو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینونکو ایک انگلی پر اور پہاڑونکو اور درختون کو ایک انگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کی نیچی کی تر مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو

ایک اونگلی پر پہر ہلاویگا اونگلیونکو اور فرمادیگا مین ہون بادشاہ مین ہون خدا **ف** ح یہہ تمام کنایہ اور تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہی اور رجز کا معنی ہاتہہ اور اونگلی اور ہلانی کی منظور و ملحوظ نہین روشن کلام عرب کی یہہ ہی کہ جب کسیکو وصف کیا چاہتی ہین جود و کرم کر تو کہتی ہین کہ دونون ہاتہہ اوسکی فراخ و کشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتہہ نہون کہ دونون ہاتہہ کٹی ہون یا اول پیدائش سی ہی ہاتہہ پیدا کیا گیا ہو یا کسیکو سلطنت و ملک رانی کر وصف کیا چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹہا اگرچہ اوسکی لیی تخت نہو اور بیٹہنی کی چیز کچہہ نہو اور یہہ راہ خوب ہے بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کی لیی اسکے کہ تاویل کرین اور کہین کہ مراد ہاتہہ سی یہہ ہی اور تخت سی یہہ فافہم اور اسلیی تعجب کیا آنحضرت نی یہودی کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسیکہ کہا **ت** پس ہنسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب کرنی کی اوس چیز سی کہ کہا اوس عالم یہودیون کی نی واسطی سچا کرنی اوسکی کی یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا نہ بسبب تکذیب عالم مذکور کی تہا بلکہ بسبب اوسکی تصدیق اور راست گو جانی اوسکی کی تہا پہر پڑہی آنحضرت نی یہہ آیۃ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکون نی حق قدر جاننی اوسکی کی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچانا چاہیی اور نہ تعظیم کی اوسکی جیسیکہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی قبضہ قدرت مین ہوگی دن قیامت کی اور آسمان لپٹی ہوئی ہونگی اوسکی داہنی ہاتہہ مین پاک ہی اللہ تعالی اور بزرگ ہی وہ اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہین مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچہہ کہ یہودی نی کہا تفسیر و تفصیل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مضمون اس آیۃ کی سی اوس دن کہ تبدیل و تغییر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی بدلی مین اور زمین اور تبدیل کیی جاوینگی اور پیدا کیی جاوینگی اور آسمان یعنی روز قیامت کے پس کہان ہونگی لوگ اوس دن فرمایا آنحضرت نے لوگ اوسدن پل صراط پر ہونگی **ف** ح مراد صراط سی معہود دیا پر صراط کہ ہو اور اصل صراط معنی راہ کی ہی اور تبدیل زمین سے کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کواشی نی کہ وہ بدلی جاویگی ساتہہ روٹی سفید کی پس کہاوینگے اوسکو مومن اپنی قدمون کی نیچی سی یہانتک کہ فراغت ہو حساب سے چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتہہ جہڑ جانی ستارون اوسکی کی اور کسوف آفتاب اور خسوف چاند اوسکی کی ہی اور طیبی نی کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو تبدیل ذات مین جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی دراہم کو دینار وسی یعنی دراہم کی بدلی دینار لین مینی اور دوسری تبدیل صفات مین ہی جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی حلقہ کو خاتم سی یعنی چہلہ کو پگہلا کر شکل انگوٹہی کے بنایا پس ذات ایک ہے اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمان کی ساتہہ اور زمین و آسمان کی دونون احتمال رکہتی ہی اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کی کثرت ہین ابن عباس نے فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات مین ہوگی ابو ہریرہ نی کہا کہ فراخ کرینگی زمین کو ایسا کہ کچہہ بلندی و پستی اسمین نہی اور پروردگار تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کر دی جیسیکہ بعضی آثار و اخبار اسپر بہی دلالت کرتی ہین امیر المومنین علی رضی سی آیا ہی کہ ایک زمین پیدا کرینگی چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سے آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگی سفید و پاکیزہ کہ اوسپر کسی نی گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سے تغیر ذات کا ہے جیسی کی دلالت کرتا ہی اسپر سوال و جواب حضرت عائشہ کا اور آنحضرت کا **ت** نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورج اور چاند لپیٹی جاوینگے دن قیامت کی **ف** ح یعنی اونہا کر گوشہ مین ڈال دی جاوینگی جیسیکہ کپڑی کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالدیتی ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی اونکی اور جاتا رہیگا پہیلا رہنا اونکی روشنی کا عالم مین **ت** نقل کی یہہ بخاری نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهٗ وَاَصْغٰى سَمْعَهٗ وَحَنٰى جَبْهَتَهٗ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ کیونکر چین سے اور خوش رہوں میں حالانکہ صاحب صور کہ اسرافیل ہیں رکھی ہوئی ہیں ایک طرف صور کی اپنی مونہہ میں پھونکنی کے لیے اور جھکائی ہوئی ہے کان اپنا کان لگا رہا ہے جناب حق میں کہ جب فرماوے پھونکنی کو اوسیوقت پھونکوں اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جیسے عادت ہے نرسنگا بجانیوالوں کی یعنی طیار ہو رہا ہے بجانے کی لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پھونکنی کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہے کہ تو کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو یعنی پڑھنے کی لیے اوسوقت یا مطلق وقت سختیوں کی فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور اچھا ہے کارساز وہ **ف** ع یعنی التجا درگاہ حق میں لیجاؤ اور اوسکی فضل و کرم پر بہروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب سختی اور محنت و خوف پیش آوے تو اوسکو پڑہیں تا اوس سے سلامت رہیں چنانچہ حضرت ابراہیم نے اوسکو آگ میں ڈالےجانے کی وقت پڑہا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی جسوقت کہ منافقوں نے ایک لڑائی میں کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے کہ پھونکا جاویگا اوسمیں **ف** ع یعنی اسرافیل پھونکینگے دو بار اور کہا بعضوں نے کہ گول ہے سر صور کا مانند عرض آسمانوں کی اور زمین کی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ** فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ الصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کی یہہ ہیں کہ جب پھونکا جاویگا صور میں پس وہ دن سخت ہے کافروں پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة یعنی اوسدن کہ ہلیگا راجفہ پیچہے آویگا اوسکی رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہے کہ زمین و پہاڑ اوس سے ہل جاوینگے اور حرکت میں آوینگے مشتق رجف سے بمعنی ہلنی اور لرزی میں پڑنی کی اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہے کہ پہلے نفخہ کی پیچہے پہنچیگا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کی پیچہے پہنچنے کی نقل کی یہہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ** قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ يَمِيْنِهٖ جِبْرَئِيْلُ وَعَنْ يَسَارِهٖ مِيْكَائِيْلُ اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنی والی کا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اوسکی جبرئیل ہونگے اور بائیں طرف اوسکی میکائیل یعنی صور پھونکنی کی وقت **وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ** قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ اٰيَةُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابی رزین سے کہا مینے یا رسول اللہ کیونکر اور زندہ کریگا اللہ تعالے خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونی کی اور کیا ہے نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کی کہ اوس سے اوس پر دلیل پکڑیں فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کی وقت قحط اور خشکی منہ کی کہ کچہہ سبزہ و نان نہیں ہوتا پہر گذرتا ہے تو اوس جنگل پر اسحال میں کہ ہلتا ہے یعنی لہلہاتا ہے سبزہ کہا مینے ہاں فرمایا آنحضرت نے پس یہہ نشانی قدرت الہی کی ہے اوسکی مخلوق میں اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا موتی کو نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں رزین نے **بَابُ الْحَشْرِ** باب ہے بیچ بیان حشر کی **ف** ح حشر کی معنی ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر روز قیامت کو کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے زندہ کرکر نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اوسجگہہ کہ اوسکو محشر کہتے ہیں اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے یعنی ذکر کیے گئے اور دوسرے پہلے قیامت کی ہوں اوسکی نشانیوں سے جیسکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگونکو محشر یعنی زمین شام میں ہانک کر لیجاویگی جیسکہ گذرا اور یہاں مراد معنی اول ہیں اور بعضی حدیثیں آوینگی کہ محتمل دونوں معنی کو ہیں علمانے دونوں احتمال کہے اور اختلاف کیا اور ظاہر وہی اول ہے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ علی ارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیہا علم لاحد متفق علیہ روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع کئی جاوینگی لوگ روز قیامت کی زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چہنی ہوی آٹی کی روٹی کی یعنی رنگ مین اور گلائی مین نہ مقدار میں نہین ہوگا اوسمین نشان واسطی کسیکی یعنی مکان و عمارت کسیکی نہین ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفأہا الجبار بیدہ کما یتکفأ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاہل الجنۃ فاتی رجل من الیہود فقال بارک الرحمن علیک یا ابا القاسم الا اخبرک بنزل اہل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ واحدۃ کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال الا اخبرک بادامہم بالام والنون قالوا وما ہذا قال ثور ونون یاکل من زائدۃ کبدہما سبعون الفا متفق علیہ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کی ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار تعالی اپنی ہاتہہ مین **ف** ح جیسی کہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتہہ سی دوسری ہاتہہ مین پہیر پہیر کرتی ہین یعنی گہڑتی ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پہر گرم بہوبل مین ڈال دیتی ہین تا پختہ ہو **ت** جیسی کہ اولٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلد سی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی **ف** ع جاننا چاہیی کہ ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین روٹی ہوجائیگی اور طعام بہشتیونکی ہوگی اول ہی بہشت مین جانیکی وقت کہاوینگی پس بعضون نی تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچہہ مستبعد نہین ہی قدرت حق تعالی سی وہ قادر ہی کہ زمین کو روٹی کردی اور بہشتیونکی کہانیکو دی اور اولی یہی ہی کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نی اور اور کچہہ تاویل کی ہی بخوف درازگی کی نہین لکہا **ت** بعد فرمانی آنحضرت کی اس حدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سی اور کہا کہ برکت بہیجی خدا ی مہربان آپ پر ای ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ مہمانی بہشتیون کی یعنی وہ کہانا کہ اول اونکی آگی لاوینگی روز قیامت کی فرمایا آنحضرت نی ہان خبر دی کہا یہودی نی ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ہماری یعنی از راہ تعجب اور آگاہ کرنیکی پہر ہنسی آنحضرت **ف** ح یعنی بسبب موافق ہونی خبر یہودی کی کہ توریت سی خبر دیتی تہی اونسی اور بسبب حاصل ہونی زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کی آنحضرت کی خبر سی اور ہنسی آنحضرت مبالغہ سی یہانتک **ت** کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کی پہر کہا اوس یہودی نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ سالن اہل جنت کی کہ جسی روٹی لگاکر کہاوینگی وہ بالام ہی اور نون **ف** ح بالام با موحدہ اور تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تہا صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہے **ت** کہا اونہون نی اور کیا ہی یہہ معنی اسکی کہ ذکر کیا تونی کہا بیل اور مچہلی کہاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر پر بڑہ رہا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یہہ وہ جماعت ہی کہ بی حساب بہشت مین جائینگی اور منہہ اونکی چودہوین رات کی چاند سی ہونگے اور ہوسکتا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا جدا ہی ملا ہوا جگر سی اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہوسکتا ہی کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سی جبکہ صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہے اور پوچہا آنحضرت نی پہلی اسکی کہ یہودی بیان کری بوحی الہی بیان کیا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین راہبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر وتحشر بقیتہم النار تقیل معہم حیث قالوا وتبیت معہم حیث باتوا وتصبح معہم حیث اصبحوا وتمسی معہم حیث امسوا متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جمع کئی جاوینگے لوگ یعنی بعد بعث کی

اوپر تین فرقون اور قسمون کی **ف** ع سوار ایک قسم پر ہین اون تین مین سی اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنی والی ہین اور منہ پر چلنی والی جیسیکہ آتا ہی دوسری فصل مین **ت** ایک فرقہ رغبت کرنیوالا یعنی بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی کہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون صفت اونکی ہی اور فرقہ دوسرا ڈرنیوالا **ف** ع یعنی آگ دوزخ سی اور وہ وہ ہین کہ ڈرتی ہین ولیکن اجتناب کرتی ہین اوس سی اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہی عبادت اوسکی سی خوف پر **ت** حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگی اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگی ایک اونٹ پر **ف** یعنی بقدر مراتب اپنی کی استراحت پاوینگی اپنی سواریون پر اور باقی چلتی ہونگی اپنی قدمون پر اور یہہ اعداد تفصیل مراتب اون دونون قسمونکی ہی بر سبیل کنایہ اور تمثیل کی پس جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اوسمین کمتر اور سرعت اور سبقت اوسکی زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کی ہین ذکر کیے قیاس پر چھوڑی اور ہونا کئی کئی شخصونکا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کی ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایکلا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیے کہ وہ مرتبہ مقربونکا ہی قسم انبیا اور رسولون سی اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیون کا ہی **ت** اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کریگی آگ یعنی اونکی ساتھہ رہیگی جہان وہ رہینگی اور استراحت کرینگی اور رات گذاریگی آگ ساتھہ اونکی جہان رات گذارینگی اور صبح کریگی آگ ساتھہ اونکی جہان صبح کرینگی وہ اور شام کریگی آگ ساتھہ اونکی جہان شام کرینگی **ف** ح یہہ بیان تیسری فرقہ کا ہی کہ آگ ہر وقت ساتھہ رہیگی اونکی جدا نہین ہوگی اور شارحون کو اختلاف ہی اسمین کہ یہہ حشر روز قیامت کا بعد اوٹھنی مردونکی گورسی یا پہلی اوسکی ہی علامات قیامت سی کہ جاوینگی محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہی اور اول ظاہر و صواب تر ہی واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیمۃ ابرہیم وان اناسا من اصحابی یوخذ بہم ذات الشمال فاقول اصیحابی اصیحابی فیقول انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم مذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عباس سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاوگی اور اوٹہائی جاوگی ننگی پانو ننگی بدن بی ختنہ **ف** اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ جب مردی قبرون سی اوٹھینگی تو تمام اجزا بدن کی بدستور ملجاوینگی اسلیے کہ جب جو جز یعنی سر کا کہ واجب الازالہ تہا دنیا مین بدستور ہوجاویگا تو اور اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہونگی اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال متعلق ہونی علم اللہ تعالی کی ساتھ کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی بہ نسبت اشیاء ممکنات کی **ت** پہر پڑہی حضرت نی یعنی ازراہ استشہاد و اعتقاد کی یہہ آیۃ جیساکہ پیدا کیا ہمنی اونکو اول پیدایش مین یعنی ماں کی پیٹون سی ننگی پاون ننگی بدن بی ختنہ ویساہی پہر پیدا کر نکالینگی ہم قبرون سی دن قیامت کی وعدہ لازم ہی یہہ پیدا کرنا ہمپر بلاشبہ ہین ہم کرنیوالی یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی ہمنی اوسکا اور فرمایا آنحضرت نی اور اول اون شخصون کی کہ پہنائی جاوینگی کپڑی روز قیامت کی ابراہیم ہین **ف** ع اسلیے کہ اول اون شخصونکی ہین کہ فقرا کو پہناتی ہین یا اسلیے کہ اول راہ خدا مین یہہ ننگی کیے گئی ہین آگ مین ڈالنے کی لیے پس اس فضیلت سے اس وجہ کہ دلیل نہین ہوسکتی ہی اوپر افضل ہونے اونکی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی در حقیقت مین یہہ اعزاز و اکرام اونکا ہی بعلاقہ باپ ہونی آنحضرت کے علاوہ یہ ہے کہ بعضے روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت بہی ساتھہ کپڑونکی کہ دفن کیے گئی ہین اون مین اوٹھینگے اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہی یہہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پہر دیکہی مینی حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلایق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ **ت** اور تحقیق کتنی ایک آدمی میری صحابیون مین سی پکڑی جاوینگی اور لیجائی جاوینگی بائین ہاتہہ کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ اودہر ہوگی پس کہونگا

ہین یعنی بطریق تحیر اور بقصد خلاص کروانی اونکی کی کہ یہہ اصحاب میری ہین اور میری اصحاب کو لیے جاتی ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہہ ہمیشہ رہی برگشتہ دین سی اور پہرنیوالی اپنی ایڑیونپر اوس وقت سی کہ جدا ہوا تو اونسی پس کہونگا مین جیسا کہ کہا بندہ صالح نی یعنی عیسی ع نی اور تہا مین اونپر گواہ اور واقف اونکی احوال کا جبتک کہ تہا مین درمیان اونکی اس کلمہ تک کہ آخر آیتہ ہی العزیز الحکیم **ف** ح اور مضمون تمام آیۃ کا یہہ ہی کہ عیسی نے کہا کہ جبتک مین اونمین تہا اونکی حال پر واقف تہا اور نچہوڑا مینی کہ کفر کرین اور سوائی حق کی کہین اور جب اوٹہا یا تونی مجکو اونمین سی تہا تو نگہبان اور واقف اونکی حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہی اگر عذاب کریگا انکو اور گرفتار کریگا انکو انکی کرتوت پر بندی تیری ہین جو کچہہ چاہی تو کری تو کوئی نہین کہسکتا کہ کیون کرتا ہی تو اور اگر بخشی تو اونکو اور درگذر کری انکی عذاب سے تو غالب و حکیم ہے اور مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہین ہین اسلیی کہ ہمکو یقینا معلوم ہے کہ کوئی اونمین سی بعد انحضرت کی مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اونسی وہ اوجہت اعراب ہین کہ اسلام لائی تہی حضرت کی زمانہ مین اور پہر مرتد ہو گئی مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور اسود اور مانند اونکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جمع کیی جاوینگی لوگ دن قیامت کی ننگی پانون ننگی بدن بی ختنہ کہا مینی یعنی عائشہ نی یارسول اللہ کیا مرد و عورۃ سب دیکہی گا بعض اونکا طرف بعض کے یعنی مرد عورت ننگا دیکہین گے مردون اور عورتون کو پس انکی ننگا جمع ہونی مین کیا حکمت ہے پس فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ کار اوسدن مین سخت تر ہی اس سی کہ نگاہ کرین بعضی بعضون کو یعنی کہان فرصت و شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسیکو نگاہ کر سکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی لکل امرء منہم یومئذ شان یغنیہ **ت** نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا ای نبی اللہ کی کیونکر حشر کیا جاوے کا فر اپنی منہہ پر دن قیامت کی یعنی کیونکر ممکن ہوگا منہہ کی بل چلنا فرمایا آنحضرت نی کیا نہین ہی شان یہہ کہ جسنی چلایا اوسکو دونون پانون پر دنیا مین قادر ہی چلانے اوسکی برمنہہ کی بل دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرٰهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرٰهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِيْ الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرٰهِيْمَ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا ملاقات کرینگی ابراہیم اپنی باپ آزر سی دن قیامت کی اسحال مین کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم فکر کی اور غبار ہوگا پس کہینگے اوسکو ابراہیم کیا نہین کہتا تہا مین تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اور تجکو خبر دیتا تہا مین کہ خبردار تجکو حق تعالی کی طرف سی پس کہیگا ابراہیم سی باپ اونکا پس آجکی دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیم ای پروردگار میری تحقیق تونی وعدہ کیا تہا مجہسی کہ نہ رسوا کریگا مجکو اوسدن کہ اوٹہائی جاوینگی لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کے رسوائی سی کہ بہت دور ہی اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مینی حرام کی بہشت کافرون پر یعنی التماس انکی مغفرت کی آج مقبول نہین کہ یہہ کافر ہے پہر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا ہے تیری پانون کی نیچی پس دیکہینگے ابراہیم اپنی پانونکی نیچی پس ناگہان آزر ہوگا کفتار آلودہ مٹی وگوبر مین پس پکڑی جاوینگے پانون اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ح آزر کے ایسی خوار صورت اسلیی بن جاوی کی تا محبت پدری ابراہیم سی جاتی رہے

اور کہا ہی علمانی اگرچہ ابراہیم نی آزر سی تبری کی تہی اور بیزار ہوئی تہی دنیا مین ولیکن جب روز قیامت کی اوسکو دیکہینگی تو مہربدری دامن گیر اونکی ہوگی اور اوسکی لیے مغفرت چاہین گی شاید قبول ہو اور جب قبول نہوگی اور مسخ ہوا دیکہینگے ناامید ہونگی اور بیزاری ابدی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تہا کہ آزر کفر پر مرا واسطی جواز اسکی کہ ایمان لائی ہون خفیہ اور اونکو اطلاع نہوی ہو اور بیزاری اونکی اوس سے بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سی گیا تہا تو بیزاری ابدی ہوگی اونکو واللہ اعلم **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پسینا گراوینگی لوگ دن قیامت کی یعنی ابتدا امر مین یہانتک کہ جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اونکو یعنی پہنچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی اور باز رکہیگا اونکو کلام سی یہانتک کہ پہنچیگا اونکی کانون تک **ف ع** لوگ یعنی سب لوگ اور جس طریق اولی پسینا گرائینگی پس نہ ذکر کرنا اونکا قبیلہ اکتفا سی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ انبیا اور اولیا مستثنی ہین اِنسی اور بہنا عرق کا بسبب کثرت ہولون کی اور حاصل ہونی حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کی ہوگا اور لگام کریگا آگی آتا ہی کہ لوگ مختلف ہونگی اپنی احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ** الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مقداد سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کی خلق سی یہانتک کہ ہوگا آفتاب اونسی مقدار ایک کوس کی اور بعضون نی کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کی یعنی نہایت قریب ہوگا پس ہونگی لوگ بقدر اپنی عملون کی پسینہ مین پس بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک **ف** ح اور یہہ لوگ وہ ہونگی کہ عمل اونکی بہت اچہی خوب تر ہین اور اسی قیاس پر اور اونکو سمجہنا چاہیی کہ جسکی جتنی اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگی اوتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا **ت** اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی گہٹنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ لگام کریگا اونکو عرق لگام کرنا یعنی دہانی تک پہنچیگا بلکہ اندر دہانی کی آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی دست مبارک سی اپنی دہانہ مبارک کی طرف نقل کی یہہ مسلم نی **ف ع** کہا ابن ملک نی کہ اگر کہی کوئی کہ جب عرق مانند دریا کی بعضون کی دہانہ تک پہنچیگا تو کیونکر پہنچیگا دوسری کی ٹخنون تک جواب اسکا یہہ دینگی ہم کہ تہانب رکہیگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا موافق عمل اوسکی کی پس نہین پہنچیگا اوسکی غیر کی طرف کچہہ جیسی کہ تہانب رکہا جاری ہوا دریا کا موسی علیہ السلام کی لیی کہتا ہون مین کہ یہہ جواب معتمد ہی اسلیی کہ تمام امور آخرۃ کی بحسب خرق عادت کی ہونگی نہین دیکہتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتی ہین ایک کو اونمین سی عذاب ہوتا ہی اور دوسرا چین مین اور ایک دوسری کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکی دنیا مین یہہ ہی کہ دو شخص سوتی خواب مختلف دیکہتی ہین ایک غمگین ہوتا ہی اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹہی ہوتی ہین ایک صحت مین ہی اور دوسرا درد و مصیبت مین **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدَيْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ

فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی یعنی روز قیامت کی محشر مین اور ندا کریگا ای آدم پس کہینگے آدم حاضر ہوئین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور سب بہلائیان تیری دونون ہاتہون مین ہین فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ مین بہیجنا ہی آدم ہی اپنی فرزندونین سی اونکو نکال اور جدا کر کہینگے آدم اور کیا ہی مقدار دوزخ کی لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار مین سی نوسو ننانوی یعنی یہہ مقدار دوزخیونکو منظور ہی کہ ہر ہزار مین سی ایک جنت کو بہیجا اور باقی دوزخ کو **ف** ح ع یہہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ہی ہر سو مین سی ننانوین دوزخ کی لیے اسکا جواب کرمانی نی یہہ لکہا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہی اور مقصود اس سی تقلیل عدد مومنین کی ہی اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہہ کہ ہو مراد لشکر آگ سی کفار اور جو کہ داخل ہو آگ مین گنہگار ونمین پس ہونگی ہر ہزار مین سی نوسو ننانوین کافر اور ہر سو مین سی ننانوین گنہگار اور یہہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ کا اوپر ماسوا یاجوج و ماجوج کی بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج و ماجوج کا واقع ہوا ہی نہ ابو ہریرہ کی حدیث مین یا اول متعلق سب خلایق کی ہی اور دوسری مخصوص ساتہہ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار اور گنہگار ونکو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی مین گنہگار مومنین کو **ت** پس نزدیک اس حکم کی بوڑہا ہو جائیگا خورد سال اور ڈالدیگی ہر حاملہ حمل اپنا **ف** ع ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر اوسوقت مین خورد سال ہو تو ہیبت اوسحال اور صدمہ اوس مقال کی سی بڈہا ہو جائی اور بالفرض اگر اوسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو تو ماری ہیبت کی پیٹ اوسکا گر پڑی اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ حمل سی اوٹہی اور ہیبت اوس مقام سی حمل اوسکا گر پڑی اور اسیطرح خورد سال ہہ اوٹہین اور وقت وقوع اسحال کے بڈہی ہو جاوین پہر وقت جانی بہشت کی جوان ہو جائین **ت** اور دیکہیگا تو ای مخاطب اوسحال مین لوگون کو مست یعنی نشی مین بسبب خوف کی اور نہین ہونگی وہ مست یعنی شراب سے ولیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہے یعنی یہہ مستے و مدہوشی اوسی سی ہوگی کہا صحابہ نی یعنی خوف و حسرت سی جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سی ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم مین سی وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرت نی یعنی واسطے سمجہانی اور تسلی اونکی کی کہ خوش ہو او اور غم نکہا و پس تحقیق تم مین سی ہوگا ایک شخص اور یاجوج و ماجوج سی ہزار **ف** ح یعنی یاجوج و ماجوج اتنی کثرت سی ہونگی کہ پائی جاوینگی بشمار ہر شخص کے تم مین سی ہزار اونمین سی پس اس صورت مین بہت ہونگی اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سی اور شاید کہ اہل جنت بہت ہونگی بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حور عین کی پس صحیح ہوئی معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتہہ کثرت اگلی امت کی ہی سوائی یاجوج و ماجوج کی کہ اگر تم آدہی اہل بہشت ہو او بہشتی ایک ہر ہزار مین سی تو گنجایش رکہتا ہی جیسیکہ کہا راوی نی **ت** پہر فرمایا آنحضرت نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی امیدوار ہوئین کہ ہو تم ای امت چوتہائی اہل جنت کی پس اللہ اکبر کہا ہمنی یعنی بسبب تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننی اس نعمت کی پہر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نی امیدوار ہون کہ ہو وے تم تہائی اہل بہشت کے **ف** ع شاید کہ بتدریج بیان کیا حضرت نی اس امر کو تاکہ نہ پہٹ جائین دل اونکی بہت خوشی کی ماری دفعتہ یا بنظر داخل ہونی اونکی کی کئی دفعہ مین کہ پہلی چوتہائی ہون پہر تہائی وغیر ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتی رہی خوش خبری سنانی کی لیے جیسیکہ وحی اوتری **ف** پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کی پس تکبیر کہی ہمنی فرمایا آنحضرت نی نہین ہو تم درمیان لوگون کی قلت مین مگر مانند بال سیاہ کی بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع شاید کہ ورود اس حدیث کا پہلی علم ہونی آنحضرت کی ہو ساتہہ اسکی کہ امت انکی دو تہائی اہل جنت کے ہونگی پہلی اہل جنت کی ایکسو بیس صفین ہونگی اسی صفین امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور

چالیس تمام امتون کی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو نصف بہ نسبت اول داخلین کے اور ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہی بہ نسبت حدیث طویل کی کہ آگی آتی ہے

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابو سعید سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی **ف** یعنی دکہاویگا شدت و محنت اپنی خلق کی لیی اور یہہ عبارت کنایہ ہی شدت اور محنت اور فکر و غم سی بغیر نظر کرنی کی خصوص معانی مفردات پر جیسیکہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام مین تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضی کچہہ تاویل نہین کرتی اور علم اسکا سپرد خدا تعالی کے کرتی ہین جیسی کہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سی یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمین **ت** پس سجدہ کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت

ف یعنی بسبب کمال شدت کی گر پڑین گی سجدہ مین واسطی طلب دور ہوجانی شدت کی بسبب اس قربت کی اور مراد مومن مرد و عورت سی خالص مومن ہین اور بعضی ضعیف روایت مین آیا ہی کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اوسکو سجدہ کرین گی لوگ **ت** اور رہین سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا دنیا مین واسطی دکہانی اور سنانی لوگونکو از راہ نفاق اور شہرت کی کرتا تہا نہ اخلاص سی پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کری پس ہوجائین گی پیٹہ اوسکی ایک ہڈی بغیر جوڑکی وہ مڑنی کی نہین وقت جہکنی اور راہ نہنی کی پس نہین سجدہ کرسکیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال مین فربہ دن قیامت کے نہین برابر پر پشہ کی ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہین ہوگی کچہہ قدر و منزلت اوسکی اللہ کی نزدیک اور فرمایا آنحضرت نی پڑہو تم یعنی تا جانو کہ طالبان دنیا کہ مغرور ہین اور اپنی کردار کو اچہا جانتی ہین عمل اونکی ضایع اور نابود ہین اس آیۃ کو پس قایم نہین کرین گی ہم اور نہین رکہین گی کافرونکی لیی دن قیامت کی کچہہ قدر و اعتبار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ وَأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهِ أَخْبَارُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیۃ اوسدن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نی کیا جانتی ہو کہ کیا ہین خبرین زمین کی کہ بیان کری گی اونکو کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا پس خبرین زمین کی یہہ ہین کہ گواہی دی گی اوپر ہر بندہ اور لونڈی یعنی ہر مرد و زن کی ساتہہ اوس چیز کی کہ کی ہی اوسکی پشت پر اسطرحسی کہ کہیگی کیا مجہپر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانی دن اور فلانی دن یعنی فلانی مہینی میں اور فلانی سال مین فرمایا پس یہہ یعنی شہادتین یا مذکورات خبرین اوسکی ہین نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ ازْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنی پس غنیمت جانو حیات کو پہلی موت کی اور سبقت کرو بہلائیو نپر پہلی فوت ہونی کی کہا صحابہ نی کیا ہی سبب ندامت اوسکا یا رسول اللہ فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی کہ کچہہ نہ زیادہ کی نیکی اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہہ کہ نہ باز رکہا اپنی نفس کو برائی سی نقل کی یہہ ترمذی نی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ

اللہ وکیف یمشون علی وجوھھم قال ان الذی امشاھم علی اقدامھم قادر علی ان یمشیھم علی وجوھھم اما انھم یتقون
بوجوھھم کل حدب وشوک رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حشر کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کی تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کی بل چلینگی ف ع اول قسم کی تو وہ مومن ہین کہ ملائی ہین
نیک اعمال ساتھہ بدون کی اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کی اور امیدوار ہین رحمت الہی کی اور دوسری قسم سابقین کامل الایمان ہین اور تیسری قسم
ت کہا گیا یا رسول اللہ کس طرح سی چلینگے منہ کی بل یعنی برخلاف عادت کی کہ چلتی ہین پانون سی فرمایا تحقیق جس شخص نے چلایا اونکو پانون کی بل وہ قادر ہے
اوپر چلانی اونکی کی موہنو کی بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچینگی ساتھہ موہنون اپنی کی ہر بلندی اور کانٹی سی ف ع یعنی مانند اوسکی قسم موذیات
سی یعنی موہنہ اونکی بجائی اونکی ہاتھہ و پانون کی ہو جائینگی جیسیکہ ہاتھہ و پانون سی موذیات راہ سی اور بلندی و پستی اوسکی سی بچتی ہین ویسیہی اپنی موہنون سے
کرینگی اور موہنہ اونکی کام پانون کی کرینگی بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت و فرمانبرداری نرکہی اللہ تعالی نی اونکو خوار و
سرنگون کیا وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیمۃ کانہ رای عین
فلیقرأ اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہہ کہ دیکھی طرف دن قیامت کی یعنی احوال اوسکی کی گویا کہ وہ دیکھنا ساتھہ آنکھہ کی ہو پس چاہیے کہ پڑہی سورہ
اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت ف ح اسلیے کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہے پس سننے والا انکا اگر حضور
دل سی انکو پڑہی تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کر دیتی ہین کہ گویا آنکھہ سے دیکھتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن ابی ذر قال ان الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی ان الناس یحشرون ثلثۃ افواج فوجا راکبین
طاعمین کاسین وفوجا یسحبھم الملئکۃ علی وجوھھم وتحشرھم النار وفوجا یمشون ویسعون ویلقی اللہ الافۃ علی الظہر
فلا یبقی حتی ان الرجل لتکون لہ الحدیقۃ یعطیھا بذات القتب لا یقدر علیھا رواہ النسائی روایت ہے ابی ذر سی کہا کہ تحقیق سچی اور سچے
کئی ہوئی اللہ تعالی کی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیے جائینگے تین قسم پر ایک قسم سوار کہانا کہائی ہوئی یعنی جیسی آسودہ اور مترفہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکہتی ہونگی اور ایک قسم
کہینچینگے اونکو فرشتے زمین پر منہ کی بل اور جمع کریگی اونکو آگ یعنی ہانکیگی طرف دوزخ کی اور ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑینگی ف ع چلینگی سہولت
راستہ اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین اور دوسری قسم کفار ہین اور تیسری مسلمان گنہگار ت اور ڈالیگا اللہ تعالی آفت و ہلاکت بیچ پیٹہ یعنی سواریون پر
کہ جنگل سیتہو پر سوار ہونگی پس نہین باقی رہی گی سواری یہانتک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکی لیے باغ دیگا اوسکو بدلی مین اونٹ کی اور رہا وجود اسکی قدرت
نہین پانیگا اوسپر اور یہہ نہین پہنچیگا ف ح جانا چاہیے کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حالت روز قیامت کی ہوگی
ولیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون لہ الحدیقۃ صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہی اسمین اور طیبی
نی کہا کہ یہہ حشر قیامت نہین ہی بلکہ وہ حشر ہے کہ علامت قیامت سے ہی جیسیکہ اوس باب مین گزرا اور مصنف کا ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین سہو ہے انتہی اور ملا علی
قاری نی قول تورپشتی کا کہ اوسمین آیت و حدیث سی دلیل کسی سی نقل کر کر ترجیح اسیکو دی ہی کہ یہہ حشر قیامت ہی ہی اور لکہا ہی کہ خطابی کو اسمین
خطا ہوئی ہی قول تورپشتی کا صواب پر ہی اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہی بسبب قول ابی ذر کی ہی کہ زیادہ کیا ہی اوپر روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہے
دفع کرنا اوسکا یون نہج کہ کہا جاوی کہ یہہ حدیث مل گئی ہی اور حدیث کی ساتھہ بس لائق ہی یہہ کہ حمل کیجاوی مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچہہ توجیہ اسکی
تورپشتی سی اوپر یہی نقل کی ہے ابو ہریرہ کی حدیث مین

باب الحساب والقصاص والمیزان

باب ہی حساب اور قصاص اور میزان کا **ف** حساب لوینا گناہوں کا اور بیان کرنا اونکا گزارش بندونکا روز قیامت کی اگرچہ سب کچھہ پروردگار تعالیٰ کو معلوم ہی اور اوسپر روشن ہی ولیکن یہہ اسلیے کرین گی کہ ناحجت ہو اونپر اور روشن ہو خلایق پر یہہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سی ثابت ہی پس اعتقاد اسکا واجب ہے اور قصاص عمل کرنا ساتھہ شخص کی مانند اوسکی کہ کیا ہی اوسنی چنانچہ مار ڈالنا مار ڈالنی کی بدل اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنی کی اور مارنا عوض مارنی کے روز قیامت کی اور جسنی کسی سی کچھہ کیا اور اوسکو آزردہ کیا اگرچہ چھوٹی بات رکھی ہو بدلہ اوسکا اوس سی لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسیکہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو اسلیے اوٹھاوینگی جیسیکہ بکری شاخدار نی بی شاخ دار کو مارا ہو گا قصاص کل کولین گی اور میزان عبارت ہی اوس چیز سے کہ جانی جاوین اوس سے مقداریں اعمال کی اور جمہور اسپر ہین کہ اوسکی دو پلڑی ہین اور زبان کہ جسکو پکڑکر تولتی ہین جیسیکہ دنیا کی ترازو مین ہوتی ہین اور دوری درمیان دو پلڑون کی ایسی ہوگی جیسی درمیان مشرق و مغرب کے تولینگے اوسمین نامہ اعمال کے کہ ایک پلڑی مین نیکیون کی اعمال نامی ہونگی اور ایک مین برائیون کی اور بعضون نی کہا ہی حسنات کو اچھی صورتون مین بناکر لاوینگے اور سیئات کو بری صورتون مین اور تولینگے اور حدیث بطاقہ کی کہ آگے آتی ہی مقوی قول اول کی ہی اور ظاہر نصوص ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی کہ حساب کیا جاوی روز قیامت کے مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کی اور مراد ہلاک سی عذاب ہے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب مینی یہہ بات بطریق کلیہ کے آنحضرت سے سنی تو مشکل ہوئی مجہپر واسطی رفع اشکال کے کہا مینی کیا نہین فرماتا اللہ تعالیٰ یعنی اہل نجات کی حق مین جسکو دی گئی کتاب داہنی ہاتہہ مین پس قریب ہے کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت نی یعنی میری اشکال کی دفع مین نہین ہے یہہ حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض محض اور برابیان کرنا **ف** ح جیسیکہ کہین یہہ کیا تونی اور وہ کیا تونی بغیر اسکی کہ کند و کاش کرین اوس سی اور دقت ڈالین اوسپر اور نیرے فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان یہہ ہے کہ نامہ اعمال اوسکا دکہاوینگے اور دیکہی پہر درگذر کرین گی **ت** ولیکن مراد یہہ ہے کہ جو کوئی کہ کد و کاش کیا جاوے حساب مین اور دشواری ڈالی جاوی اوسپر اور پورا حساب لیا جاوی کچھہ نہ چہوڑا جاوی قلیل و کثیر سی ہلاک کیا جاوی گا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہی اور اول عرض و اظہار ہی فقط **ف** ع حاصل یہہ کہ وجہ معارضہ کی یہہ ہے کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینی ہر اوس شخص کے کہ حساب کیا جاوے اور لفظ آیۃ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ بعضی اونکی نہین عذاب دی جاوین گی اور راہ تطبیق کی اسمین یہہ ہے کہ مراد حساب سے آیۃ مین عرض ہی ظاہر کرین گے اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اون اعمال کا پہر درگذر کیا جاوی گا اوس سی واسطی اظہار فضل کے اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ اور کد و کاوش اور گیر کیجاوی گی واسطی اظہار عدل کی اور بزار وغیرہ نی روایت کیا ہی یکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تین خصلتین جسمین ہونگی حساب لیگا اوس سے اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت مین اپنی رحمت سے وہ جو کوئی تو اوسکو محروم کہی تجکو اور عفو کری اوس سے کہ ظلم کری تجپر اور سلوک کری تو اوس سے کہ انقطاع کری تجسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ يَّحْجُبُهٗ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهٖ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عدی بن حاتم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سے کوئی مگر کہ کلام کریگا اوس سے رب اوسکا یعنی بلاواسطہ اسطرح کہ نہوگا درمیان اوسکی اور درمیان پروردگار اوسکی کی ترجمان یعنی دو بہاشیہ کہ سمجہاوی کلام اوسکا اور نہ پردہ کہ چھپاوی بندیکو اوسکی رب سے پس دیکہی گا

بندہ داہنی طرف اپنی پس نہ دیکھی گا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہے عمل اپنی سی یعنی صالح کہ صورۃ بنکر اوس کی یا جزا اوسکی اور دیکھی گا بائین طرف اپنی پس نہین دیکھی گا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہی یعنی بری عمل **ف** ع یہہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو کچہہ امر اہم درپیش ہوتا ہی تو داہنی بائین دیکھتا ہی پس یہہ دیکھنا ویسا ہی ہوگا **ت** اور دیکھی گا آگی اپنی پس نہ دیکھی گا مگر آگ سامنی منہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب یہہ جانتی یہہ تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتہہ ٹکڑی کہجور کی ہو **ف** ع یہہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتہہ ٹکڑی کہجور کی ہو یا یہہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی اگرچہ تہوڑی سی چیز ہو خواہ یہہ ہو یا اور کچہہ اسلیی کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی رحمت سے پس رکہی گا اوسپر محافظت اپنی اور ڈہانکی گا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پرسش گناہونکی اور ظاہر ہونی اونکی کی شرمندہ اور رسوا نہو **ف** ع اور مومن معنی مین مثل نکرہ کی ہی یعنی کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہی مراد مومن سے مخصوص ہو اور بعضون نی کہا کہ یہہ اوس بندی کی حق مین ہی کہ نہ غیبت کرتا تہا کسیکی اور نہ عیب لگاتا تہا اور نہ رسوا کرتا تہا کسیکو اور نہ خوش ہوتا تہا بسبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تہا اللہ کی اچہی بندون کی اور نہ باعث ہوتا تہا کسی کو کسی کے آبرو ریزیکا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکہی گا اوسکو از راہ جزا مطابق عمل کے **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہی گا مومن ہان ای پروردگار میری پہچانتا ہون اون گناہونکو یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالی اوس مومن سی ساتہہ گناہون اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب پانی سزا گناہون کی فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ ڈہانکا مینی اون گناہونکو تجہپر دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیی آج کی دن پس دیا جائیگا مومن عمل نامہ نیکیون اوسکی کا اور اسپر کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلایق کی یہہ وہ لوگ ہین جنہون جہوٹ باندہا اپنی رب پر خبردار ہو لعنت ہے خدا کی ظالمون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیی ہے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہہ کہ تاسے سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سی **ف** ح لفظ فکاک کر وچہٹانی اور فکاک زیر ف اور زبر اوسکی سی وہ چیز کہ اوس سی گرو چہٹائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گروی تہا اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بہیجا اور ادس مسلمان کو نکالا اور تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ہر مکلف کی لیی خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہہ ہی بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اوسکا کہ دوزخ مین تہا تبدیل کیا جاویگا ساتہہ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تہا اور جو کوئی بے ایمان گیا حال برعکس اسکی ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنونکی ہین بیچ جگہون اونکی کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہہ کافر مومنونکی سبب خلاصی کی ہونگی آگ سے اور مراد یہہ نہین ہے کہ کافرونکو بسبب مومنونکی گناہونکی عذاب کرینگی کیونکہ آئی ہی حکم ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کے سبب مشہور ہونی اونکی کی ہی ساتہہ عداوت مومنین کے **ت** نقل کے یہہ مسلم نی **وعن** ابی سعید

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْئَلُ

اُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكُمْ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاویگا اونکو کیا پہنچائی تہی یعنی اوامر و احکام الہی امت کو پس کہینگے ہان پہنچا دی تہی مینی ای رب میری **ف** ع یہہ نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیے کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی **ت** پہر پوچھی جاویگی امت اونکی یعنی امت دعوت کہ کیا پہنچائی تمکو یعنی نوح نی احکام ہماری پس منکر ہوگی امت اونکی اور کہیگی نہین آیا ہماری پاس کوئی ڈرانی والا یعنی نہ نوح اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سی گواہ تبلیغ رسالت پر حال آنکہ وہ خوب جانتا ہی اسکی قائل کرنی امت کے پس کہینگے نوح کہ وہ میری محمد ہین اور امت ونکی **ف** ع یعنی امت اونکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگی اور پہلی ذکر کیا حضرت کو تعظیم کی لیی اور کچہہ بعید نہین ہے کہ حضرت بہی گواہی دین نوح کی لیی اسلیے کہ وہ جگہہ نصرت کے ہی **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو کہ پس لایا جاویگا تمکو **ف** ع اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگی اوس عرض اکبر مین پہر لائی جاوینگی رسول اور اول اونکی نوح ہونگی اور لائی جاوینگے گواہ اونکی کہ وہ یہہ امت ہوگی **ت** پس گواہی دوگی تم کہ نوح نی پہنچا دی تہی احکام الہی امت کو **ف** ع اور نبی تمہاری مزکی تمہاری ہونگی یا تم اور نبی تمہارے ساتہہ تمہاری گواہی دینگے پس اس صورت مین نبی کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا **ت** پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اسکی تحقیق اور تصدیق کیوالی یہہ آیہ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کر کر فرماتا ہی اور اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک اور عادل و افضل تاکہ ہو تم گواہی دینی والی لوگونپر یعنی اون کفار کے پہلی تمہاری گذری ہین اور ہوگی پیغمبر تمپر گواہ **ف** گولسے دینی اونکی لوگونپر ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوح پر کہ پہنچائی نوح نی تمپر رسالت کہ بہیجی گئی تہی اونپر اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اونپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی منکر ہونگی کہ ہمکو کسینے کچہہ نہین پہنچایا تو انبیاء امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگے اور وہ گواہی دینگی اور پوچہا جاویگا اونسی کہ تم کیا جانو اور کہانسی گواہی دی تمنی وہ کہینگے کتاب اللہ کو ناطق پایا ہمنی اسپر پس گواہی دی ہمنی ساتہہ گواہی اوسکی کی بعد ازان امتین انبیاء کی کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعدیل و تزکیہ اونکا کرینگی اور گواہی دینگی کہ یہہ عادل و صادق ہین یہہ ہین معنی ہونی رسول کی گواہ اونپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو گواہ امت پر کہا گیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور اونکی گواہی امتونپر ثابت کی تو آپ بہی گواہی دی اوسپر اور اسی اعتبار کہا محمد و امتہ فافہم **ت** نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرت پہر فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کس چیز سی ہنستا ہون مین **ف** ع اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ نہین تہی ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سے **ت** کہا انس نے کہ کہا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون مین بسبب مونہہ در مونہہ کلام کرنی بندی کی اپنی رب سے یعنی قیامت کو کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا نہ پناہ دی تونی مجکو ظلم سی یعنی کیا نہین فرمایا تونی کہ ظلم نہین کرتا مین بندون پر

مقدار ذرہ کی فرمایا آنحضرت نی فرماویگا اللہ تعالی ہان پناہ دی مینی تجکو ظلم سی اور ظلم نہین کرتا مین بندون پر فرمایا آنحضرت نی پس کہی گا بندہ کہ پس اگر پناہ دی تو نی مجکو
ظلم سی تو روا نہین رکہتا مین اپنی نفس پر اور کچہہ سوائی اسکی کہ گواہ ہو مجہہ مین سی ف یعنی اوسکی گواہی اپنی حق مین نہین روا رکہتا اگر مجہی مین سی مجہہ پر گواہ پیدا ہون
تو قبول رکہونگا خیال کیا کہ میری ذات سی مجہپر کون گواہی دیگا اسلیے کہ کوئی اپنی ضرر پر گواہی نہین دیتا اور یہہ نہ جانا کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر بہی کہ وہ اوسکی ذات سلیم پر
گواہ پیدا کری کہ اوسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنی کی نہو اور باعث ہنسنی آنحضرت کا یہہ کلام کرنا تہا بندیکا اور مہر کرنی حق تعالی کی بندی کی منہہ پر اور بولنا ارکان
اعضاء کا ساتہہ اوس چیز کی کہ عمل کیا اور غر الہنا بندی کا اونکو اور دعائی بد کرنی اوپر جسکہ آگی آتا ہی ت فرمایا ہی آنحضرت نی پس فرماویگا اللہ تعالی کفایت کرتا ہے
نفس تیرا آج کی دن تجپر گواہ اور کفایت کرتی ہین فرشتی بزرگ کہ لکہنی والی اعمال بندون کی ہین گواہ ف ج گواہ پکڑنا اون فرشتونکا زیادہ ہی مقصود پر واسطی تقریر و
تاکید کی بعد از انکہ نفس بندی سی گواہ قرار دیی گئی کہ اب اوسپر راضی ہوا تہا اور چاہا تہا فرشتونکو بہی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کہتا تو خلاف قرارداد کی ہوتا
ت فرمایا آنحضرت نی پس مہر کیجاویگی بندی کی دہانہ پر پہر فرمایا جاویگا واسطی جماعت اعضاء بندی کی کہ بول پس بولینگی ارکان اوسکی ساتہہ افعال اوسکی کی کہ
کیی تہی بسبب اونکی پہر چہوڑا جاویگا درمیان بندی کی اور درمیان کلام اوسکی کی ف ع یعنی اوتہائی جاویگی مہر اوسکی مونہہ سی یہانتک کہ کلام کریگا موافق
عادت کی پس گواہی دینی اونکی زبانون کی آیۃ مین مراد ہی ساتہہ اور طرح کی کلام کی خلاف عادت کی واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نی پس کہیگا بندہ اپنی اعضاء کو کہ دوری ہو
تمکو خیر سی اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سی اور تمہاری ہی خلاصی کی لیی جہگڑتا تہا مین ف ع ح اور تمنی آپ اپنی تئین ہلاکت مین ڈالا یہہ معنی ہین کہ تمہاری سبب سے خصومت
کرتا تہا مین تمکو نسی ورد دفع کرتا تہا ضرر تمسی یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تہا اور تمکو دوست اپنا جانتا تہا آخر کو تم دشمن بدخواہ میری نکلی اور جواب اعضاء کا محذوف ہی لاتی
گواہی اسپر قول اللہ تعالی کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شئی وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون ت نقل کیے یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِیْرَةِ لَیْسَتْ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ
فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّکُمْ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ
فَیَلْقَی الْعَبْدَ فَیَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُکْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ
مُلَاقِیَّ فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْسَاكَ کَمَا نَسِیْتَنِیْ ثُمَّ یَلْقَی الثَّانِیَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ یَلْقَی الثَّالِثَ فَیَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ
اٰمَنْتُ بِكَ وَبِکِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّیْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَیُثْنِیْ بِخَیْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَیَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا ثُمَّ یُقَالُ الْاٰنَ نَبْعَثُ
شَاهِدًا عَلَیْكَ وَیَتَفَکَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْهَدُ عَلَیَّ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ وَیُقَالُ لِفَخِذِهٖ اِنْطِقِیْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ
وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِیُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِیْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا عرض کیا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دیکہینگے ہم اپنی رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع وخلاف کرتی ہو تم اور شک کرتی ہو بیچ دیکہنی آفتاب کے دوپہر مین کہ نہو چہپا
ابر مین کہا صحابہ نے کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع وشک کرتی ہو بیچ دیکہنی چاند کی چودہوین رات مین کہ نہ چہپا ہو ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم اوس خدا کی کہ بقا ذات میری کا دست قدرت اوسکی مین ہے
نزاع وخلاف نہین کرنی کی تم بیچ دیکہنی پروردگار اپنی کے جیسی خلاف وشک کرتی ہو بیچ دیکہنی آفتاب یا چاند کی ف ل یعنی بیچ دیکہنی انکی کی خلاف ونزاع وشک نہین کرتی ہو پس پروردگار کے دیکہنی مین بہی
نہین کرسکی جان کہ لفظ تضارون ساتہہ ہیئت کی اور تشدید کے اور تخفیف اوسکی کی دونون طرح آیا ہی اگر تشدید سی ہو تو مضارت سے ہی بمعنی ضرر کی اور اگر تخفیف سے ہو تو ضیر سے ہے
وہ بہی بمعنی ضرر کی آتا ہی اور معنی یہہ ہین کہ ضرر نہین کریگا ایک دوسرے کو ساتہہ مجادلہ اور منازعت کے بیچ مخالفت ایک دوسرے کی پر ہوا اور تکذیب ایک دوسرے کی کرو دیکہنی مین اوسکی صحت نظر
مین بسبب نہایت ظاہر وواضح ہونی کی اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہے کہ بعضی حاجب بعضونکی نہین ہونگی تا ضرر کری ایک دوسرے کو اور مجمع البحار مین کہا کہ مضارت بمعنی اجتماع وازدحام کے ہی وقت
نظر کی اور قاضی عیاض مالکی نی کہا کہ بمعنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسری کی ہی کہ نزدیک معنی ازدحام واجتماع کی ہی اور کہا کہ مضایقت بیچ دیکہنی اوسکے

ہوتی ہی کہ بیچ مکان واحد کی اور جہت مخصوص کی اور اد پر اندازہ خاص کی ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتھہ میم کی جگہہ رکی اور وہ بہی ساتھہ تشدیدِ ت کی اور تشدید میم اور تخفیف اوسکی کی ہی تشدید سی مشتق ہی ضم سی اور تخفیف ضیم سی ضم بمعنی اجتماع اور ازدحام کی اور ضیم بمعنی ظلم وستم کرنی کی اور مآل معنی کا بہر تقدیر ایک ہی ہی ت فرمایا آنحضرت نی جب دیکہین گی بندی پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندی کو پس فرماویگا ای فلانے کیا نہ بزرگی دی تہی مینی تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تہا مینی تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مینی تجکو بیوی یعنی تیری جنس سے اور پیدا کی مینی تجمین اور اوسمین محبت والفت اور کیا نہین تابعدار کیے مینی تیری لیے گہوڑی اور اونٹ اور کیا نہین چہوڑا مینی تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا ہو وے تو اور لیوے تو چوتہائی غنیمت ف ح جاہلیت مین یہہ رسم تہی کہ سردار قوم کا خاص اپنی لیے چوتہائی غنیمت مین سے لی لیتا تہا اور باقی قوم کی لیے چہوڑ دیتا تہا ت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا تونی اور دیا تونی مجکو جو کچہہ کہ فرمایا تونی فرمایا آنحضرت نی پس فرماویگا پروردگار تعالی آیا پس گمان کرتا تہا تو کہ ملاقات کریگا تو مجہسی پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تہا مین اور غافل تہا اوس سے اور بہول گیا تہا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین بہول جاونگا تجکو یعنی آج چہوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسیکہ بہولا تو مجکو ف ع یعنی دنیا مین میری طاعت کو حاصل کہ مینے ایسی انعام کیے تجہر تجکو شکر کرنا اور امید وار میری دیدار کا ہونا چاہیے تہا تا کہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بہول گیا مین بہی اب معاملہ بہولنیکا سا کرونگا جزا دینی مین اور اپنی رحمت سے محروم کرونگا یہہ مضمون اس آیۃ کا ہی کذالک اتتک ایتنا فنسیتہا کذالک الیوم تنسی ت پہر خطاب ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسری بندی سی پس ذکر کیا آنحضرت نے بیچ خطاب حق کی اس بندی سی اور جواب بندیکا اوس سے مانند اوسکی کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پہر ملیگا پروردگار تیری بندہ سی پس کہیگا اوس سے مانند اوسکی کہ کہا بندی اول سی پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میری ایمان لایا مین تجہر اور تیری کتاب پر اور تیری پیغمبر پر اور نماز پڑہی مینی اور روزہ رکہا مینی اور تصدق کیا مینی یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا ہی تیسرا اپنی نفس پر بہلائی کی جسقدر ہوسکی گی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہان ٹہیری یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر اور ہماری نعمتون کی شکر گذاریکا کیا تونی تو ٹہیرتا کہ کہاروں تجکو اعمال تیری گواہ قایم کرکر پہر کہا جاویگا اوس بندیکو کہ ابہی پیدا کرتی ہین ہم گواہ تجہر اور سوچیگا وہ بندہ اپنی دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجہر پس مہر کیجاویگی اوسکی منہہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو بول پس بولیگی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کی ساتہہ عملون اوسکی کی ف ح قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتہہ اور پاؤن اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر آمقصود تمام اعضا اور ارکان ہین جیسیکہ حدیث انس مین گذرا ت اور یہہ سوال جواب اور مہر کرنی بندی کی منہہ پر اور بولنا اوسکی اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلیے ہی کہ تا بندہ ازالہ عذر کری اپنی نفس سے اور ثابت ہون گناہ اور جگہہ عذر کی نرہی یا معنی یہہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدا تعالی بیچ عذاب کرنی اوس بندی کے اوسکی نفس کی طرف سی اور یہہ بندہ کہ حال اوسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سے ت نقل کیے مسلم نی وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہے یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل مین ساتہہ روایت ابن عباس کے ف یعنی یہہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابو ہریرہ کی روایت سی اور ہمنی اوسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی بروایت ابن عباس کے اور صواب یہہ تہا کہ یون کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون جیسیکہ اوپر گذری

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

تیری کی اور نہ زیادتی عذاب کے پہر نکالی جاوی کی ایک چہٹی کہ لکہا ہوگا اوسمین یہہ کلمہ اشہد ان لاالہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ **ف** احتمال ہی کہ یہہ کلمہ
وہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ اور بار کا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی **ت** پہر فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو وزن عمل اپنی پر
یا وقت وزن اپنی کی یا اکہ وزن اپنی پر کہ میزان ہی یعنی جسوقت یہہ چہٹی ساتہہ ننانوین طومار گناہونکی تولیجاوی تو بہی حاضر ہوتا کہ ظاہر ہو تجہپر انتفاء ظلم
اور ظہور عدل اور متحقق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میری کیا مناسبت اس ایک چہٹی کو ساتہہ ان بہت سے طوماروںکی پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق
تو نہین ظلم کیا جاویگا یعنی یہہ چہٹی عظیم ہی تولنا چاہیی اسکو تو تجہپر ظلم نجاوی فرمایا آنحضرت نی پس رکہی جاوینگے طومار ایک بڑے ترازو میں اور وہ چہٹی دوسرے
پلڑے مین پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بہاری اور غالب آویگی وہ چہٹی پس نہین بہاری آویگی ساتہہ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سے بڑا اور بہاری
ہی اگرچہ تودہ تودہ گناہ ہوں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وَعَنْ عَائِشَةَ** اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ
اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ
فِيْ شِمَالِهٖ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق حضرت عائشہ نی یاد کیا یعنی اپنی دلمین آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈرسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ کیا سبب ہے رونی تیری کا کہا عائشہ نی کہ یاد کیا مینی آگ کو پس روئی مین یعنی اوسکی عذاب کے ڈرسی پس آیا یاد رکہو گی تم اپنی اہل وعیال کو دن قیامت کے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای پر تین جگہہ پس نہین یاد کریگا کوئی کسیکو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلایق کی لیے ایک تو نزدیک میزان
کی یہانتک کہ جانی کہ ہلکی ہوئی ترازو اوسکی یا بہاری ہوئی دوسری وقت دینی اعمال ناموںکی جسوقت کہ کہا جاویگا یعنی ازراہ خوشی کی کہیگا وہ شخص کہ
جسکے داہنی ہاتہہ مین ملیگا لوگونکو پڑہو عملنامہ میرا یہانتک کہ جانی کہ کہان پڑا عملنامہ اوسکا آیا اوسکی داہنی ہاتہہ مین یا بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کی پیچہے سے **ف** داہنا ہاتہہ گلی مین طوق کیا
جاویگا اور بایان ہاتہہ پیٹہہ کی پیچہے سے کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال ہاتہہ کے پیچہے سے **ت** اور تیسری نزدیک پل صراط کی جسوقت کہ رکہا جاویگا درمیان دو اوپر دوزخ
نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی یہانتک کہ جانی کہ نجات پائی ساتہہ گذرنی کی اوسپر سے یا پڑا اوسمین اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سی زیادہ باریک
اور تلوار کی دہار سی زیادہ تیز گذرینگے اوسپر سی سب لوگ پس مؤمن نجات پاوینگے بحسب اعمال ومنازل اپنی کی اور کافر اوسپر سے دوزخ مین گر پڑینگے عافانا
اللہ الکریم پس ان تین جگہونمین سب حیران اور درماندہ ہونگی اور کسیکو مجال کسیکے یاد کرنی اور خبر لینی کی نہین ہوگی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسرے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ
يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا
عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ
فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ
لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ
الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہی ادسی ابو سعید سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کے کیا ہی درازی اوس دنکی یعنی کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازگی اوس دن کی کیا کہڑی رہ سکینگے اوسمین باوجود درازگی اوسکی کی پس فرمایا آنحضرت نی قسم خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا سبکتر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی اسماء بنت یزید کی سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کیی جاینگے لوگ ایک میدان فراخ مین روز قیامت کے پس پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتی ہین پہلو اونکی خوابگاہونسی **ف** یعنی تہجد پڑہتی ہین اور بعضون نی کہا صلوة الاوابین پڑہتی ہوئی مراد ہین اور احتمال ہی کہ مراد اونسی وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہین **ت** پس اوٹہینگے اہل محشر سی اسطرح کی لوگ حال آنکہ وہ تہوڑی ہونگی یعنی اہل اسلام پس داخل ہونگی بہشت مین بے اسکی کہ حساب لیا جاوی اون سے **ف** ع اسلیی کہ صبر کیا تہا اونہون نی مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی لذت راحت کی اور ایسونکی لیی اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب **ت** پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکی لیی حساب لینی کا نقل کی یہہ بیہقی شعب الایمان مین

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

باب ہے بیچ بیان حوض اور شفاعت کی **ف** ع حوض لغت مین جمع ہونا پانی کا اور بہنا اوسکا ہی اور حیض کہ عورتون کو آتا ہی اور سبب بہنی خونکا ہی مشتق اسی سی ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہوگا روز قیامت کے اور صفات اوسکی حدیثون مین آتی ہین کہا قرطبی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی دو حوض ہونگی ایک تو موقف مین ہوگا پہلی صراط کی اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتی ہین پہر صحیح یہہ ہے کہ حوض پہلی میزان کی ہوگا پس لوگ نکلینگے پیاسی اپنی قبرونسی اور آوینگی حوض پر پہلی میزان کی اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت اونکی اوس پر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگے کہ دیکہین کسکی حوض پر لوگ بہت آتی ہین اور حضرت نی فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون کہ میری حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی اور معنی اوسکی اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتہہ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ بمعنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بہی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی اوس زمین سے کہ بیچی جاتی ہی وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور شفاعت مین بہی ملنا شفیع کا ہی ساتہہ مجرم کی بدرخواست عفو کرنی گناہون اوسکی کی درگاہ عزت سی اور انواع شفاعتونکی تمام ثابت ہین واسطی سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ وسلم بعضی خاص اونہین کے لیی ہونگی اور بعضی بمشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا کہولینگے آنحضرت ہی ہونگی پس حقیقت مین تمام شفاعتین رجوع حضرت کے آپکی طرف کرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمیٰ ہی کہ عام ہوگی تمام خلائق کی لیی اور مخصوص ہوگی ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سے صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اوسپر نہوگی اور وہ واسطی راحت دینی اور خلاص کرنی کی طول وقوف سی میدان محشر مین اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت و سختی سے ہوگی جیسا کہ حدیثون مین آتی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت مین بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا بہی وارد ہوا ہی واسطی پیغمبر صاحب ہماری کی اور بعضونکی نزدیک مخصوص حضرت ہی پر ہی تیسری اوس قوم کی لیی کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہون اور بہہ بامداد شفاعت بہشت مین داخل ہوین چوتہی اوس قوم کی لیی کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اونکی کرینگے اور بہشت مین لیجاوینگے پانچوین واسطی رفع درجات اور زیادتی کرامات

کی چہٹی گنہگارون کی لیے کہ دوزخ مین گئی ہونگی اور شفاعت سے نکلین گے اور یہہ شفاعت مشترک ہی درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی ساتوین بیچ کہلوانے جنت کی آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کے اونکی کہ مستحق عذاب مخلد کی ہوئی ہونگی نوین خاص اہل مدینہ کی دسوین واسطی زیارت کرنیوالون قبر شریف کی بوجہ امتیاز واختصاص کی کذا ذکر العلما اور کہا ہی علما نی کہ شفاعت کی بیچ جگہین ہونگی اول یہہ کہ گنہگار ونکو درگاہ عزت مین لاوین اور میدان قیامت مین کہڑا کرین اور عرق خوف وخجالت مین غرق ہون اور ہول اور دہشت عذاب سے کانپین اوسوقت شفیع درخواست کرین گی کہ نا بیٹھین اور آرام کرین اور دم لین اور بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوین اور حساب لین اور وہان بہی درخواست کرین گی کہ اونکی حساب سے درگذر کرین اور یونہین عفو کردین اور حساب لین تو مناقشہ حساب مین نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخ مین بہیجین یہہ جگہہ بہی محل شفاعت اور درخواست کی ہی یہانتک کہ دوزخ مین بہیجین اور جب بہیجین اور عذاب کرین شفاعت کرین گی اور دوزخ سی نکالین گے امیدوار ہی کرم غفار اور شفاعت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم سی بہت سے باقی جو کچہہ اسکا حکم ہو انہ علی کل شی قدیر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذَا اَنَا بِنَھْرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ رَبُّکَ فَاِذَا طِیْنُہٗ مِسْکٌ اَذْفَرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنی شب معراج کو ناگہان مین پہنچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اوسکی گنبذ ہین موتی تہو تی کی یعنی ہر گنبذ موتی ہی خالی اندر سی ہونی کی لیے کہا مینی کیا ہی یہہ نہر ای جبرئیل کہا یہہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی تمکو پروردگار تمہارے نی **فائدہ** اشارہ ہی طرف آیۃ کریمہ کی انا اعطیناک الکوثر کی بہت سے مفسرون نی کوثر کی تفسیر حوض کوثر کی ہی اور تحقیق یہہ ہے کہ مراد اوس سے خیر کثیر ہی کہ دی آنحضرت کو رب ذوالمنن نی کہ وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ اونکی مقام محمود اور لوا محمود اور حوض مورود ہین اور اسمین منافات نہین ہی بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کی اکثر ہی حاصل یہہ کہ اسصورت مین معنی یہہ ہونگی کہ یہہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوثر کی اور بعضون نی تفسیر کے ہی کوثر کی اولاد اور علما امت یہہ بہی خیر کثیر ہی مین داخل ہین **ت** پس ناگہان دیکہتا ہون مین کہ مٹی اوسکی مشک تیز خوشبودار ہی نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ وَزَوَایَاہُ سَوَاءٌ وَمَاءُہٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ یَشْرَبُ مِنْھَا فَلَا یَظْمَاُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینی کی ہی اور کونی اوسکی برابر یعنی مربع ہی طول وعرض مین برابر پانی اوسکا دودہ سی زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار اور آبخوری اوسکی مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پیویگا اوس سی پس نہ پیاسا ہوگا کبہی **فائدہ** پس ہوگا پیاسا جنت مین ازراہ تلذذ کی جیسا کہ کہانا ازراہ تنعم کی ہوگا بموجب قول اللہ تعالی کی وان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظموء فیہا ولا تضحی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ مِنْ عَدَنٍ لَھُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّیْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْہُ کَمَا یَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَعْرِفُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَکُمْ سِیْمَاءُ لَیْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰی فِیْہِ اَبَارِیْقُ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِہٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ یَغُتُّ فِیْہِ مِیْزَابَانِ یَمُدَّانِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ اَحَدُھُمَا مِنْ ذَھَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونون طرفون حوض میری کی بہت زیادہ ہی دوری

ایلہ کی سی مدان سے **ف** ایلہ زبر ہمزہ اور جزم یے نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہرون شام کی سی متصل دریائی یمن کے اور عدن ایک شہر ہی آخر شہرون
یمن کی سی متصل دریائی ہند کی یعنی جتنی مسافت ایلہ اور عدن مین ہی اوس سی زیادہ مسافت ہی میری حوض کی دونون کنارونمین اور تطبیق الحدیث مین اور
حدیث آیندہ مین کہ اوسمین ہی مابین عدن اور عمان کی کہ عمان زبر عین مہملہ اور تشدید میم سی نام ہی ایک شہر کا شام مین اور اور روایت مین کہ اوسمین ہے مابین صنعا
اور مدینہ کی اور مانند انکی کی یہہ ہی کہ یہہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کے ہی نہ بطریق تحدید کے تمثیلا اور یعنی تقریبا ہر کسیکو موافق سمجھہ اوسکی کی فرمایا ہی نہ تحدیدا **ت** تحقیق
پانی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سی اور بہت شیرین و لذیذ شہد سی کہ ملا ہو ساتھہ دودہ کی اور البتہ باسن اوسکی بہت زیادہ ہین گنتی تارونکی سی اور
تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور امتون کی لوگون کو اوس سی جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگون کی اونٹون کو اپنی حوض سی یعنی بچنی کی لیے مشارکت وسطنت مخا
سی کہا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کیا پہچانینگی آپ ہمکو یعنی امتیاز کرلین گے آپ ہمکو اور وںسی کہ اونکو ہانکیں گا فرمایا آنحضرت نی ہان پہچانونگا تمکو تمہاری لیے
ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسی کے لیے امتون مین سی آؤگی مجہر اسحالت مین کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتہہ پانون بسبب نور انیت وضو کی نقل کی
یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین انس سی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکھی جاوینگی اوس حوض مین آبخوری سونی اور چاندی کی مانند گنتی آسمان
کی ستارونکی اور مسلم کی روایت مین ثوبان سی یون آیا ہی کہ کہا پوچھی گئی آنحضرت اوس حوض کی پانی سی پس فرمایا پانی اوسکا زیادہ ترسفید ہی دودہ سے
اور شیرین ہی شہد سی اور سی گرتی ہین اوسمین دو پرنالے مدد کرتی ہین اوسکی یعنی حوض کا پانی بڑہاتی ہین جنت سے یعنی جنت کی نہر و نسی یا حضرت کی اوس حوض سے
کہ جنت مین ہے کہ اوسکو نہر کوثر کہتی ہین ایک پرنالہ اون مین سی سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَیَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ
وَيَعْرِفُوْنَنِیْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِیْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّیْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین میر ساماں ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجہر پانی پیویگا
اور جو کوئی پیویگا اوسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبہی البتہ آوینگی مجہر کتنی قومین یعنی میری امت مین سی کہ پہچانونگا مین اونکو اور پہچانینگی وہ مجکو
پہر حائل کیا جاویگا درمیان میری اور درمیان اونکی پس کہونگا مین کہ تحقیق یہہ مجہسی ہین یعنی میری امت مین سی یا میری اصحاب سے پس کہا جاویگا
کہ تحقیق تم نہین جانتی کہ کیا پیدا کیا اونہون نی پیچہی تمہاری **ف** یعنی اگلی کہ مرتد ہوگئی اور گناہ نہین منع کرتی مومن کو حوض پر آنی سی اور
اوسکی پانی پینی سی اور اسپر دلالت کرتا ہی یہہ قول حضرت کا ہی **ت** پس کہونگا مین دوری ہو جیو دوری ہو جیو مقام قرب و رحمت سی اون
لوگونکی لیے کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچہی وفات میری کی **ف** یعنی الحدیث کی نزدیک نزدیک ہین مضمون اوس حدیث کی کہ باب الحشر کی پہلی فصل
مین گذری کہ وہان فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اوسکی بہی وہان لکہی گئی ہی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِاسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا
فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ
وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَیْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِیْ
اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِیَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ
قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا

مُوسٰی عَبْدًا اٰتَاہُ اللّٰہُ التَّوْرٰۃَ وَکَلَّمَہٗ وَقَرَّبَہٗ نَجِیًّا قَالَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہُ الَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَہُ النَّفْسَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ وَرُوْحَ اللّٰہِ وَکَلِمَتَہٗ قَالَ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا روکی جاوین گی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹھہری ہونگی سکتہ کی حالت مین یہانتک کہ فکر مین ڈالین جاوین گی بسبب روکنی کی پس کہین گی مسلمان کاشکی طلب کرتی ہم کسیکو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہماری کی پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم و محنت سی پس آوین گی مسلمان حضرت آدم ؑ کی پاس پس کہین گی کہ تم آدم ہو **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد کہنی والونسی سردار اہل محشر کی ہین نہ تمام اہل موقف **ت** پس کہین گے یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگون کی پیدا کیا تمکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ سی یعنی بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیہ کا اپنی فرشتونسی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہہ اس فضائل و کرامات کی تا راحت بخشی اور لیجاوی ہمکو اس جگہہ سی کہ نہایت سخت و دشوار ہی پس کہین گے آدم کہ نہین ہون مین اس مقام و مرتبہ مین یعنی مین بعید ہون مقام شفاعت سے مین رتبہ اسکا نہین رکہتا اور یاد کرین گے وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ پہنچی تہی اونکو کہ کہایا اونہا ہی درخت سے یعنی گیہون کی درخت سی تاحال آنکہ تحقیق منع کیی گئی تہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی ولیکن جاو تم نوح کی پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون روی زمین کی **ف** ع یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ یہہ اول کیونکر بہیجی گئی انکی پہلی تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا جواب ظاہر تر یہہ ہے کہ وہ تینون بہیجی گیی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح بہیجی گئی تہی طرف اہل زمین کی اسحال مین کہ وہ سب کافر تہی اس باعتبار یہہ اول ہین اور اور بہی اسکی کئی جواب لکہی ہین علمانی لیکن وہ سب مخدوش ہین **ت** پس آوین گی حضرت نوح کی پاس پس کہین گی وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین **ف** ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سی اور بعد اسکی حضرت سی حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت کی ظاہر ہو اسلیی کہ اگر اول حضرت ہی سی سوال کرتی تو یہہ احتمال باقی رہتا کہ اور بہی قدرت رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیاء صلوات اللہ علیہم سے سوال کر لیا اور اونہون نی انکار کیا اور پہر حضرت سی سوال کیا اور آپنی عرض قبول کی اور اونکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریائی سی ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپکی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون آدمیون اور فرشتون کی پر بہی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جرأت نہین کر سکتا سوای آنحضرت کی **ت** اور یاد کرین گی نوح گناہ اپنا کہ پہنچی اوسکو کہ وہ سوال کرتی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نادانستہ اور بی تحقیق کیی کہ یہہ سوال کرنا چاہیی یا نہین اور اوسپر عتاب آیا کہ ای نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ یہہ مضمون آیۃ ان ابنی من اہلی الخ مین ہے ولیکن جاو تم ابراھیم کی پاس کہ دوست خدائی مہربان کی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اوین گے لوگ ابراھیم کی پاس پس کہین گے وہ بلاشبہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرین گی وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا اونکو دنیا مین **ف** اور حقیقت مین وہ جہوٹ نہین ہین بلکہ بصورت جہوٹ ہین ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی جیسیکہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک اون تین جہوٹونمین سی یہہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیی باہر گئی تو ابراہیم نی چاہا کہ مین نہ جاوون اور فرصت پا کر اونکی بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتہہ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نرکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری باطن کی کہ تمہاری کفر و عناد سی دل میرا کہتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جہوٹ یہہ کہ جب اونکی بتونکو توڑا تو اونہون نی آکر کہا کہ تمنی یہہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہماری معبودونکی ساتہہ اونہون نی کہا کہ مینی نہین کیا بلکہ اوس بڑی بت نی کیا مراد اونکی یہہ تہی کہ باعث اس فعل پر مجکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتہہ عبادت اور تعظیم تمہاری کی

ممتاز و منفرد ہی یا مقصود استہزا اور الزام اونکا تہا جیسیکہ کوئی کچھہ خوشخط لکھی اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکھہ سکی کہی کہ تونی لکھا ہی یہہ خط وہ کہی کہ مینی نہین لکھا ہی تونی لکھا ہی کنایہ کرتا ہی اس سی کہ ایسا تو ہرگز نہین لکھہ سکتا تیسرا یہہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانی کی ظلم اوس کافر سی کہا کہ یہہ بہن میری ہی اور مراد یہہ رکہتی تہی کہ دینی بہن ہی اور یہہ بہی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تہی **ت** ولیکن جاو تم موسیٰ کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی ہی اونکو اللہ تعالیٰ نی توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اوسکی ہین اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نی اون سی بی واسطہ اور نزدیک کیا اونکو اور راز دار اور محرم اپنی اسرار کا کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگی وہ حضرت موسیٰ کی پاس پس کہینگی وہ کہ تحقیق مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہنچی تہی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک ہی مین کام اوسکا تمام کیا ولیکن جاؤ تم عیسیٰ کی پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بی مادہ جسمانی کی قدرت خدا سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردہ کو جلا دیتا تہا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سی فرمایا پس آوینگی عیسیٰ کی پاس پس کہینگی عیسیٰ مین نہین ہون اس مرتبہ کا **ف** اور حضرت عیسیٰ نی کچھہ عذر بیان نہ کیا اور گناہ اپنا ذکر نہ کیا لکہا ہی علما نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا بسبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت اور افترا انکی نصاریٰ سے اونکی حق مین کہ اونکو ابن اللہ کہتی تہی رکہتی تہی اور بعضی روایتون مین کچھہ مذکور بہی ہوئی ہین اور صواب یہہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین ڈرانی سی اوس مقام مین اور جرات کرنی سی اوس کام پر عاجز و قاصر ہین کچھہ احتیاج عذر کرنی کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر ہی کیا سوائے سید المرسلین اور امام النبیین کے کہ نہایت قرب الٰہی رکہتی ہین اور محبوب ہین رب العالمین کے چنانچہ اسی لیے اور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہینگی کہ ہم اہل اس کام کے نہین ہین لیے اسکی کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم **ت** ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دی ہین خدا تعالیٰ نی اونکی اگلی پچہلی گناہ **ف** آنحضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہون سی پس اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علما نی اور اولی اون تاویلون مین سی یہہ ہے کہ یہہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کی طرف سی واسطی سید المرسلین کے لی اسکی اگر گناہ ہون اور مغفرت ہو صاحب و مالک جب اپنی بندی خاص سے راضی و خوش ہوتے ہین اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہین اور سرفراز کرتی ہین تو کہتی ہین کہ ہمنی تجکو بخشا جو کچھہ کہ کیا تونی اور جو کچھہ کری تو تیری لیے معاف ہی اور کچھہ گرفت نہین **قال فیاتونی** فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ فَيَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وُعِدَهٗ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فرمایا حضرت نی پس آوینگی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا مین اذن درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ گہر اوسکی کی **ف** یعنی گہر ثواب اوسکی کی کہ وہ جنت ہی کہا توربشتی نی کہ مراد یہہ ہے کہ اذن مانگینگے آپ اللہ تعالیٰ سی یہہ کہ داخل ہوویں اوس مقام مین کہ کسیکو وہان دخل نہین اور جو کوئی دعا و سوال کری

اوسمین قبول ہوا اور نہین ہوتا درمیان کہڑی رہنی والی اوسکی کی اور درمیان رب اوسکی کی حجاب یعنی مقام محمود کہ اوسکو مقام شفاعت بہی کہتی ہین اور حکمت حضرت کے
نقل مکان کرنی مین یہہ ہی کہ موقف جگہہ سیاست کی ہی اور حق تشفیع یہہ ہی کہ مقام کرامت مین کہڑا ہو اسلیے اللہ تعالی یہہ رہنمائی کریگا حضرت کو کہ مقام خوف سے
نقل کرین طرف مقام کرامت کی اور اطمینان سی عرض حاجت کرین **ت** پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنی کا اللہ تعالی کی پاس پس جب دیکہونگا مین اللہ تعالی کو
کرونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکی کی پس چہوڑیگا مجکو اللہ سجدہ مین جس مدت تلک چاہیگا یہہ کہ چہوڑی مجکو **ف** ع مسند احمد مین ہی کہ
حضرت سجدہ مین رہین گی بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتی کی جمعون یعنی ہفتون دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم **ت** پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ سر اوٹہا اے محمد
اور کہہ جو چاہی قبول کیجاوی گی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی جسکی چاہی تو قبول کیجاوی گی شفاعت تیری اور مانگ جو کچہہ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے
پس اوٹہاونگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتہہ تعریف وحمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ تعریف **ف** ع یعنی اوسیوقت اور اب
نہین جانتا ہون مین اوسکو اور اسی سبب سے اوس جگہہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہی کہ اول حمد وثنا شفاعت
قبول کرنیوالی کی کری تا اوسکی قرب ورضا کر مشرف ہو اور ساتہہ قبول شفاعت کی مستفید ہو **ت** پہر شفاعت کرونگا مین **ف** ش کہا قاضی نے کہ آیا ہی بیچ
حدیث انس اور ابی ہریرہ کی شروع کرین گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور اذن شفاعت کہنا امتی امتی **ت** پس حد کیجاوی گی واسطی میری ایک
حد معین **ف** ح ع یعنی تعین فرماویگا اللہ تعالی میری لیی جماعت مخصوص کو گنہگارونین سے واسطی شفاعت کی جیسیکہ بی نماز اور زناکار اور شراب خوار کو
یعنی مثلا حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی مینی بی نمازونکی حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارون کی حق مین اسی قیاس پر اورونکو سمجہہ لینا
چاہیی **ت** پس نکالونگا مین یعنی درگاہ رب سے اور نکالونگا اوس جماعت کو آگ دوزخ سی اور داخل کرواونگا اونکو بہشت مین **ف** ع کہا طیبی نے کہ اگر کہو
تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تہی کہ روکی گیی ہونگی موقف مین اور فکرمند ہونگی بسبب اسکی اور طلب کرین گی خلاصی
اس کرب سے اور دلالت کرتا ہی یہہ قول کہ نکالونگا مین اونکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی وجہ جواب یہہ کہ اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہہ کہ
سارے مومن دو فرقی ہونگی ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور شفاعت طلب کرین گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پس آپ خلاص کرواوین گی اونکو اوس حالت سے کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کرواوین گی اونکو جنت مین پہر شروع کرین گی بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی
کہ داخل ہونگی آگ مین جماعت جماعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ پس کلام مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہہ ہے کہ آپنے ذکر کیا ایک فرقہ اور
اختصار کیا اوسی کی خلاصی پر اسلیی کہ سمجہی جاتی ہی اوس سی خلاصی فرقہ دوسری کی بطریق اولی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ مراد آگ سی جلن اور گرمی سخت سے
کہ قرب آفتاب سے حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سی اور یہہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہے اور اصل قضیہ کے
بہت مناسب اسلیی کہ مراد اس شفاعت سے شفاعت کبری ہی کہ جسکو تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء حمد دبموجب فرمودہ حضرت کی آدم ومن دونہ
تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سے ہی خلاصی ہونی رکی رہنی اور کہڑی رہنی سی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلایق کی لیی اور یہہ شفاعت خاص حضرت ہی کی ہین گے
اور بعد اسکی حضرت آدم اور انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی لیی شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہوچکا ہی **ت** پہر
آونگا مین دوبارہ بارگاہ ربی کی طرف یعنی واسطی شفاعت اور جماعتون کی پس اذن چاہونگا مین درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی
کی پس اذن دیا جاویگا مجکو داخل ہونیکا بیچ رب کی پس جب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہہ تنزیہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث
سی گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہی گا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو اے محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا
کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاوی گی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹہاونگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا

مین رب اپنی کی ساتھہ تعریف اور حمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکالونگا مین اون
لوگون کو آگ دوزخ سی اور داخل کرونگا مین اونکو بہشت مین پہر آونگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین در آنیکا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان
اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکہونگا مین اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالے
چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرت نے
پس اوٹہاونگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین اپنی رب کے ساتھہ تعریف اور حمد کی کہ سکہاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی
واسطی میری ایک حد پس نکالونگا مین پس نکالونگا اونکو آگ سی اور داخل کرونگا اونکو بہشت مین یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہی
اوسکو قرآن نی **ف** یعنی دوزخ کی نکلنی سے اسطرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کی کہ انس کے نیچی ہی اور وہ قتادہ
ہی تابعی جلیل القدر **ت** یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر ہمیشہ رہنا دوزخ مین یعنی دلالت کی ہی قرآن نی اوسکی خلود پر کہ وہ کفار ہین پہر پڑہی آنحضرت نے
یا انس نے یا قتادہ نی یعنی واسطی سند کی یہہ آیۃ نزدیک ہے یہہ کہ اوٹہاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور ہی جیسکہ کہا انس نے یا قتادہ نی یا
حضرت نی اور یہہ ہے مقام محمود کہ وعدہ کیا ہی خدا تعالی نی اوسکا پیغمبر صاحب تمہاری سے **ف** اوس مقام کی صفت لفظ محمود کی سی یا تو اسلیے لائی کہ تعریف
کریگا اوسکی جو کوئی کہ کہڑا ہوگا اوس مین اور پہچانیگا اوسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہین گے اوسمین آنحضرت حق سبحانہ تعالی کی جیسکہ حدیث سے معلوم ہوا یا اسلیے کہ
تعریف کیجاویگی آنحضرت اوس مقام مین زبان اولین و آخرین پر نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُھُمْ فِیْ بَعْضٍ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰی رَبِّکَ فَیَقُوْلُ
لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِاِبْرٰھِیْمَ فَاِنَّہٗ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرٰھِیْمَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُوْسٰی فَاِنَّہٗ
کَلِیْمُ اللّٰہِ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِعِیْسٰی فَاِنَّہٗ رُوْحُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ
لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُحَمَّدٍ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَھَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ وَیُلْھِمُنِیْ مَحَامِدَ اَحْمَدُہٗ بِھَا لَا تَحْضُرُنِی
الْاٰنَ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ
یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ شَعِیْرَۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ
اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ
فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ اَوْ خَرْدَلَۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ
وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ اَدْنٰی اَدْنٰی اَدْنٰی مِثْقَالِ
حَبَّۃِ خَرْدَلَۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجْہُ مِنَ النَّارِ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَۃَ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ
یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ ائْذَنْ لِیْ فِیْمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَیْسَ
ذٰلِکَ لَکَ وَلٰکِنْ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکِبْرِیَائِیْ وَعَظَمَتِیْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْھَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا مختلط اور مضطرب ہونگی لوگ بعضی اونکی بعضون مین یعنی کہلبلی پڑیگی
اور آمد و رفت کرین گی اور متحیر ہونگی آپسمین پس آوینگی آدم کی پاس اور کہین گے کہ شفاعت کر و طرف پروردگار اپنی کی یعنی تاکہ حکم کری حساب کا پہر خبر دی ساتھہ
ثواب کے یا عذاب کے پس کہین گے آدم کہ نہین ہون مین اہل اوس رتبہ کا واسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی کہ جاو ابراہیم کی پاس اسلیے کہ وہ دوست خدا کی ہین پس

آوینگی ابرہیم کی پاس پس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق واسطے شفاعت کی و لیکن لازم ہی تمپر جانا موسی کی پاس اسلیے کہ وہ کلام کرنیوالے ہین اللہ تعالی سی بیواسطہ
پس آوینگی لوگ موسی کی پاس پس کہینگے وہ نہین ہون مین اہل اسکا ولیکن لازم ہی تمکو جانا عیسی کے پاس اسلیے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اوسکا پس آوینگے عیسی کے
پاس پس کہینگے وہ نہین مین اہل اوسکا و لیکن لازم ہی تمپر جانا محمد کی پاس پس حضرت فرماتی ہین کہ آوینگی وہ میری پاس پس کہونگا مین کہ مین ہون اہل اسکا پہر
میرا ہی کام ہی کسیی سی نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین درآنیکا پروردگار کی پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنی میری دل مین ڈالیگا اللہ تعالی
طرح طرح کی حمدین کہ حمد کرون گا مین اوسکو ساتہہ اون حمدونکی یعنی اوسوقت نہین حاضر مجکو اب یعنی اوسطرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اوسکی ساتہہ اون حمدونکی
اور گرونگا مین واسطے اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہے دیا جاویگا تو اور شفاعت کر
قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنی بعد سر اوٹہانی کی یا سجدی مین ای رب میری بخش امت میری کو امت میریکو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت کی اپنی امت کے
پس کہا جاویگا جا اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین مقدار جو کی ایمان سی **ف** اختلاف کیا ہی علمانی اسکی تاویل مین موافق اختلاف اپنی کی اصل
ایمان مین اور تاویل مستقیم یہہ ہے کہ مراد ہی ساتہہ امر مقدار جو اور ذرہ اور دانی رائی کی غیر او چیز کی کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سے اور وہ وہ ہی کہ پایا جاوی دل مین
قسم ثمرات ایمان سی اور لمحات الیقان سی اور لمعات عرفان سی اسلیے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی ہی اور ایسی ہی اقرار لسانی نہین داخل ہوتی ہی اونمین تجزی
اور نہ تبعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا بر اوس تجزی کی کہ اوسپر محقق ہین اور حمل کیا ہی اوسپر ہونے اوس تجزی کو کہ کہا ہی غیر اوسکی نی اوپر اختلاف لفظی اور نزاع صوری کی
ت پس جاونگا مین پس کرونگا مین جو کچھہ کہ کہا پروردگار نی یعنی نکالونگا اونکو کہ جنکی دل مین مقدار جو کی ایمان ہوگا پہر آونگا مین اور تعریف کرونگا اللہ تعالی کی
ساتہہ اون تعریفون کی کہ الہام کریگا پہر منہہ کی بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچھہ
چاہے دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میری بخش امت میری کو پس کہا جاویگا جا اور نکالو اوسکو کہ
ہو اوسکی دلمین مقدار ذرہ کی یا رائی کی ایمان سی پس جاونگا مین اور نکالونگا مین پہر آونگا مین اور حمد کرونگا مین اللہ کی ساتہہ اونہین حمدون کی پہر گرونگا مین واسطے
اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت
تیری پس کہونگا مین ای رب میری بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دلمین ادنی ادنی مقدار دانہ رائی کے
ایمان سی **ف** اسمین کمال مبالغہ اور نہایت فضل و کرم ہی **ت** پہر جاونگا مین پس نکالونگا پہر آونگا مین چوتہی بار پس تعریف کرونگا اللہ کی ساتہہ
اونہین تعریفونکی پہر گرونگا مین واسطے اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچھہ چاہے دیا جاویگا وہ
اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری حکم دی مجکو واسطے شفاعت اوسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ **ف** یعنی کوئی نیکی زیادہ اسسے
نرکہتا ہوگا اور ملا علی نی کہا یعنی اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کی پس یہہ جملہ عمل لاحق اوسکی سی ہوگا اور اللہ ضایع نہین کرتا اجر اوسکا اچہا کرے
عمل اور بسبب مطلق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی امیدوار اسکا ہی کہ یہہ شامل ہی داخل ہونی اوسکیکو اول یا آخر کہا طیبی نی اس سے معلوم ہوتا ہی
کہ پہلی جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کی وہ غیر ہی اوس ایمان کی کہ تعبیر کیا ہی اوسکو تصدیق کر اور وہ وہ ہی کہ پایا جاتا ہی دلمین ثمرات ایمان سی **ت** فرماویگا اللہ
تعالی نہین ہے یہہ تیری لیے **ف** یعنی نہین ہے نکالنا اوسے اوس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ سپرد طرف تیری اگرچہ ہی اونمین تیری لیے جگہہ شفاعت کی یا نہین کرین گے
ہم یہہ بسبب تیری بلکہ کرین گی اسلیے کہ ہم احق ہین اسکی کہ کرین ہم اوسکو از راہ کرم و تفضل کے پہر بیان کیا ساتہہ احادیث کی کہ امر بیچ نکالنی اوس شخص کے کہ نہین کے ہی
بہلائی کبہی آگ سی خارج ہی حد شفاعت سے بلکہ وہ منسوب ہے سپرد ہی طرف محض کرم کی اور توفیق الحدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ بنا بر
معنی اول کی تو ظاہر ہی اسلیے کہ نکالیگا اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسی پر بنا بر معنی دوسری کی پس مراد من قال لا الہ الا اللہ

سی حدیث اول مین یعنی اسحدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائی ہین اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوئی آگ کی اور دوسری حدیث مین یعنی جو کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ
حضرت کی امت کی لوگ مراد ہین اون لوگون مین سی کہ خلط کیی عمل صالح ساتھہ عمل بد کی ت ولیکن قسم ہی اپنی عزت وجلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی
اپنی البتہ نکالونگا مین اوس سے اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ
بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہرہ مند لوگونمین ساتھہ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ شخص ہوگا کہ کہا ہے
لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنی سی یا فرمایا بجای من قلبہ کے من نفسہ نقل کے یہہ بخاری نے ف یہہ شک راوی ہی اور پہر تقدیر یہہ تاکید ہی جیسیکہ کہتی
ہین کہ اپنی آنکہہ سے دیکہا یا کان سی سنا اسلیے کہ اخلاص تہ دل سی ہوتا ہی اور جگہہ اوسکی دل ہی ہے نہ اور کچہہ اور لفظ اسعد یہان یعنی سعید کی ہے
اسلیے کہ نہین بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سے وہ شخص کہ نہین ہے اہل توحید سی یا مراد من قال سی وہ شخص ہے کہ نہو اوسکی لیی عمل کہ مستحق ہو بسبب اوسکی
رحمت کا اور لائق ہو بسبب اوسکی خلاص ہونی کا آگ سی اسلیے کہ اوسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دیگی اوسکو وَعَنْهُ
قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ فَيَقُوْلُ
النَّاسُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ
سَاجِدًا لِّرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ
سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ
لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گوشت پس اٹہایا گیا طرف آنحضرت کی گوشت دست کا اور تہا گوشت دست کا
کہ پسند آتا تہا حضرت کو پس کہایا اوسمین سے دانت سی نوچ نوچ کر پہر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیونکا یعنی سبکا جنس انبیا وغیرہ سی دن قیامت کی ف ع
بایں حیثیت کہ سب محتاج ہونگی میری شفاعت کی اوس دن بسبب توقیر و عزت میری کی نزدیک اللہ تعالی کی پس جب مضطر ہوونگی تو آوینگی میری پاس طلب
شفاعت کی لیی اور موید ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ ت وہ دن کہ کہڑی ہونگی لوگ واسطی حکم پروردگار عالمین کے اور وہ دن کہ نزدیک
ہوگا آفتاب یعنی لوگون کی سرون سے پس پہنچیگے لوگون کو بسبب غم و فکر شدید کی کہ حاصل ہوگی کہڑی رہنی سی اور نزدیکی آفتاب سی ایسی حالت
کہ نہین طاقت رکہینگے یعنی صبر کرنی کی اوسپر پس کہینگے لوگ آپسمین کیا نہین دیکہتی تم یعنی نہین ڈہونڈتی تم اوس شخص کو کہ سفارش کری تمہاری نزدیک پروردگار
تمہاری کی یعنی تاکہ چہٹاوی تمکو اس فکر و غم سی پس آوینگے حضرت آدم کی پاس اور ذکر کی ابو ہریرہ نی یا آنحضرت نی تمام حدیث شفاعت کی کہ جو اوپر گذری
کہ لوگ سب انبیا سی جاکر التماس شفاعت کرینگی اور وہ جواب دینگی کہ ہم قدرت نہین رکہتی اسکی اور کہا آنحضرت نی بعد اسکی ذکر کرنی کی پس جاؤنگا
مین لوگونمین سے اور آؤنگا نیچی عرش کی ف ع اور اسکے جو حدیث اوپر گذری اوسمین ہے کہ مین اپنی رب کے گہر مین آؤنگا تطبیق اوسمین اور اسمین یہہ ہے کہ گہر
اوسکا جنت ہے اور جنت نیچی عرش کی ہی ت پس گرونگا مین زمین پر سجدہ کرتا ہوا اپنی پروردگار کو پہر کہولیگا یعنی الہام کریگا اللہ تعالی مجکو اپنی تعریفون اور
ثنا نیک سے ذات اپنی پر وہ کچہہ کہ نہین کہولی کسی پر پہلی میری بلکہ مجپر بہی پہلی اوس وقت کی جیسیکہ حدیث سابق سی ظاہر ہوتا ہی پہر فرماویگا اللہ تعالی ای محمد

اوٹھا تو سر اپنا اور مانگ دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاوے گی شفاعت تیری پس اوٹھاونگا مین سر اپنا اور کہونگا بخش امت میری کو اے رب بخش امت میری کو اے
رب بخش امت میری کو اے رب **ف** ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیے ہے یا اشارہ ہے طرف طبقات گنہگارون کی **ت** پس کہا جاویگا اے محمدؐ داخل کر
اپنی امت مین سے اون لوگونکو کہ نہین ہے حساب اونپر یعنی نہین لیا جاویگا اونسے حساب اور بے حساب بہشت مین داخل کیے جاوین گے دروازے جانب دست
راست سے بہشت کی دروازون مین سے اور وہ شریک ہون گے لوگون کی سوائے اس دروازہ کی اور دروازونمین کہ اور جانب مین ہین **ف** ع یعنی از راہ عنایت کے
دائین طرف کا دروازہ مخصوص اونہین کی لیے ہے اور کسیکو اوسمین دخل نہین اور باقی دروازے مشترک ہین انمین اور غیرانکی مین کچھ ممانعت نہین انکو انمین سے
جانے کی نہے **ت** پھر فرمایا آنحضرتؐ نے قسم اوس خدا کی کہ بقا میری ذات کا اوسکی دست قدرت مین ہے تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازے کے
دروازون جنت کی سے مانند اوس مسافت کی ہے کہ درمیان مکہ اور ہجر کی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ہجر ساتھہ زبر ہا و جیم کی نام ایک قریہ کا ہے
قریون بحرین کی سے اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا ہے کہ مسافت اوسکی دروازے کی دو جانبون مین اسقدر ہے اور مراد تحدید و تعین نہین ہے
بلکہ یہہ تخمینا فرمایا ہے لوگونکو سمجہانی کی لیے اور حقیقت حال اور ہے کچھہ ہے **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ فِي حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے
بیچ حدیث شفاعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بھیجی جاوے گی امانت اور ناتا پس کہڑی ہونگی دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون کی ہے اور رحم کہ قرابت ولادت ہے یہہ دونون بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان ہونیکی کہ رعایت
اونکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہے صورت پکڑ آوینگی واسطے امانت دار اور خائن و صلہ رحم کرنیوالے اور قطع رحم کرنیوالے کی یعنی جہگڑ رہینگے اوس شخص سے کہ جسنے ضایع کی ہوگا امانت اور توڑا
ناتا اور گواہی دینگے اوسکی برائی پر اور جس شخص نے پوری ادا کی ہو امانت اور حق ناتے کا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سے جہگڑینگے اور گواہی دین گی اوسکی بھلائی پر تاکہ متمیز ہوجائے ہر ایک
اونمین سے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے اور رعایت کرنے حق ان دونون کی اور اہتمام کرنی انکی کی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرٰهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ
مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ
اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيْلَ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی یہہ آیت بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا اے پروردگار تعالی میرے
ان بتون نے گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سے یعنی ہوئی سبب بہتون کی گمراہی کی پس جسنے کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص اور توکل مین پس
وہ مجہسے ہے **ف** ع یعنی میری تابعین سے ہے اور بقیہ آیۃ یہہ ہے ومن عصانی فانک غفور رحیم **ت** اور پڑہا آنحضرتؐ نے قول حضرت عیسی کا کہ اپنی
امت کی حق مین اللہ تعالی سے عرض کیا کہ اگر عذاب کرے تو اونکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین **ف** ح ع کچھہ چارہ نہین رکہتے اور کوئی نہین روک سکتا
اور آگے اسکی یہہ ہے وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی تجہر کوئی غالب نہین تو توہی قادر ہے اور حکم کرتا جو چاہتا ہے کوئی تیری حکم کو پیچہے نہین ڈال سکتا
اور حکیم ہے کہ رکہتا ہے ہر چیز کو اپنی اپنی جگہہ اور حاصل بیان یہہ ہے کہ آنحضرتؐ نے شفاعت دو نبیون کی کہ اپنی امت کی حق مین کی یاد فرمائی اپنی امت
کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسیکہ کہا **ت** پس اوٹہائی آنحضرتؐ نے دونون ہاتہہ اپنے اور کہا خداوند بخش میری امت کو
رحم کر میری امت پر اور روئے پس فرمایا اللہ تعالی نے اے جبرئیل جا تو طرف محمدؐ کی حال آنکہ پروردگار تیرا اے جبرئیل دانا تر ہے احتیاج پوچہنی کی نہین کہنا

ولیکن باوجود اسکی واسطے ظاہر کرنی کرم وعنایت اپنی کی پوچھتا ہی پس پوچھ تو محمد سی کہ کس چیز نی رولایا اوسکو پس آئی آنحضرت کی پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سے کہ کس چیز نے رولایا آنکو پس خبردی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ اوسچیز کی کہ کہا یعنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سبب رونی سی کہ وہ خوف تہی واسطی امت اپنی کی پس جبرئیل درگاہ کبریائی میں گئی اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالی نی واسطی جبرئیل کی کہ جا طرف محمد کی پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہی کہ راضی کردینگی تجکو بیچ حق امت تیری کی اور دلگیر وغمین نکرینگی تجکو اس باب مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ مین ہرگز راضی نہین ہونگا جب تک کہ ایک ایک کو میری امتون میں سی نہین بخشی گا اب امتی اونکا ہونا چاہیی اور عقیدہ وایمان اونکی ساتہہ درست کرنا چاہیی مشکل کہ بی بہری اور کچہہ نہین سے خاکپا اوباش بادشاہی کن ہ آن اوباش ہرچہ خواہی کن ؛ اس حدیث مین طرح طرح کی فائدہ مین ایک تو بیان ہی کمال شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپکا اونکی درستی امور مین اور دوسری بشارت عظمی ہی اس امت مرحومہ کی لیی بموجب وعدہ اسکی کہ راضی کردینگی ہم تجکو اور تیسری بیان ہی آنحضرت کی عظیم المرتبہ ہونیکا وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِیْرَةِ صَحْوًا لَیْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِعْ کُلُّ اُمَّةٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی اَحَدٌ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰہِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ اِلَّا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ یَتَّبِعُ کُلُّ اُمَّةٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا یَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِی الدُّنْیَا اَفْقَرَ مَا کُنَّا اِلَیْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَیَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ سَعِیْدٍ فَیَقُوْلُ هَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهٗ اٰیَةٌ تَعْرِفُوْنَهٗ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰہُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِیَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَاحِدَةً کُلَّمَا اَرَادَ اَنْ یَسْجُدَ خَرَّ عَلٰی قَفَاهُ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ تحقیق کتنی ایک آدمیون نی کہا یارسول اللہ دیکہینگے ہم رب اپنی کو دن قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان دیکہوگے **ف** ع ذکر کیا سیوطی نی اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالی کی دن قیامت کی موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک کو مردون اور عورتون مین سی یہانتک کہ کہا ہی بعضون نی کہ منافقون اور کافرون کو بہی ہوگی پہر محجوب ہوجائینگی بعد اسکی تاکہ ہو اونپر حسرت اور اسمین بحث ہی بسبب قول اللہ تعالی کی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نی اور ای پر رویت جنت مین پس اجماع ہی اہل سنت کا اوپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولون اور صدیقون کو ہر امت مین سی اور مومن مردون کو بشر اس امت کی مین سی اور اس امت کی عورتون کی رویت مین تین مذہب ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکہینگے اور دوسرا یہہ کہ دیکہینگے اور تیسرا یہہ کہ دیکہینگے مثل ایام عیدون کی مین نہ اور دنون مین اور فرشتون کی حق مین دو قول ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکہینگے اپنی رب کو اور دوسرا یہہ کہ دیکہینگے اوسکو اور جنات کی دیکہنی مین بہی خلاف ہی بعد ازان ہو اسکی تحقیق اور اثبات رویت کی فرمایا **ت** کیا ضرر پہنچائی جاتی ہو تم بیچ دیکہنی آفتاب کے وقت دوپہر کہلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر اور کیا ضرر پہنچائی جاتی ہو بیچ دیکہنی چاند چودوین رات کہلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر کہا لوگون نی نہ یارسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہنچائی جاوگی تم بیچ دیکہنی اللہ تعالی کی دن قیامت کی مگر جیسا ضرر پہنچائی جاتی ہو تم بیچ دیکہنی ایک کی اون دونون مین سی **ف** ح یعنی آفتاب و مہتاب کے

آفتاب وچاند کی دیکھنی مین قطعاً ضرر نہین پس جانو کہ وہان بہی ضرر نہین پہنچائی جائینگی اسمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو پیچ دیکھنی ایکسی ان دونون مین سی ضرر تو البتہ اللہ تعالی کی دیکھنی مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بہی نہین ہونیکا اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ رویت کہ یہان مذکور ہی غیر اوس رویت کی ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہہ رویت امتحانی ہی حق تعالی کی طرف سی تا واقع ہو بسبب اسکی تمیز درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اوس جگہہ مین بہی تا وقت فارغ ہونی کی حساب سی اور واقع ہونی جزا کی قسم ثواب وعقاب سے آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بہی کبہی امتحان جیسیکہ دنیا کہ امتحان کا ہی اور کبہی واقع ہوتی ہی اوسمین بہی جزا جیسیکہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی **ت** جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا چاہیی کہ پیچہی جاوی ہر گروہ اوس چیز کی کہ عبادت کرتا تہا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تہا سوای اللہ کی بتون کو اور انصاب کو **ف** ع انصاب جمع نصب کے ہی اور نصب اوس پتہر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر بقصد تقرب وطاعت کی اور جو چیز کہ کہڑی کیجاوی اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتہر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہے **ت** مگر کہ گرین گے دوزخ مین **ف** ع یعنی اسلیی کہ انصاب وبت دوزخ مین ڈالی جاوینگے اونکی ساتہہ پوجنی والی اونکی بہی ڈالی جاوینگی **ت** یہانتک کہ نہ باقی رہینگی مگر وہ کہ بندگی کرتی تہی اللہ کی نیکون مین سی اور بدون مین سی آویگا اونکی پاس پروردگار عالمونکا **ف** ح ور تجلی کریگا اونپر ساتہہ قرب کے اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہی کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کی طرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بہی آیا ہی اور اعتقاد رکہتی ہین ہم اوسکا بی اسکی کہ جانین کیفیت اوسکی اور منزہ جانتی ہین اوسکو حرکت وانتقال سی کہ آنی مین ہوتا ہی جیسیکہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سی یا آویگا اونکی پاس حکم اوسکا جیسیکہ اشارہ کیا ساتہہ قول اپنی کی **ت** فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ کسکی منتظر ہو ہر جماعت پیچہی چلی جاتی ہی اوس چیز کی کہ عبادت کرتی تہی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی کہ ای پروردگار ہماری جدا کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جو کہ پوجتی تہی غیر اللہ کو کہ اونسی جدائی کر رکہی تہی ہمنی دنیا مین اوس حالت مین کہ بہت محتاج تہی طرف اونکی اور نہ صحبت رکہی ہمنی ساتہہ اونکی **ف** ع اور متابعت نہین کی اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اون کا اور لڑتی رہے اونسی اور انقطاع رکہا اونسی تیری خوشی کی لیی پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ بی پروا ہین ہم اونسی اور وہ اور معبود اون کی دوزخ مین ہین **ت** اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یون آیا ہی کہ پس کہینگی وہ عبادت کرنیوالی حق کی یہہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جانیکی ہم یہان سی یہانتک کہ آوی ہماری پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر ایسی جو کہ پہچانین ہم اوسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی اوس صفت پر کہ پہچانا ہمنی اوسکو وہ منزہ ہی صورت سی اور کمیت سے اور کیفیت سی اور جہت سی اور مانند اونکی سی پہچانینگی ہم اوسکو یعنی حق پہچاننی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا ہی درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو **ف** ع یعنی اوس نشانی سی اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ توحید کا اور ثمرہ ایمان وتصدیق کا ہی **ت** پس کہینگے وہ کہ ہان ہی نشانی پس کہولا جاویگا پنڈلی سی **ف** ع ح کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کہلنی کی جاتا رہنا خوف وہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہہ ہی کہ توقف کرین اور کچہہ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت معنے اور مراد کو سپرد علم حق کی کرین **ت** پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی سی یعنی باخلاص نہ واسطے دکہانی خلق کے اور ملاحظہ اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدی کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطے بچنی کی تلوار سی اور لوگون کی ڈرسی اور دکہانی کی لیی مگر کہ کر دیگا اللہ تعالی پشت اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑ ہڈیون کی نہین رہنی کی کہ جسسے جہک سکی اور سجدہ کری بلکہ یکسان مانند تختہ کی ہو جاوینگے جب چاہی گا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت **ف** ن کہا نووی نی کہ اس حدیث سی وہم جاتا کہ منافقین بہی دیکہینگے

اللہ تعالی کو آخرۃ مین اور یہہ باطل ہی اسلیے کہ نہین ہی تصریح اسمین اونکی دیکہنی کی بلکہ اسمین یہہ ہی کہ وہ جماعت کہ اوسمین منافقین اور مومنین ہونگی دیکہین گے اللہ تعالی کو یہہ امتحان کریگا سجدہ کر پس جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہین کرسکیگا اور یہہ نہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق دیکہین گے اللہ تعالی کو ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوْشٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰٓؤُلَآءِ عُتَقَآءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہر رکہا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچون بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہین گے یعنی انبیا اپنی امت کی لیے واسطے طلب استقامت اور سلامتی اونکی کی جیسیکہ حدیث ابوہریرہ مین کہ بعد اسکی ہی تصریح آیا ہی یا الہی سلامتی سی گذار انکو سلامتی سی گذار انکو صراط سی تا دوزخ مین نہ گرین پس گذرینگے مسلمان **ف** صراط سی طرح بطرح باندازہ عمل کے اور استقامت کی دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہہ پل مثال صراط مستقیم شریعت کی ہی کہ باریک تر شمشیر سے ہی اور چلنا اوسپر دشوار ہی لیکن روشن ہین اور اسی معنی مین کہا گیا ہی ؎ بس کار غریبست عجب مشکل و آسان چون جسر صراط است بسی روشن و باریک **ت** پس گذرین گی بعضے مومن مانند جہپکنی آنکہہ کے اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان مین چمکی اور بعضی مانند باد کی اور بعضی مانند پرندونکی اور بعضی مانند گہوڑون تیز رو خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹونکی پس بعضے مسلمان نجات پانیوالی اور سلامتی دیی گئی ہونگی آگ دوزخ سی یعنی صراط سی گذرینگی اور نہین پہنچیگا اونکو کچہہ ضرر اور بعضی وہ ہونگی کہ زخمی کیی جاوین گی اور خلاص کیی جاوینگے دوزخ سی **ف** یعنی بعد عذاب کی نجات پاوین گی کہا ایک شارح نی جو کہ زخمی کیی جاوین گے آنکڑون سی پہر بہیجی جاوین گی طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سی ہونگی اور قول آپکا مرسل یعنی چہوڑی جاوین گی قید و طوق سی وہ زخمی بعد اسکی کہ عذاب کیی جاوین گی ایک مدت **ت** اور بعضی پارہ پارہ کیی اور دہکیلی اور ہانکی جاوین گی آگ مین **ف** لفظ مکدوش شین معجمہ سی ہی اور مکدوس سین مہملہ سی بہی روایت ہی ساتہہ اسی معنی کی اور مکروس ساتہہ پیش میم اور زبر کاف اور جزم رکی اور زبر دال کی بہی آیا ہی یعنی باندہ کر اور قید مین کر کر اور جمع کر کر ایک دوسری پر ڈالی جاوین گی دوزخ مین **ت** یہانتک کہ جب خلاص ہونگی آگ سے **ف** ح یعنی پڑنی سلے سین پس حتی غایۃ ہی واسطی گذرنی بعض کی صراط پر سی اور پڑنی سلے گرنی بعض کی دوزخ مین اور کہا طیبی نے کہ حتی غایۃ ہی مکدوش فی نار جہنم کی یعنی باقی رہین گی مکدوش دوزخ مین یہانتک کہ [illegible] اپنی کی یا کسیکے شفاعت سی یا فضل سی اللہ سبحانہ کی اور یہان سے معلوم ہوا کہ مومن

ہمیشہ عذاب مین نہین رہنی کی بلکہ نکلین گی آخر کواوس سی اور شفاعت کرین گی اورون کی کہ جو ہنوز دوزخ سی نہین نکلی ہین بسبب کثرت گناہونکی اور مبالغہ
کرین گی سوال کرنی مین حق بین وعلاسی ساتہہ نکالنی اونکی کی جیسیکہ فرمایا **ت** قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ نہین ہی کوئی تم مین سی زیادہ
سخت تر از روی طلب اور سوال جہگڑنی کی بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیی مومنونسی بیچ طلب اور سوال کرنی اور جہگڑنی کی خدا تعالی سی روز
قیامت کی اپنی بہائیونکی لیی کہ آگ دوزخ مین ہین **ف** یعنی تم اوس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہی دشمن پر کسطرح مطالبہ اور مواخذہ بکوشش و
مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بہائیون اپنی کی کہ دوزخ مین رہی ہین اور نکالنی اونکی کی اوس سی کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال کی بیچ
جناب حق تعالی سی زیادہ تر اوس سی کرین کی کہین گے مومن ای پروردگار ہماری تہی یہہ روزہ رکہتی ساتہہ ہماری اور نماز پڑہتی یعنی ہماری سی نماز اور
حج کرتی یعنی ہماری طریق پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتی ہو تم یعنی ساتہہ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیجاوین کی صورتین اونکی آگ پر
ف یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتونکا آگ پر ساتہہ جلادینی یا سیاہ کردینکی ایسا کہ پہچانی جاوین مونہہ اونکی حاصل یہہ کہ مونہہ اونکی نہ جلین گے
اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانی گی اونکو مومن شفاعت کرنیوالی اونکی علامتونسی **ت** پس نکالین گے بہت سے خلق کو اوس سی پہر کہین گے ای پروردگار
ہماری باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اون لوگونمین سی کہ حکم کیا تونی ہمکو نکالنیکا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالی پہر جاو
پس جو شخص کہ پاو تم اوسکی دل مین مقدار دینار کی بہلائی سی پس نکالو اوسکو **ف** مراد بہلائی سی ایک چیز زائد ہی نفس ایمان پر اسلیی کہ نفس ایمان جسکو
تصدیق کہتی ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہہ تغیر جو ہی اوس چیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سی کہ وہ عمل صالح ہی مانند ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرنی ہے
مسکین پر یا خوف الہی یا نیت صادقہ **ت** پس نکالین گے وہ بہت سے خلق کو پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاو تم جس شخص کو پاو کہ اوسکی دل مین مقدار آدہی دینار کی ہے
بہلائی سی پس نکالو اوسکو پس نکالین گے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پہر جاو تم پس جس شخصکو پاو تم کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی ہے
خیر سے پس نکالو اوسکو پس نکالین گے وہ بہت سی خلق کو پہر کہین گے وہ مومن ای پروردگار ہماری نچہوڑا ہمنی آگ مین نیکی کو یعنی اہل نیکی سی اوس کسیکو
کہ اوس نی نیکی اور ذرہ اوس سی زیادہ اصل ایمان پر کہا تہا خواہ اعمال جوارح سی یا افعال قلوب سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نے
اور شفاعت کی پیغمبرون نی اور شفاعت کی مومنون نے اور شفاعت ان سبکی مخصوص تہے ساتہہ اون لوگون کی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ اصل
ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمین سی کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی جاری ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر چیز
کی مقابلہ مین اثر رحمت اوسکی کی بیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹہی دوزخ والون سی پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سی ایک جماعت کو کہ نہین کے
کوئی بہلائی کبہی **ف** یعنی بہلائی زائد ایمان پر کہا نووی نی کہ یہہ لوگ وہ ہونگی کہ نرا ایمان رکہتی ہونگی اور نہین اذن دیا جاویگا اونکی شفاعت کا
ت وہ جماعت کہ تحقیق ہو گئی تہی دوزخ میں مانند کوئلون کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہو گی جنت کی دروازونپر کہا جاویگا اوسکو نہر الحیات
پس ملین گے تر و تازہ جیسیکہ نکلتا ہی یعنی اوگتا ہی دانہ گہاس کا بیچ کوڑی کرکٹ کی کہ روبرو آجاتا ہی یعنی جیسی جلدی وہ تر و تازہ نکلتا ہی ویسے یہہ
جلدی تر و تازہ اور توانا نکلین گی پس نکلین گی مانند موتیونکی پاک وصاف و روشن اون کی گردنون مین مہرین اور علامتین
ہونگی یعنی تاکہ متمیز ہوں اوسنی کہ بخشی گئی ہین بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نی کہ مراد مہرونسی یہان کچہہ چیزین ہین سونی
کی یا غیر اوسکی کی لٹکائی جاوین گی اونکی گردنون مین تاکہ پہچانی جاوین اونسی **ت** پس کہین گے اہل بہشت یعنی جبکہ دیکہین گے اونکو اور ظاہر ہوگی اونکی لیے
یہہ علامت یہہ جماعت آزاد کی ہوئی خدائی مہربان کی ہین کہ داخل کیا ہی اونکو بہشت مین بی سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بی واسطہ نیکی کی یعنی
عمل باطن کی کہ آگی بہیجا ہو اوسکو پس کہا جاویگا اون آزادون کو کہ تمہاری لیی ہی وہ چیز کہ دیکہی تمنی یعنی مقدار پہنچنی نظر کی جنت سے اور مانند اوسکے

یا تہا ہی لیتی ہی جو کچہہ کہ دیکہا تہا نعام اکرام یہاں تکا اور مانند اسکی ہی ساتہہ اسکی قسم حور و قصور سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ
مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ
صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ
تعالی یعنی انبیا کو یا اور شفیعوں کو یا ملائکہ کو اور یہہ ظاہر تر ہی جیسیکہ صریح آتا ہی روایت ابی ہریرہ کی میں جو شخص کہ ہووی اوسکی دل میں برابر دانہ رائی کی ایمان سے
پس نکالو اوسکو ف یعنی آگ سی کہا بعضوں نی کہ احادیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سی ہونگی وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل زائد سی ایمان
نہ کافر جیسیکہ وہم جاتا ہی ظاہر عبارت سی وہاں پس یہہ مخالف ہی اجماع کی ت پس نکالی جاوینگی اس حالمین کہ تحقیق جل گئی ہونگی مانند کوئلی کی پس ڈالی
جاوینگے نہر حیوۃ میں پس اوگیں گے یعنی تر و تازہ ہو جاوینگی جیسیکہ اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی رَو کی کیا نہیں دیکہتی ہو کہ تحقیق دانہ گہانس کا نکلتا ہی
زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوْزُ
مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ
السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى إِذَا
فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ
أَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ
النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی یہہ کہ تحقیق لوگوں نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکہیں گے ہم اپنی پروردگار کو دن قیامت کی پس ذکر کی ابو ہریرہ نی معنی حدیث
ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری اگرچہ لفظوں میں اختلاف ہی سوائی ذکر کہولنی پنڈلی کی کہ ابو ہریرہ کی حدیث میں نہیں ہی اور کہا آنحضرت نی یا ابو ہریرہ
نی بطریق مرفوع کی یعنی بجائی اسکی کہ حدیث ابی سعید میں گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہہ عبارت کہ اوسکی معنی میں ہی کہڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان
دوزخ کی پس ہونگا میں اول اون شخصوں کا کہ گذریں گی رسولوں میں سی ساتہہ امت اپنی کی اور کلام نہیں کرنی کا اور رجال کلام کرنی کی نہیں کہنی کا
اوس دن یعنی اوس مقام میں کوئی سوا رسولوں کی اور کلام پیغمبروں کا اوس دن یہہ ہوگا یا الٰہی سالم رکہہ سالم رکہہ اور دوزخ میں یعنی اوسکی طرفوں
میں آنکڑی ہونگی مانند کانٹی سعدان کی کہ نام ایک گہانس خاردار کا ہی نہیں جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سی اچک لیتی لوگوں کو بسبب
بُری عملوں اونکی کی پس بعضی اونمیں سی وہ ہونگی کہ ہلاک کیے جاوینگی بسبب عمل اپنی کی اور بعضی اونمیں سی ٹکڑی ٹکڑی کیے جاوینگی یعنی آنکڑوں سی
گوشت ٹکڑی ٹکڑی ہو جاوینگی اور زخمی ہونگی اعضا اونکی پہر نجات پاوینگی ف یعنی آگ میں پڑنی سی پس کافر ہلاک ہوئیگا اور نجات نہیں پائیگا اور
اور فاسق پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پہر نجات پاویگا ت یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنی سی درمیان بندوں اپنی کی یعنی ساتہہ
اوسچیز کی کہ مستحق ہی ہر ایک جزا عمل اپنی کا اور چاہی گا کہ نکالی آگ سی اوس کس کو کہ چاہی گا کہ نکالی اوسکو اون لوگوں سی کہ گواہی دیتی ہیں یہہ کہ نہیں کوئی
معبود برحق سوائی خدا کی اور محمد بہیجی ہوئی اوسکی ہیں فرماویگا فرشتوں کو کہ نکالیں اوسکو کہ پوجتا ہی خدا کو یعنی ایمان رکہتا اوسکی معبودیت پر نہ غیر اوسکی پر پس
نکالیں گے فرشتی اونکو اور پہچانیں گے اونکو ساتہہ نشانوں سجدوں کی اور حرام کیا ہی اللہ تعالی نی آگ دوزخ پر یہہ کہ کہاوی نشان سجدوں کا پس تمام ابن آدم کو کہاوی گی آگ مگر نشان سجدوں کو

ف ع کہا نووی نے ظاہر الحدیث سے یہہ ہے کہ آگ نہین کہاتی کی تمام اون اعضا کو کہ جنسے سجدہ کرتے ہین کہ وہ سات ہین پیشانی اور دونون ہاتہہ اور دونو زانو اور دونون قدم اور بعضون نے کہا پیشانی ہی مراد ہے اور مختار قول اول ہی ہے **ت** پس نکالے جاوینگے آگ سے اسحال مین کہ سوختہ اور سیاہ ہوگئی ہونگے پس ڈالا جاویگا اونپر آب حیات کا **ف** ع اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالے جاوینگے نہر حیات مین پس یہہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کی ہووے **ت** پس اوگین گے وے جیسے اوگتا ہے دانہ گہاس کا بیچ کوڑے رو کی **وَيَبْقَى** رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاءُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ اَذِنَ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کی اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیون مین سے بہشت کی داخل ہونے مین متوجہ کیے ہوگا مونہہ اپنا طرف دوزخ کی پس عرض کریگا اے پروردگار میری پہیر مونہہ میرے کو آگ دوزخ سے اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بونے یعنی بسبب جلنے و زخمون اوسمین اور ہوسکتا ہے کہ آگ دوزخ مین فی نفسہ بونے بد ہوا اور جلا دیا مجکو شعلون اور تیزی گرمی اوسکی نے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہے تجہسے کہ اگر کرو مین یعنی پہیر دون مونہہ تیرا آگ دوزخ سے مانگے تو سوائے اسکی اور کچہہ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچہہ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو جو کچہہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پہیریگا اللہ تعالی مونہہ اوسکا آگ سے پس جبکہ پہیریگا اللہ تعالی مونہہ اوسکا طرف بہشت کی دیکہیگا خوبی اور تازگی اوسکی چپ رہیگا اوسوقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پہر عرض کریگا اے رب میرے آگے لے چل مجکو طرف دروازہ بہشت کی پس فرماویگا اللہ تعالے و تبارک کیا نہین دے تونے عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگے تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تہی تونے کہ مونہہ میرا دوزخ سے پہیر دے پس کہیگا اے رب میرے نہ ہوؤن مین بدبخت ترین مخلوق تیری کا **ف** ح یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کی داخل ہونے سے کہ مین تو باہر پڑا رہون اور اور اندر رہیا اگر بہشت کی اندر نجا رون تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازے پہ جا پڑون **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہے کہ اگر دیا جاوے تو اسکو یعنی بہشت کی دروازے پر لے جایا جاوے تو سوال کرے تو اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص نہ قسم عزت تیری کی نہین مانگنے کا مین تجہسے سوائے اسکی **ف** ح اگر کہا جاوے کہ کیون عتاب نہین کرینگا پروردگار اوسپر اوپر توڑنے قسم و عہد کی جواب اسکا یہہ ہے کہ حال اوسکا مجبور نکا ہوگا اور وہ اوسمین معذور رہین یا یہہ کہ وہ گہر تکلیف کا نہین ہے یا مواخذہ ہو پس دیگا بندہ اپنے پروردگار کو اس بارہ مین بہی جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و میثاق پس آگے لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کی پس جبکہ پہنچیگا اوسکی دروازے پر پس دیکہیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو چیز کہ اوسمین ہے

رونق و خوشی سی یعنی بسبب دیکھنی خوشی کی چیزونکی قسم حور و قصور وغیرہ سی پس چپ رہیگا جسقدر چاہیگا اللہ چپ رہنا پہر عرض کریگا ای رب میری داخل کر مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک و تعالی ہلاکی ہو جیو تجکو ای فرزند آدم کی کیا عجب عہد شکن ہو وفا ہی تو اپنی عہد و پیمان کیا نہین ہی تونی عہد و پیمان یہہ نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا ای پروردگار میری نہ گردان مجکو بدترین خلق اپنی کا **ف ع** اگر کہی تو کہ یہہ جواب کیونکر مطابق ہوا اس سوال کے کہ کیا نہین دی تونی الخ جواب یہہ کہ گویا اوسنی کہا ای رب میری دی تومینی عہود میثاق ولیکن تامل کیا مینی تیری کرم اور عفو و رحمت مین اور اس آیۃ مین ولا تیأسوا من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہین ہون اون کفار سی کہ ناامید ہوئی تیری رحمت سی اور طمع کی مینی تیری کرم اور وسعت رحمت مین مانگا مینی تجہسی یہہ پس اللہ تعالی راضی ہوگا اس قول سی جیسی کہ فرمایا ہے پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالی اوس سے یعنی بسبب کلام و دعا اوسکی کے پس جب راضی ہوگا اللہ تعالی اوس سے اذن دیگا اوسکو بہشت مین جانیکا پہر فرماویگا خدا تعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچہہ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع ہو گی اور نہایت کو پہنچی کی آرزو اوسکی فرماویگا اللہ تعالی کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنی آرزو کر ہر جنس سی جو کچہہ چاہی تو پیش آویگا پروردگار اوسکا اسحالت مین کہ یاد دلادیگا اوسکو تو یہانتک کہ جب ہو چکین گی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہہ یعنی جو کچہہ کہ چاہا تونی اور مانند اوسکے ساتہہ اوسکی یعنی ازراہ تفضل کی اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اسکی کمیت مین اور اس سی رفع ہو جاتی ہی تدافع اور دفع ہوتا ہی تخالف نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ رَجُلٌ فَھُوَ یَمْشِیْ مَرَّۃً وَّیَکْبُوْ مَرَّۃً وَّتَسْفَعُہُ النَّارُ مَرَّۃً فَاِذَا جَاوَزَھَا الْتَفَتَ اِلَیْھَا فَقَالَ تَبَارَکَ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْکِ لَقَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ شَیْئًا مَّا اَعْطَاہُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَتُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ فَلْاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّآئِھَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّیْ اِنْ اَعْطَیْتُکَھَا سَاَلْتَنِیْ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ وَیُعَاھِدُہٗ اَنْ لَّا یَسْاَلَہٗ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآئِھَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ ھِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰی فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّآئِھَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا لَا اَسْاَلُکَ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاھِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ لَعَلِّیْ اِنْ اَدْنَیْتُکَ مِنْھَا تَسْاَلُنِیْ غَیْرَھَا فَیُعَاھِدُہٗ اَنْ لَّا یَسْاَلَہٗ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآئِھَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّۃِ ھِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَیَیْنِ فَیَقُوْلُ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہٖ فَلْاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّآئِھَا لَا اَسْاَلُکَ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاھِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَھَا قَالَ بَلٰی یَا رَبِّ ھٰذِہٖ لَا اَسْاَلُکَ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَاِذَا اَدْنَاہُ مِنْھَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْخِلْنِیْھَا

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آخر اون شخصونکا کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا ایکبار اور موہنہہ کی بل کریگا ایکبار اور نشان ڈالی کی اوسکی آگ ایک بار اسطرح کہ پہنچی گی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اوسمین اور متغیر ہوگا رنگ اوسکی جلد کا جلین گی بعضی اعضا اوسکی پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سی التفات کریگا یعنی دیکہیگا طرف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ نجات دی مجکو تجہسی قسم خدا کی تحقیق دی مجکو خدا تعالی نی وہ چیز کہ نہین دی کسیکو اگلی پچہلون مین سی **ف ع** یہہ قسم بسبب نہایت خوشی کی کہاویگا کیونکہ اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسیکو عالمین مین سی نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہو کہ وہ نہین دیکہیں گا کسیکو ہمسر کیا اپنا آگ سی نکلتی ہین اور

نہین جانتی کاکہ نیک چین مین ہین جنت مین ت پس بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک درخت یعنی اور اوسکی پاس چشمہ پانیکا بہی ہوگا پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار
میری نزدیک کر مجکو اس درخت سے تا منتفع ہوؤن اوس درخت کی سایہ مین اور پیون مین پانی سی کہ اوس درخت کی نیچی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی ای
بیٹی آدم کی شاید کہ مین اگر دون مین تجکو یہہ آرزو تیری مانگی تو مجسی اور کچھہ پس کہیگا وہ شخص نہ ای پروردگار میری اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار سی کہ
سوال نہین کرینگا سوای اسکی اور پروردگار اوسکا معذور رکہی گا اور ملامت نہین کرینگا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہی گا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوویگا اوسکو
اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سی پس بیٹہیگا وہ شخص اوس درخت کی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا
اوسکی لیی ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلی درخت سی یعنی اسلیی کہ چاہی گا اوسکی لیی ترقی ادنی سی طرف اعلی کی پس کہیگا ای پروردگار میری نزدیک
کر مجکو اوس درخت کی تا پیون مین اوسکی پانی سی اور بیٹہون مین اوسکی سایہ مین سوال نہین کرینگا مین تجسی غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی ای
بیٹی آدم کی کیا عہد نہ کیا تہا تو نی مجسی یہہ کہ سوال نکریگا تو مجسی غیر اوس درخت کی پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ یہہ اگر مین نزدیک کردون تجکو اوس سے
سوال کری تو مجسی غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سی یہہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکہی گا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہیگا
ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سے پس بیٹہیگا اوسکی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا
اوسکی لیی ایک درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کی کہ وہ اچہا ہوگا پہلی دونون درختون سی پس کہیگا وہ ای رب میری نزدیک کر مجکو اس درخت
سی تاکہ بیٹہون مین اسکی سایہ مین اور پیون مین اسکی پانی سی نہین مانگنی کا مین تجسی غیر اسکی پس فرماویگا اللہ تعالی ای ابن آدم کیا نہ عہد کیا
تہا تو نی مجسی یہہ کہ نہ مانگی کا مجہسی غیر اوسکی کہی گا وہ ہان ای رب میری نہین سوال کرونگا مین تجسی غیر اسکی اور رب اوسکا معذور رکہی گا اوسکو اسلیی کہ
وہ دیکہی گا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی ف حاصل یہہ کہ ہر بار درخت دکہائینگی بہتر پہلی سے
اور وہ طلب کریگا قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرینگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب بی صبری اوسکی دیکہیگا معذور
رکہی گا اوسکو تیسری درخت تک ت پس جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سی سنیگا آوازین بہشتیونکی کہ اپنی بیویون اور یارون سی کلام
کرتی ہونگی پس کہیگا ای رب میری داخل کر مجکو بہشت مین فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ يُّعْطِيَكَ الدُّنْيَا
وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ اَيْ رَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْاَلُوْنِيْ مِمَّ اَضْحَكُ فَقَالُوْا
مِمَّا تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَدِيْرٌ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اِلٰى اٰخِرِ
الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ
فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ مِّثْلَ مَا اُعْطِيْتُ
پس فرماویگا اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی کونسی چیز پہیرا چہڑاوی میرا تجسی یعنی تیری سوال وخواہش سے کہ بار بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجکو یہہ کہ دوں
تجکو جگہہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکی کہیگا وہ بندہ یعنی از راہ نہایت خوشی کی کہ ای پروردگار کیا ٹہٹہا کرتا ہی تو
مجسے یعنی کیا کیا ہی تو نی مجکو محل ٹہٹہی کا حال آنکہ تو رب العالمین ہے پس ہنسی ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچہتی ہو تم مجسی کہ کس سبب سے ہنسا مین پس

پوچہا لوگون نی کہ کس سبب سے ہنسی تم پس کہا ابن مسعود نے کہ اسیطرح ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نی کہ کیون ہنسی آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ
ہنسا مین بسبب ہنسنی پروردگار عالمین کی اوسوقت کہ کہا اوس شخص نی کیا ٹہٹہا کرتا ہی تو مجہی حال آنکہ تو پروردگار عالمین ہی **ف** ع مراد اللہ تعالی کی ہنسی سے
کمال راضی ہونا بندی سی ہی اور ہنسنا آنحضرت کا ازراہ تعجب اور سرور کی تہا بسبب دیکہنی کمال رحمت اللہ تعالی کی اور لطف اوسکی کی اپنی بندہ گنہگار
پر اور ابن مسعود ہنسی بسبب پیروی آنحضرت کی اور خوشی کی **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین نہین ٹہٹہا کرتا ہون تجہسی اور جانتا ہون کہ تو لائق اس
عطا کی نہین ہی ولیکن مین دیتا ہون تجکو اسلیی کہ مین اوپر جو چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سی
مانند اسکی ہی مگر تحقیق ابو سعید نی نہین ذکر کی یہہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہہ
اور زیادہ لاویگا اور سکہاویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہوجاوین گی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی جو جو کہ
آرزو کی تونی وہ تیری لیی ہی اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوگا وہ اپنی گہر مین کہ بہشت مین ہی پس آوین گی اوس پاس دو بیبیان اوسکی
حورعین سی **ف** ع حور جمع حوراء کی ہی بمعنی عورت سفید رنگ کی اور عین جمع عیناء کی بمعنی کلان چشم کی **ت** پس کہین گی سب تعریف واسطی اللہ
کی کہ پیدا کیا تجکو واسطی ہمارے اور پیدا کیا ہمکو واسطی تیری یعنی اس گہر مین کہ نہین ہی موت اسمین فرمایا حضرت نی پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی
سی کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اوس چیز کی کہ دیا گیا مین یعنی یہہ کہا بسبب نہ مطلع ہونی اوسکی کی غیر کی دینی پر **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہنچی کی مسلمانونکی گروہونکو علامت اور اثر آگ دوزخ سے
کہ متغیر کریگا اونکی مونہون کو بسبب گناہون کی کہ کیی تہی اونہون نی وہ گناہ واسطی عذاب کے گناہونکی سزا مین پہر داخل کریگا اونکو اللہ تعالی بہشت مین
بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگون کو جہنمی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع سبب داخل ہونی اونکی کی دوزخ مین اول اور یہہ
اونکی تحقیر وتنقیص کی لیی نہین کہنی کی بلکہ واسطی خوش کرنی اور یاد دلانی نعمت کی کہین گی تا شکر نعمت کرین اور خوشحال اور مسرور ہون **وَعَنْ عِمْرَانَ**
بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَفِيْ رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
نکالی جاویگی ایک قوم آگ سی بسبب شفاعت آنحضرت کی پس داخل ہوویگی بہشت مین اور نام رکہی جاوین گی جہنمی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت
مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاوی گی ایک جماعت میری امت مین سی آگ دوزخ سی بسبب شفاعت میری کی نام رکہا جاویگا اونکا جہنمی **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
دُخُوْلًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا
مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیونکا ازروی نکلنی کے اوس سی اور آخر
بہشتیونکا ازروی داخل ہونی کی بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سی گہٹنون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین
پس آویگا وہ بہشت مین پاتر سبب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکی خیال مین یعنی اللہ تعالی ایسی صورت دکہا دیگا کہ بہشت بہری ہوئی ہی لوگونسی

اور اوسمین جگہہ نہین ہی پس کہی گا وہ شخص ای پروردگار میری بابا مینی بہشت کو بہرا ہوا لوگونسی یعنی اور میری لیی اوسمین جگہہ نہین ہی پس فرماویگا اللہ تعالی
جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیری لیی ہی مانند مسافت دنیا کی اور دہ چند اوسکی پس کہیگا وہ شخص یعنی پروردگار سی کہ کیا ٹہٹا کرتا ہی تو مجہسی یا کہیگا کیا
ہنستا ہے تو مجہسی حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتی ہین کہ پس تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی اسبات سی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان
آپکی اور تہا کہا جاتا کہ یہہ شخص ادنی اور کمترین بہشتیو کا ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کلام عمران کا یا اونکی بعد کسی
راوی کا ہی پس معنی یہہ کہ یہی کہتی صحابہ یا سلف یہہ کلام مذکور **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ
آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ
وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا
وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ
لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابوذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون آخر بہشتیونکا داخل ہونی مین بہشت کی اور آخر دوزخیونکا
نکلنی مین اوس سی ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی پس کہا جاویگا یعنی فرشتونکو کہ ظاہر کرو اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی اور اوٹہا رکہو اور
چہپا رکہو اوس سی بڑی گناہ پس ظاہر کیجاوینگی اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی پہر کہا جاوی گا کہ کیا تو نی اوسدن اور اوسدن یعنی فلانی وقت کام ایسا
ایسا یعنی بری اعمال مین سی اور کیا تو نی اوسدن اور اوسدن کام ایسا اور ایسا یعنی ترک طاعات مین سی پس کہیگا کہ ہان کیا مینی فلانی فلانی
روز ایسا اور ایسا نہین انکار کرسکیگا حال آنکہ وہ خوف مین ہوگا بڑی گناہونسی کہ مبادا عرض کیجاوین اوسپر یعنی اسلیے کہ اوسپر بہت سی بڑا عذاب
مترتب ہوگا پس کہا جائیگا اوسکو کہ تیری لیی جگہہ ہر بدی کی نیکی ہی **ف** ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ تبدیل ہوگی اوسکی لیی از راہ فضل وکرم کی رب الارباب
کی طرف سی **ت** پس کہیگا وہ شخص کہ ای پروردگار میری کئی ہین مینی بہت سی چیزین یعنی گناہ کبیرہ کہ نہین دیکہتا مین اونکو یہان یعنی نامہ اعمال
مین مقام تبدیل مین ابوذر کہتی ہین اور تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ**
أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ
أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا قَالَ فَيُنْجِيهِ اللهُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نکالین جاوینگی آگ سی چار آدمی یعنی یہہ وہی ہین کہ جو آخر کو نکلینگے
دوزخ سی پس لائی جاوینگی روبرو خدا تعالی کی پہر حکم کیا جائیگا اونکی پہر بہیجنی کا طرف دوزخ کی پس پہر کر دیکہیگا ایک اونمین سی پس کہیگا ای پروردگار
میری تحقیق امید رکہتا تہا مین کہ جب نکالیگا تو مجہکو پہر نہین پہنچاویگا تو اوسمین فرمایا آنحضرت نی پس نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس سی اور پہر نہین
بہیجیگا اوسکو آگ مین **ف** نہ نکالنا اور پہر بہیجنا اور نجات دینا واسطی اظہار امتحان اور منت رکہنی اونکی کی ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور
چہوڑ دیا بیان باقیونکا اس باعث کہ اسی قیاس پر اونکا بہی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بہی نجات پاوینگی اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل کے
ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ
النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى

اذا هذبوا ونقوا اذن لهم في دخول الجنة فوالذي نفس محمد بيده لاحدهم اهدى بمنزله في الجنة منه بمنزله كان في الدنيا رواه البخاري
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلاص کیی جاوینگی مسلمان آگ دوزخ سی پس روکی جاوینگی اوپر پل صراط کی کہ درمیان
بہشت اور دوزخ کی ہی پس بدلا لیا جاویگا واسطی بعض اونکی کی بعض سی حقوق کا کہ تہی درمیان اونکی دنیا مین یہان تک کہ جب پاک کیی جاوینگی لوث
اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سی اذن دیا جاویگا اونکو بہشت کی داخل ہونیکا **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ درلا موسنونکا دوزخ مین اونکی پاک وصاف کرنیکی
لیی ہوگا تا پاک وصاف کرکر بہشت مین کہ مکان اونکی خلود کا ہی درلاوینگی نہ بطریق غضب وعداوت کی جیسیکہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کی کفارہ
گناہونکا کرتی ہین محققون نی کہا ہی کہ بعضی گناہ ہین کہ بسبب امراض اور مصائب کی اونسی پاک ہونگی اور بعضون سی بسبب شدت سکرات موت کی اور
بعضون سی بسبب عذاب قبر کی اور بعضی گناہ ہین کہ سوائی آگ دوزخ کی اونسی پاک نہین ہونی کی جیسیکہ سونا اور چاندی بغیر پگلانی کی صاف وپاک نہین ہوتا
ت بس قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ البتہ ایک اونکا خوب پہچاننی والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا **ف** ح یہہ
اشارہ ہی طرف قوت نورانیت دل اور ہدایت کی بعد از پاک وصاف ہونی کی گناہونسی اور طرف اسکی کہ جب دنیا مین بسبب نور توفیق کی ساتہہ ایمان
اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کی ہدایت پائی تو آخرت مین بہی اپنی منزل ومقام کی کہ بہشت مین ہی راہ پاوینگی **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وعن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل احد الجنة الا اري مقعده من النار لو اساء ليزداد شكرا ولا
يدخل النار احد الا اري مقعده من الجنة لو احسن ليكون عليه حسرة رواه البخاري اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکہائی جاویگی اوسکو جگہہ بیٹہنی اوسکی کی آگ سی کہ اگر بدی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی اور یہہ دکہانا جگہہ کا دوزخ مین اسلیے ہوگا کہ تا زیادہ کرین شکر اور بہت یاد کرین
ثواب سکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکہائی جاویگی جگہہ بیٹہنی اوسکی بہشت سی کہ اگر نیکی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی تاہو یہہ دکہانا اوپر حسرت وندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہہ بخاری نی
**وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صار اهل الجنة الى الجنة واهل النار الى النار جيء بالموت
حتى يجعل بين الجنة والنار ثم يذبح ثم ينادي مناد يا اهل الجنة لا موت ويا اهل النار لا موت فيزداد اهل الجنة**
فرحا الى فرحهم ويزداد اهل النار حزنا الى حزنهم متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جاوینگی بہشتی بہشت مین اور
جاوینگی دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کی یہانتک کہ رکہی جاویگی درمیان بہشت ودوزخ کی پہر ذبح کیجاویگی پہر پکاریگا پکارنیوالا
ای بہشتیون نہین ہی بعد اسکی موت یعنی کبہی بلکہ خلود ہی بلا موت اور ای دوزخیون نہین ہی بعد اسکی موت پس زیادہ کرین گی بہشتی خوشی کو طرف خوشی
اپنی کی کہ رکہتی تہی اور زیادہ کرین گی دوزخی غم کو طرف غم اپنی کی کہ رکہتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **الفصل الثاني** فصل دوسرے
**عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال حوضي من عدن الى عمان البلقاء ماءه اشد بياضا من اللبن واحلى
من العسل واكوابه عدد نجوم السماء من شرب منه شربة لم يظمأ بعدها ابدا اول الناس ورودا فقراء المهاجرين الشعث رؤسا الدنس
ثيابا الذين لا ينكحون المتنعمات ولا يفتح لهم السدد رواه احمد والترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث غريب**
روایت ہی ثوبان سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی عدن سی عمان بلقا تک **ف** ح
عدن عین اور دال کی زبر سی نام ایک شہر کا ہی یمن کی شہرون مین سی قریب دریائی ہند کی اور عمان ساتہہ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کی اور بلقا زبر بای اور
جزم لام اور قاف ممدود سی شہر ہی شام مین اور عمان موضع ہی اوسمین اور معنی یہہ ہین کہ مقدار وسعت میری حوض کی عقبی مین اتنی ہی کہ جتنی مسافت
ان دونون جگہون کی ہی دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین مختلف آئی ہین کہ کسی مین ہی مابین ایلہ اور صنعا کی اور کسی مین دو مہینی کی مسیرت آئی ہے

وغیر ذلک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول و عرض کی ہے نہ تعیین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہے حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کی ۔ بانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شیرین زیادہ ہے شہد سے اور آبخورے اوسکے بقدر گنتی ستارون آسمان کی جو کوئی پیویگا اوس مین سے ایکبار پیاسا نہین ہونیکا بعد اوسکے کبھی پہلے لوگ کہ اوترین گے او سپر پانی پینے کے لیے فقرا مہاجرین ہونگے **ف ع** یعنی بسبب پیاس ظاہری اور باطنی اپنی کے جیسیکہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور اسپر قیاس کر بہت پیاسے اور فرمایا اللہ تعالی نے کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ اور مراد مہاجرین سے وہ ہین کہ جنہون نے ہجرت کی مکہ سے طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اونکے ہین اور اونہین کے حکم مین ہین وہ لوگ کہ ہجرت کر کر اپنے وطن اصلی سے گئے کہ یا مدینے زادہا اللہ شرفہا کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا بیچ حاصل کرنے مال و جاہ کے اور مشغول ہوئے علم و عمل مین رضامندی حق کے لیے ۔ ایسے فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کے اور میلے ہین کپڑے ایسے ہین کہ نہین نکاح کیے جاتے عورتون نعمت والیون سے یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سے مقبول نہون اور نہین کہولے جاتے اونکے لیے دروازے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف ع** یعنی اگر کہڑے ہون بالفرض والتقدیر دنیادار کے دروازے پر اور طلب اذن کرین تو نہ کہولا جاوے اونکے لیے دروازہ یہہ کنایہ ہے نہ التفات کرنے سے طرف اونکے ضیافت اور انواع دعوات مین **وعن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَمِائَةٍ أَوْ ثَمَانَ مِائَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا تہے ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر مین پس اوترے ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نے یعنی اصحاب حاضرین سے کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکہہ جزو مین سے نسبت اون لوگون کی کہ آوینگے میرے پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنے تہے تم اوسدن کہا زید بن ارقم نے کہ تہے ہم سات سو یا آٹہہ سو نقل کی یہہ ابوداود نے **ف ع** مراد اس سے تحدید اور تعیین نہین ہے بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنے ہے اور شاید کہ بمراتب غیر محصورہ زیادہ ان سے ہون اسلیے کہ ظاہر یہہ ہے کہ وارد تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص ہو ساتہہ بعضون کے اونمین سے واللہ اعلم **وعن** سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہے سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر نبی کے حوض ہے یعنی ہوے گی امت اوسکی اوسکے حوض سے اور تحقیق انبیا فخر کرینگے آپسمین کہ کونسا اونمین سے بہت زیادہ ہے از روے امت کی کہ وارد ہون گی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہونگا مین اکثر اونکا از روے آنیوالون کی میری حوض پر **ف ع** یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سے اور یہہ یقین ہے اور لفظ ارجو کہ متضمن معنی شک و تردد کو ہے بسبب تواضع کے کہا ۔ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ قَالَ اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا پوچہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی درخواست کی مینے آپسے یہہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کے یعنی شفاعت خاص اس امت مین سے نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ مین کرنیوالا ہون شفاعت کہا مینے کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈہونڈہون مین آپ کو اور کہان پاؤن آپکو فرمایا کہ ڈہونڈنا مجہکو اول زمانے ڈہونڈنے میرے مین پل صراط پر کہا مینے پس اگر نہ پاؤن مین آپکو پل صراط پر تو کہان ڈہونڈون آپکو فرمایا پس اگر وہان نپاوے تو تو ڈہونڈہنا مجہکو نزدیک میزان کے کہا مینے پس اگر نہ پاؤن مین آپکو نزدیک میزان کے تو کہان ڈہونڈون آپکو فرمایا پس

ڈہونڈہنا مجکو نزدیک حوض کی پس تحقیق مین نہین چہوڑونگا ان تین جگہونکو **ف** ح یعنی کبہی یہان ہون اور کبہی وہان چونکہ کاروبار شفاعت اونکی ان جگہون ہوگی مین اونکی کاربرداری مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہ نی آنحضرت سی پوچہا کہ کیا آپ یاد کرینگی اپنی اہل وعیال کو روز قیامت کی فرمایا ان تین جگہون سے کوئی کسیکو یاد نہین کرنیکا جواب اسکا یہہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد کرینگی حضرت کسیکو غائبین مین اون جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہی محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہونگی حضرت کی امت مین سی کہ اونکی شفاعت کرینگی اور طیبی نی یہہ جواب لکہا ہی کہ حضرت عائشہ جواب مذکور اسلیی دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی ہین ایسا ہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹہین اور عمل اور جد وجہد سی باز رہین جیسیکہ اپنی اہل بیت اور قرابتیون سی فرماتی تہے کہ مین مالک نہین ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجہ پر نکرو اور انس سی اسطرح فرمایا تا نا امید نہون اور حقیقت مین شدت ومحنت اوس دن کے کہ نہایت سخت ہی اور درجہ شفاعت حضرت کی لیی ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کے رعایت فرمائی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ اَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى اِبْرٰهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اكْسُوْا خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اِثْرِهٖ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی کہ حق تعالی نی جسکی دینی کا وعدہ فرمایا ہی آپسی اس آیہ مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت نی یہہ دن کہ پہنچونگا مین اوسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسیکہ آواز کرتا ہی زین نیا چمڑی کا تنگی اپنی سی اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کی **ف** ح اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین مین ساتون آسمان اور ساتون زمینین نسبت کرسی کے مگر مانند ایک حلقہ کی جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اوس جنگل کی ہی اوس حلقہ پر پس اس حدیث مین جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بحسب عرف کی نہ تحدید وتعین اوسکی مقدار کی ہی جیسیکہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا السموات والارض اور مقصود یہان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اوسکا ہی کہ مشابہت دینی اوسکی سی ساتہہ زین کی اور آواز کرنی اوسکی سبب تنگی کے پیدا ہوا تہا اور یہہ حدیث قبیلہ متشابہات سی ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت وکبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت اور حکم اوسکا ہی اور معنی مفردات کلام کے یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ سی کہ اوسپر بیٹہی اور حکم رانی کری یا کرسی عالم سی کہ اوسپر افادہ اور افاضہ علوم ومعارف کا کری **ت** اور لایا جاویگا تمکو ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ پس ہوگا اول اون شخصونکا کہ لباس پہنائی جائینگی ابراہیم فرماویگا اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوستکو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین سی پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم کے **ف** ح سبب حضرت ابراہیم کی پہلی لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور معلوم ہوا یہہ کہ یہہ دلالت اسپر نہین کرتا کہ ابراہیم افضل ہین آنحضرت سی بلکہ تقدیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرت کی ہوگی یا یہہ کہ یہہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی یہی کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت لباس پہنی اوٹہینگی ظاہر مین یہہ منافات رکہتا ہی حضرت کی قول سی کہ فرمایا پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم کی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ آنحضرت لباس مین اوٹہینگی اور باوجود اسکی انبیاء صلوات

اللہ علیہم کی ساتھہ بہی لباس دئی جاوینگی دوبارہ بسبب کمال شرف کی ت پہر کہڑا ہونگا مین داہنی طرف اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگے مجہہ پر اگلی پچہلی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کے تو جواب یہہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرت کا پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نی ذکر کیا اول وہ وقت کہ ہوگا اوسمین مقام محمود اور بیان کیا اوسکی ہولونکا کہ نفسوں مین بڑی معلوم ہو پہر اشارہ کیا طرف جواب کی ساتہہ قول اپنی کی ثم اقوم عن یمین اللہ اور حاصل جواب یہہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہونگی اوسمین حضرت داہنی طرف اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولوں اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مومنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوس سے یہہ کلمہ ہوگا ای رب میری سلامت رکہہ سلامت رکہہ ف ح ع قاموس مین ہی کہ شعار شین کی زیر سی علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہہ کلمہ علامت مسلمانوں کی ہی کہ اوس سی پہچانی جاوینگی اور ہر امت بمتابعت اور اقتدا پیغمبرون اپنی کی اسکو کہینگے اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ کلمہ شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علماء عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیاء اور رسولوں کی اور روایت کیا ابن مردویہ نے حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی کہ شعار مومنین کا اوس وقت کہ اوٹہائی جائینگی اپنی قبروں سی لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نی عائشہ سی کہ شعار مومنین کا روز قیامت کی اندہیریوں مین یہہ ہوگا لا الہ الا انت نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی گناہ کبیرہ کرنیوالونکی لیی میری امت مین سے ف ع ح یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنی کی کبائر سی خاص میری ہی امت کی لیی ہوگی نہ اور امتیوں کی لیی اور کہا طیبی نے کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطی نجات اور خلاصی کے ہوگی عذاب سے اور واسطی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطی اولیا اور اتقیا اور صلحا کی بہی اور اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے شفاعت اس آیت سی یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور حدیثین اسقدر آئی ہین اسمین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہنچتی ہین اور اجماع ہے سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کے خوارج اور بعضی معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہے ایک تو خاص ہے ہماری نبی صلعم کی ساتہہ اور وہ یہہ ہے کہ راحت دینگی حضرت لوگونکو موقف کی ہول سے اور دوسری ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کے اور یہہ بہی وارد ہوئی ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیی اور تیسری شفاعت اوس قوم کی لیی ہوگی کہ لائق ہونگی دوزخ کے پس شفاعت کرینگی اونکی حق مین ہماری نبی صلعم جنکی لیی کہ اللہ تعالی چاہیگا اور چوتہی اونکی حق مین کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگار مومنین سے پس حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی کے بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتونکی اور بہائی مسلمانونکی پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا اوسنی لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کی بہشت مین اہل بہشت کی لیی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داودنی اور روایت کی ابن ماجہ نی جابر سی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک کے سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب

مختار کیا مجکو اسمین کہ داخل ہوا دہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سکی لیی پس اختیار کیمینی شفاعت کرنی یعنی کہ اسلئی امت اجابت کی تا سب مومنون کو شامل ہو اور کوئی اوس سے باہر نہ نکلی جیسیکہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہی اوسکی لیی کہ مری اسحال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتہہ اللہ کی کسیکو یعنی سب مومنونکی لیی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الجدعا سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ داخل ہونگی بہشت مین بسبب شفاعت کرنی ایک شخص کے یعنی شخص بزرگ کی میری امت مین سے زیادہ بنی تمیم سی **ف** کہ ایک قبیلہ ہی نہایت بڑا اور جب ایک شخص کے شفاعت سے اتنی آدمی بہشت مین جائینگی تو دیکھا چاہیی کہ کتنی اچھی لوگ ہونگی میری امت مین اور شفاعت کرینگی بہت سے لوگ اونکی شفاعتون سی بہشت مین جاوینگے اور بعضون نے کہا کہ یہہ شخص حضرت عثمان رضہ ہونگی اور بعضون نے کہا اویس قرنی اور بعضون نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہہ قریب تر ہی **ت** نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق امت میری سی یعنی بعضی افراد امت سے جنس علما اور شہدا اور صلحا وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتونکی اور بعض انمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کے **ف** اور قبیلہ قوم کثیر اور ایکباپ کے بیٹونکو کہتی ہین **ت** اور بعضا اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کے **ف** عصبہ مین شامل اور رجم صاد دس سے چالیس تک **ت** اور بعضا انمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہو اسیطرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِيْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ اَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ اَنْ يُّدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ يُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق خدا عزوجل نی وعدہ کیا مجسی یہہ کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت سے چار لاکہہ بلا حساب یعنی بی حساب کتاب اور بی سابقہ عذاب کے پس کہا ابوبکر رض نی زیادہ کیجیی ہمکو یارسول اللہ یعنی زیادہ مانگیی اللہ تعالی سی اور چاہیی اوس سے کہ زیادتی کری اسمین یا زیادتی کیجیی خبر دینی مین اوسچیز کہ وعدہ کیا ہی مجسی تمہاری پروردگار نی **ف** پہلی گذرا کہ ستر ہزار ہونگی اور ہر ہزار کی ساتہہ ستر ہزار ہونگی اور یتین لپین **ت** فرمایا آنحضرت نی اور زیادتی اسیطرح پس واسطے بیان ہکذا کی لپ بنائین دونون ہاتون سی اور جمع کیا دونون ہاتون اپنی کو **ف** یعنی جیسیکہ وقت دینی کی کرتی ہین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ حکایت ہی فعل حق سبحانہ کی چنانچہ اسیلیی کہا ہی شراح نی کہ بیان کی یہہ مثل لپ بنانی کی اسلیے کہ شان اچھی دینی والی کی یہہ ہے کہ جب طلب زیادتی کی کیجاتی ہی تو دونون ہاتونسی لپ بہر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بہرنا کنایہ ہی مبالغہ سی بہت دینی مین و الا وہان نہ ہتیلی ہی اور نہ لپ **ت** پہر کہا ابوبکر نی کہ زیادہ کر دیجیی ہمکو یارسول اللہ فرمایا اسطرح یعنی ویسی ہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتون سے پس کہا عمر نی کہ چہوڑ دیجیی ہمکو ای ابوبکر یعنی تا عمل کرین اور خوف عذاب کے جد وجہد کرین اوسمین اور باعتماد کرم الہی کی عمل سی باز نہ رہین پس کہا ابوبکر نی نہین ضرر تیرا ای عمر کہ داخل کری اللہ ہم سبکو بہشت مین پس کہا عمر نی کہ تحقیق اللہ عزوجل اگر چاہی داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار

رسکتا ہی یعنی پس احتیاج تکرار سوال اور کثرت اوسکی کی کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سچ کہا عمر نی **ف** شرح کہا ہی علمانی کہ جو کچھ ابو بکر رضہ نی کہا قبیلہ محتاجگی اور مسکینت و نیازمندی سی ہی اور قول عمرؓ کا قبیلہ رضا و تسلیم سی ہی اور آنحضرت نی جو اول جواب ندیا ابو بکر کو ساتھ تکبیر کی کہ عمر نی کہا اور دو بارہ تصدیق عمر کی کی سو اسلیے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل و توجہ مین اور کلام کا ہی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اوس سے پس قائل دونو نکا ایک سے رہو گا فافہم **ت** نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءً فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی اوسی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صف باندہ کر کہڑی کی جاوین گی یا صف باندہ کر کہڑی ہونگی دوزخی یعنی گنہ گار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کی یعنی علما اخیار اور صلحا ابرار کی یہہ بہ ہیئت مسکین و سائلین کے اغنیا کی راہ مین اس دار دنیا مین پس گذریگا اوپر ایک شخص بہشتیون مین سی پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سی اوس بہشتی کو اے فلانی یعنی نام لیگا اوسکا کیا نہین پہچانتا تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تہا مینی تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مینی تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت مین **ف** ع یعنی سبب ہوگا اوسکی دخول کا اور اس سی معلوم ہوا کہ فاسق و گنہ گار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگی تو نتیجہ اوسکا پاوین گی اور اونکی امداد و شفاعت سے بہشت مین جاوین گے کہا مظہر نی کہ اسمین رغبت دلائے احسان کرنی پر مسلمانون سی خصوصا صلحا سے اور اونکی ہمنشینی کرنی پر اور محبت پر کہ اونکی صحبت زینت ہے دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون مین سے کہ داخل ہونگی آگ مین نہایت ہوگا چلانا اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سے کہ نکالو ان کو پس فرماویگا اللہ تعالے اون سے کہ کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہین گے کہ کیا ہمنی یہہ یعنی چلانا تاکہ رحم کرے تو ہمپر یعنے اسلیے کہ تو دوست رکہتا ہی اوسکو کہ التجا کری تجسی فرماویگا اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہاری لیے یہہ ہے کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہہ کہ تہی تم آگ مین **ف** ع اگر کوئی کہی کہ کیون کر آگ مین پہنکو حمل کیا رحمت پر جواب یہہ ہے کہ یہہ حیلہ حمل کرنی کا سبب ہے رحمت کے سبب پر اور تحقیق اوسکی یہہ ہے کہ چونکہ قصور کیا تہا اونہونی دنیا مین امر الہی کی فرمانبرداری کرنی مین حکم کیی جاوینگے وہاں اوسکا کہ فرمانبرداری کرین اسمین کہ اپنی تئین آگ مین ڈالین واسطی آگاہ کرنی اسکی کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمانبرداری پر **ت** پس ڈالیگا ایک اونکا اپنی تئین آگ مین یعنے بسبب چلنی راہ بندگی اور طلب رضائی مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹہنڈا اور سلامت **ف** ع جیسی حضرت ابراہیم پر کی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلی تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نابود کر دیتا ہی تا الم اوسکا اوسکو نہ پہنچے **ت** اور کہڑا رہیگا دوسرا

پس بہت ڈالیگا اپنی تئیں یعنی آگ میں بسبب اظہار عجز و نیاز اپنی کی اور امید لطف و رحمت باریتعالی کی پس کہیگا اوسکو پروردگار تعالی کہ کس چیز نی منع
کیا تجھکو ڈالنی تیری سی اپنی تئیں آگ میں جبکہ ڈالا یا تیری تئیں پس کہیگا وہ شخص ای رب میری تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ پہر نہ بہیجیگا تو مجھکو
آگ میں بعد از نکالنی کی مجھکو اوس سے پس فرماویگا اللہ تعالی تیری لیے ہی جو کچھ کہ امید رکھتی تہی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولی سے
مفید و موثر ہی بیچ کرم اور عطا اللہ تعالی کی اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کی دائرہ اطاعت و فرمانبرداری سی باہر نکلنی **ت** پس داخل کیی جاوینگی
وہ دونو شخص اکہٹی بہشت میں بسبب رحمت خدا تعالی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ**
عليه وسلم يرد الناس النار ثم يصدرون منها باعمالهم فاولهم كلمح البرق ثم كالريح ثم كحضر الفرس ثم
كالراكب في رحله ثم كشد الرجل ثم كمشيه رواه الترمذي والدارمي
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ پر یعنی بسبب عبور کرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکہا ہی
آگ پر حاضر ہونگی اور دیکہینگی اوسکو پہر پہرینگی اوس سے یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سے بسبب اعمال اپنی کی اوپر اندازہ اوسکی کی پس
اول اور افضل اونکی گذرینگی مانند چمکنی بجلی کی پہر مانند چلنی ہوا کی پہر مانند دوڑنی گہوڑی کی پہر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پہر مانند دوڑنی مرد کے
پہر مانند چلنی اوسکی کی یا پیادہ موافق عادت کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے

الفصل الثالث فصل تیسرے **عن ابن عمر ان رسول**
الله صلى الله عليه وسلم قال ان امامكم حوضي ما بين جنبيه كما بين جرباء واذرح قال بعض
الرواة هما قريتان بالشام بينهما مسيرة ثلث ليال وفي رواية فيه
اباريق كنجوم السماء من ورده فشرب منه لم يظمأ بعدها ابدا متفق عليه
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آگی تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہی میرا مسافت درمیان دونو طرفوں
اوسکی کی مانند اوس مسافت کی کہ درمیان جربا اور اذرح کی ہی کہا بعضے راویوں نی کہ جربا اور اذرح دو بستیاں ہیں شام میں کہ درمیان اون
دونونکی مسافت تین دن کی ہی **ف** کہا صاحب قاموس نے کہ جربا بستی ہی اذرح کی برابر میں اور غلطی کی ہی جسنی کہا کہ اون دونوں میں
تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ اوسنی زیادتی کو ساقط کردیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دارقطنی نی کہ وہ یہہ ہی ما بین
ناحیتی حوضی کما بین المدینة و جرباء و اذرح **ت** اور ایک روایت میں یہہ زیادتی بہی آئی ہی کہ رکہی ہونگی اوسکی کنارونمیں آبخورے مانند ستارون
آسمان کی یعنی کثرت اور چمک میں جو کوئی آویگا اوسپر اور پیویگا پانی اوس سے پیاسا نہیں ہوویگا بعد اوس پینی کی کبہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
وعن حذيفة وابي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع الله تبارك وتعالى الناس فيقوم
المؤمنون حتى تزلف لهم الجنة فياتون آدم فيقولون يا ابانا استفتح لنا الجنة فيقول وهل اخرجكم من
الجنة الا خطيئة ابيكم لست بصاحب ذلك اذهبوا الى ابني ابراهيم خليل الله قال فيقول ابراهيم لست بصاحب
ذلك انما كنت خليلا من وراء وراء اعمدوا الى موسى الذي كلمه الله تكليما فياتون موسى فيقول لست
بصاحب ذلك اذهبوا الى عيسى كلمة الله وروحه فيقول عيسى لست بصاحب ذلك فياتون
محمدا فيقوم فيؤذن له وترسل الامانة والرحم فتقومان جنبتي الصراط يمينا
وشمالا فيمر اولكم كالبرق قال قلت بابي انت وامي اي شيء كمر البرق قال الم تروا الى البرق كيف

يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوشٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہ سی کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اکہٹا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگون کو یعنی محشر مین پس کہڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاوی گی واسطی اونکی بہشت **ف** ع جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا واذا الجنۃ ازلفت علمت نفس ما احضرت پس آوینگی مومن یعنی بعضی مومن خواص ہر امت سی آدم کی پاس پس کہینگے ای باپ ہمارے کہولو ہماری لیی بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اوسمین پس کہینگے آدم کہ نہین نکالا تمکو بہشت سے مگر تمہاری باپ کی خطا نی نہین ہون مین لایق اسکار کی جاؤ تم طرف بیٹی میری ابراہیم کی کہ خلیل اللہ ہی یعنی وافضل رسولون خدا کی سی ہی اور جد خاتم الانبیا ہی اوس سی حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرت نی پس کہینگے ابراہیم کہ نہین مین لایق اسکام کی نہین تہا مین خلیل مگر پرہی اسکی پرہی یعنی پہلی اسدن کی قصد کرو طرف موسی کی کہ کلام کیا اوس سے خدا تعالی نی کلام کرنا **ف** ع کہا صاحب تحریر نی کہ یہہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لایق اس درجۂ بلند کے نہین ہون اور معنی یہہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیل کی دیا گیا ہون ولیکن تم موسی عم کی پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلاواسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ وراء مکرر اسلیی کہا کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطہ کی کہ حاصل ہوئی ہی اونکو رویت بہی پس گویا کہ کہا کہ مین پیچہی اوس موسی کی ہون کہ جو پیچہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین **ت** پس آوینگی موسی علیہ السلام کی پاس پس کہینگے وہ کہ نہین مین لایق اسکی جاؤ طرف عیسی کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہینگے عیسی کہ نہین مین لایق اسکار کی یعنے پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہماری نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس **ف** ح کہ نہایت مقام قرب وعزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور وممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور اسلیئی کہا کہ آوینگی میرے پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکی کہ اوسمین ہین معنی حمد کی اور مشعر ہی کہڑی ہونی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہے جیسیکہ فرمایا **ت** پس کہڑی ہونگی محمد یعنی دائین طرف عرش رحمن کی اور اذن چاہین گی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی راحت دینے کے سختی موقف سے پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرین گی آپ جیسیکہ اوپر گذرا اور بہیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہہ صورت بن کر آوین گے پس کہڑی ہوگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کی دائین اور بائین یعنی واسطی طلب حق اور انصاف کی پس گذرینگے جماعت کہ اول افضل ہی تم مین سی مانند بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابو ہریرہ نی کہ کہا مینی آنحضرت سی کہ فدا ہوجیو تم پر مان باپ میرے کونسی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ کیا نہین دیکہتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پہر آتی ہی آنکہہ جہپکتی مین **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد اوسی انبیا ہین اور احتمال یہہ ہی کہ مراد اوسی اصفیا یعنی اولیا اس امت کے ہون **ت** پہر گذرینگے مانند گذرنی ہوا کی پہر گذرینگے مانند گذرنی پرندو اور دوڑنی مردونکی یا پیادون کی جاری کریگی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہاری کہڑی ہونگی پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میرے سالم رکہہ او سالم رکہہ یہانتک کہ عاجز ہونگی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت انکی عملون کی اور نہ رکہتی ہونگی ویسی اعمال کہ بسبب اونکی قوت سی گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سی مگر گہسٹتا ہوا سرین کے بل مانند لڑکون کی فرمایا آنحضرت نی اور دونون طرف صراط کی آنکڑی ہونگی لٹکائی گئی حکم کیی گئی یعنی درگاہ الہی سی پکڑینگے اوس شخص کو کہ حکم کیی گئی ساتہہ اوسکی پس

بعضی اونکی زخمی ہوکر نجات پاوینگی یعنی آگ مین پڑنی سی اور بعضی ہاتہہ پانو باندہ کر دوزخ مین ڈالی جاوینگی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اوسکی ہاتہہ مین ہے کہ تحقیق گہراؤ
دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی ت نقل کی یہہ مسلم نی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من النار قوم
بالشفاعة کانہم الثعارير قلنا ما الثعارير قال انہ الضغابيس متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گی آگ دوزخ سی ایک قوم بسبب شفاعت
کی گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنی کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ ارسمیے ہین ف ع مشابہت دی گئی آرپی کی ساتہہ اسلیے کہ وہ جلد بڑہتا ہی یعنی یہہ اگرچہ جل کر کوئلا ہو جاوینگی
لیکن جب نکال کر نہر الحیوة مین ڈالی جاوینگی جہٹ پٹ تازہ توانا ہو جاوینگی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمة ثلثة الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء رواہ ابن ماجة اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفاعت کرینگی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیا پہر علما یعنی علما باعمل پہر شہدا ف ع عطف کرنی مین لفظ ثم پر دلالت ہے
ہی اوپر تفضیل علما کی شہدا پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نی یوزن یوم القیامة مداد العلماء ودم الشہداء فیرجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور
جاننا چاہیی کہ تخصیص شفاعت کے ان تین گروہون پر بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کی ہی والا تمام اہل خیر کی لیی مسلمانون مین سی ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین
وارد ہین خواہ واسطی مغفرت گناہون کی ہو یا رفعت درجات کی لیی اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہی جیسی کہ خوارج اور بعضی معتزلہ نی اختیار کیا ہی ت نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

باب صفة الجنة واہلہا

باب ہے بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کی ف ح جنت اصل لغت مین بمعنی ڈہانکنا
کی ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطی ستر اور ڈہکنی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈہانکنی اونکی کی اوس چیز کو کہ نیچی اوسکی ہی بعدہ
نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کے کہ بہشت ہے اور صراح مین کہا جنت باغ و بہشت

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر
علی قلب بشر واقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرة اعین متفق علیہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ طیار کی مینی اپنی نیک بندونکی لیی وہ چیز کہ نہ کسی آنکہہ نی اوسکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نی اوسکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت
اوسکی کسی آدمی کی دل پر ف ح اور ہو سکتا ہی کہ مراد اول سے اچہی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سے خاطرین خوش ت بس پڑہو اگر چاہو
تم یعنی تحقیق و تصدیق اوسکی اس آیة کو بس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہی واسطی شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کی قسم
اوس چیز سی کہ سبب خنکی آنکہہ اور آرام اونکی کی ہی ف ح یہہ کنایہ شادی دل و خوشی اور پانی مقصود کے سی لفظ قرة مشتق ہی قر سی ساتہہ زبر قاف کی بمعنی قرار اور ثبات کی
اور آنکہہ وقت نظر کرنی کی طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پہرتی ایسی ہی حالت فرحت و سرور مین سکون و آرام پکڑتی ہی اور وقت نظر
کرنی کی طرف غیر محبوب کے متفرق و ملتفت ہوتی ہی اور ایسی ہی حالت خوف و غم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرة مشتق ہی قر سی ساتہہ پیش قاف کی بمعنی سرد اور
خنکی اور سردی آنکہہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اوسکی بیچ دیکہنی دشمنونکی اور بیچ حالت انتظار مطلوب کے ہی چنانچہ
اسلیی فرزند کو قرة العین کہتی ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرة عینی فی الصلوة اوسمین بہی یہہ دونون معنی محتمل ہین جیسیکہ باب فضل فقرا مین گذرا ت نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع سوط فی الجنة خیر من الدنیا وما فیہا
متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی تہوڑی سے
جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہے ف ع ح اسلیی کہ جنت اور نعمتین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور اوسکی چیزین
فانی ہین اور ذکر کوڑی کا بحسب عادت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہہ اوترنیکا ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی تا علامت ہو اوسپر اور کوئی وہان نہ اوتری ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنْ نِّسَاءِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَہُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَیْنَہُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُہَا عَلٰی رَاْسِہَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اوسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہے بہتر ہی **ف** ح اور جزا اور ثواب مال مین اور تخصیص ان دونون وقتونکی بطریق عادت کی ہی اور مراد مطلق وقت وساعت ہے اگرچہ اول اور آخر وقت مین ہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور اور جو کچھہ کہ اوسمین قصد تقرب الہی کا ہو اور واسطی خدا کی ہو یہانتک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کی لیی اور حاصل کی فی خاطر جمعی اور حضور کی لیی عبادۃ مین راہ خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانی کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہے اس تقریب سے کچھہ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا ت اور اگر ایک عورت بہشتیونکی عورتون مین جہان کی طرف زمین کی تو البتہ روشن کر دی او چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی **ف** ع اور یا ضمیرین پہرتی ہی آسمان و زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور یہہ ظاہر تر ہی واسطی ذکر ہونی انکی کی عبارت مین صریحات اور البتہ بہر دی وہ عورت او چیز کو کہ درمیان اون دونون کی ہی خوشبوسی اور البتہ اوڑہنی اوسکی سر کے بہتر ہی دنیاسی اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً یَّسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّہَا مِائَۃَ عَامٍ لَا یَقْطَعُہَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہے یعنی طوبی کہ چلی سوار بیچ سایہ اوسکی کی سو برس ہنوز قطع نکری اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ مقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہی او چیز سے کہ نکلا اوس پر آفتاب یا غروب ہوتا ہی **ف** ع یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او تغرب مین یا تو شک راوی کی لیی ہی اور یا تخیر کی لیی اور یا بمعنی واو کی اور مقدار کمان کے اوسمین دو معنی جگہہ کو ٹہی کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا عادۃ یہہ ہی کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پیادہ کمان ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّۃِ لَخَیْمَۃً مِّنْ لُّؤْلُؤَۃٍ وَّاحِدَۃٍ مُّجَوَّفَۃٍ عَرْضُہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ طُوْلُہَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِّنْہَا اَہْلٌ مَا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْہِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّۃٍ اٰنِیَتُہُمَا وَمَا فِیْہِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَہَبٍ اٰنِیَتُہُمَا وَمَا فِیْہِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّہِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْکِبْرِیَاءِ عَلٰی وَجْہِہٖ فِیْ جَنَّۃِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوموسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن کے لیی بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چلائی اوسکی یعنی پس طول اوسکا اسقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہے لنبان اوسکی **ف** ع یعنی اور اسی قیاس پر عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سی طول اور عرض اوسکا ہر ایک اون دونون مین سی **ت** سات کوس کے اور ہر کونی مین اوس خیمہ کی اہل خانہ ہونگی یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکھین گے یعنی ایک کونہ والی اور گہر والونکو کہ اور کونون مین ہونگی پہرا کریگا اون سب گہر والون پر مسلمان **ف** ع اور کہا ایک شارح نی اور ہمراہ اوسکی ابن الملک نی بہی کہ اہل سی مراد ہین بیویان کہ جنسی جماع کریگا اور پہرنا کنایہ ہی مجامعت سے ت اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کی لیی کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھہ کہ اونمین ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیر ذلک کی اور دو بہشت ہین کہ سونی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھہ کہ اونمین ہی **ت** ح ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ دو جنتین

فضۃ چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونی کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کی وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونیکی ہی اور ایک چاندیکی پس تطبیق اندونون حدیثونمین یہہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اون چیزونکا کہ جنت مین ہین یعنی باسن وغیرہ اور دوسری مین صفت جنت کے دیوارون کی اور کہا بیہقی نی کہ دلالت کرتی ہی کتاب وسنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نی سورہ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پہر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سی منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جنتان آنیتہما وما فیہما من ذہب وجنتان آنیتہما وما فیہما من فضۃ کہتا ہون مین یعنے ملا علی کہ مؤید ہی اوسکی یہہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہی کہ مراد جنتان سے یعنی آیت مین دو قسمین ہون جنت سے کہ ایک اون دونون کی سونی سی اور دوسری چاندی سی اور کبہی ہونگی کا مین کے لیے دو جنتین سونی کی اور دو جنتین چاندی کی داہین بائین طرف اونکی محلون کی زینت کی لیے نہ بسبب مقصود ہونی سونی کی اور یہہ مراد جنتان سی بنابر اسکی لیے کہ کبہی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہے اور مؤید ہی اسکو یہہ کہ دروازی جنت کی اور طبقی اونکی آٹہہ ہین جنت عدن جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوی دار السلام دار القرار دار المقامۃ ت اور نہین مانع درمیان بہشتیون کی اور درمیان نظر کرنی اونکی کی طرف پروردگار اپنی کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کے اوپر ذات پروردگار کی جنت عدن مین ف ع یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگی تو حجاب جسمانی اور کدورتین طبعی کہ درمیان بندے اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اوٹہہ جاوینگے مگر پردی جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگی سو وہی ازراہ مہربانی وتفضل رب کے اوٹہہ جاوینگے ت اور اوسکو عیانا دیکہینگے ت نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاھَا دَرَجَۃً مِنْھَا تُفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ الْاَرْبَعَۃُ وَمِنْ فَوْقِھَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اور روایت ہی عبادہ بن صامت کے سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین سو درجی ہین درمیان ہر دو درجونکی اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان وزمین کے ف ع ممکن ہی یہہ مراد سو سی کثرت ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہ سی بطریق مرفوع کی عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہے کہ سو درجے ایسی ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور اور درجی خلاف اونکی ہون یعنی کم یا زیادہ اور روایت کیا دیلمی نی مسند فردوس مین ابوہریرہ سی مرفوع یہہ کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہنچینگے اوسکو مگر متفکرت اور فردوس ف ع یعنی جنت اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المومنون کی اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتون سی بلند تر ہی از روی درجی کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہین صورۃ اور معنی جنت فردوس سے روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کے ف ع یعنی نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کی عرش ہی ف ع پس یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتون کی ہی اور اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم امت کی لیے ت پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اوس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالاتر ہی نقل کی یہہ ترمذی نی کہا مولف نی کہ نہین پائی مینی یہہ حدیث صحیحین مین یعنی انکی متنومین اور نہ کتاب حمیدی مین ف ع کہ جامع ہے صحیحین کے حاصل کلام مولف کا اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح مین حال آنکہ نہین پائی گئی یہہ مگر حسان مین پس اعتراض مولف کا یہہ ہی اور بعضے شارحین نے لکہا ہی کہ یہہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسری بیچ باب کان عرشہ علی الماء کی اور صحیح مسلم مین نہین ہے موجود ہی بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَهَا کُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِیْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِیَابِهِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَهْلِیْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ اوسمین صورتین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگی اوسمین بہشتی ہر جمعہ مین **ف** ع یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃً بسبب نہونے آفتاب اور رات و دن کی **ت** پس چلیگی ہوا شمال کی **ف** ح شمال زیر شین سی اور زبر بہی آئی ہی ہوا کہ دائین ہاتہہ کی طرف سی آوی جب سامنی قبلہ کی کہڑا ہوا اور یہان مراد ہوا ہی مثل ہوا شمال کی **ت** پس ڈالی گی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح بطرح کی خوشبوئین اونکی مونہون مین یعنی بدنون پر اور کپڑون مین پس زیادہ ہونگی بہشتی کہ اوس مجمع مین حاضر ہونگی حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگی حسن وجمال کو پس پہر پہرینگے یعنی بازار سے طرف گہر والون اپنی کی اسحالمین کہ زیادہ ہو گئی ہونگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگے اونسی گہر والی اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونیکی ہمسی حسن وجمال کو پس کہینگے بہشتی گہر والون سی اور تمنی بہی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو **ف** ع اور یہہ بات یا تو بسبب اسکے ہوگی کہ اونکو بہی وہ ہوا پہنچی اور یا بسبب عکس پڑنے جمال اونکی کے تاثیر جمال ومال اونکی کی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ کَاَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ اِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَیْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِکُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُکْرَةً وَّعَشِیًّا لَا یَسْقَمُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اٰنِیَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰی صُوْرَةِ اَبِیْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودہوین رات کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کے یعنی مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن تارہ کے بیچ آسمان کی روشنی مین یعنی جو تارہ سوا چاند و آفتاب کے اور ستاروں سی روشن ہو اوسکی مانند ہر ایک روشن و چمکتا ہوگا دل بہشتیونکی اوپر دل ایک شخص کی ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسکہ تفسیر کے اسکی یہہ کہ نہین ہوگا کچہہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی رکہینگے آپسمین ہر شخص کی لیے بہشتیونمین سی دو دو بی بیان ہونگی حور عین سے **ف** ح حور جمع حوراء کی اور حوراء اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہہ کے سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عیناء کی بمعنی فراخ چشم کی اگر کہین کہ اخیر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنا اہل جنت کی بہتر بیویان ہونگی اور یہان دو بیویان فرمائین اونمین کیا تطبیق ہی جواب یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ دو بیویان ہون گی اس حسن کہ حور العین ہونگی ساتہہ اور صفات کی کہ ذکر کین اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہہ اسکی کہ سوا ان جنس کے اور بیویان بہت ہون **ت** دیکہا جاتا ہی گودا اون کے پنڈلیون کی ہڈیونکا ہڈی اور گوشت کی پیچہے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کی ساتہہ پاکی کی یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالی کو صبح وشام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتی اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پاخانہ پہرینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ منہہ سنکینگے ..

اونکی سونی اور چاندی کی ہوگی اور کنگہیان اونکی سونی کی اور اینذہن اونکی انگیٹہیون کا اگر ہوگا ف ع یعنی دنیا کی انگیٹہیون کی اینذہن کوئلی وغیرہ ہوتی ہین اور خوشبو کی لیی عُود اوسپر جلاتی ہین بخلاف بہشت کی انگیٹہیون کی کہ اونکا اینذہن ہی عود ہوگا لفظ وقود واو کی پیش سی روشن کرنا آگ کا اور واو کی زبر سی لکڑیان کہ جلائی جائی اون سی آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زیر سی اور صیغہ آلہ کی وہ چیز کہ رکہی جاوی اوسمین آگ اگر جلانی کی لیی معنی انگیٹہی اور زبر میم سی بہی آیا ہی اور الوۃ زبر ہمزہ سی اور لام او سکی پیش سی اور پیش لام اور تشدید واو سی اگر کہ دہونی دیجاتی ہی اوس سی ت اور عرق اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کی ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کی ہونگی یعنی سب خوش خلق اور متفق اور اختلاط رکہنی والی ہونگی آپسمین اوپر صورت اور شکل باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساٹہہ گز کی جانب آسمان مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی درازگی قد مین لفظ خلق پیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطی بیان صورت کی بعد از بیان سیرت کی اور خلق زبر خ سی بہی روایت ہی یعنی سب ہونگی اوپر صورت اور شکل ایکمرد کی اور حسن وخوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تیس تیس یا تین تیس تین تین برس کی ہونگی اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زبر اور پیش کی دونون صحیح ہین وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوینگی بہشت مین اور پیوینگی اور نہ تہوکین گی اور نہ پیشاب کرین گی اور نہ پائخانہ پہرین گی اور نہ ناک سنکین گی عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نی کہ جب پائخانہ نہ پہرین گے تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہو جاویگا فضلہ طعام ڈکار اور پسینہ ف ع یعنی ڈکار کی ہوا مین اور پسینی کی راہ نکل جائیگا اور یہہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کی ہی یا بعضا کہانا ڈکار ہو جائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر یہہ ہی کہ کہانا ڈکار ہو جائیگا اور پانی عرق الہام کی جائیگی بہشتی تسبیح اور تحمید یعنی سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الٰہی اور ہو جائیگا وہ لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلیگا جیسیکہ باہر نکلتا ہی تمسی دم ف ع کہ بی تکلف آتا ہی اور جاتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹہائینگی تسبیح وتہلیل سی جیسیکہ نہین رنج اوٹہاتی ہو تم باوجود دم لینی سی اور نہین باز رکہین گی اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سی جیسیکہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سی مانند ملائکہ کی حاصل یہہ کہ نہین نکلتی کا اونسی دم مگر کہ ملا ہوگا ساتہہ ذکر وشکر اللہ تعالی کی ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص داخل ہوگا بہشت مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار والثبات ہی تغیر وتبدیل اور فساد وخرابی اوسمین نہین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو سعید اور ابو ہریرہ سی کہا دونون نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیونکو ساتہہ اس مضمون کی کہ تمہاری لیی ہی کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی کہ جوان رہو تم پس نہ بوڑہی ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی یہہ کہ چین مین رہو اور محنت ومشقت نہ دیکہو کبہی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

الخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَہْلَ الْجَنَّۃِ یَتَرَاءَوْنَ اَہْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِہِمْ کَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَہُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُہَا غَیْرُہُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانی والونکو اپنی اوپر جیسا کہ دیکھتی ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین **ف** لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سی غبور سی یعنی باقی کی اور مراد ہی اس سی باقی رہا ہوا افق مین بعد ہیلنی روشنی فجر کی کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غاری تحتانیہ سی بھی آیا ہی غور سی یعنی نشیب کے لیکن یہہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کہی ہی **ت** اور یہہ ارتفاع اور بلندی بالاخانونکی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیونکی ہوگا **ف** کہ مرتبہ بعضونکا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکھا ہی علمانی کہ بہشت مین طبقات ہونگی اعلی تو سابقین کے لیے اور اوسط مقتصدین کی لیے اور اسفل مختلطین کے لیے **ت** عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ یہہ بالاخانی اور محل بلند منازل پیغمبرون کی ہونگی کہ نہین پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی قسم ہی خدا کی پہنچینگے اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی سچ قبول کرنی او سچیز کی کہ حکم کیگئی ساتھہ اوسکی اور منع کیگئی اوس سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی آخر سورۂ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا تا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُہُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل اونکی مانند دلون پرندون کی ہین **ف** یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونی مین حسد و بغض وغیرہ سی اور بعضون نی کہا خوف و ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورونکی اور بعضون نی کہا توکل مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اوسکا تو رزق دی تمکو جیسیکہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بھوکی اور پھرتی ہین شام کو پیٹ بھری **ت** نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَہْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَہْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ہَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماویگا بہشتیون کو اور پکاریگا کہ ای بہشتیون پس کہینگے اور جواب دینگی بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہماری اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بھلائی تیری قبضۂ قدرت و ارادہ مین ہے جسکو چاہی دیوی تو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ آیا راضی ہوئی تم یعنی مجھسی کہ داخل کیا مینی تمکو بہشت مین پس کہینگی اور کیا ہے ہمکو کہ نہ راضی ہووین ہم ای پروردگار ہمارے حال انکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نی ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سی کہ دی مینی پس کہینگے ای پروردگار ہمارے کونسی چیز بہتر ہی اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماونگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا

پیر بعد اسکی کبہی ضرور احتیاج اور حجب مولی بندہ ہی راضی ہوا تمام نعمتین او ر سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بہی اثر اور نتیجہ اسیکا ہی اور اول پہ جہنا اوسکی کرا یا راضی ہو جیسی حجب رضا اونکی اوسکی جناب سے حاصل ہوئی رضا اپنی اوسکی اوسپر مرتب کیے تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندہ سے رضا بندہ کی ہی مولی سی اپنی حالین نگاہ کر اگر اپنی تئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی پس جان کہ وہ بہی تجہسی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتی ہی کہ کیونکر یہ پہچانین ہم کہ حق تعالی ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کرتی اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بہی ہمسی راضی ہی بعد ازان بشارت دی کہ رضا اوسکی اوسنی دایم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کوئی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا اللہ تعالی بزرگتر ہی بہشت سے اور اوسکی چیز سی کہ اوسمین ہی جیسیکہ فرمایا و رضوان من اللہ اکبر چہ جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اللہم ارض منا وارضنا عنک **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰی وَيَتَمَنّٰی فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہہ ایک تمہارے کی بہشت سے اوس مقدار ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر اور چاہ اوس قدر کہ چاہے تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنی بہت کچہہ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالی اوس بندہ کو کہ آرزو کی تونی اور چاہا تونی یعنی جہانتک تیری دل مین آرزوئین نہین مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تیری لیے ہی جو کچہہ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور چشمون سی ہین ؛
ف ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن تعین سیحان اور جیحان مین خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضون نی کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہی علما نی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہی کہ نہرین ترک و بلخ کی ہین اسلیے کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نی کہا کہ جوہری نی جو کہا کہ جیحان نہر شاد کی ہی غلط ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما کہ جیحون وادی نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سند مین اور بعضون نے کہا کہ سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کے اور مراد ساتہہ ہونی ان چار نہرونکی انہار جنت سی یہہ ہے کہ پانی انکی بہ نسبت اور پانیون کے اچہی ہین اور انین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سی ہین اور بعضون نے کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرون کی ہین اور اونکو ساتہہ نام ان چار نہرون کی کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹہی اور فائدہ مند دنیا کی نہرونکی ہین نامزد اور مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچہہ کہ دنیا مین فوائد منافع ہین نمونہ بہشت کے ہین اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ محمول ظاہر پر ہی اور مادہ ان نہرون مذکورہ کا بہشت سی چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتی ہین بہشت سے اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سی ہین اور معالم التنزیل مین لایا ہی کہ یہہ چار نہرین بہشت سے ہین کہ حق تعالی نے انکو پہاڑون کو سونپا ہی اور وہانسی زمین پر جاری کیا کذا ذکر الطیبی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰی مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِیْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنی روایت کیا گیا حضرت

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پتھر ڈالا جاوی کنارہ دوزخ پر کی سی پس گرتا چلا جاوی اوسمین ستر برس نہ پہنچی اوسکی تہا مین قسم خدا کی البتہ بہری جاویگی دوزخ
یعنی کفار سی باوجود اس گہراو اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازوؤن دروازی کی دروازون جنت کی سی مسافت مقدار
چالیس برس کی ہی اور البتہ آویگا اوسپر ایکدن کہ وہ بہری ہوگی بسبب اژدہام کی نقل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاءُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ
وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ
مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابوہریرہ سی کہا عرض کیا مینے یا رسول اللہ کس چیز سی پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سی **ف** ح
اختلاف ہی عقلا کو کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پہر پیدا کی گئی اوس سے زمین ساتہہ کثیف اور منجمد ہونی کی اور آگ اور
ہوا ساتہہ لطیف اور رقیق ہونی کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سی اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کہتی ہین توریت کی اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی
پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کی اوسکیطرف پس پگلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دہوین کے پس آسمان پیدا ہوا پہر ظاہر ہوئی
پانی پر جہاگ اور اوس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اوسکا کیا یعنی ہلتی ہتی زمین پہاڑونسی ٹہر گئی اور بعضون نی جو لکہا ہی کہ مراد پانی سی نطفہ ہے
تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سی حیوانات ہو جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شئ حی یعنی پیدا کیا ہمنی پانی سی حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالی
کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہہ اسلیے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یہہ یا بسبب بہت احتیاج اسکے کی طرف پانی کی اور منتفع ہونی اوسکی کی **ت** عرض کیا ہمنی آنحضرت سے کہ
بہشت کس چیز سی ہی عمارت اوسکی یعنی پتہر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونی کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اوسکا مشک
خالص تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار جو کوئی
کہ داخل ہوگا اوسمین چین مین رہیگا اور رنج و مشقت نہین دیکہیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی اوسکی
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور
روایت ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اوسکا سونی کا ہے **ف** ع اور ٹہنیان اوسکے مختلف ہین کسیکی سونی کے اور کسی کے چاندی کی یا یاقوت کے یا زمرد یا موتی
کے یا مرصع مرین ساتہہ جواہر کے اور شگوفون اور اوسیطرح طرح طرح کی میوی لگی ہوئی اور نیچی اونکی نہرین جاری نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ
مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
جنت مین سو درجی ہین **ف** ح ظاہر یہہ ہے کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین جیسے فرمایا اللہ تعالی نی ہم درجات عند اللہ یعنی جنتی صاحب درجون کے ہونگی بحسب اعمال اپنی کی طاعات سے جیسے کہ
دوزخ صاحب درکات متسافلہ کی ہونگے بقدر مراتب اپنی کی شدۃ کفر مین جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکے قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار **ت** ترجمہ درمیان ہر دو درجون کے فرق سو برس کا ہی نقل کی
یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعٰلَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا
فِيْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین
سو درجے مین ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجی مین اون درجون مین سے تو البتہ کفایت کرے اونکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
وعنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ
خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ابی سعید سی کہ نقل سے کے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی اون بچھونون کی جیسیکہ مسافت ہی درمیان آسمان وزمین کی پانسو برس کی راہ **ف** ع یعنی جنت کی درجون کی بچھونی ایسی بلند ہونگی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی ان للجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضون نی کہا کہ مراد فرش سی عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوع بمعنی فایق وفاضل کی حسن وجمال مین دنیا کی عورتون سی لیکن حدیث مین آیا ہی کہ مومنات احسن ہون کی حورون سی بسبب نماز وروزہ کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بھی روایت ہی ابی سعید ہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت مین دن قیامت کی کہ وہ انبیا علیہم السلام ہین روشنی اونکی چہرونکی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودہوین رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہین اوپر مانند بہترین ستارہ چمکتی کی آسمان مین واسطی ہر شخص کی اونمین سے دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑی ہونگی اور ہر ایک اون دونون مین سی ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی اوسکی کا ستر جوڑون کی اوپر سی **ف** ع اور حدیث مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر بیبیان اور اسی ہزار خادم ہونگی پس تطبیق اوسمین اور اسمین یہہ ہے کہ دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودا اونکی پنڈلی کا ستر لباس پر سے معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہین ہونگی پس یہہ منافی نہین ہے اسلئے ہر ایک کیلئے بہت سے حورین غیر صفت کے ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہہ ہے کہ ہر ایک کیلئے دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سی اور ستر حورین کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت مین قوۃ اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہہ کنایہ ہی عورتون سی مثلا دس سی عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنی کی اتنی عورتون سی فرمایا کہ دیا جاویگا قوت سو مرد کی یعنی پس کیون نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتون سی جماع کرنی کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوی ناخن اون چیزون مین سی کہ بہشت مین ہین یعنے قسم زینت اور آلات اوسکی سی ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت دار ہو جاوی بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب واطراف آسمان زمین کے ہی اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سی جہانکی پس ظاہر ہون کڑی اوسکی تو البتہ مٹادیوی روشنی اوسکی سورج کی روشنے کو جیسیکہ مٹادیتا ہی سورج ستارونکی روشنی کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نی کہ بہشتی ہونگی بن بال کی امرد آنکھین اونکی ہونگی سرمہ کین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی **ف** ح حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش
اور رے کی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی لڑکا بی ریش اور کحلی کاف کی زبر سی اور بروزن فعلی
کی بمعنی فعیل کی یعنی مکحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہو گویا سرمہ لگایا ہی **ت** نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی
نی وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا
مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اسحال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سی بی ریش سرمگین
آنکھین تیس برس کی یا تین تیس برس کی **ف** ح یعنی جیسیکہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مردی کی اس وقت مین ہے اور لفظ
او جملہ او ابناء ثلث او ثلثین سنۃ دنیا مین شک راوی کے لیے ہے **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ
مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا
فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسحال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیے سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت نی چلی سوار
یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کی سو برس یا پناہ پکڑی اوسکی سایہ میں سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی **ف** ح کہ یسیر الراکب فی ظل
الفنن منہا مائۃ سنۃ سنا یا یستظل بظلہا مائۃ راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی **ت** اوس درخت پر ٹڈی ہین سونی کی **ف** ح
شاید کہ مراد فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین بازو اونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوٹھتی ہین اوس سی اور تعبیر کیا اونکو ساتھہ سونی
کی ٹڈی کی اور یہہ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنی ڈہانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچہہ کہ ڈہانکتا ہی اور بیضاوی نی کہا کہ ڈہانکتی
ہی اوسکو ایک جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کو **ت** گویا کہ میوی اوسکی مانند مٹکون کی ہین **ف** ح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا
ہی اور یہہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پری اوسکی کیا ہی
اور نہین گذرا اوس سی کوئی سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہانسی آگی نہین بڑہتی اور دوسری روایت مین
چھٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہہ ہی کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان پر ہو اور
شاخین ساتوین مین واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذٰلِكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ
وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ
اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالی نی وہ نہر **ف** ع لفظ نہر ساتھہ زبر کی
اور جزم سی بھی آیا ہی یعنی نہر پانی کی کہ دونو طرف اوسکی دو حوض ہین ایک تو جنت مین ہی اور دوسرا موقف مین اور اسلیے کہا کہنی والی نی
ت یعنی بہشت مین **ف** بسبب ہونی اکثر اوسکی کی بہشت مین یا اسلیے کہ منبع اوسکا بہشت ہی مین ہی **ت** نہایت سفید ہی پانی اوسکا دودہ

اور نہایت بہتر ہی شہد سی اوس نہر مین یعنی اوسکی کنارون مین پرندی جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کی ہین لفظ جزر بضم جیم اور زی سی جمع جزور کی ساتھہ زبر جیم کی بمعنی اونٹ کی کہ تیار ہو واسطی نحر و ذبح کی اور معنی یہہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کی لیے تاکہ کہاوین اونسی اوس نہر والی رت کہا عمر رضی کہ تحقیق وہ پرندی متنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہانی والی اونکی کہ بہشتی ہین متنعم تر اور مترفہ تر ہونگی اونسی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فُعِلْتَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گہوڑ ی بہی ہونگی فرمایا اگر اللہ تعالی نی داخل کیا تجکو بہشت مین پس نہ چاہیگا تو کہ سوار کیا جاوی بہشت مین یاقوت سرخ کی گہوڑی پر کہ اوڑاوی وہ گہوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑی اور جلد لیجاوی تجکو جہان چاہی تو مگر کہ کریگا تو ف ع لفظ فعلت کو ساتھہ صیغہ خطاب کے پڑہا ہی مجہول و معروف مگر یہہ کہ کیا جاویگا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا پاکریگا تو یعنی مطلب یاب ہویگا تو اور لفظ فعلت ساتھہ ت تانیث کی صیغہ مجہول سی بہی آیا ہی یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گہوڑا تیری لیے اور فرس مذکر و مونث دونون آتا ہی حاصل یہہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچہہ چاہیگا پاویگا ت اور سوال کیا آنحضرت سی ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت مین اونٹہہ بہی ہونگی کہا بریدہ نی پس نہ جواب دیا آنحضرت نی اوس شخص کو جو کچہہ کہ جواب دیا تہا اوسکی یار کو یعنی جیسا پہلی شخص کو جواب دیا تہا ویسا اوسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہی تو کہ سوار کری تجکو یاقوت کی اونٹ پر الخ پس فرماویگا اللہ تعالی بطریق کلیہ کے کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیری لیے بہشت مین جو کچہہ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوی آنکہہ تیری نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ

اور روایت ہی ابو ایوب سے کہا اونسی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون گہوڑون کو کیا بہشت مین گہوڑے ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جائیگا تجکو گہوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو ہونگی پہر سوار کیا جاویگا تو اوس پر پہر اوڑ لیجاویگا تجکو جہان چاہیگا تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اسکی قوی اور ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہی نسبت ضعف کیا جاتا ہی یعنی بسبب کسی سبب ضعف کے علم حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مین محمد ابن اسمعیل بخاری کو کہ

کہتا تہا ابو سورہ یہہ ابو سورہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثین منکر **وعن** بریدة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذه الامة
واربعون من سائر الامم رواه الترمذی والدارمی والبیهقی فی کتاب البعث والنشور
اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگی اسّی اون صفون مین اس امت سی ہونگی اور چالیس اور
امتون سی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **ف ع** اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دوچند ہونگی
بہ نسبت اور امتونکی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہووگی تم نصف اہل جنت کی
اور یہان فرماتی ہین دوچند جواب یہہ کہ ہوسکتا ہی کہ امیدوار ہی آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہوں بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی
ساتھہ زیادہ کی اوس سی کہ امید رکہتی تہی اور یہہ زیادتی فضل و کرم اوسکا ہی بیچ حق حبیب اپنی کی اور امت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور
احتمال یہہ بہی ہی کہ اسّی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتھہ چالیس صفونکی اور توجیہ اول ظاہر تر ہی **وعن** سالم عن ابیه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم باب امتی الذی یدخلون منه الجنة عرضه
مسیرة الراکب المجود ثلثا ثم انهم لیضغطون علیه حتی تکاد مناکبهم تزول
رواه الترمذی وقال هذا حدیث ضعیف وسألت محمد بن اسمعیل
عن هذا الحدیث فلم یعرفه وقال مخلد بن ابی بکر یروی المناکیر
اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری
اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی مقدار مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گہوڑیکا یا سیر سوار گہوڑی کی کہ خوب
دوڑتا ہی **ف ع** تین رات یا تین برس اور یہہ ظاہر تر ہی اسلیی کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی پہر مراد اس سی کثرت ہی تا نہ مخالف ہو اوسکی کہ اوپر گذرا
کہ مابین دونون بازون کی دروازون جنت سی مسیرة چالیس برس کی ہی اور ممکن ہے یہہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتھہ قلیل کے
پہر اعلام کی گئی ساتھہ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ اعلم **ت** یہہ تحقیق بہشتی
یعنی امت میری مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کی سی البتہ تنگ کیی جاوینگی اور بہیچی جاوینگی بسبب ازدہام کی دروازی
بر باوجود اس وسعت اور پہیلائی کی یہانتک کہ قریب ہے کہ کندہی اونکی مل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ضعیف ہے
ف ع اور مصابیح مین بجای ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثونسی کہ وارد ہوئی ہین اس معنی مین
ت اور پوچہا مین محمد بن اسمعیل بخاری سی حال الحدیث سی پس نہ پہچانا اسکو **ف ع** اور عالم حدیث کہ احاطہ رکہتا ہو طرق احادیث پر جب کہی کہ نہین
پہچانتا مین اوسکو تو دلالت کرتا ہی اوسکی ضعف پر **ت** اور کہا بخاری نی کہ مخلد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر **ف ع**
یعنی پس ہو گی یہہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ مخلد سہو ہے صاحب مشکوٰۃ سی اور صواب خالد ہی اسلیی کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسطرح
اسماء الرجال کی کتابون مین **وعن** علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجنة لسوقا
ما فیها شری ولا بیع الا الصور من الرجال والنساء فاذا اشتهی
الرجل صورة دخل فیها رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب

اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد اور عورتونکی پس جب چاہیگا اور خوش رکہیگا مرد یعنی اسیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اوسمین ور متصف ہوگا ساتہہ اوس صورت کی نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهٗ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يُرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهٗ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سی یہہ کہ اونہون نی ملاقات کی ابوہریرہ سی یعنی بازار مین پس کہا ابوہریرہ نی کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالی سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حال آنکہ وہ موضوع ہی واسطی حاجت تجارت کی کہا ابوہریرہ نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشت مین اوترین گی اوسمین یعنی اوسکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کے یعنے جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پہر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی **ف** ح یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تہا حکم پروردگار تعالے کا ہوگا کہ نکلین جیسی کہ دنیا مین حکم تہا کہ روز جمعہ کی نکلین اور یہہ اثر اور نتیجہ اور جزا نکلنی کی روز جمعہ مین اور جانی کی نماز جمعہ کیلیے ہوگی **ت** پس نکلین گے اور زیارت کرین گی اپنی پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اونکی لیے عرش اپنا **ف** ع یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی مالا اور بزرگی سے کہ عرش چہت جنت کی ہی **ت** اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کی لیے بیچ ایک بڑی باغ کی باغون بہشت کے سی پس رکہی جاوین گی اونکی لیے منبر نور کی کہ اوپر بیٹہین گی اور منبر موتیونکی اور منبر یاقوت کی اور منبر زمرد کی اور منبر سونی کی اور منبر چاندی کے یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کی اور بیٹہی گا کمترین اونکا یعنی مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اونمین خسیس و کمینہ **ف** ح یعنی ادنے کہا معنی بمعنی اقل اور کمتر کی مرتبہ مین بہ نسبت اعلی اور اکثر کی مراد رکہا معنی نہ متصف ساتہہ دنارت اور خساست کی حد ذات مین کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہے **ت** بیٹہیگا نہاد نی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی **ف** ع یعنی کرسیون اور منبرون پر کہ اعلی مرتبہ والی اوپر بیٹہین گی جیسیکہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹہتی ہی اور ایک خاک پر **ت** گمان نہین لیجانی کی یہہ قوم ٹیلون پر بیٹہنی والی کہ کرسی اور منبر پر

بیٹھنے والی فضل مین اونسی اور روئی جگہہ اور نشستگاہ کے **ف** ح ایسی کہ بہشت مین ہر کوئی اپنی مقام ومرتبہ پر راضی اور شاکر ہوگا اور آرزوئی مرتبہ بلند کی نہین کرینگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہین لیجاینگا اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالا **ت** کہا ابوہریرہ نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا دیکہین گے ہم اپنی پروردگار کو اوسدن فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دیکہین گے کیا شک وشبہ رکہتی ہو تم بیچ دیکہنی آفتاب کے یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکہنی چاند کے چودوین شب مین کہا ہمنی نہین شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرنی کی تم اپنی پروردگار کی دیکہنی مین اور نہین باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سی اللہ تعالی بیواسطہ اور اوٹہا دیگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخصکو اونمین سے کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا یاد رکہتا ہی تو اوسدن کو کہ کہا تہا تونی ایسا اور ایسا **ف ع** یعنی اوس چیز سی کہ نہین جایز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اوسمین اور تامل کریگا اون گناہون مین کہ کیے ہونگی **ت** پس یاد دلائیگا اللہ تعالی اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کین تہین دنیا مین اور مراد ہین گناہ کہ اوسکی ارتکاب مین توڑنا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تونی میری لیی وہ گناہ یعنی داخل کیا تونی مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشی تونی میری لیی وہ گناہ کہ صادر ہوی مجسی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشی مینی تیری لیی پس بسبب فراخی بخشش میری کی پہنچا تو اس مرتبہ کو ش

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلٰى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِي ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقٰى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

پس اوسوقت مین کہ بہشتی اسحال ومقام مین ہونگی ڈہانکیگا اونکو ایک ابر اونکی اوپر سی پس برساویگا وہ ابر اوپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکے کی کسی چیز کو کبہی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہوؤ اور آؤ طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی مینی تمہاری لیی قسم بزرگی سی پس لو جو چاہو تم پس آوینگی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوسمین اور آوین گی ہم اور پاوین گی اوس چیز کو کہ نہین دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوسکی اور نہ سنا ہی کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس اوٹہائی جاوین گی اور دیجاوین گی ہماری لیی اوس بازار مین سی وہ چیزین کہ رغبت کرین گی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوین گی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوین گی اور اوس بازار مین ملاقات کرین گی بہشتی آپسمین ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اوس سے یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی

وخسیس اور سب حد ذات اپنی مین رفیع وعالی ہونگی اگرچہ بہ نسبت بعضون کی کم ہون پس خوش لگی گی اوسکو وہ چیز کہ دیکھیگا
اوپر اپنی قسم لباس سے **ف** ع یہہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی تروع بمعنی ڈرانی اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر یہہ معنی
ہونگی کہ ڈراوی گی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مگر وہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اوپر کمتر اوس سے قسم لباس سے اور وجہ دوسری
پر معنی یہہ ہونگی کہ خوش کرینگی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکھی گا اپنی پر قسم لباس اعلی سی **ت** پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اوس شخص کا
یعنی کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سے کرتا تہا یا اوس سے کرتا تہا یہانتک کہ ظاہر و متصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا
اوسکے لباس سی کہ تہا اوپر اوس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہہ معنی مناسب وموافق تر ہین ساتھہ قول حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ فرمایا اور یہہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہی کہ نہین لائق ہی کسیکو کہ غمگین ہووی بہشت مین **ف** ح شاید بسبب
ونی ہونی لباس کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہوا ور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سے بہتر ہوگا
غمگین ہوا فافہم **ت** پہر پہرینگی ہم طرف مکانون اپنی کی پس ملاقات کرینگی ہمسی بیویان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہینگے
ہمکو کہ خوش آیی تم اور اپنی گہر مین آئی اور کہینگی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجہہ جمال بہتر ہے اوس جمال سے
کہ جدا ہوا تہا تو ہمسی اوپر پس کہینگے ہم اپنی بیویون سی کہ تحقیق ہمنی ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سی کہ اچہا کرنیوالا جلون اور درست
کرنی والا شکلون کا ہی اور لائق ہی اور پہنچا ہی ہمکو کہ پہرین ہم مانند اوسکے کہ پہری ہم **ف** ح اسلیے کہ جو کوئی بیٹہی
ایسی ذات کی ساتہہ کہ تمام حسن وجمال پرتوا اوسی کی نور کا ہی کیونکہ نہ حسن وجمال پاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَهْلِ
الْجَنَّةِ الَّذِیْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُّؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّیَاقُوْتٍ
كَمَا بَیْنَ الْجَابِیَةِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ كَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ
بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّةِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ
اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَیْهِمُ التِّیْجَانُ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ
مِّنْهَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ
قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَ
وَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِیْ سَاعَةٍ كَمَا یَشْتَهِیْ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ
بْنُ اِبْرٰهِیْمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَهَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّةِ الْوَلَدَ
كَانَ فِیْ سَاعَةٍ وَّلٰكِنْ لَّا یَشْتَهِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَةَ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمترین بہشتیونکا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکی لیے
اسی ہزار خادم ہونگی اور بہتر بیویان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سی اور کہڑا کیا جاویگا اوسکی لیے خیمہ موتی اور زبرجد
اور یاقوت سی یعنی بنایا جاویگا اونسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتہہ اونکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول وعرض مین

ایسی ہوگی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتھ اسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت
ہوئی یعنی جو کہ ابو سعید تک پہنچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سے چھوٹی یا بڑی ہو جاوینگے
بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہ ہونگی اس عمر سے کبھی اور اسیطرح دوزخی **ف** یعنی عمر اور عدم زیادتی مین ہونگی اور شاید
کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی اس لیے مقرر ہوئی کہ آپس مین او رعذاب کامل ہو دارالبوار و دارالقرار مین **ت** اور اسی اسنادسی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہون گی ایسی کہ ادنا موتی اون تاجونکا البتہ روشن کردے اوسچیز کو کہ درمیان مشرق و
مغرب کی ہی اور اسی اسنادسی فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور
سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تیس تیس برس ہی ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نے یعنی ذکر کیا بیچ بیان اس حدیث کے
کہ جب چاہیگا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہیگا کا نہیں نقل کے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب
ہے اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرہ چوتھا فقرات حدیث سے اور دارمی نے اخیر کا یعنی جو کہ اسحق نے نقل کیا **وعن علیؓ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ یَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ
لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَہَا یَقُلْنَ نَحْنُ الْخٰلِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ
فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَہٗ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا
حور عین کا بلند کرین گی آوازین یعنی ساتھ گانون کے کہ نہیں سنے مخلوقات نے مانند اون آوازون کے کہین گے ہم ہمیشہ
زندہ رہنیگے پس ہلاک نہیں ہونگی اور ہم ہین چین کرنے والی پس نہیں دیکھنی کی شدت واحتیاج اور ہم ہین راضی
یعنی اپنی رب سے یا خاوندون سے پس نہیں ناخوش ہونگی خوشی اور خنکی ہو اوس کے لیے کہ ہی ہمارے لیے اور ہین ہم اوسکی
لیے یعنی جنات عالیات مین نقل کے یہہ ترمذی نے **وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْہَارُ
بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین ہے دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور
دریا شراب کا پھر پھٹینگی اور نکلین گے اون دریاؤن مین سے نہرین بعد ازان مسلمانون کے بہشت مین **ف** ظاہر یہہ
ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سے اصول اون نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قران مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم
یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پھر اونمین سے پھٹین گے اور جاری ہون گی نہرین طرف
خیمون ابرار کی اور نیچی محلون اخیار کی اور بعضون نے کہا کہ مراد دریاؤن سے وہی نہرین ہین کہ نام رکھا گیا اون کا
نہر بسبب جاری ہونے اونکی کے ترجمہ نقل کے یہہ ترمذی نے اور نقل کے یہہ دارمی نے معاویہ سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسرے **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ**
فِی الْجَنَّۃِ لَیَتَّکِئُ فِی الْجَنَّۃِ سَبْعِیْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ یَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِیْہِ امْرَاَۃٌ

فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْكِبَيْهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِیْ خَدِّهَا اَصْفٰی مِنَ الْمِرْاٰةِ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰی يَرٰی مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابوسعیدؓ اوس دنی نقل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین البتہ تکیہ کری گا بہشت مین ستر تکیون پر پہلے اس کی کہ پہرے یعنے ایک پہلو سی طرف دوسری پہلو کی نہین پہرے تا کہ طرح بطرح کے ستر تکیہ لگاوی گا پہر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سے پس ماریگی وہ عورت اوپر کندہے اوس مرد کی یعنی بطریق غنج و دلال کی اور آگاہ کرنگی واسطی دکہانی جمال کی پس دیکہی گا وہ مرد موںہہ اپنا اوس عورۃ کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سے ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورۃ پر ہوگا روشن کردے مابین مشرق و مغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کری گی وہ عورۃ اوس مرد کو پس جواب دی گا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہی گا اوس عورت سی کہ کون ہے تو پس کہی گے وہ کہ مین جملہ زیاتے سی ہون **ف** ح کہ وعدہ کیا تہا حق تعالی نی نیک کارون سے کہ فرمایا قران مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادہ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالی کی بہی کی ہی اور زیادہ انکو اسلیے فرمایا کہ حسنے اوجنت ہی کہ جس کا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی اپنی فضل سے جزاء اعمال مین مکلفین کے لیے اور زیادہ مذکورہ فضل پر فضل ہے **ترجمہ** اور تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ ہوگی اوس عورۃ پر ستر کپڑے یعنی رنگ برنگ کی پس پہنچے گے ان کپڑون مین نظر اوس مرد کی یعنی پاوی گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہانتک کہ دیکہی گا وہ مرد اوس عورۃ کی پنڈلے کے گودی کو اوس لباس کے پیچہی سے یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہونی کی اور تحقیق اوس عورۃ کی سر پر تاج ہون گے کہ ادنی موتی اون تاجون مین سے روشن کردی مابین مشرق و مغرب کو نقل کے یہہ احمد نے +

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَیْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبے صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تہی اصحاب مین کہ نزدیک اون کے تہا ایک شخص گنوارون مین سی حدیث یہہ ہے کہ ایک شخص بہشتیون مین سے پروانگی مانگی کا اپنی پروردگار سے کہیتی کرنی مین یعنے درخواست کری گا اللہ تعالی سی کہ مجہکو حکم ہو تا بہشت مین کہیتی کرون پس فرماوی گا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہین ہے

اور دخل دیا اگر وہ دکہاوی تو بی آنکہہ کی ہی دیکہہ سکتا ہی اگر وہ نہ دکہاوے تو اگر آنکہہ کہلی ہو تو بہی نہ دیکہہ سکی اور اگر اب برا بہا مثلا سامنی آنکہہ کی ہو اور اللہ تعالی صفت دیکہنی کی آنکہہ مین پیدا نکری تو نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک اندہا اقصی للمشرق مین ہو اور بینا مغرب مین اگر اللہ تعالی دکہاوی تو دیکہہ سکتا ہی یہہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنی سی اپنی پر ہی اور بنظر قدرت باریتعالے کی سب ممکن و آسان ہی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ تخصیص رویت کی ساتہہ مومنون کے بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونی کی اوسمین ساتہہ اوس دولت کی مشرف ہون گی اور موقف حشر مین سب دیکہین گے کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکہنی کے محجوب ہون گی اور حسرت ابدی مین رہین گی اور صحیح یہہ ہی کہ عورتون کو بہی رویت ہوگی مانند مردون کی اور بعضون نے کہا ہی کہ دیدار عورتون کو ہی کہی کہی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بار عام کی ہون گی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو دیدار نہوگا اسلیے کہ یہہ پردہ مین ہون گی جیسی کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص وارده کا رویت مین شامل ہے مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ و حجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبری اور عائشہ صدیقہ اور مانند انکی کی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود فضلیت اور اکلیت انکیکی بہت سی مردون سی اور صحیح یہہ ہے کہ رویت عام ہی سب مومنون کیلیے کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علما شافعیہ کی کلام سی ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتہہ مومنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہہ قول بہی صحیح نہین ہے واللہ اعلم اور رویت حق تعالی کی خواب مین بہی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت تجلی ہی کہ ساتہہ مثال کی ہو اور حق تعالی کی لیے مثال ہے نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہنچا ہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ آیا ہی کہ سو بار ساتہہ اس نعمت کی مشرف ہوی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بہی آیا ہی کہ دیکہا مینی رب العزت کو خواب مین پس پوچہا مینی کہ کونسی عبادت افضل ہے فرمایا کہ تلاوت قران بار دیگر پوچہا کہ معانی سمجہہ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا معانی سمجہہ کر پڑہے یا بدون اوسکی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جریر بن عبداللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیکا ہی کہ دیکہوگے اپنی پروردگار کو آشکارا آنکہہ سے اور ایک روایت مین ہی یعنی جریر سے کہ کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوین رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکہوگی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکہتی ہو اس چاند کو

ف ح یہہ تشبیہ رویت کی ساتہہ رویت کی انکشاف پوری مین ہی یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسے دیکہنا چاند کو کہ شک و شبہہ کو اوسمین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتہہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہہ چاند تمہاری مقابلہ مین ہے اور جہت مین محدود ہی ذات حق تعالی کی بہی ایسی ہی ہوگی پس یہہ مراد نہین ہے جیسی کہ فرمایا **ترجمہ** نہین ایذا دیے جاؤگے

تم بیچ دیکھنی اوسکی کی **ف** ع لفظ تضامون ساتھہ پیش تے کی اور تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتھہ زبر تے کی اور تشدید میم کے دونون طرح روایت کیا گیا ہے لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضم سی ہی معنی ضرر و ظلم کی یعنی ضرر نہین کیے جاؤ گی بیچ دیکھنی اوس ذات پاک کی اسطرح کہ بعضی دیکھین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایک دوسرے پر ساتھہ تکذیب اور انکار کی اور وجہ دوسرے پر تضام سی ہی معنی آپس مین ملنی اور ازدحام کرنیکی یعنی اجتماع اور ازدحام نہین کرین گی اللہ تعالی کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات کی چاند مین بخلاف دیکھنی ماہ نو کی کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہی **ترجمہ** پس اگر طاقت رکھو تم یہہ کہ غلبہ نہ کیے جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کی کہ پہلے نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہی یعنی نماز عصر پس کرو تم اسکو **ف** ع یعنی جب تک ہوسکی مواظبت کرنی کو نماز فجر و عصر پر ہاتھہ سی نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا انما زبیرلایق تر ہی ساتھہ دیکھنی پروردگار تعالی کی کہ ملکہ شہود ذات کا انہین سے بہم پہونچتا ہے حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نماز دنکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب افضلیت اونکی کی ہی اسلیے کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہے اور عصر وقت کاروبار اور جانی بازار کا پس جس کو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور بسبب شرف ان دو وقتون کی اور بسبب اسکی کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اور نماز پڑہ درحالیکہ حمد و ثنا کہنی والا ہو اپنی پروردگار کے پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سے نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب سی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم

وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُونَ إِلَى وَجْهِ اللهِ تَعَالَى فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی صہیب سے اوس نی نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جس وقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت مین فرماوی گا اللہ تعالی چاہتی ہو تم کچہہ کہ زیادہ کرون مین تمکو یعنی تمہاری عطا پر سے پس کہین گے بہشتی کیا روشن اور اجلا نہین کیا تو نی مونہہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تو نی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تو نی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سی کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اوٹہایا جاویگا پردہ **ف** ع اور اوٹہنا پردہ کا دفع تعجب کی لیے ہی گویا کہ کہا گیا اونکو وہ زیادتی یہہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ سے حجاب سے اسلیے کہ وہ محجوب ہی غیر محجوب اور اسلیے کہ محجوب مغلوب ہی پس معنی یہہ ہین کہ اوٹہایا جاوی گا پردہ دیکھنی والون کی آنکھون سے جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا **ترجمہ** پس دیکھین گے طرف ذات اقدس اللہ تعالی کی کہ منزہ ہی صورت اور جہت وغیرہ سی پس نہ دی گئی بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکی نظر کرنی سے طرف پروردگار کی **ف** ع منتہا ہی تمام نعمتون کا دیدار حق ہے جیسی کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اون لوگون کی لیے کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادتی

اور سیر یعنی رویت حق تعالی کی نقل کے یہہ مسلم نی

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اھل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ من ینظر الی وجہہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا از روے قدر و مرتبہ کی اللہ وہ شخص ہے کہ دیکھی گا طرف اپنی باغون کی اور اپنے عورتون کی اور اپنے نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنے تختون کی کہ بیٹھی گا اور استراحت کری گا اوپر مقدار مسافت ہزار برس کے یعنی ملک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح وشام ف ع اور اسلیے حکم فرمایا محافظت کرنی کا اوپر دونون نماز دن کی کہ دن کے دونون طرفون مین ہین جیسکہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سے روز وشب علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی اسلیے کہ اگر ہو دیکھنا بطریق دوام کی تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سی اور حالانکہ وہ انہیں کے لیے پیدا کی گئین ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہہ ہے کہ ماسوای حق کی طرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی ترجمہ پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت کتنی موبنہہ اوسدن ترو تازہ اور خوش وخرم ہون گی طرف پروردگار اپنے کی دیکھنی والی نقل کے یہہ احمد اور ترمذی نی

وعن ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قال وما آیۃ ذلک فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ھو خلق من خلق اللہ واللہ اجل واعظم رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ آیا ہر ایک ہم سی دیکھی گا اپنی پروردگار کو تنہا بی مزاحمت غیر کی فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پوچھا ابورزین نے کہ کیا ہی علامت اسکی بیچ مخلوقات اوسکی کی فرمایا ای ابورزین کیا نہین ہر ایک تم مین سی دیکھتا ہی چاند کو چودہوین رات مین تنہا بے مزاحمت کسی کے کہا ابورزین نی کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرت نی پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سی یعنی اور دیکھتا ہی اوسکو ہر ایک اور اللہ تعالی کا بہت ہی مرتبہ مین اور بزرگتر ہی صفت مین لیے پس وہ بطریق اولی دکھائی دیگا بی مزاحمت نقل کی یہہ ابوداود نی

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رأیت ربک قال نور انی أراہ رواہ مسلم روایت ہی ابوذر سی کہ کہا پوچھا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا دیکھا ہی آپنے اپنی پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالی وتقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اوسکو ش ح ع اسلیے کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنی والا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالی کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنی والا آسمان زمین کا اور ظاہر کرنی والا روشنیون آسمان وزمین کا ہے مانند آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان وزمین والون کا اور روشن کرنی والا بندون کے دلونکا اور اوسکی نامون مین سے نور بہی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ما ذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھہ زیر ہمزہ اور تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکھون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین سے نورانی ساتھہ تشدید ی کی نسبت کی لیے ساتھہ زیادتی الف اور نون کے مبالغہ کے لیے اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی رویۃ سی بمعنی رای کے ہوگا یعنی نورانی گمان کرتا ہون

اوسکو پس اگر پڑہا جاوے ساتہہ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکہنی آنحضرتؐ کی اللہ تعالی کو شب معراج مین اور اسی حدیث مین دلیل ہے دونون فریق کی لیے بحسب اختلاف روایتون کے اسلیے کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتہہ زبر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہے نون کی زبر سی ہم پس ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیے اور ہوگی حکایت ماضی سی ساتہہ حال کی انتہی ترجمہ نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ** اور روایت ہے ابن عباسؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی جہوٹ نکہ محمدؐ کی دل نی ساتہہ محمدؐ کے اوس چیز مین کہ دیکہا اوسنی بالبصر سی اور وہ ذات اقدس اللہ تعالی کی ہی اور تحقیق دیکہا آنحضرتؐ نی پروردگار کو ایکبار اور کہا ابن عباسؓ نی کہ دیکہا آنحضرتؐ نی اپنی پروردگار کو دل سے دوبار **ف ع** اسطرح کہ لایا پروردگار تعالی بینائی آنحضرتؐ کی اونکی دل مین اور یا لایا دل اونکا اونکی بینائی مین یعنی خواہ کہین چشم دل سی دیکہا یا کہین چشم سر سے دیکہا دونون کے ایک ہی معنی ہین اور یہہ معنی اسلیے کہی کہ مذہب ابن عباسؓ کا دیکہنا بینائی سی ہی اور دیکہنا دل سے اور ونکا مذہب ہے برخلاف انکی مذہب کے جیسے کہ معلوم ہوگا مقصود یہہ ہے کہ ابن عباسؓ دیکہنی سی دیکہنا حق کا مراد رکہتی ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین اور ادنی نسب کو بیان قرب آنحضرتؐ کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین نے اسیطرف گئی ہین کہ مراد دیکہنی سے یہہ ہی کہ آنحضرتؐ نی اللہ تعالی کو دیکہا پہر اختلاف کیا ہی بعضون نے تو کہا کہ دیکہا آنحضرتؐ نی رب تعالی کو اپنی دل سے نہ آنکہہ سی اور بعضون نی کہا کہ نہین آنکہہ سی دیکہا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علما کی نزدیک یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا اپنی رب کو سر کی آنکہون سے شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رضؓ اور بعضی اور صحابہ اس سے دیکہنا جبرئیل کا اونکی صورت اصلی مین مراد رکہتی ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسی کہ حدیث آیندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایا کلام کیا ہی آپ نے رب سبحانہ تعالی سی بغیر واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعریہ سے اور ایک جماعت متکلمین سے کہ آپ نی کلام کیا ہی **ترجمہ** نقل کی یہہ مسلم نی اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباسؓ نی یعنی بیچ تفسیر آیہ مذکورہ کے دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی کہ کہا مینی ابن عباسؓ سے اور استدلال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالی یعنی بیچ صفت ذات اپنی کے کہ نہین پاتین اوسکو بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکہنی آنحضرتؐ رب العزت کو کہا ابن عباسؓ نی بیچ جواب عکرمہ کے وائے تجکو ای عکرمہ پاتا اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتہہ نور اپنی کی کہ وہ نور خاص ذات اوسکی کا ہی **ف ح** اور اوسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی ونابود ہو مدرکہ اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ وفا کری اوسکو قوت بشری پاسکتی ہین اوسکو بینائیان اور یہہ ہے علما نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی کا ہی ساتہہ تمام حدود ونہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیے کوئی حد ونہایت نہین ہے اور دیکہنا عام تر ہی اس سے **ترجمہ** اور تحقیق دیکہا آنحضرتؐ نی اپنی پروردگار جل وعلا کو دوبار **ف ح** ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پہ انتہی اور ملا علی رح نی کہا کہ احتمال ہے کہ دل سی دوبار دیکہا ایک بار دل سی اور ایک بار آنکہہ سے اسلیے کہ نہین کہا کسی نی کہ آنحضرتؐ نی اللہ تعالی کو دیکہا آنکہون سی دوبار **وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ**

ساتہہ بعض احکام کی **ت** یا خبر دی کہ جانتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اونکی حق مین تحقیق اللہ تعالی نزدیک اوسکی ہی علم
قیامت کا اور اوتارتی سینہ کا یعنی آخر آیہ تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا جبرئیل کو یعنی اونکی
صورۃ اصلیہ مین نہین دیکہا جبرئیل کو اونکی صورۃ اصلیہ مین بیچ تمثل مگر دو بار ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کی **ف** ح جیسیکہ فرمایا وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى
تحقیق دیکہا اوسکو بار دوسری نزدیک سدرۃ المنتہی کی
ت اور ایکبار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ مین دیکہا آنحضرت نی جبرئیل کو درحالیکہ اونکی لیی چہہ سو بازو تہی تحقیق سد کیا تہا کنارہ آسمانکو نقل کی
یہہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری اور مسلم نی ساتہہ زیادتی اور اختلاف کی اور بیچ روایت بخاری و مسلم کی یون آیا ہی کہ کہا مسروق نی کہ کہا مین عائشہ سی
پس اگر نہ دیکہا محمد نی پروردگار کو تو کہان ہی اور کس پر محمول ہی قول حق سبحانہ تعالی کا پہر نزدیک آیا پس وہ تر آیا او متعلق ہوا ساتہہ اوسکی **ف** ع یعنی پس
ظاہر متبادر یہہ ہی کہ ضمیر دنی کی پہرتی ہی طرف اللہ کی اور ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین
مین اور بعد اسکی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رای پس یہہ اشکال کیا مسروق نی **ت** کہا عائشہ نی کہ یہہ یعنی مرجع ضمیر کا سب مین جبرئیل ہی
ف ع یعنی نہ رب سبحانہ یہہ استیناف کیا عائشہ نی واسطی بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی جبرئیل کو ہمیشہ پس
کیا ہی وجہہ تخصیص رویت اونکی اس مقام مین تو گویا جواب یا عائشہ نی **ت** کہ آتی تہی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی شکل
اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل آئی آنحضرت کی پاس اس بار مین یعنی اجیاد مین بیچ صورۃ اپنی کی کہ وہ صورۃ اصلی اونکی ہی پس ڈہک لیا کنارہ آسمانکو
ف ع یعنی مانند اوس ہیئت کہ دیکہا تہا اونکو شب معراج مین اونکی صورۃ اصلی مین پر وجہ تحقیق کی یہہ ہی جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتی ہین ساتہہ قول
کعب کے اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت نی دیکہا اللہ تعالی کو دو بار باحتمال رویت کی ساتہہ آنکہہ بصر یا بصیرۃ کی یا ایک ان دونو نکی بصیرۃ سی اور دوسری بصر سی
باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہین دیکہا آنحضرت نی اللہ تعالی کو آنکہہ سی دوبارہ واللہ اعلم اور اوپر نفی عائشہ کی پس احتمال ہی یہہ کہ حمل کیجاوی مطلق پر یا مقید یہہ ساتہہ
نفی بصر اور جواز رویت اونکی دلسی اور ظاہر اول ہی فتدبر و تامل کہا حافظ ابن حجر نی کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کی اور نفی عائشہ کی یہہ ہی کہ حمل کیجاوی
نفی عائشہ کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا اوپر رویت دل کی نہ مجرد علم اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی علم رکہنی والی اللہ تعالی کا علی الدوام اور
رویت جو حاصل ہوئی حضرت کو پیدا کی گئی حضرت کی قلب مین جیسیکہ پیدا کیجاتی ہی رویت آنکہہ کی واسطی دیکہنی غیر اللہ تعالی کی **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي
قَوْلِهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى وَفِي قَوْلِهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى وَفِي قَوْلِهِ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى قَالَ
فِيهَا كُلِّهَا رَأَى جِبْرَئِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا
رَأَى قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيلَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَلَهُ وَلِلْبُخَارِيِّ فِي قَوْلِهِ وَلَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى قَالَ رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ سَدَّ أُفُقَ
السَّمَاءِ** اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدار دو کمان کی اور یہہ کنایہ ہی کمال قرب دن دونون کیسی بلکہ تر او ستی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی نہین جہوٹ پایا دل نی وہ چیز
کہ دیکہی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی بیچ تفسیر ان سب آیتونکی کہ
دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چہہ سو بازو تہی **ف** ع یعنی یہہ سب ضمیرین پہرتی ہین جبرئیل کیطرف اور یہہ تاویل
مطابق ہی اوس تاویل کی کہ عائشہ نی کی آیتون مذکورہ مین جیسیکہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضی علماء ہماری نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی
ت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالی کی نہین جہوٹ پایا دل نی اوس چیز کو کہ دیکہا کہا دیکہا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو پیچ ایک جوڑی کپڑون سبز سے درحالیکہ تحقیق بہر دیا تہا اوسچیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین ہے پیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت نے آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نے کہ دیکہا آنحضرت نے رفرف اخضر کو یعنی سبز کپڑون والیکو وہ جبرئیل مین کہ بند کیا تہا کنارہ آسمانکو **ف** ع **تنبیہ** یہہ جو گذرا اسی معلوم ہوا کہ یہہ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار تعالیٰ کو شب معراج مین چشم سری صحابہ کو خلاف ہی عائشہ نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباس نے اثبات اور ساتہہ ہر ایک کی اونہین نے جماعت ہی صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بہی طریقہ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نے توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین ہی ولیکن جمہور بجانب اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کیا سکی یہہ ہی کہ آنحضرت نے دیکہا پروردگار اپنی کو سر کی آنکہونسی اور کہا کہ اثبات اوسکا سوای سننی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہو سکتا اور عائشہ نے اوسکی انکار مین تمسک حدیث سی نہین کیا اور کچہہ سنکر حضرت سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد سی اوسنکا بقول حق سبحانہ کی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب و بقول اللہ کی لاتدرکہ الابصار اور جواب اوسکا یہہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین بہی اور ا پر نفی رویت بی کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق رویت کی نہین سمجہی جاتی اور بعضی علماء نے کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کے قول پر ہی اور مقرر ہی کہ اونہون نے یہہ قول سوای سنی کی آنحضرت سی نہین کہا اور روا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نے اس مسئلہ مین ابن عباس سی تکرار کی اور پوچہا کہ آیا دیکہا محمد نے اپنی رب کو پس اونہون نے کہا کہ ہان دیکہا اوسکو پس ابن عمر نے تسلیم کیا اور ہرگز تردد و انکار نہین کیا اور عمر بن راشد نے کہا کہ عائشہ ہماری نزدیک ابن عباس سی زیادہ علم نہین رکہتین انتہی اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سی بہی ثبوت رویت ہی **وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ اِلٰى ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ** اور پوچہی گئی امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی سی کتنی مونہہ ہونگی روز آخرت کی طرف پروردگار اپنی کی دیکہنی والی پس کہا گیا یعنی امام مالک سی کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور رافضی اور انکیکی اہل بدعت مین سی کہتی ہین کہ مراد آیہ مذکورہ مین دیکہنا طرف ثواب پروردگار کی ہی نہ طرف ذات وسکیکی پس کہا امام مالک نے جہوٹی ہین وہ پس کہان ہین وہ اور کیون دور پڑی سمجہنی معنی قول حق تعالیٰ کی سی کہ یہہ شان کفار و تقبیح حال انکیکی فرمایا ہی حقا تحقیق کفار دیکہنی پروردگار کیسی اوس روز منع کیے جاوینگی **ف** ع یعنی نہین دیکہینی کی اوسکو اور حجاب شدید عذاب ہی جیسیکہ رویت ہر ثواب سی افضل ہی اور معنی یہہ ہین کہ کہان گئی ہی اونکی عقل کہ پڑی ہین اس سی غفلت اور بعید مین مفہوم اس قول سی اور وہ یہہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہونگی بلکہ دیکہینگی **ت** کہا مالک نے کہ لوگ یعنی مسلمان دیکہینگے طرف اللہ تعالیٰ کی روز قیامت کی اپنی آنکہونسی اور کہا مالک نے اگر نہ دیکہتی مسلمان اپنی پروردگار کو روز قیامت کی تو نہ عار دلاتا اللہ کافرونکو ساتہہ ہونی اونکیکی محجوب دیدار حق سی پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی کفار کی حق مین حقا تحقیق کفار اپنی پروردگار سی اوس دن پردی مین ہونگی **ف** ع یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسی صورت مین ہی کہ اور نعمت دیدار سی محظوظ و مخصوص ہون اور یہہ محروم و مخذول اور اگر مومن بہی محجوب ہون تو سرزنش کافرونکو کیون ہو نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ مین **وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ**

نَظَرَ اِلَیْهِمْ وَیَنظُرُونَ اِلَیْهِ فَلَا یَلْتَفِتُونَ اِلٰی شَیْءٍ مِنَ النَّعِیْمِ مَادَامُوْا یَنظُرُوْنَ اِلَیْهِ حَتّٰی یَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَیَبْقٰی نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی او سوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتون مین مشغول ہونگی ناگہان نکلیگا اور بلند ہوگا اونکی لیی ایک نور پس اپنی دیہا وینگی سر اپنی تا دیکہین نور کو پس ناگہان دیکہینگے کہ پروردگار تعالیٰ نی تجلی کی ہی اونپر او پر اونکی سی پس فرماویگا پروردگار تعالیٰ سلام ہی تمپر ای بہشتیو اور یہہ یعنی سلام رب کا یعنی شاہد اوسکا قول اللہ تعالیٰ کا ہی کہ فرمایا بہشتیونکی لیی ہی سلام کہنا پروردگار مہربان کی طرف سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہیگا اللہ تعالیٰ طرف اونکی اور دیکہینگے وہ طرف اللہ تعالیٰ کی پس التفات کرینگی طرف کسی چیز کی نعمتون بہشت مین سی جب تک کہ دیکہینگی طرف اللہ تعالیٰ کی یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالیٰ اونکی نظرونسی یعنی ساتہہ واقع کرنی حجاب کی اونپر اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق و سرور اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ح یہہ پردہ اور پوشیدگی ہی جہہ لطف و مہربانی سی ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سی اپنی بندون پر اسلیی کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین ہنا اور مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اونکی نہین ہی ایک مانع چاہیی کہ اوسمین بحال خود آوین و نعمتین جنت کی دیکہکر مستحق اور تجلی کی ہون اور پہر بار لذت و ذوق جدید پاوین **بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا** باب ہی بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخکی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُکُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَیْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّیْنَ جُزْءًا کُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ نَارُکُمُ الَّتِیْ یُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِیْهَا عَلَیْهَا وَکُلُّهَا بَدَلَ عَلَیْهِنَّ وَکُلُّهُنَّ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون آگ دوزخ مین سی **ف** ح یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سی شاید کہ مقصود عدد ستر سی بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعیین اس عدد مخصوص کے اور یہہ ذکر اس عدد کی ارادہ اس معنی کا معہود و متعارف ہی **ت** کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تہی یہہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنی عذاب و سزا دینی مین پس کیا حاجت تہی یہہ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سی فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخکی ان آگوں پر اونہتر جزو ہر ایک اون اونہتر جزو مین سی مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہی **ف** یہہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہی کہ فرمایا تہا گرمی آگ تمہاری ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخکی سی تاکید کی لیی تکرار کی اور حاصل جواب یہہ کہ ضرور ہی اور چاہیی کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخکی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتی تمہاری آگ یعنی عذاب خدا اشد چاہیی عذاب خلق سی تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اور اونکی عذاب سی اور اسیلیی اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر اصناف عذاب کی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی لیکن یہہ لفظ کہ ذکر کیی گیی بخاری کی ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ آگ تمہاری کہ جلاتی ہین ابن آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخکی سی اور یہہ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجای علیہن اور کلہن کے یعنی بخاری کی روایت مین ہی فضلت تسعۃ وستین جزوا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہی فضلت علیہا التسعۃ وستین جزوا کلہا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاویگی دوزخ یعنی اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ نی اوسمین اوسدن یعنی دن قیامت کی اوس دوزخکی لیی ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتہہ ہر ایک باگ کی ستر ستر ہزار فرشتی ہونگی کہینچینگی اوسکو **ف** ح یعنی یہانتک کہ کہینچے اوسکو ایسی زمین مین کہ نہین باقی رہیگی جنت کی لیی راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگو نکا یہہ ہوگا کہ روکی وہ نکلنی سی محشر پر مگر جسکو چاہیگا اللہ تعالیٰ نگاہ رکہیگا اوسی اور بچا لیگا نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يُرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سبکترین دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکی لیی دو پاپوشین یعنی سیچے قدم کی اور دو تسمی یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش ماریگا اون دونون سی یعنی دونون نوعونسی کہ وہ دونون پاپوشین ہین اور دونون تسمی دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی ہی دیگ سی نہین گمان کریگا وہ شخص یہہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سی عذاب مین یعنی بسبب آگ ہونی اور عدم اطلاع اوسکی حال غیر اپنی پر حال انکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیونکا ہوگا عذاب مین **ف** ع اسّی صریح معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہونگی عذاب مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ٭ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سبکترین دوزخیونکا عذاب مین ابوطالب ہی اور وہ دو پاپوشین پہنی ہوگا کہ جوش ماریگا اونسی دماغ اوسکا **ف** ع تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سی ہوگی کہ تہا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سختی عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت کی لیی دیا جاویگا جزا موافق ت نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیونمین سی دن قیامت کی پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈالا جاویگا دوزخ مین جیسیکہ کپڑے کو مٹکی مین رنگ کرنیکی لیی ڈالتی ہین پہر کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکہی تونی بہلائی کبہی کیا گذری تجہپر نعمت و راحت کبہی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میری یعنی ڈرسی دوزخکی جاتی مین تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکہتا ہی نہ تہا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیونکا از روی محنت اور غم کی دنیا مین بہشتیون مین سی پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کی آیا دیکہی تونی محنت کبہی اور آیا گذری تجہپر سختی کبہی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میری نہین گذری مجہپر سختی کبہی یعنی دنیا مین اور نہ دیکہی مینی سختی کبہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع درازگی اسکی جواب کی بسبب درحاصل ہونی کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کی **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی وسی انس سی اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی واسطی سہل ترین دوزخیونکی عذاب مین دن قیامت کی کہ اگر ہو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین مین ہی شیار دنیا سی آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتہہ اوسکی یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنی تئین عذاب دوزخ سی چہٹاتا اگرچہ تہوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ چاہا تہا مینی تجہی اور حکم کیا

تہا مینی تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حال آنکہ تو پشت آدم مین تہا اور وہ چیز یہہ ہی کہ شریک نکر تو ساتہہ میری کسی چیز کو ف ع کہا مظہر نی کہ ارادہ یہان بمعنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کی یہہ ہی کہ جو کچہہ جاری ہوتا ہی عالم مین بلاشبہ ہوتا ہی اوسکی ارادہ اور مشیت سی اور امر کبہی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت و سکی کی اور طیبی نی کہا ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ یہان میثاق کی لینی پر جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ بقرینہ قول اللہ تعالیٰ کی وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوی ابا یہان نقض عہد پر ت پس توڑا تو نی عہد اور فرمان برداری نکی میری امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس یہہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لاوی ساری چیزین زمین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوزخیون مین سی وہ ہونگی کہ پکڑی گی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑی گی اونکو آگ دونون زانوؤن تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑی گی اونکو آگ کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک ف ع اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا ضعف و شدت مین ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِي رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون مونڈہون کافر کی دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطی سوار تیز رو کی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیی جاوینگی روز قیامت کی مانند چیونٹیونکی بیچ صورتون مردونکی پہر ہانکی جاوینگی طرف قید خانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر بیچ تطبیق ان دونون حدیثونکی یہہ ہی کہ مراد متکبرین سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوین گی اوسمین پہر بڑی ہو جاوین گی اوسمین بدن اونکی اور داخل ہونگی دوزخمین اور وہان ایسی ہونگی ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور موٹاپا اوسکی جلد کا مقدار مسافت سیر تین شب کی ہوگا یہہ پہیلاؤ واسطی زیادتی عذاب کی ہوگا نقل کی یہہ مسلم نی وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فِي بَابِ تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اوسکی یہہ ہی اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلوٰۃ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سرخ ہوئی پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی ف ع آگ جب بہت تیز و صاف ہوتی ہی تو سفید ہو جاتی ہی اسلیے کہ سرخی اوسکی آمیزش دہوین سی ہوتی ہی ت پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پہر آگ دوزخکی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکہتی ف ع یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسیکہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی کہ ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالیٰ کا اعدت للکافرین ساتہہ صیغہ ماضی کی ت نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ

ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی داڑھ کافر کی روز قیامت کی مانند احد کی ہوگی اور ران اوسکی مانند بیضا کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنی اوسکیکی دوزخ مین مقدار تین دن کی مانند ربذہ کی ف ع ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کی گانوؤن مین سی کہ مدینہ سی تین دن کی راہ ہی پس مثل الربذہ سی مراد یہہ ہی مثل بعد ربذہ کی ت نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْکَافِرِ اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَہٗ مِنْ جَھَنَّمَ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹاپا جلد کا فر کا بیالیس ہاتھ ہوگا ف ع لفظ جامع کی یون ہین اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار ت اور تحقیق داڑھ اوسکی مانند کوہ احد کی ہوگی اور تحقیق جگہ بیٹھنی اوسکیکی دوزخ مین مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس بارہ دن کی ف کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارونکا بسبب اختلاف تعذیب کفار کی ہی دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی لمبی جگہ بیٹھنی کی ہی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہہ بہی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی مقدار کو سمجھنا چاہئی اللہ اعلم ت نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْکَافِرَ لَیُسْحَبُ لِسَانُہُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَیْنِ یَتَوَطَّأُہُ النَّاسُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کہینچیگا زبان اپنی تین کوس اور چہہ کوس روندین گی اوسکو لوگ یعنی قدمونسی اور چلین گی اوسپر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ یَتَصَعَّدُ فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَیَھْوِیْ بِہٖ کَذٰلِکَ فِیْہِ اَبَدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہی اگ سی چڑہایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوسی ایسی ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنی ہمیشہ چڑہنی اور اوترنی مین رہیگا نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ کَالْمُھْلِ اَیْ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰی وَجْھِہٖ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْھِہٖ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی بیچ قول اللہ تعالی کی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمھل یغلی فی البطون یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگارونکی ہی مانند مہل کی جوش ماریگا پیٹون مین پس آنحضرت نی بیچ معنی مہل کی فرمایا مانند تل چہٹ زیت کی پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف موہنہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست موہنہ اوسکیکا اوسمین یعنی ماری گرمی کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُءُوْسِہِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِہٖ فَیَسْلُتَ مَا فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْہِ وَھُوَ الصَّھْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیونکی سرون پر پس پہنچیگا پانی گرم یہانتک کہ پہنچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اور بہیجیگا جو کچھ کہ اوسکی پیٹ مین ہی یعنی انتین وغیرہ یہانتک کہ نکل جاویگا اوسکی دونون قدمون سی اور یہہ صہر ہی ف صہر ساتہہ زبر صاد مہملہ کی اور جزم ہ کی یعنی گلنی کی کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالی کی یصب من فوق رؤسھم الحمیم یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ اونکی پیٹونمین ہی اور گلائی جاوینگی پوست اونکی یعنی تاثیر

کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اونکی ظاہر و باطن مین ت پہر اوسیطرح کیا جاویگا جیساکہ تہا ف ح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور تہبر اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پیتھی گا پیٹ مین اور گلا یا جاویگا جو کچھہ کہ پیٹ مین ہی جیسیکہ قران مجید مین فرمایا بدلنا ہم جلود اغیر ہات نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يُقَرَّبُ إِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ أَمْعَاءَهُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَإِنْ يَسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا پانی سی کہ زرد آب دوزخیونکا ہوگا درحالیکہ پیوینگی اوسکو گہونٹ گہونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت وتلخی اوسکیکی فرمایا آنحضرت نی نزدیک لایا جاویگا زرد آب طرف موہنہ اوسکیکی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دہانہ سی بہون ڈالیگا اوسکی موہنہ کو اور گر پڑیگا پوست سر اوسکیکا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کریگا اوسکی آنتونکو یہانتک کہ نکلیا دیگا اوسکی دبر سی پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور پلائی جاوینگی دوزخی گرم پانی پس ٹکڑی ٹکڑی کرڈالیگا اونکی آنتونکو اور فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی اور جگہہ اور اگر فریاد کرینگی وہ پیاس کی فریادرسی کیی جاوینگی ساتہہ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچھٹ کی ہوگا یا مانند پگلی ہوئی تانبی کی یا زرد آب کی بہون ڈالیگا موہنونکو بری ہینی کی چیز ہی وہ پانی ت نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی احاطہ دوزخ کی چار دیوارین ہونگی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرد آب سی کہ دوزخیونکی زخمونسی بہیگا ڈالا جاوی دنیا مین تو البتہ سٹر جاوین اہل دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیہ کہ ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکیکا یعنی جیساکہ لائق ہی **ف** ح یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو سیات سی اور ابن مسعود نی یہہ تفسیر کی ہی ساتہہ قول اپنی کی ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسیطرح ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثون نی پس یہہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس اسمین تو کچہہ اشکال ہی ہی نہین اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہہ آیہ منسوخ ساتہہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیساکہ ذکر کیا ہی اسکو بعضی مفسرون نی **ت** اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین **ف** ح یعنی مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت

نے ہین تقریب سے بعضے عذاب دوزخکی اور ذکر کیا اوسکو راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ
کیسے ٹپکے بیچ گہر دنیا کی تو البتہ تباہ کردے دنیا والون پراونکی اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی **ت**
نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْنَ
قَالَ تَشْوِیْہِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُہُ الْعُلْیَا حَتّٰی تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِہٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُہُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ
سُرَّتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوزخی دوزخ
مین تیوری چڑہی اور دانت کہلی ہونگی **ف** اخیر معنی کالحون کی مناسب ہین تفسیر آنحضرتؐ کی جیسیکہ بیان کیا اوسکو راوی نے ساتھہ
قول اپنے کی **ت** کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بہون دیگی کافر کی موہنہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹہہ جاویگا ہونٹ
اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکی تک اور لٹک یاویگا ہونٹ نیچیکا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک نقل کی یہہ ترمذی نے
وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ابْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِیْعُوْا فَتَبَاکَوْا فَاِنَّ اَھْلَ النَّارِ یَبْکُوْنَ
فِی النَّارِ حَتّٰی تَسِیْلَ دُمُوْعُھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ کَاَنَّھَا جَدَاوِلُ حَتّٰی یَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِیْلُ الدِّمَاءُ فَتَتَقَرَّحُ الْعُیُوْنُ
فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِیَتْ فِیْھَا لَجَرَتْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے انس سے اوسنے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے اے لوگون روؤ یعنی خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکہو تم رونے حقیقی کی یعنی اسلیے کہ نہین
ہے امر اختیاری تو تکلف کرو رونے مین اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہے
کہ عام ہو فجار کو روینگے دوزخمین یہانتک کہ آنسون اونکے بہینگے خون ہوکر گویا وہ آنسو نالیان ہونگے یہانتک کہ ہو چلینگے آنسو پس
بہینگے خون پس زخمی ہوجاوینگی انکہین یا زخمی کردینگے خون آنکہونکو پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اونکے آنسوون مین تو البتہ جاری ہون
نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ مین یعنی ساتھہ اسناد اپنے کی **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُلْقٰی عَلٰی اَھْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَیَعْدِلُ مَا ھُمْ فِیْہِ مِنَ الْعَذَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِیْعٍ لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ
مِنْ جُوْعٍ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِیْ غُصَّۃٍ فَیَذْکُرُوْنَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُجِیْزُوْنَ الْغُصَصَ
فِی الدُّنْیَا بِالشَّرَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَیُرْفَعُ اِلَیْھِمُ الْحَمِیْمُ بِکَلَالِیْبِ الْحَدِیْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ
وُجُوْھِھِمْ شَوَتْ وُجُوْھَھُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَھُمْ قَطَّعَتْ مَا فِیْ بُطُوْنِھِمْ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَۃَ جَھَنَّمَ
فَیَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰی قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ
ادْعُوْا مَالِکًا فَیَقُوْلُوْنَ یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ قَالَ فَیُجِیْبُھُمْ اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَیْنَ
دُعَائِھِمْ وَاِجَابَۃِ مَالِکٍ اِیَّاھُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّکُمْ فَلَا اَحَدَ خَیْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ
فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْھَا فَاِنْ عُدْنَا
فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَیُجِیْبُھُمْ اخْسَئُوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَئِسُوْا مِنْ کُلِّ خَیْرٍ
وَعِنْدَ ذٰلِکَ یَاْخُذُوْنَ فِی الزَّفِیْرِ وَالْحَسْرَۃِ وَالْوَیْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا یَرْفَعُوْنَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابو درداء سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بہوک شدید پس برابر ہوگا عذاب
بہوک کا اوس حالت کی کہ کافر اوسمین ہونگی کہ عذاب دوزخ ہی **ف** ع ح یعنی الم بہوک کا مانند الم تمام عذابون اونکی ہوگا اس سی معلوم
ہوا کہ آگ بہوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی **ترجمہ** پس فریاد کرینگی الم بہوک سی پس فریادرسی کیجاویگی ساتہہ کہانی کی ضریع سی **ف** ع ضریع
نام ایک گہانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی نہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکی اور اگر کہاہی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور مراد
یہان کانٹی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہونگی اور مردار سی زیادہ بودار اور آگ سی زیادہ گرم **ت** نہ فربہ کریگا اور نہ بی پروا کریگا بہوک سے
پہر دوبارہ فریاد کرینگی کہانیکی لیی یعنی بسبب نفع پانی کہانی پہلی کی پس فریادرسی کیجاویگی ساتہہ کہانی گلوگیر کی **ف** ع یعنی جو کہ گلی مین
جائیگا نہ نیچی اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنے قسم پڑ ذخیرہ وایا کانٹی آگ کی اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ و
عذابا الیما **ت** پس یاد آویگا اونکو کہ وہ تحقیق اوتار تے تہے گہانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتہہ پینی کی چیز کی پس فریاد کرینگی واسطی پینی کی ایک
چیز کی یعنی اون کہانون کی اوتارنی کی لیی پس اوٹہایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی ساتہہ زنبورون کی یعنی جن پانسون مین گرم پانی
ہونگے وہ زنبورون سے اوٹہا کر دیی جاوینگی یعنی ملایکہ کی ہاتہہ یا دست قدرت سی بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگی پاس گرم پانی کی اونکی موہنون سے
بہون ڈالین گی اونکی موہنون کو پس جب داخل ہونگی یعنی اقسام اوس چیز کی کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرد آب وغیرہ سی اونکی پیٹہون مین
ٹکری ٹکری کر ڈالین گی اوس چیز کو کہ اون کی پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگی دوزخی دعا کرو اے نگہبانو دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ ہلکا کرے
ہمسے عذاب ایکدن پس کہینگی نگہبان دوزخ کی کہ آیا نہین آئی تہی تمہاری پاس رسول ساتہہ معجزون اور دلیلون واضح کی کہین گی دوزخی کہ ہان
آئی تہی لیکن ہم گمراہ ہوئی اور ایمان نہ لائی کہینگی نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچہہ چاہو ہم نہین شفاعت کرتی کافرون کی اور نہین ہوگی دعا
کافرون کی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدہ گی کی **ف** ع یعنی اسلیی کہ نہین نفع دیگی دعا اونکو اوس وقت نہ اونکی دعا اور نہ اور کسیکی اور یہہ نہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسیکہ سمجہا ہی اس سے بعضے علما نی حالانکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہتی مین واللہ اعلم
ت فرمایا آنحضرت نی پس کہینگی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو **ف** ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور
شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کیسی اونکی لیی تو یقین کرینگی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کے عذاب سے بغیر موت ہی طلب کرے یا معنی یہہ ہین کہ ملایکہ اونسی کہینگی
کہ پکارو مالک کو پہر نوع **ت** پس کہینگی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سے تا حکم کری ہمارے مرنیکا رب تیرا یعنی تا کہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نی پس
جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنی رب کے طرف سے کہ تم ہمیشہ یہین رہوگی کہا اعمش نی کہ آگاہ کیا مجہکو کسی نے کہ یہ حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون یعنی بعضی صحابہ سے
موقوفا یا مرفوعا یہہ کہ درمیان پکارنی اونکی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اونکو ہزار برس ہونگی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب
کے عذاب باقی رہین گی فرمایا آنحضرت نی پس کہینگے یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوس سی نجات اپنی
اسلیی کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیی تمہاری پروردگار سی یعنی رحمت و قدرت و مغفرت مین پس کہینگی ای پروردگار
ہماری غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری **ف** ع لفظ شقوۃ زبر شین اور جزم قاف سی اور ایک قراءۃ مین شقاوۃ زبر سے
ہے اور یہہ دونون لغت آئی ہین بمعنے ضد سعادت کی اور معنی یہہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تہی ساتہہ خاتمہ
بد کے **ترجمہ** اور تہی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہماری نکال ہمکو آگ سی پس اگر پہر پہرین
ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر **ف** ع اور یہہ سب جہوٹ ہی کہینگے اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا

ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون ت پہر فرمایا آنحضرتؐ نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور رہو اور پہر جاؤ دوزخ مین ذلیل وخوار ہوکر اخسئوا فیہا ولا تکلمون
کتون کی اور نہ کلام کرو مجہسے یعنی رفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونیکا فرمایا آنحضرتؐ نے پس نزدیک اسکی ناامید ہونگی ہر بہلائی سی ف
دوزخکی تکیا تونکو پکارا کچہہ سود مند نہوا مالک سی چاہا کہ ماری اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کی
اور نہان جائین وہ کسکی سامنی فریاد کرین ت اور نزدیک اسکی شروع کرینگی نالہ وفریاد مین اور حسرت نہانی مین اور آہ وواویلا کرنی مین ف
زفیر اول آواز گدہی کی جیسیکہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نی کہ ایک راوی حدیث
کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتی ہین اس حدیث کو ف ح یعنی حضرت تک نہین پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین کہ یہہ موقوف ہین ابودردا پر یعنی اونکا قول
ہی لیکن یہہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت تک پہونچادین یا نہ پہونچاوین اسلیئے کہ یہہ خبرین قیامت کی اور گفتگوئی دوزخیونکی بغیر سنی کی حضرت سی کوئی
اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہہ حدیث ترمذی نی یعنی مرفوع جیسیکہ معلوم ہوتا ہی ابتدا حدیث سی **وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى
لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا اَسْمَعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ
رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ڈرایا مینی تمکو آگ دوزخ سی ڈرایا
مینی تمکو آگ دوزخ سی ف ع یعنی خبر دی مینی تمکو اوسکی ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مینی تمکو اوسکی طرح طرح کی عذابونکی تاکہ بچو اوسی
یہانتک کہ کہا مینی اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ت پس متصل ومکرر کہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سی کہتی تہی اوسکو اور
ہلتی جاتی تہی یہانتک کہ اگر ہوتی آنحضرت اس جگہ مین کہ مین ہون تو سنتی آواز اونکی بازار والی یعنی بسبب نہایت بلند کرنی آواز کی اور یہانتک
کہ گر پڑی کملی کالی خط دار کہ تہی حضرتؐ کی کندہی پر حضرت کی پانوونکی پاس یعنی بسبب ہلنیکی جذبہ الہیہ سی نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ**
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ مِثْلَ الْجُمْجُمَةِ
اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ
وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن عاص کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اگر ٹکڑا شیشی کا مانند اوسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نی ساتہہ قول اپنی کی
اور اشارہ کیا آنحضرتؐ نی واسطی بیان کرنی اشارہ ہذہ کی طرف مانند کہوپری سر کی ف ح یعنی اگر شیشہ گول مقدار کہوپری کی کہ وزنی اور
گران ہی اور گول اور یہہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنیکی ہین ت چہوڑا جاوی اور ڈالا جاوی آسمان سی طرف
زمین کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان وزمین کی مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تہوڑسی
مدت مین اور اگر وہ شیشہ چہوڑا جاوی سر زنجیر سی تو البتہ چلی چالیس برس کے رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا
پہونچی اوسکی تہاکو ف ح یہہ شک راوی ہی کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سی زنجیر دوزخیون کی باندہنی کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام
اللہ مین ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ اور یہہ زنجیر کافر کی مقعد مین ڈالی جاویگی اور منہہ مین سی نکالی جاوی گی اور اس حدیث پر یہہ
اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سی ہوئی جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد ستر گز سی عدد مخصوص نہین ہی بلکہ

کثرت و مبالغہ ہی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ اوس جہان کی گز کو اس جہان کی گز پر قیاس نہ کرنا چاہیی جیسیکہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد ہی اور کہا نوف بکالی نی کہ ہر گز ستر دو ہتہ کا ہوگا اور ہر دو ہتہ بعید تر ہوگا اوس مسافت سی کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور تہی نوف بکالی حجرہ کوفہ کیمین اور حسن بصری نی کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان پر سی چہوڑا جاوی تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کی تہوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوی بسبب سکی کہ گول بہاری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سر سی چہوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس برس تک بہی نہ پہونچی اللہ اکبر دیکہا چاہی کتنا کچہہ درازگی ہوگی اوسکی عیاذا باللہ منہ نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ جَهَنَّمَ لَوَادِیًا یُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ یَسْکُنُهٗ کُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب رہیگا اوسمین ہر متکبر سرکش حق سی دور خلق پر شدید **فائدہ** ع لفظ ہبہب ساتہہ پیش ب دوسری کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری اور اکثر نسخون مین اور ہبہب بمعنی تیز و شتاب کی ہی یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ گنہگارون کو اوس مین عذاب جلد ہوتا ہی اور اوسمین آگ کی شعلہ تیز اوٹہتی ہین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِی النَّارِ حَتّٰی اِنَّ بَیْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰی عَاتِقِهٖ مَسِیْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بڑی بدن ہو جائینگی دوزخی دوزخ مین یعنی تاکہ عذاب زیادہ ہو یہانتک کہ تحقیق درمیان لوکان ایک اونکیکی اوسکی کندہی تک مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق موٹاپا اوسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا وَاِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْکَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا اوسنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کی کہ بہت بڑی ہوتی ہین کاٹیگا ایک سانپ اونمین سی ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اوسکیکا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچہو ہین مانند خچرون پالان بندہون کی کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکیکا چالیس برس نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی **وَعَنِ** الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُکَوَّرَانِ فِی النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَکَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی حسن بصری سی کہ کہا حدیث کی ہمسی ابو ہریرہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آفتاب و چاند دو ٹکڑی پنیر ہونگی لپیٹی گئی بیدور ڈالی گئی آگ دوزخ مین روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نی اور کیا ہی گناہ آفتاب و چاند کا پس کہا ابو ہریرہ نی کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی **فائدہ** ع یعنے تو نص جلی کی مقابل قیاس کو کرتا ہی اور گردانتا ہی موجب دخول دوزخ کا عمل کو پس اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ حسن بصری نی پوچہا

کہ حکمت انکی داخل کرنیکی بیان کرو اور ابوہریرہ نی جواب مین کہا کہ یہی حدیث جو حضرت سی سنی تھی تجھی نقل کر دی اسی زیادہ مجکو علم نہین بعضی علما
نے لکھا ہی کہ سبب انکی ڈالی جانیکا دوزخمین یہہ ہے تا دوزخیونکو انکی گرمی سی عذاب یاد دہو اسلیی کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سی بروایت دیلمی کے
مسند فردوس مین مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کی مونہہ عرش کی طرف ہین اور پشت دنیا کی طرف پس اس سی معلوم ہوا کہ اگر مونہہ انکی دنیا کی طرف
ہونی تو اہل دنیا مین سی کوئی متحمل انکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نی کہا کہ اسلیی ڈالی جاوینگی کہ کافر انکو پوجتی تھی انکی جلانیکی لیی تاکہ
کہ دیکھو جنکو تم پوجتی تھی انکا یہہ حال ہی ف یہہ حدیث حسن ہی نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِیٌّ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَنِ الشَّقِیُّ قَالَ مَنْ لَمْ یَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ یَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِیَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا دوزخمین مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچھا گیا یا رسول اللہ اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکری خدا کے
رضامندی کی لیی طاعت یعنی واجبہ ورنہ چھوڑی خدا کی لیی یعنی اوسکی ڈر سی گناہ ف ع بدبخت شامل ہی کافر اور فاجر کو نقل
کے یہہ ابن ماجہ نی

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

یہ باب ہے بیچ بیان پیدا کرنی جنت اور دوزخ کی ف ع یعنی
اسمین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہوچکی ہین اور اب موجود ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت کا ہی
برخلاف اسکی کہ بعضی مبتدعہ کہتی ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اسمین بیان ہی اسکا کہ کسکی
لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر ہی بعضی اوصاف انکا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِیْنَ
وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی
لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ
اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ
حَتّٰی یَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا
اِلٰی بَعْضٍ فَلَا یَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ
یُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جھگڑین آپسمین جنت اور دوزخ ف جھگڑنا ایکطرحکا اظہار شکایت کا کیا اپنی حال سی کہ کیون ایسا ہوا اور اسلیی جواب دیا اللہ تعالی نی کہ یہہ مقتضای
مشیت اور اختیار میرا تہا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا یعنی اور دوسری کو محل و مکان قہر و غضب کا ت پس کہا دوزخ نی کہ اختیار کی گئی مین واسطے
متکبران اور گردن کشون کے کہا بہشت نی پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگی مجھمین مگر ضعیف لوگ نمین سی یعنی بدنمین اور ماندین حقیر اور گم نام و کم اعتبار اور لوگون
کے نظرون سی گری ہوئی ف ع یعنی اکثر لوگون کے نزدیک ایسی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک بڑی قدر والی ہین اور ایسی اونکی
نزدیک جو پہچانتی ہین انکو قسم علما و صلحا سی اور مراد حصر سی غلبہ ہے یعنی اکثر اور غالب ایسی ہونگی والا انبیا اور رسول و بادشاہ بہی اوسمین داخل ہونگی یا
مراد رکہین ضعفا سی فروتنی کرنیوالی واسطی اللہ کے اور تواضع کرنیوالی واسطی خلق کی اور خوار رکہنی والی نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سی اپنی نزدیک
ت اور نہین داخل ہونگی مجھمین مگر بہولی فریب کہا چالاکی والی ف ع لفظ غرۃ غین کی زبر اور رکی تشدید سی ہی یعنی عدم تجربہ اور وجود

غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتہہ مہم عقبی کی جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنی بہشتی نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون **ت** فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتہہ تیری جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنی بندونسی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتہہ تیری جسکو کہ چاہتا ہون اپنی بندونمین سی **ف ع** حاصل یہہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال وجلال کی اور وصف کمال کی اور نہین ظاہر ہوئی کسیکو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتہہ ہر ایک کی مقام فضل مین باوجود علم اس بات کی کہ ایک دن دوزخ مین سی قبیلہ عدل سی ہی اور دوسری طریق فضل سی ولا یسال عما یفعل وہم یسالون اور ہر ایک کی لیی تم مین سی پری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کو بہر دونگا لوگونسی ہین ہر دوزخ پس نہین بہرنیکی **ف ع** فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلات وتقول ہل من مزید یعنی پس طلب کری گی زیادتی اور نہین بہرنیکی دوزخ یونسی کہ مقرر ہین اوسکی لیی **ت** یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی اوسمین پانو اپنا کہیگی دوزخ بس بس بس **ف ح ع** اطلاق پانو کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسیکہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچہہ مراد ہی اوسکی حق ہی اور درپی دریافت کیفیت اوسکی نہ پڑی مذہب سلم یہی ہی اور سلف نی یہی اختیار کیا ہی اور بعضی متاخرین ارباب تاویل کہتی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکیکا ہی اور بعضون نی اور اور کچہہ تاویل کی ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ مناسب ذات اقدس کی ہی تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوی **ت** پس اوسوقت بہر جاویگی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سی اور جمع کیی جاوینگی بعضے اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاوی گی اور سمٹیاوی گی پس ظلم نہین کرنیکا اللہ تعالی اپنی مخلوق سی کسیکو **ف ع** کہ بی گناہ کیی دوزخ مین ڈالی اور ایک جماعت پیدا کری کہ دوزخکو اونسی بہری اور مراد ظلم سی ازروی صورت کی ہی والا اگر بیگناہ کو بہی داخل کری حقیقت مین ظلم ہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کری ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین کرینگا **ت** اور لیکن بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکی لیی ایک خلق جدید **ف ح** کہ بی سابقہ عمل کی اونکو بہشت مین داخل کریگا فضل ورحمت اوسکی ہی کہ بی گناہ دوزخ مین نڈالی اور بی طاعت بہشت مین داخل کری **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ باین صفت کہ ڈالی جاوینگی اوسمین یعنی جن وانس اور کہیگی دوزخ آیا ہی کچہہ زیادتی یعنی بہر نیکی نہین اور بس نہین کرینگی طلب زیادتی سی یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی اوسمین قدم اپنا پس سمٹیاوین گی بعضی اجزا دوزخ کی طرف بعض کی اور تنگ ہوجاویگی پس کہیگی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیری کرم کی کہ بہر گئی مین اور ہمیشہ رہیگی بہشت مین وسعت در زیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہونگی رہنی والونسی یہانتک کہ پیدا کریگا اللہ تعالی بہشت کی لیی ایک خلق کو پس بساویگا اوس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ** اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہہ کلمہ

ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبرئیل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا والی ما اعد اللہ لاھلھا فیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لایسمع بھا احد الا دخلھا ثم حفھا بالمکارہ ثم قال یا جبرئیل اذھب فانظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لایدخلھا احد قال فلما خلق اللہ النار قال یا جبرئیل اذھب فانظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لایسمع بھا احد فیدخلھا فحفھا بالشھوات ثم قال یا جبرئیل اذھب فانظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لایبقی احد الا دخلھا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نی بہشت کو کہا جبرئیل کو کہ جا اور دیکہہ طرف بہشت کی کہ کیا اچہی اور لطیف پیدا کی ہی ہنی وہ پس گیی جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی اللہ تعالی نی بہشتیونکی لیی بہشت مین **ف** ع یعنی ایسی چیزین اچہی بندونکی لیی تیار کر رکہین ہین کہ نہ کسی آنکہ نی دیکہین ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی دلمین خطرہ اونکا گذرا ہی **ت** پہر آئی جبرئیل حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی نہین سنی گا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین **ف** ح یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونیکی اور کوشش کریگا اوسکی حاصل کرنیمین بسبب خوبی وسرور اوسکی مقصود بیان کرنا کمال خوبی ولطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہووے **ت** پہر گہیرا اوسکو ساتہہ مکروہات طبیعت کی **ف** ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی بمعنی مشقت وشدت کی اور مراد اوس سی تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر ونواہی سی کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا پس اونکو گرد بہشت کی گہیرا کہ جب تک کوئی اون مکارہ مین نہ پڑی بہشت کو نہ پہونچی **ت** پہر فرمایا اللہ تعالی نی کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ اسلیی کہ اب اوسمین زیادتی اور کچہہ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکی پس گئی جبرئیل اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکہا جو کچہہ کہ گرد اوسکی گہرا ہی پہر آئی جبرئیل اور کہا ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس در کسر شہوات ہی یعنی بسبب انکی دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخکو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکہہ طرف اوسکی کہ کیا ڈرانی اور بری چیز پیدا کی ہی میں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گیی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کی پہر آئی جبرئیل اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہونیکا اوسمین پس گہیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتہہ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہون کی پہر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پس عرض کی جبرئیل نی کہ ای رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخمین **ف** ح ع یعنی یہہ شہوات ومعاصی اتنی شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس وطبیعت مین سی باقی نہین رہنیکا کہ میل اوسکی طرف نہ کری اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ در آوی اور یہہ حدیث تفسیری حدیث صحیح کی کہ جو اوپر گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات **ت** نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا یوما الصلوۃ ثم رقی المنبر فاشار بیدہ

قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُذْ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی ہمکو ایک دن پہر چڑہی منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلہ مسجد کی طرف پس فرمایا کہ تحقیق دکہائی گئی مجکو اب اوسیوقت کہ پڑہائی مینی تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی ف ح لفظ قبل ساتہہ زیر قاف اور زیر ب کی لکہی ہی اور پیش دونوں کی بہی روایت ہی اور ساتہہ پیش قاف اور جزم ب کی بہی آیا ہی سب بمعنی مقابل کی ت پس نہیں دیکہی مینی کوئی چیز قسم دیکہنی کی چیزونسی مانند اوسچیز کی کہ دیکہی مینی آج نیکی و بدی مین ف ح یعنے بہشت کو خوبتر دیکہنی کی چیزونسی پایا مینی اور دوزخ کو بدتر دیکہنی کی چیزونسی یہان شبہہ لاتی ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود اوس طول وعرض کی کیونکر متمثل مصور ہوا دیوار مین اور جواب یہہ دیتی ہین کہ جیسیکہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہیں ہی کہ مثل اوسکی ہو طول وعرض مین اور یہہ بہی ہی کہ حدیث سی یہہ نہیں لازم آتا کہ بہشت و دوزخکی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنی اوسکی پس ہوسکتا ہی کہ دکہانا اوسکی مثال کا اوسطرف ہوا اور وجود مثال اور جگہ اور اور عالم مین ہو اور بعض حدیثونمین آیا ہی کہ رایت الجنة والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا مینی بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بپیش عین اور جزم رے سی معنے ناحیہ اور جانب کی اور یہان بہی وہی اشکال لاتی ہین اور یہی جواب دیا ہی اور یہہ بہی کہا ہی علما نی کہ مراد یہہ نہیں ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکہا مینی اسحال مین کہ بہشت و دوزخ اس دیوار کی جانب مین تہین بلکہ مراد یہہ ہی کہ دیکہا مینی انکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور اسصورت مین کچہہ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقة الحال ت نقل کی یہہ بخاری نی بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِکْرِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ باب ہی بیچ بیان ابتداء پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوٰة والسلام کی ف ح آغاز مردین و ملت کا اور اصلاح وانتظام امور عالم کا اونسی ہی اور ابتداء پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سی ہی جاننا چاہیی کہ ملیون الی بلکہ مجوس سب متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود مین آیا بایںمعنی کہ کوئی چیز نہ تہی سوای خدا کی پہر پیدا کیا اوسنی اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ پس پیدا کی لوح و قلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش اور کرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن وانس کو جیسیکہ حدیثونمین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علما نی کہ اجسام حادث ہین ساتہہ ذاتون اور صفتون اپنی کی پس بعضی اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سی پانی ہی اسلیی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوین سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین آیا ہی اور یہہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکماء کی کہ نام اوسکا طاس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علماء نی کہ اوسنی یہہ قول مشکوة نبوت سی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسکی نظر ہیبت وجلال سی پس پگہلی اوسکی اجزا اور پانی ہوگئی اوسمین سی ایک اور بخارا وٹہا مانند دہوین کی پس پیدا کیی اوسنی آسمان پہر ظاہر ہوئی پانی پر کف اور پیدا کی اوسنی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہہ امور عقل وقیاس سی نہیں معلوم ہوسکتی مگر وحی آسمانی سی یا ساتہہ استنباط وفہم کی وحی سی واللہ اعلم بحقائق الامور اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ

اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِىْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِى الدِّيْنِ وَنَسْاَلُكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِى الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِىْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ

روایت ہی عمران بن حصین سے کہا تہا مین دیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ قبیلہ برا مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم **ف ع** یعنی قبول کرو اور لو مجہسی ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتھہ جنت کے اور پانی سعادت دارین کی یعنی سیکہو احکام وعقاید دین کی اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت انکی دنیا اور متاع دنیا تہی نعوذ باللہ من ذلک **ت** کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتھہ دین و تفقہ کی پس کچہہ دیجیے ہمکو **ف ع** یعنی بشارت سنکر لی ہمنی اور قبول کی کچہہ دو ہمکو دنیا مین سی کہ ہمکو وہ چاہیی ہی پس چونکہ دنیا فانی کو اونہون نی اہم جہات جانا اور مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت نی نالیاقتی اور ضعف یقین اونکا دریافت کرکر از راہ غصہ کی نفی کی قبول کرنی بشارت کی بہ نسبت اونکی کہ فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم **ت** پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نکی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپکی پاس تا دانشمند ہوویں ہم دین مین **ف ع** چونکہ اچہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکی لیی بشارت اور قبول اور علم و عمل اور پہنچنا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطا کی پڑی پستی مین پس عالی ہمتی پہنچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو جیسیکہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہرہ سی بقصد زیارت تربت امیر المومنین حمزہ کی اور ساتہہ ہوا اونکی ایک شخص پس کہولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کی اور داخل ہوئی وہ مزار پر پس دیکہا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی پس پہچانا شیخ نی کہ یہہ ساعت قبولیت کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالی سی عفو و عافیت دنیا اور آخرت مین پہر کہا از راہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتہہ تہا اونکی ای بہائی میری طلب کر اللہ تعالی سی جو چاہی تو اسلیی کہ یہہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا جنت و نار کا پہر پہری دونوں اور جبکہ پہنچی مدینہ کی دروازہ پر دی اوس شخص کو کسی نی وہ انگی رہنی والو مین سی ایک دینار پہر داخل ہوئی دونوں قطب لی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور منکشف ہوا اونپر یہہ قضیہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ ای مخنی الہمۃ پایا تو نی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نی ایک ٹکڑا دنیای دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تو نی مانند ابو العباس کی عفو و عافیت تاکہ ہوتی وہ دونوں بیچ امر دین و دنیا تیری کافی و وافی **ت** اور آئی ہین ہم تا پوچہین ہم آپسی ابتدا اس امر سی یعنی پیدایش سی اور مبدا عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ **ف ع** یعنی ازل الازال مین جیسیکہ ہی وہ ابد الآباد مین پاک وصف تغیر و حدوث سی کہ صفت ہی بندو نکی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم **ت** اور نہ تہی پہلی اوسکی کوئی چیز **ف ع** بلکہ جو کچہہ ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی **ت** اور تہا عرش اللہ تعالی کا پانی پر پہر پیدا کیی اللہ تعالی نی آسمان و زمین **ف ع** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تہی عرش اور پانی پیدا کیی گیی پہلی آسمان و زمین کی اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان و زمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر بایں معنی ہی کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نہ تہی نہ یہہ کہ عرش روی آب پر تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کی جیساکہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل ذکر اسکا اول

کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کی ہوچکا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پر اور پانی پشت ہوا پر اور رہا قایم تہی اللہ تعالی کی قدرت سی کہا بعضون نی کہ پیدایش عرش وپانی کی پہلی آسمان وزمین کی ہوئی پہر پیدا کیا اللہ تعالی نی آسمان وزمین کو پانی سی اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنی لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹہی اوسمین جہاگ اور جمع ہوئی جگہ کعبہ شریفہ کی چنانچہ اسیلیی نام ہوا مکہ کا ام القری پہر پہیلائی گئی زمین اوسکی نیچی سی پہر رکہی گئی زمین پر پہاڑ تاکہ ہلی نہین اور اول پہاڑ ابو قبیس پیدا ہوا موجب بعض اقوال کی اور اوٹہا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان وقتی ت اور لکہا اللہ تعالی نی یعنی ساتہہ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو ف ح اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ لکہنا پہلی پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین اوی کہتی ہین ت کہ پہر آیا میری پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈہونڈہ اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہی یعنی بہاگ گئی پس گیا مین اوسکی ڈہونڈہنیکو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اوٹہتا نقل کی یہہ بخاری نی ف ح عمران نی دروازہ پر اونٹنی باندہ کر حضرت کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اونٹنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری اونٹنی بہاگ گئی جا پکڑ لیں وہ اوٹہی بنا بر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیون مین اوٹہا اور فواید صحبت شریف آنحضرتؐ کی سی اور حقایق وعلوم سی کہ وہان مذکور ہوتی تہی محروم ہوا **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی امیر المومنین عمرؓ سی کہ کہا کہڑی ہوئی درمیان ہماری یا واسطی نصیحت کرنی ہماری کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑا ہونا عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدا پیدایش سی تا آخر روز قیامت کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ف ح ع یعنی احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہہ کہ آنحضرتؐ نی بیان کیا احوال سب اشتو نکا تا وقت دخول جنت ونار کی اور بیان کیا احوال امت اپنی کا جو کچہہ کہ جاری ہوگا اونپر خیر وشر سی یہانتک کہ داخل ہون بہشتی اونمین سی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ت یاد رکہتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکہا اور بعد از یاد کرنیکی فراموش نکیا اور یاد نہین رکہتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا یاد کیا اور بعد اوسکی فراموش کیا حاصل معنی یہہ کہ بعضی یاد رکہتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کری آسمان وزمین یہہ لکہا کہ مہربانی میری سبقت لیگئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہہ قول لکہا گیا ہی اور نزدیک اوسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ت ع اور معنی یہہ کہ وہ کتاب لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ کسیکی حیز ادراک یعنی سمجہہ مین نہین آئی کہا تورپشتی نی احتمال ہی کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہوا اور ہون معنی قول حضرتؐ کی فہو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اسی قضا کہ جو جاری کی اللہ تعالی نی اور دونون وجہون پر پس قول حضرت کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ کسیکی حیز ادراک مین نہین آئی اور معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہی کہ کبہی کبہی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شی یعنی عذاب اپنا پہنچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نی گہیر رکہا ہی ہر چیز کو **وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِّنْ نَارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیے گیے فرشتے نور سی ف ح قاموس مین ہی کہ نور روشنی یا شعاع
اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن سی ہی ت اور پیدا کیا گیا جان کہ معنی جن کی ہی یا باپ جنونکی جیسےکہ آدم باپ ہین بشر کی شعلہ آگ دہوین ملی ہوئی کسی سے
اور پیدا کیے گیے آدم اوس چیز سی کہ بیان کی گیئ تمہارے لیے نقل کی یہہ مسلم نی ف ع یعنی قران مین خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نی ابی سعید
سی مرفوعا کہ پیدا کیے گیے کہجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نی ابی امامہ سی مرفوعا کہ پیدا کیے گیے حورعین زعفران سی اور
روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداء سی کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچہو اور
حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی جو مین اور ایک قسم ہین کہ اونپر حساب وعقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چارپایوں
کی اور ایک قسم ہین کہ بدن اونکی بدن بنی آدم کی سی ہین اور ارواح اونکی ہمدوح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کی سایہ مین ہونگی اوسدن کہ نہین سایہ
ہوگا مگر اوسیکا وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ
يَّتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور صورت بنائی اونکی بہشت
مین چہوڑا اونکو جب تک چہوڑنا اونکا چاہا ف ح ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ پیدائش اور بنانا صورت بنی آدم کا بہشت مین ہوا حالانکہ اخبار
دلالت کرتی ہین اوسپر کہ پیدائش اور صورت بنی اونکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کی جنگلو مین سی ہی اور بعد از درست کرنی اور پہونکنی روح کی
بہشت مین لیگیے پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اونکی ہی یعنی پیدا کر کر رکہا بہشت مین اور توربشتی نی کہا کہ مجہی گمان یہہ ہی کہ ذکر کرنا
لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سی یہہ تقدیر جب پیدا کیا آدم کو ت پس شروع کیا ابلیس نی پہرنا گرد اوسکی اونکی دیکہتا تہا کہ کیا ہی یہہ یعنی تفکر کرتا تہا
انجام کار اوسکی مین اور تامل کرتا تہا کہ کیا ظاہر ہوگا اوس سی پس جب دیکہا اوسکو خالی اندر سی پہچانا کہ یہہ پیدا کیا گیا ہی پیدائش غیر مضبوط ق ع یعنی
نہین تقویت ہی بعض اعضاء کو بعض سی اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کی لیے اور بعضون نی یہہ معنی کہی
ہین کہ اپنی نفس کا مالک نہین ہوسکیگا اور نہین نگاہ رکہ سکیگا اپنی تئین بہوک سی اور شہوات سی یعنی پس خوش ہوا ابلیس اور کی امید کی باندہی اوسکو
گمراہ کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنی نفس کا غصہ کی وقت ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ختنہ کیا ابراہیم نبی نی اپنا اوس حال مین کہ وہ اسی برس کی تہی ساتہہ قدوم کی ق ع کہا نووی نی
کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت مین اختلاف ہی تشدید وتخفیف مین کہا جاتا ہی آلہ بڑہی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتہہ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور
تشدید سی قریہ ہی شام مین پس جسنی کہ روایت کیا ہی قدوم کو تشدید سی مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکہتی ہی قریہ کو اور آلہ کو اور
اکثرون نی تخفیف ہی پڑہی ہی حاصل یہہ کہ اکثرون کی نزدیک معنی یہہ ہونگی کہ ختنہ کیا بسولہ سی یا قدوم مین کہ قریہ ہی شام مین ت نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ
قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ
لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَّعَهُ امْرَاَةٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ

یہہ بیان واقع ہی کہ اوسوقت مین کوئی وہان اور اونپر ایمان لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہہ بہی ایک توجیہ اور ہی واسطی صدق قول ہذا اختی کی اور شاید کہ اقتصار ابراہیم کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت لوط بہی تو ایمان لاچکی تہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فامن لہ لوط جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم کی یہہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان یہہ ماجری درپیش آیا ہی کوئی اور سوای ہم دونون کی مومن نہین کیونکہ لوط اونکی ساتہہ نہ تہی ایک اور اعتراض کیا ہی علمانی کہ کیون نکہا ابراہیم نی کہ یہہ بیوی میری ہی حالانکہ بیوی کو اوسکی میان کی ہاتہہ سی کم لیا کرتی ہین اور یہہ بہی ہی کہ ظالم کہان پاک رکہتا ہی بیوی ہو یا بہن لیلیتا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بیوی کو میان سی لیلیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اوسکا بہائی احق ہی ساتہہ اوسکی بہ نسبت غیر اوسکی پس چاہا ابراہیم نی کہ تمسک کرین ساتہہ دین اوسکیکی باوجود اسکی اوسنی رعایت اپنی دین وعادت کی نکی اور قصد کیا اوسکی لینی کا **ت** پس پہنچا اوس ظالم نی کسیکو طرف سارہ کی اونکی بلانی کی لیی پس لالی گئین سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم تا نماز پڑہین **ق ح ع** اور مناجات کرین اپنی پروردگار سی تا اس ورطہ سی نجات پاوین اور عادت مقربین درگاہ یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی **ت** پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس تو چاہا اوسنی کہ ہاتہہ ڈالی اونپر اور پکڑی اونکو یعنی بغیر سوال وجواب کی یا بعلاوہ اوسکی بسبب غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہہ کر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم **ق ح** لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہہ تخفیف کی ہی اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہی علمانی یا تو یہہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی کہ چہوڑنی سارہ کی سی اور یا یہہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب کیا گیا اوسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہہ تشدید کی تاخیذ سی بہی آیا ہی یعنی پکڑی جانی کسیکی دل کی بسبب افسون یا سحر کی ایسا کہ سراسیمہ وحیران ہو **ت** اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی یا زیادہ اسپر فغط **ق ح** ساتہہ پیش غین معجمہ اور تشدید طا مہملہ کی بنا مجہول پر یعنی گلا گہونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہہ کہ سنی گئی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتے مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو خراٹا کہتی ہین **ت** یہانتک کہ پانون مارنی لگا زمین پر یعنی ایسا ہوگیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیی تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنی کچہہ تعرض تہین کرونگا تجسی پس دعا کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوسحالت سی پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوسی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری لیی اور نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ نی اللہ تعالی سی پس چہوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسیکو اپنی دربانون میں سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میری پاس انسان کو یعنی تا کہ قادر ہوں مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سی نہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور قریب تہا کہ یہہ ہلاک کر ڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ **ق ع ح** یعنی جبکہ دیکہی اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اونکا نزدیک اللہ کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجر تہا اور آجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجرہ ابراہیم کو دی اور کہا امید ہی کہ تمہاری ہاں اس سی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ہاجر سی پیدا ہوئی اور ابراہیم اوس ایام مین سو برس کے تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحق پیدا ہوئی **ت** پس آئین سارہ ابراہیم کی پاس اسحال مین کہ ابراہیم ع کہڑی نماز پڑہتی تہی یعنی اونکو انکی خلاصی کی تو خبر ہوئی نہ تہی بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہہ سی کہ کیا ہی حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکیکی یعنی اوسکی بداندیشی اوسی کی اوپر پڑی اور مجہپر سرایت نکی اور کچہہ زیان مجہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابوہریرہ نی کہ وہ ہاجر ماں تمہاری

ہلی ہی بیٹوں آسمان کی پانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یہہ خطاب حضرت اسمٰعیل ع کی اولاد کو ہی اور ساتہہ پانی آسمان کی تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت نسب اونکی کی دریا پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کی پانی سی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتہہ اسکی اسکی طرف کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمٰعیل ع کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس و طہارت سی نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی صانع اوسکو آسمان ہی سی بہیجتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ خطاب انصار کو ہی اسلیے کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اوسکا لقب ماء السماء تہا اسلیے کہ اوسکی قوم مینہ طلب کرتی تہی اوس سی اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہہ نام اونکا اسلیے ہوا کہ وہ طالب مینہ کی رہتی ہین اور جہان مینہ ہوتا ہی وہین گذران کرتی ہین اور اگرچہ تمام عرب ہاجر کی بطن سی نہین ہین لیکن اکثر اولاد اسمٰعیل سی ہین پس بسبب شرف اور غلبہ کی یون کہا

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِى السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لایق تر ہین ساتہہ شک کرنیکی ابراہیم سی جس وقت کہ کہا ابراہیم نی ای پروردگار میری دکہا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو ف ح بعد لفظ الموتی کی آیت یون ہی قال اولم تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور سبب فرمانی اس حدیث کا یہہ ہی کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نی صحابہ مین سی کہ شک کیا ابراہیم نی نہ ہماری پیغمبر نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لایق تر ہین ساتہہ شک کی ابراہیم سی اور ظاہر اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی ثابت کیا شک حضرت ابراہیم کی لیی اور اپنی ذات شریف کی لیی حالانکہ دونون محال ہین کیونکہ پیش آنا شک کا انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کہ اول مومنوں اور موقنون کی ہین کچہہ معنی ہی نہین رکہتا پس معنی یہہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم مین تو ہم مین بہی پاتا اور تم جانتی ہی ہو کہ شک راہ نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم بہی ایسی ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطی طلب ترقی کی تہا علم الیقین سی طرف عین الیقین کی کہ اطمینان قلب عبارت اوسی سی ہی یا جب ابراہیم ع دلیل لائی کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کی یہہ بات تا ظاہر ہو دلیل اونکی عیانا لیکن اشکال یہہ آتا ہی کہ اس حدیث سی ترجیح ابراہیم ع کی آنحضرت کی ذات شریف پر سمجہی جاتی ہی اور جواب اسکا یہہ ہی کہ حضرت نی یہہ بات بطریق تواضع کی فرمائی یا فرمائی ہو پہلی آنی اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار و افضل ہین اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہر اوس حدیث کی ہی کہ حضرت نی اوپر عدم فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ت اور رحمت کری اللہ تعالی لوط پر تحقیق تہی لوط کہ آتی تہی اور پناہ پکڑتی تہی طرف رکن سخت کی ف ح رکن ہر چیز کی کنارہ قوی کو کہتی ہین اور یہان مراد رکن شدید سی جماعت قویہ ہی اور بیان اسکا یہہ ہی کہ جب قوم لوط نی قصد کیا ایذا دینی کا اونکی مہمانونکو کہ فرشتی تہی بصورت امردون کی تو کہا حضرت لوط نی لو ان لی بکم قوۃ کاشکی مجکو ہوتی قوۃ یعنی بذات خود قوۃ مقابلہ اور دفع کرنی تمہاری رکہتا مین او آوی الی رکن شدید یا پناہ ڈہونڈتا مین ساتہہ جماعت قوی کی اونکی حمایت اور قوۃ سی باز رکہتا اپنی تئین تمہاری شر سی پس فرماتی ہین آنحضرت کہ رحمت کری اللہ تعالی لوط کو کہ پناہ ڈہونڈتی تہی ساتہہ رکن شدید کی آدمیون مین سی حالانکہ رکن شدید چنگل مارنا ساتہہ عصمت حق اور حفظ اوسکی کی ہی اور عرب رحمت دعا ان بہیجتی ہین کہ کسی سی کچہہ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کری کہ نہ کرنا چاہیی کہتی ہین کہ خدا رحمت کری اور بخشی فلانیکو کہ ایسا کام کیا یعنی کار نا بایستی کیا انتہی اور ملا علی نی بہی ایسا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سی نقل کرکر لکہا ہی کہ میری نزدیک یہہ معنے لیینی بہ نسبت انبیا علیہم السلام کی طریق ادب سی دور ہین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتی تہی غیبت عوام سی مردہ ہون خواہ زندہ پس کیونکر مقصود ہو کہ ذکر کرین بیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان مرتبہ یا کم ہمتی کی پس معنی یہہ ہین کہ وہ بمقتضای جبلت

بشریہ کی بعض امور ضروریہ مین میل کرتی تہی طرف استعانت کی ساتہہ جماعت قویہ کی پس جائز ہی ہماری لیی بہی ایسا اسلیی کہ ہم مامور ہین ساتہہ
متابعت کاملین کے بیچ تعلق اسباب کی باوجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ابتدا کلام مین یرحم اللہ کہنا اسلیی تہا کہ تا نہ وہم جاوی اعتراض نقصان
کا اونپر جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ اعلم بالصواب پہر فرمایا آنحضرت نی ت اور اگر ٹہیرتا مین قیدخانہ مین اوس مدت
دراز مین کہ ٹہیرے یوسف تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالیکا ف ح کہ بادشاہ مصر کی طرف سی حضرت یوسف کی بلانیکو آیا تہا اور قصہ اسکا یہہ ہے
کہ حضرت یوسف علیہ السلام نو برس سی قیدخانہ مین تہی اور جب مصر کی بادشاہ نی طلب کیا اونکو تا خلاص کری اور مقرب کری تو یوسف ع
نی نکلنی مین توقف کیا اور کہا کہ پہلی میرا حال دریافت کروا اون عورتونسی کہ مجکو دیکہہ کر ہاتہہ کاٹ ڈالی تہی عصمت اور غیرت میری تحقیق
کرو بعد اوسکی نکلونگا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اگر مین بجای یوسف کی ہوتا اور اتنی مدت دراز قیدخانہ مین مجہہ پر گذرتی
اور کوئی میری چہٹانی کی لیی آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف وتامل نکرتا جیساکہ یوسف نی کیا پس
اسمین تعریف کی آنحضرت نی یوسف علیہ السلام کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رای اونکیکا یعنی باوجود اسکی کہ کوئی مدت دراز تک
قیدخانہ مین ٹہیری اور پاوی محنت وشدت اوسمین اور پہر کوئی اوسکی چہٹانیکو آوی اور وہ صبر وثبات اختیار کری تو زیادہ اسپر استقامت متصور
نہین ہی اگر مین اسطرح کہین اسحال پر ہوتا تو جلدی نکلتا اور صبر نکرتا اور یہہ تواضع ہی آنحضرت کی واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ مدح وثنا یوسف کی
ورنہ استقامت آنحضرت کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولو العزم سی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان موسی کان رجلا حییا ستیرا لا یری من جلدہ شیء استحیاء فآذاہ من آذاہ من بنی اسرائیل
فقالوا ما تستر ھذا التستر الا من عیب بجلدہ اما برص او ادرۃ وان اللہ اراد ان یبرئہ فخلا یوما وحدہ لیغتسل
فوضع ثوبہ علی حجر ففر الحجر بثوبہ فجمح موسی فی اثرہ یقول ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر حتی انتہی الی ملأ من بنی اسرائیل فرأوہ عریانا
احسن ما خلق اللہ فقالوا واللہ ما بموسی من باس واخذ ثوبہ فطفق بالحجر ضربا فواللہ ان بالحجر لندبا من اثر ضربہ
ثلاثا او اربعا او خمسا متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق موسی علیہ السلام تہی ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنی والی بدن کی نہین دیکہا جاتا تہا اونکی جلد بدن سی کچہہ بسبب شرم کہنی
کی یعنی مارے شرم کی تمام بدنکو ڈہانکی رکہتی تہی ہر حال مین اور نہاتی وقت پس ایذا دی اون لوگون نی کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینی کا بنی اسرائیل
مین سی پس کہا بعضی موذیون نی نہین بدن ڈہانکتی موسی اسطرح کا ڈہانکنا ساتہہ تکلف ومبالغہ کی مگر بسبب عیب کی کہ اونکی جلد مین ہی یا تو
کوڑہ ہی یا بیضتی پہولی ہوئی ہین اور تحقیق اللہ تعالی نی چاہا کہ پاک کری موسی کو عیب سی اور ظاہر کری لوگونپر بی عیبی اونکی اور ثابت کری اونکی
حیا اللہ تعالی کی طرف سی پس الگ ہوئی موسی لوگون سی ایکروز تنہا نہانی کی لیی پس رکہی کپڑی اپنی ایک پتہر پر پس بہاگا پتہر اور لیگیا کپڑی موسی کی
پس دوڑی موسی اوس پتہر کی پیچہی کہتی ہوئی دی کپڑی میرے ای پتہر دی کپڑی میری ای پتہر یہانتک کہ پہونچی موسی طرف جماعت کثیر کے
بنی اسرائیل مین سی پس دیکہا اوس جماعت نی موسی کو ننگا بہترین پیدایش خدا کی یعنی مبرا اون عیب و نقصان سی کہ اونکی حق مین ثابت کرتی
تہی وہ نادان اور کہا اونہون نی قسم خدا کی نہین ہی موسی مین کچہہ نقصان وعیب ف ح اسی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی پاک کرتا ہی اپنی دوستون
کو ہر عیب و نقصان سی کہ نادان اور منکر اونکو ساتہہ اوسکی متہم کرتی ہین تا اوس سی مبرا ہو کر معزز ومکرم ہون خلق مین ت اور شروع کیا موسی نی
پتہر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئی پتہر مین نشان بسبب تاثیر مارنی موسی کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ فاع ح ہر بار کہ مارتی تہی

ایک نشان اوسمین ہو جاتا تہا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور تادیب کے کہ بہاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزی ہوئی حضرت موسی علیہ السلام کی ایک تو چلنا پتہر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اوسمین اور یہہ بہی معلوم ہوا اسحدیث سے کہ جائز ہی نہانا ننگی خلوۃ مین اگرچہ ہی ڈہانکنا ستر کا افضل اور یہہ بہی سی معلوم ہوا کہ انبیاء اور صلحا مبتلا ہوتی ہین ناداتون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتی ہین اوسپر کہا بعضون نی کہ حکم ہوا موسی علیہ السلام کو یہہ کہ اوٹہا رکہین وہ پتہر ساتہہ اپنی یہانتک کہ جب کبہی تیہہ مین تو مار اوسکو اپنی عصا سی ایکبار پانی بارہ جاری ہوئی اوسمین سی باران چشمی چنانچہ یہہ حال مذکور ہی قرآن مین **متفق** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایوب نہاتی تہی ننگی **ف** احتمال ہی کہ باندہی ہون تہبند جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول مابعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور یہہ بہی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسیکہ موسی علیہ السلام کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تہا یہہ جائز اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اشارہ کیا طرف اسکی کہ تستر اولی ہی واسطی حیا کرنیکی مولی سی ہماری آنحضرت مبعوث ہوئی واسطے پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تہا یہہ نہانا ایوب کا بعد حاصل ہونی صحت وعافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تہی اوسمین اور برسائین اللہ تعالی نی ٹڈیان سونیکی اونکی گہر مین **ت** کہ گرین ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونیکی پس شروع کیا ایوب نی سمیٹنا اور لگا اپنی کپڑی مین **ف** ظاہر تر یہہ ہی کہ لیتی ہون ایوب اونکو ایک ہاتہہ سی یا لپ بہر کر اور رکہتی ہون اونکو کپڑی پہنی ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندہا ہو پہلی غسل کی یا بعد اوسکی یا پاس کہا ہو کہ ہنوز پہنا نہو **ت** پس پکارا ایوب کو اوسکی پروردگار نی یعنی ازراہ مہربانی کی کہا ای ایوب کیا نہین بی پروا کیا مینی تجکو اوس چیز سی کہ دیکہتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا ہی مینی تجپر کہ تجکو احتیاج نہین ہی ان ٹڈیونکی کہ اوٹہالی تو نی اور اپنی کپڑے مین جمع کین کہا ایوب نی کہ ہان بی پروا کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سی اور زیادتی رحمت تیری سی **ف** ح ہر چند کرم تو بیشتر تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من شیٔ من رحمتک ومن فضلک پس معلوم ہو کہ اوٹہانا ایوب علیہ السلام کا اون ٹڈیونکو بسبب دیکہتی منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سی تہا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑہانی مال کی کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نی کہا کہ اسحدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑہانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکر گذاری کا اور صرف کری اوسکو اور سمجہہ کہ دوست رکہی اوسکا اور راضی ہو اوسی **متفق** نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْهُ** قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ كَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا اَدْرِيْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا بدکہا کیا ایک شخص نی

مسلمانون مین سی اور ایک شخص نی یہودیون مین سی پس کہا مسلمان نی قسم اوس کی کہ برگزیدہ کیا محمد کو ساری جہان کی لوگون پر پس کہا یہودی نی
اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو جہان کی لوگون پر پس اوٹہایا مسلمان نی ہاتہہ اپنا نزدیک اس کہنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی
کی موہنہ پر شرح کلام اللہ مین یہہ فرمایا ہی حضرت موسی کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہہ ہی کہ اوس وقت کی لوگون مین اونکو برگزیدہ
کیا تہا اور یہہ یہودی برگزیدگی حضرت موسی کی علی الاطلاق مراد رکہتا تہا اور آنحضرت کی برگزیدگی کا انکار اسلیی انہون نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا
ت پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آنحضرت کو ساتہہ اوس چیز کی کہ تہا امر اوسکی سی اور امر مسلمان کی سی پس بلایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی مسلمان کو اور پوچہا اوسی اس بات سی یعنی جو کچہہ کہ گذرا تہا اوسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نی آنحضرت کو یعنی مطابق خبر یہودی
کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بزرگی دو مجکو موسی پر اسلیی کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگی دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس مین بہی بیہوش
ہوکر گر پڑونگا مین بہی ساتہہ اونکی پہر ہونگا مین اول اون شخصون کا کہ ہوش مین آوینگی پس ناگہان دیکہونگا مین کہ موسی علیہ السلام پکڑی کہڑی ہین
ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین کہ آیا تہی موسی درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑی تہی پس ہوشیار ہوئی پہلی مجہی سی زرمتعلق ہوئی ساتہہ
عرش کی پایہ کی یا تہی موسی اون لوگون مین کہ استثنا کیا یعنی باہر نکال لیا ہی اونکو خدا تعالی نی شرح یعنی بیہوش ہوجانی سی جیسیکہ اس آیت مین
فرمایا فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پہونکا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوینگی جو کہ آسمان و زمین مین ہین
مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ وہ ہلاک نہو جیسیکہ فرشتی پس شاید کہ موسی بہی اونہین مین سی ہون کہا عسقلانی نی یعنی پس اگر بیہوش مین نی موسی پہلی
میری تو یہہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئی اونہین سی کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو یہہ بہی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فضیلت دینی سی درمیان انبیا کی مگر اوسکو کہ یہہ بطرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہہ ہی کہ نہ فضیلت
دو ساتہہ جمیع انواع فضیلت کی اسطرح کہ نہ باقی رہی مفضول کی لیی کچہہ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینی سی نفس نبوت مین اسلیی کہ اسمین سب
برابر ہین صفحہ. اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہہ صعقہ بنسبت موسی
کی ساتہہ صعقہ روز طور کی شرح یعنی اوس روز کہ موسی نی دیدار طلب کیا تہا اور وہ اوسی منع کیی گیی اور حق تعالی نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسی بیہوش
ہوکر گر پڑی تہی آج اس صعقہ کو ساتہہ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تہا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہوچکا تہا اوسکی بدلی اب نہوا +
یا بیہوش نہوئی صعقہ سی ہوا موسی کو ولیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری کی شرح پس جب موسی کو یہہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی تو فضیلت کیون
دین مجکو اوسپر اور یہہ واضح ہی آنحضرت کی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ فضل جزئی ہی کہ موسی کی لیی ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی کی نہین ہی …
السلام کا پہلی اوترنی وحی کی سی ساتہہ آنحضرت فضیلت آپکی ہی اور جاننا چاہیی کہ یہہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ بہ نسبت پہلی صور کی روز قیامت کی حاصل
ہوگا اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسی علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہونگی کہ اونکو بسبب اوسکی صعقہ حاصل ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ بعد
اوسکی بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرت اول مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی اس حدیث مین صعقہ ہی کہ
بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوینگی پس اوس وقت کا حال فرمایا کہ جب افاقہ پاونگا موسی کو دیکہونگا کہ پکڑی ہونگی
جانب عرش کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ بیچ اوس صعقہ نفخہ صور کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون
نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بہی ہوگا فتدبرت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن متی سی شرح لفظ متی ساتہہ زبر میم اور تشدید
تا مفتوحہ کی نام حضرت یونس کی باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ یہہ نام اونکی ماں کا ہی اور جامع حضرت یونس علیہ السلام

کا ذکر اسلیے کیا کہ یہہ اولوالعزم نہتی اور قوم کی ایذا پر بی صبری کی اور غصہ کیا اور نکل گیی قوم مین سی اور کشتی پہ بیٹھی چنانچہ قصہ انکا قران شریف
اور تفسیرون مین مذکور ہی پس یہان مظنہ اسکا تہا کہ کسیکو انپر فضیلت دین پس حضرت نی رد کیا اپنی امت کو کہ کوئی طعن و تحقیر انکی نکری ت اور ابو سعید
کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیونکی یعنی نہ کہو کہ فلانا پیغمبر افضل ہی فلانی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور یہہ بروایت ابی ہریرہ کی ہی
کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی ف ع ح یہہ تہی یا تو ہی پہلی اوترنی وحی کی ساتہہ تفضیل کی یا مراد یہہ کہ نہ فضیلت دو وصل نبوت
مین یا اس طرحکی فضیلت کہ اوس سی حقارت اور ردنکی لازم آوی کہ یہہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ سی ہی اور ایک نسخہ مین صاد
جملہ سی ہی یعنی فرق نکرو درمیان انکی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی لا نفرق بین احد منہم **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما ینبغی لاحد ان یقول انی خیر من یونس بن متی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال من قال
انا خیر من یونس بن متی فقد کذب** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہنچتا کسی
بندہ کو کہ کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی ف ع یہہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ آنحضرت فرماتی ہین کہ مجکو بہتر نہ کہو یونس سی دوسرے
یہہ کہ کوئی اپنی تئین بہتر یونس سی نہ کہی اسلیے کہ کوئی ولی ہی نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہو ت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی
اور ایک روایت مین بخاری کی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی جو کوئی کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی پس تحقیق وہ جہوٹا ہی ف ح ع
اوپر معنی ثانی کی کہ مراد جہوٹ سی کفر ہی اسلیے کہ علما اتفاق رکہتی ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنی تئین بہتر پیغمبرون سی جانی اور حضرت نی جو
اپنی تئین انسی بہتر کہتی سی منع کیا بطریق تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا پس نہین ہی یہہ مخالف اس حدیث کی انا سید ولد ادم ولا فخر یعنی مین سردار ہون
ابن آدم کا اور نہین فخر کی راہ سی کہتا بلکہ واسطی ذکر کرنی نعمت کی اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنی انکی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی
**وعن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغلام الذی قتلہ الخضر طبع کافرا ولو عاش
لارھق ابویہ طغیانا وکفرا متفق علیہ** اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
وہ لڑکا کہ مار ڈالا اوسکو خضر نی پیدا کیا گیا تہا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو ف ح یعنے تقدیر الہی مین یہہ تہا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہہ منافی
نہین ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیے کہ مراد اس سی مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنی اسلام کا ہی اور یہہ منافی نہین ہی شقاوت
خاتمہ کی حاصل یہہ کہ فطرت بغیر سابقہ کی ہی ت اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنی ماباپ کو سرکشی اور کفر مین ف ح ع
یعنے ہونا سبب انکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سی وہ بہی اتباع کرتی اوسکا اور کافر ہو جاتی حاصل یہہ کہ علۃ اوسکی قتل کی مرکب تہی اسی کہ
ہتا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماباپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہی اس باب مین اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ
انبیا مین سی ہین اور لفظ خضر ساتہہ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض سی اور نام اونکا بلیان بن ملکان ہی اور بعضون نی کہا
کہ یہہ بہائی ہین الیاس کے اور بعضون نی کہا کہ حضرت آدم کی صلبی بیٹی ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی زمانہ مین تہی اور بعضون نی کہا
کہ اولاد نوح سی ہین بہفت و سطا اور ربا بانکی بادشاہون مین سی تہی واللہ اعلم اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ پیغمبر ہین عمر پوشیدہ اکثر کی نظرون سی اور زندہ
ہین روز قیامت تک بسبب پینی آب حیات کی اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سی صلحا اور ملاقات کرنا انکا بعضی صلحا سی اور ہم کلام
ہونا اونسی اور حاضر ہونا بزرگ و خیر کی جگہون مین مشہور ہے اور بعضی بڑی محدثون نی مثل بخاری اور ابن المبارک وغیرہ کی انکی حیات کا انکار کیا ہی اور
ذکر انکا مشائخ کی کلام مین بہت آیا ہی چنانچہ شک و شبہ کو اوسمین راہ نہین اور بیچ احوال حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے

الکہا ہی کہ ایک دفعہ یہہ کلام کر رہی تہی اور خضر ہوا پر گذری اونہوں نی فرمایا قف یا اسرائیلی واسمع کلام محمدی اور مشایخ وقت کہ انسی ملتی تہی اونکو
وصیت کرتی تہی کہ لازم کرو اپنی پر جانا مجلس شیخ عبد القادر میں اسلیے کہ وہاں برکتیں لیتی اور ترقی میں اور حاصل ہوتی ہی لیتی سعادت ت نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَةٍ
بَیْضَاءَ فَاِذَا هِیَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا نہیں
نام رکہا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطی کہ وہ بیٹھی تہی زمین خشک سفید پر کہ اوپر روئیدگی کی نہ تہی یا گہانس خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گہانس لہلہانی
لگی پیچہی اوسکی سی بسبب سبزی اور تر و تازگی کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ
مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسَی بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰی عَیْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ فَرَجَعَ
الْمَلَكُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّكَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ عَیْنَهٗ
وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوةَ تُرِیْدُ فَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْحَیٰوةَ فَضَعْ یَدَكَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ یَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِیْشُ بِهَا
سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِیْبٍ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْیَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّیْ عِنْدَهٗ لَاَرَیْتُکُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَنْبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ
نی حضرت موسی کو کہ قبول کر حکم رب اپنی کا یعنی میں تمہاری روح قبض کرنیکی لیے آیا ہوں چلو فرمایا آنحضرت نی کہ پس طمانچہ مارا موسی نی ملک الموت کی
آنکہہ پر پس پہوڑ ڈالی آنکہہ فرمایا آنحضرت نی پس پہر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا بہیجا تو نی مجکو طرف بندی اپنی کی کہ نہیں چاہتا مرنا اور تحقیق
پہوڑ ڈالی آنکہہ میری فرمایا حضرت نی پس پہیر دی اللہ تعالی نی طرف اوسکی آنکہہ اوسکی اور فرمایا کہ پہر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی
دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس کہہ تہا اپنا یعنی ایک ہاتہہ یا دونوں ایک بیل کی پیٹہہ پر پس جسقدر کہ ڈہانکی ہاتہہ تیرا بالونسی
یعنی جتنے بال تیری ہاتہہ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اونکی وتنی ہی برس کہا موسی نی پہر بعد اس زندگانی درازکی کیا ہی
کہا فرشتہ نی پہر مریگا تو کہا موسی نی پس اختیار کی میں نی موت ابہی ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو زمین پاک کی کی سی یعنی بیت المقدس سے اگر چہ
مقدار ایک سنگ انداز کی ہو ف ح یہہ مناجات حضرت موسی نی اسلیے کی کہ وہ مقام اوس زمانہ میں فضل تہا بہ نسبت اور جگہوں کے اور مدفن
تہا انبیاء کا اور شاید کہ یہہ سیر میں ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کی اگر چہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہہ سی اور اونہوں نی قریب ہونا
چاہا بیت المقدس سی نہ نفس بیت المقدس اسلیے کہ ڈری اسی کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اوسکی لوگ فتنہ میں پڑین اور اسی معلوم ہوا کہ مستحب
ہی دفن ہونا مواضع متبرکہ میں اور قریب ہونا مدافن صالحین سی ت فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا میں نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکہا دیتا میں
تمکو قبر موسیٰ کی ایک جانب راہ کے نیچی دیکہ وہ ریت سرخ کے کہ وہاں نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ح جاننا چاہیے کہ بعضی ملحدوں نی انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندہا
ہونا فرشتی کا چہ معنی اور فرشتہ کہ قبض روح کی لیے آوی طمانچہ مارنا اوسکی موںہہ پر چہ یارا اور اسی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی کی دنیا
میں سمجہی جاتی ہی اور یہہ کیا لایق ہی مقام نبوت و رسالت کی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تہا موسی علیہ السلام نی نہ جانا کہ یہہ
ملک الموت ہی روح قبض کرنیکی لیے آیا ہی بلکہ جب دیکہا کہ ایک مرد بیگانہ ونہیں چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنی اونکی آیا ہی پس دفع کیا اوسکو حتی کہ
نوبت اوسکی اندہا کرنی کی پہونچی اور یہہ بہی ہی کہ موسی علیہ السلام نی اوسکو دروغ گو جانا اسمیں کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیے کہ آدمی

قابض روح نہیں ہوتا پس غصہ کیا اوسپر اور غصہ ورع کو پر لہ فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ اسیلئی عتاب جناب حق سی اونپر متوجہ نہوا اور دوبارہ جو ملک الموت بعلامت فرشتی کی آیا منقاد ہوئی اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی وشدت تہی اور وہ مظہر جلال تہی چنانچہ اپنی بہائی ہارون علیہ السلام کی داڑہی اور بال پکڑ لیی تہی بسبب تقصیر کہ بیچ منع کرنی گوسالہ پرستی کے کیہی پس حاصل یہہ کہ یہہ حدیث صحیح ہی ایمان لانا چاہیی اسپر اور محامل وتاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیی اسکو **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَہًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرٰھِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَہًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَہًا دِحْیَۃُ بْنُ خَلِیْفَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گیی میری انبیا **ف ع** یہہ یا تو مسجد اقصی کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمانکا کہ انبیا سی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ او معنی یہہ ہین کہ ارواحین انبیا کی روبرو لائی گئین بشکل اون صورتون کی کہ تہین دنیا مین **ت** پس ناگہان دیکہا مینی کہ موسی علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ وہ مردون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور دیکہا مینی عیسی بن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب تر ان شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہہ اوسکی عروۃ بن مسعود ہی یعنی عروۃ بن مسعود صحابی بہت مشابہت رکہتی ہین عیسی علیہ السلام سی اور دیکہا مینی ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک تر ان شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہہ اوسکی یار تمہارا ہی مراد رکہتی تہی حضرت یار سی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرتؐ میں اور حضرت ابراہیمؑ مین بہت مشابہت تہی اور دیکہا مینی جبرئیل کو پس ناگہان نزدیک تر ان شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہہ اوسکی دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف ج ع** دحیہ دال کی زبر سی اور کبہی زیر بہی پڑہتی ہین صحابہ مشہور ہین اور تہی یہہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل اکثر انہین کی صورت مین آتی تہی اور اس رویت کی وقت بہی انہین کی صورت مین آئی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَۃِ وَالْبَیَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَیْتُ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاھُنَّ اللّٰہُ اِیَّاہُ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَائِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی شب معراج مین موسی علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ف ع** جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین بال مڑی ہوئی یعنی گہونگروالی اور سبط بہت سیدہی پس یہان مراد یہہ ہی کہ بال اونکی سیدہی نہ تہی بلکہ مائل بہ جعد انہی اور حضرت شیخ نی لکہاہی کہ جعد زبر جیم اور جزم عین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالونکی آتی ہی اور کبہی جسم کی کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہو اور یہان معنی اخیر مراد رکہی ہین اسلئی کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی کہ موسی علیہ السلام رجل الشعر تہی اور رجل غیر جعد کی ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی **ت** گویا کہ موسی مردون شنوءہ کی سی تہی اور دیکہا مینی عیسیٰؑ کو ایک مرد متوسط پیدایش یعنی نہ لنبی اور نہ ٹہنگی اور نہ موٹی بہت اور نہ دبلی رنگ اونکا مایل بہ سرخی وسفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیساکہ رنگ تہا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہی بال سر کے اور دیکہا مینی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکہا آنحضرت نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہائین وہ علامتین اللہ تعالی نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہہ قول راوی کا ہی پس نہو تو شک مین ای مخاطب دیکہنی اور پانی آنحضرت کیسی ان ذکر گیی گیونکو **ف ع** یہہ اور شارحون نی لکہا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ جملہ متعلق ہی اول کلام سی یعنی موسیٰؑ کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے

ولقد آتینا موسی الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقائہ نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِیْتُ عِیْسٰی رَبْعَةً اَحْمَرَ کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرٰهِیْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ فَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ملاقات کی مینی شب معراج مین موسیٰ سی پہر بیان کی آنحضرت نی صفت موسی کی کہا پس ناگہان دیکہا مینی کہ موسی ایک مرد ہین مضطرب **ف** ح اسکی کئی تفسیرین کی ہین علما نی بعضون نی کہا کہ مضطرب بمعنی دراز قد کی اور بعضون نی کہا سبک گوشت اور بعضون نی کہا کہ مضطرب یہان بمعنی ہلنی والی کی ہی خوف الہی سی اور آیا ہی کہ حضرت موسی نماز مین بیقرار اور کانپتی جاتی تہی **ت** رجل الشعر **ف** رجل ساتہہ زیر جیم کی اور جیم کی جزم بہی پڑہی گئی ہی اور زبر بہی وہ بال کہ نہ بہت سیدہی ہون کہ جنکو سبط کہتی ہین اور نہ زنگلہ یعنی گہونگروالی کہ جنکو جعد کہتی ہین اور کہا ملا علی نی کہ ظاہر یہہ ہی کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہو یعنی مائل بہ جعد تاکہ نہ منافی ہو اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسی علیہ السلام جعد تہی **ت** گویا کہ موسی مردان شنوءہ کیسی تہی اور ملا مین عیسی سی میانہ قد سرخ رنگ **ف** ح اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تہا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سی زیادہ تہی **ت** گویا کہ نکلی ہین دیماس سی یعنی حمام سی **ف** ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سی حمام ہی اور مراد وصف کرنا اونکا ہی ساتہہ صفائی رنگ اور تر وتازگی جسم اور نہایت آبروی کی بسبب غلبہ روحانیت کی **ت** اور دیکہا مینی ابراہیم کو اس حال مین کہ مین بہت مشابہ ہون اونکی اولاد مین سی ساتہہ اونکی فرمایا حضرت نی پس دی گئی مجکو دو باسن ایک دودہ کا اور دوسری مین شراب تہی **ف** ح لبن کے ساتہہ لفظ فیہ نہ لائی اور خمر کی ساتہہ لائی ظاہر یہہ ہی کہ تفنن عبارت ہی اور بعضون نی کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودہ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت کی سامنی دونون چیزین اسلیے لائی کہ تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنی صواب کے **ت** پس کہا مجکو کہ لی تو ان دونون مین سی جسکو چاہی یعنی شراب اختیار کر یا دودہ پس لیا مینی دودہ اور پیا مینی اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نی کہا کہ راہ دکہایا گیا تو یعنی اصلی راہ دکہائی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیے گئی ہین اوسپر **ف** ح اسلیے کہ دودہ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک وخالص وسفید وشیرین ہی اور اول تربیت بچی کی اور غذا اوسکی اسی سی حاصل ہوتی ہی عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹہیرائی کہ حاصل ہوتا ہی اوسی قوۃ اور غذای روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ اونسی معانی مناسبہ اخذ کرتی ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب مین دیکہی اور پیوی تو تعبیر اوسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کی کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا مجکو **ت** کہ آگاہ ہو تحقیق تم اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری **ف** ع اسلیے کہ اگر حضرت پیتی اوسکو تو حلال ہوتا امت کی لیے بہی پینا اوسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ ضرر اور برائی اوسکی اور ہر گاہ کہ حضرت معصوم تہی نہ کہا غویت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند انکی کی سبب ہی استقامت پیرون اور تابعدارون اونکی کی اسلیے کہ وہ بمنزلہ دل کی ہین بہ نسبت اعضا کی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی فَذَکَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَیْئًا وَاضِعًا اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِیَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی ثَنِیَّةٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا هَرْشٰی اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَاءَ**

عَلَیْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ مُلَبِّیًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس
سی کہ کہا سفر کیا ہمنی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان مکی اور مدینہ کی ف ت ع احتمال ہی کہ مکی سی مدینہ کو چلی یا عکس اسکی ت پس گذری
ہم ایک جنگل مین پس پوچھا آنحضرت نی کہ کونسا جنگل ہی یہہ پس عرض کیا صحابہ نی کہ یہہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گویا مین
دیکھتا ہون طرف موسی کی پس ذکر کیا آنحضرت نی رنگ ونکیلی اور بالون اونکیکی کچھہ کہ کہا گندم گون ہین ور جعد جیسا کہ اوپر گذرا اسحال مین کہ رکہی ہوئی
ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسیکہ اذان مین کرتی ہین بلندی آواز کی لیی واسطی موسی کی آواز بلند اور زاری و فریاد
ہی طرف خدا کی لبیک کہتی مین کہ جیسی احرام والی کہتی ہین درحالیکہ گذرنیوالی ہین موسے اس جنگل مین کہا اونہون نی پہر چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ
پر یعنی پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ مین ہو یا دو پہاڑونمین پس فرمایا حضرت نی کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی یہہ ہرشا ہی کہ نام ایک
پہاڑ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہہ پہاڑ بہی اسی راہ مین ہی اور یہہ شک راوی ہی پس فرمایا حضرت نی گویا کہ مین دیکھتا ہون
طرف یونس کی کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اوپر جبہ ہی پشمین ف ح ع کہ تواضع کی لیی پہنا تہا یا بسبب اختیار کرنی زہد کی اور یہہ سنت ہی صوفیہ کی
اور اونکی متبعین کی علامت مین سی مانند کسائی وغیرہ کی ت مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی
ف ح ع اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سی ہی اور شعائر انبیا سی حالت زندگی مین اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہیی حج مین اور اگر
کہا جاوی کہ انبیا کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت نہین ہی دار العمل اسکی جواب کئی طرح سی دیی ہین ایک
تو یہہ کہ یہہ مانند شہدا کی ہین بلکہ افضل اونسی اور شہدا زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی پس نہین بعید ہی یہہ کہ حج کرین اور نماز پڑہین اور تقرب حاصل
کرین اپنی پروردگار سی جسطرح چاہین اور دوسرا یہہ کہ یہہ دیکہنا خواب مین تہا غیر شب معراج مین جیسیکہ روایت ابن عمر سی معلوم ہوتا ہی اور خواب
انبیا کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے ساتھہ حیات حقیقی دنیاوی کی
ولیکن محجوب ہین نظر عوام سی پس حقیقت مین دکہایا اللہ تعالی نی اونکو اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بغیر خواب وغیرہ کی ت نقل کی یہہ مسلم نی
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ
فَیَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا یَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدَیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑہنا زبور کا پس تہی داود کہ حکم کرتی زین کسنی کا اپنی جانورونپر
پس زین کسی جاتی پس پڑہ لیتی داود زبور کو یعنی تمام کرتی اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانورونکی ف ح ع یہہ نہ معلوم ہوا کہ جانور اونکی کتنی
تہی اور کتنی عرصہ مین زین کسی جاتی تہی لیکن یہہ معلوم ہوا کہ مجرای عادت سی خارج تہا حاصل یہہ کہ یہہ خرق عادت سی تہا کہ اللہ تعالی اپنی اچھی بندون
کی لیی زمانہ کو طی و بسط کرتا ہی یعنی کبھی بہت سا زمانہ تہوڑا ہو جاتا ہی اور کبھی تہوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی رض سی بہی منقول ہی کہ رکاب
مین پانون رکہتی اور دوسری رکاب مین پانون رکہنی تک قران ختم کر لیتی اور ایک روایت مین ہی ملتزم کعبہ سی وسکی دروازی تک جانی مین پڑہ لیتی ت
اور نہین کہاتی تہی داود روٹی مگر کسب کی رہ تون اپنی کیسی کہ زرہ بناتی تہی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ
الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ
فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ

هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تہین دو عورتین کہ اونکی ساتہ
دو بیٹی اونکی تہی یعنی ہر ایک اون دونون عورتون مین سی ایک ایک بیٹا رکہتی تہی آیا بہیڑیا پس لیگیا ایک کی بیٹی کو پس کہا ساتہہ والی اوسکی نی کہ نہین لیگیا
بہیڑیا مگر تیری بیٹی کو اور کہا دوسری نی کہ نہین لیگیا بہیڑیا مگر بیٹی تیری کو **ف** ح ع یعنے دونون عورتون مین خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تہی کہ تیری بیٹی
کو لیگیا نہ میری کو اور شاید کہ دونون لڑکی ہم شکل تہی یا تہی ایک اون دونون مین سی چہوٹی لیکن وہ چاہتی تہی کہ تسلی پکڑی ساتہہ موجود کی بدلی مفقود کی
یا اور اغراض فاسدہ کی لیی کہتی ہووے **ت** پس یہہ قضیہ لیگئین وہ دونون عورتین حضرت داود کی پاس کہ تا حکم کرین درمیان اونکی پس حکم کیا داود نی
ساتہہ اوس بیٹی کی واسطی اوس عورت کے کہ بڑی تہی **ف** ع ح یا تو اس سبب سی کہ وہ لڑکا اوسکی پاس تہا پس اوسکی لیی حکم کیا بموجب قاعدہ شرعیہ
کی کہ صاحب ید یعنی قابض اولی ہی بہ نسبت غیر قابض کی یا اسلیی کہ وہ مشابہ تہا اوسکی پس باعتبار علم قیافہ کی یہہ حکم کیا جیسے کہ کہتی ہین شافعی یا کچہہ
اور دلیل سی یہہ حکم کیا اور یہہ حکم حضرت داود کا باجتہاد تہا یہہ وحی نہ تہا والا اوسکا خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نرکہتا **ت** پس نکلین وہ دونون
عورتین اور آئین حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس پس خبر دی حضرت سلیمان کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان نی یعنی اپنی خادمونسی کہ لاؤ میری
پاس چہری دو ٹکڑی کرون اس لڑکیکو درمیان تمہاری **ف** ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دون اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان کو اس سی امتحان
کرنا اون دونون عورتون کی شفقت کا تہا تا تمیز ہو کہ اوسکی مان کونسی ہی **ت** پس کہا چہوٹی نی کہ دو ٹکڑی نکر لڑکیکو رحمت کری تمکو اللہ یہہ بیٹا اوسیکا
ہی یعنی راضی ہون مین اسپر کہ یہہ بیٹا اسیکا ہی اور جیتا رہی اور نہین چاہتی مین کہ چیرا جاوی اور مرجاوی پس حکم کیا سلیمان نی ساتہہ اوس بیٹی کی
واسطی چہوٹی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح یعنے بسبب پائی جانی قرینہ شفقت و رحم کی اوسمین اور ثابت ہونی سنگدلی اور عداوت کی
دوسری مین اور ظاہر العدا اوسکی بڑی نی اقرار بہی کیا کہ یہہ بیٹا چہوٹی کا ہی پس وسکو دیا کذا قیل یہان اعتراض کرتی ہین کہ کیونکر سلیمان نی نقض
کیا داود کی حکم کو باوجود اسکی کہ حکم پیغمبر کا پہیرا اور نقض کیا نہین جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہہ دیتی ہین کہ یہہ حکم داود علیہ السلام سی بطریق
جزم اور قطع کی نہ تہا بلکہ بطریق احتمال کی تہا اور قصد کیا تہا کہ حکم کرین اور ہوسکتا ہی کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز ہو اونکی شریعت مین واللہ اعلم وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ
كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ
وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا سلیمان نی کہ البتہ صحبت کرونگا مین آج کی رات یعنی شب
آیندہ نوی بیویونسی اور ایک روایت مین ہی سو بیویونسی ہر ایک ونمین سی جنی گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا مین یعنی سلیمان علیہ السلام نی یہہ عہد
کیا اپنی دل مین اور عزم کیا کہ یون کرونگا اور یہہ نیت اونکی اچہی تہی لیکن انشاء اللہ اوسمین نہ کہا پس کہا سلیمان سی فرشتہ نی یعنی دائین جانب کے فرشتہ
نی یا جبرئیل نی یا غیر انکی نی کہ کہہ انشاء اللہ **ف** ح یعنی کرونگا مین یہہ کام اور ہوگا یہہ اگر چاہا ہی خدا نی کرنا چاہی اوسکی کوئی چیز وجود مین نہین آتی
اور خواہش بندہ کی بغیر اوسکی خواہش کی فائدہ نہین رکہتی **ت** پس نہ کہا سلیمان نی انشاء اللہ یعنی اوسوقت کہ فرشتی نی کہا اور بعد اوسکی بہی نہ کہا بسبب اسکی کہ
بہول گئی **ف** یہہ معنی توشیح رحمہ نی لکہی ہین اور ملا علی نی کہا کہ نہ کہا بسبب اسکی وہ سمجہی کہ زبان سی کہنی کی حاجت نہین دل اپکی نیت کفایت کرتی ہی اور لفظ
نسی مانند علم کی اوسمہ روایت کیا گیا ہی نون کی پیش سی اور سین کی تشدید سی اور یہہ احسن ہی یعنی حاصل ہوا اوسکو نسیان اور بات یہہ کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا
اکمل ہی نزدیک ارباب جمع اور عرفان والون کی یا ارادہ کیا کہنیکا اور بہول گئی **ت** پس پہری سلیمان سب عورتون کی پاس یعنی صحبت کی پس نہ حاملہ

ہوتی اور ان عورتون مین سی کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدہا مرد اور قسم ہی اوس ذات کی کہ بیچ ہاتھ قدرت محمد کی جان اوسکی ہی اگر کہتی سلیمان انشاء اللہ تو ہر عورت سی بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتی وہ راہ خدا مین درحالیکہ سوار ہوتی سب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ح** لیکن یہہ لغزش ہوئی حضرت سلیمان سی اور امتحان تہا حق سبحانہ کی طرف سی اونکی لیی اور اسلیی توبہ کی اور رجوع کی اونہون نی جناب حق مین جیسیکہ قران مجید مین مذکور ہی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کری کسی کام کرنیکا تو مستحب ہی یہہ کہ کہی کرونگا مین یہہ کام انشاء اللہ تعالی تبرکا اور تیمنا اور واسطی اوس کام سہل ہونیکی لیی اور یہی حکم قران شریف مین ہی ولا تقولن لشئ انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو کمال قوت وشہوت تہی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہی مردونکی لیی اور نقصان اسکا نقصان مین گنا جاتا ہی خصوصا حضرات انبیا علیہم السلام کی لیی **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ زَکَرِیَّا نَجَّارًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہی زکریا نجار **ف ع** یعنی کسب بڑہی کا کرتی اور کہاتی ہاتہہ کی کسب سی اور اسمین اور حضرت داود کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیا کی سنت ہی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ الْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَّاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَدِیْنُهُمْ وَاحِدٌ وَّلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین نزدیک تر اور متصل ترین لوگونکا ہون ساتہہ عیسی بیٹی مریم ع کی دنیا اور عقبی مین **ف ح** یا آغاز اور انجام مین اسلیی کہ نہین ہی درمیان آنحضرت کی اور حضرت عیسی کی کوئی پیغمبر اور عیسی ع بشارت دینی والی تہی ساتہہ آنی آنحضرت کی اور تمہید کرنیوالی قواعد دین آنحضرت کی تہی اور آخر زمانہ مین نایب اور خلیفہ آنحضرت کی ہونگی **ت** انبیا بہائی ہین ایک باپ سی یعنی سوتیلی اور مائین انکی مختلف ہین **ف ح** تشبیہ دی ساتہہ باپ کی اوس چیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیا سی ہی کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہی اور مشابہت دی اونکی شرعیتونکو کہ مختلف اور متعدد ہین ساتہہ ماؤن کی **ت** اصل دین پیغمبرونکا کہ توحید ہی ایک ہی اور عقاید دینی مین سب متحد ہین **ف ح** اگرچہ شرایع اور اعمال مین مختلف ہین بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کی اور مناسب احوال اونکی **ت** اور نہین ہی درمیان ہماری یعنی میری اور عیسی کی کوئی پیغمبر **ف ح** پس قرب در اتصال معنوی سب انبیا مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتہہ عیسی ع کی ہی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَطْعَنُ الشَّیْطٰنُ فِیْ جَنْبَیْہِ بِاِصْبَعَیْہِ حِیْنَ یُوْلَدُ غَیْرَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذَهَبَ یَطْعَنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر فرزند آدم کو چوکتا ہی شیطان اوسکی دونون پہلوون مین ساتہہ دونون اونگلیون اپنی کی جسوقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سوای عیسی بیٹی مریم کی **ف ع** یعنی بسبب دعا کرنی حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم ماں عیسی کی ذات سمیتہا مریم وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم **ت** ارادہ کیا تہا شیطان نی چوکنی کا عیسی کی پہلو مین پس چوکا پردی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ح** یعنی جہلی مین کہ لڑکی پر ہوتی ہی کہ اوسکو مشیمہ کہتی ہین اور اوسمین اونگلی چہوئی اور عیسی کی بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہوچکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنی اور خارج ہین اسی اسلیی کہ یہہ بیان احوال بنی آدم کا کیا ہی سوای اپنی **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کامل ہوئی مردون مین سی بہت یعنی انبیا اور خلفا اور علما اور اولیا اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سی بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی **ش ح** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونون بیویان اکمل اور افضل ہین سب عورتون سے کہ سوای انکی ہین حتی کہ
فاطمہ اور خدیجہ اور عائشہ اور تمام ازواج مطہرات سی لیکن توجیہا ہیں یہہ کرتی ہین کہ مراد عورتون سی اگلی امتون کی عورتین ہین کہ اونمین یہہ
دونون افضل ہین یا یہہ کلام ہو پہلی اوترنی وحی کی بیچ فضل وکمال اون مطہرات کی یا یہہ مستثنی ہین اونسی بقرینہ اور حدیثون کی کہ فاطمہ زہراء کی
مناقب مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث فضیلت فاطمہ کی مین مریم اور آسیہ کا استثنے ہوتا آیا ہی حاصل یہہ
کہ حدیثین مختلف اس باب مین آئی پس یا توجیہین دینی حیثیتین متعدد کہتی ہین یا اونکی ساتھہ تخصیص عمومات کی قایل ہون واللہ اعلم اور یہان حدیث
فضیلت عائشہ کی بلکہ اونکی فضیلت کی بیان کی کہ فرمایا **ت** اور فضیلت عائشہ کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی باقی طعامون پر
ش ح مراد عورتون سی یہان یا تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئی یعنی مریم وآسیہ یا عورتین جنت کی یا عورتین اوس
زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کہانی کو کہتی ہین کہ ٹکڑی توڑ کر شوربا اوسپر ڈالدیتی ہین اور عرب
مین اس طعام کو افضل سب طعامون مین جانتی ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونی اوسکیکی اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ
تفضیل کی درمیان عائشہ اور خدیجہ اور فاطمہ کی پس کہا اکمل نی کہ روایت کیا گیا ہی ابوحنیفہ سی یہہ کہ عائشہ بعد خدیجہ کی افضل ہین عالمین کی
عورتون مین اور کہا حافظ ابن حجر نی کہ فاطمہ افضل ہین خدیجہ اور عائشہ سی اور سوال کیے گئی سبکی پس کہا کہ جو کچھہ کہ ہمنی اختیار ہی یہہ ہی کہ فاطمہ
بنت محمد افضل ہین پہر اونکی مان خدیجہ پہر عائشہ **ف** مولف کا جاننا چاہیی کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ کی سی یون معلوم ہوتا ہی کہ فاطمہ
زہرا سیدۃ نساء اہل الجنۃ کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ زن فرعون اور خدیجۃ الکبری کی اور خدیجۃ الکبری افضل ہین حضرت عائشہ سی
اور نقل کیا سبکی نی بعض ائمہ عصر اپنی سے کہ فاطمہ اور حسن اور حسین رضہ افضل ہین خلفاء اربعہ سی باعتبار ٹکڑہ اور جگرگوشہ ہونی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین افضل ہین حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین سی باعتبار علم وفضل اور کثرت ثواب وآثار خیر کثیر کی بیچ
اسلام کی جیسیکہ ابن حجر نی شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سی باعتبار فضیلت جزئیہ کی آپسمین
ایک دوسری پر فضیلت رکہتین ہین نہ ہر وجہ سی ایک کو فضیلت تام ہی دوسری پر پس اسصورت مین حضرت عائشہ صدیقہ باعتبار فضیلت
علمی اور وارد ہونی وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا سی نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی اسواسطی کہ یہہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ہی کی ساتھہ مخصوص ہی ایسیطی قصیدہ امالیہ مین لکہا ہی کہ فاطمہ زہرا بعضی بات مین حضرت
عائشہ پر فضیلت رکہتی ہین اور آسیہ اور مریم اپنی اپنی زمانہ کی بیویون پر فضیلت رکہتی ہین اور خدیجۃ الکبری اس باعتبار فضیلت رکہتی ہین
کہ پہلی بیوی حضرت کی ہین اور بہت خدمت گذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپکی انہین سی پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب **ت** نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ الْكَرِيمُ
ابْنُ الْكَرِيمِ فِي بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یا خیر البریہ ہی یعنی یہہ ایک اعرابی نی کہا تہا حضرت
کو آپنی فرمایا کہ یہہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمر کی کہ اوسمین الکریم ابن کریم ہے
بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہو چکا

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْعَمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

ابو رزین سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کہان تہا پروردگار ہمارا پہلے اسکی کہ پیدا کرے اپنی خلق کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تہا عما مین ❊ **ف** ع کہا علماء نے کہ عما ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہے عماء ساتہہ مد اور قصر کے اور بہہ تقدیر مراد اوس سے یہان ایک امر ہے کہ اوراک نکرے اوسکو عقل اور نہ پہونچے اوسکی کنہ کو وصف **ت** نہہ نیچے اوسکے ہوا اور نہ تہی اوپر اوسکے ہوا **ف** ح یہہ کنایہ ہے اسکی طرف کہ نہہ تہی ساتہہ اوسکے کوئی چیز پس حاصل اوسکا راجع ہوتا ہے طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شئی کے اور بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہے طرف دفع توہم مکان کی ایسے کہ ابر مستعار ہے گا ہو نا محال ہے بے ہوا اور بے مکان کے اور زہری نے کہا کہ ہم ایمان لائے اوسپر اور کیفیت اوسکی ہم کچہہ نہین جانتے اور بعضون نے کہا کہ مراد سوال سے یہہ تہی کہ این کان عرش ربنا اور اسیلئے فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نے یعنی عما کنایت ہے اس سے کہ نہ تہی ساتہہ اوسکے کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وَعَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَوُرُكِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ

اور روایت ہے عباس بن عبد المطلب سے کہا کہ وہ تہے بیٹہے بیچ بطحاء مکہ کے یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہے ساتہہ ایک جماعت کے **ف** ح ع ظاہر عبارت حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قصہ عباس کے اسلام لانے سے پہلے کا ہے اور وہ جماعت بہی مسلمان نہ تہی اور حدیث ابی ہریرہ کی کہ تیسری فصل مین آتی ہے دلالت کرتی ہے اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی **ت** حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے اون مین **ف** ع یعنے اوسوقت اور احتمال رکہتا ہے یہہ کہ ہو یہہ ذکر کفار مکہ کے مسلمان ہونیکے پہلے کا یا بعد کا **ت** پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی اوس جماعت نے طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نام رکہتے ہو تم اسکا کہا اونہون نے کہ یہہ سحاب ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مزن بہی کہتے ہو کہا اونہون نے اور مزن بہی کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عنان بہی کہتے ہو کہا اونہون نے اور عنان بہی کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کسقدر ہے دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان وزمین کے ہے کہا اونہون نے کہ نہین جانتے ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان وزمین کے ہے یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی اور یہہ تردید شک راوی سے ہے اور جو آسمان کہ اوپر اوسکے ہے اسیقدر ہے کہ مسافت درمیان اس آسمان کے اور اوس آسمان کے کچہہ اوپر ستر برس کی ہے یہانتک کہ گنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتون آسمان **ف** ع یعنے اسی ہیئت پر کہا طیبی نے کہ مراد ستر سے حدیث مین تکثیر ومبالغہ ہے نہ تحدید ایسلئے کہ حدیث مین آیا ہے کہ دوری درمیان آسمان وزمین کے اور ایسی ہی آسمانون مین ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے **ت** بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریای عظیم ہے کہ مسافت درمیان اعلا اوسکے اور اسفل اوسکے مانند اوس مسافت کی ہے کہ درمیان ایک آسمان اور دوسرے آسمان کی ہے **ف** ح حدیثون مین آیا ہے کہ حق تعالے نے عرش کے نیچے ایک دریا پیدا کیا ہے کہ اوسوقت سے کہ عرش کو پیدا کیا ہے وہ دریا جاری ہے **ت** پہر اوس دریا کے اوپر آٹہہ فرشتے ہین

بصورت پہاڑ کی بکروں کی مسافت درمیان گہروں اونکیکی اور کولہوں انکیکی مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی
اور دوسری آسمان کی ہی پہر اونکی پشتون پر ہی عرش مسافت درمیان اسفل عرش کی اور اعلا اوسکیکی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک
آسمان کی دوسری تک ہی پہر اللہ تعالی ہی اوپر اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف ح ع یعنے باعتبار علو مرتبہ اور عظمت
اور حکومت اور عزت کی نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار و تمکن کی اور یہہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الہی کی کہ وہ فوق
سبکی اور وراء کل کی ہی جیسیکہ قران مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط پس معنی یہہ ہوئی کہ وہ بڑا ہی عالی شان وعظیم البرہان ہی اور آنحضرت
(اور اللہ انکی پیچہے سی گہیری ہوی ہی)
صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ انکو شغل سفلیات سی اور ہٹاکر ساتہہ تصور علویات کی اور فکر کرنے کی ملکوت آسمانوں اور زمین کی مین مشغول
کرین تا وہ انسی بہی ترقی کر کر طرف پیدا کرنیوالی اور رب پاک رکہنیوالی اونکیکی متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سی کہ اسفل السافلین مین پڑے
ہین باز رکہین فافہم وباللہ التوفیق وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ
جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللهِ عَلَيْكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ
ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللهِ عَلَى أَحَدٍ شَأْنُ اللهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللهُ إِنَّ
عَرْشَهُ عَلَى سَمٰوَاتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ
لَيَئِطُّ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک
گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بہوکی ہوئی اہل وعیال و نقصان گئی گئی مال اور ہلاک ہوئی چارپائی پس مینہہ مانگو اللہ تعالی
سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت و تعظیم تمہاری کی اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہہ
برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتہہ خدا کی تجہہ پر ف ع یعنی اللہ سی فریاد رسی چاہتی ہین تمہارا سمین کہ شفاعت کرو تم ہماری لیے اوسکی
نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن ہرگاہ کہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تہا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال
انکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سی مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی لیس لک من الامر شئ یعنی تمکو کسی کام مین کچہہ دخل نہین اور فرمایا من ذا الذی یشفع
عندہ الا باذنہ (کون ہی ایسا شخص کہ شفاعت کری نزدیک اوسکی مگر ساتہہ اذن اوسکی) معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی ت پس فرمایا آنحضرت نی پاک ہی ذات اللہ پاک
ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیے یا از راہ تعجب کی مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کی یہاں تک
کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیوں کی چہروں مین ف ع اسلیے کہ صحابہ سمجہی بار بار تسبیح کہنی حضرت کی سی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئی اس سی پس ڈری وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب وہ مین متاثر
ہو خوف تو موقوف کی آپنی تسبیح اور التفات کیا اوس گنوار کی طرف ت پہر فرمایا وای ہی تجکو یعنی جان اے کلام کرنیوالی جاہل وغافل تحقیق
شان یہہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتہہ خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بزرگ تر ہی
اسی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسیکی وای تجکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اوسکا محیط ہی اوسکی آسمانوں پر اسطرح اور
اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکہانی اور سمجہانی صورت ہکذا کی ساتہہ اونگلیوں اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہتیلی اپنی کی یعنی
محیط ہی تمام آسمانوں پر جیسے چہائی زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب بار عظمت الہی کی آواز کرنی پالان

اونٹ کی بسبب سوار کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح ع یعنی نا جاتا ہی عرش بسبب برداشت عظمت حق سی مانند عجز پالان کی سوار کی سواری کی کہ بار کی
سواری سی چرچراتا ہی یعنی لگتا ہی اور یہہ تصویر اور تمثیل عظمت الہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہہ کہ جو ایسا عظیم الشان ہو اوسکو شفیع کسی غیر کی طرف ٹہیرانا
جایز نہیں وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَکٍ مِنْ مَلٰٓئِکَۃِ اللّٰہِ مِنْ حَمَلَۃِ
الْعَرْشِ اِنَّ مَا بَیْنَ شَحْمَۃِ اُذُنِہٖ اِلٰی عَاتِقِہٖ مَسِیْرَۃُ سَبْعِمِائَۃِ عَامٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ رضی
نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دیا گیا مجکو یہہ کہ بیان کروں میں عظمت ایک فرشتی کی اللہ کی فرشتوں میں سی کہ جو
اوٹہانیوالی عرش کی ہیں یہہ کہ درمیان لوکانوں اوسکی کی اور اوسکی کندہوں تک مسافت سات سو برس کی راہ ہی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِیْلَ ہَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ سَبْعِیْنَ
حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِہَا لَاحْتَرَقْتُ ہٰکَذَا فِی الْمَصَابِیْحِ وَرَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّہٗ
لَمْ یَذْکُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِیْلُ اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفی سی ف ح زرارہ ثقات تابعین سی ہیں قاضی بصرہ کی تہی اور علما اور فضلا
اور عباد زمانہ اپنی کیسی ہیں ابن عباس اور ابو ہریرہ سی سماع رکہتی ہیں ایک روز نماز فجر میں امامت کر رہی تہی آیہ فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور
جان دی سنہ تہتر میں ولید بن عبد الملک کی زمانہ میں اور ملا علی رحمہ نی کہا کہ کہا مولف نی کہ زرارہ صحابہ تہی مری عثمان رض کی زمانہ میں ت یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جبرئیل سی کہ کیا دیکہا ہی تونی اپنی پروردگار کو پس نہایت کانپی جبرئیل ف ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال
سی اور اسمیں دلیل ہی اوپر حقیت رویت اللہ تعالی کی دار البقا میں اسلیی کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرت صلعم لیکن اسمیں اختلاف ہی روز
قیامت کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالی کی ہوگی یا نہیں یہہ ہر گاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کانپی جبرئیل ماری ہیبت کی ت
اور کہا ای محمد بلاشبہ درمیان میری اور درمیان خدا تعالی کی ستر پردی ہیں نور کی ف ع یہہ عبارت ہی اللہ تعالی کی کمال سی اور جبرئیل کی نقصان
اور حجاب بہ نسبت جبرئیل کی ہی مراد یہہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتہہ صفت نقصان کی اور
خالق ذو الجلال موصوف ہی ساتہہ وصف کمال کی پس نہیں حاجب ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعین عدد ستر کی شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت میں
ستر ہزار پردی آئی ہیں پس ہوسکتا ہی کہ کنایت کثرت پردوں سی ہو ت اگر نزدیک ہوؤں میں بعض ان پردوں سی یعنی سر انگشت کی قدر جیسیکہ ایک روایت
میں ہی تو البتہ جل جاؤں میں اسیطرح ہی مصابیح میں کہ زرارہ سی روایت کی اور نام صحابی کا نہیں ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابونعیم نی حلیہ میں کہ نام
اوسکی کتاب کا ہی انس سی اور یہہ ہوسکتا ہی کہ زرارہ نی انس سی روایت کی ہو لیکن ابونعیم نی نہیں ذکر کی یہہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنی اور باقی جو اوپر ذکر کیا ہے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اِسْرَافِیْلَ مُنْذُ یَوْمِ خَلَقَہٗ صَافًّا
قَدَمَیْہِ لَا یَرْفَعُ بَصَرَہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْہَا مِنْ نُوْرٍ یَدْنُوْ مِنْہُ اِلَّا احْتَرَقَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی پیدا
کیا اسرافیل کو اسحال میں کہ صف باندہی ہوئی ہیں دونوں پانوں اپنی کی اول مدت پیدایش اپنی سی نہیں اوٹہاتی ہیں اسرافیل نگاہ اپنی ف ح
یعنی طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہیں اوٹہاتی نگاہ صور سی اور یہہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونی اونکی سی واسطی حکم پہنچنی پہونکنی صور کی کہ شاید
ابہی حکم آپہونچی ت درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالی کی ستر پردی ہیں نور کی کہ حجاب ہیں نہیں ہی اون ستر نوروں میں سی کوئی نور کہ قریب ہوں
اوسی اسرافیل فرشتہ مگر کہ جل جاوین نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ

اٰدَمَ وَذُرِّیَّتَہٗ قَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ یَارَبِّ خَلَقْتَہُمْ یَاْکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَیَنْکِحُوْنَ وَیَرْکَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَّہُمُ الدُّنْیَا وَلَنَا الْاٰخِرَۃَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُہٗ بِیَدَیَّ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ کَمَنْ قُلْتُ لَہٗ کُنْ فَکَانَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور اونکی اولاد کو یعنی روز میثاق کی یا بعد اوسکی کہا ملائکہ نی کہ ای پروردگار پیدا کیا تو نی انکو کہاتی ہین اور پیتی ہین اور جماع کرتی ہین یا نکاح کرتی ہین اور سوار ہوتی ہین یعنی جانوروں پر جنگل میں اور کشتی پر دریا میں پس گردان واسطی انکی دنیا اور ہماری لیی آخرت ف ع یعنی جو کچہہ بہرہ مند ہین اور ہم محروم ہین اونکی لذتوں سی انکی لیی یہہ دنیا بطریق دوام وبقا کی ہو یا گردان انکی لیی یہہ دنیا ہی فقط ہماری لیی نعمتین آخرت کی تا برابری ہو جاوی ہم مین اور اونمین اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا انکی لیی زیادتی ہی فرمایا اللہ تعالی نی نہین گردانونگا مین عاقبت اوس شخص کی کہ پیدا کیا مینی اوسکو اپنی دونوں ہاتہوں سی یعنی بغیر واسطی کسیکی بتدریج مرکب معجون کمال سی کہ مشتمل ہی اوپر قابلیت ہدایۃ اور ضلالۃ کی اور استعداد مظہریۃ جمال وجلال کی اور پہونکی مینی اوسمین روح اپنی مانند اوس شخص کے کہا مینی اوسکی لیی یعنی پیدا کرنی مین ہوجا پس ہوگیا کہا طیبی نی یعنی نہین برابر ہوسکتا بزرگی مین وہ شخص کہ پیدا کیا مینی اوسکو بذات خود اور نہین سونپا مینی اوسکی پیدا کرنیکو کسیکی طرف اور پہونکی مینی اوسمین اپنی روح سی کہ وہ آدم ہین اور اولاد اونکی ساتہہ اوسکی کہ ہوا ہی بحرد امر کن کی کہ وہ فرشتی ہین اور اضافت روح کی اپنی نفس کے طرف بزرگی کی لیی ہی جیسی بیت اللہ مین کہا ابن ملک نی یعنی نہین برابر ہوسکتا بشر اور فرشتہ کرامت وقربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اوسکی اعلی ہی اور یہہ منجملہ دلیلون اہل سنت کی ہے اوپر افضلیت بشر کی ملائکہ پر اور وجہہ اسکی واللہ علم یہہ ہی کہ فرشتی معصوم پیدا کیی گیی پس ہوی دوزخ سی ممنوع اور نعیم سی محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتہہ کرنی طاعت کی اور بچنی معصیت سی پس جو کوئی دونون کی حق بجا لایا مستحق ہوا ثواب کا دارین مین اور جسنی اعراض کیا دونوں سی مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین ت نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ بَعْضِ مَلٰئِکَتِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن یعنی کامل کروہ انبیا اور اولیا ہین بزرگتر ہین اللہ تعالی کی نزدیک اوسکی بعضی فرشتوں سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف ع یعنے خواص فرشتوں سی یا اونکی عوام سی کہ جو برگزیدہ ہین آور کہا طیبی نی کہ مراد مومن سی عوام اونکی ہین اور مراد ملائکہ سی بہی عوام اونکی ہین کہا محی السنہ نی اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سی اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریہ اور دلیل پکڑی ہی اسی اہل سنت نی بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پر انتہی اور پوشیدہ نہ رہی یہہ کہ مراد خواص مومنین سی رسل اور انبیا ہین اور خواص ملائکہ سی مانند جبرئیل اور اسرافیل کی اور مراد عوام مومنین سی کاملین ہین اولیا ہین سی مانند خلفا اور تمام علما کی اور تفصیل اولی ہی اجمال بعض اونکی سی کہنی مین کہ بشر افضل ہی ملک سی اور حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین دو سندوں سی آئی ہی

وَعَنْہُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰہُ التُّرْبَۃَ یَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِیْہَا الْجِبَالَ یَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَخَلَقَ الْمَکْرُوْہَ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِیْہَا الدَّوَابَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فِیْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرِ سَاعَۃٍ مِّنَ النَّہَارِ فِیْمَا بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالی نی مٹی دن ہفتہ کی ف ع اور یہی مراد ہی آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتی ہین پس وہ اتوار ہی کی حکم مین ہی پس نہین منافی

ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام **ترجمہ** ور پیدا کیی اوسمین پہاڑ دن اتوار کی اور پیدا کیی درخت دن پیر کی اور پیدا کین چیزین بری دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدہ کی **ف ح** مسلم مین لفظ نور کا آیا ہی اور ایسی ہی مشکوۃ کی صحیح نسخون مین اور اصول معتمدون مین رہی سی ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سی ہی آخر مین بمعنی مچہلی کی اور ہوسکتا ہی کہ نور اور مچہلی اسدن مین پیدا ہوئی ہون **ت** اور پہیلائی زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد یچ آخر پیدایش اور آخر ساعت دن کی درمیان عصر کی رات تک نقل کی یہہ مسلم نی **ف ح** ع اسی سبب سی جمعہ نام رکہا کہ پیدایش سبکی اوسمین جمع ہوا اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو اور یہہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثرون کی نزدیک **وعنه** قال بينما نبي الله صلى الله عليه وسلم جالس واصحابه اذ اتى عليهم سحاب فقال نبي الله هل تدرون ما هذا قالوا الله ورسوله اعلم قال هذه العنان هذه روايا الارض يسوقها الله الى قوم لا يشكرونه ولا يدعونه ثم قال هل تدرون ما فوقكم قالوا الله ورسوله اعلم قال فانها الرقيع سقف محفوظ وموج مكفوف ثم قال هل تدرون ما بينكم وبينها قالوا الله ورسوله اعلم قال بينكم وبينها خمسمائة عام ثم قال هل تدرون ما فوق ذلك قالوا الله ورسوله اعلم قال سماءان بعد ما بينهما خمسمائة سنة ثم قال كذلك حتى عد سبع سموات ما بين كل سماءين ما بين السماء والارض ثم قال هل تدرون ما فوق ذلك قالوا الله ورسوله اعلم قال ان فوق ذلك العرش وبينه وبين السماء بعد ما بين السماءين ثم قال هل تدرون ما الذي تحتكم قالوا الله ورسوله اعلم قال انها الارض ثم قال هل تدرون ما تحت ذلك قالوا الله ورسوله اعلم قال ان تحتها ارضا اخرى بينهما مسيرة خمسمائة سنة حتى عد سبع ارضين بين كل ارضين مسيرة خمسمائة سنة ثم قال والذي نفس محمد بيده لو انكم دليتم بحبل الى الارض السفلى لهبط على الله ثم قرأ هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم رواه احمد والترمذي وقال الترمذي قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم الآية تدل على انه اراد لهبط على علم الله وقدرته وسلطانه وعلم الله وقدرته وسلطانه في كل مكان وهو على العرش كما وصف نفسه في كتابه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی ہتی اور یار اونکی ناگہان آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایا جانتی ہو کیا ہی یہہ کہا صحابہ نی یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ اور رسول وسکا داناتر ہی فرمایا حضرت نی یہہ عنان ہی **ف ح** اوپر گذر چکا ہی کہ عنان عین کی زبر سی نام ابر کا ہی **ترجمہ** یہہ ابر روایا زمین کے ہین **ف ح** روایا رے مہملہ سی جمع راویہ کی ہی راویہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ اوس سے پانی کہینچتے ہین تشبیہ دی ابرونکو ساتہہ اوسکی بسبب اسکے کہ جیسی اونٹ پانی کہینچ کر زمین مین دیتا ہی ایسے ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر **ترجمہ** ہانکتا ہی اونکو اللہ تعالی طرف ایک قوم کی کہ شکر نہین کرتی خدا کا **ف ع ح** یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہین اور نسبت کرتی ہین مینہہ کو طرف گردش ستارون کی کہ کہتی ہین مطرنا بنوء کذا برسائی گئی ہم بسبب فلانی منزل ستارے کی **ت** اور نہ پکارتی ہین اوسکو **ف ح** یعنی ...

یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہین اوس سے کچھہ اور نہ عبادت کرتی ہین اوسکو لیکہ پوجتی ہین بتون کو اور آہین شکایت ہی ناشکری کرنی اوس قوم کے
اوس نعمت پر شکر نہین کرتی اور اوسکا یہہ کرم عمیم ہے کہ پہر رزق دیتا ہی اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو **ترجمہ** پہر فرمایا آنحضرتؐ نی کہ آیا جانتی ہو تم
کہ کیا ہی اوپر تمہاری یعنی آسمان عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا آنحضرتؐ نی پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہاری ہی رقیع ہی
ف رقیع قاف کی زیر سی بروزن فعیل کی نام ہی آسمان دنیا کا اور بعضون نی کہا ہر آسمان کا **ترجمہ** آسمان چہت ہی محفوظ یعنی اللہ نی
نگاہ رکہا ہی اوسکو گر پڑنی سی زمین پر تشبیہ دے آسمان کو ساتہہ گہر کی چہت کے اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنی سی یعنی ساتہہ موج کی بہی تشبیہ
دی اوسکو کہ جیسی موج معلق ہوا مین ہوتی ہی ویسے ہی آسمان ہے معلق ہی بی ستون کہڑا ہوا پہر فرمایا حضرتؐ نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی
درمیان تمہاری اور درمیان آسمان کے یعنی زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہے عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا درمیان تمہارے
اور درمیان آسمان کی پانسو برس کے راہ ہی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہین فرمایا
دو آسمان ہین یعنی آسمان ہے بعد آسمان کی کہ دوری اور مسافت درمیان اون دو آسمانون کے بہی پانسو برس کے راہ ہی پہر فرمایا آنحضرتؐ نی اسیطرح یعنی
دو بار اور کہا گر دو آسمان ہین یہان تک کے گنی سات آسمان اور ہر ایک فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و زمین کے یعنی پانسو
برس کا پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی اوپر اس مذکور کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات آسمانون کی عرش
ہی اور درمیان عرش کے اور درمیان آسمان کی فاصلہ ایسا ہے جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچی تمہارے
عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہین فرمایا جو کچھہ کہ نیچی تمہاری ہی زمین ہے یعنی اوپر کی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی نیچی اس زمین کے
کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہین فرمایا کہ نیچی اوسکے اور ایک زمین ہے درمیان اون دونون زمینون کی مسافت پانسو برس کے ہی یہان تک
کہ گنین آنحضرتؐ نی ساتہہ زمینین درمیان ہر دو زمینون کے اونمین سی فا... پانسو برس کا ہی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت
دوری زمینون کے موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہہ جو کہتی ہین کہ طبقی زمینون کی سب متصل ایک دوسری کی ہین اور ملی ہوئے ہین اور اسیلیے
ارض کو قران شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف اس حدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ اسے زمین کی ہی کہ نیچی
انکی ہی اور اور زمینون سے سروکار نہین رکہتے بخلاف آسمانون کی کہ سب سے فیوض و آثار پہنچتی ہین واللہ اعلم **ترجمہ** پہر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان
محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہے اگر چہوڑو تم رسی طرف زمین کے کہ نیچی سب سے ہی تو البتہ جا پڑی وہ رسی خدا پر **ف** یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسی کہ
تصریح کیا ہی اوسکو ترمذی نی اور معنی یہہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کے اوپر کی چیزونکو ایسا ہی محیط ہی زمین و زمین کے
نیچے کی چیزون کو فرمایا یہہ واسطی دفع کرنی اس شبہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوی کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نیچی کا اور اسیلیے
کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کا تہا مچہلی کی پیٹ مین جیسی کہ معراج ہوا ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر **ت** پہر پڑہی آنحضرتؐ نی یعنی
استشہاد کی لیے یا ابوہریرہ نے تقویت حدیث کی لیے یہہ آیۃ کہ وہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیے ابتدا اور آخر ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکے
لیے انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہے یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سی
جاننی والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکہتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ پڑہنا
آنحضرتؐ کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کی جا پڑنی سی اللہ پر جا پڑنا اوسکا ہی اللہ کے علم اور قدرت اور تصرف و غلبہ پر **ف** ع
علم اللہ تعالی کا سمجہا گیا لفظ وہو بکل شئی علیم سی اور قدرت اوسکی سمجہی گئی ہو الاول والآخر سی یعنی وہ ایسا اول ہے کہ ہر چیز اوسکی ہاتہہ

ہی درگا لتا ہی اونکو عدم سے طرف وجود کی اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھہ فنا ہو جائیگا اور وہے باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا و الظاہر والباطن سے کہا ازہری نے
کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہہ ہین کہ وہ ایسا غالب ہے کہ سب چیز پر غالب ہے اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزون مین بطریق غلبہ
اور استیلا کی ایسی کہ نہین ہے فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سے اور ایسا باطن ہے کہ ملجا و ماوا ہی سوا اوسکی نہین پھر کہا ترمذی نے ترجمہ اور علم اللہ کا
اور قدرت اوسکی اور غلبہ و تصرف اوسکا ہر جگہہ ہے یعنی آثار ان صفات کے سب جگہہ ہین و الا یہہ صفات حق یہی مکانی نہین ہین اور خلاصہ یہہ تجلی ذات سے اوسکی عرش پر ہے جیسے
کہ وصف بیان کیا اللہ تعالی نی اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا **ف** ح الرحمن علی العرش استوی وہو رب العرش العظیم اور یہہ آیت اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت و مکان کا لیکن
حقیقت مین کنایہ ہے اور مراد ظہور سلطان اور علم و قدرت سے ہی **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان طول آدم ستین ذراعا
فی سبع اذرع عرضا اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تہا طول قد آدم کا ساٹھہ ہاتھہ اور عرض اونکی قد کا سات
ہاتہ **ف** ۲۴ ذراع زیر سی کہنی کے سری سے بیچ کی اونگلی کی سر تک اور گز شرعی یہی ہے لیکن جاننا چاہیے مراد ہاتہہ سے آدم کا ہاتھہ ہے یا ہاتہہ اوسوقت کی لوگونکا
ظاہر یہہ ہے کہ مراد لوگونکا ہی ہاتہہ ہی ایسی کہ اگر آدم کا ہاتہہ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتہہ اونکا ساٹھوان حصہ اونکی قد کا ہو اور یہہ نہایت چھوٹا ہی بحسب
طول بدن اونکی کی اور تناسب سے نہایت بعید **وعن ابی ذر** قال قلت یا رسول اللہ ای الانبیاء کان اول قال آدم قلت یا رسول اللہ
ونبی کان قال نعم نبی مکلم قلت یا رسول اللہ کم المرسلون قال ثلثمائة وبضعة عشر جما غفیرا وفی روایة عن ابی امامة قال ابو ذر قلت
یا رسول اللہ کم وفاء عدة الانبیاء قال مائة الف واربعة وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلثمائة وخمسة عشر جما
غفیرا ۴ اور روایت ہے ابو ذر غفاری سے کہ کہا مینی یا رسول اللہ کونسا انبیا مین تہا پہلی فرمایا آدم کہا مینی یا رسول اللہ نبی تہے آدم فرمایا ہان آدم نبی تہی کلام
کیے گئی یعنی فقط نبی ہی نتہی بلکہ نبی تہی کلام کیی گئی یعنی صحیفی اوتری تہی اونپر یعنی رسول ہین کہا مینی یا رسول اللہ انبیا مین سے رسول کتنی ہین فرمایا رسول
تین سو اور کچھہ اوپر دس ہین جماعت بہت سے اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سی آیا ہی کہ کہا ابو ذر نے کہ کہا مینی یا رسول اللہ کتنا ہی شمار انبیا کا خواہ رسول
ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکھہ چوبیس ہزار رسول اونمین سے تین سو پندرہ ان بہت سی جماعت **ف** ع ح اور فرق مشہور نبی اور رسول مین یہہ ہے
کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہنچانی کا اور نبی اعم ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو یا نہ آیا ہو اور عدد نبیا
مین روایت دو لاکھہ چوبیس ہزار کی بہی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف فاحش کے تعین عدد انبیا سی منع کیا ہی علما نے بلکہ مجمل کہنا چاہیے کہ ایمان لائی
ہم سب انبیا پر تاکہ کوئی نکل نہ جاوی اون مین سے اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو **وعن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیس الخبر کالمعاینة ان اللہ تعالی اخبر موسی بما صنع قومہ فی العجل فلم یلق الالواح فلما عاین ما صنعوا القی
الالواح فانکسرت روی الاحادیث الثلثة احمد اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکھنی اوسچیز کی آنکھہ سے
یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکھنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالی نی خبر دے
موسی علیہ السلام کو اوسچیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ متعلقہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تہی پس نہ ڈالین موسی نی تختیان کہ اونمین توریت لکہی
تہے یعنی بسبب تاثیر کرنی خبر کی اونمین ایسی تاثیر کہ باعث ہو غضب کے کہ موجب ہو ڈالدینی تختیون کا پہر جبکہ موسی علیہ السلام قوم مین آئے
اور آنکہہ سے دیکھا جو کچھہ کہ قوم نی کیا تہا یعنی پوجا پاٹ اوسکی ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصہ کے پس ٹوٹ گئین تختیان **ف** ع
یعنی بسبب زور سی ڈالدینی کی اور مارے غصہ کے اور اونکی ڈالدینی مین گویا یہہ اشارہ تہا کہ یہہ نفع دیتی مین ایمان والون کو پس جب اونہوں نے
اختیار کیا کفر و طغیان تو نرہا فائدہ انکی رکہنی مین لیکن ظاہر یہہ ہے کہ باوجود ٹوٹنی کی کچھہ اونمین سے جاتا نہین رہا نقل کین یہہ تینون حدیثین احمد نے

باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہی بیچ بیان فضیلتون سردار رسولون کے رحمتین نازل ہون جیو اللہ کی اور سلام اوکا
آنحضرت پر اور سب رسولون پر ف ح بی شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائل حد سی زیادہ ہین اور شمار سی باہر مولف نی تہوڑی ہین
سے لکہی ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کی اور افضل ہین پیغمبرونمین صلی اللہ علیہم
اجمعین اور اونکی بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکی بعد موسے کلیم اللہ اور حضرت موسی کی بعد علما سی صراحۃ نہین دریافت ہوا کس کا درجہ ہے
واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر
قرون بنی ادم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا یعنی
پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سے بنی آدم کی قرن سے قرن کی بعد ف ح یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تہا مین اور مراد بہترین طبقون
سے آدم سی وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باپ اوس طبقہ مین تہی اور آنحضرت اونکی پشتون مین تہے جیسی کہ اسمعیل علیہ السلام
بعد کنانہ اور اونکی بعد قریش اور اونکی بعد ہاشمی تہی ترجمہ یہان تک کہ ہوا مین ایسے قرن مین کہ ہون مین اوس سے ف ع اور یعنی بہتر
کی خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ مین کہ عقلا کی تعارف مین ساتہہ اونکی اہل کرم کی مدح کرین نہ اعتبار دین و ایمان کی ترجمہ نقل کی یہہ بخاری نی
وعن واثلۃ بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل واصطفی قریشا
من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی ان اللہ اصطفی من ولد ابرہیم اسمعیل
واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سی کہا اوس نے کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے
تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی شک حق تعالی نی چن لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل کو رچن لیا قریش کو کنانہ سی ف ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ مین متفرق رہتی تہی
شہرون مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب نے مکہ مین پس قریش نام رکہی گئے لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوا نضر کی قریش نام نہ رکہے گئی لانہم لم
یقرشو مشہور ہے کہ قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکہتا ہے اور ابن عباس سے صحاح مین ذکر کیا کہ اونہون نی کہا کہ قریش اسلیئ نام رکہا گیا
دریا مین ایک مچہلی ہی کہ اوسکو قریش کہتی ہین وہ سب مچہلیون کو کہاتی ہی اور اوسکو کوئی مچہلی نہین کہاتی اور اوسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس مین مذکور ہے ترجمہ
اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سی ف ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی اور خلاصہ مین خلاصون
کی ترجمہ نقل کی یہہ مسلم نی اور ترمذی کی ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نی برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے
بنی کنانہ کو ف ع شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکہا ہے ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب
بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نضر بن نزار بن معد بن عدنان تہی اور بعد عدنان
کی نسب حضرت کا صحیح نہین یاد کسی کو وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد ادم یوم القیمۃ واول
من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ مین سردار ہونگا
اولاد آدم کا دن قیامت کے ف ح یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کے لوگونکی اور قید روز قیامت کے یہان اسلیئ لگائی کہ اوس دن
ظہور حضرت کے سرداری کا بغیر نزاع کرنیوالے اور معاند ہوگا بخلاف دنیا کہ یہان سردار کفار مشرکین معاند تہے اور یہان نے آنحضرت کے بزرگ گر شو ... لازم آئے اور بعضی حدیثون مین آنحضرت کے بزرگے تمام
خلق پر مذکور ہی اور یہہ جو بعض حدیثون مین آیا ہے کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرونکو آپس مین اور مجکو تفضیل دو موسی اور یونس پر جواب اوسکے اوپر گذر چکی ترجمہ اور اول ہونگا مین اون شخصونمین سے کہ
پہٹے اونسے قبر یعنی پہلے قبر ہی مین سے اوٹہایا جاونگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کیا اسکو مسلم نی ف ع پس آئین دلیل اسپر کہ نبی صلعم افضل المخلوقات اور اکمل الموجودات ہین

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرمین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از روی تابعون کے قیامت کی دن **ف** ع یہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرتؐ کی امت تمام اہل جنتہ کی دو ثلث ہی اس سے معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیی حظ وافر ہی اس سے اسلیے کہ اکثر اہل اسلام انکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسی طرح امام عاصم قاریون مین **ت** اور مین اول ہون اون شخصو نکا کہ کہرکہراوینگی دروازہ جنت کا یعنی کہلواونگی دروازہ جنتہ کا اور داخل ہونگے اوسمین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آونگا مین بہشت کی دروازہ پر قیامت کی دن پہر کہلواونگا مین پس کہی کا نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہے کا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہون مین کہ نہ کہولون مین دروازہ کسی کی لیی پہلی تیری نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّۃِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین یعنی اپنی امت کی گنہگارونکی داخل ہونی کی لیی جنت مین یا بلندی درجون کی لیی اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سے جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین از روی امت اور تابعون کے اور تحقیق نبیون مین سے ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کے اوسکی امت مین سے مگر ایک مرد نی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُہٗ تُرِکَ مِنْہُ مَوْضِعُ لَبِنَۃٍ فَطَافَ بِہِ النُّظَّارُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِہٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ فَکُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَۃِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مثل میری اور مثل انبیا کی جیسے ایک محل ہی کہ اچہی بنائی گئی دیوار اوسکی گرد کی چہوڑے گئی اوس محل سی ایک اینٹ کی جگہہ پہر گرد پہرنی لگی اوسکی دیکہنی والے درحالیکہ تعجب کرتی تہی اوس دیوار کی خوبی سی مگر اوس اینٹ کی جگہہ کہ خالی رہی تہی یعنی وہ خارج تہی خوبی سی سو مین ہوا کہ بند کی مینی اینٹ کی جگہہ جو خالی تہی ختم کی گئی ساتہہ میری دیوار اور ختم کیی گئی رسول ساتہہ میری اور ایک روایت مین ہی پس مین ہوا مثال اوس اینٹ کی اور مین ہون ختم کرنی والا نبیونکا **ف** ع تشبیہ دی انبیا کو اور اونکی شریعت وہدایت وعلم وارشاد کو ساتہہ ایک محل کی کہ مضبوط تہا اور اچہی ہو دیوار اوسکی پس پہلے سب انبیا پیدا ہو چکی گویا محل دین کا تیار ہوا لیکن کچہہ کسر باقی تہی وہ ہماری آنحضرتؐ کی وجود با جود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَہُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین سے اسقدر کہ مثل اوسقدر کے ایمان لاسکے اوسپر بشر **ف** ع یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہے کہ اظہار معجزہ باین کیف نہین کیا ہی لیکن اونکی ہی زمانہ تک مخصوص تہا پہر اونکی بعد منقطع

ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسی کو عنایت ہوا کہ اوس وقت مین جادو کا غلبہ تہا اور یہہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور مردے کو زندہ کرنا اور کوڑہی اور اندہی مادرزاد کا اچہا کرنا حضرت عیسی کو ملا کہ اوس زمانہ مین طب کا زور تہا اور یہہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگون کو عاجز کیا اسیطرح تہا کہ آنحضرتؐ کی وقت مین بلاغت اور فصاحت کا دعوی تہا سو یہہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت و فصاحت کے اعلی درجہ پر سب اسکے آگی اچہی اچہی دعوی دار مغلوب ہوے اور کچہہ بن نہ آئی اور یہہ معجزہ قیامت تک ثابت **ت** اور بے شک ہی وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وحی کہ وحی کی معنی میری طرف یعنے قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہی باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہی سچ سید العالمین کے نبوت پر بطریق حق الیقین کی پس امید رکہتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن تک نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے یعنی میری تابعدار بہت ہون اسلیے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہی قیامت تک باقی ہی جو کوئی اوسکو دیکہی ایمان لاوی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی مجہسے پہلی فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین دہشت ڈرنی سی ایک مہینی کی مسافت سی یعنی میرا رعب فتح دیتا ہی مجکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنی ڈر کی اونکی دلون مین ایک مہینی کی مسافت سی کم اتنا فرق مجہمین اور اونمین ہوتا ہی اور پہر ماری رعب کی بہاگتی ہین اور گہبراتی ہین اور کی گئی میری لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی کہ تیمم ہی **ف** ع یعنی سوا حمام و مقبرہ کی کہ اوسکا پہلی ذکر ہو چکا جسجگہہ چاہین نماز پڑہین ہمین جائز ہی جبتک یقین نہوا اوسکی نجاست کا اور اگلی امتون مین سوا ایک جگہہ معین کے کہ عبادت خانی اونکی تہی نماز درست نہ تہی اور آگی سوائے پانی کی طہارت نہوتی تہی اب ہمارے لیے درصورت عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جائز ہی جیسے کہ فرمایا **ت** پس جو شخص ہو میری امت مین سے کہ اوسپر نماز واجب ہوا اور وقت آجاوی اور پانی نہ پاوی تو تیمم کری اور پڑہ لی اوسی جگہہ نماز اور حلال کی گئی میری لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کے لیے مجہہ سی پہلی **ف** ح یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کی اوپر مال لوٹتی تو ایک جگہہ اکہٹا کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنی والونکی ملک ہوتی نہ انبیا کی پس ہمارے آنحضرتؐ کی لیے مخصوص ہوا پانچوان حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ مین سے جو چیز اچہی معلوم ہوتی جیسے تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتی **ت** اور دیا گیا مجکو مرتبہ شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہی تمام مواضع شفاعت کو جیسے کہ باب الشفاعت مین گذرا اور نبی بہیجا جاتا تہا مجہہ سی پہلی اپنی قوم کی طرف خاص اور مین بہیجا گیا طرف تمام لوگون کے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح بلکہ جن کے طرف بہی اور ہوسکتا ہی کہ بعثت آنحضرتؐ کی جن کے طرف بعد اسکی ہوی ہو اسلیے تعرض جن کا نہ کیا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت دیا گیا مین نبیون پر ساتہہ خصلتون کی **ف** خ پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چہ اور حقیقت مین فضائل آنحضرتؐ کی کہ اون کے ساتہہ مخصوص و ممتاز ہین بہت ہین بے شمار ولیکن بعضی اونمین سے بتقریب وقت اور سوال کی تذکرہ ہوتی ہین مذکور ہوی ہین اور مقصود حصر نہین ہی **ت** اور دیا گیا مین کلمی جامع **ف** ح یعنی کلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسے انما الاعمال بالنیات ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ والدین النصیحۃ العدۃ دین والمستشار مؤتمن

اور مانند اوسکی کی کہ ہر ایک بہت سی معنونکو مشتمل ہی اور بعضی عالمون نی ایسی حدیثین جمع کی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سی قران شریف ہی کہ تہوڑی سی لفظون مین بہت سی معنی خدا تعالی نی جمع کیی ہین اور معنی اوسکی خوب ظاہر ہین اور وہ روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اوسمین اختصر لی الکلام دال ہی معنی پر دلالت کرتی ہی **ت** اور فتح دیا گیا مین دشمنونکی دل مین رعب ڈالنی کی ساتھہ اور حلال کی گئین میری لیی غنیمتین اور کی گئی میری لیی زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بہیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میری ساتھہ نبوۃ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی وحی منقطع ہوئی اور رسالت تمام ہوئی بعد میرے کوئی نبی بہی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسیٰ کا اوترنا بہی آئے دین کی خوب رواج دینی کو ہوگا **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوٹہایا گیا اور بہیجا گیا مین ساتھہ جامع کلمون کے اور فتح دیا گیا مین ساتھہ خوف کی اور ایک وقت خواب مین دیکہتا ہون اپنے تئین کہ دیا گیا مین زمین کی خزانونکی کنجیان پس رکہی گئین میری آگی **ف** ع مراد یہہ ہے کہ سہل کیا اللہ تعالی نی حضرت کی لیی اور اونکی امت کی لیی فتح ہونا شہرونکا اور خزانونکا نکالنا یا مراد ہین کانین زمین کی جسمین سونا چاندی وغیرہ **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ثوبان سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک اللہ تعالی نی سمیٹی میری لیی زمین یعنی اوسکو سمیٹ کر مثل ہتیلی کی گرد کیا پس دیکہا مینی اوسکی مشرقون اور مغربونکو یعنی تمام زمین دیکہی اور بیشک میری امت قریب ہی کہ پہنچی اوسکی بادشاہی اوس مسافت کو کہ اکہٹی کی گئی میرے لیی زمین سے یعنی مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہووین اور تصرف کرین اور دیی گئی میری لیی دو خزانہ سرخ اور سفید **ف** ع یعنی سونی اور چاندی کی یعنی ایک تو کسری کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہان سونا بہت ہی اور ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہ ہی روم کا کہ وہان چاندی بہت ہی **ت** اور بیشک مینی مانگا اپنی رب سے اپنی امت کی لیی کہ نہ ہلاک کری امت کو ساتھہ قحط عام کی یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دی اور یہہ کہ نہ مسلط کری اونپر دشمن سوائے مسلمانونکی یعنی کافر پس مباح جانی اور لیلی جگہہ اونکی جمع ہونیکی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہہ اونکی بود و باش کی لیلی اور سب کو ہلاک کر ڈالی اور بیشک فرمایا میرے رب نی ای محمد تحقیق جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلاشبہ وہ نہین پہرتا اور تحقیق مینی دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کی لیی یعنی امت اجابت کی لیی یہہ کہ ہلاک کرونگا مین اونکو ساتھہ قحط عام کی اور یہہ کہ نہ مسلط کرونگا مین اونپر کوئی دشمن سوائے مسلمانونکی پس مباح کری وہ جگہہ اونکی بود و باش کے اگرچہ جمع ہووین اونپر وہ لوگ کہ زمین کے تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کے جمع ہون اونسی لڑنیکی لیی یہان تک کہ ہووین تیری امت مین سے بعضی کہ ہلاک کرین بعضونکو اور قید کرین بعضی بعضونکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی کافرونکو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لی سکین گے لیکن میری امت آپس مین لڑائی کری اور بعضی بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضاء اور تقدیر الہی مقرر ہو گئی ہرگز تغیر و تبدل نہ پاوی **وَعَنْ** سَعْدٍ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَةَ دَخَلَ فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَدَعَا رَبَّہٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُهْلِکَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَأَلْتُ اَنْ لَّا یُهْلِکَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَأَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَیْنَهُمْ فَمَنَعَنِیْهَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری بنی معاویہ کے مسجد پر **ف** ح بنی معاویہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سے اور ابتک نشان اوس مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہی **ت** پس آگئی آنحضرت مسجد مین اور اوسمین پڑہین دو رکعت یعنی نفل یا فرض اور ہمنی بہی پڑہین حضرت کی ساتہہ اور دعا مانگی آنحضرت نی اپنی رب سے بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اوسکی اور ظاہر دوسری بات ہی پہر فارغ ہوی نماز و دعا سی پس فرمایا کہ مانگین مینی اپنے رب سے تین چیزین سو عنایت کین اوسنی مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینی اپنی پروردگار سی یہہ کہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ قحط عام کی سو دی مجکو یہہ اور مانگا مینی یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ ڈوبنی کی یعنی ساری امت نہ ڈوب جاوی عذاب سی جیسی کہ قوم فرعون دریائے نیل مین غرق ہوے اور قوم نوح طوفان سے سو یہہ بہی عنایت ہوے مجہی اور مانگا مینی یہہ کہ نگردانی آپسمین اونکی لڑائی یعنی آپس مین جنگ نکرین سو بند دی مجکو **ف** ح اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بہی قبول نہین ہوتی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّوْرٰىةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِہٖ فِی الْقُرْاٰنِ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیَفْتَحُ بِهَا اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَکَذَا الدَّارِمِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَہٗ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِیْ بَابِ الْجُمُعَةِ اور روایت ہے عطا ابن یسار سی کہ کہا اونہون نی کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہا مینی مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سی کہ جو توریت مین مذکور ہین **ف** ح ظاہرا عبد اللہ بن عمرو نی توریت پڑہی ہو یا آنحضرت سی یا بعضی اہل کتاب سی جو ایمان لائی تہی سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تہی اہل علم و کتاب سی کہ عالم تہی اگلی کتابون کی اور پڑہے تہین وہ اور لکہتی تہی آنحضرت کی حدیثین اور یہہ سے کثیر الاحادیث ہین جیسی ابو ہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نی ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بے شک وصف کیی گئی ہین آنحضرت توریت مین ساتہہ بعضی صفتون اپنی کی جو مذکور ہین قرآن مین اس آیہ مین ای نبی تحقیق بہیجا ہمنی تجکو شاہد امت کی احوال پر اور خوش خبری دینی والا فرمانبردارون کو ثواب کی اور ڈرانی والا گنہگارونکو عذاب سی اور پناہ واسطی امیونکی **ف** ح مراد امیون سی عرب ہین کہ وہ پڑہنا لکہنا اکثر نہین جانتی تہی یا اس لیے کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کیی گئی ہین اور تخصیص عرب کی اسلیے ہے کہ آنحضرت اونہی مین سے ہین اور اونہی مین مبعوث ہوی اونکی محافظت کی لیی اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ گمراہیون شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد رکہین تو بہی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کی لیی پشت پناہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد پناہ سی نگہبانی قوم کی ہی برباد ہونی اور عذاب کے اوترنی سی اوسوقت تک کہ وہ ہون اوس قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم **ت** تو بندہ خاص ہے میرا ای محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہی میرا یعنی بہیجا ہوا خلق کی طرف مینی تیرا نام رکہا متوکل کہ سب کاروبار اپنا تو نی مجہی سونپی اور اعلا اپنی زور و طاقت پر بہروسا نہ کیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانی والا بازارون مین **ف** ح تخصیص بازارون کی

بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور وغوغا بہت ہوتا ہی ت اور نہین دور کرتا بدی کو بدی کی ساتھہ یعنی جو اوسکی ساتھہ برائی کری وہ اوسکی سزا نہین دیتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور ڈہانپتا ہی اور دعا مغفرت کرتا ہی اوسکی لیی بلکہ احسان کرتا ہی اور نہ قبض کری گا اللہ روح اوسکی یہان تک کہ سیدہا کری اور ہدایت کری بسبب اوسکی قوم ٹیہڑی اور گمراہ کو ساتھہ اسطرح کہ کہین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہان تک کہ کہولی خدا تعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کے آنکہین اندہی اور کان بہرے اور دل کہ نہ کچہہ سمجہین اور نہ یاد رکہین گویا غلاف اور پردہ مین ہین نقل کی یہہ بخاری نی یعنی عطاء بن یسار سے اور اسیطرح نقل کیا اسکو دارمی نی عطا بن یسار سی اونہی عبد اللہ بن سلام سی مانند اوس حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطا سی اونہی عبد اللہ بن عمر سے اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کی فضایل مین کہ اوسکی اول لفظ نحن الاخرون کا ہی ۔ بیچ باب جمعہ کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسرے

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پڑہی آپنی نماز ایسی دراز کہ نہین پڑہتی تہی آپ ایسی دراز نماز فرمایا ہان اسواسطی کہ یہہ نماز رغبت اور خواہش اور وحشت کی تہی یعنی آمین دعا کرتا تہا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکہتا تہا اسلیی نماز دراز پڑہی مینی اور خشوع وخضوع بہت کیا اور تحقیق مینی اللہ سے مانگین اسمین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینی اوس سے یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھہ قحط کی یعنی عام قحط کے اور اسی کے حکم مین ہی وبا اور مقصود یہہ ہے کہ ان پر کوئی بلا ایسی نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین پس دے مجہی یہہ اور چاہا مینی اوس سے یہہ کہ نہ غالب کری انپر دشمن کو سوائی انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی نہ دی اسلیی کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور بول بالا کفر کا چاہتی ہین اور آپس کے دشمنون سی یہہ بات نہین ہوتی پس یہہ بہی دی مجکو اور چاہا مینی یہہ کہ نہ چکہاوی اونکی بعضونکو بعضون کا عذاب یعنی آپس مین لڑائی نکرین اور ہلاک نکرین ایک دوسرے کو پس نہ دی مجکو یہہ نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی

وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَجَارَكُمْ مِنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا وَاَنْ لَا يَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى اَهْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیشک اللہ تعالی نی پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیزون سے ایک یہہ کہ نہ بد دعا کری تمپر نبی تمہارا کہ ہلاک ہوجاو تم جیسی بعضی پیغمبرون نی کی دوسری یہہ کہ نہ غالب ہو دین اہل باطل اہل حق پر ف ح ع یعنی کافر اگرچہ بہت ہون اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نسکینگی چنانچہ حاکم کی روایت مین ہے حضرت عمر رض سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت مین سے غالب رہیگا حق پر یہان تک کہ قیامت قایم ہو اور ایک روایت مین ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سی کہ ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت مین سے قایم اللہ کی حکم پر نہ ضرر پہنچا سکیگا اونکو مخالف اونکا ت تیسری یہہ کہ امت میری ساری جمع ہو گمراہی پر ف ح اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ اجماع حجت ہی اور اجماع سی مراد ہی ہر زمانی کی مجتہد عالمونکا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہہ ابو داود نی

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کر جمع نکری گا اللہ تعالی اس امت پر دو تلواریں ایک تلوار اس امت سے اور دوسری انکی دشمنوں سے **ف** شرح تورپشتی نے کہا اسکی معنی یہہ ہیں کہ حق تعالی اس امت پر دو تلواریں نہ جمع کریگا کہ واقع ہوا اوس سے ہلاک و استیصال بلکہ جب امت آپس میں لڑائی کرے تب خدا تعالی کافرون کو مسلط کرے کہ آپس کی لڑائی سے باز آئیں اور طیبی نے کہا ظاہر یہہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالی نے کہ نہ اکھٹا کرے اس امت پر دو لڑائیاں ساتھہ کہ آپس میں بھی لڑائی کریں اور کافرون سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسرے نہو واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ ابو داؤد نے وَعَنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے غصے میں بھرے ہوئے پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کافرون کا کچھہ طعن فیما آنحضرت کی شان میں کہ کہتے تھے آنحضرت سے زیادہ مستحق تھے ساتھہ نبوت کی کبراء عرب پس آنحضرت نے چاہا کہ اپنی شان اونپر ظاہر کریں تو جانیں کہ کیا بڑے ہی شان اونکی اور بزرگ ہیں نسب میں اور بہتر ہیں اور راحق ہیں اور ان سے **ت** پس کھڑے ہوئے منبر پر آنحضرت پہر فرمایا کون ہوں میں جانتے ہو تم پس کہا صحابہ نے آپ رسول خدا کے ہیں فرمایا آنحضرت نے یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کی لیے کہ میں محمد ہوں بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑے اور شریف اور مشہور تھے عرب میں تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کی خلقت یعنی جن و انس پس مجھے کیا بہترین خلقت میں کہ انسان ہیں پہر کیا آدمیوں کو دو فرقے یعنی عرب و عجم پس کیا مجکو اونکی بہترین فرقہ میں کہ عرب ہیں پہر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجکو اونکی بہترین قبیلہ میں کہ قریش ہیں پہر کیا قریش کو گہرانہ گہرانہ پس کیا مجکو اونکی بہترین گہرانوں میں کہ گہرانہ ہاشم کا ہے سو میں بہترین عرب یا بہترین آدمیون کا ہوں ذات و حسب میں اور بہترین اونکا ہوں گہرانہ اور نسب میں نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح پس مستحق زیادہ ہوں میں سب میں ساتھہ نبوت کے اور کتاب کی یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل سے معلوم ہوتا ہے اور یہہ بزرگی نبوت کی لیے لازم رکہنا اونکی گمان پر ہے کہ کہتے تھے کیوں نہ اترا قران اور نبوت مقرر ہوئے عظمای عرب پر مگر نہ نبوت فضل خدا کا ہے سبب اور نسب پر موقوف نہیں جیسا کہ حق تعالی قران شریف میں فرماتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا اونسے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کب آپکے لیے نبوت ثابت ہوئے یعنی کس وقت میں آپ نبوت کو نامزد ہوئے فرمایا ثابت ہوئے میری لیے اوس حال میں کہ آدم درمیان روح اور بدن کے تھے **ف** شرح یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تہا بے جان اور معنی یہہ کہ پہلے متعلق ہونے روح اونکی بدن سے یہہ کنایہ ہے سبقت و تقدم سے **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّي الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ سَاُخْبِرُكُمْ اِلَى اٰخِرِهٖ

اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے اونسے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرمایا تحقیق میں لکہا ہوا ہوں اللہ کی نزدیک ختم کرنی والا نبیوں کا کہ بعد میری کوئی نبی نہو اوس حال میں کہ تحقیق آدم ابو البشر پڑے ہوئے تھے زمین پر آب و مٹی گوندہے ہوئے میں **ف** ح طینہ گوندھی ہوئی مٹی اور خلقت و جبلت کے بھی

معنی آئی ہین یعنی لکہا گیا مین خاتم النبیین اوسحال مین کہ آدم درمیان آب و گل کی تہی یعنی پتلا اونکا بن رہا تہا نہین بنچکا تہا اور نہ روح اوسمین پہونچی تہی یہان دتی مین علما کہ آنحضرتؐ کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الٰہی ہی توسب انبیا کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ دنیا مین ہوے اوسوقت کہان جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتون مین اور روحون مین جیسا کہ واسدے لکہنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کی محل اور اوسکی بالاخانون پر اور حور عین کے سینون پر اور پتون پر جنت کی درختونکی اور درخت طوبی کی اور فرشتونکی آنکہون اور بہون پر بعضی عارفون نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرتؐ کی بہی تہی روحون مین کہ اونکو تربیت کرتی تہی جیسا کہ اس عالم مین ساتہہ بدن شریف کی مربی بدنون کی تہی اور روحونکا بدنون سی پہلی پیدا ہونا بلا شبہ ثابت ہے واللہ اعلم ت اور اب خبر دونگا مین تمکو ساتہہ اول امر اپنی کی کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی ف یعنی اول جو ظاہر ہوے نبوت میری اور عالی مرتبی میرے دنیا مین تو اونکی زبان سی ہوے کہ دعا کی اونہون نی وقت بنانی خانہ کعبہ کے میری رسالت کے لیے چنانچہ آیۃ ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہی ت اور نیز بدستور اول امر میرا خوشخبری دینا عیسی کا ہی یعنی جیسے کہ اس آیۃ مین ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور نیز بدستور اول امر میرا خواب دیکہنا میری ماں کا ہی کہ دیکہا اونہون نی جب جنا مجکو ف ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد ہو اس دیکہنی سی خواب مین یا بیدار مین پس پہلی صورت مین معنی جننی کے قریب جنی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرتؐ کی والدہ آمنہ نام قریب جننی کی پہنچین تو خواب مین دیکہا کہ ایک فرشتہ نی آکر کہا کہ کہہ پناہ مین دیتے ہون اسکو یعنی اپنی بچہ کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرتؐ ہی واحد کی شر ہر حاسد کسی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب مین دیکہا تہا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجہی حمل رہا ہی سید اس امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت مین کہ جاگتی مین دیکہنا ہی ہوگی مرئی یعنی وہ چیز کہ دیکہی محذوف اور وہ وہ ہے کہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ قول حضرتؐ کا ت اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کی لیے ایک نور کہ روشن ہوے اونکی لیے اوس نور سی محل شام کی ف ح ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کے گہر نمایان ہوی اور یہہ عبارت ہے اس سی کہ ظاہر ہوگی حضرتؐ کی نبوت مابین مشرق و مغرب کی اور مضمحل ہوگے اوس سے ظلمت کفر اور ضلالت کی ت نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سے قول اونکی ساخبر کم آخر تک وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کی دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہہ از راہ فخر کی اور اترانی کی ف ح بلکہ واسطی شکر اور بیان کرنی نعمت پروردگار کی اور بجا لانی حکم پروردگار کی کہتا ہون کہ فرمایا ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور اسلیے بہی کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد رکہین اور عمل کرین بمقتضای اوسکی توقیر و تعظیم اور محبت اور ایمان کی اوس اندازہ پر ت اور میرے ہاتہہ مین ہی یعنی میری تصرف مین اور میرے قبضہ مین مقام محمود مین نیزہ حمد کا ف ح اور نہین فخر سی کہتا مین مراد نام اور یکتا ہونا آنحضرتؐ کا حمد مین ہے اوس خلایق پر اور عرب شہرت کی مقام مین نیزہ کہڑا کرتی ہین اور آنحضرتؐ کو حمد کی ساتہہ تسلط خاص کہ اونکا نام محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حمادون کہا کہ شادی و غمی مین خدا کی حمد کہتی رہتی ہین اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم حامد و محمود ہونگے اور احمد الٰہی کے ساتہہ دروازہ شفاعت کا کہلوادینا سکے جیسا کہ شفاعت مین گذرا بیان اس کا ملو **ترجمہ** اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن کیا آدم اور کیا سوا انکی مگر میری نیزہ کی نیچے آوینگی اور پناہ ڈہونڈہینگی

اور میری تابع ہونگی ف ع اسجگہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کو ظاہر کا بہی بہرہ ہو جیسا کہ بادشاہوں اور سرداروں کی لیے ہوتا ہی اور نام اوسکا لواء الحمد
ہوگا ترجمہ اور مین اول ہون اونکا کہ پہٹی اوسسی زمین یعنی اول قبر سے میں نکلون گا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا
شکر ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج
حتی اذا دنا منہم سمعہم یتذاکرون قال بعضہم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلا وقال اخر موسی کلمہ تکلیما وقال
اخر فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ وقال اخر ادم اصطفاہ اللہ فخرج علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قد
سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراہیم خلیل اللہ وہو کذلک وموسی نجی اللہ وہو کذلک وعیسی روح اللہ و
کلمتہ وہو کذلک وادم اصطفاہ اللہ وہو کذلک الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیامۃ تحتہ آدم فمن
دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیہا ومعی
فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر
رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ بیٹہی تہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاروں میں پس نکلی
آنحضرت گہر سے یہان تک کہ جب نزدیک ہوئے اونسی سنا اونکو کہ آپسمین ذکر کرتی ہین کہا اونکی بعضون نی کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نی پکڑا دوست
اور دوسرے صحابیون نی کہا کہ موسی علیہ السلام سے خدا تعالی نی باتین کرین اور اوروں نی کہا پس عیسی علیہ السلام کلمہ ہین خدا کی کہ ایک کلمہ
کن کے ساتہہ بی اسباب مقرری کی پیدا ہوی اور پنگوڑی مین باتین کین لڑکپنی مین لوگون سے اور روح ہین خدا کے کہ خدا نی بی روح الامین کو اونکی
ماں کی پاس بہیجا اور پہونکا مری اور اوس سے عیسی پیدا ہوی اور بہی اونکی روحانیت کی آثار اتنی ظاہر ہوی کہ مردونکو زندہ کرتی تہی اور کہا اوروں نی
آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالی نی کہ اونکو نام سب چیزونکی سکہائی اور فرشتون سے سجدہ کروایا اصحاب ان نبیون کا ذکر کرتی تہی اور تعریف کرتی تہی
پس نکلا یکا یک آگئی اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا مینی تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کے ہین اور ہین وہ
ایسے ہی بیشک خدا کی دوست خاص اور موسی ہمراز و ہمسخن خدا کی ہین اور وہ بہی ہین ایسی ہی اور عیسی خدا کی کلمہ ہین اور روح اوسکی اور وہ بہی ایسے
ہین اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نی اور وہ بہی ایسی ہی ہین رہو خبردار ہو اور مین حبیب اللہ کا ہون اور نہین فخر سے کہتا ہون ف ع اور کہا ہی علمانی کہ حبیب وہ دوست ہی
کہ مقام محبوبیت مین پہنچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہے اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والے ہی کہ دوست اور محبوب درگاہ الہی کی ہین لیکن اسجگہہ کلام کمال مرتبہ مین
اور خاص درجوں مین ہے انتہی اور ملا علی نی کہا خلیل دوست ہی اپنی حاجت کی لیے اور حبیب دوست ہی بلا غرض اور بڑی دلیل اسپر کہ مرتبہ آنحضرت کا
محبوبیت حق مین درجہ کمال کو پہنچا ہی یہہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور مین اوٹہانی والا ہون کا علم حمد کا قیامت
کی دن آدم اور آدم کی سوا جو مین سب اوس علم کی نیچی ہون گی اور مین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت کے
دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول اونکا جو حلقی ہلاوینگی وہ دروازہ بہشت کی اور قصد اندر جانی کا کرینگے پس کہول دیوی گا خدا تعالی میری لیے
دروازہ بہشت کا پہر مجکو داخل کری گا اوس مین یعنی فرشتون کو حکم کرنی گا دروازہ کہولنی کا اور مجکو اندر لیجانی کا اور حالانکہ میری ساتہہ فقیر مسلمان
ہونگے اور نہین فخر ف ع یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سے بموجب مراتب اپنی کی پہلی داخل ہونی مین چنانچہ آنحضرت نی فرمایا کہ داخل
ہونگی جنت مین میری امت کی فقرا غنیون سے پانسو برس پہلی اور یہہ دلیل ہے واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سے اور نہین ہے فقر صوفیون کے
نزدیک فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اونکی نزدیک ہے محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس سے نہ غیر اوسکی سے اور توڑے

نی کہا فقر مہیہ ہی کہ تسکین ہوما ل نہونی پراور خرچ کرنا ہو ہونی پراور فقر نفس سے پناہ مانگی ہی آنحضرتؐ نی اور تعریف کی غنا نفس کے اور جو فقر او رغنا بازرکہی مولی سی وہ بری ہین اور حالت فقر بازرکہتی ہی بہت گرفتاریون سی آسلیی حق تعالی نی انبیا واولیا کی لیی مقرر رکہی اور اور دلیل مہیہ ہے کہ فقیر کا فرکو عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سی تو کیون نہ فائدہ دی مہیہ فقر مومن کو جنت مین ؎ اور مین ہون بزرگتر اگلون اور پچہلونکا اور نہین فخر نقل کے مہیہ ترمذی اور دارمی نی تصحیح اور ظاہر مہیہ ہے کہ مراد اگلی پچہلون سی انبیا ہون **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ اِبْرٰهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ اُمَّتِيْ وَاَجَارَهُمْ مِنْ ثَلٰثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَاصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلٰلَةٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی عمرو بن قیس سی مہیہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہم پچہلی ہین ظہور مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونے مین اور اور مراتب مین قیامت کی دن اور مین کہنی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی بلکہ مقصود اوس سے بیان واقعی ہی وہ مہیہ ہے کہ ابراہیم دوست خدا کی ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کے اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب ہون دنیا مین اور میری ساتہہ ہوگا جہنڈا حمد کا کہ دلالت کری میری احمد و محمد ہونی پر قیامت کی دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نی وعدہ کیا ہی مجہسے یعنی خیر کثیر کا امت کی حق مین اور پناہ مین رکہا اونکو تین چیزون سی کہ نہ ہلاک کر ڈالی گا اونکو ساتہہ قحط کی اور نہ جڑ سی اوکہیڑ ڈالی گا اونکو دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کر ڈالی گا اور نہ اکہٹا کری گا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسی حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہی نقل کے مہیہ دارمی نی **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین کہینچنی والا رسولونکا ہون یعنی مین اگی چلونگا اونکی اور وہ پیچہی پیچہی میرے آوینگی بہشت کو یا حشر کی میدان مین اور نہین کہتا مین مہیہ فخر سی اور مین ختم کرنی والا ہون نبیونکا اور نہ کچہہ فخر سی کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنی والا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سی کہتا ہون نقل کی مہیہ دارمی نی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول لوگون سے نکلنی والا ہونگا قبر سی جب اوٹہائی جاوینگی قبرون سی اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آوین وہ بارگاہ خدا مین اور مین اونکا خطبہ پڑہنی والا ہونگا جس وقت چپ رہینگی وہ ؎ یعنی عذر کرنی سی اور متحیر ہونگی اور کلام نکر سکینگے اوسوقت مین اونکی طرف سی عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سی پس مین ہی اوسوقت کلام کر سکونگا اوس مقام مین نہ اور کوئی حتی کہ بڑی بڑی انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالی کی ایسی ثنا کہ لایق اوسکی ہے اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنی کا سوا میری پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ سی ہذا یوم لا ینطقون ولا یوذن لہم فیعتذرون یا مہیہ محمول ہے اول امر پر یا خاص کفار کے حق مین ہے اور مین خوشخبری دینی والا ہون مومنونکو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہووین ؎ یعنی جب غالب ہوا اونپر نا امیدی اللہ کے رحمت سی بسبب غلبہ خوف کی اور انبیا سی شفاعت طلب کرین اور وہ اوسپر جرات نکر سکین اور

عذر کرین جیسا کہ حدیث شفاعت مین آیا ہی **ت** بزرگی او بزرگی دینی اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میرے ہاتھہ یعنی میرے
تصرف مین ہونگی اور جہنڈا حمد کا اوسدن ہاتھہ مین میرے ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کی پروردگار کی نزدیک ہمیشہ خصوصا اوسدن گرد پہرینگے
میری اور خدمت کرینگی میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈی ہین پوشیدہ **ف** تشبیہ دی حوروں کو ساتھہ انڈون شتر مرغ کی کہ محفوظ ہوتی
ہین غبار وغیرہ سی صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتھہ تہوڑیسی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین یہہ رنگ بہت اچہا ہوتا ہی اور مجمع البحار
مین کہا کہ مراد بیض مکنون سے موتی سیپ کے ہین کہ محفوظ ہوتی ہین ہاتہہ اور نظر کی پہنچنی سی حاصل یہہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگوں کی
نظر و لمس اور ہاتہہ پہنچنی سی ہونگی یا موتی ہین بکہری ہوئی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے یعنی جیسی موتی بکہر کر
ہوئی خوب چمکتی ہین بہ نسبت لڑی کی موتیونکی ویسی ہی خوبصورت او خدمت مین متفرق اور پہیلے ہوئے حاضر ہونگے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَاُكْسٰى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْهُ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰى
اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا پس پہنایا جاونگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلون سے پس کہڑا ہونگا عرش کے
داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہڑا ہووی اوس مقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابوہریرہ سی یہہ عبارت زیادہ ہی کہ مین پہلا
اون شخصونکا ہون کہ پہٹی اونسی زمین پس پہنایا جاونگا مین حلہ الخ **وعنه** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اللہ سی مانگو میری لیے وسیلہ **ف** یعنی جو کہ ذکر کیا گیا اذان
کے دعا مین یہہ دعا منگوایا آنحضرت کا امت سی واسطے اظہار محتاجگی کی ہی خدا تعالی کیطرف اور از راہ انکسار نفس کے یا اس لیے کہ فائدہ یاوی امت
اور ثواب اوسکی سبب یا رہنمائی امت کی لیکن مانگی ہر ایک مومن سی اپنی یا کسی لیے دعا **ت** کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیا ہی وسیلہ فرمایا بہت
بلند درجہ ہے جنت مین نپاوی گا اوسکو مگر ایک مرد امید رکہتا ہون کہ ہون مین وہ مرد **ف** یہہ تواضع ہی آنحضرت کی اور پاس ادب ہے درگاہ
خداوندی کا ورنہ متعین ہی کہ وہ حضرت ہی ہین **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جب ہو قیامت دن ہون مین امام اور پیشوا سب نبیونکا یعنی مقام محمود
مین اور خطیب انکا یعنی جس جب ہونگے مین ونکیطرف سی کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا بغیر فخر کی کہتا ہون مین نقل کی یہہ ترمذی نی
وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّيْ
اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک ہر نبی کی لیے دوست و نزدیک ہی نبیونمین سے اور تحقیق میرے دوست اور نزدیک
باپ میرے اور دوست میرے پروردگار کے یعنی ابراہیم علیہ السلام مین پہر پڑہی آنحضرت نی یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیے یہہ آیت کہ تحقیق نزدیکتر لوگونکی
ساتھہ ابراہیم کی البتہ وہ ہین کہ جنہون نی متابعت کی ابراہیم کی یعنی اونکی زمانہ مین اور بعد اونکی اور یہہ نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مامور ہین ابراہیم کی متابعت
اور موافقت کی دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور خدا تعالی دوست ہے مسلمانونکا اور کارساز نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جابرٍ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی نی بہیجا مجکو واسطی تمام کرنی اچہی خوبون کی اور پورا کرنی کی اچہی کامون کے یعنی مجکو بہیجا ہی واسطی ہدایت خلق کی اور خو بکامل کرنی اونکی خلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین

وَعَنْ کَعْبٍ یَحْکِیْ عَنِ التَّوْرٰۃِ قَالَ نَجِدُ مَکْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِیْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَھِجْرَتُہٗ بِطَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ مَنْزِلَۃٍ وَّیُکَبِّرُوْنَہٗ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ رُعَاۃٌ لِّلشَّمْسِ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ اِذَا جَآءَ وَقْتُھَا یَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰی اَنْصَافِھِمْ وَیَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰی اَطْرَافِھِمْ مُنَادِیْھِمْ یُنَادِیْ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّھُمْ فِی الْقِتَالِ وَصَفُّھُمْ فِی الصَّلٰوۃِ سَوَآءٌ لَھُمْ بِاللَّیْلِ دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ مَعَ تَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ

اور روایت ہی کعب احبار سی جو بڑی تابعیون مین سے اور اہل کتاب کے عالمون مین سی ہین نقل کرتی ہین توریت سی کہا لکہا ہوا پاتی ہون مین یعنی توریت مین کہ محمد بہیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہے برگزیدہ نہین درشت خو اور نہین سخت گو اور چلانی والا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتہہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اوسکی پیدائش مکہ مین ہے اور جگہہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اوسکی شام مین ہے **ف** ع بادشاہی سی مراد ہی دین و نبوت کا ظہور اوسکا شام کی ولایت مین اکثر اور جہاد اوس ملک مین زیادہ ہی وگرنہ بادشاہی آنحضرت کی ساری جہان مین ہے یا یہہ مراد ہی کہ بادشاہی اونکی بعد تمام ہونی مدت اونکی اور ایام خلافت اونکی شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کی لیی اور بعد اونکی بنی امیہ کی لیی ہوئی **ت** اور امت اوسکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنی والے خدا تعالی کا حمد اور شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی بہر حال حمد و شکر کرینگی حمد کرینگی وہ خدا کی ہر منزل مین یعنی جس مکان مین منزل پکڑین اور اوترین یا ہر پست مکان مین پہنچی اور ترقی وقت بقرینہ اس قول کی اور خدا کی بڑائی کرین کی ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتی ہوئے چڑہین گی رعایت اور نگہبانی کرنیوالی ہونگی سورج کی **ف** ع یعنی اوسکی طلوع و غروب و زوال کا دہیان رکہین گین نماز و عبادت کی وقتونکی لیے اور روایت کیا ہی حاکم نی عبد اللہ بن ابی اوفی سی مرفوعا کہ تحقیق اچہی خدا کی بندونمین وہ ہین کہ جو خیال رکہتی ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کا خدا تعالی کی یاد کی لیی **ت** ادا کرین گی نماز جب آوے اوسکا وقت آوی ازار باندہین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین یا مراد یہہ ہے کہ اپنی آدہی پنڈلیون تک پہنین اور وضو کرین اپنے اطرافون پر یعنی ہاتہہ اور پاؤن اور مونہہ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اونکا اواز کری آسمان و زمین کے درمیان یعنی اذان کہی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہے یعنی برابر کہڑی ہوتے ہین کافرون سے لڑنی کو اور نماز مین برابر جماعت کرتی ہین شیطان و نفس کے مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح و تہلیل و ذکر اور قران پڑہنی مین جیسی شہد کی مکہیون کی آواز یہہ لفظ مصابیح کے ہین اور نقل کی یہہ دارمی نی ساتہہ ہوڑی تغیر کی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرٰۃِ صِفَۃُ مُحَمَّدٍ وَّعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَہٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سی کہا کہ لکہی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرت کی اور یہہ لکہا ہوا ہے کہ عیسی بیٹی مریم کی دفن کیی جائینگی آنحضرت کے ساتہہ اونکی حجرہ مین کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راویون مین سے ہین تحقیق باقی رہی گہر مین یعنی عائشہ رض کی حجرہ مین کہ جہان آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہہ وہان نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت الٰہیہ سے باقی رہی وہان باوجود قصد کرنی بعض صحابہ کی دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اوسکا یہہ تہے اور خبر دی ہی بعضون نے جو کہ حجرہ شریف مین داخل ہوئی ہین کہ دیکہین اونہون نے تین قبرین اسطرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابوبکر کی متاخر دوش

کہ سر اوسکا مقابل ہی لپشت آنحضرت کی اور سر عمر کا مقابل پشت ابوبکر کی اور ایک قبر کی جگہہ پہلو مین عمر رضی کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسی علیہ السلام بعد ٹہیرنی اپنی کی زمین مین حج کرینگی اور وہان سی پہر کر آوینگی اور درمیان مین کہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹہا کر لی جاوینگی مدینہ مین پس دفن کیی جاوینگی حجرہ شریفہ مین حضرت عمر کی پہلو مین پس رہینگی وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن عباس قال ان اللہ تعالی فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اھل السماء فقالوا یا ابا عباس بم فضلہ اللہ علی اھل السماء قال ان اللہ تعالی قال لاھل السماء ومن یقل منھم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنم کذلک نجزی الظلمین وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال اللہ تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم فیضل اللہ من یشاء الایۃ وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ارسلنک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الجن والانس روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتھہ فضیلت دی حق تعالی نے آنحضرت کو آسمان والون پر کہا ابن عباس نی کہ یون فضیلت دی کہ بی شک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتون کو یہہ کلام اور جو کوئی کہوی فرشتون میں سے تحقیق مین معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو دیکی بدلی مین دینگی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمونکو جو حد سی گذرین فـح یعنی پس حق تعالی نی فرشتونکی لیے اسیطرح کا سخت اور دبدبہ اور تیزی کی ساتھہ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت ت اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیی مہربانی ورحمت کی ساتھہ کہ تحقیق ہمنی کہولدینی تیری لیی دروازی برکتون اور بزرگیون کے صاف کہولدینا کہ منجملہ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیے خدا تعالی گناہ تیری جو پہلی گذری اور جو پیچہی آوین فـح اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہہ توجیہہ خوب ہے کہ یہہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہی بی اسکی کہ گناہ ہون آقا جب غلام سی خوشی ہوتی ہین تو کہتی ہین ہمنی تیری سب گناہ بخشدیی جو کچہہ کری تو تجہپر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام ابی گناہ ہوت ت کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہین بہیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتھہ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام وشرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور فرمایا اللہ تعالی نی حضرت محمد صلعم کی لیی اور نہین بہیجا ہمنی تجکو مگر تمام لوگون کی لیی پس رسول کیا خدا تعالی نی آنحضرت کو جن اور آدمیون کے طرف فـح اور خاص ذکر کرنا آدمیون کا آیۃ مین اسلیی ہی کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیۃ مین تعمیم آدمیون کی ہی تا تخصیص عرب کی جیسی کہ بعضی اہل کتاب کہتی تہی باطل ہوجائی اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین اسلیے کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بہی

وعن ابی ذر الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدھما الی الارض وکان الاخر بین السماء والارض فقال احدھما لصاحبہ اھو ھو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بھم فرجحتھم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بھم فرجحتھم ثم قال زنہ بالف فوزنت بھم فرجحتھم کانی انظر الیھم ینتثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدھما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحھا رواھما الدارمی

اور روایت ہی ابوذر غفاری سے کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیونکر جانا تمنی کہ تم نبی ہو یہان تک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوذر آئی میری پاس

دو فرشتے اسحال میں کہ بیچ بطحاء مکہ کی ایک جانب میں تہا پس اوترا ایک اون فرشتوں میں سے زمین کی طرف اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان پر کہا ایک نے اون دو میں سے اپنے یار کو کیا وہی ہے یعنی یہ وہ پیغمبر ہے کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نے کہ میرا ایک پیغمبر ہے اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نے ہان وہی ہے کہا اوس ایک نے اپنے یار سے کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتھ اسکی امت میں سے پس تولا گیا میں اوس مرد کی ساتھ سو غالب آیا میں اوسپر پہر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتھ پس تولا گیا میں اونکی ساتھ پس غالب آیا میں اونپر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتھ پس تولا گیا میں اونکی ساتھ سو اونپر بہی غالب ہوا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتھ پس تولا گیا میں اونکی ساتھ بہی سو اونپر بہی غالب ہوا میں گویا کہ میں دیکھتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گرے پڑتے ہیں ترازو کی ہلکا ہونے سے یعنی جس پلڑے پر وہ تہے الیاوہ بسبب ہلکا پن کے اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتے تہے کہ مجہپر گویا اب گرے فرمایا آنحضرت نے پس کہا ایک نے اون دونو میں سے اپنے یار سے کہ اگر تو اسکو تولے اسکی ساری امت کی ساتھ تو بے شک غالب آوے یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَأُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی ہر صورت یعنی اگرچہ غنی نہ ہون نہ امت پر مگر جب غنی ہون اور میں نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم امر نہین کیے گئے اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہے نقل کی یہ دارقطنی نے بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک بہت ہین اور قران مجید اور آسمانی کتابون میں مذکور ہین اور انبیا علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت میں وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہے اور یہہ نام آپکی دادا عبد المطلب نے رکہا اور جب اونسے کہا کسی نے کہ تمنے اپنے بیٹے کا نام اپنے آبا و اجداد کے نام کیون نہ رکہا اور یہہ نام ہرگز تمہاری قوم میں نہین ہوا اونہون نے کہا یہہ نام اسکا میں نے اس امید پر رکہا ہے کہ تمام اہل زمین کے زبان پر تعریف کیا جاوے اور ایک روایت میں ہے کہ تا خدا تعالی آسمان میں اوسکی تعریف کرے اور لوگ زمین پر اور آیا ہے کہ عبد المطلب نے خواب میں دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہ سے نکلی ہے کہ ایک طرف اوسکی آسمان میں ہے اور ایک طرف مشرق میں ہے اور ایک طرف مغرب میں بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہو گئی ہے کہ ہر پتے پر اوسکے نور ہے اور اہل مشرق و مغرب اوسکی ساتہہ متعلق ہین پس یہہ خواب لوگون سے کہا اونہون نے تعبیر دی کہ اونکی پشت سے ایک شخص ایسا پیدا ہو کہ اہل مشرق و مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوے وہ آسمان و زمین میں اسلیے محمد نام رکہا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نے بہی خواب دیکہا کہ کوئی کہتا ہے کہ تجکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنے تو نام اوسکا محمد رکہیو اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت کی پیدا ہونے سے پہلے کسیکا یہہ نام نہ تہا جب اہل کتاب نے خبر دے کہ قریب ہے کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اوسکا محمد ہو چار شخصون نے اپنے بیٹون کا نام محمد اسے آرزو میں رکہا کہ شرف نبوت سے مشرف ہون لیکن یہہ چار نام بہی آنحضرت کی نام سے پہلے نہین ہو سکتی کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہہ نام رکہتے تہے اور مواہب لدنیہ میں ذکر کیا ہے کہ القاب اور نام آنحضرت کی قران مجید میں بہت آئے ہین سو بعضے عالمون نے ننانوے نام جمع کیے ہین موافق اسمای الہی کی اور قاضی عیاض نے کہا کہ حق جل و علی نے تیس نام اپنے نامون میں سے اپنے حبیب کے لیے خاص کیے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب تلاش کیے جاوین آنحضرت کی نام پہلی کتابون میں اور قران و حدیث میں تو تین سو ہوتے ہین اور چار سو آئے ہین اور قاضی ابو بکر بن العربی نے جو مالکی مذہب کی بڑی عالمون میں سے ہین کہا بعضے صوفیون نے کہا ہے کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہین اور اوسکی حبیب کے بہی ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سے اسم نکلتا ہے اور سیوطی نے ایک کتاب علیحدہ آنحضرت کی نامون میں تالیف کی ہے اور طیبی نے بائیس نام ذکر کیے اور شرح کی اور مولف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون میں

اور مراد آنحضرت کی ملتفات سے بیان احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہے اور آنحضرت کی اخلاق اور باطن کے خصلتون کا بیان در باب مین ہوگا اللہم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنے وبعدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جبیر سے کہ کہا سنا مین نے آنحضرت سے فرماتے کہ تحقیق میری لیے نام ہین بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ہے اور دوسرا احمد **ف** ح بعضی روایتون مین محمود بھی آیا ہے اور سب مشتق حمد سے ہین محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت مین اور محمد بہت تعریف کیا گیا بے حد وبیشمار اور احمد سب سے زیادہ تعریف کیا گیا اگلی پچہلون مین اور حق تعالی کی پہلی کلام مین یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنے والا کہ جو کسی کو معلوم نہین جیسے تمام محمودین میں ہوگا اور کہہ آموز انکی لیے آوحمد **ت** اور میرا نام ماحی ہے یعنی مٹانے والا ایسا کہ مٹاتا ہے اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کی اور نام میرا حاشر ہے کہ اوٹہائی جائین گی اور جمع کیے جاوینگے لوگ میری قدم پر یعنی اول مین قبر سے اوٹہونگا پہر اور لوگ میری پیچھے اور نام میرا عاقب ہے اور عاقب وہ ہے کہ نہو دے پیچھے اوسکی کوئی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح عاقب کی معنی ہین پیچھے آنیوالا اور مراد یہان ہے پیچھے آنے والا سب پیغمبرون کی **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے ہماری لیے اپنے ذات شریف کی اتنی نام پس فرمایا مین ہون محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچھے آنیوالا سب پیغمبرونکی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث مین گذر چکی ہین اور نبی توبہ کا **ف** ح یعنی ہماری خلقت نے آنحضرت کی ہاتھہ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اسلیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکہتے تہے اور زبان کی توبہ آپ کی امت مین مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتون کی کہ بغیر قتل وسزا کی قصور اونکا نہ معاف ہوتا تہا **ت** اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف مین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نقل کیے یہہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تعجب نہین کرتے تم کہ کیونکر باز رکہا مجہہ سے خدا تعالی نے مشرکین قریش کا برا کہنا اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتے ہین مذمم کو اور مین محمد ہون **ف** ح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتے تہے کہ معنی مین نقیض محمد کی ہین یعنی مذمت کیا گیا اور آپ کا یہہ نام لیکر آپ کو برا کہتے اور لعن وطعن بکتے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بد کہنا اور لعن وطعن مذمم کو کرتے ہین اور مین مذمم نہین پس کیا ہے اللہ تعالی نے اونکی بد کہنے سے بچایا مجکو **ت** نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهٗ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَاَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئے تہے کچہہ بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑہی کی اگلی جانب مین اور جب تیل لگاتے تہے تو ظاہر نہوتی تہی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تہی سر مبارک کے بال تو ظاہر ہوتی تہی سفیدی **ف** ح اسلیے کہ تیل لگانے سے بال مجتمع ہو جاتی ہین پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تہی ظاہر نہوتی تہی اور پراگندگی اور ژولیدگی مین بال جدا جدا ہوتے ہین پس معلوم ہونے لگتی ہین سفید سیاہ مین سے اور آنحضرت کی سر اور ڈاڑہی مین سفید بال بیس سے زیادہ نہ تہی بڑا بہی

مین اور بعضی روایت مین ایا ہی کم اوین **ترجمہ** اور تھی انحضرت بہت بالون والی داڑہی کی **ف** ح یعنی داڑہی اپکی گہنی تہی لمبی نتہی بلکہ تہی
اور روایت مین کث اللحیۃ ایا ہی اور حضرت کی داڑہی شریف کی درازی مین کچہہ ثابت نہین ہوا او رصحابہ عظام سی درازی داڑہی کی منقول ہی چنانچہ ایا
انحضرت علی کرم اللہ وجہہ کی داڑہی نی اونکا تمام سینہ کندہون تک بہر دیا تہا اور لکہا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی داڑہی لمبی اور چوڑی
تہی اور ابن ہمام نی کہا ہی کہ قبضہ سی زیادہ کٹنا جائز ہی غرض کہ داڑہی ایک مشت سی کم رکہنا نہین بلکہ زیادہ مین روایات وآثار مختلف آئی ہین **ت** پس کہا ایک مرد نی
یعنی وقت بیان کرنی جابر کی حلیہ شریف کو کہ تہا انحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی مین لیکن چونکہ یہہ موہم تہا طول کو بہی کہا
جابر نی نہ بلکہ تہا مانند سورج اور چاند کی اور تہا چہرہ مبارک آپکا گرد **ف** ح یعنی مایل گولائی کی طرف اور حدیث مین ایا ہی بل مثل الشمس والقمر اور ایک مین
ایا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور مین آیا ہی کہ چمکتا تہا روی مبارک انحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودہوین رات کا چاند اور ایک اور حدیث مین آیا ہی
کہ ہوتا تہا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تہا صورت دیوار کا چہرہ شریف مین مواہب لدنیہ مین ہی کہ یہہ تشبیہین لوگون
اپنی فہم کی موافق بحسب عرف دیتی ہین وگرنہ انحضرت کی جمال باکمال کی ابہت وجلالت اور حسن وملاحت سی کوئی چیز مشابہت نہین رکہتی **بیت**
کسی بحسن وملاحت بیار نرسد ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ہزار نقش برآید ز کلک صنع ولی ہ یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی
صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہی کہ دور روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہین تہا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سی وہم جاتی اسکا اسلئے
کہ حدیثون مین آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہین تہا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچہہ طول رکہتا تہا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم علیہ
صلی اللہ علی محمد وآلہ **ت** اور دیکہا مینی مہر نبوت کو شانہ کی پاس **ف** ح اور ایک روایت مین ہی درمیان دونون شانون کی بہر تقدیر بائین شانہ
کی پاس تہی **ت** مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول مشابہت رکہتا تہا رنگ اوس مہر کا انحضرت کی بدن مبارک کی ساتہہ اور تمام اعضا کا سا اور سکا
رنگ وبلا تاب تہا نہ داغ تہا بطور برص کے چاہی جاننا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان ایک ٹکڑہ گوشت کا تہا بلند تر تمام
اجزای بدن شریف سی کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تہی تا کی زبر سی یعنی تمام ہونی ایک کار کی یا تا کی زبر سی یعنی مہر اور نشان اسکی کہ وہ خاتم النبیین ہین
اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت وانجیل وغیرہ مین موجود تہا اور انبیا علیہ السلام جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ مین بشارت دیتے
تہی تو یہہ بتا بتلاتی تہی کہ اونکی پشت پہ مہر ہوگی اور حاکم نی مستدرک مین وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تہا کہ اوسکی داہنی ہاتہہ
مین نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ اونکا نشان نبوۃ پشت مبارک پہ تہا دونون شانونکی درمیان مین اور یہہ نشان جیسی نامہ پر مہر کردی تو تغیر اور
تبدیل سی محفوظ ہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اوسمین لکہا ہوا تہا وحدہ لا شریک لہ توجہہ حیث کنت فانک منصور اور روایتون مین آیا ہی
کہ اوس سی ایسا نور چمکتا تہا کہ آنکہہ کو خیرہ کرتا تہا اور اوسکو تشبیہ لوگونکی سمجہنی کی لیے ظاہری چیزون کے ساتہہ دی مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کی لیکن حقیقت
اوسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تہی سوای حق تعالی کی کوئی اوسکو نہین جانتا **ث** نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَیْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْتُ مَعَہٗ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْقَالَ ثَرِیْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ
عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیْلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّآلِیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے
کہا کہ دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مینی اونکی ساتہہ روٹی اور گوشت یا کہا یعنی ثرید یعنی روٹی کی ٹکڑی شوربی مین بہگی ہوی پہر گیا مین
انحضرت کی پیچہی پس دیکہا مینی مہر نبوۃ کی طرف انحضرت کی دونون شانون کی درمیان مین نزدیک بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مانند مٹہی کی یعنی مٹہی مین
جیسی اوپر کی حدیث مین تہا مانند انڈی کی اوسپر تل تہی مانند مسون کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام خالد بنی خالد بن سعید کے سی کہا اونی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اونمین ایک کملی تہی کالی چہوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میرے پاس پس لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تہی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتہہ مین پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تہا تو یہہ دعا دیتی تہی پرانہ کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو کپڑی بہت پرانی کری تو اور تہی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نی ای ام خالد یہہ کپڑا خوب ہی اور یہہ کلمہ سناہ لغت حبش مین بمعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئے مین کہ کہیلتی تہی مہر نبوت سی یعنی جیسی عادت چہوٹی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور ڈانٹا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سے چہوڑدی اسکو یعنی منع نکر نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ اور روایت ہی انس سے کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی اور نہ بہت ٹہنگنے ف ح یعنی معتدل قد تہی لیکن مائل بدرازی اور یہہ جو آیا ہی کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کہڑی ہوتی تو سب سے زیادہ بلند دکہائی دیتے تہی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تہی تو یہہ بسبب درازی قد کی نہ تہا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تہا اور حقیقت مین یہہ معجزہ تہا ت اور نہ تہی آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونہ کی کہ نہو اوسمین آمیزش سرخی کی اور نہ تہی نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تہی اور نہ تہی آنحضرت کی بال بہت بل کہائی ہوی جیسی کہ حبشیون کی ہوتی ہین اور نہ نرم نیچی لٹکی ہوی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونونکی تہی اور اوٹہایا اسم نی آنحضرت کو یعنی رسول کیا سر پر چالیس برس کے یعنی جب پوری چالیس برس کی ہو چکی تہی پہر اقامت کی آنحضرت نی مکہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور فوت کیا اللہ تعالی نی حضرت کو ساٹھہ برس تمام ہونی پر ف ح دس برس کا رہنا حضرت کا مدینہ مین تو باتفاق ہی کہ کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کی رہنی مین تیرہ برس ہین پس اس حساب سی آنحضرت کی عمر شریف تریسٹھہ برس کے ہوتی ہی اور یہان ساٹھہ برس کہا پس توجیہہ اسکی یہہ ہے کہ راوی نی اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرا نکو دس کہا اور تریسٹھہ کو ساٹھہ اور یہہ عادت ہی اہل عرف کی بیان عدد مین ت اور حالانکہ تہی آنحضرت کی سر مبارک اور ڈاڑہی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ روایت ہی انس سے درحالیکہ وصف کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تہی آنحضرت میانہ قد قوم مین کہ نہ تہی دراز اور نہ ٹہنگنی روشن اور چمکتا ہوا رنگ اور کہا انس نے کہ تہی بال آنحضرت کی آدہی کانون تک اور ایک روایت مین ہی کانون اور شانون کے درمیان مین تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح

اور ایک روایت مین ہی دونون کانون کی لوتک اور ایک روایت مین ہے کندہونکی پاس تک اور اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال کی ہی کبھی جو کنگھی کرتی اور تیل لگاتی تو دراز معلوم ہوتی تہی نہین تو چہوٹی اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تہی بالون کی کترنی سی تو دراز ہوجاتی اور جب کترتی تہی تو چہوٹی ہوجاتی تہی اور اسی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ کبھی بال کترتی تہی کہ مونڈانا بالونکا سوای حج اور عمری سے نہین ہوا واللہ اعلم **ترجمہ** اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ کہا انس نی تہی آنحضرتؐ بڑی سرکی اور موٹی قدمونکی **ف** ح یعنی پای مبارک پرگوشت تہی کہ علامت ہی شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کی نزدیک ممدوح ہی کیونکہ یہہ دلالت کرتا ہی اوسکی سرداری اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چہوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا **ترجمہ** نہین جانتا مین کسی کو اونکی بعد اور نہ اونکے پہلی اونکی مانند اور تہی آنحضرتؐ فراخ ہتیلیون کی اور ایک روایت مین بخاری کی آیا ہی کہ کہا انس نے تہی آنحضرتؐ کی دونون قدم اور ہتیلیان موٹی اور پرگوشت **ف** ع مردونکی لیی یہہ ممدوح ہی کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتونکی لیی مذموم اور موٹا ہونا اعضا شریف کا مراد ہی خلقت مین نہ سختی جلد کی کیونکہ جلد مبارک حریر سی زیادہ نرم تہی **وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ** اور روایت ہی براء سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد دور اور کشادہ تہی مسافت درمیان دونون مونڈہونکی یعنی فرق آنحضرتؐ کی دونون مونڈہون مین بہت تہا اور اس سے فراخی سینہ کی سبب لازم آتی ہی واسطی آنحضرتؐ کی بال تہی کہ پہنچتی اونکی کانون کی لوکو دیکہا مینی آنحضرتؐ کو سرخ جوڑی مین کہ ازار اور چادر مین کے تہی **ف** ح اور مراد سرخ سی یہہ ہے کہ اومین سرخ خط تہی اسیطرح محدثون نی تحقیق کیا ہی اور سبز حلہ سی بہی کہ حدیثون مین واقع ہی یہی مراد ہی کہ اومین سبز اور زرد خط تہے **ترجمہ** نہین دیکہی مینی کوئی چیز کبھی آنحضرتؐ سی بہتر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مین ہی مسلم کی کہ کہا براء نی نہین دیکہا مینی کوئی بالون والا بہتر سرخ جوڑی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اونکی بال قریب پہنچتی تہی اونکی مونڈہون کے فراخی تہی درمیان دونون مونڈہون کی نہ تہی حضرتؐ لنبی اور نہ پست قد **ف** ح آدمی کی بالون کی تین نام ہین جمّہ بپیش جیم اور تشدید میم سی اور لمّہ لام کی زیر اور تشدید میم سی اور وفرہ واو کی زبر اور ف کی جزم سی پس لمّہ وہ بال کہ کان کی لو سی گذر جائین اور جب کندہی تک پہنچی تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہنچی اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالونکی بہی آتا ہی **وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی سماک بن حرب سے اوس نی نقل کی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن **ف** ح اہل عرب کی نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہی مردونکی لیی اور تنگ دہنی کو مردون کی لیی عیب جانتی ہین اور بعضی مراد رکہتی ہین کشادہ دہنی سی فصاحت و بلاغت **ترجمہ** اور حضرتؐ کی آنکہون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوی تہی یعنی سرخی کی ڈوری چہوٹی ہوی کم گوشت ایڑیان کہا گیا واسطی سماک کی کہ راوی اس حدیث کا ہی کیا ہین معنی ضلیع الفم کی کہا اونہون نی بڑی مونہہ والے کی ہین کہا گیا کیا ہین معنی اشکل العین کی کہا سماک نی دراز شگاف آنکہہ کے **ف** ع کہا ہی علمائی کہ یہہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنون مین خطا ہی اور ٹہیک وہے ہی جو اوپر کہا گیا کہ آنکہون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوی چنانچہ علماء لغت اسی پر

اتفاق کہتی ہین ف کہا گیا سماک سی کہ کیا ہین معنی منہوس العقبین کی جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ
قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْیَضَ مَلِیْحًا مُقَصَّدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو طفیل
سی کہا اونسی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید نمکین یعنی خالص سفید نہ تہی اوسط یعنی قدمین او جسم مین اور سب صفتون مین
وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ مَا یَخْضِبُ لَوْ
شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِہٖ فِیْ لِحْیَتِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ
قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْبَیَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِہٖ وَفِی الصُّدْغَیْنِ وَفِی الرَّاْسِ نَبْذٌ ف اور روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچہی گئی انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خضاب کرنی سی
پس کہا انس نی تحقیق آنحضرت نہ پہنچی تہی اوس عمر کو کہ خضاب لگاوین ف ج یعنی آنحضرت کی سفید بال تہوڑی سی تہی معلوم نہ ہوتی تہی بادی النظر
مین جیسے کہ سیاق حدیث سی ظاہر ہوتا ہی یا مراد یہہ ہے کہ بڑہاپا خالص نہ تہا بلکہ ہنوز سرخ تہا جیسے کہ ابتدای بڑہاپی مین ہوتا ہی جیسے کہ اور حدیث
مین آیا ہی کہ کان شیبہ احمر ت اگر چاہتا مین کہ گن لون سفید بال آنحضرت کی کہ ڈاڑہی شریف مین تہی تو البتہ گن لیتا مین اونکو اور ایک
روایت مین یون ہی کہ اگر چاہتا مین کہ گن لون بال سفید کہ تہی آنحضرت کی سر مبارک مین تو کر سکتا تہا مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور
ایک روایت مین مسلم کی یہہ ہے کہ کہا انس نی نہ تہی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کی اور کن پٹیون اونکی اور سر مبارک مین کچہہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْہَرَ اللَّوْنِ کَانَ عَرَقَہُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰی تَکَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِیْبَاجَۃً وَلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ
کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْکًا وَلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَائِحَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن و چمکتی رنگ کی گویا کہ قطرہ اونکی پسینی کی موتی تہی یعنی ہیئت مین
اور صفائی و چمک مین جب راہ چلتی تہی آنحضرت تو آگی کی جانب جہکتی ہوی چلتی جیسے کوئی زمین بلند سی نشیب مین آتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ
اوٹہاتی تہی پاؤن بقوت و جلادت جیسے کہ عادت قویون اور دلیرون کی ہوتی ہی نہ یہہ کہ پاؤن زمین پر گہسٹتی چلین اور نہین چہوا مین نے کسی دیبا
کو کہ ایک قسم ہی کپڑی ریشمی سی اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتیلیون سے اور نہ سونگہا مینی کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ
خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یَاْتِیْہَا فَیَقِیْلُ عِنْدَہَا فَتَبْسُطُ نِطَعًا فَیَقِیْلُ عَلَیْہِ وَکَانَ کَثِیْرَ الْعَرَقِ فَکَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَہٗ فَتَجْعَلُہٗ فِی الطِّیْبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ہٰذَا قَالَتْ عَرَقُکَ نَجْعَلُہٗ فِیْ طِیْبِنَا وَہُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْجُوْ
بَرَکَتَہٗ لِصِبْیَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام سلیم سی یہہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتی تہی
ام سلیم کی ہان اور اونکی پاس قیلولہ کرتی یعنی دوپہر کو استراحت کرتی پس بچہاتین ام سلیم ایک بچہونا چمڑی کا پس سوتی آنحضرت اوس پر ف ع کہتی ہین
کہ ام سلیم آنحضرت کی محرمون مین سے تہین دودہ کی سبب یا نسب کی سبب سے نہ نامحرم کی پاس کاہی کو آنحضرت سوتی اور یہہ ماں ہین انس کی کہ جو خادم
حضرت کی تہی اور عاقلہ اور فاضلہ تہین عورتون مین ت اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تہا یعنی ایسی کہ آنحضرت تہی کثیر الحیا پس اکہٹا کرتین
ام سلیم پسینا آپ کا اور ملا دیتین اوسکو اپنی عطر اور خوشبویون مین پس جب دیکہا آنحضرت نی کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہی تو یہہ
پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نی کہ پسینا تمہارا ہی لاتی ہین ہم اسکو اپنی خوشبویون مین اور پسینا تمہارا خوشبو ترین خوشبویون سے ہی اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نی یا رسول اللہ ہم امید رکہتی ہین اسکی برکت کی اپنی چہوٹی بچون کی لیے یعنی اونکی بدن اور مونہہ پر ملتی ہین تو اوسکی برکت کی سبب بچی بلا

سے فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا تونے اور خوب کیا تونے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّىْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّىْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ نماز پڑہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ظہر کی پہر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گہر کے لوگونکی طرف اور مین بہی اونکے ساتہہ نکلا پس آگے آئے آنحضرت کے لڑکے پس شروع کیا آنحضرت نے اپنا ہاتہہ پہیرنا دونون رخسارون ایکایک کے پر اور ایپر مین پس چہوا میرے رخسارون کو بہی **ف** ع لفظ خدی یہان دال کی زیر سے اور ی کی جزم سے بلفظ مفرد اور بعضی نسخون مین یہان بہی بلفظ تثنیہ ہے دال کی زبر اور ی کی تشدید سے یعنی چہوا میرے دونون رخسارون کو اور ملا علی قاری نے عکس اسکے لکہا ہے کہ اکثر نسخہ مین بصیغہ تثنیہ ہے اور ایک نسخہ مین مفرد بہ ارادہ جنس کے **ت** پس پائی مینے آنحضرت کے ہاتہہ کی ٹہنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نے نکالا تہا ہاتہہ عطار کی ڈبہ مین سے **ف** ع اس حدیث مین بیان ہے حضرت کی خوشبوئی کا اور یہہ خوشبوئی بذاتہی تہی اگرچہ خوشبو نہ لگادین اور باوجود اسکے اکثر اوقات خوشبو بہی لگاتے تہے تا بہت خوشبودار ہون واسطے ملاقات ملائکہ کے اور لینے وحی کے اور ہمنشینی مسلمانون کی **ت** اور ذکر کی گئی حدیث جابر کے کہ مراد اسکا ہے سمّوا باسمی یہہ باب اسامی کی اور حدیث سائب بن یزید کی کہ مراد اسکا ہے نظرت الی خاتم النبوۃ یہہ باب احکام المیاہ کی یعنی وہ مصابیح مین اس باب مین وہ دونون حدیثین مذکور ہین **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے اور نہ ٹہنگنے یعنی بلکہ میانہ قد تہے بڑے سر اور گہنی داڑہی کے پر گوشت تہین ہتیلیان ہاتون کی اور پانوں کی مبارک رنگ آپ کا سفید سرخی ملا ہوا تہا موٹی تہی جوڑ ہڈیون کے لمبی تہی مسربہ کی یعنی سینہ سے ناف تک بالون کے ایک لکیر لمبی تہی جب چلتی تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگے کی جانب جہکتے ہوے چلتے گویا نشیب مین اوترتے ہین بلندی سے **ف** ع مقصود یہہ ہے کہ چلتے تہے چلنا قوی کہ اوٹہاتے تہے پانوں مبارک زمین سے بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ بطریق تواضع کے چلتے تہے نہ بطور تکبر اور اترانے کے **ترجمہ** نہین دیکہا مینے پہلے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ پیچہے وفات اونکے کی مانند اونکی رحمت خاص بہیجے اللہ اونپر اور سلام نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **وَعَنْهُ** كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ بِالْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ

وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ تھے جو وقت وصف بیان کرتی حضرت صلعم کا
فرماتی نہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی اور نہ بہت چھوٹی اور تھے میانہ قد لوگون مین اور نہ تھے بہت مڑی ہوئی بالونکی نہ سیدھی بالون کے
تھی بال کچھ مڑی ہوئی اور نہ تھی پرگوشت روی مدور مجتمع اور نہ گول تر روئی مدور پیشانی نکلی ہوئی سیاہ گوشت اور تھی روی مبارک مین
کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونون آنکھین بہت اور دراز پلکین موٹی سری ہڈیون کے ف ح گندت کی زبر اور
زیر سی جگہہ اجتماع دونون شانون کی یعنی درمیان دونون شانون کی جو جگہہ ہے وہ بھی موٹی اور پرگوشت تھی ت نہ تھی بال تمام بدن
پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر لمبی بالون کی سینہ سی ناف تک تھی ف ح ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بدن شریف پر سوائے مسربہ
کی بال نہ تھی لیکن اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ سوای مسربہ کے بھی بعضی جگہہ بال تھی مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیون اور پہونچون کے پس اجرد
مقابل اشعر کی ہی اور اشعر وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال ہون پس اجرد وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال نہون ترجمہ پرگوشت ہاتون کی اور قدمون
کی جب راہ چلتی اوٹھاتی پاؤن کو ساتھہ قوت کی گویا اوترتی ہین بلندی سی پستی مین اور جب موتہہ پہیرتی دائین بائین تو پہیرتی تمام بدن شریف
کو اور بالکل متوجہ ہوتی ف ح یعنی نظر چرا کر نہ دیکھتی تھی متکبرون کی طرح اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہے کہ کہڑی کہڑی گردن نہ پہیرتی
تھی دائین بائین جب دیکھتی کسی چیز کی طرف جیسے کہ ہلکی لوگ کرتی ہین ولیکن موتہہ کرتی ادہر باطمینان پیٹھہ پہیرتے باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان مین مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنی والی نبیون کی تھی بڑی سخی تھی لوگون مین از روی سینہ کے
ف ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل وجان اور رغبت سی تھی نہ ستانی اور دکہانی کو اور ملا علی نی اسکی یہہ معنی لکھی ہین کہ
اجود یا تو جودۃ سی ہی جیم کی زبر سی بمعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیر تھی پس نہین ملول اور تنگ ہوتے تھے امت کی ایذا سی اور جفاء اعراب سے
اور یا اجود جود سی ہی جیم کی پیش سی بمعنی دینی کی ضد بخل کے یعنی بخل نہین کرتی تھی کسی چیز مین نہ مال کی دینی مین اور نہ علوم اور اخلاق اور
معارف کی بتلانی مین پس معنے یہہ ہونگی کہ سخی تر لوگون کی تھی از روی دل کی ترجمہ اور بہت سچی تھی لوگون مین از روی زبان
کی یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تھی یعنی کلام کرتی تھی مخارج حروف سی جیسا کہ چاہیی اور بہت نرم تھی لوگون مین از روی
طبیعت کی اور بزرگ تھی لوگون مین از روی قوم وقبیلہ کی جو کوئی دیکھتا اونکو یکایک ڈرتا تھا اور ہیبت ناک ہوتا تھا اونسی اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچانکر دوست رکھتا اونکو ف ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی
پہلے اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈر جاتا اونسی بسبب وقار کی اور جب بیٹھتا اونکی پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپ کا
تو نہایت دوست رکھتا اونکو ترجمہ کہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنی والا کہ نہین دیکھا مینی پہلی وجود حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی یا پہلی موت اونکی اور نہ بعد اونکی مانند اونکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کے یہہ ترمذی نی وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهٗ قَدْ سَلَكَهٗ مِنْ طِيْبِ عَرْفِهٖ اَوْ قَالَ مِنْ رِيْحِ عَرَقِهٖ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین چلتی کسی راہ مین پس پیچھی آیا ہو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق تشریف لیگئی ہین اس راہ سی بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ف ح عرف عین کی زبر اور رے کی جزم سی اور پہر فے ہی آخر مین بمعنی بوی خوش و ناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوی

خوش بو آتی یعنی جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تھی متکیف ہوتی تھی ہوا اوس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اوس سے پس پہچان لیتا تھا پیچھے آنے والا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف لیگئی ہین اور یہہ خوشبو ذاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی **ترجمہ** یا کہا جابر نے یعنی بجای من طیب عرفہ کی کہ قسم ہے من ریح عرقہ قاف سے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو سے یہہ حال ہوتا تھا اور یہہ شک راوی کا ہے اور آل دونون کا ایک سا ہے ہی ٹ **وَعَنْ** اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِيْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَاَيْتَهٗ رَاَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی عبیدہ بیٹی محمد بن عمار بن یاسر کی سے کہ کہا مینی واسطی ربیع بیٹی معوذ بن عفراء صحابیہ کے کہ بیان کر تو ہماری لیی صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اسی بیٹی میری اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتی تھی کہ گویا آفتاب ہی نکلا ہوا نقل کے یہہ دارمی نی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاند نی رات مین پس ہوا مین کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبھی دیکھتا طرف چاند کی اور حضرت پر تھا جوڑا سرخ یعنی اوسمین خط سرخ اور سفید تھی پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تھی نزدیک میرے یعنی میری نظر اور اعتقاد مین چاند سی **ف** ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نے جو کہا نزدیک میرے یہہ واسطی ظاہر کرنے استلذاذ و ذوق اپنی کی کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تھی چاند سی واقع مین اور سب محبوبون کے نزدیک **ت** نقل کے یہہ ترمذی نے اور دارمی نی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ مِنْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا نہین دیکھی مینی کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی گویا کہ آفتاب جاری ہی اونکی چہرہ مبارک مین اور نہین دیکھا مینی کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سب سے زیادہ جلد چلتی تھی گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی تحقیق ہم البتہ کوشش مین ڈالتی تھی اپنی نفسون کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہی پروا کرنی والی نقل کے یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی بی تکلف و بی پروا باسانی بطور خود چلتی اور یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سی تھا کہ اور لوگ دوڑتی اور مشقت کھینچتی اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہنچتی اور وہ باسانی اور بی تعب آگی سب سی چلتی ٹ **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیان کچھ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستی نہ تھی یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانی کی اور تھا مین جس وقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا مین اپنے دل مین کہ آنکھون مین سرمہ دی ہوی ہین حالانکہ نہ تھی سرمہ دی ہوی **ف** ح بلکہ بجہت خلقت کی سرمگین آنکھین

ہین طیبت بسان سرمہ سیہ کردہ خانہ مردم + دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ ناکردہ **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

نصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتون کی **ف** ح یعنی ان دانتون میں کچہہ فرق تہا دانتون کی نام ہین دو دانت آگی کی اوپر کی اور نیچی کی جو ہین اونکو ثنیان اور ثنایا کہتی ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ اونکی دونون طرف ہین ہین اونکو رباعیات رے کی زبر سی کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہہ ہے کہ یہہ فرق اوپر کے ثنیتین مین ہی تہا اور نیچی کے مین بہی نہ مخصوص اوپر ہی کی ثنیتین مین **ترجمہ** جب کلام کرتی آنحضرت دیکہا جاتا کچہہ مانند نور کی کہ نکلتا ہی اونکی آگی کی دانتون سی نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَانَ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیی جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہی چاندکا اور تہی ہم پہچانتی اسکو **ف** ح ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک اونکی حاصل اس جملہ کا یہہ ہے کہ یہہ پہچاننا مجہی کو خاص تہا بلکہ ہم سب پہچانتی تہی **ترجمہ** نقل کیہ یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ اَنَسٍ** اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَاُ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اُنْشِدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر اوسکی کی پڑہتا تہا توریت یعنی کچہہ توریت مین سے پڑہتا تہا جیسی کہ پڑہی جاتی ہی ہماری ان سورہ یس حالت نزع مین پس فرمایا اوسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اے یہودی پوچہتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجکو اوس خدا کے کہ اوتاری توریت موسی پر آیا پاتا ہی تو توریت مین نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا **ف** ح یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سی مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعث کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا مکان اوسکا اور نعت اور صفت کی معنی ایک ہے ہین گویا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات ظاہری **ترجمہ** کہا اوس یہودی نی کہ نہین پاتا مین کہا اوس لڑکی نی مقرری قسم ہے خدا کی اے رسول خدا کی بلاشبہ ہم پاتی ہین آپ کی لیے توریت مین نعت آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپ کا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آنحضرت نی اپنے یارون کو کہ اٹہا دو اسکی باپ کو اسکی سر کی پاس سے اور والی ہو تم اپنی بہائی کی یعنی اسلام کے بہائی کی امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب دلائل النبوہ مین **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی وہ نبی نقل کرتے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بلاشبہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بھیجی گئی **ف** ع ح یعنی نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کے لیے کہ بھیجا ہے اوسکو اللہ نے تمہارے لیے بطریق تحفہ کی پس جسنے قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب یاب ہوا اور جسنے نہ قبول کیا نا امید اور ٹوٹی والا ہوا مضمون اسی حدیث کا مثل اس آیہ کی ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اسمین تعظیم و تکریم اس امت کی بھی ہے اسلیے کہ تحفہ تکریم ہی کی لیے بھیجا جاتا ہے **ترجمہ** نقل کے یہہ دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین

باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہے حضرت صلی اللہ علیہ سلم کی خلقون اور عادتون کی بیان مین **ف** ح جب فارغ ہوا مولف بیان کرنی صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سے کہ اوسکو صورت وخلق کہتے ہین خ کی زبر سے چاہا کہ ذکر کرے صفات باطن شریف کا اوسکو سیرت وخلق کہتے ہین خ کی پیش سے اور لام کو پیش سے آتی ہے اور جزم بھی اور مراد اوس سے مہربانی ہے اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہے شین کے زیر سے بمعنی طبع اور خو اور عادت کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَلَا لِمَا صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انس سے کہ کہا خدمت کی مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی دس برس **ف** ح ع مسلم کی روایت مین ہے نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکر مدینہ مین آئی ماں انس کے اور بعضی ناتی والی اونکی انصار مین سے اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائی اور خدمت مین چھوڑا اور وہ آٹھہ برس یا دس برس کے تھے اسمین اختلاف ہے پس انس نے دس برس کہہ مدت اقامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین تھے خدمت آپکی کی پس انس کہتے ہین کہ مدت خدمت مین **ترجمہ** نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اُف **ف** ع ح لفظ اف ساتھہ پیش ہمزہ کی اور زیر ف مشدد کی اور ایک نسخہ مین ساتھہ زبر ف کی اور ایک نسخہ مین ساتھہ تنوین مکسورہ کے ایک کلمہ ہے کہ دلالت کرتا ہے اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کی اوپر دیکھنی ایک امر مکروہ کی **ترجمہ** اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے مجکو کہ کیون یہہ کام کیا تونے اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تونے یہہ کام نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ح یعنی اگر کچھہ کام کیا مینے تو یہہ نہ فرماتے کہ کیون کیا تونے اور اگر کچھہ کام نہ کیا مینے اور حکم کیا تھا مجکو اوسکی کرنی کا تو یہہ نہ فرماتے کہ کیون نہ کیا تونے یہہ کام اور یہہ دنیا کی امور مین تھا نہ امور دین کے مین اسلیے کہ نہین جائز ہے ترک کرنا اعتراض کا اوسمین اور یہہ دلالت کرتا ہے اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی اور طیبی نے کہا کہ انس نے یہہ تعریف اپنی کی ہے کہ ہرگز مینے ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ سلم کی طرف سے اعتراض مجھپر متوجہ ہوا اور معنی اول انسب اور فوق ہین ساتھہ مقام کی **وَعَنْہُ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِیْ یَوْمًا لِحَاجَۃٍ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَا اَذْھَبُ وَفِیْ نَفْسِیْ اَنْ اَذْھَبَ لِمَا اَمَرَنِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰی اَمُرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ وَھُمْ یَلْعَبُوْنَ فِی السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَرَائِیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقَالَ یَا اُنَیْسُ ذَھَبْتَ حَیْثُ اَمَرْتُکَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْھَبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور یہہ روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کے خلق مین پس بھیجا مجکو آنحضرت نے ایکروز کسی کام کی لیے پس کہا مینے قسم اللہ کی نہین جاونگا مین اور تھا میرے دل مین کہ جاونگا مین اوس کام کی لیے کہ فرمایا تھا مجکو ساتھہ اوسکی آنحضرت نے **ف** ح یعنی باوجودیکہ اوس کام کی جانے کا ارادہ رکھتا تھا دلمین لیکن زبان سے کہا مینے کہ نہین جاونگا مین اور صدور اوس قول کا انس سے بسبب صغر سن اور نادانی کی تھا اور حال مین یہہ سن تکلیف کو نہین پہنچی تھی چنانچہ اسلیے آنحضرت نے التفات اوسکی

قول پر نہ کیا اور راوی سیر تادیب بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور مزے کی ت پس نکلا میں یہاں تک کہ گذرا میں لڑکوں پر اور وہ کھیل رہے تھے بازار میں ف ع اور ظاہر
یہہ ہے کہ انس ٹھیرے اون لڑکوں کے پاس یا تو کھیلنے کی لیے یا تماشا دیکھنے کی لیے ت پس ناگہاں پیغمبر خدا نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے میرے سے کہا انس نے
پس دیکھا میں نے طرف آنحضرت کی اس حال میں کہ آنحضرت ہنستے تھے پس فرمایا آنحضرت نے اے انیس چلا تو وہ جگہہ کہ حکم کیا تہا میں نے تجکو کہا میں نے ہاں میں جاتا
ہوں اب یا رسول اللہ نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ
غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ
حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ
ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ
ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہا کہ تہا میں چلتا ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت پر تہی چادر
نجران کے کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ خط دار تہی اور نجران نام ہی ایک شہر کا یمن میں پس پایا حضرت کو ایک گنوار نے پس کہینچا آپ کو ساتھہ چادر
آپ کے کی کہینچنا سخت اور پہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کی یعنی اوسنے چادر ایسی کہینچی کہ آنحضرت اوسکی سینے کے آگے کہنچ کر آگئے یہاں تک کہ نگاہ کیا میں نے
طرف کنارہ گردن آنحضرت کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپ کے گردن کی کنارے میں چادر کے کنارے نے بسبب شدت کہینچنے اعرابی کی چادر کو پہر کہا اعرابی نے
کہ اے محمد حکم کرو میری لیے یعنے اپنی کارپردازوں کو کہ نا دیویں مجکو کچہہ مال خدا میں سے کہ تمہارے پاس ہے پس دیکہا طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یعنی از راہ تعجب کے پہر ہنسے یعنی از راہ تلطف کی پہر حکم کیا واسطے اوسکی دینے کا نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور روایت میں آیا کہ گنوار نے بعد المال الذی
عندک کی یہہ ہے کہا لا من مالک ولا من مال ابیک اور اس مال سے مال زکوۃ کا مراد ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت کی جفائے لوگوں پر
اور یہہ اعرابی اُجڈ اور درشت خویوں عرب میں سے تہا کہ تہذیب اخلاق نہیں رکہتا تہا اور ادب نہیں سیکہا تہا اوسنے اور یہہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ
مستحب ہے حاکم اور والی کو رعایا اور بیوقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کریں اور یہہ ہے معلوم ہوا کہ حفظا بر کے لیے مال دینا بہتر ہی **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ
النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا
لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے
کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگونکی یعنی حسن جمال اور فضل اور کمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ میں اور سخی ترین لوگونکی یعنی کرم و سخاوت بہت
رکہتے تہی بہ نسبت اوروں کی اور مردانہ و دلیر ترین لوگوں کے اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی مدینہ والوں نے ایک رات یعنی کچہہ آواز چور یا دشمن کے سی سنکر ڈرے اور غل مچائے
پس چلے لوگ آواز کی طرف پس سامنے آئے لوگونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت نے لوگوں سے طرف آواز کی یعنی سب سے آگے چلے اور حالانکہ آنحضرت فرماتے
تہی نہ خوف کرو اور آنحضرت سوار تہے اوپر گہوڑے ابی طلحہ کی کہ ننگی پیٹہہ تہا نہ تہا اوسپر زین اور لٹکی تہی حضرت کے گردن میں تلوار پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق پایا میں نے اس گہوڑے کو مانند
دریا کے یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور ایک روایت میں آیا ہی کہ وہ گہوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تہا کہ اوسکو مندوب کہتے تہی اور بعد اوسدن کے
وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گہوڑا اوس سے سبقت نہیں کر سکتا تہا اور اس میں معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اوس گہوڑے کا حضرت کے سواری مبارک
کی برکت سے ایسا منقلب ہو گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطے معلوم کرنی خبر دشمن کے جب تک کہ متحقق ہو ہلاک اور جائز ہی عاریت مانگنا جانور
ہی جہاد کرنا مستعار گہوڑے پر اور یہہ ہے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لٹکانا تلوار کا گردن میں **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ نہیں سوال کیے گیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھہ کبھی پس کہا ہو نہیں **ف** ح یعنی نہیں دیتا مین کہا ابن حجر نے مراد یہہ ہے کہ ہرگز لفظ ساتھہ لا کے نکرتے تہے بلکہ اگر ہوتا دیتے اور اگر کچھہ نہوتا سکوت کرتے یا عذر کرتے اور دعا کرتے یا وعدہ کرتے اور شیخ عز الدین نے کہا کہ لا ہرگز واسطے نہی کے زبان شریف پر نہین آیا اور یہہ منافی اسکے نہین کہ وقت ضرورت اونہون کی بطریق عذر کی کہا ہو جیسے کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا **شعر** ما قال لا قط الا فی تشہدہ ٭ لولا التشہد کانت لاؤہ نعم اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نے فارسی مین لکھا ہے **بیت** نرفت کلمۂ لا بر زبان او ہرگز ٭ مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوا فَوَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگین آنحضرت سے بکریان درمیان دو پہاڑ کے یعنی بہت سی بکریان اسقدر کہ بہر دیا تہا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑون کی تہا پس دیدے آنحضرت نے اوسکو وہ سب بکریان پس آیا وہ اپنے قوم کے پاس یعنی متعجب ہو کر آنحضرت کی بخشش سے کہ دلالت کرتی ہے اوپر کمال توکل و زہد اونکے کی اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاو یعنی اسلیے کہ اسلام ہدایت کرتا ہے اچھے اخلاق کی طرف پس قسم خدا کے بلاشبہ محمد البتہ دیتے ہین بڑا دینا کہ نہین ڈرتے فقر سے **ف** ح یعنی دیتے ہین اور کچھہ نہین رکھتے **شعر** ہرچہ آمدت بدست بدادی تو بیش ازان ٭ این جود دانکس ست کش از فقر عار نیست نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے اوس وقت کہ وہ چلتا تہا ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پہرنے آنحضرت کی غزوہ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا تہا پس چمٹی اعرابی درحالیکہ مانگتی تہی آنحضرت سے **ف** ح یعنی اموال غنیمت حنین کے اور غنیمت اوس غزوہ مین بہت ہاتھہ لگی تہی اور آنحضرت دیتے تہے بہت سے اور اکثر کہ مولفۃ القلوب کو دیتے تہے اور بخشنا بکریونکا اوس شخص کو کہ پہلی حدیث مین گذرا اوسی جگہہ تہا **ت** اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سے سوال کرنے مین اسحد کو پہنچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرت کو اور لیگیے طرف درخت کیکر کی پس اچک لی کیکر نے چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوسمین پس ٹہیر گیے آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجکو چادر میری اگر ہوتی میری پاس چار پایے یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کی کہ اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم کردیتا مین اونکو درمیان تمہاری پہر نپاتے تم مجکو بخیل کہ نہ دون مین وسکو اور نہ جہوٹا وعدہ کرون مین اور نہ پہنچاؤن مین اور نہ بزدل اور ڈرنے والا **ف** ح ع کہ دینے مین فقر دستی سے ڈرون مین اور کہا مظہر نے کہ یعنی جب آزمایا تمنے مجکو وقایع مین تو نپاؤگے تم مجکو متصف ساتہہ اوصاف رزیلہ کی اور اسمین دلیل ہے اسکی کہ جائز ہے تعریف کرنی اپنی ساتہہ اوصاف حمیدہ کی اوسکی لیے کہ نہین پہچانتا ہے تاکہ اعتماد کیا جاوے اوسپر نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يَأْتُونَ بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا جَاءُوهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتے صبح کی لاتے خادم یعنی غلام یا لونڈیان مدینہ والون کی باسن اپنے کہ ہوتا اونمین پانی یعنی پس چاہتے حضرت کی دست مبارک کی برکت سے عافیت اور شفا بیمارونکی پس نہین لاتے کوئی باسن مگر ڈالدیتے حضرت ہاتھہ اپنا اون باسنونمین یعنی اونکی خوشی خاطر کی لیے اوسکو تبرک کردیتے تا شفا و برکت حاصل ہو اونکی لیے پس اکثر آتے حضرت کی پاس وقت صبح سرد کی پس ڈالتے حضرت اپنا دست مبارک اون باسنونمین **ف** ح اسمین کمال شفقت و مہربانی ہے امت پر اور اشارہ ہے اسپر کہ واسطے نفع خلق کی ضرر اپنی پر اوٹہانا چاہیے نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَتْ أَمَةٌ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیونمین سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت کا پس لیجاتی حضرت کو جہان چاہتی **ف** ع ح

یعنی اگرچہ باہر مدینہ کی جاتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہی امت پر حتی کہ کہترین لوگون پر ترجمہ نقل کیے بخاری نے

وعنہ ان امرأة کانت فی عقلہا شیء فقالت یارسول اللہ ان لی الیک حاجة فقال یا ام فلان انظری ای السکک شئت اقضی لک حاجتک فخلا معہا فی بعض الطرق حتی فرغت من حاجتہا رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی سے کہ تحقیق ایک عورت تہی اوسکی عقل مین کچہہ خلل و نقصان پس کہا اوسنی ای رسول خدا کی مجکو تم سی ایک کام ہی یعنی پوشیدہ لوگونسی پس فرمایا ای ماں فلانی کی دیکہہ جونسا کوچہ چاہی تو یعنی بیٹہہ یا کہڑی ہو اوسمین کہ مین ہی تیری ساتہہ بیٹہون یا کہڑا ہون یہانتک کہ سرانجام کردمین تیری لیی کام تیرا پس تنہا ہوی حضرت ساتہہ اوسکی بعضی راہون یعنی اور ٹہیری رہی اوسکی ساتہہ اور سنا کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوی وہ عورت حاجت اپنی سی ف ع یعنی عرض کیا اوسنے جو کچہہ عرض کرنا تہا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوہ کرنی ساتہہ عورة کی کوچہ مین نہین ہے مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتہہ گہر مین بنابر اسکی کہ بعضے اصحاب تہی کہڑی ہولئی بعید اون سے برعایت حسن ادب کے ترجمہ نقل کیے مسلم نے

وعنہ قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا لعانا ولا سبابا کان یقول عند المعتبة ماله ترب جبینہ رواہ البخاری اور روایت ہی اوسی انس سے کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنی والی کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تہی برا کہتی والی ف ش ح فحش حد سے گذرنا جواب و کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا آتا ہی الفاظ جماع مین اور اوسمین کہ متعلق ہی اوسکی اسلیے کہ اہل فساد و بے حیا ذکر کرتی ہین اوسمین عبارتین صریحہ فاحشہ ہین کہ اہل صلاح اور حیامند اوس سے اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ایہام پر اکتفا کرتی ہین بلکہ بول و غائط کو ہی تعبیر بقضای حاجت وغیرہ کر کرتی ہین اور فحش بمعنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کے ہی آتا ہی اور لعن خدا کی جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے اور بندہ جانب سی برا کہنا اور دعا کرنی ساتہہ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہین ہے سخت گناہون مین سے ہی اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہوجاتی ہی اور اتفاق کہا ہین علما اوپر حرام ہونی لعن کی شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سی کافر گیا ہی جیسی ابوجہل وغیرہ اور حرام نہین ہے اوپر موصوف کی ساتہہ صفت عام کی جیسی کہ کہین لعنت خدا کی کافرون اور ظالمون اور سودخورون اور مانند انکی پر اور جاننا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سی اور بہشت کی داخل ہونی سی اور موجب خلود دوزخ کی اور یہہ مخصوص ساتہہ کافرونکی ہی اور دوسرا ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص سے اور درجہ سابقین سی اور یہہ شامل ہی بعضی گنہگارون اور بدکارون کو اور اس تقریر سی حل ہوجاتی ہین بہت سے اشکال واللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتی تہی حضرت وقت غصہ کرنی کی کسی پر کیا ہوا ہی اوسکو اور کیا کرتا ہی وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی ف ر ح یہہ کنایہ ہی خواری اور نگونساری سے یعنی نہایت جو وقت غصہ اور ناراضامندی کی کہتی تہی یہہ کلمہ تہا سو ہی اعراض کر کر اوس سے کہتی تہی نہ خطاب کر کر اوسکی طرف اور اسکی معنی مین ہے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی اور یہہ کلمے ہی دو معنیین مین اسلیی کہ احتمال ہی کہ بددعا ہو یہہ اوپر یا دعا اوسکی لیی یعنی سجدہ اللہ و جات کر ترجمہ نقل کیے بخاری نے

وعن ابی ہریرة قال قیل یارسول اللہ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بددعا کیجی کافرون پر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین فرمایا کہ مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنی والا اور نہین بہیجا گیا ہون مین مگر واسطے رحمت کی ف ح ع یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما ارسلناک الا رحمة للعالمین مومنونکی لیی رحمت ہونا تو ظاہر ہے اور کافرونکی لیی یون رحمت ہوی کہ عذاب دنیا کا اونسی اوٹہہ گیا حضرت کی وجود باوجود کی برکت سی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سے قیامت تک وٹہہ گیا بخلاف اگلی امتون کے کہ پیغمبرونکی بددعا سی ہلاک ہوگئی اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ گئی اور کہا طیبی نی کہ یعنی مین بہیجا گیا ہون تا کہ قریب کرون لوگونکو طرف اللہ کے اور اوسکی رحمت کی اور اسلیی نہین بہیجا گیا ہون کہ دور کرون انکو اوس سے پس لعنت کرنی منافی ہی میری حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین ترجمہ نقل کیے مسلم نے

وعن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء

عن العذراء فی خدرها فاذا رأی شیئا یکرهه عرفناه فی وجهه متفق علیه اور روایت ہی ابن سعید خدری سی کہا تھی آنحضرت سخت تر حیا مین کنواری عورت
کی اپنی پردہ مین ہوف ف ح آنحضرت کو دیکھنا چاہے یہ پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی نسبت اسکی کہ ہو باہر نکلنی والی پردہ سی پس جب دیکھتی آنحضرت کسی چیز کو
ناخوش رکھتی اوسکو یعنی بہت شرم سی شریعت کی رو سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرۂ مبارک حضرت کی ف ع یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفع کرتی اوسکا
یہ شرم سخت غصہ کرنی تو کبھی اور کراہت مین سوا حرمت کی کہا نووی نی معنی اسکی یہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کی موہمہ سی کچہ نہ کہتی تہی اوس چیز کو کہ مکروہ رکھتی بلکہ
متغیر ہوتا تہا چہرۂ مبارک پس کچہ پہچان لیتی ہم ناخوشی اونکی اور اسمین فضیلت ہی حیا کی اور حیا پر رغبت دلانی گئی ہی جب تک نہ پہنچی نوبت سستی دین کی ت نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا قط ضاحكا حتى ارى منه لهواته انما
كان يتبسم رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سی کہا نہین دیکھا مین نی حضرت کو کبھی بہت ہنستی ہوئی کہ تمام موہنہ کھل جاوی یہانتک کہ دیکھون مین اونکا کوا اونکا
یعنی بہت موہنہ پھاڑ کر ہنستی تہی کہ تالو دکھائی دیوی ورنہ تہی آنحضرت مسکراتی یعنی اکثر اور کبھی ہنستی بہی تہی لیکن بے مبالغہ کی جیسی کہ باب ضحک سوال نمبر کی
ابھی ت نقل کی یہ بخاری نی وعنها قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد الحديث كسردكم كان يحدث حديثا لو
عده العاد لاحصاه متفق علیه اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہی پی درپی اور متصل کرتی کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننی
والی پر مانند پی درپی کلام کرنی تمہاری کی ف ع کہ متصل ہی تم مین کہ باتیں ملی ہوئی ہوتی ہیں الفاظ بلکہ کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا جیسا بیان
کیا عائشہ نی ت کہتی حضرت کلام کرتی جدا جدا کہ اگر گنتا اوسکو گننی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننی کا تو ممکن تہا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
وعن الاسود قال سألت عائشة ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع في بيته قالت كان يكون في مهنة اهله تعني
خدمة اهله فاذا حضرت الصلوة خرج الى الصلوة رواه البخاري اور روایت ہی اسود سی ف ح اسود بڑی تابعی ہین زمانہ نبوت کا انہون نی پایا اور خلفاء
اربعہ کو دیکھا اور اکابر صحابہ سی حدیث سنی اور اسی حج وعمرہ ادا کئی اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکھتی تہی اور ہر دو شب مین قرآن شریف ختم کرتی اور فقیہ اور بہت حدیث
روایت کرنی والی ہین ت کہا اسود نی کہ پوچھا مین نی عائشہ سی کہ کیا کیا کرتی تہی حضرت اپنی گہر مین کہا عائشہ نی تہی شان کہ ہوتی تہی آنحضرت بیچ مہنة اہل خانہ
اپنی کی ف ع لفظ مہنة زبر میم اور زیر اوسکی اور جزم ہ کی اور تحریک دیکی اور بروزن کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نی ت کہ مراد کہتی تہین عائشہ
مہنة اہلہ سی خدمت اہل خانہ کی ف ف یعنی مانند دودہ دوہنی بکری کی اور گانٹھنی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خدمت گہر کی اور گہر والو
کی سنت انبیاء اور خصلت صالحین کی ہی ت پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیی یعنی اور چہوڑ دیتی سب کام اور نہ غرض رکہتی کسی گہر والی سی
نقل کی یہ بخاری نی وعن عائشة قالت ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين امرين قط الا اخذ ايسرهما ما لم يكن
اثما فان كان اثما كان ابعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه في شيء قط الا ان ينتهك
حرمة الله فينتقم لله بها متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہین اختیار دئی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کامون کی
کبھی مگر اختیار کرتی اوسی آسان ترین کو جب تک نہ ہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دور ترین لوگونکی اوس کام سی
ف ح اس حدیث مین کلام کیا ہی علماء نی کہ تخییر عام ہی کہ پروردگار تعالی کی طرف سی ہو یا خلق کی طرف سی ولیکن بر تقدیر تخییر اللہ تعالی کی طرف سی گناہ ہونا مشکل ہی مگر
یہ کہ مراد مفضی گناہ کو ہو جیسی کہ مثلا اختیار دین درمیان فتح ہونی خزانون مین کی کہ اوسکی مشغول ہونی میں احتمال نہ فارغ ہونی کا واسطی عبادت کی
اور درمیان کفاف معیشت کی پس مراد گناہ سی مفرسی اور مراد اوس سی گناہ نہین ہی بسبب ثبوت عصمت کی کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار مین کہا
کہ اگر مراد ہو تخییر جانب کافرون اور منافقون کی سی تو ہونا گناہ ایک کا دو امر مین سی ظاہر ہی اور اگر مسلمانون کی جانب سی ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو

جیسی کہ تخییر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کی ایسی کہ مجاہدہ کہ پہنچاوے ہلاک کو جائز نہیں ہی ورنہ یا مراد تخییر خدا کی جانب سے ہو درمیان دو چیز کی کہ اوسمین عقوبت ہین یا
ایک عقوبت ہی یا مراد درمیان انکی اور درمیان کفار کی جیسی کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا مین درمیان مجاہدہ کی عبادت مین یا اقتصاد مین فتدبر **ت** اور نہین
بدلہ لیا حضرت نی واسطے حظ نفس اپنی کی کسی چیز مین یعنی جو کہ متعلق ہو اونکی نفس کے کبہی مگر یہہ کہ کیجاوی وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نی کرنا اوسکا پس سزا دیتی تہی واسطے
اللہ کی یعنی نکسی واسطے غرض کی لیکن بسبب درستی حرمت کے **ف** کہا شیخ ابن حجر نی کہ مراد یہہ ہی کہ بدلہ نہین لیتی تہی آنحضرت واسطے حاجت نفس اپنی کی پس اشکال
نہین آوی گا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتی تہی اون لوگون کی قتل کرنی کا کہ ایذا دیتی تہی اونکو اس لیے کہ وہ ارتکاب خدا کی حرام کی ہوی چیزون کا ہی توکرتی تہی
نقل کی بخاری و مسلم نی **وعنہا قالت ما ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط بیدہ ولا امرأۃ ولا خادما**
الا ان یجاهد فی سبیل اللہ وما نیل منہ شیء قط فینتقم من صاحبہ الا ان ینتہک شیء من محارم اللہ فینتقم للہ
رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہا کہ نہین مارا آنحضرت نی کسی چیز کو یعنی آدمی کو ایسی کہ آنحضرت نی بعض اوقات سواری کی جانور کو مارا ہی
کبہی اپنی ہاتہہ سی اور نہ عورت کو اور نہ خادم کو **ف** خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونو پر آتا ہی اور خاص سواے اور خادم کو ذکر کیا واسطے اہتمام شان انکی
اور واسطے بہت واقع ہونی ضرب ان دونون کی اور واسطے احتیاج مارنی انکی اگرچہ جائز ہی کچہہ مارنا بشرطہ لیکن اونکی ترک ہی کہا علمانی بخلاف اولاد کی
کہ اونکی تادیب بہی اولی ہی اور سبب اوسکا یہہ ہے کہ اولاد کو جو مارتی ہین تو اوسکی اصلاح ہی کی لیے مارتی ہین پس اولی ہوا وہان عفو بخلاف مارنی ان دونو کی کہ وہ
حظ نفس کے لیے ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو اون دونون سی واسطے مخالفت خواہش نفس کی اور روکنی غصہ کے **ت** مگر یہہ کہ جہاد کرتی تہی راہ خدا **ف** ع ح بر
حضرت نی قتل کیا ابی بن خلف کو احد مین پہر نہین ہی مراد اس سے جہاد ہی کرنا ساتہہ کفار کی فقط بلکہ داخل ہین اسمین حدود اور تعزیرین اور تحیر ذالک بہی **ت**
اور نہین پائی گئی حضرت سی کوئی چیز کبہی یعنی نہین پہنچی آنحضرت کو کسی کی طرف سی وہ چیز کہ ضرر کری اونکو پس بدلہ لیتی صاحب اس چیز سی مگر یہہ کہ کیجاوی کوئی چیز
حرام کی ہوی اللہ کی پس بدلہ لیتی واسطے خدا کی نقل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن انس قال خدمت رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم وانا ابن ثمان سنین خدمتہ عشر سنین فما لامنی علی شیء قط اتی فیہ علی یدی فان لامنی لائم من اہلہ قال
دعوہ فانہ لو قضی شیء کان ہذا لفظ المصابیح ورواہ البیہقی فی شعب الایمان مع تغیر روایت ہی انس سے کہا کہ خدمت مین
حاضر ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ مین آٹہہ برس کا تہا خدمت کے مینی آنحضرت کی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت کی تہی مدینہ مین
پس ملامت کی مجکو کبہی کسی چیز پر کہ ضایع ہوی میری ہاتہہ سی پس اگر ملامت کرتا مجکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گہر والون مین سے تو فرماتی آنحضرت کہ چہوڑ دو
اسکو ملامت نکرو واسطے کہ شان یہہ ہے کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی **ف** ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کی سے ہے اگرچہ اوسکی ہاتہہ سی ہوا
اور اور حدیث مین آیا ہی کہ لونڈیونکی ہاتہہ سی اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مارو نہین کہ ہر چیز کی لیے اجل اور مدت لکہا ہی **ت** یہہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور
روایت کے بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین ساتہہ تہوڑی سے تغیر و تبدیل کی الفاظ مین **وعن عائشۃ قالت لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا سخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح رواہ الترمذی اور روایت عائشہ
سی کہا کہ نہ تہی آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف و قصد یعنی فحش حضرت سی سرزد ہی نہ ہوتا تہا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تہی چلانی والی بازارون مین جیسی کہ
عادت عوام کی ہی اور نہ بدلہ لیتی ساتہہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر مین برائی کرنیوالی کو موجب فرمانی اللہ تعالی کے
فاعف عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین **وعن انس یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یعود المریض ویتبع الجنازۃ ویجیب دعوۃ**
المملوک ویرکب الحمار لقد رایتہ یوم خیبر علی حمار خطامہ لیف رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی انس سے کہ وہ خبر دیتی تہی آنحضرت کی صفات واخلاق سی کہ وہ تہی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتھہ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کے یعنی مملوک ماذون کی جہ جاہی آزاد کی اور سوار ہوتی خر پر **ف** یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک تکلف اور نفی تکبر کی بر خلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کے **ت** البتہ تحقیق دیکہا مینی آنحضرت کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پر کہ باگ اوسکی پوست خرما کے تہی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تہا اور پہر بہ سبب بی تکلفی اور کسر نفسی تہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَيَحْلُبُ شَاتَهٗ وَيَخْدُمُ نَفْسَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سی کہا تہی آنحضرت گانٹہہ لیتے پاپوش اپنی اور سیتے کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتی اوسمین اور کام کرتی آنحضرت اپنی گہر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گہر مین اور کہا عائشہ نی کہ تہی آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سے جوئین دیکہتی تہی اپنی کپڑی مین **ف** ح یعنی کپڑی مین دیکہتی تہی کہ شاید کوئی جون ہو پس نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کی کہ جون حضرت کو ایذا دیتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑے اور امام فخر الدین رازی سی نقل کیا کہ کبہی آنحضرت پر نہین بیٹہے تہی اور پشہ اور مانند اوسکی نی حضرت کو ایذا نہین دی **ت** اور دوہتی آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی **ف** ع یعنی اپنا کام کر لیتی دوسرے کو کم فرماتی کہا طیبی نی کہ کہنا عائشہ کا کہ حضرت ایک آدمی تہی یہہ تمہید ہے اوسکی کہ ما بعد اوسکی کہتی ہین اصلی کہ جب اونہون نی دیکہا اعتقاد کفار کا یہہ کہ نبی کی منصب کے لایق یہہ نہین ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی ہین آپ اور عوام لوگ گویا آنحضرت کو بادشاہون کی مانند ٹہیرایا تہا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال عادیہ دنیہ سے ازراہ تکبر کی جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالی نی کہنا کفار کا ما لھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہ نی اونکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تہی مخلوقات خدا تعالی سی اور ایک شخص تہے اولاد آدم سی کہ شرف دیا تہا اللہ تعالی نی اونکو بسبب نبوۃ اور رسالت کی اور گذران کرتی تہی حضرت ساتھہ خلق کی بہ خلق اور ساتھہ حق کی بہ صدق پس کرتی تہی جو کچہہ کہ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تہی اونکی اونکی کامون مین ازراہ تواضع کی یا واسطے رہنمائی لوگونکی طرف تواضع کی اور دفع کرنی ترفع کی ساتھہ تبلیغ رسالت کے جانب حق سی طرف خلق کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكَانَ اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کی سی کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ ہی اوسکا ہی پس کہا اونہون نے زید کو کہ روایت کرو ہمسی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع اور مراد اونکی یہہ تہی کہ ایسی حدیثین بیان کرین کہ دلالت کرتی ہین حضرت کی حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھہ خلق کی **ت** کہا زید نی کہ تہا مین ہمسایہ حضرت کا پس تہے حضرت جب وحی اوترتی اونپر وحی تو بہیجتی کسیکو طرف میری کہ بلا لاوے مجکو پس آتا مین آپکی پاس پس لکہتا مین وحی حضرت کی حکم سی **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مجکو نہایت قرب تہا حضرت سی ظاہر و باطن مین اور مجہی زیادہ حال معلوم ہے حضرت کا بہ نسبت اورونکی **ت** پس تہے عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتی ہم دنیا کا یعنی مذمت اوسکی یا تعریف اوسکی بسبب ہونے اوسکی مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتی آنحضرت دنیا کا ساتھہ ہمارے اور جب ذکر کرتی ہم آخرت کا ذکر کرتی اوسکا حضرت ساتھہ ہمارے اور جسوقت ہم ذکر کرتی طعام کا ذکر کرتی آنحضرت ساتھہ ہمارے **ف** ع مراد ہی بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتھہ خلق کی اور تالیف قلوب اصحاب کے بسبب موافقت کی اون چیزونکی کہ متعلق عادات واحوال لوگونکی سی ہین لیکن ایسی چیزین کہ مکروہ مذموم نہین ہون اور جو کہ مکروہ مذموم ہون حاشا کہ ذکر کرین حضرت اونکو اور ذکر کیجاوین مجالس شریف اونکی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ منافی نہین ہے اس

روایت کی کہ نہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ وان مجلسہ مجلس علم الخ یعنی کہ ذکر دنیا وغیرہ میں کبھی فائدے علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ ہوتی ہیں اور بتقدیر خالی ہونے
ذکر کی فائدوں مذکورہ سے بیان جواز کی لیے تہا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے مباحات میں بہی کلام کرتی تہی تا معلوم کریں جواز اوسکا اور البتہ بیان واجب تہا آنحضرت پر
ت پس یہہ سب احوال وحکایات بیان کرتا ہون میں تم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع مقصود اس جملہ سے تاکید صحت حدیث اور ظاہر
کرنا تمام اوسکا ہی وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ھو الذی
ینزع یدہ ولا یصرف وجھہ عن وجھہ حتی یکون ھو الذی یصرف وجھہ عن وجھہ ولم یر مقدما رکبتیہ
بین یدی جلیس لہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتی کسی مرد سے تو نہ کہینچتے ہاتہہ اپنا اوسکی ہاتہہ سے
یہان تک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کہینچتا ہاتہہ اپنا آنحضرت کی ہاتہہ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتہہ اوسکی ہاتہہ میں رہنے دیتے نکالتے نہیں جب تک کہ وہ نچہوڑتا اور یہہ دلالت کرتا ہے
آنحضرت کی کمال صبر وتواضع پر اور نہ پہیرتے آنحضرت روی مبارک اپنا اوس شخص کے مونہہ سے یہان تک کہ وہ مرد پہیرتا مونہہ اپنا آنحضرت کے مونہہ سے اور نہیں دیکہی گئے
آنحضرت آگی بڑہانی والے اپنی زانوؤن کو آگی ہمنشین اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی مجلس میں برابر صف کی بیٹہتے زانو آگی بڑہا کر بیٹہتے جیسی کہ متکبر
جبار کرتی ہین اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہے کہ بیٹہتے میں زانو اوٹہاتے نہیں بقصد تعظیم مجلس والون کی وسبب پاتی ادب اور تعلیم اصحاب کے اور بعضی کہتی ہین کہ مراد
کبتین سے دونون قدم ہین اور اوسکا آگی بڑہانا عبارت ہی اونکی دراز کرنی سی اہل مجلس میں یعنی اونکی سامنی پاؤن پہیلا کر بیٹہتے پاس ادب کی اور ان سب باتون میں
تعلیم ہی امت کو کہ اسطرح بہائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم وتکریم کیا کرین وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر
شیئا لغد رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی سے تحقیق تہی آنحضرت کہ نہ باقی رکہتے کچہہ کل کی لیے ف ع یعنی بنظر توکل کرنیکی اللہ پر اور اعتماد کرنیکی اوس کے
خزانہ پر اور یہہ خاص ہی نسبت ذات شریف کی تہا کہ آپ اپنے لیے کچہہ نہ رکہتے تہی الا ثابت ہوا ہے کہ اہل وعیال کے لیے اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکہتے تہی بسبب ضعف
حال اونکی اور نہ متحمل ہونی اور قلت صبر اونکی کی ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل
الصمت رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی آنحضرت دراز سکوت ف ع یعنی نہ کلام کرتی مگر بحاجت اور
شیخین وغیرہ نی روایت کیا ہی ابوہریرہ سی کہ فرمایا آنحضرت نی من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نی لیتنی کنت
اخرس الا عن ذکر اللہ ت روایت کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ میں وعن جابر قال کان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترتیل وترسیل رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی بیچ قراءت آنحضرت کی ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کر کر پڑہتے
تہی اور تہی آنحضرت کی کلام میں ترسیل یعنی بات ٹہیر ٹہیر کی کرتی تہی ت نقل کی یہہ ابوداود نی وعن عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یسرد سردکم ھذا ولکنہ کان یتکلم بکلام بینہ فصل یحفظہ من جلس الیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سے
کہا کہ نہیں تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرین پی درپی مانند پی درپی بات کرنی تمہاری کی کہ عادت رکہتی ہو ولیکن تہی آنحضرت کلام کرتی ایسا کلام کہ جدا
جدا ہوتی کلمی ایک دوسرے سی یاد رکہتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹہا ساتہہ آنحضرت کے نقل کی یہہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال
ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہے عبداللہ بن حارث ابن جزء سی کہا کہ نہیں
دیکہا میں نی کسیکو کہ بہت ہو مسکرانی میں آنحضرت سے یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا نہ تہا نقل کی یہہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن سلام قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داود اور روایت ہی عبداللہ بن
سلام سی کہا کہ تہی آنحضرت جسوقت بیٹہتی باتین کرنیکو بہت کرتی اوٹہانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تہی آنحضرت دیکہتی آسمان کے طرف حالت کلام کرنی

مین بانتظار اوترنی جبرئیل کی اور وحی کی نقل کی ہیہ ابوداود نی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ
اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِبْرٰهِيْمُ ابْنُهٗ مُسْتَرْضِعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ
يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا فَيَاْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو
فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرٰهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ
لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمرو بن سعید سی روایت کی انس سے کہا نہین دیکہا
مینی کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل و عیال پر حضرت صلعم سی تہی ابراہیم بیٹی آنحضرتؐ کی کہ ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوئی تہی دودہ پینی والی بیچ بلندیون مدینہ کے
یعنی اون گاؤنین کہ جانب بلند مدینی کی تہی کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ بہی اودہر تہین دایہ اونکی وہان رہتے تہی پس تہی حضرتؐ کہ جاتی وہان یعنی واسطی دیکہنے
اور خبر لینی بیٹیا اپنی کی اسحال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرتؐ کی ہوتی تہی پس داخل ہوتی آنحضرتؐ گہر مین یعنی دودہ پلانی والی کی اور حالانکہ دہوان گہوٹا ہوا ہوتا یعنی گہر
دہوین دار مین جاتی بسبب شفقت و مہربانی بیٹی کی تہا دایہ ابراہیم کا لوہار **ف** ح لفظ ظئر ظا معجمہ کی زیر سی اور ہمزہ کی جزم سی معنی دایہ کے کہ اوس عورت
کو بہی کہتی ہین کہ دودہ پلاتی ہو کسیکی بچی کو اور اوسکی خاوند کو بہی کہتی ہین کہ جسکو انگاہ بہی کہتی ہین اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تہا اور اوسکی خاوند کا نام
ابو سیف **ت** پس لیتی آنحضرتؐ ابراہیم کو اور بوسہ لیتی اونکا پہر آتی اپنی گہر کو کہا عمرو نی یعنی انس سے نقل کر کر پس جسوقت کہ وفات کیی گئی ابراہیم فرمایا آنحضرتؐ
نی کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہی اور تحقیق وہ مرا جہاتی مین یعنی مدت شیر خوارگی مین اور بلاشبہ اوسکی لیی دو دایہ ہین کہ وہ دودہ پلاتی ہین دسکو اور پورا کرتی ہین مدت
دودہ پلانی اوسکی کی بہشت مین **ف** ع یعنی وہ بعد مرنیکی بہشت مین داخل ہوی مرتا ہی اور دودہ پلایا جاتا ہی اونکو کہ مدت شیر خوارگی تک دو برس ہین و دودہ
پلایا جاویگا یہہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرتؐ اور بیٹی ہونی اونکی اور وہ سولہ مہینیکی تہی جب مرتی تہی یا سترہ مہینہ کی پس دودہ پلایا اونکو دو عورتونی
بقیہ دو برس تک **ت** نقل کی ہیہ مسلم نی **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهٗ فُلَانٌ حَبْرٌ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَنَانِيْرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ يَا يَهُوْدِيُّ مَا عِنْدِيْ مَا اُعْطِيْكَ قَالَ فَاِنِّيْ
لَا اُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذًا اَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُوْنَهٗ وَيَتَوَعَّدُوْنَهٗ فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِيْ يَصْنَعُوْنَ بِهٖ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
يَهُوْدِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِيْ رَبِّيْ اَنْ اَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهٗ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِيْ فَعَلْتُ بِكَ
اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرٰىةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ
وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے علیؓ سی کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا کہ کنایہ ہی اوسکی نام سی عالم علما یہود سے تہین وس یہودی
کی لیی آنحضرتؐ پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اوسنی آنحضرتؐ سی دین کا پس فرمایا آنحضرتؐ نی اوسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میری وہ چیز کہ دون
مین تجکو یعنی نہین ہے میری پاس کچہہ کہ دون مین تجکو بدلی دیناروں کی وس یہودی نی کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونی کا تم سی اے محمد تاکہ تم دو مجکو دین میرا

فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم نی اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجھسے اور نہین چھوڑتا مجھکو جب تک کہ نہ دون مین قرض تیرا بیٹھہ جاتا ہون مین ساتھہ تیرے
اور نہین جاؤنگا سامنی تیری سی پس بیٹھی آنحضرت ساتھہ اوسکی پس نماز پڑھی پیغمبر خدا صلعم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی ف ح اس سی معلوم ہوا
کہ تمام شب آنحضرت اوسکی ساتھہ بیٹھی رہی اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹھی رہی ہی یا کسی کی مکان مین اور اول ظاہر تر ہی ت اور تہی اصحاب رسول خدا
صلعم کی ڈراتی اوس یہودی کو یعنی مارنی سی مثلا اور ڈراوا دیتی اوسکو یعنی نکالدینی کا یا قتل کرنی کا پس معلوم کیا آنحضرت نی اوس چیز کو کہ کرتی تہی صحابہ ساتھہ
یہودی کی یعنی ڈرانا اور دڑکا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سی دیکہا اونکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ
یہودی روکی آپ کو اور مانع ہو نکلنی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہی مجکو پروردگار میری نی اس سی کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والی پر اور
غیر اوسکی پر ف ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہہ تعمیم بعد تخصیص کی ہی پس بغیر دین ادا کئی جو اوس سی جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہد کے یہہ ہی کہ یہہ مقام مقتضی
اسکا تہا یا اسلیئی کہ مخاصمہ اوسکا اقوی ہی روز قیامت کی اسلیئی کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اوسکا ساتھہ لینی نیکیون مسلمان کی اوسکی لیئی یا رکہنی برائی کی
اوسکی لیئی مسلمان پر جیسی کہ حقوق دواب مین ہی اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگی حضرت کی دین ادا کرنی پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا اونکی ادا
کرنی سی بسبب بغض دین کی اور یہہ ظاہر تر ہی ت پس جب کہ دن نکلا کہا یہودی نی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم
رسول خدا کی ہو اور آدہا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی واسطی شکرانہ نعمت اسلام کی اور طلب مزید انعام کی خبردار ہو اور جان لو کہ نہین کیا مینی ساتھہ تمہارے
جو کچھہ کہ کیا مینی یعنی سختی و درشتی قول و فعل مین مگر تا کہ دیکہون مین طرف صفت تمہاری کی یعنی طرف موافق ہونی صفت تمہاری کی ساتھہ اوس صفت تمہاری کی کہ
توریت مین ہی یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہہ ہے کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدائش اوسکی مکہ مین ہے اور جگہہ ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اونکا یعنی عظمت اونکی شام مین
ہی یعنی اور اوسکی نواح مین نہین ہے بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کے اور نہ بیہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا ہون مین
یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسول خدا کے ہو اور یہہ مال کہ ہی یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہہ کی طرف پس حکم کرو اسمین ساتھہ اوس چیز کے
کہ دکہاوی تمکو خدا تعالی ف ح ع یعنی جو مصرف لائق اسکا دیکہو اور اوسپر رائی تمہاری قرار پکڑی وہان صرف کرو ظاہر یہہ ہے کہ تمام مال مراد ہو پہلی آدہا مال
خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نی قرار پکڑا دلمین اور محبت خدا اور رسول کی زیادہ ہوئی اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی فدا کریگا ت
اور تہا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود اسکی حال و مال بہی اوسکا اچہا ہوا نقل کی بیہقی نی دلایل النبوۃ مین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰی قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ
مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ
بن ابی اوفی سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی ذکر ف ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہی ساتھہ اوسکی اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن
مشغول ذکر ہی مین رہتی تہی ت اور کم کرتی بیہودہ کہنا ف ع یعنی سوای ذکر مذکور کی ذکر دنیا اور جو کچھہ کہ متعلق اوسکی ہی کم کرتی تہی اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ
نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سی لیکن بہ نسبت ذکر حقیقی کی لغو ہی چنانچہ اسلیئی کہا امام غزالی نی ضیعت قطعة من العمر العزیز فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز
پس اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورۃ اور مبنی کی قطع نظر کر کر معنی سی اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار سیئات المقربین و الا حضرت کو لغو بولتی سے
کیا علاقہ در صورتیکہ اللہ تعالی تمام مومنین کی حق مین فرماتا ہو والذین ہم عن اللغو معرضون اور یہہ جو بعضون نی کہا ہی قلت یہان بمعنی عدم کی ہی یعنی بالکل لغو
نہ بولتی تہی اسلیئی کہ قلت کبہی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین ہے مانند قلیلا ما یؤمنون کی پس انکار کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتھہ قول اونکی دکثرت ورد اور کرتی
نماز یعنی خصوصا جمعہ مین بقرینہ قول حضرت کی اور کوتاہ پڑہتی خطبہ ف ح ع اسلیئی کہ ایک ایک کلمہ حضرت سی جامع معنون بیحد اور بانداز کی صادر ہوتا تہا اور

یہہ باعتبار اکثر احوال کی ہوگا والا جس جگہہ کہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی ہی کرتی تہی اور ظاہر مقصود یہہ ہے کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز کی کوتاہ
ہوتا تہا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کہ باب الجمعہ مین یہہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہے
کہ نماز معراج مومن کی ہی اور جگہہ مناجات رب کی ہیں مناسب اوسکی درازگی ہے اور خطبہ جگہہ متوجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بولانی انکی طرف حق کی
ہی اور اوسمین زیادہ مظنہ ریا وسمعت کا ہی ساتہہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سی **ت** اور نہ عار رکہتی آنحضرت چلنی کی ساتہہ بیوہ کی اور
مسکین کی پس کردیتی اون ہر ایک کا کام نقل کی یہہ نسائی و دارمی نی **وَعَنْ** عَلِیٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا
لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی رضی سی کہ تحقیق ابوجہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
ہم یعنی جماعت قریش کی نہین دروغ گو جانتی تجکو اور سچ تمہارا ہمپر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتہہ صدق و امانت کی ولیکن جہٹلاتی ہین ہم اوس چیز کو کہ
لایا ہی تو اوسکو **ف** ح یعنی کتاب و شریعت اور بسبب جہٹلانی اوسکی تمکو بہی جہٹلاتی ہین ورا گر یہہ نہو تو ہمکو تم سی نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین
سمجہتا تہا کہ جب وہ سچی ہون کار دنیا مین خلق سی جہوٹہہ نہ بولین اور اوسپر جہوٹہہ نباندہین تو کار دین مین کیونکر جہوٹہہ بولین گے اور خدا پر کیونکر جہوٹہہ باندہین گے
اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تہا اسپر کہ طلبتی تہی کہ انکو یہہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین **ت** پس اوتاری اللہ تعالی نی ابوجہل وغیرہ کافرونکی حق مین یہہ
آیت پس تحقیق وہ نہین جہٹلاتی ہین تجکو ولیکن یہہ ظالم حد سی تجاوز کرنی والی خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر
اس آیت کی دو وجہ لکہین ہین ایک تو یہہ کہ یہہ کافر کہ تجکو جہٹلاتی ہین حقیقت مین تجکو نہین جہٹلاتی بلکہ خدا کی آیتون کو جہٹلاتی ہین جیسی کہ کہتا ہی مولی اپنی اوس
غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہین یہہ تجکو نہین ستاتی ہین حقیقت مین مجکو ستاتی ہین دیکہہ انسی کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہہ کہ یہہ تجکو نہین جہٹلاتی
ہین اسلیے کہ تو مشہور ہے ساتہہ صدق اور امانت کی ولیکن خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتہہ مضمون حدیث کی **وَعَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِیْ مَلَكٌ وَاِنَّ حُجْزَتَهٗ
لَتُسَاوِی الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى
جِبْرَئِيْلَ فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ
كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہ سے
کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اے عائشہ یعنی اگر چاہون مین یعنی درخواست کرون پروردگار سے مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتہہ چلین میری پہاڑ سونی کے
آیا میری پاس ایک فرشتہ یعنی درازقد جیسی کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تہی برابر کعبہ کے یعنی درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور
فرماتا ہی کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتہہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالی نی اختیار دیا ہی پس اختیار کر دوان دونون
باتون مین سے جو چاہو پس دیکہا مینی طرف جبرئیل کی یعنی بطور مشورہ چاہنی کی کہ کیا مشورہ دیتی ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف میری کہ پست کر دو نفس اپنا
یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباس کے ہی کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف جبرئیل کی مانند مشورہ چاہنی والی
کی اوسکی پس اشارہ کیا جبرئیل نی اپنی ہاتہہ سی یعنی زمین کی طرف یہہ کہ پست کرو تم اپنی تئین **ف** ع یعنی اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہی تواضع اور بلند قدری کے

يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ
قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى
مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذَلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ
نَفْسُهُ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا یعنی آنحضرت سی سنکر یا کسی صحابہ سے اسلیی کہ عائشہ ابتداء نبوت مین حاضر نتہین پہلی چیز کہ شروع کی گئی ساتہہ اوسکی آنحضرت وحی سے دیکہنا خوابون سچ کا تہا سوتی مین ف ع ح اور کہتی ہین کہ یہہ حال چہہ مہینی تک تہا اور حقیقت خواب سچ کی یہہ ہی کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی سوتی کی دلمین یا اوسکی حواس مین کچہہ کچہہ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی اونکو جاگتی مین اور اللہ تعالی قادر ہی کہ کری جو کچہہ چاہی نہین منع کرتی ہی اوسکی فعل کو نیند اور نہ غیر اوسکی پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتی مین جیسی کہ دیکہتا ہی اوسکو سوتی مین ت پس تہی حضرت کہ نہین دیکہتی کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اوسکی مانند سفیدی دم صبح کی یعنی ظاہر اور ہویدا ہوتی بے آمیزش ابہام و اشتباہ کی پہر دوست کیگئی طرف آنحضرت کے خلوت ف ح اور یہہ ابتدای قصہ ہی پہلی ظہور نبوت اور نزول وحی سی ت اور تہی آنحضرت کہ خلوت کرتی تہی بیچ غار حرا کی ف ح ع حرا ساتہہ زیر ح مہملہ اور ر مخففہ ممدودہ کے اور بعضون نی ساتہہ زبر اور قصر کی کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکہ مین اور وہان سی نظر جمال کعبہ پر پڑتی ہے اور شاید کہ سبب اختیار کرنی اوس مکان کا یہی ہو اور آیا ہی کہ عبد المطلب نی بہی اصحاب فیل کی واقعہ مین وہان جاکر دعا کی تہی کہا نووی وغیرہ نی کہ خلوت کرنی شان صالحین اور امر کی عارف بندونکی ہی اور دوست کی گئی طرف حضرت کی خلوت اسلیی کہ خلوت مین فراغت دل کی اور ذکر اللہ کے طرف کی خوب ہوتی ہے اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون بشریہ کی سی اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ فضیلت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کی اور صحیح یہہ ہی کہ ہر ایک ساتہہ شرطون معتبرہ اپنی کی بیچ محل اپنی کی افضل اور اکمل ہی یعنی اگر خرابیان اور فساد دین کا لوگون کی ساتہہ رہنی مین ہو اور کوئی اوسکا کہانا نہ ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اوسکی تعلیم کی ہین اور جانتا ہی کہ لوگونکو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگون مین رہنا افضل ہی ت پس عبادت کرتی آنحضرت اوس غار مین اور تحنث نون اور ث مثلثہ سی یعنی عبادت کرنی کی ہی اور عبادت کرنی متعدد راتون مین ف ع مراد روز و شب ہین اور خاص رات ہی کو ذکر کیا اسلیی کہ مناسب تر ہی ساتہہ خلوت کی اور متعدد کی جو قید لگائی مراد اس سے قلت ہی اور بعضون نی کہا احتمال ہی یہہ کہ ہو کثرت اسلیی کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا نہ قلیل ت عبادت کرتی اوس غار مین پہلی اسکی کہ مائل اور مشتاق ہون اپنی اہل کی طرف ف ع یعنی عبادت کرتی درحالیکہ گہر کی لوگون کی خبر لیتی اور ادای حقوق اونکی کی طرف دل کہنچتا مکہ مین آتی اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ یرجع آیا ہی جگہہ ینزع کی ت اور توشہ لیجاتی واسطی عبادت کرنی راتون متعددہ کی پہر پہرتی طرف خدیجہ کی اور توشہ لیجاتی واسطی مثل مدت اون راتون کی ف ح ع حاصل یہہ کہ آنحضرت ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتی کہ جاتی عبادت کی لیی اور پہر آتی توشہ لینی کی لیی تاکہ خاطر جمع سی عبادت کرین اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ لینا زاد کا نہین منافی ہی توکل کی اور مدت خلوت کی ایک مہینا تہا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تہا اور علما اختلاف رکہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی نبوت سی تابع کسی شریعت کی اگلی شریعتون مین سے تہی یا اپنی عقل سی اچہا جانکر عمل کرتی تہی یا ہر شریعت مین سے جو کچہہ ونے اور افضل پاتی کرتی اور اگر تابع شریعت کی تہی وہ تو کس شریعت کی تہی مختار یہہ ہے کہ تابع دین ابراہیم کی تہی اور اسلیی ایک روایت مین بجای تحنث کی تحنف ف سی ہی آیا ہی یعنی عمل کرتی تہی دین حنیفی پر کہ لقب ابراہیم کا ہی اور ظاہر

یہہ ہی کہ جانب حق سی نور ہدایت کا حضرت کی دل مین آیا تہا اوس سے پسندیدہ چیزین درگاہ الہی کی عمل مین لاتی تہی بغیر اتباع شریعت کی در حکم عقل کے
اور اسمین ہے اختلاف کرتی ہین کہ عبادت کرنا حضرت کا ساتہہ فکر کی تہا یا ذکر کی اور صحیح یہہ ہے کہ ساتہہ ذکر کی تہا نہ فکر کی **ت** یہان تک کہ آیا حضرت پر حق یعنی
وحی یا رسول حق کہ جبرئیل ہین اسحال مین کہ آنحضرت غار حرا مین تہی پس آیا آنحضرت کی پاس فرشتہ یعنی جبرئیل اور بعضون نے کہا اسرافیل پس کہا پڑہ یعنی کچہہ پر
کہا آنحضرت نے نہین مین پڑہ جانتا **ف** ع ح یعنی اچہی طرح نہین پڑہ جانتا یا شاید کہ یہہ بات نہایت وحشت اور دہشت سی تہی کہ بیچ دل آنحضرت کے دیکہنی فرشتی
اور ہیبت مقام کی سی آئی اور یہہ کوئی نہ سمجہی کہ یہہ فرمایا آنحضرت نی اس سبب سی کہ حضرت امی تہی اور امی وہ ہی کہ مرہ بجانی اسلیے کہ پڑہنا غیر کی پڑہانی اور تعلیم کرنی
سی ساتہہ امی ہونی کی منافات نہین رکہتا خصوصاً نہایت فصاحت والیسی بلکہ امی ہونا منافات لکہنی اور نامہ کی پڑہنی سے رکہتا ہی چنانچہ قاموس مین کہا
کہ امی وہ ہے کہ لکہنا نجانی اور کتاب نہ پڑہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیل نی صحیفہ حریر کا مرصع ساتہہ جواہر کی آنحضرت کی ہاتہہ مین دیا اور کہا
پڑہو پس آنحضرت نی کہا نہین پڑہ سکتا مین اور اس کپڑی مین کچہہ لکہا نہین دیکہتا مین کیا پڑہون اور یہہ معنی انسب و اظہر ہین مقصود مین واللہ اعلم **ت** فرمایا آنحضرت
نی پس پکڑا اوس فرشتی نی مجکو اور بہنچایا مجکو یہان تک کہ پہنچا وہ مجہسی مشقت کو **ف** ع ح لفظ جہد ساتہہ پیش جیم اور زبر کی اور رفع اور نصب دال کی ہے
پس جس صورت مین کہ نصب ہو دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی جبرئیل مجہسی مشقت کو یعنی خوب پہنچا مجکو کہ مشقت اوٹہائی پہنچی سی اور جس صورت مین کہ رفع ہو
دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی مشقت مجہسی نہایت درجہ کو یعنی بڑی مشقت اوٹہائی مینی اور یہہ بہنچانا تصرف کرنا تہا جبرئیل کا حضرت کی وجود شریف مین ساتہہ
داخل کرنی نور ملکوت اور وحی کی حضرت کی باطن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کی اوٹہانیکی ہون **ت** پہر چہوڑ دیا مجکو جبرئیل نی اور کہا کہ پڑہ پس کہا مینی کہ
نہین پڑہ سکتا مین فرمایا آنحضرت نی کہ پہر پکڑا مجکو اور بہنچایا مجکو دوسرے بار یہان تک کہ پہنچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ پس کہا مینی نہین مین پڑہنی والا
پس پکڑا مجکو اور بہنچایا مجکو تیسری بار یہان تک کہ پہنچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ ساتہہ نام پروردگار اپنی کی کہ جسنی پیدا کیا ہی تجکو ہر چیز کو **ف** ع ح
یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور مدد پروردگار سی چاہ کہ جس نے پیدا کیا ہی سب کچہہ اور وہ سب چیز پر قادر ہی اور یہہ دلیل صریح ہی اس پر کہ اول جو
قرآن سی اترا ہی سورہ اقرا ہی اور یہی صواب ہے کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کی ہین اور بعضون نی کہا کہ اول سورہ یا ایہا المدثر اوتری ہی اور یہہ قول کچہہ
نہین ہے کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہی کہ سورہ اقرا اول حقیقی ہی اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہی یعنی بعد منقطع ہونی وحی کی جو پہر وحی اوترنی لگی تو اول
یہی اوتری ہی اور یہہ حدیث دلیل اون لوگون کی ہی کہ جو کہتی ہین کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو سورہ نہین ہے بلکہ فصل کے لیے اوتری ہے **ت** پیدا کیا انسان
کو جمی ہوئے خون سے کہ رحم مین ہوتا ہی پڑہ اور پروردگار تیرا بزرگتر سب سے ہی وہ پروردگار کہ تعلیم کیے بواسطہ قلم کی بہت سی علم **ف** ح مراد یا تو قلم آسمان کا
ہی کہ سبب اور باعث نگاہ رکہنی تمام علمون اور آسمان کی کتابون کا ہی یہی قلم ہی کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اوس قلم کا ہی کہ کیا کیا علوم اور معارف
اس سے لکہی جاتی ہی اور صاحب کشاف نی کہا کہ یہہ قلم اللہ تعالی کی کمال قدرت پر دلالت کرتا ہی کہ کیا کیا علم عجیب و غریب اس سے لکہی جاتی ہین **ت**
سکہائی انسان کو وہ چیز کہ جانتا نہ تہا **ف** ع یعنی ممکن نہ تہا کہ اپنی قدرت سی علوم کر سکی چیزین تو پیدا امکان اور زبان مین اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان
سی انسان کامل ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہوگا اسمین اشارہ طرف اس قول اللہ تعالی وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما **ت** پس پہرے
ساتہہ ان آیتون کی پیغمبر خدا طرف مکہ کی اہل مین کہ کانپتا تہا دل آپکا یعنی بسبب شدت رعب کی کہ مٹہا تہا آپکی دل مین پس آئی آنحضرت حضرت خدیجہ
کی پاس اور فرمایا دو بار تاکید کی لیے بسبب لاحق ہونی تپ لرزہ کی ماری ڈر کی کہ اوڑہاو مجکو کپڑا پس اوڑہایا آپ کو کپڑا یہان تک کہ جاتا رہا آپ سی ڈر اور اپنی
حالت اصلی پر آئی پس فرمایا خدیجہ کو اسحال مین کہ پہنچائی اونکو خبر اس حال کی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر **ف** ح نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک
ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر تہا عاجز ہونی کا بار نبوت کی اوٹہانی سی اور صبر کرنی کا اوپر ایذا قوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈر تہا مفارقت وطن کا **ت** پس

بہانہ یجہ نی یہہ گمان کرو تم یاندہ ویا ہوگا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تمکو کبہی اسلیی کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی داروں سی یعنی اگرچہ وہ انقطاع کرین تمسی وہ سچ بولتی ہو **ف** ع ح یعنی اگرچہ وہ جہوٹ بولین تمسی یا جہٹلاوین تمکو اور بعضی روایتون مین یہہ زیادہ کیا ہی وتؤدی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو تم امانت کو **ت** اور اوٹہاتی ہو تم بوجہ کو **ف** ح لفظ کل ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ثقل اور گرانی اور بمعنی عیال کی ہی آیا ہی اسلیی کہ خبرگیری اونکی گران ہوتی ہی اپنی اوپر معنی یہہ ہین کہ تم اوٹہاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت کل کو یعنی جو کہ بہارے ہین یعنی عیال وغیرہ اونکی خبرگیری کرتی ہو اگرچہ وہ چہوڑدین تمکو اور داخل ہی بیچ اوٹہانی کل کی خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور بیواؤن اور غریبون پر **ت** اور کماتی ہو مال خیر کی لیی اور دیتی ہو محتاج کو **ف** ح لفظ تکسب ساتہہ زبر تا کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتہہ پیش تا کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو لوگون کو کہ اوس سے کسب اور تجارت کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہون مین اور بعضی مراد معدوم سے فقیر رکہتی ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہی اوسکی لیی یعنی فقیرونکو کسب مین لاتی ہو ساتہہ دینی مال کی اونکو **ت** اور مہمانی کرتی ہو مہمان کے یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثون حق کے **ف** اح ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سے اور نوائب حق اسلیی کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کی مانند اوس آفت اور غصب اور مانند اوسکی درماندہ نہو کہ مدد کرنی اوسمین بری ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ اچہی اخلاق اور اچہی خصلتین سبب سلامتی کی ہین برائی اور خرابی مین پڑنی سی اسلیی کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رض نی بسبب متصف ہونی آنحضرت کی ساتہہ اچہی اخلاقونکی اور اچہی صفتون کی اوپر پہنچنی کرامات کی دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہ کی اور کیونکر نہو کہ مدت تمام تک آنحضرت کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی ہین یہی ہین کیونکہ اونکی ساتہہ کسی صفت مین مشارکت نہین رضی اللہ تعالی عنہا اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی مونہہ پر بعضی احوال مین کسی مصلحت کے لیی جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف کسی امر سی تو اوسکو تسلی اور بشارت دی اور ذکر کری اسباب سلامتی کی اوسکی آگی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا پسندیدہ اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ یہہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تہین حضرت کے پہلی نبوت سی **ت** پہر لیگئی آنحضرت کو خدیجہ طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ کی تہی **ف** ح اسلیی کہ خدیجہ بیٹی خالد بیٹی اسد بیٹی عبد العزی کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتہہ زبر واو اور را اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہو گئی تہا جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہو گئی تہی **ت** پس کہا خدیجہ نی ای میری چچا کی بیٹی سن اپنی بہتیجی سی **ف** ح یعنی آنحضرت سی جو کچہہ کہ کہتی ہین اور یہہ روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسری کو بہتیجا اور چچا کہتی ہین اور یہان بہتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑہاپی ورقہ کی کہا ایک شارح نی کہ یہہ کہا خدیجہ نی ازراہ تعظیم کی نہ ازراہ حقیقت کی **ت** پس کہا واسطی حضرت کی ورقہ نی ای بہتیجی میری کیا دیکہتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر اوس چیز کی کہ دیکہی تہی پس کہا حضرت کو ورقہ نی یہہ ناموس یعنی فرشتہ ہی کہ بہیجا اللہ تعالی نی موسی پر ساتہہ وحی کی **ف** ح ناموس وہ شخص کہ بہید جانتا ہو باطن کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتے تہی اور بعضون نے کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتے ہین اور حضرت موسے پر اوترنا کہا نہ عیسی پر واسطی عظیم الشان ہونی موسی کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی اگرچہ ذکر عیسی کا مناسب تر تہا دین نصرانیت کی **ت** ای کاشکی مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاشکی مین ہوتا زندہ یعنی اگرچہ ہوتا قوی اوسوقت کہ نکالیگی تجکو قوم تیری یعنی قرابتی تیری کفار قریش تیری شہر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نکالینگے مجکو وہ کہا ورقہ نی ہان نکالینگی تجکو اور سبب اسکا یہ ہے کہ نہین لایا کوئی شخص کبہی مانند اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی وہ **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہی الا اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافرون نی دکہہ

رکہا اور ایذا دی ت اور اگر پاوی مجکو دن تمہارا یعنی اون دنون مین کہ تم دعوت کرو اور تمہاری قوم تمکو ایذا دی و نکالی اور مین زندہ ہون تو مدد کرون گا
مین تمہاری مدد خوب توی پہر نہ دیر کی ورقہ نی کہ مرگئی ف ح جانا چاہئے کہ بیچ ایمان ورقہ کی آنحضرتؐ پر کچہہ خلاف نہین لیکن اونکی صحابی ہونی مین اختلاف
ہی اگر یہہ واقعہ بعد ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہین اور اگر ابتداہی احوال مین ہے جیسا کہ ظاہری تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوی وحی
ف ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرتؐ پر آئی اور نبوت ثابت ہوی وحی آنی موقوف ہوی کہتی ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضی کہتی ہین چہہ مہینی تک اور بعضی
اڑہائی مہینی تک اور شیخ ابن حجرؒ نی کہا مراد تاخیر وحی سی درمیان اقرا اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیلؑ کا نہین ہی بلکہ تاخیر اوترنی قرآن کی ہے
جبرئیل آتی تہی لیکن قرآن نہین لاتی تہی اور حکمت تاخیر وحی مین یہہ تہے کہ تا جاتا رہی آنحضرتؐ سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق و انتظار ع دیر ست
کہ دلدار پیامی نفرستاد ٭ ننوشت سلامی وکلامی نفرستاد ٭ ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نی مسلم کی روایت پر
اسکو یہان تک کہ غمگین ہوی آنحضرتؐ بیچ اوسچیز کی کہ پہنچی ہی ہمکو حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ج یہہ کلام کسی راوی کا ہی راویون اس حدیث کی
سی کہ درمیان مین واقع ہوا ہی فعل کی اور اوسکی مصدر منصوب کی یعنی مفعول مطلق کی کہ حزنا ہی ت غمگین ہوا اس سی آنحضرتؐ ایسا غمگین ہونا کہ گئی صبح کو بسبب غم کے
کئی بار تاکہ گر پڑین اونچی پہاڑون کی چوٹیون پر سے ف ح یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئین پہاڑون کی اوپر سی ڈالدین اور ہلاک ہو جاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت
محنت فراق اور شدت اشتیاق کی ت پس جب کہ پہنچتی اوپر پہاڑون کی تاکہ ڈالدین اپنی تئین پہاڑ سی ظاہر ہوتی اونکی لیی جبرئیلؑ اور کہتی اے محمدؐ بیشک
تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب آفتون سے امن مین رہیگا اور انجام کار تیرا بہمہ وجوہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور
ابتلا درمیان مین آوی ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنی کی حضرتؐ کی دل کا اضطراب اور قلق اور وحشت اور گہبراہٹ اور تسکین پاتا نفس
حضرتؐ کا یعنی اضطراب سی **وعن** جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی
فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین
السماء والارض فجئثت منہ رعبا حتی ہویت الی الارض فجئت اہلی فقلت زملونی زملونی فزملونی فانزل اللہ
تعالی یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ
اور روایت ہے جابر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی خبر دیتی پہر حاصل ہونی اوسکی سی پی درپی فرمایا
پس اوسوقت کہ مین چلتا تہا یعنی زمین کہ مین پاوپر پہاڑ حرا کی سنی مینی ایک آواز آسمان سے پس اوٹہائی مینی نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ کہ آیا تہا میرے پاس
پہاڑ حرا مین بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کے پس ڈرایا گیا مین اوس سے ڈرائی جانا یہان تک کہ گرا مین زمین پر پس آیا مین اپنے گہر والون کی پاس اور
کہا مینی کپڑا اوڑہاؤ مجکو کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہایا اونہون نی مجکو پہر اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیت اے کپڑا اوڑہنیوالی اوٹہہ اور ڈرا خلق کو یعنی خدا کے
سی کفار کو اور بشارت دی مومنین کو طرح بطرح کی ثواب کی اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اوسکو ساتہہ تعظیم کی یعنی اوسکی غیر کو
وسیا بڑا نجان اور کہہ اوسوقت کہ پیش آوی تجکو اوسکی غیر سی کچہہ اللہ اکبر اور منقول ہی کہ جب یہہ نازل ہوی تو فرمایا آنحضرتؐ نی اللہ اکبر پس تکبیر کہی خدیجہ نی اور
خوش ہوئین اور یقین کیا کہ یہہ وحی ہی ت اور اپنی کپڑون کو پاک کر نجاست سے ف ح اور بعضون نی کہا مراد کپڑون سی صفتین نفس کے ہین اور پاک کرنا
کنایہ ہی اجتناب رذایل سی ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اقتصار ہی راوی سے
سی اسلیی کہ تتمہ اسکا یہہ ہے ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پہر گرم ہوی وحی یعنی پی درپی آنی لگی ف تفسیر مدارک مین جابر سی یہہ حدیث یون روایت
کی ہی کہ آنحضرتؐ نی فرمایا کہ تہا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکہا مینی داہنی اپنی اور بائین اپنی پس نہ دیکہا مینی کچہہ پہر نظر کی

ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کی پس ڈرا مین اور پھرا مین طرف خدیجہ کی اور کہا مینی کپڑا اوڑھا مجھکو
مینی اوپر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنیوالا بیٹھا ہی وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ
پس کپڑا اوڑھایا خدیجہ نی پھر آئی جبرئیل اور پڑھا یا ایہا المدثر الخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا
يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ
فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيُفْصَمُ عَنْهُ وَاِنَّ
جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ حارث بیٹی ہشام کی نی کہ بہائی
ابوجہل کا ہی اور اسلام لایا پہلی فتح مکہ کی پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہی آپ کو وحی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کبھی آتی ہی میری پاس وحی مانند آواز گہنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہی آواز اوسکی ساتھہ آواز گہنٹال کی اور یہہ قسم وحی کی سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجہپر ف
یعنی سمجھنے مقصود مین ایسی کہ سمجھنا معنی کا اوس کلام سی کہ مانند گہنٹال کی ہو زیادہ مشکل ہی سمجھنی کلام ایک مرد کی سی ساتھہ خطاب کرنی معہود کی
پس موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی وحی یا فرشتہ اسحال مین کہ تحقیق مین یاد رکھتا ہون اوسچیز کو کہ کہا فرشتہ نی اور کبھی کبھی صورۃ پکڑتا ہی میری لیئی فرشتہ
ایک مرد کے یعنی جیسی کہ مشہور ہی کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کی آتی تہی پس کلام کرتا ہی مجھہ سی فرشتہ پس یاد رکھتا ہون مین اوسچیز کو کہ کہا ف ح کہا ہی
علمائی کہ واسطی استفادہ اور استفاضہ کی درمیان کلام کرنی والی کی اور سننی والی کی مناسبت شرط ہی اور یہان دو طریق پر تہی کبھی ملکیت اور روحانیت
جبرئیل کی آنحضرتؐ پر غالب آتی تہی اور آنحضرتؐ کو بشریت سی غائب کرتی تہی یہہ قسم اول ہی یعنی جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرتؐ کی
جبرئیل پر غالب آتی تہی اور جبرئیل متصف ساتھہ وصف بشریت کی ہوتی تہی اور یہہ قسم دوسری ہی اور یہہ اوس تقدیر پر ہی کہ صلصلہ اور آواز وحی کی ہو جیسے کہ
ظاہر عبارت حدیث کی سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تہی اور حکمت اوس آواز کی پہلی ہونی مین یہہ ہی کہ تا آنحضرتؐ کو اوس طرف
متوجہ کرین اور سماعت آنحضرتؐ کی خالی ہوجائی وحی کی سننی کی لیئی اور اوسمین غیر وحی کی لیئی جگہہ نرہی اور وہ سخت تر تہی واسطی جمع کرنی فکر کی اور توجہ کی
اوس طرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم ت کہا عائشہ نی اور البتہ دیکھا مینی حضرتؐ کو کہ اوترتی تہی اوپر وحی بیچ دن نہایت سردی کی پس منقطع ہوتی
وحی حضرتؐ سی اسحال مین کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی تہی پسینا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بات قسم اول مین ہوتی تہی اور ہوسکتا ہی
کہ دوسرے قسم مین بھی یہہ بات پیش آتی ہو وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَكَسَ رَاْسَهُ وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہا اونی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اوتاری جاتی اوپر وحی غمگین کیے جاتی بسبب شدت
اوترنی اوسکی ف ع معنی یہہ ہین کہ حضرتؐ ہوتی تہی بسبب نہایت اہتمام یاد رکھنی وحی کی مانند اوس شخص کے کہ گھیر لی اوسکو غم اور اسیلیی فرمایا اللہ تعالی نی
لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یا غم اس سبب سے ہوتا تہا کہ وحی مین شدت اور وعید ہوتی تہی پس بلحاظ امت کی حضرتؐ کو غم ہوتا تہا کہ دیکھیے
یہہ مستحق اسکی ہون ت اور متغیر ہوجاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جب اوترتی وحی حضرتؐ پر جھکاتی آپ سر اپنا اور جھکاتے
آپکی یار بھی سر اپنا پس جب کہ منقطع ہوتی وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سی اوٹھاتی سر اپنا نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی اور صحابہ بھی اوٹھاتے
اور سر جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنی حال آنحضرتؐ کی تہا اونمین یا بسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ

لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اونہی جبکہ اوتری یہہ آیت اور ڈرا تو عذاب خدا سے اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہین یعنی قریش کو نکلی آنحضرتؐ یہانتک کہ چڑہے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتی تہی قریش کے قبیلوں کو نام بنام اے اولاد فہر کے اے اولاد عدی کی پکارتی تہی قریش کے بطنون کو یہانتک کہ جمع ہوے سب قبیلی و بطون پس مرد یعنی اون بطنون میں سے جو نہ طاقت رکہتا کہ آپ باہر نکلی یعنی بسبب کسی عذر کے بہیج دیتا تہا کسیکو اپنی طرف سے تاکہ دیکہی کہ کیا ہے یہہ پکارنا اور کس لیے ہی اور کیا غرض ہے پس آیا ابولہب کہ چچا حضرتؐ کا تہا اور قریش ہمراہ اوسکی آئی پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر خبر دون میں تمکو کہ سوار نکلی ہین اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ سوار نکلی ہین جنگل مین یعنی کہ کی اسحال مین کہ چاہتی ہین وہ سوار یہہ کہ یکایک آن پڑین تمپر غارت اور ہلاک کرنی کی لیے یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانوگی مجکو اس خبر دینی مین کہا اونہون نی ہان سچا جانینگی نہین تجربہ کیا ہمنی تمپر مگر سچ کا فرمایا حضرتؐ نی پس بلاشبہ مین ڈرانیوالا ہون تمکو آگی عذاب سخت کی یعنی ڈراتا ہون کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہی دنیا مین یا عقبی مین کہا ابولہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلیے جمع کیا تہا تونی ہمکو پس اوتری سورہ تبت یدا ابی لہب وتب یعنی ہلاک ہو جیو ابولہب اور ہلاک ہوا وہ **ف** ع ح لفظ یدا زاید ہی یا مراد ہی دونون ہاتون سی ذات اوسکی اسلیے کہ اکثر کام آدمی کی ہاتون سی ہوتی ہین اور ایساہی ہی قول اللہ تعالی کا ذالک بما قدمت یداک اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ابولہب نی اپنی دونون ہاتہون مین پتہر لیے اور آنحضرتؐ کی طرف پہینکی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلَى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلَى فَاطِمَةَ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا وَكَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود سے کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرتؐ نماز پڑہتی تہی نزدیک خانہ کعبہ کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تہی اپنی مجلسون مین یعنی گرد کعبہ کی ناگہان کہا ایک کہنی والی نی **ف** ح یعنی ابی جہل نی اور بخاری کی روایت مین یہہ بہی زیادہ کیا ہی کہ کہا کہنی والی نی الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی کیا نہین دیکہتی ہو اس ریاکار کو یعنی آنحضرتؐ کی حق مین یہہ بات کہی **ت** کونسا تم مین کہڑا ہوا اور جاوی طرف اونٹ کی کہ ذبح کیا گیا ہی فلانی اولاد مین یعنی فلانی قبیلہ اور فلانی محلہ مین پس قصد کری طرف نجاست اوسکی کہ اوجہ مین ہو اور طرف خون اوسکی اور پوست اوسکی کہ جس مین بچا لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہی پہر رہنی دے اوسکو یعنی اون چیزون ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کرین آنحضرتؐ رکہدی اوسکو درمیان دونون شانون آنحضرتؐ کی پس اوٹہا اور گیا طرف اوس چیز کی

پہاڑ کی اور ظاہر یہی ہے کہ مراد حصبہ سے وہ مکان ہے کہ منا سے اور جمرہ اوسکی طرف منسوب ہے اور اسکو جمرۃ العقبہ کہتی ہین جیسی کی کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرت ایام موسم حج مین وہان کہڑی ہوئے اور قبیلون کو اسلام کی طرف بلایا جیسے کہ عادت شریف حضرت کی تہی کہ حج کی موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتی تہی یعنی لوگونکو رغبت اسلام اور اچہی کامونکی دلاتی تہی اور عذاب اور برے کامون سے ڈراتی اور آنحضرت وہان سے طرف قبیلہ ثقیف کی گئی اور ابن عبد یالیل بن کلال کو بہی کہ ثقیف کی سردار دنمین سے تہا دعوت کئے جیسی کہ فرمایا **ت** اوس وقت کہ پیش کیا مینی اپنی نفس کو اوپر بیٹی عبد یالیل بیٹی کلال کی پس نہ جواب دیا مجکو طرف اوس چیز کی کہ چاہا مینی **ف** ح یعنی قبول نہ کئے دعوت اسلام کی اور وہان کی جاہلون اور رذالون نے ایذائین دے آنحضرت کو اور پتہر مارے اور خون آلودہ کیا **بیت** نزد اغیار روانہ دیوار سنگ یار می بارد بلای دردمندان از در و دیوار می بارد **ت** پس چلا مین اس حال مین کہ مین غمگین تہا اوپر جہت اپنے کی یعنی چلا مین حیران اور سراسیمہ کہ نہین جانتا تہا مین کہ کدہر متوجہ ہوتا ہون مین بسبب شدت اوس غم اور صعوبت کی پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن الثعالب مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے کہ وہان میقات اہل نجد کی ہے اور اوسکو قرن منازل بہی کہتی ہین پس اوٹہایا مینی سر اپنا پس ناگہان ہو مین نیچی ایک ابر کے تحقیق سایہ کیے ہوی مجکو یعنی زیادہ عبادت پر پس دیکہا مینی پہر ناگہان اوس ابر مین جبرئیل تہی پس پکارا مجکو جبرئیل نے اور کہا تحقیق اللہ تعالی نے سنا قول تیری قوم کا اور سنا اوس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے یعنی جہٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بہیجا ہے تمہاری پاس پہاڑونکی فرشتی کو کہ پہاڑ روی زمین کی حوالہ اوسکی ہین تاکہ حکم کرو تم اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ چاہو اپنی قوم کی حق مین یعنے عذاب اور ہلاکت اور دبا دینا اونکا درمیان پہاڑونکی فرمایا آنحضرت نے پس پکارا مجکو پہاڑون کی فرشتہ نے یعنی مانند یا ایہا النبی یا یا محمد کی کہکر اور سلام کیا مجہپر پہر کہا اوس نے ای محمد بلاشبہ اللہ تعالی نے تحقیق سنا قول تمہاری قوم مین اور فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بہیجا ہے مجکو تمہاری پروردگار نے تمہاری پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتہہ حکم اپنی کی یعنی جو کچہہ چاہو اور فرماؤ کرون مین اگر چاہو تم یہہ کہ ڈہانک دون مین انپر دونون پہاڑونکو کہ اخشبین ہین تو ڈہانک دون **ف** ح اخشبین خ معجمہ اور شین معجمہ سے نام دو پہاڑون کا ہے کہ مکہ اونکی درمیان مین بستا ہے **ت** پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہین چاہتا مین ہلاکت انکی بلکہ امید وار ہون یہہ کہ نکالے اللہ تعالی انکی پشتون سے اون لوگون کو کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور شریک نکرین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَاْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون سے کہ اونکو رباعیہ کہتی ہین روز احد کی **ف** ح رباعیہ ر کی زبر اور تخفیف ی سے اوپر وزن ثمانیہ کی چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کی ہین دو اوپر اور دو نیچی پس نیچی کا دانت داہنی طرف کا ٹوٹا تہا اور نیچی کا لب مبارک بہی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنیکی یہہ معنی نہین ہین کہ جڑ سے اوکہڑ گیا اور دانتون مین کا داغ ہوگیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس سے جدا ہوگیا تہا اور یہہ ٹوٹنا دانت کا عقبہ ابن ابی وقاص کے ہاتہہ سے ہوا کہ جو بہائی تہا سعد ابن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام مین اور صحابی ہونے مین اختلاف ہے اور اوسکی اولاد مین سے جو کوئی پیدا ہوتا تہا تو جب بالغ ہوتا اوسکا آگی کا دانت آگیکا گر پڑتا تہا **ت** اور زخم پہنچایا گیا حضرت کی سر مبارک مین **ف** ح اور بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہے کہ ایک کنکر پہاڑ پر سے نیچی آپڑی اور حضرت کی زخمی کرنی والی کو ٹکڑی ٹکڑی کیا اور اور یہی صدمی حضرت کو پہنچی کہ کافرون نے میدان مین گڑہی کہودے تہی آنحضرت کا گہوڑا ایک گڑہی مین گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئی اور آنحضرت کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت نے اوجب طلحہ یعنی واجب کی طلحہ نے اپنی لیے بہشت اور دو کڑیان خود کی کہ سر مبارک پر تہا رخسارہ شریف مین بیٹہہ گئین ایسے بیٹہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنی دانتون سے اونکو کہینچا اور دانت اونکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نے خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نے فرمایا جس نے خون پیوا ہما واجب ہوے اوسکی لیے جنت **ت** پس شروع

انسانی ہی ت پس آیا مین خدیجہ کی پاس اور کہا مین یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجہمین سرایت کیا تہا کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہایا مجکو اور ڈالا مجہپر ٹہنڈا پانی
کہ بیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہی پہر اوتری یہہ سورۃ اے کپڑا اوڑہنیوالی کہڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنی کپڑیکو پاک کر اور ناپاکی کو چہوڑ
اور یہہ یعنی اوترنا سورہ مدثر کا تہا پہلی اس سے کہ فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اوسکی یا کمال اوسکا اوپر پڑہنی سورۃ فاتحہ کی متفق کی
یہہ بخاری نی اور مسلم نی **باب علامات النبوۃ** باب ہی نبوت کی علامتون مین ف ح علامت اور علم زبر سی اور علم مین اور لام کی زبر سی اصل مین
نشان کو کہتی ہین کہ راہ کی سرے پر کہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرتؐ کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضایل اور
شمایل اور افعال اور احوال آنحضرتؐ کی کہ عاقل فراست رکہنی والا جو اونمین نظر کری دلیل پکڑی نبوت پر اور جو کچہہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور
احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکہی گئی ہین وہ بہی اسے قبیل سی ہین اور اسمین شک نہین ہے کہ تمام معجزے نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہہ معلوم نہوا کہ مولف
نی جو دو باب منعقد کیی ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہے اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزونکی باوجودیکہ دونون
باب مین خوارق ہی ذکر کیی ہین کوئی وجہ موجہ اسکی لیی ظاہر نہین ہوتی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ وَہُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہٗ فَصَرَعَہٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً فَقَالَ ہٰذَا حَظُّ
الشَّیْطَانِ مِنْکَ ثُمَّ غَسَلَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِنْ ذَہَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَہٗ وَاَعَادَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ
یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّہٖ یَعْنِیْ ظِئْرَہٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْہُ وَہُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ
فَکُنْتُ اَرٰی اَثَرَ الْمِخْیَطِ فِیْ صَدْرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبرئیل اسحالیکہ
کہ آنحضرتؐ کہیلتی تہی ساتہہ لڑکون کی ف ح یعنی تہی اونکی درمیان مین اور یہہ اوسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کے پاس تہی کہ دایہ آپکی ہین ت پس پکڑا آپکو جبرئیل
نی اور چت لٹایا آپکو پہر چیرا آپکے دل کی جانب سی اور نکالا اوسکی دلمین سے علقہ ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی واستخرجہ فاستخرج منہ علقۃ یعنی
لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کی پس معنی یہہ ہونگی کہ آپکی دل کی جانب سی چیرا اور دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سی ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی
مفاسد اور گناہ ہونیکا ت پس کہا جبرئیل نی کہ یہہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی پہنچتا اوسکو اگر ہمیشہ رہتا تیری ساتہہ پہر دہویا آپکی دل کو سونی کی لگن مین
زمزم کی پانی سی ف ع یعنی واسطی تعظیم و تکریم حضرت کی اور استعمال سونی کا کہ اس دنیا مین منع کیا ہی واسطی امتحان کی ہی اور آخرت مین اوسکی
ظروف ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کی احوال سی ہے علاوہ یہہ کہ آنحضرتؐ نی
اوسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم
سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اوس سے ہوتا تو اوس سے قلب مبارک دہوتی لیکن اسمین شک نہین ہے کہ جو پانی نکلا تہا جو
مبارک آنحضرتؐ کی انگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب ہونی اوسکی اثر دست مبارک کی سی اور پانی زمزم کا اثر قدم حضرت
اسمعیل کا ہی ت پہر ملایا اور درست کیا جبرئیل نی اوس جگہہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہہ دیا دل کو اوسکی جگہہ مین یعنی اول دلکو رکہا اور پہر درست کیا سینہ
مبارک اور آئی لڑکی کہ تہی ساتہہ آنحضرتؐ کے دوڑتی ہوئی آنحضرتؐ کی ماں کی پاس مراد رکہتا ہی انس اوس ماں سے دایہ آنحضرتؐ کی کہ دودہ پلاتی تہی پس کہا
اون لڑکون نی کہ محمد تحقیق قتل کیی گئی پس آئی لوگ آنحضرتؐ کی پاس یعنی متوجہ ہوئی کچہہ لوگ دایہ کی قوم مین سے طرف حضرتؐ کی پس دیکہا آپکو اسحالیکہ
کہ رنگ متغیر ہی کہا انس نی کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سی کا آنحضرتؐ کی سینہ مبارک مین ف ع ح اور یہہ حدیث اور مانند اسکی اوس قبیل
کی ہین کہ واجب ہے تسلیم کرنا انکا اور نہ تعرض کری ساتہہ تاویل کی بطریق مجاز کی اسلیی کہ کچہہ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہہ خبر صادق مصدوق کی ہی قدرت

قادر کی سی اور حکمت اسمین یہہ ہے کہ حضرت ہو گئی بسبب اسکی مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہون قبول کرنی وحی کی لیے اور راہ نہ پاوین طرف حضرتؐ کی وسوسے
نفس کی اور منقطع ہو جاوے طمع شیطان کی آپ کے غافل کرنی سے جیسے کہ اشارہ کرتا ہے طرف اسکی قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیے کہ چیرنا
سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلی تو صغر سن مین دایہ حلیمہ کے پاس دوسری دس برس کی عمر مین تیسری وقت نبی ہونی کی چوتھی شب معراج مین جسوقت کہ جبرئیل
حضرتؐ کی بلانی کو آئی اور اختلاف کیا ہے اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دہونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرتؐ ہی کی لیے تہا یا اور پیغمبرونکی لیے بہی واقع ہوا اور
ابن عباس سے بیچ خبر تابوت اور سکینہ کی آیا ہے کہ کہا اوسمین ایک طشت تہا کہ دہوئی گئی تہی اوسمین دل انبیا صلوات اللہ وسلام علیہم اجمعین کے ت نقل کی یہہ
مسلم نی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ
أُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلاشبہ مین البتہ پہچانتا ہون اوس پتہر کو کہ مکہ
مین تہا کہ سلام کرتا مجہپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہے پہلی اسکی کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق مین البتہ پہچانتا ہون اوسکو اب
نقل کی یہہ مسلم نی ع ش رح کہا بعضون نی کہ وہ پتہر حجر اسود تہا اور ہوسکتا ہے یہہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہے ساتہہ زقاق الحجر کی کہ ہے درمیان مین مسجد
اور گہر خدیجہ رضؓ کی اور حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ فرمایا حضرتؐ نی کہ جب لائی میری پاس جبرئیلؑ رسالت تو نہین گذرتا تہا مین کسی پتہر و درخت پر مگر کہ وہ کہتا تہا
السلام علیک یا رسول اللہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ
الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق مکہ کی کافرون نی سوال کیا آنحضرتؐ سے کہ دکہاوین انکو معجزہ کہ نشان ہے سچ کا
ہو دعوی نبوت مین پس دکہلایا اونکو چاند کو دو ٹکڑی یعنی ساتہہ اشارہ دست مبارک کے یہان تک دیکہا اونہون نی پہاڑ حرا کو درمیان اون دونون ٹکڑونکی یعنی
اسطرح کہ تہا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک نیچی پہاڑ کی جیسے کہ آتا ہے ذکر اوسکا نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ
عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِشْهَدُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا شق ہوا چاند آنحضرتؐ کی زمانہ مین دو ٹکڑی ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک ٹکڑا نیچی پہاڑ کے
یعنی دونون ٹکڑی جدا ہوے اور ایک اون دونونکا پہاڑ کی اوپر کی جانب تہا اور دوسرا نیچی کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کافرونکو کہ گواہ
رہو میری نبوۃ پر یا میرے معجزہ پر ف رح اور بعضون نے کہا معنی اسکی ہین حاضر ہو اور دیکہو موجب پہلی معنی کی لفظ اشہدوا مشتق ہے شہادت سے اور موجب
دوسری کی شہود سے اور جاننا چاہیے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہے آنحضرتؐ کی لیے اور روایت کیا ہے اوسکو ایک جماعت کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سے اور روایت
کیا ہے اون سے جم غفیر نی ائمہ حدیث سے اور علامہ ابن سبکی نی بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میری نزدیک یہہ ہے کہ خبر شق قمر کی متواتر ہے اور روایت
کی گئی ہے صحیحین وغیرہ مین بہت سے طرق سے کہ شبہ کو اوسمین بالکل جگہہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع رکہتی ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ
وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہے کہ جو حضرتؐ کی معجزہ سے واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر
مستمر دلالت کرتا ہے اسپر اور انکار کیا ہے اس معجزہ کا بعضی بد عقیدون فلسفیون نی باعتقاد اسکی کہ خرق اور التیام فلکیات مین محال ہے اور یہہ نہین جانتے ہین وہ جاہل
کہ افلاک سب پیدا کیے ہوے اللہ تعالی کی ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کی چنانچہ آیا ہے کہ اونکو لپیٹیگا روز قیامت کی اور بعضی ملحدون مین سے کہتے ہین کہ اگر یہہ
واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتے اور تمام اہل زمین اوسکی دیکہنے مین شریک ہوتے اور دیکہنا اوسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والے متواتر
اوسکو نقل کرتے جواب اسکا یہہ ہے کہ چونکہ طلب کیا تہا وہ ایک قوم مخصوص نے اونہین کو دکہایا دیا اور مقصود اس معجزہ سے دکہانا اور الزام دینا اونکا تہا اور یہہ ہے کہ رات
مین تہا اور ایک لحظہ سے زیادہ نہ تہا اور لوگ سوتے ہیتے اور ہوسکتا ہے کہ چاند اوسوقت مین ایسے بعضی منازل مین ہو کہ بعضی اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور اور بعضون کو

نہوا جیسے کہ خسوف کو بعضی شہروں والے پاتے ہیں اور بعضی نہیں پاتے اور اس بات پر بھی روایتوں میں آیا ہے کہ مسافر کہ اطراف میں سے وہاں پہنچے خبر دی انہوں نے شق قمر کے اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہے بیچ شبہ اور کتابوں سیر اور تواریخ کی اوس سے بھرے ہوئے ہیں گو کہ کافر اور منکر نقل نکریں اور منکر ہوں کچھ ضرر نہیں ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَاَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ مَالَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اوس نے کہ کہا ابوجہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہے محمدؐ اپنے موہنہ کو درمیان تمہارے یعنی نماز پڑہتا ہے اور سجدہ کرتا ہے پس کہا گیا ہاں پہر کہا ابوجہل نے قسم ہے لات اور عزیٰ کی اگر دیکہونگا میں اوسکو کرتا ہے یہہ یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا میں اوسکی گردن پس آیا ابوجہل آنحضرتؐ کی پاس سجالمین کہ آپ نماز پڑہتے تہے قصد کیا اوس نے کہ پانو رکہے آپکے گردن مبارک پر پس آیا وہ ناگہان اپنے قوم کی پاس جاتے جاتے حضرتؐ کی طرف سے مگر اسجالمین کہ ہٹنے لگا اپنی ایڑیوں پر اور بچاتا تہا ساتہہ دونوں ہاتوں اپنے کی یعنی جب آیا پہر کر تو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہنچتی ہے اور وہ اپنے دونوں ہاتوں سے اوسکو روکتا ہے پس کہا گیا اوسکو کیا ہے واسطے تیرے اور کیا کرتا ہے تو کہ اولٹا پہرتا ہے اور اپنی ہاتہہ سے کچہہ روکتا ہے پس کہا ابوجہل نے درمیان میری اور درمیان حضرتؐ کی ایک خندق ہے آگ کی اور خوف اور امر شدید ہے اور بازو ہیں یعنی فرشتے ہیں کہ محافظ ہیں حضرتؐ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابوجہل مجہسے تو البتہ اوچک لیجاتے اوسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کر کر یعنی ہر فرشتہ اوچک لیجاتا ایک ایک عضو اوسکی اعضا میں سے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهٗ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَاُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے عدی ابن حاتم سے کہا اوسوقت کہ میں تہا نزدیک آنحضرتؐ کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص پس شکایت کی اوس نے طرف حضرتؐ کی فاقہ اور محتاجی کی پہر آیا حضرتؐ کی پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت کی راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہے راہوں میں یعنی بسبب قضاقوں کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے عدی کیا دیکہا تو نے حیرہ فائدہ لفظ حیرہ ساتہہ زبر ح مہملہ کی اور جزم ے کی نام ایک قدیم شہر کا ہے نواح کوفہ میں اور محلہ مشہور ہے نیشاپور میں اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد یہاں شہر کوفہ ہی ہے پس اگر دراز ہو ساتہہ تیری زندگی پس البتہ دیکہے گا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضوں نے کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کری گی

حیرہ سے تا طواف کرے خانہ کعبہ کا اور حالیکہ نہ ڈریگی کسی سے سوا خدا کے ف ح ع یہہ بات اوس شخص کے جواب مین فرمائی کہ گلہ راہ زنی کا کیا تہا اور یہہ جواب اوس شخص کے کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تہی آگے کی بات فرمائی اور خطاب دونو جاہے عدے ابن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تہے فرمایا تا سب صحابہ یہہ بشارت سن لین اور اوسکے ضمن مین جواب اون دونو کا حاصل ہو جاوے پہر اوسکے بعد بیان فرمایا کہ یہہ فراخی اور تونگری دنیا کی تنگی ہے آخرت مین اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دے اللہ تعالی اوسکے خرچ کرنیکی مصارف خیر مین ت اور اگر دراز ہو ساتھہ تیری زندگی البتہ کہولیجاوینگی خزانے کسرے بن ہرمز بادشاہ فارس کے یعنی بطور غنیمت کے وہ ہاتہہ لگینگے اور تقسیم ہوونگی مسلمانون مین اور اگر دراز ہووے ساتھہ تیری زندگانی تو البتہ دیکہیگا تو اوس شخص کو کہ نکالیگا بہر مٹہی سونے یا چاندی سے ڈہونڈہیگا اوس شخص کو یعنی فقرا اون مین سے کہ قبول کرے اوسکو پس نپاویگا کسی کو کہ قبول کرے اوسکو اوس سے ف ح بسبب نہونے فقر اور احتیاج کی اور لینا سونے اور چاندی کا دفع حاجت کیلیے ہوتا ہے جب حاجت ہی نہوے تو سونا چاندی کس کام آدے اور کہا ہے علمانے کہ یہہ حال اخیر زمانہ مین وقت اوترنے عیسے علیہ السلام کے ہوگا جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ وہ بیچ باب نزول عیسے کی گذرا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کی ہے بوجود مین آیا ہے اور جزم کیا ہے یہہ بیہقی نے اسی معنی کو اور چونکہ خوش خبری دے آنحضرت نے وسعت رزق و فراغت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کی سے تا جمع کرین درمیان بشارت دینے اور ڈرانے کی جیسی شان مقام نبوت کی ہے پس فرمایا ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سے ایک تمہارا اوس دن کہ ملاقات کریگا اوس سے یعنی روز قیامت کی اس حال مین کہ نہین ہونے کا درمیان اوسکے اور درمیان اللہ کی کوئی شخص مترجم کہ بیان کرے واسطے اوسکی ف ح ع لفظ ترجمان ساتھہ زبر تے اور پیش جیم کی اور ساتھہ زبر دونون کی اور پیش دونو کے وہ شخص کہ بیان کرے کلام کو اپنے بان سے دوسرے زبان مین جسکو دو بہاشیا کہتے ہین حاصل یہہ کہ اللہ تعالی اور بندے کی درمیان مین کوئی دو بہاشیا نہین ہونے کا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہین بہیجا مینے طرف تیری رسول تا کہ پہنچاوے تجکو احکام دین کے اور خبر قیامت کی آنے کی پس کہیگا کہ ہان بہیجا تہا تونے رسول پس فرماویگا اللہ تعالی کیا نہین دیا مینے تجکو مال اور کیا نہین احسان و انعام کیا مینے تجہپر ف ع یہہ استفہام تقریر کیلیے ہے یعنی دیا مینے تجکو مال اور انعام کیا مینے تجہپر کمال اور قدرت دی مینے تجکو اوسکی خرچ کرنے پر اور فائدہ اوٹہانے پر اوس سے اور صرف کرنے پر اوپر اہل استحقاق کی ت پس کہیگا بندہ ہان دیا تہا تونے مال اور احسان کیا تونے مجہپر پس دیکہیگا وہ شخص داہنی طرف اپنے پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنے طاعت کی اور دیکہیگا بائین طرف اپنے پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ ف ع یعنی بسبب کرنے برائیون کی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ دونو کنایہ ہین احاطہ سے یعنی گہیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سے مگر ساتھہ گذرنیکی اوپر سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسیلیے فرمایا ت کہ بچو آگ دوزخ سے یعنی بسبب تصدق کرنے کی اگرچہ ساتھہ ٹکڑے کہجور کے ہو پس جو شخص کہ نپاوے ٹکڑا کہجور کا پس بچے ساتھہ کلام خوب اور نرم کی کہ سایل کو کہے اور لوگون کو تا وہ خوش ہون بشرطیکہ اوسمین مداہنت دین کے نہو کہا عدے نے پس دیکہی مینے عورت سفر کرنے والی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہے حیرے سے تا کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سے یعنی جیسے کہ خبر دی تہی حضرت نے اور تہا مین درمیان اون لوگون کی کہ کہولی خزانہ کسرے بیٹے ہرمز بیٹے نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتھہ تمہارے زندگانی تو البتہ دیکہوگے اوس چیز کو کہ کہا ہے پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی اور ڈہونڈہیگا اوس شخص کو کہ قبول کرے ف ح وفات پائی عدی بن حاتم نے سن سڑسٹہہ یا اٹہسٹہہ یا اونہتر مین عمر بن عبد العزیز کی زمانہ سے پہلے ت نقل کی یہہ بخاری نے **وعن خبّاب بن الارتّ قال شکونا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو متوسد بردۃ فی ظل الکعبۃ ولقد لقینا من المشرکین شدۃ فقلنا الا تدعو اللہ فقعد وہو محمر وجہہ وقال کان الرجل فیمن کان قبلکم یحفر لہ فی الارض فیجعل فیہ فیجاء بمنشار فیوضع**

فَوْقَ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف رسول خدا کی اسحال مین کہ وہ سرکی نیچی کملی رکھے ہوی تہی کعبہ کے سایہ مین اور تحقیق پائی تہی ہمنی مشرکون سی سختی و تکلیف پس کہا ہمنی ایا نہین بد دعا کرتے آپ اللہ سی یعنی مشرکون پر اسلیے کہ اونہون نی ایذا دی ہی ہمکو پس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت اسحال مین کہ سرخ تہا چہرہ مبارک آپکا **ف** ح یعنی بسبب ایک حالت کی کہ وارد ہو حضرت پر سختی ظلم اور بی اندازی کا فرونکی سی یا بسبب بے صبری اور شکایت کرنی مسلمانونکی کا فرونکی اور یہہ مناسب تر ہی ساتہہ قول آنحضرت کی **ت** اور فرمایا تہا شخص اگلی لوگونمین کہ کہودا جاتا تہا اوسکی لیی گڑہا زمین مین پہر رکہا جاتا تہا وہ شخص اوس گڑہی مین پہر لایا جاتا تہا آرا اور رکہا جاتا تہا اوپر سر اوسکی کی اور چیرا جاتا تہا وہ دو ٹکڑی پس نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب شدید اوسکی دین سے اور کنگہی کیا جاتا تہا ایک شخص ساتہہ کنگہیون لوہیکی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹہون پر یعنی کنگہی بسبب تیزی اور سختی کی گوشت سی گذر کر پہنچتی اور ہڈی پر پہنچتی تہی اور نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب اوسکی دین سے قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہووے گا یہہ دین یعنی اور آسانی دیکہو گے تم بعد دشواری کی یہان تک کہ چلیگا سوار صنعا سی حضر موت تک کہ مسافت بعید ہے درمیان دونو موضعونکی اسحال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوار کسی سے مگر خدا سی **ف** ع صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت درخت اور پانی رکہتا ہی مانند دمشق کی اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضر موت ساتہہ ضم ضاد اور زبر میم کی اور سکون میم سے بہی لکہتے ہین ایک شہر مشہور ہی یمن مین جگہہ صلحا اور عابدین کی یہان تک کہ کہا ہے علمانی حضر موت تنبت الاولیا یعنی حضر موت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا اوس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتی ہین اور یہہ نام اوسکا اس لیی رکہا گیا ہی کہ صالح پیغمبر حاضر ہوی وہان اور مری اور بعضون نے کہا حاضر ہوے اوسمین نبوت جرجیس کی **ت** یا نہین ڈری گا مرد گرگ بہیڑیی سی اپنی بکریون پر **ف** ح مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگونکی ظلم سی اسمین جیسا کہ جاہلیت مین تہا نہ امن حملہ کرنی بہیڑیی کی سی بکریون پر اسلیی کہ وہ خارج ہی عادت سی اور یہہ امن بہی ہو جائیگا ولیکن اخیر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت عیسے علیہ السلام کی انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ مین واو سی ہی یعنی والذیب اور وہ احتمال رکہتا ہی یہہ کہ ہو بمعنی او کی یا ہو او بمعنی واو جمع کی یا شک کی لیی اور بہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہے جو کہ اوسمین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس دفع ہوگیا جو کچہہ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی انتہت ولیکن تم جلدی کرتی ہو **ف** ع یعنی قریب ہے کہ جاتا رہی گا عذاب کرنا مشرکین کا تمکو پس صبر کرو مانند صبر کرنی کہ صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تہماری تہی مومنین مین سے اور سخت تر عذاب کی تہماری عذاب سے بسبب قوت یقین کی **ت** نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی پاس ام حرام بنت ملحان کی **ف** ح لفظ ملحان میم کی زیر اور لام کی جزم سے ہی اور ام حرام خالہ انس کی ہین بہن اونکی مان کی کہ ام سلیم ہین
اور ہیہ دونو عورتین خالہ تہین آنحضرت کی دودہ کی علاقہ سے یا نسبی کہا نووی نی کہ اتفاق رکہتی ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تہین آنحضرت کی لیکن اختلاف
کیا ہی کیفیت محرمیت مین کسی نی کسی علاقہ سی محرم کہا ہی اور کسی نی کسی علاقہ سی کہا مولف نی کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد
مین اپنی خاوند کی ساتہہ زمین روم مین حضرت عثمان کی خلافت مین **ت** اور تہین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی **ف** ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین
سی پس بسبب محرمیت کی کہ اون دونون بہنون سی کہتی تہی اونکی پاس تشریف لاتی تہی اور قیلولہ کرتی تہی جیسے کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کی **ت** پس آئے
آنحضرت ام حرام کی پاس ایکدن پس کہانا کہلایا ام حرام نی آپ کو پہر بیٹہی ام حرام جوئین دیکہنی حضرت کی سر مبارک مین **ف** ح اوپر تحقیق اسکی گذر چکی ہے
کہ جوئین بدن مبارک مین نہ تہین ولیکن یہہ بال صاف کرتی تہین غبار وغیرہ سی اور دیکہتی تہین کہ شاید کوئی جون ہو **ت** پس سوئی آنحضرت پہر جاگے اسحال مین
کہ ہنستی تہی کہا ام حرام نی کہ پس کہا مینی کس چیز نی ہنسایا آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سی روبرو دکہائی گئی میری اور دکہائی
گئی مجکو اسحال مین کہ جہاد کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر یا فرمایا مثل بادشاہونکی تختون پر **ف** ع یہہ شک راوی
ہی کہ لفظون مین فرق ہی اور معنی دونون عبارتون کی ایک سے ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتہہ پشت زمین کے اور کشتی کو ساتہہ تخت کی اور ٹہیرایا اونکو
بیٹہنے کو مشابہ بیٹہنی بادشاہ کی اپنی تخت پر واسطی اشارہ کرنی کی اسپر کہ وہ اپنی نفسون کو سخت مین ڈالینگی اور مرتکب ہونگی اس امر عظیم کی بخوشی خاطر
اور دل کی امنگ سی مانند بادشاہونکی تختون پر **ت** پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سی یہہ کہ کری مجکو اوس جماعت مین سے کہ سوار ہونگی دریا پر جہاد
کی لیے پس دعا کی آنحضرت نی ام حرام کی لیے ساتہہ اوسچیز کی کہ درخواست کی پہر رکہا آنحضرت نی سر مبارک اپنا اور سوگئی پہر بیدار ہوئے اسحال مین ہنستی تہے
پس کہا مینی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت نی کتنی ایک آدمی میری امت مین سے روبرو کیے گئی میری جہاد کرنی والے راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا
پہلی بار مین کہ سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر پس کہا مینی یعنی دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سی یہہ کہ کری مجکو اونمین سی فرمایا
تو پہلونمین سی ہے **ف** ح یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکہائی گئی غیر اوس جماعت کی تہی کہ جو پہلی دکہائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت نوبت دریا پر
بیٹہینگے اور جہاد کرینگی اور تو اوس جماعت سی ہوگی کہ اول یہہ کار کرینگی اور یہہ بہی اسمین اشارہ ہے کہ مرتبہ پہلونکا زیادہ ہی پچہلونکی مرتبہ سی **ت**
پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کی زمانہ مین **ف** ح ظاہر عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ امارت معاویہ کی اور اکثر اسپر گئے
ہین کہ یہہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کے بیچ خلافت عثمان کی پس مراد زمانہ معاویہ سی ایام ولایت معاویہ کے ہین پس نہین منافی ہی اسکی کہ موت اونکی بیچ خلافت
عثمان کی ہوئی جیسے کہ اوپر گذرا **ت** پس گرائی گئین ام حرام زمین پر اپنے جانور کی پیٹہہ پر سی پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین **ت** نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **و** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذَا الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ
أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذَا الرِّيحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ
لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ
أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ
السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بَلَغْنَا نَاعُوسَ الْبَحْرِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ ضماد آیا مکہ مین اور تہا وہ ازد شنوءہ سی **ف** ح ع

لفظ ضماد ضاد معجمہ کی زیر اور پیش سی اور تخفیف میم سی ہے اور دال آخر مین اور بعضون نی میم ہی آخر مین روایت کی ہی یعنی ضمام کہا ہی اور لفظ شنوہ شین کے
زیر اور نون کی پیش سے پہر واو ہی ساکن پہر ہمزہ پہر ہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی یمن مین سے اور ازد ایک قبیلہ اوس سے اور ضماد آنحضرتؐ سی آشنائی رکہتا تہا
پہلی نبوت کی اور یہہ ایک شخص تہا طبیب اور افسون گر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتداء اسلام مین **ت** اور تہا ضماد کہ منتر پڑہتا تہا اس ہوا **ف** ح
یعنے آسیب جن کی دفع کی لیے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتی ہین باعتبار اسکی کہ دکہائی نہین دیتا ا تنہ ہوا کی **ت** پس سنا ضماد نی مکہ کی بی وقوفون سی کہتی ہین
محمد دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نی اگر دیکہون مین اوس شخص کو تو علاج کردن شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوی اونکو بسبب میری کہا ابن عباس نی
پس ملاقات کی ضماد نی آنحضرتؐ سی اور دیکہا آپ کو پس کہا ای محمد تحقیق مین منتر پڑہتا ہون واسطی دفع آسیب جن کی پس آیا ہی تمکو رغبت میری منتر پڑہنے
مین اور اس علت کی دور ہونی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق سب تعریفین واسطی اللہ کی ہین تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور شکر کرتی
ہین اوسکی نعمتونکا اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سے یعنی توفیق ذکر اور عبادت اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکہاوی اور مقصد کو پہنچاوی اللہ پس نہین ہی
کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کرے خدا پس نہین راہ دکہانی والا اور منزل مقصود کو پہنچانی والا اوسکو اور گواہ دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہین شریک اوسکا کوئی اور
گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندہ ہے اوسکا اور رسول اوسکا آپ نی کہی حمد اور درود کی **ف** ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد شہادتین کی خطبون مین مذکور ہوتا ہی جیسی کہ کتاب الجمعہ مین
گذرا یہان جانا تہا آنحضرتؐ نی کہ کہی لفظ اما بعد کی خطبہ پڑہین ہیچ وعظ ونصیحت ضماد کی ولیکن اسقدر پر اکتفا کیا اور جواب اوسکا صراحۃً نہ کہا اور یہہ
کلمات پڑہی تاکہ جانین عقلا کہ یہہ شخص بڑا عقلمند ہی اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکہتا اور جو اوسکو مجنون کہتی ہین وہ بی وقوف ہین **ت** پس
کہا ضماد نی آنحضرتؐ کو پہر فرمائیی میری آگی یہہ کلمی اپنی پس پہر پڑہا ان کلمون کو اوسکی آگی پیغمبر خدا نی تین بار پس کہا ضماد نی کہ البتہ تحقیق سنا ہی مینے
قول کاہنون کا اور قول ساحرونکا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا ہی مانند ان کلمون تمہاری کی اور تحقیق پہنچی ہین یہہ کلمی بیچون بیچ اور نہایت گہراو کی
جگہہ دریای کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہنچی ہین دو تم ہاتہہ اپنا تا بیعت کرون مین تم سی اسلام پر کہا ابن عباس نی پس بیعت کی ضماد نی آنحضرتؐ
سی اور مسلمان ہوا نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی واقع ہوا ہی بلغنا بجای بلغ کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ سی بجای قاموس کی
کہ قاف اور میم سی ہے **ت** شارح شیخ محی الدین نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دو طرح ضبط کیا ہی یعنی ناعوس ساتہہ نون اور عین کے اور موجود
بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کی یہہ ہے اور قاموس ساتہہ قاف اور میم کی اور مشہور روایتون مین یہی ہی بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی عیاض نی کہا کہ بعضون نی
ناعوس روایت کیا ہی اور ہماری شیخ ابو الحسن نی کہا کہ ناعوس بمعنے قاموس کی اور تورپشتی نی کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف ہی اور وہم راوی کا ہے
اور بعضون کی نزدیک قاعوس قاف اور عین سی ہے آیا ہی اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہے **وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْأُخْرَى لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي**
اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابو ہریرہ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کی یہلک کسری ہی اور بیچ اول حدیث دوسری کی لتفتحن عصابۃ ہی بیچ باب الملاحم
کی اور یہہ باب خالی ہی دوسری فصل سی **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ
مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا بِالشَّامِ
إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى
فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ
فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ**

قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ

روایت ہی ابن عباس سے کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان بیٹے حرب کی نے ایک حدیث کہ پہنچی ہی مونہہ اوسکی سی طرف مونہہ میری کے **ف** ع یعنی بلشافہہ بی واسطہ کی درمیان میرے اور درمیان اوسکی کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین تہا کوئی حاضر سوای میرے ساتہہ اوسکے جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ حدثنی کا **ت** کہا ابوسفیان نے کہ سفر کیا مینی اوس مدت مین کہ تہی درمیان میری اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع مراد ہی اس سے مدت صلح حدیبیہ کے اور ہوئی تہی وہ سن چہہ مین اور مدت اوسکی دس برس ٹہیری تہی لیکن کفار نے نقض عہد کیا بسبب قتل کرنے بعضی خزاعہ کی کہ حلیف تہی آنحضرت کی پس غزوہ کیا اونسی سن آٹہہ مین اور فتح کہ کی ہوئی **ت** کہا ابوسفیان نے پس اوسوقت ناگہان مین تہا ملک شام مین یعنی شام کہی ہوئی آیا خط آنحضرت کا طرف ہرقل کی **ف** ع لفظ ہرقل ساتہہ زیر ہ اور زبر ر اور جزم قاف کی اور ساتہہ زیر ہ اور جزم ر اور زیر قاف کی بہی آئی ہی مرد نام ہی بادشاہ روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہی دیناروں پر اوسی نے ڈالی ہی اور اول سعیہ یعنی گرجا گہر اوسی نے بنائی تہی **ت** کہا ابوسفیان نے اور تہی دحیہ کلبی کہ لائی تہی اوس خط کو پس پہنچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصرے کی **ف** ح کہ ہرقل کی بڑی امیروں مین سے تہا اور بصری ساتہہ پیش بے اور جزم صاد مہملہ کی نام ایک شہر کا ہی شام کی شہروں مین سے **ت** پس پہنچایا اوس خط کو امیر بصری نے طرف ہرقل کی یعنی حکم اسیطرح کیا تہا حضرت نے دحیہ کو کہ تو یہہ خط سردار بصری کو دیناوہ ہرقل کو پہنچا دیگا پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہی اسجگہہ کوئی قوم اوس شخص کے سی کہ دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی کہ مین نبی ہون یعنی تاکہ مین پوچہون اوس سے وصف اونکا تاکہ ظاہر ہو ہماری لیے سچ اور جہوٹ اونکا کہا یعنی بعضی اوسکی خادمون نے کہ ہان ہے ایک شخص اوسکی قوم مین سے کہ تجارت کی لیے آیا ہی پس بلایا گیا مین ساتہہ ایک جماعت کے قریش سے کہ مقدار تیس آدمیونکی تہی پس داخل ہوئی ہم اوپر ہرقل کی پس بٹہلائی گئی ہم آگی ہرقل کے یعنی تاکہ سنی کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نے کونسا تم مین سے بہت نزدیک ہے نسب مین اوس شخص سے کہ دعوی کرتا ہی نبی ہونی کا **ف** ع کہا علما نے کہ نہین پوچہا اوسنے قریب النسب کو مگر اسلیے کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اونکا اور بعید ہے یہہ کہ جہوٹ بولی اونکی حق مین **ت** کہا ابوسفیان نے کہ پس کہا مینے کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اوس شخص سے پس بٹہایا اونہون نے مجکو آگی ہرقل کے یعنی تہام اور بٹہلایا میرے ساتہہ والونکو میری پیٹہہ کی پیچہے **ف** ع اسلیے کہ قرار دیتی وہ جہٹلا دین شرم کرین سامنی ہونی مین یا اسلیے پیچہے بٹہایا کہ وہ میرا ہاتہہ کی اشارہ سے کسی بات کی بیان کرنے کو منع کردین **ت** پہر بلایا ہرقل نے اپنی مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تہا پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کے یارونکو کہ مین پوچہتا ہون ابوسفیان سے احوال اوس شخص کا کہ کہتا ہی مین پیغمبر ہون پس اگر جہوٹ کہی مجسی تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کردو مجکو حق بات پر کہا ابوسفیان نے کہ قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاوی تامجپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین **ف** ع یعنی حاضرین میرا جہوٹ میری قوم کی آگی بیان کرینگی اسکا ڈر تہا اگر یہہ نہوتا تو جہوٹ بولتا مین

ہرقل سی حضرت کی بابین بسبب بغض و مخالفت کی کہ اوسنی رکہتا تہا کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میری ساتہی جہٹلاوینگی
مجکو تو البتہ کچہہ جہوٹ بولتا مین اوس سے ت پہر کہا ہرقل نی اپنی مترجم سی کہ پوچہہ ابوسفیان سے کہ کیسا ہی حسب آنحضرتؐ کا درمیان تمہاری کہا ابوسفیان نے
کہ کہا مینی کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین ف ع حسب اوس چیز کو کہتی ہین کہ شمار کری اوسکو آدمی اور فخر کری ساتہہ اوسکی قسم شرف و فضل اپنی کی سی اور باپون اپنی کی سی
اور یہہ شامل ہی نسب کو بہی اور مراد یہان بنی ہاشم ہین کہ قریش مین سب سے افضل تہی اور بخاری مین آیا ہی کیف نسبہ فیکم ت کہا ہرقل نی پس کیا ہوا ہی اس شخص
کی باپون مین سی کوئی بادشاہ کہا مینی نہین کہا ہرقل نی پس کیا متہم کرتی تہی تم اوسکو ساتہہ جہوٹ کی پہلی اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہتا ہی اب یعنی کیا پہلی دعوی نبوت
کی کوئی جہوٹ اوسنی ظاہر ہوتا تہا اور تم اوسکو تہمت جہوٹ کی لگاتی تہی کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینی نہین کہا ہرقل نی اور کون اتباع کرتی ہین اونکا اور
ایمان لاتی ہین اونپر اشراف لوگون کی یا ضعیفا اونکی ف ح مراد اشراف سی یہان اہل نخوت و تکبر ہین والا کون شریف زیادہ ہی اولاد ہاشم سی مانند عباس
اور حمزہ اور علی اور جعفرؓ کی اور اور اکابر قریش سے مانند ابی بکر اور عمر اور عثمان اور اور صحابہ کی قریش مین کہ پہلی سوال کرنی ہرقل کی سی ایمان لائی تہی ت کہا ابوسفیان
نی کہ کہا مینی بلکہ ضعیف لوگون کی ایمان لائی ہین ف ح اور ابواسحق کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا متابعت کی ضعیفون اور مسکینون اور نوعمرون نی
اسکی پر نسب و شرف والون نی بیعت نہین کی ہی اور یہہ محمول اکثر و اغلب پر ہے ت کہا ہرقل نی کہ آیا زیادہ ہوتی جاتی ہین لوگ روز بروز اونکی تابعیت
مین یا کم یعنی بسبب پہر جانی بعض اونکی طرف دینون اپنی کی یا بسبب مرجانی بعض اونکی بغیر حسیر نقصان اونکی کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینی کم نہین ہوتی
ہین بلکہ زیادہ ہوتی جاتی ہین کہا ہرقل نی آیا مرتد ہوتا ہی یعنی پہر جاتا ہی کوئی اونمین سے اوسکی دین سی بعد داخل ہونی کی اوسمین بسبب ناخوش رکہنی کی
اوسکی دین کو کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینی مرتد نہین ہوتا ہی کوئی کہا ہرقل نی پس کیا تم لڑتی ہو اوس سے کہا مینی ہان کہا ہرقل نی پس کسطرح ہی لڑائی
تمہاری اوس سے کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینی ہوتی ہی جنگ درمیان ہماری اور درمیان اونکی مانند ڈولونکی کہ کبہی یہہ بہرآئے اور وہ خالی اور کبہی وہ بہرا ہی
اور یہہ خالی پاتا ہی وہ ہمسی اور پاتی ہین ہم اوس سے یعنی کبہی اوسکی مصیبت پہنچتی ہی ہمکو اور کبہی ہی ہمسی اونکو کہا ہرقل نی پس کیا توڑتا ہی وہ عہد اور
صلح کو کرتا ہی کہا مینی نہین یعنی نہین واقع ہوئی اونسی عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنی مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی ہی نہین جانتی
کہ کیا کرنی والی ہین وہ اوس سے ڈرتی ہین اسمین یعنی آیا عہد شکنی کریگی مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابوسفیان نی قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی بات کہ داخل
کرون مین درمیان باتون آپکی کچہہ سوائے اسبات کی ف ح یعنی کوئی بات کہ اوسمین نسبت نقصان اور عیب کے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مین کچہہ کر
سکون نہین بیان کرسکا مین سوائی اسبات کی کہ اسمین احتمال نسبت عذر کا تہا **قال فهل قال هذا القول احد قبله قلت لا ثم قال لترجمانه**
قل له اني سألتك عن حسبه فيكم فزعمت انه فيكم ذو حسب وكذلك الرسل تبعث في احساب قومها وسألتك
هل كان في آبائه ملك فزعمت ان لا فقلت لو كان من آبائه ملك قلت رجل يطلب ملك آبائه وسألتك عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم
فقلت بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرسل وسألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال فزعمت ان لا فعرفت
انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ثم يذهب فيكذب على الله وسألتك هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان
يدخل فيه سخطة له فزعمت ان لا وكذلك الايمان اذا خالط بشاشته القلوب وسألتك هل يزيدون
ام ينقصون فزعمت انهم يزيدون وكذلك الايمان حتى يتم وسألتك هل قاتلتموه فزعمت انكم
قاتلتموه فتكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه
وكذلك الرسل تبتلى ثم تكون لها العاقبة وسألتك هل يغدر فزعمت انه لا يغدر

وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ
قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَكُ مَا تَقُوْلُ
حَقًّا فَاِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ
لِقَائَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ
الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہے یہہ بات کسی نے پہلے اوسکی **ف** ع یعنی سوای انبیاء معروفین کے مانند ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور
یعقوب اور اسباط اور موسی اور عیسی علیہم السلام کی کسی نے تمہاری قوم مین سے دعوی نبوت کا کیا ہے پہلے اونکی **ت** کہا مینے نہین پہر کہا ہرقل نے **ف** ع
یعنی بعد اسکے کہ فارغ ہوا سوالون سے کہ دلالت کرتے ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اونکی کا از راہ منقول اور معقول اور عرف
و عادت کی کہا **ت** واسطے مترجم اپنے کی کہ کہو ابوسفیان سے کہ تحقیق مینے پوچہا تجہسے اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تونے یہہ کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہے
اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتے ہی لغت اونکی بیچ اشراف قوم اونکی کی اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا تہا اوسکے باپ دادا مین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تونے کہ نہین
پس کہا مینے یعنی اپنے دلمین کہ اگر ہوتا اوسکے باپ دادا مین سے کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہے ملک باپ دادا اپنے کا اور پوچہا مینے تجہسے
حال اوسکے تابعدارونکا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور جاہ و حشم والے پس کہا تونے بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتے
ہین تابعدار پیغمبرونکے **ش** ح کہ سبقت کرتے ہین اونکی تابعداری کرنے مین اور امراء کہ گرفتار جاہ و تکبر کے ہین محروم رہتے ہین اس سعادت سے یہان تک کہ جب حاجت
ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہے تو مضطر اور ناچار ہوکر اسلام لاتے ہین **ت** اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا تم متہم کرتے تہے اوسکو ساتہہ جہوٹ کے پہلے اس سے
کہ کہے وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تونے کہ نہین پس جانا مینے یہہ کہ نہین ہے معقول اور متصور کہ چہوڑے جہوٹ بولنے کو لوگون پر پہر شروع کرے جہوٹ بولنے اللہ پر **ف** ع
ہر ایک پر ظاہر ہے کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہے پس یہہ کب ہوسکتا ہے کہ لوگون سے تو جہوٹ نہ بولے اور اللہ پر جہوٹ باندہے **ت** اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا پہر جاتا ہے کوئی ان مین سے اوسکے دین
سے بعد داخل ہونیکے دین مین بسبب ناراض ہونیکے اوسکے دین سے پس کہا تونے نہین اور ایسا ہی حال ایمان کا ہے کہ نہین نکلتا ہے جس وقت کہ ملجاوے لذت اور حلاوت
اوسکی دلون مین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہے اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکے دل کے اندر نہین آیا تہا اور نہین ٹہیرا تہا اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا زیادہ ہوتے
جاتے ہین تابعین اوسکے روز بروز یا کم پس جواب دیا تونے کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہین اور اسی طرح ہے دین و ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی نفسہ اور اہل اوس کے
یہان تک کہ تمام اور کامل ہو **ف** ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کے اوسمین قسم نماز اور زکوۃ اور روزون وغیرہ سے اور ایسی اوتری آیت اخیر عمر مین آنحضرت
کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی **ت** اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا لڑتے ہو تم اونسے پس جواب دیا تونے کہ تم لڑتے ہو اونسے پس ہوتی ہے لڑائی درمیان
تمہارے اور درمیان اونکے مانند ڈولونکے پہنچتا ہے یعنی مصیبت کو وہ تم سے اور پہنچتے ہو تم اونسے اور ایسے ہی رسول مبتلا اور آزمائے جاتے ہین ساتہ
اعدای دین کے پہر ہوتی ہے جماعت پیغمبرونکے لیے فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہے دین اونکا اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہے وہ شخص پس
جواب دیا تونے کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسے ہی پیغمبر ہوتے ہین کہ عہد شکنی نہین کرتے اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا کہا ہے یہہ قول یعنی دعوے نبوت کا کسی نے
پہلے اسکے پس جواب دیا تونے کہ نہین پس کہا مینے کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلے اسکے تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہے ساتہہ قول کے
کہ کہا گیا ہے پہلے اوسکے کہا ابوسفیان نے پہر پوچہا ہرقل نے مجہسے کہ ساتہہ کس چیز کے حکم کرتا ہے وہ شخص تمکو کہا مینے کہ حکم کرتا ہے ہمکو ساتہہ نماز اور زکوۃ اور سلوک
کرنے کی ناتے دارون سے اور بچنے کی حرام سے کہا ہرقل نے اگر سچ ہے وہ چیز کہ کہتا ہے تو بلاشبہ وہ پیغمبر ہے اور تحقیق تہا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہے

خیرزمانہ مین اونہین تہا مین گمان کرتا اوسکو تم مین سے ف ح ع یعنی نسل اسمعیل سی کہ باپ ہین عرب کی بلکہ گمان کرتا تہا مین کہ وہ ہم مین سے کہ اولاد اسحق مین
ہوگا اسلیی کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحق سی ہوتی اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو وہ پیغمبر ہی بلاشبہ بسبب اگلے کتابون کی
خبرون کی تہا کہ اونمین یہہ علامتین حضرت کی لکہین تہین یا سوا مین گئین حضرت مین اور بسبب علم کہانت اور نجوم کی بہی تہا جیسی کہ صحیح بخاری مین آیا ہی
کہ کہا ہرقل نی دیکہا مینی نجوم مین اور دیکہا مینی بادشاہ ختان کو پس پوچہا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نی کہ عرب ہین کہ ختنہ کرتی
ہین اور ہرقل نی علامتون مذکورہ سی حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اسکی ایمان نہین لایا اور نہین فائدہ اوٹہایا اس معرفت سی اسلیی کہ اونی فوج
کشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر اور لڑا اونسی اور نہین قصور کیا لشکر کی بہیجنی مین صحابہ پر روم وغیرہ سی کئی بار پس شکست دیتا تہا اللہ اونکو
اور ہلاک کرتا تہا اونکو کہ نہین پہرتی تہی طرف اوسکی اونمین سے مگر تہوڑے سی اور ہمیشہ ایسی حالی پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوی اکثر شہر شام کی یعنی
مسلمانون نی فتح کیی پہر والی ہوا بعد اوسکی مرنی کی بیٹا اوسکا اور اوسکی مرنیکی بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کے یعنی کافر رومیون کی پہر مسلمان
رومی مسلط ہوی بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کی یہان تک کہ قایم کیا اللہ تعالی نی اونکو واسطی مقاتلہ جماعت نصرانیہ او مقابلہ فرقہ رافضیہ کے اور قایم ہوے
وہ واسطی خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتی رہی وہانکی اور خیرات کرتی رہے وہان اور بہیجتی رہے امیر حاج کو اور تعظیم تکریم کرتی رہی علما اور مشایخ
اور اولیا کی خبراہم اللہ خیر الجزا ونصرہم علی جمیع الاعدا الی یوم التناد اور بات یہہ ہے کہ جسکو ہدایت کری اللہ اوسکو کوئی گمراہ نہین کرسکتا اور جسکو گمراہ
کری اللہ اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا دیکہا چاہیی کہ ہرقل نی کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچہہ کام نہ آئی بسبب نہونی سعادت ازلیہ کے
اور ہونی شقاوت ابدیہ کی اور سبب اسکا طمع ریاست کی تہی اور محبت مال کی ت اور اگر تحقیق مین جانتا یہہ کہ پہنچ سکونگا طرف اونکی تو البتہ دوست
رکہتا دیکہنا اونکا اور اگر ہوتا مین پاس اونکی تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اونکی اور البتہ پہنچیگا غلبہ اور حکومت اوسکی اس زمین مین کہ نیچی دونون
پاؤن میری کی ہی کہ ملک روم اور شام کا ہی پہر منگایا خط آنحضرت صلعم کا اور پڑہا اوسکو ف ع اور تعظیم و تکریم کی اوسکی اور مبالغہ کیا اوسکی محافظت مین
پس ہوا وہ سبب باقی رہنی سلطنت اوسکی کا اوسکی اولاد مین بخلاف کسری کی کہ اوسنی پہاڑ ڈالا اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا تہا آنحضرت کی خط کو پس ٹکڑی
ٹکڑی کیا اللہ نی ملک اوسکا اور متفرق کیا اوسکی اولاد کو اور نکالدیا اونکی ہاتہہ سی ملک اوسکا کہا سیف الدین نی کہ بہیجا مجکو بادشاہ مغرب نی طرف
بادشاہ فرنگ کی کسی کام کی لیی پس وہ کام کردیا اوسنی اور کہا مجکو وہان ٹہیرنی کی لیی پس انکار کیا مینی پہر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو اچہا تحفہ پہر نکالا
صندوق مین سے ایک نلوا سونی کا اور نکالا اوسمین سے ایک خط کہ اوڑ گئی تہی اکثر حرف اوسکی اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہاری نبی کا کہ آیا تہا میرے دادا قیصر
کی لیی میراث مین چلا آتا ہی یہہ ہمہاری پاس اور وصیت کی تہی ہمکو ہماری دادا نی کہ جب تک یہہ ہماری پاس رہیگا نہین جانی کا ملک ہمسی پس ہم
محافظت کرتی ہین اسکی تاکہ ہمیشہ رہے ملک ہماری لیی ذکرہ کمال الدین ت نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور گذری یہہ ساری حدیث باب الکتاب الی
الکفار مین ف ح اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نی روم کی سرداروں کو اپنی مکانمین جمع کیا اور حکم کیا کہ اوسکی دروازی بند کردین اور کہا ای
گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتی ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخرزمان پر پس اوچہلی اور بہاگی جیسی کہ گورخر اوچہلتی ہین اور بہاگتی ہین اور ہرقل نی باوحشت
اور نفرت اونکی دیکہی تو کہا اپنی ہی حال پر رہو مین تمکو آزماتا تہا کہ اپنی دین مین کسقدر قوت اور استحکام رکہتی ہو پس سجدہ کیا اونہون نی اوسکو اور
راضی ہوی اوس سے اور تہا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کی ایمان مین راجح یہہ ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند امام احمد مین ہے
کہ اوسنی لکہا تبوک سی آنحضرت صلعم کو کہ مین مسلمان ہون آنحضرت نی فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتا ہی وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہے اور ہرقل کی قصہ سی معلوم ہوتا ہے
کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانی مین کافی نہین ہے جب تک کہ توفیق الہی رفیق نہو جیسا کہ حال یہود کا تہا ع عشق کاریست کہ موقوف ہدایت باشد

اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہی حق کی بات سی واللہ اعلم نسال اللہ العافیۃ

باب فی المعراج

باب ۲۶

بیان معراج کی **ف** ح عروج بمعنی اوپر چڑہنی کی ہی اور معراج آلہ چڑہنیکا یعنی سیڑہی گویا آنحضرتؐ کی لیی ایک سیڑہی رکہی کہ اوس سی آسمان پر چڑہی اور ایک روایت مین بہی آیا ہی کہ جب آنحضرتؐ سیڑہی پر چڑہی تو ایک سیڑہی اونکی لیی رکہی کہ اوس سے اوپر گیی اور وہ ایک سیڑہی ہی کہ ملائکہ اوس پر سی چڑہتی اور اوترتے ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ معراج ربیع الاول مین تہی بارہوین سال رسول ہونی سی اور بعضی کہتی ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوی اور مشہور یہہ ہے کہ ستائیسوین رجب کو ہوی تہی عمل اہل مدینہ کا رجبیہ مین کہ اونکی مواسم شریفہ سی ہی اسپر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ سن پانچ یا چہہ مین تہی اور جاننا چاہیی کہ یہان ایک اسرا اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سی مسجد اقصے تک اور معراج مسجد اقصی سی آسمان تک اور اسرا ثابت ہی نص قرآن سی اور منکر اوسکا کافر ہی اور معراج ثابت ہے حدیثون مشہورہ سی اور منکر اوسکا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف ہین اقوال علما کی اس باب مین کہ معراج خواب مین تہی یا بیداری مین اور ایک بار تہی یا بار ایک بار جاگتی مین اور اورکئی بار سوتی مین اور جو کچہہ کہ سوتی مین تہے توطیہ اور تمہید اوسکی تہی کہ جاگتی مین ہوی تا ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتہہ اوس حالت کی حاصل ہو جیسے کہ بیچ رویا رصادقہ کی کہ ابتدای نبوت مین ہوتا تہا یہہ نکتہ کہا ہی یا جاگتی مین تہے ساتہہ بدن کی بیت المقدس تلک اور ساتہہ روح کی آسمان تلک اور تحقیق یہہ ہے کہ ایکبار جاگتی مین ہوی ساتہہ بدن شریف کے مسجد حرام سی مسجد اقصی تلک اور وہان سے آسمان تلک اور آسمان سے وہان تلک کہ خدا نے چاہا نقل کیا ہی علامی اخیر قصہ تلک جو حدیثون مین مذکور ہے اور یہی ہے مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوئی ہین اسمین حدیثین صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہ سی نہایت کثرت سی اور واقع مین اگر معراج خواب مین ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی نہوتی اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور معراج ساتہہ جسم کی آنحضرتؐ کی خصوصیات سی ہی کہ کسیکو انبیا مین سی سوای آنحضرتؐ کی نہین ہوی یہہ تشریف و تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف آنحضرتؐ ہی کیلیی ہوی اور سمجہنا اس معنے کا گرفتاران عقل کی حوصلہ سی باہر ہی یہان ایمان لانا چاہیی اور کیفیت اوسکی علم الٰہی کی سپرد کرنی چاہیی اور حقیقت مین تمام اطوار نبوت کی اور وحی اور معجزی احاطہ عقل و قیاس سے باہر ہین جو کوئی اوسکو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنے کی رکہی اور کہے کہ جب تک میری عقل مین نہ آوی نہین مانونگا مین اور اعتقاد نہین کرونگا اوسکا وہ حصہ ایمان سے محروم ہوگا اولیا اللہ کو ایک مقام مین پہنچکر کچہہ حقیقت اس کی روشن اور واضح ہوتی ہی اور پہلی پہنچنے کی اوس مقام کو طور ایمان کا ہی یعنی جو اللہ رسول فرماوین بی شک ان لیوی ہرگز چون و چرا کرین کہ سلامتی دین اسمین ہی نسال اللہ العافیۃ واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِي اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِي مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوٍّ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا

عيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي إلى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا
قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت إذا
يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
أتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا إدريس فقال هذا إدريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح
والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد
أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه
فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا
قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء
جاء ففتح فلما خلصت فإذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح
والنبي الصالح فلما جاوزت بكى قيل له ما يبكيك قال أبكي لأن غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته أكثر ممن
يدخلها من أمتي ثم صعد بي إلى السماء السابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك
قال محمد قيل وقد بعث إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا إبراهيم قال هذا أبوك
إبراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت
إلى سدرة المنتهى فإذا نبقها مثل قلال هجر وإذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذا سدرة المنتهى فإذا أربعة
أنهار نهران باطنان ونهران ظاهران قلت ما هذان يا جبرئيل قال أما الباطنان
فنهران في الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم
أتيت بإناء من خمر وإناء من لبن وإناء من عسل فأخذت اللبن فقال هي الفطرة أنت عليها
وأمتك ثم فرضت علي الصلاة خمسين صلاة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما أمرت
قلت أمرت بخمسين صلاة كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمسين صلاة كل يوم وإني والله قد
جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك فسله التخفيف لأمتك فرجعت
فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت
فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فأمرت بعشر صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى فقال مثله
فرجعت فأمرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى فقال بما أمرت قلت أمرت بخمس صلوات كل يوم قال إن أمتك
لا تستطيع خمس صلوات كل يوم وإني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة
فارجع إلى ربك فسله التخفيف لأمتك قال سألت ربي حتى استحييت ولكني أرضى وأسلم
قال فلما جاوزت نادى مناد أمضيت فريضتي وخففت عن عبادي. متفق عليه

روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس بن مالک سے اونہی نقل کی مالک بن صعصعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث کی اور خبر دی صحابہ کو احوال اوس رات کی سی لیجایا گیا آنحضرت کو اوسوقت کہ مین تہا بیچ حطیم کی اور بعض وقت کہا حجر مین **ف** ح حطیم ح کی زبر سی اور حجر ح کی زیر سی نام دو جگہون کا ہی صحن کعبہ مین چنانچہ بیان اسکا کتاب الحج مین ہو چکا ہی **ت** کہ اسحال مین کہ مین لیٹا ہوا تہا کہ ناگہان آیا میرے پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اوس چیز کو کہ درمیان اسکی ہے یہان تک کہا مالک نی کہ مراد رکہتی تہی حضرت اس اشارہ سے گڑہی حلق کی سی کہ جسکو جگلو کہتی ہین زیر ناف کے بالون تک پس نکالا دل میرا **ف** ح ع یہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اوس شق کرنی کی ہی کہ ہوا صغرسن مین اسواسطی کہ وہ واسطی نکالنی مادہ ہوئی کی تہا حضرت کی دل سی اور یہہ واسطے داخل کرنی کمال علم اور معرفت کی تہا قلب شریف مین **ت** پہر لایا گیا میرے پاس ایک لگن سونی کا بہرا ہوا ایمان سے **ف** ح یہہ قبیلہ کنایہ اور تمثیل کی سی ہے یا یہہ کہ ایمان ایک صورت بنایا گیا جیسی کہ صورت پکڑینگی اعمال روز قیامت کی واسطی تولینگی **ت** پس دہویا گیا دل میرا پہر بہر اگیا یعنی محبت رب سے یا علم و ایمان سی پہر بہر اگیا دل یعنی اپنی جگہہ اصلی پر رکہا گیا اور ایک روایت مین یون ہے کہ پہر دہویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق یا جگہہ دل کی زمزم کی پانی سی پہر بہر اگیا ایمان و حکمت سے پہر لایا گیا میری پاس ایک جانور نیچا خچر سی اور اونچا گدہی سی سفید رنگ کہا جاتا تہا اوسکو براق یعنی بسبب جلدی چلنی اوسکی کی مانند برق یعنی بجلی کی اور بسبب روشنی رنگ اوسکی کی رکہتا تہا قدم اپنا نزدیک تمام ہونی نگاہ اپنی کی **ف** ع ح کہا بعضون نی صحیح تر یہہ ہے کہ وہ براق مقرر تہا واسطی سواری سب انبیا کی اور بعضون نی کہا کہ ہر نبی کی لیے ایک براق ہے علیحدہ مناسب مرتبہ اور مقام اوسکی جیسی کہ ہر ایک کی لیے ایک حوض ہے آخرت مین موافق مقام اوسکی اور بموجب اس قول کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ براق مخصوص آنحضرت کی لیے تہا اور کہا شیخ عبد الوہاب متقی نی کہ اوسکو براق اور مرکب اور دابہ کہنا چاہیے اور گہوڑا کہنا چاہیے جیسے کہ بعضی شعرا کی کلام مین واقع ہوا ہی اور بعضون نے دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکے اوپر کہ پہنچا براق کا آسمان پر ساتہہ ایک قدم کی ہوا اسلیے کہ نظر اوسکی کہ زمین پر سے آسمان پر پہنچتی ہی پہنچا اوسکا آسمانون پر سات قدمون مین ہوئے **ت** پس سوار کیا گیا مین اوسپر **ف** ح اس عبارت مین اشارہ ہے اسپر کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سی تہا اور ممکن ہے کہ کہا جاوی کہ سوار کرنی والی آنحضرت کی اوسپر جبرئیل ہتی ساتہہ قوت ملکیہ اپنی کی اور یہہ کچہہ بعید نہین ہی اسلیے کہ جبرئیل واسطہ تہی پہنچنی فیض الہی کی اور اوترنی وحی کی آنحضرت پر اور یہہ ایک طرح کی خدمت ہے کہ خادم بادشاہونکی کرتی ہین اور جبرئیل اس شب مین چاکر اور غاشیہ بردار ان سرور کی تہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل نی رکاب آنحضرت کی پکڑی تہی اور میکائیل باگ براق کی ہاتہہ سی تہامی ہوی تہی **ت** پہر لی گیا مجکو جبرئیل یہان تک کہ آیا نیچی کی آسمان پر **ف** ع ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ آنحضرت براق ہی پر رہی یہان تک کہ چڑہی آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتہہ اسکی اون لوگون نی کہ کہا معراج تہی ایک شب مین سوائے شب اسرا کی بیت المقدس تک پس ای بہ معراج بنا بر غیر اس روایت کی اخبار سی یہہ ہے کہ نہین تہی براق بلکہ چڑہی معراج پر کہ جسکو سیڑہی کہتی ہین جیسی کہ واقع ہوا ہی صراحۃً ذکرہ العسقلانی کہتا ہون مین کہ یہہ اختصار ہی راوی سی اور اجمال ہے اوس روایت کا کہ آنحضرت نی باندہا براق ساتہہ اوس حلقہ کی کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا وہان ممکن ہے یہہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پہر چلنا اونکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑہی ہی واللہ اعلم پس گویا راوی نی طی کیا یعنی مختصر کیا روایت کو **ت** پس طلب کیا جبرئیل نی آسمان کی دروازہ کہولنی کی کہا گیا یعنی آسمان کی دربانون نی پوچہا کہ کون ہے یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون **ف** ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازی ہین حقیقۃً اور نگاہبان ہین اونپر اور کہتی ہین کہ وہ دروازی مقابل بیت المقدس کے ہین اور اوس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ لایق ہی یہہ کہنا انا زید مثلاً یعنی اسی پر نہ اکتفا کری کہ مین ہون جیسی کہ متعارف ہی اسلیے کہ اس سے منع آیا ہے بلکہ اپنا نام لی کہ مین فلانا ہون **ت** کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا جبرئیل نی ساتہہ میری محمد ہین کہا فرشتون نی یعنی بطریق استفہام کی اور تحقیق کی بہیجا گیا ہی طرف اونکی یعنی محمد کی کہ تمہاری ساتہہ آئی ہین بلائی ہوی آئی ہین یا آپ سی کہا جبرئیل نی ہان بلائے ہوی آئین کہا فرشتون نی مرحبا محمد

یعنی لایا اللہ نبی کو جگہہ فراخ مین اور اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ پہنچا اور داخل ہوا مین آسمان مین پس ناگہان اوسمین تہے آدم ع
پس کہا جبرئیل نی یہہ باپ یعنی دادا تیری ہین آدم پس سلام کر انکو ف ح لکہا ہی علما نی کہ حکم کیا جبرئیل نی آنحضرت کو سلام کی سبقت کرنی کا انبیا
پر واسطی تعلیم تواضع اور شفقت کی چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہنچی تہی کہ زیادہ اوس سی ممکن اور متصور نہین لازم تہا کہ تواضع اور شفقت کرین
اور یہہ بہی کہا ہی علما نی کہ آنحضرت بسبب گذرنیکی اونپر جو حکم گہڑی کی تہی اور انبیا اپنی مقام مین ثابت تہی حکم بیٹہنیکا رکہتی تہی اور پہر اسلام کرنا ہی بیٹہی
اگرچہ افضل ہو اوس سی ت پس سلام کیا مینی آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدم نی پہر کہا مرحبا ساتہہ بیٹی نیک بخت کی اور پیغمبر صالح کی ف ع
تعریف کی آدم نی اور تمام انبیا نی کہ مذکور ہین حدیث مین آنحضرت کی ساتہہ نیک بختی کی پس معلوم ہوا کہ نیک بختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلندی اور
شامل ہی تمام خصلتون خیر کو اسلیی کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہے کہ قایم ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ لازم ہوا اوسپر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سی اور پروردگار
تعالی نی بہی کتاب مجید مین وصف کیا ہی انبیا کو ساتہہ صلاح کی کہ فرمایا وکل من الصالحین و کلا جعلنا صالحین ت پہر اوپر لیگئی مجکو جبرئیل یہان تک
کہ آئی دوسری آسمان پر پس طلب کی دروازہ کہولنیکی پس کہا گیا کون ہے کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تمہاری کہا محمد ہین
کہا گیا تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف یعنی بولانیکی لیی کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پہر کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا مین دوسری آسمان پر ناگہان
یحیی اور عیسی علیہ السلام کہڑی تہی اور وہ دونون بیٹی خالا کی ہین آپسمین یعنی اسلیی کہ بہن مریم کی بیچ گہر ذکریا والد یحیی علیہ السلام کی تہین اور اسی سبب
سی ذکریا کفالت مریم کی کرتی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یحیی ہین اور یہہ عیسی پس سلام کر انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا دونون نی یعنی اچہی
طرح پہر کہا دونون نی مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف تیسری آسمان کے پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا
جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس
اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا مین یعنی تیسری آسمان مین ناگہان یوسف کہڑی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یوسف ہین پس سلام کر انکو
پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل یہان تلک کہ آئی چوتہی آسمان پر پس کہلوایا
دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا محمد کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا
اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پہر جبکہ پہنچا مین یعنی اوس آسمان مین پس ناگہان ادریس تہے پس کہا جبرئیل نی یہہ ہین ادریس پس سلام کرو
انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو ف ح اگرچہ ادریس آنحضرت کی دادون مین سے ہین
ولیکن انبیا سب بہائی آپسمین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم علیہ السلام کا مشہور تر اور روشن تر تہا اونہون نی ابن صالح کہا ت پہر لی چڑہی
مجکو جبرئیل طرف پانچوین آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور
تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین پس ناگہان ہارون تہی کہا جبرئیل
نی یہہ ہارون ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو یہان تک
کہ آئی چہٹی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق
بہیجا گیا تہا طرف اونکی کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب پہنچا مین اوس آسمان مین تو ناگہان موسے تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ موسے
ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پس جب کہ بڑہا مین آگی کو رودی موسی کہا گیا
واسطی اونکی کہ کس چیز نی رولایا تجکو کہا موسی نی کہ روتا ہون میں اسواسطی کہ ایک لڑکا نوجوان بہیجا گیا پیچہی میری کہ داخل ہونگی بہشت مین اوسکی امت سی زیادہ اون

لوگون سی کہ داخل ہونگی اوسمین میری امت سی **ف** ح علمائی لکہا ہی کہ نہین تہا رونا موسی علیہ السلام کا بسبب حسد اونکی کی دیر فضیلت پیغمبر ہمارے کی اور اونکی امت کی اسلیی کہ حسد برا ہی عوام مومنین سے اور نکالا گیا ہی اونمین سی اوس جہان مین پس کیونکر سرزد ہوا اوس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اوسکو خدا تعالے نی اور کلام کیا ساتہہ اوسکی اور رانکی باتین کہین اوس سے بلکہ رونا اس سبب سی تہا کہ فوت ہوا حضرت موسی سے اجر کہ مرتب ہوتی اوسپر درجات بسبب واقع ہونی کی اونکی امت سی مخالفت اوامر کی اور نہ بجالانا حکمو نکا کہ موجب نقصان اجر اونکی کا ہوا کہ اوس سے نقصان حضرت موسی کی ثواب کا لازم آیا اسلیے کہ ہر پیغمبر کی لیی ثواب اوس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اوسکی کرتا ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ روئی اپنی امت کی حال پر از راہ شفقت کی بسبب اسکے کہ اونہون نی فائدہ نہ اوٹہایا اونکی متابعت سی باوجود بڑی بڑی عمرونکی جیسی کہ فائدہ اوٹہایا اس امت مرحومہ نی اپنی پیغمبر کی متابعت سے باوجود چہوٹی عمرونکی اور نہ پہنچی کثرت کو اونکی اس امت کی کثرت کو چونکہ رکہی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکی دلونمین بہ نسبت اپنے امت کی زیادہ اور دن سی پس روئے موسی علیہ السلام از راہ رحم کرنی کے اپنی امت پر اوس ساعت مین کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تہا شاید کہ حق سبحانہ رحم کری اونپر بسبب برکت اس ساعت کی اور بعضون نی کہا کہ مقصود تہا خوش کرنا ہماری پیغمبر کی دل کا تہا اس سبب سے کہ تابع اونکی بہت ہین اور داخل ہونگی بہشت مین زیادہ بہ نسبت اون لوگون کی کہ داخل ہونگی اوسمین اور امتیون مین سی اور کہنا موسی کا کہ ایک لڑکا بہیجا گیا بعد میری یہہ از راہ اونکی حقارت کی نہین بلکہ از راہ بڑا جاننی قدرت اور کرم پروردگار کی کہا گیا اوسکی قدرت سی کہ اس سن مین یہہ کچہہ انکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلونکو باوجود بڑے عمرونکی وہ نہین ملا اور ممکن ہے کہ غلام کہنا اسلیی ہو کہ تہی حضرت وقت گذرنے انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون اونکی دنیا مین اور گذرنی زمانہ کی اونپر عالم برزخ مین **ت** پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے پس کہلوایا جبرئیل نی دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب کہ پہنچا مین اوس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ باپ ہین تمہاری ابراہیم پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بیٹی صالح کو اور نبی صالح کو **ف** ح کہا حافظ سیوطی نی کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کی دیکہنی پر آسمانو نمین باوجود اسکی کہ بدن اونکی قبرونمین ہی اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہہ کہ ارواحین اونکی متشکل ہوئین تہین بصورتونکی صورتونمین یا حاضر ہوے تہی بدن اونکی حضرت کی ملاقات کی لیی اوس راتمین واسطی تعظیم اونکی کی اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتہہ ہر نبی کی انبیا مذکورین مین سی کس سبب سے تہا اور حکمت کیا تہی اسمین اور مشہور تر یہہ ہے کہ یہہ بحسب تفاوت اونکی تہا درجات مین اور تفصیل اوسکی ابن ابی حمزہ نی یون لکہی ہے کہ خصوصیت آدم کی ساتہہ پہلی آسمان کی اس سبب سے تہی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کی پس مناسب ہوا ہونا اونکا پہلی آسمان پر اور عیسی کو خصوصیت تہی دوسری آسمان کی اسلیی ہوی کہ بہ نسبت اور انبیا کی زمانہ اونکا بہت قریب ہے ہماری نبی صلی اللہ کے زمانہ کی اور قریب اونکی یوسف تہی اسلیی کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت اونکی اور ادریس چوتہی آسمان مین تہے بسبب خبر دینی اللہ تعالی کی ورفعناہ مکانا علیا اور چوتہا آسمان ساتون مین اوسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب ہونی بہائی اپنی کی تہی اور موسے اوپر اوس سی تہی بسبب فضیلت کلام کرنی اللہ تعالی کی اور ابراہیم اوپر اوسکے اسلیی کہ وہ افضل انبیا کی ہین بعد نبی ہماری کی کہتا ہون مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کی کہ وہ کہان تہی پس شاید وہ بہی موجود ہون آسمانون مین مناسب مقام اپنی کی اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیا ونمین سی اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر اونکی کی باقی بزرگوار ونمین سے **ت** پہر اوٹہایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہی کی **ف** ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑ اوسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ لغت مین بیر کی درخت کو کہتی ہین اور منتہی اوسکو اس سبب سی کہتی ہین کہ علوم خلایق کی قسم ملائکہ وغیرہ سی اوسی تک پہنچتی ہین اور کوئی اوس سے گذر نہین سکا ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سے چنان گرم در تیہ قربت براند کہ در سدرہ جبرئیل از وبازماند **ت** پس ناگہان بیر اوسکی مانند مٹکون ہجر

کی تہی اور ناگہان تہی اوسکی مانند کانون ہاتہیون کی **ف** ح لفظ فیلہ فی کی زیر اور یی کی زبر سی جمع فیل کی ہی جیسی کہ دیکہ جمع دیک کے اور یہہ تشبیہ بقدر
فہم عوام کی اور قیاس عقل کی ہی والا بڑا اونکا حد حصر سی باہر ہی **ترجمہ** کہا جبرئیل نی یہہ سدرۃ المنتہی ہی **ف** ح مقصود جبرئیل کو بتانا معلوم کروانا
اوس مقام کا تہا اور خوشخبری دینے آنحضرتؐ کو ساتہہ پہنچنے اوس مقام مین کہ منتہی عقلون اور علمون خلایق کا ہی یا مقصود عذر کرنا تہا اپنی مفارقت کا اور
آنحضرتؐ کی مصاحبت سی ریحانی کا سہ ؎ بگفتا فراتر مجالم نماند + بماندم کہ نیروی بالم نماند + اگر یک سر موی برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم + **ت** پس
ناگہان وہان چار نہرین تہین دو نہرین چہپی ہوئی اور دو نہرین ظاہر کہا مینی کیا ہین یہہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی ای جبرئیل کہا جبرئیل نی ای
دو نہرین چہپی ہوئی بہشت مین ہین **ف** ح طیبی نی کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چہپی ہوئی اس سبب سے کہتی ہین کہ بہشت مین
جاری ہین اوس سے باہر نہین نکلین اور بعضی کہتی ہین کہ اس سبب سے باطن کہتی ہین کہ عقلین اوسکی وصف کی کُنہ کو نہین پہنچتے **ت** اور اے پر دو نہرین
ظاہر پس نیل اور فرات **ف** ح ظاہر یہہ ہے کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کی وہ سدرہ کی جڑ سی نکلتی ہین اور زمین پر پڑتی ہین اور
روان ہوتی ہین اوسمین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیل تشبیہ کی سی ہے کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کی پانی کیسی ہی یا بطریق
موافق اسما کیسی ہے یعنی جیسی یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسی ہی بہشت مین ہے دو نہرین ہین کہ نام اونکا نیل و فرات ہی واللہ اعلم
ت پہر دکہایا گیا میری لیی بیت المعمور **ف** ح وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان مین مجاذی خانہ کعبہ کی کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا زمین پر
تو سیدہا خانہ کعبہ ہی پر آکر پڑتی اور ذکر اوسکا اگلی حدیث مین آتا ہی **ترجمہ** پہر لایا گیا میرے پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودہ کا اور ایک
باسن شہد کا یعنی تا کہ اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون اومین سی پس لیا مینی دودہ پس کہا جبرئیل نی کہ دودہ فطرت ہی **ف** ح یعنی دین اسلام کہ
مخلوق ہین لوگ اوسپر کہا علما نی کہ دودہ اوس عالم مین مثال دین اور علم کی ہی یہانتک کہ اگر کوئی خواب مین دیکہی کہ دودہ پیتا ہون تو تعبیر اوسکی یہہ ہوے
کہ دین اور علم سی منتفع اور محظوظ ہوئیگا بمناسبت اسکی کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہی اور بسبب اپنی اچہی صفتون اور لطافت اور شیرینی اور گوارا ہونی اوسکی کی
ت تو ہوگا اوس فطرۃ پر اور امت تیری **ف** ع اور اگر پیتا شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا
جبرئیل نی کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اوس زمانہ مین مباح تہی خصوصاً شراب جنت لیکن تعبیر اوسکی اس جہان مین یہہ
تہی اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا دینی والا ہی لیکن لطافت دودہ کی اور گوارا ہونا اوسکا زیادہ اوس سے ہی اور حدیث آیندہ مین ذکر شہد کا نہین ہے
یہی دو ظرف شراب اور دودہ کی مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفونکا آسمان پر تہا اور حدیث آیندہ مین آیا ہی کہ وقت
آنی کی مسجد اقصے مین تہا اور ظاہر یہہ ہے کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب اور دودہ کی اور اوپر آسمان کی باسن شراب اور دودہ اور
شہد کی لائی ہون واللہ اعلم **ت** پہر فرض کی گئی مجہپر نماز یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پہرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین موسے
علیہ السلام پر **ف** ع یعنی بعد گذرنی کی ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سی
شب معراج مین پس کہا ای محمدؐ کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سی سلام اور خبر دینا تو اونکو کہ جنت اچہی میٹہی اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل
میدان ہی اور درخت بونی اوسکی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہی **ت** پس کہا موسی نی ساتہہ کس عبادت کی حکم کیا گیا تو کہا
کہ حکم کیا گیا مین ساتہہ پچاس نمازونکی ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کر سکی گی پچاس نمازین یعنی عادۃً یا
بسہولۃ بسبب ضعف یا کسل کی قسم اللہ کے آزمایا ہی مینی لوگونکو پہلی تمہاری اور دریافت کیا ہی کہ اوٹہانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی اونکی
طبیعتون پر اور علاج کیا ہی مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح نہ پذیر ہوی باوجودیکہ وہ قوی تہی بہ نسبت تمہاری امت کی

پس تمہاری امت کیونکر ادا کر سکیگی اتنی نمازین پس پہر جاؤ تم طرف پروردگار اپنی کی اور درخواست کرو پروردگار سے تخفیف اور آسانی واسطی امت اپنی کی پس پہر گیا مین یعنی اپنی رب کے طرف دوبارہ پس موقوف اور کم کین مجہسی دس نمازین اور چالیس رہین پس پہر آیا مین طرف موسی کے پس کہا موسی نے مانند اوس کلام کی کہ کہا تہا پہلی بار کہ تیری امت نہین ادا کر سکیگی چالیس نمازین اور مین آزما چکا ہون لوگونکو پس پہر جاؤ اور تخفیف چاہو پس پہر گیا مین نزدیک رب کے پس کم کین مجہسی اور دس نمازین اور تیس رہین پس آیا مین نزدیک موسی کے پس کہا مانند اوسکی کہ کہا تہا پس پہر گیا مین پس کم کین مجہسی دس نمازین اور بیس رہین پس آیا مین موسی کی پاس پس کہا مثل پہلی کلام کی پس پہر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہہ دس نمازون کی ہر روز پس پہر پس آیا مین موسی کی پاس پس کہا مانند اوسی کلام کی پس پہر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہہ پانچ نمازون کی ہر روز کہا موسی نے کہ بلاشبہ امت تیری یعنی اکثر اونکی نہین طاقت رکہینگے پانچ نمازون کی یعنی اوسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق مینے آزمایا ہی لوگونکو پہلی تجہسے اور علاج کیا مینے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم بہی نہ ادا کر سکی پس پہر جاؤ اپنی پروردگار کی طرف اور سوال کرو اوس سے تخفیف کا اپنی امت کی لیی **ف** ع کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسی نے آنحضرت کو اللہ تعالی کی پاس بہیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو معلوم کر لیا تہا انہون نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہین ہے والا کاہی کو یہہ تکرار کرتی پس صادر ہونا بار بار عرض کرنی کا دلیل ہی اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تہا قطعاً اسلیی کہ جو چیز واجب ہوتی ہی قطعاً نہین قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور مین کہتا ہون کہ جو چیز واجب نہین ہوتی اوسمین تخفیف چاہنی کی کیا حاجت ہی پس صحیح یہہ ہی کہ جو بعضون نے کہا ہی کہ اللہ تعالی نے پہلی پچاس نمازین فرض کی تہین پہر رحم کیا اپنی عبد پر اور نسخ کیا اونکو ساتہہ پانچ کی جیسی اور بعضے احکام منسوخ ہوئی ہین **ت** کہا آنحضرت نے کہ سوال کیا مینے اپنے رب سے یعنی تخفیف کا یہان تک کہ شرم زدہ ہوا مین یعنی کثرت سوال سے اب نہین جا سکتا مین طلب تخفیف کی لیی اگرچہ ظن ہوا مجہکو کہ نہ محافظت کر سکینگی ولیکن راضی ہوتا مین یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہون مین امر الہی کو یا سونپتا ہون مین کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالی کو فرمایا آنحضرت نے پس جسوقت کہ گذرا مین اوس مقام سی آواز دی آواز دینی والی نے یعنی اللہ تعالی کی طرف سی کہ مقرر اور جاری کیا مینے فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی مینے اپنے بندون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے یعنی دوسری بار او تتمہ اوسکا آگی آتا ہی

وعن ثابت البناني عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتيت بالبراق وهو دابة ابيض طويل فوق الحمار ودون البغل يقع حافره عند منتهى طرفه فركبته حتى اتيت بيت المقدس فربطته بالحلقة التي تربط بها الانبياء قال ثم دخلت المسجد فصليت فيه ركعتين ثم خرجت فجاءني جبرئيل باناء من خمر واناء من لبن فاخترت اللبن فقال جبرئيل اخترت الفطرة ثم عرج بنا الى السماء وساق مثل معناه قال فاذا انا بادم فرحب بي ودعا لي بخير وقال في السماء الثالثة فاذا انا بيوسف اذا هو قد اعطي شطر الحسن فرحب بي ودعا لي بخير ولم يذكر بكاء موسى وقال في السماء السابعة فاذا انا بابراهيم مسندا ظهره الى البيت المعمور واذا هو يدخله كل يوم سبعون الف ملك لا يعودون اليه ثم ذهب بي الى السدرة المنتهى فاذا ورقها كاذان الفيلة واذا ثمرها كالقلال فلما غشيها من امر الله ما غشي تغيرت فما احد من خلق الله يستطيع ان ينعتها من حسنها واوحى الي ما اوحى ففرض علي خمسين صلوة في كل يوم وليلة فنزلت الى موسى فقال ما فرض ربك على امتك قلت خمسين صلوة في كل يوم وليلة قال ارجع الى ربك فسله التخفيف فان امتك لا تطيق ذلك فاني بلوت بني اسرائيل وخبرتهم قال فرجعت الى ربي فقلت يا رب خفف على امتي فحط عني خمسا فرجعت الى موسى فقلت حط عني خمسا قال ان امتك لا تطيق ذلك فارجع

إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى حَتَّى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہ روایت کرتی ہین انس سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لایا گیا میری پاس براق اور براق چارپایہ تہا سفید دراز یعنی میانہ قد جیسی کہ فرمایا اونچا گدہی سی اور نیچا خچر سی ٹہرتا تہا سم اوسکا نزدیک تمام ہونی نگاہ اوسکی پس سوار ہوا مین اوسپر یہان تک کہ آیا مین بیت المقدس مین پس باندہا مینی براق کو ساتہہ اوس حلقہ دروازہ مسجد کے کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا یعنی اپنی براقون کو یا اس براق کو بنابر اختلاف قولین مذکورین کی فرمایا حضرتؐ نی پہر داخل ہوا مین مسجد اقصی مین **ف** ع اسقدر اسرا پر تو اجماع سب علما کا ہی اور اختلاف معتزلہ کا ہی بیچ اسرا کی آسمان تک بنابر منع ہونی خرق و التیام کی بہ تبعیت کلام حکما کی **ت** پس پڑہی مینی اوسمین دو رکعتین **ف** ع یعنی تحیۃ المسجد اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ وہ نماز ہی کہ جسمین آنحضرتؐ امام ہوی اور انبیا مقتدی پس راوی نی ذکر آنحضرتؐ کی امامت کا نہین کیا بسبب اختصار کی یا نسیان کے جیسے کہ پہلی حدیث مین ذکر مسجد کے داخل ہونی کا بہی فوت ہوا **ت** پہر نکلا مین یعنی مسجد سی پس لائی میرے پاس جبریل باسن شراب کا اور باسن دودہ کا **ف** ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کی ہو **ت** پس اختیار کیا مینی دودہ کو پس کہا جبریل نی کہ اختیار کیا تو نی فطرۃ کو یعنی دین اسلام کو پہر چڑہایا ہمکو طرف آسمان کی **ف** ع لفظ عرج ساتہہ زبر عین اور رے کی ہی جسکو ذکر کیا اوسکو نودی اور سیوطی نی پس فاعل جبریل ہین یا رب الجلیل بسبب فرمانی آنحضرتؐ کی لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجکو اور جبریل کو اللہ تعالی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو لفظ بنا بنابر تعظیم کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی چڑہایا گیا ہمکو **ت** اور ذکر کی ثابت نی حدیث انس سے مانند معنی حدیث سابق کی کہ گذری ساتہہ روایت قتادہ کی انس سے چنانچہ بیان کرتا ہی اوسکو فرمایا ہی آنحضرتؐ نی یا ثابت نی یا انس نے بطریق مرفوع کے پس ناگہان مین گذرا آدم پر پس مرحبا کہا مجکو یعنی بعد جواب سلام کی کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطی میری ساتہہ خیر کے اور فرمایا بیچ آسمان تیسری کی پس ناگہان ملا مین ساتہہ یوسف کی یعنی جیسی کہ پہلی حدیث میں ہے یہی طرح تہا ناگہان یوسف تحقیق دی گئی ہین آدہا حسن پس مرحبا کہا مجکو اور دعا کی خیر کی میری لیے **ف** ع اور ظاہر تر یہہ ہے کہ مراد آدہی حسن سے یہہ ہی کہ بہ نسبت اپنی زمانی کی لوگون کی حسن کے آدہا حسن رکہتے تہے اور کہا بعضی حفاظ نی ہماری مشایخ متاخرین معتبرین مین سے کہ آنحضرتؐ احسن تہے یوسف علیہ السلام سی اسلیے کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ یوسف عم کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تہا اسقدر کہ کر دیتا تہا اوسکو مثل آئینہ کی کہ اوسمین سامنی کی چیزین معلوم ہونی لگتین اور ہماری نبی صلعم کی صورۃ کا یہہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالی نی پوشیدہ رکہا تہا اونکی صحابہ سی بہت اس جمال روشن مین سے اسلیے کہ اگر ظاہر ہوتا اونکی لیے تو نہ دیکہہ سکتی طرف اونکی کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسفؑ کی جمال مین سے کچہہ بہی پوشیدہ نہ تہا انتہی علاوہ اسکی یہہ کہ بعضون نی یہہ بہی معنی اسکی کہی ہین کہ دی گئی تہی یوسف آدہا حسن میرا یعنی بہ نسبت آنحضرتؐ کی حسن کے وہ آدہا حسن رکہتے تہی کذا ذکرہ الطیبی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ بالجملہ ثابت ہوا ہے بیچ شان یوسف علیہ السلام کی اور صباحت اونکی کی ایسی مضمون کہ ذہن مین ڈالتی ہین یہہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکہتی تہی چنانچہ ہی قصہ معراج مین ایک روایت آئی ہی کہ آنحضرتؐ نی فرمایا کہ پہنچا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تہا اور زیادہ تہا خلق اللہ سی حسن مین جیسا کہ چاند بہ نسبت تمام ستارون کی پہر ترمذی ایک حدیث لایا ہی اپنی جامع مین انس سی کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نی کسی پیغمبر کو مگر کہ خوب رو اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تمہارا

خوب رو زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے پس حدیث معراج کی مخصوص ہو ساتھہ غیر آنحضرتؐ کی جیسی کہ بعضون نی کہا ہی کہ کلام کرنیوالا عموم
خطاب مین داخل نہین ہوتا او شیخ ابن حجر مکی نی شرح شمائل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین سی آنحضرتؐ پر یہہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ
ظاہر صورت کسی آدمی کی حسن و لطافت اوس قدر کہ جمع ہوا آنحضرتؐ مین جیسی کہ بیچ باطن سیرت کسی کی جمع نہین ہوا فضل اور کمال اوس قدر کہ جمع ہوا
آنحضرتؐ مین اسلیئی کہ ظاہر عنوان باطن کا ہی اور حد اور ضابطہ بیچ وصف آنحضرتؐ کی یہہ ہی کہ جو کچھہ کہ سوائی مرتبہ الوہیت کی ہی قسم فضل و کمال سی
سب حضرتؐ کی لیی ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر اونسی اور برابر اونکی نہین ہی **رباعی** کسی بحسن و بلاغت بیار ما نرسد ◊ ترا درین سخن انکار کار ما نرسد
ہزار سکہ ببازار کائنات زنند ◊ یکی بخوبی صاحب عیار ما نرسد ◊ صلی اللہ علیہ و آلہ بمقدار حسنہ و جمالہ و فضلہ و کمالہ **ت** اور نہین ذکر کیا یعنی ثابت نی انس سے
اسحدیث مین رونا موسی علیہ السلام کا یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنی زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کی پس ناگہان دیکھا
مینی ابراہیم کو اس حال مین کہ لگائی ہوئی ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کی اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتی ہین ہر روز ستر ہزار فرشتی نہین داخل
ہوتی وہ پہر دوسری بار اوسمین یعنی ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتہ آتی ہین پہلون کی نوبت پہر نہین پہنچتی بسبب کثرت اونکی پہر لیگئی مجکو طرف سدرۃ المنتہی
کی پس ناگہان تہی پتی اوسکی مانند کانون ہاتہی کی اور ناگہان پہل اوسکی مانند مٹکون کی پس جب کہ ڈہانک لیا سدرہ کو حکم خدا سی اوس چیز نی کہ ڈہانکا **ف** ع
بعضون نی کہا فرشتون کی بازوون کی انوار نی ڈہانکا اور بعضون نی کہا سونیکی ٹڈیون نی یا اور رنگ برنگ کی چیزون نی کہ معلوم نہین وہ کیا تہین اور
ظاہر تر یہہ ہی **ت** متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سی طرف مرتبہ عالی کی پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سی بیان کر سکتا وصف اوسکا بسبب کمال
خوبی اوسکی کی اور وحی بہیجی میری طرف میری حق سبحانہ تعالی نی جو کچھہ کہ بہیجی **ف** ح سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور بہت اچھی اور احتیاط کے
باب ہی کہ اسکو مبہم اور مجمل رکہین درپی اوسکی بیان اور تفسیر کے نہون **ت** پس فرض کی گئین مجہپر پچاس نمازین ہر دن اور ہر رات مین پس اوترا
مین بلندی اوس مقام سی اور پہنچا طرف موسی کی اوس آسمان مین کہ وہ تہی پس کہا موسی نی کہ کیا فرض کیا تیری پروردگار نی تیری امت پر کہا مینی کہ
فرض کین مجہپر پچاس نمازین **ف** ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم و لیلۃ **ت** کہا موسی نی کہ پہر جا طرف پروردگار اپنی کی اور سوال کر
اوس سے تخفیف کا اسلیئی کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اوسکی پس تحقیق مینی آزمایا ہی بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہی اونکا فرمایا حضرتؐ نی پہر گیا
مین طرف پروردگار اپنی کی اور عرض کیا مینی کہ ای پروردگار میری تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سی اور بسبب میری سیر کی امت پر سے
پانچ نمازین **ف** ع اور شاید کہ تقدیر یہہ ہی خمسا فخمسا یعنی پانچ کم کین پہر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ روایت عشر کے
اختصار ہی روایت خمسا سی اور موید ہی اسکو قول حضرتؐ کا **ت** پس پہرا مین طرف موسی کی اور کہا مینی کہ کم کین مجہسی پانچ نمازین کہا موسی نی
کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکہی گی اوسکی یعنی مقدار باقی کی ہی پس پہر جا طرف رب اپنی کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا فرمایا حضرتؐ نی پس ہمیشہ
آمد و رفت کی مینی درمیان رب اپنی کی اور درمیان موسیٰ کی یعنی اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تہین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہان تک کہ فرمایا
اللہ تعالی نی ای محمد تحقیق یہہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطی ہر نماز کی ثواب دس نمازون کا ہی یعنی حکما اور اعتبارا
پس اس حساب سے یہہ حکم پچاس نماز کا رکہتی ہین جسنی قصد کیا نیکی کرنی کا پہر نکیا اوسکو یعنی بسبب مانع شرعی کی یا عذر عرفی کی لکہی جاتی ہین اوسکے
لیی وہ نیکی کہ قصد اوسکا کیا تہا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنی بعد اوسکی قصد کرنی کی لکہی جاتی ہی وہ نیکی اوسکی لیی دہ چند **ف** ح
یعنی ثواب دس نیکیون کا بسبب ملانی قصد قلب کے طرف مباشرہ عمل قالب کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہہ ادنی
درجہ ہی تضاعف کا بیچ غیر حرم کی اور اور درجہ حدیثون مین آیا ہی کہ اوس سے بہی مضاعف کرتی ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے مقدار صدق

واخلاص کی **ت** اور جس نے قصد کیا برائی کا یعنی ارادہ مصمم اوسکی کرنے کا کیا ہے پہر نہ کیا اوسکو یعنی پس ترک کیا اوسکو بغیر باعث کی یا سبب مباح سے بخلاف اسکی کہ ترک کیا اوسکو اسکی لیے نہین لکہی جاتی گی اوسکی لیے یہہ برائی مذکورہ کچہہ **ف** ع لیکن اگر ترک کیا اوسکو اس حال مین کہ عزم کیا تہا اوسکی کرنے کا تو وہ دو حال سے خالی نہین اگر ترک کیا تہا اوسکو اللہ تعالی کی لیے تو شک نہین ہے اسمین کہ لکہی جائیگی اوسکی لیے ایک نیکی اور اگر ترک کیا تہا اوسکو کسی غرض فاسد کے لیے تو لکہی جاتی گی اوسکی لیے ایک برائی کا ذکرہ حجۃ الاسلام نے الاحیاء اور تصریح کی ہے ساتہہ اسکی بہت سے علمانے **ت** پس اگر کی وہ برائی تو لکہی جائیگی وہ برائی اوسکی لیے ایک برائے **ف** ع اسلیے کہ برائی نہین مضاعف ہوتی بسبب کمیۃ کی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا وہم لا یظلمون اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہہ عدل سے جیسے کہ مضاعف ہونا فضل تہا **ت** فرمایا حضرت نے پس وترا مین اوس مقام عالی سے یہان تک کہ پہنچا مین طرف موسی کی پس خبر دی مینے اونکو یعنی اس ماجرے کی پس کہا موسی نے پہر جا اپنے پروردگار کی طرف پس سوال کر اوس سے تخفیف یعنی تا پانچ سے بہی کم کر دے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کہا مینے تحقیق رجوع کی مینے طرف پروردگار اپنے کی کتنی ہی بار یہان تک کہ حیا کی مینے اوس سے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابن شہاب عن انس قال کان ابو ذر یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فرج عنی سقف بیتی وانا بمکۃ فنزل جبریل ففرج صدری ثم غسلہ بماء زمزم ثم جاء بطست من ذہب ممتلیء حکمۃ وایمانا فافرغہ فی صدری ثم اطبقہ ثم اخذ بیدی فعرج بی الی السماء فلما جئت الی السماء الدنیا قال جبریل لخازن السماء افتح قال من ہذا قال ہذا جبریل قال ہل معک احد قال نعم معی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارسل الیہ قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنیا اذا رجل قاعد علی یمینہ اسودۃ وعلی یسارہ اسودۃ اذا نظر قبل یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی فقال مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح قلت لجبریل من ہذا قال ہذا آدم وہذہ الاسودۃ عن یمینہ وعن شمالہ نسم بنیہ فاہل الیمین منہم اہل الجنۃ والاسودۃ التی عن شمالہ اہل النار فاذا نظر عن یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی حتی عرج بی الی السماء الثانیۃ فقال لخازنہا افتح فقال لہ خازنہا مثل ما قال الاول قال انس فذکر انہ وجد فی السموات آدم وادریس وموسی وعیسی وابرہیم ولم یثبت کیف منازلہم غیر انہ ذکر وجد آدم فی السماء الدنیا وابرہیم فی السماء السادسۃ قال ابن شہاب فاخبرنی ابن حزم ان ابن عباس وابا حبۃ الانصاری کانا یقولان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم عرج بی حتی ظہرت لمستوی اسمع فیہ صریف الاقلام وقال ابن حزم وانس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففرض اللہ علی امتی خمسین صلوۃ فرجعت بذلک حتی مررت علی موسی فقال ما فرض اللہ لک علی امتک قلت فرض خمسین صلوۃ قال فارجع الی ربک فان امتک لا تطیق فراجعنی فوضع شطرہا فرجعت الی موسی فقلت وضع شطرہا فقال راجع ربک فان امتک لا تطیق ذلک فرجعت فراجعت فوضع شطرہا فرجعت الیہ فقال ارجع الی ربک فان امتک لا تطیق ذلک فراجعتہ فقال ہی خمس وہی خمسون لا یبدل القول لدی فرجعت الی موسی فقال راجع ربک فقلت استحییت من ربی ثم انطلق بی حتی انتہی بی الی سدرۃ المنتہی وغشیہا الوان لا ادری ما ہی ثم ادخلت الجنۃ فاذا فیہا جنابذ اللؤلؤ واذا ترابہا المسک **متفق علیہ** اور روایت ہے ابن شہاب یعنی زہری سے کہ نقل کی انس سے کہا تہی ابوذر حدیث کرتے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہولی گئی مجہسے چہت میری گہر کی اسحال مین کہ مین مکہ مین تہا

ف ع ح لفظ فرج صیغہ مجہول ہی تخفیف اور تشدید سی بہی کہاہی فرج اور تفریج سی یعنی شق اور کشف کی یعنی ازالہ کی گئی اور روایتین بیچ تعیین
مکان اسرا کی مختلف آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جیسی کہ پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت ام ہانی
اور یہہ مشہور تر ہی اور جمع ان اقوال مین جیسی کہ فتح الباری مین کہا ہیہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کی گہر مین سوئی تہی اور اوسکو اپنا بیت
فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کرنیکی اوسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہی پس فرشتہ آیا اور چہت اونکی گہر کی پہاڑ کر حضرتؐ کو کعبہ کے پاس لایا اور حضرتؐ
لیٹ رہی اسحال مین کہ اثر نیند کا کچہہ باقی تہا پہر نکالا آپ کو حطیم سی طرف دروازہ مسجد کی اور آپکو براق پر سوار کرکر مسجد اقصی کو لیگیا **ت** پس آئی
جبرئیل اور کہولا سینہ میرا پہر دہو دیا اوسکو آب زمزم سی پہر لائی جبرئیل ایک لگن سونی کا بہرا ہوا حکمت وایمان سی اور ڈالا جو کچہہ کہ لگن مین تہا میرے
سینہ مین پہر ڈہانک دیا میری سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو **ف** ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہی ولیکن ظاہر بیان یہہ تہا کہ دہونا قلب مبارک کا سونی کے
لگن مین تہا بعد ازان پر کیا گیا علم وایمان سی اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلی دہو چکی تہی آب زمزم سی بعد اوسکی لائی لگن بہرا ہوا حکمت وایمان سے
اور ڈالا گیا سینہ مبارک مین فتامل **ت** پہر پکڑا جبرئیل نی ہاتہہ میرا اور لی چڑہی مجکو طرف آسمانکی **ف** ح یہان ذکر سواری براق کا اور جانیکا
مسجد اقصی مین نہین ہے اسی سبب سی گئی ہین بعضی اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کی تہی اور سواری براق کی اسرا مین تہی واللہ اعلم **ت** پس
جبکہ پہنچا مین طرف آسمان نیچی کی کہا جبرئیل نی واسطی داروغہ آسمان کی کہ کہول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اوسنی کون ہی یہہ کہا یہہ جبرئیل ہی کہا
داروغہ نی کہ کیا ہی ساتہہ تیری کوئی کہا جبرئیل نی کہ ہان میری ساتہہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوسنی کہ کیا بہیجا گیا تہا کوئی اونکی طرف یعنی
بلانی کی لیی کہا جبرئیل نی کہ ہان پس جبکہ کہولا دروازہ چڑہی ہم اوس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹہے ہوی تہی کہ اونکی داہنی طرف کئی ایک شخص تہی یعنی
اونکی اولاد مین سی اور بائین طرف اونکی کتنی ایک شخص تہے جسوقت کہ دیکہتی تہی داہنی طرف اپنی ہنستی تہی یعنی اسلیی کہ دیکہتی وہ چیز کہ باعث خوشی کے
تہی یعنی جنتی ہونی اونکا اور جسوقت کہ دیکہتی بائین طرف اپنی روتی یعنی بسبب دوزخی ہونی اونکی پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کی مرحبا نبی صالح
کو اور بیٹی صالح کو کہا مینی جبرئیل کو کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ یہہ آدم ہین اور یہہ اشخاص داہنی انکی اور بائین انکی ارواحین ہین انکے اولاد کی
پس داہنی طرف والے انمین سی بہشتی ہین اور یہہ ارواحین کہ بائین طرف انکی ہین دوزخی ہین پس جب دیکہتی ہین داہنی طرف اپنے ہنستی ہین اور جب دیکہتے
ہین بائین طرف اپنے روتی ہین **ف** ع کہا قاضی نی آیا ہی کہ ارواحین کفار کی محبوس ہین سجین مین اور ارواحین ابرار کی چین کرتی ہین علیین
مین پس کیونکر جمع کی گئین آسمان مین اور جواب اسکا یون دیا گیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ ارواحین پیش کیجاتی ہون آدم پر بعض اوقات مین پس
جسوقت آنحضرتؐ گذری ہون وہ وقت پیش ہونی ارواحون کا ہو اور احتمال ہی کہ ارواحین دیکہی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوتے تہین بدنون مین
جب تک اور وہ پیدا کی گئی ہین پہلی بدنون کی اور جگہہ اونکی رہنی کی داہنی بائین طرف آدم کی ہو اور وہ جانتی تہی انجام کار اونکا پس قول آنحضرتؐ
کا قسم بنیہ عام مخصوص ہے واللہ اعلم **ت** یہان تک کہ لیگئی مجکو جبرئیل طرف دوسرے آسمان کے پس کہا واسطی داروغہ اوسکی کہ کہول دروازہ پس
کہا جبرئیل کی لیی اوسکی داروغہ نی مانند اوسچیز کی کہ کہا تہا اول آسمان کی داروغہ نی کہ کون ہے اور تیری ساتہہ کون ہی الخ کہا انس نے پس ذکر کیا
یعنی آنحضرتؐ نی یا ابو ذر نی بطریق مرفوع کی اور ظاہر یہی ہے کہ آنحضرتؐ نی پایا آسمانون مین آدمؑ اور ادریسؑ اور موسیؑ اور عیسیؑ اور ابراہیمؑ
کو اور نہین بیان کی ابو ذر نی یا آنحضرتؐ نی کیفیت منازل و مقام اونکی سوای اسکی کہ ذکر کیا پایا آدم کو پہلی آسمان مین اور ابراہیمؑ کو چہٹی آسمان
مین **ف** ع یہہ موافق ہی روایت شریک کی انس سے اور ثابت تمام روایتون مین غیر اسکی ہی اور وہ یہہ ہے کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین پس
اگر کہی تو کہ متعدد ہی معراج تو تو کچہہ اشکال نہین والا قوی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت مین آیا ہی کہ دیکہا ابراہیم کو تکیہ لگائی ہوی ساتہہ

بیت المعمور کی اور وہ ساتوین آسمان مین ہی بلا خلاف اور علاوہ اسکی یہان کہا کہ نہین کیفیت بیان کی اونکی منازل مقام کی پس روایت کیا ان کرنیوالون کی ارجح ہوگی اور حاصل یہہ کہ بیچ تعین آسمانون کی اور دیکہنی انبیا کی کچہہ تہوڑا سا اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہے اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویون کی ہی یا ہوسکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکہا ہو فتدبر ت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجکو ابن حزم نی کہ تحقیق ابن عباس اور ابا حیہ تہی کہتی کہ فرمایا آنحضرت نی پہر اوپر لیجایا گیا مجکو یہان تک کہ چڑہا مین ایک مکان ہموار بلند پر سنتا تہا مین وہین آواز قلمون کی لکہنی کی کہ فرشتی اونسی تقدیرین اور حکم الہی لکہتی تہی اور لوح محفوظ سی احکام الہی نقل کرتی تہی کہا بعضی محققین نے ہماری علما مین سی کہ معنی یہہ ہوی کہ مین قایم ہوا ایسی مقام مین کہ پہنچا مین اوسمین بسبب رفعت مرتبہ کی طرف ایسی جگہہ کی کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر ہوی میری لیی آوازا مر الہی اور تدبیر کرنی اوسکی اپنی خلق مین قسم ہی اللہ کی یہہ وہ مقام انتہا ہی کہ نہین تقدم ہوا اوسمین کسیکو اوپر اور کیفیت اون قلمون کی سوائے خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہی کہ اوس سے نقوش اور حروف پیدا ہون اور نی اور فولاد اوسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضی متفلسفہ مین کچہہ تاویلین کرکی ظاہر معنی سی خارج کرتی ہین اور طریقہ اسلام یہہ ہے کہ اسکو حمل ظاہر پر کرین وجود قلم کی قایل ہون اور اوسکی حقیقت کو حوالہ علم الہی کی کرین ت اور کہا ابن حزم اور انس نی کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کہ پس فرض کی گئین میری امت پر پچاس نمازین پس پہرا مین اوسکو لیکر اور قصد رکہتا تہا اوسکی عمل کا یہان تک کہ گذرا مین موسی پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نی بسبب تمہاری تمہاری امت پر کہا مینی فرض کین پچاس نمازین کہا موسی نی پس پہر جا طرف رب اپنی کی یعنی اور سوال کر اوس سے تخفیف اسلیی کہ امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہیرا مجکو موسی نی یعنی وہ ہوی سبب پہرنی میری کی طرف رب کی پس موقوف کین اللہ تعالی نی بعض پچاس کی ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تہا کہ وہ دس ہین یا دس سے کم وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی موجب اختلاف پہلی کی ت پس پہرا مین طرف موسی کی اور کہا مینی کہ موقوف کی اللہ تعالی نی بعض اونکی پس کہا کہ پہر جا کر عرض معروض کر اپنی رب سے اسلیی کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہر گیا مین یعنی طرف مکان اول کی پس خوب عرض معروض کی مینی پس موقوف کین اور بعض اونمین سے پس پہرا مین طرف موسی کی پس کہا موسی نی کہ پہر جا طرف رب اپنی کی اسلیی کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اسکی پس خوب عرض معروض کی مینی پروردگار سی پس فرمایا ف ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الاخر ہی اور معنی یہہ ہین کہ پس فرمایا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر مراجعات مین ت کہ یہہ پانچ نمازین ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب و جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میری ف ع احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ مینی مساوات کی ہی درمیان پانچ اور پچاس کی ثواب مین اور یہہ بات بدلی نہین جائیگی یا کیا مینی پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہے ت پس پہرا مین طرف موسی کی پس کہا کہ عرض معروض کر اپنی رب سے پس کہا مینی کہ شرم کی مینی اپنی رب سے ف ع یعنی اوسوقت کہ کہا مجکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکی نہین ہے کوئی مانع تعدد مانع سی یعنی یہہ بہی شرم مانع ہوی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کرکر پہرنا وغیر ذالک یہہ مانع تہی اور باعث شرم ت پہر لیجایا گیا مجکو یہان تک پہنچایا گیا مجکو طرف سدرۃ المنتہی کی حالانکہ ڈہانکا تہا سدرۃ المنتہی کو رنگون نے یعنی انوار یا طرح بطرح کی بعوض ملائکہ کی نی یا اور کچہہ تہا نہین جانتا مین یعنی ایسا اوسوقت بسبب متوجہ ہونی نظر اونکی حق کی طرف نہ مکان کی طرف کہ کیا ہی حقیقت اون رنگون کی پہر داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اوسمین تہی گنبد موتیونکی ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تہا مین بہشت مین کہ ناگہان اوسمین ایک نہر تہی کہ اوسکی دونون کنارون پر قبی تہی کا واک موتیونکی ت اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تہی ف ح ع یعنی خوشبو اوسکی مثل مشک کی ہی یا حقیقت مین مشک ہے اور وہ بہت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہنچتی ہی پانسو برس کے راہ کی مسافت پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهٖ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُعْرَجُ بِهٖ مِنَ**

الْاَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَاُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا اُعْطِيَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ وَاُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ اُمَّتِهٖ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہیجا گیا آپ کو طرف سدرة المنتہی کی اور سدرة المنتہی چہٹی آسمان میں ہے **ف** ع کہا ایک شارح نی کہ وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چہٹی آسمان میں ہے سدرہ اور صواب یہہ ہے کہ ساتوین آسمان میں ہی جیساکہ مشہور ہی درمیان جمہور راویون کی کہا قاضی نی کہ ہونا اوسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثرون کا کہا نودی نی کہ ممکن ہے تطبیق یون دیجاوے دونون روایتون مین کہ ہو جڑ اوسکی چہٹی آسمان مین اور شاخین اوسکی ساتوین آسمان مین کیون کہ وہ نہایت بڑا ہی اور کہا خلیل نی کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہے چہا رہا ہی آسمانون اور بہشت پر **ت** طرف سدرہ کی پہنچتی ہی وہ چیز کہ چڑہائی جاتی ہے زمین سے یعنے اعمال اور ارواح پس لے لی جاتی ہی اوس سے یعنی بقدرت الٰہی لی اسکی کہ ملائکہ اوپر اوسکی جاوین او طرف سدرہ کی پہنچتی ہے وہ چیز کہ نیچی اوتاری جاتی ہی اوسکی اوپر پس لے لی جاتی ہی اوس سے **ف** ح یعنی اوامر اور احکام الٰہی پہر وہان سے لیلیتے ہین ملائکہ کہ وہان کہڑی ہین پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی اِسلیے اوسکو سدرة المنتہی کہتی ہین اور سوا ہماری پیغمبر خدا کی اوس سے اوپر کوئی نہین گیا ہی اور آنحضرت ایسی جگہہ گئے کہ وہان جگہہ نہین ہی **نظم** برداشت از طبیعت امکان قدم کہ آن + اسریٰ بعبدہٖ ست عن المسجد الحرام + تا عرصہ وجود کہ قصای عالم ست + کانجا نہ جاست ونی جہت ونی نشان نہ نام + سر لیست پس شگرف درانجا ہیچ ہان + انداشنای عالم دجان پرس ازین مقام **ت** کہا یعنے پڑہا ابن مسعود نی فرمایا اللہ تعالیٰ نی اوسوقت کہ ڈہانک لیا سدرہ کو اوس چیز نی کہ ڈہانکا **ف** ع یعنی ایسی چیز نی کہ اوسکی کنہ کو نہین پہنچ سکتی ہین کہ کتنی ہی اور کیسی ہے مقصود بڑائی اور کثرت اوسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت کی قول سی لا ادری ہی یہی ہی یا حقیقت عدم علم و درایت کی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ اوسکی ہر پتے پر فرشتہ کہڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور جماعت سنر جانورون کی کہ اوسکو عبارت ارواح انبیا اور اولیا کی سی کہتے ہین **ت** کہا ابن مسعود نی یعنی بیچ تفسیر مایغشٰی کی وہ پروانی ہین سونی کی **شرح** یہہ کہا باعتبار تشبیہ کے کہ اون انوار کو کہ اوتری ہین عالم ملکوت سی تشبیہ دے ساتہہ فراش کی فے کی زبر سی یعنی پرندہ مشہور کی کہ گرد شمع کی پہرتا ہی یعنی پروانہ یہان اشارہ ہے طرف شوق و محبت ملکوت کی اور حیرانی اور سرگردانی اونکی اوپر نور اقدس حق تعالیٰ کی اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونی کی بہی آیا ہی اور یہہ بطریق تشبیہ و تمثیل کی ہے اسلیے کہ درختون پر یہہ جانور اکثر بیٹہتی ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سی ہی اور ہو سکتا ہی کہ مراد حقیقت سونی کی ہو اور قدرت الٰہی شامل سب چیزون کی ہی واللہ اعلم **ت** کہا ابن مسعود نی پس دیگئین آنحضرت کو شب معراج مین تین چیزین **ف** ح اور حقیقت مین جو کچہہ دی گئی تہی آنحضرت کو اوس شب مین اقسام علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض اور برکات سی حصر سی باہر ہین ولیکن یہی تین چیزین ذکر کین عبد اللہ بن مسعود نی بسبب شرف و کرامت کہ تعلق امت سی رکہتی ہین **ت** دیگئین پانچ نمازین یعنے فرضیت اونکی اور دیگئین آیتین کہ اخیر سورہ بقرہ مین ہین **ف** ع یعنی آمن الرسول سی اخیر سورہ تک اور مراد انکی دیجانی سی دیجانا قبولیت دعاؤن انکی کا ہے اور اگر کہی تو کہ یہہ ظاہر مین منافی ہی اوس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہے اوسوقت کہ جبرئیل بیٹہی تہی آنحضرت کی پاس کہ سنی ایک آواز یعنے دروازہ کہلنے کی سی آسمان اوپر سے پس سر اوٹہایا جبرئیل نی اور کہا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ اوترا ہی طرف زمین کی نہین اوترا تہا کبہی مگر آج پس اوسنی سلام کیا اور کہا کہ خوش ہو ساتہہ دو نورون کی کہ دیئی گئین ہین وہ آپ کو نہین دیگئی کسی اور نبی کو پہلی تمسی فاتحة الکتاب اور آیتین اخیر سورہ بقرہ کے نہین پڑہو گی تم کوئی حرف اون دونون مین سی مگر کہ دی جاؤگی اوسکو یعنی ثواب یا قبولیت دعاؤن اونکی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ کچہہ منافات نہین ہی اِسلیے کہ دیتا تہا آسمان مین جملہ اون چیزون سی کہ وحی کی طرف بندہ اپنے کی وہ چیز کہ وحی کی بقرینہ وحی پانچون نمازون کی مقام اعلیٰ

ہین اوتر نا فرشتہ کا اوسکی بزرگی بیان کرنیکی لیی تہا اور بشارت دینی کی لیی کہ جو تمکو یہہ افضل چیز ملی ہی کسی نبی کو نہین ملی ہان ایک وارد اشکال لازم آتا ہی کہ سورہ بقرہ مدنی ہی اور قصہ
معراج کا بالاتفاق مکی ہی پس اسکو یون دفع کرینگی کہ خاتمہ سورہ بقرہ کا مستثنی ہی یعنی یہہ مدینہ مین نہین نازل ہوا پس بقرہ مدنی ہی باعتبار اکثر کی اور نقل کیا ابن ملک نی حسن
اور ابن سیرین اور مجاہد سی کہ اللہ تعالی سی تلقی ہوا سورہ بقرہ کی وحی بہیجی کا بلا واسطہ جبرئیل کی شب معراج مین پس وہ مکی ہی اونکی نزدیک اور جمہور جو کہتی ہین کہ یہہ ساری سورہ مدنی
ہی اونکا جواب یہہ ہے کہ معنی دی جانیکی یہہ نہین ہین کہ وہ دی گئین بلکہ معنی یہہ ہین کہ قبولیت کی گئی آنحضرت کی لیی درباب ان الفاظ کی کہ تلقین کیی گئی دونون آیتون
مین لفظ غفرانک سی اخیر تک آور اور پڑہنی والونکی لیی **ترجمہ** اور بخشی گئی گناہ کبیرہ اونکی امت سی واسطی اوس شخص کے کہ نہ شریک کری ساتہہ اللہ کی کسی چیز کو نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** یعنی وعدہ کیی گئی آنحضرت اوس شب مین اس مغفرت کا کہ جسکو چاہی گا اللہ تعالی بغیر عذاب کی بہی بخشدی گا جیسی کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ
لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سے کوئی یہہ نہ سمجہہ لی کہ صاحب کبیرہ کو عذاب ہی نہین ہونی کا کیونکہ جانا گیا ہی نصوص شرع سی اور اجماع اہل سنت
سی ہونا عذاب کا گہنگار موحدین کو اور اس حدیث مین نہ ذکر کرنا مشیت کا شاید بسبب معلوم ہونی اس امر کی ہو پہلی سی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ فَسَاَلَتْنِيْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ
كُرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِذَا مُوْسٰى
قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِيْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّيْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ
الثَّقَفِيُّ وَاِذَا اِبْرٰهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّيْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ
قَالَ لِيْ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِيْ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ
اور روایت ہے ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین حجر مین یعنی حطیم مین کہڑی ہوا اس حال مین کہ جماعت قریش پوچہتی تہی مجہسی احوال جانی میرےکا
شب معراج مین طرف بیت المقدس کے پس پوچہین مجہسی چیزین اور نشانیان بیت المقدس کے کہ یاد نہین رکہتا تہا مین اونکو یعنی وقت پہنچنی کی بسبب مشغول ہونی کی امر اہم
مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جانا ہرگز نہین غمگین کیا گیا مین مانند اوسکی پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالی نی میری لیی اس حال مین کہ دیکہتا تہا مین اوسکو یعنی بلند
اور نزدیک کیا اوسکو اور اوٹہایا پردہ درمیان مین سے تا دیکہون اوسکو اور بتلاؤن لوگون کو جو پوچہین جیسی کہ فرماتی ہین نہین پوچہتی تہی قریش مجہسی کچہہ مگر کہ خبر دیتا تہا
مین اونکو یعنی اوس حالت مستحضرہ مین اور تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین بیچ جماعت کی انبیا مین سے **ف** یعنی شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہے اسپر پہلا مضمون اور مضمون آئندہ
حدیث کا اور یہہ دیکہنا غیر اوس دیکہنی کی ہی کہ آسمان مین دیکہا بالاتفاق پہر کہا بعضون نے کہ دیکہنا انبیا کو آسمان مین محمول ہی اوپر دیکہنی ارواح اونکی کی مگر عیسی کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہے
کہ وہ ساتہہ بدن کے آسمان پر اوٹہائی گئی ہین اور بعضون نی ادریس کے حق مین بہی ایسا ہی کہا ہی اور اسپر جنہون نی کہ نماز پڑہی حضرت کی ساتہہ بیت المقدس مین پس احتمال رکہتا ہے کہ اونکے
ارواح نی پڑہی اور یہہ بہی احتمال ہے کہ بدنون نی ساتہہ ارواحون کے پڑہی کیونکہ اوپر گذر ہی چکا ہی کہ انبیا زندہ ہین اپنے پروردگار کی پاس اور اللہ نے حرام کیا ہی زمین پر یہہ کہ کہاوے اونکی
گوشتونکو پہر بدن اونکی مانند ارواحون اونکی لطیف ہین نہ کثیف پس نہین ہے مانع اونکی ظہور کے لیی عالم ملک و ملکوت مین بوجہ کمال کے قدرت ذی الجلال سی اور ظاہر یہہ ہے کہ نماز پڑہانا
آنحضرت کا اونکو بیت المقدس مین پہلی آسمان پر جانی سی تہا **ترجمہ** پس ناگہان دیکہتا ہون مین موسی کو کہڑی نماز پڑہتی ہین **ف** یہہ بہی مؤید ہے اسکا کہ انبیا وقت نماز کی بیت المقدس
مین ساتہہ بدنون اور ارواحون کے تہی کیونکہ حقیقت نماز کی یہہ ہے کہ کرنا افعال مختلفہ کا ہوتا ہی ساتہہ اعضا کی نہ نری ارواح کی **ترجمہ** پس ناگہان تہی ایک مرد مین میانہ قد یا دبلی
گول بدن یا مڑی ہوئی بال گویا کہ وہ مردون شنوءہ کیسی ہین کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن سی اور ناگہان عیسی ہی کہڑی نماز پڑہتی ہین **ف** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نماز معراج
مؤمن کی ہی اسلیی کہ وہ حالت حضور کی آگی رب کی اور کمال قرب کی ہی اور وہ اعظم لذات سی ہی نزدیک عشاق کی **ترجمہ** نزدیک ترین لوگون کا ساتہہ اوسکی اندر وی مشابہت کے
عروہ بن مسعود ثقفی ہی کہ نام ایک صحابی کا ہے اور یہہ بہائی عبداللہ بن مسعود کی نہین ہین اور علیحدہ وہ ہذلی ہین اور ناگہان ابراہیم بہی کہڑی نماز پڑہتی ہین مشابہ ترین لوگونکا

ساتھہ ابراہیم کی یا تمہارا ہی مراد رکہتی تہی آنحضرت یا ساری ذات شریف اپنے **ف** ع ح یہہ کلام ابوہریرہ کا ہی یا اونکی بعد کی کسی اور راوی کا پہر دیکہنا آنحضرتؐ کا ان
انبیا کو نماز پڑہتی احتمال ہی کہ ہو اثنا رجانے مین طرف بیت المقدس کے یا نفس مسجد اقصی مین اور موید ہی دوسرے احتمال کی فت تعقیب کے لفظ فی مین **ترجمہ** پس آیا وقت
نماز کا پس امام ہوا مین اونکا **ف** ع ح شاید کہ مراد اس نماز سی نماز تحیہ ہے یا نماز معراج کی بالخصوص اور اگر کوئی کہی کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہین نماز اوسمین کیون ہوئی جواب
اسکا یہہ ہے کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتھہ حیات حقیقی دنیاوی کی اور چونکہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف بہی ہو اور یہہ جو ہی کہ اوس جہان مین وجوب دفع کیا گیا ہی وجود
اوسکا اور ان انبیا نی یہان حضرت کی ساتھہ نماز پڑہی اور بعد اسکی انکو آسمان پر لیگئی حضرتؐ کی استقبال و تعظیم کی لیے یا اونکی ارواحون کو آسمان مین متشکل کیا
مگر عیسی و ادریس کہ وہ ساتھہ بدنون کے آسمان پر ہین اور یہہ بہی احتمال ہی کہ یہہ نماز پڑہنی اور جمع ہونا حضرتؐ کا انبیا کی ساتھہ بعد پہرنیکی سدرۃ المنتہی سی ہوا اور ظاہر تر
یہہ ہے کہ اللہ تعالی قادر ہی دلیا را اللہ کو بصورۃ متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون نے دیکہا ہی چہ جای انبیا علیہم السلام خوارق عادات تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف
عقل ہون اور وہ اوسکی قدرت کاملہ سی ظہور مین آوین **ترجمہ** پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سی یعنی آسمان کے جانے سی پہلی یا بعد حاصل ہونی حضور رب تعالی کی کہا مجکو
ایک کہنی والی نی ای محمد یہہ ہے مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کرو انکو یعنی از راہ تعظیم بزرگی ملک قہار کی یا از راہ تواضع کی جیسا کہ آداب ہی ابرار کا پس التفات
کیا مینی اوسکی طرف یعنی بقصد سلام کرنیکی پس پہل کے اوسنی سلام کرنی مین مجہپر **ف** ع ح یعنی نچہوڑا آپ کو کہ سلام کرین اوسپر پہلی اپہی سلام کیا بسبب پانی جانے
حلیہ شوکت اور رحمت آنحضرتؐ کی آگ دوزخ پر اور داروغہ پر اوسکی اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ احوال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہی کہ امامت آنحضرتؐ کی
انبیا کی لیے آسمان پر بہی ہوئی ہو ولیکن سیاق حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بیت المقدس مین تہے واللہ اعلم **ترجمہ** نقل کے یہہ مسلم نی اور یہہ باب خالی ہی دوسری
فصل سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی
جابر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جبکہ جہٹلایا مجکو قریش نے یعنی بیچ مقدمہ اسرا کی یعنی جانیکی طرف بیت المقدس کے شب
مذکور مین اور پوچہین مجہسی نشانیان اوس مکان کے کہڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دکہایا اللہ تعالی نی مجکو بیت المقدس **ف** ع ح یعنی اور راہ اوسکی اور
دور کیا پردہ کہ مجہمین اور اوسمین تہا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکہتا تہا مین اوسکو بلا اشتباہ اور احتمال رکہتا ہی کہ بیت المقدس کو اوٹہا کر آگی آنحضرتؐ کی یہان لائے
ہون جیسی کہ ابن عباس کے حدیث مین آیا ہی کہ کہا آنحضرتؐ نی پس لائی گئی مسجد اور رکہی گئی دار عقیل کی پاس اور یہہ کامل تر ہی معجزہ مین جیسی کہ حاضر کیا گیا تخت
بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمان کی پاس **ترجمہ** پس شروع کیا مینی کہ خبر دیتا تہا قریش کو بیت المقدس کے نشانیون سی جو لا انکہ مین دیکہتا تہا طرف اوسکی
ترجمہ نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح جاننا چاہیے کہ معراج کی حدیثون مین وہ حدیث نہ لایا کہ حال آنحضرتؐ کے دیکہنیکا رب العزت کو معلوم ہو اور صحابہ اور تابعین
کو اختلاف ہی اوسمین اور قول مختار اثبات اوسکا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ دل سی دیکہا اور دیکہنا دلسی غیر جاننی کی ہی دلسے اور تحقیق اور تفصیل اسکی بیچ باب رؤیۃ اللہ کی گذر چکی

تمام ہوا باب المعراج اور آگی آتی ہی جلد چہارم مین باب المعجزات

تتمہ ربع رابع مظاہر حق

بَابٌ فِی الْمُعْجِزَاتِ یہہ باب ہی بیچ بیان معجزون کی **ف** معجزہ مشتق ہی عجز سی کہ جو ضد قدرت ہی اور کتاب تحقیق مین ہی کہ معجز کرنیوالا عاجز کا اپنی غیر مین اور انبیا کی صدق کی دلالتونکو اور رسولونکی نشانیونکو معجزہ اسلیے کہتی ہین کہ رسل علیہم السلام کی امتی عاجز ہوئی ہین اونکی معارضہ سی ساتہہ مثل اوس معجزہ کی یعنی وہ ایسا معجزہ نہین لاسکتی اونکی مقابلہ مین اتہی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ معجزہ اعجاز سی ہی معنی عاجز کرنیکی اور وہ ایک امر ہی خارق یعنے خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہی ساتہہ دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلی ظہور نبوت سی ظاہر ہوتی ہین اونکو ارہاصات کہتی ہین اور ارہاص کے معنے ہین محکم کرنا مکان کا ساتہہ پتہر اور مٹی کی گویا کہ اوسمین استحکام امر نبوت کا ہی اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتی ہین جو کچہہ کہ کفار و فساق سی ظاہر ہو اوسکو تو استدراج کہتی ہین اور جو کچہہ عوام مسلمانون سی ظاہر ہو اوسکی معونت کہتی ہین اور جو کچہہ کہ اولیا سی ہو اوسکو کرامت کہتی ہین اور دعوی نبوت کے قید سی یہہ سب قسمین نکل گئین یعنی ان قسمونکو معجزہ نہین کہتی کی معجزہ وہی خرق عادت ہی کہ ساتہہ دعوی نبوت کی ہو اور حضرت شیخ نی تین قسمین تو یہہ ذکر کین اور ایک معجزہ ہی کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہی بلکہ ظاہر ہوتا ہی ساتہہ سبب کے کہ جو اوس سبب کی مباشرت کرتا ہی اوسی ظہور پاتا ہی اور جو کچہہ کہ ساتہہ سبب عادیہ کی ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہی جیسی شفا ساتہہ دواؤن طبیہ کی اور جو کوئی اوسکو خارق عادت کہے باعتبار ظاہر کی ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس بن مالک سی یہہ کہ ابوبکر صدیق رض نی کہا یعنی وقت بیان کرنی قصہ ہجرت کے اور رفاقت کی غار مین دیکہا مینی مشرکون کی سر غار پر سید الابرار کی تلاش مین دیکہا مینی مشرکین کی قدمونکی طرف گویا کہ وہ ہماری سرون پر ہین اور ہم یعنے مین اور آنحضرت غار مین تہی **ف** ع مراد اوس غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ ثور کی اوپر کی جانب مین تہا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہی نواح مکہ مین بقدر مسافت ایک ساعت نجومیہ کے اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہی کہ اگر کوئی اوسکی کنارہ پر کہڑا ہو تو نظر اوس شخص کے کہ اندر غار کی ہو اوسکی پانو پر پڑتی ہی اور اگر وہ شخص اپنے پانو کی جگہہ نظر کری تو دیکہہ لے اوس شخص کو کہ اندر غار کی ہی پس آنحضرت اوس غار مین چہپی تہی مشرکون سی بقصد ہجرت کی اور مشرک وہان حضرت کی تلاش مین جا پہنچی اور حضرت ابوبکر ڈری حضرت کی طرف سے جیسیکہ بیان کرتی ہین **ت** پس کہا مینی یا رسول اللہ اگر کوئی انمین سے نگاہ کری جگہہ پانو اپنی کو تو دیکہہ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوبکر کیا ہی گمان تیرا ساتہہ اون دو شخصونکی کہ خدا ہی تیسرا اونکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی خدا ساتہہ اونکی ہی بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہہ ہے کہ پہیر دی اللہ تعالی نی ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنیسی اندر غار کی باوجود جزم کرنی اس بات کی آنحضرت اور ابوبکر صدیق رض غار مین ہین اور طیبی نی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی بددعا کی اونپر کہ خداوندا اندہی کر دے آنکہین اونکی پس گرد غار کی پہرتی تہی اور نہین پاتی تہی اونکو اور بیضہ رکہنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا ہی معجزہ تہا جیسا کہ مشہور آیا ہی **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَّمَعِيْ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ اِشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا اُرٰى فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجٰى لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ كُفِيْتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ آئے ابی باپ کے کہ عازب نے کہا اونہوں نے کہا واسطے ابی بکر صدیق رضؓ کے کہ ای ابوبکر خبر دو مجھکو کسطرح اور کیا کیا تمنی یعنی تمنی اور آنحضرتؐ نے اوسوقت کہ راتکو چلی تم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر کیا تمنی مکہ سی طرف مدینہ کی ہجرت کی لیے بعد نکلنی کی غار سی کہا ابوبکر نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھہ اگلی دن میں سی یعنی آدہی دن یہانتک کہ ٹہیک دوپہر ہوئی اور ٹہرا آفتاب اور خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تہا اوسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکھائی دیا ہمکو ایک پتہر دراز کہ واسطی اوسکی سایہ تہا نہین آیا تہا اوسپر آفتاب یعنی اوسکی غار اور کہوہ ن مین اوسوقت دہوپ پہنچی تہی پس اوتری ہم اوسکی پاس اور ہموار کی مینی آنحضرتؐ کی لیے ایک جگہہ اپنی دونو ہاتہون سی تاکہ سووین آنحضرتؐ اوسپر اور بچہایا مینی اوسجگہہ ایک پوستین اور کہا مینی سو رہیے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکھتا رہونگا ادہر ادہر اور خبر لیتا رہونگا دشمنونکی آنیکی پس سو رہے آنحضرتؐ اور نکلا مین در حالیکہ نگہبانی کرتا تہا گرد حضرتؐ کی پس ناگہان دیکھتا ہون ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہی سامنی سی کہا مینی کہ کیا ہی تیری بکریون مین دودہ کہا چرواہی نے کہ ہان ہی کہا مینی کیا تو دوہیگا تو دودہ کہا اوسنی ہان پس پکڑی اوسنی ایک بکری اور دوہا کاٹ کی پیالہ مین تہوڑا سا دودہ اور ساتھہ میرے چہاگل تہی کہ اوٹہایا تہا مینی اوسکو واسطی آنحضرتؐ کی کہ سیراب ہوتی تہی آنحضرتؐ اوس سے پانی پیتے اور وضو کرتے پس آیا مین آنحضرتؐ کی پاس یعنی دودہ لیکر پس مکروہ جانا مینی جگانا آنحضرتؐ کا پس موافقت کی مینی آنحضرتؐ کی **ف** ح سونی مین یعنی مین بہی سو رہا لفظ وافقتہ تقدیم فا سے ہے رفق پر پس معنی اسکی تو مذکور ہوئی اور ساتہہ تقدیم قاف کی فا پر بہی روایت آئی ہی یعنی صبر اور توقف کیا یعنی اور بیدار نہ کیا اوسکو یہانتک **ت** کہ خود بیدار ہوئی حضرتؐ پس ڈالا مینی کچہہ پانی اوس سے دودہ پر یہانتک کہ ٹہنڈا ہو نیچی تک یعنی **ف** ح بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودہ سرد ہو گیا اور یہہ عادت ہی عرب کے کہ ٹہنڈا پانی دودہ مین ڈال کر پلاتی ہین تا حرارت دودہ کی دفع ہو جائی **ت** پس کہا مینی پیجیی یا رسول اللہ پس پیا حضرتؐ نے یہانتک کہ خوش ہوا مین **ت** ح اسی معلوم ہوا کہ خوشی محب کے محبوب کے خوشی اور آسایش سے ہے اور یہان ایک اشکال لاتی ہین کہ بے اذن مالک بکریون کے کیون دودہ دوہا اور پیا اور جواب یہہ دیتی ہین کہ بکریان حضرت ابوبکر کی کسی دوست کی تہین کہ اعتماد اوسکی رضا کا رکہتی تہی اور یہہ بہی ہی کہ اہل عرب کی عادت تہی کہ اجازت دیتی تہی اپنی چرواہونکو کہ راہ کی چلنی والون اور رہگذرونکو دودہ دیا کرین اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ اونہون نی کچہہ دیکر خریدا ہو واللہ اعلم **ت** پہر فرمایا آنحضرتؐ نی کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مینی کہ ہان آیا کہا ابوبکر نی پس کوچ کیا ہمنی بعد ڈہلنی آفتاب کے اور آئی ٹہنڈی وقت کی پیچہی سی آیا ہماری سراقہ بن مالک **ف** ح کہ اہل مکہ نی اوسکو اور اور کتنی آدمیونکو ہماری پیچہی متعین کیا تہا کہ جو کوئی محمدؐ کو لادی اوسکو ہم سو اونٹ دینگی اور یہہ سراقہ بعد فتح مکہ کی مسلمان ہو گیا **ت** پس کہا مینی آیا ہماری پکڑنیکو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرتؐ نے غم نکرو کہ خدا تعالی ہمارے ساتھ ہے پس بددعا کی سراقہ پر پیغمبر خدا تعالی نے پس دہنس گیا ساتھ سراقہ کے گھوڑا اوسکا پیٹ تک سخت زمین میں پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہون مین تمکو کہ بددعا کی تمنے مجپر پس دعا کرو میری نفع کے لیے یعنی یہہ کہ خلاصی پاؤن اس حالت سے کہ گرفتار ہون مین اوسمین پس تم اگر دعا کرو گے تو اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہاری واسطے یہہ کہ پہیر دونگا مین کفار کی طلب کو تم سے پس دعا کی سراقہ کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نجات پائی اوس نے بجز اوس سے **ف** ح اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دہنستا تہا اور نجات پاتا تہا **ت** پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ان لوگوں مین کہ نہیں ملتا تہا کسی کو خبر لینی اون کافرون میں سے کہ حضرتؐ کی تلاش کے لیے نکلے تہے مگر کہتا کفایت کیے گئے تم طلب میں یعنی بس کافی ہے میرا تلاش کرنا اور تلاش نہ کرو مین تلاش کرچکا ہون اسے ادہر جو شخص کہ اوسکو تلاش کرتے ہو پس نہیں ملتا تہا سراقہ کسی سے مگر کہ پہیر دیتا تہا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح اسمین بہت فائدہ ہین از انجملہ یہہ معجزہ حضرتؐ کا اور فضیلت ابو بکرؓ کی کئی وجوہ سے اور اسمین ہے خدمت کرنی تابع کی متبوع کی لیے اور ساتہ رکہنا برتن کا اور رانا اوسکا سفر میں واسطے طہارت اور پانی پینے کی اور اسمین فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالی پر اور خوبی انجام کار اوسکے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرَئِيْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ وَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے انس سے کہا سنا عبد اللہ بن سلام نے آنا آنحضرتؐ کا یعنی مکہ سے مدینہ مین حال آنکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین مین تہا کہ چنتا تہا میوہ درختون سے **ف** ح ع یعنی اپنے باغ مین تہا میوہ درختون مین سے توڑتا اور چنتا تہا مقصود بیان واقع ہے یا مبالغہ ہے بیچ آنے اوسکے آنحضرتؐ کے پاس جلدی سے کہ باوجودیکہ ایک کام مین تہا اور فرصت نہ تہی لیکن چونکہ صفات آنحضرتؐ کی توریت مین پڑھ کر اور تحقیق کرکر منتظر ظہور نبوت کا تہا **ت** مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ﴿ لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم ﴾ بمجرد سننے رونق افزائی حضرتؐ کے سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا اور یہہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد مین سے تہا اور بڑا علم رکہتا تہا توریت کا حضرتؐ کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہوکر اجلاء صحابہ کرام مین سے ہوئے جیسا کہ مذکور ہوتا ہے قصہ انکا **ت** پس آیا وہ آنحضرتؐ کی پاس اور عرض کیا یعنی واسطہ تحقیق کرنی علامتون صدق نبوت کی کہ تحقیق مین پوچہتا ہون تمسے تین چیزین نہین جانتا ہے اونکو مگر نبی **ف** ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کرے نبی سے یا اوسکی کتاب سے یہہ اسلیے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوے یہہ کہ وہ بہی تو جانتا تہا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لیے جواب ان تین چیزون کا معجزہ ہوا اوسکے لیے اور علم یقین حضرتؐ کی نبوت کا اوسکی نزدیک لے رہے ظاہری لانے حدیث کی ہے اس بات مین **تو** ترجمہ ایک چیز اون تین چیزون مین سے یہہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہہ کہ کیا ہوگا اول کہانا بہشتیون کا کہ جو بہشت مین داخل ہوکر پہلی ہی کہاوینگے اور تیسری یہہ کہ کونسی چیز کہینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اوسکی یا طرف ماں اوسکی کی مشابہت مین یعنی فرزند کبہی صورت مین مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور کبہی مشابہ ماں کے سبب اسکا کیا ہے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خبر دی مجکو ان چیزون کے جبرئیل نے ابہی یہہ **ف** ح ع فرمایا واسطے دفع ہونے وہم اس بات کی کہ انہون نے سنا کیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ بہی کرنا منظور تہی کہ گوش ہوش سے سنے اور وجود وحی اور اوترنا جبرئیل کا معلوم کرے **تو** ترجمہ اے پر اول علامت قیامت

کے پس ایک آگ ہوگی کہ اوٹھیگی اور جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سی طرف مغرب کے اور اوّل کہانا کہ کہاوینگی اوسکو بہشتی پس زیادتی مچھلی کی
کلیجے کی ہوگی کہ وہ ایک ٹکڑا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہی پانی مرد کا عورت کی پانی پر تو کہینچ لیتا ہی اپنی
اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہی پانی عورت کا یعنی مرد کی پانی پر تو کہینچ لیتی ہی عورت اپنی مشابہت کیطرف **ف** ملا علی رح نے
معنے سبق کی علا و غلب لکہے ہین اور شیخ رح نی بیش شیود یعنی پہلی رحم مین پڑتا ہی اور بعد اوسکی لکہا ہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہت ہونی فرزند
کا ساتہہ باپ یا مان کے سبقت کرنا پانی ایک کا ان دونون مین سی ہی اور اور حدیث سی کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہے
یا سبقت پس سبقت کو متضمن دونو معنی کی رکہہ سکتی ہین **ترجمہ** کہا عبد اللہ بن سلام نی بعد سننی جواب کے کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود
برحق مگر اللہ اور بلاشبہہ تم رسول خدا کی ہو اور کہا عبد اللہ نی ای رسول خدا کی تحقیق یہود بڑی بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلے
اسکی کہ پوچہو تم اونسی یعنی میرا حال تو جہوٹ باندہینگی مجہپر یعنی بعد پوچہنی کی پس آئی یہودی یعنی بسبب بلانیکی یا اتفاقا اور عبد اللہ چہپ رہے تہی اونسی پر
فرمایا آنحضرت نی کہ کیسا شخص ہے عبد اللہ بن سلام تم مین یا تمہاری زعم اور اعتقاد مین کہا اونہون نی کہ بہتر ہی ہم مین اور بیٹا ہی بہتر ہمارے کا یعنی
حسب مین باعتبار علم و صلاح کی اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا ہی ہماری سردار کا یعنی نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نی کہ خبر دو مجہکو
اگر اسلام لاوی عبد اللہ بن سلام یعنی تو تم بہی اسلام لاؤگی کہا یہودنی کہ پناہ مین رکہی اوسکو اللہ سلام لانی سی یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بہی کیا
جاوی دوسی پس نکلی عبد اللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہہ کہ محمد رسول خدا کی ہین پس کہنی لگی یہود یعنی بعد
اسکی کہ معلوم کیا اسلام اونکا یہہ بہت برا ہی ہم مین اور بیٹا ہی بدترین ہمارے کا پس عیب لگانی لگی اوسکو کہا عبد اللہ نے یہہ ہے وہ چیز کہ تہا مین ڈرتا یا
رسول اللہ نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اور یہی سبب تہا میری عرض کرنیکا آپ سے پہلی پوچہنی حال میرا تا سچ جہوٹ اونکا معلوم ہو جاوی **وَعَنْہُ**
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیْضَہَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاہَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَکْبَادَہَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ
فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مشورہ کیا یعنی مدینہ والون سے امتحان کی لیے اوسوقت کہ پہنچی ہمکو خبر ابی سفیان کی آنیکی **ف** یعنی ساتہہ قافلہ کی کہ آتا تہا
شام سی اور جاتا تہا طرف مکہ کی اور یہہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابو سفیان کئی سو تجارت شام کی لیے گیا تہا اور وہانسی مال بہت سا لیے آتا تہا اور اوسکی ساتہہ
چالیس سوار تہی جب مسلمانون نی یہہ خبر سنی تو چاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹین اور مارین اسلیے کہ اومین آدمی تہوڑی سی تہی اور مال بہت اور یہہ خبر جو مکہ مین
پہنچے تو ابو جہل کعبہ کے اوپر چڑہا اور پکارا لوگونکو اور جمع کیا اور نکلا اونکی مدد کیلیے پس وسے لوگون نی کہا کہ قافلہ نی راہ دریا کی کنارہ کی پکڑی اور نجات
پائی پہر جا لوگون سمیت طرف مکہ کی چونکہ وقت اوس کمبخت کی زوال کا آن پہنچا تہا لوگونکی کہنی سی باز نہ آیا اور بدر مین پہنچا پس جبرئیل نی دی
اور خبر دی کہ اللہ تعالی نی وعدہ کیا ہی دو جماعتون مین سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنون پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین
یہہ قصہ مفصل مذکور ہی پس حضرت نی فرمایا کہ قافلہ تو پہنچا کنارہ دریا پر اور یہہ ابو جہل آیا ہی پس کہڑی ہوئی سعد جلیسکہ کہا **ترجمہ** اور کہڑی ہوئی سعد
بیٹے عبادہ کی **ف** ح یعنی صحابہ کی درمیان مین سے اور وہ رئیس تہے انصار کی اور خاص انکا کہڑا ہونا اسلیے تہا کہ سبب مشورہ کرنیکا امتحان کرنا انصار
کا تہا اسلیے کہ حضرت نی نہین بیعت لی تہی اونسے اس بات پر کہ نکلین وہ ساتہہ حضرت کی جہاد کیلیے اور طلب نی دشمن کی لیے بلکہ بیعت لی تہی اونسی اسے

سر بھیجا دین وہ حضرتؐ کو اوس شخص سی کہ قصد کری حضرت کا پس جبکہ پیش آیا حضرت کو نکلنا واسطی قافلہ ابوسفیان کی تو چاہا کہ معلوم کرین حال انکا
کہ وہ موافقت کرتی ہین اپکی یا نہین پس جواب دیا اونہون نی بہت اچہا جواب ساتہہ موافقت پوری کی اس بارہ مین ہی اور اوس بارہ مین ہی اور اسمین رغبت
دلانی ہی اور اپنی مشورہ کی اصحاب سی اور عقلمند ونکی ت پس کہا سعدنے یا رسول اللہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر
حکم کیجئی آپ ہمکو یہہ کہ داخل کرین ہم سواریکی جانور ونکو دریا مین تو البتہ ڈالدین ہم اونکو دریا مین یعنی روی زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائیی تو دریا مین بیٹہہ
جاوین اور اگر فرمائیی آپ ہمکو یہہ کہ ماریں ہم جگر اونٹون اور گہوڑون کی برک غماد تک تو البتہ کرین ہم ف لفظ برک بنا تہہ زیر ب اور زبر اوسکی کی اور
جزم رکی اور غماد ساتہہ زیر غین کی اور پیش اوسکی اور بعضون نی ساتہہ زبر کی ہی کہاہی نام ایک شہر کا ہی یمن کی شہر وطن سی یا پرلی کنارہ بحر مین یا
انتہا آبادی پر اور مارنا گہوڑون وغیرہ کی جگرون کا کنایہ ہے بیتر ہانکنی اونکی سی کہ وقت سواریکی اور دوڑنیکی پانو سوار کی اونکی جگر وپر لگتی جاتی ہین پس
معنی یہہ ہین اگر آپ حکم کیجئی ہمکو بہت چلنیکا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلاً برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجالادین ہم حکم آپکا ت کہا انس نی پس بلایا اور برانگیختہ
کیا آنحضرتؐ نی لوگونکو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنی پس نکلے اور چلی لوگ یہانتک کہ اوترے بدر مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس
فرمایا حضرتؐ نے کہ یہہ جگہہ ہلاک ہونی اور پڑنی فلانیکی ہی یعنی نام ایککا اون اشقیا مین سی لیتی تہی اور رکہتی تہی ہاتہہ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہہ کی لیی اوس جگہہ
اور اس جگہہ یعنی ہر ایکے جگہہ تعین کرتی تہی اور اشارہ کرتی تہی یہانتک کہ شمار کیا ستر کفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان
الخ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اونمین سی اوس جگہہ سی کہ ہاتہہ رکہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی
اوس جگہہ مارا گیا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ
اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ
وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اسحال مین کہ وہ خیمہ مین تہی روز بدر کی یا الہی مانگتا ہون مین تجہسی امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا کہ کیا ہی
نصرت کا یعنی اس آیت مین واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم الخ خداوندا اگر چاہی تو یعنی ہلاک ہونا مومنونکا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آجکی
دن کے ف ح ع یعنی اسلیی کہ نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہی کہ آنحضرتؐ تو بڑی عارف باللہ تہی اور جانتی تہی کہ اللہ تعالی وعدہ
فرماکر خلاف نہین کرتا پس کیا تہی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہہ دیکر کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا چاہے حصول مطلب کو یا نہ چاہی پہر علم باللہ مقتضی ہی خوف کہنی کو
اوس سی اور خوف الہی نہین رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سی پس جائز ہی کہ حضرتؐ کو یہہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سی یا میری امت
کی طرف سی پیدا ہوا اور رکی جاوی نصرۃ موعود اور یہہ ہی احتمال ہی کہ آنحضرتؐ سی وعدہ نصرۃ کا تہا لیکن وقت نہ معین کیا گیا پس آنحضرتؐ درتی تہی
تاخیر وقت سی پس دعا کی اللہ تعالی سی کہ وفا وعدہ فرماوی آج ہی اور شاید کہ آنحضرتؐ کو استحضار ہوا ہو آیہ واللہ ہو الغنی الحمید ان یشا یذہبکم
کی مضمونکا اور آیۃ ان اللہ لغنی عن العلمین کے مضمونکا کہ دلالت کرتی ہین یہہ آیتین اللہ تعالی کی بی پروائی پر پس بنظر حضور ان معانی کی دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نی لکہا ہے
کہ حال آنحضرتؐ کا نہایت کامل تہا اور نظر اور علم اپکا بیچ صفات خدا اور لا ابالی درگاہ حق کی اور سطوت اور جلال وسکی کی نہایت وسیع تہا اور نظر ابو بکر رضی کی فقط
ظاہر ہی کی وعدہ پر تہی اور اوسکی تحقیق ہی اور یہی کہ رسالہ تسلیۃ المصاب مین بعضی محققین سی حضرت شیخ عبد الحق نی ذکر کی ہی اور یہہ اونکی شرح
عربی مین ہی مذکور ہی ت پس پکڑا ابو بکر رضی نی دست مبارک حضرتؐ کا اور کہا بس ہی تمکو اسقدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا دعا کرنے مین اپنے
پروردگار سے ف ع مبالغہ کرنا آنحضرتؐ کا دعا مین وجود مین استعداد کی اپنی سبب تہا واسطی لیکرنی ور ثابت قدم رہنی اور تقویت دل صحابہ کے اسلیی وہ جانتی تہی کہ دعا آنحضرتؐ کی مستجاب ہے بلا شبہہ

نت و مناجات مبالغہ کریں آپ مین ترجمہ پس نکلی آنحضرت خیمہ سی جلدی کرتی ہوئی مارے خوشی کی حالانکہ تہی زرہ پہنی ہوئی اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیۃ کہ اوسکے
قریب ہے کہ شکست دیجاوےگی جماعت کفار کو اور پہیرینگی پشت قتل کی یہہ بخاری نی **ف** ح چونکہ آنحضرت درمیان خوف و رجا کی تہی اب
جانب امید کی غالب ہوئی آپ بسبب عدہ الہی کی پس خوش ہوکر اوٹہی اور خبر دی مشرکون کی شکست اور مومنونکی نصرت کی بطریق معجزہ کی کہ ظہور کیا اوسنے
بسبب مطلع کرنی خدا تعالی کی اونکو غیب پر **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ
الْحَرْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن بدر کی کہ یہہ جبرئیل ہین پکڑی ہوئی ہین سر اپنی گہوڑیکا
یعنی باگ اوسکی پکڑی ہوئی مستعد ہین جنگ کے لیی درحالیکہ جبرئیل پر ہی اسباب لڑائی کا **ف** ع ح معجزہ یہان یہہ ہے کہ دیکہا آنحضرت نی جبرئیل کو
واسطی جنگ کرنیکی ہمراہ اونکی روز بدر کی اور بدر ایک کنوا ہی مشہور چار منزل مدینہ سی اور درمیان ہی مکہ اور مدینہ کی ہی اور غزوہ وہ بدر کا ہوا روز
جمعہ سترہوین تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین **وَعَنْهُ** قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ
اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ
فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور یہہ بہی ابن عباس سے ہی کہ کہا اوسوقت کہ ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سے روز جنگ بدر کی دوڑتا تہا اور حملہ کرتا تہا پیچہی ایک شخص کے مشرکون
مین سے کہ آگی اوس مسلمان کی تہا ناگہان اوس مرد مسلمان نی سنی آواز کوڑیکی مارنیکی اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدام کر ای حیزوم
ف ح اقدام وداناجنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگی بڑہ ای حیزوم اور لفظ اقدم بمعنی اول کی ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کی ہے
اور وجہ ثانی پر ساتہہ پیش ہمزہ اور پیش دال کی اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتہہ زبر ح مہملہ اور جزم ی کی اور پیش ز کی نام جبرئیل کی
گہوڑیکا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نی کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کی گہوڑیکا ہی **ترجمہ** ناگہان دیکہا اوس مسلمان نی طرف مشرک کی آگی اپنی گرا
چت ہوکر پہر دیکہا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑگیا تہا اوسکی ناک پر اور شق ہوگیا تہا موتہہ اوسکا یعنی طول مین مانند مارنی کوڑیکی پس سبز ہوگئی
تہی تمام جگہہ مارنیکی یعنی جیسکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز و سیاہ اور پہنچا تہا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کی اور باقی رہا تہا اثر اوسکا اوسکے
ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہی اس آیۃ مین سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ **ترجمہ** پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنی دیکہا تہا مشرک کو اور
حال پر اور بیان کیا آنحضرت سی یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہی تو **ف** ع اس سے یہہ معلوم ہوا کہ یہہ کشف کرامت ہی صحابہ کی
لیے اور کرامت تابعون کے بمنزلہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصًا جس صورت مین کہ وقوع اوسکا روبرو نبی کی ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کی یا کہا
جاوی کہ خبر دی اوسکی صحابی نی اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت نی پس صحیح ہوا شمار کرنا اسکا معجزہ مین **ترجمہ** پس
فرمایا حضرت نے کہ یہہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سے تہا پس قتل کیا مسلمانون نی اوسدن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ
اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُقَاتِلَانِ
كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِيْ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سعد بن وقاص سی کہا کہ دیکہا مینی
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دن احد کی دو شخصونکو کہ اوپر تہی سفید کپڑے **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ یہہ دونو فرشتی بطور تفریق کے
تہے یعنی ایک داہنی طرف تہا اور ایک بائین طرف والا وہ جاہ ہو جاتی ہین **ترجمہ** لڑتی تہی وہ لڑنا مانند سخت ترین لڑنی آدمیونکو نہین دیکہا مینی ان

دونون کو پہلی اس سے اور پیچھے اس سے یعنی پس متعین ہوا کہ وہ فرشتون مین سے تہی یعنی جبرئیل و میکائیل نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ح ع یہہ تفسیر
راوی سے ہے اور شاید کہ پہچانا ہو اوسنے یہہ دلیل سے یا دریافت آنحضرتؐ سی سنا ہو **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا
إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ
فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ
فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ
فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے براء سی کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی **ف**
ع کہ ایک یہودی تہا کنیت اوسکی ابو الحقیق تہی بڑا دشمن تہا آنحضرتؐ کا کہ عہد شکنیان کین اور فتنی برپا کیی اور حضرت کی ہجو کہی اور اپنی قلعہ مین پناہ ڈہونڈہی
یعنے بچاو کیا حضرت سی پس آنحضرتؐ نی کتنی ایک صحابہ کو بہیجا کہ مار ڈالین اوسکو **ترجمہ** پس گئے ابو رافع کی پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکی گہر مین پایا اونکو اس حال
مین کہ وہ سوتا تہا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نے کہ پس رکہی مینی تلوار اوسکی پیٹ مین یہانتک کہ پہنچی اوسکی پیٹہ کیطرف پس معلوم کیا مینی مار لیا
اوسکو پس شروع کیے مینی کہولنی دروازی **ف** ح اوسکی قلعہ کی تا اندر آوین وہ لوگ کہ بہیجی تہی میرے ساتہہ اوسکی مارنیکی لیی اور باہر کہڑی تہی در
شہر یاب ہوا اول اوس قصہ مین اور عبد اللہ بن عتیک عجیب حیلہ سی اندر پہنچی تہی چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور صحیح بخاری مین
بیچ کتاب المغازی کی اوائل مین بعد از غزوہ بدر کی حدیث اوسکی مذکور ہی اور نہایت غریب و عجیب ہے انتہی اور ملا علی رح نی لکہا کہ شاید عبد اللہ نی
دروازی بعد کہولنی کی اوپر راہ رین بند کر دیی ہونگی واسطی محافظت مادر اپنی کی کہ پیچہی سی کوئی اور نہ آجاوی یا گئی ہون اوسکی پاس اور راہ سے
ترجمہ یہان تک کہ پہنچا مین طرف زینی کی پس رکہا مینی پانو اپنا یعنی بگمان اسکی کہ مین پہنچا زمین پر پس گر پڑا مین بیچ ہی چاندنی رات مین **ف**
ع کہا طیبی نے کہ تہا سبب اوسکی گر پڑنیکا زمین پر یہہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینہ مین پس اونہون نی گمان کیا کہ پایہ زینہ کا برابر ہی زمین کی
پس گر پڑی اوسپر زمین پر **ترجمہ** پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندہا مینی اوسکو پگڑی سی پہر چلا مین طرف یارون اپنی کی کہ قلعہ کی نیچی کہڑی
تہے پس پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین یعنی ساتہہ یارون اپنی کی اور بیان کیا مینی اونسی سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ پہیلا دے پانو اپنا پس
پہیلایا مینی پانو اپنا پس ہاتہہ پہیرا آنحضرتؐ نی پانو پر پس اچہا ہو گیا پانو گویا کہ دکہا ہی نہین تہا کبہی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ إِنَّا يَوْمَ
الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا
نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ
كَثِيبًا أَهْيَلَ فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ جِرَابًا
فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ
الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ
وَجَاءَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي
مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تحقیق ہم یعنی صحابہ روز خندق کی کہ عبارت ہے غزوہ احزاب سے کہودتے تہی یعنی خندق گرد مدینہ کی درمیان اپنے اور درمیان دشمنوں کے

پس نمودار ہوا ایک پتہر سخت پس آئی صحابہ آنحضرتؐ کی پاس اور عرض کیا کہ یہہ پتہر سخت ہی کہ ظاہر ہوا ہی خندق مین پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ مین اترونگا
یعنی خندق مین پہر کہڑی ہوی حضرتؐ اور پیٹ حضرتؐ کا بندہا ہوا تہا ساتہہ پتہر کی یعنی بسبب شدت بہوک کی اور رہی تہی ہم تین دن اسحال مین کہ نہ چکہتی تہی
کوئی چیز چکہنی کی **ف** ح ذوق بر اول سی وہ چیز کہ چکہی جاوے قسم کہانی و پینی سی یعنی ہوگئی تہی تین دن گذری تہی کہ کچہہ نہ چکہا تہا ہمنی **ت** پس لیا آنحضرتؐ نی
کدال یا کدالا اور مارا اوس پتہر پر پس ہو گیا وہ پتہر سخت ریت بہسلتے جابر کہتی ہین کہ پہرا مین اور گیا مین طرف بیوی اپنی کی کہ گہر مین تہی اور نام اونکا سہیلہ بنت معوذ
انصاری تہا پس کہا مینی کہ کیا ہی تیری پاس کچہہ یعنی کہانیکی چیز پس تحقیق دیکہا ہی مینی آنحضرتؐ پر اثر بہوک شدید کا پس نکالا اوسنی ہماری ایک تہیلا کہ اوسمین تہا
سار ہی تین سیر کی جو تہی اور تہا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یعنی پہیڑ کا پلا ہوا گہر کا پس ذبح کیا مینی اوسکو اور پیسی بیوی نی جو یہان تک کہ ڈالا ہمنی گوشت ہانڈی
مین پہر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چپکی سی عرض کیا مینی پس کہا مینی یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہمنی ایک چہوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسی ہین بیوی نی
قریب ساڑہی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہی پس آئیے آپ اور کچہہ لوگ ساتہہ اپکی پس آواز دی آنحضرتؐ نی کہ ای اہل خندق تحقیق جابر نی تیار کی ہی مہمانی
ف ح لفظ سور ساتہہ پیش سین اور جزم واو کی کہانا ضیافت کا یہہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرتؐ کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور ہی ہین فارسی کی
کہ آنحضرتؐ اونکو مشرف کیا ہی **ت** پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرتؐ نی کہ نہ اوتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہان تک کہ آؤن مین اور تشریف لائی حضرتؐ پس نکال لایا
مین روبرو حضرتؐ کی آٹا گندہا ہوا پس آپ نی دہن مبارک ڈالا آپ نی اوسمین اور دعا برکت کی اوسکی لیی پہر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کی پس لعاب دہن ڈالا اور دعا برکت کی پہر فرمایا
یعنی میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانیوالی کو پس چاہیی کہ پکاوی وہ ساتہہ تیرے اور نکال گوشت ساتہہ چمچے کے ہانڈی اپنی سی اور نہ اتار ہانڈی کو چولہے پر سی کہا جابر نی اور یہہ اہل خندق ہزار مرد تہی
یعنی تین روز کی بہوکی سیر خوراک پس قسم کہاتا ہون مین اللہ کی البتہ کہایا سب نی کہانی مین سی یہانتک کہ باقی چہوڑا اوسکو اور پہری اس حال مین کہ تحقیق
ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تہی جیسیکہ تہی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تہا جیسیکہ تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع یعنی دونون چیزین جو تہی کی تہی
موجود تہین یہہ تمام اون منبع البرکات صلعم سی ہی کی برکت سی تہا کہ زمین و آسمان اور ظاہر و باطن انکی برکتون سی پر ہیں اور سوا اسکی بہت معجزے ہوئی
مین حضرتؐ سی بڑہ جانا تہوڑی سی کہانیکا اور جوش مارنا پانیکا اور بہت سا ہو جانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت خرما کا وغیرہ
جو مشہور ہین یہانتک کہ مجموعہ اونکا ہوگیا ہی بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علماء اعلام نی جمع کی ہین دلیلین نبوت کی بیچ
کتابون مین اور بہت اچہی ان سب مین کتاب بیہقی کی ہی مسمی بہ دلائل النبوۃ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ
الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ صحابی سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عمار بن یاسر کو
اوسوقت کہ کہودتی تہی آنحضرتؐ یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرتؐ نی کہ ہاتہہ پہیرتی تہی عمار کی سر پر اور جہاڑتی تہی گرد اونکی سر سی اور فرماتی تہی ای شدت
اور مشقت اور محنت بیٹی سمیہ کے **ف** ح سمیہ ساتہہ پیش سین مہملہ کی اور زبر میم اور تشدید کی نام عمار کی مان کا ہی کہ مسلمان ہوئی تہی مکہ مین اور عذاب کی گئی بیچ
دین خدا کی اور نہ پہری دین سی یہانتک کہ خنجر مارا ابوجہل لعین نی اونکی فرج مین اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرتؐ عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتی ہین اور ندا
کرتی ہین اوسکو کہ ای شدت عمار کے حاضر ہو پس یہہ وقت تیرا ہی اور حقیقت مین مراد ندا کرنا عمار کا ہی چنانچہ اسلیی فرمایا **ت** کہ قتل کریگی تجکو ایک جماعت
کہ بغاوت کرینگی اور نکل جاوینگے امام برحق کی طاعت سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع کہا طیبی نی کہ رحم کہایا آنحضرتؐ نی عمار پر بسبب شدت کی کہ پڑیگی اوسمین عمار کہ وہ قتل کرنا
جماعت باغیہ کا ہی اور مراد اس جماعت سی معاویہ اور قوم اونکی ہی اسلیی کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی مین ہوا اور عمار ساتہہ امیر المومنین علی رضہ کی تہی اور یہہ حضرت علی کی حقیت
کی دلیلون مین سی ہی اس قضیہ مین جیسا کہ آیا ہی کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئی کہ عجب کا مشکل پیش آیا کہ عمار بن یاسر مارے ہاتہہ سی مارا گیا معاویہ نی کہا کہ کیا مشکل ہی کہا عمرو نی کہ
مینی سنا ہی آنحضرتؐ نی فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجکو جماعت باغیہ معاویہ نی کہا کہ ہمنی عمار کو نہین مارا علی نی مارا اوسکو جنگ مین لایا اور منقول ہی کہ معاویہ تاویل کرتی تہی اس حدیث کی معنون مین کہ ہم تہی نحن فئۃ باغیۃ

طالبۃ لدم عثمان اور یہہ صریح تحریف ہی اور بعضی اخبار مین لائی ہین کہ معاویہ نی عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجب مرد ہی کہ اپنی سی کمتر مین پہسلا جاتا ہی یعنی ایک اونی شخص کے ماری جانی سی ہماری ہمراہی سی الگ ہونا چاہتا ہی واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ اس حدیث مین تین معجزی ہین ایک تو یہہ کہ عمار قتل کیا جاوےگا اور دوسرا یہہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیونمین سی اور سب صدق و حق ہی پہر دیکہا مینی یعنی ملا علی نی شیخ اکمل الدین کو کہ کہا ظاہر یہہ ہے کہ دونو تاویلین مذکورین کرنی تبعاویہ سی افترا ہی اوسپر تنبیہ کہتا ہی مولف کہ ای بہائیو اس حدیث کو دیکہکر کہین زبان لعن اور طعن کے معاویہ کے حقمین نہ کہولنی لگنا ایسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حقمین ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حقمین نہ کرنا تم اونکو نشانہ بعد میرے یعنی برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نے کہ دوست رکہا اونکو پس میرے محبت کے سبب سے دوست رکہا اونکو اور جسنی مبغوض رکہا اونکو پس میرے بغض کی سبب سے مبغوض رکہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو پس تحقیق وسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق وسنی ایذا دی اللہ کو اور جسنی ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے کہ پکڑیگا اوسکو اللہ یعنے عذاب مین یہہ حدیث ترمذی نی روایت کے ہی چنانچہ اس کتاب مین بیچ باب فضائل صحابہ کی مین آویگی اور بہت سی حدیثین ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی از انجملہ یہہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی من سکت سلم و من سلم نجا اور بعضی حدیثین انکے فضائل مین بہی آئی ہین چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوۃ مین اسسے گذری ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میرے امت مین سی روبرو کی گئی میری اسحالمین کہ جہاد کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین لشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر الخ پس وہ بہی معاویہ اور لشکر اونکا تہا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور مین دیکہنا چاہیے غرضکہ اونکو برا کہنا اور نہ بغض رکہنا اونسی کہ یہہ شعبہ رفض کا ہی بچاوے واللہ تعالی اس عقیدہ بد سے کہ بعضی سنی بہی بسبب جہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نہین دیکہتے شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطا اجتہادی پر حمل کیا ہی پس پاک رکہنا چاہیے اہل سنت کو اپنی تئین اہل بیت اطہر رض کی بغض سی اور تمام صحابہ کرام رض کی بغض سے اور مہر سکوت رکہنی چاہیے زبانپر **بیت** کار کن کار بگذر از گفتار کہ درین راہ کار دارد کار ای بہائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک در آیا ہی ولا تذکر الناس الا بخیر اور غور کرو کہ جب اللہ تعالی فرماوی ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالے تو انکی صفائی کا متکفل ہووی اور ہم اپنے زبانین گندی کرین انکی طعن و تشنیع سی عاذنا اللہ ووفقنا لما یحب و یرضی

وعن سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُجْلِيَ الْاَحْزَابُ عَنْهُ الْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ متفرق ہوگئے اور چلی گئی گروہ کفار کی حضرت کی مقابلہ سے

ف ح ع یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ عداوت پر اجماع اور اتفاق کیا تہا تمام واسطے کفار نی چنانچہ اسی لیے اوسکو غزوہ احزاب بہی کہتے ہین کہ مشرک اور یہود تمام گروہ کفار کی ہزار اتفاق کرکر مدینہ پر چڑہ آئی تہی اور گروہ قریش کا سردار ابو سفیان تہا اسیطرح اور جماعات کفار کے اور اور سردار تہی اور گذرا اونپر قریب ایک مہینی کی کہ اونمین لڑائی نہوتی تہی مگر کچہہ تیر اندازی اور پتہراو ہوتا تہا اسمین یہانتک کے پروردگار تعالی نے نازل فرمائی مدد اپنی کہ بہیجی ہوا اور ایسے لشکر ملایکہ کی کہ کفار نہ دیکہتی تہی اونکو اور ڈالا اونکے دلون مین رعب پس ہم برہم ہوگئے چنانچہ مفصل یہ قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابونمین کورہی اوسوقت آنحضرت نے بطریق دینے خبر غیب کے فرمایا **ترجمہ** کہ اب یعنے بالعد اسوقت کی جہاد کرینگی ہم اونپر یعنی ابتدا اور وہ نہین لڑینگی ہم سی ہم چلینگی طرف اونکی نقل کی یہہ بخاری نی +

ف ح یعنی اور وہ نہین آوینگی طرف ہمارے اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکونکا مدینہ مین واسطی جنگ مسلمانونکی نہ آیا اور مسلمان اونپر چڑہ چڑہ کر گئی اور فتحین کین غرضکہ حضرت نی خبر دی کہ آج سی شوکت مشرکون کی کم ہوگئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہہ معجزہ حضرت کا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ

الیہم مُتّفقٌ علیہ وفی روایۃٍ للبخاریّ قال انسٌ کانّی انظرُ الی الغبارِ ساطعًا فی زُقاقِ بنی غنمٍ موکبَ جبرئیلَ علیہ السّلام حین سارَ
رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم الی بنی قُریظۃَ روایت ہے عائشہ سے کہا جبکہ پہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکہے ہتیار یعنی اوتاری ہتیار بدن سے بسبب فارغ ہونیکی جنگ سے اور غسل کیا
ح ع یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ ایک جانب سر کی دہوئی تہی یعنی ہنوز غسل پورا نہ کیا تہا ترجمہ کہ آئی حضرت کی پاس جبرئیل
اسحالیکہ آنحضرت یا جبرئیل جہاڑتی تہی سر اپنا اور پاک کرتی تہی گرد سی کہ پڑی تہی غزوہ خندق مین پس کہا جبرئیل نی آنحضرت کو کہ تحقیق آپ نی
توڑ رکہی ہتیار قسم ہی اللہ کی مینی نہین رکہے ہتیار چنانچہ دیکہتی ہی ہو تم نکلو طرف اُن کافرون کی پس فرمایا آنحضرت نی پس کہان قصد کرون مین اور
کنکے طرف نکلون پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تہی یہود مین سے کہ مدینہ سی تین چار کوس پر رہتی تہی اور اونہون نے
عہد شکنی کی تہی کہ ساتہہ کیا تہا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ ہی کہتی تہی کچہہ نشان اوسکا اب ہے باقی ہی ترجمہ پس نکلی آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ؛
ف ع اور فتح دی اللہ تعالی نی آنحضرت کو اونپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ اونکا تاریخ کی کتابون مین اور بعضی تفسیرون مین مفصل مذکور ہی اور جو جو
معجزے کہ ہر قضیہ مین واقع ہوئی ہین بعضون نے لکہی ہین ترجمہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بخاری کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نے گویا مین دیکہتا
ہون طرف غبار کی کہ اوٹہا تہا بیچ کوچہ بنی غنم کی ف ح ساتہہ زبر غین معجمہ اور جزم نون کی اور زیر سی بہی آیا ہی نام ایک قبیلہ کا انصار مین سے ترجمہ
سوارون کے جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کی تہی جسوقت چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کی ف ح ع ظاہر یہہ ہے کہ اوس کوچہ مین مدد رفت
لوگونکی نہ تہی پس دیکہنا اوٹہنی غبار کا اوسمین سے دلیل ہوا اسپر کہ یہہ ملایکہ کی لشکر کی قدمون سی اوٹہا اور غالب یہہ ہے کہ سردار اونکی جبرئیل ع تہی اور جبرئیل
ساتہہ تہی اونکی یا وہ ساتہہ تہی آنحضرت کی اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی اسلیے ہی کہ مانند تابعدارون اونکی تہی اور معجزہ یہان آنا جبرئیل کا ہی ہتیار
باندہی ہوئی لشکر سمیت جنگ کے لیے اور دیکہنا غبار کا لشکر ہی ہر چند کہ وہ بذاتہ معلوم نہ ہوتی تہی وعن جابرٍ قال عطشَ النّاسُ یومَ الحُدیبیۃِ
ورسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم بینَ یدیہِ رکوۃٌ فتوضّأَ منہا ثُمّ اقبلَ النّاسُ نحوَہٗ قالُوا لیسَ عندنا ماءٌ نتوضّأُ بہٖ ونشربُ الّا ما فی
رکوتِکَ فوضعَ النّبیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم یدَہٗ فی الرّکوۃِ فجعلَ الماءُ یفورُ بینَ اصابعِہٖ کامثالِ العیونِ قال فشربنا وتوضّأنا قیلَ
لجابرٍ کم کنتم قال لو کنّا مائۃَ الفٍ لکفانا کنّا خمسَ عشرۃَ مائۃً مُتّفقٌ علیہِ اور روایت ہی جابر سے کہ پیاسے ہوئے لوگ دن حدیبیہ
کے حالانکہ آنحضرت آگی اونکی تہی چہاگل پس وضو کیا اوس سے پہر متوجہ ہوئے لوگ طرف آنحضرت کی عرض کیا کہ نہین ہی ہمارے پاس پانی کہ وضو کرین ہم اوس سے
اور پیوین اوسکو مگر یہی پانی ہی کہ جو آپکی چہاگل مین ہے یعنی اور ظاہر ہی کہ یہہ نہین کفایت کریگا سبکو پس رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا چہاگل مین یعنی اوسکی
اندر پس اوسکی منہہ مین سے پس لگا پانی جوش مارنی آنحضرت کی انگلیونکی درمیان مین سے مانند چشمون کی کہا جابر نی پس پانی پیا ہمنی اور وضو کیا ہمنی ف ع پس دیکہنا چاہیے
اونکی کہ کیسی طہارت ظاہر اور باطن کے حاصل ہوئی اونکو اوس پانی سے کہ وہ افضل تہا سب اقسام پانیون مین ترجمہ کہا گیا واسطی جابر کی کہ کتنی تہی تم یعنی
اوسدن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تہا یہہ سوال غیر مناسب مقام معجزہ مین کہا جابر نی یعنی دل جواب مین کہ اگر ہوتی ہم لاکہہ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا
ہمکو پہر جواب پایا اونکی بات کا کہ تہی ہم پندرہ سو نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ظاہر عبارت یہہ تہا کہ کہتی ہزار اور پانسو لیکن مقصود مبالغہ کرنا تہا بہتایت
مین اور یہہ ہے ہی کہ اہل حدیبیہ جماعتین تہین جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تہی کذا قیل وعن البراءِ بنِ عازبٍ قال کُنّا معَ رسولِ اللہِ صلّی اللہُ
علیہِ وسلّم اربعَ عشرۃَ مائۃً یومَ الحُدیبیۃِ والحُدیبیۃُ بئرٌ فنزحناہا فلم نترُکْ فیہا قطرۃً فبلغَ النّبیَّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم فاتاہا
فجلسَ علی شفیرِہا ثُمّ دعا باناءٍ من ماءٍ فتوضّأَ ثُمّ مضمضَ ودعا ثُمّ صبّہٗ فیہا ثُمّ قال دعوہا ساعۃً فاروَوا انفسَہم ورکابَہم حتّی ارتحلُوا رواہ البخاریّ
اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلعم کی چودہ سو دن حدیبیہ کے ف ح اور جابر کے روایت مین پندرہ سو کہا اور بعضی کہتی ہین

کہ زیادہ چودہ سو سی تہی اس جسنی کہ پندرہ سو کہا اوسنی جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جسنی چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت جماعت آتی تہی اور چلی
جاتی تہی ایکوقت مین چودہ سو تہی اور ایکوقت مین پندرہ سو ہوئی یا پندرہ سو تہی اور پہر چودہ سو رہ گئی یا مدار غلبہ ظن اور تخمین پر ہے ترجمہ اور حدیبیہ کہ فصیح
تخفیف یٰ سی ہے نام ایک کنوئیکا ہی کہ مکہ سی دس بارہ کوس ہے پس ہم کہینچا ہمنی پانی اوسکا پس چہوڑا ہمنی اوسمین ایک قطرہ پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت صلعم کو پس
آئی آنحضرت کنوین کی پاس اور بیٹہی کنوین کی کنارہ پر پہر منگایا آنحضرت نی باسن پانی کا اور وضو کیا پہر بعد وضو کی پانی منہہ مین لیا اور دعا کی پہر ڈالا
آپ نے ہن کنوی مین پہر فرمایا چہوڑ دو اس کنوی کو ایک ساعت تک **ف** ع یا پہر جاوے شاید کہ یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی بتدریج اور
مراد اس سے ساعت نجومیہ ہے نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کی **ترجمہ** پس خوب سیراب کیا لوگون نی اپنی تئیں اور اپنی سواری کی جانورونکو یہانتک کہ
کوچ کیا وہان سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ قضیہ جابر کا اور براء کی حدیث مین مذکور نہ اہلی تہا اس قضیہ سی اور معجزی حدیبیہ مین مکرر ہوئی

وَعَنْ دف عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ
الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً
بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ فَاسْتَقَوْا فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ
أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عوف تابعی سی کہ نقل کی ابی رجاء تابعی سے اونہون نی عمران بن حصین
صحابی سی کہ کہا تہی ہم ایک سفر مین ساتہ آنحضرت کی پس شکایت کی آنحضرت سی لوگون نی پیاس کی پس اوتری آنحضرت اور بلایا فلانی شخص کو یعنی ایک شخص کا
نام لیکر پکارا تہا نام لیتا تہا اوس فلانی کا ابو رجاء کہ راوی حدیث کا ہی عمران بن حصین سے اور بہول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ہی ابو رجا سی یعنی اس سبب کیا
اوسکو لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بہی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈہونڈو پانی پس گئی دونون یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکہا اون
دونون نے ایک عورت کو کہ بیٹہی ہی درمیان پکہال کی اونٹ پر یا کہا راوی نی درمیان دو سطیحون پانی کی اور سطیحین ہے کہتی ہین پکہال کو پس لائی وہ دونون
صحابی اوس عورت کو پکہال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضون نی کہا اوسکی پکہال کو اونٹ پر سی اور منگوایا آنحضرت نی ایک
باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانیکی ڈالنیکا اوس باسن مین پکہال کی دہانون میں سی اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو اپنی تئین یعنی آپ بہی پیو اور اپنی جانورونکو
پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبہون نی کہا عمران نی پس پیا ہمنی درحالیکہ پیاسی تہے ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئی ہم پہر بہر لیا ہمنی ہر
مشک اور سہرچہ کا گل کہ ہمارے ساتہ تہی یعنی جو باسن ہمارے پاس تہے بہر لیے اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت یعنی الگ ہوئی اور پہرا اوس پکہال سی حالانکہ
تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ شبہ ڈالا جاتا تہا طرف ہمارے یہہ کہ وہ پکہال بہت بہری ہوئی ہی بہ نسبت اوسوقت سی کہ شروع کیا تہا آنحضرت نی پانی لینا اوس سے نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی سبہون نے پانی پیا اور باسن بہرے اور وہ پکہال زیادہ بہری ہوئی معلوم ہوتی تہی بہ نسبت اوسوقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع
کیا تہا اور اس حدیث کا تتمہ اور بہی ہی کہ آنحضرت نی کہانا اور غلہ دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئے اور خبر دی کہ یہہ شخص ساحر ہی کہ آسمان و زمین
کے درمیان مین مانند اوسکی کوئی ساحر نہین ہی یا نبی برحق ہی الخ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا
وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى فَانْقَادَتْ
مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي

عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا چلے ہم ساتھ آنحضرت کے یہاں تک کہ اترے ہم ایک میدان کشادہ میں پس تشریف لیگئے آنحضرت رفع حاجت کے لیے یعنی پاخانہ پس دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ وے پتھر سے کہ پردہ کریں ساتھ اوسکے لوگوں سے اور ناگہاں دیکھے آنحضرت نے دو درخت بیچ کنارے میدان کی پس گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کی اون دونوں میں سے پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ فرمان برداری کر مجھے یعنی واسطے پردہ کرنیکے میرے ساتھ حکم خدا تعالی کی پس گردن رکھی وے درخت نے ساتھ آنحضرت کے مانند اونٹ نکیل پڑی ہوئی کے کہ فرمان برداری کرتا ہے اپنے کھینچنے والے کی یہانتک کہ آئے آنحضرت دوسرے درخت کی پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنیکے میرے ساتھ حکم خدا تعالی کی پس تابعداری کی ساتھ حضرت کی اسیطرح کہ جیسے پہلے درخت نے کی تھی یہانتک کہ جسوقت ہوئے آنحضرت درمیان آدھے راہ پر درمیان اون دونوں کی یعنی بیچوں بیچ میں فرمایا کہ قریب جاؤ آپس میں اسحالمیں کہ سایہ کرنیوالی ہو مجھپر ساتھ حکم خدا تعالی کی پس قریب ہوگئے وہ دونوں یعنے یہانتک کہ رفع حاجت کی حضرت نے درمیان میں اون دونوں کی جابر کہتے ہیں پس بیٹھا میں اسحالمیں کہ باتیں کرتا تھا اپنی دل سے **ف** ح یعنی بیچ واقع ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا میں نے حضرت سے اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتیں دلمیں کرتا تھا جیسیکہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنے دل سے باتیں کرتا ہے اور اوسکو حدیث نفس کہتے ہیں **ترجمہ** پس ظاہر ہوا مجھسے التفات ط یعنی دیکھنا ایک جانب کو یعنی مشغول تھا میں اپنے دلکی ساتھ اور التفات نہیں رکھتا تھا کسی چیز کیطرف پس التفات کیا اور دیکھا میں نے تو ناگہاں دیکھتا ہوں میں آنحضرت کو کہ تشریف لیے آتے ہیں ادہر کو اور ناگہاں دیکھا ہوا میں نے ون دونوں درختوں کو تحقیق جدا ہوگئے ہیں پس کھڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونوں میں سے اپنی جگہہ پر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ع پس میں دو شجری ہوئی ؛

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے یزید بن ابے عبید سے کہا دیکھا میں نے نشان ضربہ کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کی پس کہا میں نے اے ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہے کیا ہے یہہ زخم کہا یہہ زخم ہے کہ پہنچا تھا مجھکو دن خیبر کی پس کہا لوگوں نے کہ پہنچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا اور مرگیا یعنی زخم شدید پہنچا تھا کہ لوگوں نے گمان کیا کہ مرگیا پس حاضر ہوا میں آنحضرت کی پاس پس پھونکا آنحضرت نے اوس زخم کی جگہہ میں تین بار پھونکنا پس پایا میں نے دکھ اوسکا اسوقت تک نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا خبر پہنچائی آنحضرت نے مرنی زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگوں کو پہلے اس سے کہ آوے لوگونکو خبر اونکی مرنیکی ؛ **ف** ح یہہ تینوں غزوہ موتہ میں کہ ساتھ پیش میم کی نام ایک شہر کا ہے شام میں سنہ آٹھ میں شہید ہوئے تھے اور مسلمان تین ہزار تھے اور روم ایک لاکھ اور تمام قصہ سیر کے کتابوں میں لکھا ہے پس ان کو خبر موت کی دینی معجزہ ہے حضرت کا اور اس سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے خبر موت کی پہنچانی **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونے اونکے لیا نیزہ زید نے یعنی علم لیا کہ پہلا میر لشکر کی تھے اور عادت ہے کہ لیتا ہے نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کیے گئے پہر لیا جعفر نے نیزہ پس شہید کیے گئے یعنی بحسب تفصیل مشہور کی پہر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نے پس شہید کیے گئے فرماتے تھے آنحضرت یہہ احوال اور آنکھیں آنحضرت کی آنسو گرانے

نہین یعنی بسبب غم اونکی یہانتک کہ لیا نشان اوس شخص نے کہ لقب اوسکا شمشیر ہی شمشیران خدا سی **ف** ع یعنی شجاع ہی شجاعان خدا سے اسلیکی کہ وہ ہزار پر حملہ کرتی تہی اور اونکی ہاتھہ سی اوس روز آٹھہ تلوارین ٹوٹین اور اضافہ سیف اللہ بزرگی کی الہی ہی **ترجمہ** مراد رکہتی تہی حضرت یعنی کلام سابق سی خالد بن ولید یعنی یہہ کلام انس کا ہی یا اونکی مابعد کی راوی کا یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالی نی مسلمانونکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یعنے خالد کی ہاتھہ سے اور زمانہ امارت اونکی مین ور اختلاف کیا ہی علمانی کہ آیا اوس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہانتک کہ پہری مسلمان غنیمت لیکر یا مراد فتح سی بچاؤ مسلمانون کا ہی کہ پہرے صحیح وسالم انتہی اور حضرت شیخ نی کہا یعنی مدد کی مسلمانون کی روم پر اور مسلمان اونکی ہاتھہ سی سلامت رہی

وعن عباس قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يركض بغلته قبل الكفار وانا اخذ بلجام بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفها ارادة ان لا تسرع وابو سفيان بن الحارث اخذ بركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اى عباس ناد اصحاب السمرة فقال عباس وكان رجلا صيتا فقلت باعلى صوتي اين اصحاب السمرة فقال والله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها فقالوا يا لبيك يا لبيك قالوا فاقتتلوا والكفار والدعوة في الانصار يقولون يا معشر الانصار يا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها الى قتالهم فقال هذا حين حمي الوطيس ثم اخذ حصيات فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد فوالله ما هو الا ان رماهم بحصياته فما زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا رواه مسلم

اور روایت ہی عباس سے کہ کہا حاضر تہا مین ساتہہ آنحضرت کے دن غزوہ حنین کے **ف** ع غزوہ حنین کا ہوا تہا بیچ شوال کی سنہ آٹہہ مین بعد فتح مکہ کی اور حنین ساتہہ پیش ح مہملہ اور زبر نون پہلی کی اور بعد اوسکی ی ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کے پرے عرفات کی **ترجمہ** پس جب ملی مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشت وخون شدید ایستہ مین پہیر مسلمان پشت دیکر **ف** ع ح یعنی بعضی جلد باز وہ نئی ہی اور حقیقت مین وہ بہاگنا نہ تہا بلکہ پہر کر آنحضرت کی پناہ مین آتی تہی تا مدد مانگین آنحضرت سی حاصل یہہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہوگئی تہی **ترجمہ** پس شروع کیا آنحضرت نی کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کفار کی **ف** اوس خچر کا نام دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نی پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکون سی اور آیا ہی کہ آنحضرت نی رد بہی کئی ہین بعضی ہدیے مشرکین کے پس بعضون نے کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن اسمین نظر ہی بسبب معلوم ہونی تاریخ کی اور اکثر اسپر ہین کہ رد منسوخ نہین ہوا قبول جو کیا ہے اوس سے کیا ہی کہ طمع کرتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور امید رکہتی تہی اور اوس سے مصلحت مسلمانون کی اور رد کیا اوسکو کہ خلاف اسکی تہا **ترجمہ** اور مین پکڑی ہوئی تہا حضرت کی خچر کی لگام تہامبتا تہا مین اوسکو بارادہ اسکی کہ نہ جلدی کری خچر طرف دشمنون کی اور ابو سفیان کہ نام اوسکا تہا مغیرہ بن الحارث بن عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑی ہوئی تہا رکاب آنحضرت کی جنبی از راہ ادب ور محافظت کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی ای عباس آواز دی اصحاب سمرہ کو **ف** ح سمرہ کہتی ہین کیکر کی درخت کو اوسکی نیچی بیعت کی تہی کتنی ایک اصحاب نی حدیبیہ مین کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتی ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ اوس وقت ہین حج مین **ترجمہ** پس کہا عباس نے اور تہی مرد بلند آواز پس کہا مین نے یعنی پکارا مین نے بلند آواز سے کہ کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی تم بہو لو تم بیعت کو کہ واقع ہوئی تہی نیچی درخت کی پس کہا عباس نے قسم ہی اللہ کی البتہ گویا کہ پہرنا اصحاب سمرہ کا اوسوقت کہ سنی آواز میری تہا مانند پہرنے گایون کی اپنی بچون پر کہ کیسی تیز بسبب محبت اور شوق کی آتی ہین دیتے ہی وہ آتی پس کہا اونہون نی ای قوم حاضر ہین ای قوم حاضر ہین پس لڑی مسلمان ساتہہ کافرون کی اور دعوت یعنی استعانت اور پکارنا ابتدا مین کا انصار مین تہا کہتی ہین غازی ای گروہ انصار کی ای گروہ انصار کی یعنی مدد کرو پہر کوتاہ کیا گیا پکارنا او منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے

ف ع ح پس پکارا گیا ابی بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہی انصار اولاد دو بہائیون کے ہین ایک اوس اور دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد مین سے ہین پس
دیکہا آنحضرت نی اصحا الیکن وہ اپنی خچر پر سوار تہی مانند خوب قدرت رکہنی والیکی دیر چلانی وسکیکی اور بعضون نی کہا مانند اوس شخص کی کہ دراز کرتا ہی گردن اپنی
تا کہ دیکہی طرف اوس چیز کی کہ دور ہی اوس سے درحالیکہ مائل تہی طرف قتال اونکی یعنی صحابہ جو لڑتی تہی آنحضرت گردن اونچی کرکر اونکی طرف دیکہتی تہی
پس فرمایا آنحضرت نی یہہ وقت گرم ہونی لڑائی کا ہی یہہ لین آنحضرت نی کنکریان پس پہینکا اونکو کفار کی منہ پر پس یہہ کہکر شاہت الوجوہ پہر فرمایا یعنی انہزاموا
کے یا خبر دینی کی کہ شکست کہائی کافرون نی قسم ہی رب محمد کی پس قسم ہی اللہ کی نہ تہی شکست مگر بسبب اسکی کہ پہینکیں آنحضرت نی کنکریان اپنی یا تہا واقعہ مگر دانا
کنکریونکا یعنی ورنہ ہوا قتال اور شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکہتا رہا مین تیزی اور شدت اونکی اور تلوار ونکی ضعیف و کند اور حال اونکا ذلیل لعل
کے یہہ مسلم نی **ف** ع آہین دو معجزی ظاہر ہوئی حضرت کی ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اونکی شکست کی اور ماری سنگریزی پس بہاگ گئی سب رو

و عن أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا لَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُهُ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہی ابی اسحق تابعی سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی براء ابن عازب صحابی کی کہ ای ابا عمارہ کیا بہاگی تم کافرون سی دن حنین کی کہا براء نی قسم ہی اللہ کی نہین
پیٹہ دی آنحضرت نی یعنی حقیقۃً اور صورۃً ولیکن اسقدر ہوا کہ نکلی یعنی طرف دشمن کی نوجوان حضرت کی صحابو مین سے کہ نہ تہی اوپر بہت سے ہتیار پس ملے ایک قوم
تیر اندازسی یعنی ہوازن سی کہ نہ نزدیک تہا کہ گری اونکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسی تیر انداز تہی کہ خطا نہین کرتا تہا تیر اونکا پس ماری اوس قوم نی اون نوجوانونکو تیر ایسی قریب
تہی کہ خطا کرین **ف** ع یہہ جواب براء نی خوب ادب سی دیا اسلیے کہ تقدیر کلام یہہ تہی کہ کیا تم سب بہاگ گئی تہی پس یہہ پوچہنا مقتضی اسکو تہا کہ آنحضرت بہی تہہ ہون اونکی
پس براء نی کہا کہ قسم اللہ کی کہ آنحضرت نہین بہاگی ولیکن ایک جماعت صحابہ کی تہی کہ اوپر ایسا ایسا کچہہ گذرا **ترجمہ** پس متوجہ ہوئی وہ جوان اوسوقت مین یا اوس
مکان مین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع یعنی دعا مانگنی کی لیے پس اس صورت مین نہین صادق آتا ہی اوپر انکی بہاگنا کیونکہ طلب دعا کی لیے آتی تہی کہ پہر
لیکر خوب لڑین اگر کوئی کہی کہ ذکر ہوا پہلی حدیث مین کہ پہیری مسلمان پشت دی کر اور اس حدیث مین کہا پس متوجہ ہوئی آخر پس کیونکہ ہو تطبیق تو جواب اسکا یہہ ہی کہ واقع
ہوئی تہی اونکو صورت پشت دینی کی پہر بعد متوجہ ہوئی آنحضرت کی اونکی طرف اور آواز کر دینی عباس کے اونکو حاصل ہوئی اونکو سعادت متوجہ ہونیکی اور انتقال
کیا صورت فرار سی طرف سیرت قرار کی **ترجمہ** اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہی اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تہا اور ابوسفیان بن حارث چلتی تہی آگے
حضرت کی یا کہینچتی تہی حضرت کی خچر کو **ف** ع اور یہہ ظاہر مین معارض ہی اوس کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑی ہوئی تہی اور ابوسفیان رکاب لیکن ممکن
ہے حمل کرنا اوسکا ناوب یعنی نوبت بہ نوبت پکڑنی پر کہ کبہی ابوسفیان لگام پکڑتی ہونگی اور عباس رکاب اور کبہی عباس لگام پکڑتی ہونگی اور ابوسفیان رکاب
یا حمل کرینگی اوپر کہ اوسحالمین بسبب شدت کی احتیاج دونون کی باگ پکڑی ہوئی ہو **ترجمہ** پس اوتری آنحضرت یعنی خچر پر سی اور طلب کی اللہ تعالی سی مدد
اور کہا آنحضرت نی مین پیغمبر ہون کچہہ جہوٹ نہین اور مین بیٹا ہون عبد المطلب کا **ف** ع لفظ کذب اور مطلب مین ب کو جزم ہی جیسیکہ معمول ہی وقفکا
سجع اور نظم مین اور صادر ہوا یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بطور وزن شعر کی بمقتضی طبیعت موزون آنحضرت کی بغیر قصد کی پس نہین کہا جاویگا اوسکو
شعر اور آنحضرت نی اپنی تئین نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کیطرف بسبب اسکے کہ وہ بہت مشہور تہی عزت و بزرگی مین اور حضرت نی جو اپنی تعریف کی تو یہہ ازراہ

ریا وسمعۃ کی نہتی بلکہ حبیبی عادت غازیون کی ہوتی ہی کہ اظہار شجاعت وجوانمردی دشمنونکی آگی کیا کرتی ہین پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہہ اس ارادہ سی آپ تعریف
کرنی جائز ہی ترجمہ پہر یعنی بعد جمع ہونے مسلمانون کی اور رجوع کرنی جوانونکی صف باندہ کر کہڑا کیا حضرت نی صحابہ کو نقل کی یہہ مسلم نی اور روایت کی بخاری
کی ہین معنی اسکی یعنی اور لفظ اسکی مسلم کی ہین اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا براء بن عازب نی کہ تہی ہم جسوقت کہ سخت ہوتی لڑائی
پناہ ڈہونڈتی ہم طرف انکی اور طلب کی خلاصی بسبب انکی اور تحقیق دلیر و مردانہ ہم مین سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کہڑا ہوتا حضرت کی **ف** ع یعنی جسجگہہ وہ ہوتے
وہ بہی ہین ہوتا اور معنی یہہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکہتا تہا اوسوقت اوپر تقدم کی حضرت پر سے یا یہہ کہ ہوتا بزدلا تو بہاگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا
طرف حضرت کی ترجمہ مراد رکہتی تہی براء ساتہہ ضمیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم **ف** ع ح اسمین بیان ہے حضرت کی شجاعت کا اور اونکی کمال اعتماد کرنیکا اللہ
تعالی پر اور معجزہ یہان یہہ ہوا کہ حضرت نی اوترکر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکے کفار کیطرف اور اونہون نی شکست پائی بسبب اوسکی جیسکہ
پہلے حدیث مین مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطی تمام کرنی قصہ حنین کی ہی **وعن** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُنَیْنًا فَوَلّٰی صَحَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَۃِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَۃً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ
ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِہٖ وُجُوْھَھُمْ فَقَالَ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ فَمَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْھُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَیْنَیْہِ تُرَابًا بِتِلْکَ الْقَبْضَۃِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ فَھَزَمَھُمُ اللّٰہُ
وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَھُمْ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد
کیا ہمنے یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کی دن حنین کی پس پیٹہ دیکے بعضے آنحضرت صحابہ نے پس جبکہ گہیرا کافرون نی آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچر سی پہر لی آنحضرت نی
ایک مٹہی خاک کی زمین سے کہ سنگریزی بہی اوسمین تہے پہر مقابل کیا آنحضرت نی ساتہہ اوس خاک کی کافرونکی مونہون کو یعنی سامنی انکی مونہون کی ڈالی اور کہا برے
ہوئی یا بری ہو جیو منہہ ونکی پس پیدا کیا اللہ تعالی نی اونمین سے کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تہا مگر کہ بہردیا اللہ تعالی نی اسکی دونوں آنکہونکو ساتہہ خاک اوس مٹہی خاک
کے کہ ڈالی اونکی مونہون کیطرف پس پہیر کافر پیٹہہ دیکر پس شکست دی اونکو اللہ تعالی نی اور بانٹین آنحضرت نی غنیمتین انکے درمیان مسلمانون کی نقل کی یہہ مسلم
نے **ف** ع اسمین تین معجزی ہین آنحضرت کے ایک تو یہہ کہ پہنچی مٹی اوس مٹہی کی سبکی آنکہون مین اور دوسرے یہہ کہ پہر گئین آنکہین ہر ایک کے اوس تہوڑی سی مٹی سے
باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی اور تیسرا شکست پانا اونکا اوس سی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ شَھِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حُنَیْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَہٗ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ ھٰذَا مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ
الْقِتَالِ وَکَثُرَتْ بِہِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ تُحَدِّثُ اَنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ
فَکَثُرَتْ بِہِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَکَادَ بَعْضُ النَّاسِ یَرْتَابُ فَبَیْنَمَا ھُوَ عَلٰی ذٰلِکَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَھْوٰی بِیَدِہٖ
اِلٰی کِنَانَتِہٖ فَانْتَزَعَ سَھْمًا فَانْتَحَرَ بِھَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَدَّقَ
اللّٰہُ حَدِیْثَکَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ یَا بِلَالُ
قُمْ فَاَذِّنْ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا حاضر ہوئی
ہم ساتہہ آنحضرت کی غزوہ حنین مین **ف** ح ا در مواہب لدنیہ مین اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری مین بہی اسیطرح ہی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت
نے ایک شخص کے حقمین اون لوگونمین سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہہ شخص دوزخی ہی **ف** ع اور نام اوسکا قزمان تہا اور تہا وہ منافقونمین سے
اگرچہ ظاہر تہا نفاق اوسکا ترجمہ پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرون سے سخت ترین لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ مین سی تعجب
کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجکو حقیقت حال اوس شخص کے سی کہ فرماتی ہو تم کہ وہ دوزخیونمین سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا

پس بہت لگی اوسکو زخم یعنی ظاہر حال وسکا یہہ ہے کہ وہ بہشتی ہی پس فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو کہ وہ دوزخیوں میں سی ہی **ف** ع یعنی بات وہی ہی جو میں کہی
اگرچہ ظاہر ہو تمکو خلاف اوسکی اسلیے کہ صورت اعمال کا کچھہ اعتبار نہیں ہی مدار اچھی احوال و رخاتمہ پر ہی **ترجمہ** پس قریب تہے بعضے لوگ یعنی بعضی مسلمان ضعیف
الایمان کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت کے باوجود اس جلو وجہد اوسکی لڑتی ہین کیونکہ فرماتی ہین کہ وہ دوزخی ہی پس درین اثنا مین کہ وہ اس حال پر تہا ناگہان
پایا اوسنے درد زخمونکا پس قصد کیا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی طرف ترکش اپنی کی اور کہینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتہہ اوس تیر کی **ف** ع ح اور بخاری کی کئی نسخون مین
آیا ہی لفظ اسہما ساتہہ صیغہ جمع کی بجای سہما کی یعنی کہینچی کئی تیر اور صحیح بخاری کی ورحدیث مین آیا ہی کہ اوس شخص نے رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا
تلوار کی تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مرگیا اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی اس روایت سے شاید کہ دونون امر کیے ہون اول تیر سے کیا ہو پہر جب تمام نہوا قتل
تو تلوار سے کیا واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنی کی یا فاسق بسبب قتل کرنی نفس اپنی کی **ترجمہ** پس دوڑ گئی کتنی ایک شخص مسلمانون
مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نی بات آپکی کہ آپنے فرمایا تہا کہ وہ دوزخیونمین سے ہے تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانی نی اور مار ڈالا اپنی تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول وسکا **ف** ع
یہہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئی آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق اپکا اور فرمایا **ترجمہ** کہ ای بلال اوٹہہ پس اعلام کر لوگونکو ساتہہ اسکی کہ نہین داخل
ہوگا بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال وسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع مراد فاجر سے
منافق ہی یا فاسق اون لوگونمین سی کہ کرتی ہین عمل از راہ ریا کی یا ملاتی ہین ساتہہ وسکی گناہ کو اور کبہی کرتی ہین ایسا عمل کہ اوس سے خاتمہ بد ہوتا ہی اور احتمال ہے
کہ ہو یہہ جملہ داخل تحت اعلام کی یا جدا بیان ہو واسطے اختلاف احوال عاملین کے اور مانند وسکی وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتی ہین یا پڑہتی پڑہاتی ہین یا اذان
دیتی ہین یا امامت کرتی ہین یا مسجد مدرسہ وغیرہ بناتی ہین واسطے غرض فاسد کے اور ہوتی ہین وہ سبب انتظام دین کی و رتقویت مسلمانون کی اور رہ خود
محروم ہوتی ہین انکے او ثواب سے جعلنا اللہ تعالی من المخلصین **ف** ح یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخمین ہوگا اور مذہب یہہ ہی کہ اگر مومن ہے
اور تصدیق باقی رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخمین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنی نفس کا ہی ایک فرد ہی قاتل مومن کے اور قرآن مجید
مین حکم کیا ہی وسکی خلود کا دوزخمین اور علمانی اوسمین تاویلین کے ہین اور بعضی محدثون نی ال ظواہر سی کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہے لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخمین
رہتا ہے لیکن ہمیشہ دوزخمین رہنی کو مخصوص ساتہہ کافر کی نہین سمجہتی لیکن یہہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت جماعت کی مذہب کے اور یہہ حق خاص اس شخص کے کہ قصہ
اوسکا حدیث مین گذرا کہتی ہین کہ وہ منافق تہا جیسیکہ خطیب بغدادی نی کہا یعنی در واقع مین منافق تہا اگرچہ ظاہر نہ تہا نفاق وسکا واللہ اعلم **وعن عائشة**

قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِي دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ
ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ ثُمَّ قَالَ
اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَاذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ
طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ
الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا سحر کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ البتہ حضرت کی خیال ڈالا جاتا تہا کہ اونہون نی کی ہی ایک چیز اور حال انکہ
نہین کی ہی **ف** ع ح کہا بعضون نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ غالب آیا تہا حضرت پر نسیان اسطرح کا کہ گمان کرتی تہی بسبب اسکی کہ فلانی چیز کی ہی حالانکہ کی
تہی یا گمان کرتی کہ نہین کی فلانی چیز حالانکہ کرچکتی تہی وسکو اور یہہ امر دنیا مین تہا نہ امر دین مین و رنظیر اسکی وہ ہے جو فرمایا اللہ تعالی نی حضرت موسی علیہ السلام کی

حقهین یخیل الیه من سحرهم انها تسعی یعنے موسی علیه السلام کی خیال مین یهه ڈالا گیا که کفار کی سحر سی رسیان وغیره دوڑتی پهرتی هین حالانکه
وه دوڑتی نهین بلکه اونهون نی پارا جو ملا تها بسبب گرمی آفتاب کے وه اچهلنی لگین انکے خیال مین آیا که وه خود حرکت کرتی هین اور حدیث مین آیا هی که حضرت
کے خیال مین آتا تها که جماع کرین اپنے کسی بیوی سی اور پهر نهین کرتی تهی یعنی دل چاهتا تها اور جانتی تهی که مین قدرت رکهتا هون جماع کی اور جب پاس
جاتی تهی اونکی توقادر نهین هوتی تهی اوپر اور سحر ایک مرض هی امراض مین سے تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچهه منافی اونکی نبوت کی نهین جیسی اور بیماریان
به اقتضای بشریت کی هوتی تهین ویسے هی یهه بهی هوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنے مین انحضرت کی جسم شریف مین یهه تهی که معلوم هو جاوی تاثیر کرنا سحر کا
کر تاثیر اسکی ایسی ثابت هے که جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اوروں کی کیا حقیقت ہے اور ظاهر هو نبوت حضرت کی که سحر ساحر مین تاثیر نهین کرتا اور کافر
حضرت کو ساحر کهتی تهی پس حقتعالی نی بسبب تاثیر کرنی سحر کی اون مین ظاهر کر دیا که یهه ساحر نهین هے اور قصه سحر کا بعد رجوع کرنے کی حدیبیه سی تها ذیحجه
کے مهینے مین سنه چهه مین اور مدت اوسکی بقا کی چالیس روز کهی هی علما نی اور ایک روایت مین چهه مهینے اور بموجب ایک قول کی تمام سال غلبه رکها تو مادر
علابه اوسکا چالیس روز هوا اور رهنا بعضی علامتوں کا چهه مهینے تک اور بقا بعضی اوسکی بقایا کا سال بهر تک والله اعلم اور معلوم هونا اوس سحر کا اس سے
هوا که جو عائشه بیان کرتی هین **ترجمه** تا وقتیکه تهی انحضرت ایک روز نزدیک میری دعا کی الله تعالی سی اور دعا کی وس سی **ف** ع یعنی دعا کی بعد دعا کی یعنی
مکرر اور بهت کی اور مستمر هی اوسپر اسمین دلیل هی اوپر مستحب هونی دعا کی وقت حاصل هونی امور مکروهه اور اوترنی بلا کی اور کها هی علما نی که خاص
لوگوں سے اوسیوقت دعا کرواتی هین که وقت قبولیت کا آن پهنچی اور اونکو چهوڑتی کهتی هین که دعا کرتی هین تا اپنی وقت پر قبول هوتی هی **ترجمه**
پهر فرمایا انحضرت نی کیا جانا تو نی اور خبر رکهتی هی تو ای عائشه که الله تعالی نی بیان کیا میری لیے بیچ اوس امر کی که طلب کیا مینی بیان کرنا اور ظاهر کرنا
اوسکا اوس سے پهر بیان کیا اوسکو کر آئی میری پاس دو فرشتی بصورت دو مردون کی بیٹها ایک اون مردون مین سی میری سرکی پاس اور دوسرا
میرے پائوں پاس پهر کها ایک نے اونمین سے واسطے دوسری کی که کیا هی بیماری اس شخص کو کها دوسری نی که سحر کیا گیا هی کها اوس ایک نی اور کسنی سحر کیا هے
اوسکو کها دوسری نی که سحر کیا هی اوسکو لبید بن اعصم یهودی نی **ف** ع کها بعضون نی که مراد لبید سے بیٹیان اوسکی هین بسبب قول الله تعالی کی
ومن شر النفاثات فی العقد یعنی برائی عورتون پهونکنی والیون کی سی یا نفوس ساحره سی که جو گره دیتی هین ڈورونمین اور پهونکتی هین اوسپر کها فاضلے
نے که خاص پناه مانگنی شر نفاثات سی اسلیے هے که روایات کیا گیا هی ایک یهودی نے سحر کیا انحضرت پر بیچ گیاره گرهون کی که لگائین کمانکی چله مین اور گاڑا اوسکو
کنوین مین پس بیمار هوئی نبی صلی الله علیه وسلم پس اوترین معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نی سحر کی جگهه کی پس بهیجا علی رض کو پس لائی اوسکو اور
پڑهین یهه دونوں سورتین اوسپر پس تهے حضرت علی جب پڑهتی ایک آیت کهل جاتی ایک گره اور پائی حضرت نی کچهه تخفیفا اور نهین لازم آتا اس سی سچا هونا کافرونکا
اس باتمین که انحضرت سحر زده هین اسلیے که وه مراد رکهتی تهی اس سے یهه که وه مجنون هین بسبب سحر کے اتهی اور ظاهر یهه هے که قصیه اور هے بیچ قصیه غیر هی اوس قصیه کی که اس حدیث مین
هے اور ممکن هی جمع ان دونومین بایں طور که تهے واقع هونی دونوں طرح کی سحر دون کی حضرت کی لیے تا که دو چند ثواب ملے آپکو ایک اون دونونکا که جو اس حدیث
مین هے واقع هوا لبید سی اور دوسرا اوسکی بیٹیون سی هو والله اعلم **ترجمه** کها اوس ایک نے که کس چیز مین سحر کیا هی کها دوسرے نی بیچ کنگهی کے اور اون بالون کے
که کنگهی کرنی سی جهڑتی هین اور بیچ غلاف شگوفه درخت خرما نرکی کها پس کهان رکها هی اوسکو کها بیچ کنوین ذروان کی که نام ایک کنوین کا هی مدینه مین پس گئے
انحضرت درمیان کتنی ایک آدمیونکی اپنی اصحاب مخصوصین سے طرف اوس کنوین کی پس فرمایا که یهه کنواں هی که دکهلایا گیا مجکو گویا که پانی اوس کنوی کا پانی مینده
کا سا تها اور گویا که کهجور کی شگوفی اوسکی یعنی وه جو اوسمین دفن کیے گئی تهے اهتی شیطانوں کے پس نکالا اوسکو حضرت نی نقل کیا یهه بخاری و مسلم نی **ف** ح مشابهت
شیطانون کی سرونکے ساتهه دی بسبب وحشت ناک اور بدهیئت هونی اونکی اور عرب شیطانونکی سرون کو نهایت برا اور بدهیئت جانتی تهی اور بعضون نے کها

کہ مراد شیطانوں سی سانپ خبیث ہین اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہی کہ آنحضرت نی علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بہیجا واسطی نکالنی سحر کی کنوی ذروان سے پس پایا اونہون نی اوسمین غلاف شگوفہ کہجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سے بنایا ہی اور سوئیان اوسمین چبہو رہی ہین اور ایک ڈورا باندہا ہی اوپر گیارہ گرہین دیکر پس لائی جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونمین سی پڑہتی تہی ایک گرہ کہل جاتی تہی اور جو سوئین کہ اوسمین سے نکالتی تہی آنحضرت کو تسکین و آرام ہوجاتا تہا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوین کے مہر پر گئی ہون اور علی و عمار کو اوس کنوین کے اندر جانی اور نکالنی اوسکا حکم کیا ہو اور یہہ بہی روایتونمین آیا ہی کہ آنحضرت نی اوس یہودی کو کچہہ نہ کہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹہانا نکو دوست نہین رکہتا ہون **وعن** أبي سعيد الخدري قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقسم قسما أتاه ذو الخويصرة وهو رجل من بني تميم فقال يا رسول الله اعدل فقال ويلك فمن يعدل إذا لم أعدل قد خبت وخسرت إن لم أكن أعدل فقال عمر ائذن لي أن أضرب عنقه فقال دعه فإن له أصحابا يحقر أحدكم صلوته مع صلاتهم وصيامه مع صيامهم يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية ينظر إلى نصله إلى رصافه إلى نضيه وهو قدحه إلى قذذه فلا يوجد فيه شيء قد سبق الفرث والدم آيتهم رجل أسود إحدى عضديه مثل ثدي المرأة أو مثل البضعة تدردر ويخرجون على خير فرقة من الناس قال أبو سعيد أشهد أني سمعت هذا الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم وأشهد أن علي بن أبي طالب قاتلهم وأنا معه فأمر بذلك الرجل فالتمس فأتي به حتى نظرت إليه على نعت النبي صلى الله عليه وسلم الذي نعته وفي رواية أقبل رجل غائر العينين ناتئ الجبهة كث اللحية مشرف الوجنتين محلوق الرأس فقال يا محمد اتق الله فقال فمن يطع الله إذا عصيته فيأمنني الله على أهل الأرض ولا تأمنوني فسأل رجل قتله فمنعه فلما ولى قال إن من ضئضئ هذا قوما يقرؤن القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الإسلام مروق السهم من الرمية فيقتلون أهل الإسلام ويدعون أهل الأوثان لئن أدركتهم لأقتلنهم قتل عاد متفق عليه

اور روایت ہے ابو سعید خدری سی کہا کہ اوس وقت کہ ہم حاضر تہی آنحضرت کے پاس اور وہ بانٹ رہی تہی مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سے ہاتہہ آیا تہا اوسکو جعرانہ مین بانٹتی تہی آیا حضرت کی پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تہا بنی تمیم مین سے **ف** ع کہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی اوسیکی حقمین یہہ آیت اوتری ہی ومنهم من يلمزك في الصدقات پس وہ منافقونمین سے تہا اور آگی آویگا کہ اوسکی اصل سی خوارج نکلین گے اور یہہ جو کہا ہی ایک شارح نی کہ وہ سردار تہا خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا ہے **ترجمہ** پس کہا اوسنی یا رسول اللہ عدل کرو تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اور حضرت دیتی تہی ہر کسیکو بقدر حاجت کے پس فرمایا آنحضرت نی وای ہی تجکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مینی بی انصافی کی تحقیق ناامید ہوا تو اور زیانکار ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین **ف** ع یعنی کہ امیدوار اور سودمندی تمہاری میری عدالت سے ہین اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہی اور واسطی کرنی عدل کی بہیجا ہی اگر مین عدالت نہ کرون تو تمکو سوای ناامیدی اور زیانکاری کی کچہہ نہین ہے خلاصہ مضمون یہہ کہ جب ظلم کیا اس کہنی والی نی اوسکا کہ حضرت عدل نہین کرتی ہین تو ناامید ہوا کہنی والا اور ٹوٹی مین ہوا بسبب اس ظلم کی **ترجمہ** پس کہا عمر رض نی کہ حکم دیجیی مجکو یہہ کہ گردن مارون مین اوسکو پس فرمایا چہوڑ دو اوسکو **ف** ع شرح السنہ مین ہے کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نی اوسکی قتل کرنیسی باوجود اسکی کہ آپنے فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤنمین اونکو البتہ قتل کرون اونکو جواب یہہ دیا گیا ہی اوسکا کہ حضرت نی مباح کیا قتل اونکا جبکہ بہت ہون اور ہتیار کرین اور متعرض ہون لوگون سی اور یہہ باتین موجود نہین تہین جسوقت کہ منع کیا اونکی قتل کرنی سی اور اول جو فساد شروع ہوا اونکا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا اور لڑی وہ اونسی یہانتک کہ بہتونکو اونمین سے قتل کیا انتہی اور ظاہر یہہ ہے کہ جو اکمل نی کہا کہ اسمین دلیل ہے آنحضرت کی حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت بدلہ نہین لیتے تہی اپنی نفس کے لیی باوجودیکہ ایسی

زیادتی کی اوسنی کہ کہا عدل کر۔ اور روایت مین آیا ہی اتق اللہ اور اور مین ہی کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہے اور پہر آپ نے بدلہ نہ لیا باوجود اسکی کہ یہہ باتین موجب
قتل کی تہین کیونکہ اسمین عیب لگاتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسی لیی اگر کوئی ایسی بات ہماری زمانہ مین کہی تو حکم کیا جاویگا اوسکی کفر اور ارتداد کا اور یہی
اور یہہ منافی نہین ہے تعلیل منع کرنی حضرت کیطرف قتل کرنی اوسکی سی ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ اسلیکہ تحقیق واسطی اوسکی تابعدار ہونگی کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا
نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکیکی کہ بہت اچہی طرح پڑہینگے از راہ ریا اور سمعہ کی اور حقیر جانیگا روزہ اپنی کو بیچ مقابلہ روزی اونکیکی ف ح یعنی ظاہر
مین نماز اور روزی اونکی زیادہ اور قویتر ہونگی نماز اور روزی تمہارے سے اور یار نی نمازیون کی سی نہی وارد ہوئی ہی اگرچہ نماز اور روزہ اونکا قبول
نہین ہوتا تہی اور ملا علی نی ایک شارح سی یہہ قول نقل کر کر کہا کہ اسپر یہہ اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یہہ نہی مطلق نہین ہے ترجمہ پڑہینگی قران یعنی مداومت
کرینگی اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگی اوسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حالانکہ نہ بڑہیگا قران اونکی حلقونسی یعنی قراءت اور اعمال
اونکی اوپر نہین چڑہینگی اور مقبول نہین ہونگی یا قرآن اونکی زبانونسی تجاوز کر کر دل تک نہین پہنچیگا اور تاثیر نہین کریگا اوسمین نکلینگی دین سے یعنی طاعت امام
سے یا اسلام سی جیسیکہ نکلجاتا ہی تیر شکار سی دیکہا جاتا ہی طرف پیکان اوسکیکی طرف پر کے اوسکیکی طرف نضی اوسکیکی اور دوسرا اوسکی ہی دیکہا جاتا ہی طرف پر ون تیر کی
یعنی گذر جاتا ہی تیر شکار مین سے پیکان سی پرتک پس نہین پایا جاتا ہی تیرمین کچہہ اثر درحالیکہ گذرا ہی تیر نجاست سی اور خون سی ف ح یعنی یہہ
فرقہ ایسا دین سے نکل جاویگا کہ جیسا تیر باین صفت شکار سی نکلجاتا ہی کہ کچہہ اثر اوسکا قسم خون وغیرہ سی کے اوسکی جز مین نہیچپاسی لی اور تیر تک ظاہر نہین ہوتا ہی
اور اس حدیث سی استدلال کیا ہی اوس شخص نی کہ تکفیر کی ہی خوارج کی اور خطابی نی کہا ہی کہ مراد اس سے یہان اطاعت امام کی ہی اور امام مالک سے
احوال تکفیر اہل ہوا کا پوچہا کہ آیا کافر ہین یہہ کہا کہ کفر سی بہاگی ہین وہ اور مثل اسکی امیر المومنین علی رضہ سی بیچ شان خوارج کی ہی نقل کیا ہی واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض تابعدارون اس مرد لیکی کہ ذوالخویصرہ ہی یہہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ نکلیگا اسنی ایک دونو بازوون اوسکیمین سے مانند پستان
عورت کی ہوگا یا مانند ٹکڑی گوشت کی کہ ہلتا ہوگا ف ح اسی سبب سے اوسکو ذوالثدیہ بہی کہینگی ساتہہ پیش ث مثلثہ و زبر دال و تشدید یی کی اور وہ
سردار خارجیون کا ہوگا ترجمہ او نکلینگی یعنی یہہ مراد رکہا ہی اوسکی ساتہہ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگون مین سے یعنی اپنی زمانی کی لوگونمین بہتر ہونگی
اور مراد اسنی حضرت علی اور اصحاب اونکی ہین کہا ابو سعید خدری نی کہ راوی حدیث کا ہی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ سنی مین یہہ حدیث آنحضرت سی اور
گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ علی ابن ابیطالب نے لڑائی کی ساتہہ جماعت خوارج کی کہ آنحضرت نی بیان کیا اونکا اور مین ساتہہ اونکی تہا اور جب فتحیاب ہوے حضرت علی
اونپر اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپنی ساتہہ تلاش کرنی اوس شخص کے درمیان مقتولون کی پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کی پاس یہانتک کہ دیکہا
مینے طرف اوسکی اور پایا مینی اوسکو اوپر اوس صفت کی کہ بیان کی تہی آنحضرت نی اور ایک روایت مین یعنی بجای آتاہ ذوالخویصرہ کی کہ اول حدیث مین واقع ہوئے ہے
یون ہی کہ آیا ایک مرد کہ اندر گہنسی ہوئین تہین آنکہین بلند پیشانی انبوہ کی ڈاڑہی اوٹہی ہوئی رخساری منڈا ہوا سر ف ع اور یہہ مخالفت ظاہرہ ہی
اوس ہیئت کی کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کی تہی کہ سرمین بال رکہتی تہی منڈاتی نہین تہے مگر بعد فراغ حج کی سوای علی کرم اللہ وجہہ کی کہ وہ اکثر منڈایا کرتی تہی
بسبب اسکی کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہنچی ترجمہ پس کہا اوسنی ای محمد ڈر اللہ سے اور فرمان برداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ کون
ڈریگا اور فرمان برداری کریگا اللہ کے جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت و ثبوت نبوت کی یعنی مین سب سے زیادہ فرمان بردار خدا کا ہون مجکو کیا حکم
کرتا ہی فرمان برداری کا پس امین جانتا ہی مجکو اللہ اوپر زمین کے لوگون کی اور بہیجا ہی مجکو خلق پر تا عدل کرون او تمین او نہین امین جانتی تم مجکو اور
اعتماد نہین کرتی مجپر پس پوچہا ایک شخص نی یعنی عمر رض نی درخواست کی اوسکی قتل کی پس منع کیا آنحضرت نی اوسکو اوسکی قتل کرنیسی پس جبکہ پیٹہہ پہیر اوس
شخص نے فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق اس شخص کے اصل سی ایک قوم پیدا ہوگی پڑہینگی قران نہ بڑہیگا اونکی حلقونسی نکلینگی اسلام سے یعنی اسلام کی کمال سے

یا اطاعت امام سی مانند نکلجانی تیری تسکار مین سے پس قتل کرینگی وہ خارجی اہل اسلام کو اور چہوڑ دینگی بت پرستونکو یعنی اونسی جنگ نہین کرینگی باوجودیکہ امام ہی جنگ
کرنی اونسی فرمایا آنحضرت نی اگر بالفرض پاؤنمین اونکو اور میری زمانہ مین ہون تو البتہ قتل کرونمین اونکو مانند قتل کرنی عاد کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے **ف** ع مراد عاد کی قتل کر نیسی ہلاک کرنا اور استیصال اونکاہی بالکلیہ اور تعبیر ساتھہ قتل کی مشاکلت کے لیے ہے ورنہ عاد قتل نہین کئے گئے ہین بلکہ ہلاک ہوئی ہیں
باد تندسی اور استیصال کیے گئے ہین ساتھہ ہلاک کرنیکی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا یَوْمًا
فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّهْدِیَ
اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا هُوَ
مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا
وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَیْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تہا مین بلاتا اپنی ماں کو طرف اسلام کی اسحالمین
کہ وہ مشرکہ تہی پس بلایا مینی اوسکو ایکدن یعنی اسلام کیطرف پس سنائی مجہکو میری ماں نی مجکو آنحضرت کی حقمین وہ چیز کہ ناخوش رکہتی ہی یعنی ایسا کلام حضرت کی
شانمین کہا کہ مجکو ناخوش لگا کہنا اوسکا اوسوقت یا اب کر کرنا اوسکا مجکو برا معلوم ہوتا ہے پس آیا مین آنحضرت کی پاس اسحالمین کہ روتا تہا مین یعنی بسبب غم
اور رنج سنکر اوسکی حال پر کہ یہہ ماں میری ہی تادیب کر نہین سکتا اور اوسکا یہہ حال ہی پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا مانگئی اللہ تعالی سی یہہ کہ ہدایت
کری ابوہریرہ کی ماںکو پس کہا آنحضرت نی خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو پس نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سے خوشحال بسبب دعا ہدایت کرنی آنحضرت کی پس جب
پہنچا مین طرف دروازہ ماں اپنی کی پس ناگہان دروازہ بند تہا پس سنی ماں میری نی آواز میری پانوکی پس کہا اوسنی ٹہیر تو اپنی ہی جگہہ پر اے ابوہریرہ یعنی اندر نہ آ
ٹہیر رہ اور سنی مینی آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نی اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سی یعنی ماری جلدی کی بغیر پہنی کرتی کی اوڑہنی اوڑہی اور دروازہ
کہولنی کو دوڑی پس کہولا دروازہ پہر کہا ای ابوہریرہ گواہی دیتی ہون مین ہیہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کی اور گواہی دیتی ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کے ہین اور
رسول اوسکی پس پہرا مین اور آیا پاس رسول خدا کی اسحالمین مین روتا تہا مارے خوشی کی **ف** ح رونا کبہی غم سی ہوتا ہی اور کبہی خوشی سی بعضی خوش طبعون
نے کہا ہی کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہی کہ غم بصورت آنسو دل کی ہو کر نکلجاتا ہی ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نی اللہ کی اور شکر کیا میری ماں کی اسلام لانی پر اور کہا
نیک نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح یعنی کچہہ کلام کہا اچہا قسم دعا و بشارت سی یا تقدیر یہہ ہی کہ پہنچا تو ای ابوہریرہ بہلائی کو بسبب اسلام ماں اپنی کی اور معجزہ یہاں
ظاہر ہوا آنحضرت کی دعا کی برکت سی ابوہریرہ کی ماں کی حقمین فی الحال باوجود اوس انکار و شدت کفر کی **وعنه** قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ كَانَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ
یَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَءًا مِسْكِیْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا لَنْ یَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ
حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ هٰذِهٖ ثُمَّ یَجْمَعَهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ فَیَنْسٰی مِنْ مَقَالَتِیْ شَیْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَیْسَ عَلَیَّ ثَوْبٌ غَیْرُهَا حَتّٰی قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰی صَدْرِیْ فَوَالَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِیْتُ مِنْ مَقَالَتِهٖ ذٰلِكَ اِلٰی یَوْمِیْ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کے اور بعضون نی کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتی ہو کہ بہت نقل کرتا ہی حدیثین ابوہریرہ آنحضرت
سی اور اللہ ہی وعدہ گاہ ہمارا **ف** ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہی اوس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا ہی یعنی اگر مینی کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا تعالی
روز قیامت کے سزا مجکو دیگا آنحضرت نی فرمایا ہی کہ جو کوئی جہوٹ باندہی مجہپر پس چاہی کہ تیار کری جگہہ اپنی آگ دوزخ سی بعد اسکی ابوہریرہ سبب اپنی بہت احادیث

کرنا

کرنیکا بیان کرتی ہین ترجمہ و تحقیق بہائی میری کہ مہاجرین تہے بازار کہتا تہا اونکو آنحضرت کی ملازمت شریف سے ہاتہہ مارنا بازار مین ف ح یہہ کنایہ ہی
بیع شرا سی کہ اوسمین بایع اور مشتری آپسمین ایک دوسری کی ہاتہہ پر ہاتہہ مارتی ہین یعنی وہ خرید و فروخت مین مشغول رہتی تہی بسبب فی اونکی تجارت ترجمہ اور تحقیق
بہائی میری کہ انصار مین بازرکہتا تہا اونکو کاروبار اونکیکا ف ح مراد مالون سے مدینہ والون کی نزدیک باغ و زراعت ہوتی ہین جیسیکہ اہل مکہ کی نزدیک اونٹ اور بکریان
اور حاصل یہہ کہ مہاجرین تجارت کرتی تہی اور انصار زراعت اور درستی باغات کہجور ونکی ترجمہ اور تہا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کی پاس اوپر بہرنی پیٹ
اپنی کی ف ح یعنی مین فقیر تہا اگر پہنچتا اسقدر کہ پیٹ بہرجاوی اور بہوک دفع کری قناعت کرتا تہا مین اور تجارت اور زراعت رکہتا نہ تہا کہ اوسمین مشغول ہون
اور دربار شریف سی دور پڑون پس ملازمت شریف مین رہتا تہا اور احوال و اقوال آنحضرت کی دیکہتا اور سنتا تہا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن
ہرگز نہین ہوگی یہہ بات کہ کہولی رہی اور پہیلائی رہی کوئی تم مین سے کپڑا اپنا یہانتک کہ تمام کرو مین بات اپنی یہہ پہر اکہٹا کری اور لگالی اوسکو طرف سینہ اپنی کی اور
پہر ہوبلی بہی میری حدیثون مین سی کچہہ کبہی ف ح اپنی بات سے اشارہ ہی طرف دعا کی کہ کی آنحضرت نی اپنی امت کی لیی واسطی یاد رکہنی حدیثونکی کہ سنین آنحضرت
سے اور معنی یہہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلائی رکہی اور برکت اوس دعا کی کہ اوس کپڑی مین آویگی طرف سینہ اپنی کی ملاوے جو کچہہ کہ میری
حدیثون مین سے یاد کی ہوگی ہرگز نہین بہولنی کا ترجمہ پس کہولی اپنی کملی کہ نہ تہا مجپر کوئی کپڑا اسوا اوسکی یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نی بات اپنی یعنی دعا پہر سمیٹا
اور لگایا مینی اوسکو طرف سینی اپنی کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا حضرت کو ساتہہ حق کی نہین بہولا مین حضرت کی حدیثون کی سی اپنی اسدن تک وقت روایت
اس حدیث کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جرير بن عبد الله قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم الا تريحني من ذي الخلصة
فقلت بلى وكنت لا اثبت على الخيل فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فضرب يده على صدري حتى رايت اثر يده في
صدري وقال اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا قال فما وقعت عن فرسي بعد فانطلق في مائة
وخمسين فارسا من احمس فحرقها بالنار وكسرها متفق عليه
اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی سی کہا فرمایا مجکو آنحضرت نی کیا نہین آرام دیتا تو مجکو ذی الخلصہ سے ف ح یعنی نہین توڑتا تو اوسکو تا مین تجہسی خلاصی
پاؤن اور ذو الخلصہ ساتہہ زبر خ معجمہ اور لام کی اور ساتہہ پیش دونون کی بہی آیا ہی قبیلہ خثعم کی بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبۃ الیمانیہ بہی کہتی تہی اوسمین
ایک بت تہا کہ اوسکا نام خلصہ تہا اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نفوس پاک کا ملکو رنج لاحق ہوتا ہی عبادۃ غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا
مینے ہان راحت دونگا مین تمکو اوسکی بتون توڑکر اور تہا مین کہ نہین ٹہیر سکتا تہا گہوڑی پر سوار مگر گرپڑتا تہا مین اوس سے کبہی پس ذکر کیا مینی اوسکو کہ مین نہین ٹہیر سکتا ہون
گہوڑی پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا مینی نشان آنحضرت کی دست شریف کا اپنی سینہ مین یعنی
بسبب زور سی مارنی ہاتہہ کی اور کہا آنحضرت نی یعنی دعا کی میری لیی کہ خداوندا ثابت رکہہ اسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور گردان اوسکو راہ راست دکہانیوالا اور راہ
راست پایا گیا کہا جریر نے پس گرا مین اپنی گہوڑی سے بعد اوس دعا کی یا بعد اوس دن کی پس روانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کے اوسکی توڑنیکی لیی ساتہہ ڈیڑہ سو سوارون
کے احمس سے ف ح احمس ساتہہ ح اور س مہملتین کی اور بروزن احمر کی نام قبیلون کا ہی قریش مین سے یہہ نام رکہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کے کہ حماسۃ بمعنی
شجاعت کے ہی اور لفظ فانطلق سی کلام راوی کا ہی یعنی جو کہ جریر سے روایت کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ کلام جریر کا ہی پس اسمین التفات ہے ترجمہ پس جلا دیا
جریر نی ذی الخلصہ کو آگ سی اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس قال ان رجلا كان يكتب للنبي صلى الله عليه وسلم فارتد
عن الاسلام ولحق بالمشركين فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الارض لا تقبله فاخبرني ابو طلحة انه اتى الارض التي مات فيها فوجده منبوذا
فقال ما شان هذا فقالوا دفناه مرارا فلم تقبله الارض متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا کہ تحقیق ایک شخص لکہتا تہا واسطی آنحضرت کی

یعنے وحی پس مرتد ہوگیا اور پھر اسلام آیا اور ملا ساتھ مشرکوں کے ف ع اور یہہ شخص نصرانی تہا کہ مسلمان ہوگیا تہا اور پھر مرتد ہوکر نصرانی ہوگیا ترجمہ
پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق زمین نہیں قبول کریگی اوسکو ف ع یعنی اپنے اندر نہیں رکھے گی بلکہ پھینکدیگی سو ہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکوں نے
اوسکو پس صبح کو جو دیکھا تو زمین نے اوسکو پھینکدیا تہا مشرکوں نے کہا کہ یہہ کیا ہے محمد نے اور اونکے اصحاب نے کہ قبر کو کھود کر اوسکو باہر ڈالدیا ہے پس
خوب گہری کھودی قبر مشرکوں نے جہانتک گہری کھود سکے اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو دیکھا تو زمین نے اوسکو باہر ڈالدیا تہا پس معلوم کیا مشرکوں نے کہ یہہ
آدمی کا کام نہیں ہے پس پڑا رہنے دیا اوسکو زمین پر ترجمہ کہا انس نے پس خبر دی مجکو ابوطلحہ نے کہ انس کے ماں کی خاوند تھے کہ یہہ کہ ابوطلحہ آئی اوس زمین میں کہ
مرا تہا وہ شخص اور دفن کیا گیا تہا اوسمین پس پایا اوسکو ابوطلحہ نے باہر قبر کی پڑا ہوا پس پوچھا ابوطلحہ نے کہا کہ کیا ہے حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہے پس کہا
لوگوں نے کہ دفن کیا ہمنے اوسکو کئی بار پس قبول کیا اوسکو زمین نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اور پھر بار کر دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا وعن ابی ایوب
قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وجبت الشمس فسمع صوتا فقال یہود تعذب فی قبورھا متفق علیہ اور روایت ہے
ابی ایوب سے کہ کہا اونکی نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ غروب ہوا تہا آفتاب پس سنی آنحضرت نے ایک آواز ف ع احتمال ہے کہ سنی آنحضرت نے آواز ملائکہ
عذاب کے یا آواز یہود کی کہ عذاب کیے جاتی تہی یا آواز واقع ہونے عذاب کے اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے حضرت کی اس بیان سے ترجمہ پس
فرمایا کہ یہہ یہود کے ہے یعنی آواز یہود کی ہے یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہے کہ عذاب کیے جاتی ہیں اپنے قبروں میں نقل کی یہہ بخاری نے ف ع اوسمین اثبات عذاب قبر کا ہے اور
معجزہ ہے حضرت کا کہ آپ پر اونکا احوال کہل گیا اور آپ نے اوسکو بیان فرمایا وعن جابر قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر
فلما کان قرب المدینۃ ھاجت ریح تکاد ان تدفن الراکب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت ھذہ الریح لموت منافق
فقدم المدینۃ فاذا عظیم من المنافقین قد مات رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہنچے نزدیک مدینہ کی
چلے ایک ہوا یعنے سخت پس قریب ہے کہ دفن کر دی سوار کو یعنی اوڑا گرد و غبار اور پوشیدہ کر دی نظر سے اور ہلاک کر دی بسبب شدت کی پس فرمایا آنحضرت نے
کہ بھیجی گئی ہے یہہ ہوا بیچ وقت مرنے ایک منافق کی پس پہنچے آنحضرت مدینہ میں پس ناگہاں ایک بڑا سردار منافقوں میں سے مرگیا تہا نقل کی یہہ مسلم نے ف ع
کہا بعضوں نے کہ نام اوسکا رفاعہ بن درید تہا اور سفر غزوہ تبوک کا تہا اور بعضوں نے کہا کہ نام اوسکا رافع تہا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے
ہوا کا وقت مرنے منافق کی پائی جاتی وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہے وقت مرنے اشرار کی کہ یہہ حالت مرنے اور زندگانی میں محل کلفت و محنت
کے ہیں وعن ابی سعید الخدری قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدمنا عسفان فاقام بہا لیالی
فقال الناس ما نحن ھھنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نامن علیہم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی
بیدہ ما فی المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان یحرسانہا حتی تقدموا الیہا ثم قال ارتحلوا فارتحلنا واقبلنا الی المدینۃ فوالذی
یحلف بہ ما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبد اللہ بن غطفان وما یہیجہم قبل ذلک شیء رواہ مسلم
اور روایت ہے ابوسعید خدری سے کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کی یعنی مکہ سے طرف مدینہ کی یہانتک کہ پہنچے ہم عسفان میں کہ نام ایک موضع کا ہے کہ دو منزل ہے مکہ سے
پس ٹہیرے آنحضرت اوسمین کئی راتیں یعنے اور کئی دن پس کہا لوگوں نے یعنے بعضے منافقوں نے یا ضعیف الاسلاموں نے کہ نہیں ہیں ہم یہاں کسی شغل و کام
میں کچھ لڑائی کی کام میں تحقیق اہل و عیال ہمارے البتہ غائب پیچھے رہے ہوئے ہیں نہیں خاطر جمع ہمارا اوپر یعنی کے کہ دشمن آجاوے اوپر اون اور غارت کرے پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت
کو پس فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے نہیں مدینہ میں کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ متعین ہیں ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہیں مدینہ کی
یعنے اوسکی راہوں اور کوچوں کی یہانتک کہ پہنچو تم طرف مدینہ کی ف ع لفظ شعب کے زبر سے راہ بیچ پہاڑ کی اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کے

راہ درمیان دو پہاڑونکی و لیکن یہان مراد راہ درمیان دو گہرون کی ہی یعنی کوچی شہر کی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ انقاب مدینہ پر ملایکہ ہین کہ نہین آویگا
اوسمین طاعون اور دجال **ترجمہ** پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کی پس قسم ہے اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہی اوسکی یعنی
کے نہین کہولے ہمنے اسباب اپنے یعنی اونٹونکی پیٹہون سے اوسوقت کہ داخل ہوئی ہم مدینہ مین یہانتک کہ چڑہ آئی ہمپر یعنی مدینہ والونپر بنو عبداللہ بن غطفان **ف** ع کہ نام ایک
قبیلہ کا ہی اور معنی یہہ ہین کہ مدینہ وقت ہونی اونکی محفوظ تہا جیسیکہ خبر دی تہی حضرت نے از راہ معجزہ کی اور نہین تہا کوئی مانع اونکی غارت کرنی اور چڑہ آنیسی
او سیر سوا نگہبانی ملایکہ کی اور یہی معنی ہین اس قول کی **ترجمہ** او نہر برانگیختہ کرتی تہی اونکو پہلے آنی ہمارے سے کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ح یعنی بواعث مین
پس ہے یہہ ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تہی کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی یعنی تمہاری فرشتے او فتنہ کہ جانا اوسمین **وعن** اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰی
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰی فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰی ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ
لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰی رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰی لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّی الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ
اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ اِلٰی نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ
اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ
حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ پہنچا لوگونکو قحط آنحضرت کی زمانہ مین پس اوس وقت کہ خطبہ پڑہتی تہی آنحضرت دن جمعہ کی کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب پانی کی اور بہوکی ہوئی عیال پس دعا کیجئے اللہ سے ہمارے لیے پس اوٹہائے آنحضرت نے دونون دست مبارک
اپنی اسحالمین کہ نہ دیکہتی تہی ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے نہ رکہی آنحضرت نے ہاتہہ یہانتک کہ اوٹہا ابر مانند پہاڑون
کے پہر نہ اوتری آنحضرت منبر اپنی سی یہانتک کہ دیکہا مینے مینہہ کو کہ پڑتا تہا آنحضرت کی داڑہی مبارک پر **ف** ع معنے یتحادر کے ینزل و یقطر ہین اور یہان معنے یتساقط کی یعنی
پڑتا تہا مینہہ داڑہی پر اور کسی نسخون مین علی لحیتہ ہی چنانچہ ترجمہ اسیکا لکہا گیا اور حضرت شیخ کی ترجمہ مین عن لحیتہ ہی یعنی ٹپکتا تہا مینہہ داڑہی سی اور حاصل
یہہ کہ پہلی وہ ترنکی منبر سی اور پہلی باہر نکلنے کے مسجد سے مینہہ برسنا شروع ہوا **ترجمہ** پس مینہہ برسائی گئی ہم اوسدن یعنی اوس دن کہ دعا کی تہی کہ وہ دن جمعہ کا
تہا اور دوسرے دن اور اگلے دن سی اگلی دن دوسری جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسری جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اوسکی اور کہا یا رسول اللہ گر پڑی مکان اور ڈوب
گیا مال پس دعا کیجئے اللہ تعالی سی ہمارے لیے کہ مینہہ تہم جاوے پس اوٹہائی آنحضرت نے دونون ہاتہہ اپنی اور کہا خداوندا برسا گرد اگرد ہمارے یعنی کہیتون اور
باغات مین اور نہ برسا ہمپر یعنی ہمارے مکانونپر تا ضرر نہو پس نہ اشارہ کرتی تہی آنحضرت طرف کسی جانب کے ابر سی مگر کہ کہل جاتا تہا اور ہوا اوپر مدینہ کی مانند گڑہی کے
یعنی تمام اطراف مدینہ مین ابر تہا اور مینہہ برستا تہا مگر مدینہ پر کہ ابر نہی تہا بالکل کہل کر مانند گڑہی کی ہو گیا تہا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناۃ ہی ایک مہینے
تک اور نہین آیا کوئی کسی طرف سی مگر کہ خبر دی بہت مینہہ برسنیکی اور ایک روایت مین آیا کہ کہا حضرت نے یا الہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر الہی برسا ٹیلونپر اور پہاڑون پر
اور اندر نالون کی اور جگہون اوگنی درختونکی کہا انس نے پس کہل گیا ابر اور باہر نکلی ہم اسحالمین کہ چلتی تہی ہم دہوپ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ع کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے یہہ کہ جب مینہہ بہت برسی اور ضرر کرنی تو دعا کری کہ یا الہی مینہہ تہ برسی مکانونپر ولیکن نہین مشروع ہے اسکی
لیے نماز اور نہ جمع ہونا صحرا مین **وعن** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰی جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ
فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰی عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰی كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ

الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تہی آنحضرت جس وقت کہ خطبہ پڑہتے تکیہ کرتی اوپر تنہ
کہجور کی ستونون مسجد کی سے ف ح کہ آنحضرت کی زمانہ مین ستون مسجد کی کہجور کی لکڑی کی تہی اور یہہ تکیہ کرنا اوس ستون پر پہلی بننے منبر کی تہا ترجمہ
پس جبکہ بنایا گیا منبر اور کہڑی ہوئی حضرت اوسپر خطبہ پڑہنے کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتی تہی حضرت اوسکی پاس پہلی بننے منبر کی یہانتک کہ قریب تہا یہہ کہ پہٹ
جاوی یعنی حضرت کی فراق سے پس اوتری آنحضرت یعنی منبر سی اور گئی طرف اوسکی یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی ہاتہوں سی اور اپنی گلی سی لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلے
کے لیے پس شروع کیا اوس ستون نی کہ نالہ کرتا تہا مانند نالہ کرنی لڑکی کی کہ چپکا کیا جاتا ہی گریہ وزاری سی اور چپکا نہین ہوتا یہانتک کہ ٹہرا اور آرام پکڑا اوس ستون
نی فرمایا آنحضرت نی یعنی اوسکی رونیکی سبب مین کہ رویا یہہ ستون اوپر نہ پانی اوس چیز کی کہ سنتا تہا ذکر سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح یعنی اوراوپر
نہ پانی قرب کہ کی اور یہہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سی بہت سے طرق سی روایت کی ہی کہ شک وشبہ کو ہمین راہ نہین اور بعضون نی کہا کہ صحیح میرے نزدیک
یہہ ہے کہ یہہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہی اور حسن بصری جب یہہ حدیث بیان کرتی توروتی اور کہتی کہ ای بندگان خدا چوب خشک لکڑی تہی اور روتی تہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق سی پس تم سزاوار تر ہو اسکی کہ مشتاق ہو اونکی ملاقات کی اور کم جو ہی اسکا ہو بیت سنگی وکیا ہی کہ در دو خاصیتی است
بزاہی دان کہ در معرفتی نیست ॰ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ
لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی یہہ کہ ایک شخص نے کہایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس بائین ہاتہہ سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہا داہنی ہاتہہ اپنی سی کہا اوسنی کہ نہین کہا سکتا مین داہنی ہاتہہ سی فرمایا حضرت نی کہ نہ کہا سکیو یعنی
بددعا کی حضرت نے اوسپر اسلیی کہ وہ جہوٹا تہا عذر کرنیمین بازرکہا اوسکو داہنی ہاتہہ کی کہانیسی مگر تکبر اور بی قیدی نی ف ح عجز وناتوانی نی یہہ کلام راوی کا
ہے کہ کہا واسطی دفع وہم اوس شخص کے کہ توہم کری اس کا کہ آنحضرت نی کیون بددعا کی اوسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکی پس جواب دیا گیا یہہ کہ نہ بازرکہا اوسکو داہنی
ہاتہہ سے کہانیسی عجز نی بلکہ بازرکہا اوسکو تکبر نی اسلیی حضرت نے بددعا کی اوسپر ترجمہ کہا راوی نی کہ پس نہ اوٹہا سکتا تہا وہ شخص داہنا ہاتہہ طرف منہہ اپنے
کے بعد اسکے نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا وَكَانَ
يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈری اور فریاد کی ایکبار یعنی چوروں سے یا دشمنوں سی پس سوار ہوئے آنحضرت گہوڑی پر یعنی ننگی پیٹہہ پر ابوطلحہ کا تہا سست
رو اور تہا وہ کہ تنگ کرتا پاس پاس کہتا تہا قدم پس جبکہ پہرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنی اس تمہاری گہوڑی کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گہوڑا
بعد آنحضرت کی سوار ہونے کی اسطرحکا کہ کوئی گہوڑا اوسکی ساتہہ نہین چل سکتا تہا اور نہین بڑہ سکتا تہا اوس سے اور ایک روایت مین آیا ہی پس نہ آگی بڑہ سکتا تہا اوسکی کوئی
گہوڑا بعد اوس دن کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَبَيْدِرْ
كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ
وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى أَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا وفات پائی میری باپ نی اسحالمین کہ اوپر
قرض تہا پس پیش کیا مینی اونکی قرضخواہوں پر یہہ کہ لیوین تمام کہجورین ہمارے بدلی اوس دین کے کہ میری باپ پر ہے پس نہ مانا اونہوں نی یعنی اسلیی کہ وہ اونکی نظر مین

تہوڑی معلوم ہوتی تہین اور تہی وہ بہو دیس آیا مین حضرت کی پاس اور عرض کیا مینی کہ آپ جانتی ہین یہہ کہ باپ میرا شہید ہوگیا ہی روز احد کی اور چہوڑا ہی دین بہت
اور مین چاہتا ہون یہہ کہ دیکہین آپکو قرضخواہ یعنی میری پاس تا کہ رعایت کرین مجہپر پس فرمایا آنحضرت نی کہ جا اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجورونکی علیحدہ علیحدہ پس کیا مینی
یعنے کئی ڈہیر لگائی پہر بلایا مینی آنحضرت کو پس جبکہ دیکہا قرضخواہون نی طرف حضرت کی گویا کہ وہ دلیری کی گئی مجہپر اوسوقت **ف** ع یعنی تشدد کیا مجہپر مطالبہ مین
اور بلجہپڑی یہہ گمان کرکر کہ آنحضرت فرماوینگی اونکو تمام قرض یا بعض قرض کی معاف کرنیکی لیی یا صبر کرنیکی لیی پس پہلی ہی سی اونہونی ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کرتی
اوسپر کہ وہ انمین سی کسی بات پر بہی راضی نہین ہونگی ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نی اوس چیز کو کہ کرتی ہین قرضخواہ پہری آنحضرت تین بار گرد بڑی ڈہیر کی اونمین
سے پہر بیٹہی اوسپر پہر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنی قرضخواہونکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس ہمیشہ ناپتی رہی آنحضرت اونکی لیی یعنی حکم فرمایا کہجورونکی ناپنی کا یہانتک کہ ادا
کیا اللہ تعالی نی میری باپ سی دین اوسکا اور مین راضی تہا کہ ادا کری اللہ تعالی دین باپ میریکا اور نہ لیجاؤن طرف بہنون اپنی کی ایک کہجور **ف** ح جابر کی باپ نی بیٹیان
بہت چہوڑی تہین پس وہ بہنین ہوئین جابر کی پس جابر کہتی ہین کہ مین راضی تہا کہ کسیطرح دین باپکا ادا ہوجاوی اگرچہ کچہہ باقی نہ رہی ہمارے لیی کہجورونمین سی ترجمہ پس
سالم رکہی اللہ تعالی ڈہیر سب یعنی آنحضرت کی معجزی سی اور یہانتک تحقیق مین دیکہتا تہا طرف اوس ڈہیر کی کہ بیٹہی تہی اوسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہین کم ہوئی اوسمین
سے ایک کہجور نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح اور جبکہ اوس ڈہیر مین سی کہ حضرت جسپر بیٹہی تہی اور دیتی جاتی تہی کچہہ نقصان نہوا تو اور ڈہیر بطریق اولی سلامت
رہی **وعنہ** قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَاْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْاَلُونَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ
عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ
فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہا ام مالک انصاریہ صحابیہ تہی بہیجتی آنحضرت کی لیی
اپنی کپی مین گہی پس آتی ام مالک کی پاس بیٹی اوسکی اور مانگتی سالن حالانکہ نہ ہوتا اونکی پاس کچہہ یعنی سالن مین سی اصلی کہ جو کچہہ کہ ہوتا قسم روغن سی حضرت
کو بہیجدیتی تہی پس قصد کرتی ام مالک طرف اوس کپی کی بہیجتی تہی وہ مین گہی آنحضرت کی لیی یعنی دیکہتی اور ڈہوندتی اوسمین پس پاتی اوسمین گہی پس
ہمیشہ تہا وہ ظرف یا گہی اوسمین باقی رہتا تہا قائم ام مالک کی لیی سالن گہر اوسکا یعنی ہمیشہ اوس گہی سی اونکی گہر مین سالن ہوتا تہا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک
نی اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لیی پس منقطع ہوا وہ سالن بنابر اسکی کہ حرص شوم ہی اور حریص محروم پس آئی ام مالک حضرت کی پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی
پس فرمایا آنحضرت نی کیا نچوڑا تونی اوس گہی کو کہا اوسنی ہان فرمایا آنحضرت نے اگر چہوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہین تو ہمیشہ رہتا سالن
تیری گہر کا قائم نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے اس لیے کہ جب برکت اوترتی ہی ایک چیز مین اگرچہ وہ چیز تہوڑی ہو بہت ہوجاتی ہی وہ تہوڑی چیز **وعن**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا اَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ
اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَرْسَلَكَ اَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ
اَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ
عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ

فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى اَدْخَلَ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کے ماں کی ہیں واسطے ام سلیم کی کہ ماں انس کے ہیں تحقیق سنی میں نے آواز آنحضرت کی سست پہچانتا ہوں میں
اوس میں بہوک کے سبب سستی کہ اثر دیکہا ہے پس کیا ہے تیرے پاس کچہہ یعنی کہانیکو اگرچہ تہوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہاں ہے کچہہ پس نکالین ام سلیم نے کئی روٹیان جَو کے
پہر نکالا ام سلیم نے اوڑہنی اپنی پس لپیٹا روٹیونکو اوسکے ایکسو میں پہر چہپا دیا اوسکو میرے ہاتہہ کے نیچے اور عمامہ کیا میرا ساتہہ بعض اوسکے ف ح یعنی میرا
سر ڈہانکا اور کتنی ایک پیچ بہی مانند دستار کی لپیٹ دی اور انس اوس زمانہ میں آٹہہ نو برس کے لڑکے تہے کہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے تہے ت پہر بہیجا مجہکو
طرف رسول خدا صلعم کی پس لیگیا میں وہ روٹیان حضرت کے پاس پس پایا میں نے آنحضرت کو مسجد میں بیٹہے ہوئے تہے ساتہہ حضرت کے لوگ ف ح یعنی بہت سے گروہ آ رہے
تہے جیسیکہ آگے آتا ہے ذکر اوسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہہ ہے کہ بنائی تہی آنحضرت نے نماز کے لیے جسوقت کہ محاصرہ کیا تہا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں اسلیے کہ دعوت
اس ماجرے کا غزوہ خندق ہی میں ہوا ہے مانند قصہ جابر کی واللہ علم ترجمہ پس سلام علیکم کی میں نے اونکو پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا بہیجا ہے تجکو ابوطلحہ نے کہا
میں نے ہاں ف ع اور یہہ منافی نہیں ہے اوسکی ماں کے بہیجنے کی اسلیے کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تہے ترجمہ فرمایا کہ ساتہہ طعام کی بہیجا ہے کہا میں نے ہاں ف ع
پہلے بات ہے اس بات کو جد اکر کر پوچہنا یا تو سمجہانیکے لیے تہا یا بسبب اخیر وحی اور تعلیم کے یعنی اول اوس بات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پہر اوسکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت
نے واسطے اون لوگوں کے کہ ساتہہ حضرت کے تہے کہڑے ہو ف ح تا ابوطلحہ کی گہر چلیں چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کے ساتہہ چند روٹیان ہیں نہ چاہا کہ تنہا یا دو تین
آدمیوں کی ساتہہ کہا لیں اور ارادہ ہوا اظہار کرنے معجزہ کا ہے کہ وہ سیر ہو جماعت کثیر کا ہے تہوڑی سی روٹی سے اور دوسرا معجزہ اسکی ساتہہ اونکے گہر میں کیسے کا بہر
ہونا تہا تا حاصل ہو اونکو برکت بسبب نیک نیتی اور اخلاص اور خدمتگذاری کی پس حضرت نے ارادہ اونکے گہر تشریف لیجانیکا فرمایا ترجمہ پس چلے آنحضرت یعنی
اور اور ہمنشین طرف گہر ابوطلحہ کی اور چلا میں بہی آگے حضرت کی یعنی جیسے خادم اور ضیافت کرنیوالے آگے چلتے ہیں یا اسلیے کہ جلدی سے خبر حضرت کی رونق افزائی
کے ابوطلحہ کو پہنچاؤں یہانتک کہ آیا میں ابوطلحہ کے پاس پس خبر دی میں نے اوسکو یعنی اونکے آنیکی پس کہا ابوطلحہ نے اے ام سلیم تحقیق تشریف لائے آنحضرت ساتہہ لوگوں
کے اور نہیں ہماری پاس کچہہ کہ کہلاویں ہم اونکو یعنی سوا اون چند روٹیوں کے کہ بہیجیں تہیں اور آدمی بہت سے ہیں پس کیونکر اونکے آگے رکہوں تہوڑی سی چیز
کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہیں ف ح کہ کیوں آئے ہیں آپ اور کیا حکمت ہے آپکے آنے میں گویا سمجہیں ام سلیم کہ آنحضرت اظہار معجزہ کے لیے آئے ہیں
اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچہہ تردد نہ کیا اور اول یہی سوچی کہ حضرت قدر طعام کی جانتے ہیں اگر آپ
مصلحت نہ جانتے لوگوں کو ہمراہ تشریف نہ لاتے اور کوئی فعل خالی حکمت سے نہیں سبحان اللہ ایک ایک عورتیں ایسی تہیں کہ اوسوقت کی بہت سے مردوں سے زیادہ قوت یقینی رکہتے
تہیں رضی اللہ عنہا وعن اہل عصرہا وجعلنا فی زمرتہم آمین رب العلمین ترجمہ پس چلے ابوطلحہ یعنی حضرت کی استقبال کے لیے یہانتک کہ ملے آنحضرت سے پس تشریف
لائے آنحضرت اور ابوطلحہ ساتہہ اونکے پس فرمایا آنحضرت نے لا اے ام سلیم جو کچہہ کہ تیرے پاس ہے یعنی قسم روٹی سے پس لائیں وہ روٹیان کہ اون پاس تہیں
پس حکم فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا اور کسیکو روٹیونکے توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنیکے لیے پس ریزہ ریزہ کی گئیں روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے کپا یعنی گہی کا ڈالا اون
کیا اوس سے گہی کو کپے میں سے نکالا پہر فرمایا آنحضرت نے اوس لاون روٹی میں جو کچہہ کہ چاہا اللہ نے کہیں ف ح ع یعنی دعا خیر و برکت کی یا اسماء الہی میں سے
کچہہ ہو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پہر کہا حضرت نے بسم اللہ اللہم اعظم فیہا البرکۃ ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو کہ

اذن دی یعنی بلادس کو پہر دس کو **ف** ع دس لیئے حکم ایسی کیا کہ جس جا ـ لامین کہانا تہا وہ اسیقدر تہا کہ دس آدمی گرد اوسکی آرام سی بیٹہہ کر کہاسکین اور بعضون نے کہا تنگی مکان کی لیئے
یہہ فرمایا **ترجمہ** پس بلایا دس کو پس کہایا اون دس نے پہر باہر نکلی وہ پہر فرمایا کہ بلادس کو پہر دس کو یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتا جا پس کہایا سارے قوم نے اور سیر ہوے اور قوم ستر آدمی تہی
یا اسی **ف** ح کہا ابن حجر نے یہان تو ساتہہ شک کے کی آیا ہی اور اور روایت مین بالجزم سی آئی ہین اور ایک روایت مین کچہہ اوپر اسی اور انمین منافات نہین ہے اس
احتمال سی کہ کسرکو حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت مین آیا ہی یہانتک کہ کہایا اوس سی چالیس نے اور باقی رہا جو تہا تو اس سے معلوم ہوا تغایر اور متعدد ہونا اس قصہ کا کہتا ہون
کہ قصہ متحد ہی ہی اور تطبیق یون ہے کہ جماعت اول چالیس تہے پہر آن ملی اونکی ساتہہ چالیس اور اون لوگو مین سے کچہہ اونکی رگئی تہی حضرت نے اونکو بلا بہیجا **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اون دی دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کہاو اور نام لو اللہ کا پس کہایا اونہون نے یہانتک کہ کیا یہہ اسّی
مرد ونکی یعنی اسیطرح دس دس کو اذن دیتی گئی پہر یعنی بعد کہا چکنی اصحاب کے کہایا نبی صلعم نے اور ابو طلحہ کی گہر والون نے اور چہوڑا باقی اوسکو بخاری کی ایک روایت مین ہے
کہ فرمایا آنحضرت نے داخل کر مجہپر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصون کو پہر کہایا نبی صلعم نے پس ہو مین دیکہتا تہا کہ آیا کم ہوا ہی اوسمین سے کچہہ یا نہین **ف** ح یس نظاہر ہوتی کمی
اوس سے ہرگز اور یہہ روایت منافات نہین کہتی ہی ساتہہ روایت کہانی اسی مردون کی بسبب احتمال اسکی کہ بعد چالیس کے آنحضرت نے کہایا تاکہ پہنچی برکت اونکی دونون
طرف کے لوگو نکو اور بعد اوسکی اور چالیس نے کہایا ہو یا یہہ معنی ہین کہ پہر بعد فراغت سبکی کہایا **ترجمہ** اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ پہر لیا آنحضرت نے مابقی کو اور جمع کیا اوسکو
پہر دعا کی اوسمین ساتہہ برکت کی پس ہوگیا جیسا کہ تہا پس فرمایا آنحضرت نے کہ لو اور کہاؤ اسکو **وَعَنْهُ** قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَّهُوَ
بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ
اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت کی پاس ایک باسن اسحالمین کہ آنحضرت زوراء مین
تہے **ف** ع زوراء ساتہہ زبر زا اور جزم وا و اور ممدودہ کی نام ایک جگہہ معروف کا ہی مدینہ مین بازار کی پاس بعضون نے کہا کہ وہ موضع ہی قریب مدینہ کی اور ظاہر یہہ ہے
کہ دوسرا ہی مراد ہی **ترجمہ** پس کہا آنحضرت نے ہاتہہ اپنا باسن مین پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان انگلیون اونکی سے **ف** ع اس پانی کی نکلنے مین دو قول ہین
ایک تو یہہ کہ پانی نکلنے لگا نفس انگلیون سے اور یہہ قول مزنی کا اور اکثر علماء کا ہی اور یہہ بڑی بات ہی معجزہ مین بہ نسبت نکلنے پانی کی پتہر سے اور مؤید ہی اسکو وہ جو آیا ہی ایک روایت
مین فرایت الماء ینبع من اصابعہ اور دوسرا قول یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنی لگا حضرت کی انگلیونکی درمیان مین سے **ترجمہ**
پس وضو کیا قوم نے اوس سے کہا قتادہ نے کہ کہا مینے واسطی انس کے کہ کتنی تہی تم یعنی وسد کہا تہی ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کی یعنی یہہ شک راوی ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ
مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تہی ہم اصحاب رسول خدا کی کہ گنتی تہی آیتونکو سبب برکت و نور کا کہ حاصل ہوتا ہے اونسے ہمارے نزدیک اور تم ای لوگو گنتی ہو اونکو سبب ڈرانیکا
ف ح کا فرونکی لیئے کہ منکر ہین اونکے اور مراد آیتین قرآنی ہین کہ اوترین آسمان سے یا معجزات کہ صادر ہوئی تہی آنحضرت سی اور معجزات مراد رکہنا ظاہر تر اور موافق تر ہی
ساتہہ سیاق حدیث کے اور معنی یہہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرون کی ڈرانیکی لیئے ہین ولیکن بہ نسبت مومنونکی کہ محب اور معتقد ہین اونکی موجب بشارت اور برکت
اور زیادتی ایمانکی ہین یہہ حضرت شیخ نے طیبی سے نقل کیا ہی اور ملا علی کی نزدیک آیات کو فقط معجزات اور کرامات ہی مراد ہین اور کہا کہ آیات قرآنی یہان مراد لینی غیر مناسب
ہے یہان تقریر طویل لکہی ہی ملا علی نے بخوف درازگی کی خلاصہ لکہدیا گیا اور بعد اسکے نقل کیا ہی ابن مسعود نے ایک معجزہ آنحضرت کی معجزونمین سے کہ کہا **ترجمہ** تہے ہم ہمراہ
آنحضرت کی ایک سفر مین پس کم ہوا پانی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ڈہونڈو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اوسمین کچہہ پانی باقی رہا ہو پس لائی صحابہ ایک باسن کہ اوسمین کچہہ تہوڑا سا پانی

تہا پس داخل کیا آنحضرت نے دست مبارک اپنا اس میں پہر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہو وضو پر پانی پاک کرنیوالی برکت کی طرف اور برکت اور زیادتی خدا تعالی کی طرف ہی یعنی زاد کسی طرف سے اور البتہ تحقیق دیکہا میں پانی کو کہ نکلتا تہا آنحضرت کی انگلیوں میں سے **ف** ح لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہی پانی انگلیوں میں سے نکلتا تہا اور اسپر ہیں جمہور علماء اور اسی لیے ترجیح دی گیی ہی اسکو اور نکلنے پانی کی تہی جیسا کہ حضرت موسی کے لیے تہا پس التفات نکیا جاوے اوسکی قول کیطرف کہ کہتا ہی مراد یہ ہے کہ پانی بذاتہ بہت ہوا اور جوش مارنے لگا انگلیوں کی درمیان میں سے نہیں جانتا میں کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس قول کی اور معجزہ بغیر طلب کی بقیہ پانی کی بہی ہو سکتا تہا مگر اس طلب کرنیکا معلوم نہیں کہ کیا سبب تہا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامر اور معجزہ ذکر کرتی ہیں ابن مسعود کہتی ہیں **ترجمہ** البتہ تحقیق تہی ہم سنتی تسبیح کہانی طعام کی ایسا کہ کہایا جاتا تہا طعام نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ۲ روایت ہی انس سے کہ آنحضرت نی ایک مٹہی سنگریزوں سے پس تسبیح کرتی تہی وہ حضرت کی دست مبارک میں یہانتک کہ سنے تسبیح؛

وعن اَبِی قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا یَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَبَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ حَتّٰی ابْهَارَّ اللَّیْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِیْقِ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَیْنَا صَلٰوتَنَا فَکَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِیْ ظَہْرِہٖ ثُمَّ قَالَ ارْکَبُوْا فَرَکِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاۃٍ کَانَتْ مَعِیْ فِیْہَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْہَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِیَ فِیْہَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَیْنَا مِیْضَاتَکَ فَسَیَکُوْنُ لَہَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلَّی الْغَدَاۃَ وَرَکِبَ وَرَکِبْنَا مَعَہٗ فَانْتَہَیْنَا اِلَی النَّاسِ حِیْنَ امْتَدَّ النَّہَارُ وَحَمِیَ کُلُّ شَیْءٍ وَّہُمْ یَقُوْلُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلَکْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا ہُلْکَ عَلَیْکُمْ وَدَعَا بِالْمِیْضَاۃِ فَجَعَلَ یَصُبُّ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ یَسْقِیْہِمْ فَلَمْ یَعْدُ اَنْ رَاَی النَّاسُ مَاءً فِی الْمِیْضَاۃِ تَکَابُّوْا عَلَیْہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَاَ کُلُّکُمْ سَیَرْوٰی قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُبُّ وَاَسْقِیْہِمْ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیَ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُہُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَی النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ ہٰکَذَا فِیْ صَحِیْحِہٖ وَکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِی الْمَصَابِیْحِ بَعْدَ قَوْلِہٖ اٰخِرُہُمْ لَفْظَۃَ شُرْبًا

اور روایت ہے ابو قتادہ سے کہا خطبہ پڑہا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی تحقیق تم چلوگی دل اس شب میں اور آخر اس شب میں اور آؤگی پانی پر انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی اشارہ ہی دریا کیطرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ کے جیسا کہ آگے مذکور ہوگا بیان اوسکا پس چلے لوگ اسحال میں کہ نہیں التفات کرتا تہا کوئی کسی کی طرف یعنی بلکہ چلا جاتا تہا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہیں ہوتا تہا کسی کے ہمراہ کا بسبب نہایت اہتمام طلب کرنی پانی کی اور پہنچنے کیطرف اوسکے کہا ابو قتادہ نے پس اوس وقت کہ آنحضرت چلی جاتی تہی یعنی اوس شب میں یہانتک کہ آدہی رات ہوئی پس ایک طرف ہوئی راہ سی یعنی بقصد سونیکی پس رکہا سر اپنا یعنی سونیکی لیے پہر فرمایا یعنی اپنے بعضے خادموں کو کہ نگہبانی کرنا ہمپر ہمارے نماز کی یعنے اوسکی وقت کی یعنی جاگتی رہنا تا نماز صبح کی تہہ سی جاوی پس غالب آیا سبب نیند اور سو گئی اور کوئی نماز کی لیے نہ جاگا پس ہوئی آنحضرت اول اون شخصوں کی کہ جاگی یعنی سب سے پہلے آپہی جاگی اس حال میں کہ دہوپ پہنچی تہی آنحضرت کی پیٹہ پر پہر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو **ف** ع اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت نی جو اوٹہتے ہی نماز نہ پڑہی اور تاخیر کی قضا میں تو اس امید کی لیے کہ پانی پر پہنچ جاویں یا ایسلیے کہ وقت کراہیت کا نکل جاوے جیسکے دلالت کرتا ہی اسپر قول راوی کا فرکبنا الخ اور یہہ ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہوڑ دینا اوس جگہہ کا کہ ترک کیا ہی کوئی حکم خدا کا اوسمیں یا مرتکب ہوئے ہوں اوسمیں ممنوعات کا اگرچہ بغیر قصد کے ہو **ترجمہ** پس سوار ہوئے ہم اور چلے ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی نیزہ کی یا زیادہ اوترے آنحضرت پہر منگایا باسن وضو کا کہ تہا ساتہہ میرے اوسمیں تہا کچہہ پانی پس کیا اوس سے وضو کم بہ نسبت اور وضوؤں کی یعنی ادا اوقات میں جو تین تین بار اعضا دہوتی تہی اوس روز کم کیا کہ ایک ایک بار دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نے اور باقی رہا اوس باسن میں کچہہ پانی پہر فرمایا آنحضرت نے کہ نگاہ رکہہ ہمارے لیے میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا یا جو کچہہ کہ اوسمیں ہے پس دیکہ کہ ہوگی واسطے اوسکی ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بڑا بسبب ظہور معجزہ کی پیہم دان کہی لال نی واسطی نماز کی

پس نماز پڑہی آنحضرت نے دو رکعتیں **ف** ع یعنی سنت صبح کی واسطے فوت ہونے اوسکی ساتہہ فرض کی کہ ادا کیجاتی ہی پہلی زوال کی اور جبکہ فوت ہوویں سنت تو
نہیں قضا ہی اوسکی گو نزدیک محمد کی لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کی قضا اوسکی نہیں ہے اتفاقا **ترجمہ** پہر پڑہی نماز فرض صبح کی **ف** ح یعنی ساتہہ
صحابہ کے کہ ہمراہ آپکی تہی اور ظاہر یہ ہے کہ صحابہ پاس ہے پانی ہوگا اونہوں نے اوس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث میں کچہہ ذکر اوسکا صریح نہیں آیا ہی واللہ اعلم
ترجمہ اور سوار ہوئے آنحضرت اور سوار ہوئے ہم ساتہہ آپکے پس پہنچے ہم طرف لوگون کی کہ آگی جا اتری تہی قافلہ سے اوسوقت کہ چڑہا دن اور بلند ہوا آفتاب اور
اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتے تہی یا رسول اللہ ہلاک ہوئے ہم یعنی ہوا کی گرمی سے اور پیاسی ہوئے ہم یعنی بسبب نہ ہونے پانی کی
پس فرمایا آنحضرت نے نہیں ہے ہلاکت تپر **ف** ح ع یہہ بشارت ہی پانی پیدا ہونیکی پس یہہ خبر ہوئی یا دعا ہی یعنی نہ ہلاکت ہوجیو تمپر **ترجمہ** اور منگوایا آنحضرت نے
ابوقتادہ کی وضو کا باسن پس ہوئی حضرت کہ ڈالتی تہی پانی اوس باسن سے اور ابوقتادہ پانی پلاتی جاتی تہی لوگونکو پس تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکہنا لوگونکا پانی کو
باسن مذکور میں ازدحام کرنے لگے اوسپر پس ازدحام کیا اونہوں نے باسن پر یعنی جب دیکہا کہ پانی باسن سے گرتا ہی اور لوگ اوس سے پانی پیتے ہیں اوسوقت ازدحام کیا باسن
پر پس فرمایا آنحضرت نے نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہوجاؤگے یعنی اس پانی سے پس ازدحام نہ کرو کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق
نیک یعنی ازدحام موقوف کیا اور خاطر جمعی سے الگ ہوگئی پس تہے آنحضرت کہ ڈالتی تہی پانی اور میں پلاتا جاتا تہا لوگونکو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوائے میری یعنی صحابہ میں سے
اور سوائے حضرت کی پہر ڈالا پانی پس کہا مجکو کہ پی پس کہا میں نے کہ نہ پیونگا میں یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانیوالا قوم کا آخر اونکا ہی یعنی پینے میں
لینے ادب یہ ہی کہ پہلی سبکو سیراب کری بعد ازان آپ پیوے کہا ابوقتادہ نے پس پیا میں نے اور پیا حضرت نے کہا ابوقتادہ نے پس آئے لوگ پانی پر یعنی پہنچے پانی کی جگہہ میں
کہ تہے راحت پانیوالے سیراب نقل کی یہہ مسلم نے اسیطرح صحیح مسلم میں اور اسیطرح ہی بیچ کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم آخرہم بدون لفظ شربا کی اور
زیادہ کیا مصابیح میں بعد از لفظ آخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا **وعن** ابی ہریرۃ قال لما کان یوم غزوۃ تبوک اصاب الناس
مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعہم بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا بفضل ازوادہم
فجعل الرجل یجیء بکف ذرۃ ویجیء الآخر بکف تمر ویجیء الآخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیء یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بالبرکۃ ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتہم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملاؤہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت
فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ
بہما عبد غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا جبکہ ہوا دن غزوہ
تبوک کا پہنچے لوگون کو بہوک شدید **ف** ع تبوک نام ایک موضع کا ہی اوسمیں اور مدینہ میں مسافت ایک مہینی کی غزوہ وہانکا سنہ نو میں ہوا ہے
میں اور آنحضرت کی غزوون میں آخری غزوہ وہانکا ہوا **ترجمہ** پس کہا عمر نے یا رسول اللہ منگوائیے لوگونسی بچا ہوا توشہ اونکا **ف** ع یعنی حکم فرمایئے کہ جس پاس توشہ زیادہ
حاجت سے بچا ہی لاوے اور حدیث میں اختصار ہی روایت یون نقل کی گئی ہی کہ لوگون کو بہوک پہنچی پس کہا اونہونے یا رسول اللہ اگر اذن دیجیی ہمکو تو نحر کرین ہم
اونٹ اپنے اور کہاوین سالن کرکر پس فرمایا حضرت نے کہ کرو پس آئے عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ یہہ حکم دیجیے گا تو سواریان کم ہوجائینگی لیکن منگوالیجیے اونسی فضل
ازداد اونکی یعنی حکم فرمائیے کہ لاوین بچی ہوئی توشی اپنی **ترجمہ** پہر دعا کیجیے اللہ سے اونکی لیے اون توشون پر ساتہہ برکت کی پس فرمایا حضرت نے اچہا پس منگوایا آنحضرت
نے دسترخوان چمڑے کا پس بچہایا گیا وہ پہر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تہا مٹہی چینی کی اور لاتا تہا اور شخص مٹہی کہجور کی اور لاتا تہا اور
شخص ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئے دسترخوان پر تہوڑی سے چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت اور ترقی کی پہر فرمایا لو یعنی اسمین سے جتنا چاہو اپنے باسنون میں پس لیا لوگون
نے اپنی باسنون میں یہانتک کہ نہ چہوڑا لشکر میں کوئی باسن مگر کہ بہر دیا اوسکو کہا ابوہریرہ نے پس کہایا سارے لشکر نے یہانتک کہ سیر ہوئی اور باقی رہا بقیہ بہت **ف** اور کہتے ہیں کہ غزوہ

تبوک مین نوبت لشکر کی لاابہ آدمیونکو پہنچے تہی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین ہون رسول خدا
کا نہین ہے یہہ بات کہ ملی اللہ تعالی سی تہہ ان دونون گواہیونکی کوئی بندہ کہ شک کرنیوالا ہو اور پہر روکا جاوی بہشت سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع یعنی جو کوئی
ملیگا اللہ تعالی سی یہہ دونون گواہیان توحید و رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد او رشک کے پس نہین روکا جاویگا بہشت سی کبہی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى تَمْرٍ وَّسَمْنٍ وَّاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ
اِذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا
قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِيْ مَنْ لَقِيْتَ فَدَعَوْتُ
مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ قِيْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَّاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَّدَخَلَتْ طَائِفَةٌ
حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ
اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا نکاح ہوئی ساتہہ زینب کی پس قصد کیا ماں میری ام سلیم نی طرف
کہجور اور گہی اور قروط کی پس بنایا یعنی ان چیزونکا مالیدہ سا پس کہا اوسکو پیالہ مین اور کہا ای انس لیجا اسکو آنحضرت کی پاس اور کہہ کہ بہیجا ہی اسکو طرف آپکی میری
ماں نے اور اوسنے آپکو سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ تحقیق یہہ آپکی لئے ہماری طرف سے تہوڑا یعنی آپکی لائق نہین ہے یا رسول اللہ پس لیگیا مین اوسکو پاس حضرت کی اور کہا مینی
جو کچہہ کہ میری ماں نے کہا تہا پس فرمایا کہ رکہدی اوسکو پہر فرمایا کہ جا اور بلالا میرے پاس فلانی کو اور فلانی کو اور فلانی کو کہ تین شخصونکا نام لیا **ف** ع یعنی معین
کیا اونکو ساتہہ نامون اونکی کی او رہبول گیا مین اونکو پس تعبیر کیا مینی اونکو ساتہہ فلانی اور فلانی اور فلانی کی پس جملہ حالا سماہم کلام انس کا ہی بدل فلانا الخ
سے یا ساتہہ تقدیر اعنی یا یعنی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلالا میرے پاس جس سے ملی تو یعنی علی العموم پس بلایا مینی اونکو کہ نام لیا تہا آنحضرت نی اونکا اور اونکو کہ ملا مین ان
پس نا گہاں گہر بہرا ہوا تہا لوگونسی کہا گیا انس سے کہ کتنی تہی تم کہا انس نے بقدر تین سو کی پس دیکہا مینی آنحضرت کو کہ رکہا دست مبارک اپنا اوس حلوی پر اور کلام
کیا ساتہہ اوس چیز کی کہ چاہا اللہ تعالی نی یعنی دعا برکت کی کی شروع کیا حضرت نی بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کی درحالیکہ کہاتی تہی وہ اوس سے اور فرماتی
تہے آنحضرت واسطی اونکی کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہی کہ کہاوی ہر شخص اوس طرف سی کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اپنی آگی سی اور یہہ ادب ہی کہانا کہانی کا کہ
ذکر کیا یہان بقصد اہتمام کی اور واسطے حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نے پس کہایا اونہونے یہانتک کہ سیر ہوئی پس نکلی ایک جماعت
اور داخل ہوئی اور جماعت یہانتک کہ کہایا سب نی یعنی سیر ہوکر فرمایا آنحضرت نی مجکو کہ ای انس اوٹہا یعنی پیالہ کو پس اوٹہایا مینی پس نہین جانتا مین کہ جسوقت
رکہا تہا مینی تہا زیادہ یا اوسوقت کہ اوٹہایا مینی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی دونوں صورتوں میں والا میں شک نہین ہے کہ وقت اوٹہانیکی بہت برکت کا تہا
بسبب برکت ہاتہہ رکہنی آنحضرت صلعم کی اور اونش ہوئی اصحاب اونکی رضی اللہ عنہم کہا بعضون نے کہ ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ زینب کا اوس
حلوے کا ہوا کہ جو ام سلیم نی بہیجا تہا اور روایتونسی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ اونکا روٹی اور گوشت سی تہا چنانچہ انس کہتے ہین کہ ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری کی
اور سیر کیا ہزار آدمیونکو ساتہہ گوشت اور روٹی کی اور جواب یہہ دیا گیا ہی کہ آنا حلوے کا بیچ وقت حاضر ہونی روٹی اور گوشت کی اتفاق پڑا ہو کذا فی الشرح
اور ہو سکتا ہی کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ روز مین ہوا ہو کہتا ہو مین کہ اس حدیث سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حلوے کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بہیجا تہا پہر آخر اوس روز مین یا
اور دن ولیمہ کیا ہو اونکا ساتہہ بکری کی اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سی پس کچہہ منافات نہین ہے دونون قصیونمین اور نہ معارضہ ہی دونون معجزہ ہین

واللہ سبحانہ اعلم وعن جابر قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا على ناضح قد اعيى فلا يكاد يسير فتلاحق
بي النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما لبعيرك فقلت قد عيي فتخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فزجره فدعا له فما زال
بين يدي الابل قدامها يسير فقال لي كيف ترى بعيرك قلت بخير قد اصابته بركتك قال افتبيعنيه بوقية فبعته على ان لي فقار ظهره الى المدينة فلما
قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة غدوت عليه بالبعير فاعطاني ثمنه ورده علي متفق عليه اور روایت ہے جابر سے کہ کہا غزوہ کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور حالیکہ میں سوار تھا
اوپر اونٹ آبکشی کی کہ تھک گیا تھا پس قریب تھا کہ راہ چل سکے یعنی جو چلنا کہ مطلوب تھا اوس سے ولیکن چل سکتا تھا پس ملے ساتھ میرے آنحضرت پس فرمایا کیا ہے اونٹ
تیرے کو کہا میں نے کہ تحقیق تھک گیا ہے پس اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے آنحضرت اور ہانکا اوسکو یعنی بار کر آواز سے اور دعا کی واسطے اوسکے یعنی تیز روی کی پس ہمیشہ تھا وہ
اونٹ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹوں کے پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کیسا دیکھتا ہے تو اپنے اونٹ کو کہا میں نے اچھی حالت کے دیکھتا ہوں تحقیق پہنچی اوسکو
برکت آپکی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہے تو اوسکو بدلے وقیہ کے یعنی چالیس درہم کہا پس بیچا میں نے اوسکو اس شرط پر کہ میری پیٹھ ہو سواری اوسکی مدینہ تک ف
ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے بیع میں ایسے شرط کرنی کہ جسمیں منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہہ درست نہیں پس شاید کہ یہہ حدیث منسوخ ہے یا یہہ شرط
بیچ عقد میں نہو بلکہ جابر کی التماس سے یا آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کے ہو اگرچہ یہہ خلاف ظاہر عبارت کی ہے واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہنچے آنحضرت مدینہ
میں صبح کو لیگیا میں حضرت کے پاس اونٹ کو یعنی تاکہ آپکی سپرد کروں اوسکو پس دی آنحضرت نے مجھکو قیمت اونٹ کی کہ جس قیمت سے خریدا تھا اور پھیر دیا اونٹ کو
مجھپر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وعن ابي حميد الساعدي قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك فاتينا وادي
القرى على حديقة لامراة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرصوها فخرصناها وخرصها رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة اوسق
وقال احصيها حتى نرجع اليك ان شاء الله تعالى وانطلقنا حتى قدمنا تبوك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستهب عليكم الليلة ريح شديدة فلا
يقم فيها احد فمن كان له بعير فليشد عقاله فهبت ريح شديدة فقام رجل فحملته الريح حتى القته بجبلي طي ثم اقبلنا حتى قدمنا
وادي القرى فسال رسول الله صلى الله عليه وسلم المراة عن حديقتها كم بلغ ثمرها فقالت عشرة اوسق متفق عليه
اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک میں پس آئے ہم وادی قری میں کہ ایک موضع ہے کہ اوسمیں اور مدینہ میں تین روز کی
مسافت ہے جانب شام کی گذرے ہم ایک باغچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اسکی درختوں کی میوہ کو کسقدر ہے پس اندازہ کیا ہمنے اوسکو یعنی
مختلف جیسا کہ کسی کی قیاس میں آیا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرت نے دس وسق ف ح وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑھے تین سیر کے ترجمہ
اور فرمایا حضرت نے اوس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اسکی وسقوں کے جسوقت کہ وزن کرے تو اوسکو یہانتک کہ پھر آویں ہم طرف تیری اس سفر سے اگر چاہے اللہ
تعالی اور چلے ہم یہانتک کہ پہنچے ہم تبوک میں پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلے تمپر آجکی رات باد سخت پس کھڑا ہووے نہ کوئی یعنی اپنی جگہہ سے اٹھے کہ ضرر
پہنچیگا اوسکو پس جو شخص کہ ہو واسطے اوسکی اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندھے پائیند اوسکا پس چلے باد سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اوٹھایا اوسکو ہوا نے یہانتک
کہ پھینک دیا اوسکو بیچ دونوں پہاڑوں طی کی ف ع ح طی باپ ہے قبیلہ کا دیار انکی ہے اور حاتم طائی کی ہے اور دیار انکی ہے ترجمہ پھر متوجہ ہوئے ہم یعنی
طرف مدینہ کی یہانتک کہ آئے ہم وادی قری میں پس پوچھا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوسکی باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نے کہ ہوا
دس وسق کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف ع اسمیں تین معجزے ہیں حضرت کی ایک تو میوہ کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہہ کہ ہوا نے اوس شخص کو پھینکدیا اور شاید
کہ ہوئی یہہ معجزے یا تو واسطے ظاہر کرنے نبوت کی بعضی اہل نفاق کی لیے کہ ساتھ تھے حضرت کی اور یا واسطے زیادتی یقین مومنین کے وعن ابي ذر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم انكم ستفتحون مصر وهي ارض يسمى فيها القيراط فاذا فتحتموها فاحسنوا الى اهلها فان لها ذمة ورحما او قال ذمة وصهرا فاذا رايتم

رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنَ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوذر سے کہا اونسے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کروگے مصر کو کہ نام ہے شہر

معروف کا اور مصر ایک زمین ہے کہ نام رکہا جاتا ہے اوسمین قیراط **ف** ع ح یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کے بازاریونکی زبان پر معاملات مین بہت جاری رہتا ہے بسبب قلت

کسی اونکی معاملات مین اور قلت مروت کی اور عدم مسامحت کی پس منافی نہین ہے اسکی مشارکت غیر اونکی بیچ ذکر کرنے قیراط کی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اوس

قوم کی عرف مین ذمارہ اور خستہ ہے اور یہا نسے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کرم کی زبان پر جاہی کہ ذکر ایک چیز حقیر و خسیس کا جاری ہو اور قیراط کا وزن مختلف ہے بلاد کہ

سطلہ مین چوبیسوان حصہ دینار کا ہے اور عراق مین بیسوان حصہ دینار کا اور باوجود ایسے دنی ہونے اونکی وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کی حقوق رعایت کرنیکی

اور سابقہ سے کہ ذکر ہوگی **ترجمہ** پس فرمایا پس جسوقت کہ فتح کروگے تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والونپر یعنی ساتھہ درگذر اور معاف کرنیکی ویسچیز سے کہ بری جانو اور نہ

باعث ہون تمکو برے افعال اقوال ونکی اونکی برائی پہنچانی پر اسلئے کہ اہل مصر کی لیے ذمہ ہے یعنی امان و حرمت ہے بسبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کی اسلئے کہ ماں ونکی ماریہ

قبطیہ و نہین کے قوم مین سے تہین اور ونکی لیے قرابت ہے جانب ہاجرہ اسمعیل کی ماں کی سے اسلئے کہ وہ بہی ونہین مین سے تہین یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی

سسرال کا ہے **ف** ع ح لفظ او شک کے لیے ہے پس بنا بر اس روایت کی مصاہرت مختص ساتہہ ماریہ کی ہے اور ذمہ ساتہہ ہاجرہ کی بعد ازان ذکر کیا آنحضرت نے حال

اونکی خستہ کا کہ ایک اینٹ کی جگہہ پر جہگڑتی اور لڑتی ہین کہ فرمایا **ترجمہ** پس جب دیکہو تم دو شخصونکو کہ جہگڑتی ہین ایک اینٹ کی جگہہ پر پس نکل تو مصر سے **ف** ع ظاہر

مطابق لرایتم کی یہہ تہا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نے یہان خطاب خاص ابوذر سے کو کیا بسبب کمال شفقت کی و نیز احتمال ہے کہ خطاب عام ہو

ترجمہ ابوذر نے پس دیکہا مینے عبدالرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور اونکی بہائی ربیعہ کو کہ جہگڑتی تہی دونون بیچ جگہہ ایک اینٹ کی پس نکلا مین مصر سے نقل کے

یہہ مسلم نے **ف** ع اور یہہ واقع ہوا حضرت عثمان کی اخیر عہد مین پس یہہ ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہہ حادثہ درپیش آویگا مصر مین اور ہونگے یہی

اسکی یعنی او شرور سبب ونکی مانند نکلنی مصریون کے عثمان کی قتل کی لیے اور پہر قتل کرنے ونکی محمد بن ابی بکر کو اسحالمین کہ وہ حاکم تہی و نیز حضرت علی کی طرف سے

غرض کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جہگڑا ہونے لگے وہان تو تو احتراز کرنا اونکی مخالطت سے اور پرہیز کرنا اونکی مکانونسے سو کیا اونہون نے **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اَصْحَابِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِيْ اُمَّتِيْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا

حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حذیفہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا میری صحابونمین اور ایک روایت مین ہے میری امت مین بارہ منافق ہین کہ نہ داخل ہونگے بہشت مین

اور داخل ہونا کیا بو بہی نہ پاوینگے جنت کی یہانتک کہ پیٹہی اونٹ سوئی کی ناکی مین **ف** ح ع یہہ مبالغہ و تعلیق بالمحال ہے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے آیا ہی کفار کے

حق مین لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقون پر کرسکتی ہین ہے اراد امت دعوت کی لیکن اطلاق صحابی کا نہین کرسکتی مگر

باعتبار ظاہر ورملے جلے رہنے ونکی درمیان صحابہ کی ساتہہ کہنی کلمہ شہادت کی حاصل یہہ کہ یہان ونکو صحابی مجازا کہا باعتبار ظاہر حال و اختلاط ونکی صحابہ مین اور

... سے امت اجابت بہی مراد ہو سکتی ہین اور آنحضرت نے اپنی بعضی خواص و مقربونکو اوپر احوال اس فرقہ بدبخت کی اطلاع دی تہی تا اونکی مکر و شر سے بر

... رہین اور لیلۃ العقبہ مین ... وقت پہرنے آنحضرت کی غزوہ تبوک سے گروہ جو اونکا بنسبت آنحضرت کی وجود مین آیا جیسا کہ سیر کی کتابونمین مذکور ہے اور ذکر

کیا گیا ہے حذیفہ سے کہ وہ چودہ ان تہی پہر دو نے تو توبہ کری تہی اور بارہ ان نفاق ہی پر مرے اور یہہ مخبر صادق کی **ترجمہ** آٹہہ اون بارہ منافقون سے دفع

کریگا اونکی شر کو اور ہلاک کریگا اونکو دبیلہ **ف** ع ح دبیلہ ساتہہ پیش دال مہملہ و زبر بے و جزم ی کی تصغیر دبل کی پہوڑا کہ پیدا ہوتا ہے آدمی کی پیٹ مین اور اکثر ہلاک

کرتا ہے ... اور ... جب بمعنی طاعون کے کہا اور معنی حادثہ اور سختی کی بہی آیا ہے **ترجمہ** شعلہ ہے آگ کا کہ پیدا ہوگا اونکی مونڈہونمین **ف** ع یہہ تفسیر دبیلہ کی

اور ظاہر یہ ہے کہ یہہ کلام حذیفہ سے ہی اگرچہ یا مراد ورم جاری تر جمہ یہانتک منو دار ہوگا اثر اوسکے حرارت کا اونکی سینوں مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع یعنی یوں بھی مرویت کیا گیا ہی حذیفہ سے کہ آنحضرت نے معلوم کروا دیا تھا مجکو اونکے نام اور وہ ہلاک ہوئی اوسطرح کہ جیسی خبر دی تہی حضرت نے **ق** سَنَدْ کُرُ حَدِیْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِيْ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ مراد اوسکا یہہ ہے لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ مناقب علی رض کی اور حدیث جابر کی کہ مراد اوسکا یہہ ہے من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّيْ أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ فِيْ رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوْا أَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی ابوموسی اشعری سی کہ کہا نکلی ابوطالب چچا آنحضرت کی طرف شام کی یعنی تجارت کی لیے جیسیکہ عادت اہل مکہ کی تہی اور نکلی ساتہہ اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان شیخون قریش کی یعنی چند اشخاص سردار یا بڈہی قریش کی ہمراہ تہی اور آنحضرت اوسوقت مین بارہ برس کی تہی پس جبکہ وارد ہوئی راہب یعنی زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اوسکا بحیرا تہا اوتری یعنی اوسکی موضع مین کہ نام اوسکا بصری تہا بلاد شام سی پس کہولی کجاوی اپنی پس باہر نکلا طرف اونکی راہب یعنی ملاقات کی لیی اور تہی یعنی لوگ قریش وغیرہ مین یہلی اس سی کہ بارہا سفر کرتی گذرتی اوسکے مکان پر نہ نکلتا وہ طرف اونکی کہا راوی نی پس وہ کہولتی تہی کجاوی اپنی پس شروع کیا کہ ڈہونڈتا پہرتا تہا درمیان اونکی راہب یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتہہ رسول خدا صلعم کا کہا یہہ ہے سردار عالمین کا یہہ ہی رسول رب العالمین کا یعنی طرف عالمین کے بہیجا ہی اوسکو اللہ تعالی نی سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کی لوگون کی لیی پس کہا راہب کو بعضی شیخون نی قریش مین سی کہانسی جانتا ہے تو حال اوسکا پس کہا راہب نی تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئی اس راہ سی کہ درمیان دو پہاڑونکی ہی باقی نرہا کوئی درخت اور نہ پتہر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہین سجدہ کرتی ہین پتہر اور درخت مگر پیغمبر کو اور تحقیق مین پہچانتا ہون اوسکو بسبب مہر نبوت کی ہی کہ واقع ہی اوسکی شانہ کی ہڈی کی نیچی مانند سیب کے **ف** اور اور روایتو مین آیا ہی کہ وہ راہب اوٹہا اور آنحضرت کو گلی سی لگایا اور حضرت کے احوال اور صفات شریف پوچہیکن کسطرح سوتی ہین اور کہاتی پیتی ہین اور کیسی اخلاق رکہتی ہین وغیر ذالک اور سب موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتاب مین تہا ترجمہ پہر گیا راہب یعنی اپنی مکان مین اور تیار کیا قافلہ کی لیی طعام جس وقت کہ لایا طعام راہب اونکے پاس اور تہی حضرت بیچ چرانی اونٹونکی پس کہا راہب نی قریش کو کہ بہیجو کسیکو اونکی پاس کہ مدارک کہانیکا اونہین پر ہے پس تشریف لائی حضرت یعنی بعد بہیجنی کسیکی یا بہیلا وسکی کا سجالیکن حضرت پر ایک ابر تہا سایہ کیی ہوئی پس جبکہ نزدیک ہوئی آنحضرت قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کیے تہی اونہون نی طرف سایہ درخت کی یعنی وہ پہلی ہی درخت کی سایہ مین ہو بیٹہی تہی پس جبکہ بیٹہی آنحضرت جہک آیا سایہ درخت کا حضرت پر **ف** ش ح ع اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تہا لیکن واسطی اعزاز اور امتیاز اونکی مجلس مین سایہ درخت کا بہی ڈہل آیا یا سایہ ابر کا جاتا رہا ہوا اور جہک آیا ہو سایہ درخت کا اظہار معجزہ کی لیی اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سے تہا لیکن کبہی نہ ہمیشہ رہتا تہا بلکہ کبہی کبہی ہوتا تہا وقت احتیاج کی ترجمہ پس کہا راہب نی کہ دیکہو طرف

سایہ درخت کی کہ جہک آیا ہی اپر ف ع یعنی اگر نہین کہیتی ہو تم سایہ آسمان کو تو زمین کی سایہ کو تو دیکہو لیکن اللہ سبحانہ نی اونکو دل کا اندہا کر رکہا تہا کہان دیکہتی ایسا دیکہنا کہ کام آوی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وترٰیہم ینظرون الیک وہم لا یبصرون پس کہا راہب نی قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی بتاؤ کون آدمی ہم تم مین والی اوسکا یعنی قریب اوسکا متولی امور اوسکا کہا لوگون نی ابوطالب پس ہمیشہ یعنی بڑی دیر تک بار بار قسم دیتا ابوطالب کو کہ پہیر دی محمد کو مکہ کیطرف یہانتک کہ پہیر دیا اور پہیجدیا ابوطالب نی آنحضرت کو مکہ مین ف ح آیا ہی کہ راہب ڈرتا تہا کہ مبادا انکو روم مین لیجاوین اور وہ درپی انکی قتل کی ہون اور ترمذی اور حاکم لائی ہین کہ اس سفر مین سات آدمی روم کی آنحضرت کو ڈہونڈتی پہرتی ہتی اور درپی انکی قتل کی تہی پس پیش آیا بحیرا اور کہا کہ کیا چیز لائی ہی تمکو اس جگہہ کہا اونہون نی یہہ پیغمبر اس مہینی مین باہر نکلنی والا ہی پس کوئی راہ نہ رہی کہ لوگون کو وہان نہ پہنچایا اونہون نی تاکہ گروہ آوین تو مار ڈالین بحیرا نی کہا خبر دو تم مجکو کہ اگر چاہا ہو خدا نی ایک امر کو کہ مقدر کر ہی تو کوئی شخص اوسکو تغیر دی سکتا ہی کہا اونہون نی نہین پس کہا راہب نی تو بیعت کرو اوس سی اور صحبت کرو ساتہہ اوسکی یعنی وہ نبی ہو نیوالا ہے سو بسبب اوس مرتبہ کا تم ہرگز اوسکو ضرر نہین پہنچا سکنی کی تا بعداری اوسکی اختیار کرو اور اس خیال خام سی باز آؤ ترجمہ اور جب ابوطالب نی آنحضرت کو مکہ کیطرف پہیر تو بہیجا ساتہہ آنحضرت کی ابوبکر نی بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا اونکی راہب نی کعک اور روغن زیت سے نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع کعک موٹی روٹی کو کہتی ہین فارسی مین کاک کہتی ہین کذا فی الازہار اور کہا ایک شارح نی کہ وہ ایک قسم ہی روٹی کی اور روغن زیتون لاون اوسکا تہا اور کہا جزری نی کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہی اور رجال اسکی رجال صحیحین کی یا ایک ان دونون سے ہین لیکن ذکر ابوبکر اور بلال کا اسمین غیر محفوظ ہی تما قصہ کسے راوی کی وہم سی نقل ہو گیا ہی اسلیی سن شریف آنحضرت کا اون ایام مین بارہ برس کا تہا اور ابوبکر حضرت سے دو یا اڑہائی برس چہوٹی تہی اور بلال تو اون دنون شاید پیدا ہی نہ ہوئی ہونگی ہتی پس یہہ کہنا کہ ابوبکر نی بلال کو ساتہہ کر دیا بن نہین آتا اور اسی لیے ذہبی نی اس حدیث کو ضعیف کہا ہی اور بعضون نی بطلان اوسکا کیا ہی اور حافظ ابن حجر نی کہا کہ اس حدیث کی رجال ثقات ہین اور منکر نہین ہی اسمین مگر یہہ لفظ یعنی بہیجنا ابوبکر کا بلال کو اسلیے پس محقق یہہ ہوا کہ یہہ حدیث صحیح ہی سوا جملہ مذکورہ کی کہ وہ وہم راوی سی نقل ہو گیا ہی **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے علی رضی سی کہا تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مین پس نکلی ہم بیچ بعضی گرد نواح مکہ کی پس نہ سامنی آیا حضرت کی کوئی پہاڑ یعنی پتہر جیسیکہ ایک روایت مین ہی اور نہ کوئی درخت مگر وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ف ع ح ظاہر یہہ ہی کہ علی رضی عنہ سنتی تہی اوسکو پس حدیث معجزہ ہی نبی کی لیی اور کرامت ولی کی لیی اور احتمال ہی کہ حضرت علی کو آنحضرت کی خبر دینی سے معلوم ہوا ہو **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی براق شب معراج مین لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نی آنحضرت پر یعنی رام نہوا اور دشوار ہوا حضرت پر سوار ہونا اوسکا بسبب سرکشی اوسکی پس کہا اوسکو جبریل نی کیا ساتہہ محمد کی کرتا ہی تو یہہ سرکشی یعنی اور نہین کیے تو نی ساتہہ غیر انکے یا اگرچہ کی تو نی ساتہہ تمام انبیا کی النسخ چاہیی کہ نی پس نہین سوار ہوا تجپر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو اللہ کی نزدیک انسی ف ح اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ اوس براق پر اور انبیا بہی سوار ہوئی تہی اور باب المعراج مین تحقیق اسکی گذر چکی ہی ترجمہ کہا راوی نی پس پسینہ پسینہ ہو گیا براق اور بہنی لگا اوس سے پسینہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع اسلیی کہ وہ اچہلتا تہا مارے خوشی کی کہ حضرت مجپر سوار ہونگی اور جبریل نی گمان کیا کہ یہہ از راہ شوخی کی اچہلتا ہی پس اونکی اس گمان لیجانی پر مارے شرم کی وہ پسینہ پسینہ ہو گیا **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرَئِيلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے بریدہ سی کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہنچے ہم طرف بیت المقدس کے اشارہ کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کے پس سوراخ کیا ساتھ اشارہ کے پتھر میں پس باندھا جبرئیل نے
یا آنحضرت نے ساتھ اوس پتھر کے براق کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف ع** باب المعراج میں حدیث انس سے گذرا کہ براق کو اوس حلقہ سے باندھا کہ جس سے تمام انبیا
باندھتے تھے پس اسمیں اور اوسمیں تطبیق یون دیجاوے کہ شاید مراد حلقہ سے وہ جگہہ ہو کہ تہا اوسمیں حلقہ اور وہ بند ہوگیا ہوگا پس کہولدیا اوسکو جبرئیل علیہ السلام نے

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهٗ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ قَالَ اَمَّا اِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ شَكٰى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهٖ جِنَّةٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهٖ ثُمَّ قَالَ اُخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہے یعلے بن مرہ ثقفی سے کہ کہا تین چیزین یعنی معجزات ایسے دیکہیں مینے آنحضرت سے یعنی ایک سفر مین اوس وقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ آنحضرت کے ناگہان
گذرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کہینچا جاتا ہے اوس پر جب دیکہا آنحضرت کو اوس اونٹ نے تو آواز کی پہر رکہدی گردن اپنی یعنی زمین پر پس ٹہیر گئے آنحضرت اوسکے
پاس اور فرمایا کہ کہان ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اوسکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا حضرت نے بیچ تو میرے ہاتہہ اس اونٹ کو پس کہا اوسنے کہ مین نہین
بیچتا بلکہ بخشتا ہون اوسکو واسطے آپکے یا رسول اللہ یعنی اسلیے کہ رسالت آپکی مقتضے ہے آپکی تعظیم کی اور حال یہہ ہے کہ یہہ اونٹ ایسے گہر والونکا ہے کہ نہین اونکے لیے
معیشت سوا اسکے **ف ع** مراد رکہتا تہا گہر والوسے اپنے تئین اور اپنے عیال کو **ترجمہ** فرمایا حضرت نے اے جسوقت کہ ذکر کیا تونے یہہ حال اوسکا یعنی اسلیے جان
کہ مین نہین چاہتا تہا مول لینا اوسکا مگر اسکی خلاصی پانے کے لیے نہ اور کسی غرض کے لیے اسلیے کہ تحقیق اسنے گلہ کیا تہا بہت لینے کام کا اور کم دینے چارہ کا لیکن جبکہ یہہ
ہوا کہ بیچتا نہین ہے تو تو پس بہلائی کر اوس سے **ف ع** یعنی ساتہہ بہت دینے دانہ چارہ کی اور کم لینے کام کی باوجود جائز ہونے بہت دینے چارہ کی اور بہت لینے کام کے
اور قلت ان دونون کی کہ دانہ چارہ کم دے اور کام بہی کم لے اسلیے کہ ظلم یہہ ہے کہ کام بہت لے اور دانہ چارہ کم دے **ترجمہ** پہر چلے ہم یہانتک کہ اوترے ہم ایک منزل
مین پس آرام کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ ڈہانک لیا اوسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پہر پہر گیا وہ درخت طرف جگہہ اپنی کی
پس جبکہ بیدار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا مینے آنحضرت سے آنا اور پہر جانا اوس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تہا اسنے
اپنے پروردگار سے اسمین کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم پر پس اذن دیا خدا تعالی نے اوسکو یعنی پس آیا تہا سلام کے لیے کہا یعلی راوی نے پہر چلے ہم پس گذرے ہم ایک پانی
پر یعنی موضع پانی پر کہ اوسمین لوگ رہتے تہے پس لائی آنحضرت کے پاس ایک عورۃ اپنی بیٹے کو کہ اوسکو جنون تہا پس پکڑی آنحضرت نے ناک اوسکی پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی جن کو
یا شیطان کو اوسپر تہا کہ باہر نکل پس تحقیق مین محمد ہون رسول خدا کا پہر چلے ہم پس جبکہ پہرے ہم گذرے ہم اوسی پانی پر پس پوچہا آنحضرت نے اوس عورت سے حال
اوس لڑکے کا کہ دیوانہ ہوگیا تہا پس کہا اوس عورت نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آپکو ساتہہ حق کے نہین دیکہی ہمنے اوس لڑکے سے کوئی چیز کہ مکروہ رکہین ہم
اوسکو بعد جانے آپکے کی یا بعد دعا کرنے آپکے نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ وَاِنَّهٗ لَيَاْخُذُهٗ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجَرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت لائی

اپنی بیٹی کو آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹی میری کو جنون ہے اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہے اوسکو وقت کہانی ہمارے کی طعام صبح و شام کی یا وقت کہانی طعام
صبح و شام کی اور ایک شارح نی کہا صبح و شام پس پھیرا ہاتھ آنحضرت نی اوسکی سینہ پر اور دعا کی پس قی کی اوس لڑکی نی قی کرنی و نکلا اوسکی پیٹ سی مانند کالے
پلے کتی کی دوڑتا ہوا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** انسٍ قال جاء جبریلُ الی النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالسٌ حزینٌ قد تخضّب
بالدّم من فعلِ اھلِ مکّۃ فقال یا رسولَ اللہ ھل تحبُّ ان نریک اٰیۃً قال نعم فنظر الی شجرۃٍ من ورائہ فقال ادعُ بھا فدعا بھا فجاءت
فقامت بین یدیہ فقال مُرھا فلترجع فامرھا فرجعت فقال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسبی حسبی رواہ الدارمیُّ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت بیٹھی ہوئی تھی غمگین اسحالمین کہ تحقیق رنگین ہو رہے تھے آنحضرت ساتھ خون کی سبب کردار اہل مکہ کے
ف ع مراد بدسلوکی کفار کی روز احد کی ہے کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہنچا پس اوس سی حضرت خون آلودہ ہو رہی تھی ترجمہ پس
کہا جبرئیل نی یا رسول اللہ کیا چاہتی ہو کہ دکہلاؤں ہم تمکو ایک معجزہ **ف** ع یعنی تمہارا کہ نشانی ہے تمہاری نبوت کی تا اوس سے تسلی ہو تمہاری کہ یہہ محنت سبب
زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہے ترجمہ فرمایا آنحضرت نی کہ ہاں دکہلاؤ پس دیکہا جبرئیل نی طرف ایک درخت کی پیچہی انکی سی پس کہا کہ بلاؤ تم اوسکو پس
بلایا آنحضرت نی اوسکو پس آیا اور کہڑا رہا روبرو حضرت کی یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نی کہ حکم کرو اوسکو تا پہر جاوے پس حکم کیا اوسکو پس پہر گیا پس فرمایا رسول خدا
نے کفایت ہے مجکو کفایت ہے مجکو نقل کی یہہ دارمی نی **ف** ح یعنی بیچ تسلی اور دفع غم اور شدت کی یہہ بزرگی میری پروردگار کی طرف سے اور یہہ دلیل
ہے اسپر کہ ظہور خارق عادت کا موثر ہے بیچ حصول الیقین اور دفع غم و حزن کی اور دلیل ہے اسپر کہ جسکو قرب اور بزرگی درگاہ حق مین ہوا گرچہ کچہہ غم و حزن دشمنوں کی
ہاتہہ سے پہنچے تو صبر کرنا چاہیے اور اجر بقدر مشقت و رنج کی ہوتا ہے **وعن** ابنِ عمرَ رض قال کنّا مع النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفرٍ فاقبل اعرابیٌّ
فلمّا دنا قال لہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشھدُ ان لا الٰہ الّا اللہُ وحدہ لا شریک لہ وانّ محمّدًا عبدہ ورسولہ قال ومن
یشھد علیٰ ما تقول قال ھٰذہ السّلمۃ فدعاھا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بشاطئ الوادی فاقبلت تخدّ الارض حتّی قامت
بین یدیہ فاستشھدھا ثلٰثًا فشھدت ثلٰثًا انّہ کما قال ثمّ رجعت الی منبتھا رواہ الدارمیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے
کہ کہا تہے ہم ساتہہ آنحضرت کی ایک سفر مین یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرت نی کیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کی کہ نہین کوئی
معبود سوای اللہ کی کہ اکیلا ہے نہین کوئی شریک اوسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا کہا گنوار نی اور کون ہے کہ گواہی دی اوپر چیز
کے کہتے ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سے بطور معجزہ کی گواہی دی فرمایا حضرت نی یہہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا
اوسکو حضرت نی اسحالمین کہ آنحضرت نالہ کی کنارے پر ٹہری ہوئی تہی پس آیا وہ درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کہڑا ہوا روبرو حضرت کی پس گواہی طلب
کی اوس سے حضرت نی تین بار پس گواہی دی درخت نی تین بار کہ واقع مین اسیطرح ہے کہ جیسی حضرت نی کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہین پہر پہر گیا طرف
جگہہ اگنی اپنی کی یعنی جہانسی آیا تہا پہر وہین جا لگا نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** ابنِ عبّاسٍ قال جاء اعرابیٌّ الی رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بما اعرف انّک نبیٌّ قال ان دعوتُ ھٰذا العذقَ من ھٰذہ النّخلۃ یشھد انّی رسولُ اللہ فدعاہ رسولُ اللہ علیہ السلام فجعل ینزل
من النّخلۃ حتّی سقط الی النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثمّ قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابیُّ رواہ الترمذیُّ وصحّحہ اور روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کس دلیل سے جانوں مین کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نی اس دلیل سی جان کہ بلاؤں مین اس خوشہ کو اس
کہجور کی درخت مین سے اسحالمین کہ گواہی دی کہ مین پیغمبر خدا کا ہوں پس بلایا اوسکو آنحضرت نی پس اترنی لگا وہ خوشہ کہجور سی یہانتک کہ گرا اوپر زمین کے طرف
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پہر فرمایا حضرت نی پہر جا پس پہر گیا وہ جہانسی آیا تہا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو

وعن ابی ہریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعہا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی واستثفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رایت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ہذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وما ہو کائن بعدکم قال فکان الرجل یہودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی یحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اہلہ بعدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا آیا ایک بہیڑیا طرف چرواہی ریوڑ کی یعنی طرف ریوڑ بکریون کی کہ چرواہا اوسکا ساتہہ اوسکی تہا پس لی بہیڑیے نی ریوڑ مین سی ایک بکری پس ڈہونڈا اوس بہیڑیی کو چرواہی نی یہانتک کہ چہڑایا اوس بکری کو بہیڑیی کی موہنہ سی کہا ابوہریرہ نے پس چڑہا بہیڑیا ایک ٹیلی پر پس بیٹہا بطور بیٹہنی بہیڑیی کی کہ کولی زمین پر رکہتا ہی اور پانو کہڑی اور داخل کی دم درمیان دونون پانو اپنی کی اور کہا بہیڑیی نی کہ تحقیق قصد کیا مینی یا قصد کیا تونی طرف رزق کی کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالی نی پکڑا تہا مینی رزق پہر چہڑا لیا تونی اوسکو مجہسی پس کہا اوس شخص نے ف ع یعنی چرواہی نی کہ نام اوسکا اہبان بن اوس خزاعی تہا اور کہا جاتا تہا اوسکو مکلم الذئب کذا قال التورپشتی ترجمہ قسم ہی اللہ کی نہین دیکہا مینی عجوبہ مانند عجوبہ آجکی دن کی کہ بہیڑیا بولتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ نہین دیکہا مینی بہیڑیا بولتا مانند آجکی دن کی پس کہا بہیڑیی نی عجب تر اسحال سی حال ایک شخص کا ہی بیچ کہجور کی درختون کی کہ واقع ہین درمیان دو سنگستان کی ف ع یعنی مدینہ ہین اور مراد شخص سی آنحضرت ہین اور لفظ حرتین ساتہہ زبر ح اور تشدید ر کی تثنیہ حرۃ کا ہی اور حرہ زمین کالی پتہرون والی درمیان دو پہاڑون کی پہاڑون مدینہ کی سی ترجمہ خبرین پہنچاتا ہی تمکو اوس چیز کی کہ گذر گئے اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی بعد تمہارے ف ع یعنی جو کہ پہلی تمہارے گذر گئی ہین اونکی خبرین دیتا ہی اور جو کہ بعد تمہاری ہونگی دنیا مین اونکی اور احوال عقبی کی خبرین دیتا ہی ترجمہ کہا ابوہریرہ نی پس تہا وہ شخص چرواہا قوم یہودی سی ف ع آسمین رہی اوسپر کہ جو بعضون نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تہا اسلیے کہ خزاعہ نہین تہی یہود مگر یہہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کی پاس اور خبر دی اونکو یعنی بہیڑیی کی قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو یعنی اوسکی خبر کو نبی صلعم نی کہ یہہ حالت اور مانند اسکی علامتین ہین پہلی قیامت کی تحقیق قریب ہی شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنی گہر سی پس نہ پہریگا اور نہ آویگا اپنی گہر کو یہانتک کہ خبر دیگی اوسکو پاپوشین اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گہر والون نی پیچہی اوسکی نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین وعن ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فمما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ہہنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی روایت ہی ابی العلاء سی سی کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سی کہ کہا ہی ہم ساتہہ آنحضرت صلعم کے نوبت بہ نوبت کہاتی یعنی وقت ظہور معجزہ کی ایک بڑی پیالہ مین صبح سی رات تک یعنی تمام روز اوٹہتی دس کہا کر اور بیٹہتی دس کہانیکو کہا ہمنی یعنی سمرہ سی پس کیا چیز تہی کہ مدد کیا جاتا تہا پیالہ ساتہہ اوسکی یعنی کہانسی اور کہانسی زیادہ ہوجاتا تہا طعام کہا سمرہ نے کسی چیز سی تعجب کرتا ہی تو ف ع یہہ خطاب ابو العلاء کو کیا منجملہ کہنی والون مین سی ایک وہ ہی اور تابعین مین سی ہین مراد خطاب عام ہی یعنی نہ تعجب کر تو اے مخاطب ترجمہ نہ تہا مدد کیا جاتا مگر اس جگہہ سی اور اشارہ کیا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی طرف آسمان کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ف ع یعنی نہین بڑہ جاتا تہا اوسمین طعام مگر عالم بالا کے سبب سے اور ترقی برکت کی اوسمین آسمان سے اور اسمین اشارہ ہی طرف اس قول اللہ تعالی کی وفی السماء رزقکم اور یہہ یا تو قول سمرہ کا ہی اور سائل ابو العلاء چنانچہ ظاہر ہی ہی اور یا قول آنحضرت کا ہی اور قائل صحابہ لیکن یہہ احتمال نہایت بعید غریب ہی وعن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر قال اللہم انہم حفاۃ فاحملہم اللہم انہم عراۃ فاکسہم اللہم انہم جیاع فاشبعہم ففتح اللہ لہ فانقلبوا وما منہم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا

رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن غزوہ بدر کی تین سو پندرہ آدمیوں ف ع مشہور
یہہ ہی کہ نکلے تین سو تیرہ ان میں کہ ستر مہاجرین میں سی تہے اور دو سو چالیس انصار میں سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نی خداوندا یہہ یعنی صحابہ ننگی پانوں ہیں پس سوار کردی تو انکو الہی
تحقیق یہہ ننگی بدن ہیں کہ سوائی تہبند کی کچھ نہیں کپڑے پس لباس دے تو انکو یا الہی تحقیق یہہ بہوکی ہیں پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر باطن میں تا قوت پاویں طاعت کی
پس فتح دی اللہ تعالی نی واسطی آنحضرت کی یعنی مشرکین کو ہرایا کہ قتل کیے گئے انمیں سے ستر اور بندی ہوے ستر پس پہر صحابہ اسطرح پہرے کہ نہیں تہا ان میں کوئی کہ
شخص مگر ساتہہ اسکے ایک اونٹ یا دو اونٹ سے اور کپڑے پہنے اور سیر ہوے نقل کی یہہ ابوداود نی ف ع بسبب ساتہہ ننگی اونٹوں اور کپڑوں اور کہانوں کی غنیمت
میں شرکوں سی اور سب دعائیں آنحضرت کی مستجاب ہوئیں اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سی ہی خصوصا بایں سرعت خصوصیات اور یہہ
تمام نتیجہ صبر کا تہا جیسیکہ حدیث میں آیا ہی ان الصبر علی ما یکرہ فیہ خیر کثیر پہر یہہ تو نتیجہ دنیا میں ہے اور آخرت کا کیا کہنا ہی والآخرۃ خیر وابقی
وعن ابن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم منصورون ومصیبون ومفتوح لکم فمن ادرک ذلک منکم فلیتق اللہ و
لیأمر بالمعروف ولینہ عن المنکر رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن مسعود سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی تحقیق
تم مدد کیے جاوگی یعنی دشمنوں پر اور پاؤگی یعنی غنیمت اور فتح کیے جاوینگی تمہاری لیے یعنی شہر اور یہہ بشارت اور خبر دیتی ہی صحابہ کو ساتہہ اوس چیز کی کہ زمانہ آیندہ میں واقع
ہوگی پس جو شخص کہ پاوی یہہ یعنی جو کچھہ ذکر کیا گیا تم میں سی پس چاہیے کہ ڈری اللہ سے یعنی تمام امور اپنی میں تاکہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کری ساتہہ بہلائی کی اور منع
کری بری بات سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح یعنی راہ اعتدال پر چلے در برائی اور تکبر اور اسراف در اترانے میں نپری اور یہہ اشارہ ہی اس آیت پر الذین
ان مکنہم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر الخ وعن جابر ان یہودیۃ من اہل خیبر سممت
شاۃ مصلیۃ ثم اہدتہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذراع فاکل منہا واکل
رہط من اصحابہ معہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفعوا ایدیکم وارسل الی الیہودیۃ فدعاہا فقال سممت ہذہ الشاۃ
فقالت من اخبرک قال اخبرتنی ہذہ فی یدی للذراع قالت نعم قلت ان کان نبیا فلن تضرہ وان لم یکن نبیا استرحنا
منہ فعفا عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یعاقبہا وتوفی اصحابہ الذین اکلوا من الشاۃ واحتجم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی کاہلہ من اجل الذی اکل من الشاۃ حجمہ ابوہند بالقرن
والشفرۃ وہو مولی لبنی بیاضۃ من الانصار رواہ ابوداود والدارمی اور روایت ہے جابر سی کہ تحقیق
ایک عورت یہودیہ نی اہل خیبر میں سی زہر ملایا بکری بہنی ہوئی میں پہر تحفہ لائی اوسکو روبرو حضرت کی ف ع نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تہا جو
سلام بن مشکم کی بی بی تہی کہ اوس عورت نی پوچہا کہ آنحضرت بکری میں سی کس جگہہ کی گوشت کو پسند کرتی ہیں لوگوں نی کہا کہ دست گوشت کو پس ایک بکری کا بچہ رکہتی
تہی اوسکو ذبح کیا اور اوسمیں ایسا زہر ملایا کہ اوسیوقت ہلاک کردے اور دست اور شانہ میں بہت ملایا اور رکہا سامنی آنحضرت کی اور صحابہ کی کہ حاضر تہی ترجمہ
پس لیا آنحضرت نی دست اور کہایا اوسمیں سی اور کہایا ایک جماعت نی آنحضرت کی یاروں میں سے ساتہہ حضرت کی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ اوٹہاؤ ہاتہہ اپنی یعنی روکو
ہاتہہ اور نہ کہاؤ اور بہیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کی پس بلایا اوسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نی کہ زہر ملایا ہی تونی اس بکری میں پس کہا یہودیہ نی
کہ کسنی خبر دی تمکو یعنی اللہ نے یا کسی مخلوق نی فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دی مجکو اسنی کہ میری ہاتہہ میں سی فرمایا یہہ اشارہ کرکر طرف دست کی کہا یہودیہ نی کہ ہاں زہر
ملایا ہی میں نی اسمیں کہ کہتی تہی اگر ہی محمد نبی تو ہرگز نہیں ضرر کریگی یہہ بکری زہر آلودہ ف ح بسبب اسکے کہ زہر انبیا میں ایسا تاثیر نہیں کرتا ہی کہ مار ڈالی یا بسبب
اسکی کہ موت آنحضرت کی پہلی تمام کرنی دعوت اور کامل کرنی دین کے متوقع نہیں تہی اور احتمال اول میں خلجان کرتا ہی یہہ جو کہتی ہیں کہ وفات آنحضرت کے بسبب اثر

اوس زہر کی ہوئی کہ خیبر میں کہایا تہا لیکن یہہ روایت صحیح نہیں ہے اور حدیث میں آیا ہی کہ کسی نی کہا آنحضرت سی کہ آپکو تاثیر کرتا ہی وہ زہر کہ دیا تہا خیبر میں فرمایا نہیں
پہنچتا مجکو مگر کہ جو کچہہ کہ مقدر ہی اور چاہا ہی خدا نی **ترجمہ** اور اگر نہیں ہے وہ پیغمبر تو آرام پاونگی ہم اور خلاص ہونگی اوس سے پس درگذر کیا اوس عورت سی پیغمبر خدا
صلعم نی اور نہ سزا دی اوسکو **ف** ع اور بعضوں نی کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہیں کی گئی اور سلیمان تیمی اپنی مغازی میں لایا ہے بعد کہنی اوسکی فلن نصرہ
یہہ الفاظ وان کنت کاذبا ارحت الناس منک قد استبان لی انک صادق وانا اشہدک ومن حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہا طیبی نی
کہ اسمیں اختلاف ہے اسلیے کہ ایک روایت میں آیا ہی کہ حضرت نی حکم فرمایا اوسکی قتل کرنیکا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثوں میں یہہ ہے کہ حضرت نی معاف
کیا اوسکو ابتدا امر میں پس جبکہ مری بشر بن براء بن معرور اون کہانوں میں سی کہ حلق سی اوتارا تہا اوسکو حضرت نی حکم فرمایا اوس یہودیہ کی قتل کرنیکا پس
قتل کی گئی بدلی اوسکی **ترجمہ** اور مری وہ اصحاب آنحضرت کہ گم کہایا تہا اونہوں نی اوس بکری میں سے یعنی بعض اونمیں سی مرا اور وہ بشر ہیں اور پچہنی لگائی آنحضرت نی
درمیان مونڈہوں اپنی کی سبب اوس گوشت کی کہ کہایا بکری زہر آلودہ میں سی پچہنی لگائی اونکی ابو ہند نی کہ نام اونکا یسار حجام تہا ساتہہ شاخ کی اور چہری
چوڑی کی اور وہ ابو ہند غلام آزاد تہا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہی انصار میں سی نقل کی یہہ ابو داود نی **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ اَنَّهُمْ سَارُوا
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي طَلَعْتُ
عَلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بَكْرَةِ اَبِيهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اجْتَمَعُوا اِلَى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ
ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي اَعْلَاهُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى
مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسِسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَسِسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتَّى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا
نَنْظُرُ اِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي اَعْلَى هٰذَا
الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ اَرَ اَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا تحقیق صحابہ چلی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونیکی طرف حنین کے پس بہت دراز کیا چلنا یہانتک
کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑی سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں چڑہتا تہا اوپر پہاڑ ایسی ویسی کی پس ناگہاں دیکہا میں نی ہوازن
کو بڑا قبیلہ ہی اوپر اونٹ باپ اپنی کی **ف** ع ح یعنی سب کے سب آئے ہیں یہہ عبارت مثل ہی کہ بیان کیجاتی ہی اوس قوم کی حق میں کہ سب آویں اور کوئی پیچہی نہ رہ جاوی
اور اصل اسکی یہہ ہے کہ ایک قوم عرب میں سی ایک جگہہ سی اوٹہکہ کہیں رہتی تہی اور کوچ کیا اور جو کوئی جہاں اونٹ پایا چڑہا اور سوار ہوا اور وہ اونٹ اونکی تہی
اونکی باپ کے تہی اور قاضی نی کہا کہ علی یہاں بمعنی مع کی ہی اور یہہ ضرب المثل ہی عرب میں سبب کا یہہ تہا کہ ایک قوم کو عرب میں سے پیش آیا اوٹہکہ کہیں رہنا
اپنی موضع سی پس کوچ کیا اونہوں نی اور نہ چہوڑا پیچہی اپنی کچہہ یہانتک کہ تہا ایک اونٹ اونکی باپ کا لی لیا اونہوں نی اوسکو بہی ساتہہ اپنی پس کہا اوروں نی
جاءوا علی بکرۃ ابیہم پس ہو گئی یہہ مثل اوس قوم کی کہ آویں سب اگرچہ نہو اونکی پاس اونٹ اور بکرہ کہتی ہیں اونٹ جوان کو اور بعضوں نی کہا کہ ایک شخص سب
اپنی اولاد کو اونٹ پر لیکر پہرتا تہا اوس سے یہہ ضرب المثل ہوئی **ت** دیکہا میں نی ہوازنکو ساتہہ عورتوں اپنی کی اور جانوروں اپنی کی کہ جمع ہوئی ہیں طرف حنین کے
پس مسکرائی آنحضرت یعنی از راہ تعجب کہ اونکی قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہہ غنیمت ہی مسلمانونکی کل کو اگر چاہی اللہ پہر فرمایا کون شخص محافظت کری ہماری آجکی رات کہا

انس بن ابی مرثد غنوی نی کہ مین محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نی کہ سوار ہو پس سوار ہوی وہ اپنی گہوڑی پر پہر فرمایا حضرتؐ نی کہ متوجہ ہو اس
راہ کو کہ پہاڑ مین ہی یہانتک کہ ہووی تو بیچ بلندی اوس پہاڑ کی پس جبکہ صبح کی ہم نی نکلی آنحضرتؐ طرف جگہہ نماز اپنی کی یعنی جو جگہہ کہ نماز کی لیی بنا رکہی تہی پس پڑہین
آنحضرتؐ نی دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر فرمایا آنحضرتؐ نی کہ کیا معلوم کیا تمنی اپنی سوار کو ساتہہ حس کے یعنی دیکہا تمنی اوسکو یا سنا آواز اوسکی پس کہا ایک شخص
نی یا رسول اللہ نہین پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرتؐ نی حالت نماز مین دیکہنا کنکہیون سی طرف اوس درہ پہاڑ کی یہانتک کہ جب پڑہ چکی حضرتؐ نماز
فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا اور نگہبانی کرتا تہا پس شروع کیا ہمنی دیکہنا درمیان درختونکی بیچ درہ پہاڑ کی پس ناگہان وہ سوار آیا یہانتک کہ کہڑا
ہوا روبرو پیغمبر خدا صلعم کی یعنی سوار یا اوترکر پس کہا اوس سوار نی کہ تحقیق مین روانہ ہوا یہانتک کہ پہنچا مین اوپر بلندی اوس درہ پہاڑ کی جہان کہ حکم فرمایا تہا
مجکو پیغمبر خدا صلعم نی پس جبکہ صبح کی مینی آیا مین دونون درون پہاڑ کی مین یعنی دونون راہون اور جوانب پہاڑ مین بخوف اسکی کہ ہوا اوسمین کوئی چہپا ہوا پس نہ دیکہا
مینی کسیکو پس فرمایا انس بن ابی مرثد کو آنحضرتؐ نی کہ کیا اوترا تہا تو آجکی رات یعنی گہوڑی سی کہا اونہون نی کہ نہین اوترا مین مگر نماز پڑہنی کی لیی یا استنجا
کرنیکی لیی فرمایا آنحضرتؐ نی پس نہین تجہپر حرج اسمین کہ نہ کر تو بعد اس شب کے نفل کی پہلے ہوا اوسکی **ف** ع یعنی کوئی عمل قسم نوافل و فضایل سی ایسی کہ
عمل تیرا آجکی رات کا کافی ہی اللہ کی نزدیک ثواب و فضیلت مین غرضکہ مراد عمل سی نوافل خیرات ہین نہ فرائض کیونکہ وہ نہین ساقط ہوتی اور بعضون نی کہا کہ مراد
عمل سی اسمین جہاد ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمرات فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ فیھن بالبرکۃ
فضمھن ثم دعا لی فیھن بالبرکۃ قال خذھن فاجعلھن فی مزودک کلما اردت ان تاخذ منہ شیئا فادخل فیہ یدک فخذہ ولا تنثرہ نثرا
فقد حملت من ذلک التمر کذا وکذا من وسق فی سبیل اللہ فکنا ناکل منہ ونطعم وکان لا یفارق حقوی حتی کان یوم قتل عثمان رض فانہ انقطع
رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ لایا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کتنی ایک کہجورین یعنی اکیس پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجی انمین
ساتہہ برکت کی یعنی مانگئی اللہ سی برکت انمین یا انکی لیی پس لیا اونکو آنحضرتؐ نی اپنی ہاتہہ مین یا رکہا ہاتہہ اپنا اونپر پہر دعا کی آنحضرتؐ نی میری لیی اونمین ساتہہ
برکت کی یعنی ساتہہ برکت کی انمین اور کثرت خیر کی اونکی کہانمین باوجود باقی رہنی اونکی کی فرمایا کہ لی انکو پس رکہہ انکو اپنی توشہ دان مین جبکہ چاہی تو
کہ لیوی تو اسمین سی کچہہ پس داخل کر توشہ دان مین ہاتہہ اپنا پس لی کہجور اوسمین سی اور نہ جہاڑ تو اوسکو جہاڑنی کر کہا ابوہریرہ نی پس تحقیق اوٹہا
لی ہین اون کہجورونمین سی اتنی وسق راہ خدا مین پس تہی ہم یعنی مین اور یار میری کہاتی اونمین سی اور کہلاتی اور تہا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری
کمر سی یہانتک کہ ہوا دن شہید ہونی حضرت عثمانؓ کا پس تحقیق وہ توشہ دان کہل پڑا اور جاتا رہا **ف** ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ جب تفرقہ اور فساد
شایع ہوتا ہی جو لوگون مین تو برکت اوٹہہ جاتی ہی آیا ہی کہ ابوہریرہ اوس روز کہتی تہی کہ لوگون کو ایک غم ہی اور مجکو دو غم ایک غم جاتی رہنی اوس تہیلی
کا اور ایک غم شہید ہونی شیخ عثمان کا **الفصل الثالث** عن ابن عباس قال تشاورت قریش لیلۃ بمکۃ فقال بعضھم اذا اصبح فاثبتوہ
بالوثاق یریدون النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال بعضھم بل اقتلوہ وقال بعضھم بل اخرجوہ فاطلع اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک فبات
علی رض علی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلک اللیلۃ وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی لحق بالغار وبات المشرکون یحرسون علیا
یحسبونہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحوا ثاروا علیہ فلما راوا علیا رد اللہ مکرھم فقالوا این صاحبک ھذا قال لا ادری فاقتصوا اثرہ
فلما بلغوا الجبل اختلط علیھم فصعدوا الجبل فمروا بالغار فراوا علی بابہ نسج العنکبوت فقالوا لو دخل ھھنا لم یکن نسج العنکبوت علی بابہ فمکث
فیہ ثلث لیال رواہ احمد روایت ہی ابن عباس سی کہ مشورہ کیا قریش نی ایک رات مکہ مین یعنی دار الندوہ مین اور حاضر ہوا ساتہہ اونکی شیطان بصورت
شیخ نجدی کی پس کہا بعضون نی اونمین سی جب صبح ہو پس باندہو اوسکو ساتہہ بندہن کی یعنی قید کرو اوسکو مراد رکہتی تہی ساتہہ دونون ضمیر و مستتر اور بارز کی نبی صلعم

کہا بعضے مشرکین نے بلکہ مار ڈالو اوسکو اور کہا بعضون نے بلکہ نکالدو اوسکو ف ع یعنی بوجہ امانت کی اور خبر دی اللہ تعالی نے اونکی بدخواہی کی اس آیہ مین
وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ اور یہہ ماجرا یون ہے کہ جب مشرکون نے سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اونکی تو ڈری اور جمع
ہوئی دار الندوہ مین مشورہ کرنیکی لیے حضرت کی امر مین پس آیا اونکی پاس ابلیس بصورت ایک شیخ کی اور کہا کہ مین نجد سی آیا ہون سنا مینے جمع ہونا تمہارا پس چاہا مینے
کہ حاضر ہون تمہارے پاس اور ہرگز نہ بیبہرہ ہوگی تم مجہسی عقل و خیر خواہی مین پس کہا ابو البختری نے کہ میری رای یہہ ہی کہ قید کرو اوسکو کوٹھری مین اور بند کردو سوراخ
اوسکی سواے ایک کہڑکی کی کہ ڈالدیا کرو اوسمین سی کہانا پینا اوسکا یہانتک کہ مرجاوے پس کہا اوس شیخ نے کہ یہہ بری رای ہی آوینگی تمہاری پاس لوگ لڑینگی
تمسے اوسکی قوم مین سے اور چہڑا لیجاوینگی اوسکو تمہاری ہاتہہ سی پہر کہا ہشام بن عمرو نے کہ رای میری یہہ ہے کہ سوار کرو اوسکو اونٹ پر اور نکالدو اوسکو اپنی زمین سے
پس نہین ضرر کریگا تمکو جو کچہہ کہ وہ کریگا پس کہا اوس شیخ نے کہ یہہ بہی بری رای ہی خراب کریگا وہ اور قوم کو سواے تمہاری اور فریفتہ ہونگی لوگ اوسکی طلاقت لسان سی اور لاویگا وہ اونسی
ساتہہ لشکر اونکو پہر کہا ابو جہل نے کہ میری رای یون ہے کہ لو تم ہر قبیلہ مین سی ایک ایک جوان اور دو تم اونکو تلوارین تا ماریں اوسکو سب یکدفعہ پس پہیل جاوی خون
اوسکا سب قبیلونمین یعنی سبکی ذمہ خون اوسکا ثابت ہو پہر بنی ہاشم سب قریش سی لڑ تو سکینگی ہی نہین ناچار دیت پر راضی ہونگی پس جب طلب کرینگی وہ دیت تو دینگی
ہم دیت اوسکی پس کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نے کہ سچ کہا اس جوان نے پس متفرق ہوئی لوگ اوسکی رای پر یعنی یہی بات ٹہرگئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نے
اپنی پیغمبر کو اس مشورہ پر ف ع یعنی جبرئیل آئی اور یہہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سو رہین حضرت علی رض کی اپنی بچہونی پر اور نکلین ساتہہ ابی بکر رض
طرف غار کی ترجمہ پس رات گذارنے علی رض نے اوپر بچہونی نبی صلعم کی اوس رات اور نکلی پیغمبر خدا صلعم یعنے ساتہہ ابی بکر کی یہانتک کہ پہنچی غار ثور پر ف ج یعنی ہجرت کر کر پہاڑ ثور کی غار مین جب شب کو اور جب
حضرت گہر سی نکلے تہی اور مشرک جو دروازے پر کہڑے تہے اونکی سامنے سی گذری ہین اور وہ مطلع ہوئی نہ اور حضرت نے کلام کیا اونسی یہہ قصہ غریب ہے معجزہ عجیب ہے کہ شرح عربی مین ذکر کیا ہی ہمنی اوسکو
او تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کے ہی تفصیل مذکور ہی ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نے اسحالمین کہ نگہبانی کرتی تہی علی رض کی یعنی حضرت علی رض گہر مین تہی اور وہ ہر گہڑی تہی گمان کرتی تہی
علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ف ح یعنی گمان اونکو یہہ تہا کہ آنحضرت گہر مین سوتی ہین اور صلاح یہہ ٹہری ہوئی تہی کہ رات کو اونکی نگہبانی کیجیے اور صبح کو کام اونکا تمام کیجیے
اور حال آنکہ وہ علی رض تہی اور آنحضرت اونکی سامنی سی باہر نکل گئی تہی ترجمہ پس جب صبح کی تو حملہ کیا اونہون نے اوسپر یعنی اوس شخص پر وہ کہ بستر پر تہا یعنی
حضرت علی پر بگمان آنحضرت کی پس جسوقت دیکہا علی رض کو یعنی جگہہ حضرت کی رد کی اللہ تعالی نے بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نے یعنی علی رض سی کہ کہان گیا یہہ تیرا
یعنے آنحضرت کہا علی رض نے کہ نہین جانتا مین پس چلی مشرک پیچہی حضرت کی نشان قدم پر یعنی کہوج مین لگی حضرت کی پس جب پہنچی مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان
قدم پس چڑہی وہ پہاڑ پر پس گذری غار پر کہ اوپر پہاڑ کی تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمین ہین پس دیکہا اونہون نے غار کی دروازہ پر جالا مکڑی کا ف
ج کہ بعد اندر جانی آنحضرت کی اوس غار مین مکڑی نے جالا تنا تہا اور عرض غار کی دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہی اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتہہ کی ترجمہ پس
کہا مشرکون نے اگر داخل ہوتی محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑیکا اوسکی دروازہ پر پس ٹہری آنحضرت غار مین تین رات دن نقل کی یہہ احمد نے ف ع داخل ہوئی آنحضرت
غار مین تو بہیجی اللہ تعالی نے دو کبوتر پس انڈی دی اونہون نے دروازی کی نیچی کی جانب مین اور بہیجی مکڑی پس جالا تنا اوسنے اوسپر اور روایت کیا گیا ہی کہ مشرک
چڑہی اوپر غار کی ایسی جگہہ کہ اگر نظر کرتی اپنی قدمونکی طرف تو دیکہہ لیتی آنحضرت اور ابوبکر کو پس ڈری ابوبکر رض آنحضرت کی طرف سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہی
گمان تیرا ساتہہ ان دو کی کہ اللہ تیسرا اونکا ہی پس اندہا کردیا اونکو اللہ تعالی نی غار کی دیکہنی سی پس شروع کیا اونہون نے پہرنا گرد اوسکی پس نہ دیکہا اونہون نے
حضرت کو انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیہ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کی لکہا ہی کہ مراد صاحب سے ابوبکر صدیق رض ہین کہ ساتہہ آنحضرت کی نکلکر دونون
مصاحب جبل ثور کی غار مین چہپی تہی اوس روز کہ کفار نے قصد قتل کرنی آن سرور کا مصمم کیا تہا اور کہا ابوبکر نے آنحضرت سی اوس غار مین جسوقت کہ کافر دہانی
پہنچے کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سے اپنی زیر قدم نگاہ کری تو ہمکو دیکہہ لیگا آنحضرت نی فرمایا ماظنک یا ابابکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہہ سی ثابت ہوتا ہی کہ منکر صحابیت

صدیق کہ بسبب انکار نص کے کافر ہوتا ہی بخلاف اور صحابہ کی کہ منکر اونکی صحابیت کا مبتدع ہی اور عائشہ رضہ سی روایت کیا گیا ہی کہ والدین میری وقت بلوغ
او رعاقل ہونیسی دیندار تہی اور کوئی روز ایسا نگذرتا تہا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح و شام نہ آتی ہون اور جب مسلمانونکو کفار نی ایذا پہنچائی تو آنحضرت نی فرمایا
کہ دار ہجرت تمہارا مجکو دکہا دیا ہی کہ کہجور ونوالا ہی درمیان دو سنگستان کی بعد اوسکی مسلمانون نی مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کی بہی مدینہ کو پہری اور ابوبکر
صدیق نے نی بہی تیاری سینہ کی جانی کی کی حضرت نی فرمایا تامل کر ای ابوبکر امیدوار ہون کہ مجکو بہی اذن ہجرت کا صادر ہو اوس روز سی ابوبکر نی ملازمت آنحضرت
کے علی الدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینی تک گہر مین بندہے تیار رکہی پہر ایک روز ٹہیک دوپہر مین آنحضرت ابوبکر کی گہر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ مجکو اذن
ہجرت کا ہوا ابوبکر نی ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسمائی زاد راحلہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کی گہر سی برفاقت اونکی آنحضرت مکہ سی
باہر نکلکر جبل ثور کی غار مین چہپی اور اللہ تعالی کی قدرت سے اوسی شب درخت کیکر کا اوس غار کی منہہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نی اوسکی منہہ پر گہونسلا بنا کر انڈی دی اور
مکڑی نی جالا تنا کفار اوس غار کی منہہ پر گرپہہ علامتین دیکہہ کر پہری اور جسوقت کہ دونون صاحب مکہ سی باہر نکلی ابوبکر کبہی آگی آنحضرت کی اور کبہی پیچہی آنحضرت
کے ہوتی تہی بسبب اسکے کہ کوئی کافر ادنکی لگ پیچہی سے نہ آجاوی اور جب غار پر پہنچی تو آنحضرت کو وہان کہڑا کیا اور اول آپ غار مین جا کر صاف کر کر آنحضرت کو اندر لیگئی
اور تین رات تک دونون وہان رہی اور اپنی دونون اونٹونکو حوالہ ایک شخص کے بنی الدئل مین سے کیا بوعدہ اسکی کہ بعد تین رات کی غار کی دروازہ پر حاضر کری اور اوسکو رہبر
مدینہ کا باجرت مقرر کیا تہا اور ان تین شب مین عبداللہ بن ابی بکر رات کیوقت کفار کی خبرین اونکو پہنچاتی تہی اور بعد تین شب کے وہانسی اونٹ پر سوار ہوکر رہبر کو ہمراہ لیکر
براہ کنارہ دریا کی متوجہ مدینہ کی ہوئی جب مدلج مین پہنچی تو سراقہ بن مالک اونکی پیچہی نکلا اس سبب سی کہ کفار مکہ نی اوسکو مال بہت دینا مقرر کیا تہا اگر ان دونونکو پاکر
کو مار ڈالی غرضکہ جب سراقہ بقصد قتل آنحضرت او رصدیق کی نکلا اور قریب اونکی پہنچا تو پانوں اوسکی گہوڑی کا پہسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پہر سوار ہوکر درپی ہوا اور
ایسا نزدیک پہنچا کہ قراۃ پیغمبر کی سنی اوسوقت دونو پانو اوسکی گہوڑی کی رانون تک زمین مین دہسی اور سراقہ زمین پر گرا اوسوقت سراقہ نی متنبہ ہوکر دہائی امان
کی دی آنحضرت اور ابوبکر کہڑی ہوئی اور سراقہ نی ملازمت کے اور حال بتا اور خبرین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کری قبول نہوا اور یہہ حکم ہوا
کہ امر ہمارا مخفی رکہنا سراقہ وہانسی پہرا اور جو کافر راہ مین ملتا تہا اوسکو پہیر دیتا تہا اور آنحضرت مدینہ مین گئی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ**
أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ
هٰهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ
يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ
قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ
أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ
أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ
قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بہیجی گئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے بکری بہنی ہوئی کہ اوسمین زہر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ جمع کرو میری لیے جو ہون اس جگہہ یہود لوگوں میں سے پس جمع کیا حضرت کے
لیے یہود کو پس فرمایا واسطے اونکی آنحضرت نی کہ تحقیق مین پوچہون تمسی حال ایک چیز کا یعنی یا نہین پس آیا ہوؤگی تم باور کرنیوالی میری خبر دینی کو اوس چیز سے سے
کہ جہٹلاوین تمکو بیچ جواب کے کہ دو تم اوس سوال کا جیسا کہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہا اونہوں نی ہان باور کرینگی ای ابا القاسم **ف** طرح عادت یہود کے
یہہ ہے کہ اکثر آنحضرت کو ساتہہ کنیت ابوالقاسم کے خطاب کرتی تہی اور محمد نہین کہتی تہی اس سببسے کہ ذکر اس نام شریف کا توریت و انجیل مین شایع اور مشہور ہوا تہا

اور دلیل تہا اوپر صحت نبوت اونکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ کون ہی باپ تمہارا یعنی جد کہ جسکو پدر قبیلہ کہتی ہین کہا یہود نے فلانا یعنی بطریق کذب کے امتحان کی لیے کوئی اور نام غیر نام جد اپنی کی بتادیا فرمایا آنحضرت نے جہوٹ بولی تم بلکہ باپ تمہارا فلانا شخص ہے کہا یہود نے سچ کہا تمنے اور خوب کہا تمنے فرمایا حضرت نے پس آیا باور کروگی تم میری خبر دینی کو ایک چیز سی اگر سوال کرونمین تمسی اوس چیز سی یعنی پہر خبر دونمین تمکو ساتہہ اوسکی کہا یہود یون نے ہان ای اباالقاسم اور اگر جہوٹ بولین ہم تمسی پہچان لوگی تم جہوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنے اوسکو یعنی مقدمہ باپ ہمارے کی پس فرمایا اونسے پوچہا یہودسے کہ کون ہی دوزخی کہا اونہون نے کہ رہینگی ہم دوزخ مین تہوڑے سی دن یعنی جیسا کہ قرآن مجید مین اونکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودات پہر خلیفہ ہوو گی تم ہماری ای گروہ مسلمانون کی دوزخ مین یعنے بعد نکلنی ہماری کی تم داخل ہوو گی اور ہمیشہ رہو گی وہ یہہ اونکی زعم فاسد اور اعتقاد مین بات سچی اور خبر حق تہی فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کام نکرو یعنی مقدمہ آگ کی اور دور ہو تم جہوٹی ہو اپنی خبر دینی مین قسم ہی اللہ کی نہین خلیفہ ہونگی ہم تمہاری آگ مین کبہی پہر فرمایا آنحضرت نے کیا تم باور کروگی میری خبر دینی ایک چیز سے اگر پوچہون مین تمسی اوس سے پس کہا اونہون نے ہان ای اباالقاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنی اس بکری مین زہر کہا اونہون نے کہ ہان فرمایا آنحضرت نے کہ کیا باعث ہوا تمکو اوپر اسکی کہا اونہون نے کہ ارادہ کیا ہمنی کہ اگر ہو تم جہوٹی تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسی اور اگر تم سچی ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ع یعنی زہر پس منتفع ہونگی ہم تمہاری ہدایت سے اور حاصل اسکا یہہ کہ چاہا تہا ہمنی امتحان کرنا یعنی پس پایا یہہ کہ جانینگی ہم کہ تم جہوٹی ہو تو تمہاری ہلاک ہونیسی آسایش مین ہو جاینگی اور یہہ کہ جانینگی ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگی اور باقی شرح اسکی دوسرے فصل مین بیچ حدیث جابر کی گذری ہی اس مقابلہ مین انکی کہہ سکتی ہین کہ زہر نے انکو زیان نکیا اور صدق ظاہر ہوا پہر کیون نہ ایمان لائی تم **وعن** عمرو بن اخطب الانصاری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما الفجر وصعد علی المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیمۃ قال فاعلمنا احفظنا رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن اخطب انصاری سی **ف** ع یہہ ساتہہ کنیت کی مشہور تہی کہ اونکو ابوزید اعرج کہتی تہی اور حضرت کی ساتہہ غزوونمین ہی ہین چنانچہ آیا ہی کہ تیرہ غزوی انہون نی کیی ہین اور آنحضرت نی انکی سر پر ہاتہہ پہیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتے ہین کہ کچہہ اوپر سو برس کی ہوئی تہی اور اونکی سر اور داڑہی مین نہین تہی سفید بال مگر چند **ترجمہ** کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرت نی ایک روز فجر کی اور چڑہی منبر پر پس خطبہ فرمایا ہماری لیی یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا پہر اوترے اور نماز پڑہی ظہر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہماری لیی یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پہر اوترے اور نماز پڑہی عصر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہماری لیی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ ہی مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ ہونیوالی ہی قیامت تک یعنی وقایع اور حوادث اور عجائب و غرائب قیامت تک کے مجمل یا مفصل بیان فرمائی پس اسمین بہت سی معجزی ہوئی کہا عمرو نے پس داناتر ہمارا یعنی بہت یاد رکہنی والا ہمارا ہے یعنی وسدن ذکر کرد الطیبی اور کہا سید جمال الدین نے ولی یہہ ہے کہ کہا جاوے بہت یاد رکہنی والا ہمارا اوس قصہ کو داناتر ہمارا ہی یعنی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** معن بن عبد الرحمن قال سمعت ابی قال سألت مسروقا من اٰذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجن لیلۃ استمعوا القراٰن فقال حدثنی ابوک یعنی عبد اللہ بن مسعود انہ قال اٰذنت بھم شجرۃ متفق علیہ اور روایت ہے معن بن عبد الرحمن تابعی سی کہ پوتی ہین عبد اللہ بن مسعود کی کہا معن نے کہ سنا مینی اپنی باپ سے یعنی عبد الرحمن سے کہا پوچہا مینی مسروق سی کہ کبار تابعین سے ہین کسنی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنی جنات کی اوس رات کہ سنا تہا اونہون نی قرآن پس کہا مسروق نی عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجکو تیری باپ نے یعنی عبد اللہ بن مسعود نی کہ اوسنی کہا خبر دی آنحضرت کو ساتہہ آنی جنات کی ایک درخت نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی ایک درخت نی خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئی ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین پس آنحضرت باہر گئی اور جنونکو دیکہا اور قرآن اونکی آگی پڑہا **وعن** انس قال کنا مع عمر بین مکۃ والمدینۃ فترائینا الہلال وکنت رجلا

حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَؤُا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا تھے ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس تلاش کیے ہمنے ہلال کو یعنی دیکھنے لگے اور تھا میں مرد تیز نظر پس دیکھا میں نے چاند اور حال آنکہ نہیں تھا کوئی کہ کہے کہ دیکھا ہے اوسکو سوای میرے یعنی سوای میرے کوئی نہ کہتا تھا کہ میں نے دیکھا ہے چاند پس شروع کیا میں نے کہ کہتا تھا میں عمر رض کو کیا نہیں دیکھتے تم چاند پس وہ نہیں دیکھتے تھے اوسکو یعنی میں دکھاتا تھا اور ہر چند عمر کو دکھاتا تھا اونکو نہیں نظر آتا تھا کہا انس نے کہتے تھے عمر رض نزدیک ہے کہ دیکھیں گے ہم اوسکو اس حال میں کہ میں لیٹا ہونگا اپنے بچھونے پر ف ح یعنی کچھہ حاجت نہیں ہے کہ میں اب دیکھوں اور تعب اور مشقت اوٹھاؤں اوسکے دیکھنے میں بعد ایک زمانہ کے یا بعد ایک دن کے روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکھہ لونگا بے مشقت اور اس سے معلوم ہوا کہ خوض نہ کرے اس چیز میں کہ ضروری نہ ہو اور صرف نہ کرے وقت کو مالایعنی میں ترجمہ پھر شروع کیا عمر نے کہ حدیث بیان کرتے تھے ہمارے آگے قصے اہل بدر کے یعنی مشرکوں کے کہ جو بدر میں مارے گئے تھے کہا عمر نے کہ تحقیق آنحضرت تھے کہ دکھاتے تھے ہمکو جگہہ گرنے اور ہلاک ہونے مشرکوں کی ایک روز پہلے قضیہ کے یعنی ایک روز پہلے وقوع واقعہ کے اور مارے جانے مشرکوں کی خبر دی کہ ہر ایک ان اشقیا میں سے یہاں یہاں مارے پڑے ہونگے فرماتے تھے آنحضرت یہہ جگہہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یہہ جگہہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یعنی جگہہ نے ہر ایک کے جدا جدا متعین کر دی کہا عمر نے قسم ہے اوسکی کہ بھیجا آنحضرت کو ساتھہ حق کے نہیں خطا اور تجاوز کی مارے جانے والوں نے اون جگہوں سے کہ بیان کیا تھا اور معین کیا تھا اونکو آنحضرت نے پس ڈالے گئے کنوئیں میں کہ پانی نہیں بھرا جاتا تھا اوس سے بعضے انکے بعض پر پس چلے حضرت یہانتک کہ پہنچے طرف انکے پس فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے کیا حق پایا اور دیکھی تمنے وہ چیز کہ وعدہ کی تھی اللہ نے اور اوسکے رسول نے پس تحقیق میں نے حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجھسے پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کسطرح کلام کرتے ہو تم بدنوں سے کہ نہیں ہیں جانیں انمیں پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننے والے اونسے واسطے اوس چیز کے کہ کہتا ہوں میں یعنی یہہ بہت سننے والے ہیں یا برابر ہیں تمہارے سننے میں یعنی یہہ سنتے ہیں یہہ کلام کہ کہتا ہوں میں سوای اسکے کہ نہیں طاقت رکھتے یہہ کہ جواب دیں مجھکو کچھہ نقل کی یہہ مسلم نے ف ح کتاب الجہاد میں بیان اسکا ہو چکا ہے

وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى زَيْدٍ يَعُودُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِي فَعَمِيتَ قَالَ أَحْتَسِبُ وَأَصْبِرُ قَالَ إِذَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ اور روایت ہے انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سے کہ روایت کرتی ہے اپنے باپ سے یہہ کہ آنحضرت تشریف لائے زید بن ارقم کے پاس اس حالت میں کہ عیادت کرتے تھے اونکی سبب بیماری کے کہ اونکو تھی فرمایا حضرت نے نہیں تجھپر بسبب بیماری تیری کے ڈر ولیکن کیسا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچھے میرے پس اندھا ہو جاویگا تو کہا زید نے طلب ثواب کی کرونگا میں اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نے اب داخل ہوگا تو بہشت میں بے حساب کہا یعنی شخص راوی نے خواہ انیسہ ہو یا غیر اوسکے پس اندھا ہو گیا زید بعد مرنے پیغمبر خدا صلعم کے پھر پھیر دی اللہ تعالی نے زید پر بینائی اوسکی پھر مر گیا ف ع اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا اونکے لیے پھر بینائی اونکا اسلیے کہ مشقت اونکی صبر کے بہت اور اجر جو مترتب ہوگا اوسپر بہت بڑا ہے حاصل ہوئی اونکو مدد اللہ کے بسبب صبر کے **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم من تقول علیّ ما لم اقل فلیتبوّا مقعدہ من النار و ذلک انہ بعث رجلا فکذب علیہ فدعا علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد میتا وقد انشق بطنہ ولم تقبلہ الارض رواہما البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے اسامہ بیٹے زید کی سے کہا فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ جھوٹ بولے اوپر میرے قصد وہ بات کہ نہیں کہی ہے میں نے پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے اور یہہ سبب فرمانے اس حدیث کا یہہ ہے کہ آنحضرت نے بھیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کی پاس یا کسی شخص کے پاس پس جھوٹ باندہا اوسنے حضرت پر یعنی اور منکشف ہوا وہ حضرت پر یا پہنچے حضرت کو خبر اوسکی پس بد دعا کی اوسپر آنحضرت نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حالمین کہ تحقیق پیٹ گیا تہا پیٹ اوسکا اور نہ قبول کیا اوسکو زمین نے **ف** اور یہہ نشان دوزخی کا ہی اور یہہ موید ہی قول جوینی کی کہ افترا کرنیوالا آنحضرت پر قصدا کافر ہی **ترجمہ** نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ وامراتہ وضیفہما حتی کالہ ففنی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تہا حضرت سے پس دیا اوسکو آنحضرت نے آدہا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کہاتا اوسمین سے اور کہاتی بیوی اوسکی بہی اوسمین سے اور مہمان اونکی یہانتک کہ ماپا اوس شخص نے اوسکو کہ باقی رہا تہا کہانیسے پس تمام ہو گیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس یعنی اور صورت حال عرض کی پس فرمایا آنحضرت نے اگر نہ ماپتا تو اوسکو تو البتہ کہاتی رہتی تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیری اوسمین سے ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہاری لیے یعنی ہمیشہ نبی صلعم کی برکت سے نقل کی یہہ مسلم نے

وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبلہ داعی امراتہ فاجاب ونحن معہ فجیئ بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا فنظرنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک لقمۃ فی فیہ ثم قال اجد لحم شاۃ اخذت بغیر اذن اھلہا فارسلت المراۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت الی النقیع وھو موضع یباع فیہ الغنم لیشتری لی شاۃ فلم توجد فارسلت الی جار لی قد اشتری شاۃ ان یرسل بہا الی بثمنہا فلم یوجد فارسلت الی امراتہ فارسلت الی بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمی ھذا الطعام الاساری رواہ ابو داود والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنے نقل کی ایک شخص سے انصار مین سے کہ کہا نکلے ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے نماز جنازہ کی پس دیکہا مینے پیغمبر خدا صلعم کو اس حالمین کہ وہ بیٹہے تہے پاس قبر کے کہ کہودتی تہی وصیت کرتی تہی آنحضرت گورکن کو فرماتی تہی فراخ کر میت کے پانو کیطرف سے اور فراخ کر اوسکی سر کی جانب سے پس جب پہرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کر کر سامنے سے آیا حضرت کی دعوت کرنیوالا طعام کی اوس میت کی بیوی کی طرف سے پس قبول کی حضرت نے دعوت اوسکی اور گئے اوسکی گہر مین اور ہم ساتہہ آنحضرت کی تہے یعنی ہم بہی گئے طفیلی آنحضرت کی ہوکر یا آنحضرت کی دعوت معہ جماعت کے کی تہی پس لایا گیا طعام پس رکہا آنحضرت نے دست مبارک اپنا یعنی اوس طعام مین کہانیکی لیے پہر رکہے تہے قوم نے ہاتہہ اپنے پس کہایا قوم نے طعام **ف** ظاہر اس حدیث سے اعتراض وارد ہوتا ہی اون روایتون پر کہ بیان کی ہین علماء مذہب ہماری نے کہ مکروہ ہے کہلانا طعام کا پہلی دن یعنی جسدن میت مرا ہی یا تیسرے دن یا بعد ہفتہ کی کما فی البزازیہ اور خلاصہ مین ذکر کیا گیا ہی کہ نہیں مباح ہی کرنا ضیافت کا تیسرے دن اور کہا زیلعی نی کہ نہیں مضائقہ ہی بیٹہنی کا مصیبت کے لیے تین دن تک بغیر ارتکاب نے ممنوع چیزون کی کہ وہ بچہانا بچہونے کا ہی اور کرنا کہانیکا اہل میت کیطرف سے اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا اہل میت کیطرف سے اور بعضون نے علت یہہ بیان کی ہی کہ طعام مشروع ہوا ہی سرور مین نہ شرور مین کہا ابن ہمام نے اور وہ ضیافت بدعت بدہ ہی روایت کیا امام احمد اور ابن ماجہ نے ساتہہ اسناد صحیح کی جریر بن عبداللہ سے کہ کہا گنتی تہی ہم جمع ہونیکو اہل میت کے پاس

اور کہانا کرنی اونکیکو نیا حصہ تہا یس لائق ہی یہہ کہ مقید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتہہ نوع خاص کے کہ وہ ایسا جمع ہونا ہی کہ موجب ہو میت کی گہر والون کی
حیا کرنیکا کہ ناچار ماری حیا کی کہلاوین اونکو جبرا یا حمل کیا جاوی کلام فقہا کا اوپر ہونی بعضی وارثون کی صغیر سن یا غائب یا نہ پہچانی جاوی رضا اونکی یا ہو
طعام مال میت سے پہلی تقسیم و سکیکی طعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال مین سے اور مانند اونکی و رایسے قسمون پر حمل کرنا چاہیے کہ ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام میت اور اگر
حمل کیا جاوی قول قاضیخان کا کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیے کہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی اون ایام مین وہ چیز کرنی کہ ہو واسطی سرور
کے اور اگر کری کہانا فقرا کی لیے تو اچہا ہی اور اوپر وصیت کرنی ساتہہ کرنی کہانیکی بعد موت میت کی تاکہ کہلاوین لوگونکو تین دن تک پس باطل ہی بموجب صحیح تر
روایت کے اور بعضون نی کہا جائز ہی نیہہ تہائی مال مین سی اور یہہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر کی تحقیق سی کوئی یہہ
نہ سمجہہ لے کہ مطلق طعام میت کی اجازت اونہونی دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو یہانکی طعام مرسومہ ان اقسام سی خارج نہین پاوینگی کہ مین ایک قسم
پائی جاتی ہی کہین کوئی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کہانا کہلانا دوہی کہ جو قاضیخان نی لکہا ہی کہ اگر کری کہانا فقرا کی لیے تو اچہا ہی پس ظاہر آنحضرت
کو بطور ہدیہ کے اور آپکی ہمراہیونکو بطور صدقہ کی کتاب ثواب کے لیے کہلایا ہو اور علاوہ اسکی بعضی فقہا کہتی ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہون انکو
کہانا اوس طعام کا جائز ہی پس یہہ سب صاحب میت کو دفن کر کر پہری اونکو کہلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکہتے ہین تو اس سے خود اونہون نی اسکو مستثنیٰ کر لیا ہے
پس حدیث مین اور فقہ کی روایتون مین کچہہ تعارض نرہا واللہ اعلم بالصواب ترجمہ پس دیکہا ہمنی طرف آنحضرت کی کہ چباتی ہین لقمہ کو اور پہیرتی ہین اوسکو اپنی منہہ
مبارک مین اور نگلتی نہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ پاتا ہون مین اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لیگئی ہی بے اجازت اور بے رضا مالک اوسکی کی پس بہیجا اوس عورت
نی کسیکو آنحضرت کی پاس در حالیکہ کہتی تہی یا رسول اللہ تحقیق مینی بہیجا تہا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ بیچی جاتی ہین اوسمین بکریان ف ع
یہہ تفسیر مدرج ہی بعض روات سی اور یہہ نقیع نون سی ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کی قریب بیس کوس کی مدینہ سی غیر بقیع کی ساتہہ بے کے کہ مقبرہ ہی مدینہ کا وہان
ہے ترجمہ تاکہ خرید کیجاوے میری لیے ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بہیجا مینی کسیکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خرید کی تہی اوسنی ایک بکری کہ بہیجدے اوس بکری خرید کے
ہوئی کو ساتہہ مول وسکیکی کہ جس مول کو لی تہی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بہیجا مینی ہمسایہ کے بیوی کی پاس پس بہیجا اوسنی طرف میری وہ بکری ف ع یہہ ظاہر ایہہ کہ خریدنا
اوسکا درست نہوا اسلیے کہ اذن اوسکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہ تہی اور یہہ قریب بیع فضولی کی ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اوسکیکے اور یہہ تقدیر
اوسمین شبہہ قوی تہا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہلادی یہہ طعام قیدیونکو ف ع اسری جمع اسیر کی ہی یعنی بندی کی اور غالب یہہ ہی کہ وہ فقیر ہونگی اور کہا طیبی
نی کہ وہ کافر تہی اور یہہ اسلیے فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لین اور بخشوا دین اوس سے اور طعام مگڑ جاتا تہا اور اونکو کہلانا ہی ضرور تہا پس حکم
فرمایا اونکی کہلادینی کا انتہی اور لازم آئی اوس عورت پر قیمت بکری کی بسبب تلف کرنی اوسکیکی در واقع ہوا یہہ تصدق اوس عورت کی طرف سے ترجمہ نقل کی یہہ ابوداود
نے اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ
وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ
الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ
شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي
إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا
فِي شَأْنِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا

حَتّٰی رَوِیَتْ وَسَقٰی اَصْحَابَہٗ حَتّٰی رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَھُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِیْہِ ثَانِیًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰی مَلَأَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَہٗ عِنْدَھَا وَبَایَعَھَا وَارْتَحَلُوْا عَنْھَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْاِسْتِیْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ اور روایت ہے حزام بن ہشام سے کہ اونسے نقل کی اپنے باپ سے یعنے ہشام سے اونے نقل کی یہہ حزام کی دادا سے کہ نام اوسکا حبیش بن خالد ہے اور حبیش بھائی ہے ام معبد کا **ف** ح کہ نام اوسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرت ہجرت میں اوسکی خیمہ میں تشریف لائی اور وہ اسلام لائی اور تھی وہ قوی تکیہ لگاکر بیٹھتی خیمہ کے صحن میں اور کھانا پانی دیتی فقرا و مساکین کو **ترجمہ** روایت کرتا ہے حبیش یہہ کہ آنحضرت جسوقت کہ حکم کیے گئے نکلنے کا مکہ سے نکلے ہجرت کرنیوالے مکہ سے طرف مدینہ کی آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا عبداللہ لیثی کہ اوسکو ہمراہ لیا تھا راہ بتانیکے لیے یہہ چارون تن راہ مدینہ میں چلی جاتی تہی گذری اوپر دو خیموں ام معبد کہ اوس جنگل مین رہتے تھے پس طلب کیا گوشت اور خرما تاخرید ین اوس سے پس نہ پایا اوسکی پاس کچھہ اسمین سے یعنی گوشت اور ثمر ذکر کیے گئی ہین اور تھے لوگ بی زاد و بی توشہ قحط زدہ پس دیکھا آنحضرت نے طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کے ایک جانب مین تہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا حال ہے اس بکری کا ای ام معبد کہا ام معبد نے کہ چھوڑ رکھا ہے اوسکو دبلا پے نے ریوڑ کی ساتھہ جانیسے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپے کی ہمراہ بکریون کی جنگل مین چرنیکو نہین جاسکتی فرمایا حضرت نے کیا ہے اسکی کچھہ دودھہ کہا ام معبد نے کہ یہہ بکری بہت گرفتار مشقت اور دور تراسی ہے کہ ہو اسکی دودھہ یعنی بالکل اسمین دودھہ نہین فرمایا آنحضرت نے کیا اذن دیتی ہے تو مجھکو یہہ کہ دودھہ دوہون اسکا کہا ام معبد نے کہ باپ اور ماں میرے فدا آپکی ہون اگر دیکھتے ہین آپ اسمین دودھہ تو دودھہ لین یعنی دودھہ اسمین ہی نہین کیا دوہین گے آپ اسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور ہاتھہ پہیرا اوسکی تہنون پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لیے بکری کی حق مین پس پانو کہولی بکری نے دودھہ دوہانی کی لیے سامنی حضرت کی جیسیکہ عادت دودھہ کی جانور کی ہے کہ وقت دوہنیکی دونون پانو کہولدیتا ہے اور دودھہ دیا اور جگالی کرنی لگی پس منگوایا حضرت نے ایسا باسن کہ سیر کرے ایک گروہ کو پہر دوہا بیچ اوس برتن کے دودھہ خوب بہتا ہوا یہان تک کہ اوپر آگئی اوسکے جھاگ دودھہ کے پہر پلایا اوسکو ام معبد کے تئین یہان تک سیر آب ہوا اور پلایا ساتھہ والون اپنی کو یہان تک سیر آب ہوئے پہر پیا حضرت نے بعد سبکی یعنی برحسب حدیث ساقی القوم آخرہم شربا کی پہر دوبارہ دوہا اسمین دودہ بعد پہلی بار کی یہانتک کہ پہر اباسن پہر اسکو چہوڑ ا دودھہ ام معبد کے پاس یعنے تاکہ رکھا وے وہ اپنی خاوند کو معجزہ حضرت کا اور بیعت لے آنحضرت نے ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے نقل کیے یہہ بغوی نے شرح السنہ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین اور حدیث مین قصہ طویل ہے **ف** ح اور وہ یہہ ہے کہ جب آنحضرت نے کوچ کیا ابو معبد آیا اور دیکھا دودھہ پوچھا یہ کہاں سے آیا اس نے سب قصہ بیان کیا کہ ایک مرد مبارک آیا تھا اور کہا ام معبد نے کہ مسئی ہین ہیں صفتین سبکی او کہ مین واللہ بلاشبہ قصد رکہتا ہون کہ پاؤن صحبت اوسکی اگر اوسکی راہ پاؤن اور آیا ہے کہ جب آنحضرت ہجرت کرکر نکلے اہل مکہ نے نہ جانا کہ کہان اور کسطرف گئے تو ایک جن پہاڑ ابوقبیس پر آیا اور کتنی ایک بیتین پڑہین لوگ آواز سنتی تہی اور کسیکو دیکھتی نہ تہی اونمین سے دو بیتین یہہ ہین **قطعہ**

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ ۞ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ۞ ہما نزلاہا بالہدی واہتدت بہ ۞ فقد فاز من امسی رفیق محمد ۞

بَابُ الْکَرَامَاتِ

باب ہے بیچ بیان کرامتوں کے **ف** ع کرامات جمع کرامہ کے ہے اور وہ اسم اکرام و تکریم سے ہے اور کرامت کہتے ہین فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتھہ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کے اور اقرار کیا ہے کرامت کا اہل سنت نے اور انکار کیا ہے اوسکا معتزلہ نے **ف** ح اہل حق اتفاق کرتے ہین اوپر جائز ہونے وقوع کرامت کے اولیا سے اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو ذات و صفات حق کا بقدر طاقت بشری کی اور مواظب ہو اوپر کرنی طاعت کی اور ترک کرنی منہیات کی غیر منہمک ہو لذات و شہوات مین اور کامل ہو تقوی اور اتباع مین بحسب تفاوت مراتب اوسکے اور دلیل اوپر واقع ہونی کرامت کی کتاب و سنت اور تواتر اخبار ہے صحابہ سے اور اونسے کہ بعد اونکے ہین یعنی تواتر معنوی اسطرح کہ قدر مشترک مین درمیان اونکی وقت انصاف اور ترک عناد کی مجال شبہ اور انکار کی نہین ہے خصوصا بعضے اکابر مشائخ طریقت سے مانند حضرت سید عبد القادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کے کرامات ایسی حد کثرت کو پہنچی ہے کہ انگشت نما ہین چنانچہ بعضی مشائخ اہل زمانہ اونکی سے منقول ہے کہ کرامتین آپکی مانند رشتہ مروارید کی تہین کہ پے درپے صادر ہوتی تہین کبہی اونمین ظاہر ہوتین کبہی اونسے اور معتزلہ اور بعضے اتباع اونکی منکر ہوئے ہین کرامت کے اور بعضون نے کہا کہ صادر

نہین ہوتی کرامت کسی بقصد واختیار بلکہ بی قصد واختیار ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کرامت جنس معجزہ سی نہین ہوتی ہی ماننذ بڑہ جانی طعام قلیل کی اور جوشش آرنی پانیکی اونگلیونسی اور مانند اونکلی اور حق یہہ ہے کہ جائز ہی وقوع ہوتا کرامت کا بقصد واختیار اور بی قصد و جنس معجزہ اور غیر معجزہ سی اور تمام کلام اثبات کرامت مین مع دلائل ورد رفع شبہ مخالفونکی علم کلام کی کتابونمین مذکور ہی ولاحاجۃ الی البیان بعد العیان

اَلفَصلُ الاَوَّلُ

منفصل ہی **عن** انسٍ اَنَّ اُسَیدَ بنَ حُضَیرٍ وَعَبَّادَ بنَ بِشرٍ تَحَدَّثَا عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی حَاجَۃٍ لَھُمَا حَتّٰی ذَھَبَ مِنَ اللَّیلِ سَاعَۃٌ فِی لَیلَۃٍ شَدِیدَۃِ الظُّلمَۃِ ثُمَّ خَرَجَا مِن عِندِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَنقَلِبَانِ وَبِیَدِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنھُمَا عُصَیَّۃٌ فَاَضَاءَت عَصَا اَحَدِھِمَا لَھُمَا حَتّٰی مَشَیَا فِی ضَوئِھَا حَتّٰی اِذَا افتَرَقَت بِھِمَا الطَّرِیقُ اَضَاءَت لِلاٰخَرِ عَصَاہُ فَمَشٰی کُلُّ وَاحِدٍ مِنھُمَا فِی ضَوءِ عَصَاہُ حَتّٰی بَلَغَ اَھلَہٗ رَوَاہُ البُخَارِیُّ روایت ہے انس سے یہہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کہ دونون صحابی جلیل القدر ہین باتین کر رہی تہی نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیچ کسی حاجت کی تہی کہ ان دونون کی یہانتک کہ گئی راتمین سی ایک ساعت طویلہ یعنی بہت رات جاتی رہی باتین کرنی مین بیچ رات نہایت اندہیری کے پہر باہر کو نکلی وہ دونون آنحضرت کی پاس سے اسحالمین کہ پہری وہ طرف گہر ہی کی اور بیچ ہاتہہ ہر ایک کے اونمین سے لاٹھیان تہین پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی اون دونون کے واسطی دونونکی یہانتک کے چلی دونون بیچ روشنی اوس لاٹھی کی یہانتک کہ جب جدی ہوئی راہ دونون کی یعنی ایسی جگہہ پہنچی کہ وہانسی ہر ایک کے گہر کو راہ جدی جاتی تہی روشن ہوئی دوسری کی لیے بہی لاٹھی اوسکی پس چلا ہر ایک اون دونون مین سے بیچ روشنی لاٹھی اپنی کی یہانتک کہ پہنچا ہر ایک اپنی اہل مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اور روایت بخاری کی مین یون آیا ہی کہ باہر نکلی وہ دونون صحابی آنحضرت کی پاس سے اندہیری راتمین اسحالمین کہ اونکی ساتہہ مانند دو چراغون کی تہی روشن اور جب جدا ہوئی رہا ساتہہ ہر ایک کی ایک ایک چراغ جدا یہانتک کہ آیا ہر ایک اپنی خانہ اپنی مین **وعن** جابرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِی اَبِی مِنَ اللَّیلِ فَقَالَ مَا اُرَانِی اِلَّا مَقتُولًا فِی اَوَّلِ مَن یُقتَلُ مِن اَصحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَاِنِّی لَا اَترُکُ بَعدِی اَعَزَّ عَلَیَّ مِنکَ غَیرَ نَفسِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَیَّ دَینًا فَاقضِ وَاستَوصِ بِاَخَوَاتِکَ خَیرًا فَاَصبَحنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیلٍ وَدَفَنتُہٗ مَعَ اٰخَرَ فِی قَبرٍ رَوَاہُ البُخَارِیُّ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجکو میری باپ نے بعض راتمین پس کہا نہین گمان کرتا مین اپنی تئین مگر مارا گیا بیچ اول اون لوگون کی کہ ماری جاوینگی آنحضرت کے یارون مین سے اور تحقیق مین نہین چہوڑتا پیچہی اپنی کسیکو کہ عزیز زیادہ ہو میرے نزدیک تجہسی سوائے ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہین اور محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سی بہی اور تحقیق میرے پر دین یعنی قرض ہے پس ادا کرنا یعنی جلدی سے اور قبول کر وصیت میری اپنی بہنونکی حق مین نیکی کرنا اور تہین وی نو پس صبح کی ہمنی پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اوس غزوہ مین اور دفن کیا مینی اوسکو ساتہہ ایک اور شخص کے ایک قبر مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ موجب حکم آنحضرت کی کہ حکم دیدیا تہا شہدا کی حقمین کہ دو دو کو ایک قبر مین دفن کرین اور وہ شخص دوسرے عمرو بن الجموح تہی یار والد جابر کی اور بہنوئی اونکی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ درصورت ضرورت کی جائز ہی دفن کرنا دو کا ایک قبر مین **وعن** عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ اَبِی بَکرٍ رض قَالَ اِنَّ اَصحَابَ الصُّفَّۃِ کَانُوا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن کَانَ عِندَہٗ طَعَامُ اثنَینِ فَلیَذھَب بِثَالِثٍ وَمَن کَانَ عِندَہٗ طَعَامُ اَربَعَۃٍ فَلیَذھَب بِخَامِسٍ اَو سَادِسٍ وَاَنَّ اَبَا بَکرٍ جَاءَ بِثَلٰثَۃٍ وَانطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَۃٍ وَاَنَّ اَبَا بَکرٍ تَعَشّٰی عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صُلِّیَتِ العِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیلِ مَا شَاءَ اللّٰہُ قَالَت لَہٗ امرَاَتُہٗ مَا حَبَسَکَ عَن اَضیَافِکَ قَالَ اَوَمَا عَشَّیتِیھِم قَالَت اَبَوا حَتّٰی تَجِیءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَطعَمُہٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ المَرْاَۃُ اَن لَّا تَطعَمَہٗ وَحَلَفَ الاَضیَافُ اَن لَّا یَطعَمُوہُ قَالَ اَبُو بَکرٍ کَانَ ھٰذَا مِنَ الشَّیطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَکَلَ وَاَکَلُوا فَجَعَلُوا لَا یَرفَعُونَ لُقمَۃً اِلَّا رَبَت مِن اَسفَلِھَا اَکثَرُ مِنھَا فَقَالَ لِامرَاَتِہٖ

الفصل الثانی دوسری فصل عَنْ عَائِشَةَ بیچ باب المعجزات کنا نسمع تسبیح الطعام کی یہی ہی اوسکی ابتدا کہ عبد اللہ بن مسعود کی حدیث کے گیے

قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِیُّ کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّہُ لَا یَزَالُ یُرٰی عَلٰی قَبْرِہٖ نُوْرٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا جب مرا نجاشی تھی ہم آپس مین باتین کرتی اور کہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکہا جاتا ہی اوسکی قبر پر نور نقل کیے یہہ ابو داود نی ف ع ح یعنی حبشہ مین اور معنی یہہ ہین کہ یہہ امر مشہور تہا درمیان ہمارے اور ذکر کیا جاتا تہا اوسی کہ دیکہا آتی تہی ہم مین سے نور قبر اوسکا اور نہین مقصود ہی متفق ہونا ہمارا جہوٹ پر پس یہہ قریب متواتر کی ہی اور نجاشی ساتہہ تخفیف جیم اور جزم ی آخر مین بادشاہ حبشہ کا تہا پہلی دین نصرانیت پر تہا پہر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور آنحضرت نی مدینہ مین غائبانہ اوسکی جنازہ پر نماز پڑہی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد نور سی نور محسوس ہے مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کے اور ہو سکتا ہی کہ عبارت ہو نورانیت اور تازگی سی کہ پاتی ہوں اپنی دلوں مین اونکی قبر کی زیارت سے و اللہ اعلم وَعَنْہَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِیَابِہٖ کَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نَغْسِلُہٗ وَعَلَیْہِ ثِیَابُہٗ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَی اللّٰہُ عَلَیْہِمُ النَّوْمَ حَتّٰی مَا مِنْہُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُہٗ فِیْ صَدْرِہٖ ثُمَّ کَلَّمَہُمْ مُکَلِّمٌ مِّنْ نَّاحِیَۃِ الْبَیْتِ لَا یَدْرُوْنَ مَنْ ہُوَ اغْسِلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثِیَابُہٗ فَقَامُوْا فَغَسَلُوْہُ وَعَلَیْہِ قَمِیْصُہٗ یَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِیْصِ وَیُدَلِّکُوْنَہٗ بِالْقَمِیْصِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہے اوس عائشہ سی کہ کہا جب چاہا اصحاب نی یا اہل بیت نی غسل دینا نبی صلعم کا بعد از وفات کے کہا نہین جانتی ہم کہ آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑونسی یعنی اور ڈہانکدین ستر اونکا اور کپڑے سی جیسیکہ کرتی ہین اپنی موتی کی لیے یا غسل دیوین ہم اونکو اسحالمین کہ ہون اونکی بدن مبارک پر کپڑی اونکی ف ح اور معنی یہہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نی برہنہ کرنا بقیاس دیگر اور بعضون نی نہ برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے ترجمہ پس جب اختلاف کیا اصحاب نی تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نی اونپر نیند یہانتک کہ نہتا اونمین سی کوئی شخص مگر کہ تہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سو گیے تہے پہر کلام کیا اونسی کلام کرنیوالی نی یعنی حضرت کی گہر کی کونہ مین سے اسحالمین کہ نہین جانتی تہی وہ کہ کون ہے یہہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اسحالمین کہ ہون اونپر کپڑی اونکی پس کہڑی ہوئی صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اسحالمین کہ اونپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پر اور ملتی تہی آنحضرت کی بدنکو ساتہہ کرتی کی ف ح اور نقل کیا ہی نووی سی کہ صواب یہہ ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تہا اونمین اوسکو اوتار ڈالا وقت کفن دینی کی اور یہہ جو روایت کیا ہی کہ نہین اوتارا اور کفن کی نیچی رہنی دیا ضعیف ہے صحیح نہین ہے دلیل پکڑنی ساتہہ اوسکی ترجمہ نقل کیے یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ اَنَّ سَفِیْنَۃَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْطَأَ الْجَیْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ ہَارِبًا یَلْتَمِسُ الْجَیْشَ فَاِذَا ہُوَ بِالْاَسَدِ فَقَالَ یَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ اَمْرِیْ کَیْتَ وَکَیْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَہٗ بَصْبَصَۃٌ حَتّٰی قَامَ اِلٰی جَنْبِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَہْوٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اَقْبَلَ یَمْشِیْ اِلٰی جَنْبِہٖ حَتّٰی بَلَغَ الْجَیْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابن منکدر سی یہہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا ف ح یہہ شک راوی سے اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہے اور یہہ لقب اونکا ہی اور وجہ اس لقب کے یہہ ہے کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہے اور بوجہ اوٹہائی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اونپر ڈالدیتا اور وہ سب اونکا بوجہہ اوٹہائی جاتا تہا جب آنحضرت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا انت السفینۃ یعنی تو کشتی ہی پس اسی لقب سے وہ مشہور رہا اور جو کوئی اوس سے اصل نام اوسکا پوچہتا تو کہتا کہ نام میرا وہی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی رکہا ترجمہ پس چلے بہاگ کر کافرونکی ہاتہہ سی اسحالمین کہ ڈہونڈتی تہی لشکر کو پس ناگہان ملی وہ ایک بڑی شیر سی پس کہا ای ابو الحارث کہ یہہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تہا امر میرے سی ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنے راہ بہولنی یا بندمین پکڑی جانی اور بہاگ آنیکا شیر سی کہا پس پیش آیا شیر واسطی اونکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اوسکی یعنی تاکہ دفع کری اوسکو پہر متوجہ ہوتا اور آتا درحالیکہ چلتا سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسیکہ عادت رہبرون کی ہی کہ خبرداری کرتی چلتی ہین یہانتک کہ

پہنچا سفینہ لشکر مین پہر پہر گیا شیر نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وعن** اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی الجوزا سی کہ تابعی مشہور ہے اونام اوسکا اوس بن عبد اللہ ازدی ہی کہا ڈالی گئی اہل مدینہ قحط شدید مین پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی تا دعا کرین اور کچہہ تدبیر بتاوین پس کہا عائشہ نی دیکہو تم آنحضرت کی قبر کو پس کردالو حضرت کے قبر شریف سی کئی روشن دان طرف آسمان کی یہان تک نہو درمیان قبر کی اور درمیان آسمان کی چہت **ف** ح ع یعنی اوٹہا دو قبر اور آسمانکی درمیان مین سے حجاب لفظ کو سی ساتہہ زبر کاف کی اور پیش سی بہی آیا ہی جمع کوہ کی ساتہہ زبر کاف اور پیش و سکون کی اور تخفیف واو کی بیچ مفرد اور جمع کی روزن گہر کا اور معنی یہہ ہین کر دو مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجرہ کی چہت مین گئی سوراخ اور کہا بعضون نے بیچ سبب کہولدینے قبر شریف کی یہہ آسمان نے جب دیکہی قبر آنحضرت کی بہنی لگی نالی سبب رونی آسمان کی فرمایا اللہ تعالی نی فما بکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کی پس ہوتا ہی اور اوسکا خلاف اوسکے بہ نسبت ابرار کی یعنی اونکی لیی روتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ طلب شفاعت کے ہی قبر شریف سے اسلیے کہ آنحضرت کی حیات مین استسقا کرتی تہی ذات شریف سے اور جب ذات شریف پردہ مین ہوئی تو حکم کیا عائشہ رض نی کہ کہولی جاوی قبر شریف تا مینہہ برسے گویا ظاہر مین استسقا کیا قبر شریف سی اور حقیقت مین استسقا اور استشفاع ہی اوسکے ذات شریف سے اور کہولنا قبر کا مبالغہ ہی اوسمین **ترجمہ** پس کیا لوگون نے جو کچہہ کہ کہا تہا عائشہ رض نی پس برسائی گئی مینہہ یہانتک پیدا ہوئی گہانس اور فربہ ہوئی اونٹ یہانتک کہ پہول گئین کوکین اونکے چربی سبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا اوس سال کا سال فتق نقل کی یہہ دارمی نی **ف** ع ح یعنی سال ارزانی کا کہ باعث ہو فتق کا اور فتق کے معنے مین پہوٹجانا اور بعضون نی کہا پہٹ جانا اور بعضون نے کہا پہیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کہایا پیا بسبب کثرت چربی اور گوشت کی پہول گئین کوکین اونکے یا پہٹ گئی بدن یا پہیل گئی اور شفاعت ڈہونڈنا عائشہ رض کا اور ظاہر ہونا اوسکی اثر کا کرامت ہے عائشہ رض کی اور حقیقت مین معجزہ ہی حضرت کا اسلیے کہ کرامتین سب اولیا کی معجزہ ہین پیغمبر کی **وعن** سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ اور روایت ہے سعید بن عبد العزیز سی کہ تابع تابعین ہی نہایت فقیہ اور صحیح روایت کرنیوالا حدیث کا اور گریان و ترسان کہا جبکہ ہوا روز واقعہ حرہ کا **ف** ح لفظ حرہ ساتہہ زبر ح مہملہ اور تشدید رکی نام ہی ایک زمین کا باہر مدینہ کی کہ اوسمین کالی پتہر بہت ہین اوسمین واقع ہوا یہہ واقعہ کہ یزید بن معویہ نی جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سی مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قضیہ کے حد سی زیادہ ہے کہ بیان مین نہین آسکتی اور اوسکی برائیو نمین سے ایک برائی یہہ ہے **ترجمہ** کہ نہین اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد مین تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد مین آسکتا تہا نماز کی لیی اور مسجد سے باہر نہین نکلی سعید بن مسیب **ف** ع کہ کبار تابعین سے تہی بڑی فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کی تہی اونہون نے اور وفات پائی سن ترانوین مین **ترجمہ** اور تہی سعید بن مسیب یعنے اوسوقت شدید مین کہ نہین پہچانتی تہی آنا وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کی کہ سنتی تہی اوسکو حجرہ کی اندر سی کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تہی نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** اَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی خلدہ تابعی سے کہ کہا مینی واسطے ابی العالیہ کی کہ کبار تابعین سے ہی کہ کیا سنی مین انس نے حدیثین آنحضرت کی **ف** ع یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہی یا اوسکی لیی مراسیل ہین صحابہ سی باوجودیکہ وہ بہی صحبت مین الفا تا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تردد کیا بعضی لوگون نی اونکے حق مین **ترجمہ** کہا ابو العالیہ نے کہ خدمت کی انس نے آنحضرت کی دس برس یعنی اور عمر اونکی دس برس کے تہی جب حاضر ہوئی تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کے اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی **ف** ع یعنی واسطے برکت کی اونکی عمر مین اور مال مین

اور اولاد مین پس ایک سو مین برس کے اونکی عمر ہوئی اور اولاد سو نفر بہتر اونمین سے مرد اور ستائیس عورتین اور برکت اموال کہتے ہین **ترجمہ** اور تہا انس کیلئے باغ کہ لاتا سیوہ ہر برس دو بار اوٹہی اوس حیلیہ یعنی باغ مین پہول کہ لاتی تہی ونمین سے بو مشک کے **ف** ع حاصل جواب یہہ کہ جسکو الیسا رتبہ ورصحبت ہو حضرت کے اور زمانہ دراز تک آپکے ملازمت اور خدمت مین رہا ہو وہ کیونکر نہ سنیگا اور نہ روایت کریگا حضرت سے **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **الفصل**

الثالث عن عروة بن الزبير ان سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل خاصمته اروى بنت اوس الى مروان بن الحكم وادعت انه اخذ شيئا من ارضها فقال سعيد انا كنت اخذ من ارضها شيئا بعد الذى سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقه الله الى سبع ارضين فقال له مروان لا اسألك بينة بعد هذا فقال سعيد اللهم ان كانت كاذبة فاعم بصرها واقتلها فى ارضها قال فما ماتت حتى ذهب بصرها وبينما هى تمشى فى ارضها اذ وقعت فى حفرة فماتت متفق عليه وفى رواية لمسلم عن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر بمعناه وانه راها عمياء تلتمس الجدر تقول اصابتنى دعوة سعيد وانها مرت على بئر فى الدار التى خاصمته فيها فوقعت فيها فكانت قبرها

روایت ہی عروہ بن زبیر بن العوام سی کہ کبار تابعین سے ہی اور زبیر والد اونکی عشرہ مبشرہ سی ہین یہہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جہگڑی اونسے اروی بیٹی اوس کی طرف مروان کی **ف** نفیل ساتہہ پیش نون کی و زبر فا اور جزم ی کی اور سعید بن زید بہی عشرہ مبشرہ سے ہین بہنوئی حضرت عمر رض کی اور تہی وہ مستجاب الدعوات اور اروی ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم رکی اور زبر واو کی جامع الاصول مین کہا کہ نہین جانتا مین کہ وہ صحابیہ ہے یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتی ہین کہ سعید بن زید سی جہگڑی اروی اور لیگئی اونکو مروان کی پاس کہ حاکم مدینہ کا تہا معویہ کیطرف سی **ترجمہ** اور دعوی کیا اروی نی کہ سعید بن زید نی لی ہی یعنی ازراہ ظلم کی کچہہ زمین اوسکی سی پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد و استغراب کے کہ بہلا مین لونگا زمین اوسکی سی کچہہ بعد اسکے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلعم سی کہا مروان نی کہ کیا سنا تو نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا سعید نے کہ سنا مینے پیغمبر سی فرماتی جو شخص لیوی ایک بالشت کسی کے زمین سے ازراہ ظلم کی کریگا اللہ تعالی اوس بالشت بہر زمین کو طوق اوسکا ساتہ زمینون تک پس کہا مروان نی کہ نہین طلب کرتا مین تجہسی گواہ یعنی دلیل بعد اسکے **ف** ع یعنی بعد لانی تیری کی اس حدیث کو اور معنی یہہ ہین کہ سچا جانتا ہون مین تجکو باطن امر مین تو غیر ظالم ہی نہین شک کہ تو امین ہے نقل کرنی تیری حدیث کو اور نہین محتاج ہون مین اور روایت اس سے کہ تو منزلہ روایون کی باز رہا کی ہی اور ذکر کیا کرمانی نی کہ سعید نے چہوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تہا اوس عورت نے اوسکا جیسکہ شاید ہی اسکے نقل عروہ کے **ترجمہ** پس کہا سعید نے خداوندا اگر ہی یہہ عورت جہوٹی تو اندہہ کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین مین **ف** ع کہ دعوی کرتی ہی اوسکا اور ایک روایت مین آیا ہے او جعل قبرہا دارہا یعنی کر قبر اسکی اسکی گہر مین **ترجمہ** کہا عروہ نے پس نہ مری وہ عورت یہانتک جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوسوقت کہ وہ عورت چلتی تہی اوس مین اپنے مین ناگہان گری وہ بیچ ایک گہری گڑہی کی پس مرگئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر تابعی سی معنی اس حدیث کی آئی ہین اور یہہ آیا ہی کہ محمد بن زید نی دیکہا اوس عورت کو اندہی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلتی مین دیوار سہارے سے چلتی تہی کہتی تہی وہ عورت کہ پہنچی مجکو بد دعا سعید بن زید کی کہ میری اندہی ہونیکی لیے کی تہی اور تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوی کی یعنی گہری گڑہی کی اوس گہر مین تہا کہ جہگڑی تہی وہ سعید بن زید سی اوسکی مقدمہ مین پس گری وہ اوسمین پس ہوا وہ کنوا قبر اوسکے یعنی اوسکی یہی جگہ قبر بنائی گئی اوسمین پڑی رہی **وعن** ابن عمر رضی اللہ عنہما ان عمر بعث جيشا وامر عليهم رجلا يدعى سارية فبينما عمر يخطب فجعل يصيح يا سارى الجبل فقدم رسول من الجيش فقال يا امير المؤمنين لقينا عدونا فهزمونا فاذا بصائح يصيح يا سارى الجبل فاسندنا ظهورنا الى الجبل فهزمهم الله تعالى رواه البيهقى فى دلائل النبوة

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ عمر رضہ نے بھیجا ایک لشکر یعنی طرف نہاوند کی اور امیر کیا اوس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اوسکا ساریہ پس اوسوقت کہ عمر رضہ خطبہ پڑھتے
تھے یعنی مسجد مدینہ مین روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ اونمین حضرت عثمان اور حضرت علی تھے پس شروع کیا چلانا اور کہنا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو اور بنا
پکڑ ساتھہ اوسکی یعنی کر پہاڑ کو اپنی پیٹھہ کی پیچھے پس تعجب کیا لوگون نے پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا ای امیر المومنین ملے ہمسے دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوے تھے
وہ ہمپر پس شکست دی ہمکو پس ناگہان ایک چلانیوالا چلاتا تھا اور کہتا تھا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو پس لگا لئے ہمنے پیٹھین اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دے
اونکو خدا تعالی نے **ف** ع اسمین کئی کرامتین ہوئین حضرت عمر رضہ کی ایک تو نظر آنا اوس معرکہ کا مدینہ سے اور دوسرے پہنچنا اونکی آواز کا اور سننا ہر ایک کا اونمین سے
اوسکو اور تیسرے فتح یاب ہونا اونکا اونکی برکت سے ترجمہ نقل کی یہہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وعن** نبیہۃ بن وہب ان کعبا دخل علی
عائشۃ فذکروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کعب ما من یوم یطلع الا نزل سبعون الفا من الملئکۃ حتی یحفوا بقبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتہم ویصلون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا امسوا
عرجوا وہبط مثلہم فصنعوا مثل ذلک حتی اذا انشقت عنہ الارض خرج فی سبعین الفا من
الملئکۃ یزفونہ رواہ الدارمی اور روایت ہے نبیہہ بیٹے وہب کے سے **ف ح** لفظ نبیہہ ساتھہ پیش نون اور زبر با اور جزم ی کی بہرہ ہے پر نسخہ
مولف نے اسیطرح ضبط کیا ہے اور مشکوۃ کی اکثر نسخون مین ہے اسیطرح ہے اور اسماء الرجال کی کتاب مین اور ایک مشکوۃ کی نسخہ مین نبیہہ بدون تا کی ہے اور
یہہ ظاہر ہے اور بعضون نے کہا یعنی یہی صواب ہے تن مین یہہ روایت کرتا ہے کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سے ہین اور پایا اونہون نے زمانہ آنحضرت کا لیکن دیکھا نہین
آپکو اور مسلمان ہوے حضرت عمر کے زمانہ مین داخل ہوے حضرت عائشہ کے پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نے پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین آپکے یا قضیہ آپکے
وفات کا پس کہا کعب نے یعنی اگلی کتابون سے دیکھہ یا سنکر اگلی لوگون سے یا از راہ کشف کی اور یہی مناسب ہے واسطے اسکی کہ ہو کرامت اونکی کہ نہین کوئی دن
کہ ظاہر ہو فجر اوسکی مگر کہ اوترتی ہین ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ گھیر لیتے ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتی ہین بازو اپنی یعنی اوڑتے لیے گرد قبر کی یا اوپر اوسکے
بتلاش برکت اور قرب اور نور اوسکیکی اور درود بھیجتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتی ہین چڑہ جاتی ہین آسمان پر اور اوترتی ہین آسمان
سے مانند اونکی یعنی ستر ہزار اور فرشتے پس کرتی ہین وہ بھی مانند اوس چیز کی کہ کرتی ہین فرشتے روز کی گھیر لیتی ہین قبر کو اور بازو مارتی ہین اور درود
بھیجتے ہین آپ پر یہانتک کہ جب پہٹے گی آنحضرت سے زمین یعنی وقت اٹہنی دوسرے نفخہ کی تو نکلین گی آپ قبر شریف سے نکلینگے بیچ ستر ہزار فرشتون کی لیجالین کی یا لیجاوینگے
فرشتے محبوب کے طرف حبیب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کی نقل کی یہہ دارمی نے **باب ف** ح اکثر نسخون مین اسیطرح ہے باب مطلق بے ترجمہ
کے اور بعضی نسخون مین باب وفات النبی صلعم اور یہہ اولی اور ظاہر ہے اسلیے کہ عادت مولف کی یہہ ہے کہ لکھا ہے مطلق باب واسطے ذکر کرنے لواحق اور متممات پہلی
باب کے اور یہان ایسا نہین ہے بلکہ ذکر کیا ہے احوال جو متعلق ہین آنحضرت کی وفات کی پس مناسب ہے ترجمہ کرنا ساتھہ اوسکی اور یہہ بھی ہے کہ بعد اس باب کے ایک
باب لایا ہے بے ترجمہ کی متعلق ساتھہ وفات کی پس ظاہر یہہ ہے کہ یہہ باب مترجم ہو ساتھہ وفات نبی صلعم کی اور باب آئندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور متممات اوسکیکے
جاننا چاہیے کہ ابتداء آنحضرت صلعم کی مرض کی یہہ ہے کہ حادث ہوا اور دوسرا آخر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اوس مین سے باقی رہی تہین اور بعضون نے کہا
کہ ابتداء مرض اول ربیع الاول مین تہے اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین کہا کہ ابتداء مرض صفر کی مہینے مین تہے کہ دس راتین اوسکی باقی رہین تہین اور وفات
آپکی بارہوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نے کہ ایک شخص ثقات مین سے ہے جزم کیا ہے اسکا کہ ابتداء مرض بدہ کے دن تہی بائیسوین صفر کو اور وفات پیر کے
دن دوسرے ربیع الاول مین واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہے علماء نے اس سبب سے کہ وفات فاطمہ زہرا رض کی تیسری رمضان مین ہے اور اتفاق کہتے
ہین علماء اسپر کہ وفات اونکی چہہ مہینے بعد آنحضرت کی ہوئی ہے پس ثلث سے ہوا اور دوسرا اور تیسرا حضرت ایک کروٹ سے دوسرے کروٹ بدلتے تہے بستر پر اور

فرماتی تہی کہ نہین ہے کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اوسکی مجہسی کہ گروہ انبیا ہین اور بلا شبہ ثواب ہے زیادہ ہی ہمارے لیے پس بیمار رہے آنحضرت بارہ دن یا اٹھارہ دن
بنا بر اختلاف کی بیچ زمانہ ابتدا مرض کی آور آزادگیے آنحضرت نے بیچ بیماری اپنی چالیس بردہ اور نماز ادا کرتی تہی اصحاب کے ساتھہ مدت مرض مین سوا تیرہ
روز کی اور بعضون نے کہا سترہ نمازین نہین پڑہائین ابوبکر رضہ کو فرمایا کہ لوگون کو نماز پڑہا اور نکلے آنحضرت ایک روز طرف مسجد کے اور نماز ادا کی اور کہا اے گروہ
مسلمانون کی تمکو رخصت کرتا ہون مین اور خدا تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہے تمپر پس میری طرف سے تمکو یہہ نصیحت ہے کہ تقوی کرنا اور
نگاہ رکہنا طاعت اوسکی اسلیے کہ مین چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسے اور کہتی ہی روایتو مین آیا ہی کہ امام ابوبکر رضہ تہی ابن عباس سے منقول ہی کہ
کہا نماز نہین پڑہی آنحضرت نے پیچہی کسیکے اپنی امت مین سے سوا ابوبکر کی اور سوائے عبدالرحمن بن عوف کی کہ سفر مین اونکی پیچہے ایک رکعت پڑہی اور اون چیزو نمین
کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کی یہہ تہا کہ بہت ہوا درد اور نکار روز پنجشنبہ کے پس چاہا کہ لکہا کتاب یعنی وصیت نامہ لکہین پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو کہ
لا شانہ بکری کا یعنی ہڈی اوسکی شانی کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکہون ابوبکر کی لیے ایک کتاب پس چاہا کہ اوٹہین اور لا دین فرمایا حاجت نہین ہے خدا اور
مومن نہین اختلاف کرینگے ابوبکر کی حق مین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگے اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس نے کہا علی رضہ کو کہ مین پہچانتا ہون چہری عبدالمطلب
کے بیٹون کی وقت موت کی اور ڈرتا ہون مین کہ نہ اوٹہین پیغمبر خدا اس درد سے چلو اور طلب کرو انسے یہہ امر یعنی خلافت حضرت علی رضہ نے کہا ایا جانتا ہی تو کہ
اگر طلب کرین ہم اور نہ دیوین حضرت پہر بہی دینگے لوگ مجکو یعنی ہرگز نہین دینگی مین ہرگز نہین طلب کرنیکا اور یہہ ہے واقع ہوا حضرت کی مرض مین کہ آنحضرت کی پاس سات
دینار تہی پس خیرات کیے اونکو کچہہ باقی نہ چہوڑے اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین رعایت نماز اور احسان کرنیکی تہی غلام اور لونڈیوں پر اور میر حیات الحیوان مین
واقدی سی لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکہا اسماء عمیس کے بیٹی نے ہاتہہ بیچ درمیان دونو مونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی
رسول خدا صلعم نے اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپکے مونڈہو نمین سے اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ رکہا مینے ہاتہہ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اوس روز کہ وفات پائی
پس گذری مجپر کئی جمعی کہ طعام کہاتی تہی مین اور ہاتہہ دہوتی تہی اور نہین جاتی تہی میرے ہاتہہ سے بو مشک کے اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچہا لوگون نے حضرت
علے رضہ سی کہ کیونکر آپ کا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپکے پلکو نمین پس اوٹہا لیا مینے اپنی زبان سے اوسکو اور پی گیا مین پہر
جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنی کی اوس سے اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑو نمین سوتی مین کہ نہین تہا اونمین قمیص اور عمامہ اور مختلف آئی ہین روایتین
آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا نہ تہا اونمین قمیص اور عمامہ بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ
تین کپڑے تہی سوائے قمیص کے اور عمامہ کے کہ مجموع پانچ ہوئی اور کہا ہی علماء نے کہ صحیح یہہ ہے کہ معنی اس عبارت کی یہہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن مین
نہ تہا نووی نے کہا کہ جمہور علماء اسپر ہین اور سب سے کہتی ہین کہ زیادہ تین سے مکروہ ہی اور شافعی کی نزدیک چار غیر مستحب ہے مردون کی لیے اور عورتون کی لیے موکد
تر ہی کہ پانچ چاہیین اور حنفیہ کی نزدیک کفن کے تین کپڑے ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابو نمین ہے اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت
نہین کی کسینے جماعت جماعت آتی تہی اور نماز پڑہتی تہی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اوسنے چادر آپکی نیچے بچہا دی تہے
اور کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہی لیکن صحابہ کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیے علماء اتفاق کرتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا
چادر وغیرہ کا نیچی مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئین یعنی مونہہ بند کرنیکی لیے اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان
اونٹ کی اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے چارون اماموں وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت
کی پیر کی دن اور دفن کیے گئی بدہ کی شب مین اور بعضون نے کہا منگل کی دن بعد ڈہلنی آفتاب کے اور اول صحیح تر ہی اور باقی احوال رسالہ ما ثبت بالسنۃ مین مینے
لکہا ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ

ابن عمیر وابن ام مکتوم فجعلا یقرانا القرآن ثم جاء عمار وبلال وسعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رایت اھل المدینۃ فرحوا بشیء فرحھم حتی رایت الولائد والصبیان یقولون ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سور مثلھا من المفصل رواہ البخاری

روایت ہے براء بن عازب سے کہ مشایخ انصار سے پہلے آئی ہمارے یعنی انصار پر آنحضرت کی صحابہ میں سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تہی ف ح اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے انصار کی التماس سے بعضے اپنی اصحاب کو ہجرت سے پہلے مدینہ کو بہیجا بعضے مصلحتوں کی لیے اور تاکہ سکہاویں قرآن شریف اور احکام دین پس سب سے پہلے ان دونوں صحابیوں جلیل القدر کو بہیجا تب پس شروع کیا انہوں نے کہ پڑہاتی تہی ہمکو قرآن پہر آئی عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پہر آئی عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصوں کی آنحضرت کی صحابیوں میں سے بعد ازاں رونق افزا ہوئی آنحضرت صلعم یعنی ساتھ ابوبکر صدیق کی پس نہیں دیکہا میں نے اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئی ہوں ساتھ کسی چیز کی یعنی دنیا میں مانند خوش ہونے انکی کی بسبب آنے آنحضرت کی مدینہ میں یہانتک دیکہا میں نے لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتی یعنی کمال خوشی سے کہ یہہ رسول خدا کی ہیں تحقیق آئی پس نہیں آئے یہانتک کہ سیکہی میں نے سورہ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہہ سورۃ آنحضرت کے آنیسے پہلے سیکہہ لی تہی میں نے بیچ جملہ اور سورتوں کی یا ساتہہ اور سورتوں کی کہ مانند اسکی ہیں یعنے مقدار میں مفصل سے یعنے اوساط مفصل سے نقل کی یہہ بخاری نے ف ع یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہی مکہ میں اور اشکال اسپر یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اوتری ہی زکوۃ فطر میں اور واجب ہونا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسرے سنہ میں ہوا ہے پس احتمال ہی یہہ کہ ہو یہہ سورۃ مکی سوائے ان دونوں آیتوں کی کہ یہہ مدنی ہوں اور صحیح تر یہہ ہے کہ یہہ ساری سورۃ مکی ہی پہر بیان کیا آنحضرت نے کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سے زکوۃ فطر اور نماز عید ہی پس نہیں ہی آیۃ میں مگر رغبت دلانی زکوۃ وصلوۃ میں بغیر بیان مراد کی پس بیان کیا اوسکو سنت نے بعد اسکی کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم

وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زھرۃ الدنیا ما شاء وبین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابو بکر قال فدیناک بآبائنا وامھاتنا فعجبنا لہ فقال الناس انظروا الی ھذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زھرۃ الدنیا وبین ما عندہ وھو یقول فدیناک بآبائنا وامھاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو المخیر وکان ابو بکر ھو اعلمنا متفق علیہ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی منبر پر یعنی مرض الموت میں جیسیکہ ایک روایت میں آیا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تہا یہہ پانچ رات پہلی وفات سے پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نے درمیان اسکی کہ دی اوسکو تازگی ونعمت دنیا سے مقدار اوس چیز کی کہ چاہی اللہ تعالی یا چاہی وہ بندہ اور درمیان اوس چیز کی نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس بندے نے اوس چیز کو کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت اسلیے کہ وہ خیر اور پایندہ تر ہی پس روئی ابوبکر ف ع یعنی بسبب کمال فہم وادراک کی پہچان لیا اونہوں نے مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سے بقرینہ مرض کی یا اسلیے کہ اختیار کرنا اوس چیز کا کہ اللہ کی پاس ہے اور ترک کرنا تازگی ونعمت دنیا کا بحسب ظاہر کی مقدمات مراتب اولیا سے ہے اور وہ جانتی تہی کہ یہہ دنیا کی نعمتیں مناسب نہیں ہیں مقام سید الانبیا کی پس انتقال کیا اونکی ذہن نے طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا ہے ت کہا ابوبکر نے یعنی خطاب کرکر آنحضرت کو کہ قربان ہوں ہم تمپر سے ساتہہ ماں باپ اپنے کی یعنی اگر نفع دی قربان ہونا کہا راوی نے پس تعجب کیا ہمنی واسطے ابی بکر کی ف ع کہ کیوں قربان کرتی ہیں حالانکہ یہاں کوئی باعث نہیں ہے کہ مقتضی ہو اوسکو اور نہیں تہا یہہ مگر بسبب سمجہنی اونکی اوس چیز کو کہ سمجہی ابوبکر اشارہ سے ت پس کہا لوگوں نے یعنی بعضوں نے کہ دیکہو طرف اس بوڑہی کی یعنی باوجود بڑائی کی کہ مقتضی ہی اونکی وقار اور زیادتی عقل وفہم کا خبر دیتی ہیں رسول خدا

صلعم حال ایک بندی کا غیر معین کسی کا اختیار دیا اوسکو اللہ تعالی نے درمیان اسکے کہ دیوی اوسکو ناز و نعمت دنیا سے اور درمیان اسکے کہ ہی نزدیک اوسکی اور وہ بولنا کہتا ہی کہ قربان ہوں ہم تمپر سے تہہ باپوں اور ماؤں کی پس نے آنحضرت وہی اختیار دی گئی ف ع یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر امر مین کہ آنحضرت ہی بندی اختیار دیے گئے تہی یعنی آنحضرت نے بندی سے اپنی ذات شریف مراد رکہی تہی ترجمہ اور تہی ابوبکر دانا تر ہم مین کہ سمجھہ گئی اول ہی کہ بندی مخیر آنحضرت ہین **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّيْ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَإِنِّيْ قَدْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلعم نے اوپر شہیدوں احد کے بعد آٹہہ برس کے ف ع یعنی وقت دفن اونکے سے پس کہا بعضوں نے کہ پڑہی حضرت نے اوپر نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہے پس یہہ حضرت کی خصوصیات سے ہی یا اون شہدا کی خصوصیت تہی اور کہا شافعی نے کہ مراد صلوة سے دعا ہی تہی اور حضرت شیخ رح نے یوں لکہا ہی کہ مراد صلوة سے نماز جنازہ کی ہی اور یہہ موید ہی مذہب حنفیہ کی کہ وہ قایل ہین نماز پڑہنی کی شہدا پر اور شافعیہ کے نزدیک وہ قایل ہین کہ اسکے مراد دعا ہی ترجمہ مانند رخصت کرنیوالے کی واسطے زندوں اور مردوں کی ف ع کہا مظہر نے یعنی استغفار کی اونکی لیے مانند رخصت کرنیکی واسطے زندوں اور مردوں کی آئی پر رخصت کرنا زندوں کی لیے بسبب رحلت کرنی آنحضرت کی تہا دنیا سے اور مردوں کی لیے بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرت کی اونکے اور یہہ آنحضرت کی آخر زمانہ حیات مین تہا ترجمہ پہر چڑہی آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگے تمہاری فرط ہوں ف ع فرط سابقہ پر کہ آگے جاتا ہی قافلہ مین سے منزل پر واسطے درست اور مہیا کرنی ڈول اور رسی اور پاک کرنی کنوین وغیرہ کی اور سامان تیار کرنی منزل کی کہ جسکو میر منزل کہتی ہین اور یہاں مراد آگے جانا آنحضرت کا ہی دار آخرت مین واسطے کارسازی امت اور مہیا کرنی اسباب نجات و شفاعت امت کے حاصل یہہ کہ مین شفاعت کرنیوالا تمہارا ہوں آگے تمہاری جاکر مستعد شفاعت کا رہونگا ترجمہ اور مین تمپر شہید ہوں یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر اسلیے کہ عرض کیے جاوین گے مجہپر اعمال تمہارے یا مین شاہد یعنی گواہ ہوں گواہی دونگا اوپر فرمان برداری اور قبول کرنی دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہی تسے محشر مین حوض کوثر ہی ف ع یعنی وہاں جاکر متمیز ہو جاویگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سے پس ہوگی شفاعت امت اجابت کی لیے ترجمہ اور تحقیق مین البتہ دیکہتا ہوں یعنی اسطرف حوض کی اسحالین کہ مین اسجگہہ اپنی مین ہوں ف ع یعنی منبر پر اور یہہ ظاہر ہی معنی پر ہی گویا حضرت کی لیے پردہ اوٹہہ گیا اور دکہا دیا گیا حوض کوثر اوسحالت مین ترجمہ اور تحقیق مین دیا گیا ہوں کنجیاں زمین کی یعنی کہولی جاوینگی میری امت کی لیے خزانی زمین کی بسبب فتح ہونی شہروں زمین کی اور اموال انکے اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہوں تمپر یعنی تم سب مشرک کافر ہو جاؤ تمہارے پیچہی میرے یعنی اسکی سلیے کہ یہہ واقع ہوا بعض سے ولیکن ڈرتا ہوں مین تمپر دنیا سے کہ رغبت کروگی ف ع مانند رغبت کرنیکی شی نفیس مین اور میل کروگی اوسمین بہت اسلیے کہ رغبت کرنی نعمتوں فانیہ مین مناسب ہے بلکہ رغبت کرنی خاص اموال باقیہ ہی مین چاہیے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور اس جنت کی چیزوں مین چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالی یعنی کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگی یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو ملک و مال کی لیے پہر ہلاک ہو جاوگی جیسیکہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تمسے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نووی نے کہ اسمین کئی معجزی ہین آنحضرت کی اسلیے کہ اسمین خبر دی حضرت نے یہہ کہ امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانوں کی سو واقع ہوا یہہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگی سو بچایا اونکو اللہ تعالی نے اس سے اور وہ رغبت کرینگی دنیا مین پس یہہ بہی واقع ہوا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللهِ تَعَالٰى عَلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ

وبین سحری ونحری وان اللہ جمع بین ریقی وریقہ عند موتہ دخل علی عبد الرحمن بن ابی بکر وبیدہ سواک وانا مسندۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ ینظر الیہ وعرفت انہ یحب السواک فقلت آخذہ لک فاشار برأسہ ان نعم فتناولتہ فاشتد علیہ قلت الینہ لک فاشار برأسہ ان نعم فلینتہ فامرہ وبین یدیہ رکوۃ فیہا ماء فجعل یدخل یدیہ فی الماء فیمسح بہما وجہہ ویقول لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات ثم نصب یدہ فجعل یقول فی الرفیق الاعلیٰ حتی قبض ومالت یدہ رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ سے کہا نعمتوں خدا کی سے مجہپر کہ مخصوص کیا مجکو ساتہہ اونکی یہہ ہے کہ آنحضرت وفات کیے گئے میرے گہر مین اور بیچ روز نوبت میری کی **ف** ح ع یعنی باوجودیکہ آنحضرت مدت مرض مین وقت وفات تک حضرت عائشہ کی گہر مین تہے یہہ بات بہی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی آپکی وفات آپکی نوبت ہی کی دنمین ہوئی اور جامع الاصول مین ہے کہ تہی ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہہ کہ درد سر شروع ہوا حضرت کو عائشہ رض کی گہر مین پہر شدت سے ہوا اسحالمین کہ آپ میمونہ رض کی گہر مین تہے پہر اذن چاہا اپنی بیویونسے کہ بیمارداری آپکی عائشہ کی گہر مین کیجاوے پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وفات پائی پیر کی دن وقت چاشت کی ربیع الاول کی مہینے مین بعضون نے کہا دوسری تاریخ اور بعضون نے کہا بارہوین تاریخ اور اکثر روایتونسے یہی ثابت ہوتا ہے **ترجمہ** اور وفات ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی **ف** ع یعنی حضرت کی وفات ہوئی اسحالمین کہ آپ تکیہ کیے ہوئی تہے اونکی سینہ اور گردن سے اور یہہ دلالت کرتا ہے اونکی کمال قرب قربت پر اور ایک روایت مین ہے بین حاقنتی وذاقنتی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان ہنسلی اور ٹہوڑی میری کی اور نہین معارض ہے اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نے روایت کی ہے طرق کثیرہ سے یہہ کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی رض کی گود مین اسلیے کہ تمام طرق دونون روایتون کی خالی ایک طرحکی خرابی سے نہین ہین اور بر تقدیر صحت اونکی تطبیق یون ہے دیجاوے کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین پہلی وفات کی **ترجمہ** اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتون سے مجہپر یہہ ہے کہ خدا تعالی نے جمع کیا درمیان تہوک میری کی اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات اونکی **ف** ح یہہ ہمیشہ نعمت ہے اور وقت موت کی بہت بڑی نعمت ہے کہ وقت انتہا برکتون کا ہے یا بیان واقع کرتی ہین کہ یہہ نعمت اوس وقت میسر ہوئی بعد ازان بیان کرتی ہین سبب پائی جانی اوس نعمت کا **ترجمہ** کہ داخل ہوئے میری پاس عبد الرحمن بن ابی بکر کہ بہائی اونکی ہوئی اور اونکی ہاتہہ مین مسواک تہی اور مین تکیہ کرنیوالی آنحضرت کی تہی یعنی حضرت میرے سینے سے لگے بیٹہی ہوئی تہی پس دیکہا مینے آنحضرت کو کہ دیکہتے ہین طرف عبد الرحمن کے یا طرف مسواک کی حال آنکہ مین جانتی تہی آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکہتے ہین مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کے پس کہا مینے کیا لون مین مسواک آپکے لیے پس اشارہ کیا آنحضرت نے اپنے سر مبارک سے کہ ہان لے پس لے لی مینے مسواک عبد الرحمن سے اور دی حضرت کو اور کی آپنے مسواک پس دشوار ہوئی حضرت پر یعنی بسبب اسکے کہ وہ سخت تہی اور کہا مینے کہ نرم کر دون مین مسواک کو آپکے لیے پس اشارہ کیا آپ نے سر سے کہ ہان پس نرم کر دی مینے مسواک پس پہیری حضرت نے مسواک دانتون پر **ف** ع یعنی اس جمع ہو دونون تہوک میری حلق مین اور اسیطرح آنحضرت کی حلق مین وقت وفات اونکی در آنحالیکہ اشارہ رہی طرف رضامندی آنحضرت کے عائشہ سے دم مرگ تک **ترجمہ** آنحضرت کے آگے ایک پاس تہا کہ اوسمین پانی تہا پس شروع کیا حضرت نے کہ داخل کرتی تہے دونون ہاتہہ اپنی پانی مین اور پہیرتے اونکو اپنی چہرہ مبارک پر **ف** ع اس سے معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تہے مزاج مبارک پر اس سے فی الجملہ تسکین ہو جاتی تہی اور اسمین اشارہ طرف اظہار عجز اور عبودیت آپکی بہی تہا اور یہہ ہے اس سے نکلا کہ ہی یہہ فعل ہر مریض اور اگر وہ نہ کر سکے تو کوئی اور کری اسلیے کہ اس سے ایک طرح کی تخفیف ہوتی ہے کرب مین مثل پانی وغیرہ ٹپکانی کی حلق مین بلکہ واجب ہے ٹپکانا پانی وغیرہ کا جبکہ بہت حاجت ہو **ترجمہ** اور کہتے تہے لا الہ الا اللہ تحقیق واسطے موت کی سختیان ہین **ف** ع سکرات ساتہہ پر دونون کے جمع سکرۃ کی ہے یعنی سختیان اور بڑی ہے یہہ مشقت قسم حرارتون اور تلخیون طبیعتون کے سے کی انبیا اور ارباب کمالات کی نہین ہے ہوتی ہین پس یہا نکو واسطے ان حالتون کے اور طلب کرو اللہ تعالی سے آسانی اوسکی واسطے موت کے اور شمائل ترمذی مین عائشہ رض سے روایت ہے کہ دیکہا مینے آنحضرت کو وقت نزع کی اسحالمین کہ آپکی پاس پیالہ تہا پانی کا اور وہ اوسمین ہاتہہ ڈالتے تہے اور پہر پہیرتے تہے منہہ پر پہر کہتے تہے اللہم اعنی علی منکرات الموت او قال علی سکرات الموت **ترجمہ** پہر اوٹہایا آنحضرت نے دست اپنا یعنی بطریق دعا کی یا بطور اشارہ کرنیکی طرف آسمان کی پس شروع کیا کہتے تہے یعنی مکرر شامل کر مجکو رفیق اعلی مین یہانتک کہ قبض روح کی گئی حضرت کے اور جہک گئے اور نیچی گر پڑے دست مبارک حضرت کے نقل کیا یہہ بخاری نے

ف ع ح یعنی داہنی طرف یا بائیں طرف یا دونوں طرف اور مراد رفیق اعلیٰ سے انبیا ہیں کہ ساکن ہیں اعلیٰ علیین میں جیسیکہ اور حدیث میں آیا ہے مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہے ایک پر بھی اور بہت پر بھی یا مراد ملاء اعلیٰ اور عالم الملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمان کی رہنی والی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد رفیق اعلیٰ سے حضرت رب العزت ہے اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالیٰ پر آیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا تعالیٰ مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تمکو بیچ رہنی کی دنیا میں اور آنیکی یہاں فرمایا آنحضرت نے حضرت الرفیق الاعلیٰ واللہ اعلم **وعنہا** قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ نَّبِیٍّ یَمْرَضُ اِلَّا خُیِّرَ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِیْ شَكْوَاهُ الَّذِیْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِیْدَةٌ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ خُیِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت صلعم فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھہ مرض الموت کی مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کی **ف** ع یعنی اوسکو اختیار دیتے ہیں کہ چاہے دنیا میں رہے ایک اور مدت تک اور چاہے متوجہ ہو عالم عقبیٰ کی طرف اور اسمیں شک نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہے اوسچیز کو کہ اللہ کی پاس ہے اسلیے کہ وہ بہتر اور پائندہ تر ہے **ترجمہ** اور تہی آنحضرت بیچ اوس بیماری کی کہ وفات کیے گئے پکڑا آنحضرت کو سختی آواز نے یعنی مرتی وقت جو بلغم یا سانس آنکر خلق میں اٹکجاتا ہے اور اوس سے آواز بھاری ہو جاتی ہے وہ حالت حادث ہوئی پس سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہیں شامل کر مجھکو ساتھہ اون لوگونکی کہ انعام کیا تو نے اوپر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق اور شہدا اور صالحین **ف** ع اور بعد اسکی یہہ ہی ہے حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا یعنی اور اچھے ہیں وہ رفیق حاصل یہہ کہ رفیق اعلیٰ کی ساتھہ مجھکو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق بیچ حاصل خوب ہو جاتی ہے اس روایت میں اور پہلی روایت میں **ترجمہ** پس سمجھی میں اس عبارت سے کہ آنحضرت اختیار دیے گئے ہیں نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ح یعنی درمیان باقی رہنی کی دنیا میں اور متوجہ ہونیکی طرف عالم عقبیٰ کے اور یہہ کلام بیچ جواب تخییر کی کہا ہے کہ اختیار کیا دنیا سے جانیکی شوق کو **و**

عن اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَیْسَ عَلٰی اَبِیْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْیَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ یَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ یَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ یَا اَبَتَاهُ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ یَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ شدت بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوشی کی تہی اونکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ رضی نے وائے ہے کرب باپ میرے کو یعنی کیا شدت مرض ہے اونکو پس فرمایا آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو کہ نہیں ہے تیرے باپ پر محنت وشدت بعد آج کی دن کی **ف** ع یعنی یہہ کرب بسبب شدت دکھہ بیماری کی ہے اور آج کی دن کی بعد نہیں ہو نیکا یہہ اسلیے کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کی ہوتا ہے بعد آجکی دنکی منقطع ہو جاوینگی یہہ علائق صوریہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ میں تو کرب ہے ہی نہیں **ترجمہ** پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہ رضی نے ای باپ میرے اجابت کی اوسکی طرف پروردگار کی کہ بلایا اوسکو اپنے حضور میں ای باپ میرے ای وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہہ اوسکی ہے ای باپ میرے طرف جبرئیل کی پہنچاتے ہیں ہم خبر موت کی اوسکو پس جبکہ دفن کیے گئے حضرت کہا فاطمہ رضی نے ای انس آیا گوارا ہوا تمہاری نفسون پر یہہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ع یہہ اشعار بھی نسبت کیے جاتے ہیں طرف فاطمہ رضی کی کہ حضرت کی ماتم میں کہے ہیں **اشعار**

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَا ✤ اَنْ لَّا یَشَمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا ✤ صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا ✤ صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عن** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةِ الدَّارِمِیِّ قَالَ مَا رَاَیْتُ یَوْمًا قَطُّ كَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَاَ مِنْ یَوْمٍ دَخَلَ عَلَیْنَا فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَاَیْتُ یَوْمًا كَانَ اَقْبَحَ وَلَا اَظْلَمَ مِنْ یَوْمٍ مَاتَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَفِی رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَضَاءَ مِنْہَا کُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَظْلَمَ مِنْہَا کُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَیْدِیَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِہٖ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ رونق افزا ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتی کہ کہیل حبشی ساتھ نیزون اپنی کی یعنی بسبب عادت اپنی کی جیسی یہاں بہی بازی کرتی ہیں از راہ خوشی ہونیکا بسبب تشریف لانی آنحضرت کی نقل کی یہہ ابو داود نی اور دارمی کی روایت میں یون آیا ہی کہ کہا انس نے کہ نہیں دیکہا میں کوئی دن کبہی کہ ہو خوب تر یعنی خاطر میں اور نہ روشن تر یعنی ظاہر میں اوس دن سی کہ آئی ہمارے دن یعنی مدینہ میں آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا دن تہا وہ اسلیے کہ وہ تہا دن وصال کا مشتاقین جمال کی لیی اور نہیں دیکہا میں کوئی کہ نہایت برا اور غمگین ہوا لاہو یعنی ذلیل اور نہایت تاریک ہو یعنی نکہ نہین اوس دن سے کہ وفات پائی اوسمین رسول خدا صلعم نی یعنی اسلیے کہ دن فراق کا تہا عشاق پر اور ترمذی کی روایت میں یون آیا ہی کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئی اوسمین رسول خدا صلعم مدینہ میں روشن ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اوسمین آنحضرت نے تاریک ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جہاڑی تہی ہمنی ہاتہہ اپنی خاک سی حالانکہ تحقیق ہم آنحضرت کی دفن کرنے میں مشغول تہی یہانتک کہ ناآشنا جانا ہمنی اپنی دلونکو **ف** ع یعنی متغیر ہوگئی حال ہماری بسبب وفات رسول خدا صلعم کی پس بسبب ظہور انواع ظلمت کے ہم نہیں پائی ہمنی دل اپنی اوس حالت پر کہ تہی یعنی صفائی اور نورانیت کہ حاصل تہی مشاہدہ اور حضور آنحضرت کی سی اور اوتر نی وحی کی سی اوسمین بڑا فرق پڑگیا **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِیْ دَفْنِہٖ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُدْفَنَ فِیْہِ اُدْفُنُوْہُ فِیْ مَوْضِعِ فِرَاشِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا اصحاب نے بیچ دفن کرنی آنحضرت کی **ف** ع یعنی دفن کی جگہہ میں اختلاف کیا کہ کہان دفن کرنا چاہی پس بعضون نی کہا کہ بقیع میں دفن کریں اور بعضون نی کہا کہ حضرت کی مسجد میں اور بعضون نے کہا مکہ میں اور بعضون نی کہا قدس میں کہ وہان قبور انبیا کی ہیں یا نفس دفن میں اختلاف کیا کہ آیا دفن کریں یا نہیں جیسیکہ شمایل ترمذی میں ہے کہ کہا اصحاب نی حضرت ابوبکر سی کہ ای صاحب رسول اللہ آیا دفن کیی جاوین رسول خدا صلعم یا نہیں فرمایا اونہوں نی کہ ہان کہا صحابہ نے کہان کہا ابوبکر نی اوس مکان میں کہ قبض کی ہی اللہ تعالی نی روح اونکی اسلیے کہ نہیں قبض کی ہی اللہ تعالی نی روح اونکی مگر مکان طیب میں پس جانا انہی نے کہ سچ کہا ابوبکر نی تہی اور یہہ منافی نہیں ہی اوسکی کہ روایت کیا گیا اونسی اسحدیث میں **ترجمہ** پس کہا ابوبکر نی کہ سنا ہی میں نی آنحضرت سی کچہہ وہ یہہ کہ فرمایا آنحضرت نی نہیں قبض کے اللہ تعالی نی روح کسی پیغمبر کی مگر اوس جگہہ کہ دوست رکہتا ہی وہ پیغمبر یا چاہتا ہی اللہ تعالی یہہ کہ دفن کیا جاوی وہ پیغمبر اوسمیں دفن کرو اونکو بیچ جگہہ بچہونی اونکی یعنی جہان وفات پائی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَۃَ رضہ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَہُوَ صَحِیْحٌ اِنَّہٗ لَنْ یُّقْبَضَ نَبِیٌّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخَیَّرُ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَلَمَّا نُزِلَ بِہٖ وَرَاْسُہٗ عَلٰی فَخِذِیْ غُشِیَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَہٗ اِلَی السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی قُلْتُ اِذًا لَا یَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُنَا بِہٖ وَہُوَ صَحِیْحٌ فِیْ قَوْلِہٖ اِنَّہٗ لَنْ یُّقْبَضَ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخَیَّرُ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَکَانَ اٰخِرُ کَلِمَۃٍ تَکَلَّمَ بِہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْلُہٗ اَللّٰہُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ رضہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی اس حالت میں کہ وہ تندرست تہے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی اوس پیغمبر کو جگہہ اوسکی یعنی جو جگہہ خاص ہے اوسکی بیچ بہشت کے یعنی منازل عالیہ اوسکی پہر اختیار دیا جاتا ہی اوسکو **ف** ح کہ اگر چاہے ہمارے درگاہ میں آوے اور چاہے دنیا میں رہے اور یہہ اختیار دنیا واسطی اظہار شرف

اور عزت انبیا کی ہی درگاہ صمدیت مین ڈالا جو کچھ کہ حکم ہی ہوتا وہی ہی اور وہ اونہی وہی اختیار کرتی ہین کہ جو اصل حکم ہی **ترجمہ** کہا عائشہؓ نی پس جبکہ نازل کی گئے حضرت پر موت یعنی علامتین اوسکی احوال مین کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تہا بیہوشی ڈالی گئی وہ پر یعنی بیہوش ہوئی پہر ہوش مین آئی پہر اوٹھائی نگاہ اپنی طرف چہت کے یعنی آسمان کے کہ وہ چہت ہے آسمانون کی پہر کہا یا الٰہی اختیار کیا مینی یا مانگتا ہون مین رفیق اعلیٰ کو کہا مینی اب اختیار کرتی ہین حضرت اوس عالم کو اختیار نہین کرینگی ہمکو کہا عائشہ نی اور پہچانا مینی کہ یہہ قول اشارہ ہی طرف اوس حدیث کی کہ کہتی تہی حالت صحت مین یعنی کہتی تہی کہ قبض روح نہین کیجاتی ہی کسی پیغمبر کے کبہی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی جگہہ اوسکی بہشت سے پہر اختیار دیا جاتا ہی **ف** ح پس یہہ دیکہنا بہشت کیطرف تہا اور کہنا اس کلام کا اللہم الرفیق الاعلیٰ جواب اوس تخییر کا تہا **ترجمہ** کہا عائشہ نی پس تہا آخری کلمہ کہ بولی اوسکو آنحضرت یہہ قول حضرت کا یا الٰہی اختیار کرتا ہون مین رفیق اعلیٰ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع کہا سہیلی نی اول کلمہ کو کہ بولی ہین آنحضرت حالت شیر خوارگی مین پاس حلیمہ کے اللہ اکبر ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جس روز آئے برکم کہا گیا تو اول حضرت ہی نی بلی فرمایا **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضہ الذی مات فیہ یا عائشۃ ما ازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر وھذا اوان وجدت انقطاع ابھری من ذلک السم رواہ البخاری اور یہہ بہی روایت ہے عائشہؓ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ابی اوس بیماری مین کہ فوت ہوئی اوسمین اے عائشہ ہمیشہ تہا مین کہ پاتا تہا مین درد اوس طعام کا کہ کہایا تہا مینی خیبر مین **ف** ح یعنی وہی جو بکری مین زہر ملا کر دیا تہا اوسکو کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر نہین ہوئی اوسکی ہلاک ہونیمین واسطے ظہور معجزہ کی ولیکن ایک طرحکا دکہہ اوس سے باقی تہا اور کبہی کبہی ظہور کرتا تہا **ترجمہ** اور یہہ وقت پانی میں پاتا ہی اپنی رگ جان کو کاٹی جاتی کو اوس زہر کی اثر سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ظاہر حکمت اسکے مقتضے اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کی ظاہر کیا واسطی حاصل ہونی مرتبہ شہادت کی جیسیکہ کہتی ہین کہ ابوبکر صدیقؓ نے سانپ کے زہر کی اثر سی مرکہ غار مین وقت ہجرت کی کاٹا تہا **وعن** ابن عباس قال لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فیھم عمر بن الخطاب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ فقال عمر قد غلب علیہ الوجع وعندکم القران حسبکم کتاب اللہ فاختلف اھل البیت واختصموا فمنھم من یقول قربوا یکتب لکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنھم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغط والاختلاف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا عنی قال عبید اللہ فکان ابن عباس یقول ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین ان یکتب لھم ذلک الکتاب لاختلافھم ولغطھم وفی روایۃ سلیمان بن ابی مسلم الاحول قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی حتی بل دمعہ الحصی قلت یا ابن عباس وما یوم الخمیس قال اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ فقال ائتونی بکتف اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانہ اھجر استفھموہ فذھبوا یردون علیہ فقال دعونی ذرونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعوننی الیہ فامرھم بثلث فقال اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزھم وسکت عن الثالثۃ او قالھا فنسیتھا قال سفیان ھذا من قول سلیمان متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا جبکہ حاضر کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** ح یعنی حاضر ہوئی اونکو موت مراد ایام مرض کی ہین کہ اونمین حضور موت کا تہا اور وہ روز پنجشنبہ کا تہا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی **ترجمہ** اور گہر مین تہے بہت شخص کہ اونمین عمرؓ بہی تہی فرمایا آنحضرت نی آؤ لکہدین تمہاری لیئی ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد اوس کی **ف** ع کہا نووی نی شرح مسلم مین جاننا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تہی جہوٹ بولنی سی اور تغییر سی کسی چیز کے احکام شرعیہ مین سے حالت صحت و مرض مین اور معصوم تہے ترک کرنی بیان اوس چیز کے کہ حکم کی گئی ساتہہ بیان کرنی اوسکی اور معصوم تہے ترک کرنی تبلیغ اوس چیز کی سی کہ واجب کی تہی اللہ

اونپر تبلیغ اوسکی اور نہین تھے وہ معصوم امراض جسمانی سی کہ جس سے نقصان اونکی مرتبہ مین نہین آتا تہا اور نہ فساد پڑتا تہا اونکی شریعت مین اور سحر کیا گیا حضرت پر حتی کہ ہوگئی تہی
ایسے کہ اونکی خیال مین آتا تہا کہ وہ کرچکے ہین ایک کام اور حال آنکہ نہین کیا ہوتا تہا اوسکو اور نہین صادر ہوتا تہا اونسی اوسحالمین کوئی کلام احکام مین مخالف اوسکے کہ پہلی کہہ چکے
تھے پس جب جانا تونی یہہ مقدمہ جو ذکر کیا ہمنی تو اب یہہ سن کہ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ اوس نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تہا حضرت نی اوسکی لکہنی کا پس کہا بعضون نے کہ آنحضرت
نی چاہا تہا کہ معین کرین ایک کو اصحاب مین سے واسطی خلافت کے تا واقع نہو نزاع اونمین کہتا ہون مین کہ یہہ بہت بعید ہی اسواسطے کہ تعین و تصریح کرنی اوپر خلافت ابی بکر یا عمر
یا عباس یا علی کی نہین محتاج تہی طرف کتابت کی بلکہ زبان سے کہدینا کافی تہا اور معہذا حضرت نے اشارہ کر بہی دیا تہا طرف خلافت ابوبکر کی ساتھہ نیابت امامت کے مع تصریح
کرنیکی ساتھہ قول اپنی کی یابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہان اگر کہا جاوی کہ حضرت نی ارادہ کیا تہا یہہ کہ لکھین خلافت مستمرہ اپنی
وفات کی بعد کی کہ جو مستحق ہونگی ایک بعد دوسری کی امام مہدی کی نکلنی تک اور ظہور عیسی ع تک تو البتہ یہہ ایک وجہ معقول ہی لیکن چاہا اللہ تعالی نی امر خلافت کو پوشیدہ
رکہنا پس نہ لکہہ سکی آنحضرت اور بعضون نی کہا کہ چاہا تہا آنحضرت نی نوشتہ لکہنا ایک بیان ہو اوسمین احکام مہمہ کا تفصیل و تلخیص تا کہ اوٹھہ جاوی نزاع اور حاصل ہو اتفاق
منصوص علیہ پر کہتا ہون مین کہ نہین تہا حضرت کی زمانہ مین نزاع تا اوٹھہ جاتا اور نہین تہا خلاف تا مندفع ہو جاتا ہاں یہہ باعتبار زمانہ مابعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف
ہر مکانمین اوسکی واقع ہونیکی خود حضرت نی خبر دیدی تہی ساتھہ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ اور ساتھہ قول اپنی کی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھہ قول
اپنی کی علیکم بالسواد الاعظم اور ساتھہ قول اپنی کی ستفت قلیکسان فتنا کالقتون اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ
خَلَقَهُمْ علاوہ یہہ کہ احکام شرعیہ متفرقہ تئیس برس کے کیونکر ہون ملخص و منصوص ایک ساعت مین ایسی طرح کہ نہ متصور ہو اونمین اختلاف بالکل ہان اگر ارادہ
کیا جاوی ساتھہ اسکی یہہ کہ حضرت نی قصد کیا تہا یہہ کہ لکھین ایک نوشتہ کہ اوسمین بیان کرین بعضی ایسی احکام کہ اگلی زمانونمین پائی گئی ہین اور کتاب و سنت مین نہین مذکور
ہین تو بعید نہین ہے رافت و رحمت سے اوپر تمام امت کے یا ارادہ کیا تہا یہہ کہ لکھین نوشتہ کہ بیان ہو اوسمین طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کرین اوسمین احوال گمراہ فرقون کا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض
اور تمام مبتدعہ سی ترجمہ پس کہا عمر نی کہ تحقیق غالب ہے آنحضرت پر بیماری اور تمہاری پاس ہے قرآن کفایت کرتی ہی تمکو کتاب اللہ ف ع ح یعنی امر دین
مین بموجب قول اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا اور سنت بہی تابع اور مفسر اور مبین اوسکی ہی اور یہہ خطاب کیا حضرت عمر نی اونکو کہ جو جہگڑ رہی
تہے اونسی اس باب مین پس یہہ سہو ہی اوپر نبی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنی سی تخفیف و اسایش دینی آنحضرت کی تہی وقت سختی و درد و بیماری
کی اور جان لیا تہا اونہون نی کہ یہہ حکم حضرت کا بطور وجوب و جزم کی نہین ہے بلکہ اونکی مصلحت کے لیے ہے اگر کرین تو مختار ہین کرین اور اگر نہ کرین تو وہ جانین
اور عادت مستمرہ تہی کہ جب حکم کرتی تہی حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب و لزام کی نہو تو وہ گفتگو کرتی تہی آنحضرت سے اوسمین پس چہوڑ دیتی تہی آنحضرت
اونکو اونکی رای اور صوابدید پر اور اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نچہوڑتی اونکی رای پر اور عمر یہہ بہی سمجہی تہی کہ شاید کوئی امر ہو شاق و سخت صحابہ پر موجب فتنہ اور
امتحان کا اس سبب سے اشارہ کیا کہ ترک اوسکا اولی ہی اور آنحضرت صلعم نی بہی ترک کیا اور یہہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب مین بہیجنا ابوہریرہ کا کہ بشارت دین
لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہی بہشت مین داخل ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نی تا کہ لوگ تکیہ کر بیٹھین اوسپر اور عمل مین سستی کرین اور معہذا حضرت عمر کی لیی موافقات ہین کہ موافق
ہوئی ہین کتنی جگہونمین مخالفات سے پس ممکن ہے حمل کرنا اس قضیہ کا موافقت پر پس وہ نہ جائیگی مخالفت اور دلالت کرتا ہی دیر سکوت آنحضرت کا اس کہنی پر اور ترک
کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نی کہا کہ یہہ امر حضرت سی ابتداً تہا بلکہ پہلی بعضی صحابہ نی آنحضرت سے طلب کیا تہا کہ کچہہ لکہدیں پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب دیکہا کہ
بعضے راغب نہین ہین جیسیکہ عمر اور جو کہ موافق اونکی تہی ترک کیا لکہنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفاء اور بیہقی نی کہا کہ سفیان بن عیینہ نی اہل علم سی نقل کیا ہے
کہ آنحضرت چاہتی تہی کہ خلافت ابوبکر صدیق کی لیی لکھین بعد ازان ترک کیا بسبب اعتماد کرنیکی تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ تجاوز نہین کرینگی اوس سے مومن
جیسیکہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابابکر چنانچہ تیسری فصل مین آتا ہی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سے وصیت کرنی واسطی علی مرتضی

اور خلیفہ کرنا اونکا تہا یہہ جانتے تہے تا قصہ نہین سے اسلیئے کہ یہہ جو کہتے ہین کہ غدیر خم مین خلیفہ کرنا اونکا نص قطعی سے ثابت ہوا لیکن جب یہہ ہو چکا تہا تو کیا احتیاج لکہنے کی رہی اور تمام یہہ قصہ صحیح بابت مناقب علی
کے اوپر نکاتم ترجمہ پس اختلاف کیا اونہون نے کہ گہر مین تہے یعنی صحابہ اور اقارب اور جہگڑنے لگے پس بعضے اونمین سے کہتے تہے دیکر وحضرت کے یعنے اسباب لکہنے کا دوات قلم وغیرہ کہ لکہین تمہاری لیئے آنحضرت
اور بعضے اونمین سے کہتے تہے وہ بات کہ جو عمر نے کہی یعنی منع کرتے تہے لکہوانے سے بسبب شدت مرض آنحضرت کے پس جب بہت کیا لوگون نے شور وغوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت نے اوٹہ جاؤ
میرے پاس سے **ف** ع یعنی پس چہوڑا اپنی قصد لکہنے کا باعتماد اوس چیز کی کہ ثابت ہوئی تمہارے نزدیک کتاب و سنت سے کہا نووی نے کہ آنحضرت نے قصد کیا تہا لکہنے کا
اوس وقت کہ اونکی رای مین آیا تہا کہ یہہ مصلحت ہے یا وحی کی گئی تہی طرف اونکی اسکی پہر ظاہر ہوا کہ نہ لکہنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہو طرف اونکی اسکی اور نسخ کیا گیا ہو
اور عمر نے جو کہا حسبکم کتاب الله تو اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ یہہ اونکی دلایل فقہ اور دقایق نظر وفہم سے ہے اسلیے کہ وہ ڈرے اس سے کہ مبادا لکہین آنحضرت
ایسے امور کہ عاجز ہون لوگ اونکی کرنیسے اور مستحق ہون عذاب کے بسبب ہونے لیکی ثابت نص سے کہ نہین گنجایش ہے اوسمین اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتہہ اس قول
اپنی کی حسبکم کتاب الله طرف قول الله تعالی کی مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ اور طرف قول الله تعالی کی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ ترجمہ
کہا عبید الله نے کہ راوی حدیث کا ہی ابن عباس سے پس تہے ابن عباس کہتے کہ تحقیق مصیبت کل مصیبت وہ ہے جو کہ ہوا حائل اور مانع درمیان پیغمبر خدا کی اور درمیان
اسکی کہ لکہین اونکی لیئے نوشتہ بسبب اختلاف اونکی اور شور و شغب اونکی **ف** ع کاش کہ وہ اختلاف اور غل نہ کرتے تا حضرت کچہہ لکہتے کہ سبب ہدایت کا ہوتا پس تہے ابن عباس
مائل طرف خلاف اوس چیز کی کہ کہی عمر نے اور اونہون نے کہ تابع تہے اونکی صحابہ مین سے فتدبر کہا بیہقی نے کتاب دلائل النبوة مین کہ حضرت عمر کو مقصود تہا کہ حضرت
کو تکلیف نہو لکہنے مین شدت مرض کی حالت مین اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکہنا کسی چیز ضرور کا تو نہ چہوڑتے اوسکو اونکی اختلاف کرنیسے بسبب قول الله تعالی کی بلغ ما انزل
الیک من ربک جیسیکہ نہ چہوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کی اور جیسیکہ حکم کیا یہود کی نکالنیکا جزیرہ عرب سے وغیر ذلک وہ چیزین کہ
آتا ہی بیان اونکا غرضکہ چونکہ وہ چیز ضروری نہتی حضرت عمر نے سمجہی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض مین تکلیف کیون دین کونسی چیز کلام الله مین نہین ہی الله تعالی
فرماتا ہی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اس سے جانا گیا کہ نہین واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب و سنت مین بیان اوسکا ہی صراحتا یا دلالة اور یہہ بہی
سمجہے کہ باب اجتہاد کا بند نہو جائے اہل علم و استنباط پر پس کہا عمر نے صواب کی کرنا کتاب کا واسطے تخفیف آنحضرت کی اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نے جو حضرت
عمر کی بات کا انکار نکیا تو یہہ دلیل ہی اسپر کہ حضرت نے اونکی رای کو پسند کیا اور تہی عمر تو بڑی فقیہ بہ نسبت ابن عباس اور موافقین اونکی کی ترجمہ اور بیچ روایت سلیمان ابن
مسلم احول کی کہ ایک شخص ثقات اور ائمہ دین مین سے ہین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہی عجیب دن پنجشنبہ کا **ف** ح اور جو کچہہ کہ واقع ہوئے
مصیبت عجیب اوسمین اشارہ کرتی ہین اوس پنجشنبہ کیطرف کہ قضیہ کو رد اوسمین واقع ہوا ترجمہ پہر روئے ابن عباس تا روئی کہ تر کر دیا اونکی آنسوون نے
سنگریزون کو کہ وہان پڑی تہی **ف** ع احتمال ہی کہ روئے ابن عباس بسبب یاد آنے وفات آنحضرت کی یا بسبب اسکے کہ گمان مین اونکی فوت ہوئی خیر کثیر کہ حاصل
ہوتی بسبب لکہنے نوشتہ مذکور کی اور یہہ احتمال اظہر ہی اسمقام مین ترجمہ کہا مینے ای ابن عباس اور کیا ہی روز پنجشنبہ **ف** ح یعنی کیا حال رکہتا ہی کیا واقع
ہوا اوسمین ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قول سلیمان احول کا ہو اور یون نہین ہی بلکہ کہنے والا اسکا سعید بن جبیر ہین کہ سلیمان احول روایت اونسے
کرتے ہین اور وہ روایت کرتے ہین ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسدن مین پس فرمایا لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی کہ لکہدون
مین تمہاری لیے ایک نوشتہ نہ ہوگے تم گمراہ بعد اوسکی کبہی **ف** ح کہا ہی علماء نے کہ یہہ عبارت ظاہر مین اسپر دلالت کرتی ہی کہ مراد لکہنا احکام کا ہو تفصیل سے
والله اعلم ترجمہ پس نزاع و اختلاف کیا لوگون نے اور نہین لائق نبی کے پاس تنازع اور اختلاف **ف** ح ظاہر سیاق کلام سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کلام
ابن عباس کا ہی کہ درمیان حدیث کی داخل کیا اور بعضون نے کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہی فافہم ترجمہ پس کہا بعضے صحابہ نے کہ کیا ہی حال حضرت کا
کیا ترک کرتے ہین یعنے دنیا کو **ف** ع بیچ معنی اہجر کی فتح الباری مین قرطبی سے کئی احتمال نقل کیے ہین ازانجملہ ایک احتمال یہہ ہے کہا ہی کہ لفظ اہجر فعل ماضی ہے

ہجر سے کے ساتھہ زبر اول اور جزم دوسرے حرف کی ہی اور مفعول محذوف ہی یعنی الحیوۃ انتہی پس صاحب ترجمہ نے بموجب اسکے ترجمہ کیا ہی اور ملا علی رح نے اہتمام
کو خوب تفصیل سے لکھا ہی اور شیخ عبدالحق نے یون لکھا ہی کہ کیا ہی حال اونکا اور کیا ہوئے آیا اونکا مختلط اور پریشان ہوا ہے کلام اونکا بسبب مرض کے اور یہہ انکار ہے
اون لوگون پر کہتے تہے کہ نہ لکھیں یعنے کیون منع کرتے ہو لکھنے سے خیال کرتے ہو کہ مختلط ہوا ہے کلام اونکا یہہ اعتقاد اوس جناب کے بہ نسبت نہ رکھنا چاہیے اور ہجر بمعنی فحش
اور ہذیان کے بہی آتا ہی اور یہہ بہی ممتنع ہی آنحضرت سے پس چہوڑ دو کہ لکھیں اور کلام محمول استفہام انکاری پر ہی انتہی **ترجمہ** پوچہو حضرت سے کہ کیا فرماتے ہین
اور کیا غرض کہتے ہین پس شروع کیا بعضے صحابہ نے تکرار کرنا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ چہوڑو مجکو چہوڑ دو مجکو یعنی اس شور و غوغا کرنے سے پس وہ حالت
کہ مین اوس مین ہون یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کے لیے اور تفکر اوسمین وغیر ذلک بہتر اور اچہی ہے اوس چیز سے کہ بلاتے ہو تم مجکو طرف اوسکی **ف** ع یعنی افضل ہے
اوس حالت سے کہ تم اوسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہی کہا خطابی نے کہ روایت کیا گیا ہی آنحضرت سے کہ آپنے فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف
دین مین تین قسم پر ہے کہ ایک تو اثبات صانع مین ہے اور اوسکی وحدانیت مین اور انکار اوسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت مین ہی اور انکار
اسکا بدعت ہے اور تیسرا احکام فروع مین ہے کہ جو محتمل ہوتی ہین کئی وجہون کو پس اس اختلاف کو کیا ہی اللہ تعالی نے رحمت و کرامت واسطے علماء کی اور کہا مازری نے
اگر کہا جاوے کہ کیونکر جائز ہوا صحابہ کے لیے اختلاف اس نوشتہ مین باوجود فرمانے حضرت کے ایتونی اکتب پس جواب اسکا یہہ ہے کہ اوامر کی متعلق ہوتی ہین قرائن کہ نقل
کرتی ہین اوامر کو وجوب سے طرف استحباب کے نزدیک اوس شخص کی کہ کہتا ہی کہ اصل اوامر کی وجوب ہے پس شاید کہ ظاہر ہوئی ہون آنحضرت سے ایسے قرائن کہ دلالت کرتے
ہون اسپر کہ نہین واجب ہے بلکہ سپرد کیا اوسکو اونکی اختیار کیطرف اور یہہ دلیل ہی اوپر رجوع کرنے اونکی طرف اجتہاد کی شرعیات مین اور پہنچا اجتہاد عمر کا طرف منع
کرنے کی پس شاید کہ اونہون نے اعتقاد کیا یہہ کہ صادر ہوا ہے یہہ حضرت سے بغیر قصد بالجزم کی اور تہا یہہ قرینہ بیچ ارادہ عدم وجوب کے واللہ اعلم **ترجمہ** پس جب گذری صحابہ
اس گفتگو سے حکم کیا آنحضرت نے اونکو تین بات کا پس فرمایا نکالدو مشرکونکو جزیرہ عرب سے **ف** ع ح گذر چکا ہی بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب
کے اور معنی جزیرہ عرب کے ابتدا کتاب مین بیچ باب الوسوسہ کے مذکور ہوئی ہین **ترجمہ** اور اکرام کیا کرو ایلچیونکا کہ امرا اور حاکمون کی پاس سے آوین اور احسان
و سلوک کیا کرو اونسے مانند اوس چیز کی کہ مین احسان کرتا ہون ونیز **ف** ع یعنی از روی کمیت اور کیفیت کے بوجہ تمیز کی درمیان اونکی بحسب لیاقت اونکی کی اور یہہ
حکم فرمایا حضرت نے اسلیے تا ایلچی خوش ہون اور رغبت کرین غیر اونکی مولفۃ القلوب مین سے اور کہا علماء نے برابر ہی کہ مسلمان ہون ایلچی یا کافر سبکے لیے یہی حکم ہے
ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سے یعنی بسبب نسیان کی اوس سے یا واسطے اقتصار کی یا ذکر کیا اوسکو ابن عباس نے پس بہول گیا مین اوسکو اور کہا سفیان
بن عیینہ نے کہ یہہ کہنا کہ سکوت کیا یا کہا اور مین بہول گیا قول سلیمان احول کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع کہا نووی نے کہ ساکت ابن عباس ہین
اور بہول جانیوالے سعید بن جبیر ہین تو یہہ بموجب شرح ملا علی رح کی لکھا گیا اور حضرت شیخ رح نے فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو لکھا ہی یعنی سکوت کیا آنحضرت نے
تیسری بات سے یا فرمائی حضرت نے پس بہول گیا مین اور کہا ہی علماء نے تیسری بات یہہ تہی کہ سامان درست کردینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکی اسباب کے درستی
کر رہی تہی کہ اوسی اثنا مین بیمار ہوئے یا تیسری بات تہی منع کرنا قبر پرستی سے جیسیکہ فرمایا لاتتخذوا قبری وثنا یعبد **وعن** انس قال قال ابوبکر لعمر رض
بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰی اُمِّ اَیْمَنَ نَزُوْرُھَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزُوْرُھَا فَلَمَّا انْتَھَیْنَا
اِلَیْھَا بَکَتْ فَقَالَا لَھَا مَا یُبْکِیْکِ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ اَنِّیْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی خَیْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اَبْکِیْ اَنَّ الْوَحْیَ قَدِ
انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَھَیَّجَتْھُمَا عَلَی الْبُکَاءِ فَجَعَلَا یَبْکِیَانِ مَعَھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابوبکر نے واسطے
عمر رض کی بعد وفات آنحضرت کی کہ چلو ہمکو طرف ام ایمن کے تا ملاقات کرین ہم اوس سے جیسیکہ حضرت ملاقات کرتے تہے اونسے **ف** ع ام ایمن یہہ ماں ہین اسامہ بن

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تہین آنحضرت کی بعد وفات عبداللہ والد حضرت کی بسبب میراث کی ہاتہہ لگین تہے پہر اونکو آزاد کر دیا تہا اور نام اونکا برکہ تہا اور نکاح
کر دیا تہا اونکا زید سی اور وہ پانی پلاتی تہین اور دوا دارو کرتی تہی زخمیونکی اور تہین وہ حبش کی اور وفات ہوئی اونکی حضرت عمر کی وفات کی بیس روز بعد اور
زید کی مالک تہین خدیجہ کبری پہر حضرت نی اونکو خدیجہ سی مانگا پس ہبہ کیا اونہون نی اونکو آنحضرت کی تئین پہر آزاد کر دیا اونکو آنحضرت نی کذا ذکرہ بعض المحققین ترجمہ
پس جبکہ پہنچی ہم یعنی ہین اور شیخین طرف ام ایمن کے روئین ام ایمن پس کہا ابوبکر اور عمر نے ام ایمن سی کہ کس چیز نی رولایا تجکو یعنی کیون روئی تو کیا نہین جانتی تو کہ جو کچہہ
کہ خدا تعالی کی پاس ہے یعنی درجات و ثواب بہتر ہی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ام ایمن نی کہ نہین روتی ہون مین اسواسطی کہ مین نہین جانتی کہ جو کچہہ کہ خدا کے
پاس ہے بہتر ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی یعنی ایسی کہ یہہ امر ظاہر و باہر ہی لیکن روتی ہون مین اسواسطی کہ وحی نے تحقیق منقطع ہوئی آسمان سی پس باعث ہوئین ام ایمن
یعنی اونکا یہہ کہنا ابوبکر اور عمر رض کو رونی پر پس شروع کیا رونا اون دونون صاحبون نی اونکی ساتہہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع اور یہہ رونا نہین منقطع ہونیکا
آخر دنیا تک **وعن** اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَنَحْنُ
فِی الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَاْسَہٗ بِخِرْقَۃٍ حَتّٰی اَھْوٰی نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰی عَلَیْہِ وَاتَّبَعْنَاہُ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ
لَاَنْظُرُ اِلَی الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَیْہِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتُھَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَۃَ
قَالَ فَلَمْ یَفْطِنْ لَھَا اَحَدٌ غَیْرُ اَبِیْ بَکْرٍ فَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ فَبَکٰی ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِیْکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا
وَاَمْوَالِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ ھَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَیْہِ حَتَّی السَّاعَۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابوسعید خدری سی کہ کہا باہر نکلی ہمپر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اوس بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی اس حالمین کہ ہم مسجد مین تہی باندہی ہوئی تہی سر اپنا کپڑے سی یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نی طرف منبر کی پس
چڑہی اوسپر اور ساتہہ ساتہہ گئی ہم حضرت کی یعنی اور بیٹہی ہم نیچی منبر کی متوجہ ہو کر حضرت کیطرف فرمایا حضرت نی یعنی بعد حمد و ثنا کی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان
میری اوسکی ہاتہہ مین ہے تحقیق مین دیکہتا ہون طرف حوض کوثر کی اس جگہہ اپنی سی کہ جہان کہڑا ہون پہر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہی روبرو کی گئی اور دکہائی گئی
اوسپر دنیا اور آرایش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اوسکی دنیا پر **ف** ع اور روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہی کہ اگر
چاہی تو دنیا مین رہنا تو خزانی دنیا کی تجکو دینگی ہم اور پہاڑ تیری لیی سونی چاندیکی بنادین اور ثواب اور درجہ کہ ہماری پاس تیری لیی ہی اوسمین سی
کم نہ کرینگی ہم اور اگر چاہی تو ہماری پاس آ آنحضرت نی سر جہکایا یعنی بطور متفکر ون کی اور کہتی ہین کہ آنحضرت کی غلامونمین سے ایک غلام حاضر تہا اوسنی
عرض کیا کہ یا رسول اللہ چند روز یہین رہیی کہ آپ کی دولت سی ہم بہرہ ور ہون اور آرام پاوین آنحضرت نی جبرئیل کیطرف نگاہ کی اور سمجہی کہ مقصود کیا ہی
یعنی مقصود بلانا ہی اور کہا کہ یہی چاہتا ہون کہ وہان آؤن غرضکہ حضرت نی آخرت ہی کو کہ باقی ہی اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نہ کی کہا بعضی
عارفین نے کہ اگر اختیار دیا جاوی عاقل درمیان دو پیالون کی کہ ایک ان مین ہو مٹی پایدار کا اور دوسرا سونی فانی کا تو اختیار کری پایدار مٹی کی کو اور فانی
سونیکی پس کیا حال ہو جس صورت مین کہ امر بالعکس ہو یعنی ایک پیالہ پایدار سونیکا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت مین بطریق اولی پایدار سونی کیکو قبول کرنا چاہیے
پس آخرت سونا باقی ہی اور دنیا فانی مٹی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی اللہ سبحانہ نے ساتہہ قول اپنی کی والآخرة خیر وابقی **ف** پس نہ سمجہا اس نکتہ کو کوئی سوای
ابوبکر کی پس جاری ہوئی آنسو ابوبکر کی آنکہون سی پس روئی پہر کہا ابوبکر نی کہ عاشق صادق جمال محمدی کی تہی بلکہ قربان کرتی ہین ہم تمپر سی باپ اور مائین اور جانین
اور مال اپنی یا رسول اللہ کہا ابوسعید راوی نی پہر اوتری حضرت منبر سی پس نہ کہڑی ہوئی اوسپر اسوقت تک یعنی وہ آخری کہڑا ہونا تہا منبر پر نقل کی یہہ دارمی
نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ قَالَ نُعِیَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ فَبَکَتْ قَالَ
لَا تَبْکِیْ فَاِنَّکِ اَوَّلُ اَھْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ فَضَحِکَتْ فَرَاٰھَا بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ یَا فَاطِمَۃُ رَاَیْنَاکِ بَکَیْتِ ثُمَّ ضَحِکْتِ

قَالَتْ اِنَّهٗ اَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ نُعِیَتْ اِلَیْهِ نَفْسُهٗ فَبَکَیْتُ فَقَالَ لَا تَبْکِیْ فَاِنَّکِ اَوَّلُ اَهْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ فَضَحِکْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَالْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جبکہ اوتری سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اپنی پاس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہے طرف میرے خبر میری موت کی ف ح یعنی اس سورۃ میں کنایۃً خبر دی ہے نصرت و فتح الٰہی کے اور لوگوں کے داخل ہونیکی دین اسلام میں اور حکم کیا مجھکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کارخانہ دعوت کا اور حکم ہے متوجہ اور مستعد ہونے سفر آخرت کا اور رجوع کرنیکا درگاہ عزت میں ترجمہ پس روئین فاطمہ زہرا یعنی اس بات کی سننے سے آنحضرت کی فراق پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ رض کو کہ نہ رو اسلیے کہ میری اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی مجھسے ف ح یعنی بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مریگی اور میرے پاس پہنچیگی درالم فراق کا بہت نہیں دیکھنی کی سو یہی ہوا کہ فاطمہ زہرا نے حضرت کی وفات کی چھہ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہے اور بموجب ایک قول کی آٹھہ مہینے بعد اور بعضوں نے تین مہینے اور دو مہینے بھی کہے ہیں اور بعضوں نے ستر روز ترجمہ پس یہہ خبر جلدی پہنچنے کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسین بسبب خوشی کی پس دیکھا فاطمہ رض کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا انہوں نے ای فاطمہ دیکھا میں نے تجھکو کہ روئی تو پھر ہنسی تو ف ع مراد بعض ازواج سے عائشہ رض ہیں اور جمع جو بولی انکو بیچ قول نقل کے تو واسطے تعظیم شان انکی کی ذکرہ الطیبی اور بعید نہیں ہے کہ اور بھی کوئی انکی ساتھہ شریک ہوئی ہوں دیکھنی میں اور یہی ظاہر ہوتا ہے جملہ بعض ازواج النبی سے اور لفظ فقلن سے اور حضرت نے چپکے سے حضرت فاطمہ سے یہہ کلام کہا تھا اسلیے اوروں نے نہ سنا ترجمہ پس کہا فاطمہ رض نے کہ حضرت نے خبر دی تھی مجھکو کہ پہنچائی گئی ہے انکو خبر موت انکی پس روئی میں پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ نہ رو اسلیے کہ میری اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی مجھسے پس ہنسی میں ف ح اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے خبر نہ دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہہ بھید ہے درمیان میری اور رسول خدا صلعم کی میں نہیں خبر دیتی کسیکو پھر خبر دی بعد وفات آنحضرت کی ترجمہ فرمایا آنحضرت نے جسوقت کہ پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور آئے اہل یمن ف ع کہ ابو موسی اشعری اور گروہ انکی ہیں وجاء اہل الیمن کا عطف ہے اوپر جاء نصر اللہ کی اور تفسیر ہے قول اللہ تعالی کی ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا اور اعلام ہے اسپر کہ مراد ناس سے اہل یمن ہیں بعد ازاں ط ح اہل یمن کے کی فرمایا ترجمہ وہ یعنی اہل یمن بہت نرم ہیں از روی دلوں کی ف ح یہہ کنایت ہے اس سے کہ جلدی قبول کرتی ہیں احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہے انکی دلوں میں وعظ و نصیحت کے اور سالم ہیں قساوت سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہے ف ح کہ یمن سے آیا ہے اشارہ ہے طرف کمال اہل یمن کی بیچ ایمان اور طاعت اور انقیاد کی پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کی بیچ مدح اور عنایت کی ترجمہ اور علم و حکمت کہ عبارت معرفت حقائق اشیا اور احوال انکی سے ہے یمنی ہے نقل کی یہہ ارمی نے ف ح ع اور نہایت نسبت یمن سے رکہتی ہے اشارہ ہے طرف اوسکی کہ سوال کیا ابو موسی رض نے احوال مبدا اور معاد سے اور حقائق اور معارف ابتدا پیدائش کی سے جیسیکہ بیچ کتاب بدء الخلق کی گذرا اور بعضوں نے کہا کہ نسبت دینی ایمان و حکمت کو طرف یمن کے اس سبب سے ہے کہ ایمان مکہ سے پیدا ہوا ہے اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن سے اور بعضوں نے کہا یہہ کلام آنحضرت نے تبوک میں کہا کہ جانب شام کی ہے اور مکہ اور مدینہ وہانسے جانب یمن کے ہے پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کی اور مراد مدح مکہ اور مدینہ کی ہے پوشیدہ نہ رہے کہ سیاق حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کلام حضرت نے اپنی مرض میں فرمایا مگر یہہ کہ کہیں راوی نے اس کلام کو بتقریب ذکر اہل یمن کی اس حدیث میں اور حدیث سے لاکر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے کہا کہ مراد انصار ہیں کہ اصل میں یمن سے ہیں پس نسبت کیا گیا ایمان و حکمت انکی طرف نسبت مبالغہ کی مدح میں اور غرض یہہ ہے کہ اہل یمن ایمان کامل رکہتے ہیں پس اسمیں نفی اوروں کی ایمان کی نہیں ہے پس کچھہ منافات نہیں ہے درمیان اسکی اور درمیان حدیث حضرت کی الایمان فی اہل الحجاز یہہ مراد اس سے موجود ہیں اس زمانہ کی نہ تمام اہل یمن سب قرنوں کی اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتے ہیں ہر کلمہ صالحہ کو کہ باز رکہے بری کہنی کی سے یکو واقع ہو نیسے ہلاکت کی جگہو نسے اور بعضوں نے کہا حکمت عبارت ہے خوب حاصل کرنی علم و عمل سے فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا کہا انس نے اَلْحِکْمَةُ تَزِیْدُ الشَّرِیْفَ شَرَفًا وَتَرْفَعُ الْعَبْدَ الْمَمْلُوْکَ حَتّٰی تُجْلِسَهٗ مَجَالِسَ الْمُلُوْکِ اور ابو ہریرہ سے ہے کہ حکمت کے دس جزا ہیں نو تو ان میں سے عزلت یعنی گوشہ نشینی میں ہیں اور ایک چپ رہنی میں وَعَنْ

عائشة انها قالت وارأساه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك لو كان وانا حي فاستغفر لك وادعو لك فقالت عائشة
واثكلياه والله اني لاظنك تحب موتي فلو كان ذلك لظللت آخر يومك معرسا ببعض ازواجك فقال النبي صلى الله عليه وسلم بل
انا وارأساه لقد هممت او اردت ان ارسل الى ابي بكر وابنه واعهد ان يقول القائلون او يتمنى المتمنون ثم
قلت يابى الله ويدفع المؤمنون او يدفع الله ويابى المؤمنون رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہ انہوں نے کہا یعنے
آنحضرت کے پاس بسبب شدت درد سر کے ہائے میرا سر دکھتا ہے ف ح ظاہر آ حضرت عائشہ کا سر دکھتا تھا پس افسوس کیا اوسپر اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد سر سے ذات ہے اور
اشارہ کیا ساتھ اسکے اپنی موت کیطرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی موت تیری اے عائشہ اگر واقع ہو اسحال میں کہ میں زندہ ہوں پس بخشش مانگوں تیرے
لیے یعنے تیری سیئات کی مٹنے کے لیے اور دعا کروں واسطے تیری یعنی تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہ نے سخت ہے مصیبت مجھے ف ح لفظ ثکل ساتھ ضم
ثا مثلثہ اور سکون کاف کے اصل میں یعنی مرنے فرزند یا دوست کے ہے اور مراد یہاں موت ہے اور ذکر مرض ہے موت یاد دلاتا ہے اور یہہ کلام یونہیں عرب کے زبان پر وقت
محنت و مصیبت کے جاری ہوتا ہے بلا اسکے کہ معنی حقیقی مراد ہوں ترجمہ قسم ہے خدا کی تحقیق میں گمان کرتی ہوں تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ
نے یہہ خطاب کر کر حضرت کو کہا از راہ ناز و نیاز کے کہ درمیان انکے تھا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہو گی تم آخر اوس دن میں صحبت کرنیوالے ساتھ کسیکے اپنی بیویوں
میں سے ف ع ح مقصود یہہ ہے کہ اگر میں مر جاؤنگی اور تم زندہ رہو گے بعد میرے تو مجھکو بھول جاؤ گے اور اور بیویوں کے ساتھ مشغول ہو جاؤ گے بیت در مردنم این
نالہ نہ از رفتن جانست ٭ از یار جدا میشوم این نالہ از انست ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ چھوڑ اے عائشہ ذکر اپنی درد سر کا اور اپنی موت کی یاد کرنیکا
اور مشغول ہو میرے درد سر میں اور ذکر موت میرے میں ف ع کہ میں اس عالم سے جاتا ہوں اور تو بعد میرے بہت زندہ رہے گی اور اس بات کو حضرت نے وحی سے
معلوم کیا اور دونوں صاحبوں کے کبھی بیمار ہونے میں اشارہ ہے طرف کمال محبت دونوں صاحبوں کی جیسے کہ خون نکلا مجنوں کی ہاتھ سے وقت فصد لینے لیلی کی
بعد اسکے آنحضرت نے بتقریب ذکر موت اپنی کے خلافت ابو بکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہے اور اسمیں خوش کرنا عائشہ کے دل کا اور بشارت دینی اونکو اس دولت و نعمت
کے ہے ہے فرمایا ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا تھا میں نے یا فرمایا ارادہ کیا تھا میں نے یہہ کہ بھیجوں میں کسی کو طرف ابو بکر کی اور بیٹے اوسکے یعنی عبد الرحمن کے کہ فرزند رشید
ابو بکر کے تھے اور شفیق عائشہ کے اور وصیت کروں ابو بکر کو یعنی خلافت کی اور ولیعہد اپنا کروں اوسکو تاکہ نہ کہیں یا واسطے خوف اسکے کہ کہیں کہنے والے ف ع
کہ نہ وصیت کی آنحضرت نے ابو بکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہے باوجود اسکے کہ اوسمیں بھی اشارہ تھا اس خلافت
کبری کا ترجمہ یا آرزو کریں آرزو کرنیوالے یعنی خلافت کے بجز ابی بکر کے لیے خواہ اپنے لیے یا غیر اپنے کے لیے پھر کہا میں نے یعنی اپنے جی میں یا ظاہر میں کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کی
خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کے فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومن بھی نقل کی یہہ بخاری نے ف
ع ح یعنے بسبب خلیفہ کرنے میرے کی اونکو امامت صغری میں اسلیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسے کہ فرمایا حضرت علی نے وقت منازعہ کے کہ جب اختیار
کیا آنحضرت نے ابو بکر کو امر دین ہمارے کے لیے تو پس کیا نہ اختیار کریں ہم اونکو امور دنیا اپنی کے لیے پس یہہ بڑی دلیل ہے اونکی خلافت کی حقیت کی پھر حضرت
کے قول یابی المؤمنون میں اشارہ ہے طرف تکفیر اون لوگوں کی کہ منکر ہیں صدیق کی خلافت کی حقیت کے اور حاصل حضرت کی فرمانیکا یہہ ہے کہ پس میں سبب
نہ بلایا میں نے ابو بکر وغیرہ کو اور وصیت نہ کی میں نے اور جانا میں نے کہ خلافت اونکی ہونیوالی ہے اور وقوع میں ویسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نے خبر دی تھی اور یہہ حدیث
اول دلیل ہے اوپر خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی وعنها قالت رجع الي رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم من جنازة من البقيع
فوجدني وانا اجد صداعا وانا اقول وارأساه قال بل انا يا عائشة وارأساه قال وما ضرك لو مت قبلي غسلتك
وكفنتك وصليت عليك ودفنتك قلت لكأني بك والله لو فعلت ذلك لرجعت الى بيتي فعرست فيه

بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا پہر طرف میرے آنحضرت ایک روز ایک جنازہ کو دفن کرکر بقیع سے کہ مقبرہ مدینہ کا ہے پس پایا مجکو آنحضرت نے اس حالت میں کہ پاتی تہی درد سر اور میں کہہ رہی تہی ہای میرا سر دکہتا ہی فرمایا آنحضرت نے بلکہ میں کہتا ہوں ہای عائشہ کہ میرا سر دکہتا ہی فرمایا آنحضرت نے اور کیا ضرر کرتا ہی تجکو ای عائشہ اگر مری تو پہلی میرے پس غسل دونگا میں تجکو اور کفن دونگا میں تجکو اور نماز پڑہونگا میں تجپر اور دفن کردونگا میں تجکو **ف** ع اسمیں اشارہ ہی اسکی طرف کہ مرنا اونکا حضرت کے حیات میں بہتر ہی زندہ رہنی اونکی سی بعد وفات حضرت کی **ترجمہ** کہا میں نی البتہ گویا کہ دیکہتی ہو میں تجکو قسم ہے اسکی اگر کروگی تم یہہ یعنی جو کچہہ ذکر ہوا مع غسل وغیرہ سی البتہ پہروگی تم طرف گہر میری کی پس صحبت کروگی وہاں ساتہہ کسیکی اپنی بیویوں میں سی پس مسکرائی آنحضرت صلعم یعنی اسلئی دلالت کرتا ہی یہہ کہنا اونکا اوپر کمال غیرت اونکی بعد مرنیکی پہر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمیں نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَجِدُنِي يَا جِبْرَئِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرَئِيلُ مَكْرُوبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ إِسْمَاعِيلُ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ تَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِيعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرَئِيلَ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ رُوحَهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُونَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سی کہ نقل کی یہہ اپنی باپ سے کہ امام محمد باقر ہیں یہہ کہ ایک شخص قریش میں سے داخل ہوا اونکی باپ پر کہ علی بن حسین ہیں یعنی امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین رضی کو کیا نہ حدیث بیان کروں میں تمہاری آگی پیغمبر خدا صلعم سی کہا اوس شخص نے کہ ہاں بیان کر ہماری آگی ابی القاسم صلعم سی کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس جبرئیل ع یعنی عیادت اور پیام پہنچانیکی لیے پس کہا جبرئیل نی ای محمد بلاشبہ اللہ نی بہیجا ہی مجکو طرف آپکی واسطی تکریم تمہاری کی اور واسطی تعظیم تمہاری کی درحالیکہ یہہ تکریم و تعظیم مخصوص ہے تمہاری لیے یعنی اس بات میں کہ پوچہتا ہی اللہ سبحانہ تعالی وسبحنہ سی کہ وہ خوب جانتا ہی وسبحنہ کو تمسی یعنی اسلیے کہ وہ قریب ہی مرید کی حبل ورید سی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کسطرح پاتی ہو تم اپنی تئیں یعنی کیسا ہی حال تمہارا فرمایا پاتا ہوں میں ای جبرئیل اپنی تئیں غمگین اور پاتا ہوں میں اپنی تئیں اندوہگین **ف** ع شاید کہ یہہ غم و کرب آنحضرت کو بسبب دین اور امت کی تہا کہ دیکہا چاہیی بعد میرے کیا واقع ہو **ترجمہ** پہر آئی جبرئیل آنحضرت کی پاس دوسرے دن پس کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تہا

اول دن پس جواب دیا جبرائیل کو آنحضرت نے جیسا کہ جواب دیا تھا اول دن پھر آئے جبرئیل حضرت کی پاس تیسرے دن اور کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا اول دن اور
جواب دیا حضرت نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبرئیل کی ساتھہ فرشتہ یعنی اسکے ساتھ تھا اور دن کہ کہا جاتا تھا اوسکو اسمعیل کہ حاکم ہی لاکھہ فرشتونپر
ہر فرشتہ اونمین سے امیر ہے لاکھہ لاکھہ فرشتونپر ف ح کہا ہی علامی کہ یہہ اسمعیل داروغہ آسمان دنیا کا ہی اور حدیث مین ذکر ملک الموت کا نہ کیا بسبب ظہور اور معلوم ہونی اوسکی
یا ہو سکتا ہی کہ ملک الموت بعد آنی جبرئیل کی اور آنی اسمعیل فرشتہ کی اوسیوقت آکر حاضر ہوا ہوا اور سیوطی بیہقی سی لائی ہین کہ جب تیسرا روز ہوا تو اوترے جبرئیل اور اونکی
ساتھہ ملک الموت تھی اور اوترا دن دونونکی ساتھہ ایک فرشتہ تھا ہوا مین اوسکو اسمعیل کہتی ہین کہ حاکم ہی ستر ہزار فرشتونپر اور ہر فرشتہ اونمین سی امیر ہی ستر ہزار
فرشتونپر ترجمہ پس پروانگی مانگی اوس فرشتہ نے واسطی آنی کی حضرت پاس پس پوچھا آنحضرت نے جبرئیل سی حال اوس فرشتہ کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل نے
کہ یہہ ایک فرشتہ ہی ایسا ایسا اور یہہ حدیث مین نہین مذکور ہی پہر کہا یعنی بعد تامل کی جبرئیل نے کہ یہہ فرشتہ موت کا ہی یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہی تمہارے
پاس آنے کی نہین پروانگی مانگی کسی آدمی سی پہلی تمہاری اور نہ پروانگی مانگیگا کسی آدمی سی بعد آپکی یعنی یہہ شرف و کرامت مخصوص آپ سے کی لیے ہی کہ ملک الموت
پروانگی آنی کی مانگتا ہی ورنہ اور آدمیونپر یکایک چلا آتا ہی اور جان قبض کرتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ اذن دو اوسکو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت کو پس
آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرت نے اوسکو پہر کہا ملک الموت نے کہ ای محمد تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا ہی مجھکو طرف آپکے یعنی تا کہ عرض
کرون امر تمہیں پس اگر فرماؤ تم یہہ کہ قبض کرونمین روح پاک آپکی تو قبض کرونمین اوسکو اور اگر فرماؤ تم مجھکو کہ چھوڑ دونمین روح تمہاری تو چھوڑ دون یعنی قبض نہ کرون پس فرمایا
آنحضرت نے کیا کریگا تو یعنی جو کچھہ حکم کرونمین ای ملک الموت کہا اوسنے ہان اسیکا یعنی تمہاری اختیار دینی کا حکم دیا گیا ہونمین اور حکم دیا گیا ہونمین یہہ کہ اطاعت
کرون تمہاری یعنی اوسچیز مین کہ اختیار کرو تم اوسکو کہا علی بن حسین راوی نے پس دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کی یعنی مانند مشورہ چاہنی والی کی کہ کیا
کہتے ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نے ای محمد بلا شبہہ خدا تعالی مشتاق ہی تمہاری ملنیکا پس فرمایا آنحضرت نے واسطی ملک الموت کی کہ بجالا تو اوسچیز کو کہ حکم کیا گیا
ہے تو ساتھہ اوسکی پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک آنحضرت کی ف ح پایا آنحضرت صلعم نے بعد آنے جبرئیل کی اور ملک الموت کی اور تیسرے فرشتہ کی اور اس گفتگو کی
کہ مذکور ہوئی کچھہ تہوڑی سی دیر فرصت پائی اور اس قضیہ کی بعضی صحابہ کو خبر دی بعد ازان وفات پائی یا بعضے صحابہ پر یہی کہ جو حاضر تھے یہہ قضیہ مکشوف ہوا اور
مشاہدہ کیا اونہون نے اور اونمین سی یہہ صحابی یا تابعی تھی کہ اونکو تعبیر کیا ایک مرد کر قریش مین سی اور دل یون کہتا ہی کہ ہو سکتا ہی کہ خضر بصورت ایک مرد کی
قریش مین سی متمثل ہو کر امام زین العابدین رض کی پاس آئے ہون اور بیان کی ہو یہہ حدیث اور اسلیے تعبیر ساتھہ لفظ مبہم کی کیا فتدبر واللہ اعلم اور ایک روایت مین بعد
جملہ لما امر بہ کی یہہ آیا ہی قَالَ جِبْرَئِیْلُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذَا اٰخِرُ مَوْطِئِیْ الْاَرْضَ اِنَّمَا کُنْتَ حَاجَتِیْ فِی الدُّنْیَا
اور حضرت ام سلمہ سی منقول ہی کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کی یہہ تہی اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ترجمہ پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنی ایک شخص واسطی تسلی دینی اہل بیت کی سنی لوگون نے ایک آواز گہر کی کونی مین سے کہ کوئی کہتا ہی سلام تمپر ای اہل بیت پیغمبر کے اور ای جماعت
کہ گہر مین ہو اور مہربانی خدا کی تمپر اور برکتین اوسکی یعنی زیادتیان اوسکی کرم کی تحقیق بیچ خدا کی تسلی ہی ہر مصیبت سے ف ان عبارت کے کئی طرح پر معنی کہی ہین علمانے بیچ
خدا کے یعنی بیچ کتاب خدا کی تسلی دینی ہی ہر مصیبت سے اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْہُمْ مُصِیْبَۃٌ قَالُوْا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ . پس غرا ایسان معنی تعزیۃ کی ہی یا یہہ معنی ہین کہ بیچ دین خدا کی تسلی دینی ہی کہ شارع نے رغبت اوسکی دلائی ہی اور بعضو
نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ خدا فرمانیوالا صبر کا اور تسلی دینی والا ہی اور اوسکو زبان علم بیان مین تجرید کہتی ہین جیسی رایت فی زید اسدا یعنی دیکہا مینے زید مین شیر کو یعنی
زید کو مانند شیر کی پایا مینے اور یہہ مناسب ہی اس قول کی ترجمہ اور خدا بدلہ دینی والا ہی ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک کرنیوالا ہی ہر چیز فوت ہونیوالیکا ف
ح ع یا یہہ معنی ہین کہ اللہ کی دین مین یا کتاب مین بدلا اور تدارک ہی ہر چیز ہلاک اور فوت ہونیوالیکا جو کہا ہی کسی صاحب حال نے ع لکل شئی اذا فارقتہ خلف

ولیس لسمان فارقت من عوض ترجمہ پس جب مرا ایسا ہی تو ساتہہ مدد اللہ اور حول قوت اوسکی پس تقوی کرو ف ح یعنی بیحو جزع و فزع سی اشارہ ہی طرف قول
اللہ تعالی کی کہ واصبر وما صبرک الا باللہ اور بعضی نسخوںمین موافق حصن حصین کے ہی فثقوا ساتہہ زیر ثاء مثلثہ کی اور تخفیف قاف مضمومہ کی یعنی پس اعتماد کرو
اللہ پر اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وتوکل علی الحی الذی لا یموت ترجمہ اور اوسی سی پس امید رکہو یعنی نہ امید رکہو سوا اوسکی سی اسلیے کہ لا الہ الا اللہ
یا اوسکی پاس سے پس امید رکہو ثواب کے اور نہین ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے ف ح یعنی دنیا کی مصیبت مصیبت نہین ہی پسبب حاصل ہونے ثواب
آخرت کی اور مصیبت حقیقی وہ ہی کہ کوئی صبر نہ کری اور ثواب سے محروم رہی اور صبر معتبر اللہ تعالی کی نزدیک وہ ہی کہ ہو پہلی صدمہ مین ترجمہ پس کہا علی رض نی کہ آیا جانتے
ہو تم کہ کون ہی یہہ شخص تعزیت کرنیوالا یہہ خضر ہین ف ح کہ واسطی تعزیت اصحاب اور اہل بیت آنحضرت کی آئی ہین ظاہر سیاق کلام سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ مراد
علی سی امیر المومنین علی رض ہوں کہ حاضر تہی اوس وقت اور احتمال ہی کہ امام علی زین العابدین ہوں کہ وقت روایت کرنی حدیث کی حاضرین مجلس نے اونسی یہہ کہا واللہ اعلم
ترجمہ نقل کی یہہ بیہقی نی دلایل النبوۃ مین ف ح اور حصن حصین مین ساتہہ رمز مستدرک کی لایا ہی کہ جب وفات پائی آنحضرت نی تعزیت کی اصحاب نے اہل بیت کی
تنگدلی ہو ذکر کی یہہ عبارت کہ حدیث مین مذکور ہوئی بعد اوسکی لایا ہی یعنی اور روایت کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس آیا پہلانگ لوگوں کی گردنوں پر
سے اور رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ کے اور کہا ان فی اللہ عزاء پس کہا علی اور ابو بکر نی کہ یہہ خضر ہین اور یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد علی سی پہلی حدیث مین علی مرتضی ہین

باب

یہہ باب ہی بیچ متممات اور لواحق پہلی باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ رض قالت ما ترک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درہما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیء رواہ مسلم روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا نہین چہوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی بعد وفات کے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کے ساتہہ کسی چیز کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی قسم مال سی اسلیے نہین چہوڑا کچہہ مال
تا وصیت کرین اور جو کچہہ کہ مال تہی نضیر و فدک اور مانند اونکی تہا آنحضرت نے حالت حیات مین صدقہ کر دیا تہا مسلمانوں پر بعد از نفقہ عیال کی ف ع کہا نووی
نے کہ اور روایت مین آیا ہی کہ ذکر کیا لوگوں نی حضرت عائشہ رض کی آگی کہ علی رض تہی وصی پس کہا عائشہ رض نی کہ کب وصیت کی اونکو حالانکہ تہی مین تکیہ آنحضرت کی یہاں تک
کہ وفات پائی آپ نے پس کب وصیت کی اور معنی لا اوصی بشیء کی یہہ کہ نہین وصیت کی تہائی مال اپنی کی اور نہ غیر اوسکی اسلیے کہ نہین تہا اونکی پاس مال اور نہ وصیت کی
علی کو اور نہ غیر اونکی کو خلاف اوس چیز کی کہ گمان کرتی ہین شیعہ پس ای پر حدیثین صحیحہ ہیچ وصیت کرنی آنحضرت کی ساتہہ کتاب اللہ کی اور وصیت اونکی واسطی اہل بیت کے اور نکالنے
یہود کی جزیرہ عرب سے اور واسطی احسان کرنی کی ساتہہ ...یون نہین ہین مراد اونکی قول سی ولا اوصی بشیء اور یہہ جو نقل کیا ہی بعضی علماء سیر نی کہ آنحضرت کی لیے بیس
اونٹ تہی اور .. س اونٹنیاں تہین کہ کہا تہا اونکو لواح مدینہ مین اور لاتی تہی لوگ دودہ اونکا ہر شب اور تہین اونکی لیے سات بکریاں پیتی تہین دودہ اونکا پس نہین
منافی حیت رکہتی ہی واسطی معارضہ اس حدیث کی اور اگر صحیح ہی ہو تو حمل کیجاوینگی اسپر کہ وہ تہی اونٹ صدقہ کے اور اصحاب فقراء اہل صفہ وغیر ہم مین سے پیا کرتی تہی
دودہ اونکا **وعن** عمرو بن الحارث اخی جویریۃ قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند موتہ دینارا ولا درہما
ولا عبدا ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلہا صدقۃ رواہ البخاری
اور روایت ہے عمرو بن الحارث سی کہ صحابی تہی بہائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی بیبیوں مین سی ہین کہا کہ نہین چہوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک وفات اپنے کے
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی ر ق مین ف یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو خبر دن مین ذکر حضرت کی بردون کا آیا ہی یا تو وہ مر گئی
ہونگی یا آزاد کر دیا ہوگا اونکو ترجمہ اور نہ اور کچہہ مگر خچر اپنا کہ سفید تہا کہ اوسکو دلدل کہتی تہی مقوقس حاکم اسکندریہ نی بطور تحفہ کی بہیجا تہا اور سکو اور ہتیار اپنے
ف ع یعنی جو کہ خاص تہے حضرت کی ہی کی مانند تلوار اور برچہی اور زرہ اور خود اور عصا بہالا لار کی اور بعضی روایتوں مین خلص زرہ ہی واقع ہوئی ہی کہ یہودی
کے پاس گرو تہی اور شاید کہ یہہ حصر اضافی ہی مبنی ہی اوپر نہ اعتبار کرنی اور ایسی چیز دنکے مانند کپڑوں اور اسباب گہر کی والا ثابت ہوا ہی کہ حضرت نی چہوڑے

کپڑے ہی وغیرہ کہ اپنی جگہہ پر بند کو رہین **ترجمہ** اور زمین گردانا تہا اوسکو صدقہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع کہا ایک شارح نی کہ ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی چیزون کی ذکر کی گئی کیطرف یعنی خچر اور ہتہیار اور زمین کیطرف اور ظاہر متبادر یہہ ہے کہ ضمیر پہرتی ہی زمین کیطرف کہا عسقلانی نی یعنی تصدق کیا منفعت زمین کو پس ہوا حکم اوسکا حکم وقف کا اور معنی یہہ ہین کہ آنحضرت نی کیا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقیہ اوسکی قایم رہنی تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتہہ دوام اوس زمین کی پس نہین منافی ہی اسکی کہ سوائے زمین کی اور املاک اونکی نفس موت سی ہو جائنگی صدقہ کما لا یخفی کہا علامہ کرمانی نی شرح بخاری مین کہ وہ آدہی زمین وادی قری کی تہی اور حصہ حضرت کا خمس خیبر اور حصہ اونکا زمین بنی نضیر سی اور ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی طرف تینون کی نہ طرف زمین کے فقط اسلیئی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ ہم جماعت انبیا کے نہین میراث چہوڑتی ہین جو کچہہ چہوڑتی ہین ہم صدقہ ہوتا ہی انہی اور قریب ہے کہ اوسکی تحقیق آگی **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین بانٹین گی وارث میرے بعد مرنی میرے کی دینار **ف** ع اسلیئی کہ نہین چہوڑونگا مین بعد مرنی اپنی کی دینار مالک اپنی کی کہ بانٹین اونکو پس یہہ اخبار ہی حقیقۃً اور احتمال ہے یہہ ہی کہ اخبار ہو صورت مین اور نہی ہو معنی مین یعنی نہ بانٹین وارث میری دینار پہر بیان کیا سبب اوس علت کے بطور استیناف کی **ترجمہ** وہ چیز کہ چہوڑون مین بیچہی خرچ عورتون اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنی کی پس وہ صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح ہو یا ان آنحضرت صلعم کی بیچ حکم عدت والی عورتون کی نہین اسلیئی کہ نہین جائز تہا اونکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کی پس جاری ہوا اونکی لیئی نفقہ اور مراد عامل سی یہ ہین کہ خلیفہ ہوئی بعد حضرت کی پس وہ بہی صرف کرین ترکہ اپنی مصارف مین اور پہنچاوین اوسکو مستحقون کی تئین کہ جن پر آنحضرت صرف کرتی تہی اور آنحضرت لیتی تہی نفقہ اپنی اہل کا صفایا مین کہ تہا حضرت کے لیئی اموال بنی نضیر و فدک سی اور صرف کرتی باقی کو مسلمانونکی مصالح مین پہر متولی ہوئی اوسکی ابو بکر پہر عمر اسیطرح پہر جبکہ نوبت خلافت کی پہنچی طرف عثمان رض کی بی پروا ہوئی اوس سے بسبب مال اپنی کی پس جاگیر کر دیا اوسکو مروان وغیرہ اقارب اپنی کی لیئی پس ہمیشہ رہا اونکی قبضہ مین یہانتک کہ پہیرا اوسکو عمر بن عبد العزیز نی یعنی بطور سابق پہلی مصارف مین کر دیا پس حاصل حدیث یہہ کہ جو کچہہ کہ باقی رہی بعد نفقہ بیویون میری کی اور اجرت عاملون میری کی وہ صدقہ ہی کہ صرف کیا جاوی فقرا پر جیسیکہ حالت حیات مین تہا **وعن** ابی بکر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکناہ صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث نہین پائی جاتی ہمسی جو کچہہ کہ چہوڑین ہم یعنی قسم مال سی صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی صرف کیا جاوی فقرا اور مساکین پر اسلیئی کہ ہم جملہ فقرا سی ہین اور شرط فقر سی نزدیک صوفیہ کی یہہ ہے کہ وہ مالک نہو کسی چیز کا پس جو کچہہ کہ اوسکی ہاتہہ مین ہے یا لو امانت ہی یا وقف ہے اور صدقہ اور بعضون نی کہا کہ اسلیئی کوئی اونکا وارث نہین ہوتا کہ ناخوش نہو اونکی مرنی سی کوئی اونکی وارثون مین سی بسبب لینی ترکہ اونکی کی اور یہہ حدیث ابو بکر صدیق رض نی بیچ وقت طلب کی نی فاطمہ زہرا کی میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ آنحضرت کا ہون جس جگہہ آنحضرت صرف کرتی تہی مین ہی کرتا ہون اور غمخواری تمہاری ہی کرتا ہون جیسیکہ آنحضرت کرتی تہی اور مینی آنحضرت سی سنا ہی کہ ہمارے لیئی یعنی انبیا کی لیئی میراث نہین ہوتی اور یہہ بات نری حضرت فاطمہ سے نہین کہی بلکہ ازواج مطہرہ سے بہی کہی جسوقت کہ اونہون نی بہی طلب میراث کی کی اور عمر رض نی تولیت اوسکی عباس اور علی رض کو دی تہی اور جب اونمین نزاع ہوئی اور کہا کہ بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹا نہین حضرت عمر نی اور بی بانٹی درمیان اونکی چہوڑا اونہون تک تولیت اوسکی اہل بیت نبوت کی ہاتہہ ہی بعد ازان مروانیونکی ظلم و تعدی سی اونکی ہاتہہ سے جاتا رہا اور یہہ حکم نہ میراث ہونی آنحضرت کا نری ابو بکر ہی نی نہین دیا بلکہ بڑی بڑی صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچہا سبہون نے یہی حکم کیا اور کہا کہ آنحضرت سی اسیطرح سنا ہے ہمنے اور یہی قرار پایا جیسیکہ حدیثون مین آیا ہی **وعن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ اذا اراد رحمۃ امۃ من عبادہ قبض نبیھا قبلھا فجعلہ لھا فرطا وسلفا بین یدیھا واذا اراد ھلکۃ امۃ عذبھا ونبیھا حی فاھلکھا وھو ینظر فاقر عینہ بھلکتھا حین کذبوہ وعصوا امرہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو موسی

اشعری سے کہ نقل کی اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے جب چاہتا ہے مہربانی کرنی ایک امت پر اپنی بندون مین سے وفات دیتا ہے اوس امت کے پیغمبر کو پہلے اوس امت سے یعنی پہلے اوترنے عذاب کے سے اوس پر پس کرتا ہے خدا تعالی پیغمبر کو امت کی لیے میر منزل اور پیشرو آگے اوس کی یعنی جبکہ وہ راضی مرتا ہے شفیع ہوتا ہے اور جبکہ چاہتا ہے اللہ تعالے ہلاک امت کا عذاب کرتا ہے اوس امت کو اوس حال مین کہ نبی اوسکا زندہ ہوتا ہے پس ہلاک کرتا ہے اوسکو اوس حال مین کہ وہ پیغمبر دیکھتا ہے پس ٹھنڈی کرتا ہے اللہ تعالے آنکھین اوسکی یعنی خوش کرتا ہے اوسکو بسبب ہلاک ہونی امت کی جس وقت کہ جھٹلاتی ہین اوسکو اور نافرمانی کرتی ہین اوسکی حکم کے نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ وَّلَا یَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھ مین ہے البتہ آویگا ایک تمہارے پر ایکدن اور نہ دیکھیگا مجکو پھر البتہ دیکھنا اوسکا مجکو بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اوس کے اہل وعیال اوسکے سے اور مال اوسکی سے ساتھ اہل وعیال کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ع مراد یا تو دیکھنا آنحضرت کا ہے اونکی حیات مین اور صحبت رکھنی اونسے یا بعد وفات کی سوتے مین یا جاگتے مین بلکہ یہہ مناسبت ہے ساتھ سیاق کلام کی اور ایسا ہی حال ہے مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہین بیچ تصور کمال آپکی صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَیْشٍ وَذِکْرِ الْقَبَائِلِ

باب ہے بیچ بیان مناقب قریش کی اور ذکر قبیلون کی **ف** ح ع مناقب جمع منقبت کے ہے یعنی شرف اور فضیلت کے اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہے عرب مین اور اصل مین نام نضر بن کنانہ کی فرزند کا ہے نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام باپ اپنے کی اور اصل مین نام ایک جانور کا ہے کہ بہت قوی ہوتا ہے دریا کے جانورون مین اور قبائل جمع قبیلہ کی ہے یعنی اولاد ایک باپ کے اور مراد انکی ذکر سے مدح اور مذمت انکی ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَیْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ وَکَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّکَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع ہین قریش کی اس کار مین مسلمان غیر قریش کے تابع ہین قریش کی مسلمانون کی اور کافر غیر قریش کے تابع ہین قریش کے کافرون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح مراد مسلم و کافر سے جنس ہین یعنی سب جاننا چاہیے کہ ظاہر سیاق حدیث سے یہہ ہے کہ مراد اس کار سے دین ہے از روی وجود وعدم کی اور قریش اسبق اور اقدم ہین امر دین مین اور پیشوا لوگونکی ہین ایمان و کفر مین پس مسلمان غیر قریش کی تابعدار قریش کی مسلمانونکی ہین اور کافر غیر قریش کی تابعدار قریش کی کافرون کی اور عرب انتظار کرتی تہی قریش کی سلام لانیکا اور جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئی تو عرب جماعت جماعت اسلام مین داخل ہوئی جیسے کہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ سے معلوم ہوتا ہے مقصود بیان کرنا تقدم اور ریاست قریش کا ہے بیچ عہد اسلام اور جاہلیت کی لیکن فضل و شرف باعتبار اسلام کی ہے نہ کفر کی مگر یہہ کہ بیان مطلق ریاست کا ہو خواہ بحسب دین کے یا باعتبار دنیا کی اور جاہلیت مین بیچ رعایت اللہ اور خدمتین اوسکی قسم دربانی اور سبیل پلانی وغیرہ کی قریش ہی مین تہین اور دونون اور بعضون نے کہا مراد شان سے خلافت و امامت ہے جیسے کہ حدیثون مین آیا ہے اور مراد امر ہے قریش کی تابعداری کرنی کا اور اگر لوگ مخالفت کرین اور تابعداری اونکی قبول نہ کرین تو منافات اسے نہین کہتا یعنی ایسی کہ امر کا وقوع ضرور نہین **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع قریش کے ہین خیر و شر مین یعنی اسلام و کفر مین جیسے کہ گذرا اوپر کی حدیث مین بیان اوسکا نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ ہوا امر خلافت قریش مین **ف** ح یعنی چاہیے کہ انہین مین رہے امر خلافت اور جائز نہین شرعا عقد خلافت غیر کے لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ مین اور اسی حجت کی مہاجرین نے انصار سے ترجمہ جب تک کہ باقی رہین انہین سے دو آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح یعنی سوے خلیفہ کی یا ایک اون دونو مین

خلیفہ ہوا اور دوسرا تابع اور یہہ مبالغہ ہی والا امر خلافت و امارت میں ولی اونسی انتظام نہین پکڑتا **ف** ع کہا نووی نی کہ یہہ حدیثین اور مانند انکی دلیل ظاہر ہین اسپر کہ خلافت مختص ہے ساتھہ قریش کی نہین جائز عقد خلافت غیر اونکی لیے اور یہہ منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ مین اور بعد اونکی اور جسنی مخالفت کی اسمین اہل بدعت سے پس وہ حجت لایا گیا ساتھہ اجماع صحابہ کی اور بیان کیا انحضرت صلعم نی کہ یہہ حکم ہمیشہ کو رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک باقی ہین لوگونمین سے دو ہی اور ظاہر ہوا جو کچھہ فرمایا تہا انحضرت نی اسوقت تک اتہی اور تحقیق یہہ ہے کہ یہہ خبر ہی معنی امر کی یعنی جو کہ مسلمان ہو پس چاہیے کہ اتباع کریں اونکا اور نہ خروج کریں اوپر والا جاتا رہا یہہ امر خلافت قریش سی اکثر شہرونمین کچھہ اوپر دو سو برس کے بعد اور احتمال ہی یہہ کہ محمول ہو یہہ ظاہر پر اور ہو مقید ساتھہ قول حضرت کی کہ حدیث آئندہ مین ہے ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جب تک کہ برپا رکہینگی دین کو اور نہین نکلا یہہ امر خلافت قریش کے ہاتہہ سے مگر جبکہ رعایت نکی اونہون نی دین کی حرام چیزون کی **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہا اونسی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تحقیق یہہ امر یعنی خلافت قریش مین ہی نہین دشمنی کریگا اونسی کوئی مگر کہ اوندہا ڈالیگا اوسکو اللہ تعالی اوسکی منہہ کی بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جب تک کہ قایم رکہینگی قریش دین کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی تائید و ترویج دینگی احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہہ نہ کرینگی تو نکل جاویگا یہہ کام اونسی اور مستحق عزل کی ہونگی اور بعضون نی کہا کہ مراد اس سے نماز ہی اسلیے کہ اور روایت مین صریح آیا ہی ما اقاموا الصلوۃ اور اطلاق دین کا اور ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد رغبت دلانی ہی اونکو نماز کی قایم رکہنی پر اور خوف اور وحشت دلانی ہی اسکی کہ اگر قائم نہ رکہینگی نماز کو تو شاید کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ سی نکل جاوے اور لوگ اونپر غالب آوین **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلٰى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ خلیفون تک وہ سب ہونگی قریش مین سے اور ایک روایت مین ہے کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگونکا یعنی اونکی دین کا کام گذرنیوالا یعنی جاری نسق عدل اور انتظام اور صواب اور حق پر جب تک کہ والی یعنی حاکم ہونگی امر اونکی بارہ شخص کہ وہ سب قریش مین سے ہونگی اور ایک روایت مین ہے ہمیشہ رہیگا دین قائم یہانتک کہ قایم ہو قیامت اور ہوں لوگونپر حاکم بارہ خلیفہ سب قریش مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع اسحدیث کی بعضی طرق مین آیا ہی کہ ابوبکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی علما نی اس حدیث مین کہ ظاہر اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ بعد انحضرت کی ہونگی ایک دوسرے کی پیچہی متصل کہ مستقیم ہو اونپر امر دین کا اور عزیز ہو اونکی وجود سی اسلام اور جاری ہون اونکی علامات سے احکام باوجودیکہ شہادت نہین دیتی ہی اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہی اسلیے کہ ہوئی انمین ظالم اور مفسد بنی مروان سی کہ سیرت و طریقہ اونکا اچہا نہین تہا اور یہہ ہے کہ صحیح روایت مین آیا ہی کہ خلافت بعد میرے تیس برس ہوگی پہر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق کہتی ہین علما اسپر کہ بعد تیس برس کے خلفا نہین ہین بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہی اس حدیث کی توجیہ مین کہی قول تو نیر اول یہہ کہ مراد بارہ نفس ہین کہ قائم ہوئی بعد انحضرت کی ساتہہ سلطنت اور امارت کی اور انتظام پایا اونسی ملک مع سلطنت نی بی نزاع اور بی اختلاف و اختلال بیچ ظاہر امور مسلمانون کی اور اور رعایا کی اگرچہ بعضی اونمین سے ظالم و بی انصاف تہی اور واقع ہوا اختلال بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کی کہ بارہ وان ہین اونکا اور اجماع کیا لوگون نی اوسپر جسوقت کہ مرا چچا اوسکا ہشام قریب چار برس تک لوگ مجتمع رہی اوسکی امارت پر بعد ازان دوڑی اوسکی مقابلہ کی لیے مار ڈالا اوسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اوس روز سی احوال یہہ کہا قاضی عیاض مالکی نی اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نی اور کہا کہ ظاہر ترین اقوال کا اس حدیث مین اور راجح ترین توجیہات کا اسمین یہہ قول آئے

اور موید اسکا یہہ ہے کہ جو واقع ہوا ہے بیچ بعضی طرق صحیحہ اس حدیث کی کلہم تجتمع علیہ الامۃ اور مراد جمع ہونے انقیاد اور اطاعت اور اتفاق ہی اونکی بیعت پر اگرچہ بکراہت
بہہ ہوا اور حدیث جو وارد ہی بیچ مدح اور ثنا کی ونکیکی نہین ہے باعتبار دین و عدالت اور حقانیت کی بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام اور اتفاق کی ہی اور وہ
خلافت کہ فرمایا ہی حضرت نی تمام ہونا اوسکا تیس برس مین خلافت کبری ہی کہ خلافت نبوت ہی اور یہہ خلافت امارت ہی اور مستمر او رہ بعد خلفاء راشدین کی جو
امرا گذری ہین اونکو بہی خلفا کہنا رائج ہی اگرچہ مجازا ہی جیسیکہ خلفای عباسیہ کہتی تہی انتہی پوشیدہ نرہی کہ یہہ قول خالی نہین ہے عدم مناسبت سے ساتہہ سیاق حدیث
کے کہ فرمایا لایزال الاسلام عزیزا ولایزال الدین قائما اگرچہ مناسب ہے ساتہہ روایت لایزال الناس ماضیا کی اور حدیث صریح ہی بیچ مدح اونکی کی ساتہہ صلاح
دین کے اور ظہور حق کی اور قوت اسلام کی بیچ زمانہ اونکی کی بسبب عدالت اونکی کی واللہ اعلم دوسرا یہہ کہ مراد خلفای عادل اور امرا صالح ہین کہ مستحق اسم خلافت کی ہین حقیقت
مین ولیکن لازم نہین کہ بعد آنحضرت کی ایک دوسری کی پیچہی متصل ہون شاید کہ یہہ عدد تمام ہوا ایک ساتہہ تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو تو پہنچتی نی کہا کہ راہ راست اس حدیث
مین اور اور حدیثون مین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین یہی ہی تیسرا یہہ کہ مراد پائی جایا اونکا ہی بعد موت مہدی کی اور یہہ خبر دی مخبر صادق نی اوس حال سی اور
اور حدیث مین آیا ہی کہ جب مرینگی مہدی مالک ہونگی امر کی پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن کے سی پہر مالک ہونگی پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنی امام حسین شہید
کے سی پہر وصیت کریگا آخر اونکا ایک شخص کو اولاد حسن سی پہر مالک ہوگا بعد اوسکی فرزند اوسکا اور پورا ہوگا ساتہہ اوسکی عدد بارہ کا اور ہر ایک اون مین سی امام
عادل اور ہادی مہدی ہوگا اور یہہ ایک توجیہ معقول ہی اگر صحیح ہو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی اسمین اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کی کہا دور
کریگا اللہ تعالی اوسکی وجود سی ہر غم و اندوہ کو اور دور کریگا اوسکی عدل سی ہر جور و فساد کو بعد ازان والی امر کی بعد اونکی بارہ آدمی ڈیڑہ سو برس مین ہونگے چوتہا یہہ کہ
مراد وجود اس عدد کا ہی ایک عصر مین کہ اتباع اور اطاعت کرینگی ہر ایک کے ایک جماعت اور موید ہے اسکی یہہ روایت نزدیک ہی کہ ہونگی بعد میرے خلیفہ اور بہت ہونگی
مقصود آنحضرت کا خبر دینا ہی ساتہہ عجیب فتنون کی کہ بعد اونکی ظاہر ہونگی حتی کہ ایک زمانہ مین بارہ خلیفہ ہونگی اور مراد یہہ ہے کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس زمانہ تک
اور اس زمانہ مین اختلال واقع ہوگا اور توجیہات سابق مین معنی یہہ ہونگی کہ بیچ زمان دولت ان بارہ کی انتظام ہوگا اور بعد اوسکی اختلال یہہ ہے جو کچہہ شارحین نی
ذکر کیا ہی بیچ شرح اس حدیث کی واللہ اعلم بمراد رسولہ اور شیعہ نی حمل کیا ہی ان بارہ کو اوپر کہ یہہ اہل بیت نبوت سی ہونگی پی دربی عام ہی اس کہ ہو اونکی لیی خلافت
حقیقۃ یا استحقاقا پس اول اونکی علی ہین پہر حسن پہر حسین پہر زین العابدین پہر محمد باقر پہر جعفر صادق پہر موسی کاظم پہر علی رضا پہر محمد تقی پہر علی نقی پہر حسن عسکری پہر محمد مہدی
رضوان اللہ علیہم اجمعین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ وعصیۃ
عصت اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غفار ساتہہ زیر غین معجمہ کے اور ف کی نام
ایک قبیلہ کا ہی اور ابو ذر غفاری انہی مین سے ہین دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی اور فرمایا **ترجمہ** کہ بخشی خدا تعالی اونکو **ف** ع چونکہ تہی غفار متہم ساتہہ چوری
کرنی مال حجاج کی پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی محو کری اونسی یہہ گناہ اور بخشی اونکو اور احتمال رکہتا ہی کہ اخبار ہو مغفرت الہی سی اونکی لیی یعنی بخشا اونکو اللہ نے
ترجمہ اور اسلم ہی **ف** ع نام ایک قبیلہ کا ہی کہ نسبت جو اوسکی طرف رکہتے ہین اونکو اسلمی کہتی ہین **ترجمہ** صلح کری اونسی خدا تعالی **ف** ح یعنی معاملہ کری
اونسی ساتہہ ایک چیز کی موافق ہو یعنی سلامت رکہی اونکو آفات سے اور ایذا نہ دی اونکو اور دعا کی اونکی لیی اسطرح اسلیی کہ وہ اسلام لائی تہی بغیر لڑائی کی اور یہہ
بہی احتمال خبر کا رکہتا ہی **ترجمہ** اور عصیہ نے معصیت کی خدا کی اور اوسکی رسول کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح اور یہہ ایک قبیلہ ہی کہ قاریون کو
بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بددعا کرتی تہی اوپر قنوت مین اور یہہ اخبار ہی قطعا اور احتمال دعا کا نہین رکہتا لیکن اسمین اظہار اونکی شکایت کا ہی
کہ مستلزم ہی بد دعا کرنیکو اوپر ساتہہ جوار ہونیکی نہ ساتہہ گناہ کرنیکی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش
والانصار وجہینۃ ومزینۃ واسلم وغفار واشجع موالی لیس لہم مولی دون اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سی کہا

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش یعنی مسلمان اونکے اہل مکہ وغیرہ سے اور انصار یعنی قبیلہ اونکا اہل مدینہ سے اور قبیلہ جہینہ اور مزینہ یعنی مسلمان اونکے
اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ ابو قبیلہ ہی اور مراد یہان اولاد مومن اونکی ہی مددگار اور دوست میرے ہین **ف** ح لفظ موالی ساتھ زبر آئی مشدد کی مضاف
طرف ی متکلم کی جمع مولی کی ہی اور روایت کیا گیا ہی موال ساتھ زبر میم او زیر لام باتنوین کی یعنی بعضے اونکی دوست اور مددگار ہی موالی بعضون کی ہین
ترجمہ نہین ہے اونکی لیے دوست اور مددگار سوائے خدا کی اور پیغمبر اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** أبي بكرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم أسلم وغفار ومزينة وجهينة خير من بني تميم ومن بني عامر والحليفين من بني أسد وغطفان متفق عليه
اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہہ سب قبیلے بہتر ہین بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بہتر
ہین دو ہم قسموں سے کہ بنی اسد اور غطفان ہین **ف** ح غطفان ساتھ زبر غین معجمہ اور ط مہملہ کی اور یہہ دونو قبیلے آپس مین حلیف تہے کہ باہم مدد کرنی پر قسم
کہائی تہی جیسا کہ عادت عرب کی تہی اور ان قبیلوں کو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچھی ہونی آثار اونکی **وعن** أبي هريرة قال ما زلت أحب
بني تميم منذ ثلاث سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فيهم سمعته يقول هم أشد أمتي على الدجال قال وجاءت صدقاتهم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه صدقات قومنا وكانت سبية منهم عند عائشة فقال أعتقيها فإنها من ولد
إسمعيل متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ہمیشہ دوست رکہتا ہون مین بنی تمیم کو اوس وقت سے کہ تین خصلتین یا تین کلمے سنے
ہین مینے آنحضرت سے اونکی حق مین فرماتے سنا مینے آنحضرت سے فرماتے یعنی ایک خصلت یہہ ہے کہ بنی تمیم سخت تر ہین امت میری مین دجال پر یعنی وقت ظہور اوسکی بہت
جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کرینگی اور اس سے معلوم ہوا ہونا اونکا اوسکی وقت تک بکثرت کہا ابوہریرہ نے دوسری خصلت یہہ ہے کہ آئی صدقے یعنی زکوۃ
بنی تمیم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ صدقے ہمارے قوم کی ہین یعنی شرافت دی اونکو بسبب اضافت کرنیکی اپنی طرف اور تیسری یہہ تہی ایک لونڈی بندی بنی تمیم
مین سے عائشہ کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے کہ آزاد کر اسے عائشہ اوسکو اسلئے کہ یہہ اسمعیل کی اولاد سے ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح یعنی عرب سے ہی اور عرب
اولاد اسمعیل سے ہین اگرچہ یہہ صفت مشترک ہی درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہین ہے ساتھ بنی تمیم کی لیکن باوجود اسکی اس فرمانے مین ایک طرح کی عنایت اور
شرافت دینی ہی اونکو **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من يرد هوان قريش
أهانه الله رواه الترمذي روایت ہی سعد سے اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی خواری قریش کی ذلیل
و خوار کری اوسکو خدا تعالی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح قریش خواہ امام ہون یا غیر امام اگر امام ہون تو ظاہر ہی اور اگر غیر اماموں کی ہون تو بسبب
منسوب ہونے اونکی حضرت رسول سے اور بسبب شرف و فضل اونکی اس نسبت سے ایسا فرمایا **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اللهم أذقت أول قريش نكالا فأذق آخرهم نوالا رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یا الہی چکہایا تو نے اول قریش کو عذاب یعنی روز بدر و خراب کی پس چکہا آخر اونکو انعام و عطا نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** أبي عامر الأشعري
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الحي الأسد والأشعرون لا يفرون في القتال ولا يغلون وهم مني
وأنا منهم رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی عامر اشعری سے کہ چچا ہین ابو موسی
اشعری کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچہا قبیلہ ہی اسد اور اشعری **ف** ح اسد ساتھ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہی یمن سے کہ وہ قبیلہ اوسکی نام سے مشہور
ہے اور اونکو ازد بہی کہتی ہین اور ازد شنوءہ بہی تمام انصار اوسکی اولاد سے ہین اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ اسدی کا ہی اور وہ بہی باپ ایک قبیلہ کا ہی اور
سے ابو موسی اشعری اور قوم اونکی اوسکی اولاد سے ہین اور اونکو اشعریون کہتی ہین اور اشعرون ساتھ حذف یائے نسبت کی بہی کہتی ہین ترجمہ نہین بہاگتی

مین دونون قبیلے بیچ حال لڑنیکی ساتہہ کفار کی اور خیانت کرتی ہین غنیمت مین وہ مجہسے ہین یعنی متبع ہین میری سنت اور طریقے کی یا میری دوستونمین سے ہین اور مین اونسی ہون نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع یعنی اونکی دوستونسی اور ہمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ وہ متقی ہین بموجب قول اللہ تعالی کی اِنْ اَوْلِيَاءُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ وَيُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا وَيَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ازد شنوءہ ازد اللہ کی ہین یعنی لشکر اوسکی اور انصار دین اوسکیکی زمین مین **ف** ح اضافہ کیا اونکو طرف اللہ تعالی کی یا توبسبب مشہور ہونی اونکیکی ساتہہ اس لقب کے یا واسطی بزرگی کی جیسیکہ ناقۃ اللہ بسبب ہونے اونکیکی لشکر خدا کی اور مددگار دین و سلکی اور رسول وسلکی اور بعضون نی کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ کی ہی کہ شیر معرکہ شجاعت و دلاوری کی ہین ترجمہ چاہتی ہین لوگ حقیر و ذلیل کرین اونکو اور انکار کرتا ہی اللہ تعالی یعنی نہین چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کری اونکو اور البتہ آویگا لوگونپر ایک مانہ کہیگا مرد یعنی اوس زمانہ مین ای کاشکی ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سی اے کاشکی ہوتی ماں میری ازد سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی مرتبہ ازد والونکا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اونپر رشک لیجاوینگی اور آرزو کرینگی کہ کاش ہم بہی ونمین سے ہوتی **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفَ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحالمین کہ وہ ناخوش رکہتی تہے تین قبیلونکو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع ح کہا علمانی کہ ناخوش رکہا ثقیف کو اسلیے کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور اونہین میں سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکہا اسلیے کہ مسلمہ کذاب انہین سے تہا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا اونمین سی عبید اللہ بن زیاد کہ جو مباشر تہا قتل امام حسین رض کا بڑا ہی پلید تہا آیا ہی کہ لایا گیا اوسکی پاس سر مبارک حضرت امام حسین رض کا پس کہا اوسکو ایک طشت مین اور شروع کیا اوسکو چہیڑنا ایک چہڑی سی کہا ترمذی نی جامع مین کہ کہا عمارہ بن عمیر نی کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور ہمراہی اوسکی بیٹہی تہی چبوترہ مسجد پر پس پہنچا مین طرف اونکی پس کہا اونہون نی کہ وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا یہان تک داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی مین پس ٹہرا تہوڑی سی دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک غائب ہوا پہر کہا اونہون نی کہ آیا یہہ سانپ پس کہا یہہ دوبارہ یا تین بار یعنی آیا اور ناک مین گہنسا اور نکل گیا دو یا تین بار اسطرح کیا اور عجب ہے اس کہنی والے سے کہ یزید پلید ہی باوجودیکہ بنی امیہ مین سی تہا اور اوسکو ذکر نکیا چاہیی تہا کہ اوسکو بہی ذکر کرتی کہ امیر عبید اللہ کا تہا اور جو کچہہ عبید اللہ نی کیا اوسکی امر و رضا سے کیا اور باقی بنی امیہ نے بہی اپنی بدذاتیونمین کچہہ قصور نہین کیا یزید و عبید اللہ کو کیا کہین اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نی خواب مین دیکہا کہ بندر منبر شریف پر بازی کرتی ہین اور تعبیر اوسکی ساتہہ بنی امیہ کے کی اور بہت سی باتین ہین کہانتک کہین **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ ابْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ ابْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ وَسَيَجِيْءُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ

اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جہوٹا اور ایک مفسد ہلاکو کہا عبد اللہ بن عصمہ تابعی نی یعنی بیچ تعیین جہوٹی اور ہلاکو کی کہ کہا جاتا ہی یعنی علما کہتی ہین کہ مراد جہوٹی سی مختار بن ابی عبید ہی اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی اور کہا ہشام

ابن حسان نے کہ فقیہ ہیں اور امام اہل حدیث سے بڑا علم رکہتے تہے حدیث کا اور بہت بزرگ تہے شمار کیا ہے لوگون نے اوس قدر کو کہ قتل کیا ہے حجاج نے قید اور بند کر
یعنی نہ معرکہ مین پس پہنچا ہے عدد اونکا ایک لاکہہ بیس ہزار کو **ف** ح سوائے اونکے کہ معرکہ مین مارے اور کہتے ہین کہ نکلے اوسکی قید خانہ مین سے پچاس ہزار آدمی اور
اوسکی قید خانہ مین چہت نہ تہی **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے بیچ صحیح مین جسوقت کہ قتل کیا حجاج نے عبد اللہ بن زبیر کو کہا اسماء نے یعنی ابن زبیر کی
مان جو بیٹی حضرت صدیق کی ہین آنحضرت نے حدیث بیان کی ہمکو یہہ کہ ثقیف مین ایک بڑا جہوٹا ہوگا اور ایک مفسد وہلاک کرنیوالا پس بڑا جہوٹا پس دیکہا ہمنے اور ہمکو
مراد رکہتے ہین اوس سے مختار مذکور کو اور لیکن مفسد وہلاک کو پس نہین گمان کرتی ہین مگر تجہکو اے حجاج اور قریب ہے کہ آوے گی تمام حدیث تیسری فصل مین **ف** ح ح
جاننا چاہیے کہ حجاج ساتہہ زبر کے مبالغہ حاج کا ہے یعنی لا نیوالی حجت کی کہا مولف نے کہ وہ عامل تہا عبد الملک بن مروان کا عراق وخراسان پر اور بعد اوسکی
ابن مہلب کا عامل ہوا اور مرا واسط مین بیچ مہینے شوال کی سنہ ۹۵ پچانوین مین اور عمر اوسکی چون برس کی تہی اور باقی احوال حجاج کا مشہور ہے حاجت اوسکی ذکر
کرنیکی نہین اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہہ ہے کہ باپ اوسکا جلیل القدر صحابہ مین سے تہا اور ولادت مختار کی سال ہجرت مین ہے اور نہین ہے
اوسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہین ہے اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی اور ابتدا مین وہ مشہور تہا ساتہہ علم اور فضل کی اور خیر کی لیکن باطن اوسکا
برخلاف اسکی تہا یہان تک جدا ہوا عبد اللہ بن زبیر سے اور طلب امارت کی کی اور رغبت دنیا مین کے اور ظاہر کی باطن کے خباثتین یعنی فساد رائے اور بطلان عقیدہ
تاکہ بعد یکہ ظاہر ہوئین اوس سے بہت ایسی چیزین کہ مخالف دین کی تہین اور بڑا ہے جہوٹا نکلا یہانتک کہ کہتے ہین کہ دعوی نبوت اور اوترنے وحی کا کیا کوفہ مین اور تہا باپ
اوسکا امیر اسلام مین بیچ زمانہ عمرؓ کی اور رہتا تہا مختار بیچ صحبت چچا اپنے کی اور موافقت کرتا تہا اوسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت رکہنے کی ساتہہ اہل بیت کی بعد
اسکی کہ پہلی عداوت رکہتا تہا اونسے اور مشہور تہا اونکی عداوت مین اور بعد از شہادت امام حسینؓ اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہداے کربلا کا یزیدیونسے اور بہت
لوگونکو اونمین سے قتل کیا اور کہتے ہین کہ یہہ سب واسطے طلب دنیا اور طلب امارت کی تہا اور سنہ ۶۷ ستاسٹہ مین مصعب بن زبیر کی امارت مین مارا گیا کوفہ مین اور علما اوسکو
کذابون مین سے شمار کرتے ہین اور اس حدیث سے یعنی یخرج من ثقیف کذاب ومبیر کذاب سے اوسکو اور مبیر سے حجاج پر حمل کرتے ہین واللہ اعلم **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ
جلا دیا ہمکو ثقیف کی تیرون نے پس بد دعا کیجیے اللہ تعالی کی جناب مین ثقیف پر کہا آنحضرت نے یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام کی اور اطاعت احکام کے
نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ
اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ
مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ
وَاِيْمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَاءَ هٰذَا اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ
اور روایت ہے عبد الرزاق بن ہمام سے کہ بڑے عالم ہین کثیر التصانیف نقل کی انہے باپ سے یعنی ہمام بن نخعی تابعی سے کہ نقل کی یہہ میناء سے اونے ابی ہریرہ سے کہا
ابوہریرہ نے تہے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص گمان کرتا ہون مین اوسکو قیس سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس کہا اوسنے یا رسول اللہ
لعنت کر حمیر پر یعنی بد دعا کرو اونپر رحمت سے دور ہونیکی پس مونہہ پہیر لیا آنحضرت نے اوس شخص کیطرف سے پہر آیا وہ شخص آنحضرت کی سامنے اور طرف سے پس مونہہ
پہیر لیا اوس سے پہر آیا آنحضرت کی سامنے اور طرف سے پس مونہہ پہیر لیا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے دونون جانبون سے پہر فرمایا آنحضرت نے کہ رحمت کرے اللہ تعالی
حمیر پر مونہہ اونکے سلام ہین اور ہاتہہ اونکی طعام **ف** ح یعنی ایسے ہین مونہون سے چرچا کرتے ہین اسلام علیک کا اور طعام دیتے ہین لوگونکو اپنے ہاتون سے یعنی جامع
صفت تواضع اور سخاوت کی ہین اصل بزرگی اور خوبی بیچ ادا کرنے حقوق لوگون کی ہے **ترجمہ** اور وہ ہین اہل امن کے مضرہ سے اور اہل ایمان کی کہ ایمان کا امر

رکہتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اوسکو مگر حدیث عبد الرزاق سی اور روایت کی جاتی ہین اس ہینا رسی حدیثین منکر یعنی
اگرچہ عبد الرزاق فقیہ ہی اور قوی لیکن مینا ضعیف ہے **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ
قَالَ مَا كُنْتُ اُرٰی اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ ہی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کس قبیلہ مین سے ہی تو کہا مینی دوس مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن مین از دسی فرمایا یعنی از راہ تعجب کے تہا مین گمان کرتا کہ قبیلہ دوس میں ہو
کوئی شخص مع کہ اوسمین بہلائی ہو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح اسمین تعریف ہے ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہوتی تو اوسمین بہلائی نہوتی ؂
وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُبْغِضُكَ
وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نی کہ دشمن رکہہ تو مجکو پس جدا ہو جائیگا تو اپنی دین سے عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکہونگا
مین آپکو یعنی کیونکر متصور ہو مجسی دشمن رکہنا آپکا حال انکہ آپ حبیب اللہ کے اور محبوب ہے امت کی ہین اور سبب آپکے راہ دکہائی ہمکو خدا تعالی نی یعنی اسلام کی اور تمام اچہے
احکام کی فرمایا حضرت نی دشمن کہی تو عرب پس دشمن کہیگا مجکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع ح یعنی جبکہ دشمن کہو گی عرب کو عموما
اوسکی ضمن مین مجکو دشمن کہنا ہی لازم آجائیگا پس دشمن کہنا تیرا مجکو اس معنی کر ہی کہ دشمن کہی تو عرب کو حاصل یہہ کہ بغض عرب کبہی ہوتا ہی سبب سید الخلق کی
بغض کا پس بچنا چاہی اس آفت سی تا نہ پڑی خرابی عظیم مین اور ظاہر سلمان سی بسبب عجمیت اور فارسیت اصلی اپنی کی کچہہ تکبر اور بی ادبی بہ نسبت عرب کے یا بعضی
اعراب کے سرزد ہوتی ہو والا بغض حقیقی کیونکر متصور ہو ونسی پس چونکہ صورت بغض کی ہوتی ہو آنحضرت نی اونکو متنبہ کردیا کہ احتیاط کرین اور بچین تا نوبت
بغض حقیقی کی نہ پہنچی کہ وہ سبب ہی بغض کا ہو کا فافہم **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ
لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ
ابْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی خیانت کری عرب سے اور خیر خواہی نہ کری اونکی یا ظاہر کری خلاف اوسچیز کی کہ دل مین رکہتا ہو اور کینہ رکہی ونسی نہ داخل ہوگا میری شفاعت
مین یعنی شفاعت صغری مین اسلیے کہ کبری تو عام ہو گی سبکی لیی ورنہ پہنچی گی اوسکو دوستی میری **ف** ط یعنی دوست رکہنا میرا اوسکو یا نہین پہنچیگا اور نہین حاصل
ہوگا اوسکی لیی دوست رکہنا اوسکا مجکو اور مقصود نفی کمال کی ہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث حصین بن
عمر کی سی اور نہین وہ نزدیک اہل حدیث کی ایسا قوی **ف** ع کہتا ہو مین پس ہو گی حدیث ضعیف اوسکی طریق سی اور وہ معتبر ہی فضائل مین اور اوسکی موید
اور بہت سی حدیثین آئی ہین قریب ہے کہ پہنچیں تو اتر معنوی کو مانند قول آنحضرت کی حب العرب ایمان وبغضہم نفاق نقل کی یہہ حاکم نی انس سے اور طبرانی نی اوسط
انس سے روایت کی ہی حب قریش ایمان وبغضہم کفر وحب العرب ایمان وبغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن ابغض العرب فقد ابغضنی اور طبرانی نی کبیر مین روایت کی
ہے سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانہ من احبہم احبہ اللہ اور روایت کی حاکم نی مستدرک مین ابو ہریرہ سے بطریق مرفوع کی اَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوْهُمْ
وَاَحِبُّوا الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ اور حدیث متن کی روایت کی ہی احمد نی
اپنی مسند مین ہے اور اقل مرتبہ اسکی سند کا یہہ ہے کہ ہو حسن پس حدیث حسن لغیرہ ہی **وَعَنْ اُمِّ الْحَرِيْرِ** مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ
سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ام حریر تابعیہ سے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہی کہا کہ سنا مینی اپنی مولی سی کہ طلحہ ہی کہتی تہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی قرب قیامت

کے علاقہ مین سے ہلاک ہونا عرب کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور آمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ غیر عرب تابع انکی ہین درنہین
قائم ہوگی قیامت مگر بری لوگون پر اور نہین ہوگا زمین مین وہ شخص کہ کہی اللہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملک
فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن وفی روایۃ
موقوفا رواہ الترمذی وقال ہذا اصح اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلافت وبادشاہی قریش مین سے ہے
اور قضا انصار مین ف ح مراد قضا سی نقابت ہی اسلیے کہ باران نقبا انصار مین سے مقرر کیے تہی اور بعضون نی کہا کہ نہ بلکہ مراد قضا معنی مشہور کی ہی اسلیے
کہ آنحضرت نی معاذ کو قاضی یمن کا کرکے بہیجا تہا اور یہہ ظاہر تر ہی ترجمہ اور بانگ نماز کہنی قوم حبشہ مین سے ہے یعنی اسلیے کہ رئیس آنحضرت کی موذنون کی بلال تہی اور وہ
حبشی تہی اور امین پکڑنا اور امین کرنا ازد مین ہی یعنی ازد شنوءہ مین کہ وہ قبیلہ ہی یمن مین اور نہین منافی ہی یہہ قول بعضی راوی کی کہ مراد کہتی تہی حضرت ازد سی
یمن کو ف ع لیکن ظاہر متبادر کلام راوی سے ارادہ عموم اہل یمن کا ہی اسلیے کہ وہ رقیق القلب ہین اور اہل امن وایمان واللہ اعلم اور مقصود یہہ ہے کہ چاہیے یون کہ ہمیشہ
ان قومون مین رہنی چاہیین اور امین سی کرنی چاہیین ترجمہ اور ایک روایت مین یہہ حدیث موقوف ہی ابوہریرہ پر نقل کی یہہ ترمذی نی کہ روایت اس حدیث کی
بطریق وقف کی صحیح تر ہے اسانید مین حدیث مرفوع سی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبداللہ بن مطیع عن ابیہ قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم فتح مکۃ لا یقتل قرشی صبرا بعد ہذا الیوم الی یوم القیمۃ رواہ مسلم روایت کی ہی
عبداللہ بن مطیع قرشی نی کہ سادات قریش سی ہین اپنی باپ سے یعنی مطیع سے کہ صحابی ہین اور نام انکا عاصی تہا آنحضرت نی مطیع کہا کہا مطیع نی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلعم
فرماتی دن فتح مکہ کی نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی حبس وبند کر یعنی گرفتار کر کے بعد اسدن فتح کی روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نی ف ع
کہا حمیدی نی کہ تاویل کی ہی اس حدیث کی بعضی محدثون نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اسکی قیامت تک حبس کرکر اسحالمین کہ وہ مرتد ہوا
اسلام سی ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش مین سی ایسی تو پائی گئی ہین کہ قتل کیے گئے ہین حبس کر کر اگلی زمانہ مین کفر پر بعد آنحضرت کی اور نہین پائی گئی ہین وہ کہ ان مین سی ایسی کہ
قتل کیے گئے ہون حبس کر کر اسحالت مین کہ مرتد ہون اسلام سی اور ثابت ہون کفر پر انتہی اور معنی یہہ ہین کہ ایسا نہین ہوویگا کہ پایا جاوی قریشی مرتد پس قتل کیا جاوی
اور موید ہی اسکی یہہ روایت ان الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب **وعن** ابی نوفل معویۃ بن مسلم قال رایت عبداللہ بن الزبیر
علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبداللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک
ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہاک
عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ ان کنت ما علمت صواما قواما وصولا للرحم اما واللہ لامۃ انت
شرہا لامۃ سوء وفی روایۃ لامۃ خیر ثم نفذ عبداللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبداللہ وقولہ
فارسل الیہ فانزل عن جذعہ فالقی فی قبور الیہود ثم ارسل الی امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان
تاتیہ فاعاد علیہا الرسول لتاتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک قال فابت وقالت واللہ لا اتیک
حتی تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال فقال ارونی سبتی فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیہا فقال
کیف رایتنی صنعت بعدو اللہ قالت رایتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک اخرتک بلغنی
انک تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدہما فکنت ارفع بہ طعام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الاخر فنطاق المرأۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ
قَالَ فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سے کہا دیکھا مینے عبداللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ کے ف
ع ح یعنی سولی پر اور مراد گھاٹی مدینہ سے گھاٹی مکہ کی ہے کہ واقع ہے بیچ راہ اہل مدینہ کی جسوقت کہ وہ آتے ہیں مکہ میں پس اضافت عقبہ کی مدینہ کیطرف اسی جہت سے ہے
والا عبداللہ بن زبیر مکہ میں تھے کہ حجاج ظالم نے انکو مارا اور جگہہ مذکور میں سولی پر کھینچا اور ایسی مقرر کی گئی جگہہ انکی قبر کی حجون میں قریب عقبہ کی لیکن ثابت نہیں کہ
کونسی قبر ہے انکی اور اسیطرح تمام قبریں صحابہ کی کہ مکہ کی مقبرہ میں ہے کوئی جگہہ معین انکی معلوم نہیں بوجہ صحت کی یہانتک کہ تربت حضرت خدیجہ کا بھی یہی حال ہے
اور گنبد جو اوسپر بنایا گیا ہے اعتماد رویا بعض اولیا کی بنایا گیا ہے واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نے پس شروع کیا قریش نے کہ گذرتی تھی ابن زبیر پر اور اور لوگ
بھی گذرتے تھے اوپر یہانتک کہ گذرے اوپر عبداللہ بن عمر پس ٹھہرے ابن زبیر کی پاس کہ سولی پر تھے پس کہا ابن عمر نے سلام تجپر اے ابا خبیب تین بار اسیطرح کہا
ف ع خبیب خ کی پیش اور ب کی زبر اور ی کی جزم سے بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہے وسکی نام پر کنیت ابن زبیر کی ابو خبیب ٹھہری اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تین بار
سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلے دفن کی ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق تھا میں منع کرتا میں تجکو اس کام سے تین بار اسی مضمون کو کہا ف ح مراد کام سے خروج
ساتھہ دعوی خلافت اور امامت کی ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے کیا کہ یزید سے بیعت نہ کی اور مکہ میں جا بیٹھے اور ولایتیں اپنی تحت و تصرف میں لائے اور اسیطرح
مروان سے بعد یزید کی اور عبدالملک سے بعد مروان بیعت نہ کی پس عبدالملک نے حجاج کی تئین ابن زبیر پر مکہ میں بھیجا اور حجاج نے انکو مارا اور سر انکا مدینہ کو بھیجا
اور جسد انکا مکہ میں سولی پر کھینچا اور یزید نے بھی ایک لشکر مدینہ کی خرابی کی لیے اور وہاں کی رہنے والوں کی قتل کی لیے کہ اوسکو واقعہ حرہ کہتے ہیں بھیجا تھا اور
وہی لشکر مکہ کو آیا تا عبداللہ بن زبیر کو مارے اس سبب سے اس میں یزید مر گیا پس ابن عمر نے کہا کہ میں تجکو اے ابا خبیب اس معاملہ سے منع کرتا تھا اور تو نے کہنا میرا نہ مانا آخر کو
انجام کار یہہ ہوا مقصود اس سے تاسف و تحسر ہے ابن زبیر کی حال پر اور تشنیع و ملامت ہے اوپر جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق تھا تو کہ جانتا تھا میں
تجکو بہت روزے رکھنے والا بہت شب بیدار و شب خیز بہت احسان کرنیوالا اقربا سے ف ح آیا ہے کہ ابن زبیر روزے بہت رکھا کرتے تھے اور کبھی پندرہ
دن تک طے کا روزہ رکھتے اور تمام شب بیدار رہتے اور مراد ابن عمر کی اس کہنے سے یہہ ہے کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تھا عدو اللہ و ظالم اور مانند انکے کلام وہ جو اونکے
حق میں کیا کرتا تھا اونہوں نے چاہا کہ بری کریں ابن زبیر کی اوسکی باتونسے بیان کیجے نا لوگونکو خوبیاں انکی خوب طرح معلوم ہو جائیں ترجمہ آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ وہ گروہ
برا ہے یعنی بسبب فساد فہم اور بد اعتقادی اپنی کی اور ایک روایت میں بجای لامۃ سوء کی لامۃ خیر آیا ہے ف ح یعنی وہ گروہ کہ تو برا انکا ہے وہ گروہ خیر ہے معنی
روایت پہلی کی یہہ ہیں کہ وہ گروہ کہ تو انکی گمان و اعتقاد میں جملہ اشرار سے ہے وہ گروہ برا ہے کہ تجھہ جیسے شخص کو اشرار سے کہتے ہیں اور معنی دوسری روایت کی یہہ ہیں
کہ تجکو یہہ گروہ برا جانتا ہے کیا اچھا گروہ ہے بطریق استہزا اور تعریض کی فرمایا جیسے یہاں بعض اوقات بروں کو از راہ طعن کے اچھا کہتے ہیں کہ واہ تم ہے کیا خوب
ہو کہ آپس میں فساد ڈلواتے ہو لیکن معنی اول ظاہر تر ہیں ترجمہ پھر چلے گئے ابن عمر وہانسے پس پہنچی حجاج کو خبر عبداللہ بن عمر کی ٹھہرنے کی اور کلام مذکور کرنیکی حجاج
کے حق میں پاس ابن زبیر کی پس بھیجا حجاج نے کسیکو طرف ابن زبیر کی پس اوتاری گئی لکڑی پر سے کہ جسپر سولی دی گئی تھی پس ڈالی گئی یہود کی قبروں میں ف ع ح
یعنے بیچ جگہہ قبور یہود کی کہ جہاں مکہ کی رہنے والی یا وارد ہونیوالی یہود دفن کیے جاتی تھی اور یہہ منافی نہیں ہے اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ ابن زبیر دفن کیے گئے
بیچ اعلی معلی کی اسلیے کہ وہ اوٹھائی گئی بعد اسکے اس جگہہ سے اور دفن کیے گئی جگہہ اعلی میں اور قبور یہود کی اب مکہ میں متعارف نہیں ہیں مگر اوس وقت میں
تھیں تا حکم کیا حجاج نے کہ وہاں لیجاویں اور ڈالیں کہ جہاں قبور یہود کی ہوں واللہ اعلم ترجمہ پھر بھیجا حجاج نے کسیکو ابن زبیر کی ماں کی پاس کہ اسماء
بیٹی ابوبکر کی ہیں یعنی انکی بلانیکی لیے پس انکار کیا اسماء نے یہہ کہ آویں اوسکے پاس یعنے اور پھریں اوسکی پاس اور سلام کریں اوسکو پس پھر بھیجا حجاج نے اسماء کی پاس
اوس پیامی کو یعنی اور کہلا بھیجا اوسکی زبانی کہ البتہ آؤ تو میرے پاس از خود والا بھیجونگا طرف تیری اوس شخص کو کہ کھینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیاں پکڑ کر کہا ابو نوفل

راوی نے کہ پس پھر انکار کیا اسماء نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کی نہین آؤنگی مین تیری پاس یہانتک کہ بھیجے تو طرف میرے اوس شخص کو کہ کھینچ کر لیجاوے مجھکو ساتھ چوٹیون
میری کے کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجھکو پاپوشین میری ف ع یعنے لاؤ میری پاپوشین لفظ سبتی ساتھ زیر سین مہملہ اور جزم ب اور زیر ت اور تشدید ی کی تثنیہ سبتیہ کا
منسوب ہے سبت کی طرف اور سبتیہ کہتے ہین پاپوش کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اوسکا اور دور کئے گئے ہون بال اوسکے یعنی ایسی چمڑے کی جوتیان ہوتی ہین ترجمہ پس لین حجاج نے پاپوشین اپنے یعنی اوس
پہنا اونکو پھر جلد جلد چلا تھا اکڑتا ہوا اتراتا ہوا یہانتک کہ داخل ہوا اسماء پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تو نے مجھکو یعنی کیسا پایا تو نے مجھکو کہ کیا مین نے ساتھ دشمن خدا کے یعنی
تیری بیٹے کی بسبب اعتقاد فاسد اوسکے یعنی انکو دشمن خدا کا کہا اسماء نے کہ دیکھا مین نے تجھکو کہ تباہ کی تو نے اوسپر دنیا اوسکی کہ مار ڈالا اوسکو اور تباہ کی اوس نے تجھپر آخرت تیری
کہ اوسکی قتل کی سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوا تو پہنچی ہے مجھکو یہہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیر کو یعنی اوسکی حیات مین یا بعد مرنے اوسکے کے ای بیٹے دو کمر بند والی کے
ف ع ذات النطاقین لقب اسماء کا ہے کہ آنحضرت نے رکہا تہا بسبب اسکے کہ انہون نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کی جو توشہ دان باندہنے کی لیے تسمہ وغیرہ نہ
پایا تو اپنے نطاق کی دو ٹکڑے کر کر ایک ٹکڑے سے توشہ دان باندہا اور دوسرا ٹکڑا کمر مین باندہا اور نطاق کمر بند کو کہتے ہین عادت ہے عرب کی عورتون کے
کہ کمر بند باندہتی ہین بند پڑا کام کرنے مین بند کہل نجاوی پس یہہ لقب واقع مین تو انکی لیے موجب فخر کا تہا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کسیچیز کو فضیلت ہوگی اور حجاج
نادان اس لقب کو اونکی حق مین حمل مذمت پر کرتا تہا کہ وہ خادمہ ہے باہر نکلنے والی پس انہون نے اس لقب اپنے کو تسلیم کیا اور وجہ اوسکے کہ موجب افتخار دارین کی تہی بیان کی تہا ساتھ
قول اپنے کی ترجمہ قسم ہے اللہ کے مین ہون ذات النطاقین یعنی دو کمر بند والی ای پر ایک ان دونون مین سے پس تہی مین اوٹھاتی ساتھ اوسکی طعام آنحضرت کا اور
طعام ابوبکر کا واسطے محافظت کی جانورون سے ف ع لفظ من الدواب متعلق ہے ساتھ ارفع کی یعنی باندہتی تہی مین اوس سے دسترخوان اون دونون صاحبون کی طعام کا اور
لٹکا دیتی تہی اوسکو اونچی پر بخوف جانورون کی مانند چوہی اور چیونٹیا وغیرہ کی ترجمہ اور اما پر کمر بند دوسرا پس کمربند عورت کا ہے کہ نہین بے پروا ہوتی عورت
اوس سے ف ع یا تو بسبب خدمت کرنے کہ متعارف ہے اونکی گہر مین کہ اچہی ہے لائق تعریف کی عورت کی حق مین واسطے باندہنے اوسکی اپنی کمر مین اوسے ہیئت ہی رہنے کے
لیے کہ بیٹھ نہ رہ جاوے جابسکہ عادت عرب کے عورتونکی ہے کہ اگر محتاج ہوتی ہین تو کمربند چمڑے کی بنی ہوئی باندہتی ہین اور غنی ہوتی ہین تو چاندی سونے کی کمربند باندہتی
ہین ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہمکو کہ تحقیق ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جہوٹا اور ایک مفسد ہلاکو پس اے پر بڑا جہوٹا پس دیکھا ہمنے
اوسکو یعنی مختار کو اور اے پر ہلاکو پس گمان نہین کرتی مین تجھکو مگر وہ ہلاکو کہ آنحضرت نے خبر دی ہے ف ع کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر
پر اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور نیز ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ثنا کرنی موتی پر ساتھ اچہی صفتون معروفہ اوسکی
اور اسمین منقبت عظیمہ ابن عمر کی ہے ہے سبب حق گوئی کی اور حجاج کی نہ پروا کرنیکی کیونکہ یہہ تو وہ جانتے ہی تہی کہ میری ان باتونکی اوسکو خبر پہنچیگی اور
با وجود اسکی نہ باز رہے حق کہنے سے کہا ابو نوفل نے پس اوٹھ کہڑا ہوا حجاج اسماء کی پاس سے اور نہ جواب دیا اونکو نقل کی یہہ مسلم نے ف ع پہر مرگئین اسماء اپنے
بیٹے کی مرنے سے بیس دن بعد اور عمر اونکی سو برس کی تہی اور ایک دانت بہی نہ ٹوٹا تہا اونکا وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ
الزُّبَيْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ
فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ
ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا
حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نافع سے کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہے یہہ کہ ابن عمر کی
پاس آئے دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کی یعنی اوسکی قتل ہونے کے پس کہا اونہون نے کہ تحقیق لوگون نے کیا جو کچہہ کہ دیکھتے ہو تم یعنی اختلاف کیا امر امامت مین
اور تم بیٹے عمر کے ہو یعنی اور وہ خلیفہ تہے اور یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو ف ع یعنی اور حضرت کی یار دینی سے بہی ہو پس اسمین کچہہ شک نہین ہے

کہ تم اول ہو ساتھ خلافت کی عبد الملک سے کہ جملہ امراء اوسکی سے حجاج بن یوسف ظالم ہی ترجمہ پس کیا چیز باز رکھتی ہی تمکو نکلنے سے ساتھ دعوی امامت اور خلافت کی اور بدلہ لینی ظالمون کی سی پس کہا ابن عمر نی کہ باز رکھتا ہی مجکو نکلنی اور اقبال کرنیسی علم اس بات کا کہ خدا تعالی نی حرام کیا ہی مجپر خون بہائی مسلمان کا ف ح اشارہ کیا ساتھ اس کے بسبب کرنیکی خونسی اور اختیار کرنیکی طریق احتیاط کو والا حاجت لفظ علی کی نہ تہی ترجمہ کہا اون دونون نی کہ کیا نہین فرمایا ہی خدا تعالی نے اور لڑو تم لوگون سی یہانتک کہ نہ پایا جاوی فتنہ پس کہا ابن عمر نی کو تحقیق لڑے ہم یعنی ہمراہ آنحضرت کی اور خلفاء راشدین کی یہانتک کہ نتہا فتنہ یعنی شرک اور ہووا دین اسلام خالص خدا کی لیی اور تم چاہتی ہو یہہ کہ لڑو تم یہانتک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمانون مین اور ہووین واسطے غیر اللہ کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یعنی بسبب تنزل دین خدا کی اور عدم ثبات امراء اوسکیکی اور حاصل یہہ کہ سائل کی اعتقاد مین یہہ تہا کہ قتال کیجی اوس شخص سے کہ مخالف ہوا وسی امام کی کہ اعتقاد رکہتا تہا اوسکی اطاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کی حق مین یہہ مناسب جانتی تہی کہ وہ ترک کرتی قتال کو بیچ اوس چیز کی کہ تعلق ہی ساتھ ملک کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ابن عمر کا لقد اہلک عن مثل ہذا وعن ابی ہریرة قال جاء الطفیل بن عمرو الدوسی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان دوسا قد هلكت وعصت وابت فادع الله عليهم فظن الناس انه يدعو عليهم فقال اللهم اهد دوسا وائت بهم متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ آئی طفیل بن عمرو دوسی ف ع کہ یہہ صحابی ہین اسلام لائی مکہ مین پہر گئی اپنی قوم مین اور وہان رہتی تہی یہانتک کہ ہجرت کی آنحضرت نی پس آئے یہہ آنحضرت کی پاس خیبر مین پس ہمیشہ خدمت بابرکت مین رہتی تہی یہانتک کہ رحلت کی آنحضرت نی اور انکا ذو النور لقب ہے اسلیے کہ جب آنحضرت نی اونکو انکی قوم کیطرف بہیجا تا دعوت کرین یعنی اسلام کیطرف بلاوین اونکو کہا کہ بہیجی میری لیی یا رسول اللہ کوئی نشانی تا تصدیق میری کرین لوگ پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی اور کہا خدایا بخش اسکی لیی نور پس پیدا ہوا نور اونکی دونون آنکہون کے درمیان کہا طفیل نی کہ ڈرتا ہون مین کہ اسکو مثلہ کہین پس پہر گیا وہ نور درمیان طرف کوڑی اونکیکی پس روشن ہوتا تہا اندہیری راتمین پس گئی طفیل اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف پس اسلام لائے باپ اونکی اور اونکی ماں نہ ایمان لائین پس روایت کرتی ہین ابو ہریرہ کہ آئی یہہ طفیل بن عمرو ترجمہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنی مستحق ہلاک کے ہوئی اسلیے کہ نافرمانی کی اور باز رہی طاعت سے پس بد دعا کیجی اللہ تعالی سی اوپر کہ عذاب واقع ہو پس گمان کیا لوگون نی کہ آنحضرت بد دعا کرینگی اوپر پس کہا آنحضرت نی یعنے بسبب ہونی اونکیکی رحمة للعالمین آی اللہ ہدایت کرنیوالی لوگون کی خداوند راہ راست دکہا دوس کو اور لا اونکو یعنی طرف مدینہ کی کہ آوین ہجرت کر کر یا نزدیک کر اونکو طرف طریق مسلمین کے اور متوجہ کر دل اونکی طرف قبول کرنی دین کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا العرب لثلث لاني عربي والقرآن عربي وكلام اهل الجنة عربي رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہو تم عرب کو تین سبب سے ایک تو اس سبب سے کہ مین عرب ہون یعنی اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہی طرف حبیب کے محبوب ہوتی ہی اور دوسرا اس سبب سے کہ قرآن عربی زبان مین ہی یعنی اسلیے کہ اوترا ہی قرآن عرب کے لغت مین اور اونکی لغت سی پہچانی جاتی ہی فصاحت بلاغت اوسکی اور تیسرا اس سبب سے کہ کلام بہشتیونکا عربی ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف ح یعنی عرب کی فضیلت ہے دنیا اور آخرت مین اور اخیر جملہ سی سمجہا گیا کہ کلام دوزخیونکا غیر عربی ہی اور یہہ تین سبب محبت کی کہ اوپر لکھے تھے بیان فرما دیی انکی سوا اور بہی کئی سبب ہین اونسی محبت رکہنی کی کہ وہ یہہ ہین کہ اونہون نی سیکہی شریعت اور نقل کی طرف ہماری اور ضبط کیی اونہون نی اقوال اور افعال اور معجزات حضرت کی اور نقل کیی طرف ہمارے اور وہ مادہ ہین اسلام کی اور سبب اونکی فتح ہوئی شہر اور پہیلا اسلام اطراف عالم مین اور وہ اولاد اسمعیل علیہ السلام کی ہین اور رسول تھے اونکی زبان مین ہو گا چنانچہ اسلیے کہا گیا ہی من اسلم فہو عربی

باب مناقب الصحابة رضی اللہ عنہم اجمعین

باب ہے بیچ بیان مناقب صحابہ کی راضی ہو اللہ اونسی سب سے ف ح مناقب جمع منقبت کی ہی یعنی فضیلت کی اور فضیلت کہتی ہین اچہی خصلت کو کہ حاصل ہو سبب

فضیلت مین حدیثین جو آنحضرت کی خاص کر علیحدہ باب مین جسکا آگی آویگی یا اہلکی اجماع ہوا اُنکی حقیت پر بخلاف خوارج کی بیچ حق عثمان اور علی اور معاویہ وغیرہ کے واللہ علم **ف** جناب قدوۃ المحققین سند المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نی لکھا ہی بلاشبہ فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیق کی ہین اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ جو کہ انکار خلافت صدیق کی کری منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیریہ مین کہا اَلرَّافِضِیُّ اِذَا کَانَ یَسُبُّ الشَّیْخَیْنِ وَ یَلْعَنُهُمَا الْعِیَاذُ بِاللّٰهِ فَهُوَ کَافِرٌ وَاِنْ کَانَ یُفَضِّلُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهٗ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رض لَا یَکُوْنُ کَافِرًا لٰکِنَّهٗ مُبْتَدِعٌ وَلَوْ قَذَفَ عَائِشَةَ رض بِالزِّنَا کَفَرَ بِاللّٰهِ اور یہہ ہی عالمگیری مین ہی مَنْ اَنْکَرَ اِمَامَةَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ فَهُوَ کَافِرٌ عَلٰی قَوْلِ بَعْضِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَلَیْسَ بِکَافِرٍ وَالصَّحِیْحُ اَنَّهٗ کَافِرٌ کَذٰلِكَ مَنْ اَنْکَرَ خِلَافَةَ عُمَرَ رض فِیْ اَصَحِّ الْاَقْوَالِ وَیَجِبُ اِکْفَارُ الرَّوَافِضِ فِیْ قَوْلِهِمْ بِرَجْعَةِ الْاَمْوَاتِ اِلَی الدُّنْیَا وَتَنَاسُخِ الْاَرْوَاحِ اِلٰی اَنْ قَالُوْا وَهٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ خَارِجُوْنَ عَنْ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ وَاَحْکَامُهُمْ اَحْکَامُ الْمُرْتَدِّیْنَ تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے کہ دلیلین انکے کفر کی بہت ہین ازانجملہ یہہ کہ حدیثین جو وارد ہین خلفاء ثلاثہ کی فضائل مین ان گنت ہین اور بسبب تعدد طرق اور کثرت روایات اپنی کی متواتر بالمعنے ہین پس انکار مدلول ان اخبار کا کفر ہی بلاشبہہ اور مثل ان اخبار سی کسی نے مجتہدین مین سے مخالفت نہین کی ہی بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہاء مجتہدین سی ہین خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بھی جیسا کہ اسی حدیثین مقدم کرتی ہین اور یہہ بھی ہی کہ صحابہ کی حق مین اللہ تعالی نی رضامندی اپنی بیان فرمائی ہی ان آیتون مین لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الخ اور جای فرمایا وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ تا قول اپنی کی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ پس جنکی لیے اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوی یہہ ونپر لعن کرین بلکہ اونکو غاصب اور کافر جانین ان دونون باتونمین تباین کلی ہی پس اونکی لعنت کرنیوالی اور برا جانیوالی مخالفت قران کی ہین اور مخالفت قران عظیم کے کفر ہی اور یہہ بھی ہے کہ خلافت خلفاء کی ثابت ہی قران شریف سی کہ فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کہا مدارک وغیرہ مین یہہ کہ آیۃ واضح تر دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین کی کیونکہ مستخلفین جو ایمان لائی اور عمل صالح کئی وہ یہی ہین پس منکر صحت خلافت خلفاء کے خارج ہین دائرہ ایمان سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی بعد آیۃ مذکورہ کی وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنے جنہون نی کفر کیا کہ اللہ کے وعدہ کو سچ نا مانا اور حق نہ جانا انکو پس وہ فاسق ہین یعنی کافر ہین اسلئے کہ فاسق عرف قران مین آتا ہی بمعنی فاسق کامل کی وہ کافر ہی جیسی اس آیۃ مین وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور یہہ بھی ہے کہ صحابہ سچی ہین فرمایا اللہ تعالی نی لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ تا قول اپنی کی هُمُ الصَّادِقُوْنَ اور صحابہ صدیق کو یا خلیفۃ اللہ کہتی تہی شیعہ اونکو کاذب کہتے ہین اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہی پس جو کوئی اونکو کاذب کہی رد کیا اوسنی قران کو اور مخالفت کی اوسکے اور یہہ کفر ہی اور یہہ ہے ہی کہ یہہ فلاح پانیوالی ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نی اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس کیا کہیگا تو اوسکی حق مین کہ جو کہتی ہین انکو اولئک ہم الخاسرون اور یہہ ہے ہی کہ ثنا کی ہی حق تعالی نی انکی اپنی کلام شریف مین بہت کہ فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ تا قول اپنی کے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝ پس کیا اعتقاد ہی تیرا اونکی حقمین کہ جو اونکو برا کہتی ہین اور لعنت کرتی ہین اونکو اور ان آیتون مین یہہ مضمون ہے ہی کہ صحابہ آپسمین محبت و مہربانی کرتی تہی اور کفار پر دشواری و سختی کرنیوالی تہی پس جو کوئی صحابہ کو آپسمین دشمنی رکہنی والی و بی الفت جانی منکر قرآن کا ہی اور جو کوئی ساتہہ اونکی بغض و غصہ کری نہین آیتونمین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہی کہ فرمایا ہی لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْکُفَّارَ یعنی تاکہ غصہ مین لاوی اللہ بسبب انکے کافرونکو یعنی کافر اوپر غصہ کرتی ہین یہہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نی مالابد مین لکھا ہی اور بعد اسکے لکھا ہی کہ صحابہ حاملان دین اور راویان قرآن ہین جو کوئی منکر صحابہ کا ہوا ایمان ساتہہ قران وغیرہ ایمانیات متواترات کی اوسکو ممکن نہین ہے اور اخیر آیۃ مین رد ہی اونکا ہی کہ جو کہتی ہین کہ

صحابہ حضرت کیوقت مین تو ایسی تہی بعد آنحضرت کی وفات کی یہہ بد دین ہو گئی الٰہی کیی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا اونہین کیلیی ہوتا ہی کہ جو مرتی دم تک با ایمان
اور صالح رہین والاعیاذ باللہ جہل بہ نسبت باریتعالی کی لازم آتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ جسنی مخلفین کو اعراب مین سی دعوت طرف جہاد کی کی باتفاق اہل سنت کی
ابوبکر ہین اور شیعہ کو گنجایش انکار کی بہی نہین کما لا یخفی فرمایا اللہ تعالی نی قل للمخلفین من الاعراب تا قول اسکی کی وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن
ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابوالحسن اور امام ابوالعباس وغیرہم نی کہا ہی کہ خلافت صدیق کی قران مین اس آیہ سی ثابت ہوتی ہی اور روگردانی کرنیوالا ان کی دعوت
یعنی بلانیکی عذاب پاویگا ساتہہ عذاب الیم کی پس کیا حال ہوگا اوسکا کہ جو لعن کری اونکو اور نسبت کفر کی کری اور یہہ بہی ہی کہ بہشتی ہونا انکا نصوص قطعیہ سی
ثابت ہی فرمایا اللہ تعالی نی لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ تا قول اسکی کی وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى پس انکار انکی بہشتی ہونیکا
لازم کرنیوالا انکار نصوص کا ہی اور یہہ کفر ہی اور جاننا چاہیی کہ جو کوئی جہٹلاوی قران کی ایسی مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہین رکہتا وہ کافر جاحد ہی اور رد کی
کئی مرتبی ہین ایک تو اونمین سی رد صریح ہی مثل رد کرنی اہل جاہلیت کی قران کو اور ایک انمین سی رد غیر صریح ہی مانند سند پکڑنی کی ساتہہ ایسی تاویل کی کہ اجماع کیا ہی
اہل حق نی اوسکی بطلان پر مانند سند پکڑنی مانعین زکوۃ کی اور یہہ دونون قسمین رد کی کفر ہین بالاجماع اور اسمین شک نہین کہ شیعہ رد کرتی ہین قران حدیث
کو ساتہہ اسی قسم اخیر رد کی پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور یہہ بہی ہی کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ کو کہ اعظم موجبات کفر سی ہین سبب رفع درجات کا جانتے
ہین اور صرف استحلال معصیت کفر ہی چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنین پس اللہ تعالی تو حضرت ابوبکر کی شان مین فرماوی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول
لصاحبہ لا تحزن پس حبیب اللہ ونکی یاری اور جان نثاری کا حال بہ نسبت حضرت کی بیان فرماوی دیکہا چاہیی کہ اونکی براکہنی والی خبیثونکا کیا حال ہوگا اور فرمایا
اللہ تعالی نی وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ اور یہہ صاحب فضل ابوبکر ہین باتفاق اہل سنت کی پس منکر اونکی فضل کا صریح رد کرتا ہی قران عظیم کو اور
فرمایا اللہ تعالی نی وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى یہہ آیہ بہی ابوبکر رض کی شان مین ہی اور علی رض کی شان مین نہین ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہہ بات پوشیدہ
نہین ہی اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکہی تو دو سبب وجہ احسن یہہ بات ظاہر ہو جاوی پس جسکو اللہ تعالی اتقی فرماوی وہ مستحق رحمت و رضوان ہی یا مستحق لعنت و خذلان
اگر کوئی شیعہ کہی شرح عقائد نسفی مین مشکل جانا ہی کافر کہنا بسبب برا کہنی شیخین کی اور صاحب جامع الاصول نی شیعہ کو فرقون اسلامیہ مین گنا ہی اور اسیطرح
صاحب مواقف نی اور شیخ ابوالحسن اشعری اور غزالی بہی نہین مناسب جانتی اہل قبلہ کی کافر کہنی کو پس جو کافر کہتی ہین شیعہ کو قول انکا موافق سلف اہل سنت کی نہین ہی
تو جواب اسکا یہہ ہی کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسیکہ عبداللہ بن مسعود کو اشتباہ ہوا بیچ اطباق یدین کے نماز مین اور علی مرتضی رض کو بیچ بیع امہات اولاد کی اور
جلا دینی زندیقون کی اگلین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم مین و مثل جنبی کی وغیر ذلک نظیرین اسکی بہت ہین گویا کہ نظر ان بزرگون کی اوپر اہل قبلہ ہونی اونکیکی
گئی اور اوپر زبری کلمہ کہنی شیعہ کی التفات کیا جیسی حضرت عمر اور حضرت علی رض کہ مانعین زکوۃ کی کلمہ گوئی پر نظر کر کر سفارش کو اوٹہی اور کہا کہ کیونکر قتال کرین ہم
اونسی حالانکہ فرمایا آنحضرت نی أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ابوبکر نی کہ مین قتال کرونگا اونسی کہ جو فرق کرینگی درمیان نماز اور
زکوۃ کی الخ حضرت عمر نی کہا کہ دیکہا مینی کہ کہولدیا اللہ نی سینہ ابوبکر کا قتال کیلیی پس جانا مینی کہ یہی حق ہی یا ان بزرگوارون نی اون رافضیونکی حق مین فرمایا ہو
کہ وہ ایسی خبیث نہون جیسی اسوقت کی ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ملا علی رح کا کہ مرقاۃ مین لکہا ہی قُلْتُ وَهٰذَا فِي حَقِّ الرَّافِضَةِ وَالْخَارِجَةِ
فِي زَمَانِنَا فَإِنَّهُمْ يَعْتَقِدُونَ كُفْرَ أَكْثَرِ أَكَابِرِ الصَّحَابَةِ فَضْلًا عَنْ سَائِرِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَهُمْ كَفَرَةٌ بِالْإِجْمَاعِ
بِلَا نِزَاعٍ انْتَهٰى اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ مین غور کرنا چاہیی کہ انسی کیا ثابت ہوتا ہی کفر انکا یا ایمان عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ
أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا روایت کی یہہ محاملی اور طبرانی اور حاکم نی

وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيهِمْ قَالَ يُفَرِّطُونَكَ بِمَا لَيْسَ فِيكَ وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ نقل کی یہہ دارقطنی نی اور ایک روایت دارقطنی مین ہے وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ يَسُبُّونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اور اسیطرح منقول انس سے اور عیاض انصاری اور جابر اور حسن بن علی اور ابن عباس اور ابن عمر اور فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور فرمایا حضرت نی مَنْ أَبْغَضَهُمْ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ اور روایت کی ابن عساکر نی أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ اور روایت کی عبد اللہ بن احمد نی انس سی بطریق مرفوع کی إِنِّي لَأَرْجُو لِأُمَّتِي فِي حُبِّهِمْ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مَا أَرْجُو لَهُمْ فِي قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اونکی بغض کا حال سمجہا جاتا ہی اونکی محبت کے حال سی اسلیے کہ دونوں نقیض ہین پس بغض انکا کفر ہوگا اور یہہ جو ہی تکفیر مومنین کے کفر ہی اسلیے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ جو کوئی کسیکو کافر کہی یا کہی عدو اللہ اور وہ ایسا ہو وی نہین تو رجوع کرتا ہی کفر کہنی والی پر یا مومن ہونا صحابہ کا قطعی ہی پس کافر کہنا انکا رجوع کریگا اوسکی کہنی والی کیطرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نی کہ اجلہ شیوخ مسلم سی ہین کہ اگر کوئی کسیکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب مین سے ناقص کہے پس جان کہ بلاشبہہ وہ زندیق ہی اور یہہ اس سبب سے ہی کہ قران حق ہی اور رسول حق ہی اور جو کچہہ لیکر آئی ہین رسول وہ حق ہی اور نہین روایت کیا یہہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نی پس جسنی عیب لگایا اونکو وسنی ارادہ کیا باطل کرنی کتاب و سنت کا پس بڑا عیب اسکو لگیگا اور حکم زندقہ اور ضلالت کا۔ اور اسپر بات درست اویگا اور سہل بن عبد اللہ تستری نی کہا کہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اونسی اونکی اصحاب کے اور محیط مین ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سی کہ نہین جائز ہی نماز پیچہی رافضیونکی اسلیکی وہ منکر ہین خلافت صدیق رض کی اور اسیطرح ہی کتاب اصل محمد بن حسن کی ہی اور خلاصہ مین ہے من انکر خلافۃ الصدیق فہو کافر اور مرغینانی مین ہی کہ مکروہ ہے نماز پیچہی صاحب ہوا ای اور بدعت کی اور نہین جائز ہی پیچہی رافضیونکی الخ کہا قاضی نی شفا مین کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نی مَنْ أَبْغَضَ الصَّحَابَةَ وَسَبَّهُمْ فَلَيْسَ لَهُ فِي فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَقٌّ اور یہہ بہی کہا مَنْ غَاظَهُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَافِرٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ اور قاضی ابو بکر باقلانی نی مثل اسکی کہا اور بیہقی نی امام اعظم سی مثل اسکی نقل کیا اور ظاہر یہہ ہے کہ فقہاء حنفیہ نی اخذ کیا ہی قول کافر کہنی شیعہ کا امام اعظم سی اور امام اعظم دانا تر ہین روافض کی حال کی اسلیے کہ وہ کوفی ہین اور کوفہ منبع رفض کا ہی پس جب امام اعظم نی تکفیر منکر امامۃ صدیق کی کی تو پس تکفیر اونکی لعنت کرنیوالی کی اونکی نزدیک بالاولی ہوگی مگر یہہ کہ سبب تکفیر منکر امامت کا مخالفت اجماع کو کہین اور منکر اجماع کا کافر ہی چنانچہ مشہور ہے یہہ اصولیون کی نزدیک اور کہا مالک نی کہ جسنی برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب مین سے ابو بکر کو یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تا قول انہی کی فَإِنْ قَالَ كَانُوا عَلٰى ضَلَالٍ أَوْ كُفْرٍ قُتِلَ تمام ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی امام احمد کی قول سی ارتداد انکا سمجہا جاتا ہی اور سوائے ان دلیلونکی اور بہت دلیلین ہین انکے کفر کی بخوف درازگی کی اسی پر اکتفا کیا سو بہی بہائی مسلمانون کی خیرخواہی کی لیے کہ تا انکو عظمت صحابہ کے اور برائی اس فرقۂ خبیثہ کے معلوم ہو جائی اور اونکی کید سی بچتی رہین اور اپنا عقیدہ خراب کرین اور انسی ملاپ چلاپ نہ رکہین اور انقطاع کرین تا رشتہ کرنا انسی اور شاید اگر کسی شیعہ کو توفیق الہی رفیق ہو انکی فضائل کے اتنے حدیثین دیکہہ کر تو وہ توبہ کرے اللہم اہدنا الصراط المستقیم من رب العالمین ت پس اگر ثابت ہو کہ ایک تم مین سے خرچ کری راہ خدا مین مانند کوہ احد کی سونا نہ پہنچی ثواب اوسکا ثواب مد ایک ونکیکو اور نہ آدہی مد کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مد نام ایک پیمانہ کا ہی کہ قریب سیر بہر کے اوسمین جو وغیرہ آتی ہین اور اتنا ثواب ونکو ملتا تہا بسبب خوش نیتی اور خوش اوقاتی اونکیکی اور اس سبب سے کہ اونکا مال طیب ہوتا تہا اور کم ہوتا تہا اور حاجتین بہت ہوتی تہین باوجود اسکی جو اللہ کی محبت مین خالص نیت سی دیتی تہی ایسا ثواب پاتی تہی اور یہہ حال تو اونکی لیسدینے کا تہا پس دیکہا چاہیے کہ کیا کچہہ ثواب ملتا ہوگا اونکی مجاہدیکا اور نثار کرنی جا نونکا راہ خدا مین آگی رسول خدا کی اور ابتدا حدیث مین معلوم ہوا کہ یہہ حدیث خاص صحابہ کبار کی حق مین فرمائی لیکن جانا گیا

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولی اسلیے کہ مقصود زجر و منع کرنا ہی برا کہنی اون لوگون کی سی کہ سبقت لیگئی ہین اسلام مین اور فضل مین کہ وہ سبب استعظیم اونکی اور روایت کیا علی بن حرب طائی اور خیثمہ بن سلیمان نی ابن عمر سی کہ کہا لا تسبّوا اصحاب محمّد فلمقام احدہم ساعۃ خیر من عمل احدکم عمرہ اور روایت کی عقیلی نی ضعفا مین کہ فرمایا آنحضرت نی اِنَّ اللہَ اختارنی واختار لی اصحابًا وانصارًا واصہارًا وسیاتی قوم یسبّونہم و یستنقصونہم فلا تجالسوہم ولا تشاربوہم ولا تواکلوہم ولا تناکحوہم **وعن** ابی بُردۃ عن ابیہ قال رفع یعنی النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم راسہ الی السّماء وکان کثیرًا ممّا یرفع راسہ الی السّماء فقال النّجوم اَمنۃٌ للسّماء فاذا ذہبت النّجوم اتی السّماء ما توعد وانا امنۃٌ لاصحابی فاذا ذہبتُ انا اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنۃٌ لامّتی فاذا ذہب اصحابی اتی امّتی ما یوعدون رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی بردہ سی کہ روایت کی اپنی باپ سے کہ ابو موسی اشعری ہی کہا اونکی باپ نی کہ اوٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک اپنا طرف آسمان کی اور تہے حضرت بہت اوٹھاتی سر مبارک اپنا طرف آسمان کی یعنی بجہۃ انتظار وحی کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ستاری سبب امن کے ہین آسمان کی لیی پس جسوقت کہ جاتی رہینگی ستاری **ف** ع کہ شامل ہین آفتاب و چاند کو اور مراد جاتی رہنی ستارون کی سی انکو پراگندہ ہونا اور منعدم ہونا اونکا ہی جیسیکہ فرمایا اذا الشمس کوّرت واذا النجوم انکدرت **ترجمہ** آویگی آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہی اور تقدیر کی گئی اوسکی لیی یعنی پھٹنا اور لپٹنا روز قیامت کے جیسیکہ فرمایا اذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت اور مین سبب امن کا ہون اپنی اصحاب کے لیی پس جبکہ جاونگا مین اس عالم سی آویگی میری اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیی جاتی ہین یعنی فتنی اور لڑائیان اور اختلافات اور مرتد ہو جانا بعضے اعراب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہین میری امت کے لیی پس جبکہ جاتی رہینگی اصحاب میرے آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع یعنی جاتی رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قایم ہونی اونپر اور واقع ہونا فتنون اور بدعتون اور حوادث کا اشارہ ہے اسمین طرف آنی شر کی وقت جاتی رہنی اہل خیر کی اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اونمین تہے تو بیان کر دیتے تہی اونکی لیی وہ چیز کہ اختلاف کرتی تہی اوسمین پس جب وفات پائی حضرت نی خود رائی ہوئی لوگ اور مختلف ہوئی خواہشین نفسانی ہوئی صحابہ کہ سند پکڑتی تہی ہر امر مین آنحضرت کی ساتہہ قول و فعل یا دلالت حال کی پس جبکہ مفقود ہوئی صحابہ کم ہوئی انوار اور قوی ہوئین تاریکیان اور ایسی ہے حال آسمان کا وقت جاتی رہنی ستارون کی چنانچہ اسی لیی فرمایا آنحضرت نی اصحابی کالنّجوم بایّہم اقتدیتم اہتدیتم **وعن** ابی سعید الخدریّ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یاتی علی النّاس زمان فیغزو فئامٌ من النّاس فیقولون ہل فیکم من صاحب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فیقولون نعم فیفتح لہم ثمّ یاتی علی النّاس زمان فیغزو فئامٌ من النّاس فیقال ہل فیکم من صاحب اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فیقولون نعم فیفتح لہم ثمّ یاتی علی النّاس زمان فیغزو فئامٌ من النّاس فیقال ہل فیکم من صاحب من صاحب اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فیقولون نعم فیفتح لہم متّفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال یاتی علی النّاس زمان یبعث منہم البعث فیقولون انظروا ہل تجدون فیکم احدًا من اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فیوجد الرّجل فیفتح لہم ثمّ یبعث البعث الثّانی فیقولون ہل فیہم من رای اصحاب النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم فیوجد فیفتح لہم ثمّ یبعث البعث الثّالث فیقال انظروا ہل ترون فیہم من رای من رای اصحاب النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ثمّ یکون البعث الرّابع فیقال انظروا ہل ترون فیہم احدًا رای من رای احدًا رای اصحاب النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم فیوجد الرّجل فیفتح لہ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سے پس کہینگی جہاد کرنیوالی اپنی جماعت سے یعنی آپسمین کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ آنحضرت کی پس کہینگی ہان یعنی جواب

دینگے کہ ان ہی ہم مین وہ شخص کہ صحبت رکہی ہی ساتہہ آنحضرت کی پس کہولا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگی اوسپر یعنے ببرکت وشوکت
اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوگی پہر آویگا لوگونپر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سی پس کہا جاویگا کہ آیا ہی
درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے تابعین ہین تم مین پس کہینگے ہان پس
فتح کیجاویگی واسطی اونکے پہر آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کرینگے ایک جماعت لوگون مین سے پس کہا جاویگا
کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اوسکی کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تبع تابعین پس کہینگی ہان پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی **ف**
ع اس حدیث مین معجزہ ہی آنحضرت کا اور فضیلت اونکی اصحاب کے اور تابعین کے اور تبع تابعین کے یعنی قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آیندہ مین صراحۃً مذکور ہی **ترجمہ** نقل
کے بہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ آویگا لوگونپر ایک زمانہ کہ بہیجا جاویگا یعنی دشمن لوگونمین سے لشکر پس کہینگی لشکر کی لوگ
دیکہو آیا پاتی ہو اپنی مین کسیکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب مین سے پس فتح کیجاویگی سبب اونکی یعنی اون صحابی کی برکت سی پہر
بہیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنی اور وقت مین اور جماعت کیطرف پس کہینگی کہ آیا ہی انمین وہ شخص کہ دیکہا ہو آنحضرت کی اصحاب کو **ف** ح اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تابعین ہین دیکہنا
اصحاب کا کافی ہی جیسیکہ صحابہ مین دیکہنا آنحضرت کا معتبر ہی اور بعضون نی کہا کہ صحابہ مین تو دیکہنا کافی ہی لیکن تابعین مین صحبت اور ملازمت چاہیے کہ جیسیکہ پہلی روایت
مین گذرا اگر یہہ کہ یہان دیکہنا ساتہہ صحبت کے مراد ہو **ترجمہ** پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی پہر بہیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکہو آیا پاتی ہو انمین اوس شخص کو کہ
دیکہا اوسنی اوسکو کہ دیکہا ہی اوسنی آنحضرت کی یارونکو پہر ہوگا بہیجنا چوتہی لشکر کا یعنی چوتہی مرتبہ مین پس کہا جاویگا کہ دیکہو آیا دیکہتی ہو انمین کسیکو کہ دیکہا ہو اوسکو
کہ دیکہا ہو کسیکو کہ دیکہا ہو اوسنی اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکی **ف** ح ع اور ایک نسخہ مین لہم ہی بدلی لہ کی یعنی واسطی اونکی
ببرکت اوسکی اور اس حدیث مین چار قرن مذکور ہوئی اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بہی بیچ حدیث خیر القرون کی چار درجے
مذکور ہوئی ہین اور چونکہ اہل خیر زیادہ تہی چوتہی قرن مین اقتصار کیا تین ہی قرون پر اکثر روایتونمین بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کی اور قلت بیوقوفی اور فساد کی
اونمین پس صحیح مسلم مین عائشہ سی سے بطریق مرفوع کی خیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی طبرانی نی ابن
مسعود سے بطریق مرفوع کی خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم تجیٔ قوم لاخیر فیہم **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَ
يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ اور روایت ہی عمران
بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین امت میری قرن میرا ہے یعنی اصحاب میرے پہر بہترین امت کے وہ لوگ ہین کہ متصل اونکی ہین یعنی تابعین پہر وہ
لوگ کہ متصل ہین اونکے یعنی تبع تابعین **ف** ح قرن ہر زمانہ کی لوگ اور وہ مقدار اوسط کی ہی عمر اہل زمانہ کی لیا گیا ہی یہہ لفظ اقتران سی پس گویا وہ ایسی مقدار
ہے کہ نزدیک ہوتی ہین آدمی اوس زمانہ کی لوگ اپنی عمرونمین اور احوال مین اور بعضون نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہی اور بعضون نی کہا اسی برس کا اور بعضون
نے کہا برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہی کہ مضبوط و معتبر اوسمین کچہہ کوئی عدد معین نہین ہے پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہین اور تہی مدت اونکی وقت رسالت تہی
آخر تک صحابہ کے ایکسو بیس برس اور قرن تابعین کا سوسی قریب ستر برس تک اور قرن تبع تابعین کا وہانسی لیکر قریب دوسو برس تک اور اوسوقت مین ظاہر ہوئین
بدعتین اور پیدا ہوئین چیزین غریب اور سر اوٹہائی فلاسفہ نی اور کہولین زبانین معتزلہ نی اور امتحان کیی گئی اہل علم ساتہہ کہنی خلق قرآن کے اور متغیر ہوئی احوال
اور بہت ہوئی اختلافات اور ناقص ہونی لگی احکام سنت کی روز بروز اور ظاہر ہو امصداق قول مخبر صادق کا **ترجمہ** پہر تحقیق بعد ان تین قرنون کی ہوگی ایک قوم کہ

گواہی دینگی اصحالبین کو نہیں طلب کیجائیگی اونسی گواہی **ف** ح یہان سی معلوم ہوتا ہے کہ گواہی دینی پہلی طلب کے نیسی برہی لیکن استدلال لاتی ہین اسپر علما کہ اوپر حدیث
مین آیا ہی کہ بہترین گواہونکا وہ شخص ہے کہ گواہی دی پہلی اسکی کہ طلب کیجاوی اوس گواہی اور وجہ جمع کی درمیان ان دونون حدیثونکی یہہ ہے کہ گواہی دی پہلی
طلب کے بری اوسجگہہ ہے کہ معلوم ہو گواہ ہونا اوسکا اسلیکی وہان گواہی دینی پہلی طلب کے ضائع ہی اور محمول ہی غرض پر اور اچھی اوسجگہہ ہے کہ معلوم نہین گواہ ہونا اوسکا پر
خبر دینا ہی کہ مین گواہ ہون تا وقت طلب گواہی کے قاضی کی پاس اگر گواہی دی یا حدیث گواہی دینی کی پہلی طلب کے مبالغہ ہی بیچ ادای گواہی کی اور جلد قبول کرنیکی بعد
از طلب کی جیسیکہ کہتی ہین جواد وہ شخص ہے کہ پہلی سوال کی دی یا برائی محمول اسپر کہ اہل شہادت نہوایا محمول ہی جہوٹی گواہی پر یا بری لوگونکی حقوق مین سے اور اچھی
اللہ تعالی کی حقوق مین سے وہ ہی جب ہے کہ مصلحت اوسکے چہپانیمین نہو اور بعضون نے کہا کہ مراد شہادت سے یہان سوگند ہی یعنی قسم جہوٹی کہاوینگی پہلی اسکی کہ کوئی اونکو قسم
دی اور قسم اونسی طلب کرے جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی **ت** اور خیانت کرینگی اور امین نہ پکڑی جاوینگی اور اعتماد نہ کیا جاویگا اونپر **ف** ح اور مراد یہہ ہے کہ
خیانت اونکی ظاہر و فاش ہوگی کہ اصلا محل امانت نہونگی اور اگر کبہی واقع کچہہ تہوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہین کہتی **ت** اور نذر مانین گی اور وفا نکرینگی
ف ع اور بے پرواکرینگی اوسکی ترک کی بخلاف نیکونکی کہ اونکی حقمین اللہ تعالی فرمایا ہی یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ
مُسْتَطِيْرًا **ت** اور پیدا ہوگا اونمین موٹاپا **ف** ح لفظ سمن ساتہہ زبر سین و زیر میم کی فربہی کہ بسبب بہت کہانی اور پینی اور تنعم اور ترفہ کی پیدا ہوگی یہہ کہ خلقی
اور طبعی ہو اور بعضی کہتی ہین کہ مراد فربہی احوال مین ہے یعنی تکبر کرینگی اور دعوی کرینگی اوس چیز کا کہ نہین ہی اونمین قسم کمال و شرف سی اور بعضون نی کہا کہ
مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری ہی اور کہا تورپشتی نی کہ یہہ کنایہ غفلت سی اور قلت اہتمام سی ساتہہ امر دین کی یعنی کہ غالب ہون پر یہہ ہے کہ نہین اہتمام کرتی بیچ
کہ ریاضت مین ڈالین نفسونکو بلکہ بڑی ہمت اونکے حظوظ نفسانی اور سونا ہی اور شرح مسلم مین ہے کہ کہا علما نے کہ فربہی مذموم وہ ہے کہ قصد کرکر حاصل کری اور جو کہ خلقی ہی وہ اوسمین
نہین داخل اور ظاہر ہوگئی اسسے معنی اس روایت کی کہ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِيْنَ **ت** اور ایک روایت مین ہے اور قسم کہاوینگی اور نہ قسم دلائے جاوینگی یعنی
قسمین کہاوینگی بلا ضرورت و بغیر حاجت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ابوہریرہ سے یون آیا ہی کہ بہتر میری امت کی ایک قوم کہ دوست رکہی کی فربہی
کو **ف** ح اور بعضی روایتونمین آیا ہی کہ سبقت کریگی گواہی ایک کی اونمین سی اوسکی قسم پر اور سبقت کریگی قسم اوسکی گواہی اوسکی پر مقصود بیان کرنا حرص اور بے
پروائی اوسکا ہے امور دین مین کہ بسبب حرص کے ایسی بے پروائی امور دین کی ہوگی کہ کبہی وہ کریگا اور کبہی یہہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ يَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا مَنْ سَرَّهٗ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهٗ لَمْ يُخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تعظیم
کرو میرے یارونکی یعنی حالت زندگی اور موت مین اسلیے کہ وہ نیکترین اور برگزیدہ تمہاری ہین امت **ف** ح اور کیونکر نہون کہ مصاحب ملازم اور حاضرین درگاہ
رسالت کی اور تربیت یافتہ علم و عمل ونیکی ہین اور اونمین سے جنہون نے کہ ملازمت اور صحبت نہین کے دیکہنی والی جمال با کمال ونیکی ہین شیخ ابو طالب مکی نے کہا کہ ایک نظر
سے کہ جمال مصطفے پر پڑی ایسا کچہہ حاصل ہوتا تہا اور کشود کار ہوتا تہا کہ اور کو چلون اور خلوتونمین نہین ہوتا اور ایمان عیانی اور یقین شہودی کہ اونکی لیے کسی کو وہان شرکت
نہین **ت** پہر وہ لوگ کہ نزدیک اونکی ہین یعنی تابعین پہر وہ لوگ کہ نزدیک ان کے ہین **ف** ح یعنی تبع تابعین یہہ تین گروہ بہترین امت اور سردار ملت کی ہین اور غالب اس زمانہ مین اور اوس زمانہ کی لوگونمین
صدق اور دیانت اور عفت اور امانت تہی اور مستور الحال انکی حکم کئی گئی ساتہہ عدالت کی ہین مگر نادر بسبب معصوم ہونیکی اور بعد انکی برعکس ہے جیسیکہ فرمایا

ترجمہ پہر ظاہر اور شایع ہوگا جہوٹ اور خیانت دین و دنیا مین **ف** ح اشارہ ہی طرف ظہور اور شیوع بدعتون اور خواہشون نفسانی کی کہ اگرچہ حدوث بعضے
ان امور کا مانند قدر اور اعتزال و ارجا کی اونہین قرون مین ہوا لیکن ظہور اور شیوع انکا بعد اونکی ہوا **ترجمہ** یہانتک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کہاویگا اور
قسم نہین دیا جاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہین طلب کیا جاویگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگی اوسکو بیچون بیچ بہشت کا یعنی چاہی کہ بیچون بیچ بہشت مین رہی کہ
بہترین جگہون بہشت کا ہی پس چاہیی کہ لازم پکڑی جماعت کو **ف** ع یعنی سواد اعظم کو اور اسبچیز کو کہ اوسپر جمہور ہین صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سے
اور متابعت اونکی کری پس داخل ہی آہین محبت اونکی اور اکرام اونکا **ترجمہ** اسواسطی کہ تحقیق شیطان ساتہہ تنہا کی ہی یعنی جو کہ خود رای ہی او متابعت جماعت
کے نہین کرتا اور شیطان دو شخصون سی دور ہی اور ہرگز نہ ہو مرد ساتہہ عورۃ اجنبیہ کے اسلیی کہ شیطان تیسرا ان تین شخصون کا ہی کہ مرد اور عورت اور شیطان ان میں سے
ضرور ہی کہ بہکاویگا ان دونونکو اور جسکو خوش کری نیکی اوسکی اور غمگین کری اوسکو بدی اوسکی پس وہ مومن ہے **ف** ح ع یعنی علامت مومن کامل کی یہہ ہے کہ
نیکی کرنیسی خوش ہو اگر بدی وجود مین آوی غمگین و ناخوش ہووی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ نشان زندگی دل کا ہی اور منافق جو ایمان قیامت پر نہین رکہتا
برابر ہے اوسکی نزدیک نیکی اور بدی حالانکہ فرمایا اللہ تعالی وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی
ہے لیکن حاشیہ مین لکہا ہی النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرٰهِيْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهٗ لَمْ يُخْرِجْ لَهُ الشَّيْخَانِ
وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ذَكَرَهُ الْجَزَرِيُّ **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی نہ لگی گی آگ اوس مسلمانکو کہ دیکہا ہی مجکو یا دیکہا ہی
اوسکو کہ دیکہا ہی مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح ع یعنی اور مراد اسلام پر بس نقل پر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت مین لیکن صحابی اور تابعی اور مسلمان وہ کہ اسلام پر مرا اور یہہ خوشخبری
کے اور خوشخبری دینی اونکی ساتہہ اوسکی معلوم نہین ہوتا اسی جہت سے مخصوص ہوئے وہ جماعت کہ اونکو مبشر کہتی ہین اور چونکہ بعد آنحضرت کو وہ لوگ محروم تہی اوس
جناب کے خدمت سے اور روایت صحابہ سے اونکی تسلی کی نبی نی طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ مَرَّةً وَطُوْبٰى لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت کی یہہ
احمد نی اور بخاری نی اپنی تاریخ مین اور ابن حبان نی اور حاکم نی ابی امامہ سی اور روایت کی یہہ احمد نی بہی انس سی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ
فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ
اَنْ يَّاْخُذَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی ڈرو اللہ سی پہر ڈرو اللہ سی بیچ حق اصحاب میری کی تین بار مکرر فرمایا واسطی تاکید و مبالغہ کی یعنی یاد کرو اونکو سزای تعظیم و توقیر کی اور ادا کرو حق صحبت
اونکا ساتہہ میری نہ پکڑنا اور نہ کرنا اونکو مانند نشانہ کی بعد میری کہ ڈالو اونکی طرف تیر کہا وکی اور عیب گیری اون کی پس جو شخص کہ دوست رکہتا ہی اونکو پس بسبب دوست
رکہنی میری کی اونکو دوست رکہتا ہی اونکو یا یہہ معنی ہین کہ بسبب دوست رکہنی اونکی مجکو دوست رکہتا ہی اونکو اور یہہ مناسب ہی ساتہہ قول اونکی اور جو شخص کہ دشمن
رکہتا ہی اونکو پس بسبب دشمنی میری کی دشمن رکہتا ہی اونکو **ف** ح حاصل یہہ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اسلیی کہ وہ دوست رکہتا ہی مجکو اور دشمن رکہتا ہی اونکو
اسلیی کہ وہ دشمن رکہتا ہی مجکو عیاذا باللہ منہ پس حق ہی بسبب اسکے قول اوس شخص کا کہ کہتا ہی کہ جسنی برا کہا اونکو پس واجب القتل ہوا دنیا مین جیسا کہ دیر گذرا مذہب
مالکیہ کا اور کہا ہی علمانی کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہہ ہے کہ محبوب سے مہربانی اور تجاوز کری طرف متعلقون اوسکی بہی پس نشان محبت حق
جل و علا کا محبت رسول اکرم ہی اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کے ہی اور اسیطرح سمجہہ لے اسکو **ت** اور جو شخص کہ ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی
مجکو یعنی حکما اور جو شخص کہ ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہی کہ پکڑیگا خدا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ

حدیث غریب ہے ف ع یعنی عذاب کریگا اونکو دنیا مین یا آخرت مین شاید کہ نکالی گئی ہیہ حدیث اس قول اللہ تعالی کی سی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ
احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ
لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل اصحاب میرکی درمیان امت میری کی مانند نمک کی ہی طعام مین نہین سنورتا کہانا مگر ساتھ نمک کے
کہا حسن بصری نی یعنی بعد نقل اس حدیث کی پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنورین ہم ف ح یعنی حال ہمارا یہہ حسرت کہاتی ہین اور گذر نی بعضی صحابہ کی اور جو
اونکی زمانہ مین جو صحابہ تہا اور وفات حسن بصری کی ایکسو دس مین ہے کہتا ہون مین کہ سنورتی ہین ہم اونکی کلام سے اور روایتون سے اور معرفت مقامات اور حالات اونکی سی اور
اونکی اخلاق وصفات کی پیروی کرنی سی اسلیئے کہ اعتبار ان چیزونکا ہی نہ ذاتون کا فلیکا ترجمہ نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین ف ع یعنی اپنی اسناد سی اور
اسیطرح روایت کیا اوسکو ابو یعلی نی اپنی مسند مین انس سے مرفوع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی ابو موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین ہے کوئی اصحاب میر مین سے کہ مری کسی زمین مین مگر کہ اوٹہایا جاویگا وہ قبر سی اپنی حالمین کہ کہینچنے والا ہوگا اوس زمین والونکا بہشت کیطرف اور سبب روشنی کا ہوگا اونکی لیے
یعنی ہادی ہوگا اونکا روز قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ فِيْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ اور ذکر کی گئی حدیث
ابن مسعود کی کہ مراد اوسکا یہہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب المحافظت زبانکی کہ اوسمین ذکر صحابہ کا ہی اور مصابیح مین اس باب مین ذکر کی ہی اور مولف نی ذکر اوسکا وہان مناسب
دیکہا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ
فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکہو تم اون لوگونکو
کہ برا کہتی ہین میری صحابیونکو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف ع ح اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ لعنت اونکی پہرتی ہی اونہین کیطرف اسلیئے کہ وہ
اہل شر وفتنہ ہین اور صحابہ اہل خیر سی کہ مستحق ہین رضا ورحمت کی اور اشارہ ہی اسکیطرف کہ اگر لعنت فعل پر کرین نہ ذات پر تو قریب باحتیاط ہو ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی
نے ف ع اور ایسی ہے خطیب نے اور روایت کی ابن عدی نی عائشہ سی مرفوع اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِيْ اَجْرَؤُهُمْ عَلٰى اَصْحَابِيْ اور حدیث مرفوع مین ہے يَكُوْنُ
فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُّسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ اور ایک روایت مین ہے وَيَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَهْلِ الْبَيْتِ وَلَيْسُوْا كَذٰلِكَ
وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ يَسُبُّوْنَ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ یہہ روایت صواعق محرقہ مین ہی اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنی روافض کی بعضی صحابہ کو اور برا کہنی خوارج
کے بعض اہل بیت کو یہہ ہے کہ جب منقطع ہوئی دنیا سی اعمال اونکی بسبب مرنیکی تو چاہا اللہ تعالی نی کہ ہمیشہ رہی اونکی لیے ثواب اعلی تر یعنی درجہ بلندی جنت کی اور اونکی دشمنون
کو عذاب شدید ہو **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِيْ
مِنْ بَعْدِيْ فَاَوْحٰى اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَّلِكُلٍّ نُّوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِّمَّا
هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ
فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی پوچہا مین نی
اپنی پروردگار سی اختلاف صحابہ اپنی سی پیچہی میری یعنی یہہ جو اختلاف کرینگی اسمین فروع شرایع مین بعد میرے اسمین کیا حکمت ہی پس وحی کی اللہ تعالی نی طرف

ہیں کہ اے محمد بلا شبہہ اصحاب تیرے نزدیک میرے بمنزلہ ستاروں کی ہیں آسمان میں **ف** ع یعنی بیچ ظاہر کرنے ہدایت اور باطل کرنے ضلالت کی مانند ستاروں کی ہیں کہ جیسے ستاروں سے راہ بر و بحر کی معلوم ہو جاتی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ویسے ہی انسے راہ حق معلوم ہوتی ہے اور بری راہ باطل ہوتی ہے **ترجمہ** بعضے ان ستاروں میں سے قوی تر اور روشن تر ہیں بعضے سے اور واسطے ہر ایک کے نور ہے یعنی اور اسیطرح واسطے ہر ایک کے اصحاب میں سے نور ہے بقدر استعداد اوسکی پس جس شخص نے کر لیا کچھہ اونسے چیز سے کہ وہ اوسپر ہیں اختلافات اپنی سے بیچ مسائل علم و فقہ کی پس وہ نزدیک میرے ہدایت پر ہیں **ف** ع اور اس سے معلوم ہوا کہ اختلاف اماموں کا رحمت ہے امت کے لیے کہا طیبی نے کہ مراد اس سے اختلاف فروع میں ہے نہ اصول میں جیسا کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا فہو عندی علی ہدی کہا سید جمال الدین نے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مراد وہ اختلاف ہے کہ دین میں ہوا نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہیں اشکال اوپر ہوگا اوپر اختلاف کرنے بعضے صحابہ کی بعضے سے خلافت و امارت میں کہتا ہوں میں کہ ظاہر یہہ ہے کہ اختلاف خلافت کا بھی باب اختلاف فروع دین کیسے تھا کہ صادر ہوا ہر ایک کی اجتہاد سے نہ غرض دنیوی سے کہ صادر ہوتا ہے حظ نفسانی سے پس یہہ اختلاف بادشاہوں کا سا تھا **ترجمہ** کہا عمر نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستاروں کی ہیں یعنی پس پیروی کرو تم اون میں سے کسی کی پا لوگے اور اگر نہ میسر ہو پس ساتھہ جس کسیکے اونمیں سے پیروی کروگے راہ پاؤگے نقل کی یہہ رزین نے **ف** ح ع جیسا کہ اشارہ کیا ساتھہ قول اپنے کی لکل نور پس ہدایت بقدر علم و فقہ کی ہے کہ نزدیک اوسکی ہے باوجود تفاوت مراتب اوسکے اور اس معنی سے کوئی صحابی خالی نہیں بالفعل و علم دین شریعت کا اوسکی پاس ہے اور جاننا چاہیے کہ بیچ حدیث اصحابی کالنجوم الخ کی کلام کیا ہے علماء نے چنانچہ ابن حجر نے تقریر طویل لکھی ہے اسپر اور ذکر کیا کہ یہہ حدیث ضعیف ہے بلکہ ذکر کیا ابن حزم نے کہ یہہ موضوع باطل ہے لیکن ذکر کیا بیہقی نے کہ ادا کیا حدیث مسلم سے بعض معنے اسکی سمجھے جاتے ہیں مراد حدیث مسلم سے یہہ حدیث ہے انحضرت کے النجوم امنة للسماء

باب مناقب ابی بکر

باب ہے مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِيْ بَكْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابو سعید خدری سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا انحضرت نے کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالی لوگوں میں سے مجھپر یا بہت خرچ کرنیوالی ونمیں سے بسبب میرے اپنی صحبت میں یعنی دوام ملازمت اپنی میں ساتھہ لگانے کہنی نفس اپنی کی میرے خدمت میں اور اپنی مال میں یعنی خرچ کرنے مال اپنی میں میرے راہ میں ابو بکر ہیں اور نزدیک بخاری کی ابا بکر واقع ہوا ہے اور اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست خالص جانی تو البتہ پکڑتا میں ابو بکر کو ایسا دوست ولیکن برادری کہ بحق مسلمانی کی ہے اور محبت اوسکی باقی و ثابت ہے **ف** خ خلیل خلت سے ہے ساتھہ پیش خ کی بمعنی صداقت و محبت متخلل کی یعنی درآنیوالی اندر قلب محب کی کہ داعی ہے طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کے یعنی اگر روا ہوتا مجھکو کہ پکڑوں میں کوئی دوست خلق میں سے باین صفت کہ محبت اوسکے اندر میرے دل کے اندر آتی اور مطلع ہوتا وہ سر پر میرے تو ابو بکر کو ایسا دوست پکڑتا میں کہ لائق اور قابل اس صفت کے ہے ولیکن نہیں ہے میرے لیے محبوب باین صفت مگر حق سبحانہ وتعالی دوست رکہنا میرا خلق کو اوپر ظاہر دل میرے کی ہے اور آگاہ نہیں ہے سر پر میرے سوائے حق تعالی کی اور یا خلیل خلت سے ہے ساتھہ زبر خ کی بمعنی حاجت کی یعنی اگر پکڑتا میں کوئی دوست کہ رجوع کرتا میں اوسکیطرف اپنے حاجتوں میں اور اعتماد کرتا میں اوسپر اپنی مہمات میں تو ابو بکر کو پکڑتا میں ولیکن اعتماد میرا تمام امور میں اور رجوع میری تمام احوال میں خدا کیطرف ہے اور وہی ہے ملجا اور ملاذ میرا اور یہہ معنی اقرب اور انسب ہیں ساتھہ سیاق حدیث کی ولیکن محدثین نے حکم کیا ہے معنی اول وجہ اور ادلی ہیں بفہم **ترجمہ** نہ باقی چھوڑی جاوے مسجد میں کوئی کہڑکی یا روزن دیوار میں مگر کہڑکی کہ ابو بکر کی دیوار میں ہے **ف** خوخہ ساتھہ زبر دونوں خ معجمہ اور واو ساکن کی درمیان ونکی روزن کہ چہوڑا جاوے دیوار میں تا روشنی گہر میں آوے یعنی روشندان اور بعضوں نے کہا کہڑکی کو کہتے ہیں اور جو گہر کہ ملی ہوئی مسجد شریف سے تہی اونمیں کہڑکیاں تہیں کہ اونمیں سے مسجد شریف میں آتی تہی یا روزن تہی کہ اونمیں سے مسجد میں نگاہ کرتی تہی کہ انحضرت مسجد میں آئی یا نہیں پس حکم فرمایا انحضرت نے کہ تمام کہڑکیاں یا روزن بند کر دی جاویں مگر کہڑکی یا روزن ابو بکر کا از راہ تکریم و تفضیل انکی کہلا رہے اور یہہ

آخر خطبہ مین کہ آنحضرت نی پڑہا کہ اسمین کنایہ ہی ساتہہ خلافت صدیق کی اور رد کی گفتگو اور دنکا اس باب مین اور جب لوگون نی کلام کیا اس باب مین تو فرمایا حضرت نی کہ مینی یہہ کلام اپنی طرف سی نہین کیا ہی اگرچہ بامر خدا عزوجل کی اور ایک روایت مین آیا کہ عمر رضہ نی درخواست کی کہ اپنی دیوار مین ایک روزن چہوڑین تاکہ دیکہہ لیا کرین آنحضرت کو اوسوقت کہ آوین مسجد مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہ چہوڑین اگرچہ مقدار ناکہ سوئی کی ہو **ت** اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست کسیکو سوا رب اپنی کی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست نقل یہہ بخاری و مسلم نی **ف ع** جاننا چاہیی کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نی بیچ شرح صحیح بخاری کی کہا کہ آئی ہین اس باب مین بیچ طریق متعددہ کہ ظاہر مین مخالف معلوم ہوتی ہین اس حدیث مذکور کی ابوبکر رضہ کی باب مین آئی ہی ازان جملہ حدیث سعد بن وقاص رضہ کی کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ بند کرنی دروازون کی کہ جانب مسجد کی تہی مگر دروازہ علی کا کہلا رکہا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نی اور اسناد اسکی قوی ہی اور روایت کی طبرانی نی اوسط مین ساتہہ نقل ثقات کی کہ صحابہ جمع ہوئی اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نی ساتہہ بند کرنی اصحاب کے دروازونکی اور کہلا رکہا دروازہ علی کا فرمایا آنحضرت نی کہ مینی نہین بند کیی ہین اور نہ کہلا رکہا ہی بلکہ خدا نی بند کیی اور کہلا رکہا اور مین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنی دروازونکی سوائی دروازہ علی کی اور اسیطرح روایت کی احمد اور نسائی نی ابن عباس اور ابن عمر سی کہا شیخ ابن حجر نی کہ ہر ایک ان حدیثون مین سی لائق حجت کی ہی خصوصا کہ قوت پائی ہی بعض نی دوسرو سی ساتہہ بعض کی اور کہا ابن حجر نی کہ ابن جوزی نی حکم کیا ہی اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہی علی رضہ کی شان مین ساتہہ وضعی ہونیکی اور کلام کیا ہی اسکی بعض طرق مین بسبب مخالف ہونی اسکی حدیثون صحیحہ کو کہ وارد ہوئی ہین ابوبکر رضہ کی شان مین اور کہا کہ وضع کیا ہی اسکو روافض نی انکی مقابلہ مین اور رد کیا شیخ ابن حجر نی ابن جوزی پر بیچ حکم کرنی اسکی ساتہہ وضعی ہونی اس حدیث کی بمجرد توہم معارضہ اسکی ساتہہ حدیث ابوبکر کی اور کہا کہ حدیث علی رضہ کی طرق کثیرہ مین بعضی اونمین سی حد صحت کو پہنچی ہین اور بعضی مرتبہ حسن کو اور معارضہ درمیان اس حدیث علی اور اس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی ابوبکر کی شان مین نہین ہی اور وجہ توفیق کی یہہ ہی کہ حکم ساتہہ بند کرنی دروازونکی اور کہلی رہنی دروازہ علی کی اول امر مین تہا وقت بنانی مسجد کے اور تہا حضرت علی رضہ کا دروازہ طرف مسجد کے کہ جاتی تہی اور نکلتی تہی اسمین اور صحت کو پہنچا ہی آنحضرت سی کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد مین کوئی جنبی مگر مین اور تو اور حکم ساتہہ بند کرنی کہڑکیونکی سوائی کہڑکی ابوبکر کی آخر امر مین تہا آنحضرت کی مرض مین کہ باقی رہی تہی آنحضرت کی وفات مین تین دن اور دلیل اس کلام کی یہہ ہی کہ وارد ہوا ہی کہ جب حکم کیا آنحضرت صلعم نی ساتہہ بند کرنی دروازون کی سوائی دروازہ علی کی آئی حمزہ بن عبدالمطلب رضہ اسکی کہ ظاہر ہوا اونسی امتثال امر مین کچہہ توقف اور او کی آنکہین کہتی تہین اور رہا نی جاتا تہا اونسی اور کہا یا رسول اللہ باہر نکالدیا آپ نی اپنی چچا کو اور رہا لائی چچا کی بیٹی کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی ای چچا میرے حکم کیا گیا مین ساتہہ اسکی اور مجکو اسمین کچہہ اختیار نہین پس ذکر کرنی حمزہ کی سی اس قصہ مین جانا گیا کہ یہہ مقدم تہا اسلیی کہ حمزہ رضہ غزوہ احد مین شہید ہوئی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست لیکن ابوبکر میرے بہائی ہین اور یار میری **ف** ح ع اور احمد کی روایت مین ہی اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ اور ابویعلی کی مسند مین ہی ابن عباس سی ابوبکر صاحبی و مونسی فی الغار سدوا کل خوخۃ فی المسجد غیر خوخۃ ابی بکر کہا ابوحاتم نی کہ یہہ قول حضرت کی سدوا الخ دلیل ہی اوپر قطع طمع تمام لوگون کی خلافت سی سوائی ابی بکر **ت** اور تحقیق دوست پکڑا ہی اللہ نی تمہارے صاحب کو کہ عبارت ہی ونکی ذات شریف سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح پہلی حدیث سی دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سی دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہی مرتبہ محبوبیت کو پہنچتا ہی بجہہم ویحبونہ سے ہر کہ در عشق صادق آمد است ٭ بر سرش معشوق عاشق آمدہ است ٭ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تہی اور حبیب اس محب کو کہتی ہین کہ ترقی محبوبیت کو پہنچی اور بعضی خلت کو علی اخص کہتی ہین اور آنحضرت کو جامع کہتی ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کی اور آنحضرت کی خلت کو اتم اور کامل کہتی ہین

خلت براہیم سے کذا قال الغزالی اور یہہ حدیث دلیل ظاہری ہے اوپر کہ ابوبکر ہیں افضل صحابہ میں **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَرَضِهِ ادْعِي لِي اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اَنَا اَوْلٰى بَدَلَ اَنَا وَلَا اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں کہ بلا واسطے میرے ابوبکر کو کہ باپ تیرا ہے اور بلا اپنی بہائی کو یعنی عبدالرحمن کو تاکہ حکم کروں میں نامہ کے لکہنے کا اسلیے کہ میں
ڈرتا ہوں یہہ کہ آرزو کرے کوئی انہ ذکر نیوالا یعنی خلافت کے برتقدیر نہ لکہنے کے اور ڈرتا ہوں یہہ کہ کہے کہنے والا کہ میں مستحق ہوں واسطے خلافت کی حال آنکہ نہیں ہوگا
مستحق خلافت کا باوجود ابی بکر کی اور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہے اوپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہیں چاہیگا اللہ تعالے اور مومن مگر ابوبکر کو نقل کی یہہ مسلم نے اور
بیچ کتاب حمیدی کی واقع ہوا ہے کہ انا اولی بجای انا ولا کی یعنی میں لایق تر ہوں ساتہہ خلافہ کی اور نہیں مستحق ہے اوسکا غیر میرا **ف** ع اور طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا کہ یہہ
روایت اجود ہے اور اسحدیث میں اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتی ہیں حضرت علی رض کی خلافت پر اور وصیت کرنیکا
اونکی حقمیں محض باطل ہے کچہہ اصل اوسکی نہیں باتفاق مسلمانوں کی اور اول جو جہٹلایا اونکو علی رض نے جہٹلایا ہے جسوقت کہ پوچہی گئی کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کہ نہیں وہ
قرآنمیں فرمایا علی رض نے کہ نہیں میرے پاس مگر اس صحیفہ میں الخ اور اگر اونکی پاس نص ہوتی تو فرماتی ہے **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ
وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جبیر بن مطعم
سے کہا جبیر نے کہ آئی آنحضرت کی پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سے کسی چیز میں یعنی کچہہ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچہی پس حکم کیا آنحضرت نے اوس عورت کو کہ اور دفعہ آوے
طرف آنحضرت کی یعنی تاکہ دیویں اوسکو کچہہ یا جواب دیں اوسکی بات کا کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو کہ اگر آؤں اور نپاؤں آپ کو یعنی اور شاید کہ مکان اوسکا دور تہا
مدینہ سے کہا جبیر نے گویا کہ وہ عورت مراد رکہتی تہی ساتہہ نپانی آنحضرت کی اونکی موت کو **ف** ح ظاہرا یہہ عورت آنحضرت کی ایام وفات کی قریب آئی تہی **ت** فرمایا
آنحضرت نے پس اگر نپاوے تو مجکو پس تو ابوبکر کی پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع ظاہر اسحدیث سے اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی لیکن نص
قطعی نہیں ہے اور باوجود اسکی دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت سے منقبت اونکی اور جمہور علماء اسپر ہیں کہ نص قطعی خلیفہ کرنے کی کسی جانب میں نہیں ہے اور صحت خلافت ابی بکر
رض کی باجماع صحابہ کے ہے اور شیخ ابن ہمام نے مسایرہ میں دعوی نص کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہے اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا بیچا ایک
اعرابی نے آنحضرت کی ہاتہہ کچہہ اونٹ وعدہ پر پس کہا حضرت علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہہ اونسے کہ اگر اونمیں آپکی موت وفات آئیگی تو کون ادا کریگا
قیمت اونکی فرمایا ادا کریگا تجکو ابوبکر پس پہر آیا وہ اعرابی علی رض کی پاس اور خبر دی اونکو پس کہا علی رض نے کہ پہر جا اور پوچہہ اونسے کہ اگر اونمیں ابوبکر کی پاس وقت انتقال
اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کی پاس اور پوچہا آپ سے پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عمر پس کہا علی رض نے کہ پوچہہ عمر کی بعد کا حال پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو
عثمان پس کہا علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہہ اونسے کہ اگر اونمیں عثمان کی پاس وقت انتقال اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس پوچہا اعرابی نے آنحضرت
سے کہ جب مر جاویں ابوبکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مر سکی تو تو مر جا بار روایت کی یہہ اسمعیل نے اپنی معجم میں **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ
اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا اونکو امیر کر کر اوپر ایک لشکر کی ذات السلاسل کو بہیجا تہا کہ نام ایک بن کا ہے پس آیا میں آنحضرت
کے پاس یعنی پہلے سفر کی یا بعد اوسکی پس کہا میں نے آنحضرت سے کہ کون محبوب تر ہے طرف آپکی **ف** ح ع یعنی اون لوگونمیں سے کہ موجود ہیں آپکے زمانہ میں یا مراد ہیں

اونسی لشکر دالی اور یہہ اس لیی ہی کہ سبب اونکی سوال کا یہہ تہا کہ جب اونکو لشکر کا امیر کر کر بہیجا بعد اونکی پہنچنی کی اونکی کمک کی لیی ابو عبیدة بن الجراح کو بہیجا ساتہہ دو سو مرد کہ گروہ کے انصار و مہاجرین مین سے کہ ابو بکر و عمر بہی دونین تہے لیکن امامت عمرو ہی کرتی رہی پس فتح ہوئی مسلمانونکی اور کافر بہاگی اوسوقت عمرو بن العاص کے خیال مین یہہ آیا کہ مین مقدم ہون مرتبہ مین اونسی کہ میری ساتہہ اونکو بہیجا پس جب پہر کر آئی تو آنحضرت سی یہہ پوچہا آنحضرت نی ایسا جواب دیا کہ طمع اونکی منقطع ہوگئی لیکن مؤید ہی احتمال اول کو کہ مراد عام آنحضرت کی اہل زمانہ مین یہہ جواب حضرت کا ہے کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبوب تر ہین لوگونکی طرف سی عورتون مین سی کہا مینی مردونمین سے یعنی سوال میرا اونسی ہی تہا یہہ ہے کہ مردونمین سی کون بہت محبوب ہے طرف تمہاری کہا فرمایا باپ اوسکا یعنی ابو بکر کہا مینی پہر کون بہت محبوب ہے فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نی اور مردونکو یعنی بعد اور لوگون کے پس مین خاموش ہو رہا یعنی اس سوال سی بسبب خوف اسکی کہ گردانین آپ مجکو بیچ آخر لوگون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی مطلق یا آخر اون لوگونکی کہ پوچہون مین اونکو اگر پوچہا مین آپ سے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ بیٹی ہین علی رضہ کی غیر فاطمہ زہرا رضہ سی کہ کہا کہا مینی واسطی باپ اپنی کی کہ علی رضہ ہین کہ کون لوگونمین سی بہتر ہی بعد آنحضرت کی کہا علی رضہ نے ابو بکر بہتر ہین کہا مینی پہر کون ہی کہا عمر اور ڈرا مین کہ کہین عثمان یعنی نہ پوچہا مینی کہ بعد عمر کی کون بہتر ہی بخوف اسکی کہ عثمان کو افضل فرماوین گی پس عنوان سوال سی عدول کر کر یون کہا مینی کہ پہر تم بہتر ہو کہا علی رضہ نی کہ نہین ہون مین مگر ایک مرد مسلمانون مین سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یہہ اونہون نی از راہ تواضع کے فرمایا والا وقت اس سوال کی سب لوگونسی وہ بہتر تہی اسلیے کہ یہہ ذکر عثمان کی قتل ہونیکی بعد کا ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ برابر نہین کرتی تہے ہم ساتہہ ابی بکر کی کسیکو یعنی صحابہ مین سے بلکہ اونکو فضیلت دیتے تہی اور دوسری پہر ساتہہ عمر کی برابر نہین کرتی کسیکو پہر ساتہہ عثمان کی پہر چہوڑ دیتی تہی ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہین فضیلت دیتے ہم درمیان اونکی ایک کو دوسرے پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح مراد اسمین فضیلت دینا مثل اونکیکا ہی کہ ایک طرح کی صحابہ کو اسمین فضیلت نہ دیتے تہے ایک کو دوسرے پر والا اہل بدر اور احد اور اہل بیعة الرضوان اور تمام علماء صحابہ افضل ہین اور شاید کہ یہہ تفاضل درمیان اصحاب کے مراد ہی اور اہل بیت پیمبر وہ خص ہین اونسی اور حکم اونکا مغایر ہی اونکی پس نہین وارد ہوگا اعتراض بسبب ذکر کرنی علی اور حسن اور حسین اور دونون چچاؤن حضرت کی کہ حمزہ اور عباس ہین رضی اللہ عنہم اور کہا مظہر نی کہ مراد ابن عمر کی بڈہی اور مسن ہین اصحاب مین سے کہ جب کوئی امر درپیش آتا تو مشورہ کرتی آنحضرت اونسی اور حضرت علی رضہ آنحضرت کی زمانہ مین جوانی عمر تہی والا اونکی فضیلت کا بعد ان ذکر کیی گئون کی کوئی منکر نہین اور یہہ ہے ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کی بنسبہ جیسیکہ اہل بدر اور اہل بیعة الرضوان اور علما صحابہ کو فضیلت ہے اور وہبرت در بیچ روایت ابی داؤد کی ہی کہ کہا ابن عمر نی تہی ہم کہ کہتی اسحالمیکہ آنحضرت زندہ تہی بہتر ین امت آنحضرت کی بعد آنحضرت کے ابو بکر ہین پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم **ف** ح اور امام احمد ابن عمر سی لائی ہین کہ کہا تہی ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کی جانتی بہترین لوگونکا ابو بکر کو پہر عمر کو اور کہا پہر علی تحقیق دی گئی ہین تین خصلتین کہ اگر ایک دن تین مین سی میری لیی ہو تو بہتر جانون مین دنیا سی اور اوسبچیز سی کہ دنیا مین ہی نکاح کر دیا آنحضرت نی اونسی اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ زہرا ہین اور حاصل ہوئی آنحضرت کی بیٹی اونسے اولاد اور بند کیی دروازی سبکی سوائے دروازہ علی کی اور دیا اونکو نیزہ ایکبار روز خیبر کی اور نسائی نی روایت کی کہ پوچہی گئی ابن عمر کہ کیا کہتی ہو بیچ حق عثمان اور علی کی پس بیان کی یہہ حدیث بعد اوسکے کہا مت پوچہو حال علی رضہ کا اور قیاس نہ کرو کسیکو اونپر بند کیی دروازی سبکے سوا ہی دروازہ اونکی کی کذا ذکر الشیخ فی فتح الباری اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسرے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا
نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے کسیکی لیے نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلہ ادا کیا ہے
ہمنے اوسکا یعنی جو کہ اونکا انعام یا زیادہ سوائے ابوبکر کی پس تحقیق ابوبکر کی لیے نزدیک ہمارے نعمت دینکی ہی کہ بدلہ دیگا اوسکو خدا تعالیٰ عوض اوس نعمت کی دن قیامت کے
ف ع یعنی بدلہ کامل کہا بعضون نی کہ مراد یہی نعمت ہی اور وہ مال ہی اور نفس اور اہل اور اولاد کہ سب حضرت کی رضامندی مین صرف کیے اور احتمال ہی کہ مراد
اس نعمت سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسیکہ اشارہ ہی اسکیطرف اس آیہ مین وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی الی آخرہ اور نہین نفع دیا مجھکو کسیکی مال
نے مانند مال ابی بکر کی **ف** ح کہ جو کچھہ گہر مین کہتی تہی خدمت بابرکت مین لی آئی اور گہر مین کچھہ نہ چہوڑا اور ذو الخلال ساتہہ زیرخ کی لقب ابوبکرؓ کا ہی کہ جب تمام
مال راہ خدا مین صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجای تکمونکی خلال یعنی کانٹی لگائی **ت** اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست جانی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست
جانی آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہی اور سوا خدا کی دوست حقیقی نہین رکہتا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع کتاب ریاض الصالحین مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نی
کہ نہین نفع دیا مجھکو کسی مال نی کبہی وسقدر کہ نفع دیا مجھکو مال ابی بکر نی پس روئی ابوبکر اور کہا کہ نہین ہون مین اور مال میرا مگر مالک آپ کی اور موافقات مین ہی کہ فرمایا آنحضرت
نی نہین ہے مال کسی شخص مسلمانکا نافع تر میری لیے مال ابی بکر سی اور تہی آنحضرت حکم کرتی ابوبکر کی مال مین جیسیکہ حکم کرتی اپنی مال مین اور آیا ہی کہ خرچ کین ابوبکر نی
آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتی ہین کہ اسلام لائی ابوبکر اسحالمین کہ اونکی لیے چالیس ہزار درہم تہی سب خرچ کیے آنحضرت کی عہد مین فی سبیل اللہ
اور عروہ سی ہی کہ کہا آزاد کروائی ابوبکر نی سات بردی کہ عذاب کیے جاتی تہی اللہ کے راہ مین اونمین سی بلال اور عامر بن فہیرہ تہی **وَعَنْ عُمَرَ** قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ
سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوبکر سردار
ہمارے ہین یعنی نسب و حسب مین اور فضل ہمارے ہین یعنی عمل مین اور کرنی بہلائی مین اور بہت پیاری ہماری ہین طرف رسول خدا صلعم کی نقل کی یہہ ترمذی نی
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن
عمر سی کہ روایت کرتی ہین پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا واسطی ابی بکر کی کہ تو یار اور مصاحب میرا غار مین اور یار و مصاحب میرا حوض پر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف**
ح ع یعنی دنیا اور آخرت مین یار و ہمراہ میرا ہے اور غالبا کہ یار غار جو کہتی ہین اسی جگہ سی کہتی ہین اور مراد غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ قریب مکہ کی ہی آنحضرت ہجرت کر کر اول
وہین جا کر چہپی تہی اور یہی مراد ہے اس آیہ مین ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ہُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا پس معنی یہہ ہین کہ تو الیا یار مخصوص
میرا ہے کہ اللہ نی تیری یاری پر گواہی دی اسلیے اجماع ہی مفسرونکا کہ مراد صاحب سے اس آیہ مین ابوبکر ہی ہین اسلیے کہا ہی علمانی کہ جو کوئی انکار کری صحبت ابوبکر کا وہ
کافر ہوتا ہی اسلیے کہ اوسنی انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنی صحبت غیر اونکیکی مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی **وَعَنْ عَائِشَۃَ** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْہِمْ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّہُمْ غَیْرُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق ہی واسطی وسقوم کی کہ اونمین ابوبکر ہون یہہ کہ امامت کری اوسقوم کی غیر ابوبکر کی
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع اور اسکی حکم مین ہی وہ شخص کہ افضل قوم غیر اونکا ہوا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین سب صحابہ
سے پس جب ثابت ہوا یہہ ثابت ہوا مستحق ہونا اونکا خلافت کی لیے اور نہین لائق ہی مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونی فاضل کی چنانچہ اسلیے سیدنا علیؓ
نی فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نی تمکو امر دین ہمارے مین یعنی امام کیا نماز مین کون ہی کہ پیچہی ڈالی تمکو امر دنیا ہماری مین یعنی خلافت مین **وَعَنْ عُمَرَ** قَالَ
اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْیَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَکْرٍ اِنْ

سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عمر رض سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ تصدق کرین ہم یعنی راہ خدا مین کچہہ مال صرف کرین ہم اور موافق پڑا یہہ حکم کرنا آنحضرت صلعم کا ساتہہ تصدق کرنیکی نزدیک میری مال کثیر کو یعنی اتفاقا اوسوقت مین بہت سا مال میری پاس تہا پس کہا مینی کہ آجکی دن سبقت لیجاؤنگا مین ابوبکر سی اس امر خیر مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اونپر ایکدن یعنی دنونمین سی کہا عمر نی پس لایا مین آدہا مال اپنا پس فرمایا آنحضرت نی کس قدر باقی رکہا تو نی اپنی اہل وعیال کی لیی پس کہا مینی کہ باقی چہوڑا مینی اپنی اہل وعیال کی لیی مانند اوسکی کہ لایا ہون یعنی آدہا لایا ہون اور آدہا باقی رکہا اور لائی ابوبکر جو کچہہ تہا اونکی پاس **ف** ح اور یہان ایک اشارہ نکلتا ہی کہ فرضا آدہا مال عمر کا زیادہ تہا اوس چیز سی کہ ابوبکر لائی لیکن چونکہ جو کچہہ کہ تہی لی آئی فضیلت اونکی عمر پر باقی رہی جبکہ حدیث مین آیا ہی افضل الصدقۃ جہد المقل پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ ای ابوبکر کیا چہوڑا تو نی اپنی اہل وعیال کی لیی پس کہا ابوبکر نے کہ باقی چہوڑا ہی مینی اونکی لیی خدا کو اور رسول خدا کو **ف** ح یعنی خدا اور رسول کی رضا چہوڑی ہی یا یہہ معنی ہین کہ کچہہ مال مین سی باقی نہین چہوڑا ہی مینی فضل خدا کا اور رزاقیت اوسکی اور امداد واعانت رسول خدا کی اونکی لیی بس ہی اگر کل مال ابوبکر کا زیادہ تہا آدہی مال عمر کیسی تو کچہہ شبہہ نہین ہی اونکی فضیلت مین اور اگر کم بہی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل تہا **ت** کہا مینی کہ سبقت نہین لیجا سکنے کا مین ابوبکر پر ہرگز نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** ح یعنی آج کہ باوجود ہونی سبب سبقت کی سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز اونپر سبقت نہ لیجاؤنگا اور بعضی روایتونمین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا دونونکی لیی مابینکما ما بین کلمتیکما یعنی فرق درمیان تمہاری بیچ فضل کی ایسا ہی کہ جیسا درمیان قول تمہارے کی ہی کہ مذکور ہوا وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سی کہ ابوبکر حاضر ہوئی آنحضرت کی پاس پس فرمایا آنحضرت صلعم نی اونکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہی آگ دوزخ سی پس اوس روز نام رکہی گئی یعنی لقب دی گئی ابوبکر عتیق نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح وجوہ تشبیہ عتیق کی اور بہی علمانی بیان کی ہین کہ عتیق بمعنی حسن اور جمال اور کرم اور نجابت اور خیریت کی بہی آتا ہی لیکن حدیث مین صریح آگیا ہی کہ عتیق بمعنی آزاد کیے گئے کی آگ سی ہی اور ایسے ہی اور روایت مین آیا ہی قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اور نام اونکا عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین نسب مین جا کر انکا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب مین ملتا ہی اور حاضر ہوئی یہہ آنحضرت کی ساتہہ تمام مشاہد مین اور نہین جدا ہوئی آنحضرت سی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور مردونمین اول یہی اسلام لائی ہین اور تہی یہہ سفید رنگ دبلی خفیف رخسار ونکی خوبصورت دہسی ہوئی آنکہین بلند پیشانی اور انکی ماں باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہہ بات کسی صحابی کے لیے حاصل نہین ہوئی اور پیدائش انکی مکہ مین ہی سال فیل کی دو برس اور چار مہینی بعد اور مری مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ تیرہ ہجری مین درمیان مغرب اور عشا کی اور عمر انکی تریسٹہہ برس کی تہی اور وصیت کی تہی یہہ کہ غسل دین اونکو بیوی اونکی اسماء بنت عمیس پس غسل دیا اونکو اسمانی اور نماز پڑہی اونپر عمر بن الخطاب نے اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور روایت کی اونسی خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سی اور نہین روایت کی گئی اونسی حدیث مگر تہوڑی بسبب قلت مدت اونکی کی بعد آنحضرت کے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول اون شخص نکا ہون کہ پہٹی گی اونسی زمین یعنی قبر ونسی جو لوگ اوٹہین گی اونمین سی اول مین ہی اوٹہونگا بعد میری ابوبکر بعد اونکی عمر کہ ایک حجری مین حضرت کی ساتہہ مدفون ہین پہر آؤنگا مین بقیع کی

مدفونونکی پاس پس اوٹھائی اور جمع کیے جاوینگی ساتھہ میرے پھر انتظار کرونگا مین اہل مکہ کا یہانتک کہ جمع کیا جاونگا مین درمیان مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ع** یعنی درمیان
اہل مکہ کی اور مدینہ کی محشر قیامت مین حضرت انتظار کرینگی اہل مکہ کا بقیع مین یہانتک کہ جمع ہونگی پھر متوجہ ہونگی طرف محشر کی کہ وہ زمین شام کی ہے پس جمع ہونگی وہان
ساتھہ تمام خلایق کی **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبريل فاخذ بيدي فاراني باب
الجنة الذي يدخل منه امتي فقال ابو بكر يا رسول الله وددت اني كنت معك حتى انظر اليه فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك يا ابا بكر اول من يدخل الجنة من امتي رواه ابوداود
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی میری پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھہ میرا **ف ح** اور یہہ شب معراج مین تھا یا اور وقت کہ
بہشت مین جاتی تھی **ت** پس دکھایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی اوس سے امت میری پس کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ دوست رکھتا ہون مین کاشکی ہوتا
مین ساتھہ آپکی تا دیکھتا مین طرف اوس دروازہ کی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ ہو اے ابوبکر تو اول اون شخصونکا ہے کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سے
نقل کی یہہ ابوداود نی **ف ع** یعنی پس دیکھیگا تو دروازہ اوسکا اور داخل ہوگا سب کی پہلی اور یہہ مراد ہے کہ بہشت کے دروازہ دیکھنے کیا آرزو کرتا ہے تو میرے لیے ایسی چیز ہے کہ اعلی اور
افضل ہے اس سے اور وہ درآنا تیرا ہے ساتھہ میرے بہشت مین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ ابوبکر افضل ہین امت مین والا کاہیکو سبقت کرتی اونسے بیچ دخول
جنت کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمر ذكر عنده ابو بكر فبكى وقال وددت ان عملي كله مثل عمله يوما واحدا من ايامه
وليلة واحدة من لياليه اما ليلته فليلة سار مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الغار فلما انتهيا اليه قال والله لا تدخله
حتى ادخل قبلك فان كان فيه شيء اصابني دونك فدخل فكسحه ووجد في جانبه ثقبا فشق ازاره وسدها به وبقي منها اثنان فالقمهما
رجليه ثم قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم ادخل فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع راسه في حجره فنام فلدغ ابو بكر في
رجله من الجحر ولم يتحرك مخافة ان ينتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم فسقطت دموعه على وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ما لك يا ابا بكر قال لدغت فداك ابي وامي فتفل رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب ما يجده ثم انتقض عليه وكان سبب موته
واما يومه فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتدت العرب وقالوا لا نؤدي زكوة فقال لو منعوني عقالا لجاهدتهم عليه فقلت يا خليفة
رسول الله تألف الناس وارفق بهم فقال لي اجبار في الجاهلية وخوار في الاسلام انه قد انقطع الوحي وتم الدين اينقص وانا حي رواه رزين
روایت ہے عمر رض سے کہ ذکر کیے گئے اونکی نزدیک ابوبکر پس روئی عمر اور کہا دوست رکھتا ہون مین کاشکی عمل میری تمام عمر کی مانند عمل ابی بکر کی ہوتی بیچ ایکدن کی
دونون عمر اونکی سے یعنی بیچ زمانہ حیات آنحضرت کی یا مانند عمل ایک رات اونکی کی ہوتا راتون اونکی سے یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت کی اے پر رات ابوبکر کی پس وہ
رات کہ سفر کیا اور ہجرت کی اوسمین ابوبکر نی ساتھہ آنحضرت کی طرف غار کی پس جبکہ پہنچے آنحضرت اور ابوبکر طرف غار کی یعنی اور چاہا آنحضرت نے جانا اوسمین کہا ابوبکر نی قسم ہے
خدا کی نہ داخل ہو تم غار مین یہانتک کہ داخل ہوئین مین پہلی آپکے اسلیے کہ اگر ہوا وہ مین کچھہ یعنی موذی چیز جسم دشمن یا حشرات الارض سے یا مانند سانپ اور بچھو وغیرہ کی تو پہنچے مجکو ضرر اوسکا
نہ آپکو پس داخل ہوئی ابوبکر غار مین پہلی آنحضرت کی پس جھاڑا اوسکو ابوبکر نی اور پائی بیچ ایک جانب غار کی کئی سوراخ پس پھاڑا ابوبکر نی تہبند اپنا اور بند
کیا سوراخونکو تہبند کی چیتھڑونسے اور باقی رہے اون سوراخون مین سے دو سوراخ پس ڈبدیے اونمین دونون پاؤن اپنی مانند لقمہ کی موتہہ مین یعنی جبکہ تہبند
مین سے کچھہ اون سوراخونکی اندر بہر سکے نہ بچا تو دونون پاؤن اڑا دیے تاکہ نکلی موذی جانور کہ نہ ہے پھر کہا ابوبکر نی آنحضرت کو کہ آئیے پس داخل ہوئے آنحضرت اور رکھا سر مبارک اپنا گود مین ابوبکر
کی اور آرام کیا **ف ع** پس سونا عالم کا عبادت ہے جیسے کہ سونا ظالم کا عبادت ہے ساتھہ دوا ہتھیارون مختلف کی **ت** پس کاٹی گئی ابوبکر بیچ پاؤن اپنی کی سوراخ
یعنی سانپ نے کاٹا اونکی پاؤن مین اور نہ ہلی ابی بکر واسطی خوف اسکی کہ جاگ اوٹھین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گری آنسو ابوبکر کی پیغمبر خدا صلعم کی چہرہ مبارک پر یعنی

تمتہ

پس بیدار ہوئی اور دیکہا روتا ابوبکر کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہوا تجکو ای ابو بکر کہا ابو بکر نی کہ کاٹا گیا مین فدا ہون تم پر مان باپ میری پس ڈالا آب دہن مبارک آنحضرت نی پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتی تہی اوسکو ابو بکر یعنی درد وایذا پہر رجوع کیا اثر زہر نی ابو بکر پر اور ہوا یہی سبب موت ابی بکر کا **ف ح** ع آخر عمر مین کہ سانپ کے زہر کی اثر سی مری پس حاصل ہوئی اونکی لیی شہادۃ فی سبیل اللہ اصحابت مین کہ رفیق تہی آنحضرت کے راہ مین اور یہہ ایسا تہا کہ جیسی حضرت کو بیچ خیبر کی بکری مین زہر دیا تہا اور وقت وفات کی اوسکا اثر ظاہر ہوا **ت** اور ای پر دن ابی بکر کا کہ آرزو کرتا ہون کہ عمل تمام عمر میری کی مثل عمل اوس روز کی ہون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا نی مرتد ہوئی بعضی عرب اور کہا کہ نہین دینگی ہم زکوۃ **ف ح** ع یہہ کہنا بطور انکار کی تہا کہ منکر ہوئی وجوب زکوۃ کی یا ترک کیا اوسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہی کہا بعضی علما ہماری نی کہ جسکو کہا جاوی کہ ادا کر زکوۃ اور وہ کہی نہین ادا کرتا مین کافر ہو جاتا ہی **ت** پس کہا ابو بکر نی اگر نہ دینگی مجکو رسی اونٹ کی باندہنی کی البتہ جہاد کرونگا مین اونپر یعنی اوسکی لینی پر بالسبب دینی اوسکی کی **ف** ع مراد عقال عین کی زیر سی رسی ہی کہ باندہا جاتا ہی اوس سی اونٹ جو لیا جاتا ہی زکوۃ مین اصلی کہ اونٹ کی مالک پر سپرد کرنا اونٹ کا اور واقع ہوتا ہی قبض ساتہہ باندہنی کی اور بعضون نی کہا عقال زکوۃ یکسالہ اونٹ یا بکری کی عقال ای دونون معنے آئی ہین اور مشہور معنی اول ہین یعنی رسی مذکور اور قاموس معنی ثانی کی لایا ہی اور کہا کہ یہہ ہی مراد ساتہہ قول ابی بکر رضؓ کی کو مَنَعُوْنِی عِقَالًا اور ایک روایت مین عناقا ہی آیا ہی یعنی بکری کی بچہ کی کہ پورا برس روز کا نہو **ت** پس کہا مینی ای خلیفہ رسول اللہ کی موافقت اور لطف کرو لوگونسی اور نرمی کرو ساتہہ اونکی پس کہا مجکو آیا تو شجاع اور قوی اور بڑا غصہ والا تہا زمانہ جاہلیت مین اور سست ونامرد ہوگیا اسلام مین یعنے ایام اسلام مین اور بیچ احکام اوسکیکے **ف** ع حضرت ابوبکر رضی نی نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی اور مداہنت پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابوبکر کی ہی باوجودیکہ آیا ہی کہ حضرت علی رضؓ ہی ساتہہ عمر کی شریک تہی اس رائی مین لیکن پہر خیال کیا اونہون نی اسکات **ت** تحقیق شان یہہ ہی کہ تحقیق منقطع ہوگئی وحی یعنی پس نہین پہنچ سکتی ہین ہم طرف یقین کی پس ضرور ہی ہماری لیی خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہووی دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ

باب ہی بیچ بیان مناقب عمر رضؓ کی **ف ح** مناقب عمر رضؓ کی بہت ہین اور بس ہی اونکی منقبت مین کہ تائید کی خدا تعالی نی دین کی بسبب اونکی یعنی ساتہہ قبول کرنی دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب سے اعلی اور افضل یہہ ہے کہ الہام کیی جاتی تہی ساتہہ صواب کے اور ڈالا جاتا تہا اونکی دلمین حق اور موافق پڑتی رائی اونکی ساتہہ وحی اور کتاب کی اور رائی اونکی دلیل حقیقت خلافت صدیق کی ہی جیسی کہ قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نی مجاہد سی کہا تہی عمر اپنی عقل سی کہتی ایک بات پس نازل ہوتا ساتہہ اوسکی قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی سی لایا ہی کہ قرآن ایک رائی عمر کی رائی مین سی ہی اور ابن عمر سی لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نی فرمایا کہین لوگ ایک بات ایک چیز مین اور کہی عمر اوسمین مگر کہ اوتری قرآن ساتہہ مانند اوسچیز کی کہ کہی عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفا اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سی ذکر کیی ہین علمانی اور شیخ یعنی شیخ عبد الحق رح نی شرح مین اونکو ذکر کیا ہی وہان دیکہنا چاہیی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِیْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَكُ اَحَدٌ فِیْ اُمَّتِیْ فَاِنَّهٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ**

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی الہام کیی گئی بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی امتون مین سی **ف ح** لفظ محدث ساتہہ زبر دال مشدد کی بمعنی ملہم کی ہی گویا ساتہہ اوسکی بات کیا جاتا ہی اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایۃ اور مجمع البحار مین کہا محدث وہ شخص کہ ڈالی جاتی ہی اوسکی دلمین ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتہہ اوسکی ساتہہ حدس وفراست ایمان کی مخصوص کرتا ہی حق تعالی ساتہہ اوسکی جسکو چاہتا ہی اپنی بندون مین اور بعضون نی کہا کہ محدث وہ کہ جب ظن کری ساتہہ ایک چیز کی صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہی ساتہہ اوسکی اور بعضون نی کہا کہ کلام کرتی ہین ساتہہ اوسکی ملائکہ اور ایک روایت مین مکلمون ساتہہ تشدید لام کی بجای محدثون کی آیا ہی **ت** پس اگر ہو میری امت مین کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہوگا نقل کیی یہہ بخاری اور

مسلم نے **ف** مقصود شک و تردد نہیچ وجود محدث کی اس امت مین نہین ہے ایسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتونکی ہے اور جبکہ اگلی امتو نمین موجود ہون تو اس امت مین بطریق اولی ہونگے بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہے جیسے کہتے ہین کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا مین ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص فلانیکا ہے ساتہہ کمال دوستی کے

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ نِسْوَۃٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یُکَلِّمْنَہٗ وَیَسْتَکْثِرْنَہٗ عَالِیَۃً اَصْوَاتُہُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُ فَقَالَ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ ہٰؤُلَاۗءِ اللَّاتِیْ کُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَکَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ یَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِہِنَّ اَتَہَبْنَنِیْ وَلَا تَہَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیْہٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطٰنُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ زَادَ الْبَرْقَانِیُّ بَعْدَ قَوْلِہٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَضْحَکَکَ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا پروانگی مانگی عمر رض نی واسطی درانیکی انحضرت کی پاس اور انحضرت کی پاس تہی کتنی ایک عورتین قریش مین سی کہ کلام کرتی ہین انحضرت سے مراد عورتون سے ازواج مطہرات ہین کہ نفقہ طلب کرتی تہین انحضرت سے اور بہت طلب کرتی تہین نسبت اوسکے کہ انحضرت انکو پہنچاتی تہے درحالیکہ بلند تہین آوازین اون عورتونکی **ف** ع احتمال ہی کہ یہہ بلند کرنا آواز کا ہو پہلی نہی کی بلند کرنی آواز کی سی اوپر آواز نبی صلعم کی اور احتمال ہی کہ بلندی آواز اونکی کی ہوئی ہو بسبب اجتماع اونکی کی آوازین نہ یہہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراد بلند تہا انحضرت کی آواز سی کہتا ہو مین کہ نہین ہی کلام مین دلیل اسپر کہ آوازین اونکی انحضرت کی آواز سی بلند تہین تاکہ وارد ہو اشکال ساتہہ قول اللہ تعالی کی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الخ بلکہ مراد یہہ ہی کہ اونہون نی اوس حالت مین برخلاف عادت پست آوازی اپنی کی بلند کین تہین آوازین اپنی کلام کرنی مین ساتہہ انحضرت کی باعتماد حسن خلق آپ کی کی **ت** پس جبکہ اذن چاہا عمر نی اور چاہا درانا اوتہین وہ عورتین اور دوڑین طرف پردہ کی یعنی تاکہ چہپین پس داخل ہوئی عمر اسحالت مین کہ انحضرت ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بسبب اوٹہنی اور بہاگنی عورتونکی کہا عمر نی کہ ہمیشہ ہنساوی اللہ دانت آپکی **ف** ع یعنی ہمیشہ خوش رکہی کہ باعث ہی آپکی دانتونکی کہلنیکا ولیکن بالضرور کچہہ سبب ہے اسکا اور ظاہر ہوا ہی کوئی امر عجیب پس مطلع کیجیی مجکو اوسپر **ت** پس فرمایا انحضرت نی کہ تعجب کیا مین ان عورتون سے کہ تہین میری پاس درغوغا کرتی تہین پس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سی ہو گئین پردہ مین یعنی تیری سی کہا عمر نی یعنی خطاب کرکر اون عورتونکو کہ ای دشمنون اپنی جانون کی آیا ہیبت رکہتی ہو اور ڈرتی ہو مجسی اور ہیبت نہین رکہتی تم پیغمبر خدا صلعم سی کہا عورتون نی کہ ہان ڈرتی ہین ہم تجسی تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہی **ف** یہہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور ملا علی شرح نی عکس اسکے لکہا ہی یعنی تو برا بد کلام اور بہت سخت دل ہی بخلاف انحضرت کی کہ وہ خوش خلق ہین جیسی کہ خبر دی اللہ سبحانہ نی وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ فرمایا وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ **ت** پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اور کلام کر اور نہ التفات کر انکی جواب کیطرف ای بیٹی خطاب کے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی ہرگز نہین ملتا تجسی شیطان اسحالت مین کہ تو چلنی والا ہوتا ہی راہ مین مگر کہ چلتا ہی شیطان اور راہ مین غیر راہ تیری کی **ف** ح اور تیری ساتہہ ایک جائی جمع نہین ہوتا اور تیری سامنی نہین ٹہر سکتا جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ شیطان بہاگتا ہی عمر کی سایہ سے لفظ فج ساتہہ زبر فا کی و تشدید جیم کی راہ کشادہ کو یا مزدہیہ کہا اگر راہ کشادہ ہوتی او رہو سکتا کہ آدمی ایک جانب سے گذر جاوی لیکن باوجود اسکی خوف و ہیبت تیرے نہین چہوڑتی اوسکو کہ اسطرف آوی یا مراد مدح سی یہان راہ مطلق ہی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور کہا حمیدی نی یعنی اپنی جامع بین الصحیحین مین زیادہ کیا برقانی نی بعد قول اونکی کی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا تجکو **ف** ح برقانی ساتہہ زبر با اور زیر اوسکی کی اور بعضون نی ساتہہ پیش کی بہی کہا ہی نام ایک محدث کا ہی منسوب طرف برقان کی کہ ایک قریہ ہی خوارزم مین **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَاَةِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان ملا مین ساتھہ رمیصا کی **ف** ح رمیصا ساتھہ پیش اور زبر میم اور جزم ہی کی اور صاد مہملہ ممدودہ کی بیوی تہین ابوطلحہ انصاری کی اور مان انس بن مالک کی اول مالک کی نکاح مین تہین پہر ابوطلحہ کی نکاح مین آئین اور اونکو غمیصا ساتھہ غین معجمہ کی بہی کہتی ہین اور رمص چیپڑ سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہو اور اگر جاری ہو اوسکو غمص کہتے ہین **ت** اور سنی مینی آواز پانو کی پس کہا مینی کہ کون ہی یہہ آہٹ و الا پس کہا کہنی والی نی یعنی جبرئیل نی یا اور کسی فرشتہ نی یا بہشت کی داروغہ نی کہ یہہ بلال ہے اور دیکہا مینی ایک محل کہ اوسکی جانب مین ہے ایک عورت نوجوان یعنی مملوکہ یا حور پس کہا مینی کہ واسطی کسکی ہی یہ محل اور جو کچہہ کہ اسمین ہی اور گرد اسکی پس کہا ایک جماعت نی جنتیون مین سی یا محل کی رہنی والون سی کہ یہہ عمر بن الخطاب کی لیی ہی پس چاہا مینی کہ داخل ہوؤن اوس محل مین پس دیکہون طرف اوسکی یعنی اندر سی جیسی کہ دیکہا مینی باہر سی پس یاد کی مینی غیرت تمہاری یعنی شدت غیرت پس کہا عمر نی قربان ہون تم پر باپ مان میری یا رسول اللہ کیا تمہاری داخل ہونی پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضون نی کہا کہ کلام مین قلب ہے اور اصل یون ہی اعلیک اغار اور بعضے روایتون مین آیا ہی کہ عمر رضی نی کہا وَهَلْ رَفَعَنِي اللّٰهُ اِلَّا بِكَ وَهَلْ هَدَانِي اللّٰهُ اِلَّا بِكَ

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ مین سوتا تہا دیکہتا ہون مین لوگونکو کہ روبرو لائی جاتی ہین اور دکہائی جاتی ہین مجکو اور اونپر کرتی ہین بعضی اونمین سی ایسی ہین کہ پہنچتی ہین سینہ تک اور بعضی اونمین سی ایسی ہین کہ کمتر ہین اوسسی **ف** ح یعنی کوتاہ تر اوسسی کہ سینہ سی اونچی تہی اسیطرح تفسیر کیا ہی اسکو انہی اور ملا علی رح نی کہا یعنی کوتاہ تر اوسسی یا دراز تر اوسسی **ت** اور روبرو لائی گئی مجپر عمر بن الخطاب اسحال مین کہ اوپر تہا کرتہ پڑا کہینچتے تہی اوسکو یعنی زمین مین بسبب درازگی اوسکی کی کہا بعضے صحابہ نی پس کیا تعبیر کی آپ نی عمر کی اس کرتہ کہینچنے کی فرمایا آنحضرت نی کہ تعبیر کیا مینی اوسکو ساتھہ دین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور معنی یہہ ہین کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت اونکی مین باوجود دراز ہونی زمانہ امارت اونکی کی اور فتوحات خوب آتی رہینگی اونکی حالت حیات مین یا اسلیی دین کو تشبیہ دی کرتی کی ساتھہ کہ دین شامل ہی انسان کو اور محافظ ہی اوسکا اور بچاتا ہی انسانکو آفات دارین سی مانند بچانی کپڑی کی اور شمول اوسکی کی اوسکو

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اوس وقت کہ مین سوتا تہا لایا گیا مین ایک پیالہ دودہ کا یعنی پیالہ دودہ کا بہرا ہوا مجکو لاکر دیا پس پیا مینی وہ دودہ یہانتک کہ تحقیق مینی البتہ دیکہی سیرابی کہ نکلتی ہے میری ناخنون مین یعنی بسبب کثرت اوس دودہ کی پہر دیا مینی بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو **ف** ع یعنی بہت سا خالص جو بچا ہوا اپنا عمر کو دیا پس نہین منافی ہی اسکی کہ جہوٹا اونکا حاصل ہوا صدیق کو بہی اسلیی کہ وہ بہت تہوڑا تہا اور نہین منافی اسکی کہ جہوٹا اونکا عثمان اور علی رضہ کو بہی پہنچا اسلیی کہ اونکی لیی نہین تہا صاف **ت** کہا بعضی صحابہ نی کہ پس کیا تعبیر دی تمنی دودہ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر دی مینی اوسکی علم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع لکہا ہی علما نی کہ صورت مثالیہ علم کی اوس عالم مین دودہ ہی جو کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتی تو تعبیر اوسکی یہہ ہی کہ علم خالص نافع نصیب اوسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کے درمیان دودہ اور علم کی یہہ ہی کہ دودہ اول غذا بدن کی ہی اور سبب اصلاح بدن کا اور علم اول

غذا روح کی ہی اور سبب اصلاح اوسکیکا اور بعضون نی کہا کہ تجلی علمی نہین واقع ہوتی ہی مگر بیچ چار صورتونکی پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مشتمل ہی اونکو وہ
آیۃ کہ جسمین ذکر کی گئین ہین نہرین جنت کی پس جسنی پیا پانی دیا جاویگا علم لدنی اور جسنی پیا دودہ دیا جاویگا علم اسرار شریعت کا اور جسنی پی شراب دیا جاویگا علم
کمال کا اور جسنی پیا شہد دیا جاویگا علم بطریق وحی کی اور کہا بعض عارفین نی کہ چارون نہرین عبارت ہین چارون خلیفونسی اور مطابق ہی اسکی تخصیص دودہ کی
ساتہہ عمر رضا کی احادیث مین اور منقول ہی ابن مسعود سے کہ اونہون نی کہا اگر جمع ہو علم عرب کے قبیلونکا ترازو کی ایک پلڑے مین اور رکہا جاوی علم عمر کا ایک پلڑے مین تو
البتہ غالب آویگا علم عمر کا اور صحابہ اعتقاد رکہتی تہی کہ عمر علم کی دس حصونمین سی نو حصی لی گئی ہین وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ
مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ
عَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ یَدِ
اَبِیْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِیْ یَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرِیَّهٗ حَتّٰی رَوِیَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا سنا مینی آنحضرت سی فرماتی اوسوقت کہ مین سوتا تہا دیکہا مینی اپنی تئین اوپر کنوین بی من کی کہ اوسپر ایک ڈول ہی ف ح قلیب قاف
کی زبر اور لام کی زیر سی وہ کنوان کہ جسکا من بنا نہوا اور اوسکی مقابل مین طوی ہی کہ جسکا من تہر اور اینٹ کا بنا ہوا اور کہا علمانی کہ قلیب دیکہانا طوی تا معلوم ہو
کہ ہمت اہل دین کی موقوف اوپر معانی مطلوبہ کے ہی نہ اوپر قالبون نبی ہوئی کی ت پس کہینچا مینی پانی اوس کنوین مین سی جسقدر چاہا اللہ نی پہر لیا ڈول
ابن ابی قحافہ نی یعنی ابو بکر صدیق نی پس کہینچا ابو بکر نی اوس کنوین مین سی ایک ڈول یا دو ڈول ف ح یہہ شک راوی کی ہی اور صحیح روایت ذنوبین
کی ہی اشارہ ہی طرف قلت زمانہ خلافت اونکی کی کہ کچہہ اوپر دو برس ہین اور ذنوب ساتہہ زبر ذال معجمہ کے ڈول پانیکا بہرا ہوا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ لفظا و معنی ڈول کے
ہی پس نہین احتیاج طرف تخطیہ راویکی اور طرف شک و تردد اوسکی کی ت اور بیچ کہینچنی ابی بکر کی سستی ور ناتوانی ہی ف ح اسمین نقصان اور کمی رتبہ ابی بکر
کی نہین ہی اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا اوپر ابکی بلکہ خبر دینی ہی کمی مدت ولایت اونکی سی اور کثرت انتفاع لوگونکی عمر کی ولایت مین اور بعضون نی تفسیر کیا ہی
ضعف کو ساتہہ نرمی اور مہربانی کی نہ سستی اور ناتوانی کی ت اور اللہ بخشی ابو بکر کی اپنی سستی اونکی کو ف ح اسمین ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا
طرف ابی بکر کی نہین ہی بلکہ یہہ کلمہ یون ہی مانند عرف عادت لوگونکی ہی کہ کہتی ہین فلانی نی ایسا کیا خدا بخشی اوسکو ت پہر ہوگیا وہ ڈول چرس پس لیا اوسکو
عمر ابن خطاب نی پس نہین دیکہا مینی کسی قوی شخص کو لوگونمین سی کہ کہینچتا ہو کہینچنا عمر کا سا یہانتک کہ سیراب کیی لوگون نی اونٹ اپنی اور بٹہائی اونٹ اور
مقرر کیی اونکی لیی عطن ف ع عطن کہتی ہین اونٹونکی بیٹہنی کی جگہہ کو گرد پانی کی کہا قاضی نی کہ شاید کہ کنوان اشارہ ہی طرف
دین کی کہ جو منبع ہی اون چیزونکا کہ اونکی سبب سے زندہ ہوتی ہین نفوس اور تمام ہوتا ہی امر معاش اور کہینچنا پانیکا اشارہ ہی طرف اوسکی کہ یہہ امر دین پہنچا رسول
خدا سی طرف ابو بکر کی اور اونسی طرف عمر کی اور کہینچنا ابو بکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہی طرف کوتاہی مدت خلافت اونکی کی کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ مین برس
یا دو برس رہیگا پہر منتقل ہوگا طرف عمر کی اور ہوئی مدت خلافت اونکی دس برس اور تین مہینی اور ضعف اونکا اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگا اونکی ایام خلافت مین
اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہی طرف اسکی کہ متواضع ہونگی اور مدارات لوگونکی کرینگی اور سیاست اونکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول
حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہہ جملہ دعائیہ معترضہ ہی ذکر کیا اوسکو آنحضرت نی تاکہ جانا جاوی کہ یہہ معاف اور مغفور ہی اونسی غیر جارح ہی اونکی منصب مین اور
ہو جانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کی اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگی ایام خلافت اونکی مین تعظیم دین کی اور بول بالا اسلام کا اور اوسکی کہینچنی مین قوت سی اشارہ
ہی طرف اسکی کہ کوشش کرینگی وہ بیچ ترقی دین کی اور پہیلانی اوسکی کی مشارق و مغارب مین ایسی کوشش کہ نہین اتفاق ہوئی کسیکو پہلی اونکی اور نہ بعد

اونکی اور کہا نووی نے بیچ قول حضرت کے پس کھینچا مینے اوس سے جسقدر چاہا اللہ نے پہر لیا اوسکو ابن ابی قحافہ نے اشارہ ہے طرف نیابت ابی بکر کی اور خلافت اونکی
بعد حضرت کی اور راحت پانی انحضرت کی بسبب وفات کی رنج دنیا سے اور مشقتون اوسکی سے اور بیچ قول آنحضرت کی پہر لیا اوسکو ابن الخطاب نے ابی بکر کی ہاتہہ
سے تو قول اونکی کی سیراب کیے اونٹ اشارہ ہے طرف اسکی کہ ابو بکر نے قلع وقمع مرتدونکا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانونکا اور شروع ہوئین فتوح اور تمام وکامل ہوئے
ثمرات اوسکی عمر رض کی زمانہ مین انتہی اور شیخ رح نے لکھا ہے کہ اشارہ ہے طرف انتفاع صغیر وکبیر کی بیچ زمانہ خلافت عمر کی **ت** اور بیچ روایت ابن عمر کی یون
آیا ہے کہ پہر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کی ہاتہہ سے پس ہوگیا وہ ڈول عمر رض کی ہاتہہ مین چرس پس نہین دیکہا مینے کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یَقُوْلُ بِهٖ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اللہ تعالی نے پیدا کیا اور جاری کیا ہے حق اوپر زبان عمر کی اور دل اوسکی کی نقل کی
یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داود کی ابی ذر سے یون آیا ہے کہ فرمایا انحضرت نے بلاشبہ اللہ تعالی نے رکہا ہے حق اوپر زبان عمر کی کہتا ہے ساتہہ حق کی یا تقدیر
یہہ ہے کہ کہتا ہے حق بسبب اس رکہنی کی **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِیْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا نہ تہے ہم یعنی اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو کہ سکینہ جاری
ہوتی ہے اوپر زبان عمر رض کی **ف** ع یعنی عمر بولتے ہین ایسی بات کہ آرام پکڑتی ہین اوس سے نفوس اور مطمئن ہوجاتی ہین اوس سے دل اور یہہ امر غیبی تہا کہ ڈالا گیا
تہا عمر رض کی زبان پر اور احتمال رکہتا ہے کہ مراد سکینہ سے فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہے حق اور کہا ابن مسعود نے کہ نہین دیکہا مینے عمر کو کبہی مگر کہ ہوتا ہے درمیان دونون
آنکہون اونکی کی فرشتہ کہ سیدہے راہ بتاتا ہے اونکو **ت** نقل کی یہہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی انحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم سے کہ کہا یعنی دعا کی خداوندا عزیز اور غالب کر دین اسلام کو بسبب ابوجہل بن ہشام کی یا بسبب عمر بن الخطاب کے یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونون مین سے
تا بسبب انکی اسلام قوت پکڑے پس صبح کی عمر نے یعنی بعد دعا کرنے انحضرت کی پس آئے عمر اول روز مین انحضرت کی پاس پس لائے اسلام پہر نماز پڑہی انحضرت
نے مسجد مین آشکارا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** ع ح اور پہلے اسلام لانے اونکی کی کوئی نماز آشکارا نہین پڑہ سکتا تہا اور انحضرت چہپی ہوئی تہے ارقم
مین روایت کی حاکم ابو عبد اللہ نے دلائل النبوۃ مین ابن عباس سے کہ ابوجہل نے کہا کہ جو کوئی قتل کرے محمد کو پس اوسکی لیے میرے ذمہ سو اونٹنیان ہین اور
ہزار اوقیہ چاندی کی پس کہا عمر نے الضمان صحیح یعنی تاوان صحیح ہے پس کہا ابوجہل نے ہان فی الفور دونگا بغیر تاخیر کی پس نکلے عمر پس ملا اونسے ایک شخص
اور کہا کہاں نکلا ارادہ رکہتا ہے تو پس کہا عمر رض نے کہ ارادہ رکہتا ہون محمد کی پاس جاؤنگا تاکہ قتل کرون اونکو کہا اوس شخص نے کیا نڈر ہے تو بنی ہاشم
سے کہا عمر نے کہ مین گمان کرتا ہون تجہکو کہ اپنی دین سے نکل گیا تو کہا اوس شخص نے کہ کیا نہ خبر دون مین تجہکو اس سے عجب تر بات کی بہن اور بہنوئی
تیری اپنی دین سے نکل گئے ساتہہ محمد کی پس متوجہ ہوئے عمر اپنی بہن کی مکان کیطرف اور وہ پڑہ رہے تہے سورہ طہ پس عمر بہر کر سننے لگے پہر کہٹکہٹایا دروازہ
اور بہن کی پاس گئے اور کہا کیسی تہی یہہ آواز یعنی پڑہنے کی پس ظاہر کیا اونکی بہن نے اسلام پس رات گذاری عمر رض نے غمگین یہانتک کہ اوٹہی بہن و بہنوئی
اونکی پڑہنے لگے طہ ما انزلنا پس جبکہ سنا عمر نے کہا دے مجہکو کتاب تاکہ دیکہون مین اوسکو پس جبکہ پڑہا اوسکو اس آیۃ تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا یا یہہ خدا
یہہ لایق ہے اسکی کہ نہ عبادت کیا جاوے سوائے اوسکی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس رات گذاری عمر نے جاگ کر پکارتے تہے ہر ساعت واشوقاہ

الی محمد یہانتک کہ صبح کی پس آئی اونکی پاس خباب بن ارت اور کہا ای عمر تحقیق رسول خدا نی رات گذاری جاگ کر مناجات کرتی تہی اللہ عزوجل سی یہہ کہ
غالب کری اسلام کو بسبب تیری یا بسبب ابی جہل کی اور مین امید رکہتا ہون یہہ کہ اونکی دعا نی سبقت کی ہو تیری حق مین پس نکلی عمر گلی مین ڈال کر تلوار اپنی
پس جبکہ پہنچی طرف اوس مکان کی کہ اوسمین رسول خدا تہی نکلی طرف عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا ای عمر اسلام لاو الا البتہ اوتاریگا اللہ تجہپر
جو کچہہ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنی لگی مونڈہی عمر کی اور گر پڑی تلوار اونکی ہاتہہ سی اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پہر کہا عمر نی
کہ لات وعزی کو پوجتی تہی ہم پہاڑون پر اور نالون کی اندر اور اللہ کو عبادت کرین ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہین عبادت کرینگی ہم اللہ کو پوشیدہ بعد آجکی
دن کی اور کنیت حضرت عمر کی ابو حفصہ ہی اسلام لائی سنہ چہہ مین نبوۃ سی اور بعضون نی کہا کہ سنہ پانچمین بعد چالیس مردون اور گیارہ عورتون کی اور
فاروق انکا لقب اصلی ہوا کہ ایک منافق جہگڑا ایک یہودی سی پس بلایا اوسکو یہودی نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بلایا یہودی کو منافق نی
طرف کعب بن اشرف کی کہ سردار تہا مشرکین قریش کا پہر دونون قضیہ لائی طرف پیغمبر خدا صلعم کی پس حکم کیا آنحضرت نی واسطی یہودی کی یعنی حق
پر وہی تہا اوسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم بدینگی ہم عمر کو پس کہا یہودی نی عمر سی کہ حکم کیا میری لیے آنحضرت نی پس نہین راضی ہوا منافق
حضرت کی حکم سی اور رجوع کی ہی طرف تمہاری پس کہا عمر نی واسطی منافق کی کہ اسیطرح ہی بات کہا منافق نی ہان پس کہا عمر نی کہ یہین ٹہری رہو تم
دونون یہانتک کہ نکلون مین طرف تم دونون کی پس داخل ہوئی عمر اور لی تلوار اپنی پہر نکلی پس ماری ساتہہ اوسکی گردن منافق کی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا
اور کہا کہ اسیطرح حکم کرونگا مین اوسکی لیے کہ نہ راضی ہو ساتہہ حکم اللہ کی اور رسول اوسکی کی پس اوتری آیۃ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ
اٰمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ اور کہا جبرئیل نی کہ عمر فرق کرنیوالی ہین درمیان
حق اور باطل کی پس لقب مقرر ہوا اونکا فاروق **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرٍ یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَمَا اِنَّکَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ
عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی جابر سی کہا کہا عمر نی واسطی ابی بکر کی ای بہتر لوگونکی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس کہا ابو بکر نی آگاہ ہو ای عمر تحقیق تو نی اگر کہا مجکو بہتر لوگونکا تو تحقیق سنا ہی مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی نہین طلوع ہوا آفتاب اوپر
کسی شخص کی کہ بہتر ہو عمر سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ع یہہ یا تو محمول ہی اوپر ایام خلافت انکی کی کہ اون دنون مین
سب سی بہتر تہی اور یا مقید ہی ساتہہ بعد ابی بکر کی یا مراد ہی باب عدالت مین یا طریق سیاست مین اور مانند انکی کی کہین گی واسطی تطبیق دینی کی درمیان ان
حدیثون کی **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر پیچہی میری
کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب **ف** ح اور اس عبارۃ کو محال مین ہی استعمال کرتی ہین مبالغہ اور گویا یہہ اس سبب سی ہی کہ عمر کو الہام ہوتا ہی اور القا
کرتا ہی فرشتہ اونکی دل مین حق اونکو ایک طرحکی مناسبت ہی عالم وحی سی واللہ اعلم **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِیَۃٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّکَ اللّٰہُ صَالِحًا اَنْ اَضْرِبَ
بَیْنَ یَدَیْکَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰی فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ
فَدَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِھَا ثُمَّ
قَعَدَتْ عَلَیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَیَخَافُ مِنْکَ

يَا عُمَرُ اِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہ نکلی آنحضرتؐ بیچ بعض جہادون اپنی کی پس جبکہ پہری آنحضرت جہاد سی آئی آپکی پاس ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تہی یا زنگ اوسکا کالا تہا پس کہا اوسنی یارسول اللہ تحقیق مینی نذر کی تہی کہ اگر پہیر یگا آپکو اللہ تعالی سفر سی فتح یاب تو بجاونگی ہر آپکی آگی دف **ف** دف ساتہہ پیش دال اور تشدید فی کی فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتہہ زبر دال کی بہی اور مراد دف وہ دف ہی کہ متقدمین کی زمانہ مین تہا اور جسمین کہ جہانج ہوتا ہی وہ مکروہ ہی اتفاقاً اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت ہو واجب ہے اور خوشی کرنی ساتہہ آنی آنحضرت کی قربت ہی خصوصاً کہ آنا جہاد سی ہو جسمین کہ جانین ہلاک ہوتی ہین **ت** اور گاؤنگی مین یعنی بسبب خوشی آنی آپ کی کی پس فرمایا اوسکو آنحضرت نی کہ اگر تونی نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین کی ہی تو پس بجا دف **ف ع** اسمین دلالت ظاہرہ ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتہہ نذر کی اور مانند اوسکی کی اوسجگہ کہ وارد ہوا ہی اوسمین اذن شارع کا مانند بجانی اوسکی کی اعلان نکاح مین پس یہہ جو رواج دیا ہی بعضی مشائخ یمن نی کہ بجاتی ہین دف حالت ذکر مین پس یہہ بدترین برائیونکی ہی واللہ ولی دینہ وناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مولف اسکا کہ یہہ جو بعضی صاحبون نی اس سی جواز عورت کی راگ سنی کا ثابت کیا ہی جبکہ امن ہو فتنہ سی اور بعضون نی اعراس و اعیاد مین جائز اور مختار لکہا ہی تو یہہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کی کہ بحسب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام ہی جیسی کہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہما مین ہے بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکہا ہی اگرچہ اپنی دل کی خوشی کی لیے ہو اور حدیثین جواز کے اونکی نزدیک منسوخ ہین **ت** پس شروع کیا اوس چہوکری نی بجانا دف کا پس آئی ابوبکر مسجد مین اسحال مین کہ وہ چہوکری بجاتی تہی دف بعد ازان آئی علی رضہ اور وہ چہوکری بجاتی تہی دف پہر آئی عثمان رضہ اور وہ بجاتی تہی دف پہر آئی عمر رضہ پس ڈالا دف اوس لڑکی نی نیچی چوتڑون اپنی کے پہر بیٹہی اوپر چوتڑ کے یعنی تاکہ چہپاوی عمر سی ازراہ ہیبتہ کی اوسنی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجہسی ای عمر **ف ع** مراد شیطان سی وہ کالی عورت تہی اسلیے کہ وہ شیطان الانس تہی کرتی تہی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اوسکا ہی کہ جو باعث ہوا تہا اوسکو اوپر کرنی امر مکروہ کی کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس لہو سی ہی بنا بر اسکی کہ حاصل ہوا بسبب اوسکی اظہار خوشی کا **ت** تحقیق مین بیٹہا تہا اسحالمین کہ وہ بجاتی تہی دف پس آئی ابوبکر اور وہ بجاتی رہی پہر آئی علی اور وہ بجاتی رہی پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو ای عمر ڈالدیا اوسنی دف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **ف ع** اشکال اسحدیث مین یہہ ہی کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نی فعل اوس عورت کا پہلی بلکہ حکم کیا اوسکو ساتہہ اوسکی اور ایسی ہی وقت داخل ہونی ابی بکر اور علی اور عثمان رضہ کی اور نام رکہا اوسکا آخر مین شیطان اور جواب دیتی ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اوس عورت نی آنحضرتؐ کی پہر آنیکو سلامتی سی ایک نعمت خدا کیطرف سی موجب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع مین ایسیطرح ہی حکم کیا آنحضرتؐ نی اوسکو ساتہہ پورا کرنی نذر اوسکی کی اور نکل گیا دف بجانا صنف لہو سی طرف صفت حقانیت کی اور کراہیت سے طرف استحباب کے ولیکن یہہ حاصل ہوتا تہا ساتہہ ادنی اور کمتر اوسکی کی اور جب زیادہ ہوا اور حد سی تجاوز کیا اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وہ وقت آنی عمر کی فرمایا حضرتؐ نی جو کچہہ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتہہ منع ہونی زیادتی اوسکی کی اور کرنی اوسکی کے بلا ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو نہ پہنچی ذکر کیا ہی توربشتی نی اور بعید نہین ہی یہہ کہ ہوا تہا مدت بجانی دف کی بطریق عرف کی وقت ابتدا آنی عمر کی مجلس حضرتؐ مین اور گمان کرتا ہون مین کہ یہہ ظاہر تر اور اولی ہی اوس تقریر سی کہ اوپر گذری تہی اور جہی مجکو ایک وجہ اور وہ یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ عمر رضہ نہین دوست رکہتی تہی اوس چیز کو کہ صورت اوسکی مشابہ ہو باطل کی ہو اگرچہ ہو من وجہ حق اور موید ہین اسکی بعضی روایتین چنانچہ وہ مرقاۃ مین مذکور

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ لِيْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی آنحضرت بیٹہی ہوئی پس سنی ہمنی ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنی شور وغوغا اور سنی ہمنی آواز لڑکوں کی پس کہڑی ہوئی آنحضرت پس ناگہان ایک عورت حبشیہ اچہلتی کودتی ہی اور لڑکی گرد اوسکی تہی یعنی تماشا دیکہتی تہی اوسکا پس فرمایا آنحضرت نی کہ اى عائشہ آ اور دیکہہ تماشا پس آئی میں اور رکہی مینی کلّے اپنی آنحضرت کی کندہی پر پس شروع کیا مینی دیکہنا طرف حبشیہ کی درمیان کندہی اور سر آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نی مجکو یعنی بعد ایک ساعت کی کیا نہیں ہوئی تو اس تماشا دیکہنی سی یکر رفرمایا یہہ پس شروع کیا مینی کہ کہتی تہی مین نہیں سیر ہوتی ہوں تاکہ دیکہوں مین منزلت اپنی یعنی نہایت مرتبہ اپنا اور غالب محبت اپنی نزدیک حضرت کی ف ع یعنے یہہ کہنا میرا کہ نہیں سیر ہوتی بسبب حرص دیکہنی اوسکے نہ تہا بلکہ مقصود مجکو اس کہنی سی یہہ تہا کہ دیکہوں حضرت کی نزدیک میرا مرتبہ کیسا ہی اور کتنا چاہتی ہین مجکو ترجمہ ناگہان نمودار ہوئی عمر پس متفرق ہوئے لوگ دیکہنی والی گرد اوس عورت کی سی یعنی بسبب ہیبت عمر کی اور ڈر انکار کرنی عمر کی سی اوپر پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون طرف شیاطین جن انس کے کہ تحقیق بہاگتی ہین عمر سی کہا عائشہ نی پس پہری مین اور چہوڑ دیا مینی دیکہنا اوسکا ف ح گویا یہہ کہنا باعتبار ہونی اوسکی ہی بیچ صورت لہو ولعب کے والا کیونکہ دیکہتی اوسکو آنحضرت اور دکہاتی عائشہ کو اور توجیہ اس حدیث کی بہی مثل توجیہ حدیث سابق کی ہی اور اوسمین دلیل ہی اوپر عظمت خلق آنحضرت کی اور غلبہ صفت جمال کی اوپر جلیسکہ دلالت کرتی ہی اوپر غالب ہونی صفت جلال کی عمرؓ پر ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ع جانا چاہیے کہ حدیث لعب رقص حبشیوں کی صحیحین میں اور طریق سی آئی ہے کہ حبشی مسجد مین نیزہ بازی کرتی تہی اور آنحضرت عائشہؓ کو دکہاتی تہی پس عمر آئی اور منع کیا اور پتہر مارنی شروع کیے پس آنحضرت نی فرمایا کہ چہوڑ دی انکو اے عمر کہ آج دن عید کا ہی یعنی عید کی روز کچہہ جنس لہو ولعب سے مباح ہی اور اس حدیث مین ذکر عورت حبشیہ کا اور لڑکوں کا ہی احتیاج اسکی نہیں کہ کہا جاوی کہ عائشہ کیون دیکہتی تہین اجنبیوں کو اور جواب یا جاوی کہ وہ چہوٹی تہین اوس زمانہ مین اور شاید کہ یہہ واقعہ اور ہی کسی ترمذی نے روایت کیا اور وہ اور ہی کہ شیخین نی روایت کیا واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ مَقَامِ اِبْرٰهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس اور ابن عمرؓ سی کہ عمرؓ نی کہا کہ موافقت کی مینی پروردگار اپنی کی تین چیزوں مین ف ع کہا حافظ عسقلانی نی کہ یہاں خاص تین چیزوں کی ذکر کرنیسی نفی زیادتی کی نہیں لازم آتی اسلیے کہ کتنی ہی چیزوں مین انکو موافقت حاصل ہوئی ہی چنانچہ مشہور اونمین سی قصہ قیدیوں بدر کا اور نماز پڑہنی کا منافقوں پر ہے اور اکثر جو واقف ہوئی ہین ہم اونمین سی پندرہ ہین کہا صاحب ریاض نی کہ نو تو اونمین سی لفظی ہین اور چار معنوی ہین اور دو توریت مین ہین ترجمہ ایک تو یہہ ہے کہ کہا مینی یا رسول اللہ اگر کریں ہم مقام ابراہیم کو جای نماز تو بہتر ہو یعنی صلوۃ الطواف کی جگہہ ہو کہ اوسکی گرد مین افضل ہو پس اوتری یہہ آیت اور ٹہہراؤ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ ف ع مراد مقام ابراہیم سی وہ پتہر ہی کہ جسمین نشان ہین حضرت ابراہیم کی قدم کی کہ وقت بنانی خانہ کعبہ کی اوسپر کہڑی ہوئی

ہم اوکو بناتی تہی اوسمین نشان اونکی قدم کی پڑگئی تہی روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرتؐ نی عمرؓ کا ہاتہہ پکڑا اور کہا یہہ مقام ابراہیمؑ سی پس کہا عمرؓ نی کہ کیا نہ ٹہراوین ہم اوکو جگہہ نماز کی پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ نہین حکم کیا گیا ہونمین اسکا پس غروب ہوا آفتاب یہانتک کے اوتری آیۃ مذکورہ اور مراد یہہ ہے کہ دو رکعت طواف کی وہان پڑہو کہ دو رکعتین پڑہنی بعد ہر طواف کی واجب ہین اور امر اس آیۃ مین استحباب کے لیے ہی اور بعضون نی کہا وجوب کے لیے یعنی مطلق دو رکعتین پڑہنین تو واجب ہین اور خاص مقام ابراہیم مین پڑہنین مستحب اور امام شافعی کی نزدیک بیچ وجوب دونو رکعتون کی دو قول ہین **ترجمہ** اور دوسری چیز یہہ ہے کہ کہا مینی یا رسول اللہ داخل ہوتے ہین آپکی بیویون پر نیک اور بد یعنی یہہ مناسب آپکی شان وعظمت کے نہین دیکہتا ہون مین پس اگر حکم کرتی آپ اپنی بیویونکو کہ پردہ مین رہین اور لوگونکی سامنی نہ آوین تو بہتر ہوتا پس اوتری آیۃ پردہ کی **ف** یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اور یہہ حجاب آنحضرتؐ کی بیویون پر واجب تہا سوا اوس ستر عورت کی ہی کہ تمام عورتون پر واجب ہے اوس تفصیل سی کہ فقہ مین مذکور ہی یعنی اونکی لیی یہہ حکم تہا کہ بالکل لوگونکی سامنی آوین اگرچہ کپڑون مین پوشیدہ اور مستور ہون یہہ حکم خاص ازواج مطہرات کی لیی تہا اور اونکو درست ہی کہ خوب طرح اپنی تئین ڈہانک کر اگر نکلین تو درست ہی اور تیسری یہہ کہ مجتمع اور متفق ہوئین عورتین آنحضرتؐ کی بیچ قصہ غیرت کی **ف** مراد قصہ غیرۃ سی وہی قصہ آنحضرتؐ کی شہد پینی کا ہی حضرت زینب کے پاس کہ بالاجمال وہ قصہ یون ہے کہ آنحضرت صلعم کو شہد پسند تہا حضرت زینب کے ان کہین سے شہد آیا تہا حضرت جو اونکی نوبت کی دن تشریف لائی تو اونہون نی حضرت کو پلایا اور حضرت کچہہ زیادہ ٹہری اونکی ان بہ نسبت اور دنون کی پس اتنی حضرت عائشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جسکی پاس ہم مین سے آوین تو کہی کہ آپ مین سے بو مغافیر کی آتی ہی اور مغافیر ایک قسم ہی گوندکی بدبو دار پس آنحضرتؐ نی شہد کو اپنی پر حرام کیا بلحاظ اوسکی کہ یہہ بدبو اوسکی ہو اور اون بیویون نی یہہ اسلیی کیا کہ آنحضرتؐ زینب کے ان شہد پینی کی لیی بہر نہ ٹہرین چنانچہ یہہ قصہ بیچ تفسیر سورہ تحریم کی اور حدیث مین مفصل مذکور ہی **ترجمہ** پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرتؐ تمکو ای بیویو تو امید ہے کہ پروردگار اونکا بدل دیگا اونکو بیویان بہتر تمسی پس اوتری یہہ آیۃ اسطرح یعنی موافق اونکی کلام کی لفظًا ومعنًا اور بیچ ایک روایت ابن عمرؓ کی یون آیا ہی کہ کہا ابن عمرؓ نے کہا عمرؓ نی کہ موافقت کی مینی اپنی پروردگار کی بیچ تین چیزونکی ایک تو نماز ادا کرنی مین بیچ مقام ابراہیم کی دوسرے حکم کرنی مین ساتہہ پردہ کرنیکی آنحضرتؐ کی بیویونکو تیسرے بیچ قیدیون بدر کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ح** کہ حکم کیا مینی غزوہ بدر کی قیدیونکی قتل کرنیکا اور آنحضرتؐ نی مشورہ ابی بکرؓ کی فدیہ لیا اور خلاص کیا پس آیۃ نازل ہوئی موافق رای میری کے **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سی کہ کہا فضیلت دیی گئی آدمیو پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزون کے ایک تو بسبب ذکر کرنی اونکی قیدیونکو روز بدر کی حکم کیا عمرؓ نی اونکی قتل کرنیکا پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اگر نہ ہوتا لکہا ہوا یا حکم اللہ کیطرف سے سبقت لیگیا یعنی پہلی سی لوح محفوظ مین یا علم الہی مین ثابت ہی کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین نہین عذاب کیا جاویگا یا یہہ کہ اہل بدر مغفور ہین اگر ایسا نہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اوس چیز کی کہ لیا تمنی یعنی فدای عذاب بڑا **ف** ع یعنی دنیا مین پہلی آخرت کی اور فدیہ جو اونہون نی لیا دن بدر کے کفار سی تو خطا اجتہادی ہوئی اونکو کہ لیا تہا اونہون نے فدیہ یہہ سمجہہ کر کہ لینا مال کا اونسی انسب ہے تاکہ تقویت پاوین مومن بسبب اوسکی اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب چہٹنی کی بعد اوسکی اور یہہ رائے تہی ابوبکرؓ کی اور اور بعضون کی کہ تابع ہوئے تہی اونکی صاحبان صفت جمال سے اور بعضی کہتی تہی کہ قتل ہی کرنا چاہیی اونکو اسلیی کہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کی اور یہہ قول تہا عمرؓ کا اور اونکا کہ موافق تہی اونکی صاحبان صفت جلال سے اور ہرگاہ کہ تہی آنحضرتؐ

ایل اپنی کمال سے طرف صفت جمال کی اختیار کیا قول صدیق کا فی الحال اور تفصیل اسکی ریاض الصالحین میں حضرت عمر سے یون لکہی ہی کہا جبکہ ہوا دن بدر کا
فرمایا آنحضرت نے کہ کیا رای ہی ان قیدیونکی حق میں پس کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ چچا کی بیٹے اور کنبے کی بیٹے اور بہائیونکی بیٹے ہین سوائے اسکی نہین کہ لیوینگی
ہم اونسے فدیہ پس ہوگی ہماری لیے قوت مشرکونپر اور شاید ہے کہ ہدایت کرے اونکو اللہ طرف اسلام کی اور ہوویں ہمارے مددگار فرمایا حضرت نے کیا ہی رای تیری
ای ابن الخطاب کہا مینے یا رسول اللہ نہین مناسب دیکہتا مین جو چیز کہ مناسب دیکہی ابوبکر نے ولیکن یہہ پیشوا کفر کی اور سردار اونکے ہین پس مارین ہم اونکو اور مارین
گردنین اونکی کہا عمر نے پس قصد کیا آنحضرت نے اوس چیز کا کہ کہی ابوبکر نے اور نہ قصد کیا اوس چیز کا کہ کہی مینے اور لیا اونسے فدا پس جبکہ صبح کی مینے آیا مین صبح کو آنحضرت
کے پاس پس ناگہان آنحضرت اور ابوبکر بیٹھے ہوئے روتے ہین کہا مینے یا نبی اللہ کس چیز سے روتے ہو تم اور یار تمہارے پس اگر رونا آوے روؤنمین والا تکلف
رونیکی صورت بناؤنمین بسبب رونے تمہارے کے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق سامنے لایا گیا میرے عذاب تمہارا قریب اس درخت سے اور ایک درخت اوس وقت بہت قریب
تہا پس اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیۃ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ
ترجمہ اور اور فضیلت دی گئی عمر بسبب ذکر کرنے اونکی پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویونکو یہہ کہ پردہ کرین پس کہا عمر سے زینب بنت جحش نے
کہ ازواج مطہرات سے ہین کہ تحقیق تو البتہ حکم کرتا ہی ہمپر ای بیٹے خطاب کے اور حال آنکہ وحی اوترتی ہی ہماری گہرونمین پس اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیۃ اور جب
مانگو تم آنحضرت کی بیویونسے کچہہ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اونسے پردہ کی پیچہے سے اور اور فضیلت دی گئی عمر بسبب قبولیت دعاء آنحضرت کی اونکی حقمین کہ دعا کی
خداوند تو قوی کر دین اسلام کو بسبب اسلام لانے عمر کی اور اور فضیلت دی گئی عمر بسبب رای اپنی کی یعنی اجتہاد اپنے کی بیچ بیعت ابی بکر کی یعنی وقت خلیفہ ہونے
اونکیکے تہی عمر پہلے آدمیونمین سے کہ بیعت کی ابوبکر سے یعنی اول اونہون نے بیعت کی پہر اوروں نے باتباع اونکی نقل کی یہہ احمد نے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نَرٰى ذٰلِكَ
الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص بہت بلندی امت
میری مین از روے مرتبہ کی بہشت مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** ح اسطرح آنحضرت نے مبہم فرمایا اور تعیین نکی کہ وہ شخص کون ہے اور مقصود یہہ تہا کہ تا کوشش
اور جد و جہد کرین لوگ طاعات مین تا وہ مرتبہ پاوین اور وہ مرتبہ پایا نہین جاتا ہی مگر بسبب نہایت جد و جہد کی اور مواظبت کی طاعات و عبادات پر اور بسبب
متصف ہونیکی ساتہہ اخلاق و کمالات کی یا ذکر کسی شخص کا ہوا ہو کہ متصف ہی ساتہہ ان صفتونکی پس اشارہ کیا آنحضرت نے کہ جو کوئی متصف ہو ان صفات
کے بلند تر ہی درجہ اوسکا بہر تقدیر **ترجمہ** کہا ابو سعید نے قسم خدا کی نہ تہے ہم کہ گمان لیجاویں اوس شخص کو کہ کون ہے مگر عمر بن الخطاب پر یہانتک کہ گذر گئے
عمر ساتہہ راہ اپنی کی **ف** ع یعنی وفات پائی اور اسمین دفع توہم ہی اسکا کہ واقع ہوا اونکی لیے تغیر اخیر عمر مین اور اگر کہے تو کہ لازم آتا ہی اس سے یہہ کہ عمر افضل
تہے ابوبکر سے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ قول آنحضرت کا ذاک الرجل اشارہ ہی طرف مبہم کے اور مقصود اسمین یہہ ہے کہ کوشش کرے طاعات مین ہر ایک اونکی امت مین
سے تا کہ پہنچے اس مرتبہ کو اور نہین پہنچتا ہی اس مرتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنیکی عمل مین اور اچہی اخلاق حاصل کرنیکی اور اجتہاد کرنے کی دین مین اور مواظبت کرنے
کے بہلائیونپر اور نہین مشاہدہ کیے جاتی تہی یہہ خصال کسی مین جلسیکہ مشاہدہ کیے جاتی تہی عمر مین ابتدا عمر سے انتہا تک اور اسی سبب سے گمان کیا اونہون نے
کہ مشار الیہ عمر ہین نہ غیر اونکا اور اسکی مانند ہی اخفا لیلۃ القدر کا راتونمین پس نہین لازم آتا ہی اس سے یہہ کہ ہون عمر افضل ابوبکر سے ہے اور حاصل کلام یہہ کہ ہونا
مراد اس شخص سے عمر امر ظنی ہی بعضو کی نزدیک نہ بالجزم پس نہین دلالت کرتی ہی اسپر کہ عمر افضل تہے ابوبکر سے اور جمہور کے نزدیک یہہ ہی کہ عمر افضل نہ تہے ابوبکر
سے اور یہی اعتقاد ہی اہل سنت کا معہذا یون بہی کہہ سکتے ہین کہ عمر افضل تہے اپنے زمانہ کی لوگونمین حالت خلافت اپنی مین پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سے
وعن اَسْلَمَ قَالَ سَاَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَاْنِهٖ يَعْنِيْ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

حِينَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اسلم سی کہ کہا سوال کیا مجہسی ابن عمر نی بعض حال اونکا یعنی عمر کا پس خبر دی
مینی اونکو کہا اسلم نی یعنی بیچ بیان اوس چیز کی کہ خبر دی حال عمر سی نہین دیکہا مینی کسیکو ہرگز بعد آنحضرت کی یعنی بعد وفات آنحضرت کی اوسوقت سی کہ وفات پائی
آنحضرت نی کہ ہو زیادہ کوشش کرنیوالا اور نیکتر عمر سی یعنی اعمال خیر مین یہانتک کہ نہایت کو پہنچی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یعنی آخر عمر تک اور کہا ہی علمانی
کہ یہہ قول ہی اوپر زمانہ خلافت عمر کی تا ابوبکر نفر اس عموم سی نکلجاوین **وَعَنِ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا كُلَّ ذَلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ
وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ
لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ مَنِّ اللَّهِ
مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ مَنِّ اللَّهِ مَنَّ
بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللَّهِ لَوْ
أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا جسوقت کہ زخمی کیے گئی عمر ہوئی عمر کہ درد ظاہر کرتی تہی **ف** ع یعنی اثر زخم کی دکہنی کا ظاہر کرتی تہی ساتہہ کراہ
وغیرہ کی اور ابو لولو نی کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تہا زخمی کیا تہا اونکو مدینہ مین چہار شنبہ کی دن ستائیسوین ذیحجہ کی سنہ تیئیس مین **ترجمہ** پس کہا ابن عباس
نی اور گویا کی ابن عباس نسبت کرتی تہی عمر کو طرف جزع فزع کی اور ملامت کرتی تہی اونکو اوپر تسلی دیتی تہی اونکو ای امیر المومنین اور نہیں ہی سبب غم فزع کرنا چاہیے یعنی مبالغہ کرو
فزع اور بیقراری کی البتہ تحقیق صحبت رکہی تمنی آنحضرت سی پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی یعنی ساتہہ رعایت حقوق و آداب کی پہر جدی ہوئی آنحضرت تمسی
اسحالمین کہ وہ تمسی راضی تہی کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر پہر صحبت رکہی تمنی ابوبکر سی پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی پہر جدے ہوئی وہ تمسی اسحالمین
کہ وہ تمسی راضی تہی یعنی بایں حیثیت کہ کیا تمکو امیر المومنین پہر صحبت رکہی تمنی مسلمانون سی یعنی ایام خلافت اپنی کی مین پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی کہ خوب
عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئی تمہاری اور البتہ اگر جدی ہوگی تم انسی البتہ جدے ہوگی انسی اسحالمین کہ یہہ تمسی راضی ہین **ف** ع یعنی اور یہہ کلمہ دلالت
کرتا ہی اوپر کہ اللہ تمسی راضی ہی اور تم اوس سی راضی پس تم بشارت دیے گئی ہو ساتہہ قول اللہ تعالی کی يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي
إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً اور موت تحفہ ہی مومن کا اسلیے کہ ہی سبب ملنے مولی کا مقام اعلی مین **ترجمہ** کہا عمر نی اپر وہ چیز کہ ذکر کی تمنی آنحضرت
کی صحبت سی اور اونکی رضا سی پس سوا اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہی خدا کیطرف سی کہ احسان رکہا ساتہہ اوسکی مجہپر یعنی تفضل کیا مجہپر ساتہہ اوسکی بغیر کسب کی پس
نہین مرا جانا مین اوسکی کو بلکہ شکر و حمد کرتا ہون مین اوسکی اور اپر وہ چیز کہ ذکر کی تمنی صحبت ابی بکر سی اور اونکی رضا سی پس سوا اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہی
اللہ کیطرف سی کہ احسان رکہا ساتہہ اوسکی مجہپر اور اپر جو کچہہ کہ دیکہتی ہو تم بی صبری میری پس وہ بسبب تیری اور بسبب یارون تیرکی ہی **ف** ع یعنی ڈرتا ہون
واقع ہونی فتنونکی سی درمیان تمہاری اسلیے کہ یہہ تہی مانند دروازہ کی کہ روکتی تہی فتنونکو و معہذا اپنی نفس پر بہی ڈرتا ہون اور نہین نڈر رہون عذاب
رب اپنی سی اسلیے کہ **ترجمہ** قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق ہو میری لیے بقدر پری زمین کی سونا البتہ اللہ تعالی کی عذاب کی بدلہ دون اوسکو پہلی اسکی کہ دیکہون مین اوسکو
یعنی اللہ کو یا اوسکی عذاب کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یہہ کہا اونہون نی بسبب غلبہ خوف کی کہ واقع ہوا اونکو اوسوقت بخوف قصور کرنیکی اللہ تعالی کی
حقوق مین کذا فی فتح الباری اور استیعاب مین ہی کہ عمر جسوقت کہ زخمی کیے گئی کہتی تہی اسحالمین کہ سر اونکا اونکی بیٹی عبد اللہ کی گود مین تہا ظلوما
لنفسہ غیر انی مسلم اصلی صلاتی کلہا و اصوم کہا مولف نی کہ دفن کیے گئی عمر ہفتہ دن اتوار کی دسوین محرم کو سنہ چوبیس مین اور صحیح یہہ ہے کہ عمر اونکی ترسٹہہ

برس کے تھی اور رہی خلافت اونکی ساڑھے دس برس اور نماز پڑھی اوپر صہیب نے اور روایت کی اونسے ابوبکر نے اور باقی عشرہ مبشرہ نے اور خلق کثیر نے
صحابہ اور تابعین میں سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جامع کرامات انکی سی ریاض مین یہہ نقل کی ہی کہ جب مصر فتح ہوئی تو آئی وہان عامل ہو کر عمرو بن العاص کہا
وہان کی رہنے والون نے کہ یہہ نیل محتاج ہوتا ہی ہر سال مین طرف ایک لڑکی باکرہ کی خوبصورت لڑکیون مین سے پس ڈالدیتے ہین ہم اوسکو اوسمین اور نہین تو
یہہ جاری نہین ہوتا اور خراب ہو جاتی ہین شہر اور قحط پڑتا ہی پس بہیجی عمرو بن العاص نے یہہ خبر عمرؓ کو پس بہیجا اونہون نے ایک پرچہ کہ اوسمین لکھا تھا بسم اللہ
الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہہ پیام ہی بندی اللہ عمر بن الخطاب کی طرف سے اوپر بعد حمد و صلوٰۃ کی پس اگر جاری ہوتا ہی تو از خود نہین حاجت ہمکو طرف تیری اور
اگر جاری ہوتا ہی تو اللہ کے حکم سے تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بہیجا حضرت عمر نے عمرو کو ڈالدی تو اوسکو نیل مین پس جاری ہوا نیل اوس رات سولہ گز پہر
بڑہتا گیا ہر سال مین چہہ گز **بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ** باب ہے بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی بہ
ف ح چونکہ واقع ہوا ہی ذکر شیخین کا معا بیچ بعضی حدیثوں کی عقد کیا مولف نے ایک باب اور بیچ ذکر کرنے اون حدیثوں کی اور بلا شبہہ ذکر کیجاتی تہی یہہ دونون
صاحب معا اکثر احوال مین بسبب ہونے دونونکی وزیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مقرب وقت بیوقت درگاہ کی اور مشیر تدبیر اور امین امور مین اور مصاحب اور ہمنشین
حضرت کے تمام اوقات و احوال مین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْیٰی فَرَکِبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ
فِیْ غَنَمٍ لَهٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰی شَاةٍ مِنْهَا فَاَخَذَهَا فَاَدْرَکَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَهَا یَوْمَ السَّبُعِ
یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابوہریرہ سے
اونسے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اوس وقت کہ ایک شخص ہانکتا تہا ایک گائین کو ناگہان تہکگیا وہ شخص پس سوار ہوا اوسپر پس بولی گائے
کہ ہم نہین پیدا کیے گئی ہین اسکی لیے یعنی سوار ہونی کی لیے سوائے اسکی نہین کہ ہم پیدا کیے گئی ہین واسطے کشت و کار زمین کی ف ح اسمین دلیل ہی اوپر کہ سوار ہونا
گائین پر اور بوجہ لادنا اوسپر خوب نہین ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ استدلال کیا گیا ہی ساتہہ اسکی اوپر کہ چارپایہ استعمال نکیے جاوین مگر اوسچیز مین کہ جاری ہوئی
ہے عادت ساتہہ استعمال کرنی اونکی اوسچیز مین اور احتمال رکہتا ہی کہ یہہ اشارہ ہی طرف اولی اور افضل کی یعنی بہتر یہہ ہے کہ جن چیزونکی لیے پیدا ہوئی ہین
اونمین سے جو چیز عمدہ ہو اوسمین استعمال کیے جاوین والا حقیقت حصر کے مراد نہین ہے کہ فقط کہیتی ہی مین استعمال کرین اسلیے کہ جملہ اون چیزون مین سے کہ پیدا کیے گئے ہین
وہ واسطے اونکی ذبح کرنا اور کہانا بہی ہی بالاتفاق ت پس کہا لوگون نے یعنی جو کہ حاضر تہی ازراہ تعجب کے سبحان اللہ گائین بولتی ہی یعنی حالانکہ وہ حیوانات
بے زبان سے ہے پس فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق مین ایمان لاتا ہون ساتہہ اسکی ف ح یعنی اس بات کی کہ کلام کرنا گائین کا حق ہی اور جائے وہم و خیال اور انکار
شیطان سے نہین ہے یا اس بات کی کہ اوسنے کہا کہ یہہ مخلوق نہین ہے مگر واسطے کہیتی کی ت اور ایمان لاتے ہین ابوبکر اور عمر ف ح خاص انہین کا ذکر کرنا واسطے
اشارہ کی ہی طرف قوت اور کمال انکی اگر کہین کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اوسکو نہ جانا اور نہ سنا اور نہ صادر ہوا اونسے ایمان لانا اوسپر پس کیونکر فرمایا کہ ایمان
لاتے ہین اوسپر ابوبکر اور عمر جواب اسکا یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ ایسا امر ہی کہ اوسکی شان سے یہہ ہے کہ اگر مطلع ہون وہ اوسپر تو ایمان لاوین اوسپر اور تردد اور شک کرین اوسمین
ت اور نہین تہی ابوبکر اور عمر اوسجگہہ ف ع یعنی اوس مکان مین کہ فرمایا حضرت نے یہہ کلام پس یہہ مبالغہ ہی بیچ مدح اور قوت ایمانی انکی کے یعنی اگر وہ حاضر
ہوتی تو احتمال تہا کہ تخصیص اونکے ذکر کی بتقریب حضور اونکی ہوتی اور جب باوجود عدم حضور ذکر اونکا اس باب مین غائبانہ کیا تو اوسکو بڑا دخل ہو مقصود مین اور صریح
دلیل ہوا اسکی کہ یہہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمانی اونکی ہی فافہم ت اور کہا ابوہریرہ نے اوس وقت کہ ایک شخص تہا اپنی ریوڑ مین ناگہان حملہ کیا بہیڑیے نے ایک

بکری پر ریوڑ مین سے پس پکڑا بہیڑیی نی بکریکو پس پہنچا بکری پر بالاکا اوسکا اور چہڑالیا بکری کو بہیڑیی سی پس کہا اوس شخص سے بہیڑیی نی کہ پس کون نگہبان
ہوگا اس بکریکا یعنے جنس اس بکریکا دن سبع کے اوسدن کہ نہین ہوگا کوئی چرانیوالا اوسکا سوا میری **ف** ح لفظ یوم السبع ساتہہ جزم
ب اور پیش اوسکیکی دونون طرح روایت کیا گیا ہی اور متعدد اور مختلف آئی ہین اوسکی بیان مین اقوال پس ساتہہ جزم کی کہا ہی علمانی کہ مراد اوس سے فتنہ ہین
کہ لوگ آپسمین جنگ کرینگی و بکریان بغیر چرانیوالی کی چہوڑ دینگی اور سبع اور سباع بمعنی ترک اور مہمل چہوڑنیکی آیا ہی اور سبع بمعنی مہمل کی آیا ہی اور جونکہ بغیر
انہوالونکی چہوڑی جاوینگی گویا چرانیوالی اونکی بہیڑیا ہونگی پس یہہ خبر دی بہیڑیی نی ساتہہ وجود شداید اور فتنونکی کہ واقع ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یوم السبع
ساتہہ جزم کی نام ایک عید کا ہی کہ اونکی لیی تہی جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین کہ جمع ہوتی تہی اوسمین واسطے موسم کی کہ باز رکہتا تہا اونکو ہر چیز سی اور چہوڑ دیتی تہی
اوسمین مواشی کو پس کہاتی تہی اوسکو بہیڑیی پس گویا خبر دی بہیڑیی نی گذشتہ سی کہ اوس روز کون نگہبانی بکریونکا ہوتا تہا کہ آج نگہبانی اونکی کرتا ہی تو باوجود
عید کا کہ باقی اور دائم ہی کون نگہبانی اونکی اوس روز کریگا اور اگر ساتہہ پیش کی بمعنی درندہ کی ہی اور یہہ بہی انہین معانی کا احتمال رکہتا ہی اور راجح اونکی
طرف ہوسکتا ہی اور بعضون نے کہا کہ ساتہہ پیش کی بہی یعنی روز عید کی ہی اور مشارق مین کہا کہ بعضون نی کہا کہ یہہ لفظ یوم السبع ہی ساتہہ ی کی یعنی ضایع ہونیکے
اور سبع بمعنی ضیاع کی ہی **ف** پس کہا لوگون نے از راہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بہیڑیا بولتا ہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ایمان لاتا ہون مین اسپر اور ابوبکر اور
عمر اور نہین تہی وہ دونون وہان یعنی اس مجلس مین ترجمہ نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال انی لواقف فی قوم فدعوا اللّٰہ لعمر وقد وضع
علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول یرحمک اللّٰہ انی لارجو ان یجعلک اللّٰہ مع صاحبیک
لانی کثیرا ما کنت اسمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول کنت وابوبکر وعمر وفعلت ابوبکر وعمر وانطلقت
وابوبکر وعمر ودخلت وابوبکر وعمر وخرجت وابوبکر وعمر فالتفت فاذا علی بن ابی طالب
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا ایک قوم مین یعنی حضرت عمر کی وفات کی روز پس دعا خیر کی
اوس قوم نی واسطے عمر کی اسحالمین کہ تحقیق رکہی گئی تہی عمر اپنی تخت پر یعنی نہلانیکی لیی بعد وفات کی اور حاضر تہی ادہر ایک جماعت اونکی پاس ناگہان ایک
شخص نے پیچہی میری سی تحقیق رکہی کہنی اپنی میری مونڈہی پر کہتا ہی وہ شخص یعنے خطاب کرکر عمر کیطرف رحمت کری تجکو اللہ بلاشبہ مین البتہ امید رکہتا ہون یہہ کہ
گردانی تجکو اللہ تعالی ساتہہ دونون یار تمہاری کی یعنی آنحضرت کی اور ابی بکر کی قبر مین یا جنت مین اسواسطی کہ مین بہت تہا سنتا آنحضرت سی فرماتی تہا مین یعنی
فلانی مکان مین اور ابوبکر اور عمر اور کیا مینی اور ابوبکر اور عمر نی یعنی فلانا امر امور عبادت سی یا رسوم عادت سی اور چلا مین اور ابوبکر اور عمر یعنی طرف فلانی مکان
کے اور داخل ہوا مین اور ابوبکر اور عمر یعنی مسجد وغیرہ مین اور نکلا مین اور ابوبکر اور عمر یعنی گہر وغیرہ سی کہا ابن عباس نے پس پیچہی پہر کر دیکہا مینی پس ناگہان
وہ شخص علی مرتضی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی سعید الخدری ان
النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان اھل الجنۃ لیتراءون اھل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق
السماء وان ابابکر وعمر منھم وانعما رواہ فی شرح السنۃ وروی نحوہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ
روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکہینگے اہل علیین کو یعنی دیکہی گا بعض دیکہا بعض کو یعنی مقام و مرتبہ اونکیکو نہایت بلندی
مین جیسیکہ دیکہتی ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان مین کہ ستارہ کنارہ آسمانمین بہت روشن معلوم ہوتا ہی اور بلاشبہ ابوبکر اور عمر اہل علیین مین سے ہونگے
اور زیادہ ہین یہہ دونون درجہ اور رتبہ مین اور بڑہ گئی ہین ہر رتبہ مین ایسے کہ ہو وین وہ اہل علیین سے **ف** ح علیین ساتہہ زیر عین اور لام کی اور تشدید ی کی
پہلے اور جزم دوسری کی ایک مقام ہی ساتوین آسمان مین کہ چڑہتی ہین اسکیطرف ارواحین مومنونکی اور بعضون نی کہا کہ نام ہی دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اوٹہا

جاتی ہین اوسکیطرف اعمال صالحہ کی اور لفظ دری ساتھہ پیش دال و زیر رے مشددہ کی اور ی نسبت کی ہی تشبیہ ساتھہ در کی یعنی مروارید کی بجہہ روشنی اور صفائی کے **ترجمہ** نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتھہ اسناد اپنی کی اور روایت کی مانند اسکی ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ابوبکر اور عمر دونون سردار ہین ادھیڑ والے اہل بہشت کی پہلونمین سے اور پچہلونمین سے سوائے نبیونکی اور پیغمبرونکے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نی حضرت علی رضی اللہ سے **ف** ح ع وصف کرنا لوگونکا ساتھہ ادھیڑ ہونیکی باعتبار حال اونکی دنیا مین ہے ورنہ اہل بہشت مین ادھیڑ نہین ہونگی پس معنی یہہ ہین کہ سردار اونکی ہین کہ ادھیڑ مرے دنیا مین اور پہلونسی مراد ہین اگلی امتونکی پس ہونگی افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون سی اور خضر سے ہی بموجب قول اونکی کہ ولی کہا ہی اونکو اور پچہلون سے مراد ہین اولیا اور علما اور شہدا اس امت کی اور نبیون اور رسولونکی استثنا کرنیسی نکل گئی علیسی اور الیسے خضر بحسب قول اونکیکی کہ نبی کہا ہی اونکو **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین نہین جانتا ہون کتنی ہی زندگانی اور باقی رہنا میرا درمیان تمہاری یعنی کم مدت ہی یا بہت پس پیروی کرو اون دو شخصونکی کہ پیچھی میرے دو خلیفہ میری ہونگی کہ وہ ابوبکر اور عمر ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ یَرْفَعْ اَحَدٌ رَّاْسَہٗ غَیْرُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْھِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتی مسجد مین اوٹہاتا کوئی یعنی صحابہ مین سے سر اپنا یعنی مارے ہیبت کی اور پاس ادب کے سوای ابی بکر اور عمر کی تہی یہہ دونوان کہ مسکراتی تہی دیکہہ کر طرف آنحضرت کی اور مسکراتی تہی آنحضرت دیکہہ کر طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ح یہہ خاصیت محبت اور عادت محبوبون کی ہی کہ جب حبیبین ایک کے دوسرے پر نظر پڑتی ہی تو بی اختیار مسکرانی لگتی ہین اور شاد ہو جاتی ہین **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک روز یعنی حجرہ شریفہ سی اور داخل ہوئی مسجد مین اور ابوبکر اور عمر ایک دونومین سی داہنی طرف آنحضرت کی تہی اور دوسرا بائین طرف اونکی اور آنحضرت پکڑی ہوئی تہی ہاتہہ دونون صاحبونکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ اسطرح اوٹہائی جاوینگی ہم یعنی قبرون سے نکلینگے طرف محشر کی روز قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عبد اللہ بن حنطب تابعی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ابابکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ دونون بمنزلہ شنوائی اور بینائی کی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال کی **ف** ح یعنی یہہ دونون درمیان مسلمانون کی مشابہ کان اور آنکہہ کے ہین جسد مین بہ نسبت تمام اعضا کی شرف و نفاست مین اور قریب اس معنی کی ہے یہہ کہ بعضون نی کہا کہ مثل انکی دین مین بمنزلہ سمع و بصر کی ہی جسد مین یا یہہ بہ نسبت میرے بمنزلہ سمع اور بصر کی ہین کہ سنتا ہون مین بوسطہ انکی اور دیکہتا ہون مین بوسطہ انکی اور یہہ مضمون راجع ہوتا ہی طرف معنی وزارت و وکالت کی یا مراد بیان کرنا شدت حرص و نکیکا ہی اوپر سننی حق کی اور اتباع اوسکیکے اور دیکہنی حق کے انفس اور آفاق مین **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَاءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ

لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَیْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِیْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ کَحَسَنَةٍ
وَّاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اوس وقت کہ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری گودی مین تہا
بیچ چاند نی رات کے اگہان کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہوگی کسیکی لیی نیکیان موافق گنتی ستارون آسمان کی فرمایا کہ ہان وہ عمر ہی کہ نیکیان اوسکی موافق گنتی
آسمان کے ستارونکی ہین کہا مینی پس کیا حال ہی ابوبکر کی نیکیونکا فرمایا آنحضرت نی نہین ہین تمام نیکیان عمر کی مگر مانند ایک نیکی کی ابوبکر کی نیکیون مین سی نقل
کے یہہ رزین نے ف حاصل یعنی ابوبکر کی نیکیان اونکی نیکیونسی کہین زیادہ ہین اور اگر فرض کیا جاوی کہ نیکیان عمر کی ابوبکر کی نیکیونسی زیادہ ہون تو بہی ابوبکر
افضل ہین بسبب قوت حسنات اونکی از راہ کیفیت اور نفاست کے سبب پائی جانی کمال اخلاص اور شہود و معرفت کی جنانچہ روایت کیا ہی ایک حدیث سی کہ نہین
ہے فضیلت ابوبکر کی بسبب کثرت نماز اور روزہ کی بلکہ بسبب ایک چیز کی کہ رکہی گئی ہی اونکی سینہ مین ذکر کیا ہی اس حدیث کو غزالی نی

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب ہے بیچ مناقب عثمان رض کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِیْ بَیْتِهٖ کَاشِفًا عَنْ فَخِذَیْهِ اَوْ سَاقَیْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ
فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ کَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَسَوّٰی ثِیَابَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ
ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّیْتَ ثِیَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ یَسْتَحْیِیْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ
قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰی تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَّا یَبْلُغَ اِلَیَّ
فِیْ حَاجَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹی ہوئی اپنی گہر مین کہولی ہوئی رانین اپنے
یا پنڈلیان اپنے ف کہا نووی نی کہ دلیل پکڑا ہی اس حدیث کو مالکیون وغیرہ نی کہ جو کہتی ہین ران ستر نہین حالانکہ یہہ حدیث دلیل نہین ہوسکتی اسلیے
کہ شک کیا ہی راوی نی عضو کہلی ہوئی مین کہ آیا وہ رانین تہین یا پنڈلیان پس لازم نہین آتا ہی اوس سے جزم جواز کہولنی ران کا اور جائز ہی یہہ کہ ہو مراد کہولنی
ران کے سی کہولنا اوسکا قمیص سے نہ ازار سی یعنی تہبند بندہا ہوا تہا اور دامن قمیص کا اوس پر نہ تہا سمٹا ہوا تہا جیسیکہ آگی آتا ہی کلام عائشہ کا کہ مشعر ہی اسپر
اور یہی ظاہر ہے آنحضرت کی احوال سی درحالت مخالطت کے ساتہہ آل و اصحاب کے ترجمہ پس اذن چاہا ابوبکر نی آنیکی لیی پس اذن دیا آنحضرت نی اونکو حالانکہ وہ
اوسی حال پر تہی یعنی نہ ڈہنکی پنڈلی وغیرہ پس باتین کین ابوبکر نی یعنی بیٹہا ابوبکر کا کچہہ دیر تک ہوا پہر اذن چاہا آنیکا عمر نی پس اذن دیا آنحضرت نی عمر کو
اور آنحضرت اوسی حال پر تہی پس باتین کین عمر نی پہر اذن چاہا عثمان نے یعنی اور آنی پس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت اور درست کیی کپڑی اپنے ف اسمین اشارہ ہی طرف
اسکی کہ نہین تہے کہولی ہوئی نفس ایک دونون عضو ونمین سی بلکہ سوائے بند کی اور کپڑا نہ تہا اسلیے کہا درست فخذہ پس اوٹہہ گیا ساتہہ اسکے اشکال اور دفع ہوگیا
استدلال مذکور واللہ اعلم بالاحوال ت پس جبکہ نکلی یعنی عثمان اور وہ کہ ساتہہ اونکی تہی یا تقدیر یہہ ہے پس جبکہ نکلی قوم کہا عائشہ نی کہ داخل ہوئے ابوبکر
پس نہ جنبش کی آپنی واسطی اونکی اور نہ پروا کی اپنی اونکی یعنی یون ہے لیٹی رہی اور کپڑی نہ سمیٹی پہر داخل ہوئی عمر پس نہ حرکت کی آپنے واسطی اونکی اور نہ پروا کی
آپنے اونکی پہر داخل ہوئی عثمان پس اوٹہہ بیٹہی آپ اور درست کیی کپڑی آپنے اپنی پس فرمایا آنحضرت نی کیا حیا نہ کرون مین اوس شخص سے کہ حیا کرتی ہین
اوس سے فرشتی ف ع کہا نووی نی کہ اسمین فضیلت ظاہرہ ہی عثمان رض کی اسلیی کہ حیا اچہی صفت ہے صفتون ملائکہ کی سی وہ اونکی لیی ثابت ہوئی کہا مظہر نی
کہ اسمین دلیل ہی اوپر توقیر عثمان رض کی نزدیک آنحضرت کے لیکن اس سے کچہہ ابوبکر اور عمر رض کی منصب مین نزدیک آنحضرت کے فرق نہین آتا اور کم التفاتی آپکی بہ نسبت
اونکی لازم نہین ہے اسلیی کہ محبت جب کامل اور بہت ہوتی ہی تو تکلف اوٹہہ جاتا ہی جیسیکہ کہا گیا ہی اذا حصلت الالفة بطلت الکلفة کہتا ہون مین پس مقلب

دی گئی حدیث کر دلیل ہوئی ان دونو صاحبونکی فضیلت پر مگر چونکہ ظاہر سمجھی جاتی ہی اس سے تعظیم و توقیر عثمان رض کی ذکر کی یہہ اونکی مناقب کے باب مین اور حقیقت حیا مین جو صفت غالب ہوتی تہی اوسکی رعایت آنحضرت فرماتی تہی حضرت عثمان رض مین صفت حیا غالب تہی اس سے لحاظ اونکا کرتی تہی اور اون صاحبونسی بی تکلفی تہی اونسی معاملہ تکلف کا رکہتی تہی اور ملائکہ بی جن مواضع مین حضرت عثمان سے حیا کی ہی از انجملہ بعضون نے ایک جگہہ یہہ نقل کی ہی کہ حضرت عثمان بیچ مدینہ کی ایک قصہ مین جو آگی رہی تو انکا سینہ کہلا ہوا تہا پس ملائکہ بہی ہٹ گئی پس حکم کیا اونکو آنحضرت نی سینہ کی ڈہانکنی کا پس عود کیا ملائکہ نی اپنی جگہہ پس پوچہا اونسی آنحضرت نی سبب اونکی ہٹ جانیکا اونہون نی کہا کہ بسبب حیا عثمان کے ہٹ گئی تہی ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی تحقیق عثمان ایک مرد بہت شرمناک ہی اور تحقیق مین ڈرا کہ اگر اون کو مین عثمان کو آنیکا ادس حالت پر یعنی حالت کہلی رہنی ران یا پنڈلی پر یہہ کہ پہنچی طرف میری بیچ حاجت اپنی کی یعنی ڈرا مین کہ اگر مجکو اسحالت پر دیکہیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کی میری پاس نہین آسکیگا اور عرض حال نہین کر سکنیکا نقل کی یہہ مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَھُوَ مُنْقَطِعٌ روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی ہر پیغمبر کی رفیق یعنی ہمراہی اور یار مہربان ہے اور رفیق میرا یعنی بہشت مین عثمان ہی ف یعنے فی الجنۃ جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا خبر کی کلام ہی طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سی سمجھہ کر بیان کیا پہر یہہ نہین منافی ہی اسکی کہ ہو اونکا کوئی اور بہی رفیق سوائے عثمان رض کی جنسیکہ وارد ہوا ہی ابن مسعود سے روایت طبرانی مین کہ ہر نبی کی لیی مخصوص ہے اوسکی اصحاب مین سی اور میرے مخصوص میرے اصحاب مین سے ابوبکر اور عمر ہین ہان البتہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کی لیی ایک رفیق تہا اور آنحضرت کی کئی رفیق نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سے اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور نہین ہے اسناد اسکی قوی اور یہہ منقطع ہی ف غرابت نہین منافی ہے صحت کو اسلیی کہا نہین ہے اسناد اسکی قوی اور یہہ حدیث یعنی اسناد اسکی منقطع ہی پس حاصل ہوا اس سے یہہ کہ حدیث ضعیف ہی لیکن اعتبار کیجاتی ہی قوی بیچ فضائل کے اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی ابن عساکر نی ابوہریرہ سی مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَھِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَحُثُّ عَلٰی جَیْشِ الْعُسْرَۃِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیَّ مِائَۃُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ مِائَتَا بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ ثَلٰثُمِائَۃِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن خباب سے کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالت مین کہ وہ رغبت دلاتی تہی یعنی لوگون کو اوپر خرچ کرنیکی لشکر توک پر کہ اوسکو جیش العسرۃ کہتی ہین ف عسرۃ کہتے ہین تنگی کو پس جیش العسرۃ اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ اوسمین مسلمانون پر تنگی اور سختی ہوئی تہی بسبب اسکے کہ مسلمان تہوڑی تہی اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز تہی اور تہا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کی اور ایام قحط کی اور کمی زاد راہ اور پانی کی اور سواری کی اور کمی کہانی اور پانی کی ایسی تہی کہ پتی درختونکی کہاتی تہی اور اوجہہ اونٹونکی نچوڑتی تہی اور مونہہ تر کرتی تہی غرضکہ بی سامانی اور تنگی حد سی زیادہ تہی اوسمین اسلیی یہہ نام اوسکا ہوا ت پس کہڑی ہوئی عثمان رض اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ ہین سو اونٹ مع جہولون اور کجاوونکی یعنی سو اونٹ معہ سامان کی دونگا بیچ راہ خدا کی پہر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنی لشکر کی یعنی اوس سکی نیف یا اور وقت پس کہڑی ہوئی عثمان اور کہا میرے ذمہ ہین دو سو اونٹ مع جہولون کی اور کجاوونکی

بیچ راہ خدا کی ف ع یعنی سوائے اون سو کی دو سو اور بہی نہ اون سمیت جیسکہ وہم جاتا ہی واللہ اعلم ت پہر رغبت دلائی آنحضرت نی اور سامان درست کرنی لشکر کیلیے پس کہڑی ہوئی عثمان اور کہا میرے ذمہ ہین تین سو اونٹ مع جہولون اور کجاوون کی بیچ راہ خدا کی ف ع پس حضرت عثمان نی چہہ سو اونٹ اپنی ذمہ لازم کیے پہلے بار مین سو دوسرے بار مین دو سو تیسرے بار مین تین سو اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ غزوہ تبوک مین حضرت عثمان نی ساری نو سو اونٹ دیے اور تمام کیا ہزار کو ساتہ پچاس گہوڑون کے اور کہا طلحہ نی ت پس مینی دیکہا آنحضرت کو اوترتی تہی منبر سی سوال مین کہتی تہی نہین ضرر کریگی عثمانکو وہ چیز کہ کرین یعنی تمام عمر مین بعد آج نیکی کی کہ کی نہین ضرر عثمانکو وہ چیز کہ کرین بعد اسکی ف ع یعنی یہہ نیکی کفارہ ہی اونکی گناہون گذشتہ کی ساتہہ زیادتی برائیون آیندہ اونکی جیسکہ وارد ہوا ہی بیچ ثواب نماز جمعہ کے اور مکرر فرمایا یہہ تاکید کی لیے اور اسمین اشارہ ہی طرف بشارۃ کی اونکی لیے ساتہہ خاتمہ بخیر ہونیکی اور کہا مظہر نی یعنی ضرر نہین ہی اوسپر یہہ کہ نہ کرین بعد اسکے قسم نوافل سی نہ فرائض سے اسلیے یہہ نیکی کافی ہی اونکو تمام نوافل سی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی عبد الرحمان بن سمرہ سے کہ کہا لائی عثمان رض نزدیک آنحضرت کی ہزار دینار اپنی آستین مین اوسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نی واسطے لشکر تنگی کا پس بکہیری ہزار دینار حضرت کی گود مین پس دیکہا مینی آنحضرت کو کہ اولٹ پلٹ کرتی تہی اونکو اپنی گود مین اور فرماتی تہی نہین ضرر کریگی عثمان کو وہ گناہ کہ کریگا بعد عمل آجکی دن کی یعنی نہین ضرر کریگی اونکو گناہ سابق ولاحق دو بار فرمایا یہہ کلمہ نقل کی یہہ احمد نی ف ع ریاض مین عبد الرحمن بن عوف سے آیا ہی کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت کی پاس حالیکہ لائی عثمان بن عفان جیش العسرہ مین نو سو اوقیہ سونیکی اخرجہ الحافظ السلفی اور یہہ اختلاف روایات وہم دلاتا ہی تناقض کا روایات مین اور تطبیق انمین اسطرح ہو سکتی ہی کہ پہلی حضرت عثمان نے چہہ سو اونٹ معہ جہولون اور کجاوون کی دیے ہون جیسکہ پہلی حدیث مین گذرا پہر لائی ہونگے ہزار دینار واسطے خرچ ضروری مسافرون کی پہر جبکہ مطلع ہوئی اسپر کہ یہہ نہین کفایت کرینگی زیادتی کی اونمین ہی کہ ہزار پوری کردیے اور زیادتی کی دینارون مین یہی کہ نوبت سونیکی نو سو اوقیہ کی پہنچی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو ساتہہ بیعۃ الرضوان کی ف ع کہ حدیبیہ مین نیچی درخت کی سال حدیبیہ مین اور یہہ نام اسکا اسلیے رکہا گیا کہ نازل ہوئی اوسکی ضمن مین یہہ آیہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونك تحت الشجرة ت تہی عثمان ایلچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اہل مکہ کی ف ح کہ بہیجا تہا اونکو حدیبیہ سے اہل مکہ کی پاس تا مکہ مین آنی دین عمرکی لیے پس مشہور ہوگیا کہ مکہ والون نی عثمانکو مار ڈالا ت پس بیعت لی آنحضرت نی لوگون سی یعنی بیعت خاص موت پر پس بیعت کی صحابہ نے آنحضرت سی اور عثمان رض وقت بیعت کی حاضر نہ تہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کے یعنی نصرۃ دین اوسکی اور کام رسول اوسکے کی ہی پس مارا آنحضرت نی ایک ہاتہہ اپنا اوپر ہاتہہ دوسرے اپنی کی ف ع یعنی اپنا ہاتہہ نائب عثمان کی ہاتہہ کا کیا اور عثمان رض کی طرف سے بیعت کی بعضی کہتی ہین وہ ہاتہہ کہ عثمان کی ہاتہہ کا نائب کیا وہ بایان تہا اور بعضی کہتی ہین دایان اور یہی صحیح ہی ت پس تہا ہاتہہ آنحضرت کا واسطے عثمان کی بہتر ہاتہون اور صحابہ کی سی واسطے اپنی پس غایب ہونا اونکا نہین تہا سبب نقصان اونکا بلکہ سبب منقبت تہا نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ

غَيْرُ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ

اور روایت ہی ثمامہ بیٹی حزن قشیری کی سی کہ کہا حاضر ہوا مین حضرت عثمان کی گہر مین اوسوقت کہ اوپر سی جہانکا عثمان نی اوسقوم پر کہ اونکی گہر کو گہیرا تہا اور قصد اونکی قتل کا کرتی تہی پس کہا عثمان نی کہ سوال کرتا ہون مین تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی مدینہ مین اور نہین تہا مدینہ مین کوئی پانی شیرین سوای پانی کنوی رومہ کی **ف** ع ح رومہ ساتہ پیش را اور جزم واو کے اور بعضو نے ہمزہ سی بہی کہا ہی کنوان بڑا جانب شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق مین کہ پانی اوسکا نہایت شیرین اور لطیف اور پاکیزہ ہی کہ عوام اوسکو آب جنت کہتے ہین بسبب ہمزہ ہونے دخول جنت کی عثمان رض کی لیی اوسکی خریدنی اور وقف کرنی اوسکی کی اور حضرت عثمان نے خرید اتہا اوسکو لاکہہ درہم کو **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نے کون شخص ہے کہ خریدی بیر رومہ کو اور گردانی ڈول اپنا ساتہہ ڈولون مسلمین کے **ف** ش ح یعنی وقف کری اوسکو اور کری ڈول اپنا برابر مسلمانونکی ڈولون کے اور اپنے ملک سے نکالدی مخصوص اپنے لیے نرکہی اور اسمین دلیل ہی اوپر جواز وقف سقایات کے اور دلیل ہی اوپر کہ وقف کی ہوئی وقف چیز کرنیوالی کی ملک سی نکلجاتی ہے **ترجمہ** مدلی نیکی اور ثواب کے کہ اوس خریدنیوالی کی لیی ہوا وس کنوین سے یعنی خریدنی اور وقف کرنی اوسکی سی بہشت مین پس خرید امینی اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سی اور تم آجکی دن منع کرتی ہو مجکو اوسکی پانی پینی سی یہانتک کہ پیتا ہون مین دریا کی پانی سی یعنی پیتا ہون کہاری پانی کہ مانند پانی سمندر کی ہی شور اور تلخ مین پس کہا لوگون نے خداوندا ہان جانتی ہین ہم مقر خریدا انہون نے یعنی تصدیق عثمان کی کی اس کلام مین اور پہلے لانا اللہم کا واسطی تاکید اور تبرک کی ہی ساتہہ اسم الہی کے پہر کہا عثمان نے کہ پوچہتا ہون مین تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ مسجد یعنی مسجد مدینہ تنگ ہو گئی مصلیون پر پس فرمایا آنحضرت نی کون شخص ہے کہ خریدی جگہہ اولاد فلانکی **ف** ح مراد ایک جماعت انصار کی ہی کہ قریب مسجد کی تہی اور ایک روایت مین کہتی ہی کہ اگر اوسکو داخل مسجد کی کرتی تو مسجد فراخ ہو جاتی پس حضرت نی فرمایا کوئی ہی کہ جگہہ اوس جماعت کے خریدی **ترجمہ** پس زیادہ کری اوس جگہہ کو مسجد مین بدلی ثواب اور نیکی کی کہ اوس خریدنیوالیکی لیی ہو خریدنی اور وقف کرنی اوسکی سی بہشت مین پس خریدا مینی اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سی **ف** ع بیس ہزار یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمان نی خریدے کما رواہ الدارقطنی اور روایت کی بخاری نی ابن عمر سے ہے کہ مسجد آنحضرت کی عہد مین بنائی گئی تہی اینٹ کی اور چہت اوسکی کہجور کی ٹہنیون کی تہی اور ستون اوسکی کہجور کے لکڑی پس نہ زیادہ کیا اوسمین ابوبکر نی کچہہ اور زیادہ کیا اوسمین عمر نے اور بنایا اوسکو آنحضرت کی عہد کے بنا پر ساتہہ اینٹ اور ٹہنیون کہجور کی اور پہر ستون چوبی نصب کیے پہر تغییر کی حضرت عثمان نے پس بہت کچہہ زیادہ کیا اوسمین اور بنائی دیوار اوسکی منقش پتہر کی اور چہت اوسکی ساکہو کی **ترجمہ** پس تم آجکی دن منع کرتی ہو مجکو اسی کہ پڑہون مین دو رکعت نماز اوس جگہہ مین یعنی جو جا مسجد مین ہے پس کہا لوگون نے یا الہی ہان جانتی ہین ہم کہا حضرت عثمان نی کہ پوچہتا ہون مین تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ تحقیق مینی سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنی تبوک کا اپنی مال سی یعنی اور فرمایا حضرت نی میری حقمین جو کچہہ کہ فرمایا کہ دلالت

کرتا ہی اور حسن حال دربار ہیر کی چنانچہ اوپر مذکور اوسکا ہو چکا ہی کہا لوگون نی یا الہی ہان جانتی ہین ہم کہا حضرت عثمان نی کر پوچھتا ہون مین تمسی
بحق خدا اور اسلام کی آیا جانتی ہو تم یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہڑی تہی اوپر ثبیر مکہ کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی اور ساتہہ آنحضرتؐ کی ابوبکر اور عمر اور مین بہی
کہڑی تہی پس ہلا پہاڑ یعنی بسبب خوشی کی یہانتک کہ گرنی لگی بعضی پتہر اوسکی پتی زمین اور دامان کوہ مین پس آر اوسکو آنحضرتؐ نی لات اپنی فرمایا ٹہہر او ثبیر
ای ثبیر اسلیئی کہ نہین ہے تجپر مگر پیغمبر اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید **ف** ع یعنی حقیقی اسلیئی قتل کیی گئی ساتہہ زخم کی اور مری قریب اثر ضرب کے اور وہ عمر اور عثمان
ہین پس نہین منافی ہی اسکی یہہ کہ آنحضرتؐ اور صدیق شہید حکمی ہین اسلیئی کہ سبب اونکی موت کا اثر زہر قدیم کا تہا **ترجمہ** کہا لوگون نی یا الہی ہان اسیطرح ہی کہا
عثمانؓ نی اللہ اکبر گواہی دی انہون نی قسم ہے پروردگار کعبہ کے کہ مین شہید ہون تین بار کہا یہہ کلمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسائی اور دارقطنی نی **ف** ع یعنی
اللہ اکبر الخ واسطے زیادتی مبالغہ کی بیچ ثابت کرنی حجت کی خصم پر اور از راہ تعجب کے اقرار کرنی اونکی سی اونکی صدق پر اور جرأت کرنی اونکی اوپر فساد اور
ہلاک اونکی **وَعَنْ** مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ
ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی مرہ بن کعب سے کہ کہا سنا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اس حالت مین
کہ ذکر کیا آنحضرتؐ نی فتنون کا یعنی جنگ اشوب کا کہ پیدا ہونگی بعد آنحضرت کی امت مین پس نزدیک کیا آنحضرت نی اون فتنونکو یعنی فرمایا کہ نزدیک ہے وقوع اونکا
پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑہی ہوئی سر پر پس فرمایا آنحضرتؐ نی یہہ شخص اوس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتے ہین پس اوٹہا مین اور گیا
طرف اوس شخص کے تا دیکہون مین کہ کون ہی وہ کہا مرہ نی پس ناگہان وہ شخص عثمان بن عفان تہے کہا مرہ نی پس متوجہ کیا مین طرف آنحضرتؐ کی مونہہ عثمان کا یعنی
دکہایا مین آنحضرتؐ کو مونہہ عثمان کا پس کہا مین یہہ شخص ہدایت پر ہوگا اوسدن فرمایا آنحضرتؐ نی ہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ
حدیث حسن صحیح ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ
اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ آنحضرتؐ نی فرمایا یعنی عثمان سی ایکدن کہ ای عثمان تحقیق شان یہہ ہے کہ شاید خدا تعالی پہناوی تجکو ایک کرتہ یعنی خلعت
خلافت پس اگر چاہین لوگ اور جبر کرین تجپر اوپر اوتار ڈالنی کرتہ کی پس اوتارنا تو اوسکو واسطی اونکی **ف** ع یعنی اگر قصد کرین لوگ تیری معزول کرنیکا تو نہ معزول
کرنا تو اپنی نفس کو خلافت سی واسطی اونکی بسبب ہونی تیری حق پر اور ہونی اونکی باطل پر اور اسی حدیث کی سبب سے معزول نہ کیا عثمان نی اپنی نفس کو جسوقت کہ محاصرہ
کیا لوگون نی اونکو روز دار اور ہرچند کہ بجبر ہوئی لوگ **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ اس حدیث مین قصہ دراز ہی **ف** ح اور وہ قصہ
آنی مصریون کا ہی ساتہہ شکایت کی مصر کی عامل کی ہاتہہ سی عثمان کی پاس اور بہیجنا محمد بن ابی بکر کا ولایت مصر کو اور پہرنا اونکا درمیان راہ سے بسبب مکر مروان کی اور
محصر کرنا اور قتل کرنا عثمانؓ کا اور یہہ قصہ نہایت موحش اور مولم ہی جیسا کہ سیر کی کتابون مین لکہا ہی اور یہہ اول فتنہ ہی کہ دین اسلام مین واقع ہوا انا للہ وانا
الیہ راجعون **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم نی فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہہ مرد
فتنہ مین بظلم کہا یہہ واسطے عثمان کی اور اشارہ کیا طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے از روی سند کی **وَعَنْ** اَبِيْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ
لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابو سہلہ عثمانؓ کی مولی سی کہا کہ کہا واسطی میری عثمان نی روز دار کی کہ روز واقعہ

قتل اونکیا تھا اور مراد اسی گہر عثمان کا ہی کہ اوسمین گہری ہوئی ہی اور شہید ہوئی تحقیق آنحضرت نی کی تہی مجکو وصیت یعنی یہہ کہ معزول نہ کرنا تو اپنی تئین جیسکہ اوپر
حدیث مین گذرا یا وصیت کی تہی صبر وتحمل کرنیکی اوپر جفا قوم کی اور نہ لڑنیکی اونسی اور مین تحمل کرنیوالا ہون اوس عہد یعنی وصیت پر اور لڑتا نہین اونسی والا بعضی
اصحاب غیرہ نی کہا تہا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو اونسی کہ مجال تمہاری مقابلہ کی نہین باغیونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ؛؛

الفصل الثالث فصل تیسرے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عثمان تابعی بیٹی عبد اللہ بیٹی موہب کے سی کہ کہا آیا ایک شخص اہل مصر کے یعنی مکہ مین اسحالمین ارادہ رکہتا تہا حج کعبہ کا پس دیکہا ایک جماعت کو بیٹہی ہوئی پس کہا اوسنی کہ کون ہی یہہ قوم کہا بعضی لوگون نی کہ یہہ قریش ہین یعنی اکابر اونکی کہا اوس شخص نی پس کون ہی شیخ یعنی عالم معتبر اور مقتدا انمین کہا اونہون نی کہ شیخ انمین عبد اللہ بن عمر ہین کہا اوس شخص نی ای ابن عمر تحقیق مین پوچہتا ہون تجسے کچہہ پس جواب دے مجکو آیا جانتی ہو تم کہ عثمان بہاگ گئی تہی روز احد کی یعنی اور بہاگنا کفار کی مقابلہ سی بہت برا ہی کہا ابن عمر نی ہان بہاگی کہا اوس شخص نی آیا جانتی ہو تم کہ عثمان غائب تہے غزوہ بدر سی اور وہان حاضر نہ ہوئی یعنی اور قوت نہ پائی اونہون نی فضیلت اہل بدر کے کہا ابن عمر نی ہان حاضر نہ ہوئی عثمان وہان کہا اوسنی آیا جانتی ہو تم کہ عثمان غائب تہے بیعۃ رضوان سے کہ حدیبیہ مین ہوئی اور نہ حاضر ہوئی وہان کہا ابن عمر نی ہان حاضر نہ تہی بیعت رضوان مین اور جب سب جگہہ ابن عمر نی تصدیق اوس شخص کے کی تو کہا اوسنی اللہ اکبر ف ع یہہ کہا اوسنی از راہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونی اعتراض کی عثمان رضی اللہ عنہ پر در وہ شخص اعتقاد فاسد رکہتا تہا عثمان رضی اللہ عنہ کی حقمین ترجمہ کہا ابن عمر نی کہ آ بیان کرون مین تجسی حقیقت حال کی لیکن بہاگنا عثمان کا روز احد کی پس گواہی دیتا ہون مین کہ خدا تعالی نی معاف اور درگذر کیا اونسی ف ع ح اور یہہ بات معلوم ہی کہ جو چیز معاف ہوئی وہ خارج ہی عیبون شمار کرنیسی اور ابن عمر نی جو یہہ کہا گویا اشارہ کیا اس آیہ کیطرف ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعٰن انما استزلہم الشیطٰن ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنہم ان اللہ غفور حلیم جانا چاہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی روز احد کی ایک جماعت کو ایک جگہہ ٹہرایا اور حکم کیا تہا کہ اپنی جگہہ سی ہلنا نہین پس کافرون نی جو شکست پائی اوس جماعت نی پیچہا کافرونکا کیا اور بقصد غنیمت کی نکلی دیرکار جنگ برہم ہوا ایسی حق سبحانہ تعالی اونکی شکایت کرتا ہی پہر فرمایا ہی کہ عفو کیا خدا تعالی نی اونسی اور یہہ مخصوص حضرت عثمان ہی کی لیی نتہا جو کوئی داخل اس تقصیر کے تہا خدا تعالی نی عفو کیا اوسے ترجمہ اور اپر غائب ہونا عثمان رض کا بدر سے بسبب اسکے تہا کہ تہین اونکی نکاح مین رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تہین وہ بیمار پس فرمایا عثمان کی لیی آنحضرت نی کہ تیرے لیے ثواب ایک شخص کا ہی اون لوگون مین سے کہ حاضر ہوئی بدر مین اور حصہ اونکا ہی ف ع یعنی تو حکم حاضرین بدر کا رکہتا ہی دنیا اور آخرت مین پس غائب ہونا اونکا بدر سے

نہین ہے نقصان اونکے حقمین ہرگز اور تہا غائب ہونا اونکا مانند غائب ہونے حضرت علی کی تبوک سی کہ اونکو خبرگیری اہل بیت کی لیے حضرت چہوڑ گئی تہی لیکن یہہ نہین معلوم کہ آنحضرتؐ نی اونکی لیے بہی حصہ غنیمت مین سے لگایا تہا یا نہین واللہ اعلم اور حضرت رقیہ بیمار ہوئی تہین مدینہ مین اور حضرت عثمانؓ کو آنحضرت نی اونکی خبرگیری کی لیے چہوڑا تہا اور رقیہ نی مدینہ ہی مین وفات پائی اور یہہ علامت تہی کمال رضامندی آنحضرتؐ کی عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی اونکی نکاح مین دیکر دوسری بیٹی یعنی ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے اونکو دی اور اسی سبب سے اونکو ذی النورین کہتی ہین پہر فرمایا آنحضرتؐ نی کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کردیتا مین اوسکا اونسی اور ریاض مین ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا آنحضرتؐ نی ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی ترجمہ اور اوپر غائب ہونا عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے تہا کہ اگر ہوتا کوئی بہت عزت والا یعنی کنبہ کی جہت سے باقی صحابہ مین سے اندر مکہ کی عثمان سی تو البتہ بہیجتی آنحضرتؐ اوسکو ف ع یعنی بجائی عثمان کی لیکن جبکہ نپایا کوئی عزت والا اونکی برابر کہ نگئی بعضی صحابہ بخوف اپنے جان کی یہہ عذر بیان کرکر کہ یارسول اللہ نہین ہی میری لیے قوم کہ مین کہ مددکرین میری اور محافظت کرین میری پشتی بان ہوکر ترجمہ پس بہیجا رسول خدا صلعم نی عثمانؓ کو ف ع یعنی طرف مکہ کی تا مشرکون سی آنحضرتؐ کیطرف سی گفتگو کرین اور اونکو آنحضرتؐ کی تعرض کرنیسی بازرکہین پس استقبال کیا اونکا اونکی اہل اور گروہ نی اور آگی اپنی لی چلی اونکو سوار کرکر اور اپنی پناہ مین کیا اونکو کہ کوئی تعرض نکری اونسی اور کہا اونہون نی کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا واسطی عمری اپنے کی پس کہا عثمان نی حاشا کہ مین طواف کرون آنحضرتؐ کی غیبت مین ترجمہ اور تہی بیعت رضوان حدیبیہ مین پیچہی جانی عثمانؓ کی مکہ کو ف ع یعنی جب یہہ مشہور ہوئی مسلمانونمین کہ مشرک لڑنیکو آتی ہین مسلمانون سی تو مستعد کیا آنحضرتؐ نی مسلمانونکو لڑنیکی لیے اور بیعت لے اونسی نیچی درخت کے اس بات پر کہ بہاگین نہین اور بعضون نے کہا بلکہ آئی خبر یہہ کہ عثمان قتل کیے گئی ترجمہ پس اشارہ کیا آنحضرتؐ نی ہاتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اصحاب کو کہا یہہ ہاتہہ میرا نائب ہے عثمانؓ کی ہاتہہ کا پس مارا دایان ہاتہہ اپنا اوپر بائین ہاتہہ اپنی کی اور کہا یہہ بیعت یا یہہ ہاتہہ واسطی عثمان کی ہی یا اونکی طرف سی ہی پہر کہا ابن عمر نی کہ لیجا ان کلمات کو کہ تیری سوالون کی جواب مین کہی مینی اب اپنی ساتہہ اپنی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یعنی پس نہین ضرر کرینگی ہمکو بلکہ تجہی کو ضرر کرینگی یا یہہ مراد ہی کہ اب جو مینی کلمات حق اور مفصل بیان کردیی ہین اونکو اپنی ساتہہ لیجا اور چہوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان مین **وَعَنْ** اَبِیْ سَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سہلہ مولی عثمان کی سی کہ کہا شروع کیا آنحضرتؐ نی کہ سرگوشی کرتی تہی عثمان سی یعنی چپکی سے کچہہ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ اوپر برپا ہوگا اور قتل کرینگی لوگ اونکو اور صبر کرنا چاہیی اونکو اوسمین اور رنگ عثمانؓ کا متغیر ہوتا تہا یعنی سفیدی اور سرخی سی طرف زردی کی پس جبکہ ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہمنی کیا نہ لڑین ہم اونسی کہا عثمان نی نہ لڑو لیکی کہ تحقیق آنحضرتؐ نی وصیت کی ہی طرف میری ایک امر کی پس مین روکنی والا ہون اپنے نفس کو اوس امر پر **وَعَنْ** اَبِیْ حَبِيْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِيْهَا وَاَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْكَلَامِ فَاَذِنَ لَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَةً فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِهٖ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَمِيْرِ وَاَصْحَابِهٖ وَهُوَ يُشِيْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِكَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی ابی حبیبہ تابعی سی کہ وہ داخل ہوئی عثمانؓ کی گہر مین اس حالمین کہ عثمانؓ گہیرے گئے تہی گہر مین اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابوہریرہ کو کہ پروانگی مانگتی ہین عثمان سے کلام کرنی مین یعنی اونکی خدمت مین یا گہیرنیوالونمین سی جو حاضر تہی اونسی کلام کرنیکے لیے اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نی ابوہریرہ کو کہ کہو کیا کہتی ہو پس کہڑی ہوئی ابوہریرہ اور حمد کی اللہ کے اور ثنا کی اوسپر یعنی جلسیکہ خطبہ کے لیے کرتی ہین پہر کہا ابوہریرہ نی کہ سنا مینی آنحضرتؐ کو کہ فرماتی کہ تحقیق تم دیکہوگی پیچہی میرے بلائین کہ اونمین آزمایش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف وجنگ کروگی آپسمین

یا فرمایا آنحضرتؐ نے پہلی لفظ اختلاف کا اور پھر فتنہ کا برعکس پہلی روایت کی پس کہا آنحضرت سے کہنی والی نے لوگون میں سے پس کون ہی ہماری لیے یا رسول اللہ یعنی کسکے متابعت کرین کہ اوسکی متابعت مین فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اوس کہنی والی نے پس کیا حکم کرتی ہو ہمکو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ لازم ہی تمکو متابعت امیر کی اور یاران اوسکیکی اور وہ یعنی ابو ہریرہ اور اظہر یہہ ہی کہ آنحضرت اشارہ کرتی تہی طرف عثمان کی ساتھہ اسکی یعنی لفظ امیر کی کہنی مین اشارہ کیا عثمان کیطرف کہ وہ حاضر تہی اوس مجلس مین روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **ف** کہا مولف نے کہ مسلمان ہوئی عثمان عنفوان ابتدا اسلام مین ابو بکر کی ہاتھہ پر پہلی داخل ہونی آنحضرت کی دار ارقم مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی دو ہجرتین اور تہی وہ گورہی میانہ قد خوبصورت گہنکی ڈاڑہی والی خلیفہ ہوئی محرم کی اول روز مین سن چوبیس مین اور قتل کیا اونکو اسود تجیبی نے کہ اہل مصر سی تہا اور بعضون نے کہا اور کوئی تہا قاتل اونکا اور دفن کیی گئی وہ ہفتہ کے شب بقیع مین اور اوسدن عمر اونکی بیاسی برس کی تہی اور بعضون نے کہا اٹہاسی برس کے اور رہی خلافت اونکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کین اونسی حدیثین خلق کثیر نے

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب ہے مناقب ان تینون کی **ف** یعنی بعضی حدیثین بیچ مناقب ابی بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی مجتمع ہی وارد ہوئی ہین اس باب مین وہ حدیثین مذکور ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سے کہ تحقیق آنحضرت چڑہی کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہی مدینہ مطہرہ مین اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بہی چڑہی ساتھہ آنحضرت کی پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی تشریف لانی آنحضرت کی پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتھہ پانوا اپنی کی اور فرمایا ٹہر تو ای احد پس نہین ہی تجہپر مگر نبی اور صدیق یعنی ابو بکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا تہا مین ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ مین باغون مدینہ کیسی یعنی وہ باغ تہا کہ جسمین بیر اریس تہا پس آیا ایک شخص یعنی ہمنے نہین پہچانا اوسکو کہ کون ہی پس کہلوایا اوسنے دروازہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہولدی واسطی اوسکی دروازہ اور بشارت دی اوسکو بہشت کے یعنے بہشت عالیہ کے پس کہولا مینی واسطی اوسکی دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابو بکر تہی پس بشارت دی مینی اونکو ساتہہ وسچیز کی کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا اونہو نے اللہ کا یعنی اس نعمت بشارت پر پہر آیا ایک ور شخص اور دروازہ کہلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہولدی اسکی لیی دروازہ اور بشارت دی اسکو بہشت کے پس کہولدیا مینی دروازہ اوسکی لیی پس ناگہان وہ شخص عمر تہی پس خبر دی مینی اونکو ساتہہ اوسچیز کی کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عمر نے خدا تعالی کا پہر کہلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرتؐ نے مجکو کہ کہولدی دروازہ اوسکی لیی اور بشارت دی اوسکو بہشت کے ساتہہ بلا عظیم کے کہ پہنچیگی اوسکو پس کہولا مینے پس ناگہان وہ عثمان تہی پس خبر دی مینی اونکو ساتہہ اوسچیز کی کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان نے اللہ تعالی کا پہر کہا اللہ سے طلب مدد کی کیجاتی ہی کہ صبر عطا کری تلخی اوس بلا پر اور اوس مصیبت پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسرے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہتی تہی ہم

اسحالمین کہ آنحضرت زندہ تھی ابوبکر اور عمر اور عثمان راضی ہو اللہ ونسی یعنی اس ترتیب سے ان تینونکو باہم ذکر کرتی تہی ہم وقت ذکر کرنی اونکی اور بیان کرنی
امر انکی اور یہہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کی تہی اور مشہور تہی صحابہ کی درمیان اور ممتاز و مذکور تہی درمیان اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی الفصل
الثالث فصل تیسری عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح کان ابابکر
نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما نوط بعضہم ببعض
فہم ولاۃ الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ
دکہلایا گیا خواب مین آجکی رات ایک مرد صالح یعنی ایک مرد صالح نی خواب مین دیکہا یعنی میتی خواب مین دیکہا گویا کہ ابوبکر لٹکائی گئی اور پیوست کئی گئی ہین
ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کے اور لٹکائی گئی اور پیوست کئی گئی عمر ساتہہ ابی بکر کی اور لٹکائی گئی عثمان ساتہہ عمر کی کہا جابر نی پس جب اوٹہی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس سی کہا ہمنی یعنی اجتہاد سی اور ظن غالب سے اپر مرد صالح کہ آنحضرت نی فرمایا رسول خدا خود ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور اپر تعلق اور اتصال بعض اونکیکا
ساتہہ بعض کی معنی اسکی یہہ ہین کہ یہہ والی اوس کام کی ہین کہ بہیجا ہی خدا تعالی نی ساتہہ اوس کام کی اپنی پیغمبر صلعم کی یعنی خلفا اونکی ہین بیچ جاری کرنی احکام
دین اور شریعت کی ساتہہ ترتیب مذکور کی نقل کی یہہ ابوداود نی

باب مناقب علی بن ابی طالب

یہہ باب ہے بیچ مناقب علی
بن ابیطالب رض کی ف ح مناقب حضرت علی رض کی بہت ہین بیشمار و بیچ حدیث کی کتابونمین مناقب انکے جو مذکور ہین زیادہ ہین بہ نسبت مناقب اور صحابہ کے
اور بعضی روایتین اونمین سے وضعی بہی ہین چنانچہ شیخ مجد الدین شیرازی نی جلسیکہ بیچ بعضی حدیثونکی کہ نقل کی گئی ہین بیچ فضائل ابوبکر صدیق کی حکم وضعی
ہونیکا کیا ہی اور کہا ہی کہ بطلان اسکا ساتہہ بداہۃ عقل کی معلوم ہی اسجگہہ سے کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیثین بیشمار وضع کی ہین
لوگون نی اور خاص تر ان اونکی وہ حدیثین ہین کہ ایک کتاب مین جمع کی ہین اور اوسکا وصایا نام رکہا ہی اول ہر حدیث کی یا علی ہی ور اونمین سے ایک حدیث
ثابت ہی یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسیطرح ذکر کیا ہی علما نی واللہ اعلم انتہی اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سی منقول ہی کہ اونہون نی کہا کہ بیچ
مناقب علی کی حدیثین آئی ہین ساتہہ اسانید جید کی زیادہ تر اون حدیثونسی کہ اور صحابہ کی حق مین آئی ہین اور سیوطی نی کہا کہ سبب اسکا یہہ ہے کہ علی رض متاخر ہین اور
اونکی زمانہ مین اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوئی اور بہت سی مخالفین کہ اونکی ساتہہ جنگ کے اور اونپر خروج کیا پس علما نی چاہا کہ منتشر کرین مناقب اونکی واسطے
رد کرنیکی مخالفونپر اس سبب سے بہت صحابہ اونکو روایت کرتی تہی والا خلفا ثلثہ کی بہی مناقب بہت ہین برابر اونکی بلکہ زیادہ اونسی اور حضرت علی کا نام حیدر بہی
تہا اصل مین حیدر نام تہا اسد کا کہ جو نانا تہا حضرت علی کا پس جب اونکی ماں نی کہ فاطمہ بنت اسد تہی اونکو جنا تو اپنی باپ کے نام پر انکا نام رکہا پس جب آیا ابوطالب
تو یہہ ذکر کیا اوس سے اسد نی پس نام اونکا علی رکہا اور کہا سہل نی کہ نہین تہا علی رض کی نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ ابوتراب سے اور سبب اسکا یہہ تہا کہ ایک روز آنحضرت
تشریف لائی حضرت فاطمہ کے گہر مین پس نہ پایا علی رض کو گہر مین پس فرمایا کہ کہاں ہی تیری چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رض نی کہ مجہمین اور اونمین کچہہ خفگی ہوئی تہی پس خفا
ہو کر نکل گئی اور میری پاس قیلولہ نہین کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انس کو کہ دیکہہ کہاں ہین وہ پس کہا اونہون نی کہ یا رسول اللہ مسجد مین سوتی
ہین پس تشریف لائی حضرت مسجد مین دیکہا کہ وہ لیٹی ہین اسحالمین کہ گر پڑی تہی چادر اونکی کندہی پرسی اور لگ گئی تہی اونکی پہلو مین مٹی پس پونچہتی تہی اونسی آنحضرت
مٹی اور فرماتی تہی اوٹہو ای ابا تراب الفصل الاول فصل پہلی عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہرون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی رض کی کہ تو مجہسی بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سی ف ع ح یعنی آخرت مین اور قرب مرتبہ مین و بیچ مددگار ہونیکی امر دین مین کہ

شارح سن علمائنا اور توربشتی وغیرہ نی کہا کہ یہہ حدیث آنحضرت ﷺ نی اوسوقت فرمائی تہی کہ خلیفہ کیا تہا علی رض کو اپنی اہل وعیال پر اور آپ غزوہ تبوک کو تشریف لیگئی
تہے کہ آخری غزوہ آنحضرت کا تہا پس منافقون نے طعن کیا کہ اونکو حقیر وسبک جانکر آنحضرت چہوڑ گئی ہین حضرت علی رض نی جو یہہ سنا تو ہتیار باندہ کر نکلی یہانتک کہ آنحضرت سی ملے
اسحالیکہ آنحضرت اوتری ہوئی تہی موضع جرف مین پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کچہہ کہتی ہین آنحضرت نی فرمایا کہ جہوٹ کہتی ہین نہین چہوڑا ہی مینے
تمکو مگر واسطی محافظت اونکی کہ چہوڑا ہی مینی اونکو پیچہی اپنی پس پہر جاؤ تم اور خلیفہ رہو میری میری اہل مین اور اپنی اہل مین کیا نہین راضی ہی تو ای علی کہ ہووی تو
مجہے بمنزلہ ہارون کی موسی سی کہ جب موسی میقات کو گئی ہارونکو خلیفہ کیا اپنی قوم مین اور اس حدیث کی پیچہی جمٹی ہین شیعہ اور دلیل پکڑا ہی اسکو اسمین کہ خلافت بعد
آنحضرت کی حق علی کا ہی اور آنحضرت نی وصیت کی اونکو خلافت کی پس روافض نی اپنی کجرائی سی یہہ سمجہہ کر نسبت کفر کی کی ہی تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنی غیر علی کو
اور بعضون نی نسبت کفر کی حضرت علی کیطرف بہی کی ہی اسلیے کہ یہہ نہین قائم ہوئی واسطی طلب حق اپنی کی پس نہین شک ہے ایسی احمقون کی کفر مین اسلیے کہ جنہون نی کافر
کہا تمام امت کو خصوصا صدر اول کو پس بلاشبہہ باطل کیا شریعت کو اور ڈہایا اسلام کو اور اونکی دلیل پکڑنیکا جواب علماء اہل سنت وجماعت کی یہہ کہتی ہین کہ دلیل نہین
ہے اونکی لیے اسمین بلکہ ظاہر حدیث یہہ ہے کہ علی رض کو آنحضرت نی خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکہنی اپنی کی غزوہ تبوک مین جیسا کہ موسی ع نی ہارون کو خلیفہ اپنا کیا مدت غائب
رہنی اپنی مین واسطی مناجات کی طور پر اور نہین تہے ہارون خلیفہ بعد موسی کی اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسی ع کی ہی اور آنحضرت صلعم نی اسی
مدت مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگونکی امامت کرنیکی لیے نماز مین پس علی رض خبرگیری پیغمبر کی اہل بیت کی کرتی تہی اور ابن ام مکتوم امامت لوگون کی اگر خلافت مطلق
ہوتی تو امامت نماز کی لیے بہی حضرت علی رض کو حکم فرماتی بلکہ اولی اور اہم تہا اہتی اور کہا طیبی نے چونکہ اسمین تشبیہ ہے اور وجہ تشبیہ کے سمجہے نہین جاتی ہی کہ آنحضرت نی کس
مین تشبیہ دی ہی اونکو ساتہہ ہارون علیہ السلام کی پس بیان کیا آنحضرت نی اوسکو ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہی کہ نہین ہی پیغمبر بعد میری
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع اور ہارون پیغمبر تہی اور تو پیغمبر نہین ہی یعنی اتصال اونکا ساتہہ حضرت کی نہین ہے جہت نبوت سی پس باقی رہا اتصال
جہت خلافت سی اسلیے کہ وہ قریب نبوت کی ہی مرتبہ مین یا تو ہو حالت حیات اونکی مین یا بعد وفات اونکی لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات اونکی اسلیے کہ
ہارون مرے پہلی وفات موسی ع کی پس متعین ہوا یہہ کہ ہی خلیفہ حالت حیات آنحضرت کی مین وقت جانی اونکی طرف غزوہ تبوک کی اہتی اور خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ یہہ خلافت
جزئیہ حضرت کی حیات مین نہین دلالت کرتی ہی اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرت کی خصوصا جبکہ معزول ہوئی ہون اوس خلافت سے بہی بسبب رجوع کرنی
آنحضرت کی طرف مدینہ کی اور شرح مسلم مین ہی کہا بعضی علمانی کہ حضرت کی اس قول مین الا انہ لا نبی بعدی دلیل ہی اسپر کہ عیسی ابن مریم جب اوترینگی تو اوترینگی حاکم
ہوکر احکام اس امت سے بلاوینگی لوگونکو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہین اوترینگی نبی ہوکر کہتا ہون مین کہ نہین منافات ہی اسمین کہ ہون نبی اور ہون
تابع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بیان کرنی احکام شریعت اونکی اور مضبوط کرنی طریقہ اونکی اگرچہ ساتہہ وحی کی ہو طرف اونکی پس معنی جملہ مذکورہ کی یہہ
ہین کہ نیا نہین پیدا ہوگا بعد حضرت کی کوئی نبی اسلیے کہ آنحضرت ختم کرنیوالی اگلی نبیون کے ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اگر ہوتا بعد حضرت کی نبی تو ہوتی
علی اور یہہ منافی نہین ہی اوس حدیث کی وارد ہوئی ہی حضرت عمر کی حق مین صریحا اسلیے کہ یہہ حکم فرضی اور تقدیری ہی پس گویا کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر متصور
ہوتا نبی ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب سے نبی لیکن نہین ہے نبی بعد میرے اور یہی معنی ہین اس حدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل جو ہی
تصریح کی ہی حفاظ نی مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کی کہ کچہہ اصل نہین ہی اوسکی وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ
وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہ کہا حضرت علی نی قسم ہی اوس خدا کی کہ پہاڑا دانہ کو یعنی اوگایا اوس سے درخت اسلیے کہ دانہ اوگنی مین پہاڑا جاتا ہی اور
پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف میری یہہ کہ دوست نہین رکہیگا مجہکو مگر مومن ف ع یعنی

مومن کامل جیسی محبت مشروع مطابق واقع کی رکہیگا بغیر زیادتی اور نقصان کی تاکہ قتل جاوین نصیری اور خارجی پس جسنی دوست رکہا حضرت علی کو اور بغض کہا شیخین سے مثلاً پس دوستی رکہی اوسنی دوستی مشروع پس نہین نقص وارد ہوگا ساتہہ اوس شخص کی کہ دوست رکہی حضرت علی کو اور بغض رکہی ابوبکر اور عمر سی ترجمہ اور دشمن نہین رکہیگا مجکو مگر منافق نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح پس محبت علی کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت اونکی نشانی نفاق کی اور حضرت علی سی روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی من احبنی واحب ہذین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت کی ابن عدی نی انس سے حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نی جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار من الایمان وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ **وَعَنْ** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ ہٰذِہِ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّہُمْ یَرْجُوْنَ اَنْ یُعْطَاہَا فَقَالَ اَیْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالُوْا ہُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَشْتَکِیْ عَیْنَیْہِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَیْہِ فَاُتِیَ بِہٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عَیْنَیْہِ فَبَرَءَ حَتّٰی کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاہُ الرَّایَۃَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُہُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِہِمْ ثُمَّ ادْعُہُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْہُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْہِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰہِ فِیْہِ فَوَاللّٰہِ لَاَنْ یَّہْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ اور روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن غزوہ خیبر کی **ف** ح خیبر آٹہہ منزل ہی مدینہ سے جانب شام کی اور یہہ غزوہ سن سات مین تہا ترجمہ کہ دونگا مین یہہ نشان کہ علامت سرداری کی ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالی قلعہ خیبر کو اوسکی ہاتہون یعنی بسبب اوسکے دوست رکہیگا وہ شخص خدا اور رسول خدا کو اور دوست رکہیگا اوسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کی لوگون نی یعنی صحابہ آئی آنحضرت کی پاس صبح کو اس حالمین کہ سب صحابہ امیدرکہتی تہی کہ دیا جاوی نشان اونکو **ف** ح آیا ہی کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکہین یہہ نعمت کل نصیب کسکے ہو پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہان ہین علی بن ابی طالب **ف** ح اور وہ پیچہی رہ گئی تہی بسبب آنکہونکی دکہنی کی بعد ازان آنشا راہ مین یا بعد پہنچنی کی خیبر مین آنحضرت سی جا ملی ترجمہ پس کہا صحابہ نی کہ وہ یا رسول اللہ شکایت کہتی ہین اپنی آنکہونکی یعنی اونکی آنکہین دکہتی ہین یعنی بسبب عذر کی حاضر نہین ہوئی فرمایا آنحضرت نی پس بہیجو کسیکو طرف اونکی کہ بلا لاوی اونکو پس لائی گئی علی رضی اللہ عنہ پس آپ نی دہن ڈالا اونکی آنکہونمین پس تندرست ہوئی علی یعنی آنکہونکیطرف سی یہانتک کہ گویا تہا اونکی کچہہ درد یعنی اور نہ سبب درد قسم رمدی اور نہ ضعف بصر اصلا پس دیا اونکو نشان پس کہا علی نی کہ یا رسول اللہ لڑونمین اونسی یہانتک کہ ہون وہ مانند ہماری یعنی مسلمان ہون فرمایا آنحضرت نی جا اور گذر راہ پر نرمی اور آہستگی اپنی کی یہانتک کہ اوتری تو اونکی زمین مین پہر بلا اونکو طرف اسلام کی یعنی اول اور خبر دی اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ واجب ہی اوپر حق خدا سی اسلام مین **ف** ع اور یہان یہہ محذوف ہی کہ پس اگر انکار کرین وہ اوس سے تو پس طلب کر جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اونسی یہانتک کہ مسلمان ہون حقیقۃً یا حکماً یعنی جزیہ دینا قبول کرین یا معنی مسلمان ہونکی فرمان بردار ہونا ہین ترجمہ پس قسم خدا کی یہہ کہ ہدایت کری خدا تعالی بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہی اس سے کہ ہون تیری لیی چارپائی سرخ اور اونٹ سرخ **ف** ع حضرت نی جو رہنمائی کی حضرت علی کو واسطی بلانی کفار کی طرف اسلام کی اوسکی تاکید کی لیی یہہ بات قسم کہا کر ارشاد فرمائی اسلیی کہ یہہ اکثر سبب ہوتا ہی اونکی ایمان کا بغیر قتال ونکلنی کہ منفرع ہوتا ہی اوس پر حصول غنایم کا قسم سرخ چارپایون وغیرہ سی پس پیدا کرنا ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنی ہزار کافر کی سی جیسیکہ تصریح کیا ہی اوسکو ابن ہمام نی اول کتاب النکاح مین ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ اوسمین

فرمایا ہی آنحضرتؐ نی علی مرتضی کو کہ تو مجہسی ہی اور مین تجہسی ہون یہہ باب بلوغ الصغیر کی ف ع یعنی اسلیے کہ اوسکو تعلق ہی ساتہہ حضانہ کی اور وہ حدیث ہی مشتمل اوپر
فضیلت علی اور جعفر اور زید بن حارثہ کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن رواہ الترمذی روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ علی مجہسی ہی
اور مین علی سی ف ح یہہ کنایہ ہی کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور مشارکت سی نسب مین ترجمہ اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہی یعنی اسمین اشارہ
ہے طرف اس آیۃ کی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الخ ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ہون مین دوست
اوسکا پس علی دوست اوسکا ہی یعنی جسکو مین دوست رکہتا ہون پس علی دوست رکہتا ہی اوسکو یا یہہ معنی ہین کہ جو شخص کا رپرداز اور مددگار میرا ہوتا ہی پس علی
کارپرداز اور مددگار اوسکا ہوتا ہی اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی ترجمہ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی وعن
حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی رواہ
الترمذی ورواہ احمد عن ابی جنادۃ اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علی مجہسی ہے اور مین علی سی اور نہ ادا کریگا میری
طرف سے یعنی نبذ عہد کو کوئی مگر مین یا علی نقل کی یہہ ترمذی اور احمد نی ابی جنادہ سی ف ح عادت عرب کی تہی کہ جب درمیان اونکی گفتگو ہوتی تہی بیچ نقض ابرام
اور صلح اور نبذ عہد کی تو ادا نہین کرتا تہا یہہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اوسکا ہوتا اوسکی قرابتیون اور ابو بمین سے اور نہین قبول کرتی
تہی غیر اوسکی سی پس جبکہ وہ ہوا وہ سال کہ آنحضرتؐ نی ابو بکر صدیق رض کو حج کی لیے بہیجا تہا اور امیر حاجیون کا کیا تو بعد اونکی نکلنی کی اونکی پیچہے علی مرتضی کو بہیجا تا نقض
کرین مشرکون کی عہد کو اور سورہ براۃ کہ اوسمین اس بابمین آیتین اتری ہین مشرکون پر پڑہین اور ندا کرین کہ مشرک نجس ہین نزدیک نہون مسجد حرام کی بعد اس
سال کی اور سوا اسکی اور احکام بیان کرین پس اوسوقت یہہ حدیث فرمائی حضرت علی رض کی تکریم کی لیے اور حقیقت مین عذر بیان کرنا ہی تہا حضرت ابو بکر کی
لیے اوس مقام مین چنانچہ اسلیے کہا حضرت صدیق نی حضرت علی سی جسوقت کہ جا ملی علی اونسی پیچہے سے کہ تم امیر ہو یا مامور پس کہا حضرت علی نی کہ امیر نہین بلکہ مامور
ہون اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہہ مخفی نہین ہے محققین پر وعن ابن عمر قال اٰخی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال اخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین
احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی وقال ھذا
حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہائی چارہ کروایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان یاران اپنی کی ف ع یعنی دو دو صحابہ میں
آپسمین دینی بہائی چارہ کروایا چنانچہ ابو درداء اور سلمان آپسمین دینی بہائی ہوئی اسیطرح اور اور یہہ پانچ مہینی بعد مدینہ کی آنیکی ہوا ترجمہ پس آئے علی اس حال مین کہ آنسو
بہاتی تہین آنکہین اونکی پس کہا علی نی کہ بہائی چارہ کروایا آپنی درمیان یاران اپنی کی اور نہ بہائی چارہ کروایا آپنی درمیان میرے اور درمیان کسیکی پس فرمایا
آنحضرت صلعم نی کہ تو بہائی میرا ہے دنیا اور آخرت مین یعنی تجہکو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سی بہائی چارہ کرواون ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن
غریب ہے وعن انس قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللہم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل
معی ھذا الطیر فجاءہ علی فاکل معہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے
کہ کہا تہا نزدیک آنحضرت کی ایک جانور پرند یعنی بہنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی آنحضرت نی خداوندا لا میرے پاس اوسکو کہ بہت پیارا ہو نزدیک تیری تیری
مخلوق مین سے کہاوے وہ ساتہہ میرے اس جانور کو پس آئی آنحضرت کی پاس علی رض اور کہایا ساتہہ اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف

شارح کہا ابن جوزی نی کہ یہہ حدیث موضوع ہی اور کہا حاکم نی کہ موضوع نہین ہے اور مختصر مین کہا کہ طرق اسکی بہت ہین لیکن سب ضعیف ہین اور یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کی تہی نزدیک خدا کی اور شارحین بعضو بعضی قیدین لگاتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ محبوب ترین خلق سی تہی یا محبوب ترین
خلق کی آنحضرت کی چچا کی بیٹون مین سے تہی یا قرابتون قریب مین سے یا یہہ مراد ہی کہ جو اولی اور اقرب ہے وہ راجح ہین ساتہہ احسان کرنی سیر کی اور علی محبوب تر ہین ان مین سی
نزدیک خدا کی اور غالباً یہہ تخصیصات اس سبب سے ہین کہ حضرت علی کا محبوب زیادہ ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سی لازم نہ آوی اور حقیقت مین حاجت ان
تخصیصات کی کچہہ نہین ہے اسلیے کہ تحقیق ہے کہ مراد تمام خلق علی العموم نہین ہین اسلیے کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور صحابہ مین اگر
بعضونکو محبوب تر بعض وجوہ اور حیثیات سی کہین تو کیا ہوتا ہی اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کے منافات اوس سے نہین رکہتی ہی اسلیے کہ مراد بجمیع وجوہ نہین ہے
جیسیکہ بیچ مسئلہ افضلیت اور احبیت کے بعضے علما نی کہا ہی غرضکہ یہہ حدیث دلیل نہین ہو سکتی مبتدعین کے کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابو بکر کی خلافت پر کرین اور
بعضے حدیثون مین آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور اور جگہہ ارفع درجۃ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہے اور مقام وسیع ہی اسمین تنگی کیون کیجی **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِيْ وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہے حضرت علی سی کہ کہا تہا مین جب مانگتا آنحضرت سے کچہہ دیتی مجکو اور جب خاموش رہتا مین دیتے مجکو بی سوال
کے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ غَيْرِ شَرِيْكٍ**
اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا **ف** شارح اور ایک روایت مین آیا ہی انا مدینۃ العلم
اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین یہہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ اور معنی یہہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازون
اوسکی سی لیکن خاص اونکی ذکر کرنیسی ایکطرح کی تعظیم اونکی نکلی اور در واقع مین حضرت علی ہین ایسے ہی اسلیے کہ وہ بہ نسبت بعضی صحابہ کی بہت بزرگی اور علم رکہتی ہین
اور اون حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازونکی ہین یہہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ متحقق ہو چکی ہی یہہ
بات کہ تابعین نے لی ہین طرح بطرح کی علوم شرعیہ قسم قرارۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سی تمام صحابہ سی نہ فقط حضرت علی ہی سے پس جانا گیا عدم انحصار بابیت کا
علی کے حقمین لیکن ہان مختص ہون وہ ساتہہ باب قضا کی تو البتہ ہو سکتا ہی کہ وارد ہوا ہے اونکی شانمین انا اقضاکم جیسیکہ ابی رضی اللہ عنہ کی حقمین آیا ہی انہ اقراکم کہ وہ بڑی
قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کی حقمین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نے کہ شاید شیعہ تمسک کرتی ہین اس تمثیل سی یہہ کہ لینا علم کا اور حکمت کا آنحضرت
سے مختص ہے ساتہہ علی کی نہین پاتہہ لگ سکتا وہ کسی اور کی واسطہ سی سوائے واسطہ علی رضی اللہ عنہ کی اسلیے کہ گہر مین نہین داخل ہوتی مگر اوسکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نی
فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حالانکہ ہین ہے اونکی لیے حجت اسمین اسلیے کہ گہر جنت کا فراختر نہین ہے حکمت کے گہر سی اور اوسکی آٹہہ دروازہ ہین اور اصل اس حدیث
کی ابی الصلت عبد السلام بن صلاح ہروی سی ہی کہ شیعہ ہی ولیکن ہی سچا اور اسی حدیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نی بعضون نے تصحیح کی ہی اور بعضون نی تحسین اور
بعضون نے ضعیف کہا اور بعضون نی کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نے کہ کچہہ اصل نہین ہے اسکی اور ایک جماعت نی نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نے
کہ یہہ حسن ہے باعتبار طرق کی نہ صحیح ہے اور نہ ضعیف اور نہ موضوع **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور کہا ترمذی نی کہ روایت کی ہی
بعضے علما نی یہہ حدیث شریک تابعی سی اور نہین ذکر کیا اونہون نی اسناد اس حدیث مین صنابحی سی جیسا کہ بعضی روایتون مین آیا ہی اور نہین پہچانتی ہین ہم
اس حدیث کو کسی سی ثقات مین سے سوای شریک کے **ف** ۶ اور فردوس مین یہہ حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابو بکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا

وعن جابر قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا يوم الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال نجواه
مع ابن عمه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انتجيته ولكن الله انتجاه رواه الترمذي اور روایت ہی
جابر سی کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی علی کو دن غزوہ طائف کی پس سرگوشی کی اونسی پس کہا لوگون نی یعنی منافقون نی یا عوام صحابہ نی البتہ تحقیق دراز
ہوئی سرگوشی آنحضرت کے ساتھ چچا کی بیٹی اپنی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خاص کیا مینی اونکو ساتھ سرگوشی کی لیکن اللہ نے سرگوشی کی ویسے
ف ع یعنی پہنچایا مینی انکو اللہ تعالی کی طرف سے جو کچھہ کہ حکم کیا تھا مجکو اوسکی پہنچانیکا بطریق سرگوشی کی پس اس صورت مین گویا سرگوشی کی اونسی اللہ نے یعنی نہین کی
پس یہہ مانند قول اللہ تعالی کی ہی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہہ ہے کہ اس سرگوشی مین حضرت نی کچھہ مصلحت اوس غزوہ کی ورا ماندہ اوسکی امراد [illegible]
مین ہے کہ متعلق مین ساتھ جہاد کے تہی ہون نہ یہہ کہ دین کے بات اونسی چپکی سی کہی اور اوروں سی چھپائی اسلیے کہ ثابت ہوچکا ہی صحیح بخاری مین کہ حضرت علی سی پوچھا
گیا کہ آیا تمہاری پاس کوئی چیز ہی کہ جو قرآن مین نہین اونہون نی کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ پہاڑا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہین ہے ہماری پاس مگر وہ چیز کہ قرآن
مین ہے مگر سمجھہ کہ دیا جاتا ہی آدمی کتاب اللہ مین اور جو کچھہ کہ صحیفہ مین ہے کہ اوسمین دیت وغیرہ کی احکام لکھی تہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی سعید
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي يا علي لا يحل لاحد يجنب في هذا المسجد غيري وغيرك قال علي بن
المنذر فقلت لضرار بن صرد ما معنى هذا الحديث قال لا يحل لاحد يستطرقه
جنبا غيري وغيرك رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی واسطی علی کی کہ ای علی روا نہین ہے واسطی کسی کی کہ جنبی ہو اوسکو جنابت یہہ کہ گذری اس مسجد مین سوا میری اور سوا تیری ف ح آنکا تھا دروازہ آنحضرت
کا اور دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ انکی مسجد نبوی مین واقع ہوئی تہی ترجمہ کہا علی بن منذر نی پس کہا مینی واسطی ضرار بن صرد کی کہ کیا ہین معنی اس حدیث
کے ف ع منذر ساتھ پیش میم اور جزم نون اور زیر دال معجمہ کے بیٹا ہی علی ایک مرد مشہور ہی عابد وثقہ ہے کہتی ہین کہ اوسنی پچپن حج کیے اور حدیث سنی اور
جماعت ائمہ سی روایت کی شیعہ محض ہے لیکن ثقہ صدوق ہی اور ابن حبان نی اوسکو ثقات مین ذکر کیا ترجمہ کہا ضرار نی نہین حلال ہی کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد
کو اور گذری اسمین حالت جنابت مین سوا میری اور سوا تیری نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف ع اور کہا جزری نی یہہ حدیث
ضعیف ہی باتفاق محدثین کی وعن ام عطية قالت بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشا فيهم علي
قالت فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو رافع يديه يقول اللهم لا تمتني حتى تريني عليا رواه الترمذي
اور روایت ہے ام عطیہ سی کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کہ اونمین علی تہی کہا ام عطیہ نی پس سنا مینی آنحضرت سی اس حالمین کہ اوٹھانیوالی
تہے دونون ہاتھ اپنی دعا کی لیے فرماتی ہی یعنی وقت بہیجنی انکی یا نزدیک تمام آنی انکی یا الہی نہ مار مجکو یہانتک کہ دکہا دے تو مجکو علی کو کہ سلامتی سی پہر آوی
نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکہتی تہی حضرت علی سی اور رنج ہوتا تہا آپکو انکی مفارقت سی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحب عليا منافق ولا يبغضه
مؤمن رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اسنادا روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت نی نہین دوست رکہتا علی کو منافق اور نہین دشمن رکہتا
اونکو مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کی وعنها قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من سب عليا فقد سبني رواه احمد اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جنی برا کہا علی کو یعنی نسب کے جہت سی پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہہ احمد نی ف ع یعنی حسیما ذکر سے کہا گویا مجکو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ جو برا کہنا

علےٰ خو کا کفر یا یہہ محمول ہو تہدید و وعید پر یا مبنی ہو مآل جانبی پر واللہ اعلم بالحال ۱۲ یہہ حدیث حاکم نے بہی روایت کی ہی اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت مین آیا ہی حضرت علی سی من سب الانبیا قتل ومن سب اصحابی جلد **وعن**

عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَاٰنِيْ عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت علی سی کہ کہا فرمایا

مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجمین ایک مشابہت ہے عیسےٰ سی دشمن کہا اونکو یہود نے یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی اونکی ماںکو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا کی لگائی اور دوست رکہا اونکو نصاریٰ نے یعنی بہت یہانتک کہ اوتارا اونکو اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہیں ہے اونکی لیکی اونکو اسید یا ابن اللہ کہا پہر کہا حضرت علے نے کہ ہلاک ہونگی یعنی گمراہ ہونگے میری حقمین دو شخص ایک تو محبت کہنی والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میرے ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین ہے مجہمین یعنے تفضیل دیگا مجکو تمام صحابہ پر یا انبیا پر یا اللہ کہیگا مجکو مانند جماعت نصیریہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجپر نقل کی یہہ احمد نے **ف** ح ع اس سی معلوم ہوا کہ محبت اوسیقدر محمود ہی کہ حد سی نہ گذری اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کی طرف کہینچ لیجاتی ہی اور راہ مستقیم عدالت سے باہر ڈالتی ہی اور منسوب طرف گمراہی کی کرتی ہی اور متصف ساتہہ اس صفت کی اہل سنت و جماعت ہیں کہ دونوں طرفوں افراط و تفریط سی اس باب میں محفوظ مین خصوصا وہ لوگ کہ گرد تعصب کے جنکی چہرہ حال پر نہین بیٹہی ہی حاصل یہہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزین ہین محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب اور شخص کو سعی کرنی چاہیی کہ یہہ دونو چیزین جمع کری بوجہ اعتدال کی رزقنا اللہ اور حضرت علی سی منقول ہی کہ کہا یحبنی قوام حتی یدخلوا النار فی حبی ویبغضنی اقوام حتے یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہہ احمد نے اور انسی سی ہی کہ کہا علی نے اللہم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی یہہ احمد نے مناقب مین **وعن**

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی براء بن عازب و زید بن ارقم سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اوترے غدیر خم پر **ف** ع یعنی وقت پہرنیکی حجۃ الوداع سی اور غدیر خم نام ہی ایک بستی کا کہ تین کوس ہے جحفہ سے درمیان مکہ اور مدینہ کی اور غدیر اصل مین کہتی ہین پانی کی تالاب کو اور اسوقت مین صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کی ساتہہ جمع تہی ترجمہ پکڑا آنحضرت نے ہاتہہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا پہر فرمایا **ف** ح یعنی بعد اسکی جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نے ایک منبر بنایا اونٹوں کی پالانوں کا اور اوسپر چڑہ کر فرمایا ترجمہ کیا نہین جانتی تم کہ مین نزدیکتر اور دوستتر ہون ساتہہ مومنوں کے اونکی نفسوں سی یعنی جیسیکہ قرآن مجید مین مذکور ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار مکرر فرمایا عرض کیا صحابہ نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت نے یعنی بعد اسکے کہ علی العموم مومنوں کو فرمایا ہر مومن کو بہی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہین جانتی تم کہ مین اولی اور قریب ہون ساتہہ ہر مومن کی اوسکی نفس سے **ف** ح یعنی مین حکم نہین کرتا ہون سو مومنوں کو مگر اوس چیز کا کہ اوسمین بہلائی اور درستی اور خیریت دنیا اور آخرت اونکی ہو بخلاف اونکی نفسوں کی کہ کبہی طرف شر اور فساد کی بہی بلاتی ہین ترجمہ کہا صحابہ نے مقرر آپ ایسے ہین پس فرمایا آنحضرت نے بار خدایا جو شخص کہ مین ہون دوست اوسکا پس علی دوست اوسکا ہے خداوندا دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہی علی کو **ف** ح اور ایک روایت مین ہے کہ احب من

وانقص من ابغضہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وادر الحق معہ حیث دار یعنی دوست رکہہ اوسکو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہی اونکو
اور مدد کر اوسکی کہ مدد کری علی کی اور نہ مدد کر اوسکی کہ نہ مدد کری علی کی اور پہیر حق کو ساتہہ علی کی جس طرف کہ پہرے وہ **ترجمہ** پس ملاقات کی حضرت علی رضی سی حضرت
عمر رض نی بعد اسکی پس کہا عمر رض نی واسطی علی رض کی کہ خوشی ہی تمہاری لیی یا جیتی رہو صبح رہنا گوارا ای بیٹی ابوطالب کے صبح کی تمنی اور شام کی تمنی یعنی ہوئے
تم ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** جاننا چاہیی کہ شیعون نی جو تمسک کیا ہی ساتہہ بعضی روایتون کی حضرت علی کی
احق ہونی پر ساتہہ خلافت کی اونمین سے یہہ حدیث اونکی نزدیک قوی تر دلیل ہی کہتی ہین کہ یہہ صریح دلیل ہی اونکی فضیلت اور حقیت خلافت کی اور کہتی ہین کہ مولی
یہان بمعنی اولی ساتہہ امامت کی ہی بدلیل قول کی الست اولی بکم نہ بمعنی ناصر و محبوب کے واسطی احتیاج نہ تہی صحابہ کی جمع کرنیکی اور اونکی خطاب کرنیکی اور اس مبالغہ کرنیکی اور دعا
کرنیکی حضرت علی کے لیی اسلیی کہ جانتی تہی اور پہچانتی تہی اسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کی لیی پس ہوئی علی رض کی لیی ویسی ولایت جیسی
آنحضرت کی لیی تہی است پس یہہ نص صریح ہی اونکی خلافت پر اور بیشک یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کی اور طرق اسکے
بہت ہین روایت کیا ہی اسکو سولہ صحابیون نی اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سی تیس صحابیون نی اور گواہی دی اونہون نی اسکی علی کی
کے لیی اوسوقت کہ نزاع کی گئی خلافت مین ساتہہ اونکی ایام خلافت اونکی مین اور بہت اسکی اسناد ونمین سی صحاح اور حسان ہین اور التفات نہین کرنا چاہیی اوسکی
قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت مین اور نہ اون بعضونکی قول پر کہ کہا ہی اونہون نی کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہی اسلیی کہ وارد ہوئے اسکے طرق متعددہ سی کہ صحیح
کے ہی اسکی اکثر کو ذہبی نی کذا قال الشیخ ابن حجر نی الصواعق اور بعد اسکی کہا لیکن ہم کہتی ہین شیعہ سی بطریق الزام کی کہ اونہون نی اتفاق کیا ہی اسپر کہ اعتبار نہین
کیا ہی بیچ دلیل امامت کے کہ جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتہہ اسکی استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہیی اور یقین ہے کہ یہہ حدیث متواتر نہین ہے باوجود خلاف کی اسمین
اگرچہ وہ خلاف مردود ہے بلکہ طعن کرنیوالی اسمین بعضی ائمہ حدیث سی اور عادل اونکی ہین کہ رجوع ہی اونکی طرف اس امر مین مانند ابو داود سجستانی اور ابو حاتم رازی
اور سوائے اونکی اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسی نی اہل حفظ و اتقان مین سی کہ جو حدیث کی طلب مین شہر بشہر پہرتی تہی مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوائے
اونکیکا اکابر اہل حدیث سی اور یہہ بات اگرچہ مخل نہین ہے صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا اس حدیث مین عجیب تر ہی اور اونہون نی شرط کیا ہی تواتر کا حدیث امامت
مین پس سوچنا چاہیی اسکو اور اہل سنت و جماعت نی رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ مذکور ہی اور ہم کچہہ اوسمین سی بطور
اختصار کی ذکر کرتی ہین کہا ہی اہل سنت نی کہ نہین مانتی ہم کہ مولی یہان بمعنی حاکم و والی کی ہی بلکہ بمعنی محبوب و ناصر کی ہی اسلیی لفظ مولی کی کئی معنی آئی ہین معتق
اور عتیق اور متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور متعین کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ مین سی بے دلیل کی اعتبار نہین رکہتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہی مراد
رکہنا محبوب اور ناصر کیونکہ علی رض سید ہمارے اور پیارے اور مددگار ہمارے ہین اور سیاق حدیث بہی دلالت اس معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنی امام کی معہود و معلوم نہین ہے
لغت مین اور نہ شرع مین اور کسی نی لغت کی اماموتین مین سے نہین ذکر کیا ہی کہ مفعل بمعنی افعل کی آتا ہی اور کہتی ہین کہ یہہ چیز اولی ہی فلانی چیز سی اور یہہ نہین کہتی ہین
کہ مولی ہی اوس سے پس غرض موالات کی بیان کرنی سی تنبیہ ہے اوپر پرہیز کرنیکی اونکی بغض سے اسلیی اسکی بیان کرنیمین بڑی بزرگی اونکی ثابت ہوئی اسلیی اسکی پہلی فرمایا
الست اولی بالمومنین من انفسہم اور دعا بہی پہر اچہہ سی ہی اور بعضی طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموما اور ذکر علی رض کا خصوصا آیا ہی جیسا کہ طبرانی وغیرہ کی نزدیک
ساتہہ سند صحیح کی آیا ہی اور یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی انکی محبت پر ہے اور یہہ ہے کہتی ہین کہ سبب اسکا یہہ ہے کہ بعضی صحابہ ساتہہ علی رض
کے یمن مین تہے اونہون نی کچہہ شکایت اونکی بعضی امور مین اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تہا ازانجملہ بریدہ اسلمی تہی اور صحیح بخاری مین آیا ہی اور ذہبی نی تصحیح
اسکی کی ہی کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا ای بریدہ الست اولی بالمومنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بہی جمع کیا ہی اور تاکید اس باب مین کی ورد
کہا شیخ ابن حجر نی کہ مانا ہم نی کہ مولی بمعنی اولی کی ہی لیکن یہہ کہان لازم آتا ہی کہ اولی ساتہہ امامت کی مراد ہی بلکہ ساتہہ قرب اور اتباع کی جیسیکہ قرآن مجید مین

فرمایا اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اوپر نفی اس احتمال کی نہیں کہتی ہین ہم ہان ہمنی کہ مراد اولی ساتھہ امامت کی ہی لیکن کوئی دلیل
نہیں ہے اوپر امامت فی الحال کی بلکہ مآل مین اور بیچ وقت عقد بیعت اونکیکی مراد ہو اور تقدیم تینون خلفا کی باجماع ہی اور علی رضہ بہی اوس اجماع مین داخل ہین اور بقرینہ
اور روات جونکی کہ مصرح ہین ساتھہ خلافت ابی بکر کی بعد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ حدیث کیونکر نص ہو امامت پر اسحالیکہ دلیل نہین لائی اسکو علی اور عباس رض
اور نہ غیر اونکی وقت حاجت کے ساتھہ اسکی بلکہ دلیلیں لائی اوسکو علی نہ وقت خلافت اپنی کی پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانی سی ایام خلافت اپنی تک دلیل ہی اسپر کہ جانا
اونہون نی کہ نص بیچ اوپر خلافت اونکیکی کہ متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کی ہو نہین ہے اور باوجود اسکی علی رضہ نی خود تصریح کی ہی کہ کوئی نص نہین ہے انحضرت
سے اوپر خلافت اونکیکی اور نہ خلافت غیر اونکیکی جیسا کہ اخبار صحیحہ مین آیا ہی اور صحیح بخاری وغیرہ مین آیا ہی کہ علی اور عباس انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
سے آئی اونکی مرض الموت مین اور عباس نے علی رضہ سی کہا کہ طلب کر اس امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم مین ہو تو جان لین ہم اوسکو انحضرت کی فرمانی سی اور علی رضہ نی فرمایا کہ
نہین طلب کرتا مین الحدیث پس اگر یہہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی رضہ کی تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچھنی کی اونسی اور کیون کہتی عباس کہ
اگر یہہ امر ہم مین ہو تو جان لین ہم اوسکو باوجود قرب زمانی کی ساتھہ روز غدیر کی کہ دو مہینی یا کچھہ کم یا زیادہ گذری تہی اور بہول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور
چہپانا اونکا اوسکو باوجود جاننی کی اوسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہین تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکی ابو بکر سی یاد رکہتی تہی اوسکو اور جانتی تہی اوسکو اور
باوجود اسکے جو اونہون نی کچھہ تعرض نہ کیا اور دلیل نہ لائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتی تہی کہ مراد اس سے خلافت علی رضہ کی نہین ہے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد
از روز غدیر کی خطبہ پڑہا اور آشکارا کیا حق ابی بکر اور عمر رضہ کا اور کہا کہ امیر ہووی تم پر کوئی شخص جیسا کہ اخبار مین آیا ہی اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ انحضرت نی رغبت
دلائی ہی اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہی درمیان محبت اور خلافت کی اور شیعہ کہتے ہین کہ یاد رکہتی تہی صحابہ اس نص کو ولیکن اونہون
نی اتباع نہ کیا اسکا اور فرمان برداری کی ساتھہ اسکی از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کی اور امیر المومنین علی رضہ نی کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کی تہا اور یہہ کذب اور
افترا ہی اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکہتی تہی اور کثرت بی اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہی اور باوجود اسکی حضرت پیغمبر خدا صلعم سی اونہون نے نص سنے ہو اور
اوسکو دلیل نہ لاوین اور عمل اوسپر نہ کرین یہہ بات محالات سے ہی اور جب ابو بکر رضہ دلیل لائی ساتھہ حدیث الائمۃ من قریش کی کیون نہ کہا صحابہ نی کہ نص خاص علی رضہ کی
لیے واقع ہی احتجاج ساتھہ اس عموم کی کیون کرتی ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سی لایا ہی کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گمراہ کہتی
ہین اور روافض قایل ہین اونکی تکفیر کی اور کہتی ہین کہ سب صحابہ سوائے ان چند تنونکی کافر گئی ہین دنیا سی اور قاضی ابو بکر باقلانی نی کہا کہ جس چیز کیطرف گئی ہین
روافض بسبب اوسکی باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہی اسلیے کہ جب چہپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جہوٹ بیچ اول احکام اسلام کی بسبب غرض نفسانی
کے اونسی واقع ہوا تو اور جو کچھہ کہ حدیثین اور اخبار اونسی روایت کی گئین جہوٹ اور باطل ہوئین بلکہ تعصب رجوع کرتا ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
کہ اونکی صحبت مین ایسے لوگ آئی اور حضرت علی مرتضی کیطرف بہی کہ اونہون نی سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اوسکیکی اور یہہ کلام شیخ ابن حجر کا ہی
صواعق محرقہ مین کہ اونہون نی بہت طول طویل ذکر کیا ہی وہان اور جو کچھہ کہ اوسمین سے مبنی بطریق اختصار کی یہان ذکر کیا ہی کافی ہی وباللہ التوفیق وَعَنْ
بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا
مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ رضہ سی کہ کہا پیغام پہنچا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابو بکر اور عمر نی فاطمہ سی پس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چہوٹی ہی ف ع اور ایک روایت مین آیا ہی فسکت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہہ محمول ہو اوپر دفعہ
پہلی یعنی ایکبار سکوت کیا ہو اور پہر دوسری بار مین یہہ فرمایا ہو کہ وہ چہوٹی ہی ترجمہ پہر پیغام بہیجا فاطمہ کا علی رضہ نی پس نکاح کر دیا حضرت نی فاطمہ کا علی سی رضی اللہ
عنہما نقل کی یہہ نسائی نی ف ح اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا ام ایمن نے علی رضہ سی کہ تم کیون نہین خواستگاری کرتی فاطمہ کی حالانکہ تم انحضرت کے

بچالی بیٹی ہو کہا علی نی کہ مجھکو شرم آتی ہی کہ آنحضرت کی سامنی یہہ کلام عرض کروں پس آنحضرت نی سنا اور راضی ہوئی اور جب علی نی رضا آنحضرت کی معلوم کی نزدیک آیا
کہا اسکا پس نکاح کر دیا آنحضرت نی فاطمہ کا اونسی **ف** ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نی انس بن مالک سے کہ کہا خواستگاری کی ابوبکر نی آنحضرت سی انکی
بیٹی حضرت فاطمہ کے پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوبکر نہیں اترا ہی حکم ابھی پھر خواستگاری کی انکی عمر نی اور اور بعضی قریش نی اور حضرت نی وہی جواب جو کہ ابوبکر
کو دیا تھا پھر کہا بعضوں نی علی سی کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فاطمہ کی تو شاید امید ہی کہ تمسی نکاح اونکا کر دینگی کہا علی نی یہہ کیونکر ہو سکتا ہی
کہ خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نی اور حضرت نی نہ نکاح کیا اونکا پھر خواستگاری کی اونکی علی نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق حکم کیا ہی مجھکو
رب عز وجل میری نی اسکا کہا انس نی پھر بلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد چند روز کی اور فرمایا ای انس نکل اور بلا لا میری پاس ابا بکر صدیق و عمر بن الخطاب اور
عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو انصار میں سی کہا انس نی کہ بلایا میں انکو پس جبکہ جمع ہوئی وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور بیٹھی اپنی اپنی جگہوں پر اور علی نہ تھی کہیں گئی ہوئی تھی آنحضرت کی کام کی لیی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود
بقدرتہ المطاع بسلطانہ المرہوب من عذابہ و سطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ و ارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ و میزہم باحکامہ و اعزہم بدینہ و اکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ تبارک اسمہ و تعالت عظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا و امرا مفترضا اوشج بہ الارحام و الزم الانام فقال عز من قائل و ہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا
و صہرا و کان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ و قضاؤہ یجری الی قدرہ و لکل قضاء قدر و لکل قدر اجل و لکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ
ام الکتاب پھر فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجھکو یہہ کہ نکاح کر دوں میں اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہی علی بن ابی طالب سی پس گواہ رہو تم کہ میں نی نکاح
کیا اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کی اگر راضی ہو اسی علی بن ابی طالب پس گواہ رہو تم کہ میں نی نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر پھر منگایا طباق کھجوروں کا اور
رکھا اوسکو آگی ہماری پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس تو ہم نی پس جس وقت کہ ہم لوٹ رہی تھی ناگہان آئی علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس مسکرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سامنی علی رض کی پھر فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجھکو یہہ کہ نکاح کر دوں تجھسی فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہوئی تو ساتھ اسکی پس کہا علی
نی کہ تحقیق راضی ہوا میں ساتھ اسکی یا رسول اللہ کہا انس نی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع اللہ شملکما و اسعد جدکما و بارک علیکما و اخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نی پس قسم ہی اللہ کی البتہ تحقیق نکالی اللہ نی ان دونوں سی
اولاد بہت پاکیزہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ساتھ بند کرنی دروازوں کی سوائی دروازہ علی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ
حدیث غریب ہی **ف** ع یعنی بعضی صحابیوں کی گھر کی دروازی مسجد نبوی میں تھی حضرت نی فرمایا کہ دروازی مسجد کیطرف سی بند کرو تا کہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی
مرد جنبی مسجد میں ان دروازوں سی نہ آوی مگر دروازہ علی رض کا کہلا رہا کہ جنابت سی اونکو آنا مسجد میں درست تھا اور یہہ خصوصیت انکی تھی بسبب قرابت کی آنحضرت
کے اور نہیں اشکال آتا ہی اس حدیث سی اوس حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر میں کہ آنحضرت نی حکم کیا سب دروازوں کی بند کرنیکا سوائی دروازہ ابی بکر کی اسلئی کہ اوس میں
تصریح ہی اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نی اونکو دروازوں کی بند کرنیکی بیچ حالت مرض اپنی لوٹ آنی میں اور اس میں یہہ نہیں پس حمل کیجاویگی یہہ حدیث حالت بیماری کی پہلی زمانہ
پر اور اسی واسطی صحیح ہوتا ہی قول علماء کا کہ اوس حدیث میں اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی علاوہ یہہ کہ وہ حدیث صحیح تر ہی اس سی اور مشہور تر اسلئی کہ وہ متفق علیہ ہی اور
یہہ ترمذی نی روایت کی ہی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی یعنی زیادہ متن اور اسناد کی با معنوں کی لیکن روایت کیا احمد اور ضیاء نی زید بن ارقم سی یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بلا شبہہ میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنی ان دروازوں کی سوائی دروازہ علی کی اور ریاض میں ہی کہ روایت کیا اسکو احمد نی زید بن
ارقم سی کہ کہا تھی واسطی ایک جماعت کی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سی دروازی جاری مسجد میں کہا زید نی پس فرمایا آنحضرت نی ایک دن کہ بند کرو
یہہ دروازی سوائی دروازہ علی کی پس کہا زید نی کہ گفتگو کی اسمیں لوگوں نی پس کھڑی ہوئی آنحضرت خطبہ کیلیی اور حمد و ثنا کی اللہ کی پھر فرمایا اما بعد پس تحقیق

مین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنے ان دروازونکی سوای دروازی علی کی پس گفتگو کی آپمین گفتگو کرنی والی تمہاری نے اور تحقیق مینے قسم ہے اللہ کی نہین بند کیا کچہہ اور نہ کہولا مینے اوسکو یعنی از خود و لیکن حکم کیا گیا مین ساتہہ ایک چیز کی پس پیروی کی مینے اوسکی اور ابن عباس اور جابر سے بہی یہہ حدیث روایت کی گئی ہی لیکن صحیح نہین اور صحیح نہین ہے مگر وہی روایت کہ نقل کی گئی ہی صحیحین مین عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد غیر باب ابی بکر اور اگر صحیح بہی ہو حدیث علے کرم کی تحقیق تو حمل کیجاوینگی دونو حدیثین اوپر دو حالون مختلف کے واسطی تطبیق دینیکی درمیان دونو حدیثونکی واللہ اعلم **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ اٰتِيْهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ فَاَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہی علی سی کہا تہا میرے لیے ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کی کہ نہ تہا کسیکی لیی خلائق مین سے آتا تہا مین حضرت کی پاس اول وقت سحر کی **ف** ع اور سحر کہتی ہین اخیر شب کی چہٹے حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف **ترجمہ** پس کہتا تہا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کرتا تہا پس اگر کہنکارتی آنحضرت **ف** ع یعنے ساتہہ جواب سلام کی بابدون اوسکی بنابر اسکی کہ سلام استیذان کی لیی جواب ہے یا نہین **ترجمہ** پہرتا مین طرف گہر والون اپنی کی یعنی یہہ سمجہہ کر کہ حضرت یہان کسی کام مین مشغول ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہی اور اگر نہ کہنکارتی حاضر ہوتا مین آنحضرت کی پاس نقل کی یہہ نسائی نی **ف** ح اور یہہ مرتبہ کسیکی لیی نہ تہا سوای انکی اسلیکہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تہے آنحضرت کی گہر مین اور اخوۃ اور اختلاط مصاحبت رکہتی تہی بسبب نسبت فاطمہ رضی کی **وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفِغْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ اَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِيْ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ** اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا تہا مین بیمار پس گذری مجہپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین کہہ رہا تہا یعنی بسبب شدت بیماری کی یا الٰہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہی پس راحت دے مجکو یعنی مار تا راحت پاؤن مین اور خلاص ہو دن سختی اس درد کی سے اور اگر اجل مین ڈہیل ہی تو پس فراخ کر زندگانی میری **ف** ع لفظ فارفغنی ساتہہ برف اور سکون غین معجمہ کے ہی یعنی فراخی کر میری لیی زندگانی مین بسبب دینی صحت کے اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہہ عین مہملہ کی ہی **ترجمہ** اور اگر ہی یہہ بیماری واسطی امتحان و آزمایش میری کی تو پس صبر دے مجکو کہ جزع فزع کرون پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کہا تو نی پہر کہنا پس پہر پڑہی حضرت علی نی سامنی آنحضرت کی وہ دعا کہ پہلی پڑہی تہی پس مارا آنحضرت نی اونکو ساتہہ پانو اپنی کی **ف** ع یعنی تاکہ متنبہ ہو دین غفلت امر اپنی سی اور تاکہ باز آوین شکایت حال اپنی سی اور تاکہ پہنچی اونکو برکت قدم مبارک کے اور تاکہ حاصل ہووی اونکی لیی کمال متابعت حضرت کی قدم بقدم **ترجمہ** اور دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا عافیت دی اوسکو یا فرمایا شفا بخش اوسکو شک کیا ہی راوی نی **ف** ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہہ کلام کسی نیچی کی راوی کا ہی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہی کہ کہی بیچ بیماری مین اللہم عافنی یا اشفنی بغیر تردید کی اسلیی کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہی **ترجمہ** کہا علی رضی نی پس بیمار ہوا مین ساتہہ درد اس درد کی بعد اوس دعا کرنی حضرت کی کی ہرگز نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ع امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب رض قریشی ہین کنیت تہی اونکی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لائی ہین مردون مین سے اور اختلاف ہی انکی سن مین اوسدن بعضون نے کہا کہ پندرہ برس کے تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کے اور بعضون نی کہا دس برس کے حاضر ہوئی تہی ساتہہ آنحضرت کی تمام غزوون مین سوای تبوک کے کہ اوس دن تمین انکو آنحضرت خلیفہ کر کر چہوڑ گئی تہی اپنی اہل بیت اور اوسمین فرمایا اونکی لیی کہ کیا نہین راضی ہی تو یہہ کہ ہو دی تو مجسی بمنزلہ ہارون کی موسی سی اور تہی حضرت علی نہایت گندم گون بڑی آنکہونکی قریب تر طرف پستگی پن کے اور پیٹ آپکا بڑا تہا اور بال در چوری تہی ڈاڑہی اور کشادہ تہا دہن آپکا اور سر اور ڈاڑہی اونکی سفید تہی

خلیفہ ہوئی وہ دن شہید ہونی عثمان کی کہ روز جمعہ کا تہا اور اتہارہوین تاریخ ذی حجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا اونکو عبد الرحمن بن ملجم مرادی نی کوفہ مین جمعہ کی
صبح کو ستروین تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کی زخمی کرنیسی اور غسل دیا اونکو اونکی دونون صاحبزادون حسن اور حسین نے
اور عبد اللہ بن جعفر نی اور نماز اونکی پڑہی اونکے بیٹے حضرت حسن نے اور دفن کیا اونکو وقت سحر کی اور عمر اونکی ہوئی تریسٹھہ برس کی اور بعضون نی کہا پینسٹھہ برس کی اور بعضون نے
کہا ستر برس کی اور بعضون نے کہا اٹہاون برس اور زمانہ خلافت اونکے چار برس اور نو مہینے

باب مناقب العشرة رضی اللہ عنہم

یہ باب ہے بیچ بیان
مناقب عشرہ مبشرہ کی ف ح ع کہ وہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدة بن الجراح اور سعید
بن زید ہین یہہ دس تن صحابہ مین سے مشہور ہین ساتھہ عشرہ مبشرہ کی بسبب بشارت دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکو ساتھہ جنت کی اور یہہ سب قریشی ہین اور
اونکی لیے تقدم اور مناقب اور حدیثین ہین کہ اور ونکی لیے نہین ہین اور جاننا چاہیے کہ یہہ بشارت خاص نہین کی لیے نہین ہے بسبب وارد ہونے اوسکے اہل بیت نبوت
کے لیے بہی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہین سوا انکی اور اصحاب کے لیے بہی اور ارادہ کیا ساتھہ ذکر کرنے انکے اعم اسے کہ ہون مجتمع ایک حدیث مین یا متفرق
حدیثون مین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ افضل صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کی باقی دس کی ہین جیسا کہ تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب تدریب مین

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ کہا یعنی وقت وفات اپنی کی اور وصیت کرنیکی ساتھہ خلافت کی اصحاب شوری کو نہین ہی کوئی سزاوار تر ساتھہ اس کار کی یعنی
خلافت کی ان چند نفر سی کہ وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ اونسی تہی راضی ف ع یعنی نہایت راضی تہی کہ ہر ایک کو معلوم تہا بلا شبہہ یا مراد
رضا سی رضا مخصوص ہے کہ جسکی سبب سے مستحق ہون خلافت کی یہہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تہے یہان مراد زیادہ راضی ہونا ہی بہ نسبت اور صحابہ کی
بسبب ہونے اونکی عشرہ مبشرہ سی ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہہ بخاری نی ف ع حضرت عمر نی
جو ان چہہ ہی کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ مین سے تو اسلیے کہ آپ اور ابو بکر تو دونون افضل تہے سب جانتی تہے کیا حاجت تہی اونکی ذکر کرنیکی اور ابو عبیدة بن الجراح کو کہ جنکو
آنحضرت نے امین امت اور امین حق الامین کہا تہا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر سے پہلے فوت ہو گئے تہے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکی چچا کی بیٹے اور بہنوئی
تہے متہم ہونیکی لیے اونکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تہا اونمین سی اور بعضی روایتونمین آیا ہی کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو اون لوگونمین کہ آنحضرت راضی تہے
اونسی لیکن اہل شوری مین داخل نہ کیا پہر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہی یا تو ساتھہ عقد ہونے اوسکی اہل حل و عقد سے جب لائق خلافت کی لیے عقد کیجاوے
مانند ابی بکر کی اور یا ثابت ہوتی ہی بسبب تصریح کرنے امام کی اوپر خلیفہ کرنے ایک کے جو کہ لائق اوسکی ہو مانند عمر کی اور جائز ہی نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے
اوسکی کہ وہ افضل ہو اوس سی بسبب اجماع علماء کی بعد خلفاء راشدین کی اوپر امامت بعضونکو قریش مین سی باوجود موجود ہونے افضل کی اونسی اسلیے کہ غیر افضل
کبہی خوب قدرت رکہتا ہی تدبیر کرنے امور دین کی اور خوب جانتا ہی تدبیر ملک کے اور خوب خبرگیری کرتا ہی رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہی فتنہ کی دفع کرنیمین
اور رد یا یہہ کہ شرط کرنا عصمت کا امام مین اور ہونا اوسکا ہاشمی اور ظہور معجزہ کا اوسکی ہاتہہ پر کہ جس سی جانا جاوی صدق اوسکا پس یہہ خرافات شیعہ کیسی اور جہالات
انکی سے اور تو طئہ اور تمہید ہی اونکی گمراہیونکی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہی باوجود ہونے ان چیزونکی حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین بہی وَعَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس
بن ابی حازم سی کہ کہا دیکہا مینی ہاتہہ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کا رسی اور شل ہو گیا تہا بسبب اسکے کہ بچایا تہا ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی لڑائی
کے یہہ بخاری نی ف ح ع طلحہ نی روز احد کی اپنی تئین آنحضرت کی سپر کیا تہا اور اونکی بدن مین کچہہ اوپر اسی زخم لگی تہی یہانتک کہ عضو مخصوص اونکا بہی

زخمی ہوگیا تہا اور صحابہ جب ذکر روز احد کا کرتی تو کہتی کہ وہ دن پورا دن طلحہ کا تہا اور طلحہ بیٹی عبید اللہ کی ہین کنیت اونکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہین حاضر ہوئی سب
غزوونمین سوای بدر کی کہ حضرت نی کسی کام کی لیی بہیجا تہا اونکو اور تہی یہہ گندم گون بہت بال والی خوبصورت قتل کیی گئی دن جمل کی پنجشنبہ مین بیسوین تاریخ
جمادی الثانی کی سن چہتیس مین اور دفن کیی گئی بصرہ مین اور عمر اونکی چونسٹہ برس کی ہوئی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
يَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن غزوہ احزاب کے کہ اوسکو غزوہ خندق بہی کہتی ہین کون ہی کہ لاوی میری پاس خبر قوم کی **ف** ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہی
یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہو کر اور آپسمین اتفاق کر کر آنحضرت سی لڑنیکی لیی آئی تہی کفار بارہ ہزار تہی اور مسلمان تین ہزار قریب ایک
مہینے کی گرد مدینہ کی پڑی رہی اور آنحضرت نی گرد مدینہ کی خندق کہودلی تہی اور مسلمان بہت تنگدل تہی اور صف جنگ نہین ہوئی فقط کچہہ پتہراو اور تیر اندازی
ہوئی تہی پہر اللہ تعالی نی ہزار ملائکہ مدد کی لیی بہیجی اور ہوا تند کہ اونی تمام خیمہ وغیرہ اونکی اکہیڑ ڈالی اور شکست کفار کی پس اوسمین آنحضرت نی فرمایا کہ کوئی ہی کہ خبر قوم کی
لاوی اور جانا اوسمین دشوار تہا کہ تا خبر تحقیق لاوی پس اوس حالت مین **ترجمہ** کہا زبیر نی کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ہر نبی کی لیی
مددگار ہوتی ہین اور مددگار میرا زبیر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع زبیر بیٹی عوام کی کنیت اونکی ابو عبد اللہ قرشی اور ماں اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی
پہوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور زبیر قدیم الاسلام تہی سولہ برس کی عمر مین اسلام لائی اور عذاب یا اونکو اونکی چچا نی دہوین کا تا کہ اسلام چہوڑ دین پس نہ
چہوڑا اونہون نی اور حاضر ہوئی وہ تمام غزوونمین آنحضرت کی ساتہہ اور اللہ کی راہ مین اول تلوار انہون ہی نی کہینچی ہی اور ثابت رہی آنحضرت کی ساتہہ روز
احد کی اور تہی گوری دراز قد کچہہ بال نبی پن کیطرف قتل کیا اونکو عمر بن جرموز نی سفوان مین کہ نام ایک موضع کا ہی زمین بصرہ مین سن چہتیس مین اور عمر اونکی
چونسٹہ برس کی ہوئی اور دفن کیی گئی وادی سباع مین پہر نقل کیی گئی طرف بصرہ کے اور قبر اونکی مشہور ہی اوسمین **وَعَنْ** الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی کون ہی کہ جاوی بنی قریظہ کی پاس کہ ایک قبیلہ ہی یہود کے رہنی والی گرد مدینہ کی پس لاوی میری پاس خبر اونکی پس چلا مین **ف** ع یعنی تا کہ لاؤن خبر اونکی جانا چاہیی
کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کے متوجہ بنی قریظہ کیطرف ہوئی اور پندرہ روز تک اونکو گہیری رکہا اور پہر فتح پائی پس یہہ بات وہان فرمائی یا غزوہ احزاب مین نسبت
بنو قریظہ کی وہان خبر اونکی منگائی ہو زبیر غو کہتی ہین **ترجمہ** پس جبکہ خبر لیکر پہرا مین جمع کیی میری لیی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ماں باپ اپنی پس فرمایا قربان ہو تیری
باپ میرا اور ماں میری نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع اور اسمین تعظیم ہی ذکی قدر کی اور اعتبار ہی اونکی عمل کا اور یہہ ایسی ہی کہ انسان نہین کہتا ہی ایسا مگر
اوسکی لیی کہ تعظیم کرتا ہی اوسکی اور روایت کیا گیا ہی زبیر سی کہ کہا اونہون نی کہ جمع کیی میری لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ماں باپ اپنی دوبار احد
مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور آیا ہی کہ زبیر نی اپنی بیٹی عروہ سی کہا ای بیٹی میرا نہین ہی کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ
يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا نہین سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع
کیی ہون ماں باپ اپنی کسیکی لیی مگر واسطی سعد بن مالک کے پس تحقیق سنا مینی حضرت سی فرماتی دن غزوہ احد کی یعنی سعد کو اوس وقت کہ وہ تیر مارتی تہی کافرونکو اے
سعد پہینک تیر قربان ہون تیری باپ ماں میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہین ایسی کہ مالک بن وہیب نام
ابی وقاص کا ہی اور اوپر کی روایت مین جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت سی زبیر کی لیی بہی ثابت ہوا اور یہان حضرت علی نی ایسا کچہہ فرمایا پس تطبیق اسمین اور

درمیان خبر زبیر کی یہہ ہے کہ حضرت علی کو اطلاع نہو زبیر کی لیے فرمانیکی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد علی رض کو یہہ ہو کہ انحضرت سے بلا واسطہ کسیکی کہتے نہیں سنا مینی اور یہہ منافی
نہیں ہے اسلیے کہ مطلع ہووی ہون وہ زبیر کی تحسین کہنی پر بواسطہ غیر کی کہا مولف نے کہ کنیت سعد کی ابو اسحق ہے زہری قرشی ہین قدیم الاسلام کہ اسلام لائے
سترہ برس کی عمر مین اور کہا سعد نے کہ تہا مین اسلام ثالثہ مین یعنی دو شخصو نکی بعد مین اسلام لایا اور اول تیر مینی ہی ارا جہاد مین اور حاضر ہوئے ہین سعد تمام
غزوو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور تہی سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تہی اہین کہ ڈرتی تہی لوگ انکی بددعاسی اور امید رکہتی دعاء خیر کی بسبب مشہور ہوتی قبول
دعاء انکیکی لوگون کی نزدیک اور یہہ اس سبب سے تہا کہ انحضرت نے فرمایا انکی حق مین اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیے انحضرت نے انکی لیے اور زبیر کی لیے ان باپ
اپنی کہ فرمایا دونو نکی لیے فداک ابی وامی اور نہین کہا یہہ کسیکی لیے سوائے ان دونون کی اور تہی یہہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تہی مری اپنی قصر مین عقیق کے
کے قریب مدینہ کی پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم نے کہ وہ ان ایام مین حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کیے گئی وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور
عمر انکی تہی کچہہ اوپر ستر برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سے انکا انتقال ان سبکی بعد ہوا ہی اور حاکم کیا تہا انکو کوفہ کا عمر اور عثمان نے اور روایت کین انسی جماعت
خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین سے **وعن سعد بن ابی وقاص قال انی لاول العرب رمی بسہم فی سبیل اللہ متفق علیہ**
اور روایت ہی سعد سی کہا تحقیق مین البتہ اول عرب کا ہون کہ پہینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنی سے پہلی کسی نے تیر راہ خدا مین نہین
مارا اور ماجرا اسکا یہہ تہا کہ اول سال ہجری مین انحضرت نے ابو عبیدۃ بن الحارث کو ساتہہ ساتہہ سوارون کے واسطی جنگ ابوسفیان بن حرب کی اور مشرکون کی بہیجا
پس دشمن مین کچہہ لڑائی نہین واقع ہوئی بجز اسکی کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر انکیطرف پہینکا اور یہہ اول تیر تہا کہ اس امت مین راہ خدا مین مارا گیا **وعن
عائشۃ قالت سہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ المدینۃ لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا یحرسنی
اذ سمعنا صوت سلاح فقال من ہذا قال انا سعد قال ما جاء بک قال وقع فی نفسی خوف علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ فدعا لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نام متفق علیہ** اور روایت ہی عائشہ سی کہا نہ سوئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنی اپنی کی مدینہ مین یعنے کسی غزوہ سے ایک رات یعنی بخوف اعداء دین کی پس فرمایا انحضرت نے کاشکی ایک مرد نیکبخت نگہبانی
کرے میری اگہان سنی ہمنی آواز ہتیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کہٹ کہٹ بولتی ہین پس فرمایا انحضرت نے کون ہے یہہ کہا مین سعد ہون فرمایا انحضرت نے کیا چیز لائی
تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میری دل مین خوف بنسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تہا مین مبادا اعداء دین کچہہ ضرر پہنچا دین پس آیا مین تا نگہبانی کرون
انکی اور خدمت بجالاون پس دعا کی سعد کی لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر آرام فرمایا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لکل امۃ امین وامین ہذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح متفق علیہ** اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
واسطے ہر امت کی ایک امانت دار ہے کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کے خیانت نہین کرتا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف ع اور خاص کیا انکو ساتہہ امانت کی باوجودیکہ امانت اور صحابہ مین بہی تہی اسلیے کہ انمین غالب تہی یہہ صفت بہ نسبت اوروں کی یا یہہ کہ یہہ صفت
انمین غالب تہی بہ نسبت انکی اور صفتو نکی اور انکی مدح مین کئی حدیثین آئی ہین چنانچہ مرقات مین لکہی ہین اور انکی نصایح مین سے یہہ ایک نصیحت کیا خوب ہے
بادروا السیئات القدیمات بالحسنات الحادثات الا رب مبیض لثیابہ مدنس لدینہ الا رب مکرم لنفسہ وہو لہا مہین کہا مولف نے کہ وہ ابو عامر بن عبداللہ بن الجراح
فہری قرشی ہین اسلام لائے ساتہہ عثمان بن مظعون کے اور پہلی ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پہر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوئی سب جہادو نمین انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ساتہہ اور ٹہیری رہی انحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور کڑیان خود کی انحضرت کی چہرہ مبارک پر گڑ گئی تہین روز احد کی انہون نے دانتون سے
پکڑ کر کہینچین جسسے دو دانت آگی کی انکی گر پڑی تہی یہہ دراز قد خوش رو سبک گوشت مری طاعون عمواس مین بیچ اردن کی سنہ اٹہارہ مین اور دفن کیے گئی

تبان مین ورنماز پڑہی اپر معاذ بن جبل نی اور عمر انکی اٹہاون برس کے ہوئی وَعَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ اَبُوْبَكْرٍ فَقِيْلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ
قِيْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ تابعی سی کہ کہا سنا مینی عائشہ سی اسحالمین کہ پوچہی گئین
تہین وہ کہ کسکو آنحضرت خلیفہ اپنا کرتی اگر فرضا اپنی سامنی خلیفہ کرتی یعنی کسکو صریحا صحابہ مین سے کہا عائشہ نی کہ ابوبکر کو خلیفہ کرتی پس کہا گیا اور پوچہا گیا کہ پہر کسکو
کرتی بعد ابی بکر کی کہا عائشہ نی کہ عمر کو کرتی کہا گیا کون ہی بعد عمر کی کہ اوسکو خلیفہ کرتی کہا عائشہ نی کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتی نقل کی یہہ مسلم نی ف
ع کہ امین تہی اور لائق اس کار کی اور ابوبکر صدیق نی تہی کہا اوسوقت کہ خلیفہ کرتی تہی ابو ذکوکہ مجکو خلافت سے کیا کام ہی یہہ علی ہی اور عمر ہی اور ابو عبیدہ
بن الجراح ہی جسکو چاہو انمین خلیفہ کرو پس کہا صحابہ نی کہ تمسی زیادہ کون لائق ہی پیش کیا تمکو آنحضرت نی واسطی کار دین ہمارے کی یعنی امامت کے پس کون ہے
کہ مؤخر کری تمکو کار دنیا مین اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہہ تہا کہ ابو عبیدہ اولی تہی ساتہہ خلافت کی بعد شیخین کی بقیہ اصحاب شوری سی وَعَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ
الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ
وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پہاڑ حرا پر آنحضرت تہی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر پس ہلا پتہر حرا کا
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہہر جا پس نہین تجہپر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضون نی راویون مین سے یہہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بہی حرا پر تہی
ہمراہ آنحضرت کی اور ذکر نہین کیا اوس بعض نے علی کا نقل کی یہہ مسلم نی ف ع مراد شہید سی علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ہین کہ سب شہید ہوئی ہین اور شہادت طلحہ اور
زبیر کی بیچ واقعہ جنگ جمل کی ہی تہی عین حرب مین بلکہ باہر اوس سے از راہ ظلم کی مارے گئی اور یہہ ثابت ہی ہی کہ جو کوئی قتل کیا جاوی از راہ ظلم کی تو وہ شہید ہی اور
ذکر نہین کیا اوس بعض نے علی کا اسکی پہلی جو لفظ زاد کا کہا اسمین مسامحہ ہی ایسی کہ اسمین معارضہ اور مبادلہ ہوا نہ زیادہ اور اور اشکال یہہ لازم آتا ہی کہ سعد بن ابی وقاص قتل
نہین کیے گیے ہین وہ اپنے قصر مین مری ہین کہ وادی عقیق مین تہا پس توجیہ اس روایت کی یا تو یہہ ہی کہ یہہ فرمایا تغلیبا یعنی اکثر انمین شہید ہی تہی پس باعتبار للاکثر حکم الکل کی ایسا
کچہہ فرمایا اور یا جیسا کہ سید جمال الدین نے کہا کہ لائق یہہ ہے کہ کہا جاوی کہ تہی موت انکی بسبب کسی مرض کے ایسی امراض مین سے کہ باعث ہوتی ہین حکم شہادت کی مانند پیٹ کے
بیماری وغیرہ کی اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابوبکر بہشت مین ہے
اور عمر بہشت مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور سعد بن ابی وقاص بہشت مین
اور سعید بن زید بہشت مین اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نی سعید بن زید سے ش
ع ح سعید بن زید بہنوئی ہین حضرت عمر کی کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انسی منسوب تہین اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائی حضرت عمر منہ اکیاون ہجری مین وفات ہوئی انکی اور
مدفون ہوئی وہ بقیع مین کچہہ اوپر ستر برس کے عمر تہی انکی اور ایک وجہ وجہون شہرت اور امتیاز ان دس بزرگوارونکی سی اوپر بشارت جنت کی یہہ ہے کہ انکی بشارت
ایک حدیث مین واقع ہوئی اور اور بہی کئی جہین علمانی لکہی ہین ہر الا بشارت مخصوص در منحصر نہین مین نہین ہے اور ذکی لیبی ہی آئی ہی صرح بذلک العلماء اور

یہان ایک نکتہ ہی کہ اوسپر تنبیہ ہونا چاہیی کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہہ حدیثون مین واقع ہوا ہی سبکا بالبعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہی اور اس سے حقیقت مذہب اہلسنت وجماعت
کی ثابت ہوتی ہی اور اوپر یہہ گمان کرنا کہ راوی ترتیب کو بعضے دیگر موافق اعتقاد کی لاتی ہون بس جانا چاہئے کہ وہ تہوڑی سی تغیر اور تقدیم وتاخیر کی رعایت کرتی
ہین کہ جہان مقصود مین فرق نہین آتا یہان کیونکر تغیر کرینگی جسطرح ہی ویسطرح ادا کرتی ہین وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ
كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ
الْجَرَّاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ
مُرْسَلًا وَفِيْهِ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ اور روایت ہی انس سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مہربان ترین امت
میریکا میری امت پر ابوبکر ہی کہ نرمی اور لطف وپندسی لوگونکو خدا کیطرف بلاتی ہین اور پہنچاتی ہین اور سخت ترین امت میریکا بیچ کار دین خدا کی عمر ہی کہ تشدد
وسختی سی امر معروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور بہت سچا اونکا حیا مین عثمان ہی ف ح صفت حیا کو عثمان رض کی ساتہہ ایکطرحکی خصوصیت اور امتیاز تہا اور
حیا شعبہ عظیم ہے ایمان کا اور ظاہرا بہت سچا اسلیے کہا کہ حیا کبہی بحکم طبیعت بشر کی بہی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر وہ ہی
کہ موافق شریعت کے اور مطابق حق کی ہو ترجمہ اور بہت فرائض دان ونکی زید بن ثابت ہین ف ح یعنی علم فرائض ومیراث یہہ خوب جانتی تہی اور بڑی
فقہا صحابہ مین سے تہی اور لکہنی والی وحی کی اور جمع کرنوالی اور لکہنی والی قران کے بہی تہی ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت مین ترجمہ اور بہت پڑہنی
والا قران کا اور بہت ماہر تجوید قران مین ابی بن کعب ہے ف ح یہہ بہی کاتب وحی تہی اور اون چہہ صحابہ مین کی تہی کہ جنہون نی قران یاد کیا تہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین انکو سید القرا کہتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نی انکا سید الانصار نام رکہا تہا اور عمر رض سید المسلمین کہتے تہی اور جب سورہ لم یکن الذین
نازل ہوئی تو آنحضرت نی فرمایا کہ خدانی حکم کیا ہی کہ اسکو تجہپر پڑہون و تجہی سناؤن انہون نی کہا کہ کیا خدانی میرا نام لیا ہی حضرت نی فرمایا ہان تیرا نام لیا ہی
بس وہ روئی آنحضرت صلعم بہی رونی لگی اور وفات ہوئی انکی مدینہ مین سنہ بیس مین حدیثین روایت کین انسی خلق کثیر نی ترجمہ اور بہت جاننی والا اونکا حلال
وحرام کو معاذ بن جبل ہی ف ح یہہ جناب رضی اللہ عنہ انصار مین سی ہین اور اون ستر تو نمین کی تہی کہ حاضر ہوئی عقبہ کو اور آنحضرت نی بہائی چارہ کردیا
دیا تہا انکا اور عبد اللہ بن مسعود مین اور بعضون نی کہا انکا اور جعفر بن ابیطالب مین اور بہیجا آنحضرت نی انکو معلم اور قاضی کر کر یمن مین اور یہہ اوسوقت مین
اٹہارہ برس کی تہی طاعون عمواس مین وفات پائی سنہ اٹہارہ مین اور عمر انکی اٹہاسی برس کے ہوئی اور اوسوقت کہتی تہی خداوندا یہہ رحمت ہے تیری تیری بندی
خداوندا معاذ کو اور اوسکی اہل وعیال کو اس سی محروم نرکہہ اور آیا ہی کہ وقت جانکنی کی اس عالم سی کہتی تہی خفہ کر جتنا کہ چاہی تو قسم ہے تیری عزت کی جانتا ہی
تو کہ مین تجہکو دوست رکہتا ہون یا کچہہ اور طرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نی کہا تہی ہم تشبیہ دیتے معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کی ساتہہ بیچ مضمون اس آیت کی کان امۃ
قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتی تہی معاذ آنحضرت کی زمانہ مین اور ابوبکر کی زمانہ مین اور جب یمن مین گئے تو کہتی تہی عمر رض کہ خالی چہوڑا معاذ نی اہل مدینہ کو فقہ
سے اور حاضر ہوئی وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر مین اور اور جہادون وغیرہ مین اور وقت رحلت کے کہا اپنی یارونکو جسوقت کہ وہ روئی کیون روتی ہو اور کس چیز
نی رولایا تمکو کہا لوگون نی کہ روتی ہین ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی بسبب موت تمہاری کی کہا علم وایمان قایم ہین روز قیامت تک تو تم حق کو جس سے کہ ہو اور
ڈہونڈو باطل کو جسپر کہ ہو مناقب انکی بہت ہین زیادہ اس سے ترجمہ اور ہر امت کی لیی امین ہے اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی ف ح اور ایک
روایت مین ہی کہ ہر پیغمبر کے لیی ایک امین ہی اور امین میرا ابو عبیدہ ہی اور انکی کمال زہد پر دلالت کرتا ہی یہہ قصہ جو ریاض مین مذکور ہی کہا عروہ بن زبیر
نی جسوقت کہ آئی عمر بن الخطاب شام سی ملی انسی بڑی بڑی مرا اپس کہا عمر نی کہ کہان ہین بہائی میری تو لوگون نی کہا کون کہا عمر نی ابوعبیدہ کہا لوگون نی کہ اب آتی ہین

تمہاری پاس سب جبکہ آئی اونکی پاس وزیری عمر سواری سی اور رکھی لگایا اونکو پہر اونکی گہرمین گئی پس دیکہی عبیدہ کی گہرمین مگر ایک چہوٹی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اور اور
روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمرؓ نی کہا ابوعبیدہ کو کہ مجکو اپنی گہر لیچلو پس لے گئے اونکی گہرمین پس دیکہا کچہہ کہا کہان ہی اسباب تمہارا نہین دیکہتا ہون مین مگر ایک نمدہ اور
رکابی اور تلوار حالانکہ تم امیر ہوا تمہاری پاس کچہہ کہانا ہی پس اوٹہی ابوعبیدہ اور گہر کی اندر گئی اور لی آئی وہانسی کچہہ چہوٹی چہوٹی ٹکڑی روٹی کی پس روئی
عمر اور کہا فریب دیا ہم سبکو دنیانی سوا تیری ای ابوعبیدہ اور یہہ رضی اللہ عنہ قرشی ہین ہیئت واسطہ ساتہہ آنحضرت کی فہر بن مالک مین جمع ہوتی ہین حاضر ہوئی
تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روز جنگ بدر کی اپنی باپ کو خدا اور رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہی ساتہہ آنحضرت کی روز احد کی اور
کہینچے دو حلقے خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسارہ مبارک مین گڑ گئی تہی اپنی دانتونسی اور دو دانت انکی گر پڑی بسبب نکالنی کی زور سی اور انہون
نے بہی طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمرؓ کی عہد مین اور نماز انکی پڑہی معاذ بن جبل نی اور فرماتی تہی حضرت عمر اپنی وفات کی دن کہ اگر ابوعبیدہ بن
جراح ہوتی تو سپرد کرتا مین یہہ کار اونکو یعنی امر خلافت کو با اختیار کو اونکی مشورت کی ہاتہہ تفویض کرتا مین واللہ اعلم **ترجمہ** نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
نے اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی اور روایت کی گئی ہی معمر سی قتادہ سی بطریق ارسال کی اور معمر کی حدیث مین آیا ہی اور حکم بحق زیادہ کرنیوالا میری امت
مین سی علی ہی **ف** ح ع اسلیے حضرت عمرؓ بی مشاورت اور بی فتوی انکی حکم نہین کرتی تہی اور اگر حضرت علی موجود نہوتی تو توقف کرتی اور ظاہر
یہہ ہے کہ معنی اقضاہم کی یہہ ہین خوب جاننی والی احکام خصومت کی کہ محتاج ہی طرف قضا کی اور اس روایت سی فضیلت حضرت علی کی ابوبکر اور عمرؓ پر ثابت
نہین ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اونکی شان مین اور بہت نصوص آئی ہین چنانچہ یہہ آیہ صریح حضرت ابوبکر کی فضیلت پر دلالت کرتی
ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہہ خاص ابوبکر ہی کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ پہلی فتح مکہ کی
انہون نے اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی نی کہ انکی برابر کوئی نہین ہو سکتا اور بہت روایتین انکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین حاصل یہہ
کہ حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض پس اعتبار اوسکا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نی اور اجماع کیا اوسپر اہل سنت نی اور وہ یہہ ہے کہ بعد نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی افضل حضرت ابوبکر ہین باعتبار کثرت ثواب کے اور پہر عثمان رضی اللہ عنہم پہر جانی تو کہ علی اور معویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ خصومت واقع
ہوئی اور تہین دونو جماعتین کہ برا کہتی تہی بعض اونکی بعض کو اور نہین حکم کیا کسیلئے اونمین سی ساتہہ کفر دوسرون کی لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئی پس نہین نسبت
کفر کی کر سکتی ہین ہم کسیکو بسبب جہل اور برا کہنی کے اور اعتقاد کرنا چاہی کہ امیر المومنین علیؓ نی اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیب ہوئی اجتہاد مین اور تہی وہ نزاع
ترین لوگونکی ساتہہ خلافت کی اوسوقت مین اور معاویہ نی اجتہاد کیا اور تہی در خطا کی اجتہاد مین اور نہین تہی وہ مستحق خلافت علیؓ کی ہوتی واللہ تعالی
ینفعنا بمحبتہم ویحشرنا فی زمرتہم **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ
فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ
طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہین روز احد کی **ف** ع بسبب مبالغہ کی بیچ امتثال
قول اللہ تعالی کی خذوا حذرکم یعنی تم بچاو اپنا کرو زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ سے اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیارون کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ
مین منافات ساتہہ توکل کی نہین رکہتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ایسی امور واسطی تعلیم امت کے کرتی ہون **ترجمہ** پس اوٹہی آنحضرت اور متوجہ ہوئی طرف ایک بڑی پتہر کے
کہ وہان تہا تا اوسپر چڑہین اور دیکہین طرف کفار کی اور اونچی سی دکہائی دین ابرار کو پس نہ چڑہ سکی یعنی بسبب بوجہہ زرہ کی پس بیٹہی طلحہ نیچی آنحضرت کی یہانتک
کہ چڑہی اور قرار پکڑا آنحضرت نی اوس پتہر پر پس سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی واجب کی طلحہ نی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی جنت جیسیکہ ایک
روایت مین ہی اور معنی یہہ ہین کہ اونہون نی ثابت کی بہشت اپنی لیے بسبب اس عمل کی یا بسبب اوسکی بیچ کی کہ اوسدن کہ اپنی اوپر چوٹین اوٹہائی کہ اپنی تن

آنحضرت کی سپر کیا تھا یہانتک کہ بیکار ہوگئی اونکی بدن میں اور زخمی ہوا تمام جسد انکا یہانتک کہ شل ہوگیا ہاتھہ اونکا اور زخم لگی اونکی کچھہ اوپر اسی حتی کہ ستر میں تھی اور تھی
صحابہ کہ جب ذکر کرتی روز احد کا کہتی کہ یہہ دن سارا تھا واسطی طلحہ کی اور ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ عتبہ بن وقاص نی پتھر مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو روز احد کی پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا نیچی کا ہونٹ اور عبد اللہ بن شہاب زہری نی زخمی کی پیشانی اونکی اور زخمی ہوا
رخسار مبارک آپکا کہ بیٹہ گئیں دو کڑیاں زرہ کی رخسارہ مبارک میں اور گر پڑی رسول خدا صلعم ایک گڑھی میں اون گڑھوں میں سی کہ کہودی تھی ابو عامر نی تاکہ
گر پڑیں اون میں مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نی ہاتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹھایا آپکو طلحہ بن عبید اللہ نی یہانتک کہ سیدہی کہڑی ہوئی اور چوسا
ابو سعید خدری نی خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی چوسا خون میرا نہیں مس کریگی اوسکو آگ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی جابر سی کہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف طلحہ بن عبید اللہ کے فرمایا آنحضرت نی کہ جو کوئی دوست رکہی کہ دیکہی طرف اوس شخص کے کہ چلتا ہی روی زمین پر اسحال میں کہ تحقیق مر دہ ہے اور یا منتظر مرنیکی ہی یعنی اگر کوئی چاہی کہ مردہ کو دیکہی کہ روی زمین پر چلتا ہی تو پس چاہیی کہ دیکہی طرف اسکی یعنی طلحہ کی اور ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ جسکو خوش لگی کہ دیکہی طرف شہید کی کہ چلتا ہو روی زمین پر تو چاہیی کہ دیکہی طرف طلحہ بن عبید اللہ کے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع ح اور تحقیق لفظ نحب کے یہہ ہے کہ نحب ساتھہ نون اور ح مہملہ اور ب موحدہ کی معنی نذر اور موت اجل کی آتا ہی اور بیچ آیۃ کریمہ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر کی ساتھہ دونوں معنو کی تفسیر کیا ہی مفسرین نی یعنی مسلمانوں میں سے ایسی مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا جو کچھہ عہد باندہا تھا ساتھہ خدا کی پس بعضوں نی اونمیں سی ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری کی راہ خدا میں کی تھی یعنی شہید ہوئی راہ خدا میں اور بعضی انتظار اوسکا کر رہی ہیں اور حدیث میں اسی حمل کرنا دونو معنو پر درست ہے اور ظاہر دوسرے ہی معنی ہیں جیسیکہ دوسری روایت میں آیا ہی شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہہ کہ خبر دی کہ طلحہ اون لوگوں میں سی ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور چکہی موت اوسکی راہ میں اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نی اپنی تئیں سپر آنحضرت کی کیا تہا اور بہت گہایل ہوئی تہی روز احد کی چنانچہ اوپر کی حدیث میں ذکر اسکا ہو چکا ہی اور حقیقت میں یہہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہی اہل سلوک کو در باب فنا کو یا مراد موت سی نکلنا ہوتا ہی عالم شہادت سی بسبب مستغرق ہونیکی ذکر خدا میں اور مشاہدہ ملکوت میں اور بسبب انجذاب کے طرف اللہ تعالی کی اور یہہ نتیجہ موت اختیاری کا ہی اور احتمال ہے کہ ہو اشارہ طرف حاصل ہونی شہادت کی آل کار میں کہ دلیل ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا سنا میری کان نی آنحضرت کی موہنہ سی کہ فرماتی تہی طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہیں بہشت میں **ف** ع یہہ کنایہ ہی انکی کمال قرب سے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی اونکی لیی اوس دن یعنی روز احد کی خداوندا قوی کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی **ف** ح مناسبت اجابت دعا کی ساتھہ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہی کہ تعبیر دعا کو ساتھہ تیر کی کرتی ہیں جیسیکہ کہا کسی بزرگ نی **مصرع** از ہر کرانہ تیر دعا بکنم روانہ اور گویا اجابت اونکی دعا کی ایک ثمرہ اونکی تیر مارنیکی تہی کہ اپنی راہ خدا میں انہوں نی ہی تیر مارا

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم قال اللہم استجب لسعد اذا دعاك رواہ الترمذی روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی یا الہی قبول کر یعنی دعا واسطی سعد بن ابی وقاص کی جسوقت کہ دعا مانگی جسکی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن علی قال ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اباہ وامہ الا لسعد قال لہ یوم احد ارم فداك ابی وامی وقال لہ ارم ایہا الغلام الحزور رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا نہیں جمع کیا آنحضرت نے اپنے باپ اور ماں کو مگر واسطی سعد کے یعنے روز احد کے فرمایا واسطی اوسکی روز احد کی پہینک تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطی اوسکی یہہ بہی پہینک تیر اے نوجوان قوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع تہی یہہ جوان قوی اسلام لائی ابو بکر کی ہاتہہ پر اوسوقت میں یہہ ستر ان برس کے عمر میں تہے اور اوسوقت میں لازم کیا تہا انہوں نی اپنی گہر میں رہنا کر ایک تہ میں بیٹہی رہتے تہی اور اپنی گہر کی لوگونکو کہدیا تہا کہ مجہسی کسی کو نکی خبر کچہہ نہ کہا کر یہانتک کہ جمع ہو اسکی نام پر وعن جابر قال اقبل سعد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خالی فلیرنی امرء خالہ رواہ الترمذی وقال کان سعد من بنی زہرۃ وکانت ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی زہرۃ فلذلك قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خالی وفی المصابیح فلیکرمن بدل فلیرنی اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک میں پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ ہی ماموں میرا یعنی میری ماں کی قوم میں سے ہی پس چاہیی کہ دکہاوی مجہکو کوئی شخص ماموں اپنا کو **ف** ح ع یعنی برابر اور مانند اس ماموں کی کہ میں رکہتا ہوں تاکہ کہل جاوے کہ کسیکا ماموں مانند ماموں میرے کے نہیں ہے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یعنی بیچ توجیہ فرمانی آنحضرت کی سعد کو ماموں اپنا اور تہی سعد بنی زہرہ میں سے کہ قبیلہ ہی قریش میں سے اور تہیں والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی زہرہ سے **ف** ع اور زہرہ قریش سی نام ہی عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کا **ترجمہ** پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ ماموں میرا ہے اور مصابیح میں ہے پس چاہیی کہ اکرام کری مرد ماموں اپنی کا جیسیکہ میں اکرام کرتا ہوں اپنی ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کی **ف** ع کہا ابن حجر نی کہ یہہ تصحیف ہے کہتا ہوں میں بلکہ یہہ تحریف ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن قیس بن ابی حازم قال سمعت سعد بن ابی وقاص یقول انی لاول رجل من العرب رمی بسہم فی سبیل اللہ ورایتنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما لنا طعام الا الحبلۃ وورق السمر وان کان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ ما لہ خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی علی الاسلام لقد خبت اذا وضل عملی وکانوا وشوا بہ الی عمر وقالوا لا یحسن یصلی متفق علیہ روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ کہا سنا میں نی سعد بن ابی وقاص سی کہتی تہی تحقیق میں اول اون شخصوں کا ہوں عرب میں سے کہ پہینکا تیر راہ خدا میں اور دیکہا میں نی اپنی تئیں اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتی تہی ہم ساتہہ ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہیں تہی ہماری کچہہ خوراک مگر پہل کیکر کی کہ مشابہہ لوبیا کی ہوتا ہی اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پائخانہ پہرتا تہا جیسے مینگنیاں کرتی ہیں بکریاں یعنی خشک ہوتا تہا مانند مینگنیوں کے درحالیکہ نہیں تہے واسطی اوسکی آمیزش یعنی بعضی اجزا اوسکی بعض سے ملتی نہیں تہے بسبب خشکی کے پہر ہوئی بنو اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ادب سکہاتی ہیں مجہکو یا تو بیخ کرتی ہیں مجہکو اسلام پر **ف** ع یعنی نماز پر اسلئی کہ نماز ستون ہے اسلام کا یا تقدیر ہی اسکی علی عمادۃ شرایعہ اور مراد یہہ ہے کہ وہ ادب سکہاتی ہیں مجہکو اور تعلیم کرتی ہیں مجہکو نماز اور عار دلاتی ہیں مجہکو یہہ کہ اچہی نہیں پڑہتا ہوں میں نماز **ترجمہ** البتہ تحقیق نا امید ہوا میں اوسوقت یعنی جبکہ اچہی پڑہی میں نی نماز اور محتاج ہوا میں اسکی تعلیم کا اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدے میرے اور سبقت میری اسلام میں اور ثابت قدمی میرے دین میں اور تہی بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تہی سعد بن ابی وقاص کے نزدیک عمر کی یعنی جبکہ عامل کیا تہا اونکو حضرت عمر نی کوفہ کا اون ایام میں وہ انکی شکایت کرنے بہیجتی تہی لوگونکی ہاتہہ یا لکہہ بہیجتی اور کہا تہا کہ نہیں اچہی طرح پڑہتی نماز نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی شرایط یا ارکان یا سنتیں نماز کی اچہی طرح نہیں ادا کرتی اور رعایت اوسکی احوال کی نہیں کرتی

پس حضرت عمرؓ نے ہدیہ کر دیا ہی انکو اور انہوں نے حضرت عمرؓ سے حقیقت حال ظاہر کی کہ مین انکو آنحضرتؐ کی کسی نماز پڑہتا ہون کہ ورازی کرتا ہون پہلی
دو رکعتون مین اور تخفیف کرتا ہون دو رکعت اخیر مین پس حضرتؓ نے تصدیق کی انکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو اور سعد کیا نے اسد کی باتونکو
اور مراد تھی اسدسی اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہی اور یہہ انسی معلوم ہوتا ہی کہ فخر کرنا ساتہہ علم و فضل کی اور ظاہر کرنا اپنی کمال کا ساتہہ بیان واقعی
کے واسطے مصلحت دینی کی اور دفع کرنے عار و نقصان کے دین مین جائز ہی اور صحابہؓ نے ایسمین فخر کیا کرتے تھی بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کی **وَعَنْ سَعْدٍ**
قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ
وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سعدؓ سے کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہون مین اپنی تئین اور مین تیسرا
تہا اہل اسلام کا **ف** ح یعنی دو شخص مسلمان ہو چکی تہی تیسرا مین مسلمان ہوا اور مراد دو سی ابوبکرؓ اور خدیجہؓ ہین اور کلام انکا بعنوان یا جنبیون مین ہی تاکہ حصر
ٹلے نکل جاوی کلام مذکور سی **ت** اور نہین اسلام لایا کوئی یعنی ان لوگون مین سی کہ اسلام لائی پہلی میری مگر بیچ اوس دن کی کہ اسلام لایا مین اوس مین اور البتہ
تحقیق ٹہرا مین سات دن اس حالت پر کہ تحقیق مین البتہ تہائی اہل اسلام کا تہا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ح یعنی جن اسلام لایا بعد دو شخصونکی اور بعد از ان سات روز
گذری کہ کوئی اون سات دنوں مین اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کی اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعضے محققین نے کہ تطبیق ایمین اور درمیان خبر عمارؓ کی کہ کہا دیکہا مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو اور ساتہہ آپکے نہ تہا مگر پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابوبکرؓ ساتہہ اس طرح کی ہی کہ حمل کیا جاوی قول سعدؓ کا بیچ احرار بالغین کے تاکہ نکل جاوین غلام مذکور اور علی یا یہہ
کہ نہ مطلع ہوئی ہون یہہ اوپر **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا**
يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ
لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ
عَلٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتی ہین عائشہؓ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اپنی بیبیونکو کہ تحقیق کام تمہارا اور حال تمہارا اوس قسم سی ہی کہ فکر مین ڈالتا ہی مجکو بعد میرے **ف** ح یعنی بعد وفات میری کہ میراث چہوڑی نہین
ہے تمہاری لیے اور تمنے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جس وقت کہ اختیار دین گئی تہین دیکہا چاہیے کہ بعد میرے حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تمسے کیا معاملہ کرینگی اور کون
متکفل تمہاری معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی باد بنگات **ت** اور صبر نہین کرینگی اوپر تفقد احوال تمہارے کی مگر صبر کرنیوالی **ف** ع یعنی جو کہ صبر کرتی ہین مخالفت
نفس پر کہ اختیار کرتی ہین قلت کو اور دیتی ہین زیادت کو **ت** اور صدیق **ف** ح یعنی جو کہ کامل ہین صدق معاملہ مین اور ادا حقوق مین اور کثیر الصدق
خرچ کرتی ہین اور سخاوت مین **ت** کہا عائشہؓ نے کہ مراد رکہتی تہی آنحضرتؐ ان صابرون اور صدیقون سے صدقہ دینی والی اور خیر کرنیوالی اپنی کہ سوق کلام
واسطی نفقات انکیکی ہی پہر کہا عائشہؓ نے یعنی واسطی شکر گذاری اور اظہار منت دلہی عبدالرحمن بن عوف کی ساتہہ بیٹی اوسکیکی کہ ابوسلمہ ہی اور کیا زبا یعنی ہی
پلاوی خدا تعالی تیری باپ کو سلسبیل سی کہ نام ایک چشمہ کا ہی بہشت مین اور تہا عبدالرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تہا آنحضرتؐ کی بیویون پر ایک باغ کہ بیچا گیا
چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتہہ دینی ایک باغ کی واسطی ازواج
مطہرات کی کہ بیچا گیا چار لاکہہ کو اور روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سی ہی کہ کہا اسد یا عبدالرحمن بن عوف نے آنحضرتؐ کی عہد مین آدہا
مال بیا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار پہر تصدق کیے چالیس ہزار دینار پہر سردی پانسو گہوڑی جہاد مین پہر سردین ڈیڑہہ ہزار اونٹنیان جہاد مین اور تہا
اکثر مال انکا تجارت سے اور ایک روز عبدالرحمن نے سردین صحابہؓ کو ایک سودا دیا پچاس ہزار دینار پہر جب رات ہوئی بیٹہی اپنے گہر مین اور لکہی ایک فرد ساتہہ تفرقہ
کرنی تمام مال کی مہاجرین اور انصار پر یہانتک کہ لکہا کہ قمیص جو میری بدن پر ہی فلانی شخص کے لیے اور عمامہ میرا فلانی کی لیے اور نہین چہوڑا کچہہ اپنے مال مین مگر

کہا اوسکو فقرا کی لیے پہر جبکہ صبح کی نماز پڑہی تہی رسول خدا صلعم کی اوتری جبرئیل اور کہا ای محمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ کہہ میری طرف سی عبد الرحمن کو سلام
اور قبول کر اوس سی فرو پہر پہیر دی اوسکو اور کہا کہ کہیا اونکی لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہی اور وکیل رسول اوسکا اور چاہیے
کہ کری اپنی مال مین جو کچہہ چاہی اور تصرف کری اوسمین جیسیکہ تصرف کرتا تہا پہلی اسکی اور نہین حساب ہے اوسپر اور بشارت دی اوسکو جنت کی
اور آیا ہی کہ تیس ہزار بردی اوہنون نی آزاد کیی اور بعد وفات کی چار بیویان چہوڑین تہین اور ہر بیوی کی حصہ مین اسی ہزار درہم آئی اور بعضی
روایت مین آیا ہی کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیوی کی حصہ مین دو دو لاکہہ درہم **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهِ اِنَّ الَّذِيْ يَحْثُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ
سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی واسطی بیویون اپنی کی
کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوی تمکو ساتہہ لپون اپنی کی یعنی سخاوت کری تمپر خرچ کری تمین بعد وفات میری کی وہ ہی صادق الایمان صاحب احسان ہا الہی پلا
عبد الرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ یہہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسیکہ پہلی حدیث مین عائشہ سی مذکور ہوا اور بعضون
نے کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہی اسلیے کہ آنحضرت جانتی تہی کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے احسان نسبت ازواج مطہرات کی وجود مین آویگا اور اسمین معجزہ آنحضرت
کا ہی **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ
لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کبار صحابہ سی ہین اور صاحب سر آنحضرت کی کہا آئی اہل نجران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس **ف**
ع نجران ساتہہ زبر نون اور جزم جیم کی نام ایک موضع کا ہی یمن مین کہ دسوین سال مین فتح ہوا اور نہایہ مین ہی کہ وہ موضع ہی درمیان حجاز اور شام کے
ترجمہ پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ بہیج طرف ہماری ایک شخص امانت دار کہ ہمارے حق مین خیانت نہ کری تاکہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نی کہ البتہ
بہیجونگا مین طرف تمہاری ایک شخص امانت دار لائق اسکی کہ کہا جاوی اوسکو امانت دار پس منتظر و متوقع ہوئی واسطی امارت کی لوگ **ف** ع کہ دیکہین کون
اس منصب کو مشرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہہ بات اونکو فقط از راہ حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطی لینی امارت کی **ترجمہ** کہا حذیفہ نی پس
بہیجا آنحضرت نی ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ
قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ
فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اُرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ کسکو امیر کرین ہم آپ کے بعد وفات آپکی
فرمایا آنحضرت نے کہ اگر امیر کروگی تم بعد میرے ابوبکر کو پاؤگی تم اوسکو امانت دار یعنی حقوق دین مین یعنی نہین حکم کریگا مگر ساتہہ عدل کی بی رغبت دنیا مین رغب
آخرت مین **ف** ع اسمین آگاہ کرنا ہی طرف اسکی کہ لائق یہہ ہے کہ ہو خلیفہ ساتہہ اس صفت کی تاکہ تمام ہو واسطی اوسکی اخلاص کہ موجب ہے خلاص
کا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاؤگی اوسکو قوی بیچ امر خدا کی
ضعیف اپنی نفس کی حق مین **ترجمہ** اور اگر امیر کروگی تم عمر کو پاؤگی تم اوسکو قوی یعنی قادر اور دلیر اوٹہانی بوجہہ امارت کے امین یعنی نہین سرزد ہوگا اوسی خیانت نہین ڈرتا
ہے بیچ جاری کرنی احکام دین خدا کی ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی سی **ف** ع یعنی رعایت نہین کرتی کسیکی امر دین مین اور معنی یہہ ہین کہ وہ سخت ہین دین مین
جب شروع کرتی ہین کوئی کام اپنی کاموں مین سے تو نہین ڈرتی ہین انکار کسی منکر کی سی وہ کام کیی جاتی ہین اور نہین ڈگاتا ہی اونکو قول کسی قایل کا

اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی اور ایک روایت مین ہے تجدوہ قویا فی امر اللہ قویا فی نفسہ **ترجمہ** اور اگر امیر کروگی تم علی کو حالانکہ تحقیق مین
نہین گمان کرتا ہون تمکو کرنیوالا یعنی امیر اونکو بلا خلاف حال خلافت اونکی مین پاؤگی اوسکو راہ راست دکھانیوالا یعنی مرشد کامل راہ راست پانیوالا کامل پکڑیگا
اور لیجاویگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہہ احمد نی **ف** ع یعنی یہہ امر سپرد ہی تمہاری طرف ای امت اسلیے کہ تم امین ہو مجتہد حق کو پہنچنی والی اجتہاد مین نہین جمع
ہوتی تم مگر حق صرف پر اور اسحدیث مین ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نہین ہی اور بعضون نی کہا کہ شاید آنحضرت نی ذکر کیا ہو اور راوی بھول گیا ہو اور بعضی
نی کہا کہ ابوبکر کی پہلی ذکر کرنے مین اشارہ ہی طرف مقدم ہونی اونکی کی اور نہین ذکر کیا عثمانکو صریحا لیکن لا اراکم کہنی مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ مقدم ہین حضرت
علی پر اور ممکن ہی یہہ کہ کہا جاوے کہ معنی لا اراکم فاعلین کے یہہ ہین کہ مین نہین گمان کرتا ہون کہ تم امیر کروگی علی کو پہلی سب سے اسلیے کہ مین جانتا ہون قضا و قدر
الہی سی کہ عمر علی کی بہت دراز ہی اور مذکورین کی عمر تھوڑی ہے پس اگر وہ مقدم کیے جاوین تو فوت ہوا دروونکی خلافت باوجود اسکی کہ مقدر ہی اونکی لیے خلافت
پس یقین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلی امیر نہین کرنیکی پس ظن یہان معنی یقین کے ہی اہتی اور حضرت شیخ نی لکھا ہی کہ اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی تنصیص تعیین نہین کی کسیکے خلافت پر اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد ساتھہ امیر کرنیکی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو ہوا سطہ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ
بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ
يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہہ بہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ ابوبکر کو کہ نکاح کر دیا مجہسی
اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی **ف** ح یعنی مدینہ کی آیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی نی دو اونٹنیان پال کر اور تیار کر کر رکہہ چہوڑی تہین
کہ توکب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اوسکو قبول کیجیے اور سوار ہو جیے فرمایا آنحضرت نی کہ مین سوار نہین ہونیکا مگر یہہ
کہ بیچی تو میری ہاتہہ اور بدون اسکی قبول نہین کرنیکا مین پس آٹہہ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نی خریدی قرضونکو **ترجمہ** اور ساتہہ رہا میری غار مین یعنی وقت
ہجرت کی اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سی یعنی اور کیا اونکو خادم آنحضرت کا رحمت کری اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگی کسیکو کر دیا اوسکو حق گوئی نے
اسحالت مین کہ نہین واسطی اوسکی کوئی دوست **ف** ع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطی مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست کیونکہ آئین تو ثابت ہے
نہین کہ صدیق اکبر دوست جانی تہی اونکی **ترجمہ** رحمت کری اللہ تعالی عثمانکو حیا کرتی ہین اوس سے فرشتی رحمت کری خدا تعالی علی کو خدا وندا پہیر حق کو
ساتہہ علی کی جدہر کو پہرے علی **ف** ح یہہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہی کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذکر کی ہی القران مع علی وعلی مع القران یعنی قران
ساتہہ علی کی ہی اور علی ساتہہ قران کی **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر والونکی تعریف مین جاننا چاہیے کہ اطلاق اہل بیت کا کئی معنی پر
آیا ہی ایک تو وہ کہ حرام ہی اونپر زکوٰۃ لینی اور وہ بنی ہاشم ہین اور یہہ شامل ہین آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو راضی ہو اللہ اون سب سے
اور کبہی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہین اونمین ازواج مطہرات بہی اور نکال دینا آنحضرت کی بیویونکا اہل بیت مین سے مکابرہ
ہے اور مخالفت ہی سوق اس آیہ کریمہ کے **انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا** اسلیے کہ خطاب انہین
کے ساتہہ ہی اول آیہ مین اور آخر آیہ مین پس نکالنا اونکا انہین مضمون مین سے کہ درمیانمین واقع ہوا ہی نکال دینا ہی کلام کو تساق و انتظام سی امام محمد
فخر الدین رازی نی کہا کہ یہہ آیہ شامل ہی آنحضرت کی بیویونکو اسلیے کہ سیاق آیہ پکار رہا ہی اسکو پس نکالنا اونکا اوس سے اور مخصوص کرنا ساتہہ غیر اونکی صحیح

اور یہہ بہی کہا کہ اولیٰ یہہ ہے کہ کہا جاوی اہل بیت اولاد اور بیویاں آنحضرت کی ہیں اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بہی انہیں سے ہیں اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ بہی اونکی اہل بیت میں سے ہیں بسبب معاشرت اور ملازمت اونکیکی ساتہہ آنحضرت کی اور کبہی اطلاق اہل بیت کا اسطرح آیا ہی کہ ظاہر ہوں سمجہا جاتا ہی خاص ہونا اوسکا ساتہہ فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتی ہیں انس رضہ کہ آنحضرت گذرتی تہی حضرت فاطمہ کے گہر پر جب نماز فجر کی لیی مسجد کو آتی تہی اور کہتی تہی الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے اور ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا تہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی اور فاطمہ گہر کی آستانہ پر کہڑی ہیں پس فرمایا آنحضرت نی مجہکو کہ کناری ہو جا پس میں گہر کی اندر چلی گئی پس آئے علی اور فاطمہ اور اونکی ساتہہ حسن اور حسین تہی اور وہ دونوں لڑکی چہوٹی تہی پس اوٹہایا آنحضرت نی حسن اور حسین کو اپنی گود میں مبارک میں اور پکڑا علی کو اپنی ایک ہاتہہ سے اور پکڑا فاطمہ کو دوسرے ہاتہہ سی اور چمٹایا اپنی سی اور لپیٹی اونپر کملی سیاہ کہ اوڑہی ہوئی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم اور کہا خداوندا یہہ اہل بیت میری ہیں ملا طرف اپنی نہ طرف آگ کی مجہکو اور اہل بیت میری کو اور یہہ بہی ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی یہہ مسجد میرے حرام ہی ہر حائض پر عورتوں میں سی اور ہر جنبی پر مردوں میں سی مگر محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں نہیں حرام روایت کیا اسحدیث کو بیہقی نی اور تضعیف کیا حاصل یہہ کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہی اور علمانی بیچ تطبیق ان اقوال کی اور توجیہ ان اطلاقات کی کہا ہی کہ بیت تین ہیں بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبد المطلب کے اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ سلم کی ہیں نسب کے جہت سی اور جد قریب کے اولاد کو بیت کہتی ہیں اور کہتی ہیں فلانی کا گہر بزرگ ہی اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی اہل بیت سکنی ہیں اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورتوں پر بہت خاص اور بہت مشہور ہی بحسب عرف و عادت کی اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہیں اور باوجود شامل ہونی اہل بیت کی آنحضرت کی تمام اولاد کو علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین نے اونکی درمیان میں سی بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و مخصوص ہیں اور بیچ فضائل اور مناقب اور بزرگیوں اونکیکی حدیثیں بیشمار وارد ہوئی ہیں اور مولف نی ذکر کیا ہی اس باب میں بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول اللہ کو اور زید بن حارثہ اور اوسکی بیٹی اسامہ بن زید کو بہی ذکر کیا تقریبا واسطی کمال محبت اور عنایت آنسرور کی انپر یا بسبب داخل کرنی انکیکی اہل بیت میں اور ذکر نہ کیا ازواج مطہرات کو اور عقد کیا اونکی لیی ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سے کہ وہ مستقل ہیں ساتہہ مناقب مخصوصہ کے یا اس سبب سے کہ نہ داخل کیجی اونکو اہل بیت میں بنا بر رعایت تعارف کی کہ عرف میں اطلاق اہل بیت کا اونہیں چار و پر ہوتا ہی واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا جب اوتری یہہ آیۃ بلاوین ہم اپنی بیٹونکو اور تمہاری بیٹونکو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم نی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پس کہا آنحضرت نی خداوندا یہہ ہیں اہل بیت میرے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع جانا چاہیی کہ اس آیۃ کو آیۃ مباہلہ کہتی ہیں اور ابتہال بمعنی لعنت کرنیکی ہی اور بہلہ ساتہہ پیش اور زبر کی بمعنی لعنت کے اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور دعا کرنی ساتہہ لعنت کی اصل ابتہال کی تو یہہ ہی بعد اسکے اطلاق کیا گیا اوپر اوس دعا کی کہ کوشش کیجاوی اوسمین اور عادت عرب کی تہی کہ جب کوئی قوم آپسمین اختلاف اور تکذیب ایک دوسرے کی کرتی اور ظلم کرتی تو باہر نکلتی اور لعنت کرتی ایک دوسرے کو اور کہتی لعنۃ اللہ علی الکاذب او الظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سی کہ مباہلہ کرو ساتہہ نصاری کی اور یہہ آیۃ اوتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کری تجہسی اس قرآن یا دین میں پیچہے اسکے کہ آیا ہی تجہکو علم و شریعت پس کہہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹونکو اور بلاؤ تم اپنی بیٹونکو اور بلاوین ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی ذاتونکو

اور تمہارے دین ... تو انکو پہر دعا بد کرین ہم پس گردانین ہم لعنت خدا کی جہوٹون پر ہم ہون یا تم انتہی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود مین لیے ہوئی حسن اور حسین کو کہ چہوٹی تہی اون دونون مین اور فاطمہ تہین پیچہی آنحضرت کی اور علی پیچہی فاطمہ کی اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو کہ جب مین دعا کرون تو تم آمین کہنا پس جب پیشوای ترسایان نی اونکو دیکہا تو کہا اپنی قوم سی ای گروہ ترسایان مین دیکہتا ہون ان مونہون کو کہ اگر خدا سی درخواست کرین کہ پہاڑ کو اوسکی جگہہ سی اکہیڑ دی تو اوکہیڑ دی دیکہا چاہیی کہ کیا نور تجلی اوسوقت اونکی مونہون پر چمکتی تہی کہ کافر بیگانہ نی اوسکو دریافت کیا اور اثر خود رفتہ ہوا تو محب یگانہ کا کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسانی کہ تم مباہلہ نہ کرنا ساتہہ انکی ورنہ ہلاک ہو جاؤ گی اور جڑ سی اوکہڑ جاؤ گی پس جبر اور قہر اوٹہا کر جزیہ برداشت کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن مین رکہتی تہی مسلمان ہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر مباہلہ کرتی وہ مسخ کیی جاتی بصورت بندرون اور سورون کی اور آگ ہو جاتا اون پر تمام جنگل اور جڑ سی اوکہیڑی جاتی اور جل جاتی ساتہہ پرندی کہ درختون پر ہین **وعن** عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علي رضي الله عنه فادخله ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علي فادخله ثم قال انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح مین اسحالیکہ آنحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالونسی پس آئی حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت نی اونکو یعنی کملی مین پہر آئی امام حسین پس داخل ہوئی امام حسن کی ساتہہ پہر آئین فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نی فاطمہ کو پہر آئی علی پس داخل کیا اونکو پہر پڑہی یہہ آیہ نہین چاہتا ہی خدا تعالی مگر یہہ کہ دور کری تمسی گناہون کی پلیدی ای اہل بیت نبوت اور پاک کری تمکو پاک کرنا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیویان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی انکی اہل بیت مین سی ہین اسلیی کہ اسکی پہلی بہی ذکر بیویون کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبي لستن كاحد من النساء اور بعد بہی انکا ذکر ہی کہ فرمایا واذكرن ما يتلى فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس مین یا تو تعظیم کی لیی ہی یا واسطی غلبہ یعنی مردون اہل بیت کی جیسکہ سمجہی جاتی ہی یہہ بات حدیث سی اور پاک کری تمکو یعنی آلودہ ہونیسی ساتہہ پلیدیون کی اور برائیون کی کہ مبتلا ہوتی ہین اوسمین اکثر لوگ **وعن** البراء قال لما توفي ابراهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان له مرضعا في الجنة رواه البخاري اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ صحابی مشہور ہین کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی نی کہ ماریہ قبطیہ سی تہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اوسکی لیی دودہ پلانیوالی ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ع یعنی اوسکو بہشت مین داخل کیا دودہ پلانیوالی اوسکی لیی مقرر ہوئی اور انہون نی مدت شیرخوارگی مین وفات پائی تہی اور بعضون نی تاویل کیا دودہ پلانی کی تمام کرنیکو ساتہہ تمام کرنی حقتعالی کی لذت جنت اور نعمتون اوسکیلی اونکی لیی گویا کہ بجای دودہ پلانیکی ہی لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کی اور لفظ مرضع ساتہہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہی یعنی دایہ کہ پوری کری رضاعت اونکی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ زبر میم اور ضاد کی ہی یعنی جگہہ دودہ پلانی کامل کی جنت مین آیا مصدر ہی یعنی دودہ پلانیکی اور اسمین دلیل ظاہر اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتی ہین جنت مین فی الحال بعد انتقال کی اور دلیل ہی اسپر کہ جنت وعدہ کی گئی پیدا ہو چکی ہی اور موجود ہی **وعن** عائشة قالت كنا ازواج النبي صلى الله عليه وسلم عنده فاقبلت فاطمة ما تخفى مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رآها قال مرحبا بابنتي ثم اجلسها ثم سارها فبكت بكاء شديدا فلما رأى حزنها سارها الثانية فاذا هي تضحك فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها عما سارك قالت ما كنت لافشي على رسول الله صلى الله عليه وسلم سره فلما توفي قلت عزمت عليك بما لي عليك من الحق لما اخبرتني قالت اما الآن فنعم اما حين سارني في الامر الاول فانه اخبرني ان جبريل

كان

كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تہین ہم کہ بیبیان پیغمبر خدا کی ہین ہم نزدیک آنحضرت کی بیٹھی ہوئین پس آئین فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا مرض الموت مین نہین چہپتی تہی ہیئت اور روش چال فاطمہ کے ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی **ف** ع یعنی کچہہ بہی جیسیکہ ایک روایت مین لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی امتیاز ہوسکتا تہا اونکی اور حضرت کی چال مین دونون صاحب ایکسی ہی طرح چلتی تہی **ترجمہ** پس جبکہ دیکہا آنحضرت نی فاطمہ کو فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹی میری کو پہر بٹہایا آنحضرت نی فاطمہ کو **ف** ع یعنی حکم کیا اونکو بیٹہنیکا پاس اپنی اور ایک روایت مین آیا ہی عن یمینہ وعن شمالہ یعنی داہنی طرف بٹہایا یا بائین طرف **ترجمہ** پہر بات کی ونسی چپکی سی پس روئین فاطمہ رونا شدت سی پس جبکہ دیکہی آنحضرت نی بہت غمگینی فاطمہ کی کچہہ چپکی سی کہا اونسی دوسرے بارپس ناگہان وہ ہنسی لگین پس جبکہ اوٹہی پیغمبر خدا یعنی اوس مجلس سے طہارت و نماز کی لیئے پوچہا مینی فاطمہ سی اور کہا مینی کیا سرگوشی کی آنحضرت نی تمسی کہا فاطمہ نے نہین ہونین کہ برا کہدون ظاہر کرون بہید آنحضرت کا **ف** ع ح یعنی جو چیز اونہون نی چہپائی ہین اوسکو کیونکر ظاہر کرون آہی کہ وہ اگر چاہتی ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چہپاتی اوسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی چہپانا بہید تہون اور دوستونکا اغیار سی **ترجمہ** پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مینی یعنی فاطمہ سی قسم دیتی ہونین تجکو ساتہ اوس حق کی کہ واسطی میری ہی اوپر تمہاری کہ وہ حق مادری ہی یا اخوت یا محبت نہین طالب ہوتی مین تمسی مگر یہہ کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز کی کہ چپکی سی کہی تجسی آنحضرت نی کہا فاطمہ نے اب اپ آنحضرت اس عالم سی گئی پس ہان کہتی ہونین اور تفصیل اوسکی یہہ ہی اب جس وقت کہ چپکی سی کہا آنحضرت نی مجسی اول بار مین پس تحقیق آنحضرت نی خبر دی مجکو کہ جبرئیل دور کرتی تہی مجسی قرآن کا ہر برس مین ایکبار یعنی رمضان مین اور تحقیق جبرئیل نی دور کیا قرآن کا اس سال مین مجسی دوبار **ف** ع یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تہا برس روز مین رمضان مین اوسکا دور کرتی تہی یادداشت کی لیے اور تاکہ ظاہر ہو جائی ناسخ و منسوخ دور مین اور اسمین اشارہ ہے طرف استحباب دور کی اور یہہ بہی اسمین اشارہ ہی کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اپنی عمر کی اخیر رمضان کی بعد فرمائی **ترجمہ** اور نہین گمان کرتا ہونین اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی **ف** ح اسلیے کہ دوبار دور کرنا برخلاف معتاد کی مشعر ہی اوپر وصیت کرنیکی ساتہہ حفظ قرآن کی اور یاد کرنی احکام اوسکی نازل ہوا مر دین کا اور تمام ہو نعمت **ترجمہ** پس تقوی کر اے فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہوسکی اور صبر کر یعنی علی الخصوص جبکہ آنحضرت نی خبر دی اپنی وفات کی تو روئی مین پس جبکہ دیکہی آنحضرت نے بی صبری میری تو سرگوشی کی مجسی دوسرے بار فرمایا ای فاطمہ راضی نہین ہی تو کہ ہو تو بہترین عورتونکی بہشت کی عورتونمین سی یعنے تمام عورتونمین سی یعنی تمام عورتونسی بہتر ہو وی تو یا خاص اس امت کی عورتونسی یا فرمایا ہو وی تو عالمین کے عورتونکی سردار یعنی دلتنگ مت رہ اور خدا سی راضی رہ شاکر رہ کہ تجکو یہہ مرتبہ دیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی پس سرگوشی کی آنحضرت نی مجسی پس خبر دی مجکو کہ وفات پاوینگی اس بیماری مین پس روئی مین پہر سرگوشی کی آنحضرت نی مجسی پس خبر دی مجکو کہ مین اول اہل بیت اونکی ہون کہ اونکی پیچہی جاونگی مین **ف** یعنے بعد اونکی جلدی اس عالم سی جاونگی مین پس ہنسی مین جاننا چاہیے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت فاطمہ کی تمام مومن بیویونپر حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ سی بہی اسیطرح کہا ہی سیوطی نی اور بعضی حدیثونمین مریم بنت عمران کہ عموم نساء سی کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اوپر فضیلت دی ہی استثنا کیا ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ مثل فاطمہ کی اس امت مین مثل مریم کی ہی بیچ قوم اپنی کی یعنی فاضلتر غیر اپنی یعنی اور ہوسکتا ہی کہ اختلاف ان خبرونکا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تدریج اطلاع ہوئی ہو اوپر فضیلت فاطمہ کے ساتہہ وحی کی اور اعلام پروردگار کی تو آخر کو عموم فضیل

اوس وقت تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوا و اللہ اعلم اور بعضی عالم عائشہ کو فضیلت دیتی ہین فاطمہ پر بسبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کی ساتھہ بہشت مین ہونگی اور فاطمہ علی رض کی ساتھہ
اور اسمین شبہہ نہین کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی و اشرف ہوگا مقام علی سی ولیکن حدیثون مین واقع ہوا ہے کہ آنحضرت نی فاطمہ کو خطاب کیا کہ مین اور
تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام مین ہونگی اور یہہ بھی کہتی ہین کہ عائشہ مجتہدہ تہین خلفاء اربعہ کی زمانہ مین فتوی دیتی تہین اور اجتہاد کرتی
تہین اور سیوطی حنفی شافعی مین کہتی ہین کہ یہان تین مذہب ہین صحیح تر مذہب لکہا ہے کہ فاطمہ رض افضل ہین عائشہ رض سی اور بعضی کہتی ہین کہ برابر ہین فاطمہ اور عائشہ اور
بعضے توقف مین ہی ہین اور استروشی حنفیہ مین سی اور بعضی شافعیہ توقف کی طرف بہت مائل ہین اور جب امام مالک رحمہ سی پوچہا تو اونہون نی کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے
گوشت کا ٹکڑا ہی اور نہین فضیلت دیتا ہون مین کسیکو رسول اللہ کے گوشت کی ٹکڑے پر اور امام سبکی نی فرمایا ہی کہ جو کچھہ مختار ہمارا اور دین ہمارا یکا ہی یہہ ہے کہ فاطمہ
افضل ہین بعد اونکی ماں اونکی خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ مین اختلاف رکہتی ہین اور حق یہہ ہے کہ جہتین مختلف ہین
و بعضی افضلیت یعنی کثرت ثواب کے مراد رکہتی ہین کہ علمائی اعتبار کیا ہی ولیکن کوئی بسبب شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی فاطمہ اور
حسن اور حسین کو نہین پہنچتا و اللہ اعلم کہا مولف نی کہ یہہ فاطمہ کبری ہین بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ماں آپکی خدیجہ ہین اور یہہ آنحضرت کی سب بیٹیون
چہوٹی بیٹی ہین بموجب ایک قول کی اور یہہ سردار ہین تمام عالم کی بیبیونکی نکاح کیا اونسی علی بن ابیطالب نے سنہ دوسرے ہجری مین رمضان کی مہینی مین اور بنا کیا
انپر یعنی شب زفاف ہوا اونسی ذیحجہ مین پس جنین اونسی حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مرین مدینہ مین آنحضرت کی وفات کی چہہ مہینی بعد اور
بعضون نی کہا تین مہینی بعد کہ عمر اونکی اٹہائیس برس کی تہی اور غسل دیا اونکو علی نی اور نماز پڑہی اونپر اور دفن کی گئین رات کو اور روایت
کی ہین اونسی حدیثین علی نی اور اونکی بیٹون حسن اور حسین نی اور ایک جماعت نی سوای انکی کہا عائشہ رض نی کہ نہین دیکہا مین نی کسیکو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سی سوای
باپ اونکی ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن المسور بن مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاطمة**
بضعة مني فمن اغضبها اغضبني وفي رواية يريبني ما ارابها ويؤذيني ما آذاها متفق عليه اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی ہے
کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہین ف ع ح یعنی وہ جزو ہین مجہسی اور کیا خوب کہا ہی امام مالک نی ولا افضل احد
علی بضعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جسنی غصہ مین ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجکو ف ح ع یعنی بسبب جہت و اتحاد کی پس اسمین ایک
طرحکی تشبیہ بلیغ ہی پس فعر ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنی برا کہا فاطمہ رض کو کافر ہوتا ہی اسلئی کہ ظاہر یہہ ہے اسطرحکا کلام محمول ہی اوپر کمال اتحاد و اختلاط
کے اور اسی قبیل کا ہی قول علیہ السلام کا کہ جسنی ایذا دی مسلمانکو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہہ ابن عساکر نی علی رض
سے اور اسی قبیل کی یہہ حدیث ہی کہ جسنی دوست رکہا انصار کو پس تحقیق دوست رکہا اوسکو اللہ نی اور جسنی دشمن رکہا انصار کو دشمن رکہا اوسکو
اللہ نے اور اسی قبیل کی ہی یہہ حدیث کہ دوست رکہنا قریش کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہی اور دوست رکہنا عرب کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا
اونکا کفر ہی پس جسنی دوست رکہا عرب کو پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنی دشمن رکہا عرب کو پس تحقیق دشمن رکہا مجکو ترجمہ اور ایک روایت مین ہے یعنی
بعد قول آنحضرت کی فمن اغضبنی یا زیادہ اوسپر قلق مین ڈالتی ہی مجکو یعنی ظاہر مین وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہی مجکو یعنی باطن مین
وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع روایتون مین آیا ہی کہ حارث بن ہشام ابوجہل کی بہائی نی چاہا کہ نکاح کر دی ابوجہل
کی بیٹی کا کہ نام اوسکا غورہ تہا ساتہہ علی بن ابیطالب کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ علی نی خواستگاری کی اوسکی اوسکی چچا سی کہ حارث بن ہشام نام
تہا اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سی آپنے فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دیتی کا مین اوسکا اور غصہ ہوئی آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا
حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہین ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہہ پس علی مرتضی آئی اور عذر خواہی کے

اور کہا مین ہرگز نہین کرنیکا وہ چیز کہ اوسکو ناخوش آوی یا رسول اللہ اور اسحدیث کی بہت طرف مین اور اور روایت مین ہمراسحدیث کا یون آیا ہی کہ کہا سُنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی اسحالیکہ وہ منبر پر تہی یہہ کہ بیٹی ہشام بن مغیرہ کی مین اذن چاہتی تہین مجسی یہہ کہ نکاح کردین ابوجہل کی بیٹی کا علی بن ابیطالب سے اور نہین اذن دیتا مین پہر نہین اذن دیتا مین مگر یہہ کہ ارادہ کری بیٹا ابوطالب کا یہہ کہ طلاق دیدی بیٹی میری کو اور نکاح کرنی بیٹی اونکی سی سوا اسکی نہین کہ فاطمہ ٹکڑا میرا ہی قلق مین ڈالتی ہی مجکو الخ اور شرح مسلم مین لکہا ہی کہ اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ حرام ہی ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہر حال اور ہر درجہ کہ اگرچہ پیدا ہوا ایذا اوس چیز سی کہ ہو اصل اوسکی مباح اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خواص سی ہی اور حضرت علی کی نکاح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بسبب دو وجہ کی ایک تو یہہ کرنا اونکا باعث تہا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سی ایذا پاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتی علی بسبب آنحضرت کی ایذا سی پس منع فرمایا اوس سی بسبب کمال شفقت کی علی پر اور دوسری یہہ کہ آنحضرت نی خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضون نی کہا کہ نہین تہی مراد آنحضرت کی قول سی لا اذن منع کرنا جمع کرنی اونکی سی بلکہ معنی اسکی یہہ مین کہ آنحضرت نی خبر دی قضاء الہی کی کہ معلوم ہیہ ہی کہ دونون نہین جمع ہونگی اور یحیی بیٹی سعید بن القطان سی منقول ہی کہ کہا ذکر کیا بیٹی عبد اللہ بن داؤد نی قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم کہا ابن داؤد نی کہ حرام کیا اللہ تعالی نی علی پر یہہ کہ نکاح کرین کسی سی فاطمہ پر اونکی حیات مین ساتہہ قول اپنی کی وما اٰتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی اور جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اذن دیتا مین تو نہ حلال ہوا علی کو یہہ کہ نکاح کرین کسی سی فاطمہ پر مگر یہہ کہ اذن دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا مین عمر بن داؤد سی کہ کہتی تہی جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فاطمہ ٹکڑا میرے گوشت کا ہی قلق مین ڈالتی ہی مجکو وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی اوسکو اور ایذا دیتی ہی مجکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو حرام کیا اللہ نی علی پر یہہ کہ نکاح کرین فاطمہ پر اور ایذا دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ قول اپنی کی وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہین لائق ہی تمکو یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو نقل کی یہہ دونون روایتین حافظ ابو القاسم دمشقی نی اور جامع مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی فاطمہ مجسی ہی روکدیتی ہی دل میرا وہ چیز کہ روکدیتی ہی فاطمہ کی دلکو اور کشادہ دل کردیتی ہی مجکو وہ چیز کہ کشادہ دل کردیتی ہی فاطمہ کو اور نسب منقطع ہوجاوینگی روز قیامت کی سوای نسب میری کی اور سبب میری کی اور سسرال میری کی صواعق مین روایت ہی ابی ایوب سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہوویگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کی اندر سی یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط فتمر معہا سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی ای اہل محشر جہکالو تم سر اپنی اور بند کرلو آنکہین اپنی یہانتک کہ گذر جاوی فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذریگی فاطمہ ساتہہ ستر ہزار لونڈیون کی حور عین سی مانند گذرنی بجلی کی اور ثوبان سی روایت ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتی تو سب سے بلکہ اخیر کو فاطمہ سی ملنیکو آتی اور جب آپ سفر سی آتی تو سب سے پہلی فاطمہ کی پاس آتی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا اونہونی کہ کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز درمیان ہماری خطبہ فرماتی ایک پانی پر یعنی ایک موضع مین کہ اوسمین پانی تہا نام رکہا جاتا تہا اوس پانی کا یا اوس مکان کا خم **ف** خم تہا بپیش خ اور تشدید میم کی ایک موضع ہی جحفہ مین **ترجمہ** درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف** غدیر خم پر گذر اکی یہہ تہا وقت رجوع کرنی آنحضرت کی مکہ سی اور

متوجہ ہوئی اونکی طرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین اتہی اور شیخ عربی کہتا ہی کہ غدیر خم کا ذکر بیچ باب مناقب علی مرتضی کی مذکور ہوا عبارت اوسکی یہہ ہی غدیر حوض
پانی کا اور خم نام اوس موضع کا ہی اور اوس پانی کو خم غدیر کہتی ہین اور یہہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی جحفہ مین کہ نام ایک موضع مشہور کا ہی **ترجمہ** پر
تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کی لوگونکو یعنی ساتہہ وسچیزکی کہ نفع دی اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب خدا تعالی کا اور متنبہ کیا اونکو غفلت
سے پہر فرمایا آنحضرت نی اسکی بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہو ای لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہاری لیکن امتیاز میرا انسی یہہ ہے کہ وحی بہیجی جاتی ہی طرف میری قریب ہے
کہ آوی میری پاس بہیجا ہوا پروردگار میری کا **ف** ع یعنی جبرئیل اور انکی ساتہہ عزرائیل ہون یا مراد بہیجی ہوی سی ملک الموت ہی یعنی عزرائیل کہ جان لینی کو
آوی **ترجمہ** پس قبول کرون مین امر پروردگار کو **ف** ع واقع مین قریب ہے اجل آنحضرت کی کیونکہ یہہ واقعہ آخر ذی الحجہ مین تہا بعد پہرنی حجۃ الوداع سی
اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین **ترجمہ** اور مین چہوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری **ف** ع ح کہ کتاب اللہ اور اہل بیت رسول
اللہ ہین جیسیکہ آگی بیان فرماوینگی ثقل ساتہہ زیر کی گرانی اور بوجہہ اور ساتہہ دو زبرون کی اسباب مسافر کا اور حشم اوسکا اور ہر چیز نفیس اسطرح ہی تاج
ہین اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضون نی کہا کہ ثقلین یعنی دو امر عظیم کی ہی کتاب اللہ اور اہل بیت کو امر عظیم کہا بسبب بڑی
ہونی قدر اونکی یا اس سبب سے کہ عمل کرنا اوپر بہاری ہی اونکی تابعین پر کہ ہر کوئی بوجہ اوسکا نہین اوٹہہ سکتا اور جن و انس کو بہی ثقلین کہتے ہین کہ بوجہ زمین کے ہین
جیسیکہ جانور پر بوجہ لادنی ہین اور متاع زمین کی ہین کہ انکی سبب سے زمین آبادہی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار نفاست اونکی بہ نسبت اور حیوانات کی اور مشابہت
دی گئی ساتہہ اونکی اور کتاب اللہ اور اہل بیت اس باتمین کہ دین سنورتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکی جیسیکہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنی جن و انس کی بعد
ازان بیان کیا ثقلین کو اور فرمایا **ترجمہ** کہ اول ثقلین کا قران ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہی اور اوسمین نور ہی
ف ح ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اوس سے راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب ہے واسطی استقامت کی یا سبب ظاہر
ہونی نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قران کی ناموننمین سی ہی **ترجمہ** پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی اسکی مسایل کرو اوس سی اور یاد کرو اوسکو اور علم حاصل
کرو اوسکا اور چنگل مارو ساتہہ اوسکی **ف** ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور جملہ کتاب اللہ سے عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب فرمانی
حق سبحانہ تعالی کی وما اتکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو اوس سے اور فرمایا
ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ یعنی کہو اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور ایک روایت مین یہہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ یعنی پس
چنگل مارو ساتہہ کتاب اللہ کے اور پکڑو اوسکو **ترجمہ** پس برانگیختہ کیا آنحضرت نی صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کی **ف** ع یعنی محافظت اوسکی اور رعایت کرنی
الفاظ و معانی اوسکی اور عمل کرنیکی ساتہہ وسچیز کی کہ اوسمین ہی **ترجمہ** اور رغبت دلائی اوسمین **ف** ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو کوئی
پکڑیگا اوسکو اور چنگل ماریگا ساتہہ اوسکی اوسکو درجی حاصل ہونگی پہر ممکن ہی کہ آنحضرت نی ڈرایا ہو ساتہہ عذابونکی بہی واسطی اوسکی کہ ترک کری متابعت اوسکی
کی اور ممکن یہہ ہی کہ آپنے انحصار کیا ہو بشارت پر واسطی اشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور امت آپکی
امت مرحومہ ہی **ترجمہ** پہر فرمایا آنحضرت نی اور دوسری چیز بہاری و نفیس اہل بیت میری ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کی بیچ اور ڈراتا ہون مین اونکی
عذاب سے اوپر قصور کرنی تمہاری کی بیچ حق اہل بیت میری کی **ف** ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ کی اور تاکید کی اور بعید نہین ہے یہہ کہ ہو مراد ایک سی آل
اونکی اور دوسری سی بیویان اونکی اسلیئی کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونو پر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہ ثلاث مرات یعنی فرمایا اسکو
آپنے تین بار **ترجمہ** اور ایک روایت مین یعنی بدلی اوسکی کتاب اللہ کی یون آیا ہی کہ کتاب اللہ کی رسی خدا کی ہی **ف** ع حبل لغت مین رسی کو کہتی ہین اور معنی

عہد اور امان اور اوس چیز کی ہی کہ پہنچا دی بندہ کو اوسکی رب کی طرف اور وسیلہ ہوا اونکی قرب کا یعنی قرآن عہد اور امان اوسکا ہی اور وسیلہ ہی اوسکی قرب کا کہ جو کوئی اوسکی ساتھہ اور اوسکی چنگل مارے عذاب الہی سی نڈر ہوا اور پہنچی جناب قرب حق مین اور ترقی کری مدارج قدس میں ت جو کوئی پیروی کری کتاب خدا کی ف ح یعنی ایمان لاوی اوسپر اور یاد کری اوسکو اور علم حاصل کری اوسکا اور عمل کری اوسپر اور اخلاص پیدا کری ت ہو وی راہ راست پر اور جو کوئی چہوڑ دی اوسکو یعنی کسی جہت کی جہات متعددہ سی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین ہوگا گمراہی پر نقل کی یہہ مسلم نی ف ع یعنی قرآن مانند رسی ذو وجہین کی ہی ایک جہۃ کی وسیلہ ہی ترقی کا ایک جہۃ کی سبب ہی تنزل کا مانند نیل کی کہ پانی تہا محبوبین کی لیی اور خون تہا محجوبین کی لیی یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نی القرآن حجۃ لک او علیک یعنی قرآن دلیل ہوگا تیری نفع کی لیی یا تیری ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالی وننزل من القرآن ماہو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی اور اوتارتی ہین ہم قرآن سی وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہی مومنونکو لیی اور نہین زیادہ کرتا ہی ظالمونکو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ ورفعنا بسببہ آمین رب العالمین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَی ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یعنی موقوفا کہ تحقیق وہ تہی جب سلام کرتی عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب کو کہتی سلام تجپر ای بیٹی صاحب دو بازوون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح ذوالجناحین لقب جعفر طیار کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بعد شہید ہونیکی غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کی شہرون مین سی مدینہ مین دیکہا کہ دو بازو رکہتا ہی اور ملائکہ کی ساتہہ اوڑ رہا ہی حیران ہوئی کہ یہہ کیا حال ہی بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئی اور اوس روز سی اونکو جعفر طیار کہتی ہین اور ذوالجناحین لقب کہا گیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکہا مینی جعفر کو بہشت مین کہ اوڑ رہا ہی ساتہہ ملائکہ کی انتہی اور اسلام لائی جعفر بعد اکتیس آدمیون کے اور دس برس بڑی تہی اپنی بہائی علی بن ابیطالب سی اور آنحضرت سی خلق اور خلق مین بہت مشابہہ تہی اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی نی کہ وہ عبد اللہ ہین اور اور بہت سی صحابہ نی اور وہ شہید ہوئی روز موتہ کی سنہ آٹہہ مین اکتالیس برس کی عمر مین اور اونکی بدن پر نوی زخم لگی تہی نیزی اور تلوار کے وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالمین کہ حسن بن علی اونکی کندہی پر تہی درحالیکہ کہتی تہی آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکہہ تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور شک نہین ہی اسمین کہ اونہون نی دوست رکہا اونکو پس واجب ہی تخلق ساتہہ اخلاق خدا کی اور تعلق ساتہہ شمایل رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ فی جمیع احیانہ واحوالہ کہا مولف نی کہ کنیت اونکی ابو محمد تہی نواسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ریحان یعنی پہول اونکی اور سردار جوانون اہل جنت کی پیدا ہوئی پندرہوین رمضان کو سن تین ہجری مین اور یہہ صحیح تر روایتونکا ہی کہ نقل کی گئین اونکی ولادت مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ انچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ اٹہاون مین اور بعضون نی کہا سنہ اونچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیی گئی وہ بقیع مین روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی حسن بن حسن نی اور ابوہریرہ نی اور بہت سی جماعت نی اور جب قتل کیی گئی باپ اونکی علی بن ابیطالب کی ذمہ مین بیعت کی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیون سی زیادہ نی اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کی جمادی الاولی کی پندرہوین مین بیچ سنہ اکتالیس کے اور حضرت حسین کی کنیت ابو عبد اللہ ہی پیدا ہوی پانچوین شعبان مین بیچ سنہ چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا انکا حضرت حسن کی جننی کی پچاس شب بعد اور قتل کیی گئی روز جمعہ کی عاشوری کی دن سنہ اکسٹہ مین بیچ کربلا کی کہ زمین عراق سی ہی اور قتل کیا اونکو سنان بن انس نخعی نی اور بعضون نی کہا کہ قتل کیا اونکو شمر ذی الجوشن نی اور خولی لیکر آیا اونکی نعش اور اہل بیت کو عبید اللہ بن زیاد کی پاس اور کہا بعضون نی کہ قتل کیی گئی ساتہہ حسین کے اونکی اولاد اور بہائیون اور اہل بیت اونکی سی تئیس مرد اور عمر حسین کی روز قتل اونکی اٹہاون برس کی تہی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنَ النَّہَارِ حَتّٰی

اَتَی خِبَاءَ فَاطِمَۃَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ یَعْنِیْ حَسَنًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا صَاحِبَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کی بیچ ایک ٹکڑی کی دن سی یہان تک کہ آئی آنحضرت فاطمہ کی گہر مین پس فرمایا کیا یہان لڑکا ہی لکع ہی یعنی حسن لفظ لکع ساتہہ پیش لام اور زبر کاف مخفف کی کتنی ہی معنون پر آیا ہی ایک ان مین سی معنے صغیر کی ہی اور یہان یہی مراد ہی ترجمہ پس درنگ کے آنحضرت نی یہانتک کہ آئی حسن دوڑتی ہوئی جیسیکہ عادت لڑکون کی ہی یہانتک کہ گلی سی لگ گیے ہر ایک ان دونون مین سی صاحب اپنے سی یعنی آنحضرت امام حسن کے گلی سی لگے اور وہ آنحضرت کی گلی سی پس فرمایا آنحضرت نی خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو پس دوست رکہہ تو بہی اسکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یا اللہ کہ تو نہو محب انکا اور نہ کر ہمکو مبغض انکا کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے مہربانی کرنی لڑکون پر گلی سی لگائی اونکو اور پیار کری از راہ شفقت و محبت کے اور مستحب ہے تواضع کرنی لڑکون وغیرہ سی **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوبکرہ سے کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو مین تہی یعنی داہنی طرف یا بائین طرف اور حال یہہ تہا کہ آنحضرت متوجہ ہوتی تہی لوگون پر ایکبار اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبہی لوگونکی طرف دیکہتی تہی واسطی وعظ و نصیحت کے اور کبہی حسن کیطرف از راہ شفقت و محبت کی اور کہتی تہی آنحضرت تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہے **ف** ح سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اور بعضون نی کہا سید وہ کہ غالب آوی اوسپر غضب اوسکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنون پر آیا ہی مثل رب اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس اور مقدم **ترجمہ** اور امید ہی کہ خدا صلح کرا دوی بسبب اسکے درمیان دو جماعتون بڑی کی مسلمانونسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ع یہہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفرق مسلمانونکی سی دو فرقون پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتہہ ہوگا اور ایک فرقہ معاویہ کے ساتہہ اور امام حسن اوس دن احق تہی ساتہہ خلافت کی اسلیے کہ چہہ مہینی باقی رہی تہی تیس برس مین سی کہ آنحضرت نی خبر دی تہی ساتہہ قول اپنی کی الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اوپر امت جد اونکی کی اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اور جہان مین کی اور نہین تہا یہہ امر بسبب قلت اور ذلت کی اسلیے کہ بیعت کی تہی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیون نی اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نی واللہ نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خونکا امت محمد سی گرایا جاوی اور دشوار ہوا یہہ امر بعضی اونکی ہوا خواہون پر یہانتک باعث ہوئی اونکو حمایت اسپر کہ کہا وقت داخل ہونیکی اونکی پاس السلام علیک یا عار المومنین پس کہا حضرت حسن نی العار خیر من النار اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقی ملت اسلام پر تہی باوجود اسکی کہ ایک فرقہ مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کی یہی صلح امام حسن نکی دلیل ہی اور حقیت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہی سلف نی ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلی کی یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ ان خونسی اللہ تعالی نی پاک رکہا ہمارے ہاتہونکو پس کیون ملوث کرین ہم ساتہہ اوسکی اپنی زبانکو اور حضرت امام حسن کے شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا انکو سید اور ابی بکرہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتی تہی ہمکو اور حسن آتی اسحالمین کہ چہوٹی سی تہی وہ اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتی تو یہہ آنحضرت کی گردن اور پیٹہہ پر چڑہ بیٹہتی پس اوٹہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بسہولت یہانتک کہ اونکو اتار دیتی اونکو پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپ کو کہ کرتی ہین آپ اس لڑکیکی لیے ایسی چیز کہ نہین دیکہا ہمنی آپکو کہ کرتی ہون اوسکو کسیکی لیے فرمایا کہ یہہ پہول میرا ہی دنیا سی بلاشبہہ یہہ بیٹا میرا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ صلح کرا دیگا بسبب اسکے درمیان دو فرقون کی

مسلم نے نقل کی اور معاویہ سے روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن کی بابت کہ یہ مجھ سے ہی اور حسین علی سے ہی روایت کیا اسکو احمد نے

جسکو کہ جو سا ہو اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اوسکو احمد نے **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهُ یَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی عبد الرحمن بن نعم سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمر سے اس حال میں کہ سوال کیا تہا اونسے ایک شخص نے یعنی اہل عراق میں سے حکم محرم سے کہا شعبہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے عبد الرحمن سے گمان کرتا ہون میں سائل کو کہ پوچہا اونسے حکم محرم کا کہ مارتا ہی مکہی کو ف ع ح یعنی اگر محرم مکہی کو مارے تو جائز ہی یا نہیں اور بدلہ اوسکا کیا ہی اور کیا لازم آتا ہی اوسپر دم یا صدقہ یا کچہہ نہیں لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نے اہل عراق یعنی اہل کوفہ پوچہتی ہین مجسے مکہی کی بابت اور اوسکی مارنی سے یعنے وہ ظاہر کرتی ہین کمال رعایت تقوی کی حال انکہ قتل کیا اونہون نے رسول خدا کی بیٹی کو بیٹے کو حال انکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی حق مین کہ یہہ دونون یعنی حسنین دو پہول میری ہین دنیا سی یا اللہ کی رزق سے ہین کہ دیا مجکو دو دنیا میں نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ح ریحان معنی رحمت اور راحت اور رزق کی آتا ہی اور فرزند کو بہی ریحان ساتہہ اس معنی کی کہتی ہین اور ریحان بمعنی گہاس خوشبو دار کی بہی آتا ہی اور ساتہہ ان معنونکی بہی از راہ تشبیہ کے اطلاق فرزند پر کرسکتی ہین اور جائز ہی کہ مراد ریحان سے مشموم یعنی سونگہنی کی چیز مانند پہول وغیرہ کے ہو پس اونکو ریحان اسلئے کہا کہ اولاد کو بہی سونگہتی ہین اور بوسہ لیتی ہین اونکا اور ریحانا ہی اور ریحانی ساتہہ زیر نون اور جزم ی کی بہی روایت ہی ❊ **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ اَیْضًا کَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی انس سے کہا نہین تہا کوئی بہت مشابہہ ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن بن علی سے اور کہا انس نے بیچ حسین کی بہی کہ تہی وہ مشابہہ ترین لوگون کی ساتہہ رسول خدا کی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ح دوسری فصل مین بیچ حدیث علی کی تفصیل اسکی آتی ہی کہ حسن مشابہہ تہی ساتہہ آنحضرت کی سینہ سے سر تک اور حسین نیچی کی بدن میں **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِکْمَةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَلِّمْهُ الْکِتَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہا ملایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الہی سکہلا اوسکو حکمت اور ایک روایت میں ہے کہ سکہلا اوسکو کتاب اللہ نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ع سینہ سے لگانا اشارہ تہا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہے اور حکمت سے مراد خوب علم و عمل ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے دیتا ہی اللہ حکمت جسکو چاہتا ہی اور جو کوئی دیا جاتا ہی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہیں ہے مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نے کہا حکمت سے مراد ہی پہچاننا حقائق اشیاء کا اور عمل کرنا اوسپر بر کہ سزا وار ہی اور بعضون نے کہا حکمت راست گرداری اور راست گفتاری ہی اور بعضون نے کہا مراد حکمت سے سنت ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یعلمہم الکتاب والحکمۃ اور پیدا ہوئی ابن عباس تین برس پہلی ہجرت کی اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کی تہی اور بعضون نے کہا پندرہ برس کے اور بعضون نے کہا دس برس کے اور تہی بہتر اس امت کی اور بڑی عالم اس امت کو دعا اونکی لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی بہی کی اور دیکہا اونہون نے جبرئیل کو دو بار اور نابینا ہوئی وہ آخر عمر مین اور مری طائف مین سنہ اڑسٹھہ میں بیچ ایام ابن زبیر کی اس حال میں کہ عمر اونکی اکہتر برس کی تہی روایت کین اونسی حدیثین خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے **وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور یہہ بہی روایت ابن عباس سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی پاخانہ میں پس رکہا

واسطی آنحضرت کی پانی وضو کا ف ح یہہ اوس رات کا احوال ہی کہ ابن عباس بیچ گہر میمونہ خالا اپنی کی کہ ازواج مطہرات سی تہین رہ گئی رہی تہی اور آنحضرت تہجد کی لیی اوٹہی اور ابن عباس چہوٹی تہی جیسیکہ باب قیام اللیل مین گذرا ت پس جب آنحضرت نکلی پایخانہ سی فرمایا کسنی رکہا ہی یہہ پانی پس خبر دی گئی یعنی گہر کی لوگون نی کہا کہ یہہ ابن عباس نی رکہا ہی پس دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا سمجہہ دی ابن عباس کو دین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی کر اوسکو عالم سمجہہ والا دین مین کہ اصول و فروع اوسکی جانی اور نہین ہے مراد اس سی فقہ متعارف کہ مختص ہے ساتہہ فروع معاملات اور خصومات کی کہا نووی نی کہ اسمین فضیلت فقہ کی ہی اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کے لیی اور مستحب ہونا دعا کا اوسکی لیی کہ کری خیر اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا آنحضرت کی ابن عباس کے حق مین بڑی فقیہ ہوئی اور حقیقت مین یہہ علم اور فضل اور دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمت گذاری سی حاصل ہوئی خدمت کرنی چاہیی مصرع کہ مردان ز خدمت بجائی رسند وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کرتی ہین اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنحضرت لیتی تہی اونکو اور امام حسن کو پہر کہتی خداوندا دوست رکہہ تو ان دونونکو اسلیی کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون ان دونونکو ف ح ع زید بن حارثہ مولی اور متبنّا آنحضرت کی تہی اور اسامہ بیٹی اونکی تہی اور اونکی مانکا نام تہا برکہ اور وہ خادمہ خاص تہین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تہین حضرت کی والد عبد اللہ بن عبد المطلب کے اور آنحضرت بعد دوست رکہتی زید کی اونکی بیٹی اسامہ کو دوست رکہتی تہی کہ امام حسن کے ساتہہ ایکجا ہی جمع کرتی اور شریک اونکا کرتی اور ایسا کچہہ فرماتی اور تہی اسامہ رضی اللہ عنہ ایک لڑکی سیاہ رنگ جیسیکہ خانہ زاد ہوتی ہین بیت زانکہ کہ ترا بر من مسکین نظر است ۔ آثارم از آفتاب مشہور تر است ۔ اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تہی اور اوتری وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمان کی اور بعضون نی کہا ہے جرف مین کہا ابن عبد البر نی کہ یہہ نزدیک میری صحیح ہی اور حضرت نی جو ان دونون صاحبونکی حق مین کچہہ فرمایا اسمین بڑی منقبت انکی ثابت ہوئی ت اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اسامہ بن زید نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتی مجکو اور بٹہاتی مجکو اپنی ران پر یعنی داہنی پر یا بائین پر اور بٹہاتی حسن کو اپنی دوسری ران پر پہر ملاتی دونونکو یعنی مجکو اور حسن کو یا اپنی دونون رانونکو پہر فرماتی خداوندا مہربانی کر ان دونونپر اسواسطی کہ مین مہربانی کرتا ہون ان دونونپر نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ أُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ اور روایت کی عبد اللہ ابن عمر نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک لشکر اور امیر کیا اوس لشکر پر اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضی لوگون نی یعنی منافقون نی یا اجلاف عرب نی بیچ امارت اسامہ بن زید کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی اگر ہو تم کہ طعن کرتی ہو اونکی امارت مین پس تحقیق تہی تم کہ طعن کرتی تہی تم بیچ امارت باپ اوسکیکے پہلی اس سے ف ح یہہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کی امارت کیطرف تا بیچ غزوہ موتہ کی کہ اوس غزوہ مین زید کو آنحضرت نی امیر کیا تہا باوجود اسکی کہ اوسمین اچہی اچہی صحابی تہی اور نسائی مین عائشہ سی آیا ہی کہ نہ بہیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا اونکو اوس پر ت اور قسم خدا کی تحقیق تہا باپ اوسکا لائق امارت کی ف ع یعنی بسبب بزرگی اوسکی اور سبقت

اونکی اسلام مین اور بسبب قرب اونکی مجبی ہوران دونونکی امارت مین طعن اسلی کرتی تہی یعنی لوگ یہہ سوا کی سی تہی اور عرب سب نہین جانتی تہی مسر کرنا موالی کا اور عار بہت کرتی تہی اونکی اتباع سی پس جبکہ لایا اللہ اسلام اور بلند کی قدر اونکی کہ نہین تہی قدر اونکی اونکی نزدیک بسبب سبقت اسلام کی اور ہجرت کے اور علم کی اور تقوی کی اور پہچانا حق اونکا دینداروں نی تو جو لوگ کہ پابند عادت کی تہی اور دوست رکہتی تہی ریاست کو اعراب مین سی اور قبائل کی سرداروں مین سی اونکی دلونمین اس سی خلجان ہی رہتا تہا خصوصا منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتی تہی اور نہایت انکار کرتی انپر اور آنحضرت نی زید کو کتنے ہی لشکر و نپر امیر کر کر بہیجا اور بڑا لشکر اونمین سی موتہ کا تہا اور اوس لشکر مین انکی نشان کی نیچی اچہی اچہی صحابی تہی چنانچہ جعفر بن ابی طالب بہی تہی اونمین پہر بہیجتی تہی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو اپنی مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اونمین ایک جماعت بڑی بڑی صحابہ اور فضلا صحابہ کی تہی **ترجمہ** اور تحقیق تہا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوب ترین لوگونسی طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ ہی جملہ محبوب ترین لوگونسی ہی نزدیک میرے پیچہی باپ اپنی کی **ف** ح جب بعد غزوہ موتہ مین شہید ہوئی تو آنحضرت نی اسامہ کو امیر کیا تو جاوین اور اوس قوم سی بدلہ اپنی باپ کا لیوین اور بزرگان انصار اور مہاجرین کو کہ انمین ابو بکر اور عمر بہی تہی ہمراہ اسامہ کی مقرر کیا پس کتنی ایک لوگون نی اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انثار اسحالمین بیمار ہوئی کہ درد سر شروع ہوا جب لوگونکی یہہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندہی اور برامد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس اخیر حدیث تک غرائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہہ امر تمام نہوا اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر جائز ہونی امارت مولی کی اور حاکم ہونی چہوٹونکی بڑونپر اور مفضول کی فاضل پر بحسب مصلحت کے **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکی ہی اور آخر حدیث مین لایا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا وصیت کرتا ہو مین تمکو ساتہہ اسامہ کی کہ نیکی کرو ساتہہ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہاری سی ہی **ف** ع کہا مولف نی کہ زید بیٹی حارثہ کی ہین اور اونکی ماںکا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کے کہ قبیلہ بنی معن مین سی تہی نکلی تہی اونکو لیکر ان نکی اپنی قوم کی ملاقات کی لیی پس آنحضرت کی لوگ جاو دہر گذری ایام جاہلیت مین تو زید کو اوٹہا لائی اور یہہ اون دنونمین لڑکی تہی آٹہہ برس کی پس انکو بازار عکاظ مین لا کر بیچا پس خریدا انکو حکیم بن حزام بن خویلد نی اپنی پہوپی خدیجہ کی لیی چار سو درہم کو پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہبہ کیا اونہون نی زید کو حضرت کی تئین پس آنحضرت نی قبض کیا اونکو پہر اونکی خبر اونکی اہل کو پہنچی پس آیا باپ اونکا حارثہ اور چچا اونکا کعب اونکی چہڑانیکی لیی کچہہ دیکر پس آنحضرت نی زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہان رہو میری پاس اور چاہو اپنی اہل مین چلی جاو پس زید نی آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکہا تہا سلوک و احسان آنحضرت کا بہ نسبت اپنی پس اوسوقت نکلی آنحضرت ساتہہ زید کی طرف حجر کی اور کہا ای لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہی وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوئی وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہہ آیۃ ادعوہم لاباءہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اونکو ساتہہ نام باپون اونکی کی یہہ افضل ہی نزدیک اللہ کے پس کہنی لگی اونکو زید بن حارثہ اور اول مردون مین اسلام یہی لائی ہین بموجب ایک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تہی زید سی دس برس اور بعضون نی کہا بیس برس اور نکاح کر دیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سی پس پیدا ہوئی اوس سے اسامہ پہر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی پہوپہی کے بیٹی تہین پہر طلاق دیدی زید نی زینب کو بسبب ناموافقتی کی پہر نکاح کر لیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اللہ تعالی نی قران شریف مین کسی صحابی کا نام نہین لیا ہی سوای زید کی اس آیۃ مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی اسامہ نی اور اور صحابہ نی بہی اور قتل کیی گئی وہ غزوہ موتہ مین اسحالمین کہ امیر لشکر کی تہی جمادی الاولی کی مہینی مین سنہ آٹہہ مین اور عمر اونکی پچپن برس کی تہی **وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهِ** اور یہہ نہی عبد اللہ بن عمر سی منقول ہی

کہ کہا اونہون نی کہ زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کی تہی ہم پکارتی اوسکو مگر زید بن محمد **ف** ح ع یعنی اونکو آنحضرت کا بیٹا کہتی تہی اسلیے کہ آنحضرت نے اونکو موتہہ بولا بیٹا کر لیا تہا اور عرب موتہہ بولی بیٹی کو بیٹا کہتی تہی اور میراث دیتی تہی اوسوقت مین اور لانا اس حدیث کا اس باب مین واسطی آگاہ کرنی اس بات کے ہی کہ مولی آدمی کا اوسکی اہل بیت سی ہی **ترجمہ** یہانتک کہ اوترا قرآن یعنی آیہ اوسکی ادعوہم لآبائہم نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ساری آیہ یون ہی ؛

وما جعل ادعیاءکم ابناءکم ذلکم قولکم بافواہکم واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ فان لم تعلموا آباءھم فاخوانکم فی الدین وموالیکم الخ یعنی نہین کیا موتہہ بولی بیٹون تمہارے کو بیٹی تمہارے یہہ باتین تمہاری موتہون کی ہین اور اللہ فرماتا ہی حق بات اور وہ دکہاتا ہی راہ حق پکارو اونکو اونکی باپون کی نامونکی ساتہہ یہہ بہت عدل کی بات ہی اللہ کی نزدیک پہر اگر نجانو تم اونکی باپونکو پس بہائی ہین تمہاری دین مین اور دوست تمہاری یعنی اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہکر پکارو غرضکہ اس آیہ کی اوترنیکی پہلی زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی تہی جب یہہ آیہ اوتری تو اس کہنی سی منع کیے گئی اور حکم ہوا کہ اگر اونکی باپونکی نام جانتی ہو تو کہا کرو ای فلانی کی بیٹی اور اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہا کرو

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن جابر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وھو علی ناقتہ القصواء یخطب فسمعتہ یقول یا ایھا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی رواہ الترمذی روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کی اسحالمین کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تہی کہ نام اوسکا قصوا تہا خطبہ پڑہتی تہی ؛ **ف** ح قصوا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ کونہ اوسکی کان کا کٹا ہو اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہی بلکہ خلقی ایسی ہی تہی اور احتمال ہی کہ قصوی ہو معنی دور ہونیکی کہ نہایت دوڑتی تہی اور دور پہنچتی تہی **ترجمہ** پس سنا مین آنحضرت کو کہ فرماتی تہی آگاہ رہو ای لوگو تحقیق مین چہوڑی ہی درمیان تمہاری وہ چیز کہ اگر پکڑی رہوگی تم اوسکو اور عمل کروگی تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی یعنی بعد پکڑی رہنی اوسکی چہوڑا ہی مینی تم مین کتاب اللہ اور عترت اپنی کو یعنی اہل بیت اپنی کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع ح عترت قوم اور قرابتی اور اہل بیت شخص کو کہتی ہین تعبیر کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی اہل بیتی بسبب اشارہ کرنیکی ساتہہ اسکی کہ مراد یہان عترت سے اخص قوم اور اقربا سی ہی کہ اولاد جد قریب کے ہون یعنی اولاد اور ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نی کہ ہی تمسک ساتہہ کتاب کے عمل کرنا اوسپر کہ اوسمین ہے یعنی اوسکی حکمونکو بجالاوی اور جن چیزونسی منع فرمایا ہی اونسی باز رہی اور معنی تمسک کے ساتہہ عترت کی محبت اونکی ہی اور اختیار کرنا طریقہ اور سیرت اونکیا

وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین چہوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر پکڑی رہوگی اوسکو ہرگز گمراہ نہین ہونیکی پیچہی میرے یعنی بعد وفات میری کی ایک اون دونین سی کہ وہ کتاب اللہ ہے بڑی ہی دوسرے سی کہ وہ عترت ہی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی چہوڑتا ہو تمین کتاب اللہ کو کہ وہ مانند رسی کی ہی دراز کی گئی آسمانسی طرف زمین کے اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑی ہین اور آسمان قدس پر چڑہین اور عہد و امان اوسکا ہی بندونکی لیے اور چہوڑتا ہو تمین اپنی عترت کو کہ اہل بیت میری ہین **ف** ع اسطرح فرماتی ہین گویا اشارہ ہی اسپر کہ بعد میرے رعایت اونکی حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہی جیسی باپ مشفق کہتا ہی اپنی اولاد کی حق مین کہ مین تم مین اپنی اولاد چہوڑی جاتا ہون یعنی خوب رعایت انکی حقوق کی کرنا رہنا **ترجمہ** اور ہرگز نہین جدا ہونگی کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ اونگی میری پاس حوض کوثر پر **ف** ح ع یعنی مواقف قیامت مین یہہ دونون ایک دوسری سی جدا نہین ہونگی یہانتک کہ میری پاس حوض کوثر پر آوینگی اور

جسنے رعایت انکی حقوق کی کی ہی اوسکی شکر ادا کرینگی آنحضرت سی پس اوسوقت آنحضرت مکافات کرینگی اوسکی یعنی اوسکی بدلہ مین سلوک و احسان کرینگی اور اللہ تعالی جزا کامل عطا فرمادیگا اور جسنی ضائع کیا اونکی حقوق کو اور کفران نعمت کی اوسکی ساتھہ معاملہ برعکس اسکی ہوگا اور اس تاویل پر اچھا ہو اموقع حضرت کی قول کا **ترجمہ** فانظروا الخ پس نظر کرو **ف** ع ح یعنی تامل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتی ہو تم میری کتاب و عترت مین آیا خلف صدق ہوتی ہو یا بد حاصل یہہ کہ سوچو کہ کیسا معاملہ کرتی ہو اور تمسک کرتی ہو ساتھہ اونکی بعد میری اچھا یا برا **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور یہہ بہی روایت ہی زید بن ارقم سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے یعنی انکی حقمین فرمایا کہ مین لڑنیوالا ہون اوس شخص سی کہ لڑی اوسی اور صلح کرنیوالا ہون اوس شخص سی کہ صلح کری انسی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع معنی اسکی یہہ ہین کہ جسنی دوست رکہا انکو دوست رکہا مجکو اور جسنی مبغوض رکہا انکو مبغوض کہا مجکو اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دوست رکہا مجکو اور دوست رکہا ان دونون یعنی حسنین کو اور ان دونوںکی باپ کو اور ان دونونکی ماں کو ہوگا ساتھہ میری بیچ درجہ میری کی روز قیامت کی روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ ہوگا ساتھہ میری جنت مین **وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پہوپہی اپنی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مینی کونسا لوگونمین بہت پیارا ہی طرف رسول خدا صلعم کی کہا عائشہ نی کہ فاطمہ بہت پیاری تہین نزدیک آنحضرت کی پس پوچہا گیا عائشہ سی کہ مردونمین سے کون بہت پیارا تہا یعنی یہہ جواب تمہارا عورتونمین سی ہی پس مردون مین سی بہت پیارا اونکا کون تہا کہا عائشہ نی خاوند اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع یعنی علی مرتضی ہین یہان انصاف عائشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکہا چاہیی کہ کیا کہا باوجودیکہ جگہہ اسکی تہی کہ کہتی مین اور باپ میرا بہت پیاری تہی اور بعید نہین ہی کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا سی پوچہتی تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ اونکی بہت پیاری تہی برخلاف زعم متعصبونکی اور کجرو ونکی کہ انکو آپسمین مخالفت و معاند خیال کرتی ہین حاشا ثم حاشا ثم حاشا پہر جاننا چاہیی کہ نہین لازم آتا ہی زیادہ ہونی محبت کے سی تحقیق فضیلت کا اسلیی کہ محبت اولاد کی اور بعضی اقارب کے امر جبلی ہی کہ باوجودیکہ یقیناً جانی اس بات کی کہ غیر اولاد کی افضل وسنی ہین محبت اولاد سی زیادہ رکہا کرتا ہی آدمی لیکن بہ نسبت اجنبیونکی فضیلت موجب زیادتی محبت کی ہوتی ہی پس اس سے دفع ہوجاتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال ؛؛

وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُّبْشَرَةٍ وَّاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سی کہ تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی آنحضرت کی پاس اس حال مین بیچ غضب کے لائی گئی تہی یعنی کسینی ونکو غصہ دلایا تہا اور کچہہ ایسا کام کیا تہا یا کچہہ کہا تہا کہ موجب عباس کی غضب کا ہوا اور مین تہا پاس آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کس چیز نی کہ غضب مین ڈالا تجکو کہا عباس نی یا رسول اللہ کیا حال ہے واسطی ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کی اور واسطی قریش کی یعنی لعنیہ اونکیکی کہ جسوقت ملتی ہین تاوہ آپسمین تو ملتی ہین ساتہہ چہرون تروتازہ اور خوش کی اور جسوقت کہ ملتی ہین ہمسی ملتی ہین ساتہہ غیر اس صفت وحالکی یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کی پس غضبناک ہوئی آنحضرت یعنی اظہار اس حال سی یا اصل اس

غصبت ہوئے یہانتک کہ بہت سرخ ہوگیا چہرہ مبارک حضرت کا یعنی کمال غصہ سے پھر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں داخل ہوگا کسی
شخص کے دل میں ایمان ف ع یعنی مطلق اور مراد ہے اس سے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا اوسکا ہے بوجہ تاکید ترجمہ یہانتک کہ
دوست رکہے تمکو یعنی اہل بیت کو واسطے محبت خدا اور رضا اوسکی اور محبت رسول اوسکی کے ف ع یعنی اس جہت سے کہ رسول تم میں سے ہوا اور اللہ تعالی نے
سے رسول کرنا مناسب جانا ہے اونہیں میں سے کرنا ہے اور ابوجہل اوسکی نفی کرتا تہا کہ کہتا تہا جبکہ لیا بنو ہاشم نے نیزہ اور خدمت سبیل پلانی کی اور نبوت اور
رسالت پس کیا باقی رہا باقی قریش کے لیے ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو اے لوگو جو کوئی ستاوے میرے چچا کو یعنی خصوصا پس گویا کہ ایذا دی مجکو
اسلیے کہ نہیں ہے چچا مرد کا مگر مانند باپ کے اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نے یعنی عبد المطلب سے اور مصابیح میں مطلب سے ہے یعنی بجای عبد المطلب بن ربیعہ کی
مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبد المطلب ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا
مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عباس مجہہ سے ہے یعنی میرے اقربا سے یا میرے اہل بیت سے اور میں اوس سے
ہوں نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح ع لکہا ہے علمانے کہ آنحضرت اصل ہیں باعتبار شرف اور فضل اور نبوت کی اور عباس اصل ہیں بسبب نسب و چچا ہونیکے
اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ عبارت کنایہ ہے اتحاد اور محبت اور اخلاص سے جیسے کہ امیر المومنین علی رضہ کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے تہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے دو برس اور لطائف طبع اور حسن ادب اونکی سے یہہ ہے کہ جب کہا گیا اونسے انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑے ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اونہوں نے کہا ہو اکبر وانا اسن یعنی آنحضرت بڑے ہیں باعتبار مراتب کے اور میں مسن ہوں یعنی باعتبار عمر کی بڑا ہوں کہا مولف نے اور ماں اونکی ایک عورت
تہے قبیلہ نمر بن قاسط سے اور وہ اول عرب ہے کہ غلاف چڑہایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کے کپڑونکا اور یہہ اس سبب سے تہا کہ عباس جاتی رہی تہے
لڑکپنے میں پس منت مانی تہی اونکی ماں نے کہ اگر وہ ملجاوینگے تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑہاؤنگی پس جب وہ پائے گئے تو اونکی ماں نے غلاف چڑہایا اور عباس رئیس
تہے جاہلیت میں اور منسوب تہے اونکی طرف عمارة اور سقایة مراد عمارة سے یہہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتی تہی اوسکی بنانے اور آباد کرنے اور بہلائی کرنے اور ترک
کرنے سباب کی اور کلام بیہودہ کرنیکی مسجد میں اور مراد سقایہ سے یہہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتی تہی اور کہا مجاہد نے کہ آزاد کیے عباس نے نزدیک مرنے اپنے کی ستر بردے
اور پیدا ہوئے وہ پہلے سال فیل کی اور مرے روز جمعہ کی بارہویں تاریخ رجب میں ہجرت کے سن بتیس کی اور عمر اونکی اٹہاسی برس کے ہوئی دفن کیے گئے بقیع میں
اور اسلام رکہتے تہے بہت مدت سے لیکن چہپاتی تہے اوسکو اور نکلے ساتہہ مشرکون کے روز بدر کی جبراً پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی ملے عباس سے
پس قتل کرے اوسکو اسلیے کہ وہ نکلے ہیں جبراً پس قید کیا اونکو ابو الیسر بن کعب بن عمرو نے پس اونہوں نے اپنے بدلہ میں کچہہ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ
کیطرف پہر آئے طرف مدینہ کی ہجرت کرکر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةُ الْاِثْنَيْنِ
فَأْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور یہہ بہی روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے جس وقت کہ ہو صبح پیر کی دن کی پس آ تو میرے پاس اور اولاد
تیری یہانتک کہ دعا کروں میں واسطے تمہارے ساتہہ دعا کی کہ نفع دے تجکو اللہ بسبب اوسکے اور نفع دے تیری اولاد کو کہا ابن عباس نے پس صبح کو آئے عباس
آنحضرت کے پاس اور آئے ہم یعنی سب لڑکے اولاد اونکی ہمراہ اونکے اور اوڑہائی آنحضرت نے ہمکو چادر اپنی ف ح گویا یہہ اشارہ تہا اسپر کہ پہیلا دے خدا تعالی
اونپر رحمت اپنی جیسے کہ پہیلائی ہے اونپر چادر اپنی ف پہر کہا یا الہی بخش واسطے عباس کے اور اولاد اوسکے کے بخشش ظاہر اور باطن کہ نہ چہوڑے کسی گناہ کو

یا الہی نگاہ رکہہ اوسکو بیچ اولاد اوسکی کی **ف** ع یعنی اکرام کر اوسکا اور نگاہ رکہہ اوسکو آفات وبلیات سی تو کہ ضائع ہو وی وہ بیچ حق اولاد اپنی کی نقل
کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ ایک شخص ہی آلہ حدیث سی اپنی روایت مین اس عبارت کو اور گردان بادشاہی اور ملک و دولت باقی بیچ اولاد
اوسکے **ف** ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ کتنی ہی برس خلافت عباسیونکی گہر مین رہی یا حقیقت مین یہہ حکم ہی بہت کہ کہ خلافت حق اونکا ہی چاہیی کہ سوا انکا
کسیکو نصیب نکرین واللہ اعلم **ترجمہ** اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى جِبْرَئِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی دیکہا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی
نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح دیکہنا جبرئیل کو دو بار سیوطی نی جمع الجوامع مین اسطرح روایت کیا ہی کہ کہا ابن عباس نی کہ دیکہا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑی تہی
اور آنحضرت راز کہہ رہی تہی دحیہ کلبی سی یعنی جبرئیل کہ بصورت دحیہ کلبی کی آتی تہی اونسی آپ سرگوشی کر رہی تہی اور مین نجانا کہ وہ جبرئیل تہی پس کہا جبرئیل
نی آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ یہہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا پہر تو جواب اوسکی سلام کا دیتا مین اوسکی کپڑی بہت سفید ہین اور پہننگی اولاد اوسکی بعد اوسکی سیاہ
کپڑی اور جب چڑہ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پہری تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کسنی باز رکہا تجکو سلام کرنی سی جسوقت کہ گذرا تو پہر کہا مین یا رسول
اللہ آپ بات کر رہی تہی اور راز کہہ رہی تہی دحیہ کلبی سی پس ناخوش رکہا مینی کہ قطع کرون مین آپکی راز کہنی کو ساتہہ جواب دینے تمہاری کی سلام کا فرمایا آنحضرت نی کہ وہ
جبرئیل تہا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو ابن عساکر نی اور ترمذی نی کہا کہ یہہ قضیہ دو بار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین کاتب ان حروف عبد الحق
بن سیف الدین نی کہ پوشیدہ نہین ہی کہ جبرئیل آنحضرت کی پاس بیچ صورت دحیہ کلبی کے آتی تہی اور صحابہ اونکو دیکہتی تہی پس وجہ تخصیص ابن عباس کے ساتہہ اسکی کیا ہوئی
پس ظاہر یہہ ہے کہ ابن عباس نی جبرئیل کو دیکہا متمثل بصورت دحیہ کلبی کی لیکن عالم ملکوت مین سوا اونکی صحابہ سی کسی نی نہین دیکہا اور دیکہنا اور صحابہ کا عالم ناسوت
مین ہوتا تہا اور فرمایا آنحضرت نی ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سوای پیغمبر کی دیکہا بینائی اوسکی جاتی رہی اور بینائی تیری
سے ہے ای ابن عباس نہ جانیوالی ہی لیکن روز وفات تیری کی بینائی تیری پہر لیجائیگی تجکو اہی کہ جب ابن عباس مرا اور اونکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور سفید
آیا اور کفن مین انکی غائب ہوا ہر چند ڈہونڈا نپایا پس عکرمہ مولی ابن عباس نے کی کہا کیا احمق ہو تم یہہ بینائی اونکی تہی کہ وعدہ کیا تہا پیغمبر خدا صلعم نی کہ روز
وفات اوسکی کی اوسکو پہیر دینگی اور جب ابن عباس کو لحد مین رکہا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبہون نی سنی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ آخر
تلک بیان کیا اور ایہ دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیی دو بار یہہ ہی کہ جو کچہہ گذرا اونکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نی لگایا اونکو اپنی سینہ سی اور کہا
اللہم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسرے بار کی دعا بہی اونکی حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پائخانہ مین اور رکہی پانی وضو کا رکہا تو پوچہا کہ کسنی رکہا
یہہ پانی کہا لوگون نی کہ ابن عباس نے رکہا فرمایا اللہم فقہہ فی الدین یعنی یا اللہ سمجہہ دی اوسکو دین مین اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا کرتی ہو اوسوقت کہ آنحضرت میمونہ
کے گہر مین رات کو رہی تہی اور دوسرے بار وہ کہ آنحضرت نی عباس اور اونکی اولاد کی لیی دعا کی **وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَعَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی کہا دو بار دعا کی میری لیی رسول
خدا صلعم نی یہہ کہ دیوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایک بار ساتہہ لفظ حکمت کے اور ایک بار ساتہہ
عبارت فقہ کی یا ظاہر یہہ ہے کہ دونو دعائین دو مجلسونمین کئین جیسیکہ اوپر گذرا واللہ اعلم **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرُ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تہا کہتی یعنی جعفر دوست رکہتی تہی مسکینونکو اور بیٹہتی اونکی پاس اور باتین
کرتی اونسی یعنی تواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتین کرتی اونسی اور کنیت کرتی تہی آنحضرت اونکو ابو المساکین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع

یعنی بسبب کثرت چیزوں مذکورہ کی جیسی حضرت علی کو ابو تراب کہتی تہی بسبب بہت بیٹہنی اونکی مٹی پر اور جیسیکہ صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت اور مسافر کو ابن سبیل کہتی ہین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلٰئِکَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی جعفر کو اوڑتی ہوئی بہشت مین ساتہ فرشتون کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع جعفر غزوہ موتہ مین سردار ہوئی تہی لشکر کی نیزہ اسلام کا اونہین کی ہاتہہ مین تہا بعد زید بن حارثہ کی پس لڑسی الکہ راہ مین یہانتک کہ کاٹی گئی دونو ہاتہہ اور پانو اونکی پس دکہائی گئی آنحضرت حالت مکاشفہ مین یا خواب مین کہ اونکی دو پر ہین خون مین بہر ہوئی کہ اوڑتی ہین اونسی جنت مین ساتہہ فرشتون کی **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسن و حسین دونو سردار ہین بہشت کی جوانون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ یہہ افضل ہین اونسی کہ جوان مرے راہ خدا مین اور اس کلام مین نظر ہی اسلیے کہ نہین ہی وجہ تخصیص فضیلت انکی اون لوگون پر کہ جوان مرے بلکہ یہہ افضل ہین بہت سی اون لوگونسی کہ بڈہے مرے پس اولی یہہ ہے کہ جو بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ یہہ سردار اہل جنت کی ہین اسلیے کہ اہل جنت سب جوان ہونگی لیکن انبیا اور خلفاء راشدین مستثنی ہین یعنی اونسی افضل نہین اور کہا ہی بعضون نی کہ ہو سکتا ہی کہ شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کی ہو یعنی سردار جوانمردونکی ہین سوائے انبیا اور خلفاء راشدین کی یا نام رکہنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کے ہو جیسیکہ باپ بیٹی کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولید لکہتا ہی اگرچہ مسن اور بڈہا ہو **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ سَبَقَ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حسن اور حسین وہ دونون پہول ہین میرے دنیا سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور تحقیق گذری ہی حدیث پہلی فصل مین **ف** ع کہا سید جمال الدین نی کہ اسمین اشارہ ہی طرف اعتراض کی صاحب مصابیح پر کہتا ہون مین کہ دفع ہوتا ہی اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری کی ہی کہ واقع ہوئی اپنی محل مین اور یہہ روایت ترمذی کی ہی کہ آئی اپنی جگہہ پر پس نہین ہی تکرار باوجودیکہ لفظ دونونکی متغایر ہین فی الجملہ **وَعَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَۃِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا ھُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْہِ فَکَشَفَہٗ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی وَرِکَیْہِ فَقَالَ ھٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ رات کو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک رات بسبب عرض کرنی بعض حاجت کی کہ رکہتا تہا مین پس نکلی آنحضرت یعنی اپنی گہر سی اسحالمین کہ وہ لپٹی ہوئی تہی ایک چیز پر کہ نہین جانتا تہا مین کہ کیا ہی وہ چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سے کہا مینی کیا ہی یہہ چیز کہ تم لپٹنی والی ہو اوسپر پس کہولا آنحضرت نی اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین اوپر دونون کولون انکی تہے یعنی دونو صاحبزادونکو دونون طرف گود مین لیکر چادر سی لپیٹ لیا تہا جیسیکہ چیز نفیس محبوب کو لپیٹ کر چلتی ہین پس فرمایا یہہ دونون بیٹی میری ہین یعنی حکماً اور بیٹی بیٹی میرکی یعنی حقیقۃً **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکماً جیسیکہ بیٹی کا بیٹا اور اسمین ثابت ہوتا شرف نسب کا ہی ان کیطرف سی بہی ترجمہ خداوندا بلاشبہہ مین دوست رکہتا ہون ان دونونکو پس دوست رکہہ تو ان دونونکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع شاید کہ مقصود اس دعا سی رغبت دلانی ہی اسامہؓ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنینؓ کی **وَعَنْ** سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ وَھِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہِ التُّرَابُ

فَقُلْتُ مَا لَكِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی سلمی سے وہ بیوی ابو رافع کی سی کہ کہا داخل ہوئی مین اوپر ام سلمہ کی کہ بیوی تہین آنحضرت کی اسحالیکہ وہ رو رہین تہین پس کہا مینی کس چیز نی رولایا تمکو کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکہتی تہین ام سلمہ دیکہنی سی دیکہنا خواب مین یعنی آنحضرت کو خواب مین دیکہا مینی اسحالیکہ اونکی سر اور داڑہی مبارک پر خاک تہی پس کہا مینی کیا ہوا ہی تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نی کہ حاضر ہوا تہا مین حسین کی قتل مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح اب پوشیدہ نرہیو کہ موت ام سلمہ کی سنہ انسٹہہ مین ہی اور بعضون نی کہا سنہ باسٹہہ مین اور قول اول صحیح تر ہی اور شہادت حضرت امام حسین رض کی سنہ اکسٹہہ مین ہی اگر قول دوسرا صحیح ہی تو کچہہ اشکال نہین اور بموجب قول اول کی ہی کچہہ اشکال نہین اسلیے کہ ہو سکتا ہی کہ پہلی وقوع اس واقعہ کی اونکی خواب مین یہہ معاملہ دکہایا ہو اور اتفاقاً یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اوسکی کی ہی اوسوقت مین **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ أُدْعِي لِي ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا شخص تمہاری اہل بیت مین سی محبوب تر ہی طرف تمہاری فرمایا حسن اور حسین اور تہی آنحضرت کہ فرماتی فاطمہ کو بلا میری لیے دونو میرے بیٹونکو پس سونگہتی آنحضرت حسن اور حسین رض کو یعنی اسلیے کہ وہ پہول تہی اور گلیسی لگاتی انکو طرف اپنے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِي وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑہتی تہی ہماری آگی ناگہان آئی حسن اور حسین تہی اوپر دونو کی کرتی سرخ چلتی تہی دونون اور گر گر پڑتی تہی زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سی پس اوٹہا لیا انکو اور رکہا اون دونونکو آگی اپنی پہر کہا سچ فرمایا اللہ نی سوای اسکی نہین کہ مال تمہاری اور اولاد تمہاری فتنہ ہین یعنی محل آزمایش و امتحان تمہاری ہین دیکہا مینی طرف ان دونون لڑکونکی کہ چلتی تہی اور گر گر پڑتی تہی پس نہ صبر کر سکا مین یعنی بسبب محبت اونکی یہانتک کہ موقوف کی مینی بات اپنی کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام و اوامر و نواہی کرتا تہا اور اوٹہایا مینی ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** ح اور یہہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کی بیچ قلب مبارک آنحضرت کی تہا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کی ہی اور عمل خطبہ مین جائز ہی پس یہہ قسم داخل سی عبادات مین ہوا اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تہا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو او پر ارتکاب ایسی عمل کے عادت نہ کریں اور سہل نجانین اور بہانہ نہ کریں مقام عالی سی اور ترقی مین اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہہ کہ علو مقام قرب سے اور خلوت حقیقی سی کچہہ تنزل واقع ہوا ہو اور ہمکو مجال کلام کرنیکا احوال شریف مین نہین ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسین مجہسے ہی اور مین حسین سے **ف** ع کہا قاضی نی کہ گویا آنحضرت نی معلوم کیا نور نبوت سے اس چیز کو کہ حادثہ ہونی تہی کہ قریب ہے کہ حادثہ ہوگی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی یزید اور یزیدی لڑینگی انسی اور شہید کرینگی اونکو پس خاص کرا اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ یہہ دونون مانند شی واحد کی ہین بیچ وجوب محبت اور حرمت تعرض اور لڑنیکی اور تاکید لائی اسکی ساتہہ قول اپنی

ترجمہ دوست رکہا اللہ تعالی کو اوس شخص نی کہ دوست رکہا حسین کو ف یعنی اسلیے کہ محبت اونکی محبت رسول کی ہی اور محبت رسول کی محبت اللہ کی ہی یہہ ملا علی
نے لکہا ہی بموجب اسکے لفظ اللہ احب اللہ من ہ کی زبر سی پڑہا جاویگا اور حضرت شیخ رہ نی اور مولانا اسحق رہ نی ترجمہ اسکا کیا ہی دوست رکہی خدا تعالی اوسکو کہ دوست
رکہتا ہی حسین کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو پیش پڑہینگی واللہ اعلم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع سبط ساتہہ زیر سین اور زبر ب کی یعنی
بیٹا ہی بیٹی کا ماخذ اسکا سبط بالفتح سی ہی اور سبط اوس درخت کو کہتی ہین کہ جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت کی ہی اور اولاد بمنزلہ ٹہنیون
اوسکیکی اور بعضون نی سبط من الاسباط کی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ امت ہی امتون مین سی خیر مین کہا قاضی نی کہ سبط بمعنی ولد کی ہی یعنی وہ میری اولاد کی اولاد سی
ہے اور قبیلہ کو بہی سبط کہتی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وقطعناهم اثنتي عشرة اسباطا یعنی متفرق کی ہمنی بنی اسرائیل کی بارہ قبیلہ اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو
کہ منشعب ہوگا انسی ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اونکی نسل سی خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل اونکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگی اور ہوا امر ایسا ہی اتہے
اور حضرت شیخ رہ نی یون لکہا ہی کہ سبط ساتہہ زیر سین اور جزم ب کی فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کی علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل سی مانند قبائل کی ہین
عرب سے اور سبط اصل مین ساتہہ زبر کی درخت کہ اوسمین شاخین بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک اور نام رکہنا امام حسین کا سبط اشارہ ہی اسکی طرف کہ نکلینگے اونکی
نسل سی خلق کثیر وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ
اَشْبَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی علی رض سی کہ حسن مشابہ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس چیز مین کہ درمیان سینہ کی ہی سر تک اور حسین مشابہ ہی آنحضرت کی اوس چیز مین کہ ہی
سینہ سی نیچی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کی گویا یہہ دونون شاہزادی ملکر ساری آنحضرت تہی اور وجود شریف آنحضرت کے
نے تقسیم پائی ہی درمیان ان دونونکی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّيْ دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ
وَاَسْأَلُهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ
فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ
قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَأْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا
شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان رض سی کہا مینے اپنی ماں سی کہ چہوڑ دی مجہکو یعنی اذن دی مجہکو کہ جاؤن مین آنحضرت کی
خدمت مین اور نماز پڑہون مین اونکی ساتہہ مغرب کی ف ع شاید کہ وہ ماں انکی اونکو منع کرتی ہونگی اوس وقت کی جانی سی بسبب دور ہونی مکان کی واسطی خوف کی
برنسبت اپنی یا بہ نسبت اونکی ترجمہ اور سوال کرون مین اونسی یہہ کہ طلب بخشش کی کرین خدا سی واسطی میری اور واسطی تمہاری یعنی پس اذن دیا ماں نی پس آیا
مین پیغمبر خدا صلعم کی پاس اور ادا کی مینی اونکی ساتہہ نماز مغرب کی پہر ادا کی آنحضرت نی نوافل یہانتک کہ پڑہی نماز عشا کی ف ح اور اس حدیث مین فضیلت مشغول
رہنی کی ہی ساتہہ نوافل کی مابین مغرب اور عشا کی اور شامل اوسکو احیاء ما بین العشائین کہتی ہین ترجمہ پہر پہری آنحضرت نماز سی اور رجوع کی گہر کی طرف پس
پیچہی پیچہی چلا مین آنحضرت کی پس سنی آنحضرت نی آواز میری ف ع آواز پانو اور پاپوش کی مراد ہی یا کچہہ بات کرتی ہون حذیفہ کہ آنحضرت نی اوسکو سنا ہو
ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مینی ہاں حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حاجت تیری اور کہا
ہے تو اور کیا چاہتا ہی تو بخشی اللہ تجہکو اور تیری ماں کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اترا طرف زمین کی کبہی پہلی اس رات کی ف ع اسمین اشارہ ہی
طرف بڑی ہونی اوس امر کی کہ اوترا وہ اوسکی لیی ترجمہ پروانگی طلب کی اوسنی اپنی پروردگار سی کہ آوی اور سلام کری مجہپر اور خوشخبری دی مجہکو ساتہہ
اسکی کہ فاطمہ سردار ہی بہشت کی عورتونکی اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین بہشت کی جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہائی ہوئی حسن بن علی کو اپنی کندہی پر پس کہا ایک شخص نے اچہی سواری پر سوار ہوا تو ای لڑکی پس فرمایا نبی صلعم نے اور اچہا سوار ہی وہ نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح یعنی سواری تو اچہی ہی ہی اور سوار بہی اچہا ہی اور اسمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہی حسن رض کی وَعَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيكَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَآثَرْتُ حِبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِبِّي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر رض سی یہہ کہ اونہون نی معین کی یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کی لیی بیت المال سی واسطی قوت اونکیکی اور اذن دیا بیچ سارہی تین ہزار درہمونکی اور معین کی اپنی بیٹی کی لیی کہ عبد اللہ بن عمر ہی اور اذن دیا اونکی لیی بیچ تین ہزار درہمونکی یعنی بہ نسبت اسامہ کی بیٹی کی روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیی پس کہا عبد اللہ بن عمر نی اپنی باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تمنی اسامہ کو مجہپر یعنی اونکا روزینہ مجہسی کیون زیادہ کیا کہ مشعر ہی زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کی نہین سبقت کی ہی اوسنی مجہسی طرف کسی مشہد کی ف ع یعنی جگہہ حاضر ہونیکی خیر سی اور وہی علم وعمل کی اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد سی جگہہ حاضر ہونیکی قتال کی لیی اور معرکہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمر نی اس سبب سے فضیلت دی ہی اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تہا محبوب تر تہا نزدیک پیغمبر خدا کی تیری باپ سے کہ مین ہون ف ع اسمین دلالت ہی اوس مضمون پر کہ جو ہمنی اوپر بیان کیا کہ نہین لازم آتا ہی کسیکی محبوب تر ہونیسی یہہ کہ وہ افضل ہی ہو ترجمہ اور تہا اسامہ محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہسی ف ع اور سبب اسکا یہہ تہا کہ یہہ دونون اہل بیت مین سی تہی اسلیی کہ مولی قوم کا اونہین مین سی ہوتا ہے ترجمہ پس اختیار کیا مینی یعنی ترجیح دی مینی پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہے اپنی محبوب پر کہ تو ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی قطع نظر فضیلت سے کر کے مینی رعایت کے آنحضرت کی محبت کے بہ نسبت اونکی وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِي أَخِي زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ فَقَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سی کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ بہیجو میری ساتہہ میری بہائی زید کو فرمایا آنحضرت نی وہ یعنی زید یہہ ہی یعنی حاضر ہی اختیار رکہتا ہی پس اگر جاوی تیری ساتہہ تو منع نہین کرتا ہون مین اوسکو ف ح یعنی اسلیی کہ مین آزاد کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانی سی اور نہ کہون جانی کو وہ جانی چاہی جاوی چاہی نہ جاوی ترجمہ کہا زید نی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تمپر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بہائی کو اور نہ ماں باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نی پس جانی مینی یعنی بعد اسکی عقل اپنی بہائی کی یعنی زید کی درباب اختیار کرنی ملازمت آنحضرت کی فاضل تر اور بہتر اپنی عقل سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یعنی درباب لیجانی اوسکیکی اپنی ساتہہ اسلیی کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا و آخرت کی حاصل تہی اور اصل قصہ اونکا اور زید کا یہہ ہے کہ زید رہنی والی تہی یمن کے لڑکپنی مین کہ آٹہہ برس کی تہی پکڑی آئی بندی مین ایک قوم کی کہ عرب کے تہی پس اونکو بازار عکاظ مین لائی بیچنی کی لیی اور حکیم بن حزام نی کہ بہتیجے خدیجہ رض کی تہی اپنی پہپہی خدیجہ کی لیی اونکو خرید اور خدیجہ جب آنحضرت کی نکاح مین آئین زید کے تئین آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نی اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن سے کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تہین نکاح اونکا کر دیا اور اوس سی اسامہ پیدا ہوئی بعد ازان زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی

پہوپہی کی بیٹی ہین نکاح انکا کیا اور بعضونکی نزدیک اول اسلام بہی لائی ہین اور آنحضرت سی دس برس چہوٹی تہی اور بعضی کہتی ہین بیس برس حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوون
مین اور نام کسی صحابی کا قرآن مین مذکور نہین ہوا سوای انکی نام کی آیہ مین فلما قضی زید منہا وطرا اور آنحضرت نی جعفر بن ابیطالب کے ساتھہ بہائی
چارہ انکا کر دیا تہا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوئی پچپن برس کے عمر مین قصہ مختصر اون ایام مین کہ آنحضرت نی زید کو آزاد کر دیا تہا انکی بہائی جبلہ لینی کو آئی اور
کلام مذکور درمیان مین آیا انکو لالت خدمت بابرکت کی رکہان جانی دیتی تہی وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ لِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا اسامہ نی جبکہ ضعیف ہوئی آنحضرت اوس بیماری سی کہ وفات پائی اوس سی اوترا مین اور اوتری لوگ مدینہ مین ف ح یعنی
اوس لشکر سی کہ آنحضرت نی مجکو ساتھہ مہاجرین اور انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا مین بعد از چند روز کی بسبب سننی خبر بیماری آنحضرت کی کی مدینہ مین
پہر آئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ معنی اوس کی نیچی کی اترنی کی ہی اس سبب سی ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کی ہی کہ اوسکو جرف کہتی
ہین جیسیکہ عرفات مکہ مین جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرنی مین رعایت علو اور سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہین جیسیکہ اگر مکہ سی عرفات کو جاوین
تو کہینگے صعدنا الی عرفات یعنی چڑہے ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سی مکہ کو آوین تو کہینگی ہبطنا الی مکۃ یعنی اوتری ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سی جرف کو
جانا صعود ہی اور وہانسی مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کی جاوین کہ طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہین انتہی
اور ملا علی نی یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا مین اپنی مکان سی کہ تہا عوالی مدینہ مین و ہبط الناس یعنی اور اوتری صحابہ اپنی مکانونسی طرف مدینہ کی
ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالمین کہ تحقیق چپ کیے گئی تہی وہ اور طاقت بات کرنیکی نہین رکہتی تہی پس ہوئی آنحضرت
پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہتی تہی دونون ہاتہہ اپنی مجہپر اور اوٹہاتی تہی اون دونونکو یعنی مجہپر سی پس پہچانا مینی یعنی ساتھہ نور
ولایت اور ظہور فراست کی یہہ کہ وہ دعا کرتی ہین میری لیی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ف ح یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کی
اور یہہ نہایت کرم و شفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی حق مین کہ ایسی وقت مین یہہ مہربانی کی اوپر اور دعا کی اونکی لیی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ
اُحِبُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دور کرین اسامہ کا ابہنی یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسیکہ
لڑکونکی ناک پونچہتی ہین اور وہ اوسوقت مین لڑکی چہوٹی تہی کہا عائشہ نی چہوڑو مجکو تو کہ مین کرون یہہ کام یعنی مین ناک پونچہون اوسکی گویا حضرت عائشہ نی
برعایت ادب کے ناک پونچہنا آنحضرت کا مناسب جانا فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیے کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو نقل کی یہہ
ترمذی نی ف ح یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سی دوست رکہہ کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب
ہوتا ہی اور حقیقت مین کمال محبت یہہ ہی کہ محبوب سے گذر کر اوسکی متعلقون تک پہنچی اور سرایت کری خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکی قسم یا روبارسی ہو
وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ
اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا

ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی اسامہ نے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا یعنی آنحضرت کی دروازہ پر ناگہان آئے علی اور عباس رضی اللہ عنہما اجازت مانگتے تھے طلب کرنا اذن کا اندر جانیکے لیے پس کہا دونوں نے واسطے اسامہ کے کہ اذن طلب کر ہمارے لیے آنحضرت سے **ف** ع اور شاید کہ اسامہ اون دونوں میں چھوٹے ہونگے **ترجمہ** پس کہا میں نے یا رسول اللہ علی اور عباس پروانگی مانگتے ہیں آنیکے لیے پس فرمایا آنحضرت نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا چیز لائی ہے ان دونوں کو یعنی کیوں آئے ہیں کہا میں نے نہیں جانتا میں فرمایا آنحضرت نے لیکن میں جانتا ہوں کہ کس تقریب سے آئے ہیں پروانگی دی اور ان دونوں کو آنے دیں پس داخل ہوئے دونوں اور عرض کیا یا رسول اللہ آئے ہیں ہم آپکی پاس کہ پوچھیں ہم آپ سے کون شخص آپکی اہل بیت میں سے محبوب تر ہے نزدیک آپ کی فرمایا آنحضرت نے کہ محبوب ترین اہل بیت میری کی نزدیک میری فاطمہ بیٹی محمد کی ہے کہا علی وعباس نے کہ نہیں آئے ہیں ہم تمہاری پاس کہ پوچھیں ہم حال اہل بیت تمہاری کیسی یعنی اولاد و ازواج تمہاری کی سے بلکہ پوچھیں ہم حال اقارب متعلقین آپکی سے فرمایا محبوب ترین اہل میرے کا نزدیک میرے یعنی مردوں میں سے وہ شخص ہے کہ تحقیق انعام و احسان کیا خدا تعالی نے اوسپر یعنی ساتھہ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام و احسان کیا میں نے اوسپر یعنی ساتھہ آزاد کرنے اور متبنی کرنے اور تربیت کرنیکے وہ شخص اسامہ بن زید ہے **ف** ح جانا چاہیے کہ انعام حق جل وعلا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن میں بہ نسبت زید کے کہ باپ اسامہ کا ہے مذکور ہے ولیکن انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹے پر ہے اس اعتبار سے آنحضرت نے مصدوق آیہ کریمہ کو اوتارا اسامہ پر کو باکہ فرمایا زید اور اوسکی بیٹے اسامہ کو حاصل یہہ کہ اگرچہ ورود آیہ کا بیچ حق زید کی ہے ولیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہے بیچ حاصل ہونے دونوں انعاموں کی **ترجمہ** کہا علی وعباس نے بعد اوسکی کون ہے فرمایا آنحضرت نے علی بن ابیطالب ہے **ف** ع پس یہہ نص جلی ہے اوپر کہ نہیں لازم آتی ہے احبیت سے افضلیت سلبی کہ علی افضل ہیں اسامہ اور زید سے بالاجماع **ترجمہ** پس کہا عباس نے یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنے چچا کو آخر ان سب اتبی کا یعنی اگر بعد اوسکی پوچھوں تو آپ مجھکو فرماوینگے فرمایا آنحضرت نے کہ بلاشبہہ علی نے سبقت کی ہے تمپر ساتھہ ہجرت کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع اور ایسی ہی ساتھہ اسلام کی پس یہہ اجب کرتا ہے تقدیم احبیہ کو کہ مترتب ہے اوپر افضلیت کی اور نظیر اوسکی یہہ ہے کہ آئے عباس اور ابوسفیان اور بلال اور سلمان طرف دروازہ عمر کی اجازت کہ اذن چاہتے تھے اونسے اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نے بعد آگاہ کرنے اونکی ساتھہ آئی جماعت کے کہ داخل ہوں بلال پس کہا ابوسفیان نے عباس سے کہ کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ یہہ مقدم کرتا ہے ہمپر ہمارے موالی یعنی غلاموں آزاد کو پس کہا عباس نے کہ ہمنے تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت میں پس یہہ جزا ہماری ہے **ف** ح اسلام عباس کا بعد از واقعہ بدر کی ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ عباس پہلے مکہ میں مسلمان تھے ولیکن مشرکونسے اسلام چھپاتے تھے اور باوجود اوسکی ہجرت بعد اوسکی کی پوشیدہ نہیں ہے کہ اگر تعدد وجود مسطورہ کا ملحوظ ہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ احبیت کی مشکل ہوتا ہے فافہم وباللہ التوفیق پس البتہ استفہام میں تعداد اور اعتبار وجود حیثیات کا معتبر ہے یعنی اسامہ بسبب خدمتگذاری وغیرہ کی احب تھے اور حضرت علی باعتبار قرابت وعلم وفضل وغیرہ کی پس اسامہ اور جہتہ سے احب تھے اور حضرت علی اور جہتہ سے وَذُكِرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ اور ذکر کیجی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس کی واقع ہے بیچ کتاب زکوة کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن الحارث سے کہا اوس نے کہ نماز پڑہی ابوبکر نے عصر کی یعنی ایام خلافت اپنی میں باہر نکلے مسجد سے کہیں راہ چلتے تھے اور اونکی ساتھہ علی تھے پس دیکھا ابوبکر نے حسن کو کہ کھیل رہے ہیں ساتھہ لڑکوں کی پس اوٹھا لیا ابوبکر نے حسن کو اپنے کندھے پر اور کہا ابوبکر نے یعنی از راہ خوش طبعی کی کہ فدا ہو باپ میرا یہہ مشابہ ہے پیغمبر کی نہیں مشابہ ہے ساتھہ علی کی اور علی ہنستے تھے یعنی از راہ خوشی کی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ

قلت واللہ انہ کان اشبہہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان مخضوبا بالوسمۃ رواہ البخاری وفی روایۃ
الترمذی قال کنت عند ابن زیاد فجیء براس الحسین فجعل یضرب بقضیب فی انفہ ویقول
ما رایت مثل ہذا حسنا فقلت اما انہ کان من اشبہہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقال ہذا حدیث صحیح حسن غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کی سر مبارک حضرت حسین
رض کا ف ع کہا مولف نی کہ یہہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تہا واسطی قتل کرنی حسین رض کی اور وہ اون
ایام مین امیر تہا کوفہ کا بہیجا یزید بن معویہ کی طرف سی پہر قتل کیا گیا زمین موصل مین ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کی ہاتہہ سی بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کی
سن چہیاسٹہہ مین ترجمہ پس رکہا گیا سر حسین کا بیچ طاش کی پس ہوا وہ شقی کہ چہیڑتا تہا کرا اونکی سر مبارک کو لکڑی سی کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی یعنی سر چہڑیکا
اونکی ہنی مبارک پر مارتا تہا اور کہا بیچ حسن امام حسین کی کچہہ ف ح یعنی عیب کیا اونکی حسن مین اور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی
اور مبالغہ کیا اونکی حسن جمال مین لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کی کہ حاصل ہوئی اوس بدبخت کو بسبب قتل اونکی رض ترجمہ کہا انس نے پس
کہا مینی قسم خدا کی تحقیق یہہ تہی بہت مشابہہ اہل بیت مین ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک اونکا رنگا ہوا ساتہہ وسمہ کی نقل کی یہہ بخاری نی اور ترمذی
کے روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نے تہا مین نزدیک ابن زیاد کی پس لایا گیا سر حضرت حسین کا اوسکی پاس پس شروع کیا ارنا ساتہہ چہڑی کی امام حسین کے
ناک مین اور کہتا تہا نہین دیکہا مینی مانند اسکی حسن مین پس کہا مینی خبردار ہو تحقیق یہہ تہا مشابہہ ترین لوگون کی ساتہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث صحیح
حسن غریب ہے ف ع اور طبرانی نی یون روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نی کہ رکہتا تہا چہڑی کو اوسکی ہاتہہ مین تہی بیچ آنکہہ اونکی کی اور ناک اونکی کی پر
کہا مینی یعنی انس نے اوٹہا چہڑی اپنی اسلیی کہ تحقیق دیکہا ہی مینی موتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہہ اسکی اور بزار کی روایت مین یون ہی کہ کہا انس نی پس
کہا مینی عبید اللہ کو کہ بلاشبہہ مینی دیکہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگہتی تہی جہان کہ لگتی ہی چہڑی تیری کہا انس نے پس ہٹالی اوسنی چہڑی
اور ذخایر مین ہی عمارۃ بن عمیر سی کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکی یارون کا یعنی بعد ماری جانیکی پس تہا مین مسجد مین چبوترہ پر پس پہنچا مین طرف
لوگون کی اسحال مین کہ وہ کہہ رہی تہی وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا کہ گہستا تہا سرونمین یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی مین اور ٹہیرا تہوڑی سی دیر
پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غایب ہوگیا پہر کہا لوگون نی کہ وہ آیا پس کیا یہہ دو بار یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے وعن
ام الفضل بنت الحارث انہا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی رایت حلما منکرا
اللیلۃ قال وما ہو قالت انہ شدید قال وما ہو قالت رایت کان قطعۃ من جسدک قطعت ووضعت فی حجری فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت خیرا تلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما یکون فی حجرک فولدت فاطمۃ الحسین و
کان فی حجری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخلت یوما علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعتہ
فی حجرہ ثم کانت منی التفاتۃ فاذا عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہریقان الدموع قالت فقلت یا نبی
اللہ بابی انت وامی ما لک قال اتانی جبریل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ہذا فقلت ہذا
فقال نعم واتانی بتربۃ من تربتہ حمراء اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کی سی کہ وہ آئین پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق
مین نے دیکہا ہی ایک خواب برا آج کی رات فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی خواب کہا ام الفضل نی تحقیق وہ خواب سخت ہے یعنی سنا اوسکا ناگوار ہی نہین کہہ سکتی مین پہر فرمایا آنحضرت نی کیا ہی کہا ام الفضل نی
دیکہا مینی گویا ایک ٹکڑا آپکی بدن مبارک سی کاٹا گیا ہی اور رکہا گیا ہی میری گود مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا تونی خواب اچہا جنیگی فاطمہ بیٹا اگر چاہا خدا نی ہوگا وہ تیری

گود مین یعنی رکہینگے اوسکو تیری گود مین بسبب قرابت کی تو اوسکو تربیت کریگی پس جنی فاطمہ حسین کو پس تہا وہ میرے گود مین جیسکہ فرمایا تہا حضرت نے پس آئی مین
ایک روز آنحضرت کی پاس پس رکہدیا مینے حسین کو آنحضرت کی گود مین پہر ہوا مجہسی پہرنا اور طرف یعنی مین دیکہنی لگی دوسری طرف پہر دیکہا مینے ایکبارگی ناگہان آنکہین آنحضرت
کی موتی تہی آنسو کہا ام الفضل نے پس کہا مینے ای پیغمبر خدا قربان ہون باپ ماں میرے تمپر کیا ہوا آپکو کہ روتی ہو فرمایا آنحضرت نے آئی میری پاس جبرئیل اور خبر دی مجکو کہ
تحقیق امت میری یعنی امت اجابہ نزدیک ہی کہ قتل کریگی اس بیٹی میری کو یعنی از راہ ظلم کی پس کہا مینے یعنی بطریق تعجب و استبعاد کی کہ اس بیٹی کو کہا اونہون نے
ہان اور دی مجکو جبرئیل نے مٹی اوسکی مٹی ہی سرخ ف ع یعنی اوسجگہہ کی مٹی کہ جہان قتل ہونگی اور ذخایر مین ہی سلمی سی کہ کہا آئی مین ام سلمہ کی پاس سو انکو
کو وہ روتی تہین پس کہا مینے کس چیز نے رولایا تجکو کہا ام سلمہ نے کہ دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین سو انکی سر اور داڑہی مبارک پر
مٹی تہی پس کہا مینے کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تہا مین قتل حسین مین ابہی نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث غریب ہی اور روایت کی بغوی نے

حسان مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاُجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الْاَخِيْرَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہون نے دیکہا مینے آنحضرت کو بیچ اوسحالت کی کہ دیکہتا ہی سونیوالا ایک
روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتہہ مین ایک شیشہ ہی کہ اوسمین خون ہی پس کہا مینے باپ میرا اور ماں میری قربان ہون تمہاری
کیا حال ہی یہہ اور کیسا ہی یہہ شیشہ فرمایا آنحضرت نے یہہ خون حسین کا اور اوسکی یارونکا ہی ہمیشہ رہا مین چنتا اوسکو ابتدا آجکی روز سی یعنی صبح سی ایک
چنتا تہا مین خون حسین کا اور اوسکی یارونکا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی مینے اوسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکہا مینے اوس وقت کو پس پایا مینے یعنی دریافت
کیا کہ قتل کیے گئی حسین اوسی وقت روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکہو خدا کو بسبب اوس چیز کی کہ
غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سے ف ع یعنے طرح بطرح کی نعمتونسی بموجب قول اللہ تعالی کی فما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنی جو کچہہ تمکو ملتی ہی نعمت
پس اللہ کیطرف سی ہی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اگر نہین دوست رکہتی ہو تم اللہ تعالی کو مگر اسلیے کہ دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکہو اوسکو واللہ سبحانہ
محبوب لذاتہ و صفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دی یا نہ دی پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کی ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس دوست
رکہو مجکو یعنی جب ثابت ہوا سبب محبت خدا کا تو پس دوست رکہو مجکو بسبب دوستی خدا کی ف ع اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ
تعالی نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ نے فی لحب اللہ کی شرح مین یہہ لکہا ہی یعنی بسبب دوست رکہنی تمہاری کی خدا کو یا بسبب دوست
رکہنی خدا کی مجکو ترجمہ اور دوست رکہو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری کی یعنی بسبب دوست رکہنی تمہاری کی اونکو یا بسبب دوست رکہنی تمہاری کی مجکو نقل کی یہہ ترمذی
نے وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر غفاری
سے یہہ کہ اونہون نے کہا اسحالمین کہ وہ پکڑنیوالی تہی کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی آگاہ ہو جاؤ مثل اہل بیت میری کی تم
مین مثال کشتی نوح کی ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح مین نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچہی رہا اور سوار نہوا اوسمین ہلاک ہوا نقل کی یہہ احمد نے ف ع یعنی

پس اسیطرح جیسے لازم پکڑنی محبت و متابعت اونکی نجات پائی اونسی دارین مین و الاہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کری مال و جاہ یا ایکان
دونون مین سے مشابہت دی دنیا کو اور اوسچیز کو کہ دنیا مین ہے قسم کفر اور گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور راہوار ذائقہ سی ساتھہ دریا عمیق کی اوسمین
موج پر موج ہوا اور اوپر اوسکی ابر ہو کتنی ہی طرح کی تاریکیان ہون اوپر تلی اور گھیر رکھا ہو اوس دریا نی ساری زمین کو اور نہین ہے اوس سے خلاصی مگر بسبب
اوس کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگا ہی اوسکو ساتھہ اسقول آنحضرت کی مثل صحابی مثل النجوم من اقتدی بشئی منہ
اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کی سوار ہوئی اہل بیت کی محبت کے کشتی مین اور راہ پائی ہمنی ساتھہ
ستاری ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیکی پس امید رکھتی ہین ہم نجات کی ہولون قیامت کی سی اور طبقات دوزخ کیسی اور امید رکھتی ہین راہ پانی
کی طرف پہنچنی درجات جنتون کی اور نعیم مقیم کی اور توضیح اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتھہ ہالکین کے اول وہلہ مین
اور جو کوئی داخل ہوا اوسمین اور نہ راہ دیکھی ساتھہ ستارون صحابہ کی مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کہ نہین نکل سکیگا اوسنی تہی
اور روایت ہی احمد کی انس سے بطریق مرفوع کی کہ مثل علما کی زمین مین مانند مثال ستارونکی ہی آسمان مین کہ راہ دکھاتی ہین بر و بحر کی تاریکیو نمین پس جب
مٹ جاوینگی ستاری ہٹکنی پہرینگی راہو کی چلنی والی

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہے بیچ بیان مناقب بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی فـــاح جانا چاہی کہ بیویان آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تہین اور ایک وقت مین گیارہ
اور اور ایکوقت مین زیادہ اس سے اور ایک وقت مین کم اس سے جامع الاصول مین لایا ہی کہ علما اختلاف رکھتی ہین بیچ عدد بیویون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی
اور بیچ ترتیب اونکی اور بیچ عدد اونکی کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیچ عدد اونکی کہ دخول کیا ہی ساتھہ اونکے اور
اونکی کہ نہین دخول کیا ہی ساتھہ اونکی اور ایک جماعت عورتون مین سی ہین کہ اونسی پیغام نکاح کا کیا تہا آپنے اور نکاح مین نہین لائی اونکو اور بعضی ایسی ہین
کہ عرض کیا اپنی تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سی اور کہا صاحب جامع الاصول نی کہ ہم ذکر کرتی ہین جو کچھہ کہ مشہور ہی اقوال علما مین
سے بعد ازان ذکر کیے نام اونکی اور کاتب حروف نی بیچ شرح اسما کی تاریخ نکاح اور وفات اونکیکی ذکر کی ہی اور تکملہ شرح کہین احوال ہی اونکا لکھا
اور یہان اوپر ذکر کرنی نامون اور تاریخ کی اقتصار کیا اول ازواج مطہرات مین سے ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا اونسی آنحضرت نی اسحال
کہ خدیجہ چالیس برس کے تہین اور آنحضرت پچیس برس کے وفات پائی اونہون نی تین برس پہلی ہجرت سے بموجب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا
سودہ بیٹی زمعہ کی سی مکہ مین اور مرین وہ سنہ چون مین پہر عائشہ صدیقہ ابوبکر کی بیٹی سی نکاح کیا مکہ مین اسحالمین کہ وہ جب چہہ برس کے تہین اور بنا
یعنے صحبت و حجرہ کی ساتھہ اونکی نو برس کے عمر مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ پچپن یا اٹہاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کے بیٹی سی نکاح کیا دوسر
سال یا تیسر کے سال ہجری مین اور مرین وہ سنہ پینتالیس یا اکتالیس مین اور زینب خزیمہ کی بیٹی سی نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ
بیٹی امیہ مخزومی کی سی نکاح کیا سن چار یا تین مین اور مرین وہ سنہ انسٹہہ مین اور بعضون نی کہا سن باسٹہہ مین اور اول صحیح تر ہے اور زینب جحش کی بیٹی سے
نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ بیسوین یا اکیسوین سن مین اور بعد آنحضرت کی آپکی بیویون مین سی اول انہین کی وفات ہوئی ہی اور ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی
اور معویہ کی بہن کا حال یہہ ہے کہ صحیح تر اور مشہور تر یہہ ہی کہ نکاح کیا اونکا نجاشی نی آنحضرت کی لیئی ساتھہ مہر چار ہزار درہم کی سن چہہ مین بیچ حبشہ کے
کہ اوسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبد اللہ بن حجش کی گیی تہین اور عبد اللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہہ اپنی دین پر قایم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو بندے
مین پکڑا آنحضرت نی غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتی ہین چہٹی سال مین پہر آزاد کیا اور نکاح کیا اونسی اور مرین وہ سنہ چہپن مین
اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن سات مین اور مرین وہ سن اکسٹہہ یا اکیاون مین اور وہ خالہ ابن عباس کے ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سے نکاح

کیا سنہ سات مین بیچ غزوہ خیبر کی اونکو بندیون مین پکڑا اور آزاد کر کی انکا نکاح کیا اور وہ اوسوقت مین ستران برس کی تہین وفات پائی سن پچاس مین اور بعضون نے کہا سنہ باون مین اور بعضون نی اور اور کہا ہم اور ریحانہ بیٹی زید کی یہودیہ بندی مین آئین اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نی اور نکاح کیا اونسی حجۃ الوداع سی اور ان گیارہ عورتونسی نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتون سی مقدار تیس کی یا زیادہ اونسی تہین کہ اونسی نکاح کیا حضرت نی اور پہلی دخول سی مفارقت کی اور بعضون سی پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضون نی وقت اوترنی آیۃ کریمہ یا ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کی دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کی پاس سی اور تفصیل اونکی جامع الاصول مین مذکور ہی اور اہل حرم مین بعضون نے کہا ہی کہ وہ چار تہین بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ ۱۶ سولا مین مرین اور ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہو چکین بعضون نی کہا کہ اونکو آزاد نہین کیا اور وطی بسبب ملک یمین کی کی اور ایک اور لونڈی تہی کہ زینب بنت جحش نی بخشی تہی اور ایک اور تہی کہ کہین اور سی قید مین آئی تہی واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِہَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ روایت ہی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نی کہا سنا مینی آنحضرت کو فرماتی بہترین عورتون اوس امت کی سی کہ مریم اوس زمان تہین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہترین عورتون اس امت کی سی خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابو کریب نی اور اشارہ کیا وکیع نی کہ حفاظ حدیث سی ہی اور بیچ مرتبہ مالک اور اقران اونکی ہی طرف آسمان و زمین کے شارح واسطی بیان معنی دنیا کی یعنی بہتر ہی اونسی کہ آسمان و زمین کی بیچ ہین اور احادیث سی ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین اپنی اپنی امتون مین لیکن معلوم نہوئی نسبت درمیان ان دونو کی کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سی کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم سے بموجب قول صحیح کی پہلی کہ مریم پیغمبر تو ہین نہین اور یہہ ہی مقرر ہی کہ یہہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتون سی پہر عائشہ اور خدیجہ مین ہی اختلاف کیا ہی اور اسیح ہے ہی بیچ فضیلت فاطمہ کی عائشہ پر اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نی کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کی جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہین دیتا ہون اور باقی کلام مناقب اہل بیت کی پہلی فصل مین گذر چکا وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْ مَعَہَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَاْ عَلَیْہَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّہَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْہَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ نی کہا آئی جبریل آنحضرت کی پاس پس کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین مکہ سی ساتہ اونکی ہی باسن کہ اوسمین سالن ہی یعنی ساتہ روٹی کی یا طعام ہے یعنی مشتمل سالن روٹی پر شارح یہہ شک راوی کی ہی اور آنا خدیجہ کا مکہ سی تہا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت مین تہی اور قوت چند روز اپنی ساتہ لیجاتی ایکبار خدیجہ آئی لیکن اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضی شارحین نی پوشیدہ نہ ہی کہ مشہور یہہ ہے کہ مشغول ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی اوترنی جبریل کیسی تہا ظاہر ابعد اوترنی جبریل کی ہی کچہہ دلون وہان رہی ہون اور خدیجہ اون دنون طعام آنحضرت کا لیکین یا یہہ طعام لانا اور دفعہ مین ہو واللہ اعلم غرضکہ بہر صورت یہہ خبر جبریل نی دی اور کہا ترجمہ پس جسوقت کہ آوین خدیجہ آپکی پاس پس کہو اونسی سلام اونکی پروردگار کیطرف سی اور میری طرف سی شارح کہتا ہی علما نی کہ اسمین فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عالمشہ بڑی پر کہ عائشہ کے حدیث مین جبریل ہی کی سلام پر اکتفا کیا چنانچہ آتی ہی وہ حدیث اور یہان اللہ تعالی کی طرف سی بہی سلام کیا ترجمہ اور خوشخبری دو اونکو ساتہ ایک گہر کی بہشت مین موتی سی کہ اندر سے خالی ہی فراخ مقدار ایک محل کی شارح اور بہشت مین گنبد ہونگی موتی کی اور قصب جو آیا ہی وہ ہوتا ہی کہ دراز اور اندر سی خالی ہو اور رد حدیث مین

صر یحا ذکر موتی کا آیا ہی **ترجمہ** اور نہ شور وشغب ہوگا اوس گہر میں اور نہ رنج وتعب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع نفی ان دونون چیزونکی اسلیی کہ دنیا کی گہر میں جو لوگ رہتی ہین تو شور وشغب ہان ہوتا ہی اور اوسکی بنانی سنوارنی مین رنج وتعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالی نی کہ محل جنت کی خالی ہونگی ان آفات سی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ جزا اوسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائی تہین بخوشی خاطر بغیر چلانی اور منازعت وتعب کے ٭

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین غیرت کی مینی اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیویوں مین سی جسقدر کہ رشک لگتی مین خدیجہ پر حالانکہ نہین دیکہا تہا مینی خدیجہ کو ولیکن تہی آنحضرت کہ بہت یاد کرتی خدیجہ کو اور اکثر ذبح کرتی بکری کو پہر بہت سے ٹکڑی کرتی اوسکی کہ کاٹتی ایک ایک عضو پہر بہیجتی آنحضرت اوس بکری کو یا اوسکی اعضا کو اوربانٹتی اوسکو بیچ اون عورتونکی کہ دوستدار خدیجہ کی تہین پس اکثر اوقات کہتی تہی مین آنحضرت کو گویا نہی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتہہ صفات حمیدہ کی مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت یعنی بیچ تعریف ومدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تہی ایسی وایسی اور تہی ایسی وایسی **ف** ح ع یعنی روزی رکہتی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنیوالی تہی وغیر ذلک اور اسکو مبہم فرماتی واسطی مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف اسکی بیان اوسکی صفتونکا حد واندازہ سی باہر تہا اور فرماتی **ترجمہ** اور تہی میری لیی اوس سے اولاد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سے تہے رضی اللہ عنہم سوا ابراہیم رضہ کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سی تہی اور فاطمہ رضہ بہی انہین سی تہین کہ کیا کچہہ فضیلت حاصل تہی اونکو اور اسمین تعریض ہے عائشہ کو کہ اونسی کوئی فرزند نہوا اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ خاص ترغرض عورتون سی اور سب سے زیادہ فائدہ اونکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نی کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹے اسد کی قرشیہ تہین اول نکاح مین تہین ابن ہالہ بن زرارہ کی پہر نکاح کیا اونسی عتیق بن عائذ نی پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اون دنون اونکی عمر تہی چالیس برس کی اور تہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی اونکی کسی عورت سی اور نہ نکاح کیا اونپر کسی اور سی یہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب مردون اور عورتون سی پہلی ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلی ہجرت سی اور بعضون نے کہا چار برس پہلی اور بعضون نی کہا تین برس پہلی اور گذری تہے نبوت سی دس برس اور عمر اونکی تہی پینسٹہ برس کے

وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سلمہ نی کہ تحقیق عائشہ نی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی ای عائشہ یہہ جبرئیل ہین پہنچاتی ہین تمکو سلام کہا عائشہ نے یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کی اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نی اور آنحضرت دیکہتی تہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تہی مین اوسکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ آنحضرت دیکہتی تہی اور عائشہ نہین دیکہتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نی کہ دکہلائی گئی تو مجکو خواب مین تین شب لاتا تہا تجکو یعنی تیری صورت ومثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑی بہت اچہی ریشمی کپڑی کی **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا عائشہ نی کہ لائی جبرئیل صورت میری اپنی ہتیلی مین جسوقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نکاح کرین مجسی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہہ ہی کہ صورت حریر مین تہی اور حریر ہتیلی مین اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ دو

لائی ہون جبرئیل صورت انکی ایکبار حریر مین اور ایکبار ہتیلی مین یا یہہ کہ جبرئیل ہتیلی مین لائی ہون اور اور فرشتہ حریر مین **ت** پس کہا فرشتہ نی یہہ صورت بیوی تیری ہی یعنی صورت اوسکی ہی پس اوٹہایا مینی تیری صورت کی مونہہ سی کپڑا پس ناگہان تو اوہی صورت ہی کہ دیکہی تہی مینی یا یہہ معنی ہین کہ کہولا مینی کپڑا تیرے مونہہ سی وقت دیکہنی تیرے کی پس ناگہان تو مثل اوسی صورت کی ہی کہ دیکہی تہی مینی خواب مین پس کہا مینی یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب دیکہنا نزدیک خدا کی سی جاری کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہنچاویگا اوسکو محبت تک اگر کہا جاوی کہ شک بیچ ہونی اسکیلے خدا کی جانب سے کیا معنی رکہتا ہی پہلی کہ ابنیا کا خواب حق ہی خصوصا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا ہی علمانی کہ اگر یہہ واقعہ خواب کا پہلی نبوت سے ہو تو کچہہ اشکال ہی ہی نہین اور اگر بعد نبوت کی ہو تو مراد یہان شک نہین ہی بلکہ اسطرح فرمانا واسطی تقریر وقوع اور تحقیق اوسکیلے ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک ایکبات ثابت ہوتی ہی جیسیکہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکہہ کیا کچہہ کرونگا تجہے پہر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونی اوسکیکی پہلی نبوت سے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کی ساتہہ نہین ہی خصوصا خواب مین مخصوص جو ہی لولانا فرشتہ کا ہی وحی کو خدا کیطرف سی یعنی وحی پیغمبر ہی پر لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نی کہا کہ اصل اس خواب کے حق ہی ولیکن شک اوسکی تعبیر مین ہے کہ مراد یہی ظاہر ہو یا کچہہ اور ہو خلاف ظاہر کی یا مراد بیوی دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نی کہ خواستگاری کی عائشہ نفر سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی مکہ مین شوال کی مہینی مین بیچ دسوین سال کی نبوت سی اور تین برس پہلی ہجرت کی اور بعضون نی اور اور کچہہ بہی کہا ہی اس باب مین اور عروسی کی اونسی یعنی آپکی خدمت مین وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کی سر اٹہارہ وین مہینی پر اور اوسوقت مین عمر اونکی نو برس کی تہی اور بعضون نی کہا کہ دخول کیا حضرت نی ساتہہ اونکی مدینہ مین بعد سات مہینی کی وقت آنی اپنی سی اور رہین وہ ساتہہ آنحضرت کی نو برس اور جب آنحضرت کے وفات شریف ہوئی تو یہہ اٹہارہ برس کی تہین اور نہین نکاح کیا آنحضرت نی کسی باکرہ سی سوا انکی اور تہین یہہ فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثین یاد تہین انکو آنحضرت کی اور عارفہ تہین ابیات اور اشعار عرب کے اور روایت کین حدیثین انسی جماعت کثیرہ نی صحابہ اور تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سن ستاون مین اور بعضون نی کہا سن اٹہاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنی ستران دن کی رمضان سی اور حکم کیا تہا اونہون نی اپنی دفن کرنیکا رات کو پس دفن کی گئین بقیع مین اور نماز پڑہی اونپر ابو ہریرہ نی اور اون دنون تہین مروان خلیفہ نہی مدینہ پر معویہ کی زمانہ مین **وَعَنْهَا** قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَأَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَأَحِبِّيْ هٰذِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ تر ثواب ساتہہ تحفون اپنی کی بیچ روز نوبت میرے کی یعنی پیشکش جو حضرت کی لیی لانی چاہتی تو رہنی دیتی اوس روز تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت اونکی پاس ہون خدمت بابرکت مین لیجاوین طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی زیادتی رضا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نی کہ بیویان آنحضرت کی دو گروہ تہین منقسم

تہا فراج ہر گروہ کا اور رای اوسکی جو چیز عشرت وصحبت کے پس ایک گروہ تہا کہ اوسمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تہین ف ع حضرت عائشہ سردار تہی اونکی تہین بسبب محبت رسول خدا کی اور روا حفصہ آپسمین موافق ورفیق ایک دوسرے کی تہین جیسکہ ابوبکر وعمر متفق ومتحد تہی ترجمہ اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویان پیغمبر خدا صلعم کی تہین یعنی اور ام سلمہ اونکی سردار تہین پس گفتگو کی ام سلمہ کی گروہ نی یعنی ام سلمہ سی پس کہا ام سلمہ سی کہ عرض کر و پیغمبر خدا صلعم سی کہ کام کرین لوگون سی پس فرما دین کہ جو کوئی چاہی یہہ کہ تحفہ بہیجی طرف آنحضرت کی پس چاہیی کہ بہیجی تحفہ طرف اونکی جسجگہہ کہ ہون یعنی خواہ عائشہ کی گہر مین خواہ کسی اور کی گہر مین اور تخصیص عائشہ کی گہر کی نکرین لوگ اوریہہ جادی تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہی پس کلام کیا ام سلمہ نی آنحضرت سی آن باب مین پس فرمایا آنحضرت نی ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجکو عائشہ کی مقدمہ مین در بسبب عائشہ کی اسلیی کہ وحی نہین آتی ہی مجکو اسحالمین کہ مین بیچ لحاف کسی بیوی کی ہون سوای عائشہ کی ف ع یعنی اونکی لحاف وغیرہ مین آتی ہی اور اور کی لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نی کہ نازل ہوئی آیۃ انک لاتہدی من احببت اسحالمین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی لحاف مین کہا ام سلمہ نی توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کے آپکی ایذا سی یعنی اوسچیز سی کہ باعث آپکی ایذا کی ہو یا رسول اللہ پہر ان عورتون نی کہ ام سلمہ کی گروہ کی تہین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بہیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سی اس قضیہ مین پس کلام کیا فاطمہ نے آنحضرت سی ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کی پہلی قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ای بیٹی میری کیا نہین دوست رکہتی تو جسکو دوست رکہتا ہون مین کہا فاطمہ نی ہان دوست رکہتی ہون مین جسکو آپ دوست رکہتے ہین فرمایا حضرت نی پس دوست رکہہ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور ذکر کرنا اوسچیز کو کہ سبب کراہت خاطر اوسکی ہو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح اور آنحضرت نی حکم نکیا تہا کسیکو کہ عائشہ کے بارہ مین لاؤ اور حال ان عورتونکا ساتہہ اوسکی متعلق تہوا تہا اگر کوئی ایسی لاتی منع کیون کرتے وذکر حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی بدء الخلق بروایۃ ابی موسیٰ اور ذکر کی گئی حدیث انس کے اد سکی اول مین یہہ ہی فضل عائشۃ علی النساء ف ع اسکی معنی یون ہین کہ فضل الثرید علی سائر الاطعمۃ ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کی ساتہہ روایت ابوموسی اشعری کے ف ع اوپہلی گذر چکا اختلاف اسکا کہ مراد عورتونسی جنس عورتونکی ہین یا ازواج آنحضرت کی علی العموم یا بعد خدیجہ اور ظاہر یہہ ہے کہ عائشہ افضل عورتونسی ہین چنانچہ ظاہر لطلاق اسپر دلالت کرتا ہی بسبب جامع ہونیکی واسطی کمالات علمیہ و عملیہ کے جنکو تعبیر کیا ہی تشبیہ مین ساتہہ ثرید کی اور با لاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سرابا غیرہ مین ذکر ہوچکا ہی اور کچہہ باقی ضروری یہان لکہا جاتا ہی پس حضرت سودہ پہلی تہین بیوی سکران کی کہ جو انکی چچا کا بیٹا تہا جب وہ مرا تو حضرت نی اونسی نکاح کیا پہلی عقد عائشہ کی اور ہجرت کی اونہون نی طرف مدینہ کی پہر جب بڑی عمر ہوئی اونکی تو حضرت نی ارادہ اونکی طلاق دینی کا کیا پس اونہون نے سوال کیا حضرت سی کہ یہہ نکرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کی لیی مقرر کی پس حضرت نی رہنی دیا اونکو نکاح مین اور وفات ہوئی اونکی مدینہ مین بیچ مہینے شوال کی اور حضرت حفصہ کی مان تہین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلی نکاح مین تہین خنیس بن حذافہ سہمی کی ہجرت کر کر آئین ساتہہ خاوند کی طرف مدینہ کی اور مرا خاوند اونکا بعد غزوہ بدر کی پہر پیام اونکی نکاح کا کیا حضرت عمر نی حضرت ابوبکر اور عثمان سی پس اونہون نی قبول نکیا پہر پیام نکاح کا کیا اونسی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی سن تین مین بعد ازان ایک طلاق دی پہر رجوع کی اونسی بسبب آنی وحی کی کہ رجوع کر تو حفصہ سی اسلیی کہ وہ بڑی روزہ دار اور شب بیدار ہی اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی صحابہ اور تابعین مین سے اور وفات ہوئی اونکی شعبان مین بیچ سن پینتالیس کی ساٹہہ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل مین سی تہین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سی اور پہلی نکاح مین تہین کنانہ ابن ابی الحقیق کی پہر جب وہ قتل کیا گیا جنگ خیبر مین بیچ محرم سن سات کی اور پکڑی آئین بندی مین تو اونکو آنحضرت نی خاص اپنی لیی لیا اور بعضون نی کہا کہ آئین وہ دحیہ کلبی کی حصہ مین پہر خرید لیا اونکو آنحضرت نی اونسی پس سلام لائین پہر آزاد کیا حضرت نی اونکو اور نکاح کیا اونسی اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئین بقیع مین اور ام سلمہ کا نام ہند تہا اور تہین وہ پہلی رسول خدا صلعم کی ابوسلمہ کی نکاح مین اور دفن کے گئین بعد وفات کی بقیع مین بیچ عمر چوراسی برس کے اور زینب بنت جحش کی مان عبدالمطلب کی بیٹی تہین اور پہپہی آنحضرت کی اور تہین پہلی نکاح مین زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تہی آنحضرت کی پس طلاق دی

زید نی اونکو پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نی زینب نام رکہا کہا عائشہ نی اونکی شان مین کہ نہین تہی کوئی عورت بہتر اونسی
دین مین اور بہت ڈرنیوالی اللہ سے اور بہت سچ بولنی والی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتی دارونسی اور بہت صدقہ دینی والی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنی نفس
کو اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہو اوس سی مرین وہ مدینہ مین تریپن برس کی عمر مین آور ام حبیبہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر
حرب اور مان اونکی تہین صفیہ بیٹی ابو العاص کے بہن عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع مین بندیمین آئین تو ثابت بن قیس کے حصہ مین آئین
پہر اونہون نی مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت نے دین بدل کتابت اونکی طرف سی ادا کیا پہر آزاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نی تغیر کر کر جویریہ
نام رکہا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹھ برس کے اور میمونہ کا نام بہی برہ تہا پس نام رکہا حضرت نے اونکا میمونہ اور تہین پہلی نکاح مین مسعود بن عمرو ثقفی کی پس
مفارقت کی اونسی اور نکاح کیا اونسی ابو رہم نی پہر جب وہ مرا تو آنحضرت نی نکاح کیا اونسی ماہ ذی قعدہ سن مذکور مین بیچ عمرۃ القضا کی سرف مین کہ دس کوس ہی
مکہ سی اور قضاء الہی سی مرین بہی وہ اوسی مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کی اور بہن ہین اسما
بنت عمیس کے اور وہ آخری بیوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسرے **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ
وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کفایت کرتا ہی تجکو جہان کی عورتونسی پہچاننا
مناقب و فضائل ان چار عورتونکا کہ اپنی غیر سی افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی یہہ
ترمذی نی ف ح ع ظاہر یہہ ہے کہ مراتب انکی موافق ذکر انکیکی ہون اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اکتفا کرنیکی ساتہہ ذکر اونکیکی اور حدیثون مین یا یہہ کہ
شاید یہہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی اور پہنچنی اونکیکی طرف وصال حضرت کی فرمائی ہو پہر دیکہا مینی جامع الاصول مین کہ روایت کی احمد نی اور شیخین نی
اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ابوموسی سی بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مردونسی بہت اور نہین کامل ہوئی عورتونسی مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران
اور بلاشبہ فضیلت عائشہ کی سب عورتونپر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانونپر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہی یا انس سے کو ہی یعنی کافی ہی تجکو پہچاننا تیرا
ان چار عورتونکی فضیلت کا پہچاننی سب عورتون کی سی کہا سیوطی نی نقایہ مین کہ اعتقاد رکہتی ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونکی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل امہات
المومنین کے یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کی درمیان خدیجہ اور عائشہ کی کئی قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہتا ہون مین یعنی
ملاعلی کہ توقف سبکی حقمین اولی ہی اسلیی کہ نہین ہے اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی و ظنی دلیلین متعارض ہین نہین مفید واسطی عقاید کی کہ بنی ہی یقینیات پر **وَعَنْ**
عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ جبریل
لائی صورت اونکی بیچ کپڑی ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ ہے بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح اس سے معلوم
ہوا کہ سرقہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتہہ حریر سفید کی نہین ہی یا قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ
أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ
فَقَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ
فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللهَ يَا حَفْصَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ کہ حفصہ نی کہا اونکی
حق مین بیٹی یہودی کی یعنی بنظر اونکی باپ حیی بن اخطب کے کہ یہودی تہا پس روئین صفیہ پہر داخل ہوئی اوپر نبی صلعم اسحالمین کہ وہ روتی تہین پس فرمایا آپنے

کہ کس چیز نے رولایا تجکو پس کہا صفیہ نے کہ کہا میری حق مین حفصہ نے کہ مین بیٹی یہود کی ہوں پس فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہی اور بلاشبہہ چچا تیرا
البتہ نبی ہی **ف** ح ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد سے تہا اور حضرت ہارون بہائی تہی حضرت موسیٰ کی پس ہارون
حساب سے باپ یعنے جداعلی اونکی پیغمبر ہوئی اور چچا بہی پیغمبر ہوئی یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کی نبی کی بیٹی اونکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا **ترجمہ** اور
تحقیق تو ای صفیہ نیچے پیغمبر کی ہی یعنی بیوی اونکی ہی اب مراد آپنی ذات شریف رکہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کسچیز مین اور سبب کونسی فضیلت کی فخر کرتی ہی حفصہ
تجہپر **ف** ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہی صفیہ سی کہ وہ جامع صفات فضل وکرم کی ہین نہ تفضیل اونکی اور روبرو پس یون کہنا چاہیے کہ یہہ صفات مخصوص
ساتہہ صفیہ کی نہین ہین بلکہ تمام بیویان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قرشیہ ہین شریک ہین ان صفات مین اسلیے کہ بیٹیان اسمعیل کی ہین کہ بہائی اسحق کی
ہین اور نیچے آنحضرت کی ہین **ترجمہ** بہر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینی صفیہ کے کہ ای حفصہ ڈر تو خدا سے یعنی اوسکی مخالفت سے یا اوسکی عداوت سے ساتہہ
ترک کرنی ایسی کلام کی کہ عادات جاہلیت سے ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور نسائی نے **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ
ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنی پاس بیچ سال فتح مکہ کی پس سرگوشی کی اونسے پس روئین فاطمہ بہر بات کی اونسے
یعنے خفیہ پس ہنسین فاطمہ **ف** ع اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ سے یہہ ماجرا پوچہا آنحضرت کی حیات مین اور انہون نے نہ بتایا اور بعد
وفات کے بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نے ساتہہ قول اپنی کی فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہہ ہی کہ فتح مکہ مین اس قضیہ کا کہنا وہم ہی اسلیے کہ نہیں
ثابت ہوا اور حق کی نزدیک تو ع اس قضیہ کا سال فتح مکہ مین بلکہ تہا یہہ حجۃ الوداع مین یا آنحضرت کی مرض الموت مین **ترجمہ** پس جب وفات پائی آنحضرت
نے پوچہا مینے فاطمہ سے رونی اونکی سے پہلے اور ہنسنی اونکی سے دوسرے بار یعنی ان دونون چیزونکا سبب پوچہا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجکو آنحضرت نے
کہ وہ وفات پاوینگی یعنی عنقریب پس روئی مین بہر خبر دی مجکو کہ مین سردار ہون بہشت کی عورتونکی سوائے مریم بنت عمران کی پس ہنسی مین نقل کی یہہ ترمذی نے
ف ع اور یہہ منافی نہین ہی اوس روایت کی کہ کہا فاطمہ کو یہہ بہی کہ اول میری اہل بیت مین سے تو ہی ملیگی مجہسے جلسیکہ او پر مذکور ہوئی یہہ روایت اور مناسبت
اسحدیث کی ساتہہ اس باب کے ظاہر نہین ہی بلکہ مناسبت باب مناقب اہل البیت کی ساتہہ رکہتی ہی لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کی اس فصل سے کہ ذکر کیا اوسمین
فاطمہ کا ساتہہ ذکر خدیجہ اور مریم کی اور یہہ ایک فن ہی بدیع کلام سے پس ہوگی یہہ تفصیل واسطے بعض اوسچیز کی کہ اوپر گذری اور نہین بعید ہی یہہ کہ ہو اشارہ طرف
اوس مضمون کے کہ وارد ہوا ہی کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت مین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ**
مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابوموسی اشعری سے کہ کہا نہین مشتبہ ہوئی ہمپر کہ اصحاب آنحضرت کی ہین کوئی حدیث اور کوئی بات ہرگز
پس پوچہا ہمنی حضرت عائشہ سے مگر کہ پایا ہمنی عائشہ کی پاس وسحدیث سے اور متعلقات اوسکی سے علم کہ حل وس اشکال کا کر دیتی تہین بسبب نور علم اپنی کی کہ سبب
کے آنحضرت کے اور قوت اجتہاد کے حاصل ہوا تہا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ**
عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی موسی بن طلحہ سے کہ کہا نہین دیکہا مینی کسیکو بہت فصیح عائشہ
سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **ف** ح یہہ مبالغہ کہا یا حقیقۃ کہ انہون نے نہ دیکہا ہو کسیکو فصیح زیادہ عائشہ سے

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ باب جامع مناقب کا **ف** ح یعنی ذکر کین ہین مولف نی اس باب مین مناقب بعضون کی مشاہیر صحابہ سی بی تخصیص جماعت مخصوصہ کی اونسی اور بی تخصیص کسی باب کے یعنی علیحدہ علیحدہ باب کسیکی لیی مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہل بیت اور عشرہ مبشرہ و ازواج اور مہاجرین اور انصار وغیرہم کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِيْ يَدِيْ سَرَقَةً مِنْ حَرِيْرٍ لَا اَهْوِيْ بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

روایت ہی عبد اللہ بن عمر الخطاب سے **ف** یہہ قریشی عدوی ہین اسلام لائی اپنی باپکے ساتھہ کہ مین چہوٹی سی عمر مین اور حاضر ہوئی مابعد خندق کی جہاد و نمیز اور تہی اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والی اور کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ نہین تہا ہم مین سی کوئی مگر کہ جہکی اوسپر دنیا اور جہکا وہ طرف دنیا کی سوائے عمر کی اور اونکی بیٹی یعنی عبد اللہ کے کہا نافع نی کہ نہین مری ابن عمر یہانتک آزاد کیی ہزار انسان یا زیادہ اور سب حاجیونسی پہلی جاتی اون جگہونمین کہ جہان حضرت ٹہرتی تہی عرفات وغیرہ مین اور ایک روز حجاج نی تاخیر کی نماز جمعہ عصر مین پس کہا ابن عمر نی کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کرنے کا پس کہا انکو حجاج نی کہ بلاشبہہ تو چاہتا ہی کہ حرکت دون مین اوسچیز کو کہ تیری آنکہونمین ہی یعنی ڈہیلی نکالڈالون کہا ابن عمر نی کہ اگر تو کرے مسلط ہوئے اور بعضون نی کہا کہ وہ جو انی چپکے سی یہہ بات کہے کہ حجاج نی نہین سنی پس حکم کیا حجاج نی ایک شخص کو کہ اوسمہ لیجا نیزہ اوسکا اور زہر آلود کیا اونکو راہ مین اور رکہی نیچی کی پہال اونکی پشت قدم مین اور ولادت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سی اور موت اونکی سن تہتر مین ہوئی ابن زبیر کی مارے جانیکی تین مہینی پیچہی اور وصیت کی تہی کہ مجھکو دفن کرنا حل مین بیت ہوسکا یہہ بسبب حجاج کی اور دفن کیی گئی ذی طوی مین مہاجرین کی مقبرہ مین اور چوراسی برس کے عمر ہوئی اونکی **ت** کہا ابن عمر نی کہ دیکہا مینی خواب مین گویا کہ میری ہاتہہ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑیکا قصد نہین کرتا ہون مین ساتہہ اوس ٹکڑیکی طرف کسی مکان کے بہشت مین یعنی جو مینی اوس کیا مگر کہ اوڑاتا ہی وہ ٹکڑا مجکو یعنی پہنچاتا ہی طرف اوس مکان کی یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند پا. وی پرندہ کیکی ہو ایس بیان کیا مینی یہہ خواب حفصہ سی کہ بہن ابن عمر کی تہین پہر عرض کیا حفصہ نی یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپنے کہ بہائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا یہہ کہ عبد اللہ مرد نیکبخت ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع گویا تعبیر دی آپنے کہ انکا ریشمی اعمال نیک وسیلہ ہین کہ منازل جنت کو پہنچاوینگی **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ اِلٰى اَنْ يَرْجِعَ اِلَيْهِ لَا نَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ فِيْ اَهْلِهِ اِذَا خَلَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تحقیق مشابہ تر ین لوگونکا از روی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹا ام عبد کا ہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی اپنی گہر سی اوسوقت تک کہ پہر آتا ہی طرف گہر کے نہین جانتی ہم کیا کرتا ہی اپنی گہر والونمین اوسوقت کہ تنہا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح یعنی ساتہہ گہر والون کی اور نہین ہوتا اور کوئی وہان اور لفظ دل ساتہہ زبر دال و تشدید لام کی سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضون نی کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہی یہہ دلالت سی کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر اور قاموس مین کہا کہ دال مانند ہدی کی ہی سکینت اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار مین کہا دل شکل و شمائل آدمی اور سمت ساتہہ زبر سین و جزم میم کے طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کی اور صراح مین کہا سمت راہ و روش نیک اور ہدی ساتہہ زبر ہ اور جزم دال کی طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہہ کہ یہہ تینون لفظ قریب قریب ہین معنی مین اور تینون آپسمین مذکور ہوتی ہین اور ام عبد کی بیٹی سی مراد عبد اللہ بن مسعود ہین کہ اونکی ماکی کنیت ام عبد تہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی آخر یعنی ظاہر حال اوسکا کہ ہمپر ظاہر ہی وہ تو دلالت اوپر خوب مستقیم ہونی اوسکی کرتا ہی اور اوسکی ہم گواہی دیتے ہین کہ جو ہمپر ظاہر ہی آیندہ باطن کا حال ہم جانتے نہین الغیب عند اللہ **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نُرٰى

اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابوموسی اشعری سے کہ کہا آیا میں اور بہائی میرا یمن سے یعنی مدینہ میں پس ٹہری ہم ایک مدت تک مدینہ میں آنحضرت سے کے دربار میں گمان کرتے تہے ہم مگر یہہ کہ عبداللہ بن مسعود ایک مرد ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سے بسبب اسکے کہ دیکہتے تہے ہم داخل ہونا اونکا اور داخل ہونا اونکی ماںکا آنحضرت کی پاس ہر وقت بیوقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع آیا ہے کہ آنحضرت نے عبداللہ بن مسعود کو حکم دیدیا تہا کہ اگر ایک دو شخص کو دیکہے تو کہ میری پاس ہے تو چلے آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہیں ہے اور کہا مولف نے کہ کنیت عبداللہ کی ابوعبدالرحمن ہذلی تہی تہا اسلام اونکا قدیم اول اسلام میں مسلمان ہوئے تہے پہلے داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم میں اور چند روز پہلے اسلام لانے عمر کی اور بعضوں نے کہا کہ پانچ شخصوں کی بعد چہٹے یہہ مسلمان ہوئے تہے پہر سپرد کی آنحضرت نے اونکو مسواک اور بابوشین اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر میں اور ہجرت کی اوتہوں نے طرف حبشہ کی اور حاضر ہوئے بدر میں پہر اوسکی بعد کی غزوہ میں اور گواہی دی اونکی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی مینے اپنی امت کے لیے وہ چیز کہ پسند کی ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود نے اور ناپسند رکہی مینے اونکی لیے وہ چیز کہ ناپسند رکہی ابن ام عبد نے اور تہے وہ گندم گون دبلے ٹہنگنی نحیف قریب تہا کہ لنبے آدمی برابر ہوتے اونکی بیٹہنے میں والی ہوئے قضا کی کوفہ میں اور اوسکی بیت المال کی حضرت عمر کی خلافت میں اور حضرت عثمان کی ابتداء خلافت میں پہر آئے مدینہ میں اور وفات پائی وہان سنہ بتیس میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور عمر ہوئی اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی روایت کین انسے حدیثین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اور بہت سے صحابہ اور تابعین نے انتہی اور وہ ہماری اماموںکی نزدیک بڑے فقیہ تہے سب صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلب کرو اور سیکہو قرآن کو ان چار سے عبداللہ بن مسعود سے اور سالم مولی حذیفہ کی سے اور ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع ان چاروں صاحبوں رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے سارا قرآن آنحضرت سے بالمشافہ سیکہا تہا اور حافظ قرآن تہے اور اوروں نے اقتصار کیا تہا اوپر سیکہنے بعض کے بعض سے پس آنحضرت نے انکی فضیلت پر آگاہ کردیا لوگوں کو اور سالم بن معقل مولے ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس کے تہے اہل فارس سے شہر اصطخر کے رہنے والے اور تہے فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سے حاضر ہوئے بدر میں اور امامت کرتے تہے مہاجرین اولین کے جس وقت کہ آئے مہاجر مدینہ میں باوجودیکہ اونمین عمر اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتے اور ابو حذیفہ کا نام ہشام ہے فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سے تہے اور اسلام لائے پہلے داخل ہونے آنحضرت سے کے دار ارقم میں اور عبداللہ بن مسعود بڑے قاری تہے اور باقی احوال انکا اوپر مذکور ہوچکا اور ابی بن کعب بہے بڑے قاری تہے صحابہ میں انکو لوگ سید القراء کہتے تہے اور حضرت عمر نے انکا نام سید المسلمین کہا تہا اور کاتب وحی تہے اور معاذ بن جبل کی مناقب بہی بے نہایت ہیں اور آنحضرت نے انمین اور عبداللہ بن مسعود میں بہائی چارہ کروادیا تہا وَعَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَاَتَیْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَیْھِمْ فَاِذَا شَیْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَکَ لِیْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ اَوَلَیْسَ عِنْدَکُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالْوِسَادَۃِ وَالْمِطْھَرَۃِ وَفِیْکُمُ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطٰنِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ یَعْنِیْ عَمَّارًا اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُہٗ غَیْرُہٗ یَعْنِیْ حُذَیْفَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت کی علقمہ تابعی نے کہ آیا میں شام میں پہلے

پڑہی میں نے دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد میں پہر دعا کی میں نے کہ خدایا میسر کر میرے لیے ہمنشین نیکبخت یعنی عالم عامل بااثر کہ میں اوس سے حق اللہ کا اور اوسکی بندوں کا پہر
آیا میں ایک قوم کی پاس اور بیٹہا میں اونکی پاس پس ناگہان ایک بڈہا بزرگ قدر شخص آیا یہانتک کہ بیٹہا طرف پہلو میری کی **ف** ع روایت کی گئی ہی ان سے
ملائکہ تحجر الال الی الاہل **ت** کہا میں نے یعنی لوگوں سے کہ کون ہی یہہ کہا لوگوں نے یہہ ابودرداء ہین کہا میں نے یعنی ابودرداء سے کہ بلاشبہہ میں نے دعا کی تہی اللہ
تعالی سے یہہ کہ میسر کری میرے لیے ہمنشین نیکبخت پس کیا تجکو میری لیے پس کہا ابودرداء نے کہ تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی کہا میں نے کہ ایک شخص ہون اہل کوفہ سے
کہا ابودرداء نے کیا نہیں ہی تمہارے پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبداللہ بن مسعود رکہنی والا حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چہاگل **ف** ع ح مراد یہہ ہی کہ
عبداللہ بن مسعود خدمت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتہہ رہتی تہی حضرت کی تمام حالتوں میں پس ساتہہ رہتی تہی حضرت کی مجلسوں میں اور اوٹہا لیتی پاپوشین آپکی جب کبہی آپ بیٹہتی
پاپوشین جب اوٹہتی اور رہتی تہی ساتہہ حضرت کی خلوتوں میں پس درست کرتی بستر شریف آپکا اور رکہتی تکیہ آپکا جب ارادہ کرتی سونیکا اور موجود کرتی آپکی
لیے پانی وضو کا جب اوٹہتی آپ وضو کی لیے اور اوٹہا رکہتی اپنی ساتہہ چہاگل یعنی سفر وغیرہ میں اور حاصل یہہ کہ عبداللہ بسبب ثبات ملازمت آنحضرت کی ان
امور میں لائق ہین اسکے کہ ہو اونکی پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کری طالب علم کو غیر اونکی سی اور اسمین اشارہ ہی طرف اوس مضمون کی کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ ادب
علم سیکہنے والی کہ طالب اول بہت علم سیکہی علماء شہر اپنی کا پہر کوچ کری اور شہرونکی طرف واسطی طلب زیادتی علم کی واسطی کیون سفر کرکے اپنی کو رنج مین ڈالی اور
یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیی کہ اگر دوسرے کو اپنی سی افضل جانی تو طالب کو حوالہ اوسکا دی **ت** اور کیا نہیں ہی تم میں وہ شخص کہ امان دی
ہے اوسکو خدا تعالی نے شیطان سی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی مراد رکہتی تہی ابودرداء ساتہہ اوس شخص کے عمار بن یاسر کو **ف** ح کہ آنحضرت نی اونکو طیب
مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا کی اونکی لیے وسوقت کہ عذاب کرتی تہی اونپر مشرک اور جلاتی تہی اور کہا سرد و سلامت ہو اے آگ اوپر
جیسا کہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا مارینگی تجکو اے عمار گروہ باغیونکی بلاویگا تو اونکو بہشت کیطرف اور بلاوینگی وہ تجکو آگ کی طرف اور یہہ بیچ معنی امان
دینی کی شیطان سی ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کے رہی اور بسبب وسوسہ شیطان کی بہکی نہین **ف** ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نی یون لکہا ہی
کہ عمار بن یاسر مولی یعنی غلام آزاد تہی بنی مخزوم کی اور حلیف اونکی اور یہہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کی مقیم ہوئی مکہ مین اور حلیف یعنی ہم قسم ہوئی ابو حذیفہ
بن المغیرہ سی پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نی اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سی اور اوس سے عمار پیدا ہوئی پہر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نی پس عمار مولی ہوئی اس سبب
سے اور عمار قدیم الاسلام تہی اور تہی اون مستضعفین مین سے کہ عذاب دی گئی مکہ مین تو کہ پہر جاوین اسلام سی اور جلایا اونکو مشرکون نی ساتہہ آگ کی پس
آنحضرت عمار پر گذرتی تہی اور پہیرتی تہی ہاتہہ اپنا اونپر اور فرماتی تہی یا نار کونی بردا و سلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی اے آگ ہو جا تو ٹہنڈی اور
سلامتی عمار پر جیسا کہ ہوئی تو ٹہنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سے ہین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور سب جہادونمین اور قتل کیے گئے
عمار جنگ صفین مین ہمراہ علی بن ابیطالب کے سن سینتیس مین اور عمر اونکی تیرانوین برس کی ہوئی **ت** کیا نہین ہی تم مین بہید جاننی والا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہین جانتا ہی اوس بہید کو سوای اوسکی مراد اس بہید جاننیوالی سی حذیفہ بن الیمان ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح
ع کہ اونکو صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی اور اون بہیدونمین سی یہہ تہا کہ آنحضرت نی اونکو نام منافقونکی اور نسب اور علامتین ذکر
بتا دین تہین کہ یہہ بہید سوا اونکی کوئی نہین جانتا تہا اور آیا ہی کہ امیر المومنین عمر نی ایک روز اونسی پوچہا کہ آیا کچہہ دیکہتا ہی تو اے حذیفہ مجہمین نشانی
نفاق کی کہا حذیفہ نی قسم خدا کی کچہہ نہین دیکہتا مین سوائے اسکی کہ لوگ کہتی ہین کہ تمہاری دسترخوان پر رنگ برنگ کی کہانی موجود رہتی ہین اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈی تہی اونکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتی تہی وفات پائی اونہون نی مدینہ مین سن پینتیس مین اور وہین قبر ہی اونکی

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ

رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہائی گئی مجکو بہشت پس دیکہی مینی جورو ابو طلحہ کی اور
سنی مینی آہٹ پانو کی آگی اپنی پس ناگہان بلال تہا آگی بہشت مین جاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح ابو طلحہ کی بیوی سی مراد ام سلیم ہی ماں
انس کی اور اونکی نام مین اختلاف ہی پہلی نکاح کی اونسی مالک بن نضر نی اوس سے انس پیدا ہوئی اور مارا گیا مالک مشرک پہر مسلمان ہوئی ام سلیم
ابو طلحہ نی پیغام نکاح کا کیا اونسی اور وہ جب مشرک تہی پس انکار کیا ام سلیم نی اور دعوت کی اونکو اسلام کی طرف پس قبول کیا ابو طلحہ نی اسلام پہر ام سلیم کا نکاح ہوا اونسی اور کہا ام سلیم نی مینی مہر
اسلام پر اونسی بیعت مین مہر میرا ہے اسلام تیرا اور بلال حبشی ابو باحر کی موالی ابوبکر صدیق کے ہین قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہون سے ہی کیا مکہ مین حاضر ہوئی بدر مین اور اسکی بعد کے
جہاد ونمین اور سکونت کی شام مین اخیر کو اور کوئی وارث نہین چہوڑا اونہون نی بعد اپنی روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین
مین سے اور وفات ہوئی اونکی دمشق مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی باب الصغیر مین اور عمر اونکی تریسٹہ برس کے ہوئی اور تہی بلال ان لوگون مین سی
کہ عذاب کیا اونکو اہل مکہ نی اسلام لانی پر اور عذاب کیا کرتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سی یہہ ہوا کہ روز بدر کی بلال ہی کی ساتہہ
سے مارا گیا کہا جابر نی کہ عمر رض کہتی تہی ابوبکر سیدنا و اعتق سیدنا یعنی ابوبکر سردار ہمارے ہین اور آزاد کیا ہماری سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نی روایت کیا
اپنی مسند یعنی کہ اول جنہون نی اسلام ظاہر کیا وہ سات تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمار اور ماں اونکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد
پس محفوظ رکہا اللہ تعالی نی رسول خدا صلعم کو تو اونکی چچا ابوطالب کے سبب سے اور ابوبکر کو بچایا اونکی قوم کی سبب سے رہی اور پس پکڑا اونکو مشرکون نی اور
پہنائین اونکو لوہی کی زرہین اور تپایا اونکو دہوپ مین پس نہین تہا اونمین سی کوئی مگر کہ خلاف نفس کی غرض کیا اوسکو اللہ نی سوای بلال کی کہ یہہ
حقیر ہی رہی اللہ عز وجل کی راہ مین کہ حقیر جانتی تہی اونکو قوم اونکی پس پکڑا اونہون نی اونکو اور حوالہ کر دیا لڑکون کی پس پہیرتی تہی اونکو لڑکی کوچون
مکہ کی اور وہ کہتی تہی احد احد کذا فی الریاض **وعن** سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤُنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ
مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ
اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت کی سعد بن وقاص نے کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین کہا کہ تہی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چہہ شخص پس کہا مشرکون نی یعنی قریش کی بعضی
سردارون نی واسطی نبی صلعم کی دور کر تو یعنی اوٹہادی اپنی مجلس سی ان لوگون کو یعنی موالی اور فقیرا کو نہ دلیری کرین ہم پر ف ع یعنی نہو جرأت
اونکو ہم پر بیچ مخالطت اور ہمکلام ہونیکی ساتہہ ہمارے اگر چاہتی ہو تم کہ ایمان لاوین ہم تم پر اور آوین تمہاری پاس **ترجمہ** کہا سعد نی اور تہی بیچ بیان
چہہ آدمیونکی کہ کون تہی وہ اور تہا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سی اور بلال اور دو شخص اور کہ مین نہین نام لیتا اونکا ف ع اور کہا
ہے علمائی کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہین اور یہہ جو کہا کہ نام نہین لیتا ہین اونکا سبب مصلحت کے تہا کہ کچہہ مصلحت تہی اوسمین کلام کرنیوالی کی لیی اور بعضون
نے کہا کہ سبب نسیان کی نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہی عبارت سے کہا مولف نی خباب بن ارت کے کنیت تہی ابو عبد اللہ تمیمی اور بندہ ہی مین پکڑی آئی
تہی یہہ جاہلیت مین پس خریدا اونکو ایک عورت نی خزاعہ مین سی اور آزاد کیا اونکو اسلام لائی پہلی داخل ہونی نبی صلعم کی دار ارقم مین اور یہہ بہی ان
لوگون مین سی تہی کہ جو عذاب کیے گیے اللہ کی راہ مین اسلام لانی پر پس صبر کیا اونہون نی اور اوتری کوفہ مین اور مری وہین سن سینتیس مین تہتر برس کے
عمر مین اور روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی **ترجمہ** پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین جو کچہہ چاہا خدا نی کہ واقع ہو یعنی چاہا
آنحضرت نی کہ دور کرین اونکو بسبب استمالہ مشرکون کی دل کی لیے طمع اونکی کہ ایمان لاوین پس سوچا آنحضرت اپنی دل مین ف ع یعنی اونکی تالیف کی لیی یہہ کرون

کرین اوکو معیوب مین کرتا اوین وہ حضرت کی پاس جکبہ سردار مشرکونکی بیٹہی ہوین یا اونہہ جاوین مسلمان حضرت کی پاس آوی جکبہ وہ بیٹہین پس ایسی کچہہ بیر
حضرت سعد کہتی ہین کی دلمین رعایت جانبین کی ترجمہ کہ پس وتاری اللہ تعالی نی آنحضرت پر یہہ آیہ ولا تطرد الذین الخ کہ ترجمہ اوسکا یہہ ہی اور نہ ہنکا اون
لوگونکو کہ پکارتی ہین اور یاد کرتی ہین اپنی رب کو صبح وشام اسحالمین کہ چاہتی ہین اپنی عبادت سی رضامندی اللہ تعالی کی نہ اور کچہہ غرض دنیا کی نہ
نقل کیے اسکو مسلم نے وعن ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ابا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر
آل داود متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو ای ابوموسی دیا گیا ہی تو خوش آوازی خوش آوازی داود کی سی نقل کی یہہ بخاری ومسلم
فائدہ ح لفظ مزمار حدیث مین جو ہی اصل مین کہتی ہین آلہ زمر کو کہ معنی گانیکی ہی مانند نی اور دف اور طنبور اور مانند انکی کہ ساتہہ زبان کی ہو اور
یہان مراد آواز خوب اور لحن خوش ہی اور آل داود سی مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہین لفظ آل کا زاید ہی اصلی کہ مشہور ساتہہ خوش آوازی کے
حضرت داود ہین آل داود اور بعضون نی کہ کہا کہ آل یہان بمعنی ایک شخص کے ہی اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تہی جسوقت کہ زبور خوش آوازی سے
پڑہتی جنازہ کی جنازہ اونکی مجلس سے نکلتی اور ابو موسی اشعری غرہی نہایت خوش آواز وخوشخوان تہی چنانچہ باب تلاوت مین ایک حدیث گذر چکی ہی
کہ ایک دفعہ یہہ قران پڑہتی تہی اور آنحضرت سنتی تہی اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہی اسلام لائی مکہ مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی پہر آئی اہل
کشتی کی ساتہہ اسحال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہی والی کیا اونکو عمر بن الخطاب نی مکہ کا سنہ بیس مین اور ہمیشہ یہہ بصرہ ہی مین رہے حضرت عثمان
ابتدا رخلافت تک پہر معزول ہوئی بصرہ سی ور انتقال کیا طرف کوفہ کی پس اقامت کی وہان اور اہل کوفہ پر والی یعنی حاکم رہی یہانتک کہ قتل کیے گئی حضرت
عثمان پہر انتقال کیا ابوموسی نی طرف مکہ کی بعد کرنی حکومتونکی پہر ہمیشہ مکہ مین رہی یہانتک کہ مری سن باون مین وعن انس قال جمع القران علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ ابی بن کعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وابوزید قیل لانس من ابوزید
قال احد عمومتی متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا جمع کیا قران کو یعنی یاد کیا تمام قرانکو
آنحضرت کی زمانہ مین چار شخصون نی ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نی اور زید بن ثابت نی اور ابوزید نی کہا گیا انس کو کون ہی ابوزید کہا انس نی ایک
ایک میرے چچاؤنمین سے ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فائدہ ح ابوزید کی نام مین اختلاف ہی بعضون نی کہا سعید بن عمیر اور بعضون نی کہا قیس بن
سکن اور مراد چار شخص انصار مین سی ہین بلکہ خزرج مین سی کہ قوم انس کے ہین اور انس نی اسکو مقام افتخار مین کہا ہی جسوقت کہ اوسنی افتخار کیا ساتہہ چار
آدمیونکی اپنی قوم مین سے اور اگر عام بہی رکہین ہم تو اسمین تصریح نہین ہی اسکی کہ سوای ان چار کی نہین ہین ایسی کہ مفہوم عدد کا ایسی مقامونمین معتبر نہین ہے
اور بلاشبہہ ثابت ہوا ہی حدیثون صحیح سی یاد کرنا بہتونکا صحابہ مین سے تمام قران کو ازانجملہ صحیح حدیث سی ثابت ہوا ہی کہ روز یمامہ کی قتل کیے گئی ستر
صحابی اونمین سی کہ جنہونے سارا قران یاد کیا تہا اور ازانجملہ خلفاء اربعہ ہین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور تمام کلام اسمقام کا سیوطی کی اتقان
مین ہے وعن خباب بن الارت قال ہاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ تعالی فوقع
اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا منہم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا
نمرۃ فکنا اذا غطینا راسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ خرج راسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
غطوا بہا راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فہو یہدبہا متفق علیہ
اور روایت کی خباب بن ارت نی کہ کہا ہجرت کی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحالمین کہ طالب نی تہی ہم ذات خدا کی اور رضا اوسکی پس واقع
اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور آخرت کا خدا تعالی کی نزدیک یعنی اوسکی فضل وکرم سے پس بعضی ہم مین سے وہ ہین کہ گذر گئی اس عالم سی یعنی مرگئی

اور نہین کہایا اپنی اجر سی یعنی دنیا کی اجر سی کچہہ **ف** ع یعنی قسم غنائم وغیرہ سی کہ جو کچہہ لیا اون لوگون نی کہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہوا اجر اونکا کامل
ترجمہ منجملہ اونکی مصعب بن عمیر ہین ماری گیی روز احد کی پس نہ پایا گیا اونکی لیی کپڑا کہ کفن دی جاوین اوسمین مگر ایک کملی سیاہ وسفید مانند رنگ سنگریزی
کی اور وہ بہی پوری نہ تہی کہ سر سی پاون تک ڈہک جاتی پس تہی ہم جسوقت ڈہانکتی سر اونکا یعنی اوس کملی سی تو کہلی رہتی پانو اونکی اور جسوقت
ڈہانکتی ہم پانو اونکی تو کہلا رہتا سر اونکا یعنی پس متحیر ہوتی ہم اونکی امر مین پس فرمایا نبی صلعم نی ڈہانکو اوس سی سر اونکا اور رکہدو اونکی پانو پر اذخر کہ نام ایک
گہانس کا ہی کہ مکہ مین ہوتی ہی اور بعضی امور مین کام آتی ہی اور بعضی ہم مین سے وہ ہین کہ پخیہ ہوا واسطی اونکی میوہ اونکا پس وہ چنتی ہین اوس میوہ کو نقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یہہ کنایہ ہی غنیمتون سی کہ پایا اوسکو ان لوگون نی کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد کی تہی اور یہہ فقرہ لگتا ہی اوس فقرہ کی ساتہ
فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضی اونمین سی وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنی ثواب مین سی کچہہ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضی وہ ہین
کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی کہ جہاد کری اللہ کی راہ مین پہر پاوی غنیمت مگر کہ جلدی لی لیا دو تہائی
اجر اپنا اور باقی رہا اونکی لیی تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمین بیان ہی مصعب بن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ اونمین سی تہی کہ نہین ناقص ہوا اونکی لیی
ثواب آخرت سی کچہہ کہا مولف نی کہ مصعب قرشی عبدری ہین اجلہ صحابہ اور فضلا اونکی سی ہجرت کیطرف زمین حبشہ کی اون لوگونکی ساتہہ کہ اول ہجرت
کے طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی بدر مین اور آنحضرت نی بہیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کیطرف مدینہ کی پڑہاتی تہی اہل مدینہ کو قران اور سمجہاتی تہی انکو
اور مدینہ مین اول جمعہ انہون نے پڑہا ہی پہلی ہجرت سے اور ایام جاہلیت مین یہہ بڑے چین مین تہے اور بہت اچہا لباس پہنتی تہی جب مسلمان ہوئی تو زہد دنیا حاصل
ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اسحالمین کہ تسمہ بکری کی چمڑ کا کمر مین باندہی ہوئی تہی پس آنحضرت نی فرمایا
کہ نگاہ کرو اس شخص کیطرف کہ روشن کیا ہی خدا تعالی نی دل اسکا نور ایمان سی مین دیکہا ہی اسکو مکہ مین کہ مان باپ اسکی کہلاتی پلاتی تہی اوسکو بہتر
کہانا پینا اور دیکہا ہی مینی اسپر جوڑہ کہ دو سو درہم کو خریدا تہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا اور رسول کی اس حالت کی تئین کہ دیکہتی ہو تم اور بعضون
نے کہا کہ بہیجا اوسکو نبی صلعم نی یعنی مدینہ مین بعد اسکی کہ بیعت لی عقبہ اولی مین پس آتی تہی یہہ انصار کی پاس اونکی گہر وںمین اور بلاتی تہی انکو طرف
اسلام کی پس مسلمان ہوتا جاتا تہا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پہیلا اسلام اونمین پس مصعب نے لکہہ کر آنحضرت سی اذن لیا جمعہ پڑہنی
کا اہل مدینہ کو پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ اون ستر آدمیونکی کہ آتی تہی حضرت کی پاس عقبہ ثانیہ مین پہر اقامت کی مکہ مین تہوڑی
دنون اور اونکی حقمین نازل ہوئی یہہ آیۃ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تہا اسلام اونکا بعد داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین ؛

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِي رِوَايَةٍ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی جابر نی کہ کہا سنا مینی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کی اور ایک روایت مین ہے کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب مرنی سعد بن معاذ کی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** ع شارحین نی اختلاف کیا ہی عرش رحمن کے ہلنی کی بیان معنی مین اور اوسکی سبب مین بعضون نی تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہی فرح
ونشاط عرش کسی بسبب آنے روح پاک ذیلکی حقیقۃً یا مجازاً اور صواب مختار یہہ ہے کہ محمول حقیقت ہی پر ہی اسلیی کہ حق جل وعلا نی جمادات مین علم و
تمیز رکہا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ اور آنحضرت نی فرمایا کوہ احد کی حقمین کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور
بعضون نی کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہین اور بعضون نی کہا کہ عرش ہلنی کو علامت کیا سعد کی مرنی پر یا یہہ عبارت کنایہ ہی عظم شان
وفات اونکی سی جیسیکہ کہتی ہین قیامت اوٹہی خلائق کی مرنیسی اور کلام اسحدیث مین پہر اول کتاب کے تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کی

گذرا ہی اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سی ہین اسلام لائی مدینہ مین مصعب بن عمیر کی ہاتہہ پر اور قبل
کہ بہیجا تہا اونکو آنحضرت نی پہلی ہجرت کرنی سی کی مدینہ مین پس مسلمان ہوئی بسبب اسلام اونکی نبی عبد الاشہل اور آنحضرت نی اونکو سید الانصار فرمایا
حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور ثابت رہی آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور روز خندق کی اونکی اکحل مین ایک تیر لگا اور نہ تہمتا خون اونکا
حتے کہ بعد ایک مہینی کی وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچمین سینتیس برس کی عمر مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور فرمایا آنحضرت نی کہ اوتری اونکی موت پر ستر ہزار
فرشتہ اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب موت سعد بن معاذ کی **وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ
فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت کی برا بن عازب نے کہ مشاہر صحابہ سی ہین کہ کہا بخشش بہیجا گیا واسطی آنحضرت کی
جوڑا ریشمی کپڑا کا **ف** ح ظاہرا ایک بادشاہ نی عجم کی بادشاہون سی بہیجا تہا **ترجمہ** پس ہوئی یار آنحضرت کی کہ ہاتہہ پہیرتی تہی اوسپر اور تعجب کرتی
تہی اوسکی نرمی پر **ف** ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہتی تہی یعنی از راہ تعجب ورنہ دیکہتی تہی مانند اوسکی کہ بہیجا گیا ہی یہہ حضرت پر آسمان سی پس فرمایا
آنحضرت نے کہ تعجب کیا کرتی ہو تم نرمی اسکی سی البتہ رومال سعد بن معاذ کی جنت مین بہتر ہین اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع منادیل
جمع مندیل کی ہی اور مندیل کہتی ہین رومال کو کہ جس سے ہاتہہ وغیرہ پونچہہ لیتی ہین پس ذکر کرنی مندیل مین مبالغہ ہی کہ جب ایسی کپڑی وہاں کی افضل کپڑون سی
افضل ہونگی تو وہاں کی افضل کپڑونکا کیا پوچہنا ہی **وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ
قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ
لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت کی ام سلیم نے **ف** ح ام سلیم ساتہہ پیش سین کی ماں
ہین انس کے کہ اونہون نی انس کو صغر سن مین آنحضرت کی خدمت بابرکت مین چہوڑا تہا **ترجمہ** اونہون نی کہا یا رسول اللہ انس خادم آپکا ہی دعا کرو
اللہ تعالی سی اونکی لیی یعنی دنیا کی برکتونکی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکی حاصل ہوتا ہی کہا آنحضرت نی یا الہی بہت کر
مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دی اوسکی لیی بیچ اوس چیز کی کہ دی ہی تو نی اوسکو یعنی نعمتین سے قسم مال وغیرہ سی کہا انس نی پس قسم خدا کی بلاشبہہ
مال میرا نہایت بہت ہی اور نہایت برکت کا ہی اور تحقیق اولاد میری یعنی بلا واسطہ اور اولاد اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہین گنتی مین مانند سو سی آجکی دن نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح یعنی اوسوقت کہ یہہ حکایت کرتا ہون عدد اس مقدار کو پہنچا ہی بعد ازین زیادہ ہی ہون چنانچہ روایت کیا گیا ہی
کہ انس نی کہا یعنی بہت دنون بعد نقل کرنی مضمون سابق کی کہ دفن کیی گئی ہین مجکو میری صلب سے سوا اولاد کی اولاد کی ایک سو پچیس کہ سب لڑکی ہین سوای
دو یا تین لڑکیون کے یہہ بحسب قول بعض کے ہی اور بلاشبہہ زمین میری البتہ پہل دیتی ہی سال مین دو بار ذکر کیا یہہ ابن حجر نی اور اونکی بیٹی نی کہا کہ مینی دفن کیی ہین
اونکی اولاد صلبی سی قریب سو کی اور یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ اموال و اولاد نعمت الہی ہین اگر موجب غفلت کی ذکر حق سی اور باعث گناہ کی نہون اور انس بن
مالک بن النضر خزرجی ہین کنیت اونکی ابو حمزہ حاضر ہوئی آنحضرت کی خدمت فیضدرجت مین بیچ مدینہ کی بارہ برس کی عمر مین اور انتقال کیا انس نے طرف
بصرہ کے حضرت عمر کی خلافت مین تو کہ علم دین سکہلا دین لوگونکو اور یہہ آخر اون صحابہ کے ہین کہ مری بصرہ مین سن اکیانوے مین اور عمر اونکی ایک سو تین
برس کی ہوئی اور کہا ابن عبد البر نی اور یہہ بہت صحیح ہی کہ کہتی ہین پیدا ہوئی اونکی ہان سو فرزند اور بعضون نی کہا اسی تہی اونمین اٹہتر لڑکی اور دو لڑکیاں
اور روایت کین حدیثین انسی خلق کثیر نی انتہی پس جو کچہہ کہ ذکر کیا ابن حجر نی ظاہر اوسکا مخالف ہی اس نقل کی اور ایسے ہی مخالف ہی ظاہر حدیث کی اسلیی کہ دلالت
کرتی ہی اسپر کہ مجموعہ اولاد اونکی اور اونکی اولاد کی اولاد متجاوز ہین سو سی نہ اولاد اونکی واللہ اعلم اور کہا نووی نی کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی

نشانیوں میں سی ہی اور اسمین دلیل ہی انکی لیی جو فضیلت دیتی ہین غنی کو فقیر پر اور جواب سکا یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مخصوص ہی ساتھہ دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت
کے دعا سی برکت ہوئی انکی مال مین اور جبکہ ہوئی برکت اوسمین تو فتنہ اوسمین سی مفقود ہوا اور حاصل ہوا سبب اوسکی ضرر اور نہ تقصیر ہو ادا حق خدا کی اور اس سے
یہہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے جسوقت کہ دعا کری کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا کی تو لائق ہی کہ ملا لیوی اپنی دعا کی ساتھہ طلب برکت کو کہ یا اللہ اس چیز مین برکت ہو
اور محفوظ رہوں سب آفات سی وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ
يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد بن ابی
وقاص سے کہ کہا نہیں سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی ہوں واسطی اوس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہہ کہ وہ اہل بہشت سی ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف ح ع یہہ اکابر یہود اور علما انکی سی اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سی ہین اور یہہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہہ صفت احترازیہ ہی کہ نکل جاوین اس سے
عشرہ مبشرہ مین سے وہ کہ تھی پہلی انکی پس گویا کہ کہا نہیں سنا مینی واسطی اوس شخص کی کہ وہ زندہ ہی اوپر اسی زمین پر اور کہا نووی نی کہ نہیں ہی یہہ مخالف آنحضرت
کے اس قول کی ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابیونکی جنتی ہونیکی اور اور بعضونکی جنتی ہونیکی بشارت دی ہی اسلیے کہ سعد نی نفی اپنی سنی کی کی اور
نفی انکی سنی کی نہیں دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کی غیر کی لیے اور جسوقت کہ جمع ہوتی ہین نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر یا شاید سعد نے
یا نفی کی سنی کی واسطی مکروہ جانی تزکیہ نفس اپنے کی یا یہہ کلام سعد کا پہلی بشارت دینی اور انکی سی ہو یا بعد موت مبشرین کی اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ عبد اللہ
بن سلام جنتی ہی بعد انکی اور نہیں باقی رہے تھے عشرہ مین سے بعد انکی سوای سعد و سعید کی اور مؤید ہی اسکی حدیث دارقطنی کی مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللہ علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ من اہل الجنۃ رہا یہہ کہ سعد نے اپنی تئین نہین ذکر کیا اسلیے کہ انکی بشارت دینی پہنچی ہو کسی اور سی اور
یہہ سنی بذات خود جیسا کہ ابتدا حدیث سی معلوم ہوا یا کسر نفسی سی اپنی تئین نہین ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کی زندہ موجود ہونی مین پس اوسکا دفع
یون ہو سکتا ہی کہ مراد انکی قول لمشی سی یہہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کی لیے اوسوقت کہ چلتی ہون زمین پر بخلاف بشارات
غیر انکی کی اور اس سی جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ
عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِينَ
دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ
رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا
وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ
لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ اسْتَمْسِكْ
فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذٰلِكَ
الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی قیس بن عباد تابعی ثقہ سی کہ تہا مین بیٹہا ہوا مسجد مدینہ مین پس آیا ایک شخص کہ اوسکی چہرہ پر نشان
خشوع کا تہا یعنی سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضی حاضرین نے یہہ شخص اہل بہشت سی ہی پس پڑہین اوسنی دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز اختصار
کیا اوسمین یعنی ہلکی پڑہی قراءت پہر باہر نکلا وہ اور پیچھے پیچھے اوسکی چلا مین پس کہا مینے اوس سے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئی مسجد مین تو بعضون نی کہا کہ یہہ شخص
اہل جنت سی ہی کہا اوس شخص نے قسم خدا کی نہین لائق واسطی کسیکی یہہ کہ کہی اوس چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا مین تجہسی کہ کیونکر ہی یہہ انکار ف ع

کہا نووی نی کہ یہہ انکار عبد اللہ بن سلام نی اونپر اس جہت سی کیا کہ اونہون نی حکم کیا اونکی لیی قطعی جنتی ہونیکا پر احتمال ہی کہ اون لوگونکو پہنچی ہو خبر سعد بن ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سی ہی اور ابن سلام نی نہ سنی ہو یہہ خبر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ابن سلام نی مکروہ رکہی تعریف اپنی بسبب اس کہ از راہ تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکہنی شہرت کی کہا طیبی نی پس بنا برآنکی اشارہ ساتہہ قول وسکیکی فساحدثک لم ذاک طرف انکار اوسکیکی ہے اونپر یعنی مین بیان کرتا ہون تجہسی سبب اپنی انکار کا اونپر اور رد یہہ ہی روایت ردیا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر نص قطعی ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسپر کہ مین اہل جنت سی ہون جیسیکہ نص فرمائی میری غیر کی لیی حاصل یہہ کہ اگرچہ مین بحسب بشارت آنحضرت کی امید وار جنت کا ہون لیکن اپنی تعریف و شہرت کو مکروہ رکہتا ہون اسلیی کہ جیسی میری لیی بشارت دی اور ونکی لیی بہی دی ہی مجہین کیا ہی کہ مین مشہور ہوجاؤن اور ممکن ہی کہ مراد ابن سلام کی تصدیق لوگونکی ہو اس باتمین کہ کہی اور اشارہ ساتہہ لفظ ذاک کی طرف اس قول ونکیکی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہین لائق ہی اوس کسیکو کہ پائی ہو صحبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ کہی وہ چیز کہ نہین جانتا ہی پس وہ جانتی ہی ہونگی اس بات کو کہ کہی اونہین ہی کچہہ اوسکو جانتا ہون اور وہ یہہ خواب ہی **ترجمہ** دیکہا مینی ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پس عرض کیا مینی وہ خواب روبرو حضرت کی اور دیکہا مینی یعنی خواب مین گویا کہ مین بیچ ایک باغچہ کی ہون ذکر کی اوس شخص یعنی عبد اللہ بن سلام نی کشادگی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچمین اوس باغ کی ایک ستون ہی لوہی کا کہ نیچی کی جانب اوسکی زمین مین ہے اور اوپر کی جانب اوسکی آسمان مین اوسکی اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہی پس کہا گیا واسطی میری چڑہ پس کہا مینی نہین طاقت رکہتا مین یعنی چڑہنی کی پس آیا میری پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوسنی کپڑی میری پیچہی سی پس چڑہا مین یہانتک کہ پہنچا مین اوپر اوسکی پس پکڑا مینی حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجکو مضبوط پکڑی رہ اوسکو پس جاگا مین اسحالمین کہ وہ حلقہ میری ہاتہہ مین تہا **ف** ع یعنی جاگتا تہا حالت پکڑنی مین بغیر فاصل کی پس نہین مراد ہی یہہ کہ وہ اونکی ہاتہہ مین رہا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوی ظاہر پر تو ممتنع ہی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہی خلاف اسکا اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خوابکا باقی تہا میری ہاتہہ مین بعد جاگنی کی کہ صبح ہوئی تو ہاتہہ کی مٹہی بند ہی ہوئی تہی **ترجمہ** پس بیان کیا مینی اوسکو روبرو نبی صلعم کی پس فرمایا آنحضرت نی بیچ تعبیر اس خواب کی وہ باغ کہ دیکہا تونی دین اسلام ہی کہ فراخ اور تر و تازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت ہے احکام و ارکان اوسکی سی کہ بنا ہی مسلمانی کی اونپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکہا تونی اور پکڑا تونی اوسکو عروہ وثقی ہی کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقی اشارہ ہی اوسپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ جنگل و سبز مارا اور مقام عالی پر چڑہا **ف** تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نی **ترجمہ** اور وہ شخص عبد اللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور یہہ بہی وہ نہین ہی کہ ہو یہہ عبد اللہ بن سلام کی قول سی کہ اونہون نی خبر دی اپنی نفس سے اور اپنی کو غائب کر کر تعبیر کیا **وعن** انسٍ قال کان ثابت بن قیس بن شماس خطیب الانصار فلما نزلت یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الی آخر الآیۃ جلس ثابت فی بیتہ واحتبس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ فقال ما شان ثابت ایشتکی فاتاہ سعد فذکر لہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ثابت انزلت ہذہ الآیۃ ولقد علمتم انی من ارفعکم صوتا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانا من اہل النار فذکر ذلک سعد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ہو من اہل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی ثابت بن قیس خطیب انصار کی **ش** ع یعنی فصیح اونکی نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہی نظم مین کلام کرنیوالی کو ایسا ہی خطیب کہتی ہین نثر مین کلام فصیح کرنیوالیکو **ترجمہ** پس جبکہ اوتری یہہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی ای ایمان والو نہ بلند کرو آوازین اپنی اوپر آواز نبی کی آخر آیۃ تک تو بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر مین

اور بند کیا اپنی تئین آنحضرتؐ کی پاس آنی جانی سی پس پوچھا آنحضرتؐ نی سعد بن معاذ سی یعنی اسلیی کہ وہ رئیس اونکی تھی پس فرمایا کیا حال ہی ثابت
کا کہ نہین آتا اور نہین کہائی دیتا کیا بیمار ہی **ف** ح ع ظاہرا صدق حال ثابت کی نی تاثیر کی اور باعث آنحضرتؐ کی خبر پوچھنی کا ہوا کہ اونکا حال پوچھا
بیت حالت خویش چہ حاجت کہ بگویی شرح دہم ٭ گر مرا سوز دلی ہست اثر خواہد کرد ٭ پس گویا سعد متحیر ہوئی جواب مین کچھ جواب خوب اونکو نہ سوجھا
ترجمہ پس آئی سعد ثابت کی پاس اور ذکر کیا اونسی قول آنحضرتؐ کا کہ تمکو آپ پوچھتی تھی کہ کیا حال ہی اوسکا بیمار ہی کہ نہین آتا پس کہا ثابت نی کہ نازل
ہوی یہہ آیہ یعنی یا ایہا الذین امنوا الخ کہ جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہی آواز بلند کرنیسی اوپر آواز آنحضرتؐ کی اور تحقیق تم جانتی ہو ای یارو کہ مین بہت
بلند ہون تم مین از روی آواز کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بحسب جبلت کی پس مین اہل دوزخ سی ہون **ف** ع ح کہ حبط ہوئی عمل اونکی
جیسیکہ حکم کرتی ہی آیہ کریمہ پس ثابت یہہ بات سمجھہ کر بیٹھہ رہی اور یہہ نہ سمجھی کہ مراد اس سی بلند کرنا آواز کا ہی باختیار و قصد کہ مقتضی ہی بی ادبی کا ت
پس ذکر کیا سعد نی یہہ قول ثابت کا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرتؐ نی ایسا نہین ہی بلکہ وہ داخل بہشت سی ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع
یعنی اس جہت سی کہ مبالغہ کیا ادب مین حتی کہ نہ جائز رکہا بلند کرنا آواز جبلی کا بہی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئی جنگ یمامہ مین ہمراہ
ابو بکر صدیق رضہ کی آیا ہی کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کی واقع ہوئی تو پہنا ثابت نی کفن اپنا اور اوسکو پہنکر لڑی اور کفن ہی مین مارے گئی رضی اللہ تعالی عنہ اور
اس حدیث مین اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیہ مذکورہ اوتری سن نو مین اور سعد بن معاذ مری پہلی اوسکی سن پانچ مین اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ جو کچھہ کہ نازل ہو
بیچ قصہ ثابت کی فقط ذکر نہ بلند کرنی آواز کا تہا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہی ہم بیٹھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ناگہان اوتری
سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہہ آیہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیہ کا یہ ہی کہ اور اون جماعت سی کہ بہیجا ہی خدا وند تعالی نی پیغمبر کو طرف
اونکی وہ ہین کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ساتہہ جماعت اصحاب کے کہ امی ہین **ف** ع یعنی عرب ہین اور اوٹہائی گئی ہین درمیان اونکی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہا طیبی نی یعنی بہیجا اللہ تعالی نی آنحضرتؐ کو بیچ اون امیوں کی کہ جو حضرت کی زمانہ مین تہی اور بیچ اور ونکی امیوں مین سی کہ نہین ملی وہ ساتہہ اونکی
اب تک اور خلیفہ ہونگی وہ صحابہ کی اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی ہین یعنی تابعین **ترجمہ** کہا صحابہ نی کون ہین یہہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی
یا رسول اللہ کہا ابوہریرہ نی کہ بیٹہی تہی درمیان ہمارے سلمان فارسی کہا ابوہریرہ نی پس رکہا آنحضرتؐ نی دست مبارک اپنا سلمان پر یعنی اونکی مونڈہی
پر پہر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کی تحقیق لینی اور پاتی اوسکو کتنی شخص انہین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع یعنی قوم فارس مین سی
اور مراد مطلقا عجم ہین غیر عرب کے مقصود یہہ ہی کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ہین اہل عجم ہین تابعین سی اور وہ ساتہہ اس صفت کی ہین کہ
اگر دین یا علم آسمان پر ہوتا وہان پہنچین اوسکو غرض تعریف سلمان کی ہی کہ عجمی ہین اور اکثر تابعین عجم سی ہین اور صحابہ عرب سی اور بلا شبہہ ظاہر ہوئی ایسی آثار
علم و اجتہاد کی تابعین مین کہ ویسی ظاہر نہین ہوئی اونکی غیروں مین یعنی بعد صحابہ کی اور باوجود اسکی خصوصیت اور بزرگی جو صحابہ کی نزدیک رکہتی تہی ظاہر ہ
اور کنیت سلمان کی ابو عبد اللہ ہی غلام آزاد تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ یہود سی اونکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفاء صحابہ سی ہین اصل اونکی فارس سی
ہے قوم رام ہرمز سی کہ گہوڑی ابلق پوچتی تہی اور وہ دین کی طلب مین رہتی تہی پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑہی کتاب اور صبر کیا

اونمین اوپر پشتون پی دینی کی پہر پکڑا اونکو ایک قوم نی عرب مین سی اوبیچ ڈالا اونکو یہودکی ہاتہہ اور کہتی ہین کہ وہ کچہہ اوپر دس آقاؤن کی ملک
مین آئی نوبت بنوبت یہانتک کہ پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جبکہ رونق افروز ہوئی آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرتؐ نی کہ سلمان اہل جنت سی ہی اور تہا ایک
ہی اونمین سی کہ مشتاق ہوئی اونکی جنت اور بڑی عمر ہوئی اونکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین اڑہائی سو برس کے اور صحیح یہی ہی
پس آخر عمر مین مقصود کو پہنچی کہ نبی آخرالزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور یہہ اپنی ہاتہہ کی کسب سی کہایا کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی عطا اپنی اور مناقب
اور فضائل اونکی بہت مین التعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثون مین ہی اور مری وہ مداین مین سنہ پینتیس مین **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰی عِبَادِكَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ **رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی محبوب گردان اس چہوٹی سی بندی اپنے
کو یعنی ابوہریرہ کو اور محبوب گردان اوسکی ماں کو طرف مسلمانونکی یعنی ایسا کر کہ محبوب مسلمانون کی ہوین کہ سکیں و نامرادین اور محبوب گردان طرف اونکی مسلمانونکو
کہ یہہ مسلمانونکو دوست رکہین اور محبوب و محب مسلمانون کی ہون نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰی عَلٰی سَلْمَانَ**
وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ
هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ
لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ
اللّٰهُ لَكَ يَا اَخِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابوسفیان بن حرب اموی والد معاویہ کا آیا یعنی گذر ہا حالت کفر مین
سلمان و صہیب رومی و بلال حبشی پر کہ تہی بیچ جماعت اور صحابہ کی **ف** ع اور یہہ آنا ابوسفیان کا مدینہ مین تہا بعد صلح حدیبیہ کی واسطی تجدید اور
مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ مشرکان قریش نے مقدمات عذر اور عہد شکنی کی برپا کیی تہی پس آیا ابوسفیان اور اوس جماعت صحابہ نی دیکہا اوسکو **ترجمہ** پس کہا
اونہون نی کہ نہین لیا خدا تعالی کی تلوارون نی یعنی بندگان خدا کی تلوارون نی کہ بحکم خدا کام کرتی تہی گردن اس دشمن خدا کی سی جگہہ لینی اپنی
کیکو یعنی اپنی حق کو اوسکی گردن سی یعنی حیف کہ یہہ مشرک یعنی ابوسفیان اب تک بچا رہی ہاتہہ سی ہمین مارا گیا پس کہا ابوبکر نی یعنی اونسی کہ آیا کہتی ہو تم ایسی باتکو
واسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کہ ابوسفیان ہی **ف** ح اور حضرت ابوبکر نی یہہ بات کہی واسطی مائل کرنی ابوسفیان کی دل کی اور رعایت
حق امان طلب کرنیکی جبکہ آنحضرتؐ سی کہی استمالہ خاطر یعنی مشرکونکا کہ سردار قبیلہ کی ہوتی تہی کیا کرتی تہی **ترجمہ** پہر آئی ابوبکر صدیقؓ حضرتؐ کی پاس
پس خبر دی آنحضرتؐ کو اس قصہ کی جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کی پس فرمایا آنحضرتؐ نی ای ابوبکر شاید غصہ دلایا تونی اونکو البتہ قسم خدا کی
اگر غصہ دلایا تونی اونکو یعنی اس جہت سی کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالی کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تونی اپنی پروردگار کو یعنی اس جہت سی کہ رعایت کی
تونی جانب کافر کی پس آئی ابوبکر اونکی پاس یعنی عذرخواہی کی لیے پس کہا ای بہائیو میری کیا غصہ دلایا مینی تمکو اور رنجیدہ ہو تم کہا اونہون نی نہین غصہ دلایا
تمنی ہمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم بخشی تجکو خدا تعالی ای بہائی میری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنی ای بہائی ہمارے
اور شاید کہ یہہ حکایت ہی قول ہر ہر واحد کی کہا نووی نی کہ ضبط کیا ہی اوسکو علمائی ساتہہ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخون مین ساتہہ زیر ہمزہ کی ہی انتہی اور بیچ
نسخہ سید جمال الدین کے اور بہتونکی اصول معتمدہ سی ساتہہ تصغیر کی اور زبر ری کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم ہی کی ہی اور جائز ہی زبر اوس کا
ہی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی فقرا صحابہ کی اور رغبت دلائی ہی اونکی تعظیم اور تکریم کرنیکی اور رعایت خاطر اونکی کی ہے خوش باش کان سلطنت
دین راشد رویشان و مسکینان سر ہی ست **ف** صہیب بن سنان مولی یعنی غلام آزاد عبداللہ بن جدعان تیمی کی ہین کنیت اونکی تہی ابویحیی مکان اون کی

تھے زمین موصل مین درمیان دجلہ اور فرات کی پس لوٹا روم نی اور جانب کو اور بندی مین پکڑ لیگئی انکو اور یہہ لڑکی تھی خورد سال پس بڑا ہوئی روم کی پھر خریدا انکو ایک قبیلہ کلب نے پھر لائی کلب انکو مکہ مین پس خریدا انکو عبداللہ بن جدعان نی اور آزاد کر دیا اونکو پس ہی رہیہ اوسکی ساتھہ یہانتک کہ مرا وہ اور بعضے کہتی ہین کہ حبشی تھی ہوئی یہہ روم مین اور منقول ہی اونکو تو بھاگی اونکی پاس سی اور آئی مکہ مین اور ہم قسم ہوئی عبداللہ بن جدعان کی ساتھہ اور اسلام لائی پہلے ابتدا اسلام مین بیچ مکہ کی تھی مین کروہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئی ایک دن مین سی اول کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین بیچ بعد کچھہ اوپر تیس شخصون کی اور تھی یہہ اون ضعیفون مین سی کہ عذاب دی جاتی تھی اللہ کی راہ مین بیچ مکہ کی پھر ہجرت کی انہون نی طرف مدینہ کی اور نازل ہوئی انکی حق مین یہہ آیۃ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور مری یہہ سن سی مین بیچ مدینہ کی ستر برس کی عمر مین اور دفن کیے گئی بقیع مین اور ابو سفیان کا حال آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اٰیۃ الایمان حب الانصار واٰیۃ النفاق بغض الانصار متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نشانی ایمانکی یعنی کمال ایمان کی محبت انصار کی ہی یعنی سب انصار کی اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع انصار جمع ناصر کی اور نصیر کی اور مراد نصرت یعنی مدد کرنیوالی آنحضرت کی ہین اور انصار دو قبیلے ہین اوس اور خزرج کہ دو بھائی تھی کہ انصار اولاد انکی ہین اور انکی درمیان بیچ ایکسو بیس برس تک جنگ و عداوت تھی اور ساتھہ علاقہ اسلام و توحید کی عداوت مبدل ساتھہ محبت کی ہوئی اور آنحضرت نی اونکا لقب انصار رکھا کہ ساتھہ اوسکی مشہور و ممتاز ہوئی اور بعد اونکی اونکی اولاد اور موالی پر یہہ نام باقی رہا اور اونکی تعریف قرآن مین موجود ہی اور یہہ درجہ پایا اونہون نی بسبب ٹھکانا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مدد کرنی اونکی اور مدد کرنی اونکی آنحضرت کی موجب عداوت کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتھہ اونکی پس ضرور ہوئی یہہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمانکی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت اونکی موجب کمال ایمان کی اور نقصان محبت اونکی موجب نقصان ایمان کی اور اگر بسبب مدد کرنی اونکی عداوت رکھی تو یقین ہی کہ موجب کفر حقیقی کی ہوگی **وعن** البراء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الانصار لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق فمن احبہم احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ متفق علیہ اور روایت کی براء بن عازب انصاری نی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انصار نہین دوست رکھتا اونکو مگر مومن یعنی کامل اور نہین بغض رکھتا اونسی مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے مشابہ منافق کی پس جو کوئی دوست رکھی انصار کو دوست رکھیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکھی اونکو دشمن رکھیگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس قال ان ناسا من الانصار قالوا حین افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء فطفق یعطی رجالا من قریش المائۃ من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائہم فحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقالتہم فارسل الی الانصار فجمعہم فی قبۃ من ادم ولم یدع معہم احدا غیرہم فلما اجتمعوا جاءہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما حدیث بلغنی عنکم فقال فقہاءہم اما ذووا رأینا یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثۃ اسنانہم قالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدع الانصار وسیوفنا تقطر من دمائہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی رجالا حدیثی عہد بکفر اتالفہم اما ترضون ان یذہب الناس بالاموال وترجعون الی رحالکم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا بلی یا رسول اللہ قد رضینا متفق علیہ اور روایت کی انس نے کہ کہا تحقیق بعضی آدمیون نی انصار سے کہا جسوقت کہ غنیمت دی اللہ نے اپنی رسول کو اموال ہوازن سی کہ نام ایک قبیلہ مشہور کا ہی وہ چیز کہ دی **ف** ح اس عبارت مین اشارہ ہی کہ غنیمت اوپر

اموال پر تہا یہی کہ غنیمت جو حاصل ہوئی اوس قبیلہ سی بہت سے چنانچہ روایتوں مین آیا ہی کہ چہہ ہزار بندی تہی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچہہ اوپر چالیس ہزار بکریان تہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکریونکی خارج از حصر تہی ترجمہ پس شروع کیا دینا کتنی ایک شخصونکو قریش مین سی سو سو اونٹ کا **ف** ح ع اور وہ مکہ کی رہنی والی تہی اور تہی نومسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائی تہی اور ہنوز ایمان نی اونکی دلونمین قرار نہ پکڑا تہا اور انہیں کو مولفۃ القلوب کہتی ہین پس اونکو حضرت نی دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطی تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام کی اونکو پیدا ہو اور اونمین ابو سفیان بن حرب اور معاویہ کہ بیٹی تہی اور دیتی تہی صنادید قبیلہ کو مہاجرین اور انصار مین سے سو سو سی کم اور یہہ تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پہرنی حضرت کی طائف سی ترجمہ پس کہا ایک جماعت نی انصار مین سی کہ بخشی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا کچہہ اور ترک کرتی ہین ہمکو یعنی نہین دیتی ہین ہمکو بہت اور تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتے ہی اونکی خونوں سی **ف** ح ع یعنی ٹپکتے ہین خون قریش کے ہماری تلواروں سے لسبب لڑنیکی اونسی اسلام لانی کی لیی اور یہہ کہا اونہون نی گمان سی کہ آنحضرت رعایت کرتی ہین اپنی قوم کی قریب ہین سی ترجمہ پس خبر دیگئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگون نی کہ بعضی انصار یون کہتے ہین پس کسیکو بہیجا آنحضرت نی انصار کی پاس اور جمع کیا اونکو اپنی بیچ خیمہ کی کہ بنا ہوا تہا چمڑی سی اور نہ بلایا ساتہہ اونکی کسیکو سوای اونکی پس جب جمع ہوئے انصار آئی اونکی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نی کیا ہی یہہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سے پس کہا دانایون اور علما اونکی نی اور عقلمندون ہماری نی یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچہہ بیچ ان باتون ہین سے اور لیکن کتنی ایک لوگون نی ہم مین سی کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نوعمر اور نوجوان ہین کہا کہ بخشی اللہ رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش کو اور چہوڑتی ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین اونکی خونون سی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بلا شبہہ دیتا ہون مین یعنی اس مال مین سے کتنی ایک شخصونکو کہ جدید العہد ہین ساتہہ کفر کی یعنی نومسلم ہین طالب تا ہو نمین الفت اونکی اسلام سی یعنی بسبب دینی مال کی نہ کچہہ اور غرض کی لیی دیتا ہون کیا نہین راضی ہوتم ای انصار اس سے کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہاری مؤلفۃ القلوب اور پہرو تم طرف مکانون اپنی کی مدینہ مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہون نی یا رسول اللہ بتحقیق راضی ہوئی ہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع کیا خوب کہا ہی کسینی **بیت** رضينا قسمة الجبار فينا ؛ لنا علم وللاعداء مال ؛ فان المال يفنى عن قريب ؛ وان العلم باق لا يزال **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار مین سے **ف** ع ح نہین مراد ہی اس سے انتقال نسب ولادی سی اسلیی کہ وہ حرام ہی علاوہ اسکے نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگ تر ہی سب نسبون سے بلکہ مراد اس سے نسب بلادی ہے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دین سی اور نہ ہوتی انسبت او سکی دینی کہ نہین گنجایش رکہتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیی کہ ہجرت ایسی عبادت ہے کہ حکم کیا گیا تہا مین ساتہہ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمہاری اور پہرتا اس اسم سی طرف اسم تمہاری حاصل یہہ کہ اگر نہوتا شرف نسبت ہجرت کا اور فضیلت اوسکی تو انتساب کرتا مین ساتہہ انصار کی اور دیار اونکے اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سی طرف اسم انصار کی اسمین بیان ہی اکرام انصار کا اور فضیلت نسبت نصرت کا اور باوجود اسکی اسمین اشارہ ہی اوپر فضیلت ہجرت کی اور بزرگی رتبہ مہاجرین کے اسلیی کہ اونہون نی چہوڑا وطن اور اہل اور اولاد اپنی خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کاملہ ہی ولیکن ساکن تہی انصار اپنی وطن اور قبیلہ اور قرابتیونمین پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت کی ہے اور بعد مہاجرین کے انصار کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہون انصار سی مگر بسبب فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہوتی تو ایک انمین سی ہوتا مین

اور برابر اور مثل انکی ہوتا مرتبہ مین اور اسمین نہایت تواضع حضرت کی ہی اور رفعت منزلت انصار کی ہی **ترجمہ** اگر چلین لوگ ایک وادی یعنی راہ حسی یا معنوی
مین اور چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب یعنے درہ پہاڑ مین تو چلونمین وادی انصار مین یا شعب جماعت انصار کی مین **ف** ع ح اور جب ہر دو مین چلین تمام
لوگونکی راہ مین کا وادی فرجہ یعنی کاواک درمیان دو پہاڑون اور ٹیلونکی جمع اوسکی اودیہ ہی اور شعب ساتہہ زبر شین اور جزم عین کی راہ پہاڑ مین یا درفرجہ درمیان
پہاڑ کی اور مراد یہہ ہے کہ حجاز کی زمین مین وادی اور شعب بہت ہوتی ہین بس جب کہ کسی شعب مین چلتا ہی تو اوسکی قوم بہی اوسکی پیچہے پیچہے وہین چلتی ہی یہانتک
کہ پہنچتی وگردی پر بس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور اور لوگ ورا ہونمین تو مین اوسی راہ مین چلون جسمین انصار چلی سمین بیان ہی کمال عنایت کا
اونکی حال پر اور دوسری وجہ اسمین یہہ ہے کہ مراد وادی اور شعب سے رای اور مذہب ہے یعنی اگر اختلاف کرین لوگ آرا و مذہب مین تو اختیار کرونمین انصار کی
رای و مذہب کو اور موافق ہونمین ساتہہ اونکی مقصود حسن موافقت اور مرافقت ہی ساتہہ اونکی بسبب اسکے کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اور اچہی خدمتگذاری
تو یہہ مراد ہی کہ مین اتباع اونکا کرون اور محتاج ہون اونکا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور تابع اونکی **ترجمہ** انصار بمنزلہ
شعار کی ہین اور باقی لوگ مانند دثار کی **ف** ع شعار شین کی زیر سی کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہی اور دثار دال کی زیر سی کپڑا
باہر کا کہ شعار کی اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسکی تشبیہ دی انصار کو ساتہہ شعار کی بسبب بہت ہونی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی اور معنی
یہہ ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میری سب لوگونمین باعتبار مرتبہ و منزلت کی **ترجمہ** تحقیق تم اپنی انصار دیکہو گی پیچہے میری ترجیح اور اختیار کرنا
لوگونکا بس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح اور اثرہ ساتہہ زبر ہمزہ اور ث مثلثہ کی اور ساتہہ پیش ہمزہ اور جزم مثلثہ
کے اور ساتہہ زبر اوسکی بہی اسم ہی ایثار سی یعنی اختیار کرینگی یعنی لوگ اپنی تئین ترجیح دینگی اور مقدم کہینگی تمپر اور آپ امرا ہونگی اور وہ لوگ کہ کم رتبہ مین
تمسے بالاتر اور زائدتر ہونگی بسبب امارت کی اور بلاشبہہ یونہی واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اون مخبر صادق نی خصوصا امیر المومنین عثمان غنی کی زمانہ مین
اور اور بعضی عصرون مین کہ بنی امیہ غالب آئی یا یہہ معنی ہین کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لیلیا کرینگی اور اپنی تئین ترجیح و فضیلت دینگی تمپر یا تمسی کم رتبہ کو تمپر
فضیلت دینگی **ترجمہ** بس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض کوثر پر **ف** ع ح یعنی پس اوسوقت جبر نقصان تمہاری خاطر شکستہ کا ہوجائیگا
کہ میری زیارت اور وہان کی نعمتونسی مسرور ہوگی اور یہہ بشارت ہی اونکی لیے ساتہہ داخل ہونی جنت کی بدلی مین اونکی صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار
معویہ بنی پاس اونکی امارت کی زمانہ مین بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچہہ تدبیر نہ کی اونہون نی اوسکی پس کہا انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم
نے کہ دیکہو گی تم پیچہے میری اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا معویہ نی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبر کرنیکا معاویہ نی کہا بس صبر کرو تم
کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا **وَعَنْهُ** قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ
فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ
وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ اَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ
كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپنے جو شخص کہ داخل ہوا
ابوسفیان کی گہر مین پس وہ امن مین ہی **ف** ح آیا ہی کہ جب ابوسفیان اسلام لائی تو عباس نے کہا یا رسول اللہ یہہ ایک شخص ہے کہ دوست رکہتا ہی فخر و
بزرگی کو پس مقرر کیجیی اوسکی لیے ایک چیز کہ اوس سی مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ داخل ہوا ابوسفیان کی گہر مین الخ اور یہہ بہی کہتی ہین کہ ابوسفیان نے

بیچ ایام ابتداء رسالت قریش کی آنحضرت کو امن دیا تھا لی آیا تھا اُسکو اپنی گھر مین پس یہہ مکافات اوسکی تھی آنحضرت کیطرف سی ابوسفیان کی لیے اور ابوسفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلی سال فیل کی اور تھا اشراف قریش سی ایام جاہلیت مین اسلام لائی روز فتح مکہ کی اور تھا مولفۃ القلوب سے اور حاضر ہوا جنگ حنین مین اور دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفۃ القلوب کی اور پہوٹی آنکھہ اونکی بروز طائف کے پس ہمیشہ کانی رہی روز یرموک تک پھر لگا اونکی دوسری آنکھہ مین تیر پس وہ بھی پہوٹ گیی مری وہ سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کی اور دفن کیے گیے بقیع مین **ترجمہ** جو کوئی کہ شتر کو ہمین سی ڈالدی ہتیار پس وہ بھی امان مین ہے پس کہا انصار نی یعنی بعضی انصار نی یہہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہے اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نی اپنی بستی والون یعنی اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کی **ف** ح جب انصار نی دیکھی عنایت و رعایت آنحضرت کی بہ نسبت ابوسفیان کی کہ نہایت عداوت رکھتا تھا پہلی حضرت سی اور اب اوسکی حق مین ایسا کچھہ فرمایا متحیر ہوئی اور تعجب کیا اور از روی غیرت اور سادگی کی کلام مذکور کیا **ترجمہ** اور اوتری وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچھہ کہتی ہین فرمایا آنحضرت نی انصار سی کہ کہا تمنی اوپر یہہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت یعنے محبت نی اپنی بستی والون نی ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہے **ف** ع یعنی نہین ہے امر ایسا کہ جیسا کہ تمہاری وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اسلیے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کی خالص اسطرے کی لیے ہوئی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتھہ قول اپنی کی **ترجمہ** بلاشبہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اوسکا **ف** ع یعنی ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہے اسکو کہ نہ عود کرون طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا مینی اوسکو اللہ کی لیے اور نہ رغبت کرون اوس شہر مین کہ ہجرت کی مینی اوس سے طرف اللہ کی **ترجمہ** ہجرت کی مینی طرف اللہ کی یعنی طرف ثواب کی اوسکی یا مامور اوسکی کی اور طرف تمہاری **ف** ع یعنی طرف دیار تمہاری کی واسطے میل خاطر مومنی تمہاری کی طرف میری اور طرف اور مہاجرین کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبوأ الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ قصد ہجرت کا نہین تھا طرف اللہ کی اور ہجرت کرتی ہوئی اپنی قوم کی واسی طرف دیار تمہاری کی **ترجمہ** زندگانی میری یا جگہہ زندگانی میری کے زندگانی تمہاری یا جگہہ زندگانی تمہاری کی ہے **ف** ح یعنی جدا نہین ہونگا مین تمسی نہ حیات مین اور نہ ممات مین بلکہ مین ساتھہ تمہاری ہون اور تم ساتھہ میری خاطر اپنی جمع رکھو **ترجمہ** عرض کیا انصار نی قسم ہے خدا کی نہین کہا ہمنی یعنی جو کچھہ کہ کہا مگر بسبب بخل کرنیکی ساتھہ خدا کی یعنی ساتھہ نعمت اور فضل اوسکی کی ہمپر اور رسول اوسکی کے **ف** ح یعنی شرف ہمسائگی اور صحبت اونکی کی اور غیرت کرنی اور روا نہ رکہنی میل و محبت تمہاری کی ساتھہ اور ونکی کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسائگی اور صحبت انکی سی محروم ہو دین ہم اور غیرت لازم ہے محبت کو اور محب ہرگز نہین چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کی غیر پر پڑے **بیت** غیر تم با تو خیالست کہ گر دست دہد ؛ نہ گذارم کہ درائی بخیال دگران ؛ حاصل یہہ کہ مراد اونکی یہہ تھی کہ تم جیسی نعمت اللہ کی ہم مین دی اور آدمی مجبول ہے اقارب اور وطن کی محبت پر پس ڈری ہم اسسے کہ میل کرو تم بہی طرف اونکی پس تحریک کی ہمنے آپ سے ساتھہ اس کلام کی اور آزمایا ہمنی آپکو تو کہل جاوی ہمپر مقصد پس نہین وارد ہوتا ہے اعتراض اوپر کہ کیونکر کہا اونہون نی یہہ قول باوجود فرمانی اللہ تعالی کی لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعض تمہاری کی بعض کو **ترجمہ** فرمایا حضرت نی پس تحقیق اللہ اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہین تمہاری اور رکہتا ہے گوجہ جانتی ہین تمکو اور قبول کرتی ہین عذر تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی صِبْیَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِیْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰہُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِی الْاَنْصَارَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا لڑکون اور عورتون کو یعنی انصار کی پہرتی ہوئی طعام شادی یا دعوت وغیرہ کی سی پس کھڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی راہ پر یا اونکی ملنی کی لیے پھر خطاب کیا اونکیطرف ساتھہ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگون مین سی طرف میری خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگون مین سی طرف میری **ف** ع مکرر کہا اسکو تاکید کی لیے اور بعضی نسخون مین لیے اللہ ہی بجای الی کی اور صحیح بخاری مین کہا کہ اسکو تین بار فرمایا

اور یہہ حدیث بہی روایت کی ہی مترجمہ فرماتی ہیں کہتی تہی آنحضرت ساتہہ قول اپنی کی انتم جماعت انصار کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ح اور معنی اللہم کی یا تو قسم
ہی یا یہہ معنی ہین ایسی کہ خدا وندا تو جانتا ہی میری صدق کو او سچ پر ہین کہ کہتا ہون کہ تحقیق کہا آنحضرت نی اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکہنی سی اور جو
محبت ہو خبر دی آنحضرت نی اوسکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اوپر سبب کمال عنایت اور کرمت کے **وَعَنْهُ** قَالَ مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ
مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَا مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ
وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ
وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی انس سے کہا گذری ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسون مین سی اس حال مین کہ اہل مجلس رو رہی تہی
یعنے آنحضرت کی ایام مرض مین پس کہا ابوبکر و عباس نے کس چیز نی رولایا تمکو یعنی کیون روتی ہو کہا انصار نی اس سبب سے روتی ہین ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت کی
کے بہ نسبت اپنی پس آئی ایک اون دونون مین سی یعنی عباس یا ابوبکر رض آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کی رونیکی سبب یاد آنی مجلس شریف کی پس
باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ تحقیق باندہا تہا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی بہیئت عصابہ یعنی پٹی کی واسطی دفع درد سر کی بسبب شدت کی پس چڑہی آنحضرت
منبر پر یعنی خطبہ پڑہنی کی لیی اور نہ چڑہی منبر پر اور نہ پڑہا خطبہ بعد اوس دنکی یعنی یہہ آخری خطبہ پڑہا پس حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتون کا اور ثنا کی اوسپر
یعنے کامل پہر فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہون مین تمکو ای لوگو یا مہاجرون رعایت اور حمایت اور احسان کرنیکی انصار پر سلیی کہ وہ شکنبہ اور جامہ دانی میری
ہین **ف** ح ع کرش ساتہہ زبر کاف اور زیر کی اور پر وزن کتف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ جزم کی شکنبہ کا مین بل وغیرہ کا مانند معدہ کی آدمی کی لیی یعنی
اوجہ اور عیبہ ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ی اور زبر ب کی جامہ دان کہ اوسکو بغچہ کہتی ہین اور مراد یہہ ہے کہ انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور
اعتماد میری ہین تمام امور مین ان چیزونکی ساتہہ مشابہت اسلیی ہی کہ گائین بیل وغیرہ جمع کرتی ہین چارہ اپنا اوجہ مین اور لوگ کہتی ہین کپڑی اپنی جامہ
دانی مین اور عرب کنایہ کرتی ہین قلب و سینہ سی ساتہہ عیبہ کی اور کرش یعنی عیال و اولاد چہوٹی اور جماعت کی ہی آیا ہی اور حمل کرنا اس معنی پر بہی ادرست
ہے یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میری ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چہوٹی میری ہین کہ محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کی اکثر ہوتی ہین **ترجمہ** اور تحقیق
ادا کیا اونہون نی اوس حق کو کہ اوپر تہا **ف** ح ع یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال حاصل یہہ کہ پورا کیا اونہون نی اوس عہد کو کہ کیا تہا لیلۃ العقبہ
مین ساتہہ اوترنی اس آیہ کی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے اللہ نی خرید کیا مومنون سی اونکی
جانون اور مالونکو بعوض اسکی کہ اونکی لیی جنت ہو کہ بیعت کے اونہون نی کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم کی اور اللہ تعالی کی طرف سی وعدہ جنت ملنی کا ہوا تہا پس وفا تی ہیں
پورا کیا اونہون نے وعدہ اپنا کہ مدد کما حقہ کی **ترجمہ** اور باقی رہا جو کچہہ کہ اونکی لیی ہی خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت مین پس قبول کرو اونکی نیک
کاروسی یعنی عذر اگر پیش کرین وہ اور در گذر کرو اونکی بدکارونکی کار بدسی کہ صادر ہو اونسی یعنی اگر عاجز ہون عذر سی نقل
کے یہہ بخاری نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ
اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ
شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری مین کہ وفات پائی اوسمین یہانتک کہ بیٹہی منبر پر پس حمد کی اللہ کی اور

ثنا کہی اور سیہ بہہ کہا اسپر بعد حمد و ثنا کی جا ہو کہ لوگ یعنی مسلمان بہت ہونگی یعنی روز بروز بڑہتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کر کر آوینگی اپنی اپنی وطن چھوڑ کر اور کم
ہونگی انصار **ف** ع انہی کہ مال اپنا نہین گہٹتی کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ سی ہی کہ جگہہ دی آنحضرت کو اور مدد کی اونکی اور مسلمانون کی
اور یہہ ایک چیز ہی ہو چکنی والی جو پھر پیدا ہو وہ کہان اور یہہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سی ہمراہ آنحضرت کی آئی قایم ہی یس ظاہر ہوا کہ یہہ خبر دینی غیب کی ہی آنحضرت
کی طرف سی ساتہہ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکی اور خرابی اونکی شہروں مین اور پہرنی اور ملک گیری کرنی اونکی بخلاف انصار کی کہ کم ہوگا وجود اونکا
اور یہین آتی رہنگی وہ اور یہا شبہہ واقع ہوا جو بچہہ کہ خبر دی تہی اونکی مخبر صادق نی کہ کم ہوگا وجود انصار کا **ترجمہ** یہانتک ہونگی لوگوں مین بمنزلہ نمک کے
طعام مین **ف** ع اس تشبیہہ مین بہی بیان ہی قلت انصار کا اور یہہی اشارہ ہی اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوارتا ہی ویسا ہی وجود انصار
کا سنوارتا ہی اہل اسلام کا ہو سکا **ترجمہ** پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سی یعنی ای مہاجرون مثلاً کسی چیز کا کہ ضرر پہنچاوی اوسمین کسی قوم کو یعنی بدکار کو یا
نفع پہنچاوی اوسمین اور قوم کو یعنی نیکوکار کو پس چاہیی کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیکوکار سی یعنی نیکی اونکی اور چاہیی کہ در گذر کری اونکی بدکار سی یعنی
اونکی بدی کو نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ
وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی الٰہی بخش دی انصار کی اور واسطی بیٹون انصار کی اور واسطی پوتون انصار کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع پہلی درجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری
درجہ کی تابعین اور تیسری درجہ کی تبع تابعین پس دعا کی تین قرون کی لیی کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد انسی پہلی درجہ ہون واسطی قیامت کی
قیامت تک بلکہ اگر ابناء کو اور بعضی اولاد کی حمل کرین تو بہی دور نہین یعنی اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بہی داخل ہو جاتنگی **وعن** أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی بہتر ہین گہر انصار کی یعنی افضل قبایل اونکی بنو نجار ہین پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کی بہلائی
ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی سب افضل ہین نسبت اہل مدینہ کی اور یہہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی اور عسقلانی نی کہا کہ خیر اول یعنی افضل کی ہے
اور خیر دوسرا یعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کی سی بہترین قبایل اونکی ہین اور ہر قبیلہ
رہتا تہا ایک ایک محلہ مین پس نام رکہا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ اسی آیا ہی بہت روایتون مین بنو فلان خیر ذکر دار کی لکہا ہی علما نی کہ بزرگی دینی اونکی
بقدر سبقت اونکی ہی اسلام مین اور اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی تفضیل قبایل اور اشخاص کے بغیر عداوت و خواہش نفسانی کی اور نہین ہوگی یہہ غیبت
وعن عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَبَا مَرْثَدٍ
بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰى
بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى أَتَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ
الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ
مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ

أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُوْنَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيْهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت کی علی سے کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہی وابا المرثد بدلی والمقداد کی یعنی بہیجا ابو مرثد کا مذکور ہی بدلہ مقداد کی **ف** ع مقداد بیٹی عمرو کندی کی ہین اور چہٹی ہین اسلام مین اور مری جرف مین کہ تین کوس ہی مدینہ سی اور اونکو لوگون نی لاکر بقیع مین دفن کیا سن تینتیس مین اور وہ ستر برس کے تہی اور ابو مرثد بیٹی حصین غنوی کی حاضر ہوئی بدر مین وہ بہی اور اونکا بیٹا ہی یعنی مرثد اور ابو مرثد کبار صحابہ سے ہین کہا محمد بن سعد نی کہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہادونمین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مری مدینہ مین حضرت ابوبکر کی خلافت مین چہاسٹہہ برس کے عمر مین **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نی کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر **ف** ع کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی قریب مدینہ کی اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتی ہین اور خاخ ساتہہ خائین معجمتین کے شفتالو کو وہان درخت شفتالو کی بہت تہی **ترجمہ** اسلیی کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوی مین بیٹہی ہوئی اوسکی پاس ایک خط ہی پس لیلے لینا وہ خط اوس سی **ف** ع نام اوس عورت کا سارہ تہا اور بعضون نی کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تہی اور خط اوسکی پاس تہا اہل مدینہ کا کہ مکہ والونکو لکہا تہا **ترجمہ** پس روانہ ہوئی ہم درحالیکہ جلدی کرتی تہی ساتہہ ہماری یعنی دوڑتی تہی گہوڑی ہماری یعنی گہوڑی دوڑا کر چلی یہانتک کہ پہنچی ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہنچی ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنی نکال تو اپی عورت خط کو کہا اوس عورت نی کہ نہین ہے میری پاس کوئی خط کہ نکالون مین پس کہا ہمنی کہ البتہ نکالیگی تو خط کو یا اوتارینگی ہم کپڑی یعنی خط نکالتی ہی تو نکال والا اوسکا کپڑا اوتار کر دینگی تجکو ننگا کہ حقیقت حال کہلجاوی پس نکالا اوس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی مین سی **ف** ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اوس نی وہ خط اپنی کمر مین سی نکالا پس تطبیق اوس روایت مین اور اس روایت مین یہہ ہے کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچی ہوگی پس باندہا اوسنی وہ نامہ چوٹی مین اور اوسکو اپنی کمر مین **ترجمہ** پس لائی ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان اوسمین یہہ عبارت ہے یہہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سی ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کی درحالیکہ خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتہہ بعضی کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ح ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت کا تہا طرف اہل مکہ کی فتح کی لیی اور آنحضرت نے اوس ارادہ کا اخفا کیا تہا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سی ہی والا حاطب نے یہہ خط اہل مکہ کو اونکی خوشامد و استمالت قلوب کی لئی لکہا تہا پھر اس عبارت سی کیونکر لکہتی کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہہ ہے کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کی مدینہ سی نکل کر خیبر کیطرف متوجہ ہوئی تہی اور کسیکو اسحال کی حقیقت سی اطلاع نہ کی تہی اور یہہ اوس مکر و خداع کی قسم سی ہی کہ لڑائی فیمابین مین مباح ہی جیسیکہ کہا ہی حضرت نظامی رحمہ نی ع سکندر کہ با شہریان حرب داشت ۔ در خیمہ گویند در غرب داشت ۔ اور یہہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تہی اونہون نی اہل مکہ کو یہہ خبر لکہی اور حقیقت حال سے آگاہی دی کہ پیغمبر تمہاری اوپر آتی ہین ہشیار رہنا پس اوتری جبرئیل اور آنحضرت کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت نی وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا **ترجمہ** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای حاطب کیا ہی یہہ کہنا تیرا اور خبر دینی تیری حقیقت حال سی پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ جلدی نہ کیجی مجپر یعنی بیچ حکم کرنیکی ساتہہ کفر کی اور نسبت دینی کی اس عمل پر بلاشبہہ مین تہا مین مرد ایک شخص چسپا یا گیا قریش مین یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہون اونسی اور نہین ہون مین

خاص وطن سے اور ہین وہ لوگ کہ آپکی ساتھ ہین مہاجرین مین سے اونکی لیے قرابت ہے اہل مکہ کی ساتھ نگہبانی کرتی ہین وہ مشرک بسبب اوس قرابت کی مال مہاجرونکے
اور اہل وعیال اونکیکی مکہ مین پس چاہا مینی کہ جب فوت ہوئی مجکو قرابت نسب سے قریش مین یہہ کہ کرون مین اونکی حق مین ایسا کام کہ نگہبانی کرین وہ بسبب اوسکے میری قرابت
کے کہ مکہ مین ہے ف ع ح کہا طیبی نے کہ یہہ صفت ہے یدا کی اور مراد یدسے ید الانعام ہے یا قدرت یعنی تو مین اونسے نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کرین بسبب اوسکی
میرے قرابت یا میری قرابتونکی یعنے یہہ امر کیا مینی واسطی غرض ومصلحت اپنی لوگونکی کہ مکہ مین ہین مشرک بسبب اس خوش آمد
کے میرے لوگون سے خبردار رہین ترجمہ اور نہین کیا مینے یہہ امر بسبب اسکی کہ مین کافر ومنافق ہون کہ ایمان
نہین لایا مین اور نہ اسلیے کیا ہے کہ مین مرتد ہوگیا یعنی بعد ایمان لانیکی کافر ومنافق ہوگیا اور اپنی دین سے نکل گیا اور نہ کیا ہے یہ بسبب
راضی ہونیکی ساتھ کفر کی بعد اسلام کی کہ چاہتا ہون مین نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خطاب کرکر صحابہ کو کہ حاطب نے بلا
شبہہ سچ کہا تمسے یعنی حقیقت حال یہی ہے جو اسنے کہی پس کہا عمر رضہ نے کہ چھوڑو مجکو یا رسول اللہ کہ مارون مین گردن اس منافق کی ف ع اور یہہ کہا عمر نے
باوجود تصدیق کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحالمین کہ خطاب کیا اونکی تصدیق عذر مین اسلیے کہ عمر دین مین بہت قوی ہے اور اوسوقت مین بعضی لوگ
تھے ہی ایسی کہ منسوب تھے طرف نفاق کی پس اونہون نے گمان کیا کہ جسنے مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مستحق ہو قتل کا لیکن یقین نہین کیا اونہون نے
اسپر پس اسی لیے پروانگی چاہی اونکی قتل کرنیکی اور اطلاق کیا اونپر منافق ہونیکا اسلیے کہ شاید اونہون نے دلمین اور کچہہ رکہا ہو خلاف ظاہر کی اور عذر مذکور
کیا ہو کچہہ تاویل کرکرا نتہی اور حضرت شیخ رح نے کہا کہ شاید بیچ بیان کرنی اس قصہ کے تقدیم وتاخیر ہے والا کہنا عمر کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت کی حاطب کے
بعید ہے ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہے بدر مین ف ح گویا کہ عمر نے کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت
نے ترجمہ اور کیا چیز معلوم کروادے تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانی تو کہ وہ مستحق قتل کا ہے شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کی اور نظر رحمت ومغفرت کی
کے ہو طرف اونکی پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ جو کچہہ چاہو کہ واجب ہوئی تمہاری لیے بہشت ف ع کرو جو کچہہ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سے تہوڑی
ہون یا بہت واجب ہوئے یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کی کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکہنی کی راجع ہین طرف عمر کی والا یہہ امر محقق تہا آنحضرت
کے نزدیک اور اقرب یہہ ہے کہ لعل اسلیے فرمایا کہ تو اہل بدر اوسپر اعتماد وتکیہ نہ کرین اور عمل سے باز رہین بسبب فرمانی اعملوا ما شئتم کی اسلیے کہ مراد اس سے ظاہر کرنا
کرم وعنایت کا ہے نہ رخصت دینی اونکی لیے ہر فعل مین اور چہوڑ دینا کہ جو کچہہ چاہین سو کرین ترجمہ اور ایک روایت مین ہے یعنی بجای فقد وجبت لکم الجنۃ
کے فقد غفرت لکم ف ع یعنی حقتعالی نے نظر رحمت ومغفرت کی کی اونپر اور اسمین امید زیادہ ہے بہ نسبت جملہ سابق کی چنانچہ ظاہر ہے یہہ بات اور کہا
نووی نے کہ یہہ حکم آخرت کا ہے اور اپر دنیا مین حد وغیرہ متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت نے مسطح پر حد افترا کی قایم ہی کی حالانکہ وہ بدری تہا اور اسی بیت مین
معجزہ ظاہر ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جایز ہے پردہ دری جاسوسون کی اور پڑہ لینا اونکی خطوط کا اور یہہ بہی ہی معلوم
ہوا کہ جایز ہے پردہ دری مفسد کی جبکہ ہوا اوسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس لکہنی سے ایذا دینی آنحضرت کی نہ ہی والا کفر
لازم آتا اونکی بہ نسبت بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تہا اپنی قرابتیونسے گمان اسکی کہ نہین ضرر کرینگا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کر
اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ان قصور کیا اونہون نے اپنی اجتہاد مین اس جہت سے کہ اخفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس فعل کی کرنیمین واللہ اعلم ترجمہ پس نازل کی خدا تعالی نے یعنی بیچ زجر ومنع کی اس فعل سے کہ کیا حاطب نے اور بابت اوسکی نے یہہ آیۃ:
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ یعنے اے ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنونکو یعنی جنکو مین دشمن رکہتا ہون اور
اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکہتی ہین تمسے اور وہ کافر ہین آخر تک یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور بعد اسکی یہہ ہے تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ

وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي
وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ
سَوَاءَ السَّبِيلِ إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ
تَكْفُرُونَ لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ
قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ

اخر آیہ تک اور خطاب عام کیا ہے کہ داخل ہوں اسمین حاطب بھی اور یہی اور اسی لیے کہا گیا ہے العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب یعنی یہہ قاعدہ ہے اصول کا کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا یعنی ایک آیہ مثلا ایک قصہ خاص یا شخص خاص کے لیے اوتری تو یہہ نہیں کہ وہ اوسیکے لیے خاص ہو بلکہ سبکے حق میں بولا جاوے جو ویسا کریگا مصداق اوسکا ہووینگا گویا اوسکی لیے وہ اوتری ہے **تنبیہ** اس سے رد ہوا قول ان بزرگوار ونکا کہ جو کہتے ہیں کہ یہہ آیتیں توبت پرستونکی لیے اوتری ہیں نہ ہم لوگونکی بیچار یونکی حقمین کیوں انکو بیان کرتے ہو پس وہ جاہل ہیں اس قاعدہ مذکورہ سے اور مقام سوچنے کا ہے اکثر آیتیں اور بہت آیتیں دین کے کفار کی حقمیں ہیں کل کو کہینگے صاحب ایمان لانیکا اور کفر سے بچنے کا دین کی لوگونکی لیے حکم ہے ہمارے لیے نہیں عیاذا باللہ منہ بچاوے اللہ تعالی اس نفسانیت سے ہم سبکو اور راہ حق دکھاوے **وَعَنْ** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جبرئیل نے کس مرتبہ مین گنتے ہو تم اور کس جماعت سے گنتی ہو تم اہل بدر کو اپنے بیچ مین فرمایا آنحضرت نے گنتے ہین ہم اونکو اپنے بیچ افضل مسلمانو نکا یا فرمایا آنحضرت نے جبرئیل کی جواب مین کچہہ اور کلمہ کہ وہ مانند اوس کلمہ کی ہے **ف** ع اور ظاہر یہہ ہے کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین **ترجمہ** کہا جبرئیل نے اور ایسے ہی یعنی ہمارے نزدیک حکم اون ملائکہ کا ہے کہ حاضر ہوئے وہ بدر مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ع یعنی وہ افضل ہین اون ملائکہ سے کہ نہین حاضر ہوئے اونمین سے بدر مین پس ہونگے وہ افضل ملائکہ کے اونکی فضیلتوں مین سے **وَعَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حفصہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ مین البتہ امید رکہتا ہون کہ نہین پیٹہیگا آگ دوزخمین اگر چاہا ہے خدا تعالی نے کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہے بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا نہین ہے کہ تحقیق کہا ہے خدا تعالی نے اور نہین کوئی تم مین سے مگر وارد ہوگا دوزخ پر **ف** ع یعنی حاضر ہوگا دوزخ پر وقت گذرنیکی پل صراط پر کہا نووی نے کہ صحیح یہہ ہے کہ مراد وارد ہونے سے گذرنا ہے پل صراط پر پس جب گذرینگے ویسے ہی تو دوزخ مین گر پڑینگے اور جلتے نجات پاوینگے اور حفصہ نے گمان کیا کہ معنی وارد ہا کی داخلہا ہین یعنی داخل ہوگا اوسمین اور جب داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا سب آدمیونکی لیے تو نفی اوسکی اہل بدر اور حدیبیہ سے کیونکر صادق آوے **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نے پس نہین سنا تو نے خدا تعالی کو کہ فرماتا ہے یعنی بعد اوسکے پہر نجات دینگے ہم یعنی داخل ہونیسے اون لوگونکو کہ تقوی کیا ہے **ف** ع حضرت حفصہ نے مشکل جانے معنی حدیث کی اس جہت سے کہ ظاہر حدیث کا بموجب گمان اونکیکی غیر موافق تہا آیہ کی پس سوال کیا نفع حاصل کرنیکی لیے نہ بطریق اعتراض کی جیسیکہ طریق ارباب مناظرہ کا ہے بلکہ بطریق اوسکی کہ واجب ہے ہر ایک شخص پر کہ نہ سمجھے معنی آیہ کی یا تطبیق درمیان آیہ و حدیث کی وغیر ذلک یہہ کہ سوال کرے کسی عالم سے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے فسئلوا اہل الذکر ان کنتم

لا تعلمون یعنی پس پوچھو تم اہل ذکر سی یعنی علما سی اگر نہین ہو تم جانتی **ترجمہ** اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین پیٹھیگا دوزخ مین اگر چاہی خدا تعالےٰ
جنی اصحاب شجرہ سی کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتھہ آنحضرت کی نیچی درخت کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح لفظ الذین سی تفسیر ہی اصحاب
شجرہ کی اور یہہ حدیبیہ مین تہی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمُ**
الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا تہی ہم روز حدیبیہ کے ہزار اور چار سو **ف** ع اور اختلاف انکی عدد کا اور وجہ توفیق انکی اوپر
گذر چکی ہی **ترجمہ** فرمایا واسطی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تم آجکی دن بہتر ہو اہل زمین کی ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور انکی موجب
کہا بعضی علما نی چنانچہ اونہین سی سیوطی ہی ہین یہہ کہ افضل صحابہ کے خلفا اربعہ ہین پہر باقی عشرہ کی پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر اہل حدیبیہ **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ
مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ
أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو کوئی کہ اوپر چڑہی یا کون شخص ہے کہ چڑہی پہاڑی پر کہ نام اوسکا ثنیۃ المرار ہی **ف** ع ح ثنیہ ساتہہ زبر ثا مثلثہ کی اور زیر نون کی اور تشدید یی کے
راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتہہ پیش میم کی اور یہہ مشہور ہی کما فی النہایہ اور بعضون نی میم کی زیر سی اور بعضون نی میم کی زبر سی کہا وہ ایک موضع
ہے درمیان مکہ اور مدینہ کی اگر حدیبیہ کی راہ سی آوی پس آنحضرت نی جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ المرار کی پاس پہنچی رات کو پس لوگونکو رغبت
دلائی اوسپر چڑہنی کی ایسی کہ وہ اوکہی گہاٹی تہی یا ظاہر رغبت ایسی دلائی کہ تو مطلع ہو اہل مکہ کی حال پر کہ کہین گہات لگائی نہ بیٹھی ہون اور بداندیشی
انکی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑہی **ترجمہ** پس تحقیق شان یہہ ہے کہ جہاڑی جاوینگی اوس سے گناہ جیسی جہاڑی گئی بنی اسرائیل سی **ف** ح اسمین اشارہ
ہے طرف قول حق سبحانہ کی وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور قصہ اسکا یہہ ہے کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکی کہ نکالی گئی جنگل سی کہ چالیس برس اوس مین صابر رہے
اور سایہ کیا اوپر ابر نی اور بہیجا گیا اوپر من وسلوی حکم کیا گیا اریحا مین جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہی متعلقات شام سی کہ اوسمین جاوین ساتہہ سجدہ
اور دعا اور طلب دور ہونی گناہون کی اور استغفار کی تو کہ بخشی جاوین گناہ اونکی لیکن اونہون نی بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتہہ
طلب کرنی مشتہیات اپنی کی اغراض دنیا سی پس نازل کیا گیا اوپر عذاب پس مراد ساتہہ جہاڑی جانی گناہ کی بنی اسرائیل سی وعدہ جہڑنی گناہ
کا ہی اسرائیل سی اگر وہ حکم بجا لاتی پس جابر رضہ کہتی ہین **ترجمہ** پس تہی اول اون لوگونکی کہ چڑہی اوس ثنیہ پر گہوڑی ہماری یعنی گہوڑی یعنی سوار بنی خزرج
کے **ف** ح کہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سے اور جابر رضہ اونہین مین سے تہی اور یہ کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ ہے اوس اور خزرج کہا گیا ہی بعضی قبیلہ اوس سے ہی بعضی خزرج سی **ف** پہر پے در پے
چڑہی لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ہی تم مین سی بخشا گیا ہی اوسکو مگر صاحب اونٹ سرخ کا **ف** ع اور وہ عبد اللہ بن ابی
رئیس منافقون کا تہا **ترجمہ** پس آئی ہم اوسکی پاس اور کہا ہم نی آ تو کہ بخشش مانگین تیری لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا اوس سرخ اونٹ والی
نی تحقیق اگر پاؤن مین گم ہوئی اپنی کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر ہی طرف میری اس سے کہ بخشش چاہی میری لیے یار تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی
ف ع اور یہہ کفر صریح ہی اوس سے اور اسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی کی اس قول نی وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ
اللهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ
أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ **وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي**

اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ فِی بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ورکی کہی حدیث انس کی کہ اوسمین یہہ ہے کہ کہا آنحضرت نی واسطی ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ
نے حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون مین تجہپر سورہ لم یکن الذین کفروا اوس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کی مذکور ہی اور صاحب مصابیح نے اوس حدیث کو اس
فصل مین ذکر کیا ہی مولف نی اوسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْیِ عَمَّارٍ وَّتَمَسَّكُوْا
بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَّفِیْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا
بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا
پیروی کرو تم اون دو شخصونکی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگی میری یاردنسی کون ہین وہ شخص ابوبکر اور عمر **ف** یہہ ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور بموجب
شرح ملا علی کی یون چاہیی کہ پیروی کرو اون دو شخصونکی بعد وفات میری کی یا بعد پیروی کرنی میری کی جملہ اصحاب میری سی کہ وہ ابوبکر اور عمر ہین پس ابوبکر
و عمر بدل ہی یا بیان الذین کا **ترجمہ** اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدہی چلو ساتہہ سیرت اور راہ روش عمار بن یاسر کی **ف** ع اور اقتدا اعم ہی
اہتدا سی اس جہت سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتہہ اوسکی قول و فعل بخلاف اہتدا کے کہ وہ مختص ہے ساتہہ فعل
کے لیے اقتدا مطلق پیروی کرنیکو کہتی ہین خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہے کے
پیروی کرنیکو کہتی ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہی طرف حقانیت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی **ترجمہ** اور چنگل مارو ساتہہ عہد ابن ام عبد کے
شرح یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اسلیے اختیار کی ہی ہمارے امام اعظم صاحب نے روایت اونکی اور قول اونکا تمام صحابہ پر بعد خلفا
اربعہ کے بسبب کمال فقاہت اور خالص ہونی وصیت اونکی اور توربشتی نی ایسا ہی کچہہ معنی بیان کر کر کہا کہ اولی میرے نزدیک یہہ ہے کہ مراد اونکی عہد سی
امر خلافت ہی پس اول وہہ ہین نی گواہی دی صحت خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نی بجا ہونی خلافت اونکیا اور قایم کی اوپر دلیل کہ کہا انہون
پیچہی ڈالتی ہین ہم اوسکو کہ مقدم کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیی اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت نی ہماری دین کی لیی
اور یہی مضمون حضرت علی سی بہی منقول ہی اور موید اس معنی کی مناسبت ہی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کی اور آخر اوسکی کی ایسی کہ اوسکی اول مین
ہے اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر و عمر اور اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور یمنی نی لکہا کہ مراد عہد ابن ام عبد سی وصیت و قول ابن مسعود کا ہی
اوسپر دلالت کرتا ہی یہہ قول **ترجمہ** اور بیچ روایت حذیفہ کی آیا ہی کہ جو کچہہ کہ حدیث کری تمکو اور خبر دی تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام
اوسکی سی پس راست گو جانو اوسکو اور یہہ عبارت بدلی اس عبارت کی ہی وتمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنیوالا کسیکو
بغیر مشورہ کے تو البتہ سردار کرتا مین اوپر اونکی ام عبد کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی **شرح** یعنی عبد اللہ بن مسعود کی امیر کرنیمین حاجت مشورہ اور ذکر کی نہین
اور کہا ہی علما نی کہ مقصود امیر کرنا اونکا ہی لشکر معین مین یا بیچ حالت حیوت کی ایک امر مین امور مین سے والا خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مخصوص
ساتہہ قریش کی تہی اور ابن مسعود قریش مین نہ تہی **وَعَنْ** خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِیْ
جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِیْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِیْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِیْ فَقَالَ لِیْ
مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ

الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی خثیمہ بن ابی سبرہ نے کہ گیا تابعین اور ثقات اونکی سے ہے کہا آیا میں مدینہ میں اور سوال کیا مینے اللہ سے کہ میسر کرے میرے لیے ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین ملے کہ صلاحیت رکھے اسکی کہ بیٹھے اوسکے ساتھ اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سے پس میسر کیا خدا تعالی نے میرے لیے ابوہریرہ کو پس بیٹھا میں انکے پاس اور کہا مینے کہ مینے درخواست کی تھی خدا تعالی سے کہ میسر کرے ہمنشین نیک پس میسر کیا میرے لیے پس موافق کیا گیا تو میرے لیے اور اتفاق ہوا میرے لیے ہمنشینی تیرے کا **ف** ح لفظ وفقت ساتھ تخفیف فے کی صیغہ مجہول کی وفق سے ہے یعنی ساز وار ہے نیکی اور بعضوں نسخوں میں جملہ فیسر نہیں وفقت لی کی نہیں ہے **ترجمہ** پس کہا ابوہریرہ نے کہا کہاں کا ہے تو کہا مینے اہل کوفہ میں سے آیا ہوں میں درحالیکہ ڈھونڈتا ہوں میں خیر کو ساتھ ہمنشینی کی اور طلب کرتا ہوں میں خیر کو اپنے نفس کے لیے **ف** ع مراد خیر سے علم یا عمل ہے کہ جو تعبیر کیا گیا ہے ساتھ حکمت کے اللہ تعالی کے کلام پاک میں ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی اور جو کوئی دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبھی کہا جاتا ہے لاخیر خیر منہ یا لاخیر غیرہ یعنی نہیں ہے کوئی خیر بہتر علم سے یا نہیں ہے خیر سوا اوسکے **ترجمہ** پس کہا ابوہریرہ نے کیا نہیں ہے تم میں یعنی تمہارے شہر میں سعد بن مالک مستجاب الدعوۃ **ف** ح یہہ وہی سعد بن ابی وقاص ہیں مالک انکے باپ کا نام ہے یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر انکا اور بیان اونکے مستجاب الدعوۃ ہونیکا ہو چکا ہے **ترجمہ** اور دوسرے عبد اللہ بن مسعود آنحضرت کی وضو کا پانی رکھنے والے اور نعلین رکھنے والے **ف** ع ایسے ہی تکیہ وغیرہ بھی حضرت کا ان پاس رہتا تھا **ترجمہ** اور حذیفہ رازدان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ منافقوں کا حال جانتے تھے اور عمار وہ کہ بناہ دی خدا نے اوسکو شیطان سے اوپر زبان نبی اپنے کی یعنی آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہے کہ خدا تعالی عمار کو شیطان سے اور اوسکی اتباع سے نگاہ رکھے اور سلمان صاحب دو کتابوں کے یعنی انجیل اور قران کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح ع اسلیے کہ اونہوں نے انجیل پڑھی اور اوسپر ایمان لائے پہلے اونزول قران کی اور عمل کیا اوسپر پھر قران پر ایمان لائے آنحضرت کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور قران پڑہا اور اوسپر عمل کیا اور عمر اونکی اڑہائی سو برس کے تھے اور لقب اونکا سلمان الخیر تھا اور نام اونکے باپ کا معلوم نہیں جب کوئی نسب اونکا پوچھتا تو کہتے انا ابن الاسلام یعنی میں اسلام کا بیٹا ہوں **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا شخص ہے ابوبکر اچھا شخص ہے عمر اچھا شخص ہے ابو عبیدہ بن جراح اچھا شخص ہے اسید بن حضیر اچھا شخص ہے ثابت بن قیس بن شماس اچھا شخص ہے معاذ بن جبل اچھا شخص ہے معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع ح ابو عبیدہ تک جو یہہ صاحب ہیں عشرۂ مبشرہ سے ہیں انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور اسید بن حضیر ساتھ تصغیر کے انصاری ہیں قبیلہ اوس میں سے اور تھے اون صحابہ میں سے کہ حاضر ہوئے عقبہ میں اور بدر میں اور اونکے بابعد کی جہادوں میں روایت کیں حدیثیں اونسے ایک جماعت نے صحابہ میں سے اور مرے وہ مدینہ میں سن بیس میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بھی اوپر ہو چکا ہے رہے معاذ بن عمرو بن الجموح یہہ انصاری ہیں قبیلہ خزرج میں سے حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں اور مرے یہہ حضرت عثمان کی زمانہ میں اور غالبا یہہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم ایک مجلس میں حاضر ہونگے پس ہر ایک کو ساتھ مدح اور ثنا کے مشرف کیا یا کچھہ اور تقریب ہوئی ہوگی اونکی ذکر کرنے میں **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَةٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلا شبہہ جنت مشتاق ہی یعنی بہت شائق
ہے طرف تین شخصونکی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع مقصود مبالغہ اوپر تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکی بلکہ بہت مشتاق
ہے اور تیار او منتظر ہی کہ کب یہہ مجھمین آوین اور بعضون نی کہا کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملایکہ اور حور و غلمانسی کہا طیبی نے کہ مشتاق ہونا جنت کا اون
تینونکی لیی ایسا ہی جیسی ہلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی **وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی**
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی مرتضی سے کہ کہا پروانگی مانگی
عمار بن یاسر نی آنحضرت کی پاس حاضر ہونیکی لیی پس فرمایا آنحضرت نی کہ پروانگی دو اوسکو خوشخبری ہو پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی باعتبار
جوہر ذات کی اور پاک کیی گئی کو ساتھہ تہذیب صفات اور اخلاق کی انتہی اور ملا علی نی کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مانند ظل ظلیل کی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ**
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کامونکی مگر کہ اختیار کیا اوسنی سخت تر ین اون دونونکا نقل کی یہہ ترمذی نی
ف ع ح یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا اون دونون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت
جو بہت آسان چیز اختیار کرتی تھی واسطی آسانی و سہل کرنیکی امت پر کرتی تھی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دی گیی عمار درمیان دو کامونکی
مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونونکا پس منافات ہوئی اوس روایت مین و اسمین اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ بنظر نفس اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار
معلوم ہوتی تہی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوتی
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُکْمِهٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ
فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰئِکَةَ کَانَتْ تَحْمِلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ
کہا جبکہ اوٹہایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹہایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون نی عجب سبک جاتا ہی جنازہ اوسکا اور کہا
اونہون نی کہ یہہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکی ہی بنی قریظہ مین **ف** ح ایک قبیلہ ہی یہودسی قصہ اوسکا یہہ ہی کہ یہہ قبیلہ بیچ عہد
اور امان سعد بن معاذ کی تہا پس بسبب عہد اونکی قلعہ سی اوتری اور قرار دیا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ کیا
حکم کرتا ہی تو انکی حقمین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیی اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت نی اوسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن
معاذ کو کہ تو نی حکم کیا موجب حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچہہ ساتون آسمانونکی اوپر سی کہا پس منافقون نی بعد اونکی انتقال کی راہ کلام کریہہ پائی اور
زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوسی حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا غرضکہ نسبت جور کی کی اونکی طرف حالانکہ یہہ بات بیہودہ تہی
اور جاہلونہون نی کہی سبکی جنازہ کی ساتہہ اس معنی کی کیا مناسبت رکہتی ہی **ترجمہ** پس پہنچی یہہ بات منافقونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا
آپنی کہ فرشتی اوٹہائی لیی جاتی تہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی اس سبب سی جنازہ اوسکا ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور یہہ بہی ہی کہ
بہاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہوئی اوسکی طرف دنیا کی اور سبکی اوسکی مشعر ہی طرف شوق اوسکی کی واسطی مولی کی اور جلد اوڑنی روح اوسکی
طرف مقصد اصلی کی غرضکہ منافقونکو اوس کہنی مین حقارت سبکی سعد کی ملحوظ تہی پس جواب دیا آنحضرت نی اسطرح کہ لازم آوی اوس سبکی سی تعظیم
شان اونکی فرمایا اللہ تعالی نی وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنفقین لا یعلمون یعنی اور اللہ ہی کی لیی عزت ہی اور اوسکی
رسول کی لیی اور مومنونکی لیی لیکن منافق نہین جانتی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ**

الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت عبداللہ بن عمرو سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے نہیں سایہ کیا آسمان سبز نے یعنی کسی پر اور نہیں اوٹہایا زمین گرد آلود نے کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح ع کہ بزرگان صحابہ اور فقرا اور مجردون ونکی سے ہین چنانچہ احوال ونکا اپنے محل پر مذکور ہے اور مراد اس حصر سے تاکید و مبالغہ ہے اوسکی سچ بولنے مین یہہ کہ وہ بہت سچے ہین اپنے غیر سے مطلقا ایسے کہ نہین لائق ہے یہہ کہ کہا جاوے کہ ابو ذر زیادہ سچے ہین ابو بکر سے حالانکہ وہ صدیق ہین اس امت کے اور بہتر ہین اس امت کے بعد نبی علیہ السلام کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سچے تہے ابو ذر وغیرہ سے ایسا ہی کہا ہے علما نے **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ يَعْنِي فِي الزُّهْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اوٹہایا زمین نے کسی صاحب بات کو یعنی بولنے والے کو کہ راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنیوالا ہو حق خدا اور رسول خدا کو اور بعضون نے کہا نہ ادا کرنیوالا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچہہ اوسمین سے فرو گذاشت نہ کرے ابی ذر سے **ف** ح ع یعنی ابو ذر کچہہ چشم پوشی اور مداہنت نہیں کرتے تہے حق گوئی مین حق ہی کہہ دیتے تہے اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑے فرمان بردار تہے یا اپنی بات کی پوری تہے کہ وعدہ اور عہد کو پورا کرتے تہے یا کلام واضح اور پورا کرتے تہے حاصل یہہ کہ آسمان کی نیچے اور زمین سے اوپر کوئی شخص ابو ذر کی برابر راست گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور رسول کا حق ادا کرنیوالا یا فصیح اللسان نہیں ہے **ترجمہ** مشابہ عیسی بیٹے مریم کی یعنی زہد مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح ع بڑے بے رغبت تہے وہ دنیا کی لذتون سے اور مجرد تہے اور جمع کرنا مال کا اونکی نزدیک حرام تہا اگرچہ حق مال یعنی زکوۃ وغیرہ ادا کرین چنانچہ آیا ہے کہ ایکدفعہ ابو ذر حضرت عثمان کی پاس آئے اور اونکی ہاتہہ مین عصا تہا پس کہا عثمان نے یعنی کعب سے کہ وہ بہی وہان بیٹہے تہے اے کعب تحقیق عبدالرحمان مر گئے اور چہوڑ گئے اونہے مال بہت پس کیا دیکہتا ہے تو اوسکی حق مین یعنی کثرت مال اوسکی کمال کی لیے مضر ہے یا نہیں پس کہا کعب نے کہ اگر دیتا تہا عبدالرحمن اوسمین حق اللہ تعالی کا یعنی زکوۃ وغیرہ تو کچہہ ڈر نہیں پس سر بس اوٹہایا ابو ذر نے عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے نہیں دوست رکہتا مین اگر ہو میری لیے یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کر دون اوسکو یعنی اللہ کی راہ مین اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے وہ مجہسے یہہ کہ چہوڑ جاؤن مین اوسمین سے چہہ اوقیہ یعنی دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی اے عثمان سنتے ہو سنا ہے اس حدیث کو تین بار کہے ابو ذر نے یہی بات کہا حضرت عثمان نے کہ ہان سنتے ہین حضرت شیخ و ملا علی رح نے اسکی شرح یون لکہی ہے کہ ابو ذر فقرا اور زہاد صحابہ سے تہے مذہب اونکا یہہ تہا کہ مال اپنے پاس کچہہ جمع نہ کیجے سب دیدے اور ایسی چند حالت آیا اونپر بابت کعب کو اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچہہ مضائقہ نہیں جمع کرنا اگرچہ مال بہت ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے اسمین مبالغہ ہے کہ انفاق اور باوجود اسکی یہہ کہ اسکی قبول ہو اور حاصل ساری جملہ کا یہہ کہ اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بہی نہیں دوست رکہتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی پیچہے چہوڑ جاؤن انتہی اور استیعاب مین مولف اوسکا ایک حدیث لایا ہے کہ جسکو خوش لگے یہہ کہ دیکہے طرف تواضع عیسی بن مریم کی تو چاہیے کہ دیکہے طرف ابی ذر کی انتہی پس بموجب اسکے تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کی پس قول راوی کا یعنی فی الزہد مبنی ہے اوپر ظن کی ہونے اوسکی کے حدیث مذکور پر باوجود یکہ منافات نہیں ہے درمیان اسکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہے تواضع کا یہہ قول ہوسکا یعنی فی الزہد نہیں ہے مصابیح مین بلکہ صاحب مشکوۃ نے زیادہ کیا ہے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب اونکو موت نزدیک آئی کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصونکی **ف** ع یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا
اور یہہ ظاہر تر ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل در ساتھہ اسکی ظاہر ہوتی ہی وجہ خصوصیت کی ہی **ترجمہ**
نزدیک عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداء ہی **ف** ح مشہور ہوئی یہہ ساتھہ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی ہین اونکی اور عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہہ
عالم زاہد حکیم اہل صفہ سی بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی عویمر نی شام مین
اور مری دمشق مین سن بتیس مین **ترجمہ** اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کی مناقب اونکی مشہور و مذکور ہین اور نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک
عبد اللہ بن سلام کی کہ جو تہی یہودی پہر مسلمان ہوئی **ف** ح اول روز مین کہ آنحضرت مدینہ مین تشریف لائی بسبب جالیقہ علمی اور معرفت کی کہ حال آنحضرت
کے ساتھہ رکھتی تہی بسبب پڑہنی توریت کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی **شعر** عمرہا بود کہ مشتاق لقایت بودم ؛ لاجرم دی ترا دیدم و از جان گشتم
پس تحقیق سنا ہی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی وہ مانند
دسوین دس شخصون کے ہی کہ بہشتی ہین ایسلیکی وہ عشرہ مبشرہ سی نہین ہے کذا قال الطیبی در سید جمال الدین نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ داخل ہونگی وہ
بعد نو شخصونکی صحابہ مین سے جنت مین اور اسپر یہہ نقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی اس سے پہلی جانا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہہ ہون
کہ وہ دسوین ہین اون لوگون مین سے کہ اسلام لائی یہود مین سے یا دسوین دس کی ہون سوائے عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انہین صحابہ کی واللہ
اعلم **وعن** حذیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ لو استخلفت قال ان استخلفت علیکم فعصیتموہ عذبتم ولکن ما حدثکم
حذیفۃ فصدقوہ وما اقرأکم عبد اللہ فاقرأوہ رواہ الترمذی اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو صحابہ
سا مینی تو بہتر ہوتا یا یہہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو کون ہوتا فرمایا آنحضرت نے اگر خلیفہ کرون مین کسیکو تمپر پس نافرمانی کرو تم اسکی اور خلافت اوسکی قبول نہ کرو تو عذاب کئی جاؤ گی تم
ولیکن جو کچہہ حدیث کری اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبد اللہ پس پڑہو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع ح یہہ قبیل اسلوب
الحکیم کسی ہے گویا آنحضرت نی فرمایا کہ اہم و ضروری ہین تمکو کہ مجسی سوال خلیفہ کرنیکا کرو ایسلیئی کہ وہ حاصل ہوگا ساتہہ اتفاق اور اجماع تمہارے کی اوپر
شخص پر کہ اہل اوسکا جانوگی تم اوسکو معہذا خلیفہ مقرر کرنیمین ایک مانع ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا بس چہوڑو اوسکو اور رہو پابند ہو کتاب سنت کی عمل کرنی
پر اور تمسک کرنیکی ساتہہ اوسکی کہ اہم و ضروری یہہ ہی اور خاص کر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتہہ زیادتی فضل اور دریت اونکی
علم و یقین مین و رد او چیزین کہ اجتناب کرنا چاہیی اوس سے کہ وہ نفاق ہی کہ اور اسکا علم حذیفہ کو تہا بسبب ہونی اونکی صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور اونکو علم منافقونکا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور او چیزین کہ بجالانا چاہیی اوسکا وہ احکام ہین اور یہہ ابن مسعود خوب جانتی تہی ایسلیئی کہ فرمایا ہی
آنحضرت نی رضیت لامتی ما رضی بہ ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کی قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علمانی کہ اسحدیث مین اور فصل کی پہلی حدیث مین جان
خلیفہ کرنی ابی بکر کا بہی ہی ایسلیکی روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سی کہ کہا مقدم رکہا آنحضرت نی ابوبکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہی پس موخر
نہین کرینگی ہم اونکو کار دنیا اپنی مین **وعنہ** قال ما احد من الناس تدرکہ الفتنۃ الا انا اخافہا علیہ الا محمد بن مسلمۃ فانی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تضرک الفتنۃ رواہ ابو داود وسکت عنہ واقرہ عبد العظیم
اور یہہ بہی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا ادمیون مین سے نہین ہی کوئی آدمی کہ پہنچی اوسکو فتنہ یعنی بلا دنیوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سی اوسپر مگر محمد
بن مسلمہ ایسلیکی مین سنا ہی آنحضرت سے فرماتی محمد بن مسلمہ کی تئین ضرر نہ کریگا تجکو فتنہ **ف** ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اہلی مین حاضر ہوئی تمام غزوون
سوائے تبوک کی اور بعضی کہتی ہین خلیفہ کر گیا اونکو آنحضرت نی برسالی تبوک مین اور تہی فضلا صحابہ سی اور اسلام لائی مصعب بن عمیر کی ہاتہہ پر مدینہ مین

اور بتیسنا لیسویں سال یا چہالیسویں یا سینتالیسویں سال ہین اور گوشہ گزین ہوئی ایام فتنہ مین شاتہہ حکم نبوی کی اور سلامت رہا اوسکی شہر اور ضرر سی ترجمہ روایت کیا اوسکو ابو داود نی اور سکوت کیا اوس سے ف ح یعنی نہ طعن کیا ہمین اور نہ تصحیح و تحسین کے اور محدثین کو اختلاف ہے اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہی ابو داود نی اوس سے صحیح ہی یا حسن ہے یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکی جب کہ مجمل رکہی مذکور ہی اسکا ترجمہ اور مقرر کیا اور ثابت رکہا اس حدیث کو منذری نے تصحیح کی کہ علما حدیث سی ہی در اصل مشکوۃ مین یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سی لکہا ہی وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا زبیر کی گہر مین چراغ ف ح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سی ہین آنحضرت کی پہوپی یعنی صفیہ کے بیٹے اور داماد ابوبکر صدیق کی خاوند اسما ابوبکر کی بیٹی کی کہ بہن تہین عائشہ رض کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی اے عائشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسما کو مگر تحقیق جنی ہی یعنی چراغ جو اسوقت جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسما جلد ہی جنی ہی اور نہ نام رکہنا تم اوس لڑکیکا یہانتک کہ مین نام رکہون اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت نی عبد اللہ اور تحنیک کیا اوسکو ساتہہ کہجور کی اپنی دست مبارک سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع تحنیک کہتی ہین اوسکو کہ کہجور یا اور کچہہ چبا کر بچہ کی تالو مین لگا دیتی ہین اور یہہ سنت ہی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سی درخواست کری یہہ کہ لڑکیکا نام رکہدی اور تحنیک کری اوسکو ساتہہ کہجور یا شہد کی اور مانند انکیکی قسم شیرینی سی واسطی برکت حاصل ہونیکی اوسکی تہوک سی کہا مؤلف نی کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت مقرر کی اونکی آنحضرت نی ساتہہ کنیت نانا اونکیکی یعنی ابوبکر صدیق کی اور نام بہی رکہا اونکا اونہین کے نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکی پیدا ہوئی اونمین اول یہی پیدا ہوئے ہین مدینہ مین پہلی سال ہجری مین اور ابوبکر رض نی اونکی کانمین اذان دی اور جنا اونکو اسما نی قبا مین اور لائین آنحضرت کی پاس اور آپکی گود مین دیا اونکو پس منگائی آنحضرت نی کہجور پہر چبایا اوسکو پہر اونکی موتہہ مین لعاب دہن ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول انکی پیٹ مین آنحضرت کا تہوک ہی گیا ہی پہر دعا کی اونکی لیے اور برکت طلب کی اونکی لیے اور عبد اللہ کی چہرہ پر بال نہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی دلاور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور ناتی دار و نسے سلوک کرنیوالی اور باپ اونکی زبیر خیر خواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبد اللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نی مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل کے دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کیگئی اونکی خلافت پر سن چونسٹہہ مین اور پہلی اسکی نہین خطاب کیے جاتی تہی ساتہہ خلافت کے نسبت جمع ہوئی اونکی فرمان برداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان وغیرہ ذلک سوائی شام کی یا لعضل وسکیکی اور حج کیے ساتہہ لوگونکے آٹہہ حج اور روایت کین حدیثین اونسی خلائق کثیر نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عمیرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ آپنے فرمایا واسطی معویہ کے یا الٰہی کر اسکو سیدہے راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہے پایا گیا اور ہدایت کر لوگونکو بسبب اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور اسمین شک نہین ہے کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہے پس جو شخص کہ حال اوسکا ہو ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شامئین کہا قرشی نی کہ وہ اموی ہین اور مان اونکی ہند بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابوسفیان روز فتح کی مسلمان ہوئی اور لوگونمین سی پہر مؤلفۃ القلوب مین رہے اور وہ ایک تہے اونمین کے کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا کی لیے اور بعضون نی کہا کہ نہین لکہا اونہون نی وحی مین سے کچہہ ولیکن خطوط نویسی کرتی تہی حضرت کی ہان منشی تہی اور حاکم ہوئی وہ شام کی حضرت عمر کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مر رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا تہا اونکو اور کہتی تہی اخیر عمر اپنی مین کاشکی مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام ہی ایک جگہہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر سی یعنی

حکومت سی کچھ اور رہا اونکی پاس تہبند رسول خدا صلعم کا اور چادر اور قمیص اور کچھ موئے مبارک کی اور ناخن آپکے پس کہا اونہون نی کہ کفنانا مجکو آنحضرت کی
قمیص میں اور پہنانا مجکو اونکی چادر میں اور تہبند آنحضرت کا باندھنا میری اور پیرہن میری حلق کی گرد ہی ہین اور باندھنا میری سجدہ کی جگہون میں بال مبارک اور ناخن آنحضرت
کے اور تخلیہ کر دینا درمیان میرے اور درمیان ارحم الراحمین کے یعنی دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاص
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی ف ع مراد لوگونسی وہ لوگ مکہ کی ہین کہ اسلام لائی روز فتح مکہ کی بجبر و قہر بعد
ازان کامل ہوا ایمان اونکا کہ چاہا خدا تعالی نی کامل کرنا اونکا اور عمرو بن العاص برسون پہلی فتح مکہ کی یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع و رغبت اپنا
کہ ہجرت کیطرف مدینہ کی پس یہہ فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوئی از راہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت یہہ طیبی وغیرہ نی ذکر کیا اور ان
ملا نی کہا تخصیص عمرو کی ساتہہ ایمان لانیکی برغبت اسلیئی کی کہ واقع ہوا اسلام اونکی دل مین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی آنحضرت کی
نبوت کا پس متوجہ ہوئی بارادہ ایمان لانیکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اسکی کہ بلاوی کوئی اونکو طرف ایمان کی پس آئی یہہ طرف مدینہ کی فی الفور
دوڑتی ہوئی پہر ایمان لائی پس امیر کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور فاروق بہی ہی اور یہہ طیبی کہا کہ پہلی اسلام کی وہ
بڑی عداوت رکہتی تہی آنحضرت سی اور بہت دوڑتی تہی آنحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان لائی یہہ تو آنحضرت نی چاہا کہ زائل کرین اونکی سینہ
اثر اوس وحشت قدیمی کا تو امن مین ہون آنحضرت کیطرف سی اور نا امید نہ ہون اللہ تعالی کی رحمت سے اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت
کرین تو ہاتہہ کھینچ لیا اونہون نی آنحضرت نی فرمایا کہ کیون ہاتہہ کھینچا تو نی ای عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون مین یا رسول اللہ فرمایا کیا شرط کرتا ہی تو کہا ایمان
لاتا ہون مین بشرط اسکی کہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اسکی کئی ہین مین نی فرمایا نہین جانتا ہی تو ای عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہی اور ڈہانپتا ہی ہر گناہ کو
کہ پہلی اسکی کئی گئی اور ہجرت دور کر دیتی ہی اور ڈہانپتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اس سے کئی گئی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص اور بہائی اونکا ہشام
بن العاص دونو مومن ہین اور یہہ بہی آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہہ بہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی اونکو ارشد یعنی بلاشبہہ تو
ارشد ہی اور فرمایا آنحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ بہت اور ردنسی لاتا ہی واللہ اعلم اور تہی عمرو بن العاص عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق دیکہتی
کہتی سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ عمرو وقت گذرنیکی اس عالم سی خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکہتی
تہی پس کہا اوسکو اونکی بیٹی عبد اللہ نی ای باپ یہہ تمام گہبراہٹ کسواسطے ہی صحبت رکہی تمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تمنی ساتہہ اونکی
کہا ای بیٹی میری مجھپر تین حالتین گذری ہین تہا مین اول امر مین کہ دشمنی رکہتا تہا رسول خدا سی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین اور صحبت رکہی
میئی ساتہہ اونکی پہر تہا مین امارت و ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اونمین اور پہنچا مجکو سبب دنیا کی جو کچہہ کہ پہنچا نہین جانتا مین کہ ساتہہ کس حالت کی ان حالتون مین
سے میرے ساتہہ معاملہ کرینگی اور کیا پیش آتا ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِيْ أَرَاكَ
مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ أَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَأَحْيٰى أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ
يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَأُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ أَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ
فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہا

نے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا ای جابر کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہون تجھکو شکستہ اور دلگیر یعنی غمگین کہا مینے شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبد اللہ غزوہ احد مین اور چھوڑی اوسنے عیال یعنی بہت اور قرض یعنی یہ سب جمع ہوئی ہین کہ بسبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری نہ دون مین تجھکو ساتھہ اوس چیز کی کہ پیش آیا خدا عزوجل اور معاملہ کیا ساتھہ اوسکی تیری باپ سے **ف** ح یعنی بسبب غم واندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہہ آسان ہو جائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادا قرض کی ولیکن شاد رہ ساتھہ اوس چیز عظیم کی کہ اوسمین قرب وکرامت مولی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل وکرامت باپونکی سرایت کرتی ہی اون بیٹون مین کہ سید ہی راہ پر ہون اور اشارہ ہی اسپر کہ بیٹونکو ساتھہ خوشی دینی باپونکی خوش ہونا چاہیی **ترجمہ** کہا مینی ہان خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نی کہ کلام نہین کیا خدا تعالے نے کسی سی ہرگز مگر پردہ کی پیچھی سی **ف** ع کسی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کے پس اسمین اشارہ نہی طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل ہین تمام اگلی شہید ونبی اس جہت سے کہ نہین کلام کیا اللہ نے کسی سی اونمین سگی پردہ کی پیچھی سی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ قول اللہ تعالی کا وما کان لبشران یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیہ تک مقید ہی ساتھہ دنیا کی واسطی قول آنحضرت کے **ترجمہ** اور زندہ کیا خدا تعالی نی تیری باپ کو پس کلام کیا اوس سے روبرو کہ نہ پردہ تہا بیچ مین اور نہ رسول **ف** ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی بل احیاء عند ربہم اسلیے کہ تقدیر اسکی یہہ ہے ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نی کہ گردانی اللہ تعالی روح بیچ بدن جانور سبز کی پس زندہ کیا اوس جانور کو بسبب اوس روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنیسی زیادتی قوت روح اوسکی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب اوس قوت کی **ترجمہ** فرمایا خدا تعالی نی ای بندی میرے یعنی خاص بندے آرزو کر اور چاہ باعتماد فضل وکرامت میری کی جو چاہ دونگا مین تجھکو کہا تیری باپ نی ای پروردگار میری یہہ آرزو رکھتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کریو مجھکو اور بھیجی تو دنیا مین پس مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنی تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولی کا فرمایا پروردگار تبارک وتعالی نی تحقیق شان یہہ ہے کہ تحقیق گذرا ہی حکم میرا کہ مردے نہین پہر آوینگی دنیا مین **ف** ع اسطرح کہ وہ جیتی رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرین اوسمین طاعات پس نہین منافی ہوئیکا زندہ ہونا بعضی مردونکا بسبب عیسی وغیرہ کی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین پہر کر آوینگی مردی ساتھہ التماس اور آرزو اپنی کی پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھہ شہید دجال کی یہی اور کہا سید جمال الدین نے کہ ضمیر انہم کی پہرتی ہی اہل حد کیطرف یا مطلق شہدا کیطرف تو کہ نہ اشکال لازم آوی ساتھہ قصہ عزیز کی **ترجمہ** پس اوتری یہہ آیۃ یعنی اوسکی حقمین اور اوسکی یارونکی حقمین کہ جو شہید ہوئی تہی احد مین اور گمان نہ کر تو مردہ اون لوگونکو کہ ماری گئی راہ خدا مین اخیر آیۃ تک نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع کہ اسکی آگی یون ہی بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنے بلکہ وہ زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس روزی دیی جاتی ہین اسحالمین کہ خوش ہین بسبب ملنے نعمتون الہی کی اونکو اور وہ خوشی کرتی ہین ساتھہ اون پسماندون کی کہ نہین ملی ونسی یعنی اور مومن بہائی کہ زندہ ہین بسبب اسکے کہ نہین ڈر ہی اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی یعنی آخرت مین معنی یہہ ہین کہ وہ خوش ہوتی ہین بسبب امن بسر ورا ونکی **وَعَنْهُ** قَالَ اسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ بہی روایت ہے جابر سی کہ کہا بخشش چاہی میری لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچیس بار نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کیی مجلسون مین اور موید ہے احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مولف نی کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہے انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سی ہین اور روایتین بہت اونسے منقول ہین حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اوسکی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ غزوونمین اور گئی شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا ہو گئی تہی روایت کین حدیثین اونسی خلق کثیر نی مری وہ مدینہ مین سن چوہتر ہجری مین چورانوین برس کے عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مرے اونکے

سے آخر یہی مری ہیں موجب اِس قول کی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پراگندہ بال غبار آلود صاحب دو پرانی کپڑوں کی نہیں پروا کیجاتی اونکی اور نہ التفات کیا جاتا ہے طرف اونکی بسبب حقارت اونکی اگر قسم کہا بیٹھیں خدا پر اعتماد کر کر یعنی قسم کہا ویں کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہے اونکو اون قسم میں اور کر دیتا ہے اوس کام کو یا قسم کہا دیں اپنی فعل پر کہ ایسا کچھہ کرینگے ہم تو مہیا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہے اونکو کہ کریں وہ فعل ترجمہ اونہیں سے براء بن مالک ہیں ف ع یہہ بہائی ہیں انس بن مالک کی ایک ماں اور ایک باپ سے فضلاء صحابہ اور دلیروں اور پہلوانوں اونکی سے ہیں حاضر ہوئی تھے اُحد میں اور اور جہادوں میں کہ بعد احد کی ہوئی اور یہہ بڑی قوی اور شجاع تہی کہ سو مشرکوں کو مقابلہ کی حالت میں اونہوں نے مارا ہے سوائے اونکی کہ شریک اوروں کی ہو کر مارا اونکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ شدید روز یمامہ کی اور شہید ہوئی بیسویں سال میں ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے دلایل النبوۃ میں وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ عَيْبَتِي الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَرِشِي الْأَنْصَارُ فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا عَنْ مُحْسِنِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو تحقیق خاص میرے اور محل سر و امانت میری کہ ٹہکانا پکڑتا ہوں میں طرف اونکی اہل بیت میرے ہیں ف ع معنے مفصل عیبہ کی پہلی فصل میں بیچ حدیث انس کے لکہی جا چکی ہیں اور وہاں یہہ لفظ انصار کی تعریف میں واقع ہوا ہے اور یہہ منافات نہیں رکہتا کہ اور غیر کی حق میں بہی وارد ہو خصوصا اہل بیت کہ بہت خاص ہیں ساتہہ اس صفت کے اور تحقیق دوست دلی میری انصار ہیں پس عفو کرو تم اونکی بدکاروں سے اور قبول کرو اونکی نیکوکاروں سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ أَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن نہیں رکہتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکہتا ہے ساتہہ اللہ کی اور روز آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے اونسی نقل کی ابو طلحہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سے سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچھہ کہ جانتا ہوں میں پارسا ہیں صبر کرنیوالے نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کی پاس اس حال میں کہ شکایت کرتا تہا حاطب کے نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نے یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ میں بیچ بسبب کثرت ظلم کرنیکی مجہہ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہوٹا ہے تو یعنی اس سبب سے کہ جزم کیا تو نے اور تاکید کر کر کہا تو نے نہیں داخل ہوگا آگ میں اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں نقل کی یہہ مسلم نے ف ع یعنی اور جو کوئی حاضر ہوے ہیں اون دونوں میں نہیں داخل ہوگا آگ میں جزما یا رجاءً یا اس سبب سے کہ دلالت کرتا ہے اوسکی ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالیٰ کا اوسکو بیچ عتاب کرنی اوسکی ساتہہ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنے کے یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء آخر آیہ تک وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ

ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اُسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کرتی ہین ابوہریرہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیۃ اور اگر موہنہ پہیرو تم یعنی ایمان لانیسی محمد پر کرا اور مدد کرنی دین اوسکیسی لاویگا خدا تعالی تمہاری بدلہ مین ایک گروہ کو سوای تمہاری پہر وہ گروہ نہین ہونگی مانند تمہاری یعنی بلکہ بہتر ہونگی تمسی عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نی کہ اگر رو گردانی کرین ہم ہمارے بدلی مین اور بجای ہمارے لائی جاوین وہ پہر نہین ہونگی وہ مانند ہماری پس مارا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کی پہر فرمایا کہ وہ لوگ یہہ ہی اور قوم اسکی یعنی فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کی یعنی آسمان مین تو البتہ لیتے اوسکو کتنی اشخاص فارس مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع لفظ فرس ساتہہ پیش فے اور جزم رے کی یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان اونکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کے ہین اور زیادہ ظاہر یہی اپنی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث آگی کی **وَعَنْهُ** قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بھی روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ذکر کیے گئی اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی تحقیق ساتہہ ان عجمیونکی یا بعض اونکی زیادہ اعتماد رکہتا ہون یعنی محافظت دین اور امانت مین بہ نسبت تمہاری یا بعض تمہاری کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی غریبونکی طیبی نی کہا کہ خطاب یہان قوم خاص کو ہی کہ اونکو کہا تہا مال کی خرچ کرنیکو جہاد مین پس اونہون نی تقاعد و تکاسل کیا اوسمین پہر تقدیر اسمین تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہی بہ نسبت اونکی اور ملا علی نی اسکی شرح بسط و تفصیل سی مع سند کی تونسی لکہی ہی بخوف درازگی کتاب کے اوسکو یہان نہین لکہا گیا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةً نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی علی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلا شبہہ ہر پیغمبر کی لیے سات آدمی ہوتی تہی بزرگ برگزیدہ اصحاب میں سے اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اوسکی کہ اوسکی ساتہہ ہوتی تہی اور دیا گیا ہون مین چودہ مرد کہ نجبا اور رقبا میرے ہین یعنی مجکو چودہ ملی ہین از راہ تفضلات کی کہا ہمنی کون ہین وہ چودہ مرد کہا حضرت علی نی وہ مین ہون اور دونون بیٹے میرے یعنی حسن اور حسین اور جعفر بن ابیطالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع کہا مولف نی کہ حمزہ بیٹی عبد المطلب کے ہین کنیت اونکی ابو عمارہ ساتہہ پیش عین کی چچا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت کی دودہہ شریک بہائی بہی تہی کہ دودہ پلایا تہا دونو صاحبونکو ثویبہ لونڈی ابی لہب کے نی اور وہ اسد اللہ تہی اسلام قدیمی رکہتی تہی کہ دوسرے سال میں بعد نبی ہونیکی مسلمان ہوئی اور بعضون نی کہا کہ اسلام لائی حمزہ بعد داخل ہونی رسول خدا صلعم کی دار ارقم مین بیچ چہٹی سال کی نبی ہونیسی پس عزت دی اللہ تعالی نی اسلام کو بسبب اسلام اونکیکی اور حاضر ہوئی بدر مین اور شہید ہوئی روز احد کی قتل کیا اونکو وحشی بن حرب نے اور آنحضرت سی چار برس بڑی تہی عمر مین کہا ابن عبد البر نی کہ نہین صحیح ہی یہہ میرے نزدیک اسلیے کہ دودہ شریک تہی رسول خدا صلعم کی لیکن یہہ کیونکر بنی مگر یہہ کہ دودہ پلایا ہو ثویبہ نی دونو صاحبونکو دو وقتون مین اور بعضون نی کہا کہ دو برس بڑی تہے حضرت سے انتہی اور باقی صاحبونکا احوال اوپر مذکور ہو چکا ہی **وَعَنْ** خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ

يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ

اور روایت ہی خالد بن ولید سی کہ کہا تہا درمیان میرے اور درمیان عمار کی کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مینی عمار سی کلام کرنی مین **ف** ح خالد بن ولید اکابر قریش سی تہی اور عمار بن یاسر موالی ور فقرا سی خالد نی اوسکو چہہ چشم حقارت سی دیکہا اور سختی کی اوسپر خالد کہتی ہین **ترجمہ** پس گئے عمار بارادہ اسکی کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سی پس آئی خالد **ف** ع یہہ کلام راوی کا ہی کہ جو خالد سی روایت کرتا ہی اور لفظ قال محذوف ہے دلالت کرتی ہی اسپر عبارت مابعد کی فقال خالد فخرجت اور میرک نی کہا احتمال ہی کہ یہہ کلام خالد سی ہو بطریق التفات کی **ترجمہ** اور عمار شکوہ کرتی تہی خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نی پس ہو گئی خالد کہ سخت کہتی تہی اور زیادہ نہین کرتی تہی مگر سختی کو اور حال آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپکی تہی بولتی نہ تہی پس روئی عمار یعنی بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب آپکی ہو رہ سکوت کرنی آنحضرت کی اور کہا عمار نی یا رسول اللہ کیا نہین دیکہتی ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کری عمار سی یعنی ساتہہ زبان کی دشمن کہیگا اوسکو خدا اور جو کوئی بغض رکہی عمار سی یعنی ساتہہ دل کی بغض رکہیگا اوسسے اللہ کہا خالد نی پس باہر نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سی بقصد راضی کرنی عمار کی بالکل پس نہ تہی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میری راضی ہونی عمار کی سی یعنی ایسا کام کرون کہ عمار مجہسی راضی ہو تو مجہ مین اور اوسمین محبت پیدا ہو پس ملا مین عمار سی ساتہہ تواضع اور انکسار اور تحفہ بہیجنی اور عذر کرنی اور گلی لگنی وغیرہ اسباب رضا کی پس راضی ہوئی عمار رضی اللہ عنہما وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ

اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیرون مین سی یعنی مانند شمشیر کی ہی کہ کہینچا اوسکو اللہ نی مشرکون پر اور مسلط کیا اوسکو کافرون پر یا صاحب سیف کا ہی حاصل یہہ کہ خوب لڑتی ہین کافرون سے اللہ کی راہ مین اور اچہا جوان اپنی قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سے تہی کہ نام ہی بدرجی کا قریش سی روایت کین یہہ دونون حدیثین احمد نی وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو ساتہہ دوستی چار شخصونکی یعنی علی الخصوص اور خبر دی مجکو کہ وہ سبحانہ وتعالی دوست رکہتا ہی اونکو عرض کیا صحابہ نی کہ نام بیان کیجئے اونکا ہمارے لیے یعنی تو کہ ہم بہی دوست رکہین اونکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی ایک ہی اونمین سی درحالیکہ فرماتی تہی آنحضرت اسکو تین بار یعنی واسطے آگاہ کرنی کے ساتہہ اسکی کہ وہ افضل ہین اونمین یا اسلیئے تین بار فرمایا کہ دوست رکہی اونکو بقدر تین اونکی اور ابو ذر اور مقداد اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجکو خدا نی ساتہہ محبت اونکی اور خبر دی مجکو کہ وہ دوست رکہتا ہی اونکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب حسن ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی عمر کہتی ابو بکر سردار ہمارے ہین یعنی بہتر اور افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابو بکر نی سردار ہمارے کو مراد رکہتی تہی عمر سردار دوسرے سی بلال کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح یہہ حضرت عمر نے بطریق تواضع کے کہا اسلیئے کہ عمر افضل ہین بلال سی بالاجماع اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ سرداروں سی ہی اور بعضون نی کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت

کو نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر متکلم مع الغیر کی واجب نہین ہے کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کی بس ہی اور ضمیر کنایت صحابہ سے ہی تب اول مین شامل
کل ہین اور ثانی مین اکثر اور اضافہ اس فقرہ مین واسطی تخصیص کے ہی یعنی سید ہی درمیان ہمارے وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ
لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ بلال نی کہا واسطی ابی بکر کی ف ح ع جسوقت کہ ابو بکر نی بعد وفات آنحضرت صلعم کی کہا بلال کو اور
درخواست کی کہ میری صحبت مین رہو اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کی لیے کہتا تہا اور بلال کو ابو بکر نی خرید اتہا اور کافرونکی ہاتہہ سی چہڑا کر آزاد کیا
تہا اور اونہون نی بعد وفات آنحضرت کی ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونیکا کیا تہا بسبب صبر کر سکی اوپر دیکہنی مسجد نبوی کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور
نہ کہہ سکنی اذان کی وسمین اوپر آگی آوینگا کہ بلال سید الابدال ہوئی اور جگہہ اونکی غالبا شام ہی حاصل یہہ کہ بلال نی ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت
کے اور ابو بکر مانع ہوئی اوسوقت مین بلال نی ابو بکر سی کہا ترجمہ کہ اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نی مجکو مگر اپنی نفس کے لیے یعنی نفس کے خوشی کی لیے تو نگاہ
رکہہ مجکو یعنی اپنی پاس و خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نی مجکو مگر واسطی خدا کی اور طلب رضا اور ثواب اوسکیکی پس چہوڑ دے مجکو ساتہہ عمل خدا
کے نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع یعنی چہوڑ مجکو تو خدا کی لیے کام کرتا رہون اور خلق سی کچہہ سروکار نہ رکہون اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نی
مجکو طاقت پیغمبر کی جگہہ دیکہنی کی بدون اونکی نہین اور بغیر اونکی یہان نہین رہ سکتا مین بیت چہ مشکل تر از ین بر عاشق زار کہ بی دلدار بیند جای دلدار
پس گئی بلال ہمراہ ایک لشکر کی کہ شام کو جاتا تہا اور دمشق مین بیسوین یا اٹہارہوین سال مین وفات پائی اور اس حدیث کو نخج کرنی بلال کی پہر رجوع کرنیکی طرف مدینہ
کے بعد دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین امر اذان دینی اونکیکی وسمین اور کانپنی مدینہ کی بسبب اذان اونکیکی پس کچہہ اصل نہین اوسکی وضعی معلوم ہوتی ہی
ذکرہ السیوطی فی الذیل وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ
إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ
مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيفُهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ
فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتَ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ فَإِذَا دَخَلَ
ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ فَأَطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ
فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ
وَفُلَانَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُهُ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلعم کی پاس پس کہا اوسنی کہ مجہی رنج و مشقت پہنچی ہی یعنی فقیر ہون رنج و مشقت اوٹہاتا ہون بہوک
وغیرہ سی کچہہ دو مجکو پس بہیجا آنحضرت نی کسیکو اپنی کسی بیوی کی پاس یعنی اسلیکی دریافت کری اگر کچہہ اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیے پس کہا اون بیوی
نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تجکو ساتہہ حق کی نہین ہے میری پاس یعنی قسم کہانی پینی کی چیز ہی مگر پانی پہر بہیجا آنحضرت نی کسیکو اور بیوی کی پاس پس
کہا اون بیوی نی بہی مانند اوسکی کہ کہا تہا پہلی بیوی نی یعنی اور اسیطرح سب بیویونکی پاس بہیجا اور کہا سب بیویون نی مانند اوسکی ف ع اور شاید کہ یہہ
حال ہوا ابتدا مین پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ کی اور حاصل ہونی غنایم اور اموال کی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ جو کوئی کہ مہمانی کری اوسکی
رحمت کریگا خدا تعالی اوسپر پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے کہا جاتا تہا اوسکو ابو طلحہ ف ع ح نام اونکا زید بن سہل انصاری ہی خاوند ام سلیم کے
کہ جوان تہی اسکے ترجمہ پس کہا ابو طلحہ نی مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس کہا لیگئے ابو طلحہ اوس شخص کو طرف گہر اپنی کی پس کہا ابو طلحہ نی

داخل ہو وی اپنی بی بی کی کہ وہ ان انس کی نہیں کیا ہی تیری پاس کچہہ طعام کہا اوسنی نہیں ہی کچہہ ہمارے پاس طعام مگر موافق قوت لڑکون میری کی **ف** ع یعنی چہوٹی لڑکون کی لیی کچہہ رکہہ چہوڑا ہی کہ اونکو بہوک لگتی ہی بار بار رات اور دن میں والا معلوم ہی ہی کہ نہین جاگ بڑی ہو گا رکہنا بچونکا اور کہلانا مہمانونکا ترجمہ کہا ابوطلحہ نی یعنی اپنی بیوی سی پس بہلاؤ اونکو ساتہہ کسی چیز کی اور سلا دی اونکو **ف** ع گویا ابوطلحہ نی قصد کیا کہ بچی نہ دیکہین کہانا مہمان کا اور کر خواہش کرین جیسا کہ عادت بچونکی ہوتی ہی ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس کہلاؤ اوسکو ظاہر کرین کہ ہم کہاتی ہین **ف** ع یعنی اوس طعام مین سے اسلیی کہ مہمان جب دیکہتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو اور مہمانکی سامنی آنا اونکی بیوی کا اسلیی ہوا کہ وہ بڑہیا تہین اور یہہ قصہ پردہ کی حکم ہونیسی پہلی کا ہی ترجمہ پس جسوقت کہ قصد کری مہمان اور پہیلا دی ہاتہہ اپنا تو کہ کہا دی پس اوٹہنا تو طرف چراغ کی اور اوسکی سنوارنی اور اوتہی اوسکی سنوارنی کی لیی پہر بجہا دینا تو اوسکی یعنی تو کہ اندہیرا ہو جاوی اور وہ ہماری نہ کہانی سی مطلع نہوں پس کیا اوس عورت نی ایسا ہی پس بیٹہے ہو یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان طعام پر اور کہایا مہمان نی اور رات گذاری ابوطلحہ نی اور اونکی بیوی نی بہوکی پس جب صبح کی ابوطلحہ نے آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نی یعنی بسبب معلوم کرنیکی نور کشف سی یا بطریق وحی سی البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نی یا کہا راوی نی کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سی یعنی نام ابوطلحہ کا اور اوسکی بیوی کا لیا اور راور روایتمین ابوہریرہ کی مانند اس حدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظ و معنی ہین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نی یعنی اوس روایتمین نہین کہا تعال لہ ابوطلحہ اور بیچ آخر اوس روایت کی یہہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی مہمانونکو یا اوروں کو اپنی نفسوں پر اگرچہ ہو اونکو حاجت وبہوک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ یَمُرُّوْنَ فَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھٰذَا یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ ھٰذَا وَیَقُوْلُ مَنْ ھٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰہِ ھٰذَا حَتّٰی مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اوتری ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک منزل مین پس گذرنی لگی لوگ یعنی ہمیرہ جانب سے پس فرماتی پیغمبر خدا صلعم اور پوچہتی کہ کون ہی یہہ کہ گذرتا ہی ای ابوہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا مین اوسکا نام و وصف پس فرماتی آنحضرت اچہا بندہ خدا کا ہی یہہ اور فرماتی آنحضرت اور شخص کے لیی کہ گذرتا کون ہی یہہ پس کہتا مین یہہ فلانا ہی پس فرماتی آنحضرت برا بندہ خدا کا ہی یہہ **ف** ح شاید کہ یہہ فرماتی اوس کسی کی لیی جاتی کہ وہ منافق تہی اسلیی کہ مومن کے لیی فرمانا اس بات کا آنحضرت سی دور تہا اور معمول تہا آپکا اگرچہ راہ ورش بد پر ہوا اور مومن خود اوسوقت مین ایسی بڑی نہتی کہ آپ ایسا کچہہ فرماتی اونکی حقمین اور اگر ہوں تو نہایت کم واللہ اعلم پس ہمیشہ اسیطرح سوال و جواب ہا ترجمہ یہانتک گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی یہہ خالد بن ولید ہی **ف** ع اور اسمین اشعار ہی اسپر کہ آنحضرت خیمہ مین تہی اور ابوہریرہ باہر تہی خیمہ کی ورنہ خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچہا بندہ خدا کا ہی یہہ خالد بن الولید ایک تلوار ہی اللہ کی تلواروں مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاکَ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سی کہ کہا کہا انصار نی ای پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیی تابعدار تہی اور تحقیق ہمنی تابعداری کی آپکی پس دعا کرو خدا سی کہ کری ہمارے تابعوں ہم مین سے **ف** ح یعنی ہمارے خلفاء و موالی کو بہی ہم مین سی کری کہ اونکو بہی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگونکو ہماری حقمین احسان کرنیکی کی ہے اونکو بہی شامل ہو جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوای اسکی جو مناقب و فضائل اور عنایتین اور کرامتین

ہمارے لیے فرمائی ہین وہ بہی اونمین شریک ہون یا معنی یہہ ہین کہ دعا کیجی اکر کی ہمارے تابعونکو ہمسی یعنی متصل ساتہہ ہمارے اور پیرو ہماری نیکی کرنیمین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہمارے کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین اتبعوہم باحسان ترجمہ بس دعا کی آنحضرت نی ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ کرنی اتباع اونکی کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا نہین پہچانتی ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبایل عرب سے کہ بہت ہون شہید اونکی اور بہت عزیز ہون روز قیامت کے انصار سی کہ شہید اونکی بہشت ہونگی اور عزیز تر ہونگی یعنی روز قیامت کی متحقق ہوگا کہ کس کثرت سی وہ ماری گئی ہین اور کیا عزت ہوگی اونکو اور کہا انس نے ماری گئی انصار سی روز احد کی ستر شخص **ف** ع ظاہر مراد یہہ ہے کہ انصار اور مہاجرین کی لوگ ملکر ستر ماری گئی ایسی ہی روایت کی ہی ابن مندہ نی کہ علماء حدیث اور سیر ہی حدیث ایسی ہی کہ قتل کیے گئی انصار مین سے روز احد کی چونسٹہہ شخص اور مہاجرین چہہ شخص ترجمہ اور ماری گئی روز بیر معونہ کی ستر شخص کہ اونکو قاری کہتی تہی اور قصہ اونکا سیر کی کتابون مین مذکور ہی اور ستر شخص ماری گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابوبکر کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب کے قوم کی ساتہہ لڑنیکو گئی تہی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اٰلَافٍ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سے کہ کہا تہی عطا بدر والونکی پانچ پانچ ہزار یعنی جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئی تہی اونکی ہر شخص کو بیت المال مین سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تہی اور کہا عمر نی البتہ فضیلت دیتا ہون مین اونکو اونکی غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یعنی عطا مین اونکی کامل ہونین بخلاف غیر اونکیکی اور مین بہی فضیلت دیتا ہون اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ کروتمین اس مقدار پر

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ

یہہ باب ہے بیچ بیان ذکر کرنی نامون اون صحابہ اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیے گئی ہین بیچ کتاب جامع کی واسطی بخاری کی **ف** ح جاننا چاہیے کہ بخاری نے نام ایک جماعت کی اہل بدر سی کہ اپنی کتاب مین اونکو ذکر کیا ہی اور اونسی حدیثین لایا ہی ایک باب علیحدہ مین بطریق اجمال مفصل کی لایا ہی تو ساتہہ معرفت فضیلت سبقت اور رجحان اونکیکی اوپر غیر اپنی کی جدی اوپر دعا ساتہہ رحمت و رضوان کی کیجاوی اور کہا ہی علمائی کہ دعا وقت ذکر اونکیکی صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف ہجا کی کیا ہی سوائے رسول خدا صلعم اور خلفاء اربعہ کی کہ اونکو مقدم کیا ہی اور باقی کو ترتیب حروف ہجا کی لایا ہی اور مولف نی بہی اوسی روش پر اتباع اوسکا کیا ہی انتہی اور ملا علی قاری نی کہا کہ یعنی یہہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری مین حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہون عثمان بہی نہ اونکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ اونکا کہ نہین ذکر کیے گئی اوسمین اصلا کہا میرک نی کہ مراد اونسی کہ جنکی نام ذکر کیے گئی ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری مین خواہ روایت اونسی ہی یا اونکی غیر سی یا بیچ کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین نہ ذکر اونکا بدون صریح کرنی اسکی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین اور ساتہہ اسکی جواب پا گیا ہی نہ ذکر کرنی اوسکی بیچ ابو عبیدہ بن الجراح کو ایسی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری مین کتنی جگہہ مگر یہہ کہ نہین واقع ہوا ہے اوسمین صریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا بیچ روایت ابی داؤد کی ابن عمر سی کہ آنحضرت صلعم نکلی روز بدر کی ساتہہ تین سو اور پندرہ آدمیونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مشرکین ہزار تہی اور صحابہ تین سو اور ستر ہ بیس اول ذکر اونکی اور پیشوا اور سردار سب کے اور تمام عالم کی لوگون کی اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نبی محمد بیٹی عبد اللہ کے ہاشمی **ف** ع شروع کیا حضرت کے ذکر سی تیمنا اور تبرکا یا واسطی فخر تو ہم اسکے کہ وہ نہین تہی ساتہہ اونکی اور ولادت آپکی بیچ سال فیل مین اور بعثت آپکی شروع چالیس برس پر ہوئی اور دور نبوت آپکا تیئیس برس

اور عمر ان کی تریسٹھ برس کی اپنے سردار سید رسولوں کی اور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ اتباع و ازواج اجمعین عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقِ الْقُرَشِیُّ

ف عبداللہ بیٹے عثمان کی ابوبکر صدیق قرشی تیمی بن مرہ میں جمع ہوا اونکا ساتھ آنحضرت کی پانچویں دادا میں یعنی پانچویں پشت میں نسب اونکا اور حضرت کا ملتا ہے نام انکا
جاہلیت میں عبد رب الکعبہ تھا اور آنحضرت نے اونکا نام عبداللہ اور عتیق رکھا اور کنیت اونکی ابوبکر اور بعضوں نے کہا کہ عتیق قدیمی نام انکا تھا کہ
اونکی ماں بچہ نہ جیتا تھا اور جب یہ پیدا ہوئے تو ماں انکی انکو خانہ کعبہ کی آگے لیگئی اور کہا کہ خدایا اسکو موت سے آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضوں نے
کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن اور جمال روی اور اچھی ہونے قوم اونکی کہتی تھی اسلیے کہ عتق یعنی کرم اور جمال اور نجابت کی بھی آیا ہے اور اتفاق
کیا ہے امت نے اوپر نام رکھنے اونکی ساتھ صدیق کے بسبب جلدی کی تصدیق کرنے اونکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنے اونکی سچ کو تمام احوال
میں رضی اللہ عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تھا بیچ سال فتح مکہ کے ایمان لائے اور چودھویں سال میں حضرت ابوبکر کی چھ مہینے اور چند روز
بعد وفات پائی اور عمر اونکی ستانویں برس کی تھی اور خلافت صدیق کی دو سال و چند مہینے رہی اور عمر اونکی تریسٹھ برس کے موافق عمر آنحضرت صلعم
کے اور تھے وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش روی تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور اونکی رخسارہ نمین گین تھین سر عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
الْعَدَوِیُّ ف عمر بیٹے خطاب کی عدوی قرشی اولاد عدی بن کعب سے ہیں آٹھویں یا نچ واسطے انکی آنحضرت کی ساتھ جمع ہوتے ہیں اور اشراف قریش سے تھے اور جاہلیت
میں سفارت اور رسالت اونہیں کی نام مقرر تھی یعنی نامہ و پیغام انہیں کی ہاتھ سرداروں وغیرہ پاس کفار بھیجتے تھے لا، سفید روی سرخ چشم
بلند قد تھے اور اونچے تھے لوگوں سے ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہیں اور لوگ پیادہ ہیں لی وزوہب بن منبہ نے کہا کہ وصف اونکا توریت
میں یوں آیا ہے کہ قرن حدید شدید امین یعنی وہ بمنزلہ چھوٹی پہاڑ کی ہے تیز ہے سخت ہے اور امانت دار ہے اور فاروق لقب اونکا ہے بسبب فرق کردینے
اونکی درمیان حق و باطل کی اور کفر و اسلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانے اونکی اور مہیب اور شجاع تھے پہلے آنحضرت سے آگے
آگے ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کریں تو تلوار گلے میں ڈالی اور کمان کا چلہ چڑھایا اور ہاتھ میں تیر لیے اور کعبہ میں آئے سردار قریش کی سب وہاں حاضر
تھے پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور قریش کی حلقوں پر جدا جدا آئے اور کہا برے ہوں مونہہ تمہارے جو کوئی چاہے کہ روئے اوسکو ماں اوسکے
اور یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ ہو بیوی اوسکی تو چاہیے کہ آوے اور مجھے ملے پیچھے اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچھے نہ جاسکا خلافت اونکی ساڑھے دس
رہی اور عمر اونکی تریسٹھ سال کی ہوئی بسبب قول مشہور کے عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِیُّ خَلَّفَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی ابْنَتِہٖ رُقَیَّۃَ وَضَرَبَ لَہٗ بِسَہْمِہٖ
ف عثمان بیٹے عفان کے قرشی پیچھے چھوڑ گئے انکو حضرت مدینہ میں وقت بیٹی اپنی کے کہ نام اونکا رقیہ تھا اور لگایا اونکے لیے حصہ اونکا ف حضرت رقیہ حضرت عثمان کی نکاح میں تھیں جب حضرت
رقیہ بیمار تھیں پس عثمان رض کو آنحضرت نے واسطے بیمار داری اور خبر گیری بی بی رقیہ کی چھوڑا اور بدر کی غنیمت میں انکا حصہ لگایا اور اسی طرح
کر اونکو اہل بدر سے گنا اور تولد اونکا چھٹے سال میں ہے سال فیل سے اسلام لائے پہلے داخل ہونے دار ارقم میں بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی
اور اسلام اونکا ابوبکر کی دعوت یعنی ترغیب سے تھا اور جب اسلام لائے تو اونکی چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نے اونکو باندھا اور قید کیا اور کہا باپ دادا
دین چھوڑ کر نئے دین میں آیا تو واللہ نہیں چھوڑونگا میں تجکو جب تک کہ نہ چھوڑیگا تو اس دین کو کہا عثمان رض نے اس دین کو ہرگز نہیں چھوڑونگا اور اس
سے جدا نہیں ہوسکتا تو جو کچھ چاہے کر جب حکم نے سختی و مضبوطی اونکی دین کی دیکھی تو چھوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلعم کی پہلے زمانہ نبوت سے حضرت
عثمان کی نکاح میں تھیں اور غزوہ بدر میں مریں اور بعد اونکی ام کلثوم سے آنحضرت نے نکاح کردیا اور نوین سال ہجری میں وہ بھی مریں پس کہا آنحضرت نے اگر
ہوتی میری پاس تیسری بیٹی تو دیتا میں اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوائے اونکی ایسا نہ تھا کہ دو بیٹیاں کسی پیغمبر کی اوسکی نکاح میں ہوں اور اسی
سبب سے ذوالنورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تھے حضرت عثمان میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور اونکی مونہہ پر نشان تھے چیچک کے بزرگ ریش

سنتے خوبصورت لوگونمین اور فرمایا آنحضرت نے ام کلثوم کو کہ نکاح کیا بیٹی تیرا ساتھہ اوسکی کہ بہت مشابہ ہی لوگونمین ساتھہ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتھہ
باپ تیری محمد کی صلعم اور تھی حیا اونکی اس درجہ کی گہر کی اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتی تہی اور حیا سی پیٹھ اپنی سیدھی نہین کر سکتی تہی اور شہید ہوئی درمیان
مین ایام تشریق کی سنہ پینتیس مین اور خلافت اونکی تیران سال رہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسی برس کے اور بعضون نے اٹہاسی برس اور چہاسی برس کی بہی
کہے ہین عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الهَاشِمِيُّ ت علی بیٹے ابی طالب کے ہاشمی ف ع م پیغمبر خدا کے چچا کے بیٹے تہی اور بہائی کی ساتھہ ہوا تہا کہ یعنی بہائی چارہ بہی انسی ہوا تہا اور
خاوند فاطمہ زہرا رض کی اور باپ حسن اور حسین کی اور اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوی دو ہاشمیونسی اور قدیم الاسلام تہی اور بقول جماعہ کثیر کی صحابہ سی اول
اسلام بہی لائی ہین اور کہا ہی ثعلبی نے کہ سنیچر ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی رض منگل کو اور عمر اونکی اوسوقت تین برس کے تہی یا سات برس
کے اور امین اور شریف اور ہادی اور مہدی اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانین اور ابو تراب اونکی لقبونمین سی ہین اور تہی وہ رض میانہ قد نہایت گندم
گون بال بسر کی کشادہ دہن بدن پر بال بہت تہے روشن چہرہ چمکتا جمال بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گہنگہے تہی ڈاڑہی اونکی اور طویل اور عریض
تہے خوب صورت خندہ دہن تہی مانند چاند چودہوین رات کی قوی دل شجاع منصور یعنی اللہ کی مدد ہوتی تہی اور فتح یاب ہوتی تہی جہان لڑنیکو جاتی
واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ وکرم وجہہ ابن عباس سے روایت ہی کہ علی رض نے نیزہ لیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کا روز بدر کی اور کہا حکم نے
کہ نیزہ لیا اونہون نے روز بدر کی اور سب غزوونمین روایت کیا اوسکو احمد نے مناقب مین مدت اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی جمعہ کو وقت
سحر کی ستروین رمضان سن چالیس مین اور عمر اونکی ترسیٹھہ برس کے صحیح و مختار ہی پہر جاننا چاہیے کہ مصنف نے یہانتک رعایت کی مراتب رتبہ کے پہر اعتبار
کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا إِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ ت ایاس بیٹے بکیر کی ف ح اور بعضی نسخون مین البکیر الف لام سی ہی اور ایاس ساتھہ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی آخر
مین سین مہملہ اور بکیر ساتھہ پیش بے رفتح کاف اور جزم تحتانیہ کی تصغیر بکر کی اور بعضون نی روایت بخاری سی بکیر ساتھہ زبر بے اور تشدید کاف کی ضبط
کیا ہی یہہ لیثی ہین مہاجرین اولین سے حاضر ہوئی بدر مین اور اون جہادونمین کہ بعد بدر کی ہین اور تہا اسلام اونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر کا دار ارقم میں
اور وہ اور اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی ہی اور اہل بدر سی وفات اونکی سن چونتیس مین ہوئی بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ
الصِّدِّيقِ ت بلال بیٹے رباح کی غلام آزاد ابوبکر صدیق کے ف ح موذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہے اور بعضون نے ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نی ابو عبد الکریم
اور بعضون نی ابو عامر اور ماں اونکی حمامہ ساتھہ زبر حا مہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام ہین پہلی اسلام مکہ مین اونہون ہی نی ظاہر کیا اور عذاب کیے گئے
دین خدا مین اور آسان ہوا اونپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تہا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کی ہاتہہ سی مارا گیا اسکا
طویل ہی اور کہینچتا تہا اونکو مالک اونکا امیہ لوہی کی زرہ مین اور ڈالدیتا آفتاب مین اور کوٹتا تہا اونکو لکڑی سی پس ابوبکر صدیق نے اونکو خرید کیا
اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نے اونکو بیچ سال فتح کی ساتھہ کہنی اذان کی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہین اور بس ہے اونکی فضیلت مین کہ آنحضرت
نے فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تہی بلال رض سخت گندم گون دراز قد
بہت بال والی وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون نی کہا اٹہارویں سال مین اور عمر اونکی کچہہ اوپر ساٹھہ برس کی تہی اور بعضون نی کہا ستر
برس کی اور کچہہ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل مین بہی گذرا ہی حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ الهَاشِمِيُّ ترجمہ اور حمزہ بیٹے عبد المطلب
کے ہاشمی ف رح اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ بہی آیا ہی اور ماں اونکی ہالہ بیٹی وہیب کی بہن آمنہ بنت وہب کے کہ جو والدہ تہین آنحضرت کی
پس یہہ خالہ زاد بہائی بہی تہی حضرت کی اور تہی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دیکہا
سننے ملائکہ کو کہ غسل دیتی ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہہ بہی آیا ہی کہ لکہی ہوئی ہین وہ نزدیک خدا تبارک وتعالی کی ساتوین آسمان

بن حمزۃ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حَاطِبُ بْنُ اَبِی بَلْتَعَۃَ حَلِیفٌ لِقُرَیْشٍ ترجمہ حاطب بیٹے ابی
بلتعہ کی ہم قسم قریش کی ف ح کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہی حاضر ہوئی بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ بعد انکی ہوئی وفات بائی سال
تیسری مین بیچ مدینہ کی اور عمر اونکی پینسٹھ برس کی ہوئی اور قصہ ونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب مین گذر چکا اَبُوْ حُذَیْفَۃَ بْنُ عُتْبَۃَ بْنِ
رَبِیْعَۃَ الْقُرَشِیُّ ترجمہ ابو حذیفہ بیٹی عتبۃ بن ربیعہ کی قریشی ف ح اور اونکی نام مین خلاف ہی اور مشہور یہہ ہی کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن
عبد شمس ہی فضلا صحابہ سی اور مہاجرین اولین سی تہی دونون قبلونکیطرف نماز اداکی اور دو ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف اور تہا اسلام اونکا
پہلے داخل ہونیکی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اوسکی بعد کی غزوونمین شہید ہوئی روز یمامہ کی اور عمر اونکی تریپن یا چون برس کی تہی حَارِثَۃُ
بْنُ رُبَیِّعٍ الْاَنْصَارِیُّ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَۃُ بْنُ سُرَاقَۃَ ترجمہ حارثہ بیٹی ربیع کی انصاری ف خ ربیع ساتہہ پیش ر کی اور زبر ب اور زیر ی مشددکی
اور بعضون نی ساتہہ زبر ر اور زیر ب اور تخفیف کی بہی ضبط کیا ہی اور صحیح اول ہی ہی ترجمہ شہید ہوئی روز بدر کی اور یہہ حارثہ ہی بیٹا سراقہ کا
تہا یعنی وقت شہید ہونیکی بیچ نظر کرنیوالونکی ف ح ربیع نام اونکی ماں کا ہی اور سراقہ نام اونکی باپ کا اور تہا حارثہ نظر کرنیوالونمین نہ قتال کرنیوالون
مین جیسکہ احمد و نسائی نی روایت کیا ہی اور حواشی مین لکہا ہی کہ تہا وہ اون لوگونمین سی کہ بلند جگہہ پر کہڑی تہی تو اوپر احوال دشمنون کی نظر
کرین اور خبر دین نظارہ ساتہہ زبر نون کی اور تشدید ظ کی وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور یہہ حارثہ نوجوان تہی کہ واسطی نظارگی کی معرکہ مین
کہڑی تہی ناگہان ایک تیر پہنچا کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم نہ تہا حلق مین انکی لگا پس ماں اونکی آنحضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق جانتی ہو
تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بنسبت میری کہ کسقدر چاہتی تہی مین اوسکو اور کسقدر تعلق تہا مجکو ساتہہ اوسکی اگر بہشت مین گیا ہی تو صبر کرون اور اگر دوزخ
مین گیا تو روؤنمین اوسپر جتنا ہوسکی مجسی اور ایک روایت مین ہی اگر دوزخمین ہی تو دیکہیگا خدا مجسی جو کچہہ کہ روؤنگی مین اوسپر پس فرمایا آنحضرت نی ای
ام حارثہ وہان ایک بہشت نہین ہی کتنی ہی بہشتین ہین اور پڑا ہی ورتیرا بیٹا فردوس اعلی مین ہی پس کہا اوسکی ماں نی کہ صبر کرونگی مین اوسپر خُبَیْبُ
بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ خبیب بیٹے عدی کی انصاری ف ح ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر ب پہلی کی اور جزم ی کی حاضر ہوئی بدر
مین اور قید میں گئی غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسری کی ہجرت سی اور مکہ مین لیگئی اونکو مشرک پس خریدا اونکو حارث بن عامر کی بیٹون نی اور خبیب نے قتل کیا تہا
حارث کافر کو روز بدر کی پس خریدا خبیب کو حارث کے بیٹون نی تو کہ قتل کرین اوسکو پس رہی وہ قیدی اونکی پاس پہر سولی پر کہینچا اونکو تنعیم مین اور
اول سولی پر اسلام مین یہی کہینچی گئی ہین اور اول انہون نے ہی نی جاری کیا طریقہ اداکرنی دو رکعت کا وقت قتل کی اور قصہ اوسکا عجیب ہے چنانچہ مذکور ہے
بیچ صحیح بخاری کے مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ وقت قتل کی کہتی تہی خداوندا مین کسیکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہنچادی تو پہنچا سلام میرا
اونکو صلی اللہ علیہ وسلم پس جبرئیل آنحضرت کے پاس آئی اور سلام اونکا پہنچایا ساری حدیث نقل کی راوی نی خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَۃَ السَّہْمِیُّ
ترجمہ خنیس بیٹی حذافہ سہمی کی ف ح خنیس ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر نون کی اور جزم ی کی اور سین مہملہ کی آخر مین قریشی تہی اور مہاجرین مین
سے تہی حاضر ہوئی بدر مین بعد ہجرت کرنیکی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی احد مین پہر مدینہ مین آئی اور بسبب زخم کی کہ رکہتی تہی جان دی اور وہ خاوند تہی
حفصہ عمر بن الخطاب کے بیٹی کی پہلی آنحضرت صلعم کی رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹی رافع کی انصاری ف ع رفاعہ ر کی زیر
سے بدری ہین اور باپ اونکی سردار تہی اپنی قوم کی اور بہائی اونکا مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور تمام جہاد مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور حاضر ہوئی ساتہہ علی رضہ کی جنگ جمل اور جنگ صفین مین اور مرے بیچ اول امارت معویہ کی رِفَاعَۃُ بْنُ عَبْدِ
الْمُنْذِرِ اَبُوْ لُبَابَۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹی عبد المنذر کی ابو لبابہ انصاری ف ع م پہر آگی ہین اور سردار اونمین سے تہی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور تمام جہاد مین

قدیم الاسلام کہ اسلام لائی پہلی بائی کی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی تمام جہادونمین ہمراہ آنحضرت کے اور ہی غزوہ بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبید اللہ کی کہ واسطی خبر لینی
قافلہ قریش کی گئی تہی گندم گون دراز قد جمع ہوتی ہین ساتھہ آنحضرت کی گیارہوین پشت مین بیچ کعب بن لوی کی اور اسلام لائی وہ بیس برس کی عمر
اور کہا دیکہا مینی اپنی کو کہ باندہا تہا مجکو عمر نی اسلام لانی پر اور اسلام لائین بیوی اونکی فاطمہ بیٹی خطاب کی پہلی اپنی بہائی عمر بن الخطاب کے اور مری وہ عقیق
مین قریب مدینہ کی سن اکیاون یا باون مین اور عمر اونکی کچھہ اوپر ستر برس کی ہوئی اور اونکی باپ زید بن نفیل نی جاہلیت مین دین ابراہیم اختیار کیا
تہا اور ذبایح مشرکون کی سی پرہیز کیا تہا اور آنحضرت سی بہی پہلی اوترنی وحی کی ملاقات کی اور اونکو موحد الجاہلیت کہتی تہی سَہلُ بْنُ حُنَیْف
الأنصاری ترجمہ سہل بن حنیف انصاری کی ف ح بدر اور احد اور اور جہادونمین حاضر ہوئی اور روز احد کی ساتھہ آنحضرت کی ثابت رہی اور
بعد آنحضرت کے مصاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رہی امیر المومنین نی اونکو مدینہ مین خلیفہ کیا پہر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین بیچ سن اڑتیس کے
وفات پائی اور علی نی اونپر نماز ادا کی ظُہَیْرُ بْنُ رَافِعٍ الأنصاری وَاَخُوْہُ ترجمہ ظہیر بیٹی رافع کی انصاری اور بہائی اونکی ف ظہیر
ساتھہ زبر ظا معجمہ کی اور ملا علی نی کہا ساتھہ تصغیر کے اور بہائی ظہیر کے خدیج بن رافع اور ملا علی قی کہا مظہر نام تہا اونکا ساتھہ پیش میم اور زبر ظا کی اور
زیر ہ مشدد کی دونون اہل بدر سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد بدر کی ہوئی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْھُذَلِیّ ترجمہ عبداللہ
بن مسعود ہذلی ف ع ساتھہ پیش ہ کی اور زبر ذال کی نسبت ہی طرف قبیلہ ہذیل کی غیر قبایل قریش سی اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ
الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّھْرِیّ ترجمہ عبدالرحمن بیٹی عوف کی زہری ف ح اولاد زہرہ بن کلاب سے جمع ہوتی ہین ساتھہ آنحضرت صلعم کی کلاب
بن مرہ مین چہہ واسطی کر اور تہا نام اونکا جاہلیت مین عبد الکعبہ پیدا ہوئی دس برس بعد سال فیل کی اسلام لائی ابو بکر صدیق کی ہاتہہ پر ابتدا اسلام
مین اور اونکی مان بہی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی اونہون نی حبشہ کو دو ہجرت اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادونمین ساتھہ آنحضرت کی اور ثابت
رہی روز احد کی اور پہنچی اونکو بیس زخم یا زیادہ اور ادا کی رسول خدا نی اونکی پیچہی نماز ایک سفر مین اور تمام کی آپ نے نماز جو کچہہ کہ باقی رہی تہی حسب
حکم مسبوق کا ہی مگر غزوہ تبوک مین نہین گئی اور تلافی کی اوسکی ساتھہ تصدق کرنی چار ہزار دینار کی راہ خدا مین بعد ازان ساتھہ چالیس ہزار
دینار کی اور سوار کیا لوگونکو پانسو گہوڑون پر راہ خدا مین پہر پانسو اونٹ پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
تہا اکثر اموال اونکا تجارت سی اور مناقب اونکی بہت ہین اور تہی وہ رض دراز قد نیک چہرہ سرخ سفید لنگڑی ہو گئی تہی بسبب تیرون کی کہ اونکی
پانو مین لگی تہی اور تہی اغنیا صحابہ سی اور وقت ہجرت کہ نکلی مدینہ کو فقیر تہی اور یہہ خیر و برکت اونکو مدینہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار
بیبیان رکہتی تہی اور صلح کی گئین وہ چوتہائی آٹہوین حصہ پر کہ حق اونکا تہا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ہر ایک
کے لیے اہل بدر مین سے چار چار سو دینار سکے دینی کی اور تقسیم کے گئی میراث اونکی ایکہزار اور ساٹہہ تقریر پر پہنچی ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب
سنے اونہون نی حدیث عائشہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا دیکہا مینی عبدالرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہین بہشت مین اور پہنچتی ہین اوسمین
بطریق حبو کی کہ لڑکونکی چال ہی سرین پر تصدق کیی ساتہہ تمام قافلہ کے کہ شام سی آیا تہا سات سو اونٹ بالانون اور جہولون سمیت بسبب شکرانہ
اوس بشارت دخول جنت کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ کو دراز ادا کرتی تہی نماز کو پہلی ظہر سی اور روایت ہی کہ وقت وفات کی وہ بیہوش ہوئی اور
جب ہوش مین آئی تو کہا کہ آئی میری پاس دو فرشتی سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگی حاکم عزیز امین کی لیجاتی ہین ہم پس دو فرشتی اور آئی اور کہا
کہ انکو کہان لیی جاتی ہو اونہون نی کہا لیجاتی ہین ہم اسکو آگی عزیز امین کی اون فرشتون نی کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہی سعادت نی اسمین
جسوقت کہ ماں کی پیٹ مین تہا روایت کیا اوسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نی اور وہ فتوی دیا کرتی تہی ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی عہد مین

اور وفات پائی حضرت عثمان کی خلافت مین اور جب وفات پائی تو حضرت علی نے کہا کہ جا ای ابن عوف کر صاف جنید دور دی راہ دی مناقب انکی
بہت مین اور اونکی اسلام لانیکا قصہ غریب ہے اسمار الرجال مین اوسکو نقل کیا ہی ہمنی عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَيْشِيّ ترجمہ عبیدہ بیٹی
حارث کی قریشی ہیں ح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضون نی کہا کہ ابو معویہ عبیدہ بیٹی حارث کی بیٹی عبد المطلب کے بیٹی عبد مناف کی آنحضرت سی
دس برس بڑے تہی اسلام لائی پہلی آنیکی دار ارقم مین اور ہجرت کی اونہون نی ساتہہ دو بہائیون اپنی کی کہ طفیل اور حصین نام رکہتی تہی اور لڑی
روز بدر کی ولید بن عتبہ سی اور دو دو چوٹین ہوئین درمیان اونکی اور مری عبیدہ اوس سی اور مارا گیا ولید بہی اوسی روز روایت کی اوسنی علی
بن ابیطالب نی عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيّ ترجمہ عبادہ بیٹی صامت کی انصاری ف ح انصار کی سردارون مین سی تہی حاضر ہوئی
عقبہ اولی اور ثانیہ اور ثالثہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور یہہ ایک شخص تہی اونمین سی کہ جنہون نی جمع کیا قران کو رسول خدا
صلعم کی عہد مین اور تہی دراز قد جسیم خوبصورت بہیجا اونکو عمر رض نی شام مین قاضی و معلم کر کر پس حمص مین اقامت کی بعد ازان فلسطین مین آرہی اور
رملہ مین وفات پائی اور بعضون نی کہا بیت المقدس مین سن چونتیس مین اور عمر ہوئی اونکی بہتر برس کی اور بعضون نی کہا کہ معویہ کی زمانہ تک باقی تہے
عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کی ف ح ع انصاری ہین حاضر ہوئی بدر مین اور سکونت
اختیار کی مدینہ مین اور نہ اولاد مری مدینہ ہی مین بیچ اخر ایام معویہ کی اور تہی قدیم الاسلام اور یہہ اون لوگون مین سی ہین کہ نازل ہوئی اونکی حق مین و ترٰی
اعینہم تفیض من الدمع یعنی اور دیکہتا ہی تو انکہین اونکی کہ جاری ہین اونسی آنسو اور روایت کی حضرت سی ایک حدیث کہ فرمایا نہین ڈرتا ہون مین تمپر فقر سی
ڈرتا ہون مین فراخی دنیا سی الخ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيّ ترجمہ عقبہ بیٹی عمرو کی انصاری ف ع ح کنیت اونکی ابو مسعود ہی اور
بدری ہین مشاہیر صحابہ سی حاضر ہوئی عقبہ ثانیہ مین اور جمہور کہتی ہین کہ نسبت اونکی طرف بدر کی بسبب سکونت کی ہی کہ وہان رہتی تہی نہ بسبب حاضر ہونیکی
جنگ بدر مین وفات پائی حضرت علی کی خلافت مین اور بعضی کہتی ہین بعد اوسکی سن اکتالیس یا بیالیس مین عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنْزِيّ ترجمہ
عامر بیٹی ربیعہ کی عنزی ف ح ساتہہ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کے اور زکی نسبت ہی عنزہ کیطرف کہ اونکی اجداد سی ہی اور جامع الاصول مین العنوی
ساتہہ غین معجمہ اور واو کی حلیف بنی عدی ہی اور سالہای سکی نسبت مین عدوی بہی واقع ہوا اور کاشف مین حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونون
ہجرتین اور حاضر ہوئی بدر مین اور سب جہادون مین اور اسلام لائی پہلی عمر رض کی اور وفات پائی سن ستائیس یا بتیس یا چھتیس مین اور قول اول مشہور تر ہے
اور ثانی موافق تر ہی ساتہہ اوس مضمون کی کہ کاشف مین کہا کہ مری پہلی عثمان کی عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيّ ترجمہ عاصم بیٹی ثابت کی انصاری
ف ح حاضر ہوئی بدر مین اور وہ شخص ہین کہ نگاہ رکہا اونکو زنبورون یعنی بہڑون نی جسوقت کہ چاہا مشرکون نی کہ سر اونکا کاٹ لین بسبب اسکی
کہ مار ڈالا تہا اونہون نی کسی سردار کو اونکی سردارون مین سی اور اونہون نی دعا کی تہی خدا عز و جل سی کہ ہاتہہ مشرک کا مجکو نہ پہنچی پس بہیجا خدا تعالے
نے زنبورون کو پس بچایا اونکو مشرکون کی ہاتہہ سی اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور اونکو لیگئی اور یہہ قضیہ غزوہ رجیع مین ہوا اور وہ جد یا ذری عاصم بن
عمر بن الخطاب کے ہین رضی اللہ عنہما عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيّ ترجمہ عویم بیٹی ساعدہ کی انصاری ف ح حاضر ہوئی دونون عقبون اور
بدر مین اور تمام غزوون مین اور وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اور عمر اونکی پینسٹہہ یا چہاسٹہہ برس کی ہوئی رضی اللہ عنہ
عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيّ ترجمہ عتبان بیٹی مالک کی انصاری ف ح حاضر ہوئی بدر مین روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور اونسی روایت کی انس ابن مالک اور محمود بن ربیع نی اور تہی وہ نابینا اور قوم اونکی عذر کر نیکا آنیسی مسجد مین اور آنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا اونکی گہر مین اور ادا کر نی نماز کا اوسمین تو کہ اوسکو جگہہ نماز کی پکڑین مذکور ہی صحیح بخاری مین اور وہ خزرجی سلمی ہین معویہ کی زمانہ مین وفات پائی

قُدَامَۃُ بْنُ مَظْعُوْنٍ ترجمہ قدامہ بیٹی مظعون کے ف ح ساتھہ زبر میم اور جزم ظ معجمہ کی اور عین مضموم کی اور قدامہ ساتھہ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کی قریشی ہین ماموں عبد اللہ بیٹے عمر کی رضی اللہ عنہم ہجرت کی حبشہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عامل کیا اونکو عمر بن الخطاب نے بحرین کا بعد ازان معزول کیا روایت کی ہی اونسی عبد اللہ بن عمر نی اور وفات پائی سن چھتیس مین اڑسٹھہ برس کی عمر مین قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ قتادہ بیٹی نعمان کی انصاری ف ح ع صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا حافظ مفسر حافظہ خوب رکہتی تہی پنجا... تہن کہ جو سنتی تہی ہو لیتی تہی روایت رکہتی ہین انس بن مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سے اور یہہ قتادہ صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی جہادونمین مری سنہ تیئیس مین اور نماز پڑہی اونپر عمر رضی نی اور تہی فضلا صحابہ سی مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف ح ع ساتھہ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین وہ اور باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتھہ معاذ بن عفراء کی ابو جہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم مین ہو چکا ہے مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاَخُوْہُ ترجمہ معوذ بیٹی عفراء کی اور بہائی اونکی ف ح یعنی معاذ بن عفراء اور معوذ ساتھہ پیش میم اور زیر عین اور زیر واو مشددہ کی اور عفراء ساتھہ زبر عین مہملہ اور جزم ف کی اور ممدودہ کی نام اونکی ماں کا ہی اور نام اونکی باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابو جہل کا ہی باعانت اپنی بہائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور مارے گئی اور معاذ باقی رہی اور اور جہادونمین لڑی پس معوذ اور معاذ بیٹی عفراء کی دونون اہل بدر سی ہین اور اونکا ایک بہائی اور ہی کہ نام اوسکا عوف ہی وہ بہی بدر مین مارا گیا مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَۃَ اَبُوْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کے ابو اسید انصاری ف ح ساتھہ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کی ابو اسید کنیت مالک کی ہی اور مشہور ہین ساتھہ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور وہ ساعدی ہین مری سنہ ساٹھہ مین پچہتر یا اٹہتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونیکی اور بدریونمین سب سی پیچہی یہی مری ہین مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کے بیٹی عبد مناف کی ف ح ع مسطح ساتھہ زیر میم اور جزم سین اور زبر طی کی اور اثاثہ ساتھہ پیش ہمزہ کی اور دو ثاء مثلثہ کی اور عباد ساتھہ زبر عین اور تشدید ب کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور جہادونمین کہ بعد اونکی ہوئی اور یہہ وہی ہین کہ کہا عائشہ رض کی حقمین جو کچہہ کہ کہا قصہ افک یعنی بہتان زنا مین اور دری ماری اونکو نبی صلعم نی اون لوگونمین کہ دری لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب اونکا ہی اور نام اونکا عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس مین اور عمر اونکی چہپن برس کی ہوئی مُرَارَۃُ بْنُ رَبِيْعِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح مرارہ ساتھہ پیش میم کی اور تخفیف رے پہلی کی اور ربیع ساتھہ زبر را اور زیر ب کی مرارہ بنی عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہہ اونہین تینونمین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پیچہی رہ گئی تہی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسری ہلال بن امیہ اور تیسری یہہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عز وجل نی اور نازل کی آیتین قران کی اونکی حقمین اور اسی سبب سے نام رکہا گیا اوسکا سورہ توبہ مَعْنُ بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری ف ح معن ساتھہ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتھہ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید ی کی ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کی اور اسی سبب سے کہا جاتا ہی اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادونمین کہ بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین اور بہائی چارہ کر دیا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کے کہ جو بہائی تہی حضرت عمر کی اور شہید ہوئی دونو معا روز یمامہ کی حضرت صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِیُّ حَلِيْفُ بَنِیْ زُهْرَۃَ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ کی ف ح ع مقداد ساتھہ زیر میم کے اور کندی ساتھہ زیر کاف اور جزم نون کی اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتی ہین اور کندی اس سبب سے کہتی ہین کہ باپ اونکا عمرو ہم قسم کندہ کا تہا اور ہم قسم ہوئی وہ خود اسود بن عبد یغوث زہری سی اس سبب سے زہری کہا اور اونکو ابن الاسود بہی اسی سبب کہتی ہین اور قدیم الاسلام ہین وہ اور بعض کہتی ہین

یہہ پانچ اونمیں کی تہی یہہ اسلام لائی اور بہت بزرگ اور نیک تہی اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین روایت کی ہین اونسی حدیثین علی بن ابی طالب
اور طارق بن شہاب وغیرہ نی اور وفات پائی جرف مین کہ ایک موضع ہے تین کوس مدینہ سی اور اوٹہا کر لائی گئی طرف مدینہ کی اور دفن کیی گئی البقیع مین سنہ
تینتیس مین اور عمر اونکی ساتہہ برس کی ہوئی اور نماز ادا کی اونپر عثمان بن عفان نے **ہِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ الْاَنْصَارِیُّ** ترجمہ ہلال بیٹی امیہ
کے انصاری **فـح** ایک صحابی ہین اون تین مین سی کہ پیچہی رہگئی تہی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی اور قذف یعنی بہتان
زنا کیا اپنی بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئی بدر مین اور روایت کی اونسی جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ شمار ہوئی
اللہ اون سی سبسے **فائدہ جلیلہ** جانا چاہیی کہ اہل بدر کی نامونکی گنتی مین اختلاف ہے بعضون نی تین سو پندرہ اور بعضون نے تین سو تیرہ کہی
تین سو پندرہ اور سترہ کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کیی ہین بینتالیس تو یہی ہین اور باقی اور اور جعفر بن حسن بن
عبد الکریم برزنجی رح نی ایک رسالہ متضمن اسماء مبارک انکیمین مع فضائل و فوائد اونکی مسمی بجالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکہا ہی اوسمین تین سو
پینسٹہہ لکہی ہین کتنی ہی کتابونسی لیکن لکہا ہی کہ مرجح اقوال سی یہہ کہ گنتی اشخاص بدر کی یہہ ہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین چنانچہ صاحب استیعاب
نے لکہا ہی پس اس عاجز نی اسماء مبارک مذکورہ استیعاب سے نقل کیی اور فضائل و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کیی اور اسماء مبارک
کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن بلفظ دعا اور توسل کے لکہا ہی مینی بہی اوسیطرح لکہا اور اخیر مین اسکی ایک دعا طویل مشکل المعانی لکہی تہی اس عاجز نی بجای
اوسکی ایک دعا جامعہ حدیث شریف کی لکہدی ہی تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کچہہ اونکی فضائل مین سے سنا چاہیی کہ اللہ تعالی نی بشارت دی ہی
اونکو جنت کی اپنی نبی صلعم کی زبانپر کہ فرمایا اونکی حقمین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی بتحقیق واجب ہوئی تمہاری لیی جنت اور اور اونکی فضایل مین سی یہہ ہی کہ
اللہ تعالی نی بخشدی اونکی لیی اگلی پچہلی گناہ اونکی یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سی اونمین سی تو حاجت توبہ کی نہین تہی اوسکو
اسلیی کہ جب اتفاق ہوا واقع ہوا بخشا گیا اگرچہ مترتب ہوا اوسکی فاعل پر حکم اوسکا شرعا دنیامین اور اور اونکی فضائل مین سی یہہ ہی کہ حاضر ہوئی ملائکہ ساتہہ
اونکی جنگ بدر مین اور قتال کیا اوسمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنی اونکیکی احد اور حنین مین اختلاف ہے اور خواص اونکی اسماء کی یہہ ہین کہ کہا برہان حلبی
نے اپنی سیرت مین اور ذکر کیا داودی نی کہ اونہون نی سنا مشائخ حدیث سی یہہ کہ دعا وقت ذکر ہوئی اہل بدر کی قبول کیجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہے
اور کہا شیخ عبد اللطیف نی اپنی رسالہ مین کہ ذکر کیا ہی بعضی علمانی کہ بہت اولیا دیی گئی ہین ولایت ساتہہ برکت نامون اونکیکی اور بلا شبہ بہت مریضون نے
مانگی اللہ تعالی سی شفا بوسیلہ اہل بدر کی بیچ شفا بیمارون اپنی کی پس شفا دی گئی اوس سی اور کہا بعضی عارفین نے کہ نہین رکہا مینی ہاتہہ اپنا بیمار کی
سرپر اور پڑہی مینی نام اونکی بہ نیت خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ نی اور اگر حاضر ہوئی ہوتی اجل اوسکی تو تخفیف دیدیتا اللہ اوس سے اور کہا بعضون نے
کہ تجربہ کیا مینی اونکی نامونکا بیچ امور مہمہ کے ازروی پڑہنی اور لکہنی کی پس نہین دیکہی مینی کوئی دعا جلدتر اوس سی قبولیت مین اور روایت کیا گیا جعفر
بن عبد اللہ رح سی کہ اونہون نی کہا وصیت کی مجکو میری والد نی رسول خدا صلعم کی اصحاب کے محبت کی اور توسل کرنی کی ساتہہ اہل بدر کی بیچ تمام
مہمات کی اور کہا مجکو کہ ای بیٹی میرے دعا وقت ذکر کرنی اونکیکی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان گہیر لیتی
ہین بندیکو جبکہ ذکر کرتا ہی اونکو یا کہا وقت دعا کرنی کی ساتہہ نامون اونکیکی اور تحقیق جسنی ذکر کیا اونکو ہر روز مین اور سوال کیا اللہ تعالی سی بوسیلہ اونکی
حاجت مین روا کیجاتی ہی حاجت اوسکی لیکن لایق ہی اوسکی لیی کہ ذکر کری اونکا بیچ قضاء مہم کی یہہ کہ رضی اللہ عنہ کہی وقت ذکر کرنی نام ہر ایک
کے اونمین سی پس کہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسیطرح اونکی اخرتک پس اسسے بہت دعا
قبول ہوتی ہی اور بہت سی حکایات قبولیت دعا کی برکت نامون اونکیکی لکہی ہین بخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا بیان ہوتا ہی اونکی اسماء مبارک کا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم اسالک بسیدنا محمد المهاجری صلی اللہ علیہ وسلم و بسیدنا عبد اللہ
بن عثمان ابی بکر الصدیق القرشی و بسیدنا عمر بن الخطاب العدوی و بسیدنا عثمان بن عفان القرشی خلفہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنتہ وضرب لہ بسهمہ و بسیدنا علی بن ابی طالب الهاشمی و بسیدنا ایاس بن
البکیر و بسیدنا بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق القرشی و بسیدنا حمزۃ بن عبد المطلب الهاشمی و بسیدنا
حاطب بن ابی بلتعۃ حلیف لقریش و بسیدنا ابی حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی و بسیدنا حارثۃ بن الربیع الانصاری
قتل یوم بدر وهو حارثۃ بن سراقۃ وکان فی النظارۃ و بسیدنا خبیب بن عدی الانصاری و بسیدنا خنیس بن حذافۃ السهمی و بسیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری و بسیدنا
رفاعۃ بن عبد المنذر ابی لبابۃ الانصاری و بسیدنا الزبیر بن العوام القرشی و بسیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی و بسیدنا
سهل بن حنیف الانصاری و بسیدنا زید بن سهل ابی طلحۃ الانصاری و بسیدنا ابی زید الانصاری و بسیدنا سعد
بن مالک الزهری و بسیدنا سعد بن خولۃ القرشی و بسیدنا ظهیر بن رافع الانصاری واخیہ و بسیدنا عبد اللہ بن
مسعود الهذلی و بسیدنا عتبۃ بن مسعود الهذلی و بسیدنا عبد الرحمن بن عوف الزهری و بسیدنا عبیدۃ بن
الحارث القرشی و بسیدنا عبادۃ بن الصامت الانصاری و بسیدنا عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی و بسیدنا
عقبۃ بن عمرو الانصاری و بسیدنا عامر بن ربیعۃ العنزی و بسیدنا عاصم بن ثابت الانصاری و بسیدنا عویم
بن ساعدۃ الانصاری و بسیدنا عتبان بن مالک الانصاری و بسیدنا قدامۃ بن مظعون و بسیدنا قتادۃ بن النعمان
الانصاری و بسیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح و بسیدنا معوذ بن عفراء واخیہ مالک بن ربیعۃ و بسیدنا ابی اسید
الانصاری و بسیدنا مسطح بن اثاثۃ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف و بسیدنا مرارۃ بن الربیع الانصاری
و بسیدنا معن بن عدی الانصاری و بسیدنا مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زهرۃ و بسیدنا هلال بن امیۃ الانصاری
و بسیدنا ابی عمرو بن سعد بن معاذ الاشهلی الانصاری و بسیدنا اسید بن حضیر الانصاری الاشهلی و بسیدنا
اسید بن ثعلبۃ الانصاری و بسیدنا انیس بن قتادۃ الانصاری و بسیدنا انس بن معاذ النجاری و بسیدنا انس
بن اوس الانصاری الاشهلی و بسیدنا اوس بن ثابت النجاری الانصاری و بسیدنا اوس بن خولی الانصاری
و بسیدنا اوس بن الصامت الخزرج الانصاری و بسیدنا اسعد بن زرارۃ النجاری الانصاری الخزرجی و بسیدنا
اسود بن زید بن غنم الانصاری و بسیدنا ایاس بن ودفۃ الانصاری من بنی سالم بن عوف الخزرجی و بسیدنا
الارقم بن ابی الارقم الهاشمی و بسیدنا براء بن عازب الخزرج الانصاری و بسیدنا بشر بن البراء بن معرور الانصاری
الخزرجی و بسیدنا بشیر بن سعد الخزرجی الانصاری و بسیدنا بشیر بن ابی زید الانصاری و بسیدنا بجیر بن
ابی بجیر الجهنی النجاری و بسیدنا تمیم بن عمرو الخزرجی الانصاری و بسیدنا بحاث بن ثعلبۃ الانصاری الخزرجی
و بسیدنا تمیم بن یعار الانصاری الخزرجی و بسیدنا تمیم الانصاری مولی بنی غنم و بسیدنا تمیم مولی خراش
بن الصمۃ و بسیدنا ثابت بن الجذع الانصاری الاشهلی و بسیدنا ثابت بن هزال بن عمرو الانصاری العوفی و بسیدنا
ثابت بن عمرو بن زید النجاری الانصاری و بسیدنا ثابت بن خالد بن عمرو بن النعمان النجاری الانصاری و بسیدنا

ثابت بن خنساء النجاري الانصاري وسيدنا ثابت اقرم الانصاري حليف بني عمرو بن عوف وسيدنا ثابت بن زيد
الاشهلي الانصاري وسيدنا ثابت بن ربيعة الانصاري الخزرجي وسيدنا ثابت بن عامر الانصاري وسيدنا ثابت بن عبيد الانصاري
وسيدنا ثابت بن الحارث الانصاري وسيدنا ثعلبة بن غنمة الانصاري وسيدنا ثعلبة بن ساعدة الساعدي الانصاري وسيدنا
ثعلبة بن عمرو النجاري الانصاري وسيدنا ثعلبة بن حاطب الانصاري وسيدنا ثقف بن عمرو الاسلمي وسيدنا جابر
بن خالد بن مسعود الانصاري النجاري الاشهلي وسيدنا جابر بن عبد الله الحرامي الانصاري وسيدنا جبار بن
صخر الانصاري وسيدنا جبير بن اياس الانصاري الزرقي وسيدنا حارثة بن النعمان النجاري الانصاري وسيدنا
حارثة بن مالك الانصاري الزرقي وسيدنا حارث بن حمير الاشجعي الانصاري وسيدنا حارثة بن حمير الانصاري
وسيدنا حارث بن هشام المخزومي القرشي وسيدنا الحارث بن عتيك النجاري وسيدنا الحارث بن قيس الانصاري وسيدنا
الحارث بن اوس الانصاري وسيدنا الحارث بن انس الاشهلي الانصاري وسيدنا الحارث بن النعمان القيسي وسيدنا
الحارث بن النعمان بن خزمة الخزرجي الانصاري وسيدنا حريث بن زيد الخزرجي الانصاري وسيدنا الحكم بن عمرو الثمالي
وسيدنا حبيب مولى الانصار وسيدنا الحصين بن الحارث المطلبي وسيدنا حاطب بن عمرو الاوسي وسيدنا حرام
بن ملحان النجاري وسيدنا الحباب بن المنذر الانصاري السلمي وسيدنا خالد بن البكير وسيدنا خالد بن العاصي
قتل يوم بدر وسيدنا خالد بن قيس الانصاري العجلاني وسيدنا خلاد بن رافع العجلاني الانصاري وسيدنا خلاد بن سويد
الانصاري الخزرجي وسيدنا خلاد بن عمرو الانصاري السلمي وسيدنا خزيمة بن ثابت الانصاري وسيدنا خارجة
بن زيد الانصاري الخزرجي وسيدنا خارجة بن حمير الاشجعي وسيدنا خباب بن الارت الخزاعي وسيدنا خباب مولى
عتبة بن غزوان وسيدنا خزيم بن فاتك الاسدي وسيدنا خراش بن الصمة الانصاري السلمي وسيدنا خولي بن خولي
العجلي الجعفي وسيدنا خبيب بن اساف الانصاري وسيدنا خوات بن جبير الانصاري وسيدنا خثيمة بن الحارث
الانصاري وسيدنا خليفة بن عدي الانصاري وسيدنا خليدة بن قيس الانصاري وسيدنا ذكوان بن عبد قيس الانصاري
وسيدنا ذي مخبر الجشي وسيدنا ذي الشمالين الخزاعي وسيدنا رافع بن مالك الانصاري الخزرجي وسيدنا رافع بن
الحارث الانصاري وسيدنا رافع بن المعلى الانصاري وسيدنا رافع بن عنجدة الانصاري العوفي وسيدنا رافع بن
سهل الانصاري وسيدنا رافع بن زيد الانصاري وسيدنا رفاعة بن عمرو الانصاري وسيدنا رفاعة بن رافع الانصاري
وسيدنا رفاعة بن الحارث الانصاري وسيدنا رفاعة بن عمرو الجهني وسيدنا ربيعة بن اكثم الانصاري وسيدنا
ربيع بن اياس الانصاري واخيه وسيدنا رخيلة بن ثعلبة الانصاري البياضي وسيدنا زيد بن الخطاب العدوي
وسيدنا زيد بن حارثة الكلبي وسيدنا زيد بن اسلم العجلاني الانصاري وسيدنا زيد بن الدثنة الانصاري
البياضي وسيدنا زيد بن عاصم المازني الانصاري وسيدنا زياد بن لبيد الانصاري البياضي وسيدنا زياد بن
عمرو الانصاري وسيدنا زياد بن كعب الانصاري وسيدنا زاهر بن حرام الاشجعي وسيدنا طليب بن عمرو القرشي
وسيدنا الطفيل بن الحارث المطلبي واخيه قتل يوم بدر وسيدنا الطفيل بن مالك الانصاري وسيدنا

كعب بن عمرو الأنصاري السلمي وبسيدنا [۱۵۸] كعب بن زيد النجار الأنصاري وبسيدنا [۱۵۹] كعب بن جماز الأنصاري
وبسيدنا [۱۶۰] كناز بن حصن الأنصاري وبسيدنا [۱۶۱] محمد بن مسلمة الأنصاري وبسيدنا [۱۶۲] معاذ بن عفراء الأنصاري
وبسيدنا [۱۶۳] عوف بن العفراء قتل يوم بدر وبسيدنا [۱۶۴] معوذ وبسيدنا [۱۶۵] معاذ بن ماعص الأنصاري وبسيدنا [۱۶۶] مالك
بن عميلة العبدري وبسيدنا [۱۶۷] مالك بن قدامة الأنصاري وبسيدنا [۱۶۸] مالك بن رافع العجلاني وبسيدنا [۱۶۹] مالك بن عمرو
السلمي وبسيدنا [۱۷۰] مالك بن امية بن عمرو السلمي وبسيدنا [۱۷۱] مالك بن ابي خولي العجلاني وبسيدنا [۱۷۲] مالك بن نميلة
الأنصاري وبسيدنا [۱۷۳] معمر بن الحارث الجمحي وبسيدنا [۱۷۴] محرز بن نضلة الأسدي وبسيدنا [۱۷۵] محرز بن عامر الأنصاري
وبسيدنا [۱۷۶] معن بن يزيد السلمي وبسيدنا [۱۷۷] معبد بن قيس الأنصاري وبسيدنا [۱۷۸] المنذر بن عمرو الأنصاري الخزرجي و
بسيدنا [۱۷۹] المنذر بن الأوسي الأنصاري وبسيدنا [۱۸۰] المنذر بن قدامة الأنصاري وبسيدنا [۱۸۱] معتب بن الحمراء الأنصاري
وبسيدنا [۱۸۲] معتب بن بشير الأنصاري وبسيدنا [۱۸۳] مصعب بن عمير القرشي وبسيدنا [۱۸۴] مبشر بن عبد المنذر الأوسي
وبسيدنا [۱۸۵] مليل بن وبرة الأنصاري وبسيدنا [۱۸۶] مهجع بن صالح مولى عمر بن الخطاب وبسيدنا [۱۸۷] مدلاج بن عمرو السلمي
وبسيدنا [۱۸۸] نوفل بن ثعلبة الأنصاري وبسيدنا [۱۸۹] النعمان بن عبد النجاري وبسيدنا [۱۹۰] النعمان بن عصر الأنصاري وبسيدنا [۱۹۱]
النعمان بن عمرو الأنصاري وبسيدنا [۱۹۲] النعمان بن ابي خزمة الأنصاري وبسيدنا [۱۹۳] النعمان بن سنان الأنصاري وبسيدنا [۱۹۴]
نضر بن الحارث الأنصاري الظفري وبسيدنا [۱۹۵] نحات بن ثعلبة الأنصاري وبسيدنا [۱۹۶] نعيمان بن عمرو النجاري وبسيدنا [۱۹۷] صهيب
بن سنان الرومي وبسيدنا [۱۹۸] صفوان بن امية بن عمرو السلمي واخيه [۱۹۹] مالك بن امية وبسيدنا [۲۰۰] الضحاك بن حارثة الأنصاري
وبسيدنا [۲۰۱] الضحاك بن عبد الأنصاري النجاري وبسيدنا [۲۰۲] عبد الله بن ثعلبة الأنصاري وبسيدنا [۲۰۳] عبد الله بن جبير
الأنصاري وبسيدنا [۲۰۴] عبد الله بن الحمير الأشجعي وبسيدنا [۲۰۵] عبد الله بن رواحة الأنصاري وبسيدنا [۲۰۶] عبد الله بن رافع
الأنصاري وبسيدنا [۲۰۷] عبد الله بن ربيع الأنصاري وبسيدنا [۲۰۸] عبد الله بن طارق الأنصاري وبسيدنا [۲۰۹] عبد الله بن
كعب الأنصاري وبسيدنا [۲۱۰] عبد الله بن مظعون الجمحي وبسيدنا [۲۱۱] عبد الله بن النعمان الأنصاري وبسيدنا [۲۱۲] عبد الله
بن عبد الله بن سلول الأنصاري وبسيدنا [۲۱۳] عبد الله بن عمرو بن حرام الأنصاري وبسيدنا [۲۱۴] عبد الله بن عامر الأنصاري
وبسيدنا [۲۱۵] عبد الله بن عمير الأنصاري وبسيدنا [۲۱۶] عبد الله بن عبس الخزرجي وبسيدنا [۲۱۷] عبد الله بن سلمة العجلاني و
بسيدنا [۲۱۸] عبد الرحمن بن كعب المازني وبسيدنا [۲۱۹] عبد الرحمن بن جبير الأنصاري وبسيدنا [۲۲۰] عبد الرحمن بن عبد الله الأنصاري
وبسيدنا [۲۲۱] عبد الرحمن بن سهل الأنصاري وبسيدنا [۲۲۲] عبيد بن اوس وبسيدنا [۲۲۳] عبيد بن زيد الأنصاري وبسيدنا [۲۲۴]
عبد ربه بن حق الأنصاري وبسيدنا [۲۲۵] عبد ياليل بن ناشب الليثي وبسيدنا [۲۲۶] عباد بن عبيد التيهان وبسيدنا [۲۲۷] عباد بن
قيس الأنصاري وبسيدنا [۲۲۸] عمير بن حرام الأنصاري وبسيدنا [۲۲۹] عمرو بن قيس الأنصاري وبسيدنا [۲۳۰] عمرو بن ثعلبة الأنصاري
وبسيدنا [۲۳۱] سفيان بن بشر الأنصاري وبسيدنا [۲۳۲] سالم بن عمير الأنصاري وبسيدنا [۲۳۳] سنان بن سنان الأسدي وبسيدنا [۲۳۴]
سماك بن خرشة الأنصاري وبسيدنا [۲۳۵] سهل بن عتيك الأنصاري وبسيدنا [۲۳۶] سهيل بن رافع الأنصاري وبسيدنا [۲۳۷] السائب
بن مظعون الجمحي وبسيدنا [۲۳۸] ابي بن كعب الأنصاري النجاري وبسيدنا [۲۳۹] ابي معاذ النجاري وبسيدنا [۲۴۰] اسيرة بن عمرو الأنصاري

وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرِ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَتِيكِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَنْتَرَةَ السُّلَمِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا غَنَّامِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
قَيْسِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ
الْاَنْصَارِيِّ الزُّرَقِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَوْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ مِلْحَانَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ
الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ الْقُرَشِيِّ الْفِهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُوَيْدِ بْنِ مَخْشِيٍّ الطَّائِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَلِيطِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سَلِيطِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ
النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُبَيْعِ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَوَادِ بْنِ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ السَّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُعَيْدِ بْنِ
سُهَيْلٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيِّ وَبِسَيِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ اَبِي وَهْبٍ الْاَسَدِيِّ حَلِيفِ عَبْدِ شَمْسٍ
وَبِسَيِّدِنَا هَانِئِ بْنِ نِيَارٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ الْمُعَلَّى الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ خَوْلِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
هُمَامِ بْنِ الْحَارِثِ وَبِسَيِّدِنَا وَهْبِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ الْفِهْرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَبِيعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ
الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْحَمْرَاءِ مَوْلَى اٰلِ
عَفْرَاءَ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْخَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي خُزَيْمَةَ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمٍ
اَبِي كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْسِيٍّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي مُلَيْلٍ الضَّبْعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْمُنْذِرِ بْنِ
يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِيِّ
الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَزِيدَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي عَيَّاشٍ
النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ الْاَخْنَسِ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي اُسَيْدٍ
السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي اِسْرَائِيلَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْاَعْوَرِ
بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سُهَيْلٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلِيٍّ مَوْلٰى حَاطِبِ
بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ وَبِسَيِّدِنَا سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ فُضَالَةَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ یَاسِرِ الْمُهَاجِرِیِّ وَبِسَیِّدِنَا طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا سِمَاکِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

بَابُ ذِکْرِ الْیَمَنِ وَالشَّامِ وَذِکْرِ اُوَیْسِ الْقَرَنِیِّ

یہہ باب ہی بیچ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کی **ف** ح یمن ساتہہ دو زبر و نکی وہ شہر کہ جانب یمین یعنی داہنی کعبہ کی ہی اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتہہ تخفیف ی کی منسوب طرف یمن کی اور بعضون نی ساتہہ تشدید ی کی کہا ہی اور شام وہ شہر کہ بائین طرف کعبہ کی ہین اور شام جانب چپ کو کہتی ہین جیسیکہ یمن جانب راست کو اور شام ساتہہ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونون طرح آیا ہی اور قرن ساتہہ زبر ق اور ری کی ایک شہر ہی یمن کی شہرونمین سی اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہی ع تہہ جزم ری کی ہی اور وہ ایک قریہ ہی نزدیک طایف کی اور نام ہی وہانکی ساری جنگل کا اور خطا کی ہی جوہری نی بیچ حرکت دینی اوسکی اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اوسکی اسلیئی کہ اویس منسوب ہین طرف قرن بن رومان بن ناجیہ مراد کی کہ ایک شخص ہی اونکی دادا ونمین سی کذا فی القاموس

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَّاْتِیْکُمْ مِّنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَّہٗ قَدْ کَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰہَ فَاَذْھَبَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْھَمِ فَمَنْ لَّقِیَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ وَلَہٗ وَالِدَةٌ وَّکَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْہُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عمر بن خطاب سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پاس یمن کی جانب سی کہا جاویگا اوسکو اویس چہوڑیگا یمن مین سوای ماں اپنی کی **ف** ع معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین ہی اوسکی لیی اہل وعیال یمن مین سوای ماں کی اور نہین باز رکہا ہی اوسکو آنی سی طرف ہماری مگر خدمت اوسکی نی **تر جمہ** تحقیق تہی اوسکی بدن مین سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سی پس دور کیا اللہ تعالی نی اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی **ف** ع یہہ شک راوی ہی کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکہنا علامت کی لیی ہو جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تہی اونکی حلد سابق کی یا کچہہ اوسمین سی چہوڑا گیا تو کہ ہو سبب تنفیر اونکا یعنی لوگون سی ماری شرم کی اور اسلیئی وہ دوست رکہتی تہی گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکہتی تہی شہرت وخلط کو **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہی کہ یہہ بسبب دعا کرنی اونکی تہا کہ دعا کی تہی خداوندا چہوڑ میری جسم مین کچہہ اوسمین سی کہ یاد کرون مین بسبب اوسکی نعمت تیری **تر جمہ** پس جو شخص کہ ملی اویس سی تم مین سی اوسی چاہی کہ وہ بخشش طلب کری تمہاری لیی یعنی چاہیی کہ درخواست کری وہ شخص یعنی کہ بخشش طلب کری وہ اوسکی لیی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا عمر نی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بہترین تابعین ایک شخص ہی کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور اوسکی لیی ماں ہی اور تہی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوس سی کہ استغفار کری تمہاری لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح بہترین تابعین الخ اس سبب سی کہ حضرت کی زمانہ مین تہی اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنی سی محروم رہی تہی اور اسمین تعریف ظاہر ہی اویس قرنی کی لیی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیی اہل خیر وصلاح سی اگرچہ ہو طالب افضل اونسی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ واسطی خوش کرنی اویس کی ذکر فرمایا اور واسطی دفع توہم اوسکی کہ توہم کری کہ اویس نی تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سی اسلیئی کہ وہ نہ آئی آنحضرت کی پاس بسبب خاطر ماں کی اور نیکی کرنیکی ساتہہ اوسکی اور یہہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اویس بہترین سب تابعین

میں اور امام احمد بن حنبل سی منقول ہی کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہین اور یہہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرائع کی ہی اور یہہ منافات نہین رکہتا
ہی ساتہ خیریت اور افضلیت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کی اور قاموس مین کہا اویس بن عامر سادات تابعین سے ہین اور شاید کہ لفظ حدیث
بہی محمول ہی اسپر اور جاننا چاہیے کہ اخبار و آثار بیچ شان اویس قرنی رض کی آئی ہین کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذکر کیے ہین مینی بہی اونکا ترجمہ کیا ہی اگرچہ
باعث طوالت کا ہوا اسلیے کہ نزدیک ذکر کرنی اولیائے خدا کی رحمت اترتی ہی پس کہا سیوطی نی روایت کی اسیر بن جابر سی کہ کہا تہی عمر بن الخطاب ہرگہ
جب آتی اونکی پاس امداد اہل یمن سی پوچہتی اونسی کہ آیا تم مین اویس بن عامر ایک شخص ہی اوسوقت تک کہ اویس درمیان اونکی پہونچی کہا عمر نی کیا تو اویس بن
عامر ہی کہا اویس نے ہان مین اویس بن عامر ہون کہا عمر نی قبیلہ مراد سی ہی تو پہر قرن سی کہا ہان اسیطرح ہی کہا کیا تہی تجکو برص پس اچہا ہوا تو اوستی مگر
جگہ درہم کی کہا ہان کہا کیا تیری لیے ماں ہی کہا ہان کہا عمر رض نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی آویگا تمہاری پاس اویس بن عامر
ساتہ امداد اہل یمن کی مراد سی پہر قرن سی تہی اوسکی برص پہر جاتی رہی اوستی مگر جگہ ایک درہم کی اوسکے لیے ماں ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوستی اگر قسم کہا دی خدا
پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر ہو سکی تجہسی تو استغفار طلب کرنا اوستی پس استغفار کر میری لیے ای اویس کہا اویس نی کہ مجہ جیسا استغفار کری آپکے لیے ای امیر المومنین
کہا البتہ استغفار کر میری لیے پس استغفار کی اویس نے عمر رض کی لیے پہر کہا عمر رض نی کہ ای اویس کہان جایا چاہتا ہی تو کہا اویس نے چاہتا ہون مین کہ کوفہ کو
جاون کہا کیا کچہہ لکہون تیری لیے حاکم کوفہ کو کہا اگر بیچ پسماندگی یعنی عاجزون اور گمنامونکے لوگون سی رہون تو بہتر ہی نزدیک میرے پس سال آئندہ ایک
شخص اشراف یمن سی حج کو آیا اور ملاقات کی عمر رض سی اور عمر نی حال اویس کا پوچہا کہ کیا حال رکہتا ہی کہا اوستی کہ چہوڑا مینی اوسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر رض نے
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی آگی پڑہی پس وہ شخص اویس کے پاس آیا اور استغفار طلب کی اونسی اویس نے کہا تو بہی استغفار کر میری لیے کہ سفر صالح
سی آتا ہی تو پہر کہا اوس شخص نی کہ استغفار کرو میرے لیے ہی اور حدیث عمر کی پڑہی اور استغفار کی اویس نے اوسکی لیے پس پہچانا لوگون نی اویس کو اور دریافت
کی حقیقت حال اونکی پس وہانسی باہر نکلی اور یہہ روایت کی ہی ابن سعد نی طبقات مین اور ابو عوانہ اور رویانی نی اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نی دلائل مین
اور ایک اور روایت مین ہی اسیر بن جابر سی آیا ہی کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ مین کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسی اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سی تو متفرق
ہوتی لوگ اور ایک جماعت اپنی جگہ پر بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک مرد تہا کہ ایسی باتین کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتین کرتی نہین سنا مینی پس
جایا کرتا مین اوسکی پاس پس ایک روز نہ پایا مینی اوسکو پس کہا مینی اپنی یارونسی کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہ ہماری اور باتین کرتا تہا ایسی
اور ایسی پس کہا ایک شخص نی قوم مین سی کہ ہان پہچانتا ہون مین اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا مینی پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا ہان پہچانتا ہون پس گیا مین
ساتہ اوسکی اور کہٹکہٹایا مینی دروازہ اوسکی حجریکا پس باہر نکلا وہ حجری سی کہا مینی ای بہائی میری کسچیز نی باز رکہا تجکو ہمسی کہا برہنگی نی اور تہی یار اوسکی
کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوستی اور ستاتی تہی اوسکو کہا مینی لی یہہ چادر اور اوڑہ کہا مت دی یہہ اسلیے کہ جب لوگ دیکہین گی اس کپڑیکو میری تن پر تو ایذا
دینگی مجکو پس مبالغہ کیا مینی یہانتک کہ اوڑہی اوسنی وہ چادر پہر باہر آیا لوگونکی سامنی پس کہا لوگون نی کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑیسی اور کس سی چہین
لیا ہی یہہ کہا اویس نی یعنی اسیر بن جابر راوی سی کہ دیکہا تو نی کہ کیا کہتی ہین پس کہا مینی لوگون سی کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سی اور کیون ایذا دیتی
ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑی پہنتا پس بہت دوست دبک کی مینی اونکو اپنی زبانسی پہر بقضاء الہی اہل کوفہ حضرت عمر کی پاس آئی پس آیا درمیان
اونکی ایک شخص اونمین سی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوستی پس کہا عمر رض نی کہ آیا اہل قرن مین سی کوئی ہی پس لائی وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اویس سے
پس پڑہی عمر رض نی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تہی کہا عمر نی کہ سنا ہی مینی کہ وہ آتا ہی تمہاری پاس کوفہ مین اوس شخص
شخص ہی میان ہماری اور نہین پہچانتی ہین ہم اوسکو کہا عمر نی کہ ہان ایک شخص ہی ایسا اور ایسا یعنی خوار و خراب کہا اوس شخص نے

کہ درمیان ہماری ایک مرد ہی اویس نام کہ جیسا کیا کرتی ہین ہم اوستی کہا عمر نی کہ مل تو اوستی اور نہین مین یہ کہتا ہون مین تجکو کہ ملیگا تو اوستی پس متوجہ ہوا وہ
شخص اویس کیطرف یہانتک کہ آیا وہ اونکی پاس پہلی اسکی کہ جاوی اپنی اہل و عیال مین پس کہا اوسکو اویس نے کہ یہہ عادت تیری ساتہہ میری نہ تہی
ہی کہا اوسنی کہ امیر المومنین سی تعریف تیری سنی ہی کہ تیری حق مین ایسا ایسا کچہہ کہتی تہی بخش مجکو ای اویس جو کچہہ کہ کیا ہی مینی ساتہہ تیری قسم ہی تہی اور
ن اوبلی ہی اور استغفار کر میری لیے کہا اویس نی کرتا ہون مین بشرطیکہ تو نہ کہی کسی سی جو کچہہ کہ سنا ہی تو نی عمر سی پس استغفار کی اوسکی لیے کہا اسیر کہ روی
اس خبر کی ہی بعد اسکی ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا اسکو ابن سعد نی طبقات مین و ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نی دلایل مین اور ابن عساکر نی تاریخ
مین اور ایک روایت مین آیا ہی یحیی بن سعید کہ اونہون نی سعید بن المسیب سی اونہون نی عمر بن الخطاب سی نقل کی کہ کہا عمر رض نی کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز ای عمر عرض کیا مینی لبیک و سعدیک مین حاضر ہون جو حکم ہو بجا لاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مینی کہ کسی کام کو
بہیجین گی مجکو آنحضرت فرمایا ای عمر میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ اوسکو اویس قرنی کہینگی پہونچیگی اوسکو ایک بلا جسد مین یعنی برص پس دعا کریگا
خدا سی پس دور کر دیگا اوسکو خدای تعالی مگر ایک دہبہ اوسکی پہلو مین رہ جائیگا جب دیکہیگا اوسکو تو یاد کریگا خدا عز و جل کو پس جب ملی تو اوستی تو کہنا
اوسکو میری طرف سی سلام اور کہنا اوسکو کہ دعا کری تیری لیے اسلیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنی پروردگار کی نزدیک اگر قسم کہاوی خدا پر سچا کری اوسکو
خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ او مضر کی لیے کہ نام دو قبیلونکی ہین کہ بہت لوگ تہی اونمین یعنی بہت سی لوگونکی شفاعت کریگا عمر رض کہتی ہین کہ پس طلب کیا
مینی اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نہ پائی مینی اوسپر اور طلب کیا مینی اوسکو ابو بکر کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مینی اوسپر
اور طلب کیا مینی اوسکو اپنی امارت مین پس ڈہونڈہتا تہا مین قافلون کو کہ شہر دنسی آتی تہی اور کہتا تہا مین کہ آیا ہی مراد سی ایا ہی قرن سی درمیان مین
تمہاری کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نی قوم قرن مین سی کہ وہ میری چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچہتا ہی تو حال ایک مرد پست رتبہ اور
خوار دل کا اور نہین ہی وہ ایسا شخص کہ تجہہ جیسا شخص اوسکا حال پوچہی کہا مینی کہ دیکہتا ہون مین تجکو اوسکی مقدمہ مین ہلاک ہونیوالو نسی پس مین یہی ذکر
کر رہا تہا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہی کہنہ جامہ پس میری دلمین آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مینی ای بندہ خدا تو ہی ہی اویس قرنی
کہا ہان کہا مینی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام کہا تہا تجکو کہا علی رسول اللہ السلام و علیک یا امیر المومنین کہا مینی کہ حکم کیا تہا انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ دعا کرو میری لیے بعد از ان ملاقات کرتا تہا مین اوستی ہر سال یعنی حج مین پس کہتا مین احوال واسرار اپنی اوستی اور کہتا وہ مجسی رواہ ابو القاسم عبد العزیز
بن جعفر الحرمی فی فوائدہ والخطیب وابن عساکر فی تاریخہ اور ایک اور روایت مین حسن بصری سی آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئی تو پوچہا امیر المومنین
عمر رض نی اونسی کہ آیا تمہاری درمیان مین ایک شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہی کہا ایک شخص نے اونمین سی کہ کیا چاہتی ہو تم ای امیر المومنین اوستی وہ تو
ایک شخص ہے کہ جنگلونمین رہتا ہی اور لوگونمین نہین آتا کہا عمر رض نی میری طرف سی اونکو سلام پہونچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجسی پس پہونچایا اوس شخص نے
پیغام عمر رض کا اونکو پس آئی اویس عمر کی پاس کہا عمر رض نی کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیری بدنپر سفیدی تہی اور دعا کی تو نی خدا سی اور
دور کیا اوسنی اوسکو تجسی پہر دعا کی تو نی کہ باقی رہی کچہہ اوسمین سی تیری بدنپر کہا ہان تجکو کسنی خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اور حکم کیا مجکو کہ سوال کرون مین تجسی کہ دعا کرونی تو میری لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کی لیے اور کہا حاجت میری تمسی ای امیر المومنین یہہ
ہی کہ چہپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤن مین یہانسی پس ہمیشہ رہی اویس پوشیدہ لوگونمین یہانتک کہ شہید ہوئی روز نہاوند کی رواہ ابن عساکر
اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر ابن الخطاب نی منبر پر منی مین اور فرمایا ای اہل قرن پس اوٹہی بڈہی اوس قوم کی اور کہا ہم حاضر ہین ای امیر المومنین
کیا فرماتی ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہی پس کہا ایک بڈہی نی اونمین سی نہین ہی ہم مین کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو مگر ایک

دیوانی کا نام ہی کہ جنگلون مین رہتا ہی نہ کسیکو اوسکی ساتھہ الفت اور نہ اوسکو کسیکی ساتھہ صحبت پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو چاہتا ہون مین جب قرن مین جاؤ تو
اوسکو ڈہونڈہنا اور سلام میرا اوسکو پہونچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ کہون مین تجکو سلام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب وہ پہنچی قوم قرن مین تو ڈہونڈا اونکو اور پایا یکتا مینتہا ہوا پس پہونچایا اونکو سلام عمر کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نے کہ شہرت دی مجکو امیر المومنین
نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ چلی گئی جنگل کی طرف اوس دن سی اور پتا نہ لگا اونکی کچہہ نشان یہانتک کہ پہر آئی حضرت علی کی ایام مین پس لڑی
سامنی اونکی اور شہید ہوئی جنگ صفین مین رواہ ابن عساکر اور صعصعہ بن معویہ سی منقول ہی کہ تہی عمر بن خطاب کہ پوچہا کرتی تہی قافلہ اہل کوفہ کی
سی جسوقت کہ آتا تہا اونکی پاس یا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتی تہی کہ نہین پہچانتی ہین ہم اور اویس ایک شخص تہی کہ رہا کرتی تہی کوفہ کی
ایک مسجد مین اور باہر نہین نکلتی تہی اوسی اور اونکا ایک چچا کا بیٹا تہا کہ ایذا دیا کرتا تہا اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا اونکا لوگون کہ آئی اہل کوفہ سی پس کہا عمر رضی اللہ عنہ
نی کہ آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کی بیٹی نی کہ ای امیر المومنین نہین ہی اویس ایسا شخص کہ اس مرتبہ کو پہونچی کہ پوچہو تم اوسی پہچانون
تم اوسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیون مین سی اور وہ میری چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمر نی وای تجہہ ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ مین پہر پڑہی عمر نی حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتی تہی اونکی حق مین اور کہا جب پہونچی تو وہان تو سلام میرا اوسکو پہونچانا پس مشہور ہوا امر اویس کا پہر گم ہوا وہ اور
باہر گیا رواہ ابویعلی وابن مندہ وابن عساکر اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سی آیا ہی کہ کہا دیکی عمر رضی اللہ عنہ کہ پوچہا احوال اویس قرنی کی سی دس برس
تک یہانتک کہ کہا موسم حج مین آئی اہل یمن جو کہ ملی تم مین سی قبیلہ مراد سی ہی کہڑا ہو پس کہڑی ہوئی وہ لوگ کہ مراد سی تہی اور بیٹہی رہی اور لوگ پس کہا
عمر رضی اللہ عنہ نی کیا درمیان تمہاری اویس ہی پس کہا ایک شخص نی ای امیر المومنین نہین پہچانتی ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بہتیجا میرا ہی کہ اوسکو اویس
کہتی ہین اور وہ نہایت ضعیف وخوار ہی اس سی کہ تجہہ جیسا پوچہی ایسی کا حال کہا عمر نی وہ حرم مین ہی کہا ہان وہ اراک عرفہ مین ہی چراتا ہی اونٹ
قوم کی یعنی ایسلیی کہ لوگ جانین کہ اونٹون کا چرانیوالا ہی پس سوار ہوئی عمر اور علی رضی اللہ عنہ دو گدہون پر روانہ ہوئی یہانتک کہ آئی اراک کو ناگہان دیکہا اوسکو کہڑا
نماز پڑہتا ہی اور لگائی ہوئی ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکہا اونکو عمر اور علی رضی اللہ عنہ نی کہا کہ جسکو ہم ڈہونڈہتی ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب سنی
آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئی نماز سی پس سلام علیک کی عمر اور علی رضی اللہ عنہ نی اونسی پہر اونہون نی جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ
اور کہا عمر اور علی رضی اللہ عنہ نی کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کری تجکو خدا تعالی کہا اونہون نی عبد اللہ کہا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نی جانتا ہون مین کہ جو کوئی آسمان وزمین مین
ہی عبد اللہ یعنی بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری مان نی رکہا ہی کہا کیا چاہتی
ہو تم نام میرا اویس بن مراد ہی کہا عمر اور علی رضی اللہ عنہ نی کہ کہول بایان پہلو اپنا پس کہولا اور دیکہا اونہون نی کہ ایک دہبہ سفید ہی بقدر درہم کی پس دوڑی عمر
اور علی کہ بوسہ دین اوس دہبہ کو پہر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہین تجکو یعنی آپ کی طرف سی اور سوال کرین تجسی کہ دعا کری تو
ہماری لیی کہا اوسنی دعا میری تمام مشرق ومغرب کی مرد وزن مسلمانون کی لیی ہی کہا ان دونون صاحبون نی کہ دعا کرو ہماری لیی بالخصوص پس دعا کی اویس
نی انکی لیی اور تمام مومنین ومومنات کی لیی پہر کہا عمر رضی اللہ عنہ نی کہ دون مین تجکو کچہہ اپنی رزق سی یا اپنی عطا سی کہا دو کپڑی میری پرانی ہوگئی ہین اور دونون
پاپوشین گانٹہی گئی ہین اور میری پاس چار درہم ہین جب ہو چکین گے یہہ لیلونگا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی مہینی کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہی
مہینی کی آرزو کرتا ہی سال بہر یعنی حرص دار زور بڑہتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازان سپرد کیی قوم کو اونٹ اونکی اور باہر گئی وہان سی اور دیکہی نہ گئی بعد اوسکی
رواہ ابن عساکر فی تاریخہ واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّاَلْیَنُ
قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ یَمَانِیَةٌ وَّالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّكِیْنَةُ

وَالْوَقَارُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا یعنی جبکہ آئی ابو موسی اشعری اور قوم اونکی
آئی تمہارے پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہین از روی کی اور بہت نرم ہین از روی قلب کے ف ح یعنی بہ نسبت تمام اون لوگونکی کہ آتی ہین تمہارے پاس
اور ارق افئدۃ جو فرمایا ضد قساوۃ و غلظت کے ہی اور فواد بمعنی دل کی اور بعضون نی کہا باطن اوسکا اور بعضون نی کہا ظاہر اوسکا اور معنی یہہ ہین کہ
وہ بہت نرمی اور رحمت رکہتی ہین جہت باطن کے سی والین قلوبا یعنی بہت نرم دل ہین واسطی قبول نصیحت و موعظت کی تمام لوگونکی دونسی بسبب ظاہر کی اور
بسبب اقوال اسکی معنی مین نقل کیی ہین ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق رح نی لکہا ہی کہ افئدۃ جمع فواد کی ہی ساتہہ پیش ف کی اور ہمزہ کی بمعنی دل کی اور قلوب جمع قلب
کی ہی تقلب سی بمعنی پہرنیکی ایک حال سی طرف دوسرے حال کی اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نی ساتہہ ایک ہی معنی کی کہا ہی اور مکرر لانا اوسکا حدیث مین
تاکید کی لیی ہی اور یہہ حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل مین گذری ہی وہان فقط ارق افئدۃ مذکور ہی اور الین قلوبا نہین وسی ہی متحد ہوتا دو لفظونکا
ظاہر ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ فواد پردہ دلکا ہی کہ جب باریک ہوتا ہی جاتی ہی اوسپر پہنچتی ہی بات حق اوسمین اور پہونچتی ہی دلکو اور دل جب نرم ہوتا ہی تاثیر
کرتی ہی بات حق اندر اوسکی اور رقت ضد غلظت کی ہی اور لین ضد صلابت کی مثلا شیشہ رقیق ہی اور نرم نہین اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہی
آیتون اور ڈرانیوالونسی وصف کیا جاتا ہی اوسکو ساتہہ غلظت و صلابت کی اور جب متاثر ہوتا ہی وصف کیا جاتا ہی ساتہہ رقت ولین کے اور طیبی نی کہا احتمال
رکہتا ہی کہ مراد ساتہہ رقت کی جودت فہم اور ساتہہ لین کے قبول کرنا حق کا ہو پہر جبکہ وصف بیان کیا اونکا ساتہہ جو کچہہ اوسکی بعد بیان فرماتی ہین وہ مانند نتیجہ اور
غایت کی ہی ساتہہ قول الیمن کی ترجمہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بہی یمن کی ہی ف ح یمانیہ ساتہہ تخفیف ی کی ہی اور ساتہہ تشدید اوسکی بہی منقول
ہی نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کے واسطی کمال ایمان کی وہانکی رہنی والون مین ہیں اوسوقت کی اہل مشرق کی مقابلہ مین اور اسکی اور بہی تاویلین
ہین کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئین ہین اور جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر
ہوئی اور پیدایش عالم اور ہدایت کار سی پوچہا اور حکمتون اور اسرار اونکی سی استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نی اونکو سامنی اونکی جیسا کہ باب بدء الخلق
مین گذرا اور ظہور اور وصول اوسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری مین کہ رئیس اہل سنت و جماعت کی اور اولاد ابو موسی اشعری سی ہین ہوا رحمۃ اللہ
علیہ اور کہا بعضون نی کہ مراد حکمت سی فقہ ہی دین مین اور بعضون نی کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکہی اپنی صاحب کوٹہ نی سی ہلکہ مین ترجمہ اور فخر یعنی
تعریف کرنی اپنی ساتہہ مال و جاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والونمین ہی چین اور آہستگی اور بوجہہ وقار بکری والون مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف ح جاننا چاہیی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہی آدمی کی نفس مین اور سرایت کرتی ہین اونکی صفتین اور
ہیئتین کہ مناسب اونکی طبیعتونکی ہین پس چرانیوالیکا خلق و خو مناسب خو وغیرہ اون جانورونکی ہوتی ہین کہ چراتا ہی اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت مین
قساوت و غلظت ہی اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہہ صفتین اونکی چرواہون اور مالکون مین اور اسکی حکم مین ہی گہوڑا بلکہ زیادہ
اسی اور بعضون نے کہا کہ چونکہ بکری والی قریب آبادیکی رہتی ہین اور اختلاط وہانکی رہنی والونسی رکہتی ہین کیونکہ بکریان صبر نہین کرتی ہین پانی سی اور تحمل نہین
کرتین جاڑیکا انکی طبیعتون مین نرمی اور سکونت ہی اور یہہ باعث ہی فرمان برداری کی اور نکلنی کی اطاعت امام سی اور اونٹ والی دور ہونا اونکا
آبادی سی اور رہنا جنگل مین اور کم ملنا اونکا خلق سی باعث ہوتا ہی اوپر سختی اور طغیان اور سرکشی اور نکلنی کی اطاعت و انقیاد سی ایسا ہی کہا ہی شراح
نی بیچ شرح الحدیث کی اور کہا میں خدا کی توفیق سی ظاہر یہہ ہے کہ مال و منال جو اونٹونمین بہت ہی باعث ہوگی ہین سختی کی بخلاف بکریونکی کہ اتنی بہت
نہین رکہتین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي اَهْلِ الْخَيْلِ
وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بہی روایت ہی ابی ہریرہ سی اونہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے سر کفر کا طرف مشرق کی ہی ف ح سر کفر سی مراد جڑ الکفر ہی ذکرہ السیوطی اور اظہر یہہ ہی کہ کہا جاوی یہہ کہ منشا کفر کا جانب مشرق کی ہی کہا طیبی نے
یہہ ایسا ہی جیسی فرمایا راس الامر الاسلام یعنی ظہور کفر کا جانب مشرق سی ہوگا کہا ابن ملک نے یعنی مشرق سی ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال و یاجوج
و ماجوج و چنگیز خان کی کہا نووی نے مراد ساتھہ اختصاص مشرق کی ساتھہ کفر کی زیادتی تسلط شیطان کی ہی اہل مشرق پر اور تہا یہہ آنحضرت کی عہد میں اور
آئندہ بہی ہوگا جس وقت کہ نکلیگا دجال مشرق سی پس وہ منشا فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی نے باجی سی نقل کیا ہی کہ کہا مراد مشرق سی فارس ہے یا اہل نجد اور
بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی ابلیس کیطرف جیسیکہ آیا ہی کہ طلوع کرتا ہی آفتاب درمیان دو قرن شیطان کی ترجمہ اور فخر و تکبر بیچ گہوڑی والون کی اور
اونٹ والون اور چلانیوالونکی ہی کہ اونٹ کی پشم کی خیمونکی رہنی والی ہین یعنی رہنی والی جنگل کی اور صحرا نشین اسلیے کہ اونکی گہر اکثر بالونکی خیمونکی ہوتی
ہین اور آرام و نرمی بکری والونمین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **وعن** ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
ههنا جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب في الفدادين اهل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر في ربيعة ومضر
متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود انصاری سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ آئی ہین فتنہ
یعنی جو چیزین باعث شور و شر کی ہین دین مین اور باعث امتحان لوگونکی ہین دین مین درحالیکہ اشارہ کرنیوالی تہی آنحضرت ساتھہ لفظ یہانکی
طرف مشرق کی اور سخت زبانی اور سخت دلی بیچ چلانیوالون خیمہ نشینونکی ہین کہ جو پیچہی لگ رہی ہین اونٹون اور گایونکی دمونکی ف ع کہ جاتی
ہین پیچہی چرانی کی لیے مراد انسی اعراب ہین اور جنگلی اور مذمت کی اونکی بسبب دور رہنی اونکی شہرون اور گانون سی کہ موجب قلت علم کا ہی کہ جس سے
حاصل ہوتی ہین اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کی فرمایا اللہ تعالی نے الاعراب اشد کفرا و نفاقا و اجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ ترجمہ
یہہ جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلظ القلوب والجفاء في
المشرق والايمان في اهل الحجاز رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی دلونکی اور سختی زبان کی مشرق مین
ہی یعنی بسبب ہونے اوسکیکی محل کفر و فتنونکا اور ایمان اہل حجاز مین ہی نقل کی یہہ مسلم نے ف ع ح مراد ہی حجاز سی مکہ اور مدینہ اور طایف و متعلقات
انکی اور کہا ابن ملک نے مراد ہین اہل حجاز سی انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتی ہین کہ گویا حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ کی اور نجد نام اوس مین کا ہی
کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہی سوای حجاز کی جو زمین کہ متصل ہی ساتھہ عراق کی اور اسکی مقابل مین زمین پست کو تہامہ کہتی ہین **وعن** ابن عمر
رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا قالوا يا رسول الله
وفي نجدنا قال اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا قالوا يا رسول الله وفي نجدنا فاظنه قال في
الثالثة هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان رواه البخاري اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خداوندا برکت دی ہمکو بیچ شام ہمارے کی ف ح شاید کہ پہلی ذکر کرنا شام کا اشارہ ہی اسپر کہ شام مبارک ہی باصلہ بموجب فرمانے اللہ تعالی کی
الذی بارکنا حولہ اور انبیا بہی وہان بہت مدفون ہین اسلیے بہی پہلی ذکر کیا اوسکو اور مراد برکت سی زیادتی برکت کی ہی یا برکت کہ حاصل ہو واسطی
اہل مدینہ کی اور تمام مومنونکی علی الخصوص ترجمہ یا اللہ برکت دی ہماری لیے بیچ یمن ہمارے کی ف ع مراد ہی برکت ظاہریہ اور معنویہ اور اسلیے بہت
ہوئی ہین اولیا اوسمین اور ظاہر ان دونون مکانون کی لیے دعا برکت کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا انہین دونون مکانون سی آتا ہی ترجمہ کہا بعضو
صحابہ نے یا رسول اللہ اور کہیی کہ برکت دی ہماری نجد مین ف ع تو کہ حاصل ہو برکت ہماری لیے اوسکی جانب سی بہی اور معنی نجد کی اوپر کی حدیث کی
شرح مین لکہی گئی ہین ف کہا یا الہی برکت دے ہماری لیے ہمارے شام مین الہی برکت دی ہماری لیے ہمارے یمن مین کہا بعضی صحابہ نے کہ کہیے برکت دے ہماری نجد مین ابن عمر کہتی ہین پس گمان

کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار مین یعنی یا دوسری بار مین اوس جگہ **ف** ع یعنے جانب نجد مین اور وہی مراد ہی ساتھ قول آنحضرت کی نحو المشرق **ت** زلزلہ ہونگی **ف** ع یعنی حسی یا معنوی اور وہ ہلنا دلونکا ہی وبیقرار ہونا اہل دنیکا **ت** اور فتنی **ف** ع یعنی بلیات و محنتین کہ باعث ہون ضعف دین کے اور وقلہ دیانت کے پس نہین مناسب ہے دعا برکت کے اوسکی لیے **ت** اور زمین نجد مین اور اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا نقل کیے بخاری نی **ف** ع یعنے جماعت اور مددگار اوسکی اور کہا اشرف نی کہ دعا کی آنحضرت نی یمن اور شام کی لیے برکت کی اسلیے کہ جگہ آنحضرت کی پیدایش کی مکہ ہی اور وہ یمن مین سی ہی اور جگہ رہنی اور دفن ہونی اونکی مدینہ تہی اور وہ شام مین سی ہی اور یہہ دونون چیزین کافی ہین اونکی فضیلت مین اور اسی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو اپنی طرف اور لائی ضمیر جمع کی واسطی تعظیم کی اور مکرر کی دعا تین بار

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کرتی ہین انس زید بن ثابت سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر کی جانب یمن کی پس دعا کی اہل یمن کی لیے کہا الہی متوجہ کر اونکی دلونکو **ف** ع یعنی طرف ہماری تو کہ آوین ہماری طرف یہہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تہا یمن سی اور اسلیے اسکی بعد دعا کی برکت صاع اور مد کی واسطی غلہ کی کہ آوی طرف اونکی یمن سی پس کہا **ت** اور برکت دی واسطی ہماری بیچ صاع ہماری کی اور مد ہماری کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع مراد ہی ان دونون سی غلہ جو ماپا جاتا ہی اونمین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب ساڑہی تین سیر کے غلہ آتا ہی اور مد مین چوتہائی اوسکا اور کہا تورپشتی نی کہ وجہ مناسبت کی درمیان دونون فصلونکی یعنی دونون جملون کی کہ ایک اللہم اقبل بقلوبہم اور دوسرا بارک لنا الخ یہہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتی تہی پس جب دعا کی اللہ تعالی سی اہل یمن کی دلونکی متوجہ ہونی کی طرف دار الہجرۃ کی اور وہ بہت تہی اور اونکی آنی سی زیادہ تنگی معیشت کی متصور تہی پس دعا برکت طعام کی کی اہل مدینہ کی لیے تو کہ فراخی رہی وہانکی رہنی والونکی لیے بہی اور اونکی لیے بہی کہ وارد ہون وہان پس تو تنگ ہو مقیم آنی والی کی سبب سی اور نہ دشوار ہو اقامت اوسپر کہ ہجرت کر کر آوی طرف اوسکی

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَیٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلٰٓئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشحالی ہی واسطی اہل شام کی عرض کیا ہمنی کس سبب سی فرمایا آپ نی یہہ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ فرشتی رحمن کی پہیلائی ہوئی ہین بازو اپنی زمین شام پر اور اوسکی اہل پر **ف** ع واسطی محافظت کرنیکی کفر سی اور لفظ رحمن مین اشارہ ہی اسپر کہ مراد فرشتون سی فرشتی رحمت کی ہین انتہی اور حضرت شیخ نی کہا کہ بازو پہیلانا فرشتون کا کنایہ ہی چہا جانی رحمت و رافت الہی سی اہل شام پر یعنی ابدال پر کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہانکے رہنی والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوون سی صفات اور قوا ہی ملکیہ ہین اور قیاس نکرنا چاہیی اونکو پرندون کی بازوون پر اسلیے کہ پرندونکی سوای تین چار بازوونکی نہین ہوتی ہین چہ جای چہہ سو بازو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شب معراج مین جبرئیل کی دیکہی اور حاصل کلام یہہ کہ بازو ملائکہ کی لیے ثابت کرنی چاہیین لیکن اونکی کیفیت کی بیان کرنی سی باز رہنا چاہیی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ نکلیگی ایک آگ حضرموت کی طرف سی یا حضرموت سے **ف** ع یہہ شک راوی ہی اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہی ظاہر مین لیکن مقدر ہی یعنی من نحوہا اور من جانبہا اور مراد آگ سی یا تو یہی آگ ہی حقیقۃ چنانچہ ظاہر یہی ہی اور یا مراد اوسی فتنہ ہین اور حضرموت ساتھ زبر حا مہملہ اور جزم ضاد معجمہ اور زبر را اور میم کی اور میم کی پیش سے

یہہ کہا ہی نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن سی ت جمع کریگی وہ آگ لوگونکو اور ہانکی گی اونکو کہا ہمنی یا رسول اللہ پس کیا فرماتی ہو ہمکو یعنی کیا کرین ہم اوسوقت اور کہان جاوین ہم فرمایا آنحضرت نی لازم ہی تمکو جانا شام کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یعنی اسلیی کہ وہ سلامت رہینگی پہنچنی آگ حسیہ یا حکمیہ کیسبب محافظت کرنی ملایکہ رحمت کی اور امارات ساعت مین گذر چکا ہی ذکر آگ کا کہ ہانکیگی اونکو محشر کیطرف کہ مراد اوس سی شام ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ ہانکیگی اونکو طرف شام کی بی اختیار اونکی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرَضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی قصہ یہہ ہے کہ ہوگی ہجرت پیچہی ہجرت کی ف ع ح معنی اسکی یہہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کی کہ ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضون نے کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہی اور یہہ معنی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہین لفظ حدیث سی اور سیاق حدیث سی اور یہہ اوس اوقات مین ہے کہ بہت ہونگی فتنہ بندو ہمین اور غالب ہونگی کافر شہرونمین اور کم رہینگی حمایت کرنیوالی دین کی اور قائم امر خدا پر دار الاسلام مین اور باقی رہینگی شہر شام کی محروس محفوظ کہ نگہبانی کرینگی اوسکی لشکر اسلام کی کہ جو غالب اور مدد کرنیوالی حق کی ہونگی یہانتک کہ قتال کرینگی دجال سی پس جو کوئی چاہی کہ نگاہ رکہی اپنی دین کو ہجرت کری اون شہرونکیطرف بعد ازان مفصل فرمایا اس مجمل کو ساتہہ قول اپنی کی ت پس بہترین لوگون کا وہ ہوگا کہ ہجرت کری طرف ہجرت کی جگہہ ابراہیم کہ شام ہی اسلیی کہ جب نکلے ابراہیم عراق سی تو گئی طرف شام کی اور ایک روایت مین ساتہہ اس عبارت کی آیا ہی پس بہترین اہل زمین کے وہ ہونگی کہ بہت لازم پکڑینگی ابراہیم کی ہجرت کی جگہہ کو یعنی شام کو اور باقی رہینگی زمین مین بدترین اہل اوسکی یعنی کفار و فجار پہینکدینگی اونکو زمینین اونکی معنی اسکی یہہ ہین کہ پہینکدینگی بدترین لوگونکو زمینین اونکی ایکجانب سی طرف دوسری جانب کی کہا شارحین نی یعنی انتقال کرینگی بہترین اہل زمین کی اون زمینونسی کہ غالب ہونگی اونپر کافر پس باقی رہینگی ناکارہ لوگ جانشین ہونگی ہجرت کرنیوالونکی واسطی رغبت کرینگی دنیا مین اور واسطی مدد نی کی لڑائی سی اور واسطی حرص کرینگی اون چیزونپر کہ ہونگی اونکی قسم اولاد اور مویشی وغیرہ متاع دنیا سی پس وہ بسبب خست نفسون اپنی اور ضعف دین اپنی کی مانند چیز خوار گہناونی کی ہونگی نزدیک نفسون پاکیزہ کی اور گویا زمینین بیزار ہونگی اونسی پس پہینکدین گی اونکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکہیگا پس دور رکہیگا اونکو مکان رحمت اپنی سی اور محل کرامت اپنی سی مانند دور رکہنی اوس شخص کی کہ گہن کہاتا ہی کسی چیز سی اور نفرت کرتی ہی اوس سے طبیعت اوسکی پس نہ آنی دیگی اوسکو بازرکہیگا اونکو نکلنی سی اور بیٹہا رہنی دیگا اونکو ساتہہ دشمنان دین کی مانند قول اللہ تعالی کی. ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنی ولیکن مکروہ رکہا اللہ تعالی نی اوٹہنا اونکا پس ٹہرا رہنی دیا اونکو ت مکروہ رکہیگی اونکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی اونکی ساتہہ آگ رات اور دن اور جمع کریگی اونکو ساتہہ کافرون کی کہ وہ باعتبار چہٹائی اور برائی اپنی کی مانند سورون اور بندرونکی ہونگی ف یہہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی قاری کی لکہا گیا اور شیخ رح نی کہا ہانکی گی اور جمع کریگی اونکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد اونکی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اوسوقت ساتہہ بندرونکی اور سورونکی مراد یا تو حقیقت اور صورت اونکی ہی یا معنی ہونی کی ساتہہ اونکی متخلق ہونا ساتہہ اخلاق اونکی اور متصف ہونا ساتہہ صفات اونکی ہے یا مراد آدمی بدخوی اور کافر ہین کہ مانند بندر اور سور کی ہین ت رات گذاریگی وہ آگ ساتہہ اونکی جسوقت کہ رات کرینگی وہ اور قیلولہ کریگی وہ آگ ساتہہ اونکی جسوقت کہ قیلولہ کرینگی وہ نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح قیلولہ کہتی ہین دوپہر کی سونیکو یعنی وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور مصاحب حال اونکی ہوگی نعوذ باللہ من ذلک وَعَنْ اِبْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ

اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ
فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابن حوالہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہے کہ ہوجاویگا کار وبار دین کا اسطرحپر کہ ہوگی تم لشکر جمع کیے گئی یعنی کلمہ
الاسلام مین اور مختلف یعنی بیچ مراعات احکام کی ایک لشکر شام مین اور ایک لشکر یمن مین اور ایک لشکر عراق مین **ف** ع یعنی عراق عرب مین اور وہ
بصرہ اور کوفہ ہی یا عراق عجم مین اور وہ ماورا کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ماوراء النہر کی **ت** پس کہا ابن حوالہ نی کہ اختیار کرو
میری لیے یارسول اللہ ان لشکروں مین سی کس لشکر کی ساتہہ رہون مین اگر پاؤن مین اوسوقت کو پس فرمایا آنحضرت نی لازم پکڑو تو شام کو اسلیے کہ شام
برگزیدہ خدا کی ہی اوسکی زمین خدا سی یعنی پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سی واسطے رہنی کی اخیر زمانہ مین جمع کریگا طرف اوس زمین کی خدا تعالی برگزیدون
کو اپنی بندون مین سی پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تمپر لازم ہی اپنی یمن مین رہنا **ف** ح اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکے ہی کہ مخاطب عرب
ہین اور یمن اونکی زمین سی ہی اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہی کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپکی علیکم بالشام اور درمیان قول آپکی
ت واسقوا الخ یعنی لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی تئین اور اپنی جانورونکو اپنی حوضون سی **ف** ح غدر ساتہہ پیش غین معجمہ اور زبر
دال مہملہ کی جمع غدیر کی یعنی حوض کی یعنی چاہیی کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سی کہ مخصوص ہے ساتہہ اوسکی اور مزاحمت اور معارضہ نہ کری
ساتہہ غیر کی خصوصا اوسی کہ سرحد اسلام پر بیٹہی ہین تو نہو سبب نزاع اور اختلاف اور فتنہ انگیزی کا **ت** اسلیے کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے
بسبب اسکی بیچ حق امت میری کہ محافظت کری شام کی اور اوسکی رہنی والونکی کفار کی شر سی اور اونکی غالب آنی سی اوس دیار پر نقل کی یہہ احمد اور
ابوداود نی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ
بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ
وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ روایت کی شریح بن عبید تابعی نی کہا کہ ذکر کیے گئی اہل شام نزدیک علی رض کی **ف** ح مراد اہل شام سے
یہان مخالف علی رض کی ہین معاویہ رض اور جو کہ اونکی ساتہہ تہی شام مین کہ حاکم ملک شام کی تہی عمر کی زمانہ سی آخر تک پس اونکا ذکر ساتہہ برائی کی کیا گیا حضرت
علی کی سامنی **ت** اور کہا گیا حضرت علی سی کہ لعنت کرو اونکو ای امیر المومنین کہا علی رض نی کہ لعنت نہین کرتا ہون مین اہل شام کو تحقیق مینی سنا ہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ابدال ہوتی ہین شام مین **ف** ح یعنی کیونکر لعنت کرون مین اونکو کہ ابدال وہان ہوتی ہین پس مبادا شامل
ہو لعنت ابدال کو بہی علماء اہل سنت کی کہتی ہین کہ یہہ منع کرنا ہی علی رض سی اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطی دفع مجادلہ کی اور یہان سی لازم نہین
آتا ہی جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سی جیسا کہ ابتدا سمجہا جاتا ہی اور یہہ کیونکر ہو انتحالین کہ روایت کیا گیا ہی امیر المومنین رض سی کہ فرمایا ہمارے بہائی
ہمارے ہین کہ بغی کی ہی ہمپر اور آیا ہی کہ ایکبار ایک شخص کو مخالفونکی لشکر والون مین سی پکڑلائی ایک شخص نے کہا واعجب مین جانتا تہا کہ وہ اچہا مسلمان
ہے علی رض نی فرمایا کیا کہتا ہی تو اب بہی تو مسلمان ہے اور سوای اسکی آثار و اخبار ہین کہ دلالت کرتی ہین اونکی اسلام پر اجدازان بیان ابدال کا کرتی ہین
ت اور ابدال چالیس مرد ہین جبکہ مرتا ہی ایک مرد بدلتا ہی خدا تعالی اوسکی بدل مین ایک اور مرد کو اونکی وجود و برکت سی مینہہ برستا ہی
اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتہہ مدد اونکی دشمنون یعنی کفار سی اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سی ساتہہ برکت اونکی عذاب **ف** ع ح یعنی عذاب

شدید اور تخصیص اہل شام کی بسبب قرب جوار اور زیادتی ارتباط اونکی ہوگی در الابرکت والنصرت اونکی عالم کو شامل ہی اور وجود ابدال کا
اسحدیث میں اور اور حدیثونمین بہی علی ؓ سے آیا ہی اور شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنے ان حدیثونکی ایک حدیث اور بروایت ابن عمر کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے لایا ہی کہ فرمایا خیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین پس نہ یہہ پانسو کم ہوتی ہین اور نہ یہہ چالیس جبکہ مرتا ہے
ایک بدال بدال کرتا ہی خدا تعالی ایک کو پانسو مین سے جگہہ اوسکی پس عرض کیا صحابہ ؓ نے یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمسے عمل اونکی کہ کیا عمل کرتے ہین کہ
اس مرتبہ کو پہنچتے ہین فرمایا وہ عفو کرتے ہین اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اونپر اور نیکی کرتے ہین اوس شخص سے کہ بدی کرتا ہی اونسے اور خبرگیری فقرا کی کرتے
ہین اوسچیز سے کہ دیا ہی خدا تعالی نے اونکو اور تصدیق خدا تعالی کی کتاب مین ہے کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کہانیوالے غصہ کے اور عفو کرنیوالے لوگون
سے اور اللہ دوست رکہتا ہی نیکی کار ونکو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کی لیے تین سو شخص
ہین آدم کی دلپر اور اوسکی لیے چالیس ہین کہ دل اونکی موسی کی دلپر ہین اور اوسکی لیے سات شخص ہین کہ دل اونکی حضرت ابراہیم کی دلپر ہین اور اوسکی
لیے پانچ شخص ہین کہ دل اونکی جبرئیل کی دلپر ہین اور اوسکی لیے تین شخص ہین کہ دل اونکی میکائیل کی دلپر ہین اور اوسکی لیے ایک شخص ہے کہ دل اوسکا
اسرافیل کی دلپر ہی جبکہ مرتا ہی وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی تین میں سے اور جبکہ مرتا ہی ایک تین مین سے بدلدیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی پانچ مین سے
اور جبکہ مرتا ہی پانچمین سے ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی سات مین سے اور جبکہ مرتا ہے ایک سات مین سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہہ اوسکی چالیس مین سے اور جبکہ مرتا ہی ایک چالیس مین سے تو بدلدیتا ہی
اللہ جگہہ اوسکی تین سو مین سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین سو مین سے تو بدل دیتا ہی اللہ اوسکی جگہہ عوام مین سے سبب اونکی دفع کیجاتی ہی بلا اس امت سے کہا بعضی عارفین نے کہ نہین
ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی انحضرت کی دلپر ہو اسلیے کہ نہین پیدا کیا اللہ نے عالم خلق وامر مین کسیکو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی دلسے پس نہین برابر و مقابل ہی اونکی دل کی دل کسیکا اولیا مین سے برابر ہی کہ وہ ابدال ہون یا اقطاب **وعن رجل من**
الصحابۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستفتح الشام فاذا خیرتم المنازل فیھا فعلیکم بمدینۃ یقال
لھا دمشق فانھا معقل المسلمین من الملاحم وفسطاطھا منھا ارض یقال لھا الغوطۃ رواھما احمد
اور روایت ہے ایک شخص صحابہ مین سے **ف** ع کہ نام اوسکا معلوم نہین ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ مین نقصان نہین کرتی کہ صحابہ سب عدل ہین
ت یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیے جاوینگے شہر شام مین پس جب اختیار دیے جاؤ تم مکانونکا اون شہرونمین پس تمپر
لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق **ف** ح ساتہہ زیر دال اور زبر میم کی بموجب قول اکثر وافصح کہ پای تخت شام کا ہی **ترجمہ**
پس تحقیق شہر دمشق جگہہ پناہ مسلمانونکی ہی لڑائیونسے **ف** ع لفظ معقل ساتہہ زبر میم اور جزم عین کی اور زیر قاف کی عقل سے یعنی حصن اور پناہ
کے اور معنی یہہ ہین کہ داخل ہوتی ہین اوسمین مسلمان اور پناہ لاتے ہین طرف اوسکی جیسے کہ پناہ لاتی ہی بکری پہاڑ کی طرف جوٹی پہاڑ کی اور ملاحم
جمع ملحمہ کے ہی یعنی جنگ وقتال کی **ت** اور دمشق شہر جامع شام کا ہی **ف** ح فسطاط ساتہہ پیش فا کی اور جزم سین کی اور کبہی فا کی زیر سے
بہی آتا ہی یعنی شہر جامع کی کہ جمع کرے لوگونکو اور اسلیے مصر کو بہی فسطاط کہتے ہین اور فسطاط بمعنی خیمہ کی بہی آتا ہی **ت** دمشق کی زمینون
مین سے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اوسکو غوطہ **ف** ع ساتہہ پیش غین معجمہ کی اور جزم واو کی اور طا مہملہ کی نام باغون کا اور پانیون کا ہی کہ گرد
دمشق کی ہین اور بعضون نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کی **ت** روایت کین یہہ دونون حدیثین احمد نے یعنی اپنی مسند مین ✤
وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلافۃ بالمدینۃ والملک بالشام اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ مین ہے **ف** ع یعنی غالبا اسلیے کہ علی ؓ کوفہ مین رہتے تہے بیچ زمانہ خلافت اپنی کی یا مراد یہہ ہی کہ

اور رسولون نے آرزو کی ہی کاشکی اونکی امت ہوتی اور یہہ کہ ثابت ہین اونکی لیے کمالات اور کرامات اور فضایل ایسی ایسی طرح کی کہ نہتی ہم سابق مین اللھم اجعلنا من امتہ وارزقنا محبتہ وتوفنا علی دینہ وملتہ برحمتک یا ارحم الراحمین

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیھود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النھار علی قیراط قیراط فعملت الیھود الی نصف النھار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النھار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النھار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیھود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی فھل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال اللہ تعالی فانہ فضلی اعطیہ من شئت رواہ البخاری

روایت ہی ابن عمر سی کہ اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین ہی مدت عمر تمہاری کی بنسبت عمر اون لوگون کی کہ گذری ہین امتون سی مگر مقدار اوس زمانہ کی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونی تک ہی **ف** اجل کہتی ہین ایک مدت کو کہ تعین کی گئی ہوا ایک چیز کی لیے فرمایا اللہ تعالی نی ولتبلغوا اجلا مسمی اور کبہی اطلاق کیا جاتا ہی انسان کی موت پر پس کہا جاتا ہی دنا اجلہ یعنی قریب پہونچی موت اوسکی ملا علی نی یہہ توضیح سی لکہا ہی اور بعد اسکی لکہا ہی کہ توضیح اسکی یہہ ہی کہ اجل کبہی تعبیر کیجاتی ہی تمام وقت سی کہ معین ہی عمر کی لیے برابر ہی کہ ہو معلق یا مبرم جیسکہ بیچ قول اللہ تعالی کی ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبہی اطلاق کیجاتی ہی اوپر انتہا مدت کی اور آخر اوسکی کی اور یہی مراد ہی ساتہہ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آویگی موت اونکی نہ تاخیر کرینگی ایک ساعت اور نہ پہل کرینگی اور مراد اجل سی یہان معنی اول ہی ہین فرماتی ہین مدت عمرون قلیل تمہاری بیچ مقابلہ عمرون امتون سابقہ کے مقدار اوس مدت کی ہی کہ نماز عصر سی مغرب تک ہی بیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک اور باوجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سی زیادہ ہی خلاصہ یہہ کہ مدت تمہاری عمل مین تہوڑی ہی اور ثواب تمہارا بہت پہر بیان کی نسبت جو درمیان اس امت کی اور درمیان یہود ونصاری کی ہی ساتہہ قول اپنی کی **ت** اور نہین ہی قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتہہ رب سبحانہ تعالی کی مگر مانند ایک مرد کی کہ کام فرمایا کام کرنیوالون اور مزدورون کو پس کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کری میری لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف** ح یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتی ہین آدہی دانگ کو اور دانگ چہٹا حصہ درہم کا **ت** پس کام کیا یہود نی دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف** ح یعنی عمل کیا موسی علیہ السلام کی تابعون نی عمر دراز مین ثواب قلیل پر پس مشابہ ہین ساتہہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پہر کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کری میری لیے دوپہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نی یعنی عیسی علیہ السلام کی تابعون نی بعد یہود کی ایک ایک قیراط پر **ف** ح یعنی انہون نی کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کی مشابہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دوپہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پہر کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کری میری لیے نماز عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتہہ اون لوگون کی کہ کام کیا مسلمانو عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہاری لیے اجر ہی دوچند **ف** ح یعنی

بہ نسبت یہود و نصاری کی اور گویا کہ یہہ مضمون نکالا گیا ہی اللہ تعالی کی اس قول سی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سی اور ایمان لاؤ ساتہہ رسول اوسکی کی دیگا تمکو دو حصہ اپنی رحمت سی پس اس امت نی تصدیق کی اپنی نبی کی اور اگلی نبیون کی بہی اسلیے دوہرا ثواب ملا ت پس غصہ ہوئی یہود و نصاری پس کہا اونہون نی کہ ہم زیادہ ہین از روی عمل کی اور کمترین از روی ثواب کے ف ع یعنی کہا اہل کتاب نے اے رب ہماری دیا تو نی امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال اونکے اور دیا تو نی ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہینگی یہہ روز قیامت کے یا صادر ہوا اونسی مثل اسکی جبکہ مطلع ہوئی اوپر فضائل اس امت کی اپنی کتابون مین یا زبانی رسولون اپنی کی اور یہہ تقریر اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہے بقدر رنج اوٹہانی کے اور نہ بجہت استحقاق کی اسلیے کہ بندہ نہین مستحق ہوتا اپنی مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنی کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہی اوسکو اپنی فضل سی اور پہنچتا ہی اوسکو یہہ کہ بہت کر تفضل کری جسپر چاہی اپنی بندوں مین سی فانہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی ہماری علمای واسطی قوت دینی قول ابی حنیفہ کی یہہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونی سایہ ہر چیز کی دو برابر اوسکی اسلیے کہ نہین مقصود ہی یہہ کہ ہون نصاری زیادہ تر عمل مین اس امت سی مگر باعتبار اس مدت کی ت فرمایا اللہ تعالی نی پس کیا ظلم کیا مینی تمپر یعنی کیا کم کیا مینی کچہہ تمہاری حق سی کہ جو مقرر کیا تہا اور وعدہ کیا تہا اوسکا کہا اہل کتاب نے کہ نہین ظلم کیا تو نی ہماری حقمین سے کچہہ لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تو نی فرمایا اللہ تعالی نی پس تحقیق یہہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہی دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچہہ چاہتا ہون کرتا ہون نقل کی یہہ بخاری نی ف ع مراد یہود و نصاری سی یہان وہ یہود و نصاری ہین کہ ثابت رہی دین حق پر نہ کفار اور منکرین کی اسلیے کہ اونکی لیے نہین ہی ثواب کچہہ بہی اور اسمین شبہ نہین ہی کہ نصاری جو ایمان لائی حضرت عیسی اور انجیل پر باوجود ایمان لانیکی حضرت موسی اور توریہ پر تو زیادہ اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائی تہی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُہُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَہْلِہٖ وَمَالِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ سخت ترین اور خوب ترین امت میری کی بیچ محبت رکہنی کی مجہسی وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی پیچہی وفات میری کی دوست رکہیگا ایک اونمین سی اور آرزو کریگا کہ دیکہی مجہکو فدا کری اپنی اہل اور اپنی مال کو نقل کی یہہ مسلم نی ف ع یعنی آرزو کریگا کہ اہل و عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کری اگر اتفاق ہو میری دیکہنی کا اور پہنچنی کا طرف میرے جانا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضی اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی ہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہو سکتا ہی کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آوی کہ مساوی ہووے اونکی فضیلت مین یا افضل ہو اونسی اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علماء حدیث سی ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتہہ ان حدیثون کی کیا ہی اور شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین اسکو لائی ہین باوجود اسکی کہ اجماع رکہتی ہین علماء اسپر کہ صحابہ افضل امت کی ہین اور جسنی نقل کیا ہی علمای ان حدیثون کو اوپر ثابت کرنی ایک جہت کی خیریت سی ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہے اکثریت ثواب سے ثابت ہی صحابہ ہی کی لیے لیکن کہا ہے اونہون نی کہ مراد صحابہ سی یہان اخص ہین کہ صحبت اونکی طویل ہو اور علم آنحضرت سی بہت سیکہا ہو اور غزوات مین حاضر ہوئی ہون اور اوپر بعضے اعم کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہی اور یہہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی اپنی جگہہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی نظر ہو مخصوص ہی ساتہہ صحابہ کی اور کسیکو اوسمین کچہہ شرکت نہین ہی اور اجر اور فضائل علمی اور عملی مین مجال سخن کی واسع ہی اور اولی یہہ ہے

کہ مطلق حکم کیا جاوے کہ صحابہ افضل ہین سب امت مین **وعن معویۃ** قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لایضرہم من خذلہم ولا من خالفہم حتی یاتی امر اللہ وہم علی ذلک متفق علیہ اور روایت ہے معویہ سے کہا کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی ہمیشہ رہیگا امت اجابت میری سے ایک گروہ قایم ساتھہ حکم اللہ کی **ف** ع یعنی ساتھہ امر دین اوسکی کی اور احکام شریعت اوسکیلیے کہ یاد کرنا کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب وسنت سے اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ اور خیر خواہی کرنے اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالی کی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر یعنے اور چاہیی کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ بلاوین طرف بہلائی کی اور حکم کرین اچہی باتون کا اور منع کرین بری باتون سے **ترجمہ** نہین ضرر کریگا اونکو یعنی اونکی دین وامر کو وہ شخص کہ ترک کرے مددگاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے اونکی یعنی نہ موافقت کرے اونکی امر کی یہان تک کہ آوے حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضای عہد اونکا اور وہ اوپر اوسی کاررائے کی ہونگے **ف** ع یعنی قایم ہونگی امر خدا پر اور تائید دین پر اور اس مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ روے زمین خالی نہین ہوگا صلحا سے کہ ثابت ہین اوامر خدا پر دور ہین نواہی اوسکے سے قایم ہین امور شریعت پر برابر ہے اونکی نزدیک مددگار لوگون کے اور مخالفت اونکی اونسی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نی امر اللہ کو ساتھہ قیامت کی لیکن اوسپر اشکال آتا ہی ساتھہ حدیث لاتقوم الساعۃ حتی لایکون فی الارض من یقول اللہ یعنی نہین برپا ہوگی قیامت یہان تک کہ نہو زمین مین وہ شخص کہ کہی اللہ اور کہا ایک شارح نی کہ معنی قائمۃ بامر اللہ کے یہہ مین کہ خبرگیر رہینگی ساتھہ دین اوسکی کی اور بعضون نی کہا مراد اس گروہ سے تعلیم کرنیوالی حدیث اور علوم دینیہ کے ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کے کرینگے اور بعضون نے کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگی اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ مراد یہہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہیگی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قایم ہوگا اوسکی بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتھہ جہاد کرنی کی کفار سے تقویت اور تائید دین کے کرتی ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام کے سرحدون کے نگہبانی کرینگے اور بعضی روایتون مین آیا ہی وہم بالشام یعنی اور وہ شام مین ہونگے اور بعضی روایتون مین آیا ہے حتی یقاتل آخرہم مسیح الدجال یعنی یہان تک کہ قتال کرینگے اخیر اونکی مسیح دجال سے یہہ روایتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی **وذکر حدیث انس ان من عباد اللہ فی کتاب القصاص** اور ذکر کی گئی کتاب القصاص مین حدیث انس کے ان من عباد اللہ لو اقسم علی اللہ لابرہ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر لایدری اولہ خیر ام آخرہ رواہ الترمذی** روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قصہ اور حال میری امت کا مشابہ قصہ اور حال مینہ کی ہی نہین جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع جاننا چاہیی کہ ظاہر اس حدیث سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ شک اور تردد اور عدم یقین اسمین ہے کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت مین یہان یہہ مقصود نہین بلکہ کنایہ ہے اس سے کہ تمام امت بہتر ہی جیسی کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہی پس سمجھا جاتا ہی سب برابر ہین خیر اور نافع ہونے مین پس خیر معنی اسم تفضیل کے نہین ہے دین مین پس اگلون نے صحبت رکھی ساتھہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع کیا اونکا اور پہنچایا ہملا تا اونکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکھے اونکی قواعد دین کے اور تقویت کی اور مدد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلون نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکی رکو اور پہیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانیون کو اور اگر حمل کرین معنی اسم تفضیل کے کرین تو بہی درست ہوسکتا ہی باعتبار تعدد

وجوہ خیریت کی حاصل یہہ کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونی یا تفاضل کے وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کے یہہ ہے کہ فضل کلی ثابت ہے صحابہ کے لیی اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہہ ثابت ہونی فضل کے وجوہ جزئیہ کر اونکی لیی در مراد فضل کلی سی اکثریت ثواب کے ہی اللہ تعالی کی نزدیک **ق** کہا تورپشتی نی اہمین حمل کیجا وی گے یہہ حدیث اوپر تردد کی بیچ فضیلت اول کے آخر پر اسلیی کہ قرن اول افضل ہین سب قرنوں سے بلاشک بلاشبہہ پہر دو کہ زمانہ انکی بیچ قریب ہین دونون مین اشتباہ ہی راوی کی جانب سے اور نہین مراد اس سے مگر نافع ہونا اوسکا شریعت کی پہیلانی مین اور ایسا ہی قول قاضی کا طول طویل لکہہ کر لکہا ہے کر حاصل اسکا یہہ کہ جیسا کہ نہین حکم کیا جاتا ہی ساتہہ وجود نفع کی بیچ بعض مینہون کے نہ بعض کے ایسا ہی نہین حکم کیا جاتا ساتہہ وجود خیریت کی بیچ بعض افراد امت کی نہ بعض کے جمیع وجوہ سے اسلی کہ حیثیتین مختلفہ الکیفیات ہین ولکل وجہۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات اور باوجود اسکی پس فضل مقدم کی لیی ہے اور نہین ہی یہہ مگر تسلی پچہلونکی لیی اشارہ کرتی کہ طرف اسکی کہ دروازہ اللہ کا کہلا ہوا ہے اور طلب کرنا فیض کا اوسکی جناب سے متوقع ہی کہا طیبی نے کہ تمثیل امت کی ساتہہ مینہ کے نہین ہے مگر بسبب ہدایت اور علم کی جیسی کہ تمثیل دی آنحضرت نے مینہ کو ساتہہ ہدایت اور علم کی پس مختص ہو گئے یہہ امت متشابہہ ہونی ساتہہ مینہ کے ساتہہ علما کی اور کاملین کے انمین سے اور کامل کرنیوالون کے واسطی غیر اپنی کی پس مستدعی ہی یہہ تفسیر اوسکو کہ ارادہ کیا جاوی ساتہہ خیر کی نفع پس نہین لازم آتی ہی اس سے مساوات بیچ فضیلت کی انتہی مختصر اور خلاصہ یہہ کہ یہہ امت ساری نہین خالی ہی خیر سی جیسکہ اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت نی ساتہہ قول اپنی کی ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن نبی اوسکا نبی الرحمۃ ہی بخلاف تمام امتون کے کہ خیر منحصر ہی اونکی اگلون ہی مین پہر آئی شرارتیں پچہلونمین کہ بدل ڈالین اونہون نے کتابین اپنی اور تحریف کر ڈالا اوس طریق کو کہ تہی اوپر اول اونکی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن جعفر عن ابیہ عن جدہ قال**

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابشروا وابشروا انما مثل امتی مثل الغیث لا یدری اخرہ خیر ام اولہ او کحدیقۃ اطعم منہا فوج عاما ثم اطعم فوج عاما لعل اخرہا فوجا ان یکون اعرضہا عرضا واعمقہا عمقا واحسنہا حسنا کیف تہلک امۃ انا اولہا والمہدی وسطہا والمسیح اخرہا ولکن بین ذلک فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منہم رواہ رزین

روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کی اونہون نی اپنی باپ سے یعنی امام محمد باقر سی اونہون نی نقل کی امام جعفر کی دادا سی یعنی امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہو اور خوش ہو **ف** تکرار فرمایا اوسکو تاکید کی لیی یا ایک دنیا کی لیی اور دوسرا آخرت کی لیی **ترجمہ** سوا اسکی نہین کہ حال اور قصہ افراد امت اجابۃ میری کا متشابہہ حال اور قصہ مینہہ کی ہی یعنی متشابہہ حال اور قصہ انواع مینہہ کے ہی بیچ حصول منفعت کی نہین جانا جاتا کہ آخر اوسکا بہتر ہی یا اول اوسکا یا مانند ایک باغ کی ہی **ف** او تنویع کی لیے ہے یا تخییر کی لیی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ درختون والی میوون والی کی ہی مشابہت دیا گیا ساتہہ اسکی دین باعتبار شرائع اور ارکان اور شعبون اوسکے **ترجمہ** کہ کہلائی گئی اوس سے ایک فوج یعنی منفع اوٹہایا بعض اوسکی سی ایک جماعت نی ایک سال پہر کہلائی گئی بعض دوسرے اوس باغ کی سے جماعت دوسری ایک اور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا از روی جماعت کے چوڑائی کی اور ہووی گہرا زیادہ از روی گہرائی کی **ف** اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اور ہجوم اوسکا ہی اور طول نہ کہا اسلیی کہ عرض و عمق بعد طول کی ہوتا ہی پس وجود انکا مستلزم اوسکا ہی **ترجمہ** اور بہت اچہا اوسکا از روی خوبی کی کیونکر ہلاک ہو یعنی بالکل وہ امت کہ مین اول اوسکی ہون اور ہوگا مہدی بیچ بیچ اوسکی اور ہونگی عیسی علیہ السلام آخر اوسکی ولیکن درمیان اسکے یعنی جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط اوسکا کہ متصل ہے ساتہہ آخر اوسکے ایک جماعت ہوگی کج وہ نہین ہونگی وہ مجہسی یعنی میری تابعین سے اور میری راہ روشن پر اور نہ مین اونسی ہون **ف** یعنی راضی اونسی اور مددگار اونکا بلکہ مین بیزار اور غیر راضی ہون اونسی بسبب فسق و ظلم اونکی **ترجمہ** نقل کی یہہ رزین نی **وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ**

وَسَلَّمَ اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ اِیْمَانًا قَالُوا الْمَلٰئِکَۃُ قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ قَالُوْا فَالنَّبِیُّوْنَ قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْیُ یَنْزِلُ عَلَیْھِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَکُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِیْمَانًا لَقَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَجِدُوْنَ صُحُفًا فِیْھَا کِتَابٌ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِیْھَا اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونسی نقل کی اپنی باپ سے اونسی اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی پوچھا صحابہ سے کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہی نزدیک تمہاری ازروی ایمان کی یعنی ایمان کسکا مخلوقات مین سے بہت قوی اور اچھا جانتی ہو کہا بعضے صحابہ نی فرشتی ہین کہ اونکی ایمانکو بہت اچھا اور قوی جانتی ہین ہم فرمایا آنحضرت نی کیا ہی واسطی فرشتونکی کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ وہ نزدیک پروردگار اپنی کی ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکھتی ہین عجائب وغرائب جبروت کی پس کیا عجب غرابت ہی اونکی ایمان مین کہا اونہین بعض صحابہ نی یا اور بعضون نی پس پیغمبر ہین کہ ایمان اونکا بہت کامل وقوی جانتی ہین ہم ف ح اور اس سے لازم نہین آتی ہی فضیلت ملائکہ کی انبیاپر اسلیے کہ فضیلت وہان بمعنی کثرت ثواب کے ہی عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی پیغمبرون کو کہ ایمان نہ لاوین اور شک وشبہ مین نہ پڑین حال آنکہ وحی آسمان سی اوترتی ہی اونپر ف ح اور فرشتہ روح الامین آتا ہی اور بیواسطہ پیام پروردگار تعالی کا پہنچاتا ہی اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ اوسکی انوار کا کرتی ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دلمین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہی اور جو کچھہ کہ دوسرےکو بہیجی تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتی ہین پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین پیغمبر و نپر ترجمہ کہا اونہون نی پس ہم کہ اصحاب آپکی ہین بہت قوی ہے ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی اور کیا مانع ہی تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتھہ خدا کی اور یقین نہ کرو ساتھہ احکام اور اوامر ونواہی کی حال آنکہ مین درمیان تمہاری ہون ف ح اور مشاہدہ کرتی ہو انوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکھتی ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتی ہو جمال باکمال میری سی انوار حق کی اور سرایت کرتی ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سی اسرار حقیقت کی اور پیدا ہوتی ہین تصرفات ارشاد میری سی بیچ ظاہر وباطن تمہاری کی کمالات وکرامات ترجمہ کہا راوی نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کی نزدیک میری ازروی ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی بعد میری یعنی بعد وفات میری کی کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکی روز قیامت تک پاوینگی مصحف اور اجزا کہ اوسمین لکھی ہین احکام دین کی یعنی قرآن ایمان لاوینگی ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ اون مصحفونکی ہی ف ح یعنے غائبانہ ایمان لاوینگی ساتھہ سننی اخبار وآثار کی بمشاہدہ اور معائنہ انوار کی اور یہی مراد ہے ساتھہ قول حق سبحانہ کی یومنون بالغیب ساتھہ بعضی وجوہ تفسیر اوسکی کی اور موید ہی اوسکو یہہ جو روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ بن مسعود کی یارون نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اونکی ایمان کا پس کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق تہا امر محمد کا ظاہر حال اون صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر وہویدا اوسکی لیے کہ دیکھا تھا اونکو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہی کوئی معبود سوای اوسکے نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سی پہر پڑہی یہہ آیۃ یعنے یومنون بالغیب انتہے اور اگرچہ تابعین پر سبب انوار اور آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلایل وشواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکے مصرعہ از دیدہ بسے فرق بود تا بشنیدہ ؛ حاصل یہہ کہ اگرچہ صحابہ کا ایمان بھی بالغیب تہا لیکن باعتبار بعضی مومن بہ کے یعنے جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہی اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتی تہی بخلاف تابعین اور اونکے بعد کے لوگون کے کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہی پس اس حیثیت سی ایمان اونکا افضل اور لمبا بدہ تر سے

ابن العلاء الحضرمي قال حدثني من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول انه سيكون في آخر هذه
الامة قوم لهم مثل اجر اولهم يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويقاتلون اهل الفتن رواهما
البيهقي في دلائل النبوة اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹے علاء کی حضرمی سی کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نی کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
تحقیق شان یہہ ہے کہ نزدیک ہی کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم کہ ہوگا ثواب انکی لیے مانند ثواب اول نیکی کہ صحابہ ہین حکم کرینگی ساتہہ شرعی باتون کی کہ پہچانا
گیا ہی وجود اوسکا دین مین اور منع کرینگی لوگونکو خلاف شرع سی کہ وجود اوسکا ناآشنا اور انکار کیا گیا ہی اور لڑینگی یعنی اپنی ہاتون یا زبانون سی
فتنہ والونسی کہ باغی اور خارجی اور رافضی او تمام بدعتی ہین نقل کی یہہ دونو حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن ابی امامة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال طوبى لمن رآني وطوبى سبع مرات لمن لم يرني وآمن بي رواه احمد
اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خوشی ہو جو اوس شخص کو کہ دیکہا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجپر اور خوشی سات
بار اوسکی لیے کہ نہ دیکہا مجکو اور ایمان لایا مجپر نقل کی یہہ احمد نی ف‍ شرح او تعین عدد سات کا سپرد ہی شارع کی علم پر یا بسبب ہونی اوسکی کی عدد مکا
متعارف بیچ مبالغہ اور تکثیر کی پس مراد اس سی تکثیر ہی نہ تحدید وعن ابن محيريز قال قلت لابي جمعة رجل من الصحابة
حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم احدثك حديثا جيدا تغدينا مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم ومعنا ابو عبيدة بن الجراح فقال يا رسول الله احد خير منا اسلمنا وجاهدنا معك قال نعم قوم
يكونون من بعدكم يؤمنون بي ولم يروني رواه احمد والدارمي وروى رزين عن
ابي عبيدة من قوله قال يا رسول الله احد خير منا الى آخره اور روایت ہی ابن محیریز تابعی سی کہا
کہا مینی واسطی ابی جمعہ کی کہ ایک شخص تہا صحابہ مین سے روایت کر میری لیے ایک حدیث کہ سنی ہو تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ہان روایت کرونگا
مین تجہسی ایک حدیث خوب کہ فائدہ دی تجکو اور بشارت بخشی خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا کہایا ہمنی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ہمارے
ساتہہ تہی ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سی ہین پس کہا ابو عبیدہ نی یعنی واسطی اظہار شکر نعمت الہی کی اور احسان مانی انعام حضرت رسالت
پناہی کی یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہمسی اسلام لائی ہم یعنی آپکی ہاتہہ پر اور جہاد کیا ہمنی ہمراہ آپکی فرمایا آنحضرت نی ہان بہتر ہین تمسی وہ لوگ
کہ ہونگی پیچہی تمسی ایمان لاوینگی مجپر حالانکہ نہین دیکہا مجکو ف‍ ع معنے اسکی یہہ ہین کہ وہ بہتر ہونگی تمسی اس حیثیت سی اگرچہ تم بہتر ہو اونسی مسابقہ
اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے ترجمہ روایت کی یہہ حدیث احمد اور دارمی نی یعنی ابن محیریز سی اور روایت کی ابو عبیدہ سی قول اونکی سی قال
یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنی اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کے نقل نہین کی وعن معوية بن قرة عن ابيه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسد اهل الشام فلا خير فيكم ولا يزال طائفة من امتي منصورين
لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة قال ابن المديني هم اصحاب الحديث رواه الترمذي وقال هذا
حديث حسن صحيح اور روایت ہی معویہ بن قرہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے ف‍ ح یعنی قرہ بن ایاس کہ صحابی ہی اور معاویہ مذکور
تابعی ہی عالم عامل فقیہ پیدایش اونکی روز جمل کی ہوئی اور وفات اونکی ایکسو تیرہ سن مین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت
کہ تباہ ہو وین اہل شام پس نہین بہلائی ہو گی تم مین ف‍ ع یعنی بیٹہنی کی لیے یا متوجہ ہونیکی لیے طرف اوسکی انتہی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی
ظاہر یہہ ہے کہ مراد یہہ ہی کہ اہل شام قایم ہونگی امر خدا پر آخر زمانہ مین پس جب وہ تباہ ہونگی اور یہہ ہو گا بیچ وقت قائم ہونی قیامت کے جسوقت کہ باقی

تو نہیں رہیگا کوئی کہ کہے لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قایم نہین ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کی پس خیر نہین ہوگی ایسی کہ باقی نہین رہیگا اور
کوئی اہل خیر مین سی ترجمہ اور ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سی مدد کی گئی یعنی غالب عادار دین پر نہین ضرر کریگا اونکو وہ شخص کہ مدد کرے
اونکو کہ غایت الہی اور بشارت ہوگی بہانتک کہ برپا ہو قیامت ف ع یعنی قرب قیامت ہو ایسی کہ اوپر گذر چکا ہی کہ نہین قایم ہوگی قیامت
اسحالیکہ زمین مین اللہ کہنیوالا ترجمہ کہا ابن مدینی نی کہ اکابر محدثین سی ہی وہ جماعت اصحاب حدیث ہین ف ع یعنی محدث کہ حفاظ
حدیث کی ہین اور راوی اوسکی اور عمل کرنیوالے سنت پر کہ بیان کرنیوالے ہی کتاب کے پس مراد اونسی اہل سنت وجماعت ہین ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے
اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِى الْخَطَاءَ
وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِىُّ** اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق
اللہ تعالی نی معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی کیے گئی ہین یہہ اوسپر نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی ف ح ع جاننا چاہیے کہ
خطا ضد صواب کے ہی سراج مین ہی خطا نا راست نقیض صواب کے اور مقصور وممدود دونون طرح آیا ہی خطیہ بمعنی گناہ کی یا جو گناہ کہ بلی قصد کی ہو کذا فی
القاموس اور خطا ساتھہ زبر خ اور جزم ط کی بہی بمعنی گناہ کی آور بعضون نی کہا خطا کہتی ہین اوس وقت کہ قصد اکرے اور اخطا اوس وقت کہ بقصد
نکرے اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا رکہے اور غیر صواب مین پڑجاوے اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کرے اوس چیز کا کہ نکرنی چاہیے اور کہتی ہین اوس
شخص کو کہ چاہتا ہی ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اوس چیز مین پڑگیا خطا کی اور ساتھہ اس معنی کی خطا مقابل عمد کی آتا ہی جیسیکہ چاہا کہ تیر مارے
شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اوسکو یحطار یا قصد کلی کرنی کا رکہتا تہا ناگہان پانی حلقمین اوتر گیا اور مراد اسحدیث مین یہی معنی ہین
اور نسیان نسا حفظ کا ہی یعنی فراموشی کی اور سہو بہی بمعنی نسیان کی ہی بولتی ہین کہ سہو کیا فلانی کام مین یعنی نسیان کیا اوس سے اور غافل ہوا
اوس سے اور گیا دل اوسکا اور جگہہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سی یہہ ہی کہ گناہ نہین اوسمین اور گنہگار نہین ہوتا بسبب اونکی نہ یہہ کہ مواخذہ نہین
ہوتا مطلقا ایسی کہ بیچ قتل خطا کی ثابت ہی دیۃ اور کفارہ اور بیچ افطار کرنیکی ساتھہ خطا کی واجب ہے قضا روزہ کی اور بیچ نسیان کی کہ واجب نہین
ہے قضا روزہ کی بسبب اسکے ہی کہ صاحب حق کی جانب سے ہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ تمام کرے اپنی روزہ کو ایسی کہ نہین تم کہلایا اور نہین پلایا ہی
تجکو مگر خدا نی اور بیچ نسیان اور سہو نماز کی واجب ہوتا ہی سجدہ اور بیچ تلف کرڈالنی مال لوگون کی ساتھہ سہو کی واجب ہوتا ہی ضمان اور لفظ
وما استکرہوا علیہ ساتھہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی وہ گناہ کہ طلب کیے گیے اوسی بوجہ اکراہ یعنی زبردستی کی یعنی باعث ہوا انسان کو کوئی اوس چیز کی کرنی پر کہ مکروہ
رکہے وہ اوسکو اور نہ ارادہ کرے اوسکی کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اوسپر ساتہہ وعید کی مانند قتل کرنیکی اور ضرب شدید کی اور اکراہ کی لیے بہی تفصیل ہے
بیچ حق اللہ اور حق العباد کی چنانچہ اصول کی کتابون مین وہ تفصیل لکہی ہوئی ہی اور باوجود اسکی گناہ مرتفع ہی اور مراد تجاوز سی یہی ہی ۞
**وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ
اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ
ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ** اور روایت ہی بہز بیٹی حکیم بیٹی معاویہ بیٹی حیدہ
قشیری البصری کی ہی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی حکیم بن معویہ سے اونسی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی معویہ بیٹی حیدہ کی سی کہ اونسی سنا آنحضرت سی کہ
فرماتی تہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی کہ فرمایا ہی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تہی تم بہترین امت کی کہ ظاہر کی گئی لوگون کی لیے ف ع ح یعنی تہی وہ
ایسے ہی بیچ علم اللہ تعالی کی اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتون کی اور مراد تمام مومنین اس امت کے ہین خواص وعوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اگلی امتون پر

تمت ... ثبات قدم کی ایمان مین اور زیادتی محبت کی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہونیکی اور نہ نکلنی کی ربقۂ اسلام سے اور
... کی اور بعضون نی کہا کہ مخصوص ہی یہہ ساتہہ علما اور شہدا اور صالحین کے اور مراد خیریت تامہ کاملہ مخصوصہ ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد
مہاجرین اور وجہ تخصیص کے ظاہر نہین ہی اور حق یہہ ہی کہ عام ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی تم پورا کرتی ہو ستر امتون کو کہ تم بہترین آدمی اور بہت
گرامی قدر اونکی ہو اللہ کی نزدیک نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہی **ف** ح ع مراد عدد
ستر سی تکثیر ہی نہ تحدید اور یہہ عدد یعنی تکثیر کی بہت آتا ہی یا یہہ کہ ستر امتین جو بڑی بڑی گذری ہین وہ مراد ہین اور مراد ساتہہ اتمام کی ختم ہی یعنی
جیسکہ پیغمبر تمہاری خاتم النبیین اور سردار رسولون کی ہین تم ہی خاتم امتونکی اور اکرم اور اتم اونکی ہو اور ذکر کیا بغوی نی ساتہہ سند اپنی
کے بطریق مرفوع کی قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ حَتَّى أَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِيْ یعنی فرمایا آنحضرت
نے کہ بلا شبہہ جنت حرام ہی سب انبیا پر یہانتک کہ داخل ہوؤن مین اور حرام ہوئی جنت سب امتون پر یہانتک کہ داخل ہو جنت مین امت میری اور یہہ اشارہ
ہے طرف حسن خاتمہ کی کہ مبنی ہی حسن بدایۃ پر جیسکہ اشارہ کیا طرف اسکی حق سبحانہ نی إِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى پس ہم آخرین
پیدائش مین اور اول ہین رتبہ مین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَبِشُكْرِهٖ تَزِيْدُ الْبَرَكَاتُ وَالْخَيْرَاتُ اور ختم ہونا کتاب کا ساتہہ حدیث
کے کہ مشعر اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کی ہی غایت اور کرم ختم کرنیوالی کی سعی ہی یعنی اللہ تعالی کی سعی ہی اور حدیث پہلی کہ ان اللہ تجاوز عن امتی
الخطاء والنسیان ہی مناسب ہے واسطی عذر کرنی کی اوس چیز سی کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا اور سہو و نسیان سی خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنٰى وَتَجَاوَزَ
عَنَّا مَا وَقَعَ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ بِحُرْمَةِ نَبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ
ذَوِي الْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ انتہی جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کی شرحون مین تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہی اور بعضی نسخون مین یہہ عبارت
ہے لکہی ہی ثُمَّ قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَأَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهٗ وَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ الْأَحَادِيْثِ
النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ
وَسَبْعِمِائَةٍ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ
پہر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کی نی قدردانی کری اللہ اوسکی سعی کی اور تمام کری اوسپر نعمتین اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنی حدیثون نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی سی آخر دن جمعہ رمضان کی نزدیک دیکہنی ہلال شوال کی سات سو سینتیسوین برس مین ساتہہ حمد اللہ تعالی کی اور نیک توفیق اوسکی
سب تعریف واسطی اللہ کی کہ پالنی والا عالمون کا ہی اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل اونکی اور اصحاب اونکی اور تابعون اونکی اور تبع
فریق اونکی سب پر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ تمام ہوا یہہ ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کی ای مولی میری کیا بعید ہی تیری رحمت
واسعہ سے کہ اس ناچیز سعی کو قبول فرماوی اور اس عاجز ضعیف و نحیف کی تقصیرات اور بہول چوک سی درگذر فرماوی اور مجکو اور میری اوستاد
اور ماں باپ کو روز قیامت کی بخشدی اور ذلیل نفرماوی یارب العلمین مکرر سہ کر یہی عرض ہی کہ مجہہ شرمسار کو اور میری اوستاد مولانا اسحق صاحب
مہاجر فی سبیل اللہ رحمۃ اللہ کو اور میری ماں باپ اور سب مسلمانونکو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہماری حال پریشان بال پر ہو
اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا
غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

إلّا قضيتها يا أرحم الرّاحمين اللهمّ إنّا نسألك من خير ما سألك منه نبيّك محمّد صلّى الله عليه وسلّم ونعوذ بك من شرّ ما استعاذ منه نبيّك محمّد صلّى الله عليه وسلّم وأنت المستعان وعليك البلاغ ولا حول ولا قوّة إلّا بالله العليّ العظيم بيت

زگدایان توام شاہ بفریاد رسی ✤ کرچو مرغان حرم در حرمت جاگیرم ✤ إلهي نجّني من كلّ ضيق ✤ بجاه المصطفى مولى الجميع ✤ وهب لي في مدينته قرارًا ✤ بإيمان وَّ دفن بالبقيع ✤

ربّنا هب لنا من أزواجنا وذرّيّاتنا قرّة أعين واجعلنا للمتّقين إمامًا ✤ اللهمّ صلّ وسلّم على سيّدنا محمّد النّبيّ الأمّيّ وعلى آله وأصحابه وأهل بيته وبارك وسلّم

اللهمّ صلّ وسلّم عليه وعليهم أجمعين

برحمتك يا أرحم الرّاحمين

خاتمة الطبع

بعد حمد خدای جل وعلا کہ اپنی توفیق خاص سی ترقی دین متین مین ہمکو بہی شریک فرمایا اور اپنی خزانہ انعام غیر متناہی سی ہم مساکین کو یہہ دربی بہا عنایت کیا اور تحفہ درود ہدیہ جناب رسول مقبول صلوات الله وسلام علیہ کی کہ راہ ہدایت مین اونکی کلام معجز نظام سی چراغ ابدی روشن ہوا اور اونکی فیض انعام عام سی صحرای خشک اذہان عالم رشک گلشن فرمایا ارباب دین اور صاحبان یقین کو مژدہ ہی اور طالبان فیوض ربانی اور ما بعان سنت مصطفوی کو بشارت ہی کہ یہہ کتاب افادت انتساب یعنی ترجمہ مفید عام و خاص کتاب مشکوۃ شریف کا کہ فن حدیث مین ایسی جامع اور مشہور کوئی کتاب نہین مظاہر حق نام زبان اردو مین کہ اول بنا اوسکی جناب نقاد حدیث خیر الخلق جامع ظاہر و باطن حاوی کمالات منبع فیوض مرجع عالم مقتدای خاص و عام ناشر علوم دین متبع سنت سید المرسلین جناب مولانا مولوی **محمد اسحق صاحب** مہاجر رحمۃ الله ساکن فی بحبوحۃ جنانہ نے اسطرح ڈالی تہی کہ بین السطور مین ترجمہ سلیس اردو لکہا تہا پہر اوسکو حسب الاشارہ جناب ممدوح کی اونکی شاگرد رشید مطرح فیوض الہی منبع انوار مخزن علوم دین ہرایا اتباع سنت نبوی جناب مولوی **قطب الدین خانصاحب** دہلوی نے احادیث سی جدا کرکی لکہا اور ہر موقع پر شرح مشکوۃ مین سی مضامین مفیدہ نقل کیے اور اوسکو فائدہ کرکی جدا لکہا اور ہر باب مین جس قدر ضرورت سمجہی مسائل فقہیہ کتب معتبرہ سی نقل کر دیے اور بہت کچہہ امور کہ جنکی ضرورت تہی مختلف مقامون پر اس کتاب مین فراہم کیے اول یہہ کتاب دہلی مین چہپی تہی کچہہ شیخ نور الدین صاحب کے مطبع مین اور کچہہ مولوی باقر کی چہاپہ خانہ مین اور ابواب فضائل صحابہ وغیرہ کہ اوسوقت چہپی نہ تہی اوسکو تتمہ ربع رابع کا حافظ نیاز احمد صاحب نے چہاپا مگر اکثر کاغذ میلا اور چہاپہ درست نہ تہا بلکہ بعضی جای تو بالکل مسودہ کی صورت تہی اب باعانت الہی اس عاجز کو توفیق اوسکی چہاپنی کی ہوئی باجازت مولف توکلا علی الله اواخر سن بارہ سو اکاسی مین شروع کیا اور بامداد تصحیح و نظر جناب عالم ظاہر و باطن زیب اورنگ زینت ازمان جامع معقول و منقول جناب حاجی حافظ **مولوی محمد قاسم صاحب** و فرزند رشید جناب مولانا **مولوی مملوک العلی صاحب** مرحوم **مولوی محمد یعقوب صاحب** نانوتوی و ناظر بی بدل و ناثر بی مثل عالم جامع واعظ اہل ایمان آمر بالمعروف **مولوی محمد حسین صاحب** ساکن بہٹ متخلص بفقیر ایکسال کی شب و روز کی مشقت و محنت مین جیسی جی چاہتا تہا انجام کو پونہچی اور بہر صورت کمل و تمام ہوئی فالحمد لله ✤